الٓمّٓ

1

آیات:07   رکوع:01

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ○
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے ○

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اُس کی صفات

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ ۙ۝۱ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ۙ۝۲

اَلۡحَمۡدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ	الۡعٰلَمِيۡنَ ۝۱	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ ۝۲
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	پالنے والا	سارے جہان (والوں کا)	بہت مہربان	رحمت والا

سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہان والوں کا پالنے والا ہے ○ بہت مہربان رحمت والا ○

صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت اور اسی سے حقیقی استعانت

مٰلِكِ يَوۡمِ الدِّيۡنِ ؕ۝۳ اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ ؕ۝۴

مٰلِكِ	يَوۡمِ	الدِّيۡنِ ۝۳	اِيَّاكَ	نَعۡبُدُ	وَ	اِيَّاكَ	نَسۡتَعِيۡنُ ۝۴ (1)
مالک	دن، روز	جزاء، بدلہ	تیری	ہم عبادت کرتے ہیں	اور	تجھ سے	مدد چاہتے ہیں

جزاء کے دن کا مالک ○ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ○

صراطِ مستقیم پر چلنے کی دعا

سیدھا راستہ وہی ہے جو نیک لوگوں کا ہو

اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۙ۝۵ صِرَاطَ الَّذِيۡنَ اَنۡعَمۡتَ

اِهۡدِنَا	الصِّرَاطَ	الۡمُسۡتَقِيۡمَ ۝۵ (2)	صِرَاطَ	الَّذِيۡنَ	اَنۡعَمۡتَ
ہمیں دکھا، چلا	راستہ	سیدھا	راستہ	ان لوگوں کا	تونے انعام، احسان کیا

ہمیں سیدھے راستے پر چلا ○ ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے احسان کیا ○

1 ...... حقیقی مددگار اللہ تعالیٰ ہی ہے کیونکہ وہ ذاتی طور پر قادر، مستقل مالک اور غنی بے نیاز ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے مددگار ہیں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص49 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... صراط مستقیم سے مراد "عقائد کا سیدھا راستہ" ہے، جس پر تمام انبیاء کرام عَلَيۡهِمُ السَّلَام چلے یا اِس سے مراد "اسلام کا سیدھا راستہ" ہے جس پر صحابہ کرام عَلَيۡهِمُ الرِّضۡوَان، بزرگانِ دین اور اولیاءِ عظام رَحِمَهُمُ اللّٰه چلے۔

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬ غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ ۷ ع

عَلَيۡهِمۡ ۙ۬	غَيۡرِ	الۡمَغۡضُوۡبِ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	الضَّآلِّيۡنَ ۷ [1]
ان پر	نہ	(ان کا کہ) غضب کیا گیا	ان پر	اور	نہ	بہکے ہوئے، گمراہوں (کا)

نہ کہ ان کا راستہ جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا ○

آیات:286 | سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة مَدَنِيَّة | رکوع:40

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۱ ذٰلِكَ الۡكِتٰبُ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى

الٓمّٓ ۱ [2]	ذٰلِكَ	الۡكِتٰبُ	لَا رَيۡبَ	فِيۡهِ	هُدًى
حروفِ مقطعات	وہ (بلند رتبہ)	خاص کتاب	کوئی شک نہیں	اس میں	ہدایت

الٓمّٓ ○ وہ بلند رتبہ کتاب جس میں کسی شک کی گنجائش نہیں۔ اس میں

قرآن پاک شک و شبہ سے پاک ہدایت کی کتاب ہے

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۲ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ وَ

لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۲	الَّذِيۡنَ	يُؤۡمِنُوۡنَ	بِالۡغَيۡبِ	وَ
پرہیز گاروں، ڈرنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	غیب پر	اور

ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے ○ وہ لوگ جو بغیر دیکھے ایمان لاتے ہیں اور

متقین کے اوصاف

1 ...... جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا ان سے مراد یہودی یا بد عمل اور بہکے ہوؤں سے مراد عیسائی یا بد عقیدہ لوگ ہیں۔

2 ...... یہ حروف اللہ تعالیٰ کے راز ہیں اور متشابہات میں سے ہیں، ان کی مراد اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم جانتے ہیں اور ہم ان کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔

ع ۱

الجُزْءُ الأَوَّلُ (1)

معانقة ۱

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۙ﴿۳﴾

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ﴿۳﴾ (1)
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	خرچ کرتے ہیں

نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کرتے ہیں ○

وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَاۤ

وَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ	مَاۤ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	آپ کی طرف	اور	جو

اور وہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تمہاری طرف نازل کیا اور جو

اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ؕ﴿۴﴾ اُولٰٓىٕكَ عَلٰى

اُنْزِلَ	مِنْ	قَبْلِكَ (2)	وَ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	يُوْقِنُوْنَ﴿۴﴾	اُولٰٓىٕكَ	عَلٰى
نازل کیا گیا	سے	آپ سے پہلے	اور	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	پر

تم سے پہلے نازل کیا گیا اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ یہی لوگ

متقی لوگوں کا صلہ، دنیا میں ہدایت اور آخرت میں کامیابی

هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۗ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵﴾

هُدًى	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ﴿۵﴾
ہدایت	کی طرف سے	اپنے رب	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ کامیابی حاصل کرنے والے ہیں ○

کچھ خاص کافروں کا حال اور ان کا انجام

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	ءَاَنْذَرْتَهُمْ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	برابر (ہے)	ان پر	کیا آپ ڈرائیں انہیں

بیشک وہ لوگ جن کی قسمت میں کفر ہے ان کے لئے برابر ہے کہ آپ انہیں ڈرائیں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ راہِ خدا میں مال خرچ کرنے میں ایسا نہیں ہونا چاہئے کہ اتنا زیادہ مال خرچ کر دیا جائے کہ خرچ کرنے کے بعد آدمی پچھتائے اور نہ ہی خرچ کرنے میں کنجوسی سے کام لیا جائے بلکہ اس میں اعتدال ہونا چاہئے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابوں پر ایمان لانے اور قرآن مجید سے پہلی کتابوں کے احکام پر عمل کرنے کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص68 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى

اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۶﴾	خَتَمَ	اللّٰهُ	عَلٰى
یا	نہ ڈرائیں انہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے	مہر لگادی	اللہ (نے)	پر

یا نہ ڈرائیں، یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اللہ نے

قُلُوْبِهِمْ وَ عَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَ عَلٰۤى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ٘

قُلُوْبِهِمْ	وَ	عَلٰى	سَمْعِهِمْ	وَ	عَلٰۤى	اَبْصَارِهِمْ	غِشَاوَةٌ (1)
ان کے دلوں	اور	پر	ان کے کانوں	اور	پر	ان کی آنکھوں	پردہ (ہے)

ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر مہر لگادی ہے اور ان کی آنکھوں پر پردہ پڑا ہوا ہے

وَّ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۷﴾ ع وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ

وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ﴿۷﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ
اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	بہت بڑا	اور	سے	لوگوں	جو	کہتے ہیں

اور ان کے لئے بہت بڑا عذاب ہے ○ اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ مَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾

اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	مَا	هُمْ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸﴾
ہم ایمان لے آئے	اللہ پر	اور	دن پر	آخرت	اور	نہیں	وہ	ایمان والے

ہم اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئے ہیں حالانکہ وہ ایمان والے نہیں ہیں ○

یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَ مَا یَخْدَعُوْنَ

یُخٰدِعُوْنَ (2)	اللّٰهَ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	مَا یَخْدَعُوْنَ
وہ فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	ان کو جو	ایمان لائے	اور	فریب نہیں دیتے

یہ لوگ اللہ کو اور ایمان والوں کو فریب دینا چاہتے ہیں حالانکہ یہ

ع ۷

وقف لازم

ایمان لانے میں منافقوں کا حال اور ان کا انجام

1 ......کافروں کے دلوں اور کانوں پر مہر لگنا اور آنکھوں پر پردہ پڑ جانا ان کے کفر و عناد، سرکشی، اور انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کی عداوت کے انجام کے طور پر تھا ورنہ ان پر ہدایت کی راہیں شروع سے بند نہ تھیں۔

2 ......اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے دھوکا دے سکے، یہاں اللہ تعالیٰ کو فریب دینے سے مراد اس کے حبیب صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کو دھوکا دینے کی کوشش کرنا ہے۔

منافقوں کا اصلاح کے نام پر فساد

اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَ مَا یَشْعُرُوْنَ ؕ ۝۹ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ

اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا یَشْعُرُوْنَ ۝۹	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ (1)
مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

صرف اپنے آپ کو فریب دے رہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ ان کے دلوں میں بیماری ہے

فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ۬

فَزَادَهُمُ	اللّٰهُ	مَرَضًا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ
تو بڑھادی ان کی	اللہ (نے)	بیماری	اور	ان کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک

تو اللہ نے ان کی بیماری میں اور اضافہ کر دیا اور ان کے لئے

بِمَا كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰ وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا

بِمَا	كَانُوْا یَكْذِبُوْنَ ۝۱۰	وَ	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَا تُفْسِدُوْا
(اس) وجہ سے جو	وہ جھوٹ بولتے تھے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	تم فساد نہ کرو

ان کے جھوٹ بولنے کی وجہ سے دردناک عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ زمین میں فساد نہ کرو

فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱ اَلَاۤ

فِی الْاَرْضِ	قَالُوْۤا	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُصْلِحُوْنَ ۝۱۱	اَلَاۤ
زمین میں	وہ کہتے ہیں	صرف	ہم (تو)	اصلاح کرنے والے (ہیں)	سن لو

تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں ○ سن لو:

صحابہ پر اعتراض اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲ وَ اِذَا

اِنَّهُمْ	هُمُ	الْمُفْسِدُوْنَ (2)	وَ	لٰكِنْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝۱۲	وَ	اِذَا
بیشک وہ	وہ	فساد کرنے والے	اور	لیکن	وہ شعور نہیں رکھتے	اور (حالانکہ)	جب

بیشک یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں مگر انہیں (اس کا) شعور نہیں ○ اور جب

1 ...... یہاں قلبی مرض سے مراد منافقوں کی منافقت اور حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بغض کی بیماری ہے۔ معلوم ہوا کہ بدعقیدگی روحانی زندگی کے لیے تباہ کن ہے نیز حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عظمت و شان سے جلنے والا دل کا بیمار ہے۔

2 ...... منافقوں کے طرزِ عمل سے واضح ہوا کہ عام فسادیوں سے بڑے فسادی وہ ہیں جو فساد پھیلائیں اور اسے اصلاح کا نام دیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اصلاح کے نام پر فساد پھیلاتے اور بدترین کاموں کو اچھے ناموں سے تعبیر کرتے ہیں۔

قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ

قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا	كَمَآ	اٰمَنَ	النَّاسُ (1)	قَالُوْٓا	اَنُؤْمِنُ
کہاجائے	ان سے	ایمان لاؤ	جیسے	ایمان لائے	لوگ	کہتے ہیں	کیا ہم ایمان لائیں

ان سے کہاجائے کہ تم اسی طرح ایمان لاؤ جیسے اور لوگ ایمان لائے تو کہتے ہیں: کیا ہم

كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَ لٰكِنْ

كَمَآ	اٰمَنَ	السُّفَهَآءُ	اَلَآ	اِنَّهُمْ	هُمُ	السُّفَهَآءُ (2)	وَ	لٰكِنْ
جیسے	ایمان لائے	بیوقوف	سن لو	بیشک وہ	وہ	بیوقوف	اور	لیکن

بیوقوفوں کی طرح ایمان لائیں؟ سن لو: بیشک یہی لوگ بیوقوف ہیں مگر یہ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ

لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	لَقُوا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا
وہ نہیں جانتے	اور	جب	وہ ملتے ہیں	ان سے جو	ایمان لائے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

جانتے نہیں ○ اور جب یہ ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ ۙ قَالُوْٓا

وَ	اِذَا	خَلَوْا	اِلٰى	شَيٰطِيْنِهِمْ	قَالُوْٓا
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	کی طرف	اپنے شیطانوں	(تو) کہتے ہیں

اور جب اپنے شیطانوں کے پاس تنہائی میں جاتے ہیں تو کہتے ہیں

اِنَّا مَعَكُمْ ۙ اِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَللّٰهُ

اِنَّا	مَعَكُمْ	اِنَّمَا	نَحْنُ	مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَللّٰهُ
بیشک ہم	تمہارے ساتھ (ہیں)	صرف	ہم	مذاق کرنے والے (ہیں)	اللہ

کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں، ہم تو صرف ہنسی مذاق کرتے ہیں ○ اللہ

منافقوں کا دوغلا پن اور مسلمانوں کا مذاق اڑانا

منافقوں کی سزا

1 ...... اس آیت میں بزرگانِ دین کی طرح ایمان لانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ ان کی پیروی کرنے والے نجات والے جبکہ ان کے راستے سے ہٹنے والے منافقین کے راستے پر ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان بزرگوں پر طعن و تشنیع کرنے والے بہت پہلے سے چلتے آرہے ہیں۔

2 ...... معلوم ہوا کہ تاجدار رسالت صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کے صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ کے ایسے مقبول بندے ہیں کہ ان کی گستاخی کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے خود جواب دیا ہے۔

يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ⑮

يَسْتَهْزِئُ (1)	بِهِمْ	وَ	يَمُدُّهُمْ	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ⑮
مذاق کی سزادے گا	ان کو	اور	مہلت دے رہا ہے، انہیں (کہ)	اپنی سرکشی میں	بھٹکتے رہیں

ان کی ہنسی مذاق کا انہیں بدلہ دے گا اور (ابھی) وہ انہیں مہلت دے رہا ہے کہ یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۪ فَمَا رَبِحَتْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	فَمَا رَبِحَتْ
یہ لوگ (وہ ہیں)	جنہوں نے	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	تو نفع نہ دیا

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدلی تو ان کی تجارت نے کوئی نفع نہ دیا

تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ⑯ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ

تِّجَارَتُهُمْ	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِيْنَ ⑯	مَثَلُهُمْ	كَمَثَلِ
ان کی تجارت (نے)	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت والے	ان کی مثال (ایسی)	جیسے مثال

اور یہ لوگ راہ جانتے ہی نہیں تھے ○ ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ

الَّذِي	اسْتَوْقَدَ	نَارًا	فَلَمَّآ	اَضَآءَتْ	مَا	حَوْلَهٗ
(اس کی) جس نے	جلائی	آگ	توجب	اس نے روشن کردیا	جو	اس کے اردگرد (تھا)

جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کردیا

ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِيْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ⑰

ذَهَبَ	اللّٰهُ	بِنُوْرِهِمْ	وَ	تَرَكَهُمْ	فِيْ	ظُلُمٰتٍ	لَّا يُبْصِرُوْنَ ⑰
لے گیا	اللہ	ان کے نور کو	اور	چھوڑدیا انہیں	میں	تاریکیوں	وہ نہیں دیکھتے

تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا ○

منافقوں کی حالت کا دو مثالوں کے ذریعے بیان، پہلی مثال

1 ...... اللہ تعالیٰ استہزاء یعنی ہنسی مذاق سے پاک ہے، عربی زبان میں بعض اوقات کسی عمل کا بدلہ دینے کو اسی لفظ سے تعبیر کردیا جاتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ منافقوں کو ان کے استہزاء کا بدلہ دے گا۔

منافقوں کی حالت کی دوسری مثال

صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾ۙ اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ

صُمٌّۢ	بُكْمٌ	عُمْیٌ(1)	فَهُمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۸﴾	اَوْ	كَصَیِّبٍ	مِّنَ
بہرے	گونگے	اندھے	پس وہ	نہیں لوٹیں گے	یا	جیسے تیز بارش (ہو)	سے

بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے ○ یا (ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے

السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ

السَّمَآءِ	فِیْهِ	ظُلُمٰتٌ	وَّ	رَعْدٌ	وَّ	بَرْقٌ	یَجْعَلُوْنَ	اَصَابِعَهُمْ
آسمان	اس میں	تاریکیاں	اور	گرج	اور	چمک (ہے)	ڈال رہے ہیں	اپنی انگلیاں

جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زور دار کڑک کی وجہ سے

فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِؕ وَ اللّٰهُ

فِیْۤ	اٰذَانِهِمْ	مِّنَ	الصَّوَاعِقِ	حَذَرَ الْمَوْتِ	وَ	اللّٰهُ
میں	اپنے کانوں	سے	زور دار کڑک	موت کے ڈر (سے)	اور	اللہ

موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ

مُحِیْطٌۢ بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾ یَكَادُ الْبَرْقُ یَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْؕ

مُحِیْطٌۢ	بِالْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۹﴾	یَكَادُ	الْبَرْقُ	یَخْطَفُ	اَبْصَارَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو	قریب ہے	بجلی	اچک کرلے جائے	ان کی نگاہیں

کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کرلے جائے گی۔

كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِیْهِ ۙۗ وَ اِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَیْهِمْ

كُلَّمَاۤ	اَضَآءَ	لَهُمْ	مَّشَوْا	فِیْهِ	وَ	اِذَاۤ	اَظْلَمَ	عَلَیْهِمْ
جب کبھی	روشنی ہوئی	ان کے لئے	چلنے لگے	اس میں	اور	جب	اندھیرا ہوا	ان پر

(حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا

(1)...... منافقوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت پر قدرت بخشی لیکن انہوں نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا اور جب وہ حق کو سننے، ماننے، کہنے اور دیکھنے سے محروم ہوگئے تو کان، زبان، آنکھ سب بے کار ہیں۔

قَامُوْا ط وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَ

قَامُوْا	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَذَهَبَ	بِسَمْعِهِمْ	وَ
کھڑے ہوگئے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور لے جاتا، سلب کرلیتا	ان کے کان	اور

تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور

ع۲ ۲

اَبْصَارِهِمْ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا

اَبْصَارِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۲۰﴾ [1]	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اعْبُدُوْا [2]
ان کی آنکھیں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اے	لوگو	عبادت کرو

آنکھیں سلب کرلیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اے لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو

عبادتِ الٰہی کا حکم اور اس کے مستحقِ عبادت ہونے کے اسباب

رَبَّكُمُ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

رَبَّكُمُ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
اپنے رب (کی)	جس نے	تمہیں پیدا کیا	اور	ان لوگوں کو جو	سے	تم سے پہلے (تھے)	تاکہ تم

جس نے تمہیں اور تم سے پہلے لوگوں کو پیدا کیا۔ یہ امید کرتے ہوئے (عبادت کرو) کہ

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾ لا الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ

تَتَّقُوْنَ ﴿۲۱﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	فِرَاشًا	وَّ	السَّمَآءَ
پرہیزگار بن جاؤ	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	زمین	بچھونا	اور	آسمان

تمہیں پرہیزگاری مل جائے ○ جس نے تمہارے لئے زمین کو بچھونا اور آسمان کو

بِنَآءً ص وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ

بِنَآءً	وَّ	اَنْزَلَ	مِنَ	السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ
چھت	اور	نازل کیا	سے	آسمان	پانی	پھر اس نے نکالا	اس کے ذریعے	سے

چھت بنایا اور اس نے آسمان سے پانی اتارا پھر اس پانی کے ذریعے

1 ...... ہر ممکن چیز شے میں داخل ہے اور ہر شے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور جو چیز محال ہے اس میں یہ صلاحیت نہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت آسکے۔

2 ...... عبادت اُس انتہائی تعظیم کا نام ہے جو بندہ اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے اور معبود کی اُلوہیت یعنی معبود ہونے کے اعتقاد اور اعتراف کے ساتھ بجالائے۔ یہاں عبادت توحید اور اس کے علاوہ اپنی تمام قسموں کو شامل ہے۔

الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ

الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ	فَلَا تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	وَّ	اَنْتُمْ
پھلوں	رزق	تمہارے لئے	تو نہ بناؤ	اللہ کے لئے	شریک	اور	تم

تمہارے کھانے کے لئے کئی پھل پیدا کئے تو تم جان بوجھ کر اللہ کے شریک

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى

تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	فِيْ رَيْبٍ	مِّمَّا	نَزَّلْنَا	عَلٰى
جانتے ہو	اور	اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	پر

نہ بناؤ ○ اور اگر تمہیں اس کتاب کے بارے میں کوئی شک ہو جو ہم نے اپنے خاص بندے پر نازل کی ہے

حقانیت قرآن پر منکروں کو چیلنج اور غیب کی خبر کہ کفار اس چیلنج کو پورا نہیں کر پائیں گے

عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۪ وَ ادْعُوْا

عَبْدِنَا	فَاْتُوْا	بِسُوْرَةٍ	مِّنْ	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا
اپنے بندے	تو لے آؤ	ایک سورت	سے	اس کی مثل، اس جیسی	اور	بلا لو

تو تم اس جیسی ایک سورت بنا لاؤ اور

شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ

شُهَدَآءَكُمْ	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	فَاِنْ
اپنے مددگاروں (کو)	سے	اللہ کے علاوہ	اگر	تم ہو	سچے	پھر اگر

اللہ کے علاوہ اپنے سب مددگاروں کو بلا لو اگر تم سچے ہو ○ پھر اگر

لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ

لَّمْ تَفْعَلُوْا	وَ	لَنْ تَفْعَلُوْا	فَاتَّقُوْا	النَّارَ	الَّتِيْ	وَقُوْدُهَا	النَّاسُ
تم نے نہ کیا	اور	ہر گز نہ کر سکو گے	تو ڈرو	آگ (سے)	جو	اس کا ایندھن	آدمی

تم یہ نہ کر سکو اور تم ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی

(1)...... یہ چیلنج قیامت تک تمام انسانوں کے لئے ہے، آج بھی قرآن کو محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تصنیف کہنے والے کفار تو بہت ہیں مگر قرآن کی مثل ایک آیت بنانے والا آج تک کوئی سامنے نہیں آیا اور جس نے اس کا دعویٰ کیا اس کا پول خود ہی چند دنوں میں کھل گیا۔

باعمل مسلمانوں کو جنت کی بشارت اور جنتی نعمتوں کا بیان

وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝۲۴ وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	الْحِجَارَةُ	اُعِدَّتْ (1)	لِلْكٰفِرِيْنَ ۝۲۴ (2)	وَ	بَشِّرِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	پتھر (ہیں)	تیار کی گئی (ہے)	کافروں کے لئے	اور	خوشخبری دو	ان کو جو	ایمان لائے

اور پتھر ہیں۔ وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور ان لوگوں کو خوشخبری دو جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اور	عمل کئے	نیک، اچھے	کہ	ان کے لئے	جنتیں، باغات	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

اور انہوں نے اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے

الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا

الْاَنْهٰرُ	كُلَّمَا	رُزِقُوْا	مِنْهَا	مِنْ	ثَمَرَةٍ	رِّزْقًا	قَالُوْا
نہریں	جب کبھی	انہیں دیا جائے گا	ان (باغوں) سے	سے (کوئی)	پھل	کھانے کو	کہیں گے

نہریں بہہ رہی ہیں۔ جب انہیں ان باغوں سے کوئی پھل کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے،

هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ

هٰذَا	الَّذِيْ	رُزِقْنَا	مِنْ	قَبْلُ	وَ	اُتُوْا	بِهٖ
یہ	(وہی ہے) جو	ہمیں دیا گیا	سے	پہلے	اور (حالانکہ)	انہیں دیا گیا	اس کے ساتھ

یہ تو وہی رزق ہے جو ہمیں پہلے دیا گیا تھا حالانکہ انہیں

مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙۗ وَّهُمْ فِيْهَا

مُتَشَابِهًا	وَ	لَهُمْ	فِيْهَآ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	هُمْ	فِيْهَا
ملتا جلتا	اور	ان کے لئے	ان (باغوں) میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	وہ	ان (باغوں) میں

ملتا جلتا پھل (پہلے) دیا گیا تھا اور ان (جنتیوں) کے لئے ان باغوں میں پاکیزہ بیویاں ہوں گی اور وہ ان باغوں میں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ پیدا ہو چکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کے الفاظ ہیں۔

2 ...... ”کافروں کے لئے“ فرمانے میں یہ بھی اشارہ ہے کہ مومنین اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جہنم میں ہمیشہ کے داخلے سے محفوظ رہیں گے کیونکہ جہنم بطورِ خاص کافروں کے لئے پیدا کی گئی ہے۔

قرآن مجید میں بیان کی گئی مثالوں کا مقصد اور انہیں سن کر مسلمانوں اور کافروں کے طرز عمل میں فرق

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَسْتَحْیٖۤ [1]	اَنْ	یَّضْرِبَ	مَثَلًا
ہمیشہ رہنے والے	بیشک	اللہ	حیا نہیں فرماتا	کہ	ذکر فرمائے، بیان کرے	مثال

ہمیشہ رہیں گے ○ بیشک اللہ اس سے حیا نہیں فرماتا کہ مثال سمجھانے کے لئے کیسی ہی چیز کا ذکر فرمائے

مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مَّا	بَعُوْضَةً	فَمَا	فَوْقَهَا	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
کوئی سی	مچھر (کی)	یا جو	اس سے اوپر	پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مچھر ہو یا اس سے بڑھ کر۔ بہر حال ایمان والے

فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ

فَیَعْلَمُوْنَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ
تو وہ جانتے ہیں	کہ وہ	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	بہر حال	وہ لوگ جو

تو جانتے ہیں کہ یہ ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور رہے

كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ

كَفَرُوْا	فَیَقُوْلُوْنَ	مَاذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	یُضِلُّ
کافر ہوئے	تو وہ کہتے ہیں	کیا	ارادہ کیا	اللہ (نے)	اس مثال کے ساتھ	وہ گمراہ کرتا ہے

کافر تو وہ کہتے ہیں، اس مثال سے اللہ کی مراد کیا ہے؟ اللہ بہت سے

بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّ یَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ

بِهٖ	كَثِیْرًا [2]	وَّ	یَهْدِیْ	بِهٖ	كَثِیْرًا
اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)	اور	ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	بہت سے (لوگوں کو)

لوگوں کو اس کے ذریعے گمراہ کرتا ہے اور بہت سے لوگوں کو ہدایت عطا فرماتا ہے

وقف لازم

(1)...... حیاء کا معنی ہے "بدنامی اور برائی کے خوف سے دل میں کسی کام سے رکاوٹ پیدا ہونا" اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور یہاں اس سے مراد "مثالیں بیان کرنے کو نہ چھوڑنا" ہے۔

(2)...... نزول قرآن کا اصل مقصد ہدایت دینا ہے لیکن بہت سے لوگ اس کا انکار کرکے، یا مذاق اڑا کر، یا غلط معنی مراد لے کر گمراہ ہو جاتے ہیں، اس اعتبار سے یہاں قرآن کے ذریعے گمراہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔

وَ مَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ الَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ

وَ	مَا یُضِلُّ	بِهٖۤ	اِلَّا	الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾	الَّذِیْنَ	یَنْقُضُوْنَ
اور	وہ نہیں گمراہ کرتا	اس کے ذریعے	مگر	فاسقوں، نافرمانوں (کو)	وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں

اور وہ اس کے ذریعے صرف نافرمانوں ہی کو گمراہ کرتا ہے ○ وہ لوگ جو

عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ۪ وَ یَقْطَعُوْنَ

عَهْدَ	اللّٰهِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مِیْثَاقِهٖ	وَ	یَقْطَعُوْنَ
عہد، وعدہ	اللہ (کا)	سے	بعد	اس کے مضبوط ہونے، پختہ ہونے (کے)	اور	کاٹتے ہیں

اللہ کے وعدے کو پختہ ہونے کے بعد توڑ ڈالتے ہیں اور اس چیز کو کاٹتے ہیں

مَاۤ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ یُّوْصَلَ وَ یُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِؕ

مَاۤ	اَمَرَ	اللّٰهُ	بِهٖۤ	اَنْ یُّوْصَلَ	وَ	یُفْسِدُوْنَ	فِی الْاَرْضِ
جسے	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ اسے جوڑا جائے	اور	فساد کرتے ہیں	زمین میں

جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾ كَیْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ

اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۲۷﴾	كَیْفَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ
یہ لوگ	وہ	خسارہ، نقصان اٹھانے والے	کیسے	تم کفر کرتے ہو	اللہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)

تو یہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم کیسے اللہ کے منکر ہو سکتے ہو حالانکہ

كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْیَاكُمْۚ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ

كُنْتُمْ	اَمْوَاتًا	فَاَحْیَاكُمْ (1)	ثُمَّ	یُمِیْتُكُمْ	ثُمَّ
تم تھے	مردہ	تو اس نے زندہ کیا تمہیں	پھر	موت دے گا تمہیں	پھر

تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں پیدا کیا پھر

فاسقوں کی تین علامات، عہد شکنی، قطع تعلقی اور فساد پھیلانا

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: انسان کی تخلیق، اسے موت دینا اور زمین و آسمان کی پیدائش

(1)......اس آیت میں غور کریں تو ہم مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ہم بھی کچھ نہ تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمیں زندگی عطا کی اور زندگی گزارنے کے لوازمات اور نعمتوں سے نوازا تو اس کی عطاؤں سے فائدہ اٹھا کر اس کی یاد سے غافل ہونا اور ناشکری اور غفلت کی زندگی گزارنا کسی طرح ہمارے شایانِ شان نہیں ہے۔

يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ

يُحْيِيْكُمْ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ
زندہ کرے گا تمہیں	پھر	اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	وہ	جس نے	پیدا کیا، بنایا

وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا○ وہی ہے جس نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ

لَكُمْ	مَّا (1)	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	ثُمَّ	اسْتَوٰۤى	اِلَى	السَّمَآءِ
تمہارے لئے	جو	زمین میں	سب	پھر	قصد فرمایا	کی طرف	آسمان

جو کچھ زمین میں ہے سب تمہارے لئے بنایا پھر اس نے آسمان کے بنانے کا قصد فرمایا

فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ؕ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾ ع وَاِذْ

فَسَوّٰىهُنَّ	سَبْعَ	سَمٰوٰتٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۹﴾	وَ	اِذْ
تو ٹھیک بنایا انہیں	سات	آسمان	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب

تو ٹھیک سات آسمان بنائے اور وہ ہر شے کا خوب علم رکھتا ہے○ اور یاد کرو جب

ع ۳ ۳

حضرت آدم عَلَيْهِ السَّلَام کی تخلیق کا واقعہ، انہیں خلیفہ بنانا اور علم عطا فرمانا

قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ

قَالَ	رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ (2)	اِنِّيْ	جَاعِلٌ	فِي الْاَرْضِ
کہا، فرمایا	تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	زمین میں

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں

خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ

خَلِيْفَةً	قَالُوْۤا	اَتَجْعَلُ	فِيْهَا	مَنْ	يُّفْسِدُ
نائب، خلیفہ	انہوں نے کہا	کیا تو بنائے گا	اس میں	جو	فساد کرے، پھیلائے گا

تو انہوں نے عرض کیا: کیا تو زمین میں اسے نائب بنائے گا جو اس میں فساد پھیلائے گا

(1) ......اس سے معلوم ہوا کہ جس چیز سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں فرمایا وہ ہمارے لئے مباح و حلال ہے۔

(2) ......فرشتوں کو خلیفہ بنانے کی خبر ظاہری طور پر مشورے کے انداز میں دی گئی ورنہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ اسے کسی سے مشورے کی حاجت ہو۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو علم الاسماء سکھایا جانا اور فرشتوں پر فضیلت

فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ

فِيْهَا	وَ	يَسْفِكُ	الدِّمَآءَ	وَ	نَحْنُ	نُسَبِّحُ	بِحَمْدِكَ
اس میں	اور	بہائے گا	خون	اور (حالانکہ)	ہم	تسبیح کرتے ہیں	تیری حمد کے ساتھ

اور خون بہائے گا حالانکہ ہم تیری حمد کرتے ہوئے تیری تسبیح کرتے ہیں

وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾

وَ	نُقَدِّسُ	لَكَ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۰﴾
اور	پاکی بیان کرتے ہیں	تیری	فرمایا	بیشک میں	جانتا ہوں	جو	تم نہیں جانتے

اور تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ فرمایا: بیشک میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى

وَ	عَلَّمَ	اٰدَمَ	الْاَسْمَآءَ	كُلَّهَا	ثُمَّ	عَرَضَهُمْ	عَلَى
اور	اس نے سکھادیے	آدم (کو)	نام	تمام (اشیاء کے)	پھر	پیش کیا انہیں	پر

اور اللہ تعالیٰ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھادیے پھر ان سب اشیاء کو

الْمَلٰٓىِٕكَةِ ۙ فَقَالَ اَنْۢبِـُٔوْنِیْ بِاَسْمَآءِ هٰۤؤُلَآءِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾

الْمَلٰٓىِٕكَةِ	فَقَالَ	اَنْۢبِـُٔوْنِیْ	بِاَسْمَآءِ [1]	هٰۤؤُلَآءِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۳۱﴾
فرشتوں	تو فرمایا	مجھے بتاؤ	نام	ان کے	اگر	تم ہو	سچے

فرشتوں کے سامنے پیش کرکے فرمایا: اگر تم سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَاۤ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	لَا	عِلْمَ	لَنَاۤ	اِلَّا	مَا	عَلَّمْتَنَا [2]
انہوں نے کہا	تو پاک ہے	نہیں	علم	ہمیں	مگر	جو	تو نے سکھایا ہمیں

(فرشتوں نے) عرض کی: (اے اللہ!) تو پاک ہے ہمیں تو صرف اتنا علم ہے جتنا تو نے ہمیں سکھادیا،

1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے فرشتوں پر افضل ہونے کا سبب علم ظاہر فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ علم خلوتوں اور تنہائیوں کی عبادت سے افضل ہے۔

2...... اس آیت سے انسان کی شرافت اور علم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف تعلیم کی نسبت کرنا صحیح ہے اگرچہ اس کو معلّم نہ کہا جائے گا کیونکہ معلّم پیشہ ور تعلیم دینے والے کو کہتے ہیں۔

اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۳۲﴾ قَالَ یٰۤاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۚ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ﴿۳۲﴾	قَالَ	یٰۤاٰدَمُ	اَنْۢبِئْهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	
بیشک تو	تو	علم والا	حکمت والا	فرمایا	اے آدم	بتادو انہیں	ان (اشیاء) کے نام	

بے شک تو ہی علم والا، حکمت والا ہے ○ (پھر اللہ نے) فرمایا: اے آدم! تم انہیں ان اشیاء کے نام بتادو۔

فَلَمَّاۤ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىٕهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ

فَلَمَّاۤ	اَنْۢبَاَهُمْ	بِاَسْمَآىٕهِمْ	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ
تو جب	اس نے بتادیئے انہیں	ان (اشیاء) کے نام	فرمایا	کیا میں نے نہ کہا	تم سے

تو جب آدم نے انہیں ان اشیاء کے نام بتادیئے تو (اللہ نے) فرمایا: (اے فرشتو!) کیا میں نے تمہیں نہ کہا تھا

اِنِّیْۤ اَعْلَمُ غَیْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۙ وَ اَعْلَمُ

اِنِّیْۤ	اَعْلَمُ	غَیْبَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اَعْلَمُ
بیشک میں	جانتا ہوں	پوشیدہ، چھپی	آسمانوں	اور	زمین (کی)	اور	جانتا ہوں

کہ میں آسمانوں اور زمین کی تمام چھپی چیزیں جانتا ہوں اور میں جانتا ہوں

مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴿۳۳﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے تھے	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے

جو کچھ تم ظاہر کرتے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اَبٰى وَ اسْتَكْبَرَ ٚ

اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا (1)	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	اَبٰى	وَ	اسْتَكْبَرَ (2)
سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	مگر	ابلیس، شیطان	اس نے انکار کیا	اور	تکبر کیا

آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے علاوہ سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا

حکمِ الٰہی پر فرشتوں کا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو سجدہ کرنا جبکہ ابلیس کا انکار و تکبر

(1)...... فرشتوں نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو تعظیمی سجدہ کیا تھا اور وہ باقاعدہ پیشانی زمین پر رکھنے کی صورت میں تھا، صرف سر جھکانا نہ تھا۔

(2)...... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا خطرناک عمل ہے کہ یہ بعض اوقات بندے کو کفر تک پہنچا دیتا ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ تکبر کرنے سے بچے۔

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی جنت میں تشریف آوری اور شیطان کا واقعہ

وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ

وَ	كَانَ	مِنَ	الْكٰفِرِیْنَ۳۴	وَ	قُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ
اور	ہو گیا	سے	کافروں	اور	ہم نے کہا	اے آدم	رہو	تم	اور

اور کافر ہو گیا○ اور ہم نے فرمایا: اے آدم! تم اور

زَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَ كُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا۪ وَ

زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	وَ	كُلَا	مِنْهَا	رَغَدًا	حَیْثُ	شِئْتُمَا	وَ
تمہاری بیوی	جنت (میں)	اور	کھاؤ	اس سے	روک ٹوک کے بغیر	جہاں	تم چاہو	اور

تمہاری بیوی جنت میں رہو اور بغیر روک ٹوک کے جہاں تمہارا جی چاہے کھاؤ البتہ

لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۳۵﴾

لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ	الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا	مِنَ	الظّٰلِمِیْنَ۳۵ (1)
قریب نہ جانا تم دونوں	اس	درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے	سے	ظالموں

اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں شامل ہو جاؤ گے ○

فَاَزَلَّهُمَا الشَّیْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا

فَاَزَلَّهُمَا (2)	الشَّیْطٰنُ	عَنْهَا	فَاَخْرَجَهُمَا
پس پھسلا دیا، لغزش دی انہیں	شیطان (نے)	اس (جنت یا درخت) سے	تو نکلوا دیا انہیں

تو شیطان نے ان دونوں کو جنت سے لغزش دی پس انہیں وہاں سے نکلوا دیا

مِمَّا كَانَا فِیْهِ۪ وَ قُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ

مِمَّا	كَانَا	فِیْهِ	وَ	قُلْنَا	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ
(اس) سے جو	وہ تھے	اس میں	اور	ہم نے کہا	نیچے اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے

جہاں وہ رہتے تھے اور ہم نے فرمایا: تم نیچے اتر جاؤ۔ تم ایک دوسرے کے

1 ...... اللہ تعالیٰ مالک ہے، وہ اپنے مقبول بندوں کو جو چاہے فرمائے، کسی دوسرے کو یہ حق حاصل نہیں کہ اسے بنیاد بنا کر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بارے خلاف ادب کلمات کہے۔

2 ...... تلاوت قرآن کے علاوہ اپنی طرف سے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف نافرمانی وگناہ کی نسبت کرنا حرام بلکہ علماء کرام کی ایک جماعت نے اسے کفر بتایا ہے۔

عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى

عَدُوٌّ	وَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى
دشمن	اور	تمہارے لئے	زمین میں	جائے قرار، ٹھکانہ	اور	سامانِ زندگی	تک

دشمن بنوگے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں ٹھکانہ اور (زندگی گزارنے کا)

حِيْنٍ ﴿۳۶﴾ فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

حِيْنٍ﴿۳۶﴾	فَتَلَقّٰۤى	اٰدَمُ	مِنْ	رَّبِّهٖ	كَلِمٰتٍ
وقت	پھر سیکھ لئے	آدم (نے)	سے	اپنے رب	کچھ کلمات

سامان ہے ○ پھر آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمات سیکھ لئے

فَتَابَ عَلَيْهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۳۷﴾

فَتَابَ عَلَيْهِ [1]	اِنَّهٗ	هُوَ	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ﴿۳۷﴾
تو اللہ نے توبہ قبول کی اس کی	بیشک وہ	وہ	بہت توبہ قبول کرنے والا	بڑا مہربان

تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی۔ بیشک وہی بہت توبہ قبول کرنے والا بڑا مہربان ہے ○

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ

قُلْنَا	اهْبِطُوْا [2]	مِنْهَا	جَمِيْعًا	فَاِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ
ہم نے کہا	اتر جاؤ	اس سے	سب	پھر اگر	آئے تمہارے پاس

ہم نے فرمایا: تم سب جنت سے اتر جاؤ پھر اگر تمہارے پاس

مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ

مِّنِّيْ	هُدًى	فَمَنْ	تَبِعَ	هُدَايَ	فَلَا	خَوْفٌ
میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے	میری ہدایت (کی)	تو نہیں	خوف

میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی پیروی کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہوگا

حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا زمین پر اترنا اور حکم الٰہی

1 ...... جب توبہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو اس سے مراد "توبہ قبول کرنا" یا "اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کے ساتھ بندے پر رجوع فرمانا" ہوتا ہے۔

2 ...... یہاں جمع کے صیغے کے ساتھ سب کو اترنے کا فرمایا، اس میں حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام اور حضرت حواء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے ساتھ ان کی اولاد بھی مراد ہے جو ابھی حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پشت میں تھی۔

عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَ

وَ	كَفَرُوۡا	الَّذِيۡنَ	وَ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۳۸﴾	هُمۡ	لَا	وَ	عَلَيۡهِمۡ
اور	کافر ہوئے	وہ لوگ جو	اور	غمگین ہوں گے	وہ	نہ	اور	ان پر

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور وہ جو کفر کریں گے اور

ع ۴

كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصۡحٰبُ النَّارِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۳۹﴾ ع

خٰلِدُوۡنَ ﴿۳۹﴾	فِيۡهَا	هُمۡ	اَصۡحٰبُ النَّارِ	اُولٰٓئِكَ	بِاٰيٰتِنَاۤ	كَذَّبُوۡا
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ	آگ والے	یہ لوگ	ہماری آیتوں کو	انہوں نے جھٹلایا

میری آیتوں کو جھٹلائیں گے وہ دوزخ والے ہوں گے، وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ○

بنی اسرائیل کو نعمتوں کی یاددہانی اور چند احکام: عہد پورا کرنا، حق و باطل کو نہ ملانا، نماز و زکوٰۃ کی پابندی وغیرہا

يٰبَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِىَ الَّتِىۡۤ اَنۡعَمۡتُ

اَنۡعَمۡتُ	الَّتِىۡۤ	نِعۡمَتِىَ	اذۡكُرُوۡا (2)	اِسۡرَآءِيۡلَ (1)	يٰبَنِىۡۤ
میں نے انعام کیا	جو	میری نعمت، احسان	یاد کرو	یعقوب	اے بیٹے، اولاد

اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا

عَلَيۡكُمۡ وَاَوۡفُوۡا بِعَهۡدِىۡۤ اُوۡفِ بِعَهۡدِكُمۡ ۚ وَاِيَّاىَ

اِيَّاىَ	وَ	بِعَهۡدِكُمۡ	اُوۡفِ	بِعَهۡدِىۡۤ	اَوۡفُوۡا	وَ	عَلَيۡكُمۡ
مجھ سے	اور	تمہارے عہد کو	میں پورا کروں گا	میرے عہد کو	پورا کرو	اور	تم پر

اور میرا عہد پورا کرو میں تمہارا عہد پورا کروں گا اور صرف مجھ سے

فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾ وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا

لِّمَا	مُصَدِّقًا	اَنۡزَلۡتُ	بِمَاۤ	اٰمِنُوۡا	وَ	فَارۡهَبُوۡنِ ﴿۴۰﴾
(اس) کی جو	تصدیق کرنے والا	میں نے نازل کیا	(اس) پر جو	ایمان لاؤ	اور	پس ڈرو مجھ سے

ڈرو ○ اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق

(1)......اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے یہودیوں کو مخاطب کر کے کلام فرمایا گیا ہے۔

(2)......یہاں یاد کرنے سے مراد صرف زبان سے تذکرہ کرنا نہیں ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی کر کے ان نعمتوں کا شکر بجالائیں کیونکہ کسی نعمت کا شکر نہ کرنا اس کو بھلا دینے کے مترادف ہے۔

مَعَكُمۡ وَ لَا تَكُوۡنُوۡۤا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَ

مَعَكُمۡ	وَ	لَا تَكُوۡنُوۡۤا	اَوَّلَ	كَافِرٍۢ	بِهٖ	وَ
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہو جاؤ	سب سے پہلے	انکار کرنے والے	اس کا	اور

کرنے والی ہے اور سب سے پہلے اس کا انکار کرنے والے نہ بنو اور

لَا تَشۡتَرُوۡا بِاٰيٰتِىۡ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ۡ وَّ اِيَّاىَ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾

لَا تَشۡتَرُوۡا	بِاٰيٰتِىۡ	ثَمَنًا	قَلِيۡلًا	وَّ	اِيَّاىَ	فَاتَّقُوۡنِ ﴿۴۱﴾
نہ خریدو، نہ لو تم	میری آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	اور	مجھ سے	پس تم ڈرو مجھ سے

میری آیتوں کے بدلے تھوڑی قیمت نہ وصول کرو اور مجھ ہی سے ڈرو ○

وَ لَا تَلۡبِسُوا الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَ تَكۡتُمُوا الۡحَقَّ وَ اَنۡتُمۡ

وَ	لَا تَلۡبِسُوا	الۡحَقَّ	بِالۡبَاطِلِ (1)	وَ	تَكۡتُمُوا	الۡحَقَّ	وَ	اَنۡتُمۡ
اور	نہ ملاؤ تم	حق	باطل کے ساتھ	اور	(نہ) چھپاؤ تم	حق	اور (حالانکہ)	تم

اور حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ اور جان بوجھ کر

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾ وَ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارۡكَعُوۡا مَعَ

تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ارۡكَعُوۡا	مَعَ
جانتے ہو	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	رکوع کرو	ساتھ

حق نہ چھپاؤ ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں

الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾ اَتَاۡمُرُوۡنَ النَّاسَ بِالۡبِرِّ وَ تَنۡسَوۡنَ

الرّٰكِعِيۡنَ ﴿۴۳﴾	اَ	تَاۡمُرُوۡنَ	النَّاسَ	بِالۡبِرِّ	وَ	تَنۡسَوۡنَ
رکوع کرنے والوں (کے)	کیا	تم حکم دیتے ہو	لوگوں (کو)	نیکی کا	اور	بھول جاتے ہو

کے ساتھ رکوع کرو ○ کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو

بنی اسرائیل کا دوسروں کو نیکی کا
حکم دینا اور اپنے آپ کو بھلا دینا

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ حق کو باطل سے نہ ملائے اور نہ ہی حق کو چھپائے کیونکہ اس میں فساد اور نقصان ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حق بات جاننے والے پر اسے ظاہر کرنا واجب ہے اور حق بات کو چھپانا اس پر حرام ہے۔

اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)
اپنی جانیں	اور (حالانکہ)	تم	تلاوت کرتے ہو، پڑھتے ہو	کتاب	تو کیا تم عقل نہیں رکھتے

بھولتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو تو کیا تمہیں عقل نہیں ○

صبر اور نماز سے مدد حاصل کرنے کا حکم

وَ اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ

وَ	اسْتَعِیْنُوْا	بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ (2)	وَ	اِنَّهَا	لَكَبِیْرَةٌ
اور	مدد طلب کرو	صبر سے	اور	نماز (سے)	اور	بیشک وہ (نماز)	ضرور بھاری (ہے)

اور صبر اور نماز سے مدد حاصل کرو اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے

اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ

اِلَّا	عَلَى	الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾	الَّذِیْنَ	یَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ
مگر	پر	ڈرنے والوں	وہ لوگ جو	یقین رکھتے ہیں	کہ وہ	ملنے والے ہیں	اپنے رب (سے)

مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں ○ جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے

یہودیوں کو نعمتوں کی تفصیل سے یاد دہانی

ع ۵ ۷ ۵ الربع

وَ اَنَّهُمْ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

وَ	اَنَّهُمْ	اِلَیْهِ	رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
اور	بیشک وہ	اسی کی طرف	لوٹنے والے ہیں	اے بیٹے، اولادِ	یعقوب	یاد کرو

اور انہیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ○ اے یعقوب کی اولاد! یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

میرا وہ احسان جو میں نے تم پر کیا اور یہ کہ میں نے تمہیں اس سارے زمانے پر فضیلت

1 ...... اس آیت کا شانِ نزول خاص ہونے کے باوجود حکم عام ہے اور ہر نیکی کا حکم دینے والے کے لئے اس میں تازیانہ عبرت ہے۔

2 ...... صبر کی وجہ سے قلبی قوت میں اضافہ اور نماز کی برکت سے اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوتا ہے اور یہ دونوں چیزیں پریشانیوں کو برداشت کرنے اور انہیں دور کرنے میں سب سے بڑی معاون ہیں۔

یہودیوں کو فکرِ آخرت کا حکم

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَیْــٴًـا

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ [1]	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ	شَیْــٴًـا
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان	کچھ

عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جس دن کوئی جان کسی دوسرے کی طرف سے بدلہ نہ دے گی

وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّ لَا یُؤْخَذُ مِنْهَا

وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا یُؤْخَذُ	مِنْهَا
اور	نہیں قبول کی جائے گی	اس سے	شفاعت، سفارش	اور	نہیں لیا جائے گا	اس سے

اور نہ کوئی سفارش مانی جائے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا

فرعون کے بنی اسرائیل پر مظالم اور اللہ تعالیٰ کا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیج کر ان سے انہیں نجات دینا

عَدْلٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِذْ نَجَّیْنٰكُمْ

عَدْلٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۴۸﴾ [2]	وَ	اِذْ	نَجَّیْنٰكُمْ
بدلہ، معاوضہ	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں

اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہیں

مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ یُذَبِّحُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ

مِّنْ	اٰلِ فِرْعَوْنَ	یَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ	الْعَذَابِ	یُذَبِّحُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	فرعون والوں	تمہیں پہنچاتے	برا	عذاب	وہ ذبح کرتے	تمہارے بیٹے

فرعونیوں سے نجات دی جو تمہیں بہت برا عذاب دیتے تھے، تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے تھے

وَ یَسْتَحْیُوْنَ نِسَآءَكُمْ ؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ

وَ	یَسْتَحْیُوْنَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	فِیْ	ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	میں	اس	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ چھوڑ دیتے اور اس میں

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو ان کے زمانے میں تمام لوگوں پر فضیلت عطا کی گئی، اور جب حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی آمد ہوئی تو یہ فضیلت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی امت کی طرف منتقل ہو گئی۔

2 ......اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن کافر کو نہ کوئی کافر نفع پہنچا سکے گا اور نہ کوئی مسلمان، اس دن شفاعت صرف مسلمان کے لئے ہو گی۔

بنی اسرائیل کے لئے دریا میں راستہ بننا اور فرعونیوں کا غرق ہونا

مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾ وَ اِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	عَظِیْمٌ ﴿۴۹﴾	وَ	اِذْ	فَرَقْنَا	بِكُمُ	الْبَحْرَ
کی طرف سے	تمہارے رب	بڑی	اور	جب	ہم نے پھاڑ دیا	تمہارے لئے	دریا

تمہارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش تھی○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا

توراۃ عطا کئے جانے کا وعدہ، بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس سے توبہ و معافی

فَاَنْجَیْنٰكُمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ وَ

فَاَنْجَیْنٰكُمْ	وَ	اَغْرَقْنَاۤ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ
تو ہم نے نجات دی تمہیں	اور	غرق کردیئے	فرعون والے	اور	تم	دیکھ رہے تھے	اور

تو ہم نے تمہیں بچالیا اور فرعونیوں کو تمہاری آنکھوں کے سامنے غرق کردیا○ اور

اِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰۤى اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ

اِذْ	وٰعَدْنَا	مُوْسٰۤى	اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً (1)	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ
جب	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	چالیس راتوں (کا)	پھر	تم نے بنالیا، اختیار کرلیا

یاد کرو جب ہم نے موسیٰ سے چالیس راتوں کا وعدہ فرمایا پھر اس کے پیچھے تم نے

الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ عَفَوْنَا

الْعِجْلَ	مِنْۢ	بَعْدِهٖ	وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	عَفَوْنَا
بچھڑا (بطورِ معبود)	سے	اس کے بعد	اور	تم	ظلم کرنے والے	پھر	ہم نے معاف کیا، درگزر کیا

بچھڑے کی پوجا شروع کردی اور تم واقعی ظالم تھے○ پھر اس کے بعد ہم نے

بنی اسرائیل کی ہدایت کے لئے توراۃ عطا کیا جانا

عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اِذْ اٰتَیْنَا مُوْسَى

عَنْكُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ ذٰلِكَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اِذْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
تم سے	سے	اس کے بعد	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	جب	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

تمہیں معافی عطا فرمائی تاکہ تم شکر ادا کرو○ اور یاد کرو جب ہم نے موسیٰ کو

(1)...... فرعون اور فرعونیوں کی ہلاکت کے بعد جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام بنی اسرائیل کو لے کر مصر کی طرف لوٹے تو ان کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے توراۃ عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا اور اس کے لئے تیس دن اور پھر دس دن کا اضافہ کرکے چالیس دن کی مدت مقرر ہوئی۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی سے توبہ

الْكِتٰبَ وَ الْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

الْكِتٰبَ	وَ	الْفُرْقَانَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
کتاب	اور	حق و باطل میں فرق کرنا	تاکہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

کتاب عطا کی اور حق و باطل میں فرق کرنا تاکہ تم ہدایت پا جاؤ ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	اِنَّكُمْ	ظَلَمْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	بیشک تم	تم نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم تم نے بچھڑے (کو معبود) بنا کر اپنی جانوں پر ظلم کیا

بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْۤا اِلٰى

بِاتِّخَاذِكُمُ	الْعِجْلَ	فَتُوْبُوْۤا	اِلٰى
تمہارے بنانے کے، اختیار کر لینے کے سبب	بچھڑا (بطورِ معبود)	تو تم توبہ کرو	کی طرف

لہٰذا (اب) اپنے پیدا کرنے والے کی بارگاہ میں توبہ کرو

بَارِىٕكُمْ فَاقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ

بَارِىٕكُمْ	فَاقْتُلُوْۤا (1)	اَنْفُسَكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ
اپنے پیدا کرنے والے	پس تم قتل کرو	اپنی جانیں، اپنے لوگ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

(یوں) کہ تم اپنے لوگوں کو قتل کرو۔ یہ تمہارے پیدا کرنے والے کے نزدیک

عِنْدَ بَارِىٕكُمْ ؕ فَتَابَ عَلَیْكُمْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عِنْدَ	بَارِىٕكُمْ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	اِنَّهٗ	هُوَ
نزدیک	تمہیں پیدا کرنے والے (کے)	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	بیشک وہ	وہ

تمہارے لیے بہتر ہے تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی بیشک وہی

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ شرک کرنے سے مسلمان مرتد ہو جاتا ہے اور مرتد کی سزا قتل ہے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ سے بغاوت کر رہا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کا باغی ہو اسے قتل کر دینا ہی حکمت اور مصلحت کے عین مطابق ہے۔

بنی اسرائیل کا اعلانیہ دیدارِ الٰہی کا مطالبہ کرنا اور اس کا نتیجہ

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ

التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿٥٤﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ	يٰمُوْسٰى	لَنْ نُّؤْمِنَ
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	اور	جب	تم نے کہا	اے موسیٰ	ہم ہر گز یقین نہیں کریں گے

بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تم نے کہا: اے موسیٰ! ہم ہر گز تمہارا یقین نہ کریں گے

لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ

لَكَ	حَتّٰى	نَرَى	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْكُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ
آپ کا	یہاں تک کہ	ہم دیکھ لیں	اللہ (کو)	اعلانیہ	تو پکڑ لیا تمہیں	کڑک (نے)	اور

جب تک اعلانیہ خدا کو نہ دیکھ لیں تو تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے تمہیں

اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ

اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ (1)	ثُمَّ	بَعَثْنٰكُمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ مَوْتِكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تم	دیکھ رہے تھے	پھر	ہم نے زندہ کیا تمہیں	سے	تمہاری موت کے بعد	تاکہ تم

کڑک نے پکڑ لیا ○ پھر تمہاری موت کے بعد ہم نے تمہیں زندہ کیا تاکہ

بنی اسرائیل پر بادل کا سایہ اور من و سلویٰ کا نزول

تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ

تَشْكُرُوْنَ ﴿٥٦﴾	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ
شکر ادا کرو	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	تمہارے اوپر	بادل (کو)	اور	نازل کیا	تمہارے اوپر	مَنّ

تم شکر ادا کرو ○ اور ہم نے تمہارے اوپر بادل کو سایہ بنا دیا اور تمہارے اوپر من

وَ السَّلْوٰى ؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ؕ وَ

وَ	السَّلْوٰى (2)	كُلُوْا	مِنْ	طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ
اور	سلویٰ	کھاؤ	سے	پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور

اور سلویٰ اتارا (کہ) ہماری دی ہوئی پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور

1 ......اس واقعہ سے شانِ انبیاء عَلَيْهِمُ السَّلَام بھی ظاہر ہوئی کہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ السَّلَام سے ”ہم آپ کا یقین نہیں کریں گے“ کہنے کی شامت میں بنی اسرائیل ہلاک کئے گئے۔

2 ......”من“ کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ترنجبین کی طرح ایک میٹھی چیز تھی اور ”سلویٰ“ کے بارے میں صحیح قول یہ ہے کہ یہ ایک چھوٹا پرندہ تھا۔

بنی اسرائیل کو مصر یا کسی خاص شہر میں داخل ہونے کا حکم لیکن ان کا خلاف ورزی کرنا اور سزا پانا

مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾

مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	یَظْلِمُوْنَ ﴿۵۷﴾
انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ تھے	اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے

انہوں نے ہمارا کچھ نہ بگاڑا بلکہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کرتے رہے ○

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ

وَ	اِذْ	قُلْنَا	ادْخُلُوْا	هٰذِهِ	الْقَرْیَةَ	فَكُلُوْا	مِنْهَا	حَیْثُ
اور	جب	ہم نے کہا	داخل ہو جاؤ	اس	بستی، شہر (میں)	پھر کھاؤ	اس سے	جہاں

اور جب ہم نے انہیں کہا کہ اس شہر میں داخل ہو جاؤ پھر اس میں جہاں چاہو

شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ

شِئْتُمْ	رَغَدًا	وَّ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا	وَّ
تم چاہو	روک ٹوک کے بغیر	اور	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور

بے روک ٹوک کھاؤ اور دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہونا اور

قُوْلُوْا حِطَّةٌ نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰیٰكُمْ ؕ وَ

قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطٰیٰكُمْ	وَ
کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	ہم بخش دیں گے	تمہیں	تمہاری خطائیں	اور

کہتے رہنا، ہمارے گناہ معاف ہوں، ہم تمہاری خطائیں بخش دیں گے اور

سَنَزِیْدُ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِیْنَ

سَنَزِیْدُ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾	فَبَدَّلَ [1]	الَّذِیْنَ
عنقریب زیادہ دیں گے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی، تبدیل کر دی	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

عنقریب ہم نیکی کرنے والوں کو اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ پھر ان

1 ......بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ دروازے میں سجدہ کرتے اور زبان سے "حِطَّةٌ" کہتے ہوئے داخل ہوں، انہوں نے دونوں حکموں کی مخالفت کی اور سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے کی بجائے سرینوں کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور توبہ و استغفار کا کلمہ پڑھنے کی بجائے مذاق کے طور پر "حَبَّةٌ فِیْ شَعْرَةٍ" کہنے لگے جس کا معنیٰ تھا: بال میں دانہ۔

ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِىْ قِيْلَ لَهُمْ

ظَلَمُوْا	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِىْ	قِيْلَ	لَهُمْ
ظلم کیا، زیادتی کی	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہا گیا	ان سے

ظالموں نے جو اُن سے کہا گیا تھا اسے ایک دوسری بات سے بدل دیا

فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ

فَاَنْزَلْنَا	عَلَى	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	رِجْزًا	مِّنَ	السَّمَآءِ
تو ہم نے نازل کر دیا، اتارا	پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	عذاب	سے	آسمان

تو ہم نے آسمان سے ان ظالموں پر عذاب نازل کر دیا

ع ٦

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹ ع وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۵۹	وَ	اِذِ	اسْتَسْقٰى (1)	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ
(اس) وجہ سے جو	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	پانی طلب کیا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم کے لئے

کیونکہ یہ نافرمانی کرتے رہے تھے ○ اور یاد کرو، جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے پانی طلب کیا

میدان تیہ میں بنی اسرائیل کا پانی طلب کرنا اور موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے وسیلہ و معجزہ سے انہیں پانی عطا کیا جانا

فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ ؕ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ

فَقُلْنَا	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ	الْحَجَرَ	فَانْفَجَرَتْ (2)	مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا
تو ہم نے کہا	مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	تو بہہ نکلے	اس سے	بارہ	چشمے

تو ہم نے فرمایا کہ پتھر پر اپنا عصا مارو، تو فوراً اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے

قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا

قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ	اُنَاسٍ	مَّشْرَبَهُمْ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
تحقیق، بیشک	جان، پہچان لیا	تمام، ہر	لوگوں، گروہ (نے)	اپنے پینے کی جگہ	کھاؤ	اور	پیو

(اور) ہر گروہ نے اپنے پانی پینے کی جگہ کو پہچان لیا (اور ہم نے فرمایا کہ)

(1)...اس آیت میں لوگوں کا انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بارگاہ میں استعانت کرنے اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ان کی مشکل کشائی فرمانے کا ثبوت بھی ہے۔

(2)...پتھر سے چشمہ جاری کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا عظیم معجزہ تھا جبکہ ہمارے آقا، حضور سید المرسلین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اپنی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری فرمائے اور یہ اس سے بھی بڑھ کر معجزہ تھا۔

بنی اسرائیل کا من و سلویٰ کی بجائے زمینی اجناس کا مطالبہ

مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِذْ قُلْتُمْ

مِنْ	رِّزْقِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِذْ	قُلْتُمْ
سے	اللہ کے رزق	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرنے والے	اور	جب	تم نے کہا

اللہ کا رزق کھاؤ اور پیو اور زمین میں فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اور جب تم نے کہا:

یٰمُوْسٰی لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰی طَعَامٍ وَّاحِدٍ فَادْعُ لَنَا

یٰمُوْسٰی	لَنْ نَّصْبِرَ [1]	عَلٰی	طَعَامٍ وَّاحِدٍ	فَادْعُ	لَنَا
اے موسیٰ	ہم ہرگز صبر نہیں کریں گے	پر	ایک کھانے	پس آپ دعا کریں	ہمارے لئے

اے موسیٰ! ہم ایک کھانے پر ہرگز صبر نہیں کرسکتے۔ لہٰذا آپ اپنے رب سے

رَبَّكَ یُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

رَبَّكَ	یُخْرِجْ	لَنَا	مِمَّا	تُنْۢبِتُ	الْاَرْضُ
اپنے رب (سے)	وہ ظاہر کردے	ہمارے لئے	(اس) سے جو	اگاتی ہے	زمین

دعا کیجئے کہ ہمارے لئے وہ چیزیں نکالے جو زمین اگاتی ہے

مِنْۢ بَقْلِهَا وَ قِثَّآىِٕهَا وَ فُوْمِهَا وَ عَدَسِهَا وَ

مِنْ	بَقْلِهَا	وَ	قِثَّآىِٕهَا	وَ	فُوْمِهَا	وَ	عَدَسِهَا	وَ
سے	اس (زمین) کے ساگ	اور	اس کی ککڑی	اور	اس کی گندم	اور	اس کے مسور	اور

جیسے ساگ اور ککڑی اور گندم اور مسور کی دال اور

بَصَلِهَا ؕ قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِیْ هُوَ اَدْنٰی

بَصَلِهَا	قَالَ	اَتَسْتَبْدِلُوْنَ	الَّذِیْ	هُوَ	اَدْنٰی
اس کے پیاز	فرمایا	کیا تم تبدیل کرنا چاہتے ہو	وہ جو	وہ	ادنیٰ، کم تر (ہے)

پیاز۔ فرمایا: کیا تم بہتر چیز کے بدلے میں

[1]......بنی اسرائیل نے ساگ ککڑی وغیرہ جو چیزیں مانگیں ان کا مطالبہ گناہ نہ تھا لیکن "من و سلویٰ" جیسی نعمت بے محنت چھوڑ کر ان کی طرف مائل ہونا پست خیالی ہے۔ جب بڑوں سے نسبت ہو تو دل و دماغ اور سوچ بھی بڑی بنانی چاہئے۔

بِالَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ ؕ اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ

بِالَّذِيْ	هُوَ	خَيْرٌ	اِهْبِطُوْا	مِصْرًا	فَاِنَّ	لَكُمْ
(اس کے) بدلے جو	وہ	بہتر	داخل ہو جاؤ، قیام کرو	مصر یا کوئی شہر	پس بیشک	تمہارے لئے

گھٹیا چیزیں مانگتے ہو۔ (اچھا پھر) ملک مصر یا کسی شہر میں قیام کرو، وہاں تمہیں وہ سب کچھ ملے گا

مَّا سَاَلْتُمْ ؕ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ ۗ وَ

مَّا	سَاَلْتُمْ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الذِّلَّةُ (1)	وَ	الْمَسْكَنَةُ	وَ
جو	تم نے مانگا	اور	مسلط کر دی گئی	ان پر	ذلت، خواری	اور	مسکینی، غربت، محتاجی	اور

جو تم نے مانگا ہے اور ان پر ذلت اور غربت مسلط کر دی گئی اور

بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ

بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ
وہ لوٹے	غضب، قہر کے ساتھ	سے	اللہ	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انکار کرتے تھے

وہ خدا کے غضب کے مستحق ہو گئے۔ یہ ذلت و غربت اس وجہ سے تھی کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	النَّبِيّٖنَ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	ذٰلِكَ	بِمَا
اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے تھے	انبیاء (کو)	حق کے بغیر	یہ	(اس) وجہ سے جو

کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق شہید کرتے تھے۔ (اور) یہ اس وجہ سے تھی کہ

عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿٦١﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے، سرکشی کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

انہوں نے نافرمانی کی اور وہ مسلسل سرکشی کر رہے تھے ○ بیشک ایمان والوں

بنی اسرائیل پر ذلت کا مسلط کیا جانا اور اس کے اسباب

بارگاہِ الٰہی میں اجر و ثواب کا اصل حقدار کون ہے؟

ع ۷

(1) ...... بنی اسرائیل بلند مراتب پر فائز ہونے کے بعد جن وجوہات کی بناء پر ذلت و غربت کی گہری کھائی میں گرے کاش ان وجوہات کو سامنے رکھتے ہوئے عبرت اور نصیحت کے لئے ایک مرتبہ مسلمان بھی اپنے اعمال و افعال کا جائزہ لے لیں اور اپنے ماضی و حال کا مشاہدہ کریں۔

وَ الَّذِيْنَ هَادُوْا وَ النَّصٰرٰى وَ الصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ

وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الصّٰبِـِٕيْنَ	مَنْ	اٰمَنَ
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	عیسائی	اور	ستارہ پرست	جو	ایمان لائے

نیز یہودیوں اور عیسائیوں اور ستاروں کی پوجا کرنے والوں میں سے جو بھی

بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ

بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلَهُمْ
اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	عمل کرے	نیک، اچھے	تو ان کے لئے

سچے دل سے اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	اور	نہیں	خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

يَحْزَنُوْنَ﴿۶۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
غمگین ہوں گے	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	ہم نے بلند کیا	تمہارے اوپر

غمگین ہوں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تم سے عہد لیا اور تمہارے سروں پر طور پہاڑ کو مُعلّق کر دیا

تورات کے احکام قبول نہ کرنے کی وجہ سے بنی اسرائیل پہ بیتی اور ان کا طرز عمل

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَيْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	یاد کرو	جو

(اور کہا کہ) مضبوطی سے تھامو اس (کتاب) کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور جو کچھ

(1)......اس میں صورۃً عہد پورا کرنے پر مجبور کرنا پایا جارہا ہے، اس حوالے سے یاد رہے کہ دین قبول کرنے پر جبر نہیں کیا جاسکتا البتہ دین قبول کرنے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے پر مجبور کیا جائے گا۔ اس کی مثال یوں سمجھیں کہ کسی کو اپنے ملک میں آنے پر حکومت مجبور نہیں کرتی لیکن جب کوئی ملک میں آجائے تو حکومت اسے قانون پر عمل کرنے پر ضرور مجبور کرے گی۔

فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْۢ

فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾	ثُمَّ	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	پھر	تم نے منہ پھیر لیا، روگردانی کی	سے

اس میں بیان کیا گیا ہے اسے یاد کرو اس امید پر کہ تم پرہیزگار بن جاؤ○ اس کے بعد پھر تم نے روگردانی

بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ

بَعْدِ ذٰلِكَ	فَلَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَكُنْتُمْ
اس کے بعد	تو اگر نہ (ہوتا)	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	ضرور تم ہوجاتے

اختیار کی تو اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو تم

مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا

مِّنَ	الْخٰسِرِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	الَّذِيْنَ	اعْتَدَوْا
سے	خسارہ، نقصان اٹھانے والوں	اور	یقیناً	تمہیں معلوم ہیں	وہ جنہوں (نے)	سرکشی کی

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوجاتے○ اور یقیناً تمہیں معلوم ہیں وہ لوگ جنہوں نے

مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾ ۚ

مِنْكُمْ	فِي السَّبْتِ	فَقُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً	خٰسِـِٕيْنَ ﴿۶۵﴾
تم میں سے	ہفتے کے دن میں	تو ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ، بن جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

تم میں سے ہفتہ کے دن میں سرکشی کی۔ تو ہم نے ان سے کہا کہ دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ○

فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا

فَجَعَلْنٰهَا	نَكَالًا (1)	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهَا	وَ	مَا	خَلْفَهَا
تو ہم نے بنادیا اس (واقعے) کو	عبرت	(اس) کے لئے جو	اس کے آگے	اور	جو	اس کے پیچھے

تو ہم نے یہ واقعہ اس وقت کے لوگوں اور ان کے بعد والوں کے لیے عبرت

بنی اسرائیل کا ممانعت کے باوجود حیلے سے ہفتے کے دن مچھلیاں پکڑنا اور اس پر انہیں نشانِ عبرت بنا دیا جانا

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک میں عذاب کے واقعات ہماری عبرت و نصیحت کے لئے بیان کئے گئے ہیں لہٰذا قرآن پاک کے حقوق میں سے ہے کہ اس طرح کے واقعات و آیات پڑھ کر اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کی جائے۔

ایک مقتول کے معاملے میں بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم اور ان کی بے جا بحث

وَ مَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖۤ اِنَّ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۶﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖۤ	اِنَّ
اور	نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	بیشک

اور پرہیز گاروں کے لئے نصیحت بنا دیا۝ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: بیشک

اللّٰهَ یَاْمُرُكُمْ اَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً ؕ قَالُوْۤا اَتَتَّخِذُنَا

اللّٰهَ	یَاْمُرُكُمْ	اَنْ تَذْبَحُوْا	بَقَرَةً	قَالُوْۤا	اَتَتَّخِذُنَا
اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ ذبح کرو	گائے	انہوں نے کہا	کیا آپ ہمیں بناتے ہیں

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو تو انہوں نے کہا کہ کیا آپ ہمارے ساتھ

هُزُوًا ؕ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوا

هُزُوًا	قَالَ	اَعُوْذُ	بِاللّٰهِ	اَنْ اَكُوْنَ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۶۷﴾ [1]	قَالُوا
مذاق	فرمایا	میں پناہ مانگتا ہوں	اللہ کی	کہ ہو جاؤں	جاہلوں سے	انہوں نے کہا

مذاق کرتے ہیں؟ موسیٰ نے فرمایا، ”میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۝ انہوں نے کہا

ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا هِیَ ؕ

ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ	لَّنَا	مَا	هِیَ
دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کر دے	ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)

کہ آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتا دے کہ وہ گائے کیسی ہے؟

قَالَ اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّ لَا بِكْرٌ ؕ

قَالَ	اِنَّهٗ	یَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	لَّا	فَارِضٌ	وَّ	لَا	بِكْرٌ
فرمایا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	نہ	بوڑھی	اور	نہ	کم عمر

فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ ایک ایسی گائے ہے جو نہ تو بوڑھی ہے اور نہ بالکل کم عمر

(1)...... پیغمبر جھوٹ، دل لگی اور کسی کا مذاق اڑانا وغیرہ عیبوں سے پاک ہیں البتہ خوش طبعی ایک محمود صفت ہے یہ ان میں پائی جا سکتی ہے۔

عَوَانٌۢ بَیْنَ ذٰلِكَ ؕ فَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ قَالُوا ادْعُ

عَوَانٌ	بَیْنَ ذٰلِكَ	فَافْعَلُوْا	مَا	تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۸﴾ (1)	قَالُوْا	ادْعُ
درمیانی عمر	ان کے درمیان	توتم کرو	جو	تمہیں حکم دیا جارہا ہے	انہوں نے کہا	دعا کریں

بلکہ ان دونوں کے درمیان درمیان ہو۔ تو وہ کرو جس کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے○ انہوں نے کہا: آپ

لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ لَّنَا مَا لَوْنُهَا ؕ قَالَ

لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ	لَّنَا	مَا	لَوْنُهَا	قَالَ
ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے	ہمارے لئے	کیا (ہے)	اس کارنگ	فرمایا

اپنے رب سے دعا کیجئے کہ وہ ہمیں بتادے، اس گائے کا رنگ کیا ہے؟ فرمایا

اِنَّهٗ یَقُوْلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ ۙ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا تَسُرُّ

اِنَّهٗ	یَقُوْلُ	اِنَّهَا	بَقَرَةٌ	صَفْرَآءُ	فَاقِعٌ	لَّوْنُهَا	تَسُرُّ
کہ وہ	فرماتا ہے	کہ وہ	گائے	پیلی	شوخ، گہرا	اس کارنگ	خوشی، سرور دیتی ہے

کہ اللہ فرماتا ہے کہ وہ پیلے رنگ کی گائے ہے جس کا رنگ بہت گہرا ہے۔ وہ گائے دیکھنے والوں کو

النّٰظِرِیْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ یُبَیِّنْ

النّٰظِرِیْنَ ﴿۶۹﴾	قَالُوْا	ادْعُ	لَنَا	رَبَّكَ	یُبَیِّنْ
دیکھنے والوں (کو)	انہوں نے کہا	دعا کریں	ہمارے لئے	اپنے رب (سے)	وہ بیان کردے

خوشی دیتی ہے○ انہوں نے کہا: آپ اپنے رب سے دعا کیجئے کہ ہمارے لئے واضح طور پر بیان کردے

لَّنَا مَا هِیَ ۙ اِنَّ الْبَقَرَ تَشٰبَهَ عَلَیْنَا ؕ وَ

لَّنَا	مَا	هِیَ	اِنَّ	الْبَقَرَ	تَشٰبَهَ	عَلَیْنَا	وَ
ہمارے لئے	کیا، کیسی (ہے)	وہ (گائے)	بیشک	گائے	مشتبہ ہوگئی، واضح نہ رہی	ہم پر	اور

کہ وہ گائے کیسی ہے؟ کیونکہ بیشک گائے ہم پر مشتبہ ہوگئی ہے اور

1 ..... نبی کے فرمان پر بغیر ہچکچاہٹ عمل کرنا چاہیے اور عمل کرنے کی بجائے عقلی ڈھکوسلے بنانا بے ادبوں کا کام ہے۔

إِنَّآ إِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ إِنَّهٗ يَقُوْلُ إِنَّهَا

إِنَّآ	إِنْ شَآءَ اللّٰهُ	لَمُهْتَدُوْنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	إِنَّهٗ	يَقُوْلُ	إِنَّهَا
بیشک ہم	اگر اللہ چاہے	ضرور ہدایت پانے والے (ہوں گے)	کہا	بیشک وہ	فرماتا ہے	کہ وہ

اگر اللہ چاہے گا تو یقیناً ہم راہ پالیں گے ○ (موسیٰ نے) فرمایا: اللہ فرماتا ہے کہ وہ

بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوْلٌ تُثِيْرُ الْاَرْضَ وَلَا تَسْقِى الْحَرْثَ ۚ

بَقَرَةٌ	لَّا	ذَلُوْلٌ	تُثِيْرُ	الْاَرْضَ	وَ	لَا تَسْقِى	الْحَرْثَ
گائے	نہ	ہل میں جوتی گئی (کہ)	پھاڑے (ہل چلائے)	زمین	اور	نہ پانی دیتی ہے	کھیتی (کو)

ایک ایسی گائے ہے جس سے یہ خدمت نہیں لی جاتی کہ وہ زمین میں ہل چلائے اور نہ وہ کھیتی کو پانی دیتی ہے۔

مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيْهَا ۗ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ۗ

مُسَلَّمَةٌ	لَّا	شِيَةَ	فِيْهَا (1)	قَالُوْا	الْـٰٔنَ	جِئْتَ	بِالْحَقِّ
سلامت، بے عیب	نہیں	داغ	اس میں	انہوں نے کہا	اب	آپ آئے	حق کے ساتھ

بالکل بے عیب ہے، اس میں کوئی داغ نہیں۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا: اب آپ بالکل صحیح بات لائے ہیں۔

فَذَبَحُوْهَا وَمَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾ ع وَإِذْ قَتَلْتُمْ ع ۸ ۸

فَذَبَحُوْهَا	وَ	مَا كَادُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	إِذْ	قَتَلْتُمْ
تو انہوں نے ذبح کیا اسے	اور	وہ لگتے نہ تھے کہ (ذبح) کرتے	اور	جب	تم نے قتل کی

پھر انہوں نے اس گائے کو ذبح کیا حالانکہ وہ ذبح کرتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ اور یاد کرو جب تم نے ایک شخص کو

نَفْسًا فَادّٰرَءْتُمْ فِيْهَا ۗ وَاللّٰهُ

نَفْسًا	فَادّٰرَءْتُمْ	فِيْهَا	وَ	اللّٰهُ
ایک جان، شخص	پھر تم باہم جھگڑنے لگے، ایک دوسرے پر الزام لگانے لگے	اس میں	اور (حالانکہ)	اللہ

قتل کر دیا پھر اس کا الزام کسی دوسرے پر ڈالنے لگے حالانکہ اللہ

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکامات سے متعلق بے جا بحث مشقت کا سبب ہے۔

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت الٰہی کی ایک دلیل

مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَقُلْنَا اضْرِبُوْهُ

اضْرِبُوْهُ	فَقُلْنَا	كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ﴿۷۲﴾	مَّا	مُخْرِجٌ
مارواسے	توہم نے کہا	تم چھپارہے تھے	جو	ظاہر کرنے والا (ہے)

ظاہر کرنے والا تھا اس کو جسے تم چھپارہے تھے ○ توہم نے فرمایا (کہ) اس مقتول کو

بِبَعْضِهَا ؕ كَذٰلِكَ يُحْيِ اللّٰهُ الْمَوْتٰى ۙ وَ

وَ	الْمَوْتٰى	اللّٰهُ	يُحْيِ	كَذٰلِكَ	بِبَعْضِهَا
اور	مردے	اللہ	زندہ کرے گا	اسی طرح	اس (گائے) کے ایک ٹکڑے کے ساتھ

اس گائے کا ایک ٹکڑا مارو۔ اسی طرح اللہ مردوں کو زندہ کرے گا۔ اور

یہودیوں کی سخت دلی کا حال

يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ

قُلُوْبُكُمْ [1]	قَسَتْ	ثُمَّ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۳﴾	لَعَلَّكُمْ	اٰيٰتِهٖ	يُرِيْكُمْ
تمہارے دل	سخت ہوگئے	پھر	سمجھ جاؤ	تاکہ تم	اپنی نشانیاں	دکھاتا ہے تمہیں

وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ پھر اس کے بعد تمہارے دل سخت ہوگئے

مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً ؕ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	اَشَدُّ قَسْوَةً	اَوْ	كَالْحِجَارَةِ	فَهِيَ	بَعْدِ ذٰلِكَ	مِّنْۢ
بیشک	اور	(ان سے) زیادہ سخت	یا	پتھروں کی طرح	تووہ	اس کے بعد	سے

تووہ پتھروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سخت ہیں اور

مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهٰرُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا

مِنْهَا	اِنَّ	وَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْهُ	يَتَفَجَّرُ	لَمَا	مِنَ الْحِجَارَةِ
ان سے (کچھ)	بیشک	اور	نہریں، ندیاں	اس سے	بہتی ہیں	ضرور (وہ ہے) جو	پتھروں سے

پتھروں میں تو کچھ وہ ہیں جن سے ندیاں بہہ نکلتی ہیں اور کچھ وہ ہیں کہ

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ دل کی سختی بہت خطرناک ہے۔

یہودیوں کا حق چھپانے کا انداز

لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ ؕ وَ اِنَّ مِنْهَا لَمَا

لَمَا	يَشَّقَّقُ	فَيَخْرُجُ	مِنْهُ	الْمَآءُ	وَ	اِنَّ	مِنْهَا	لَمَا
ضرور (وہ ہے) جو	پھٹ جاتا ہے	تو نکلتا ہے	اس سے	پانی	اور	بیشک	ان سے	ضرور جو

جب پھٹ جاتے ہیں تو ان سے پانی نکلتا ہے اور کچھ وہ ہیں جو

يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا

يَهْبِطُ	مِنْ	خَشْيَةِ اللّٰهِ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا
گر پڑتے ہیں	سے	اللہ کے ڈر، خوف	اور	نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو

اللہ کے ڈر سے گر پڑتے ہیں اور اللہ تمہارے اعمال سے ہر گز

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾ اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ يُّؤْمِنُوْا لَكُمْ وَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۷۴﴾	اَفَتَطْمَعُوْنَ	اَنْ يُّؤْمِنُوْا	لَكُمْ	وَ
تم کرتے ہو	کیا تو تم امید رکھتے ہو، طمع کرتے ہو	کہ وہ ایمان لے آئیں	تمہاری وجہ سے	اور (حالانکہ)

بے خبر نہیں ○ تو اے مسلمانو! کیا تم یہ امید رکھتے ہو کہ یہ تمہاری وجہ سے ایمان لے آئیں گے حالانکہ

قَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلٰمَ اللّٰهِ

قَدْ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	كَلٰمَ اللّٰهِ
تحقیق، بیشک	تھا	ایک گروہ	ان میں سے	وہ سنتے	اللہ کا کلام

ان میں ایک گروہ وہ تھا کہ وہ اللہ کا کلام سنتے تھے اور

ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ

ثُمَّ	يُحَرِّفُوْنَهٗ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	عَقَلُوْهُ (1)	وَ	هُمْ
پھر	بدل دیتے اسے	سے	بعد	جو	سمجھ لیتے اسے	اور	وہ

پھر اسے سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر بدل

(1) ......اس سے معلوم ہوا کہ عالم کا بگڑنا عوام کے بگڑنے سے زیادہ تباہ کن ہے کیونکہ عوام علماء کو اپنا ہادی اور رہنما سمجھتے ہیں، وہ علماء کے اقوال پر عمل کرتے اور ان کے افعال کو دلیل بناتے ہیں اور جب علماء ہی کے عقائد و اعمال میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو عوام راہِ ہدایت پر کس طرح چل سکتی ہے۔

یہودیوں کی منافقت

یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ اِذَا لَقُوا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۚۖ

اٰمَنَّا	قَالُوْۤا	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	لَقُوا	اِذَا	وَ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾
ہم ایمان لے آئے	کہتے ہیں	ایمان لائے	ان لوگوں سے جو	ملتے ہیں	جب	اور	جانتے ہیں

دیتے تھے ○ اور جب یہ مسلمانوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْۤا

قَالُوْۤا	اِلٰى بَعْضٍ	بَعْضُهُمْ	خَلَا	اِذَا	وَ
کہتے ہیں	بعض کی طرف	ان کے بعض	اکیلے ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	جب	اور

اور جب آپس میں اکیلے ہوتے ہیں تو کہتے ہیں:

اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ

عَلَیْكُمْ	اللّٰهُ	فَتَحَ	بِمَا	اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ
تمہارے اوپر	اللہ (نے)	کھولا	(اس کے) ساتھ جو	کیا تم بیان کرتے ہوانہیں، خبر دیتے ہوانہیں

کیاان کے سامنے وہ علم بیان کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے اوپر کھولا ہے؟

لِیُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۷۶﴾ (1)	عِنْدَ رَبِّكُمْ	بِهٖ	لِیُحَآجُّوْكُمْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	تمہارے رب کے پاس	اس کے ذریعے	تاکہ وہ حجت قائم کریں تم پر

تاکہ اس کے ذریعے یہ تمہارے رب کی بارگاہ میں تمہارے اوپر حجت قائم کریں۔ کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○

یہودیوں کو تنبیہ کہ اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سب جانتا ہے

اَوَ لَا یَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَ مَا یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾

یُعْلِنُوْنَ ﴿۷۷﴾	مَا	وَ	یُسِرُّوْنَ	مَا	یَعْلَمُ	اللّٰهَ	اَنَّ	لَا یَعْلَمُوْنَ	اَوَ
وہ ظاہر کرتے ہیں	جو	اور	وہ چھپاتے ہیں	جو	جانتا ہے	اللہ	کہ	وہ نہیں جانتے	کیا اور

کیا یہ اتنی بات نہیں جانتے کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ وہ چھپاتے ہیں اور جو کچھ ظاہر کرتے ہیں ○

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ حق پوشی اور سرکار دوعالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا اور ان کے کمالات کا انکار کرنا یہودیوں کا طریقہ ہے۔

یہودیوں کے ایک ان پڑھ گروہ کا حال

وَ مِنۡهُمۡ اُمِّيُّوۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ الۡكِتٰبَ اِلَّاۤ اَمَانِىَّ وَ

وَ	مِنۡهُمۡ	اُمِّيُّوۡنَ	لَا يَعۡلَمُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	اِلَّاۤ	اَمَانِىَّ	وَ
اور	ان میں سے	ان پڑھ (ہیں)	نہیں جانتے	کتاب	مگر	من گھڑت تمنائیں	اور

اور ان میں کچھ اَن پڑھ ہیں جو کتاب کو نہیں جانتے مگر زبانی پڑھ لینا یا کچھ اپنی من گھڑت اور

یہودی علماء کی تحریفات اور ان پر وعید

النصف

اِنۡ هُمۡ اِلَّا يَظُنُّوۡنَ ﴿۷۸﴾ فَوَيۡلٌ لِّلَّذِيۡنَ يَكۡتُبُوۡنَ الۡكِتٰبَ

اِنۡ	هُمۡ	اِلَّا	يَظُنُّوۡنَ ﴿۷۸﴾	فَوَيۡلٌ	لِّلَّذِيۡنَ	يَكۡتُبُوۡنَ	الۡكِتٰبَ
نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے	تو ہلاکت، بربادی	ان لوگوں کے لئے جو	لکھتے ہیں	کتاب

یہ صرف خیال و گمان میں پڑے ہوئے ہیں ۝ تو بربادی ہے ان لوگوں کے لئے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب

بِاَيۡدِيۡهِمۡ ثُمَّ يَقُوۡلُوۡنَ هٰذَا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ لِيَشۡتَرُوۡا

بِاَيۡدِيۡهِمۡ	ثُمَّ	يَقُوۡلُوۡنَ	هٰذَا	مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	لِيَشۡتَرُوۡا
اپنے ہاتھوں سے	پھر	کہتے ہیں	یہ	اللہ کے پاس سے (ہے)	تا کہ خریدیں، حاصل کریں

لکھتے ہیں پھر کہتے ہیں: یہ خدا کی طرف سے ہے کہ اس کے بدلے میں

بِهٖ ثَمَنًا قَلِيۡلًا ؕ فَوَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا كَتَبَتۡ

بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِيۡلًا	فَوَيۡلٌ	لَّهُمۡ	مِّمَّا	كَتَبَتۡ
اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	تو ہلاکت	ان کے لئے	(اس) سے جو	لکھا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلیں تو ان لوگوں کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے ہوئے کی وجہ سے

عذابِ جہنم سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت نظریہ

اَيۡدِيۡهِمۡ وَ وَيۡلٌ لَّهُمۡ مِّمَّا يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾ وَ

اَيۡدِيۡهِمۡ	وَ	وَيۡلٌ	لَّهُمۡ	مِّمَّا	يَكۡسِبُوۡنَ ﴿۷۹﴾	وَ
ان کے ہاتھوں (نے)	اور	ہلاکت، بربادی	ان کے لئے	(اس کی وجہ) سے جو	وہ کماتے ہیں	اور

ہلاکت ہے اور ان کے لئے ان کی کمائی کی وجہ سے تباہی و بربادی ہے ۝ اور

جزاو سزا کا خدائی قانون

قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَةًؕ قُلْ

قَالُوْا	لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدَةً	قُلْ
انہوں نے کہا	ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے	تم کہو

بولے: ہمیں تو آگ ہرگز نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن۔ اے حبیب! تم فرمادو:

اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗۤ

اَتَّخَذْتُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَهْدًا	فَلَنْ یُّخْلِفَ	اللّٰهُ	عَهْدَهٗۤ
کیا تم نے لیا ہوا ہے	اللہ سے	کوئی عہد، وعدہ	تو ہرگز خلاف نہ کرے گا	اللہ	اپنا عہد، وعدہ

کیا تم نے خدا سے کوئی وعدہ لیا ہوا ہے ؟ (اگر ایسا ہے، پھر) تو اللہ ہرگز وعدہ خلافی نہیں کرے گا

اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾ بَلٰى مَنْ كَسَبَ

اَمْ	تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۰﴾	بَلٰى	مَنْ	كَسَبَ
یا، بلکہ	تم کہتے ہو	اللہ پر	وہ جو	تم نہیں جانتے	کیوں نہیں	جس نے	کمائی

بلکہ تم اللہ پر وہ بات کہہ رہے ہو جس کا تمہیں علم نہیں ۝ کیوں نہیں، جس نے گناہ کمایا

سَیِّئَةً وَّ اَحَاطَتْ بِهٖ خَطِیْٓـَٔتُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا

سَیِّئَةً (1)	وَّ	اَحَاطَتْ (2)	بِهٖ	خَطِیْٓـَٔتُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا
برائی، گناہ	اور	گھیر لیں	اسے	اس کی خطائیں	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اور اس کی خطا نے اس کا گھیراؤ کر لیا تو وہی لوگ جہنمی ہیں، وہ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓىٕكَ

خٰلِدُوْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىٕكَ
ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ

ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝ اور جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے وہ

1 ...... اس آیت میں گناہ سے شرک و کفر مراد ہے۔

2 ...... احاطہ کرنے سے یہ مراد ہے کہ نجات کی تمام راہیں بند ہو جائیں اور کفر و شرک ہی پر اس کو موت آئے۔

ع ۱۰

بنی اسرائیل کو عہد و میثاق میں دیئے گئے احکام

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ ۚ هُمۡ فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِذۡ اَخَذۡنَا مِيۡثَاقَ

اَصۡحٰبُ الۡجَنَّةِ	هُمۡ	فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِذۡ	اَخَذۡنَا	مِيۡثَاقَ
جنت والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	جب	ہم نے لیا	عہد، وعدہ

جنت والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا ○ اور یاد کرو جب ہم نے

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ لَا تَعۡبُدُوۡنَ اِلَّا اللّٰهَ ۟ وَ بِالۡوَالِدَيۡنِ

بَنِيۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ	لَا تَعۡبُدُوۡنَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	بِالۡوَالِدَيۡنِ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	تم عبادت نہیں کروگے	مگر	اللہ (کی)	اور	والدین کے ساتھ

بنی اسرائیل سے عہد لیا کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحۡسَانًا وَّ ذِي الۡقُرۡبٰى وَ الۡيَتٰمٰى وَ الۡمَسٰكِيۡنِ

اِحۡسَانًا	وَّ	ذِي الۡقُرۡبٰى	وَ	الۡيَتٰمٰى	وَ	الۡمَسٰكِيۡنِ
احسان، اچھا سلوک (کرنا)	اور	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور	مسکینوں (سے)

بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں کے ساتھ (اچھا سلوک کرو)

بنی اسرائیل کی ان احکام کی خلاف ورزی کی تفصیل

وَ قُوۡلُوۡا لِلنَّاسِ حُسۡنًا وَّ اَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ ثُمَّ

وَ	قُوۡلُوۡا	لِلنَّاسِ	حُسۡنًا [1]	وَّ	اَقِيۡمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	ثُمَّ
اور	کہو	لوگوں سے	اچھی بات	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر

اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو (لیکن) پھر تم میں سے

تَوَلَّيۡتُمۡ اِلَّا قَلِيۡلًا مِّنۡكُمۡ وَ اَنۡتُمۡ مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ اِذۡ

تَوَلَّيۡتُمۡ	اِلَّا	قَلِيۡلًا	مِّنۡكُمۡ	وَ	اَنۡتُمۡ	مُّعۡرِضُوۡنَ ﴿۸۳﴾ [2]	وَ	اِذۡ
تم نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	تم میں سے	اور	تم	منہ موڑنے والے (ہو)	اور	جب

چند آدمیوں کے علاوہ سب پھر گئے اور تم (ویسے ہی اللہ کے احکام سے) منہ موڑنے والے ہو ○ اور یاد کرو جب

1 ...... اچھی بات سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائیوں سے روکنا ہے۔ نیکی کی دعوت میں اس کے تمام طریقے داخل ہیں، جیسے بیان کرنا، درس دینا، وعظ و نصیحت کرنا وغیرہ۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بنی اسرائیل کی عادت ہی اللہ تعالیٰ کے احکام سے اعراض کرنا اور اس کے عہد سے پھر جانا ہے۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	لَا تَسْفِكُوْنَ	دِمَآءَكُمْ	وَ	لَا تُخْرِجُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	مِّنْ
ہم نے لیا	تمہارا عہد	تم نہ بہاؤ گے	اپنے خون	اور	نہ نکالو گے	اپنے لوگ	سے

ہم نے تم سے عہد لیا کہ آپس میں کسی کا خون نہ بہانا اور اپنے لوگوں کو

دِيَارِكُمْ ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾ ثُمَّ اَنْتُمْ

دِيَارِكُمْ	ثُمَّ	اَقْرَرْتُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَشْهَدُوْنَ ﴿٨٤﴾	ثُمَّ	اَنْتُمْ
اپنے گھروں، بستیوں (سے)	پھر	تم نے اقرار کرلیا	اور	تم	گواہی دیتے ہو	پھر	تم

اپنی بستیوں سے نہ نکالنا پھر تم نے اقرار بھی کرلیا اور تم (خود اس کے) گواہ ہو○ پھر یہ تم

هٰۤؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ

هٰۤؤُلَآءِ	تَقْتُلُوْنَ	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تُخْرِجُوْنَ	فَرِيْقًا	مِّنْكُمْ	مِّنْ
وہ لوگ ہو جو	قتل کرتے ہو	اپنے لوگ	اور	نکالتے ہو	ایک گروہ (کو)	اپنے میں سے	سے

ہی ہو جو اپنے لوگوں کو قتل (بھی) کرنے لگے اور اپنے میں سے ایک گروہ کو

دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ؕ وَ

دِيَارِهِمْ	تَظٰهَرُوْنَ	عَلَيْهِمْ	بِالْاِثْمِ	وَ	الْعُدْوَانِ	وَ
ان کے گھروں، بستیوں	تم مدد کرتے ہو	ان پر (ان کے خلاف)	گناہ میں	اور	زیادتی	اور

ان کے وطن سے (بھی) نکالنے لگے، تم ان کے خلاف گناہ اور زیادتی کے کاموں میں مدد (بھی) کرتے ہو اور

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ

اِنْ يَّاْتُوْكُمْ	اُسٰرٰى	تُفٰدُوْهُمْ	وَ	هُوَ
اگر وہ آئیں تمہارے پاس	قیدی (ہو کر)	تم فدیہ دے کر چھڑا لیتے ہو انہیں	اور (حالانکہ)	وہ (نکالنا)

اگر وہی قیدی ہو کر تمہارے پاس آئیں تو تم معاوضہ دے کر انہیں چھڑا لیتے ہو حالانکہ

مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ؕ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَ

مُحَرَّمٌ	عَلَيْكُمْ	اِخْرَاجُهُمْ	اَفَتُؤْمِنُوْنَ	بِبَعْضِ الْكِتٰبِ	وَ
حرام کیا گیا	تمہارے اوپر	انہیں نکالنا	کیا تو تم ایمان لاتے ہو	کتاب کے کچھ حصے پر	اور

تمہارے اوپر تو ان کا نکالنا ہی حرام ہے۔ تو کیا تم اللہ کے بعض احکامات کو مانتے ہو اور

تَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ

تَكْفُرُوْنَ	بِبَعْضٍ (1)	فَمَا	جَزَآءُ	مَنْ	يَّفْعَلُ	ذٰلِكَ	مِنْكُمْ	اِلَّا	خِزْيٌ (2)
انکار کرتے ہو	کچھ حصے کا	تو کیا	جزاء	جو	کرے	یہ	تم میں سے	مگر	رسوائی

بعض سے انکار کرتے ہو؟ تو جو تم میں ایسا کرے اس کا بدلہ دنیوی زندگی میں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُرَدُّوْنَ	اِلٰۤى اَشَدِّ الْعَذَابِ	وَ	مَا
دنیا کی زندگی میں	اور	روزِ قیامت	لوٹائے جائیں گے	شدید ترین عذاب کی طرف	اور	نہیں

ذلت و رسوائی کے سوا اور کیا ہے اور قیامت کے دن انہیں شدید ترین عذاب کی طرف لوٹایا جائے گا اور

اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۸۵﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا
اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	یہ لوگ	جنہوں نے	خرید لی، لے لی

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ۫ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	بِالْاٰخِرَةِ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا
دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے	تو نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ

آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی خرید لی تو ان سے نہ تو عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ

(1) ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ شریعت کے تمام احکام پر ایمان رکھنا ضروری ہے اور تمام ضروری احکام پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔ کوئی شخص کسی وقت بھی شریعت کی پابندی سے آزاد نہیں ہو سکتا اور خود کو طریقت کا نام لے کر یا کسی بھی طریقے سے شریعت سے آزاد کہنے والے کافر ہیں۔

(2) ......اس سے معلوم ہوا کہ کسی کی طرفداری میں دین کی مخالفت کرنا اُخروی عذاب کے علاوہ دنیا میں بھی ذلت و رسوائی کا باعث ہوتا ہے۔

ع ۱۰

بنی اسرائیل میں انبیاء کا مسلسل تشریف لانا اور یہودیوں کا انہیں شہید کرنا

هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ قَفَّيْنَا

هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	قَفَّيْنَا
وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے پیچھے بھیجے

ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور بے شک ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا کی اور اس کے بعد

مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ٚ وَ اٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَ

مِنْۢ	بَعْدِهٖ	بِالرُّسُلِ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ
سے	اس کے بعد	رسول	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور

پے درپے رسول بھیجے اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو کھلی نشانیاں عطا فرمائیں اور

اَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ

اَيَّدْنٰهُ (1)	بِرُوْحِ الْقُدُسِ	اَفَكُلَّمَا	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌۢ
ہم نے مدد کی اس کی	پاک روح کے ذریعے	تو کیا جب کبھی	آیا تمہارے پاس	کوئی رسول

پاک روح کے ذریعے ان کی مدد کی تو (اے بنی اسرائیل!) کیا (تمہارا یہ معمول نہیں ہے ؟ کہ) جب کبھی تمہارے پاس

بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا

بِمَا	لَا تَهْوٰۤى	اَنْفُسُكُمُ	اسْتَكْبَرْتُمْ	فَفَرِيْقًا
(اس کے) ساتھ جو	نہیں پسند کرتے	تمہارے نفس، دل	(تو) تم تکبر کرتے	پھر ایک گروہ (کو)

کوئی رسول ایسے احکام لے کر تشریف لایا جنہیں تمہارے دل پسند نہیں کرتے تھے تو تم تکبر کرتے تھے پھر

كَذَّبْتُمْ ٚ وَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا

كَذَّبْتُمْ	وَ	فَرِيْقًا	تَقْتُلُوْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا
تم نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	قتل کرتے ہو	اور	(یہودیوں نے) کہا	ہمارے دل

ان (انبیاء میں سے) ایک گروہ کو تم جھٹلاتے تھے اور ایک گروہ کو شہید کر دیتے تھے ○ اور یہودیوں نے کہا: ہمارے

(1)......اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی مدد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کے ذریعہ فرمائی۔ معلوم ہوا کہ اللہ کے پیارے مدد کرسکتے ہیں۔

غُلْفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا

غُلۡفٌ	بَلۡ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفۡرِهِمۡ	فَقَلِيۡلًا	مَّا
پردوں والے (ہیں)	بلکہ	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب	تو تھوڑے	وہ جو

دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں بلکہ اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان پر لعنت کر دی ہے تو ان میں سے تھوڑے

يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ

يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمۡ	كِتٰبٌ	مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	آئی ان کے پاس	کتاب	اللہ کے پاس سے	تصدیق کرنے والی

لوگ ہی ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی

لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ وَكَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ عَلَى

لِّمَا	مَعَهُمۡ	وَ	كَانُوۡا	مِنۡ قَبۡلُ	يَسۡتَفۡتِحُوۡنَ	عَلَى
اس کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	اور	وہ تھے	(اس سے) سے پہلے	فتح طلب کرتے	پر

جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمۡ مَّا عَرَفُوۡا كَفَرُوۡا

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فَلَمَّا	جَآءَهُمۡ	مَّا	عَرَفُوۡا	كَفَرُوۡا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو جب	آیا ان کے پاس	وہ جسے	پہچانتے تھے	(تو) کفر کیا

کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر

بِهٖ ۫ فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾ بِئۡسَمَا اشۡتَرَوۡا

بِهٖ	فَلَعۡنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۸۹﴾	بِئۡسَمَا	اشۡتَرَوۡا
اس کے ساتھ	پس اللہ کی لعنت	کافروں پر	کتنا برا ہے وہ جو	انہوں نے بیچ دیں

ہو گئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر ○ انہوں نے اپنی جانوں کا

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے اور بعد میں یہودیوں کا حال

یہودیوں کا حسد کی وجہ سے اسلام قبول نہ کرنا

بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ

بِهٖٓ	اَنْفُسَهُمْ	اَنْ	يَّكْفُرُوْا	بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ (1)
اس کے بدلے	اپنی جانیں	کہ	انکار کرتے ہیں	(اس) کا جو	نازل کیا	اللہ (نے)

کتنا برا سودا کیا کہ اللہ نے جو نازل فرمایا ہے اس کا انکار کر رہے ہیں

بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ

بَغْيًا (2)	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	عَلٰى مَنْ
(کافروں کا انکار) حسد (کی وجہ سے)	کہ	نازل کرتا ہے	اللہ	اپنے فضل سے	جس پر

اس حسد کی وجہ سے کہ اللہ اپنے فضل سے اپنے جس

يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ عَلٰى غَضَبٍ ؕ وَ

يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	فَبَآءُوْ	بِغَضَبٍ	عَلٰى غَضَبٍ	وَ
وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	پس وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	غضب پر	اور

بندے پر چاہتا ہے وحی نازل فرماتا ہے تو یہ لوگ غضب پر غضب کے مستحق ہو گئے اور

لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا

لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ ﴿۹۰﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اٰمِنُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	ذلیل کر دینے والا	اور	جب	کہا گیا	ان سے	ایمان لاؤ

کافروں کے لیے ذلت کا عذاب ہے ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ

بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ

بِمَآ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	نُؤْمِنُ	بِمَآ	اُنْزِلَ
(اس) پر جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا

جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا

یہودیوں کا تورات پر ایمان کا دعویٰ بھی جھوٹا ہے

(1) ......اس سے ہر آدمی نصیحت حاصل کرے کہ ایمان کی جگہ کفر، نیکیوں کی جگہ گناہ، اطاعت کی جگہ نافرمانی، رضائے الٰہی کی جگہ اللہ تعالیٰ کے غضب کا سودا بہت خسارے کا سودا ہے۔

(2) ......اس سے معلوم ہوا کہ منصب و مرتبے کی طلب انسان کے دل میں حسد پیدا ہونے کا ایک سبب ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حسد ایسا خبیث مرض ہے جو انسان کو کفر تک بھی لے جا سکتا ہے۔

عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۗ وَهُوَ

عَلَيْنَا	وَ	يَكْفُرُوْنَ	بِمَا	وَرَآءَهٗ	وَ	هُوَ
ہمارے اوپر	اور	وہ انکار کرتے ہیں (اس)	کا جو	اس (تورات) کے علاوہ (ہے)	اور (حالانکہ)	وہ (قرآن)

اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن)

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ؕ قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	مَعَهُمْ	قُلْ	فَلِمَ	تَقْتُلُوْنَ (1)
حق	تصدیق کرنے والا (اس)	کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	تم کہو	تو کیوں	تم قتل کرتے (تھے)

بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ (اے یہودیو!)

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی کا تذکرہ کر کے یہودیوں کے خلاف حجت قائم کرنا

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ

اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ
اللہ کے انبیاء	(اس) سے پہلے	اگر	تم تھے	ایمان والے	اور	بیشک	آئے تمہارے پاس

اگر تم ایمان والے تھے تو پھر پہلے تم اللہ کے نبیوں کو کیوں شہید کرتے تھے؟ ○ اور بیشک تمہارے پاس

مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ

مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اتَّخَذْتُمُ	الْعِجْلَ	مِنْۢ	بَعْدِهٖ
موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر	تم نے اختیار کرلیا	بچھڑا (بطور معبود)	سے	اس کے بعد

موسیٰ روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے پھر تم نے اس کے بعد بچھڑے کو معبود بنالیا

وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ

وَ	اَنْتُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۹۲﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا	مِيْثَاقَكُمْ	وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَكُمُ
اور	تم	ظلم کرنے والے (تھے)	اور	جب	ہم نے لیا	تمہارا عہد	اور	بلند کیا	تمہارے اوپر

اور تم ظالم تھے ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے تم سے عہد لیا اور کوہِ طور کو تمہارے سروں پر بلند کر دیا

(1)...... حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے زمانے کے بنی اسرائیل نے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو شہید نہ کیا تھا مگر چونکہ وہ قاتلوں کی اِس حرکت سے راضی تھے اور ان کو اپنا بڑا مانتے تھے اور انہیں عظمت سے یاد کرتے تھے اس لئے انہیں بھی قاتلوں میں شامل کیا گیا۔

الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اسْمَعُوْا ؕ قَالُوْا

الطُّوْرَ	خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ (1)	وَّ	اسْمَعُوْا	قَالُوْا
طور (پہاڑ)	پکڑلو، تھام لو	جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی سے	اور	سنو	انہوں نے کہا

(اور فرمایا) مضبوطی سے تھام لو اس کو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے اور سنو۔ انہوں نے کہا:

سَمِعْنَا وَ عَصَیْنَا ۗ وَ اُشْرِبُوْا فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ

سَمِعْنَا	وَ	عَصَیْنَا	وَ	اُشْرِبُوْا	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الْعِجْلَ
ہم نے سنا	اور	نافرمانی کی، نہ مانا	اور	پلادی گئی	ان کے دلوں میں	بچھڑا (کی محبت)

ہم نے سنا اور نہ مانا اور ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں میں تو بچھڑا رچا ہوا تھا۔

بِكُفْرِهِمْ ؕ قُلْ بِئْسَمَا یَاْمُرُكُمْ بِهٖۤ اِیْمَانُكُمْ

بِكُفْرِهِمْ	قُلْ	بِئْسَمَا	یَاْمُرُكُمْ	بِهٖۤ	اِیْمَانُكُمْ
ان کے کفر کے سبب	تم کہو	کتنا برا ہے جو	حکم دیتا ہے تمہیں	اس کے ساتھ	تمہارا ایمان

اے محبوب! تم فرمادو: اگر تم ایمان والے ہو تو تمہارا ایمان تمہیں

اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ

اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۹۳﴾	قُلْ	اِنْ	كَانَتْ	لَكُمُ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
اگر	تم ہو	ایمان والے	تم کہو	اگر	ہے	تمہارے لئے	آخرت کا گھر

کتنا برا حکم دیتا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: اگر دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر آخرت کا گھر

عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ

عِنْدَ اللّٰهِ	خَالِصَةً	مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ (2)	اِنْ
اللہ کے پاس	خالص	لوگوں کے علاوہ سے (اور لوگوں کو چھوڑ کر)	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر

اللہ کے نزدیک خالص تمہارے ہی لئے ہے تو اگر تم سچے ہو تو

یہودیوں کے اس دعوے کا رد کہ جنت صرف ان کے لئے ہے

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے تمام احکام اور سب تقاضوں پر عمل کیا جائے اور ان کی خلاف ورزی نہ کی جائے۔

2 ...... موت کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا شوق مقبول بندوں کا طریقہ ہے البتہ دنیوی پریشانیوں سے تنگ آکر موت کی دعا کرنا صبر و رضا و تسلیم و توکل کے خلاف ہے اور ناجائز ہے۔

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾ وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا ۢ بِمَا

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَنْ يَّتَمَنَّوْهُ	اَبَدًا	بِمَا
تم ہو	سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہیں کریں گے اس کی	کبھی	(ان اعمال کی) وجہ سے جو

موت کی تمنا تو کرو ○ اور اپنی بد اعمالیوں کی وجہ سے یہ ہرگز کبھی

قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾ وَلَتَجِدَنَّهُمْ

قَدَّمَتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿۹۵﴾	وَ	لَتَجِدَنَّهُمْ
آگے بھیجے	ان کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	جانتا ہے	ظالموں کو	اور	ضرور تم پاؤ گے انہیں

موت کی تمنا نہ کریں گے اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور بیشک تم ضرور انہیں پاؤ گے

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ ۚ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ

اَحْرَصَ النَّاسِ	عَلٰى حَيٰوةٍ	وَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا (1)
لوگوں میں سب سے زیادہ حریص	زندگی پر	اور	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا

کہ سب لوگوں سے زیادہ جینے کی ہوس رکھتے ہیں اور مشرکوں میں سے

يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ وَمَا

يَوَدُّ	اَحَدُهُمْ	لَوْ	يُعَمَّرُ	اَلْفَ سَنَةٍ	وَ	مَا
تمنا کرتا ہے	ان کا ایک (گروہ)	اگر، کاش	اسے عمر دی جائے	ہزار سال	اور (حالانکہ)	نہیں

ایک (گروہ) تمنا کرتا ہے کہ کاش اسے ہزار سال کی زندگی دی جائے حالانکہ

هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ ۭ وَاللّٰهُ

هُوَ	بِمُزَحْزِحِهٖ	مِنَ الْعَذَابِ	اَنْ	يُّعَمَّرَ	وَ	اللّٰهُ
وہ (اتنی عمر ملنا)	دور کرنے والا اسے	عذاب سے	کہ	عمر دیا جائے	اور	اللہ

اتنی عمر کا دیا جانا بھی اسے عذاب سے دور نہ کرسکے گا اور اللہ

(1) ..... کفار دنیاوی زندگی پر حریص ہوتے ہیں اور موت سے بہت بھاگتے ہیں جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ اگر زندگی چاہتا ہے تو صرف اس لئے کہ زیادہ نیکیاں کرے، آخرت کا توشہ جمع کرے۔

یہودیوں اور مشرکوں کو زندہ رہنے کی حرص وہوس

معانقہ ۲

ع ف

یہودیوں کی حضرت جبریل عَلَیْهِ السَّلَام سے دشمنی

بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ ع قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبْرِيْلَ

بَصِيْرٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	قُلْ	مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّجِبْرِيْلَ
دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ عمل کرتے ہیں	تم کہو	جو کوئی	ہو	دشمن	جبریل کا

ان کے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہو (تو ہو)

فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلْبِكَ بِاِذْنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا

فَاِنَّهٗ	نَزَّلَهٗ	عَلٰى قَلْبِكَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	مُصَدِّقًا
تو بیشک وہ (قرآن)	اس نے اتارا اسے	تمہارے دل پر	اللہ کے حکم، اجازت سے	تصدیق کرنے والا

پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے،

لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾

لِّمَا	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۹۷﴾
(اس) کی جو	اس (قرآن) سے پہلے	اور	ہدایت	اور	بشارت، خوشخبری	ایمان والوں کے لئے

جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور بشارت ہے ○

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقرب بندوں سے دشمنی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی ہے

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَ

مَنْ	كَانَ	عَدُوًّا	لِّلّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	جِبْرِيْلَ	وَ
جو	ہو	دشمن	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور	اس کے رسولوں	اور	جبریل	اور

جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور

یہودیوں کا حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم پر ایمان لانے کا عہد توڑ دینا

مِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ وَلَقَدْ

مِيْكٰلَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَدُوٌّ	لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾ (1)	وَ	لَقَدْ
میکائیل (کا)	تو بیشک	اللہ	دشمن (ہے)	کافروں کا	اور	ضرور تحقیق، بیشک

میکائیل کا دشمن ہو تو اللہ کافروں کا دشمن ہے ○ اور بیشک

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام اور فرشتوں سے دشمنی کفر اور غضب الٰہی کا سبب ہے اور محبوبانِ حق سے دشمنی خدا عَزَّوَجَلَّ سے دشمنی کرنا ہے۔

اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ ۚ وَمَا يَكْفُرُ بِهَآ

اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكَ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وَ	مَا يَكْفُرُ	بِهَآ
ہم نے نازل کیں، اتاریں	تمہاری طرف	روشن نشانیاں	اور	نہیں انکار کرتے	ان (نشانیوں) کا

ہم نے تمہاری طرف روشن آیتیں نازل کیں اور ان کا انکار

اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ

اِلَّا	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۹۹﴾	اَوَ	كُلَّمَا	عٰهَدُوْا	عَهْدًا	نَّبَذَهٗ	فَرِيْقٌ
مگر	فاسق، نافرمان	کیا اور	جب کبھی	انہوں نے کیا	کوئی عہد	پھینک دیا اسے	ایک گروہ (نے)

صرف نافرمان ہی کرتے ہیں ○ اور جب کبھی انہوں نے کوئی عہد کیا تو ان میں سے ایک گروہ نے

مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ

مِّنْهُمْ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ
ان میں سے	بلکہ	ان میں سے اکثر	مانتے ہی نہیں	اور	جب	آیا ان کے پاس	ایک رسول

اس عہد کو پھینک دیا بلکہ ان میں سے اکثر مانتے ہی نہیں ○ اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ

مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَهُمْ	نَبَذَ
اللہ کی طرف سے	تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	ان کے ساتھ (ہے)	پھینک دیا

تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو

فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙۗ كِتٰبَ اللّٰهِ

فَرِيْقٌ (1)	مِّنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	كِتٰبَ اللّٰهِ
ایک گروہ (نے)	ان لوگوں میں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	اللہ کی کتاب

اہل کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو

1 ...... یہودی توریت کی بہت تعظیم کرتے تھے مگر حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ایمان نہ لائے تو اس پر عمل نہ کیا گیا یوں گویا اسے پس پشت ڈال دیا۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت کی تردید، یہودیوں کا جادو سیکھنا اور ہاروت وماروت عَلَیْہِمَا السَّلَام کا واقعہ

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ وَاتَّبَعُوْا مَا

وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	كَاَنَّهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	وَ	اتَّبَعُوْا	مَا
اپنی پشتوں کے پیچھے	گویا کہ وہ	(کچھ) نہیں جانتے ہیں	اور	انہوں نے پیروی کی	(اس جادو کی) جو

پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں ○ اور یہ

تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ

تَتْلُوا	الشَّيٰطِيْنُ	عَلٰى	مُلْكِ سُلَيْمٰنَ	وَ	مَا كَفَرَ	سُلَيْمٰنُ (1)	وَ
پڑھتے	شیاطین	پر (میں)	سلیمان کے دورِ حکومت	اور	کفر نہ کیا	سلیمان (نے)	اور

سلیمان کے عہدِ حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ

لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۗ وَمَآ اُنْزِلَ

لٰكِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	كَفَرُوْا	يُعَلِّمُوْنَ	النَّاسَ	السِّحْرَ	وَ	مَآ	اُنْزِلَ
لیکن	شیاطین (نے)	کفر کیا	وہ سکھاتے	لوگوں (کو)	جادو	اور	جو	اتارا گیا

شیطان کافر ہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو

عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ وَمَا يُعَلِّمٰنِ

عَلَى الْمَلَكَيْنِ	بِبَابِلَ	هَارُوْتَ	وَ	مَارُوْتَ (2)	وَ	مَا يُعَلِّمٰنِ
دو فرشتوں پر	بابل (شہر) میں	ہاروت	اور	ماروت	اور	وہ دونوں نہ سکھاتے

بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت وماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں

مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ

مِنْ اَحَدٍ	حَتّٰى	يَقُوْلَآ	اِنَّمَا	نَحْنُ	فِتْنَةٌ
کسی ایک (کو)	یہاں تک کہ	وہ کہتے	صرف	ہم	آزمائش، امتحان

کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں

1 ...... لوگوں نے حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام پر جادو کی تہمت لگائی تھی یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

2 ...... ہاروت اور ماروت دو فرشتے ہیں اور فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، ان کے بارے میں مشہور قصے یہودیوں کے گھڑے ہوئے ہیں جو کہ غلط اور باطل ہیں۔

فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ

فَلَا تَكْفُرْ	فَيَتَعَلَّمُوْنَ	مِنْهُمَا	مَا	يُفَرِّقُوْنَ
پس تو کفر نہ کر (اے سیکھنے والے)	پس وہ لوگ سیکھتے	ان دونوں سے	وہ چیز جو	وہ جدائی ڈالتے ہیں

تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے

بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ زَوْجِهٖ ؕ وَ مَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ

بِهٖ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ	وَ	مَا	هُمْ	بِضَآرِّيْنَ
اس کے ذریعے	شوہر اور اس کی بیوی کے درمیان	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	نقصان پہنچانے والے

جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ

بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ يَتَعَلَّمُوْنَ مَا

بِهٖ	مِنْ اَحَدٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ (1)	وَ	يَتَعَلَّمُوْنَ	مَا
اس کے ذریعے	کسی ایک (کو)	مگر	اللہ کے حکم، اجازت سے	اور	وہ لوگ سیکھتے	جو

اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو

يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَ لَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ

يَضُرُّهُمْ (2)	وَ	لَا يَنْفَعُهُمْ	وَ	لَقَدْ	عَلِمُوْا	لَمَنِ
نقصان دے انہیں	اور	نفع نہ دے انہیں	اور	ضرور تحقیق، بیشک	انہیں معلوم تھا	(کہ) ضرور جس نے

انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے

اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ قف وَ لَبِئْسَ مَا

اشْتَرٰىهُ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ خَلَاقٍ	وَ	لَبِئْسَ	مَا
خریدا، لیا اس (جادو) کو	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	کوئی حصہ	اور	ضرور برا	جو

یہ سودا لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے

1 ...... مؤثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تحت ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہے تو آگ جلا نہ سکے، پانی پیاس نہ بجھا سکے اور دوا شفا نہ دے سکے۔

2 ...... جب جادو میں نقصان کی تاثیر ہے تو قرآنی آیات میں ضرور شفاء کی تاثیر ہے۔ یونہی جب کفار جادو سے نقصان پہنچا سکتے ہیں تو خدا کے بندے بھی کرامت کے ذریعہ نفع پہنچا سکتے ہیں۔

ایمان و تقویٰ کی فضیلت

شَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ

شَرَوْا	بِهٖۤ	اَنْفُسَهُمْ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بیچیں	اس کے بدلے	اپنی جانیں	اگر	وہ جانتے	اور	اگر	بیشک وہ

اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے ۝ اور اگر وہ

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَمَثُوْبَةٌ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
ایمان لاتے	اور	ڈرتے، پرہیز گاری اختیار کرتے	ضرور ثواب	اللہ کے پاس سے

ایمان لاتے اور پرہیز گاری اختیار کرتے تو اللہ کے یہاں کا ثواب

ع ۱۲/۲

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کرنے کا با ادب طریقہ

خَیْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا

خَیْرٌ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقُوْلُوْا
بہتر، بہت اچھا (ہوتا)	اگر	وہ جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کہو

بہت اچھا ہے، اگر یہ جانتے ۝ اے ایمان والو!

رَاعِنَا وَ قُوْلُوا انْظُرْنَا وَ اسْمَعُوْا ؕ وَ

رَاعِنَا	وَ	قُوْلُوا	انْظُرْنَا (1)	وَ	اسْمَعُوْا	وَ
راعنا (ہماری رعایت فرمائیں)	اور	کہو	(اُنْظُرْنَا) ہم پر نظر رکھیں	اور	سنو	اور

راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بغور سنو اور

یہودیوں کی مسلمانوں سے دوستی اور خیر خواہی جھوٹی ہے

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ مَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	مَا یَوَدُّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کافروں کے لئے (ہے)	عذاب	دردناک	نہیں چاہتے	وہ لوگ جو (جنھوں نے)	کفر کیا

کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے ۝ (اے مسلمانو!) نہ تو اہل کتاب کے کافر چاہتے ہیں

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی تعظیم و توقیر اور ان کی جناب میں ادب کا لحاظ کرنا فرض ہے اور جس کلمہ میں ترکِ ادب کا معمولی سا بھی اندیشہ ہو وہ زبان پر لانا ممنوع ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی بارگاہ کا ادب ربُّ العالمین خود سکھاتا ہے اور تعظیم کے متعلق احکام کو خود جاری فرماتا ہے۔

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ لَا الْمُشْرِكِیْنَ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْكُمْ مِّنْ خَیْرٍ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	وَ	لَا	الْمُشْرِكِیْنَ	اَنْ	یُّنَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	مِّنْ خَیْرٍ
اہل کتاب میں سے	اور	نہ	مشرک	کہ	نازل کی جائے	تمہارے اوپر	کوئی بھلائی

اور نہ ہی مشرک کہ تمہارے اوپر تمہارے رب کی طرف سے کوئی بھلائی اتاری جائے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَخْتَصُّ	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ
کی طرف سے	تمہارے رب	اور (حالانکہ)	اللہ	خاص فرماتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے

حالانکہ اللہ جسے چاہتا ہے اپنی رحمت کے ساتھ خاص فرمالیتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾ مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰیَةٍ اَوْ

یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۰۵﴾	مَا	نَنْسَخْ (1)	مِنْ اٰیَةٍ	اَوْ
چاہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	جو (جب)	ہم منسوخ کرتے ہیں	کوئی آیت	یا

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ جب ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا

نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَیْرٍ مِّنْهَاۤ اَوْ مِثْلِهَا ؕ اَلَمْ تَعْلَمْ

نُنْسِهَا	نَاْتِ	بِخَیْرٍ	مِّنْهَاۤ	اَوْ	مِثْلِهَا	اَلَمْ تَعْلَمْ
بھلا دیتے ہیں اسے	(تو) ہم لے آتے ہیں	بہتر، اچھی	اس (آیت) سے	یا	اس کی مثل	کیا تجھے معلوم نہیں

لوگوں کو بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی اور آیت لے آتے ہیں۔ (اے مخاطب!) کیا تجھے معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۰٦﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ ﴿۱۰٦﴾	قَدِیْرٌ	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ، بیشک

کہ اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

شرعی احکام منسوخ ہونے کا ثبوت

1 ......نسخ کا معنیٰ ہے: سابقہ حکم کو کسی بعد والی دلیل شرعی سے اٹھا دینا اور یہ حقیقت میں سابقہ حکم کی مدت کی انتہاء کا بیان ہوتا ہے۔

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَمَا لَكُمْ مِّنْ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ
اللہ	اس کے لئے	آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	نہیں	تمہارے لئے	سے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے اور

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لایعنی سوالات کرنے پر یہودیوں کو تنبیہ

دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾ اَمْ تُرِیْدُوْنَ اَنْ

دُوْنِ اللّٰهِ (1)	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۰۷﴾	اَمْ	تُرِیْدُوْنَ	اَنْ
اللہ کے علاوہ (مقابلے میں)	کوئی ولی، حمایتی، دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	تم چاہتے ہو	کہ

اللہ کے مقابلے میں تمہارا نہ کوئی حمایتی ہے اور نہ ہی مددگار ○ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ

تَسْــٴَـلُوْا رَسُوْلَكُمْ كَمَا سُىٕلَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ؕ وَ

تَسْــٴَـلُوْا	رَسُوْلَكُمْ	كَمَا	سُىٕلَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ
سوال کرو	اپنے رسول (سے)	جیساکہ	سوال کیا گیا	موسیٰ (سے)	(اس) سے پہلے	اور

تم اپنے رسول سے ویسے ہی سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسیٰ سے کئے گئے اور

مَنْ یَّتَبَدَّلِ الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ فَقَدْ ضَلَّ

مَنْ	یَّتَبَدَّلِ	الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جو	بدلے میں لے، اختیار کرے	کفر	ایمان کے بدلے	تو تحقیق، بیشک	وہ بھٹک گیا

جو ایمان کے بدلے کفر اختیار کرے تو وہ سیدھے راستے سے

اسلام کی حقانیت جاننے کے بعد یہودیوں کا مسلمانوں کے کافر و مرتد ہونے کی تمنا کرنا

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾ وَدَّ كَثِیْرٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ یَرُدُّوْنَكُمْ

سَوَآءَ السَّبِیْلِ ﴿۱۰۸﴾	وَدَّ	كَثِیْرٌ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ	یَرُدُّوْنَكُمْ
ٹھیک، سیدھے راستے (سے)	چاہتے ہیں	بہت (لوگ)	اہل کتاب میں سے	کاش	وہ پھیر دیں تمہیں

بھٹک گیا ○ اہل کتاب میں سے بہت سے لوگوں

1 ...اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی کسی کی مدد نہیں کر سکتا، ہاں اللہ تعالیٰ کی اجازت اور اختیار دینے سے مدد ہو سکتی ہے، قرآن وحدیث میں اس کی کئی مثالیں موجود ہیں اور بزرگانِ دین کا مدد کرنا لاکھوں لوگوں کے تجربات اور تواتر سے ثابت ہے۔

مِّنْۢ بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ كُفَّارًا ۚۖ حَسَدًا مِّنْ عِنْدِ

مِّنْۢ	بَعْدِ اِيْمَانِكُمْ	كُفَّارًا	حَسَدًا (1)	مِّنْ	عِنْدِ
سے	تمہارے ایمان کے بعد	کافر (ہونے کی حالت میں)	حسد (کی وجہ سے)	سے	موجود

نے اس کے بعد کہ ان پر حق خوب ظاہر ہو چکا ہے اپنے

اَنْفُسِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۚ فَاعْفُوْا

اَنْفُسِهِمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْحَقُّ	فَاعْفُوْا
اپنے دلوں (میں)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہو گیا	ان کے لئے	حق	تو تم معاف کر دو

دلی حسد کی وجہ سے یہ چاہا کہ کاش وہ تمہیں ایمان کے بعد کفر کی طرف پھیر دیں۔ تو تم (انہیں) چھوڑ دو

وَاصْفَحُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

وَ	اصْفَحُوْا	حَتّٰى	يَاْتِيَ	اللّٰهُ	بِاَمْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
اور	در گزر کرو	یہاں تک کہ	لائے	اللہ	اپنا حکم	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

اور (ان سے) در گزر کرتے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے بیشک اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ؕ وَمَا تُقَدِّمُوْا

قَدِيْرٌ ﴿١٠٩﴾	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	مَا	تُقَدِّمُوْا
قادر (ہے)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو، دو	زکوٰۃ	اور	جو	تم آگے بھیجو

قادر ہے ۝ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا

لِاَنْفُسِكُمْ	مِّنْ	خَيْرٍ	تَجِدُوْهُ	عِنْدَ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا
اپنی جانوں کے لئے	کوئی	بھلائی	تم پاؤ گے اسے	اللہ کے پاس	بیشک	اللہ	(اس) کو جو

اپنی جانوں کے لئے جو بھلائی تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے یہاں پاؤ گے بیشک اللہ

نماز، زکوٰۃ اور دیگر اعمال کا حکم

الثلثة

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ حسد بہت بڑا عیب ہے اور اس کی وجہ سے انسان نہ صرف خود بھلائی سے رک جاتا ہے بلکہ دوسروں کو بھی بھلائی سے روکنے کی کوشش میں مصروف ہو جاتا ہے۔

یہود و نصاریٰ کی جنت کے متعلق خوش فہمیاں اور جنتی ہونے کے بارے میں قانونِ الٰہی

تَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾ وَقَالُوۡا لَنۡ يَّدۡخُلَ الۡجَنَّةَ اِلَّا

تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِيۡرٌ ﴿۱۱۰﴾	وَ	قَالُوۡا	لَنۡ يَّدۡخُلَ	الۡجَنَّةَ	اِلَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھ رہا ہے	اور	انہوں نے کہا	ہر گز نہیں داخل ہو گا	جنت (میں)	مگر

تمہارے سب کام دیکھ رہا ہے ○ اور اہل کتاب نے کہا: ہر گز جنت میں داخل نہ ہو گا مگر

مَنۡ كَانَ هُوۡدًا اَوۡ نَصٰرٰى ؕ تِلۡكَ اَمَانِيُّهُمۡ ؕ قُلۡ هَاتُوۡا

مَنۡ	كَانَ	هُوۡدًا	اَوۡ	نَصٰرٰى	تِلۡكَ	اَمَانِيُّهُمۡ	قُلۡ	هَاتُوۡا
وہ جو	ہو	یہودی	یا	عیسائی	یہ	ان کی من گھڑت تمنائیں (ہیں)	تم کہو	لاؤ

وہی جو یہودی ہو یا عیسائی۔ یہ ان کی من گھڑت تمنائیں ہیں۔ تم فرما دو:

بُرۡهَانَكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾ بَلٰى ۚ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡهَهٗ لِلّٰهِ

بُرۡهَانَكُمۡ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	صٰدِقِيۡنَ ﴿۱۱۱﴾	بَلٰى	مَنۡ	اَسۡلَمَ	وَجۡهَهٗ	لِلّٰهِ
اپنی دلیل	اگر	تم ہو	سچے	کیوں نہیں	جو	جھکا دے	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے

اگر تم سچے ہو تو اپنی دلیل لاؤ ○ ہاں کیوں نہیں؟ جس نے اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا

وَهُوَ مُحۡسِنٌ فَلَهٗۤ اَجۡرُهٗ عِنۡدَ رَبِّهٖ ۪ وَلَا

وَ	هُوَ	مُحۡسِنٌ	فَلَهٗ	اَجۡرُهٗ	عِنۡدَ رَبِّهٖ [1]	وَ	لَا
اور	وہ	(ہو) نیکی کرنے والا	تو اس کے لئے	اس کا اجر	اس کے رب کے پاس	اور	نہیں

اور وہ نیکی کرنے والا بھی ہو تو اس کا اجر اس کے رب کے پاس ہے اور

یہود و نصاریٰ کی ایک دوسرے کے بارے میں رائے

ع ۱۳ ۱۴

خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾ وَقَالَتِ الۡيَهُوۡدُ لَيۡسَتِ

خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	قَالَتِ	الۡيَهُوۡدُ	لَيۡسَتِ
کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	کہا	یہودیوں (نے)	نہیں ہیں

ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور یہودیوں نے کہا:

(1)...... جنت میں داخلے کا حقیقی معیار ایمانِ صحیح اور عملِ صالح ہے اور کسی بھی زمانے اور کسی بھی نسل و قوم کا آدمی اگر صحیح ایمان و عمل رکھتا ہے تو وہ جنت میں جائے گا۔ البتہ یہ یاد رہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کے اعلانِ نبوت کے بعد آپ کی نبوت نہ ماننے والے کا ایمان قطعاً صحیح نہیں ہو سکتا اور کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر صالح نہیں ہو سکتا۔

النَّصٰرٰی عَلٰی شَیْءٍ ۪ وَّ قَالَتِ النَّصٰرٰی لَیْسَتِ الْیَهُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ ۙ

النَّصٰرٰی	عَلٰی شَیْءٍ	وَّ	قَالَتِ	النَّصٰرٰی	لَیْسَتِ	الْیَهُوْدُ	عَلٰی شَیْءٍ
عیسائی	کسی چیز پر	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	نہیں ہیں	یہودی	کسی چیز پر

عیسائی کسی شے پر نہیں اور عیسائیوں نے کہا: یہودی کسی شے پر نہیں

وَّ هُمْ یَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ

وَّ	هُمْ	یَتْلُوْنَ	الْكِتٰبَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور (حالانکہ)	وہ	تلاوت کرتے، پڑھتے ہیں	کتاب	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو

حالانکہ یہ کتاب پڑھتے ہیں اسی طرح جاہلوں نے

لَا یَعْلَمُوْنَ مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ فَاللّٰهُ یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ

لَا یَعْلَمُوْنَ	مِثْلَ قَوْلِهِمْ	فَاللّٰهُ	یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ
نہیں جانتے ہیں	ان (پہلوں) کے قول کی مثل	تو اللہ	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

ان (پہلوں) جیسی بات کہی تو اللہ قیامت کے دن ان میں

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَنْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فِیْمَا	كَانُوْا	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَنْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ ہیں	اس میں	اختلاف کررہے، جھگڑرہے ہیں	اور	کون (ہے)

اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں یہ جھگڑرہے ہیں ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ یُّذْكَرَ

اَظْلَمُ	مِمَّنْ	مَّنَعَ	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	اَنْ	یُّذْكَرَ (1)
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	منع کرے، روکے	اللہ کی مسجدوں (کو)	کہ	ذکر کیا جائے، یاد کیا جائے

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جو اللہ کی مسجدوں کو اس بات سے روکے

مسجدوں میں نماز سے روکنا اور ان کی ویرانی کی کوشش کرنا بڑا ظلم ہے

1 ...... ذکر اللہ کو منع کرنا ہر جگہ ہی بُرا ہے لیکن مسجدوں میں خصوصاً زیادہ بُرا ہے کہ وہ تو اسی کام کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

فِیْهَا اسْمُهٗ وَ سَعٰى فِیْ خَرَابِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ مَا كَانَ

فِیْهَا	اسْمُهٗ	وَ	سَعٰى	فِیْ خَرَابِهَا (1)	اُولٰٓئِكَ	مَا	كَانَ
ان (مساجد) میں	اس کا نام	اور	کوشش کرے	اس کی ویرانی، خرابی میں	یہ لوگ	نہیں	تھا

کہ ان میں اللہ کا نام لیا جائے اور ان کو ویران کرنے کی کوشش کرے۔ انہیں

لَهُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْهَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ ؕ۬ لَهُمْ

لَهُمْ	اَنْ	یَّدْخُلُوْهَآ	اِلَّا	خَآئِفِیْنَ	لَهُمْ
ان کے لئے	کہ	داخل ہوں ان (مسجدوں) میں	مگر	ڈرنے والے (ڈرتے ہوئے)	ان کے لئے

مسجدوں میں داخل ہونا مناسب نہ تھا مگر ڈرتے ہوئے۔ ان کے لئے

قبلہ کسی بھی طرف ہو، عبادت صرف اللہ ہی کی ہے

فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّ لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾ وَ لِلّٰهِ

فِی الدُّنْیَا	خِزْیٌ	وَّ	لَهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ	عَظِیْمٌ ﴿۱۱۴﴾	وَ	لِلّٰهِ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	عذاب	بڑا	اور	اللہ کے لئے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ۝ اور

الْمَشْرِقُ وَ الْمَغْرِبُ ۗ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

الْمَشْرِقُ	وَ	الْمَغْرِبُ	فَاَیْنَمَا	تُوَلُّوْا	فَثَمَّ	وَجْهُ اللّٰهِ (2)	اِنَّ
مشرق	اور	مغرب	تو جس طرف	تم منہ کرو	پس وہیں	وجہ اللہ (اللہ کی رحمت)	بیشک

مشرق و مغرب سب اللہ ہی کا ہے تو تم جدھر منہ کرو ادھر ہی اللہ کی رحمت تمہاری طرف متوجہ ہے۔ بیشک

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کا رد

اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۙ

اللّٰهَ	وَاسِعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا
اللہ	وسعت والا	علم والا	اور	انہوں نے کہا	بنالی، اختیار کرلی	اللہ (نے)	اولاد

اللہ وسعت والا علم والا ہے ۝ اور مشرکوں نے کہا: اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے،

1 ...... مسجد کو کسی بھی طرح ویران کرنے والا ظالم ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص194 پر مذکور کلام ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... وجہ اللہ کا لغوی ترجمہ ”اللہ کا چہرہ“ ہے اللہ تعالیٰ مخلوق جیسے چہرے سے پاک ہے لہٰذا یہ متشابہات میں سے ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ كُلٌّ

سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	لَّهٗ	مَا	فِی	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	كُلٌّ
وہ (اس سے) پاک (ہے)	بلکہ	اس کے لئے	جو	میں	آسمانوں	اور	زمین	سب

وہ پاک ذات ہے بلکہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کی ملکیت میں ہے۔ سب

لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِذَا

لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	بَدِیْعُ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اِذَا
اس کے لئے	اطاعت کرنے والے	نیا پیدا کرنے والا	آسمان	اور	زمین	اور	جب

اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ (وہ) بغیر کسی سابقہ مثال کے آسمانوں اور زمین کو نیا پیدا کرنے والا ہے اور

اللہ تعالیٰ کا ارادہ قطعی طور پر نافذ ہے

قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾

قَضٰۤی	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	یَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۱۱۷﴾ [2]
وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا	تو وہ ہو جاتا ہے

جب وہ کسی کام (کو وجود میں لانے) کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے صرف یہ فرماتا ہے کہ "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○

وَ قَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْ لَا یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ	لَوْ لَا	یُكَلِّمُنَا	اللّٰهُ	اَوْ
اور	کہا	ان لوگوں نے جو	نہیں جانتے	کیوں نہیں	کلام کرتا ہم سے	اللہ	یا

اور جاہلوں نے کہا: اللہ ہم سے کیوں نہیں کلام کرتا یا

تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

تَاْتِیْنَاۤ	اٰیَةٌ	كَذٰلِكَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	مِنْ	قَبْلِهِمْ
(کیوں نہیں) ہمارے پاس آتی	کوئی نشانی	اسی طرح	کہا	ان لوگوں نے جو	سے	ان سے پہلے

ہمارے پاس کوئی نشانی کیوں نہیں آجاتی۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

یہودیوں کے اللہ تعالیٰ سے کلام کرنے کے مطالبے کا رد

[1]......بدیع کا معنیٰ ہے کسی چیز کو بغیر کسی سابقہ مثال کے نئے طور پر بنانے والا۔ اللہ تعالیٰ کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے سے پہلے نہ کوئی آسمان تھا اور نہ زمین تو اللہ تعالیٰ نئے طور پر اسے عدم سے وجود میں لایا۔

[2]......یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بھی کام میں کسی کا محتاج نہیں اور اللہ تعالیٰ کا مختلف کاموں کے لئے فرشتوں کو مقرر کرنا حکمت ہے حاجت نہیں۔

تبلیغ کے باوجود لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو تسلی

مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ قَدْ

قَدْ	قُلُوْبُهُمْ	تَشَابَهَتْ [1]	قَوْلِهِمْ	مِّثْلَ
تحقیق، بیشک	ان کے دل	آپس میں ایک جیسے ہوگئے	ان کے قول (کی)	مثل، طرح

ایسی ہی بات کہی تھی تواِن کے دل آپس میں ایک جیسے ہوگئے۔ بیشک

بَيَّنَّا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِنَّآ

اِنَّآ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	لِقَوْمٍ	الْاٰيٰتِ	بَيَّنَّا
(اے حبیب) بیشک	یقین کرتے ہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	نشانیاں	ہم نے بیان کردیں

ہم نے یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں کھول کر بیان کردیں ○ اے حبیب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّ

وَّ	نَذِيْرًا	وَّ	بَشِيْرًا	بِالْحَقِّ	اَرْسَلْنٰكَ
اور	ڈرانے والا	اور	بشارت دینے والا	حق کے ساتھ	ہم نے بھیجا تمہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈر کی خبریں دینے والا بنا کر بھیجا اور

یہودیوں اور عیسائیوں کی پیروی کی صورت میں عذابِ الٰہی کی وعید

لَا تُسْــَٔلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾ وَ

وَ	اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۹﴾	عَنْ	لَا تُسْــَٔلُ
اور	جہنم والوں	سے متعلق (کے بارے)	تم سے سوال نہیں کیا جائے گا

آپ سے جہنمیوں کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا ○ اور

لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ

تَتَّبِعَ	حَتّٰى	النَّصٰرٰى [2]	لَا	وَ	الْيَهُوْدُ	عَنْكَ	لَنْ تَرْضٰى
تم پیروی کرو	یہاں تک کہ	عیسائی	نہ	اور	یہودی	تم سے	ہر گز راضی نہیں ہوں گے

یہودی اور عیسائی ہر گز آپ سے راضی نہ ہوں گے جب تک آپ

1...... کفار سے معاشرت، لباس اور وضع قطع میں بھی مشابہت کرنا منع ہے کہ ظاہر باطن کی علامت ہوتا ہے اور ظاہر کا باطن پر اثر ہوتا ہے۔ لہٰذا کفار کے طور طریقے سے بالکل دوری اختیار کی جائے تاکہ ان کا ظاہر مسلمان کے باطن کو متاثر نہ کرے۔

2...... اس آیت سے یہ بھی سمجھ آتا ہے کہ کفار بحیثیتِ مجموعی مسلمانوں سے کبھی راضی نہیں ہوسکتے اگرچہ ظاہری طور پر کبھی حالات مختلف ہو جائیں۔ افسوس کہ ہزاروں تجربات کے بعد بھی مسلمان سبق نہیں سیکھتے۔

مِلَّتَهُمْ ؕ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَلَئِنِ

مِلَّتَهُمْ	قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	لَئِنِ
ان کے دین (کی)	تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت	اور	البتہ اگر

ان کے دین کی پیروی نہ کرلیں۔ تم فرمادو: اللہ کی ہدایت ہی حقیقی ہدایت ہے اور (اے مخاطب!) اگر

اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ

اتَّبَعْتَ (1)	اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	الَّذِیْ	جَآءَكَ	مِنَ
تم نے پیروی کی (اے مخاطب)	ان کی خواہشات (کی)	بعد	(اس کے) جو	آیا تیرے پاس	سے

تیرے پاس علم آجانے کے بعد بھی تو ان کی خواہشات کی پیروی کرے گا

الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾

الْعِلْمِ	مَا	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ	وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۱۲۰﴾
علم	نہیں	تیرے لئے	اللہ سے (کے مقابلے میں)	سے	دوست	اور	نہ	مددگار

تو تجھے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ ہوگا اور نہ کوئی مددگار ہوگا○

وقف منزل

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَتْلُوْنَهٗ	حَقَّ
وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ تلاوت کرتے ہیں اس کی	(جیسے) حق (ہے)

وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب دی ہے تو وہ اس کی تلاوت کرتے ہیں جیسا

تِلَاوَتِهٖ ؕ اُولٰٓىٕكَ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ؕ وَمَنْ یَّكْفُرْ بِهٖ

تِلَاوَتِهٖ (2)	اُولٰٓىٕكَ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِهٖ
اس کی تلاوت (کا)	یہ لوگ	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا

تلاوت کرنے کا حق ہے یہی لوگ اس پر ایمان رکھتے ہیں اور جو اس کا انکار کریں

کتابُ اللہ کی تلاوت کا حق ادا کرنے والے

(1)...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اِس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کی اُمت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

(2)...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کتابُ اللہ کے بہت سے حقوق بھی ہیں۔ قرآن کا حق یہ ہے کہ اس کی تعظیم کی جائے، اس سے محبت کی جائے، اس کی تلاوت کی جائے، اسے سمجھا جائے، اس پر ایمان رکھا جائے، اس پر عمل کیا جائے اور اسے دوسروں تک پہنچایا جائے۔

یہودیوں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور انہیں فکرِ آخرت کا حکم

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اذْكُرُوْا

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	یٰبَنِیْۤ	اِسْرَآءِیْلَ	اذْكُرُوْا
تو یہ لوگ	وہ	خسارہ پانے والے، نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اے بیٹے، اولادِ	یعقوب	یاد کرو

تو وہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اے یعقوب کی اولاد! میرا احسان یاد کرو

نِعْمَتِیَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتُ عَلَیْكُمْ وَ اَنِّیْ فَضَّلْتُكُمْ

نِعْمَتِیَ (1)	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتُ	عَلَیْكُمْ	وَ	اَنِّیْ	فَضَّلْتُكُمْ
میری نعمت، احسان	جو	میں نے انعام کیا	تم پر	اور	بیشک میں (نے)	فضیلت دی تمہیں

جو میں نے تم پر کیا اور وہ جو میں نے اس زمانہ کے سب لوگوں پر

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا لَّا تَجْزِیْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ

عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اتَّقُوْا	یَوْمًا	لَّا تَجْزِیْ	نَفْسٌ	عَنْ	نَّفْسٍ
پر	سارے جہان	اور	ڈرو	دن (سے)	بدلہ نہ دے گی	کوئی جان	سے	کسی جان

تمہیں فضیلت عطا فرمائی ○ اور اس دن سے ڈرو جب کوئی جان کسی دوسری جان کی طرف سے

شَیْــٴًـا وَّ لَا یُقْبَلُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّ لَا تَنْفَعُهَا

شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یُقْبَلُ	مِنْهَا	عَدْلٌ	وَّ	لَا تَنْفَعُهَا
کچھ	اور	نہیں قبول کیا جائے گا	اس سے	بدلہ، معاوضہ	اور	نہیں نفع دے گی اسے

کوئی بدلہ نہ دے گی اور نہ اس سے کوئی معاوضہ لیا جائے گا اور نہ کافر کو سفارش

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ السَّلَام کا امتحان، کامیابی اور صلہ

شَفَاعَةٌ وَّ لَا هُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذِ ابْتَلٰۤى اِبْرٰهٖمَ

شَفَاعَةٌ	وَّ	لَا	هُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذِ	ابْتَلٰۤى	اِبْرٰهٖمَ
شفاعت، سفارش	اور	نہ	وہ	مدد کئے جائیں گے	اور	جب	آزمایا	ابراہیم (کو)

نفع دے گی اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی ○ اور یاد کرو جب ابراہیم کو

(1)...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرنا، ذکر کرنا شکر کی ایک قسم ہے۔ لہٰذا حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا تذکرہ کرنا یا اس کی محفل کرنا اسی قسم میں داخل ہے۔

رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ قَالَ اِنِّیْ

رَبُّهٗ	بِكَلِمٰتٍ	فَاَتَمَّهُنَّ	قَالَ	اِنِّیْ
اس کے رب (نے)	چند کلمات، باتوں سے	تو اس نے پورا کر دیا انہیں	(اللہ نے) فرمایا	بیشک میں

اس کے رب نے چند باتوں کے ذریعے آزمایا تو اس نے انہیں پورا کر دیا (اللہ نے) فرمایا: میں

جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ قَالَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ قَالَ

جَاعِلُكَ	لِلنَّاسِ	اِمَامًا[1]	قَالَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِیْ	قَالَ
بنانے والا ہوں تمہیں	لوگوں کے لئے	امام، پیشوا	عرض کی	اور	سے	میری اولاد	فرمایا

تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔ (ابراہیم نے) عرض کی اور میری اولاد میں سے بھی۔ فرمایا:

لَا یَنَالُ عَهْدِی الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾ وَ اِذْ جَعَلْنَا الْبَیْتَ مَثَابَةً

لَا یَنَالُ	عَهْدِی	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۲۴﴾	وَ	اِذْ	جَعَلْنَا	الْبَیْتَ	مَثَابَةً
نہیں پہنچتا	میرا عہد	ظالموں (کو)	اور	جب	ہم نے بنایا	(یہ) گھر	لوٹنے کی جگہ، مرجع

میرا عہد ظالموں کو نہیں پہنچتا ○ اور (یاد کرو) جب ہم نے اس گھر کو لوگوں کے لئے مرجع

لِّلنَّاسِ وَ اَمْنًا ؕ وَ اتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی ؕ

لِّلنَّاسِ	وَ	اَمْنًا	وَ	اتَّخِذُوْا	مِنْ	مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ	مُصَلًّی[2]
لوگوں کے لئے	اور	امان	اور	تم بناؤ	سے	ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	نماز کی جگہ

اور امان بنایا اور (اے مسلمانو!) تم ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو نماز کا مقام بناؤ

وَ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ اَنْ طَهِّرَا بَیْتِیَ

وَ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤی	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	اَنْ	طَهِّرَا	بَیْتِیَ
اور	ہم نے عہد لیا	سے	ابراہیم	اور	اسماعیل	کہ	تم دونوں صاف رکھو	میرا گھر

اور ہم نے ابراہیم و اسماعیل کو تاکید فرمائی کہ میرا گھر

مسجد حرام کی خصوصیات اور اسے پاک صاف رکھنے کا حکم

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام اور تکالیف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہوتی ہیں اور جو اِن آزمائشوں میں پورا اترتا ہے وہ دنیا و آخرت کے انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جس پتھر کو نبی کی قدم بوسی حاصل ہو جائے وہ عظمت والا ہو جاتا ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْهِ السَّلَام کی تعظیم توحید کے منافی نہیں کیونکہ مقام ابراہیم کا احترام تو عین نماز میں ہوتا ہے۔

مکہ مکرمہ کے لئے دعائے ابراہیمی

لِلطَّآىِٕفِيْنَ وَ الْعٰكِفِيْنَ وَ الرُّكَّعِ

لِلطَّآىِٕفِيْنَ	وَ	الْعٰكِفِيْنَ	وَ	الرُّكَّعِ
طواف کرنے والوں کے لئے	اور	اعتکاف کرنے والوں (کے لئے)	اور	رکوع کرنے والوں

طواف کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں اور رکوع

السُّجُوْدِ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ

السُّجُوْدِ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّ	اجْعَلْ
سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے

وسجود کرنے والوں کے لئے خوب پاک صاف رکھو○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب

هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّ ارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ مَنْ

هٰذَا	بَلَدًا	اٰمِنًا	وَّ	ارْزُقْ	اَهْلَهٗ (2)	مِنَ الثَّمَرٰتِ	مَنْ
اس	شہر (کو)	امن والا	اور	رزق دے	اس کے رہنے والوں (کو)	پھلوں سے	جو

اس شہر کو امن والا بنادے اور اس میں رہنے والے جو

اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ قَالَ وَ مَنْ

اٰمَنَ	مِنْهُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	قَالَ	وَ	مَنْ
ایمان لائے	ان میں سے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	فرمایا	اور	جس نے

اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں انہیں مختلف پھلوں کا رزق عطا فرما۔ (اللہ نے) فرمایا: اور جو

كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗۤ اِلٰى

كَفَرَ	فَاُمَتِّعُهٗ	قَلِيْلًا	ثُمَّ	اَضْطَرُّهٗۤ	اِلٰى
کفر کیا	تو میں نفع اٹھانے دوں گا اسے	تھوڑا	پھر	میں مجبور کروں گا اسے	کی طرف

کافر ہو تو میں اسے بھی تھوڑی سی مدت کے لئے نفع اٹھانے دوں گا پھر اسے دوزخ کے عذاب کی طرف

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مسجد حرام شریف کو حاجیوں، عمرہ کرنے والوں، طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور نمازیوں کے لئے پاک وصاف رکھا جائے، یہی حکم مسجدوں کو پاک وصاف رکھنے کا ہے۔

2 ...... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ السَّلَام نے خانہ کعبہ کے لئے رزق کی فراوانی کی دعا مانگی تھی، اُس دعا کی قبولیت ہر شخص اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے کہ دنیا بھر کے پھل اور کھانے یہاں بکثرت ملتے ہیں۔

تعمیر کعبہ اور حضرت ابراہیم و اسماعیل عَلَیۡهِمَا السَّلَام کی دعائیں

عَذَابِ النَّارِ ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾ وَ اِذْ یَرْفَعُ

عَذَابِ النَّارِ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اِذْ	یَرْفَعُ
جہنم کے عذاب	اور	کیا ہی بری ہے	پلٹنے کی جگہ	اور	جب	بلند کررہے (تھے)

مجبور کردوں گا اور وہ پلٹنے کی بہت بری جگہ ہے ○ اور جب ابراہیم

اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَیْتِ وَ اِسْمٰعِیْلُ ؕ رَبَّنَا

اِبْرٰهٖمُ	الْقَوَاعِدَ	مِنَ	الْبَیْتِ (1)	وَ	اِسْمٰعِیْلُ	رَبَّنَا
ابراہیم	بنیادیں	سے (کی)	گھر	اور	اسماعیل	اے ہمارے رب

اور اسماعیل اس گھر کی بنیادیں بلند کررہے تھے (یہ دعا کرتے ہوئے) اے ہمارے رب! ہم سے قبول فرما،

تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾ رَبَّنَا

تَقَبَّلْ	مِنَّا	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۲۷﴾	رَبَّنَا
قبول فرما	ہم سے	بیشک تو	تو	سننے والا	علم والا	اے ہمارے رب

بیشک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے ○ اے ہمارے رب: اور ہم دونوں کو

وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ

وَ	اجْعَلْنَا	مُسْلِمَیْنِ	لَكَ	وَ	مِنْ	ذُرِّیَّتِنَاۤ
اور	ہمیں بنادے	اطاعت کرنے والے، فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	سے	ہماری اولاد

اپنا فرمانبردار رکھ اور ہماری اولاد میں سے ایک ایسی امت بنا

اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ۪ وَ اَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ

اُمَّةً	مُّسْلِمَةً	لَّكَ	وَ	اَرِنَا	مَنَاسِكَنَا (2)	وَ
ایک امت	فرمانبردار	تیرے لئے (تیری)	اور	ہمیں دکھا	ہماری عبادت کے طریقے	اور

جو تیری فرمانبردار ہو اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے دکھادے اور

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ مسجدوں کی تعمیر نہایت اعلیٰ عبادت اور انبیاء کرام عَلَیۡهِمُ السَّلَام کی سنت ہے۔

(2)...... معلوم ہوا کہ عبادت کے طریقے سیکھنا حضرت ابراہیم عَلَیۡهِ السَّلَام کی سنت ہے۔ اس کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے اور کوشش بھی۔

حضور پرنور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے متعلق دعائے ابراہیمی

تُبْ عَلَیْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾

تُبْ	عَلَیْنَا	اِنَّكَ	اَنْتَ	التَّوَّابُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۲۸﴾
رجوع فرما (اپنی رحمت سے)	ہم پر	بیشک تو	تو	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا

ہم پر اپنی رحمت کے ساتھ رجوع فرما بیشک تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے ○

رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا

رَبَّنَا	وَ	ابْعَثْ	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	یَتْلُوْا
اے ہمارے رب	اور	بھیج	ان میں	ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرے

اے ہمارے رب! اوران کے درمیان انہیں میں سے ایک رسول بھیج جو اِن پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِكَ	وَ	یُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ (1)
ان پر	تیری آیتیں	اور	سکھائے انہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم

تیری آیتوں کی تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے

وَ یُزَكِّیْهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾ ع

ع ۱۵ ۸ ۱۵

وَ	یُزَكِّیْهِمْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۲۹﴾
اور	وہ پاک کردے انہیں	بیشک تو	تو	عزت والا، غالب	حکمت والا

اور انہیں خوب پاکیزہ فرمادے۔ بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے ○

ملت ابراہیمی اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کی عظمت

وَ مَنْ یَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ

وَ	مَنْ	یَّرْغَبُ	عَنْ	مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ	اِلَّا	مَنْ
اور	کون	منہ پھیرے گا	سے	ابراہیم کے دین	مگر	جس نے

اور ابراہیم کے دین سے وہی منہ پھیرے گا جس نے

1 ...... اس آیت سے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی بھی شان معلوم ہوئی کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے جن کو کتاب و حکمت سکھائی اور جنہیں پاک وصاف کیا ان کے اولین مصداق صحابہ ہی تو تھے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ پورا قرآن آسان نہیں ورنہ اس کی تعلیم کے لئے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ جو کہے کہ قرآن سمجھنا بہت آسان ہے اسے کسی بڑے عالم کے پاس لے جائیں، پندرہ منٹ میں حال ظاہر ہو جائے گا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ قرآن کے ساتھ حدیث کی بھی ضرورت ہے۔

سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَقَدِ اصْطَفَیْنٰهُ فِی الدُّنْیَا ۚ

سَفِهَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَقَدِ	اصْطَفَیْنٰهُ	فِی الدُّنْیَا
احمق بنالی	اپنی ذات	اور	ضرور، تحقیق، بیشک	ہم نے چن لیا اسے	دنیا میں

خود کو احمق بنار کھا ہو اور بیشک ہم نے اسے دنیا میں چن لیا

وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾

وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ (1)
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور میں سے	نیک لوگوں

اور بیشک وہ آخرت میں ہمارا خاص قرب پانے والوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗۤ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ

اِذْ	قَالَ	لَهٗ	رَبُّهٗۤ	اَسْلِمْ	قَالَ	اَسْلَمْتُ
جب	کہا	اس سے	اس کے رب (نے)	فرمانبرداری کر	عرض کی	میں نے فرمانبرداری کی

یاد کرو جب اس کے رب نے اسے فرمایا: فرمانبرداری کر، تو اس نے عرض کی: میں نے فرمانبرداری کی

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ وَصّٰى بِهَاۤ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ

لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۳۱﴾	وَ	وَصّٰى	بِهَاۤ	اِبْرٰهٖمُ	بَنِیْهِ	وَ
تمام جہانوں کو پالنے والے کی	اور	وصیت کی	اس کے ساتھ	ابراہیم (نے)	اپنے بیٹوں (کو)	اور

اس کی جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور ابراہیم اور یعقوب نے اپنے بیٹوں کو اسی دین کی وصیت کی

حضرت ابراہیم اور یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی اپنے بیٹوں کو دین حق پر ثابت قدمی کی وصیت

یَعْقُوْبُ ؕ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّیْنَ

یَعْقُوْبُ	یٰبَنِیَّ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰى	لَكُمُ	الدِّیْنَ
یعقوب (نے)	اے میرے بیٹو	بیشک	اللہ (نے)	چن لیا	تمہارے لئے	دین (اسلام)

کہ اے میرے بیٹو! بیشک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا ہے

(1)...... معلوم ہوا کہ سچے دین کی پہچان ہے کہ وہ سلف صالحین کا دین ہو، یہ حضرات ہدایت کی دلیل ہیں، اللہ تعالیٰ نے حقانیت اسلام کی دلیل یہاں دی کہ وہ ملت ابراہیمی ہے۔

حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کی وصیت کی تفصیل

فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ؕ﴿۱۳۲﴾ اَمْ كُنْتُمْ

فَلَا تَمُوْتُنَّ	اِلَّا	وَ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ﴿۱۳۲﴾ (1)	اَمْ	كُنْتُمْ
توتم ہرگز نہ مرنا	مگر	اور (اس حال میں کہ)	تم	مسلمان ہو	کیا	تم تھے

توتم ہرگز نہ مرنا مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو○ (اے یہودیو!) کیاتم اس وقت موجود تھے

شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ اِذْ

شُهَدَآءَ	اِذْ	حَضَرَ	يَعْقُوْبَ	الْمَوْتُ	اِذْ
حاضر، موجود	جب	قریب آئی	یعقوب (کے)	موت	جب

جب یعقوب کے وصال کا وقت آیا، جب

قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِيْ ؕ

قَالَ	لِبَنِيْهِ	مَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ	بَعْدِيْ
انہوں نے کہا	اپنے بیٹوں سے	کس کی	تم عبادت کروگے	سے	میرے بعد

انہوں نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: (اے بیٹو!) میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ

قَالُوْا	نَعْبُدُ	اِلٰهَكَ	وَ	اِلٰهَ اٰبَآىِٕكَ
انہوں نے کہا	ہم عبادت کریں گے	آپ کے معبود (کی)	اور	آپ کے آباؤاجداد کے معبود (کی)

توانہوں نے کہا: ہم آپ کے معبود اور آپ کے آباؤاجداد

اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ

اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق (کا معبود)	ایک معبود

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق کے معبود کی عبادت کریں گے جو ایک معبود ہے

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ والدین کو صرف مال کے متعلق ہی وصیت نہیں کرنی چاہیے بلکہ اولاد کو عقائدِ صحیحہ، اعمالِ صالحہ، دین کی عظمت، دین پر استقامت، نیکیوں پر مداومت اور گناہوں سے دور رہنے کی وصیت بھی کرنی چاہیے۔

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۳﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ

وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ﴿۱۳۳﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ	قَدْ
اور	ہم	اس کے لئے	اطاعت کرنے والے، فرمانبر دار	وہ	ایک امت	تحقیق، بیشک

اور ہم اس کے فرمانبر دار ہیں○ وہ ایک امت ہے جو

خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ ۚ

خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا	كَسَبْتُمْ(1)
گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو	تم نے کمایا

گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں

ملتِ ابراہیمی کی پیروی کرنے کی تاکید

وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۴﴾ وَ

وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴿۱۳۴﴾	وَ
اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا○ اور

قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ

قَالُوْا	كُوْنُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰى	تَهْتَدُوْا
انہوں نے کہا	تم ہو جاؤ	یہودی	یا	عیسائی	ہدایت پا جاؤ گے

اہل کتاب نے کہا: یہودی یا نصرانی ہو جاؤ ہدایت پا جاؤ گے۔

قُلْ بَلْ مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ حَنِيْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ

قُلْ	بَلْ	مِلَّةَ اِبْرٰهٖمَ(2)	حَنِيْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ
تم کہو	بلکہ	ابراہیم کا دین	حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہ تھے	سے

تم فرماؤ: (ہر گز نہیں) بلکہ ہم تو ابراہیم کا دین اختیار کرتے ہیں جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے

1.....اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں اپنے اعمال کام آئیں گے اور اگر عقیدہ خراب ہو تو کسی کو دوسرے کے عمل سے فائدہ نہ ہو گا۔

2.....اس معلوم ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو رب تعالیٰ نے وہ مقبولیت عامہ بخشی ہے کہ ہر دین والا ان کی نسبت پر فخر کرتا ہے۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف بڑوں کی اولاد ہونا کافی نہیں جب تک بڑوں کے سے کام نہ کرے۔

الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

اُنْزِلَ	مَاۤ	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمَنَّا	قُوْلُوْۤا	الْمُشْرِكِیْنَ﴿۱۳۵﴾
نازل کیا گیا	(اس پر) جو	اور	اللہ پر	ہم ایمان لائے	تم کہو	مشرکوں

نہ تھے ○ (اے مسلمانو!) تم کہو: ہم اللہ پر اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان

اِلَیْنَا وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلٰۤى اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ

وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِبْرٰهٖمَ	اِلٰۤى	اُنْزِلَ	مَاۤ	وَ	اِلَیْنَا
اور	اسماعیل	اور	ابراہیم	کی طرف	نازل کیا گیا	جو	اور	ہماری طرف

لائے اور اس پر جو ابراہیم اور اسماعیل اور

اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَ مَاۤ اُوْتِیَ

اُوْتِیَ	مَاۤ	وَ	الْاَسْبَاطِ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	اِسْحٰقَ
دیا گیا	جو	اور	(ان کی) اولاد	اور	یعقوب	اور	اسحاق

اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد کی طرف نازل کیا گیا اور

مُوْسٰى وَ عِیْسٰى وَ مَاۤ اُوْتِیَ النَّبِیُّوْنَ مِنْ

مِنْ	النَّبِیُّوْنَ	اُوْتِیَ	مَاۤ	وَ	عِیْسٰى	وَ	مُوْسٰى
کی طرف سے	انبیاء (کو)	دیا گیا	جو	اور	عیسیٰ	اور	موسیٰ

موسیٰ اور عیسیٰ کو دیا گیا اور جو باقی انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے عطا

رَّبِّهِمْ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ

وَ	مِّنْهُمْ (1)	بَیْنَ اَحَدٍ	لَا نُفَرِّقُ	رَّبِّهِمْ
اور	ان میں سے	کسی ایک کے درمیان	ہم فرق نہیں کرتے	ان کے رب

کیا گیا۔ ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

(1)...... انبیاء کرام عَلَیْهِمُ السَّلَام کے درجوں میں فرق ہے جیسا کہ تیسرے پارے کے شروع میں ہے مگر ان کی نبوت میں فرق نہیں۔

صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا ایمان معتبر اور مثالی ہے

نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ

نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	فَاِنْ	اٰمَنُوْا	بِمِثْلِ
ہم	اس کے لئے	فرمانبر دار، گردن رکھے ہوئے	پس اگر	وہ ایمان لائیں	مثل، جیسے

ہم اللہ کے حضور گردن رکھے ہوئے ہیں ○ پھر اگر وہ بھی یونہی ایمان لے آئیں

مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ اِنْ تَوَلَّوْا

مَآ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) جو	تم ایمان لائے	اس پر	تو تحقیق، بیشک	وہ ہدایت پا گئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں

جیسا تم ایمان لائے ہو جب تو وہ ہدایت پا گئے اور اگر منہ پھیریں

فَاِنَّمَا هُمْ فِیْ شِقَاقٍ ۚ فَسَیَكْفِیْكَهُمُ اللّٰهُ ۚ

فَاِنَّمَا	هُمْ	فِیْ شِقَاقٍ	فَسَیَكْفِیْكَهُمُ	اللّٰهُ
تو صرف	وہ	ضد، مخالفت میں	تو عنقریب کافی ہوگا تمہیں ان کی طرف سے	اللہ

تو وہ صرف مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں۔ تو اے حبیب! عنقریب اللہ ان کی طرف سے تمہیں کافی ہوگا

اللہ تعالیٰ کا دین ہی سب سے بہتر ہے

وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾ ؕ صِبْغَةَ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۳۷﴾	صِبْغَةَ اللّٰهِ (1)	وَ
اور	وہ	سننے والا	جاننے والا	اللہ کا رنگ	اور

اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○ ہم نے اللہ کا رنگ اپنے اوپر چڑھا لیا اور

مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً ۫ وَّ نَحْنُ لَهٗ

مَنْ	اَحْسَنُ	مِنَ اللّٰهِ	صِبْغَةً	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ
کس کا	زیادہ اچھا	اللہ (کے رنگ) سے	رنگ	اور	ہم	اس کی

اللہ کے رنگ سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ اور ہم اسی کی

(1)...... اللہ کے رنگ سے مراد اس کے دین کے سچے عقائد ہیں۔

نبوتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھگڑنے والے یہودیوں کو جواب

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ

عٰبِدُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	قُلْ	اَ	تُحَآجُّوْنَنَا	فِی اللّٰهِ	وَ	هُوَ
عبادت کرنے والے	تم کہو	کیا	تم جھگڑتے ہو ہم سے	اللہ (کے بارے) میں	اور (حالانکہ)	وہ

عبادت کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہ

رَبُّنَا وَرَبُّكُمْ ۚ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ

رَبُّنَا	وَ	رَبُّكُمْ	وَ	لَنَآ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ
ہمارا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور	ہمارے لئے	ہمارے اعمال	اور	تمہارے لئے

ہمارا بھی رب ہے اور تمہارا بھی اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف یہودیت اور عیسائیت کی نسبت کا رد

اَعْمَالُكُمْ ۚ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ ۙ اَمْ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	نَحْنُ	لَهٗ	مُخْلِصُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	اَمْ
تمہارے اعمال	اور	ہم	اس کے لئے	اخلاص والے	یا (کیا)

تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہم خالص اسی کے ہیں ○ (اے اہل کتاب!) کیا

تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَ

تَقُوْلُوْنَ	اِنَّ	اِبْرٰهٖمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
تم کہتے ہو	کہ	ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور

تم یہ کہتے ہو کہ ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور

یَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰی ؕ

یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطَ	كَانُوْا	هُوْدًا	اَوْ	نَصٰرٰی
یعقوب	اور	(ان کی) اولاد	وہ تھے	یہودی	یا	عیسائی

یعقوب اور ان کی اولاد یہودی یا نصرانی تھے۔

قُلْ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ اَظْلَمُ

قُلْ	ءَاَنْتُمْ	اَعْلَمُ	اَمِ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تم کہو	کیا تم	زیادہ جانتے ہو	یا	اللہ	اور	کون	زیادہ ظالم

تم فرماؤ: کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ؟ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون

مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ

مِمَّنْ	كَتَمَ	شَهَادَةً	عِنْدَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	وَ
(اس) سے جو	چھپائے	گواہی	(جو ہو) اس کے پاس	اللہ کی طرف سے	اور

جس کے پاس اللہ کی طرف سے کوئی گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے اور

مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾ تِلْكَ اُمَّةٌ

مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٠﴾	تِلْكَ	اُمَّةٌ
نہیں	اللہ	غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وہ	ایک امت

اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ وہ ایک امت ہے

قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا

قَدْ	خَلَتْ	لَهَا	مَا	كَسَبَتْ	وَ	لَكُمْ	مَّا
تحقیق، بیشک	گزر چکی	اس کے لئے	وہ جو	اس نے کمایا	اور	تمہارے لئے	وہ جو

جو گزر چکی ہے۔ ان کے اعمال ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال

كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ ع

كَسَبْتُمْ	وَ	لَا تُسْـَٔلُوْنَ	عَمَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٤١﴾ (1)
تم نے کمایا	اور	تم سے نہیں پوچھا جائے گا	(اس کے) بارے جو	وہ عمل کرتے تھے

تمہارے لئے ہیں اور تم سے اُن کے کاموں کے بارے میں نہیں پوچھا جائے گا ○

قانونِ عدل کے مطابق ہر ایک اپنے اعمال کی جزا و سزا پائے گا

ع ١٦ ١٦

(1) ......اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے جو اپنے ماں باپ یا پیر و مرشد وغیرہ کے نیک اعمال پر بھروسہ کر کے خود نیکیوں سے دور اور گناہوں میں مصروف ہیں۔

سَيَقُولُ

2

تبدیلیٔ قبلہ پر یہودیوں کے اعتراض کی غیبی خبر اور اعتراض کا جواب

سَيَقُولُ السُّفَهَآءُ مِنَ النَّاسِ مَا وَلّٰىهُمْ عَنْ

سَيَقُولُ	السُّفَهَآءُ(1)	مِنَ النَّاسِ	مَا	وَلّٰىهُمْ	عَنْ
عنقریب کہیں گے	بیوقوف	لوگوں میں سے	کس نے	پھیر دیا انہیں (کعبہ کی طرف)	سے

اب بیوقوف لوگ کہیں گے، اِن مسلمانوں کو اِن کے اُس قبلے سے کس نے پھیر دیا

قِبْلَتِهِمُ الَّتِیْ كَانُوْا عَلَيْهَا ؕ قُلْ لِّلّٰهِ الْمَشْرِقُ

قِبْلَتِهِمُ	الَّتِیْ	كَانُوْا	عَلَيْهَا	قُلْ	لِّلّٰهِ	الْمَشْرِقُ
ان کے قبلے (بیت المقدس)	جو	وہ تھے	اس پر (جس پر)	تم کہو	اللہ کے لئے (ہے)	مشرق

جس پر یہ پہلے تھے ؟ تم فرمادو: مشرق ومغرب سب اللہ

امتِ مصطفٰی کا بہترین امت ہونا اور قیامت میں لوگوں پر گواہ ہونا

وَالْمَغْرِبُ ؕ يَهْدِیْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾ وَ

وَ	الْمَغْرِبُ	يَهْدِیْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ	مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۱۴۲﴾	وَ
اور	مغرب	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے	سیدھے	اور

ہی کا ہے، وہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ

كَذٰلِكَ	جَعَلْنٰكُمْ	اُمَّةً	وَّسَطًا	لِّتَكُوْنُوْا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	وَ
اسی طرح	ہم نے بنایا تمہیں	امت	درمیانی، بہترین	تاکہ تم ہو	گواہ	لوگوں پر	اور

اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور

تبدیلیٔ قبلہ کی ایک حکمت کہ مومن وکافر میں فرق ظاہر کرنا

يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِیْ كُنْتَ

يَكُوْنَ	الرَّسُوْلُ	عَلَيْكُمْ	شَهِيْدًا	وَ	مَا جَعَلْنَا	الْقِبْلَةَ	الَّتِیْ	كُنْتَ
ہوں گے	(یہ) رسول	تم پر	گواہ، نگہبان	اور	ہم نے نہیں بنایا	قبلہ	وہ جو	تم تھے

یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ

1 ...... اس آیت میں بیت المقدس کے بعد خانہ کعبہ کو قبلہ بنائے جانے پر اعتراض کرنے والوں کو بے وقوف کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص دینی مسائل کی حکمتیں نہ سمجھے بلکہ اور ان پر بے جا اعتراض کرے وہ احمق اور بے وقوف ہے اگرچہ دنیا کے کاموں میں وہ کتنا ہی چالاک ہو۔

عَلَيْهَآ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُوْلَ مِمَّنْ

عَلَيْهَآ	اِلَّا	لِنَعْلَمَ (1)	مَنْ	يَّتَّبِعُ	الرَّسُوْلَ	مِمَّنْ
اس پر (جس پر)	مگر	تاکہ، اس لئے کہ ہم دیکھیں	کون	پیروی کرتا ہے	رسول (کی)	سے کون

اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون

يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ؕ وَ اِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً اِلَّا عَلَى

يَّنْقَلِبُ	عَلٰى	عَقِبَيْهِ	وَ	اِنْ	كَانَتْ	لَكَبِيْرَةً (2)	اِلَّا	عَلَى
پھر جاتا ہے	پر	اپنی ایڑیوں	اور	بیشک	وہ (قبلہ کی تبدیلی) تھی	ضرور بڑی، بھاری	مگر	پر

الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر

الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ

الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُضِيْعَ
ان لوگوں کے جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ ضائع کردے

یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان

اِيْمَانَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾

اِيْمَانَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۴۳﴾
تمہارا ایمان	بیشک	اللہ	لوگوں پر	ضرور بہت مہربان	رحم فرمانے والا

ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے ○

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِی السَّمَآءِ ۚ

قَدْ	نَرٰى	تَقَلُّبَ	وَجْهِكَ	فِی السَّمَآءِ
تحقیق، بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں	بار بار پھرنا، اٹھنا	تمہارے چہرے (کا)	آسمان میں (کی طرف)

ہم تمہارے چہرے کا آسمان کی طرف بار بار اٹھنا دیکھ رہے ہیں

بیتُ المقدس کی طرف پڑھی گئی نمازوں کا ثواب ضائع نہ ہونا

رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا وخوشی کے لئے کعبہ کو قبلہ بنانے کا حکم

1 ...... علم کے معنیٰ "جاننا" ہے، لیکن جہاں آیت میں مستقبل کے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے لئے یہ الفاظ ہوں وہاں اس کا معنیٰ "اللہ تعالیٰ کا لوگوں کے سامنے اس کی جانچ پرکھ فرمانا" یا "ان کے سامنے ممتاز و نمایاں اور فرق ظاہر کردینا" ہوتا ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم معلوم ہونے کے بعد قبول کرنے سے دل میں تنگی محسوس کرنا منافقت کی علامت ہے۔

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۪ فَوَلِّ وَجْهَكَ

فَلَنُوَلِّيَنَّكَ	قِبْلَةً	تَرْضٰىهَا [1]	فَوَلِّ	وَجْهَكَ
توضرور ہم پھیر دیں گے تمہیں	(اس) قبلہ (کی طرف)	(جسے) تم پسند کرتے ہو اسے	پس پھیر دو	اپنا چہرہ

توضرور ہم تمہیں اس قبلہ کی طرف پھیر دیں گے جس میں تمہاری خوشی ہے تو ابھی اپنا چہرہ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ

شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	حَيْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا	وُجُوْهَكُمْ
مسجدِ حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو (اے مسلمانو)	تو پھیر لو	اپنے چہرے

مسجد حرام کی طرف پھیر دو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو اپنا منہ

شَطْرَهٗ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ

شَطْرَهٗ	وَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	لَيَعْلَمُوْنَ [2]
اس کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	ضرور جانتے ہیں

اسی کی طرف کرلو اور بیشک وہ لوگ جنہیں کتاب عطا کی گئی ہے وہ ضرور جانتے

اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ

اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ
کہ وہ (تبدیلیِ قبلہ)	حق (ہے)	کی طرف سے	ان کے رب	اور	نہیں	اللہ	غافل

کہ یہ تبدیلی ان کے رب کی طرف سے حق ہے اور اللہ ان کے

عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ

عَمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	لَئِنْ	اَتَيْتَ	الَّذِيْنَ
(اس) سے جو	وہ عمل کرتے ہیں	اور	ضرور اگر	تم آؤ	(پاس) ان لوگوں کے جو (جنہیں)

اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور اگر تم ان کتابیوں کے پاس

اہلِ کتاب کو قبلہ تبدیل ہونے کی حقانیت پہلے سے معلوم تھی

قبلہ کی تبدیلی ماننے سے متعلق اہلِ کتاب کے ایک خاص گروہ کا حال اور اہلِ کتاب کا اپنے قبلہ میں باہمی اختلاف

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا بہت پسند ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی رضا کو پورا فرماتا ہے۔

(2)......اہلِ کتاب جانتے تھے کہ قبلہ کی یہ تبدیلی اللہ تعالیٰ کی طرف سے حق ہے کیونکہ ان کی کتابوں میں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ وصف بھی مذکور تھا اور ان کے انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کی یہ نشانی بھی بتائی تھی کہ آپ بیت المقدس سے کعبہ کی طرف پھریں گے۔

اُوْتُوا الْكِتٰبَ بِكُلِّ اٰيَةٍ مَّا تَبِعُوْا قِبْلَتَكَ ۚ وَ مَاۤ

اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	بِكُلِّ اٰيَةٍ	مَّا تَبِعُوْا (1)	قِبْلَتَكَ	وَ	مَاۤ
دی گئی	کتاب	ہر نشانی کے ساتھ	وہ پیروی نہیں کریں گے	تمہارے قبلے (کی)	اور	نہ

ہر نشانی لے آؤ تو بھی وہ تمہارے قبلہ کی پیروی نہ کریں گے اور نہ

اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ ۚ وَ مَا بَعْضُهُمْ بِتَابِعٍ

اَنْتَ	بِتَابِعٍ	قِبْلَتَهُمْ	وَ	مَا	بَعْضُهُمْ	بِتَابِعٍ
تم	پیروی کرنے والے ہو	ان کے قبلہ (کی)	اور	نہیں	ان کے بعض	پیروی کرنے والے

تم ان کے قبلہ کی پیروی کرو اور وہ آپس میں بھی ایک دوسرے کے قبلہ کے تابع

قِبْلَةَ بَعْضٍ ؕ وَ لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ مِّنْۢ

قِبْلَةَ بَعْضٍ	وَ	لَئِنِ	اتَّبَعْتَ (2)	اَهْوَآءَهُمْ	مِّنْۢ
بعض کے قبلہ (کی)	اور	ضرور اگر	تونے پیروی کی (اے سننے والے)	ان کی خواہشات (کی)	سے

نہیں ہیں اور (اے سننے والے!) اگر تیرے پاس

بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ

بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ	الْعِلْمِ	اِنَّكَ	اِذًا	لَّمِنَ
بعد	جو	آیا تیرے پاس	سے	علم	بیشک تو	اس وقت (ہوگا)	ضرور سے

علم آجانے کے بعد تو ان کی خواہشوں پر چلا تو اس وقت تو ضرور

الظّٰلِمِيْنَ ۘ﴿۱۴۵﴾ اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا

الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۵﴾	اَلَّذِيْنَ	اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا
ظلم کرنے والوں	وہ لوگ جو (جنہیں)	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اسے (نبی کو)	جیسے

زیادتی کرنے والا ہوگا ○ وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال اور ان کے ایک گروہ کا جان بوجھ کر حق چھپانا

وقف لازم

1 ...... دلائل کے باوجود اہل کتاب کا مسلمانوں کے قبلہ کی پیروی نہ کرنے کی وجہ ان کا حسد تھا کہ بنی اسرائیل سے نبوت منتقل ہوگئی، معلوم ہوا کہ حسد بہت بری صفت ہے کہ آدمی کو حق قبول کرنے سے روک دیتی ہے۔ 2 ...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اِس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا پھر بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ اہل کتاب کی خواہشات کی پیروی نہیں کرسکتے۔

يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ؕ وَ اِنَّ فَرِيْقًا مِّنْهُمْ لَيَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ

يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ	اِنَّ	فَرِيْقًا	مِّنْهُمْ	لَيَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ
پہچانتے ہیں	اپنے بیٹے	اور	بیشک	ایک گروہ	ان میں سے	ضرور وہ چھپاتے ہیں	حق

وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر

قبلہ کی تبدیلی اور احکامِ الٰہی میں شک کرنے کی ممانعت

وقف منزل

وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ

وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴۶﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	حق (وہی ہے جو)	کی طرف سے	تیرے رب	تو تم ہر گز نہ ہونا

حق چھپاتے ہیں ○ (اے سننے والے!) حق وہی ہے جو تیرے رب کی طرف سے ہو۔ پس تو ہر گز

تبدیلیٔ قبلہ کی دوسری حکمت کہ ہر امت کے لئے قبلہ کا تقرر ہے نیز بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کا حکم

ع ۱۷

مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾ ع وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا

مِنَ	الْمُمْتَرِيْنَ ﴿۱۴۷﴾	وَ	لِكُلٍّ	وِّجْهَةٌ	هُوَ	مُوَلِّيْهَا
سے	شک کرنے والوں	اور	ہر ایک کے لئے	ایک سمت (ہے)	وہ	اس کی طرف منہ کرنے والا

شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ اور ہر ایک کے لئے توجہ کی ایک سمت ہے جس کی طرف وہ منہ کرتا ہے

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ

فَاسْتَبِقُوا	الْخَيْرٰتِ (2)	اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يَاْتِ بِكُمُ	اللّٰهُ	جَمِيْعًا
تو تم آگے نکل جاؤ	نیکیوں (میں)	جہاں کہیں	تم ہو گے	لے آئے گا تمہیں	اللہ	اکٹھا

تو تم نیکیوں میں آگے نکل جاؤ۔ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم سب کو اکٹھا کر لائے گا۔

حالتِ سفر میں نماز کے دوران خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾ وَ مِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۴۸﴾	وَ	مِنْ حَيْثُ	خَرَجْتَ	فَوَلِّ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا (ہے)	اور	جہاں سے	تم نکلو	تو پھیر لو

بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) تم جہاں سے آؤ

(1)...... یہاں خطاب نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے نہیں بلکہ اِس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ حکمِ الٰہی میں شک نہیں کر سکتے۔ (2)...... یہاں آیت میں یہ بات سمجھائی گئی ہے کہ مال و دولت، عہدہ و منصب، شہرت و مقبولیت اور دنیاداری ایسی چیز نہیں کہ اس میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا جائے کیونکہ یہ سب فانی ہیں، جبکہ باقی رہنے والی اور مقابلے کے قابل چیزیں تو نیکی، عبادت اور بھلائی کے کام ہیں۔

سفر و حضر ہر جگہ نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم

وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ اِنَّهٗ لَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام	وَ	اِنَّهٗ	لَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ
اپنا چہرہ	مسجدِ حرام کی طرف	اور	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)	کی طرف سے	تیرے رب

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور بیشک یہ یقیناً تمہارے رب کی طرف سے حق ہے

وَ مَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾ وَ مِنْ حَیْثُ خَرَجْتَ

وَ	مَا	اللّٰهُ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿١٤٩﴾	وَ	مِنْ حَیْثُ	خَرَجْتَ
اور	نہیں	اللہ	غافل، بے خبر	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	جہاں سے	تم نکلو

اور اللہ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○ اور اے حبیب! تم جہاں سے آؤ

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَ حَیْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا

فَوَلِّ	وَجْهَكَ	شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَام	وَ	حَیْثُ مَا	كُنْتُمْ	فَوَلُّوْا
تو پھیر لو	اپنا چہرہ	مسجدِ حرام کی طرف	اور	جہاں کہیں	تم ہو	تو پھیر لو

اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کرو اور اے مسلمانو! تم جہاں کہیں ہو

معترضین سے نہ ڈرنے اور صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم اور نماز میں خانہ کعبہ کی طرف منہ کرنے کی مزید حکمتیں

وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ؕ لِئَلَّا یَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَیْكُمْ حُجَّةٌ ۗ اِلَّا

وُجُوْهَكُمْ	شَطْرَهٗ	لِئَلَّا یَكُوْنَ	لِلنَّاسِ	عَلَیْكُمْ	حُجَّةٌ	اِلَّا
اپنے چہرے	اس کی طرف	تاکہ نہ ہو، نہ رہے	لوگوں کے لئے	تم پر	کوئی حجت، دلیل	مگر

اپنا منہ اسی کی طرف کرو تاکہ لوگوں کو تم پر کوئی حجت نہ رہے مگر

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ ۗ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِیْ ۗ وَ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِیْ (1)	وَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	ان میں سے	تو نہ ڈرو ان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اور

جو اُن میں سے ناانصافی کریں تو ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اور

(1) ......اللہ تعالیٰ کا خوف ہر دوسرے خوف پر غالب ہونا چاہئے اور اس کی رضا طلبی مخلوق کی خوشنودی پر غالب ہونی چاہئے۔

لِاُتِمَّ نِعْمَتِیْ عَلَیْكُمْ وَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ؕ كَمَاۤ

لِاُتِمَّ	نِعْمَتِیْ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥٠﴾	كَمَاۤ
تاکہ میں مکمل کردوں	اپنی نعمت، احسان	تم پر	اور	تاکہ تم	تم ہدایت پاؤ	جس طرح

تاکہ میں اپنی نعمت تم پر مکمل کردوں اور تاکہ تم ہدایت پاؤ○ جیسا کہ

اَرْسَلْنَا فِیْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ یَتْلُوْا عَلَیْكُمْ اٰیٰتِنَا وَ

اَرْسَلْنَا	فِیْكُمْ	رَسُوْلًا	مِّنْكُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِنَا	وَ
ہم نے بھیجا	تم میں	ایک رسول	تم میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	تم پر	ہماری آیتیں	اور

ہم نے تمہارے درمیان تم میں سے ایک رسول بھیجا جو تم پر ہماری آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور

یُزَكِّیْكُمْ وَ یُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ

یُزَكِّیْكُمْ	وَ	یُعَلِّمُكُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ
پاک کرتا ہے تمہیں	اور	سکھاتا ہے تمہیں	کتاب	اور	حکمت، پختہ علم	اور

تمہیں پاک کرتا اور تمہیں کتاب اور پختہ علم سکھاتا ہے اور

یُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ؕ فَاذْكُرُوْنِیْۤ اَذْكُرْكُمْ وَ

یُعَلِّمُكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٥١﴾ (1)	فَاذْكُرُوْنِیْۤ	اَذْكُرْكُمْ	وَ
سکھاتا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہیں جانتے تھے	تو تم یاد کرو مجھے	میں یاد کروں گا تمہیں	اور

تمہیں وہ تعلیم فرماتا ہے جو تمہیں معلوم نہیں تھا○ تو تم مجھے یاد کرو، میں تمہیں یاد کروں گا اور

اشْكُرُوْا لِیْ وَ لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا

اشْكُرُوْا	لِیْ	وَ	لَا تَكْفُرُوْنِ ﴿١٥٢﴾ (2)	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اسْتَعِیْنُوْا
شکر ادا کرو	میرا	اور	ناشکری نہ کرو میری	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	مدد طلب کرو

میرا شکر ادا کرو اور میری ناشکری نہ کرو○ اے ایمان والو!

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آمد کا مقصد، لوگوں کے سامنے آیاتِ الٰہی کی تلاوت، انہیں پاک کرنا اور کتاب و حکمت سکھانا وغیرہ

اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی نعمتوں پر شکر کرنے اور ناشکری سے بچنے کا حکم

صبر اور نماز سے مدد چاہنے کا حکم اور صبر والوں کی فضیلت

معانقة ٣

ع ١٨ ٥ ٢

(1)..... حقیقت یہ ہے کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ صرف ظاہری مضامینِ قرآن اور اللہ تعالیٰ کے احکام ہی نہیں بلکہ رشد وہدایت، صلاح وفلاح اور علم وحکمت کی بے شمار باتیں سکھاتے ہیں کیونکہ آپ اولین وآخرین کے علوم کے جامع ہیں۔

(2)..... جب کفر کا لفظ شکر کے مقابلے میں آئے تو اس کا معنی ناشکری اور جب اسلام یا ایمان کے مقابل ہو تو اس کا معنی بے ایمانی ہوتا ہے۔ یہاں آیت میں کفر سے مراد ناشکری ہے۔

شہید کی عظمت کہ اسے مردہ کہنا منع ہے اور وہ زندہ ہوتا ہے

بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

بِالصَّبْرِ	وَ	الصَّلٰوةِ [1]	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
صبر سے	اور	نماز (سے)	بیشک	اللہ	ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	تم نہ کہو

صبر اور نماز سے مدد مانگو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے ○ اور جو

لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّ لٰكِنْ

لِمَنْ	یُّقْتَلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتٌ	بَلْ	اَحْیَآءٌ [2]	وَّ	لٰكِنْ
(اس) کے لئے جو	قتل کیا جاتا ہے	میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ ہیں	اور	لیکن

اللہ کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن

مصیبتوں کے ذریعے آزمائش کی جاتی ہے اور صبر کرنے والوں کے لئے بشارت

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ

لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	بِشَیْءٍ	مِّنَ	الْخَوْفِ	وَ
تمہیں شعور نہیں	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	کسی چیز کے ساتھ، کچھ	سے	خوف	اور

تمہیں اس کا شعور نہیں ○ اور ہم ضرور تمہیں کچھ ڈر اور

الْجُوْعِ وَ نَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ ؕ وَ

الْجُوْعِ	وَ	نَقْصٍ	مِّنَ	الْاَمْوَالِ	وَ	الْاَنْفُسِ	وَ	الثَّمَرٰتِ	وَ
بھوک	اور	کمی، نقصان	سے	مالوں	اور	جانوں	اور	پھلوں (کی)	اور

بھوک سے اور کچھ مالوں اور جانوں اور پھلوں کی کمی سے آزمائیں گے اور

مصیبتوں پر صبر کرنے والے لوگوں کا وصف اور ان کا عمل

بَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌ ۙ قَالُوْۤا

بَشِّرِ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۵۵﴾	الَّذِیْنَ	اِذَاۤ	اَصَابَتْهُمْ	مُّصِیْبَةٌ	قَالُوْۤا
خوشخبری دو	صبر کرنے والوں (کو)	وہ لوگ جو	جب	پہنچتی ہے انہیں	کوئی مصیبت	کہتے ہیں

صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ کہ جب ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں:

1 ...... غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں ہے۔ اس موضوع کی مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 247 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... شہید قطعی طور پر زندہ ہیں لیکن ان کی حیات کیسی ہے اس کا ہمیں شعور نہیں، اسی لئے دنیوی معاملات کے اعتبار سے ان پر عام میت کی طرح شرعی احکام جاری ہوتے ہیں۔

صفا اور مروہ پہاڑوں کی عظمت اور ان سے متعلق مسلمانوں کے ایک شبہ کا اطمینان بخش جواب

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ط اُولٰٓىٕكَ عَلَیْهِمْ

اِنَّا	لِلّٰهِ	وَ	اِنَّاۤ	اِلَیْهِ	رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	اُولٰٓىٕكَ	عَلَیْهِمْ
بیشک ہم	اللہ کے لئے	اور	بیشک ہم	اس کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	ان پر

ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن پر

صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ قف وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

صَلَوٰتٌ	مِّنْ	رَّبِّهِمْ	وَ	رَحْمَةٌ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
درود	کی طرف سے	ان کے رب	اور	رحمت	اور	یہ لوگ	وہ	ہدایت پائے ہوئے

ان کے رب کی طرف سے درود ہیں اور رحمت اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ○

اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآىٕرِ اللّٰهِ ج فَمَنْ حَجَّ الْبَیْتَ

اِنَّ	الصَّفَا	وَ	الْمَرْوَةَ	مِنْ	شَعَآىٕرِ اللّٰهِ (1)	فَمَنْ	حَجَّ	الْبَیْتَ
بیشک	صفا	اور	مروہ	سے	اللہ کی نشانیوں	تو جو	حج کرے	گھر (بیتُ اللہ کا)

بیشک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں تو جو اس گھر کا حج

اَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِ اَنْ یَّطَّوَّفَ بِهِمَا ط

اَوِ	اعْتَمَرَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَیْهِ	اَنْ	یَّطَّوَّفَ	بِهِمَا
یا	عمرہ کرے	تو نہیں	گناہ	اس پر	کہ	چکر لگائے	ان دونوں کا

یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ ان دونوں کے چکر لگائے

وَ مَنْ تَطَوَّعَ خَیْرًا لا فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ

وَ	مَنْ	تَطَوَّعَ	خَیْرًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَاكِرٌ
اور	جو	اپنی طرف سے کرے	کوئی نیک کام	تو بیشک	اللہ	شکر قبول فرمانے والا، نیکی کا بدلہ دینے والا

اور جو کوئی اپنی طرف سے بھلائی کرے تو بیشک اللہ نیکی کا بدلہ دینے والا،

1 ......صفا اور مروہ پہاڑ کو یہ عظمت حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا سے نسبت کی برکت سے حاصل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ صالحین سے نسبت رکھنے والی چیز عظمت والی ہو جاتی ہے۔

حق چھپانے والوں کے لئے لعنت کی وعید اور سچی توبہ کرنے والوں کے لئے معافی کا وعدہ

عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنٰتِ

عَلِيْمٌ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْتُمُوْنَ (1)	مَآ	اَنْزَلْنَا	مِنَ	الْبَيِّنٰتِ
علم والا	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	ہم نے نازل کیا، اتارا	سے	روشن نشانیوں

خبردار ہے ○ بیشک وہ لوگ جو ہماری اتاری ہوئی روشن باتوں

وَالْهُدٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ فِى الْكِتٰبِ ۙ

وَ	الْهُدٰى	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	بَيَّنّٰهُ	لِلنَّاسِ	فِى الْكِتٰبِ
اور	ہدایت، رہنمائی	سے	بعد	جو	ہم نے بیان کر دیا اسے	لوگوں کے لئے	کتاب میں

اور ہدایت کو چھپاتے ہیں حالانکہ ہم نے اسے لوگوں کے لئے کتاب میں واضح فرما دیا ہے

اُولٰٓئِكَ يَلْعَنُهُمُ اللّٰهُ وَيَلْعَنُهُمُ اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ ۙ اِلَّا

اُولٰٓئِكَ	يَلْعَنُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	يَلْعَنُهُمُ	اللّٰعِنُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	اِلَّا
یہ لوگ	لعنت فرماتا ہے ان پر	اللہ	اور	لعنت کرتے ہیں ان پر	لعنت کرنے والے	مگر

توان پر اللہ لعنت فرماتا ہے اور لعنت کرنے والے ان پر لعنت کرتے ہیں ○ مگر

الَّذِيْنَ تَابُوْا وَاَصْلَحُوْا وَبَيَّنُوْا فَاُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	بَيَّنُوْا	فَاُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو	توبہ کریں	اور	اپنی اصلاح کر لیں	اور	بیان کر دیں، ظاہر کر دیں	تو یہ لوگ

وہ لوگ جو توبہ کریں اور اصلاح کر لیں اور (چھپی ہوئی باتوں کو) ظاہر کر دیں تو

کفر کی حالت میں مرنے والوں کے لئے وعیدیں

اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ۚ وَاَنَا التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾ اِنَّ

اَتُوْبُ عَلَيْهِمْ	وَ	اَنَا	التَّوَّابُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۶۰﴾	اِنَّ
میں توبہ قبول کروں گا ان کی	اور	میں	بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	بیشک

میں ان کی توبہ قبول فرماؤں گا اور میں ہی بڑا توبہ قبول فرمانے والا مہربان ہوں ○ بیشک

(1)...... دینی مسائل کو چھپانا گناہ ہے اس طرح کہ ضرورت کے وقت بتائے نہ جائیں یا اس طرح کہ غلط بتائے جائیں بلکہ غلط بتانے پر تو بہت سخت وعیدیں ہیں۔ فی زمانہ غلط مسائل بیان کرنے والوں اور قرآن و حدیث کی غلط تشریحات و توضیحات کرنے والوں کی کمی نہیں اور یہ سب مذکورہ آیت کی وعید میں داخل ہیں۔

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَمَاتُوۡا وَهُمۡ كُفَّارٌ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	مَاتُوۡا	وَ	هُمۡ	كُفَّارٌ (1)	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے	اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	یہ لوگ

وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور کافر ہی مرے

عَلَيۡهِمۡ لَعۡنَةُ اللّٰهِ وَالۡمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ خٰلِدِيۡنَ

عَلَيۡهِمۡ	لَعۡنَةُ اللّٰهِ	وَ	الۡمَلٰٓئِكَةِ	وَ	النَّاسِ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۱۶۱﴾ (2)	خٰلِدِيۡنَ
ان پر	اللہ کی لعنت	اور	فرشتوں	اور	تمام لوگوں (کی)	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ اور فرشتوں اور انسانوں کی، سب کی لعنت ہے ○ وہ ہمیشہ

فِيۡهَا ۚ لَا يُخَفَّفُ عَنۡهُمُ الۡعَذَابُ وَلَا هُمۡ

فِيۡهَا	لَا يُخَفَّفُ	عَنۡهُمُ	الۡعَذَابُ	وَ	لَا	هُمۡ
اس (لعنت یا جہنم) میں	نہیں ہلکا کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	انہیں

اس میں رہیں گے، ان پر سے عذاب ہلکا نہ کیا جائے گا اور نہ انہیں

يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ وَاِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

يُنۡظَرُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾	وَ	اِلٰهُكُمۡ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
مہلت دی جائے گی	اور	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)

مہلت دی جائے گی ○ اور تمہارا معبود ایک معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

اللہ تعالیٰ ہی اکیلا معبود ہے

الرَّحۡمٰنُ الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾ ع اِنَّ فِيۡ خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَ

ع ۱۹ / ۲

الرَّحۡمٰنُ	الرَّحِيۡمُ ﴿۱۶۳﴾	اِنَّ	فِيۡ	خَلۡقِ السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضِ	وَ
بہت رحمت والا	مہربان	بیشک	میں	آسمانوں کو پیدا کرنے	اور	زمین (کو)	اور

بڑی رحمت والا، مہربان ہے ○ بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور رحمت کی نشانیاں نیز ان نشانیوں میں تفکر کا حکم

(1)...... کفار کافر کی جمع ہے۔

(2)...... مرتے وقت ایمان کی دولت سے محروم رہ جانا سب سے بڑی بد بختی ہے اور اس وقت ایمان کا سلامت رہ جانا بہت بڑی سعادت ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اگرچہ کتنا ہی نیک و پارسا، عبادت گزار اور پرہیز گار کیوں نہ ہو اپنے برے خاتمے سے ڈرتا رہے۔

اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِيْ تَجْرِيْ

اخْتِلَافِ الَّيْلِ [1]	وَ	النَّهَارِ	وَ	الْفُلْكِ	الَّتِيْ	تَجْرِيْ
رات کی تبدیلی، بدلنے	اور	دن (کی تبدیلی میں)	اور	کشتی (میں)	جو	چلتی ہے

رات اور دن کی تبدیلی میں اور کشتی میں جو

فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ

فِي الْبَحْرِ	بِمَا	يَنْفَعُ	النَّاسَ	وَ	مَآ
دریا، سمندر میں	(اس سامان کے) ساتھ جو	فائدہ دیتا ہے	لوگوں (کو)	اور	(اس میں) جو

دریا میں لوگوں کے فائدے لے کر چلتی ہے اور اس پانی میں جو

اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَآءِ مِنْ مَّآءٍ فَاَحْيَا

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ	السَّمَآءِ	مِنْ	مَّآءٍ	فَاَحْيَا
نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے	آسمان	سے	پانی	پھر زندہ کی

اللہ نے آسمان سے اتارا پھر اس کے ساتھ

بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا

بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	بَثَّ	فِيْهَا
اس کے ساتھ	زمین	اس کی موت کے بعد	اور	اس نے پھیلائے	اس (زمین) میں

مردہ زمین کو زندگی بخشی اور زمین میں

مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۪ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَ

مِنْ	كُلِّ دَآبَّةٍ	وَّ	تَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ	وَ
سے	ہر، تمام (قسم کے) جانور	اور	ہواؤں کو پھیرنے، ہواؤں کی گردش (میں)	اور

ہر قسم کے جانور پھیلائے اور ہواؤں کی گردش اور

[1] ......اس آیت میں بیان کی گئی چیزوں میں ہر ایک پر جداگانہ غور وفکر کریں تو اللہ تعالیٰ کی قدرت کے ایسے حیرت انگیز کرشمے نظر آتے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

السَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ لَاٰیٰتٍ

السَّحَابِ	الْمُسَخَّرِ	بَیْنَ	السَّمَآءِ	وَ	الْاَرْضِ	لَاٰیٰتٍ
(اس) بادل (میں جو)	حکم کا پابند ہے	درمیان	آسمان	اور	زمین (کے)	ضرور نشانیاں (ہیں)

وہ بادل جو آسمان اور زمین کے درمیان حکم کے پابند ہیں ان سب میں یقیناً

مشرکین کی باطل معبودوں سے محبت کا حال

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّتَّخِذُ

لِّقَوْمٍ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ (1)	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّتَّخِذُ
(اس) قوم کے لئے (جو)	عقل رکھتے ہیں	اور	سے	لوگوں	جو	بنالیتا ہے، اختیار کرلیتا ہے

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں ۝ اور کچھ لوگ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا یُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْدَادًا	یُّحِبُّوْنَهُمْ	كَحُبِّ اللّٰهِ	وَ
سے	اللہ کے سوا	شریک	وہ محبت کرتے ہیں ان سے	اللہ کی محبت جیسی، جیسے اللہ کی محبت	اور

اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور

مومنوں کی اللہ تعالیٰ سے محبت

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ وَ لَوْ یَرَى

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِّلّٰهِ	وَ	لَوْ	یَرَى
وہ لوگ جو	ایمان لائے	سب سے زیادہ، بڑھ کر کرنے والے	محبت	اللہ سے	اور	اگر	دیکھتے

ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اور اگر

مشرکوں کے لئے وعید

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اِذْ یَرَوْنَ الْعَذَابَ ۙ اَنَّ الْقُوَّةَ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْۤا	اِذْ	یَرَوْنَ	الْعَذَابَ	اَنَّ	الْقُوَّةَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ظلم کیا	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	کہ	طاقت

ظالم دیکھتے جب وہ عذاب کو آنکھوں سے دیکھیں گے کیونکہ تمام قوت

(1) ...... سائنسی علوم بھی معرفتِ الٰہی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ جتنا سائنسی علم زیادہ ہوگا اتنی ہی اللہ تعالیٰ کی عظمت و قدرت کی پہچان زیادہ ہوگی، لہٰذا اگر کوئی دینِ اسلام کی خدمت اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی نیت سے سائنسی علوم سیکھتا ہے تو یہ بھی عظیم عبادت ہوگی نیز اللہ تعالیٰ نے جو کائنات میں غور و فکر کا حکم دیا ہے یہ اس حکم کی تعمیل بھی قرار پائے گی۔

قیامت میں مشرکوں کا اپنے پیشواؤں سے بیزار ہونا

لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾

لِلّٰهِ	جَمِيْعًا	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعَذَابِ ﴿۱۶۵﴾
اللہ کے لئے (ہے)	ساری، تمام کی تمام	اور	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

اللہ ہی کی ہے اور اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِيْنَ اتُّبِعُوْا مِنَ الَّذِيْنَ

اِذْ	تَبَرَّاَ	الَّذِيْنَ	اتُّبِعُوْا	مِنَ	الَّذِيْنَ
جب	بیزار ہوں گے	وہ لوگ جو (جن کی)	پیروی کی گئی (پیشوا)	سے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

جب پیشوا اپنے پیروی کرنے والوں سے بیزار ہوں گے

اتَّبَعُوْا وَ رَاَوُا الْعَذَابَ وَ تَقَطَّعَتْ بِهِمُ

اتَّبَعُوْا	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	تَقَطَّعَتْ	بِهِمُ
پیروی کی	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	کٹ جائیں گے	ان کے

اور عذاب دیکھیں گے اور ان کے سب رشتے ناتے کٹ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ وَ قَالَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْا لَوْ اَنَّ

الْاَسْبَابُ ﴿۱۶۶﴾ [1]	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْا	لَوْ [2]	اَنَّ
سب اسباب، تمام تعلقات	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	پیروی کی	کاش	کہ

جائیں گے ○ اور پیروکار کہیں گے اگر

لَنَا كَرَّةً فَنَتَبَرَّاَ مِنْهُمْ كَمَا تَبَرَّءُوْا

لَنَا	كَرَّةً	فَنَتَبَرَّاَ	مِنْهُمْ	كَمَا	تَبَرَّءُوْا
ہمارے لئے	ایک بار لوٹنا (ہوتا دنیا میں)	تو ہم بیزار ہو جاتے	ان سے	جیسے	وہ بیزار ہوئے

ہمیں ایک مرتبہ لوٹ کر جانا مل جائے تو ہم ان پیشواؤں سے ایسے ہی بیزار ہو جاتے جیسے یہ ہم سے

(1)...... یاد رہے کہ قیامت کے دن کفار کے رشتے تو ٹوٹ جائیں گے لیکن اولیا و متقین اور صالحین کے ساتھ مسلمانوں کا دوستی کا رشتہ باقی رہے گا۔

(2)...... یاد رہے کہ ایمان اور اعمالِ صالحہ کی اصل حسرت تو کافر ہی کو ہو گی لیکن مسلمانوں کو بھی نیکیوں کی کمی اور گناہوں میں ملوث ہونے پر حسرت ہو گی۔

ع ۲۰

مِنَّا ؕ كَذٰلِكَ يُرِيْهِمُ اللّٰهُ اَعْمَالَهُمْ حَسَرٰتٍ

مِنَّا	كَذٰلِكَ	يُرِيْهِمُ	اللّٰهُ	اَعْمَالَهُمْ	حَسَرٰتٍ
ہم سے	اسی طرح	دکھائے گا انہیں	اللہ	ان کے اعمال	حسرتیں (شرمندگی کا باعث بنا کر)

بیزار ہوئے ہیں۔ اللہ اسی طرح انہیں ان کے اعمال ان پر حسرت بنا کر دکھائے گا

عَلَيْهِمْ ؕ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ ﴿۱۶۷﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْهِمْ	وَ	مَا	هُمْ	بِخٰرِجِيْنَ	مِنَ	النَّارِ ﴿۱۶۷﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
ان پر	اور	نہیں	وہ	نکلنے والے	سے	آگ، جہنم	اے	لوگو

اور وہ دوزخ سے نکلنے والے نہیں ○ اے لوگو!

كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ٘ وَّلَا تَتَّبِعُوْا

كُلُوْا	مِمَّا	فِي الْاَرْضِ	حَلٰلًا (1)	طَيِّبًا (2)	وَّ	لَا تَتَّبِعُوْا
تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	زمین میں (ہے)	حلال	پاکیزہ	اور	نہ پیروی کرو

جو کچھ زمین میں حلال پاکیزہ ہے اس میں سے کھاؤ اور

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾ اِنَّمَا

خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِيْنٌ ﴿۱۶۸﴾	اِنَّمَا
شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن	کھلا، ظاہر	صرف

شیطان کے راستوں پر نہ چلو، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ وہ تمہیں صرف

يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

يَاْمُرُكُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	الْفَحْشَآءِ	وَ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ
وہ حکم دے گا تمہیں	برائی، گناہ	اور	بے حیائی (کا)	اور	(اس کا) کہ	تم کہو	اللہ پر (کے بارے)

برائی اور بے حیائی کا حکم دے گا اور یہ (حکم دے گا) کہ تم اللہ کے بارے میں وہ کچھ کہو

حلال اور پاکیزہ چیزیں کھانے کا حکم اور شیطان کے طریقوں پر چلنے سے ممانعت

شیطان کا کام برائی، بے حیائی اور اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کا حکم دینا

1 ...... دینِ اسلام میں حلال کھانے اور حرام سے بچنے کی بہت زیادہ تاکید ہے، حرام روزی کما کر اور کھا کر کوئی شخص ہرگز متقی نہیں ہو سکتا۔ رشوت، سود، چوری، ڈکیتی، مال دبا لینا سب اسی زمرے میں داخل ہیں۔ 2 ...... حلال وطیب سے مراد وہ چیز ہے جو بذاتِ خود بھی حلال ہے جیسے بکرے کا گوشت، سبزی، دال وغیرہ اور ہمیں حاصل بھی جائز ذریعے سے ہو یعنی چوری، رشوت، ڈکیتی وغیرہ کے ذریعے نہ ہو۔

مشرکوں کا اپنے آباؤ اجداد کی اندھی پیروی کرنا اور اس کی مذمت

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿١٦٩﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
وہ جو	تم نہیں جانتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا، اتارا

جو خود تمہیں معلوم نہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے

اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَاۤ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ

اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ	نَتَّبِعُ	مَاۤ	اَلْفَيْنَا	عَلَيْهِ
اللہ (نے)	کہتے ہیں	(نہیں) بلکہ	ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جو	ہم نے پایا	اس پر

نازل کیا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے

اٰبَآءَنَا ؕ اَوَ لَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّ

اٰبَآءَنَا	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْقِلُوْنَ	شَيْـًٔا	وَّ
ہمارے باپ دادا	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	عقل نہ رکھتے، نہ سمجھتے ہوں	کچھ	اور

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ عقل رکھتے ہوں

حق قبول نہ کرنے میں کافروں کی حالت کی ایک مثال

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ

لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿١٧٠﴾ (1)	وَ	مَثَلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	كَمَثَلِ
نہ ہدایت پاتے ہوں	اور	مثال	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	(اس شخص کی) مثال جیسی (ہے)

نہ وہ ہدایت یافتہ ہوں؟ ○ اور کافروں کی مثال اس شخص کی طرح ہے

الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّ نِدَآءً ؕ صُمٌّۢ بُكْمٌ

الَّذِيْ	يَنْعِقُ	بِمَا	لَا يَسْمَعُ	اِلَّا	دُعَآءً	وَّ	نِدَآءً	صُمٌّۢ	بُكْمٌ
جو	چلا کر پکارتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	نہیں سنتا	مگر	بلانا	اور	پکارنا	بہرے	گونگے

جو کسی ایسے کو پکارے جو خالی چیخ و پکار کے سوا کچھ نہیں سنتا۔ (یہ کفار) بہرے، گونگے،

(1)...... شریعت کے مقابلہ میں باپ دادا کی پیروی کرنا حرام ہے۔ یونہی گناہ کے کاموں میں باپ دادا کی پیروی ناجائز ہے کہ بحکمِ حدیث اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام میں کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی۔ ہمارے ہاں شادی مرگ اور دیگر کئی مواقع پر شریعت پر چلنے کا کہا جائے تو لوگ آگے سے یہی باپ دادا، خاندان اور برادری کے رسم و رواج کا عذر پیش کرتے ہیں، یہ عذر نہایت غلط ہے۔

حلال رزق کھانے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کا حکم

عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ

عُمْیٌ (1)	فَهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُلُوْا	مِنْ
اندھے (ہیں)	پس وہ	سمجھ نہیں رکھتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم کھاؤ	سے

اندھے ہیں تو یہ سمجھتے نہیں ○ اے ایمان والو! ہماری دی ہوئی

طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ اشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ

طَیِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لِلّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	اِیَّاهُ
پاکیزہ چیزیں	جو	ہم نے دیں تمہیں	اور	شکر ادا کرو	اللہ کا	اگر	تم ہو	اس کی (اسی کی)

ستھری چیزیں کھاؤ اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم اسی کی

کھانے کی حرام چیزوں کا بیان اور شرعی مجبوری کے وقت انہیں کھانے کی رخصت کا بیان

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَیْكُمُ الْمَیْتَةَ وَ الدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	اِنَّمَا	حَرَّمَ	عَلَیْكُمُ	الْمَیْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِیْرِ
عبادت کرتے	صرف	اس نے حرام کیا	تم پر	مردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت

عبادت کرتے ہو ○ اس نے تم پر صرف مردار اور خون اور سُور کا گوشت

وَ مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ

وَ	مَاۤ	اُهِلَّ	بِهٖ	لِغَیْرِ اللّٰهِ (2)	فَمَنِ	اضْطُرَّ
اور	وہ جو	(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اس پر	اللہ کے غیر (کا نام)	پس جو	مجبور ہو جائے

اور وہ جانور حرام کئے ہیں جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام بلند کیا گیا تو جو مجبور ہو جائے

غَیْرَ بَاغٍ وَّ لَا عَادٍ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ بَاغٍ	وَّ	لَا	عَادٍ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ خواہش رکھنے والا	اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ

حالانکہ وہ نہ خواہش رکھنے والا ہو اور نہ ضرورت سے آگے بڑھنے والا ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں، بیشک اللہ

(1)......کان، زبان اور آنکھ کا پورا فائدہ یہ ہے کہ ان سے حق سنا، بولا اور دیکھا جائے اور کفار چونکہ اپنے ان اعضاء سے یہ فائدہ نہیں اٹھاتے اس اعتبار سے یہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں۔

(2)......غیر اللہ کے نام پر ذبح کرنے سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت چھری پھیرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے، ایسا جانور حرام و مردار ہے۔ زندگی میں کسی کی طرف منسوب کر دینے سے اس آیت کا تعلق نہیں ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص274 پر ملاحظہ فرمائیں۔

دین فروشی کی عبرتناک سزائیں اور ان کی وجہ

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ

غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۷۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْتُمُوْنَ (1)	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	مِنَ
بخشنے والا	مہربان	بیشک	وہ لوگ جو	چھپاتے ہیں	وہ جو	نازل کیا، اتارا	اللہ (نے)	سے

بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب کو چھپاتے ہیں

الْكِتٰبِ وَ یَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا ۙ اُولٰٓىٕكَ

الْكِتٰبِ	وَ	یَشْتَرُوْنَ	بِهٖ	ثَمَنًا	قَلِیْلًا	اُولٰٓىٕكَ
کتاب	اور	وہ خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اس کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اور اس کے بدلے ذلیل قیمت لیتے ہیں وہ

مَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ اِلَّا النَّارَ وَ لَا یُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ

مَا یَاْكُلُوْنَ	فِیْ	بُطُوْنِهِمْ	اِلَّا	النَّارَ	وَ	لَا یُكَلِّمُهُمُ (2)	اللّٰهُ
نہیں کھاتے (نہیں بھرتے)	میں	اپنے پیٹوں	مگر	آگ	اور	کلام نہ فرمائے گا ان سے	اللہ

اپنے پیٹ میں آگ ہی بھرتے ہیں اور اللہ قیامت کے دن ان سے نہ کلام

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ لَا یُزَكِّیْهِمْ ۚۖ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾ اُولٰٓىٕكَ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	لَا یُزَكِّیْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۷۴﴾	اُولٰٓىٕكَ
قیامت کے دن	اور	پاک نہ فرمائے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	یہ

فرمائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَ الْعَذَابَ

الَّذِیْنَ	اشْتَرَوُا	الضَّلٰلَةَ	بِالْهُدٰى	وَ	الْعَذَابَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خریدلی	گمراہی	ہدایت کے بدلے	اور	(خریدلیا) عذاب

جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی اور بخشش کے بدلے عذاب خریدلیا

(1)...... یادرہے کہ چھپانا یہ بھی ہے کہ کتاب کے مضمون پر کسی کو مطلع نہ ہونے دیا جائے، نہ وہ کسی کو پڑھ کر سنایا جائے اور نہ دکھایا جائے اور یہ بھی چھپانا ہے کہ غلط تاویلیں کرکے معنیٰ بدلنے کی کوشش کی جائے اور کتاب کے اصل معنیٰ پر پردہ ڈالا جائے۔ یہودی یہ سب کام کرتے تھے اور آج بھی بہت سے لوگ یہی کرتے ہیں۔

(2)...... یہاں کلام نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رحمت کے ساتھ کلام نہیں فرمائے گا۔

بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

بِالْمَغْفِرَةِ	فَمَآ (1)	اَصْبَرَهُمْ	عَلَى النَّارِ ﴿١٧٥﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بخشش کے بدلے	تو کتنا (ہے)	ان کا صبر	آگ پر	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ	اللّٰه (نے)

تو یہ کتنا آگ کو برداشت کرنے والے ہیں ○ یہ (سزا) اس لئے ہے کہ اللّٰه نے

نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا

نَزَّلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اخْتَلَفُوْا
نازل کی، اتاری	کتاب	حق کے ساتھ	اور	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	اختلاف کیا

حق کے ساتھ کتاب نازل فرمائی اور بے شک کتاب میں اختلاف

فِی الْكِتٰبِ لَفِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿١٧٦﴾ ع لَیْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا

فِی الْكِتٰبِ (2)	لَفِیْ	شِقَاقٍ	بَعِیْدٍ ﴿١٧٦﴾	لَیْسَ	الْبِرَّ	اَنْ	تُوَلُّوْا
کتاب میں	ضرور میں	مخالفت، ضد	دور (کی)	نہیں	(اصل) نیکی	(یہ) کہ	تم پھیر لو

کرنے والے دور کی مخالفت و ضد میں ہیں ○ اصل نیکی یہ نہیں کہ تم

وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ

وُجُوْهَكُمْ	قِبَلَ الْمَشْرِقِ	وَ	الْمَغْرِبِ	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنْ
اپنے چہرے	مشرق کی طرف	اور	مغرب (کی)	اور	لیکن	نیکی (اصلی نیک)	وہ ہے جو

اپنے منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ اصلی نیک وہ ہے جو

اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ وَ الْكِتٰبِ وَ

اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	وَ	الْكِتٰبِ	وَ
ایمان لائے	اللّٰه پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	فرشتوں	اور	کتاب	اور

اللّٰه اور قیامت اور فرشتوں اور کتاب اور پیغمبروں پر ایمان لائے

ع ۲۱ ۹ ۵ الربع

حقیقی نیکیوں کی تفصیل جیسے ایمان لانا، رشتہ داروں اور یتیموں کی مدد کرنا، نماز قائم کرنا اور زکوۃ دینا وغیرہا

1...... یہاں لفظ "مَا" لوگوں کے محاورے کے اعتبار سے تعجب کے معنیٰ میں ہے اور یہ استفہامیہ بھی ہو سکتا ہے۔

2...... کتاب سے مراد قرآن شریف ہے یا تورات شریف، پہلی صورت میں اختلاف سے مراد ہوگا "نہ ماننا" اور دوسری صورت میں اس سے مراد ہوگا "صحیح طور پر نہ ماننا" کیونکہ یہودی قرآن کو تو بالکل نہ مانتے تھے اور تورات کو ماننے کے دعویدار تھے، مگر صحیح طور پر نہ مانتے تھے۔

النَّبِیّٖنَ ۚ وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ

النَّبِیّٖنَ	وَ	اٰتَى	الْمَالَ	عَلٰى حُبِّهٖ	ذَوِی الْقُرْبٰى	وَ
انبیاء (پر)	اور	وہ دے	مال	اس کی محبت پر (میں)	قرابت والوں، رشتہ داروں	اور

اور اللہ کی محبت میں عزیز مال رشتہ داروں اور

الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنَ وَ ابْنَ السَّبِیْلِ ۙ وَ السَّآىٕلِیْنَ وَ فِی

الْیَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِیْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِیْلِ (1)	وَ	السَّآىٕلِیْنَ	وَ	فِی
یتیموں	اور	مسکینوں	اور	مسافر	اور	مانگنے والوں (کو)	اور	میں

یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور (غلام لونڈیوں کی)

الرِّقَابِ ۚ وَ اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَى الزَّكٰوةَ ۚ وَ

الرِّقَابِ	وَ	اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ
گردنیں (چھڑانے، غلام آزاد کرانے)	اور	قائم کرے	نماز	اور	ادا کرے	زکوٰۃ	اور

گردنیں آزاد کرانے میں خرچ کرے اور نماز قائم رکھے اور زکوٰۃ دے اور

الْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا ۚ وَ الصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ

الْمُوْفُوْنَ	بِعَهْدِهِمْ	اِذَا	عٰهَدُوْا	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	فِی	الْبَاْسَآءِ
پورا کرنے والے	اپنے عہد کو	جب	وہ عہد کریں	اور	صبر کرنے والے	میں	تنگدستی، مصیبت

وہ لوگ جو عہد کر کے اپنا عہد پورا کرنے والے ہیں اور مصیبت اور

وَ الضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ؕ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ؕ وَ

وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	حِیْنَ الْبَاْسِ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	صَدَقُوْا (2)	وَ
اور	سختی، بیماری	اور	سختی کے وقت، جہاد کے وقت	یہ لوگ	وہ ہیں جو	سچے ہیں	اور

سختی میں اور جہاد کے وقت صبر کرنے والے ہیں یہی لوگ سچے ہیں اور

(1) ابْنَ السَّبِیْلِ لفظ کا لفظی ترجمہ ہے راستے کا بیٹا اور اس سے مراد مسافر ہوتا ہے۔

(2) یعنی صحیح عقائد رکھنے والے اور نمازی، زکوٰۃ و صدقات دینے والے، صبر کے عادی، وعدے کے پابند اور نیک اعمال کرنے والے ہی اپنے دعویٔ ایمان میں کامل طور پر سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا ہی بنائے۔

قصاص کی فرضیت اور دیت کے چند احکام

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ(۱۷۷) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ

كُتِبَ	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	الْمُتَّقُوْنَ(۱۷۷)	هُمُ	اُولٰٓىٕكَ
لکھ دیا گیا، فرض کر دیا گیا	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	ڈرنے والے، پرہیزگار	وہ	یہ لوگ

یہی پرہیزگار ہیں ○ اے ایمان والو! تم پر

عَلَیْكُمُ الْقِصَاصُ فِی الْقَتْلٰىؕ اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَ الْعَبْدُ

الْعَبْدُ	وَ	بِالْحُرِّ	اَلْحُرُّ	الْقَتْلٰى (1)	فِی	الْقِصَاصُ	عَلَیْكُمُ
غلام	اور	آزاد کے بدلے	آزاد	مقتولوں (کے بارے میں)	میں	قصاص، بدلہ لینا	تم پر

مقتولوں کے خون کا بدلہ لینا فرض کر دیا گیا، آزاد کے بدلے آزاد اور غلام

بِالْعَبْدِ وَ الْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰىؕ فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ

لَهٗ	عُفِیَ	فَمَنْ	بِالْاُنْثٰى	الْاُنْثٰى	وَ	بِالْعَبْدِ
اس کے لئے	معاف کر دیا جائے	تو جو	عورت کے بدلے	عورت	اور	غلام کے بدلے

کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت، تو جس کے لئے

مِنْ اَخِیْهِ شَیْءٌ فَاتِّبَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ

اَدَآءٌ	وَ	بِالْمَعْرُوْفِ (2)	فَاتِّبَاعٌ	شَیْءٌ	اَخِیْهِ	مِنْ
ادا کرنا	اور	بھلائی کے ساتھ	پس پیروی کرنا (مطالبہ کرنا)	کچھ	اس کے بھائی	کی طرف سے

اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دیدی جائے تو اچھے طریقے سے مطالبہ ہو اور

اِلَیْهِ بِاِحْسَانٍؕ ذٰلِكَ تَخْفِیْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

رَّبِّكُمْ	مِّنْ	تَخْفِیْفٌ	ذٰلِكَ	بِاِحْسَانٍ	اِلَیْهِ
تمہارے رب	کی طرف سے	تخفیف، آسانی (ہے)	یہ	احسان (ماننے) کے ساتھ	اس کی طرف

وارث کو اچھے طریقے سے ادائیگی ہو۔ یہ تمہارے رب کی طرف سے آسانی

1 ...... قَتْلٰی قتیل کی جمع ہے۔

2 ...... مقتول کے وارث مال کے بدلے معاف کرنے پر راضی ہوں تو انہیں مطالبہ کرنے میں اور دوسری طرف قاتل کو خون بہا ادا کرنے میں اچھا طریقہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

وَّ رَحْمَةٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۚ﴿۱۷۸﴾

وَ	رَحْمَةٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَلَهٗ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۷۸﴾
اور	رحمت	تو جو	زیادتی کرے	بعد	اس کے	تو اس کے لئے	عذاب (ہے)	دردناک

اور رحمت ہے۔ تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لئے دردناک عذاب ہے ○

قصاص کا حکم دینے کا ایک عظیم فائدہ

وَ لَكُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیٰوةٌ یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ

وَ	لَكُمْ	فِی	الْقِصَاصِ	حَیٰوةٌ (1)	یّٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ
اور	تمہارے لئے	میں	قصاص، بدلہ لینے	زندگی (ہے)	اے عقل والو	تاکہ تم

اور اے عقل مندو! خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے تاکہ

وصیت کرنے کا حکم اور اس سے متعلق چند احکام

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمْ اِذَا حَضَرَ اَحَدَكُمُ

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	كُتِبَ (2)	عَلَیْكُمْ	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَكُمُ
بچ جاؤ	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	جب	قریب آئے	تم میں سے کسی ایک (کے)

تم بچو ○ تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو

الْمَوْتُ اِنْ تَرَكَ خَیْرَا ۖۚ ۨالْوَصِیَّةُ لِلْوَالِدَیْنِ وَ

الْمَوْتُ	اِنْ	تَرَكَ	خَیْرَا	الْوَصِیَّةُ	لِلْوَالِدَیْنِ	وَ
موت	اگر	وہ چھوڑے	بھلائی (کچھ مال)	وصیت کرنا	ماں باپ کے لئے	اور

موت آئے (تو) اگر وہ کچھ مال چھوڑے تو اپنے ماں باپ اور قریب کے

الْاَقْرَبِیْنَ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِیْنَ ؕ﴿۱۸۰﴾

الْاَقْرَبِیْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	حَقًّا	عَلَى	الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۸۰﴾
قریبی رشتہ داروں (کے لئے)	بھلائی کے ساتھ	حق (فرض ہے)	پر	ڈرنے والوں، پرہیزگاروں

رشتہ داروں کے لئے اچھے طریقے سے وصیت کر جائے۔ یہ پرہیزگاروں پر واجب ہے ○

1...... قصاص میں زندگی یوں ہے کہ قصاص میں قتل ہونے کے ڈر سے آدمی دوسرے کو قتل کرنے سے رکے گا نیز اگر قاتل کو یہ سزا دی جائے تو دوسرے لوگوں کو بھی بھرپور عبرت ملے گی اور یہ چیز لوگوں کی زندگیوں کے تحفظ کا ذریعہ بنے گی۔ 2...... احکامِ میراث کے نزول سے پہلے مرنے والے پر اپنے مال کے بارے میں وصیت کرنا واجب تھا کیونکہ اس وقت صرف وصیت کے مطابق مال تقسیم ہوتا تھا اور جب میراث کے احکام آگئے تو وصیت کا حکمِ وجوب منسوخ ہو گیا، البتہ جواز اب بھی باقی ہے۔

فَمَنْۢ بَدَّلَهٗ بَعْدَ مَا سَمِعَهٗ فَاِنَّمَاۤ اِثْمُهٗ

فَمَنْۢ	بَدَّلَهٗ (1)	بَعْدَ	مَا	سَمِعَهٗ	فَاِنَّمَاۤ	اِثْمُهٗ
پھر جو	بدل دے اس (وصیت) کو	بعد	(اس کے) جو	اس نے سنا اسے	تو صرف	اس کا گناہ

پھر جو وصیت کو سننے کے بعد اسے تبدیل کردے تو اس کا گناہ

عَلَى الَّذِیْنَ یُبَدِّلُوْنَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ؕ ﴿۱۸۱﴾

عَلَى	الَّذِیْنَ	یُبَدِّلُوْنَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۸۱﴾
پر، اوپر	ان لوگوں کے جو	تبدیل کرتے ہیں اسے	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

ان بدلنے والوں پر ہی ہے، بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

فَمَنْ خَافَ مِنْ مُّوْصٍ جَنَفًا اَوْ اِثْمًا

فَمَنْ	خَافَ (2)	مِنْ	مُّوْصٍ	جَنَفًا	اَوْ	اِثْمًا
تو جسے	خوف، اندیشہ ہو	کی طرف سے	وصیت کرنے والے	جانبداری، ناانصافی	یا	گناہ (کا)

پھر جس کو وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا گناہ کا اندیشہ ہو

فَاَصْلَحَ بَیْنَهُمْ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ

فَاَصْلَحَ	بَیْنَهُمْ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ
پھر اس نے صلح کرادی	ان کے درمیان	تو نہیں	گناہ	اس پر	بیشک	اللہ	بخشنے والا

تو وہ ان کے درمیان صلح کرادے تو اس پر کچھ گناہ نہیں۔ بیشک اللہ بخشنے والا

۲۲ ع ۲
رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ

روزوں کی فرضیت اور مریض و مسافر کے لئے رخصت کا بیان

رَّحِیْمٌ ﴿۱۸۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُتِبَ (3)	عَلَیْكُمُ	الصِّیَامُ
مہربان	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تم پر	روزے رکھنا

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے

1 ...... وصیت کرنے کے بعد زندگی میں وصیت کرنے والے کو وصیت تبدیل کرنے کا اختیار ہوتا ہے لیکن فوت ہونے کے بعد کسی دوسرے شخص کو وصیت میں تبدیلی کی شرعاً اجازت نہیں۔

2 ...... اگر کسی عالم، حاکم، وصی یا رشتے دار وغیرہ کو معلوم ہو کہ مرنے والا وصیت میں کسی پر زیادتی کر رہا ہے، یا شرعی احکام کی پابندی نہیں کر رہا اور یہ مرنے والے کو سمجھا کر وصیت درست کرا دے تو یہ شخص گنہگار نہیں بلکہ اپنے نیک عمل کی وجہ سے ثواب کا مستحق ہوگا۔ 3 ...... اس آیت میں روزوں کی فرضیت کا بیان ہے۔ شریعت میں روزہ یہ ہے کہ صبح صادق =

كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾

تَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۳﴾	لَعَلَّكُمْ	قَبْلِكُمْ	مِنْ	الَّذِيْنَ	عَلَى	كُتِبَ	كَمَا
پرہیزگار بن جاؤ	تاکہ تم	تم سے پہلے	سے	ان لوگوں کے جو	پر، اوپر	لکھا گیا، فرض کیا گیا	جیسے

جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○

اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

عَلٰى سَفَرٍ (1)	اَوْ	مَّرِيْضًا	مِنْكُمْ	كَانَ	فَمَنْ	مَّعْدُوْدٰتٍ	اَيَّامًا
سفر پر (ہو)	یا	مریض، بیمار	تم میں سے	ہو	توجو	گنے ہوئے	دن

گنتی کے چند دن ہیں تو تم میں جو کوئی بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	عَلَى	وَ	اُخَرَ	اَيَّامٍ	مِّنْ	فَعِدَّةٌ
ان لوگوں کے جو	پر	اور	دوسرے	دنوں	سے	توگنے ہوئے (دن روزے رکھے)

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے اور جنہیں

يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ

فَمَنْ	طَعَامُ مِسْكِيْنٍ	فِدْيَةٌ	يُطِيْقُوْنَهٗ
پھر جو	مسکین کا کھانا	فدیہ دینا، بدلہ دینا (ہے)	طاقت نہیں رکھتے اس (روزے) کی

اس کی طاقت نہ ہو اُن پر ایک مسکین کا کھانا فدیہ ہے پھر جو

تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا

تَصُوْمُوْا	اَنْ	وَ	لَّهٗ	خَيْرٌ	فَهُوَ	خَيْرًا	تَطَوَّعَ
تم روزہ رکھو	یہ کہ	اور	اس کے لئے	بہتر (ہے)	تو وہ	نیکی، بھلائی	اپنی طرف سے کرے

اپنی طرف سے نیکی زیادہ کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر

= سے لے کر غروبِ آفتاب تک روزے کی نیت سے کھانے پینے اور ہم بستری سے بچا جائے۔

(1)...... مریض کو فی الحال روزہ نہ رکھنے کی رخصت اس صورت میں ہے کہ جب اسے روزہ رکھنے سے مرض کی زیادتی، یا ہلاک ہونے کا اندیشہ ہو اور مسافر کو رخصت اس صورت میں ہے جب وہ 92 کلو میٹر یا اس سے زائد مسافت کے سفر پر ہو۔

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٤﴾	شَهْرُ رَمَضَانَ [1]	الَّذِيْٓ
بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو	رمضان کا مہینہ	وہ جو

تم جانو تو روزہ رکھنا تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے ○ رمضان کا مہینہ ہے جس

اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ

اُنْزِلَ	فِيْهِ	الْقُرْاٰنُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	بَيِّنٰتٍ
نازل کیا گیا، اتارا گیا	اس میں	قرآن	ہدایت (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	واضح دلائل

میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی

مِّنَ الْهُدٰى وَ الْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ

مِّنَ الْهُدٰى	وَ	الْفُرْقَانِ	فَمَنْ	شَهِدَ	مِنْكُمُ
ہدایت سے	اور	حق و باطل میں فرق کرنے والا	تو جو	پائے	تم میں سے

ہے اور فیصلے کی روشن باتوں (پر مشتمل ہے۔) تو تم میں جو کوئی

الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ؕ وَ مَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ

الشَّهْرَ	فَلْيَصُمْهُ	وَ	مَنْ	كَانَ	مَرِيْضًا	اَوْ	عَلٰى سَفَرٍ
مہینہ (رمضان کا)	تو ضرور وہ روزے رکھے اس کے	اور	جو	ہو	مریض، بیمار	یا	سفر پر

یہ مہینہ پائے تو ضرور اس کے روزے رکھے اور جو بیمار ہو یا سفر میں ہو

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ

فَعِدَّةٌ	مِّنْ	اَيَّامٍ	اُخَرَ	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	بِكُمُ
تو گنے ہوئے (دن روزے رکھے)	سے	دنوں	دوسرے	ارادہ رکھتا ہے، چاہتا ہے	اللہ	تم پر

تو اتنے روزے اور دنوں میں رکھے۔ اللہ تم پر آسانی

[1]...... رمضان وہ واحد مہینہ ہے کہ جس کا نام قرآن پاک میں آیا اور قرآن مجید سے نسبت کی وجہ سے ماہِ رمضان کو عظمت و شرافت ملی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس وقت کو کسی شرف و عظمت والی چیز سے نسبت ہو جائے وہ وقت قیامت تک شرف والا ہے۔ اسی لئے جس دن اور گھڑی کو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت اور معراج سے نسبت ہے وہ عظمت و شرافت والے ہو گئے۔

اَلْیُسْرَ وَ لَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ ۫ وَ لِتُكْمِلُوا

اَلْیُسْرَ	وَ	لَا یُرِیْدُ	بِکُمُ	الْعُسْرَ	وَ	لِتُكْمِلُوا
آسانی	اور	نہیں ارادہ رکھتا، نہیں چاہتا	تم پر	تنگی، دشواری	اور	تاکہ تم پوری کرو

چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا اور (یہ آسانیاں اس لئے ہیں) تاکہ تم (روزوں کی) تعداد

الْعِدَّةَ وَ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ

الْعِدَّةَ	وَ	لِتُكَبِّرُوا (1)	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ
گنتی (روزوں کی)	اور	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)	پر	(اس کے) جو	اس نے ہدایت دی تمہیں

پوری کرلو اور تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو کہ اس نے تمہیں ہدایت دی

وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ

وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	وَ	اِذَا	سَاَلَكَ	عِبَادِیْ
اور	تاکہ تم	تم شکر گزار بن جاؤ	اور	جب	سوال کریں تم سے	میرے بندے

اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور اے حبیب! جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں

عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا

عَنِّیْ	فَاِنِّیْ	قَرِیْبٌ	اُجِیْبُ	دَعْوَةَ الدَّاعِ (2)	اِذَا
میرے بارے	تو بیشک میں	قریب، نزدیک (ہوں)	قبول کرتا ہوں	دعا کرنے والے کی دعا	جب

سوال کریں تو بیشک میں نزدیک ہوں، میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں جب

دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَ لْیُؤْمِنُوْا

دَعَانِ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لِیْ	وَ لْیُؤْمِنُوْا
وہ دعا کرے مجھ سے	تو انہیں قبول کرنا چاہئے	میرے لئے، مجھے (میرا حکم)	اور انہیں ایمان لانا چاہئے

وہ مجھ سے دعا کرے تو انہیں چاہئے کہ میرا حکم مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں

قبولیتِ دعا کا بیان اور اطاعتِ الٰہی کی ترغیب

1 ...... گنتی پوری کرنے سے مراد رمضان کے انتیس یا تیس دن پورے کرنا ہے اور تکبیر کہنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے دین کے طریقے سکھائے تو تم اس پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو اور ان چیزوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ 2 ...... دعا کا معنیٰ ہے اپنی حاجت پیش کرنا اور اِجابت یعنی قبولیت کا معنیٰ یہ ہے کہ پروردگار عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کی دعا پر "لَبَّیْكَ عَبْدِیْ" فرماتا ہے البتہ جو مانگا جائے اسی کا حاصل ہو جانا دوسری چیز ہے۔

بِیْ لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾ اُحِلَّ لَكُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ

بِیْ	لَعَلَّھُمْ	یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ	لَیْلَةَ الصِّیَامِ
مجھ پر	تاکہ وہ	ہدایت پاجائیں	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے	روزوں کی رات

تاکہ ہدایت پائیں ○ تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں

الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآىٕكُمْ ؕ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ

الرَّفَثُ (1)	اِلٰی	نِسَآىٕكُمْ	هُنَّ	لِبَاسٌ	لَّكُمْ	وَ	اَنْتُمْ
جماع کرنا	کی طرف	اپنی عورتوں	وہ	لباس (ہیں)	تمہارے لئے	اور	تم

اپنی عورتوں کے پاس جانا حلال کر دیا گیا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم

لِبَاسٌ لَّهُنَّ ؕ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ

لِبَاسٌ	لَّهُنَّ	عَلِمَ	اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ
لباس (ہو)	ان کے لئے	جانتا ہے	اللہ	بیشک تم	تم خیانت میں ڈالتے تھے

ان کے لئے لباس ہو۔ اللہ کو معلوم ہے کہ تم اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے تھے

اَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَیْكُمْ وَ عَفَا عَنْكُمْ ۚ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ

اَنْفُسَكُمْ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	وَ	عَفَا	عَنْكُمْ	فَالْـٰٔنَ	بَاشِرُوْهُنَّ
اپنی جانیں	تو اس نے توبہ قبول کی تمہاری	اور	در گزر کیا	تم سے	تو اب	ہم بستری کرلو ان سے

تو اس نے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف فرمادیا تو اب ان سے ہم بستری کرلو

وَ ابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ ۠ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

وَ	ابْتَغُوْا	مَا	كَتَبَ	اللّٰهُ (2)	لَكُمْ	وَ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
اور	تلاش کرو، طلب کرو	جو	لکھ دیا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	کھاؤ	اور	پیو

اور جو اللہ نے تمہارے نصیب میں لکھا ہوا ہے اسے طلب کرو اور کھاؤ اور پیو

(1) ......الرَّفَثُ کا لغوی معنی ہے، مرد و عورت کی باہمی پردے والی ایسی باتیں کرنا جو سب کے سامنے نہ کی جاسکیں اور یہاں اس سے مراد جماع کرنا ہے۔

(2) ......اللہ تعالیٰ کے لکھے ہوئے کو طلب کرنے سے ایک مراد یہ بھی ہے کہ عورتوں سے ہم بستری اولاد حاصل کرنے کی نیت سے ہونی چاہئے جس سے مسلمانوں کی افرادی قوت میں اضافہ ہو اور دین قوی ہو۔

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكُمُ	الْخَيْطُ	الْاَبْيَضُ	مِنَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جائے، ممتاز ہو جائے	تمہارے لئے	دھاگہ، ڈورا	سفیدی (صبح کا)	سے

یہاں تک کہ تمہارے لئے فجر سے سفیدی (صبح) کا ڈورا

الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ۪ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ۚ وَ

الْخَيْطِ	الْاَسْوَدِ	مِنَ	الْفَجْرِ	ثُمَّ	اَتِمُّوا	الصِّيَامَ	اِلَى	الَّيْلِ	وَ
دھاگہ، ڈورا	سیاہی (رات کے)	سے	فجر	پھر	تم پورا کرو	روزہ	تک	رات	اور

سیاہی (رات) کے ڈورے سے ممتاز ہو جائے پھر رات آنے تک روزوں کو پورا کرو اور

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ ۙ فِي الْمَسٰجِدِ ؕ تِلْكَ

لَا تُبَاشِرُوْهُنَّ	وَ	اَنْتُمْ	عٰكِفُوْنَ (1)	فِي	الْمَسٰجِدِ	تِلْكَ
ہم بستری نہ کرو ان سے	اور (جبکہ)	تم	اعتکاف کرنے والے (ہو)	میں	مسجدوں	یہ

عورتوں سے ہم بستری نہ کرو جبکہ تم مسجدوں میں اعتکاف سے ہو۔ یہ

حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ اٰيٰتِهٖ

حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَقْرَبُوْهَا	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	اٰيٰتِهٖ
اللہ کی حدیں (ہیں)	تو تم قریب نہ جاؤ ان کے	اسی طرح	کھول کر بیان کرتا ہے	اللہ	اپنی آیتیں

اللہ کی حدیں ہیں تو ان کے پاس نہ جاؤ۔ اللہ یونہی لوگوں کے لئے

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿١٨٧﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْٓا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	پرہیزگار ہو جائیں	اور	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

اپنی آیات کھول کر بیان فرماتا ہے تاکہ وہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور آپس میں ایک دوسرے کا مال

لوگوں کا مال ناحق کھانا اور اس مقصد کے لئے رشوت کے طور پر حکام کی طرف کھینچنا حرام ہے

(1)...... اس میں بیان ہے کہ رمضان کی راتوں میں روزہ دار کے لئے بیوی سے ہم بستری حلال ہے جبکہ وہ معتکف نہ ہو لیکن اعتکاف میں عورتوں سے میاں بیوی والے تعلقات حرام ہیں۔

بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَاۤ اِلَى الْحُكَّامِ

بِالْبَاطِلِ	وَ	تُدْلُوْا	بِهَاۤ	اِلَى	الْحُكَّامِ (1)
باطل کے ساتھ، ناحق	اور	نہ لے جاؤ، نہ پہنچاؤ	اسے (مالی مقدمہ)	پاس	حاکموں (کے)

ناحق نہ کھاؤ اور نہ حاکموں کے پاس ان کا مقدمہ اس لئے پہنچاؤ

لِتَاْكُلُوْا فَرِیْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ

لِتَاْكُلُوْا	فَرِیْقًا	مِّنْ	اَمْوَالِ النَّاسِ	بِالْاِثْمِ	وَ	اَنْتُمْ
تاکہ تم کھاؤ	ایک حصہ	سے	لوگوں کے مال	گناہ کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

کہ لوگوں کا کچھ مال ناجائز طور پر جان بوجھ کر

تَعْلَمُوْنَ ۠(۱۸۸) ع يَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ؕ قُلْ هِیَ

تَعْلَمُوْنَ (۱۸۸)	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْاَهِلَّةِ (2)	قُلْ	هِیَ
جانتے ہو	وہ پوچھتے ہیں آپ سے	سے متعلق، کے بارے	نئے چاندوں	تم کہو	وہ

کھالو○ تم سے نئے چاند کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو، یہ

مَوَاقِیْتُ لِلنَّاسِ وَ الْحَجِّ ؕ وَ لَیْسَ الْبِرُّ

مَوَاقِیْتُ	لِلنَّاسِ	وَ	الْحَجِّ	وَ	لَیْسَ	الْبِرُّ
وقت کی علامتیں (ہیں)	لوگوں کے لئے	اور	حج (کے لئے)	اور	نہیں	نیکی

لوگوں اور حج کے لئے وقت کی علامتیں ہیں اور یہ کوئی نیکی نہیں

بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ

بِاَنْ	تَاْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	ظُهُوْرِهَا	وَ	لٰكِنَّ	الْبِرَّ	مَنِ
یہ کہ	تم آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے پیچھے	اور	لیکن	نیکی (اصل نیک)	(وہ ہے) جو

کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک تو

چاند کے چھوٹا بڑا ہونے کی حکمت

اصل نیکی پرہیزگاری ہے

ع ۲۳ / ۷

1 ..... ناجائز فائدہ کے لئے کسی پر مقدمہ بنانا اور اس کو حکام تک لے جانا ناجائز و حرام ہے۔ اسی طرح اپنے فائدہ کی خاطر دوسرے کو ضرر پہنچانے کے لئے حکام پر اثر ڈالنا، رشوتیں دینا حرام ہے۔ حکام تک رسائی رکھنے والے لوگ اس آیت کے حکم کو پیش نظر رکھیں۔

2 ..... اَهِلَّةِ ہلال کی جمع ہے اور نئے ماہ کی پہلی دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں۔

جہاد کا حکم اور زیادتی سے ممانعت

اتَّقٰی ۚ وَ اْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا ۪ وَ اتَّقُوا

اتَّقٰی (1)	وَاْتُوا	الْبُیُوْتَ	مِنْ	اَبْوَابِهَا	وَ	اتَّقُوا
پرہیزگاری اختیار کرے	اور آؤ	گھروں (میں)	سے	ان کے دروازوں	اور	ڈرو

پرہیزگار ہوتا ہے اور گھروں میں ان کے دروازوں سے آؤ اور

اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۸۹﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	الَّذِیْنَ
اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ	اور	لڑو	اللہ کی راہ میں	ان لوگوں سے جو

اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو

یُقَاتِلُوْنَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾

یُقَاتِلُوْنَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُعْتَدِیْنَ ﴿۱۹۰﴾
لڑتے ہیں تم سے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)

تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو، بیشک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کا حکم اور حدودِ حرم میں لڑائی کی ابتدا کرنے سے ممانعت

وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَیْثُ

وَ	اقْتُلُوْهُمْ (2)	حَیْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ	حَیْثُ
اور	قتل کرو ان (کافروں) کو	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نکال دو انہیں	سے	جہاں

اور (دورانِ جہاد) کافروں کو جہاں پاؤ قتل کرو اور انہیں وہاں سے نکال دو جہاں سے

اَخْرَجُوْكُمْ وَ الْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ ۚ وَ لَا تُقٰتِلُوْهُمْ

اَخْرَجُوْكُمْ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَشَدُّ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا تُقٰتِلُوْهُمْ
انہوں نے نکالا تمہیں	اور	فتنہ	زیادہ شدید (ہے)	سے	قتل (کرنے)	اور	نہ لڑو ان سے

انہوں نے تمہیں نکالا تھا اور فتنہ قتل سے زیادہ شدید ہوتا ہے اور مسجد حرام کے پاس

(1) ...... یہ آیت زمانہ جاہلیت کی ایک رسم سے متعلق نازل ہوئی، اس سے معلوم ہوا کہ کسی چیز کو ممانعت کے بغیر ناجائز سمجھنا جہلا کا کام ہے۔ اپنی طرف سے غلط قسم کی رسمیں بنالینا اور پابندیاں لگالینا جائز نہیں۔ بہت سے کام ویسے جائز ہوتے ہیں لیکن اپنی طرف سے شرعاً ضروری سمجھ لینے سے وہ خلافِ شریعت ہو جاتے ہیں۔

(2) ...... یہاں دورانِ جہاد کافروں کو قتل کرنے کی بات ہو رہی ہے، یہ حکم نہیں کہ امن ہو یا جنگ، صلح ہو یا لڑائی ہر حال میں انہیں قتل کرو۔

عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقٰتِلُوْكُمْ فِيْهِ ۚ فَاِنْ قٰتَلُوْكُمْ

عِنْدَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	حَتّٰى	يُقٰتِلُوْكُمْ	فِيْهِ	فَاِنْ	قٰتَلُوْكُمْ
پاس	مسجدِ حرام (کے)	یہاں تک کہ	وہ لڑیں تم سے	اس میں	پس اگر	وہ لڑیں تم سے

ان سے نہ لڑو جب تک وہ تم سے وہاں نہ لڑیں اور اگر وہ تم سے لڑیں

فَاقْتُلُوْهُمْ ؕ كَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ

فَاقْتُلُوْهُمْ(1)	كَذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۹۱﴾	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَاِنَّ
تو قتل کرو انہیں	اسی طرح (یہی)	کافروں کا بدلہ، سزا	پھر اگر	وہ باز آجائیں (لڑائی سے)	تو بیشک

تو انہیں قتل کرو۔ کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر اگر وہ باز آجائیں تو بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾ وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۲﴾	وَ	قٰتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ(2)
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	لڑتے رہو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے	کوئی فتنہ

اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ اور ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے

شرک کا فتنہ ختم ہونے تک عرب کے کافروں سے جہاد کا حکم

وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ؕ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ

وَّ	يَكُوْنَ	الدِّيْنُ	لِلّٰهِ	فَاِنِ	انْتَهَوْا	فَلَا	عُدْوَانَ
اور	ہو جائے	دین (عبادت)	اللہ کے لئے	پھر اگر	وہ باز آجائیں	تو نہیں	زیادتی (سختی کی سزا)

اور عبادت اللہ کے لئے ہو جائے پھر اگر وہ باز آجائیں تو صرف

حرمت والے مہینے میں جنگ کرنے سے متعلق مسلمانوں کو تسلی

اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾ اَلشَّهْرُ الْحَرَامُ بِالشَّهْرِ الْحَرَامِ وَ

اِلَّا	عَلَى	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۹۳﴾	اَلشَّهْرُ	الْحَرَامُ	بِالشَّهْرِ	الْحَرَامِ	وَ
مگر	پر	ظلم کرنے والوں	مہینہ	ادب والا	مہینے کے بدلے	ادب والے	اور

ظالموں پر سختی کی سزا باقی رہ جاتی ہے ○ ادب والے مہینے کے بدلے ادب والا مہینہ ہے اور

1 ...... حرم کی حدود میں مسلمانوں کو لڑنے سے منع کر دیا گیا کیونکہ یہ حرم کی حرمت کے خلاف ہے لیکن اگر کفار ہی وہاں مسلمانوں سے جنگ کی ابتدا کریں تو انہیں جواب دینے کے لئے وہاں پر بھی ان سے لڑنے اور انہیں قتل کرنے کی اجازت ہے۔

2 ...... یہاں فتنہ سے "شرک" مراد ہے۔

اَلْحُرُمٰتُ قِصَاصٌ ؕ فَمَنِ اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا

اَلْحُرُمٰتُ	قِصَاصٌ	فَمَنِ	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ	فَاعْتَدُوْا
تمام ادب والی چیزوں (کا)	بدلہ (ہے)	تو جو	زیادتی کرے	تم پر	تو تم زیادتی کرو

تمام ادب والی چیزوں کا بدلہ ہے۔ تو جو تم پر زیادتی کرے اس پر

عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰى عَلَيْكُمْ ۪ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ

عَلَيْهِ	بِمِثْلِ	مَا	اعْتَدٰى	عَلَيْكُمْ[1]	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس پر	(اس کی) مثل	جو (جتنی)	اس نے زیادتی کی	تم پر	اور	ڈرتے رہو	اللّٰہ (سے)

اتنی ہی زیادتی کرو جتنی اس نے تم پر زیادتی کی ہو اور اللّٰہ سے ڈرتے رہو

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ وَ اَنْفِقُوْا فِيْ

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾	وَ	اَنْفِقُوْا	فِيْ
اور	جان لو	بیشک	اللّٰہ	ساتھ (ہے)	ڈرنے والوں (کے)	اور	خرچ کرو	میں

اور جان رکھو کہ اللّٰہ ڈرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور اللّٰہ کی راہ میں

سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ لَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ۛۚ وَ

سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا تُلْقُوْا	بِاَيْدِيْكُمْ	اِلَى	التَّهْلُكَةِ[2]	وَ
اللّٰہ کی راہ	اور	نہ ڈالو	اپنے ہاتھوں سے (خود کو)	کی طرف	ہلاکت	اور

خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو اور

اَحْسِنُوْا ۛۚ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾ وَ اَتِمُّوا

اَحْسِنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۹۵﴾	وَ	اَتِمُّوا
احسان، نیکی کرو	بیشک	اللّٰہ	محبت فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (سے)	اور	پورا کرو

نیکی کرو بیشک اللّٰہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اور

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا حکم اور خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی ممانعت

حج اور عمرہ سے متعلق چند احکام اور آداب

مع

1 ...... دینِ اسلام کے اعلیٰ اخلاق، پاکیزہ کردار اور ظلم سے باز رہنے کا درس دینے کی بلندی دیکھئے کہ مچلتے جذبات، جذبۂ انتقام کے جوش اور دشمن پر قبضہ حاصل ہوتے وقت بدلہ لینے میں مسلمانوں کو تقویٰ اور عدل و انصاف کا درس دیا جارہا اور زیادتی کرنے سے منع کیا جارہا ہے۔

2 ...... خود کو ہلاکت میں ڈالنے کی بہت سی صورتیں ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 309 کا مطالعہ فرمائیں۔

احصار یعنی حج سے روکے جانے کے احکام

الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ؕ فَاِنْ اُحْصِرْتُمْ فَمَا اسْتَيْسَرَ

الْحَجَّ	وَ	الْعُمْرَةَ	لِلّٰهِ	فَاِنْ	اُحْصِرْتُمْ (1)	فَمَا	اسْتَيْسَرَ
حج	اور	عمرہ	اللہ کے لئے	پھر اگر	تمہیں روک دیا جائے	تو جو	آسان ہو، میسر ہو

حج اور عمرہ اللہ کے لئے پورا کرو پھر اگر تمہیں (مکہ سے) روک دیا جائے تو (حرم میں)

مِنَ الْهَدْيِ ۚ وَلَا تَحْلِقُوْا رُءُوْسَكُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ الْهَدْيُ

مِنَ	الْهَدْيِ	وَ	لَا تَحْلِقُوْا	رُءُوْسَكُمْ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْهَدْيُ
سے	قربانی کا جانور	اور	نہ منڈاؤ	اپنے سر	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	قربانی

قربانی کا جانور بھیجو جو میسر آئے اور اپنے سر نہ منڈاؤ جب تک قربانی

مَحِلَّهٗ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ بِهٖۤ اَذًى

مَحِلَّهٗ	فَمَنْ	كَانَ	مِنْكُمْ	مَّرِيْضًا	اَوْ	بِهٖۤ	اَذًى
اپنی (ذبح ہونے کی) جگہ	پھر جو	ہو	تم میں سے	مریض، بیمار	یا	اس کے ساتھ	تکلیف

اپنے ٹھکانے پر نہ پہنچ جائے پھر جو تم میں بیمار ہو یا اس کے سر میں

مِّنْ رَّاْسِهٖ فَفِدْيَةٌ مِّنْ صِيَامٍ اَوْ صَدَقَةٍ اَوْ

مِّنْ	رَّاْسِهٖ	فَفِدْيَةٌ	مِّنْ	صِيَامٍ	اَوْ	صَدَقَةٍ	اَوْ
سے	اس کے سر	تو فدیہ، بدلہ	سے	روزوں	یا	صدقہ، خیرات	یا

کچھ تکلیف ہے تو روزے یا خیرات یا

حج تمتع و قران یعنی ایک ہی سفر میں عمرہ اور حج اکٹھے کرنے کا بیان

نُسُكٍ ۚ فَاِذَاۤ اَمِنْتُمْ ٚ فَمَنْ تَمَتَّعَ بِالْعُمْرَةِ

نُسُكٍ (2)	فَاِذَاۤ	اَمِنْتُمْ	فَمَنْ	تَمَتَّعَ	بِالْعُمْرَةِ
قربانی	پھر جب	تمہیں امن ہو	تو جو	نفع حاصل کرے، فائدہ اٹھائے	عمرہ کو (ملانے کا)

قربانی کا فدیہ دے پھر جب تم اطمینان سے ہو تو جو حج سے عمرہ ملانے کا فائدہ اٹھائے

(1)......حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے بعد کسی وجہ سے جیسے دشمن یا درندے کے خوف، یا سفر کی وجہ سے مرض زیادہ ہونے کے غالب گمان کی بنا پر حج و عمرہ پورا نہ کرسکنے کو اِحصار کہتے ہیں۔

(2)......احرام کی حالت میں جس پابندی کی خلاف ورزی کرنے پر دم یعنی قربانی کرنا لازم ہوتا ہے، وہ خلاف ورزی اگر بیماری، یا سر میں زخم، پھنسی پھوڑے یا جوؤں وغیرہ کی سخت ایذا کے باعث ہو گی تو اس میں قربانی کے بدلے 6 مسکینوں کو ایک ایک صدقہ دینے یا دونوں وقت پیٹ بھر کھلانے یا تین روزے رکھ لینے یا قربانی ہی کر لینے کا اختیار ہو گا۔

إِلَى الْحَجِّ فَمَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ

اِلَى	الْحَجِّ	فَمَا	اسْتَيْسَرَ	مِنَ	الْهَدْيِ	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ
کی طرف	حج	تو جو (جیسی)	آسان ہو (میسر ہو)	سے	قربانی	پھر جو	نہ پاسکے (قربانی)

اس پر قربانی لازم ہے جیسی میسر ہو پھر جو (قربانی کی قدرت) نہ پائے

فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةٍ اِذَا رَجَعْتُمْ ؕ

فَصِيَامُ	ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	فِي	الْحَجِّ	وَ	سَبْعَةٍ [1]	اِذَا	رَجَعْتُمْ
تو (رکھو) روزے	تین دن (کے)	میں	حج (کے دنوں)	اور	سات	جب	تم لوٹ کر جاؤ

تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے (اس وقت رکھو) جب تم اپنے گھر لوٹ کر جاؤ،

حجِ تمتع و قِران کی اجازت کسے ہے؟

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ لَّمْ يَكُنْ

تِلْكَ	عَشَرَةٌ	كَامِلَةٌ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	لَّمْ يَكُنْ
یہ	دس	مکمل، پورے	یہ (حکم)	(اس) کے لئے جو	نہ ہوں

یہ مکمل دس ہیں۔ یہ حکم اس کے لئے ہے جو

اَهْلُهٗ حَاضِرِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ

اَهْلُهٗ	حَاضِرِي [2]	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ
اس کے اہل و عیال	رہنے والے	مسجد حرام (کے)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)

مکہ کا رہنے والا نہ ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو

حج میں کچھ ممنوعہ چیزیں

وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾ ع اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ

ع ۲۴ ۸

وَ	اعْلَمُوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۹۶﴾	اَلْحَجُّ	اَشْهُرٌ
اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حج	چند مہینے

اور جان رکھو کہ اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ○ حج چند

1 ...... جو شخص ایک ہی سفر میں حج و عمرہ کی سعادت حاصل کرے تو اس پر بطور شکرانہ قربانی لازم ہے، اگر قربانی کی قدرت نہ ہو تو وہ دس روزے رکھے، تین روزے احرام باندھنے کے بعد 1 شوال سے 9 ذی الحجہ تک رکھے اور 7 روزے 13 ذی الحجہ کے بعد رکھے۔ 2 ...... حجِ تمتع یا حجِ قِران کا جائز ہونا صرف آفاقی یعنی میقات سے باہر والوں کے لئے ہے۔ حدودِ میقات میں اور اس سے اندر رہنے والوں لئے نہ تمتع کی اجازت ہے اور نہ قِران کی، وہ صرف حجِ اِفراد کرسکتے ہیں۔

مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ

رَفَثَ	فَلَا	الۡحَجَّ	فِيۡهِنَّ	فَرَضَ	فَمَنۡ	مَّعۡلُوۡمٰتٌ
جماع (ہو)	تو نہ	حج (کی)	ان (مہینوں) میں	فرض کرے (نیت کرے)	تو جو	جانے ہوئے، معلوم

معلوم مہینے ہیں تو جو اِن میں حج کی نیت کرے تو حج میں نہ عورتوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو

وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا

مَا	وَ	الۡحَجِّ	فِى	جِدَالَ [1]	لَا	وَ	فُسُوۡقَ	لَا	وَ
جو	اور	حج (کے دنوں)	میں	آپس میں جھگڑا (ہو)	نہ	اور	گناہ (ہو)	نہ	اور

اور نہ کوئی گناہ ہو اور نہ کسی سے جھگڑا ہو اور تم جو

تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ

فَاِنَّ	تَزَوَّدُوۡا	وَ	اللّٰهُ	يَّعۡلَمۡهُ	خَيۡرٍ	مِنۡ	تَفۡعَلُوۡا
پس بیشک	سفر کا خرچ ساتھ لو	اور	اللہ	جانتا ہے اسے	نیکی، بھلائی	سے	تم کرو

بھلائی کرو اللہ اسے جانتا ہے اور زادِ راہ ساتھ لے لو پس

خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۷﴾

يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ﴿۱۹۷﴾ [2]	اتَّقُوۡنِ	وَ	التَّقۡوٰى	الزَّادِ	خَيۡرَ
اے عقل والو	ڈرو مجھ سے	اور	پرہیزگاری (ہے)	زادِ راہ	سب سے بہتر

سب سے بہتر زادِ راہ یقیناً پرہیزگاری ہے اور اے عقل والو! مجھ سے ڈرتے رہو ○

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَبۡتَغُوۡا فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّكُمۡ ؕ

رَّبِّكُمۡ	مِّنۡ	فَضۡلًا	تَبۡتَغُوۡا	اَنۡ	جُنَاحٌ	عَلَيۡكُمۡ	لَيۡسَ
اپنے رب (کا)	سے	فضل (روزی)	تم تلاش کرو	کہ	کوئی گناہ	تم پر	نہیں

تم پر کوئی گناہ نہیں کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو،

تقویٰ بہترین توشۂ سفر

دورانِ حج کاروبار کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کی کثرت کا حکم

فرمانِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

1 ..... یاد رہے کہ گناہ کے کام اور لڑائی جھگڑا تو ہر جگہ ہی ممنوع ہے لیکن چونکہ حج ایک عظیم اور مقدس عبادت ہے اس لئے اس عبادت کے دوران ان سے بچنے کی بطورِ خاص تاکید کی ہے۔ 2 ..... عقل والے کہہ کر اس لئے مخاطب کیا تاکہ لوگوں کو سمجھ آجائے کہ عقل کا تقاضا خوفِ الٰہی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے نہ ڈرے وہ بے عقلوں کی طرح ہے۔ عقل وہی ہے جو اللہ تعالیٰ سے خوف پیدا کرے اور جس عقل سے آدمی بے دین ہو وہ عقل نہیں بلکہ بے عقلی ہے۔

فَاِذَاۤ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ

فَاِذَاۤ	اَفَضْتُمْ	مِّنْ	عَرَفٰتٍ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	عِنْدَ
توجب	تم واپس آؤ، لوٹو	سے	عرفات	تو یاد کرو	اللہ (کو)	پاس

توجب تم عرفات سے واپس لوٹو تو مشعر حرام کے پاس اللہ کو

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ۪ وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ۚ

الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ	وَ	اذْكُرُوْهُ	كَمَا	هَدٰىكُمْ
مشعرِ حرام (حرمت والے نشان کے)	اور	ذکر کرو اس کا	کیونکہ	اس نے ہدایت دی تمہیں

یاد کرو اور اس کا ذکر کرو کیونکہ اس نے تمہیں ہدایت دی ہے

وَاِنْ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾ ثُمَّ

وَاِنْ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلِهٖ	لَمِنَ	الضَّآلِّيْنَ ﴿۱۹۸﴾	ثُمَّ
اگرچہ	تم تھے	سے	اس (ہدایت) سے پہلے	ضرور سے	گمراہوں، بھٹکے ہوؤں	پھر

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً بھٹکے ہوئے تھے ○ پھر

اَفِيْضُوْا مِنْ حَيْثُ اَفَاضَ النَّاسُ وَاسْتَغْفِرُوا

اَفِيْضُوْا	مِنْ	حَيْثُ	اَفَاضَ	النَّاسُ (1)	وَ	اسْتَغْفِرُوا
تم واپس آؤ (اے قریشیو!)	سے	جہاں	واپس آئیں	لوگ	اور	مغفرت طلب کرو

(اے قریشیو!) تم بھی وہیں سے پلٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں اور اللہ سے مغفرت طلب

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمْ

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۹۹﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمْ
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	پھر جب	تم پورے کرلو

کرو، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ پھر جب اپنے حج کے کام پورے

(1) ...... قبیلہ قریش والے دیگر لوگوں کے ساتھ عرفات میں وقوف کرنے کے بجائے مزدلفہ میں ٹھہرے رہتے اور جب لوگ عرفات سے پلٹتے تو یہ مزدلفہ سے پلٹتے اور اس میں اپنی بڑائی سمجھتے تھے۔ اس آیت میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ بھی سب کے ساتھ عرفات میں وقوف کریں اور ایک ساتھ واپس لوٹیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی احکام برادریوں کے اعتبار سے نہیں بدلتے اور نہ ہی کسی کے رتبے اور مقام کی وجہ سے ان میں تبدیلی ہوتی ہے بلکہ امیر و غریب، گورے کالے، عربی عجمی سب کے لئے اسلام کے احکام برابر ہیں۔

مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ

مَّنَاسِكَكُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَذِكْرِكُمْ	اٰبَآءَكُمْ (1)	اَوْ
اپنے مناسک (حج کے ارکان)	تو ذکر کرو	اللہ (کا)	جیسے ذکر کرنا تمہارا	اپنے باپ دادا (کا)	یا (بلکہ)

کرلو تو اللہ کا ذکر کرو جیسے اپنے باپ دادا کا ذکر کرتے تھے بلکہ

اَشَدَّ ذِكْرًا ؕ فَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا

اَشَدَّ	ذِكْرًا	فَمِنَ	النَّاسِ	مَنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا
اس سے زیادہ	ذکر	تو سے	لوگوں	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں دے

اس سے زیادہ (ذکر کرو) اور کوئی آدمی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں

فِي الدُّنْيَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾ وَ

فِي الدُّنْيَا (2)	وَ	مَا	لَهٗ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنْ	خَلَاقٍ ﴿۲۰۰﴾	وَ
دنیا میں	اور	نہیں	اس کے لئے	آخرت میں	سے	حصہ	اور

دنیا میں دیدے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ	رَبَّنَآ	اٰتِنَا	فِي الدُّنْيَا	حَسَنَةً	وَّ
ان میں سے	جو	کہتا ہے	اے ہمارے رب	ہمیں عطا فرما	دنیا میں	بھلائی	اور

کوئی یوں کہتا ہے کہ اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور

فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾ اُولٰٓئِكَ

فِي الْاٰخِرَةِ	حَسَنَةً	وَّ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿۲۰۱﴾	اُولٰٓئِكَ
آخرت میں	بھلائی	اور	ہمیں بچا	آگ کے عذاب (سے)	یہ لوگ

ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا ○ ان لوگوں

النصف

(1)...... زمانہ جاہلیت میں اہل عرب حج کے بعد کعبہ کے قریب اپنے باپ دادا کے فضائل بیان کیا کرتے تھے۔ اسلام میں بتایا گیا کہ یہ شہرت وخود نمائی کی بیکار باتیں ہیں، اس کی بجائے ذوق وشوق کے ساتھ ذکرِ الٰہی کرو۔ (2)...... یاد رہے کہ مومن اگر دنیا کی بہتری طلب کرتا ہے تو وہ بھی جائز ہے اور یہ طلب دنیا اگر دین کی تائید وتقویت کے لئے ہو تو یہ دعا بھی امورِ دین سے شمار ہوگی۔ لیکن یہ یاد رہے کہ آخرت کو اصلاً فراموش کرکے صرف دنیا مانگنا بہر حال مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔

لَهُمْ نَصِیْبٌ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَ اللّٰهُ سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾

لَهُمْ	نَصِیْبٌ	مِّمَّا	كَسَبُوْا	وَ	اللّٰهُ	سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿۲۰۲﴾
ان کے لئے	حصہ (ہے)	(ان اعمال) سے جو	انہوں نے کمائے	اور	اللہ	جلد حساب کرنے والا

کے لئے ان کے کمائے ہوئے اعمال سے حصہ ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے ○

مِنیٰ میں قیام کے احکام

وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ فِیْۤ اَیَّامٍ مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِیْ

وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	فِیْۤ	اَیَّامٍ	مَّعْدُوْدٰتٍ (1)	فَمَنْ	تَعَجَّلَ	فِیْ
اور	ذکر کرو	اللہ (کا)	میں	دنوں	گنے ہوئے	پس جو	جلدی کرے	میں

اور گنتی کے دنوں میں اللہ کا ذکر کرو تو جو جلدی کر کے

یَوْمَیْنِ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۚ وَ مَنْ تَاَخَّرَ فَلَاۤ اِثْمَ عَلَیْهِ ۙ

یَوْمَیْنِ (2)	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ	وَ	مَنْ	تَاَخَّرَ	فَلَاۤ	اِثْمَ	عَلَیْهِ
دو دنوں	تو نہیں	گناہ	اس پر	اور	جو	پیچھے رہ جائے	تو نہیں	گناہ	اس پر

دو دن میں (منیٰ سے) چلا جائے اس پر کچھ گناہ نہیں اور جو پیچھے رہ جائے تو اس پر (بھی) کوئی گناہ نہیں۔

لِمَنِ اتَّقٰی ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ اِلَیْهِ

لِمَنِ	اتَّقٰی	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	اِلَیْهِ
(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس کی طرف

(یہ بشارت) پرہیز گار کے لئے ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اسی کی طرف

ایک خاص منافق کی 6 خرابیاں

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ

تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یُّعْجِبُكَ	قَوْلُهٗ
اٹھائے جاؤ گے	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	اچھی لگتی ہے تمہیں	اس کی بات

اٹھائے جاؤ گے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں

1 ...... گنتی کے دنوں سے مراد ایّامِ تشریق ہیں اور ذکرُ اللہ سے نمازوں کے بعد اور جمرات کی رمی کے وقت تکبیر کہنا مراد ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ منیٰ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہو۔ 2 ...... یہاں دو دنوں میں رمی کر کے چلے جانے سے مراد دس ذوالحجہ کے بعد دو دن ہیں، لہٰذا اگر کوئی شخص بارہ تاریخ کی رمی کر کے منیٰ سے واپس آجائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگرچہ تیرہ کو رمی کر کے واپس آنا افضل ہے۔

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ يُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ ۙ

فِي	الْحَيٰوةِ	الدُّنْيَا	وَ	يُشْهِدُ	اللّٰهَ	عَلٰى	مَا	فِيْ	قَلْبِهٖ
میں	زندگی	دنیا(کی)	اور	وہ گواہ بناتا ہے	اللہ(کو)	(اس)پر	جو	میں	اس کے دل

اس کی بات تمہیں بہت اچھی لگتی ہے اور وہ اپنے دل کی بات پر اللہ کو گواہ بناتا ہے

وَ هُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ ۝۲۰۴ وَ اِذَا تَوَلّٰى

وَ	هُوَ	اَلَدُّ	الْخِصَامِ ۝۲۰۴	وَ	اِذَا	تَوَلّٰى
اور(حالانکہ)	وہ	سب سے زیادہ جھگڑالو	جھگڑا کرنے والوں(میں)	اور	جب	پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

حالانکہ وہ سب سے زیادہ جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور جب پیٹھ پھیر کر جاتا ہے

سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَ يُهْلِكَ

سَعٰى	فِي الْاَرْضِ	لِيُفْسِدَ (1)	فِيْهَا	وَ	يُهْلِكَ
(تو)کوشش کرتا ہے	زمین میں	تاکہ فساد کرے	اس میں	اور	برباد کرے، ہلاک کرے

توکوشش کرتا ہے کہ زمین میں فساد پھیلائے اور

الْحَرْثَ وَ النَّسْلَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ۝۲۰۵ وَ اِذَا قِيْلَ

الْحَرْثَ	وَ	النَّسْلَ	وَ	اللّٰهُ	لَا يُحِبُّ	الْفَسَادَ ۝۲۰۵	وَ	اِذَا	قِيْلَ
کھیتی	اور	مویشی	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد	اور	جب	کہا جائے

کھیت اور مویشی ہلاک کرے اور اللہ فساد کو پسند نہیں کرتا ○ اور جب اس سے کہا جائے

لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ

لَهُ	اتَّقِ	اللّٰهَ	اَخَذَتْهُ (2)	الْعِزَّةُ	بِالْاِثْمِ	فَحَسْبُهٗ
اس سے	ڈرو	اللہ(سے)	پکڑلیتی ہے اسے	غیرت وحمیت، انانیت	گناہ کے ساتھ	تو کافی ہے اسے

کہ اللہ سے ڈرو تو اسے ضد مزید گناہ پر ابھارتی ہے تو ایسے کو جہنم

(1)...... یہاں آیات میں اگرچہ ایک خاص منافق کا تذکرہ ہے لیکن یہ آیت بہت سے لوگوں کو سمجھانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کی زبان بڑی میٹھی ہوتی، گفتگو بڑی نرمی سے کرتے اور بڑی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں لیکن درپردہ دین کے مسائل میں، لوگوں میں یا خاندانوں میں فساد برپا کرتے اور ہلاکت و بربادی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ (2)...... منافق آدمی کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اگر اسے سمجھایا جائے تو اپنی بات پر اڑ جاتا، دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا اور نصیحت کئے جانے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔ افسوس کہ ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگوں کی بھرمار ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے جان فروشی نفع بخش تجارت ہے

جَهَنَّمُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْرِیْ

جَهَنَّمُ	وَ	لَبِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۲۰۶﴾	وَ	مِنَ	النَّاسِ	مَنْ	یَّشْرِیْ
جہنم	اور	ضرور بہت برا	ٹھکانہ	اور	سے	لوگوں	(کوئی وہ ہے) جو	بیچ دیتا ہے

کافی ہے اور وہ ضرور بہت برا ٹھکانا ہے ○ اور لوگوں میں سے کوئی وہ ہے جو

نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾

نَفْسَهُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿۲۰۷﴾
اپنی جان	تلاش کرنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر

اللہ کی رضا تلاش کرنے کے لئے اپنی جان بیچ دیتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○

اسلامی احکام کی مکمل پیروی کرنے کا حکم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ كَآفَّةً ۪ وَّ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	ادْخُلُوْا	فِی	السِّلْمِ	كَآفَّةً [1]	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	داخل ہو جاؤ	میں	اسلام	پورے پورے	اور

اے ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾

لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	مُّبِیْنٌ ﴿۲۰۸﴾
نہ پیروی کرو	شیطان کے قدموں (راستوں کی)	بیشک وہ	تمہارے لئے	دشمن (ہے)	کھلا، ظاہر

شیطان کے قدموں پر نہ چلو بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○

واضح دلیلوں کے باوجود اسلام کے خلاف روش اختیار کرنا سخت جرم ہے

فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَیِّنٰتُ

فَاِنْ	زَلَلْتُمْ [2]	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْكُمُ	الْبَیِّنٰتُ
پھر اگر	تم پھسل جاؤ، لغزش کھاؤ	سے	بعد	(اس کے) جو	آجائیں تمہارے پاس	روشن دلائل

اور اگر تم اپنے پاس روشن دلائل آجانے کے بعد بھی لغزش کھاؤ

1 ...... یاد رکھیں کہ داڑھی منڈوانا، مشرکوں کا سا لباس پہننا، اپنی معاشرت بے دینوں جیسی کرنا بھی سب ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔ جب ہم مسلمان ہیں تو سیرت و صورت، ظاہر و باطن، عبادات و معاملات، رہن سہن، میل برتاؤ، زندگی و موت، تجارت و ملازمت سب میں اپنے دین پر عمل کرنا چاہئے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم لوگ واضح دلیلوں کے باوجود اسلام میں مکمل داخل ہونے سے دور رہے اور اسلام کی راہ کے خلاف روش اختیار کرو تو یہ تمہارا سخت جرم ہو گا۔

دینِ اسلام چھوڑنے والے عذابِ الٰہی کے منتظر ہیں

فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۰۹﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ
تو جان لو	کہ، بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	کیا (نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں

تو جان لو کہ اللہ زبردست حکمت والا ہے ○ لوگ تو اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں

اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیَهُمُ اللّٰهُ فِیْ ظُلَلٍ مِّنَ الْغَمَامِ

اِلَّاۤ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	فِیْ	ظُلَلٍ	مِّنَ	الْغَمَامِ
مگر	(اس کا) کہ	آئے ان کے پاس	اللہ (کا عذاب)	میں	سائبانوں	سے (کے)	بادلوں

کہ بادلوں کے سایوں میں ان کے پاس اللہ کا عذاب

وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ قُضِیَ الْاَمْرُؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	قُضِیَ	الْاَمْرُ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ	تُرْجَعُ
اور	فرشتے (آجائیں)	اور	پورا کر دیا جائے	کام	اور	کی طرف	اللہ	لوٹائے جاتے ہیں

اور فرشتے آجائیں اور فیصلہ کر دیا جائے اور اللہ ہی کی طرف سب کام

ع ۲۵ ۱۴ ۹

بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں سوال

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾ ع سَلْ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ كَمْ اٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ

الْاُمُوْرُ ﴿۲۱۰﴾	سَلْ (1)	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	كَمْ	اٰتَیْنٰهُمْ	مِّنْ
سب کام	پوچھو	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب (سے)	کتنی	ہم نے دیں انہیں	سے

لوٹائے جاتے ہیں ○ بنی اسرائیل سے پوچھو کہ ہم نے انہیں کتنی

نعمتِ الٰہی تبدیل کرنے والوں کو تنبیہ

اٰیَةٍۭ بَیِّنَةٍؕ وَ مَنْ یُّبَدِّلْ نِعْمَةَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ

اٰیَةٍۭ	بَیِّنَةٍ	وَ	مَنْ	یُّبَدِّلْ	نِعْمَةَ اللّٰهِ (2)	مِنْ	بَعْدِ
نشانی	روشن	اور	جو	بدل دے، تبدیل کر دے	اللہ کی نعمت	سے	بعد (اس کے)

روشن نشانیاں دیں اور جو اللہ کی نعمت کو اپنے پاس آنے کے بعد

1 ......یاد رہے کہ بنی اسرائیل سے روشن نشانیوں کے بارے میں پوچھنا حقیقت میں انہیں سمجھانے کے لئے اور ان کی اپنی نافرمانیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کی مہربانیوں کا ان سے اقرار کرانے کے لئے ہے۔

2 ......اللہ تعالیٰ کی نعمت سے آیاتِ الٰہیہ مراد ہیں جو ہدایت کا سبب ہیں اور ان کی بدولت گمراہی سے نجات حاصل ہوتی ہے، انہی میں سے وہ آیات ہیں جن میں نبی کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نعت و صفت اور آپ کی نبوت و رسالت کا بیان ہے اور یہود و نصاریٰ کا اپنی کتابوں میں تحریف کرنا اس نعمت کو تبدیل کرنا ہے۔

کافروں کے لئے دنیوی زندگی کو خوشنما بنانا اور روزِ قیامت مسلمانوں کا کافروں سے بلند و بالا ہونا

مَا جَآءَتْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾ زُیِّنَ

مَا	جَآءَتْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۱۱﴾	زُیِّنَ
جو	آئے اس کے پاس	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	مزیّن کر دی گئی، خوشنما بنا دی گئی

بدل دے تو بیشک اللہ کا عذاب سخت ہے ○ کافروں کی نگاہ میں

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ یَسْخَرُوْنَ مِنَ

لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا [1]	الْحَیٰوةُ	الدُّنْیَا	وَ	یَسْخَرُوْنَ	مِنَ
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	زندگی	دنیا (کی)	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں	سے

دنیا کی زندگی کو خوشنما بنا دیا گیا اور وہ مسلمانوں پر

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۘ وَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا فَوْقَهُمْ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا [2]	وَ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	فَوْقَهُمْ
ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	ڈرے، پرہیز گار بنے	ان (کافروں) سے اوپر (ہوں گے)

ہنستے ہیں اور (اللہ سے) ڈرنے والے قیامت کے دن ان کافروں سے

وقفِ لازم

انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی ہدایت آجانے کے بعد لوگوں کا اختلاف، اس کی وجہ اور مسلمانوں کو حق بات کی ہدایت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ اللّٰهُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾ كَانَ النَّاسُ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	اللّٰهُ	یَرْزُقُ	مَنْ	یَّشَآءُ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۱۲﴾	كَانَ	النَّاسُ
قیامت کے دن	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	تھے	تمام لوگ

اوپر ہوں گے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ تمام لوگ

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۫ فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِیّٖنَ مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۪

اُمَّةً	وَّاحِدَةً	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	النَّبِیّٖنَ	مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ
امت	ایک	تو بھیجا	اللہ (نے)	نبیوں (کو)	خوشخبری دینے والے	اور	ڈرانے والے

ایک دین پر تھے تو اللہ نے انبیاء بھیجے خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈر سناتے ہوئے

1..... کافروں کے لئے دنیا کی زندگی آراستہ کر دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں یہی زندگی پسند ہے، وہ اسی کی قدر کرتے اور اسی پر مرتے ہیں۔ یاد رہے دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں صرف ہو اور جو توشہ آخرت جمع کرنے میں خرچ ہو وہ بفضلہ تعالیٰ دینی زندگی ہے۔ 2..... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ غریب مسلمانوں کا مذاق اڑانا یا کسی مومن کو ذلیل یا کمینہ جاننا کافروں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا فاسق و کافر اگرچہ مالدار ہو عزت والا نہیں ہے جبکہ مومن اگرچہ غریب ہو اور کسی بھی قوم سے ہو عزت والا ہے بشرطیکہ متقی ہو۔

وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ

وَ	اَنْزَلَ	مَعَهُمُ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	لِيَحْكُمَ
اور	اس نے نازل کی، اتاری	ان کے ساتھ	کتاب	حق کے ساتھ (سچی)	تاکہ وہ فیصلہ کر دے

اور ان کے ساتھ سچی کتاب اتاری تاکہ وہ

بَيْنَ النَّاسِ فِيْمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ مَا اخْتَلَفَ

بَيْنَ النَّاسِ	فِيْمَا	اخْتَلَفُوْا	فِيْهِ	وَ	مَا اخْتَلَفَ
لوگوں کے درمیان	میں جس	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	اور	نہیں اختلاف کیا

لوگوں کے درمیان ان کے اختلافات میں فیصلہ کر دے اور جن لوگوں کو

فِيْهِ اِلَّا الَّذِيْنَ اُوْتُوْهُ مِنْۢ بَعْدِ مَا

فِيْهِ	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوْهُ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا
اس (کتاب) میں	مگر	ان لوگوں نے جو	جنہیں دی گئی وہ (کتاب)	سے	(اس کے) بعد	جو

کتاب دی گئی انہوں نے ہی اپنے باہمی بغض و حسد کی وجہ سے کتاب میں اختلاف کیا

جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ۚ فَهَدَى اللّٰهُ

جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	فَهَدَى	اللّٰهُ
آ گئے ان کے پاس	روشن احکام	سرکشی (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	تو ہدایت دی	اللہ (نے)

(یہ اختلاف) اس کے بعد (کیا) کہ ان کے پاس روشن احکام آ چکے تھے تو اللہ نے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا اخْتَلَفُوْا فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَا	اخْتَلَفُوْا [1]	فِيْهِ	مِنَ	الْحَقِّ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	(اس بات) کی جو	انہوں نے اختلاف کیا	اس میں	سے	حق

ایمان والوں کو اپنے حکم سے اُس حق بات کی ہدایت دی جس میں لوگ جھگڑ

[1] ...... نفسِ اختلاف مذموم نہیں لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عَلَیْہِ السَّلَام کے احکام سے اختلاف کرنا نیز حق واضح ہو جانے کے باوجود اختلاف کرنا غلط ہے۔

بِاِذْنِهٖ ؕ وَاللّٰهُ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ اِلٰى صِرَاطٍ

بِاِذْنِهٖ	وَ	اللّٰهُ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِلٰى	صِرَاطٍ
اپنی اجازت، حکم سے	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	کی طرف	راستے

رہے تھے اور اللہ جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا

مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٢١٣﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ (1)	اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا
سیدھے	کیا	تم نے گمان کیا	کہ	داخل ہو جاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں

ہے ○ کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جنت میں داخل ہو جاؤ گے حالانکہ ابھی

يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ ؕ مَسَّتْهُمُ

يَاْتِكُمْ	مَّثَلُ	الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ	قَبْلِكُمْ	مَسَّتْهُمُ
آئی تمہارے اوپر	مثل، حالت	ان لوگوں کی جو	گزر گئے	سے	تم سے پہلے	پہنچی انہیں

تم پر پہلے لوگوں جیسی حالت نہ آئی۔ انہیں

الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ

الْبَاْسَآءُ	وَ	الضَّرَّآءُ	وَ	زُلْزِلُوْا (2)	حَتّٰى	يَقُوْلَ	الرَّسُوْلُ
سختی	اور	شدت	اور	انہیں زور سے ہلا دیا گیا	یہاں تک کہ	کہنے لگا	رسول

سختی اور شدت پہنچی اور انہیں زور سے ہلا ڈالا گیا یہاں تک کہ رسول

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	مَتٰى	نَصْرُ اللّٰهِ	اَلَآ	اِنَّ
اور	وہ لوگ جو	ایمان والے	اس کے ساتھ	کب	اللہ کی مدد (آئے گی)	سن لو، خبردار	بیشک

اور اس کے ساتھ ایمان والے کہہ اٹھے: اللہ کی مدد کب آئے گی؟ سن لو! بیشک

(1)...... یہ آیت غزوۂ احزاب کے متعلق نازل ہوئی جہاں مسلمانوں کو سردی اور بھوک وغیرہ کی سخت تکلیفیں پہنچی تھیں۔ اس میں انہیں صبر کی تلقین فرمائی گئی اور بتایا گیا کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا ہمیشہ سے خاصانِ خدا کا معمول رہا ہے۔ (2)...... سابقہ امتوں کی تکلیف و شدت اس انتہا کو پہنچ گئی کہ فرمانبردار مومن بھی مدد طلب کرنے میں جلدی کرنے لگے اور اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بھی اپنی امت کے اصرار پر فریاد کی حالانکہ رسول اور ان کے اصحاب بڑے صابر ہوتے ہیں لیکن ان انتہائی مصیبتوں کے باوجود وہ لوگ اپنے دین پر قائم رہے اور کوئی مصیبت ان کا حال متغیر نہ کر سکی۔

مسلمانوں کا امتحان اور سابقہ امتوں کی تکالیف و شدت کا بیان

راہِ خدا میں نفلی صدقہ کرنے کی ایک اعلیٰ مقدار اور اس کا مصرف

نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ قُلْ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ

نَصْرَ اللّٰهِ	قَرِیْبٌ ﴿۲۱۴﴾ (1)	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَاذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلْ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ
اللہ کی مدد	قریب (ہے)	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو	جو	تم خرچ کرو

اللہ کی مدد قریب ہے ○ آپ سے سوال کرتے ہیں کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ: جو کچھ

مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ وَ الْیَتٰمٰى وَ

مِّنْ	خَیْرٍ	فَلِلْوَالِدَیْنِ (2)	وَ	الْاَقْرَبِیْنَ	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ
سے	نیکی (کچھ مال)	تو ماں باپ کے لئے	اور	قریبی رشتہ داروں	اور	یتیموں	اور

مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور

الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ؕ وَ مَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ

الْمَسٰكِیْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِیْلِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَیْرٍ
مسکینوں	اور	راستے کے بیٹے (مسافر کے لئے ہے)	اور	جو	تم کروگے	سے	بھلائی

محتاجوں اور مسافر کے لئے ہے اور تم جو بھلائی کرو

جہاد کی فرضیت اور مسلمانوں کو نصیحت

فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾ كُتِبَ عَلَیْكُمُ الْقِتَالُ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ	عَلِیْمٌ ﴿۲۱۵﴾	كُتِبَ	عَلَیْكُمُ	الْقِتَالُ
تو بیشک	اللہ	اس کو	جاننے والا (ہے)	لکھ دیا گیا، فرض کیا گیا	تمہارے اوپر	(راہِ خدا میں) لڑنا

بیشک اللہ اسے جانتا ہے ○ تم پر جہاد فرض کیا گیا ہے

وَ هُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْــٴًـا

وَ	هُوَ	كُرْهٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تَكْرَهُوْا	شَیْــٴًـا
اور (حالانکہ)	وہ	ناگوار	تمہارے لئے (تمہیں)	اور	قریب ہے	کہ	تم ناپسند کرو	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہیں ناگوار ہے اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں ناپسند ہو

(1)…… رسولوں کی فریاد پر بارگاہِ الٰہی سے جواب ملا کہ سن لو: بیشک اللہ تعالیٰ کی مدد قریب ہے۔ اس جواب سے انہیں تسلی دی گئی اور یہی تسلی حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دی گئی۔ اس آیت میں مبلغین، نئے مسلمان ہونے والوں اور نیکی کا ماحول اپنانے والوں کے لئے تسلی اور بشارت ہے۔

(2)…… اس آیت میں صدقہ نافلہ کا بیان ہے۔ ماں باپ کو زکوٰۃ اور صدقات واجبہ دینا جائز نہیں۔

وَّهُوَ خَیْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ عَسٰۤى اَنْ تُحِبُّوْا شَیْــٴًـا

وَّ	هُوَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	وَ	عَسٰۤى	اَنْ	تُحِبُّوْا	شَیْــٴًـا
اور (حالانکہ)	وہ	بہتر (ہو)	تمہارے لئے	اور	قریب ہے	کہ	تمہیں پسند آئے	کوئی چیز

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بہتر ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے

وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۠ ۲۱۶

ع ۲۶ ۱۰

وَّ	هُوَ	شَرٌّ	لَّكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ۲۱۶
اور (حالانکہ)	وہ	بری (ہو)	تمہارے لئے	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

حالانکہ وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِیْهِ ؕ قُلْ قِتَالٌ

ماہِ حرام میں جہاد کی اجازت کی صورت

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الشَّهْرِ	الْحَرَامِ	قِتَالٍ	فِیْهِ	قُلْ	قِتَالٌ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	مہینے	حرمت والے	لڑنا	اس میں	تم کہو	لڑنا

آپ سے ماہِ حرام میں جہاد کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس مہینے میں

فِیْهِ كَبِیْرٌ ؕ وَ صَدٌّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ كُفْرٌۢ بِهٖ

فِیْهِ	كَبِیْرٌ	وَ	صَدٌّ	عَنْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	كُفْرٌۢ	بِهٖ
اس (مہینے) میں	بڑا (گناہ ہے)	اور	روکنا	سے	اللہ کی راہ	اور	کفر کرنا	اس کے ساتھ

لڑنا بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا

وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۗ وَ اِخْرَاجُ اَهْلِهٖ مِنْهُ اَكْبَرُ

وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	اِخْرَاجُ	اَهْلِهٖ	مِنْهُ (2)	اَكْبَرُ
اور	مسجد حرام (سے روکنا)	اور	نکالنا	اس کے رہائشیوں (کو)	اس سے	زیادہ بڑا (گناہ ہے)

اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے رہنے والوں کو وہاں سے نکال دینا اللہ کے نزدیک اس سے بھی زیادہ بڑا

(1)...... کسی چیز کے اچھا یا برا ہونے کا مدار ہر جگہ اپنی سوچ پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر رکھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے جس چیز کا حکم دیا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر ہے اور جس سے منع فرمایا وہ بہر حال ہمارے لئے بہتر نہیں ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ خود بڑے بڑے عیبوں میں مبتلا ہونے کے باوجود خود کو دیکھنے کی بجائے دوسروں پر طعن کرنا کافروں کا طریقہ ہے۔ یہ بیماری ہمارے ہاں بھی عام ہے کہ لوگ ساری دنیا کی برائیاں اور غیبتیں بیان کرتے ہیں اور خود اس سے بڑھ کر عیبوں کی گندگی سے آلودہ ہوتے ہیں۔

عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ الْفِتْنَةُ اَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ؕ وَ لَا یَزَالُوْنَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	الْفِتْنَةُ	اَكْبَرُ	مِنَ	الْقَتْلِ	وَ	لَا یَزَالُوْنَ (1)
اللہ کے نزدیک	اور	فتنہ، فساد	زیادہ بڑا (جرم) ہے	سے	قتل	اور	وہ ہمیشہ رہیں گے

گناہ ہے اور فتنہ قتل سے بڑا جرم ہے اور وہ ہمیشہ

یُقَاتِلُوْنَكُمْ حَتّٰى یَرُدُّوْكُمْ عَنْ دِیْنِكُمْ اِنِ

یُقَاتِلُوْنَكُمْ	حَتّٰى	یَرُدُّوْكُمْ	عَنْ	دِیْنِكُمْ	اِنِ
لڑتے تم سے	یہاں تک کہ	لوٹادیں، پھیر دیں تمہیں	سے	تمہارے دین	اگر

تم سے لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے

اسْتَطَاعُوْا ؕ وَ مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ

اسْتَطَاعُوْا	وَ	مَنْ	یَّرْتَدِدْ (2)	مِنْكُمْ	عَنْ	دِیْنِهٖ	فَیَمُتْ
انہیں قوت ملے	اور	جو	پھر جائے، مرتد ہو جائے	تم میں سے	سے	اپنے دین	پھر وہ مرجائے

پھیر دیں اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہو جائے پھر کافر ہی

وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓىٕكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا

وَ	هُوَ	كَافِرٌ	فَاُولٰٓىٕكَ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فِی	الدُّنْیَا
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (ہو)	تو یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا

مرجائے تو ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد

وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾
اور	آخرت	اور	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہوگئے اور وہ دوزخ والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

مرتد ہونے کی حالت میں مرنے والے کی سزا کا بیان

(1)......اس آیت میں خبر دی گئی کہ کفار مسلمانوں سے ہمیشہ عداوت رکھیں گے اور جہاں تک ممکن ہو گا وہ مسلمانوں کو دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے رہیں گے، چنانچہ آج بھی کفار کی ہزاروں تنظیمیں نت نئے طریقوں سے مسلمانوں کو اسلام سے پھیرنے اور ان کی اخلاقیات تباہ کر کے ان کا ایمان کمزور کرنے میں لگی ہوئی ہیں۔ (2)......یاد رکھیں کہ مرتد ہونا بہت سخت جرم ہے، افسوس کہ آج کل مسلمانوں کی اکثریت دین کے بنیادی عقائد سے لاعلم ہے، غمی و خوشی کے مختلف مواقع پر ان میں کفریہ جملوں کی بھرمار ہے۔

ایمان لانے، ہجرت اور جہاد کرنے جیسے اعمال کرنے والے رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ الَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَ جٰهَدُوْا

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور وہ جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے گھر بار چھوڑ دیئے اور

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَتَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	یَرْجُوْنَ (1)	رَحْمَتَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
میں	اللہ کی راہ	یہ لوگ	امید رکھتے ہیں	اللہ کی رحمت (کی)	اور	اللہ	بخشنے والا

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہ رحمتِ الٰہی کے امیدوار ہیں اور اللہ بخشنے والا

شراب اور جوئے کی حرمت

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ ؕ قُلْ

رَّحِیْمٌ ﴿۲۱۸﴾	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ	الْخَمْرِ	وَ	الْمَیْسِرِ (2)	قُلْ
مہربان	وہ سوال کرتے ہیں تم سے	سے، کے بارے	شراب	اور	جوئے	تم کہو

مہربان ہے ○ آپ سے شراب اور جوئے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرمادو:

فِیْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِیْرٌ وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ٘ وَ اِثْمُهُمَاۤ

فِیْهِمَاۤ	اِثْمٌ	كَبِیْرٌ	وَّ	مَنَافِعُ	لِلنَّاسِ	وَ	اِثْمُهُمَاۤ
ان دونوں میں	گناہ	بڑا	اور	(دنیوی) فائدے، منافع	لوگوں کے لئے	اور	ان کا گناہ

ان دونوں میں کبیرہ گناہ ہے اور لوگوں کے لئے کچھ دنیوی منافع بھی ہیں اور ان کا گناہ

صدقہ کی مقدار کا بیان

اَكْبَرُ مِنْ نَّفْعِهِمَا ؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ ؕ۬ قُلِ

اَكْبَرُ	مِنْ	نَّفْعِهِمَا	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَاذَا	یُنْفِقُوْنَ	قُلِ
زیادہ بڑا ہے	سے	ان کے فائدے، نفع	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	خرچ کریں	تم کہو

ان کے نفع سے زیادہ بڑا ہے۔ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ (اللہ کی راہ میں) کیا خرچ کریں؟ تم فرماؤ:

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ پر اجر دینا واجب نہیں ہو جاتا بلکہ ثواب دینا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔

2 ...... شراب اور جوئے سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص336 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْعَفْوَ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ

الْعَفْوَ	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ
بچا ہوا مال	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	تم سے	آیتیں	تاکہ تم

جو زائد بچے۔ اسی طرح اللہ تم سے آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ

تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱۹﴾	فِی	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ
غور و فکر کرو	میں	دنیا	اور	آخرت	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

غور و فکر کرو ○ دنیا اور آخرت کے کاموں میں (غور و فکر کرلیا کرو) اور تم سے یتیموں کا مسئلہ

الْیَتٰمٰى ؕ قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَیْرٌ ؕ وَ اِنْ تُخَالِطُوْهُمْ

الْیَتٰمٰى	قُلْ	اِصْلَاحٌ (1)	لَّهُمْ	خَیْرٌ	وَ	اِنْ	تُخَالِطُوْهُمْ
یتیموں	تم کہو	بھلا کرنا	ان کا	بہتر (ہے)	اور	اگر	تم ملالو انہیں (ان کے ساتھ اپنا خرچہ)

پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: ان کا بھلا کرنا بہتر ہے اور اگر ان کے ساتھ اپنا خرچہ ملالو

فَاِخْوَانُكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ الْمُفْسِدَ مِنَ الْمُصْلِحِ ؕ

فَاِخْوَانُكُمْ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ (2)	الْمُفْسِدَ	مِنَ	الْمُصْلِحِ
تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	فساد کرنے والے (کو)	سے	اصلاح کرنے والے

تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ بگاڑنے والے کو سنوارنے والے سے جدا خوب جانتا ہے

وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَعْنَتَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَعْنَتَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	ضرور مشقت میں ڈال دیتا تمہیں	بیشک	اللہ	عزت والا، زبردست

اور اگر اللہ چاہتا تو تمہیں مشقت میں ڈال دیتا۔ بیشک اللہ زبردست

یتیموں کا مال اپنے مال سے ملانے کا شرعی حکم

(1)...... اگرچہ اس آیت کا نزول یتیموں کی مالی اصلاح کے بارے میں ہوا مگر اصلاح کے لفظ میں ساری مصلحتیں داخل ہیں۔ یتیموں کے اخلاق، اعمال، تربیت، تعلیم سب کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یوں سمجھیں کہ یتیم ساری مسلم قوم کے لئے اولاد کی طرح ہیں۔ (2)...... یہ فرمان نہایت جامع ہے اور زندگی کے ہزاروں شعبوں کے لاکھوں معاملات میں راہ نمائی کے لئے کافی ہے، کہ جہاں ایک ہی چیز میں اچھی اور بری دونوں نیتیں ممکن ہیں وہاں دوسرے لوگ اگرچہ بری نیت کو نہ جانتے ہوں لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے۔

مشرک عورت اور مشرک مرد سے نکاح کا حرامِ قطعی ہے

حَكِيمٌ ﴿۲۲۰﴾ وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۭ وَ

حَكِيمٌ ﴿۲۲۰﴾	وَ	لَا تَنْكِحُوا	الْمُشْرِكٰتِ	حَتّٰى	يُؤْمِنَّ	وَ
حکمت والا	اور	تم نکاح نہ کرو	مشرکہ عورتوں (سے)	یہاں تک کہ	وہ ایمان لے آئیں	اور

حکمت والا ہے ○ اور مشرکہ عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور

لَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ

لَاَمَةٌ	مُّؤْمِنَةٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكَةٍ	وَّلَوْ
ضرور، باندی، لونڈی	ایمان والی	بہتر (ہے)	سے	مشرکہ عورت	اگرچہ

بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ عورت سے اچھی ہے اگرچہ

اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى

اَعْجَبَتْكُمْ	وَ	لَا تُنْكِحُوا	الْمُشْرِكِيْنَ [1]	حَتّٰى
وہ پسند ہو تمہیں	اور	تم نکاح نہ کرو (مسلمان عورتوں کا)	مشرک مردوں (سے)	یہاں تک کہ

وہ تمہیں پسند ہو اور (مسلمان عورتوں کو) مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک

يُؤْمِنُوْا ۭ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

يُؤْمِنُوْا	وَ	لَعَبْدٌ	مُّؤْمِنٌ	خَيْرٌ	مِّنْ	مُّشْرِكٍ
وہ ایمان لے آئیں	اور	ضرور غلام	ایمان والا	بہتر (ہے)	سے	مشرک مرد

وہ ایمان نہ لے آئیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے

وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۭ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ښ وَاللّٰهُ

وَّلَوْ	اَعْجَبَكُمْ	اُولٰٓئِكَ	يَدْعُوْنَ	اِلَى	النَّارِ	وَ	اللّٰهُ
اگرچہ	وہ پسند ہو تمہیں	یہ لوگ	بلاتے ہیں	کی طرف	آگ، جہنم	اور	اللہ

اگرچہ وہ مشرک تمہیں پسند ہو، وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ

[1]...... انتہائی افسوس ہے کہ قرآن میں اتنی صراحت و وضاحت سے حکم آنے کے باوجود مسلمان لڑکوں میں مشرکہ لڑکیوں کے ساتھ اور یونہی کافر لڑکوں اور مسلمان لڑکیوں میں باہم شادیوں کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ اس تمام صورتحال کا وبال اس میں ملوث لڑکے اور لڑکیوں پر بھی ہے اور ان والدین پر بھی جو راضی خوشی اولاد کو اس جہنم میں جھونکتے ہیں، یونہی اس کا وبال اُن نام نہاد جاہل دانشوروں، لبرل اِزم کے مریضوں اور دین دشمن قلمکاروں پر بھی ہے جو اس کی تائید و حمایت میں ورق سیاہ کرتے ہیں۔

يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ

يَدْعُوْٓا	اِلَى	الْجَنَّةِ	وَ	الْمَغْفِرَةِ	بِاِذْنِهٖ	وَ	يُبَيِّنُ	اٰيٰتِهٖ
بلاتا ہے	کی طرف	جنت	اور	مغفرت، بخشش	اپنے حکم سے	اور	بیان کرتا ہے	اپنی آیتیں

اپنے حکم سے جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اور اپنی آیتیں

ع ۲۷ ۵ ۱۱

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾	وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ
لوگوں کے لئے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	پوچھتے ہیں تم سے	سے، کے بارے

لوگوں کے لئے بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم سے

حیض (عورتوں کی ماہواری) کے چند احکام

الْمَحِيْضِ ؕ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ

الْمَحِيْضِ	قُلْ	هُوَ	اَذًى	فَاعْتَزِلُوْا	النِّسَآءَ	فِي	الْمَحِيْضِ
حیض	تم کہو	وہ	گندگی، ناپاکی (ہے)	تو جدا رہو	عورتوں (سے)	میں	حیض کے وقت

حیض کے بارے میں پوچھتے ہیں تم فرماؤ: وہ ناپاکی ہے تو حیض کے دنوں میں عورتوں سے الگ رہو

وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ

وَ	لَا تَقْرَبُوْهُنَّ (1)	حَتّٰى	يَطْهُرْنَ	فَاِذَا	تَطَهَّرْنَ
اور	قریب نہ جاؤ ان کے	یہاں تک کہ	وہ پاک ہو جائیں	پھر جب	خوب پاک ہو جائیں

اور ان کے قریب نہ جاؤ جب تک پاک نہ ہو جائیں پھر جب خوب پاک ہو جائیں

فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

فَاْتُوْهُنَّ	مِنْ	حَيْثُ	اَمَرَكُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
تو آؤ ان کے پاس	سے	جہاں	حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے

تو ان کے پاس وہاں سے جاؤ جہاں سے تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے، بیشک اللہ بہت توبہ کرنے والوں سے

(1) ...... حیض کی حالت میں عورتوں سے ہم بستری کرنا حرام ہے، بقیہ ان سے گفتگو کرنا، ان کے ساتھ کھانا پینا حتّٰی کہ ان کا جوٹھا کھانا بھی جائز ہے، گناہ نہیں۔

ازدواجی تعلقات کے بارے میں شرعی احکام

الَتَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾ نِسَآؤُكُمْ

التَّوَّابِيْنَ	وَ	يُحِبُّ	الْمُتَطَهِّرِيْنَ ﴿۲۲۲﴾	نِسَآؤُكُمْ
بہت توبہ کرنے والوں (سے)	اور	پسند فرماتا ہے	خوب پاک صاف رہنے والوں (کو)	تمہاری عورتیں

محبت فرماتا ہے اور خوب صاف ستھرے رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے ○ تمہاری عورتیں

حَرْثٌ لَّكُمْ ۪ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۫ وَ قَدِّمُوْا

حَرْثٌ	لَّكُمْ	فَاْتُوْا	حَرْثَكُمْ	اَنّٰى	شِئْتُمْ (1)	وَ	قَدِّمُوْا
کھیتی (ہیں)	تمہارے لئے	تو آؤ	اپنی کھیتی (میں)	جس طرح	تم چاہو	اور	آگے بھیجو

تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو اپنی کھیتیوں میں جس طرح چاہو آؤ اور

لِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ؕ

لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّكُمْ	مُّلٰقُوْهُ
اپنی جانوں کے لئے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	جان لو	بیشک تم	اس سے ملنے والے (ہو)

اپنے فائدے کا کام پہلے کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تم اس سے ملنے والے ہو

نیکی کا کام نہ کرنے کی قسم کھانے سے ممانعت

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾ وَ لَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۲۳﴾	وَ	لَا تَجْعَلُوا	اللّٰهَ	عُرْضَةً	لِّاَيْمَانِكُمْ
اور	بشارت دو	ایمان والوں (کو)	اور	نہ بناؤ	اللہ (کا نام)	آڑ	اپنی قسموں کی وجہ سے

اور اے حبیب! ایمان والوں کو بشارت دو ○ اور اپنی قسموں کی وجہ سے اللہ کے نام کو

اَنْ تَبَرُّوْا وَ تَتَّقُوْا وَ تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ ؕ وَ اللّٰهُ

اَنْ	تَبَرُّوْا	وَ	تَتَّقُوْا	وَ	تُصْلِحُوْا (2)	بَيْنَ النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ
کہ	تم احسان، نیکی کرو	اور	پرہیز گاری کرو	اور	صلح کراؤ	لوگوں کے درمیان	اور	اللہ

احسان کرنے اور پرہیز گاری اختیار کرنے اور لوگوں میں صلح کرانے میں آڑ نہ بنالو اور اللہ

1 ...... عورت سے ہر طرح ہم بستری جائز ہے، بشرطیکہ صحبت اگلے مقام میں ہو۔

2 ...... یہاں ایک اہم مسئلہ یاد رکھیں کہ اگر کوئی شخص نیکی سے باز رہنے کی قسم کھالے تو اس کو چاہئے کہ قسم کو پورا نہ کرے بلکہ وہ نیک کام کرے اور قسم کا کفارہ دے۔

جھوٹی قسم کھانا قابلِ گرفت عمل ہے

ایلاء یعنی بیویوں سے صحبت نہ کرنے کی قسم کھانے والوں کے لئے شرعی حکم

سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۴﴾ لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغۡوِ فِیۡۤ اَیۡمَانِکُمۡ

سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۲۲۴﴾	لَا یُؤَاخِذُکُمُ	اللّٰہُ	بِاللَّغۡوِ	فِیۡۤ	اَیۡمَانِکُمۡ (1)
سننے والا	جاننے والا	پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	میں	تمہاری قسموں

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اللہ ان قسموں میں تمہاری گرفت نہیں فرمائے گا جو بے ارادہ زبان سے نکل جائے

وَلٰکِنۡ یُّؤَاخِذُکُمۡ بِمَا کَسَبَتۡ قُلُوۡبُکُمۡ ؕ

وَ	لٰکِنۡ	یُّؤَاخِذُکُمۡ	بِمَا	کَسَبَتۡ	قُلُوۡبُکُمۡ
اور	لیکن	پکڑ فرماتا ہے تمہاری	(اس) پر جو	کمایا (قصد کیا)	تمہارے دلوں (نے)

ہاں اس پر گرفت فرماتا ہے جن کا تمہارے دلوں نے قصد کیا ہو

وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾ لِلَّذِیۡنَ یُؤۡلُوۡنَ مِنۡ نِّسَآئِہِمۡ

وَ	اللّٰہُ	غَفُوۡرٌ	حَلِیۡمٌ ﴿۲۲۵﴾	لِلَّذِیۡنَ	یُؤۡلُوۡنَ (2)	مِنۡ	نِّسَآئِہِمۡ
اور	اللہ	بخشنے والا	بڑا حلم والا	ان لوگوں کے لئے جو	ایلا کرتے ہیں	سے	اپنی عورتوں

اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھا بیٹھیں ان کے لئے

تَرَبُّصُ اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ ۚ فَاِنۡ فَآءُوۡ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ

تَرَبُّصُ	اَرۡبَعَۃِ اَشۡہُرٍ	فَاِنۡ	فَآءُوۡ	فَاِنَّ	اللّٰہَ	غَفُوۡرٌ
انتظار کرنا (ہے)	چار مہینے	پس اگر	وہ لوٹ آئیں، رجوع کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا

چار مہینے کی مہلت ہے، پس اگر اس مدت میں وہ رجوع کرلیں تو اللہ بخشنے والا

رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲۶﴾ وَاِنۡ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰہَ سَمِیۡعٌ

رَّحِیۡمٌ ﴿۲۲۶﴾	وَ	اِنۡ	عَزَمُوا	الطَّلَاقَ	فَاِنَّ	اللّٰہَ	سَمِیۡعٌ
مہربان	اور	اگر	وہ پختہ ارادہ کرلیں	طلاق (دینے کا)	تو بیشک	اللہ	سننے والا

مہربان ہے ○ اور اگر وہ طلاق کا پختہ ارادہ کرلیں تو اللہ سننے والا،

(1)...... بات بات پر قسم نہ کھانی چاہیے، بعض لوگ قسم کو تکیہ کلام بنالیتے ہیں کہ ارادہ و بلا ارادہ زبان پر جاری ہوتی ہے اور اس کا بھی خیال نہیں رکھتے کہ بات سچی ہے یا جھوٹی، یہ سخت معیوب عمل ہے۔ (2)...... یہ قسم کھانا کہ میں اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا کبھی صحبت نہ کروں گا اسے ایلاء کہتے ہیں۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اگر قسم توڑدے اور چار ماہ کے اندر صحبت کرلے تب تو اس پر قسم کا کفارہ واجب ہے ورنہ چار ماہ کے بعد عورت کو طلاق بائنہ پڑجائے گی۔

طلاق کے بعد عدت اور رجوع کے چند احکام

عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾ وَ الْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍؕ

عَلِیْمٌ ﴿۲۲۷﴾	وَ	الْمُطَلَّقٰتُ	یَتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ	
جاننے والا	اور	طلاق والی عورتیں	روک کر رکھیں (نکاح سے)	اپنی جانوں کو	تین حیض (تک)	

جاننے والا ہے ○ اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں

وَ لَا یَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ یَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِیْۤ

وَ	لَا یَحِلُّ	لَهُنَّ	اَنْ	یَّكْتُمْنَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ	فِیْۤ
اور	نہیں حلال	ان کے لئے	کہ	وہ چھپائیں	جو	پیدا کیا ہے	اللہ (نے)	میں

اور انہیں حلال نہیں کہ اس کو چھپائیں جو اللہ نے ان کے پیٹ میں

اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ یُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ وَ

اَرْحَامِهِنَّ	اِنْ	كُنَّ	یُؤْمِنَّ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ
ان کے رحموں (بچہ دانیوں)	اگر	وہ ہیں	ایمان رکھتی	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور

پیدا کیا ہے اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں اور

بُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِیْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْۤا

بُعُوْلَتُهُنَّ	اَحَقُّ	بِرَدِّهِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	اِنْ	اَرَادُوْۤا [1]
ان کے شوہر	زیادہ حقدار (ہیں)	پھیر لینے کے انہیں	میں	اس (مدت)	اگر	وہ ارادہ کریں

ان کے شوہر اس مدت کے اندر انہیں پھیر لینے کا حق رکھتے ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ

اِصْلَاحًاؕ وَ لَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ

اِصْلَاحًا	وَ	لَهُنَّ	مِثْلُ	الَّذِیْ	عَلَیْهِنَّ
اصلاح (کا)	اور	ان (عورتوں) کے لئے (حق ہے)	مثل	(اس کے) جو	(مردوں کو) اُن پر (ہے)

رکھتے ہوں اور عورتوں کے لئے بھی مردوں پر شریعت کے مطابق ایسے ہی حق ہے جیسا (ان کا)

1 ...... آیت میں "اَرَادُوْۤا" کے لفظ سے یہ بھی معلوم ہوا کہ طلاق رجعی میں رجوع کے لئے عورت کی مرضی ضروری نہیں صرف مرد کا رجوع کافی ہے، ہاں ظلم کرنے اور عورت سے اپنے انتقام کی آگ بجھانے کے لئے رجوع کرنا سخت برا ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں اِس جہالت کی بھی کمی نہیں، بیویوں کو ظلم و ستم اور سسرال سے انتقام لینے کا ذریعہ بنایا جاتا ہے حتّٰی کہ بعض اوقات تو شادی ہی اس نیت سے کی جاتی ہے اور بعض اوقات طلاق کے بعد رجوع اس بری نیت سے کیا جاتا ہے۔

۲۸ ع ۱۲

رجعی طلاقوں کی تعداد

خلع کا بیان

بِالْمَعْرُوْفِ ۪ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	لِلرِّجَالِ	عَلَيْهِنَّ	دَرَجَةٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	مردوں کے لئے	ان پر	فضیلت	اور	اللہ	غلبے والا

عورتوں پر ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت حاصل ہے اور اللہ غالب،

حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾ اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ

حَكِيْمٌ ﴿۲۲۸﴾	اَلطَّلَاقُ	مَرَّتٰنِ	فَاِمْسَاكٌۢ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	تَسْرِيْحٌۢ
حکمت والا	طلاق	دوبار (تک ہے)	پھر روک لینا (ہے)	بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دینا

حکمت والا ہے ○ طلاق دوبار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے طریقے سے

بِاِحْسَانٍ ؕ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ

بِاِحْسَانٍ (1)	وَ	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَاْخُذُوْا	مِمَّاۤ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ
احسان کے ساتھ	اور	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم لو	(اس) سے جو	تم نے دیا انہیں

چھوڑ دینا ہے اور تمہارے لئے جائز نہیں کہ تم نے جو کچھ عورتوں کو دیا ہو اس میں سے کچھ واپس لو

شَيْـًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ

شَيْـًٔا	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّخَافَاۤ	اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کچھ	مگر	(یہ) کہ	دونوں ڈریں	کہ قائم نہ رکھ سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو اگر	تمہیں ڈر ہو

مگر اس صورت میں کہ دونوں کو اندیشہ ہو کہ وہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے تو اگر تمہیں خوف ہو

اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ

اَلَّا يُقِيْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَلَا جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	فِيْمَا	افْتَدَتْ
کہ وہ قائم نہ کر سکیں گے	اللہ کی حدیں	تو نہیں گناہ	ان پر	(اس) میں جو	عورت بدلہ دے کر چھٹکارا لے

کہ میاں بیوی اللہ کی حدوں کو قائم نہ کر سکیں گے تو ان پر اُس (مالی معاوضے) میں کچھ گناہ نہیں جو عورت بدلے

1 ...... اچھے طریقے سے روکنے سے مراد رجوع کر کے روک لینا اور اچھے طریقے سے چھوڑ دینے سے مراد ہے کہ طلاق دے کر عدت ختم ہونے دے کہ اس طرح ایک طلاق ہی بائنہ ہو جاتی ہے۔ شریعت نے طلاق دینے اور نہ دینے کی دونوں صورتوں میں بھلائی اور خیر خواہی کا فرمایا ہے، ہمارے زمانے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد دونوں صورتوں میں الٹا چلتی ہے، طلاق دینے میں بھی غلط طریقہ اور بیوی کو رکھنے میں غلط طریقہ۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔

بِهٖ ؕ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ۚ وَ مَنْ یَّتَعَدَّ

بِهٖ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	فَلَا تَعْتَدُوْهَا	وَ	مَنْ	یَّتَعَدَّ
اس کے ساتھ	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	تو آگے نہ بڑھو ان سے	اور	جو	آگے بڑھے

میں دے کر چھٹکارا حاصل کر لے، یہ اللہ کی حدیں ہیں، ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے

حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾ فَاِنْ طَلَّقَهَا

حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۲۹﴾	فَاِنْ	طَلَّقَهَا
اللہ کی حدوں (سے)	تو یہ لوگ	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے (تیسری)

آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ پھر اگر شوہر بیوی کو (تیسری) طلاق دیدے

فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ

فَلَا تَحِلُّ	لَهٗ	مِنْۢ	بَعْدُ	حَتّٰى	تَنْكِحَ (1)
تو وہ عورت حلال نہ ہو گی	اس کے لئے	سے	(اس کے) بعد	یہاں تک کہ	وہ نکاح کرے

تو اب وہ عورت اس کیلئے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند سے

زَوْجًا غَیْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَاۤ

زَوْجًا	غَیْرَهٗ	فَاِنْ	طَلَّقَهَا	فَلَا جُنَاحَ	عَلَیْهِمَاۤ
شوہر (سے)	اس (پہلے شوہر) کے علاوہ	پھر اگر	وہ طلاق دے اسے	تو نہیں گناہ	ان دونوں پر

نکاح نہ کرے، پھر وہ دوسرا شوہر اگر اسے طلاق دیدے تو ان دونوں پر ایک

اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ؕ وَ

اَنْ یَّتَرَاجَعَاۤ	اِنْ	ظَنَّاۤ	اَنْ	یُّقِیْمَا	حُدُوْدَ اللّٰهِ	وَ
کہ رجوع کر لیں	اگر	وہ دونوں گمان کریں	کہ	قائم رکھ لیں گے	اللہ کی حدیں	اور

دوسرے کی طرف لوٹ آنے میں کچھ گناہ نہیں اگر وہ یہ سمجھیں کہ (اب) اللہ کی حدوں کو قائم رکھ لیں گے اور

تین طلاقوں کے بعد عورت شرعی حلالہ کے بغیر پہلے شوہر کے لئے حلال نہیں

1 ...... تین طلاقیں تین مہینوں میں دی جائیں یا ایک مہینے میں یا ایک دن میں یا ایک نشست میں یا ایک جملے میں بہر صورت تینوں واقع ہو جاتی ہیں اور عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے۔ تین طلاقوں کے بعد بغیر شرعی طریقے کے مرد و عورت کا ہم بستری وغیرہ کرنا صریح حرام و ناجائز ہے اور ایسی صلح کی کوشش کروانے والے بھی گناہ میں برابر کے شریک ہیں۔

عورت کو رکھنے یا طلاق دینے دونوں صورتوں میں اچھے سلوک کا حکم اور عورتوں پر ظلم حرام ہونے کا بیان

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾ وَ

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	یُبَیِّنُهَا	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۰﴾	وَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	وہ بیان کرتا ہے انہیں	(اس) قوم کے لئے (جو)	جانتے ہیں	اور

یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ دانش مندوں کے لئے بیان کرتا ہے ○ اور

اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ

اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ
جب	تم طلاق دو	عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کے قریب)	تو روک لو انہیں

جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی (عدت کی اختتامی) مدت (کے قریب) تک پہنچ جائیں تو اس وقت انہیں

بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۪ وَّ لَا تُمْسِكُوْهُنَّ

بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ	سَرِّحُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	وَّ	لَا تُمْسِكُوْهُنَّ
بھلائی کے ساتھ	یا	چھوڑ دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	نہ روکو انہیں

اچھے طریقے سے روک لو یا اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انہیں

ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

ضِرَارًا	لِّتَعْتَدُوْا (1)	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
تکلیف (دینے کے لئے)	تاکہ تم ظلم کرو، زیادتی کرو	اور	جو	کرے	یہ (ایسا)

نقصان پہنچانے کے لئے نہ روک رکھو تاکہ تم (ان پر) زیادتی کرو اور جو ایسا کرے

فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَ لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۫

فَقَدْ	ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا
تو تحقیق، بیشک	اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	نہ بنالو	اللہ کی آیتوں (کو)	مذاق

تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا مذاق نہ بنالو

(1)...... طلاق والی عورت کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع کرنے یا نہ کرنے کا مرد کو اختیار ہے لیکن اس اختیار کو ظلم و زیادتی کا حیلہ بنانا ممنوع و ناجائز ہے۔ جو اس طرح کرتا ہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے اور یہ فعل سراسر اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو مذاق بنانے کے مترادف ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ کائنات میں بیویوں پر ظلم و ستم اور احکامِ شرعیہ کی مخالفت کو اور کوئی نہ بھی جانتا ہو لیکن اللہ تعالیٰ تو یقیناً جانتا ہے اور اس کی بارگاہ میں تو جواب دینا ہی پڑے گا۔

وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ

وَّ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	عَلَیْكُمْ
اور	یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	وہ جو	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

اور اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو اور اس نے تم پر جو

مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ وَ اتَّقُوا

مِّنَ	الْكِتٰبِ	وَ	الْحِكْمَةِ	یَعِظُكُمْ	بِهٖ	وَ	اتَّقُوا
سے	کتاب	اور	حکمت	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کے ذریعے	اور	ڈرتے رہو

کتاب اور حکمت اتاری ہے (اسے یاد کرو) اس کے ذریعے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ سے

اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۲۳۱ ع وَ اِذَا طَلَّقْتُمُ

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ۲۳۱	وَ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	جب	تم طلاق دو

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور جب تم عورتوں کو

النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ

النِّسَآءَ	فَبَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ	اَنْ
عورتوں (کو)	پھر وہ پہنچ جائیں	اپنی مقررہ مدت (کو)	تو نہ روکو انہیں	(اس سے) کہ

طلاق دو اور ان کی (عدت کی) مدت پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں

یَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَهُمْ

یَّنْكِحْنَ[1]	اَزْوَاجَهُنَّ	اِذَا	تَرَاضَوْا	بَیْنَهُمْ
وہ نکاح کرلیں	اپنے شوہروں (سے)	جب	وہ راضی ہوں	اپنے درمیان (آپس میں)

اپنے شوہروں سے نکاح کرنے سے نہ روکو جب کہ آپس میں شریعت کے موافق

الثلثة ع ٢٩

طلاق کے بعد مرد و عورت دوبارہ نکاح کے لئے رضامند ہوں تو کوئی صورتوں میں سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں

1 ......جب کسی عورت کی عدت گزر جائے اور عدت کے بعد وہ عورت کسی سے نکاح کا ارادہ کرے خواہ وہ کوئی نیا آدمی ہو یا وہی ہو جس نے (رجعی یا تین سے کم بائنہ) طلاق دی تھی تو اگر وہ مرد و عورت باہم رضامند ہیں تو عورت کے سرپرستوں کو بلاوجہ منع کرنے کا حق نہیں۔

بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ

بِالْمَعْرُوْفِ	ذٰلِكَ	يُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ
بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ	(اسے) جو	ہو

رضا مند ہو جائیں۔ یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو

مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى

مِنْكُمْ	يُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	ذٰلِكُمْ (1)	اَزْكٰى
تم میں سے	ایمان رکھتا	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	یہ (کام)	زیادہ ستھرا (ہے)

تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو۔ یہ

لَكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾

لَكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۲﴾
تمہارے لئے	اور	بہت پاکیزہ	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہارے لئے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ کام ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

بچے کو دودھ پلانے سے متعلق چند شرعی احکام

وَ الْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ

وَ	الْوَالِدٰتُ	يُرْضِعْنَ (2)	اَوْلَادَهُنَّ	حَوْلَيْنِ	كَامِلَيْنِ
اور	مائیں	دودھ پلائیں	اپنے بچوں (کو)	دو سال	کامل، پورے

اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں،

لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَ عَلَى

لِمَنْ	اَرَادَ	اَنْ	يُّتِمَّ	الرَّضَاعَةَ	وَ	عَلَى
(اس) کے لئے جو	ارادہ کرے، چاہے	کہ	پوری کرے	دودھ پلانے کی مدت	اور	(اس) پر

(یہ حکم) اس کے لئے (ہے) جو دودھ پلانے کی مدت پوری کرنا چاہے اور

1 ...... یعنی اس حکم پر عمل کرنا تمہارے لئے زیادہ پاکیزگی وطہارت کا باعث ہے کیونکہ بعض اوقات سابقہ تعلقات کی وجہ سے عورتیں غلط قدم بھی اٹھالیتی ہیں جو بعد میں سب کے لئے پریشانی کا باعث بنتا ہے، اس لئے عورتوں کو مزید نکاح سے بلاوجہ منع نہ کرو۔

2 ...... بچے کو دودھ پلانے سے متعلق احکام کی تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج1، ص357 کا مطالعہ فرمائیں۔

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَ كِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ

الْمَوْلُوْدِ لَهٗ	رِزْقُهُنَّ	وَ	كِسْوَتُهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ
مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	ان کی خوراک	اور	ان کا لباس	بھلائی کے ساتھ (عرف کے مطابق)

بچے کے باپ پر رواج کے مطابق عورتوں کے کھانے اور پہننے کی ذمہ داری ہے۔

لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌۢ

لَا تُكَلَّفُ	نَفْسٌ	اِلَّا	وُسْعَهَا	لَا تُضَآرَّ	وَالِدَةٌۢ
تکلیف نہیں دی جائے گی	کوئی جان	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	ضرر نہیں دی جائے گی	والدہ، ماں

کسی جان پر اتنا ہی بوجھ رکھا جائے گا جتنی اس کی طاقت ہو۔ ماں کو

بِوَلَدِهَا وَ لَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ ۗ

بِوَلَدِهَا	وَ	لَا	مَوْلُوْدٌ لَّهٗ (1)	بِوَلَدِهٖ
اپنے بچے کے سبب	اور	نہ (وہ جو)	مولود (جنا گیا بچہ) جس کے لئے (باپ)	اپنے بچے کے سبب

اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف نہ دی جائے اور نہ باپ کو اس کی اولاد کی وجہ سے تکلیف دی جائے

وَ عَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۚ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ

وَ	عَلَى	الْوَارِثِ (2)	مِثْلُ	ذٰلِكَ	فَاِنْ	اَرَادَا	فِصَالًا	عَنْ
اور	پر	وارث	مثل	اس کی (حکم ہے)	پھر اگر	وہ دونوں چاہیں	دودھ چھڑانا	سے

اور جو باپ کا قائم مقام ہے اس پر بھی ایسا ہی (حکم) ہے پھر اگر ماں باپ دونوں

تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَ تَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا ؕ وَ اِنْ

تَرَاضٍ	مِّنْهُمَا	وَ	تَشَاوُرٍ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَا	وَ	اِنْ
رضامندی	ان دونوں سے (باہمی)	اور	مشورے	تو نہیں	گناہ	ان دونوں پر	اور	اگر

آپس کی رضامندی اور مشورے سے دودھ چھڑانا چاہیں تو ان پر گناہ نہیں اور اگر

(1) ......ماں کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ اس کو وقت پر دودھ نہ دے اور اس کی نگرانی نہ رکھے یا اپنے ساتھ مانوس کر لینے کے بعد چھوڑ دے اور باپ کا بچے کو ضرر دینا یہ ہے کہ مانوس بچہ کو ماں سے چھین لے یا ماں کے حق میں کوتاہی کرے جس سے بچہ کو نقصان پہنچے۔

(2) ......اگر باپ فوت ہو گیا ہو تو جو ذمہ داریاں باپ پر ہوتی ہیں وہ اب اُس کے قائم مقام پر ہوں گی۔

اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْٓا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ

اَرَدْتُّمْ	اَنْ	تَسْتَرْضِعُوْٓا	اَوْلَادَكُمْ	فَلَا	جُنَاحَ
تم ارادہ کرو، چاہو	کہ	دودھ پلواؤ (دائیوں سے)	اپنے بچوں (کو)	تو نہیں	کوئی گناہ (مضائقہ)

تم چاہو کہ (دوسری عورتوں سے) اپنے بچوں کو دودھ پلواؤ تو بھی تم پر

عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّآ اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاتَّقُوا

عَلَيْكُمْ	اِذَا	سَلَّمْتُمْ	مَّآ	اٰتَيْتُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اتَّقُوا
تم پر	جب	سپرد کر دو، ادا کر دو	وہ (معاوضہ) جو	تم نے دینا تھا	بھلائی کے ساتھ	اور	ڈرو

کوئی مضائقہ نہیں جب کہ جو معاوضہ دینا تم نے مقرر کیا ہو وہ بھلائی کے ساتھ ادا کر دو اور اللہ سے

اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾

اللّٰهَ	وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۳۳﴾
اللہ (سے)	اور	جان لو	کہ، بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)

ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا

وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ (1)	مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا
اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں	تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں

اور تم میں سے جو مر جائیں اور بیویاں چھوڑیں

يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ

يَّتَرَبَّصْنَ	بِاَنْفُسِهِنَّ	اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	عَشْرًا	فَاِذَا	بَلَغْنَ
(تو وہ بیویاں) روک کر رکھیں	اپنی جانوں کو	چار مہینے	اور	دس (دن)	تو جب	وہ پہنچ جائیں

تو وہ بیویاں چار مہینے اور دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں تو جب وہ اپنی (اختتامی) مدت کو

(1) ......اس آیت میں فوت شدہ آدمی کی بیوی کی عدت کا بیان ہے کہ بیوی کی عدت 4ماہ10دن ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جب شوہر کا انتقال چاند کی پہلی تاریخ کو ہوا ہو ورنہ عورت 130دن پورے کرے گی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج1، ص359 پر ملاحظہ فرمائیں۔

عدتِ وفات گزارنے والی عورت کے ساتھ نکاح سے متعلق شرعی احکام

اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ

اَجَلَهُنَّ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	فَعَلْنَ (1)
اپنی (عدت کی اختتامی) مدت	تو نہیں	کوئی گناہ (حرج)	تمہارے اوپر	(اس کام) میں جو	وہ کریں

پہنچ جائیں تو اے والیو! تم پر اس کام میں کوئی حرج نہیں جو عورتیں اپنے معاملہ میں

فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِيْٓ	اَنْفُسِهِنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
میں	اپنی جانوں	بھلائی کے ساتھ (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو

شریعت کے مطابق کرلیں اور اللہ تمہارے کاموں سے

خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ

خَبِيْرٌ ﴿۲۳۴﴾	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْمَا	عَرَّضْتُمْ (2)
خبر رکھنے والا (ہے)	اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس بارے) میں جو	تم اشارہ کنایا کرو

خبردار ہے ○ اور تم پر اس بات میں کوئی گناہ نہیں جو اشارے کنائے سے تم

بِهٖ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَآءِ اَوْ اَكْنَنْتُمْ فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ؕ عَلِمَ

بِهٖ	مِنْ	خِطْبَةِ النِّسَآءِ	اَوْ	اَكْنَنْتُمْ	فِيْٓ	اَنْفُسِكُمْ	عَلِمَ
اس کے ساتھ	سے	عورتوں کے نکاح کا پیغام	یا	تم چھپا کر رکھو	میں	اپنے دلوں	جانتا ہے

عورتوں کو نکاح کا پیغام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو۔ اللہ کو معلوم

اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ وَلٰكِنْ لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ سِرًّا

اللّٰهُ	اَنَّكُمْ	سَتَذْكُرُوْنَهُنَّ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُوَاعِدُوْهُنَّ	سِرًّا
اللہ	کہ تم	عنقریب تذکرہ کروگے ان کا	اور	لیکن	وعدہ نہ کرو ان سے	پوشیدہ، خفیہ

ہے کہ اب تم ان کا تذکرہ کروگے لیکن ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ عورتوں کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے اپنے معاملات کا فیصلہ کرنے کا اختیار ہے اور وہ خود بھی اپنا نکاح کرسکتی ہیں البتہ مشورے سے چلنا بہر حال بہتر ہے۔ (2)......وفات کی عدت گزارنے والی عورت سے نکاح کرنا یا نکاح کا کھلا پیغام دینا یا نکاح کا وعدہ کرلینا تو حرام ہے لیکن پردے کے ساتھ خواہشِ نکاح کا اظہار گناہ نہیں مثلاً یہ کہے کہ تم بہت نیک عورت ہو، یا اپنا ارادہ دل ہی میں رکھے اور زبان سے کسی طرح نہ کہے، یہ بھی گناہ نہیں۔

ع۱۴ ۳۰

عورت کے حق مہر سے متعلق چند شرعی احکام

اِلَّاۤ اَنْ تَقُوْلُوْا قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ؕ۬ وَ لَا تَعْزِمُوْا

اِلَّاۤ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا	وَ	لَا تَعْزِمُوْا
مگر	یہ کہ	کہہ لو	کوئی بات	اچھی (شریعت کے مطابق)	اور	پختہ نہ کرنا، پختہ ارادہ نہ کرنا

مگر یہ کہ شریعت کے مطابق کوئی بات کہہ لو اور عقدِ نکاح کو

عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ؕ وَ اعْلَمُوْۤا

عُقْدَةَ النِّكَاحِ	حَتّٰى	يَبْلُغَ	الْكِتٰبُ	اَجَلَهٗ	وَ	اعْلَمُوْۤا
عقدِ نکاح (کو)	یہاں تک کہ	پہنچ جائے	لکھا ہوا	اپنی مدت (کے اختتام کو)	اور	جان لو

پختہ نہ کرنا جب تک (عدت کا) لکھا ہوا (حکم) اپنی (اختتامی) مدت کو نہ پہنچ جائے اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ فَاحْذَرُوْهُ ۚ وَ اعْلَمُوْۤا

اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا	فِیْۤ	اَنْفُسِكُمْ	فَاحْذَرُوْهُ	وَ	اعْلَمُوْۤا
کہ، بیشک	اللہ	جانتا ہے	وہ جو	میں	تمہارے دلوں	تو ڈرو اس سے	اور	جان لو

کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۲۳۵﴾	لَا	جُنَاحَ (1)	عَلَيْكُمْ	اِنْ	طَلَّقْتُمُ
کہ، بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا	نہیں	کوئی گناہ (مطالبہ)	تمہارے اوپر	اگر	تم طلاق دو

کہ اللہ بہت بخشنے والا، حلم والا ہے ○ اگر تم عورتوں کو طلاق

النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۚۖ

النِّسَآءَ	مَا	لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ	اَوْ	تَفْرِضُوْا	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
عورتوں (کو)	جب تک	تم نے نہ چھوا ہو انہیں	یا	(نہ) مقرر کرلیا ہو	ان کے لئے	کوئی مہر

دیدو تو جب تک تم نے ان کو چھوا نہ ہو یا کوئی مہر نہ مقرر کرلیا ہو تب تک تم پر کچھ مطالبہ نہیں

(1) ......اس آیت سے مہر کے چند مسائل بیان کئے جارہے ہیں، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج 1، ص 361 تا 363 مطالعہ فرمائیں۔

وَّ مَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَ عَلَى

وَّ	مَتِّعُوْهُنَّ	عَلَى	الْمُوْسِعِ	قَدَرُهٗ	وَ	عَلَى
اور	برتنے کو دو انہیں	پر	وسعت والے، مالدار	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	اور	پر

اور ان کو (ایک جوڑا) برتنے کو دو۔ مالدار پر اس کی طاقت کے مطابق اور

الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًۢا بِالْمَعْرُوْفِ ۚ

الْمُقْتِرِ	قَدَرُهٗ	مَتَاعًا	بِالْمَعْرُوْفِ[1]
فقیر، تنگدست	اس کی گنجائش، قدرت (کے مطابق)	فائدہ پہنچانا	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)

تنگدست پر اس کی طاقت کے مطابق دینا لازم ہے۔ شرعی دستور کے مطابق انہیں فائدہ پہنچاؤ،

حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾ وَ اِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ

حَقًّا	عَلَى	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٢٣٦﴾	وَ	اِنْ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ	قَبْلِ
حق (واجب ہے)	پر	احسان، بھلائی کرنے والوں	اور	اگر	تم طلاق دو انہیں	سے	پہلے

یہ بھلائی کرنے والوں پر واجب ہے ○ اور اگر تم عورتوں کو انہیں

اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَ قَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً

اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	وَ	قَدْ	فَرَضْتُمْ	لَهُنَّ	فَرِيْضَةً
کہ	تم نے چھوا انہیں	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	تم نے مقرر کردیا	ان کے لئے	کچھ مہر

چھونے سے پہلے طلاق دیدو اور تم ان کے لئے کچھ مہر بھی مقرر کرچکے ہو

فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّاۤ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ

فَنِصْفُ	مَا	فَرَضْتُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّعْفُوْنَ	اَوْ
تو آدھا (مہر ہے)	(اس کا) جو	تم نے مقرر کیا تھا	مگر	یہ کہ	وہ عورتیں معاف کردیں	یا

تو جتنا تم نے مقرر کیا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ مہر معاف کردیں یا

1 ...... ان آیات سے معلوم ہوا کہ علم فقہ بہت فضیلت اور اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس میں عبادات کے ساتھ ساتھ معاملات جیسے نکاح، حق مہر اور طلاق وغیرہ سے متعلق بھی شرعی احکام بیان کئے جاتے ہیں۔

طلاق کے بعد بھی آپس میں دشمنیاں پالنے کی ممانعت

عمومی طور پر تمام نمازوں اور بطورِ خاص نمازِ عصر کی پابندی کرنے کی تاکید

خوف کی حالت میں نماز کا شرعی حکم اور اس کا طریقہ

یَعْفُوَا الَّذِیْ بِیَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِؕ وَ اَنْ

یَعْفُوَا (1)	الَّذِیْ	بِیَدِهٖ	عُقْدَةُ النِّكَاحِ	وَ	اَنْ
معاف کردے، زیادہ دے	وہ جو	اس کے ہاتھ میں (ہے)	نکاح کی گرہ	اور	یہ کہ

وہ (شوہر) زیادہ دیدے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو!

تَعْفُوْۤا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰىؕ وَ لَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ

تَعْفُوْۤا	اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	لَا تَنْسَوُا	الْفَضْلَ (2)
تم معاف کردو، زیادہ دو	(یہ) زیادہ قریب ہے	پرہیزگاری کے	اور	نہ بھول جاؤ	احسان کرنا

تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری کے زیادہ نزدیک ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کرنا

بَیْنَكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ۲۳۷

بَیْنَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ۲۳۷
اپنے درمیان (ایک دوسرے پر)	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھ رہا ہے

نہ بھولو بیشک اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

حٰفِظُوْا عَلَى الصَّلَوٰتِ وَ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰىۗ وَ

حٰفِظُوْا	عَلَى	الصَّلَوٰتِ	وَ	الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى	وَ
تم محافظت کرو (پابندی کرو)	پر	تمام نمازوں	اور	(بطورِ خاص) درمیانی نماز (پر)	اور

تمام نمازوں کی پابندی کرو اور خصوصاً درمیانی نماز کی اور

قُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِیْنَ ۲۳۸ فَاِنْ خِفْتُمْ

قُوْمُوْا	لِلّٰهِ	قٰنِتِیْنَ ۲۳۸	فَاِنْ	خِفْتُمْ
کھڑے ہوا کرو	اللہ کے لئے (کے حضور)	فرمانبرداری کرتے ہوئے، ادب سے	پھر اگر	تمہیں خوف ہو

اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہوا کرو ○ پھر اگر تم خوف کی حالت میں ہو

(1)...... معاف کرنے کی صورت یہ ہے کہ شوہر پورا مہر ادا کرچکا تھا، اور مذکورہ صورت میں اس پر چونکہ آدھا مہر واجب ہوا لہٰذا بقیہ آدھا واپس نہ لے بلکہ اسی کو دیدے۔ زیادہ دینے کی صورت یہ ہے کہ ابھی شوہر نے مہر ادا نہیں کیا تھا تو وہ آدھا مہر دینے کی بجائے پورا مہر ادا کردے۔ (2)...... طلاق کا معاملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ عموماً دونوں فریق جذبہ انتقام میں اندھے ہوتے ہیں اور ایک دوسرے کو جان سے مار دینے کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ یہاں پر بھی آپس میں حسنِ سلوک کا حکم فرما رہا ہے اور اس میں بھی خصوصاً مرد کو زیادہ تاکید ہے کیونکہ زیادہ ایذاء عام طور پر مرد اور اس کے خاندان کی طرف سے ہوتی ہے۔

فَرِجَالًا اَوْ رُكْبَانًا ۚ فَاِذَآ اَمِنْتُمْ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَمَا

فَرِجَالًا	اَوْ	رُكْبَانًا (1)	فَاِذَآ	اَمِنْتُمْ	فَاذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَمَا
توپیدل	یا	سوار (بہر حال نماز پڑھو)	پھر جب	بے خوف ہو جاؤ	تو یاد کرو	اللہ (کو)	جیسے

توپیدل یا سوار (جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو) پھر جب حالتِ اطمینان میں ہو جاؤ تو اللہ کو یاد کرو جیسا

عَلَّمَكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ

عَلَّمَكُمْ	مَّا	لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۳۹﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يُتَوَفَّوْنَ
اس نے سکھایا ہے تمہیں	وہ جو	تم نہ جانتے تھے	اور	وہ لوگ جو	فوت ہو جائیں، مر جائیں

اس نے تمہیں سکھایا ہے جو تم نہ جانتے تھے ○ اور جو تم میں مر جائیں

مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا ۚۖ وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ

مِنْكُمْ	وَ	يَذَرُوْنَ	اَزْوَاجًا	وَّصِيَّةً (2)	لِّاَزْوَاجِهِمْ
تم میں سے	اور	چھوڑ جائیں	بیویاں	(تو شوہر کر دیں) وصیت	اپنی بیویوں کے لئے

اور بیویاں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے لئے

مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ

مَّتَاعًا	اِلَى	الْحَوْلِ	غَيْرَ اِخْرَاجٍ	فَاِنْ	خَرَجْنَ
نان نفقہ (کی)	تک	سال	بغیر نکالے (انہیں گھروں سے)	پھر اگر	وہ (خود) نکل جائیں

(انہیں گھروں سے) نکالے بغیر سال بھر تک خرچہ دینے کی وصیت کر جائیں پھر اگر وہ خود نکل جائیں

فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ

فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	فِيْ	مَا	فَعَلْنَ	فِيْۤ	اَنْفُسِهِنَّ
تو نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(اس معاملے) میں	جو	وہ کریں	میں	اپنی جانوں

تو تم پر اس معاملے میں کوئی گرفت نہیں جو وہ اپنے بارے میں

ایک منسوخ حکم کہ مرنے والے کے لئے بیوی کو سال بھر کا نفقہ دینے کی وصیت ضروری ہے

(1)...... یہاں دشمن یا درندے وغیرہ کے خوف کی حالت میں نماز کا حکم اور طریقہ بیان کیا گیا ہے، اگر خوف کی ایسی صورت ہو کہ ایک جگہ ٹھہرنا ناممکن ہو جائے تو پیدل چلتے ہوئے یا سواری پر جیسے ممکن ہو نماز پڑھ لو۔ (2)...... ابتدائے اسلام میں بیوہ کی عدت ایک سال تھی اور اُس ایک سال میں وہ شوہر کے گھر رہ کر نان ونفقہ پانے کی مستحق ہوتی تھی، پھر ایک سال کی عدت تو سورۂ بقرہ کی آیت 234 سے منسوخ ہوئی اور سال بھر کا نفقہ سورۂ نساء کی آیت نمبر 12 یعنی آیتِ میراث سے منسوخ ہوا۔

طلاق کی عدت میں عورت کو نان نفقہ دینا شوہر پر لازم ہے

مِنۡ مَّعۡرُوۡفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۴۰﴾ وَ

مِنۡ	مَّعۡرُوۡفٍ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيۡزٌ (1)	حَكِيۡمٌ ﴿۲۴۰﴾	وَ
سے	معروف طریقے (شریعت کے مطابق)	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	اور

شریعت کے مطابق کریں اور اللہ زبردست، حکمت والا ہے ○ اور

لِلۡمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ حَقًّا

لِلۡمُطَلَّقٰتِ	مَتَاعٌ (2)	بِالۡمَعۡرُوۡفِ	حَقًّا
طلاق والی عورتوں کے لئے	نان نفقہ، خرچہ (ہے)	بھلائی کے ساتھ (شرعی دستور کے مطابق)	حق (ہے)

طلاق والی عورتوں کے لئے بھی شرعی دستور کے مطابق خرچہ ہے، یہ

طلاق اور عدت کے احکام بیان کرنے کا مقصد

عَلَى الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۴۱﴾ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمۡ اٰيٰتِهٖ

عَلَى	الۡمُتَّقِيۡنَ ﴿۲۴۱﴾	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمۡ	اٰيٰتِهٖ
پر	پرہیزگاروں	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں

پرہیزگاروں پر واجب ہے ○ اللہ اسی طرح تمہارے لئے اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

موت سے ڈر کر بھاگنے والی بنی اسرائیل کی ایک جماعت کا واقعہ

لَعَلَّكُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴۲﴾ ع اَلَمۡ تَرَ اِلَى الَّذِيۡنَ

ع ۳۱ / ۱۵

لَعَلَّكُمۡ	تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۲۴۲﴾	اَلَمۡ تَرَ	اِلَى	الَّذِيۡنَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کے جو

تاکہ تم سمجھو ○ اے حبیب! کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا تھا جو

خَرَجُوۡا مِنۡ دِيَارِهِمۡ وَهُمۡ اُلُوۡفٌ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ۖ

خَرَجُوۡا	مِنۡ	دِيَارِهِمۡ	وَ	هُمۡ	اُلُوۡفٌ	حَذَرَ الۡمَوۡتِ
نکلے	سے	اپنے گھروں، شہروں	اور	وہ	ہزاروں (تھے)	موت کے ڈر (سے)

موت کے ڈر سے ہزاروں کی تعداد میں اپنے گھروں سے نکلے

(1) لفظ "عَزِيۡزٌ" عزۃ سے بنا ہے، یہ مختلف معنی میں استعمال ہوتا ہے، جیسے عزت والا، غلبے والا اور زبردست وغیرہ

(2) یہاں آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ طلاق کی عدت میں شوہر پر عورت کو نان نفقہ دینا لازم ہے۔ تفصیل کے لئے بہار شریعت، ج2، حصہ 8 سے "نفقہ کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ۫ ثُمَّ اَحْیَاهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

فَقَالَ	لَهُمُ	اللّٰهُ	مُوْتُوْا (1)	ثُمَّ	اَحْیَاهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو فرمایا	ان سے	اللہ (نے)	مر جاؤ	پھر	اس نے زندہ کیا انہیں	بیشک	اللہ

تو اللہ نے ان سے فرمایا: مر جاؤ پھر انہیں زندہ فرمادیا، بیشک اللہ

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
تحقیق فضل کرنے والا (ہے)	پر	لوگوں	اور	لیکن	اکثر لوگ

لوگوں پر فضل کرنے والا ہے مگر اکثر لوگ

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾ وَ قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ

لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۲۴۳﴾	وَ	قَاتِلُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ
شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم لڑائی کرو	میں	اللہ کی راہ	اور

شکر ادا نہیں کرتے ○ اور اللہ کی راہ میں لڑو اور

اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾ مَنْ ذَا الَّذِیْ

اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۲۴۴﴾	مَنْ	ذَا	الَّذِیْ
جان لو	کہ، بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا	کون، ہے کوئی	وہ	جو

جان لو کہ اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ ہے کوئی جو

یُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗۤ

یُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا (2)	حَسَنًا	فَیُضٰعِفَهٗ	لَهٗۤ
قرض دے	اللہ (کو)	قرض	حسن، اچھا	تو اللہ دگنا کردے گا اس (قرض) کو	اس کے لئے

اللہ کو اچھا قرض دے تو اللہ اس کے لئے اس قرض کو

راہِ خدا میں جہاد کرنے کا حکم

راہِ خدا میں اخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کی فضیلت اور خرچ کرنے کا ثمرہ

1 ...... اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ آدمی موت کے ڈر سے بھاگ کر جان نہیں بچا سکتا تو بھاگنا بے کار ہے، جو موت مقدر ہے وہ ضرور پہنچے گی۔ آدمی کو چاہئے کہ رضائے الٰہی پر راضی رہے۔ 2 ...... راہِ خدا میں اِخلاص کے ساتھ خرچ کرنے کو قرض سے تعبیر فرمایا، یہ اللہ تعالیٰ کا کمال درجے کا لطف و کرم ہے کیونکہ بندہ اُس کا بنایا ہوا اور بندے کا مال اُس کا عطا فرمایا ہوا ہے، حقیقی مالک وہی جبکہ بندہ اُس کی عطا سے مجازی ملک رکھتا ہے لیکن پھر بھی مجازی مِلک والے کے دینے کو قرض سے تعبیر فرمایا ہے۔

اَضْعَافًا كَثِيْرَةً ؕ وَاللّٰهُ يَقْبِضُ وَيَبْصُۜطُ ۪ وَ

اَضْعَافًا	كَثِيْرَةً	وَ	اللّٰهُ	يَقْبِضُ	وَ	يَبْصُۜطُ	وَ
گنا	بہت	اور	اللہ	تنگی کرتا ہے	اور	فراخی کرتا ہے، وسعت دیتا ہے	اور

بہت گنا بڑھا دے اور اللہ تنگی دیتا ہے اور وسعت دیتا ہے اور

اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الْمَلَاِ مِنْۢ

اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۴۵﴾	اَلَمْ تَرَ (1)	اِلَى	الْمَلَاِ	مِنْۢ
اس کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	گروہ، جماعت	سے

تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اے حبیب! کیا تم نے

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى ۘ اِذْ قَالُوْا لِنَبِيٍّ

بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ مُوْسٰى	اِذْ	قَالُوْا	لِنَبِيٍّ
بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	سے	موسیٰ کے بعد	جب	انہوں نے کہا	ایک نبی سے

بنی اسرائیل کے ایک گروہ کو نہ دیکھا جو موسیٰ کے بعد ہوا، جب انہوں نے اپنے ایک نبی

لَّهُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِكًا نُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ

لَّهُمُ	ابْعَثْ	لَنَا	مَلِكًا	نُّقَاتِلْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
اپنے	آپ بھیجیں (مقرر کر دیں)	ہمارے لئے	ایک بادشاہ	(تاکہ) ہم لڑیں	میں	اللہ کی راہ

سے کہا کہ ہمارے لیے ایک بادشاہ مقرر کر دیں تاکہ ہم اللہ کی راہ میں لڑیں،

قَالَ هَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ كُتِبَ

قَالَ	هَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ	كُتِبَ
(اس نبی نے) کہا، فرمایا	کیا	تم قریب ہو (ایسا تو نہ ہو گا کہ)	اگر	لکھا جائے، فرض کیا جائے

اس نبی نے فرمایا: کیا ایسا تو نہیں ہو گا کہ اگر تم پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد بنی اسرائیل پر جہاد کی فرضیت اور قوم کا طرزِ عمل

وقف لازم

1 ...... جہاد کا حکم دینے کے بعد اب جہاد کی ہمت و حوصلہ پیدا کرنے والا ایک واقعہ بہت سی دلچسپ تفصیلات کے ساتھ بیان کیا جا رہا ہے۔

عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ اَلَّا تُقَاتِلُوْا ؕ قَالُوْا وَ مَا لَنَاۤ

عَلَيْكُمُ	الْقِتَالُ	اَلَّا تُقَاتِلُوْا	قَالُوْا	وَ	مَا	لَنَاۤ
تمہارے اوپر	لڑنا (جہاد)	یہ کہ تم نہ لڑو	انہوں نے کہا	اور	کیا (سبب ہو گا)	ہمارے لئے

جہاد فرض کیا جائے تو پھر تم جہاد نہ کرو؟ انہوں نے کہا: ہمیں کیا ہوا کہ ہم

اَلَّا نُقَاتِلَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا

اَلَّا نُقَاتِلَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	قَدْ	اُخْرِجْنَا
کہ ہم نہ لڑیں	میں	اللہ کی راہ	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	ہمیں نکال دیا گیا ہے

اللہ کی راہ میں نہ لڑیں حالانکہ ہمیں

مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا ؕ فَلَمَّا كُتِبَ

مِنْ	دِیَارِنَا	وَ	اَبْنَآئِنَا (1)	فَلَمَّا	كُتِبَ
سے	ہمارے گھروں، وطن	اور	ہماری اولاد (سے)	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

ہمارے وطن اور ہماری اولاد سے نکال دیا گیا ہے تو پھر جب ان پر

عَلَیْهِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ ؕ

عَلَیْهِمُ	الْقِتَالُ	تَوَلَّوْا	اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّنْهُمْ
ان پر	لڑنا	(تو) انہوں نے منہ پھیر لیا	مگر	تھوڑے	ان میں سے

جہاد فرض کیا گیا تو ان میں سے تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ (بقیہ) نے منہ پھیر لیا

وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾ وَ قَالَ لَهُمْ

وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌۢ	بِالظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۴۶﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	اور	کہا	ان سے

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور ان سے

طالوت کو بنی اسرائیل کا بادشاہ بنائے جانے کا واقعہ

(1)..... اس واقعے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب قوم کی اعتقادی اور عملی حالت خراب ہو جاتی ہے تو ان پر ظالم و جابر قوموں کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔ اس آیت کو سامنے رکھ کر پوری دنیا کے مسلم ممالک کی اعتقادی و عملی حالت کو دیکھا جائے تو اوپر کا نقشہ بڑا واضح طور پر نظر آئے گا۔ قرآن کے اس طرح کے واقعات بیان کرنے کا مقصد صرف تاریخی واقعات بتانا نہیں بلکہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی طرف لانا ہے۔

نَبِيُّهُمْ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوْتَ

طَالُوْتَ	لَكُمْ	بَعَثَ[1]	قَدْ	اللّٰهَ	اِنَّ	نَبِيُّهُمْ
طالوت (کو)	تمہارے لئے	بھیجا ہے (اللہ نے)	تحقیق، بیشک	اللہ	بیشک	ان کے نبی (نے)

ان کے نبی نے فرمایا: بیشک اللہ نے طالوت کو تمہارا بادشاہ مقرر

مَلِكًا ؕ قَالُوْۤا اَنّٰى يَكُوْنُ لَهُ الْمُلْكُ عَلَيْنَا

عَلَيْنَا	الْمُلْكُ	لَهُ	يَكُوْنُ	اَنّٰى	قَالُوْۤا	مَلِكًا
ہمارے اوپر	بادشاہی	اس کے لئے	ہو گی	کیسے	انہوں نے کہا	بادشاہ (بنا کر)

کیا ہے۔ وہ کہنے لگے: اسے ہمارے اوپر کہاں سے بادشاہی حاصل ہو گئی

وَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالْمُلْكِ مِنْهُ وَ لَمْ يُؤْتَ

لَمْ يُؤْتَ	وَ	مِنْهُ	بِالْمُلْكِ	اَحَقُّ	نَحْنُ	وَ
اسے نہیں دی گئی	اور	اس سے	بادشاہی کے	زیادہ مستحق ہیں	ہم	اور (حالانکہ)

حالانکہ ہم اس سے زیادہ سلطنت کے مستحق ہیں اور اسے

سَعَةً مِّنَ الْمَالِ ؕ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىهُ

اصْطَفٰىهُ	اللّٰهَ	اِنَّ	قَالَ	الْمَالِ	مِّنَ	سَعَةً
چن لیا ہے اسے	اللہ (نے)	بیشک	(نبی نے) فرمایا	مال	سے	وسعت

مال میں بھی وسعت نہیں دی گئی۔ اس نبی نے فرمایا: اسے اللہ نے تم پر چن لیا

عَلَيْكُمْ وَ زَادَهٗ بَسْطَةً فِي الْعِلْمِ وَ الْجِسْمِ ؕ وَ

وَ	الْجِسْمِ	وَ	الْعِلْمِ	فِي	بَسْطَةً	زَادَهٗ	وَ	عَلَيْكُمْ
اور	جسم	اور	علم	میں	کشادگی	زیادہ دی ہے اسے	اور	تمہارے اوپر

ہے اور اسے علم اور جسم میں کشادگی زیادہ دی ہے اور

1 ..... لفظ "بَعَثَ" کا لغوی معنی ہے کسی چیز کو کھڑا کرنا جبکہ مختلف قرائن کے اعتبار سے اس کے معنی بدلتے رہتے ہیں، یہاں یہ لفظ بھیجنے اور مقرر کرنے کے معنی میں ہے۔

اللّٰهُ یُؤْتِیْ مُلْكَهٗ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

اللّٰهُ	یُؤْتِیْ	مُلْكَهٗ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
اللہ	دیتا ہے	اپنا ملک	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	وسعت والا

اللہ جس کو چاہے اپنا ملک دے اور اللہ وسعت والا،

عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾ وَ قَالَ لَهُمْ نَبِیُّهُمْ اِنَّ اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ

عَلِیْمٌ ﴿۲۴۷﴾	وَ	قَالَ	لَهُمْ	نَبِیُّهُمْ	اِنَّ	اٰیَةَ مُلْكِهٖۤ
علم والا	اور	کہا	ان سے	ان کے نبی (نے)	بیشک	اس کی بادشاہی کی نشانی

علم والا ہے ○ اور ان سے ان کے نبی نے فرمایا: اس کی بادشاہی کی نشانی

اَنْ یَّاْتِیَكُمُ التَّابُوْتُ فِیْهِ سَكِیْنَةٌ

اَنْ	یَّاْتِیَكُمُ	التَّابُوْتُ	فِیْهِ	سَكِیْنَةٌ
(یہ ہے) کہ	آجائے گا تمہارے پاس	تابوت	اس میں	چین وسکون (ہے دلوں کا)

یہ ہے کہ تمہارے پاس وہ تابوت آجائے گا جس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ بَقِیَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ

مِّنْ	رَّبِّكُمْ	وَ	بَقِیَّةٌ	مِّمَّا	تَرَكَ (1)
کی طرف سے	تمہارے رب	اور	بقیہ، چھوڑی ہوئی چیز (ہے)	(اس) سے جو	چھوڑا

دلوں کا چین ہے اور معزز موسیٰ اور معزز ہارون کی چھوڑی ہوئی چیزوں کا

اٰلُ مُوْسٰى وَ اٰلُ هٰرُوْنَ تَحْمِلُهُ الْمَلٰٓىٕكَةُ ؕ اِنَّ

اٰلُ مُوْسٰى	وَ	اٰلُ هٰرُوْنَ (2)	تَحْمِلُهُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	اِنَّ
اٰلِ موسیٰ (معزز موسیٰ)	اور	اٰلِ ہارون (معزز ہارون)	اٹھائے ہوں گے اسے	فرشتے	بیشک

بقیہ ہے، فرشتے اسے اٹھائے ہوئے ہوں گے۔ بیشک

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں سے نسبت رکھنے والی ہر چیز بابرکت ہوتی ہے جیسے تابوت میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نعلین شریفین یعنی پاؤں میں پہننے کے جوڑے بھی برکت کا ذریعہ تھے۔ (2)...... بعض علما نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتی علما کے تبرکات تھے، لہٰذا "اٰل" سے مراد وہی علما ہیں جبکہ بعض نے فرمایا کہ تابوت میں حضرت موسیٰ وہارون عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اپنے تبرکات تھے اور "اٰل" بطورِ تعظیم کے انہی کے لئے استعمال ہوا ہے۔

٣٢ ع ٦ ١٢

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾ ع

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۴۸﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	لَّكُمْ	لَاٰيَةً	ذٰلِكَ	فِيْ
ایمان والے	تم ہو	اگر	تمہارے لئے	ضرور بڑی نشانی (ہے)	اس	میں

اس میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان والے ہو○

فَلَمَّا فَصَلَ طَالُوْتُ بِالْجُنُوْدِ ۙ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ

اللّٰهَ	اِنَّ	قَالَ	بِالْجُنُوْدِ	طَالُوْتُ	فَصَلَ	فَلَمَّا
اللہ	بیشک	اس نے کہا	لشکروں کے ساتھ	طالوت	جدا ہوا	پھر جب

پھر جب طالوت لشکروں کو لے کر شہر سے جدا ہوا تو اس نے کہا: بیشک اللہ

مُبْتَلِيْكُمْ بِنَهَرٍ ۚ فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَيْسَ

فَلَيْسَ	مِنْهُ	شَرِبَ	فَمَنْ	بِنَهَرٍ	مُبْتَلِيْكُمْ (1)
تو وہ نہیں	اس سے	پیئے گا (پانی)	تو جو	ایک نہر کے ذریعے	آزمانے والا ہے تمہیں

تمہیں ایک نہر کے ذریعے آزمانے والا ہے تو جو اس نہر سے پانی پیئے گا وہ

مِنِّيْ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَطْعَمْهُ فَاِنَّهٗ مِنِّيْٓ اِلَّا

اِلَّا	مِنِّيْٓ	فَاِنَّهٗ	لَّمْ يَطْعَمْهُ	مَنْ	وَ	مِنِّيْ
مگر	مجھ سے (ہے)	تو بیشک وہ	نہ چکھے گا (نہ پیئے گا) اس سے	جو	اور	مجھ سے

میرا نہیں ہے اور جو نہ پیئے گا وہ میرا ہے سوائے

مَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةًۢ بِيَدِهٖ ۚ فَشَرِبُوْا مِنْهُ

مِنْهُ	فَشَرِبُوْا	بِيَدِهٖ	غُرْفَةً	اغْتَرَفَ	مَنِ
اس (نہر) سے	تو انہوں نے پی لیا	اپنے ہاتھ سے	ایک چلو	چلو بھر لے	جو

اس کے جو ایک چلو اپنے ہاتھ سے بھر لے تو ان میں سے تھوڑے

سفر جہاد کے دوران طالوت کے لشکریوں کی ایک نہر کے پانی سے آزمائش

(1)......اس واقعے سے یہ حکمت بھی معلوم ہوئی کہ جہاد سے پہلے آزمائش کر لینا بہتر ہے۔ عین وقت پر کوئی بزدلی دکھائے تو اس کا نتیجہ اچھا نہیں ہوتا۔ حالتِ امن میں فوج کی تربیت اور محنت و مشقت اسی مقصد کے لئے ہوتی ہے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی بڑے امتحان سے پہلے چھوٹے امتحان سے گزر لینا چاہئے کہ اس سے دل میں قوت پیدا ہوتی ہے۔

اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْهُمْ ؕ فَلَمَّا جَاوَزَهٗ هُوَ وَ

اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّنْهُمْ	فَلَمَّا	جَاوَزَهٗ	هُوَ	وَ
مگر	تھوڑے (لوگ)	ان میں سے	پھر جب	پار گزر گئے اس (نہر) سے	وہ (طالوت)	اور

سے لوگوں کے علاوہ سب نے اس نہر سے پانی پی لیا پھر جب طالوت اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۙ قَالُوْا لَا طَاقَةَ لَنَا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	قَالُوْا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	نہیں	طاقت	ہمارے لئے

اس کے ساتھ والے مسلمان نہر سے پار ہو گئے تو انہوں نے کہا: ہم میں

الْيَوْمَ بِجَالُوْتَ وَ جُنُوْدِهٖ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ

الْيَوْمَ	بِجَالُوْتَ	وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ
آج	جالوت کے ساتھ	اور	اس کے لشکروں (کے ساتھ مقابلے کی)	کہا	ان لوگوں نے جو

آج جالوت اور اس کے لشکروں کے ساتھ مقابلے کی طاقت نہیں ہے۔ (لیکن) جو

يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوا اللّٰهِ ۙ كَمْ مِّنْ فِئَةٍ

يَظُنُّوْنَ	اَنَّهُمْ	مُّلٰقُوا اللّٰهِ	كَمْ	مِّنْ	فِئَةٍ
یقین رکھتے تھے	کہ وہ	اللہ سے ملنے والے (ہیں)	کتنے، بہت سے	سے	گروہ، جماعت

اللہ سے ملنے کا یقین رکھتے تھے انہوں نے کہا: بہت دفعہ چھوٹی

قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةًۢ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

قَلِيْلَةٍ	غَلَبَتْ[1]	فِئَةً	كَثِيْرَةًۢ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
قلیل، چھوٹی	غالب آئی	گروہ، جماعت	کثیر، بڑی (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے اور اللہ

(1)..... اخلاص، جذبہ اور ہمت اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں اور اسلامی تاریخ میں چھوٹے گروہ کے بڑے گروہ پر غالب آنے کی بہت سی مثالیں موجود ہیں، جیسے غزوۂ بدر میں 313 کی قلیل تعداد میں مسلمان 1000 کے قریب کفار کے بڑے گروہ پر غالب آئے، جنگ یرموک میں 50000 کے قریب مسلمانوں کا لشکر کفار کے دس لاکھ کے بڑے لشکر پر غالب آیا۔

مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿۲۴۹﴾ وَ لَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ

مَعَ	الصّٰبِرِیْنَ ﴿۲۴۹﴾	وَ	لَمَّا	بَرَزُوْا	لِجَالُوْتَ
ساتھ (ہے)	صبر کرنے والوں (کے)	اور	جب	وہ سامنے آئے	جالوت کے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ پھر جب وہ جالوت

وَ جُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَاۤ اَفْرِغْ

وَ	جُنُوْدِهٖ	قَالُوْا	رَبَّنَاۤ	اَفْرِغْ
اور	اس کے لشکروں (کے)	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ڈال دے، انڈیل دے

اور اس کے لشکروں کے سامنے آئے تو انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب!

عَلَیْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا

عَلَیْنَا	صَبْرًا	وَّ	ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَ	انْصُرْنَا[1]
ہمارے اوپر	صبر	اور	ثابت رکھ، جمائے رکھ	ہمارے قدم	اور	مدد فرما ہماری

ہم پر صبر ڈال دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر

عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾ فَهَزَمُوْهُمْ

عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۵۰﴾	فَهَزَمُوْهُمْ
پر (کے مقابلے میں)	قوم	کافروں (کی)	تو انہوں نے شکست دی، بھگا دیا ان (دشمنوں) کو

قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما ○ تو انہوں نے اللہ کے حکم سے

بِاِذْنِ اللّٰهِ ﻏ وَ قَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ وَ اٰتٰىهُ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	قَتَلَ	دَاوٗدُ	جَالُوْتَ	وَ	اٰتٰىهُ
اللہ کے حکم سے	اور	قتل کر دیا	داوٗد (نے)	جالوت (کو)	اور	عطا فرمائی اسے

دشمنوں کو بھگا دیا اور داوٗد نے جالوت کو قتل کر دیا اور اللہ نے

جالوت اور اس کے لشکر سے مقابلے کے وقت صبر، ثابت قدمی اور مدد کی دعا

جالوت اور اس کے لشکر کی شکست، جالوت کا قتل اور حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو بادشاہی، حکمت اور علم عطا ہونا

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ دشمن سے جنگ کے دوران صرف ظاہری اسباب پر ہی بھروسہ نہیں کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صبر، ثابت قدمی اور دشمنوں کے خلاف مدد کی دعا بھی کرنی چاہئے تاکہ ظاہری اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد بھی شاملِ حال ہو۔

اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ ؕ

يَشَآءُ	مِمَّا	عَلَّمَهٗ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	الْمُلْكَ	اللّٰهُ
وہ چاہتا ہے	(اس) سے جو	سکھایا اسے	اور	حکمت	اور	بادشاہی	اللہ (نے)

اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھا دیا

وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ ۙ

بِبَعْضٍ	بَعْضَهُمْ	دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ	لَا	لَوْ	وَ
بعض کے ذریعے	ان کے بعض (کو)	اللہ کا لوگوں کو دفع، دور کرنا	نہ (ہو)	اگر	اور

اور اگر اللہ لوگوں میں ایک کے ذریعے دوسرے کو دفع نہ کرے

جہاد کی ایک حکمت زمین میں فساد کو روکنا

لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ

ذُوْ فَضْلٍ	اللّٰهَ	لٰكِنَّ	وَ	الْاَرْضُ	لَّفَسَدَتِ (1)
فضل کرنے والا	اللہ	لیکن	اور	زمین	(تو) ضرور بگڑ جائے، تباہ ہو جائے

تو ضرور زمین تباہ ہو جائے مگر اللہ سارے جہان پر فضل

عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾ تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا

نَتْلُوْهَا	اٰيٰتُ اللّٰهِ	تِلْكَ	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۵۱﴾	عَلَى
ہم پڑھتے ہیں انہیں	اللہ کی آیتیں (ہیں)	یہ	تمام جہانوں	پر

کرنے والا ہے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو اے حبیب! ہم آپ کے سامنے

نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم کی نبوت و رسالت کی دلیل

عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۲۵۲﴾	لَمِنَ	اِنَّكَ	وَ	بِالْحَقِّ	عَلَيْكَ
رسولوں	ضرور سے	بیشک تم (ہو)	اور	حق کے ساتھ	تم پر

حق کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1)...... یہاں جہاد کی حکمت کا بیان ہے کہ جہاد میں ہزاروں مصلحتیں ہیں، اگر گھاس نہ کاٹی جائے تو کھیت برباد ہو جائے، اگر آپریشن کے ذریعے فاسد مواد نہ نکالا جائے تو بدن بگڑ جائے، اگر چور ڈاکو نہ پکڑے جائیں تو امن برباد ہو جائے۔ ایسے ہی جہاد کے ذریعے مغروروں، باغیوں اور سرکشوں کو دبایا نہ جائے تو اچھے لوگ جی نہ سکیں۔

تِلْكَ الرُّسُلُ

3

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان اور بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خصوصی فضائل

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ

تِلْكَ	الرُّسُلُ[1]	فَضَّلْنَا[2]	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ
یہ	رسول (ہیں)	ہم نے فضیلت دی	ان میں بعض (کو)	پر	بعض

یہ رسول ہیں ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی،

مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَهُمْ
ان (رسولوں) میں سے	کسی سے	کلام فرمایا	اللہ (نے)	اور	بلندی عطا کی	ان میں سے بعض (کو)

ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ

دَرَجٰتٍ	وَ	اٰتَيْنَا	عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	الْبَيِّنٰتِ	وَ	اَيَّدْنٰهُ
درجوں	اور	ہم نے دیں	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کو)	روشن نشانیاں	اور	ہم نے مدد کی اس کی

درجوں بلندی عطا فرمائی اور ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو کھلی نشانیاں دیں اور پاکیزہ روح سے

اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلَ	الَّذِيْنَ	مِنْۢ
پاکیزہ روح (جبریل) سے	اور	اگر	چاہتا	اللہ	آپس میں نہ لڑتے	وہ لوگ جو	سے

اس کی مدد کی اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے بعد والے آپس میں نہ لڑتے

بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

بَعْدِهِمْ	مِّنْۢ	بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
ان (رسولوں) کے بعد (آئے)	سے	بعد (اس کے)	جو	آگئیں ان (پیروکاروں) کے پاس	کھلی نشانیاں

جبکہ ان کے پاس کھلی نشانیاں آچکی تھیں

1 ...... لفظ ''اَلرُّسُلُ'' رسول کی جمع ہے

2 ...... اصلِ نبوت یعنی نبی ہونے میں تو تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام برابر ہیں البتہ ان کے درجات میں فرق ہے، بعض بعض سے اعلیٰ ہیں اور ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے اعلیٰ ہیں۔

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے آخرت کی تیاری کا حکم

ع ۵ ۳۲

وَ لٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَ

وَ	لٰكِنِ	اخْتَلَفُوْا	فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	وَ
اور	لیکن	انہوں نے اختلاف کیا(آپس میں)	تو ان میں سے	کوئی	ایمان لایا(ایمان پر قائم رہا)	اور

لیکن انہوں نے آپس میں اختلاف کیا تو ان میں کوئی مومن رہا اور

مِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلُوْا ۫ قف وَ

مِنْهُمْ	مَّنْ	كَفَرَ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا اقْتَتَلُوْا	وَ
ان میں سے	کوئی	کافر ہو گیا	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو)وہ آپس میں نہ لڑتے	اور

کوئی کافر ہو گیا اور اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ لڑتے

لٰكِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَفْعَلُ	مَا	يُرِيْدُ ﴿۲۵۳﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
لیکن	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ ارادہ کرتا ہے، وہ چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو

مگر اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ اے

اٰمَنُوْۤا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

اٰمَنُوْۤا	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ	قَبْلِ	اَنْ
ایمان لائے	خرچ کرو	(کچھ اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	سے	پہلے	کہ

ایمان والو! ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے اللہ کی راہ میں اس دن کے آنے سے پہلے

يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا خُلَّةٌ وَّ لَا

يَّاْتِيَ	يَوْمٌ (2)	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا	خُلَّةٌ	وَّ	لَا
آجائے	دن	نہیں	کوئی خرید و فروخت	اس میں	اور	نہ	دوستی	اور	نہ

خرچ کرلو جس میں نہ کوئی خرید و فروخت ہوگی اور نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ

1 ...... اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے، اس کے ملک میں اس کے ارادے کے خلاف کوئی کچھ نہیں کر سکتا اور یہی خدا کی شان ہے۔ ہمیں یہ حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر سرِ تسلیم خم کریں اور جو اس نے فرمایا ہے اس کے مطابق عمل کریں۔

2 ...... قیامت کے دن وہی مال کام آئے گا جسے دنیا میں نیک کاموں میں خرچ کیا ہو گا اور یونہی صرف نیک دوست کام آئیں گے، اور شفاعت بھی اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ہو گی اور وہ بھی صرف مسلمانوں کیلئے۔

شَفَاعَةٌ ؕ وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ اَللّٰهُ لَاۤ

شَفَاعَةٌ	وَ	الْكٰفِرُوْنَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۵۴﴾ (1)	اَللّٰهُ	لَاۤ
شفاعت، سفارش	اور	کفر کرنے والے	وہ (وہی)	ظلم کرنے والے (ہیں)	اللّٰہ	نہیں

شفاعت ہوگی اور کافر ہی ظالم ہیں ○ اللّٰہ وہ ہے

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ۚ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ (2)	اَلْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ	لَا تَاْخُذُهٗ	سِنَةٌ	وَّ
کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا	نہیں آتی اسے	اونگھ، غنودگی	اور

جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ خود زندہ ہے، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آتی ہے اور

لَا نَوْمٌ ؕ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ؕ

لَا	نَوْمٌ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ
نہ	نیند	اس کے لئے، اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)

نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ

مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَشْفَعُ	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ
کون	وہ	جو	شفاعت کرے، سفارش کرے	اس کے پاس، ہاں	مگر	اس کی اجازت سے

کون ہے جو اس کے ہاں اس کی اجازت کے بغیر سفارش کرے؟

یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا یُحِیْطُوْنَ

یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا یُحِیْطُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے	اور	وہ نہیں گھیر سکتے (نہیں جان سکتے)

وہ جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگ

(1)...... ظلم کے معنی ہیں کسی چیز کو غلط جگہ استعمال کرنا۔ کافروں کا ایمان کی جگہ کفر اور طاعت کی جگہ معصیت اور شکر کی جگہ ناشکری کو اختیار کرنا ان کا ظلم ہے اور چونکہ یہاں ظلم کا سب سے بدتر درجہ مراد ہے اسی لئے فرمایا کہ کافر ہی ظالم ہیں۔ (2)...... یہ آیت ”آیۃ الکرسی“ کے نام سے مشہور ہے، اس میں ذاتِ باری تعالیٰ سے متعلق انتہائی اعلیٰ مسائل کا بیان ہے اور اس میں جتنا غور کرتے جائیں اللّٰہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کے بارے میں عقائد اتنا ہی واضح ہوتے جائیں گے۔

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ

بِشَيْءٍ	مِّنْ	عِلْمِهٖٓ	اِلَّا	بِمَا	شَآءَ	وَسِعَ
کسی چیز کو	سے	اس کے علم	مگر	ساتھ جو (جتنا)	وہ چاہے	وسعت میں لیا، سمالیا

اس کے علم میں سے اتنا ہی حاصل کر سکتے ہیں جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی

كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَئُوْدُهٗ

كُرْسِيُّهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	وَلَا يَئُوْدُهٗ
اس کی کرسی (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	تھکاتی نہیں، بھاری نہیں اسے

آسمان اور زمین کو اپنی وسعت میں لئے ہوئے ہے اور ان کی حفاظت اسے

حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾ لَآ اِكْرَاهَ

حِفْظُهُمَا	وَ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْعَظِيْمُ ﴿٢٥٥﴾	لَآ	اِكْرَاهَ
ان دونوں کی حفاظت	اور	وہ	بہت بلند، عالی شان	بڑی عظمت والا	نہیں	زبردستی کرنا، مجبور کرنا

تھکا نہیں سکتی اور وہی بلند شان والا، عظمت والا ہے ○ دین میں

دین منوانے میں کوئی زبردستی نہیں

فِي الدِّيْنِ ۙ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ ۚ فَمَنْ

فِي الدِّيْنِ (1)	قَدْ	تَّبَيَّنَ	الرُّشْدُ	مِنَ	الْغَيِّ	فَمَنْ
دین میں	تحقیق، بیشک	خوب واضح ہو گئی	ہدایت	سے	گمراہی	تو جو

کوئی زبردستی نہیں، بیشک ہدایت کی راہ گمراہی سے خوب جدا ہو گئی ہے تو جو

قرآن مجید سے ہدایت اور گمراہی پوری طرح نکھر چکی

يَّكْفُرْ بِالطَّاغُوْتِ وَيُؤْمِنْ بِاللّٰهِ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ

يَّكْفُرْ	بِالطَّاغُوْتِ (2)	وَ	يُؤْمِنْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ
انکار کرے	شیطان کا	اور	ایمان لائے	اللہ پر	تو تحقیق، بیشک	اس نے تھام لیا، پکڑ لیا

شیطان کو نہ مانے اور اللہ پر ایمان لائے اس نے

اسلام پر مضبوطی سے قائم رہنے کے لئے ہر سرکش و گمراہ سے بچنا ضروری ہے

(1)...... یاد رہے کہ کسی کافر کو جبراً مسلمان بنانا جائز نہیں مگر اسلام سے نکلنے سے مسلمان کو جبری روکا جائے گا کیونکہ اسلام لانے کے بعد کفر اختیار کرنا دینِ اسلام کی توہین اور دوسروں کیلئے بغاوت کا راستہ ہے جسے بند کرنا ضروری ہے۔ (2)...... ہر سرکش اور گمراہ کو طاغوت کہا جاتا ہے۔ شیطان، کاہن، جادوگر اور بت وغیرہ سب پر ہی یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ یہاں آیت میں طاغوت سے بچنے کا فرمایا گیا کیونکہ اسلام پر مضبوطی سے وہی قائم رہ سکتا ہے جو بے دینوں کی صحبت، ان کی الفت، ان کی کتابیں دیکھنے، ان کے وعظ سننے سے دور رہے اور جو اپنے ایمان کی رسی پر خود ہی چھریاں چلائے گا اس کی رسی کا کٹنے سے بچنا مشکل ہے۔

بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ۗ لَا انْفِصَامَ لَهَا ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ

بِالْعُرْوَةِ	الْوُثْقٰى	لَا	انْفِصَامَ	لَهَا	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ
حلقے، کڑے کو	بہت مضبوط	نہیں	ٹوٹنا	اس کے لئے	اور	اللہ	سننے والا

بڑا مضبوط سہارا تھام لیا جس سہارے کو کبھی کھلنا نہیں اور اللہ سننے والا،

عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ

عَلِيْمٌ ﴿٢٥٦﴾	اَللّٰهُ	وَلِيُّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُخْرِجُهُمْ
جاننے والا	اللہ	والی، مددگار (ہے)	ان لوگوں کا جو	ایمان لائے	وہ نکالتا ہے انہیں

جاننے والا ہے ۝ اللہ مسلمانوں کا والی ہے انہیں

مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْلِيٰٓـئُهُمُ

مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْلِيٰٓـئُهُمُ
اندھیروں سے	نور، روشنی کی طرف	اور	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ان کے مددگار

اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور جو کافر ہیں ان کے حمایتی

الطَّاغُوْتُ ۙ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِّنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمٰتِ ؕ اُولٰٓـئِكَ

الطَّاغُوْتُ	يُخْرِجُوْنَهُمْ	مِّنَ	النُّوْرِ	اِلَى	الظُّلُمٰتِ	اُولٰٓـئِكَ
شیطان (ہیں)	وہ نکالتے ہیں انہیں	سے	نور، روشنی	کی طرف	اندھیروں	یہ لوگ

شیطان ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں۔ یہی لوگ

اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٢٥٧﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
آگ والے (ہیں)	وہ	اس (آگ) میں	ہمیشہ رہنے والے	کیا تم نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف

دوزخ والے ہیں، یہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۝ اے حبیب! کیا تم نے اس کو نہ دیکھا تھا

مسلمانوں کا والی اللہ تعالیٰ ہے اور کافروں کے حمایتی شیاطین ہیں

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا نمرود بادشاہ سے مناظرہ

ع ٣٤ / ٢

(1) ظلمات سے کفر اور نور سے ایمان مراد ہے اور کفر کی چونکہ سینکڑوں قسمیں ہیں جبکہ اسلام ایک ہی دین ہے، اس لئے یہاں "نور" کو واحد اور "ظلمات" کو جمع ذکر کیا گیا ہے۔

الَّذِیْ حَآجَّ اِبْرٰهٖمَ فِیْ رَبِّهٖۤ اَنْ اٰتٰىهُ

الَّذِیْ	حَآجَّ (1)	اِبْرٰهٖمَ (2)	فِیْ	رَبِّهٖۤ	اَنْ	اٰتٰىهُ
جو (جس نے)	جھگڑا کیا	ابراہیم (سے)	(کے بارے) میں	اس کے رب	کہ	عطا کی، دی اسے

جس نے ابراہیم سے اس کے رب کے بارے میں اس بنا پر جھگڑا کیا کہ اللہ نے اسے

اللّٰهُ الْمُلْكَ ۘ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّیَ الَّذِیْ یُحْیٖ وَ

اللّٰهُ	الْمُلْكَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ	رَبِّیَ	الَّذِیْ	یُحْیٖ	وَ
اللہ (نے)	بادشاہی	جب	کہا، فرمایا	ابراہیم (نے)	میرا رب	(وہ ہے) جو	زندہ کرتا ہے	اور

بادشاہی دی ہے، جب ابراہیم نے فرمایا: میرا رب وہ ہے جو زندگی دیتا ہے اور

یُمِیْتُ ۙ قَالَ اَنَا اُحْیٖ وَ اُمِیْتُ ؕ قَالَ اِبْرٰهٖمُ

یُمِیْتُ	قَالَ	اَنَا	اُحْیٖ	وَ	اُمِیْتُ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ
موت دیتا ہے	کہا (بادشاہ نے)	میں	زندہ کرتا ہوں	اور	مارتا ہوں	فرمایا	ابراہیم (نے)

موت دیتا ہے۔ اس نے کہا: میں بھی زندگی دیتا ہوں اور موت دیتا ہوں۔ ابراہیم نے فرمایا:

فَاِنَّ اللّٰهَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِهَا مِنَ الْمَغْرِبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ	مِنَ	الْمَشْرِقِ	فَاْتِ بِهَا	مِنَ	الْمَغْرِبِ
پس بیشک	اللہ	لاتا ہے سورج کو	سے	مشرق	پس تو لے آ اسے	سے	مغرب

تو اللہ سورج کو مشرق سے لاتا ہے پس تو اسے مغرب سے لے آ۔

فَبُهِتَ الَّذِیْ كَفَرَ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

فَبُهِتَ	الَّذِیْ	كَفَرَ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ
تو حیران رہ گیا	وہ جو (جس نے)	کفر کیا	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

تو اس کافر کے ہوش اڑ گئے اور اللہ ظالموں کو ہدایت

وقف لازم

(1)...... اس آیت سے عقائد میں مناظرہ کرنے کا ثبوت ہوتا ہے اور یہ سنتِ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، لہٰذا مناظرہ کرنا برا نہیں ہے البتہ اس میں جو تکبر و سرکشی اور حق کو قبول نہ کرنے کا پہلو داخل ہو گیا ہے وہ برا ہے اور اسی صورت کی علماء کرام مذمت بیان کرتے ہیں۔ (2)...... اس آیت میں نور اور تاریکی والوں کی مثال کے طور پر نور والوں کے پیشوا سیّدنا ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تاریکی والوں کے پیشوا نمرود کا ایک واقعہ بیان کیا جا رہا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۳۸۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت عُزیر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور آپ کو دوبارہ زندہ کئے جانے کا واقعہ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾ ج اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰى قَرْیَةٍ وَّ هِیَ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵۸﴾	اَوْ [1]	كَالَّذِیْ [2]	مَرَّ	عَلٰى	قَرْیَةٍ	وَّ	هِیَ
ظلم کرنے والے	یا	(اس) کی طرح جو	گزرا	پر	ایک بستی	اور	وہ

نہیں دیتا○ یا (کیا تم نے) اس شخص کو (نہ دیکھا) جس کا ایک بستی پر گزر ہوا اور وہ بستی

خَاوِیَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا ج قَالَ اَنّٰى یُحْیٖ هٰذِهِ اللّٰهُ

خَاوِیَةٌ	عَلٰى	عُرُوْشِهَا	قَالَ	اَنّٰى	یُحْیٖ	هٰذِهِ	اللّٰهُ
گری ہوئی (تھی)	پر	اپنی چھتوں	کہا	کیسے	زندہ کرے گا	اسے	اللہ

اپنی چھتوں کے بل گری پڑی تھی تو اس شخص نے کہا: اللہ انہیں

بَعْدَ مَوْتِهَا ج فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ ط

بَعْدَ	مَوْتِهَا	فَاَمَاتَهُ	اللّٰهُ	مِائَةَ عَامٍ	ثُمَّ	بَعَثَهٗ
بعد	اس کی موت (کے)	تو موت دی اسے	اللہ (نے)	سو سال	پھر	زندہ کر دیا اسے

ان کی موت کے بعد کیسے زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال موت کی حالت میں رکھا پھر اسے زندہ کیا،

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ط قَالَ لَبِثْتُ یَوْمًا اَوْ

قَالَ	كَمْ	لَبِثْتَ	قَالَ	لَبِثْتُ	یَوْمًا	اَوْ
فرمایا	کتنا (عرصہ)	تم ٹھہرے	کہا، عرض کی	میں ٹھہرا ہوں گا	ایک دن	یا

(پھر اس شخص سے) فرمایا: تم یہاں کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ اس نے عرض کی: میں ایک دن یا

بَعْضَ یَوْمٍ ط قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى

بَعْضَ یَوْمٍ	قَالَ	بَلْ	لَّبِثْتَ	مِائَةَ عَامٍ	فَانْظُرْ	اِلٰى
دن کا کچھ حصہ	فرمایا	بلکہ	تم ٹھہرے	سو سال	پس دیکھ	کی طرف

ایک دن سے بھی کچھ کم وقت ٹھہرا ہوں گا۔ اللہ نے فرمایا: (نہیں) بلکہ تو یہاں سو سال ٹھہرا ہے اور

1 ...... اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... اکثر مفسرین کے بقول اس آیت میں بیان کیا گیا واقعہ حضرت عُزَیر عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہے اور بستی سے بیت المقدس مراد ہے۔

طَعَامِكَ وَ شَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ ۫

طَعَامِكَ	وَ	شَرَابِكَ	لَمْ يَتَسَنَّهْ	وَ	انْظُرْ	اِلٰى	حِمَارِكَ
اپنے کھانے	اور	اپنے پانی	وہ بدبودار نہیں ہوا	اور	دیکھ	کی طرف	اپنے گدھے

اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بدبودار نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں)

وَ لِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَ انْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ

وَ	لِنَجْعَلَكَ	اٰيَةً	لِّلنَّاسِ	وَ	انْظُرْ	اِلَى	الْعِظَامِ
اور	تاکہ ہم بنادیں تمہیں	نشانی	لوگوں کے لئے	اور	دیکھ	کی طرف	ہڈیوں

اور یہ (سب) اس لئے (کیا گیا ہے) تاکہ ہم تمہیں لوگوں کے لئے ایک نشانی بنادیں اور ان ہڈیوں کو دیکھ

كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا ؕ فَلَمَّا

كَيْفَ	نُنْشِزُهَا	ثُمَّ	نَكْسُوْهَا	لَحْمًا	فَلَمَّا
کیسے	ہم اٹھادیتے ہیں (زندہ کرتے ہیں) انہیں	پھر	ہم پہناتے ہیں انہیں	گوشت	تو جب

کہ ہم کیسے انہیں اٹھاتے (زندہ کرتے) ہیں پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں تو جب

تَبَيَّنَ لَهٗ ۙ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

تَبَيَّنَ	لَهٗ	قَالَ	اَعْلَمُ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
واضح ہو گیا، ظاہر ہو گیا (یہ معاملہ)	اس کے لئے	کہا	میں جانتا ہوں	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا تو وہ بول اُٹھا: میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اَرِنِیْ كَيْفَ

قَدِيْرٌ ﴿۲۵۹﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهٖمُ (1)	رَبِّ	اَرِنِیْ	كَيْفَ
قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا، عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	دکھا مجھے	کیسے

قادر ہے ○ اور جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! تو مجھے دکھادے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور چار پرندوں کو زندہ کئے جانے کا واقعہ

(1)...... اس آیت میں مردوں کو زندہ کرنے کے بارے اللہ تعالیٰ کی عظیم قدرت پر دلالت کرنے والا ایک اور واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۱، ص ۳۹۳ کا مطالعہ فرمائیں۔

تُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ قَالَ اَوَلَمْ تُؤْمِنْ ؕ قَالَ بَلٰى

تُحْيِ	الْمَوْتٰى	قَالَ	اَوَ	لَمْ تُؤْمِنْ	قَالَ	بَلٰى
توزندہ کرے گا	مردوں (کو)	کہا، فرمایا	کیا اور	تم یقین نہیں رکھتے	کہا، عرض کی	کیوں نہیں

کہ تومردوں کو کس طرح زندہ فرمائے گا؟ اللہ نے فرمایا: کیا تجھے یقین نہیں؟ ابراہیم نے عرض کی: یقین کیوں نہیں

وَلٰكِنْ لِّیَطْمَىٕنَّ قَلْبِیْ ؕ قَالَ فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّیْرِ

وَ	لٰكِنْ	لِّیَطْمَىٕنَّ	قَلْبِیْ	قَالَ (1)	فَخُذْ	اَرْبَعَةً	مِّنَ	الطَّیْرِ
اور	لیکن	تاکہ مطمئن ہوجائے	میرادل	کہا، فرمایا	توپکڑلو	چار	سے	پرندوں

مگر یہ (چاہتاہوں) کہ میرے دل کو قرار آجائے۔ اللہ نے فرمایا: توپرندوں میں سے کوئی چار پرندے پکڑلو

فَصُرْهُنَّ اِلَیْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلٰى كُلِّ جَبَلٍ

فَصُرْهُنَّ	اِلَیْكَ	ثُمَّ	اجْعَلْ	عَلٰى	كُلِّ جَبَلٍ
پھر مانوس کرلوانہیں	اپنی طرف	پھر	(ذبح کرکے) رکھ دو	پر	ہر پہاڑ

پھرانہیں اپنے ساتھ مانوس کرلوپھران سب کاایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر

مِّنْهُنَّ جُزْءًا ثُمَّ ادْعُهُنَّ یَاْتِیْنَكَ سَعْیًا ؕ وَ

مِّنْهُنَّ	جُزْءًا	ثُمَّ	ادْعُهُنَّ	یَاْتِیْنَكَ	سَعْیًا	وَ
ان (کے گوشت) میں سے	ایک حصہ	پھر	بلاؤانہیں	وہ آئیں گے تمہارے پاس	دوڑتے ہوئے	اور

رکھ دوپھرانہیں پکاروتووہ تمہارے پاس دوڑتے ہوئے چلے آئیں گے اور

راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والوں کی ایک مثال

ع ۳۵ ۲

اعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

اعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ ﴿۲۶۰﴾	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ (2)
جان لو	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

جان رکھو کہ اللہ غالب حکمت والا ہے ○ ان لوگوں کی مثال جو

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاء ومرسلین عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مرتبہ بہت بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خواہشات پوری فرماتا، ان کی دعائیں قبول کرتا، یہاں تک کہ ان کی دعاؤں سے مردے بھی زندہ فرمادیتا ہے۔ (2)......اس آیت میں واجب یا نفل کی قید کے بغیر خرچ کرنے کا فرمایا گیا ہے نیز نیکی کی تمام صورتوں میں خرچ کرنا راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے کسی عالم یا طالبِ علم کی مدد کرنا، غریب کو کھانا، کپڑے، دوائی یا راشن وغیرہ دلادینا۔

اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ

اَمْوَالَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَمَثَلِ حَبَّةٍ	اَنْۢبَتَتْ	سَبْعَ	سَنَابِلَ	فِيْ
اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ	دانے کی مثال جیسی (ہے)	اس نے اگائیں	سات	بالیاں	میں

اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس دانے کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں،

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ	مِّائَةُ حَبَّةٍ	وَ	اللّٰهُ	يُضٰعِفُ (1)	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
ہر بالی	سو دانے	اور	اللہ	بڑھا دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	اللہ

ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٢٦١﴾	اَلَّذِيْنَ	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ
وسعت والا	علم والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	میں	اللہ کی راہ

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ لوگ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّ لَاۤ اَذًى ۙ

ثُمَّ	لَا يُتْبِعُوْنَ	مَاۤ	اَنْفَقُوْا	مَنًّا	وَّ	لَاۤ	اَذًى (2)
پھر	پیچھے نہیں لاتے	(اس کے) جو	انہوں نے خرچ کیا	احسان جتانا	اور	نہ	تکلیف دینا

پھر اپنے خرچ کرنے کے بعد نہ احسان جتاتے ہیں اور نہ تکلیف دیتے ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ

لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ
ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر

ان کا انعام ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا

صدقہ قبول ہونے کی دو شرائط، احسان نہ جتانا اور تکلیف نہ دینا

(1)...... یاد رہے کہ نیک اعمال تو یکساں ہوتے ہیں مگر اخلاص، حسن نیت اور نسبت وغیرہ میں فرق کی وجہ سے بعض اوقات ثواب میں بہت فرق ہوتا ہے۔ (2)...... صدقہ دینے کے بعد احسان جتلانا اور جسے صدقہ دیا اسے تکلیف دینا ناجائز و ممنوع ہے۔ احسان جتلانا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور یوں اس کا دل میلا کریں اور تکلیف دینا یہ ہے کہ اس کو عار دلائیں کہ تو نادار تھا، مفلس تھا، مجبور تھا، نکما تھا ہم نے تیری خبر گیری کی یا اور طرح اُس پر دباؤ ڈالیں۔

صدقہ دے کر تکلیف پہنچانے سے بہتر اچھی بات کہہ دینا ہے

وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ وَّ مَغْفِرَةٌ

وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۲۶۲﴾	قَوْلٌ	مَّعْرُوْفٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ (1)
اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	بات	اچھی	اور	معاف کرنا، درگزر کرنا

اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اچھی بات کہنا اور معاف کر دینا

خَيْرٌ مِّنْ صَدَقَةٍ يَّتْبَعُهَاۤ اَذًى ؕ وَ اللّٰهُ غَنِیٌّ حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾

خَيْرٌ	مِّنْ	صَدَقَةٍ	يَّتْبَعُهَاۤ	اَذًى	وَ	اللّٰهُ	غَنِیٌّ	حَلِیْمٌ ﴿۲۶۳﴾
بہتر (ہے)	سے	صدقہ	پیچھے ہو اس کے	ستانا	اور	اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	حلم والا

اس خیرات سے بہتر ہے جس کے بعد ستانا ہو اور اللہ بے پرواہ، حلم والا ہے ○

احسان جتا کر اور تکلیف دے کر صدقات کا ثواب باطل کرنے کی ممانعت

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُبْطِلُوْا	صَدَقٰتِكُمْ	بِالْمَنِّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	باطل نہ کر دو، ضائع نہ کر دو	اپنے صدقات	احسان جتانے کے ساتھ

اے ایمان والو! احسان جتا کر اور تکلیف پہنچا کر اپنے صدقے

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کی مثال

وَ الْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ

وَ	الْاَذٰى	كَالَّذِیْ	یُنْفِقُ	مَالَهٗ	رِئَآءَ النَّاسِ (2)
اور	تکلیف (کے ساتھ)	(اس) کی طرح جو	خرچ کرتا ہے	اپنا مال	لوگوں کو دکھانے (کے لئے)

برباد نہ کر دو اس شخص کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھلاوے کے لئے خرچ کرتا ہے

وَ لَا یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ فَمَثَلُهٗ

وَ	لَا یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	فَمَثَلُهٗ
اور	وہ ایمان نہیں لاتا	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت (پر)	تو اس کی مثال

اور اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتا تو اس کی مثال

(1)...... اگر سائل کو کچھ نہ دیا جائے تو اس سے خوش خلقی سے اچھی بات کہی جائے جو اسے ناگوار نہ گزرے اور اگر وہ سوال میں اصرار کرے یا زبان درازی کرے تو اس سے درگزر کیا جائے۔ سائل کو کچھ نہ دینے کی صورت میں اس سے اچھی بات کہنا اور اس کی زیادتی کو معاف کر دینا اس صدقے سے بہتر ہے جس کے بعد اسے عار دلائی جائے یا احسان جتایا جائے یا کسی دوسرے طریقے سے اسے کوئی تکلیف پہنچائی جائے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ ریاکاری سے اعمال کا ثواب باطل ہو جاتا ہے۔

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ عَلَيْهِ تُرَابٌ فَاَصَابَهٗ وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ

كَمَثَلِ صَفْوَانٍ	عَلَيْهِ	تُرَابٌ	فَاَصَابَهٗ	وَابِلٌ	فَتَرَكَهٗ
چکنے پتھر کی مثال جیسی	اس پر	مٹی (ہو)	تو پہنچی اس پر	زوردار بارش	پس چھوڑ دیا اسے

ایسی ہے جیسے ایک چکنا پتھر ہو جس پر مٹی ہے تو اس پر زوردار بارش پڑی جس نے اسے صاف پتھر

صَلْدًا ؕ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ مِّمَّا كَسَبُوْا ؕ وَاللّٰهُ

صَلْدًا	لَا يَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَیْءٍ	مِّمَّا	كَسَبُوْا (1)	وَ	اللّٰهُ
صاف پتھر	وہ قدرت نہیں پائیں گے	کسی چیز پر	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	اللہ

کر چھوڑا، ایسے لوگ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے کسی چیز پر قدرت نہ پائیں گے اور اللہ

لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۶۴﴾ وَمَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

لَا يَهْدِی	الْقَوْمَ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۲۶۴﴾	وَ	مَثَلُ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ
ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)	کفر کرنے والی	اور	مثال	ان لوگوں کی جو	خرچ کرتے ہیں

کافروں کو ہدایت نہیں دیتا۔ اور جو لوگ اپنے مال

اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَتَثْبِیْتًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ

اَمْوَالَهُمُ	ابْتِغَآءَ	مَرْضَاتِ اللّٰهِ	وَ	تَثْبِیْتًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ
اپنے اموال	چاہنے (کے لئے)	اللہ کی خوشنودیاں	اور	ثابت قدم رکھنے (کے لئے)	سے	اپنے دل

اللہ کی خوشنودی چاہنے کے لئے اور اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھنے کے لئے خرچ کرتے ہیں

كَمَثَلِ جَنَّةٍۭ بِرَبْوَةٍ اَصَابَهَا وَابِلٌ فَاٰتَتْ اُكُلَهَا ضِعْفَیْنِ ۚ

كَمَثَلِ جَنَّةٍ	بِرَبْوَةٍ	اَصَابَهَا	وَابِلٌ	فَاٰتَتْ	اُكُلَهَا	ضِعْفَیْنِ
باغ کی مثال جیسی	(جو) اونچی جگہ پر (ہو)	پہنچی اسے	تیز بارش	تو وہ لایا	اپنا پھل	دگنا

ان کی مثال اس باغ کی سی ہے جو کسی اونچی زمین پر ہو اس پر زوردار بارش پڑی تو وہ باغ دگنا پھل لایا

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے والوں کی مثال

1 ...... اعلانیہ اور پوشیدہ دونوں طرح صدقہ کی اجازت ہے لیکن اپنی قلبی حالت پر نظر رکھنا ضروری ہے۔ افسوس کہ ہمارے ہاں ریاکاری، احسان جتلانا اور ایذا دینا تینوں بداعمال کی بھرمار ہے۔ پیسہ خرچ کرکے اپنے نام کے بینر لگوانا یا اپنی تصویر یا خبر چھپوانا عام معمول ہے، یونہی اگر خاندان میں کوئی کسی کی مدد کردے تو زندگی بھر اُسے دباتا رہتا ہے اور جب دل کرے سب لوگوں کے سامنے اسے رسوا کردیتا ہے، یہ نہایت برا ہے۔

فَاِنْ لَّمْ يُصِبْهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا

فَاِنْ	لَّمْ يُصِبْهَا	وَابِلٌ	فَطَلٌّ (1)	وَ	اللّٰهُ	بِمَا
پھر اگر	نہ پہنچے اسے	تیز بارش	تو ہلکی سی پھوار، اوس (کافی ہے)	اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)

پھر اگر زور دار بارش نہ پڑے تو ہلکی سی پھوار ہی کافی ہے اور اللہ

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾ اَيَوَدُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تَكُوْنَ

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۲۶۵﴾	اَيَوَدُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	تَكُوْنَ
تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	کیا پسند کرے گا	تم میں سے کوئی ایک	کہ	ہو

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ کیا تم میں کوئی یہ پسند کرے گا کہ

لَهٗ جَنَّةٌ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَهٗ	جَنَّةٌ	مِّنْ	نَّخِيْلٍ	وَّ	اَعْنَابٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا
اس کے لئے	ایک باغ	سے	کھجور	اور	انگوروں (کا)	بہتی ہوں	سے	اس کے نیچے

اس کے پاس کھجور اور انگوروں کا ایک باغ ہو جس کے نیچے ندیاں

الْاَنْهٰرُ ۙ لَهٗ فِيْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ۙ وَاَصَابَهُ

الْاَنْهٰرُ	لَهٗ	فِيْهَا	مِنْ	كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	اَصَابَهُ
نہریں، ندیاں	اس کے لئے (ہو)	اس (باغ) میں	سے	ہر (طرح کا) پھل	اور	پہنچ جائے، آجائے اسے

بہتی ہوں، اس کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہوں اور اسے

الْكِبَرُ وَلَهٗ ذُرِّيَّةٌ ضُعَفَآءُ ۖ فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ

الْكِبَرُ	وَ	لَهٗ	ذُرِّيَّةٌ	ضُعَفَآءُ	فَاَصَابَهَآ	اِعْصَارٌ
بڑھاپا	اور (حالانکہ)	اس کے لئے (ہوں)	بچے	کمزور، ناتواں	پھر آئے اس (باغ) پر	ایک بگولا

بڑھاپا آجائے اور حال یہ ہو کہ اس کے کمزور و ناتواں بچے ہوں پھر اس پر ایک بگولا آئے

ریاکاری کے طور پر صدقہ کرنے والوں کے لئے دل ہلا دینے والی مثال

(1)......اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان کی گئی ہے جو خالصتاً رضائے الٰہی کے حصول اور اپنے دلوں کو ایمان پر استقامت دینے کیلئے اخلاص کے ساتھ عمل کرتے ہیں کہ جس طرح بلند خطہ کی بہتر زمین کا باغ ہر حال میں خوب پھلتا ہے خواہ بارش کم ہو یا زیادہ، ایسے ہی بااخلاص مومن کا صدقہ کم ہو یا زیادہ اللہ تعالیٰ اس کو بڑھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دل کی کیفیت دیکھی جاتی ہے نہ کہ فقط مال کی مقدار۔

فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ

الْاٰيٰتِ	لَكُمُ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ	فَاحْتَرَقَتْ (1)	نَارٌ	فِيْهِ
آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان فرماتا ہے	اسی طرح	تو وہ باغ جل جائے	آگ	اس میں (ہو)

جس میں آگ ہو تو سارا باغ جل جائے۔ اللہ تم سے اسی طرح اپنی آیتیں کھول کر بیان کرتا ہے

لَعَلَّكُمْ تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا

مَا	طَيِّبٰتِ	مِنْ	اَنْفِقُوْا	اٰمَنُوْٓا	الَّذِيْنَ	يٰٓاَيُّهَا	تَتَفَكَّرُوْنَ ۝٢٦٦	لَعَلَّكُمْ
جو	پاکیزہ	سے	خرچ کرو	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	غور و فکر کرو	تاکہ تم

تاکہ تم غور و فکر کرو ۝ اے ایمان والو! اپنی پاک کمائیوں میں

كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ ۪ وَ

وَ	الْاَرْضِ	مِّنَ	لَكُمْ	اَخْرَجْنَا	مِمَّآ	وَ	كَسَبْتُمْ
اور	زمین	سے	تمہارے لئے	ہم نے نکالا	(اس میں) سے جو	اور	تم نے کمایا

سے اور اس میں سے جو ہم نے تمہارے لئے زمین سے نکالا ہے (اللہ کی راہ میں) کچھ خرچ کرو اور

لَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ

لَسْتُمْ	وَ	تُنْفِقُوْنَ	مِنْهُ	الْخَبِيْثَ	لَا تَيَمَّمُوا
تم نہیں ہو	اور (حالانکہ)	خرچ کرتے ہوئے	اس (کمائی) میں سے	ردی چیز (دینے کا)	ارادہ نہ کرو

خرچ کرتے ہوئے خاص ناقص مال (دینے) کا ارادہ نہ کرو حالانکہ (اگر وہی تمہیں دیا جائے تو)

بِاٰخِذِيْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِيْهِ ؕ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ

اَنَّ	اعْلَمُوْٓا	وَ	فِيْهِ	تُغْمِضُوْا (2)	اَنْ	اِلَّآ	بِاٰخِذِيْهِ
بیشک	جان لو	اور	اس میں	چشم پوشی کرو	یہ کہ	مگر	پکڑنے والے، لینے والے اسے

تم اسے چشم پوشی کئے بغیر قبول نہیں کروگے اور جان رکھو کہ

راہِ خدا میں پاکیزہ اور حلال مال خرچ کرنے کا حکم

راہِ خدا میں ناقص اور گھٹیا مال دینے کی ممانعت

ع

1 ...... اللہ اکبر! کس قدر دل دہلا دینے والی مثال ہے۔ اے کاش کہ ہم سمجھ جائیں اور اپنے تمام اعمال، نماز، ذکر و درود، تلاوت و نعت خوانی، حج و عمرہ، زکوٰۃ و صدقات وغیرہ کو ریاکاری کی تباہ کاری سے بچالیں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا شروع کردیں۔

2 ...... بہت سے لوگ خود تو اچھا استعمال کرتے ہیں لیکن جب راہِ خدا میں دینا ہوتا ہے تو ناقابلِ استعمال اور گھٹیا قسم کا مال دیتے ہیں۔ ان کیلئے اِس آیت میں عبرت ہے۔ اگر کوئی چیز فی نفسہ اچھی ہے لیکن آدمی کو خود پسند نہیں تو اسے دینے میں حرج نہیں، حرج تب ہے جب چیز اچھی نہ ہونے کی وجہ سے ناپسند ہو۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے پر محتاجی سے ڈرانا شیطان کا کام ہے

اَللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾ اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَ

اللّٰهَ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ﴿۲۶۷﴾	اَلشَّيْطٰنُ	يَعِدُكُمُ	الْفَقْرَ (1)	وَ
اللہ	بے پرواہ، بے نیاز	تعریف کیا ہوا	شیطان	ڈراتا ہے تمہیں	محتاجی، تنگدستی (سے)	اور

اللہ بے پرواہ، حمد کے لائق ہے ○ شیطان تمہیں محتاجی کا اندیشہ دلاتا ہے اور

يَاْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ ۚ وَاللّٰهُ يَعِدُكُمْ مَّغْفِرَةً

يَاْمُرُكُمْ	بِالْفَحْشَآءِ	وَ	اللّٰهُ	يَعِدُكُمْ	مَّغْفِرَةً
حکم دیتا ہے تمہیں	بے حیائی کا	اور	اللہ	وعدہ فرماتا ہے تم سے	مغفرت، بخشش (کا)

بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اللہ تم سے اپنی طرف سے بخشش

علم و حکمت کی فضیلت

مِّنْهُ وَفَضْلًا ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾ ۙ يُّؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ

مِّنْهُ	وَ	فَضْلًا	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۲۶۸﴾	يُّؤْتِي	الْحِكْمَةَ	مَنْ
اپنی طرف سے	اور	فضل (کا)	اور	اللہ	وسعت والا	علم والا	دیتا ہے	حکمت	جسے

اور فضل کا وعدہ فرماتا ہے اور اللہ وسعت والا، علم والا ہے ○ اللہ جسے چاہتا ہے حکمت

يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ؕ

يَّشَآءُ	وَ	مَنْ	يُّؤْتَ	الْحِكْمَةَ	فَقَدْ	اُوْتِيَ	خَيْرًا	كَثِيْرًا
وہ چاہے	اور	جسے	دی گئی	حکمت	تو تحقیق، بیشک	اسے دی گئی	بھلائی	کثیر، بہت

دیتا ہے اور جسے حکمت دی جائے تو بیشک اسے بہت زیادہ بھلائی مل گئی

کوئی صدقہ اور نذر اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ

وَ	مَا يَذَّكَّرُ	اِلَّآ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۶۹﴾	وَ	مَآ	اَنْفَقْتُمْ
اور	نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اور	جو	تم خرچ کرو

اور عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور تم جو خرچ

(1)...... شیطان طرح طرح سے وسوسے دلاتا ہے کہ اگر تم خرچ کرو گے، صدقہ دو گے تو خود فقیر و نادار ہو جاؤ گے لہٰذا خرچ نہ کرو۔ یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے وقت اس طرح کے اندیشے دلاتا ہے حالانکہ جن لوگوں کے دلوں میں یہ وسوسہ ڈالا جا رہا ہوتا ہے وہی لوگ شادی بیاہ میں جائز و ناجائز رسومات پر اور عام زندگی میں بے دریغ خرچ کر رہے ہوتے ہیں۔

مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

مِّنْ	نَّفَقَةٍ	اَوْ	نَذَرْتُمْ	مِّنْ	نَّذْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
سے	کوئی خرچ	یا	تم نذر مانو	سے	کوئی نذر	پس بیشک	اللہ

کرو یا کوئی نذر مانو اللہ

يَعْلَمُهٗ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾ اِنْ تُبْدُوا

يَعْلَمُهٗ (1)	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿٢٧٠﴾	اِنْ	تُبْدُوا
جانتا ہے اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	کوئی مددگار	اگر	تم ظاہر کرو

اسے جانتا ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اگر تم اعلانیہ

الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ ۚ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا

الصَّدَقٰتِ	فَنِعِمَّا	هِيَ	وَ	اِنْ	تُخْفُوْهَا	وَ	تُؤْتُوْهَا
صدقات، خیراتیں	تو کیا ہی اچھی ہے	وہ (خیرات)	اور	اگر	تم چھپاؤ اسے	اور	دو اسے

خیرات دو گے تو وہ کیا ہی اچھی بات ہے اور اگر تم چھپا کر

الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ؕ وَيُكَفِّرُ عَنْكُمْ مِّنْ

الْفُقَرَآءَ	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ (2)	وَ	يُكَفِّرُ	عَنْكُمْ	مِّنْ
فقیروں (کو)	تو وہ	سب سے بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	مٹادے گا	تم سے	سے

فقیروں کو دو تو یہ تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اور اللہ تم سے تمہاری کچھ

سَيِّاٰتِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾ لَيْسَ

سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿٢٧١﴾	لَيْسَ
تمہاری برائیوں (گناہوں کو)	اور	اللہ	ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	نہیں ہے

برائیاں مٹادے گا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے ○ لوگوں کو

صدقہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہے

کسی کو ہدایت دے دینا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

1 ...... یہاں آیت میں وعدہ اور وعید دونوں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ فرمایا گیا کہ تم جو خرچ کرو خواہ نیکی میں یا بدی میں یونہی تم جو نذر مانو، اچھے کام کی یا گناہ کے کام کی، ان تمام چیزوں کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے، تو اچھے عمل، خرچ اور نذر پر ثواب دے گا جبکہ گناہ کے عمل، خرچ اور نذر پر سزا دے گا۔

2 ...... اکثر و بیشتر اعمال میں یہی قاعدہ ہے کہ وہ خفیہ اور اعلانیہ دونوں طرح جائز ہیں لیکن ریاکاری کیلئے اعلانیہ کرنا حرام ہے اور دوسروں کی ترغیب کیلئے کرنا ثواب ہے۔ مشائخ و علماء بہت سے اعمال اعلانیہ اسی لئے کرتے ہیں کہ ان کے مریدین و متعلقین کو ترغیب ہو۔

رضائے الٰہی کے لئے صدقہ کرنے کا فائدہ بندے کو ہی ہو گا

عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

عَلَيْكَ (1)	هُدٰىهُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
تم پر	ہدایت دے دینا نہیں	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	اور

ہدایت دے دینا تم پر لازم نہیں، ہاں اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے اور

مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْنَ

مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَلِاَنْفُسِكُمْ	وَ	مَا تُنْفِقُوْنَ
جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (اچھی چیز)	تو تمہاری جانوں کے لئے (ہے)	اور	خرچ نہ کرو

تم جو اچھی چیز خرچ کرو تو وہ تمہارے لئے ہی فائدہ مند ہے اور تم

اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ

اِلَّا	ابْتِغَآءَ	وَجْهِ اللّٰهِ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ
مگر	چاہنے (کے لئے)	وجہ اللہ (اللہ کی خوشنودی)	اور	جو	تم خرچ کرو گے	سے

اللہ کی خوشنودی چاہنے کیلئے ہی خرچ کرو اور جو مال تم خرچ کرو

خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾

خَيْرٍ	يُّوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۲﴾
بھلائی (مال)	پورا پورا دیا جائے گا	تمہاری طرف (تمہیں)	اور	تم	ظلم نہیں کئے جاؤ گے

گے وہ تمہیں پورا پورا دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○

صدقات کے عمدہ مصرف محتاجی کے باوجود نہ مانگنے والے خوددار لوگ ہیں

لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

لِلْفُقَرَآءِ (2)	الَّذِيْنَ	اُحْصِرُوْا	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
فقیروں کے لئے	وہ لوگ جو	روک دیئے گئے	میں	اللہ کی راہ	طاقت نہیں رکھتے

ان فقیروں کے لئے جو اللہ کے راستے میں روک دیئے گئے، وہ زمین

1 ...... حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بشیر و نذیر اور داعی یعنی دعوت دینے والے بنا کر بھیجے گئے ہیں، آپ کا فرض دعوت دینے سے پورا ہو جاتا ہے اور اس سے زیادہ جد و جہد آپ پر لازم نہیں۔

2 ...... یہ آیت اہل صُفّہ کے حق میں نازل ہوئی۔ ان حضرات کی تعداد چار سو کے قریب تھی، یہ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے تھے۔ یہاں نہ ان کا مکان تھا اور نہ کنبہ قبیلہ اور نہ ان حضرات نے شادی کی تھی، ان کے تمام اوقات عبادت میں صرف ہوتے تھے، رات میں قرآن کریم سیکھنا دن میں جہاد کے کام میں رہنا ان کا شب و روز کا معمول تھا۔

ضَرْبًا فِي الْأَرْضِ ۖ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ أَغْنِيَاءَ مِنَ

ضَرْبًا	فِي الْأَرْضِ	يَحْسَبُهُمُ	الْجَاهِلُ	أَغْنِيَاءَ	مِنَ
چلنے پھرنے (کی)	زمین میں	سمجھتے ہیں انہیں	ناواقف	مالدار	سے

چل پھر نہیں سکتے۔ ناواقف انہیں سوال کرنے سے بچنے کی وجہ سے مالدار

التَّعَفُّفِ ۚ تَعْرِفُهُمْ بِسِيمَاهُمْ ۚ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ

التَّعَفُّفِ	تَعْرِفُهُمْ	بِسِيمَاهُمْ (1)	لَا يَسْأَلُونَ	النَّاسَ
سوال نہ کرنے (کی وجہ سے)	تم پہچان لوگے انہیں	ان کی نشانی سے	وہ سوال نہیں کرتے	لوگوں (سے)

سمجھتے ہیں۔ تم انہیں ان کی علامت سے پہچان لوگے۔ وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال

إِلْحَافًا ۗ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ

إِلْحَافًا	وَ	مَا	تُنْفِقُوا	مِنْ	خَيْرٍ	فَإِنَّ	اللَّهَ	بِهِ
لپٹ کر، گڑ گڑا کر	اور	جو	تم خرچ کرو	سے	بھلائی (مال)	پس بیشک	اللہ	اس کو

نہیں کرتے اور تم جو خیرات کرو اللہ اسے

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا

عَلِيمٌ ﴿٢٧٣﴾	الَّذِينَ	يُنْفِقُونَ	أَمْوَالَهُمْ	بِاللَّيْلِ	وَ	النَّهَارِ	سِرًّا
جاننے والا	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	رات میں	اور	دن (میں)	پوشیدہ

جانتا ہے ○ وہ لوگ جو رات میں اور دن میں، پوشیدہ

الرکوع ٣٧ / ٥

پوشیدہ اور اعلانیہ مال خرچ کرنے والوں کا اجر و ثواب

وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ

وَ	عَلَانِيَةً	فَلَهُمْ	أَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ
اور	اعلانیہ	تو ان کے لئے	ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف

اور اعلانیہ اپنے مال خیرات کرتے ہیں ان کے لئے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ ان پر نہ کوئی خوف

(1)......انہی حضرات کی صف میں وہ علماء وطلبہ و مبلغین وخادمینِ دین داخل ہیں جو دینی کاموں میں مشغولیت کی وجہ سے کمانے کی فرصت نہیں پاتے۔ یہ لوگ اپنی عزت ووقار اور مروت کی وجہ سے لوگوں سے سوال بھی نہیں کرتے اور اپنے فقر کو بھی چھپاتے ہیں جس کی وجہ سے لوگ سمجھتے ہیں کہ ان کا گزارا بہت اچھا ہو رہا ہے لیکن حقیقت اس کے برعکس ہوتی ہے کہ تحقیق کرنے سے ان کی زندگیوں کا مشقت سے بھرپور ہونا بہت سی علامات و قرائن سے معلوم ہو جائے گا۔

سود خوروں کا بیان اور ان کا انجام

وقف منزل

عَلَیۡهِمۡ وَ لَا هُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾ اَلَّذِیۡنَ یَاۡكُلُوۡنَ الرِّبٰوا

عَلَیۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	یَحۡزَنُوۡنَ ﴿۲۷۴﴾	اَلَّذِیۡنَ	یَاۡكُلُوۡنَ	الرِّبٰوا (1)
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	سود

ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ جو لوگ سود کھاتے ہیں

لَا یَقُوۡمُوۡنَ اِلَّا كَمَا یَقُوۡمُ الَّذِیۡ یَتَخَبَّطُهُ الشَّیۡطٰنُ

لَا یَقُوۡمُوۡنَ	اِلَّا	كَمَا	یَقُوۡمُ	الَّذِیۡ	یَتَخَبَّطُهُ	الشَّیۡطٰنُ
وہ کھڑے نہیں ہوں گے	مگر	جس طرح	کھڑا ہوتا ہے	جو (جسے)	پاگل بنادے اسے	شیطان

وہ قیامت کے دن نہ کھڑے ہوں گے مگر اس شخص کے کھڑے ہونے کی طرح جسے آسیب نے چھو کر

مِنَ الۡمَسِّ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ قَالُوۡۤا اِنَّمَا الۡبَیۡعُ

مِنَ	الۡمَسِّ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمۡ	قَالُوۡۤا	اِنَّمَا	الۡبَیۡعُ
سے	چھونے	یہ (سزا)	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے کہا	صرف، ہی	خرید و فروخت، تجارت

پاگل بنادیا ہو۔ یہ سزا اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا: خرید و فروخت بھی تو

وقف لازم

مِثۡلُ الرِّبٰوا ۘ وَ اَحَلَّ اللّٰهُ الۡبَیۡعَ وَ حَرَّمَ الرِّبٰوا ؕ

مِثۡلُ الرِّبٰوا	وَ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	الۡبَیۡعَ	وَ	حَرَّمَ	الرِّبٰوا (2)
سود کی مثل (ہے)	اور (حالانکہ)	حلال فرمائی	اللہ (نے)	خرید و فروخت	اور	حرام کیا	سود

سود ہی کی طرح ہے حالانکہ اللہ نے خرید و فروخت کو حلال کیا اور سود کو حرام کیا

فَمَنۡ جَآءَهٗ مَوۡعِظَةٌ مِّنۡ رَّبِّهٖ فَانۡتَهٰی

فَمَنۡ	جَآءَهٗ	مَوۡعِظَةٌ	مِّنۡ	رَّبِّهٖ	فَانۡتَهٰی
تو جس شخص	آئے اس کے پاس	کوئی نصیحت	کی طرف سے	اس کے رب	پھر وہ رک گیا، باز آگیا

تو جس کے پاس اس کے رب کی طرف سے نصیحت آئی پھر وہ باز آگیا

(1)...... اس آیت میں مال کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا غضب اور جہنم کمانے والوں کے ایک بڑے طبقے یعنی سود خوروں کا ذکر اور انجام بیان کیا گیا ہے۔

(2)...... یہاں سود خوروں کا وہ شبہ بیان کیا جارہا ہے جو زمانہ اسلام سے پہلے سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے۔ وہ یہ کہ تجارت اور سود میں کیا فرق ہے؟ دونوں ایک جیسے تو ہیں۔ تجارت میں کوئی سامان دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے اور سود میں رقم دے کر نفع حاصل کیا جاتا ہے حالانکہ دونوں میں بہت فرق ہے اور مسلمان کیلئے سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام کیا ہے۔

فَلَهٗ مَا سَلَفَؕ وَ اَمْرُهٗۤ اِلَى اللّٰهِؕ وَ

فَلَهٗ	مَا	سَلَفَ (1)	وَ	اَمْرُهٗۤ	اِلَى	اللّٰهِ	وَ
تو اس کے لئے	وہ جو	پہلے گزر چکا (لے چکا)	اور	اس کا معاملہ	کی طرف (کے سپرد)	اللہ	اور

تو اس کیلئے حلال ہے وہ جو پہلے گزر چکا اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور

مَنْ عَادَ فَاُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ۝٢٧٥

مَنْ	عَادَ	فَاُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ۝٢٧٥ (2)
جو	لوٹے (دوبارہ سود کھائے)	تو یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

جو دوبارہ ایسی حرکت کریں گے تو وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں مدتوں رہیں گے ○

یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَ یُرْبِی الصَّدَقٰتِؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ

یَمْحَقُ	اللّٰهُ	الرِّبٰوا	وَ	یُرْبِی	الصَّدَقٰتِ	وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ
مٹاتا ہے	اللہ	سود	اور	بڑھاتا ہے	صدقات	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور اللہ کسی

كُلَّ كَفَّارٍ اَثِیْمٍ ۝٢٧٦ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

كُلَّ كَفَّارٍ	اَثِیْمٍ ۝٢٧٦	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ہر بڑے ناشکرے	بڑے گنہگار (کو)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے

ناشکرے، بڑے گنہگار کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے

الصّٰلِحٰتِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ لَهُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	لَهُمْ
اچھے، نیک	اور	قائم کی	نماز	اور	ادا کی، دی	زکوٰۃ	ان کے لئے

کام کئے اور نماز قائم کی اور زکوٰۃ دی

اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا اور صدقہ و خیرات کو زیادہ کرتا ہے

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

1 ...... سود کا لین دین چونکہ ایک عرصے سے چلتا آرہا تھا تو فرمایا گیا کہ جب حکمِ الٰہی نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کرتے ہوئے جو آئندہ سود لینے سے باز آگیا تو حرمت کا حکم نازل ہونے سے پہلے جو وہ لیتا رہا اس پر اس کی کوئی گرفت نہ ہو گی اور اس کی معافی کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے ہے۔

2 ...... سود کو حلال سمجھ کر کھانے والا کافر ہے کیونکہ یہ حرام قطعی ہے اور کسی بھی حرام قطعی کو حلال جاننے والا کافر ہے اور ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہے گا اور جو شخص سود کو حرام سمجھتے ہوئے کھائے تو وہ سخت گناہگار ہے اور عرصۂ دراز تک جہنم میں رہے گا۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور بقایا سود نہ لینے کا حکم

اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ

اَجْرُهُمْ	عِنْدَ	رَبِّهِمْ	وَ	لَا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ
ان کا اجر	پاس	ان کے رب (کے)	اور	نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ

ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان پر نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ذَرُوْا

يَحْزَنُوْنَ ﴿٢٧٧﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ذَرُوْا
غمگین ہوں گے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	چھوڑ دو

غمگین ہوں گے ○ اے ایمان والو! اگر تم ایمان والے ہو تو اللہ سے ڈرو اور

سود خوروں کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے جنگ کی شدید وعید

مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰۤوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا

مَا	بَقِيَ	مِنَ	الرِّبٰوا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧٨﴾	فَاِنْ	لَّمْ تَفْعَلُوْا
وہ جو	باقی رہ گیا	سے	سود	اگر	تم ہو	ایمان والے	پھر اگر	تم نہ کرو (ایسا)

جو سود باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو ○ پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے

فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ اِنْ

فَاْذَنُوْا (1)	بِحَرْبٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	اِنْ
تو جان لو، یقین کرلو	لڑائی کا	کی طرف سے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور	اگر

تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کرلو اور اگر

تُبْتُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ ۚ لَا تَظْلِمُوْنَ وَ

تُبْتُمْ	فَلَكُمْ	رُءُوْسُ اَمْوَالِكُمْ	لَا تَظْلِمُوْنَ	وَ
تم توبہ کرو	تو تمہارے لئے	اپنے مالوں کا اصل حصہ	نہ تم ظلم کرو (نہ نقصان پہنچاؤ)	اور

تم توبہ کرو تو تمہارے لئے اپنا اصل مال لینا جائز ہے۔ نہ تم کسی کو نقصان پہنچاؤ اور

1 ...... یہ شدید ترین وعید ہے، کس کی مجال کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے لڑائی کا تصور بھی کرے، چنانچہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو جن اصحاب کا سودی معاملہ تھا انہوں نے اپنے سودی مطالبات چھوڑ دیئے اور سود لینے دینے سے توبہ کرلی۔ لیکن آج کل کے نام نہاد مسلمان دانشوروں کا حال یہ ہے کہ وہ توبہ کی بجائے آگے سے خود اللہ تعالیٰ کو اعلانِ جنگ کر رہے ہیں اور سود کی اہمیت وضرورت پر کتابیں، آرٹیکل، مضامین اور کالم لکھ رہے ہیں۔

تنگدست قرض دار کو مہلت دینے اور قرض معاف کرنے کی ترغیب

لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى

اِلٰى	فَنَظِرَةٌ	ذُوْ عُسْرَةٍ	كَانَ	اِنْ	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿۲۷۹﴾ (1)
تک	تو مہلت دینا	تنگی والا، مفلس (مقروض)	ہو	اگر	اور	نہ تم پر ظلم کیا جائے (نہ نقصان اٹھاؤ)

نہ تمہیں نقصان ہو ○ اور اگر مقروض تنگدست ہو تو اسے آسانی تک مہلت دو

مَيْسَرَةٍ ؕ وَ اَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

اِنْ	لَّكُمْ	خَيْرٌ (2)	تَصَدَّقُوْا	اَنْ	وَ	مَيْسَرَةٍ
اگر	تمہارے لئے	سب سے بہتر (ہے)	تم (قرض) صدقہ کردو	یہ کہ	اور	آسانی

اور تمہارا قرض کو صدقہ کردینا تمہارے لئے سب سے بہتر ہے اگر

قیامت کے ہولناک دن سے ڈرنے کا حکم

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾ وَ اتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ

فِيْهِ	تُرْجَعُوْنَ	يَوْمًا	اتَّقُوْا	وَ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸۰﴾
اس میں	لوٹائے جاؤ گے	(اس) دن (سے)	ڈرو	اور	تم جان لیتے

تم جان لو ○ اور اس دن سے ڈرو جس میں تم اللہ کی طرف

اِلَى اللّٰهِ ۗ ثُمَّ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَ

وَ	كَسَبَتْ	مَّا	كُلُّ نَفْسٍ	تُوَفّٰى	ثُمَّ	اللّٰهِ	اِلَى
اور	اس نے کمایا	(اس کا) جو	ہر جان (کو)	بھرپور دیا جائے گا (بدلہ)	پھر	اللہ	کی طرف

لوٹائے جاؤ گے پھر ہر جان کو اس کی کمائی بھرپور دی جائے گی اور

ادھار کا معاملہ لکھنے کا حکم

هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا ۳۸ ع۲

اِذَا	اٰمَنُوْۤا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۸۱﴾	هُمْ
جب	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	ظلم نہیں کئے جائیں گے	وہ

ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اے ایمان والو! جب

1 ...... یہ آیت اگرچہ سود کے حوالے سے ہے لیکن عمومی زندگی میں بھی شریعت اور عقل کا تقاضا یہ ہے کہ نہ ظلم کیا جائے اور نہ ظلم برداشت کیا جائے یعنی ظلم کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے کیونکہ بعض اوقات ظلم کو برداشت کرنا ظالم کو مزید جری کرتا ہے، ہاں جہاں عفو و درگزر کی صورت بنتی ہو وہاں اسے اختیار کیا جائے۔

2 ...... معلوم ہوا کہ قرض دار اگر تنگ دست یا نادار ہو تو اس کو مہلت دینا یا قرض کا کچھ حصہ یا پورا قرضہ معاف کر دینا اجر عظیم کا سبب ہے۔ اس کے مزید فضائل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۴۱۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

کاتب انصاف کے ساتھ لکھے اور لکھنے سے انکار نہ کرے

تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْيَكْتُبْ

تَدَايَنْتُمْ	بِدَيْنٍ	اِلٰۤى	اَجَلٍ	مُّسَمًّى	فَاكْتُبُوْهُ (1)	وَ	لْيَكْتُبْ
لین دین کرو	قرض کا	تک	مدت	مقررہ	تو لکھ لو اسے	اور	چاہئے کہ لکھے

تم ایک مقررر مدت تک کسی قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیا کرو اور تمہارے درمیان

بَّيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا يَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ

بَّيْنَكُمْ	كَاتِبٌ	بِالْعَدْلِ	وَ	لَا يَاْبَ	كَاتِبٌ	اَنْ
تمہارے درمیان	لکھنے والا	انصاف کے ساتھ	اور	انکار نہ کرے	لکھنے والا	(اس سے) کہ

کسی لکھنے والے کو انصاف کے ساتھ (معاہدہ) لکھنا چاہئے اور لکھنے والا لکھنے سے انکار نہ کرے

معاہدہ انصاف کے ساتھ لکھنا چاہئے

يَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْيَكْتُبْ ۚ وَلْيُمْلِلِ

يَّكْتُبَ	كَمَا	عَلَّمَهُ	اللّٰهُ	فَلْيَكْتُبْ	وَ	لْيُمْلِلِ
لکھے	جیسے	سکھایا اسے	اللہ (نے)	پس اسے لکھ دینا چاہئے	اور	وہ لکھوائے

جیسا کہ اسے اللہ نے سکھایا ہے تو اسے لکھ دینا چاہئے اور جس شخص پر

الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ

الَّذِیْ	عَلَیْهِ	الْحَقُّ	وَ	لْیَتَّقِ	اللّٰهَ	رَبَّهٗ
جس	اس پر	حق (قرض ہے)	اور	اسے ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)

حق لازم آتا ہے وہ لکھاتا جائے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے

جو لکھنے پر قادر نہ ہو وہ دوسرے سے لکھوالے

وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ

وَ	لَا يَبْخَسْ	مِنْهُ	شَيْـًٔا	فَاِنْ	كَانَ	الَّذِیْ	عَلَیْهِ
اور	کم نہ کرے	اس (قرض) سے	کچھ	پھر اگر	ہو	وہ جس	اس پر

اور اس حق میں سے کچھ کمی نہ کرے پھر جس پر حق آتا ہے اگر وہ

1 ...... جب ادھار کا کوئی معاملہ ہو، خواہ قرض کا لین دین ہو یا خرید وفروخت، رقم پہلے دی ہو اور مال بعد میں لینا ہے یا مال ادھار پر دیدیا اور رقم بعد میں وصول کرنی ہے، یونہی دکان یا مکان کرایہ پر لیتے ہوئے ایڈوانس یا کرایہ کا معاملہ ہو، اس طرح کی تمام صورتوں میں معاہدہ لکھ لینا چاہئے۔ یہ حکم واجب نہیں لیکن اس پر عمل کرنا بہت سی تکالیف سے بچاتا ہے جبکہ ہمارے زمانے میں تو اس حکم پر عمل کرنا انتہائی اہم ہو چکا ہے۔

الْحَقُّ سَفِيْهًا اَوْ ضَعِيْفًا اَوْ لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يُّمِلَّ

الْحَقُّ	سَفِيْهًا	اَوْ	ضَعِيْفًا	اَوْ	لَا يَسْتَطِيْعُ	اَنْ	يُّمِلَّ
حق (قرض ہے)	ناسمجھ، کم عقل	یا	کمزور	یا	طاقت نہ رکھتا ہو	کہ	لکھوائے

بے عقل یا کمزور ہو یا لکھوا نہ سکتا ہو

هُوَ فَلْيُمْلِلْ وَلِيُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا

هُوَ	فَلْيُمْلِلْ	وَلِيُّهٗ (1)	بِالْعَدْلِ	وَ	اسْتَشْهِدُوْا (2)
وہ	تو چاہئے کہ لکھوائے	اس کا ولی، سرپرست	انصاف کے ساتھ	اور	گواہ بنالو

تو اس کا ولی انصاف کے ساتھ لکھوا دے اور اپنے

شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ

شَهِيْدَيْنِ	مِنْ	رِّجَالِكُمْ	فَاِنْ	لَّمْ يَكُوْنَا	رَجُلَيْنِ
دو گواہ	سے	اپنے مردوں	پھر اگر	نہ ہوں	دو مرد

مردوں میں سے دو گواہ بنالو پھر اگر دو مرد نہ ہوں

فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ

فَرَجُلٌ	وَّ	امْرَاَتٰنِ	مِمَّنْ	تَرْضَوْنَ	مِنَ	الشُّهَدَآءِ
تو ایک مرد	اور	دو عورتیں	جن سے	تم راضی ہو	سے	گواہوں

تو ایک مرد اور دو عورتیں ان گواہوں میں سے (منتخب کرلو) جنہیں تم پسند کرو

اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ

اَنْ	تَضِلَّ	اِحْدٰىهُمَا	فَتُذَكِّرَ	اِحْدٰىهُمَا	الْاُخْرٰى
کہ	بھول جائے	ان میں سے ایک	تو یاد دلادے	ان میں سے ایک (کو)	دوسری

تاکہ (اگر) ان میں سے ایک عورت بھولے تو دوسری اسے یاد دلادے،

معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بنالئے جائیں

(1)......اگر کسی کو خود لکھنا نہیں آتا جیسے کوئی بچہ ہے یا انتہائی بوڑھا یا نابینا وغیرہ ہے تو وہ دوسرے سے لکھوالے اور جسے لکھنے کا کہا جائے اسے لکھنے سے انکار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ لکھنا لوگوں کی مدد کرنا ہے اور لکھنے والے کا اس میں کوئی نقصان بھی نہیں تو مفت کا ثواب کیوں چھوڑے۔ (2)......لین دین کا معاہدہ لکھنے کے بعد اس پر گواہ بھی بنالینے چاہئیں تاکہ بوقتِ ضرورت کام آئیں۔ گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ہونی چاہئیں۔

چھوٹے بڑے ہر قرض کو لکھ لینا مفید ہے

وَ لَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَ لَا تَسْــٴَـمُوْۤا

وَ	لَا يَاْبَ	الشُّهَدَآءُ	اِذَا مَا	دُعُوْا	وَ	لَا تَسْــٴَـمُوْۤا (1)
اور	انکار نہ کریں	گواہ	جب	بلائے جائیں	اور	تم اکتاؤ نہیں

اور جب گواہوں کو بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں اور

اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ

اَنْ	تَكْتُبُوْهُ	صَغِیْرًا	اَوْ	كَبِیْرًا	اِلٰۤى	اَجَلِهٖ
(اس سے) کہ	لکھو اسے	چھوٹا (ہو قرض)	یا	بڑا	تک	اس کی مدت

قرض چھوٹا ہو یا بڑا اسے اس کی مدت تک لکھنے میں اکتاؤ نہیں۔

ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ اَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ

ذٰلِكُمْ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اَقْوَمُ	لِلشَّهَادَةِ
یہ (جو کچھ بیان ہوا)	زیادہ انصاف والا ہے	اللہ کے نزدیک	اور	زیادہ قائم رکھنے والا	گواہی کو

یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی

ہاتھوں ہاتھ تجارت ہو تو نہ لکھنے میں حرج نہیں

وَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً

وَ	اَدْنٰۤى	اَلَّا تَرْتَابُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً
اور	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم شک میں نہ پڑو	مگر	یہ کہ	ہو (معاملہ)	تجارت (کا)

اور یہ اس سے قریب ہے کہ تم (بعد میں) شک میں نہ پڑو (ہر معاہدہ لکھا کرو) مگر یہ کہ کوئی

حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ

حَاضِرَةً	تُدِیْرُوْنَهَا	بَیْنَكُمْ	فَلَیْسَ	عَلَیْكُمْ
موجود، ہاتھوں ہاتھ	لیتے دیتے ہو اسے	اپنے درمیان (آپس میں)	تو نہیں	تمہارے اوپر

ہاتھوں ہاتھ سودا ہو جس کا تم آپس میں لین دین کرو تو اس کے نہ لکھنے میں تم پر کوئی

1 ...... قرض کے معاملات لکھنے میں سستی نہیں کرنی چاہئے بلکہ قرض چھوٹا ہو یا بڑا، اس کی مقدار، نوعیت اور مدت تک لکھ لینی چاہئے اس کا ایک فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بہت انصاف کی بات ہے جس سے بندوں کے حقوق محفوظ ہوتے ہیں، دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے گواہی ٹھیک اور آسان رہے گی، تیسرا فائدہ یہ ہے کہ معاملہ صاف رہے گا اور ایک دوسرے کے دل میں کدورت پیدا نہ ہو گی۔

سودا کرتے وقت گواہ بنالے اور کاتب و گواہ کو نقصان نہ پہنچانے کا حکم

جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَ اَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَايَعْتُمْ ۪

جُنَاحٌ	اَلَّا تَكْتُبُوْهَا	وَ	اَشْهِدُوْۤا	اِذَا	تَبَايَعْتُمْ
کوئی گناہ، کوئی حرج	کہ نہ لکھو تم اسے	اور	گواہ بنالیا کرو	جب	تم آپس میں خرید و فروخت کرو

حرج نہیں اور جب خرید و فروخت کرو تو گواہ بنالیا کرو

وَ لَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّ لَا شَهِيْدٌ ۬ؕ وَ اِنْ

وَ	لَا يُضَآرَّ (1)	كَاتِبٌ	وَّ	لَا	شَهِيْدٌ	وَ	اِنْ
اور	نہ نقصان پہنچایا جائے (یا) نہ نقصان پہنچائے	لکھنے والا	اور	نہ	گواہ	اور	اگر

اور نہ کسی لکھنے والے کو کوئی نقصان پہنچایا جائے اور نہ گواہ کو (یا نہ لکھنے والا کوئی نقصان پہنچائے اور نہ گواہ) اور اگر

تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ

تَفْعَلُوْا	فَاِنَّهٗ	فُسُوْقٌۢ	بِكُمْ	وَ	اتَّقُوْا	اللّٰهَ	وَ
تم کرو گے (ایسا)	تو بیشک وہ	نافرمانی (ہوگی)	تمہاری	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور

تم ایسا کرو گے تو یہ تمہاری نافرمانی ہوگی اور اللہ سے ڈرو اور

يُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾ وَ اِنْ كُنْتُمْ

يُعَلِّمُكُمْ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۲۸۲﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ
سکھاتا ہے تمہیں	اللہ	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	اور	اگر	تم ہو

اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اور اگر تم

حالتِ سفر میں کاتب نہ ملے تو کوئی چیز گروی رکھ دی جائے

عَلٰى سَفَرٍ وَّ لَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ ؕ فَاِنْ

عَلٰى سَفَرٍ	وَّ	لَمْ تَجِدُوْا	كَاتِبًا	فَرِهٰنٌ	مَّقْبُوْضَةٌ	فَاِنْ
سفر پر	اور	نہ پاؤ	لکھنے والا	تو گروی چیز (ہو)	قبضے میں دی ہوئی	پس اگر

سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو (قرض خواہ کے) قبضے میں گروی چیز ہو اور اگر

(1)...... عربی کے اعتبار سے لفظ "يُضَآرَّ" کو معروف اور مجہول دونوں معنوں میں لیا جاسکتا ہے۔ مجہول کے اعتبار سے معنیٰ ہوگا کہ کاتبوں اور گواہوں کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ معروف پڑھنے کی صورت میں معنیٰ یہ ہوگا کہ کاتب اور گواہ لین دین کرنے والوں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

گواہی چھپانے کی ممانعت

آمِنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا فَلْيُؤَدِّ الَّذِي اؤْتُمِنَ

آمِنَ	بَعْضُكُمْ	بَعْضًا	فَلْيُؤَدِّ	الَّذِي	اؤْتُمِنَ
اطمینان ہو	تمہارے بعض (کو)	بعض (پر)	تو چاہئے کہ ادا کر دے	جسے	امانت دار سمجھا گیا

تمہیں ایک دوسرے پر اطمینان ہو تو وہ (مقروض) جسے امانت دار سمجھا گیا تھا وہ

أَمَانَتَهُ وَلْيَتَّقِ اللَّهَ رَبَّهُ ۗ وَلَا تَكْتُمُوا

أَمَانَتَهُ	وَ	لْيَتَّقِ	اللَّهَ	رَبَّهُ	وَ	لَا تَكْتُمُوا
اپنی امانت	اور	چاہئے کہ ڈرے	اللہ (سے)	اپنے رب (سے)	اور	نہ چھپاؤ

اپنی امانت ادا کر دے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور گواہی

الشَّهَادَةَ ۚ وَمَنْ يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُ آثِمٌ قَلْبُهُ ۗ وَ

الشَّهَادَةَ	وَ	مَنْ	يَكْتُمْهَا	فَإِنَّهُ	آثِمٌ	قَلْبُهُ	وَ
گواہی	اور	جو	چھپائے اسے	پس بیشک وہ	گناہ گار (ہے)	اس کا دل	اور

نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اس کا دل گنہگار ہے اور

ع ۳۹ ۷

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال اور پوشیدہ نیتوں کا محاسبہ فرمائے گا

اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ لِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ

اللَّهُ	بِمَا	تَعْمَلُونَ	عَلِيمٌ ﴿٢٨٣﴾ (1)	لِلَّهِ	مَا	فِي السَّمَاوَاتِ
اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	جاننے والا	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں

اللہ تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ

وَ	مَا	فِي الْأَرْضِ	وَ	إِنْ	تُبْدُوا	مَا	فِي	أَنْفُسِكُمْ
اور	جو کچھ	زمین میں	اور	اگر	تم ظاہر کرو	وہ جو	میں	تمہارے دلوں

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے اور جو کچھ تمہارے دل میں ہے اگر تم اسے ظاہر کرو

(1)...... آیت نمبر 282 اور 283 پر غور کریں اور سمجھیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے خالصتاً دنیوی مالی معاملات میں بھی ہمیں کتنے واضح حکم ارشاد فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمارا دین کامل ہے کہ اس میں عقائد و عبادات کے ساتھ معاملات تک کا بھی بیان ہے اور حقوق العباد نہایت اہم ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نہایت وضاحت سے ان کا بیان فرمایا ہے۔ نیز شریعت کے احکام میں بے پناہ حکمتیں ہیں اور ان میں ہماری بہت زیادہ بھلائی ہے۔

اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ؕ فَيَغْفِرُ لِمَنْ

اَوْ	تُخْفُوْهُ	يُحَاسِبْكُمْ (1)	بِهِ	اللّٰهُ	فَيَغْفِرُ	لِمَنْ
یا	چھپاؤ اسے	حساب لے گا تم سے	اس کا	اللہ	تو بخش دے گا	(اس) کے لئے جسے

یا چھپاؤ، اللہ تم سے اس کا حساب لے گا تو جسے چاہے گا بخش دے گا

يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
وہ چاہے	اور	عذاب دے گا	جسے	وہ چاہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اور جسے چاہے گا سزا دے گا اور اللہ ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ

قَدِيْرٌ ﴿۲۸۴﴾	اٰمَنَ	الرَّسُوْلُ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مِنْ
قدرت والا (ہے)	ایمان لایا	رسول	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اس کی طرف	کی طرف سے

قادر ہے ○ رسول اس پر ایمان لایا جو اس کے رب کی طرف سے اس کی طرف نازل کیا گیا

اصول اور ضروریاتِ ایمان کے چار مراتب

رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ

رَّبِّهٖ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	كُلٌّ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓئِكَتِهٖ
اس کے رب	اور	ایمان والے	سبھی	ایمان لائے	اللہ پر	اور	اس کے فرشتوں

اور مسلمان بھی۔ سب اللہ پر اور اس کے فرشتوں

وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ۚ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ

وَ	كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ
اور	اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں (پر)	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان

اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر یہ کہتے ہوئے ایمان لائے کہ ہم اس کے کسی رسول پر

(1)......انسان کے دل میں کئی طرح کے خیالات آتے ہیں جیسے وسوسہ اور عزم وارادہ۔ وسوسوں سے دِل کو خالی کرنا انسان کی قدرت میں نہیں، ان پر مؤاخذہ نہیں ہے۔ دوسرے وہ خیالات جن کو انسان اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور ان کو عمل میں لانے کا قصد وارادہ کرتا ہے ان پر مؤاخذہ ہو گا اور انہی کا بیان اس آیت میں ہے کہ اپنے دلوں میں موجود چیز کو تم ظاہر کرو یا چھپاؤ اللہ تعالیٰ تمہارا ان پر محاسبہ فرمائے گا۔

مِّنْ رُّسُلِهٖ ۫ وَ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ۫

مِّنْ	رُّسُلِهٖ	وَ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
سے	اس کے رسولوں	اور	انہوں نے کہا	سنا ہم نے	اور	ہم نے اطاعت کی

ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے اور انہوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے سنا اور مانا،

غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾

غُفْرَانَكَ	رَبَّنَا	وَ	اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ ﴿۲۸۵﴾
تیری بخشش، معافی (مانگتے ہیں)	اے ہمارے رب	اور	تیری طرف	پھرنا، لوٹ کر آنا (ہے)

(ہم پر) تیری معافی ہو اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ۝

لَا یُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ

لَا یُكَلِّفُ (1)	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تکلیف نہیں دیتا، بوجھ نہیں ڈالتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	اس کی وسعت، طاقت (کے مطابق)

اللہ کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتا ہے۔

لوگوں کو ان کی طاقت کے مطابق ہی حکم دیا جاتا ہے

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ عَلَیْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ؕ رَبَّنَا

لَهَا	مَا	كَسَبَتْ (2)	وَ	عَلَیْهَا	مَا	اكْتَسَبَتْ	رَبَّنَا
اس (جان) کے لئے	جو	اس نے کمایا	اور	اس کے اوپر	جو	اس نے کمایا	اے ہمارے رب

کسی جان نے جو اچھا کمایا وہ اسی کیلئے ہے اور کسی جان نے جو برا کمایا اس کا وبال اسی پر ہے۔ اے ہمارے رب!

آدمی کے اچھے عمل کی جزا اور برے عمل کی سزا اسے ہی ملے گی

لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِیْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا

لَا تُؤَاخِذْنَاۤ	اِنْ	نَّسِیْنَاۤ	اَوْ	اَخْطَاْنَا	رَبَّنَا
گرفت نہ فرما ہماری	اگر	ہم بھول جائیں	یا	ہم خطا کریں	اے ہمارے رب

اگر ہم بھولیں یا خطا کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب!

مسلمانوں کو ایک اہم دعا کی تلقین

(1)...... اللہ تعالیٰ کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا، لہٰذا غریب پر زکوٰۃ نہیں، نادار پر حج نہیں، نماز میں کھڑا نہ ہوسکنے والے پر قیام فرض نہیں، معذور پر جہاد نہیں الغرض اس طرح کے بہت سے احکام معلوم کئے جاسکتے ہیں۔ (2)...... یہ آیت مبارکہ آخرت کے ثواب و عذاب کے بارے میں ہے لیکن اس طرح کا معاملہ دنیا میں بھی پیش آتا رہتا ہے کہ ہر آدمی اپنی محنت کا پھل پاتا ہے، محنت والے کو اس کی محنت کا صلہ ملتا ہے جبکہ سست و کاہل اور کام چور کو اس کی سستی کا انجام دیکھنا پڑتا ہے۔

وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى

وَ	لَا تَحْمِلْ	عَلَيْنَآ	اِصْرًا	كَمَا	حَمَلْتَهٗ (1)	عَلَى
اور	نہ رکھ	ہمارے اوپر	بھاری بوجھ	جیسے	تونے رکھا اسے	اوپر

اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تونے ہم سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا

الَّذِيْنَ	مِنْ	قَبْلِنَا	رَبَّنَا	وَ	لَا تُحَمِّلْنَا
ان لوگوں کے جو	سے	ہم سے پہلے	اے ہمارے رب	اور	نہ بوجھ ڈال ہمارے اوپر

لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب! اور ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال

مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ

مَا	لَا	طَاقَةَ	لَنَا	بِهٖ	وَ	اعْفُ
وہ جو	نہیں	طاقت	ہمارے لئے (ہمیں)	اس کی	اور	معاف فرمادے، درگزر فرما

جس کی ہمیں طاقت نہیں اور ہمیں معاف

عَنَّا ۥ وَاغْفِرْ لَنَا ۥ وَارْحَمْنَا ۥ اَنْتَ

عَنَّا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	اَنْتَ
ہم سے	اور	مغفرت فرما	ہمارے لئے (ہماری)	اور	رحم فرما ہم پر	تو

فرمادے اور ہمیں بخش دے اور ہم پر مہربانی فرما، تو

مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦ ع ع ٤٠ ٨

مَوْلٰىنَا	فَانْصُرْنَا	عَلَى	الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ۝٢٨٦
ہمارا مالک، مددگار (ہے)	پس مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)	قوم	کفر کرنے والے

ہمارا مالک ہے پس کافر قوم کے مقابلے میں ہماری مدد فرما○

1 ...... بنی اسرائیل پر کئی احکام ہم سے زیادہ سخت تھے جیسے زکوٰۃ میں چوتھائی مال دینا۔ ان کے مقابلے میں ہم پر نہایت آسانیاں ہیں۔ لہٰذا اعترافِ نعمت کے طور پر یہاں دعا میں عرض کیا جارہا ہے کہ اے ہمارے رب! اور ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا تونے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا۔ یاد رہے کہ ہم پر یہ کرم نوازیاں حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے صدقے میں ہیں۔

آیات:200 — رکوع:20

سُوْرَةُ اٰلِ عِمْرٰن مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کے اوصاف

الٓمّٓ ﴿١﴾ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۙ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ﴿٢﴾

الٓمّٓ ﴿١﴾	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْحَیُّ	الْقَیُّوْمُ ﴿٢﴾ [1]
حروف مقطعات	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ہمیشہ زندہ	دوسروں کو قائم رکھنے والا

الٓمّٓ ○ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہ) خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے ○

آسمانی کتابوں کے نزول اور ان کی عظمت وشان کا بیان

نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا

نَزَّلَ	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا [2]	لِّمَا
اس نے نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر	کتاب	حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو

اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق

بَیْنَ یَدَیْهِ وَ اَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِیْلَ ﴿٣﴾ مِنْ

بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	اَنْزَلَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ ﴿٣﴾	مِنْ
ان کے آگے	اور	نازل فرمائی، اتاری	تورات	اور	انجیل	سے

کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی ○

1 ...... ”حَیّ“ کا معنیٰ ہے ”ایسا ہمیشہ رہنے والا جس کی موت ممکن نہ ہو“ اور ”قَیُّوْم“ وہ ہے جو قائم بالذات یعنی بغیر کسی دوسرے کی محتاجی اور تصرف کے خود قائم ہو اور مخلوق کو قائم رکھنے والا ہو۔

2 ...... معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے بعد نہ کوئی کتاب آنے والی اور نہ کوئی نیا نبی تشریف لانے والا ہے کیونکہ قرآن مجید نے گزشتہ کتابوں کی تصدیق کی ہے، بعد میں نہ کسی کتاب کے آنے کا تذکرہ کیا اور نہ بشارت دی جبکہ قرآن پاک کو چونکہ تورات وانجیل کے بعد آنا تھا اس لئے ان کتابوں میں قرآن کی بشارت پہلے سے دیدی گئی۔

قَبْلُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ اَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ؕ

قَبْلُ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	وَ	اَنْزَلَ	الْفُرْقَانَ
(اس سے) پہلے	ہدایت	لوگوں کے لئے	اور	نازل کیا، اتارا	حق و باطل میں فرق کرنے والا

لوگوں کو ہدایت دیتی اور (اللہ نے) حق و باطل میں فرق اتارا۔

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کی سزا

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا، انکار کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	ان کے لئے	عذاب

بیشک وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا ان کے لئے سخت

زمین و آسمان میں کوئی چیز اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

شَدِیْدٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِیْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ۝۴ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰى

شَدِیْدٌ	وَ	اللّٰهُ	عَزِیْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ۝۴	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَخْفٰى (1)
سخت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا	بیشک	اللہ	پوشیدہ نہیں

عذاب ہے اور اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ۝ بیشک اللہ پر

انسانی تخلیق میں قدرتِ الٰہی

عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ ۝۵ هُوَ الَّذِیْ

عَلَیْهِ	شَیْءٌ	فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا	فِی السَّمَآءِ ۝۵	هُوَ	الَّذِیْ
اس پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	وہ (وہی ہے)	جو

کوئی چیز پوشیدہ نہیں، نہ زمین میں اور نہ ہی آسمان میں ۝ وہی ہے جو

یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ كَیْفَ یَشَآءُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

یُصَوِّرُكُمْ (2)	فِی	الْاَرْحَامِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
صورت بناتا ہے تمہاری	میں	(ماؤں کے) رحموں	جیسی	چاہتا ہے	نہیں	کوئی معبود	مگر

ماؤں کے پیٹوں میں جیسی چاہتا ہے تمہاری صورت بناتا ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں

(1)...... آسمان و زمین کی ہر چیز، ہر وقت، تمام تر تفصیلات کے ساتھ بغیر کسی کی تعلیم و خبر معلوم ہونا اللہ تعالیٰ کی صفت ہے، یہ وصف کسی بندے میں نہیں، کیونکہ مخلوق کو جو علم ہے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بتانے سے ہے اور وہ بھی متناہی اور قابلِ فنا ہے۔ (2)...... ماں کے پیٹ میں بچے کی شکل بنانا، اس میں روح پھونکنا، اس کی تقدیر لکھنا یہ سب کچھ فرشتہ کرتا ہے لیکن فرشتہ چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور اختیار دینے سے کرتا ہے لہٰذا فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی ہے جو ماؤں کے پیٹوں میں تمہاری صورتیں بناتا ہے۔

معانی کے اعتبار سے آیاتِ قرآنی کی تقسیم

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝٦ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلَیْكَ

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝٦	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلَیْكَ
وہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا	وہ	جو (جس نے)	نازل کی، اتاری	تمہارے اوپر

(وہ) زبردست ہے، حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے تم پر

الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ

الْكِتٰبَ	مِنْهُ	اٰیٰتٌ	مُّحْكَمٰتٌ	هُنَّ	اُمُّ الْكِتٰبِ
کتاب	اس سے	کچھ آیتیں	صاف معنی رکھتی (ہیں)	وہ	کتاب کی اصل (ہیں)

یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں

متشابہ آیات کے ظاہری معنی لینا اور غلط تاویل کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے

وَ اُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

وَ	اُخَرُ	مُتَشٰبِهٰتٌ (1)	فَاَمَّا	الَّذِیْنَ	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ
اور	دوسری (وہ جو)	مشتبہ معنی والی (ہیں)	پس بہر حال	وہ لوگ جو	میں	ان کے دلوں

اور دوسری وہ ہیں جن کے معنی میں اِشتباہ ہے تو وہ لوگ جن کے دلوں میں

زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ

زَیْغٌ (2)	فَیَتَّبِعُوْنَ	مَا	تَشَابَهَ	مِنْهُ
حق سے روگردانی، ٹیڑھا پن (ہے)	تو وہ پیچھے پڑتے ہیں	(اس کے) جو	مشتبہ (ہے)	اس سے

ٹیڑھا پن ہے وہ (لوگوں میں) فتنہ پھیلانے کی غرض سے اور

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

متشابہ آیات کا حقیقی مطلب اللہ تعالٰی ہی جانتا ہے

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ۚ وَ مَا یَعْلَمُ

ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ	وَ	ابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ	وَ	مَا یَعْلَمُ
فتنہ چاہنے (کے لئے)	اور	اس کی (باطل) تاویل تلاش کرنے (کے لئے)	اور (حالانکہ)	نہیں جانتا

ان آیات کا (غلط) معنٰی تلاش کرنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں حالانکہ ان کا

1 ......مُتَشَابِہ، وہ آیات ہیں جن کے ظاہری معنٰی یا تو سمجھ ہی نہیں آتے جیسے حروف مقطعات یا ان کے ظاہری معنٰی سمجھ تو آتے ہیں لیکن وہ مراد نہیں ہوتے جیسے اللہ تعالٰی کے ''یَدْ'' یعنی ''ہاتھ'' اور ''وَجْہٌ'' یعنی ''چہرہ'' والی آیات۔ ان کے ظاہری معنٰی معلوم تو ہیں لیکن یہ مراد نہیں۔ 2 ......یہاں گمراہ اور بدمذہب لوگوں کا ذکر کیا گیا ہے جو اپنی خواہشاتِ نفسانی کے پابند ہیں اور متشابہ آیات کے ظاہری معنٰی لیتے ہیں جو کہ صریح گمراہی بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہوتا ہے یا ایسے لوگ متشابہ آیات کی غلط تاویل کرتے ہیں۔

وقف لازم
وقف منزل

متشابہ آیات سے متعلق علم میں راسخ لوگوں کا عقیدہ

تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔمـ وَ الرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ

تَاْوِیْلَهٗۤ	اِلَّا	اللّٰهُ (1)	وَ	الرّٰسِخُوْنَ	فِی الْعِلْمِ	یَقُوْلُوْنَ
اس کی تاویل	مگر	اللہ	اور	پختگی رکھنے والے	علم میں	کہتے ہیں

صحیح مطلب اللہ ہی کو معلوم ہے اور پختہ علم والے کہتے ہیں کہ

اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَ

اٰمَنَّا	بِهٖ	كُلٌّ	مِّنْ	عِنْدِ رَبِّنَا	وَ
ہم ایمان لائے	اس کے ساتھ (اس پر)	(یہ) سب	سے	ہمارے رب کے پاس	اور

ہم اس پر ایمان لائے، یہ سب ہمارے رب کی طرف سے ہے اور

ہدایت کے بعد دل ٹیڑھے ہونے سے بچنے کی دعا

مَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ رَبَّنَا لَا تُزِغْ

مَا یَذَّكَّرُ	اِلَّاۤ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝۷ (2)	رَبَّنَا	لَا تُزِغْ
نصیحت حاصل نہیں کرتے	مگر	عقل والے	اے ہمارے رب	ٹیڑھا نہ کر

عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اے ہمارے رب تو نے

قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا

قُلُوْبَنَا	بَعْدَ	اِذْ	هَدَیْتَنَا	وَ	هَبْ	لَنَا
ہمارے دلوں (کو)	(اس کے) بعد	جب	تو نے ہدایت دی ہمیں	اور	عطا فرما	ہمارے لئے

ہمیں ہدایت عطا فرمائی ہے، اس کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کر اور ہمیں

اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے

مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝۸ رَبَّنَاۤ

مِنْ	لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ۝۸	رَبَّنَاۤ
سے	اپنے پاس	رحمت	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا فرمانے والا	اے ہمارے رب

اپنے پاس سے رحمت عطا فرما، بیشک تو بڑا عطا فرمانے والا ہے ○ اے ہمارے رب!

(1)...... محققین علماء نے فرمایا ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان اس سے ارفع واعلیٰ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو بھی متشابہات کا علم عطا نہ فرمائے بلکہ اولیاء کرام کو بھی اس کا علم ملتا ہے۔ (2)......اس سے معلوم ہوا کہ عقل بہت بڑی فضیلت اور خوبی ہے کہ اس کے ذریعے ہدایت و نصیحت ملتی ہے۔ لیکن یہ یاد رہے کہ جس عقل سے ہدایت نہ ملے وہ بدترین حماقت ہے، جیسے طاقت اچھی چیز ہے لیکن جو طاقت ظلم کیلئے استعمال ہو وہ کمزوری سے بھی بدتر ہے۔

إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ

إِنَّكَ	جَامِعُ النَّاسِ	لِيَوْمٍ	لَّا	رَيْبَ	فِيهِ	إِنَّ
بیشک تو	لوگوں کو جمع کرنے والا	(اس) دن کے لئے	نہیں	کوئی شک	اس میں	بیشک

بیشک تو سب لوگوں کو اس دن جمع کرنے والا ہے جس میں کوئی شبہ نہیں، بیشک

مال اور اولاد پر غرور کرنے والے کافروں کا انجام

ع٩

اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ ⑨ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا

اللَّهَ	لَا يُخْلِفُ (1)	الْمِيعَادَ ⑨	إِنَّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا
اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا

اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ بیشک کافروں کے

لَن تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُم مِّنَ

لَن تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	أَمْوَالُهُمْ	وَ	لَا	أَوْلَادُهُم	مِّنَ
ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ	ان کی اولاد	سے

مال اور ان کی اولاد اللہ کے عذاب سے انہیں کچھ بھی بچانہ

مغرور کافروں کی ایک مثال

اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ ⑩ كَدَأْبِ

اللَّهِ	شَيْئًا	وَ	أُولَٰئِكَ	هُمْ	وَقُودُ النَّارِ ⑩	كَدَأْبِ (2)
اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	وہ (وہی)	جہنم کا ایندھن (ہیں)	جیسے طریقہ (تھا)

سکیں گے اور وہی دوزخ کا ایندھن ہیں ○ جیسا

آلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا ۚ

آلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِينَ	مِن	قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوا	بِآيَاتِنَا
فرعون والوں (کا)	اور	وہ لوگ جو	سے	ان سے پہلے	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا، انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

1 ...... اللہ تعالیٰ جھوٹ سے پاک ہے لہٰذا وہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹ بولنے کی نسبت قطعی کفر ہے اور یہ کہنا کہ ”جھوٹ بول سکتا ہے“ یہ بھی کفر ہے۔

2 ...... یعنی نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کافروں کا طریقہ ویسا ہی ہے جیسا فرعون کے ماننے والوں اور ان سے پہلے لوگوں کا طریقہ تھا کہ انہوں نے بھی ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور اِن کافروں نے بھی ہماری آیات کو جھٹلایا تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے اُن کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اسی طرح اِن کے گناہوں پر اِن کی بھی پکڑ فرمائے گا۔

فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾

فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۱﴾
تو پکڑلیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تو اللہ نے ان کے گناہوں پر انہیں پکڑ لیا اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ○

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	سَتُغْلَبُوْنَ (1)	وَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے	اور

ان کافروں سے کہہ دو کہ عنقریب تم مغلوب ہو جاؤ گے اور

تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾ قَدْ كَانَ

تُحْشَرُوْنَ	اِلٰى	جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۲﴾	قَدْ	كَانَ
اکٹھے کئے جاؤ گے	کی طرف	جہنم	اور	کیا ہی برا	بچھونا (ہے)	تحقیق، بیشک	تھی

دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ○ بیشک

لَكُمْ اٰیَةٌ فِیْ فِئَتَیْنِ الْتَقَتَا ؕ

لَكُمْ	اٰیَةٌ	فِیْ	فِئَتَیْنِ	الْتَقَتَا
تمہارے لئے	عظیم نشانی	میں	دو گروہوں	آپس میں ملے (آپس میں جنگ کی)

تمہارے لئے ان دو گروہوں میں بڑی نشانی ہے جنہوں نے آپس میں جنگ کی۔

فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ اُخْرٰى

فِئَةٌ	تُقَاتِلُ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	اُخْرٰى
ایک گروہ، ایک جماعت	لڑ رہی تھی	میں	اللہ کی راہ	اور	دوسری (جماعت)

(اُن میں) ایک گروہ تو اللہ کی راہ میں لڑ رہا تھا اور دوسرا گروہ

یہودیوں کا دنیوی اور اخروی انجام

غزوۂ بدر میں سب کے لئے عبرت و نصیحت تھی

1 ......اس آیت میں یہودیوں کے بارے غیبی خبر دی گئی کہ وہ دنیا میں مغلوب ہوں گے، قتل کئے جائیں گے، گرفتار کئے جائیں گے اور ان پر جزیہ مقرر کیا جائے گا اور آخرت میں دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور کچھ ہی عرصے میں یہودی قتل بھی ہوئے، گرفتار بھی کئے گئے اور اہلِ خیبر پر جزیہ بھی مقرر کیا گیا اور قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف ہانکا جائے گا۔

كَافِرَةٌ يَّرَوْنَهُمْ مِّثْلَيْهِمْ رَاْيَ الْعَيْنِ ؕ وَ

كَافِرَةٌ	يَّرَوْنَهُمْ	مِّثْلَيْهِمْ	رَاْيَ الْعَيْنِ	وَ
کفر کرنے والی (تھی)	وہ دیکھ رہے تھے انہیں	اپنے سے دو مثل، دگنا	کھلی آنکھ سے دیکھنا	اور

کافروں کا تھا جو کھلی آنکھوں سے مسلمانوں کو خود سے دگنا دیکھ رہے تھے اور

اللّٰهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اللّٰهُ	يُؤَيِّدُ	بِنَصْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	اِنَّ	فِيْ	ذٰلِكَ
اللہ	تائید فرماتا ہے	اپنی مدد کے ساتھ	جس کی	چاہتا ہے	بیشک	میں	اس

اللہ اپنی مدد کے ساتھ جس کی چاہتا ہے تائید فرماتا ہے۔ بیشک اس میں

لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾ زُيِّنَ لِلنَّاسِ

لَعِبْرَةً	لِّاُولِی الْاَبْصَارِ ﴿۱۳﴾	زُيِّنَ (1)	لِلنَّاسِ
ضرور عبرت، نصیحت (ہے)	آنکھوں والوں کے لئے	آراستہ کر دی گئی، خوشنما بنادی گئی	لوگوں کے لئے

عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے ○ لوگوں کے لئے ان کی خواہشات کی

حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَ الْبَنِيْنَ وَ الْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ

حُبُّ الشَّهَوٰتِ	مِنَ	النِّسَآءِ	وَ	الْبَنِيْنَ	وَ	الْقَنَاطِيْرِ	الْمُقَنْطَرَةِ
خواہشات کی محبت	سے	عورتوں	اور	بیٹوں	اور	خزانوں، ڈھیروں	جمع کئے ہوئے

محبت کو آراستہ کر دیا گیا یعنی عورتوں اور بیٹوں اور سونے چاندی کے

مِنَ الذَّهَبِ وَ الْفِضَّةِ وَ الْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَ

مِنَ	الذَّهَبِ	وَ	الْفِضَّةِ	وَ	الْخَيْلِ	الْمُسَوَّمَةِ	وَ
سے	سونے	اور	چاندی (کے)	اور	گھوڑے	نشان لگائے گئے	اور

جمع کئے ہوئے ڈھیروں اور نشان لگائے گئے گھوڑوں اور

لوگوں کے لئے من پسند چیزوں کی محبت خوشنما بنا دی گئی

(1)......لوگوں کیلئے من پسند چیزوں کی محبت کو خوشنما بنادیا گیا ہے، چنانچہ عورتوں، بیٹوں، مال و اولاد، سونا چاندی، کاروبار، باغات، عمدہ سواریوں اور بہترین مکانات کی محبت لوگوں کے دلوں میں رچی ہوئی ہے اور اِس آراستہ کئے جانے اور ان چیزوں کی محبت پیدا کئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ خواہش پرستوں اور خدا پرستوں کے درمیان فرق ظاہر ہو جائے۔

الْاَنْعَامِ وَ الْحَرْثِ ؕ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ اللّٰهُ

الْاَنْعَامِ	وَ	الْحَرْثِ	ذٰلِكَ	مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (1)	وَ	اللّٰهُ
چوپایوں، مویشیوں	اور	کھیتی (کی)	یہ	دنیوی زندگی کا سامان	اور	اللہ

مویشیوں اور کھیتیوں کو (ان کے لئے آراستہ کر دیا گیا۔) یہ سب دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور صرف

عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾ قُلْ اَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَیْرٍ

عِنْدَهٗ	حُسْنُ الْمَاٰبِ ﴿۱۴﴾	قُلْ	اَؤُنَبِّئُكُمْ	بِخَیْرٍ
اس کے پاس	اچھا ٹھکانہ (ہے)	تم کہو	کیا میں خبر دوں تمہیں	بہتر کی

اللہ کے پاس اچھا ٹھکانہ ہے ○ (اے حبیب!) تم فرماؤ، کیا میں تمہیں ان چیزوں سے بہتر چیز بتادوں؟

مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ

مِّنْ ذٰلِكُمْ	لِلَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	عِنْدَ رَبِّهِمْ
ان (چیزوں) سے	ان لوگوں کے لئے جو	ڈرے، پرہیز گاری اختیار کی	ان کے رب کے پاس

(سنو، وہ یہ ہے کہ) پرہیز گاروں کے لئے ان کے رب کے پاس

جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
جنتیں، باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان (باغوں) کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں

جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے

وَ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّ رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	رِضْوَانٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	بیویاں	پاکیزہ	اور	رضامندی، خوشنودی	کی طرف سے (کی)	اللہ	اور	اللہ

اور (ان کیلئے) پاکیزہ بیویاں اور اللہ کی خوشنودی ہے اور اللہ

جنت کی نعمتیں دنیاوی نعمتوں سے بہتر ہیں

(1)...... ہمارے لئے اس آیت میں بہت اعلیٰ درس ہے۔ ہم مسلمانوں کی اکثریت بھی انہی دنیاوی چیزوں کی محبت میں مبتلا ہے، اہلِ خانہ اور اولاد کی وجہ سے حرام کمانا، مال و دولت کو اپنا مقصود اصلی سمجھنا، اسی کیلئے دن رات کوشش کرنا، بینک بیلنس بڑھانا، اپنے اثاثوں میں اضافہ کرنا، بہترین لباس، عمدہ مکانات اور شاندار گاڑی ہی تقریباً ہر کسی کا نصب العین اور مقصود و مطلوب ہے۔ اس آیت مبارکہ کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی زندگی پر کچھ غور کرنا چاہئے۔

گناہوں کی مغفرت اور عذاب جہنم سے پناہ کی دعا

بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾ۚ اَلَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا

بَصِيْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿١٥﴾	اَلَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ	اِنَّنَآ	اٰمَنَّا
دیکھنے والا	بندوں کو	وہ لوگ جو	کہتے ہیں	اے ہمارے رب	بیشک ہم	ایمان لائے

بندوں کو دیکھ رہا ہے ○ وہ جو کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں،

فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾ۚ

فَاغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	قِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٦﴾
پس تو بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	بچالے ہمیں	آگ کے عذاب (سے)

تو تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○

متقین کے اوصاف: صبر کرنا، سچ بولنا، اطاعت کرنا، راہِ خدا میں خرچ کرنا اور سحری کے وقت بخشش کی دعا مانگنا

اَلصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْمُنْفِقِيْنَ

اَلصّٰبِرِيْنَ	وَ	الصّٰدِقِيْنَ	وَ	الْقٰنِتِيْنَ	وَ	الْمُنْفِقِيْنَ
صبر کرنے والے	اور	سچ بولنے والے	اور	اطاعت کرنے والے	اور	خرچ کرنے والے

صبر کرنے والے اور سچے اور فرمانبردار اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی

وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ شَهِدَ اللّٰهُ

وَ	الْمُسْتَغْفِرِيْنَ	بِالْاَسْحَارِ ﴿١٧﴾ (1)	شَهِدَ	اللّٰهُ
اور	مغفرت طلب کرنے والے	رات کے آخری حصوں میں (سحری کے وقت)	گواہی دی	اللہ (نے)

اور رات کے آخری حصے میں مغفرت مانگنے والے (ہیں) ○ اور اللہ نے گواہی دی

اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓىِٕكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ

اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	وَ	اُولُوا الْعِلْمِ
کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اور	فرشتوں	اور	علم والوں (نے گواہی دی)

کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور عالموں نے

(1)...... رات کا آخری پہر نہایت فضیلت والا ہے، یہ وقت خلوت اور دعاؤں کی قبولیت کا ہے۔ حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے فرزند سے فرمایا تھا کہ ”مرغ سے کم نہ رہنا کہ وہ تو سحری کے وقت ندا کرے اور تم سوتے رہو۔“ لہٰذا اس وقت نیند سے بیدار ہو کر نماز پڑھنے، توبہ و استغفار کرنے اور رب تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور مناجات کرنے میں مشغول ہونا عین سعادت ہے۔

النصف

قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ

قَآئِمًۢا	بِالْقِسْطِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	الْعَزِيْزُ
قائم (ہو کر)	انصاف کے ساتھ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ (وہی)	عزت والا، غلبے والا

انصاف سے قائم ہو کر اس کے سوا کسی کی عبادت نہیں عزت والا

الْحَكِيْمُ ⑱ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۣ

بارگاہِ الٰہی میں مقبول دین صرف "اسلام" ہے

الْحَكِيْمُ ⑱	اِنَّ	الدِّيْنَ	عِنْدَ اللّٰهِ	الْاِسْلَامُ (1)
حکمت والا	بیشک	دین	اللّٰہ کے نزدیک	اسلام (ہے)

حکمت والا ○ بیشک اللّٰہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے

وَ مَا اخْتَلَفَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

یہودیوں اور عیسائیوں کے باہمی اختلاف کا سبب حسد تھا

وَ	مَا اخْتَلَفَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا
اور	اختلاف نہ کیا	ان لوگوں نے جو (جنہیں)	انہیں دی گئی	کتاب	مگر	سے	(اس کے) بعد	جو

اور جنہیں کتاب دی گئی انہوں نے آپس میں اختلاف نہ کیا مگر اپنے پاس

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والے کو تنبیہ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًۢا	بَيْنَهُمْ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ
آیا ان کے پاس	علم	سرکشی، حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	جو	انکار کرے

علم آجانے کے بعد، اپنے باہمی حسد کی وجہ سے۔ اور جو

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑲ فَاِنْ حَآجُّوْكَ

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری احکام پہنچا دینا ہے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ⑲	فَاِنْ	حَآجُّوْكَ
اللّٰہ کی آیتوں کا	تو بیشک	اللّٰہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	پھر اگر	وہ جھگڑا کریں تم سے

اللّٰہ کی آیتوں کا انکار کرے تو بیشک اللّٰہ جلد حساب لینے والا ہے ○ پھر اے حبیب! اگر وہ تم سے جھگڑا کریں

(1)...... ہر نبی کا دین اسلام ہی تھا لہٰذا اسلام کے سوا کوئی اور دین بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں مقبول نہیں لیکن اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جو حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لائے، چونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اللّٰہ تعالٰی نے تمام لوگوں کیلئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنایا، تو اب اگر کوئی کسی دوسرے آسمانی دین کی پیروی کرتا بھی ہو لیکن اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے آخری نبی حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور ان کے دین کو نہ مانتا ہو تو اس کا کسی آسمانی دین کو ماننا بھی معتبر نہیں۔

فَقُلْ اَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلّٰهِ وَ مَنِ اتَّبَعَنِ ؕ

فَقُلْ	اَسْلَمْتُ	وَجْهِيَ	لِلّٰهِ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِ
توتم کہو	میں نے جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	(اس نے بھی) جس نے	پیروی کی میری

توتم فرمادو: میں تو اپنا منہ اللہ کی بارگاہ میں جھکائے ہوئے ہوں اور میری پیروی کرنے والے بھی۔

وَ قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ الْاُمِّيّٖنَ ءَ

وَ	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	الْاُمِّيّٖنَ	ءَ
اور	تم کہو	ان لوگوں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	اَن پڑھوں (سے)	کیا

اور اے حبیب! اہلِ کتاب اور اَن پڑھوں سے فرمادو کہ کیا

اَسْلَمْتُمْ ؕ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۚ وَ

اَسْلَمْتُمْ	فَاِنْ	اَسْلَمُوْا	فَقَدِ	اهْتَدَوْا	وَ
تم نے اسلام قبول کیا	پھر اگر	وہ اسلام قبول کرلیں	تو تحقیق، بیشک	ہدایت پاگئے	اور

تم (بھی) اسلام قبول کرتے ہو؟ پھر اگر وہ اسلام قبول کرلیں جب تو انہوں نے بھی سیدھا راستہ پالیا اور

اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ

اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا	عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌ
اگر	وہ منہ پھیریں	تو صرف	تمہارے اوپر	پہنچادینا (ہے)	اور	اللہ	دیکھنے والا

اگر یہ منہ پھیریں تو تمہارے اوپر تو صرف حکم پہنچادینا لازم ہے اور اللہ بندوں کو

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انصاف کا حکم دینے والوں کو شہید کرنے والوں کا انجام

ع ۲ ۱۰

بِالْعِبَادِ ع ﴿۲۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ يَقْتُلُوْنَ

بِالْعِبَادِ ﴿۲۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ (1)	يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ
بندوں کو	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں کا	اور	قتل کرتے ہیں

دیکھ رہا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور نبیوں کو

(1)......اس آیت میں بنی اسرائیل کے تین جرائم بیان کئے گئے: (1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات کا انکار کرنا۔ (2) انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کرنا۔ (3) انصاف کا حکم دینے والوں کو قتل کرنا۔ نیز اس آیت میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے زمانہ کے یہودیوں کی مذمت اس لئے ہے کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے ایسے بدترین فعل سے راضی تھے۔

النَّبِیّٖنَ بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ یَقْتُلُوْنَ الَّذِیْنَ یَاْمُرُوْنَ بِالْقِسْطِ

النَّبِیّٖنَ	بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	یَقْتُلُوْنَ	الَّذِیْنَ	یَاْمُرُوْنَ	بِالْقِسْطِ
نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	اور	قتل کرتے ہیں	ان لوگوں کو جو	حکم دیتے ہیں	انصاف کا

ناحق شہید کرتے ہیں اور انصاف کا حکم کرنے والوں کو

مِنَ النَّاسِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

مِنَ	النَّاسِ	فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ	اَلِیْمٍ ﴿۲۱﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
سے	لوگوں	توبشارت دو انہیں	عذاب کی	دردناک	یہ	وہ لوگ جو

قتل کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی خوش خبری سنادو ○ یہی وہ لوگ ہیں

حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ مَا لَهُمْ

حَبِطَتْ (1)	اَعْمَالُهُمْ	فِی	الدُّنْیَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ
ضائع ہوگئے	ان کے اعمال	میں	دنیا	اور	آخرت (میں)	اور	نہیں	ان کے لئے

جن کے اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا

مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۲﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِیْنَ	اُوْتُوْا	نَصِیْبًا
سے	مددگاروں	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جنہیں	دیا گیا	کچھ حصہ

کوئی مددگار نہیں ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہیں کتاب کا کچھ حصہ

یہودیوں کی تورات سے روگردانی

مِّنَ الْكِتٰبِ یُدْعَوْنَ اِلٰى كِتٰبِ اللّٰهِ لِیَحْكُمَ

مِّنَ	الْكِتٰبِ	یُدْعَوْنَ	اِلٰى	كِتٰبِ اللّٰهِ	لِیَحْكُمَ
سے	کتاب	بلائے جاتے ہیں	کی طرف	اللہ کی کتاب	تاکہ وہ فیصلہ کردے

دیا گیا (کہ جب انہیں) اللہ کی کتاب کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ وہ ان کا فیصلہ

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جناب میں بے ادبی کفر ہے اور یہ بھی کہ کفر سے تمام اعمال برباد ہو جاتے ہیں کیونکہ یہودیوں نے اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا تھا جو سخت ترین بے ادبی ہے اور اس پر ان کے اعمال برباد کر دیئے گئے۔

بَیْنَهُمْ ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ وَ هُمْ

بَیْنَهُمْ	ثُمَّ	یَتَوَلّٰى	فَرِیْقٌ	مِّنْهُمْ	وَ	هُمْ
ان کے درمیان	پھر	منہ پھیر لیتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اور	وہ

کردے تو پھر ان میں سے ایک گروہ بے رخی کرتے ہوئے

مُّعْرِضُوْنَ (۲۳) ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا

مُّعْرِضُوْنَ (۲۳)	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا
منہ پھیرنے والے (ہیں)	یہ (بے رخی اور منہ پھیرنا)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	کہتے ہیں

منہ پھیر لیتا ہے ○ یہ جرأت انہیں اس لئے ہوئی کہ وہ کہتے ہیں:

لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّاۤ اَیَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ۪ وَّ

لَنْ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَیَّامًا	مَّعْدُوْدٰتٍ	وَّ
ہرگز نہیں چھوئے گی ہمیں	آگ	مگر	دن	گنے ہوئے، گنتی کے	اور

ہرگز ہمیں آگ نہ چھوئے گی مگر گنتی کے چند دن اور انہیں

غَرَّهُمْ فِیْ دِیْنِهِمْ مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۲۴)

غَرَّهُمْ	فِیْ	دِیْنِهِمْ	مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۲۴) [1]
دھوکے میں ڈالا ہوا ہے انہیں	کے بارے میں	ان کے دین	(ان باتوں نے) جو وہ گھڑتے تھے

ان کی (ایسی ہی) من گھڑت باتوں نے ان کے دین کے بارے میں دھوکے میں ڈالا ہوا ہے ○

فَكَیْفَ اِذَا جَمَعْنٰهُمْ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْهِ ۫ وَ

فَكَیْفَ	اِذَا	جَمَعْنٰهُمْ	لِیَوْمٍ	لَّا رَیْبَ	فِیْهِ	وَ
تو کیسا (حال ہو گا)	جب	ہم جمع کریں گے انہیں	(اس) دن کے لئے	کوئی شک نہیں	اس میں	اور

تو کیسی حالت ہوگی جب ہم انہیں اس دن کے لئے اکٹھا کریں گے جس میں کوئی شک نہیں اور

نجات اور بخشش سے متعلق یہودیوں کا من گھڑت خیال

نجات کے من گھڑت خیالات پالنے والوں کو تنبیہ

(1)...... ہمارے لئے اس میں درسِ عبرت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بھی قوم کی تباہی اسی صورت میں ہوتی ہے جب وہ عمل سے منہ پھیر کر صرف آرزو اور امید کی دنیا میں گھومتی رہتی ہے۔ جو شخص لاکھوں روپے کمانے کی تمنا رکھتا ہے لیکن اس کیلئے محنت کرنے کو تیار نہیں وہ کبھی ایک روپیہ بھی نہیں کما سکتا۔ جو قوم ترقی کرنے کی خواہشمند ہو لیکن اپنی بد اعمالیاں، کام چوریاں اور خیانتیں چھوڑنے کو تیار نہیں وہ کبھی ترقی کی شاہراہ پر قدم نہیں رکھ سکتی۔

وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾

وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾
پورا پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(بدلہ اس کا) جو	اس نے کمایا	اور	وہ	ظلم نہ کئے جائیں گے

ہر جان کو اس کی پوری کمائی دی جائے گی اور ان پر ظلم نہ ہوگا ○

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

قُلِ	اللّٰهُمَّ	مٰلِكَ الْمُلْكِ (1)	تُؤْتِي	الْمُلْكَ	مَنْ	تَشَآءُ
تم کہو	اے اللہ	ملکوں، سلطنتوں کے مالک	تو دیتا ہے	مُلک، سلطنت	جسے	چاہے

یوں عرض کرو، اے اللہ! مُلک کے مالک! تو جسے چاہتا ہے سلطنت عطا فرماتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ ۡ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ

وَ	تَنْزِعُ	الْمُلْكَ	مِمَّنْ	تَشَآءُ	وَ	تُعِزُّ	مَنْ	تَشَآءُ
اور	تو چھین لیتا ہے	ملک، سلطنت	جس سے	تو چاہے	اور	عزت دیتا ہے	جسے	تو چاہے

اور جس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے اور تو جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے

وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ؕ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ؕ اِنَّكَ

وَ	تُذِلُّ	مَنْ	تَشَآءُ	بِيَدِكَ	الْخَيْرُ	اِنَّكَ
اور	ذلت دیتا ہے، ذلیل کرتا ہے	جسے	تو چاہے	تیرے ہاتھ میں	ساری بھلائی (ہے)	بیشک تو

اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، تمام بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، بیشک تو

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۲۶﴾	تُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي	النَّهَارِ	وَ	تُوْلِجُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	تو داخل کرتا ہے	رات	میں	دن	اور	تو داخل کرتا ہے

ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ تو رات کا کچھ حصہ دن میں داخل کر دیتا ہے اور

(1)...... سلطنت و حکومت بلکہ کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کی ملک ہے جسے چاہے عطا فرمائے۔ کتنی بڑی بڑی سلطنتیں گزریں جن کے زمانے میں ان کے فنا ہونے کا کوئی تصور بھی نہ کر سکتا تھا لیکن اللہ تعالیٰ کی زبردست قوت و قدرت کا ایسا ظہور ہوا کہ آج ان کے نام ونشان مٹ گئے۔ یونان کا سکندرِ اعظم، عراق کا نمرود، ایران کا کسریٰ و نوشیر واں، ضحاک، فریدوں، جمشید، مصر کے فرعون، منگول نسل کے چنگیز اور ہلاکو خان بڑے بڑے نامور حکمران اب صرف قصے کہانیوں میں رہ گئے اور باقی ہے تو رب العالمین کا نام حاکمیت باقی ہے اور اسی کو بقا ہے۔

کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ

النَّهَارَ	فِی	الَّیْلِ	وَ	تُخْرِجُ	الْحَیَّ	مِنَ	الْمَیِّتِ	وَ
دن	میں	رات	اور	تو نکالتا ہے	زندہ (کو)	سے	مردہ	اور

دن کا کچھ حصہ رات میں داخل کر دیتا ہے اور تو مردہ سے زندہ کو نکالتا ہے اور

تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ

تُخْرِجُ	الْمَیِّتَ	مِنَ	الْحَیِّ	وَ	تَرْزُقُ	مَنْ	تَشَآءُ
نکالتا ہے	مردہ (کو)	سے	زندہ	اور	تو رزق دیتا ہے	جسے	تو چاہتا ہے

زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور جسے چاہتا ہے

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾ لَا یَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾	لَا یَتَّخِذِ	الْمُؤْمِنُوْنَ	الْكٰفِرِیْنَ
حساب کے بغیر، بے حساب	نہ بنالیں	ایمان والے	کفر کرنے والوں (کو)

بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ٘ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

اَوْلِیَآءَ (1)	مِنْ	دُوْنِ	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
دوست	سے	سوا	ایمان والوں (کے)	اور	جو	کرے گا	یہ (ایسا)

کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے گا

فَلَیْسَ مِنَ اللّٰهِ فِیْ شَیْءٍ اِلَّاۤ اَنْ تَتَّقُوْا

فَلَیْسَ	مِنَ	اللّٰهِ	فِیْ شَیْءٍ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَتَّقُوْا
تو نہیں ہے (اس کا کوئی تعلق)	سے	اللہ	کسی چیز میں	مگر	یہ کہ	تم ڈرو

تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر یہ کہ تمہیں ان سے

1 ......کفار سے دوستی و محبت ممنوع و حرام ہے، انہیں راز دار بنانا، ان سے قلبی تعلق رکھنا بھی ناجائز ہے۔ البتہ اگر جان یا مال کا خوف ہو تو ایسے وقت صرف ظاہری برتاؤ جائز ہے۔ یہاں صرف ظاہری میل برتاؤ کی اجازت دی گئی ہے، یہ نہیں کہ ایمان چھپانے اور جھوٹ بولنے کو اپنا ایمان اور عقیدہ بنالیا جائے بلکہ اجازت کی جگہ بھی باطل کے مقابلے میں ڈٹ جانا اور اپنی جان تک کی پرواہ نہ کرنا ہی افضل و بہتر ہوتا ہے۔

مِنْهُمْ تُقٰىةً ؕ وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

مِنْهُمْ	تُقٰىةً	وَ	يُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اِلَى	اللّٰهِ
ان سے	کچھ ڈرنا	اور	ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	کی طرف	اللہ

کوئی ڈر ہو اور اللہ تمہیں اپنے غضب سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف

الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾ قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ

الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾	قُلْ	اِنْ	تُخْفُوْا	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ	اَوْ	تُبْدُوْهُ
لوٹنا، پھرنا (ہے)	تم کہو	اگر	تم چھپاؤ	وہ جو	میں	تمہارے سینوں	یا	ظاہر کرو اسے

لوٹنا ہے ○ تم فرمادو کہ تم اپنے دل کی بات چھپاؤ یا ظاہر کرو

يَعْلَمْهُ اللّٰهُ ؕ وَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا

يَعْلَمْهُ	اللّٰهُ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
جانتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اللہ کو سب معلوم ہے اور وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾ يَوْمَ تَجِدُ

فِي الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۲۹﴾	يَوْمَ	تَجِدُ (1)
زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	(جس) دن	پائے گی

زمین میں ہے اور وہ ہر شے پر قدرت رکھنے والا ہے ○ (یاد کرو) جس دن

كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ۖۚ وَّ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	مِنْ	خَيْرٍ	مُّحْضَرًا	وَّ
ہر جان	جو	اس نے عمل کیا	سے	بھلائی، نیکی	سامنے، موجود، حاضر	اور

ہر شخص اپنے تمام اچھے اور برے اعمال اپنے سامنے

اللہ تعالیٰ دلوں کی چھپی اور ظاہر باتیں جانتا ہے

برے اعمال کرنے والوں کی قیامت کے دن حسرت

(1)..... سورۂ آلِ عمران کی آیت نمبر 30،29 ہر شخص کی اصلاح کیلئے کافی ہے۔ اس آیت پر جتنا زیادہ غور کریں گے اتنا ہی دل میں خوفِ خدا پیدا ہو گا اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو گی۔

معانقۃ ۲

مَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ ۚۛ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ

مَا	عَمِلَتْ	مِنْ	سُوْٓءٍ	تَوَدُّ	لَوْ	اَنَّ
جو	اس نے عمل کیا	سے	برائی	تمنا کرے گی، چاہے گی (وہ جان)	کاش	کہ

موجود پائے گا تو تمنا کرے گا کہ کاش

بَیْنَهَا وَ بَیْنَهٗۤ اَمَدًۢا بَعِیْدًا ؕ وَ

بَیْنَهَا	وَ	بَیْنَهٗۤ	اَمَدًۢا بَعِیْدًا	وَ
اس (برے کام) کے درمیان	اور	اس (شخص) کے درمیان	دور دراز کا فاصلہ (ہوتا)	اور

اس کے درمیان اور اس کے اعمال کے درمیان کوئی دور دراز کی مسافت (حائل) ہو جائے اور

یُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾ ع قُلْ

یُحَذِّرُكُمُ	اللّٰهُ	نَفْسَهٗ	وَ	اللّٰهُ	رَءُوْفٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿۳۰﴾	قُلْ
ڈراتا ہے تمہیں	اللہ	اپنی ذات (سے)	اور	اللہ	بہت مہربان	بندوں پر	تم کہو

اللہ تمہیں اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر بڑا مہربان ہے ○ اے حبیب! فرما دو

اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اِنْ	كُنْتُمْ	تُحِبُّوْنَ (1)	اللّٰهَ	فَاتَّبِعُوْنِیْ (2)	یُحْبِبْكُمُ	اللّٰهُ
اگر	تم ہو	محبت رکھتے	اللہ (سے)	تو پیروی کرو میری	محبت رکھے گا تم سے	اللہ

کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا

وَ یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾

وَ	یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۱﴾
اور	بخش دے گا	تمہارے لئے	تمہارے گناہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع محبتِ الٰہی کی دلیل ہے

ع ۳ =

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ جب ہی سچا ہو سکتا ہے جب آدمی سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع کرنے والا ہو اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اختیار کرے۔ (2)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص کو حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع اور پیروی کرنا ضروری ہے۔

اطاعتِ رسول کا انکار کرنے والے اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہیں

قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ

قُلْ	اَطِیْعُوا	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ (1)	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم کہو	اطاعت کرو	اللہ	اور	رسول (کی)	پھر اگر	وہ (لوگ) منہ پھیریں	تو بیشک	اللہ

تم فرمادو کہ اللہ اور رسول کی فرمانبرداری کرو پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ

اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے مقبول بندے

لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤی اٰدَمَ وَ نُوْحًا

لَا یُحِبُّ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰۤی	اٰدَمَ	وَ	نُوْحًا
پسند نہیں فرماتا	کفر کرنے والوں (کو)	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا	آدم	اور	نوح

کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ بیشک اللہ نے آدم اور نوح

وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾ ۙ ذُرِّیَّةً

وَّ	اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اٰلَ عِمْرٰنَ	عَلَى	الْعٰلَمِیْنَ ﴿۳۳﴾	ذُرِّیَّةً
اور	ابراہیم کی اولاد	اور	عمران کی اولاد (کو)	پر	تمام جہانوں	(یہ) ایک نسل (ہے)

اور ابراہیم کی اولاد اور عمران کی اولاد کو سارے جہان والوں پر چن لیا ○ یہ ایک نسل ہے

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کی والدہ کی نذر

بَعْضُهَا مِنْۢ بَعْضٍ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾ ۚ اِذْ قَالَتِ

بَعْضُهَا	مِنْۢ بَعْضٍ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۳۴﴾	اِذْ	قَالَتِ
اس کے بعض	بعض سے (ہیں)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب	کہا

جو ایک دوسرے سے ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ (یاد کرو) جب عمران کی بیوی نے

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ رَبِّ اِنِّیْ نَذَرْتُ لَكَ مَا

امْرَاَتُ عِمْرٰنَ	رَبِّ	اِنِّیْ	نَذَرْتُ	لَكَ	مَا
عمران کی بیوی (نے)	اے میرے رب	بیشک میں	میں منت مانتی ہوں	تیرے لئے	(اس کی) جو

عرض کی: اے میرے رب! میں تیرے لئے نذر مانتی ہوں کہ

(1)...... تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہی محبتِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ کی دلیل ہے اور اسی پر نجات کا دارومدار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کے حصول، اپنی خوشنودی اور قرب کو حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی غیر مشروط اطاعت کے ساتھ جوڑ دیا۔ اب رضا و قربِ الٰہی صرف رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت و اطاعت اور اتباع و غلامی کے صدقے ملے گا اور اس کے علاوہ ہر راستہ مردود ہے۔

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے میلاد اور دیگر واقعات سے میلاد کا تذکرہ

فِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِیْعُ

فِیْ بَطْنِیْ	مُحَرَّرًا	فَتَقَبَّلْ	مِنِّیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	السَّمِیْعُ
میرے پیٹ میں (ہے)	آزاد کیا ہوا	پس تو قبول فرما	مجھ سے	بیشک تو	تو (ہی)	سننے والا

میرے پیٹ میں جو اولاد ہے وہ خاص تیرے لئے آزاد (وقف) ہے تو تو مجھ سے (یہ) قبول کرلے بیشک تو ہی سننے والا

الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

الْعَلِیْمُ ﴿۳۵﴾	فَلَمَّا	وَضَعَتْهَا	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
جاننے والا	پھر جب	اس نے جنا اسے	(تو) کہا	اے میرے رب	بیشک میں

جاننے والا ہے ○ پھر جب عمران کی بیوی نے بچی کو جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو

وَضَعْتُهَاۤ اُنْثٰی ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ ؕ

وَضَعْتُهَاۤ	اُنْثٰی	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	وَضَعَتْ
میں نے جنا ہے اسے	لڑکی	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	اس (عورت) نے جنا

لڑکی کو جنم دیا ہے حالانکہ اللہ بہتر جانتا ہے جو اس نے جنا

وَلَیْسَ الذَّكَرُ كَالْاُنْثٰی ۚ وَاِنِّیْ سَمَّیْتُهَا

وَ	لَیْسَ	الذَّكَرُ	كَالْاُنْثٰی	وَ	اِنِّیْ	سَمَّیْتُهَا
اور	نہیں ہے	(اس کا مانگا ہوا) لڑکا	(اس) لڑکی کی طرح	اور	بیشک میں	میں نے نام رکھا اس کا

اور وہ لڑکا (جس کی خواہش تھی) اس لڑکی جیسا نہیں (جو اسے عطا کی گئی) اور (اس نے کہا کہ) میں نے اس بچی کا نام

مَرْیَمَ وَاِنِّیْۤ اُعِیْذُهَا بِكَ وَذُرِّیَّتَهَا مِنَ

مَرْیَمَ	وَ	اِنِّیْۤ	اُعِیْذُهَا (1)	بِكَ	وَ	ذُرِّیَّتَهَا	مِنَ
مریم	اور	بیشک میں	پناہ میں دیتی ہوں اسے	تیری	اور	اس کی اولاد (کو)	سے

مریم رکھا اور میں اسے اور اس کی اولاد کو شیطان مردود کے شر سے

1 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی والدہ نے حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور ان کی اولاد کیلئے شیطان کے شر سے پناہ مانگی اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا۔ لہٰذا یہ مقبول الفاظ ہیں، اپنی اولاد کیلئے ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے رہنا چاہیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کرم ہو گا۔

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت

الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾ فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُوْلٍ

الشَّيْطٰنِ	الرَّجِيْمِ ﴿٣٦﴾	فَتَقَبَّلَهَا	رَبُّهَا	بِقَبُوْلٍ
شیطان	مردود	پس قبول فرمایا اسے	اس کے رب (نے)	قبولیت کے ساتھ

تیری پناہ میں دیتی ہوں ○ تو اس کے رب نے اسے اچھی طرح

حَسَنٍ وَّ اَنْۢبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا ۙ وَّ

حَسَنٍ	وَّ	اَنْۢبَتَهَا	نَبَاتًا	حَسَنًا	وَّ
اچھی	اور	بڑھایا اسے، پروان چڑھایا اسے	بڑھانا، پروان چڑھانا	اچھا	اور

قبول کیا اور اسے خوب پروان چڑھایا اور

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق عطا ہونا

كَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ؕ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا

كَفَّلَهَا	زَكَرِيَّا	كُلَّمَا	دَخَلَ	عَلَيْهَا	زَكَرِيَّا
(اللہ نے) کفالت، نگہبانی میں دیا اسے	زکریا (کی)	جب کبھی	داخل ہوا	اس پر	زکریا

زکریا کو اس کا نگہبان بنا دیا، جب کبھی زکریا اس کے پاس اس کی نماز پڑھنے کی

الْمِحْرَابَ ۙ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۚ قَالَ يٰمَرْيَمُ

الْمِحْرَابَ	وَجَدَ [1]	عِنْدَهَا	رِزْقًا	قَالَ	يٰمَرْيَمُ
محراب (عبادت خانے میں)	اس نے پایا	اس کے پاس	رزق	اس نے کہا	اے مریم

جگہ جاتے تو اس کے پاس پھل پاتے۔ (زکریا نے) سوال کیا، اے مریم!

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اَنّٰى	لَكِ	هٰذَا	قَالَتْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ
کہاں سے (آیا)	تیرے لئے	یہ (رزق)	(مریم نے) کہا	وہ	سے	اللہ کے پاس	بیشک

یہ تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے؟ انہوں نے جواب دیا: یہ اللہ کی طرف سے ہے، بیشک

1 ...... جب حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عبادت خانے میں حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس جاتے تو وہاں بے موسم کے پھل پاتے۔ حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان پھلوں کے بارے دریافت فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے کہا: یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو کرامات سے نوازتا اور ان کے ہاتھوں پر خلافِ عادت چیزیں ظاہر فرماتا ہے۔

محرابِ مریم میں پاکیزہ اولاد کے لئے حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾ هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا

اللّٰهَ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٧﴾	هُنَالِكَ (1)	دَعَا	زَكَرِيَّا
اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہے	حساب کے بغیر	وہیں (اسی جگہ)	دعا کی	زکریا (نے)

اللہ جسے چاہتا ہے بے شمار رزق عطا فرماتا ہے ○ وہیں زکریا نے اپنے رب سے

رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ

رَبَّهٗ	قَالَ	رَبِّ	هَبْ	لِيْ	مِنْ	لَّدُنْكَ
اپنے رب (سے)	کہا، عرض کی	اے میرے رب	تو عطا فرما	میرے لئے (مجھے)	سے	اپنے پاس

دعا مانگی، عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنی بارگاہ سے پاکیزہ اولاد

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے اوصاف

ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾ فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ

ذُرِّيَّةً	طَيِّبَةً (2)	اِنَّكَ	سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿٣٨﴾	فَنَادَتْهُ	الْمَلٰٓئِكَةُ
اولاد	پاکیزہ	بیشک تو	دعا سننے والا (ہے)	تو آواز دی اسے	فرشتوں (نے)

عطا فرما، بیشک تو ہی دعا سننے والا ہے ○ تو فرشتوں نے اسے پکار کر کہا

وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ ۙ اَنَّ اللّٰهَ

وَ	هُوَ	قَآئِمٌ	يُّصَلِّيْ	فِي	الْمِحْرَابِ	اَنَّ	اللّٰهَ
اور (جبکہ)	وہ	کھڑے	نماز پڑھ رہے تھے	میں	محراب، نماز کی جگہ	بیشک	اللہ

جبکہ وہ اپنی نماز کی جگہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ بیشک اللہ

يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

يُبَشِّرُكَ	بِيَحْيٰى	مُصَدِّقًا	بِكَلِمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
خوشخبری دیتا ہے تمہیں	یحییٰ کی	تصدیق کرنے والا	ایک کلمہ کی	کی طرف سے	اللہ	اور

آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دیتا ہے جو اللہ کی طرف کے ایک کلمہ کی تصدیق کرے گا اور

1 ...... جس جگہ رحمتِ الٰہی کا نزول ہوا ہو وہاں دعا مانگنی چاہئے جیسے جس مقام پر حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو غیب سے رزق ملتا تھا وہیں حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی۔ اسی لئے خانہ کعبہ اور رسول اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ اقدس اور مزاراتِ اولیاء پر دعا مانگنے میں زیادہ فائدہ ہے کہ یہ رحمتِ الٰہی کی بارش برسنے کے مقامات ہیں۔

2 ...... معلوم ہوا کہ صرف اولاد کی دعا نہیں کرنی چاہئے کہ اولاد تو سخت آزمائش بھی بن سکتی ہے۔ لہٰذا پاکیزہ کردار و عمل والی اولاد کی دعا کرنی چاہئے تاکہ اس سے دنیا و آخرت کا سکھ ملے۔

بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

سَیِّدًا وَّ حَصُوْرًا وَّ نَبِیًّا مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾ قَالَ

سَیِّدًا	وَّ	حَصُوْرًا	وَّ	نَبِیًّا	مِّنَ	الصّٰلِحِیْنَ ﴿۳۹﴾	قَالَ
سردار	اور	عورتوں سے بچنے والا	اور	نبی	سے	نیک لوگوں	اس نے عرض کی

وہ سردار ہو گا اور ہمیشہ عورتوں سے بچنے والا اور صالحین میں سے ایک نبی ہو گا ○ عرض کی:

رَبِّ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ قَدْ

رَبِّ	اَنّٰى	یَكُوْنُ	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	قَدْ
اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک

اے میرے رب میرے ہاں لڑکا کیسے پیدا ہو گا حالانکہ

بَلَغَنِیَ الْكِبَرُ وَ امْرَاَتِیْ عَاقِرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكَ اللّٰهُ یَفْعَلُ

بَلَغَنِیَ	الْكِبَرُ	وَ	امْرَاَتِیْ	عَاقِرٌ	قَالَ	كَذٰلِكَ	اللّٰهُ	یَفْعَلُ
پہنچ گیا مجھے	بڑھاپا	اور	میری بیوی	بانجھ (ہے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	کرتا ہے

مجھے بڑھاپا پہنچ چکا ہے اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کے حاملہ ہونے کی نشانی کا تقرر

مَا یَشَآءُ ﴿۴۰﴾ قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ

مَا	یَشَآءُ ﴿۴۰﴾	قَالَ	رَبِّ	اجْعَلْ	لِّیْۤ	اٰیَةً (1)	قَالَ
جو	وہ چاہتا ہے	عرض کی	اے میرے رب	تو بنا دے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا

کرتا ہے ○ عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرما دے۔ اللہ نے فرمایا:

اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ

اٰیَتُكَ	اَلَّا تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ	اِلَّا	رَمْزًا
تیری نشانی	(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرے گا	لوگوں (سے)	تین دن	مگر	اشارے (سے)

تیری نشانی یہ ہے کہ تم تین دن تک لوگوں سے صرف اشارہ سے بات چیت کر سکو گے

(1)...... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمل ٹھہر جانے کی صورت میں علامت ظاہر ہونے کا عرض کیا تاکہ اس وقت اور زیادہ شکر و عبادت میں مصروف ہو جائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صالح فرزند ملنے پر رب عَزَّوَجَلَّ کا شکریہ ادا کرنا چاہئے، عقیقہ، صدقہ، خیرات، نوافل سب اسی نعمت کا شکریہ ہے اور چونکہ ہمارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْن اور کائنات کی سب سے عظیم ترین نعمت ہیں اس لئے اس نعمت کا شکریہ ہم میلاد کی صورت میں ہمیشہ ادا کرتے رہتے ہیں۔

ع ٤ / ١٢

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِیْرًا وَّ سَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ۠ ﴿۴۱﴾

وَ	اذْكُرْ	رَّبَّكَ	كَثِیْرًا	وَّ	سَبِّحْ	بِالْعَشِیِّ	وَ	الْاِبْكَارِ ﴿۴۱﴾
اور	یاد کر	اپنے رب (کو)	بہت	اور	پاکی بیان کر	شام میں	اور	صبح

اور اپنے رب کو کثرت سے یاد کرو اور صبح وشام اس کی تسبیح کرتے رہو ○

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی عظمت وشان کی بشارت

وَ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓىٕكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَ

وَ	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	یٰمَرْیَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	اصْطَفٰىكِ	وَ
اور	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	اس نے چن لیا تمہیں	اور

اور (یاد کرو) جب فرشتوں نے کہا، اے مریم، بیشک اللہ نے تمہیں چن لیا ہے اور

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اطاعت وعبادت الٰہی کا حکم

طَهَّرَكِ وَ اصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ یٰمَرْیَمُ

طَهَّرَكِ	وَ	اصْطَفٰىكِ	عَلٰى	نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	یٰمَرْیَمُ
خوب پاکیزہ کر دیا تمہیں	اور	چن لیا تمہیں	پر	تمام جہان کی عورتوں	اے مریم

تمہیں خوب پاکیزہ کر دیا ہے اور تمہیں سارے جہان کی عورتوں پر منتخب کر لیا ہے ○ اے مریم!

اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِیْ وَ ارْكَعِیْ

اقْنُتِیْ	لِرَبِّكِ	وَ	اسْجُدِیْ	وَ	ارْكَعِیْ
اطاعت کر، ادب سے کھڑی ہو	اپنے رب کے لئے (کے حضور)	اور	سجدہ کر	اور	رکوع کر

اپنے رب کی فرمانبرداری کرو اور اس کی بارگاہ میں سجدہ کرو اور رکوع والوں

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی کفالت کے لئے قرعہ اندازی

مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ

مَعَ الرّٰكِعِیْنَ ﴿۴۳﴾	ذٰلِكَ	مِنْ	اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ (2)	نُوْحِیْهِ
رکوع کرنے والوں کے ساتھ	یہ	سے	غیب کی خبروں	ہم وحی (القا) کرتے ہیں اسے

کے ساتھ رکوع کرو ○ یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم خفیہ طور پر

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا افضل ترین عورتوں میں سے ہیں، یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض عورتیں مردوں سے افضل ہوتی ہیں، نیز اس سے ولیہ کی شان بھی ظاہر ہو رہی ہے۔

(2)......اس آیت میں فرمایا گیا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا واقعہ غیب کی خبروں میں سے ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں۔ تمام انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات جو قرآن و حدیث میں آئے سب غیب کی خبریں ہیں۔

اِلَيْكَ ؕ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ

اِلَيْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ	يُلْقُوْنَ (1)	اَقْلَامَهُمْ
تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس	جب	ڈال رہے تھے	اپنی قلمیں

تمہیں بتاتے ہیں اور تم ان کے پاس موجود نہ تھے جب وہ اپنی قلموں سے قرعہ ڈالتے تھے کہ

اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ ۪ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

اَيُّهُمْ	يَكْفُلُ	مَرْيَمَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَيْهِمْ	اِذْ
ان میں کون	کفالت، پرورش کرے گا	مریم (کی)	اور	تم نہیں تھے	ان کے پاس	جب

ان میں کون مریم کی پرورش کرے گا اور تم ان کے پاس نہ تھے جب

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ

يَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۴﴾	اِذْ	قَالَتِ	الْمَلٰٓئِكَةُ	يٰمَرْيَمُ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُبَشِّرُكِ
وہ جھگڑ رہے تھے	جب	کہا	فرشتوں (نے)	اے مریم	بیشک	اللہ	بشارت دیتا ہے تجھے

وہ جھگڑ رہے تھے ○ اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریم سے کہا، اے مریم! اللہ تجھے

بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ ۙ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ

بِكَلِمَةٍ	مِّنْهُ	اسْمُهُ	الْمَسِيْحُ	عِيْسَى	ابْنُ مَرْيَمَ
ایک کلمہ کی	اپنی طرف سے	اس کا نام	مسیح	عیسیٰ	مریم کا بیٹا

اپنی طرف سے ایک خاص کلمے کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح، عیسیٰ بن مریم ہو گا۔

وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾ ۙ وَ

وَجِيْهًا	فِي الدُّنْيَا	وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مِنَ	الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
وجاہت والا، عزت والا	دنیا میں	اور	آخرت	اور	سے	قرب والوں	اور

وہ دنیا و آخرت میں بڑی عزت والا ہو گا اور اللہ کے مُقَرَّب بندوں میں سے ہو گا ○ اور

(1)...... چونکہ بہت سے لوگ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی پرورش کے امیدوار تھے، اس لئے آپس میں بحث و مباحثہ کے بعد انہوں نے قرعہ اندازی پر فیصلہ چھوڑ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عام معاملات میں قرعہ اندازی سے بھی فیصلہ کیا جاسکتا ہے جیسے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سفر میں ساتھ لیجانے کیلئے ازواجِ مطہرات کے درمیان قرعہ اندازی فرمایا کرتے تھے۔

بیٹے کی بشارت ملنے پر حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَ كَهْلًا وَّ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾

يُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِي الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَّ	مِنَ	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۴۶﴾ (1)
وہ کلام کرے گا	لوگوں (سے)	جھولے میں	اور	پکی عمر (میں)	اور	سے	نیک لوگوں

وہ لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر میں بات کرے گا اور خاص بندوں میں سے ہوگا ○

قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّ

قَالَتْ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ	لِيْ	وَلَدٌ	وَّ
(مریم نے) عرض کی	اے میرے رب	کیسے	ہوگا	میرے لئے	بچہ	اور (حالانکہ)

(مریم نے) عرض کیا: اے میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہوگا؟

لَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ ؕ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ

لَمْ يَمْسَسْنِيْ	بَشَرٌ	قَالَ	كَذٰلِكِ	اللّٰهُ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ
نہیں چھوا مجھے	کسی آدمی (نے)	فرمایا	اسی طرح	اللہ	پیدا کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے

مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ اللہ نے فرمایا: اللہ یوں ہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے،

اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾

اِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ	فَيَكُوْنُ ﴿۴۷﴾
جب	وہ فیصلہ کرتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے

جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرمالیتا ہے تو اسے صرف اتنا فرماتا ہے، ”ہو جا“ تو وہ کام فوراً ہو جاتا ہے ○

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کتاب و حکمت کی تعلیم

وَ يُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ التَّوْرٰىةَ وَ الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾ ج

وَ	يُعَلِّمُهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِيْلَ ﴿۴۸﴾
اور	(اللہ) سکھائے گا اسے	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

اور اللہ اسے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا ○

(1)...... مجموعی طور پر سورۂ آل عمران کی آیت نمبر 45 اور 46 میں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہت سی صفات بیان ہوئیں، جیسے کَلِمَۃُ اللہ ہونا، مسیح ہونا، حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بیٹا ہونا، بغیر باپ کے پیدا ہونا، دنیا و آخرت میں عزت والا ہونا اور بارگاہِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ قرب و منزلت رکھنے والا ہونا وغیرہ۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نعت خوانی سنتِ الٰہیہ ہے، اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات

وَ رَسُوْلًا اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﳔ اَنِّیْ قَدْ

وَ	رَسُوْلًا	اِلٰى	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (1)	اَنِّیْ	قَدْ
اور	رسول	کی طرف	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب	بیشک میں	تحقیق، بیشک

اور (وہ عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو گا کہ میں

جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۙ اَنِّیْۤ اَخْلُقُ

جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ	اَنِّیْۤ	اَخْلُقُ
آیا ہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب	بیشک میں	بناتا ہوں

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں، وہ یہ کہ میں تمہارے لئے

لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ

لَكُمْ	مِّنَ	الطِّیْنِ	كَهَیْـٴَـةِ الطَّیْرِ	فَاَنْفُخُ	فِیْهِ
تمہارے لئے	سے	مٹی	پرندے کی صورت جیسی	پھر پھونک ماروں گا	اس میں

مٹی سے پرندے جیسی ایک شکل بناتا ہوں پھر اس میں پھونک ماروں گا

فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ

فَیَكُوْنُ	طَیْرًا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اُبْرِئُ (2)	الْاَكْمَهَ
تو وہ ہو جاتا ہے	پرندہ	اللہ کے حکم سے	اور	میں تندرست کر دیتا ہوں، شفا دیتا ہوں	پیدائشی اندھے

تو وہ اللہ کے حکم سے فوراً پرندہ بن جائے گی اور میں پیدائشی اندھوں کو

وَ الْاَبْرَصَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَ

وَ	الْاَبْرَصَ	وَ	اُحْیِ	الْمَوْتٰى	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	برص والے، سفید داغ والے (کو)	اور	زندہ کرتا ہوں	مردے	اللہ کے حکم سے	اور

اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور

(1)...... معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف بنی اسرائیل کے نبی تھے۔ یہی بات موجودہ بائبل میں بھی موجود ہے۔

(2)...... شفا دینے، مشکلات دور کرنے وغیرہ کے الفاظ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کیلئے استعمال کرنا شرک نہیں لہٰذا یہ کہنا جائز ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشکل کشا اور دافع البلاء ہیں، یا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے اولاد عطا فرماتے ہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں مردے زندہ کرتا ہوں، میں لاعلاج بیماروں کو اچھا کرتا ہوں، میں غیبی خبریں دیتا ہوں، حالانکہ یہ تمام کام رب عَزَّوَجَلَّ کے ہیں۔

حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کے مقاصد

اُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَ مَا تَدَّخِرُوْنَ ۙ فِیْ

اُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	تَاْكُلُوْنَ	وَ	مَا	تَدَّخِرُوْنَ	فِیْ
خبر دیتاہوں تمہیں	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کھاتے ہو	اور	جو	ذخیرہ کرتے ہو	میں

تمہیں غیب کی خبر دیتاہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں

بُیُوْتِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

بُیُوْتِكُمْ (1)	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
اپنے گھروں	بیشک	میں	اس	ضرور نشانی (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم ہو

جمع کرتے ہو، بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے اگر تم

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ

مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیَّ	مِنَ
ایمان والے	اور	تصدیق کرنے والا (ہوں)	کے لئے جو (اس کی جو)	میرے آگے (ہے)	سے

ایمان رکھتے ہو ○ اور مجھ سے پہلے جو توریت کتاب ہے اس کی تصدیق کرنے والا

التَّوْرٰىةِ وَ لِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِیْ حُرِّمَ

التَّوْرٰىةِ	وَ	لِاُحِلَّ (2)	لَكُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ	حُرِّمَ
توریت	اور	تاکہ میں حلال کردوں	تمہارے لئے	بعض	وہ (چیزیں) جو	حرام کی گئیں

بن کر آیا ہوں اور اس لئے کہ تمہارے لئے کچھ وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کی گئی

عَلَیْكُمْ وَ جِئْتُكُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ ۫

عَلَیْكُمْ	وَ	جِئْتُكُمْ	بِاٰیَةٍ	مِّنْ	رَّبِّكُمْ
تمہارے اوپر	اور	میں آیاہوں تمہارے پاس	نشانی کے ساتھ	کی طرف سے	تمہارے رب

تھیں اور میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں

(1)...... حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ محبوبانِ خدا غیب کی خبریں جانتے ہیں اور یہ بھی کہ محبوبانِ خدا کیلئے علومِ غیبیہ ماننا توحید کے منافی نہیں بلکہ اللہ تعالٰی کی عطا کا انکار کرنا توحید کے منافی ہے۔ (2)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اذنِ خداوندی سے حلال و حرام قرار دینے کا اختیار رکھتے ہیں کیونکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے بعض سابقہ حرام چیزوں کو حلال کرتا ہوں۔

عبادت الٰہی کا راستہ سیدھا راستہ ہے

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿٥٠﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	رَبِّيْ (1)	وَ	رَبُّكُمْ
توڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	بیشک	اللہ	میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ بیشک اللہ میرا اور تمہارا سب کا رب ہے

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مددگار

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾ فَلَمَّاۤ اَحَسَّ عِيْسٰى

فَاعْبُدُوْهُ	هٰذَا	صِرَاطٌ	مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٥١﴾	فَلَمَّاۤ	اَحَسَّ	عِيْسٰى
توعبادت کرو اس کی	یہ	راستہ	سیدھا	پھر جب	محسوس کیا، جانا	عیسیٰ (نے)

تو اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے ○ پھر جب عیسیٰ نے ان (بنی اسرائیل) سے

مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ اَنْصَارِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

مِنْهُمُ	الْكُفْرَ	قَالَ	مَنْ	اَنْصَارِيْۤ (2)	اِلَى	اللّٰهِ	قَالَ
ان سے	کفر	کہا، فرمایا	کون	میرا مددگار (ہوگا)	کی طرف	اللہ	کہا

کفر پایا تو فرمایا: اللہ کی طرف ہو کر کون میرا مددگار ہوتا ہے؟ مخلص ساتھیوں

الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ ۚ وَ

الْحَوَارِيُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ (کے دین) کے مددگار (ہیں)	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

نے کہا: "ہم اللہ کے دین کے مددگار ہیں۔ ہم اللہ پر ایمان لائے ہیں اور

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حواریوں کی دعا

اشْهَدْ بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا

اشْهَدْ	بِاَنَّا	مُسْلِمُوْنَ ﴿٥٢﴾	رَبَّنَاۤ	اٰمَنَّا
آپ گواہ ہو جائیں	کہ ہم	اسلام لانے والے (ہیں)	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے

آپ اس پر گواہ ہو جائیں کہ ہم یقیناً مسلمان ہیں ○ اے ہمارے رب! ہم اس کتاب پر ایمان

1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا اپنی عبدیت یعنی بندہ ہونے کا اقرار اور اپنی ربوبیت یعنی رب ہونے کا انکار ہے اس میں عیسائیوں کا رد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و اولیاء کے معجزات یا کرامات ماننا شرک نہیں اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ہم نے انہیں رب مان لیا۔ اس سے مسلمانوں کو مشرک کہنے والوں کو عبرت پکڑنی چاہئے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بوقتِ مصیبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں سے مدد مانگنا سنتِ پیغمبر ہے۔

کافروں کا مکر اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

بِمَاۤ اَنْزَلْتَ وَ اتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

بِمَاۤ	اَنْزَلْتَ	وَ	اتَّبَعْنَا	الرَّسُوْلَ	فَاكْتُبْنَا
ساتھ جو (اس پر جو)	تونے نازل کیا، اتارا	اور	ہم نے پیروی کی	رسول (کی)	پس تو لکھ دے ہمیں

لائے جو تونے نازل فرمائی اور ہم نے رسول کی اِتّباع کی پس ہمیں

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ مَكَرُوْا وَ مَكَرَ اللّٰهُؕ

مَعَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	مَكَرُوْا	وَ	مَكَرَ (1)	اللّٰهُ
گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور	انہوں نے مکر کیا	اور	خفیہ تدبیر فرمائی	اللہ (نے)

گواہی دینے والوں میں سے لکھ دے ○ اور کافروں نے خفیہ منصوبہ بنایا اور اللہ نے خفیہ تدبیر فرمائی

ع ۵ ١٤ الثالثة

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چار فضائل

وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾ؑ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسٰۤى

وَ	اللّٰهُ	خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۵۴﴾	اِذْ	قَالَ	اللّٰهُ	یٰعِیْسٰۤى
اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر کرنے والا	جب	فرمایا	اللہ (نے)	اے عیسیٰ

اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ یاد کروجب اللہ نے فرمایا: اے عیسیٰ!

اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَ رَافِعُكَ اِلَیَّ وَ

اِنِّیْ	مُتَوَفِّیْكَ (2)	وَ	رَافِعُكَ	اِلَیَّ	وَ
بیشک میں	پوری عمر تک پہنچانے والا ہوں تجھے	اور	اٹھانے والا ہوں تجھے	اپنی طرف	اور

میں تمہیں پوری عمر تک پہنچاؤں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھالوں گا اور

مُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ جَاعِلُ

مُطَهِّرُكَ	مِنَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	جَاعِلُ
خوب پاک کرنے والا ہوں تجھے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	بنانے والا ہوں

تجھے کافروں سے نجات عطا کروں گا اور تیری

(1)...... اردو زبان میں لفظ "مکر" فریب کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے اس لئے ہرگز شان الٰہی میں نہ کہا جائے گا اور اب عربی میں بھی دھوکے کے معنیٰ میں معروف ہے اس لئے عربی میں بھی جواز کے کسی واضح قرینے کے بغیر شانِ الٰہی میں نہ بولا جائے، آیت میں جہاں کہیں مذکور ہوا ہے وہاں وہ خفیہ تدبیر کے معنی میں ہے۔

(2)...... آیت کے ان الفاظ کو بنیاد بنا کر حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کا دعویٰ کرنا سراسر غلط ہے کیونکہ تَوَفّی کا حقیقی معنی ہے "پورا کرنا" اور مجازی طور پر موت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور جب تک کوئی واضح قرینہ موجود نہ ہو اس وقت تک لفظ کا حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی مراد نہیں لیا جاسکتا۔

الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْكَ [(1)]	فَوْقَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا
ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	پیروی کی تمہاری	اوپر (غالب)	ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا

پیروی کرنے والوں کو قیامت تک تیرے منکروں پر

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاَحْكُمُ

اِلٰى	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	ثُمَّ	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ	فَاَحْكُمُ
تک	قیامت کے دن	پھر	میری طرف (ہو گا)	پلٹنا تمہارا	تو میں فیصلہ کر دوں گا

غلبہ دوں گا پھر تم سب میری طرف پلٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں

بَیْنَكُمْ فِیْمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾ فَاَمَّا

بَیْنَكُمْ	فِیْمَا	كُنْتُمْ	فِیْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿۵۵﴾	فَاَمَّا
تمہارے درمیان	(اس) میں جو	تم تھے	اس میں	اختلاف کرتے	پس بہر حال

تم جھگڑتے تھے ان باتوں کا میں تمہارے درمیان فیصلہ کر دوں گا ○ پس

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَاُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا فِی الدُّنْیَا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	فَاُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا	شَدِیْدًا	فِی الدُّنْیَا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	تو میں عذاب دوں گا انہیں	عذاب	سخت	دنیا میں

جو لوگ کافر ہیں تو میں انہیں دنیا و آخرت میں سخت عذاب

وَ الْاٰخِرَةِ٘ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ وَ اَمَّا

وَ	الْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	اَمَّا
اور	آخرت	اور	نہیں (ہو گا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں	اور	بہر حال

دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہو گا ○ اور

کافروں کی دنیوی اور اخروی سزا

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

(1)...... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ماننے والوں سے مراد ہے "ان کو صحیح طور پر ماننے والے" اور صحیح ماننے والے یقیناً صرف مسلمان ہیں کیونکہ یہودی تو ویسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دشمن ہیں اور عیسائی انہیں خدا مانتے ہیں تو یہ "ماننا" تو بدترین قسم کا "نہ ماننا" ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرمائیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی کو معبود نہ مانو اور یہ کہیں، نہیں، ہم تو آپ کو بھی معبود مانیں گے۔

اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَیُوَفِّیْهِمْ اُجُوْرَهُمْؕ

اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَیُوَفِّیْهِمْ	اُجُوْرَهُمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورا دے گا انہیں	ان کے اجر

جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تو اللہ انہیں ان کا پورا پورا اجر عطا فرمائے گا

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾ ذٰلِكَ نَتْلُوْهُ عَلَیْكَ

وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۷﴾	ذٰلِكَ	نَتْلُوْهُ	عَلَیْكَ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	یہ	ہم پڑھتے ہیں اسے	تمہارے اوپر

اور اللہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ یہ جو ہم تمہارے سامنے پڑھتے ہیں

مِنَ الْاٰیٰتِ وَ الذِّكْرِ الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾ اِنَّ مَثَلَ عِیْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ

مِنَ	الْاٰیٰتِ	وَ	الذِّكْرِ	الْحَكِیْمِ ﴿۵۸﴾	اِنَّ	مَثَلَ عِیْسٰى	عِنْدَ اللّٰهِ
سے	آیات	اور	نصیحت	حکمت والی	بیشک	عیسیٰ کی مثال	اللہ کے نزدیک

کچھ نشانیاں ہیں اور حکمت والی نصیحت ہے ○ بیشک عیسیٰ کی مثال اللہ کے نزدیک

كَمَثَلِ اٰدَمَؕ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهٗ كُنْ

كَمَثَلِ اٰدَمَ	خَلَقَهٗ	مِنْ	تُرَابٍ[1]	ثُمَّ	قَالَ	لَهٗ	كُنْ
آدم کی مثال جیسی (ہے)	(اللہ نے) بنایا اسے	سے	مٹی	پھر	فرمایا	اس سے	ہو جا

آدم کی طرح ہے جسے اللہ نے مٹی سے بنایا پھر اسے فرمایا: "ہو جا"

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام باپ کے بغیر پیدا ہوئے

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾

فَیَكُوْنُ ﴿۵۹﴾	اَلْحَقُّ	مِنْ	رَّبِّكَ	فَلَا تَكُنْ[2]	مِّنَ	الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۶۰﴾
تو وہ ہو گیا	حق	کی طرف سے	تمہارے رب	تو تم نہ ہونا	سے	شک کرنے والوں

تو وہ فوراً ہو گیا ○ اے سننے والے! حق تیرے رب کی طرف سے ہے پس تم شک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○

حق بات میں شک نہ کرنے کا حکم

1 ......یعنی جیسے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر نطفہ کے بنے، ایسے ہی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تو جب حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا عَزَّوَجَلَّ کے بیٹے نہ ہوئے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خدا عَزَّوَجَلَّ کے بیٹے کیسے ہو سکتے ہیں؟ اس سے بھی معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ کے پیدا ہوئے۔

2 ......یہاں خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نہیں بلکہ اِس آیت کو سننے والے ہر مخاطب سے ہے یا یہاں بھی بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد آپ کی امت ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں شک نہیں کر سکتے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا ماننے والوں سے مباہلہ

فَمَنْ حَآجَّكَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ

فَمَنْ	حَآجَّكَ	فِیْهِ	مِنْ	بَعْدِ	مَا	جَآءَكَ
پھر جو	جھگڑے تم سے	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	سے	(اس کے) بعد	جو	آیا تمہارے پاس

پھر اے حبیب! تمہارے پاس علم آجانے کے بعد جو تم سے عیسیٰ کے بارے میں

مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَ اَبْنَآءَكُمْ

مِنَ	الْعِلْمِ	فَقُلْ	تَعَالَوْا	نَدْعُ	اَبْنَآءَنَا	وَ	اَبْنَآءَكُمْ
سے	علم	تو تم کہو	آؤ	ہم بلاتے ہیں	اپنے بیٹوں	اور	تمہارے بیٹوں (کو)

جھگڑا کریں تو تم ان سے فرما دو: آؤ ہم اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو

وَ نِسَآءَنَا وَ نِسَآءَكُمْ وَ اَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ قف ثُمَّ

وَ	نِسَآءَنَا	وَ	نِسَآءَكُمْ	وَ	اَنْفُسَنَا	وَ	اَنْفُسَكُمْ	ثُمَّ
اور	اپنی عورتوں	اور	تمہاری عورتوں (کو)	اور	اپنی جانوں	اور	تمہاری جانوں (کو)	پھر

اور اپنی عورتوں کو اور تمہاری عورتوں کو اور اپنی جانوں کو اور تمہاری جانوں کو (مقابلے میں) بلالیتے ہیں پھر

نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ (٦١) اِنَّ

نَبْتَهِلْ (1)	فَنَجْعَلْ	لَّعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَى	الْكٰذِبِیْنَ (٦١)	اِنَّ
ہم مباہلہ کرتے ہیں	تو کرتے ہیں، ڈالتے ہیں	اللہ کی لعنت	پر	جھوٹ بولنے والوں	بیشک

مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالتے ہیں ○ بیشک

هٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ج وَ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ ط

هٰذَا	لَهُوَ	الْقَصَصُ	الْحَقُّ	وَ	مَا	مِنْ	اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ
یہ	ضرور وہ	خبریں	حق، سچی	اور	نہیں	سے	کوئی معبود	مگر	اللہ

یہی سچا بیان ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں

(1)...... مُبَاہلہ کا عمومی مفہوم یہ ہے کہ دو مد مقابل افراد آپس میں یوں دعا کریں کہ اگر تم حق پر اور میں باطل پر ہوں تو اللہ تعالیٰ مجھے ہلاک کرے اور اگر میں حق پر اور تم باطل پر ہو تو اللہ تعالیٰ تجھے ہلاک کرے۔ پھر یہی بات دوسرا فریق بھی کہے۔ یاد رہے کہ مُبَاہَلہ دین کے یقینی مسائل میں ہونا چاہئے، نہ کہ غیر یقینی مسائل میں لہٰذا اسلام کی حقانیت پر تو مُبَاہَلہ ہو سکتا ہے۔ حنفی شافعی اختلافی مسائل میں نہیں۔

وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۶۲﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
اور	بیشک	اللہ	ضرور وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اور بیشک اللہ ہی غالب ہے حکمت والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾ ع قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿۶۳﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
تو بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	فساد کرنے والوں کو	تم کہو	اے اہل کتاب

تو اللہ فساد کرنے والوں کو جانتا ہے ○ اے حبیب! تم فرمادو، اے اہلِ کتاب!

تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍۢ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ

تَعَالَوْا(1)	اِلٰى	كَلِمَةٍ	سَوَآءٍۢ	بَيْنَنَا	وَ	بَيْنَكُمْ
تم آؤ	کی طرف	ایک کلمہ	برابر (ہے)	ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان

ایسے کلمہ کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے

اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَ لَا نُشْرِكَ بِهٖ

اَلَّا نَعْبُدَ	اِلَّا	اللّٰهَ	وَ	لَا نُشْرِكَ	بِهٖ
کہ ہم عبادت نہیں کریں گے	مگر	اللہ (کی)	اور	ہم شریک نہیں کریں گے	اس کے ساتھ

وہ یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ

شَيْـًٔـا وَّ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

شَيْـًٔـا	وَّ	لَا يَتَّخِذَ	بَعْضُنَا	بَعْضًا	اَرْبَابًا	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ
کسی چیز (کو)	اور	نہیں بنائے گا	ہمارا بعض	بعض (کو)	رب	سے	اللہ کے سوا

ٹھہرائیں اور ہم میں کوئی ایک اللہ کے سوا کسی دوسرے کو رب نہ بنائے

(1)......اس آیت میں اختلاف ختم کرنے کا ایک عمدہ طریقہ بیان کیا ہے کہ جو مشترکہ اور متفقہ چیزیں ہیں انہیں طے کرلیا جائے تاکہ اختلافی امور ممتاز ہو جائیں اور ان کی تعداد کم جائے اور بحث صرف انہی پر منحصر رہے۔ ورنہ ہوتا یہ ہے کہ جب بحث کی جاتی ہے تو کبھی اختلافی موضوع زیرِ بحث آتا ہے اور کبھی اتفاقی پر بحث شروع ہو جاتی ہے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقُوْلُوا	اشْهَدُوْا	بِاَنَّا
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو کہہ دو (اے مسلمانو)	تم گواہ ہو جاؤ	ساتھ (اس پر) کہ ہم

پھر (بھی) اگر وہ منہ پھیریں تو اے مسلمانو! تم کہہ دو: "تم گواہ رہو کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ

مُسْلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِیْۤ	اِبْرٰهِیْمَ
مسلمان (ہیں)	اے اہل کتاب	کیوں	تم جھگڑتے ہو	(کے بارے) میں	ابراہیم

سچے مسلمان ہیں" ○ اے اہلِ کتاب! تم ابراہیم کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

وَمَاۤ اُنْزِلَتِ التَّوْرٰىةُ وَالْاِنْجِیْلُ اِلَّا مِنْۢ

وَ	مَاۤ	اُنْزِلَتِ	التَّوْرٰىةُ	وَ	الْاِنْجِیْلُ	اِلَّا	مِنْۢ
اور (حالانکہ)	نہیں	نازل کی گئی، اتاری گئی	تورات	اور	انجیل	مگر	سے

حالانکہ توریت اور انجیل تو اتری ہی

بَعْدِهٖ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ هٰۤاَنْتُمْ هٰۤؤُلَآءِ حَاجَجْتُمْ فِیْمَا

بَعْدِهٖ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۵﴾ (1)	هٰۤاَنْتُمْ	هٰۤؤُلَآءِ	حَاجَجْتُمْ	فِیْمَا
اس کے بعد	کیا تو تمہیں عقل نہیں	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے	(اس) میں جو

ان کے بعد ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ سن لو: تم وہی لوگ ہو جو

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِیْمَا لَیْسَ

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	فَلِمَ	تُحَآجُّوْنَ	فِیْمَا	لَیْسَ
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم (ہے)	تو کیوں	جھگڑتے ہو	(اس) میں جو	نہیں ہے

پہلے اس معاملے میں جھگڑتے تھے جس کا تمہیں علم تھا تو (اب) اس میں کیوں جھگڑتے ہو جس کا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں جھگڑنے والوں کو تنبیہ

(1) ...... معلوم ہوا کہ بزرگوں سے لوگوں کے الزام دور کرنا سنتِ الٰہیہ ہے، ان کی عظمت کی حمایت کرنا محبوب چیز ہے۔ نیز اس آیت سے علمِ تاریخ کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے کہ یہاں تاریخ پر ہی حقیقت کا مدار ہے۔ فی زمانہ علمِ تاریخ کی ویسے بھی بہت ضرورت ہے کیونکہ ہمارے زمانے کے بہت سے گمراہ لوگ تاریخ کو مسخ کر کے ہی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ البتہ اپنے طور پر ہر ایک کو تاریخ نہیں پڑھنی چاہئے کیونکہ موجودہ تاریخ میں بہت سی گمراہ کن باتیں شامل ہیں۔ بے علم آدمی پڑھے گا تو مارا جائے گا۔ کسی مستند عالم کی رہنمائی میں تاریخ پڑھنی چاہئے۔

لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾

لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۶﴾
تمہارے لئے (تمہیں)	اس کا	علم	اور	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے

تمہیں علم ہی نہیں ؟ اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہر باطل سے جدا مسلمان تھے

مَا كَانَ اِبْرٰهِيْمُ يَهُوْدِيًّا وَّ لَا نَصْرَانِيًّا وَّ لٰكِنْ كَانَ

مَا كَانَ	اِبْرٰهِيْمُ	يَهُوْدِيًّا	وَّ	لَا	نَصْرَانِيًّا	وَّ	لٰكِنْ	كَانَ
نہ تھے	ابراہیم	یہودی	اور	نہ	عیسائی	اور	لیکن	وہ تھے

ابراہیم نہ یہودی تھے اور نہ عیسائی بلکہ وہ

حَنِيْفًا مُّسْلِمًاؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾

حَنِيْفًا	مُّسْلِمًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۶۷﴾
حق کی طرف مائل، ہر باطل سے جدا	مسلمان	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں

ہر باطل سے جدا رہنے والے مسلمان تھے اور مشرکوں میں سے نہ تھے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے قریبی ہونے کے حقدار

اِنَّ اَوْلَى النَّاسِ بِاِبْرٰهِيْمَ لَلَّذِيْنَ

اِنَّ	اَوْلَى النَّاسِ (1)	بِاِبْرٰهِيْمَ	لَلَّذِيْنَ
بیشک	سب لوگوں میں زیادہ قریب	ابراہیم کے	ضرور وہ لوگ ہیں جو (جنہوں نے)

بیشک سب لوگوں سے زیادہ ابراہیم کے حق دار وہ ہیں جو

اتَّبَعُوْهُ وَ هٰذَا النَّبِيُّ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْاؕ وَ اللّٰهُ

اتَّبَعُوْهُ	وَ	هٰذَا	النَّبِيُّ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اللّٰهُ
پیروی کی تھی اس کی	اور	یہ	نبی	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اللہ

ان کی اتباع کرنے والے ہیں اور یہ نبی اور ایمان والے اور اللہ

(1)……اس آیت سے 3 مسئلے معلوم ہوئے: (1) نبی سے قرب ان کی اطاعت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ بغیر ایمان کے محض ان کی اولاد ہونے سے۔ (2) مسلمان ہی سچے ابراہیمی ہیں چنانچہ اسی لئے تمام ابراہیمی سنتیں اسلام میں موجود ہیں جیسے: حج، قربانی، ختنہ، داڑھی وغیرہ۔ (3) بزرگوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی اعلیٰ نعمت ہے جیسے یہاں آیت میں حقانیت کی علامت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے صحیح نسبت و تعلق کو بیان فرمایا ہے۔

اہل کتاب کے ایک گروہ کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی تمنا

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ

وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٦٨﴾	وَدَّتْ	طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَوْ
ایمان والوں کا والی، مددگار (ہے)	چاہتا ہے	ایک گروہ	سے	اہل کتاب	اگر، کاش

ایمان والوں کا مددگار ہے ○ کتابیوں کا ایک گروہ دل سے چاہتا ہے کہ کسی طرح

يُضِلُّوْنَكُمْ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّاۤ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾

يُضِلُّوْنَكُمْ [1]	وَ	مَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٦٩﴾
وہ گمراہ کردیں تمہیں	اور	وہ گمراہ نہیں کررہے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے

تمہیں گمراہ کردیں اور وہ صرف خود کو گمراہ کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہل کتاب کو تنبیہ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَاَنْتُمْ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اَنْتُمْ
اے اہل کتاب	کیوں	کفر کرتے ہو	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور (حالانکہ)	تم

اے کتابیو! اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو حالانکہ تم

حق کو باطل سے ملانے اور حق چھپانے پر اہل کتاب کو تنبیہ

تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَلْبِسُوْنَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ

تَشْهَدُوْنَ ﴿٧٠﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَلْبِسُوْنَ	الْحَقَّ	بِالْبَاطِلِ	وَ
گواہی دیتے ہو	اے اہل کتاب	کیوں	ملاتے ہو	حق (کو)	باطل کے ساتھ	اور

خود گواہ ہو ○ اے کتابیو! حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو اور

یہودیوں کی مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی سازش اور انہیں جواب

تَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾ ع وَقَالَتْ

ع ٧ ١٥

تَكْتُمُوْنَ	الْحَقَّ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿٧١﴾	وَ	قَالَتْ
(کیوں) چھپاتے ہو	حق	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	کہا

حق کیوں چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو ○ اور کتابیوں کے

[1]......یاد رہے کہ کفار کے گروہ مسلمانوں کو اپنے دین میں داخل کرنے کیلئے کوششیں ہمیشہ کرتے رہیں گے۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً کفر وارتداد کی تحریکیں چلتی رہتی ہیں اور اب تو فلموں، ڈراموں، مزاحیہ پروگراموں اور خصوصاً گانوں نے تو تباہی مچا رکھی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔

طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اٰمِنُوْا بِالَّذِیْٓ اُنْزِلَ عَلَى

طَّآئِفَةٌ	مِّنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اٰمِنُوْا	بِالَّذِیْٓ	اُنْزِلَ	عَلَى
ایک گروہ (نے)	سے	اہل کتاب	ایمان لاؤ	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	اوپر

ایک گروہ نے کہا: جو ایمان والوں پر نازل ہوا ہے

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوْٓا

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَجْهَ النَّهَارِ	وَ	اكْفُرُوْٓا
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	دن کے شروع (صبح ایمان لاؤ)	اور	انکار کردو

صبح کو اس پر ایمان لاؤ اور شام کو انکار کردو۔

اٰخِرَهٗ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَا تُؤْمِنُوْٓا اِلَّا

اٰخِرَهٗ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۷۲﴾ (1)	وَ	لَا تُؤْمِنُوْٓا	اِلَّا
اس کے آخر (شام میں)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں، پھر جائیں	اور	ایمان نہ لاؤ (یقین نہ کرو)	مگر

ہو سکتا ہے (کہ اس طرح مسلمان بھی اسلام سے) پھر جائیں ○ اور (مزید آپس میں کہا کہ) صرف اسی کا یقین کرو

لِمَنْ تَبِعَ دِیْنَكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْهُدٰى هُدَى اللّٰهِ ۙ

لِمَنْ	تَبِعَ	دِیْنَكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْهُدٰى	هُدَى اللّٰهِ
(اسی) کا جو	پیروی کرے	تمہارے دین (کی)	تم کہو	بیشک	ہدایت	اللہ کی ہدایت (ہی ہے)

جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والا ہو۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ ہدایت تو صرف اللہ ہی کی ہدایت ہے۔

اَنْ یُّؤْتٰۤى اَحَدٌ مِّثْلَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ اَوْ

اَنْ یُّؤْتٰۤى	اَحَدٌ	مِّثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیْتُمْ	اَوْ
(اس بات کا یقین نہ کرو) کہ دیا گیا ہو گا	کسی ایک (کو)	(ان فضائل کی) مثل	جو	تم دیئے گئے	یا

(اور یہ سازشی آپس میں کہتے ہیں کہ اس کا بھی یقین نہ کرو) کہ کسی اور کو بھی ویسا مل سکتا ہے جو تمہیں دیا گیا یا

(1)...... اس بات سے باخبر رہنا چاہئے کہ کافروں کی طرف سے سازشوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ آج بھی ایسی سازشیں پکڑی جاتی ہیں کہ جھوٹی فلموں، جھوٹی رپورٹوں اور جھوٹی تصویروں کے ذریعے لوگوں کو اسلام سے متنفر کیا جاتا ہے۔ اس وقت کفار میڈیا کو اس مقصد کیلئے بطورِ خاص استعمال کر رہے ہیں۔

نبوت محض فضلِ الٰہی ہے

يُحَآجُّوْكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ

يُحَآجُّوْكُمْ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	قُلْ	اِنَّ	الْفَضْلَ
وہ (مسلمان) غالب آجائیں گے تم پر	تمہارے رب کے پاس	تم کہو	بیشک	فضل

کوئی تمہارے رب کے پاس تمہارے اوپر غالب آسکتا ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ فضل تو

بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

بِيَدِ[1] اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ[2]	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کے ہاتھ میں	وہ دیتا ہے اس کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

یقیناً اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے عطا فرمادیتا ہے اور اللہ

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾ ۚۙ يَّخْتَصُّ بِرَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ

وَاسِعٌ	عَلِيْمٌ ﴿۷۳﴾	يَّخْتَصُّ[3]	بِرَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ
وسعت والا	علم والا	خاص کرلیتا ہے	اپنی رحمت کے ساتھ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

وسعت والا، علم والا ہے ○ وہ اپنی رحمت کے ساتھ جسے چاہتا ہے خاص فرمالیتا ہے اور

امانت کی ادائیگی میں اہل کتاب کے دو گروہوں کا حال

اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾ وَ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ

اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ	الْعَظِيْمِ ﴿۷۴﴾	وَ	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	مَنْ
اللہ	فضل والا	عظیم، بڑے	اور	سے	اہل کتاب	(کوئی وہ ہے) جو

اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور اہلِ کتاب میں کوئی تو وہ ہے

اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُّؤَدِّهٖۤ اِلَيْكَ ۚ

اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِقِنْطَارٍ	يُّؤَدِّهٖۤ	اِلَيْكَ
اگر	تم امانت رکھ دو اس کے پاس	ایک ڈھیر کے ساتھ	وہ ادا کردے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)

کہ اگر تم اس کے پاس ایک ڈھیر بھی امانت رکھ دو تو وہ تمہیں (پورا پورا) ادا کردے گا

1 ...... لفظ ''یَد'' کا لفظی ترجمہ ''ہاتھ'' ہے اور یہاں اس سے قبضہ اور قدرت مراد ہے۔ 2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اعمال سے نہیں ملتی، یہ محض اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ نبوت و رسالت کے ساتھ جسے چاہے خاص فرمالیتا ہے اور نبوت جس کسی کو ملتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے ملتی ہے اس میں ذاتی محنت کا دخل نہیں۔ ہاں اب اللہ تعالیٰ نے چونکہ نبوت کا دروازہ بند کردیا تو اب کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

وَ مِنْهُمْ مَّنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِدِیْنَارٍ

وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اِنْ	تَاْمَنْهُ	بِدِیْنَارٍ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	اگر	تم امانت رکھو اس کے پاس	ایک دینار کے ساتھ

اور انہی میں سے کوئی وہ ہے کہ اگر تم اس کے پاس ایک دینار بھی امانت رکھ دو

لَّا یُؤَدِّهٖۤ اِلَیْكَ اِلَّا مَا دُمْتَ عَلَیْهِ

لَّا یُؤَدِّهٖۤ	اِلَیْكَ	اِلَّا	مَا	دُمْتَ	عَلَیْهِ
وہ ادا نہیں کرے گا اسے	تمہاری طرف (تجھے)	مگر	جب تک	تم رہو	اس کے (سر) پر

تو جب تک تم اس کے سر پر کھڑے نہیں رہو گے وہ تمہیں ادا نہیں کرے گا۔

قَآىِٕمًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَیْسَ عَلَیْنَا فِی

قَآىِٕمًا	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَالُوْا	لَیْسَ	عَلَیْنَا	فِی
کھڑے	یہ (بددیانتی)	(اس) وجہ سے ہے کہ وہ	انہوں نے کہا	نہیں ہے	ہمارے اوپر	میں

(ان کی) یہ بددیانتی اس وجہ سے ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ

الْاُمِّیّٖنَ سَبِیْلٌ ۚ وَ یَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ

الْاُمِّیّٖنَ	سَبِیْلٌ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ (1)
ان پڑھوں (کے معاملے)	کوئی راہ (کوئی مؤاخذہ)	اور	وہ کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ

اَن پڑھوں کے معاملے میں ہم سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی اور یہ اللہ پر جان بوجھ کر

وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ بَلٰى مَنْ اَوْفٰى بِعَهْدِهٖ وَ

وَ	هُمْ	یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾	بَلٰى	مَنْ	اَوْفٰى	بِعَهْدِهٖ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	کیوں نہیں	جو	پورا کرے	اپنے عہد، وعدے کو	اور

جھوٹ باندھتے ہیں ○ کیوں نہیں، جو اپنا وعدہ پورا کرے اور

متقی لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں

(1)……اس سے معلوم ہوا کہ دھوکے اور ظلم کے طور پر کسی کا مال دبالینا حرام ہے اگرچہ وہ کسی دوسرے مذہب کا ہو۔ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہجرت کی رات حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو ان لوگوں کی امانتوں کی ادائیگی کی ذمہ داری دے کر گئے جو حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قتل کا ارادہ کر رہے تھے۔ اے کاش کہ ہمارے مسلمان بھائی غور فرمائیں کہ وہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سنت پر عمل پیرا ہیں یا غیروں کے طریقے پر؟ اس وقت عمومی طور پر مسلمان دنیا میں نیک نام نہیں ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے عہد کے بدلے تھوڑی قیمت لینے والوں کا اخروی انجام

اتَّقٰى فَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾ اِنَّ

اتَّقٰى	فَاِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ﴿٧٦﴾	اِنَّ
ڈرے، پرہیزگاری اختیار کرے	تو بیشک	اللّٰہ	محبت فرماتا ہے	پرہیزگاروں (سے)	بیشک

پرہیزگاری اختیار کرے تو بیشک اللّٰہ پرہیزگاروں سے محبت فرماتا ہے ○ بیشک

الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَ اَيْمَانِهِمْ

الَّذِيْنَ	يَشْتَرُوْنَ [1]	بِعَهْدِ اللّٰهِ	وَ	اَيْمَانِهِمْ
وہ لوگ جو	خریدتے ہیں، لیتے ہیں	اللّٰہ کے عہد، وعدے کے بدلے	اور	اپنی قسموں (کے بدلے)

وہ لوگ جو اللّٰہ کے وعدے اور اپنی قسموں کے بدلے

ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَ

ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ	لَا	خَلَاقَ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ
قیمت	تھوڑی	یہ لوگ	نہیں	کوئی حصہ	ان کے لئے	آخرت میں	اور

تھوڑی سی قیمت لیتے ہیں، اِن لوگوں کے لئے آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَا يُكَلِّمُهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا يَنْظُرُ	اِلَيْهِمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
کلام نہیں فرمائے گا ان سے	اللّٰہ	اور	نظر نہیں کرے گا	ان کی طرف	قیامت کے دن

اللّٰہ قیامت کے دن نہ تو ان سے کلام فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا

اہل کتاب کے ایک گروہ کا جھوٹ

وَ لَا يُزَكِّيْهِمْ ۪ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾ وَ اِنَّ

وَ	لَا يُزَكِّيْهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِيْمٌ ﴿٧٧﴾	وَ	اِنَّ
اور	پاک نہیں کرے گا انہیں	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	اور	بیشک

اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور یقیناً

[1]...... یہودیوں سے اللّٰہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ وہ نبیِّ آخر الزّمان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں گے لیکن ان کے علماء اور سرداروں نے اپنے مفادات کی خاطر تورات میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فضائل کی آیتوں کو بدل دیا اور لوگوں سے چھپا کر رکھا اور اپنی تحریفات پر جھوٹی قسم کھائی کہ یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے۔ دنیوی مال کی خاطر عہدِ الٰہی سے پھرنے اور قسموں کو توڑنے پر اس آیت میں شدید وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔

مِنْهُمْ لَفَرِيْقًا يَّلْوٗنَ اَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتٰبِ لِتَحْسَبُوْهُ

مِنْهُمْ	لَفَرِيْقًا	يَّلْوٗنَ	اَلْسِنَتَهُمْ	بِالْكِتٰبِ	لِتَحْسَبُوْهُ (1)
ان میں سے	ضرور ایک گروہ	مروڑتے ہیں	اپنی زبانیں	کتاب کے ساتھ	تاکہ تم سمجھو اسے

ان اہلِ کتاب میں سے کچھ وہ ہیں جو زبان کو مروڑ کر کتاب پڑھتے ہیں تاکہ تم سمجھو

مِنَ الْكِتٰبِ وَ مَا هُوَ مِنَ الْكِتٰبِ ۚ وَ

مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ
کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	کتاب سے (کتاب کا حصہ)	اور

کہ یہ بھی کتاب کا حصہ ہے حالانکہ وہ کتاب کا حصہ نہیں ہے اور

يَقُوْلُوْنَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَ مَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ

يَقُوْلُوْنَ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	مَا	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ
کہتے ہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	سے	اللہ کے پاس

یہ لوگ کہتے ہیں: یہ اللہ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ ہرگز اللہ کی طرف سے نہیں ہے

وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾

وَ	يَقُوْلُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿۷۸﴾
اور	کہتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں

اور یہ لوگ جان بوجھ کر اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں ○

انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنی نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی دعوت دیتے ہیں

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ يُّؤْتِيَهُ	اللّٰهُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ
نہیں ہے (کوئی حق)	کسی آدمی کے لئے	کہ دے اسے	اللہ	کتاب	اور	حکم، حکمت

کسی آدمی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اللہ اسے کتاب و حکمت

1 ...... آج کل بھی ایسے لوگ دیکھے ہیں جو توحید کی آیتیں پڑھ کر انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِم کی شان کا انکار کرتے ہیں اور یہ تاثر دیتے ہیں کہ یہ شانِ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا انکار بھی قرآن میں ہے حالانکہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ یونہی بہت سے لوگوں کو سود، پردے، اسلامی سزاؤں اور دیگر کئی چیزوں کے بارے میں کلام کرتے سنا ہے وہ بھی قرآن پڑھتے ہیں اور درمیان میں اصل اسلامی احکام میں رد و بدل کرتے ہوئے اپنی بات اس انداز میں شامل کرتے ہیں کہ سننے والا سمجھے کہ شاید یہ بھی قرآن میں ہی ہے حالانکہ یہ واضح طور پر دھوکہ اور فریب ہوتا ہے۔

وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ

وَ	النُّبُوَّةَ	ثُمَّ	يَقُوْلَ	لِلنَّاسِ	كُوْنُوْا	عِبَادًا	لِّيْ
اور	نبوت	پھر	وہ کہے	لوگوں سے	ہو جاؤ	بندے	میرے لئے (میرے)

اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میری عبادت کرنے والے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ

مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	كُوْنُوْا	رَبّٰنِيّٖنَ [1]
سے	اللہ کے سوا	اور	لیکن (بلکہ)	(وہ یہ کہے گا کہ) ہو جاؤ	اللہ والے، رب کے بندے

بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ اللہ والے ہو جاؤ

بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَ بِمَا

بِمَا	كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ	الْكِتٰبَ	وَ	بِمَا
بسبب (اس کے) جو	تم سکھاتے، تعلیم دیتے ہو	کتاب (کی)	اور	بسبب (اس کے) جو

کیونکہ تم کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور اس لئے

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لَا يَاْمُرَكُمْ اَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلٰٓئِكَةَ وَ

كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لَا يَاْمُرَكُمْ	اَنْ تَتَّخِذُوْا	الْمَلٰٓئِكَةَ	وَ
تم پڑھتے ہو	اور	وہ حکم نہیں دے گا تمہیں	کہ بنالو	فرشتوں	اور

کہ تم خود بھی اسے پڑھتے ہو ○ اور نہ تمہیں یہ حکم دے گا کہ فرشتوں اور

النَّبِيّٖنَ اَرْبَابًا ؕ اَيَاْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْتُمْ

النَّبِيّٖنَ	اَرْبَابًا	اَيَاْمُرُكُمْ	بِالْكُفْرِ	بَعْدَ	اِذْ	اَنْتُمْ
نبیوں (کو)	رب	کیا وہ حکم دے گا تمہیں	کفر کا	(اس کے) بعد	جبکہ	تم (ہو)

نبیوں کو رب بنالو، کیا وہ تمہیں تمہارے مسلمان ہونے کے بعد کفر کا حکم

[1] ...... ربّانی کے معنی ہیں نہایت دیندار، عالم باعمل اور فقیہ۔ اس سے ثابت ہوا کہ علم و تعلیم کا ثمرہ یہ ہونا چاہئے کہ آدمی اللہ والا ہو جائے، جسے علم سے یہ فائدہ نہ ہو اس کا علم ضائع اور بے کار ہے۔

ع ۸ ۹ ۱۲

حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت وشان

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ

مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیْثَاقَ(1)	النَّبِیّٖنَ	لَمَاۤ
اسلام والے	اور	جب	لیا	اللہ (نے)	عہد، وعدہ	نبیوں (سے)	ضرور جو

دے گا؟ ○ اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ

اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ

اٰتَیْتُكُمْ	مِّنْ	كِتٰبٍ	وَّ	حِكْمَةٍ	ثُمَّ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلٌ
میں دوں تمہیں	سے	کتاب	اور	حکمت	پھر	آئے تمہارے پاس	عظیم رسول

میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا

مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ

مُّصَدِّقٌ	لِّمَا	مَعَكُمْ	لَتُؤْمِنُنَّ	بِهٖ	وَ
تصدیق کرنے والا	(اس) کی جو	تمہارے ساتھ	ضرور ضرور تم ایمان لانا	اس پر	اور

جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہوگا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور

لَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ

لَتَنْصُرُنَّهٗ	قَالَ	ءَاَقْرَرْتُمْ	وَ	اَخَذْتُمْ
ضرور ضرور مدد کرنا اس کی	(اللہ نے) فرمایا	کیا تم نے اقرار کرلیا	اور	تم نے لے لیا

ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر

عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ

عَلٰی	ذٰلِكُمْ	اِصْرِیْ	قَالُوْۤا	اَقْرَرْنَا	قَالَ
پر	اس (اقرار)	بھاری ذمہ میرا	انہوں نے عرض کی	ہم نے اقرار کرلیا	فرمایا

میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، ''ہم نے اقرار کرلیا'' (اللہ نے) فرمایا:

(1)...... اس آیت مبارکہ میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عظیم فضائل بیان ہوئے ہیں۔ علماء کرام نے اس آیت کی تفسیر میں پوری پوری کتابیں تصنیف کی ہیں اور اس سے عظمتِ مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے شمار نکات حاصل کئے ہیں۔ ان کی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۵۰۷ کا مطالعہ فرمائیں۔

فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾ فَمَنْ

فَاشْهَدُوْا	وَ	اَنَا	مَعَكُمْ	مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۸۱﴾	فَمَنْ
تو گواہ رہو	اور	میں	تمہارے ساتھ	گواہی دینے والوں میں سے (ہوں)	پھر جو

تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں ○ پھر جو کوئی

تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾

تَوَلّٰى	بَعْدَ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۸۲﴾
منحرف ہو جائے	بعد	اس (اقرار کے)	تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے (ہیں)

اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے ○

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ

اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ	یَبْغُوْنَ	وَ	لَهٗۤ
کیا تو اللہ کے دین کے علاوہ	وہ (دوسرا دین) چاہتے ہیں	اور (حالانکہ)	اس کے لئے

کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ

اسلام کے علاوہ کوئی دین مقبول نہیں

اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ

اَسْلَمَ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ
گردن جھکائے ہوئے ہیں	جو	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	خوشی (سے)	اور

آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں

كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ قُلْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ

كَرْهًا	وَّ	اِلَیْهِ	یُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	قُلْ	اٰمَنَّا (1)	بِاللّٰهِ	وَ
مجبوری (سے)	اور	اس کی طرف	وہ لوٹائے جائیں گے	تم کہو	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور

گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا ○ اور تم یوں کہو کہ ہم اللہ پر اور

تمام انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کا بیان

(1) ..... یاد رہے کہ ہمیں سب انبیاء اور کتابوں کو ماننے کا حکم ہے البتہ ہمارا عمل صرف قرآن پر ہو گا اور ہم تفصیلی احکام میں اطاعت و اتباع صرف حضور پر نور، محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کریں گے۔

مَآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ عَلٰٓى

مَآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	وَ	مَآ	اُنْزِلَ	عَلٰٓى
(اس پر) جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	ہمارے اوپر	اور	جو	نازل کیا گیا، اتارا گیا	اوپر

جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا ہے اس پر اور جو

اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم	اور	اسماعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کی) اولاد (کے)

ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کیا گیا ہے اس پر ایمان لاتے ہیں

وَمَآ اُوْتِيَ مُوْسٰى وَ عِيْسٰى وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ

وَ	مَآ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ	النَّبِيُّوْنَ	مِنْ
اور	جو	دیا گیا	موسیٰ	اور	عیسیٰ	اور	نبیوں (کو)	کی طرف سے

اور جو موسیٰ اور عیسیٰ اور نبیوں کو ان کے رب کی طرف سے دیا گیا

رَّبِّهِمْ ۪ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ ۫ وَ نَحْنُ

رَّبِّهِمْ	لَا نُفَرِّقُ	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	وَ	نَحْنُ
ان کے رب	ہم فرق نہیں کرتے	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے	اور	ہم

(اس پر بھی ایمان لاتے ہیں۔ نیز) ہم ایمان لانے میں ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے اور

لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا

دینِ اسلام کے علاوہ اور کوئی دین بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں

لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	مَنْ	يَّبْتَغِ	غَيْرَ الْاِسْلَامِ (1)	دِيْنًا
اس کے لئے	گردن جھکانے والے	اور	جو	تلاش کرے	اسلام کے علاوہ	کوئی دین

ہم اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں ○ اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا

(1)……اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن پاک میں کئی جگہ فرمادیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اور اسلام کے علاوہ کوئی دین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اِس زمانے میں معتبر نہیں۔ اسلام کے علاوہ کوئی کسی دین کی اخلاقی باتوں پر جتنا چاہے عمل کرلے لیکن جب تک مکمل طور پر بطورِ عقیدہ اسلام کو اختیار نہیں کرے گا اس کا کوئی عمل بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہیں اور اب اسلام سے مراد وہ دین ہے جسے حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لے کر آئے۔

مرتد ہونے والوں کی سزا

فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ

فَلَنْ یُّقْبَلَ	مِنْهُ	وَ	هُوَ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنَ
تو ہر گز قبول نہ کیا جائے گا	اس سے (وہ دین)	اور	وہ (ہوگا)	آخرت میں	سے

تو وہ اس سے ہر گز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾ كَیْفَ یَهْدِی اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا

الْخٰسِرِیْنَ ﴿۸۵﴾	كَیْفَ	یَهْدِی	اللّٰهُ	قَوْمًا [1]	كَفَرُوْا
نقصان، خسارہ اٹھانے والوں	کیسے	ہدایت دے گا	اللہ	(اس) قوم (کو جنہوں نے)	کفر کیا

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا○ اللہ ایسی قوم کو کیسے ہدایت دے گا جنہوں نے ایمان کے بعد

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ وَ شَهِدُوْۤا اَنَّ الرَّسُوْلَ حَقٌّ

بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ	وَ	شَهِدُوْۤا	اَنَّ	الرَّسُوْلَ	حَقٌّ
اپنے ایمان کے بعد	اور (حالانکہ)	انہوں نے گواہی دے دی	کہ، بیشک	رسول	سچا (ہے)

کفر کو اختیار کیا اور وہ اس بات کی گواہی دے چکے تھے کہ (یہ) رسول سچا ہے

وَّ جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُؕ وَ اللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ

وَّ	جَآءَهُمُ	الْبَیِّنٰتُ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ
اور (حالانکہ)	آچکی ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	قوم (کو)

اور ان لوگوں کے پاس روشن نشانیاں بھی آچکی تھیں اور اللہ ظالموں کو

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾ اُولٰٓىٕكَ جَزَآؤُهُمْ اَنَّ عَلَیْهِمْ لَعْنَةَ اللّٰهِ وَ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۶﴾	اُولٰٓىٕكَ	جَزَآؤُهُمْ	اَنَّ	عَلَیْهِمْ	لَعْنَةَ اللّٰهِ	وَ
ظلم کرنے والے	یہ لوگ	ان کی جزا، بدلہ	(یہ ہے) کہ	ان کے اوپر	اللہ کی لعنت	اور

ہدایت نہیں دیتا○ یہی وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ یہ ہے کہ ان پر اللہ کی اور

[1]...... مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو کیسے ایمان کی توفیق دے جو جان پہچان کر منکر ہو گئی ہو یعنی ایسوں کو ہدایت نہیں ملتی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جان بوجھ کر حق کا انکار کرنے کی بہت نحوست ہے نیز معلوم ہوا کہ حسد نہایت خبیث بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی جانتے بوجھتے انکار کر دیتا ہے اور یہ حسد بعض اوقات کفر تک پہنچا دیتا ہے۔

اَلْمَلٰٓىِٕكَةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا

اَلْمَلٰٓىِٕكَةِ	وَ	النَّاسِ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۷﴾	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
فرشتوں	اور	لوگوں	سب کی (لعنت ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس (لعنت یا عذاب) میں

فرشتوں کی اور انسانوں سب کی لعنت ہے ○ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمُ	الْعَذَابُ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْظَرُوْنَ ﴿۸۸﴾
ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	عذاب	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے

نہ ان سے عذاب ہلکا ہو گا اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○

اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا (1)	مِنْۢ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	وَ
مگر	وہ لوگ جو	توبہ کرلیں	سے	بعد	اس (کفر کے)	اور

سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے کفر کے بعد توبہ کرلی اور

اَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾ اِنَّ

اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۸۹﴾	اِنَّ
اپنی اصلاح کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	بیشک

اپنی اصلاح کرلی تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ بیشک

اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوْا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ اِیْمَانِهِمْ	ثُمَّ	ازْدَادُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اپنے ایمان کے بعد	پھر	زیادہ ہوگئے، بڑھ گئے

وہ لوگ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے پھر کفر میں اور

ارتداد سے سچی توبہ کرنے والوں کی بخشش کا بیان

ارتداد پر قائم رہنے والوں کی توبہ مقبول نہیں

1 ...... یاد رہے کہ توبہ ہر گناہ سے مقبول ہے حتّٰی کہ ارتداد سے بھی توبہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قبول ہے۔

حالتِ کفر میں مرنے والوں کی سزا

كُفْرًا لَّنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ ۚ وَ اُولٰٓىِٕكَ

كُفْرًا	لَّنْ تُقْبَلَ	تَوْبَتُهُمْ (1)	وَ	اُولٰٓىِٕكَ
کفر (میں)	(تو) ہر گز قبول نہ کی جائے گی	ان کی توبہ	اور	یہ لوگ

بڑھ گئے تو ان کی توبہ ہر گز قبول نہ کی جائے گی اور یہی لوگ

هُمُ الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ مَاتُوْا

هُمُ	الضَّآلُّوْنَ ﴿٩٠﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	مَاتُوْا
وہ (وہی)	گمراہ ہونے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	مر گئے

گمراہ ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو کافر ہوئے اور کافر ہی

وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِهِمْ

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ یُّقْبَلَ	مِنْ	اَحَدِهِمْ
اور (حالانکہ)	وہ	کافر (تھے)	تو ہر گز قبول نہ کیا جائے گا	سے	ان میں سے کسی ایک

مر گئے، ان میں سے کوئی اگرچہ اپنی جان چھڑانے کے بدلے میں

مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَهَبًا وَّ لَوِ افْتَدٰى بِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ

مِّلْءُ الْاَرْضِ	ذَهَبًا	وَّلَوِ افْتَدٰى	بِهٖ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ
پوری زمین بھر	سونا	اگرچہ وہ فدیہ دے	اس کے ساتھ	یہ لوگ	ان کے لئے

پوری زمین کے برابر سونا بھی دے تو ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا۔ ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّ مَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿٩١﴾ ع

عَذَابٌ	اَلِیْمٌ	وَّ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ	نّٰصِرِیْنَ ﴿٩١﴾
عذاب	دردناک	اور	نہیں (ہوگا)	ان کے لئے	سے	مددگاروں

دردناک عذاب ہے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ○

ع ٩ ١٧

(1) ...... آیت میں فرمایا گیا کہ ”جو کفر کرے اور اس میں بڑھتا جائے اس کی توبہ ہر گز قبول نہ ہوگی“ اس کا یا تو یہ معنیٰ ہے کہ ان کی معافی نہیں کیونکہ یہ توبہ ہی نہیں کرتے یا یہ معنیٰ ہے کہ ان کی توبہ مقبول نہیں کیونکہ ان کی توبہ دل سے نہیں بلکہ منافقانہ ہوتی ہے، دل میں کفر بھرا ہوتا ہے اور زبان سے توبہ کر رہے ہوتے ہیں ایسی توبہ ہر گز قبول نہیں۔ البتہ جو توبہ دل سے کی جائے وہ ضرور مقبول ہے۔

لَنْ تَنَالُوا

4

راہِ خدا میں پسندیدہ مال خرچ کرنے کی ترغیب

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا

لَنۡ تَنَالُوا	الۡبِرَّ[1]	حَتّٰی	تُنۡفِقُوۡا	مِمَّا
تم ہرگز نہ پاسکو گے	بھلائی، نیکی (کو)	یہاں تک کہ	خرچ کرو	(اس میں) سے جو

تم ہرگز بھلائی کو نہیں پاسکو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز

تُحِبُّوۡنَ ؕ۬ وَ مَا تُنۡفِقُوۡا مِنۡ شَیۡءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ

تُحِبُّوۡنَ	وَ	مَا	تُنۡفِقُوۡا	مِنۡ	شَیۡءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِهٖ
تم پسند کرتے ہو	اور	جو	تم خرچ کرتے ہو	سے	کسی چیز	تو بیشک	اللہ	اس کو

خرچ نہ کرو اور تم جو کچھ خرچ کرتے ہو اللہ اسے

بعض کھانوں کے حرام ہونے پر یہودیوں کے جھوٹے دعوے کا رد

عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾ کُلُّ الطَّعَامِ کَانَ حِلًّا لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اِلَّا مَا حَرَّمَ

عَلِیۡمٌ ﴿۹۲﴾	کُلُّ الطَّعَامِ	کَانَ	حِلًّا	لِّبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	اِلَّا	مَا	حَرَّمَ
جاننے والا	تمام کھانے	تھے	حلال	بنی اسرائیل، اولادِ یعقوب کے لئے	مگر	وہ جو	حرام کرلیا

جانتا ہے ○ تمام کھانے بنی اسرائیل کے لئے حلال تھے سوائے ان کھانوں کے جو

اِسۡرَآءِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِهٖ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ تُنَزَّلَ التَّوۡرٰىةُ ؕ

اِسۡرَآءِیۡلُ	عَلٰی	نَفۡسِهٖ	مِنۡ	قَبۡلِ	اَنۡ	تُنَزَّلَ	التَّوۡرٰىةُ
یعقوب (نے)	پر	اپنی جان، ذات	سے	پہلے	کہ	نازل کی جائے، اتاری جائے	تورات

یعقوب نے تورات نازل کئے جانے سے پہلے اپنے اوپر حرام کرلئے تھے۔

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے ظالم ہیں

قُلۡ فَاۡتُوۡا بِالتَّوۡرٰىةِ فَاتۡلُوۡهَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنِ

قُلۡ	فَاۡتُوۡا	بِالتَّوۡرٰىةِ[2]	فَاتۡلُوۡهَا	اِنۡ	کُنۡتُمۡ	صٰدِقِیۡنَ ﴿۹۳﴾	فَمَنِ
تم کہو	تو آؤ	تورات کے ساتھ	پھر پڑھو اسے	اگر	تم ہو	سچ بولنے والے	پھر جو

تم فرماؤ، تورات لاؤ اور اسے پڑھو اگر تم سچے ہو ○ پھر

1 ...... اس آیت میں بھلائی سے مراد تقویٰ اور فرمانبرداری ہے جبکہ خرچ کرنے میں واجب اور نفلی تمام صدقات داخل ہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علم شریف اللہ تعالیٰ کی خاص عطا سے ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تورات وانجیل سے خبردار ہیں۔

وقفِ جبریل علیہ السلام

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

خانہ کعبہ کی خصوصیات

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

افْتَرٰى (1)	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	مِنْۢ	بَعْدِ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
بہتان تراشے	پر	اللہ	جھوٹا	سے	بعد	اس کے	تو یہ لوگ	وہ

اس کے بعد بھی جو اللہ پر جھوٹ باندھے تو وہی لوگ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾ قُلْ صَدَقَ اللّٰهُ ۫ فَاتَّبِعُوْا مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٩٤﴾	قُلْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	فَاتَّبِعُوْا	مِلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ (2)
ظلم کرنے والے	تم کہو	سچ فرمایا	اللہ (نے)	تو تم پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)

ظالم ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ، اللہ نے سچ فرمایا لہٰذا تم ابراہیم کے دین پر چلو

حَنِیْفًا ؕ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾ اِنَّ

حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ	الْمُشْرِكِیْنَ ﴿٩٥﴾	اِنَّ
ہر باطل سے جدا	اور	نہیں تھے	سے	شرک کرنے والوں	بیشک

جو ہر باطل سے جدا تھے اور وہ مشرکوں میں سے نہ تھے ○ بیشک

اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا

اَوَّلَ بَیْتٍ	وُّضِعَ	لِلنَّاسِ	لَلَّذِیْ	بِبَكَّةَ	مُبٰرَكًا
پہلا گھر	بنایا گیا	لوگوں کے لئے	ضرور (وہ ہے) جو	مکہ میں (ہے)	برکت والا

سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ ہے جو مکہ میں ہے برکت والا ہے

وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾ فِیْهِ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ

وَّ	هُدًى	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿٩٦﴾	فِیْهِ	اٰیٰتٌۢ	بَیِّنٰتٌ
اور	ہدایت، رہنما	تمام جہانوں کے لئے	اس میں	نشانیاں	روشن

اور سارے جہان والوں کے لئے ہدایت ہے ○ اس میں کھلی نشانیاں ہیں،

(1)......اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ علم کے باوجود گناہ کرنا زیادہ سخت ہے نیز حلال کو اپنی طرف سے بلا دلیل حرام کہنا اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنا ہے۔

(2)......اس آیت میں دین ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ دین محمدی کی پیروی کرو کیونکہ اس کی پیروی ملت ابراہیمی کی پیروی ہے، دین محمدی اُس ملت کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

حج کی فرضیت اور اس کی بنیادی شرط کا بیان

مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ۬ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ وَ

مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ (1)	وَ	مَنْ	دَخَلَهٗ	كَانَ	اٰمِنًا	وَ
ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ	اور	جو	داخل ہوا اس میں	وہ ہو گیا	امن والا	اور

ابراہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور جو اس میں داخل ہوا امن والا ہو گیا اور

لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ

لِلّٰهِ	عَلَى النَّاسِ	حِجُّ الْبَيْتِ	مَنِ
اللہ کے لئے	لوگوں پر (فرض ہے)	گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرنا	(یہ اس پر فرض ہے) جو

اللہ کے لئے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا فرض ہے جو

اللہ تعالیٰ مخلوق کی عبادت سے بے نیاز ہے

اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

اسْتَطَاعَ	اِلَيْهِ	سَبِيْلًا	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
طاقت رکھتا ہو	اس کی طرف	راستے (کی)	اور	جو	کفر کرے	تو بیشک	اللہ

اس تک پہنچنے کی طاقت رکھتا ہے اور جو انکار کرے تو اللہ

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾ قُلْ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَكْفُرُوْنَ

غَنِيٌّ	عَنِ	الْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۷﴾	قُلْ	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَكْفُرُوْنَ
بے پرواہ، بے نیاز	سے	تمام جہانوں	تم کہو	اے اہل کتاب	کیوں	انکار کرتے ہو

سارے جہان سے بے پرواہ ہے ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب! تم اللہ کی آیتوں کا انکار کیوں

ایمان والوں کو راہِ خدا سے روکنے پر اہلِ کتاب کو تنبیہ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾ قُلْ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ (2)	وَ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌ	عَلٰى	مَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۸﴾	قُلْ
اللہ کی آیتوں کا	اور (حالانکہ)	اللہ	گواہ (ہے)	(اس) پر	جو	تم کرتے ہو	تم کہو

کرتے ہو حالانکہ اللہ تمہارے اعمال پر گواہ ہے؟ ○ تم فرماؤ:

1 ...... مقام ابراہیم وہ پتھر ہے جس پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کعبہ شریف کی تعمیر کے وقت کھڑے ہوئے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر کے قدم چھو جانے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے پتھر کو متبرک، شعائر اللہ اور آیۃ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانی بنا دیا۔

2 ...... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیتوں سے مراد تورات کی وہ آیات ہیں جن میں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کا بیان ہے اور وہ عقلی دلائل مراد ہیں جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ

يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لِمَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ
اے اہلِ کتاب	کیوں	روکتے ہو	سے	اللہ کی راہ (اللہ کے دین)	(اسے) جو	ایمان لایا

اے اہلِ کتاب! تم ایمان لانے والوں کو اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو؟

تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وَّ اَنْتُمْ شُهَدَآءُ ؕ وَ مَا اللّٰهُ

تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَّ	اَنْتُمْ	شُهَدَآءُ	وَ	مَا	اللّٰهُ
تم چاہتے ہو اس (راہِ خدا) میں	ٹیڑھا پن	اور (حالانکہ)	تم	گواہ (ہو)	اور	نہیں	اللہ

تم اس میں بھی ٹیڑھا پن چاہتے ہو حالانکہ تم خود اس پر گواہ ہو اور اللہ

بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوْا

بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تُطِيْعُوْا
غافل	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم اطاعت کرو

تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اے ایمان والو! اگر تم اہلِ کتاب میں سے کسی گروہ کی

فَرِيْقًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ يَرُدُّوْكُمْ

فَرِيْقًا[1]	مِّنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	يَرُدُّوْكُمْ
ایک گروہ (کی)	سے	ان لوگوں سے جو	دیئے گئے	کتاب	وہ لوٹا دیں گے تمہیں

اطاعت کرو تو وہ تمہیں تمہارے ایمان کے بعد

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ

بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ	كٰفِرِيْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	كَيْفَ	تَكْفُرُوْنَ
تمہارے ایمان کے بعد	کفر کرنے والے (کفر کی حالت میں)	اور	کیسے	تم کفر کرو گے

کفر کی حالت میں لوٹا دیں گے ○ اور (ایمان والو! اب) تم کیوں کفر کرو گے

مسلمانوں کو اہلِ کتاب کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت

کافروں والے کام کرنا مسلمان کی شان نہیں

[1]...... مرشاس بن قیس یہودی نے انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج کی باہمی محبت دیکھ کر انہیں آپس میں لڑانے کی کوشش کی اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان قبیلوں میں صلح کروادی۔ اس موقع پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنہ فساد برپا کرنا اور مسلمانوں کو آپس میں لڑانا یہودیوں کا کام اور آپس میں پیار محبت پیدا کرنا اور صلح کروانا سراپا رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔

وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَیْكُمْ اٰیٰتُ اللّٰهِ وَ فِیْكُمْ

فِیْكُمْ	وَ	اٰیٰتُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	تُتْلٰى [1]	اَنْتُمْ	وَ
تم میں (موجود ہے)	اور	اللہ کی آیتیں	تمہارے اوپر	پڑھی جاتی ہیں	تم	اور (حالانکہ)

حالانکہ تمہارے سامنے اللہ کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور تم میں

دینِ اسلام کو مضبوطی سے تھامنے والا ہدایت پر ہے

رَسُوْلُهٗ ؕ وَ مَنْ یَّعْتَصِمْ بِاللّٰهِ فَقَدْ

فَقَدْ	بِاللّٰهِ	یَّعْتَصِمْ	مَنْ	وَ	رَسُوْلُهٗ
تو تحقیق، بیشک	اللہ (کے سہارے) کو	مضبوطی سے تھام لیا	جو (جس نے)	اور	اس کا رسول

اس کا رسول تشریف فرما ہے اور جس نے اللہ کا سہارا مضبوطی سے تھام لیا تو

تقویٰ اور ایمان پر خاتمے کا حکم

١٠٠

هُدِیَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿١٠١﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اٰمَنُوا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	مُّسْتَقِیْمٍ ﴿١٠١﴾	صِرَاطٍ	اِلٰى	هُدِیَ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	سیدھے	راستے	کی طرف	وہ ہدایت دیا گیا

اسے یقیناً سیدھا راستہ دکھا دیا گیا ○ اے ایمان والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا

اِلَّا	لَا تَمُوْتُنَّ	وَ	حَقَّ تُقٰتِهٖ	اللّٰهَ	اتَّقُوا
مگر	تم ہرگز نہ مرنا	اور	(جیسا) اس سے ڈرنے کا حق (ہے)	اللہ (سے)	ڈرو

اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف

قرآن کو تھامنے کا حکم اور باہمی تفرقے کی ممانعت

وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَ اعْتَصِمُوْا

اعْتَصِمُوْا	وَ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٢﴾	اَنْتُمْ	وَ
مضبوطی سے تھام لو	اور	اسلام والے، مسلمان	تم (ہو)	اور (اس حال میں کہ)

اسلام کی حالت میں آئے ○ اور تم سب مل کر

[1]...... یہاں ابتداءً صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے خطاب ہے کہ اے جماعتِ صحابہ! (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) تم کافروں کی طرح آپس میں کیسے لڑ سکتے ہو جبکہ تم حضور رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صحبت یافتہ ہو اور ان کی زبانِ مبارک سے قرآن مجید سنتے ہو۔ اس آیت میں عام مسلمانوں کو بھی اس اعتبار سے نصیحت ہے کہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے اور حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیمات موجود ہیں تو پھر آپس میں نفسانی لڑائی کس طرح ہو سکتی ہے؟

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے مسلمانوں میں الفت پیدا ہونا اور جہنم سے نجات ملنا

بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۪ وَ اذْكُرُوْا

بِحَبْلِ اللّٰهِ	جَمِیْعًا	وَّ	لَا تَفَرَّقُوْا (1)	وَ	اذْكُرُوْا
اللہ کی رسی کو	سب	اور	آپس میں جدا جدا نہ ہو جاؤ	اور	یاد کرو

اللہ کی رسی کو مضبوطی کے ساتھ تھام لو اور آپس میں تَفَرقہ مت ڈالو اور

نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً

نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	كُنْتُمْ	اَعْدَآءً
اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	تم تھے	دشمن

اللہ کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے

فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ

فَاَلَّفَ	بَیْنَ قُلُوْبِكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ
تو (اللہ نے) الفت ڈال دی، محبت پیدا کر دی	تمہارے دلوں کے درمیان	تو تم ہو گئے

تو اس نے تمہارے دلوں میں ملاپ پیدا کر دیا پس اس کے فضل سے

بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًاۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ

بِنِعْمَتِهٖۤ	اِخْوَانًا	وَ	كُنْتُمْ	عَلٰى	شَفَا حُفْرَةٍ	مِّنَ
اس کی نعمت سے	بھائی بھائی	اور	تم تھے	پر	گڑھے کے کنارے	سے (کے)

تم آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم تو آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے

النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَاؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ

النَّارِ	فَاَنْقَذَكُمْ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	یُبَیِّنُ	اللّٰهُ
آگ	تو اس نے بچا لیا تمہیں	اس سے	اسی طرح	بیان کرتا ہے	اللہ

تو اس نے تمہیں اس سے بچالیا۔ اللہ تم سے یوں ہی اپنی آیتیں

(1)...... بعض لوگ یہ آیت لے کر اہلسنت سمیت سب کو غلط قرار دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے کیونکہ حکم یہ ہے کہ جس طریقے پر مسلمان چلتے آرہے ہیں، جو صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم سے جاری ہے اور سنت سے ثابت ہے اس سے نہ ہٹو۔ اہلِ سنت و جماعت تو سنتِ رسول اور جماعتِ صحابہ کے طریقے پر چلتے آرہے ہیں تو سمجھایا تو ان لوگوں کو جائے گا جو اس سے ہٹے نہ کہ اصل طریقے پر چلنے والوں کو کہا جائے کہ تم اپنا طریقہ چھوڑ دو۔

نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے والا ایک گروہ ہونا چاہیے

لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ لْتَكُنْ مِّنْكُمْ

لَكُمْ	اٰیٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	لْتَكُنْ	مِّنْكُمْ
تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تا کہ تم	ہدایت پا جاؤ	اور	چاہئے کہ ہو	تم میں سے

بیان فرماتا ہے تاکہ تم ہدایت پاجاؤ ○ اور تم میں سے

اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ

اُمَّةٌ (1)	یَّدْعُوْنَ	اِلَى	الْخَیْرِ	وَ	یَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ
ایک گروہ	وہ بلائیں	کی طرف	بھلائی	اور	حکم دیں	اچھی بات، نیکی کا	اور

ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور

یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِؕ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾

یَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾
منع کریں	سے	بری بات، برائی	اور	یہ لوگ	وہ	فلاح، کامیابی پانے والے (ہیں)

بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

مسلمانوں کو باہمی اتفاق کا حکم اور اختلافات میں پڑنے کی ممانعت

وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَ اخْتَلَفُوْا مِنْۢ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِیْنَ	تَفَرَّقُوْا	وَ	اخْتَلَفُوْا	مِنْۢ
اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو	آپس میں جدا جدا ہو گئے	اور	اختلاف کیا	سے

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو آپس میں مُتَفَرِّق ہوگئے اور انہوں نے

بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُؕ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ

بَعْدِ	مَا	جَآءَهُمُ	الْبَیِّنٰتُ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ
(اس کے) بعد	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں	اور	یہ لوگ	ان کے لئے

اپنے پاس روشن نشانیاں آجانے کے بعد (بھی) آپس میں اختلاف کیا اور اُن کے لئے

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ مجموعی طور پر تبلیغِ دین فرض کفایہ ہے۔ اس کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے مصنفین کا تصنیف کرنا، مقررین کا تقریر کرنا، مبلغین کا بیان کرنا، انفرادی طور پر لوگوں کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ، یہ سب کام تبلیغِ دین کے زمرے میں آتے ہیں اور بقدرِ اخلاص ہر ایک کو اس پر ثواب ملتا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں مسلمانوں کو آپس میں اتفاق و اجتماع کا حکم دیا گیا اور اختلاف اور اس کے اسباب پیدا کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ احادیث میں بھی اس کی بہت تاکیدیں وارد ہیں اور مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہونے کی سختی سے ممانعت فرمائی گئی ہے۔

قیامت کے دن مومنوں کے چہرے روشن اور کافروں کے سیاہ ہوں گے

عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾ يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ ۚ

عَذَابٌ	عَظِيۡمٌ ﴿۱۰۵﴾	يَّوۡمَ	تَبۡيَضُّ (1)	وُجُوۡهٌ	وَّ	تَسۡوَدُّ	وُجُوۡهٌ
عذاب	بڑا	(جس) دن	سفید ہوں گے	کچھ چہرے	اور	سیاہ ہوں گے	کچھ چہرے

بڑا عذاب ہے ○ جس دن کئی چہرے روشن ہوں گے اور کئی چہرے سیاہ ہوں گے

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡوَدَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ ۟ اَكَفَرۡتُمۡ

فَاَمَّا	الَّذِيۡنَ	اسۡوَدَّتۡ	وُجُوۡهُهُمۡ	اَكَفَرۡتُمۡ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	سیاہ ہوں گے	ان کے چہرے	کیا تم نے کفر کیا تھا

تو وہ لوگ جن کے چہرے سیاہ ہوں گے (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا تم ایمان لانے کے بعد

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ فَذُوۡقُوا الۡعَذَابَ بِمَا كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ	فَذُوۡقُوا	الۡعَذَابَ	بِمَا	كُنۡتُمۡ تَكۡفُرُوۡنَ ﴿۱۰۶﴾
اپنے ایمان کے بعد	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے

کافر ہوئے تھے؟ تو اب اپنے کفر کے بدلے میں عذاب کا مزہ چکھو ○

روشن چہرے والے رحمتِ الٰہی کی جگہ جنت میں ہوں گے

وَاَمَّا الَّذِيۡنَ ابۡيَضَّتۡ وُجُوۡهُهُمۡ فَفِيۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ ؕ هُمۡ

وَ	اَمَّا	الَّذِيۡنَ	ابۡيَضَّتۡ	وُجُوۡهُهُمۡ	فَفِيۡ رَحۡمَةِ اللّٰهِ	هُمۡ
اور	بہر حال	وہ لوگ جو	سفید ہوں گے	ان کے چہرے	تو اللہ کی رحمت میں (ہوں گے)	وہ

اور وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوں گے وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے، وہ

اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے

فِيۡهَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾ تِلۡكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتۡلُوۡهَا عَلَيۡكَ

فِيۡهَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۱۰۷﴾	تِلۡكَ	اٰيٰتُ اللّٰهِ	نَتۡلُوۡهَا	عَلَيۡكَ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر

ہمیشہ اس میں رہیں گے ○ یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم حق کے ساتھ تمہارے سامنے

(1) ...... یہاں آیات میں قیامت کے دن کا منظر بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے روشن ہوں گے جو یقیناً اہلِ ایمان کے ہوں گے اور کچھ چہرے سیاہ ہوں گے جو یقیناً کفار کے ہوں گے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۱، ص۲۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمین و آسمان میں موجود ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

بِالْحَقِّ ؕ وَ مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ وَ

بِالْحَقِّ	وَ	مَا اللّٰهُ يُرِيْدُ	ظُلْمًا	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۸﴾	وَ
حق کے ساتھ	اور	اللہ نہیں چاہتا	ظلم کرنا	جہانوں کے لئے (جہانوں پر)	اور

پڑھتے ہیں اور اللہ جہان والوں پر ظلم نہیں چاہتا ○ اور

لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى

لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَى
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کی طرف

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور سب کام

ع ۸ ۱۱ ۲

اُمت محمدیہ بہترین امت ہے

اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾ ع كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۱۰۹﴾	كُنْتُمْ	خَيْرَ اُمَّةٍ (1)	اُخْرِجَتْ	لِلنَّاسِ
اللہ	لوٹائے جاتے ہیں	تمام کام	تم ہو	بہترین امت	نکالی گئی	لوگوں کے لئے

اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ (اے مسلمانو!) تم بہترین امت ہو جو لوگوں (کی ہدایت) کے لئے ظاہر کی گئی،

اُمت محمدیہ کی عظمت کا ایک سبب، نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا

تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ تَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ تُؤْمِنُوْنَ

تَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	تَنْهَوْنَ	عَنِ	الْمُنْكَرِ	وَ	تُؤْمِنُوْنَ
حکم دیتے ہو	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہو	سے	بری بات، برائی	اور	ایمان لاتے ہو

تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان

اہل کتاب کے لئے ایمان لے آنا بہتر ہے

بِاللّٰهِ ؕ وَ لَوْ اٰمَنَ اَهْلُ الْكِتٰبِ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ

بِاللّٰهِ	وَ	لَوْ	اٰمَنَ	اَهْلُ الْكِتٰبِ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ
اللہ پر	اور	اگر	ایمان لاتے	اہل کتاب	ضرور ہوتا	بہتر	ان کے لئے

رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب (بھی) ایمان لے آتے تو ان کے لئے بہتر تھا،

(1)......اس آیت میں ہمارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو تمام امتوں سے افضل فرمایا گیا اور بعض آیات میں بنی اسرائیل کو بھی عالمین یعنی تمام جہانوں سے افضل فرمایا گیا ہے، لیکن ان کا افضل ہونا ان کے زمانے کے وقت ہی تھا جبکہ حضور سَیِّدُ الْمُرْسَلِین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کا افضل ہونا دائمی ہے۔

مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ اَكْثَرُهُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾

مِنْهُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	اَكْثَرُهُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
ان میں سے (بعض)	ایمان والے	اور	ان میں اکثر	نافرمانی کرنے والے

ان میں کچھ مسلمان ہیں اور ان کی اکثریت نافرمان ہیں ○

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ اِلَّاۤ اَذًى ؕ وَ اِنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ

لَنْ يَّضُرُّوْكُمْ	اِلَّاۤ	اَذًى	وَ	اِنْ	يُّقَاتِلُوْكُمْ
وہ ہرگز نقصان نہ پہنچا سکیں گے تمہیں	مگر	تکلیف دینا، ستانا	اور	اگر	وہ لڑائی کریں تم سے

یہ تمہیں ستانے کے علاوہ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے اور اگر تم سے لڑیں گے

يُوَلُّوْكُمُ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ

يُوَلُّوْكُمُ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ	لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ
(تو) پھیر جائیں گے تم سے	(اپنی) پیٹھیں	پھر	ان کی مدد نہیں کی جائے گی	مسلط کردی گئی	اُن پر

تو تمہارے سامنے سے پیٹھ پھیر جائیں گے پھر ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ یہ جہاں بھی پائے جائیں

الذِّلَّةُ اَيْنَ مَا ثُقِفُوْۤا اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ

الذِّلَّةُ (1)	اَيْنَ مَا	ثُقِفُوْۤا	اِلَّا	بِحَبْلٍ	مِّنَ	اللّٰهِ
ذلت، رسوائی	جہاں کہیں	وہ پائے جائیں	مگر	رسی سے (سہارے سے)	کی طرف سے	اللہ

ان پر ذلت مُسلَّط کردی گئی سوائے اس کے کہ انہیں اللہ کی طرف سے سہارا مل جائے

وَ حَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ وَ بَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ

وَ	حَبْلٍ	مِّنَ النَّاسِ	وَ	بَآءُوْ	بِغَضَبٍ	مِّنَ
اور	رسی (سہارے سے)	لوگوں کی طرف سے	اور	وہ لوٹے	غضب کے ساتھ	سے (کے)

یا لوگوں کی طرف سے سہارا مل جائے۔ یہ اللہ کے غضب کے

مسلمانوں کے غلبے کی غیبی خبر

یہودیوں پر ذلت اور محتاجی مسلط کئے جانے اور اس کے اسباب کا بیان

1 ...... یہودیوں پر ذلت اور محتاجی لازم کر دی گئی ہے البتہ دو صورتوں میں یہ اس سے بچ سکتے ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے یوں سہارا مل جائے کہ یہودی مسلمان ہو جائیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ لوگوں سے عہد و پیمان کریں، اسلامی حکومت کے ذمی بن جائیں یا کافر حکومتوں سے بھیک مانگیں اور تعاون حاصل کریں تو دنیوی عزت پا سکتے ہیں اور ایسی صورت میں ان کی سلطنت بھی بن سکتی ہے۔ فی زمانہ یہودی سلطنت جو وجود میں آئی ہے وہ اسی قرآنی صداقت کی دلیل ہے کہ دیگر کافر حکومتوں کے تعاون ہی سے قائم ہوئی ہے۔

اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

اللّٰهِ	وَ	ضُرِبَتْ	عَلَيْهِمُ	الْمَسْكَنَةُ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
اللہ	اور	مسلط کر دی گئی	ان پر	مسکینی، محتاجی	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ

مستحق ہیں اور ان پر محتاجی مسلط کر دی گئی۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ

كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَقْتُلُوْنَ	الْاَنْۢبِيَآءَ	بِغَيْرِ حَقٍّ	ذٰلِكَ
کفر کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	اور	قتل کرتے	نبیوں (کو)	حق کے بغیر، ناحق	یہ

وہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے تھے اور نبیوں کو ناحق شہید کرتے تھے، اور

بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾ لَيْسُوْا

بِمَا	عَصَوْا	وَّ	كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ﴿١١٢﴾	لَيْسُوْا
(اس) وجہ سے کہ	انہوں نے نافرمانی کی	اور	حد سے بڑھتے تھے	وہ نہیں ہیں

اس لئے کہ وہ نافرمان اور سرکش تھے ○ یہ سب

سَوَآءً ؕ مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اُمَّةٌ قَآئِمَةٌ يَّتْلُوْنَ

سَوَآءً	مِنْ	اَهْلِ الْكِتٰبِ	اُمَّةٌ	قَآئِمَةٌ	يَّتْلُوْنَ
برابر	سے	اہل کتاب	ایک گروہ	(حق پر) قائم	تلاوت کرتے ہیں

ایک جیسے نہیں، اہلِ کتاب میں کچھ وہ لوگ بھی ہیں جو حق پر قائم ہیں،

اٰيٰتِ اللّٰهِ اٰنَآءَ الَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

اٰيٰتِ اللّٰهِ	اٰنَآءَ الَّيْلِ	وَ	هُمْ	يَسْجُدُوْنَ ﴿١١٣﴾ (1)	يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ
اللہ کی آیتیں	رات کے اوقات (میں)	اور	وہ	سجدہ کرتے ہیں	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر

وہ رات کے لمحات میں اللہ کی آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں ○ یہ اللہ پر

اہلِ کتاب میں سے حق پر قائم لوگوں کے اوصاف

(1)......اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ نمازِ تہجد بہت اعلیٰ عبادت ہے کہ یہاں رات کو اٹھ کر عبادت کرنے والوں کی بطورِ خاص تعریف کی گئی ہے اور رات کی نماز سے نمازِ عشاء و تہجد دونوں ہی مراد ہو سکتے ہیں۔ آیت سے سجدے کی اہمیت و فضیلت بھی معلوم ہوتی ہے اور یہ بھی واضح ہوتا ہے کہ رات کی عبادت، نماز اور تلاوت دن کی اِن عبادات سے افضل ہے کیونکہ جو دل کی یکسوئی رات میں میسر ہوتی ہے دن میں نصیب نہیں ہوتی۔

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ

وَ	الْيَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ
اور	دن، روز	آخرت (پر)	اور	حکم دیتے ہیں	اچھی بات، نیکی کا	اور	منع کرتے ہیں	سے

اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں اور بھلائی کا حکم دیتے اور برائی سے منع

الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ ؕ وَاُولٰٓىِٕكَ مِنَ

الْمُنْكَرِ	وَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْخَيْرٰتِ	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	مِنَ
بری بات، برائی	اور	جلدی کرتے ہیں	میں	نیک کاموں	اور	یہ لوگ	سے

کرتے ہیں اور نیک کاموں میں جلدی کرتے ہیں اور یہ لوگ (اللہ کے)

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ وَمَا يَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ

الصّٰلِحِيْنَ ﴿١١٤﴾ (1)	وَ	مَا	يَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ
نیکی کرنے والوں (خاص بندوں)	اور	جو کچھ	وہ کرتے ہیں	سے	نیک کام

خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور یہ لوگ جو نیک کام کرتے ہیں

مسلمانوں کے نیک اعمال کی ناقدری نہیں کی جائے گی

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾ اِنَّ

فَلَنْ يُّكْفَرُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿١١٥﴾	اِنَّ
تو ہرگز ان کی ناقدری نہیں کی جائے گی اس نیکی پر	اور	اللہ	جاننے والا	پرہیزگاروں کو	بیشک

ہرگز اس نیکی پر اِن کی ناقدری نہیں کی جائے گی اور اللہ ڈرنے والوں کو جانتا ہے ○ وہ

کافروں کو ان کے مال اور اولاد عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَلَآ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ تُغْنِيَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَآ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	ہرگز بے نیاز (دور) نہ کریں گے	ان سے	ان کے اموال	اور	نہ

لوگ جو کافر ہوئے ان کے مال اور ان کی اولاد ان کو

1 ...... گزشتہ آیت اور اِس آیت میں مجموعی طور پر حق پر قائم لوگوں کے یہ اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) رات کو عبادت میں قیام کرنا، (۲) نماز پڑھنا، (۳) رات کا ایک حصہ عبادت میں گزارنا، (۴) رات کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا، (۵) اللہ تعالیٰ اور آخرت پر کامل ایمان رکھنا، (۶) نیکی کا حکم دینا، (۷) برائی سے منع کرنا، (۸) نیکیوں میں سبقت لیجانا، (۹) نیکی کو اختیار کرنا۔ ایک کامل ایمان والے کے بھی یہی اوصاف ہونے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کاملین میں داخل فرمائے۔

اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـا ؕ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِیْهَا

اَوْلَادُهُمْ	مِّنَ	اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	وَ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا
ان کی اولاد	سے	اللہ (کے عذاب)	کچھ	اور	یہ لوگ	آگ والے	وہ	اس میں

اللہ کے عذاب سے کچھ بچا نہ سکیں گے اور یہی لوگ جہنمی ہیں، یہ ہمیشہ جہنم میں

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَثَلُ مَا یُنْفِقُوْنَ فِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَثَلُ (1)	مَا	یُنْفِقُوْنَ	فِیْ	هٰذِهِ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا
ہمیشہ رہنے والے	مثال	(اس کی) جو	وہ خرچ کرتے ہیں	میں	اس دنیا کی زندگی

رہیں گے ○ اس دنیاوی زندگی میں جو خرچ کرتے ہیں اس کی مثال

كَمَثَلِ رِیْحٍ فِیْهَا صِرٌّ اَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ

كَمَثَلِ رِیْحٍ	فِیْهَا	صِرٌّ	اَصَابَتْ	حَرْثَ قَوْمٍ
ہوا کی مثال جیسی (ہے)	اس میں	شدید سردی (ہو)	وہ پہنچی	(ایسی) قوم کی کھیتی (کو کہ)

اس ہوا جیسی ہے جس میں شدید ٹھنڈ ہو، وہ ہوا کسی ایسی قوم کی کھیتی کو جا پہنچے

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَاَهْلَكَتْهُ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَاَهْلَكَتْهُ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ
انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو وہ ہلاک کردے اسے	اور	نہیں ظلم کیا ان پر	اللہ (نے)

جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہو تو وہ ہوا اس کھیتی کو ہلاک کردے اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا

وَ لٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا

وَ	لٰكِنْ	اَنْفُسَهُمْ	یَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا
اور	لیکن	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کرتے ہیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

بلکہ وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اے ایمان والو! غیروں کو رازدار

کافر اور ریاکار کے خرچ کرنے کی مثال

کافروں کو رازدار بنانے کی ممانعت اور کفار کی خواہشات

1 ..... اس آیت میں کافر کے خرچ اور ریاکاری کے طور پر خرچ کرنے والے کی مثال بیان فرمائی گئی کہ ان کے خرچ کو ان کا کفر یا ریاکاری ایسے تباہ کر دیتی ہے جیسے برفانی ہوا کھیتی کو برباد کر دیتی ہے اور ان کے ساتھ یہ معاملہ کوئی ظلم وزیادتی نہیں بلکہ یہ ان کے کفر یا نفاق یا ریاکاری کا انجام ہے تو یہ خود ان کا اپنی جانوں پر ظلم ہے۔

بِطَانَةً مِّنْ دُوْنِكُمْ لَا يَاْلُوْنَكُمْ خَبَالًا ؕ

بِطَانَةً	مِّنْ	دُوْنِكُمْ	لَا يَاْلُوْنَكُمْ	خَبَالًا
رازدار	سے	اپنے علاوہ (غیروں کو)	وہ کمی نہیں کریں گے تمہارے ساتھ	نقصان، برائی (میں)

نہ بناؤ، وہ تمہاری برائی میں کمی نہیں کریں گے۔

وَدُّوْا مَا عَنِتُّمْ ۚ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ

وَدُّوْا	مَا عَنِتُّمْ	قَدْ	بَدَتِ	الْبَغْضَآءُ
چاہتے ہیں	کہ تمہیں مشقت، ایذا پہنچے	تحقیق، بیشک	ظاہر ہوگیا	بغض

وہ تو چاہتے ہیں کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ۔ بیشک (ان کا) بغض تو

مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ۚۖ وَمَا تُخْفِیْ صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ؕ

مِنْ	اَفْوَاهِهِمْ	وَ	مَا	تُخْفِیْ	صُدُوْرُهُمْ	اَكْبَرُ
سے	ان کے مونہوں	اور	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	زیادہ بڑا ہے

ان کے منہ سے ظاہر ہو چکا ہے اور جو ان کے دلوں میں چھپا ہوا ہے وہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔

قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾

قَدْ	بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١١٨﴾ (1)
تحقیق، بیشک	ہم نے بیان کر دیں	تمہارے لئے	آیتیں	اگر	تم عقل رکھتے ہو

بیشک ہم نے تمہارے لئے کھول کر آیتیں بیان کر دیں اگر تم عقل رکھتے ہو○

مسلمانوں کو اپنے ایمان میں پختہ ہونے
کا حکم اور منافقوں کا دوغلا پن

هٰۤاَنْتُمْ اُولَآءِ تُحِبُّوْنَهُمْ وَلَا يُحِبُّوْنَكُمْ وَ

هٰۤاَنْتُمْ	اُولَآءِ	تُحِبُّوْنَهُمْ	وَ	لَا يُحِبُّوْنَكُمْ	وَ
خبر دار تم	وہ لوگ (ہو جو)	محبت کرتے ہو ان سے	اور	وہ محبت نہیں کرتے تم سے	اور (حالانکہ)

خبر دار: یہ تم ہی ہو جو انہیں چاہتے ہو اور وہ تمہیں پسند نہیں کرتے حالانکہ

(1)...... قرآن پاک کی جامعیت اور حقانیت کو اگر سمجھنا ہو تو ان آیات کو سامنے رکھ کر تمام دنیا کے مسلمان اور کافر ممالک کے حالات کا جائزہ لیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے جو کچھ بیان فرمایا وہ قطعی طور پر حق اور سچ نہیں ہے؟ یقیناً سچ ہے۔ تاریخِ عالم، تاریخِ اسلام اور موجودہ حالات تمام کے تمام قرآن کی ان آیات کی صداقت پر دلالت کر رہے ہیں لیکن افسوس کہ ابھی بھی ہماری آنکھیں خوابِ غفلت میں ہیں، ہمارے لوگ ابھی بھی انہی کو اپنا مشکل کشا اور حاجت روا مان رہے ہیں جنہیں اپنے راز بتانے سے بھی اللہ تعالیٰ ہمیں منع فرما رہا ہے۔

تُؤْمِنُوْنَ بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ ۚ وَ اِذَا لَقُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا ۖۚ

تُؤْمِنُوْنَ	بِالْكِتٰبِ كُلِّهٖ	وَ	اِذَا	لَقُوْكُمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تم ایمان لاتے ہو	تمام کتابوں پر	اور	جب	وہ ملتے ہیں تم سے	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لے آئے

تم تمام کتابوں پر ایمان رکھتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لاچکے ہیں

وَ اِذَا خَلَوْا عَضُّوْا عَلَیْكُمُ الْاَنَامِلَ

وَ	اِذَا	خَلَوْا	عَضُّوْا	عَلَیْكُمُ	الْاَنَامِلَ
اور	جب	وہ تنہا ہوتے ہیں، خلوت میں ہوتے ہیں	چباتے ہیں	تمہارے اوپر	انگلیاں

اور جب تنہائی میں ہوتے ہیں تو غصے کے مارے تم پر انگلیاں

مِنَ الْغَیْظِ ؕ قُلْ مُوْتُوْا بِغَیْظِكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌۢ

مِنَ	الْغَیْظِ	قُلْ	مُوْتُوْا	بِغَیْظِكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌۢ
سے	غصے (کی وجہ)	تم کہو	مر جاؤ	اپنے غصے میں	بیشک	اللہ	جاننے والا

چباتے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو، اپنے غصے میں مر جاؤ۔ بیشک اللہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾ اِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۫ وَ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۱۹﴾	اِنْ	تَمْسَسْكُمْ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ (1)	وَ
سینوں والی (بات) کو	اگر	چھوئے تمہیں، پہنچے تمہیں	بھلائی	برا لگتا ہے انہیں	اور

دلوں کی بات کو خوب جانتا ہے ○ اگر تمہیں کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور

مسلمانوں کو صبر اور پرہیزگاری اختیار کرنے کی تلقین

اِنْ تُصِبْكُمْ سَیِّئَةٌ یَّفْرَحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ

اِنْ	تُصِبْكُمْ	سَیِّئَةٌ	یَّفْرَحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ
اگر	پہنچے تمہیں	برائی	(تو) وہ خوش ہوتے ہیں	اس پر	اور	اگر

اگر تمہیں کوئی برائی پہنچے تو اس پر خوش ہوتے ہیں اور اگر

1...... کفار کی عمومی حالت یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کو کوئی بھلائی پہنچے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر مسلمانوں کو کوئی تکلیف پہنچے تو وہ خوش ہوتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو کافروں سے محبت و دوستی نہیں رکھنی چاہئے۔ ان کے مقابلے میں مسلمان اگر صبر اور تقویٰ کو اپنا شعار بنالیں تو کافروں کا کوئی داؤ مسلمانوں پر نہ چل سکے گا۔

تَصۡبِرُوۡا وَ تَتَّقُوۡا لَا یَضُرُّکُمۡ کَیۡدُہُمۡ

تَصۡبِرُوۡا	وَ	تَتَّقُوۡا	لَا یَضُرُّکُمۡ	کَیۡدُہُمۡ
تم صبر کرو	اور	تقویٰ اختیار کرو	(تو) نہیں نقصان پہنچائے گا تمہیں	ان کا مکر و فریب

تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو تو ان کا مکر و فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ

شَیۡـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعۡمَلُوۡنَ مُحِیۡطٌ ﴿۱۲۰﴾ ع وَ اِذۡ

ع ۱۲

شَیۡـًٔا	اِنَّ	اللّٰہَ	بِمَا	یَعۡمَلُوۡنَ	مُحِیۡطٌ ﴿۱۲۰﴾	وَ	اِذۡ
کچھ	بیشک	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب

سکے گا۔ بیشک اللہ ان کے تمام کاموں کو گھیرے میں لئے ہوئے ہے ○ اور یاد کرو

غزوۂ احد کا بیان، جنگ کی تیاری

غَدَوۡتَ مِنۡ اَہۡلِکَ تُبَوِّیُٔ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ

غَدَوۡتَ (1)	مِنۡ	اَہۡلِکَ	تُبَوِّیُٔ	الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
تم صبح کے وقت نکلے	سے	اپنے اہل (اپنے گھر)	ٹھہراتے، مقرر کرتے	ایمان والوں (کو)

اے حبیب! جب صبح کے وقت تم اپنے دولت خانہ سے نکل کر مسلمانوں کو

مَقَاعِدَ لِلۡقِتَالِ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۱۲۱﴾ اِذۡ

مَقَاعِدَ	لِلۡقِتَالِ	وَ	اللّٰہُ	سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۱۲۱﴾	اِذۡ
بیٹھنے کی جگہوں (مورچوں پر)	لڑائی کے لئے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا	جب

لڑائی کے مورچوں پر مقرر کر رہے تھے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ جب

اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کے دو گروہوں کو ثابت قدم رکھنا

ہَمَّتۡ طَّآئِفَتٰنِ مِنۡکُمۡ اَنۡ تَفۡشَلَا ۙ وَ اللّٰہُ

ہَمَّتۡ	طَّآئِفَتٰنِ (2)	مِنۡکُمۡ	اَنۡ	تَفۡشَلَا	وَ	اللّٰہُ
ارادہ کیا	دو گروہوں (نے)	تم میں سے	کہ	وہ بزدلی دکھائیں، ہمت ہار دیں	اور	اللہ

تم میں سے دو گروہوں نے ارادہ کیا کہ بزدلی دکھائیں اور اللہ

1 ...... یہاں سے غزوۂ احد کا بیان ہو رہا ہے۔ اس واقعے کا خلاصہ صراط الجنان، ج ۲، ص ۴۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... یہ دونوں گروہ انصار میں سے تھے ایک قبیلہ بنی سلمہ جس کا تعلق خَزرَج سے تھا اور ایک بنی حارثہ جس کا تعلق اَوس سے تھا۔ یہ دونوں لشکر کے بازو تھے، جب عبد اللہ بن ابی بن سلول منافق بھاگا تو ان قبیلوں نے بھی واپسی کا ارادہ کیا لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور انہیں اس سے محفوظ رکھا اور یہ دونوں قبیلے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ یہاں اس نعمت و احسان کا ذکر فرمایا ہے۔

جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کا مسلمانوں کی مدد کرنا

وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَ

وَلِيُّهُمَا	وَ	عَلَى	اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٢﴾	وَ
ان دونوں کا مددگار	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ توکل کریں	ایمان والے	اور

ان کو سنبھالنے والا تھا اور اللہ ہی پر مسلمانوں کو بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ ۚ

لَقَدْ	نَصَرَكُمُ (1)	اللّٰهُ	بِبَدْرٍ	وَّ	اَنْتُمْ	اَذِلَّةٌ
ضرور بیشک	مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بدر میں	اور	تم	کمزور (بے سروسامان تھے)

بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے

تین ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کئے جانے کی غیبی خبر

فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ اِذْ تَقُوْلُ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾	اِذْ	تَقُوْلُ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
پس ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	جب	تم کہہ رہے تھے	ایمان والوں سے

تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ یاد کرو اے حبیب! جب تم مسلمانوں سے فرمارہے تھے

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ اَنْ يُّمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ

اَلَنْ يَّكْفِيَكُمْ	اَنْ	يُّمِدَّكُمْ	رَبُّكُمْ	بِثَلٰثَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ
کیا ہرگز کافی نہیں تمہیں	کہ	مدد کرے تمہاری	تمہارا رب	تین ہزار کے ساتھ	سے

کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تین ہزار فرشتے اتار کر

پانچ ہزار ممتاز فرشتوں کے ذریعے مدد کئے جانے کی بشارت

الْمَلٰٓئِكَةِ مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾ بَلٰٓى ۙ اِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا

الْمَلٰٓئِكَةِ	مُنْزَلِيْنَ ﴿١٢٤﴾	بَلٰٓى	اِنْ	تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
فرشتوں	نازل کئے ہوئے	کیوں نہیں	اگر	تم صبر کرو	اور	ڈرو، پرہیز گاری اختیار کرو

تمہاری مدد کرے ○ ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر کرو اور تقویٰ اختیار کرو

(1) ......اس آیت مبارکہ سے واضح ہوا کہ انبیاء، اولیاء اور فرشتوں کا دوسروں کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ ہی کا مدد کرنا ہے کیونکہ جنگ بدر میں مسلمانوں کی مدد کیلئے فرشتے نازل ہوئے، جنگ میں لڑے، انہوں نے مسلمانوں کی مدد کی لیکن ان کی مدد کو اللہ تعالیٰ فرمارہا ہے کہ بدر میں اللہ تعالیٰ نے تمہاری مدد فرمائی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے جب اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مدد فرماتے ہیں تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی مدد ہوتی ہے۔

وَ يَاْتُوْكُمْ مِّنْ فَوْرِهِمْ هٰذَا

وَ	يَاْتُوْكُمْ	مِّنْ	فَوْرِهِمْ	هٰذَا
اور	وہ (کافر) آجائیں تمہارے پاس (حملہ آور ہو جائیں تم پر)	سے	اپنی جلدی (فوراً)	یہ

اور کافر اسی وقت تمہارے اوپر حملہ آور ہو جائیں

يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ

يُمْدِدْكُمْ (1)	رَبُّكُمْ	بِخَمْسَةِ اٰلٰفٍ	مِّنَ	الْمَلٰٓئِكَةِ	مُسَوِّمِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ
مدد کرے گا تمہاری	تمہارا رب	پانچ ہزار کے ساتھ	سے	فرشتوں	نشان والے	اور

تو تمہارا رب پانچ ہزار نشان والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد فرمائے گا ○ اور

غزوۂ بدر میں صحابۂ کرام کی مدد کی حکمت

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰى لَكُمْ وَ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰى	لَكُمْ (2)	وَ
نہیں بنایا اس (فتح و نصرت) کو	اللہ (نے)	مگر	بشارت، خوشخبری	تمہارے لئے	اور

اللہ نے اس امداد کو صرف تمہاری خوشی کے لئے کیا اور

لِتَطْمَئِنَّ قُلُوْبُكُمْ بِهٖ ؕ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا

لِتَطْمَئِنَّ	قُلُوْبُكُمْ	بِهٖ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا
تاکہ مطمئن ہو جائیں	تمہارے دل	اس کے ساتھ (اس سے)	اور	نہیں	مدد	مگر

اس لئے کہ اس سے تمہارے دلوں کو چین ملے اور مدد صرف اللہ کی طرف

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾ لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِّنَ

مِنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَكِيْمِ ﴿۱۲۶﴾	لِيَقْطَعَ	طَرَفًا	مِّنَ
سے	اللہ کے پاس	عزت والا، زبردست	حکمت والا	تاکہ کاٹ دے	ایک حصہ	سے (کا)

سے ہوتی ہے جو زبردست ہے حکمت والا ہے ○ اس لئے کہ وہ کافروں کا ایک حصہ

غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی مدد کا ایک سبب کفار کی قوت کا خاتمہ

1 ...... بدر میں شرکت کرنے والے تمام مہاجرین و انصار صابر اور متقی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد اتارنے کیلئے صبر اور تقویٰ کی شرط رکھی تھی اور چونکہ فرشتے بعد میں نازل ہوئے تو اس سے معلوم ہوا کہ شرط پائی گئی تھی، یعنی صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے صبر و تقویٰ کا مظاہرہ کیا تھا، لہٰذا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے صبر اور تقویٰ پر قرآن گواہ ہے۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی خوشی اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے کہ ان کی خوشی کیلئے ان کی مدد کی گئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	اَوْ	يَكْبِتَهُمْ	فَيَنْقَلِبُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یا	(تاکہ) ذلیل کرے انہیں	تو وہ پلٹ جائیں

کاٹ دے یا انہیں ذلیل ورسوا کر دے تو وہ نامراد ہو کر

خَآىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ اَوْ

خَآىِٕبِيْنَ ﴿۱۲۷﴾	لَيْسَ	لَكَ (1)	مِنَ	الْاَمْرِ	شَيْءٌ	اَوْ
نامراد (ہو کر)	نہیں ہے	تمہارے لئے	سے	کام	کچھ	یا (یہاں تک کہ)

لوٹ جائیں ○ اے حبیب! آپ کا اس معاملے سے کوئی تعلق نہیں،

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ اَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَاِنَّهُمْ

يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ	اَوْ	يُعَذِّبَهُمْ	فَاِنَّهُمْ
(اللہ) توبہ کی توفیق دے انہیں	یا	عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ (کیونکہ وہ)

اللہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دیدے اور چاہے تو انہیں عذاب میں ڈال دے کیونکہ یہ

ہر چیز کا مالک اور بخشش و عذاب کا اختیار رکھنے والا اللہ تعالیٰ ہے

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا

ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۲۸﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
ظلم کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

ظالم ہیں ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِي الْاَرْضِ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ

فِي الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ	مَنْ
زمین میں	بخش دیتا ہے	جس کے لئے	وہ چاہے	اور	عذاب دیتا ہے	جسے

زمین میں ہے۔ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب

1 ...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ستر قاری صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو دینی مسائل کی تعلیم دینے کے لئے ایک علاقے کی طرف بھیجا، لیکن کافروں نے دھوکے سے انہیں شہید کر دیا، نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کافروں کے خلاف دعا کا ارادہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا سے روکتے ہوئے فرمادیا کہ آپ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں، وہ چاہے تو انہیں توبہ کی توفیق دے اور چاہے تو عذاب دے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت کی ایک مثال ہے۔

ع ۱۴ ۴

یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوا

لَا تَاْكُلُوا	اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	رَّحِیْمٌ ﴿۱۲۹﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهُ	وَ	یَّشَآءُ
نہ کھاؤ	ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	مہربان	بخشنے والا	اللہ	اور	وہ چاہے

کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

الرِّبٰۤوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ ج وَ

وَ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۳۰﴾	لَعَلَّكُمْ	اللّٰهَ	اتَّقُوا	وَّ	مُّضٰعَفَةً (1)	اَضْعَافًا	الرِّبٰۤوا
اور	کامیابی پا جاؤ	تا کہ تم	اللہ (سے)	ڈرو	اور	دگنا کیا ہوا	دگنا	سود

دُگنا دَر دُگنا سود نہ کھاؤ اور اللہ سے ڈرو اس امید پر کہ تمہیں کامیابی مل جائے ○ اور

اتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْۤ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾ ج وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ

وَ	اللّٰهَ	اَطِیْعُوا	وَ	لِلْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۱﴾	اُعِدَّتْ	الَّتِیْۤ	النَّارَ	اتَّقُوا
اور	اللہ	اطاعت کرو	اور	کافروں کے لئے	تیار کی گئی ہے	جو	آگ (سے)	ڈرو، بچو

اس آگ سے بچو جو کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ اور اللہ اور

الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ ج وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ

مَغْفِرَةٍ	اِلٰى	سَارِعُوْۤا	وَ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	لَعَلَّكُمْ	الرَّسُوْلَ
مغفرت، بخشش	کی طرف	جلدی کرو	اور	رحم کئے جاؤ	تا کہ تم	رسول (کی)

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو تا کہ تم پر رحم کیا جائے ○ اور اپنے رب کی بخشش

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ

السَّمٰوٰتُ	عَرْضُهَا	جَنَّةٍ (2)	وَ	رَّبِّكُمْ	مِّنْ
آسمانوں	اس کی چوڑائی، وسعت	جنت (کی طرف)	اور	اپنے رب	کی طرف سے

اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں

سود کھانے کی ممانعت اور اطاعت رسول کا حکم

مغفرت اور جنت پانے کی طرف جلدی کرنے کا حکم

(1)..... اس آیت میں سود کھانے سے منع کیا گیا اور اسے حرام قرار دیا گیا۔ زمانہ جاہلیت میں سود کی ایک صورت یہ بھی رائج تھی کہ جب سود کی ادائیگی کی مدت آتی، اگر اس وقت مقروض ادا نہ کر پاتا تو قرض خواہ سود کی مقدار میں اضافہ کر دیتا اور یہ عمل مسلسل کیا جاتا رہتا۔ اسے دُگنا دَر دُگنا کہا جا رہا ہے۔ آج کل بھی یہ طریقہ عام رائج ہے۔ (2)..... اس آیت اور اس سے اوپر کی آیت سے ثابت ہوا کہ جنت و دوزخ پیدا ہو چکی ہیں اور دونوں موجود ہیں کیونکہ دونوں آیتوں میں ماضی کے الفاظ کے ساتھ جنت و دوزخ کے تیار ہونے کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

متقین کے اوصاف

وَالْاَرْضُ ۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ

وَ	الْاَرْضُ	اُعِدَّتْ	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	الَّذِیْنَ (1)	یُنْفِقُوْنَ
اور	زمین (کے برابر ہے)	تیار کی گئی ہے	پرہیز گاروں کے لئے	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں

اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے ○ وہ جو

فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ

فِی	السَّرَّآءِ	وَ	الضَّرَّآءِ	وَ	الْكٰظِمِیْنَ	الْغَیْظَ
میں	خوشحالی	اور	تنگی	اور	روکنے والے، پینے والے	غصے (کو)

خوشحالی اور تنگدستی میں اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اور غصہ پینے والے

وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ

وَ	الْعَافِیْنَ	عَنِ	النَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ
اور	درگزر کرنے والے	سے	لوگوں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ نیک لوگوں

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ ۚ وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	وَ	الَّذِیْنَ (2)	اِذَا	فَعَلُوْا	فَاحِشَةً	اَوْ
احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اور	وہ لوگ جو	جب	کرلیں	کوئی بے حیائی	یا

سے محبت فرماتا ہے ○ اور وہ لوگ کہ جب کسی بے حیائی کا ارتکاب کرلیں یا

پرہیز گاروں کا ایک وصف: گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً سچی توبہ کر لینا

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۪

ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	ذَكَرُوا	اللّٰهَ	فَاسْتَغْفَرُوْا	لِذُنُوْبِهِمْ
ظلم کرلیں	اپنی جانوں (پر)	ذکر کریں	اللہ (کا)	پھر مغفرت طلب کریں	اپنے گناہوں کی

اپنی جانوں پر ظلم کرلیں تو اللہ کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی مانگیں

1 ...... اس آیت میں متقین کے چار اوصاف بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) خوشحالی اور تنگدستی دونوں حال میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا، (۲) غصہ پی جانا، (۳) لوگوں کو معاف کردینا، (۴) احسان کرنا۔

2 ...... یہاں پرہیز گاروں کا مزید ایک وصف بیان فرمایا کہ اگر اُن سے کوئی کبیرہ یا صغیرہ گناہ سرزد ہو جائے تو وہ فوراً اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرکے گناہوں سے توبہ کرتے، اپنے گناہ پر شرمندہ ہوتے، اسے چھوڑ دیتے، آئندہ کیلئے اس سے باز رہنے کا پختہ عزم کرلیتے ہیں اور اپنے گناہ پر اصرار نہیں کرتے اور یہی مقبول توبہ کی شرائط ہیں۔

وَ مَنۡ يَّغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ اِلَّا اللّٰهُ ۖ قف وَ لَمۡ يُصِرُّوۡا عَلٰى

وَ	مَنۡ	يَّغۡفِرُ	الذُّنُوۡبَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	لَمۡ يُصِرُّوۡا	عَلٰى
اور	کون	بخشے، معاف کرے	گناہوں (کو)	مگر	اللہ	اور	وہ اصرار نہ کریں	پر

اور اللہ کے علاوہ کون گناہوں کو معاف کر سکتا ہے اور یہ لوگ جان بوجھ کر

مَا فَعَلُوۡا وَ هُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾ اُولٰٓئِكَ جَزَآؤُهُمۡ مَّغۡفِرَةٌ

مَا	فَعَلُوۡا	وَ	هُمۡ	يَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۳۵﴾	اُولٰٓئِكَ	جَزَآؤُهُمۡ	مَّغۡفِرَةٌ
جو	انہوں نے کیا	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	یہ لوگ	ان کی جزا	مغفرت، بخشش

اپنے برے اعمال پر اصرار نہ کریں ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کا بدلہ

متقین کی جزاء، بخشش اور جنتیں

مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ جَنّٰتٌ تَجۡرِيۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

مِّنۡ	رَّبِّهِمۡ	وَ	جَنّٰتٌ	تَجۡرِيۡ	مِنۡ	تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ
کی طرف سے	ان کے رب	اور	باغات	بہتی ہیں	سے	اس کے نیچے	نہریں

ان کے رب کی طرف سے بخشش ہے اور وہ جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَ نِعۡمَ اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾ قَدۡ خَلَتۡ

خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَا	وَ	نِعۡمَ	اَجۡرُ الۡعٰمِلِيۡنَ ﴿۱۳۶﴾	قَدۡ	خَلَتۡ (1)
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	کیا ہی اچھا ہے	عمل کرنے والوں کا اجر	تحقیق، بیشک	گزر گئے

(یہ لوگ) ہمیشہ ان (جنتوں) میں رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کا کتنا اچھا بدلہ ہے ○ تم سے پہلے

اجڑی بستیاں دیکھ کر عبرت حاصل کی جائے

مِنۡ قَبۡلِكُمۡ سُنَنٌ ۙ فَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا كَيۡفَ كَانَ

مِنۡ	قَبۡلِكُمۡ	سُنَنٌ	فَسِيۡرُوۡا	فِى الۡاَرۡضِ	فَانۡظُرُوۡا	كَيۡفَ	كَانَ
سے	تم سے پہلے	طریقے	تو چلو پھرو	زمین میں	پس دیکھو	کیسا	ہوا

کئی طریقے گزر چکے ہیں تو زمین میں چل پھر کر دیکھو

(1) ……اس آیت میں فرمایا گیا کہ اے لوگو! کافروں کو شروع میں مہلت دینے اور پھر ان کی گرفت کرنے کے حوالے سے تم سے پہلے بھی کئی طریقے گزر چکے ہیں۔ جب لوگ مہلت ملنے کے باوجود ایمان نہیں لاتے تو مختلف عذابوں کے ذریعے انہیں ہلاک و برباد کر دیا جاتا ہے۔ تو اے لوگو! ان اجڑی بستیوں کی طرف آتے جاتے انہیں دیکھ کر عبرت پکڑو اور اپنے اعمال کی اصلاح کر لو۔

قرآن مجید ہدایت اور نصیحت کی کتاب ہے

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۳۷﴾	هٰذَا	بَیَانٌ	لِّلنَّاسِ	وَ	هُدًى [1]	وَّ
جھٹلانے والوں کا انجام	یہ	ایک بیان (ہے)	لوگوں کے لئے	اور	ہدایت	اور

جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ یہ لوگوں کے لئے ایک بیان اور رہنمائی ہے اور

غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے والے مسلمانوں کو نصیحت

مَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ

مَوْعِظَةٌ	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۸﴾	وَ	لَا تَهِنُوْا [2]	وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ
نصیحت	پرہیز گاروں کے لئے	اور	تم سستی نہ کرو، ہمت نہ ہارو	اور	غم نہ کرو	اور

پرہیز گاروں کے لئے نصیحت ہے ○ اور تم ہمت نہ ہارو اور غم نہ کھاؤ،

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِنْ یَّمْسَسْكُمْ

اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۹﴾	اِنْ	یَّمْسَسْكُمْ
تم (ہی)	غالب (رہوگے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اگر	چھوتا ہے تمہیں، پہنچتا ہے تمہیں

اگر تم ایمان والے ہو تو تم ہی غالب آؤگے ○ اگر تمہیں کوئی تکلیف

مسلمانوں پر کفار کے غلبے کی حکمتیں

قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ ؕ وَ تِلْكَ الْاَیَّامُ

قَرْحٌ	فَقَدْ	مَسَّ	الْقَوْمَ	قَرْحٌ	مِّثْلُهٗ	وَ	تِلْكَ	الْاَیَّامُ
زخم	تو تحقیق، بیشک	چھوا، پہنچا	قوم (کو)	زخم	اس کی مثل	اور	یہ	دن

پہنچی ہے تو وہ لوگ بھی ویسی ہی تکلیف پا چکے ہیں اور یہ دن ہیں

نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۚ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ

نُدَاوِلُهَا	بَیْنَ النَّاسِ	وَ	لِیَعْلَمَ	اللّٰهُ
ہم پھیرتے رہتے ہیں انہیں	لوگوں کے درمیان	اور	تاکہ ظاہر کردے، پہچان کرادے	اللہ

جو ہم لوگوں کے درمیان پھیرتے رہتے ہیں اور یہ اس لئے ہوتا ہے کہ اللہ ایمان والوں کی

1 ..... قرآن مجید ہماری ہدایت اور نصیحت کیلئے نازل ہوا، لہٰذا قرآن کا حق ہے کہ اس کی تلاوت کے وقت اس پہلو کو بھی سامنے رکھا جائے اور اس میں مذکور نافرمان قوموں کے عبرتناک انجام، قیامت کی سختیاں اور جہنم کے دردناک عذابات وغیرہ کے بارے میں پڑھ کر عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔

2 ..... غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کے بعد مسلمان بہت غمزدہ تھے اور اس کی وجہ سے بعض کے دل سستی کی طرف مائل تھے۔ ان کی اصلاح کے لئے فرمایا گیا کہ اپنے ساتھ پیش آنے والے معاملے کی وجہ سے سستی اور غم نہ کرو۔ اگر تم سچے ایمان والے اور اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے ہو تو بالآخر تم ہی کامیاب ہوگے۔

مسلمانوں پر آنے والی آزمائشوں کی حکمت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَآءَ ؕ وَاللّٰهُ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَتَّخِذَ	مِنْكُمْ	شُهَدَآءَ	وَ	اللّٰهُ
ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) بنادے	تم میں سے	گواہ	اور	اللہ

پہچان کرادے اور تم میں سے کچھ لوگوں کو شہادت کا مرتبہ عطا فرمادے اور اللہ

لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾ وَلِيُمَحِّصَ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	لِيُمَحِّصَ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	ظلم کرنے والوں (کو)	اور	تاکہ خالص کردے، نکھاردے	اللہ

ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اس لئے کہ اللہ

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَيَمْحَقَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	يَمْحَقَ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۴۱﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ (1)
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	(تاکہ) مٹادے	کفر کرنے والوں (کو)	کیا	تم نے گمان کرلیا

مسلمانوں کو نکھاردے اور کافروں کو مٹادے ○ کیا تم اس گمان میں ہو

اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ

اَنْ	تَدْخُلُوا	الْجَنَّةَ	وَ	لَمَّا	يَعْلَمِ	اللّٰهُ
کہ	داخل ہوجاؤ گے	جنت (میں)	اور (حالانکہ)	ابھی نہیں	امتحان لیا	اللہ (نے)

کہ تم جنت میں داخل ہوجاؤ گے حالانکہ ابھی اللہ نے

الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾

الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ	يَعْلَمَ	الصّٰبِرِيْنَ ﴿۱۴۲﴾
ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	جہاد کیا	تم میں سے	اور	(نہ ہی) آزمایا	صبر کرنے والوں (کو)

تمہارے مجاہدوں کا امتحان نہیں لیا اور نہ (ہی) صبر والوں کی آزمائش کی ہے ○

(1)......اِس آیت میں اُن مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے جو اُحد کے دن کفار کے مقابلہ سے بھاگے تھے۔ نیز اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمیں اپنے اعمال اور اپنی حالت پر بھی غور کرنا چاہئے کہ اگر ہمیں راہِ خدا میں اپنا مال یا وقت دینا پڑے تو ہم اس میں کتنا پورا اترتے ہیں؟ افسوس کہ ہماری حالت کچھ اچھی نہیں۔ فضولیات میں خرچ کرنے کیلئے پیسہ بھی ہے اور وقت بھی لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کرتے وقت نہ پیسہ باقی رہتا ہے اور نہ وقت۔

شہادت کی تمنا کرنے اور موقع ملنے پر بھاگنے والوں کی تفہیم

وَ لَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ

وَ	لَقَدْ	كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ (1)	الْمَوْتَ	مِنْ	قَبْلِ
اور	ضرور تحقیق، بیشک	تم آرزو کیا کرتے تھے	موت (شہادت کی)	سے	پہلے

اور تم موت کا سامنا کرنے سے پہلے تو اس کی تمنا

اَنْ تَلْقَوْهُ ۪ فَقَدْ رَاَيْتُمُوْهُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۝١٤٣ ع وَ

اَنْ	تَلْقَوْهُ	فَقَدْ	رَاَيْتُمُوْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَنْظُرُوْنَ ۝١٤٣	وَ
کہ	تم ملو اس (موت) سے	تو بیشک	تم نے دیکھ لیا اسے	اور	تم	دیکھ رہے ہو	اور

کیا کرتے تھے، اب تم نے اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ لیا○ اور

ع ١٤/١٤ ٥

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی ہر حال میں لازم ہے

مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ

مَا	مُحَمَّدٌ	اِلَّا	رَسُوْلٌ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ	قَبْلِهِ	الرُّسُلُ
نہیں	محمد	مگر	ایک رسول	بیشک	گزر گئے	سے	اس سے پہلے	کئی رسول

محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بھی کئی رسول گزر چکے ہیں

اَفَاۡىِٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ

اَفَاۡىِٕنْ	مَّاتَ	اَوْ	قُتِلَ	انْقَلَبْتُمْ
کیا تو اگر	وہ وفات پا جائیں	یا	شہید کر دیئے جائیں	تم پھر جاؤ گے (دین سے)

تو کیا اگر وہ وصال کر جائیں یا انہیں شہید کر دیا جائے تو تم الٹے پاؤں

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ ؕ وَ مَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ

عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ	وَ	مَنْ	يَّنْقَلِبْ	عَلٰى عَقِبَيْهِ
اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	اور	جو	پھرے گا	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)

پلٹ جاؤ گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھرے گا

(1)...... شہدائے بدر پر ہونے والے انعاماتِ الٰہیہ دیکھ کر اُن مسلمانوں کو حسرت ہوئی جو غزوۂ بدر میں شریک نہ ہو سکے اور اُنہوں نے دورانِ جہاد شہادت کا مرتبہ پانے کی آرزو کی اور اِنہی لوگوں نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مدینہ سے باہر اُحد جانے کے لئے اصرار کیا تھا، لیکن پھر میدانِ احد سے بھاگ گئے تو اُن کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور گویا کہ انہیں سمجھایا گیا کہ پہلے تو شہادت کی تمنا کرتے تھے اور جب میدانِ جنگ میں پہنچے تو بھاگنے لگے، یہ کیا ہے؟

جہاد کرنے کی ترغیب

اعمال کے ثواب کا دارومدار نیت پر ہے

سابقہ امتوں کا جذبۂ جہاد سنا کر مسلمانوں کو جہاد میں صبر کی ترغیب

فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــٴًـاؕ وَ سَیَجْزِی اللّٰهُ

فَلَنْ یَّضُرَّ	اللّٰهَ	شَیْــٴًـا	وَ	سَیَجْزِی	اللّٰهُ
تو وہ ہرگز نقصان نہ کرے گا	اللہ (کا)	کچھ	اور	عنقریب جزا دے گا	اللہ

وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑے گا اور عنقریب اللہ شکر ادا کرنے والوں کو

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا

الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	مَا كَانَ (1)	لِنَفْسٍ	اَنْ	تَمُوْتَ	اِلَّا
شکر کرنے والوں (کو)	اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے (یہ اختیار)	کہ	وہ مر جائے	مگر

صلہ عطا فرمائے گا ○ اور کوئی جان اللہ کے حکم کے بغیر نہیں

بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًاؕ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الدُّنْیَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	كِتٰبًا	مُّؤَجَّلًا	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	ثَوَابَ الدُّنْیَا
اللہ کے حکم سے	لکھا ہوا	مقررہ وقت	اور	جو	چاہتا ہے	دنیا کا ثواب (انعام)

مر سکتی، سب کا وقت لکھا ہوا ہے اور جو شخص دنیا کا انعام چاہتا ہے

نُؤْتِهٖ مِنْهَاۚ وَ مَنْ یُّرِدْ ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ نُؤْتِهٖ

نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	ثَوَابَ الْاٰخِرَةِ	نُؤْتِهٖ
ہم دیں گے اسے	اس سے	اور	جو	چاہتا ہے	آخرت کا ثواب	ہم دیں گے اسے

ہم اسے دنیا کا کچھ انعام دیدیں گے اور جو آخرت کا انعام چاہتا ہے ہم اسے آخرت کا انعام عطا فرمائیں

مِنْهَاؕ وَ سَنَجْزِی الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ نَّبِیٍّ

مِنْهَا	وَ	سَنَجْزِی	الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۵﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ	نَّبِیٍّ
اس سے	اور	عنقریب صلہ عطا کریں گے	شکر کرنے والوں (کو)	اور	کتنے ہی	سے	نبی

گے اور عنقریب ہم شکر ادا کرنے والوں کو صلہ عطا کریں گے ○ اور کتنے ہی انبیاء نے

1 ...... اس آیت میں جہاد کی ترغیب ہے اور مسلمانوں کو دُشمن کے مقابلہ پر جری بنایا جارہا ہے کہ کوئی شخص بغیر حکمِ الٰہی کے مر نہیں سکتا، چاہے وہ کتنی ہی ہلاکت خیز لڑائی میں شرکت کرے اور کتنے ہی تباہ کن میدانِ جنگ میں داخل ہو جائے، اس کے برعکس جب موت کا وقت آتا ہے تو کوئی تدبیر نہیں بچاسکتی خواہ وہ ہزاروں پہرے دار اور محافظ مقرر کرلے اور قلعوں میں جاچھپے کیونکہ ہر ایک کی موت کا وقت لکھا ہوا ہے، وہ وقت آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔

قٰتَلَ ۙ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ۚ

قٰتَلَ (1)	مَعَهٗ	رِبِّيُّوْنَ	كَثِيْرٌ
جہاد کیا (اس نبی نے)	اس کے ساتھ (تھے)	رب والے	بہت سے

جہاد کیا، ان کے ساتھ بہت سے اللہ والے تھے

فَمَا وَهَنُوْا لِمَاۤ اَصَابَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

فَمَا وَهَنُوْا	لِمَاۤ	اَصَابَهُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ
تو انہوں نے ہمت نہ ہاری	(اس) وجہ سے جو	(مصیبتیں) پہنچی انہیں	میں	اللہ کی راہ

تو انہوں نے اللہ کی راہ میں پہنچنے والی تکلیفوں کی وجہ سے نہ تو ہمت ہاری

وَمَا ضَعُفُوْا وَمَا اسْتَكَانُوْا ؕ وَاللّٰهُ یُحِبُّ

وَ	مَا ضَعُفُوْا	وَ	مَا اسْتَكَانُوْا	وَ	اللّٰهُ	یُحِبُّ
اور	نہ کمزوری دکھائی	اور	نہ وہ دبے	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

اور نہ کمزوری دکھائی اور نہ (دوسروں سے) دبے اور اللہ صبر کرنے والوں سے

الصّٰبِرِیْنَ ﴿١٤٦﴾ وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْا

الصّٰبِرِیْنَ ﴿١٤٦﴾	وَ	مَا كَانَ	قَوْلَهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْا
صبر کرنے والوں (سے)	اور	نہیں تھا	ان کا کہنا	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

محبت فرماتا ہے ○ اور وہ اپنی اس دعا کے سوا کچھ بھی نہ کہتے تھے کہ

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ اِسْرَافَنَا فِیْۤ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	ذُنُوْبَنَا	وَ	اِسْرَافَنَا	فِیْۤ
اے ہمارے رب	بخش دے	ہمارے لئے	ہمارے گناہ	اور	ہماری زیادتیاں	میں

اے ہمارے رب! ہمارے گناہوں کو اور ہمارے معاملے میں جو ہم سے زیادتیاں ہوئیں

مغفرت، ثابت قدمی اور فتح و نصرت کی دعا

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ بہت سے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جہاد کیا اور ان کے ساتھ ربانی لوگ تھے۔ دونوں چیزوں کے بارے میں تفصیل یہ ہے کہ جہاد حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے شروع ہوا، اس سے پہلے کسی نبی نے جہاد نہ کیا تھا۔ البتہ بعد میں بہت سے پیغمبروں کی شریعت میں جہاد تھا جیسے حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یوشع عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وغیرہا اور ربانی لوگوں سے مراد علماء، مشائخ اور متقی لوگ ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگے رہیں۔

اَمْرِنَا وَ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَ انْصُرْنَا عَلَى

اَمْرِنَا	وَ	ثَبِّتْ	اَقْدَامَنَا	وَ	انْصُرْنَا	عَلَى
ہمارے کام	اور	مضبوط رکھ	ہمارے قدموں (کو)	اور	مدد فرما ہماری	پر (کے مقابلے میں)

انہیں بخش دے اور ہمیں ثابت قدمی عطا فرما اور کافر قوم کے مقابلے

الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾ فَاٰتٰهُمُ اللّٰهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَ

الْقَوْمِ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿١٤٧﴾	فَاٰتٰهُمُ	اللّٰهُ	ثَوَابَ الدُّنْيَا	وَ
قوم	کفر کرنے والے	تو عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	دنیا کا ثواب (انعام)	اور

میں ہماری مدد فرما ○ تو اللہ نے انہیں دنیا کا انعام (بھی) عطا فرمایا اور

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾ ع يٰۤاَيُّهَا

حُسْنَ ثَوَابِ الْاٰخِرَةِ	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿١٤٨﴾	يٰۤاَيُّهَا
آخرت کا اچھا ثواب	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	احسان، نیکی کرنے والوں (کو)	اے

آخرت کا اچھا ثواب بھی اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تُطِيْعُوا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تُطِيْعُوا (1)	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم نے پیروی کی	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا

ایمان والو! اگر تم کافروں کے کہنے پر چلے

يَرُدُّوْكُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا

يَرُدُّوْكُمْ	عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا
(تو) وہ پھیر دیں گے تمہیں	تمہاری ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اگر ایسا ہوا) تو تم پلٹو گے

تو وہ تمہیں الٹے پاؤں پھیر دیں گے پھر تم نقصان اٹھا کر

انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معیت میں جہاد کرنے والوں کا طرزِ عمل

کافروں کی ہدایات پر چلنے کا نقصان

ع ۱۵ / ۵

(1)...... یہاں مسلمانوں کو بہت واضح الفاظ میں سمجھایا گیا ہے کہ اگر تم کافروں کے کہنے پر یا ان کے پیچھے چلو گے خواہ وہ یہودی ہوں یا عیسائی یا منافق یا مشرک، جس کے کہنے پر بھی چلو گے وہ تمہیں کفر، بے دینی، بد عملی اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہی لے کر جائیں گے اور اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ تم آخرت کے ساتھ ساتھ اپنی دنیا بھی تباہ کر بیٹھو گے۔ کتنے واضح اور کھلے الفاظ میں فرمادیا کہ کافروں سے ہدایات لے کر چلو گے تو وہ تمہاری دنیا و آخرت تباہ کر دیں گے اور آج تک کا ساری دنیا میں مشاہدہ بھی یہی ہے لیکن حیرت ہے کہ ہم پھر بھی اپنا نظام چلانے میں، اپنے کردار میں، اپنے کلچر میں، اپنے گھریلو معاملات میں، اپنے ......

اللہ تعالیٰ سب سے بہتر مددگار ہے

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾ بَلِ اللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ

خٰسِرِيْنَ ﴿١٤٩﴾	بَلِ	اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ
خسارہ اٹھانے والے (ہوکر)	(کافر تمہارے مددگار نہیں) بلکہ	اللہ	تمہارا مددگار (ہے)

پلٹو گے ○ بلکہ اللہ ہی تمہارا مددگار ہے

جنگِ احد سے واپس ہونے والے کفار پر رعب طاری کرنے کی غیبی خبر

وَهُوَ خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾ سَنُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ

وَ	هُوَ	خَيْرُ النّٰصِرِيْنَ ﴿١٥٠﴾	سَنُلْقِيْ (1)	فِيْ	قُلُوْبِ
اور	وہ	بہترین مددگار (ہے)	عنقریب ہم ڈال دیں گے	میں	دلوں

اور وہی سب سے بہترین مددگار ہے ○ عنقریب ہم کافروں کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَاۤ اَشْرَكُوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	بِمَاۤ	اَشْرَكُوْا
ان لوگوں کے جو (جنہوں نے)	کفر کیا	رعب	بسبب اس کے جو	انہوں نے شریک ٹھہرایا

دلوں میں رعب ڈال دیں گے کیونکہ انہوں نے

بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا ۚ وَمَاْوٰىهُمُ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَ	مَاْوٰىهُمُ
اللہ کے ساتھ	(ایسی چیز کو) جو	نہیں نازل کی	اس کی	کوئی دلیل	اور	ان کا ٹھکانہ

اللہ کے ساتھ ایسی چیز کو شریک ٹھہرایا جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور ان کا ٹھکانہ

غزوۂ احد میں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر عمل نہ کرنے کا نقصان

النَّارُ ۖ وَبِئْسَ مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَقَدْ

النَّارُ	وَ	بِئْسَ	مَثْوَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٥١﴾	وَ	لَقَدْ
آگ (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	ظلم کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	ضرور تحقیق، بیشک

آگ ہے اور وہ ظالموں کا کتنا برا ٹھکانہ ہے ○ اور بیشک

...... کاروبار میں ہر جگہ کافروں کے کہنے پر اور ان کے طریقے پر ہی چل رہے ہیں، جس سے ہمارا رب کریم عَزَّوَجَلَّ ہمیں بار بار منع فرما رہا ہے۔

(1)...... اس آیت میں غیب کی خبر ہے، جب ابوسفیان وغیرہ جنگ احد کے بعد واپس ہوئے تو راستہ میں خیال کیا کہ کیوں لوٹ آئے، سب مسلمانوں کو ختم کیوں نہ کر دیا حالانکہ یہ اچھا موقعہ تھا۔ جب واپس ہونے پر آمادہ ہوئے تو قدرتی طور پر ان تمام کے دلوں میں مسلمانوں کا ایسا رعب طاری ہوا کہ وہ مکہ چلے گئے اور یہ خبر پوری ہوئی۔

صَدَقَكُمُ اللّٰهُ وَعْدَهٗۤ اِذْ تَحُسُّوْنَهُمْ بِاِذْنِهٖ ۚ

بِاِذْنِهٖ	تَحُسُّوْنَهُمْ	اِذْ	وَعْدَهٗ	اللّٰهُ	صَدَقَكُمُ (1)
اس کے حکم سے	تم قتل کر رہے تھے ان (کافروں) کو	جب	اپنا وعدہ	اللہ (نے)	سچا کر دیا تم سے

اللہ نے تمہیں اپنا وعدہ سچا کر دکھایا جب تم اس کے حکم سے کافروں کو قتل کر رہے تھے

حَتّٰۤى اِذَا فَشِلْتُمْ وَ تَنَازَعْتُمْ فِی

فِی	تَنَازَعْتُمْ	وَ	فَشِلْتُمْ	اِذَا	حَتّٰۤى
(کے بارے) میں	آپس میں اختلاف کیا	اور	تم پست ہمت ہو گئے	جب	یہاں تک کہ

یہاں تک کہ جب تم نے بزدلی دکھائی اور حکم میں آپس میں اختلاف

الْاَمْرِ وَ عَصَیْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَرٰىكُمْ

اَرٰىكُمْ	مَاۤ	بَعْدِ	مِّنْۢ	عَصَیْتُمْ	وَ	الْاَمْرِ
(اللہ نے) دکھادی تمہیں	جو	(اس کے) بعد	سے	حکم کی خلاف ورزی کی	اور	حکم

کیا اور تم نے اس کے بعد نافرمانی کی جب اللہ تمہیں وہ کامیابی دکھا چکا تھا

مَّا تُحِبُّوْنَ ؕ مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الدُّنْیَا وَ

وَ	الدُّنْیَا	یُّرِیْدُ	مَّنْ	مِنْكُمْ	تُحِبُّوْنَ	مَّا
اور	دنیا	چاہتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	تم میں سے	تم پسند کرتے تھے	(کامیابی) جسے

جو تمہیں پسند تھی۔ تم میں کوئی دنیا کا طلبگار ہے اور

مِنْكُمْ مَّنْ یُّرِیْدُ الْاٰخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ

صَرَفَكُمْ	ثُمَّ	الْاٰخِرَةَ	یُّرِیْدُ	مَّنْ	مِنْكُمْ
(اللہ نے) پھیر دیا تمہیں	پھر	آخرت	چاہتا ہے	(کوئی وہ ہے) جو	تم میں سے

تم میں کوئی آخرت کا طلبگار ہے۔ پھر اس نے تمہارا منہ ان سے

1 ...... یہاں غزوۂ احد کے دوران پہاڑی درہ چھوڑنے والے صحابہ کا ذکر کیا جا رہا ہے۔ اس واقعے سے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۷۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

غزوۂ احد میں خطا کرنے والوں کی معافی کا اعلان

غزوۂ احد میں مسلمانوں کی افراتفری اور خطا کرنے والوں کی دلجوئی

عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۚ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ؕ

عَنْهُمْ	لِيَبْتَلِيَكُمْ	وَ	لَقَدْ	عَفَا(1)	عَنْكُمْ
ان (کافروں) سے	تاکہ آزمائے تمہیں	اور	ضرور بیشک	(اللہ نے) معاف کر دیا	تم سے

پھیر دیا تاکہ تمہیں آزمائے اور بیشک اس نے تمہیں معاف فرمادیا ہے

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾ اِذْ تُصْعِدُوْنَ

وَ	اللّٰهُ	ذُوْ فَضْلٍ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۲﴾	اِذْ	تُصْعِدُوْنَ
اور	اللہ	فضل والا (ہے)	پر	ایمان والوں	جب	تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

اور اللہ مسلمانوں پر بڑا فضل فرمانے والا ہے ○ جب تم منہ اٹھائے چلے جارہے تھے

وَلَا تَلْوٗنَ عَلٰۤى اَحَدٍ وَّالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْۤ

وَ	لَا تَلْوٗنَ	عَلٰۤى	اَحَدٍ	وَّ	الرَّسُوْلُ	يَدْعُوْكُمْ	فِيْۤ
اور	پیچھے مڑ کر نہ دیکھتے تھے	پر (کو)	کسی ایک	اور	رسول	بلارہے تھے تمہیں	میں

اور کسی کو پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھتے تھے اور تمہارے پیچھے رہ جانے والی دوسری جماعت میں ہمارے رسول

اُخْرٰىكُمْ فَاَثَابَكُمْ غَمًّۢا بِغَمٍّ لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا

اُخْرٰىكُمْ	فَاَثَابَكُمْ	غَمًّۢا	بِغَمٍّ	لِّكَيْلَا تَحْزَنُوْا(2)
تمہاری دوسری (جماعت)	تو اس نے پہنچایا تمہیں	غم	غم کے بدلے	(معافی سنائی) تاکہ تم غم نہ کرو

تمہیں پکار رہے تھے تو اللہ نے تمہیں غم کے بدلے غم دیا اور معافی اس لئے سنادی تاکہ

عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَاۤ اَصَابَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ

عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا	مَاۤ	اَصَابَكُمْ	وَ	اللّٰهُ
(اس) پر	جو	چھوٹ گئی تم سے	اور	نہ	(اس پر) جو	(مصیبت) پہنچی تمہیں	اور	اللہ

جو تمہارے ہاتھ سے نکل گیا نہ تو اس پر غم کرو اور نہ ہی اس تکلیف پر جو تمہیں پہنچی ہے اور اللہ

(1)…… غزوۂ احد میں جن لوگوں نے خطا کی اللہ تعالیٰ نے انہیں معاف فرمادیا۔ معلوم ہوا کہ اس طرح کے واقعات کو لے کر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی شان میں گستاخی کرنے والا بد بخت ہے۔ (2)…… اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا اور خوشی کس قدر عزیز ہے کہ صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی وجہ سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صدمہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بھی صدمے میں مبتلا کیا اور پھر صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کی جاں نثاری اور اخلاص کی بھی کتنی قدر فرمائی کہ چونکہ ان کی خطا بری نیت سے نہ تھی بلکہ اجتہادی طور پر خطا ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی دلجوئی کیلئے ان کی معافی کا اعلان بھی فرمادیا۔

غزوۂ احد میں مخلص مومنوں پر چین کی نیند اتار کر خاص کرم نوازی

غزوۂ احد میں منافقوں کی بے صبری اور بدگمانی

خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ

خَبِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵۳﴾	ثُمَّ	اَنْزَلَ (1)	عَلَيْكُمْ
خبر رکھنے والا	ساتھ جو (اس کی جو)	تم کرتے ہو	پھر	اس نے نازل کیا	تمہارے اوپر

تمہارے اعمال سے خبر دار ہے ○ پھر اس نے تم پر

مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآىِٕفَةً

مِّنْ	بَعْدِ الْغَمِّ	اَمَنَةً	نُّعَاسًا	يَّغْشٰى	طَآىِٕفَةً
سے	غم کے بعد	امن، چین	اونگھ (کی صورت میں)	اس نے ڈھانپ لیا	ایک گروہ (کو)

غم کے بعد چین کی نیند اتاری جو تم میں سے ایک گروہ پر

مِّنْكُمْ ۙ وَ طَآىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ

مِّنْكُمْ	وَ	طَآىِٕفَةٌ	قَدْ	اَهَمَّتْهُمْ
تم میں سے	اور	ایک گروہ	تحقیق، بیشک	فکر میں ڈال دیا انہیں (یا) فکر پڑی ہوئی تھی انہیں

چھا گئی اور ایک گروہ وہ تھا جسے اپنی جان کی فکر پڑی ہوئی تھی

اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ؕ

اَنْفُسُهُمْ	يَظُنُّوْنَ	بِاللّٰهِ	غَيْرَ الْحَقِّ	ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ
ان کی جانوں (نے، یا) اپنی جانوں (کی)	گمان کرتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	جاہلیت کا گمان

وہ اللہ پر ناحق گمان کرتے تھے، جاہلیت کے سے گمان۔

يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ؕ قُلْ

يَقُوْلُوْنَ	هَلْ	لَّنَا	مِنَ	الْاَمْرِ	مِنْ	شَيْءٍ	قُلْ
وہ کہہ رہے تھے	کیا	ہمارے لئے (کوئی اختیار ہے)	سے	(اس) کام	سے	کچھ	تم کہو

وہ کہہ رہے تھے کہ کیا اس معاملے میں کچھ ہمارا بھی اختیار ہے؟ تم فرمادو

(1)..... مذکورہ واقعے میں کافی درس ہیں، جیسے (۱) آزمائش کے وقت ہی کھرے کھوٹے کی پہچان ہوتی ہے۔ (۲) مسلمان صابر جبکہ منافق بے صبرا ہوتا ہے۔ (۳) مسلمان کو سب سے زیادہ فکر دین کی ہوتی جبکہ منافق کو صرف اپنی جان کی فکر ہوتی ہے۔ (۴) مومن ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھتا اور اس سے حسنِ ظن رکھتا ہے جبکہ منافق معمولی سی تکلیف پر اللہ تعالیٰ کے بارے بدگمانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ (۵) وعدۂ الٰہی پر کامل یقین رکھنا کامل ایمان کی نشانی ہے۔ (۶) موت سے فرار ممکن نہیں، جس کی موت جہاں لکھی ہے وہاں آکر ہی رہے گی۔ (۷) منافقوں کے علاوہ غزوۂ احد میں شریک تمام مسلمان اللہ تعالیٰ کے پیارے تھے۔

اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا

اِنَّ	الْاَمْرَ	كُلَّهٗ		لِلّٰهِ	يُخْفُوْنَ	فِيْٓ	اَنْفُسِهِمْ	مَّا
بیشک	کام (اختیار)	سارا	اللہ کے لئے		وہ چھپا کر رکھتے ہیں	میں	اپنے نفسوں، دلوں	وہ جو

کہ اختیار تو سارا اللہ ہی کا ہے۔ یہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپا کر رکھتے ہیں جو

لَا يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ

لَا يُبْدُوْنَ	لَكَ	يَقُوْلُوْنَ	لَوْ	كَانَ	لَنَا	مِنَ	الْاَمْرِ
ظاہر نہیں کرتے	آپ کے لئے	وہ کہتے ہیں	اگر	ہوتا	ہمارے لئے	سے	(اس) کام

آپ پر ظاہر نہیں کرتے۔ کہتے ہیں، اگر ہمیں بھی اس معاملے میں کچھ اختیار

شَیْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا ؕ قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ

شَیْءٌ	مَّا قُتِلْنَا	هٰهُنَا	قُلْ	لَّوْ	كُنْتُمْ	فِيْ	بُيُوْتِكُمْ
کچھ (یعنی اختیار)	ہم قتل نہ کئے جاتے	یہاں	تم فرمادو	اگر	تم ہوتے	میں	اپنے گھروں

ہوتا تو ہم یہاں نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو کہ اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے

لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ ۚ

لَبَرَزَ	الَّذِيْنَ	كُتِبَ	عَلَيْهِمُ	الْقَتْلُ	اِلٰى	مَضَاجِعِهِمْ
ضرور نکل کر آجاتے	وہ لوگ جو	لکھ دیا گیا	ان پر	قتل ہونا	کی طرف	اپنی قتل گاہوں

جب بھی جن کا مارا جانا لکھا جا چکا تھا وہ اپنی قتل گاہوں کی طرف نکل کر آجاتے

وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ

غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت

وَ	لِيَبْتَلِيَ (1)	اللّٰهُ	مَا	فِيْ	صُدُوْرِكُمْ	وَ	لِيُمَحِّصَ
اور	تاکہ آزمائے	اللہ	(اس بات کو) جو	میں	تمہارے سینوں (دلوں)	اور	تاکہ صاف کردے

اور اس لئے ہوا کہ اللہ تمہارے دلوں کی بات آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے

(1)...... یہاں اللہ تعالیٰ نے غزوۂ احد میں پیش آنے والے واقعات کی حکمت بیان فرمائی کہ غزوۂ اُحد میں جو کچھ ہوا وہ اس لئے ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے دلوں کے اخلاص یا منافقت کو آزمائے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں پوشیدہ ہے اسے سب کے سامنے کھول کر رکھ دے۔

مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾

مَا	فِيْ	قُلُوْبِكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۵۴﴾
(اسے) جو	میں	تمہارے دلوں	اور	اللہ	جاننے والا	سینوں والی (بات) کو

اسے کھول کرر کھ دے اور اللہ دلوں کی بات جانتا ہے○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا مِنْكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۙ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَوَلَّوْا	مِنْكُمْ	يَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ
بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	منہ پھیر دیا	تم میں سے	(اس) دن	(جب) ملیں	دو جماعتیں

بیشک تم میں سے وہ لوگ جو اس دن بھاگ گئے جس دن دونوں فوجوں کا مقابلہ ہوا،

اِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطٰنُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوْا ۚ وَ

اِنَّمَا	اسْتَزَلَّهُمُ	الشَّيْطٰنُ	بِبَعْضِ	مَا كَسَبُوْا	وَ
صرف	پھسلا دیا انہیں	شیطان (نے)	بعض (اعمال) کی وجہ سے	جو انہوں نے کمائے، کئے	اور

انہیں شیطان ہی نے ان کے بعض اعمال کی وجہ سے لغزش میں مبتلا کیا اور

لَقَدْ عَفَا اللّٰهُ عَنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾ ع

١٦ ع ٧ ٧

لَقَدْ	عَفَا (1)	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۵۵﴾
ضرور بیشک	معاف کر دیا	اللہ (نے)	ان سے	بیشک	اللہ	بخشنے والا	حلم والا

بیشک اللہ نے انہیں معاف فرما دیا ہے، بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بڑا حلم والا ہے○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور

اے ایمان والو! ان کافروں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے

غزوۂ احد میں مسلمانوں سے ہونے والی لغزش اور ان کی معافی کا اعلان

جہاد سے نفرت دلانے میں منافقوں کی کوشش اور مسلمانوں کو ان سے بچنے کا حکم

1 ......جنگِ احد میں چودہ اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے سوا باقی تمام اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے قدم اکھڑ گئے تھے اور خصوصاً وہ حضرات جنہیں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہاڑی مورچے پر ڈٹے رہنے کا حکم دیا تھا لیکن وہ ثابت قدم نہ رہ سکے۔ ان حضرات سے یہ لغزش ضرور سرزد ہوئی لیکن چونکہ وہ کامل الایمان، مخلص مومن اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سچے غلام تھے اور آگے پیچھے کئی مواقع پر یہی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنی جانیں قربان کرنے والے تھے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ان کی معافی کا اعلان فرما دیا تاکہ اگر ان کی لغزش سامنے آئے تو بارگاہِ الٰہی میں ان کی عظمت بھی سامنے رہے۔

قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ اِذَا ضَرَبُوْا فِی الْاَرْضِ اَوْ كَانُوْا غُزًّى

قَالُوْا	لِاِخْوَانِهِمْ	اِذَا	ضَرَبُوْا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	كَانُوْا	غُزًّى
انہوں نے کہا	اپنے بھائیوں سے	جب	وہ چلے	زمین میں	یا	وہ تھے	جہاد کرنے والے

اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا جب وہ سفر میں یا جہاد میں گئے

لَّوْ كَانُوْا عِنْدَنَا مَا مَاتُوْا وَ مَا قُتِلُوْا ۚ لِیَجْعَلَ اللّٰهُ

لَّوْ	كَانُوْا	عِنْدَنَا	مَا مَاتُوْا	وَ	مَا قُتِلُوْا	لِیَجْعَلَ	اللّٰهُ
اگر	وہ ہوتے	ہمارے پاس	(تو) نہ مرتے	اور	نہ قتل کئے جاتے	تاکہ بنادے	اللہ

کہ اگر یہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کئے جاتے۔ (ان کی طرح یہ نہ کہو) تاکہ اللہ

ذٰلِكَ حَسْرَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ؕ

ذٰلِكَ	حَسْرَةً	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ
اس (بات کو)	حسرت	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے

ان کے دلوں میں اس بات کا افسوس ڈال دے اور اللہ ہی زندہ رکھتا اور مارتا ہے

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾ وَ لَىٕنْ قُتِلْتُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۱۵۶﴾	وَ	لَىٕنْ	قُتِلْتُمْ (1)
اور	اللہ	ساتھ جو (اسے جو)	تم کرتے ہو	دیکھنے والا	اور	ضرور اگر	تم قتل کردیئے جاؤ

اور اللہ تمہارے تمام اعمال کو خوب دیکھ رہا ہے ○ اور بیشک اگر تم اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَحْمَةٌ

فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَوْ	مُتُّمْ	لَمَغْفِرَةٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	رَحْمَةٌ
میں	اللہ کی راہ	یا	انتقال کر جاؤ	ضرور مغفرت، بخشش	کی طرف سے	اللہ	اور	رحمت

شہید کردیے جاؤ یا مر جاؤ تو اللہ کی بخشش اور رحمت اس دنیا سے

راہِ خدا میں آنے والی موت رحمت و مغفرت کا سبب ہوگی

1 ...... راہِ خدا میں شہادت ہو جائے یا طبعی موت آجائے تو یہ موت مغفرت و رحمت کا سبب ہو گی اور ایسی موت دنیا کے دھن دولت سے بہتر ہے۔ دورانِ جہاد موت و شہادت اور عبادت یا ذکر یا علمی خدمت یا تبلیغ دین کرتے ہوئے جو موت آئے وہ بھی راہِ خدا میں موت ہے۔

مرنے کے بعد تمام لوگ بارگاہِ الٰہی میں جمع ہوں گے

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾ وَلَىِٕنْ مُّتُّمْ اَوْ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ﴿١٥٧﴾	وَ	لَىِٕنْ	مُّتُّمْ	اَوْ
زیادہ بہتر ہے	(اس) سے جو	وہ جمع کررہے ہیں	اور	ضرور اگر	تم انتقال کرجاؤ	یا

بہتر ہے جو یہ جمع کررہے ہیں ○ اور اگر تم مرجاؤ یا

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ کریمہ

قُتِلْتُمْ لَاِالَى اللّٰهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ فَبِمَا رَحْمَةٍ

قُتِلْتُمْ	لَاِالَى اللّٰهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾	فَبِمَا	رَحْمَةٍ [1]
قتل کردیئے جاؤ	ضرور اللہ کی طرف	تم اکٹھے کئے جاؤ گے	تو (اس کے) سبب جو	بڑی رحمت

مارے جاؤ (بہر حال) تمہیں اللہ کی بارگاہ میں جمع کیا جائے گا ○ تو اے حبیب! اللہ کی کتنی بڑی

مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ ۚ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا

مِّنَ	اللّٰهِ	لِنْتَ	لَهُمْ	وَ	لَوْ	كُنْتَ	فَظًّا
کی طرف سے	اللہ	تم نرم دل ہوئے	ان کے لئے	اور	اگر	تم ہوتے	ترش مزاج

مہربانی ہے کہ آپ ان کے لئے نرم دل ہیں اور اگر آپ تُرش مزاج،

غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ۪ فَاعْفُ عَنْهُمْ

غَلِيْظَ الْقَلْبِ	لَانْفَضُّوْا	مِنْ	حَوْلِكَ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ
دل کے سخت	(تو) ضرور وہ منتشر ہوجاتے	سے	تمہارے اردگرد	تو معاف کرو	ان سے

سخت دل ہوتے تو یہ لوگ ضرور آپ کے پاس سے بھاگ جاتے تو آپ ان کو معاف فرماتے رہو

اہم کاموں میں مشورہ لینے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کا حکم

وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا

وَ	اسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	وَ	شَاوِرْهُمْ [2]	فِي	الْاَمْرِ	فَاِذَا
اور	مغفرت طلب کرو	ان کے لئے	اور	مشورہ کروان سے	میں	کام	پھر جب

اور ان کی مغفرت کی دعا کرتے رہو اور کاموں میں ان سے مشورہ لیتے رہو پھر جب

1 ...... نرمی و شفقت اعلیٰ انسانی اخلاق ہیں، سخت دل اور ترش مزاج سے لوگ دور ہوتے ہیں جبکہ کریم و شفیق آدمی کے قریب ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سراپا رحمت و شفقت اور مجسمِ اخلاق تھے۔

2 ...... مشورہ لینا سنت ہے اور مشورے میں برکت ہوتی ہے۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کرنا چاہئے

عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

عَزَمْتَ	فَتَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
تم پختہ ارادہ کرلو	تو بھروسہ کرو	پر	اللہ	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے

کسی بات کا پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ توکل کرنے والوں سے

الْمُتَوَكِّلِيْنَ (١٥٩) اِنْ يَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ

الْمُتَوَكِّلِيْنَ (١٥٩)	اِنْ	يَّنْصُرْكُمُ (1)	اللّٰهُ	فَلَا غَالِبَ
توکل کرنے والوں (کو)	اگر	مدد کرے تمہاری	اللہ	تو نہیں کوئی غالب آنے والا

محبت فرماتا ہے ○ اگر اللہ تمہاری مدد کرے تو کوئی تم پر غالب نہیں

لَكُمْ ۚ وَ اِنْ يَّخْذُلْكُمْ فَمَنْ ذَا الَّذِيْ يَنْصُرُكُمْ

لَكُمْ	وَ	اِنْ	يَّخْذُلْكُمْ	فَمَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يَنْصُرُكُمْ
تمہارے لئے (تم پر)	اور	اگر	مدد چھوڑ دے تمہاری	تو کون	وہ	جو	مدد کرے تمہاری

آسکتا اور اگر وہ تمہیں چھوڑ دے تو پھر اس کے بعد کون تمہاری مدد

نبی کا خیانت کرنا محال ہے

مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ (١٦٠) وَ

مِّنْۢ	بَعْدِهٖ	وَ	عَلَى	اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ (١٦٠)	وَ
سے	اس کے بعد	اور	پر	اللہ	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کرسکتا ہے؟ اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور

خیانت کی مذمت

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّغُلَّ ؕ وَ مَنْ يَّغْلُلْ

مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّغُلَّ (2)	وَ	مَنْ	يَّغْلُلْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی نبی کے لئے	کہ	وہ خیانت کرے	اور	جو	خیانت کرے گا

کسی نبی کا خیانت کرنا ممکن ہی نہیں اور جو خیانت کرے

(1)...... یہاں بیان کردہ دونوں باتیں غزوۂ بدر و حنین سے واضح ہو جاتی ہیں۔ غزوۂ بدر میں کفار کا لشکر تعداد، اسلحہ اور جنگی طاقت کے اعتبار سے مسلمانوں سے زیادہ تھا لیکن مسلمانوں کا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا جس کا نتیجہ مسلمانوں کی فتح و کامرانی کی شکل میں ظاہر ہوا اور فرشتوں کی صورت میں مددِ الٰہی نازل ہوئی جبکہ غزوۂ حنین میں بعض مسلمانوں کے اپنی عددی کثرت پر فخر کے نتیجے میں مسلمانوں کو سخت نقصان اٹھانا پڑا۔ (2)...... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خیانت کرنا ممکن نہیں کیونکہ یہ شانِ نبوّت کے خلاف ہے نیز انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں لہٰذا اُن سے ایسا ممکن نہیں۔

يَاْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفّٰى

يَاْتِ	بِمَا	غَلَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	تُوَفّٰى
وہ آئے گا	(اس کے) ساتھ جو	اس نے خیانت کی	قیامت کے دن	پھر	پورا دیا جائے گا (بدلہ)

تو وہ قیامت کے دن اس چیز کو لے کر آئے گا جس میں اس نے خیانت کی ہو گی پھر

كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾

كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	كَسَبَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١٦١﴾
ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے کمایا (عمل کیا)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں ہو گا

ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○

اَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللّٰهِ كَمَنْۢ بَآءَ بِسَخَطٍ

اَفَمَنِ	اتَّبَعَ [1]	رِضْوَانَ اللّٰهِ	كَمَنْۢ	بَآءَ	بِسَخَطٍ
کیا تو جو	پیچھے چلا	اللہ کی رضامندی (کے)	(اس) کی طرح جو	لوٹا	غضب، ناراضی کے ساتھ

کیا وہ شخص جو اللہ کی خوشنودی کے پیچھے چلا وہ اس شخص کی طرح ہے جو اللہ کے غضب کا

مِّنَ اللّٰهِ وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾ هُمْ

مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿١٦٢﴾	هُمْ
کی طرف سے	اللہ	اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ، ٹھکانہ	ان کے

مستحق ہوا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہو؟ اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لوگوں کے

دَرَجٰتٌ عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا
(مختلف) درجات (ہیں)	اللہ کے پاس (کی بارگاہ میں)	اور	اللہ	دیکھنے والا	ساتھ جو (اسے جو)

اللہ کی بارگاہ میں مختلف درجات ہیں اور اللہ ان کے تمام

رضائے الٰہی کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا مستحق دونوں برابر نہیں

1 ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مستحق دونوں برابر نہیں ہوسکتے۔ کہاں وہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے سچی محبت کرنے والا، اس کی اطاعت کرنے والا، اس کی خوشنودی کیلئے سب کچھ قربان کر دینے والا جیسے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور ان کے بعد کے صالحین اور کہاں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، اس کے احکام سے منہ موڑنے والا، اس کی ناراضی کی پرواہ نہ کرنے والا اور اپنی خواہش کو رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر ترجیح دینے والا جیسے کفار و منافقین اور ان کے پیروکار نافرمان لوگ، یہ دونوں برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶۳﴾	لَقَدْ	مَنَّ (1)	اللّٰهُ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	اِذْ	بَعَثَ
وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک	احسان فرمایا	اللّٰہ (نے)	پر	ایمان والوں	جب	بھیجا

اعمال کو دیکھ رہا ہے ○ بیشک اللّٰہ نے ایمان والوں پر بڑا احسان فرمایا جب

فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ

فِيْهِمْ	رَسُوْلًا	مِّنْ	اَنْفُسِهِمْ	يَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ
ان میں	ایک رسول	سے	ان کی جانوں	تلاوت کرتا ہے	ان پر (ان کے سامنے)

ان میں ایک رسول مَبعوث فرمایا جو انہی میں سے ہے۔ وہ ان کے سامنے اللّٰہ کی آیتیں

اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ

اٰيٰتِهٖ	وَ	يُزَكِّيْهِمْ	وَ	يُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ
اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں	اور	سکھاتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت

تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے

وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾ اَوَ

وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ	قَبْلُ	لَفِيْ	ضَلٰلٍ	مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾	اَوَ
اگرچہ	وہ لوگ تھے	سے	(اس سے) پہلے	ضرور میں	گمراہی	کھلی	کیا اور

اگرچہ یہ لوگ اس سے پہلے یقیناً کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے تھے ○ کیا

لَمَّاۤ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَدْ اَصَبْتُمْ مِّثْلَيْهَا ۙ

لَمَّاۤ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَدْ	اَصَبْتُمْ	مِّثْلَيْهَا
جب کبھی	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت، تکلیف	بیشک	تم نے پہنچادی	اس سے دگنی

جب تمہیں کوئی ایسی تکلیف پہنچی جس سے دگنی تکلیف تم پہنچا چکے تھے

رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ مسلمانوں پر اللّٰہ تعالیٰ کا عظیم احسان ہیں

میدانِ اُحد میں مسلمانوں کو تکلیف پہنچنے کا سبب اور اس کی ایک حکمت

النصف

1 ...... عربی میں مِنَّت عظیم نعمت کو کہتے ہیں۔ مراد یہ کہ اللّٰہ تعالیٰ نے عظیم احسان فرمایا کہ انہیں اپنا سب سے عظیم رسول عطا فرمایا۔ کیسا عظیم رسول عطا فرمایا کہ جو دنیا و آخرت کی ہر نعمت و خیر کا ذریعہ ہیں، جنہوں نے اندازِ بندگی اور آدابِ زندگی سکھائے، اللّٰہ تعالیٰ کی معرفت عطا فرمائی اور قرآن جیسی نعمت سے نوازا۔

قُلْتُمْ اَنّٰى هٰذَا ؕ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ ؕ

قُلْتُمْ	اَنّٰى	هٰذَا	قُلْ	هُوَ	مِنْ	عِنْدِ اَنْفُسِكُمْ
تم نے کہا	کہاں سے (آئی)	یہ	تم کہو	وہ	سے	تمہاری جانوں کے پاس (سے آئی)

تو تم کہنے لگے کہ یہ کہاں سے آگئی؟ اے حبیب! تم فرمادو کہ اے لوگو! یہ تمہاری اپنی ہی طرف سے آئی ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾ وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۱۶۵﴾	وَ	مَاۤ	اَصَابَكُمْ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جو (تکلیف)	پہنچی تمہیں

بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور دو گروہوں کے

یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ

یَوْمَ	الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
(جس) دن	ملے (مقابلے میں آئے)	دو گروہ	تو (وہ) اللہ کے حکم سے (تھا)	اور

مقابلے کے دن تمہیں جو تکلیف پہنچی تو وہ اللہ کے حکم سے تھی اور

لِیَعْلَمَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَ لِیَعْلَمَ الَّذِیْنَ

لِیَعْلَمَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۶۶﴾	وَ	لِیَعْلَمَ	الَّذِیْنَ
(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے	ایمان والوں (کو)	اور	(اس لئے تھا) کہ ظاہر کردے	ان لوگوں کو جو

اس لئے (پہنچی) کہ اللہ ایمان والوں کی پہچان کرادے ○ اور اس لئے (پہنچی) کہ اللہ منافقوں کی

غزوۂ احد میں نقصان اٹھانے کی دوسری حکمت: مسلمانوں اور منافقوں کا امتیاز کرنا

نَافَقُوْا ۚۖ وَ قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوِ

نَافَقُوْا (1)	وَ	قِیْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	قَاتِلُوْا	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	اَوِ
منافق ہوئے	اور	کہا گیا	ان سے	آؤ	جنگ کرو	میں	اللہ کی راہ	یا

پہچان کرادے اور (جب) ان سے کہا گیا کہ آؤ اللہ کی راہ میں جہاد کرو یا

منافقوں کا راہِ خدا میں جہاد اور مسلمانوں کی مدد کرنا

1 ......یہاں غزوۂ احد میں مسلمانوں کے نقصان اٹھانے کی متعدد حکمتوں میں سے ایک حکمت کو بیان فرمایا کہ مسلمانوں اور منافقوں کے درمیان امتیاز ظاہر کر دیا گیا۔

ادْفَعُوْا ؕ قَالُوْا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا

ادْفَعُوْا	قَالُوْا	لَوْ	نَعْلَمُ	قِتَالًا
(دشمنوں کو) دور کرو، دفاع کرو	انہوں نے کہا	اگر	ہم جانتے	لڑائی کرنا

دشمنوں سے دفاع کرو تو کہنے لگے: اگر ہم اچھے طریقے سے لڑنا جانتے (یا کہنے لگے کہ اگر ہم اس لڑائی کو صحیح سمجھتے)

لَّاتَّبَعْنٰكُمْ ؕ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَىِٕذٍ اَقْرَبُ

لَّاتَّبَعْنٰكُمْ	هُمْ	لِلْكُفْرِ	يَوْمَىِٕذٍ	اَقْرَبُ
(تو) ضرور ہم پیروی کرتے تمہاری	وہ	کفر کے	اس دن	زیادہ قریب تھے

توضرور تمہارا ساتھ دیتے، یہ لوگ اس دن ظاہری ایمان کی نسبت

مِنْهُمْ لِلْاِيْمَانِ ۚ يَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِهِمْ مَّا

مِنْهُمْ	لِلْاِيْمَانِ	يَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِهِمْ	مَّا
(بنسبت) اپنے (زیادہ قریب ہونے) سے	ایمان کے	وہ کہتے ہیں	اپنے مونہوں سے	وہ (بات) جو

کھلے کفر کے زیادہ قریب تھے۔ اپنے منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو

لَيْسَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُوْنَ ۚ ﴿١٦٧﴾

لَيْسَ	فِيْ	قُلُوْبِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَكْتُمُوْنَ ﴿١٦٧﴾
نہیں ہے	میں	ان کے دلوں	اور	اللہ	زیادہ جانتا ہے	ساتھ جو (اسے جو)	وہ چھپاتے ہیں

ان کے دلوں میں نہیں ہیں اور اللہ بہتر جانتا ہے جو باتیں یہ چھپا رہے ہیں ○

اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ

اَلَّذِيْنَ	قَالُوْا (1)	لِاِخْوَانِهِمْ	وَ	قَعَدُوْا	لَوْ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	اپنے بھائیوں کے بارے	اور (حالانکہ)	(خود) بیٹھے رہے	اگر

وہ جنہوں نے اپنے بھائیوں کے بارے میں کہا اور خود بیٹھے رہے کہ اگر

جہاد میں شرکت نہ کرنا موت سے نہیں بچا سکتا

(1)...... منافقین نے احد میں شہید ہونے والوں کے بارے میں کہا کہ اگر یہ لوگ ہماری بات مان لیتے اور ہماری طرح گھر بیٹھے رہتے تو مارے نہ جاتے۔ ان کے جواب میں فرمایا گیا کہ اگر تم سچے ہو تو اپنے سے موت کو دور کرکے تو دکھاؤ۔ یقیناً موت تو بہر حال آکر ہی رہے گی خواہ آدمی گھر میں چھپ کر بیٹھ جائے، تو یہ کہنا سراسر غلط ہے کہ اگر لوگ ہماری بات مان کر جہاد میں نہ جاتے تو نہ مارے جاتے۔

شہداء کی عظمت و شان اور ان پر اللہ تعالیٰ کی کرم نوازیاں

اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا ؕ قُلْ فَادْرَءُوْا عَنْ اَنْفُسِكُمُ

اَطَاعُوْنَا	مَا قُتِلُوْا	قُلْ	فَادْرَءُوْا	عَنْ	اَنْفُسِكُمُ
وہ بات مانتے ہماری	(تو) نہ قتل کئے جاتے	تم کہو	پس تم دور کر دو، ٹال دو	سے	اپنی جانوں

وہ ہماری بات مان لیتے تو نہ مارے جاتے۔ اے حبیب! تم فرمادو اگر تم سچے ہو تو اپنے سے

الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا

الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۶۸﴾	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ (1)	الَّذِيْنَ	قُتِلُوْا
موت	اگر	تم ہو	سچے	اور	ہرگز گمان نہ کرنا	ان لوگوں کو جو	قتل کئے گئے

موت دور کرکے دکھادو○ اور جو اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ لا

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	اَمْوَاتًا	بَلْ	اَحْيَآءٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾
میں	اللہ کی راہ	مردے	بلکہ	(وہ) زندہ (ہیں)	اپنے رب کے پاس	انہیں رزق دیا جاتا ہے

ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انہیں رزق دیا جاتا ہے○

فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ لا وَ

فَرِحِيْنَ	بِمَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ
خوش (ہیں)	ساتھ جو (اس پر جو)	دیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور

(وہ) اس پر خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اور

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِالَّذِيْنَ	لَمْ يَلْحَقُوْا	بِهِمْ	مِّنْ
خوش ہوتے ہیں	ان لوگوں پر جو	(ابھی) نہیں ملے	ان کے ساتھ	سے

اپنے پیچھے (رہ جانے والے) اپنے بھائیوں پر بھی خوش ہیں جو ابھی ان سے

1...... یہاں سے متعدد آیات میں شہداء کے فضائل بیان ہوئے ہیں، جیسے انہیں مردہ گمان کرنا منع ہے کیونکہ وہ زندہ ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب میں ہیں، انہیں رزق ملتا ہے، وہ بہت خوش باش ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم، انعام و احسان، اعزاز و اکرام اور موت کے بعد اعلیٰ قسم کی زندگی دیئے جانے پر خوش ہیں، اور وہ اس بات پر بھی خوشی منا رہے ہیں کہ ان کے بعد دنیا میں رہ جانے والے ان کے مسلمان بھائی دنیا میں ایمان اور تقویٰ پر قائم ہیں اور شہادت کے بعد وہ بھی اِن کرم نوازیوں کو پائیں گے اور قیامت کے دن انہیں امن اور چین کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

وقف لازم

غزوۂ احد کے بعد صحابہ کرام کی ہمت واطاعت

ع ۱۷/۸

معٓ

خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾

خَلْفِهِمْ	اَلَّا	خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾
اپنے پیچھے (رہ جانے والے)	کہ نہیں	کوئی خوف	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

نہیں ملے کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○

يَسْتَبْشِرُوْنَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ

يَسْتَبْشِرُوْنَ	بِنِعْمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ	فَضْلٍ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ
خوشیاں منا رہے ہیں	نعمت کی	کی طرف سے	اللہ	اور	فضل (کی)	اور	(اس پر) کہ	اللہ

وہ اللہ کی نعمت اور فضل پر خوشیاں منا رہے ہیں اور اس بات پر کہ اللہ

لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾ ۚۛ اَلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا

لَا يُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۱﴾	اَلَّذِيْنَ [1]	اسْتَجَابُوْا
ضائع نہیں فرمائے گا	ایمان والوں کا اجر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	قبول کیا

ایمان والوں کا اجر ضائع نہیں فرمائے گا ○ وہ لوگ جو

لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۛؕ

لِلّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلِ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَآ	اَصَابَهُمُ	الْقَرْحُ
اللہ کا	اور	رسول (کا حکم)	سے	(اس کے) بعد	جو	پہنچا انہیں	زخم

اللہ اور رسول کے بلانے پر زخمی ہونے کے باوجود (فوراً) حاضر ہوگئے

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا

لِلَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	مِنْهُمْ	وَ	اتَّقَوْا
ان لوگوں کے لئے جو (جنہوں نے)	نیکی کی	ان میں سے	اور	پرہیزگار ہوئے

ان نیک بندوں اور پرہیزگاروں کے لئے

1 ...... جنگ احد سے فارغ ہونے کے بعد واپسی کے دوران ابوسفیان کو مسلمانوں کا مکمل خاتمہ کئے بغیر واپس آنے پر افسوس ہوا اور پھر واپس ہونے کا ارادہ کیا تو نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ابوسفیان کے تعاقب کے لئے روانگی کا اعلان فرمادیا، 70 صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی ایک جماعت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اعلان پر حاضر ہوگئی حالانکہ وہ زخموں سے چور تھے۔ اس واقعہ کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عظمت وہمت کا بیان بھی ہے کہ زخموں سے چُور چُور ہونے کے باوجود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم پر فوراً حاضر ہوگئے۔

صحابۂ کرام کی ہمت وجرأت اور ایمان کی مضبوطی کی ایک مثال

اَجۡرٌ عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۲﴾ ج اَلَّذِیۡنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ

اَجۡرٌ	عَظِیۡمٌ ﴿۱۷۲﴾	اَلَّذِیۡنَ (1)	قَالَ	لَهُمُ	النَّاسُ	اِنَّ
اجر، ثواب (ہے)	عظیم، بڑا	وہ لوگ جو	کہا	ان سے	لوگوں (نے)	بیشک

بڑا ثواب ہے ○ یہ وہ لوگ ہیں جن سے لوگوں نے کہا

النَّاسَ قَدۡ جَمَعُوۡا لَكُمۡ فَاخۡشَوۡهُمۡ

النَّاسَ	قَدۡ	جَمَعُوۡا	لَكُمۡ	فَاخۡشَوۡهُمۡ
لوگ	تحقیق	انہوں نے جمع کر لیا (ایک لشکر)	تمہارے لئے	پس ڈرو ان سے

کہ لوگوں نے تمہارے لئے (ایک لشکر) جمع کر لیا ہے سو ان سے ڈرو

فَزَادَهُمۡ اِيۡمَانًا ۖۗ وَّقَالُوۡا حَسۡبُنَا اللّٰهُ

فَزَادَهُمۡ	اِيۡمَانًا	وَّ	قَالُوۡا	حَسۡبُنَا	اللّٰهُ
تو (اس بات نے) اضافہ کر دیا ان کے	ایمان (میں)	اور	انہوں نے کہا	کافی ہے ہمیں	اللہ

تو ان کے ایمان میں اور اضافہ ہو گیا اور کہنے لگے: ہمیں اللہ کافی ہے

وَنِعۡمَ الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾ فَانۡقَلَبُوۡا بِنِعۡمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ

وَ	نِعۡمَ	الۡوَكِيۡلُ ﴿۱۷۳﴾	فَانۡقَلَبُوۡا	بِنِعۡمَةٍ	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
اور	کیا ہی اچھا ہے	کارساز	تو وہ پلٹے، لوٹے	نعمت، احسان کے ساتھ	سے	اللہ	اور

اور کیا ہی اچھا کارساز ہے ○ پھر یہ اللہ کے احسان اور فضل کے ساتھ واپس

فَضۡلٍ لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ سُوۡٓءٌ ۙ وَّاتَّبَعُوۡا رِضۡوَانَ اللّٰهِ ؕ

فَضۡلٍ	لَّمۡ يَمۡسَسۡهُمۡ	سُوۡٓءٌ	وَّ	اتَّبَعُوۡا	رِضۡوَانَ اللّٰهِ
فضل (کے ساتھ)	نہیں چھوا انہیں	برائی (نے)	اور	انہوں نے پیروی کی	اللہ کی رضامندی (کی)

لوٹے، انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اور انہوں نے اللہ کی رضا کی پیروی کی

(1)......اس آیت میں بدرِ صغریٰ کا واقعہ بیان کیا جا رہا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۹۵ کا مطالعہ فرمائیں۔ اِس واقعہ سے بھی صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم کی عظمت واضح ہوتی ہے کہ جب انہیں کافروں کے بڑے بڑے لشکروں سے ڈرایا جا رہا ہے تو بجائے ڈرنے اور بزدلی دکھانے کے ان کی ہمت، جذبے اور ایمان میں اضافہ ہو گیا اور ان کی زبانوں پر یہ کلمہ جاری ہوا کہ ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے اور وہی سب سے اچھا کارساز ہے۔

شیطان مسلمانوں کو مشرکین کی کثرت سے ڈراتا ہے

وَ اللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ

وَ	اللّٰهُ	ذُوْفَضْلٍ	عَظِيْمٍ ﴿۱۷۴﴾	اِنَّمَا	ذٰلِكُمُ	الشَّيْطٰنُ	يُخَوِّفُ (1)
اور	اللہ	فضل والا	بڑے	صرف	وہ	شیطان	خوف دلاتا ہے

اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ بیشک وہ تو شیطان ہی ہے جو اپنے دوستوں سے

لوگوں کی کفر میں جلدی دیکھ کر غمگین ہونے پر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

اَوْلِيَآءَهٗ ۪ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَ خَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَ

اَوْلِيَآءَهٗ	فَلَا تَخَافُوْهُمْ	وَ	خَافُوْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۷۵﴾	وَ
اپنے دوستوں (سے)	تو نہ ڈروان سے	اور	ڈرو مجھ سے	اگر	تم ہو	ایمان والے	اور

ڈراتا ہے تو تم ان سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر تم ایمان والے ہو ○ اور

لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ ۚ اِنَّهُمْ لَنْ يَّضُرُّوا

لَا يَحْزُنْكَ	الَّذِيْنَ	يُسَارِعُوْنَ	فِي	الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَنْ يَّضُرُّوا
غمزدہ نہ کریں تمہیں	وہ لوگ جو	جلدی کرتے ہیں	میں	کفر	بیشک وہ	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے

اے حبیب! تم ان کا کچھ غم نہ کرو جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں وہ اللہ کا کچھ نہیں

اللّٰهَ شَيْـًٔا ؕ يُرِيْدُ اللّٰهُ اَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي

اللّٰهَ	شَيْـًٔا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَلَّا يَجْعَلَ	لَهُمْ	حَظًّا	فِي
اللہ (کا)	کچھ	چاہتا ہے	اللہ	کہ نہ بنائے (نہ رکھے)	ان کے لئے	کوئی حصہ	میں

بگاڑ سکیں گے۔ اللہ یہ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ

ایمان چھوڑ کر کفر اختیار کرنے والوں کو دردناک عذاب کی وعید

الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا

الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	عَظِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اشْتَرَوُا
آخرت	اور	ان کے لئے	عذاب	بڑا	بیشک	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	خرید لیا

رکھے اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

1.....اس آیت مبارکہ سے پتہ چلا کہ مسلمانوں کو کافروں سے ڈرانا، مسلمانوں کے حوصلے پست کرنا، ان کے سامنے کافروں کی طاقت کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنا تاکہ مسلمان ہمت ہار بیٹھیں اور کفار سے مقابلے کا نام تک نہ لیں یہ سب حرکتیں کفار و منافقین کی ہیں۔ ایسے لوگوں کی ہمارے زمانے میں کمی نہیں جنہیں مسلمانوں کو تو ہمت و حوصلہ دینے کی توفیق نہیں لیکن وہ کفار کی طاقت کو ایسا بڑھا چڑھا کر پیش کریں گے کہ مسلمان ان سے مقابلے کا نام لینے سے بھی گھبرائیں۔ اخبار وغیرہ کا مطالعہ کرنے والوں سے یہ بات پوشیدہ نہیں۔

کافروں کو مہلت ملنا ان کے حق میں بہتر نہیں

الْكُفْرَ بِالْاِیْمَانِ لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ شَیْــٴًـاۚ-وَ لَهُمْ

الْكُفْرَ	بِالْاِیْمَانِ	لَنْ یَّضُرُّوا	اللّٰهَ	شَیْــٴًـا	وَ	لَهُمْ
کفر	ایمان کے بدلے	ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے	اللہ (کا)	کچھ	اور	ان کے لئے

ایمان کی بجائے کفر اختیار کیا وہ ہرگز اللہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ(۱۷۷) وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّمَا

عَذَابٌ	اَلِیْمٌ(۱۷۷)	وَ	لَا یَحْسَبَنَّ [1]	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّمَا
عذاب	دردناک	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کفر کیا	کہ جو

دردناک عذاب ہے ○ اور کافر ہرگز یہ گمان نہ رکھیں کہ

نُمْلِیْ لَهُمْ خَیْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْؕ-اِنَّمَا

نُمْلِیْ	لَهُمْ	خَیْرٌ	لِّاَنْفُسِهِمْ	اِنَّمَا
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	بہتر ہے	ان کی جانوں کے لئے	صرف

ہم انہیں جو مہلت دے رہے ہیں یہ ان کے لئے بہتر ہے، ہم تو صرف

نُمْلِیْ لَهُمْ لِیَزْدَادُوْۤا اِثْمًاۚ-وَ لَهُمْ

نُمْلِیْ	لَهُمْ	لِیَزْدَادُوْۤا	اِثْمًا	وَ	لَهُمْ
ہم مہلت دے رہے ہیں	ان کو	تاکہ وہ زیادہ کرلیں	گناہ	اور	ان کے لئے

اس لئے انہیں مہلت دے رہے ہیں کہ ان کے گناہ اور زیادہ ہو جائیں اور ان کے لئے

مسلمانوں اور منافقوں میں امتیاز کر دیا جائے گا

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ(۱۷۸) مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَذَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ

عَذَابٌ	مُّهِیْنٌ(۱۷۸)	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَذَرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ
عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ چھوڑے	ایمان والوں (کو)

ذلت کا عذاب ہے ○ اللہ کی یہ شان نہیں کہ مسلمانوں کو اس حال پر

1 ...... اللہ تبارک وتعالیٰ عموماً فوری طور پر کسی گناہ پر گرفت نہیں فرماتا بلکہ مہلت دیتا ہے اور دنیاوی آسائشوں کا سلسلہ اسی طرح چلتا رہتا ہے اس سے بہت سے لوگ اس دھوکے میں پڑے رہتے ہیں کہ ان کا کفر اور دیگر حرکتیں ان کیلئے کچھ نقصان دہ نہیں ہیں ان کے بارے میں فرمایا گیا کہ کافروں کو لمبی عمر ملنا، انہیں فوری عذاب نہ ہونا اور انہیں مہلت دیا جانا ایسی چیز نہیں کہ جسے وہ اپنے حق میں بہتر سمجھیں بلکہ توبہ نہ کرنے کی صورت میں یہی مہلت ان کے گناہوں میں اضافے اور ان کی تباہی و بربادی کا سبب بننے والی ہوتی ہے۔ لہٰذا اِس مہلت کو اپنے حق میں ہرگز بہتر نہ سمجھیں۔

عَلٰى مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ

عَلٰى	مَآ	اَنْتُمْ	عَلَيْهِ	حَتّٰى	يَمِيْزَ	الْخَبِيْثَ	مِنَ
پر	جس (حال)	تم	اس پر	یہاں تک کہ	جدا کر دے	گندے، ناپاک (کو)	سے

چھوڑے جس پر (ابھی) تم ہو جب تک وہ ناپاک کو پاک سے جدا نہ

الطَّيِّبِ ؕ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ

الطَّيِّبِ	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِيُطْلِعَكُمْ	عَلَى الْغَيْبِ [1]
ستھرے، پاک	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ مطلع کرے تمہیں	غیب پر

کر دے اور (اے عام لوگو!) اللہ تمہیں غیب پر مطلع نہیں کرتا

وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۪

وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَجْتَبِيْ	مِنْ	رُّسُلِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
اور	لیکن	اللہ	چن لیتا ہے	سے	اپنے رسولوں	جسے	وہ چاہتا ہے

البتہ اللہ اپنے رسولوں کو منتخب فرمالیتا ہے جنہیں پسند فرماتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ۚ وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَ

فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	اِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَ
تو تم ایمان لاؤ	اللہ پر	اور	اس کے رسولوں (پر)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور

تو تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اگر تم ایمان لاؤ اور

تَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾ وَلَا يَحْسَبَنَّ

تَتَّقُوْا	فَلَكُمْ	اَجْرٌ	عَظِيْمٌ ﴿۱۷۹﴾	وَ	لَا يَحْسَبَنَّ
ڈرو، پرہیز گار بنو	تو تمہارے لئے	اجر، ثواب	بڑا	اور	ہرگز نہ گمان کریں

متقی بنو تو تمہارے لئے بہت بڑا اجر ہے ○ اور جو لوگ

اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے

زکوٰۃ کی ادائیگی میں بخل کرنے والوں کے لئے وعید

[1] ......اس آیت سے اور اس کے سوا متعدد آیات اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو غیب کے علوم عطا فرمائے۔ مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۱۰۰ کا مطالعہ فرمائیں۔

الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

الَّذِيْنَ	يَبْخَلُوْنَ (1)	بِمَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	ساتھ جو (اس چیز میں جو)	دی انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل

اس چیز میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دی ہے وہ ہرگز اسے

هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ؕ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ؕ

هُوَ	خَيْرًا	لَّهُمْ	بَلْ	هُوَ	شَرٌّ	لَّهُمْ
(کہ) وہ (بخل کرنا)	بہتر (ہے)	ان کے لئے	بلکہ	وہ	برا (ہے)	ان کے لئے

اپنے لئے اچھا نہ سمجھیں بلکہ یہ بخل ان کے لئے برا ہے۔

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

سَيُطَوَّقُوْنَ	مَا	بَخِلُوْا	بِهٖ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
عنقریب ان کی گردنوں میں طوق ڈالے جائیں گے	(اس مال کے) جو	انہوں نے بخل کیا	اس کے ساتھ	قیامت کے دن

عنقریب قیامت کے دن ان کے گلوں میں اسی مال کا طوق بنا کر ڈالا جائے گا جس میں انہوں نے بخل کیا تھا

وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ

وَ	لِلّٰهِ	مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اللہ کے لئے	آسمانوں کی میراث، ملکیت	اور	زمین (کی)	اور	اللہ

اور اللہ ہی آسمانوں اور زمین کا وارث ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾ ع لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ ع۱۸

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿١٨٠﴾	لَقَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ
ساتھ جو (اس سے جو)	تم کرتے ہو	خبردار (ہے)	ضرور بیشک	سن لی	اللہ (نے)

تمہارے تمام کاموں سے خبردار ہے ○ بیشک اللہ نے ان کا قول

اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قتل بدترین جرم ہیں

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں شرعاً واجب صورت میں مال خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کے بارے میں شدید وعید بیان کی گئی ہے۔ بخل کی مطلق تعریف یہ ہے کہ جہاں شرعاً یا عرف وعادت کے اعتبار سے خرچ کرنا واجب ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل ہے۔ زکوٰۃ اور صدقہ فطر وغیرہ میں خرچ کرنا شرعاً واجب ہے اور دوست احباب، عزیز رشتہ داروں پر خرچ کرنا عرف وعادت کے اعتبار سے واجب ہے۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں بخل سے زکوٰۃ کا نہ دینا مراد ہے کیونکہ عرفی بخل پر یہ وعید نہیں ہے۔

وقف لازم

قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَآءُ ۘ

قَوْلَ	الَّذِیْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	فَقِیْرٌ	وَّ	نَحْنُ	اَغْنِیَآءُ
بات	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ	محتاج	اور	ہم	مالدار

سن لیا جنہوں نے کہا کہ اللہ محتاج ہے اور ہم مالدار ہیں۔

سَنَكْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَهُمُ الْاَنْۢبِیَآءَ

سَنَكْتُبُ	مَا	قَالُوْا	وَ	قَتْلَهُمُ (1)	الْاَنْۢبِیَآءَ
اب ہم لکھ رکھیں گے	وہ جو	انہوں نے کہا	اور	ان کا شہید کرنا	انبیاء (کو)

اب ہم ان کی کہی ہوئی بات اور ان کا انبیاء کو ناحق شہید کرنا لکھ

بِغَیْرِ حَقٍّ ۙ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ (۱۸۱) ذٰلِكَ

بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	نَقُوْلُ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِیْقِ (۱۸۱)	ذٰلِكَ
حق کے بغیر، ناحق	اور	ہم فرمائیں گے	تم مزہ چکھو	جلادینے والے عذاب (کا)	یہ

رکھیں گے اور کہیں گے: جلادینے والے عذاب کا مزہ چکھو○ یہ

بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَیْسَ

بِمَا	قَدَّمَتْ	اَیْدِیْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَیْسَ
(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللہ	نہیں ہے

ان اعمال کا بدلہ ہے جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے اور اللہ

بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ (۱۸۲) اَلَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ

بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ (۱۸۲)	اَلَّذِیْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ
ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	کہا	بیشک	اللہ

بندوں پر ظلم نہیں کرتا○ وہ لوگ جو کہتے ہیں (کہ) اللہ نے

اسلام قبول کرنے سے بچنے اور جاہلوں کو ورغلانے کے لئے یہودیوں کا حیلہ

1 ...... یہاں آیت میں اللہ تعالیٰ کی گستاخی اور انبیائے کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کو اکٹھا بیان کرکے عذاب کی ایک ہی وعید بیان کی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں جرم بہت عظیم ترین ہیں اور قباحت میں برابر ہیں اور شانِ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں گستاخی کرنے والا شانِ الٰہی عَزَّوَجَلَّ میں گستاخی کرنے والے کی طرح جہنم کا مستحق ہے کیونکہ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی اللہ تعالیٰ کی گستاخی ہے۔

عَهِدَ اِلَيْنَاۤ اَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُوْلٍ حَتّٰى

عَهِدَ	اِلَيْنَاۤ	اَلَّا نُؤْمِنَ	لِرَسُوْلٍ	حَتّٰى
اس نے عہد لیا	ہماری طرف (ہم سے)	کہ ہم ایمان نہ لائیں	کسی رسول پر	یہاں تک کہ

ہم سے وعدہ لیا تھا کہ ہم کسی رسول کی اس وقت تک تصدیق نہ کریں جب تک

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَاْكُلُهُ النَّارُ ؕ قُلْ قَدْ جَآءَكُمْ

يَاْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ	تَاْكُلُهُ	النَّارُ	قُلْ	قَدْ	جَآءَكُمْ
وہ لائے ہمارے پاس قربانی	کھا جائے اسے	آگ	تم کہو	بیشک	آئے تمہارے پاس

وہ ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے آگ کھا جائے۔ اے حبیب! تم فرمادو (کہ) بیشک مجھ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِيْ بِالْبَيِّنٰتِ وَ بِالَّذِيْ قُلْتُمْ

رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِيْ	بِالْبَيِّنٰتِ	وَ	بِالَّذِيْ	قُلْتُمْ
رسول	سے	مجھ سے پہلے	روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	(اس کے) ساتھ جو	تم نے کہا

بہت سے رسول تمہارے پاس کھلی نشانیاں اور وہی (معجزات) لے کر آئے جو تم نے کہے تھے

فَلِمَ قَتَلْتُمُوْهُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ

فَلِمَ	قَتَلْتُمُوْهُمْ (1)	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۸۳﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ
پھر کیوں	تم نے شہید کیا انہیں	اگر	تم ہو	سچے	پس اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں

پھر اگر تم سچے ہو تو تم نے انہیں کیوں شہید کیا؟ تو اے حبیب! اگر وہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ جَآءُوْ

فَقَدْ	كُذِّبَ	رُسُلٌ	مِّنْ	قَبْلِكَ	جَآءُوْ
تو بیشک	جھٹلائے گئے	رسول	سے	آپ سے پہلے	وہ تشریف لائے

تو تم سے پہلے رسولوں کی بھی تکذیب کی گئی ہے جو

1 ...... مفسرین نے اس آیت کی جو تفسیر بیان فرمائی اس سے ایک بہت مفید بات سامنے آتی ہے کہ جب کوئی چیز کسی معقول دلیل سے ثابت ہو جائے تو اسے مان لینا لازم ہے۔ دلیل سے ثابت ہو جانے کے بعد خواہ مخواہ مخصوص قسم کی دلیل کا مطالبہ کرنا یہودیوں کا کام ہے اور اس میں بھی ایسے لوگوں کا مقصد ماننا نہیں ہوتا بلکہ مفت کی بحث کرنا ہوتا ہے۔ جیسے مسلمانوں میں رائج بہت سے معمولات ایسے ہیں جو معقول شرعی دلیل سے ثابت ہیں لیکن بعض لوگوں کا خواہ مخواہ اصرار ہوتا ہے کہ نہیں، اسے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے سے ثابت کرو، اسے بخاری سے ثابت کرو۔ یہ طرزِ عمل سراسر جاہلانہ ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا بے فائدہ ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے

بِالْبَیِّنٰتِ وَ الزُّبُرِ وَ الْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ

بِالْبَیِّنٰتِ	وَ	الزُّبُرِ	وَ	الْكِتٰبِ	الْمُنِیْرِ ﴿۱۸۴﴾	كُلُّ نَفْسٍ
روشن نشانیوں کے ساتھ	اور	صحیفوں	اور	کتاب	روشن (کے ساتھ)	ہر جان

صاف نشانیاں اور صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے ○ ہر جان

حقیقی کامیابی جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ ہے

ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِؕ وَ اِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ

ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ (1)	وَ	اِنَّمَا	تُوَفَّوْنَ	اُجُوْرَكُمْ
موت کو چکھنے والی (ہے)	اور	صرف	تمہیں پورے دیئے جائیں گے	تمہارے اجر

موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور قیامت کے دن تمہیں تمہارے اجر پورے پورے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِؕ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	فَمَنْ	زُحْزِحَ	عَنِ	النَّارِ	وَ	اُدْخِلَ	الْجَنَّةَ
قیامت کے دن	تو جسے	بچالیا گیا	سے	آگ	اور	داخل کر دیا گیا	جنت (میں)

دیئے جائیں گے تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا

فَقَدْ فَازَؕ وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾

فَقَدْ	فَازَ	وَ	مَا	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿۱۸۵﴾
تو بیشک	وہ کامیاب ہو گیا	اور	نہیں ہے	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

تو وہ کامیاب ہو گیا اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ○

مسلمانوں کا ان کی جان و مال کے حوالے سے امتحان ضرور ہوگا

لَتُبْلَوُنَّ فِیْۤ اَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ۫ وَ

لَتُبْلَوُنَّ	فِیْۤ	اَمْوَالِكُمْ	وَ	اَنْفُسِكُمْ	وَ
بیشک تمہیں ضرور آزمایا جائے گا	میں	تمہارے مالوں	اور	تمہاری جانوں (میں)	اور

بیشک تمہارے مالوں اور تمہاری جانوں کے بارے میں تمہیں ضرور آزمایا جائے گا اور

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار پر موت مقرر فرمادی ہے اور اس سے کسی کو چھٹکارا ملے گا اور نہ کوئی اس سے بھاگ کر کہیں جا سکے گا۔ موت روح کے جسم سے جدا ہونے کا نام ہے اور یہ جدائی بعض اوقات انتہائی سخت تکلیف اور اذیت کے ساتھ ہوتی ہے۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ موت کو بکثرت یاد کیا جائے اور دنیا میں رہ کر موت اور اس کے بعد کی تیاری کی جائے۔

لَتُسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَتُسْمَعُنَّ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
بیشک تم ضرور سنوگے	سے	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

تم ضرور ان لوگوں سے جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا اَذًى كَثِيْرًا ؕ وَاِنْ

وَ	مِنَ	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَذًى	كَثِيْرًا	وَ	اِنْ
اور	سے	ان لوگوں سے جو (جنہوں نے)	شرک کیا	تکلیف دہ (باتیں)	بہت سی	اور	اگر

اور مشرکوں سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنوگے اور اگر تم

تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾ وَ

تَصْبِرُوْا	وَ	تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	ذٰلِكَ	مِنْ	عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿١٨٦﴾	وَ
تم صبر کرتے رہو	اور	پرہیز گار بنو	تو بیشک	یہ	سے	ہمت کے کاموں	اور

صبر کرتے رہو اور پرہیز گار بنو تو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے ۞ اور

اِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اِذْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِيْثَاقَ (1)	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ
جب	لیا	اللہ (نے)	پختہ عہد	ان لوگوں سے جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

یاد کرو جب اللہ نے ان لوگوں سے عہد لیا جنہیں کتاب دی گئی

لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُوْنَهٗ ۫

لَتُبَيِّنُنَّهٗ	لِلنَّاسِ	وَ	لَا تَكْتُمُوْنَهٗ
بیشک تم ضرور بیان کروگے اس (کتاب) کو	لوگوں سے	اور	نہیں چھپاؤ گے اسے

کہ تم ضرور اس کتاب کو لوگوں سے بیان کرنا اور اسے چھپانا نہیں

اہلِ کتاب کا رشوتیں لے کر نبیِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف چھپانا

(1)...... اللہ تعالیٰ نے توریت و انجیل کے علماء پر واجب کیا تھا کہ ان دونوں کتابوں میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر دلالت کرنے والے جو دلائل ہیں وہ لوگوں کو خوب اچھی طرح واضح کر کے سمجھادیں اور ہرگز نہ چھپائیں لیکن انہوں نے رشوتیں لے کر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُن اوصاف کو چھپایا جو توریت و انجیل میں مذکور تھے۔

خود پسندی اور حب جاہ میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید

فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَ اشْتَرَوْا بِهٖ

فَنَبَذُوْهُ	وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ	وَ	اشْتَرَوْا	بِهٖ
تو انہوں نے پھینک دیا اس (عہد) کو	اپنی پشتوں کے پیچھے	اور	خرید لی	اس (کتاب) کے بدلے

تو انہوں نے اس عہد کو اپنی پیٹھ کے پیچھے پھینک دیا اور اس کے بدلے

ثَمَنًا قَلِیْلًا ؕ فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

ثَمَنًا	قَلِیْلًا	فَبِئْسَ	مَا	یَشْتَرُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	لَا تَحْسَبَنَّ
قیمت	تھوڑی	تو کتنا برا ہے	جو	وہ خریدتے ہیں	تم ہرگز نہ گمان کرنا

تھوڑی سی قیمت حاصل کرلی تو یہ کتنی بری خریداری ہے ○ ہرگز گمان نہ کرو

الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ

الَّذِیْنَ	یَفْرَحُوْنَ (1)	بِمَاۤ	اَتَوْا	وَّ	یُحِبُّوْنَ
ان لوگوں کو جو	خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	انہوں نے کیا	اور	وہ پسند کرتے ہیں

ان لوگوں کو جو اپنے اعمال پر خوش ہوتے ہیں اور پسند کرتے ہیں

اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ

اَنْ	یُّحْمَدُوْا	بِمَا	لَمْ یَفْعَلُوْا	فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ
کہ	ان کی تعریف کی جائے	(اس) پر جو	انہوں نے نہیں کیا	تو تم ہرگز گمان نہ کرنا انہیں

کہ ان کی ایسے کاموں پر تعریف کی جائے جو انہوں نے کئے ہی نہیں، انہیں ہرگز

زمین و آسمان کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کا مالک اللہ تعالیٰ ہے

بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾ وَ لِلّٰهِ

بِمَفَازَةٍ	مِّنَ	الْعَذَابِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ	اَلِیْمٌ ﴿۱۸۸﴾	وَ	لِلّٰهِ
نجات پانے والے	سے	عذاب	اور	ان کے لئے	عذاب	دردناک	اور	اللہ کے لئے

عذاب سے دور نہ سمجھو اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ اور اللہ ہی کے لئے

(1)...... اس آیت میں ناجائز خود پسندی کرنے والوں اور جھوٹی عزت، تعریف، شہرت کے حصول کی غیر شرعی تمنا میں مبتلا لوگوں کے لئے وعید ہے۔ جب کسی شخص کے دل میں یہ آرزو پیدا ہونے لگے کہ لوگ اس کے شیدائی ہوں، اس کی تعریف کریں اور اسے عزت دیں، ملک و قوم کی کوئی خدمت نہ بھی کی ہو پھر بھی معمارِ قوم کہا جائے، نجات دہندہ سمجھا جائے، محسنِ قوم قرار دیا جائے اور بہترین القابات سے تعارف کروایا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے دل پر غور کرلے کہ کہیں وہ حب جاہ کا شکار تو نہیں ہو چکا، اگر ایسا ہو تو اس آیت سے سبق حاصل کرتے ہوئے فوراً سے پیشتر اُس سے چھٹکارے کی کوشش کرے۔

۱۹ ع ۱۰

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں: زمین و آسمان کی پیدائش اور دن و رات کی تبدیلی

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾ ع اِنَّ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۱۸۹﴾	اِنَّ
آسمانوں کی بادشاہی	اور	زمین (کی)	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے○ بیشک

فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ

فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ (1)	وَ	الْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ
میں	آسمانوں کی پیدائش	اور	زمین (کی)	اور	رات اور دن کی تبدیلی (میں)

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور رات اور دن کی باہم تبدیلی میں

کامل ایمان والوں کے اوصاف: ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا اور زمین و آسمان کی تخلیق میں غور و فکر کرنا

لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾ ۙ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ

لَاٰیٰتٍ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۱۹۰﴾	الَّذِیْنَ	یَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	قِیٰمًا	وَّ
ضرور نشانیاں (ہیں)	عقل والوں کے لئے	وہ لوگ جو	ذکر کرتے ہیں	اللہ (کا)	کھڑے	اور

عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں○ جو کھڑے اور

قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ

قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰی جُنُوْبِهِمْ	وَ	یَتَفَكَّرُوْنَ (2)	فِیْ	خَلْقِ السَّمٰوٰتِ	وَ
بیٹھے	اور	اپنی کروٹوں پر (لیٹے)	اور	غور و فکر کرتے ہیں	میں	آسمانوں کی پیدائش	اور

بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین

عذابِ الٰہی سے پناہ مانگنے کی ایک بہترین دعا

الْاَرْضِ ۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ۚ سُبْحٰنَكَ

الْاَرْضِ	رَبَّنَا	مَا خَلَقْتَ	هٰذَا	بَاطِلًا	سُبْحٰنَكَ
زمین (کی)	اے ہمارے رب	تو نے نہیں بنایا	یہ سب	باطل، بیکار	تو پاک ہے

کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے،

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ علمِ جغرافیہ اور سائنس حاصل کرنا بھی ثواب ہے جبکہ اچھی نیت ہو جیسے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کا علم حاصل کرنے کیلئے، لیکن یہ شرط ہے کہ اسلامی عقائد کے خلاف نہ ہو۔ (2)...... جس طرح کسی کی عظمت، قدرت، حکمت اور علم کی معرفت حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ اس کی بنائی ہوئی چیز ہوتی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی عظمت، قدرت، حکمت، وحدانیت اور اس کے علم کی پہچان حاصل کرنے کا بہت بڑا ذریعہ اس کی پیدا کی ہوئی یہ کائنات ہے، اس میں موجود تمام چیزیں اپنے خالق کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی اور اس کے جلال و کبریائی کو ظاہر کرنے والی ہیں۔

فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ

فَقِنَا	عَذَابَ النَّارِ ﴿١٩١﴾	رَبَّنَآ	اِنَّكَ	مَنْ	تُدْخِلِ
پس ہمیں بچالے	آگ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	بیشک تو	جسے	تو داخل کرے گا

تو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! بیشک جسے تو دوزخ میں داخل

النَّارَ فَقَدْ اَخْزَيْتَهٗ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾

النَّارَ	فَقَدْ	اَخْزَيْتَهٗ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ	اَنْصَارٍ ﴿١٩٢﴾
آگ (میں)	تو بیشک	رسوا کردیا اسے	اور	نہیں	ظالموں کے لئے	سے	مددگاروں

کرے گا اسے تو نے ضرور رسوا کردیا اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے ○

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ

رَبَّنَآ	اِنَّنَا	سَمِعْنَا	مُنَادِيًا (1)	يُّنَادِيْ	لِلْاِيْمَانِ
اے ہمارے رب	بیشک ہم	سنا ہم نے	ایک پکارنے والے (کو)	وہ پکارتا ہے	ایمان کے لئے

اے ہمارے رب! بیشک ہم نے ایک ندا دینے والے کو ایمان کی ندا (یوں) دیتے ہوئے سنا

اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا ۖۗ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا

اَنْ	اٰمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	فَاٰمَنَّا	رَبَّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا
کہ	ایمان لاؤ	اپنے رب پر	تو ہم ایمان لائے	اے ہمارے رب	پس تو بخش دے	ہمارے لئے

کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ تو ہم ایمان لے آئے پس اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ

ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا

ذُنُوْبَنَا	وَ	كَفِّرْ	عَنَّا	سَيِّاٰتِنَا	وَ	تَوَفَّنَا
ہمارے گناہ	اور	مٹادے	ہم سے	ہماری برائیاں	اور	موت عطا فرما ہمیں

بخش دے اور ہم سے ہماری برائیاں مٹادے اور ہمیں نیک لوگوں کے گروہ میں

گناہوں کی مغفرت اور نیک لوگوں کے ساتھ موت ملنے کی دعا

(1)……اس منادی سے مراد سیّدُ الانبیاء، محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں جن کی شان میں "دَاعِیًا اِلَی اللہِ بِاِذْنِہٖ" وارد ہوا ہے یا اس سے قرآن کریم مراد ہے۔

قیامت کی رسوائی سے بچنے اور جنت ملنے کی دعا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا

مَعَ الْاَبْرَارِ ﴿۱۹۳﴾	رَبَّنَا	وَ	اٰتِنَا	مَا	وَعَدْتَّنَا
نیک لوگوں کے ساتھ	اے ہمارے رب	اور	دے ہمیں	وہ جو	تونے وعدہ کیا ہم سے

موت عطا فرما ○ اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تونے

عَلٰى رُسُلِكَ وَ لَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِنَّكَ

عَلٰى رُسُلِكَ	وَ	لَا تُخْزِنَا	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اِنَّكَ
اپنے رسولوں پر (کے ذریعے)	اور	رسوانہ فرمانا ہمیں	قیامت کے دن	بیشک تو

اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوانہ کرنا۔ بیشک تو

ہجرت اور جہاد کا ثواب

لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ

لَا تُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ﴿۱۹۴﴾	فَاسْتَجَابَ (1)	لَهُمْ	رَبُّهُمْ
خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	پس دعا قبول کرلی	ان کی	ان کے رب (نے)

وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ تو ان کے رب نے ان کی دعا قبول فرمالی

اَنِّیْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ

اَنِّیْ	لَاۤ اُضِيْعُ	عَمَلَ عَامِلٍ	مِّنْكُمْ	مِّنْ	ذَكَرٍ
(اور فرمایا) بیشک میں	ضائع نہیں کروں گا	عمل کرنے والے کا عمل	تم میں سے	سے	مرد (ہو)

کہ میں تم میں سے عمل کرنے والوں کے عمل کو ضائع نہیں کروں گا وہ مرد ہو

اَوْ اُنْثٰى ج بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ج فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَ

اَوْ	اُنْثٰى	بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَالَّذِيْنَ	هَاجَرُوْا	وَ
یا	عورت	تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو وہ لوگ جو (جنہوں نے)	ہجرت کی	اور

یا عورت۔ تم آپس میں ایک ہی ہو، پس جنہوں نے ہجرت کی اور

(1) ...... یہاں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمالی۔ علماء نے فرمایا ہے کہ یہاں دعا میں پانچ بار "رَبَّنَا" آیا ہے اور اس کے بعد دعا کی قبولیت کی بات ہو رہی ہے، تو اگر دعا میں پانچ مرتبہ "یَا رَبَّنَا" کہہ دیا جائے تو قبولیتِ دعا کی امید ہے۔

أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَ أُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ

أُخْرِجُوْا	مِنْ	دِيَارِهِمْ	وَ	أُوْذُوْا	فِيْ	سَبِيْلِيْ	وَ
نکالے گئے	سے	اپنے گھروں	اور	انہیں اذیت دی گئی	میں	میری راہ	اور

اپنے گھروں سے نکالے گئے اور میری راہ میں انہیں ستایا گیا اور

قٰتَلُوْا وَ قُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ

قٰتَلُوْا	وَ	قُتِلُوْا	لَاُكَفِّرَنَّ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ
انہوں نے جہاد کیا	اور	قتل کر دیئے گئے	بیشک میں ضرور مٹادوں گا	ان سے	ان کی برائیاں

انہوں نے جہاد کیا اور قتل کر دیئے گئے تو میں ضرور ان کے سب گناہ ان سے مٹادوں گا

وَ لَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ج

وَ	لَاُدْخِلَنَّهُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اور	ضرور داخل کروں گا انہیں	(ان) باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اور ضرور انہیں ایسے باغات میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں

ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ط وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾

ثَوَابًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗ	حُسْنُ الثَّوَابِ ﴿١٩٥﴾
(یہ) ثواب	سے	اللہ کے پاس	اور	اللہ	اس کے پاس	اچھا ثواب (ہے)

(یہ) اللہ کی بارگاہ سے اجر ہے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے ○

کفار کے عیش و آرام سے دھوکا نہ کھائیں

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾ ط

لَا يَغُرَّنَّكَ (1)	تَقَلُّبُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِي	الْبِلَادِ ﴿١٩٦﴾
ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	پھرنا، آنا جانا	ان لوگوں کا جو (جنہوں نے)	کفر کیا	میں	شہروں

اے مخاطب! کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز تجھے دھوکا نہ دے ○

1 ...... مسلمانوں کی ایک جماعت نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن کفار و مشرکین تو عیش و آرام میں ہیں اور ہم تنگی میں مبتلا ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور انہیں بتایا گیا کہ کفار کا یہ عیش و آرام دنیوی زندگی کا تھوڑا سا سامان ہے جبکہ ان کا انجام بہت برا ہے۔ اسے یوں سمجھیں کہ کسی کو کہا جائے کہ آپ 10 منٹ دھوپ میں کھڑے ہو جائیں، پھر اُسے ہمیشہ کیلئے ایئر کنڈیشنڈ بنگلہ دیدیا جائے اور دوسرے شخص کو دس منٹ سائے دار درخت کے نیچے بٹھا کر ہمیشہ کیلئے تپتے ہوئے صحرا میں رکھا جائے تو دونوں میں فائدے میں کون رہا؟ یقیناً پہلے والا۔ مسلمان کی حالت پہلے شخص سے بھی بہتر ہے اور کفار کی حالت دوسرے شخص سے بھی بدتر ہے۔

مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ۫ ثُمَّ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾ لٰكِنِ

مَتَاعٌ	قَلِيْلٌ	ثُمَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۹۷﴾	لٰكِنِ
سامان	تھوڑا	پھر	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کیا ہی برا ہے	بچھونا، ٹھکانہ	لیکن

(یہ تو زندگی گزارنے کا) تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ لیکن

اَلَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا
وہ لوگ جو	ڈرے	اپنے رب (سے)	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے

وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے جنتیں ہیں جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	نُزُلًا	مِّنْ	عِنْدِ اللّٰهِ	وَ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	مہمان نوازی کا سامان	سے	اللہ کے پاس	اور

بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (یہ) اللہ کی طرف سے مہمان نوازی کا سامان ہے اور

مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾ وَ اِنَّ

مَا	عِنْدَ اللّٰهِ	خَيْرٌ (1)	لِّلْاَبْرَارِ ﴿۱۹۸﴾	وَ	اِنَّ
جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) سب سے بہتر	نیک لوگوں کے لئے	اور	بیشک

جو اللہ کے پاس ہے وہ نیکوں کے لئے بہترین چیز ہے ○ اور بیشک

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ اُنْزِلَ

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَمَنْ	يُّؤْمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ
اہل کتاب سے	ضرور (کچھ لوگ ہیں) جو	ایمان لاتے ہیں	اللہ پر	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا

کچھ اہلِ کتاب ایسے ہیں جو اللہ پر اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اُس پر اور

کافروں کو جنت میں ابدی راحت و آرام ملے گا | مسلمانوں کو دنیا کی راحت عارضی ہے

اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والوں کی شان

الثلثة

(1)……اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کے لئے وہ نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی آدمی کے دل پر ان کا خیال گزرا اور جنت کی چھوٹی سی جگہ بھی دنیا اور اس کے ساز و سامان سے بہتر ہے۔

اِلَيْكُمْ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خٰشِعِيْنَ

اِلَيْكُمْ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِمْ	خٰشِعِيْنَ
تمہاری طرف	اور	(اس پر) جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف	عاجزی کرتے، جھکتے ہوئے

جو اُن کی طرف نازل کیا گیا اُس پر اِس حال میں ایمان لاتے ہیں کہ ان کے دل

لِلّٰهِ ۙ لَا يَشْتَرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اُولٰٓئِكَ

لِلّٰهِ	لَا يَشْتَرُوْنَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ثَمَنًا	قَلِيْلًا	اُولٰٓئِكَ
اللہ کے لئے	وہ نہیں خریدتے	اللہ کی آیتوں کے بدلے	قیمت	تھوڑی	یہ لوگ

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں وہ اللہ کی آیتوں کے بدلے ذلیل قیمت نہیں لیتے۔ یہی وہ لوگ ہیں

لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾

لَهُمْ	اَجْرُهُمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۱۹۹﴾
ان کے لئے	ان کا اجر، ثواب	ان کے رب کے پاس	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)

جن کا ثواب ان کے رب کے پاس ہے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے○

کامیاب کرنے والے اعمال

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اصْبِرُوْا (1)	وَ	صَابِرُوْا	وَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	صبر کرو	اور	صبر میں دشمن سے آگے رہو	اور

اے ایمان والو! صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور

ع۲۰

رَابِطُوْا ۟ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾

رَابِطُوْا	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۲۰۰﴾
(اسلامی سرحد کی) نگہبانی کرو	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	تاکہ تم	فلاح، کامیابی پاؤ

اسلامی سرحد کی نگہبانی کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ○

(1)...... صبر کا معنٰی ہے نفس کو اس چیز سے روکنا جو شریعت اور عقل کے تقاضوں کے مطابق نہ ہو۔ اور مُصَابرہ کا ایک معنٰی ہے دوسروں کی ایذا رسانیوں پر صبر کرنا۔ صبر کے تحت اس کی تمام اقسام داخل ہیں جیسے بنیادی عقائد کا علم حاصل کرنے کی مشقت پر صبر کرنا، واجبات اور مستحبات کی ادائیگی اور ممنوعات سے بچنے کی مشقت پر صبر کرنا نیز دنیا کی مصیبتوں اور آفتوں پر صبر کرنا اور مُصَابرہ میں گھر والوں، پڑوسیوں اور رشتہ داروں کی بد اخلاقی برداشت کرنا اور برا سلوک کرنے والوں سے بدلہ نہ لینا داخل ہے، اسی طرح نیکی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور کفار کے ساتھ جہاد کرنا بھی مُصَابرہ میں داخل ہے۔

آیات: 176 | رکوع: 24

سُورَةُ النِّسَآءِ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تخلیقِ انسانیت کی ابتداء

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّكُمُ الَّذِىۡ خَلَقَكُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	اتَّقُوۡا	رَبَّكُمُ	الَّذِىۡ	خَلَقَكُمۡ	مِّنۡ	نَّفۡسٍ وَّاحِدَةٍ
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	سے	ایک جان

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا

حضرت آدم و حوا سے نسل در نسل انسانوں کا سلسلہ جاری ہوا

وَّخَلَقَ مِنۡهَا زَوۡجَهَا وَبَثَّ مِنۡهُمَا رِجَالًا

وَّ	خَلَقَ	مِنۡهَا	زَوۡجَهَا	وَ	بَثَّ	مِنۡهُمَا	رِجَالًا
اور	پیدا کیا	اس میں سے	اس کا جوڑا (بیوی)	اور	پھیلا دیئے	ان دونوں سے	مرد

اور اسی میں سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے کثرت سے مرد و عورت

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور رشتہ داری توڑنے سے بچنے کا حکم

كَثِيۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىۡ تَسَآءَلُوۡنَ

كَثِيۡرًا	وَّ	نِسَآءً	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِىۡ	تَسَآءَلُوۡنَ
بہت سے	اور	عورتیں	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جو	تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو

پھیلا دیئے اور اللہ سے ڈرو جس کے نام پر ایک دوسرے سے

1 ......اس آیت مبارکہ میں تمام بنی آدم کو خطاب ہے اور سب کو تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے، مزید یہ چیزیں بیان ہوئی ہیں: اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو ایک جان یعنی حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پیدا کیا۔ پھر ان کے وجود سے ان کا جوڑا یعنی حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو پیدا کیا۔ انہی دونوں حضرات سے زمین میں نسل در نسل کثرت سے مرد و عورت کا سلسلہ جاری ہوا۔ چونکہ نسلِ انسانی کے پھیلنے سے باہم ظلم اور حق تلفی کا سلسلہ بھی شروع ہوا لہٰذا خوفِ خدا کا حکم دیا گیا تاکہ ظلم سے بچیں اور چونکہ ظلم کی ایک صورت اور بدتر صورت رشتے داروں سے قطع تعلقی ہے لہٰذا اس سے بچنے کا حکم دیا۔

بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ

بِهٖ	وَ	الْاَرْحَامَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلَيْكُمْ
اس کے (نام کے) ساتھ	اور	رشتہ داریاں (توڑنے سے بچو)	بیشک	اللہ	ہے	تمہارے اوپر

مانگتے ہو اور رشتوں (کو توڑنے سے بچو۔) بیشک اللہ تم پر

رَقِيْبًا ① وَ اٰتُوا الْيَتٰمٰۤى اَمْوَالَهُمْ وَ لَا تَتَبَدَّلُوا

رَقِيْبًا ①	وَ	اٰتُوا (1)	الْيَتٰمٰۤى	اَمْوَالَهُمْ	وَ	لَا تَتَبَدَّلُوا
نگہبان	اور	دے دو	یتیموں (کو)	ان کے مال	اور	نہ بدلو

نگہبان ہے ○ اور یتیموں کو ان کے مال دیدو اور

الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ ۪ وَ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَهُمْ

الْخَبِيْثَ	بِالطَّيِّبِ	وَ	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَهُمْ
ناپاک، گندے (مال کو)	پاکیزہ، ستھرے کے بدلے	اور	نہ کھاؤ	ان کے مال

پاکیزہ مال کے بدلے گندا مال نہ لو اور ان کے مالوں کو

اِلٰۤى اَمْوَالِكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حُوْبًا كَبِيْرًا ② وَ اِنْ

اِلٰۤى	اَمْوَالِكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حُوْبًا	كَبِيْرًا ②	وَ	اِنْ
کی طرف (کے ساتھ ملا کر)	اپنے مالوں	بیشک وہ	ہے	گناہ	بڑا	اور	اگر

اپنے مالوں میں ملا کر نہ کھا جاؤ بیشک یہ بڑا گناہ ہے ○ اور اگر

خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا

خِفْتُمْ	اَلَّا تُقْسِطُوْا (2)	فِي	الْيَتٰمٰى	فَانْكِحُوْا	مَا
تمہیں ڈر ہو، اندیشہ ہو	کہ انصاف نہ کرسکو گے	(کے بارے) میں	یتیم (لڑکیوں)	تو نکاح کرو	جو

تمہیں اندیشہ ہو کہ یتیم لڑکیوں میں انصاف نہ کرسکو گے تو ان عورتوں سے

(1) ...... یعنی جب یتیم اپنا مال طلب کریں تو شرعی تقاضے پورے کرکے انہیں ان کا مال دے دو اور اپنے حلال مال کے بدلے یتیم کا مال نہ لو جو تمہارے لئے حرام ہے۔ جس کی ایک صورت یہ ہے کہ اپنا گھٹیا مال یتیم کو دے کر اس کا عمدہ مال لے لو۔ تمہارا گھٹیا مال تمہارے لئے عمدہ ہے کیونکہ یہ تمہارے لئے حلال ہے جبکہ یتیم کا عمدہ مال تمہارے لئے گھٹیا ہے کیونکہ وہ تم پر حرام ہے۔ (2) ...... پہلے زمانہ میں مدینہ کے لوگ اپنی زیرِ سرپرستی یتیم لڑکیوں سے اُن کے مال کی وجہ سے نکاح کرلیتے، پھر اُن کے نہ حقوق پورے کرتے اور نہ اچھا سلوک کرتے اور اُن کی وراثت پانے کے لئے اُن کی موت کے منتظر رہتے، یہاں اُنہیں اِس حرکت سے روکا گیا ہے۔

یتیموں کو گھٹیا مال دینا اور ان کا مال کھا جانا حرام ہے

مرد کو ایک وقت میں چار عورتوں سے نکاح جائز ہے

طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَ

طَابَ	لَكُمْ	مِّنَ	النِّسَآءِ	مَثْنٰى	وَ	ثُلٰثَ	وَ
پسند آئیں	تمہارے لئے (تمہیں)	سے	عورتوں	دودو	اور	تین تین	اور

نکاح کرو جو تمہیں پسند ہوں، دودو اور تین تین اور

رُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ

رُبٰعَ	فَاِنْ	خِفْتُمْ (1)	اَلَّا تَعْدِلُوْا	فَوَاحِدَةً	اَوْ
چار چار	پھر اگر	تمہیں ڈر ہو	کہ عدل نہ کر سکو گے	تو ایک (عورت سے نکاح کرو)	یا

چار چار پھر اگر تمہیں اس بات کا ڈر ہو کہ تم انصاف نہیں کر سکو گے تو صرف ایک (سے نکاح کرو) یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَلَّا تَعُوْلُوْا ؕ ﴿۳﴾

مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَلَّا تَعُوْلُوْا ﴿۳﴾
جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	یہ	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ تم ناانصافی نہ کرو

لونڈیوں (پر گزارا کرو) جن کے تم مالک ہو۔ یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو ○

وَ اٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ؕ فَاِنْ

وَ	اٰتُوا (2)	النِّسَآءَ	صَدُقٰتِهِنَّ	نِحْلَةً	فَاِنْ
اور	دے دو	عورتوں (کو)	ان کے مہر	خوش دلی کے ساتھ	پھر اگر

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر

طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَیْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا

طِبْنَ	لَكُمْ	عَنْ	شَیْءٍ	مِّنْهُ	نَفْسًا
وہ (عورتیں) خوشی سے دیں	تمہارے لئے (تمہیں)	سے	کسی چیز (کچھ)	اس (مہر) سے	دل (سے)

وہ خوش دلی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں

عدل نہ کر سکنے کی صورت میں صرف ایک عورت سے نکاح کی اجازت

عورت کا اپنی خوشی سے دیا ہوا مہر شوہر کے لئے حلال ہے

بیوی کو بوجھ سمجھ کر نہیں بلکہ خوشی سے مہر دینا چاہئے

1 ...... آیت میں چار تک شادیاں کرنے کی اجازت دی گئی ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جب شوہر بیویوں کے درمیان عدل کر سکے۔ بیویوں کے درمیان عدل کرنا فرض ہے، اس میں نئی، پرانی، کنواری یا دوسرے کی مطلقہ، بیوہ سب برابر ہیں۔ یہ عدل لباس، کھانے پینے، رہنے کی جگہ اور رات کو ساتھ رہنے میں لازم ہے۔ ان امور میں سب کے ساتھ یکساں سلوک ہو۔ 2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے شوہروں کو حکم دیا کہ وہ اپنی بیویوں کو ان کے مہر خوشی سے ادا کریں پھر اگر ان کی بیویاں خوش دلی سے اپنے مہر میں سے انہیں کچھ تحفے کے طور پر دیدیں تو وہ اسے پاکیزہ اور خوشگوار سمجھ کر کھائیں، اس میں ان کا کوئی دنیوی یا اُخروی نقصان نہیں ہے۔

ناسمجھ یتیموں کو ان کا مال نہ دیا جائے اور ان سے اچھی بات کی جائے

فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا ﴿۴﴾ وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَآءَ

فَكُلُوْهُ	هَنِيْٓـًٔا	مَّرِيْٓـًٔا ﴿۴﴾	وَ	لَا تُؤْتُوا (1)	السُّفَهَآءَ
تو کھاؤ اسے	پاکیزہ	خوشگوار	اور	تم نہ دو	ناسمجھوں (کو)

تو اسے پاکیزہ، خوشگوار (سمجھ کر) کھاؤ ○ اور کم عقلوں کو

اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ

اَمْوَالَكُمُ	الَّتِیْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ
اپنے (پاس موجود) مال	وہ جو (جنہیں)	بنایا	اللہ (نے)	تمہارے لئے

ان کے وہ مال نہ دو جسے اللہ نے تمہارے لئے

قِيٰمًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِيْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا

قِيٰمًا	وَّ	ارْزُقُوْهُمْ	فِيْهَا	وَ	اكْسُوْهُمْ	وَ	قُوْلُوْا
گزر بسر کا ذریعہ	اور	کھلاؤ انہیں	اس (مال) میں سے	اور	پہناؤ انہیں	اور	کہو

گزر بسر کا ذریعہ بنایا ہے اور انہیں اس مال میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے

یتیموں کے مال سے متعلق چند احکام اور سرپرستوں کو خصوصی ہدایات

لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾ وَابْتَلُوا الْيَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا

لَهُمْ	قَوْلًا	مَّعْرُوْفًا ﴿۵﴾	وَ	ابْتَلُوا	الْيَتٰمٰى	حَتّٰۤى	اِذَا
ان سے	بات	اچھی	اور	آزماتے رہو	یتیموں (کو)	یہاں تک کہ	جب

اچھی بات کہو ○ اور یتیموں (کی سمجھداری) کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب

بَلَغُوا النِّكَاحَ ۚ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا

بَلَغُوا	النِّكَاحَ	فَاِنْ	اٰنَسْتُمْ	مِّنْهُمْ	رُشْدًا	فَادْفَعُوْۤا
وہ پہنچ جائیں	نکاح (کی عمر تک)	پھر اگر	تم دیکھو	ان سے	سمجھداری، صلاحیت	تو دے دو

وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھداری دیکھو تو ان کے مال

(1)...اس آیت میں چند احکام بیان فرمائے جن کا خلاصہ یہ ہے کہ جن بچوں کی پرورش تمہارے ذمہ ہے اور ان کا مال تمہارے پاس ہے اور وہ بچے اتنی سمجھ نہیں رکھتے کہ مال کو صحیح خرچ کر سکیں تو اگر ان کا مال اُن پر چھوڑ دیا جائے تو وہ جلد ضائع کر دیں گے لہٰذا جب تک مال کی اچھی طرح سمجھ بوجھ انہیں حاصل نہ ہو جائے تب تک ان کے مال اُن کے حوالے نہ کرو بلکہ اُن کی ضروریات اُن کے مال سے پوری کرتے رہو البتہ ان سے اچھی بات کہتے رہو جس سے اِن کے دل کو تسلی رہے اور وہ پریشان نہ ہوں۔

اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ ۚ وَلَا تَاْكُلُوْهَاۤ اِسْرَافًا

اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	وَ	لَا تَاْكُلُوْهَاۤ[1]	اِسْرَافًا
ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	اور	نہ کھاؤ ان (مالوں) کو	فضول خرچی (سے)

ان کے حوالے کر دو اور ان کے مال فضول خرچی سے اور (اس ڈر سے)

وَّبِدَارًا اَنْ يَّكْبَرُوْا ؕ وَمَنْ كَانَ غَنِيًّا فَلْيَسْتَعْفِفْ ۚ

وَّ	بِدَارًا	اَنْ	يَّكْبَرُوْا	وَ	مَنْ	كَانَ	غَنِيًّا	فَلْيَسْتَعْفِفْ
اور	جلدی (کر کے)	کہ	وہ بڑے ہو جائیں گے	اور	جو	ہو	مالدار	تو اسے بچنا چاہیے

جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ وہ بڑے ہو جائیں گے اور جسے حاجت نہ ہو تو وہ بچے

وَمَنْ كَانَ فَقِيْرًا فَلْيَاْكُلْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ فَاِذَا

وَ	مَنْ	كَانَ	فَقِيْرًا	فَلْيَاْكُلْ	بِالْمَعْرُوْفِ	فَاِذَا
اور	جو	ہو	فقیر، محتاج	تو وہ کھا سکتا ہے	بھلائی کے ساتھ (مناسب مقدار میں)	پھر جب

اور جو حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے پھر جب

دَفَعْتُمْ اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ فَاَشْهِدُوْا عَلَيْهِمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ

دَفَعْتُمْ	اِلَيْهِمْ	اَمْوَالَهُمْ	فَاَشْهِدُوْا	عَلَيْهِمْ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
تم دے دو	ان کی طرف (انہیں)	ان کے مال	تو تم گواہ بنالو	ان پر	اور	کافی ہے	اللہ

تم ان کے مال ان کے حوالے کر دو تو ان پر گواہ کر لو اور حساب لینے کے لئے

حَسِيْبًا ۝٦ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

مردوں کے ساتھ ساتھ عورتیں بھی وراثت کی حقدار ہیں

حَسِيْبًا ۝٦	لِلرِّجَالِ	نَصِيْبٌ	مِّمَّا	تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ
حساب لینے والا	مردوں کے لئے	حصہ	(اس مال) سے جو	چھوڑ گئے	ماں باپ	اور

اللہ کافی ہے ۝ مردوں کے لئے اس (مال) میں سے (وراثت کا) حصہ ہے جو ماں باپ اور

1 ...... یہاں سرپرستوں کو بطورِ خاص چند ہدایات دی گئی ہیں چنانچہ فرمایا کہ یتیموں کے مال کو فضول خرچی سے استعمال نہ کرو اور اس ڈر سے ان کا مال جلدی جلدی نہ کھاؤ کہ بڑے ہونے پر انہیں ان کا مال واپس کرنا پڑے گا تو اس چکر میں جتنا زیادہ ہو سکے ان کا مال کھا جاؤ، ایسا نہ کرنا کیونکہ یہ حرام ہے۔ مزید ہدایت یہ ہے کہ یتیم کا سرپرست اگر خود مالدار ہو یعنی اسے یتیم کا مال استعمال کرنے کی حاجت نہیں تو وہ اُس کا مال استعمال کرنے سے بچے جبکہ اگر کوئی حاجت مند ہو وہ بقدر مناسب کھا سکتا ہے یعنی جتنی معمولی سی ضرورت ہو۔ اس میں کوشش یہ ہونی چاہئے کہ کم سے کم کھائے۔

تقسیمِ میراث سے پہلے غیر وارثوں کو کچھ مال دینے اور ان سے اچھی بات کہنے کی ترغیب

الْاَقْرَبُوْنَ ۪ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِیْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ

وَ	الْوَالِدٰنِ	تَرَكَ	مِّمَّا	نَصِیْبٌ	لِلنِّسَآءِ (1)	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ
اور	ماں باپ	چھوڑ گئے	(اس مال) سے جو	حصہ	عورتوں کے لئے	اور	رشتے دار

رشتے دار چھوڑ گئے اور عورتوں کے لئے اس میں سے حصہ ہے جو ماں باپ اور

الْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ؕ نَصِیْبًا مَّفْرُوْضًا ۝۷ وَ

وَ	مَّفْرُوْضًا ۝۷	نَصِیْبًا	كَثُرَ	اَوْ	مِنْهُ	قَلَّ	مِمَّا	الْاَقْرَبُوْنَ
اور	مقرر کیا ہوا	حصہ	زیادہ	یا	اس سے	تھوڑا (ہو)	(اس) سے جو	رشتے دار

رشتے دار چھوڑ گئے، مال وراثت تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (اللہ نے یہ) مقرر حصہ (بنایا ہے۔)○ اور

اِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ

وَ	الْیَتٰمٰى	وَ	اُولُوا الْقُرْبٰى	الْقِسْمَةَ	حَضَرَ	اِذَا
اور	یتیم	اور	قرابت والے، رشتہ دار	تقسیم (کے وقت)	حاضر ہو، آجائیں	جب

جب تقسیم کرتے وقت رشتہ دار اور یتیم اور

الْمَسٰكِیْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَ قُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ۝۸

مَّعْرُوْفًا ۝۸	قَوْلًا	لَهُمْ	قُوْلُوْا	وَ	مِّنْهُ	فَارْزُقُوْهُمْ (2)	الْمَسٰكِیْنُ
اچھی	بات	ان سے	کہو	اور	اس سے (کچھ)	تو دو انہیں	مساکین

مسکین آجائیں تو اس مال میں سے انہیں بھی کچھ دیدو اور ان سے اچھی بات کہو○

سرپرست یتیموں کے ساتھ اپنی اولاد جیسا سلوک کریں

وَ لْیَخْشَ الَّذِیْنَ لَوْ تَرَكُوْا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّیَّةً ضِعٰفًا

ضِعٰفًا	ذُرِّیَّةً	خَلْفِهِمْ	مِنْ	تَرَكُوْا	لَوْ	الَّذِیْنَ	وَ لْیَخْشَ
کمزور	اولاد	اپنے پیچھے	سے	چھوڑ جائیں	اگر	وہ لوگ جو	اور چاہئے کہ ڈریں

اور وہ لوگ ڈریں جو اگر اپنے پیچھے کمزور اولاد چھوڑتے

(1)...... یہاں زمانہ جاہلیت میں عورتوں اور بچوں کو وراثت سے حصہ نہ دینے کی رسم کو باطل کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیٹے کو میراث دینا اور بیٹی کو نہ دینا صریح ظلم اور قرآن کے خلاف ہے، دونوں میراث کے حقدار ہیں۔ نیز معلوم ہوا کہ اسلام میں عورتوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ (2)...... غیر وارثوں کو وراثت کے مال میں سے کچھ دینا مستحب ہے۔ اس پر یوں بھی عمل ہو سکتا ہے کہ دادا اپنے یتیم پوتے کے بارے میں وصیت کر جائے یا وارث اپنے حصے سے اسے کچھ دیدیں۔ اس حکم پر عمل کرنے میں مسلمانوں میں بہت سستی پائی جاتی ہے، البتہ یہ یاد رہے کہ نابالغ اور غیر موجود وارث کے حصہ سے دینے کی اجازت نہیں۔

خَافُوْا عَلَيْهِمْ ۖ فَلْيَتَّقُوا اللّٰهَ وَلْيَقُوْلُوْا

خَافُوْا	عَلَيْهِمْ	فَلْيَتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	لْيَقُوْلُوْا
(تو کیسے) وہ ڈرتے، اندیشے کرتے	ان کے اوپر	تو انہیں ڈرنا چاہئے	اللہ (سے)	اور	انہیں کہنی چاہئے

توان کے بارے میں کیسے اندیشوں کا شکار ہوتے۔ تو انہیں چاہئے کہ اللہ سے ڈریں اور

قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٩﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اِنَّمَا

قَوْلًا	سَدِيْدًا ﴿٩﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَاْكُلُوْنَ (1)	اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى	ظُلْمًا	اِنَّمَا
بات	درست، سیدھی	بیشک	وہ لوگ جو	کھاتے ہیں	یتیموں کے مال	(بطورِ) ظلم	صرف

درست بات کہیں ○ بیشک وہ لوگ جو ظلم کرتے ہوئے یتیموں کا مال کھاتے ہیں وہ

يَاْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا ؕ وَسَيَصْلَوْنَ

يَاْكُلُوْنَ	فِيْ	بُطُوْنِهِمْ	نَارًا	وَ	سَيَصْلَوْنَ
وہ کھاتے ہیں (بھرتے ہیں)	میں	اپنے پیٹوں	آگ	اور	عنقریب وہ داخل ہوں گے

اپنے پیٹ میں بالکل آگ بھرتے ہیں اور عنقریب یہ لوگ

سَعِيْرًا ﴿١٠﴾ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْۤ اَوْلَادِكُمْ ۗ لِلذَّكَرِ

سَعِيْرًا ﴿١٠﴾	يُوْصِيْكُمُ	اللّٰهُ	فِيْۤ	اَوْلَادِكُمْ	لِلذَّكَرِ
بھڑکتی آگ (میں)	حکم دیتا ہے تمہیں	اللہ	(کے بارے) میں	تمہاری اولاد	مرد کے لئے

بھڑکتی ہوئی آگ میں جائیں گے ○ اللہ تمہیں تمہاری اولاد کے بارے میں حکم دیتا ہے، بیٹے کا حصہ

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا

مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	فَاِنْ	كُنَّ	نِسَآءً	فَوْقَ اثْنَتَيْنِ	فَلَهُنَّ	ثُلُثَا
دو عورتوں کے حصے کی مثل	پھر اگر	ہوں	عورتیں	دو سے اوپر	تو ان کے لئے	دو تہائی

دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر صرف لڑکیاں ہوں اگرچہ دو سے اوپر تو ان کے لئے ترکے کا

یتیموں کا مال ناحق کھانا کبیرہ گناہ ہے

مال وراثت سے متعلق احکام، بیٹیوں کا حصہ

بیٹیوں کا حصہ

ع ۱۲

(1)......یتیموں کا مال ناحق کھانا سخت حرام ہے۔ یاد رکھیں کہ یتیم کا مال کھانا جان بوجھ کر بری نیت سے کھانا تو واضح ہی ہے لیکن بعض اوقات لاعلمی میں بھی یہ گناہ ہو جاتا ہے جیسے جب میت کے ورثاء میں کوئی یتیم ہے تو اس کے مال سے یا اس کے مال سمیت مشترک مال سے فاتحہ تیجہ وغیرہ کا کھانا حرام ہے کہ اس میں یتیم کا حق شامل ہے۔

ماں باپ کا حصہ

مَا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا

مَا	تَرَكَ (1)	وَ	اِنْ	كَانَتْ	وَاحِدَةً	فَلَهَا
(اس مال سے) جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	ہو	ایک (عورت)	تو اس کے لئے

دو تہائی حصہ ہو گا اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کے لئے

النِّصْفُ ؕ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ

النِّصْفُ	وَ	لِاَبَوَيْهِ	لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	السُّدُسُ
آدھا حصہ	اور	اس (میت) کے ماں باپ کے لئے	ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ

آدھا حصہ ہے اور اگر میت کی اولاد ہو تو میت کے ماں باپ میں سے

مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ

مِمَّا	تَرَكَ	اِنْ	كَانَ	لَهٗ	وَلَدٌ	فَاِنْ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اگر	ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	پھر اگر

ہر ایک کے لئے ترکے سے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗۤ اَبَوٰهُ

لَّمْ يَكُنْ	لَّهٗ	وَلَدٌ	وَّ	وَرِثَهٗۤ	اَبَوٰهُ
نہ ہو	اس (میت) کی	کوئی اولاد	اور	اس کے وارث بنیں	اس کے والدین

میت کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے

فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهٗۤ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ

فَلِاُمِّهِ	الثُّلُثُ	فَاِنْ	كَانَ	لَهٗۤ	اِخْوَةٌ	فَلِاُمِّهِ
تو اس کی ماں کے لئے	تیسرا حصہ	پھر اگر	ہوں	اس کے	بھائی بہن	تو اس کی ماں کے لئے

تو ماں کے لئے تہائی حصہ ہے پھر اگر اس (میت) کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا

(1)..... اس آیت سے وراثت کے احکام بیان کئے جا رہے ہیں، اس کے احکام میں کافی تفصیل ہے، انہیں جب تک باقاعدہ کسی کے پاس بیٹھ کر مشق کے ذریعے حل نہ کیا جائے تب تک سمجھنا مشکل ہے اس لئے انہیں سمجھنے کیلئے باقاعدہ کسی علم میراث کے ماہر عالم کے پاس بیٹھ کر سمجھیں۔

السُّدُسُ مِنۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ

السُّدُسُ	مِنۢ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	يُّوْصِيْ	بِهَآ	اَوْ
چھٹا حصہ	سے	(اس) وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد	(جو) وہ کرتا ہے	اس کی (جس کی)	یا (اور)

چھٹا حصہ ہو گا، (یہ سب احکام) اس وصیت (کو پورا کرنے) کے بعد (ہوں گے) جو وہ (فوت ہونے والا) کر گیا اور

دَيْنٍ ؕ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ

دَيْنٍ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	لَا تَدْرُوْنَ (1)	اَيُّهُمْ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	تمہارے ماں باپ	اور	تمہارے بیٹے	تم نہیں جانتے	ان میں سے کون

قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تمہیں معلوم نہیں کہ ان میں کون

اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ؕ فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

اَقْرَبُ	لَكُمْ	نَفْعًا	فَرِيْضَةً	مِّنَ اللّٰهِ	اِنَّ
زیادہ قریب ہے	تمہارے لئے	نفع (کے طور پر)	مقرر کیا ہوا حصہ	اللہ کی طرف سے	بیشک

تمہیں زیادہ نفع دے گا، (یہ) اللہ کی طرف سے مقرر کردہ حصہ ہے۔ بیشک

اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ⑪ وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ

اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ⑪	وَ	لَكُمْ	نِصْفُ	مَا	تَرَكَ
اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا	اور	تمہارے لئے	آدھا حصہ	(اس کا) جو	چھوڑ جائیں

اللہ بڑے علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تمہاری بیویاں جو (مال) چھوڑ جائیں

اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ

اَزْوَاجُكُمْ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهُنَّ	وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ	لَهُنَّ
تمہاری بیویاں	اگر	نہ ہو	ان (بیویوں) کی	کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	ان کی

اگر ان کی اولاد نہ ہو تو اس میں سے تمہارے لئے آدھا حصہ ہے، پھر اگر ان کی

وراثت وصیت پوری کرنے اور قرض کی ادائیگی کے بعد تقسیم ہوگی

وارثوں اور ان کے حصوں کی مقدار کی مکمل حکمت و مصلحت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے

بیوی کی میراث میں شوہر کا حصہ

(1)...... میراث میں جو حصے مقرر کئے گئے ان کی مقدار کی مکمل حکمت اور مصلحت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے، ہماری عقل و شعور کو اس کی گہرائی تک رسائی حاصل نہیں۔

وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْۢ

وَلَدٌ	فَلَكُمُ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْنَ	مِنْ
کوئی اولاد	تو تمہارے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	وہ چھوڑ گئیں	سے

اولاد ہو تو ان کے ترکہ میں سے تمہارے لئے چوتھائی حصہ ہے۔

بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ؕ

بَعْدِ وَصِيَّةٍ [1]	يُّوْصِيْنَ	بِهَآ	اَوْ	دَيْنٍ
وصیت (پوری کرنے) کے بعد	وہ وصیت کریں	اس کی (جس کی)	یا (اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)

(یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو انہوں نے کی ہو اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے)

شوہر کی میراث میں بیوی کا حصہ

وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ

وَ	لَهُنَّ	الرُّبُعُ	مِمَّا	تَرَكْتُمْ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّكُمْ
اور	ان کے لئے	چوتھا حصہ	(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	اگر	نہ ہو	تمہارے لئے

اور اگر تمہارے اولاد نہ ہو تو تمہارے ترکہ میں سے عورتوں کے لئے چوتھائی حصہ

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ

وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	وَلَدٌ	فَلَهُنَّ	الثُّمُنُ
کوئی اولاد	پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	کوئی اولاد	تو ان (بیویوں) کے لئے	آٹھواں حصہ

ہے، پھر اگر تمہارے اولاد ہو تو ان کا تمہارے ترکہ میں سے

مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَآ

مِمَّا	تَرَكْتُمْ	مِّنْ	بَعْدِ وَصِيَّةٍ	تُوْصُوْنَ	بِهَآ
(اس مال) سے جو	تم چھوڑ جاؤ	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	تم وصیت کرو	اس کی (جس کی)

آٹھواں حصہ ہے (یہ حصے) اس وصیت کے بعد (ہوں گے) جو وصیت تم کر جاؤ

1 ...... وراثت تقسیم کرنے سے پہلے مرنے والی کی وصیت کو پورا کرنا اور اس کے اوپر جو قرض ہو اسے ادا کرنا ضروری ہے، اس کے بعد جو مال بچے وہ وارثوں میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہو گا۔

کلالہ کی میراث کے احکام

اَوْ دَیْنٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ رَجُلٌ یُّوْرَثُ

اَوْ	دَیْنٍ	وَ	اِنْ	كَانَ	رَجُلٌ	یُّوْرَثُ
یا (اور)	قرض (ادا کرنے کے بعد)	اور	اگر	ہو	مرد	(جس کی) میراث تقسیم ہونی ہو

اور قرض (کی ادائیگی) کے بعد (ہوں گے۔) اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ تقسیم کیا جانا ہو

كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوْ

كَلٰلَةً	اَوِ امْرَاَةٌ	وَّ	لَهٗۤ	اَخٌ	اَوْ
کلالہ (جس کے ماں باپ اور اولاد نہ ہو)	یا عورت (کلالہ ہو)	اور	اس کا	(ماں کی طرف سے) ایک بھائی	یا

جس نے ماں باپ اور اولاد (میں سے) کوئی نہ چھوڑا اور (صرف) ماں کی طرف سے اس کا ایک بھائی یا

اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ

اُخْتٌ	فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا	السُّدُسُ	فَاِنْ
ایک بہن (ہو)	تو ان دونوں میں سے ہر ایک کے لئے	چھٹا حصہ	پھر اگر

ایک بہن ہو تو ان میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہو گا پھر اگر

كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِی

كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْ ذٰلِكَ	فَهُمْ	شُرَكَآءُ	فِی
وہ ہوں	زیادہ	اس سے (ایک سے)	تو وہ	شریک ہیں	میں

وہ (ماں کی طرف والے) بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں

الثُّلُثِ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰى بِهَاۤ اَوْ

الثُّلُثِ	مِنْۢ	بَعْدِ وَصِیَّةٍ (1)	یُّوْصٰى	بِهَاۤ	اَوْ
تیسرے حصے	سے	وصیت (پوری کرنے) کے بعد	(جو) وصیت کی جائے	اس کی (جس کی)	یا (اور)

شریک ہوں گے (یہ دونوں صورتیں بھی) میت کی اس وصیت اور

(1)...... میت کی طرف سے کی گئی وصیت اس کے مال کے تیسرے حصے سے پوری کی جائے گی، اس سے زائد کی وصیت وارثوں کی اجازت پر موقوف ہے، وہ چاہیں تو زائد مقدار اپنے اپنے حصوں سے دے سکتے ہیں۔

دَيۡنٍ ۙ غَيۡرَ مُضَآرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

دَيۡنٍ	غَيۡرَ مُضَآرٍّ	وَصِيَّةً	مِّنَ	اللّٰهِ	وَ
قرض (ادا کرنے کے بعد)	(ورثاء کو) نقصان پہنچائے بغیر	(یہ) حکم ہے	کی طرف سے	اللہ	اور

قرض (کی ادائیگی) کے بعد ہوں گی جس (وصیت) میں اس نے (ورثاء کو) نقصان نہ پہنچایا ہو۔ یہ اللہ کی طرف سے

اللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَلِيۡمٌ ﴿١٢﴾ تِلۡكَ حُدُوۡدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنۡ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَلِيۡمٌ ﴿١٢﴾	تِلۡكَ	حُدُوۡدُ اللّٰهِ (1)	وَ	مَنۡ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اللہ	علم والا	حلم والا	یہ	اللہ کی حدیں	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ (کی)	اور

حکم ہے اور اللہ بڑے علم والا، بڑے حلم والا ہے ○ یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ اور

رَسُوۡلَهٗ يُدۡخِلۡهُ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ

رَسُوۡلَهٗ	يُدۡخِلۡهُ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِىۡ	مِنۡ	تَحۡتِهَا	الۡاَنۡهٰرُ
اس کے رسول (کی)	وہ داخل کرے گا اسے	باغات (میں)	بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں

اللہ کے رسول کی اطاعت کرے تو اللہ اسے جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔

خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا ؕ وَذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٣﴾ وَمَنۡ

خٰلِدِيۡنَ	فِيۡهَا	وَ	ذٰلِكَ	الۡفَوۡزُ	الۡعَظِيۡمُ ﴿١٣﴾	وَ	مَنۡ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	کامیابی	بڑی	اور	جو

ہمیشہ ان میں رہیں گے، اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور جو

يَّعۡصِ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ وَيَتَعَدَّ

يَّعۡصِ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوۡلَهٗ	وَ	يَتَعَدَّ
نافرمانی کرے	اللہ (کی)	اور	اس کے رسول (کی)	اور	گزر جائے

اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی (تمام) حدوں سے

وراثت کے احکام اللہ تعالیٰ کی حدیں ہیں

تقسیم میراث میں اللہ و رسول کی اطاعت حصولِ جنت کا ذریعہ ہے

میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے

(1)...... وراثت کے مسائل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حدود قرار دیا اور ان کے توڑنے کو اللہ تعالیٰ کی حدیں توڑنا قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ میراث کی تقسیم میں ظلم کرنا عذابِ الٰہی کا باعث ہے۔ اس سے ان مسلمانوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو لڑکیوں یا دوسرے وارثوں کو وراثت سے محروم کرتے ہیں۔ حدیث مبارکہ ہے "جو اپنے وارث کو میراث سے محروم کرے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے جنت میں اس کے حصے سے محروم کر دے گا۔"

حُدُوْدَهٗ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا ۪ وَ

حُدُوْدَهٗ	يُدْخِلْهُ	نَارًا	خَالِدًا (1)	فِيْهَا	وَ
اس کی حدوں (سے)	(اللہ) داخل کرے گا اسے	آگ (میں)	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور

گزر جائے تو اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں (وہ) ہمیشہ رہے گا اور

لَهٗ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾ ع وَ الّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ

ابتداءِ اسلام میں زانیہ عورتوں کی سزا

ع ۲ ۱۴

لَهٗ	عَذَابٌ	مُّهِيْنٌ ﴿۱۴﴾	وَ	الّٰتِيْ	يَاْتِيْنَ	الْفَاحِشَةَ
اس کے لئے	عذاب	ذلیل ورسوا کر دینے والا	اور	وہ جو	ارتکاب کرلیں	بے حیائی (بدکاری کا)

اس کے لئے رسوا کُن عذاب ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں سے جو

مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ ۚ فَاِنْ

مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ	فَاسْتَشْهِدُوْا	عَلَيْهِنَّ	اَرْبَعَةً	مِّنْكُمْ	فَاِنْ
تمہاری عورتوں میں سے	تو گواہی طلب کرو	ان پر	چار (مردوں کی)	اپنے میں سے	پھر اگر

بدکاری کرلیں ان پر اپنوں میں سے چار مردوں کی گواہی لو پھر اگر

شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ

شَهِدُوْا	فَاَمْسِكُوْهُنَّ (2)	فِي	الْبُيُوْتِ	حَتّٰى	يَتَوَفّٰهُنَّ
وہ گواہی دے دیں	تو روک لو، بند کر دو انہیں	میں	گھروں	یہاں تک کہ	آجائے انہیں

وہ گواہی دے دیں تو ان عورتوں کو گھر میں بند کر دو یہاں تک کہ موت ان (کی زندگی) کو

الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾ وَ الَّذٰنِ

زانی مرد وعورت کی بعض مخصوص صورتوں کی سزا

الْمَوْتُ	اَوْ	يَجْعَلَ	اللّٰهُ	لَهُنَّ	سَبِيْلًا ﴿۱۵﴾	وَ	الَّذٰنِ
موت	یا	بنادے	اللہ	ان کے لئے	کوئی راہ	اور	وہ دو (مرد وعورت) جو

پورا کر دے یا اللہ ان کے لئے کوئی راستہ بنادے ○ اور تم میں جو مرد عورت

1 ...... کسی بھی حدِ شرعی کو توڑنا حرام ہے لیکن تمام حدود کو توڑنے والا کافر ہی ہے یعنی جو ایمان کی حد بھی توڑ دیتا ہے اور اس مقام پر یہی مراد ہے کیونکہ یہاں نافرمان کیلئے ہمیشہ جہنم میں داخلے کی وعید ہے اور جہنم میں ہمیشہ کافر ہی رہے گا، مسلمان نہیں۔

2 ...... زانیہ عورتوں کو موت آنے تک گھروں میں قید رکھنے کا حکم زنا سے متعلق کوڑوں اور رجم کی سزا مقرر ہونے سے پہلے تھا جب زنا کی حد کے بارے میں احکام نازل ہوئے تو یہ حکم منسوخ ہوگیا۔ زنا اور قذف کی سزا کا بیان، سورۂ نور آیت نمبر 2 اور 4 میں بیان ہوا ہے۔

یَاْتِیٰنِهَا مِنْكُمْ فَاٰذُوْهُمَا ۚ فَاِنْ

یَاْتِیٰنِهَا	مِنْكُمْ	فَاٰذُوْهُمَا (1)	فَاِنْ
ارتکاب کرلیں اس (بدکاری) کا	تم میں سے	تو اذیت دو، تکلیف پہنچاؤ ان دونوں کو	پھر اگر

ایسا کام کریں ان کو تکلیف پہنچاؤ پھر اگر

تَابَا وَ اَصْلَحَا فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تَابَا	وَ	اَصْلَحَا	فَاَعْرِضُوْا	عَنْهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ
وہ توبہ کرلیں	اور	(اپنی) اصلاح کرلیں	تو چھوڑ دو، درگزر کرو	ان دونوں سے	بیشک	اللہ

وہ توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان کا پیچھا چھوڑ دو۔ بیشک اللہ

توبہ قبول ہونے کی ایک صورت

كَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا ۝١٦ اِنَّمَا التَّوْبَةُ

كَانَ	تَوَّابًا	رَّحِیْمًا ۝١٦	اِنَّمَا	التَّوْبَةُ (2)
ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا	رحم فرمانے والا	صرف	(وہ) توبہ (جسے قبول کرنا)

بڑا توبہ قبول کرنے والا، مہربان ہے ○ وہ توبہ جس کا قبول کرنا

عَلَى اللّٰهِ لِلَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ

عَلَى اللّٰهِ	لِلَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	السُّوْٓءَ	بِجَهَالَةٍ
اللہ پر (اس کے فضل سے لازم ہے)	ان لوگوں کی ہے جو	کرلیتے ہیں	برائی	نادانی کے ساتھ

اللہ نے اپنے فضل سے لازم کرلیا ہے وہ انہیں کی ہے جو نادانی سے برائی کر بیٹھیں

ثُمَّ یَتُوْبُوْنَ مِنْ قَرِیْبٍ فَاُولٰٓىٕكَ یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ ؕ

ثُمَّ	یَتُوْبُوْنَ	مِنْ	قَرِیْبٍ (3)	فَاُولٰٓىٕكَ	یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ
پھر	وہ توبہ کرلیتے ہیں	سے	قریب (تھوڑی دیر میں)	تو یہ لوگ	توبہ قبول فرمائے گا اللہ ان کی

پھر تھوڑی دیر میں توبہ کرلیں ایسوں پر اللہ اپنی رحمت سے رجوع کرتا ہے

1 ...... زنا کی سزا پہلے ایذا دینا مقرر کی گئی، پھر قید کرنا، پھر کوڑے مارنا یا سنگسار کرنا۔ یہ آیت بھی راجح قول کے مطابق حدِ زنا کی آیت سے منسوخ ہے۔ 2 ...... سچی توبہ کے یہ معنیٰ ہیں کہ بندہ گناہ کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سمجھتے ہوئے اس پر نادم و پریشان ہوکر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دل سے پورا عزم کرے اور جن گناہوں کا ازالہ بنتا ہے ان کا ازالہ کرے جیسے نماز روزہ ترک کیا تو قضا کرے اور کسی کا ناحق مال لیا جیسے چوری، غصب یا رشوت میں تو اسے واپس لوٹائے اور جہاں معافی مانگنا ضروری ہو وہاں معافی مانگے۔ 3 ...... یہاں ''تھوڑی دیر'' سے مراد موت کے وقت عالَمِ بالا کی چیزیں نظر آنے سے پہلے تک کا وقت ہے۔

ان لوگوں کا بیان جن کی توبہ مقبول نہیں

وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١٧﴾ وَلَيْسَتِ التَّوْبَةُ لِلَّذِيْنَ

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا (1)	حَكِيْمًا ﴿١٧﴾	وَ	لَيْسَتِ	التَّوْبَةُ	لِلَّذِيْنَ
اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	نہیں ہے	توبہ	ان لوگوں کی جو

اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور ان لوگوں کی توبہ نہیں جو

يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ۚ حَتّٰۤى اِذَا حَضَرَ اَحَدَهُمُ

يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	حَتّٰۤى	اِذَا	حَضَرَ	اَحَدَهُمُ
کرتے رہتے ہیں	برائیاں	یہاں تک کہ	جب	آنے لگتی ہے	ان میں سے کسی ایک (کو)

گناہوں میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

الْمَوْتُ قَالَ اِنِّیْ تُبْتُ الْـٰٔنَ وَ لَا الَّذِيْنَ يَمُوْتُوْنَ

الْمَوْتُ	قَالَ	اِنِّیْ	تُبْتُ	الْـٰٔنَ	وَ	لَا	الَّذِيْنَ	يَمُوْتُوْنَ
موت	(تو) کہتا ہے	بیشک میں	میں نے توبہ کی	اب	اور	نہ	ان لوگوں کی جو	مر جائیں

موت آئے تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی اور نہ ان لوگوں کی (کوئی توبہ ہے) جو

وَ هُمْ كُفَّارٌ ۭ اُولٰٓئِكَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابًا

وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	اُولٰٓئِكَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابًا
اور (حالانکہ)	وہ	کفار (ہیں)	یہ لوگ	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لئے	عذاب

کفر کی حالت میں مریں۔ ان کے لئے ہم نے دردناک عذاب

عورتوں کا زبردستی وارث بننا اور ان کے مہر پر قبضہ جمانے کی غرض سے نکاح کرنا حرام

اَلِيْمًا ﴿١٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا

اَلِيْمًا ﴿١٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَحِلُّ	لَكُمْ	اَنْ	تَرِثُوا
دردناک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہیں	تمہارے لئے	کہ	تم وارث بن جاؤ

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! تمہارے لئے حلال نہیں کہ تم زبردستی

(1)..... اسلام میں توبہ کا قانون بنانا عین حکمت و علم پر مبنی ہے۔ جن دینوں میں توبہ نہیں ان کے ماننے والے گناہ پر زیادہ دلیر ہوتے ہیں کیونکہ مایوسی جرم پر دلیر کر دیتی ہے اور معافی کی امید توبہ پر ابھارتی ہے۔ جس شخص کو پھانسی کی سزا سنا دی گئی ہو اسے سب سے جدا قید میں رکھا جاتا ہے تاکہ کسی اور کو قتل نہ کر دے کیونکہ وہ اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہے اور جسے ایک مقررہ مدت تک سزا کے بعد رہائی کا حکم ہو اسے دیگر مجرموں کے ساتھ قید میں رکھا جاتا ہے، اس سے یہ خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ اسے رہائی کی امید ہے۔

گھروں کو امن کا گہوارا بنانے کیلئے ایک بہت عمدہ طریقہ

النِّسَآءَ كَرْهًا ؕ وَ لَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ

مَآ	لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ	لَا تَعْضُلُوْهُنَّ	وَ	كَرْهًا (1)	النِّسَآءَ
(اس سے) جو	تاکہ لے لو کچھ حصہ	نہ روکو انہیں	اور	زبردستی	عورتوں (کے)

عورتوں کے وارث بن جاؤ اور عورتوں کو اس نیت سے روکو نہیں کہ جو مہر تم نے انہیں دیا تھا

اٰتَیْتُمُوْهُنَّ اِلَّاۤ اَنْ یَّاْتِیْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ ۚ وَ

وَ	مُّبَیِّنَةٍ	بِفَاحِشَةٍ	یَّاْتِیْنَ	اَنْ	اِلَّاۤ	اٰتَیْتُمُوْهُنَّ
اور	کھلی، صریح	بے حیائی کا	وہ ارتکاب کریں	یہ کہ	مگر	تم نے دیا انہیں

اس میں سے کچھ لے لو سوائے اس صورت کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور

عَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ

كَرِهْتُمُوْهُنَّ	فَاِنْ	بِالْمَعْرُوْفِ	عَاشِرُوْهُنَّ
تم ناپسند کرو انہیں	پھر اگر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	گزر بسر کرو، برتاؤ کرو ان سے

ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو پھر اگر تمہیں وہ ناپسند ہوں

فَعَسٰۤى اَنْ تَكْرَهُوْا شَیْـًٔا وَّ یَجْعَلَ اللّٰهُ فِیْهِ

فِیْهِ	اللّٰهُ	یَجْعَلَ	وَّ	شَیْـًٔا	تَكْرَهُوْا	اَنْ	فَعَسٰۤى
اس میں	اللہ	بنادے، رکھ دے	اور	کسی چیز (کو)	تم ناپسند کرو	کہ	تو قریب ہے

تو ہو سکتا ہے کہ کوئی چیز تمہیں ناپسند ہو اور اللہ اس میں

عورت سے اس کا مہر واپس نہ لینے کا حکم

خَیْرًا كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ

مَّكَانَ زَوْجٍ	اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ	اَرَدْتُّمُ	اِنْ	وَ	كَثِیْرًا ﴿۱۹﴾	خَیْرًا
(دوسری) بیوی کی جگہ	ایک بیوی تبدیل کرنے (کا)	تم ارادہ کرو	اگر	اور	کثیر، بہت	بھلائی

بہت بھلائی رکھ دے ○ اور اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو

1 ...... اسلام سے پہلے اہل عرب کا یہ دستور تھا کہ لوگ مال کی طرح اپنے رشتہ داروں کی بیویوں کے بھی وارث بن جاتے تھے پھر اگر چاہتے تو مہر کے بغیر انہیں اپنی زوجیت میں رکھتے یا کسی اور کے ساتھ شادی کر دیتے اور ان کا مہر خود لے لیتے یا انہیں آگے شادی نہ کرنے دیتے بلکہ اپنے پاس ہی رکھتے تاکہ انہیں جو مال وراثت میں ملا ہے وہ اِن لوگوں کو دیدیں اور تب یہ ان کی جان چھوڑیں یا عورتوں کو اس لئے روک رکھتے کہ یہ مر جائیں گی تو یہ روکنے والے لوگ ان کے وارث بن جائیں۔ الغرض وہ عورتیں ان کے ہاتھ میں بالکل مجبور ہوتیں اور اپنے اختیار سے کچھ بھی نہ کر سکتی تھیں اس رسم کو مٹانے کے لئے یہ آیت نازل فرمائی گئی۔

وَّ اٰتَیْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَیْــٴًـا ؕ

وَّ	اٰتَیْتُمْ	اِحْدٰىهُنَّ	قِنْطَارًا (1)	فَلَا تَاْخُذُوْا	مِنْهُ	شَیْــٴًـا
اور	تم نے دے دیا	ان میں سے ایک (کو)	کثیر مال	تو نہ لو	اس سے	کچھ

اور تم اسے ڈھیروں مال دے چکے ہو تو اس میں سے کچھ واپس نہ لو۔

اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾ وَ كَیْفَ

اَتَاْخُذُوْنَهٗ	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿۲۰﴾	وَ	كَیْفَ
کیا تم لوگے اسے	بہتان	اور	کھلے گناہ (سے)	اور	کیسے

کیا تم کوئی جھوٹ باندھ کر اور کھلے گناہ کے مرتکب ہو کر وہ لوگے ○ اور تم

تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ

تَاْخُذُوْنَهٗ	وَ	قَدْ	اَفْضٰى	بَعْضُكُمْ	اِلٰى	بَعْضٍ	وَّ
تم لوگے اسے	اور (حالانکہ)	تحقیق، بیشک	پہنچ چکا	تمہارا بعض	تک	بعض	اور

وہ (مال) کیسے واپس لے سکتے ہو حالانکہ تم (تنہائی میں) ایک دوسرے سے مل چکے ہو اور

اَخَذْنَ مِنْكُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾ وَ لَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ

اَخَذْنَ	مِنْكُمْ	مِّیْثَاقًا	غَلِیْظًا ﴿۲۱﴾	وَ	لَا تَنْكِحُوْا (2)	مَا	نَكَحَ
لے چکی ہیں (وہ بیویاں)	تم سے	عہد	مضبوط	اور	نہ نکاح کرو	جن سے	نکاح کیا

وہ تم سے مضبوط عہد (بھی) لے چکی ہیں ○ اور اپنے باپ دادا کی

اٰبَآؤُكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ؕ

اٰبَآؤُكُمْ	مِّنَ	النِّسَآءِ	اِلَّا	مَا	قَدْ	سَلَفَ
تمہارے باپ دادا (نے)	سے	عورتوں	مگر	وہ جو	تحقیق، بیشک	پہلے ہو چکا (معاف ہے)

منکوحہ سے نکاح نہ کرو البتہ جو پہلے ہو چکا (وہ معاف ہے۔)

مرد عورتوں سے مہر واپس نہیں لے سکتے

باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح حرام ہے

1 ...... اس آیت میں ڈھیروں مال دینے کا تذکرہ ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ بہتر کم مہر ہے یا اتنا مہر کہ جس کی ادائیگی آسان ہو۔

2 ...... زمانہ جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے انتقال کے بعد بیٹا اپنی سگی ماں کو چھوڑ کر باپ کی دوسری بیوی سے شادی کر لیتا تھا، اس آیت میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا۔

ع ٨/ ١٤ ٣

ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں وغیرہ سے نکاح کرنا حرام ہے

اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّ مَقْتًا ؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ۠ ﴿۲۲﴾

اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَّ	مَقْتًا	وَ	سَآءَ	سَبِیْلًا ﴿۲۲﴾
بیشک وہ (فعل)	ہے	بے حیائی	اور	غضب (کا سبب)	اور	بہت برا ہے	راستہ

بیشک یہ بے حیائی اور غضب کا سبب ہے، اور یہ بہت برا راستہ ہے ۝

حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ

حُرِّمَتْ	عَلَیْكُمْ	اُمَّهٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُكُمْ	وَ	اَخَوٰتُكُمْ	وَ
حرام کی گئیں	تمہارے اوپر	تمہاری مائیں	اور	تمہاری بیٹیاں	اور	تمہاری بہنیں	اور

تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور

عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ

عَمّٰتُكُمْ	وَ	خٰلٰتُكُمْ	وَ	بَنٰتُ الْاَخِ	وَ	بَنٰتُ الْاُخْتِ	وَ
تمہاری پھوپھیاں	اور	تمہاری خالائیں	اور	بھائی کی بیٹیاں	اور	بہن کی بیٹیاں	اور

تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور

اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ

اُمَّهٰتُكُمُ	الّٰتِیْۤ	اَرْضَعْنَكُمْ (1)	وَ	اَخَوٰتُكُمْ	مِّنَ	الرَّضَاعَةِ
تمہاری (وہ) مائیں	جنہوں نے	دودھ پلایا تمہیں	اور	تمہاری بہنیں	سے	دودھ پینے کے رشتے

تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں

وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ

وَ	اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ	وَ	رَبَآىٕبُكُمُ	الّٰتِیْ	فِیْ حُجُوْرِكُمْ
اور	تمہاری بیویوں کی مائیں	اور	تمہاری بیویوں کی بیٹیاں	جو	تمہاری گودوں میں (پرورش پاتی ہیں)

اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں

(1)...... رضاعی رشتے دودھ کے رشتوں کو کہتے ہیں۔ رضاعی ماؤں اور رضاعی بہن بھائیوں سے بھی نکاح حرام ہے بلکہ رضاعی بھتیجے، بھانجے، خالہ، ماموں وغیرہ سب سے نکاح حرام ہے۔

مِّنْ نِّسَآىِٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘ فَاِنْ

مِّنْ	نِّسَآىِٕكُمُ	الّٰتِیْ	دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَاِنْ
سے	تمہاری (ان) بیویوں	جو	تم نے صحبت کرلی	ان کے ساتھ	پھر اگر

(جو اُن بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کرچکے ہو پھر اگر

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ

لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ	بِهِنَّ	فَلَا جُنَاحَ
تم نے صحبت نہ کی ہو	ان کے ساتھ	تو نہیں گناہ (ان بیٹیوں سے نکاح کرنے میں)

تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں

عَلَیْكُمْ٘ وَ حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ

عَلَیْكُمْ	وَ	حَلَآىِٕلُ اَبْنَآىِٕكُمُ (1)	الَّذِیْنَ	مِنْ	اَصْلَابِكُمْ
تمہارے اوپر	اور	تمہارے (ان) بیٹوں کی بیویاں	جو	سے	تمہاری پشتوں

تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں

وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ

وَ	اَنْ	تَجْمَعُوْا	بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ	اِلَّا	مَا	قَدْ
اور	یہ کہ	تم جمع کرو	دو بہنوں کے درمیان	مگر	وہ جو	بیشک

اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے۔) البتہ جو

سَلَفَؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًاۙ (۲۳)

سَلَفَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا (۲۳)
پہلے ہوچکا	بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	رحم فرمانے والا

پہلے گزر گیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ منہ بولے بیٹوں کی عورتوں کے ساتھ نکاح جائز ہے اور رضاعی بیٹے کی بیوی بھی حرام ہے کیونکہ وہ نسبی بیٹے کے حکم میں ہے اور پوتے پر پوتے بھی بیٹوں میں داخل ہیں۔

وَالْمُحْصَنٰتُ

5

دوسرے کی منکوحہ عورت سے نکاح حرام ہے

منکوحہ عورتوں کے علاوہ تمام عورتوں سے نکاح حلال ہے

مہر اور نکاح سے متعلق چند احکام اور ہدایات

وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ

مَلَكَتْ	مَا	اِلَّا	النِّسَآءِ	مِنَ	الْمُحْصَنٰتُ	وَّ
مالک ہوئے	جو (جن کے)	مگر	عورتوں	سے	(حرام کی گئیں) شوہر والیاں	اور

اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری

اَيْمَانُكُمْ ۚ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ۚ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا

مَّا	لَكُمْ	اُحِلَّ	وَ	عَلَيْكُمْ	كِتٰبَ اللّٰهِ	اَيْمَانُكُمْ
جو	تمہارے لئے	حلال کی گئیں	اور	تمہارے اوپر	اللہ کا لکھا ہوا	تمہارے دائیں ہاتھ

ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ

وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ

بِاَمْوَالِكُمْ (1)	تَبْتَغُوْا	اَنْ	وَرَآءَ ذٰلِكُمْ
اپنے مالوں (مہروں) کے ذریعے	تم تلاش کرو	کہ	ان (حرام کردہ) کے علاوہ (ہیں)

سب تمہیں حلال ہیں کہ تم انہیں اپنے مالوں کے ذریعے

مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؕ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ (2)	غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ	مُّحْصِنِيْنَ
تو جو تم فائدہ اٹھانا چاہو	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	پاکدامن بننے والے، نکاح میں لانے والے (ہوں)

نکاح کرنے کو تلاش کرو نہ کہ زنا کرنے لئے تو ان میں سے جن عورتوں سے

بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً ؕ

فَرِيْضَةً	اُجُوْرَهُنَّ	فَاٰتُوْهُنَّ	مِنْهُنَّ	بِهٖ
مقرر شدہ	ان کے مہر	تو دے دو انہیں	ان سے	اس (نکاح) کا

نکاح کرنا چاہو ان کے مقررہ مہر انہیں دیدو

1 ......اس آیت اور اس سے پہلی آیت میں بیان کردہ عورتوں کے علاوہ بھی کچھ عورتوں سے نکاح حرام ہے، جیسے چار عورتوں کی موجودگی میں پانچویں سے اور خالہ کی موجودگی میں اس کی بھانجی سے نکاح حرام ہے، البتہ یہ حرمت ہمیشہ کے لئے نہیں، نکاح میں موجود رکاوٹ ختم ہونے کے بعد نکاح ہو سکتا ہے۔

2 ......قرآنِ مجید میں عورت سے ازدواجی تعلقات کے معاملے میں نفع اٹھانے کی صرف دو صورتیں بیان کی گئی ہیں: (1) شرعی نکاح کے ذریعے۔ (2) عورت جس صورت میں شرعی طور پر لونڈی بن جائے۔ لہٰذا اس کے علاوہ ہر صورت حرام ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۱۷۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مقررہ مہر میں باہمی رضامندی سے کمی بیشی ہو سکتی ہے

وَ لَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ فِیْمَا تَرٰضَیْتُمْ بِهٖ

وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَیْكُمْ	فِیْمَا	تَرٰضَیْتُمْ	بِهٖ
اور	نہیں	کوئی گناہ	تمہارے اوپر	(مہر کی مقدار) میں جو	تم آپس میں رضامند ہو جاؤ	اس پر

اور مقررہ مہر کے بعد اگر تم آپس میں (کسی مقدار پر) راضی ہو جاؤ تو اس میں

دوسرے شخص کی باندی سے نکاح کی اجازت

مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۲۴﴾ وَ مَنْ

مِنْۢ	بَعْدِ الْفَرِیْضَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِیْمًا	حَكِیْمًا ﴿۲۴﴾	وَ	مَنْ
سے	مقررہ (مہر) کے بعد	بیشک	اللہ	ہے	علم والا	حکمت والا	اور	جو

تم پر کوئی گناہ نہیں۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور تم میں سے

لَّمْ یَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا اَنْ یَّنْكِحَ الْمُحْصَنٰتِ

لَّمْ یَسْتَطِعْ (1)	مِنْكُمْ	طَوْلًا	اَنْ	یَّنْكِحَ	الْمُحْصَنٰتِ
طاقت نہ رکھے	تم میں سے	(اتنی) مالی وسعت، قدرت	کہ	نکاح کرے	آزاد عورتوں

جو کوئی اتنی قدرت نہ رکھتا ہو کہ آزاد مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ فَمِنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

الْمُؤْمِنٰتِ	فَمِنْ	مَّا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ
ایمان والیوں (سے)	تو (ان) سے (نکاح کرلے)	جو (جن کے)	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ

نکاح کر سکے تو ان مسلمان کنیزوں سے نکاح کر لے

باندیوں سے نکاح باعثِ عار سمجھنے کی تردید

مِّنْ فَتَیٰتِكُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاِیْمَانِكُمْ ؕ

مِّنْ	فَتَیٰتِكُمُ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِاِیْمَانِكُمْ
سے	تمہاری کنیزوں	ایمان والیوں	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	تمہارے ایمان کو

جو تمہاری ملک ہیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے۔

1 ...... جو شخص آزاد عورت سے نکاح کی قدرت اور وسعت نہ رکھتا ہو تو وہ کسی مسلمان کی مومنہ کنیز سے اس کے مالک کی اجازت کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے۔ اپنی کنیز سے نکاح نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ مالک کے لئے نکاح کے بغیر ہی حلال ہے۔

باندیوں سے نکاح ان کے مالکوں کی اجازت سے اور پاکدامنی کے لئے ہو

بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ فَانْكِحُوْهُنَّ بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ وَ

بَعْضُكُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	فَانْكِحُوْهُنَّ	بِاِذْنِ اَهْلِهِنَّ	وَ
تمہارے بعض	بعض سے (ہیں)	تو نکاح کرلو ان (کنیزوں) سے	ان کے مالکوں کی اجازت سے	اور

تم سب آپس میں ایک جیسے ہو تو ان کے مالکوں کی اجازت سے ان سے نکاح کرلو اور

اٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنٰتٍ

اٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	بِالْمَعْرُوْفِ	مُحْصَنٰتٍ
دو انہیں	ان کے مہر	بھلائی کے ساتھ (اچھے طریقے سے)	پاکدامن بننے والیاں، نکاح کرنے والیاں (ہوں)

اچھے طریقے سے انہیں ان کے مہر دیدو اس حال میں کہ وہ نکاح کرنے والی ہوں،

شادی شدہ زانیہ باندی کی شرعی سزا

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۚ فَاِذَآ

غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ	وَّ	لَا	مُتَّخِذٰتِ	اَخْدَانٍ	فَاِذَآ
نہ کہ بدکاری کرنے والیاں (ہوں)	اور	نہ	بنانے والیاں (ہوں)	چھپے آشنا، خفیہ دوست	پھر جب

نہ زنا کرنے والی اور نہ پوشیدہ آشنا بنانے والی۔ پھر جب

اُحْصِنَّ فَاِنْ اَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا

اُحْصِنَّ	فَاِنْ	اَتَيْنَ	بِفَاحِشَةٍ	فَعَلَيْهِنَّ	نِصْفُ[1]	مَا
ان کا نکاح ہو جائے	تو اگر	وہ ارتکاب کریں	کسی بے حیائی کا	تو ان پر	آدھی (ہے)	جو

ان کا نکاح ہو جائے تو اگر وہ کسی بے حیائی کا اِرتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں

باندی سے نکاح کس کے لئے بہتر ہے؟

عَلَى الْمُحْصَنٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ

عَلَى الْمُحْصَنٰتِ	مِنَ	الْعَذَابِ	ذٰلِكَ	لِمَنْ[2]
آزاد عورتوں پر (ہے)	سے	(شرعی) سزا	یہ (کنیزوں سے نکاح)	(اس) کے لئے جو (جسے)

کی نسبت آدھی سزا ہے۔ یہ تم میں سے اس شخص کے لئے مناسب ہے

1 ...... زانیہ باندی خواہ کنواری ہو یا شادی شدہ، اس کی سزا آزاد کنواری عورت کی سزا سے آدھی یعنی پچاس کوڑے ہے۔ شادی شدہ باندی کو آزاد عورت کی طرح رجم نہیں کیا جائے گا کیونکہ رجم میں تنصیف یعنی اس سزا کو آدھا کرنا ممکن نہیں۔ 2 ...... بہتر یہ ہے کہ آزاد عورت سے نکاح کیا جائے اور باندی سے نکاح کرنے سے بچا جائے البتہ جسے زنا میں پڑنے کا ڈر ہو اسے دوسرے کی باندی سے نکاح جائز ہے اگرچہ اس صورت میں بھی صبر کرنا اور پرہیزگار رہنا افضل ہے۔ نوٹ: فی زمانہ بین الاقوامی طور پر مرد کو غلام اور عورت کو لونڈی بنانے کا قانون ختم ہو چکا ہے۔

خَشِیَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ ؕ وَ اَنْ تَصْبِرُوْا خَیْرٌ

خَیْرٌ	تَصْبِرُوْا	اَنْ	وَ	مِنْكُمْ	الْعَنَتَ	خَشِیَ
(یہ) بہتر (ہے)	تم صبر کرو	یہ کہ	اور	تم میں سے	بدکاری (میں پڑنے کا)	خوف ہوا، اندیشہ ہوا

جسے بدکاری (میں پڑ جانے) کا اندیشہ ہے اور تمہارا صبر کرنا تمہارے لئے

لَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۟۠ یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُبَیِّنَ

لِیُبَیِّنَ	اللّٰهُ	یُرِیْدُ	رَّحِیْمٌ ٢٥	غَفُوْرٌ	اللّٰهُ	وَ	لَّكُمْ
کہ بیان کردے	اللہ	چاہتا ہے	مہربان	بخشنے والا	اللہ	اور	تمہارے لئے

بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اللہ چاہتا ہے کہ اپنے احکام تمہارے لئے

لَكُمْ وَ یَهْدِیَكُمْ سُنَنَ الَّذِیْنَ مِنْ

مِنْ	الَّذِیْنَ	سُنَنَ	یَهْدِیَكُمْ (1)	وَ	لَكُمْ
سے	ان لوگوں کے جو	طریقوں (کی)	رہنمائی کرے تمہاری	اور	تمہارے لئے (اپنے احکام)

بیان کردے اور تمہیں تم سے پہلے لوگوں کے طریقے

قَبْلِكُمْ وَ یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ٢٦

حَكِیْمٌ ٢٦	عَلِیْمٌ	اللّٰهُ	وَ	یَتُوْبَ عَلَیْكُمْ	وَ	قَبْلِكُمْ
حکمت والا	علم والا	اللہ	اور	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	اور	تم سے پہلے (تھے)

بتادے اور تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمائے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○

وَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ ۫ وَ یُرِیْدُ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	یُرِیْدُ	وَ	یَّتُوْبَ عَلَیْكُمْ	اَنْ	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	وَ
وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	اور	اپنی رحمت سے رجوع فرمائے تم پر	کہ	چاہتا ہے	اللہ	اور

اور اللہ تم پر اپنی رحمت سے رجوع فرمانا چاہتا ہے اور جو لوگ

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ عورتوں کے حرام یا حلال ہونے کے جس طرح احکام سابقہ آیات میں بیان ہوئے، اسی طرح احکام پچھلی شریعتوں میں بھی تھے۔

نکاح سے متعلق آیات نازل کرنے کی حکمتیں

يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوٰتِ اَنْ تَمِيْلُوْا مَيْلًا عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾

يَتَّبِعُوْنَ	الشَّهَوٰتِ	اَنْ	تَمِيْلُوْا	مَيْلًا	عَظِيْمًا ﴿٢٧﴾
پیروی کررہے ہیں	خواہشات (کی)	کہ	تم ہٹ جاؤ (سیدھی راہ سے)	ہٹ جانا	بہت

اپنی خواہشات کی پیروی کررہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ تم سیدھی راہ سے بہت دور

يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ ۚ وَ خُلِقَ

يُرِيْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّخَفِّفَ	عَنْكُمْ	وَ	خُلِقَ
چاہتا ہے	اللہ	کہ	تخفیف کردے، ہلکا کردے	تم سے	اور	بنایا گیا ہے

ہو جاؤ ○ اللہ چاہتا ہے کہ تم پر آسانی کرے اور آدمی کمزور

الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ

الْاِنْسَانُ	ضَعِيْفًا ﴿٢٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَاْكُلُوْۤا	اَمْوَالَكُمْ	بَيْنَكُمْ
انسان	کمزور	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ کھاؤ	اپنے مال	اپنے درمیان

بنایا گیا ہے ○ اے ایمان والو! باطل طریقے سے آپس میں ایک دوسرے کے مال

بِالْبَاطِلِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ

بِالْبَاطِلِ (1)	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	تِجَارَةً	عَنْ	تَرَاضٍ
باطل (طریقے) سے	مگر	یہ کہ	ہو	کوئی تجارت، کوئی سودا	سے	باہمی رضامندی

نہ کھاؤ البتہ یہ (ہو) کہ تمہاری باہمی رضامندی سے

مِّنْكُمْ ۗ وَلَا تَقْتُلُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾

مِّنْكُمْ	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِيْمًا ﴿٢٩﴾
تم سے (تمہاری)	اور	نہ قتل کرو	اپنی جانیں	بیشک	اللہ	ہے	تم پر	رحم فرمانے والا

تجارت ہو اور اپنی جانوں کو قتل نہ کرو۔ بیشک اللہ تم پر مہربان ہے ○

اللہ تعالیٰ بندوں پر آسانی چاہتا ہے

باطل طریقے سے ایک دوسرے کا مال کھانے کی ممانعت

باہمی رضامندی سے تجارت حلال ہے

خود کو ہلاک کرنے کی ممانعت

1 ...... یہاں باطل طریقے سے مراد وہ طریقہ ہے جس سے مال حاصل کرنا شریعت نے حرام قرار دیا ہے جیسے رشوت، غصب، چوری، جوئے یا سود کے ذریعے مال حاصل کرنا، یونہی جھوٹی قسم، جھوٹی وکالت، خیانت اور گناہ کی کمائی جیسے گانے بجانے کی اجرت یہ سب باطل طریقے میں داخل اور حرام ہے۔

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّ ظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ

وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	عُدْوَانًا	وَّ	ظُلْمًا [1]	فَسَوْفَ نُصْلِیْهِ
اور	جو	کرے	یہ (ممنوعہ کام)	زیادتی	اور	ظلم (سے)	تو عنقریب ہم داخل کریں گے اسے

اور جو ظلم و زیادتی سے ایسا کرے گا تو عنقریب ہم اسے آگ میں

کبیرہ گناہوں سے بچنے کی فضیلت

نَارًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ۝۳۰ اِنْ تَجْتَنِبُوْا

نَارًا	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى	اللّٰهِ	یَسِیْرًا ۝۳۰	اِنْ	تَجْتَنِبُوْا
آگ (میں)	اور	ہے	یہ	پر	اللہ	بہت آسان	اگر	تم بچتے رہو

داخل کریں گے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ۝ اگر کبیرہ گناہوں

كَبَآىٕرَ مَا تُنْهَوْنَ عَنْهُ نُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ

كَبَآىٕرَ [2]	مَا	تُنْهَوْنَ	عَنْهُ	نُكَفِّرْ	عَنْكُمْ	سَیِّاٰتِكُمْ
کبیرہ گناہوں (سے)	جو	تمہیں منع کیا جاتا ہے	ان سے	(تو) ہم مٹادیں گے	تم سے	تمہاری برائیاں

سے بچتے رہو جن سے تمہیں منع کیا جاتا ہے تو ہم تمہارے دوسرے گناہ بخش دیں گے

حسد کی ممانعت

وَ نُدْخِلْكُمْ مُّدْخَلًا كَرِیْمًا ۝۳۱ وَ لَا تَتَمَنَّوْا مَا

وَ	نُدْخِلْكُمْ	مُّدْخَلًا	كَرِیْمًا ۝۳۱	وَ	لَا تَتَمَنَّوْا	مَا
اور	ہم داخل کریں گے تمہیں	داخل ہونے کی جگہ	عزت والی	اور	تمنا نہ کرو	(اس چیز کی) جو

اور تمہیں عزت کی جگہ داخل کریں گے ۝ اور تم اس چیز کی تمنا نہ کرو

مرد و عورت میں سے ہر ایک اپنے نیک اعمال کی جزا پائے گا

فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ لِلرِّجَالِ

فَضَّلَ	اللّٰهُ	بِهٖ	بَعْضَكُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	لِلرِّجَالِ
فضیلت دی	اللہ (نے)	اس کے ساتھ	تمہارے بعض (کو)	پر	بعض	مردوں کے لئے

جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ مردوں کے لئے

(1)...... یہاں ظلم و زیادتی کی قید اس لئے لگائی کہ جن صورتوں میں کسی کا قتل جائز ہے اس صورت میں قتل کرنا جرم نہیں جیسے مرتد کو سزا میں یا قاتل کو قصاص میں یا شادی شدہ زانی کو سنگسار کرنے میں یا ڈاکو کو مقابلے یا سزا میں یا باغیوں کو لڑائی میں قتل کرنا۔ یہ سب حکومت کیلئے جائز ہے بلکہ حکومت کو اس کا حکم ہے۔ (2)...... کبیرہ گناہ کی ایک تعریف یہ ہے کہ وہ گناہ جس کا مرتکب قرآن و سنت میں بیان کی گئی کسی خاص سخت وعید کا مستحق ہو۔ کبیرہ گناہوں سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۱۸۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگا جائے

نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَ لِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا

نَصِيْبٌ	مِّمَّا	اكْتَسَبُوْا	وَ	لِلنِّسَآءِ	نَصِيْبٌ [1]	مِّمَّا
حصہ	(اس) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	عورتوں کے لئے	حصہ	(اس) سے جو

ان کے اعمال سے حصہ ہے، اور عورتوں کے لئے ان کے اعمال سے

اللہ تعالیٰ ہر چیز جانتا ہے

اكْتَسَبْنَ ؕ وَ سْـَٔلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

اكْتَسَبْنَ	وَسْـَٔلُوا	اللّٰهَ	مِنْ	فَضْلِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
انہوں نے کمایا	اور مانگو	اللہ (سے)	سے	اس کا فضل	بیشک	اللہ	ہے

حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو۔ بیشک اللہ

مال وراثت کے حقدار ہیں

بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾ وَ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا

بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمًا ﴿۳۲﴾	وَ	لِكُلٍّ	جَعَلْنَا	مَوَالِيَ	مِمَّا
ہر چیز کو	جاننے والا	اور	سب کے لئے	ہم نے بنا دیئے	حقدار (وارث)	(اس مال) سے جو

ہر شے کو جاننے والا ہے ○ اور ماں باپ اور رشتے دار جو کچھ مال چھوڑیں

عقدِ موالات پورا کرنے کا حکم

تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَ الْاَقْرَبُوْنَ ؕ وَ الَّذِيْنَ عَقَدَتْ

تَرَكَ	الْوَالِدٰنِ	وَ	الْاَقْرَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	عَقَدَتْ [2]
چھوڑ جائیں	ماں باپ	اور	قریبی رشتہ دار	اور	وہ لوگ جو (جن سے)	بندھ چکا (ہو چکا)

ہم نے سب کے لئے (اُس مال میں) مستحق بنا دیے ہیں اور جن سے تمہارا معاہدہ

اَيْمَانُكُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اَيْمَانُكُمْ	فَاٰتُوْهُمْ	نَصِيْبَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تمہارا حلف (تمہارا معاہدہ)	تو دو انہیں	ان کا حصہ	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

ہو چکا ہے انہیں ان کا حصہ دو۔ بیشک اللہ ہر شے پر

1 ...... یعنی میاں بیوی میں سے ہر ایک کو اس کے اپنے نیک اعمال کی جزا ملے گی، ایک کا نیک اور پرہیزگار ہونا دوسرے کو اعمال سے بے نیاز نہ کرے گا۔

2 ...... اس سے عقدِ مُوَالات مراد ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ ایسا شخص جس کا نسب مجہول ہو وہ دُوسرے سے یہ کہے کہ تو میرا مولیٰ ہے میں مر جاؤں تو تو میرا وارث ہو گا اور میں کوئی جرم کروں تو تجھے دِیَت دینی ہو گی۔ دوسرا کہے: میں نے قبول کیا۔ اِس صورت میں یہ عقد صحیح ہو جاتا ہے اور قبول کرنے والا وارث بن جاتا ہے اور دِیَت بھی اُس پر آ جاتی ہے۔

مرد عورتوں پر حاکم ہیں اور اس فضیلت کی وجوہات

شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾ ع اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ

شَهِيْدًا ﴿٣٣﴾	اَلرِّجَالُ	قَوّٰمُوْنَ (1)	عَلَى	النِّسَآءِ	بِمَا	فَضَّلَ
گواہ	مرد	حاکم، نگہبان (ہیں)	پر	عورتوں	(اس) وجہ سے جو	فضیلت دی

گواہ ہے ○ مرد عورتوں پر نگہبان ہیں اس وجہ سے کہ اللہ نے

اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّ بِمَآ اَنْفَقُوْا

اللّٰهُ	بَعْضَهُمْ	عَلٰى	بَعْضٍ	وَّ	بِمَآ	اَنْفَقُوْا
اللہ (نے)	ان کے بعض (کو)	پر	بعض	اور	(اس) وجہ سے جو	وہ خرچ کرتے ہیں

ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اس وجہ سے کہ مرد عورتوں پر

نیک و پارسا عورتوں کے اوصاف

مِنْ اَمْوَالِهِمْ ؕ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ

مِنْ	اَمْوَالِهِمْ	فَالصّٰلِحٰتُ	قٰنِتٰتٌ	حٰفِظٰتٌ
سے	اپنے مالوں	تو نیک عورتیں	اطاعت کرنے والیاں	حفاظت کرنے والیاں

اپنا مال خرچ کرتے ہیں تو نیک عورتیں (شوہروں کی) اطاعت کرنے والی (اور) ان کی عدم موجودگی میں

نافرمان بیوی کی اصلاح کا طریقہ

لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ؕ وَ الّٰتِىْ

لِّلْغَيْبِ	بِمَا	حَفِظَ	اللّٰهُ	وَ	الّٰتِىْ
(شوہر کی) غیر موجودگی میں	ساتھ جو	حفاظت کا حکم دیا (یا) حفاظت فرمائی	اللہ (نے)	اور	جو (جن عورتوں سے)

اللہ کی حفاظت و توفیق سے حفاظت کرنے والی ہوتی ہیں اور جن

تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَ اهْجُرُوْهُنَّ

تَخَافُوْنَ	نُشُوْزَهُنَّ	فَعِظُوْهُنَّ	وَ	اهْجُرُوْهُنَّ
تمہیں خوف ہو، اندیشہ ہو	ان کی نافرمانی (کا)	تو نصیحت کرو، سمجھاؤ انہیں	اور	چھوڑ دو انہیں

عورتوں کی نافرمانی کا تمہیں اندیشہ ہو تو انہیں سمجھاؤ اور (نہ سمجھنے کی صورت میں) ان سے اپنے بستر

1 ...... مردوں کو عورتوں پر حکمرانی اور تسلط حاصل ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو یہ مقام عطا فرمایا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مرد عورتوں کے اخراجات کے ذمہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ وجوہات ہیں، لیکن یہ بات ذہن نشین رہے کہ مجموعی طور پر جنس مرد جنس عورت سے افضل ہے نہ کہ ہر مرد ہر عورت سے افضل ہے کیونکہ بعض عورتیں کئی مردوں سے افضل ہیں جیسے حضرت خدیجہ، حضرت فاطمہ، حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ، بہت سے مردوں سے افضل ہیں۔

نافرمان بیوی اطاعت گزار بن جائے تو اسے تنگ نہ کریں

فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ

فِي	الْمَضَاجِعِ	وَ	اضْرِبُوْهُنَّ (1)	فَاِنْ	اَطَعْنَكُمْ
میں	بستروں	اور	مارو انہیں	پھر اگر	وہ اطاعت کرلیں تمہاری

الگ کرلو اور (پھر نہ سمجھنے پر) انہیں مارو پھر اگر وہ تمہاری اطاعت کرلیں

فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا

فَلَا تَبْغُوْا (2)	عَلَيْهِنَّ	سَبِيْلًا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلِيًّا
تو نہ تلاش کرو	ان پر	(زیادتی کرنے کا) کوئی راستہ	بیشک	اللہ	ہے	بہت بلند

تو (اب) ان پر (زیادتی کرنے کا) راستہ تلاش نہ کرو۔ بیشک اللہ بہت بلند،

نافرمان بیوی کی اصلاح نہ ہو سکے تو میاں بیوی کے قریبی رشتہ دار مسئلے کا حل نکالیں

كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَيْنِهِمَا

كَبِيْرًا ﴿٣٤﴾	وَ	اِنْ	خِفْتُمْ	شِقَاقَ بَيْنِهِمَا
بہت بڑا	اور	اگر	تمہیں خوف ہو	ان دونوں کے درمیان ناچاقی، جھگڑے (کا)

بہت بڑا ہے ○ اور اگر تم کو میاں بیوی کے جھگڑے کا خوف ہو

فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا

فَابْعَثُوْا	حَكَمًا	مِّنْ	اَهْلِهٖ	وَ	حَكَمًا
تو بھیجو	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا	سے	اس (شوہر) کے گھر والوں (سے)	اور	ایک منصف، فیصلہ کرنے والا

تو ایک مُنصِف مرد کے گھر والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنصِف

مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَاۤ اِصْلَاحًا

مِّنْ	اَهْلِهَا	اِنْ	يُّرِيْدَاۤ	اِصْلَاحًا
سے	اس (بیوی) کے گھر والوں (سے)	اگر	وہ دونوں (منصف) چاہیں	صلح کروانا

عورت کے گھر والوں کی طرف سے (بھیجو) یہ دونوں اگر صلح کرانا چاہیں گے

(1)...... اس مار سے مراد ہاتھ یا مسواک جیسی چیز سے چہرے اور نازک اعضاء کے علاوہ دیگر بدن پر ایک دو ضربیں لگانا ہے۔ وہ مار مراد نہیں جو ہمارے ہاں جاہلوں میں رائج ہے کہ چہرے اور سارے بدن پر مارتے، مکّوں، گھونسوں اور لاتوں سے پیٹتے، ڈنڈا یا جو کچھ ہاتھ میں آئے اس سے مارتے اور لہولہان کردیتے ہیں یہ سب حرام و ناجائز، گناہِ کبیرہ اور پرلے درجے کی جہالت اور کمینگی ہے۔ (2)...... اِس آیت سے اُن لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو عورت کے ہزار بار معذرت کرنے، گڑگڑا کر پاؤں پڑنے، طرح طرح کے واسطے دینے کے باوجود اپنی ناک نیچی نہیں کرتے اور صنفِ نازک کو مشقِ ستم بنا کر اپنی بزدلی کو بہادری سمجھتے ہیں۔

يُوَفِّقِ اللّٰهُ بَيْنَهُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

يُوَفِّقِ (1)	اللّٰهُ	بَيْنَهُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
(تو) اتفاق پیدا کردے گا	اللہ	ان دونوں (شوہر بیوی) کے درمیان	بیشک	اللہ	ہے

تو اللہ ان کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ بیشک اللہ

عَلِيْمًا خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ

عَلِيْمًا	خَبِيْرًا ﴿٣٥﴾	وَ	اعْبُدُوا (2)	اللّٰهَ	وَ	لَا تُشْرِكُوْا	بِهٖ
علم والا	خبردار	اور	عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ

خوب جاننے والا، خبردار ہے ۝ اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ

شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى

شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ	اِحْسَانًا	وَّ	بِذِي الْقُرْبٰى
کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ	احسان، اچھا سلوک (کرو)	اور	قرابت والوں کے ساتھ

ٹھہراؤ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو اور رشتہ داروں

وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ

وَ	الْيَتٰمٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْجَارِ	ذِي الْقُرْبٰى	وَ	الْجَارِ	الْجُنُبِ
اور	یتیموں	اور	مسکینوں	اور	پڑوسی	قریب والے	اور	پڑوسی	دور (کے)

اور یتیموں اور محتاجوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی

وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ وَمَا مَلَكَتْ

وَ	الصَّاحِبِ	بِالْجَنْۢبِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	وَ	مَا	مَلَكَتْ
اور	ساتھی	کروٹ کے	اور	مسافر	اور	جو (جن کے)	مالک ہوئے

اور پاس بیٹھنے والے ساتھی اور مسافر اور اپنے غلام لونڈیوں

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق کا بیان

1 ...... جب کسی صورت میاں بیوی کے درمیان نااتفاقی ختم نہ ہو تو مرد و عورت دونوں کے خاص قریبی رشتہ داروں میں سے ایک ایک شخص کو منصف مقرر کرلیا جائے، یہ منصف مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔ اگر اچھی نیت اور صحیح طریقے سے کوشش کریں گے تو اللہ تعالیٰ میاں بیوی کے درمیان اتفاق پیدا کردے گا۔ یہ منصف صلح کرانے کا اختیار رکھتے ہیں، انہیں میاں بیوی میں جدائی کروا دینے کا اختیار نہیں یعنی یہ جدائی کا فیصلہ کریں تو شرعاً ان میں جدائی ہو جائے، ایسا نہیں ہو سکتا۔ 2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ اور بندوں دونوں کے حقوق کی تعلیم دی گئی ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۰۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

متکبر اور فخر کرنے والا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

اَیْمَانُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا

اَیْمَانُكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	مَنْ	كَانَ	مُخْتَالًا (1)
تمہارے دائیں ہاتھ	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	(اسے) جو	ہو	تکبر کرنے والا

(کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔) بیشک اللہ ایسے شخص کو پسند نہیں کرتا جو متکبر،

بخل کی مذمت اور کافروں کے لئے وعید

فَخُوْرَاۙ ﴿٣٦﴾ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَ

فَخُوْرَاۙ ﴿٣٦﴾	الَّذِیْنَ	یَبْخَلُوْنَ (2)	وَ	یَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ	وَ
فخر کرنے والا	وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کرنے کا	اور

فخر کرنے والا ہو ○ وہ لوگ جو خود بخل کرتے ہیں اور دیگر لوگوں کو بخل کا کہتے ہیں اور

یَكْتُمُوْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اَعْتَدْنَا

یَكْتُمُوْنَ	مَاۤ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	وَ	اَعْتَدْنَا
چھپاتے ہیں	وہ جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اسے چھپاتے ہیں (ان کے لئے شدید وعید ہے) اور کافروں کے لئے

دکھاوے اور شہرت کے لئے مال خرچ کرنے کی مذمت

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابًا مُّهِیْنًا ﴿٣٧﴾ ج وَ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابًا	مُّهِیْنًا ﴿٣٧﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ
کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل و رسوا کر دینے والا	اور	وہ لوگ جو	خرچ کرتے ہیں	اپنے مال

ہم نے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ لوگ جو اپنے مال

رِئَآءَ النَّاسِ وَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ

رِئَآءَ النَّاسِ	وَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْیَوْمِ	الْاٰخِرِ
لوگوں کے دکھاوے (کے لئے)	اور	ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	نہ	دن پر	آخرت (کے)

لوگوں کے دکھاوے کے لئے خرچ کرتے ہیں اور نہ اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی آخرت کے دن پر

1 ...... کسی کو خود سے حقیر سمجھنا اور حق بات قبول نہ کرنا تکبر ہے، یہ انتہائی مذموم وصف اور کبیرہ گناہ ہے۔

2 ...... بخل کا شرعی معنی ہے "ذمہ میں واجب چیز کو ادا نہ کرنا" البتہ یہاں بخل سے مراد یہودیوں کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے توریت میں مذکور اوصاف بیان کرنے میں بخل کرنا ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے مراد مال خرچ کرنے میں بخل کرنا ہے۔

نامور کی اور دکھاوے کے لئے مال خرچ کرنے والوں کو تنبیہ

وَ مَنْ یَّكُنِ الشَّیْطٰنُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَآءَ قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾ وَ

وَ	مَنْ	یَّكُنِ	الشَّیْطٰنُ	لَهٗ	قَرِیْنًا (1)	فَسَآءَ	قَرِیْنًا ﴿۳۸﴾	وَ
اور	جو	ہو جائے	شیطان	اس کا	ساتھی	تو کتنا برا ہے وہ	ساتھی	اور

اور جس کا ساتھی شیطان بن جائے تو کتنا برا ساتھی ہو گیا ○ (تو ان کے لئے شدید وعید ہے۔) اور

مَاذَا عَلَیْهِمْ لَوْ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ اَنْفَقُوْا

مَاذَا	عَلَیْهِمْ	لَوْ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	الْیَوْمِ	الْاٰخِرِ	وَ	اَنْفَقُوْا
کیا (حرج تھا)	ان پر	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ پر	اور	دن، روز	آخرت	اور	خرچ کرتے

اگر وہ اللہ اور قیامت پر ایمان لاتے اور اللہ کے دیے ہوئے رزق میں سے

اللہ تعالیٰ ذرہ بھر بھی ظلم نہیں فرماتا

مِمَّا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِهِمْ عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾ اِنَّ

مِمَّا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِهِمْ	عَلِیْمًا ﴿۳۹﴾	اِنَّ
(اس) سے جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	اور	ہے	اللہ	ان کو (انہیں)	جاننے والا	بیشک

اس کی راہ میں خرچ کرتے تو ان کا کیا نقصان تھا اور اللہ انہیں جانتا ہے ○ بیشک

اللہ تعالیٰ نیکی کا ثواب عمل سے زیادہ دیتا ہے

اللّٰهَ لَا یَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَ اِنْ تَكُ حَسَنَةً

اللّٰهَ	لَا یَظْلِمُ (2)	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	وَ	اِنْ	تَكُ	حَسَنَةً
اللہ	ظلم نہیں کرتا	ایک ذرے کی مقدار (بھی)	اور	اگر	ہو	کوئی نیکی

اللہ ایک ذرہ برابر ظلم نہیں فرماتا اور اگر کوئی نیکی ہو

یُّضٰعِفْهَا وَ یُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾

یُّضٰعِفْهَا	وَ	یُؤْتِ	مِنْ	لَّدُنْهُ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾
(تو) کئی گنا بڑھا دیتا ہے اسے	اور	دیتا ہے	سے	اپنے پاس	اجر، ثواب	بہت بڑا

تو وہ اسے کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتا ہے ○

1 ...... جب بندہ شیطانی کام کر کے شیطان کو خوش کرتا ہے تو شیطان اس کا ساتھی بن جاتا ہے اور جس کا ساتھی شیطان ہو وہ اپنے انجام پر خود ہی غور کر لے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۰۵ پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کسی پر ایک ذرے جتنا بھی ظلم فرمائے۔ یہاں یہ بات اس معنیٰ میں ہے کہ بلاوجہ کسی کے نیک اعمال ضائع کر کے جزاء سے محروم کر دینا یا جرم سے زیادہ سزا دینا اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں۔

بروزِ قیامت ہر اُمت سے ایک گواہ لایا جائے گا اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم سب پر گواہ ہوں گے

فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّ جِئْنَا

جِئْنَا	وَّ	بِشَهِيْدٍ	كُلِّ اُمَّةٍ	مِنْ	جِئْنَا	اِذَا	فَكَيْفَ
ہم لائیں گے	اور	ایک گواہ کو	ہر امت	سے	ہم لائیں گے	جب	تو کیسا (حال ہو گا)

تو کیسا حال ہو گا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور اے حبیب!

بروزِ قیامت کافروں اور نافرمانوں کی حسرتیں

بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾ يَوْمَىٕذٍ يَّوَدُّ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	يَّوَدُّ	يَوْمَىٕذٍ (1)	شَهِيْدًا ﴿۴۱﴾	هٰۤؤُلَآءِ	عَلٰى	بِكَ
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	تمنا کریں گے	اس دن	گواہ، نگہبان (بنا کر)	ان کے	اوپر	آپ کو

تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں گے ۝ اس دن کفار

كَفَرُوْا وَ عَصَوُا الرَّسُوْلَ لَوْ تُسَوّٰى بِهِمُ الْاَرْضُ ؕ وَ

وَ	الْاَرْضُ	بِهِمُ	تُسَوّٰى	لَوْ	الرَّسُوْلَ	عَصَوُا	وَ	كَفَرُوْا
اور	زمین	ان پر	برابر کر دی جائے	کاش	رسول (کی)	نافرمانی کی	اور	کفر کیا

اور رسول کی نافرمانی کرنے والے تمنا کریں گے کہ کاش انہیں مٹی میں دبا کر زمین برابر کر دی جائے اور

نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب جانے کی ممانعت

لَا يَكْتُمُوْنَ اللّٰهَ حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا

لَا تَقْرَبُوا	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	يٰۤاَيُّهَا	حَدِيْثًا ﴿۴۲﴾	اللّٰهَ	لَا يَكْتُمُوْنَ
قریب نہ جاؤ	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اے	کوئی بات	اللہ (سے)	وہ نہیں چھپا سکیں گے

وہ کوئی بات اللہ سے چھپا نہ سکیں گے ۝ اے ایمان والو!

الصَّلٰوةَ وَ اَنْتُمْ سُكٰرٰى حَتّٰى تَعْلَمُوْا مَا

مَا	تَعْلَمُوْا	حَتّٰى	سُكٰرٰى	اَنْتُمْ	وَ	الصَّلٰوةَ
وہ جو	جاننے لگو، سمجھنے لگو	یہاں تک کہ	نشے (میں ہو)	تم	اور (جبکہ)	نماز (کے)

نشہ کی حالت میں نماز کے پاس نہ جاؤ جب تک سمجھنے نہ لگو وہ بات جو

1 ...... یہ آیت اگرچہ کافروں کے بارے میں نازل ہوئی لیکن بہر حال دنیا میں تو ہر آدمی کو عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے جیسا کہ بزرگانِ دین قیامت کی ہولناکی اور عذابِ جہنم کی شدت سے انتہائی خوفزدہ رہتے تھے۔

تَقُوْلُوْنَ وَلَا جُنُبًا اِلَّا عَابِرِیْ سَبِیْلٍ حَتّٰى

تَقُوْلُوْنَ	وَ	لَا	جُنُبًا (1)	اِلَّا	عَابِرِیْ سَبِیْلٍ	حَتّٰى
تم کہو	اور	نہ	ناپاکی کی حالت (میں)	مگر	راستہ گزرنے والے (مسافر ہو)	یہاں تک کہ

تم کہو اور نہ ناپاکی کی حالت میں (نماز کے قریب جاؤ) حتی کہ تم غسل کر لو

تَغْتَسِلُوْا ؕ وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰۤى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ

تَغْتَسِلُوْا	وَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰۤى	اَوْ	عَلٰى	سَفَرٍ	اَوْ	جَآءَ	اَحَدٌ
تم غسل کر لو	اور	اگر	تم ہو	مریض، بیمار	یا	پر	سفر	یا	آئے	کوئی ایک

سوائے اس کے کہ تم حالتِ سفر میں ہو (تو تیمّم کر لو) اور اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی

تیمم کے حکم کی تفصیل

مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآىٕطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا

مِّنْكُمْ	مِّنَ	الْغَآىٕطِ	اَوْ	لٰمَسْتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمْ تَجِدُوْا
تم میں سے	سے	قضائے حاجت	یا	تم نے ہمبستری کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ

قضائے حاجت سے آیا ہو یا تم نے عورتوں سے ہم بستری کی ہو اور پانی

مَآءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَیْدِیْكُمْ ؕ

مَآءً	فَتَیَمَّمُوْا	صَعِیْدًا	طَیِّبًا	فَامْسَحُوْا	بِوُجُوْهِكُمْ	وَ	اَیْدِیْكُمْ
پانی	تو تیمّم کرو	مٹی (سے)	پاک	تو مسح کر لیا کرو	اپنے چہروں کا	اور	اپنے ہاتھوں (کا)

نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمّم کرو تو اپنے منہ اور ہاتھوں کا مسح کر لیا کرو

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا ﴿۴۳﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
بیشک	اللہ	ہے	معاف کرنے والا	بخشنے والا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

یہودی تحریف کر کے اور مسلمانوں کو گمراہ کرتے تھے

(1)..... اس آیت میں نشے اور جنابت کی حالت میں نماز کے قریب نہ جانے کا حکم دیا گیا اور تیمم کا تفصیلی حکم بیان کیا گیا ہے۔ ان سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص ۲۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں۔

اَلَمْ تَرَ ... الَّذِیْنَ اُوْتُوْا نَصِیْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ یَشْتَرُوْنَ الضَّلٰلَةَ وَ

الَّذِیْنَ	اُوْتُوْا	نَصِیْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	یَشْتَرُوْنَ	الضَّلٰلَةَ	وَ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ خریدتے ہیں	گمراہی	اور

جنہیں کتاب سے ایک حصہ ملا کہ وہ گمراہی خریدتے ہیں اور

یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَضِلُّوا السَّبِیْلَ ﴿٤٤﴾ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

یُرِیْدُوْنَ	اَنْ	تَضِلُّوا	السَّبِیْلَ ﴿٤٤﴾	وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ
چاہتے ہیں	کہ	تم بھٹک جاؤ	راستے (سے)	اور	اللہ	خوب جانتا ہے

چاہتے ہیں کہ تم بھی راستے سے بھٹک جاؤ ○ اور اللہ تمہارے دشمنوں کو

بِاَعْدَآئِكُمْ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِیًّا ٝ وَّكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِیْرًا ﴿٤٥﴾

بِاَعْدَآئِكُمْ (1)	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَلِیًّا	وَّ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	نَصِیْرًا ﴿٤٥﴾
تمہارے دشمنوں کو	اور	کافی	اللہ	والی، محافظ	اور	کافی ہے	اللہ	مددگار

خوب جانتا ہے اور حفاظت کے لئے اللہ ہی کافی ہے اور اللہ ہی کافی مددگار ہے ○

مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ

مِنَ	الَّذِیْنَ	هَادُوْا (2)	یُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ	عَنْ	مَّوَاضِعِهٖ
سے	ان لوگوں سے جو	یہودی ہوئے	بدل دیتے ہیں	کلمات (کو)	سے	ان کی جگہوں

یہودیوں میں کچھ وہ ہیں جو کلمات کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں

وَیَقُوْلُوْنَ سَمِعْنَا وَعَصَیْنَا وَاسْمَعْ غَیْرَ مُسْمَعٍ وَّ

وَ	یَقُوْلُوْنَ	سَمِعْنَا	وَ	عَصَیْنَا	وَ	اسْمَعْ	غَیْرَ مُسْمَعٍ	وَّ
اور	کہتے ہیں	ہم نے سنا	اور	ہم نے نافرمانی کی	اور	آپ سنیں	نہ سنایا جائے	اور

اور کہتے ہیں: ہم نے سنا اور مانا نہیں اور آپ سنیں، آپ کو نہ سنایا جائے اور

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا حامی و ناصر ہے

یہودیوں کی بری عادتیں اور ایمان نہ لانے پر شدید وعید

(1)...... یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم سے زیادہ ہمارے دشمنوں کو جانتا ہے لہٰذا جسے وہ دشمن فرمادے وہ یقیناً ہمارا دشمن ہے جیسے شیطان اور کفار و منافقین۔

(2)...... اس آیت میں یہودیوں کی بری عادتوں کا بیان ہے نیز بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک ادب بھی بیان کیا گیا ہے۔

رَاعِنَا لَیًّۢا بِاَلْسِنَتِهِمْ وَ طَعْنًا فِی

رَاعِنَا	لَیًّا	بِاَلْسِنَتِهِمْ	وَ	طَعْنًا	فِی
(کہتے ہیں) راعنا	موڑتے ہوئے، پھیر کر	اپنی زبانوں کو	اور	طعنہ دینے (کے لئے)	میں

"راعنا" کہتے ہیں زبانیں مروڑ کر اور دین میں طعنہ کے لئے،

الدِّیْنِؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ قَالُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا وَ

الدِّیْنِ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	قَالُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ
دین	اور	اگر	بیشک وہ	کہتے	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور

اور اگر وہ کہتے کہ ہم نے سنا اور مانا اور

اسْمَعْ وَ انْظُرْنَا لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ

اسْمَعْ	وَ	انْظُرْنَا	لَكَانَ	خَیْرًا	لَّهُمْ
آپ (ہماری بات) سنیں	اور	نظر فرمائیں ہماری طرف	ضرور یہ ہوتا	بہتر	ان کے لئے

حضور ہماری بات سنیں اور ہم پر نظر فرمائیں تو یہ ان کے لئے بہتر

وَ اَقْوَمَ ۙ وَ لٰكِنْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ

وَ	اَقْوَمَ	وَ	لٰكِنْ	لَّعَنَهُمُ	اللّٰهُ	بِكُفْرِهِمْ
اور	زیادہ درست (ہوتا)	اور	لیکن	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	ان کے کفر کے سبب

اور زیادہ درست ہوتا لیکن ان پر تو اللہ نے ان کے کفر کی وجہ سے لعنت کر دی

فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

فَلَا یُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۴۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا (1)	الْكِتٰبَ
تو وہ ایمان نہیں لائیں گے	مگر	تھوڑے	اے	وہ لوگو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب

تو وہ بہت تھوڑا یقین رکھتے ہیں ○ اے کتاب والو!

1 ......اس آیت میں ایمان نہ لانے کی صورت میں یہودیوں کے لئے چہرے بگاڑ دیئے جانے اور ان پر لعنت کی جانے کی وعید بیان کی گئی ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ یہ وعید دنیا کے اعتبار سے ہے جبکہ بعض نے اسے آخرت کے اعتبار سے قرار دیا ہے۔ پہلے قول پر بعض مفسرین نے فرمایا کہ چہرے بگڑنے کی یہ وعید اس صورت میں تھی جبکہ یہودیوں میں سے کوئی ایمان نہ لاتا اور چونکہ بہت سے یہودی ایمان لے آئے اِس لئے شرط نہیں پائی گئی اور وعید اُٹھ گئی۔

اٰمِنُوْا بِمَا نَزَّلْنَا مُصَدِّقًا لِّمَا

لِّمَا	مُصَدِّقًا	نَزَّلْنَا	بِمَا	اٰمِنُوْا
(اس) کی جو	تصدیق کرنے والا	ہم نے نازل کیا	(اس) پر جو	ایمان لے آؤ

جو ہم نے تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے

مَعَكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّطْمِسَ وُجُوْهًا فَنَرُدَّهَا

فَنَرُدَّهَا	وُجُوْهًا	نَّطْمِسَ	اَنْ	قَبْلِ	مِّنْ	مَعَكُمْ
پھر پھیر دیں انہیں	چہرے	ہم بگاڑ دیں	کہ	(اس سے) پہلے	سے	تمہارے ساتھ (ہے)

اُس پر ایمان لے آؤ، اِس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر انہیں

عَلٰۤى اَدْبَارِهَاۤ اَوْ نَلْعَنَهُمْ كَمَا لَعَنَّاۤ

لَعَنَّاۤ	كَمَا	نَلْعَنَهُمْ	اَوْ	اَدْبَارِهَاۤ	عَلٰۤى
ہم نے لعنت کی	جیسے	ہم لعنت کریں ان پر	یا	ان کی پشتوں	پر (کی طرف)

ان کی پیٹھ کی صورت پھیر دیں یا ان پر بھی ایسے ہی لعنت کریں جیسے ہفتے والوں پر

اَصْحٰبَ السَّبْتِ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ

اَنْ	لَا یَغْفِرُ (1)	اللّٰهَ	اِنَّ	مَفْعُوْلًا ﴿۴۷﴾	اَمْرُ اللّٰهِ	كَانَ	وَ	اَصْحٰبَ السَّبْتِ
کہ	نہیں بخشے گا	اللہ	بیشک	پورا ہونے والا	اللہ کا حکم	ہوتا ہے	اور	ہفتہ والوں (پر)

لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے ○ بیشک اللہ اس بات کو نہیں بخشتا کہ

یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

دُوْنَ ذٰلِكَ	مَا	یَغْفِرُ	وَ	بِهٖ	یُّشْرَكَ
اس کے علاوہ (ہے)	جو	بخش دے گا	اور	اس کے ساتھ	شریک کیا جائے (کسی کو)

اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

بروزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کا امکان ہے

1 ......جو حالت کفر میں مرا اس کی کبھی بخشش نہ ہوگی اور جس نے کفر نہ کیا ہو وہ خواہ کتنا ہی گنہگار ہو تب بھی اُس کے لئے جہنم میں ہمیشہ کا داخلہ نہیں ہوگا بلکہ اُس کی مغفرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مشیّت (یعنی اس کے چاہنے) پر موقوف ہے، چاہے تو اللہ تعالٰی معاف فرمادے اور چاہے تو گناہوں پر کچھ عذاب دینے کے بعد جنت میں داخل فرمادے۔

شرک سب سے بڑا بہتان ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرٰٓى

لِمَنْ	يَّشَآءُ (1)	وَ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدِ	افْتَرٰٓى
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو بیشک	اس نے بہتان باندھا

جسے چاہتا ہے معاف فرمادیتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا تو بیشک اس نے بہت بڑے گناہ کا

خود پسندی کی مذمت

اِثْمًا عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُزَكُّوْنَ

اِثْمًا	عَظِيْمًا ﴿٤٨﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	يُزَكُّوْنَ (2)
گناہ (کا)	بہت بڑے	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	پاکیزگی بیان کرتے ہیں

بہتان باندھا ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو خود اپنی پاکیزگی

اَنْفُسَهُمْ ؕ بَلِ اللّٰهُ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ وَلَا يُظْلَمُوْنَ

اَنْفُسَهُمْ	بَلِ	اللّٰهُ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ
اپنی جانوں (کی)	بلکہ	اللہ	پاکیزہ بنادیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا

بیان کرتے ہیں بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے پاکیزہ بنادیتا ہے۔ اور ان پر کھجور کے اندر کی جھلی کے برابر بھی

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾ اُنْظُرْ كَيْفَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَ

فَتِيْلًا ﴿٤٩﴾	اُنْظُرْ	كَيْفَ	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى	اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ
باریک دھاگے (جتنا بھی)	تم دیکھو	کیسے	وہ بہتان باندھتے ہیں	پر	اللہ	جھوٹ	اور

ظلم نہیں کیا جائے گا ○ دیکھو یہ اللہ پر کیسے جھوٹ باندھ رہے ہیں اور

عداوتِ رسول میں یہودیوں کا بتوں کی پوجا کرنا

كَفٰى بِهٖٓ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى

كَفٰى	بِهٖٓ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿٥٠﴾	اَلَمْ تَرَ	اِلَى
کافی ہے	وہ (جھوٹ)	گناہ	کھلا	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف

کھلے گناہ کے لئے یہی جھوٹ کافی ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا

1 ...... قیامت کے دن کفر کے علاوہ ہر گناہ کی بخشش کا امکان ضرور ہے مگر اس امید پر گناہوں میں پڑنا بہت خطرناک ہے بلکہ بعض صورتوں میں گناہ کو ہلکا سمجھنا خود کفر ہو جائے گا۔ کتنا کریم ہے وہ خدا عَزَّوَجَلَّ جو لاکھوں گناہ کرنے والے بندے کو معافی کی امید دلا رہا ہے اور کتنا گھٹیا ہے وہ بندہ جو ایسے کریم کے کرم و رحمت پر دل و جان سے قربان ہو کر اس کی بندگی میں لگنے کی بجائے اس کی نافرمانیوں پر کمربستہ ہے۔ 2 ...... یہاں خود پسندی کی مذمت کا بیان ہے۔ خود پسندی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے دینی یا دنیاوی کوئی نعمت عطا کی ہو وہ یہ تصور کرے کہ اس نعمت کا ملنا میری ذاتی کاوش کا نتیجہ ہے اور اس پر ناز کرنے لگے۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوْا	نَصِيْبًا	مِّنَ	الْكِتٰبِ	يُؤْمِنُوْنَ	بِالْجِبْتِ
ان لوگوں کی جو (جنہیں)	دیا گیا	ایک حصہ	سے	کتاب	وہ ایمان لاتے ہیں	بت پر

جنہیں کتاب کا ایک حصہ ملا وہ بت اور شیطان پر ایمان

وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰۤؤُلَآءِ

وَ	الطَّاغُوْتِ(1)	وَ	يَقُوْلُوْنَ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هٰۤؤُلَآءِ
اور	شیطان (پر)	اور	کہتے ہیں	ان لوگوں کو جو (جنہوں نے)	کفر کیا	یہ لوگ

لاتے ہیں اور کافروں کو کہتے ہیں کہ یہ (مشرک)

اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبِيْلًا ﴿٥١﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ

بتوں کو پوجنے والے یہودیوں پر لعنت

اَهْدٰى	مِنَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	سَبِيْلًا ﴿٥١﴾	اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ
زیادہ ہدایت والے ہیں	سے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	راستے (کی)	یہ	وہ لوگ ہیں جو

مسلمانوں سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

لَعَنَهُمُ اللّٰهُ ؕ وَمَنْ يَّلْعَنِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ	يَّلْعَنِ	اللّٰهُ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	اور	جس پر	لعنت کر دے	اللہ	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے

جن پر اللہ نے لعنت کی اور جس پر اللہ لعنت کر دے تو ہرگز تم اس کے لئے

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾ؕ اَمْ لَهُمْ نَصِيْبٌ مِّنَ الْمُلْكِ فَاِذًا

بادشاہت اور نبوت کا حقدار ہونے میں یہودیوں کے دعوے کی تردید

نَصِيْرًا ﴿٥٢﴾	اَمْ	لَهُمْ	نَصِيْبٌ	مِّنَ	الْمُلْكِ	فَاِذًا
کوئی مدد گار	کیا	ان کے لئے	کچھ حصہ (ہے)	سے	بادشاہی، سلطنت	(ایسا ہو) تو اس وقت

کوئی مدد گار نہ پاؤ گے ○ کیا ان کے لئے سلطنت کا کچھ حصہ ہے؟ ایسا ہو تو

1 ...... "طاغوت" کا لفظ "طَغٰی" سے بنا ہے جس کا معنٰی ہے "سرکشی"۔ جو ربعَزَّوَجَلَّ سے سرکش ہو اور دوسروں کو سرکش بنائے وہ طاغوت ہے خواہ شیطان ہو یا انسان۔ چونکہ طاغوت کے لفظ میں سرکشی کا مادہ موجود ہے اس لئے مقربین بارگاہِ الٰہی کیلئے یہ لفظ ہرگز استعمال نہیں ہو سکتا بلکہ جو اُن کیلئے یہ لفظ استعمال کرے وہ خود "طاغوت" ہے۔

یہودیوں کا حسد

لَا یُؤْتُوْنَ النَّاسَ نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾ اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی

لَا یُؤْتُوْنَ	النَّاسَ	نَقِیْرًا ﴿۵۳﴾	اَمْ	یَحْسُدُوْنَ (1)	النَّاسَ	عَلٰی
وہ نہیں دیں گے	لوگوں (کو)	تل برابر	یا (بلکہ)	وہ حسد کرتے ہیں	لوگوں (سے)	(اس) پر

یہ لوگوں کو تل برابر بھی کوئی شے نہ دیتے ○ بلکہ یہ لوگوں سے اس چیز پر حسد کرتے ہیں

مَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَقَدْ اٰتَیْنَآ

مَآ	اٰتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ	فَضْلِهٖ	فَقَدْ	اٰتَیْنَآ
جو	عطا کیا انہیں	اللہ (نے)	سے	اپنے فضل	تو بیشک	ہم نے دی

جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمائی ہے پس بیشک ہم نے

اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ اٰتَیْنٰهُمْ مُّلْكًا عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾

اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اٰتَیْنٰهُمْ	مُّلْكًا	عَظِیْمًا ﴿۵۴﴾
ابراہیم کی اولاد (کو)	کتاب	اور	حکمت	اور	ہم نے دی انہیں	سلطنت	بہت بڑی

ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی اور انہیں بہت بڑی سلطنت دی ○

ایمان لانے اور نہ لانے میں یہودیوں کا حال

فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ بِهٖ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

فَمِنْهُمْ	مَّنْ	اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
پھر ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لایا	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پھر ان میں کوئی تو اس پر ایمان لے آیا اور کسی نے

کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان

صَدَّ عَنْهُ ؕ وَ كَفٰى بِجَهَنَّمَ سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾ اِنَّ

صَدَّ	عَنْهُ	وَ	كَفٰى	بِجَهَنَّمَ	سَعِیْرًا ﴿۵۵﴾	اِنَّ
رک گیا، منہ پھیر گیا	اس سے	اور	کافی ہے	جہنم	بھڑکتی آگ	بیشک

اس سے منہ پھیرا اور عذاب کے لئے جہنم کافی ہے ○ بیشک

1 ...... اس آیت میں یہودیوں کے اصل مرض کو بیان فرمایا کہ حقیقت حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جو نبوت عطا فرمائی اور ان کے ساتھ ان کے غلاموں کو جو نصرت، غلبہ، عزت وغیرہ نعمتیں عطا فرمائی ہیں ان پر یہ لوگ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہل ایمان سے حسد کرتے ہیں اور یہودیوں کا یہ فعل سراسر حماقت ہے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ؕ

نَارًا	سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ	بِاٰيٰتِنَا	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
آگ (میں)	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	ہماری آیتوں کا	انکار کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا عنقریب ہم ان کو آگ میں داخل کریں گے۔

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا

جُلُوْدًا غَيْرَهَا	بَدَّلْنٰهُمْ	جُلُوْدُهُمْ	نَضِجَتْ [1]	كُلَّمَا
اس کے علاوہ کھالوں (سے)	ہم بدل دیں گے انہیں	ان کی کھالیں	خوب جل جائیں گی	جب کبھی

جب کبھی ان کی کھالیں خوب جل جائیں گی تو ہم ان کی کھالوں کو دوسری کھالوں

لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾

حَكِيْمًا ﴿٥٦﴾	عَزِيْزًا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	الْعَذَابَ	لِيَذُوْقُوا
حکمت والا	زبردست	ہے	اللہ	بیشک	عذاب (کا)	تاکہ وہ مزہ چکھ لیں

سے بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ چکھ لیں۔ بیشک اللہ زبردست ہے، حکمت والا ہے۔

باعمل مسلمانوں کو جنت اور اس کی نعمتوں کی بشارت

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ

سَنُدْخِلُهُمْ	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَ
عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	نیک	عمل کئے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اور

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے عنقریب ہم اُنہیں اُن باغوں میں داخل کریں گے

جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ

اَبَدًا	فِيْهَآ	خٰلِدِيْنَ	الْاَنْهٰرُ	تَحْتِهَا	مِنْ	تَجْرِيْ	جَنّٰتٍ
ہمیشہ	ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے	سے	بہتی ہیں	باغوں (میں)

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں (وہ) ان میں ہمیشہ رہیں گے،

1 ...... یہاں کافروں کے سخت عذاب اور عذابِ جہنم کی شدت کا بیان ہے کہ جہنم میں ایسا نہیں ہوگا کہ عذاب کی وجہ سے جل کر آدمی چھوٹ جائے بلکہ عذاب ہوتا رہے گا، کھالیں جلتی رہیں گی اور اللہ تعالیٰ نئی کھالیں پیدا فرماتا رہے گا تاکہ عذاب کی شدت میں کمی نہ آئے۔ یہ ایسے ہی ہوگا جیسے دنیا میں کسی کی کھال جل جائے تو کچھ عرصے بعد صحیح ہو جاتی ہے۔

لَهُمْ فِيْهَاۤ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۫ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا

لَهُمْ	فِيْهَاۤ	اَزْوَاجٌ	مُّطَهَّرَةٌ	وَّ	نُدْخِلُهُمْ	ظِلًّا
ان کے لئے	ان میں	بیویاں	پاکیزہ	اور	ہم داخل کریں گے انہیں	سائے (میں)

ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہیں اور ہم انہیں وہاں داخل کریں گے جہاں سایہ ہی

ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰۤى

ظَلِيْلًا ﴿٥٧﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يَاْمُرُكُمْ (1)	اَنْ	تُؤَدُّوا	الْاَمٰنٰتِ	اِلٰۤى
گھنا سایہ	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے تمہیں	کہ	تم ادا کر دو، سپرد کر دو	امانتیں	کی طرف

سایہ ہوگا ○ بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں ان کے

اَهْلِهَا ۙ وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا

اَهْلِهَا	وَ	اِذَا	حَكَمْتُمْ	بَيْنَ النَّاسِ	اَنْ	تَحْكُمُوْا
ان کے اہل (امانت والوں)	اور	جب	تم فیصلہ کرو	لوگوں کے درمیان	کہ	فیصلہ کرو

سپرد کرو اور یہ کہ جب تم لوگوں میں فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ

بِالْعَدْلِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ؕ اِنَّ

بِالْعَدْلِ	اِنَّ	اللّٰهَ	نِعِمَّا	يَعِظُكُمْ	بِهٖ	اِنَّ
انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	کیا ہی خوب	نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اس کی	بیشک

فیصلہ کرو بیشک اللہ تمہیں کیا ہی خوب نصیحت فرماتا ہے، بیشک

اللّٰهَ كَانَ سَمِيْعًۢا بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	كَانَ	سَمِيْعًۢا	بَصِيْرًا ﴿٥٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ
اللہ	ہے	سننے والا	دیکھنے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کرو	اللہ (کی)

اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو

امانت کی ادائیگی اور انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنے کا حکم

اطاعتِ رسول اور اطاعتِ امیر کا حکم

(1)...... یہاں آیت میں دو حکم بیان کئے گئے ہیں۔ (1) لوگوں کو ان کی امانتیں لوٹا دو۔ (2) جب فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھ کرو۔ یہ دونوں حکم اسلامی تعلیمات کے شاہکار ہیں اور امن و امان کے قیام اور حقوق کی ادائیگی میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

اختلافی بات قرآن و سنت پر پیش کی جائے

وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ

فَاِنْ	مِنْكُمْ	اُولِی الْاَمْرِ (1)	وَ	الرَّسُوْلَ	اَطِیْعُوا	وَ
پھر اگر	اپنے میں سے	حکومت والوں (کی)	اور	رسول (کی)	اطاعت کرو	اور

اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی جو تم میں سے حکومت والے ہیں۔ پھر اگر

تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ

الرَّسُوْلِ	وَ	اللّٰهِ	اِلَى	فَرُدُّوْهُ	شَیْءٍ	فِیْ	تَنَازَعْتُمْ
رسول	اور	اللہ	کی طرف	تو پھیر دو اسے	کسی چیز	میں	تمہارا آپس میں اختلاف ہو جائے

کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اگر اللہ اور آخرت کے دن پر

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ

وَّ	خَیْرٌ	ذٰلِكَ	الْاٰخِرِ	الْیَوْمِ	وَ	بِاللّٰهِ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ	اِنْ
اور	بہتر	یہ	آخرت (پر)	دن، روز	اور	اللہ پر	تم ایمان رکھتے ہو	اگر

ایمان رکھتے ہو تو اس بات کو اللہ اور رسول کی بارگاہ میں پیش کرو۔ یہ بہتر ہے اور

جھگڑے کا فیصلہ کروانے میں منافقوں کا حال

اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۟﴿۵۹﴾ ع اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ

یَزْعُمُوْنَ	الَّذِیْنَ	اِلَى	اَلَمْ تَرَ	تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾	اَحْسَنُ
دعویٰ کرتے ہیں	ان لوگوں کی جو	کی طرف	کیا تم نے نہ دیکھا	انجام (میں)	سب سے اچھا

اس کا انجام سب سے اچھا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ ہے

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ

مِنْ	اُنْزِلَ	مَاۤ	وَ	اِلَیْكَ	اُنْزِلَ	بِمَاۤ	اٰمَنُوْا	اَنَّهُمْ
سے	نازل کیا گیا	جو	اور	تمہاری طرف	نازل کیا گیا	(اس) پر جو	ایمان لائے	کہ وہ

کہ وہ اُس پر ایمان لے آئے ہیں جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور جو تم سے پہلے

(1)......اُولِی الْاَمْر میں امام، امیر، بادشاہ، حاکم، قاضی، علماء سب داخل ہیں۔

قَبۡلِكَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّتَحَاكَمُوۡۤا اِلَى الطَّاغُوۡتِ

الطَّاغُوۡتِ (1)	اِلَى	يَّتَحَاكَمُوۡۤا	اَنۡ	يُرِيۡدُوۡنَ	قَبۡلِكَ
شیطان	کی طرف (کے پاس)	باہمی جھگڑے کے فیصلے لے جائیں	کہ	وہ چاہتے ہیں	تم سے پہلے

نازل کیا گیا، وہ چاہتے ہیں کہ فیصلے شیطان کے پاس لے جائیں

وَقَدۡ اُمِرُوۡۤا اَنۡ يَّكۡفُرُوۡا بِهٖ ؕ وَيُرِيۡدُ

يُرِيۡدُ	وَ	بِهٖ	يَّكۡفُرُوۡا	اَنۡ	اُمِرُوۡۤا	قَدۡ	وَ
چاہتا ہے	اور	اس کا	وہ انکار کریں	کہ	انہیں حکم دیا گیا (تھا)	تحقیق	اور (حالانکہ)

حالانکہ انہیں تو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اسے بالکل نہ مانیں اور شیطان یہ

الشَّيۡطٰنُ اَنۡ يُّضِلَّهُمۡ ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝۶۰ وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ

لَهُمۡ	قِيۡلَ	اِذَا	وَ	ضَلٰلًاۢ بَعِيۡدًا ۝۶۰	يُّضِلَّهُمۡ	اَنۡ	الشَّيۡطٰنُ
ان سے	کہا جائے	جب	اور	دور کی گمراہی (میں)	بھٹکا تا رہے انہیں	کہ	شیطان

چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں بھٹکا تا رہے ۝ اور جب ان سے کہا جائے

تَعَالَوۡا اِلٰى مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوۡلِ

الرَّسُوۡلِ	اِلَى	وَ	اللّٰهُ	اَنۡزَلَ	مَاۤ	اِلٰى	تَعَالَوۡا
رسول	کی طرف	اور	اللہ (نے)	نازل فرمایا	جو	(اس) کی طرف	آؤ

کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ

رَاَيۡتَ الۡمُنٰفِقِيۡنَ يَصُدُّوۡنَ عَنۡكَ صُدُوۡدًا ۝۶۱ ۚ فَكَيۡفَ اِذَاۤ

اِذَاۤ	فَكَيۡفَ	صُدُوۡدًا ۝۶۱	عَنۡكَ	يَصُدُّوۡنَ	الۡمُنٰفِقِيۡنَ	رَاَيۡتَ
جب	تو کیسا (حال ہوگا)	منہ پھیرنا	تم سے	پھر جاتے ہیں	منافقوں (کو)	(تو) تم دیکھو گے

تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں ۝ تو کیسی (حالت) ہوگی جب

منافقوں کا قرآن اور رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منہ پھیرنا

منافقوں کا قسمیں کھا کر اپنے کرتوتوں کی تاویلیں کرنا

(1)...... یہاں طاغوت سے مراد کعب بن اشرف یہودی ہے جس کے پاس ایک منافق ایک یہودی کے ساتھ ہونے والے اپنے جھگڑے کا فیصلہ کروانے کے لئے جانا چاہتا تھا۔ اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج۲، ص۲۳۱ کا مطالعہ فرمائیں۔

اَصَابَتْهُمْ مُّصِیْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ ثُمَّ

اَصَابَتْهُمْ	مُّصِیْبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ	اَیْدِیْهِمْ	ثُمَّ
پہنچے گی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	پھر

ان پر ان کے اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی مصیبت آپڑے پھر

جَآءُوْكَ یَحْلِفُوْنَ ﳓ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَاۤ اِلَّاۤ اِحْسَانًا

جَآءُوْكَ	یَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	اِنْ	اَرَدْنَاۤ	اِلَّاۤ	اِحْسَانًا
حاضر ہوں تمہارے پاس	قسم کھاتے ہوئے	اللہ کی	(کہ) نہیں	ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی

اے حبیب! قسمیں کھاتے ہوئے تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں کہ ہمارا مقصد تو صرف بھلائی

وَّتَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْۗ

وَّ	تَوْفِیْقًا ﴿۶۲﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	یَعْلَمُ	اللّٰهُ	مَا	فِیْ	قُلُوْبِهِمْ
اور	اتفاق کرانے (کا)	یہ	وہ لوگ ہیں جو	جانتا ہے	اللہ	جو	میں	ان کے دلوں

اور اتفاق کرانا تھا۔ ان کے دلوں کی بات تو اللہ جانتا ہے

فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ

فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	عِظْهُمْ	وَ	قُلْ	لَّهُمْ
تو منہ پھیر لو، چشم پوشی کرو	ان سے	اور	نصیحت کردو انہیں	اور	کہتے رہو	ان سے

پس تم ان سے چشم پوشی کرتے رہو اور انہیں سمجھاتے رہو اور ان کے بارے میں

فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًۢا بَلِیْغًا ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ

فِیْۤ	اَنْفُسِهِمْ	قَوْلًا	بَلِیْغًا ﴿۶۳﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا (1)	مِنْ	رَّسُوْلٍ
(کے بارے) میں	ان کی جانوں	بات	مؤثر	اور	ہم نے نہ بھیجا	سے	کوئی رسول

ان سے پُر اثر کلام کرتے رہو۔ اور ہم نے کوئی رسول نہ بھیجا

منافقوں سے چشم پوشی کرنے اور انہیں سمجھانے کا حکم

رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد

1 ......یہاں رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد بیان کیا گیا ہے کہ ان کی آمد کا مقصد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے ان کی اطاعت کی جائے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ انبیاء ورسل عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معصوم بناتا ہے کیونکہ اگر انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خود گناہوں کے مرتکب ہوں گے تو دوسرے ان کی اطاعت واتباع کیا کریں گے۔

بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر گناہوں کی معافی چاہنے کا حکم

اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ

اِلَّا	لِيُطَاعَ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اِذْ
مگر	اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے	اللہ کے حکم سے	اور	اگر	بیشک وہ	جب

مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے اس کی اطاعت کی جائے اور اگر جب وہ

ظَّلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ

ظَّلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	جَآءُوْكَ	فَاسْتَغْفَرُوا	اللّٰهَ
ظلم کر بیٹھے	اپنی جانوں (پر)	(تو) حاضر ہو جاتے تمہارے پاس	پھر مغفرت طلب کرتے	اللہ (سے)

اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھے تھے تو اے حبیب! تمہاری بارگاہ میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ سے معافی مانگتے

وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ

وَ	اسْتَغْفَرَ	لَهُمُ	الرَّسُوْلُ	لَوَجَدُوا [1]	اللّٰهَ
اور	مغفرت کی دعا کرتا	ان کے لئے	رسول (بھی)	(تو) ضرور پاتے	اللہ (کو)

اور رسول (بھی) ان کی مغفرت کی دعا فرماتے تو ضرور اللہ کو

تَوَّابًا رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى

تَوَّابًا	رَّحِيْمًا ﴿٦٤﴾	فَلَا وَرَبِّكَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	حَتّٰى
بہت توبہ قبول کرنے والا	مہربان	تو تمہارے رب کی قسم	وہ مسلمان نہ ہوں گے	یہاں تک کہ

بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پاتے ○ تو اے حبیب! تمہارے رب کی قسم،

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو تسلیم کرنا فرضِ قطعی ہے

يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْۤ

يُحَكِّمُوْكَ [2]	فِيْمَا	شَجَرَ	بَيْنَهُمْ	ثُمَّ	لَا يَجِدُوْا	فِيْۤ
حاکم بنالیں تمہیں	(اس) میں جو	جھگڑا ہوا	ان کے درمیان	پھر	وہ نہ پائیں	میں

یہ لوگ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنالیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری توبہ کی قبولیت اور عذاب کی دوری کا سبب ہے۔ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں حاضر ہونا تو ظاہر تھا اور اب آپ کے مزار پر انوار پر حاضر ہونا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور جسے یہ بھی میسر نہ ہو تو وہ دل سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف توجہ اور آپ سے توسل، فریاد، استغاثہ اور طلب شفاعت کرے۔

(2)...... اللہ تعالیٰ حاکم ہے اور یہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی حاکم فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ بہت سی صفات جو اللہ تعالیٰ کیلئے استعمال ہوتی ......

اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا

اَنْفُسِهِمْ	حَرَجًا	مِّمَّا	قَضَیْتَ	وَ	یُسَلِّمُوْا (1)
اپنی جانوں، دلوں	کوئی حرج، رکاوٹ	(اس) سے جو	تم نے فیصلہ کر دیا	اور	دل سے مان لیں

اپنے دلوں میں اس سے کوئی رکاوٹ نہ پائیں اور اچھی طرح دل سے

تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾ وَ لَوْ اَنَّا كَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْۤا

تَسْلِیْمًا ﴿۶۵﴾	وَ	لَوْ	اَنَّا	كَتَبْنَا	عَلَیْهِمْ	اَنِ	اقْتُلُوْۤا
ماننا	اور	اگر	ہم	لکھ دیتے، فرض کر دیتے	ان پر	کہ	قتل کر دو

مان لیں ○ اور اگر ہم ان پر فرض کر دیتے کہ اپنے آپ کو

اَنْفُسَكُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِكُمْ مَّا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ

اَنْفُسَكُمْ	اَوِ	اخْرُجُوْا	مِنْ	دِیَارِكُمْ	مَّا فَعَلُوْهُ	اِلَّا	قَلِیْلٌ
اپنی جانیں	یا	نکل جاؤ	سے	اپنے گھروں	(تو) وہ نہ کرتے اسے	مگر	تھوڑے

قتل کر دو یا اپنے گھر بار چھوڑ کر نکل جاؤ تو ان میں تھوڑے ہی

مِّنْهُمْ ؕ وَ لَوْ اَنَّهُمْ فَعَلُوْا مَا یُوْعَظُوْنَ بِهٖ

مِّنْهُمْ	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	فَعَلُوْا	مَا	یُوْعَظُوْنَ	بِهٖ
ان میں سے	اور	اگر	بیشک وہ	کرتے	جو	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کے ساتھ

ایسا کرتے اور اگر وہ ہر وہ کام کر لیتے جس کی انہیں نصیحت کی جاتی ہے

لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَ اَشَدَّ تَثْبِیْتًا ﴿۶۶﴾ لا وَّ

لَكَانَ	خَیْرًا	لَّهُمْ	وَ	اَشَدَّ	تَثْبِیْتًا ﴿۶۶﴾	وَّ
ضرور ہوتا	بہت بہتر	ان کے لئے	اور	زیادہ مضبوط	ثابت قدمی (میں)	اور

تو ان کے لئے بہت بہتر اور ثابت قدمی کا ذریعہ ہوتا ○ اور

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کی طرح سخت احکام نہیں دیئے گئے

اطاعتِ رسول ایمان میں پختگی، اجرِ عظیم اور صراطِ مستقیم کی ہدایت ملنے کا ذریعہ ہے

......ہیں اگر وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے استعمال کی جائیں تو شرک لازم نہیں آتا جب تک کہ شرک کی حقیقت نہ پائی جائے۔

1...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ماننا فرض اور ماننے سے انکار کرنا کفر ہے۔ نیز ضروری ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دل و جان سے مانا جائے اور اس کے بارے میں دل میں بھی کوئی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو مسلمان کہلا کر کافروں کے قوانین کو اسلامی قوانین پر فوقیت دیتے ہیں۔

اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ مِّنْ لَّدُنَّاۤ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۶۷﴾ وَّ لَهَدَیْنٰهُمْ

اِذًا لَّاٰتَیْنٰهُمْ	مِّنْ	لَّدُنَّاۤ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۶۷﴾	وَّ	لَهَدَیْنٰهُمْ
اس وقت ضرور ہم دیتے انہیں	سے	اپنے پاس	ثواب	بہت بڑا	اور	ضرور ہم ہدایت دیتے انہیں

ایسا ہوتا تو ہم ضرور انہیں اپنے پاس سے بہت بڑا ثواب عطا فرماتے ○ اور ہم انہیں ضرور سیدھے

صِرَاطًا مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ فَاُولٰٓىٕكَ

صِرَاطًا	مُّسْتَقِیْمًا ﴿۶۸﴾	وَ	مَنْ [1]	یُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ	الرَّسُوْلَ	فَاُولٰٓىٕكَ
راستے (کی)	سیدھے	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور	رسول (کی)	تو یہ لوگ

راستے کی ہدایت دیتے ○ اور جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے تو وہ

مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ

مَعَ	الَّذِیْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	مِّنَ	النَّبِیّٖنَ
ساتھ (ہوں گے)	ان لوگوں کے جو	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	سے (یعنی)	انبیاء

ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ نے فضل کیا یعنی انبیاء

وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّهَدَآءِ وَ الصّٰلِحِیْنَ ۚ وَ حَسُنَ اُولٰٓىٕكَ

وَ	الصِّدِّیْقِیْنَ	وَ	الشُّهَدَآءِ	وَ	الصّٰلِحِیْنَ	وَ	حَسُنَ	اُولٰٓىٕكَ
اور	صدیقین	اور	شہداء	اور	صالحین (کے)	اور	کیا ہی اچھے ہیں	یہ لوگ

اور صدیقین اور شہداء اور صالحین اور یہ کتنے اچھے

رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾ ذٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ عَلِیْمًا ﴿۷۰﴾ ع

رَفِیْقًا ﴿۶۹﴾	ذٰلِكَ	الْفَضْلُ	مِنَ	اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	عَلِیْمًا ﴿۷۰﴾
ساتھی	یہ	فضل	کی طرف سے	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	جاننے والا

ساتھی ہیں ○ یہ اللہ کا فضل ہے، اور اللہ جاننے والا کافی ہے ○

اطاعت گزار مسلمانوں کا مقام

جنت میں نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا قرب ملنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

1 ...... حضرت ثوبان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه حضور اقدس صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے بے انتہاء محبت کی وجہ سے جدائی کی تاب نہ رکھتے تھے، انہیں آخرت میں جدائی کا اندیشہ ہوا تو بارگاہِ رسالت میں عرض کی، ان کی تسکین کے لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ اس سے صحابہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم کی حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت بھی معلوم ہوئی اور یہ بھی کہ جو حضور پر نور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا آخرت میں قرب چاہتا ہے وہ محبت اور اطاعت کا راستہ اختیار کرے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	خُذُوْا(1)	حِذْرَكُمْ	فَانْفِرُوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	لو	اپنے بچاؤ کا ذریعہ	پھر دشمن کی طرف نکلو، کوچ کرو

اے ایمان والو! ہوشیاری سے کام لو پھر دشمن کی طرف

ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا ﴿٧١﴾ وَاِنَّ مِنْكُمْ

ثُبَاتٍ	اَوِ	انْفِرُوْا	جَمِيْعًا ﴿٧١﴾	وَ	اِنَّ	مِنْكُمْ
تھوڑے تھوڑے (ہو کر)	یا	نکلو	اکٹھے	اور	بیشک	تم میں سے

تھوڑے تھوڑے ہو کر نکلو یا اکٹھے چلو ○ اور تم میں

لَمَنْ لَّيُبَطِّئَنَّ ۚ فَاِنْ اَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالَ

لَمَنْ	لَّيُبَطِّئَنَّ	فَاِنْ	اَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةٌ	قَالَ
ضرور (کوئی وہ ہے) جو	ضرور دیر لگائے گا	پھر اگر	پہنچ جائے تمہیں	کوئی مصیبت	(تو) کہے گا

کچھ لوگ ایسے ہیں جو ضرور دیر لگائیں گے پھر اگر تم پر کوئی مصیبت آپڑے تو دیر لگانے والا کہے گا:

قَدْ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيَّ اِذْ لَمْ اَكُنْ مَّعَهُمْ

قَدْ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيَّ	اِذْ	لَمْ اَكُنْ	مَّعَهُمْ
بیشک	انعام، احسان فرمایا	اللہ (نے)	مجھ پر	کیونکہ	میں نہیں تھا	ان کے ساتھ

بیشک اللہ نے مجھ پر بڑا احسان کیا کہ میں ان کے ساتھ

شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾ وَلَئِنْ اَصَابَكُمْ فَضْلٌ مِّنَ اللّٰهِ لَيَقُوْلَنَّ

شَهِيْدًا ﴿٧٢﴾	وَ	لَئِنْ	اَصَابَكُمْ	فَضْلٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	لَيَقُوْلَنَّ
حاضر، موجود	اور	ضرور اگر	پہنچے، ملے تمہیں	فضل	کی طرف سے	اللہ	(تو) ضرور کہے گا

موجود نہ تھا ○ اور اگر تمہیں اللہ کی طرف سے فضل ملے تو (تکلیف پہنچنے والی صورت میں تو)

دشمن کے مقابلے میں ہوشیاری اور سمجھداری سے کام لینے کا حکم

منافقوں کی خود غرضی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس

(1)...... یہ آیت مبارکہ جنگی تیاریوں، جنگی چالوں، دشمنوں کی حربی طاقت کے اندازے لگانے، معلومات رکھنے، ان کے مقابلے میں بھرپور تیاری اور بہترین جنگی حکمتِ عملی کے جملہ اصولوں میں رہنمائی کرتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہے کہ اسباب کا اختیار کرنا بھی نہایت اہم ہے۔ بغیر اسباب لڑنا مرنے کے مترادف ہے، توکل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اسباب اختیار کر کے امیدیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے وابستہ کرنے کا نام ہے۔

كَاَنْ لَّمْ تَكُنْۢ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهٗ مَوَدَّةٌ

كَاَنْ	لَّمْ تَكُنْ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَهٗ	مَوَدَّةٌ
گویا کہ	(پہلی صورت میں) نہ تھی	تمہارے درمیان	اور	اس کے درمیان	کوئی دوستی

گویا تمہارے اور اس کے درمیان کوئی دوستی ہی نہ تھی (جبکہ اب) ضرور کہے گا:

یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا ﴿۷۳﴾

یٰلَیْتَنِیْ	كُنْتُ	مَعَهُمْ	فَاَفُوْزَ (1)	فَوْزًا	عَظِیْمًا ﴿۷۳﴾
(اور فضل ملنے پر کہے گا) اے کاش	میں ہوتا	ان کے ساتھ	تو میں پالیتا	کامیابی	بڑی

اے کاش میں (بھی) ان کے ساتھ ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرلیتا ○

فَلْیُقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ یَشْرُوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا بِالْاٰخِرَةِؕ

فَلْیُقَاتِلْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	الَّذِیْنَ	یَشْرُوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	بِالْاٰخِرَةِ
تو لڑنا چاہئے	میں	اللہ کی راہ	ان لوگوں کو جو	بیچتے ہیں	دنیا کی زندگی	آخرت کے بدلے

پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے میں بیچ دیتے ہیں انہیں چاہیے کہ اللہ کی راہ میں لڑیں

اچھی نیت سے راہِ خدا میں جہاد کرنے کی ترغیب

وَ مَنْ یُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیُقْتَلْ اَوْ یَغْلِبْ

وَ	مَنْ	یُّقَاتِلْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَیُقْتَلْ	اَوْ	یَغْلِبْ
اور	جو	لڑے	میں	اللہ کی راہ	پھر وہ قتل کردیا جائے	یا	غالب آجائے

اور جو اللہ کی راہ میں لڑے پھر شہید کردیا جائے یا غالب آجائے

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۷۴﴾ وَ مَا لَكُمْ

جہاد کی ترغیب کے لئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان

فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۷۴﴾	وَ	مَا	لَكُمْ
تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بہت بڑا	اور	کیا ہے	تمہیں

تو عنقریب ہم اسے بہت بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور تمہیں کیا ہوگیا

(1)...ان آیات سے معلوم ہوا کہ خود غرضی، موقع شناسی، مفاد پرستی اور مال کی ہوس منافقوں کا طریقہ ہے۔ دنیا میں وہ شخص کبھی کامیاب نہیں ہوتا جو تکلیف کے موقع پر تو کسی کا ساتھ نہ دے لیکن اپنے مفاد کے موقع پر آگے آگے ہوتا پھرے۔ مفاد پرست اور خود غرض آدمی کچھ عرصہ تک تو اپنی منافقت چھپا سکتا ہے لیکن اس کے بعد ذلت و رسوائی اس کا مقدر ہوتی ہے۔

لَا تُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ

وَ	الرِّجَالِ	مِنَ	الْمُسْتَضْعَفِیْنَ (1)	وَ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	لَا تُقَاتِلُوْنَ
اور	مرد	سے	کمزور لوگ	اور	اللہ کی راہ	میں	(کہ) تم نہیں لڑتے

کہ تم اللہ کے راستے میں نہ لڑو اور کمزور مردوں اور

النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْ

مِنْ	اَخْرِجْنَا	رَبَّنَآ	یَقُوْلُوْنَ	الَّذِیْنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	النِّسَآءِ
سے	نکال دے ہمیں	اے ہمارے رب	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	بچے	اور	عورتیں

عورتوں اور بچوں کی خاطر (نہ لڑو جو) یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں

هٰذِهِ الْقَرْیَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَاۚ وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

لَّدُنْكَ	مِنْ	لَّنَا	اجْعَلْ	وَ	اَهْلُهَا	الظَّالِمِ	الْقَرْیَةِ	هٰذِهِ
اپنے پاس	سے	ہمارے لئے	بنادے	اور	اس کے رہائشی	ظلم کرنے والے	شہر	اس

اس شہر سے نکال دے جس کے باشندے ظالم ہیں اور ہمارے لئے اپنے پاس سے

وَلِیًّاۙۚ وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِیْرًاؕ(۷۵) اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	اَلَّذِیْنَ	نَصِیْرًا (۷۵)	لَّدُنْكَ	مِنْ	لَّنَا	اجْعَلْ	وَّ	وَلِیًّا (2)
ایمان لائے	وہ لوگ جو	کوئی مددگار	اپنے پاس	سے	ہمارے لئے	بنادے	اور	کوئی حمایتی

کوئی حمایتی بنادے اور ہمارے لئے اپنی بارگاہ سے کوئی مددگار بنادے ○ ایمان والے

یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ

فِیْ	یُقَاتِلُوْنَ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	وَ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	فِیْ	یُقَاتِلُوْنَ
میں	وہ لڑتے ہیں	کفر کیا	وہ لوگ جو (جنہوں نے)	اور	اللہ کی راہ	میں	وہ لڑتے ہیں

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کفار شیطان کی راہ میں

ایمان والے راہِ خدا میں اور کافر راہِ شیطان میں لڑتے ہیں

1 ...... یہاں جن کمزوروں کا تذکرہ ہے اس سے مراد مکہ مکرمہ کے مسلمان ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دینے کیلئے مسلمانوں کی مظلومیت کا بیان کرنا بہت مفید ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ غیرُاللہ کو ولی اور ناصر (یعنی مددگار) کہہ سکتے ہیں۔

سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْۤا اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ ۚ اِنَّ كَيْدَ الشَّيْطٰنِ كَانَ

سَبِيْلِ الطَّاغُوْتِ	فَقَاتِلُوْۤا	اَوْلِيَآءَ الشَّيْطٰنِ	اِنَّ	كَيْدَ الشَّيْطٰنِ	كَانَ
شیطان کی راہ	تو لڑو، جہاد کرو	شیطان کے دوستوں (سے)	بیشک	شیطان کا مکروفریب	ہے

لڑتے ہیں تو تم شیطان کے دوستوں سے جہاد کرو بیشک شیطان کا مکروفریب

ضَعِيْفًا ۷۶ ؑ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْۤا

ضَعِيْفًا ۷۶	اَلَمْ تَرَ	اِلَى	الَّذِيْنَ	قِيْلَ	لَهُمْ	كُفُّوْۤا
کمزور	کیا تم نے نہ دیکھا	کی طرف	ان لوگوں کی جو	کہا گیا	ان سے	روک لو

کمزور ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جن سے کہا گیا اپنے ہاتھ

اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ ۚ فَلَمَّا كُتِبَ

اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	فَلَمَّا	كُتِبَ
اپنے ہاتھ	اور	قائم کرو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	پھر جب	لکھا گیا، فرض کیا گیا

روکے رکھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو پھر جب ان پر جہاد فرض

عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَخْشَوْنَ النَّاسَ

عَلَيْهِمُ	الْقِتَالُ	اِذَا	فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	يَخْشَوْنَ	النَّاسَ
ان پر	لڑنا، جہاد	تب	ایک گروہ	ان میں سے	ڈرتے ہیں	لوگوں (سے)

کیا گیا تو ان میں ایک گروہ لوگوں سے ایسے ڈرنے لگا

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْيَةً ۚ وَقَالُوْا رَبَّنَا لِمَ

كَخَشْيَةِ اللّٰهِ	اَوْ	اَشَدَّ	خَشْيَةً	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَا	لِمَ (1)
اللہ سے ڈرنے کی طرح	یا	اس سے سخت	ڈرنا	اور	کہنے لگے	اے ہمارے رب	کیوں

جیسے اللہ سے ڈرنا ہوتا ہے یا اس سے بھی زیادہ اور کہنے لگے: اے ہمارے رب!

جہاد فرض ہونے پر بعض مسلمانوں کا طبعی خوف اور فرضیت جہاد کی حکمت سے متعلق سوال

(1)...... یہ سوال حکمت دریافت کرنے کے لئے تھا، اعتراض کرنے کیلئے نہیں، اسی لئے اس سوال پر زجر و توبیخ نہ فرمائی گئی بلکہ تسلی بخش جواب عطا فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتراض کی غرض سے نہیں بلکہ سمجھنے کے لئے اسلامی قوانین کی حکمتیں پوچھنا ایمان کے منافی نہیں ہے۔

كَتَبْتَ عَلَيْنَا الْقِتَالَ ۚ لَوْلَآ اَخَّرْتَنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ

كَتَبْتَ	عَلَيْنَا	الْقِتَالَ	لَوْلَآ	اَخَّرْتَنَآ	اِلٰٓى	اَجَلٍ
تو نے لکھ دیا، فرض کر دیا	ہمارے اوپر	جہاد	کیوں نہ	تو نے مہلت دی ہمیں	تک	مدت

تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ تھوڑی سی مدت تک ہمیں اور مہلت کیوں نہ

قَرِيْبٍ ؕ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ ۚ وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ

قَرِيْبٍ	قُلْ	مَتَاعُ الدُّنْيَا	قَلِيْلٌ[1]	وَ	الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ
قریب (تھوڑی سی)	تم کہو	دنیا کا سازوسامان	قلیل، تھوڑا	اور	آخرت	سب سے بہتر ہے

عطا کر دی؟ اے حبیب! تم فرمادو کہ دنیا کا سازوسامان تھوڑا سا ہے اور پرہیزگاروں کے لئے

لِّمَنِ اتَّقٰى ۫ وَلَا تُظْلَمُوْنَ فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾

لِّمَنِ	اتَّقٰى	وَ	لَا تُظْلَمُوْنَ	فَتِيْلًا ﴿۷۷﴾
(اس) کے لئے جو	ڈرے، متقی بنے	اور	تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)

آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا○

موت ہر جگہ آ کر رہے گی

اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَلَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُرُوْجٍ

اَيْنَ مَا	تَكُوْنُوْا	يُدْرِكْكُّمُ	الْمَوْتُ	وَلَوْ	كُنْتُمْ	فِيْ	بُرُوْجٍ
جہاں کہیں	تم ہو گے	پالے گی تمہیں	موت	اگرچہ	تم ہو	میں	قلعوں، اونچے محلات

تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں ضرور پکڑ لے گی اگرچہ تم مضبوط قلعوں

بھلائی اور برائی کی نسبت کرنے میں منافقوں کا حال

مُّشَيَّدَةٍ ؕ وَاِنْ تُصِبْهُمْ حَسَنَةٌ يَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مُّشَيَّدَةٍ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	حَسَنَةٌ	يَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ
بلند، مضبوط بنائے ہوئے	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی بھلائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

میں ہو اور ان (منافقوں) کو کوئی بھلائی پہنچے تو کہتے ہیں یہ

[1] ......دنیا کا سازوسامان اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو وہ اخروی نعمتوں کے مقابلے میں انتہائی قلیل ہے اور مومن کے لئے دنیا سے کہیں زیادہ آخرت بہتر ہے لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ دنیا کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے اور اسے سنوارنے کی زیادہ کوشش کرے۔

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّقُوْلُوْا هٰذِهٖ

مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَیِّئَةٌ	یَّقُوْلُوْا	هٰذِهٖ
اللہ کے پاس سے (ہے)	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(تو) کہتے ہیں	یہ

اللہ کی طرف سے ہے اور اگر انہیں کوئی برائی پہنچے تو کہتے ہیں: (اے محمد!) یہ

مِنْ عِنْدِكَ ؕ قُلْ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ

مِنْ عِنْدِكَ	قُلْ	كُلٌّ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ
تمہاری طرف سے (آئی ہے)	تم کہہ دو	سب	اللہ کی طرف سے (ہے)

آپ کی وجہ سے آئی ہے۔ اے حبیب! تم فرمادو: سب اللہ کی طرف سے ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ارشاد

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ حَدِیْثًا ﴿٧٨﴾ مَاۤ

فَمَالِ هٰۤؤُلَآءِ الْقَوْمِ	لَا یَكَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ	حَدِیْثًا ﴿٧٨﴾	مَاۤ
تو اس قوم کو کیا ہوا	سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے	کوئی بات	جو

تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ کسی بات کو سمجھنے کے قریب ہی نہیں آتے ○ اے سننے والے!

اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ۫ وَ مَاۤ

اَصَابَكَ	مِنْ	حَسَنَةٍ	فَمِنَ اللّٰهِ [1]	وَ	مَاۤ
پہنچتی ہے تجھے (اے انسان)	سے	بھلائی	تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	اور	جو

تجھے جو بھلائی پہنچتی ہے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور

اَصَابَكَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ ؕ وَ اَرْسَلْنٰكَ

اَصَابَكَ	مِنْ	سَیِّئَةٍ	فَمِنْ نَّفْسِكَ	وَ	اَرْسَلْنٰكَ
پہنچتی ہے تجھے	سے	برائی	تو (وہ) تیری جان کی طرف سے (ہے)	اور	ہم نے بھیجا تمہیں

تجھے جو برائی پہنچتی ہے وہ تیری اپنی طرف سے ہے اور اے حبیب! ہم نے تمہیں

بھلائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور برائی بندوں کی طرف سے ہے

1 ...... یہاں بھلائی کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف اور برائی کی نسبت بندے کی طرف کی گئی ہے جب کہ اوپر کی آیت میں سب کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ جب مؤثرِ حقیقی کی طرف نظر کرے تو ہر چیز کو اُسی کی طرف سے جانے اور جب اسباب پر نظر کرے تو برائیوں کو اپنی شامت نفس کے سبب سے سمجھے۔

اطاعتِ رسول اطاعتِ خدا ہے

لِلنَّاسِ رَسُوْلًا ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾ مَنْ يُّطِعِ

يُّطِعِ	مَنْ	شَهِيْدًا ﴿٧٩﴾	بِاللّٰهِ	كَفٰى	وَ	رَسُوْلًا (1)	لِلنَّاسِ
اطاعت کرے	جو	گواہ	اللہ	کافی ہے	اور	رسول (بنا کر)	تمام لوگوں کے لئے

سب لوگوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے اور گواہی کے لئے اللہ ہی کافی ہے ○ جس نے

الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ ۚ وَ مَنْ تَوَلّٰى

تَوَلّٰى	مَنْ	وَ	اللّٰهَ	اَطَاعَ	فَقَدْ	الرَّسُوْلَ
منہ پھیرا	جس نے	اور	اللہ (کی)	اس نے اطاعت کی	تو بیشک	رسول (کی)

رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا

اطاعتِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	حَفِيْظًا ﴿٨٠﴾	عَلَيْهِمْ	فَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ
وہ کہتے ہیں	اور	نگہبان، محافظ (بنا کر)	ان پر	تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں

تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا ○ اور کہتے ہیں:

طَاعَةٌ ز فَاِذَا بَرَزُوْا مِنْ عِنْدِكَ

عِنْدِكَ	مِنْ	بَرَزُوْا	فَاِذَا	طَاعَةٌ
تمہارے پاس	سے	اٹھ کر جاتے ہیں	پھر جب	(ہمارا کام) اطاعت (کرنا ہے)

ہم نے فرمانبرداری کی پھر جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

بَيَّتَ طَآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ غَيْرَ الَّذِيْ تَقُوْلُ ؕ

تَقُوْلُ	الَّذِيْ	غَيْرَ	مِّنْهُمْ	طَآىِٕفَةٌ	بَيَّتَ
وہ گروہ کہتا ہے (یا) تم کہتے ہو	(اس کے) جو	علاوہ	ان میں سے	ایک گروہ	رات کو منصوبے بناتا ہے

تو ان میں ایک گروہ آپ کے فرمان کے برخلاف رات کو منصوبے بناتا ہے

1 ...... یہ سیِّدِ دو عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے جلیل القدر منصب اور عظیم المرتبت قدر و منزلت کا بیان ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام عرب و عجم اور ساری مخلوق کے لئے رسول بنائے گئے اور کل جہان آپ کا اُمّتی بنایا گیا۔

وَ اللّٰهُ يَكْتُبُ مَا يُبَيِّتُوْنَ ۚ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَ

وَ	اللّٰهُ	يَكْتُبُ	مَا	يُبَيِّتُوْنَ	فَاَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ
اور	اللہ	لکھ رہا ہے	جو	وہ رات میں منصوبے بناتے ہیں	تو چشم پوشی کرو	ان سے	اور

اور اللہ ان کے رات کے منصوبے لکھ رہا ہے تو اے حبیب! تم ان سے چشم پوشی کرو اور

عظمتِ قرآن اور قرآنِ پاک میں غور و فکر کی دعوت

تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٨١﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ

تَوَكَّلْ	عَلَى	اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿٨١﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ (1)
بھروسہ رکھو	پر	اللہ	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	تو کیا وہ غور نہیں کرتے

اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کارساز ہے ○ تو کیا یہ لوگ قرآن میں غور

الْقُرْاٰنَ ؕ وَ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا

الْقُرْاٰنَ	وَ	لَوْ	كَانَ	مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ	لَوَجَدُوْا
قرآن (میں)	اور	اگر	وہ ہوتا	اللہ کے علاوہ (کسی اور) کے پاس سے	(تو) ضرور وہ پاتے

نہیں کرتے اور اگر یہ قرآن اللہ کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ہوتا تو ضرور

خوف پھیلانے والی خبر کے متعلق ایک اہم ضابطہ

فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾ وَ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ

فِيْهِ	اخْتِلَافًا	كَثِيْرًا ﴿٨٢﴾	وَ	اِذَا	جَآءَهُمْ	اَمْرٌ
اس میں	اختلاف	بہت زیادہ	اور	جب	آتی ہے ان کے پاس	کوئی بات

اس میں بہت زیادہ اختلاف پاتے ○ اور جب امن یا خوف کی

مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ ؕ وَ

مِّنَ	الْاَمْنِ	اَوِ	الْخَوْفِ	اَذَاعُوْا	بِهٖ	وَ
سے	امن	یا	خوف (کی)	(تو) پھیلانے لگ جاتے ہیں	اس کو	اور (حالانکہ)

کوئی بات ان کے پاس آتی ہے تو اسے پھیلانے لگتے ہیں حالانکہ

1 ...... قرآن مجید میں غور و فکر کرنا اعلیٰ درجے کی عبادت ہے، لیکن یہ بات واضح ہے کہ قرآن میں وہی غور و فکر معتبر اور صحیح ہے جو صاحبِ قرآن صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرامین اور ان کے صحبت یافتہ صحابہ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُم اور ان سے تربیت پانے والے تابعین رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِم کے علوم کی روشنی میں ہو۔ اس لئے دورِ جدید کے اُن نت نئے محققین سے بچنا ضروری ہے جو چودہ سو سال کے علماء، فقہاء، محدثین و مفسرین اور ساری امت کے فہم کو غلط قرار دے کر قولاً یا عملاً یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ قرآن اگر سمجھا ہے تو ہم نے ہی سمجھا ہے، پچھلی ساری امت جاہل ہی گزر گئی ہے۔ یہ لوگ یقیناً گمراہ ہیں۔

لَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلٰٓى

لَوْ	رَدُّوْهُ	اِلَى	الرَّسُوْلِ	وَ	اِلٰٓى
اگر	پھیر دیتے اس (بات) کو	کی طرف	رسول	اور	کی طرف

اگر اس بات کو رسول اور اپنے بااختیار لوگوں کی

اُولِی الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ

اُولِی الْاَمْرِ	مِنْهُمْ	لَعَلِمَهُ	الَّذِيْنَ
حکم والوں (بااختیار لوگوں)	ان میں سے	(تو) ضرور جان لیتے اس (کی حقیقت) کو	وہ لوگ جو

خدمت میں پیش کرتے تو ضرور اُن میں سے نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھنے والے

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ ؕ وَ لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

يَسْتَنْۢبِطُوْنَهٗ(1)	مِنْهُمْ	وَ	لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ
نتیجہ نکالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس کا	ان میں سے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر

اُس (خبر کی حقیقت) کو جان لیتے اور اگر تم پر اللہ کا فضل

وَ رَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾ فَقَاتِلْ

وَ	رَحْمَتُهٗ	لَاتَّبَعْتُمُ	الشَّيْطٰنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۸۳﴾	فَقَاتِلْ
اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور تم پیروی کرنے لگ جاتے	شیطان (کی)	مگر	تھوڑے	تو تم لڑو

اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ضرور تم میں سے چند ایک کے علاوہ سب شیطان کے پیچھے لگ جاتے ۝ تو اے حبیب!

جہاد کا حکم اور ترکِ جہاد سے ممانعت

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۚ لَا تُكَلَّفُ اِلَّا نَفْسَكَ وَ

فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَا تُكَلَّفُ	اِلَّا	نَفْسَكَ	وَ
میں	اللہ کی راہ	تمہیں تکلیف نہیں دی جائے گی	مگر	اپنی ذات (کی)	اور

اللہ کی راہ میں جہاد کریں۔ آپ کو آپ کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جائے گی اور

(1) ...... یہاں آیت میں اگرچہ ایک خاص سیاق و سباق میں ایک چیز بیان کی گئی ہے لیکن اِس میں جو حکم بیان کیا گیا ہے یہ ہماری زندگی کے ہزاروں گوشوں میں اصلاح کیلئے کافی ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جب کوئی ایسی بات معلوم ہو جو فساد کا سبب بن سکتی ہے تو اسے پھیلانے کی بجائے اہلِ دانش اور سمجھدار لوگوں تک پہنچا دیا جائے وہ غور و فکر اور تحقیق سے اس کی حقیقت حال معلوم کر لیں گے اور یوں بات کا بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ نہیں بنے گا۔

حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّكُفَّ

حَرِّضِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ	يَّكُفَّ
(جہاد کی) ترغیب دیتے رہو	ایمان والوں (کو)	قریب ہے	اللہ	یہ کہ	روک دے گا

مسلمانوں کو (جہاد کی) ترغیب دیتے رہو۔ عنقریب اللہ

بَاْسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ط وَاللّٰهُ اَشَدُّ

بَاْسَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	اللّٰهُ	اَشَدُّ
سختی، طاقت	ان لوگوں کی جو (جنہوں نے)	کفر کیا	اور	اللہ	سب سے زیادہ مضبوط (ہے)

کافروں کی طاقت روک دے گا اور اللہ کی طاقت سب سے زیادہ مضبوط ہے

بَاْسًا وَّاَشَدُّ تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾ مَنْ يَّشْفَعْ

بَاْسًا	وَّ	اَشَدُّ	تَنْكِيْلًا ﴿٨٤﴾	مَنْ	يَّشْفَعْ
لڑائی، طاقت (میں)	اور	سب سے زیادہ شدید (ہے)	عذاب دینے (میں)	جو	کرے

اور اس کا عذاب سب سے زیادہ شدید ہے ○ جو اچھی

شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَّهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا ج وَمَنْ يَّشْفَعْ

شَفَاعَةً	حَسَنَةً (1)	يَّكُنْ	لَّهٗ	نَصِيْبٌ	مِّنْهَا	وَ	مَنْ	يَّشْفَعْ
سفارش	اچھی	ہو گا	اس کے لئے	(ثواب کا) حصہ	اس میں سے	اور	جو	کرے

سفارش کرے اس کے لئے اس کا اجر ہے اور جو بری

شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَّكُنْ لَّهٗ كِفْلٌ مِّنْهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ

شَفَاعَةً	سَيِّئَةً (2)	يَّكُنْ	لَّهٗ	كِفْلٌ	مِّنْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
سفارش	بری	ہو گا	اس کے لئے	(گناہ کا) حصہ	اس میں سے	اور	ہے	اللہ

سفارش کرے اس کے لئے اس میں سے حصہ ہے اور

اچھی سفارش باعث ثواب اور بری سفارش ناجائز ہے

1 ...... اچھی سفارش وہ ہے جس میں کسی کو جائز نفع پہنچایا جائے یا تکلیف سے بچایا جائے، اس پر ثواب ہے، جیسے کوئی نوکری کا واقعی مستحق ہے اور کسی دوسرے کی حق تلفی نہیں ہو رہی تو سفارش کرنا جائز ہے یا کوئی مظلوم ہے اور انصاف دلوانے میں مدد کیلئے پولیس سے سفارش کی جائے۔

2 ...... بری سفارش وہ ہے جس میں غلط سفارش کی جائے، ظالم کو غلط طریقے سے بچایا جائے یا کسی کی حق تلفی کی جائے جیسے کسی غیر مستحق کو نوکری دلانے کیلئے سفارش کی جائے یا کسی کو شراب یا سینما کے لائسنس دلوانے کیلئے سفارش کی جائے، یہ حرام ہے۔

سلام کا جواب دینے کا طریقہ

عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ مُّقِیۡتًا ﴿۸۵﴾ وَ اِذَا حُیِّیۡتُمۡ بِتَحِیَّةٍ

عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ	مُّقِیۡتًا ﴿۸۵﴾	وَ	اِذَا	حُیِّیۡتُمۡ	بِتَحِیَّةٍ
ہر چیز پر	قادر	اور	جب	تمہیں سلام کیا جائے	کسی دعائیہ لفظ کے ساتھ

اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جب تمہیں کسی لفظ سے سلام کیا جائے

فَحَیُّوۡا بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ اَوۡ رُدُّوۡهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

فَحَیُّوۡا	بِاَحۡسَنَ مِنۡهَاۤ	اَوۡ	رُدُّوۡهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
تو سلام کا جواب دو	اس سے بہتر (لفظ) کے ساتھ	یا	لوٹا دو اسی (لفظ) کو	بیشک	اللہ	ہے

تو تم اس سے بہتر لفظ سے جواب دو یا وہی الفاظ کہہ دو۔ بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ سچا ہے

عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ حَسِیۡبًا ﴿۸۶﴾ اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَیَجۡمَعَنَّكُمۡ

عَلٰى كُلِّ شَیۡءٍ	حَسِیۡبًا ﴿۸۶﴾	اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	لَیَجۡمَعَنَّكُمۡ
ہر چیز پر	حساب لینے والا	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	ضرور جمع کرے گا تمہیں

ہر چیز پر حساب لینے والا ہے ○ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہ ضرور تمہیں

اِلٰى یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ فِیۡهِ ؕ وَ مَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ

اِلٰى	یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ	لَا رَیۡبَ	فِیۡهِ	وَ	مَنۡ	اَصۡدَقُ (1)	مِنَ	اللّٰهِ
کی طرف	قیامت کے دن	کوئی شک نہیں	اس میں	اور	کون ہے	زیادہ سچا	سے	اللہ

قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک نہیں اور اللہ سے زیادہ کس کی

چند منافقوں کے بارے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دو گروہ

حَدِیۡثًا ﴿۸۷﴾ ع فَمَا لَكُمۡ فِی الۡمُنٰفِقِیۡنَ فِئَتَیۡنِ

حَدِیۡثًا ﴿۸۷﴾	فَمَا	لَكُمۡ	فِی	الۡمُنٰفِقِیۡنَ	فِئَتَیۡنِ
بات (میں)	تو کیا ہوا	تمہارے لئے (تمہیں)	(کے بارے) میں	منافقوں	دو گروہ (ہو گئے)

بات سچی ○ تو تمہیں کیا ہوا کہ منافقوں کے بارے میں دو گروہ ہو گئے

1 ...... مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کسی کلام میں جھوٹ کا ممکن ہونا ذاتی طور پر محال ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام صفات مکمل طور پر صفات کمال ہیں اور جس طرح کسی صفت کمال کی اس سے نفی ناممکن ہے اسی طرح کسی نقص و عیب کی صفت کا ثبوت بھی اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہی فرمان " وَمَنۡ اَصۡدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِیۡثًا " " اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی۔ " اس عقیدے کی بہت بڑی دلیل ہے۔

وَ اللّٰهُ اَرْكَسَهُمْ بِمَا كَسَبُوْا ؕ

بِمَا كَسَبُوْا	بِمَا	اَرْكَسَهُمْ	اللّٰهُ	وَ
انہوں نے کمایا (اعمال کئے)	(اس کے) سبب جو	اوندھا کر دیا، الٹا دیا انہیں	اللہ (نے)	اور (حالانکہ)

حالانکہ اللہ نے ان کے اعمال کے سبب ان (کے دلوں) کو الٹا دیا ہے۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَهْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	اللّٰهُ	اَضَلَّ	مَنْ	تَهْدُوْا	اَنْ	اَتُرِيْدُوْنَ
جسے	اور	اللہ (نے)	گمراہ کر دیا	(اس کو) جسے	ہدایت دو، راہ دکھاؤ	یہ کہ	کیا تم چاہتے ہو

کیا تم یہ چاہتے ہو کہ تم اسے راہ دکھاؤ جسے اللہ نے گمراہ کر دیا اور جسے

يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾ وَدُّوْا لَوْ

لَوْ	وَدُّوْا	سَبِيْلًا ﴿۸۸﴾	لَهٗ	فَلَنْ تَجِدَ	اللّٰهُ	يُّضْلِلِ
کاش	وہ چاہتے ہیں	کوئی راہ	اس کے لئے	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ	گمراہ کرے

اللہ گمراہ کر دے تو ہرگز تو اس کے لئے (ہدایت کا) راستہ نہ پائے گا ○ وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ

تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا

فَلَا تَتَّخِذُوْا	سَوَآءً	فَتَكُوْنُوْنَ	كَفَرُوْا	كَمَا	تَكْفُرُوْنَ
تو تم نہ بناؤ	برابر، ایک جیسے	پھر تم سب ہو جاؤ	انہوں نے کفر کیا	جیسے	تم کافر ہو جاؤ

جیسے وہ کافر ہوئے کاش کہ تم بھی ویسے ہی کافر ہو جاؤ پھر تم سب ایک جیسے ہو جاؤ۔ تو تم

مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ

فَاِنْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	فِيْ	يُهَاجِرُوْا	حَتّٰى	اَوْلِيَآءَ	مِنْهُمْ
پھر اگر	اللہ کی راہ	میں	وہ ہجرت کریں	یہاں تک کہ	دوست	ان میں سے

ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک وہ اللہ کی راہ میں ہجرت نہ کریں پھر اگر

منافقوں کا کفر و سرکشی میں حد سے تجاوز اور مسلمانوں کو نصیحت

تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا

تَوَلَّوْا	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ	حَیْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ	وَ	لَا تَتَّخِذُوْا
وہ منہ پھیریں	تو پکڑو انہیں	اور	قتل کرو انہیں	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	نہ بناؤ

وہ منہ پھیریں تو انہیں پکڑو اور جہاں پاؤ قتل کرو اور ان میں

مِنْهُمْ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ

مِنْهُمْ	وَلِیًّا	وَّ	لَا	نَصِیْرًا ﴿۸۹﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ (1)	یَصِلُوْنَ
ان میں سے	کوئی دوست	اور	نہ	مدد گار	مگر	وہ لوگ جو	تعلق رکھتے ہیں

کسی کو نہ دوست بناؤ اور نہ ہی مدد گار ○ مگر (ان لوگوں کو قتل نہ کرو) جو ایسی قوم سے

اِلٰى قَوْمٍۭ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ اَوْ

اِلٰى	قَوْمٍ	بَیْنَكُمْ	وَ	بَیْنَهُمْ	مِّیْثَاقٌ	اَوْ
کی طرف (سے)	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ	یا

تعلق رکھتے ہوں کہ تمہارے اور ان کے درمیان (امن کا) معاہدہ ہو یا

جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ یُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ یُقَاتِلُوْا

جَآءُوْكُمْ	حَصِرَتْ	صُدُوْرُهُمْ	اَنْ	یُّقَاتِلُوْكُمْ	اَوْ	یُقَاتِلُوْا
وہ آئیں تمہارے پاس	تنگ ہو گئے	ان کے سینے	کہ	لڑائی کریں تم سے	یا	وہ لڑیں

تمہارے پاس اس حال میں آئیں کہ ان کے دل تم سے لڑائی کرنے سے تنگ آچکے ہوں یا (تمہارے ساتھ مل کر)

قَوْمَهُمْؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَیْكُمْ

قَوْمَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَسَلَّطَهُمْ	عَلَیْكُمْ
اپنی قوم (سے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور مسلط کر دیتا انہیں	تمہارے اوپر

اپنی قوم سے لڑیں اور اللہ اگر چاہتا تو ضرور انہیں تم پر مسلط کر دیتا

1 ...... یہاں ان لوگوں کا ذکر کیا جارہا ہے جو گزشتہ آیت میں دیئے گئے قتل کے حکم سے خارج ہیں اور وہ یہ ہیں: (1) وہ لوگ جن کا ایسی قوم سے تعلق ہو جن سے تمہارا امن کا معاہدہ ہو چکا ہو۔ (2) وہ لوگ جو تم سے لڑائی نہ کریں۔ (3) وہ لوگ جو تمہارے ساتھ مل کر اپنی قوم سے لڑیں۔ ان سب لوگوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں۔

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا

فَلَقٰتَلُوْكُمْ	فَاِنِ	اعْتَزَلُوْكُمْ[1]	فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ	وَ	اَلْقَوْا
تو بیشک وہ لڑتے تم سے	پھر اگر	وہ دور رہیں تم سے	پس نہ لڑیں تم سے	اور	ڈال دیں

تو وہ بے شک تم سے لڑتے پھر اگر وہ تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں اور تمہاری طرف

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

اِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	فَمَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾
تمہاری طرف	صلح	تو نہیں رکھا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	ان پر	کوئی راستہ

صلح کا پیغام بھیجیں تو (صلح کی صورت میں) اللہ نے تمہیں ان پر (لڑائی) کا کوئی راستہ نہیں رکھا○

منافقوں کا دوغلا پن اور ان کے متعلق حکم

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَ

سَتَجِدُوْنَ	اٰخَرِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّاْمَنُوْكُمْ	وَ
عنقریب تم پاؤ گے	دوسروں (کو)	وہ چاہتے ہیں	کہ	امن میں رہیں تم سے	اور

عنقریب تم کچھ دوسروں کو پاؤ گے جو چاہتے ہیں کہ وہ تم سے بھی امن میں رہیں اور

يَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْۤا اِلَى الْفِتْنَةِ

يَاْمَنُوْا	قَوْمَهُمْ	كُلَّمَا	رُدُّوْۤا	اِلَى	الْفِتْنَةِ[2]
امن میں رہیں	اپنی قوم (سے)	جب کبھی	انہیں پھیرا جاتا ہے	کی طرف	فتنہ

اپنی قوم سے بھی امن میں رہیں (لیکن) جب کبھی انہیں فتنے کی طرف پھیرا جاتا ہے

اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَ يُلْقُوْۤا

اُرْكِسُوْا	فِيْهَا	فَاِنْ	لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ	وَ	يُلْقُوْۤا
اوندھے گر جاتے ہیں	اس میں	پھر اگر	وہ کنارہ کشی نہ کریں تم سے	اور	(نہ) ڈالیں

تو اس میں اوندھے جا پڑتے ہیں۔ پھر اگر وہ تم سے کنارہ کشی نہ کریں اور تمہارے ساتھ

1 ...... یہاں فرمایا کہ اگر کفار تم سے دور رہیں اور نہ لڑیں بلکہ صلح کا پیغام بھیجیں تو اس صورت میں تمہیں اجازت نہیں کہ تم ان سے جنگ کرو۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے اور اب اسلامی سلطان کو صلح کرنے، نہ کرنے کا اختیار ہے۔

2 ...... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے یا اس سے مراد نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور مسلمانوں سے جنگ کرنا یا انہیں ایذا پہنچانا ہے۔

اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ

اِلَيْكُمُ	السَّلَمَ	وَ	يَكُفُّوْٓا	اَيْدِيَهُمْ	فَخُذُوْهُمْ	وَ	اقْتُلُوْهُمْ
تمہاری طرف	صلح	اور	(نہ) روکیں	اپنے ہاتھ	تو پکڑلو انہیں	اور	قتل کردو انہیں

صلح نہ کریں اور اپنے ہاتھ تم (سے لڑنے) سے نہ روکیں تو تم انہیں پکڑلو اور جہاں پاؤ

حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ۚ وَاُولٰٓىِٕكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾ ع

حَيْثُ	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	وَ	اُولٰٓىِٕكُمْ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	عَلَيْهِمْ	سُلْطٰنًا	مُّبِيْنًا ﴿٩١﴾
جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	یہ لوگ	ہم نے بنایا	تمہارے لئے	ان پر	اختیار	کھلا

انہیں قتل کردو اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلا اختیار دیا ہے ○

قتلِ خطا کی صورتیں اور ان کے احکام

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِمُؤْمِنٍ	اَنْ	يَّقْتُلَ (1)	مُؤْمِنًا	اِلَّا	خَطَـًٔا
اور	نہیں ہے	کسی مومن کے لئے	کہ	وہ قتل کرے	کسی مومن (کو)	مگر	غلطی (سے ہو جائے)

اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ کسی مسلمان کو قتل کرے مگر یہ کہ غلطی سے ہو جائے

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ

وَ	مَنْ	قَتَلَ	مُؤْمِنًا	خَطَـًٔا	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ
اور	جو	قتل کرے	کسی مومن (کو)	غلطی (سے)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن

اور جو کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے تو ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا

وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ

وَّ	دِيَةٌ (2)	مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰٓى	اَهْلِهٖٓ	اِلَّآ	اَنْ
اور	دیت دینا	سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس (مقتول) کے گھر والوں	مگر	یہ کہ

اور دیت دینا لازم ہے جو مقتول کے گھر والوں کے حوالے کی جائے گی سوائے اس کے کہ

1 ....اس آیت میں کسی کو غلطی سے قتل کر دینے کی صورتیں اور ان کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔

2 ....دیت کا لغوی معنی ہے وہ مال جو مقتول کے وارثوں کو مقتول کی جان کے بدلے دیا جائے اور اصطلاحی معنی یہ ہے کہ کسی مسلمان یا ذمی کافر کو قتل کرنے یا اس کے کسی عضو کو تلف کرنے کی وجہ سے جو مالی معاوضہ دینا لازم آتا ہے اسے دیت کہتے ہیں۔ قتل کی دیت کا مال مقتول کے وارث آپس میں بطورِ میراث تقسیم کریں گے۔

يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ

يَّصَّدَّقُوْا(1)	فَاِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ عَدُوٍّ	لَّكُمْ
وہ صدقہ کر دیں، وہ معاف کر دیں	پھر اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	دشمن قوم	تمہارے لئے (تمہاری)

وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ مقتول تمہاری دشمن قوم سے ہو

وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ(2)	مُّؤْمِنَةٍ	وَ
اور	وہ (مقتول خود)	مومن (ہو)	تو ایک غلام آزاد کرنا (لازم ہے)	مومن	اور

اور وہ مقتول خود مسلمان ہو تو صرف ایک مسلمان غلام کا آزاد کرنا لازم ہے اور

اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ

اِنْ	كَانَ	مِنْ	قَوْمٍ	بَيْنَكُمْ	وَ	بَيْنَهُمْ	مِّيْثَاقٌ	فَدِيَةٌ
اگر	وہ (مقتول) ہو	سے	قوم	تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	تو دیت

اگر وہ مقتول اس قوم میں سے ہو کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو تو

مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ

مُّسَلَّمَةٌ	اِلٰۤى	اَهْلِهٖ	وَ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	مُّؤْمِنَةٍ	فَمَنْ
سپرد کی ہوئی	کی طرف	اس کے گھر والوں	اور	ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا	مومن	پھر جو

اس کے گھر والوں کے حوالے دیت کی جائے اور ایک مسلمان غلام یا لونڈی کو آزاد کیا جائے پھر جسے

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ؗ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ

لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ	مُتَتَابِعَيْنِ	تَوْبَةً	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	كَانَ
نہ پائے (غلام)	تو دو مہینے کے روزے	پے در پے، مسلسل	(یہ) توبہ (ہے)	اللہ سے	اور	ہے

(غلام) نہ ملے تو دو مہینے کے مسلسل روزے (لازم ہیں۔ یہ) اللہ کی بارگاہ میں اس کی توبہ ہے اور

1 ...... مقتول کے وارث دیت معاف کر سکتے ہیں کیونکہ وہ ان کا اپنا حق ہے لیکن کفارہ معاف نہیں کر سکتے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔

2 ...... جس مسلمان کے رشتہ دار حربی کافر ہوں اسے غلطی سے قتل کر دینے کی صورت میں صرف کفارہ واجب ہے کیونکہ دیت مقتول کے وارثوں کو بطورِ میراث ملتی ہے اور کافر رشتہ دار کو مسلمان کی میراث نہیں ملتی۔

مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرنے پر شدید وعید یں

اللّٰہُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا ﴿۹۲﴾ وَ مَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا

اللّٰہُ	عَلِیْمًا	حَکِیْمًا ﴿۹۲﴾	وَ	مَنْ	یَّقْتُلْ	مُؤْمِنًا	مُّتَعَمِّدًا (1)
اللہ	علم والا	حکمت والا	اور	جو	قتل کر دے	کسی مومن (کو)	جان بوجھ کر

اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○ اور جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے

فَجَزَآؤُہٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِیْهَا وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیْهِ وَ

فَجَزَآؤُہٗ	جَهَنَّمُ	خٰلِدًا	فِیْهَا	وَ	غَضِبَ	اللّٰہُ	عَلَیْهِ	وَ
تو اس کا بدلہ	جہنم	ہمیشہ رہنے والا	اس میں	اور	غضب کیا	اللہ (نے)	اس پر	اور

تو اس کا بدلہ جہنم ہے عرصہ دراز تک اس میں رہے گا اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور

مولے علی کی تحقیق کرنے سے متعلق مسلمانوں کو نصیحت

لَعَنَهٗ وَ اَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا ﴿۹۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

لَعَنَهٗ	وَ	اَعَدَّ	لَهٗ	عَذَابًا	عَظِیْمًا ﴿۹۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
لعنت کی اس پر	اور	تیار کر رکھا ہے	اس کے لئے	عذاب	بڑا	اے	وہ لوگو جو

اس پر لعنت کی اور اس کے لئے بڑا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَ لَا تَقُوْلُوْا

اٰمَنُوْۤا	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰہِ	فَتَبَیَّنُوْا	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
ایمان لائے	جب	تم چلو	میں	اللہ کی راہ	تو خوب تحقیق کر لیا کرو	اور	نہ کہو

والو! جب تم اللہ کے راستے میں چلو تو خوب تحقیق کر لیا کرو اور جو

لِمَنْ اَلْقٰۤی اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ

لِمَنْ	اَلْقٰۤی	اِلَیْكُمُ	السَّلٰمَ	لَسْتَ	مُؤْمِنًا
(اس) سے جو	ڈالے (کہے)	تمہاری طرف (تمہیں)	سلام	(کہ) تم نہیں	مومن

تمہیں سلام کرے اسے یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں۔

1 ......اس آیت معلوم ہوتا ہے کہ انسانی جان کی اسلام میں کتنی حرمت ہے اور کسی مسلمان کو قتل کرنا کتنا شدید جرم ہے کہ جہنم، غضبِ الٰہی، لعنت اور عذابِ عظیم کی وعید سنائی گئی ہے۔

تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا٘ فَعِنْدَ اللّٰهِ مَغَانِمُ كَثِیْرَةٌؕ

تَبْتَغُوْنَ (1)	عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	مَغَانِمُ	كَثِیْرَةٌ
تم چاہتے ہو	دنیوی زندگی کا ساز و سامان	تو اللہ کے پاس (ہیں)	غنیمت کے مال	بہت سے

تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو پس اللہ کے پاس بہت سے غنیمت کے مال ہیں۔

كَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ

كَذٰلِكَ	كُنْتُمْ	مِّنْ	قَبْلُ	فَمَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْكُمْ
اسی طرح	تم تھے	سے	پہلے	پھر احسان کیا	اللہ (نے)	تمہارے اوپر

پہلے تم بھی ایسے ہی تھے تو اللہ نے تم پر احسان کیا

فَتَبَیَّنُوْاؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾

فَتَبَیَّنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۹۴﴾
تو خوب تحقیق کر لو	بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	خبردار

تو خوب تحقیق کر لو بیشک اللہ تمام اعمال سے خبردار ہے ○

لَا یَسْتَوِی الْقٰعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ وَ

لَا یَسْتَوِی	الْقٰعِدُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ (2)	وَ
برابر نہیں	(جہاد سے) بیٹھے رہنے والے	ایمان والوں میں سے	تکلیف، عذر والوں کے علاوہ	اور

عذر والوں کے علاوہ جو مسلمان جہاد سے بیٹھے رہے وہ اور

الْمُجٰهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْؕ فَضَّلَ اللّٰهُ

الْمُجٰهِدُوْنَ	فِیْ	سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ	فَضَّلَ	اللّٰهُ
جہاد کرنے والے	میں	اللہ کی راہ	اپنے مالوں سے	اور	اپنی جانوں	فضیلت دی	اللہ (نے)

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والے برابر نہیں۔ اپنی جانوں

مجاہدین کی عظمت و فضیلت

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ جہاد سے مسلمان کا مقصد دنیا کا مال حاصل کرنا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کی سربلندی اور اس کی رضا حاصل کرنا ہو۔

2 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو لوگ بیماری یا بڑھاپے یا ناطاقتی یا نابینائی یا ہاتھ پاؤں کے ناکارہ ہونے اور عذر کی وجہ سے جہاد میں حاضر نہ ہوں وہ ثواب سے محروم نہ کئے جائیں گے جبکہ اچھی نیت رکھتے ہوں۔

الْمُجٰهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ دَرَجَةً ؕ

الْمُجٰهِدِيْنَ	بِاَمْوَالِهِمْ	وَ	اَنْفُسِهِمْ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	دَرَجَةً
جہاد کرنے والوں (کو)	اپنے مالوں کے ساتھ	اور	اپنی جانوں	پر	بیٹھے رہنے والوں	درجہ (میں)

اور مالوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کو بیٹھے رہنے والوں پر اللہ نے درجے کے اعتبار سے فضیلت عطا فرمائی ہے

وَ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ فَضَّلَ اللّٰهُ

وَ	كُلًّا	وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَ	فَضَّلَ	اللّٰهُ
اور	سب (سے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	بھلائی (کا)	اور	فضیلت دی	اللہ (نے)

اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا ہے اور اللہ نے

الْمُجٰهِدِيْنَ عَلَى الْقٰعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾ۙ دَرَجٰتٍ

الْمُجٰهِدِيْنَ	عَلَى	الْقٰعِدِيْنَ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٩٥﴾	دَرَجٰتٍ
جہاد کرنے والوں (کو)	پر	بیٹھے رہنے والوں	بڑے ثواب (سے)	درجے

جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اس کی طرف سے

مِّنْهُ وَ مَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾ع

مِّنْهُ	وَ	مَغْفِرَةً	وَّ	رَحْمَةً	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿٩٦﴾
اس کی طرف سے	اور	مغفرت	اور	رحمت	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

بہت سے درجات اور بخشش اور رحمت (ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ

اِنَّ	الَّذِيْنَ	تَوَفّٰهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيْٓ
بیشک	وہ لوگ جو	قبض کرتے ہیں ان کو (ان کی روحوں کو)	فرشتے	وہ (لوگ) ظلم کرنے والے (تھے)

بیشک وہ لوگ جن کی جان فرشتے اس حال میں قبض کرتے ہیں کہ وہ اپنی جانوں پر

مجاہدین کا اجر و ثواب

قدرت کے باوجود فرض ہجرت نہ کرنے والوں کا کوئی عذر مقبول نہیں

اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِیْمَ كُنْتُمْ ؕ قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِیْنَ

اَنْفُسِهِمْ	قَالُوْا	فِیْمَ	كُنْتُمْ	قَالُوْا	كُنَّا	مُسْتَضْعَفِیْنَ
اپنی جانوں (پر)	(فرشتے) کہتے ہیں	کس حال میں	تم تھے	وہ کہتے ہیں	ہم تھے	کمزور لوگ

ظلم کرنے والے ہوتے ہیں ان سے (فرشتے) کہتے ہیں: تم کس حال میں تھے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم

فِی الْاَرْضِ ؕ قَالُوْۤا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا

فِی الْاَرْضِ	قَالُوْۤا	اَلَمْ تَكُنْ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةً	فَتُهَاجِرُوْا (1)
زمین میں	(فرشتے) کہتے ہیں	کیا نہ تھی	اللہ کی زمین	وسیع، کشادہ	تو تم ہجرت کرجاتے

زمین میں کمزور تھے۔ تو فرشتے کہتے ہیں: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت

فِیْهَا ؕ فَاُولٰٓىٕكَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾ اِلَّا

فِیْهَا	فَاُولٰٓىٕكَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	سَآءَتْ	مَصِیْرًا ﴿۹۷﴾	اِلَّا
اس میں	تو یہ لوگ	ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	مگر

کرجاتے؟ تو یہ وہ لوگ ہیں جن کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ مگر

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

الْمُسْتَضْعَفِیْنَ	مِنَ	الرِّجَالِ	وَ	النِّسَآءِ	وَ	الْوِلْدَانِ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
کمزور، مجبور لوگ	سے	مرد	اور	عورتیں	اور	بچے	(جو) طاقت نہیں رکھتے

وہ مجبور مرد اور عورتیں اور بچے جو نہ تو کوئی تدبیر کرنے کی طاقت

حِیْلَةً وَّ لَا یَهْتَدُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾ فَاُولٰٓىٕكَ عَسَى

حِیْلَةً	وَّ	لَا یَهْتَدُوْنَ	سَبِیْلًا ﴿۹۸﴾	فَاُولٰٓىٕكَ	عَسَى
کوئی تدبیر (کرنے کی)	اور	رہنمائی نہیں پاتے	راستے (کی)	پس یہ لوگ	قریب ہے

رکھتے ہوں اور نہ راستہ جانتے ہوں ○ تو عنقریب

ہجرت کی طاقت نہ رکھنے والے قابلِ گرفت نہیں

(1)……اس آیت سے ثابت ہوا کہ جو شخص کسی شہر میں اپنے دین پر قائم نہ رہ سکتا ہو اور یہ جانے کہ دوسری جگہ جانے سے اپنے فرائض دینی ادا کرسکے گا تو اس پر ہجرت واجب ہوجاتی ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھ کر کافروں کے درمیان رہنے والے بہت سے مسلمانوں کو اپنی حالت پر غور کرنے کی حاجت ہے۔

اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَفُوًّا غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾

اللّٰهُ	اَنْ	يَّعْفُوَ	عَنْهُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَفُوًّا	غَفُوْرًا ﴿۹۹﴾
اللہ	کہ	درگزر فرمائے گا	ان سے	اور	ہے	اللہ	معاف فرمانے والا	بخشنے والا

اللہ ان لوگوں سے درگزر فرمائے گا اور اللہ معاف فرمانے والا، بخشنے والا ہے ○

وَ مَنْ يُّهَاجِرْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَجِدْ فِي الْاَرْضِ مُرٰغَمًا

وَ	مَنْ	يُّهَاجِرْ	فِيْ	سَبِيْلِ اللّٰهِ	يَجِدْ	فِي الْاَرْضِ	مُرٰغَمًا
اور	جو	ہجرت کرے	میں	اللہ کی راہ	وہ پائے گا	زمین میں	ہجرت کی جگہ

اور جو اللہ کی راہ میں ہجرت کرے تو وہ زمین میں بہت جگہ

كَثِيْرًا وَّ سَعَةً ؕ وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا

كَثِيْرًا	وَّ	سَعَةً	وَ	مَنْ	يَّخْرُجْ	مِنْۢ	بَيْتِهٖ	مُهَاجِرًا
بہت	اور	وسعت، گنجائش	اور	جو	نکلے	سے	اپنے گھر	ہجرت کرتے ہوئے

اور گنجائش پائے گا اور جو اپنے گھر سے اللہ و رسول کی طرف

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ

اِلَى	اللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	ثُمَّ	يُدْرِكْهُ	الْمَوْتُ	فَقَدْ
کی طرف	اللہ	اور	اس کے رسول	پھر	آلے اسے	موت	تو بیشک

ہجرت کرتے ہوئے نکلا پھر اسے موت نے آلیا تو

وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾ ع

وَقَعَ(1)	اَجْرُهٗ	عَلَى اللّٰهِ(2)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۱۰۰﴾
واقع ہو گیا، ثابت ہو گیا	اس کا اجر	اللہ (کے ذمہ) پر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہو گیا اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○

ہجرت کرنے کی ترغیب

دورانِ ہجرت انتقال کرنے والا ہجرت کا ثواب پائے گا

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی نیکی کا ارادہ کرے اور اس کو پورا کرنے سے عاجز ہو جائے تو وہ اس نیکی کا ثواب پائے گا۔

2 ...... دورانِ ہجرت انتقال کر جانے والے کا اجر اللہ کریم کے وعدے اور اس کے فضل و کرم سے اس کے ذمۂ کرم پر ہے، یوں نہیں کہ اس پر بطورِ معاوضہ واجب ہے کیونکہ اس طور پر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ پر واجب نہیں۔

حالتِ سفر میں نمازِ قصر سے پڑھنے کا حکم

وَ اِذَا ضَرَبْتُمْ فِی الْاَرْضِ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا

وَ	اِذَا	ضَرَبْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	فَلَیْسَ	عَلَیْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ	تَقْصُرُوْا [1]
اور	جب	تم سفر کرو	زمین میں	تو نہیں	تمہارے اوپر	کوئی گناہ	کہ	قصر کرو، کم کرو

اور جب تم زمین میں سفر کرو تو تم پر گناہ نہیں کہ بعض نمازیں قصر سے

مِنَ الصَّلٰوةِ ﳓ اِنْ خِفْتُمْ اَنْ یَّفْتِنَكُمُ الَّذِیْنَ

مِنَ	الصَّلٰوةِ	اِنْ	خِفْتُمْ	اَنْ	یَّفْتِنَكُمُ	الَّذِیْنَ
سے	نماز	اگر	تمہیں اندیشہ ہو	کہ	ایذا دیں گے تمہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

پڑھو اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ کافر تمہیں ایذا

نمازِ خوف ادا کرنے کا ایک طریقہ

كَفَرُوْا ؕ اِنَّ الْكٰفِرِیْنَ كَانُوْا لَكُمْ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾ وَ

كَفَرُوْا	اِنَّ	الْكٰفِرِیْنَ	كَانُوْا	لَكُمْ	عَدُوًّا	مُّبِیْنًا ﴿۱۰۱﴾	وَ
کفر کیا	بیشک	کفر کرنے والے	ہیں	تمہارے لئے (تمہارے)	دشمن	کھلے	اور

دیں گے بیشک کفار تمہارے کھلے دشمن ہیں ۝ اور

اِذَا كُنْتَ فِیْهِمْ فَاَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلٰوةَ فَلْتَقُمْ

اِذَا	كُنْتَ	فِیْهِمْ	فَاَقَمْتَ [2]	لَهُمُ	الصَّلٰوةَ	فَلْتَقُمْ
جب	تم (موجود) ہو	ان میں	تو قائم کرو	ان کے لئے	نماز	تو چاہئے کہ کھڑی ہو

اے حبیب! جب تم ان میں تشریف فرما ہو پھر نماز میں ان کی امامت کرو تو چاہئے کہ

طَآىٕفَةٌ مِّنْهُمْ مَّعَكَ وَ لْیَاْخُذُوْۤا اَسْلِحَتَهُمْ ۫ فَاِذَا

طَآىٕفَةٌ	مِّنْهُمْ	مَّعَكَ	وَلْیَاْخُذُوْۤا	اَسْلِحَتَهُمْ	فَاِذَا
ایک جماعت	ان میں سے	تمہارے ساتھ	اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنے ہتھیار	پھر جب

ان میں ایک جماعت تمہارے ساتھ ہو اور وہ اپنے ہتھیار لیے رہیں پھر جب

1 ...... اس آیت میں نماز کو قصر کرنے کا مسئلہ بیان کیا گیا ہے یعنی سفر کی حالت میں ظہر، عصر اور عشاء میں چار فرضوں کی بجائے دو پڑھیں گے۔ نماز قصر سے متعلق مزید معلومات کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج ۲، ص ۲۸۷ اور بہار شریعت حصہ 4 سے "نماز مسافر کا بیان" مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... اس آیت میں نمازِ خوف کی جماعت کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نماز کی جماعت ایسی اہم ہے کہ سخت جنگ کی حالت میں بھی جماعت کا طریقہ سکھایا گیا۔ افسوس ان پر جو بلا وجہ جماعت چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس میں ستائیس گنا زیادہ ثواب ہے۔

سَجَدُوْا فَلْیَكُوْنُوْا مِنْ وَّرَآىٕكُمْ۪ وَلْتَاْتِ

سَجَدُوْا	فَلْیَكُوْنُوْا	مِنْ	وَّرَآىٕكُمْ	وَلْتَاْتِ
وہ سجدہ کرلیں	تو چاہئے کہ ہو جائیں	سے	تمہارے پیچھے	اور (اب) چاہئے کہ آئے

وہ سجدہ کرلیں تو ہٹ کر تم سے پیچھے ہو جائیں اور اب دوسری جماعت

طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى لَمْ یُصَلُّوْا فَلْیُصَلُّوْا مَعَكَ

طَآىٕفَةٌ اُخْرٰى	لَمْ یُصَلُّوْا	فَلْیُصَلُّوْا	مَعَكَ
دوسری جماعت	انہوں نے نماز ادا نہیں کی (تھی)	تو چاہئے کہ وہ نماز پڑھیں	تمہارے ساتھ

آئے جو اس وقت تک نماز میں شریک نہ تھی اب وہ تمہارے ساتھ نماز پڑھیں

وَلْیَاْخُذُوْا حِذْرَهُمْ وَ اَسْلِحَتَهُمْۚ وَدَّ الَّذِیْنَ

وَلْیَاْخُذُوْا	حِذْرَهُمْ	وَ	اَسْلِحَتَهُمْ (1)	وَدَّ	الَّذِیْنَ
اور چاہئے کہ لیے رہیں	اپنی حفاظت کا سامان	اور	اپنے ہتھیار	چاہتے ہیں	وہ لوگ جو (جنہوں نے)

اور (انہیں بھی) چاہئے کہ اپنی حفاظت کا سامان اور اپنے ہتھیار لیے رہیں۔ کافر چاہتے ہیں

كَفَرُوْا لَوْ تَغْفُلُوْنَ عَنْ اَسْلِحَتِكُمْ وَ اَمْتِعَتِكُمْ

كَفَرُوْا	لَوْ	تَغْفُلُوْنَ	عَنْ	اَسْلِحَتِكُمْ	وَ	اَمْتِعَتِكُمْ
کفر کیا	اگر	تم غافل ہو جاؤ	سے	اپنے ہتھیاروں	اور	اپنے سامانوں، اسباب

کہ اگر تم اپنے ہتھیاروں اور اپنے سامان سے غافل ہو جاؤ

فَیَمِیْلُوْنَ عَلَیْكُمْ مَّیْلَةً وَّاحِدَةًؕ وَلَا جُنَاحَ

فَیَمِیْلُوْنَ	عَلَیْكُمْ	مَّیْلَةً	وَّاحِدَةً	وَ	لَا	جُنَاحَ
تو وہ ٹوٹ پڑیں	تمہارے اوپر	ٹوٹ پڑنا	ایک (ہی بار)	اور	نہیں	کوئی گناہ

تو ایک ہی دفعہ تم پر حملہ کر دیں اور اگر تمہیں

(1)...... اگر زیادہ خطرہ نہ ہو تو نمازِ خوف ہتھیار لے کر ادا کرنا مستحب ہے اور اس ہتھیار بندی سے نمازی کی نماز میں خلل واقع نہ ہو گا۔

عَلَيْكُمْ اِنْ كَانَ بِكُمْ اَذًى مِّنْ مَّطَرٍ اَوْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَنْ

عَلَيْكُمْ	اِنْ	كَانَ	بِكُمْ	اَذًى	مِّنْ	مَّطَرٍ	اَوْ	كُنْتُمْ	مَّرْضٰٓى	اَنْ
تمہارے اوپر	اگر	ہو	تم کو	تکلیف	سے	بارش	یا	تم ہو	بیمار، مریض	کہ

بارش کے سبب تکلیف ہو یا بیمار ہو تو تم پر کوئی مضائقہ نہیں کہ

تَضَعُوْٓا اَسْلِحَتَكُمْ ۚ وَخُذُوْا حِذْرَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

تَضَعُوْٓا	اَسْلِحَتَكُمْ	وَ	خُذُوْا	حِذْرَكُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
رکھ دو	اپنے ہتھیار	اور	لئے رہو	اپنی حفاظت کا سامان	بیشک	اللّٰہ (نے)

اپنے ہتھیار کھول رکھو اور اپنی حفاظت کا سامان لئے رہو۔ بیشک اللّٰہ نے

اَعَدَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾ فَاِذَا قَضَيْتُمُ

اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابًا	مُّهِيْنًا ﴿١٠٢﴾	فَاِذَا	قَضَيْتُمُ
تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے	عذاب	ذلیل ورسوا کر دینے والا	پھر جب	تم پوری کر لو

کافروں کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ پھر جب تم نماز

نماز کے بعد ذکر اللّٰہ کرنے کا حکم

الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ قِيٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِكُمْ ۚ فَاِذَا

الصَّلٰوةَ	فَاذْكُرُوا (1)	اللّٰهَ	قِيٰمًا	وَّ	قُعُوْدًا	وَّ	عَلٰى	جُنُوْبِكُمْ	فَاِذَا
نماز	تو ذکر کرو	اللّٰہ (کا)	کھڑے	اور	بیٹھے	اور	پر	اپنی کروٹوں	پھر جب

پڑھ لو تو کھڑے اور بیٹھے اور کروٹوں پر لیٹے اللّٰہ کو یاد کرو پھر جب

حالتِ امن میں حسبِ معمول نماز پڑھنے کا حکم

اطْمَاْنَنْتُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ۚ اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

اطْمَاْنَنْتُمْ	فَاَقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	كَانَتْ	عَلَى	الْمُؤْمِنِيْنَ
تم مطمئن ہو جاؤ	تو قائم کرو	نماز	بیشک	نماز	ہے	پر	ایمان والوں

تم مطمئن ہو جاؤ تو حسبِ معمول نماز قائم کرو بیشک نماز مسلمانوں پر

نماز مقررہ وقت پر فرض ہے

1 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہاد جیسی سخت حالت میں بھی اللّٰہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں ہونا چاہئے، نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ نمازوں کے بعد جو کلمہ توحید کا ذکر کیا جاتا ہے وہ جائز ہے۔

غزوہ احد کے بعد تلاش کفار میں سستی کرنے والوں کو نصیحت

كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾ وَ لَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ؕ اِنْ

كِتٰبًا	مَّوْقُوْتًا ﴿۱۰۳﴾	وَ	لَا تَهِنُوْا	فِي	ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ	اِنْ
لکھی ہوئی، فرض (ہے)	مقررہ وقت (میں)	اور	سستی نہ کرو	میں	(کافر) قوم کی تلاش	اگر

مقررہ وقت میں فرض ہے ○ اور کافروں کی تلاش میں سستی نہ کرو۔ اگر

تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ فَاِنَّهُمْ يَاْلَمُوْنَ كَمَا تَاْلَمُوْنَ ۚ وَ

تَكُوْنُوْا تَاْلَمُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	يَاْلَمُوْنَ	كَمَا	تَاْلَمُوْنَ	وَ
تمہیں دکھ پہنچتا ہے	تو بیشک وہ	انہیں دکھ پہنچتا ہے	جیسے	تمہیں دکھ پہنچتا ہے	اور (حالانکہ)

تمہیں دکھ پہنچتا ہے تو جیسے تمہیں دکھ پہنچتا ہے ویسے ہی انہیں بھی دکھ پہنچتا ہے حالانکہ

تَرْجُوْنَ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا يَرْجُوْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا

تَرْجُوْنَ	مِنَ	اللّٰهِ	مَا	لَا يَرْجُوْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا
تم امید رکھتے ہو	سے	اللہ	جو	وہ امید نہیں رکھتے	اور	ہے	اللہ	علم والا

تم اللہ سے وہ امید رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھتے۔ اور اللہ جاننے والا

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد: اس کے احکام کے مطابق فیصلہ کرنا

حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ

حَكِيْمًا ﴿۱۰۴﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنَاۤ	اِلَيْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ
حکمت والا	بیشک	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ

حکمت والا ہے ○ اے حبیب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اتاری

لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَاۤ اَرٰىكَ اللّٰهُ ؕ وَ لَا تَكُنْ

لِتَحْكُمَ	بَيْنَ النَّاسِ	بِمَاۤ	اَرٰىكَ	اللّٰهُ	وَ	لَا تَكُنْ (1)
تاکہ تم فیصلہ کرو	لوگوں کے درمیان	(اس کے) ساتھ جو	دکھایا تمہیں	اللہ (نے)	اور	تم نہ ہونا

تاکہ تم لوگوں میں اس (حق) کے ساتھ فیصلہ کرو جو اللہ نے تمہیں دکھایا ہے اور تم

1 ......اس آیت میں بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن در حقیقت قیامت تک کے حکام کو سنانا مقصود ہے کہ وہ فیصلہ کرنے میں کوتاہی نہ کیا کریں اور صحیح ملزم کو بغیر رُو رعایت سزا پوری دیا کریں۔ اسی آیت سے تعصب کا رد بھی ہوتا ہے کہ اسلام میں اس بات کی کوئی گنجائش نہیں کہ آدمی اپنی قوم یا خاندان کی ہر معاملے میں تائید کرے اگرچہ وہ باطل پر ہوں بلکہ حق کی اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس میں رنگ و نسل، قوم و علاقہ، ملک و صوبہ، زبان و ثقافت کے ہر قسم کے تعصب کا رد ہے۔

بارگاہِ الٰہی میں استغفار کرنے کا حکم

لِّلْخَآىٕنِیْنَ خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾ وَّ اسْتَغْفِرِ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ

لِّلْخَآىٕنِیْنَ	خَصِیْمًا ﴿۱۰۵﴾	وَّ	اسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ
خیانت کرنے والوں کے لئے	جھگڑنے والا	اور	معافی چاہو، استغفار کرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑا نہ کرنا ○ اور اللہ کی بارگاہ میں استغفار کریں۔ بیشک اللہ

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے کا حکم

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾ وَ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِیْنَ

كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۱۰۶﴾	وَ	لَا تُجَادِلْ	عَنِ	الَّذِیْنَ
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	نہ جھگڑو	(کی طرف) سے	ان لوگوں کی جو

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور ان لوگوں کی طرف سے نہ جھگڑنا جو

یَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ مَنْ كَانَ

یَخْتَانُوْنَ (1)	اَنْفُسَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	مَنْ	كَانَ
خیانت میں ڈالتے ہیں	اپنی جانوں (کو)	بیشک	اللہ	پسند نہیں فرماتا	(اسے) جو	ہو

اپنی جانوں کو خیانت میں ڈالتے ہیں۔ بیشک اللہ پسند نہیں کرتا اُسے جو

اللہ تعالیٰ زیادہ حقدار ہے کہ اس سے ڈرا جائے

خَوَّانًا اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾ یَّسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ وَ

خَوَّانًا	اَثِیْمًا ﴿۱۰۷﴾	یَّسْتَخْفُوْنَ	مِنَ	النَّاسِ	وَ
بہت خیانت کرنے والا	بڑا گناہگار	وہ چھپتے ہیں (یا) شرماتے ہیں	سے	لوگوں	اور

بہت خیانت کرنے والا، بڑا گناہگار ہو ○ وہ لوگوں سے شرماتے ہیں اور

لَا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللّٰهِ وَ هُوَ مَعَهُمْ اِذْ

لَا یَسْتَخْفُوْنَ (2)	مِنَ	اللّٰهِ	وَ	هُوَ	مَعَهُمْ	اِذْ
چھپ نہیں سکتے (یا) شرم نہیں کرتے	سے	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جب

اللہ سے نہیں شرماتے حالانکہ اللہ اس وقت بھی ان کے ساتھ ہوتا ہے جب

1 ......اِس آیت میں خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے سے منع فرمایا گیا۔ اس سے وکالت کا پیشہ کرنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ بارہا ایسا ہوتا ہے کہ وکیل اپنے موکل کا مجرم وخائن ہونا جانتا ہے لیکن وہ مال بٹورنے کے چکر میں مظلوم کو ظالم اور ظالم کو مظلوم بنا دیتا ہے اور ظالم کی طرف داری کرتا، اس کی طرف سے دلائل پیش کرتا، جھوٹ بولتا، دوسرے فریق کا حق مارتا اور نہ جانے کن کن حرام کاموں کا مرتکب ہوتا ہے۔

2 ......یہ آیت مبارکہ تقویٰ وطہارت کی بنیاد ہے۔ اگر انسان یہ خیال رکھے کہ میرا کوئی حال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے چھپا ہوا نہیں تو گناہ کرنے کی ہمت نہ کرے۔

خیانت کرنے والوں کی طرف سے جھگڑنے والوں کو تنبیہ

يُبَيِّتُوْنَ مَا لَا يَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

يُبَيِّتُوْنَ	مَا	لَا يَرْضٰى	مِنَ	الْقَوْلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
رات میں مشورہ کرتے ہیں	(اس چیز کا) جو	(اللہ) پسند نہیں کرتا	سے	بات	اور	ہے	اللہ

وہ رات کو ایسی بات کا مشورہ کرتے ہیں جو اللہ کو پسند نہیں اور اللہ

بِمَا يَعْمَلُوْنَ مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾ هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ جٰدَلْتُمْ

بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	مُحِيْطًا ﴿١٠٨﴾	هٰٓاَنْتُمْ	هٰٓؤُلَآءِ	جٰدَلْتُمْ
(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	گھیرے ہوئے	خبردار تم	وہ لوگ (ہو جو)	جھگڑے

ان کے کاموں کو گھیرے ہوئے ہے ○ (اے لوگو!) سن لو، یہ تم ہی ہو جو دنیا کی زندگی میں

عَنْهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ فَمَنْ يُّجَادِلُ اللّٰهَ

عَنْهُمْ	فِي	الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	فَمَنْ	يُّجَادِلُ [1]	اللّٰهَ
ان (کی طرف) سے	میں	دنیا کی زندگی	تو کون	جھگڑا کرے گا	اللہ (سے)

ان کی طرف سے جھگڑے تو قیامت کے دن ان کی طرف سے اللہ سے

سچی توبہ کرنے والا گناہگار اللہ تعالیٰ کو غفور و رحیم پائے گا

عَنْهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَمْ مَّنْ يَّكُوْنُ عَلَيْهِمْ وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾ وَ

عَنْهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	اَمْ	مَّنْ	يَّكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	وَكِيْلًا ﴿١٠٩﴾	وَ
ان (کی طرف) سے	قیامت کے دن	یا	کون	ہو گا	ان پر (ان کا)	کارساز، وکیل	اور

کون جھگڑے گا یا کون ان کا کارساز ہو گا؟ ○ اور

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ

مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا	اَوْ	يَظْلِمْ	نَفْسَهٗ	ثُمَّ	يَسْتَغْفِرِ	اللّٰهَ
جو	کرے	برا کام	یا	ظلم کرے	اپنی جان (پر)	پھر	مغفرت طلب کرے	اللہ (سے)

جو کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے مغفرت طلب کرے

1 ...... دھوکا دینے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جھگڑنا ناممکن ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔ نیز اس آیت میں شفاعت کا انکار نہیں کیونکہ محبوبوں کی شفاعت اور چھوٹے بچوں کا اپنے ماں باپ کی بخشش کے لئے رب تعالیٰ سے ناز کے طور پر جھگڑنا آیات و احادیث سے ثابت ہے۔

يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾ وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا

يَجِدِ	اللّٰهَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿١١٠﴾	وَ	مَنْ	يَّكْسِبْ	اِثْمًا
(تو) وہ پائے گا	اللہ (کو)	بخشنے والا	مہربان	اور	جو	کمائے	گناہ

تو اللہ کو بخشنے والا مہربان پائے گا ○ اور جو گناہ کمائے

فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿١١١﴾ وَ

فَاِنَّمَا	يَكْسِبُهٗ	عَلٰى نَفْسِهٖ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿١١١﴾	وَ
تو صرف	وہ کماتا ہے اسے	اپنی جان پر	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اور

تو وہ اپنی جان پر ہی گناہ کمارہا ہے اور اللہ علم و حکمت والا ہے ○ اور

مَنْ يَّكْسِبْ خَطِيْٓئَةً اَوْ اِثْمًا ثُمَّ يَرْمِ بِهٖ

مَنْ	يَّكْسِبْ	خَطِيْٓئَةً (2)	اَوْ	اِثْمًا	ثُمَّ	يَرْمِ	بِهٖ
جو	کمائے (ارتکاب کرے)	کسی خطا	یا	گناہ (کا)	پھر	الزام لگادے	اس کا

جو کوئی غلطی یا گناہ کا ارتکاب کرے پھر کسی بے گناہ پر اس کا

بَرِيْٓـًٔا فَقَدِ احْتَمَلَ بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾ ع وَ

بَرِيْٓـًٔا	فَقَدِ	احْتَمَلَ (3)	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا	مُّبِيْنًا ﴿١١٢﴾	وَ
کسی بے گناہ (پر)	تو بیشک	اس نے اٹھایا	بہتان	اور	گناہ	کھلا	اور

الزام لگادے تو یقیناً اس نے بہتان اور کھلا گناہ اٹھایا ○ اور

لَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ لَهَمَّتْ

لَوْلَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكَ	وَ	رَحْمَتُهٗ	لَهَمَّتْ
اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	اور	اس کی رحمت	(تو) ضرور ارادہ کیا تھا

اے حبیب! اگر تمہارے اوپر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتی تو ان میں ایک گروہ نے

گناہ کا وبال گناہ کرنے والا اٹھائے گا

اپنے گناہ کا دوسرے پر الزام لگانے والا بہتان تراش اور بڑا گناہگار ہے

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عظمت و شان

1 ...... جو گناہ کرے گا وہی اس گناہ کا وبال اٹھائے گا، البتہ جو کسی گناہ جاریہ کا سبب بنا تو اسے گناہ کرنے والوں کے گناہ سے بھی حصہ ملے گا۔

2 ...... یہاں خطا سے مراد گناہِ صغیرہ اور گناہ سے مراد گناہِ کبیرہ ہے۔

3 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بے گناہ کو تہمت لگانا سخت جرم ہے وہ بے گناہ خواہ مسلمان ہو یا کافر۔ نیز اس سے اسلام کے اعلیٰ اخلاقی اصولوں کا علم ہوا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا کس قدر پاس اور لحاظ ہے، حتی کہ کافر تک کے حقوق اسلام میں بیان کئے گئے ہیں۔

طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ اَنْ يُّضِلُّوْكَ ؕ وَمَا يُضِلُّوْنَ اِلَّآ

طَّآئِفَةٌ	مِّنْهُمْ	اَنْ	يُّضِلُّوْكَ (1)	وَ	مَا يُضِلُّوْنَ	اِلَّآ
ایک گروہ (نے)	ان میں سے	کہ	وہ بہکا دیں تمہیں	اور	وہ نہیں گمراہ کرتے	مگر

آپ کو (صحیح فیصلہ کرنے سے) ہٹانے کا ارادہ کیا تھا حالانکہ وہ اپنے آپ ہی کو

اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَضُرُّوْنَكَ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَاَنْزَلَ

اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَضُرُّوْنَكَ	مِنْ	شَيْءٍ	وَ	اَنْزَلَ
اپنی جانوں (کو)	اور	وہ نقصان نہیں پہنچا سکتے تمہیں	سے (کچھ)	کسی چیز	اور	نازل کی

گمراہ کر رہے تھے اور آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَعَلَّمَكَ مَا

اللّٰهُ	عَلَيْكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	عَلَّمَكَ (2)	مَا
اللہ (نے)	تمہارے اوپر	کتاب	اور	حکمت	اور	سکھا دیا تمہیں	جو کچھ

آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو وہ سب کچھ سکھا دیا جو

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ ؕ وَكَانَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾ لَا خَيْرَ

لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ	وَ	كَانَ	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكَ	عَظِيْمًا ﴿١١٣﴾	لَا	خَيْرَ
تم نہ جانتے تھے	اور	ہے	اللہ کا فضل	تمہارے اوپر	بہت بڑا	نہیں	کوئی بھلائی

آپ نہ جانتے تھے اور آپ پر اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ○ اُن کے

فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ

فِيْ	كَثِيْرٍ	مِّنْ	نَّجْوٰىهُمْ	اِلَّا	مَنْ	اَمَرَ	بِصَدَقَةٍ	اَوْ
میں	بہت	سے	ان کی سرگوشیوں، خفیہ مشوروں	مگر	جو	حکم دے	صدقے کا	یا

اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی بھلائی نہیں ہوتی مگر ان لوگوں (کے مشوروں) میں جو صدقے کا یا

صرف اچھے کاموں کیلئے کئے جانے والے مشوروں میں بھلائی ہے

1 ...... یہاں بہکانے سے مراد دھوکہ دے کر غلط فیصلہ کروالینا ہے۔

2 ...... یہ آیت مبارکہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظیم مدح پر مشتمل ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ نے آپ پر کتاب اور حکمت نازل فرمائی اور آپ کو دین کے امور، شریعت کے احکام اور غیب کے وہ علوم عطا فرما دیئے جو آپ نہ جانتے تھے۔

صرف رضائے الٰہی کیلئے کئے جانے والے مشوروں پر ثواب ملے گا

مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍۭ بَیْنَ النَّاسِؕ وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ

مَعْرُوْفٍ	اَوْ	اِصْلَاحٍۭ	بَیْنَ النَّاسِ	وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ
اچھی بات (کا)	یا	صلح کرانے (کا)	لوگوں کے درمیان	اور	جو	کرے	یہ (کام)

اور جو نیکی کا یا لوگوں میں باہم صلح کرانے کا مشورہ کریں

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ مَنْ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ [1]	فَسَوْفَ نُؤْتِیْهِ	اَجْرًا	عَظِیْمًا ﴿۱۱۴﴾	وَ	مَنْ
اللہ کی رضامندی چاہنے (کے لئے)	تو عنقریب ہم دیں گے اسے	اجر، ثواب	بڑا	اور	جو

اللہ کی رضامندی تلاش کرنے کے لئے یہ کام کرتا ہے تو اسے عنقریب ہم بڑا ثواب عطا فرمائیں گے ○ اور جو

رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اور مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنا جائز نہیں

یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰى

یُّشَاقِقِ [2]	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ	بَعْدِ	مَا	تَبَیَّنَ	لَهُ	الْهُدٰى
مخالفت کرے	رسول (کی)	سے	(اس کے) بعد	جو	ظاہر ہوچکی	اس کے لئے	ہدایت

اس کے بعد کہ اس کے لئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی رسول کی مخالفت کرے

وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى

وَ	یَتَّبِعْ	غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ	نُوَلِّهٖ	مَا	تَوَلّٰى
اور	پیروی کرے	ایمان والوں کی راہ سے جدا (راستے کی)	ہم پھیر دیں گے اسے	جدھر	وہ پھرتا ہے

اور مسلمانوں کی راہ سے جدا راہ چلے تو ہم اسے ادھر ہی پھیر دیں گے جدھر وہ پھرتا ہے

روزِ قیامت شرک کے علاوہ ہر گناہ بخشے جانے کی امید ہے

وَ نُصْلِهٖ جَهَنَّمَؕ وَ سَآءَتْ مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ع اِنَّ اللّٰهَ

وَ	نُصْلِهٖ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	ہم داخل کریں گے اسے	جہنم (میں)	اور	کیا ہی بری	لوٹنے کی جگہ	بیشک	اللہ

اور اسے جہنم میں داخل کریں گے اور وہ کتنی بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اللہ

1 ...... اچھے مشوروں پر اجر و ثواب ملتا ہے لیکن یہ اس صورت میں ہے جبکہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کیلئے کئے جائیں، اگر ریاکاری کیلئے، اپنی واہ واہ کروانے کیلئے، خود کو بڑا لیڈر، یا مُصلِح کہلوانے کیلئے، لوگوں میں عزت و شہرت اور دولت حاصل کرنے کیلئے، نیک نامی کیلئے، بڑا عالم یا مبلغ یا متحرک کہلوانے کیلئے مشورے کئے تو یہ سراسر تباہی اور خسارہ ہے۔ 2 ...... اس آیت میں دو چیزوں سے منع کیا گیا ہے جو حقیقت میں ایک ہیں۔ (1) رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت سے۔ (2) مسلمانوں کے راستے سے ہٹ کر چلنے سے، کیونکہ مسلمانوں کا راستہ اطاعتِ رسول کا راستہ ہے تو اس سے ہٹنا اطاعت رسول سے ہٹنا ہوگا۔

لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ

لَا يَغْفِرُ (1)	اَنْ	يُّشْرَكَ	بِهٖ	وَ	يَغْفِرُ	مَا	دُوْنَ ذٰلِكَ
نہیں بخشتا	کہ	شریک ٹھہرایا جائے	اس کے ساتھ	اور	بخش دیتا ہے	جو (گناہ)	اس کے نیچے

اس بات کو نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے اور اس سے نیچے جو کچھ ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ

لِمَنْ	يَّشَآءُ (2)	وَ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	ضَلَّ
جس کے لئے	وہ چاہے	اور	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کے ساتھ	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے اور جو اللہ کا شریک ٹھہرائے وہ

ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾ اِنْ يَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ

ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۱۶﴾	اِنْ	يَّدْعُوْنَ	مِنْ	دُوْنِهٖۤ	اِلَّاۤ	اِنٰثًا
دور کی گمراہی (میں)	نہیں	وہ عبادت کرتے	سے	اس (اللہ) کے سوا	مگر	چند عورتوں (کی)

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ یہ شرک کرنے والے اللہ کے سوا عبادت نہیں کرتے مگر چند عورتوں کی

بتوں کو پوجنے والے درحقیقت شیطان کے پجاری ہیں

وَ اِنْ يَّدْعُوْنَ اِلَّا شَيْطٰنًا مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾ لَّعَنَهُ اللّٰهُ ۘ وَ

وَ	اِنْ	يَّدْعُوْنَ	اِلَّا	شَيْطٰنًا	مَّرِيْدًا ﴿۱۱۷﴾	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ
اور	نہیں	وہ عبادت کرتے	مگر	شیطان	سرکش (کی)	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور

اور یہ عبادت نہیں کرتے مگر سرکش شیطان کی ○ جس پر اللہ نے لعنت کی اور

شیطان کے بنیادی کام

قَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾ وَّ

قَالَ	لَاَتَّخِذَنَّ	مِنْ	عِبَادِكَ	نَصِيْبًا	مَّفْرُوْضًا ﴿۱۱۸﴾	وَّ
کہا	میں ضرور لوں گا	سے	تیرے بندوں	ایک حصہ	مقرر شدہ	اور

اس نے کہا: میں ضرور تیرے بندوں سے مقررہ حصہ لوں گا ○ اور

1 ...... یہ آیت اس بات کی قطعی دلیل ہے کہ شرک نہیں بخشا جائے گا جبکہ مشرک اپنے شرک پر مرے اور یہی حکم کفر کا ہے، ہاں کافر و مشرک زندگی میں توبہ کرے تو اس کی توبہ یقیناً مقبول ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کفر و شرک کے علاوہ گناہوں کی بخشش یقینی نہیں بلکہ امید ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ جسے چاہے بخشے۔ اب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسے چاہے گا یہ معلوم نہیں، لہٰذا یہ آیت گناہ پر دلیر نہیں کرتی بلکہ گناہ سے روکتی ہے۔

لَاُضِلَّنَّهُمْ وَ لَاُمَنِّیَنَّهُمْ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ

لَاُضِلَّنَّهُمْ	وَ	لَاُمَنِّیَنَّهُمْ (1)	وَ	لَاٰمُرَنَّهُمْ
ضرور میں گمراہ کروں گا انہیں	اور	ضرور امیدیں دلاؤں گا انہیں	اور	ضرور حکم دوں گا انہیں

میں ضرور انہیں گمراہ کروں گا اور انہیں امیدیں دلاؤں گا میں اور انہیں ضرور حکم دوں گا

فَلَیُبَتِّكُنَّ اٰذَانَ الْاَنْعَامِ وَ لَاٰمُرَنَّهُمْ فَلَیُغَیِّرُنَّ

فَلَیُبَتِّكُنَّ	اٰذَانَ الْاَنْعَامِ	وَ	لَاٰمُرَنَّهُمْ	فَلَیُغَیِّرُنَّ (2)
توضرور وہ چیریں گے	چوپایوں کے کان	اور	ضرور حکم دوں گا انہیں	توضرور وہ بدل دیں گے

تو یہ ضرور جانوروں کے کان چیریں گے اور میں انہیں ضرور حکم دوں گا تو یہ اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں

خَلْقَ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ یَّتَّخِذِ الشَّیْطٰنَ وَلِیًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

شیطان کو دوست بنانے والا کھلے نقصان میں ہے

خَلْقَ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	یَّتَّخِذِ	الشَّیْطٰنَ	وَلِیًّا	مِّنْ	دُوْنِ اللّٰهِ
اللہ کی پیدا کی ہوئی چیزیں	اور	جو	بنائے	شیطان (کو)	دوست	سے	اللہ کے علاوہ

بدل دیں گے اور جو اللہ کو چھوڑ کر شیطان کو دوست بنائے

فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِیْنًا ﴿١١٩﴾ یَعِدُهُمْ وَ

شیطان صرف فریب کے وعدے دیتا ہے

فَقَدْ	خَسِرَ	خُسْرَانًا	مُّبِیْنًا ﴿١١٩﴾	یَعِدُهُمْ	وَ
تو بیشک	اس نے نقصان اٹھایا	نقصان	کھلا	وہ وعدہ دیتا ہے انہیں	اور

تو وہ کھلے نقصان میں جا پڑا ○ شیطان انہیں وعدے دیتا ہے اور

یُمَنِّیْهِمْ ؕ وَ مَا یَعِدُهُمُ الشَّیْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾ اُولٰٓىٕكَ

شیطان کو دوست بنانے والوں کا ٹھکانہ جہنم ہے

یُمَنِّیْهِمْ	وَ	مَا یَعِدُهُمُ	الشَّیْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿١٢٠﴾	اُولٰٓىٕكَ
امیدیں دلاتا ہے انہیں	اور	وعدہ نہیں دیتا انہیں	شیطان	مگر	فریب (کے)	یہ لوگ

آرزوئیں دلاتا ہے اور شیطان انہیں صرف فریب کے وعدے دیتا ہے ○ ان کا

(1)...... شیطان مردود کا بڑا مقصد لوگوں کو بہکانا اور عملی اعتبار سے ایسا کر دینا ہے کہ نجات و مغفرت کا کوئی راستہ باقی نہ رہے، اس کے لئے وہ مختلف طریقے اپناتا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ لمبے عرصے تک زندہ رہنے کی سوچ انسان کے دل، دماغ میں بٹھا کر موت سے غافل رکھتا ہے، حتی کہ اسی آس امید پر جیتے جیتے اچانک وہ وقت آجاتا ہے کہ موت اپنے دردناک شکنجے میں کس لیتی ہے اور ناچار اپنے کئے اعمال کے انجام سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ افسوس! فی زمانہ لوگوں کی اکثریت موت کو بھول کر دنیا کی لمبی امیدوں میں کھوئی ہوئی ہے۔ (2)...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پیدا کی ہوئی چیزوں میں خلافِ شرع تبدیلیاں حرام ہیں۔

مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۫ وَلَا يَجِدُوْنَ عَنْهَا مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾ وَالَّذِيْنَ

مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا يَجِدُوْنَ	عَنْهَا	مَحِيْصًا ﴿۱۲۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ
ان کا ٹھکانہ	جہنم	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	بچنے کی جگہ	اور	وہ لوگ جو

ٹھکانہ دوزخ ہے اور یہ اس سے بچنے کی جگہ نہ پائیں گے ۞ اور جو

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ

اٰمَنُوْا (1)	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	سَنُدْخِلُهُمْ	جَنّٰتٍ
ایمان لائے	اور	عمل کئے	اچھے، نیک	عنقریب ہم داخل کریں گے انہیں	باغوں (میں)

ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو عنقریب ہم انہیں ایسے باغوں میں داخل کریں گے

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

تَجْرِيْ	مِنْ	تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	وَعْدَ اللّٰهِ
بہتی ہیں	سے	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	اللہ کا وعدہ

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا

حَقًّا ؕ وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾ لَيْسَ

حَقًّا	وَ	مَنْ	اَصْدَقُ	مِنَ	اللّٰهِ	قِيْلًا ﴿۱۲۲﴾	لَيْسَ
سچا	اور	کون	زیادہ سچا	سے	اللہ	بات (میں)	نہیں ہے

وعدہ ہے اور اللہ سے زیادہ کس کی بات سچی ہے؟ ۞ نہ

بِاَمَانِيِّكُمْ وَلَاۤ اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ ؕ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا

بِاَمَانِيِّكُمْ	وَ	لَاۤ	اَمَانِيِّ اَهْلِ الْكِتٰبِ (2)	مَنْ	يَّعْمَلْ	سُوْٓءًا
تمہاری امیدوں پر (بخشش کا مدار)	اور	نہ	اہل کتاب کی جھوٹی امیدوں (پر)	جو	کرے گا	برا کام

تمہاری جھوٹی امیدوں کی کوئی حیثیت ہے اور نہ ہی اہلِ کتاب کی جھوٹی امیدوں کی۔ جو کوئی برائی کرے گا

باعمل مسلمانوں کے لئے جنت کا وعدہ

نجات کا دارومدار کسی کی جھوٹی امید پر نہیں

برائی اور نیکی کرنے والے سے متعلق قانونِ الٰہی

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اعمال پر مقدم ہے کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی مقبول نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے اور جو کہے کہ مسلمان کو نیک اعمال کی ضرورت نہیں وہ اس آیت کے خلاف کہتا ہے۔

(2)......اس سے معلوم ہوا کہ صرف نسب اور نسبتوں پر فخر کرنا، اعمال کی کوشش نہ کرنا، پھر خود کو جنتی سمجھنا جھوٹی ہوس اور خام خیالی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو بزرگوں سے محبت کا دعویٰ کرکے خود کو نماز روزے سے بے نیاز سمجھتے ہیں۔

يُّجْزَ بِهٖ ۙ وَ لَا يَجِدْ لَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا

يُّجْزَ	بِهٖ	وَ	لَا يَجِدْ	لَهٗ	مِنْ	دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا (1)
(تو) اسے بدلہ دیا جائے گا	اس کا	اور	وہ نہ پائے گا	اپنے لئے	سے	اللہ کے علاوہ	کوئی حمایتی

اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا

وَّ لَا نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾ وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ

وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿۱۲۳﴾	وَ	مَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ	ذَكَرٍ	اَوْ
اور	نہ	کوئی مدد گار	اور	جو	کرے گا	سے	اچھے اعمال	سے	مرد (ہو)	یا

اور نہ مدد گار ○ اور جو کوئی مرد ہو یا عورت اچھے عمل کرے

اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ

اُنْثٰى (2)	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (3)	فَاُولٰٓئِكَ	يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ
عورت	اور	وہ	ایمان والا (ہو)	تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور

اور وہ مسلمان بھی ہو تو یہی لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور

لَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾ وَمَنْ اَحْسَنُ دِيْنًا مِّمَّنْ

لَا يُظْلَمُوْنَ	نَقِيْرًا ﴿۱۲۴﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	دِيْنًا	مِّمَّنْ
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	تل برابر	اور	کون	زیادہ اچھا	دین (میں)	(اس) سے جس نے

ان پر تل کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور اُس سے بہتر کس کا دین جس نے

اچھا دین تابعِ فرمان مسلمان کا ہے

اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ هُوَ مُحْسِنٌ وَّ اتَّبَعَ

اَسْلَمَ	وَجْهَهٗ	لِلّٰهِ	وَ	هُوَ	مُحْسِنٌ	وَّ	اتَّبَعَ
جھکا دیا	اپنا چہرہ	اللہ کے لئے	اور	وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	اور	اس نے پیروی کی

اپنا چہرہ اللہ کے لئے جھکا دیا اور وہ نیکی کرنے والا ہو اور وہ

1..... قیامت کے دن کفار کا کوئی حمایتی اور مدد گار نہیں ہو گا، وہاں ان کی دوستیاں اور رشتے داریاں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گی جبکہ ایمان والوں کے اس دن حمایتی اور مدد گار بہت ہوں گے۔ 2..... اعمال کی جزاء ملنے میں مرد اور عورت دونوں برابر ہیں، جتنا ثواب مرد کو نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کا ملتا ہے اتنا ہی عورت کو ان اعمال پر ملے گا اگرچہ بعض اعمال میں عورت کو شریعت کی طرف سے تخفیف دی گئی ہے۔

3..... اس سے معلوم ہوا کہ نیک عمل کی قبولیت کے لئے ایمان شرط ہے اور بے ایمان کو کسی نیکی کا ثواب نہیں ملے گا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خلیل ہیں

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ

مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	اِبْرٰهِيْمَ
ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھے)	اور	بنالیا	اللہ (نے)	ابراہیم (کو)

ابراہیم کے دین کا پیروکار ہو جو ہر باطل سے جدا تھے اور اللہ نے ابراہیم کو

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

خَلِيْلًا ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ
گہرا دوست	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

اپنا گہرا دوست بنالیا ۝ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

عورتوں اور یتیم بچوں سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات

كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾ ع وَيَسْتَفْتُوْنَكَ فِي

كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	مُّحِيْطًا ﴿۱۲۶﴾	وَ	يَسْتَفْتُوْنَكَ (2)	فِي
ہے	اللہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے	اور	وہ فتویٰ مانگتے ہیں تم سے	(کے بارے) میں

اللہ ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے ۝ اور آپ سے عورتوں کے بارے میں

النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِيْهِنَّ ۙ وَمَا

النِّسَآءِ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِيْهِنَّ	وَ	مَا
عورتوں	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	ان (کے بارے) میں	اور	(فتویٰ دیتا ہے وہ) جو

فتویٰ مانگتے ہیں: تم فرماؤ کہ اللہ اور جو کتاب تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی ہے وہ تمہیں

يُتْلٰى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتٰبِ فِيْ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِيْ

يُتْلٰى	عَلَيْكُمْ	فِي	الْكِتٰبِ	فِيْ	يَتٰمَى النِّسَآءِ	الّٰتِيْ
پڑھا جاتا ہے	تمہارے اوپر	میں	کتاب	(کے بارے) میں	یتیم عورتوں، بچیوں	جو

ان (عورتوں) کے بارے میں فتویٰ دیتے ہیں (کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور (وہ تمہیں فتویٰ دیتا ہے) ان یتیم لڑکیوں

1 ...... خُلّت کے معنی ہیں غیر سے منقطع ہو جانا، یہ اس گہری دوستی کو کہا جاتا ہے جس میں دوست کے غیر سے انقطاع ہو جائے۔ ایک معنیٰ یہ ہے کہ خلیل اس محب کو کہتے ہیں جس کی محبت کاملہ ہو اور اس میں کسی قسم کا خلل اور نقصان نہ ہو۔ یہ معنیٰ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں پائے جاتے ہیں۔

2 ...... قرآن پاک میں عورتوں، یتیموں، بیواؤں اور معاشرے کے کمزور و محروم افراد کیلئے بہت زیادہ ہدایات دی گئی ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ یتیموں، بیواؤں، عورتوں، کمزوروں اور محروم لوگوں کو ان کے حقوق دلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی سنت ہے اور اس کیلئے کوشش کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بہت پسند ہے۔

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرْغَبُوْنَ اَنْ

لَا تُؤْتُوْنَهُنَّ	مَا	كُتِبَ	لَهُنَّ	وَ	تَرْغَبُوْنَ	اَنْ
تم نہیں دیتے انہیں	(وہ حصہ) جو	لکھا گیا، مقرر کیا گیا	ان کے لئے	اور	تم بے رغبتی کرتے ہو	کہ

کے بارے میں جنہیں تم ان کا مقرر کیا ہوا (میراث کا) حصہ نہیں دیتے اور ان سے نکاح کرنے سے

تَنْكِحُوْهُنَّ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْوِلْدَانِ ۙ وَاَنْ

تَنْكِحُوْهُنَّ	وَ	الْمُسْتَضْعَفِيْنَ	مِنَ	الْوِلْدَانِ	وَ	اَنْ
نکاح کرو ان سے	اور	کمزور	سے (یعنی)	بچے	اور	یہ کہ

بے رغبتی کرتے ہو (حکم یہ دیتا ہے کہ تم یہ کام نہ کرو۔) اور کمزور بچوں کے بارے میں

تَقُوْمُوْا لِلْيَتٰمٰى بِالْقِسْطِ ؕ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ

تَقُوْمُوْا	لِلْيَتٰمٰى	بِالْقِسْطِ	وَ	مَا	تَفْعَلُوْا	مِنْ	خَيْرٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تم قائم رہو	یتیموں کے لئے	انصاف پر	اور	جو	تم کرو	سے	بھلائی	تو بیشک	اللہ

(فتویٰ دیتا ہے کہ ان کے حقوق ادا کرو) اور یتیموں کے حق میں انصاف پر قائم رہو اور تم جو نیکی کرتے ہو تو اللہ

كَانَ بِهٖ عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾ وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ

كَانَ	بِهٖ	عَلِيْمًا ﴿١٢٧﴾	وَ	اِنِ	امْرَاَةٌ	خَافَتْ [1]	مِنْ
ہے	اس کو	جاننے والا	اور	اگر	کوئی عورت	خوف کرے، اندیشہ کرے	سے

اسے جانتا ہے ۝ اور اگر کسی عورت کو اپنے شوہر کی

بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا

بَعْلِهَا	نُشُوْزًا	اَوْ	اِعْرَاضًا	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْهِمَآ	اَنْ	يُّصْلِحَا
اپنے شوہر	زیادتی	یا	بے رغبتی (کا)	تو نہیں	کوئی گناہ	ان دونوں پر	کہ	صلح کرلیں

زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو ان پر کوئی حرج نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں

گھریلو زندگی میں بگاڑ کا سبب بننے والی ایک خرابی کی اصلاح

1 ...... قرآن نے گھریلو زندگی اور معاشرتی برائیوں کی اصلاح پر بہت زور دیا ہے اسی لئے جو گناہ معاشرے میں بگاڑ کا سبب بنتے ہیں اور جو چیزیں خاندانی نظام میں بگاڑ کا سبب بنتی اور خرابیوں کو جنم دیتی ہیں ان کی قرآن میں بار بار اصلاح فرمائی گئی ہے جیسے یہاں عورت کو شوہر کی طرف سے زیادتی اور بے رغبتی کا اندیشہ ہونے پر آپس میں افہام و تفہیم سے صلح کرنے کا فرمایا گیا اور یہ واضح کر دیا گیا کہ آپس میں صلح کرلینا زیادتی کرنے اور جدائی ہو جانے دونوں سے بہتر ہے کیونکہ طلاق اگرچہ بعض صورتوں میں جائز ہے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں نہایت ناپسندیدہ چیز ہے۔

بَیۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَ الصُّلۡحُ خَیۡرٌ ؕ وَ اُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ

بَیۡنَهُمَا	صُلۡحًا	وَ	الصُّلۡحُ	خَیۡرٌ	وَ	اُحۡضِرَتِ	الۡاَنۡفُسُ
اپنے درمیان	صلح (کرنا)	اور	صلح	بہتر (ہے)	اور	قریب کر دی گئیں	جانیں

اور صلح بہتر ہے اور دل کو لالچ کے قریب کر دیا گیا

الشُّحَّ ؕ وَ اِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ

الشُّحَّ (1)	وَ	اِنۡ	تُحۡسِنُوۡا	وَ	تَتَّقُوۡا	فَاِنَّ	اللّٰهَ
بخل، لالچ (کے)	اور	اگر	تم نیکی کرو	اور	پرہیز گاری اختیار کرو	تو بیشک	اللہ

ہے۔ اور اگر تم نیکی اور پرہیز گاری اختیار کرو تو اللہ کو

كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِیۡرًا ﴿۱۲۸﴾ وَ لَنۡ تَسۡتَطِیۡعُوۡۤا اَنۡ

كَانَ	بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	خَبِیۡرًا ﴿۱۲۸﴾	وَ	لَنۡ تَسۡتَطِیۡعُوۡۤا	اَنۡ
ہے	(اس) پر جو	تم کرتے ہو	خبردار	اور	ہر گز تم طاقت نہ رکھو گے	کہ

تمہارے کاموں کی خبر ہے ○ اور تم سے ہر گز نہ ہو سکے گا کہ

تَعۡدِلُوۡا بَیۡنَ النِّسَآءِ وَ لَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِیۡلُوۡا

تَعۡدِلُوۡا	بَیۡنَ النِّسَآءِ	وَلَوۡ	حَرَصۡتُمۡ	فَلَا تَمِیۡلُوۡا
عدل کرو	عورتوں کے درمیان	اگرچہ	تم حرص کرو	پس نہ جھک جاؤ (ایک بیوی کی طرف)

عورتوں کو برابر رکھو اگرچہ تم کتنی ہی (اس کی) حرص کرو تو یہ نہ کرو کہ (ایک ہی بیوی کی طرف)

كُلَّ الۡمَیۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَ

كُلَّ الۡمَیۡلِ	فَتَذَرُوۡهَا	كَالۡمُعَلَّقَةِ	وَ	اِنۡ	تُصۡلِحُوۡا	وَ
پورا جھک جانا	کہ چھوڑ دو اس (دوسری) کو	جیسے لٹکی ہوئی	اور	اگر	اصلاح کر لو، نیکی کرو	اور

پورے پورے جھک جاؤ اور دوسری لٹکتی ہوئی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور

بیویوں کے لازمی حقوق میں یکساں برتاؤ کرنے کا حکم

1 ...... میاں بیوی کے اعتبار سے بھی اور اس سے ہٹ کر بھی معاملہ یہ ہے کہ دل لالچ کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں، ہر ایک اپنی راحت و آسائش چاہتا ہے اور اپنے اوپر کچھ مشقت گوارا کر کے دوسرے کی آسائش کو ترجیح نہیں دیتا۔ لہٰذا جو شخص دوسرے کی راحت کو مقدم رکھتا ہے اور خود تکلیف اٹھا کر دوسروں کو سکون پہنچاتا ہے وہ بہت باہمت ہے۔

طلاق ہو جائے تو میاں بیوی کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دیتا ہے

تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾ وَ اِنْ يَّتَفَرَّقَا

تَتَّقُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۱۲۹﴾	وَ	اِنْ	يَّتَفَرَّقَا (1)
پرہیز گار بنو	تو بیشک	اللہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	اگر	وہ دونوں جدا ہو جائیں

پرہیز گاری اختیار کرو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اگر وہ (میاں بیوی) دونوں جدا ہو جائیں

يُغْنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا

يُغْنِ	اللّٰهُ	كُلًّا	مِّنْ	سَعَتِهٖ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	وَاسِعًا
(تو) بے نیاز کر دے گا	اللہ	ہر ایک (کو)	سے	اپنی وسعت	اور	ہے	اللہ	وسعت والا

تو اللہ اپنی وسعت سے ہر ایک کو دوسرے سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ وسعت والا،

حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ

حَكِيْمًا ﴿۱۳۰﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ
حکمت والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور

حکمت والا ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور

اللہ تعالیٰ سب کا مالک اور سب سے بے نیاز ہے

لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ

لَقَدْ	وَصَّيْنَا	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ	قَبْلِكُمْ
ضرور بیشک	ہم نے تاکید فرما دی	ان لوگوں کو جو (جنہیں)	دی گئی	کتاب	سے	تم سے پہلے

بیشک ہم نے ان لوگوں کو جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی

وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ

وَ	اِيَّاكُمْ	اَنِ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ
اور	تمہیں (بھی تاکید کر دی)	کہ	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اور	اگر	تم انکار کرو	تو بیشک

اور تمہیں بھی تاکید فرما دی ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو اور اگر نہ مانو تو بیشک

(1)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ نہ عورت بالکل مرد کی محتاج ہے اور نہ مرد بالکل عورت کا حاجت مند، سب رب عَزَّوَجَلَّ کے حاجت مند ہیں، ایک دوسرے کے بغیر کام چل سکتا ہے۔ عام طور پر طلاق کے بعد عورت اور اس کے گھر والے بہت غمزدہ ہوتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر یہ آیت مبارکہ بار بار پڑھی جائے تو اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ دل کو تسکین ملے گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مناسب حل بھی عطا فرما دے گا۔

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	ہے	اللہ

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ

غَنِیًّا حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

غَنِیًّا	حَمِیْدًا ﴿۱۳۱﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
بے نیاز، بے پرواہ	سب خوبیوں والا	اور	اللہ کے لئے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

بے نیاز ہے، خوبیوں کا مالک ہے ○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِی الْاَرْضِؕ وَ كَفٰی بِاللّٰهِ وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ اَیُّهَا

فِی الْاَرْضِ	وَ	كَفٰی	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا ﴿۱۳۲﴾	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ	اَیُّهَا
زمین میں	اور	کافی ہے	اللہ	کارساز	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اے

زمین میں اور اللہ کافی کارساز ہے ○ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے

النَّاسُ وَ یَاْتِ بِاٰخَرِیْنَؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلٰی ذٰلِكَ قَدِیْرًا ﴿۱۳۳﴾

النَّاسُ	وَ	یَاْتِ	بِاٰخَرِیْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰی ذٰلِكَ	قَدِیْرًا ﴿۱۳۳﴾
لوگو	اور	لے آئے	دوسروں کو	اور	ہے	اللہ	اس پر	قدرت والا (ہے)

اور دوسروں کو لے آئے اور اللہ اس پر قادر ہے ○

نیکیوں کے ذریعے دنیا طلب کرنے والا ثواب سے محروم ہے

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ ثَوَابَ الدُّنْیَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ الدُّنْیَا وَ

مَنْ	كَانَ	یُرِیْدُ (1)	ثَوَابَ الدُّنْیَا	فَعِنْدَ اللّٰهِ	ثَوَابُ الدُّنْیَا	وَ
جو	ہو	چاہتا	دنیا کا ثواب، انعام	تو اللہ کے پاس	دنیا کا ثواب، انعام	اور

جو دنیا کا انعام چاہتا ہے تو دنیا و آخرت کا انعام اللہ ہی کے پاس ہے اور

1 ......اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جسے اپنے عمل سے دنیا مقصود ہو وہ دنیا تو پاسکتا ہے لیکن ثوابِ آخرت سے محروم رہتا ہے اور جس نے رضائے الٰہی اور ثواب آخرت کے لئے عمل کیا ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت دونوں میں ثواب دینے والا ہے، لہٰذا جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے فقط دنیا کا طالب ہو وہ نادان، خسیس اور کم ہمت ہے۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس دنیا و آخرت سب کچھ ہے تو اس سے دنیا و آخرت کی بھلائی مانگو۔

عدل و انصاف اور ان کے تقاضے پورے کرنے کا حکم

الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۳۴﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	یٰۤاَیُّهَا	بَصِیْرًا ﴿۱۳۴﴾	سَمِیْعًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	الْاٰخِرَةِ
ایمان لائے	وہ لوگو جو	اے	دیکھنے والا	سننے والا	اللہ	ہے	اور	آخرت (کا)

اللہ ہی سنتا دیکھتا ہے ○ اے ایمان والو!

كُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَ لَوْ

وَلَوْ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ	بِالْقِسْطِ (1)	قَوّٰمِیْنَ	كُوْنُوْا
اگرچہ	اللہ کے لئے	گواہی دینے والے	انصاف پر	خوب قائم رہنے والے	ہو جاؤ

اللہ کے لئے گواہی دیتے ہوئے انصاف پر خوب قائم ہو جاؤ چاہے

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَیْنِ وَ الْاَقْرَبِیْنَ ۚ اِنْ یَّكُنْ

یَّكُنْ	اِنْ	الْاَقْرَبِیْنَ	وَ	الْوَالِدَیْنِ	اَوِ	اَنْفُسِكُمْ	عَلٰۤى
وہ ہو	اگر	رشتہ داروں (کے خلاف ہو)	اور	ماں باپ	یا	تمہاری جانوں	پر (کے خلاف)

تمہارے اپنے یا والدین یا رشتے داروں کے خلاف ہی (گواہی) ہو۔

غَنِیًّا اَوْ فَقِیْرًا فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا قف فَلَا تَتَّبِعُوا

فَلَا تَتَّبِعُوا	بِهِمَا	اَوْلٰى	فَاللّٰهُ	فَقِیْرًا	اَوْ	غَنِیًّا
تو (گواہی دینے میں) پیچھے نہ چلو	ان دونوں کے	زیادہ قریب ہے	پس اللہ	فقیر	یا	مالدار

جس پر گواہی دو وہ غنی ہو یا فقیر بہر حال اللہ ان کے زیادہ قریب ہے تو

الْهَوٰۤى اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا

تَلْوٗۤا	اِنْ	وَ	تَعْدِلُوْا	اَنْ	الْهَوٰۤى
تم ہیر پھیر کرو (گواہی میں)	اگر	اور	عدل نہ کرو (یا راہِ راست سے) ہٹ جاؤ	کہ	خواہش (کے)

(نفس کی) خواہش کے پیچھے نہ چلو کہ عدل نہ کرو۔ اگر تم ہیر پھیر کرو

(1)...... یہ آیت دین اسلام کی شاہکار تعلیم پر مشتمل ہے۔ اس میں انصاف کے تقاضے پورے کرنے میں رکاوٹ بننے والی چیزیں جیسے اقرباء پروری، رشتے داروں کی طرف داری کرنا، تعلق والوں کی رعایت کرنا، کسی کی امیری کی وجہ سے اس کی حمایت کرنا یا کسی کی غریبی پر ترس کھا کر دوسرے فریق پر زیادتی کر دینا، بیان فرما کر یہ حکم دیا گیا ہے کہ فیصلہ کرتے ہوئے اور گواہی دیتے ہوئے جو صحیح حکم ہے اس کے مطابق چلو اور کسی قسم کی تعلق داری کا لحاظ نہ کرو حتی کہ اگر تمہارا فیصلہ یا تمہاری گواہی تمہارے سگے ماں باپ کے بھی خلاف ہو تو عدل سے نہ ہٹو۔

اَوْ تُعْرِضُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا

اَوْ	تُعْرِضُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا
یا	(گواہی دینے سے) منہ پھیرو	تو بیشک	اللہ	ہے	(اس) پر جو

یا منہ پھیرو تو اللہ کو تمہارے

مسلمانوں کو ایمان پر ثابت قدمی کا حکم

تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا

تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا ﴿۱۳۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اٰمِنُوْا (1)
تم کرتے ہو	خبردار	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ایمان رکھو

کاموں کی خبر ہے ○ اے ایمان والو!

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْ نَزَّلَ

بِاللّٰهِ	وَ	رَسُوْلِهٖ	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْ	نَزَّلَ
اللہ پر	اور	اس کے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	اس نے نازل کی

اللہ اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اس نے

عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنْ

عَلٰى	رَسُوْلِهٖ (2)	وَ	الْكِتٰبِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	مِنْ
پر	اپنے رسول	اور	(اس) کتاب (پر)	جو	نازل کی	سے

اپنے رسول پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے نازل کی

کفر کرنے والا دور کی گمراہی میں جا پڑا

قَبْلُ ؕ وَ مَنْ یَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓىٕكَتِهٖ وَ

قَبْلُ	وَ	مَنْ	یَّكْفُرْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَلٰٓىٕكَتِهٖ	وَ
(اس سے) پہلے	اور	جو	انکار کرے	اللہ کا	اور	اس کے فرشتوں	اور

(ان سب پر ہمیشہ) ایمان رکھو اور جو اللہ اور اس کے فرشتوں اور

1 ...... اگر یہ خطاب حقیقی مسلمانوں کو ہے تو اس کا معنیٰ ہو گا کہ ایمان پر ثابت قدم رہو۔ اور اگر یہ خطاب یہود و نصاریٰ سے ہو تو معنیٰ یہ ہوں گے کہ اے بعض کتابوں اور بعض رسولوں پر ایمان لانے والو! تم مکمل ایمان لاؤ۔ اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہو تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اے ایمان کا ظاہری دعوی کرنے والو! اخلاص کے ساتھ ایمان لے آؤ۔ 2 ...... یہاں رسول سے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور کتاب سے قرآن پاک مراد ہے۔ یاد رکھیں کہ موجودہ زمانے میں اہلِ ایمان کا لفظ حقیقی معنیٰ کے اعتبار سے صرف مسلمانوں پر بولا جا سکتا ہے، کسی اور مذہب والے پر یہ لفظ نہیں بول سکتے۔

كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ

كُتُبِهٖ	وَ	رُسُلِهٖ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	فَقَدْ
اس کی کتابوں	اور	اس کے رسولوں	اور	آخرت کے دن (کا)	تو بیشک

اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں اور قیامت کو نہ مانے تو وہ ضرور

ضَلَّ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ

ضَلَّ	ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ
وہ بھٹک گیا	دور کی گمراہی (میں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	پھر

دور کی گمراہی میں جا پڑا ○ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے پھر

كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا

كَفَرُوْا [1]	ثُمَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	ازْدَادُوْا
انہوں نے کفر کیا	پھر	ایمان لائے	پھر	کفر کیا	پھر	بڑھ گئے

کافر ہوگئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوگئے پھر کفر میں اور بڑھ گئے

كُفْرًا لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا

كُفْرًا	لَّمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ	لَهُمْ	وَ	لَا
کفر (میں)	اللہ ہرگز نہیں مغفرت فرمائے گا	ان کی	اور	نہ

تو اللہ ہرگز نہ انہیں بخشے گا اور نہ

لِيَهْدِيَهُمْ سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الْمُنٰفِقِيْنَ بِاَنَّ

لِيَهْدِيَهُمْ	سَبِيْلًا ﴿۱۳۷﴾	بَشِّرِ	الْمُنٰفِقِيْنَ	بِاَنَّ
وہ ہدایت دے گا انہیں	راستے (کی)	خوشخبری دو	منافقوں (کو)	کہ

انہیں راہ دکھائے گا ○ منافقوں کو خوشخبری دو کہ

کفر پر قائم رہنے اور حالت کفر میں مرنے والا نہیں بخشا جائے گا

منافقوں کے لئے دردناک عذاب کی وعید

1 ...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو حضرت موسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے پھر بچھڑے کی پوجا کر کے کافر ہوئے پھر اس کے بعد ایمان لائے پھر حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور انجیل کا انکار کر کے کافر ہوگئے پھر محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا انکار کر کے اور کفر میں بڑھ گئے۔ یہ کفر پر قائم رہیں اور حالت کفر ہی میں مریں تو اللہ تعالٰی ہرگز انہیں نہ بخشے گا۔

منافقوں کی ایک حرکت: مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بنانا

لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمَا ﴿۱۳۸﴾ۙ الَّذِیْنَ یَتَّخِذُوْنَ الْكٰفِرِیْنَ

لَهُمْ	عَذَابًا	اَلِیْمًا ﴿۱۳۸﴾	الَّذِیْنَ	یَتَّخِذُوْنَ [1]	الْكٰفِرِیْنَ
ان کے لئے	عذاب	دردناک	وہ لوگ جو	بناتے ہیں	کافروں (کو)

ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ وہ جو مسلمانوں کو چھوڑ کر

اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ ؕ اَیَبْتَغُوْنَ عِنْدَهُمُ

اَوْلِیَآءَ	مِنْ	دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اَیَبْتَغُوْنَ	عِنْدَهُمُ
دوست	سے	ایمان والوں کے علاوہ	کیا وہ تلاش کرتے ہیں	ان کے پاس

کافروں کو دوست بناتے ہیں۔ کیا یہ ان کے پاس عزت

الْعِزَّةَ فَاِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾ؕ وَقَدْ

الْعِزَّةَ	فَاِنَّ	الْعِزَّةَ	لِلّٰهِ	جَمِیْعًا ﴿۱۳۹﴾	وَ	قَدْ
عزت	تو بیشک	عزت	اللہ کے لئے	ساری	اور	بیشک

ڈھونڈتے ہیں؟ تو تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے ○ اور بیشک

آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے اور مذاق اڑانے والوں کے پاس نہ بیٹھا جائے

نَزَّلَ عَلَیْكُمْ فِی الْكِتٰبِ اَنْ اِذَا سَمِعْتُمْ

نَزَّلَ	عَلَیْكُمْ	فِی	الْكِتٰبِ	اَنْ	اِذَا	سَمِعْتُمْ
اس نے نازل کر دیا	تمہارے اوپر	میں	کتاب	کہ	جب	تم سنو

اللہ تم پر کتاب میں یہ حکم نازل فرما چکا ہے کہ جب تم سنو کہ

اٰیٰتِ اللّٰهِ یُكْفَرُ بِهَا وَیُسْتَهْزَاُ بِهَا

اٰیٰتِ اللّٰهِ	یُكْفَرُ	بِهَا	وَ	یُسْتَهْزَاُ	بِهَا
اللہ کی آیتیں	انکار کیا جارہا ہے	ان کا	اور	مذاق کیا جارہا ہے	ان کے ساتھ

اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے

1 ...... منافق لوگ مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست بناتے تھے کیونکہ ان کا خیال تھا کہ اسلام غالب نہ ہوگا، اس لئے وہ کفار کو قوت و شوکت والا سمجھ کر ان سے دوستی کرتے تھے اور ان سے ملنے میں عزت جانتے تھے۔ ان کے طرزِ عمل کو سامنے رکھ کر آج دنیا کے حالات کو دیکھیں تو معلوم ہوگا کہ یہ مرض آج کل بکثرت پایا جارہا ہے، اپنوں کو چھوڑ کر بیگانوں سے دوستیاں، مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں سے پیار، باہمی اتحاد سے عزت حاصل کرنے کی بجائے کفار کے قدموں میں بیٹھ کر عزت حاصل کرنے کی کوشش کرنا مسلمان قوم میں کس طرح سرایت کئے ہوئے ہے۔

فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ

فَلَا تَقْعُدُوْا (1)	مَعَهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا	فِيْ
تو نہ بیٹھو	ان (لوگوں) کے ساتھ	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں	میں

تو ان لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھو جب تک وہ کسی دوسری بات میں

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ ۖ اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ۭ

حَدِيْثٍ غَيْرِهٖٓ	اِنَّكُمْ	اِذًا	مِّثْلُهُمْ
اس کے علاوہ کسی بات	(اگر بیٹھے تو) بیشک تم	اس وقت	ان کے جیسے (ہو جاؤ گے)

مشغول نہ ہو جائیں ورنہ تم بھی انہیں جیسے ہو جاؤ گے۔

اِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ فِيْ

اِنَّ	اللّٰهَ	جَامِعُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْكٰفِرِيْنَ	فِيْ
بیشک	اللہ	منافقوں اور کافروں کو جمع کرنے والا	میں

بیشک اللہ منافقوں اور کافروں سب کو جہنم میں

جَهَنَّمَ جَمِيْعَا ۙ﴿۱۴۰﴾ الَّذِيْنَ يَتَرَبَّصُوْنَ بِكُمْ ۚ

منافقوں کی مومنوں پر گھات

جَهَنَّمَ	جَمِيْعًا ﴿۱۴۰﴾	الَّذِيْنَ	يَتَرَبَّصُوْنَ	بِكُمْ
جہنم	سب (کو)	وہ لوگ جو	انتظار کرتے رہتے ہیں	تم پر (گردشوں کا)

اکٹھا کرنے والا ہے ○ وہ جو تمہارے اوپر (گردشِ زمانہ) کا انتظار کرتے رہتے ہیں

فَاِنْ كَانَ لَكُمْ فَتْحٌ مِّنَ اللّٰهِ قَالُوْٓا

فَاِنْ	كَانَ	لَكُمْ	فَتْحٌ	مِّنَ	اللّٰهِ	قَالُوْٓا
پھر اگر	ہو	تمہارے لئے	فتح	کی طرف سے	اللہ	(تو) کہتے ہیں

پھر اگر اللہ کی طرف سے تمہیں فتح ملے تو کہتے ہیں:

1 ......اس آیت میں واضح طور پر فرمادیا کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کا انکار کرنے اور ان کا مذاق اڑانے والے جب وہ اِس خبیث فعل میں مصروف ہوں تو ان کے پاس نہ بیٹھو۔ اس سے وہ لوگ سبق حاصل کریں جو فلموں، ڈراموں، گانوں، تھیٹروں، دوستوں کی گپوں اور بدمذہبوں کی صحبتوں میں دین کا مذاق اڑتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر بھی وہاں بیٹھے رہتے ہیں بلکہ معاذ اللہ ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہوتے ہیں۔

اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۖ وَ اِنْ كَانَ لِلْكٰفِرِيْنَ

لِلْكٰفِرِيْنَ	كَانَ	اِنْ	وَ	مَّعَكُمْ	اَلَمْ نَكُنْ
کافروں کے لئے	ہو	اگر	اور	تمہارے ساتھ	کیا ہم نہ تھے

کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے ؟ اور اگر کافروں کے لئے (فتح کا) حصہ ہو

نَصِيْبٌ ۙ قَالُوْۤا اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ عَلَيْكُمْ وَ

وَ	عَلَيْكُمْ	اَلَمْ نَسْتَحْوِذْ	قَالُوْۤا	نَصِيْبٌ
اور	تمہارے اوپر	کیا ہم غالب نہیں ہو گئے تھے	(تو ان سے) کہتے ہیں	(فتح کا) حصہ

تو (ان سے) کہتے ہیں: کیا ہم تم پر غالب نہ تھے ؟ اور

نَمْنَعْكُمْ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ

يَحْكُمُ	فَاللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	مِّنَ	نَمْنَعْكُمْ (1)
فیصلہ کر دے گا	پس اللہ	مسلمانوں	سے	(کیا) ہم نے (نہ) تحفظ کیا تمہارا

(کیا) ہم نے مسلمانوں کو تم سے روکے (نہ) رکھا ؟ تو اللہ تمہارے درمیان

بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ وَ لَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	لَنْ يَّجْعَلَ	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	بَيْنَكُمْ
اللہ	ہرگز نہ بنائے گا	اور	قیامت کے دن	تمہارے درمیان

قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا اور اللہ

لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝١٤١ ع اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ

اللہ تعالیٰ منافقوں کو دھوکا دہی کی سزا دے گا

الْمُنٰفِقِيْنَ	اِنَّ	سَبِيْلًا ۝١٤١	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى	لِلْكٰفِرِيْنَ
منافق لوگ	بیشک	کوئی راہ	مسلمانوں	پر	کافروں کے لئے

کافروں کو مسلمانوں پر کوئی راہ نہ دے گا ۝ بیشک منافق لوگ

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ منافقوں کی زندگی صرف اپنے مفاد کے گرد گھومتی ہے اور وہ کسی کے ساتھ بھی حقیقی طور پر مخلص نہیں ہوتے۔

نمازمیں سستی اور ریاکاری منافقوں کی علامت ہے

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ ۚ وَ

يُخٰدِعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ	هُوَ	خَادِعُهُمْ	وَ
فریب دینا چاہتے ہیں	اللہ (کو)	اور	وہ	فریب کی سزا دینے والا انہیں	اور

اپنے گمان میں اللہ کو فریب دینا چاہتے ہیں اور وہی انہیں غافل کر کے مارے گا اور

اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ قَامُوْا كُسَالٰى ۙ

اِذَا	قَامُوْٓا	اِلَى	الصَّلٰوةِ	قَامُوْا	كُسَالٰى (1)
جب	کھڑے ہوتے ہیں	کی طرف	نماز	کھڑے ہوتے ہیں	بڑے سست (ہو کر)

جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو بڑے سست ہو کر

يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا

يُرَآءُوْنَ	النَّاسَ	وَ	لَا يَذْكُرُوْنَ	اللّٰهَ	اِلَّا
دکھاتے ہیں	لوگوں (کو)	اور	وہ ذکر نہیں کرتے	اللہ (کا)	مگر

لوگوں کے سامنے ریاکاری کرتے ہوئے کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ کو

منافق کفر اور ایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾ۙ مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ

قَلِيْلًا ﴿١٤٢﴾	مُّذَبْذَبِيْنَ	بَيْنَ ذٰلِكَ (2)	لَآ	اِلٰى	هٰٓؤُلَآءِ
تھوڑا	ڈگمگانے والے ہیں	اس کے درمیان	نہ	کی طرف	ان

بہت تھوڑا یاد کرتے ہیں ○ درمیان میں ڈگمگا رہے ہیں، نہ اِن کی طرف ہیں

وَلَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

وَ	لَآ	اِلٰى	هٰٓؤُلَآءِ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ
اور	نہ	کی طرف	اُن	اور	جسے	گمراہ کر دے	اللہ

نہ اُن کی طرف اور جسے اللہ گمراہ کرے

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ نماز نہ پڑھنا یا صرف لوگوں کے سامنے پڑھنا جبکہ تنہائی میں نہ پڑھنا یا لوگوں کے سامنے خشوع وخضوع سے اور تنہائی میں جلدی جلدی پڑھنا یا نماز میں ادھر ادھر خیال لے جانا اور دلجمعی کیلئے کوشش نہ کرنا وغیرہ سب سستی کی علامتیں ہیں۔

2 ......یعنی منافق لوگ کفر وایمان کے درمیان ڈگمگا رہے ہیں، وہ نہ صحیح مومن ہیں، نہ کھلے کافر۔

مسلمانوں کو چھوڑنے اور کافروں کو دوست بنانے کی ممانعت

فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ	سَبِيْلًا ﴿۱۴۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
توتم ہرگز نہ پاؤ گے	اس کے لئے	کوئی راہ	اے	وہ لوگو جو

توتم اس کے لئے کوئی راستہ نہ پاؤ گے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْكٰفِرِيْنَ	اَوْلِيَآءَ (1)	مِنْ	دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ
ایمان لائے	نہ بناؤ	کافروں (کو)	دوست	سے	مسلمانوں کے علاوہ

مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بناؤ۔

اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾

اَتُرِيْدُوْنَ	اَنْ	تَجْعَلُوْا	لِلّٰهِ	عَلَيْكُمْ	سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ﴿۱۴۴﴾
کیاتم چاہتے ہو	کہ	بنالو	اللہ کی	اپنے اوپر	صریح حجت

کیاتم یہ چاہتے ہو کہ اپنے اوپر اللہ کے لئے صریح حجت قائم کرلو○

منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ

اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	فِي	الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ (2)	مِنَ
بیشک	منافقین	میں	سب سے نچلے طبقے	سے

بیشک منافق دوزخ کے سب سے نچلے طبقے

نفاق سے سچی توبہ کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ ہوں گے

النَّارِ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾ لا اِلَّا

النَّارِ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	نَصِيْرًا ﴿۱۴۵﴾	اِلَّا
آگ	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	کوئی مددگار	مگر

میں ہیں اور توہرگز ان کا کوئی مددگار نہ پائے گا○ مگر

1 ...... اس آیت میں اہل ایمان کو بتایا گیا کہ مسلمانوں کی بجائے کفار کو دوست بنانا منافقوں کی خصلت ہے، لہٰذا تم اس سے بچو۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ کافروں کو دوست بنا کر منافقت کی راہ اختیار کرو اور یوں اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کی حجت قائم کرلو۔

2 ...... منافق کا عذاب کافر سے بھی زیادہ اس لئے ہو گا کہ وہ دنیا میں خود کو مسلمان کہہ کر کافروں سے متعلق شرعی احکام سے بچارہا اور کافر ہونے کے باوجود مسلمانوں کو دھوکہ دینا اور اسلام کے ساتھ استہزاء کرنا اس کا شیوہ رہا ہے۔

الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا

الَّذِيْنَ	تَابُوْا (1)	وَ	اَصْلَحُوْا	وَ	اعْتَصَمُوْا
وہ لوگ جو (جنہوں نے)	توبہ کی	اور	اصلاح کرلی، سدھر گئے	اور	مضبوطی سے تھام لیا

وہ لوگ جنہوں نے توبہ کی اور اپنی اصلاح کرلی اور اللہ کی رسی کو

بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ

بِاللّٰهِ	وَ	اَخْلَصُوْا	دِيْنَهُمْ	لِلّٰهِ	فَاُولٰٓىِٕكَ
اللہ (کی رسی) کو	اور	خالص کرلیا	اپنا دین	اللہ کے لئے	تو یہ لوگ

مضبوطی سے تھام لیا اور اپنا دین خالص اللہ کے لئے کرلیا تو یہ

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا

مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	سَوْفَ يُؤْتِ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	اَجْرًا
مسلمانوں کے ساتھ (ہیں)	اور	عنقریب دے گا	اللہ	مسلمانوں (کو)	ثواب

مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور عنقریب اللہ مسلمانوں کو بڑا ثواب

عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ

عَظِيْمًا ﴿۱۴۶﴾	مَا	يَفْعَلُ (2)	اللّٰهُ	بِعَذَابِكُمْ	اِنْ	شَكَرْتُمْ
بڑا	کیا	کرے گا	اللہ	تمہیں عذاب دینے کے ساتھ	اگر	تم شکر گزار بن جاؤ

دے گا○ اور اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر

اللہ تعالیٰ شکر گزار بندوں کی قدر فرماتا ہے

وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾

وَ	اٰمَنْتُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	شَاكِرًا	عَلِيْمًا ﴿۱۴۷﴾
اور	ایمان لاؤ	اور	ہے	اللہ	قدر کرنے والا، شکر کا صلہ دینے والا	جاننے والا

کیا کرے گا اور اللہ قدر کرنے والا، جاننے والا ہے○

(1)...... منافق لوگ بدترین کفار ہیں لیکن انہیں بھی توبہ کی دعوت دی گئی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ اگر بدترین کافر بھی سچی توبہ کرلے تو اس کی توبہ مقبول ہے۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے کام حکمت سے تو ہوتے ہیں لیکن کسی غرض سے نہیں ہوتے کیونکہ وہ رب کریم غرض وغایت سے پاک ہے۔

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ

6

برى باتوں کا اظہار ناپسندیدہ ہے سوائے مظلوم آدمی کے

لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ

لَا یُحِبُّ	اللّٰهُ	الْجَهْرَ	بِالسُّوْٓءِ (1)	مِنَ	الْقَوْلِ	اِلَّا	مَنْ	ظُلِمَ (2)
پسند نہیں کرتا	اللہ	اعلان کرنا	بری (بات) کا	سے	بات	مگر	جو (جس پر)	ظلم کیا گیا

بری بات کا اعلان کرنا اللہ پسند نہیں کرتا مگر مظلوم سے

لوگوں کی خطاؤں سے درگزر کرنے کی ترغیب

وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِیْعًا عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَیْرًا اَوْ

وَ	كَانَ	اللّٰهُ	سَمِیْعًا	عَلِیْمًا ﴿۱۴۸﴾	اِنْ	تُبْدُوْا	خَیْرًا	اَوْ
اور	ہے	اللہ	سننے والا	جاننے والا	اگر	تم ظاہر کرو، اعلانیہ کرو	کوئی بھلائی	یا

اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اگر تم کوئی بھلائی اعلانیہ کرو یا

تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ

تُخْفُوْهُ	اَوْ	تَعْفُوْا (3)	عَنْ سُوْٓءٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
چھپاؤ، چھپ کر کرو اسے	یا	درگزر کرو	برائی سے	تو بیشک	اللہ	ہے

چھپ کر یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو بیشک اللہ

تمام بنیادی باتوں پر ایمان رکھنا ضروری ہے

عَفُوًّا قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ

عَفُوًّا	قَدِیْرًا ﴿۱۴۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَكْفُرُوْنَ	بِاللّٰهِ
معاف کرنے والا	قدرت والا	بیشک	وہ لوگ جو	انکار کرتے ہیں	اللہ کا

معاف کرنے والا قدرت والا ہے ○ وہ لوگ جو اللہ

وَ رُسُلِهٖ وَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا

وَ	رُسُلِهٖ	وَ	یُرِیْدُوْنَ	اَنْ	یُّفَرِّقُوْا
اور	اس کے رسولوں (کا)	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	فرق کریں

اور اس کے رسولوں کو نہیں مانتے اور چاہتے ہیں کہ

1 ...... بری بات کے اعلان میں لوگوں کے پوشیدہ معاملات کو ظاہر کرنا، غیبت کرنا، چغلی کھانا اور گالی دینا سب داخل ہیں۔
2 ...... یہاں مظلوم کو ظلم بیان کرنے کی اجازت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مظلوم، حاکم کے سامنے ظالم کی برائی بیان کر سکتا ہے، یہ ناجائز غیبت میں داخل نہیں۔
3 ...... ظالم سے بدلہ لینا اگرچہ جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوجود اس کے ظلم پر صبر کرنا اور اسے معاف کر دینا بہتر اور اجر و ثواب کا باعث ہے۔

بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ

بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ	وَ	يَقُوْلُوْنَ	نُؤْمِنُ	بِبَعْضٍ	وَّ
اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان	اور	کہتے ہیں	ہم ایمان لاتے ہیں	بعض پر	اور

اللہ اور اس کے رسولوں میں فرق کریں اور کہتے ہیں ہم کسی پر تو ایمان لاتے ہیں اور

نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّيُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ

نَكْفُرُ	بِبَعْضٍ	وَّ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّتَّخِذُوْا	بَيْنَ ذٰلِكَ
انکار کرتے ہیں	بعض کا	اور	وہ چاہتے ہیں	کہ	بنالیں	اس (ایمان و کفر) کے درمیان

کسی کا انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ایمان و کفر کے بیچ میں

سَبِيْلًا ۙ﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَاَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ

سَبِيْلًا ﴿۱۵۰﴾ (1)	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْكٰفِرُوْنَ	حَقًّا (2)	وَ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ
کوئی راہ	یہ لوگ	وہ	کافر ہیں	پکے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

کوئی راہ نکال لیں ○ تو یہی لوگ پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ

عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ
ذلیل و رسوا کر دینے والا عذاب	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور

ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور وہ جو اللہ اور

تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے

رُسُلِهٖ وَلَمْ يُفَرِّقُوْا بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ

رُسُلِهٖ	وَ	لَمْ يُفَرِّقُوْا	بَيْنَ اَحَدٍ	مِّنْهُمْ
اس کے سب رسولوں (پر)	اور	فرق نہ کریں	کسی ایک کے درمیان	ان میں سے

اس کے سب رسولوں پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی (پر ایمان لانے) میں فرق نہ کرے

1 ...... کفر اور ایمان دونوں میں سے کوئی ایک دین ضرور ہوگا، ان کے درمیان ایسا کوئی مذہب نہیں جو نہ کفر ہو نہ اسلام۔

2 ...... صرف بعض رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانا کفر سے نہیں بچاتا بلکہ سب پر ایمان لانا ضروری ہے اور ایک نبی کا انکار بھی تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے انکار کے برابر ہے۔

ع ٢١

أُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾ ع

أُولٰٓئِكَ	سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ	أُجُورَهُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُورًا	رَّحِيمًا ﴿١٥٢﴾
یہ لوگ	عنقریب (اللہ) دے گا انہیں	ان کے اجر	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

تو عنقریب اللہ انہیں ان کے اجر عطا فرمائے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

یہودیوں کا یکبارگی نزولِ قرآن کا مطالبہ

يَسْـَٔلُكَ أَهْلُ الْكِتٰبِ أَنْ تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ

يَسْـَٔلُكَ	أَهْلُ الْكِتٰبِ	أَنْ	تُنَزِّلَ	عَلَيْهِمْ	كِتٰبًا	مِّنَ السَّمَآءِ
سوال کرتے ہیں تم سے	اہلِ کتاب	کہ	تم اتار دو	ان پر	ایک کتاب	آسمان سے

(اے حبیب!) اہلِ کتاب آپ سے سوال کرتے ہیں کہ آپ ان پر آسمان سے ایک کتاب اتار دیں

یہودیوں کے سابقہ جرائم

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا

فَقَدْ	سَاَلُوْا (1)	مُوْسٰۤى	اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ	فَقَالُوْۤا
تو تحقیق	انہوں نے سوال کیا تھا	موسیٰ (سے)	اس سے زیادہ بڑا	پس انہوں نے کہا

تو یہ لوگ تو موسیٰ سے اس سے بھی بڑا سوال کر چکے ہیں جو انہوں نے کہا تھا:

اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ

اَرِنَا	اللّٰهَ	جَهْرَةً	فَاَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	بِظُلْمِهِمْ	ثُمَّ
دکھا دو ہمیں	اللہ	اعلانیہ	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	ان کے ظلم کے سبب	پھر

(اے موسیٰ!) اللہ ہمیں اعلانیہ دکھا دو تو ان کے ظلم کی وجہ سے انہیں کڑک نے پکڑ لیا پھر

اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ

اتَّخَذُوا	الْعِجْلَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنٰتُ
انہوں نے بنا لیا	(بطورِ معبود) بچھڑا	(اس کے) بعد	جو	آگئیں ان کے پاس	روشن نشانیاں

ان کے پاس روشن نشانیاں آجانے کے باوجود وہ بچھڑے کو (معبود) بنا بیٹھے۔

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے دیدارِ الٰہی کا مطالبہ مدینہ منورہ کے یہودیوں نے نہیں بلکہ ان کے باپ دادا نے کیا تھا اور یہاں ان کی طرف اس سوال کی نسبت اس لئے کی گئی کہ یہ لوگ اپنے باپ دادا کے نقشِ قدم پر تھے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَیْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾

فَعَفَوْنَا	عَنْ ذٰلِكَ	وَ	اٰتَیْنَا	مُوْسٰى	سُلْطٰنًا مُّبِیْنًا ﴿۱۵۳﴾
پھر ہم نے درگزر کیا	اس سے	اور	ہم نے عطا کیا	موسیٰ (کو)	روشن دلیل، روشن غلبہ

پھر ہم نے یہ معاف کر دیا اور ہم نے موسیٰ کو روشن غلبہ عطا فرمایا۔

یہودیوں پر کوہِ طور بلند کیا جانا اور انہیں دیئے جانے والے احکام

وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِیْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا

وَ	رَفَعْنَا	فَوْقَهُمُ	الطُّوْرَ	بِمِیْثَاقِهِمْ (1)	وَ	قُلْنَا
اور	ہم نے بلند کر دیا	ان کے اوپر	طور	ان سے عہد لینے کے لئے	اور	ہم نے فرمایا

پھر ہم نے ان سے عہد لینے کے لئے ان پر کوہِ طور کو بلند کر دیا اور ان سے

لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ

لَهُمُ	ادْخُلُوا	الْبَابَ	سُجَّدًا (2)	وَّ	قُلْنَا	لَهُمْ
ان سے	داخل ہو	دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	اور	ہم نے فرمایا	ان سے

فرمایا کہ دروازے میں سجدہ کرتے داخل ہو اور ان سے فرمایا کہ

لَا تَعْدُوْا فِی السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾

لَا تَعْدُوْا	فِی السَّبْتِ	وَ	اَخَذْنَا	مِنْهُمْ	مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ﴿۱۵۴﴾
حد سے نہ بڑھو	ہفتہ کے دن میں	اور	ہم نے لیا	ان سے	گاڑھا، مضبوط عہد

ہفتہ کے دن میں حد سے نہ بڑھو اور ہم نے ان سے مضبوط عہد لیا۔

یہودیوں پر لعنت کئے جانے کے اسباب

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ

فَبِمَا	نَقْضِهِمْ مِّیْثَاقَهُمْ	وَ	كُفْرِهِمْ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ
تو بسبب	ان کے اپنے عہد کو توڑ دینے	اور	اللّٰہ کی آیتوں کے ساتھ ان کے کفر کرنے	اور

تو (ہم نے ان پر لعنت کی) ان کے عہد کو توڑنے اور اللّٰہ کی آیات کے ساتھ کفر کرنے اور

1...... یہاں میثاق سے مراد تورات کو ماننے اور اس پر عمل کرنے کا عہد و پیمان ہے یا اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہنے کا وعدہ ہے۔

2...... سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونے سے مراد سر جھکا کر ادب سے داخل ہونا ہے یا اس سے مراد دروازے کے پاس نوافل ادا کرکے داخل ہونا ہے۔

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌؕ

قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِیَآءَ	بِغَیْرِ حَقٍّ	وَّ	قَوْلِهِمْ	قُلُوْبُنَا	غُلْفٌ
ان کے انبیاء کو شہید کرنے	حق کے بغیر، ناحق	اور	ان کا کہنے	ہمارے دل	پردوں والے (ہیں)

انبیاء کو ناحق شہید کرنے اور ان کے یہ کہنے کی وجہ سے (کہ) ہمارے دلوں پر غلاف ہیں

بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَیْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا یُؤْمِنُوْنَ اِلَّا

بَلْ	طَبَعَ (1)	اللّٰهُ	عَلَیْهَا	بِكُفْرِهِمْ	فَلَا یُؤْمِنُوْنَ	اِلَّا
بلکہ	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان (کے دلوں) پر	ان کے کفر کے سبب	تو وہ ایمان نہیں لاتے	مگر

بلکہ اللہ نے ان کے کفر کے سبب ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے تو (ان میں سے) بہت تھوڑے

قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰى مَرْیَمَ

قَلِیْلًا ﴿۱۵۵﴾	وَّ	بِكُفْرِهِمْ	وَ	قَوْلِهِمْ	عَلٰى مَرْیَمَ
تھوڑے	اور	ان کے کفر کے سبب	اور	ان کے کہنے (لگانے کی وجہ سے)	مریم پر

ایمان لاتے ہیں ○ اور (ان پر لعنت کی) ان کے کفر اور مریم پر

بُهْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّ قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِیْحَ

بُهْتَانًا عَظِیْمًا ﴿۱۵۶﴾ (2)	وَّ	قَوْلِهِمْ	اِنَّا	قَتَلْنَا	الْمَسِیْحَ
بڑا بہتان	اور	ان کے کہنے (کے سبب)	کہ	ہم نے شہید کیا	مسیح

بڑا بہتان لگانے کی وجہ سے ○ اور ان کے اس کہنے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قتل اور سولی کی تردید

عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ وَ

عِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	مَا قَتَلُوْهُ	وَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ	اللہ کے رسول (کو)	اور (حالانکہ)	انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	اور

عیسیٰ بن مریم اللہ کے رسول کو شہید کیا حالانکہ انہوں نے نہ تو اسے قتل کیا اور

1 ...... یہودی کہتے ہیں ہمارے دلوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں، اس پر فرمایا گیا کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگادی ہے لہٰذا کوئی وعظ و نصیحت ان کے دلوں پر کارگر نہیں ہو سکتی۔ معلوم ہوا کہ کفر اور بدکاریاں دل پر مہر لگ جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانا سخت گناہ ہے اور خصوصاً کسی مقدس عورت پر اور مقدس نسبت رکھنے والی پر تہمت لگانا اور بھی زیادہ سنگین ہے۔ اسی لئے حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے والوں کی مذمت زیادہ بیان کی گئی۔

مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَ

مَا صَلَبُوْهُ[1]	وَ	لٰكِنْ	شُبِّهَ	لَهُمْ	وَ
نہ سولی دی اسے	اور	لیکن	(ایک آدمی عیسیٰ سے) ملتا جلتا بنا دیا گیا	ان (یہودیوں) کے لئے	اور

نہ اسے سولی دی بلکہ ان (یہودیوں) کے لئے (عیسیٰ سے) ملتا جلتا (ایک آدمی) بنا دیا گیا اور

اِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اخْتَلَفُوْا	فِیْهِ	لَفِیْ شَكٍّ
بیشک	وہ لوگ جو	اختلاف کر رہے ہیں	اس (عیسیٰ کے بارے) میں	ضرور شبہ میں (پڑے ہیں)

بیشک یہ (یہودی) جو اس عیسیٰ کے بارے میں اختلاف کر رہے ہیں ضرور اس کی طرف سے

مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَ

مِّنْهُ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ	اِلَّا	اتِّبَاعَ الظَّنِّ	وَ
اس کی طرف سے	نہیں	ان کو	اس کا	کچھ علم	مگر	گمان کی پیروی	اور

شبہ میں پڑے ہوئے ہیں (حقیقت یہ ہے کہ) سوائے گمان کی پیروی کے ان کو اس کی کچھ بھی خبر نہیں اور

مَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًا ۙ ﴿١٥٧﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَ كَانَ

مَا قَتَلُوْهُ	یَقِیْنًا ﴿١٥٧﴾	بَلْ	رَّفَعَهُ	اللّٰهُ	اِلَیْهِ	وَ	كَانَ
انہوں نے قتل نہیں کیا اسے	بیشک، یقیناً	بلکہ	اٹھالیا اسے	اللّٰه (نے)	اپنی طرف	اور	ہے

بیشک انہوں نے اس کو قتل نہیں کیا ○ بلکہ اللّٰه نے اسے اپنی طرف اٹھالیا تھا اور

اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿١٥٨﴾ وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا

اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿١٥٨﴾	وَ	اِنْ	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	اِلَّا
اللّٰه	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا	اور	نہیں	اہل کتاب سے (کوئی)	مگر

اللّٰه غالب حکمت والا ہے ○ کوئی کتابی ایسا نہیں جو

قربِ قیامت میں ہر کتابی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئے گا

[1]......یہودیوں نے دعویٰ کیا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کر دیا ہے اور عیسائیوں نے اس کی تصدیق کی تھی، اللّٰه تعالیٰ نے ان دونوں کی تردید فرمادی، نیز یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قتل کرنے کی نفی بھی کی گئی اور انہیں سولی پر چڑھادینے کی بھی لہٰذا قادیانیوں کا یہ عقیدہ کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سولی پر لٹکایا گیا تو بیہوش ہو گئے لیکن جان نہ نکلی، اس آیت کریمہ کے بالکل خلاف ہے۔

بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اہلِ کتاب پر گواہی دیں گے

یہودیوں کے بدترین جرائم اور ان کی دنیوی و اُخروی سزا

لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ

لَيُؤْمِنَنَّ	بِهٖ	قَبْلَ مَوْتِهٖ (1)	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ضرور ایمان لے آئے گا	اس پر	اس کی موت سے پہلے (یا) اپنی موت سے پہلے	اور	قیامت کے دن

اس کی موت سے پہلے ان پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن

يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۚ ﴿١٥٩﴾ فَبِظُلْمٍ مِّنَ الَّذِيْنَ

يَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا ﴿١٥٩﴾	فَبِظُلْمٍ (2)	مِّنَ	الَّذِيْنَ
وہ (عیسیٰ) ہوں گے	ان پر	گواہ	تو بڑے ظلم کے سبب	سے	ان لوگوں کے جو

وہ (عیسیٰ) ان پر گواہ ہوں گے ○ تو یہودیوں کے بڑے ظلم کی وجہ سے

هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ

هَادُوْا	حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	طَيِّبٰتٍ	اُحِلَّتْ	لَهُمْ
یہودی ہوئے	ہم نے حرام کردیں	ان کے اوپر	پاکیزہ چیزیں	حلال کی گئیں (تھیں)	ان کے لئے

اور ان کے بہت سے لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے ہم نے ان پر

وَبِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ ﴿١٦٠﴾ وَّ

وَ	بِصَدِّهِمْ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	كَثِيْرًا ﴿١٦٠﴾	وَّ
اور	ان کے روکنے کے سبب	اللہ کی راہ سے	بہت سے (لوگوں کو)	اور

وہ بعض پاکیزہ چیزیں حرام کردیں جو ان کے لئے حلال تھیں ○ اور

اَخْذِهِمُ الرِّبٰوا وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَ

اَخْذِهِمُ	الرِّبٰوا	وَ	قَدْ	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ
ان کے لینے (کے سبب)	سود	اور (حالانکہ)	تحقیق	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور

اس لئے (حرام کیں) کہ وہ سود لیتے حالانکہ انہیں اس سے منع کیا گیا تھا اور

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قیامت کے قریب وفات سے پہلے یہودی اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر صحیح ایمان لے آئیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ ہر کتابی اپنی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ یا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے گا لیکن موت کے وقت کا ایمان مقبول نہیں، اور اس سے کچھ نفع نہ ہو گا۔

2 ...... یہاں اس لفظ پر آنے والی تنوین "تفخیم" یعنی کسی چیز کا بڑا ہونا بیان کرنے کے لئے ہے، اس لئے اس کا ترجمہ "بڑے ظلم" کیا گیا ہے۔

خوش عقیدہ یہودیوں کے ایمان، نیک اعمال اور اجر و ثواب کا بیان

اَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ اَعْتَدْنَا

اَكْلِهِمْ	اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ	وَ	اَعْتَدْنَا
ان کے کھانے (کے سبب)	لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے

وہ باطل طریقے سے لوگوں کا مال کھاجاتے تھے اور ان میں سے

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ

لِلْكٰفِرِيْنَ مِنْهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦١﴾	لٰكِنِ	الرّٰسِخُوْنَ [1]	فِي الْعِلْمِ
ان میں سے کافروں کے لئے	دردناک عذاب	لیکن	پختگی رکھنے والے	علم میں

کافروں کے لئے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے O لیکن اُن میں علم میں پختگی والے

مِنْهُمْ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ

مِنْهُمْ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِمَآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	وَ
ان میں سے	اور	ایمان والے	ایمان لاتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

اور ایمان والے ایمان لاتے ہیں اُس پر جو، اے حبیب! تمہاری طرف نازل کیا گیا اور

مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ الْمُقِيْمِيْنَ الصَّلٰوةَ وَ الْمُؤْتُوْنَ

مَآ	اُنْزِلَ	مِنْ قَبْلِكَ	وَ	الْمُقِيْمِيْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	الْمُؤْتُوْنَ
جو	نازل کیا گیا	تم سے پہلے	اور	قائم رکھنے والے	نماز	اور	ادا کرنے والے

جو تم سے پہلے نازل کیا گیا اور نماز قائم رکھنے والے اور زکوٰۃ

الزَّكٰوةَ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيْهِمْ

الزَّكٰوةَ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اُولٰٓئِكَ	سَنُؤْتِيْهِمْ
زکوٰۃ	اور	ایمان لانے والے	اللہ اور آخرت کے دن پر	یہ لوگ	عنقریب ہم دیں گے انہیں

دینے والے اور اللہ اور قیامت پر ایمان لانے والے ایسوں کو عنقریب ہم

1 ...... راسخ فی العلم وہ عالم ہے جس کا علم اس کے دل میں اتر گیا ہو جیسے مضبوط درخت وہ ہے جس کی جڑیں زمین میں جگہ پکڑ چکی ہوں، اس سے مراد خوش عقیدہ اور با عمل علماء ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم با عمل کا ثواب دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ با عمل عالم خود بھی نیک ہے اور وہ دوسروں کو بھی نیک بنا دیتا ہے۔ چاہئے کہ عالم کا عمل سنت نبوی کا نمونہ ہو اور اس کی ہر ادا تبلیغ کرے۔ اس سے اشارۃً یہ بھی معلوم ہوا کہ بے دین یا بے عمل عالم کا عذاب بھی دوسروں سے زیادہ ہے کیونکہ وہ گمراہ بھی ہے اور گمراہ کن بھی اور اس کی بد عملی دوسروں کو بھی بد عمل بنا دے گی۔

ع ٢٢ / ٢

ایک ہی مرتبہ میں پورا قرآن اترنے کا مطالبہ کرنے والوں کو جوابات

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾ ع اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۱۶۲﴾	اِنَّاۤ	اَوْحَیْنَاۤ (1)	اِلَیْكَ	كَمَاۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بڑا ثواب	بیشک	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	جیسے	ہم نے وحی بھیجی

بڑا ثواب دیں گے ○ بیشک اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی جیسے

اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اِلٰی نُوْحٍ	وَّ	النَّبِیّٖنَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
نوح کی طرف	اور	پیغمبروں (کی طرف)	اس کے بعد	اور	ہم نے وحی فرمائی

ہم نے نوح اور اس کے بعد پیغمبروں کی طرف بھیجی اور ہم نے

اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ

اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ	الْاَسْبَاطِ
ابراہیم کی طرف	اور	اسمٰعیل	اور	اسحاق	اور	یعقوب	اور	(ان کے) بیٹوں

ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحاق اور یعقوب اور ان کے بیٹوں

وَ عِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ ۚ وَ

وَ	عِیْسٰی	وَ	اَیُّوْبَ	وَ	یُوْنُسَ	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	سُلَیْمٰنَ	وَ
اور	عیسیٰ	اور	ایوب	اور	یونس	اور	ہارون	اور	سلیمان (کی طرف)	اور

اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کی طرف وحی فرمائی اور

اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾ وَ رُسُلًا قَدْ

اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا ﴿۱۶۳﴾	وَ	رُسُلًا	قَدْ
ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	اور	(ہم نے بھیجے) بہت سے رسول	بیشک

ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ اور (ہم نے بھیجے) بہت سے ایسے رسول

1...... یہودیوں اور عیسائیوں نے یہ کہا تھا کہ اگر ان کے لئے آسمان سے ایک ہی بار میں پوری کتاب نازل کی جائے تو وہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئیں گے۔ اس پر اس آیت میں فرمایا گیا کہ کتنے ہی نبیوں کو یہودی اور عیسائی مانتے ہیں حالانکہ ان پر کوئی آسمانی کتاب ہی نازل نہیں ہوئی تو جب ان کی نبوت تسلیم کرنے میں اہلِ کتاب کو کچھ اعتراض نہ ہوا تو امام الانبیاء، سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت تسلیم کرنے میں انہیں کیا عذر ہے؟

رسولوں کی تشریف آوری کا مقصد اور اس کی حکمت

قَصَصْنٰهُمْ عَلَیْكَ مِنْ قَبْلُ وَ رُسُلًا

قَصَصْنٰهُمْ	عَلَیْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	رُسُلًا
ہم نے ذکر کردیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	بہت سے رسول

جن کا ذکر ہم تم سے پہلے فرما چکے اور بہت سے وہ رسول

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ عَلَیْكَ ؕ وَ كَلَّمَ اللّٰهُ مُوْسٰى

لَّمْ نَقْصُصْهُمْ	عَلَیْكَ	وَ	كَلَّمَ	اللّٰهُ	مُوْسٰى (1)
ہم نے ذکر نہیں کیا ان کا	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	کلام فرمایا	اللہ (نے)	موسیٰ (سے)

جن کا ذکر تم سے نہ فرمایا اور اللہ نے موسیٰ سے

تَكْلِیْمًا ﴿۱۶۴﴾ ج رُسُلًا مُّبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَكُوْنَ

تَكْلِیْمًا ﴿۱۶۴﴾	رُسُلًا	مُّبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	لِئَلَّا یَكُوْنَ
کلام فرمانا	(ہم نے بھیجے) رسول	خوشخبری دینے والے	اور	ڈرسنانے والے	تاکہ نہ ہو

حقیقتاً کلام فرمایا ○ (ہم نے) رسول خوشخبری دیتے اور ڈر سناتے (بھیجے) تاکہ

لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌۢ بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

لِلنَّاسِ	عَلَى اللّٰهِ	حُجَّةٌ	بَعْدَ الرُّسُلِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
لوگوں کے لئے	اللہ پر	کوئی حجت، عذر	رسولوں کے بعد	اور	ہے	اللہ

رسولوں (کو بھیجنے) کے بعد اللہ کے یہاں لوگوں کے لئے کوئی عذر (باقی) نہ رہے اور اللہ

حقانیتِ قرآن پر اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی گواہی

عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۶۵﴾ لٰكِنِ اللّٰهُ یَشْهَدُ بِمَاۤ اَنْزَلَ

عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿۱۶۵﴾	لٰكِنِ	اللّٰهُ	یَشْهَدُ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ
عزت والا، زبردست	حکمت والا	لیکن	اللہ	گواہی دیتا ہے	(اس) کی جو	اس نے نازل کیا

زبردست ہے، حکمت والا ہے ○ لیکن اے حبیب! اللہ گواہی دیتا ہے اس کی جو اس نے

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام انبیاء بنی اسرائیل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں بہت شان والے ہیں کہ ان کا ذکر خصوصیت سے علیحدہ ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خاص عظمتیں بخشی ہیں، ایک نبی کی خصوصیت تمام نبیوں میں ڈھونڈنا غلطی ہے، جیسے ہر نبی کلیمُ اللہ نہیں۔

اِلَیْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ یَشْهَدُوْنَ ؕ

اِلَیْكَ	اَنْزَلَهٗ	بِعِلْمِهٖ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	یَشْهَدُوْنَ
تمہاری طرف	اس نے نازل کیا ہے اسے	اپنے علم کے ساتھ	اور	فرشتے	گواہی دیتے ہیں

تمہاری طرف نازل کیا، اس نے اسے اپنے علم کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور فرشتے گواہی دیتے ہیں

وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ؕ ﴿١٦٦﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًا ﴿١٦٦﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
اور	کافی ہے	اللہ	گواہ	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

اور اللہ کافی گواہ ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا اور

دور کی گمراہی کیا ہے؟

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿١٦٧﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ

عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	قَدْ	ضَلُّوْا	ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا ﴿١٦٧﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ
اللہ کی راہ سے	بیشک	وہ بھٹک گئے	دور کی گمراہی (میں)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

اللہ کی راہ سے روکا بیشک وہ دور کی گمراہی میں جا پڑے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

کفر پر قائم لوگوں کی بخشش اور ہدایت کی کوئی گنجائش نہیں

كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ لَهُمْ وَ لَا

كَفَرُوْا	وَ	ظَلَمُوْا	لَمْ یَكُنِ اللّٰهُ لِیَغْفِرَ (1)	لَهُمْ	وَ	لَا
کفر کیا	اور	ظلم کیا	ہرگز اللہ نہیں مغفرت فرمائے گا	ان کی	اور	نہ

کفر کیا اور ظلم کیا، اللہ ہرگز انہیں نہ بخشے گا اور نہ

لِیَهْدِیَهُمْ طَرِیْقًا ۙ ﴿١٦٨﴾ اِلَّا طَرِیْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ

لِیَهْدِیَهُمْ	طَرِیْقًا ﴿١٦٨﴾	اِلَّا	طَرِیْقَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ
ہرگز راستہ دکھائے گا انہیں	کوئی راستہ	سوائے	جہنم کے راستے کے	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

انہیں کسی راستے کی ہدایت فرمائے گا ○ مگر جہنم کے راستے (کی) جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ جن یہودیوں نے تورات میں موجود سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف بدل کر اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کر کے ظلم کیا وہ اگر اپنے کفر پر قائم رہیں اور کفر پر ہی مریں تو ان کی بخشش کی کوئی گنجائش نہیں البتہ ان میں سے جو ایمان لے آیا اور حالت ایمان میں ہی اس کا انتقال ہوا تو اس کی مغفرت ہو جائے گی۔

آمدِ مصطفیٰ کی خوشخبری اور ان پر ایمان لانے کا حکم

اَبَدًا ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ

اَبَدًا	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرًا ﴿۱۶۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ [1]	قَدْ
ہمیشہ	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	اے	لوگو	بیشک

اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اے لوگو!

جَآءَكُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا

جَآءَكُمُ	الرَّسُوْلُ	بِالْحَقِّ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَاٰمِنُوْا
تمہارے پاس آیا	رسول	حق کے ساتھ	تمہارے رب کی طرف سے	تو ایمان لاؤ

تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس یہ رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تو ایمان لاؤ،

خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا

خَيْرًا	لَّكُمْ	وَ	اِنْ	تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	لِلّٰهِ	مَا
بہتر (ہوگا)	تمہارے لئے	اور	اگر	تم کفر کروگے	تو بیشک	اللہ کا (ہے)	جو کچھ

تمہارے لئے بہتر ہوگا اور اگر تم کفر کروگے تو بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ

عیسائیوں کو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہنے کی ہدایت

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾ يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلِيْمًا	حَكِيْمًا ﴿۱۷۰﴾	يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
آسمانوں میں	اور	زمین (میں ہے)	اور	ہے	اللہ	علم والا	حکمت والا	اے اہل کتاب

آسمانوں اور زمین میں ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اے کتاب والو!

لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ وَ لَا تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ اِنَّمَا

لَا تَغْلُوْا [2]	فِيْ دِيْنِكُمْ	وَ	لَا تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	اِنَّمَا
حد سے نہ بڑھو	اپنے دین میں	اور	نہ کہو	اللہ پر	مگر	حق، سچ	بیشک

اپنے دین میں حد سے نہ بڑھو اور اللہ پر سچ کے سوا کوئی بات نہ کہو۔ بیشک

1 ...... اس آیت میں تمام بنی نوعِ انسان کو عظیم خوشخبری سنائی جارہی ہے کہ اے لوگو! آخری رسول محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حق کے ساتھ تشریف لاچکے، وہ خود بھی حق ہیں اور ان کا ہر قول، ہر فعل، ہر ادا حق ہے، ان کی شریعت، طبیعت اور تعلیم حق ہے، وہاں باطل کا گزر نہیں۔ لہٰذا ان پر ایمان لے آؤ، اس میں تمہارے لئے خیر ہی خیر ہے۔

2 ...... غلو کا مطلب اگلے حاشیے میں موجود ہے۔

الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَلِمَتُهٗ ۚ اَلْقٰهَآ

الْمَسِيْحُ (1)	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	كَلِمَتُهٗ	اَلْقٰهَآ
مسیح	مریم کا بیٹا عیسیٰ	اللہ کا رسول	اور	اس کا کلمہ (ہے)	اس نے ڈالا، بھیجا اسے

مسیح، مریم کا بیٹا عیسیٰ صرف اللہ کا رسول اور اس کا ایک کلمہ ہے جو اس نے

اِلٰى مَرْيَمَ وَ رُوْحٌ مِّنْهُ ۫ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ

اِلٰى مَرْيَمَ	وَ	رُوْحٌ	مِّنْهُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ
مریم کی طرف	اور	ایک خاص روح (ہے)	اس کی طرف سے	تو ایمان لاؤ	اللہ پر	اور

مریم کی طرف بھیجا اور اس کی طرف سے ایک خاص روح ہے تو اللہ اور

رُسُلِهٖ ۚ وَ لَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ ؕ اِنْتَهُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ

رُسُلِهٖ	وَ	لَا تَقُوْلُوْا	ثَلٰثَةٌ	اِنْتَهُوْا	خَيْرًا	لَّكُمْ
اس کے رسولوں (پر)	اور	نہ کہو	(کہ معبود) تین (ہیں)	تم باز رہو	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور نہ کہو (کہ معبود) تین ہیں۔ (اس سے) باز رہو، (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔

اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ سُبْحٰنَهٗٓ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ

اِنَّمَا	اللّٰهُ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	سُبْحٰنَهٗٓ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗ
صرف	اللہ	ایک معبود (ہے)	پاکی ہے اسے	(اس سے) کہ	ہو	اس کی

صرف اللہ ہی ایک معبود ہے، وہ پاک ہے اس سے کہ اس کی

وقف لازم

وَلَدٌ ۘ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى

وَلَدٌ	لَهٗ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	كَفٰى
کوئی اولاد	اس کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	کافی ہے

کوئی اولاد ہو۔ اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور

(1)...... اس آیت میں اہلِ کتاب کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں غلو سے باز رہیں، انہیں خدا اور خدا کا بیٹا کہہ کر حد سے نہ بڑھیں، بلکہ یہ عقیدہ رکھیں کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے بیٹے ہیں، اللہ تعالیٰ کے رسول اور اس کا ایک کلمہ ہیں کہ بغیر باپ کے کلمہ "کُن" سے پیدا کئے گئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص روح ہیں۔

ع ٢٣ ٢

اللہ تعالیٰ کا بندہ بننا شرم و عار نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے

بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾ ع لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا

بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿١٧١﴾	لَنْ يَّسْتَنْكِفَ (1)	الْمَسِيْحُ	اَنْ	يَّكُوْنَ	عَبْدًا
اللہ	کارساز	ہرگز عار، نفرت نہیں کرتا	مسیح	(اس سے) کہ	ہو	بندہ

اللہ کافی کارساز ہے ○ نہ تو مسیح اللہ کا بندہ بننے سے کچھ عار کرتا ہے

لِلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ الْمُقَرَّبُوْنَ ط وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ

لِلّٰهِ	وَ	لَا	الْمَلٰٓئِكَةُ	الْمُقَرَّبُوْنَ	وَ	مَنْ	يَّسْتَنْكِفْ
اللہ کا	اور	نہ	فرشتے	خاص قرب دیئے ہوئے	اور	جو	عار، نفرت کرے

اور نہ مقرب فرشتے اور جو اللہ کی بندگی سے

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾

عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ	يَسْتَكْبِرْ	فَسَيَحْشُرُهُمْ	اِلَيْهِ جَمِيْعًا ﴿١٧٢﴾
اس (اللہ) کی عبادت سے	اور	تکبر کرے	تو عنقریب (اللہ) جمع کرے گا انہیں	سب کو اپنی طرف

نفرت اور تکبر کرے تو عنقریب وہ ان سب کو اپنے پاس جمع کرے گا ○

بندگی کو اعزاز سمجھنے والوں کے لئے بشارت اور اس سے نفرت و تکبر کرنے والوں کے لئے وعید

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَيُوَفِّيْهِمْ
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	تو وہ پورے دے گا انہیں

تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے تو (اللہ) انہیں ان کے پورے اجر

اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ج وَاَمَّا الَّذِيْنَ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ
ان کے اجر	اور	زیادہ دے گا انہیں	اپنے فضل سے	اور	بہر حال	وہ لوگ جو جنہوں نے

عطا فرمائے گا اور انہیں اپنے فضل سے اور زیادہ دے گا اور وہ جنہوں نے

1 ...... نجران کے عیسائیوں کا ایک وفد سرکارِ دو عالم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس میں شریک لوگوں نے کہا: آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ کا بندہ کہہ کر ان پر عیب لگاتے ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا باعث شرم نہیں بلکہ باعث فخر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی عبادت سے نفرت کرنا اور اس میں شرم محسوس کرنا کافر کا کام ہے مسلمان کا نہیں۔

اسْتَنْكَفُوْا وَ اسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ

اسْتَنْكَفُوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	فَيُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا
عار، نفرت کی	اور	تکبر کیا	تو وہ عذاب دے گا انہیں	دردناک عذاب

نفرت اور تکبر کیا تھا انہیں دردناک سزا دے گا

وَّ لَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ

وَّ	لَا يَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيًّا	وَّ
اور	وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	اور

اور وہ اللہ کے سوا نہ اپنا کوئی حمایتی پائیں گے

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کسی جگہ اور قوم کے ساتھ خاص نہیں

لَا نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ

لَا	نَصِيْرًا ﴿۱۷۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	قَدْ	جَآءَكُمْ	بُرْهَانٌ
نہ	کوئی مددگار	اے	لوگو	بیشک	آئی تمہارے پاس	واضح دلیل

نہ مددگار ○ اے لوگو! بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ	اِلَيْكُمْ	نُوْرًا مُّبِيْنًا ﴿۱۷۴﴾ (2)
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہم نے نازل کیا	تمہاری طرف	روشن نور

واضح دلیل آگئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور نازل کیا ○

کامل ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت

فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ اعْتَصَمُوْا

فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اعْتَصَمُوْا
پس بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	انہوں نے مضبوطی سے تھام لیا

تو وہ جو اللہ پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی رسی مضبوطی سے

1 ...... یہاں قیامت تک کے تمام انسانوں سے خطاب ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام زمانوں، جگہوں اور اقوام کیلئے خدا کی برہان و دلیل بن کر تشریف لائے ہیں۔

2 ...... روشن نور سے مراد قرآن پاک ہے جو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ملا۔

بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ

بِهٖ	فَسَيُدْخِلُهُمْ (1)	فِیْ رَحْمَةٍ مِّنْهُ
اس (کی رسی) کو	تو عنقریب (اللہ) داخل کرے گا انہیں	اپنی طرف سے رحمت میں

تھام لی تو عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت

وَفَضْلٍۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًاؕ ﴿١٧٥﴾

وَ	فَضْلٍ	وَّ	يَهْدِيْهِمْ	اِلَيْهِ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿١٧٥﴾
اور	فضل (میں)	اور	رہنمائی کرے گا ان کی	اپنی طرف	سیدھے راستے (کی)

اور اپنے فضل میں داخل کرے گا اور انہیں اپنی طرف سیدھی راہ دکھائے گا○

کلالہ کی وراثت کے احکام

يَسْتَفْتُوْنَكَؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِی الْكَلٰلَةِؕ

يَسْتَفْتُوْنَكَ	قُلِ	اللّٰهُ	يُفْتِيْكُمْ	فِی الْكَلٰلَةِ (2)
وہ فتویٰ پوچھتے ہیں تم سے	تم کہو	اللہ	فتویٰ دیتا ہے تمہیں	کلالہ (کے بارے) میں

اے حبیب! تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔

اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ

اِنِ	امْرُؤٌا	هَلَكَ	لَيْسَ	لَهٗ	وَلَدٌ
اگر	کوئی مرد	فوت ہو جائے	نہ (ہو)	اس کی	کوئی اولاد

اگر کسی مرد کا انتقال ہو جس کی اولاد نہ ہو

وَّلَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا

وَّ	لَهٗۤ	اُخْتٌ	فَلَهَا	نِصْفُ	مَا
اور	اس کی	ایک بہن (ہو)	تو اِس (بہن) کا	آدھا (حصہ ہے)	(اس مال سے) جو

اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا

1...... اس آیت میں ایمان والوں کو رحمت، فضل اور سیدھے راستے کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ رحمت جنت ہے اور فضل جنت میں کرم بالائے کرم والے امور ہیں اور سیدھا راستہ دینِ اسلام ہے جو سیدھا قربِ الٰہی تک لے جاتا ہے۔

2...... کَلَالَہ اسے کہتے ہیں جس کے فوت ہونے پر ورثاء میں باپ اور اولاد نہ ہو۔

تَرَكَ ۚ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا

تَرَكَ(1)	وَ	هُوَ	يَرِثُهَآ	اِنْ	لَّمْ يَكُنْ	لَّهَا
وہ چھوڑ گیا	اور	وہ (مرد)	وارث ہو گا اس (بہن) کا	اگر	نہ ہو	اِس (بہن) کی

آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہو گا اگر بہن کی

وَلَدٌ ۚ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ

وَلَدٌ	فَاِنْ	كَانَتَا	اثْنَتَيْنِ	فَلَهُمَا	الثُّلُثٰنِ
کوئی اولاد	پھر اگر	وہ ہوں	دو (بہنیں)	تو ان دونوں کا	دو تہائی (حصہ ہو گا)

اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں ان کا دو تہائی (حصہ ہو گا)

مِمَّا تَرَكَ ۚ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ

مِمَّا	تَرَكَ	وَ	اِنْ	كَانُوْٓا	اِخْوَةً	رِّجَالًا	وَّ
(اس مال) سے جو	(مرنے والا) چھوڑ گیا	اور	اگر	وہ ہوں	بھائی بہن	مرد	اور

اور اگر بھائی بہن ہوں (جن میں) مرد بھی (ہوں) اور

نِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ۚ يُبَيِّنُ اللّٰهُ

نِسَآءً	فَلِلذَّكَرِ	مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ
عورتیں	تو مرد کے لئے	دو عورتوں کے حصے کی مثل (ہے)	بیان فرماتا ہے	اللّٰہ

عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر ہو گا۔ اللّٰہ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ۚ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ع

۲۴ ع ۵ ۴

لَكُمْ	اَنْ	تَضِلُّوْا	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾
تمہارے لئے	تاکہ	تم بھٹک (نہ) جاؤ	اور	اللّٰہ	ہر چیز کو	جاننے والا

صاف بیان فرماتا ہے تاکہ تم بھٹک نہ جاؤ اور اللّٰہ ہر چیز جانتا ہے ○

(1)...... آیت مبارکہ میں کَلالَہ کی وراثت کا بیان کیا گیا ہے۔ وراثت کے مسائل میں یہ یاد رکھیں کہ ان میں بہت وسعت اور قیود ہوتی ہیں لہٰذا اگر وراثت کا کوئی مسئلہ درپیش ہو تو کسی ماہرِ میراث عالم سے رہنمائی لئے بغیر خود حل نہ نکالیں۔

آیات: 120 | رکوع: 16

سُوْرَةُ الْمَآئِدَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عہد پورا کرنے کا حکم

حلال جانوروں کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ ؕ۬ اُحِلَّتْ لَكُمْ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَوْفُوْا	بِالْعُقُوْدِ	اُحِلَّتْ	لَكُمْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	پورے کیا کرو	تمام عہدوں کو	حلال کر دیے گئے	تمہارے لئے

اے ایمان والو! تمام عہد پورے کیا کرو۔ تمہارے لئے

بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰى عَلَیْكُمْ

بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ (1)	اِلَّا	مَا	یُتْلٰى (2)	عَلَیْكُمْ
چوپائے جانور (یعنی) مویشی	مگر	جو (جن کا)	(آگے حکم) پڑھا جائے گا	تمہارے اوپر

چوپائے جانور حلال کر دیے گئے سوائے ان کے جو (آگے) تمہارے سامنے بیان کئے جائیں گے

حالتِ احرام میں (خشکی کا) شکار حرام ہے

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَ اَنْتُمْ حُرُمٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ	وَ	اَنْتُمْ	حُرُمٌ	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ (ہو) شکار کو حلال ٹھہرانے والے	اور (حالانکہ)	تم	احرام والے (ہو)	بیشک	اللہ

لیکن احرام کی حالت میں شکار حلال نہ سمجھو۔ بیشک اللہ

(1)...... بھیمہ خشکی اور تری کے ہر اس جانور کا نام ہے جس کی چار ٹانگیں ہوں اور یہاں آیت میں اس کی "الانعام" کی طرف اضافت بیانیہ ہے۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ حرام صرف وہ ہے جو قرآن و حدیث میں آ گیا، بقیہ حلال ہے کیونکہ حلال کے لئے خاص دلیل کی ضرورت نہیں، کسی چیز کا حرام نہ ہونا ہی حلال کی دلیل ہے۔ اس سے ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمانوں کے پاکیزہ کھانوں کو حیلے بہانوں سے حرام بلکہ شرک قرار دیتے رہتے ہیں۔

دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم

یَحۡکُمُ مَا یُرِیۡدُ ① یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ

یَحۡکُمُ	مَا	یُرِیۡدُ ①	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	لَا تُحِلُّوۡا	شَعَآئِرَ اللّٰهِ [1]
حکم فرماتا ہے	جو	چاہتا ہے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حلال نہ ٹھہرالو	اللہ کی نشانیاں

جو چاہتا ہے حکم فرماتا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کی نشانیاں حلال نہ ٹھہرالو

وَ لَا الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَ لَا الۡهَدۡیَ وَ لَا

وَ	لَا	الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ	وَ	لَا	الۡهَدۡیَ	وَ	لَا
اور	نہ	حرمت والا مہینہ	اور	نہ	حرم کو بھیجی ہوئی قربانیاں	اور	نہ

اور نہ ادب والے مہینے اور نہ حرم کو بھیجی گئی قربانیاں اور نہ

الۡقَلَآئِدَ وَ لَاۤ آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ

الۡقَلَآئِدَ	وَ	لَاۤ	آٰمِّیۡنَ الۡبَیۡتَ الۡحَرَامَ [2]
علامتی پٹوں والے جانور	اور	نہ	ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں (کو)

(حرم میں لائے جانے والے وہ جانور) جن کے گلے میں علامتی پٹے ہوں اور نہ ادب والے گھر کا قصد کرکے آنے والوں

احرام کھلنے کے بعد بیرونِ حرم شکار کی اجازت

یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَ رِضۡوَانًا ؕ وَ اِذَا

یَبۡتَغُوۡنَ	فَضۡلًا	مِّنۡ رَّبِّهِمۡ	وَ	رِضۡوَانًا	وَ	اِذَا
وہ تلاش کرتے ہیں	فضل	اپنے رب کی طرف سے	اور	رضامندی	اور	جب

(کے مال و عزت) کو جو اپنے رب کا فضل اور اس کی رضا تلاش کرتے ہیں اور جب

کسی قوم کی دشمنی کی وجہ سے ظلم و زیادتی نہ کرو

حَلَلۡتُمۡ فَاصۡطَادُوۡا ؕ وَ لَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ شَنَاٰنُ قَوۡمٍ اَنۡ

حَلَلۡتُمۡ	فَاصۡطَادُوۡا	وَ	لَا یَجۡرِمَنَّكُمۡ	شَنَاٰنُ قَوۡمٍ	اَنۡ
احرام سے باہر آجاؤ	تو شکار کرو	اور	نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	کہ

احرام سے باہر جاؤ تو شکار کرسکتے ہو اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے زیادتی کرنے پر

① ...... اس آیت میں دین کی نشانیوں کی قدر کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرض کیں اور جو منع فرمائیں سب کی حرمت کا لحاظ رکھو۔ نیز جو چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیاں قرار پاجائیں ان کا احترام کرنا بہت ضروری ہے لہٰذا دینی عظمت والی چیزوں کا احترام کیا جائے گا۔ اس شَعَائِرَ اللّٰہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نشانیوں میں خانہ کعبہ، قرآن پاک، مساجد، اذان، بزرگوں کے مزارات وغیرہ سب ہی داخل ہیں بلکہ جس چیز کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں سے نسبت ہو جائے وہ بھی درجات کے فرق کے ساتھ شَعَائِرَ اللّٰہ بن جاتی ہے۔ ② ...... اس سے مراد حج و عمرہ کرنے کے لئے آنے والے ہیں۔

وقف لازم

الربع

نیکی اور پرہیز گاری پر باہم تعاون کرنے کا حکم

گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرنے کا حکم

گیارہ حرام چیزوں کا بیان

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اَنْ	تَعْتَدُوْا	وَ	تَعَاوَنُوْا (1)
انہوں نے روکا تھا تمہیں	مسجدِ حرام سے	کہ	تم حد سے بڑھ جاؤ	اور	ایک دوسرے کی مدد کرو

نہ ابھارے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اور

عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۠

عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	لَا تَعَاوَنُوْا	عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ
نیکی اور پرہیز گاری پر	اور	باہم مدد نہ کرو	گناہ اور زیادتی پر

نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو

وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢ حُرِّمَتْ

وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝٢	حُرِّمَتْ
اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	حرام کر دیا گیا

اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے ۝ تم پر

عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

عَلَيْكُمْ	الْمَيْتَةُ	وَ	الدَّمُ	وَ	لَحْمُ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
تمہارے اوپر	مردار	اور	خون	اور	سور کا گوشت	اور	(وہ جانور) جو

حرام کر دیا گیا ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ جانور

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَ

اُهِلَّ (2)	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	وَ	الْمُنْخَنِقَةُ	وَ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر (کا نام)	اس پر	اور	گلا گھونٹنے سے مرنے والا	اور

جس کے ذبح کے وقت غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو اور وہ جو گلا گھونٹنے سے مرے اور

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نیکی اور پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرنے اور گناہ و زیادتی پر باہمی تعاون نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ بِرّ سے مراد ہر وہ نیک کام ہے جس کے کرنے کا شریعت نے حکم دیا ہے اور تقویٰ سے مراد یہ ہے کہ ہر اس کام سے بچا جائے جس سے شریعت نے روکا ہے۔ اِثْم سے مراد گناہ ہے اور عُدْوَان سے مراد اللہ تعالیٰ کی حدود میں حد سے تجاوز کرنا ہے۔ 2 ...... جس جانور کو ذبح کرتے وقت غیر خدا کا نام لیا گیا ہو وہ حرام ہے اور جس جانور کو ذبح تو صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر کیا گیا ہو مگر دوسرے اوقات میں وہ غیر خدا کی طرف منسوب رہا ہو وہ حرام نہیں جیسے یہ کہہ دیا جائے کہ عبد اللہ کی گائے،

الْمَوْقُوْذَةُ وَ الْمُتَرَدِّيَةُ وَ النَّطِيْحَةُ وَ

الْمَوْقُوْذَةُ	وَ	الْمُتَرَدِّيَةُ	وَ	النَّطِيْحَةُ	وَ
چوٹ مار کر ہلاک کیا گیا	اور	بلندی سے گر کر مرنے والا	اور	سینگ لگنے سے مرنے والا	اور

وہ جو بغیر دھاری دار چیز (کی چوٹ) سے مارا جائے اور جو بلندی سے گر کر مرا ہو اور جو کسی جانور کے سینگ مارنے

مَآ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ قف وَ مَا ذُبِحَ

مَآ	اَكَلَ	السَّبُعُ	اِلَّا	مَا	ذَكَّيْتُمْ	وَ	مَا	ذُبِحَ
جو (جسے)	کھاجائیں	درندے	مگر	جو (جنہیں)	تم نے ذبح کرلیا	اور	جو	ذبح کیا گیا

سے مرا ہو اور وہ جسے کسی درندے نے کھالیا ہو مگر (درندوں کا شکار کیا ہوا) وہ جانور جنہیں تم نے (زندہ پاکر) ذبح کرلیا ہو

عَلَى النُّصُبِ وَ اَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ ط ذٰلِكُمْ

عَلَى النُّصُبِ	وَ	اَنْ	تَسْتَقْسِمُوْا	بِالْاَزْلَامِ	ذٰلِكُمْ
بتوں (کے آستانے) پر	اور	یہ کہ	قسمت معلوم کرو	مخصوص تیروں کے ساتھ	یہ (کام)

اور جو کسی بت کے آستانے پر ذبح کیا گیا ہو اور (حرام ہے) کہ پانسے ڈال کر قسمت معلوم کرو یہ

دینِ اسلام سے کفار کی مایوسی

فِسْقٌ ط اَلْيَوْمَ يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ

فِسْقٌ	اَلْيَوْمَ	يَىِٕسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا	مِنْ دِيْنِكُمْ
گناہ (ہے)	آج	مایوس ہوگئے وہ جنہوں نے کفر کیا	تمہارے دین سے

گناہ کا کام ہے۔ آج تمہارے دین کی طرف سے کافر ناامید ہوگئے

دینِ اسلام مکمل کر دیا گیا

فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَ اخْشَوْنِ ط اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ

فَلَا تَخْشَوْهُمْ	وَ	اخْشَوْنِ	اَلْيَوْمَ	اَكْمَلْتُ (1)	لَكُمْ	دِيْنَكُمْ
تو نہ ڈروان سے	اور	ڈرو مجھ سے	آج	میں نے مکمل کردیا	تمہارے لئے	تمہارا دین

تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا

= عقیقے کا بکرا، ولیمہ کا جانور یا فلاں ولی کے ایصالِ ثواب کا بکرا، گائے۔

(1)...... مفسرین فرماتے ہیں کہ دین کا اِکمال یعنی مکمل کرنا یہ ہے کہ وہ پچھلی شریعتوں کی طرح منسوخ نہ ہوگا اور قیامت تک باقی رہے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ دین کامل ہو چکا، سورج نکل آنے پر چراغ کی ضرورت نہیں، لہٰذا قادیانی مذہب باطل ہے۔ اصولِ دین میں زیادتی کمی نہیں ہوسکتی، البتہ اجتہادی فروعی مسئلے ہمیشہ نکلتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین اسلام ہے

فتح مکہ سے نعمت الٰہی پوری کر دی گئی

وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًاؕ

وَ	اَتْمَمْتُ	عَلَیْكُمْ	نِعْمَتِیْ	وَ	رَضِیْتُ	لَكُمُ	الْاِسْلَامَ (1)	دِیْنًا
اور	پوری کر دی	تمہارے اوپر	اپنی نعمت	اور	پسند کیا	تمہارے لئے	اسلام (کو)	دین

اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا

شرعی مجبوری پر چند شرائط کے ساتھ ممنوعہ چیزیں کھا سکتا ہے

فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍۙ فَاِنَّ

فَمَنِ	اضْطُرَّ (2)	فِیْ مَخْمَصَةٍ	غَیْرَ مُتَجَانِفٍ	لِّاِثْمٍ	فَاِنَّ
توجو	مجبور ہو جائے	بھوک پیاس کی شدت میں	نہ مائل ہونے والا	گناہ کی طرف	تو بیشک

توجو بھوک پیاس کی شدت میں مجبور ہو اس حال میں کہ گناہ کی طرف مائل نہ ہو (تو وہ کھا سکتا ہے۔) تو بیشک

پاک چیزیں سب کی سب حلال ہیں

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝٣ یَسْــٴَـلُوْنَكَ مَاذَاۤ اُحِلَّ لَهُمْؕ قُلْ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۝٣	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	مَاذَآ	اُحِلَّ	لَهُمْ	قُلْ
اللّٰہ	بخشنے والا	مہربان	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا	حلال کیا گیا	ان کے لئے	تم کہو

اللّٰہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم سے پوچھتے ہیں کہ اُن کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرما دو کہ

چند شرائط کے ساتھ شکاری جانور کا شکار حلال ہے

اُحِلَّ لَكُمُ الطَّیِّبٰتُۙ وَ مَا عَلَّمْتُمْ

اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّیِّبٰتُ	وَ	مَا	عَلَّمْتُمْ
حلال کی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	(ان کا شکار) جو (جنہیں)	تم نے سکھا دیا

حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور ان شکاری جانوروں (کا شکار) جنہیں

مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ٘

مِّنَ الْجَوَارِحِ	مُكَلِّبِیْنَ	تُعَلِّمُوْنَهُنَّ	مِمَّا	عَلَّمَكُمُ	اللّٰهُ
شکاری جانوروں سے	شکار پر دوڑاتے ہوئے	تم سکھاتے ہو انہیں	(اس) سے جو	سکھایا تمہیں	اللّٰہ (نے)

تم نے شکار پر دوڑاتے ہوئے شکار کرنا سکھا دیا ہے۔ تم انہیں وہ سکھاتے ہو جس کی اللّٰہ نے تمہیں تعلیم دی ہے

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ صرف اسلام اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے یعنی جو دینِ محمدی کی صورت میں اب موجود ہے، باقی سب دین اب ناقابلِ قبول ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اسلام کو چھوڑ کر کوئی لاکھوں نیکیاں کرے خدا عَزَّوَجَلَّ کو پیارا نہیں کیونکہ اسلام جڑ ہے اور اعمال شاخیں اور پتے اور جڑ کٹ جانے کے بعد شاخوں اور پتوں کو پانی دینا بے کار ہے۔ (2)...... اس کا مطلب یہ ہے کہ جب کھانے پینے کو کوئی حلال چیز میسر ہی نہ آئے اور بھوک پیاس کی شدت سے جان پر بن جائے تو اس وقت جان بچانے کے لئے بقدرِ ضرورت کھانے پینے کی اجازت ہے اور ضرورت اسی قدر کھانے سے پوری ہو جاتی ہے جس سے خطرۂ جان جاتا رہے۔

فَكُلُوْا مِمَّاۤ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

فَكُلُوْا	مِمَّاۤ	اَمْسَكْنَ	عَلَيْكُمْ	وَ	اذْكُرُوا (1)	اسْمَ اللّٰهِ
تو کھاؤ	(اس شکار) سے جو	وہ روک دیں	تمہارے اوپر	اور	(چھوڑتے وقت) ذکر کرو	اللہ کا نام

تو اس میں سے کھاؤ جو وہ شکار کر کے تمہارے لئے روک دیں اور (شکاری جانور کو چھوڑتے وقت) اس پر اللہ کا نام

عَلَيْهِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④

عَلَيْهِ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ④
اس (شکاری جانور) پر	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جلد حساب لینے والا (ہے)

لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ۝

پاکیزہ چیزیں اور حقیقی اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے

اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ ؕ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

اَلْيَوْمَ	اُحِلَّ	لَكُمُ	الطَّيِّبٰتُ	وَ	طَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ (2)
آج	حلال کر دی گئیں	تمہارے لئے	پاک چیزیں	اور	ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی

آج تمہارے لئے پاک چیزیں حلال کر دی گئیں اور اہلِ کتاب کا کھانا

اہلِ کتاب عورتوں سے نکاح حلال ہے

حِلٌّ لَّكُمْ ۪ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۫ وَ

حِلٌّ	لَّكُمْ	وَ	طَعَامُكُمْ	حِلٌّ	لَّهُمْ	وَ
حلال ہے	تمہارے لئے	اور	تمہارا کھانا	حلال ہے	ان کے لئے	اور

تمہارے لئے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لئے حلال ہے اور

الْمُحْصَنٰتُ مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ

الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُحْصَنٰتُ	مِنَ
(تمہارے لئے حلال کی گئیں) پاکدامن عورتیں	ایمان والیوں سے	اور	پاکدامن عورتیں	سے

پاکدامن مسلمان عورتیں اور جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی

1 ...... خلاصہ یہ ہے کہ شکار پر چھوڑے ہوئے جانور کا شکار چند شرطوں سے حلال ہے۔ (1) شکاری جانور مسلمان یا کتابی کا ہو اور سکھایا ہوا ہو۔ (2) اس نے شکار کو زخم لگا کر مارا ہو۔ (3) شکاری جانور بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر چھوڑا گیا ہو۔ (4) اگر شکاری کے پاس شکار زندہ پہنچا ہو تو اس کو بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرْ کہہ کر ذبح کرے اگر ان شرطوں میں سے کوئی شرط نہ پائی گئی تو حلال نہ ہو گا۔ 2 ...... اہلِ کتاب کا ذبح کیا ہوا جانور بھی مسلمانوں کیلئے حلال ہے لیکن یہ یاد رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اُن اہلِ کتاب کا ذبیحہ حلال ہے جو واقعی اہلِ کتاب ہوں، موجودہ زمانے میں عیسائیوں کی بہت بڑی تعداد دہریہ اور خدا کے منکر ہو چکے ہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ حلال نہیں۔

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ اِذَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ [1]	مِنْ قَبْلِكُمْ	اِذَآ	اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ
ان لوگوں کی جنہیں کتاب دی گئی	تم سے پہلے	جب	تم دو انہیں	ان کے مہر

ان کی پاکدامن عورتیں (تمہارے لئے حلال کر دی گئیں) جبکہ تم ان سے نکاح کرتے ہوئے

مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ وَلَا مُتَّخِذِيْٓ

مُحْصِنِيْنَ	غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ	وَ	لَا مُتَّخِذِيْٓ
نکاح کرنے والے (ہوں)	نہ کہ بدکاری کرنے والے (ہوں)	اور	نہ بنانے والے (ہوں)

انہیں ان کے مہر دو، نہ زنا کرتے ہوئے اور نہ انہیں پوشیدہ آشنا

مرتد کے نیک اعمال برباد ہو جاتے ہیں

اَخْدَانٍ ؕ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ

اَخْدَانٍ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِالْاِيْمَانِ	فَقَدْ	حَبِطَ
چھپے آشنا، خفیہ دوست	اور	جو	کافر ہو جائے	ایمان سے (پھر کر)	تو بیشک	برباد ہو گیا

بناتے ہوئے اور جو ایمان سے پھر کر کافر ہو جائے تو اس کا

وضو کے فرائض کا بیان

عَمَلُهٗ ٞ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۵

عَمَلُهٗ	وَ	هُوَ	فِي الْاٰخِرَةِ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝٥	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اس کا عمل	اور	وہ	آخرت میں	خسارہ پانے والوں سے (ہو گا)	اے	وہ لوگو جو

ہر عمل برباد ہو گیا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہو گا ○ اے ایمان

اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ

اٰمَنُوْٓا	اِذَا	قُمْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	فَاغْسِلُوْا	وُجُوْهَكُمْ	وَ
ایمان لائے	جب	تم کھڑے ہونے لگو	نماز کی طرف	تو دھولو	اپنے چہرے	اور

والو! جب تم نماز کی طرف کھڑے ہونے لگو تو اپنے چہروں کو اور

1 ...... اہلِ کتاب کی عورتوں سے نکاح حلال ہے لیکن اس میں بھی یہ شرط ہے کہ وہ واقعی اہلِ کتاب ہوں، دہریہ نہ ہوں جیسے آج کل بہت سے ایسے بھی ہیں اور یہ اجازت بھی دارالاسلام میں رہنے والی ذمیہ اہلِ کتاب عورت کے ساتھ ہے۔ موجودہ زمانے میں جو اہلِ کتاب ہیں یہ حربی ہیں اور حربیہ اہلِ کتاب کے ساتھ نکاح کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ نیز ایک اور اہم مسئلہ یہ ہے کہ یہ اجازت صرف مسلمان مردوں کو ہے مسلمان عورت کا نکاح کتابی مرد سے قطعی حرام ہے۔

اَیۡدِیَكُمۡ اِلَى الۡمَرَافِقِ وَ امۡسَحُوۡا بِرُءُوۡسِكُمۡ وَ اَرۡجُلَكُمۡ

اَیۡدِیَكُمۡ	اِلَى الۡمَرَافِقِ (1)	وَ	امۡسَحُوۡا	بِرُءُوۡسِكُمۡ	وَ	اَرۡجُلَكُمۡ
اپنے ہاتھ	کہنیوں تک	اور	مسح کرو	اپنے سروں کا	اور	اپنے پاؤں (دھولو)

اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں

حالتِ جنابت میں غسل کرنے کا حکم

تیمم کے اسباب اور اس کا طریقہ

اِلَى الۡكَعۡبَیۡنِ ؕ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ؕ وَ اِنۡ كُنۡتُمۡ

اِلَى الۡكَعۡبَیۡنِ (2)	وَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	جُنُبًا	فَاطَّهَّرُوۡا	وَ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ
ٹخنوں تک	اور	اگر	تم ہو	ناپاکی کی حالت میں	تو خوب پاک ہو جاؤ	اور	اگر	تم ہو

دھولو اور اگر تم بے غسل ہو تو خوب پاک ہو جاؤ اور اگر تم

مَّرۡضٰۤى اَوۡ عَلٰى سَفَرٍ اَوۡ جَآءَ اَحَدٌ مِّنۡكُمۡ مِّنَ الۡغَآئِطِ

مَّرۡضٰۤى	اَوۡ	عَلٰى سَفَرٍ	اَوۡ	جَآءَ	اَحَدٌ	مِّنۡكُمۡ	مِّنَ الۡغَآئِطِ
مریض، بیمار	یا	سفر پر (ہو)	یا	آئے	کوئی ایک	تم میں سے	قضائے حاجت سے

بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آیا ہو

اَوۡ لٰمَسۡتُمُ النِّسَآءَ فَلَمۡ تَجِدُوۡا مَآءً فَتَیَمَّمُوۡا صَعِیۡدًا طَیِّبًا

اَوۡ	لٰمَسۡتُمُ	النِّسَآءَ	فَلَمۡ تَجِدُوۡا	مَآءً	فَتَیَمَّمُوۡا	صَعِیۡدًا طَیِّبًا
یا	تم نے صحبت کی ہو	عورتوں (سے)	پس تم نہ پاؤ	پانی	تو تیمم کرلو	پاک مٹی (سے)

یا تم نے عورتوں سے صحبت کی ہو اور ان صورتوں میں پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرلو

امتِ محمدیہ پر اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان

فَامۡسَحُوۡا بِوُجُوۡهِكُمۡ وَ اَیۡدِیۡكُمۡ مِّنۡهُ ؕ مَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ

فَامۡسَحُوۡا	بِوُجُوۡهِكُمۡ وَ اَیۡدِیۡكُمۡ	مِّنۡهُ	مَا یُرِیۡدُ	اللّٰهُ
تو مسح کرلو	اپنے چہروں اور ہاتھوں کا	اس (مٹی) سے	نہیں چاہتا	اللہ

تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کا اس سے مسح کرلو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ

1 ...... اس آیت میں وضو کے فرائض، غسل اور تیمم کے چند احکام بیان کئے گئے ہیں، ان سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فقہی کتابوں جیسے بہار شریعت اور نماز کے احکام وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... جہاں دھونے کا حکم ہے وہاں دھونا ہی ضروری ہے وہاں مسح نہیں کرسکتے جیسے پاؤں کو دھونا ہی ضروری ہے مسح کرنے کی اجازت نہیں، ہاں اگر موزے پہنے ہوں تو اس کی شرائط پائے جانے کی صورت میں موزوں پر مسح کرسکتے ہیں کہ یہ احادیثِ مشہورہ سے ثابت ہے۔

لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ

لِيَجْعَلَ	عَلَيْكُمْ	مِّنْ حَرَجٍ	وَّ	لٰكِنْ	يُّرِيْدُ	لِيُطَهِّرَكُمْ
وہ بنائے	تمہارے اوپر	کوئی حرج	اور	لیکن	وہ چاہتا ہے	خوب پاک کردے تمہیں

تم پر کچھ تنگی رکھے لیکن وہ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں خوب پاک کردے

وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝٦ وَاذْكُرُوْا

وَ	لِيُتِمَّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ۝٦	وَ	اذْكُرُوْا
اور	پوری کردے	اپنی نعمت	تمہارے اوپر	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	یاد کرو

اور اپنی نعمت تم پر پوری کردے تاکہ تم شکر ادا کرو ۝ اور

بیعتِ عقبہ اور بیعتِ رضوان کے موقع پر کیا جانے والا عہد یاد کرنے کا حکم

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ وَاثَقَكُمْ

نِعْمَةَ اللّٰهِ (1)	عَلَيْكُمْ	وَ	مِيْثَاقَهُ	الَّذِيْ	وَاثَقَكُمْ
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اس کا پختہ عہد	جو	اس نے لیا تم سے

اپنے اوپر اللہ کا احسان اور اس کا وہ عہد یاد کرو جو اس نے تم سے لیا تھا

بِهٖ ۙ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا ۫ وَاتَّقُوا

بِهٖ	اِذْ	قُلْتُمْ	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا	وَ	اتَّقُوا
اس کے ساتھ	جب	تم نے کہا	ہم نے سنا	اور	ہم نے اطاعت کی	اور	ڈرو

جب تم نے کہا: ہم نے سنا اور مانا اور اللہ سے

ہر حال عدل و انصاف پر قائم رہنے اور ناانصافی نہ کرنے کا حکم

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٧	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	دلوں والی (بات) کو	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ڈرو۔ بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ۝ اے ایمان والو!

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی نعمت سے مراد بیعت عقبہ یا بیعت رضوان ہے اور اس سے معلوم ہوا: (1) انسان ہر نیکی رب عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے کرتا ہے لہٰذا اس پر فخر نہ کرے بلکہ رب کریم عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے۔ (2) بیعت عقبہ اور بیعت رضوان والے سارے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندے ہیں جنہیں اُس بیعت کا شرف بخشا گیا۔ اُسی بیعت کو یہاں نعمت قرار دیا گیا ہے۔

باعمل مسلمانوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ

دائمی جہنمی صرف کافر ہیں

كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ٘ وَ

كُوْنُوْا	قَوّٰمِيْنَ	لِلّٰهِ	شُهَدَآءَ	بِالْقِسْطِ (1)	وَ
ہو جاؤ	خوب قائم رہنے والے	اللہ کے لئے	گواہی دینے والے	انصاف کے ساتھ	اور

انصاف کے ساتھ گواہی دیتے ہوئے اللہ کے حکم پر خوب قائم ہو جاؤ اور

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا١ؕ اِعْدِلُوْا١۫ هُوَ

لَا يَجْرِمَنَّكُمْ	شَنَاٰنُ قَوْمٍ	عَلٰۤى	اَلَّا تَعْدِلُوْا	اِعْدِلُوْا	هُوَ
نہ ابھارے تمہیں	کسی قوم کی دشمنی، بغض	(اس) پر	کہ تم انصاف نہ کرو	انصاف کرو	وہ

تمہیں کسی قوم کی عداوت اس پر نہ اُبھارے کہ تم انصاف نہ کرو (بلکہ) انصاف کرو، یہ

اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى٘ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ١ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

اَقْرَبُ	لِلتَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌۢ
زیادہ قریب ہے	پرہیز گاری کے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خبر دار (ہے)

پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو، بیشک اللہ تمہارے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۸ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ۸	وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
(اس) سے جو	تم کرتے ہو	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

تمام اعمال سے خبر دار ہے ○ اللہ نے ایمان والوں

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ١ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۹ وَ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ (2)	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۹	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور

اور اچھے عمل کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور

(1)...... اس آیتِ مبارکہ میں بطورِ خاص گواہی دینے کے معاملے میں عدل و انصاف سے کام لینے کا حکم فرمایا گیا ہے اور یہ بھی فرمایا گیا کہ کسی سے عداوت و دشمنی تمہیں عدل کے تقاضوں سے نہ ہٹا سکے۔ یہ دینِ اسلام کی عظیم الشان تعلیمات میں سے ایک اعلیٰ تعلیم ہے۔

(2)...... اچھے اعمال سے مراد ہر وہ عمل ہے جو رضائے الٰہی کا سبب بنے۔ اس میں فرائض و واجبات، سنتیں، مستحبات، جانی و مالی عبادتیں، حقوقُ اللہ اور حقوقُ العِباد وغیرہ سب داخل ہیں۔

الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَكَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾

الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	كَذَّبُوۡا	بِاٰیٰتِنَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	اَصۡحٰبُ الۡجَحِیۡمِ ﴿۱۰﴾ [1]
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا وہی دوزخ والے ہیں ○

کفار کے شر سے بچا لینا بڑی نعمتِ الٰہی ہے

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰهِ عَلَیۡكُمۡ اِذۡ هَمَّ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوا	اذۡكُرُوۡا	نِعۡمَتَ اللّٰهِ	عَلَیۡكُمۡ	اِذۡ	هَمَّ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ کی نعمت	اپنے اوپر	جب	ارادہ کیا

اے ایمان والو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب ایک قوم نے

قَوۡمٌ اَنۡ یَّبۡسُطُوۡۤا اِلَیۡكُمۡ اَیۡدِیَهُمۡ فَكَفَّ

قَوۡمٌ	اَنۡ	یَّبۡسُطُوۡۤا	اِلَیۡكُمۡ	اَیۡدِیَهُمۡ	فَكَفَّ [2]
ایک قوم (نے)	کہ	پھیلائیں، دراز کریں	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	تو (اللہ نے) روک دیئے

ارادہ کیا کہ تمہاری طرف اپنے ہاتھ دراز کریں تو اللہ نے

اَیۡدِیَهُمۡ عَنۡكُمۡ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلۡیَتَوَكَّلِ

اَیۡدِیَهُمۡ	عَنۡكُمۡ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلۡیَتَوَكَّلِ
ان کے ہاتھ	تم سے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	اللہ پر	پس بھروسہ کریں

ان کے ہاتھ تم پر سے روک دیئے اور اللہ سے ڈرو اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾ ع وَلَقَدۡ اَخَذَ اللّٰهُ مِیۡثَاقَ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۚ وَ ع ۲

بنی اسرائیل سے لیا گیا ایک عہد اور اسے توڑنے والوں کی سزا

الۡمُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۱﴾	وَ	لَقَدۡ	اَخَذَ	اللّٰهُ	مِیۡثَاقَ	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	وَ
ایمان والے	اور	ضرور بیشک	لیا	اللہ (نے)	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اور بیشک اللہ نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور

1......اس آیت سے معلوم ہوا کہ دائمی جہنمی صرف کافر ہیں جبکہ مسلمان ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ رہیں گے۔

2......اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے دل میں مسلمانوں کی ہیبت ڈال دینا، یا ان کے مقابلے میں مسلمانوں کے دل میں ہمت و جرأت پیدا فرما دینا، یا کفار کی تدبیروں سے مسلمانوں کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے۔

بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَیْ عَشَرَ نَقِیْبًا ؕ وَ قَالَ اللّٰهُ

بَعَثْنَا	مِنْهُمُ	اثْنَیْ عَشَرَ	نَقِیْبًا	وَ	قَالَ	اللّٰهُ
ہم نے قائم کئے، مقرر کیے	ان میں سے	بارہ	نقیب، سردار	اور	فرمایا	اللہ (نے)

ہم نے ان میں بارہ سردار قائم کیے اور اللہ نے فرمایا:

اِنِّیْ مَعَكُمْ ؕ لَىٕنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَیْتُمُ الزَّكٰوةَ

اِنِّیْ	مَعَكُمْ	لَىٕنْ	اَقَمْتُمُ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَیْتُمُ	الزَّكٰوةَ
بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	ضرور اگر	تم قائم کرو	نماز	اور	ادا کرو	زکوۃ

بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں۔ اگر تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دیتے رہو

وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ

وَ	اٰمَنْتُمْ	بِرُسُلِیْ	وَ	عَزَّرْتُمُوْهُمْ (1)	وَ	اَقْرَضْتُمُ	اللّٰهَ
اور	ایمان لاؤ	میرے رسولوں پر	اور	تعظیم کرو ان کی	اور	قرض دو	اللہ (کو)

اور میرے رسولوں پر ایمان لاؤ اور ان کی تعظیم کرو اور اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ

قَرْضًا حَسَنًا (2)	لَّاُكَفِّرَنَّ	عَنْكُمْ	سَیِّاٰتِكُمْ	وَ	لَاُدْخِلَنَّكُمْ
قرضِ حسن	ضرور میں مٹادوں گا	تم سے	تمہارے گناہ	اور	ضرور داخل کروں گا تمہیں

قرض حسن دو تو بیشک میں تم سے تمہارے گناہ مٹادوں گا اور ضرور تمہیں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۚ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	فَمَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
باغات (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	تو جو	کفر کرے	اس کے بعد

ان باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں تو اس (عہد) کے بعد

1 ...... اس آیت میں رسولوں پر ایمان لانے کے ساتھ ان کی تعظیم کا حکم دیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم اہم ترین فرائض میں سے ہے۔

2 ...... یہاں قرض حسن سے زکوۃ کے علاوہ صدقات مراد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ صرف زکوۃ دینے پر ہی قناعت نہ کی جائے بلکہ اس کے علاوہ نفلی صدقات بھی دیتے رہنا چاہیے۔

بنی اسرائیل کی بد اعمالیاں اور ان کی بڑی سزا

مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ

مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿١٢﴾	فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ (1)
تم میں سے	تو بیشک	وہ بھٹک گیا	سیدھے راستے (سے)	تو ان کے اپنا عہد توڑنے کے سبب

تم میں سے جس نے کفر کیا تو وہ ضرور سیدھی راہ سے بھٹک گیا ○ تو ان کے عہد توڑنے کی وجہ سے

لَعَنّٰهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوْبَهُمْ قٰسِيَةً ۚ يُحَرِّفُوْنَ

لَعَنّٰهُمْ	وَ	جَعَلْنَا	قُلُوْبَهُمْ	قٰسِيَةً	يُحَرِّفُوْنَ
ہم نے لعنت کی ان پر	اور	ہم نے کر دیئے	ان کے دل	سخت	وہ بدل دیتے ہیں

ہم نے ان پر لعنت کی اور ان کے دل سخت کر دیئے۔ وہ

الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

الْكَلِمَ	عَنْ مَّوَاضِعِهٖ	وَ	نَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا
کلمات (کو)	ان کی جگہوں سے	اور	انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ	(اس) کا جو	انہیں نصیحت کی گئی

اللہ کی باتوں کو ان کے مقامات سے بدل دیتے ہیں اور انہوں نے ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں

خیانت کرنا بنی اسرائیل کی اکثریت کی عادت ہے

بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ اِلَّا

بِهٖ	وَ	لَا تَزَالُ	تَطَّلِعُ	عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	ہمیشہ	تم مطلع ہوتے رہو گے	ان کی طرف سے کسی خیانت پر	مگر

اور تم ان میں سے چند ایک کے علاوہ سب کی کسی نہ کسی خیانت پر مطلع ہوتے

عفو و درگزر کا حکم

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ

قَلِيْلًا مِّنْهُمْ	فَاعْفُ	عَنْهُمْ	وَ	اصْفَحْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ
ان میں سے تھوڑے	تو معاف کر دو	ان سے (انہیں)	اور	در گزر کرو	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے

رہو گے تو انہیں معاف کر دو اور ان سے در گزر کرو بیشک اللہ احسان کرنے والوں سے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ وعدہ خلافی کرنا اور عہد توڑ دینا بہت بڑا جرم ہے، اس کی وجہ سے بندہ رحمتِ الٰہی سے دور اور دل کی سختی کا شکار ہو جاتا ہے۔

عیسائیوں کی بدعملی کے سبب ان میں باہمی بغض وعداوت ڈال دی گئی

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ وَ مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰۤی

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	وَ	مِنَ الَّذِیْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	نَصٰرٰۤی
احسان کرنے والوں (کو)	اور	ان لوگوں سے جنہوں نے	کہا	بیشک	ہم نصاریٰ ہیں

محبت فرماتا ہے ○ اور جنہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نصاریٰ ہیں

اَخَذْنَا مِیْثَاقَهُمْ فَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا

اَخَذْنَا	مِیْثَاقَهُمْ	فَنَسُوْا	حَظًّا	مِّمَّا	ذُكِّرُوْا
ہم نے لیا	ان سے عہد	تو انہوں نے بھلا دیا	بڑا حصہ	(اس میں) سے جو	انہیں نصیحت کی گئی

ان سے ہم نے عہد لیا تو وہ ان نصیحتوں کا بڑا حصہ بھلا بیٹھے جو انہیں

بِهٖ ۪ فَاَغْرَیْنَا بَیْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

بِهٖ	فَاَغْرَیْنَا	بَیْنَهُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ (2)
اس کے ساتھ	تو ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان	عداوت، دشمنی	اور	بغض

کی گئی تھی تو ہم نے ان کے درمیان قیامت کے دن تک کے لئے دشمنی اور بغض

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ اللّٰهُ بِمَا كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾

اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	وَ	سَوْفَ یُنَبِّئُهُمُ	اللّٰهُ	بِمَا	كَانُوْا یَصْنَعُوْنَ ﴿۱۴﴾
قیامت کے دن تک	اور	عنقریب خبر دے گا انہیں	اللہ	(اس) کی جو کچھ	وہ کرتے تھے

ڈال دیا اور عنقریب اللہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کرتے تھے ○

حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت وشان

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ

یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	قَدْ	جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	یُبَیِّنُ	لَكُمْ
اے اہل کتاب	بیشک	آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	وہ ظاہر کرتا ہے	تمہارے لئے (تم پر)

اے اہلِ کتاب! بیشک تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ تم پر بہت سی

1 ...... معافی دینا اور درگزر کرنا وہ عظیم عمل ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کا پیارا بن سکتا ہے۔

2 ...... جب عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب انجیل پر عمل کرنا ترک کر دیا، رسولوں کی نافرمانی کی، فرائض ادا نہ کئے اور حدودِ الٰہی کی پرواہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان بغض وعداوت ڈال دی، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ فرقوں میں بٹ گئے اور ایک دوسرے کو تباہ کرنے لگے۔ ماضی قریب کی تاریخ سے واقف کار بخوبی جانتے ہیں کہ دو عالمی عظیم جنگیں اور ان کی تباہیاں انہی لوگوں کی وجہ سے ہوئیں۔

كَثِيْرًا مِّمَّا كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ يَعْفُوْا						
كَثِيْرًا	مِّمَّا	كُنْتُمْ تُخْفُوْنَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	يَعْفُوْا	
بہت سی	(ان چیزوں) سے جو	تم چھپاتے تھے	کتاب سے	اور	درگزر کردیتا ہے	
وہ چیزیں ظاہر فرماتے ہیں جو تم نے (اللہ کی) کتاب سے چھپاڈالی تھیں اور بہت سی						
عَنْ كَثِيْرٍ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾						
عَنْ كَثِيْرٍ	قَدْ	جَآءَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	نُوْرٌ (1)	وَّ	كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥﴾
بہت (سی چیزوں) سے	بیشک	آیا تمہارے پاس	اللہ کی طرف سے	نور	اور	روشن کتاب
معاف فرمادیتے ہیں، بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آگیا اور ایک روشن کتاب ○						
يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ						
يَّهْدِيْ	بِهِ (2)	اللّٰهُ	مَنِ	اتَّبَعَ	رِضْوَانَهٗ	
ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	اللہ	(اسے) جو	تابع ہو جائے	اس کی مرضی (کا)	
اللہ اس کے ذریعے اسے سلامتی کے راستوں کی ہدایت دیتا ہے جو اللہ کی مرضی کا						
سُبُلَ السَّلٰمِ وَ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ						
سُبُلَ السَّلٰمِ	وَ	يُخْرِجُهُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ		
سلامتی کے راستوں (کی)	اور	نکالتا ہے انہیں	تاریکیوں سے	روشنی کی طرف		
تابع ہو جائے اور انہیں اپنے حکم سے تاریکیوں سے روشنی کی طرف						
بِاِذْنِهٖ وَ يَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾ لَقَدْ						
بِاِذْنِهٖ	وَ	يَهْدِيْهِمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٦﴾	لَقَدْ		
اپنے حکم سے	اور	ہدایت دیتا ہے انہیں	سیدھے راستے کی طرف	ضرور بیشک		
لے جاتا ہے اور انہیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ بیشک						

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور ہیں

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع لوگ قرآن سے ہدایت پاتے ہیں

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے عیسائی کافر ہیں

1 ...... اس آیت میں لفظ "نور" سے مراد سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات مبارک ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج2، ص400 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں "بہ" کی ضمیر سے قرآنِ مجید مراد ہے اور بعض کے نزدیک اس سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی مراد ہیں۔ دوسری صورت میں آیت کا معنی یہ بنے گا کہ اللہ تعالیٰ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہدایت عطا فرماتا ہے۔

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ قُلْ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ(1)	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ	قُلْ
کافر ہوگئے	وہ لوگ جو جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)	تم کہو

وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح بن مریم ہے۔ تم فرمادو:

فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ	اَنْ	يُّهْلِكَ
تو کون	طاقت رکھتا ہے	اللہ سے (بچانے کی)	کچھ	اگر	وہ ارادہ کرے	کہ	ہلاک کردے

اگر اللہ مسیح بن مریم کو اور اس کی ماں اور تمام زمین والوں کو

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ اُمَّهٗ وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ؕ وَ

الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ	وَ	اُمَّهٗ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	وَ
مریم کے بیٹے مسیح	اور	اس کی ماں	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب (کو)	اور

ہلاک کرنے کا ارادہ فرمالے تو کون ہے جو اللہ سے بچانے کی طاقت رکھتا ہے ؟ اور

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ

لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

آسمانوں اور زمین کی اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔

یہودیوں اور عیسائیوں کا محبوبِ الٰہی ہونے کا دعویٰ اور اس کا رد

يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَ قَالَتِ

يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾	وَ	قَالَتِ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	کہا

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

1 ...... عیسائیوں کے ایک فرقے کا یہ عقیدہ ہے کہ (معاذ اللہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام "اللہ" ہیں۔ اس آیت میں ان کے عقیدے کی کئی طرح سے تردید کی گئی ہے، جیسے (1) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موت آسکتی ہے، اور جسے موت آسکتی ہے وہ خدا نہیں ہوسکتا۔ (2) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ماں کے شکم سے پیدا ہوئے، اور جو پیدا ہو کر عدم سے وجود میں آئے وہ اللہ نہیں ہو سکتا۔ (3) اللہ تعالیٰ تمام آسمانی اور زمینی چیزوں کا مالک ہے اور ہر چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبدیت میں ہے، اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی اللہ تعالیٰ کے بندہ ہونے کا اقرار کرتے ہیں جبکہ اگر وہ خدا ہوتے تو خدا کے بندہ ہونے کا اقرار نہ کرتے۔

الْیَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ

الْیَهُوْدُ	وَ	النَّصٰرٰی	نَحْنُ	اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ (1)	وَ	اَحِبَّآؤُهٗ (2)	قُلْ
یہودیوں	اور	عیسائیوں (نے)	ہم ہیں	اللہ کے بیٹے	اور	اس کے پیارے	تم کہو

یہودیوں اور عیسائیوں نے کہا: ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں۔ اے حبیب! تم فرمادو:

فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ

فَلِمَ	یُعَذِّبُكُمْ	بِذُنُوْبِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	مِّمَّنْ
پھر کیوں	وہ عذاب دیتا ہے تمہیں	تمہارے گناہوں پر	بلکہ	تم	آدمی (ہو)	(اس مخلوق) سے جو

(اگر ایسا ہے تو) پھر وہ تمہیں تمہارے گناہوں پر عذاب کیوں دیتا ہے؟ بلکہ تم (بھی) اس کی مخلوق میں سے

خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یُعَذِّبُ مَنْ

خَلَقَ	یَغْفِرُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یُعَذِّبُ	مَنْ
اس نے پیدا کی	وہ مغفرت فرمادیتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	سزا دیتا ہے	جسے

(عام) آدمی ہو۔ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے

یَّشَآءُ ؕ وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

یَّشَآءُ	وَ	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا
چاہتا ہے	اور	اللہ کے لئے	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ

سزا دیتا ہے اور آسمانوں اور زمین اور جو کچھ اس کے درمیان ہے سب کی سلطنت اللہ ہی

بَیْنَهُمَا ٚ وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ

بَیْنَهُمَا	وَ	اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۸﴾	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	قَدْ
ان کے درمیان (ہے)	اور	اس کی طرف	پھرنا (ہے)	اے اہلِ کتاب	بیشک

کے لئے ہے اور اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اے کتاب والو! بیشک

حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کا ذکر اور اس کا مقصد

=(4) اللہ تعالیٰ خالقِ حقیقی وخالقِ کائنات ہے، اگر حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں الوہیت ہوتی تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی یونہی حقیقی خالق ہوتے۔

(1)...... یہاں بیٹے سے مراد اولاد نہیں کیونکہ وہ لوگ اپنے آپ کو اس معنی میں خدا کا بیٹا نہ کہتے تھے بلکہ اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ہم خدا عَزَّوَجَلَّ کو ایسے پیارے ہیں جیسے بیٹا باپ کو کیونکہ بیٹا کتنا ہی برا ہو مگر باپ کو پیارا ہوتا ہے، ایسے ہی ہم ہیں۔ (2)...... معلوم ہوا کہ خود کو اعمال سے بے نیاز جاننا یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ آج کل بعض جاہل عقیدت مندوں یا نسبت والوں کا یہی عقیدہ ہے، ایسا عقیدہ کفر ہے کیونکہ قرآن کریم نے ہر جگہ ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ کا ذکر فرمایا۔

جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ

جَآءَكُمْ	رَسُوْلُنَا	یُبَیِّنُ	لَكُمْ	عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ[1]
آیا تمہارے پاس	ہمارا رسول	ظاہر فرمارہاہے	تمہارے لئے (تم پر)	رسولوں کی آمد بند ہو جانے پر (آیا)

تمہارے پاس ہمارے رسول تشریف لائے، وہ رسولوں کی تشریف آوری بند ہو جانے کے عرصہ بعد

اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِیْرٍ وَّ لَا

اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا جَآءَنَا	مِنْۢ بَشِیْرٍ	وَّ	لَا
تا کہ	تم (نہ) کہو	(کہ) نہیں آیا ہمارے پاس	کوئی خوشخبری دینے والا	اور	نہ

تم پر ہمارے احکام ظاہر فرمارہے ہیں تا کہ تم یہ نہ کہو کہ ہمارے پاس تو کوئی خوشخبری دینے والا اور

نَذِیْرٍ٘ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِیْرٌ وَّ نَذِیْرٌؕ وَ اللّٰهُ

نَذِیْرٍ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَشِیْرٌ	وَّ	نَذِیْرٌ	وَ	اللّٰهُ
ڈرسنانے والا	تو بیشک	آگیا تمہارے پاس	خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا	اور	اللّٰه

ڈرسنانے والا آیا ہی نہیں تو بیشک تمہارے پاس خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا تشریف لاچکا اور اللّٰه

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱۹ ع وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ یٰقَوْمِ

بنی اسرائیل پر اللّٰه تعالیٰ کی تین خصوصی نعمتیں

ع ۳/۷

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ۱۹	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِقَوْمِهٖ	یٰقَوْمِ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	اے میری قوم

ہر شے پر قادر ہے ○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنی قوم سے فرمایا: اے میری قوم!

اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِیْكُمْ اَنْۢبِیَآءَ وَ

اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	جَعَلَ	فِیْكُمْ	اَنْۢبِیَآءَ[2]	وَ
یاد کرو	اللّٰه کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے بنائے	تم میں	انبیاء	اور

اللّٰه کا احسان اپنے اوپر یاد کرو جب اس نے تم میں سے انبیاء پیدا فرمائے اور

1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے درمیانی زمانے کا نام "زمانہ فترت" ہے، یعنی ایسا زمانہ جس میں کوئی نبی نہ ہو۔ اس زمانہ کے لوگوں کو صرف عقیدۂ توحید کافی تھا جیسے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کی تشریف آوری نعمت ہے جیسا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اس کا ذکر کرنے کا حکم دیا۔ اس سے نبیِ رحمت صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے میلاد مبارک منانے اور اس کا ذکر کرنے کی واضح طور پر دلیل ملتی ہے کہ جب انبیاءِ بنی اسرائیل عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کو نعمت سمجھ کر یاد کرنے کا حکم دیا گیا=

جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّاٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ یُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝٢٠

جَعَلَكُمْ	مُّلُوْكًا (1)	وَّ	اٰتٰىكُمْ	مَّا	لَمْ یُؤْتِ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ۝٢٠
بنایا تمہیں	بادشاہ	اور	عطا کیا تمہیں	وہ جو	نہیں دیا	کسی ایک (کو)	تمام جہانوں سے

تمہیں بادشاہ بنایا اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو سارے جہان میں کسی کو نہ دیا○

یٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِیْ كَتَبَ اللّٰهُ

یٰقَوْمِ	ادْخُلُوا	الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ (2)	الَّتِیْ	كَتَبَ	اللّٰهُ
اے میری قوم	داخل ہو جاؤ	(اس) پاک سرزمین (میں)	جو	لکھ دی ہے	اللّٰہ (نے)

(موسیٰ نے فرمایا:) اے میری قوم! اس پاک سرزمین میں داخل ہو جاؤ جو اللّٰہ نے

لَكُمْ وَلَا تَرْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِیْنَ ۝٢١

لَكُمْ	وَ	لَا تَرْتَدُّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ	فَتَنْقَلِبُوْا	خٰسِرِیْنَ ۝٢١
تمہارے لئے	اور	پھر نہ جاؤ	اپنی پیٹھوں پر	تو تم پلٹو گے	خسارہ اٹھانے والے (ہو کر)

تمہارے لئے لکھ دی ہے اور اپنے پیٹھ پیچھے نہ پھرو کہ تم نقصان اٹھاتے ہوئے پلٹو گے○

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِیْهَا قَوْمًا جَبَّارِیْنَ ۖۗ وَاِنَّا

قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤى	اِنَّ	فِیْهَا	قَوْمًا جَبَّارِیْنَ	وَ	اِنَّا
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	اس (سرزمین) میں	بڑی زبردست قوم (ہے)	اور	بیشک

(قوم نے) کہا: اے موسیٰ! اس (سرزمین) میں تو بڑے زبردست لوگ ہیں اور ہم

لَنْ نَّدْخُلَهَا حَتّٰى یَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ یَّخْرُجُوْا

لَنْ نَّدْخُلَهَا	حَتّٰى	یَخْرُجُوْا	مِنْهَا	فَاِنْ	یَّخْرُجُوْا
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	یہاں تک کہ	وہ نکل جائیں	اس سے	تو اگر	وہ نکل جائیں

اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں، تو اگر وہ وہاں سے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کو مقدس سرزمین میں داخل ہونے کا حکم

شہر میں داخلے کا حکم ملنے پر بنی اسرائیل کی بزدلی

=تو حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری تو اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حکومت و سلطنت اور اقتدار بھی اللّٰہ تعالیٰ کی نعمت ہے اور اس کا بھی شکر ادا کرنا چاہئے اور اس کے شکر کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ حکومت و سلطنت اللّٰہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق چلائی جائے، غریبوں کی مدد کی جائے، لوگوں کے حقوق ادا کئے جائیں، ظلم کا خاتمہ کیا جائے اور ملک کے باشندوں کو امن و سکون کی زندگی گزارنے کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ 2 ...... اِس زمین کو مقدس اِس لئے کہا گیا کہ وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رہائش گاہ تھی۔=

خوفِ خدا رکھنے والے دو حضرات کا بنی اسرائیل کو جہاد کی ترغیب دینا

مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾ قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

مِنْهَا	فَاِنَّا	دٰخِلُوْنَ ﴿٢٢﴾	قَالَ	رَجُلٰنِ [1]	مِنَ الَّذِيْنَ
اس سے	تو بیشک ہم	داخل ہونے والے (ہیں)	کہا	دو مرد وں (نے)	ان لوگوں سے جو

نکل جائیں تو ہم (شہر میں) داخل ہوں گے ○ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے وہ دو مرد

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ

يَخَافُوْنَ	اَنْعَمَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمَا	ادْخُلُوْا	عَلَيْهِمُ	الْبَابَ
ڈرتے تھے	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان دونوں پر	(کہا) تم داخل ہو جاؤ	ان پر	دروازہ (سے)

جن پر اللہ نے احسان کیا تھا انہوں نے کہا: (شہر کے) دروازے سے ان پر داخل ہو جاؤ

فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ

فَاِذَا	دَخَلْتُمُوْهُ	فَاِنَّكُمْ	غٰلِبُوْنَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ
تو جب	تم داخل ہو جاؤ گے اس میں	تو بیشک تم	غالب آنے والے (ہو)	اور	اللہ پر

تو جب تم دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو تم ہی غالب ہو گے اور اگر تم ایمان والے ہو

بنی اسرائیل کا جہاد میں جانے سے صاف انکار

فَتَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّا

فَتَوَكَّلُوْۤا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٢٣﴾	قَالُوْا	يٰمُوْسٰۤى	اِنَّا
تو بھروسہ کرو	اگر	تم ہو	ایمان والے	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	بیشک

تو اللہ ہی پر بھروسہ کرو ○ (پھر قوم نے) کہا: اے موسیٰ! بیشک ہم تو

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا فَاذْهَبْ اَنْتَ وَ

لَنْ نَّدْخُلَهَاۤ [2]	اَبَدًا	مَّا دَامُوْا	فِيْهَا	فَاذْهَبْ	اَنْتَ	وَ
ہم ہرگز داخل نہ ہوں گے اس میں	کبھی	جب تک وہ ہیں	اس میں	تو جاؤ	آپ	اور

وہاں ہرگز کبھی نہیں جائیں گے جب تک وہ وہاں ہیں تو آپ اور

=اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سکونت سے زمینوں کو بھی شرف حاصل ہوتا ہے اور وہ دوسروں کے لئے باعثِ برکت ہو جاتی ہیں۔

1 ......یہ دو مرد حضرات کالب بن یوقنا اور یوشع بن نون رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا تھے۔

2 ......بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جہاد میں جانے سے صاف انکار کر دیا جبکہ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے سخت مواقع پر بھی حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ساتھ نہیں چھوڑا اور ایسا روکھا جواب نہ دیا بلکہ اپنا سب کچھ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قربان کر دیا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بروں سے علیحدگی کی دعا

رَبُّكَ فَقَاتِلَاۤ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ قَالَ

رَبُّكَ	فَقَاتِلَاۤ	اِنَّا	هٰهُنَا	قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾	قَالَ
آپ کارب	تو دونوں لڑو	بیشک ہم	یہاں	بیٹھے ہوئے (ہیں)	(موسیٰ نے) عرض کیا

آپ کارب دونوں جاؤ اور لڑو، ہم تو یہیں بیٹھے ہوئے ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِیْ وَ اَخِیْ فَافْرُقْ

رَبِّ	اِنِّیْ	لَاۤ اَمْلِكُ	اِلَّا	نَفْسِیْ وَ اَخِیْ	فَافْرُقْ [1]
اے میرے رب	بیشک میں	اختیار نہیں رکھتا	مگر	اپنی جان اور اپنے بھائی (کا)	پس تو جدائی ڈال دے

اے میرے رب! مجھے صرف اپنی جان اور اپنے بھائی کا اختیار ہے تو تو ہمارے

بنی اسرائیل کو بزدلی اور نافرمانی کی سزا

بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ

بَیْنَنَا	وَ	بَیْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	قَالَ	فَاِنَّهَا	مُحَرَّمَةٌ
ہمارے درمیان	اور	نافرمانی کرنے والی قوم کے درمیان	فرمایا	تو بیشک وہ	حرام کر دی گئی

اور نافرمان قوم کے درمیان جدائی ڈال دے ○ (اللہ نے) فرمایا: پس چالیس سال تک

عَلَیْهِمْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً ۚ یَتِیْهُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ فَلَا تَاْسَ عَلَی

عَلَیْهِمْ	اَرْبَعِیْنَ سَنَةً	یَتِیْهُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	فَلَا تَاْسَ	عَلَی
ان پر	چالیس سال	وہ حیران پھریں گے	زمین میں	پس تم افسوس نہ کرو	پر

وہ زمین ان پر حرام ہے یہ زمین میں بھٹکتے پھریں گے تو (اے موسیٰ!) تم (اس) نافرمان قوم پر

وقف لازم ع ۷

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دو بیٹوں ہابیل اور قابیل کا واقعہ

الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ ع وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ ۘ اِذْ

الْقَوْمِ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ [2]	بِالْحَقِّ	اِذْ
نافرمانی کرنے والی قوم	اور	پڑھو	ان پر	آدم کے دو بیٹوں کی خبر	حق کے ساتھ (سچی)	جب

افسردہ نہ ہو ○ اور (اے حبیب!) انہیں آدم کے دو بیٹوں کی سچی خبر پڑھ کر سناؤ جب

1 ...... بروں سے علیحدگی اچھی چیز ہے جس کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا مانگی۔

2 ...... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اِن دو بیٹوں کا نام ہابیل اور قابیل تھا۔ اس واقعہ کو سنانے سے مقصد یہ ہے کہ حسد کی برائی معلوم ہو اور سرکارِ دو عالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد کرنے والوں کو اس سے سبق حاصل کرنے کا موقع ملے۔

قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِهِمَا وَ

قَرَّبَا	قُرْبَانًا (1)	فَتُقُبِّلَ	مِنْ اَحَدِهِمَا	وَ
انہوں نے پیش کی	(ایک ایک) قربانی	تو قبول کرلی گئی	ان دونوں میں ایک کی طرف سے	اور

دونوں نے ایک ایک قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی طرف سے قبول کرلی گئی اور

لَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ ؕ قَالَ لَاَقْتُلَنَّكَ ؕ قَالَ اِنَّمَا

لَمْ یُتَقَبَّلْ	مِنَ الْاٰخَرِ	قَالَ	لَاَقْتُلَنَّكَ	قَالَ	اِنَّمَا
قبول نہ کی گئی	دوسرے کی طرف سے	اس نے کہا	میں ضرور قتل کردوں گا تجھے	کہا	صرف

دوسرے کی طرف سے قبول نہ کی گئی، تو (وہ دوسرا) بولا: میں ضرور تجھے قتل کردوں گا۔ (پہلے نے) کہا:

یَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٢٧﴾ لَىِٕنْۢ بَسَطْتَّ اِلَیَّ

یَتَقَبَّلُ	اللّٰهُ	مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿٢٧﴾	لَىِٕنْ	بَسَطْتَّ	اِلَیَّ
قبول کرتا ہے	اللہ	ڈرنے والوں سے	ضرور اگر	تو پھیلائے گا، بڑھائے گا	میری طرف

اللہ صرف ڈرنے والوں سے قبول فرماتا ہے ○ بیشک اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے

یَدَكَ لِتَقْتُلَنِیْ مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ یَّدِیَ اِلَیْكَ

یَدَكَ	لِتَقْتُلَنِیْ	مَاۤ اَنَا بِبَاسِطٍ	یَّدِیَ	اِلَیْكَ
اپنا ہاتھ	تاکہ تو قتل کردے مجھے	میں نہیں پھیلانے والا، بڑھانے والا	اپنا ہاتھ	تیری طرف

میری طرف اپنا ہاتھ بڑھائے گا تو میں تجھے قتل کرنے کے لئے اپنا ہاتھ تیری طرف

لِاَقْتُلَكَ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾ اِنِّیْۤ

لِاَقْتُلَكَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اللّٰهَ	رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾	اِنِّیْۤ
تاکہ قتل کردوں تجھے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	(جو) تمام جہانوں کا مالک (ہے)	بیشک میں

نہیں بڑھاؤں گا۔ میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا مالک ہے ○ میں تو

قتل کی دھمکی سن کر ہابیل کا جواب

النصف

1 ...... ہابیل اور قابیل کے اس واقعے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص416 کا مطالعہ فرمائیں۔

نفس کے بہکاوے میں آکر قابیل کا ہابیل کو قتل کر دینا

اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓاَ بِاِثْمِیْ وَ اِثْمِكَ فَتَكُوْنَ

اُرِیْدُ	اَنْ	تَبُوْٓاَ	بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ	فَتَكُوْنَ
چاہتاہوں	کہ	تم لوٹو	میرے گناہ اور اپنے گناہ کے ساتھ	تو تو ہو جائے

یہ چاہتاہوں کہ میرا اور تیرا گناہ دونوں تیرے اوپر ہی پڑ جائیں تو تو

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾ فَطَوَّعَتْ لَهٗ

مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿٢٩﴾	فَطَوَّعَتْ	لَهٗ
آگ والوں سے	اور	یہ	ظلم کرنے والوں کی سزا	پھر راضی کر دیا	اس کو

دوزخی ہو جائے اور ظلم کرنے والوں کی یہی سزا ہے ○ تو اس کے نفس نے

نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ

نَفْسُهٗ	قَتْلَ اَخِیْهِ	فَقَتَلَهٗ	فَاَصْبَحَ
اس کے نفس (نے)	اپنے بھائی کے قتل پر	تو اس نے قتل کر دیا اسے	پھر وہ ہو گیا

اسے اپنے بھائی کے قتل پر راضی کر لیا تو اس نے اسے قتل کر دیا پھر وہ نقصان اٹھانے والوں

قابیل کا کوے سے مردہ دفن کرنا سیکھنا

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٣٠﴾ فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿٣٠﴾ (1)	فَبَعَثَ	اللّٰهُ	غُرَابًا	یَّبْحَثُ	فِی الْاَرْضِ
نقصان اٹھانے والوں سے	پھر بھیجا	اللہ (نے)	ایک کوا	وہ کرید رہا تھا	زمین میں

میں سے ہو گیا ○ پھر اللہ نے ایک کوا بھیجا جو زمین کرید رہا تھا

لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰۤى

لِیُرِیَهٗ	كَیْفَ	یُوَارِیْ	سَوْءَةَ اَخِیْهِ	قَالَ	یٰوَیْلَتٰۤى
تاکہ وہ دکھادے اسے	کیسے	وہ چھپائے	اپنے بھائی کی لاش	اس (قاتل) نے کہا	ہائے افسوس

تاکہ وہ اسے دکھادے کہ وہ اپنے بھائی کی لاش کیسے چھپائے۔ (کوے کا واقعہ دیکھ کر قاتل نے) کہا: ہائے افسوس،

(1)...... یہ واقعہ بہت سی عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل ہے، یہ کہ زمین پر حسد اور قتل ابتدائی جرائم میں سے ہیں۔ حسد بڑی بری چیز ہے، حسد ہی نے شیطان کو برباد کیا اور حسد ہی نے دنیا میں قابیل کو تباہ کیا۔

دین اسلام کی نظر میں انسانی جان کی اہمیت

معانقہ ۝ وقفِ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ فَاُوَارِیَ سَوْءَةَ اَخِیْ ۚ

اَعَجَزْتُ	اَنْ	اَكُوْنَ	مِثْلَ هٰذَا الْغُرَابِ	فَاُوَارِیَ	سَوْءَةَ اَخِیْ
کیا میں عاجز رہا	(اس سے بھی) کہ	ہوتا	اس کوے کی مثل	تو چھپالیتا	اپنے بھائی کی لاش

میں اس کوے جیسا بھی نہ ہوسکا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپالیتا

فَاَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿٣١﴾ۚۛ مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ ۛۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

فَاَصْبَحَ	مِنَ النّٰدِمِیْنَ ﴿٣١﴾	مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ	كَتَبْنَا	عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (1)
پس وہ ہوگیا	پچھتانے والوں سے	اس (قتل) کی وجہ سے	ہم نے لکھ دیا	بنی اسرائیل پر

تو وہ پچھتانے والوں میں سے ہوگیا ۝ اس کے سبب ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا

اَنَّهٗ مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ

اَنَّهٗ	مَنْ	قَتَلَ	نَفْسًا	بِغَیْرِ نَفْسٍ	اَوْ
(کہ) بیشک	جو	قتل کرے	کسی جان (کو)	کسی جان کے بدلے کے بغیر	یا

کہ جس نے کسی جان کے بدلے یا

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَ

فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ	فَكَاَنَّمَا	قَتَلَ	النَّاسَ جَمِیْعًا	وَ
زمین میں فساد (کی سزا کے بغیر)	تو گویا کہ	اس نے قتل کردیا	تمام انسانوں (کو)	اور

زمین میں فساد پھیلانے کے بدلے کے بغیر کسی شخص کو قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کردیا اور

مَنْ اَحْیَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ؕ وَلَقَدْ

مَنْ	اَحْیَاهَا	فَكَاَنَّمَاۤ	اَحْیَا	النَّاسَ جَمِیْعًا	وَ	لَقَدْ
جو (جس نے)	زندہ رکھا اسے	تو گویا کہ	اس نے زندہ رکھا	تمام انسانوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جس نے کسی ایک جان کو (قتل سے بچاکر) زندہ رکھا اس نے گویا تمام انسانوں کو زندہ رکھا اور بیشک

(1)......اس آیت میں بنی اسرائیل سے جو فرمایا گیا وہ فرمان ہمارے لئے بھی ہے اور یہ آیتِ مبارکہ اسلام کی اصل تعلیمات کو واضح کرتی ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی حرمت کس قدر زیادہ ہے۔ جو لوگ قتل وغارت گری کرتے ہیں وہ سخت مجرم ہیں اور خصوصاً اسلام کے نام پر قتل کرنے والے بدترین مجرم ہیں۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ اِنَّ كَثِيْرًا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُنَا	بِالْبَيِّنٰتِ	ثُمَّ	اِنَّ	كَثِيْرًا
آئے ان کے پاس	ہمارے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	پھر	بیشک	بہت سے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلیلوں کے ساتھ آئے پھر بیشک ان میں سے

مِّنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِی الْاَرْضِ لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا

مِّنْهُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فِی	الْاَرْضِ	لَمُسْرِفُوْنَ ﴿۳۲﴾	اِنَّمَا	جَزٰٓؤُا (1)
ان (امتیوں) میں سے	اس کے بعد	زمین میں		ضرور زیادتی کرنے والے	بیشک	سزا

بہت سے لوگ اس کے بعد (بھی) زمین میں زیادتی کرنے والے ہیں ○ بیشک جو لوگ

الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ یَسْعَوْنَ

الَّذِیْنَ	یُحَارِبُوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	یَسْعَوْنَ
ان لوگوں کی جو	لڑتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (سے)	اور	کوشش کرتے ہیں

اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْۤا اَوْ یُصَلَّبُوْۤا اَوْ

فِی الْاَرْضِ	فَسَادًا	اَنْ	یُّقَتَّلُوْۤا	اَوْ	یُصَلَّبُوْۤا	اَوْ
زمین میں	فساد (کی)	کہ	انہیں خوب قتل کیا جائے	یا	سولی دیدی جائے	یا

فساد برپا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ انہیں خوب قتل کیا جائے یا انہیں سولی دیدی جائے یا

تُقَطَّعَ اَیْدِیْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا

تُقَطَّعَ	اَیْدِیْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	اَوْ	یُنْفَوْا
کاٹ دیئے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	مختلف طرف سے	یا	دور کر دیئے جائیں

ان کے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں یا (ملک کی سر) زمین سے

ڈاکو کی شرعی سزا

1 ......اس آیتِ کریمہ میں راہزن یعنی ڈاکو کی سزا کا بیان ہے۔ اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج2، ص422 کا مطالعہ فرمائیں۔

ڈاکہ زنی کی سزا سے بچنے کی ایک صورت

مِنَ الْاَرْضِ ؕ ذٰلِكَ لَهُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَهُمْ

مِنَ الْاَرْضِ	ذٰلِكَ	لَهُمْ	خِزْیٌ	فِی الدُّنْیَا	وَ	لَهُمْ
(ملک کی سر) زمین سے	یہ	ان کے لئے	رسوائی	دنیا میں	اور	ان کے لئے

(جلاوطن کرکے) دور کر دیئے جائیں۔ یہ ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں

فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا

فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۳۳﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا
آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	توبہ کرلی

ان کے لیے بڑا عذاب ہے ○ مگر وہ کہ جنہوں نے توبہ کرلی

مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهِمْ ۚ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَقْدِرُوْا	عَلَیْهِمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۴﴾
(اس) سے پہلے	کہ	تم قابو پاؤ	ان پر	تو جان لو	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اس سے پہلے کہ تم ان پر قابو پاؤ تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

خوفِ خدا، وسیلہ کی تلاش اور راہِ خدا میں جہاد کا حکم

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	ابْتَغُوْۤا	اِلَیْهِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	تلاش کرو	اس کی طرف

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو

بروزِ قیامت کافروں کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہوگی

الْوَسِیْلَةَ وَ جَاهِدُوْا فِیْ سَبِیْلِهٖ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾ اِنَّ

الْوَسِیْلَةَ (1)	وَ	جَاهِدُوْا	فِیْ سَبِیْلِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۵﴾	اِنَّ
وسیلہ	اور	جہاد کرو	اس کی راہ میں	تاکہ تم	کامیابی پاؤ	بیشک

اور اس کی راہ میں جہاد کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ بیشک

(1)...... آیت میں وسیلہ کا معنی یہ ہے کہ "جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہو۔" یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادات چاہے فرض ہوں یا نفل، ان کی ادائیگی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرو۔ جیسے نیک اعمال وسیلہ بنتے ہیں ایسے ہی نیک اعمال والے بھی وسیلہ بنتے ہیں جیسا کہ احادیث میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، نیز حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو وسیلہ بنانے کا ذکر موجود ہے۔

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اگر	تحقیق	ان کی (ملک ہو)	جو کچھ	زمین میں

اگر کافر لوگ جو کچھ زمین میں ہے

جَمِيْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِيَفْتَدُوْا بِهٖ

جَمِيْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لِيَفْتَدُوْا (1)	بِهٖ
سب	اور	اس کے برابر	اس کے ساتھ	تاکہ وہ چھٹکارے کے لئے دیں	اس کو

وہ سب اور اس کے برابر اتنا ہی اور اس کے ساتھ (ملا کر) قیامت کے دن کے عذاب

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ ۚ وَ لَهُمْ

مِنْ عَذَابِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَا تُقُبِّلَ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ
قیامت کے دن کے عذاب سے	(تو) نہیں قبول کیا جائے گا	ان سے	اور	ان کے لئے

سے چھٹکارے کے لئے دیں تو ان سے قبول نہیں کیا جائے گا اور ان کے لئے

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَ مَا هُمْ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يَّخْرُجُوْا	مِنَ النَّارِ	وَ	مَا	هُمْ
دردناک عذاب (ہے)	وہ چاہیں گے	کہ	نکل جائیں	آگ سے	اور	نہیں	وہ

دردناک عذاب ہے ○ وہ دوزخ سے نکلنا چاہیں گے اور وہ

بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۫ وَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾ وَ السَّارِقُ وَ

بِخٰرِجِيْنَ	مِنْهَا	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾	وَ	السَّارِقُ	وَ
نکلنے والے	اس سے	اور	ان کے لئے	دائمی عذاب (ہے)	اور	چوری کرنے والا مرد	اور

اس سے نکل نہ سکیں گے اور ان کے لئے ہمیشہ کا عذاب ہے ○ اور جو مرد یا

چوری کرنے والے مرد وعورت کی شرعی سزا

1 ...... یعنی اگر کافر دنیا کا مالک ہو اور اس کے ساتھ اس کے برابر اتنی ہی اور دنیا کا مالک ہو جائے اور یہ سب کچھ اپنی جان کو قیامت کے دن کے عذاب سے چھڑانے کے لئے فدیہ کر دے تو اس کا یہ فدیہ قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت کے دن کافروں کو عذاب ضرور ہو گا، اس دن ان کے پاس عذاب سے چھٹکارے کی کوئی صورت نہ ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایمان ہو گا تو ہی قیامت کے دن اعمال کا اجر ملے گا، تبھی شفاعت کا فائدہ ہو گا، تبھی رحمتِ الٰہی متوجہ ہو گی اور تبھی جہنم سے چھٹکارا ملے گا، اس لئے ایمان کی حفاظت کی فکر کرنا نہایت ضروری ہے۔

السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا

السَّارِقَةُ	فَاقْطَعُوْۤا (1)	اَيْدِيَهُمَا	جَزَآءًۢ	بِمَا
چوری کرنے والی عورت	پس کاٹ دو	ان دونوں کے ہاتھ	(بطورِ)سزا	(اس کے) سبب جو

عورت چور ہو تو اللہ کی طرف سے سزا کے طور پر

كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾

كَسَبَا	نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۳۸﴾
ان دونوں نے کمایا (عمل کیا)	اللہ کی طرف سے سزا	اور	اللہ	عزت والا، زبردست	حکمت والا

ان کے عمل کے بدلے میں ان کے ہاتھ کاٹ دو اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○

سچی توبہ کرنے والے ظالم کی توبہ مقبول ہوگی

فَمَنْ تَابَ مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاِنَّ

فَمَنْ	تَابَ (2)	مِنْۢ بَعْدِ ظُلْمِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاِنَّ
تو جو	توبہ کرلے	اپنے ظلم کے بعد	اور	اپنی اصلاح کرلے	تو بیشک

تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرلے اور اپنی اصلاح کرلے تو

مغفرت وعذاب اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ

اللّٰهَ	يَتُوْبُ عَلَيْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۳۹﴾	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ
اللہ	توبہ قبول فرمائے گا اس کی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان	کیا تجھے معلوم نہیں	بیشک

اللہ اپنی مہربانی سے اس پر رجوع فرمائے گا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ

اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ

اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	يُعَذِّبُ	مَنْ	يَّشَآءُ
اللہ	اس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	وہ سزا دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سزا دیتا ہے

1 ...... اس آیت میں چور کی سزا بیان کی گئی ہے کہ شرعی اعتبار سے جب چوری ثابت ہو جائے تو چور کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا۔ تنبیہ: حدود و تعزیر کے مسائل میں عوام الناس کو قانون ہاتھ میں لینے کی شرعاً اجازت نہیں۔ چوری کے مسائل کی تفصیلی معلومات کے لئے بہارِ شریعت، حصہ 9 کا مطالعہ کیجئے۔

2 ...... توبہ نہایت نفیس شے ہے۔ کتنا ہی بڑا گناہ ہو اگر اس سے توبہ کرلی جائے تو اللہ تعالیٰ اپنا حق معاف فرما دیتا ہے اور توبہ کرنے والے کو عذابِ آخرت سے نجات دیدیتا ہے لیکن یہ یاد رہے کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد میں توبہ کی مختلف شرائط ہیں، انہیں بھی پورا کرنا ضروری ہے۔

وَ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾

وَ	یَغْفِرُ (1)	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۴۰﴾
اور	مغفرت فرما دیتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

اور جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○

یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ لَا یَحْزُنْكَ الَّذِیْنَ یُسَارِعُوْنَ فِی الْكُفْرِ

یٰۤاَیُّهَا	الرَّسُوْلُ	لَا یَحْزُنْكَ (2)	الَّذِیْنَ	یُسَارِعُوْنَ	فِی الْكُفْرِ
اے	رسول	غمگین نہ کریں تمہیں	وہ لوگ جو	دوڑے جارہے ہیں	کفر میں

اے رسول! جو کفر میں دوڑے جاتے ہیں تمہیں غمگین نہ کریں

مِنَ الَّذِیْنَ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَ لَمْ تُؤْمِنْ

مِنَ الَّذِیْنَ	قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	لَمْ تُؤْمِنْ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	اپنے منہ سے کہا ہم ایمان لاچکے	اور (حالانکہ)	ایمان نہیں لائے

(یہ وہ ہیں) جو اپنے منہ سے کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۛۚ وَ مِنَ الَّذِیْنَ هَادُوْا ۛۚ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	مِنَ الَّذِیْنَ	هَادُوْا	سَمّٰعُوْنَ	لِلْكَذِبِ	سَمّٰعُوْنَ
ان کے دل	اور	کچھ وہ لوگ ہیں جو	یہودی ہوئے	بہت سننے والے	جھوٹ کو	بہت سننے والے

مسلمان نہیں اور کچھ یہودی بہت جھوٹ سنتے ہیں، اُن دوسرے لوگوں کی (بھی)

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ ۙ لَمْ یَاْتُوْكَ ؕ یُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ

لِقَوْمٍ اٰخَرِیْنَ	لَمْ یَاْتُوْكَ	یُحَرِّفُوْنَ	الْكَلِمَ
دوسری قوم کی (بھی)	(جو) نہیں آئے تمہارے پاس	وہ بدل دیتے ہیں	(اللہ کے) کلمات (کو)

خوب سنتے ہیں جو آپ کی بارگاہ میں نہیں آئے۔ یہ اللہ کے کلام کو

حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی اور منافقوں اور یہودیوں کی منافقت کا بیان

شرعی احکام سے متعلق یہودیوں کا حال

مع ۱۰ الوقف علی الاول الجزء ۱۲

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ عذاب کرنا اور رحمت فرمانا اللہ تعالیٰ کی مشیّت پر موقوف ہے، وہ مالک ہے جو چاہے کرے کسی کو اعتراض کرنے کی مجال نہیں۔

(2)......اس میں ہر مبلغ کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کے اثر نہ لینے سے غمگین نہ ہو بلکہ تبلیغ کرتا رہے کیونکہ یہ خود بڑا باعث ثواب کام ہے۔

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ ۚ يَقُوْلُوْنَ اِنْ اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ	يَقُوْلُوْنَ	اِنْ	اُوْتِيْتُمْ (1)	هٰذَا	فَخُذُوْهُ
ان کی (اصل) جگہوں کے بعد	وہ کہتے ہیں	اگر	تمہیں دیا جائے	یہ (تحریف والا حکم)	تو لے لو اسے

اس کے مقامات کے بعد بدل دیتے ہیں۔ یہ (آپس میں) کہتے ہیں: اگر تمہیں یہ (تحریف والا) حکم ملے تو اسے لے لینا

وَ اِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا ؕ وَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ

وَ	اِنْ	لَّمْ تُؤْتَوْهُ	فَاحْذَرُوْا	وَ	مَنْ	يُّرِدِ	اللّٰهُ
اور	اگر	تمہیں نہ دیا جائے اسے	تو (لینے سے) بچو	اور	جسے	چاہے	اللہ

اور اگر تمہیں یہ نہ ملے تو بچنا اور جسے اللہ

فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓىِٕكَ

فِتْنَتَهٗ	فَلَنْ تَمْلِكَ (2)	لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اُولٰٓىِٕكَ
اسے گمراہ کرنا	تو تُو ہرگز اختیار نہیں رکھتا	اس کو	اللہ سے (بچانے کا)	کچھ	یہ

گمراہ کرنا چاہے تو (اے مخاطب!) تو ہرگز اسے اللہ سے بچانے کا کچھ اختیار نہیں رکھتا۔ یہی

الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ ؕ لَهُمْ

الَّذِيْنَ	لَمْ يُرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ	يُّطَهِّرَ	قُلُوْبَهُمْ	لَهُمْ
وہ لوگ ہیں جو	نہیں چاہتا	اللہ	کہ	پاک کرے	ان کے دلوں (کو)	ان کے لئے

وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو پاک کرنے کا اللہ نے ارادہ نہیں فرمایا۔ ان کے لئے

فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ ۚۖ وَّ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾ سَمّٰعُوْنَ

فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۴۱﴾	سَمّٰعُوْنَ
دنیا میں	رسوائی	اور	ان کے لئے	آخرت میں	بڑا عذاب (ہے)	بہت سننے والے

دنیا میں رسوائی ہے اور ان کے لئے آخرت میں بڑا عذاب ہے ○ بہت جھوٹ

ازلی گمراہوں کو ہدایت نہیں مل سکتی

یہودی حکمرانوں اور پادریوں کا کردار

(1)...... یہودیوں کے اس طرز عمل کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ شریعت کو اپنی رائے کے مطابق کرنے کی کوشش نہ کرے بلکہ خود کو شریعت کے پیچھے چلائے، یونہی یہ نہ کیا جائے کہ علماء سے مرضی کے مطابق فتویٰ مل جائے تو عمل کرے ورنہ چھوڑ دے۔

(2)...... ہدایت دینے کا مالک و مختار اللہ تعالیٰ ہے، جسے وہ ہدایت نہ دینا چاہے اسے کسی جگہ سے ہدایت نہیں مل سکتی۔

اہلِ کتاب کے مقدمات کا فیصلہ کرنے سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اختیار

لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ ؕ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ

لِلْكَذِبِ	اَكّٰلُوْنَ	لِلسُّحْتِ (1)	فَاِنْ	جَآءُوْكَ	فَاحْكُمْ
جھوٹ کو	بہت کھانے والے	حرام مال کو	تو اگر	وہ آئیں تمہارے پاس	تو فیصلہ کرو

سننے والے، بڑے حرام خور ہیں تو اگر یہ تمہارے حضور حاضر ہوں تو ان میں

بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ ۚ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ

بَيْنَهُمْ	اَوْ	اَعْرِضْ	عَنْهُمْ	وَ	اِنْ	تُعْرِضْ	عَنْهُمْ
ان کے درمیان	یا	منہ پھیر لو	ان سے	اور	اگر	تم منہ پھیر لوگے	ان سے

فیصلہ فرماؤ یا ان سے منہ پھیر لو (دونوں کا آپ کو اختیار ہے) اور اگر آپ ان سے منہ پھیر لوگے

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا ؕ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ

فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا	وَ	اِنْ	حَكَمْتَ	فَاحْكُمْ
تو وہ ہرگز نہ بگاڑ سکیں گے تمہارا کچھ بھی	اور	اگر	تم فیصلہ کرو	تو فیصلہ کرو

تو وہ تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے اور اگر آپ ان میں فیصلہ فرمائیں تو انصاف کے ساتھ

یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے فیصلہ چاہنا قابلِ تعجب ہے

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾ وَ

بَيْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُقْسِطِيْنَ ﴿۴۲﴾	وَ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	اور

فیصلہ کر دیں۔ بیشک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ○ اور

كَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ

كَيْفَ	يُحَكِّمُوْنَكَ	وَ	عِنْدَهُمُ	التَّوْرٰىةُ	فِيْهَا	حُكْمُ اللّٰهِ
کیسے	وہ حاکم بنائیں گے تمہیں	اور (حالانکہ)	ان کے پاس	تورات	اس میں	اللہ کا حکم

یہ آپ کو کیسے حاکم بنائیں گے حالانکہ ان کے پاس تورات موجود ہے جس میں اللہ کا حکم موجود ہے۔

(1)...... یہودی حکمران اور پادری رشوتیں لے کر فیصلے بدل دیتے، حرام کو حلال کرتے اور شریعت کے احکام کو بدل دیتے تھے، اس لئے انہیں بڑے حرام خور فرمایا گیا۔ یاد رہے کہ رشوت کا لینا دینا دونوں حرام ہیں اور لینے دینے والے دونوں جہنمی ہیں، البتہ ظالم کے ظلم کو دور کرنے کیلئے یا کسی پر اپنا موجود حق وصول کرنے کیلئے رشوت دینے کی اجازت ہے اگرچہ لینے والے کے حق میں پھر بھی حرام ہے۔

ثُمَّ يَتَوَلَّوْنَ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ؕ وَمَاۤ اُولٰٓىِٕكَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾ ع اِنَّاۤ

ثُمَّ	يَتَوَلَّوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	مَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٣﴾	اِنَّاۤ
پھر	وہ منہ پھیرتے ہیں	اس کے بعد سے	اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	بیشک

اس کے باوجود یہ منہ پھیرتے ہیں اور یہ ایمان لانے والے نہیں ہیں ○ بیشک

اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا

اَنْزَلْنَا	التَّوْرٰىةَ	فِيْهَا	هُدًى	وَّ	نُوْرٌ	يَحْكُمُ	بِهَا
ہم نے نازل کی	تورات	اس میں	ہدایت	اور	نور	حکم دیتے تھے	اس کے ساتھ (کے مطابق)

ہم نے تورات نازل فرمائی جس میں ہدایت اور نور ہے، فرمانبردار نبی

النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ

النَّبِيُّوْنَ(1)	الَّذِيْنَ	اَسْلَمُوْا	لِلَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ	الرَّبّٰنِيُّوْنَ
انبیاء	وہ لوگ جو	فرمانبردار تھے	ان لوگوں کو جو	یہودی ہوئے	اور	(حکم دیتے) ربانی علماء

اور ربانی علماء اور فقہاء یہودیوں کو اسی کے مطابق حکم دیتے

وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوْا

وَ	الْاَحْبَارُ	بِمَا	اسْتُحْفِظُوْا	مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا
اور	فقہاء	(اس کے) سبب جو	انہیں محافظ بنایا گیا تھا	اللہ کی کتاب سے (کا)	اور	وہ تھے

تھے کیونکہ انہیں (اللہ کی اس) کتاب کا محافظ بنایا گیا تھا اور وہ

عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوْا

عَلَيْهِ	شُهَدَآءَ	فَلَا تَخْشَوُا(2)	النَّاسَ	وَ	اخْشَوْنِ	وَ	لَا تَشْتَرُوْا
اس پر	گواہ	پس خوف نہ کرو	لوگوں (سے)	اور	ڈرو مجھ سے	اور	نہ خریدو

اس کے خود گواہ تھے۔ تو لوگوں سے خوف نہ کرو اور مجھ سے ڈرو اور میری آیتوں کے بدلے

1 ...... سابقہ شریعتوں کے وہ احکام جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہوں اور انہیں منسوخ نہ کیا گیا ہو تو وہ ہم پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں علماء کیلئے بھی ایک حکم موجود ہے کہ وہ اللہ کی کتاب کی حفاظت کریں اور اس کی آیات کے بدلے دنیا کی ذلیل دولت حاصل نہ کریں اور لوگوں سے ڈرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

بِاٰیٰتِیۡ ثَمَنًا قَلِیۡلًا ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ

بِاٰیٰتِیۡ	ثَمَنًا قَلِیۡلًا	وَ	مَنۡ	لَّمۡ یَحۡکُمۡ	بِمَاۤ	اَنۡزَلَ
میری آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) ساتھ جو	نازل کیا

تھوڑی ذلیل قیمت نہ لو اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کریں جو اللہ نے

اللہُ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾ وَ کَتَبۡنَا عَلَیۡہِمۡ

اللہُ	فَاُولٰٓئِکَ	ھُمُ	الۡکٰفِرُوۡنَ ﴿۴۴﴾	وَ	کَتَبۡنَا	عَلَیۡہِمۡ
اللہ (نے)	تو یہ لوگ	وہ	کفر کرنے والے	اور	ہم نے لکھ دیا، لازم کر دیا	ان پر

نازل کیا تو وہی لوگ کافر ہیں ○ اور ہم نے تورات میں ان پر

قصاص کے احکام

فِیۡہَاۤ اَنَّ النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ ۙ وَ الۡعَیۡنَ بِالۡعَیۡنِ وَ الۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ

فِیۡہَاۤ [1]	اَنَّ	النَّفۡسَ بِالنَّفۡسِ	وَ	الۡعَیۡنَ بِالۡعَیۡنِ	وَ	الۡاَنۡفَ بِالۡاَنۡفِ
اس (تورات) میں	کہ	جان کے بدلے جان	اور	آنکھ کے بدلے آنکھ	اور	ناک کے بدلے ناک

لازم کر دیا تھا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک

وَ الۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ وَ السِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَ الۡجُرُوۡحَ قِصَاصٌ ؕ

وَ	الۡاُذُنَ بِالۡاُذُنِ	وَ	السِّنَّ بِالسِّنِّ	وَ الۡجُرُوۡحَ	قِصَاصٌ
اور	کان کے بدلے کان	اور	دانت کے بدلے دانت	اور تمام زخموں (میں)	قصاص (ہو گا)

اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت (کا قصاص لیا جائے گا) اور تمام زخموں کا قصاص ہو گا

فَمَنۡ تَصَدَّقَ بِہٖ فَہُوَ کَفَّارَۃٌ

فَمَنۡ	تَصَدَّقَ بِہٖ	فَہُوَ	کَفَّارَۃٌ
پھر جو	معاف کر دے اس (قصاص) کو (یا، خود کو) پیش کر دے اس (قصاص) پر	تو وہ	کفارہ ہو گا

پھر جو دل کی خوشی سے (خود کو) قصاص کے لئے پیش کر دے تو یہ اس کا کفارہ

[1] ......اس آیت میں اگرچہ یہ بیان ہے کہ تورات میں یہودیوں پر قصاص کے یہ احکام تھے لیکن چونکہ ہمیں اُن کے ترک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا اس لئے ہم پر بھی یہ احکام لازم رہیں گے جیسا دو حاشیہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔

لَہٗ ؕ وَ مَنۡ لَّمۡ یَحۡکُمۡ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ

لَہٗ	وَ	مَنۡ	لَّمۡ یَحۡکُمۡ	بِمَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰہُ
اس کے لئے	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل فرمایا	اللہ (نے)

بن جائے گا اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾ وَ قَفَّیۡنَا عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ

فَاُولٰٓئِکَ	ہُمُ	الظّٰلِمُوۡنَ ﴿۴۵﴾	وَ	قَفَّیۡنَا	عَلٰۤی اٰثَارِہِمۡ
تو یہ لوگ	وہ	ظلم کرنے والے	اور	ہم نے پیچھے بھیجا	ان (نبیوں) کے نقشِ قدم پر

تو وہی لوگ ظالم ہیں ○ اور ہم نے ان نبیوں کے پیچھے ان کے نقشِ قدم پر

بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ ۪

بِعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیۡنَ یَدَیۡہِ	مِنَ	التَّوۡرٰىۃِ
مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	(اس) تصدیق کرنے والا	کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات

عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اُس تورات کی تصدیق کرتے ہوئے جو اس سے پہلے موجود تھی

وَ اٰتَیۡنٰہُ الۡاِنۡجِیۡلَ فِیۡہِ ہُدًی وَّ نُوۡرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا

وَ	اٰتَیۡنٰہُ	الۡاِنۡجِیۡلَ	فِیۡہِ	ہُدًی	وَّ	نُوۡرٌ	وَّ	مُصَدِّقًا
اور	ہم نے عطا کی اسے	انجیل	اس میں	ہدایت	اور	نور	اور	(وہ) تصدیق کرنے والی

اور ہم نے اسے انجیل عطا کی جس میں ہدایت اور نور تھا اور وہ (انجیل) اس سے

لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ مِنَ التَّوۡرٰىۃِ وَ ہُدًی وَّ مَوۡعِظَۃً

لِّمَا	بَیۡنَ یَدَیۡہِ	مِنَ	التَّوۡرٰىۃِ	وَ	ہُدًی	وَّ	مَوۡعِظَۃً
(اس) کی جو	اس سے پہلے (تھی)	سے (یعنی)	تورات	اور	ہدایت	اور	نصیحت

پہلے موجود تورات کی تصدیق فرمانے والی تھی اور پرہیزگاروں کے لئے ہدایت اور

انجیل عطا ہونے کے بعد اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٤٦﴾ وَ لْیَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ بِمَاۤ اَنْزَلَ

لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿٤٦﴾	وَ	لْیَحْكُمْ (1)	اَهْلُ الْاِنْجِیْلِ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ
پرہیز گاروں کے لئے	اور	چاہئے کہ فیصلہ کریں	انجیل والے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا

نصیحت تھی ○ اور انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہیے جو اللہ نے

اللّٰهُ فِیْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ یَحْكُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

اللّٰهُ	فِیْهِ	وَ	مَنْ	لَّمْ یَحْكُمْ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اس میں	اور	جو	فیصلہ نہ کرے	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اس میں نازل فرمایا ہے اور جو اس کے مطابق فیصلہ نہ کرے جو اللہ نے نازل کیا

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	اَنْزَلْنَاۤ	اِلَیْكَ	الْكِتٰبَ
تو یہ لوگ	وہ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

تو وہی لوگ نافرمان ہیں ○ اور اے حبیب! ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب

بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ

بِالْحَقِّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیْهِ	مِنَ	الْكِتٰبِ
حق کے ساتھ	تصدیق کرنے والی	(اس) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	سے (یعنی)	کتابیں

اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والی

قرآنِ مجید کے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم

وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ

وَ	مُهَیْمِنًا	عَلَیْهِ	فَاحْكُمْ	بَیْنَهُمْ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ
اور	نگہبان	ان پر	تو فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)

اور ان پر نگہبان ہے تو ان (اہلِ کتاب) میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرو

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ انجیل والوں کو بھی اسی کے مطابق حکم کرنا چاہئے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انجیل میں نازل فرمایا ہے یعنی سیّدُ الانبیاء صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا چاہئے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی تصدیق کرنی چاہئے کیونکہ انجیل میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب ہم نے عیسائیوں کو انجیل عطا کی تو اس وقت ان کو یہ حکم دیا تھا کہ وہ ان احکام پر عمل کریں جو انجیل میں مذکور ہیں۔

فروعی اعمال ہر ایک کے مختلف ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانے کی حکمت

بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت

وَ لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ الْحَقِّؕ

مِنَ الْحَقِّ	جَآءَكَ	عَمَّا	اَهْوَآءَهُمْ	لَا تَتَّبِعْ	وَ
حق سے	آیا تمہارے پاس	(اس) سے (ہٹ کر) جو	ان کی خواہشات (کی)	پیروی نہ کرنا	اور

اور اے سننے والے! اپنے پاس آیا ہوا حق چھوڑ کر ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔

لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّ مِنْهَاجًاؕ وَ لَوْ شَآءَ

شَآءَ	لَوْ	وَ	مِنْهَاجًا(1)	وَّ	شِرْعَةً	مِنْكُمْ	جَعَلْنَا	لِكُلٍّ
چاہتا	اگر	اور	واضح راستہ	اور	(ایک ایک) شریعت	تم میں سے	ہم نے بنایا	سب کے لئے

ہم نے تم سب کے لیے ایک ایک شریعت اور راستہ بنایا ہے اور اگر

اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لٰكِنْ لِّیَبْلُوَكُمْ

لِّیَبْلُوَكُمْ	لٰكِنْ	وَّ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	لَجَعَلَكُمْ	اللّٰهُ
تاکہ آزمائے تمہیں	لیکن (اس نے ایسا نہ کیا)	اور	ایک امت	ضرور بنا دیتا تمہیں	اللہ

اللہ چاہتا تو تم سب کو ایک ہی امت بنا دیتا مگر (اس نے ایسا نہیں کیا) تاکہ جو (شریعتیں) اس نے تمہیں دی ہیں

فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرٰتِؕ اِلَى اللّٰهِ

اِلَى اللّٰهِ	الْخَیْرٰتِ(2)	فَاسْتَبِقُوا	اٰتٰىكُمْ	فِیْ مَاۤ
اللہ کی طرف	نیکیوں (میں)	تو آگے بڑھ جاؤ	اس نے دیں تمہیں	(ان شریعتوں) میں جو

ان میں تمہیں آزمائے تو نیکیوں کی طرف دوسروں سے آگے بڑھ جاؤ، تم سب کو اللہ ہی کی طرف

مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِیْهِ تَخْتَلِفُوْنَۙ(۴۸)

تَخْتَلِفُوْنَ (۴۸)	فِیْهِ	كُنْتُمْ	بِمَا	فَیُنَبِّئُكُمْ	مَرْجِعُكُمْ جَمِیْعًا
اختلاف کرتے، جھگڑتے	اس میں	تم تھے	(اس) کی جو	تو وہ خبر دے گا تمہیں	تم سب کو لوٹنا (ہے)

لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتا دے گا وہ بات جس میں تم جھگڑتے تھے ○

(1)...... یعنی فروعی اعمال ہر ایک کے خاص اور جدا جدا ہیں جیسے نمازوں، روزوں کی تعداد اور اس طرح کے احکام جدا جدا ہیں لیکن اصل دین سب کا ایک ہے یعنی توحید و رسالت، عقیدہ آخرت، یونہی بنیادی اخلاقیات سب کی مشترک ہیں۔ (2)...... قرآن پاک کا حکیمانہ طریقہ یہ ہے کہ جن معاملات سے انسان کی دنیا و آخرت کا کوئی قابلِ قبول فائدہ متعلق نہیں ہے ان میں بحث و مقابلہ کرنے کی بجائے انہیں رضائے الٰہی اور بھلائی کے کاموں میں مقابلہ کرنے کی دعوت دیتا ہے۔ یہاں بھی اسی انداز کی ایک جھلک ہے کہ شریعتوں کے اختلاف کی وجوہات میں فلسفیانہ بحثیں کرنے اور بال کی کھال اتارنے کی بجائے نیکیوں کی طرف=

وَ اَنِ احْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ

وَ	اَنِ احْكُمْ (1)	بَیْنَهُمْ	بِمَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ
اور	یہ کہ تم فیصلہ کرو	ان کے درمیان	(اس کے) مطابق جو	نازل کیا	اللہ (نے)	اور

اور (اے مسلمان!) یہ کہ ان (لوگوں) کے درمیان اس کے مطابق فیصلہ کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَ احْذَرْهُمْ اَنْ یَّفْتِنُوْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	احْذَرْهُمْ	اَنْ	یَّفْتِنُوْكَ
پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور	بچتے رہو ان سے	کہ	وہ بہکا (نہ) دیں تمہیں

ان کی خواہشات کے پیچھے نہ چلو اور ان سے بچتے رہو کہ کہیں وہ تمہیں

عَنْۢ بَعْضِ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكَ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا

عَنْۢ بَعْضِ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَیْكَ	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
(اس کے) بعض (احکام) سے	جو	نازل کیا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

اس کے بعض احکام سے ہٹا نہ دیں جو اللہ نے تمہاری طرف نازل کیا ہے۔ پھر اگر وہ منہ پھیریں

فَاعْلَمْ اَنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ اَنْ یُّصِیْبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ ؕ وَ

فَاعْلَمْ	اَنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	اَنْ	یُّصِیْبَهُمْ	بِبَعْضِ ذُنُوْبِهِمْ	وَ
تو جان لو	صرف	چاہتا ہے	اللہ	کہ	پہنچائے انہیں (سزا)	ان کے کچھ گناہوں کی	اور

تو جان لو کہ اللہ انہیں ان کے بعض گناہوں کی سزا پہنچانا چاہتا ہے اور

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ یَبْغُوْنَ ؕ

اِنَّ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	لَفٰسِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِیَّةِ	یَبْغُوْنَ
بیشک	بہت سے لوگ	ضرور نافرمانی کرنے والے (ہیں)	تو کیا جاہلیت کا حکم	وہ چاہتے ہیں

بیشک بہت سے لوگ نافرمان ہیں ○ تو کیا یہ لوگ جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں

احکامِ قرآن کے مطابق اہلِ کتاب میں فیصلہ کرنے کا حکم اور اس کی حکمت

اللہ تعالیٰ کا حکم ہی سب سے اچھا حکم ہے

= آنے کی دعوت دی۔ اس میں ہماری بہت سی چیزوں کی اصلاح ہے۔

1 ...... یہاں مسلمان فیصلہ کرنے والوں کو فرمایا کہ اہلِ کتاب کے درمیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نازل فرمائے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ کرو اور اس بات سے بچتے رہو کہ یہ لوگ تمہیں کسی غلطی کے مرتکب نہ کروا دیں اور اگر یہ اہلِ کتاب لوگ قرآن سے اعراض کریں تو سمجھ جاؤ کہ اللہ تعالیٰ انہیں ان کے گناہوں کی سزا دینا چاہتا ہے جو دنیا میں قتل و گرفتاری اور جلاوطنی کے ساتھ ہوگی۔ جبکہ ویسے تمام گناہوں کی سزا آخرت میں دے گا۔

یہودیوں اور عیسائیوں کو دوست بنانے کی ممانعت

یہود و نصاریٰ سے دوستیاں مستحکم رکھنا منافقوں کا طریقہ ہے

وقف لازم

وقف منزل عند البعض

وقف غفران

وَ مَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾ ع

وَ	مَنْ	اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ	حُكْمًا	لِّقَوْمٍ	يُّوْقِنُوْنَ ﴿٥٠﴾
اور	کون	اللہ سے بہتر	حکم (میں)	(اس) قوم کے لیے	(جو) یقین کرتے ہیں

اور یقین والوں کے لیے اللہ سے بہتر کس کا حکم ہو سکتا ہے؟○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَ النَّصٰرٰۤى اَوْلِيَآءَ ۘ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوا	الْيَهُوْدَ	وَ	النَّصٰرٰۤى	اَوْلِيَآءَ (1)
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ	یہودیوں	اور	عیسائیوں (کو)	دوست

اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ،

بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ

بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاِنَّهٗ
ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)	اور	جو	دوستی رکھے گا ان سے	تم میں سے	تو بیشک وہ

وہ (صرف) آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی رکھے گا تو وہ

مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾ فَتَرَى

مِنْهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٥١﴾	فَتَرَى
ان میں سے (ہے)	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تو تم دیکھو گے

انہیں میں سے ہے بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ تو جن کے

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ

الَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ (2)	يُّسَارِعُوْنَ	فِيْهِمْ
ان لوگوں کو جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	جلدی کرتے ہیں	ان (سے دوستی کرنے) میں

دلوں میں مرض ہے تم انہیں دیکھو گے کہ یہود و نصاریٰ کی طرف دوڑے جاتے ہیں۔

1 ...... اس آیت میں یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوستی و موالات سے منع فرمایا گیا۔ یہ حکم عام ہے اگرچہ آیت کا نزول کسی خاص واقعہ میں ہوا ہو۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کفار کی طرف میلان اور ان کی طرف کھچاؤ دل کی بیماری یعنی کفر، نفاق یا ایمانی کمزوری کی علامت ہے۔

منافقوں کی منافقت آشکار ہونے پر مسلمانوں کا تعجب

يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰۤى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآىٕرَةٌ ؕ فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ

يَقُوْلُوْنَ	نَخْشٰۤى	اَنْ	تُصِيْبَنَا	دَآىٕرَةٌ (1)	فَعَسَى	اللّٰهُ	اَنْ
وہ کہتے ہیں	ہم ڈرتے ہیں	کہ	پہنچے ہمیں	کوئی گردش	تو قریب ہے	اللہ	کہ

کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اوپر گردش آنے کا ڈر ہے تو قریب ہے کہ اللہ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا عَلٰى مَاۤ

يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ	اَوْ	اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ	فَيُصْبِحُوْا	عَلٰى	مَاۤ
لے آئے فتح	یا	اپنے پاس سے کوئی خاص حکم	پھر وہ ہو جائیں گے	(اس) پر	جو

فتح یا اپنی طرف سے کوئی خاص حکم لے آئے پھر یہ لوگ اس پر

اَسَرُّوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اَسَرُّوْا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	نٰدِمِيْنَ ﴿۵۲﴾ (2)	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
انہوں نے چھپایا تھا	اپنے دلوں میں	پچھتانے والے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

پچھتائیں گے جو اپنے دلوں میں چھپاتے تھے ○ اور ایمان والے کہیں گے:

اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ

اَهٰۤؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ
کیا یہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)

کیا یہی ہیں وہ لوگ جنہوں نے اللہ کی بڑی پکی قسمیں کھائی تھیں

اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا

اِنَّهُمْ	لَمَعَكُمْ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	فَاَصْبَحُوْا
کہ وہ	ضرور تمہارے ساتھ (ہیں)	(تو) ضائع ہو گئے	ان کے اعمال	پس وہ ہو گئے

کہ وہ تمہارے ساتھ ہیں۔ تو ان کے تمام اعمال برباد ہو گئے پس یہ

(1)...... منافقین دنیاوی مصیبت کے اندیشے کی بنا پر یہودیوں سے محبت اور میل جول رکھتے تھے حالانکہ ان سے میل جول رکھنا دین کے لئے بہت خطرناک تھا، اس سے معلوم ہوا کہ دنیاوی خطرات کی وجہ سے اپنے دین کو خطرے میں ڈال دینا منافقوں کا طریقہ ہے۔

(2)...... اس آیت میں دی گئی خبر سچ ثابت ہوئی اور اللہ تعالیٰ کے کرم سے مکہ مکرمہ اور یہودیوں کے علاقے فتح ہوئے اور منافق دونوں طرف سے ذلیل ہوئے، انہیں نہ مسلمانوں میں عزت ملی اور نہ یہودیوں میں۔

الشانية

لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر

خٰسِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْكُمْ

خٰسِرِیْنَ ﴿۵۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَنْ	یَّرْتَدَّ (1)	مِنْكُمْ
نقصان اٹھانے والوں (سے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جو کوئی	پھرے گا	تم میں سے

نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے ○ اے ایمان والو! تم میں جو کوئی اپنے دین سے

اللہ تعالیٰ کے پاکیزہ صفت بندوں کے عظیم اوصاف

عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ

عَنْ دِیْنِهٖ	فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ (2)	یُّحِبُّهُمْ	وَ
اپنے دین سے	تو عنقریب لے آئے گا اللہ (ایسی) قوم	(اللہ) محبت فرماتا ہے ان سے	اور

پھرے گا تو عنقریب اللہ ایسی قوم لے آئے گا جن سے اللہ محبت فرماتا ہے اور

یُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ٘

یُحِبُّوْنَهٗۤ	اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ	اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ
وہ محبت کرتے ہیں اس سے	ایمان والوں پر نرم	کافروں پر سخت (ہیں)

وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت ہیں،

یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ لَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآىٕمٍؕ

یُجَاهِدُوْنَ	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	لَا یَخَافُوْنَ	لَوْمَةَ لَآىٕمٍ
جہاد کرتے ہیں	اللہ کی راہ میں	اور	نہیں ڈرتے	کسی ملامت کرنے والے کی ملامت (سے)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ

ذٰلِكَ	فَضْلُ اللّٰهِ	یُؤْتِیْهِ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
یہ (سیرت)	اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اِسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	وسعت والا

یہ (اچھی سیرت) اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے اور اللہ وسعت والا،

1 ...... کفار کے ساتھ دوستی یاری اور محبت و قلبی تعلق چونکہ بعض اوقات بے دینی اور ارتداد کا سبب بن جاتا ہے، اس لئے کفار سے دوستی کی ممانعت کے بعد مرتدین کا ذکر فرمایا اور مرتد ہونے سے پہلے لوگوں کے مرتد ہونے کی خبر دی چنانچہ یہ خبر سچ ثابت ہوئی اور بہت سے لوگ مرتد ہوئے۔

2 ...... آیت کے اس حصے سے مسلمانوں کے سامنے ایک کامل مسلمان کا نمونہ پیش کیا گیا ہے کہ کامل مسلمان کیسا ہوتا ہے؟ لہٰذا ہمیں بھی یہاں بیان کردہ صفات کی روشنی میں اپنے اوپر غور کر لینا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ، اس کا رسول اور باعمل مسلمان تمہارے دوست ہیں

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ

عَلِيْمٌ ﴿٥٤﴾	اِنَّمَا	وَلِيُّكُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	الَّذِيْنَ
علم والا	صرف	تمہارے دوست	اللہ	اور	اس کا رسول	اور	وہ لوگ ہیں جو

علم والا ہے ○ تمہارے دوست صرف اللہ اور اس کا رسول اور

اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ

اٰمَنُوا[1]	الَّذِيْنَ	يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور

کافروں کو دوست بنانے والے مغلوب ہوں گے

رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَ

رٰكِعُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	وَ
(اللہ کے حضور) جھکنے والے (ہیں)	اور	جو	دوست بنائے	اللہ	اور	اس کے رسول	اور

اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول اور

دین کو مذاق اور کھیل بنانے والوں اور کافروں سے دوستی کی ممانعت

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فَاِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿٥٦﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تو بیشک	اللہ کا گروہ	وہ	غالب آنے والے	اے	وہ لوگو جو

مسلمانوں کو اپنا دوست بنائے تو بیشک اللہ ہی کا گروہ غالب ہے ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا

اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْا	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَكُمْ	هُزُوًا[2]
ایمان لائے	نہ بناؤ	ان لوگوں کو جنہوں نے	بنالیا	تمہارے دین (کو)	مذاق

جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی گئی ان میں سے وہ لوگ جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق

ع ١٢

(1)...... جن لوگوں یعنی کافروں کے ساتھ دلی دوستیاں لگانا حرام ہے، ان کا ذکر فرمانے کے بعد اب ان کا بیان فرمایا گیا جن کے ساتھ موالات واجب ہے۔
نوٹ: اس آیت مبارکہ میں بیان کردہ حکم تمام مسلمانوں کے لیے عام ہے سب ایک دوسرے کے دوست اور محب بنیں۔

(2)...... زبان سے اسلام کا اظہار کرنا اور دل میں کفر چھپائے رکھنا دین کو ہنسی اور کھیل بنانا ہے، ایسے لوگوں اور ان کے علاوہ مشرکوں کافروں کو دوست بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے کیونکہ خدا عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں سے دوستی کرنا ایمان دار کا کام نہیں۔

وَّ لَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَ

وَّ	لَعِبًا	مِّنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِكُمْ	وَ
اور	کھیل	ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	تم سے پہلے	اور

اور کھیل بنالیا ہے انہیں اور کافروں کو

الْكُفَّارَ اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾ وَ

الْكُفَّارَ	اَوْلِيَآءَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٥٧﴾	وَ
کفار (کو)	دوست (نہ بناؤ)	اور	ڈرتے رہو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو	ایمان والے	اور

اپنا دوست نہ بناؤ اور اگر ایمان رکھتے ہو تو اللہ سے ڈرتے رہو ○ اور

اِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّ لَعِبًا ۭ

اِذَا	نَادَيْتُمْ	اِلَى الصَّلٰوةِ	اتَّخَذُوْهَا	هُزُوًا	وَّ	لَعِبًا(1)
جب	تم پکارتے (اذان دیتے) ہو	نماز کی طرف	وہ بنالیتے ہیں اس کو	ہنسی مذاق	اور	کھیل

جب تم نماز کے لئے اذان دیتے ہو تو یہ اس کو ہنسی مذاق اور کھیل بنالیتے ہیں۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿٥٨﴾	قُلْ	يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ
یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	(ایسے) لوگ (ہیں)	(جو) عقل نہیں رکھتے	تم کہو	اے اہل کتاب

یہ اس لئے ہے کہ وہ بالکل بے عقل لوگ ہیں ○ تم فرماؤ: اے اہلِ کتاب!

هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ

هَلْ	تَنْقِمُوْنَ	مِنَّآ	اِلَّآ	اَنْ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ
کیا (یعنی نہیں)	تمہیں برا لگا	ہماری طرف سے	مگر	یہ کہ	ہم ایمان لائے	اللہ پر

تمہیں ہماری طرف سے یہی برا لگا ہے کہ ہم اللہ پر

دینی شعائر کا مذاق اُڑانا یہودیوں کا فعل ہے

اللہ، رسول اور قرآن پر ایمان لانا یہودیوں کو برا لگتا ہے

1...... افسوس کہ جو کام یہودی اور منافق کیا کرتے تھے وہی کام آج مسلمان کہلانے والوں میں آتے جارہے ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، فرشتے، جنت، حوریں، دوزخ، اس کے عذاب، قرآنی آیات، احادیثِ نبوی، دینی کتابوں، دینی شعائر، عمامہ، داڑھی، مسجد، مدرسے، دیندار آدمی، دینی لباس، دینی جملے، مقدس کلمات الغرض وہ کونسی مذہبی چیز ہے کہ جس کا اِس زمانے میں کھلے عام فلموں، ڈراموں، خصوصاً مزاحیہ ڈراموں، عام بول چال، دوستوں کی مجلسوں، دنیاوی تقریروں، ہنسی مذاق کی نشستوں اور باہمی گپ شپ میں مذاق نہیں اُڑایا جاتا حالانکہ دینی شعائر کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقل سلیم عطا فرمائے۔

یہودی بارگاہِ الٰہی میں بدتر درجے والے ہیں

وَمَآ اُنۡزِلَ اِلَیۡنَا وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلُ ۙ وَ اَنَّ

وَ	مَآ	اُنۡزِلَ	اِلَیۡنَا	وَ	مَآ	اُنۡزِلَ	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	اَنَّ
اور	جو	نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	جو	نازل کیا گیا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک

اور جو ہماری طرف نازل کیا گیا اس پر اور جو پہلے نازل کیا گیا اس پر ایمان لائے ہیں اور بیشک

اَكۡثَرَكُمۡ فٰسِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ قُلۡ هَلۡ اُنَبِّئُكُمۡ بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ

اَكۡثَرَكُمۡ	فٰسِقُوۡنَ ﴿۵۹﴾	قُلۡ	هَلۡ	اُنَبِّئُكُمۡ	بِشَرٍّ مِّنۡ ذٰلِكَ [1]
تمہارے اکثر (لوگ)	فاسق ہیں	تم کہو	کیا	میں خبر دوں تمہیں	اس سے زیادہ برے کی

تمہارے اکثر لوگ فاسق ہیں ○ اے محبوب! تم فرماؤ: کیا میں تمہیں وہ لوگ بتاؤں جو

مَثُوۡبَةً عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ مَنۡ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَ غَضِبَ

مَثُوۡبَةً	عِنۡدَ اللّٰهِ	مَنۡ	لَّعَنَهُ	اللّٰهُ	وَ	غَضِبَ
درجے (میں)	اللہ کے ہاں	(یہ وہ ہے) جو	لعنت فرمائی اس پر	اللہ (نے)	اور	غضب فرمایا

اللہ کے ہاں اس سے بدتر درجہ کے ہیں، یہ وہ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر

عَلَيۡهِ وَجَعَلَ مِنۡهُمُ الۡقِرَدَةَ وَالۡخَنَازِيۡرَ وَعَبَدَ

عَلَيۡهِ	وَ	جَعَلَ	مِنۡهُمُ	الۡقِرَدَةَ	وَ	الۡخَنَازِيۡرَ	وَ	عَبَدَ
اس پر	اور	بنا دیئے	ان میں سے	بندر	اور	خنزیر	اور	(جس نے) عبادت کی

غضب فرمایا اور ان میں سے بہت سے لوگوں کو بندر اور سور بنا دیا اور جنہوں نے

الطَّاغُوۡتَ ؕ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ

الطَّاغُوۡتَ	اُولٰٓئِكَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضَلُّ
شیطان (کی)	یہ لوگ	سب سے برے (ہیں)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب زیادہ بھٹکے ہوئے

شیطان کی عبادت کی، یہ لوگ بدترین مقام والے اور سیدھے راستے سے

1 ......یہودیوں نے مسلمانوں سے کہا کہ تمہارے دین سے بدتر کوئی دین ہم نہیں جانتے۔ اس پر فرمایا گیا کہ مسلمانوں کو تو تم صرف اپنے بغض و کینہ اور دشمنی کی وجہ سے ہی برا کہتے ہو جبکہ حقیقت میں اصل بدتر تو تم لوگ ہو اور ذرا اپنے حالات دیکھ کر خود فیصلہ کر لو کہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب ہو یا مردود؟ پچھلے زمانہ میں صورتیں تمہاری مسخ ہوئیں، سور، بندر تم بنائے گئے، بچھڑے کو تم نے پوجا، اللہ تعالیٰ کی لعنت تم پر ہوئی، غضبِ الٰہی کے مستحق تم ہوئے تو حقیقی بدنصیب اور بدتر تو تم ہو اور تم ہی بدترین مقام یعنی جہنم میں جاؤ گے۔

یہودیوں کی منافقت

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠ وَ اِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝٦٠	وَ	اِذَا	جَآءُوْكُمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
سیدھے راستے سے	اور	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لاچکے

سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے ہیں ○ اور جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں

وَ قَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَ هُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ ؕ

وَ	قَدْ	دَّخَلُوْا	بِالْكُفْرِ	وَ	هُمْ	قَدْ	خَرَجُوْا(1)	بِهٖ
اور (حالانکہ)	تحقیق	وہ داخل ہوئے	کفر کے ساتھ	اور	وہ	تحقیق	نکلے	اس کے ساتھ

حالانکہ وہ آتے وقت بھی کافر تھے اور جاتے وقت بھی کافر ہی تھے

گناہ، زیادتی اور حرام خوری میں جلدی کرنا یہودیوں کا وصف ہے

وَ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١ وَ تَرٰى كَثِيْرًا

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	كَانُوْا يَكْتُمُوْنَ ۝٦١	وَ	تَرٰى	كَثِيْرًا
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ چھپا رہے ہیں	اور	تم دیکھو گے	بہت سے

اور اللہ خوب جانتا ہے جو وہ چھپا رہے ہیں ○ اور تم ان میں سے

مِّنْهُمْ يُسَارِعُوْنَ فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ اَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

مِّنْهُمْ	يُسَارِعُوْنَ	فِي الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	اَكْلِهِمُ السُّحْتَ(2)
ان میں سے	وہ دوڑے جاتے ہیں	گناہ اور زیادتی میں	اور	اپنے حرام مال کھانے (میں)

بہت سے لوگوں کو دیکھو گے کہ گناہ اور زیادتی اور حرام خوری کے کاموں میں دوڑے جاتے ہیں۔

یہودی درویشوں اور علماء کی بدعملی پر انہیں تنبیہ

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢ لَوْ لَا يَنْهٰىهُمُ الرَّبّٰنِيُّوْنَ

لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝٦٢	لَوْ لَا	يَنْهٰىهُمُ	الرَّبّٰنِيُّوْنَ
ضرور برا ہے	جو	وہ کام کرتے ہیں	کیوں نہیں	منع کرتے انہیں	(ان کے) درویش

بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○ ان کے درویش

1 ...... منافق بداعتقادی کے ساتھ آتے تھے تو جیسے آتے ویسے ہی جاتے اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عقیدت و محبت کے ساتھ آتے تو فیض کے دریا سمیٹ کر جاتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بداعتقادی کے ساتھ کسی کے پاس جانے والا فیض نہیں اٹھا سکتا۔

2 ...... یہاں گناہ سے مراد تورات کی وہ آیات چھپانا ہے جن میں تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان کا بیان تھا اور زیادتی سے مراد تورات میں اپنی طرف سے بڑھا دینا ہے اور حرام خواری سے مراد وہ رشوتیں ہیں جو وصول کر کے یہودی علماء تورات کے احکام بدل دیتے تھے۔

وَالْاَحْبَارُ عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ وَاَكْلِهِمُ السُّحْتَ ؕ

وَ	الْاَحْبَارُ (1)	عَنْ قَوْلِهِمُ الْاِثْمَ	وَ	اَكْلِهِمُ السُّحْتَ
اور	علماء	ان کے گناہ کی بات کہنے سے	اور	ان کے حرام مال کھانے (سے)

اور علماء انہیں گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہیں منع کرتے۔

لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ يَدُ اللّٰهِ

لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿٦٣﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ	يَدُ اللّٰهِ
ضرور برا ہے	جو	وہ کررہے ہیں	اور	کہا	یہودیوں (نے)	اللہ کا ہاتھ

بیشک یہ بہت ہی برے کام کررہے ہیں ○ اور یہودیوں نے کہا: اللہ کا ہاتھ

یہودیوں کی اللہ تعالیٰ کی طرف بخل کی نسبت اور اس کا رد

مَغْلُوْلَةٌ ؕ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ وَلُعِنُوْا بِمَا

مَغْلُوْلَةٌ	غُلَّتْ	اَيْدِيْهِمْ	وَ	لُعِنُوْا	بِمَا
بندھا ہوا (ہے)	باندھے جائیں	ان کے ہاتھ	اور	ان پر لعنت کی گئی	(اس کے) سبب جو

بندھا ہوا ہے۔ ان کے ہاتھ باندھے جائیں اور ان پر اس کہنے کی وجہ سے

وقف لازم

قَالُوْا ۘ بَلْ يَدٰهُ مَبْسُوْطَتٰنِ ۙ يُنْفِقُ كَيْفَ يَشَآءُ ؕ وَ

قَالُوْا	بَلْ	يَدٰهُ	مَبْسُوْطَتٰنِ (2)	يُنْفِقُ	كَيْفَ	يَشَآءُ	وَ
انہوں نے کہا	بلکہ	اس کے ہاتھ	کشادہ ہیں	وہ خرچ کرتا ہے	جیسے	چاہتا ہے	اور

لعنت ہے بلکہ اللہ کے ہاتھ کشادہ ہیں جیسے چاہتا ہے خرچ فرماتا ہے اور

نزولِ قرآن کے ساتھ ساتھ یہودیوں کے حسد وعناد میں اضافہ

لَيَزِيْدَنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ مَّآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

لَيَزِيْدَنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	مَّآ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
ضرور بڑھادے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے

1 ...... یہاں یہودی درویشوں اور علماء کے متعلق فرمایا گیا کہ انہوں نے اپنی قوم کو گناہ کی بات کہنے اور حرام کھانے سے کیوں نہ روکا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عالم دین کی اس بات پر بھی پکڑ ہوگی کہ وہ گناہ ہوتے ہوئے دیکھیں اور قدرت کے باوجود منع نہ کریں کیونکہ ایسا عالم گناہ کرنے والے کی طرح ہے۔ عالم پر واجب ہے کہ خود بھی سنبھلے اور دوسروں کو بھی سنبھالے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کشادہ ہونے سے مراد بے حد کرم اور مہربانی ہے کہ دوستوں کو بھی نوازے اور دشمنوں کو بھی محروم نہ کرے ورنہ اللہ تعالیٰ جسمانی ہاتھ اور ہاتھ کے کھلنے سے پاک ہے۔

یہودیوں میں ہمیشہ باہمی اختلاف رہے گا

مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًاؕ وَ اَلْقَیْنَا بَیْنَهُمُ

مِنْ رَّبِّكَ	طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا (1)	وَ	اَلْقَیْنَا	بَیْنَهُمُ
تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)	اور	ہم نے ڈال دی	ان کے درمیان

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا اور ہم نے

یہودیوں کی شرانگیزی اور فساد پر ان کا عبرتناک حال

الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِؕ كُلَّمَاۤ اَوْقَدُوْا نَارًا

الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	كُلَّمَاۤ	اَوْقَدُوْا	نَارًا
دشمنی	اور	بغض	قیامت کے دن تک	جب کبھی	وہ بھڑکاتے ہیں	آگ

قیامت تک ان میں دشمنی اور بغض ڈال دیا۔ جب کبھی یہ لڑائی کی آگ

لِّلْحَرْبِ اَطْفَاَهَا اللّٰهُۙ وَ یَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًاؕ

لِّلْحَرْبِ	اَطْفَاَهَا (2)	اللّٰهُ	وَ	یَسْعَوْنَ	فِی الْاَرْضِ	فَسَادًا
لڑائی کے لئے	بجھا دیتا ہے اسے	اللہ	اور	وہ کوشش کرتے ہیں	زمین میں	فساد (پھیلانے کی)

بھڑکاتے ہیں تو اللہ اسے بجھا دیتا ہے اور یہ زمین میں فساد پھیلانے کے لئے کوشش کرتے ہیں

ایمان لانے والے اہلِ کتاب کی اُخروی اور دنیوی جزاء

وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْكِتٰبِ

وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ	اَهْلَ الْكِتٰبِ
اور	اللہ	پسند نہیں فرماتا	فساد پھیلانے والوں (کو)	اور	اگر	بیشک	اہلِ کتاب

اور اللہ فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور اگر اہلِ کتاب

اٰمَنُوْا وَ اتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَ

اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَكَفَّرْنَا	عَنْهُمْ	سَیِّاٰتِهِمْ	وَ
ایمان لاتے	اور	پرہیزگاری اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم مٹا دیتے	ان سے	ان کے گناہ	اور

ایمان لاتے اور پرہیزگاری اختیار کرتے تو ضرور ہم ان کے گناہ مٹا دیتے اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جس کے دل میں سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت نہ ہو اس کے لئے قرآن و حدیث کفر کی زیادتی کا سبب ہیں جیسے آج کل بہت سے بے دینوں کو دیکھا جارہا ہے۔ یاد رہے کہ دین کی عظمت، دین لانے والے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت سے ہے۔

2 ...... جب بھی یہودیوں نے فساد، شرانگیزی اور اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی ایسے شخص کو ان پر مسلط کر دیا جس نے انہیں ہلاکت اور بربادی سے دوچار کر دیا، چنانچہ بخت نصر، طیطوس رومی، فارسی مجوسیوں اور مسلمانوں کے ہاتھوں ان کا جو حشر ہوا اس سے کوئی تاریخ دان ناواقف نہیں۔

لَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ

لَاَدْخَلْنٰهُمْ	جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿٦٥﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	اَقَامُوا	التَّوْرٰىةَ
ضرور داخل کرتے انہیں	نعمتوں کے باغات (میں)	اور	اگر	بیشک وہ	قائم رکھتے	تورات

ضرور انہیں نعمتوں کے باغوں میں داخل کرتے ○ اور اگر وہ تورات

وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ

وَ	الْاِنْجِیْلَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْهِمْ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	انجیل	اور	جو کچھ	نازل کیا گیا	ان کی طرف	ان کے رب کی طرف سے

اور انجیل اور جو کچھ ان کی طرف ان کے رب کی جانب سے نازل کیا گیا اسے قائم کر لیتے

لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ؕ مِنْهُمْ

لَاَكَلُوْا (1)	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور وہ (رزق) کھاتے	اپنے اوپر سے	اور	اپنے پاؤں کے نیچے سے	ان میں سے

تو انہیں ان کے اوپر سے اور ان کے قدموں کے نیچے سے رزق ملتا۔ ان میں

بعض اہلِ کتاب اعتدال پسند ہیں

اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ؕ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ سَآءَ مَا

اُمَّةٌ	مُّقْتَصِدَةٌ (2)	وَ	كَثِیْرٌ	مِّنْهُمْ	سَآءَ	مَا
ایک گروہ	میانہ روی والا (ہے)	اور	بہت سے	ان میں سے	بہت برا ہے	جو

ایک گروہ اعتدال کی راہ والا ہے اور ان میں اکثر بہت ہی برے

یَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ

یَعْمَلُوْنَ ﴿٦٦﴾	یٰۤاَیُّهَا	الرَّسُوْلُ	بَلِّغْ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ
وہ کام کررہے ہیں	اے	رسول	پہنچادو	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کام کررہے ہیں ○ اے رسول! جو کچھ آپ کی طرف آپ کے رب کی جانب سے

حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغِ رسالت کا حکم اور ان کی حفاظت کا وعدۂ الٰہی

ع ١٤ ن ٥

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ دین کی پابندی اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری سے رزق میں وُسعت پیدا ہوتی ہے۔

2 ...... یعنی سارے اہلِ کتاب یکساں نہیں ہیں بلکہ بعض اعتدال پسند ہیں اور وہ حد سے تجاوز نہیں کرتے، یہ یہودیوں میں سے وہ لوگ ہیں جو تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وغیرہ جبکہ بقیہ اکثریت نافرمان ہے جو کفر پر جمے ہوئے ہیں۔

مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسٰلَتَهٗ ؕ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	اِنْ	لَّمْ تَفْعَلْ	فَمَا بَلَّغْتَ	رِسٰلَتَهٗ [1]
تمہارے رب کی طرف سے	اور	اگر	تم نے (ایسا) نہ کیا	تو تم نے نہیں پہنچایا	اس کا (کوئی) پیغام

نازل کیا گیا اس کی تبلیغ فرمادیں اور اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ نے اُس کا کوئی پیغام بھی نہ پہنچایا

وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی

وَ	اللّٰهُ	یَعْصِمُكَ	مِنَ النَّاسِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی
اور	اللہ	حفاظت فرمائے گا تمہاری	لوگوں سے	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا۔ بیشک اللہ کافروں کو

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٧﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَیْءٍ حَتّٰى

الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٧﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ	لَسْتُمْ	عَلٰى شَیْءٍ [2]	حَتّٰى
کفر کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	اے اہلِ کتاب	تم نہیں ہو	کسی چیز پر	یہاں تک کہ

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرمادو اے کتابیو! جب تک تم تورات اور انجیل اور

تُقِیْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ وَمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

تُقِیْمُوا	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ	وَ	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
تم قائم کرلو	تورات	اور	انجیل	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے نازل کیا گیا ہے

مِّنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَلَیَزِیْدَنَّ كَثِیْرًا مِّنْهُمْ مَّاۤ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَیَزِیْدَنَّ	كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	مَّاۤ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ضرور بڑھادے گا	بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ جو

اسے قائم نہیں کرلیتے تم کسی شے پر نہیں ہو اور اے حبیب! یہ جو تمہاری طرف تمہارے رب کی جانب سے

ایمان نہ لانے کی صورت میں اہلِ کتاب کسی دین و ملت پر نہیں

نزولِ قرآن سے یہودی علماء اور سرداروں کی سرکشی و کفر میں اضافہ

1 ...... حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے کوئی شرعی حکم نہیں چھپایا بلکہ ایک ایک حکم کی پوری تبلیغ فرمائی ہے، لہٰذا آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف کسی شرعی حکم کے چھپانے کی نسبت ہرگز نہیں کی جاسکتی۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان پر عمل کئے بغیر انسان کچھ نہیں، نہ اس کی کوئی قدر ہے نہ کچھ حقیقت اگرچہ عالم فاضل، خاندانی اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہو۔

اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا ۚ

اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	طُغْیَانًا وَّ كُفْرًا
نازل کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی طرف سے	سرکشی اور کفر (میں)

نازل کیا گیا ہے یہ ان میں سے بہت سے لوگوں کی سرکشی اور کفر میں اضافہ کرے گا

فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٨﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فَلَا تَاْسَ (1)	عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٦٨﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
پس تم غم نہ کھاؤ	کفر کرنے والی قوم پر	بیشک	وہ لوگ جو	(صرف زبان سے) ایمان لائے

تو تم کافر قوم پر کچھ غم نہ کھاؤ ○ بیشک (وہ جو اپنے آپ کو) مسلمان (کہتے ہیں)

سچے دل سے ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے والوں کی جزاء

وَ الَّذِیْنَ هَادُوْا وَ الصّٰبِـُٔوْنَ وَ النَّصٰرٰی

وَ	الَّذِیْنَ	هَادُوْا	وَ	الصّٰبِـُٔوْنَ	وَ	النَّصٰرٰی
اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور	ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی

اور یہودی اور ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی

مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ عَمِلَ

مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	عَمِلَ
(ان میں سے) جو	(دل سے) ایمان لائے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	عمل کرے

(ان میں سے) جو (سچے دل سے) اللہ اور قیامت پر ایمان لائے اور اچھے عمل

بنی اسرائیل کا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک گروہ کو جھٹلانا اور ایک گروہ کو شہید کرنا

صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾ لَقَدْ

صَالِحًا (2)	فَلَا خَوْفٌ	عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿٦٩﴾	لَقَدْ
نیک، اچھا	تو کوئی خوف نہیں	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	ضرور بیشک

کرے تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ بیشک

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ کسی شخص کے ہٹ دھرمی کی بنا پر ہدایت قبول نہ کرنے پر رنج و غم نہیں کرنا چاہیے بلکہ مبلغ کو چاہئے کہ وہ اپنا تبلیغی کام جاری رکھے اگرچہ لوگ قبول کریں یا نہ کریں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ مومن خواہ کسی درجے کا ہو وہ نیک اعمال ضرور کرے، کوئی شخص اعمال اور تقویٰ سے بے نیاز نہیں۔

اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ وَ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ رُسُلًا ؕ كُلَّمَا

اَخَذْنَا	مِيْثَاقَ	بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	وَ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلَيْهِمْ	رُسُلًا	كُلَّمَا
ہم نے لیا	عہد	بنی اسرائیل (سے)	اور	ہم نے بھیجے	ان کی طرف	رسول	جب کبھی

ہم نے بنی اسرائیل سے عہد لیا اور ان کی طرف رسول بھیجے (تو) جب کبھی

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُهُمْ ۙ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌۢ	بِمَا	لَا تَهْوٰۤى	اَنْفُسُهُمْ
آیا ان کے پاس	کوئی رسول	(اس کے) ساتھ جو	پسند نہیں کرتے	ان کے نفس

ان کے پاس کوئی رسول وہ بات لے کر آیا جو ان کے نفس کو پسند نہ تھی

فَرِيْقًا كَذَّبُوْا وَ فَرِيْقًا يَّقْتُلُوْنَ ۟ۗ (۷۰) وَ

فَرِيْقًا	كَذَّبُوْا	وَ	فَرِيْقًا	يَّقْتُلُوْنَ ۟ (۷۰) [1]	وَ
(تو انبیاء کے) ایک گروہ (کو)	انہوں نے جھٹلایا	اور	ایک گروہ (کو)	شہید کرتے رہے	اور

تو انہوں نے (انبیاء کے) ایک گروہ کو جھٹلایا اور ایک گروہ کو شہید کرتے رہے ○ اور

حَسِبُوْۤا اَلَّا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ فَعَمُوْا وَ صَمُّوْا

حَسِبُوْۤا	اَلَّا تَكُوْنَ	فِتْنَةٌ	فَعَمُوْا	وَ	صَمُّوْا
انہوں نے گمان کیا	کہ (انہیں) نہ ہوگی	کوئی سزا	تو وہ (حق سے) اندھے ہوگئے	اور	بہرے ہوگئے

انہوں نے یہ گمان کیا کہ انہیں کوئی سزا نہ ہوگی تو یہ اندھے اور بہرے ہوگئے

ثُمَّ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوْا وَ صَمُّوْا

ثُمَّ	تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ	ثُمَّ	عَمُوْا	وَ	صَمُّوْا
پھر	اللہ نے توبہ قبول فرمائی ان کی	پھر	(دوبارہ) اندھے ہوگئے	اور	بہرے ہوگئے

پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پھر ان میں سے بہت سے اندھے اور بہرے ہوگئے

یہود و نصاریٰ کا سنگین جرم کے باوجود خود کو سزا سے محفوظ سمجھنا اور اس کا انجام

1 ...... انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب میں تو یہودی اور عیسائی سب شریک ہیں مگر قتل کرنا یہ خاص یہودیوں کا کام ہے، اُنہوں نے بہت سے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا جن میں سے حضرت زکریا اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی ہیں۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "اللہ" کہنے والے کافر ہیں

كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ۝٧١ لَقَدْ

كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ۝٧١	لَقَدْ
بہت سے	ان میں سے	اور	اللہ	دیکھنے والا	(اس) کو جو	وہ کرتے ہیں	ضرور بیشک

اور اللہ ان کے کام دیکھ رہا ہے ۝ بیشک

كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ؕ

كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْٓا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ (1)
کافر ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک	اللہ	وہ	مریم کا بیٹا مسیح (ہے)

وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح مریم کا بیٹا ہے

وَ قَالَ الْمَسِيْحُ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اعْبُدُوا اللّٰهَ

وَ	قَالَ	الْمَسِيْحُ	يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
اور (حالانکہ)	کہا (تھا)	مسیح (نے)	اے بنی اسرائیل	عبادت کرو	اللہ (کی)

حالانکہ مسیح نے تو یہ کہا تھا: اے بنی اسرائیل! اللہ کی بندگی کرو جو میرا بھی رب ہے

اللہ کا شریک ٹھہرانے والوں کی عبرتناک سزا

رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ؕ اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ

رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ	اِنَّهٗ	مَنْ	يُّشْرِكْ	بِاللّٰهِ	فَقَدْ	حَرَّمَ
(جو) میرا اور تمہارا رب (ہے)	بیشک وہ	جو	شریک ٹھہرائے	اللہ کا	تو تحقیق	حرام کردی

اور تمہارا بھی رب ہے۔ بیشک جو اللہ کا شریک ٹھہرائے تو اللہ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَ مَا لِلظّٰلِمِيْنَ

اللّٰهُ	عَلَيْهِ	الْجَنَّةَ	وَ	مَاْوٰىهُ	النَّارُ	وَ	مَا	لِلظّٰلِمِيْنَ
اللہ (نے)	اس پر	جنت	اور	اس کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور	نہیں	ظالموں کے لئے

اس پر جنت حرام کردی اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا

1...... عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں: ان میں سے یعقوبیہ اور ملکانیہ کہتے تھے کہ مریم نے اِلٰہ یعنی معبود کو جنا اور وہ یہ بھی کہتے تھے کہ الٰہ یعنی معبود نے عیسیٰ کی ذات میں حلول کرلیا اور وہ اُن کے ساتھ متحد ہوگیا تو عیسیٰ الٰہ (معبود) ہوگئے۔ معاذاللہ ثم معاذاللہ۔ عیسائیوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھی توہین کی کہ وہ تو اپنے کو رب عَزَّوَجَلَّ کا بندہ کہتے تھے اور یہ انہیں جھٹلا کر انہی کو رب کہنے لگے۔

تین معبود ماننے والے عیسائیوں کا رد اور انہیں دردناک عذاب کی وعید

وقف لازم

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْۤا اِنَّ

مِنْ اَنْصَارٍ ﴿٧٢﴾ (1)	لَقَدْ	كَفَرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوْۤا	اِنَّ
کوئی مدد کرنے والا	ضرور بیشک	کافر ہو گئے	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	بیشک

کوئی مددگار نہیں ○ بیشک وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا: بیشک اللہ

اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّاۤ

اللّٰهَ	ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ (2)	وَ	مَا مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّاۤ
اللہ	تین میں سے تیسرا (ہے)	اور (حالانکہ)	کوئی معبود نہیں	مگر

تین (معبودوں) میں سے تیسرا ہے حالانکہ عبادت کے لائق تو صرف

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ؕ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ

اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	وَ	اِنْ	لَّمْ يَنْتَهُوْا	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ
ایک معبود	اور	اگر	وہ باز نہ آئے	(اس) سے جو	وہ کہہ رہے ہیں

ایک ہی معبود ہے اور اگر یہ لوگ اس سے باز نہ آئے جو یہ کہہ رہے ہیں

لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾

لَيَمَسَّنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٧٣﴾
(تو) ضرور چھوئے گا، پہنچے گا	ان لوگوں کو جو	کافر رہیں گے	ان میں سے	دردناک عذاب

تو جو اِن میں کافر رہیں گے ان کو ضرور دردناک عذاب پہنچے گا ○

عیسائیوں کو توبہ اور مغفرت طلب کرنے کا حکم

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ؕ وَ

اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَهٗ	وَ
تو کیا وہ رجوع نہیں کرتے	اللہ کی طرف	اور	مغفرت طلب (نہیں) کرتے اس سے	اور (حالانکہ)

تو یہ کیوں اللہ کی بارگاہ میں توبہ نہیں کرتے اور کیوں اس سے مغفرت طلب نہیں کرتے؟ حالانکہ

1 ...... انصار، نصیر یا ناصر کی جمع ہے اور یہاں ترجمے میں لفظ "کوئی" حرف "من" کی وجہ سے ہے۔ 2 ...... عیسائیوں میں فرقہ مرقوسیہ اور نسطوریہ کا عقیدہ یہ ہے کہ اِلٰہ تین ہیں، باپ بیٹا روحُ القدس، اللہ تعالیٰ کو باپ اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اس کا بیٹا اور حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو روحُ القدس کہتے ہیں۔ معاذاللہ۔ یہاں ان کا رد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، نہ اس کا کوئی ثانی ہے نہ ثالث۔ وہ وحدانیت کے ساتھ موصوف ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، باپ بیٹے بیوی سب سے پاک ہے۔ اگر یہ کفار تثلیث (تین خدا ماننے) کے معتقد رہے اور توحید اختیار نہ کی تو آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل

اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۷۴﴾ مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ اِلَّا

اللّٰہُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۷۴﴾	مَا الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ	اِلَّا
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	مریم کا بیٹا مسیح نہیں	مگر

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ مسیح بن مریم تو صرف

رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ وَ

رَسُوْلٌ (1)	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِ	الرُّسُلُ	وَ
ایک رسول	تحقیق	گزر گئے	اس سے پہلے	بہت سے رسول	اور

ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں اور

اُمُّهٗ صِدِّیْقَةٌ ؕ كَانَا یَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ

اُمُّهٗ	صِدِّیْقَةٌ	كَانَا یَاْكُلٰنِ	الطَّعَامَ	اُنْظُرْ
اس کی ماں	صدیقہ، بہت سچی (ہے)	وہ دونوں کھاتے تھے	کھانا	تم دیکھو

اس کی ماں صدیقہ (بہت سچی) ہے۔ وہ دونوں کھانا کھاتے تھے دیکھو تو

كَیْفَ نُبَیِّنُ لَهُمُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى

كَیْفَ	نُبَیِّنُ	لَهُمُ	الْاٰیٰتِ	ثُمَّ	انْظُرْ	اَنّٰى
کیسے	ہم کھول کر بیان کرتے ہیں	ان کے لئے	نشانیاں	پھر	دیکھو	کیسے

ہم ان کے لئے کیسی صاف نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر دیکھو وہ کیسے

شرک کو باطل کرنے کی ایک مزید دلیل

یُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

یُؤْفَكُوْنَ ﴿۷۵﴾	قُلْ	اَتَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
وہ پھرے جاتے ہیں	تم کہو	کیا تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

پھرے جاتے ہیں؟ ○ تم فرماؤ، کیا تم اللہ کے سوا اس کی عبادت کرتے ہو

1 ...... یہاں حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خدا نہ ہونے کے دلائل بیان کئے گئے ہیں جیسے وہ ایک رسول ہیں لہٰذا اُن کو خدا ماننا غلط، باطل اور کفر ہے۔ یونہی ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے ہیں جو معجزات رکھتے تھے، تو جب دیگر انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزات کی بنا پر خدا نہیں مانتے تو اِنہیں بھی خدا نہ مانو۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ دونوں کھانا کھاتے تھے جبکہ معبود کھانے سے پاک ہوتا ہے کیونکہ معبود غذا کا محتاج نہیں ہو سکتا تو جو غذا کھائے، جسم رکھے اور اُس جسم میں تبدیلیاں واقع ہوں، غذا اس کا جزوِ بدن بنے وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے؟

مَا لَا یَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ؕ وَ

مَا	لَا یَمْلِكُ	لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا[1]	وَ
(اس کی) جو	مالک نہیں ہے	تمہارے لئے	نقصان (کا)	اور	نہ	نفع (کا)	اور

جو نہ تمہارے نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا اور

اللّٰهُ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾ قُلْ یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ

اللّٰهُ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۷۶﴾	قُلْ	یٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ
اللہ	وہ	سننے والا	جاننے والا	تم کہو	اے اہل کتاب

اللہ ہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ، اے کتاب والو!

دین میں ناحق زیادتی کرنے اور گمراہوں کی پیروی کرنے کی ممانعت

لَا تَغْلُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ غَیْرَ الْحَقِّ وَ لَا تَتَّبِعُوْۤا

لَا تَغْلُوْا[2]	فِیْ دِیْنِكُمْ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْۤا
تم غلو، زیادتی نہ کرو	اپنے دین میں	ناحق	اور	پیچھے نہ چلو

اپنے دین میں ناحق غلو (زیادتی) نہ کرو اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوْا مِنْ قَبْلُ وَ اَضَلُّوْا

اَهْوَآءَ قَوْمٍ	قَدْ	ضَلُّوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	اَضَلُّوْا
قوم کی خواہشات (کے)	تحقیق	وہ گمراہ ہوئے	(اس) سے پہلے	اور	انہوں نے گمراہ کیا

خواہشات پر نہ چلو جو پہلے خود بھی گمراہ ہو چکے ہیں اور

بنی اسرائیل کے کافروں پر حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی لعنت اور اس کی وجہ

ع ۱۰ ۱۴

كَثِیْرًا وَّ ضَلُّوْا عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾ ع لُعِنَ

كَثِیْرًا	وَّ	ضَلُّوْا	عَنْ سَوَآءِ السَّبِیْلِ ﴿۷۷﴾	لُعِنَ
بہت سے (لوگوں کو)	اور	وہ بہک گئے	سیدھے راستے سے	لعنت کی گئی

بہت سے دوسرے لوگوں کو بھی گمراہ کرچکے ہیں اور سیدھی راہ سے بھٹک چکے ہیں ○ بنی اسرائیل

1 ...... اس آیت میں شرک کو باطل کرنے کی ایک اور دلیل بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مستحق عبادت وہی ہو سکتا ہے جو نفع نقصان وغیرہ ہر چیز پر ذاتی قدرت و اختیار رکھتا ہو اور جو ایسا نہ ہو وہ مستحق عبادت نہیں ہو سکتا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نفع و ضرر کے بالذات مالک نہ تھے بلکہ اللہ تعالیٰ کے مالک کرنے سے مالک ہوئے تو اُن کی نسبت الوہیت کا اعتقاد باطل ہے۔ 2 ...... یہاں تمام اہلِ کتاب کو ناحق زیادتی کرنے سے منع فرمایا۔ یہودیوں کی زیادتی تو یہ تھی کہ وہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت ہی نہیں مانتے تھے اور نصاریٰ کی زیادتی یہ تھی کہ وہ انہیں معبود ٹھہراتے تھے۔

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ
ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	بنی اسرائیل میں سے	(ان پر لعنت کی گئی) داؤد کی زبان پر

میں سے کفر کرنے والوں پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم

وَ عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا

وَ	عِیْسَى ابْنِ مَرْیَمَ[1]	ذٰلِكَ	بِمَا	عَصَوْا
اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (کی زبان پر)	یہ (لعنت)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے نافرمانی کی

کی زبان پر سے لعنت کی گئی۔ یہ لعنت اس وجہ سے تھی کہ انہوں نے نافرمانی کی

وَّ كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝۷۸ كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ

وَّ	كَانُوْا یَعْتَدُوْنَ ۝۷۸	كَانُوْا لَا یَتَنَاهَوْنَ[2]	عَنْ مُّنْكَرٍ
اور	وہ سرکشی کرتے رہتے تھے	وہ ایک دوسرے کو روکتے نہیں تھے	کسی برے کام سے

اور وہ سرکشی کرتے رہتے تھے ۝ وہ ایک دوسرے کو کسی برے کام سے منع نہ کرتے تھے

یہودیوں کی ایک سرکشی
دوسروں کو گناہ سے نہ روکنا

فَعَلُوْهُ ؕ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝۷۹ تَرٰى

فَعَلُوْهُ	لَبِئْسَ	مَا	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ۝۷۹	تَرٰى
انہوں نے کیا اسے	ضرور برا ہے	جو (کام)	وہ کرتے تھے	تم دیکھوگے

جو وہ کیا کرتے تھے۔ بیشک یہ بہت ہی برے کام کرتے تھے ۝ تم ان میں سے

عہدِ رسالت کے یہودیوں کی کفار سے دوستی اور ان کا انجام

كَثِیْرًا مِّنْهُمْ یَتَوَلَّوْنَ الَّذِیْنَ

كَثِیْرًا	مِّنْهُمْ	یَتَوَلَّوْنَ	الَّذِیْنَ
بہت سے (لوگوں کو)	ان میں سے	وہ دوستی کرتے ہیں	ان لوگوں سے جنہوں نے

بہت سے لوگوں کو دیکھوگے کہ کافروں سے

1 ...... ایلہ کے رہنے والوں کو ہفتہ کے دن شکار کرنا منع تھا، انہوں نے جب اس حکم کی مخالفت کی اور شکار کرنے سے باز نہ آئے تو حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن پر لعنت کی اور اُن کے خلاف دعا فرمائی چنانچہ ان سب کو بندروں اور خنزیروں کی شکل میں مسخ کر دیا گیا اور اصحاب مائدہ نے جب نازل شدہ دستر خوان کی نعمتیں کھانے کے بعد ممانعت کے باوجود انہیں ذخیرہ کیا اور ایمان نہ لائے تو حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا فرمائی تو وہ خنزیر اور بندر بن گئے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قدرت و شرائط کے پائے جانے کے وقت برائی سے لوگوں کو روکنا واجب ہے اور ایسی صورت میں گناہ=

كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ

كَفَرُوْا	لَبِئْسَ	مَا	قَدَّمَتْ	لَهُمْ	اَنْفُسُهُمْ	اَنْ
کفر کیا	بیشک کتنی بری ہے	وہ (چیز) جو	آگے بھیجی	ان کے لئے	ان کی جانوں (نے)	کہ

دوستی کرتے ہیں تو ان کی جانوں نے ان کے لئے کتنی بری چیز آگے بھیجی کہ

سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾

سَخِطَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَ	فِي الْعَذَابِ (1)	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	عذاب میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے

ان پر اللہ نے غضب کیا اور یہ لوگ ہمیشہ عذاب میں ہی رہیں گے ○

حقیقی مومن کافر کو دوست نہیں بنا سکتا

وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ

وَ	لَوْ	كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ	وَ	مَآ
اور	اگر	وہ ایمان لاتے	اللہ اور نبی پر	اور	(اس پر) جو

اور اگر یہ اللہ اور نبی پر اور اُس پر جو

اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ

اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مَا اتَّخَذُوْهُمْ	اَوْلِيَآءَ (2)
نازل کیا گیا	اس (نبی) کی طرف	(تو) نہ بناتے انہیں	دوست

نبی کی طرف نازل کیا گیا ہے ایمان لاتے تو کافروں کو دوست نہ بناتے

مسلمانوں کے سب سے سخت دشمن یہودی اور مشرک ہیں

وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾ لَتَجِدَنَّ

وَ	لٰكِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿٨١﴾	لَتَجِدَنَّ
اور	لیکن	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	ضرور تم پاؤ گے

لیکن ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ ضرور تم

=سے منع کرنے سے باز رہنا سخت گناہ ہے۔

(1)...... معلوم ہوا کے کفار سے دوستی اور موالات حرام ہے۔ یہ آیت مبارکہ ان مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت ہے جو کفار کی مسلمانوں سے کھلی دشمنی دیکھنے کے باوجود، صرف اپنے مفادات کی خاطر ان کے ساتھ دوستی کرتے، ہاں میں ہاں ملاتے اور ان کی ناراضی سے خوف کھاتے ہیں۔ (2)......ان آیات کے پس منظر پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کا اصل مقصود ریاست کی حکمرانی اور منصب کا حصول تھا اور اس کے لئے انہیں کوئی بھی طریقہ اپنانا پڑا، کسی=

اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ وَ

اَشَدَّ النَّاسِ	عَدَاوَةً	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	الْيَهُوْدَ	وَ
لوگوں میں سب سے زیادہ شدید	دشمنی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	یہودیوں (کو)	اور

مسلمانوں کا سب سے زیادہ شدید دشمن یہودیوں اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا ۚ وَلَتَجِدَنَّ اَقْرَبَهُمْ

الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	وَ	لَتَجِدَنَّ	اَقْرَبَهُمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	شرک کیا	اور	ضرور تم پاؤ گے	ان میں سب سے زیادہ قریب

مشرکوں کو پاؤ گے اور ضرور تم

مَّوَدَّةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ

مَّوَدَّةً (1)	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ
دوستی (میں)	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	ان لوگوں کو جنہوں نے

مسلمانوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان کو پاؤ گے

قَالُوْۤا اِنَّا نَصٰرٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّ مِنْهُمْ

قَالُوْۤا	اِنَّا	نَصٰرٰى	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	مِنْهُمْ
کہا	بیشک ہم	نصاریٰ (ہیں)	یہ	(اس کے) سبب کہ	ان میں سے

جو کہتے تھے: ہم نصاریٰ ہیں۔ یہ اس لئے ہے کہ ان میں

قِسِّيْسِيْنَ وَرُهْبَانًا وَّاَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾

قِسِّيْسِيْنَ	وَ	رُهْبَانًا	وَّ	اَنَّهُمْ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٨٢﴾
علماء	اور	درویش (موجود ہیں)	اور	(اس کے سبب) کہ وہ	تکبر نہیں کرتے

علماء اور عبادت گزار موجود ہیں اور یہ تکبر نہیں کرتے ○

دورِ رسالت کے بعض عیسائیوں کا اسلام اور مسلمانوں سے قرب

= بھی ذریعے کو اختیار کرنا پڑا وہ کر گزرے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال فی زمانہ ہم مسلمانوں میں عام ہو چکی ہے۔ اپنی کرسی کو بچانے کے چکر میں کفار کے سامنے گھٹنے ٹیکتے اور ایڑیاں گھسیٹتے پھرتے ہیں۔

(1)......اس آیت کریمہ میں اُن عیسائیوں کی تعریف بیان کی گئی ہے جو حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے زمانہ اقدس تک حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے دین پر قائم رہے اور تاجدارِ رسالت صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بعثت معلوم ہونے کے بعد سرکارِ کائنات صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لے آئے۔

وَاِذَاسَمِعُوْا

7

تلاوتِ قرآن سن کر رونے والے

وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ

وَ	اِذَا	سَمِعُوْا	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	تَرٰۤى	اَعْيُنَهُمْ
اور	جب	وہ سنتے ہیں	وہ جو	نازل کیا گیا	رسول کی طرف	تم دیکھو گے	ان کی آنکھیں

اور جب یہ سنتے ہیں وہ جو رسول کی طرف نازل کیا گیا تو تم دیکھو گے کہ ان کی آنکھیں

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ

تَفِيْضُ	مِنَ الدَّمْعِ (1)	مِمَّا	عَرَفُوْا	مِنَ	الْحَقِّ
ابل پڑتی ہیں	آنسوؤں سے	(اس) وجہ سے جو	وہ پہچان گئے	سے	حق

آنسوؤں سے ابل پڑتی ہیں اس لیے کہ وہ حق کو پہچان گئے۔

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا

يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ	اٰمَنَّا	فَاكْتُبْنَا
وہ کہتے ہیں	اے ہمارے رب	ہم ایمان لائے	پس تو لکھ دے ہمیں

کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے پس تو ہمیں (حق کے) گواہوں

ایمان کا صلہ اور کفر کا انجام

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳ وَ مَا لَنَا لَا نُؤْمِنُ

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝۸۳	وَ	مَا	لَنَا	لَا نُؤْمِنُ (2)
(حق کی) گواہی دینے والوں کے ساتھ	اور	کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	(کہ) ہم ایمان نہ لائیں

کے ساتھ لکھ دے ۝ اور ہمیں کیا ہے کہ ہم

بِاللّٰهِ وَ مَا جَآءَنَا مِنَ الْحَقِّ ۙ وَ نَطْمَعُ اَنْ

بِاللّٰهِ	وَ	مَا	جَآءَنَا	مِنَ الْحَقِّ	وَ	نَطْمَعُ	اَنْ
اللہ پر	اور	(اس پر) جو	آیا ہمارے پاس	حق سے	اور	ہم امید کرتے ہیں	کہ

اللہ پر اور اس حق پر ایمان نہ لائیں جو ہمارے پاس آیا اور ہم طمع کرتے ہیں کہ

(1)...... نجاشی بادشاہ اور اس کی طرف سے دربارِ رسالت میں بھیجے ہوئے وفد کے لوگ تلاوتِ قرآن سن کر رو پڑے۔ اس آیت میں انہی کا ذکر ہے۔ تلاوتِ قرآن کے وقت رونا مستحب ہے اور یہ ہمیشہ سے صالحین کا طریقہ رہا ہے۔

(2)...... جب حبشہ کا وفد اسلام سے مشرف ہو کر واپس گیا تو یہودیوں نے اُنہیں اِس پر ملامت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے یہ کہا کہ جب حق واضح ہو گیا تو ایسی حالت میں ایمان نہ لانا قابلِ ملامت ہے نہ کہ ایمان لانا۔

يُدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ فَاَثَابَهُمُ

يُدْخِلَنَا	رَبُّنَا	مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۸۴﴾ (1)	فَاَثَابَهُمُ
(جنت میں) داخل کردے ہمیں	ہمارا رب	نیک لوگوں کی قوم کے ساتھ	تو عطا فرمائے انہیں

ہمیں ہمارا رب نیک لوگوں کے ساتھ (جنت میں) داخل کردے ○ تو اللہ نے

اللّٰهُ بِمَا قَالُوْا جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

اللّٰهُ	بِمَا	قَالُوْا	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اللہ (نے)	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے کہا	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اُن کے اِس کہنے کے بدلے انہیں وہ باغات عطا فرمائے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	اور	یہ	نیکی کرنے والوں کی جزا (ہے)	اور

ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ نیک لوگوں کی جزا ہے ○ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَآ	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	(تو) یہ لوگ

جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو وہ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ ع ۱۱

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۸۶﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُحَرِّمُوْا	طَيِّبٰتِ
جہنم والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم حرام نہ ٹھہراؤ	پاکیزہ چیزیں

دوزخ والے ہیں ○ اے ایمان والو! ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ قرار دو

حلال چیزوں کو حرام قرار دینے کی ممانعت

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ اچھوں کا ساتھ اور نیک لوگوں کے زمرہ میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مَاۤ	اَحَلَّ (1)	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	لَا تَعْتَدُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ
وہ جو	حلال فرمائیں	اللہ (نے)	تمہارے لئے	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک	اللہ

جنہیں اللہ نے تمہارے لئے حلال فرمایا ہے اور حد سے نہ بڑھو۔ بیشک اللہ

لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ

لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۸۷﴾	وَ	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ
پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور	کھاؤ	(اس) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)

حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے ○ اور جو کچھ تمہیں اللہ نے

حَلٰلًا طَيِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾

حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۸۸﴾
حلال	پاکیزہ	اور	ڈرو	اللہ (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)

حلال پاکیزہ رزق دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھنے والے ہو ○

قسم کھانے کے شرعی مسائل اور توڑنے کا کفارہ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ وَ لٰكِنْ

لَا يُؤَاخِذُكُمُ	اللّٰهُ	بِاللَّغْوِ	فِيْۤ اَيْمَانِكُمْ	وَ	لٰكِنْ
پکڑ نہیں فرمائے گا تمہاری	اللہ	بے معنی پر	تمہاری قسموں میں	اور	لیکن

اللہ تمہیں تمہاری فضول قسموں پر نہیں پکڑے گا البتہ

يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ ۚ فَكَفَّارَتُهٗۤ

يُّؤَاخِذُكُمْ	بِمَا	عَقَّدْتُّمُ	الْاَيْمَانَ	فَكَفَّارَتُهٗۤ
وہ پکڑ فرمائے گا تمہاری	(اس) پر کہ	تم نے مضبوط کرلیں	قسمیں (پھر انہیں توڑ دیا)	تو اس کا کفارہ

ان قسموں پر گرفت فرمائے گا جنہیں تم مضبوط کرلو تو ایسی قسم کا کفارہ

1 ......اس آیتِ مبارکہ میں پاکیزہ چیزوں کو حرام قرار دینے سے منع فرمایا، اس سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کی طرف منسوب ہر چیز پر حرام کا فتویٰ دے دیتے ہیں۔ نیز بے علم شرعی مسائل بتانے والے بھی توبہ کریں کہ بارہا وہ بھی حلال کو حرام قرار دیدیتے ہیں۔

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ

اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِيْنَ	مِنْ اَوْسَطِ	مَا	تُطْعِمُوْنَ	اَهْلِيْكُمْ
دس مسکینوں کو کھانا دینا (یا) کھلانا	(اس) درمیانی (کھانے) سے	جو	تم کھلاتے ہو	اپنے گھر والوں (کو)

دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو

اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ

اَوْ	كِسْوَتُهُمْ	اَوْ	تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ	فَمَنْ
یا	ان (دس مسکینوں) کو کپڑے دینا	یا	ایک مملوک (غلام، لونڈی) آزاد کرنا (ہے)	تو جو

یااُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو

لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ

لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ	ذٰلِكَ	كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ (1)
(ان تینوں پر قدرت) نہ پائے	تو (اس کا کفارہ) تین دن کے روزے (رکھنا)	یہ	تمہاری قسموں کا کفارہ

نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے

اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَاحْفَظُوْۤا اَيْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ

اِذَا	حَلَفْتُمْ	وَ	احْفَظُوْۤا (2)	اَيْمَانَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُبَيِّنُ
جب	تم قسم کھاؤ (پھر اسے توڑ دو)	اور	حفاظت کرو	اپنی قسموں (کی)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے

جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے

اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

اللّٰهُ	لَكُمْ	اٰيٰتِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۸۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
اللہ	تمہارے لئے	اپنی آیتیں	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اے ایمان والو!

چار شیطانی کام

1 ...... قسم اور اس کے کفارے کے بارے میں تفصیل جاننے کیلئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص19 کا مطالعہ کریں، نیز بہارِ شریعت حصہ 9 سے "قسم کا بیان" بھی مطالعہ فرمائیں۔

2 ...... قسموں کی حفاظت کی صورت یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے جبکہ اس میں شرعاً کوئی حرج نہ ہو اور یہ بھی حفاظت کی صورت ہے کہ قسم کھانے کی عادت ترک کی جائے۔ اگر کوئی گناہ کرنے کی قسم کھا بیٹھے تو ایسی قسم کو پورا نہ کرنا واجب ہے۔

اِنَّمَا الْخَمْرُ وَ الْمَيْسِرُ وَ الْاَنْصَابُ وَ الْاَزْلَامُ رِجْسٌ

اِنَّمَا	الْخَمْرُ	وَ	الْمَيْسِرُ	وَ	الْاَنْصَابُ[1]	وَ	الْاَزْلَامُ[2]	رِجْسٌ
بیشک	شراب	اور	جوا	اور	بت	اور	قسمت معلوم کرنے کے تیر	ناپاک

شراب اور جوا اور بت اور قسمت معلوم کرنے کے تیر ناپاک

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾ اِنَّمَا يُرِيْدُ

مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	فَاجْتَنِبُوْهُ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۹۰﴾	اِنَّمَا	يُرِيْدُ
شیطان کے کام سے (ہیں)	تو ان سے بچتے رہو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	صرف	چاہتا ہے

شیطانی کام ہی ہیں تو ان سے بچتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ ○ شیطان تو یہی

شراب اور جوئے کا دنیاوی اور دینی نقصان

الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَ الْبَغْضَآءَ

الشَّيْطٰنُ	اَنْ	يُّوْقِعَ[3]	بَيْنَكُمُ	الْعَدَاوَةَ	وَ	الْبَغْضَآءَ
شیطان	کہ	وہ ڈال دے	تمہارے درمیان	دشمنی	اور	بغض و کینہ

چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تمہارے درمیان دشمنی اور بغض و کینہ

فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ وَ يَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ عَنِ الصَّلٰوةِ ۚ

فِى الْخَمْرِ وَ الْمَيْسِرِ	وَ	يَصُدَّكُمْ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	عَنِ الصَّلٰوةِ
شراب اور جوئے میں (مبتلا کرکے)	اور	وہ روک دے تمہیں	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز سے

ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روک دے

اطاعتِ رسول کا حکم

فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا

فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّنْتَهُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا
تو کیا	تم	باز آنے والے (ہو)	اور	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو

تو کیا تم باز آتے ہو؟ ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

[1]...... اس سے مراد وہ پتھر ہیں جن کے پاس کفار اپنے جانور ذبح کرتے تھے یا اس سے مراد بت ہیں کیونکہ انہیں نصب کرکے ان کی پوجا کی جاتی ہے۔ [2]...... زمانۂ جاہلیت میں کفار نے تین تیر بنائے ہوئے تھے، ان میں سے ایک پر "ہاں" اور دوسرے پر "نہیں" لکھا تھا جبکہ تیسرا خالی تھا۔ جب انہیں کوئی سفر یا اہم کام درپیش ہوتا تو وہ ان تیروں سے پانسے ڈالتے اور جو ان پر لکھا ہوتا اس کے مطابق عمل کرتے تھے۔ [3]...... شراب خوری اور جوئے کا دنیوی وبال یہ ہے کہ اس سے باہمی بغض اور عداوتیں پیدا ہوتی ہیں جبکہ دینی وبال یہ ہے کہ جو اِن میں مبتلا ہوتا ہے وہ ذکرِ الٰہی اور نماز سے عموماً محروم ہو جاتا ہے اور خود ان گناہوں کا وبال اپنی جگہ ہے۔

الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

الرَّسُوْلَ	وَ	احْذَرُوْا	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
رسول (کی)	اور	ہوشیار رہو	پھر اگر	تم پھر جاؤ	تو جان لو	(کہ) صرف

حکم مانو اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ

عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۹۲﴾	لَيْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
ہمارے رسول پر	واضح پہنچادینا (لازم ہے)	نہیں ہے	ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور

ہمارے رسول پر تو صرف واضح طور پر تبلیغ فرمادینا لازم ہے ○ جو ایمان لائے اور

حرمت سے پہلے شراب پینے والوں کا حکم

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ فِيْمَا طَعِمُوْۤا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جُنَاحٌ	فِيْمَا	طَعِمُوْۤا	اِذَا	مَا اتَّقَوْا	وَّ
انہوں نے عمل کئے	نیک	کوئی گناہ	(اس) میں جو	انہوں نے کھایاپیا	جب	ڈریں	اور

انہوں نے نیک عمل کئے ان پر کھانے میں کوئی گناہ نہیں جب کہ ڈریں اور

اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ثُمَّ اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا ثُمَّ اتَّقَوْا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	ثُمَّ	اتَّقَوْا	وَّ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	اتَّقَوْا (1)
ایمان رکھیں	اور	عمل کریں	نیک	پھر	ڈریں	اور	ایمان رکھیں	پھر	ڈریں

ایمان رکھیں اور اچھے عمل کریں پھر ڈریں اور ایمان رکھیں پھر ڈریں

وَّاَحْسَنُوْا ؕ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

ع ۱۲ ۷ ۲

وَّ	اَحْسَنُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۹۳﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
اور	نیکیاں کریں	اور	اللہ	پسند فرماتا ہے	نیکی کرنے والوں (کو)	اے	وہ لوگو جو

اور نیکیاں کریں اور اللہ نیکی کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ اے ایمان

حالتِ احرام میں شکار کے ذریعے آزمائش کی خبر

1 ...... اِس آیت مبارکہ میں لفظ ''اِتَّقَوْا'' جس کے معنٰی ڈرنے اور پرہیز کرنے کے ہیں تین مرتبہ آیا ہے: پہلے سے مراد شرک سے بچنا، دُوسرے سے مراد تمام حرام کاموں اور گناہوں سے بچنا اور تیسرے سے مراد شبہات کا ترک کر دینا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ پہلے سے مراد تمام حرام چیزوں سے بچنا اور دوسرے سے اُس پر قائم رہنا اور تیسرے سے مراد وحی کے نازل ہونے کے زمانے میں یا اُس کے بعد جو چیزیں منع کی جائیں اُن کو چھوڑ دینا ہے۔ بعض مفسرین نے یہ معنٰی بیان کیا کہ پہلے بھی گناہوں سے بچتے رہے ہوں اور اب بھی بچتے رہیں اور آئندہ بھی بچتے رہیں۔

اٰمَنُوْا لَيَبْلُوَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَیْءٍ مِّنَ الصَّیْدِ

اٰمَنُوْا	لَيَبْلُوَنَّكُمُ [1]	اللّٰهُ	بِشَیْءٍ	مِّنَ الصَّیْدِ
ایمان لائے	ضرور امتحان کرے گا تمہارا	اللہ	کسی چیز کے ساتھ	شکار سے

والو! ضرور اللہ ان شکاروں کے ذریعے

تَنَالُهٗۤ اَیْدِیْكُمْ وَ رِمَاحُكُمْ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ

تَنَالُهٗۤ	اَیْدِیْكُمْ	وَ	رِمَاحُكُمْ	لِیَعْلَمَ	اللّٰهُ	مَنْ
پہنچ سکتے ہیں اسے	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے نیزے	تا کہ پہچان کرا دے	اللہ	(اس کی) جو

جن تک تمہارے ہاتھ اور نیزے پہنچ سکیں گے تمہارا امتحان کرے گا تا کہ اللہ ان لوگوں کی

یَّخَافُهٗ بِالْغَیْبِ ۚ فَمَنِ اعْتَدٰی بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ

یَّخَافُهٗ	بِالْغَیْبِ	فَمَنِ	اعْتَدٰی	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَلَهٗ
ڈرتا ہے اس سے	بن دیکھے	تو جو	حد سے بڑھے	اس (ممانعت) کے بعد	تو اس کے لئے

پہچان کرا دے جو اس سے بن دیکھے ڈرتے ہیں پھر اس (ممانعت) کے بعد جو حد سے بڑھے تو اس کے لئے

حالتِ احرام میں شکار کی ممانعت

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَ اَنْتُمْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۹۴﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَقْتُلُوا	الصَّیْدَ	وَ	اَنْتُمْ
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	قتل نہ کرو	شکار	اور (جبکہ)	تم

دردناک عذاب ہے ○ اے ایمان والو! حالتِ احرام میں شکار کو

شکار کرنے پر فدیہ اور کفارہ

حُرُمٌ ؕ وَ مَنْ قَتَلَهٗ مِنْكُمْ مُّتَعَمِّدًا

حُرُمٌ	وَ	مَنْ	قَتَلَهٗ	مِنْكُمْ	مُّتَعَمِّدًا
احرام والے (ہو)	اور	جو	قتل کرے اس (شکار) کو	تم میں سے	جان بوجھ کر

قتل نہ کرو اور تم میں جو اسے قصداً قتل کرے

[1]...... صلح حدیبیہ کے سال مسلمان حالتِ احرام میں تھے۔ اُس وقت انہیں اس آزمائش میں ڈالا گیا کہ شکار کئے جانے والے جانور اور پرندے بڑی کثرت سے آئے اور اُن کی سواریوں پر چھاگئے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کیلئے انہیں ہتھیار سے شکار کر لینا بلکہ ہاتھ سے پکڑ لینا بالکل اختیار میں تھا، اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم حکمِ الٰہی کی پابندی میں ثابت قدم رہے اور حالتِ احرام میں شکار نہ کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی گناہ کے اسباب و مواقع جس قدر کثرت سے موجود ہوں ان سے بچنے میں اتنا ہی زیادہ ثواب ہے۔

فَجَزَآءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ يَحْكُمُ

فَجَزَآءٌ (1)	مِّثْلُ	مَا	قَتَلَ	مِنَ النَّعَمِ	يَحْكُمُ
تو (اس کا) بدلہ	(اس کی) مثل	جو	اس نے قتل کیا	مویشیوں سے (جانور دینا ہے)	فیصلہ کریں

تو اس کا بدلہ یہ ہے کہ مویشیوں میں سے اسی طرح کا وہ جانور دیدے جس کے

بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ هَدْيًۢا بٰلِغَ الْكَعْبَةِ اَوْ

بِهٖ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	هَدْيًا	بٰلِغَ الْكَعْبَةِ	اَوْ
اس (شکار کی مثل ہونے) کا	دو عدل والے	تم میں سے	قربانی	کعبہ کو پہنچتی ہوئی	یا

شکار کی مثل ہونے کا تم میں سے دو معتبر آدمی فیصلہ کریں، یہ کعبہ کو پہنچتی ہوئی قربانی ہو یا

كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ اَوْ عَدْلُ ذٰلِكَ صِيَامًا لِّيَذُوْقَ وَبَالَ اَمْرِهٖ ؕ

كَفَّارَةٌ	طَعَامُ مَسٰكِيْنَ	اَوْ	عَدْلُ ذٰلِكَ	صِيَامًا	لِّيَذُوْقَ	وَبَالَ اَمْرِهٖ
کفارہ (دے)	مسکینوں کا کھانا	یا	اس کے برابر	روزے	تاکہ وہ چکھے	اپنے کام کا وبال

چند مسکینوں کا کھانا کفارے میں دے یا اس کے برابر روزے تاکہ وہ اپنے کام کا وبال چکھے۔

عَفَا اللّٰهُ عَمَّا سَلَفَ ؕ وَمَنْ عَادَ فَيَنْتَقِمُ

عَفَا	اللّٰهُ	عَمَّا	سَلَفَ	وَ	مَنْ	عَادَ	فَيَنْتَقِمُ
معاف کر دیا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	گزر گیا	اور	جو	دوبارہ کرے گا	تو بدلہ لے گا

اللہ نے پہلے جو کچھ گزرا اسے معاف فرمادیا اور جو دوبارہ کرے گا تو اللہ اس سے

اللّٰهُ مِنْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾ اُحِلَّ لَكُمْ

اللّٰهُ	مِنْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	ذُوانْتِقَامٍ ﴿٩٥﴾	اُحِلَّ	لَكُمْ
اللہ	اس سے	اور	اللہ	عزت والا	بدلہ لینے والا	حلال کر دیا گیا	تمہارے لئے

انتقام لے گا اور اللہ غالب ہے، بدلہ لینے والا ہے ○ تمہارے اور مسافروں

حالتِ احرام میں سمندر کا شکار حلال ہے

(1)...... حالت احرام میں شکار یعنی خشکی کے کسی وحشی (جنگلی) جانور کو مارنا، یونہی اس کی طرف شکار کرنے کے لئے اشارہ کرنا یا کسی طرح بتانا حرام ہے اور یہ ہر حال میں حرام ہے خواہ جان بوجھ کر ہو یا غلطی سے، پہلی صورت کا حکم اس آیت سے اور دوسری کا حدیث پاک سے ثابت ہے۔ ان سب صورتوں میں کفارہ واجب ہے اور کفارہ اس جانور کی قیمت ہے یعنی دو عادل وہاں کے حساب سے جو قیمت بتادیں وہ دینی ہوگی اور اگر وہاں اُس کی کوئی قیمت نہ ہو تو وہاں سے قریب جگہ میں جو قیمت ہو وہ دینا لازم ہے اور اگر ایک ہی عادل نے بتادیا جب بھی کافی ہے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

صَيۡدُ الۡبَحۡرِ وَ طَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّكُمۡ وَ لِلسَّيَّارَةِ ۚ وَ

صَيۡدُ الۡبَحۡرِ (1)	وَ	طَعَامُهٗ	مَتَاعًا لَّكُمۡ وَ لِلسَّيَّارَةِ	وَ
سمندر کا شکار	اور	اس کا کھانا	تمہارے اور مسافروں کے فائدے (کے لئے)	اور

کے فائدے کے لئے تمہارے لئے سمندر کا شکار اور اس کا کھانا حلال کر دیا گیا اور

حُرِّمَ عَلَيۡكُمۡ صَيۡدُ الۡبَرِّ مَا دُمۡتُمۡ حُرُمًا ؕ وَ

حُرِّمَ	عَلَيۡكُمۡ	صَيۡدُ الۡبَرِّ	مَا دُمۡتُمۡ	حُرُمًا	وَ
حرام کر دیا گیا	تمہارے اوپر	خشکی کا شکار	جب تک تم ہو	احرام والے	اور

جب تک تم احرام کی حالت میں ہو تب تک تم پر خشکی کا شکار حرام کر دیا گیا اور

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيۡۤ اِلَيۡهِ تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۶﴾ جَعَلَ اللّٰهُ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيۡۤ اِلَيۡهِ	تُحۡشَرُوۡنَ ﴿۹۶﴾	جَعَلَ	اللّٰهُ
ڈرو	اللہ (سے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	بنا دیا	اللہ (نے)

اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا○ اللہ نے

الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ وَ الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ وَ

الۡكَعۡبَةَ الۡبَيۡتَ الۡحَرَامَ (2)	قِيٰمًا	لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّهۡرَ الۡحَرَامَ	وَ
حرمت والے گھر کعبہ (کو)	قیام کا ذریعہ	لوگوں کے لئے	اور	حرمت والے مہینے (کو)	اور

ادب والے گھر کعبہ کو اور حرمت والے مہینے کو اور

الۡهَدۡيَ وَ الۡقَلَآئِدَ ؕ ذٰلِكَ لِتَعۡلَمُوۡۤا

الۡهَدۡيَ	وَ	الۡقَلَآئِدَ	ذٰلِكَ	لِتَعۡلَمُوۡۤا
حرم کی قربانی (کو)	اور	گلے میں نشانی لٹکائے ہوئے جانوروں (کو)	یہ	(اس لئے) تاکہ تم یقین کر لو

حرم کی طرف لیجائے جانے والی قربانی کو اور ان جانوروں کو جن کے گلے میں (حج کی قربانی ہونے کی) نشانی لٹکائی

خانۂ کعبہ اور شعائر اللہ کی عظمت

1 ...... اس آیت میں یہ مسئلہ بیان فرمایا گیا کہ احرام والے کے لئے دریا کا شکار حلال ہے اور خشکی کا حرام۔ دریا کا شکار وہ ہے جس کی پیدائش دریا میں ہوتی ہو اور خشکی کا وہ جس کی پیدائش خشکی میں ہوتی ہو۔ 2 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خانہ کعبہ کو لوگوں کیلئے قیام کا باعث بنایا کہ وہاں دینی اور دنیوی اُمور کا قیام ہوتا ہے، جیسے وہاں خوفزدہ پناہ لیتا اور کمزوروں کو امن ملتا ہے، تاجر نفع پاتے ہیں اور حج و عمرہ کرنے والے وہاں حاضر ہو کر مناسک ادا کرتے ہیں۔ یونہی ذی الحجہ کا مہینہ جس میں حج کیا جاتا ہے اور ہدی کے جانور ان سب کے ساتھ بھی دینی اور دنیاوی امور وابستہ ہیں کہ اس کے گوشت سے غریبوں اور امیروں کا گزارہ ہوتا ہے اور اس=

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منصب اور علمِ الٰہی کا بیان

کثرت ہر جگہ حقانیت کی دلیل نہیں

اَنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ اَنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	اَنَّ
کہ	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک

ہوئی ہو (ان سب کو) لوگوں کے قیام کا ذریعہ بنادیا۔ یہ اس لیے ہیں تاکہ تم یقین کرلو کہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں

اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿٩٧﴾ اِعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ وَ

اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿٩٧﴾	اِعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ [1]	وَ
اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا	جان رکھو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (بھی ہے)	اور

میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور یقین کرلو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ جان رکھو کہ اللہ سخت عذاب دینے والا

اَنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿٩٨﴾ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ وَ اللّٰهُ

اَنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿٩٨﴾	مَا عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ	وَ	اللّٰهُ
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (بھی)	رسول پر (لازم) نہیں	مگر	(حکم) پہنچادینا	اور	اللہ

بھی ہے اور اللہ بخشنے والا، مہربان بھی ہے ○ رسول پر صرف تبلیغ لازم ہے اور اللہ جانتا ہے

یَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾ قُلْ لَّا یَسْتَوِی

یَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿٩٩﴾	قُلْ	لَّا یَسْتَوِی
جانتا ہے	جو کچھ	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	تم کہو	برابر نہیں

جو تم ظاہر کرتے اور جو تم چھپاتے ہو ○ تم فرمادو کہ

الْخَبِیْثُ وَ الطَّیِّبُ وَ لَوْ اَعْجَبَكَ كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ فَاتَّقُوا

الْخَبِیْثُ	وَ	الطَّیِّبُ	وَلَوْ	اَعْجَبَكَ [2]	كَثْرَةُ الْخَبِیْثِ	فَاتَّقُوا
گندا	اور	پاکیزہ	اگرچہ	اچھی لگے تمہیں	گندے (لوگوں) کی کثرت	تو ڈرتے رہو

گندا اور پاکیزہ برابر نہیں ہیں اگرچہ گندے لوگوں کی کثرت تمہیں تعجب میں ڈالے تو اے عقل والو!

=سے ایک رکن اسلامی ادا ہوتا ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمتوں کا ذکر فرمانے کے بعد اپنی صفت ''شَدِیْدُ الْعِقَاب'' ذکر فرمائی تاکہ خوف و امید سے ایمان کی تکمیل ہو، اس کے بعد صفت ''غفور ورحیم'' بیان فرما کر اپنی وسعتِ رحمت کا اظہار فرمایا۔ 2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیاداروں کو مال و دولت کی کثرت اور دنیا کی زیب وزینت بھاتی ہے حالانکہ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ سب سے اچھی اور سب سے زیادہ باقی رہنے والی ہیں۔ دنیا کے مال و دولت کی چاہت، اس کی نعمتوں اور=

فضول سوالات کرنے کی ممانعت

۱۰۱

اللّٰهَ يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	يٰۤاُولِي الْاَلْبَابِ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	اے عقل والو	تاکہ تم	فلاح پاؤ	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

تم اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ○ اے ایمان والو!

لَا تَسْـَٔلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ

لَا تَسْـَٔلُوْا (1)	عَنْ اَشْيَآءَ	اِنْ	تُبْدَ لَكُمْ	تَسُؤْكُمْ
نہ پوچھو	(ایسی) چیزوں سے متعلق	اگر	ظاہر کی جائیں تمہارے لئے	(تو) بری لگیں تمہیں

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں

وَاِنْ تَسْـَٔلُوْا عَنْهَا حِيْنَ يُنَزَّلُ الْقُرْاٰنُ

وَ	اِنْ	تَسْـَٔلُوْا	عَنْهَا	حِيْنَ	يُنَزَّلُ	الْقُرْاٰنُ
اور	اگر	تم سوال کروگے	ان کے بارے	(اس) وقت	(جب) نازل کیا جارہا ہے	قرآن

اور اگر تم انہیں اس وقت پوچھو گے جبکہ قرآن نازل کیا جارہا ہے

تُبْدَ لَكُمْ ؕ عَفَا اللّٰهُ عَنْهَا ؕ وَاللّٰهُ

تُبْدَ لَكُمْ	عَفَا (2)	اللّٰهُ	عَنْهَا	وَ	اللّٰهُ
(تو) ظاہر کردی جائیں گی تمہارے لئے	معاف کردیا	اللہ (نے)	ان (سوالوں) سے	اور	اللہ

تو تم پر وہ چیزیں ظاہر کردی جائیں گی اور اللہ ان کو معاف کرچکا ہے اور اللہ

غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾ قَدْ سَاَلَهَا قَوْمٌ مِّنْ قَبْلِكُمْ

غَفُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿۱۰۱﴾	قَدْ	سَاَلَهَا	قَوْمٌ	مِّنْ قَبْلِكُمْ
بخشنے والا	حلم والا	بیشک	سوال کیا ان (چیزوں کے بارے)	ایک قوم (نے)	تم سے پہلے

بخشنے والا، حلم والا ہے○ بیشک تم سے پہلے ایک قوم نے ان اشیاء کے بارے میں سوال کیا تھا

= آسائشوں کی خواہشات اور اس کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے کی تمنا میں لگے رہنا اور اپنی آخرت کی تیاری سے غافل رہنا مذموم ہے۔

1 ...... نزولِ وحی کے زمانے میں یہ حکم دیا گیا کہ جن چیزوں کے متعلق ممانعت نہیں کی گئی ان کے بارے میں بہت زیادہ نہ پوچھو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارے زیادہ پوچھنے پر وہ چیز حرام قرار دیدی جائے۔ نیز بے مقصد ایسے سوالات نہ کرو کہ ان کا جواب دیدیا جائے تو تمہیں برا لگے۔

2 ...... اس آیت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جس امر کی شریعت میں ممانعت نہ آئی ہو وہ مباح و جائز ہے۔

کافروں کے چند جانوروں کو حرام قرار دینے کا رد

ثُمَّ اَصْبَحُوْا بِهَا كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾ مَا جَعَلَ اللّٰهُ مِنْۢ بَحِيْرَةٍ

ثُمَّ	اَصْبَحُوْا	بِهَا	كٰفِرِيْنَ ﴿١٠٢﴾	مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَحِيْرَةٍ
پھر	وہ ہوگئے	اس کا	انکار کرنے والے	نہیں مقرر کیا	اللہ (نے)	کوئی بحیرہ

پھر اس کا انکار کرنے والے ہوگئے ○ اللہ نے بحیرہ

وَّلَا سَآئِبَةٍ وَّلَا وَصِيْلَةٍ وَّلَا حَامٍ ۙ وَّلٰكِنَّ

وَّ	لَا	سَآئِبَةٍ	وَّ	لَا	وَصِيْلَةٍ	وَّ	لَا	حَامٍ [1]	وَّ	لٰكِنَّ
اور	نہ	سائبہ	اور	نہ	وصیلہ	اور	نہ	حام	اور	لیکن

اور سائبہ اور وصیلہ اور حام کو مقرر نہیں کیا لیکن

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ وَاَكْثَرُهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر	جھوٹ	اور	ان میں اکثر

کافر لوگ اللہ پر جھوٹا بہتان لگاتے ہیں اور ان میں اکثر

شریعت کے مقابلے میں باپ دادا کی رسمیں معتبر نہیں

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ

لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿١٠٣﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا	اِلٰى	مَآ	اَنْزَلَ
عقل نہیں رکھتے	اور	جب	کہا جائے	ان سے	آؤ	(اس) کی طرف	جو	نازل کیا

بے عقل ہیں ○ اور جب ان سے کہا جائے کہ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے اس کی طرف

اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا

اللّٰهُ	وَ	اِلَى الرَّسُوْلِ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	مَا	وَجَدْنَا
اللہ (نے)	اور	رسول کی طرف	(تو) کہتے ہیں	کافی ہے ہمیں	وہ جو	ہم نے پایا

اور رسول کی طرف آؤ تو کہتے ہیں کہ ہمیں وہی کافی ہے جس پر ہم نے

1 ...... زمانہ جاہلیت میں مشرکین نے اپنی طرف سے بتوں کے نام پر جانوروں کو چھوڑ دینے اور خود نفع نہ اٹھانے کی کچھ رسومات مقرر کی ہوئی تھیں کہ مثلاً ایسا ہوگا یا میرا فلاں کام ہوگیا یا اس جانور سے فلاں فلاں انداز میں نفع حاصل ہوا تو ان جانوروں کا یہ یہ نام ہوگا جن میں سے چار نام بَحِيْرَه، سائِبَه، وَصِيْلَه اور حَامٍ یہاں آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ان جانوروں کو یہ لوگ بتوں کے لئے چھوڑ دیتے اور خود ان سے کسی قسم کا نفع اٹھانا حرام جانتے اور یہ کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس آیت میں مشرکوں کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسا کرنے کا کوئی حکم نہیں دیا اور یہ لوگ اس=

عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

عَلَيْهِ	اٰبَآءَنَا (1)	اَوَلَوْ	كَانَ	اٰبَآؤُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ
اس پر (جس پر)	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	ہوں	ان کے باپ دادا	نہ جانتے

اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔ کیا اگرچہ ان کے باپ دادا نہ کچھ جانتے ہوں

شَيْـًٔا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ

شَيْـًٔا	وَّ	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	عَلَيْكُمْ
کچھ	اور	نہ وہ ہدایت پر ہوں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تمہارے اوپر

اور نہ انہیں ہدایت ہو ○ اے ایمان والو! تم

اَنْفُسَكُمْ ۚ لَا يَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ ؕ

اَنْفُسَكُمْ	لَا يَضُرُّكُمْ	مَّنْ	ضَلَّ	اِذَا	اهْتَدَيْتُمْ
اپنی جانوں (کی فکر لازم ہے)	نقصان نہیں پہنچائے گا تمہیں	وہ جو	گمراہ ہوا	جب	تم ہدایت پر رہو

اپنی جانوں کی فکر کرو جب تم ہدایت پر رہو تو گمراہ ہونے والا تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا

اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾

اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۰۵﴾
اللہ کی طرف	تم سب کا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کرتے تھے

اللہ ہی کی طرف تم سب کا لوٹنا ہے پھر وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے ○

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَا حَضَرَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ	اِذَا	حَضَرَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تمہارے درمیان کی گواہی (دینے والے)	جب	آنے لگے

اے ایمان والو! جب تم میں کسی کو موت آنے لگے تو وصیت کرتے وقت

=کی طرف جھوٹی بات منسوب کررہے ہیں۔

1 ......اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت سب پر مقدم ہے۔ کفار اپنے باپ دادا کے کفر و شرک کے طریقے کو حکمِ خدا پر فوقیت دیتے تھے یہاں اسی کا بیان ہے۔ اس سے وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو غمی، خوشی کے مواقع پر اپنی خاندانی رسموں کی ادائیگی کو احکامِ شریعت پر عملی طور پر ترجیح دیتے ہیں کہ حکمِ شریعت چھوڑ دیتے ہیں لیکن رسمیں نہیں چھوڑتے۔

اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ

اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ (1)	حِيْنَ الْوَصِيَّةِ	اثْنٰنِ	ذَوَا عَدْلٍ	مِّنْكُمْ
تم میں سے کسی ایک (کو)	موت	وصیت کے وقت	دو	عدل والے (گواہ ہوں)	تم میں سے

تمہاری آپس کی گواہی (دینے والے) تم میں سے دو معتبر شخص ہوں

اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ

اَوْ	اٰخَرٰنِ	مِنْ غَيْرِكُمْ	اِنْ	اَنْتُمْ	ضَرَبْتُمْ	فِي الْاَرْضِ
یا	دوسرے دو (گواہ ہوں)	تمہارے غیروں سے	اگر	تم	سفر کر رہے ہو	زمین میں

یا اگر تم زمین میں سفر کر رہے ہو پھر تمہیں موت کا حادثہ آ پہنچے

فَاَصَابَتْكُمْ مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ ؕ تَحْبِسُوْنَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ

فَاَصَابَتْكُمْ	مُّصِيْبَةُ الْمَوْتِ	تَحْبِسُوْنَهُمَا	مِنْ بَعْدِ الصَّلٰوةِ (2)
پھر پہنچے تمہیں	موت کی مصیبت	تم روک لو ان دونوں (گواہوں) کو	نماز کے بعد

تو تمہارے غیروں میں سے دو آدمی (گواہ ہوں)۔ تم ان دونوں گواہوں کو نماز کے بعد روک لو

فَيُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ اِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِيْ بِهٖ

فَيُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	اِنِ ارْتَبْتُمْ	لَا نَشْتَرِيْ	بِهٖ
پھر وہ دونوں قسم کھائیں	اللہ کی	اگر تمہیں شک ہو	ہم نہیں لیں گے	اس (قسم) کے بدلے

پھر اگر تمہیں کچھ شک ہو تو وہ دونوں اللہ کی قسم کھائیں کہ ہم قسم کے بدلے

ثَمَنًا وَّلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۙ وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللّٰهِ اِنَّآ

ثَمَنًا	وَّلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	لَا نَكْتُمُ	شَهَادَةَ اللّٰهِ	اِنَّآ
کوئی قیمت	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا	اور	ہم نہیں چھپائیں گے	اللہ کی گواہی	بیشک ہم

کوئی مال نہ لیں گے اگرچہ قریبی رشتے دار ہو اور ہم اللہ کی گواہی نہ چھپائیں گے۔ (اگر ہم ایسا کریں تو)

وصیت کی گواہی کے چند اہم مسائل

1 ...... اس آیت میں یہ حکم فرمایا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کی موت کا وقت قریب آئے تو اپنی وصیت پر دو مسلمانوں کو گواہ بنالو اور اگر سفر وغیرہ میں ہو اور اپنے آدمی یعنی مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلموں کو گواہ بنالو۔

2 ...... اس سے پہلے وصیت پر گواہ بنانے کا طریقہ بتایا گیا اور اب قرائن اور علامات کی روشنی میں گواہی میں جھوٹ کا عنصر نمایاں ہوتا نظر آئے تو اس صورت میں گواہی لینے کا طریقہ بتایا جارہا ہے۔ آیت میں نماز سے مراد عصر کی نماز ہے۔

اِذًا لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ فَاِنْ عُثِرَ عَلٰۤى

اِذًا	لَّمِنَ الْاٰثِمِیْنَ ﴿۱۰۶﴾	فَاِنْ	عُثِرَ[1]	عَلٰۤى
اس وقت	ضرور گناہگاروں میں سے (ہوں گے)	پھر اگر	اطلاع مل جائے	(اس) پر

اس وقت ہم ضرور گنہگاروں میں ہوں گے ۝ پھر اگر اس بات پر اطلاع ملے

اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّاۤ اِثْمًا فَاٰخَرٰنِ یَقُوْمٰنِ

اَنَّهُمَا	اسْتَحَقَّاۤ	اِثْمًا	فَاٰخَرٰنِ	یَقُوْمٰنِ
کہ وہ دونوں (گواہ)	سزاوار ہوئے	کسی گناہ (کے)	تو دوسرے دو	کھڑے ہو جائیں

کہ وہ دونوں گواہ (گواہی میں جھوٹ بول کر) کسی گناہ کے مستحق ہوئے ہیں تو ان کی جگہ ان لوگوں میں سے

مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِیْنَ اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْاَوْلَیٰنِ

مَقَامَهُمَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اسْتَحَقَّ عَلَیْهِمُ	الْاَوْلَیٰنِ
ان دونوں کی جگہ	ان لوگوں میں سے جو	حق دبایا گیا ان کا	زیادہ قریبی دو افراد (میت کے)

جن کا حق دبایا گیا میت کے زیادہ قریبی دو (آدمی قسم کھانے کے لئے) کھڑے ہو جائیں

فَیُقْسِمٰنِ بِاللّٰهِ لَشَهَادَتُنَاۤ اَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا

فَیُقْسِمٰنِ	بِاللّٰهِ	لَشَهَادَتُنَاۤ	اَحَقُّ	مِنْ شَهَادَتِهِمَا
پھر وہ قسم کھائیں	اللہ کی	ضرور ہماری گواہی	زیادہ سچی، زیادہ حق والی	ان دونوں کی گواہی سے

پھر وہ اللہ کی قسم کھائیں کہ ہماری گواہی (یعنی ہماری قسم) ان کی گواہی سے زیادہ درست ہے

وَ مَا اعْتَدَیْنَاۤ ﳲ اِنَّاۤ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

وَ	مَا اعْتَدَیْنَاۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۰۷﴾
اور	ہم حد سے نہیں بڑھے	(اگر ایسا ہو تو) بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والوں سے (ہوں گے)

اور ہم حد سے نہیں بڑھے (اور اگر ایسا کریں تو) اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے ۝

[1] ......وصیت کے گواہوں کا جھوٹ ثابت ہو جائے تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ میت کے وارثوں میں سے دو آدمی قسم کھا کر کہیں کہ یہ دونوں امین جھوٹے ہیں، ہماری گواہی یعنی قسم ان دونوں کی گواہی سے زیادہ درست ہے اور ہم حد سے نہیں بڑھے، اگر ہم ایسا کریں گے تو اس وقت ہم ظالموں میں ہوں گے۔

ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ عَلٰى وَجْهِهَاۤ

ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ	يَّاْتُوْا بِالشَّهَادَةِ	عَلٰى وَجْهِهَاۤ
یہ (حکم)	زیادہ قریب ہے	(اس سے) کہ	وہ لائیں گواہی	اس کی (اصل) صورت پر

یہ اس کے زیادہ قریب ہے کہ وہ گواہ صحیح طریقے سے گواہی ادا کریں

اَوْ يَخَافُوْۤا اَنْ تُرَدَّ اَيْمَانٌۢ

اَوْ	يَخَافُوْۤا	اَنْ	تُرَدَّ(1)	اَيْمَانٌۢ
یا	وہ ڈریں	(اس بات سے) کہ	رد کر دی جائیں گی (یا) لوٹا دی جائیں گی	کچھ قسمیں

یا وہ اس بات سے ڈریں کہ ان کی قسموں کے بعد قسموں کو (ورثاء کی طرف)

بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاسْمَعُوْا ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي

بَعْدَ اَيْمَانِهِمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان کی قسموں کے بعد	اور	ڈرو	اللہ (سے)	اور	(حکم) سنو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

لوٹا دیا جائے گا اور اللہ سے ڈرو اور حکم سنو اور اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۱۰۸ ع يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۱۰۸	يَوْمَ	يَجْمَعُ	اللّٰهُ	الرُّسُلَ	فَيَقُوْلُ
نافرمانی کرنے والی قوم (کو)	(جس) دن	جمع فرمائے گا	اللہ	رسولوں (کو)	پھر فرمائے گا

ہدایت نہیں دیتا○ جس دن اللہ رسولوں کو جمع فرمائے گا پھر فرمائے گا:

روزِ قیامت انبیاء سے سوال

مَاذَاۤ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ اِنَّكَ

مَاذَاۤ	اُجِبْتُمْ	قَالُوْا	لَا عِلْمَ لَنَا	اِنَّكَ
کیا	تمہیں جواب دیا گیا	وہ عرض کریں گے	ہمیں کچھ علم نہیں	بیشک تو

تمہیں کیا جواب دیا گیا؟ وہ عرض کریں گے، ہمیں کچھ علم نہیں۔ بیشک تو

(1)...... مراد یہ ہے کہ گواہی سے متعلق جو احکام ذکر ہوئے ان پر عمل کرنے سے گواہ صحیح طریقے سے گواہی دیں گے یا انہیں اس بات کا خوف ہو گا کہ ہم نے جھوٹی قسم کھائی اور علامات و قرائن سے ہمارا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو قسمیں میت کے ورثا کی طرف منتقل کر دی جائیں گی اور انہوں نے ہمارے خلاف قسم کھالی تو ہماری قسمیں مسترد کر دی جائیں گی یوں سب کے سامنے رسوائی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ جب انہیں یہ خوف ہو گا تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے باز رہیں گے۔

بروزِ قیامت حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اللہ تعالیٰ کا کلام و معجزات کا بیان

وقف لازم

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾ اِذْ قَالَ اللّٰهُ یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ اذْكُرْ

اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ﴿۱۰۹﴾	اِذْ (1)	قَالَ	اللّٰهُ	یٰعِیْسَى ابْنَ مَرْیَمَ	اذْكُرْ
تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا	جب	فرمائے گا	اللہ	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	یاد کر

ہی سب غیبوں کا جاننے والا ہے ○ جب اللہ فرمائے گا: اے مریم کے بیٹے عیسیٰ!

نِعْمَتِیْ عَلَیْكَ وَعَلٰى وَالِدَتِكَ ۘ اِذْ اَیَّدْتُّكَ

نِعْمَتِیْ	عَلَیْكَ	وَ	عَلٰى وَالِدَتِكَ	اِذْ	اَیَّدْتُّكَ (2)
میری نعمت، احسان	اپنے اوپر	اور	اپنی ماں کے اوپر	جب	میں نے مدد کی تیری

اپنے اوپر اور اپنی والدہ پر میرا وہ احسان یاد کر، جب میں نے

بِرُوْحِ الْقُدُسِ ۣ تُكَلِّمُ النَّاسَ فِی الْمَهْدِ وَكَهْلًا ۚ وَ

بِرُوْحِ الْقُدُسِ	تُكَلِّمُ	النَّاسَ	فِی الْمَهْدِ	وَ	كَهْلًا	وَ
پاک روح کے ساتھ	تو باتیں کرتا	لوگوں (سے)	گہوارے میں	اور	بڑی عمر (میں)	اور

پاک روح سے تیری مدد کی۔ تو گہوارے میں اور بڑی عمر میں لوگوں سے باتیں کرتا تھا اور

اِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ ۚ

اِذْ	عَلَّمْتُكَ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	التَّوْرٰىةَ	وَ	الْاِنْجِیْلَ
جب	میں نے سکھائی تمہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	تورات	اور	انجیل

جب میں نے تجھے کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائی

وَاِذْ تَخْلُقُ مِنَ الطِّیْنِ كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ بِاِذْنِیْ فَتَنْفُخُ

وَ	اِذْ	تَخْلُقُ	مِنَ الطِّیْنِ	كَهَیْـَٔةِ الطَّیْرِ	بِاِذْنِیْ	فَتَنْفُخُ
اور	جب	تو بناتا	مٹی سے	پرندے کی صورت جیسی	میرے حکم سے	پھر تو پھونک مارتا

اور جب تو میرے حکم سے مٹی سے پرندے جیسی صورت بنا کر اس میں پھونک مارتا تھا

1 ......اس آیت میں بھی قیامت کے دن کا ایک معاملہ بیان فرمایا گیا، گویا کہ ارشاد فرمایا ”آپ یاد کریں جس دن اللہ تعالیٰ رسولوں کو جمع فرمائے گا اور جب اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے اس طرح فرمائے گا۔“ یہاں آیت میں یہ معاملہ ماضی کے صیغہ سے اس لئے بیان کیا گیا کہ بروزِ قیامت اس کا واقع ہونا یقینی ہے اور جس چیز کا مستقبل میں ہونا یقینی ہو اسے ماضی کے صیغے سے بیان کر دیا جاتا ہے۔

2 ......اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدد جبرئیل امین کے ذریعے فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کی مدد برحق ہے۔

فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ

فِيْهَا	فَتَكُوْنُ	طَيْرًا	بِاِذْنِيْ	وَ	تُبْرِئُ	الْاَكْمَهَ	وَ
اس میں	تو وہ ہو جاتی	پرندہ	میرے حکم سے	اور	تو شفا دیتا	پیدائشی نابینا	اور

تو وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتی اور تو میرے حکم سے پیدائشی نابینا اور

الْاَبْرَصَ بِاِذْنِيْ ج وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

الْاَبْرَصَ (1)	بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	تُخْرِجُ (2)	الْمَوْتٰى
سفید داغ کے مریض (کو)	میرے حکم سے	اور	جب	(زندہ کرکے) نکالتا	مردوں (کو)

سفید داغ کے مریض کو شفا دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرکے

بِاِذْنِيْ ج وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَنْكَ اِذْ

بِاِذْنِيْ	وَ	اِذْ	كَفَفْتُ	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	عَنْكَ	اِذْ
میرے حکم سے	اور	جب	میں نے روک دیا	بنی اسرائیل (کو)	تم سے	جب

نکالتا اور جب میں نے بنی اسرائیل کو تم سے روک دیا۔ جب

جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جِئْتَهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَقَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو کہا	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا

تو ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر آیا تو ان میں سے کافروں نے

مِنْهُمْ اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۰ وَاِذْ اَوْحَيْتُ

مِنْهُمْ	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۱۰	وَ	اِذْ	اَوْحَيْتُ (3)
ان میں سے	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	جب	میں نے القا کیا

کہا: یہ تو کھلا جادو ہے ۝ اور جب میں نے

حواریوں کی طرف سے ایمان لانے کا اقرار اور ایمان کا اعلان

1 ...... پیدائشی اندھاپن اور برص کا مرض بہت بڑی مصیبتیں ہیں اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ان مصیبتوں کو دور فرمادیتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کی عطا سے دافع البلا، مشکل کشا اور حاجت روا ہوتے ہیں۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اس کے دیئے ہوئے اختیار سے مردوں کو زندہ کر سکتے ہیں۔

3 ...... اس آیت میں لفظ "وحی" کی نسبت غیر انبیاء کی طرف ہے اور جب وحی کی نسبت غیر نبی کی طرف ہو تو اس سے مراد دل میں بات ڈالنا ہوتا ہے۔

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِیْ وَ بِرَسُوْلِیْ ۚ قَالُوْۤا

اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ (1)	اَنْ	اٰمِنُوْا	بِیْ	وَ	بِرَسُوْلِیْ	قَالُوْۤا
حواریوں کی طرف	کہ	ایمان لاؤ	مجھ پر	اور	میرے رسول پر	(تو) انہوں نے کہا

حواریوں کے دل میں یہ بات ڈالی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ تو انہوں نے کہا:

اٰمَنَّا وَ اشْهَدْ بِاَنَّنَا مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ اِذْ قَالَ

اٰمَنَّا	وَ	اشْهَدْ	بِاَنَّنَا	مُسْلِمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	اِذْ	قَالَ
ہم ایمان لائے	اور	(اے عیسیٰ) آپ گواہ ہو جائیں	(اس) پر کہ ہم	مسلمان (ہیں)	جب	کہا

ہم ایمان لائے اور (اے عیسیٰ!) آپ گواہ ہو جائیں کہ ہم مسلمان ہیں ○ یاد کرو جب

الْحَوَارِيُّوْنَ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ هَلْ يَسْتَطِيْعُ رَبُّكَ اَنْ يُّنَزِّلَ

الْحَوَارِيُّوْنَ	يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	هَلْ	يَسْتَطِيْعُ (2)	رَبُّكَ	اَنْ	يُّنَزِّلَ
حواریوں (نے)	اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا	(ایسا) کرے گا	آپ کا رب	کہ	وہ اتار دے

حواریوں نے کہا: اے عیسیٰ بن مریم! کیا آپ کا رب ایسا کرے گا کہ ہم پر

عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ ؕ قَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ

عَلَيْنَا	مَآئِدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	قَالَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنْ	كُنْتُمْ
ہمارے اوپر	دستر خوان	آسمان سے	فرمایا	ڈرو	اللہ (سے)	اگر	تم ہو

آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے؟ فرمایا: اللہ سے ڈرو، اگر

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا نُرِيْدُ اَنْ نَّاْكُلَ مِنْهَا وَ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوْا	نُرِيْدُ	اَنْ	نَّاْكُلَ	مِنْهَا	وَ
ایمان والے	انہوں نے کہا	ہم چاہتے ہیں	کہ	کھائیں	اس میں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ○ (حواریوں نے) کہا: ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس میں سے کھائیں اور

1 ...... حواری حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مخصوص اور مخلص حضرات کو کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس سے حواریوں کی مراد یہ تھی کہ کیا اللہ تعالیٰ اس بارے میں آپ کی دُعا قبول فرمائے گا؟ یہ مراد نہیں تھی کہ کیا آپ کا رب عَزَّوَجَلَّ ایسا کر سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ حضرات اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان رکھتے تھے۔

تَطْمَىِٕنَّ قُلُوْبُنَا وَ نَعْلَمَ اَنْ قَدْ صَدَقْتَنَا

تَطْمَىِٕنَّ	قُلُوْبُنَا	وَ	نَعْلَمَ	اَنْ	قَدْ	صَدَقْتَنَا
مطمئن ہو جائیں	ہمارے دل	اور	(دیکھ کر) جان لیں	کہ	بیشک	آپ نے سچ فرمایا ہم سے

ہمارے دل مطمئن ہو جائیں اور ہم آنکھوں سے دیکھ لیں کہ آپ نے ہم سے سچ فرمایا ہے

وَ نَكُوْنَ عَلَیْهَا مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ربع

وَ	نَكُوْنَ	عَلَیْهَا	مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ (1)	قَالَ	عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ
اور	ہم ہو جائیں	اس پر	گواہی دینے والوں سے	عرض کی	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)

اور ہم اس پر گواہ ہو جائیں ○ عیسیٰ بن مریم نے عرض کی:

اللّٰهُمَّ رَبَّنَاۤ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآىِٕدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ

اللّٰهُمَّ	رَبَّنَاۤ	اَنْزِلْ	عَلَیْنَا	مَآىِٕدَةً	مِّنَ السَّمَآءِ	تَكُوْنُ
اے اللہ	ہمارے رب	اتار دے	ہمارے اوپر	ایک دستر خوان	آسمان سے	وہ ہو جائے

اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک دستر خوان اُتار دے جو

لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَ اٰخِرِنَا وَ

لَنَا	عِیْدًا (2)	لِّاَوَّلِنَا	وَ	اٰخِرِنَا	وَ
ہمارے لئے	عید	ہمارے پہلوں کے لئے	اور	ہمارے بعد آنے والوں (کے لئے)	اور

ہمارے لئے اور ہمارے بعد میں آنے والوں کے لئے عید اور

اٰیَةً مِّنْكَ ۚ وَ ارْزُقْنَا وَ اَنْتَ

اٰیَةً	مِّنْكَ	وَ	ارْزُقْنَا	وَ	اَنْتَ
ایک نشانی (ہو جائے)	تیری طرف سے	اور	رزق عطا فرما ہمیں	اور	تو

تیری طرف سے ایک نشانی ہو جائے اور ہمیں رزق عطا فرما اور تو

1 ...... حواریوں کے جواب نے واضح کر دیا کہ انہوں نے قدرتِ الٰہی میں شک وشبہ کی وجہ سے سابقہ مطالبہ نہیں کیا تھا بلکہ اس کا مقصد کچھ اور تھا۔ 2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن کو عید بنانا، خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر الٰہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور بیشک حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یقیناً قطعاً حتماً اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے۔ اس لئے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکر الٰہی بجالانا اور فرحت و سرور کا اظہار کرنا مستحسن و محمود اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مُنَزِّلُهَا عَلَيْكُمْ ۚ

خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	قَالَ	اللّٰهُ	اِنِّيْ	مُنَزِّلُهَا	عَلَيْكُمْ
سب سے بہتر رزق دینے والا	فرمایا	اللہ (نے)	بیشک میں	اتارنے والا ہوں اسے	تمہارے اوپر

سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: بیشک میں وہ تم پر اُتارتا ہوں

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَاِنِّيْٓ اُعَذِّبُهٗ عَذَابًا

فَمَنْ	يَّكْفُرْ	بَعْدُ	مِنْكُمْ	فَاِنِّيْٓ	اُعَذِّبُهٗ	عَذَابًا
پھر جو	کفر کرے گا	(اس کے) بعد	تم میں سے	تو بیشک میں	عذاب دوں گا اسے	(ایسا) عذاب

پھر اس کے بعد جو تم میں سے کفر کرے گا تو بیشک میں اسے وہ عذاب دوں گا

ع ۱۵ / ۵

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ ع وَاِذْ قَالَ اللّٰهُ

لَّآ اُعَذِّبُهٗٓ	اَحَدًا	مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۱۵﴾ (1)	وَ	اِذْ (2)	قَالَ	اللّٰهُ
(کہ) نہ دوں گا وہ عذاب	کسی ایک (کو)	سارے جہان والوں سے	اور	جب	فرمائے گا	اللہ

کہ سارے جہان میں کسی کو نہ دوں گا ○ اور جب اللہ فرمائے گا:

قیامت میں عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خصوصی سوال وجواب

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ

يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ	ءَاَنْتَ	قُلْتَ	لِلنَّاسِ	اتَّخِذُوْنِيْ	وَ
اے مریم کے بیٹے عیسیٰ	کیا تم (نے)	کہا تھا	لوگوں سے	(کہ) بنالو مجھے	اور

اے مریم کے بیٹے عیسیٰ! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ

اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ

اُمِّيَ	اِلٰهَيْنِ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ	مَا يَكُوْنُ
میری ماں (کو)	دو معبود	اللہ کے سوا	وہ عرض کرے گا	تو پاک ہے	نہیں ہے

اللہ کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنالو؟ تو وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے۔ میرے لئے

1 ...... اللہ تعالیٰ نے آسمان سے دستر خوان نازل فرمایا، اس کے بعد جنہوں نے کفر کیا وہ صورتیں مسخ کرکے خنزیر بنادیئے گئے اور تین دن میں سب مسخ شدہ ہلاک ہوگئے۔

2 ...... اس آیت میں بھی قیامت کے واقعے کا بیان ہے کہ بروزِ قیامت عیسائیوں کی سرزنش کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمائے گا۔

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

لِیْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَیْسَ لِیْۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ

لِیْۤ	اَنْ	اَقُوْلَ	مَا	لَیْسَ	لِیْ	بِحَقٍّ	اِنْ
میرے لئے	کہ	میں کہوں	وہ (بات) جو (جس کا)	نہیں ہے	میرے لئے	کوئی حق	اگر

ہرگز جائز نہیں کہ میں وہ بات کہوں جس کا مجھے کوئی حق نہیں۔ اگر

كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِیْ وَ

كُنْتُ قُلْتُهٗ	فَقَدْ	عَلِمْتَهٗ	تَعْلَمُ	مَا	فِیْ نَفْسِیْ	وَ
میں نے کہی ہوتی یہ بات	تو بیشک	(تو) تو جانتا اسے	تو جانتا ہے	وہ جو	میرے دل میں (ہے)	اور

میں نے ایسی بات کہی ہوتی تو تجھے ضرور معلوم ہوتی۔ تو جانتا ہے جو میرے دل میں ہے اور

لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِیْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝۱۱۶

لَاۤ اَعْلَمُ	مَا	فِیْ نَفْسِكَ	اِنَّكَ	اَنْتَ	عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ۝۱۱۶ (1)
میں نہیں جانتا	وہ جو	تیرے علم میں (ہے)	بیشک تو	تو	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا

میں نہیں جانتا جو تیرے علم میں ہے۔ بیشک تو ہی سب غیبوں کا خوب جاننے والا ہے ○

مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِیْ بِهٖۤ

مَا قُلْتُ	لَهُمْ	اِلَّا	مَاۤ	اَمَرْتَنِیْ	بِهٖۤ
میں نے نہیں کہا تھا	ان سے	مگر	وہ جو	تو نے حکم دیا تھا مجھے	اس کا

میں نے تو ان سے وہی کہا تھا جس کا تو نے مجھے حکم دیا تھا

اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ

اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	رَبِّیْ	وَ	رَبَّكُمْ	وَ
کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)	اور

کہ اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے اور

(1)...... علم کو اللہ تعالیٰ کی طرف نسبت کرنا اور معاملہ اس کے سپرد کر دینا اور عظمتِ الٰہی کے سامنے اپنی عاجزی کا اظہار کرنا یہ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شانِ ادب ہے۔

كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ

كُنْتُ	عَلَيْهِمْ	شَهِيْدًا	مَّا دُمْتُ	فِيْهِمْ
میں رہا	ان (کے اعمال) پر	نگہبان	جب تک میں رہا	ان میں

میں ان پر مطلع رہا جب تک ان میں رہا،

فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ

فَلَمَّا	تَوَفَّيْتَنِيْ (1)	كُنْتَ اَنْتَ	الرَّقِيْبَ	عَلَيْهِمْ
پھر جب	تو نے مجھے اٹھالیا	(تو) تو ہی تھا	نگہبان	ان کے اوپر

پھر جب تو نے مجھے اٹھالیا تو تو ہی ان پر نگاہ رکھتا تھا

وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ

وَ	اَنْتَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿۱۱۷﴾	اِنْ	تُعَذِّبْهُمْ	فَاِنَّهُمْ
اور	تو	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	اگر	تو عذاب دے انہیں	تو بیشک وہ

اور تو ہر شے پر گواہ ہے ○ اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ

عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ

عِبَادُكَ	وَ	اِنْ	تَغْفِرْ	لَهُمْ	فَاِنَّكَ	اَنْتَ
تیرے بندے (ہیں)	اور	اگر	تو مغفرت فرمادے	ان کی	تو بیشک تو	تو

تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿۱۱۸﴾	قَالَ	اللّٰهُ	هٰذَا	يَوْمُ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	فرمایا	اللہ (نے)	یہ (ہے)	(وہ) دن

غلبے والا، حکمت والا ہے ○ اللہ نے فرمایا: یہ (قیامت) وہ دن ہے

حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنی امت سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

دنیا کے سچ کا قیامت میں نفع

1 ......اس لفظ سے قادیانی حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی وفات پر استدلال کرتے ہیں، ان کا یہ استدلال غلط ہے کیونکہ لفظ "تَوَفّٰی" موت کے لئے خاص نہیں بلکہ کسی شے کو پورے طور پر لینے کو کہتے ہیں خواہ وہ موت کے بغیر ہو نیز جب یہ سوال وجواب روزِ قیامت کا ہے تو اگر لفظ "تَوَفّٰی" موت کے معنی میں بھی فرض کر لیا جائے جب بھی حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا آسمان سے زمین پر تشریف لانے سے پہلے وفات پانا اِس سے ثابت نہ ہوسکے گا۔

يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ ؕ لَهُمْ جَنّٰتٌ

يَنْفَعُ	الصّٰدِقِيْنَ	صِدْقُهُمْ (1)	لَهُمْ	جَنّٰتٌ
نفع دے گا (اس میں)	سچ بولنے والوں (کو)	ان کا سچ	ان کے لئے	باغات (ہیں)

جس میں سچوں کو ان کا سچ نفع دے گا ان کے لئے باغ ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ
بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ

اَبَدًا	رَضِيَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	ذٰلِكَ
ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ یہی

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۱۱۹﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بڑی کامیابی (ہے)	اللہ کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

بڑی کامیابی ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے

وَمَا فِيْهِنَّ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾ ع

وَ	مَا	فِيْهِنَّ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۱۲۰﴾
اور	جو کچھ	ان میں (ہے)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)

سب کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○

کائنات کا حقیقی مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے

ع ۱۶ / ۵

1 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جنہوں نے دنیا میں سچ بولا تھا ان کا سچ قیامت کے دن انہیں کام آئے گا اور انہیں نفع دے گا۔

آیات:165 | رکوع:20

سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے دلائل اور کافروں کا حال

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے آسمان اور زمین پیدا کئے اور

جَعَلَ الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرَ ۬ ثُمَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

جَعَلَ	الظُّلُمٰتِ	وَ	النُّوْرَ	ثُمَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
بنایا، پیدا کیا	اندھیروں	اور	نور (کو)	پھر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

اندھیروں اور نور کو پیدا کیا پھر (بھی) کافر لوگ

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکرین کا رد

بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ① هُوَ الَّذِيْ

بِرَبِّهِمْ (1)	يَعْدِلُوْنَ ①	هُوَ	الَّذِيْ
اپنے رب سے (یا) اپنے رب کے	وہ انحراف کرتے ہیں (یا) برابر ٹھہراتے ہیں	وہ (وہی ہے)	جس نے

اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ وہی ہے جس نے

1 ...... مفسرین کے بیان کے مطابق لفظ ''بِرَبِّهِمْ'' کا تعلق ''يَعْدِلُوْنَ'' کے ساتھ ہے اور ''يَعْدِلُوْنَ'' کا ایک معنی عدول یعنی انحراف کرنا ہے، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب سے انحراف کرتے ہیں۔ دوسرا معنی تسویہ یعنی برابری ہے۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ کافر لوگ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں۔ نیز یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ''بِرَبِّهِمْ'' کا تعلق اس سے پہلے لفظ ''كَفَرُوْا'' کے ساتھ ہو۔ اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہو گا کہ وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا وہ (اس سے) انحراف کرتے (یا، اس کے) برابر ٹھہراتے ہیں۔

خَلَقَكُمْ مِّنْ طِيْنٍ ثُمَّ قَضٰۤى اَجَلًا ؕ وَ اَجَلٌ مُّسَمًّى

خَلَقَكُمْ	مِّنْ طِيْنٍ	ثُمَّ	قَضٰۤى	اَجَلًا	وَ	اَجَلٌ مُّسَمًّى
پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر	فیصلہ فرمایا	ایک مدت (کا)	اور	ایک مدتِ مقررہ

تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر ایک مدت کا فیصلہ فرمایا اور ایک مقررہ

عِنْدَهٗ ثُمَّ اَنْتُمْ تَمْتَرُوْنَ ۝۲ وَ هُوَ اللّٰهُ

عِنْدَهٗ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تَمْتَرُوْنَ ۝۲	وَ	هُوَ	اللّٰهُ
اس کے پاس (ہے)	پھر	تم	شک کرتے ہو	اور	وہ (وہی)	اللہ (ہے)

مدت اسی کے پاس ہے پھر تم لوگ شک کرتے ہو ۝ اور وہی اللہ

آسمان وزمین میں اللہ تعالیٰ ہی لائقِ عبادت ہے

فِی السَّمٰوٰتِ وَ فِی الْاَرْضِ ؕ یَعْلَمُ سِرَّكُمْ وَ جَهْرَكُمْ وَ یَعْلَمُ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	فِی الْاَرْضِ (1)	یَعْلَمُ	سِرَّكُمْ	وَ	جَهْرَكُمْ	وَ	یَعْلَمُ
آسمانوں میں	اور	زمین میں	وہ جانتا ہے	تمہارا چھپا	اور	تمہارا ظاہر	اور	وہ جانتا ہے

آسمانوں میں اور زمین میں (لائقِ عبادت) ہے۔ وہ تمہاری ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جانتا ہے اور وہ

اللہ تعالیٰ کے کمالِ علم کا بیان

مَا تَكْسِبُوْنَ ۝۳ وَ مَا تَاْتِیْهِمْ مِّنْ اٰیَةٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ

مَا	تَكْسِبُوْنَ ۝۳	وَ	مَا تَاْتِیْهِمْ	مِّنْ اٰیَةٍ	مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ
جو	تم کام کرتے ہو	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے

تمہارے سب کام جانتا ہے ۝ اور ان کے پاس ان کے رب کی نشانیوں میں سے کوئی بھی نشانی نہیں آتی

اِلَّا كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ۝۴ فَقَدْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ

اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ۝۴	فَقَدْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ (2)
مگر	وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا	حق کو

مگر یہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ۝ تو بیشک انہوں نے حق کو جھٹلایا

آیاتِ الٰہی سے متعلق کفار کے طرزِ عمل اور اس کا انجام

1 ...... اس آیت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ آسمانوں اور زمینوں میں رہتا ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ہر جگہ اس کی عبادت ہو رہی ہے اور ہر جگہ وہی معبودِ حقیقی اور ہر جگہ اسی کی سلطنت و حکومت ہے۔

2 ...... یہاں حق سے قرآن مجید کی آیات یا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات مراد ہیں۔

لَمَّا جَآءَهُمْ ؕ فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵

لَمَّا	جَآءَهُمْ	فَسَوْفَ یَاْتِیْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۵
جب	آیاان کے پاس	تو عنقریب آنے والی ہیں ان کے پاس	(اس کی) خبریں جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے

جب ان کے پاس آیا تو عنقریب ان کے پاس اس کی خبریں آنے والی ہیں جس کا یہ مذاق اڑاتے تھے ○

سابقہ قوموں کے عبرتناک انجام کے ذریعے نصیحت

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ

اَلَمْ یَرَوْا	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ قَرْنٍ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو ہلاک کر دیا،

مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ مَا لَمْ نُمَكِّنْ لَّكُمْ وَ

مَّكَّنّٰهُمْ	فِی الْاَرْضِ	مَا	لَمْ نُمَكِّنْ	لَّكُمْ	وَ
ہم نے قوت وطاقت دی انہیں	زمین میں	وہ جو	قوت وطاقت نہ دی تھی	تمہیں	اور

انہیں ہم نے زمین میں وہ قوت وطاقت عطا فرمائی تھی جو تمہیں نہیں دی اور

اَرْسَلْنَا السَّمَآءَ عَلَیْهِمْ مِّدْرَارًا ۪ وَّ جَعَلْنَا الْاَنْهٰرَ تَجْرِیْ

اَرْسَلْنَا	السَّمَآءَ	عَلَیْهِمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	جَعَلْنَا	الْاَنْهٰرَ	تَجْرِیْ
ہم نے بھیجی	بارش	ان کے اوپر	موسلا دھار	اور	ہم نے بنائیں	نہریں	بہتی تھیں

ہم نے ان پر موسلا دھار بارش بھیجی اور ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَنْشَاْنَا

مِنْ تَحْتِهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ (1)	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَنْشَاْنَا
ان کے نیچے	پھر ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے پیدا کر دیں

نہریں بہادیں پھر ان کے گناہوں کی وجہ سے انہیں ہلاک کر دیا اور

1 ......اس آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ دنیوی خوشحالی، مال و دولت اور سہولیات کی کثرت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضامندی کی علامت نہیں ورنہ قارون تو بہت بڑا مقبولِ بارگاہِ الٰہی ہوتا۔ یہاں سے ان لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو مسلمانوں کے مقابلے میں کفار کی دنیوی ترقی، سائنسی مہارت، سہولیات کی کثرت، ایجادات کی بہتات، مال و دولت کی فراوانی دیکھ کر انہیں بارگاہِ الٰہی میں مقبول اور مسلمانوں کو مردود سمجھتے ہیں اور اخلاق و کردار میں مسلمانوں کو کفار کی تقلید کا مشورہ دیتے ہیں۔ کفار کی یہ دنیوی کامیابی مقبولیت کی نہیں بلکہ مہلت کی دلیل ہے۔

گزری ہوئی امتوں کے حال

مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ وَ لَوْ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ كِتٰبًا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِيْنَ ۝۶ (1)	وَ	لَوْ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكَ	كِتٰبًا
ان کے بعد	دوسری قومیں	اور	اگر	ہم نازل کر دیتے	تمہارے اوپر	کچھ لکھا ہوا

ان کے بعد دوسری قومیں پیدا کر دیں ○ اور اگر ہم کاغذ میں کچھ لکھا ہوا آپ پر

فِيْ قِرْطَاسٍ فَلَمَسُوْهُ بِاَيْدِيْهِمْ لَقَالَ الَّذِيْنَ

فِيْ قِرْطَاسٍ	فَلَمَسُوْهُ	بِاَيْدِيْهِمْ	لَقَالَ	الَّذِيْنَ
کاغذ میں	پھر وہ چھو لیتے اسے	اپنے ہاتھوں سے	(تو بھی) ضرور کہتے	وہ لوگ جنہوں نے

اتار دیتے پھر یہ اسے چھو لیتے تب بھی

فرشتے کے نزول کا مطالبہ اور نہ اتارے جانے کی حکمت

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ اُنْزِلَ

كَفَرُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ	اُنْزِلَ
کفر کیا	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتارا گیا

کافر کہہ دیتے کہ یہ تو کھلا جادو ہے ○ اور (کافروں نے) کہا: ان پر آسمان سے

عَلَيْهِ مَلَكٌ ؕ وَ لَوْ اَنْزَلْنَا مَلَكًا لَّقُضِيَ الْاَمْرُ ثُمَّ

عَلَيْهِ	مَلَكٌ	وَ	لَوْ	اَنْزَلْنَا	مَلَكًا	لَّقُضِيَ	الْاَمْرُ	ثُمَّ
اس پر	کوئی فرشتہ	اور	اگر	ہم اتارتے	کوئی فرشتہ	(تو) ضرور پورا کر دیا جاتا	کام	پھر

کوئی فرشتہ کیوں نہ اتار دیا گیا حالانکہ اگر ہم کوئی فرشتہ اتارتے تو فیصلہ کر دیا جاتا پھر

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸ وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ مَلَكًا لَّجَعَلْنٰهُ

لَا يُنْظَرُوْنَ ۝۸	وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ	مَلَكًا	لَّجَعَلْنٰهُ
انہیں مہلت نہ دی جاتی	اور	اگر	ہم بنا دیتے اس (نبی) کو	فرشتہ	(تو) ضرور بناتے اسے

انہیں مہلت نہ دی جاتی ○ اور اگر ہم نبی کو فرشتہ بنا دیتے تو بھی اسے

(1)...... اس آیت میں گزری ہوئی اُمتوں کا جو حال اور انجام بیان کیا گیا کہ وہ لوگ قوت، دولت اور مال و عیال کی کثرت کے باوجود کفر و سرکشی اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے احکام کی مخالفت کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، اس میں بطور خاص کفار اور عمومی طور پر ہر مسلمان کے لئے عبرت اور نصیحت ہے، اس لئے سب کو چاہئے کہ اُن کے حال سے عبرت حاصل کر کے خوابِ غفلت سے بیدار ہوں اور کفر و سرکشی اور گناہوں کو چھوڑ کر ایمان، اطاعت، عبادت اور نیک کاموں میں مصروف ہو جائیں۔

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑانے والوں کا انجام

رَجُلًا وَّ لَلَبَسْنَا عَلَیْہِمْ مَّا یَلْبِسُوْنَ ۝۹ وَ لَقَدِ

رَجُلًا	وَّ	لَلَبَسْنَا	عَلَیْہِمْ	مَّا	یَلْبِسُوْنَ ۝۹	وَ	لَقَدِ
مرد	اور	ضرور شبہ ڈال دیتے	ان پر	جو (جس)	شبہ میں (اب) پڑے ہیں	اور	ضرور بیشک

مرد ہی بناتے اور ان پر وہی شبہ ڈال دیتے جس میں اب پڑے ہیں ○ اور اے حبیب! بیشک

اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِیْنَ سَخِرُوْا

اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَحَاقَ	بِالَّذِیْنَ	سَخِرُوْا
مذاق کیا گیا	رسولوں کے ساتھ	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق کیا

تم سے پہلے رسولوں کے ساتھ بھی مذاق کیا گیا تو وہ جو ان میں سے (رسولوں کا) مذاق اڑاتے تھے

ع ۱ ۷

نزولِ عذاب کے مقامات سے عبرت حاصل کرنے کا حکم

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰ ع قُلْ سِیْرُوْا

مِنْهُمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰	قُلْ	سِیْرُوْا[1]
ان (رسولوں) سے	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	سیر کرو

ان پر ان کا مذاق ہی اتر آیا ○ تم فرما دو: زمین میں

آسمانی اور زمینی کائنات سب اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہے

فِی الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۱ قُلْ لِّمَنْ

فِی الْاَرْضِ	ثُمَّ	انْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِیْنَ ۝۱۱	قُلْ	لِّمَنْ
زمین میں	پھر	تم دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	تم کہو	کس کا (ہے)

سیر کرو پھر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ تم فرماؤ کس کا ہے

اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت کا وعدہ

مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلْ لِّلّٰهِ ؕ كَتَبَ عَلٰی نَفْسِهِ

مَّا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضِ	قُلْ	لِّلّٰهِ	كَتَبَ	عَلٰی نَفْسِهِ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	زمین (میں)	تم کہو	اللہ کا	اس نے لکھ لی	اپنے ذمۂ کرم پر

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے؟ فرما دو: اللہ ہی کا ہے اس نے اپنے ذمۂ کرم پر

1 ...... عذاب والی جگہ کو دیکھ کر جو عبرت ملتی ہے وہ سننے سے بڑھ کر ہے کیونکہ خبر کے مقابلے میں مشاہداتی چیز کا اثر زیادہ ہوتا ہے، نیز جیسے عذاب کی جگہ دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحمت کی جگہ دیکھنے سے عبادت کی رغبت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محبت پیدا ہوتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے جہاں اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی ہیں، وہاں جا کر دیکھنا بہت مفید ہے تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا شوق پیدا ہو۔

قیامت کا ذکر

الرَّحْمَةَ ؕ لَیَجْمَعَنَّكُمْ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ

الرَّحْمَةَ (1)	لَیَجْمَعَنَّكُمْ	اِلٰى	یَوْمِ الْقِیٰمَةِ	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ
رحمت	ضرور وہ جمع کرے گا تمہیں	کی طرف	قیامت کے دن	نہیں	کوئی شک	اس میں

رحمت لکھ لی ہے۔ بیشک وہ ضرور تمہیں قیامت کے دن جمع کرے گا جس میں کچھ شک نہیں۔

اللہ تعالیٰ کی شان اور اطاعت الٰہی کا حکم

اَلَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

اَلَّذِیْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور

وہ جنہوں نے اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالا ہوا ہے تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

لَهٗ مَا سَكَنَ فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ ؕ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾

لَهٗ	مَا	سَكَنَ	فِی الَّیْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۳﴾
اس (یعنی اللہ) کا (ہے)	جو کچھ	بستا ہے	رات اور دن میں	اور	وہ	سننے والا	علم والا

سب کچھ اسی کا ہے جو رات اور دن میں بستا ہے اور وہی سننے والا جاننے والا ہے ○

قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

قُلْ	اَغَیْرَ اللّٰهِ	اَتَّخِذُ	وَلِیًّا	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
تم کہو	کیا اللہ کے سوا	میں بنالوں	کوئی والی	(حالانکہ وہ) آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمانے والا	اور

تم فرماؤ: کیا کسی اور کو اس اللہ کے سوا والی بنالوں جو آسمانوں اور زمین کا پیدا فرمانے والا ہے؟ اور

هُوَ یُطْعِمُ وَ لَا یُطْعَمُ ؕ قُلْ اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ

هُوَ	یُطْعِمُ	وَ	لَا یُطْعَمُ	قُلْ	اِنِّیْۤ	اُمِرْتُ	اَنْ
وہ	کھلاتا ہے	اور	اسے کھلایا نہیں جاسکتا	تم کہو	بیشک مجھے	حکم دیا گیا ہے	کہ

وہ کھلاتا ہے اور وہ خود کھانے سے پاک ہے۔ تم فرماؤ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ خلافی کرنا اور معاذ اللہ جھوٹ بولنا محال ہے۔ اس نے رحمت کا وعدہ فرمالیا اور رحمت عام ہے دینی ہو یا دُنیوی، اپنی معرفت اور توحید اور علم کی طرف ہدایت فرمانا بھی اسی رحمت فرمانے میں داخل ہے، یونہی کفار کو مہلت دینا اور سزا دینے میں جلدی نہ فرمانا بھی رحمت میں داخل ہے کیونکہ اس سے انہیں توبہ اور رجوع کا موقع ملتا ہے۔

اَكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَسْلَمَ وَلَا تَكُوْنَنَّ

اَكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَسْلَمَ	وَ	لَا تَكُوْنَنَّ
ہو جاؤں	سب سے پہلا	جس نے	فرمانبرداری کے لئے گردن جھکائی	اور	تم ہرگز نہ ہونا

میں سب سے پہلے فرمانبرداری کے لئے گردن جھکاؤں اور تو

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾ قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٤﴾	قُلْ	اِنِّيْٓ	اَخَافُ	اِنْ	عَصَيْتُ
شرک کرنے والوں میں سے	تم کہو	بیشک میں	مجھے خوف ہے	اگر	میں نے نافرمانی کی

ہرگز شرک کرنے والوں میں سے نہ ہونا ○ تم فرماؤ: اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾ مَنْ يُّصْرَفْ عَنْهُ يَوْمَىِٕذٍ

رَبِّيْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥﴾	مَنْ	يُّصْرَفْ (1)	عَنْهُ	يَوْمَىِٕذٍ
اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (کا)	وہ شخص (کہ)	(عذاب) پھیر دیا گیا	اس سے	اس دن

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ اس دن جس سے عذاب پھیر دیا گیا

فَقَدْ رَحِمَهٗ ؕ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَاِنْ

فَقَدْ	رَحِمَهٗ	وَ	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾	وَ	اِنْ
تو بیشک	اللہ نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	اگر

تو ضرور اس پر اللہ نے رحم فرمایا اور یہی کھلی کامیابی ہے ○ اور اگر

يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ؕ وَاِنْ

يَّمْسَسْكَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗٓ	اِلَّا	هُوَ	وَ	اِنْ
پہنچائے تمہیں	اللہ	کوئی برائی	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی	اور	اگر

اللہ تجھے کوئی برائی پہنچائے تو اس کے سوا اس برائی کو کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر

اللہ کی مرضی کے بغیر کوئی تکلیف نہیں ٹل سکتی

(1)......اس آیت میں فرمایا گیا کہ جس سے قیامت کے دن عذاب پھیر دیا گیا اس پر اللہ تعالیٰ نے رحم فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن عذاب سے بچنا اللہ تعالیٰ کے رحم و کرم سے ہو گا۔ صرف اپنے نیک اعمال نجات کے لئے کافی نہیں کیونکہ یہ اس کا ظاہری سبب ہیں جبکہ حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔

يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾ وَهُوَ الْقَاهِرُ

يَّمْسَسْكَ	بِخَيْرٍ	فَهُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ
وہ پہنچائے تمہیں	بھلائی	تو وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	وہ	غالب

اللہ تجھے بھلائی پہنچائے تو وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور وہی اپنے بندوں پر

حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی گواہی

فَوْقَ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾ قُلْ اَيُّ شَيْءٍ اَكْبَرُ

فَوْقَ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿١٨﴾	قُلْ	اَيُّ شَيْءٍ	اَكْبَرُ
اپنے بندوں پر	اور	وہ	حکمت والا	خبردار (ہے)	تم کہو	کون سی شے	زیادہ بڑی

غالب ہے اور وہی حکمت والا خبردار ہے ○ تم فرماؤ: سب سے بڑی گواہی

نزولِ قرآن کا بنیادی مقصد

شَهَادَةً ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ شَهِيْدٌۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَ

شَهَادَةً	قُلِ	اللّٰهُ	شَهِيْدٌ (1)	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ	وَ
گواہی (میں)	تم کہو	اللہ	گواہ (ہے)	میرے اور تمہارے درمیان	اور

کس کی ہے؟ فرمادو کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ ہے اور

اُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَ

اُوْحِيَ	اِلَيَّ	هٰذَا	الْقُرْاٰنُ	لِاُنْذِرَكُمْ	بِهٖ	وَ
وحی کیا گیا	میری طرف	یہ	قرآن	تاکہ میں ڈراؤں تمہیں	اس کے ذریعے	اور

میری طرف اِس قرآن کی وحی کی گئی ہے تاکہ میں اس کے ذریعے تمہیں اور

جھوٹے خداؤں سے بیزاری کا اظہار

مَنْۢ بَلَغَ ؕ اَئِنَّكُمْ لَتَشْهَدُوْنَ اَنَّ مَعَ اللّٰهِ

مَنْ	بَلَغَ	اَئِنَّكُمْ	لَتَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	مَعَ اللّٰهِ
(اسے ڈراؤں) جسے	وہ (قرآن) پہنچے	کیا بیشک تم	ضرور گواہی دیتے ہو	کہ	اللہ کے ساتھ

جن کو یہ پہنچے انہیں ڈراؤں۔ کیا تم یہ گواہی دیتے ہو کہ اللہ کے ساتھ

(1)...... اللہ تعالٰی نے حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقانیت کی گواہی کئی طرح دی: (1) اپنے خاص بندوں سے گواہی دلوادی۔ (2) آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو کلام اتارا، اس میں آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کا اعلان فرمایا۔ (3) آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت سے معجزات عطا فرمائے۔ یہ سب رب تعالٰی کی گواہیاں ہیں۔

اٰلِهَةً اُخْرٰى ؕ قُلْ لَّاۤ اَشْهَدُ ۚ قُلْ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

اٰلِهَةً اُخْرٰى	قُلْ	لَّاۤ اَشْهَدُ(1)	قُلْ	اِنَّمَا	هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
دوسرے معبود (بھی ہیں)	تم کہو	میں (یہ) گواہی نہیں دیتا	تم کہو	صرف	وہ	ایک معبود

دوسرے معبود بھی ہیں؟ تم فرماؤ کہ میں یہ گواہی نہیں دیتا۔ تم فرماؤ کہ وہ تو ایک ہی معبود ہے

وَّاِنَّنِيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِيْنَ

وَّ	اِنَّنِيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِيْنَ
اور	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	وہ لوگ جو

اور میں ان سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو ○ وہ لوگ

اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ ۘ

اٰتَيْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	يَعْرِفُوْنَهٗ	كَمَا	يَعْرِفُوْنَ	اَبْنَآءَهُمْ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ پہچانتے ہیں اس (نبی) کو	جیسے	پہچانتے ہیں	اپنے بیٹوں (کو)

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں

اَلَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَمَنْ

اَلَّذِيْنَ	خَسِرُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	فَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَنْ
وہ لوگ جنہوں نے	نقصان میں ڈالیں	اپنی جانیں	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون

(لیکن) جو اپنی جانوں کو نقصان میں ڈالنے والے ہیں تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور

اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ

اَظْلَمُ(2)	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ
زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	اس کی آیتوں کو

اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو جھٹلائے۔

وقف لازم (عند المتاخرین)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو پہچاننے میں اہلِ کتاب کا حال

وقف لازم

اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنا بڑا ظلم ہے

ع ۲ / ۸

1 ...... اس سے ثابت ہوا کہ مسلمان کو توحید ورسالت کی شہادت کے ساتھ اسلام کے ہر مخالف عقیدہ ودین سے بیزاری کا اظہار بھی کرنا چاہئے بلکہ اس پر لازم ہے کہ تمام بے دینوں سے دور اور کفر وشرک وگناہ سے بیزار رہے اور اپنی صورت، سیرت، رفتار وگفتار سے اپنے ایمان کا اعلان کرے۔ 2 ...... اس وعید میں کفار ومشرکین کے ساتھ ساتھ فلموں، ڈراموں یا کسی بھی ذریعے سے کفریات سیکھ کر بولنے یا خوشی سے سننے والے بھی داخل ہیں کہ وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے خلاف چیزیں اس کی طرف منسوب کرتے ہیں اور اس میں وہ اسکالرز، دانشور اور مفکر بھی شامل ہیں جو دیدہ دانستہ قرآن کی غلط تفسیریں یا نااہل ہوتے ==

قیامت میں مشرکوں سے ان کے شریکوں کے بارے میں سوال

اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ یَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِیْعًا

اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	یَوْمَ	نَحْشُرُهُمْ	جَمِیْعًا
بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	ظلم کرنے والے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے انہیں	سب (کو)

بیشک ظالم فلاح نہ پائیں گے ○ اور جس دن ہم سب کو اٹھائیں گے

ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ اَشْرَكُوْۤا اَیْنَ شُرَكَآؤُكُمُ

ثُمَّ	نَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اَیْنَ	شُرَكَآؤُكُمُ
پھر	فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنہوں نے	شریک ٹھہرائے	کہاں (ہیں)	تمہارے شریک

پھر مشرکوں سے کہیں گے، تمہارے وہ شریک کہاں ہیں

کفار و مشرکین کا بارگاہِ الٰہی میں جھوٹ

الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ فِتْنَتُهُمْ اِلَّاۤ اَنْ

الَّذِیْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٢٢﴾	ثُمَّ	لَمْ تَكُنْ	فِتْنَتُهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ
وہ جنہیں	تم (اللہ کا شریک) گمان کرتے تھے	پھر	نہ ہوگی	ان کی معذرت	مگر	یہ کہ

جنہیں تم (خدا کا شریک) گمان کرتے تھے؟ ○ پھر ان کی اس کے سوا کوئی معذرت نہ ہوگی کہ

قَالُوْا وَ اللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِیْنَ ﴿٢٣﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

قَالُوْا	وَاللّٰهِ رَبِّنَا	مَا كُنَّا	مُشْرِكِیْنَ ﴿٢٣﴾ (1)	اُنْظُرْ	كَیْفَ
وہ کہیں گے	ہمارے رب اللہ کی قسم	ہم نہیں تھے	شرک کرنے والے	تم دیکھو	کیسا

کہیں گے، ہمیں اپنے رب اللہ کی قسم کہ ہم ہرگز مشرک نہ تھے ○ اے حبیب! دیکھو

كَذَبُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا

كَذَبُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا
انہوں نے جھوٹ بولا	اپنی جانوں پر	اور	غائب ہوگئیں	ان سے	(وہ باتیں) جن کا

اپنے اوپر انہوں نے کیسا جھوٹ باندھا؟ اور ان سے غائب ہوگئیں وہ باتیں جن کا

==ہوئے قرآن کی تفسیر کرتے ہیں کیونکہ یہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بارہا جھوٹ باندھتے ہیں۔

(1)...... مشرکین شروع میں تو اپنے جرموں کا انکار کریں گے پھر دوسرے وقت اقرار کریں گے اور پھر ایک دوسرے پر الزام تراشی کریں گے کہ ہمیں تو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا تھا۔

قرآن مجید سے متعلق کفار مکہ کا نظریہ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ وَ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٢٤﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	وَ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	اور

یہ بہتان باندھتے تھے ○ اور ان میں سے کوئی وہ ہے جو تمہاری طرف کان لگا کر سنتا ہے اور

جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ

جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ	يَّفْقَهُوْهُ	وَ
ہم نے کردیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور

ہم نے ان کے دلوں پر غلاف کردیئے ہیں کہ اس کو نہ سمجھیں اور

فِيْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَاِنْ يَّرَوْا كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا

فِيْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا
ان کے کانوں میں	بوجھ (ڈال دیا)	اور	اگر	وہ دیکھ (بھی) لیں	ہر نشانی	(تو) ایمان نہ لائیں گے

ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا ہے اور اگر ساری نشانیاں (بھی) دیکھ لیں تو ان پر ایمان نہ لائیں گے

بِهَا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْكَ يُجَادِلُوْنَكَ يَقُوْلُ

بِهَا	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْكَ	يُجَادِلُوْنَكَ	يَقُوْلُ
اس پر	یہاں تک کہ	جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	جھگڑتے ہیں تم سے	کہتے ہیں

حتی کہ جب تمہارے پاس تم سے جھگڑتے ہوئے آتے ہیں

قرآن، ایمان اور اتباعِ رسول سے متعلق کافروں کا حال

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ وَهُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٥﴾ (1)	وَ	هُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں	یہ (قرآن)	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں	اور	وہ

تو کافر کہتے ہیں یہ تو پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اور وہ

(1)...... کفارِ مکہ، قرآن مجید کو سابقہ لوگوں کی داستانیں اس لئے کہتے تھے کہ جیسے وہ داستانیں مثلاً رستم و اسفندیار وغیرہ کی کہانیاں جھوٹی، مبالغہ آرائیوں پر مشتمل اور محض وقت گزاری کا فائدہ دینے والی ہیں اسی طرح معاذَ اللہ قرآن مجید کا معاملہ ہے، اس پر ان کفار کا رد ہے کہ یہ کہنا سراسر جھوٹ ہے کیونکہ قرآن کے واقعات قطعاً سچے ہیں، قرآن کی خبریں حقیقی ہیں، قرآن کا موت کے بعد زندگی کا بیان کرنا قطعی، حتمی اور یقینی ہے اور اس میں بیان کردہ واقعات عظیم حکمتوں اور کثیر فوائد پر مشتمل ہیں۔

يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَنْـَٔوْنَ عَنْهُ ۚ وَاِنْ

يَنْهَوْنَ	عَنْهُ	وَ	يَنْـَٔوْنَ	عَنْهُ	وَ	اِنْ
(دوسروں کو) روکتے ہیں	اس (قرآن) سے	اور	(خود) دور بھاگتے ہیں	اس سے	اور	نہیں

(دوسروں کو) اس سے روکتے اور خود اس سے دور بھاگتے ہیں اور

يُهْلِكُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ

يُهْلِكُوْنَ	اِلَّآ	اَنْفُسَهُمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٦﴾	وَ	لَوْ	تَرٰٓى	اِذْ
وہ ہلاک کرتے	مگر	اپنی جانوں (کو)	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	اگر	تم دیکھو	جب

وہ اپنے آپ ہی کو ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور اگر آپ دیکھیں جب

وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ

وُقِفُوْا	عَلَى النَّارِ	فَقَالُوْا	يٰلَيْتَنَا	نُرَدُّ	وَ	لَا نُكَذِّبَ
انہیں کھڑا کیا جائے گا	آگ پر	تو کہیں گے	اے کاش	ہمیں لوٹا دیا جائے	اور	ہم نہ جھٹلائیں

انہیں آگ پر کھڑا کیا جائے گا پھر یہ کہیں گے اے کاش کہ ہمیں واپس بھیج دیا جائے اور ہم

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾ بَلْ بَدَا

بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٢٧﴾	بَلْ	بَدَا (1)
اپنے رب کی آیتوں کو	اور	ہم ہوں جائیں	ایمان والوں میں سے	بلکہ	ظاہر ہو گیا

اپنے رب کی آیتیں نہ جھٹلائیں اور مسلمان ہو جائیں ○ بلکہ پہلے جو

لَهُمْ مَّا كَانُوْا يُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَلَوْ رُدُّوْا

لَهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُخْفُوْنَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَوْ	رُدُّوْا
ان کے لئے	جو	وہ چھپاتے تھے	(اس) سے پہلے	اور	اگر	انہیں لوٹا دیا جائے

یہ چھپارہے تھے وہ ان پر کھل گیا ہے اور اگر انہیں لوٹا دیا جائے

1 ...... جب کافروں کو آگ پر کھڑا کیا جائے گا تو وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا میں لوٹا دیا جائے اور ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اپنے رب کی آیتوں کو نہیں جھٹلائیں گے اور ایمان بھی لے آئیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ کافر اگرچہ دنیا میں لوٹائے جانے کی تمنا اور ایمان لانے کا وعدہ کر رہے ہیں لیکن یہ اپنی بات میں سچے نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ روزِ قیامت پہلے جو یہ اپنا مشرک ہونا چھپارہے تھے وہ ان پر (انجام اور بطلان کے ساتھ) ظاہر ہو گیا ہے اور اگر بالفرض دوبارہ بھی انہیں دنیا میں لوٹا دیا جائے تو یہ پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ ضرور اپنی بات میں جھوٹے ہیں۔

روزِ قیامت کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا

کافروں کی دنیا میں واپسی اور ایمان کی تمنا جھوٹی ہے

لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ

لَعَادُوْا	لِمَا	نُهُوْا	عَنْهُ	وَ	اِنَّهُمْ
ضرور وہ دوبارہ کریں گے	(اسی عمل) کو جو	انہیں منع کیا گیا تھا	اس سے	اور	بیشک وہ

تو پھر وہی کریں گے جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور بیشک یہ

منکرین قیامت کا ایک قول

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

لَكٰذِبُوْنَ ﴿٢٨﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
ضرور جھوٹ بولنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (یعنی زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے کہا تھا کہ زندگی تو صرف دنیاوی زندگی ہی ہے

بارگاہِ الٰہی میں پیشی کے وقت قیامت حق ہونے کا اقرار

وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ وُقِفُوْا

وَ	مَا نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٢٩﴾ [1]	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذْ	وُقِفُوْا
اور	ہم نہیں	اٹھائے جانے والے	اور	اگر	تم دیکھو	جب	انہیں کھڑا کیا جائے گا

اور ہمیں اٹھایا نہیں جائے گا ○ اور اگر تم دیکھو جب انہیں ان کے رب کی بارگاہ میں

عَلٰى رَبِّهِمْ ؕ قَالَ اَلَيْسَ هٰذَا بِالْحَقِّ ؕ قَالُوْا

عَلٰى رَبِّهِمْ	قَالَ	اَلَيْسَ	هٰذَا	بِالْحَقِّ	قَالُوْا
ان کے رب کے حضور	(تو) وہ فرمائے گا	کیا نہیں	یہ (اٹھانا اور حساب)	حق	وہ کہیں گے

کھڑا کیا جائے گا تو وہ فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں؟ تو کہیں گے:

بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا

بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا
کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	فرمائے گا	تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو

کیوں نہیں، ہمیں اپنے رب کی قسم۔ فرمائے گا تو اب اپنے کفر کے بدلے میں

1 ...... کافروں کا تو عقیدہ ہی یہ تھا کہ زندگی تو صرف دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد کوئی اٹھایا نہیں جائے گا اور اسی اعتقاد کی بنا پر ان کی زندگیاں غفلت کا شکار تھیں اور لیکن مسلمانوں پر بھی افسوس ہے کہ ان کا تو قطعی عقیدہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو اٹھایا جائے گا، اعمال کا جواب دینا پڑے گا لیکن اس کے باوجود وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں۔ نوٹ: دہریوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ زندگی صرف یہی دنیا کی زندگی ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ نہ زندگی ہے نہ کچھ اور اس آیت میں ان کے عقیدے کا بھی رد ہے۔

ع ۹ / ۳

منکرین قیامت کا انجام اور ان کی حسرت کا بیان

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾ ع قَدْ خَسِرَ الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۰﴾	قَدْ	خَسِرَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا
تم کفر کرتے تھے	بیشک	نقصان اٹھایا	ان لوگوں نے جنہوں نے	جھٹلایا

عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک ان لوگوں نے نقصان اٹھایا جنہوں نے اپنے رب سے ملنے کو

بِلِقَآءِ اللّٰهِؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَتْهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً قَالُوْا

بِلِقَآءِ اللّٰهِ	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَتْهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	قَالُوْا
اللہ سے ملنے کو	یہاں تک کہ	جب	آئے گی ان کے پاس	قیامت	اچانک	(تو) کہیں گے

جھٹلایا یہاں تک کہ جب ان پر اچانک قیامت آئے گی تو کہیں گے:

یٰحَسْرَتَنَا عَلٰى مَا فَرَّطْنَا فِیْهَاۙ وَ هُمْ یَحْمِلُوْنَ

یٰحَسْرَتَنَا	عَلٰى مَا	فَرَّطْنَا	فِیْهَا	وَ	هُمْ	یَحْمِلُوْنَ
ہائے افسوس	(اس) پر جو	ہم نے کوتاہی کی	اس (قیامت کو ماننے) میں	اور	وہ	اٹھائیں گے

ہائے افسوس اس پر جو ہم نے اس کے ماننے میں کوتاہی کی اور وہ اپنے گناہوں کے

اَوْزَارَهُمْ عَلٰى ظُهُوْرِهِمْؕ اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾

اَوْزَارَهُمْ[1]	عَلٰى ظُهُوْرِهِمْ	اَلَا	سَآءَ	مَا	یَزِرُوْنَ ﴿۳۱﴾
اپنے (گناہوں کے) بھاری بوجھ	اپنی پشتوں پر	سن لو	کتنا برا ہے	جو	وہ بوجھ اٹھائیں گے

بوجھ اپنی پیٹھ پر لادے ہوئے ہوں گے۔ خبردار، وہ کتنا برا بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں ○

دنیاوی زندگی اور آخرت کی حقیقت

وَ مَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌؕ وَ لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

وَ	مَا	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ[2]	اِلَّا	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	لَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ
اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	ضرور آخرت کا گھر	بہتر (ہے)

اور دنیا کی زندگی صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت والا گھر

1 ...... اس آیت میں قیامت کے دن کافر کا حال بیان کیا گیا ہے اور کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ دنیا میں کئے گئے برے اعمال مسلمان کے لئے بھی اُخروی خسارے کا سبب بن سکتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کو برے اعمال سے بچتے اور نیک اعمال میں مصروف رہنا چاہئے تاکہ اُخروی خسارے سے بچ سکیں۔

2 ...... دنیا کی زندگی وہ ہے جو نفس کی خواہشات میں گزر جائے اور جو زندگی آخرت کے لئے توشہ جمع کرنے میں صرف ہو، وہ دنیا میں زندگی تو ہے مگر دنیا کی زندگی نہیں لہٰذا انبیاء وصالحین کی زندگی دنیا کی نہیں بلکہ دین کی ہے، غرضیکہ غافل اور عاقل کی زندگیوں میں بڑا فرق ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ تعالیٰ کو جھٹلانا ہے

لِّلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾ قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ

لِّلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۳۲﴾	قَدْ	نَعْلَمُ	اِنَّهٗ
ان لوگوں کے لئے جو	ڈرتے ہیں	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بیشک	ہم جانتے ہیں	(کہ) بیشک

ڈرنے والوں کے لئے بہتر ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟ ہم جانتے ہیں کہ

لَیَحْزُنُكَ الَّذِیْ یَقُوْلُوْنَ فَاِنَّهُمْ لَا یُكَذِّبُوْنَكَ وَ

لَیَحْزُنُكَ	الَّذِیْ	یَقُوْلُوْنَ	فَاِنَّهُمْ	لَا یُكَذِّبُوْنَكَ	وَ
ضرور رنجیدہ کرتی ہیں تمہیں	جو (باتیں)	وہ کہتے ہیں	پس بیشک وہ	نہیں جھٹلاتے تمہیں	اور

ان کی باتیں تمہیں رنجیدہ کرتی ہیں تو بیشک یہ تمہیں نہیں جھٹلاتے

رسولوں کے صبر اور امداد الٰہی کا بیان

لٰكِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَلَقَدْ كُذِّبَتْ

لٰكِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ (1)	یَجْحَدُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	كُذِّبَتْ
لیکن	ظالم	اللہ کی آیتوں کا	انکار کرتے ہیں	اور	ضرور بیشک	جھٹلائے گئے

بلکہ ظالم اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور آپ سے پہلے

رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَ

رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	فَصَبَرُوْا (2)	عَلٰى	مَا	كُذِّبُوْا	وَ
رسول	تم سے پہلے	تو انہوں نے صبر کیا	(اس) پر	کہ	انہیں جھٹلایا گیا	اور

رسولوں کو جھٹلایا گیا تو انہوں نے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیئے جانے پر

اُوْذُوْا حَتّٰۤى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ

اُوْذُوْا	حَتّٰۤى	اَتٰىهُمْ	نَصْرُنَا	وَ	لَا	مُبَدِّلَ
انہیں تکلیف دی گئی	یہاں تک کہ	آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	اور	نہیں	کوئی بدلنے والا

صبر کیا یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد آگئی اور کوئی اللہ کی باتوں کو

1 ......اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے انکار سے مراد قرآن مجید کا انکار کرنا ہے اور اس آیت کے ایک معنیٰ یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ ”اے حبیب اکرم! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کی تکذیب آیاتِ الٰہیہ کی تکذیب ہے اور تکذیب کرنے والے ظالم ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جھٹلانا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو جھٹلانا ہے۔

2 ......اس آیت میں مبلغین کیلئے بھی تسلی ہے کہ اگر انہیں راہِ تبلیغ میں مشقتیں پیش آئیں تو وہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکالیف کو یاد کر کے صبر اختیار کریں۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک تربیت

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ لَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٣٤﴾ وَ

لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ	وَ	لَقَدْ	جَآءَكَ	مِنْ	نَّبَاِی الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٣٤﴾	وَ
اللہ کے کلمات کو	اور	ضرور بیشک	آگئیں تمہارے پاس	سے	رسولوں کی خبریں	اور

بدلنے والا نہیں اور بیشک تمہارے پاس رسولوں کی خبریں آچکی ہیں ○ اور

اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَیْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ

اِنْ	كَانَ كَبُرَ(1)	عَلَیْكَ	اِعْرَاضُهُمْ	فَاِنِ	اسْتَطَعْتَ	اَنْ
اگر	بڑا شاق گزرا ہے	تمہارے اوپر	ان کا منہ پھیرنا	تو اگر	تمہیں طاقت ہو	کہ

اگر ان کا منہ پھیرنا آپ پر شاق گزرتا ہے تو اگر تم سے ہو سکے

تَبْتَغِیَ نَفَقًا فِی الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِی السَّمَآءِ فَتَاْتِیَهُمْ

تَبْتَغِیَ	نَفَقًا	فِی الْاَرْضِ	اَوْ	سُلَّمًا	فِی السَّمَآءِ	فَتَاْتِیَهُمْ
تلاش کرلو	کوئی سرنگ	زمین میں	یا	سیڑھی	آسمان میں	پھر آؤ ان کے پاس

تو زمین میں کوئی سرنگ یا آسمان میں کوئی سیڑھی تلاش کرکے ان کے پاس

بِاٰیَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰی

بِاٰیَةٍ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَمَعَهُمْ	عَلَى الْهُدٰی
کسی نشانی کے ساتھ	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور اکٹھا کر دیتا انہیں	ہدایت پر

کوئی نشانی لے آؤ اور اگر اللہ چاہتا تو انہیں ہدایت پر اکٹھا کر دیتا

فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا یَسْتَجِیْبُ الَّذِیْنَ یَسْمَعُوْنَ ؕ

النصف وقف غفران

وعظ و نصیحت کا اثر توجہ کے ساتھ سننے سے ہوتا ہے

فَلَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْجٰهِلِیْنَ ﴿٣٥﴾	اِنَّمَا	یَسْتَجِیْبُ(2)	الَّذِیْنَ	یَسْمَعُوْنَ
پس تم ہرگز نہ ہونا	بے خبروں میں سے	صرف	قبول کرتے ہیں	وہ لوگ جو	سنتے ہیں

تو اے سننے والے! ہرگز بے خبر نہ بن ○ صرف وہ لوگ مانتے ہیں جو سنتے ہیں

1 ...... سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت خواہش تھی کہ سب لوگ اسلام لے آئیں اور جو اسلام سے محروم رہتے ان کی محرومی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بہت شاق رہتی تھی۔ اس پر یہاں سمجھایا گیا کہ نظامِ کائنات میں اللہ تعالیٰ کی اپنی تکوینی حکمتیں ہیں جن میں ایک بڑی تعداد کا ایمان نہ لانا بھی داخل ہے لہٰذا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشیتِ الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کئے رہیں۔

2 ...... وعظ و نصیحت کا اثر بھی تبھی ہوتا ہے جب آدمی ماننے اور عمل کرنے کے جذبے کے ساتھ توجہ کے ساتھ سنے ورنہ بے توجہی سے سننے کا نتیجہ عام طور پر =

وقفِ منزل عند البعض علی یسمعون

وَالْمَوْتٰى يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾

وَ	الْمَوْتٰى	يَبْعَثُهُمُ	اللّٰهُ	ثُمَّ	اِلَيْهِ	يُرْجَعُوْنَ ﴿۳۶﴾
اور	(ان دل کے) مردوں (کو)	اٹھائے گا انہیں	اللہ	پھر	اس کی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا

اور اللہ ان مردہ دلوں کو اٹھائے گا پھر اس کی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○

کفارِ مکہ کا خاص نشانیوں کا مطالبہ

وَقَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

وَ	قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
اور	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	اتاری جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے

اور کہا: ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اترتی؟

قُلْ اِنَّ اللّٰهَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ يُّنَزِّلَ اٰيَةً وَّلٰكِنَّ

قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّنَزِّلَ	اٰيَةً	وَّ	لٰكِنَّ
تم کہو	بیشک	اللہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	وہ اتار دے	کوئی نشانی	اور	لیکن

تم فرمادو کہ بیشک اللہ کسی نشانی کے اتارنے پر قادر ہے لیکن

حیوانات کی بعض اعتبار سے انسانوں کے ساتھ مماثلت

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا
ان میں سے اکثر	علم نہیں رکھتے	اور	نہیں	زمین میں چلنے والا کوئی جاندار	اور	نہ

اکثر لوگ بے علم ہیں ○ اور زمین میں چلنے والا کوئی جاندار نہیں ہے اور نہ ہی

طٰٓىٕرٍ يَّطِيْرُ بِجَنَاحَيْهِ اِلَّاۤ اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ ؕ

طٰٓىٕرٍ يَّطِيْرُ	بِجَنَاحَيْهِ	اِلَّاۤ	اُمَمٌ اَمْثَالُكُمْ (1)
کوئی پرندہ اڑتا ہے	اپنے پروں کے ساتھ	مگر	(وہ) تمہارے جیسی امتیں (ہیں)

اپنے پروں کے ساتھ اڑنے والا کوئی پرندہ ہے مگر وہ تمہاری جیسی امتیں ہیں۔

= کچھ بھی بر آمد نہیں ہوتا۔

(1) ...... یہ مماثلت تمام اعتبارات سے نہیں بلکہ بعض اعتبار سے ہے اور ان وجوہ کے بیان میں بعض مفسرین نے فرمایا کہ حیوانات تمہاری طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچانتے اور اسے واحد و یکتا جانتے، اس کی تسبیح پڑھتے اور اس کی عبادت کرتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ وہ مخلوق ہونے میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ وہ انسان کی طرح باہمی الفت رکھتے اور ایک دوسرے کو سمجھتے سمجھاتے ہیں۔ بعض کا قول ہے کہ روزی طلب کرنے، ہلاکت سے بچنے، نرمادہ کا امتیاز رکھنے =

سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں

مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ ثُمَّ اِلٰی رَبِّهِمْ

مَا فَرَّطْنَا	فِی الْكِتٰبِ [1]	مِنْ شَیْءٍ	ثُمَّ	اِلٰی رَبِّهِمْ
ہم نے کوئی کمی نہیں چھوڑی	کتاب میں	کسی چیز سے	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے اس کتاب میں کسی شے کی کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ پھر یہ اپنے رب کی طرف ہی

آیاتِ الٰہی کو جھٹلانے والے حق سے گونگے بہرے ہیں

یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَالَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا صُمٌّ وَّ

یُحْشَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	صُمٌّ	وَّ
انہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہرے	اور

اٹھائے جائیں گے ○ اور جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں وہ بہرے اور

گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے

بُكْمٌ فِی الظُّلُمٰتِ ؕ مَنْ یَّشَاِ اللّٰهُ یُضْلِلْهُ ؕ وَ مَنْ یَّشَاْ

بُكْمٌ	فِی الظُّلُمٰتِ	مَنْ	یَّشَاِ اللّٰهُ	یُضْلِلْهُ	وَ	مَنْ	یَّشَاْ
گونگے	اندھیروں میں (ہیں)	جسے	چاہے اللہ	گمراہ کردے اسے	اور	جسے	چاہے

گونگے ہیں، اندھیروں میں (ہیں۔) اللہ جسے چاہے گمراہ کرے اور جسے چاہے

مصیبت عذاب اور قیامت آنے پر مشرک لوگ اللہ تعالیٰ کو ہی پکارتا

یَجْعَلْهُ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ

یَجْعَلْهُ	عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۹﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ
ڈال دے اسے	سیدھے راستے پر	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر

سیدھے راستہ پر ڈال دے ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ کہ اگر

اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ اَوْ اَتَتْكُمُ السَّاعَةُ اَغَیْرَ اللّٰهِ

اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	اَوْ	اَتَتْكُمُ	السَّاعَةُ	اَغَیْرَ اللّٰهِ
آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	یا	آئے تمہارے پاس	قیامت	کیا اللہ کے غیر کو

تم پر اللہ کا عذاب آجائے یا تم پر قیامت آجائے تو کیا اللہ کے سوا

= میں تمہاری مثل ہیں۔ بعض نے کہا کہ پیدا ہونے، مرنے، مرنے کے بعد حساب کے لئے اُٹھنے میں تمہاری مثل ہیں۔

[1]...... کتاب سے قرآن کریم مراد ہے یا لوحِ محفوظ اور آیت کا معنی یہ ہے کہ جملہ علوم اور تمام "مَاکَانَ وَمَایَکُوْنُ" کا اس میں بیان ہے اور جمیع اشیاء کا علم اس میں ہے۔ اس سے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا علمِ کلی ثابت ہوا کیونکہ سارے علوم لوحِ محفوظ یا قرآن میں ہیں اور یہ کتابیں حضور اقدس صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم میں ہیں۔

تَدْعُوْنَ ۚ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾ بَلْ اِيَّاهُ تَدْعُوْنَ فَيَكْشِفُ

تَدْعُوْنَ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۰﴾	بَلْ	اِيَّاهُ	تَدْعُوْنَ	فَيَكْشِفُ
تم پکارو گے	اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	اسی (اللہ) کو	تم پکارو گے	تو دور کردے

کسی اور کو پکارو گے ؟ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ تم اسی (اللہ) کو پکارو گے تو اگر اللہ چاہے

مَا تَدْعُوْنَ اِلَيْهِ اِنْ شَآءَ وَ تَنْسَوْنَ مَا

مَا	تَدْعُوْنَ	اِلَيْهِ	اِنْ	شَآءَ	وَ	تَنْسَوْنَ	مَا
وہ (مصیبت) جو	تم پکارتے ہو	اس کی طرف	اگر	وہ چاہے	اور	تم بھول جاؤ گے	(ان کو) جنہیں

تو وہ مصیبت ہٹادے جس کی طرف تم اسے پکارو گے اور تم شریکوں کو

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ

تُشْرِكُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَآ	اِلٰٓى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	امتوں کی طرف	تم سے پہلے

بھول جاؤ گے ○ اور بیشک ہم نے تم سے پہلی اُمتوں کی طرف رسول بھیجے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ فَلَوْلَآ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِالْبَاْسَآءِ وَ الضَّرَّآءِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (1)	فَلَوْلَآ
تو ہم نے گرفتار کردیا ان (امتوں) کو	سختی اور تکلیف میں	تاکہ وہ	گڑگڑائیں	تو کیوں نہ ہوا

تو انہیں سختی اور تکلیف میں گرفتار کردیا تاکہ وہ کسی طرح گڑگڑائیں ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا

اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ

اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَا	تَضَرَّعُوْا	وَ	لٰكِنْ	قَسَتْ	قُلُوْبُهُمْ
جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	(تو) وہ گڑگڑاتے	اور	لیکن	سخت ہوگئے	ان کے دل

کہ جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو گڑگڑاتے لیکن ان کے تو دل سخت ہوگئے تھے

مصیبتیں آنے کی ایک حکمت اور پچھلے لوگوں کا طرزِ عمل

ع ۴ / ۱۰

(1) ...... دنیا میں تکالیف اور مصیبتیں بعض اوقات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت بن جاتی ہیں کہ بندوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ کرتی اور صالحین کے درجات بلند کرتی ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ”مسلمان کو جو تکلیف، رنج، ملال اور اذیت و غم پہنچے، یہاں تک کہ اس کے پیر میں کوئی کانٹا ہی چبھے تو اللہ تعالیٰ ان کے سبب اس کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (بخاری، ۴/۳، الحدیث: ۵۶۴۱)

نافرمانی کے باوجود نعمتیں ملنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہلت ہے

وَ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَلَمَّا

وَ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾	فَلَمَّا
اور	آراستہ کر دیا	ان کے لئے	شیطان (نے)	(اسے) جو	وہ عمل کرتے تھے	پھر جب

اور شیطان نے ان کے اعمال ان کے لئے آراستہ کر دیئے تھے ○ پھر جب

نَسُوْا مَا ذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

نَسُوْا	مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖ	فَتَحْنَا[1]	عَلَيْهِمْ
انہوں نے بھلا دیا	(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے کھول دیئے	ان کے اوپر

انہوں نے ان نصیحتوں کو بھلا دیا جو انہیں کی گئی تھیں تو ہم نے ان پر

اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ ؕ حَتّٰۤى اِذَا فَرِحُوْا بِمَاۤ اُوْتُوْۤا

اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ	حَتّٰۤى	اِذَا	فَرِحُوْا[2]	بِمَاۤ	اُوْتُوْۤا
ہر چیز کے دروازے	یہاں تک کہ	جب	وہ خوش ہوگئے	(اس) پر جو	انہیں دیا گیا

ہر چیز کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ اس پر خوش ہوگئے جو انہیں دی گئی

ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی گرفت

اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَقُطِعَ

اَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْلِسُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَقُطِعَ
(تو) ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	پس اب	وہ	مایوسی میں پڑے ہوئے (ہیں)	پس کاٹ دی گئی

تو ہم نے اچانک انہیں پکڑ لیا پس اب وہ مایوس ہیں ○ پس ظالموں کی

دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ؕ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ

دَابِرُ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	وَ الْحَمْدُ	لِلّٰهِ
قوم کی جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	ظلم کیا	اور تمام خوبیاں	اللہ کے لئے

جڑ کاٹ دی گئی اور تمام خوبیاں اللہ کے لئے ہیں

1 ...... کفر اور گناہوں کے باوجود دنیاوی راحتیں ملنا در اصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ڈھیل ہے **اور عموماً** اس سے انسان اور زیادہ غافل ہوکر گناہ پر دلیر ہو جاتا ہے بلکہ کبھی خیال کرتا ہے کہ گناہ اچھی چیز ہے ورنہ مجھے یہ نعمتیں نہ ملتیں اور یہ کفر ہے۔ اس سے ان نام نہاد دانشوروں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئے جو کافروں کی ترقی دیکھ کر اسلام سے ہی ناراض ہو جاتے ہیں اور مسلمانوں کی معیشت کا رونا روتے ہوئے انہیں کفار کی اندھی تقلید کا درس دیتے ہیں اور اسلامی شرم و حیا اور تجارت کے شرعی قوانین کو لات مارنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ 2 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر خوش ہونا اگر فخر، تکبر اور شیخی کے طور پر ہو=

توحید الٰہی کا بیان

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَخَذَ اللّٰهُ سَمْعَكُمْ وَ

رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۵﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَخَذَ	اللّٰهُ	سَمْعَكُمْ	وَ
(جو) تمام جہانوں کو پالنے والا (ہے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	لے لے	اللہ	تمہارے کان	اور

جو تمام جہانوں کو پالنے والا ہے ○ تم فرماؤ، (اے لوگو!) بھلا بتاؤ کہ اگر اللہ تمہارے کان اور

اَبْصَارَكُمْ وَ خَتَمَ عَلٰى قُلُوْبِكُمْ مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ

اَبْصَارَكُمْ	وَ	خَتَمَ	عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	مَّنْ اِلٰهٌ غَیْرُ اللّٰهِ
تمہاری آنکھیں	اور	مہر لگادے	تمہارے دلوں پر	(تو) اللہ کے سوا کون معبود (ہے)

تمہاری آنکھیں لے لے اور تمہارے دلوں پر مہر لگادے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ ؕ اُنْظُرْ كَیْفَ نُصَرِّفُ الْاٰیٰتِ ثُمَّ هُمْ

یَاْتِیْكُمْ بِهٖ	اُنْظُرْ	كَیْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰیٰتِ	ثُمَّ	هُمْ
(جو) لادے تمہیں یہ چیزیں	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	نشانیاں	پھر	وہ

جو تمہیں یہ چیزیں لادے گا؟ دیکھو ہم کیسے بار بار نشانیاں بیان کرتے ہیں پھر (بھی) یہ لوگ

کافروں کی عذابِ الٰہی سے تباہی و بربادی

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ قُلْ اَرَءَیْتَكُمْ اِنْ اَتٰىكُمْ عَذَابُ اللّٰهِ بَغْتَةً اَوْ

یَصْدِفُوْنَ ﴿۴۶﴾	قُلْ	اَرَءَیْتَكُمْ	اِنْ	اَتٰىكُمْ	عَذَابُ اللّٰهِ	بَغْتَةً	اَوْ
وہ منہ پھیرتے ہیں	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تمہارے پاس	اللہ کا عذاب	اچانک	یا

منہ پھیرتے ہیں ○ تم فرماؤ، بھلا بتاؤ اگر تم پر اچانک یا

رسولوں کا منصب اور اخروی نجات کے لئے ضروری چیزیں

جَهْرَةً هَلْ یُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ مَا نُرْسِلُ

جَهْرَةً (1)	هَلْ	یُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	مَا نُرْسِلُ
کھلم کھلا	کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کی جائے گی	مگر	ظلم کرنے والی قوم	اور	ہم نہیں بھیجتے

کھلم کھلا اللہ کا عذاب آجائے تو ظالموں کے سوا کون تباہ کیا جائے گا؟ ○ اور ہم رسولوں کو

=تو برا ہے اور طریقہ کفار ہے جبکہ اگر شکر کے طور پر ہو تو بہتر ہے اور صالحین کا طریقہ بلکہ حکم الٰہی ہے۔

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کا عذاب آنے کی دو قسمیں بیان کی گئی ہیں: (1) اچانک آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جو پیشگی علامتوں کے بغیر آتا ہے اور اس کے ذریعے کفار کو تباہ و برباد کر دیا جاتا ہے۔ (2) کھلم کھلا آنے والا عذاب۔ یہ وہ عذاب ہے جس کے آنے سے پہلے اس کی علامتیں نمودار ہوتی ہیں تاکہ لوگ اگر اس عذاب سے بچنا چاہیں تو اپنے کفر اور سرکشی سے توبہ کر کے بچ سکتے ہیں اور اگر وہ توبہ نہ کریں تو انہیں عذاب میں مبتلا کر کے تباہ کر دیا جاتا ہے۔

الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ فَمَنْ

الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا	مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	فَمَنْ
رسولوں (کو)	مگر	(یوں کہ وہ) خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (ہوتے ہیں)	تو جو

اسی حال میں بھیجتے ہیں کہ وہ خوشخبری دینے والے اور ڈر سنانے والے ہوتے ہیں تو جو

اٰمَنَ وَ اَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

اٰمَنَ	وَ	اَصْلَحَ (1)	فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
ایمان لائے	اور	اصلاح کرلے	تو ان پر کوئی خوف نہیں	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور

ایمان لائیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور

الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا یَمَسُّهُمُ الْعَذَابُ بِمَا

الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	یَمَسُّهُمُ	الْعَذَابُ	بِمَا
وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	پہنچے گا انہیں	عذاب	(اس کے) سبب جو

جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو انہیں ان کی مسلسل نافرمانی کے سبب

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾ قُلْ لَّاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ

كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۴۹﴾	قُلْ	لَّاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ	عِنْدِیْ
وہ نافرمانی کرتے رہتے تھے	تم کہو	میں نہیں کہتا	تم سے	(کہ) میرے پاس

عذاب پہنچے گا ○ (اے حبیب!) تم فرمادو: میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس

کفار کے بیہودہ سوالات کا جواب

خَزَآىٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

خَزَآىٕنُ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ (2)	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	نہ میں کہتا ہوں	تم سے

اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہتا ہوں کہ میں خود غیب جان لیتا ہوں اور نہ تم سے یہ کہتا ہوں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اخروی نجات کے لئے ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، ایمان لانے کے بعد خود کو نیک اعمال سے بے نیاز سمجھنے والے اور ایمان قبول کئے بغیر اچھے اعمال کو اپنی نجات کے لئے کافی سمجھنے والے دونوں احمقوں کی دنیا کے باسی ہیں البتہ ان دونوں صورتوں میں حقیقی صاحبِ ایمان قطعاً بے ایمان سے بہتر ہے۔ 2 ...... اس آیت سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذاتی علم کی نفی ہے، علم عطائی کی نفی کسی طرح مراد ہی نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں آیتوں میں تعارض کا قائل ہونا پڑے گا جبکہ قرآن کی آیتوں میں تضاد نہیں ہو سکتا۔

ع ٥٩

اِنِّیْ مَلَكٌۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى

اِنِّیْ	مَلَكٌ	اِنْ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	یُوْحٰۤى
کہ میں	فرشتہ (ہوں)	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے

کہ میں فرشتہ ہوں۔ میں تو صرف اس وحی کا پیروکار ہوں جو میری طرف آتی ہے۔

اِلَیَّؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ۠ ﴿۵۰﴾ ع

اِلَیَّ	قُلْ	هَلْ	یَسْتَوِی	الْاَعْمٰى	وَ	الْبَصِیْرُ	اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾
میری طرف	تم کہو	کیا	برابر ہو سکتا ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	تو کیا تم غور نہیں کرتے

تم فرماؤ، کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہو سکتے ہیں؟ تو کیا تم غور نہیں کرتے؟ ○

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تبلیغ کا حکم

وَ اَنْذِرْ بِهِ الَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اَنْ یُّحْشَرُوْۤا

وَ	اَنْذِرْ	بِهِ	الَّذِیْنَ	یَخَافُوْنَ	اَنْ	یُّحْشَرُوْۤا
اور	ڈراؤ	اس (قرآن) سے	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	کہ	انہیں اٹھایا جائے گا

اور اس قرآن سے ان لوگوں کو ڈراؤ جو اس بات سے ڈرتے ہیں کہ انہیں

اِلٰى رَبِّهِمْ لَیْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِیٌّ وَّ

اِلٰى رَبِّهِمْ	لَیْسَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	وَلِیٌّ	وَّ
ان کے رب کی طرف	(یوں کہ) نہ ہو گا	ان کا	اس (اللہ) کے علاوہ	کوئی حمایتی	اور

ان کے رب کی طرف یوں اٹھایا جائے گا کہ اللہ کے سوا نہ ان کا کوئی حمایتی ہو گا اور

مخلص غریب صحابۂ کرام پر خصوصی شفقت کا حکم

لَا شَفِیْعٌ لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَا تَطْرُدِ

لَا	شَفِیْعٌ (1)	لَّعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَا تَطْرُدِ
نہ	کوئی سفارش کرنے والا	(انہیں ڈراؤ) تاکہ وہ	وہ پرہیزگار ہو جائیں	اور	تم دور نہ کرو

نہ کوئی سفارشی۔ (انہیں اس) امید پر (ڈراؤ) کہ یہ پرہیزگار ہو جائیں ○ اور ان لوگوں کو

(1)...... قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقابلے میں کوئی کسی کا حمایتی اور سفارشی نہ ہو گا ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اجازت سے حمایتی و سفارشی ہوں گے جیسے انبیاء، اولیاء، شہداء، صلحاء، علماء اور حجاج کرام وغیرہا، یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِذن اور اس کی اجازت سے لوگوں کی حمایت اور سفارش کریں گے اور اس کی مختلف صورتیں ہوں گی جیسے ایک شفاعت محبت کی وجہ سے، ایک وجاہت کے سبب اور ایک اذن کی بنا پر ہو گی۔

الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ				
الَّذِیْنَ	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ	یُرِیْدُوْنَ
ان لوگوں کو جو	پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	صبح اور شام میں	وہ چاہتے ہیں
دور نہ کرو جو صبح وشام اپنے رب کو اس کی رضا چاہتے ہوئے				

وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا					
وَجْهَهٗ	مَا عَلَیْكَ	مِنْ حِسَابِهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	وَّ	مَا
اس کی رضا	تمہارے اوپر نہیں	ان کے حساب سے	کوئی چیز	اور	نہ
پکارتے ہیں۔ آپ پر ان کے حساب سے کچھ نہیں اور					

مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ				
مِنْ حِسَابِكَ	عَلَیْهِمْ	مِّنْ شَیْءٍ	فَتَطْرُدَهُمْ	فَتَكُوْنَ
تمہارے حساب سے	ان کے اوپر	کوئی چیز (ہے)	پھر تم دور کرو انہیں	تو ہو جاؤ گے تم
ان پر تمہارے حساب سے کچھ نہیں۔ پھر آپ انہیں دور کریں تو یہ کام				

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَكَذٰلِكَ فَتَنَّا بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ				
مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ	فَتَنَّا (1)	بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ
ناانصافی کرنے والوں سے	اور	اسی طرح	ہم نے آزمائش کی	ان کے بعض کی بعض کے ذریعے
انصاف سے بعید ہے ○ اور یونہی ہم نے ان میں بعض کی دوسروں کے ذریعے آزمائش کی				

لِّیَقُوْلُوْۤا اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنْۢ بَیْنِنَا ؕ					
لِّیَقُوْلُوْۤا	اَهٰۤؤُلَآءِ	مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	مِّنْۢ بَیْنِنَا
تاکہ وہ کہیں	کیا یہ لوگ (ہیں)	احسان فرمایا	اللہ (نے)	ان کے اوپر	ہمارے درمیان میں سے
کہ یہ کہیں: کیا یہ لوگ ہیں جن پر ہمارے درمیان میں سے اللہ نے احسان کیا؟					

غریبوں کے ذریعے امیروں کی آزمائش ہوتی رہتی ہے

(1)..... ان آیات سے بہت سے مذہبی لوگوں اور خود امیروں کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے زمانے میں بھی یہ رجحان موجود ہے کہ امیر کی تعظیم کی جاتی اور غریب کو نگاہِ حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔ غریب کی دل شکنی کی جاتی اور امیر کے آگے بچھا بچھا جاتا ہے، خود امیروں کی یہ تمنا ہوتی ہے کہ ہمیں ذراہٹ کر ڈِیل کیا جائے، ہمارے لئے اسپیشل وقت نکالا جائے، ہمارے آنے پر مولوی آدمی ساری مصروفیت چھوڑ کر پیچھے پیچھے پھرے۔ غریب آدمی پاس بیٹھ جائے تو امیر اپنے سٹیٹس کے خلاف سمجھتا ہے، اُسے غریب کے کپڑوں سے بُو آتی، غریب کا پاس بیٹھنا اُس کی طبیعت خراب کر دیتا اور غریب سے ہاتھ ملانا اُس امیر =

اہلِ ایمان کو سلام کرنے اور رحمتِ الٰہی کا خوبصورت بیان

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ وَ اِذَا جَآءَكَ

اَلَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ	بِالشّٰكِرِيْنَ ﴿٥٣﴾	وَ	اِذَا	جَآءَكَ
کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا	شکر کرنے والوں کو	اور	جب	آئیں تمہارے پاس

کیا اللہ شکر گزاروں کو خوب نہیں جانتا؟ ○ اور جب آپ کی بارگاہ میں

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ

الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِاٰيٰتِنَا	فَقُلْ	سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ (1)	كَتَبَ
وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	تو تم کہو	تم پر سلام	لکھ دی

وہ لوگ حاضر ہوں جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو ان سے فرماؤ: ”تم پر سلام“

رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا

رَبُّكُمْ	عَلٰى نَفْسِهِ	الرَّحْمَةَ	اَنَّهٗ	مَنْ	عَمِلَ	مِنْكُمْ	سُوْٓءًۢا
تمہارے رب (نے)	اپنے ذمہ کرم پر	رحمت	کہ	جو	کرلے	تم میں سے	کوئی برائی

تمہارے رب نے اپنے ذمۂ کرم پر رحمت لازم کرلی ہے کہ تم میں سے جو کوئی نادانی سے کوئی برائی

بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ

بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	اَصْلَحَ	فَاَنَّهٗ	غَفُوْرٌ
نادانی سے	پھر	توبہ کرلے	اس کے بعد سے	اور	اصلاح کرلے	تو بیشک وہ	بخشنے والا

کرلے پھر اس کے بعد توبہ کرے اور اپنی اصلاح کرلے تو بیشک اللہ بخشنے والا

آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی ایک حکمت

رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ

رَّحِيْمٌ ﴿٥٤﴾	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِتَسْتَبِيْنَ (2)
مہربان	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ واضح ہو جائے

مہربان ہے ○ اور اسی طرح ہم آیتوں کو مفصل بیان فرماتے ہیں اور اس لیے کہ مجرموں کا راستہ

= کے ہاتھ پر جراثیم چڑھا دیتا ہے۔ الغرض یہ سب باتیں غرور و تکبر کی ہیں، ان سے بچنا لازم و ضروری ہے۔

1 ...... نیک مسلمانوں کا احترام اور ان کی تعظیم کرنی چاہئے اور ہر ایسی بات سے بچنا چاہئے جو ان کی ناراضی کا سبب بنے کیونکہ انہیں ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو چاہئے کہ وہ فلاح و کامیابی کے راستے پر چلے اور وہاں تک پہنچے جہاں نیک لوگ پہنچے اور اس کا سب سے بہترین راستہ فوری طور پر اپنے سابقہ گناہوں سے توبہ و استغفار کرنا اور آئندہ کے لئے نیک اعمال کرنا ہے۔

ع ۵ ۲ ۱۲

شرک اور خواہش نفس کی پیروی سے ممانعت

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۵۵﴾ ع قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ اَنْ اَعْبُدَ

سَبِیْلُ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۵۵﴾	قُلْ	اِنِّیْ	نُهِیْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ
مجرموں کا راستہ	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں

واضح ہو جائے ۞ تم فرماؤ: مجھے منع کیا گیا ہے کہ میں اس کی عبادت کروں

الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قُلْ لَّاۤ اَتَّبِعُ

الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قُلْ	لَّاۤ اَتَّبِعُ
جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے علاوہ	تم کہو	میں پیروی نہیں کرتا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو۔ تم فرماؤ، میں تمہاری خواہشوں پر

اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَاۤ اَنَا

اَهْوَآءَكُمْ	قَدْ	ضَلَلْتُ	اِذًا	وَّ	مَاۤ اَنَا
تمہاری خواہشات (کی)	تحقیق	میں بھٹک جاتا	اس وقت	اور	میں نہ (ہوتا)

نہیں چلتا۔ (اگر یوں ہوتا) تو میں بھٹک جاتا اور ہدایت یافتہ لوگوں

نزولِ عذاب کے مطالبے پر کفار کو جواب

مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾ قُلْ اِنِّیْ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ

مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ ﴿۵۶﴾	قُلْ	اِنِّیْ	عَلٰی بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ
ہدایت یافتہ لوگوں سے	تم کہو	بیشک میں	روشن دلیل پر (ہوں)	اپنے رب کی طرف سے	اور

سے نہ ہوتا ۞ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور

كَذَّبْتُمْ بِهٖ ؕ مَا عِنْدِیْ مَا تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ ؕ

كَذَّبْتُمْ	بِهٖ	مَا عِنْدِیْ (1)	مَا	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ
تم نے جھٹلایا ہے	اس کو	نہیں ہے میرے پاس	وہ (عذاب) جو	تم جلدی مچارہے ہو	اس کی

تم نے اسے جھٹلایا ہے۔ جس (عذاب کے آنے) کی تم جلدی مچارہے ہو وہ میرے پاس نہیں،

(1) ...... کفار مذاق اڑانے کیلئے رسول کریم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کرتے تھے کہ ہم پر جلدی عذاب نازل کرائیے، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا اور ظاہر کر دیا گیا کہ یہ سوال کرنا نہایت غلط ہے کیونکہ عذاب نازل کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کام ہے، کسی اور کا نہیں۔ ہاں اگر سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کیلئے دعا کر دیں تو بات جدا ہے جیسے نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا سے ہی قوم پر طوفان آیا تھا۔

اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الْحَقَّ وَهُوَ

اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	يَقُصُّ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ
نہیں حکم	مگر	اللہ کا	وہ بیان فرماتا ہے	حق	اور	وہ

حکم صرف اللہ ہی کا ہے۔ وہ حق بیان فرماتا ہے اور وہ

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾ قُلْ لَّوْ اَنَّ عِنْدِيْ مَا

خَيْرُ الْفٰصِلِيْنَ ﴿٥٧﴾	قُلْ	لَّوْ	اَنَّ	عِنْدِيْ	مَا
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	تم کہو	اگر	بیشک	میرے پاس (ہوتا)	وہ (عذاب) جو

سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ اگر وہ (عذاب) میرے پاس ہوتا

تَسْتَعْجِلُوْنَ بِهٖ لَقُضِيَ الْاَمْرُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ؕ

تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِهٖ	لَقُضِيَ	الْاَمْرُ	بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ
تم جلدی مچارہے ہو	اس کی	(تو) ضرور پورا ہو جاتا	کام	میرے اور تمہارے درمیان

جس کی تم جلدی مچارہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان معاملہ ختم ہو چکا ہوتا

علمِ الٰہی کی وسعت

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ

وَ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٥٨﴾	وَ	عِنْدَهٗ	مَفَاتِحُ الْغَيْبِ
اور	اللہ	خوب جانتا ہے	ظلم کرنے والوں کو	اور	اس کے پاس (ہیں)	غیب کی چابیاں

اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ اور غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں۔

لَا يَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ وَ

لَا يَعْلَمُهَاۤ	اِلَّا	هُوَ (1)	وَ	يَعْلَمُ	مَا	فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ
نہیں جانتا انہیں	مگر	وہ	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	خشکی اور تری میں (ہے)	اور

ان کو صرف وہی جانتا ہے اور جو کچھ خشکی اور تری میں ہے وہ سب جانتا ہے اور

(1)...... غیب کی کنجیاں اللہ ہی کے پاس ہیں اُس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا، اس خصوصیت کے یہ معنی ہیں کہ ابتداءً بغیر بتائے ان کی حقیقت دوسرے پر نہیں کھلتی۔ نیز یہ آیت کریمہ اس بات کے منافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِم کو بعض چیزوں کا علم غیب عطا فرمایا ہے کیونکہ وہ بھی قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کا بیان

مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ

مَا تَسْقُطُ	مِنْ وَّرَقَةٍ	اِلَّا	یَعْلَمُهَا	وَ	لَا	حَبَّةٍ
نہیں گرتا	کوئی پتہ	مگر	وہ جانتا ہے اسے	اور	نہ	کوئی دانہ (ہے)

کوئی پتہ نہیں گرتا اور نہ ہی زمین کی تاریکیوں میں

فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا

فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ	وَ	لَا	رَطْبٍ	وَّ	لَا	یَابِسٍ	اِلَّا
زمین کی تاریکیوں میں	اور	نہیں	کوئی تر چیز	اور	نہ	کوئی خشک چیز	مگر

کوئی دانہ ہے مگر وہ ان سب کو جانتا ہے۔ اور کوئی تر چیز نہیں اور نہ ہی خشک چیز مگر

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ

فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	یَتَوَفّٰىكُمْ
(اس کا ذکر) ایک روشن کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جو	قبض کرلیتا ہے تمہیں (تمہاری روحوں کو)

وہ ایک روشن کتاب میں ہے ○ اور وہی ہے جو رات کو تمہاری روحیں

بِالَّیْلِ وَ یَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ

بِالَّیْلِ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	جَرَحْتُمْ	بِالنَّهَارِ	ثُمَّ	یَبْعَثُكُمْ (1)
رات میں	اور	جانتا ہے	جو	تم کماتے ہو	دن میں	پھر	وہ اٹھاتا ہے تمہیں

قبض کرلیتا ہے اور جو کچھ تم دن میں کماتے ہو اسے جانتا ہے پھر تمہیں دن کے وقت

فِیْهِ لِیُقْضٰۤى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ ثُمَّ اِلَیْهِ مَرْجِعُكُمْ ثُمَّ

فِیْهِ	لِیُقْضٰۤى	اَجَلٌ مُّسَمًّى	ثُمَّ	اِلَیْهِ	مَرْجِعُكُمْ	ثُمَّ
اس (دن) میں	تاکہ پوری ہو جائے	مقررہ مدت	پھر	اس کی طرف	تمہارا لوٹنا	پھر

اٹھاتا ہے تاکہ مقررہ مدت پوری ہو جائے پھر اسی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے پھر

(1)...... یہاں آیت میں پہلے نیند مسلط کرنے اور اس کے بعد بیدار کرنے کا بیان ہوا، اس میں قیامت قائم ہونے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر واضح دلیل ہے کہ جو رب عَزَّوَجَلَّ اس چیز پر قادر ہے کہ روزمرہ سونے کے وقت ایک طرح کی موت تم پر وارِد کرتا ہے جس سے تمہارے حواس اور ان کے ظاہری افعال جیسے دیکھنا، سننا، بولنا، چلنا پھرنا اور پکڑنا وغیرہ سب معطل ہو جاتے ہیں اور اس کے بعد پھر بیداری کے وقت وہی رب عَزَّوَجَلَّ تمام اعضاء کو ان کے تصرفات عطا فرما دیتا ہے تو وہ رب عَزَّوَجَلَّ مخلوق کو ان کی حقیقی موت کے بعد زندگانی کے تصرفات عطا کرنے پر بھی قادر ہے۔

ع ۷/۱۴

يُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۶۰ ع وَ هُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ

يُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۶۰	وَ	هُوَ	الْقَاهِرُ	فَوْقَ عِبَادِهٖ
وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ	غالب (ہے)	اپنے بندوں پر

وہ بتادے گا جو کچھ تم کرتے تھے ○ اور وہی اپنے بندوں پر غالب ہے

بندوں پر فرشتے مقرر ہیں

موت کے فرشتے تعمیلِ حکم میں کوتاہی نہیں کرتے

وَ يُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ اَحَدَكُمُ

وَ	يُرْسِلُ	عَلَيْكُمْ	حَفَظَةً (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَ	اَحَدَكُمُ
اور	بھیجتا ہے	تمہارے اوپر	نگہبان	یہاں تک کہ	جب	آئے	تم میں سے کسی ایک (کو)

اور وہ تم پر نگہبان بھیجتا ہے یہاں تک کہ جب تم میں کسی کو

الْمَوْتُ تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا وَ هُمْ لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝۶۱

الْمَوْتُ	تَوَفَّتْهُ	رُسُلُنَا (2)	وَ	هُمْ	لَا يُفَرِّطُوْنَ ۝۶۱
موت	(تو) قبض کرتے ہیں اس (کی روح) کو	ہمارے فرشتے	اور	وہ	کوتاہی نہیں کرتے

موت آتی ہے تو ہمارے فرشتے اس کی روح قبض کرتے ہیں اور وہ کوئی کوتاہی نہیں کرتے ○

قیامت کی حاضری اور حساب

ثُمَّ رُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ ؕ اَلَا لَهُ الْحُكْمُ قف

ثُمَّ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	اَلَا	لَهُ الْحُكْمُ
پھر	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا حقیقی مالک (ہے)	سن لو	اسی کا حکم (ہے)

پھر انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا مالک حقیقی ہے۔ سن لو، اسی کا حکم ہے

آفات میں مبتلا ہونے اور ان سے نجات پانے پر کفار کا حال

وَ هُوَ اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝۶۲ قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ

وَ	هُوَ	اَسْرَعُ الْحٰسِبِيْنَ ۝۶۲	قُلْ	مَنْ	يُّنَجِّيْكُمْ
اور	وہ	سب سے جلد حساب کرنے والا (ہے)	تم کہو	کون	نجات دیتا ہے تمہیں

اور وہ سب سے جلد حساب کرنے والا ہے ○ تم فرماؤ، وہ کون ہے جو تمہیں

(1)...... ان سے مراد وہ فرشتے ہیں جو بنی آدم کی نیکیاں اور گناہ لکھتے ہیں، انہیں کراماً کاتبین کہتے ہیں۔ ہر عمل لکھا جاتا ہے اور روزِ قیامت وہ نامہ اعمال تمام مخلوق کے سامنے پڑھا جائے گا تو اس وقت گناہ بہت رسوائی کا سبب ہوں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں اس رسوائی سے پناہ دے، اٰمین۔

(2)...... اِن فرشتوں سے مراد یا تو تنہا حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، اس صورت میں جمع کا لفظ ''رُسُل'' تعظیم کے لئے ہے یا ان سے حضرت ملک الموت عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور وہ فرشتے مراد ہیں جو ان کے مددگار ہیں۔

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ تَضَرُّعًا وَّ خُفْیَةً ۚ

مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	تَدْعُوْنَهٗ (1)	تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْیَةً
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں (ہولناکیوں) سے	تم پکارتے ہو اسے	گڑگڑاتے ہوئے	اور	پوشیدہ (طور پر)

خشکی اور سمندر کی ہولناکیوں سے نجات دیتا ہے؟ تم اسے گڑگڑا کر اور پوشیدہ طور پر پکارتے ہو

لَىٕنْ اَنْجٰىنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ

لَىٕنْ	اَنْجٰىنَا	مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ
(اور کہتے ہو) ضرور اگر	اس نے نجات دیدی ہمیں	اس سے	(تو) ضرور ہم ہو جائیں گے

(اور تم کہتے ہو کہ) اگر وہ ہمیں اس سے نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزاروں میں سے

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾ قُلِ اللّٰهُ یُنَجِّیْكُمْ مِّنْهَا وَ

مِنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۶۳﴾	قُلِ	اللّٰهُ	یُنَجِّیْكُمْ	مِّنْهَا	وَ
شکر کرنے والوں سے	تم کہو	اللہ	تمہیں نجات دیتا ہے	ان (ہولناکیوں) سے	اور

ہو جائیں گے ○ تم فرماؤ، اللہ تمہیں ان ہولناکیوں سے اور

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾ قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰۤى اَنْ

عذابِ الٰہی کی متعدد صورتیں

مِنْ كُلِّ كَرْبٍ	ثُمَّ	اَنْتُمْ	تُشْرِكُوْنَ ﴿۶۴﴾	قُلْ	هُوَ	الْقَادِرُ	عَلٰۤى	اَنْ
ہر بے چینی سے	پھر	تم	شریک ٹھہراتے ہو	تم کہو	وہ	قادر (ہے)	(اس) پر	کہ

ہر بے چینی سے نجات دیتا ہے پھر بھی تم شرک کرتے ہو ○ تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ

یَّبْعَثَ عَلَیْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ اَوْ

یَّبْعَثَ	عَلَیْكُمْ	عَذَابًا	مِّنْ فَوْقِكُمْ	اَوْ	مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِكُمْ	اَوْ
بھیج دے	تم پر	عذاب	تمہارے اوپر سے	یا	تمہارے قدموں کے نیچے سے	یا

تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے یا

1 ...... ان آیات میں کفار کو ان کے شرک پر تنبیہ کی گئی ہے کیونکہ خشکی اور تری کے سفروں میں جب وہ مبتلائے آفات ہو کر پریشان ہوتے ہیں اور انہیں ایسی شدتوں اور ہولناکیوں سے واسطہ پڑتا ہے جن سے دل کانپ جاتے ہیں اور خطرات قلوب کو مضطرب اور بے چین کر دیتے ہیں اس وقت بت پرست بھی بتوں کو بھول جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی سے دُعا کرتا ہے اور اُسی کی جناب میں تضرع وزاری کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اس مصیبت سے اگر تو نے نجات دی تو میں شکر گزار ہوں گا اور تیرا حقِ نعمت بجالاؤں گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ نجات ملنے کے بعد شکر گزاری کی بجائے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کے شریک ٹھہرا کر بڑی ناشکری کرتے ہیں۔

يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَّيُذِيْقَ بَعْضَكُمْ

يَلْبِسَكُمْ (1)	شِيَعًا	وَّ	يُذِيْقَ	بَعْضَكُمْ
آپس میں لڑادے تمہیں	مختلف گروہوں (کی صورت میں)	اور	مزہ چکھادے	تمہارے بعض (کو)

مختلف گروہ بناکر آپس میں لڑادے اور تمہارے ایک کو

بَاْسَ بَعْضٍ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّهُمْ

بَاْسَ بَعْضٍ	اُنْظُرْ	كَيْفَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّهُمْ
بعض کی سختی، لڑائی (کا)	تم دیکھو	کیسے	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	تاکہ وہ

دوسرے کی لڑائی کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں تاکہ

يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَكَذَّبَ بِهٖ قَوْمُكَ وَهُوَ

يَفْقَهُوْنَ ﴿٦٥﴾	وَ	كَذَّبَ	بِهٖ	قَوْمُكَ	وَ	هُوَ
سمجھ جائیں	اور	جھٹلایا	اس (قرآن یا نزول عذاب) کو	تمہاری قوم (نے)	اور (حالانکہ)	وہ

وہ لوگ سمجھ جائیں ○ اور تمہاری قوم نے اس کو جھٹلایا حالانکہ یہی

الْحَقُّ ؕ قُلْ لَّسْتُ عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ نَبَاٍ

الْحَقُّ	قُلْ	لَّسْتُ	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿٦٦﴾	لِكُلِّ نَبَاٍ
حق (ہے)	تم کہو	میں نہیں ہوں	تمہارے اوپر	نگہبان	ہر خبر کے لئے

حق ہے۔ تم فرماؤ، میں تم پر نگہبان نہیں ہوں ○ ہر خبر کے لئے

مُّسْتَقَرٌّ ز وَّسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ

مُّسْتَقَرٌّ (2)	وَّ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	اِذَا	رَاَيْتَ	الَّذِيْنَ
ایک مقررہ وقت (ہے)	اور	عنقریب تم جان جاؤ گے	اور	جب	تم دیکھو	ان لوگوں کو جو

ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب تم جان جاؤ گے ○ اور اے سننے والے! جب تو انہیں دیکھے جو

قرآن اور نزولِ عذاب کو جھٹلانے والوں کو جواب

گمراہوں کی صحبت میں بیٹھنے کی ممانعت

(1).....اللہ تعالیٰ کی سنت جاریہ ہے کہ وہ اپنی نافرمانی کرنے کی سزا میں لوگوں کو آپس میں لڑوا کر انہیں اپنے عذاب کا مزہ چکھاتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں اس کی مثالیں پائی جارہی ہیں۔

(2).....اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کافروں اور گناہگاروں کے لئے عذاب کی جو خبریں دی ہیں ان کا اپنے وقت پر واقع ہونا یقینی ہے، یہ اعلان سننے کے بعد بھی کفر پر اڑے رہنا اور گناہوں میں مشغول رہنا حد درجہ کی حماقت ہے۔

يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا

يَخُوْضُوْنَ	فِيْٓ اٰيٰتِنَا	فَاَعْرِضْ (1)	عَنْهُمْ	حَتّٰى	يَخُوْضُوْا
بیہودہ گفتگو کرتے ہیں	ہماری آیتوں میں	تو منہ پھیر لو	ان سے	یہاں تک کہ	وہ مشغول ہو جائیں

ہماری آیتوں میں بیہودہ گفتگو کرتے ہیں تو ان سے منہ پھیر لے جب تک وہ کسی اور بات میں

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ؕ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى

فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ	وَ	اِمَّا	يُنْسِيَنَّكَ	الشَّيْطٰنُ	فَلَا تَقْعُدْ	بَعْدَ الذِّكْرٰى
اس کے علاوہ کسی بات میں	اور	اگر	بھلا دے تجھے	شیطان	تو تو نہ بیٹھ	یاد آنے کے بعد

مشغول نہ ہو جائیں اور اگر شیطان تمہیں بھلا دے تو یاد آنے کے بعد

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَى الَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ مِنْ حِسَابِهِمْ

مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا	عَلَى الَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	مِنْ حِسَابِهِمْ
ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ	اور	نہیں	ان لوگوں پر جو	ڈرتے ہیں	ان (گمراہوں) کے حساب سے

ظالموں کے پاس نہ بیٹھ ○ اور پرہیزگاروں پر گمراہوں کے حساب سے

مِّنْ شَيْءٍ وَّلٰكِنْ ذِكْرٰى لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَذَرِ

مِّنْ شَيْءٍ	وَّ	لٰكِنْ	ذِكْرٰى	لَعَلَّهُمْ	يَتَّقُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	ذَرِ
کوئی چیز	اور	لیکن	نصیحت کرنا	تاکہ وہ	بچیں	اور	چھوڑ دو

کچھ نہیں لیکن نصیحت کرنا ہے تاکہ وہ بچیں ○ اور ان لوگوں کو چھوڑ دو

الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَهُمْ لَعِبًا وَّلَهْوًا وَّ

الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	دِيْنَهُمْ	لَعِبًا	وَّ	لَهْوًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	بنا لیا	اپنا دین	کھیل	اور	تماشا	اور

جنہوں نے اپنا دین ہنسی مذاق اور کھیل بنا لیا اور

گمراہوں کو نصیحت کرنے کی تاکید

دین کا مذاق اڑانے والوں کے ساتھ تعلقات کی ممانعت

(1)......اِس آیت مبارکہ میں کافروں، بے دینوں کی صحبت میں بیٹھنے سے منع کیا گیا اور فرمایا کہ ان کے پاس نہ بیٹھو اور اگر بھول کر بیٹھ جاؤ تو یاد آنے پر اٹھ جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ کفار اور بے دینوں کے مذہبی جلسوں میں جانا، شرکت کرنا جائز نہیں، البتہ وہ علماء جو ان بد مذہبوں کا رد کرنے کیلئے جاتے ہیں وہ اِس حکم میں داخل نہیں۔

قرآن کے ذریعے نصیحت کرنے کا حکم

قیامت میں کفار کی سفارش و عذاب کا بیان

غَرَّتْهُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَ ذَكِّرْ بِهٖۤ اَنْ

غَرَّتْهُمُ (1)	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	ذَكِّرْ	بِهٖۤ	اَنْ
دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور	نصیحت کرو	اس (قرآن) کے ذریعے	تاکہ

جنہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور قرآن کے ذریعے نصیحت کرو تاکہ

تُبْسَلَ نَفْسٌۢ بِمَا كَسَبَتْ ۖۗ لَيْسَ

تُبْسَلَ	نَفْسٌ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَيْسَ
ہلاکت کے سپرد (نہ) کردی جائے	کوئی جان	(اس کے) سبب جو	اس نے کمایا	نہیں ہوگا

کوئی جان اپنے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد نہ کردی جائے، اللہ کے سوا

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِيٌّ وَّ لَا شَفِيْعٌ ۚ وَ اِنْ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِيٌّ	وَّ	لَا	شَفِيْعٌ	وَ	اِنْ
اس کا	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ	کوئی سفارشی	اور	اگر

نہ اس کا کوئی مددگار ہوگا اور نہ ہی سفارشی اور اگر

تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَا ۗ اُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ

تَعْدِلْ	كُلَّ عَدْلٍ	لَّا يُؤْخَذْ	مِنْهَا	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِيْنَ
وہ بدلے میں دیدے	ہر معاوضہ	(تو) نہیں لیا جائے گا	اس سے	یہ	وہ لوگ ہیں جو

وہ اپنے بدلے میں سارے معاوضے دیدے تو اس سے نہ لیے جائیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں

اُبْسِلُوْا بِمَا كَسَبُوْا ۚ لَهُمْ شَرَابٌ

اُبْسِلُوْا	بِمَا	كَسَبُوْا	لَهُمْ	شَرَابٌ
انہیں ہلاکت کے سپرد کردیا گیا	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	ان کے لئے	مشروب

جنہیں ان کے اعمال کی وجہ سے ہلاکت کے سپرد کردیا گیا۔ ان کے لئے ان کے کفر کے سبب

(1)...... دنیاوی زندگی کا دھوکا یہ ہے کہ دل پر دنیا کی محبت غالب آجائے اور دنیاوی زندگی پر مطمئن ہو کر بندہ اپنی آخرت سے غافل ہو جائے۔ کفار اس دھوکے میں بری طرح مبتلا ہیں اور فی زمانہ کئی ایک مسلمان بھی اسی کا شکار نظر آرہے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور اپنی آخرت بہتر بنانے کی طرف بھرپور توجہ اور کوشش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ع ٨ / ١٤

حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال

مِّنْ حَمِيْمٍ وَّعَذَابٌ اَلِيْمٌۢ بِمَا كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠ ع قُلْ

مِّنْ حَمِيْمٍ	وَّ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ	بِمَا	كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ ۝٧٠	قُلْ
کھولتے ہوئے پانی کا	اور	دردناک عذاب	(اس کے) سبب جو	وہ کفر کرتے تھے	تم کہو

کھولتے ہوئے پانی کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ تم فرماؤ

اَنَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُنَا وَ

اَنَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُنَا	وَ
کیا ہم عبادت کریں	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	ہمیں نفع نہیں دے سکتا	اور

کیا ہم اللہ کے سوا اس کی عبادت کریں جو نہ ہمیں نفع دے سکتا ہے اور

لَا يَضُرُّنَا وَ نُرَدُّ عَلٰۤى اَعْقَابِنَا بَعْدَ

لَا يَضُرُّنَا	وَ	نُرَدُّ [1]	عَلٰۤى اَعْقَابِنَا	بَعْدَ
ہمیں نقصان نہیں پہنچا سکتا	اور	ہم پھیر دیئے جائیں	اپنی ایڑیوں پر (الٹے پاؤں)	(اس کے) بعد

نہ ہمیں نقصان پہنچا سکتا ہے؟ اور کیا اس کے بعد ہم الٹے پاؤں پھر جائیں

اِذْ هَدٰىنَا اللّٰهُ كَالَّذِی اسْتَهْوَتْهُ الشَّیٰطِیْنُ

اِذْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	كَالَّذِی	اسْتَهْوَتْهُ	الشَّیٰطِیْنُ
جب	ہمیں ہدایت دی	اللہ (نے)	(اس) کی طرح جسے	راستہ بھلا دیا اسے	شیطانوں (نے)

جب کہ ہمیں اللہ نے ہدایت دی ہے اس شخص کی طرح (الٹے پاؤں پھر جائیں) جسے شیطانوں نے

فِی الْاَرْضِ حَیْرَانَ ۪ لَهٗۤ اَصْحٰبٌ یَّدْعُوْنَهٗۤ اِلَى الْهُدَى ائْتِنَا ؕ

فِی الْاَرْضِ	حَیْرَانَ	لَهٗ	اَصْحٰبٌ	یَّدْعُوْنَهٗۤ	اِلَى الْهُدَى	ائْتِنَا
زمین میں	(وہ) حیران (ہے)	اس کے	کچھ ساتھی	بلا رہے ہیں اسے	راستے کی طرف	ہمارے پاس آؤ

زمین میں راستہ بھلا دیا ہو وہ حیران ہے، اس کے ساتھی اسے راستے کی طرف بلا رہے ہیں کہ ادھر آؤ۔

[1]...... اس آیت میں حق اور باطل کی دعوت دینے والوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دورانِ سفر ایک شخص کو شیطانوں نے منزلِ مقصود تک پہنچانے والے راستے سے بہکا کر راہِ ہلاکت پر چلا دیا، اس کے ساتھی اسے راہِ راست کی طرف بلانے لگے اور وہ حیران کھڑا سوچ رہا ہے کہ کدھر جائے۔ اب اگر وہ شیطانوں کے بتائے ہوئے راستے پر چل پڑا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر اس نے ساتھیوں کا کہا مانا تو سلامت رہے گا اور منزل پر بھی پہنچ جائے گا۔ یہی حال اس شخص کا ہے جو اسلام کے طریقے سے بہک کر شیطان کے راستے پر چل پڑا ہے اور مسلمان اسے راہِ راست کی طرف بلا رہے ہیں، اب اگر یہ مسلمانوں=

قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ؕ وَ اُمِرْنَا لِنُسْلِمَ

قُلْ	اِنَّ	هُدَى اللّٰهِ	هُوَ	الْهُدٰى	وَ	اُمِرْنَا	لِنُسْلِمَ
تم کہو	بیشک	اللہ کی ہدایت	وہ	ہدایت (ہے)	اور	ہمیں حکم دیا گیا ہے	کہ ہم گردن جھکا دیں

تم فرماؤ کہ اللہ کی ہدایت ہی ہدایت ہے اور ہمیں حکم ہے کہ ہم اس کے لیے گردن رکھ دیں

نماز و تقویٰ کا حکم

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اَنْ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّقُوْهُ ؕ

لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اَنْ	اَقِيْمُوا (1)	الصَّلٰوةَ	وَ	اتَّقُوْهُ
تمام جہانوں کو پالنے والے کے لئے	اور	یہ کہ	تم قائم کرو	نماز	اور	ڈرو اس سے

جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور یہ کہ نماز قائم رکھو اور اس سے ڈرو

اللہ تعالیٰ کی شان، تخلیق کا بیان

وَ هُوَ الَّذِيْۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ

وَ	هُوَ	الَّذِيْۤ اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ
اور	وہی (ہے)	جس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جس نے

اور وہی ہے جس کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی ہے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ وَ يَوْمَ يَقُوْلُ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	يَوْمَ	يَقُوْلُ
پیدا کئے	آسمان	اور	زمین	حق کے ساتھ	اور	(جس) دن	وہ فرمائے گا

جس نے حق کے ساتھ آسمان و زمین بنائے اور جس دن فنا کی ہوئی ہر چیز کو وہ فرمائے گا:

كُنْ فَيَكُوْنُ ؕ قَوْلُهُ الْحَقُّ ؕ وَ لَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ

كُنْ	فَيَكُوْنُ	قَوْلُهُ	الْحَقُّ	وَ	لَهُ	الْمُلْكُ	يَوْمَ
ہو جا	تو وہ ہو جائے گی	اس کی بات	حق، سچی (ہے)	اور	اس کی	سلطنت (ہے)	(جس) دن

”ہو جا“ تو وہ فوراً ہو جائے گی۔ اس کی بات سچی ہے جس دن صور میں پھونکا جائے گا

الثلثة

=کی بات مان لے گا تو نجات پائے گا ورنہ ہلاک ہو جائے گا۔

1 ...... نماز قائم کرنے سے مراد یہ ہے کہ نماز کے ظاہری اور باطنی حقوق ادا کرتے ہوئے نماز پڑھی جائے۔ نماز کے ظاہری حقوق یہ ہیں کہ ہمیشہ، ٹھیک وقت پر پابندی کے ساتھ نماز پڑھی جائے اور نماز کے فرائض، سنن اور مستحبات کا خیال رکھا جائے اور تمام مفسدات و مکروہات سے بچا جائے جبکہ باطنی حقوق یہ ہیں کہ آدمی دل کو غیر اللہ کے خیال سے فارغ کر کے ظاہر و باطن کے ساتھ بارگاہِ حق میں متوجہ ہو اور بارگاہِ الٰہی میں عرض و نیاز اور مناجات میں محو ہو جائے۔

يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ ؕ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ؕ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾

يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	وَ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْخَبِيْرُ ﴿۷۳﴾
پھونکا جائے گا	صور میں	ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا	اور	وہ	حکمت والا	خبردار

اس دن اسی کی سلطنت ہے (وہ) ہر چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آزر سے مکالمہ

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصْنَامًا اٰلِهَةً ۚ

وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	لِاَبِيْهِ اٰزَرَ (1)	اَتَتَّخِذُ	اَصْنَامًا	اٰلِهَةً
اور	جب	کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ آزر سے	کیا تو بناتا ہے	بتوں (کو)	معبود

اور یاد کرو جب ابراہیم نے اپنے باپ آزر سے فرمایا، کیا تم بتوں کو (اپنا) معبود بناتے ہو۔

اِنِّيْٓ اَرٰىكَ وَقَوْمَكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾ وَكَذٰلِكَ

اِنِّيْٓ	اَرٰىكَ	وَ	قَوْمَكَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۴﴾	وَ	كَذٰلِكَ
بیشک میں	دیکھ رہا ہوں تجھے	اور	تیری قوم (کو)	کھلی گمراہی میں	اور	اسی طرح

بیشک میں تمہیں اور تمہاری قوم کو کھلی گمراہی میں دیکھ رہا ہوں ○ اور اسی طرح

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عظیم مشاہدات کا بیان

نُرِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنَ

نُرِيْٓ	اِبْرٰهِيْمَ	مَلَكُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	لِيَكُوْنَ
ہم دکھاتے ہیں	ابراہیم (کو)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	اور	تاکہ وہ ہوجائے

ہم ابراہیم کو آسمانوں اور زمین کی عظیم سلطنت دکھاتے ہیں اور اس لیے کہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے توحید پر دلائل

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَمَّا جَنَّ عَلَيْهِ الَّيْلُ

مِنَ الْمُوْقِنِيْنَ ﴿۷۵﴾	فَلَمَّا	جَنَّ	عَلَيْهِ	الَّيْلُ
(آنکھوں سے دیکھ کر) یقین کرنے والوں سے	پھر جب	اندھیرا کر دیا	اس پر	رات (نے)

وہ عین الیقین والوں میں سے ہوجائے ○ پھر جب ان پر رات کا اندھیرا چھایا

1 ...... یہاں آیت میں آزر کیلئے "اَبْ" کا لفظ ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا لغوی معنی ہے "باپ" لیکن عرف میں "چچا" کیلئے بھی بکثرت استعمال ہوتا ہے اور یہاں اس سے مراد چچا ہے، جیسا کہ القاموس المحیط ج1، ص491 پر مذکور ہے کہ آزر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا کا نام ہے۔ اور امام جلال الدین سیوطی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے "مَسَالِكُ الْحُنَفَاءْ" میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ نیز چچا کو باپ کہنا تمام ممالک میں معمول ہے بالخصوص عرب میں اور قرآن و حدیث میں بھی چچا کو باپ کہنے کی مثالیں موجود ہیں۔

رَاٰ كَوْكَبًا ۚ قَالَ هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ

رَاٰ (1)	كَوْكَبًا	قَالَ	هٰذَا رَبِّيْ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَ	قَالَ
(تو) اس نے دیکھا	ایک ستارہ	فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

تو ایک تارا دیکھا، فرمایا: کیا اسے میرا رب ٹھہراتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

لَاۤ اُحِبُّ الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَلَمَّا رَاَ الْقَمَرَ بَازِغًا قَالَ

لَاۤ اُحِبُّ	الْاٰفِلِيْنَ ﴿۷۶﴾	فَلَمَّا	رَاَ الْقَمَرَ	بَازِغًا	قَالَ
میں پسند نہیں کرتا	ڈوبنے والوں (کو)	پھر جب	اس نے دیکھا چاند	چمکتا	فرمایا

میں ڈوبنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ پھر جب چاند چمکتا دیکھا تو فرمایا:

هٰذَا رَبِّيْ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَ قَالَ لَىٕنْ لَّمْ يَهْدِنِيْ رَبِّيْ

هٰذَا رَبِّيْ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَ	قَالَ	لَىٕنْ	لَّمْ يَهْدِنِيْ	رَبِّيْ
(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	کہا	ضرور اگر	مجھے ہدایت نہ دیتا	میرا رب

کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا: اگر مجھے میرے رب نے ہدایت نہ دی ہوتی

لَاَكُوْنَنَّ مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾ فَلَمَّا رَاَ الشَّمْسَ بَازِغَةً

لَاَكُوْنَنَّ	مِنَ الْقَوْمِ الضَّآلِّيْنَ ﴿۷۷﴾	فَلَمَّا	رَاَ الشَّمْسَ	بَازِغَةً
ضرور میں ہو جاتا	گمراہ ہونے والی قوم سے	پھر جب	اس نے دیکھا سورج	چمکتا

تو میں بھی گمراہ لوگوں میں سے ہوتا ○ پھر جب سورج کو چمکتا دیکھا تو

قَالَ هٰذَا رَبِّيْ هٰذَاۤ اَكْبَرُ ۚ فَلَمَّاۤ اَفَلَتْ قَالَ

قَالَ	هٰذَا رَبِّيْ	هٰذَاۤ اَكْبَرُ	فَلَمَّاۤ	اَفَلَتْ	قَالَ
فرمایا	(کیا) یہ میرا رب (ہے؟)	یہ (ان) سب سے بڑا (ہے)	پھر جب	وہ ڈوب گیا	فرمایا

فرمایا: کیا اسے میرا رب کہتے ہو؟ یہ تو ان سب سے بڑا ہے پھر جب وہ ڈوب گیا تو فرمایا:

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں لوگ بتوں، ستاروں، چاند اور سورج کی پوجا کرتے تھے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بہت عمدہ انداز میں ان چیزوں کے خدا ہونے کا رد کیا کہ جو چیزیں تغیر پذیر ہیں کہ ظاہر ہوتی اور ڈوب جاتی ہیں وہ خدا نہیں ہو سکتیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے عقیدے اور دین حق کا اعلان

يٰقَوْمِ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾ اِنِّيْ

يٰقَوْمِ	اِنِّيْ	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا	تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٨﴾	اِنِّيْ
اے میری قوم	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جو	تم شریک ٹھہراتے ہو	بیشک میں (نے)

اے میری قوم! میں ان چیزوں سے بیزار ہوں جنہیں تم (اللہ کا) شریک ٹھہراتے ہو○ میں نے

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

وَجَّهْتُ	وَجْهِيَ	لِلَّذِيْ	فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
متوجہ کرلیا	اپنا چہرہ	(اس ذات) کی طرف جس نے	آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا

ہر باطل سے جدا ہو کر اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان اور زمین

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾ؔ وَحَآجَّهٗ

حَنِيْفًا(1)	وَّ	مَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	حَآجَّهٗ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	میں مشرکوں میں سے نہیں (ہوں)	اور	جھگڑا کرنے لگی اس سے

بنائے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں○ اور ان کی قوم ان سے

اعلان حق پر قوم کا جھگڑنا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَوْمُهٗ ط قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ فِي اللّٰهِ وَقَدْ

قَوْمُهٗ	قَالَ	اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ	فِي اللّٰهِ	وَ	قَدْ
اس کی قوم	فرمایا	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے	اللہ کے بارے میں	اور (حالانکہ)	بیشک

جھگڑنے لگی (ابراہیم نے) فرمایا: کیا تم اللہ کے بارے میں مجھ سے جھگڑتے ہو حالانکہ

کفار کے بتائے ہوئے شریکوں سے بے خوفی کا اعلان

هَدٰىنِ ط وَلَآ اَخَافُ مَا تُشْرِكُوْنَ

هَدٰىنِ	وَ	لَآ اَخَافُ(2)	مَا	تُشْرِكُوْنَ
اس نے ہدایت دے دی مجھے	اور	میں نہیں ڈرتا	(ان سے) جن کو	تم شریک ٹھہراتے ہو

وہ تو مجھے ہدایت عطا فرما چکا اور مجھے ان کا (کوئی) ڈر نہیں جنہیں تم شریک بتاتے ہو

1...... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے خود کو حنیف فرمایا۔ حنیف کے معنی ہیں ”تمام جھوٹے دینوں سے صاف اور ہر باطل سے جدا۔ اس سے معلوم ہوا کہ دینِ حق کا قیام و استحکام جب ہی ہو سکتا ہے جب کہ تمام باطل دینوں سے بیزاری اور دین حق پر پختگی ہو۔ دین کے معاملے میں پلپلے پن کا مظاہرہ کرنے، سب کو اپنی اپنی جگہ درست ماننے اور سب مذاہب میں اتفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوششیں کرنے سے دین حق کا استحکام ممکن نہیں۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ پیغمبر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں مخلوق کی ایسی ہیبت نہیں آسکتی جو انہیں فرائض کی ادائیگی سے روک دے۔

امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟

بِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ رَبِّيْ شَيْـًٔا ؕ وَسِعَ رَبِّيْ

بِهٖٓ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ	رَبِّيْ	شَيْـًٔا	وَسِعَ	رَبِّيْ
اس (اللہ) کا	البتہ	یہ کہ	چاہے	میرا رب	کوئی چیز	گھیرا ہوا ہے	میرے رب (نے)

البتہ یہ کہ میرا رب کوئی بات چاہے۔ میرے رب کا علم

كُلَّ شَيْءٍ عِلْمًا ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَكَيْفَ اَخَافُ

كُلَّ شَيْءٍ	عِلْمًا	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	كَيْفَ	اَخَافُ (1)
ہر چیز (کو)	علم (سے)	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	کیسے	میں ڈروں

ہر چیز کو محیط ہے تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے ؟ ○ اور میں تمہارے شریکوں سے

مَآ اَشْرَكْتُمْ وَلَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ

مَآ	اَشْرَكْتُمْ	وَ	لَا تَخَافُوْنَ	اَنَّكُمْ
(ان سے) جنہیں	تم شریک ٹھہراتے ہو	اور	تم نہیں ڈرتے	(اس سے) کہ تم (نے)

کیوں ڈروں ؟ اور تم اس بات سے نہیں ڈرتے کہ

اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ

اَشْرَكْتُمْ	بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	عَلَيْكُمْ	سُلْطٰنًا
شریک ٹھہرایا	اللہ کا	(اسے) جو	اللہ نے نہیں اتاری	اس کی	تمہارے اوپر	کوئی دلیل

تم نے اللہ کا شریک اس کو ٹھہرایا جس کی کوئی دلیل اللہ نے تم پر نہیں اتاری

وقف لازم

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾ اَلَّذِيْنَ

فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ	اَحَقُّ بِالْاَمْنِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۱﴾	اَلَّذِيْنَ
تو دو گروہوں میں کون	امان کا زیادہ حق دار (ہے)	اگر	تم جانتے ہو	وہ لوگ جو

تو دونوں گروہوں میں امان کا زیادہ حقدار کون ہے؟ اگر تم جانتے ہو ○ وہ جو

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مزید فرمایا کہ ”میں تمہارے شریکوں سے کیوں ڈروں جو بے جان، جمادات اور بالکل عاجز و بے بس ہیں اور مجھے ڈرانے کی بجائے تو تمہیں ڈرنا چاہئے کیونکہ تم نے ان بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرایا جن کے شریک ہونے کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں۔ اس بات کو سامنے رکھ کر غور کرو کہ امن کا مستحق کون ہے وہ مومن جس کے پاس اپنے عقیدے کی حقانیت کے دلائل ہیں یا وہ مشرک امن کا مستحق ہے جس کے پاس اس کے عقیدے کی کوئی معقول و قابلِ قبول دلیل نہیں ہے۔

ٰامَنُوْا وَ لَمْ یَلْبِسُوْۤا اِیْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓىٕكَ

ٰامَنُوْا	وَ	لَمْ یَلْبِسُوْۤا	اِیْمَانَهُمْ	بِظُلْمٍ	اُولٰٓىٕكَ
ایمان لائے	اور	انہوں نے نہیں ملایا	اپنے ایمان (کو)	ظلم (شرک) کے ساتھ	یہ لوگ

ایمان لائے اور اپنے ایمان میں شرک کو نہ ملایا تو

لَهُمُ الْاَمْنُ وَ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع وَ تِلْكَ حُجَّتُنَاۤ

لَهُمُ	الْاَمْنُ	وَ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	تِلْكَ	حُجَّتُنَاۤ [1]
ان کے لئے	امان (ہے)	اور	وہ	ہدایت یافتہ ہیں	اور	یہ	ہماری مضبوط دلیل (ہے)

انہی کے لیے امان ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں ○ اور یہ ہماری مضبوط دلیل ہے

ٰاتَیْنٰهَاۤ اِبْرٰهِیْمَ عَلٰى قَوْمِهٖ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ

ٰاتَیْنٰهَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ
ہم نے عطا کی یہ	ابراہیم (کو)	اس کی قوم پر (کے مقابلے میں)	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجات

جو ہم نے ابراہیم کو اس کی قوم کے مقابلے میں عطا فرمائی۔ ہم جس کے چاہتے ہیں

مَّنْ نَّشَآءُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾ وَ وَهَبْنَا

مَّنْ	نَّشَآءُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۸۳﴾	وَ	وَهَبْنَا
جس کے	ہم چاہتے ہیں	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا	اور	ہم نے عطا کئے

درجات بلند کر دیتے ہیں۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور ہم نے

لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَیْنَا ۚ وَ نُوْحًا

لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	كُلًّا	هَدَیْنَا	وَ	نُوْحًا
اس (ابراہیم) کو	اسحاق	اور	یعقوب	سب (کو)	ہم نے ہدایت دی	اور	نوح (کو)

انہیں اسحاق اور یعقوب عطا کیے۔ ان سب کو ہم نے ہدایت دی اور ان سے پہلے نوح کو

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

ع ۱۵/۲

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی شان کا بیان

1 ......اس رکوع میں حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شان اور دیگر انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت کا بیان ہے اور اس سارے بیان کا مقصد سب انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے آقا، امام الانبیاء صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تسکین و تعلیم اور تربیت ہے، جیسا کہ رکوع کے آخر میں ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کثرت سے تذکرہ کرنا اور محفلوں، مجلسوں کو اُن کے ذِکرِ پاک سے آراستہ کرنا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہایت محبوب ہے اور ایمان کی طاقت اور عقیدۂ توحید کو مضبوط کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ وَ

هَدَيْنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ	وَ
ہم نے ہدایت دی	(اس) سے پہلے	اور	اس کی اولاد سے	داؤد	اور	سلیمان	اور

ہدایت دی اور اس کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور

اَيُّوْبَ وَ يُوْسُفَ وَ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ؕ وَ كَذٰلِكَ

اَيُّوْبَ	وَ	يُوْسُفَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	وَ	كَذٰلِكَ
ایوب	اور	یوسف	اور	موسیٰ	اور	ہارون (کو ہدایت دی)	اور	ایسا ہی

ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو (ہدایت عطا فرمائی) اور ایسا ہی

نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ وَ زَكَرِيَّا وَ يَحْيٰى وَ عِيْسٰى وَ

نَجْزِي	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٨٤﴾ (1)	وَ	زَكَرِيَّا	وَ	يَحْيٰى	وَ	عِيْسٰى	وَ
ہم بدلہ دیتے ہیں	نیک لوگوں (کو)	اور	زکریا	اور	یحییٰ	اور	عیسیٰ	اور

ہم نیک لوگوں کو بدلہ دیتے ہیں ○ اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور

اِلْيَاسَ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ الْيَسَعَ وَ

اِلْيَاسَ	كُلٌّ	مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٥﴾	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	الْيَسَعَ	وَ
الیاس (کو ہدایت دی)	سب	صالحین میں سے (ہیں)	اور	اسماعیل	اور	یسع	اور

الیاس کو (ہدایت یافتہ بنایا) یہ سب ہمارے خاص بندوں میں سے ہیں ○ اور اسماعیل اور یَسع اور

يُوْنُسَ وَ لُوْطًا ؕ وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾

يُوْنُسَ	وَ	لُوْطًا	وَ	كُلًّا	فَضَّلْنَا	عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ﴿٨٦﴾ (2)
یونس	اور	لوط (کو ہدایت دی)	اور	سب کو	ہم نے فضیلت دی	جہان والوں پر

یونس اور لوط کو (ہدایت دی) اور ہم نے سب کو تمام جہان والوں پر فضیلت عطا فرمائی ○

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام اور مرتبہ عطا فرمایا کہ آپ کے بعد جتنے بھی انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے سب آپ ہی کی اولاد سے تھے۔

2 ...... اِس آیت میں اس بات کی دلیل ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرشتوں سے افضل ہیں کیونکہ عالَم یعنی جہان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا تمام موجودات داخل ہیں تو فرشتے بھی اس میں داخل ہیں اور جب تمام جہان والوں پر فضیلت دی تو فرشتوں پر بھی فضیلت ثابت ہوگئی۔

وَ مِنْ اٰبَآىٕهِمْ وَ ذُرِّیّٰتِهِمْ وَ اِخْوَانِهِمْۚ وَ

وَ	مِنْ اٰبَآىٕهِمْ	وَ	ذُرِّیّٰتِهِمْ	وَ	اِخْوَانِهِمْ	وَ
اور	ان کے باپ دادا سے	اور	ان کی اولاد	اور	ان کے بھائیوں (سے بعض کو ہدایت دی)	اور

اور ان کے باپ دادا اور ان کی اولاد اور ان کے بھائیوں میں سے (بھی) بعض کو (ہدایت دی) اور

اجْتَبَیْنٰهُمْ وَ هَدَیْنٰهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾ ذٰلِكَ

اجْتَبَیْنٰهُمْ	وَ	هَدَیْنٰهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۸۷﴾	ذٰلِكَ [1]
ہم نے چن لیا انہیں	اور	ہدایت دی انہیں	سیدھے راستے کی طرف	یہ

ہم نے انہیں چن لیا اور ہم نے انہیں سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ یہ

هُدَى اللّٰهِ یَهْدِیْ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖؕ وَ

هُدَى اللّٰهِ	یَهْدِیْ	بِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ
اللہ کی ہدایت (ہے)	وہ ہدایت دیتا ہے	اس کی	جسے	چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور

اللہ کی ہدایت ہے وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور

لَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾

لَوْ	اَشْرَكُوْا	لَحَبِطَ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۸۸﴾
اگر	(بالفرض) وہ شرک کرتے	(تو) ضرور ضائع ہو جاتا	ان سے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اگر وہ (بھی بالفرض) شرک کرتے تو ضرور ان کے تمام اعمال ضائع ہو جاتے ○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحُكْمَ وَ النُّبُوَّةَۚ فَاِنْ

اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	وَ	الْحُكْمَ	وَ	النُّبُوَّةَ	فَاِنْ
یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اور	حکمت	اور	نبوت	تو اگر

یہی وہ ہستیاں ہیں جنہیں ہم نے کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کی تو اگر

ہدایت اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے نیز شرک سے اعمال کی بربادی کا بیان

نبیوں کی شان

[1]...... یہاں اس سے مراد صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت ہے یا اس چیز کی معرفت مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد و یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔

يَّكْفُرْ بِهَا هٰۤؤُلَآءِ فَقَدْ وَكَّلْنَا بِهَا قَوْمًا

يَّكْفُرْ	بِهَا	هٰۤؤُلَآءِ	فَقَدْ	وَكَّلْنَا	بِهَا	قَوْمًا
انکار کرتے ہیں	اس کا	یہ (کافر) لوگ	تو بیشک	ہم نے مقرر کر رکھی ہے	اس پر	(ایسی) قوم

کفار اِن چیزوں کا انکار کرتے ہیں تو ہم نے اس کے لئے ایسی قوم مقرر کر رکھی ہے

انبیاء کرام کی ہدایت کی پیروی کرنے کا حکم

لَّيْسُوْا بِهَا بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ

لَّيْسُوْا	بِهَا	بِكٰفِرِيْنَ ﴿۸۹﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	هَدَى	اللّٰهُ
وہ نہیں ہیں	اس کا	انکار کرنے والے	یہ	وہ لوگ ہیں جنہیں	ہدایت دی	اللہ (نے)

جو ان چیزوں کا انکار کرنے والی نہیں ○ یہی وہ (مقدس) ہستیاں ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت کی

فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ ؕ قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

فَبِهُدٰىهُمُ	اقْتَدِهْ (1)	قُلْ	لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا
تو ان کے طریقے کی	تم (بھی) پیروی کرو اس کی	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

تو تم ان کی ہدایت کی پیروی کرو۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

ع ۱۰/۱۶

قرآن کی حقانیت کا انکار کرنے والوں کو جواب

اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾ ع وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٰى	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۰﴾	وَ	مَا قَدَرُوا (2)	اللّٰهَ
نہیں	وہ	مگر	نصیحت	سارے جہان والوں کے لئے	اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)

یہ صرف سارے جہان والوں کے لئے نصیحت ہے ○ اور یہودیوں نے اللہ کی قدر نہ کی

حَقَّ قَدْرِهٖۤ اِذْ قَالُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى بَشَرٍ

حَقَّ قَدْرِهٖۤ	اِذْ	قَالُوْا	مَاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	عَلٰى بَشَرٍ
(جیسے) اس کی قدر کرنے کا حق (تھا)	جب	انہوں نے کہا	نازل نہیں کی	اللہ (نے)	کسی انسان پر

جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا جب انہوں نے کہا: اللہ نے کسی انسان پر کوئی چیز

(1)...... علمائے دین نے اس آیت سے یہ مسئلہ ثابت کیا ہے کہ سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے افضل ہیں کیونکہ جو شرف و کمال اور خصوصیات و اوصاف جدا جدا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا فرمائے گئے تھے ہمارے نبی صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے سب کو جمع فرما دیا اور آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا ”فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ“ تو جب آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اوصاف کمالیہ کے جامع ہیں تو بے شک سب سے افضل ہوئے۔ (2)...... یہودیوں کے ایک بڑے عالم مالک ابنِ صیف نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بحث کے =

مِّنْ شَیْءٍ ؕ قُلْ مَنْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ الَّذِیْ جَآءَ بِهٖ مُوْسٰى

مِّنْ شَیْءٍ	قُلْ	مَنْ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	الَّذِیْ	جَآءَ بِهٖ	مُوْسٰى
کوئی چیز	تم کہو	کس نے	نازل کی	کتاب	جو	لے کر آیا اس کو	موسیٰ

نہیں نازل کی۔ تم فرماؤ: وہ کتاب کس نے اتاری تھی جسے موسیٰ لے کر آئے تھے؟

نُوْرًا وَّ هُدًى لِّلنَّاسِ تَجْعَلُوْنَهٗ قَرَاطِیْسَ

نُوْرًا	وَّ	هُدًى	لِّلنَّاسِ	تَجْعَلُوْنَهٗ	قَرَاطِیْسَ
نور	اور	ہدایت (تھی)	لوگوں کے لیے	تم نے بنالئے اس کے	بہت سے کاغذ

نور اور لوگوں کے لیے ہدایت تھی، جس کے تم نے الگ الگ کاغذ بنا لیے تھے،

تُبْدُوْنَهَا وَ تُخْفُوْنَ كَثِیْرًا ۚ وَ عُلِّمْتُمْ مَّا

تُبْدُوْنَهَا	وَ	تُخْفُوْنَ	كَثِیْرًا	وَ	عُلِّمْتُمْ	مَّا
تم ظاہر کرتے ہو انہیں	اور	چھپالیتے ہو	بہت کچھ	اور	تمہیں سکھائی گئیں	وہ (باتیں) جو

کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپالیتے ہو اور تمہیں وہ سکھایا جاتا ہے جو

لَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنْتُمْ وَ لَاۤ اٰبَآؤُكُمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ ثُمَّ

لَمْ تَعْلَمُوْۤا	اَنْتُمْ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُكُمْ	قُلِ	اللّٰهُ	ثُمَّ
نہیں جانتے	تم	اور	نہ	تمہارے باپ دادا	تم کہو	اللہ (نے تورات اتاری)	پھر

نہ تم کو معلوم تھا اور نہ تمہارے باپ دادا کو۔ تم کہو: "اللہ" پھر

ذَرْهُمْ فِیْ خَوْضِهِمْ یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾ وَ هٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ

ذَرْهُمْ	فِیْ خَوْضِهِمْ	یَلْعَبُوْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ (1)	اَنْزَلْنٰهُ
چھوڑ دو ان لوگوں کو	ان کی بیہودہ باتوں میں	کھیلتے ہوئے	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے

انہیں ان کی بیہودگی میں کھیلتے ہوئے چھوڑ دو ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے،

یہودیوں کا اپنی کتاب کے ساتھ سلوک

قرآن مجید کی شان اور اس کے نزول کی حکمت

= دوران یہ کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی آدمی پر کچھ نہیں اُتارا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

(1)..... یہاں قرآن پاک کے بارے میں فرمایا کہ یہ قرآن پاک برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے۔ یہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہم نے اسے اس لئے نازل فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ذریعے مرکزی شہر مکہ مکرمہ اور اس کے ارد گرد والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب کی خبریں دو۔

مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَ لِتُنْذِرَ

مُبٰرَكٌ	مُّصَدِّقُ	الَّذِیْ	بَیْنَ یَدَیْهِ	وَ	لِتُنْذِرَ
برکت والی	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (نازل ہوئیں)	اور	تاکہ تم ڈراؤ

پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لئے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے

اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَاؕ وَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ

اُمَّ الْقُرٰى	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	الَّذِیْنَ	یُؤْمِنُوْنَ
مرکزی شہر (والوں کو)	اور	جو	اس کے ارد گرد (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لاتے ہیں

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ اور جو آخرت پر

بِالْاٰخِرَةِ یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾

بِالْاٰخِرَةِ	یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ (1)	یُحَافِظُوْنَ ﴿۹۲﴾
آخرت پر	وہ ایمان لاتے ہیں	اس (کتاب) پر	اور	وہ	اپنی نمازوں پر	محافظت کرتے ہیں

ایمان لاتے ہیں وہی اس کتاب پر ایمان لاتے ہیں اور وہ اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں ○

نبوت کے جھوٹے دعوے دار کا رد

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ قَالَ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوْ	قَالَ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	کہے

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ؟ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے:

اُوْحِیَ اِلَیَّ وَ لَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ وَّ مَنْ

اُوْحِیَ (3)	اِلَیَّ	وَ	لَمْ یُوْحَ	اِلَیْهِ	شَیْءٌ	وَّ	مَنْ
وحی کی گئی ہے	میری طرف	اور (حالانکہ)	وحی نہیں کی گئی	اس کی طرف	کچھ	اور	جو

میری طرف وحی کی گئی حالانکہ اس کی طرف کسی شے کی وحی نہیں بھیجی گئی اور جو

(1)...... یہاں نماز کو بطور خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ ایمان کے بعد سب سے اعلیٰ عبادت ہے اور جب بندہ تمام ارکان و شرائط کے ساتھ اس کی پابندی کرتا ہے تو دیگر عبادات اور طاعات کی پابندی کرنا بھی شروع کر دیتا ہے۔ قرآن مجید پر ایمان کا ایک تقاضا یہ ہے کہ پانچوں نمازیں ان کے تمام ارکان و شرائط کے ساتھ پابندی سے ادا کی جائیں اور ان کی ادائیگی میں کسی طرح کی سستی اور کاہلی سے کام نہ لیا جائے۔ (2)...... آیت کا یہ حصہ مُسَیْلِمَہ کذّاب کے بارے میں نازل ہوا جس نے یمن کے علاقے یمامہ میں نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تھا اور قبیلہ بنی حنیفہ کے چند لوگ اس کے فریب میں آگئے تھے۔ (3)...... آیت کا یہ حصہ عبد اللہ =

کافروں کی موت کے وقت کے حالات

قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى

قَالَ	سَاُنْزِلُ	مِثْلَ	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى
کہے	عنقریب میں اتار دوں گا	(اس کی) مثل	جو	نازل کیا	اللہ نے	اور	اگر	تم دیکھو

کہے: میں بھی ابھی ایسا اُتار دوں گا جیسا اللہ نے اتارا ہے۔ اور اگر تم دیکھو

اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ ۚ

اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَاسِطُوْۤا اَیْدِیْهِمْ
جب	ظالم لوگ	موت کی سختیوں میں (ہوتے ہیں)	اور	فرشتے	اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے

جب ظالم موت کی سختیوں میں ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ پھیلاتے ہوئے کہتے ہیں

اَخْرِجُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ

اَخْرِجُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	اَلْیَوْمَ	تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ
(کہتے ہیں) نکالو	اپنی جانیں	آج	تمہیں سزا دی جائے گی	ذلت کے عذاب (کی)

کہ اپنی جانیں نکالو۔ آج تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا

بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ

بِمَا	كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ	غَیْرَ الْحَقِّ	وَ	كُنْتُمْ
(اس کے) سبب جو	تم کہتے تھے	اللہ پر	حق کے علاوہ، ناحق	اور	تم تھے

اس کے بدلے میں جو تم اللہ پر ناحق باتیں کہتے تھے اور

قیامت کے چند احوال کا بیان

عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۹۳) وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا

عَنْ اٰیٰتِهٖ	تَسْتَكْبِرُوْنَ (۹۳)	وَ	لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا [1]
اس کی آیتوں سے	تکبر کرتے	اور	ضرور بیشک	تم آئے (آؤ گے) ہمارے پاس

اس کی آیتوں سے تکبر کرتے تھے ○ اور بیشک تم ہمارے پاس

= بن ابی سرح کاتبِ وحی کے بارے میں نازل ہوا جس نے ایک موقع پر یہ گمان کر لیا کہ اس پر وحی نازل ہونے لگی ہے، پھر یہ مرتد ہو گیا اور آخر کار حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانہ ہی میں فتح مکہ سے پہلے دوبارہ اسلام سے مشرف ہوا۔

1 ...... عربی زبان کا یہ اسلوب ہے کہ مستقبل میں ہونے والی قطعی اور یقینی بات کو ماضی کے صیغہ سے بیان کیا جاتا ہے اور چونکہ قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں اکیلے حاضر ہونا یقینی اور قطعی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی سے تعبیر کیا گیا ہے۔

فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ

فُرَادٰى (1)	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	تَرَكْتُمْ
اکیلے اکیلے	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	تم چھوڑ آئے

اکیلے آئے جیسا ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا اور تم

مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْۚ وَ مَا نَرٰى

مَّا	خَوَّلْنٰكُمْ	وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ	وَ	مَا نَرٰى
وہ جو (مال ومتاع)	ہم نے دیا تھا تمہیں	تمہاری پشتوں کے پیچھے	اور	(آج) ہم نہیں دیکھتے

اپنے پیچھے وہ سب مال ومتاع چھوڑ آئے جو ہم نے تمہیں دیا تھا اور (آج) ہم

مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ

مَعَكُمْ	شُفَعَآءَكُمُ	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	اَنَّهُمْ
تمہارے ساتھ	تمہارے سفارشی	وہ جنہیں	تم نے گمان کیا	کہ وہ

تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو نہیں دیکھتے جنہیں تم گمان کرتے تھے کہ وہ

فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُاؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ

فِیْكُمْ (2)	شُرَكٰٓؤُا	لَقَدْ	تَّقَطَّعَ	بَیْنَكُمْ
تم میں	(اللہ کے) شریک ہیں	ضرور بیشک	(تعلق) کٹ چکا	تمہارے درمیان

تم میں (ہمارے) شریک ہیں۔ بیشک تمہارے درمیان جدائی ہوگئی

وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۹۴)

ع

وَ	ضَلَّ	عَنْكُمْ	مَّا	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ (۹۴)
اور	غائب ہوگئے	تم سے	وہ جنہیں	تم (معبود) گمان کرتے تھے

اور تم سے وہ غائب ہوگئے جن (کے معبود ہونے) کا تم دعویٰ کرتے تھے ○

1...... مرنے کے بعد انسان قبر میں تنہا ہوگا اور میدان حشر میں نیز اپنے اعمال کا حساب دیتے وقت بھی اکیلا ہوگا کیونکہ اس وقت ہر کوئی دوسروں سے بے نیاز ہو کر اپنے انجام کی فکر میں مبتلا ہوگا، لہٰذا دانائی یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں رہتے ہوئے اپنے ایسے ساتھی بنالئے جائیں جو قبر کی وحشت انگیز تنہائی میں انسیت اور غمخواری کا باعث ہوں اور قیامت کے دن نفسی نفسی کے ہولناک عالم میں تسکین کا سبب بنیں اور یہ ساتھی نیک اعمال ہیں۔

2...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہارے گمان کے مطابق تمہاری عبادت کا مستحق ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہیں۔

قدرتِ الٰہی کے چند دلائل

اِنَّ اللّٰهَ فَالِقُ الْحَبِّ وَ النَّوٰى ؕ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ

اِنَّ	اللّٰهَ	فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى	یُخْرِجُ	الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ
بیشک	اللہ	دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا (ہے)	وہ نکالتا	زندہ کو بے جان سے

بیشک اللہ دانے اور گٹھلی کو چیرنے والا ہے، زندہ کو مردہ سے نکالنے

وَ مُخْرِجُ الْمَیِّتِ مِنَ الْحَیِّ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ فَاَنّٰى

وَ	مُخْرِجُ الْمَیِّتِ	مِنَ الْحَیِّ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى
اور	بے جان کو نکالنے والا (ہے)	زندہ سے	یہ (ہے)	اللہ	تو کہاں

اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یہ اللہ ہے تو تم کہاں

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾ فَالِقُ الْاِصْبَاحِ ۚ وَ جَعَلَ الَّیْلَ

تُؤْفَكُوْنَ ﴿۹۵﴾	فَالِقُ الْاِصْبَاحِ	وَ	جَعَلَ	الَّیْلَ
تم اوندھے جاتے ہو	(رات کی تاریکی) چیر کر صبح نکالنے والا	اور	اس نے بنایا	رات (کو)

پھرے جاتے ہو؟ ○ (وہ) تاریکی کو چاک کرکے صبح نکالنے والا (ہے) اور اس نے رات کو

سَكَنًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ حُسْبَانًا ؕ ذٰلِكَ

سَكَنًا	وَّ	الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ	حُسْبَانًا	ذٰلِكَ
چین، سکون	اور	سورج اور چاند (کو بنایا)	حساب (کا ذریعہ)	یہ (نظام)

آرام (کا ذریعہ) بنایا اور اس نے سورج اور چاند کو (اوقات کے) حساب (کا ذریعہ بنایا) یہ

ستارے پیدا کئے جانے کی حکمت

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۹۶﴾ [1]	وَ	هُوَ	الَّذِیْ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے

زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا اندازہ ہے ○ اور وہی ہے جس نے

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ علم ریاضی، علمِ نباتات، علمِ فلکیات اور علمِ حیوانات بھی بہت اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے خالقِ کائنات جَلَّ جَلَالُہٗ کی قدرت کاملہ ظاہر ہوتی ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانی اور زمینی چیزوں کو اپنی قدرت کا نمونہ بنایا ہے۔

جَعَلَ لَكُمُ النُّجُوْمَ لِتَهْتَدُوْا بِهَا

جَعَلَ	لَكُمُ	النُّجُوْمَ	لِتَهْتَدُوْا	بِهَا
بنائے	تمہارے لیے	ستارے	تاکہ تم راستہ پاؤ	ان کے ذریعے

تمہارے لیے ستارے بنائے تاکہ تم ان کے ذریعے

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ
خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	نشانیاں

خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ پاؤ۔ بیشک ہم نے علم والوں کے لیے تفصیل سے

لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَنْشَاَكُمْ

لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۹۷﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَنْشَاَكُمْ
(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں

نشانیاں بیان کردیں ○ اور وہی ہے جس نے تم کو ایک جان سے

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَّمُسْتَوْدَعٌ ؕ

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	فَمُسْتَقَرٌّ	وَّ	مُسْتَوْدَعٌ (1)
ایک جان سے	پھر (کہیں) ٹھکانہ (ہے)	اور	(کہیں) امانت رکھے جانے کی جگہ

پیدا کیا پھر کہیں ٹھکانہ ہے اور کہیں امانت رکھے جانے کی جگہ ہے۔

قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾

قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّفْقَهُوْنَ ﴿۹۸﴾
بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کردیں	نشانیاں	(اس) قوم کے لئے	(جو) سمجھ رکھتے ہیں

بیشک ہم نے سمجھنے والوں کے لیے نشانیاں تفصیل سے بیان کردیں ○

تخلیقِ انسانی میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

1 ...... یہاں آیت میں ”مُسْتَقَرٌّ“ سے مراد یہ ہے کہ ماں کے رحم میں یا زمین کے اوپر تمہارا ٹھکانہ بنایا، اور ”مُسْتَوْدَعٌ“ سے مراد یہ ہے کہ باپ کی پیٹھ یا زمین کے اندر تمہارے لئے امانت رکھے جانے کی جگہ بنائی ہے۔

پانی کے ذریعے اگائی گئی چیزوں میں قدرتِ الٰہی کی دلیلیں

وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۚ

وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ [1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
اور	وہ (وہی ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

اور وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اُتارا

فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ

فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	نَبَاتَ كُلِّ شَیْءٍ	فَاَخْرَجْنَا	مِنْهُ
پھر ہم نے نکالی	اس کے ذریعے	ہر اگنے والی چیز	تو ہم نے نکالی	اس سے

پھر ہم نے اس کے ذریعے ہر اُگنے والی چیز نکالی تو ہم نے اس سے

خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًاۚ وَ

خَضِرًا	نُّخْرِجُ	مِنْهُ	حَبًّا	مُّتَرَاكِبًا	وَ
سرسبز کھیتی	ہم نکالتے ہیں	اس سے	دانہ	ایک دوسرے پر چڑھا ہوا	اور

سرسبز کھیتی نکالی جس میں سے ہم ایک دوسرے پر چڑھے ہوئے دانے نکالتے ہیں اور

مِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِیَةٌ وَّ

مِنَ النَّخْلِ	مِنْ طَلْعِهَا	قِنْوَانٌ	دَانِیَةٌ	وَّ
کھجور سے	اس کے ابتدائی کچے شگوفوں سے	خوشے	لٹکے ہوئے	اور

کھجور کے ابتدائی کچے شگوفوں سے (کھجور کے) خوشے (نکلتے ہیں جو پھلوں کی کثرت سے) لٹکے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور

جَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ

جَنّٰتٍ	مِّنْ اَعْنَابٍ	وَّ	الزَّیْتُوْنَ	وَ	الرُّمَّانَ
باغات	انگوروں سے	اور	زیتون	اور	انار (نکالتے ہیں)

انگور کے باغ اور زیتون اور انار (نکالتے ہیں جو)

[1]......اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی قدرت کی کیسی عظیم دلیل بیان فرمائی کہ دیکھو پانی ایک ہے اور جس زمین سے سب کچھ اگ رہا ہے وہ ایک ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس سے جو چیزیں اگائیں وہ قسم قسم اور رنگارنگ کی ہیں تو جو ربِ عظیم عَزَّوَجَلَّ ایک پانی سے اتنی قسم کی سبزیاں پیدا فرمانے پر قادر ہے تو وہ ایک صور کی پھونک سے سارے عالم کو مارنے اور زندہ کرنے پر بھی قادر ہے لہٰذا قیامت برحق ہے۔

دلائل قدرت دیکھنے کے باوجود بت پرستوں کا حال

مُشْتَبِهًا وَّ غَیْرَ مُتَشَابِهٍ ؕ اُنْظُرُوْۤا اِلٰی ثَمَرِهٖۤ

مُشْتَبِهًا	وَّ	غَیْرَ مُتَشَابِهٍ	اُنْظُرُوْۤا	اِلٰی ثَمَرِهٖۤ
ایک دوسرے سے ملتے جلتے	اور	ایک دوسرے سے مختلف	تم دیکھو	اس کے پھل کی طرف

کسی وصف میں ایک دوسرے سے ملتے ہوتے ہیں اور کسی وصف میں جدا ہوتے ہیں۔ تم درخت کے پھل

اِذَاۤ اَثْمَرَ وَ یَنْعِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكُمْ لَاٰیٰتٍ

اِذَاۤ	اَثْمَرَ	وَ	یَنْعِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكُمْ	لَاٰیٰتٍ
جب	وہ پھل دے	اور	اس کا پکنا (دیکھو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کے پکنے کی طرف دیکھو جب وہ پھل دے۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لیے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ

لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٩٩﴾	وَ	جَعَلُوْا [1]	لِلّٰهِ
(اس) قوم کے لئے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	انہوں نے بنالیا	اللہ کا

نشانیاں ہیں ○ اور لوگوں نے جنوں کو اللہ کا

شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَ خَلَقَهُمْ وَ خَرَقُوْا

شُرَكَآءَ	الْجِنَّ	وَ	خَلَقَهُمْ	وَ	خَرَقُوْا
شریک	جنوں (کو)	اور (حالانکہ)	اللہ نے پیدا کیا ان (جنوں) کو	اور	لوگوں نے گڑھ لئے

شریک بنالیا حالانکہ اللہ نے تو ان جنوں کو پیدا کیا ہے اور لوگوں نے

لَهٗ بَنِیْنَ وَ بَنٰتٍۭ بِغَیْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

لَهٗ	بَنِیْنَ	وَ	بَنٰتٍۭ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
اس (یعنی اللہ) کے لئے	بیٹے	اور	بیٹیاں	علم کے بغیر	پاکی ہے اسے	اور

اللہ کے لئے جہالت سے بیٹے اور بیٹیاں گڑھ لیں حالانکہ اللہ

(1)...... سابقہ آیات میں بیان کردہ دلائلِ قدرت، عجائبِ حکمت اور بے شمار نعمتیں پیدا کئے جانے اور لوگوں کو عطا کئے جانے کا تقاضا یہ تھا کہ سب لوگ اس کریم کارساز پر ایمان لاتے لیکن اِس کی بجائے بُت پرستوں نے یہ ستم کیا کہ جنوں کو خدا عَزَّوَجَلَّ کا شریک قرار دیا کہ ان کی اطاعت کرکے بُت پرست ہوگئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے معاذ اللہ بیٹے اور بیٹیاں گھڑ لیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے اور یہ چیزیں اس کی شان کے لائق ہی نہیں۔

ع ٢ / ١٨

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

تَعٰلٰی عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾ ع بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

تَعٰلٰی	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿١٠٠﴾	بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ باتیں کرتے ہیں	آسمانوں اور زمین کو کسی نمونے کے بغیر بنانے والا

ان کی بیان کی ہوئی چیزوں سے پاک اور بلند ہے ○ وہ بغیر کسی نمونے کے آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

اَنّٰی يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ

اَنّٰی	يَكُوْنُ	لَهٗ	وَلَدٌ	وَّ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
کیسے	ہو گی	اس کے لئے	اولاد	اور (حالانکہ)	نہیں ہے	اس کی

اس کے لئے اولاد کیسے ہو سکتی ہے؟ حالانکہ اس کی

صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ

صَاحِبَةٌ	وَ	خَلَقَ	كُلَّ شَيْءٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
کوئی بیوی	اور	اس نے پیدا کی	ہر چیز	اور	وہ	ہر چیز کو

بیوی (ہی) نہیں ہے اور اس نے ہر شے کو پیدا کیا ہے اور وہ ہر شے کو

مستحق عبادت صرف اللہ تعالیٰ ہے

عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

عَلِيْمٌ ﴿١٠١﴾	ذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
جاننے والا (ہے)	یہ	اللہ	تمہارا رب	کوئی معبود نہیں مگر وہ

جاننے والا ہے ○ یہ اللہ تمہارا رب ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں،

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	فَاعْبُدُوْهُ	وَ	هُوَ	عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ
ہر چیز کو پیدا کرنے والا	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	وہ	ہر چیز پر

ہر شے کو پیدا فرمانے والا ہے تو تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز پر

(1) ...... اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان اور قدرت بیان کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ جس کی ایسی عظیم صفات ہیں وہی اللہ تمہارا رب ہے اور وہی مستحق عبادت ہیں لہٰذا تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

ذاتِ الٰہی کا آنکھوں سے احاطہ نہیں ہوسکتا

وَّکِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ٘ وَهُوَ یُدْرِكُ

وَّکِیْلٌ ﴿۱۰۲﴾	لَا تُدْرِكُهُ(1)	الْاَبْصَارُ	وَ	هُوَ	یُدْرِكُ
نگہبان (ہے)	احاطہ نہیں کرسکتیں اس کا	آنکھیں	اور	وہ	احاطہ کئے ہوئے ہے

نگہبان ہے ○ آنکھیں اس کا احاطہ نہیں کرسکتیں اور وہ تمام آنکھوں کا

الْاَبْصَارَ ۚ وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾ قَدْ

الْاَبْصَارَ	وَ	هُوَ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱۰۳﴾	قَدْ
تمام آنکھوں (کا)	اور	وہ	ہر باریک چیز کو جاننے والا	بڑا خبردار	بیشک

احاطہ کئے ہوئے ہے اور وہی ہر باریک چیز کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ بیشک

توحید و رسالت کے دلائل سے فائدہ اٹھانے اور نہ اٹھانے کا نتیجہ

جَآءَكُمْ بَصَآىٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنْ

جَآءَكُمْ	بَصَآىٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ
آگئیں تمہارے پاس	آنکھیں کھولنے والی دلیلیں	تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے

تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھولنے والی دلیلیں آگئیں تو جس نے

اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ عَمِیَ

اَبْصَرَ	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	عَمِیَ
(انہیں) دیکھ لیا	تو اپنی ذات (کے فائدے) کے لئے (ایسا کیا)	اور	جو	اندھا رہا

(انہیں) دیکھ لیا تو اپنے فائدے کے لئے ہی (کیا) اور جو (دیکھنے سے) اندھا رہا

فَعَلَیْهَا ؕ وَمَاۤ اَنَا عَلَیْكُمْ بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾

فَعَلَیْهَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَیْكُمْ	بِحَفِیْظٍ ﴿۱۰۴﴾
تو اس پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	نگہبان، محافظ

تو یہ بھی اسی پر ہے اور میں تم پر نگہبان نہیں ○

1 ......اِس آیت کا مفہوم سمجھنا نہایت ضروری ہے کیونکہ عقائد کے متعلق بہت سے مسائل کا دارومدار اِسی پر ہے، مختصر طور پر یہ یاد رکھیں کہ اِدراک کے معنیٰ ہیں کہ دیکھی جانے والی چیز کی تمام طرفوں اور حدوں پر واقف ہونا کہ یہ چیز فلاں جگہ سے شروع ہو کر فلاں جگہ ختم ہوگئی جیسے انسان کو ہم کہیں کہ سر سے شروع ہو کر پاؤں پر ختم ہوگیا، اِسی کو اِحاطہ (گھیراؤ) کہتے ہیں۔ جمہور مفسرین اِدراک کی تفسیر اِحاطہ سے فرماتے ہیں اور اِحاطہ اسی چیز کا ہو سکتا ہے جس کی حدیں اور جہتیں ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے حد اور جہت محال ہے تو اس کا ادراک واحاطہ بھی ناممکن ہے، ہاں دیدار ممکن اور قیامت میں مومنوں کے لئے ثابت ہے=

توحید و رسالت کے دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرنے کی دو حکمتیں

وَ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ وَ لِيَقُوْلُوْا

وَ	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	وَ	لِيَقُوْلُوْا
اور	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ (کافر) کہیں

اور ہم اسی طرح بار بار آیتیں بیان کرتے ہیں اور اس لیے تاکہ کافر بول اٹھیں کہ

دَرَسْتَ وَ لِنُبَيِّنَهٗ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾

دَرَسْتَ	وَ	لِنُبَيِّنَهٗ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿١٠٥﴾
تم نے پڑھ لیا ہے	اور	تاکہ ہم وضاحت سے بیان کردیں اسے	(اس) قوم کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں

تم نے پڑھ لیا ہے اور اس لیے تاکہ ہم اسے علم والوں کے لئے واضح کردیں ○

وحی کی پیروی کرنے اور مشرکوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کو ہدایت

اِتَّبِعْ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَۚ

اِتَّبِعْ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ
تم پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی کیا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے

تم اس وحی کی پیروی کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے بھیجی گئی ہے،

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَۚ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٦﴾ وَ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿١٠٦﴾	وَ
کوئی معبود نہیں مگر وہ	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	اور

اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ اور

لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَاۤ اَشْرَكُوْاؕ وَ مَا جَعَلْنٰكَ

لَوْ	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	مَاۤ اَشْرَكُوْا	وَ	مَا جَعَلْنٰكَ
اگر	چاہتا	اللہ	(تو) لوگ شرک نہ کرتے	اور	ہم نے نہیں بنایا تمہیں

اگر اللہ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے اور ہم نے تمہیں

═ اور یہی اہلِ سنت کا مذہب ہے۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص168 پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... دنیا کا کوئی کام اللہ تعالیٰ کی مشیت اور ارادے کے بغیر نہیں ہو سکتا، لہٰذا کافر کا کفر، مشرکین کا شرک اور گناہگاروں کے گناہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت سے ہیں، ہاں اللہ تعالیٰ کفر و شرک اور گناہ سے راضی نہیں اور نہ ہی اس نے ان چیزوں کا حکم دیا ہے۔

بتوں کو برا کہنے سے متعلق قرآنی ہدایت

عَلَيۡهِمۡ حَفِيۡظًا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ بِوَكِيۡلٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ

عَلَيۡهِمۡ	حَفِيۡظًا	وَ	مَاۤ اَنۡتَ	عَلَيۡهِمۡ	بِوَكِيۡلٍ ﴿۱۰۷﴾	وَ
ان کے اوپر	نگہبان	اور	تم نہیں	ان کے اوپر	نگران	اور

ان پر نگہبان نہیں بنایا اور نہ آپ ان پر نگران ہیں ○ اور

لَا تَسُبُّوا الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

لَا تَسُبُّوا (1)	الَّذِيۡنَ	يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
برا بھلا نہ کہو	انہیں جن کو	وہ پوجتے ہیں	اللہ کے سوا

اُنہیں برا بھلا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں

دنیا میں ہی گناہوں کی سزا ملنا ضروری نہیں

فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدۡوًۢا بِغَيۡرِ عِلۡمٍ ؕ كَذٰلِكَ

فَيَسُبُّوا	اللّٰهَ	عَدۡوًۢا	بِغَيۡرِ عِلۡمٍ	كَذٰلِكَ
تو وہ برا کہیں گے	اللہ کو	زیادتی (کرتے ہوئے)	جہالت کی وجہ سے	اسی طرح

کہ وہ زیادتی کرتے ہوئے جہالت کی وجہ سے اللہ کی شان میں بے ادبی کریں گے یونہی

زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمۡ ۖ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمۡ

زَيَّنَّا	لِكُلِّ اُمَّةٍ	عَمَلَهُمۡ	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّهِمۡ
ہم نے آراستہ کر دیا	ہر امت کے لئے	اس کا عمل	پھر	ان کے رب کی طرف

ہم نے ہر اُمت کی نگاہ میں اس کے عمل کو آراستہ کر دیا پھر انہیں اپنے رب کی طرف

کفار کا مطلوبہ نشانی دکھانے پر ایمان لانے کا وعدہ اور انہیں جواب

مَّرۡجِعُهُمۡ فَيُنَبِّئُهُمۡ بِمَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾ وَاَقۡسَمُوۡا

مَّرۡجِعُهُمۡ	فَيُنَبِّئُهُمۡ	بِمَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۸﴾	وَ	اَقۡسَمُوۡا
ان کا لوٹنا	تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کام کرتے تھے	اور	انہوں نے قسم کھائی

پھرنا ہے تو وہ انہیں بتادے گا جو وہ کرتے تھے ○ اور انہوں نے

1 ...... اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے (1) اگر غیر ضروری عبادت ایسے فساد کا ذریعہ بن جائے جو ختم نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔ (2) واعظ و عالم اس طریقے سے وعظ نہ کرے جس سے لوگوں میں ضد پیدا ہو جائے اور فساد اور مار پیٹ تک نوبت پہنچے۔ (3) اگر کسی کے متعلق یہ قوی اندیشہ ہو کہ اسے نصیحت کرنا اور زیادہ خرابی کا باعث ہو گا تو نہ کرے۔ (4) کبھی ضد سے انسان اپنا دین بھی کھو بیٹھتا ہے جیسے کفارِ مکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو مانتے تھے پھر حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان میں بھی بے ادبی کرتے تھے۔

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ جَآءَتْهُمْ اٰیَةٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	لَىٕنْ	جَآءَتْهُمْ	اٰیَةٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آئی ان کے پاس	کوئی نشانی

بڑی تاکید سے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی نشانی آئی

لَّیُؤْمِنُنَّ بِهَاؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

لَّیُؤْمِنُنَّ	بِهَا	قُلْ	اِنَّمَا	الْاٰیٰتُ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
(تو) ضرور وہ ایمان لائیں گے	اس پر	تم کہو	صرف	نشانیاں	اللہ کے پاس (ہیں)	اور

تو ضرور اس پر ایمان لائیں گے۔ تم فرمادو کہ نشانیاں تو اللہ کے پاس ہیں اور

مَا یُشْعِرُكُمْۙ اَنَّهَاۤ اِذَا جَآءَتْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ وَ

مَا یُشْعِرُكُمْ	اَنَّهَاۤ	اِذَا	جَآءَتْ	لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰۹﴾	وَ
تمہیں کیا خبر ہے	کہ وہ (نشانی)	جب	آئے گی	(تو بھی) وہ ایمان نہیں لائیں گے	اور

تمہیں کیا خبر کہ جب وہ (نشانیاں) آئیں گی تو (بھی) یہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اور

نُقَلِّبُ اَفْـٕدَتَهُمْ وَ اَبْصَارَهُمْ كَمَا لَمْ یُؤْمِنُوْا بِهٖۤ

نُقَلِّبُ (1)	اَفْـٕدَتَهُمْ	وَ	اَبْصَارَهُمْ	كَمَا	لَمْ یُؤْمِنُوْا	بِهٖۤ
ہم پھیر دیں گے	ان کے دلوں	اور	ان کی آنکھوں (کو)	جیسے	وہ ایمان نہیں لائے	اس پر

ہم ان کے دلوں اور ان کی آنکھوں کو پھیر دیں گے جیسا کہ یہ پہلی بار اس پر

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ نَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ ع ۱۳

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	نَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۱۰﴾
پہلی بار	اور	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

ایمان نہ لائے تھے اور انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے چھوڑ دیں گے ○

1 ......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کفار پہلے بھی معجزات دیکھ کر ایمان نہیں لائے جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہو جانا اور دیگر معجزات، اسی طرح یہ اب بھی ایمان نہیں لائیں گے اور ان کے ایمان لانے کے سب وعدے جھوٹے ہیں۔

وَلَوْ أَنَّنَا

8

معجزات دیکھنے کے باوجود کفار کے ایمان نہ لانے کی خبر

وَ لَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَاۤ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةَ وَ كَلَّمَهُمُ الْمَوْتٰى

وَ	لَوْ	اَنَّنَا	نَزَّلْنَاۤ	اِلَیْهِمُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ	وَ	كَلَّمَهُمُ	الْمَوْتٰى
اور	اگر	بیشک ہم	اتار دیتے	ان کی طرف	فرشتے	اور	باتیں کرتے ان سے	مردے

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے اُتار دیتے اور مردے ان سے باتیں کرتے

وَ حَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

وَ	حَشَرْنَا	عَلَیْهِمْ	كُلَّ شَیْءٍ	قُبُلًا	مَّا كَانُوْا
اور	ہم جمع کر دیتے	ان پر	ہر چیز	گروہ گروہ (کرکے "یا" ان کے) سامنے	(پھر بھی) وہ نہ تھے

اور ہم ہر چیز ان کے سامنے جمع کر دیتے جب بھی وہ

لِیُؤْمِنُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

لِیُؤْمِنُوْۤا	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	یَجْهَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
کہ ایمان لاتے	مگر	یہ کہ	چاہتا	اللہ	اور	لیکن	ان میں اکثر (لوگ)	نہیں جانتے

ایمان لانے والے نہ تھے مگر یہ کہ خدا چاہتا لیکن ان میں اکثر لوگ جاہل ہیں ○

شیطانوں کی انبیاء سے دشمنی اور وسوسے ڈالنے کی وجوہات

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ

وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِیٍّ	عَدُوًّا	شَیٰطِیْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ
اور	اسی طرح	ہم نے بنایا	ہر نبی کا	دشمن	جنوں اور انسانوں کے شیطانوں (کو)

اور اسی طرح ہم نے ہر نبی کا دشمن بنایا انسانوں اور جنوں کے شیطانوں کو

یُوْحِیْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ

یُوْحِیْ (1)	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	زُخْرُفَ الْقَوْلِ	غُرُوْرًا	وَ
وسوسے ڈالتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	بناوٹی بات (کے)	دھوکا دینے (کے لئے)	اور

ان میں ایک دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے بناوٹی باتوں کے وسوسے ڈالتا ہے اور

(1)......جو گمراہ دوسروں کو شریعت کے خلاف کام کی ترغیب دے وہ انسانی شیطان ہے اگرچہ وہ اپنے عزیزوں میں سے ہو یا عالم کے لباس میں ہو، نیز اس میں وہ تمام لوگ داخل ہیں جو آزاد خیالی یا روشن خیالی کے نام پر شرعی کاموں کے خلاف پلاننگ کرتے اور منصوبے بناتے اور اس کیلئے تنظیمیں تشکیل دیتے ہیں۔ ان سب سے بچنا لازم ہے۔

لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾

لَوْ	شَآءَ	رَبُّكَ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ	مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
اگر	چاہتا	تمہارا رب	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو تم چھوڑ دو انہیں	اور	جنہیں	وہ گھڑتے ہیں

اگر تمہارا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور ان کی بناوٹی باتوں کو چھوڑ دو ○

وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ

وَ	لِتَصْغٰۤى (1)	اِلَيْهِ	اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ
اور	(وہ وسوسے ڈالتے ہیں) تاکہ مائل ہو جائیں	اس (بناوٹی بات) کی طرف	ان لوگوں کے دل جو

اور تاکہ آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل ان بناوٹی باتوں کی طرف

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	لِيَرْضَوْهُ	وَ	لِيَقْتَرِفُوْا
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	تاکہ وہ پسند کر لیں اسے	اور	تاکہ وہ (اسی گناہ کا) ارتکاب کریں

مائل ہو جائیں اور تاکہ وہ ان باتوں کو پسند کر لیں اور وہ اُسی گناہ کا ارتکاب کریں جس کے

مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا

مَا	هُمْ	مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	اَبْتَغِيْ	حَكَمًا (2)
جس کے	وہ	مرتکب ہیں	تو کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کر لوں	کوئی فیصلہ کرنے والا، حاکم

یہ خود مرتکب ہیں ○ تو کیا میں اللہ کے سوا کسی کو حاکم بنا لوں؟

نزولِ قرآن کے بعد اتباعِ باطل کی کوئی گنجائش نہیں

وَّهُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ

وَّ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَنْزَلَ	اِلَيْكُمُ	الْكِتٰبَ
اور (حالانکہ)	وہی (ہے)	جس نے	نازل کی	تمہاری طرف	کتاب

حالانکہ وہی ہے جس نے تمہاری طرف مفصل کتاب

1...... ہر ایک کا دل اپنے ہم جنس کی طرف جھکتا ہے، لہٰذا اگر کسی آدمی کا دل گناہگاروں، گمراہوں کی طرف زیادہ جھکتا ہے تو اسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس کے دل میں بھی گمراہی اور برائی کی محبت بیٹھی ہوئی ہے۔

2...... اسلامی عقیدوں اور شرعی قطعی مسائل میں کسی کو فیصل بنانا، کثرتِ رائے کا اعتبار کرنا یا جمہوریت کی رَٹ لگانا وغیرہ کسی چیز کی اجازت نہیں، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان بہر حال لازم العمل ہیں، کوئی اس کا فیصلہ کرے یا نہ کرے، لوگوں کی رائے اس کے موافق ہو یا مخالف۔

مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهٗ

مُفَصَّلًا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهٗ
مفصل، خوب واضح کی ہوئی	اور	وہ لوگ جو	ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ جانتے ہیں	کہ وہ

اُتاری اور جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ جانتے ہیں کہ یہ

مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

مُنَزَّلٌ	مِّنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُوْنَنَّ (1)	مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
اتاری ہوئی ہے	تیرے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تو تم ہرگز نہ ہونا	شک کرنے والوں میں سے

تیرے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل شدہ ہے تو اے سننے والے تو ہرگز شک والوں میں نہ ہو ○

کلماتِ الٰہی کی شان

وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ

وَ	تَمَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	صِدْقًا وَّ عَدْلًا	لَا مُبَدِّلَ
اور	پوری ہوئیں، کامل ہوئیں	تیرے رب کی باتیں	سچ اور انصاف (میں)	کوئی بدلنے والا نہیں

اور سچ اور انصاف کے اعتبار سے تیرے رب کے کلمات کامل ہیں۔ اس کے کلمات کو

گمراہوں کی پیروی کا نقصان

لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾ وَ اِنْ تُطِعْ

لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۱۱۵﴾	وَ	اِنْ	تُطِعْ (2)
اس کی باتوں کو	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	تو بات مانے گا

کوئی بدلنے والا نہیں اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اے سننے والے! زمین میں اکثر وہ ہیں

اَكْثَرَ مَنْ فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ

اَكْثَرَ	مَنْ فِی الْاَرْضِ	یُضِلُّوْكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
اکثر (لوگوں کی)	جو زمین میں (رہتے ہیں)	(تو) وہ بہکا دیں گے تجھے	اللہ کی راہ سے

کہ تو ان کے کہے پر چلے تو تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دیں،

1...... ایسی جگہوں پر آیت کو سننے والا ہر مخاطب مراد ہوتا ہے یا بظاہر خطاب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہوتا ہے لیکن مراد آپ کی امت ہوتی ہے۔ 2...... اس آیت میں یہ پہلو بھی داخل ہے کہ عوام ایسے لوگوں سے بھی محتاط رہیں جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر، اسلامی تعلیمات کی اشاعت کو اپنی ڈھال بنا کر اسلام ہی کی بنیادیں کھوکھلی کرنے میں مصروف ہیں، دین کے مسلمہ امور میں ان کی قیاس آرائیاں، حق کو باطل اور باطل کو حق ظاہر کرنے میں ان کی صرف کی ہوئی توانائیاں کسی کام کی نہیں، ان کی پیروی دنیا و آخرت کے عظیم خسارے کا سبب بن سکتی ہے۔

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ اِنْ هُمْ اِلَّا

اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

یہ صرف گمان کی پیروی کرتے ہیں اور یہ صرف

یَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ مَنْ یَّضِلُّ

یَخْرُصُوْنَ ﴿١١٦﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	مَنْ	یَّضِلُّ
اندازے لگارہے ہیں	بیشک	تمہارارب	وہ	خوب جانتا ہے	(اسے) جو	بھٹکتا ہے

اندازے لگارہے ہیں ○ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے

کسی کی گمراہی اور ہدایت اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں

عَنْ سَبِیْلِهٖ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿١١٧﴾ فَكُلُوْا مِمَّا

عَنْ سَبِیْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِیْنَ ﴿١١٧﴾	فَكُلُوْا (1)	مِمَّا
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو

بھٹکا ہوا ہے اور وہ ہدایت والوں کو (بھی) خوب جانتا ہے ○ تو اس میں سے کھاؤ

اللہ کے نام پر ذبح کردہ جانور حلال ہے

ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰیٰتِهٖ مُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾ وَ

ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَیْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	بِاٰیٰتِهٖ	مُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾	وَ
ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر	اگر	تم ہو	اس کی آیتوں پر	ایمان رکھنے والے	اور

جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو ○ اور

حلت و حرمت کا شرعی قانون

مَا لَكُمْ اَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ

مَا	لَكُمْ	اَلَّا تَاْكُلُوْا	مِمَّا	ذُكِرَ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَیْهِ
کیا ہوا	تمہیں	کہ نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

تمہیں کیا ہے کہ تم اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے

(1)...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ "جو جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کیا گیا اسے کھاؤ اور جو اپنی موت مرا یا بتوں کے نام پر ذبح کیا گیا وہ حرام ہے۔" جانور کے حلال ہونے کا تعلق اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام پر ذبح ہونے سے ہے، نیز حلال و حرام کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے لہٰذا اس کی ہدایت کے مطابق ہی چیزوں کو حرام یا حلال قرار دو۔

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَّا حَرَّمَ

وَ	قَدْ	فَصَّلَ (1)	لَكُمْ	مَّا	حَرَّمَ
اور (حالانکہ)	بیشک	اللہ نے تفصیل سے بیان کر دیں	تمہارے لئے	وہ (چیزیں) جو	اس نے حرام کی ہیں

حالانکہ وہ تمہارے لئے وہ چیزیں تفصیل سے بیان کر چکا ہے جو اس نے تم پر

عَلَيْكُمْ اِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ اِلَيْهِ ؕ وَ اِنَّ

عَلَيْكُمْ	اِلَّا	مَا	اضْطُرِرْتُمْ	اِلَيْهِ	وَ	اِنَّ
تمہارے اوپر	سوائے	(ان چیزوں کے) جو	تم مجبور ہو جاؤ	ان کی طرف	اور	بیشک

حرام کی ہیں سوائے ان چیزوں کے جن کی طرف تم مجبور ہو جاؤ اور بیشک

كَثِيْرًا لَّيُضِلُّوْنَ بِاَهْوَآىِٕهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

كَثِيْرًا	لَّيُضِلُّوْنَ	بِاَهْوَآىِٕهِمْ (2)	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	رَبَّكَ
بہت سے (لوگ)	ضرور گمراہ کرتے ہیں	اپنی خواہشات کے سبب	علم کے بغیر	بیشک	تمہارا رب

بہت سے لوگ لاعلمی میں اپنی خواہشات کی وجہ سے گمراہ کرتے ہیں۔ بیشک تیرا رب

هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ ذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ ؕ

هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	ذَرُوْا	ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَ بَاطِنَهٗ
وہ	خوب جانتا ہے	حد سے بڑھنے والوں کو	اور	چھوڑ دو	ظاہری اور باطنی گناہ

حد سے بڑھنے والوں کو خوب جانتا ہے ○ اور ظاہری اور باطنی سب گناہ چھوڑ دو

ظاہری و باطنی گناہ چھوڑ دینے کا حکم

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا

اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَكْسِبُوْنَ	الْاِثْمَ	سَيُجْزَوْنَ	بِمَا
بیشک	وہ لوگ جو	کماتے ہیں	گناہ	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا	(ان گناہوں کا) جن کا

بیشک جو لوگ گناہ کماتے ہیں انہیں عنقریب ان گناہوں کا بدلہ دیا جائے گا جن کا

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قانون یہ ہے کہ حرام چیزوں کا مفصل ذکر ہوتا ہے اور جس چیز کو حرام نہ فرمایا گیا ہو وہ حلال ہے۔

2 ...... اپنی طرف سے مختلف جانوروں یا اشیاء کو حرام قرار دیدینا گمراہی ہے۔ اس آیت پر وہ لوگ بھی غور کریں جو اولیاء کرام کے ایصالِ ثواب کیلئے مقرر کردہ جانوروں کو حرام قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کے نام پر ہی ذبح کئے جاتے ہیں۔

ذبح کے وقت اللہ کا نام چھوڑنا تو جانور حرام ہے

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾ وَ لَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ ﴿١٢٠﴾	وَ	لَا تَاْكُلُوْا(1)	مِمَّا	لَمْ يُذْكَرِ	اسْمُ اللّٰهِ	عَلَيْهِ
وہ ارتکاب کرتے تھے	اور	تم نہ کھاؤ	(اس میں) سے جو	نہ ذکر کیا گیا	اللہ کا نام	اس پر

وہ ارتکاب کرتے تھے ○ اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اسے نہ کھاؤ

شیاطین کی وسوسہ اندازیاں

وَ اِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَ اِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ

وَ	اِنَّهٗ	لَفِسْقٌ	وَ	اِنَّ	الشَّيٰطِيْنَ	لَيُوْحُوْنَ
اور	بیشک وہ	ضرور نافرمانی (ہے)	اور	بیشک	شیاطین	ضرور (وسوسے) ڈالتے ہیں

اور بیشک یہ نافرمانی ہے اور بیشک شیطان اپنے دوستوں کے دلوں میں

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَ اِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ

اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِهِمْ	لِيُجَادِلُوْكُمْ(2)	وَ	اِنْ	اَطَعْتُمُوْهُمْ	اِنَّكُمْ
اپنے دوستوں کی طرف	تاکہ وہ جھگڑا کریں تم سے	اور	اگر	تم بات مانو گے ان کی	(تو) بیشک تم

وسوسے ڈالتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑیں اور اگر تم ان کا کہنا مانو گے تو اس وقت

مومن و کافر کی مثال

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾ ؑ اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَ جَعَلْنَا

لَمُشْرِكُوْنَ ﴿١٢١﴾	اَوَ مَنْ	كَانَ	مَيْتًا	فَاَحْيَيْنٰهُ	وَ	جَعَلْنَا
ضرور مشرک ہوگے	کیا اور جو	تھا	مردہ	پھر ہم نے زندہ کر دیا اسے	اور	بنا دیا

تم بھی یقیناً مشرک ہوگے ○ اور کیا وہ جو مردہ تھا پھر ہم نے اسے زندہ کر دیا اور ہم نے

لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ

لَهٗ	نُوْرًا	يَّمْشِيْ	بِهٖ	فِي النَّاسِ	كَمَنْ مَّثَلُهٗ
اس کے لئے	ایک نور	وہ چلتا ہے	اس کے ساتھ	لوگوں میں	(کیا) اس کی مثال اس جیسی ہوگی جو

اس کے لیے ایک نور بنا دیا جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے (کیا) وہ اس جیسا ہو جائے گا جو

ع ١٤

1...... حکم یہ ہے کہ جس جانور پر مسلمان یا کتابی نے جان بوجھ کر اللہ تعالیٰ کا نام ذکر نہ کیا وہ حرام ہے اور اگر بھول کر نام لینا رہ گیا تو حلال ہے اور مسلمان و کتابی کے علاوہ کسی دوسرے کا ذبح کیا ہوا مطلقاً حرام ہے۔ یہاں کتابی سے مراد وہ اہل کتاب ہیں جو اپنے نبی اور کتاب پر ایمان رکھتے ہیں۔ محض نام کے عیسائی اور حقیقت میں دہریے مراد نہیں ہیں۔ 2...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ بغیر علم دینی مسائل میں جھگڑنا یا محض جھگڑے کی نیت سے مناظرہ کرنا شیطانی لوگوں کا کام ہے لیکن تحقیق حق کے لئے مناظرہ کرنا عبادت ہے۔

سرداران مکہ کی دشمنی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ زُيِّنَ

فِي الظُّلُمٰتِ	لَيْسَ	بِخَارِجٍ	مِّنْهَا	كَذٰلِكَ	زُيِّنَ
اندھیروں میں (ہے)	وہ نہیں	نکلنے والا	ان سے	اسی طرح	آراستہ کر دیئے گئے

اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے (اور) ان سے نکلنے والا بھی نہیں۔ یونہی کافروں کے لئے

لِلْكٰفِرِيْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ

لِلْكٰفِرِيْنَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٢﴾	وَ	كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ
کافروں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	اسی طرح	ہم نے بنادیئے	ہر بستی میں

ان کے اعمال آراستہ کر دیئے گئے ○ اور ویسے ہی ہم نے ہر بستی میں

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا لِيَمْكُرُوْا فِيْهَا ؕ وَ

اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا	لِيَمْكُرُوْا (1)	فِيْهَا	وَ
اس کے مجرموں کے سرغنے (یا) اس کے مجرموں کو سردار	تاکہ وہ سازشیں کریں	اس میں	اور

اس کے مجرموں کو (ان کا) سردار بنادیا تاکہ اس میں وہ اپنی سازشیں کریں اور

کفار کا مطالبہ اور عطاءِ نبوت کا اصول

مَا يَمْكُرُوْنَ اِلَّا بِاَنْفُسِهِمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾ وَاِذَا

مَا يَمْكُرُوْنَ	اِلَّا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ ﴿١٢٣﴾	وَ	اِذَا
وہ سازشیں نہیں کرتے	مگر	اپنی جانوں کے ساتھ	اور	وہ شعور نہیں رکھتے	اور	جب

وہ صرف اپنے خلاف سازشیں کررہے ہیں اور انہیں شعور نہیں ○ اور جب

جَآءَتْهُمْ اٰيَةٌ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ حَتّٰى نُؤْتٰى

جَآءَتْهُمْ	اٰيَةٌ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	حَتّٰى	نُؤْتٰى
آئے ان کے پاس	کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	یہاں تک کہ	ہمیں دیا جائے

ان کے پاس کوئی نشانی آئے تو کہتے ہیں کہ ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہمیں بھی

1 ...اس آیت میں سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ آپ سردارانِ مکہ کی دشمنی سے پریشان نہ ہوں، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گزرے وہ جس شہر میں مبعوث ہوئے وہاں کے سرداروں نے ان کی اسی طرح مخالفت کی تھی۔

وقف منزل
وقف لازم

مِثْلَ مَاۤ اُوْتِیَ رُسُلُ اللّٰهِ ؕۘ اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ

مِثْلَ	مَاۤ	اُوْتِیَ	رُسُلُ اللّٰهِ	اَللّٰهُ	اَعْلَمُ	حَیْثُ	یَجْعَلُ
(اس کی) مثل	جیسا	دیا گیا	اللہ کے رسولوں (کو)	اللہ	خوب جانتا ہے	جہاں	وہ رکھے

ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو دیا گیا۔ اللہ اسے خوب جانتا ہے جہاں وہ

رِسَالَتَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا صَغَارٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَ

لازم اور متعدی

رِسٰلَتَهٗ (1)	سَیُصِیْبُ	الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	صَغَارٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ
اپنی رسالت	عنقریب پہنچے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	جرم کئے	ذلت	اللہ کے ہاں	اور

اپنی رسالت رکھے۔ عنقریب مجرموں کو ان کے مکر و فریب کے بدلے میں اللہ کے ہاں

عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ فَمَنْ یُّرِدِ اللّٰهُ اَنْ

ہدایت اور گمراہی کی ذمہ داری

عَذَابٌ شَدِیْدٌ	بِمَا	كَانُوْا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	فَمَنْ	یُّرِدِ	اللّٰهُ	اَنْ
شدید عذاب	(اس کے) بدلے جو	وہ مکر و فریب کرتے تھے	تو جسے	چاہتا ہے	اللہ	کہ

ذلت اور شدید عذاب پہنچے گا○ اور جسے اللہ ہدایت دینا

یَّهْدِیَهٗ یَشْرَحْ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ ۚ وَ مَنْ یُّرِدْ اَنْ

یَّهْدِیَهٗ	یَشْرَحْ (2)	صَدْرَهٗ	لِلْاِسْلَامِ	وَ	مَنْ	یُّرِدْ	اَنْ
ہدایت دے اسے	(تو) وہ کھول دیتا ہے	اس کا سینہ	اسلام کے لئے	اور	جسے	چاہتا ہے	کہ

چاہتا ہے تو اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے اور جسے گمراہ کرنا

یُّضِلَّهٗ یَجْعَلْ صَدْرَهٗ ضَیِّقًا حَرَجًا كَاَنَّمَا یَصَّعَّدُ

یُّضِلَّهٗ	یَجْعَلْ	صَدْرَهٗ	ضَیِّقًا (3)	حَرَجًا	كَاَنَّمَا	یَصَّعَّدُ
گمراہ کردے اسے	بنا دیتا ہے	اس کا سینہ	تنگ	بہت ہی تنگ	گویا کہ	وہ زبردستی چڑھ رہا ہے

چاہتا ہے اس کا سینہ تنگ، بہت ہی تنگ کر دیتا ہے گویا کہ وہ زبردستی آسمان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نبوت خاص عطائے الٰہی ہے۔ قومیت یا مال کی وجہ سے نبوت نہیں ملتی اور نہ ہی یہ ہے کہ اعمالِ صالحہ کرکے کوئی نبی بن جائے۔

2 ...... شرح کا معنی ہے ''کشادہ کرنا'' اور شرحِ صدر یعنی سینے کا کھل جانا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بندے کے دل میں روشنی پیدا فرماتا ہے یہاں تک کے اس کا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہو جاتا ہے۔ دل دنیا سے دور اور آخرت کی طرف راغب ہو جاتا ہے۔

3 ...... سینے کی تنگی یہ ہے کہ کفر کو پسند کرے اور اسلام کو برا سمجھے۔ یونہی نیکیوں سے رغبت ختم ہونا اور گناہوں کا شوق ہونا بھی دل کی تنگی میں داخل ہے۔

فِي السَّمَآءِ ؕ كَذٰلِكَ يَجْعَلُ اللّٰهُ الرِّجْسَ عَلَى الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾

فِي السَّمَآءِ (1)	كَذٰلِكَ	يَجْعَلُ	اللّٰهُ	الرِّجْسَ	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٢٥﴾
آسمان میں	اسی طرح	ڈال دیتا ہے	اللہ	عذاب	ان لوگوں پر جو	ایمان نہیں لاتے

چڑھ رہا ہے۔ اسی طرح اللہ ایمان نہ لانے والوں پر عذاب مسلط کر دیتا ہے ○

صراطِ مستقیم کا بیان

وَهٰذَا صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا ؕ قَدْ فَصَّلْنَا الْاٰيٰتِ

وَ	هٰذَا	صِرَاطُ رَبِّكَ مُسْتَقِيْمًا	قَدْ	فَصَّلْنَا	الْاٰيٰتِ
اور	یہ	تمہارے رب کا سیدھا راستہ (ہے)	بیشک	ہم نے تفصیل سے بیان کر دیں	نشانیاں

اور یہ تمہارے رب کی سیدھی راہ ہے بیشک ہم نے نصیحت ماننے والوں کے لیے

جنت اور مددِ الٰہی کی بشارت

لِقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾ لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ

لِقَوْمٍ	يَّذَّكَّرُوْنَ ﴿١٢٦﴾	لَهُمْ	دَارُ السَّلٰمِ (2)	عِنْدَ رَبِّهِمْ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) نصیحت قبول کرتے ہیں	ان کے لئے	سلامتی کا گھر	ان کے رب کے پاس

تفصیل سے آیتیں بیان کر دیں ○ ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

بروزِ قیامت مشرکین جنات سے خطاب

وَهُوَ وَلِيُّهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾ وَيَوْمَ

وَ	هُوَ	وَلِيُّهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٢٧﴾	وَ	يَوْمَ
اور	وہ	ان کا مددگار (ہے)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(جس) دن

ان کے رب کے حضور سلامتی کا گھر ہے اور وہ ان کا مددگار ہے ○ اور (یاد کرو) وہ دن

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ۚ يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ قَدِ اسْتَكْثَرْتُمْ

يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ	قَدِ	اسْتَكْثَرْتُمْ
وہ جمع کرے گا ان سب کو	(اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ	بیشک	تم نے بہت سے گھیر لئے

جب وہ اُن سب کو اٹھائے گا (اور فرمائے گا) اے جنوں کے گروہ! تم نے بہت سے لوگوں کو

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک کام بھاری معلوم ہونا اور گناہ کے کام میں راحت محسوس کرنا، سینے کی تنگی کی علامت ہے۔

2 ...... دارالسلام کے دو معنی ہیں (1) سلام اللہ تعالیٰ کا نام ہے، تو "دار السلام" کا معنی ہوا "اللہ تعالیٰ کا گھر" یعنی وہ گھر جس کی اضافت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے اور یہ اضافت اس گھر یعنی جنت کی عزت افزائی کے لئے ہے جیسے بَيْتُ الله اور نَاقَةُ الله میں ہے۔ (2) اس کا دوسرا معنی ہے "سلامتی کا گھر" اور جنت کو "دارالسلام" اس لئے فرمایا ہے کہ جنت میں ہر قسم کی خرابیوں، تکلیفوں اور مشقتوں سے سلامتی ہے۔

جنات کے دوستوں کی حسرت و انجام

مِّنَ الْاِنْسِ ۚ وَقَالَ اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ رَبَّنَا اسْتَمْتَعَ

مِّنَ الْاِنْسِ	وَ	قَالَ	اَوْلِيٰٓؤُهُمْ مِّنَ الْاِنْسِ	رَبَّنَا	اسْتَمْتَعَ
انسانوں سے	اور	کہیں گے	انسانوں میں سے ان کے دوست	اے ہمارے رب	فائدہ اٹھایا

اپنا تابع بنالیا اور انسانوں میں سے جو ان کے دوست ہوں گے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! ہم نے

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ وَّ بَلَغْنَآ اَجَلَنَا الَّذِيْٓ اَجَّلْتَ

بَعْضُنَا بِبَعْضٍ	وَّ	بَلَغْنَآ	اَجَلَنَا	الَّذِيْٓ	اَجَّلْتَ
ہمارے بعض نے بعض سے	اور	ہم پہنچ گئے	اپنی مدت (کو)	جو	تو نے مقرر فرمائی

ایک دوسرے سے فائدہ اٹھایا اور ہم اپنی اس مدت کو پہنچ گئے جو تو نے ہمارے لیے مقرر فرمائی

لَنَا ؕ قَالَ النَّارُ مَثْوٰىكُمْ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اِلَّا

لَنَا	قَالَ	النَّارُ	مَثْوٰىكُمْ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اِلَّا
ہمارے لئے	اللہ فرمائے گا	آگ	تمہارا ٹھکانہ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	مگر

تھی۔ اللہ فرمائے گا: آگ تمہارا ٹھکانہ ہے، تم ہمیشہ اس میں رہو گے مگر

ظالم کی ظالم کے ذریعے گرفت

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾ وَكَذٰلِكَ

مَا	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	اِنَّ	رَبَّكَ	حَكِيْمٌ	عَلِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾	وَ	كَذٰلِكَ
جسے	چاہے	اللہ	بیشک	تمہارا رب	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	اسی طرح

جسے خدا چاہے۔ بیشک تمہارا رب حکمت والا، علم والا ہے ○ اور یونہی

نُوَلِّيْ بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع

نُوَلِّيْ (2)	بَعْضَ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضًۢا	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۱۲۹﴾
ہم مسلط کر دیتے ہیں	بعض ظالموں کو بعض (پر)	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے

ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر ان کے اعمال کے سبب مسلط کر دیتے ہیں ○

ع ۱۵ ۷ ۲

(1)...... کفار جہنم سے کبھی نکالے نہیں جائیں گے بلکہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ یہاں آیت میں اِس استثناء کے دو معنی ہیں (1) وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے لیکن قبر سے حشر تک اور میدان حشر میں حساب کتاب سے لے کر جہنم میں داخل ہونے تک جہنم میں نہ رہیں گے۔ (2) اس سے مراد وہ اوقات ہیں جن میں انہیں ایک عذاب سے دوسرے عذاب میں منتقل کیا جائے گا، جہنمی جب دوزخ کی آگ کی شدت سے فریاد کریں گے تو انہیں زَمْہَرِیْر یعنی سخت ٹھنڈے اور برفانی طبقے میں ڈال دیا جائے گا اور جب زَمْہَرِیْر کی ٹھنڈک سے گھبرا کر فریاد کریں گے تو انہیں پھر نارِ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (2)...... اس آیت میں ظلم کرنے والوں=

قیامت میں کافر جنوں اور انسانوں سے مکالمہ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اَلَمْ یَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ یَقُصُّوْنَ

یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اَلَمْ یَاْتِكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ (1)	یَقُصُّوْنَ
اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	کیا نہیں آئے تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	وہ بیان کرتے

اے جنوں اور آدمیوں کے گروہ! کیا تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر

عَلَیْكُمْ اٰیٰتِیْ وَ یُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

عَلَیْكُمْ	اٰیٰتِیْ	وَ	یُنْذِرُوْنَكُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	قَالُوْا
تم پر	میری آیتیں	اور	ڈراتے تمہیں	تمہاری اس دن کی ملاقات (سے)	وہ کہیں گے

میری آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے آج کے اس دن کی حاضری سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

شَهِدْنَا عَلٰۤى اَنْفُسِنَا وَ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا وَ

شَهِدْنَا	عَلٰۤى اَنْفُسِنَا	وَ	غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
ہم نے گواہی دی	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	اور	دھوکے میں ڈال دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	اور

ہم اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیتے ہیں اور انہیں دنیا کی زندگی نے دھوکے میں ڈال دیا اور

برے عمل کی دنیاوی سزا کا ایک قانون

شَهِدُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ ذٰلِكَ

شَهِدُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِیْنَ ﴿۱۳۰﴾	ذٰلِكَ (2)
وہ گواہی دیں گے	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے	یہ (رسولوں کا بھیجنا)

وہ خود اپنی جانوں کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ کافر تھے ○ یہ

اَنْ لَّمْ یَكُنْ رَّبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ

اَنْ	لَّمْ یَكُنْ	رَّبُّكَ	مُهْلِكَ الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ
(اس لئے) کہ	نہیں ہے	تمہارا رب	بستیوں کو ہلاک کرنے والا	ظلم سے	اور (جبکہ)

اس لیے ہے کہ تیرا رب بستیوں کو ظلم سے تباہ نہیں کرتا جبکہ

= کو تنبیہ کی جارہی ہے کہ اگر وہ اپنے ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ ان پر دوسرا ظالم مسلط کردے گا جو انہیں ذلیل و خوار اور تباہ و برباد کردے گا۔

1 ..... رسول صرف انسانوں میں سے ہوتے ہیں جنات سے نہیں۔ چونکہ یہاں جن و انس دونوں سے خطاب ہے اس لئے تَغْلِیْبًا یعنی جنوں کو انسانوں کے ماتحت شمار کرتے ہوئے مِنْكُمْ فرمایا گیا۔ بہر حال اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جنات میں نبی آئے، ہاں جنات کے لئے نبی آئے مگر وہ انسان تھے۔

2 ..... جمہور مفسرین کے نزدیک اس اسم اشارہ کا مشار الیہ "رسولوں کا بھیجنا اور کفار کو عذاب الٰہی سے ڈرانا" ہے۔

اَهْلُهَا غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا

مِّمَّا	دَرَجٰتٌ	لِكُلٍّ	وَ	غٰفِلُوْنَ ﴿١٣١﴾	اَهْلُهَا
(اس کی) وجہ سے جو	درجات (ہیں)	ہر ایک کے لئے	اور	بے خبر ہوں	اس کے باشندے

ان کے لوگ بے خبر ہوں ○ اور ہر ایک کے لیے ان کے اعمال سے

عَمِلُوْا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾ وَ

وَ	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٣٢﴾	عَمَّا	مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ	وَ	عَمِلُوْا[1]
اور	وہ عمل کرتے ہیں	(اس) سے جو	تمہارا رب بے خبر نہیں	اور	انہوں نے عمل کئے

درجات ہیں اور تیرا رب ان کے اعمال سے بے خبر نہیں ○ اور

رَبُّكَ الْغَنِيُّ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

وَ	يُذْهِبْكُمْ	يَّشَاْ	اِنْ	ذُو الرَّحْمَةِ	الْغَنِيُّ	رَبُّكَ
اور	(تو اے لوگو!) تمہیں لے جائے	وہ چاہے	اگر	رحمت والا (ہے)	بے پروا	تمہارا رب

اے حبیب! تمہارا رب بے پرواہ ہے، رحمت والا ہے۔ اے لوگو! اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

يَسْتَخْلِفْ مِنْۢ بَعْدِكُمْ مَّا يَشَآءُ كَمَآ اَنْشَاَكُمْ

اَنْشَاَكُمْ	كَمَآ	يَشَآءُ	مَّا	مِنْۢ بَعْدِكُمْ	يَسْتَخْلِفْ
اس نے پیدا کیا تمہیں	جیسے	وہ چاہے	جسے	تمہارے بعد	جانشین بنادے

جسے چاہے تمہاری جگہ لے آئے جیسے اس نے تمہیں

مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾ ؕ اِنَّ مَا تُوْعَدُوْنَ لَاٰتٍ ۙ وَّ

وَّ	لَاٰتٍ	تُوْعَدُوْنَ	مَا	اِنَّ	مِّنْ ذُرِّيَّةِ قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ ﴿١٣٣﴾
اور	ضرور آنے والی (ہے)	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	جس کا	بیشک	دوسرے لوگوں کی اولاد سے

دوسرے لوگوں کی اولاد سے پیدا کیا ○ بیشک جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ ضرور آنے والی ہے اور

نیک و بد کے درجات میں فرق

اللہ تعالیٰ کی شانِ رحمت و بے نیازی

وعدۂ الٰہی کا ہر صورت پورا ہونا یقینی امر

1 ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کے لیے چاہے وہ نیک ہو یا گنہگار اس کے اچھے اور برے اعمال کے اعتبار سے درجے ہیں اور انہی کے مطابق ثواب اور عذاب ہو گا، یونہی نیک اعمال کے درجات مختلف ہوتے ہیں کہ ایک ہی عمل اخلاص اور نیتوں کے فرق کی وجہ سے ایک شخص کے لئے زیادہ ثواب کا اور دوسرے کے لئے کم ثواب کا باعث ہوتا ہے۔

دنیا میں ہر عمل پر مہلت ملی ہوئی ہے

مَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾ قُلْ يٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ

مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۱۳۴﴾	قُلْ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا (1)	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ
نہیں	تم	بے بس کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم عمل کرتے رہو	اپنی جگہ پر

تم (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ○ تم فرماؤ، اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر عمل کرتے رہو،

اِنِّيْ عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ

اِنِّيْ	عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ
بیشک میں	(اپنی جگہ پر) کام کرتا ہوں	تو عنقریب تم جان لوگے	کس کے لئے ہوتا ہے

میں اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے کہ آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام

کفارِ مکہ کی چند جہالتیں اور گمراہیاں

عَاقِبَةُ الدَّارِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾ وَ

عَاقِبَةُ الدَّارِ (2)	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾	وَ
(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک وہ	فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور

کس کے لئے ہے؟ بیشک ظالم فلاح نہیں پاتے ○ اور

جَعَلُوْا لِلّٰهِ مِمَّا ذَرَاَ مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ

جَعَلُوْا (3)	لِلّٰهِ	مِمَّا	ذَرَاَ	مِنَ الْحَرْثِ وَالْاَنْعَامِ
انہوں نے بنایا، مقرر کیا	اللہ کے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیے	کھیتی اور مویشیوں سے

اللہ نے جو کھیتی اور مویشی پیدا کیے ہیں یہ مشرک ان میں سے ایک حصہ اللہ کے لئے

نَصِيْبًا فَقَالُوْا هٰذَا لِلّٰهِ بِزَعْمِهِمْ وَ هٰذَا

نَصِيْبًا	فَقَالُوْا	هٰذَا	لِلّٰهِ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	هٰذَا
ایک حصہ	پھر انہوں نے کہہ دیا	یہ	اللہ کے لئے (ہے)	اپنے گمان سے	اور	یہ

قرار دیتے ہیں پھر اپنے گمان سے کہتے ہیں کہ یہ حصہ تو اللہ کے لئے ہے اور یہ

1 ...... اس میں کفر یا گناہ کی اجازت نہیں بلکہ اظہارِ غضب کے لئے اس طرح فرمایا گیا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ آج بھی فیصلہ ہو چکا کہ مومن جنتی ہے اور کافر دوزخی لیکن اعلانیہ چشم دید فیصلہ قیامت میں یا عذاب آتے وقت ہو گا۔

3 ...... یہاں زمانہ جاہلیت میں مشرکین کی ایک جہالت بتائی جا رہی ہے کہ وہ اپنے مختلف مالوں سے اللہ تعالیٰ اور بتوں کے نام جدا جدا حصے مقرر کرتے ہیں، پھر اگر اللہ تعالیٰ کیلئے مقرر کردہ میں سے کچھ بتوں کے حصے میں مل جائے تو اسے واپس نہیں نکالتے لیکن اگر بتوں کا حصہ ادھر مل جاتا تو اسے نکال لیتے ہیں۔

لِشُرَكَآىِٕنَاۚ فَمَا كَانَ لِشُرَكَآىِٕهِمْ فَلَا يَصِلُ اِلَى اللّٰهِۚ

لِشُرَكَآىِٕنَا	فَمَا	كَانَ	لِشُرَكَآىِٕهِمْ	فَلَا يَصِلُ	اِلَى اللّٰهِ
ہمارے شریکوں کے لئے (ہے)	تو جو	ہے	ان کے شریکوں کے لئے	پس وہ نہیں پہنچتا	اللہ تک

ہمارے شریکوں کے لئے ہے تو جو ان کے شریکوں کے لئے ہے وہ تو اللہ تک نہیں پہنچتا

وَمَا كَانَ لِلّٰهِ فَهُوَ يَصِلُ اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْؕ سَآءَ مَا

وَ	مَا	كَانَ	لِلّٰهِ	فَهُوَ	يَصِلُ	اِلٰى شُرَكَآىِٕهِمْ	سَآءَ	مَا
اور	جو	ہے	اللہ کے لئے	تو وہ	پہنچ جاتا ہے	ان کے شریکوں تک	کتنا برا ہے	جو

اور جو اللہ کے لئے ہے وہ ان کے شریکوں کو پہنچ جاتا ہے۔ کتنا برا

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ

يَحْكُمُوْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ	زَيَّنَ	لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ
وہ فیصلہ کرتے ہیں	اور	اسی طرح	عمدہ کر دکھایا	بہت سے مشرکوں کے لئے	اپنی اولاد کا قتل

یہ فیصلہ کرتے ہیں ○ اور یوں ہی بہت سے مشرکوں کی نگاہ میں ان کے شریکوں نے اولاد کا قتل

شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ

شُرَكَآؤُهُمْ (1)	لِيُرْدُوْهُمْ	وَ	لِيَلْبِسُوْا	عَلَيْهِمْ
ان کے شریکوں (نے)	تاکہ وہ ہلاک کریں انہیں	اور	تاکہ خلط ملط کر دیں، مشتبہ کر دیں	ان پر

عمدہ کر دکھایا ہے تاکہ وہ انہیں ہلاک کریں اور ان کا دین اُن پر

دِيْنَهُمْؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ

دِيْنَهُمْ	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَا فَعَلُوْهُ	فَذَرْهُمْ	وَ
ان کا دین	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) وہ نہ کرتے اسے	تو چھوڑ دو انہیں	اور

مشتبہ کر دیں اور اگر اللہ چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو تم انہیں اور

1 ...... یہاں شریکوں سے مراد وہ شیاطین ہیں جن کی اطاعت کے شوق میں مشرکین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کی معصیت گوارا کرتے تھے اور ایسے قبیح اور جاہلانہ افعال کے مرتکب ہوتے تھے کہ جن کو عقلِ صحیح کبھی گوارا نہ کر سکے اور جن کی قباحت میں ادنیٰ سمجھ کے آدمی کو بھی تردد نہ ہو۔ بت پرستی کی شامت سے وہ ایسے فسادِ عقل میں مبتلا ہوئے کہ حیوانوں سے بدتر ہو گئے کیونکہ اولاد کے ساتھ تو جانور بھی پیار کرتے ہیں لیکن یہ کفار شیاطین کی پیروی میں اولاد یعنی بیٹیوں کا بھی خون بہا دیتے ہیں۔

موِیشیوں اور کھیتوں سے متعلق کفارِ مکہ کے باطل نظریات

مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾ وَ قَالُوْا هٰذِهٖۤ اَنْعَامٌ وَّ حَرْثٌ حِجْرٌ ۖ

مَا	يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٧﴾	وَ	قَالُوْا (1)	هٰذِهٖۤ	اَنْعَامٌ	وَّ	حَرْثٌ	حِجْرٌ
جو	وہ بہتان تراشی کرتے ہیں	اور	انہوں نے کہا	یہ	مویشی	اور	کھیتی	ممنوع (ہے)

ان کے بہتانوں کو چھوڑ دو ○ اور مشرک اپنے خیال سے کہتے ہیں: یہ مویشی اور کھیتی ممنوع ہے،

لَّا يَطْعَمُهَاۤ اِلَّا مَنْ نَّشَآءُ بِزَعْمِهِمْ وَ اَنْعَامٌ

لَّا يَطْعَمُهَاۤ	اِلَّا	مَنْ	نَّشَآءُ	بِزَعْمِهِمْ	وَ	اَنْعَامٌ
نہیں کھائے گا اسے	مگر	وہ جسے	ہم چاہیں گے	(یہ) اپنے گمان سے (کہا)	اور	کچھ مویشی

اسے وہی کھائے جسے ہم چاہیں اور کچھ مویشی ایسے ہیں

حُرِّمَتْ ظُهُوْرُهَا وَ اَنْعَامٌ لَّا يَذْكُرُوْنَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

حُرِّمَتْ	ظُهُوْرُهَا	وَ	اَنْعَامٌ	لَّا يَذْكُرُوْنَ	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
حرام کردی گئیں	ان کی پشتیں (سواری کے لئے)	اور	کچھ مویشی	وہ نہیں لیتے	اللہ کا نام	ان پر

جن کی پیٹھوں (پر سواری) کو حرام کر دیا گیا اور کچھ مویشی وہ ہیں جن کے ذبح پر اللہ کا نام نہیں لیتے،

افْتِرَآءً عَلَيْهِ ؕ سَيَجْزِيْهِمْ بِمَا

افْتِرَآءً	عَلَيْهِ	سَيَجْزِيْهِمْ	بِمَا
(یہ سب) بہتان باندھتے ہوئے (کہا)	اس پر (یعنی اللہ پر)	عنقریب وہ بدلہ دے گا انہیں	(اس) کا جو

(یہ باتیں) اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے (کہتے ہیں) عنقریب وہ انہیں ان کے

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾ وَ قَالُوْا مَا فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ خَالِصَةٌ

كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿١٣٨﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	فِيْ بُطُوْنِ هٰذِهِ الْاَنْعَامِ	خَالِصَةٌ
وہ بہتان باندھتے تھے	اور	انہوں نے کہا	جو	ان مویشیوں کے پیٹوں میں (ہے)	خالص

بہتانوں کا بدلہ دے گا ○ اور کہتے ہیں: ان مویشیوں کے پیٹ میں جو ہے وہ خالص

1 ......اس آیت میں کفار کی چند بد عملیوں کا ذکر ہے۔ (1) اپنے بعض کھیتوں کو بتوں کے نام پر یوں وقف کرنا کہ اس کی پیداوار اور آمدنی صرف بتوں کے خادمین میں سے صرف مرد کھائیں، عورتیں نہ کھائیں۔ (2) بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینا جیسے بحیرہ، سائبہ وغیرہ جن سے کوئی کام نہ لیا جائے، نہ کسی کھیت سے انہیں ہٹایا جائے۔ کفار کے یہ دونوں کام تو شرک ہیں مگر شرعاً ان جانوروں کا گوشت کھانا حرام نہیں۔ اسی لئے جہاد میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم ان تمام چیزوں پر قبضہ کرکے استعمال فرماتے تھے۔ (3) بتوں کے نام پر ذبح کرنا۔ یہ کام بھی شرک ہے اور اس ذبیحہ کا کھانا بھی حرام ہے اور یہ ”مَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ“ میں داخل ہے۔

لِذُكُوْرِنَا وَ مُحَرَّمٌ عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا ۚ وَ اِنْ یَّكُنْ

لِذُكُوْرِنَا[1]	وَ	مُحَرَّمٌ	عَلٰۤى اَزْوَاجِنَا	وَ	اِنْ	یَّكُنْ
ہمارے مردوں کے لئے (ہے)	اور	حرام کیا گیا ہے	ہماری بیویوں پر	اور	اگر	وہ ہو

ہمارے مردوں کیلئے ہے اور ہماری عورتوں پر حرام ہے اور اگر وہ

مَّیْتَةً فَهُمْ فِیْهِ شُرَكَآءُ ؕ سَیَجْزِیْهِمْ

مَّیْتَةً	فَهُمْ	فِیْهِ	شُرَكَآءُ	سَیَجْزِیْهِمْ
مرا ہوا	تو وہ (سب)	اس میں	شریک (ہیں)	عنقریب بدلہ دے گا انہیں

مرا ہوا ہو تو پھر سب اس میں شریک ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اِن کی باتوں کا

وَصْفَهُمْ ؕ اِنَّهٗ حَكِیْمٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾ قَدْ خَسِرَ

وَصْفَهُمْ	اِنَّهٗ	حَكِیْمٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۳۹﴾	قَدْ	خَسِرَ[2]
ان کی باتوں (کا)	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	بیشک	نقصان میں پڑے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ حکمت والا، علم والا ہے ○ بیشک وہ لوگ تباہ ہوگئے

الَّذِیْنَ قَتَلُوْۤا اَوْلَادَهُمْ سَفَهًۢا بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

الَّذِیْنَ	قَتَلُوْۤا	اَوْلَادَهُمْ	سَفَهًۢا	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
وہ لوگ جنہوں نے	قتل کی	اپنی اولاد	بیوقوفی (کرتے ہوئے)	علم کے بغیر	اور

جو اپنی اولاد کو جہالت سے بیوقوفی کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور

حَرَّمُوْا مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ افْتِرَآءً عَلَى اللّٰهِ ؕ قَدْ

حَرَّمُوْا	مَا	رَزَقَهُمُ	اللّٰهُ	افْتِرَآءً	عَلَى اللّٰهِ	قَدْ
حرام قرار دیا	(اسے) جو	رزق دیا انہیں	اللہ (نے)	بہتان باندھتے (ہوئے)	اللہ پر	بیشک

اللہ نے جو رزق انہیں عطا فرمایا ہے اسے اللہ پر جھوٹ باندھتے ہوئے حرام قرار دیتے ہیں۔ بیشک

اولاد کا قتل اور حلال کو حرام ٹھہرانا انکی گمراہی اور نقصان کا سبب

1...... کفار عرب کا اعتقاد تھا کہ بحیرہ، سائبہ، اونٹنی کا بچہ اگر زندہ پیدا ہو تو صرف مرد کھا سکتے ہیں اور عورتیں نہیں کھا سکتیں اور اگر مردہ پیدا ہو تو عورت مرد سب کھا سکتے ہیں۔ اس آیت میں ان کے اس عقیدے کا ذکر ہے اور اس پر سخت وعید ہے۔

2...... اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت ہے اور اسے قتل کر دینا دنیا و آخرت میں نقصان و تباہی کا باعث ہے اور اپنی دنیا اور آخرت دونوں تباہ کر لینا اور اولاد جیسی عزیز اور پیاری چیز کے ساتھ اس قسم کی سفاکی اور بے دردی گوارا کرنا انتہا درجہ کی حماقت اور جہالت ہے۔

باغات اور پھلوں میں قدرتِ الٰہی کے نمونے

ضَلُّوْا وَ مَا كَانُوْا مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾ ع وَ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَ

ضَلُّوْا	وَ	مَا كَانُوْا	مُهْتَدِیْنَ ﴿۱۴۰﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَ
وہ گمراہ ہوگئے	اور	وہ نہیں تھے	ہدایت پانے والے	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کئے

یہ لوگ گمراہ ہوئے اور یہ ہدایت والے نہیں ہیں ○ اور وہی ہے جس نے کچھ باغات

جَنّٰتٍ مَّعْرُوْشٰتٍ وَّ غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ

جَنّٰتٍ	مَّعْرُوْشٰتٍ	وَّ	غَیْرَ مَعْرُوْشٰتٍ	وَّ النَّخْلَ وَ الزَّرْعَ
کچھ باغات	(زمین پر) پھیلے ہوئے	اور	نہ پھیلے ہوئے	اور کھجور اور کھیتی (کو پیدا کیا)

زمین پر پھیلے ہوئے اور کچھ نہ پھیلے ہوئے (تنوں والے) اور کھجور اور کھیتی کو پیدا کیا

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَّ

مُخْتَلِفًا اُكُلُهٗ	وَ الزَّیْتُوْنَ وَ الرُّمَّانَ	مُتَشَابِهًا	وَّ
ان کے کھانے مختلف (ہیں)	اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا)	(کسی بات میں) ملتے جلتے	اور

جن کے کھانے مختلف ہیں اور زیتون اور انار (کو پیدا کیا، یہ سب) کسی بات میں آپس میں ملتے ہیں اور

غَیْرَ مُتَشَابِهٍؕ كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖۤ اِذَاۤ اَثْمَرَ

غَیْرَ مُتَشَابِهٍ	كُلُوْا	مِنْ ثَمَرِهٖۤ	اِذَاۤ	اَثْمَرَ
(کسی میں) نہیں ملتے	تم کھاؤ	اس کے پھل سے	جب	وہ (درخت) پھل دے

کسی میں نہیں ملتے۔ جب وہ درخت پھل لائے تو اس کے پھل سے کھاؤ

فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم اور فضول خرچی کی ممانعت

وَ اٰتُوْا حَقَّهٗ یَوْمَ حَصَادِهٖ ﳲ وَ لَا تُسْرِفُوْا ؕ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ

وَ	اٰتُوْا [1]	حَقَّهٗ	یَوْمَ حَصَادِهٖ	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا یُحِبُّ
اور	دو	اس کا حق	اس کی کٹائی کے دن	اور	فضول خرچی نہ کرو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور اس کی کٹائی کے دن اس کا حق دو اور فضول خرچی نہ کرو بیشک وہ فضول خرچی کرنے والوں کو

ع ۲ / ۳

[1]...... یہاں فصلوں کا حق ادا کرنے کا حکم ہے، اس میں سب سے پہلے تو عشر یعنی پیداوار کا دسواں حصہ یا نصف عشر یعنی پیداوار کا بیسواں حصہ داخل ہے اور اس کے علاوہ مساکین کو کچھ پھل وغیرہ دینا بھی پیداوار کے حقوق میں آتا ہے۔ اِس آیت میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ ہر پیداوار میں زکوٰۃ ہے، چاہے پیداوار کم ہو یا زیادہ، اس کے پھل سال تک رہیں یا نہ رہیں۔

حلال جانور کھانے کا حکم اور شیطان کی پیروی کی ممانعت

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ وَمِنَ الْاَنْعَامِ حَمُوْلَةً وَّ

الْمُسْرِفِیْنَ ﴿۱۴۱﴾	وَ	مِنَ الْاَنْعَامِ	حَمُوْلَةً	وَّ
فضول خرچی کرنے والوں (کو)	اور	مویشیوں میں سے	کچھ بوجھ اٹھانے والے	اور

پسند نہیں فرماتا ○ اور مویشیوں میں سے کچھ بوجھ اٹھانے والے اور

فَرْشًا ؕ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعُوْا

فَرْشًا	كُلُوْا	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا
کچھ زمین پر بچھے (پیدا کئے)	کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	اور	پیروی نہ کرو

کچھ زمین پر بچھے ہوئے جانور (پیدا کئے)۔ اللہ نے تمہیں جو رزق عطا فرمایا ہے اس میں سے کھاؤ اور

حلال جانوروں کو حرام ٹھہرانے والوں پر بحث

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴۲﴾ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ۚ

خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۴۲﴾	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ [1]
شیطان کے قدموں (راستوں) کی	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	آٹھ جوڑے (پیدا کیے)

شیطان کے راستوں پر نہ چلو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ (اللہ نے) آٹھ نر و مادہ جوڑے (پیدا کیے۔)

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ ؕ قُلْ آٰلذَّكَرَیْنِ حَرَّمَ

مِنَ الضَّاْنِ اثْنَیْنِ	وَ	مِنَ الْمَعْزِ اثْنَیْنِ	قُلْ	آٰلذَّكَرَیْنِ	حَرَّمَ
ایک جوڑا بھیڑ سے	اور	ایک جوڑا بکری سے	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کیے

ایک جوڑا بھیڑ سے اور ایک جوڑا بکری سے۔ تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے

اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ اَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ ؕ نَبِّـُٔوْنِیْ

اَمِ الْاُنْثَیَیْنِ	اَمَّا	اشْتَمَلَتْ	عَلَیْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَیَیْنِ	نَبِّـُٔوْنِیْ [2]
یا دونوں مادہ	یا جو	لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	مجھے خبر دو

یا دونوں مادہ یا وہ جسے دونوں مادہ جانور پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ اگر تم سچے ہو

1 ......اس آیت میں جانوروں کے آٹھ جوڑے بیان کئے گئے یعنی نر و مادہ اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری کے جوڑے۔ جانور تو اس کے علاوہ بھی ہیں لیکن چونکہ اہلِ عرب کے سامنے زیادہ تر یہی جانور ہوتے تھے اور حرام و حلال کے جو انہوں نے قاعدے بنائے وہ بھی انہی کے بارے میں تھے اس لئے بطورِ خاص ان جوڑوں کا بیان کیا گیا۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ حلت کا دعویٰ کرنے والے سے دلیل نہ مانگی جائے گی بلکہ حرمت کا دعویٰ کرنے والے پر دلیل لانا لازم ہے۔ آج کل کچھ لوگ ہر چیز کے حلال ہونے پر دلیل مانگتے ہیں اور خود حرمت کی دلیل نہیں پیش کرتے۔ یہ اصول قرآن کے صریح خلاف ہے۔

بِعِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾ وَمِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ وَ

بِعِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۴۳﴾	وَ	مِنَ الْاِبِلِ اثْنَيْنِ	وَ
علم کے ساتھ	اگر	تم ہو	سچے	اور	ایک جوڑا اونٹ سے	اور

تو علم کے ساتھ بتاؤ○ اور (اللہ نے نر اور مادہ کا) ایک جوڑا اونٹ سے اور

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ ؕ قُلْ ءٰٓالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ اَمَّا

مِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ	قُلْ	ءٰٓالذَّكَرَيْنِ	حَرَّمَ (1)	اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمَّا
ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا)	تم کہو	کیا دونوں نر	اس نے حرام کئے	یا دونوں مادہ	یا جو

ایک جوڑا گائے سے (پیدا فرمایا۔) تم فرماؤ، کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا

اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ

اشْتَمَلَتْ	عَلَيْهِ	اَرْحَامُ الْاُنْثَيَيْنِ	اَمْ	كُنْتُمْ	شُهَدَآءَ (2)	اِذْ
لئے ہوئے ہیں	اس پر (اس کو)	دونوں ماداؤں کے پیٹ	کیا	تم تھے	موجود	جب

وہ جسے دونوں مادہ جانور اپنے پیٹوں میں لئے ہوئے ہیں؟ کیا تم اس وقت موجود تھے جب

وَصّٰىكُمُ اللّٰهُ بِهٰذَا ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

وَصّٰىكُمُ	اللّٰهُ	بِهٰذَا	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى
حکم دیا تمہیں	اللہ (نے)	اس کا	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ نے تمہیں یہ حکم دیا؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا لِّيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	لِّيُضِلَّ	النَّاسَ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
اللہ پر	جھوٹ	تاکہ وہ گمراہ کرے	لوگوں (کو)	علم کے بغیر	بیشک	اللہ

جھوٹ باندھے؟ تاکہ لوگوں کو اپنی جہالت سے گمراہ کرے۔ بیشک اللہ

1 ...... اس آیت کریمہ میں دورِ جاہلیت کے ان لوگوں کا رد ہے جو اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام ٹھہرا لیا کرتے تھے۔

2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے تم سے براہ راست تو بیان فرمایا نہیں اور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ذریعے ان جانوروں کی حرمت آئی نہیں تو اب ان جانوروں کے حرام ہونے کی کیا صورت باقی رہی۔ لہٰذا جب یہ بات نہیں ہے تو حرمت کے ان احکام کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا جھوٹ، باطل اور خالص بہتان ہے۔

الربع

حرام چیزوں کا بیان

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ؑ قُلْ لَّاۤ اَجِدُ فِیْ مَاۤ اُوْحِیَ

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	قُلْ	لَّاۤ اَجِدُ[1]	فِیْ	مَاۤ	اُوْحِیَ
ہدایت نہیں دیتا	ظلم کرنے والی قوم (کو)	تم کہو	میں نہیں پاتا	(اس) میں	جو	وحی کی جاتی ہے

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ تم فرماؤ، جو میری طرف وحی کی جاتی ہے، اُس میں

اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰى طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗۤ اِلَّاۤ اَنْ یَّكُوْنَ

اِلَیَّ	مُحَرَّمًا	عَلٰى طَاعِمٍ	یَّطْعَمُهٗۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّكُوْنَ
میری طرف	حرام کی ہوئی (کوئی چیز)	کسی کھانے والے پر	وہ کھاتا ہو اسے	مگر	یہ کہ	ہو

کسی کھانے والے پر میں کوئی کھانا حرام نہیں پاتا مگر یہ کہ

مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ اَوْ فِسْقًا

مَیْتَةً	اَوْ	دَمًا مَّسْفُوْحًا	اَوْ	لَحْمَ خِنْزِیْرٍ	فَاِنَّهٗ	رِجْسٌ	اَوْ	فِسْقًا
مردار	یا	بہتا خون	یا	خنزیر کا گوشت	کیونکہ وہ	ناپاک (ہے)	یا	نافرمانی (کا وہ جانور)

مردار ہو یا رگوں میں بہنے والا خون ہو یا سور کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے یا وہ نافرمانی کا جانور ہو

شرعی مجبور کے لئے حرام چیز کھانے کی رخصت

اُهِلَّ لِغَیْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَیْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَیْرَ بَاغٍ
(جسے ذبح کرتے وقت) پکارا گیا	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	تو جو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش والا

جس کے ذبح میں غیرُ اللہ کا نام پکارا گیا ہو تو جو مجبور ہو جائے (اور اس حال میں کھائے کہ) نہ خواہش (سے کھانے) والا ہو

یہودیوں پر بطور سزا حرام کی گئی چیزوں کا بیان

وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ رَبَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾ وَ

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	رَبَّكَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۴۵﴾	وَ
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	تمہارا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

اور نہ ضرورت سے بڑھنے والا تو بے شک آپ کا رب بخشنے والا مہربان ہے○ اور

1..... مجموعی طور پر اس آیت کے متعلق چند احکام ہیں: (1) حرمت شریعت کی جانب سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ نفسانی خواہش سے۔ (2) بہتا ہوا خون حرام ہے اگرچہ نکل کر جم جائے، البتہ تلی، کلیجی حلال ہے اور یہ ویسے بھی جما ہوا خون ہوتا ہے۔ (3) ہر نجس چیز حرام ہے مگر ہر حرام چیز نجس نہیں۔ (4) سور کی ہر چیز حرام ہے کیونکہ وہ نجس العین ہے۔ (5) سور کی کوئی چیز ذبح کرنے یا پکانے سے پاک نہیں ہو سکتی۔ (6) جانور کی زندگی میں اس پر کسی کے نام پکارنے کا نہیں بلکہ ذبح کے وقت کا اعتبار ہے۔ (7) بتوں کے نام پر جانور ذبح کرنا فسق اعتقادی یعنی کفر ہے۔ (8) شرعی مجبوری کی حالت میں مردار وغیرہ چیزیں بقدر ضرورت=

عَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ ۚ وَمِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ

عَلَى الَّذِيْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	كُلَّ ذِيْ ظُفُرٍ (1)	وَ	مِنَ الْبَقَرِ وَالْغَنَمِ
ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کر دیا	ہر ناخن والا (جانور)	اور	گائے اور بکری سے

ہم نے یہودیوں پر ہر ناخن والا جانور حرام کر دیا اور ہم نے ان پر

حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهُمَآ اِلَّا مَا حَمَلَتْ

حَرَّمْنَا	عَلَيْهِمْ	شُحُوْمَهُمَآ (2)	اِلَّا	مَا	حَمَلَتْ
ہم نے حرام کر دیں	ان پر	ان دونوں کی چربیاں	سوائے	(اس چربی کے) جو	اٹھا رکھی ہو

گائے اور بکری کی چربی حرام کر دی سوائے اس چربی کے جو

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ اَوْ مَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ ؕ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ

ظُهُوْرُهُمَآ اَوِ الْحَوَايَآ	اَوْ	مَا	اخْتَلَطَ	بِعَظْمٍ	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ
ان کی پیٹھوں یا انتڑیوں (نے)	یا	جو	ملی ہوئی ہو	ہڈی کے ساتھ	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں

ان کی پیٹھ کے ساتھ یا انتڑیوں سے لگی ہو یا جو چربی ہڈی سے ملی ہوئی ہو۔ ہم نے یہ ان کی سرکشی کا

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور عذاب

بِبَغْيِهِمْ ۖ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ

بِبَغْيِهِمْ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾	فَاِنْ	كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ
ان کی سرکشی کا	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	پھر اگر	وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہو

بدلہ دیا اور بیشک ہم ضرور سچے ہیں ○ پھر اگر وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرماؤ

رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ ۚ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾

رَّبُّكُمْ	ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ	وَ	لَا يُرَدُّ	بَاْسُهٗ	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۱۴۷﴾
تمہارا رب	وسیع رحمت والا (ہے)	اور	ٹالا نہیں جاتا	اس کا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے

کہ تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے اور اس کا عذاب مجرموں پر سے نہیں ٹالا جاتا ○

= حلال ہوں گی۔ (9) اگر اندازے میں غلطی کر کے ضرورت سے زیادہ ایک آدھ لقمہ کھالیا تو پکڑ نہ ہو گی۔

(1)...... یہاں ناخن سے مراد انگلی ہے خواہ انگلیاں بیچ سے پھٹی ہوں جیسے کتا اور درندے یا نہ پھٹی ہوں بلکہ کھر کی صورت میں ہوں جیسے اونٹ، شتر مرغ اور بطخ وغیرہ۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ یہاں بطورِ خاص شتر مرغ، بطخ اور اُونٹ مراد ہیں۔ جانور یہ یہودیوں پر حرام تھے۔ (2)...... یہودیوں پر گائے، بکری کا گوشت وغیرہ حلال تھا لیکن ان کی چربی حرام تھی البتہ جو چربی گائے بکری کی پیٹھ میں لگی ہو یا آنت یا ہڈی سے ملی ہو وہ ان کے لئے حلال تھی۔ یہودی چونکہ اپنی سرکشی =

شرک کو مشیتِ الٰہی قرار دینے والوں کو جواب

سَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا

سَيَقُوْلُ(1)	الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مَآ اَشْرَكْنَا
عنقریب کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم شرک نہ کرتے

اب مشرک کہیں گے کہ اگر اللہ چاہتا تو نہ ہم شرک کرتے

وَلَآ اٰبَآؤُنَا وَلَا حَرَّمْنَا مِنْ شَيْءٍ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

وَ	لَآ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمْنَا	مِنْ شَيْءٍ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	کوئی چیز	اسی طرح	جھٹلایا

اور نہ ہمارے باپ دادا اور نہ ہی ہم کسی چیز کو حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ حَتّٰى ذَاقُوْا بَاْسَنَا ؕ قُلْ

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	حَتّٰى	ذَاقُوْا	بَاْسَنَا	قُلْ
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	یہاں تک کہ	انہوں نے چکھا	ہمارا عذاب	تم کہو

ایسے ہی جھٹلایا تھا یہاں تک کہ ہمارا عذاب چکھا۔ تم فرماؤ،

هَلْ عِنْدَكُمْ مِّنْ عِلْمٍ فَتُخْرِجُوْهُ لَنَا ؕ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ

هَلْ	عِنْدَكُمْ	مِّنْ عِلْمٍ	فَتُخْرِجُوْهُ	لَنَا	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ
کیا	تمہارے پاس	کوئی علم (ہے)	تو تم نکالو اسے	ہمارے لئے	نہیں	تم پیروی کرتے

کیا تمہارے پاس کوئی علم ہے تو اسے ہمارے لئے نکالو۔ تم تو صرف جھوٹے خیال کے

کامل دلیل اللہ ہی کے پاس ہے

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾ قُلْ

اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَخْرُصُوْنَ ﴿١٤٨﴾	قُلْ
مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	تم	مگر	اندازے لگارہے ہو	تم کہو

پیروکار ہو اور تم یونہی غلط اندازے لگارہے ہو ○ تم فرماؤ

= کے باعث ان چیزوں سے محروم کئے گئے تھے لہٰذا یہ چیزیں اُن پر حرام رہیں اور ہماری شریعت میں گائے بکری کی چربی اور اونٹ، بطخ اور شتر مرغ حلال ہیں۔

1...... اس آیت میں غیبی خبر ہے کہ مشرک جو آئندہ کہنے والے تھے، اس سے پہلے ہی خبر دار کر دیا گیا۔

كفار سے گواہی کا مطالبہ اور جھوٹی گواہی کی ممانعت

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ ۚ فَلَوْ شَآءَ لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ قُلْ

فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (1)	فَلَوْ	شَآءَ	لَهَدٰىكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	قُلْ
تو کامل دلیل اللہ کی (ہے)	تو اگر	وہ چاہتا	(تو) ضرور تم سب کو ہدایت دے دیتا	تم کہو

تو کامل دلیل اللہ ہی کی ہے تو اگر وہ چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ تم فرماؤ،

هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ الَّذِيْنَ يَشْهَدُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ هٰذَا ۚ فَاِنْ

هَلُمَّ (2)	شُهَدَآءَكُمُ	الَّذِيْنَ	يَشْهَدُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَ	هٰذَا	فَاِنْ
لے آؤ	اپنے گواہ	وہ لوگ جو	گواہی دیں	کہ	اللہ (نے)	حرام کیا ہے	اسے	پھر اگر

اپنے وہ گواہ لے آؤ جو گواہی دیں کہ اللہ نے اس چیز کو حرام کیا ہے (جسے تم حرام کہتے ہو) پھر اگر

شَهِدُوْا فَلَا تَشْهَدْ مَعَهُمْ ۚ وَلَا تَتَّبِعْ

شَهِدُوْا	فَلَا تَشْهَدْ (3)	مَعَهُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعْ
وہ گواہی دے دیں	تو (اے مخاطب) تم گواہی نہ دینا	ان کے ساتھ	اور	پیچھے نہ چلنا

وہ گواہی دے بیٹھیں تو اے سننے والے! تو ان کے ساتھ گواہی نہ دینا اور ان لوگوں کی

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَالَّذِيْنَ

اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	الَّذِيْنَ
ان لوگوں کی خواہشات کے جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	(نہ) ان لوگوں کی جو

خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتے ہیں اور جو

ع ١٨ ٥

شرک کی ممانعت اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کا حکم

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَهُمْ بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾ قُلْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۰﴾	قُلْ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور	وہ	اپنے رب کے	برابر والے ٹھہراتے ہیں	تم کہو

آخرت پر ایمان نہیں لاتے اور وہ اپنے رب کے برابر ٹھہراتے ہیں ○ تم فرماؤ،

(1)...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ایسی دلیل جو تمام تر شکوک وشبہات کو جڑ سے اکھاڑ دے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔

(2)...... یہ گواہی اس لئے طلب کی گئی کہ ظاہر ہو جائے کہ کفار کے پاس کوئی سچا گواہ نہیں ہے اور جو وہ کہتے ہیں وہ ان کی اپنی تراشیدہ باتیں ہیں۔

(3)...... اس میں تنبیہ ہے کہ اگر کوئی ایسی شہادت دے بھی دے تو وہ محض خواہش کی اتباع اور کذب و باطل ہو گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ جھوٹی گواہی بھی حرام ہے اور اس کی تصدیق و تائید بھی اور جھوٹے آدمی کی وکالت بھی کیونکہ گناہ کے کام میں مدد کرنا بھی گناہ ہے۔

تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ

تَعَالَوْا	اَتْلُ	مَا	حَرَّمَ	رَبُّكُمْ	عَلَيْكُمْ
آؤ	میں پڑھ کر سنادوں	(وہ چیزیں) جنہیں	حرام کیا	تمہارے رب (نے)	تمہارے اوپر

آؤ میں تمہیں پڑھ کر سناؤں جو تم پر تمہارے رب نے حرام کیا

اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ

اَلَّا تُشْرِكُوْا	بِهٖ	شَيْـًٔا	وَّ	بِالْوَالِدَيْنِ
(وہ یہ) کہ تم شریک نہ ٹھہراؤ	اس کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	ماں باپ کے ساتھ

وہ یہ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ کے ساتھ

مفلسی کے خوف سے اولاد کو قتل کرنے کی ممانعت

اِحْسَانًا ۚ وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ

اِحْسَانًا	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	مِّنْ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
احسان، بھلائی (کرو)	اور	قتل نہ کرو	اپنی اولاد	تنگدستی (کے ڈر) سے	ہم

بھلائی کرو اور مفلسی کے باعث اپنی اولاد قتل نہ کرو، ہم

ظاہری و باطنی بے حیائیوں سے بچنے کا حکم

نَرْزُقُكُمْ وَ اِيَّاهُمْ ۚ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ

نَرْزُقُكُمْ	وَ	اِيَّاهُمْ	وَ	لَا تَقْرَبُوا	الْفَوَاحِشَ	مَا	ظَهَرَ
رزق دیں گے تمہیں	اور	انہیں	اور	قریب نہ جاؤ	بے حیائیوں (کے)	وہ جو	ظاہر ہیں

تمہیں اور انہیں سب کو رزق دیں گے اور ظاہری و باطنی بے حیائیوں کے

ناحق قتل کی ممانعت

مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ۚ وَ لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ

مِنْهَا	وَ	مَا	بَطَنَ	وَ	لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِيْ
ان میں سے	اور	جو	پوشیدہ ہیں	اور	قتل نہ کرو	(اس) جان (کو)	جس کا (قتل)

پاس نہ جاؤ اور جس جان (کے قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے

(1) ...... دور جاہلیت میں اولاد کو قتل کرنے کے بنیادی اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ وہ اس ڈر سے اپنی اولاد قتل کر دیتے تھے کہ غربت کی وجہ سے انہیں کھلائیں پلائیں گے کہاں سے اور ان کے لباس اور دیگر ضروریات کا انتظام کیسے کریں گے۔ افسوس! فی زمانہ بہت سے مسلمان بھی دور جاہلیت کے کفار کا طریقہ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ بھی نو مولود یا ماں کے پیٹ میں ہی بچے کو قتل کروا دیتے ہیں کہ ان کی پرورش، تعلیم اور تربیت کے اخراجات کہاں سے پورے کریں گے اور یہ عمل خاص طور پر اس وقت کرتے ہیں جب انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں پلنے والی جان بچی ہے۔

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ
حرام قرار دیا ہے	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	یہ	اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا

اسے ناحق نہ مارو۔ تمہیں یہ حکم فرمایا ہے

یتیموں کے مال اور دیگر معاملات سے متعلق چند احکام

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ

لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۱﴾	وَ	لَا تَقْرَبُوْا (2)	مَالَ الْیَتِیْمِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ
تاکہ تم	سمجھ جاؤ	اور	قریب نہ جاؤ	یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے) سے جو	وہ

تاکہ تم سمجھ جاؤ ○ اور یتیموں کے مال کے پاس نہ جاؤ مگر بہت اچھے طریقہ

اَحْسَنُ حَتّٰى یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۚ وَاَوْفُوا الْكَیْلَ وَ

اَحْسَنُ	حَتّٰى	یَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوْفُوا	الْكَیْلَ	وَ
بہت اچھا (ہو)	یہاں تک کہ	وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی (کو)	اور	پورا کرو	ناپ	اور

سے حتّٰی کہ وہ اپنی جوانی (کی عمر) کو پہنچ جائے اور ناپ اور تول

الْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ ۚ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۚ

الْمِیْزَانَ	بِالْقِسْطِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا
تول	انصاف کے ساتھ	ہم بوجھ نہیں ڈالتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے برابر)

انصاف کے ساتھ پورا کرو۔ ہم کسی جان پر اس کی طاقت کے برابر ہی بوجھ ڈالتے ہیں

وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبٰى ۚ وَبِعَهْدِ اللّٰهِ

وَ	اِذَا	قُلْتُمْ (3)	فَاعْدِلُوْا	وَلَوْ	كَانَ	ذَا قُرْبٰى	وَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
اور	جب	تم بات کرو	تو عدل کرو	اگرچہ	وہ ہو	قرابت والا، رشتہ دار	اور	اللہ کے عہد کو

اور جب بات کرو تو عدل کرو اگرچہ تمہارے رشتے دار کا معاملہ ہو اور اللہ ہی کا عہد

1 ...... چند صورتیں ایسی ہیں کہ جن میں حاکمِ اسلام کیلئے مجرم کو قتل کرنے کی اجازت ہے جیسے قاتل کو قصاص میں، شادی شدہ زانی کو رجم میں اور مرتد کو سزا کے طور پر قتل کرنا البتہ یہ یاد رہے کہ قتلِ برحق کی جو صورتیں بیان ہوئیں ان پر عام لوگ عمل نہیں کرسکتے بلکہ اس کی اجازت صرف حاکم اسلام کو ہے۔

2 ...... اس کا مطلب یہ ہے کہ یتیم کے مال کے پاس اس طریقے سے جاؤ جس سے اس کا فائدہ ہو اور جب وہ اپنی جوانی کی عمر کو پہنچ جائے اس وقت اس کا مال اس کے سپرد کردو۔ 3 ...... یعنی خواہ گواہی دو یا فتویٰ دو یا حاکم بن کر فیصلہ کرو کچھ بھی ہو انصاف سے ہو اس میں قرابت یا وجاہت کا لحاظ نہ ہو۔

سیدھا راستہ صرف ایک ہے یعنی اسلام

اَوْفُوْا ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾ وَ

اَوْفُوْا	ذٰلِكُمْ	وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٢﴾	وَ
پورا کرو	یہ	اللہ نے تاکید فرمائی تمہیں	اس کی	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور

پورا کرو۔ (اللہ نے) تمہیں یہ تاکید فرمائی ہے تاکہ نصیحت حاصل کرو○ اور

اَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

اَنَّ	هٰذَا (1)	صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا	فَاتَّبِعُوْهُ	وَ	لَا تَتَّبِعُوا
(اس لئے) کہ	یہ (ہے)	میرا سیدھا راستہ	تو تم چلو اس پر	اور	نہ چلو

یہ کہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے تو اس پر چلو اور دوسری راہوں پر

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ

السُّبُلَ (2)	فَتَفَرَّقَ	بِكُمْ	عَنْ سَبِیْلِهٖ	ذٰلِكُمْ
(دوسرے) راستوں (پر)	(اگر چلے) تو وہ جدا کر دیں گے	تم کو	اس (اللہ) کے راستے سے	یہ

نہ چلو ورنہ وہ راہیں تمہیں اس کے راستے سے جدا کر دیں گی۔ تمہیں

تورات کی شان

وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾ ثُمَّ اٰتَیْنَا مُوْسَى

وَصّٰىكُمْ	بِهٖ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿١٥٣﴾	ثُمَّ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
اللہ نے حکم دیا تمہیں	اس کا	تاکہ تم	پرہیز گار ہو جاؤ	پھر	ہم نے دی	موسیٰ (کو)

یہ حکم فرمایا ہے تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ○ پھر ہم نے موسیٰ کو

الْكِتٰبَ تَمَامًا عَلَى الَّذِیْۤ اَحْسَنَ وَ

الْكِتٰبَ	تَمَامًا	عَلَى	الَّذِیْۤ	اَحْسَنَ	وَ
کتاب	(تاکہ احسان) پورا (ہو)	(اس آدمی) پر	جس نے	نیکی کی	اور

کتاب عطا فرمائی تاکہ نیک آدمی پر احسان پورا ہو اور

1...... اس سے معلوم ہوا کہ عقائد کی درستی، عبادت کی ادائیگی، معاملات کی صفائی اور حقوق کا ادا کرنا سیدھا راستہ ہے۔ جو ان میں سے کسی میں کوتاہی کرتا ہے وہ سیدھے راستے پر نہیں۔ عقیدہ بمنزلہ شرط و بنیاد ہے کہ جس کے بغیر اعمال اصلاً معتبر نہیں جبکہ عبادات و معاملات میں بھی کثیر چیزیں فرض و واجب کے درجے میں ہیں۔ 2...... یہاں دوسرے راستوں سے مراد وہ راستے ہیں جو اسلام کے خلاف ہوں یہودیت ہو یا نصرانیت یا اور کوئی ملت یا اسلام ہی کا نام لے کر کوئی کفریہ راستہ اپنانا جیسے قادیانی ہیں۔

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ

تَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	لَّعَلَّهُمْ	بِلِقَآءِ رَبِّهِمْ
ہر چیز کی تفصیل (ہو)	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہو)	تاکہ وہ	اپنے رب سے ملنے پر

ہر شے کی تفصیل ہو اور ہدایت ورحمت ہو کہ کہیں وہ اپنے رب سے ملنے پر

قرآن مجید کی پیروی کا حکم

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾ وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿١٥٤﴾	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	مُبٰرَكٌ	فَاتَّبِعُوْهُ (1)	وَ
ایمان لائیں	اور	یہ	کتاب	ہم نے نازل کیا اسے	برکت والی	تو تم پیروی کرو اس کی	اور

ایمان لائیں ○ اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل کیا ہے، تو تم اس کی پیروی کرو اور

نزول قرآن لوگوں پر اتمام حجت ہے

اتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ

اتَّقُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿١٥٥﴾	اَنْ	تَقُوْلُوْٓا	اِنَّمَآ	اُنْزِلَ
پرہیز گار بنو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے	(اس لئے نازل کی) کہ	تم (نہ) کہو	صرف	نازل کی گئی

پرہیز گار بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○ (اس لئے اترا) تاکہ تم یہ (نہ) کہو کہ کتاب تو

الْكِتٰبُ عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ مِنْ قَبْلِنَا ۪ وَاِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ

الْكِتٰبُ	عَلٰى طَآىِٕفَتَيْنِ	مِنْ قَبْلِنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا	عَنْ دِرَاسَتِهِمْ
کتاب	دو گروہوں پر	ہم سے پہلے	اور	بیشک	ہم تھے	ان کے پڑھنے پڑھانے سے

ہم سے پہلے دو گروہوں پر اُتری تھی اور ہمیں ان کے پڑھنے پڑھانے کی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَيْنَا الْكِتٰبُ

لَغٰفِلِيْنَ ﴿١٥٦﴾	اَوْ	تَقُوْلُوْا	لَوْ	اَنَّآ	اُنْزِلَ	عَلَيْنَا	الْكِتٰبُ
ضرور بے خبر	یا	تم (یہ نہ) کہو	اگر	بیشک	نازل کی جاتی	ہمارے اوپر	کتاب

کچھ خبر نہ تھی ○ یا (تاکہ تم یہ نہ) کہو کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی

(1)...... قرآن مجید کا ایک حق یہ ہے کہ اس کی پیروی کی جائے۔ افسوس! فی زمانہ قرآن کریم پر عمل کے اعتبار سے مسلمانوں کا حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے، آج مسلمانوں نے اس کتاب کی روزانہ تلاوت کرنے کی بجائے اسے گھروں میں جزدان وغلاف کی زینت بنا کر اور دکانوں پر کاروبار میں برکت کے لئے رکھا ہوا ہے اور تلاوت کرنے والے بھی صحیح طریقے سے تلاوت نہیں کرتے ہیں اور سمجھنے والوں کی تعداد تو اور بھی قلیل ہے۔

عظمتِ قرآن اور جھٹلانے والوں کے لئے وعید

لَكُنَّاۤ اَهْدٰى مِنْهُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ

لَكُنَّاۤ (1)	اَهْدٰى مِنْهُمْ	فَقَدْ	جَآءَكُمْ	بَيِّنَةٌ
ضرور ہم ہوتے	ان سے زیادہ ہدایت یافتہ	تو بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن دلیل

تو ہم ان سے زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے تو تمہارے پاس تمہارے رب کی

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ
تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور	رحمت	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت آگئی ہے تو اس سے زیادہ ظالم کون جو

كَذَّبَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَصَدَفَ عَنْهَا ؕ سَنَجْزِی الَّذِیْنَ

كَذَّبَ	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	صَدَفَ	عَنْهَا	سَنَجْزِی	الَّذِیْنَ
جھٹلائے	اللہ کی آیتوں کو	اور	منہ پھیرے	ان سے	عنقریب ہم سزا دیں گے	ان لوگوں کو جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلائے اور ان سے منہ پھیرے۔ عنقریب وہ لوگ جو

يَصْدِفُوْنَ عَنْ اٰيٰتِنَا سُوْٓءَ الْعَذَابِ بِمَا كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

يَصْدِفُوْنَ	عَنْ اٰيٰتِنَا	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْدِفُوْنَ ﴿۱۵۷﴾
منہ پھیرتے ہیں	ہماری آیتوں سے	برے عذاب (کی)	(اس کے) سبب کہ	وہ منہ پھیرتے تھے

ہماری آیتوں سے منہ پھیرتے ہیں ہم انہیں ان کے منہ پھیرنے کی وجہ سے برے عذاب کی سزا دیں گے ○

ظہورِ حق کے باوجود ایمان نہ لانے والوں کو تنبیہ

هَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِيَهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ

هَلْ	يَنْظُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِيَهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	اَوْ
کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	مگر	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس	فرشتے	یا

وہ صرف اسی چیز کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس فرشتے آجائیں یا

(1)...... کفارِ عرب کی ایک جماعت نے کہا تھا کہ یہود و نصاریٰ پر توریت و انجیل نازل ہوئیں مگر وہ بے عقل ان کتابوں سے ہدایت حاصل نہ کر سکے ہم اُن کی طرح خفیف العقل اور نادان نہیں ہیں ہماری عقلیں صحیح ہیں اور ہماری عقل و ذہانت اور فہم و فراست تو ایسی ہے کہ اگر ہم پر کتاب اُترتی تو ہم ان سے زیادہ سیدھی راہ پر ہوتے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ اب تو قرآن نازل ہو گیا تو اب اس پر عمل کیوں نہیں کرتے؟

يَاْتِيَ رَبُّكَ اَوْ يَاْتِيَ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ ؕ يَوْمَ

يَاْتِيَ	رَبُّكَ	اَوْ	يَاْتِيَ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	يَوْمَ
آجائے	تمہارے رب (کا عذاب)	یا	آجائیں	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(جس) دن

تمہارے رب کا عذاب آجائے یا تمہارے رب کی کچھ نشانیاں آجائیں۔ جس دن

يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا

يَاْتِيْ	بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ	لَا يَنْفَعُ	نَفْسًا
آجائیں گی	تمہارے رب کی بعض نشانیاں	(اس دن) نفع نہیں دے گا	کسی جان (کو)

تیرے رب کی بعض نشانیاں آجائیں گی اس دن کسی شخص کو اس کا ایمان قبول کرنا

اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ

اِيْمَانُهَا	لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ	مِنْ قَبْلُ	اَوْ	كَسَبَتْ
اس کا ایمان (لانا)	(جو جان) ایمان نہیں لائی تھی	(اس) سے پہلے	یا	(جس نے نہیں) کمائی

نفع نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہوگا یا جس نے

فِيْۤ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ قُلِ انْتَظِرُوْۤا اِنَّا مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ اِنَّ

فِيْۤ اِيْمَانِهَا	خَيْرًا [1]	قُلِ	انْتَظِرُوْۤا	اِنَّا	مُنْتَظِرُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	اِنَّ
اپنے ایمان میں	کوئی بھلائی	تم کہو	تم انتظار کرو	بیشک ہم	انتظار کرنے والے (ہیں)	بیشک

اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ حاصل کی ہوگی۔ تم فرمادو: تم بھی انتظار کرو اور ہم بھی منتظر ہیں ○ بیشک

دین میں فرقہ بندی کرنے والوں کے لئے وعید

اَلَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا لَّسْتَ

اَلَّذِيْنَ [2]	فَرَّقُوْا	دِيْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِيَعًا	لَّسْتَ
وہ لوگ جنہوں نے	ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہوگئے	مختلف گروہ	تم نہیں ہو

وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے اور خود مختلف گروہ بن گئے اے حبیب!

1 ...... اس کے معنی یہ ہیں کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے پہلے جس گنہگار مومن نے توبہ نہ کی تو اس کے بعد اُس کی توبہ مقبول نہیں۔

2 ...... ان لوگوں سے مراد یہودی اور عیسائی ہیں جو مختلف فرقوں میں تقسیم ہوگئے تھے، یا ان سے تمام مشرکین مراد ہیں جو مختلف چیزوں کی پوجا کرتے ہیں۔

مِنْهُمْ فِيْ شَيْءٍ ؕ اِنَّمَاۤ اَمْرُهُمْ اِلَى اللّٰهِ ثُمَّ

مِنْهُمْ	فِيْ شَيْءٍ	اِنَّمَاۤ	اَمْرُهُمْ	اِلَى اللّٰهِ	ثُمَّ
ان کی طرف سے	کسی چیز میں (جوابدہ)	صرف	ان کا معاملہ	اللہ کی طرف (ہے)	پھر

آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ ان کا معاملہ صرف اللہ کے حوالے ہے پھر

يُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ

يُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	مَنْ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ
وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو	وہ کیا کرتے تھے	جو	ایک نیکی لائے

وہ انہیں بتادے گا جو کچھ وہ کیا کرتے تھے ○ جو ایک نیکی لائے

نیکی پر دس گنا ثواب اور گناہ کا بدلہ برابر

فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

فَلَهٗ	عَشْرُ اَمْثَالِهَا (1)	وَ	مَنْ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
تو اس کے لیے	اس جیسی دس (نیکیاں ہیں)	اور	جو	برائی لائے

تو اس کے لیے اس جیسی دس نیکیاں ہیں اور جو کوئی برائی لائے

فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾ قُلْ

فَلَا يُجْزٰۤى	اِلَّا	مِثْلَهَا	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۶۰﴾	قُلْ
تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	ان پر	ظلم نہیں کیا جائے گا	تم کہو

تو اسے صرف اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ تم فرماؤ،

حضور صلَّی اللہُ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا صراطِ مستقیم پر ہونا

اِنَّنِيْ هَدٰىنِيْ رَبِّيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۚ دِيْنًا قِيَمًا

اِنَّنِيْ	هَدٰىنِيْ	رَبِّيْۤ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ	دِيْنًا قِيَمًا
بیشک میں	ہدایت دی مجھے	میرے رب (نے)	سیدھے راستے کی طرف	(یہ) مضبوط دین (ہے)

بیشک مجھے میرے رب نے سیدھے راستے کی طرف ہدایت فرمائی، (یہ) مضبوط دین ہے

(1)..... ایک نیکی کرنے والے کو دس نیکیوں کی جزاء ملے گی اور یہ کوئی انتہائی مقدار نہیں بلکہ یہ تو فضلِ الٰہی کی ابتدا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کے لئے جتنا چاہے اس کی نیکیوں کو بڑھائے ایک کے سات سو کرے یا بے حساب عطا فرمائے۔

عبادت، زندگی اور موت سب اللہ کیلئے ہو

مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًاۚ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾ قُلْ

مِّلَّةَ اِبْرٰهِیْمَ	حَنِیْفًا	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۱۶۱﴾	قُلْ (1)
ابراہیم کی ملت	ہر باطل سے جدا	اور	وہ نہیں تھے	مشرکوں میں سے	تم کہو

جو ہر باطل سے جدا ابراہیم کی ملت ہے اور وہ مشرکوں میں سے نہیں تھے ○ تم فرماؤ،

اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ

اِنَّ	صَلَاتِیْ	وَ	نُسُكِیْ	وَ	مَحْیَایَ	وَ	مَمَاتِیْ
بیشک	میری نماز	اور	میری قربانیاں (یا، دیگر) عبادتیں	اور	میرا جینا	اور	میرا مرنا

بیشک میری نماز اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ لَا شَرِیْكَ لَهٗۚ وَ بِذٰلِكَ اُمِرْتُ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۲﴾	لَا شَرِیْكَ لَهٗ	وَ	بِذٰلِكَ	اُمِرْتُ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے لیے (ہے)	اس کا کوئی شریک نہیں	اور	اسی کا	مجھے حکم دیا گیا ہے

سب اللہ کے لیے ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے

اقرارِ ربوبیت

وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ قُلْ اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْ رَبًّا

وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۱۶۳﴾ (2)	قُلْ	اَغَیْرَ اللّٰهِ	اَبْغِیْ	رَبًّا
اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	تم کہو	کیا اللہ کے علاوہ	میں تلاش کرلوں	رب

اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ تم فرماؤ، کیا اللہ کے سوا اور رب طلب کروں

ہر کوئی صرف اپنے عمل کا ذمہ دار ہے

وَّ هُوَ رَبُّ كُلِّ شَیْءٍؕ وَ لَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ اِلَّا

وَّ	هُوَ	رَبُّ كُلِّ شَیْءٍ	وَ	لَا تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	اِلَّا
اور (حالانکہ)	وہ	ہر چیز کا رب (ہے)	اور	نہیں کمائے گی	ہر جان	مگر

حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور ہر شخص جو عمل کرے گا وہ اسی کے

1 ...... یہاں جو فرمایا گیا وہ حقیقتاً ایک مومن کی زندگی کی عکاسی ہے کہ مسلمان کا جینا، مرنا، اور عبادت و ریاضت سب کچھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہونا چاہئے۔ زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے کاموں میں صرف ہو۔ یونہی مرنا حالتِ ایمان میں ہو اور ہو سکے تو کلمہ حق بلند کرنے کیلئے ہو۔ یونہی عبادت کا شرک جلی سے پاک ہونا تو بہر حال ایمانیات میں داخل ہے، عبادت شرکِ خفی یعنی ریاکاری سے بھی پاک ہو اور خالصتاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا و خوشنودی کیلئے ہو۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا، یونہی یومِ الست میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار کیا اور امت کیلئے بھی ایمان و اسلام کا اول نمونہ =

عَلَيْهَا ۚ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۚ ثُمَّ

عَلَيْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (1)	ثُمَّ
اسی پر (اس کا وبال ہے)	اور	نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسرے کا بوجھ	پھر

ذمہ ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والا آدمی کسی دوسرے آدمی کا بوجھ نہیں اٹھائے گا پھر

اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ

اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ
تمہارے رب کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم تھے

تمہیں اپنے رب کی طرف لوٹنا ہے تو وہ تمہیں بتادے گا جس میں

فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾ وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ

فِيْهِ	تَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٦٤﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَكُمْ
اس میں	اختلاف کرتے	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں

اختلاف کرتے تھے ○ اور وہی ہے جس نے زمین میں

لوگوں میں باہمی تفاوت کا مقصد امتحان ہے

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ

خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ	وَ	رَفَعَ	بَعْضَكُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ	دَرَجٰتٍ
زمین میں (ایک دوسرے کا) جانشین	اور	بلندی دی	تمہارے بعض (کو)	بعض کے اوپر	کئی درجے

تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے بلندی عطا فرمائی

لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

لِّيَبْلُوَكُمْ	فِيْ	مَاۤ	اٰتٰىكُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
تاکہ وہ آزمائے تمہیں	(اس چیز) میں	جو	اس نے عطا کی تمہیں	بیشک	تمہارا رب

تاکہ وہ تمہیں اس چیز میں آزمائے جو اس نے تمہیں عطا فرمائی ہے بیشک تمہارا رب

═ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہی ذات ہے۔

1 ...... یعنی مجرم گناہ سے بالکل بری ہو جائے اور کسی دوسرے پر اس کے گناہ ڈال دیئے جائیں یہ نہیں ہو سکتا اور یونہی ایک آدمی کے گناہ دوسرے پر بغیر کسی سبب کے ڈال دیئے جائیں یہ بھی نہیں ہو سکتا البتہ جو آدمی گناہ کا طریقہ ایجاد کرے یا دوسرے کو گمراہ کرے یا گناہ کے راستے پر لگائے تو یہ اپنے ان افعال کی وجہ سے پکڑ میں آئے گا اور یہ اس کے گناہ کی شدت ہو گی کہ اس کی وجہ سے جتنے لوگوں نے جتنے گناہ کئے اُن سب کے وہ گناہ اِس پہلے آدمی پر ڈال دیئے جائیں۔ ═

ع ٢٠ النصف

سَرِيْعُ الْعِقَابِ ۖ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾ ع

سَرِيْعُ الْعِقَابِ (1)	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٦٥﴾
بہت جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)

بہت جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ ضرور بخشنے والا مہربان ہے ○

آیات: 206 — رکوع: 24

سُوْرَةُ الْاَعْرَاف مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾ ج كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ

الٓمّٓصٓ ﴿١﴾	كِتٰبٌ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	فَلَا يَكُنْ
الٓمّٓصٓ	(یہ) ایک کتاب (ہے)	نازل کی گئی (ہے)	تمہاری طرف	پس نہ ہو

الٓمّٓصٓ ○ اے حبیب! (یہ) ایک کتاب ہے جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے

فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَ ذِكْرٰى

فِيْ صَدْرِكَ	حَرَجٌ (2)	مِّنْهُ	لِتُنْذِرَ	بِهٖ	وَ	ذِكْرٰى
تمہارے سینے میں	کوئی تنگی	اس کی طرف سے	تاکہ تم ڈراؤ	اس کے ذریعے	اور	نصیحت (ہے)

تاکہ آپ اس کے ذریعے ڈر سنائیں اور مومنوں کے لئے نصیحت ہے پس آپ کے دل میں اس کی طرف سے

تبلیغِ قرآن میں دل تنگ نہ ہوں

= حقیقت میں یہ اِس آدمی کے اپنے ہی اعمال کا انجام ہے نہ یہ کہ بلاوجہ دوسروں کے گناہ اِس پر ڈال دیئے گئے۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب عذاب کا وقت آجائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ عذاب نازل کرنے میں دیر نہیں فرماتا۔

2 ...... اس آیت میں حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی تسکین و تسلی اور حوصلہ افزائی ہے اور اس کے ذریعے امت کے تمام مبلغین کو درس اور سبق ہے کہ لوگوں کے نہ ماننے یا تکلیفیں دینے کی وجہ سے تبلیغِ دین میں دل تنگ نہیں ہونا چاہئے۔ نیکی کی دعوت کا کام ہی ایسا ہے کہ اس میں تکالیف ضرور آتی ہیں۔

اتباعِ قرآن کا حکم اور گمراہوں کی پیروی کی ممانعت

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲ اِتَّبِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۝۲	اِتَّبِعُوْا	مَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ
ایمان والوں کے لئے	پیروی کرو	(اس کی)جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

کوئی تنگی نہ ہو ○ اے لوگو! تمہارے رب کی جانب سے تمہاری طرف

مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ؕ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لَا تَتَّبِعُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ
تمہارے رب کی جانب سے	اور	پیچھے نہ جاؤ	اس(رب) کے سوا	دوستوں(یا)حاکموں(کے)

جو نازل کیا گیا ہے اس کی پیروی کرو اور اسے چھوڑ کر اور حاکموں کے پیچھے نہ جاؤ۔

نافرمان قوموں کی ہلاکت کا بیان

قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝۳ وَ كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ اَهْلَكْنٰهَا

قَلِیْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ۝۳	وَ	كَمْ مِّنْ قَرْیَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اور	کتنی ہی بستیاں (ایسی ہیں)	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں

تم بہت ہی کم سمجھتے ہو ○ اور کتنی ہی ایسی بستیاں ہیں جنہیں ہم نے ہلاک کر دیا

فَجَآءَهَا بَاْسُنَا بَیَاتًا اَوْ هُمْ قَآىٕلُوْنَ ۝۴

فَجَآءَهَا	بَاْسُنَا	بَیَاتًا	اَوْ	هُمْ	قَآىٕلُوْنَ ۝۴ (1)
تو آیا ان پر	ہمارا عذاب	رات (میں)	یا	وہ	دوپہر میں سوئے ہوئے (تھے)

تو ان پر ہمارا عذاب رات کے وقت آیا، یا (جب) وہ دوپہر کو سو رہے تھے ○

فَمَا كَانَ دَعْوٰىهُمْ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَاۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اِنَّا

فَمَا كَانَ	دَعْوٰىهُمْ	اِذْ	جَآءَهُمْ	بَاْسُنَاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اِنَّا
تو نہیں تھا	ان کا پکارنا	جب	آیا ان کے پاس	ہمارا عذاب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	بیشک

تو جب ان پر ہمارا عذاب آیا تو ان کی پکار اس کے سوا اور کچھ نہ تھی کہ بیشک

(1)...... اس کے معنی یہ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ کا عذاب ایسے وقت آیا جب انہیں خیال بھی نہ تھا کیونکہ وہ یا تو رات کا وقت تھا اور وہ آرام کی نیند سوتے تھے یا دن میں قیلولہ کا وقت تھا اور وہ مصروفِ راحت تھے۔ نہ عذاب کے نزول کی کوئی نشانی تھی اور نہ کوئی قرینہ کہ پہلے سے آگاہ ہوتے بلکہ اچانک آگیا اور وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہ کرسکے۔ اس سے کفار کو متنبہ کیا جارہا ہے کہ وہ اسبابِ امن وراحت پر مغرور نہ ہوں عذابِ الٰہی جب آتا ہے تو دفعتاً آجاتا ہے۔

قیامت کے دن رسولوں اور قوموں سے سوال

كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾ فَلَنَسْـَٔلَنَّ الَّذِيْنَ اُرْسِلَ

كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۵﴾	فَلَنَسْـَٔلَنَّ [1]	الَّذِيْنَ	اُرْسِلَ
ہم تھے	ظلم کرنے والے	پس ہم ضرور پوچھیں گے	ان لوگوں سے جو	(رسول) بھیجے گئے

ہم (ہی) ظالم تھے ○ تو بیشک ہم ضرور ان لوگوں سے سوال کریں گے جن کی طرف

اِلَيْهِمْ وَلَنَسْـَٔلَنَّ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾ فَلَنَقُصَّنَّ عَلَيْهِمْ

اِلَيْهِمْ	وَ	لَنَسْـَٔلَنَّ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۶﴾	فَلَنَقُصَّنَّ	عَلَيْهِمْ
ان کی طرف	اور	ضرور ہم پوچھیں گے	رسولوں (سے)	پس ہم ضرور بیان کردیں گے	ان پر

(رسول) بھیجے گئے اور بیشک ہم ضرور رسولوں سے سوال کریں گے ○ تو ضرور ہم ان کو اپنے علم سے

قیامت میں نیکیوں اور گناہوں کا وزن ہونا

بِعِلْمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىٕبِيْنَ ﴿۷﴾ وَالْوَزْنُ يَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ ۚ فَمَنْ

بِعِلْمٍ	وَّ	مَا كُنَّا	غَآىٕبِيْنَ ﴿۷﴾	وَالْوَزْنُ [2]	يَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ	فَمَنْ
علم کے ساتھ	اور	ہم نہ تھے	غائب	اور وزن	اس دن برحق (ہے)	تو جو شخص

بتادیں گے اور ہم غائب نہ تھے ○ اور اس دن وزن کرنا ضرور برحق ہے تو جن کے

ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾ وَمَنْ

ثَقُلَتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۸﴾	وَ	مَنْ
بھاری ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہوں گے)	اور	جو شخص

پلڑے بھاری ہوں گے تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں

پلڑے ہلکے ہوں گے تو وہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں

1 ...... یعنی ان امتوں سے پوچھا جائے گا جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ تمہیں تمہارے رسولوں نے تبلیغ کی یا نہیں؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا اور ان کے حکم کی کیا تعمیل کی؟ اور رسولوں سے دریافت کیا جائے گا کہ کیا آپ نے اپنی اُمتوں کو ہمارے پیغام پہنچائے اور تمہاری قوم نے تمہیں کیا جواب دیا تھا؟ 2 ...... صحیح اور متواتر احادیث سے یہ ثابت ہے کہ قیامت کے دن ایک میزان لاکر رکھی جائے گی جس میں دو پلڑے اور ایک ڈنڈی ہو گی۔ اس پر ایمان لانا اور اسے حق سمجھنا ضروری ہے، رہی یہ بات کہ اس میزان کے دونوں پلڑوں کی نوعیت اور کیفیت کیا ہو گی اور اس سے وزن معلوم کرنے کا طریقہ =

بندوں پر اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور ان کا قلیل شکر

اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾ وَ لَقَدْ

اَنْفُسَهُمْ	بِمَا	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَظْلِمُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	لَقَدْ
اپنی جانیں	(اس کے) سبب کہ	وہ ظلم کرتے تھے ہماری آیتوں پر	اور	ضرور بیشک

ڈالا اس وجہ سے کہ وہ ہماری آیتوں پر ظلم کیا کرتے تھے ○ اور بیشک

مَكَّنّٰكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِیْهَا

مَكَّنّٰكُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِیْهَا
ہم نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

ہم نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا اور تمہارے لیے اس میں زندگی گزارنے کے اسباب

ع ۸

تخلیقِ آدم اور فرشتوں کا انہیں سجدہ کرنا

مَعَایِشَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾ۧ وَ لَقَدْ

مَعَایِشَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	لَقَدْ
زندگی گزارنے کے اسباب	بہت ہی کم	تم شکر ادا کرتے ہو	اور	ضرور بیشک

بنائے، تم بہت ہی کم شکر ادا کرتے ہو ○ اور بیشک

خَلَقْنٰكُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰكُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ

خَلَقْنٰكُمْ	ثُمَّ	صَوَّرْنٰكُمْ	ثُمَّ	قُلْنَا	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ
ہم نے پیدا کیا تمہیں	پھر	ہم نے صورتیں بنائیں تمہاری	پھر	ہم نے فرمایا	فرشتوں سے

ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہاری صورتیں بنائیں پھر ہم نے فرشتوں سے فرمایا

اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ ۖۗ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ لَمْ یَكُنْ

اسْجُدُوْا (1)	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	لَمْ یَكُنْ
تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)	وہ نہیں ہوا

کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، وہ سجدہ کرنے والوں میں سے

= کیا ہو گا؟ یہ سب ہماری عقل اور فہم کے دائرے سے باہر ہے اور نہ ہم اسے جاننے کے مکلف ہیں، ہم پر غیب کی چیزوں پر ایمان لانا فرض ہے، ان کی نوعیت اور کیفیت اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔

(1)...... تخلیقِ آدم و سجدۂ آدم کا واقعہ اس سے پہلے سورہ بقرہ میں گزر چکا ہے، یہاں اسے دوبارہ بیان کرنے کا مقصد ایک مرتبہ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت کو یاد دلانا، شرفِ انسانیت کو بیان کرنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دوست اور دشمن کی روِش کو دکھانا ہے کہ دیکھو دوست بھول کر بھی خطا کرتا ہے تو کس طرح گریہ وزاری =

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس کا متکبرانہ جواب

مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾ قَالَ مَا مَنَعَكَ اَلَّا تَسْجُدَ اِذْ

مِّنَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۱۱﴾	قَالَ	مَا	مَنَعَكَ	اَلَّا تَسْجُدَ	اِذْ
سجدہ کرنے والوں میں سے	فرمایا	کس چیز نے	روکا تجھے	کہ تو نے سجدہ نہ کیا	جب

نہ ہوا ○ اللہ نے فرمایا: جب میں نے تجھے حکم دیا تھا تو تجھے سجدہ کرنے سے

اَمَرْتُكَ ؕ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ۚ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ

اَمَرْتُكَ	قَالَ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْهُ	خَلَقْتَنِیْ	مِنْ نَّارٍ (1)	وَّ
میں نے حکم دیا تمہیں	(ابلیس نے) کہا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	تو نے بنایا مجھے	آگ سے	اور

کس چیز نے روکا؟ ابلیس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں۔ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور

ابلیس کو جنت سے اترنے کا حکم اور ذلیلوں میں شمار

خَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾ قَالَ فَاهْبِطْ مِنْهَا فَمَا یَكُوْنُ

خَلَقْتَهٗ	مِنْ طِیْنٍ ﴿۱۲﴾	قَالَ	فَاهْبِطْ	مِنْهَا	فَمَا یَكُوْنُ
بنایا اسے	مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو اُتر جا	اس (جنت) سے	تو (جائز) نہیں ہے

اسے مٹی سے بنایا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے اُتر جا، پس تیرے لئے

لَكَ اَنْ تَتَكَبَّرَ فِیْهَا فَاخْرُجْ اِنَّكَ

لَكَ	اَنْ	تَتَكَبَّرَ (2)	فِیْهَا	فَاخْرُجْ	اِنَّكَ
تیرے لئے	کہ	تو تکبر کرے	اس (جنت) میں	پس نکل جا	بیشک تو

جائز نہیں کہ تو اس مقام میں تکبر کرے، نکل جا، بیشک تو

ابلیس کا قیامت تک کی مہلت مانگنا

مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۱۳﴾ قَالَ اَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ

مِنَ الصّٰغِرِیْنَ ﴿۱۳﴾	قَالَ	اَنْظِرْنِیْۤ	اِلٰى یَوْمِ
ذلت والوں میں سے (ہے)	(ابلیس نے) کہا	تو مہلت دیدے مجھے	(اس) دن تک

ذلت والوں میں سے ہے ○ شیطان نے کہا: تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے

= کرتا ہے اور محبوبِ حقیقی کو منانے کی کوشش کرتا ہے اور دشمنِ خدا قصداً تکبر سے حکمِ الٰہی کی خلاف ورزی کرتا ہے اور توبہ و معافی طلب کرنے کی بجائے غرور و تکبر اور حیلہ و تاویل کی راہ اپناتا ہے اور اپنا قصور ماننے کو تیار ہی نہیں ہوتا بلکہ الٹا تقدیر کا بہانا بنا کر خود کو قصوروار قرار دینے کی بجائے کہتا ہے کہ یا اللہ! یہ میرا قصور نہیں ہے کیونکہ تو نے ہی مجھے گمراہ کیا ہے۔

(1)...... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ آگ مٹی سے افضل اور اعلیٰ ہے تو جس کی اصل آگ ہوگی وہ اس سے افضل ہوگا جس کی اصل مٹی ہو اور شیطان کا یہ =

لوگوں کو بہکانے کے لئے ابلیس کا عزم

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾ قَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾ قَالَ

يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴﴾	قَالَ	اِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۱۵﴾	قَالَ
(جس میں) لوگ اٹھائے جائیں گے	(اللہ نے) فرمایا	بیشک تو	مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	کہا

جس میں لوگ اٹھائے جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تجھے مہلت ہے ○ شیطان نے کہا:

فَبِمَاۤ اَغْوَيْتَنِيْ لَاَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾

فَبِمَاۤ	اَغْوَيْتَنِيْ (1)	لَاَقْعُدَنَّ	لَهُمْ	صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيْمَ ﴿۱۶﴾
تو (اس کی) قسم کہ	تو نے گمراہ کیا مجھے	میں ضرور تاک میں بیٹھوں گا	ان کی	تیرے سیدھے راستے پر

مجھے اِس کی قسم کہ تو نے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور تیرے سیدھے راستہ پر لوگوں کی تاک میں بیٹھوں گا ○

ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَ

ثُمَّ	لَاٰتِيَنَّهُمْ	مِّنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ (2)	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	وَ
پھر	میں ضرور آؤں گا ان کے پاس	ان کے آگے سے	اور	ان کے پیچھے سے	اور

پھر ضرور میں ان کے آگے اور ان کے پیچھے اور

عَنْ اَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ ؕ وَلَا تَجِدُ اَكْثَرَهُمْ

عَنْ اَيْمَانِهِمْ	وَ	عَنْ شَمَآئِلِهِمْ	وَ	لَا تَجِدُ	اَكْثَرَهُمْ
ان کے دائیں سے	اور	ان کے بائیں سے	اور	تو نہ پائے گا	ان میں سے اکثر (کو)

ان کے دائیں اور ان کے بائیں سے ان کے پاس آؤں گا اور تو ان میں سے اکثر کو

ابلیس اور اس کے پیروکاروں کا انجام

شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾ قَالَ اخْرُجْ مِنْهَا مَذْءُوْمًا مَّدْحُوْرًا ؕ لَمَنْ

شٰكِرِيْنَ ﴿۱۷﴾	قَالَ	اخْرُجْ	مِنْهَا	مَذْءُوْمًا	مَّدْحُوْرًا	لَمَنْ
شکر کرنے والے	(اللہ نے) فرمایا	تو نکل جا	اس سے	ذلیل	مردود (ہوکر)	ضرور جو

شکر گزار نہ پائے گا ○ اللہ نے فرمایا: تو یہاں سے ذلیل و مردود ہو کر نکل جا۔ بیشک

=خیال غلط تھا کیونکہ افضل وہ ہے جسے مالک و مولیٰ فضیلت دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور فضیلت کا معیار مالک کی اطاعت و فرمانبرداری ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ تکبر ایسا مذموم وصف ہے کہ ہزاروں برس کا عبادت گزار ابلیس بھی اس کی وجہ سے بارگاہِ الٰہی میں مردود ٹھہرا اور قیامت تک کے لئے ذلت و رسوائی کا شکار ہو گیا۔

(1)...... شیطان نے یہاں گمراہ کرنے کی نسبت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کی، اِس میں یا تو شیطان نے خود کو مجبور محض مان کر یوں کہا یا پھر اللہ تعالیٰ کی بے ادبی کے=

حضرت آدم و حوا کی جنت میں رہائش اور شجر ممنوعہ

تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	لَاَمْلَـَٔنَّ	جَهَنَّمَ	مِنْكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۸﴾ [1]	وَ
پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	تم سب سے	اور

ان میں سے جو تیری پیروی کرے گا تو میں ضرور تم سب سے جہنم بھر دوں گا ○ اور

یٰۤاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ فَكُلَا مِنْ حَیْثُ

یٰۤاٰدَمُ	اسْكُنْ	اَنْتَ	وَ	زَوْجُكَ	الْجَنَّةَ	فَكُلَا	مِنْ حَیْثُ
اے آدم	رہو	تم	اور	تمہاری بیوی	جنت (میں)	تو دونوں کھاؤ	جہاں سے

اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو پھر اُس میں سے جہاں چاہو

شِئْتُمَا وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا

شِئْتُمَا	وَ	لَا تَقْرَبَا	هٰذِهِ الشَّجَرَةَ	فَتَكُوْنَا
تم چاہو	اور	تم دونوں قریب نہ جانا	اس درخت (کے)	(اگر گئے) تو ہو جاؤ گے

کھاؤ اور اُس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ حد سے بڑھنے والوں میں سے

حضرت آدم و حوا کے خلاف شیطان کی وسوسہ اندازی

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾ فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۹﴾	فَوَسْوَسَ	لَهُمَا	الشَّیْطٰنُ	لِیُبْدِیَ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	پھر وسوسہ ڈالا	ان دونوں کو	شیطان (نے)	تاکہ ظاہر کر دے

ہو جاؤ گے ○ پھر شیطان نے انہیں وسوسہ ڈالا تاکہ ان پر

لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا وَ قَالَ

لَهُمَا	مَا	وٗرِیَ	عَنْهُمَا	مِنْ	سَوْاٰتِهِمَا	وَ	قَالَ
ان کے لئے	وہ جو	چھپائی گئیں	ان دونوں سے	سے (یعنی)	ان کی شرمگاہیں	اور	کہنے لگا

ان کی چھپی ہوئی شرم کی چیزیں کھول دے اور کہنے لگا

=طور پر اس طرح کہا۔ 2 ...... سامنے سے مراد یہ ہے کہ میں ان کی دنیا کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور پیچھے سے مراد یہ ہے کہ ان کی آخرت کے متعلق وسوسے ڈالوں گا اور دائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کے دین میں شبہات ڈالوں گا اور بائیں سے مراد یہ ہے کہ ان کو گناہوں کی طرف راغب کروں گا۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں شیطان، جنات اور انسان سب ہی جائیں گے اور اللہ تعالیٰ ان سے جہنم کو بھر دے گا۔

مَا نَهٰىكُمَا رَبُّكُمَا عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَا

مَا نَهٰىكُمَا	رَبُّكُمَا	عَنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَا
نہیں منع کیا تمہیں	تمہارے رب (نے)	اس درخت سے	مگر	(اس لیے) کہ	تم (نہ) ہو جاؤ

تمہیں تمہارے رب نے اس درخت سے اسی لیے منع فرمایا ہے کہ کہیں

مَلَكَيْنِ اَوْ تَكُوْنَا مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ قَاسَمَهُمَاۤ اِنِّیْ

مَلَكَيْنِ	اَوْ	تَكُوْنَا	مِنَ الْخٰلِدِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَاسَمَهُمَاۤ	اِنِّیْ
فرشتے	یا	(نہ) ہو جاؤ	ہمیشہ رہنے والوں سے	اور	اس نے قسم کھائی ان دونوں سے	کہ میں

تم فرشتے نہ بن جاؤ یا تم ہمیشہ زندہ رہنے والے نہ بن جاؤ ○ اور ان دونوں سے قسم کھا کر کہا کہ بیشک میں

لَكُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ فَدَلّٰىهُمَا بِغُرُوْرٍ ۚ فَلَمَّا

لَكُمَا	لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ ﴿۲۱﴾	فَدَلّٰىهُمَا	بِغُرُوْرٍ	فَلَمَّا
تمہارے لئے	ضرور خیر خواہوں میں سے (ہوں)	تو وہ اتار لایا ان دونوں کو	دھوکے سے	پھر جب

تم دونوں کا خیر خواہ ہوں ○ تو وہ دھوکا دے کر ان دونوں کو اُتار لایا پھر جب

ذَاقَا الشَّجَرَةَ بَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ

ذَاقَا	الشَّجَرَةَ	بَدَتْ	لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ
دونوں نے چکھ لیا	درخت (کا پھل)	(تو) ظاہر ہو گئیں	ان دونوں کے لئے	ان کی شرمگاہیں	اور

انہوں نے اس درخت کا پھل کھایا تو ان کی شرم کے مقام ان پر کھل گئے اور

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؕ وَ نَادٰىهُمَا رَبُّهُمَاۤ

طَفِقَا یَخْصِفٰنِ (1)	عَلَیْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ	نَادٰىهُمَا	رَبُّهُمَاۤ
وہ چمٹانے لگ گئے	ان پر	جنت کے پتوں سے	اور	فرمایا انہیں	ان کے رب (نے)

وہ جنت کے پتے ان پر ڈالنے لگے اور انہیں ان کے رب نے فرمایا:

ممنوعہ درخت کھانے کا نتیجہ اور ندائے ربانی

(1)...... حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے لباس جدا ہوتے ہی دونوں کا پتوں کے ساتھ اپنے بدن کو چھپانا شروع کر دینا اس بات کی دلیل ہے کہ پوشیدہ اعضاء کا چھپانا انسانی فطرت میں داخل ہے۔ لہٰذا جو شخص ننگے ہونے کو فطرت سمجھتا ہے جیسے مغربی ممالک میں ایک بڑے طبقے کا رجحان ہے تو وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کی فطرتیں مسخ ہو چکی ہیں۔

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ وَ اَقُلْ لَّكُمَآ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

اَلَمْ اَنْهَكُمَا	عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ	وَ	اَقُلْ	لَّكُمَآ	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے منع نہیں کیا تھا تمہیں	اس درخت سے	اور	(نہیں) کہا	تم سے	کہ	شیطان

کیا میں نے تمہیں اس درخت سے منع نہیں کیا تھا؟ اور میں نے تم سے یہ نہ فرمایا تھا کہ شیطان

حضرت آدم و حوا کی دعائے مغفرت

لَكُمَا عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾ قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا سکتة

لَكُمَا	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۲۲﴾	قَالَا	رَبَّنَا	ظَلَمْنَآ (1)	اَنْفُسَنَا
تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	دونوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	ہم نے زیادتی کی	اپنی جانوں (پر)

تمہارا کھلا دشمن ہے؟ ○ دونوں نے عرض کی: اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر زیادتی کی

وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ

وَ	اِنْ	لَّمْ تَغْفِرْ	لَنَا	وَ	تَرْحَمْنَا	لَنَكُوْنَنَّ
اور	اگر	تونے مغفرت نہ فرمائی	ہماری	اور	ہم پر رحم (نہ) کیا	(تو) ہم ضرور ہو جائیں گے

اور اگر تو نے ہماری مغفرت نہ فرمائی اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ضرور ہم نقصان والوں

جنت سے اترنے کا حکم اور اولادِ آدم کا حال

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾ قَالَ اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ج

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۲۳﴾	قَالَ	اهْبِطُوْا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
نقصان اٹھانے والوں میں سے	فرمایا	تم اتر جاؤ	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

میں سے ہو جائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: تم اتر جاؤ، تم میں ایک دوسرے کا دشمن ہے

وَ لَكُمْ فِی الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّ مَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾

وَ	لَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	مُسْتَقَرٌّ	وَّ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۲۴﴾
اور	تمہارے لئے	زمین میں	ٹھہرنا (یا) ٹھہرنے کی جگہ	اور	نفع اٹھانا (ہے)	ایک مدت تک

اور تمہارے لئے زمین میں ایک وقت تک ٹھہرنا اور نفع اٹھانا ہے ○

(1)...... اِس آیت میں اپنی جانوں پر زیادتی کرنے سے مراد گناہ کرنا نہیں بلکہ اپنا نقصان کرنا ہے اور وہ اس طرح کہ جنت کی بجائے زمین پر آنا پڑا اور وہاں کی آرام کی زندگی کی جگہ یہاں مشقت کی زندگی اختیار کرنا پڑی۔ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی لغزش کے بعد جس طرح دعا فرمائی اس میں مسلمانوں کے لئے یہ تربیت ہے کہ ان سے جب کوئی غلطی سرزد ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرتے ہوئے اس کا اعتراف کریں اور اللہ تعالیٰ سے مغفرت ورحمت کا انتہائی لجاجت کے ساتھ سوال کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کا گناہ بخش دے اور ان پر اپنا رحم فرمائے۔

زمین پر زندگی اور موت وحشر کا بیان

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا

قَالَ	فِيْهَا	تَحْيَوْنَ	وَ	فِيْهَا	تَمُوْتُوْنَ	وَ	مِنْهَا
فرمایا	اس میں	تم جیوگے (زندگی گزاروگے)	اور	اس میں	تم مروگے	اور	اس سے

(اللہ نے) فرمایا: تم اسی میں زندگی بسر کروگے اور اسی میں مروگے اور اسی سے

ع ۱۵

لباس عظیم نعمت ہے اور لباسِ تقویٰ کا بیان

تُخْرَجُوْنَ ۝۲۵ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ

تُخْرَجُوْنَ ۝۲۵	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	قَدْ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْكُمْ	لِبَاسًا [1]	يُّوَارِيْ
تم نکالے جاؤگے	اے آدم کی اولاد	بیشک	ہم نے اتارا	تم پر	ایک لباس	وہ چھپاتا ہے

اٹھائے جاؤگے ۝ اے آدم کی اولاد! بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک لباس وہ اُتارا جو

سَوْاٰتِكُمْ وَ رِيْشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقْوٰى ۙ ذٰلِكَ

سَوْاٰتِكُمْ	وَ	رِيْشًا	وَ	لِبَاسُ التَّقْوٰى [2]	ذٰلِكَ
تمہاری شرمگاہیں	اور	زیب وزینت (کالباس اتارا)	اور	پرہیزگاری کالباس	یہ

تمہاری شرم کی چیزیں چھپاتا ہے اور (ایک لباس وہ جو) زیب وزینت ہے اور پرہیزگاری کالباس سب سے

شیطان کے فتنے سے بچنے کا حکم

خَيْرٌ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶ يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ

خَيْرٌ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	لَعَلَّهُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ ۝۲۶	يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ
سب سے بہتر (ہے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اے آدم کی اولاد

بہتر ہے۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ۝ اے آدم کی اولاد!

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ كَمَاۤ اَخْرَجَ اَبَوَيْكُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ

لَا يَفْتِنَنَّكُمُ	الشَّيْطٰنُ	كَمَاۤ	اَخْرَجَ	اَبَوَيْكُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ
فتنہ میں نہ ڈال دے تمہیں	شیطان	جیسے	اس نے نکال دیا	تمہارے ماں باپ (کو)	جنت سے

تمہیں شیطان فتنہ میں نہ ڈالے جیسے اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے نکال دیا،

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ زمینی مخلوق میں لباس صرف انسانوں کے لئے بنایا گیا اسی لئے جانور بے لباس ہی ہوتے ہیں۔ ستر عورت چھپانے کے قابل لباس پہننا فرض ہے اور لباسِ زینت پہننا مستحب ہے۔ لباس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت ہے اس لئے اس کے پہننے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

2 ...... لباسِ تقویٰ کا مطلب ہے ”برے عقائد اور برے اعمال کو ترک کر دینا اور پاکیزہ سیرت اپنانا“، جس طرح کپڑوں کا لباس انسان کو سردی، گرمی اور برسات کے موسموں کی شدت سے محفوظ رکھتا ہے اسی طرح تقویٰ کا لباس انسان کو اخروی عذاب سے بچاتا ہے۔

يَنْزِعُ عَنْهُمَا لِبَاسَهُمَا لِيُرِيَهُمَا سَوْاٰتِهِمَا ؕ اِنَّهٗ

يَنْزِعُ	عَنْهُمَا	لِبَاسَهُمَا	لِيُرِيَهُمَا	سَوْاٰتِهِمَا	اِنَّهٗ
اس نے اتروادیا	ان سے	ان کا لباس	تاکہ وہ دکھادے انہیں	ان کی شرمگاہیں	بیشک وہ

ان دونوں سے ان کے لباس اتروادیئے تاکہ انہیں ان کی شرم کی چیزیں دکھادے۔ بیشک

شیطان کفار کا دوست ہے

يَرٰىكُمْ هُوَ وَ قَبِيْلُهٗ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا

يَرٰىكُمْ (1)	هُوَ	وَ	قَبِيْلُهٗ	مِنْ حَيْثُ	لَا تَرَوْنَهُمْ	اِنَّا	جَعَلْنَا
دیکھتا ہے تمہیں	وہ	اور	اس کا قبیلہ	جہاں سے	تم نہیں دیکھتے انہیں	بیشک	ہم نے بنادیا

وہ خود اور اس کا قبیلہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں جہاں سے تم انہیں نہیں دیکھتے۔ بیشک ہم نے

شرک و معاصی پر کفار کا اپنی دلیل دینا اور اس کا جواب

الشَّيٰطِيْنَ اَوْلِيَآءَ لِلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَ اِذَا فَعَلُوْا

الشَّيٰطِيْنَ	اَوْلِيَآءَ	لِلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذَا	فَعَلُوْا
شیطانوں (کو)	دوست	ان لوگوں کا جو	ایمان نہیں لاتے	اور	جب	وہ کریں

شیطانوں کو ایمان نہ لانے والوں کا دوست بنادیا ہے ○ اور جب کوئی بے حیائی

فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَآءَنَا وَ اللّٰهُ

فَاحِشَةً (2)	قَالُوْا	وَجَدْنَا	عَلَيْهَآ	اٰبَآءَنَا	وَ	اللّٰهُ
کوئی بے حیائی	(تو) کہتے ہیں	ہم نے پایا	اس پر	اپنے باپ دادا (کو)	اور	اللہ (نے)

کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی پر پایا تھا اور اللہ نے (بھی)

اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ

اَمَرَنَا	بِهَا	قُلْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ	اَتَقُوْلُوْنَ
حکم دیا ہمیں	اس کا	تم کہو	بیشک	اللہ	حکم نہیں دیتا	بے حیائی کا	کیا تم کہتے ہو

ہمیں اسی کا حکم دیا ہے۔ (اے حبیب!) تم فرماؤ: بیشک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔ کیا تم اللہ پر وہ بات

(1)...... یعنی "شیطان اور اس کی ذریت سارے جہان کے لوگوں کو دیکھتے ہیں جبکہ لوگ انہیں نہیں دیکھتے۔" شیطان خطرناک دشمن ہے، اس سے بچنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگنا اور شیطان کے مکر و فریب سے ہوشیار رہنے کی کوشش کرنا نیز صالحین کی صحبت اختیار کرنا ہے۔ (2)...... یہاں "فاحشہ" سے مراد یا تو شرک ہے جس کی برائی واضح ہے اور یا پھر زمانۂ جاہلیت کے کافروں کا ایک طریقہ ہے اور وہ طریقہ یہ تھا کہ کفار مرد و عورت ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کیا کرتے تھے اور اس کے جواز کی دلیل میں اپنے باپ دادا کو پیش کرتے تھے کہ وہ بھی ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا ہے۔

عدل وانصاف اور عبادت میں اخلاص کا حکم

عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾ قُلْ اَمَرَ رَبِّیْ بِالْقِسْطِ ۫

بِالْقِسْطِ (1)	رَبِّیْ	اَمَرَ	قُلْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۸﴾	مَا	عَلَى اللّٰهِ
انصاف کا	میرے رب (نے)	حکم دیا	تم کہو	تم نہیں جانتے	وہ (بات) جو	اللہ پر

کہتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں ؟ تم فرماؤ: میرے رب نے عدل کا حکم دیا ہے

وَ اَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ ادْعُوْهُ

وَ	اَقِیْمُوْا	وُجُوْهَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (2)	وَّ	ادْعُوْهُ
اور	سیدھے کرلو	اپنے چہرے	ہر سجدہ (نماز) کے وقت	اور	پکارو اسے

اور (یہ کہ) ہر نماز کے وقت تم اپنے منہ سیدھے کرو اور عبادت کو

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۬ؕ كَمَا بَدَاَكُمْ تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾ؕ

مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	كَمَا	بَدَاَكُمْ	تَعُوْدُوْنَ ﴿۲۹﴾
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)	جیسے	اس نے آغاز کیا تمہارا	(ویسے ہی) تم پلٹو گے

اسی کے لئے خالص کرکے اس کی بندگی کرو۔ اس نے جیسے تمہیں پیدا کیا ہے ویسے ہی تم پلٹو گے ۝

ہدایت و گمراہی کے اعتبار سے لوگوں کے دو گروہ

فَرِیْقًا هَدٰى وَ فَرِیْقًا حَقَّ عَلَیْهِمُ الضَّلٰلَةُ ؕ اِنَّهُمُ

فَرِیْقًا	هَدٰى	وَ	فَرِیْقًا	حَقَّ	عَلَیْهِمُ	الضَّلٰلَةُ	اِنَّهُمُ
ایک گروہ (کو)	اس نے ہدایت دی	اور	ایک گروہ	ثابت ہوگئی	ان پر	گمراہی	بیشک وہ

ایک گروہ کو ہدایت دی اور ایک فرقے پر گمراہی ثابت ہوگئی، انہوں نے

اتَّخَذُوا الشَّیٰطِیْنَ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ

اتَّخَذُوا	الشَّیٰطِیْنَ	اَوْلِیَآءَ (3)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ
انہوں نے بنالیا	شیطانوں (کو)	دوست	اللہ کے سوا	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ

اللہ کو چھوڑ کر شیطانوں کو دوست بنالیا ہے اور سمجھتے یہ ہیں کہ یہ

1 ...... قسط کے کئی معانی ہیں جیسے حصہ، عدل وانصاف اور درمیانی چیز یعنی جس میں کمی زیادتی نہ ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک یہاں آیت میں "قسط" عدل وانصاف کے معنی میں ہے۔

2 ...... یہ مصدرِ میمی ہے جس کا معنی سجدہ ہے اور اس سے مراد نماز ہے۔

3 ...... شیطانوں کو دوست بنانے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں نے شیطان کی اطاعت کی اور اس کے بتائے ہوئے کفر، سرکشی، گناہ اور نافرمانی کے راستے پر چلے۔

نماز کے وقت اچھی حالت اختیار کرنے کا حکم

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

مُّهْتَدُوْنَ ﴿٣٠﴾	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	خُذُوْا	زِيْنَتَكُمْ	عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ
ہدایت پر ہیں	اے آدم کی اولاد	لے لو	اپنی زینت	ہر سجدہ (نماز) کے وقت

ہدایت یافتہ ہیں ○ اے آدم کی اولاد! ہر نماز کے وقت اپنی زینت لے لو

کھانے پینے کی اجازت اور فضول اڑانے کی ممانعت

وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

وَّ	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا	وَ	لَا تُسْرِفُوْا	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
اور	کھاؤ	اور	پیو	اور	حد سے نہ بڑھو	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بیشک وہ حد سے بڑھنے والوں کو

زینت اور پاکیزہ رزق کی حلت اور اہلِ ایمان کی خصوصیت

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ ع قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْٓ اَخْرَجَ

الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾	قُلْ	مَنْ	حَرَّمَ (1)	زِيْنَةَ اللّٰهِ	الَّتِيْٓ	اَخْرَجَ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	تم کہو	کس نے	حرام کی	اللہ کی زینت	وہ جو	اس نے نکالی

پسند نہیں فرماتا ○ تم فرماؤ: اللہ کی اس زینت کو کس نے حرام کیا جو اس نے

لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ

لِعِبَادِهٖ	وَ	الطَّيِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ	قُلْ	هِيَ	لِلَّذِيْنَ
اپنے بندوں کے لئے	اور	پاکیزہ رزق	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے ہے جو

اپنے بندوں کے لئے پیدا فرمائی ہے؟ اور پاکیزہ رزق کو (کس نے حرام کیا؟) تم فرماؤ: یہ دنیا میں

اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ

اٰمَنُوْا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	خَالِصَةً يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ	كَذٰلِكَ
ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں	قیامت کے دن خاص (انہی کے لئے ہوگا)	اسی طرح

ایمان والوں کے لئے ہے، قیامت میں تو خاص انہی کے لئے ہوگا۔ ہم اسی طرح

ع-١٠

(1)...... اس آیت مبارکہ کی روشنی میں بہت سے لوگوں کو اپنی اصلاح کی ضرورت ہے۔ (1) وہ لوگ جو اپنے زہد و تقویٰ کے گھمنڈ میں لوگوں کی حلال اشیاء میں بھی تحقیق کر کے ان کی دل آزاری کرتے ہیں۔ یہ سخت ناجائز اور سراسر تقویٰ کے خلاف ہے۔ (2) وہ لوگ جو خود تو اپنے نفس پر سختی کرنے کی خاطر لذیذ غذاؤں کو ترک کرتے ہیں لیکن دوسرا شخص اگر ان غذاؤں کو استعمال کرتا ہے تو اسے انتہائی نفرت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ بھی سراسر حرام ہے۔ (3) وہ لوگ جو گیارہویں، میلاد شریف، بزرگوں کی فاتحہ، عرس، مجالس شہادت وغیرہ کی شیرینی اور سبیل وغیرہ کے شربت کو ممنوع و حرام کہتے ہیں وہ بھی اس آیت کے =

گناہوں کا بیان ۷/۲۱۲

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾ قُلْ اِنَّمَا

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۳۲﴾	قُلْ	اِنَّمَا
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) علم رکھتے ہیں	تم کہو	صرف

علم والوں کے لئے تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○ تم فرماؤ،

حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا

حَرَّمَ	رَبِّیَ	الْفَوَاحِشَ (1)	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا	وَ	مَا
حرام قرار دی ہیں	میرے رب (نے)	بے حیائیاں	وہ جو	ظاہر ہوں	ان میں سے	اور	جو

میرے رب نے تو ظاہری باطنی بے حیائیاں

بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا

بَطَنَ	وَ	الْاِثْمَ (2)	وَ	الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ (3)	وَ	اَنْ	تُشْرِكُوْا
چھپی ہوں	اور	گناہ	اور	ناحق زیادتی	اور	یہ کہ	تم شریک قرار دو

اور گناہ اور ناحق زیادتی کو حرام قرار دیا ہے اور اسے کہ تم اللہ کے ساتھ اس چیز کو

بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ

بِاللّٰهِ	مَا	لَمْ یُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا	وَّ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	عَلَى اللّٰهِ
اللہ کے ساتھ	وہ چیز	اللہ نے نہیں اتاری	اس پر	کوئی دلیل	اور	یہ کہ	تم کہو	اللہ پر

شریک قرار دو جس کی اللہ نے کوئی دلیل نہیں اتاری اور یہ کہ تم اللہ پر وہ باتیں کہو

لوگ اپنی مقررہ مدت سے ایک گھڑی آگے پیچھے نہیں ہوسکتے

مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ ۚ فَاِذَا

مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	اَجَلٌ	فَاِذَا
وہ (باتیں) جو	تمہیں معلوم نہیں	اور	ہر گروہ کے لئے	ایک مدت (مقرر ہے)	تو جب

جس کا تم علم نہیں رکھتے ○ اور ہر گروہ کے لئے ایک مدت مقرر ہے تو جب

= صریح خلاف کرکے گناہ گار ہوتے ہیں کیونکہ یہ چیزیں حلال ہیں اور انہیں ممنوع کہنا اپنی رائے کو دین میں داخل کرنا ہے اور یہی بدعت وضلالت ہے۔

(1)...... اس سے مراد ہر کبیرہ گناہ ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ اس سے وہ گناہ مراد ہیں جن میں شرعی سزا لازم ہو اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد زنا ہے۔

(2)...... اس کی تفسیر میں بھی چند قول ہیں (1) ہر صغیرہ گناہ (2) وہ گناہ ہے کہ جس پر شرعی سزا لازم نہ ہو۔ (3) ہر گناہ ''اِثْم'' ہے چاہے صغیرہ ہو یا کبیرہ۔

(3)...... ناحق زیادتی کا معنی ہے ''کسی شخص کا اس چیز کو طلب کرنا جو اس کا حق نہیں'' جبکہ اپنے حق کو طلب کرنا اس میں داخل نہیں۔

جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾					
جَآءَ	اَجَلُهُمْ	لَا يَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا يَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿۳۴﴾
آجائے گی	ان کی مدت	(تو) وہ پیچھے نہیں ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے ہو سکیں گے
ان کی وہ مدت آجائے گی تو ایک گھڑی نہ پیچھے ہوں گے اور نہ ہی آگے ○					

يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ					
يٰبَنِيْۤ اٰدَمَ	اِمَّا	يَاْتِيَنَّكُمْ	رُسُلٌ	مِّنْكُمْ	يَقُصُّوْنَ
اے آدم کی اولاد	اگر	آئیں تمہارے پاس	رسول	تم میں سے	(جو) بیان کریں
اے آدم کی اولاد! اگر تمہارے پاس تم میں سے وہ رسول تشریف لائیں جو تمہارے سامنے					

عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ ۙ فَمَنِ اتَّقٰى وَ اَصْلَحَ					
عَلَيْكُمْ	اٰيٰتِيْ	فَمَنِ	اتَّقٰى	وَ	اَصْلَحَ
تم پر (تمہارے سامنے)	میری آیتیں	تو جو	پرہیزگاری اختیار کرے	اور	اپنی اصلاح کرلے
میری آیتوں کی تلاوت کریں تو جو پرہیزگاری اختیار کرے گا اور اپنی اصلاح کرلے گا					

فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِيْنَ						
فَلَا خَوْفٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِيْنَ
تو کوئی خوف نہیں (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے
تو ان پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ اور جو						

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَاۤ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ							
كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا [1]	عَنْهَا	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ
ہماری آیتیں جھٹلائیں گے اور ان کے مقابلے میں تکبر کریں گے تو یہ لوگ جہنمی ہیں،							

رسولوں سے متعلق بنی آدم کو ہدایتِ ربانی

[1]..... آیات کے مقابلے میں تکبر کا معنی ہے انہیں تسلیم نہ کرنا۔ تکبر کی ایک نحوست یہ بھی ہے کہ متکبر کیلئے نصیحت قبول کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔

اللہ پر جھوٹا بہتان لگانے اور جھٹلانے والوں کا عبرتناک حال

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٣٦﴾	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى[1]	عَلَى اللّٰهِ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	تو کون	بڑا ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جس نے اللہ پر

كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ؕ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ

كَذِبًا	اَوْ	كَذَّبَ	بِاٰيٰتِهٖ	اُولٰٓئِكَ	يَنَالُهُمْ
جھوٹ	یا	وہ جھٹلائے	اس کی آیتوں کو	یہ لوگ	پہنچتا رہے گا انہیں

جھوٹ باندھا یا اس کی آیتیں جھٹلائیں ؟ تو انہیں

نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ؕ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ

نَصِيْبُهُمْ	مِّنَ الْكِتٰبِ	حَتّٰٓى	اِذَا	جَآءَتْهُمْ
ان کا حصہ	(نصیب میں) لکھے ہوئے سے	یہاں تک کہ	جب	آتے ہیں ان کے پاس

ان کا لکھا ہوا حصہ پہنچتا رہے گا حتّٰی کہ جب ان کے پاس ان کی جان قبض کرنے کے لئے

رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا

رُسُلُنَا	يَتَوَفَّوْنَهُمْ	قَالُوْٓا	اَيْنَ	مَا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	جان نکالتے ہیں ان کی	(تو فرشتے) کہتے ہیں	کہاں ہیں	وہ جن کی

ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) آتے ہیں تو وہ (فرشتے ان سے) کہتے ہیں: وہ کہاں ہیں جن کی

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا

كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا
تم عبادت کیا کرتے تھے	اللہ کے سوا	(جواب میں) وہ کہتے ہیں	وہ غائب ہوگئے	ہم سے

تم اللہ کے سوا عبادت کیا کرتے تھے ؟ وہ (جواباً) کہتے ہیں: وہ ہم سے غائب ہوگئے

1 ...... اللہ تعالٰی پر افتراء کی مختلف صورتیں ہیں (1) بتوں یا ستاروں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہرانا۔ (2) یزداں اور اہرمن دو خدا اقرار دینا۔ (3) اللہ تعالٰی کے لئے بیٹے یا بیٹیاں ٹھہرانا۔ (4) باطل احکام کو اللہ تعالٰی کی طرف منسوب کرنا۔ آیات کو جھٹلانے سے مراد یہ ہے کہ قرآن پاک کو اللہ تعالٰی کی طرف سے نازل کردہ کتاب نہ ماننا اور نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت کا انکار کرنا۔

کفار کو دخول جہنم کا حکم اور اس میں ان کا حال و عذاب

وَشَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾

وَ	شَهِدُوْا	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا	كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾
اور	وہ گواہی دیتے ہیں	اپنی جانوں پر (کے خلاف)	کہ وہ	تھے	کفر کرنے والے

اور اپنی جانوں پر آپ گواہی دیتے ہیں کہ وہ کافر تھے ○

قَالَ ادْخُلُوْا فِیْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ

قَالَ	ادْخُلُوْا	فِیْۤ اُمَمٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِكُمْ
اللہ فرمائے گا	داخل ہو جاؤ	(ان) گروہوں میں	تحقیق	وہ گئے	تم سے پہلے

اللہ ان سے فرمائے گا کہ تم سے پہلے جو جنوں اور آدمیوں کے گروہ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِی النَّارِؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ

مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ	فِی النَّارِ	كُلَّمَا	دَخَلَتْ	اُمَّةٌ	لَّعَنَتْ
جنوں اور انسانوں میں سے	آگ میں	جب کبھی	داخل ہو گا	ایک گروہ	لعنت کرے گا

آگ میں گئے ہیں تم بھی ان میں داخل ہو جاؤ۔ جب ایک گروہ (جہنم میں) داخل ہو گا تو دوسرے (گروہ) پر

اُخْتَهَاؕ حَتّٰۤى اِذَا ادَّارَكُوْا

اُخْتَهَا (1)	حَتّٰۤى	اِذَا	ادَّارَكُوْا
اپنے ہم مذہب (گروہ پر)	یہاں تک کہ	جب	وہ ایک دوسرے کے پیچھے جا کر جمع ہو جائیں گے

لعنت کرے گا حتّٰی کہ جب سب اس میں جمع ہو جائیں گے

فِیْهَا جَمِیْعًاۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا

فِیْهَا	جَمِیْعًا	قَالَتْ	اُخْرٰىهُمْ	لِاُوْلٰىهُمْ	رَبَّنَا
اس (آگ) میں	سب	(تو) کہیں گے	ان کے بعد والے	اپنے پہلوں کے بارے	اے ہمارے رب

تو ان میں بعد والے پہلے والوں کے لئے کہیں گے: اے ہمارے رب!

1 ....یعنی ہر قسم کا کافر اپنی قسم کے کافر کو لعنت کرے گا۔ مشرک مشرکوں پر لعنت کریں گے، یہودی یہودیوں پر اور عیسائی عیسائیوں پر لعنت کرے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ قیامت میں ہر ایک اس ہی کے ساتھ ہو گا جس سے دل کا تعلق ہو گا، زمانہ اور جگہ ایک ہو یا مختلف۔

هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ۬ؕ

هٰۤؤُلَآءِ	اَضَلُّوْنَا	فَاٰتِهِمْ	عَذَابًا ضِعْفًا	مِّنَ النَّارِ
یہ لوگ	انہوں نے گمراہ کیا ہمیں	پس تو دے انہیں	دگنا عذاب	آگ سے

انہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا تو تو انہیں آگ کا دگنا عذاب دے۔

قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾ وَ قَالَتْ

قَالَ	لِكُلٍّ	ضِعْفٌ	وَّ	لٰكِنْ	لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	قَالَتْ
اللہ فرمائے گا	سب کے لئے	دگنا (ہے)	اور	لیکن	تمہیں معلوم نہیں	اور	کہیں گے

اللہ فرمائے گا: سب کے لئے دُگنا ہے لیکن تمہیں معلوم نہیں ○ اور پہلے والے

اُوْلٰىهُمْ لِاُخْرٰىهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَیْنَا مِنْ فَضْلٍ

اُوْلٰىهُمْ	لِاُخْرٰىهُمْ	فَمَا كَانَ	لَكُمْ	عَلَیْنَا	مِنْ فَضْلٍ
ان کے پہلے	اپنے بعد والوں سے	تو نہیں ہے	تمہارے لئے	ہم پر	کوئی فضیلت، برتری

دوسروں سے کہیں گے تو تمہیں ہم پر کوئی برتری نہ رہی

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے

تو اپنے اعمال کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ

كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	اسْتَكْبَرُوْا	عَنْهَا	لَا تُفَتَّحُ (1)	لَهُمْ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	تکبر کیا	ان سے	نہیں کھولے جائیں گے	ان کے لیے

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان کے مقابلے میں تکبر کیا تو ان کے لیے آسمان کے دروازے

کفار کے لئے آسمانی دروازے نہ کھلنے اور دخولِ جنت محال ہونے کا بیان

ع ۸

(1)...... کافر کے لئے آسمان کے دروازے نہ کھولے جانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کفار کے اعمال اور ان کی ارواح کے لئے آسمان کے دروازے نہیں کھولے جائیں گے کیونکہ اُن کے اعمال و ارواح دونوں خبیث ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ خیر و برکت اور رحمت کے نزول سے محروم رہتے ہیں۔

اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى یَلِجَ

اَبْوَابُ السَّمَآءِ	وَ	لَا یَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	حَتّٰى	یَلِجَ
آسمان کے دروازے	اور	وہ داخل نہ ہوں گے	جنت (میں)	یہاں تک کہ	داخل ہو جائے

نہ کھولے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل نہ ہوں گے حتّٰی کہ سوئی کے سوراخ میں

الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ ؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰

الْجَمَلُ	فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُجْرِمِیْنَ ۝۴۰ (2)
اونٹ	سوئی کے سوراخ میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	مجرموں (کو)

اونٹ داخل ہو جائے اور ہم مجرموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

کفار کا جہنمی بچھونا

لَهُمْ مِّنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّ مِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ ؕ

لَهُمْ	مِّنْ جَهَنَّمَ	مِهَادٌ	وَّ	مِنْ فَوْقِهِمْ	غَوَاشٍ (3)
ان کے لئے	جہنم سے	بچھونا (ہے)	اور	ان کے اوپر سے	(آگ کی) اوڑھنیاں (ہوں گی)

ان کے لئے آگ بچھونا ہے اور ان کے اوپر سے (اسی کا) اوڑھنا ہو گا

نیکوں کا انجام

وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الظّٰلِمِیْنَ ۝۴۱	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور ہم ظالموں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا نُكَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَاۤ ؗ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَا نُكَلِّفُ	نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَاۤ
انہوں نے عمل کئے	اچھے	ہم بوجھ نہیں رکھتے	کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)

انہوں نے اچھے اعمال کئے ہم کسی پر طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے،

1..... اس سے ثابت ہوا کہ کفار کا جنت سے محروم رہنا قطعی ہے کیونکہ سوئی کے سوراخ میں اونٹ کا داخل ہونا محال ہے اور جو محال پر موقوف ہو وہ بھی محال ہوتا ہے، لہٰذا کفار کا جنت میں داخل ہونا بھی محال ہے۔

2..... اس آیت میں مجرمین سے کفار مراد ہیں کیونکہ اُوپر ان کی صفت میں اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے اور ان سے تکبر کرنے کا بیان ہو چکا ہے۔

3..... یعنی اُوپر نیچے ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ یہاں صرف اوپر نیچے کا ذکر فرمایا گیا کیونکہ دایاں بایاں سیاقِ کلام سے خود ہی سمجھ میں آ گیا۔

اہلِ جنت کے دل کینے سے خالی ہوں گے

اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ نَزَعْنَا مَا

اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا
یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	ہم نے کھینچ لیا	جو

وہ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور ہم نے ان کے سینوں سے

فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ ۚ وَ

فِیْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (1)	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	وَ
ان کے سینوں میں (تھا)	بغض و کینہ	(جنت میں) بہیں گی	ان کے نیچے	نہریں	اور

بغض و کینہ کھینچ لیا، ان کے نیچے نہریں بہیں گی اور

اہلِ جنت کا حمد و شکر کرنا اور ہدایتِ ربانی کا اقرار

قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰىنَا لِهٰذَا ۟ وَ

قَالُوا	الْحَمْدُ (2)	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	هَدٰىنَا	لِهٰذَا	وَ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	ہدایت دی ہمیں	اس کی	اور

وہ کہیں گے: تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اس کی ہدایت دی اور

مَا كُنَّا لِنَهْتَدِیَ لَوْ لَاۤ اَنْ هَدٰىنَا اللّٰهُ ۚ لَقَدْ

مَا كُنَّا	لِنَهْتَدِیَ	لَوْ لَاۤ	اَنْ	هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَقَدْ
ہم نہیں تھے	کہ ہدایت پاتے	اگر نہ ہوتا	کہ	ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	ضرور بیشک

ہم ہدایت نہ پاتے اگر اللہ ہمیں ہدایت نہ دیتا۔ بیشک

نیک اعمال کے بدلے جنت

جَآءَتْ رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ نُوْدُوْۤا اَنْ تِلْكُمُ

جَآءَتْ	رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	وَ	نُوْدُوْۤا	اَنْ	تِلْكُمُ
آئے	ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	اور	انہیں ندا کی جائے گی	کہ	یہ

ہمارے رب کے رسول حق لائے اور انہیں ندا کی جائے گی کہ یہ

1 ...... جنتیوں کے دل بغض و کینہ سے پاک ہوں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے امید ہے کہ جو یہاں اپنے دل کو بغض و کینہ اور حسد سے پاک رکھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اسے پاکیزہ دل والوں یعنی جنتیوں میں داخل فرمائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر جنت میں بھی ہو گا کیونکہ وہ حمد و شکر ہی کا مقام ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ علم و عمل اور ہدایت کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی عطا سے ہے لہٰذا کسی کو علم یا اچھے عمل کی توفیق ملے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرے اور اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق جانے۔ اسی وجہ سے ہمیں بکثرت لاحول شریف پڑھنے کا فرمایا گیا ہے۔

الثلثة

جنتیوں کا جہنمیوں سے مکالمہ

الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَنَادٰۤى

الْجَنَّةُ	اُوْرِثْتُمُوْهَا (1)	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٤٣﴾ (2)	وَ	نَادٰۤى
جنت (ہے)	تمہیں وارث بنادیا گیا اس کا	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	پکاریں گے

جنت ہے، تمہیں تمہارے اعمال کے بدلے میں اس کا وارث بنادیا گیا○ اور جنتی

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبَ النَّارِ (3)	اَنْ	قَدْ	وَجَدْنَا	مَا	وَعَدَنَا
جنت والے	دوزخ والوں (کو)	کہ	بیشک	ہم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا ہم سے

جہنم والوں کو پکار کر کہیں گے کہ ہمارے رب نے جو ہم سے وعدہ فرمایا تھا

رَبُّنَا حَقًّا فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ؕ

رَبُّنَا	حَقًّا	فَهَلْ	وَجَدْتُّمْ	مَّا	وَعَدَ	رَبُّكُمْ	حَقًّا
ہمارے رب (نے)	سچا	تو کیا	تم نے پالیا	(اسے) جو	وعدہ کیا	تمہارے رب (نے)	سچا

ہم نے اسے سچا پایا تو کیا تم نے بھی اس وعدے کو سچا پایا جو تم سے تمہارے رب نے کیا تھا؟

قَالُوْا نَعَمْ ۚ فَاَذَّنَ مُؤَذِّنٌۢ بَيْنَهُمْ اَنْ

قَالُوْا	نَعَمْ	فَاَذَّنَ	مُؤَذِّنٌۢ	بَيْنَهُمْ	اَنْ
وہ کہیں گے	ہاں	پھر پکارے گا	ایک ندا دینے والا	ان (جنتیوں اور جہنمیوں) کے درمیان	کہ

وہ کہیں گے: ہاں، پھر ایک ندا دینے والا ان کے درمیان پکارے گا کہ

کافروں کے عذاب کی وجوہات

لَّعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

لَّعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٤﴾	الَّذِيْنَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
اللہ کی لعنت (ہو)	ظالموں پر	وہ لوگ جو	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور

ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو○ جو اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور

1 ...... جنت کو دو وجہ سے میراث فرمایا گیا۔(1) کافروں کے ایمان لانے کی صورت میں جو جنتی محلات ان کیلئے تیار تھے وہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کی بجائے اہلِ ایمان کو دیدیئے جائیں گے تو یہ گویا ان کی میراث ہوئی۔(2) جیسے میراث اپنی محنت و کمائی سے نہیں ملتی اسی طرح جنت کا ملنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم سے ہوگا۔ 2 ...... قرآن مجید میں جنت میں داخلے کے دو اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ کا فضل۔(2) بندوں کے نیک اعمال۔ دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلا حقیقی سبب ہے اور دوسرا ظاہری سبب ہے۔ 3 ...... ان سے مراد جہنمی کفار ہیں نہ کہ گنہگار مومن، کیونکہ جنتی مسلمان ان گنہگاروں کو طعنہ نہ دیں گے بلکہ ان کی شفاعت کرکے وہاں سے نکالیں گے۔

وقف لازم

اعراف پر موجود لوگوں کا اہل جنت سے کلام

يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	كٰفِرُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
چاہتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	اور	وہ	آخرت کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

اسے ٹیڑھا (کرنا) چاہتے ہیں اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

بَيْنَهُمَا حِجَابٌ ۚ وَعَلَى الْاَعْرَافِ رِجَالٌ

بَيْنَهُمَا	حِجَابٌ[2]	وَ	عَلَى الْاَعْرَافِ	رِجَالٌ
ان دونوں کے درمیان	ایک پردہ (ہے)	اور	اعراف پر	کچھ مرد (ہوں گے)

جنت و دوزخ کے درمیان میں ایک پردہ ہے اور اعراف پر کچھ مرد ہوں گے

يَّعْرِفُوْنَ كُلًّا بِسِيْمٰهُمْ ۚ وَنَادَوْا اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ

يَّعْرِفُوْنَ	كُلًّا	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	نَادَوْا	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ
وہ پہچانیں گے	سب (کو)	ان کی پیشانیوں سے	اور	وہ پکاریں گے	جنت والوں (کو)	کہ

جو سب کو ان کی پیشانیوں سے پہچانیں گے اور وہ جنتیوں کو پکاریں گے کہ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۗ لَمْ يَدْخُلُوْهَا وَهُمْ

سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ	لَمْ يَدْخُلُوْهَا	وَ	هُمْ
تم پر سلام (ہو)	وہ (اعراف والے) داخل نہیں ہوئے اس (جنت) میں	اور (جبکہ)	وہ

تم پر سلام ہو۔ یہ اعراف والے خود جنت میں داخل نہ ہوئے ہوں گے اور

جنتیوں کو دیکھ کر اہلِ اعراف کی دعا

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَاِذَا صُرِفَتْ اَبْصَارُهُمْ

يَطْمَعُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	اِذَا	صُرِفَتْ	اَبْصَارُهُمْ
(جنت کی) طمع رکھتے ہوں گے	اور	جب	پھیری جائیں گی	ان (اعراف والوں) کی آنکھیں

اس کی طمع رکھتے ہوں گے ○ اور جب ان اعراف والوں کی آنکھیں جہنمیوں کی طرف

1 ...... یہاں یہ وعیدیں بطورِ خاص کافروں کے متعلق ہیں لیکن جو مسلمان کہلانے والے بھی دوسروں کو دین پر عمل کرنے سے منع کرتے ہیں اور وہ لوگ جو دین میں تحریف و تبدیلی چاہتے ہیں جیسے بے دین و ملحد لوگ جو دین میں تحریف و تغییر کی کوششیں کرتے رہتے ہیں ایسے لوگ بھی کوئی کم مجرم نہیں بلکہ وہ بھی جہنم کے مستحق ہیں۔ 2 ...... یہ پردہ اس لئے ہے تاکہ دوزخ کا اثر جنت میں اور جنت کا اثر دوزخ میں نہ آسکے اور حق یہ ہے کہ یہ پردہ اعراف ہی ہے چونکہ یہ پردہ بہت اونچا ہو گا اس لئے اسے اعراف کہا جاتا ہے کیونکہ اعراف کا معنٰی ہے "بلند جگہ"۔

۵ع۸/۱۲

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ ۙ قَالُوْا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۟ؑ (۴۷)

تِلْقَآءَ اَصْحٰبِ النَّارِ	قَالُوْا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ (۴۷)
جہنم والوں کی طرف	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب	تو نہ کرنا ہمیں	ظلم کرنے والی قوم کے ساتھ

پھیری جائیں گی تو کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں ظالموں کے ساتھ نہ کرنا ○

اہلِ اعراف کا کافر جہنمیوں سے کلام

وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا یَّعْرِفُوْنَهُمْ

وَ	نَادٰۤی	اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ	رِجَالًا	یَّعْرِفُوْنَهُمْ
اور	پکاریں گے	اعراف والے	کچھ مردوں (کو)	وہ پہچانتے ہوں گے انہیں

اور اعراف والے کچھ مردوں کو پکار کر کہیں گے جنہیں ان کی پیشانیوں سے

بِسِیْمٰهُمْ قَالُوْا مَاۤ اَغْنٰی عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَ مَا

بِسِیْمٰهُمْ	قَالُوْا	مَاۤ اَغْنٰی	عَنْكُمْ	جَمْعُكُمْ	وَ	مَا
ان کی پیشانیوں سے	کہیں گے	نہیں کام آئی	تم سے (تمہیں)	تمہاری جماعت	اور	جو

پہچانتے ہوں گے: تمہاری جماعت اور جو تم تکبر کرتے تھے

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۸) اَهٰۤؤُلَآءِ الَّذِیْنَ اَقْسَمْتُمْ

كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ (۴۸)	اَهٰۤؤُلَآءِ [1]	الَّذِیْنَ	اَقْسَمْتُمْ
تم تکبر کرتے تھے	کیا یہ ہیں	وہ لوگ جو (جن کے بارے)	تم نے قسمیں کھائیں

وہ تمہیں کام نہ آیا ○ کیا یہی وہ لوگ ہیں جن کے متعلق تم قسمیں کھا کر کہتے تھے

لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ ؕ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ

لَا یَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ	اُدْخُلُوا	الْجَنَّةَ
(کہ) اللہ انہیں رحمت نہیں پہنچائے گا	(ان سے تو فرمادیا گیا کہ) تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)

کہ اللہ ان پر رحمت نہیں کرے گا (ان سے تو فرمایا گیا ہے کہ) تم جنت میں داخل ہو جاؤ

1...... اعراف والے غریب جنتی مسلمانوں کی طرف اشارہ کرکے مشرکوں سے کہیں گے کہ کیا یہی وہ غریب مسلمان ہیں جنہیں تم دُنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور جن کی غریبی فقیری دیکھ کر تم قسمیں کھاتے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحمت نہیں فرمائے گا، اب خود دیکھ لو کہ وہ جنت کے دائمی عیش و راحت میں کس عزت و احترام کے ساتھ ہیں اور تم کس بڑی مصیبت میں مبتلا ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں مومن کی فقیری یا کافر کی امیری سے دھوکا نہ کھانا چاہئے نیز کسی غریب کی غربت کا مذاق نہیں اُڑانا چاہئے۔ غریبوں کی بے کسی کا مذاق اڑانا کافروں کا طریقہ ہے اور مسلمان کو غربت کے طعنے دینا ایذاء مسلم اور حرام فعل ہے۔

اہلِ جہنم کا جنتیوں سے پانی اور رزق مانگنا

لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ نَادٰۤی اَصْحٰبُ النَّارِ

لَا خَوْفٌ	عَلَیْكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ	تَحْزَنُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	نَادٰۤی	اَصْحٰبُ النَّارِ
کوئی خوف نہیں	تم پر	اور	نہ	تم	غمگین ہوگے	اور	پکاریں گے	جہنم والے

تم پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ تم غمگین ہوگے ○ اور جہنمی

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ اَنْ اَفِیْضُوْا عَلَیْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا

اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ	اَنْ	اَفِیْضُوْا	عَلَیْنَا	مِنَ الْمَآءِ	اَوْ	مِمَّا
جنت والوں (کو)	کہ	ڈال دو	ہمارے اوپر	کچھ پانی	یا	(اس) سے جو

جنتیوں کو پکاریں گے کہ ہمیں کچھ پانی دیدو یا اس رزق سے

رَزَقَكُمُ اللّٰهُؕ قَالُوْۤا اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَهُمَا

رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	قَالُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	حَرَّمَهُمَا [1]
رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	وہ کہیں گے	بیشک	اللہ (نے)	حرام کردیا ہے ان دونوں کو

کچھ دیدو جو اللہ نے تمہیں دیا ہے۔ جنتی کہیں گے: بیشک اللہ نے یہ دونوں چیزیں کافروں پر

دین کو کھیل تماشا بنانے والے کفار کا اخروی انجام

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ۙ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا دِیْنَهُمْ لَهْوًا وَّ لَعِبًا

عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾ [2]	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	دِیْنَهُمْ	لَهْوًا	وَّ	لَعِبًا
کافروں پر	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا	اپنے دین (کو)	تماشا	اور	کھیل

حرام کردی ہیں ○ جنہوں نے اپنے دین کو کھیل تماشا بنالیا

وَّ غَرَّتْهُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۚ فَالْیَوْمَ نَنْسٰىهُمْ كَمَا

وَّ	غَرَّتْهُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	فَالْیَوْمَ	نَنْسٰىهُمْ [3]	كَمَا
اور	دھوکا دیا انہیں	دنیا کی زندگی (نے)	تو آج	ہم چھوڑ دیں گے انہیں	کیونکہ

اور دنیا کی زندگی نے انہیں دھوکا دیا تو آج ہم انہیں چھوڑ دیں گے کیونکہ

1 ...... یہاں حرام سے مراد شرعی حرام نہیں کیونکہ وہاں شرعی احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ مراد کامل محرومی ہے۔ نیز جنتیوں کا جہنمیوں کی مدد نہ کرنا کافر جہنمیوں کے متعلق ہے ورنہ جہنم کے مستحق بہت سے گناہگار مسلمانوں کو ان کے نیک رشتے داروں کی شفاعت نصیب ہوگی۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ جنتی مومن کو دوزخی کافر سے بالکل محبت نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر رحم آئے گا اگرچہ اس کا سگا باپ، بیٹا یا بہترین دوست ہو، وہ اس کے مانگنے پر بھی اُدھر کچھ نہ پھینکے گا۔ 3 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف نسیان کی نسبت کا مطلب کفار کے نسیان (بھولنے) کا بدلہ دینا ہے۔

مفصل بیان اور ہدایت ورحمت پر مشتمل کتاب قرآن

کفار کی دنیا میں غفلت اور قیامت میں حسرت و نقصان

نَسُوْا لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَاۙ وَ مَا كَانُوْا

نَسُوْا	لِقَآءَ یَوْمِهِمْ هٰذَا	وَ	مَا	كَانُوْا
انہوں نے بھلادیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	(اس لئے) کہ	وہ تھے

انہوں نے اپنے اِس دن کی ملاقات کو بھلار کھا تھا اور وہ

بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ لَقَدْ جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ

بِاٰیٰتِنَا	یَجْحَدُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	لَقَدْ	جِئْنٰهُمْ بِكِتٰبٍ (1)
ہماری آیتوں کا	انکار کرتے	اور	ضرور بیشک	ہم لائے ان کے پاس ایک کتاب

ہماری آیتوں سے انکار کرتے تھے ○ اور بیشک ہم ان کے پاس ایک کتاب لائے

فَصَّلْنٰهُ عَلٰى عِلْمٍ هُدًى وَّ رَحْمَةً

فَصَّلْنٰهُ	عَلٰى عِلْمٍ	هُدًى وَّ رَحْمَةً (2)
ہم نے تفصیل سے بیان کیا اسے	ایک عظیم علم (کی بنا) پر	(وہ) ہدایت اور رحمت (ہے)

جسے ہم نے ایک عظیم علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا، ایمان لانے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا

لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کررہے	مگر

ہدایت اور رحمت ہے ○ وہ تو صرف قرآن کے کہے ہوئے

تَاْوِیْلَهٗ ؕ یَوْمَ یَاْتِیْ تَاْوِیْلُهٗ

تَاْوِیْلَهٗ	یَوْمَ	یَاْتِیْ	تَاْوِیْلُهٗ
اس (قرآن) کا (بتایاہوا) انجام	(جس) دن	(اُن کے سامنے) آئے گا	اس کا (بتایاہوا) انجام

آخری انجام کا انتظار کررہے ہیں۔ جس دن وہ آخری انجام آئے گا

(1)...... کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے کامل علم کی بنا پر بڑی تفصیل سے بیان کیا کہ اس میں انسانی ہدایت کیلئے جن جن چیزوں کی ضرورت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ تمام چیزیں بیان فرمادیں اور جس چیز کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دعوت دی اس کی حقانیت کے زبردست دلائل قائم فرمائے اور اسے بار بار دلنشین انداز اور حسین پیرایوں میں بیان کیا۔ قرآن پاک عقائدِ حقہ اور اعمالِ صالحہ کے بیان کا حسین مجموعہ ہے۔ (2)...... قرآن کی رحمت عامہ تو سارے عالم کیلئے ہے کہ ساری دنیا کو ایک ہدایت نامہ مل گیا مگر رحمت خاصہ صرف مومنوں کیلئے ہے کیونکہ اس سے نفع صرف وہی اٹھاتے ہیں۔

يَقُوْلُ الَّذِيْنَ نَسُوْهُ مِنْ قَبْلُ قَدْ جَآءَتْ

يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	نَسُوْهُ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَآءَتْ
(تو) کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	بھلادیا تھا اسے	(اس) سے پہلے	(کہ) بیشک	آئے تھے

تو جو اِس سے پہلے بھولے ہوئے تھے بول اٹھیں گے کہ بیشک

رُسُلُ رَبِّنَا بِالْحَقِّ ۚ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ

رُسُلُ رَبِّنَا	بِالْحَقِّ	فَهَلْ	لَّنَا	مِنْ شُفَعَآءَ
ہمارے رب کے رسول	حق کے ساتھ	تو کیا	ہمارے لئے (ہیں)	کوئی سفارشی

ہمارے رب کے رسول حق کے ساتھ تشریف لائے تھے، تو ہیں کوئی ہمارے سفارشی

فَيَشْفَعُوْا لَنَآ اَوْ نُرَدُّ فَنَعْمَلَ

فَيَشْفَعُوْا	لَنَآ	اَوْ	نُرَدُّ	فَنَعْمَلَ
تو وہ سفارش کریں	ہمارے لئے	یا	ہمیں واپس بھیج دیا جائے	تو ہم عمل کریں

جو ہماری شفاعت کردیں؟ یا ہمیں واپس بھیج دیا جائے تو ہم جو پہلے عمل کیا کرتے تھے

غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ قَدْ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَ

غَيْرَ الَّذِيْ	كُنَّا نَعْمَلُ	قَدْ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
(اس کے) علاوہ جو	ہم عمل کیا کرتے تھے	بیشک	انہوں نے خسارے میں ڈالیں	اپنی جانیں	اور

اس کے برخلاف اعمال کرلیں۔ بیشک انہوں نے اپنی جانیں نقصان میں ڈالیں اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۵۳ ع اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۵۳ (1)	اِنَّ	رَبَّكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْ
گم ہوگئے	ان سے	جو	وہ بہتان باندھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	اللّٰہ (ہے)	جس نے

ان سے کھو گئے جو یہ بہتان باندھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب اللّٰہ ہے جس نے

عظمت وقدرت الٰہی کے دلائل

ع۶ ۱۳

(1)...... مذکورہ بالا آیات میں جو کچھ بیان ہوا اس میں بنیادی طور پر مسلمانوں اور کافروں کے انجام کا بیان کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ اصحابِ اعراف کا بھی بیان ہے جن کی نیکیاں اور گناہ برابر ہوں گے۔ اب یہاں مسلمانوں کا ایک وہ گروہ بھی ہوگا جن کے گناہ زیادہ اور نیکیاں کم ہوں گی اور یونہی وہ لوگ بھی ہوں گے جو نیکیوں کے باوجود کسی گناہ پر پکڑے جائیں گے۔ ان تمام چیزوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہئے۔ سب سے پہلے تو کفر سے بچنے کی انتہائی کوشش کریں، دوسرے یہ کہ اگرچہ کوئی مسلمان ہمیشہ کیلئے جہنم میں نہیں جائے گا لیکن یہ بات طے شدہ ہے کہ کچھ گناہگار=

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ (1)	ثُمَّ
بنائے	آسمان	اور	زمین	چھ دن میں	پھر

آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ قف یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ

اسْتَوٰی (2)	عَلَی الْعَرْشِ	یُغْشِی	الَّیْلَ النَّهَارَ
(اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	وہ ڈھانپ دیتا ہے	رات دن (کو ایک دوسرے سے)

عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، رات دن کو ایک دوسرے سے ڈھانپ دیتا ہے

یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا لا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ وَ

یَطْلُبُهٗ	حَثِیْثًا	وَّ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ
(کہ ہر ایک) پیچھے چلا آرہا ہے اس (دوسرے) کے	تیزی (سے)	اور	سورج	اور	چاند	اور

کہ (ایک) دوسرے کے پیچھے جلد جلد چلا آرہا ہے اور اس نے سورج اور چاند اور

النُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ط اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَ

النُّجُوْمَ	مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ	اَلَا	لَهُ	الْخَلْقُ	وَ
ستاروں (کو بنایا)	(یہ سب) اس کے حکم کے پابند (ہیں)	سن لو	اسی کے (لائق ہے)	پیدا کرنا	اور

ستاروں کو بنایا اس حال میں کہ سب اس کے حکم کے پابند ہیں۔ سن لو! پیدا کرنا اور تمام کاموں میں

الْاَمْرُ ط تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾ اُدْعُوْا رَبَّكُمْ

دعا مانگنے کا ایک ادب اور حد سے بڑھنے کی ممانعت

الْاَمْرُ	تَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۴﴾	اُدْعُوْا	رَبَّكُمْ
حکم دینا	بڑی برکت والا ہے	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	دعا کرو	اپنے رب (سے)

تصرف کرنا اسی کے لائق ہے۔ اللہ بڑی برکت والا ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ اپنے رب سے

= مسلمان ضرور جہنم میں جائیں گے لہٰذا ہمیں جہنم کے عذاب اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرتے رہنا چاہئے۔

(1)...... چھ دن میں تخلیق سے کیا مراد ہے، اس کے متعلق بعض نے فرمایا کہ چھ دن سے مراد چھ ادوار ہیں اور اکثر نے فرمایا کہ دنیوی اعتبار سے جو چھ دن کی مقدار بنتی ہے وہ مراد ہے۔ بہر حال جو بھی صورت ہو اللہ تعالیٰ ہر صورت پر قادر ہے۔ (2)...... یہ آیت متشابہات میں سے ہے، اس سے درحقیقت کیا مراد ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے اور ہم اس کے حق ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج3، ص339 پر ملاحظہ فرمائیں۔

زمین میں فساد کی ممانعت اور دعا مانگنے کا ایک ادب

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ۟ۚ ﴿۵۵﴾ وَ

تَضَرُّعًا	وَّ	خُفْيَةً	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ
گڑگڑاتے	اور	آہستہ	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا	حد سے بڑھنے والوں (کو)	اور

گڑگڑاتے ہوئے اور آہستہ آواز سے دعا کرو۔ بیشک وہ حد سے بڑھنے والے کو پسند نہیں فرماتا ○ اور

لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ

لَا تُفْسِدُوْا	فِي الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	وَ	ادْعُوْهُ	خَوْفًا	وَّ
تم فساد نہ کرو	زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	اور	دعا کرو اس سے	ڈرتے (ہوئے)	اور

زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد برپا نہ کرو اور اللہ سے دعا کرو ڈرتے ہوئے اور

قدرت و وحدانیت اور وقوعِ قیامت کی دلیل

طَمَعًا ؕ اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَهُوَ

طَمَعًا (2)	اِنَّ	رَحْمَتَ اللّٰهِ	قَرِيْبٌ	مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	هُوَ
طمع کرتے (ہوئے)	بیشک	اللہ کی رحمت	قریب (ہے)	نیکی کرنے والوں سے	اور	وہی (ہے)

طمع کرتے ہوئے۔ بیشک اللہ کی رحمت نیک لوگوں کے قریب ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًاۢ بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ

الَّذِيْ	يُرْسِلُ	الرِّيٰحَ	بُشْرًا	بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ
جو	بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری (دیتی ہوئیں)	اس کی رحمت کے آگے	یہاں تک کہ	جب

جو ہواؤں کو اس حال میں بھیجتا ہے کہ اس کی رحمت کے آگے آگے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں یہاں تک کہ جب

اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا

اَقَلَّتْ	سَحَابًا ثِقَالًا	سُقْنٰهُ	لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ	فَاَنْزَلْنَا
وہ اٹھا کر لاتی ہے	بھاری بادل	(تو) ہم چلاتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	پھر ہم اتارتے ہیں

وہ ہوائیں بھاری بادل کو اٹھا لاتی ہیں تو ہم اس بادل کو کسی مردہ شہر کی طرف چلاتے ہیں پھر

(1)...... یعنی لوگوں کو دعا وغیرہ جن چیزوں کا حکم دیا گیا ان میں حد سے بڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ یاد رہے کہ دعا میں حد سے بڑھنے کی مختلف صورتیں ہیں جیسے ہمیشہ کے لئے تندرستی اور عافیت مانگنا، گناہ کی دعا مانگنا، سب مسلمانوں کے سب گناہ بخشے جانے کی دعا مانگنا اور کافر کی مغفرت کی دعا کرنا وغیرہ۔ (2)...... اس میں دعا مانگنے کا ایک ادب بیان فرمایا گیا ہے کہ جب بھی دعا مانگو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے ڈرتے ہوئے اور اس کی رحمت کی طمع کرتے ہوئے دعا کرو۔ اس سے معلوم ہوا کہ دعا اور عبادات میں خوف و امید دونوں ہونے چاہئیں اس سے اِنْ شَآءَ اللہُ عَزَّوَجَلَّ یہ جلد قبول ہوں گی۔

بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِؕ

بِهٖ (1)	الْمَآءَ	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اس (بادل) سے (یا) اس (مردہ شہر) میں	پانی	تو ہم نکالتے ہیں	اس (پانی) کے ذریعے	ہر (قسم کے) پھل

اس مردہ شہر میں پانی اتارتے ہیں تو اس پانی کے ذریعے ہر طرح کے پھل نکالتے ہیں۔

كَذٰلِكَ نُخْرِجُ الْمَوْتٰى لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷ وَالْبَلَدُ الطَّيِّبُ

كَذٰلِكَ	نُخْرِجُ	الْمَوْتٰى	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ۝۵۷	وَ	الْبَلَدُ الطَّيِّبُ (2)
اسی طرح	ہم نکالیں گے	مُردوں (کو)	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	اچھی زمین

اسی طرح ہم مُردوں کو نکالیں گے۔ (یہ بیان اس لئے ہے) تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور جو اچھی زمین ہوتی ہے

يَخْرُجُ نَبَاتُهٗ بِاِذْنِ رَبِّهٖ ۚ وَالَّذِيْ خَبُثَ لَا يَخْرُجُ

يَخْرُجُ	نَبَاتُهٗ	بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	الَّذِيْ (3)	خَبُثَ	لَا يَخْرُجُ
نکل آتا ہے	اس کا سبزہ	اپنے رب کے حکم سے	اور	جو	خراب ہو	(اس کا سبزہ) نہیں نکلتا

اس کا سبزہ تو اپنے رب کے حکم سے نکل آتا ہے اور جو خراب ہو اس کا سبزہ بڑی مشکل سے

اِلَّا نَكِدًا ؕ كَذٰلِكَ نُصَرِّفُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ

اِلَّا	نَكِدًا	كَذٰلِكَ	نُصَرِّفُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ
مگر	تھوڑا، بڑی مشکل (سے)	اسی طرح	ہم بار بار بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے

تھوڑا سا نکلتا ہے۔ ہم اسی طرح شکر کرنے والے لوگوں کے لئے تفصیل سے آیات

يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸ ع لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ

يَّشْكُرُوْنَ ۝۵۸	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ
(جو) شکر کرتے ہیں	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا

بیان کرتے ہیں ○ بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے کہا:

مومن و کافر کے قبول حق کی مثال

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تبلیغ

ع ۱۴ / ۵

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں لفظ "بِهٖ" میں ضمیر کا مرجع "بادل" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہوا "پھر ہم نے اس بادل سے پانی اتارا" اور بعض مفسرین کے نزدیک اس کا مرجع "مردہ شہر" ہے، اس صورت میں آیت کا معنی ہو گا "پھر ہم نے اس مردہ شہر میں پانی اتارا"

2 ...... یہ مومن کی مثال ہے کہ جس طرح عمدہ زمین پانی سے نفع پاتی ہے اسی طرح مومن قرآنی انوار کی بارش سے نفع پاتا ہے۔

3 ...... یہ کافر کی مثال ہے کہ جیسے خراب زمین بارش سے نفع نہیں پاتی ایسے ہی کافر قرآنی انوار کی بارش سے نفع نہیں پاتا۔

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹ قَالَ

اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝۵۹ (1)	قَالَ
بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	کہا

بے شک میں تم پر بڑے دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ اس کی

سرداروں کا گستاخانہ جواب

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰ قَالَ

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝۶۰	قَالَ (2)
اس کی قوم میں سے سرداروں (نے)	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	کھلی گمراہی میں	فرمایا

قوم کے سردار بولے: بیشک ہم تمہیں کھلی گمراہی میں دیکھتے ہیں ○ فرمایا:

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب

يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ ضَلٰلَةٌ وَّلٰكِنِّيْ رَسُوْلٌ

يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ	ضَلٰلَةٌ (3)	وَّ	لٰكِنِّيْ	رَسُوْلٌ
اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں	کوئی گمراہی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)

اے میری قوم! مجھ میں کوئی گمراہی نہیں لیکن میں تو

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۱ اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّيْ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۶۱	اُبَلِّغُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّيْ	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور

(1)......بڑے دن کے عذاب سے مراد روزِ قیامت یا روزِ طوفان کا عذاب ہے۔ (2)......حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کی بکواس پر نہایت شفقت و محبت اور خیر خواہی کے ساتھ جواب عطا فرمایا، اس سے مبلغین کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مخاطب کی جہالت پر برانگیختہ ہونے کی بجائے حتی الامکان نرمی اور شفقت کے ساتھ جواب دیا جائے۔ (3)......اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبوت اور گمراہی دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور کوئی نبی ایک آن کے لئے بھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیونکہ اگر نبی ہی گمراہ ہوں تو پھر لوگوں کو ہدایت کون کرے گا۔

اَنْصَحُ لَكُمْ وَ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾

اَنْصَحُ	لَكُمْ	وَ	اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾
خیر خواہی کرتا ہوں	تمہاری	اور	جانتا ہوں	اللّٰه کی طرف سے	وہ جو	تم نہیں جانتے

تمہاری خیر خواہی کرتا ہوں اور میں اللّٰه کی طرف سے وہ علم رکھتا ہوں جو تم نہیں رکھتے ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَكُمْ وَ لِتَتَّقُوْا وَ لَعَلَّكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِيُنْذِرَكُمْ	وَ	لِتَتَّقُوْا	وَ	لَعَلَّكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	تاکہ تم ڈرو	اور	تاکہ تم

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور تاکہ تم ڈرو اور تاکہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ الَّذِیْنَ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۶۳﴾	فَكَذَّبُوْهُ (1)	فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ	الَّذِیْنَ
تم پر رحم کیا جائے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	ان لوگوں کو جو

تم پر رحم کیا جائے ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور جو

مَعَهٗ فِی الْفُلْكِ وَ اَغْرَقْنَا الَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

مَعَهٗ (2)	فِی الْفُلْكِ	وَ	اَغْرَقْنَا	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا
اس کے ساتھ	کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے غرق کر دیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا

اس کے ساتھ کشتی میں تھے سب کو نجات دی اور ہماری آیتیں جھٹلانے والوں کو

سرکش کفار پر عذابِ الٰہی

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے دشمنوں پر اس وقت تک دنیاوی عذاب نہیں آتے جب تک وہ پیغمبر کی نافرمانی نہ کریں۔

(2)......حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی میں چالیس مرد اور چالیس عورتیں سوار تھیں مگر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اولاد کے سوا کسی کی نسل نہ چلی اس لئے آپ کو ”آدم ثانی“ کہتے ہیں۔

ع ۸
ل ۲
۱۵

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

بِاٰیٰتِنَا اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ

بِاٰیٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا عَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ (1)	وَ	اِلٰى عَادٍ (2)	اَخَاهُمْ (3)
ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	اندھے لوگ	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

غرق کر دیا بیشک وہ اندھے لوگ تھے ○ اور قومِ عاد کی طرف ان کے ہم قوم

هُوْدًا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ

هُوْدًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا لَكُمْ
ہود (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں

ہود کو بھیجا۔ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

کافر سرداروں کا گستاخانہ جواب

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ الْمَلَاُ الَّذِيْنَ

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِيْنَ
اس کے علاوہ کوئی معبود	تو کیا تم ڈرتے نہیں	کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے

تمہارا کوئی معبود نہیں۔ تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اس کی قوم کے

كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖۤ اِنَّا لَنَرٰىكَ فِيْ سَفَاهَةٍ وَّ اِنَّا

كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖۤ	اِنَّا	لَنَرٰىكَ	فِيْ سَفَاهَةٍ	وَّ	اِنَّا
کفر کیا	اس کی قوم میں سے	بیشک ہم	ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	بیوقوفی میں (مبتلا)	اور	بیشک ہم

کافر سردار بولے، بیشک ہم تمہیں بیوقوف سمجھتے ہیں اور بیشک

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشفقانہ اور ناصحانہ جواب

لَنَظُنُّكَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾ قَالَ يٰقَوْمِ لَيْسَ بِيْ

لَنَظُنُّكَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿۶۶﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ	لَيْسَ	بِيْ
ضرور گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹوں میں سے	فرمایا	اے میری قوم	نہیں ہے	مجھ میں

ہم تمہیں جھوٹوں میں سے گمان کرتے ہیں ○ (ہود نے) فرمایا: اے میری قوم! میرے ساتھ

1 ...... یعنی ان کے پاس نبوت کی شان دیکھنے والی آنکھ نہ تھی، ان کے دل اندھے تھے اگرچہ آنکھیں کھلی تھیں۔

2 ...... قوم عاد دو ہیں: عاد اُولیٰ یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے اور یہ یمن میں آباد تھے اور عادِ ثانیہ، یہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، اسی کو ثمود کہتے ہیں ان دونوں کے درمیان سو برس کا فاصلہ ہے۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے۔

3 ...... یہاں بھائی سے مراد حقیقی بھائی نہیں بلکہ ''ہم قوم'' مراد ہے۔

سَفَاهَةٌ وَّ لٰكِنِّیْ رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾

سَفَاهَةٌ (1)	وَّ	لٰكِنِّیْ	رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۶۷﴾
کوئی بیوقوفی	اور	لیکن میں	رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے

بے وقوفی کا کوئی تعلق نہیں۔ میں تو ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○

اُبَلِّغُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ اَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾

اُبَلِّغُكُمْ (2)	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	اَنَا	لَكُمْ	نَاصِحٌ	اَمِیْنٌ ﴿۶۸﴾
میں پہنچاتا ہوں تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں	تمہارے لئے	خیر خواہ	امانت دار (ہوں)

میں تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمہارے لئے قابلِ اعتماد خیر خواہ ہوں ○

اَوَ عَجِبْتُمْ اَنْ جَآءَكُمْ ذِكْرٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

اَوَ عَجِبْتُمْ	اَنْ	جَآءَكُمْ	ذِكْرٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
اور کیا تمہیں تعجب ہوا	(اس بات پر) کہ	آئی تمہارے پاس	نصیحت	تمہارے رب کی طرف سے

اور کیا تمہیں اس بات پر تعجب ہے کہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ لِیُنْذِرَكُمْ ؕ وَ اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ

عَلٰى رَجُلٍ مِّنْكُمْ	لِیُنْذِرَكُمْ	وَ	اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ
تم میں سے ایک مرد پر (کے ذریعے)	تاکہ وہ ڈرائے تمہیں	اور	یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں

تمہیں میں سے ایک مرد کے ذریعے نصیحت آئی تاکہ وہ تمہیں ڈرائے اور یاد کرو جب اس نے تمہیں

خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ زَادَكُمْ فِی الْخَلْقِ

خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	زَادَكُمْ	فِی الْخَلْقِ
جانشین	نوح کی قوم کے بعد	اور	زیادہ کیا تمہیں	جسامت میں

قومِ نوح کے بعد جانشین بنایا اور تمہاری جسامت میں

(1)...... نبی کے ساتھ بیوقوفی کا کوئی تعلق نہیں اور اس کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کامل عقل والے اور ہمیشہ ہدایت پر ہوتے ہیں۔ تمام جہان کی عقل نبی کی عقل کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے سمندر کا ایک قطرہ کیونکہ نبی تو وحی کے ذریعے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے علم و عقل حاصل کرتا ہے اور اس چیز کے برابر کسی دوسری چیز کا ہونا محال ہے۔ (2)...... اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں (1) جاہل اور بیوقوف لوگوں کی بدتمیزی و جہالت پر بردباری کا مظاہرہ کرنا سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے۔ (2) اہلِ علم و کمال کو ضرورت کے موقع پر اپنے منصب و کمال کا اظہار جائز ہے۔

بَصْۜطَةً ۚ فَاذْكُرُوْۤا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ

لَعَلَّكُمْ	اٰلَآءَ اللّٰهِ	فَاذْكُرُوْۤا	بَصْۜطَةً [1]
تاکہ تم	اللہ کی نعمتیں	تو یاد کرو	قوت اور وسعت (کے اعتبار سے)

قوت اور وسعت زیادہ کی تو اللہ کی نعمتیں یاد کرو تاکہ تم

قوم ہود کی سرکشی اور عذاب کا مطالبہ

تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَجِئْتَنَا لِنَعْبُدَ

لِنَعْبُدَ	اَجِئْتَنَا	قَالُوْۤا	تُفْلِحُوْنَ ﴿۶۹﴾
تاکہ ہم عبادت کریں	کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	انہوں نے کہا	فلاح پاجاؤ

فلاح پاؤ○ قوم نے کہا: کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہم

اللّٰهَ وَحْدَهٗ وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ

كَانَ يَعْبُدُ	مَا	نَذَرَ	وَ	اللّٰهَ وَحْدَهٗ
عبادت کرتے تھے	(وہ چیزیں) جن کی	ہم چھوڑ دیں	اور	ایک اللہ (کی)

ایک اللہ کی عبادت کریں اور جن چیزوں کی عبادت ہمارے باپ دادا

اٰبَآؤُنَا ۚ فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ

اِنْ	تَعِدُنَاۤ	فَاْتِنَا بِمَا	اٰبَآؤُنَا
اگر	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	تو لے آؤ ہمارے پاس وہ جس کی	ہمارے باپ دادا

کیا کرتے تھے انہیں چھوڑ دیں۔ اگر تم سچے ہو تو لے آؤ وہ (عذاب) جس کی تم

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نزولِ عذاب کی خبر

كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ قَدْ وَقَعَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	وَقَعَ	قَدْ	قَالَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۷۰﴾	كُنْتَ
تمہارے اوپر	پڑ گیا، لازم ہو گیا	بیشک	فرمایا	سچوں میں سے	تم ہو

ہمیں وعیدیں سناتے ہو○ فرمایا: بیشک تم پر تمہارے رب کا

1..... اللہ تعالی نے قومِ عاد کو سلطنت اور بدنی قوت عطا فرمائی تھی، چنانچہ شداد ابن عاد جیسا بڑا بادشاہ انہیں میں ہوا۔ یہ بہت لمبے قد والے اور بڑے بھاری ڈیل ڈول والے تھے۔

مِّنْ رَّبِّكُمْ رِجْسٌ وَّ غَضَبٌ ؕ اَتُجَادِلُوْنَنِیْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	رِجْسٌ	وَّ	غَضَبٌ	اَتُجَادِلُوْنَنِیْ
تمہارے رب کی طرف سے	عذاب	اور	غضب	کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے

عذاب اور غضب لازم ہو گیا۔ کیا تم مجھ سے

فِیْۤ اَسْمَآءٍ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ

فِیْۤ اَسْمَآءٍ	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
(ان) ناموں کے بارے میں	رکھ لیا انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ان ناموں کے بارے میں جھگڑ رہے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں،

مَّا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ ؕ فَانْتَظِرُوْۤا

مَّا نَزَّلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	فَانْتَظِرُوْۤا
نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	تو تم انتظار کرو

جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری تو تم بھی انتظار کرو

اِنِّیْ مَعَكُمْ مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (۷۱) فَاَنْجَیْنٰهُ

اِنِّیْ	مَعَكُمْ	مِّنَ الْمُنْتَظِرِیْنَ (۷۱)	فَاَنْجَیْنٰهُ (1)
بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	تو ہم نے نجات دی اسے

اور میں بھی تمہارے ساتھ انتظار کرتا ہوں ○ تو ہم نے اسے

وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ

وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ
اور	ان لوگوں کو جو	اس کے ساتھ (تھے)	ایک بڑی رحمت کے ساتھ	اپنی طرف سے	اور

اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت کے ساتھ نجات دی اور

حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات اور کافروں پر عذاب

(1)...... اس آیت میں حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کی نجات اور قومِ عاد پر نزول عذاب کا ذکر ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص356 کا مطالعہ فرمائیں۔

فَقُطِعَ دَابِرُ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

قَطَعْنَا	دَابِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
ہم نے کاٹ دی	جڑ	ان لوگوں کی جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

جو ہماری آیتیں جھٹلاتے تھے ان کی جڑ کاٹ دی

وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾ ع وَ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ

وَ	مَا كَانُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ (1)	اَخَاهُمْ
اور	وہ نہیں تھے	ایمان والے	اور	ثمود کی طرف	ان کے (قومی) بھائی

اور وہ ایمان والے نہ تھے ○ اور قومِ ثمود کی طرف ان کے ہم قوم

صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ

صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ
صالح (کو بھیجا)	(انہوں نے) فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)

صالح کو بھیجا۔ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو

مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ بَيِّنَةٌ

مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	بَيِّنَةٌ
تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس	روشن نشانی

اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبِّكُمْ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً

مِّنْ رَّبِّكُمْ	هٰذِهٖ	نَاقَةُ اللّٰهِ	لَكُمْ	اٰيَةً
تمہارے رب کی طرف سے	یہ	اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی

روشن نشانی آگئی۔ تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی یہ اونٹنی ہے۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

ع ۱۶ ۔ ۱۶

وقف لازم

(1) ثمود بھی عرب کا ہی ایک قبیلہ تھا۔ یہ لوگ ثمود بن رام بن سام بن نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں تھے اور حجاز وشام کے درمیان سرزمین حِجر میں رہتے تھے۔

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور فساد کی ممانعت

فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا

فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ	فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا
توتم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھائے	اللہ کی زمین میں	اور	ہاتھ نہ لگاؤ اسے

توتم اسے چھوڑے رکھو تاکہ اللہ کی زمین میں کھائے اور اسے برائی کے ساتھ

بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۷۳) وَ

بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ (۷۳)	وَ
برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑلے گا تمہیں	دردناک عذاب	اور

ہاتھ نہ لگاؤ ورنہ تمہیں دردناک عذاب پکڑلے گا ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ جَعَلَكُمْ خُلَفَآءَ مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ

اذْكُرُوْۤا	اِذْ	جَعَلَكُمْ	خُلَفَآءَ	مِنْۢ بَعْدِ عَادٍ
یاد کرو	جب	اس نے بنایا تمہیں	جانشین	(قومِ) عاد کے بعد

یاد کرو جب اس نے تمہیں قومِ عاد کے بعد جانشین بنایا

وَّ بَوَّاَكُمْ فِی الْاَرْضِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْ سُهُوْلِهَا

وَّ	بَوَّاَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	تَتَّخِذُوْنَ	مِنْ سُهُوْلِهَا
اور	اس نے ٹھکانہ دیا تمہیں	زمین میں	تم بناتے	اس کے نرم حصے میں

اور اس نے تمہیں زمین میں ٹھکانہ دیا، تم نرم زمین میں محلات

قُصُوْرًا وَّ تَنْحِتُوْنَ الْجِبَالَ بُیُوْتًا ۚ فَاذْكُرُوْۤا

قُصُوْرًا (1)	وَّ	تَنْحِتُوْنَ	الْجِبَالَ	بُیُوْتًا	فَاذْكُرُوْۤا
محلات	اور	تراش کر بناتے	پہاڑوں (کو)	مکانات	تو یاد کرو

بناتے تھے اور پہاڑوں کو تراش کر مکانات بناتے تھے تو اللہ کی نعمتیں

(1)...... قومِ ثمود نے گرمیوں کے لئے بستیوں میں محل بنائے ہوئے تھے اور سردی کے موسم کے لئے پہاڑوں میں گرم مکانات تعمیر کئے تھے جیسا کہ آج کل بھی دولت مند لوگ کرتے ہیں ٹھنڈے اور گرم علاقوں میں جدا جدا مکانات بناتے ہیں۔

متکبر سرداروں کا کمزور مسلمانوں سے سوال و جواب

اٰلَآءَ اللّٰهِ وَ لَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾

اٰلَآءَ اللّٰهِ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِیْنَ ﴿۷۴﴾ (1)
اللہ کی نعمتیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد کرتے ہوئے

یاد کرو اور زمین میں فساد مچاتے نہ پھرو ○

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس (صالح) کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار

لِلَّذِیْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ

لِلَّذِیْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِمَنْ	اٰمَنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں سے جو	کمزور سمجھے گئے	(اس) سے جو	ایمان لایا	ان میں سے

کمزور مسلمانوں سے کہنے لگے:

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ

اَتَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	صٰلِحًا	مُّرْسَلٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ
کیا تم جانتے ہو	کہ	صالح	بھیجا ہوا ہے	اپنے رب کی طرف سے

کیا تم جانتے ہو کہ صالح اپنے رب کا رسول ہے؟

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلَ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾

قَالُوْۤا	اِنَّا	بِمَاۤ	اُرْسِلَ	بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۷۵﴾
انہوں نے کہا	بیشک ہم	جس کے ساتھ	انہیں بھیجا گیا	اس پر	ایمان رکھنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: بیشک ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں جس کے ساتھ انہیں بھیجا گیا ہے ○

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ قوم میں فساد پھیلانا بد ترین جرم ہے خواہ یہ قتل و غارتگری سے ہو، کفر و شرک کی اشاعت سے یا فتنہ پھیلانے والی تقریروں اور تحریروں سے ہو۔ آج کل اکثر علم دین سے نابلد لوگ علماء کے لباس میں فساد پھیلاتے اور علماء کو بدنام کرتے پھر رہے ہیں، ان سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

قومِ صالح کا اونٹنی ذبح کرنا اور دیگر سرکشی

قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا بِالَّذِیْۤ

قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	بِالَّذِیْۤ
بولے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	بیشک ہم	جس پر

متکبر بولے: بیشک ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں

اٰمَنْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾ فَعَقَرُوا

اٰمَنْتُمْ	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۷۶﴾	فَعَقَرُوا (1)
تم ایمان لائے ہو	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

جس پر تم ایمان لائے ہو ○ پس (کافروں نے) اونٹنی کی ٹانگوں کی رگوں کو

النَّاقَةَ وَ عَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ وَ قَالُوْا

النَّاقَةَ	وَ	عَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	وَ	قَالُوْا
اونٹنی (کی)	اور	سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	اور	انہوں نے کہا

کاٹ دیا اور اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی اور کہنے لگے:

يٰصٰلِحُ ائْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

يٰصٰلِحُ	ائْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ
اے صالح	لے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اے صالح! اگر تم رسول ہو تو ہم پر وہ عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں

قومِ صالح پر عذابِ الٰہی

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَاَصْبَحُوْا

مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۷۷﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ (2)	فَاَصْبَحُوْا
رسولوں میں سے	تو پکڑلیا انہیں	زلزلے (نے)	تو وہ صبح کو رہ گئے

سناتے رہتے ہو ○ تو انہیں زلزلے نے پکڑ لیا تو وہ صبح کو

(1)...... اونٹنی کو ذبح کرنے والا ایک شخص قیدار بن سالف تھا اور ایک شخص مصدع ابن دہر اس کا مددگار تھا لیکن چونکہ یہ کام ساری قوم کی رضامندی سے ہوا تھا اس لئے ان سب کو اس کا فاعل قرار دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ گناہ کرنا، گناہ کرانا، گناہ پر راضی ہونا، گناہ پر مدد کرنا سب ہی جرم ہیں جن کی وجہ سے عذاب آسکتا ہے۔ (2)...... قومِ ثمود کے عذاب سے متعلق مختلف آیات میں مختلف چیزوں کا ذکر ہے، جیسے یہاں زلزلے کا ذکر ہے اور سورہِ حجر کی آیت نمبر 83 میں چیخ کا ذکر ہے۔ ان دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے وہ ہولناک آواز میں گرفتار ہوئے، پھر سخت زلزلہ قائم کیا گیا۔

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مردہ لاشوں سے خطاب

فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ

فِیْ دَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۷۸﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ
اپنے گھروں میں	اوندھے منہ (مرے ہوئے)	پس اس (صالح) نے منہ پھیر لیا	ان سے	اور

اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ تو صالح نے ان سے منہ پھیر لیا اور

قَالَ یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسَالَةَ رَبِّیْ

قَالَ	یٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسَالَةَ رَبِّیْ
فرمایا	اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچادیا تمہیں	اپنے رب کا پیغام

فرمایا: اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کا پیغام پہنچادیا

وَ نَصَحْتُ لَكُمْ وَ لٰكِنْ لَّا تُحِبُّوْنَ

وَ	نَصَحْتُ	لَكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُحِبُّوْنَ
اور	میں نے خیر خواہی کی	تمہاری	اور	لیکن	تم پسند نہیں کرتے

اور میں نے تمہاری خیر خواہی کی لیکن تم خیر خواہوں کو

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو بدفعلی پر تنبیہ

النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ

النّٰصِحِیْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	لُوْطًا	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ
خیر خواہی کرنے والوں (کو)	اور	لوط (کو بھیجا)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے

پسند نہیں کرتے ○ اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا:

اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ

اَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ [1]	مَا سَبَقَكُمْ	بِهَا	مِنْ اَحَدٍ
کیا تم کرتے ہو	بے حیائی	تم سے پہلے نہیں کیا	اس کو	کسی ایک (نے)

کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے

1 ...... یہاں فاحشہ سے مراد لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لئے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یاد رہے کہ مرد کا مرد کے ساتھ بدفعلی حرام اور اسے حلال سمجھنے والا کافر ہے۔ عورت کا عورت سے شہوانی لذت حاصل کرنا حرام ہے اور اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنا بھی حرام ہے۔

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ

مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾	اِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الرِّجَالَ
سارے جہان والوں میں سے	بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)

نہیں کی ○ بیشک تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں

شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾

شَهْوَةً	مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۸۱﴾ (1)
نفسانی خواہش (کے لئے)	عورتوں کی بجائے	بلکہ	تم	حد سے گزرے ہوئے لوگ (ہو)

کے پاس شہوت سے جاتے ہو بلکہ تم لوگ حد سے گزرے ہوئے ہو ○

قومِ لوط کا جواب

وَ مَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا

وَ	مَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا
اور	نہیں تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

اور ان کی قوم کا اس کے سوا کوئی جواب نہ تھا کہ انہوں نے کہا:

اَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ قَرْیَتِكُمْ ۚ اِنَّهُمْ اُنَاسٌ یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾

اَخْرِجُوْهُمْ	مِّنْ قَرْیَتِكُمْ	اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ	یَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿۸۲﴾
نکال دو انہیں	اپنی بستی سے	بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک بنتے ہیں

ان کو اپنی بستی سے نکال دو۔ یہ لوگ بڑے پاک بنتے پھرتے ہیں ○

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی پر عذاب آیا

فَاَنْجَیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ ۖ

فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗۤ	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ
تو ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)

تو ہم نے اسے اور اس کے گھر والوں کو نجات دی سوائے اس کی بیوی کے۔

(1)...... انسان کو شہوت اس لئے دی گئی کہ نسلِ انسانی باقی رہے اور دنیا کی آبادی ہو اور عورتوں کو شہوت کا محل اور نسل چلانے کا ذریعہ بنایا کہ ان سے معروف طریقے کے مطابق اور جیسے شریعت نے اجازت دی اس طرح شہوت پوری کی جائے اور ان سے اولاد حاصل کی جائے، جب آدمیوں نے عورتوں کو چھوڑ کر ان کا کام مردوں سے لینا چاہا تو وہ حد سے گزر گئے اور انہوں نے اس قوت کے مقصد صحیح کو فوت کر دیا کیونکہ مرد کو نہ حمل ہوتا ہے اور نہ وہ بچہ جنتا ہے تو اس کے ساتھ مشغول ہونا سوائے شیطانیت کے اور کیا ہے۔

مردوں کی بجائے عورتوں سے بدفعلی پر خدا کا شدید عذاب

كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ؕ

كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا
وہ تھی	باقی رہنے والوں میں سے	اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش

وہ باقی رہنے والوں میں سے تھی ○ اور ہم نے ان پر بارش برسائی

فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ ع وَ اِلٰى مَدْيَنَ

فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ
تو دیکھو	کیسا	ہوا	مجرموں کا انجام	اور	مدین کی طرف

تو دیکھو، مجرموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور مدین کی طرف

ع ١٠ / ١٢

شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لوگوں کو ناپ تول میں کمی سے منع کرنا اور دیگر نصیحتیں

اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا

اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا
ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو

ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا: انہوں نے فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی

اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ قَدْ جَآءَتْكُمْ

اللّٰهَ	مَا لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ
اللہ (کی)	تمہارے لئے نہیں	اس کے علاوہ کوئی معبود	بیشک	آگئی تمہارے پاس

عبادت کرو اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، بے شک تمہارے پاس

بَيِّنَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَوْفُوا الْكَيْلَ وَ الْمِيْزَانَ

بَيِّنَةٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَوْفُوا	الْكَيْلَ	وَ	الْمِيْزَانَ
روشن نشانی	تمہارے رب کی طرف سے	تو پورا کرو	ناپ	اور	تول

تمہارے رب کی طرف سے روشن دلیل آگئی تو ناپ اور تول پورا پورا کرو

(1)...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی جس کا نام واہلہ تھا وہ آپ پر ایمان نہ لائی بلکہ کافرہ ہی رہی، اپنی قوم سے محبت رکھتی اور ان کے لئے جاسوسی کرتی تھی، یہ عذاب میں مبتلا ہوئی۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا بد فعلی انتہائی مبغوض و شدید جرم ہے کہ اس جرم کی وجہ سے قوم لوط پر ایسا عذاب آیا جو دوسری عذاب پانے والی قوموں پر نہ آیا۔

وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تُفْسِدُوْا

وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ (1)	وَ	لَا تُفْسِدُوْا
اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	فساد نہ کرو

اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	بَعْدَ اِصْلَاحِهَا	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	اس کی اصلاح کے بعد	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر

اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا تَقْعُدُوْا بِكُلِّ صِرَاطٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا تَقْعُدُوْا	بِكُلِّ صِرَاطٍ
تم ہو	ایمان لانے والے	اور	(اس لئے) نہ بیٹھو	ہر راستے پر

تم ایمان لاؤ○ اور ہر راستے پر یوں نہ بیٹھو

تُوْعِدُوْنَ وَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ مَنْ

تُوْعِدُوْنَ	وَ	تَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	مَنْ
(کہ آنے جانے والوں کو) ڈراؤ	اور	روکو	اللہ کی راہ سے	(اسے) جو

کہ راہگیروں کو ڈراؤ اور اللہ کے راستے سے ایمان لانے والوں کو

اٰمَنَ بِهٖ وَ تَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ۚ وَ اذْكُرُوْۤا

اٰمَنَ	بِهٖ	وَ	تَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا	وَ	اذْكُرُوْۤا
ایمان لایا	اس پر	اور	تم تلاش کرو اس میں	ٹیڑھا پن	اور	یاد کرو

روکو اور تم اس میں ٹیڑھا پن تلاش کرو اور یاد کرو

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ بعض احکام کے کفار بھی مکلف ہیں کیونکہ حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنی کافر قوم کو ناپ تول درست کرنے کا حکم دیا اور نہ ماننے پر عذابِ الٰہی آ گیا۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اہل مدین کو تنبیہ

اِذْ كُنْتُمْ قَلِيْلًا فَكَثَّرَكُمْ ۪ وَ انْظُرُوْا

اِذْ	كُنْتُمْ	قَلِيْلًا	فَكَثَّرَكُمْ	وَ	انْظُرُوْا[1]
جب	تم تھے	تھوڑے	تو اس نے زیادہ کردیا تمہیں	اور	دیکھو

جب تم تھوڑے تھے تو اس نے تمہاری تعداد میں اضافہ کردیا اور دیکھو،

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ اِنْ كَانَ طَآئِفَةٌ

كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	اِنْ	كَانَ	طَآئِفَةٌ
کیسا	ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	اگر	ہو	ایک گروہ

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟○ اور اگر تم میں ایک گروہ

مِّنْكُمْ اٰمَنُوْا بِالَّذِيْۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

مِّنْكُمْ	اٰمَنُوْا	بِالَّذِيْۤ	اُرْسِلْتُ	بِهٖ	وَ
تم میں سے	وہ ایمان لائیں	جس کے ساتھ	مجھے بھیجا گیا	اس پر	اور

اس پر ایمان لائے جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے اور

طَآئِفَةٌ لَّمْ يُؤْمِنُوْا فَاصْبِرُوْا حَتّٰى يَحْكُمَ

طَآئِفَةٌ	لَّمْ يُؤْمِنُوْا[2]	فَاصْبِرُوْا	حَتّٰى	يَحْكُمَ
ایک گروہ	وہ ایمان نہ لائیں	تو صبر کرو	یہاں تک کہ	فیصلہ کردے

ایک گروہ (اس پر) ایمان نہ لائے تو تم انتظار کرو حتّٰی کہ اللہ ہمارے درمیان

اللّٰهُ بَيْنَنَا ۚ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾

اللّٰهُ	بَيْنَنَا	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨٧﴾
اللہ	ہمارے درمیان	اور	وہ	سب سے بہترین فیصلہ کرنے والا

فیصلہ کردے اور وہ سب سے بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے○

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قوموں کے تاریخی حالات معلوم کرنا اور نزول عذاب کے مقامات کو دیکھنا عبرت حاصل کرنے کے لئے بہت مفید ہے، اس سے اللہ تعالٰی کا خوف اور اس کی عبادات کی ترغیب پیدا ہوتی ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تمام لوگ ایمان نہ لائے بلکہ کچھ لائے اور کچھ نہ لائے۔ اس میں ہر عالم و مبلغ کے لئے نصیحت ہے کہ تمام لوگ ان کی بات مان کر اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لہٰذا انہیں چاہئے کہ لوگوں کی روگردانی دیکھ کر رنجیدہ نہ ہوں اور استقامت کے ساتھ دین کی خدمت میں مصروف رہیں۔

قَالَ الْمَلَأُ

9

متکبر سرداروں کا شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے کلام

قَالَ الْمَلَاُ الَّذِیْنَ اسْتَكْبَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

قَالَ	الْمَلَاُ (1)	الَّذِیْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا	اس کی قوم میں سے

اس کی قوم کے متکبر سردار کہنے لگے:

لَنُخْرِجَنَّكَ یٰشُعَیْبُ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَكَ

لَنُخْرِجَنَّكَ	یٰشُعَیْبُ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَكَ
ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اے شعیب	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	تمہارے ساتھ

اے شعیب! ہم ضرور تمہیں اور تمہارے ساتھ والے مسلمانوں کو اپنی بستی سے

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِیْ مِلَّتِنَاؕ قَالَ اَوَ لَوْ كُنَّا

مِنْ قَرْیَتِنَاۤ	اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِیْ مِلَّتِنَا	قَالَ	اَوَ لَوْ	كُنَّا
اپنی بستی سے	یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	فرمایا	کیا اگرچہ	ہم ہوں

نکال دیں گے یا تم ہمارے دین میں آجاؤ۔ فرمایا: کیا اگرچہ ہم

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَدِ افْتَرَیْنَا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اِنْ عُدْنَا

كٰرِهِیْنَ ﴿۸۸﴾	قَدِ افْتَرَیْنَا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اِنْ	عُدْنَا
بیزار، ناپسند کرنے والے	بیشک ہم بہتان باندھیں گے	اللہ پر	جھوٹ	اگر	ہم آجائیں

بیزار ہوں؟○ بیشک (پھر تو) ضرور ہم اللہ پر جھوٹ باندھیں گے اگر اس کے بعد بھی

فِیْ مِلَّتِكُمْ بَعْدَ اِذْ نَجّٰىنَا اللّٰهُ مِنْهَاؕ وَ

فِیْ مِلَّتِكُمْ	بَعْدَ	اِذْ	نَجّٰىنَا	اللّٰهُ	مِنْهَا	وَ
تمہارے دین میں	(اس کے) بعد	جبکہ	بچایا ہے ہمیں	اللہ (نے)	اس (دین) سے	اور

ہم تمہارے دین میں آئیں جبکہ اللہ نے ہمیں اس سے بچایا ہے اور

(1)...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کے سرداروں کا تکبر اور حق قبول کرنے سے سرکشی ان کی ہلاکت کا سبب بنی، معلوم ہوا کہ قوم کے سردار قوم کی ہلاکت کا باعث بنتے ہیں، ان کا درست ہونا قوم کو اعلیٰ درجے پر پہنچا دیتا اور بگڑ جانا ذلت کی گہری کھائیوں میں گرا دیتا ہے۔

مَا يَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّعُوْدَ فِيْهَآ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ

مَا يَكُوْنُ	لَنَآ	اَنْ	نَّعُوْدَ	فِيْهَآ	اِلَّآ	اَنْ	يَّشَآءَ (1)	اللّٰهُ
(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم آئیں	اس (دین) میں	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ

ہم مسلمانوں میں کسی کا کام نہیں کہ تمہارے دین میں آئے مگر یہ کہ ہمارا رب

رَبُّنَا ؕ وَسِعَ رَبُّنَا كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ؕ عَلَى اللّٰهِ

رَبُّنَا	وَسِعَ	رَبُّنَا	كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا (2)	عَلَى اللّٰهِ
(جو) ہمارا رب (ہے)	گھیرے ہوئے ہے	ہمارا رب	ہر چیز (کو)	علم (سے)	اللہ پر

اللہ چاہے۔ ہمارے رب کا علم ہر چیز کو محیط ہے، ہم نے اللہ ہی پر

تَوَكَّلْنَا ؕ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا

تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	افْتَحْ	بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	فیصلہ کر دے	ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان

بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہم میں اور ہماری قوم میں حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾ وَقَالَ الْمَلَاُ

بِالْحَقِّ	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ ﴿۸۹﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ
حق کے ساتھ	اور	تو	سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا (ہے)	اور	کہا	سرداروں (نے)

فیصلہ فرمادے اور تو سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○ اور اس کی قوم کے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ شُعَيْبًا اِنَّكُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	لَئِنِ اتَّبَعْتُمْ	شُعَيْبًا	اِنَّكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ضرور اگر تم نے پیروی کی	شعیب (کی)	بیشک تم

کافر سردار بولے کہ اگر تم شعیب کے تابع ہوئے تو ضرور

1 ...... گمراہ ہونے سے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خارج ہیں کیونکہ وہ قطعی معصوم ہوتے ہیں اور شیطان انہیں گمراہ نہیں کر سکتا۔ حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمان کہ ''ہمارا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو کچھ بھی ہو سکتا ہے'' در حقیقت اللہ تعالیٰ کی مشیت وقدرت کا بیان ہے۔

2 ...... یہ آیت ان آیات کی تفسیر ہے جن میں فرمایا گیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے۔ ان سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور اس کی قدرت گھیرے ہوئے ہے یعنی کوئی شے اللہ تعالیٰ کے علم اور قدرت سے خارج نہیں۔ اللہ تعالیٰ جسم اور مکان کے اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے۔

قوم شعیب پر نزول عذاب اور ان کا حال

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۹۰﴾ (1)	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (ہوگے)	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

نقصان میں رہو گے ○ تو انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا

فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِهِمْ جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾ ۚۖ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دَارِهِمْ	جٰثِمِیْنَ ﴿۹۱﴾	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	اوندھے پڑے ہوئے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا

تو صبح کے وقت وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے ○ وہ جنہوں نے شعیب کو

شُعَیْبًا كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ۚۛ اَلَّذِیْنَ كَذَّبُوْا شُعَیْبًا

مع

شُعَیْبًا	كَاَنْ	لَّمْ یَغْنَوْا	فِیْهَا	الَّذِیْنَ	كَذَّبُوْا	شُعَیْبًا
شعیب (کو)	گویا	وہ نہیں رہے	ان (گھروں) میں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	شعیب (کو)

جھٹلایا ایسے ہو گئے گویا ان گھروں میں کبھی رہے ہی نہ تھے۔ شعیب کو جھٹلانے والے ہی

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا لاشوں سے خطاب

كَانُوْا هُمُ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾ فَتَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ

كَانُوْا	هُمُ	الْخٰسِرِیْنَ ﴿۹۲﴾	فَتَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ
ہو گئے	وہ	نقصان اٹھانے والے	تو (شعیب نے) منہ پھیر لیا	ان سے	اور	فرمایا

نقصان اٹھانے والے ہوئے ○ تو شعیب نے ان سے منہ پھیر لیا اور فرمایا،

یٰقَوْمِ لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلٰتِ رَبِّیْ وَ نَصَحْتُ

یٰقَوْمِ	لَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ	رِسٰلٰتِ رَبِّیْ	وَ	نَصَحْتُ
اے میری قوم	ضرور بیشک	میں نے پہنچادیئے تمہیں	اپنے رب کے پیغامات	اور	میں نے خیر خواہی کی

اے میری قوم! بیشک میں نے تمہیں اپنے رب کے پیغامات پہنچادیئے اور میں نے تمہاری

1 ...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو احکامِ الٰہیہ کی پابندی میں اپنی ناکامی، راہِ راست پر چلنے میں اپنی ہلاکت اور دینِ حق پر ایمان لانے میں مہیب خطرات نظر آنے لگے تو انہوں نے دوسروں کو بھی دینِ حق سے دور کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس طرح کی بیمار ذہنیت کے حامل افراد کی ہمارے معاشرے میں بھی کوئی کمی نہیں، اسلام کے اصول و قوانین کو اہمیت نہ دینے والوں، شریعت کے قوانین میں تبدیلی کی رَٹ لگانے والوں، پردے کو عورت کی آزادی کے خلاف قرار دینے والوں، اسلامی سزاؤں کو ظلم و بربریت شمار کرنے والوں کو چاہئے کہ اہلِ مدین کے حالات اور ان کے انجام پر غور کر لیں۔

نافرمانوں پر نزولِ عذاب کیسے ہوتا ہے؟

ع

لَكُمْ ۚ فَكَيْفَ اٰسٰى عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۹۳ ۧ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ

لَكُمْ	فَكَيْفَ	اٰسٰى	عَلٰى قَوْمٍ كٰفِرِيْنَ ۝۹۳ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِيْ قَرْيَةٍ
تمہاری	تو کیسے	میں غم کروں	کفر کرنے والی قوم پر	اور	ہم نے نہ بھیجا	کسی بستی میں

خیر خواہی کی تو کافر قوم پر میں کیسے غم کروں؟ ○ اور ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی

مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّاۤ اَخَذْنَاۤ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ

مِّنْ نَّبِيٍّ	اِلَّاۤ	اَخَذْنَاۤ	اَهْلَهَا	بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ
کوئی نبی	مگر	(انہیں جھٹلانے پر) ہم نے پکڑ لیا	اس کے باشندوں (کو)	سختی اور تکلیف میں

نہ بھیجا مگر ہم نے اس کے رہنے والوں کو سختی اور تکلیف میں پکڑا

لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝۹۴ ثُمَّ بَدَّلْنَا مَكَانَ السَّيِّئَةِ الْحَسَنَةَ

لَعَلَّهُمْ	يَضَّرَّعُوْنَ ۝۹۴	ثُمَّ	بَدَّلْنَا	مَكَانَ السَّيِّئَةِ	الْحَسَنَةَ
تاکہ وہ	گڑگڑائیں	پھر	ہم نے بدل دی	برائی (یعنی بدحالی) کی جگہ	بھلائی (یعنی خوشحالی)

تاکہ وہ گڑگڑائیں ○ پھر ہم نے بدحالی کی جگہ خوشحالی بدل دی

حَتّٰى عَفَوْا وَّقَالُوْا قَدْ مَسَّ اٰبَآءَنَا

حَتّٰى	عَفَوْا	وَّ	قَالُوْا	قَدْ	مَسَّ	اٰبَآءَنَا
یہاں تک کہ	وہ بہت بڑھ گئے	اور	انہوں نے کہا	بیشک	پہنچتی رہی	ہمارے باپ دادا (کو)

یہاں تک کہ وہ بہت بڑھ گئے اور وہ کہنے لگے: بیشک ہمارے باپ دادا کو (بھی)

الضَّرَّآءُ وَالسَّرَّآءُ فَاَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹۵

الضَّرَّآءُ	وَ	السَّرَّآءُ	فَاَخَذْنٰهُمْ	بَغْتَةً (2)	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ۝۹۵
تکلیف	اور	راحت	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	اچانک	اور	وہ	(اس کی) خبر نہ رکھتے (تھے)

تکلیف اور راحت پہنچتی رہی ہے تو ہم نے انہیں اچانک پکڑ لیا اور انہیں اس کا کچھ علم نہ تھا ○

(1)...... کفار کی ہلاکت کے بعد حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے جو کلام فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ مردے سنتے ہیں۔ (2)...... گزشتہ قوموں کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے موجودہ حالات پر تھوڑا غور اور اپنا محاسبہ کرنا چاہئے کہ ہم بھی طوفان، زلزلے، سیلاب اور دیگر مصائب میں مبتلا ہوتے ہیں تو کیا انہیں دیکھ کر ہم نصیحت حاصل کرتے ہیں یا ہمارا حال کچھ اور ہی نظر آتا ہے۔ افسوس! کچھ لوگوں کے دل کی سختی کا یہ عالم ہے کہ زلزلے، طوفان اور سیلاب کو عبرت کی بجائے تفریح بنا لیتے ہیں اور کئی بدبخت ایسے ہیں کہ ان ہی آفت زدگان کو لوٹنا اور انہیں دی جانے والی مالی امداد کو لوٹنا شروع کر دیتے ہیں۔

ایمان و تقویٰ کی برکتیں

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰۤى اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا

وَ	لَوْ	اَنَّ	اَهْلَ الْقُرٰۤى	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّقَوْا	لَفَتَحْنَا
اور	اگر	بیشک	بستیوں والے	ایمان لاتے	اور	تقویٰ اختیار کرتے	(تو) ضرور ہم کھول دیتے

اور اگر بستیوں والے ایمان لاتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ضرور ہم ان پر

عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَلٰكِنْ كَذَّبُوْا

عَلَيْهِمْ	بَرَكٰتٍ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	كَذَّبُوْا
ان کے اوپر	برکتیں	آسمان اور زمین سے	اور	لیکن	انہوں نے جھٹلایا

آسمان اور زمین سے برکتیں کھول دیتے مگر انہوں نے تو جھٹلایا

اللہ تعالیٰ کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے

فَاَخَذْنٰهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ اَفَاَمِنَ

فَاَخَذْنٰهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۶﴾ (1)	اَفَاَمِنَ (2)
تو ہم نے پکڑ لیا انہیں	(اس کے) سبب جو	وہ کام کرتے تھے	تو کیا بے خوف ہوگئے

تو ہم نے انہیں ان کے اعمال کی وجہ سے پکڑ لیا ○ کیا بستیوں والے

اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ بَاْسُنَا بَيَاتًا وَّهُمْ

اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	يَّاْتِيَهُمْ	بَاْسُنَا	بَيَاتًا	وَّ	هُمْ
بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس	ہمارا عذاب	رات (میں)	اور (جبکہ)	وہ

اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ ان پر ہمارا عذاب رات کو آئے جب وہ

نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾ اَوَاَمِنَ اَهْلُ الْقُرٰۤى اَنْ يَّاْتِيَهُمْ

نَآىِٕمُوْنَ ﴿۹۷﴾	اَوَاَمِنَ	اَهْلُ الْقُرٰۤى	اَنْ	يَّاْتِيَهُمْ
سورہے ہوں	اور کیا بے خوف ہوگئے	بستیوں والے	(اس بات سے) کہ	آئے ان کے پاس

سورہے ہوں ○ یا بستیوں والے اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر

(1)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جب انسان اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ ہو تو رزق میں وسعت اور فراخ دستی سعادت ہے اور جب ناشکرا ہو تو یہ اس کے لئے وبال ہے۔

(2)...... ان آیات میں بطورِ خاص کفار کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرایا گیا ہے اور عمومی طور پر مسلمانوں کو بھی نیک اعمال کرنے اور اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے رہنے کی ترغیب دی گئی ہے۔

بَاْسُنَا ضُحًى وَّ هُمْ يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾ اَفَاَمِنُوْا

بَاْسُنَا	ضُحًى	وَّ	هُمْ	يَلْعَبُوْنَ ﴿۹۸﴾	اَفَاَمِنُوْا (1)
ہمارا عذاب	دن چڑھے	اور (جبکہ)	وہ	کھیل رہے ہوں	تو کیا وہ بے خوف ہوگئے

ہمارا عذاب دن کے وقت آجائے جب وہ کھیل میں پڑے ہوئے ہوں ○ کیا وہ

مَكْرَ اللّٰهِ ۚ فَلَا يَاْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا

مَكْرَ اللّٰهِ (2)	فَلَا يَاْمَنُ	مَكْرَ اللّٰهِ	اِلَّا
اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	تو بے خوف نہیں ہوتے	اللہ کی خفیہ تدبیر (سے)	مگر

اللہ کی خفیہ تدبیر سے بے خوف ہیں تو اللہ کی خفیہ تدبیر سے صرف

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾ ع اَوَلَمْ يَهْدِ لِلَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْاَرْضَ

الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹۹﴾	اَوَلَمْ يَهْدِ	لِلَّذِيْنَ	يَرِثُوْنَ	الْاَرْضَ
نقصان اٹھانے والے لوگ	اور کیا رہنمائی نہیں کرتی	ان لوگوں کی جو	وارث ہوئے	زمین (کے)

تباہ ہونے والے لوگ ہی بے خوف ہوتے ہیں ○ اور کیا وہ لوگ جو زمین والوں کے بعد اس کے

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ اَنْ لَّوْ نَشَآءُ اَصَبْنٰهُمْ

مِنْۢ بَعْدِ اَهْلِهَاۤ	اَنْ	لَّوْ	نَشَآءُ	اَصَبْنٰهُمْ
اس کے باشندوں کے بعد	(یہ بات) کہ	اگر	ہم چاہیں	(تو) پہنچادیں انہیں (عذاب)

وارث ہوئے اُنہیں اِس بات نے بھی ہدایت نہ دی کہ اگر ہم چاہیں تو ان کے گناہوں کے سبب

بِذُنُوْبِهِمْ ۚ وَ نَطْبَعُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	نَطْبَعُ (3)	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿۱۰۰﴾
ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم مہر لگادیتے ہیں	ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سنتے

انہیں پکڑ لیں اور ہم ان کے دلوں پر مہر لگادیتے ہیں تو وہ کچھ نہیں سنتے ○

نافرمان قوموں کے انجام سے عبرت

ع ۱۲ ۲

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کا دل سے نکل جانا سخت نقصان کا سبب ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ڈھیل یا اس کا کسی بندے کو گناہ پر نہ پکڑنا یہ اس کی خفیہ تدبیر ہے لٰہذا ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے رہنا چاہئے۔ 2 ...... مکر کے لغوی معنی ہیں "خفیہ تدبیر" جبکہ عام محاورہ میں دھوکا اور فریب کو "مکر" کہا جاتا ہے، یہاں اس کا لغوی معنی یعنی خفیہ تدبیر مراد ہے۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جس کے سامنے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کے راستے واضح فرمادیئے اور گزشتہ امتوں کی مثالیں بھی بیان فرمادیں وہ اس کے بعد بھی اپنے کفر اور سرکشی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر لگادیتا ہے جس کے سبب وہ کسی حق بات کو قبول کرنے کیلئے سنتا ہی نہیں۔

سابقہ قوموں کا حال اور ضدی کافروں کا انجام

تِلْكَ الْقُرٰى نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآىٕهَاۚ وَ لَقَدْ

تِلْكَ	الْقُرٰى	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	مِنْ اَنْۢبَآىٕهَا	وَ	لَقَدْ
یہ	بستیاں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی کچھ خبریں	اور	ضرور بیشک

یہ بستیاں ہیں جن کے احوال ہم تمہیں سناتے ہیں اور بیشک

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانُوْا لِیُؤْمِنُوْا (1)
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلیلوں کے ساتھ	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ ہوئے

ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے تو وہ اس قابل نہ ہوئے

بِمَا كَذَّبُوْا مِنْ قَبْلُؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ

بِمَا	كَذَّبُوْا	مِنْ قَبْلُ	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ
(اس) پر جسے	انہوں نے جھٹلا دیا	(اس) سے پہلے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے

کہ اس پر ایمان لے آتے جسے پہلے جھٹلا چکے تھے۔ اللہ یونہی

اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ (۱۰۱) وَ مَا وَجَدْنَا لِاَكْثَرِهِمْ

اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِ الْكٰفِرِیْنَ (۱۰۱)	وَ	مَا وَجَدْنَا	لِاَكْثَرِهِمْ
اللہ	کافروں کے دلوں پر	اور	ہم نے نہیں پایا	ان کی اکثریت کو

کافروں کے دلوں پر مہر لگا دیتا ہے ○ اور ہم نے ان کے اکثر لوگوں کو عہد پورا کرنے والا

مِّنْ عَهْدٍۚ وَ اِنْ وَّجَدْنَاۤ اَكْثَرَهُمْ لَفٰسِقِیْنَ (۱۰۲)

مِّنْ عَهْدٍ (2)	وَ	اِنْ	وَّجَدْنَاۤ	اَكْثَرَهُمْ	لَفٰسِقِیْنَ (۱۰۲)
عہد (پورا کرنے والوں) سے	اور	بیشک	ہم نے پایا	ان کی اکثریت (کو)	ضرور نافرمانی کرنے والے

نہ پایا اور بیشک ہم نے ان میں اکثر کو نافرمان ہی پایا ○

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) نبیوں کے معجزات دیکھنے سے پہلے جس چیز کو جھٹلا چکے تھے اسے معجزات دیکھ کر بھی نہ مانے۔ (2) انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری پر پہلے دن جس کا انکار کر چکے تھے آخر تک اسے نہ مانے جھٹلاتے ہی رہے۔

2 ...... اس عہد سے مراد وہ وعدہ اور عہد و پیمان ہے جو اللہ تعالیٰ نے یثاق کے دن ان سے لیا تھا یا مراد یہ ہے کہ جب کبھی کوئی مصیبت آتی تو عہد کرتے کہ یارب! عَزَّوَجَلَّ، اگر تو ہمیں اس سے نجات دے تو ہم ضرور ایمان لائیں گے پھر جب نجات پاتے تو اس عہد سے پھر جاتے اور ایمان نہ لاتے۔

فرعون اور اس کے درباریوں کا اجمالی حال وانجام

ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ مُّوْسٰى بِاٰيٰتِنَآ

ثُمَّ	بَعَثْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	مُّوْسٰى (1)	بِاٰيٰتِنَآ
پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ

پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىٕهٖ فَظَلَمُوْا بِهَا ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ىٕهٖ (2)	فَظَلَمُوْا	بِهَا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے زیادتی کی	ان (نشانیوں) پر	تو دیکھو	کیسا

فرعون اور اس کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے ان نشانیوں پر زیادتی کی تو دیکھو

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون سے مکالمہ

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَقَالَ مُوْسٰى يٰفِرْعَوْنُ اِنِّيْ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	قَالَ	مُوْسٰى	يٰفِرْعَوْنُ	اِنِّيْ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے فرعون	بیشک میں

فسادیوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور موسیٰ نے فرمایا: اے فرعون! میں

رَسُوْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ ۙ حَقِيْقٌ عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ

رَسُوْلٌ	مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	حَقِيْقٌ	عَلٰٓى اَنْ لَّآ اَقُوْلَ
رسول (ہوں)	تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	(مجھے) سزاوار (ہے)	کہ میں نہ کہوں

ربُّ العالمین کا رسول ہوں ○ میری شان کے لائق یہی ہے کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ ؕ قَدْ جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	قَدْ	جِئْتُكُمْ بِبَيِّنَةٍ
اللہ پر	مگر	حق	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس نشانی

سچ کے سوا کچھ نہ کہوں۔ بیشک میں تم سب کے پاس تمہارے رب کی طرف سے

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے ایک عظیم رسول ہیں۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات سے چار سو برس اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے سات سو برس بعد پیدا ہوئے اور ایک سو بیس برس عمر پائی۔ (2)...... فرعون اصل میں ایک شخص کا نام تھا پھر یہ مصر کے بادشاہوں کا لقب بن گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے فرعون کا نام ولید بن مصعب بن ریان تھا۔

فرعون کا نشانیوں کا مطالبہ کرنا اور اس مطالبے کی تکمیل

مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَرْسِلْ مَعِیَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ قَالَ اِنْ

مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَرْسِلْ	مَعِیَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۰۵﴾ (1)	قَالَ	اِنْ
تمہارے رب کی طرف سے	پس تو بھیج دے	میرے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	کہا	اگر

نشانی لے کر آیا ہوں تو بنی اسرائیل کو میرے ساتھ چھوڑ دے ○ کہا: اگر

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ فَاْتِ بِهَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾

كُنْتَ جِئْتَ بِاٰیَةٍ	فَاْتِ بِهَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۱۰۶﴾
تم لے کر آئے ہو کوئی نشانی	تو پیش کرو اسے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

تم کوئی نشانی لے کر آئے ہو تو اسے پیش کرو اگر تم سچے ہو ○

فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾ وَّ

فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ	ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۰۷﴾	وَّ
تو اس نے ڈال دیا	اپنا عصا	تو اسی وقت	وہ	ایک ظاہر اژدہا (بن گیا)	اور

تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو وہ فوراً ایک ظاہر اژدہا بن گیا ○ اور

فرعونی سرداروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر حصولِ اقتدار کی خواہش کا الزام

نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾ قَالَ

نَزَعَ	یَدَهٗ	فَاِذَا	هِیَ	بَیْضَآءُ	لِلنّٰظِرِیْنَ ﴿۱۰۸﴾	قَالَ
(گریبان میں ڈال کر) نکالا	اپنا ہاتھ	تو اسی وقت	وہ	جگمگانے لگا	دیکھنے والوں کے لئے	کہا

اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال کر نکالا تو وہ دیکھنے والوں کے سامنے جگمگانے لگا ○ قومِ فرعون کے

الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ یُّرِیْدُ

الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اِنَّ	هٰذَا	لَسٰحِرٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۹﴾ (2)	یُّرِیْدُ
سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	بیشک	یہ	ضرور علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے

سردار بولے: بیشک یہ تو بڑے علم والا جادوگر ہے ○ یہ تمہیں

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو فرعون کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے فرعون سے یہ کہا۔ ان کی غلامی کا سبب یہ ہوا تھا کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وجہ سے اپنے وطن فلسطین سے ہجرت کرکے مصر میں آباد ہو گئی، مصر میں ان کی نسل کافی بڑھی، جب فرعون کی حکومت آئی تو اس نے انہیں اپنا غلام بنا لیا اور ان سے جبری مشقت لینا شروع کر دی۔ 2...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں جادو کا بڑا زور تھا، جادو کی بہت سی قسمیں تھیں اور بعض قسمیں بڑی حیران کن تھیں، اسی لئے فرعون کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے =

جادوگر دارالحکومت میں جمع کر لئے گئے

اَنْ یُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ ۚ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ قَالُوْۤا

اَنْ	یُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	قَالُوْۤا
کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین (ملک) سے	تو کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا

تمہارے ملک سے نکالنا چاہتا ہے تو تم کیا مشورہ دیتے ہو ؟○ انہوں نے کہا:

اَرْجِهْ وَ اَخَاهُ وَ اَرْسِلْ فِی الْمَدَآىٕنِ حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾ ۙ

اَرْجِهْ	وَ	اَخَاهُ	وَ	اَرْسِلْ	فِی الْمَدَآىٕنِ	حٰشِرِیْنَ ﴿۱۱۱﴾
مہلت دو انہیں	اور	ان کے بھائی (کو)	اور	بھیج دو	شہروں میں	جمع کرنے والے

انہیں اور ان کے بھائی کو کچھ مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والوں کو بھیج دو○

جادوگر دارالحکومت میں پہنچ گئے

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ وَ جَآءَ السَّحَرَةُ فِرْعَوْنَ

یَاْتُوْكَ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ﴿۱۱۲﴾ (1)	وَ	جَآءَ	السَّحَرَةُ	فِرْعَوْنَ
وہ لے آئیں گے تیرے پاس ہر علم والا جادوگر	اور	آ گئے	جادوگر	فرعون (کے پاس)

وہ تمہارے پاس ہر علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ اور (پھر) جادوگر فرعون کے پاس آ گئے

جادوگروں کا فرعون سے انعام کا مطالبہ اور جواب

قَالُوْۤا اِنَّ لَنَا لَاَجْرًا اِنْ كُنَّا نَحْنُ

قَالُوْۤا	اِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا	اِنْ	كُنَّا نَحْنُ
انہوں نے کہا	(کیا) یقیناً	ہمارے لئے	ضرور کوئی انعام (ہو گا)	اگر	ہم ہو گئے

تو کہنے لگے: اگر ہم غالب آ گئے تو (کیا) ہمارے لئے یقینی طور پر

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾ قَالَ نَعَمْ وَ اِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾

الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۳﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	لَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ ﴿۱۱۴﴾
غالب آنے والے	کہا	ہاں	اور	بیشک تم	ضرور قرب والوں میں سے (ہو جاؤ گے)

کوئی انعام ہو گا○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور بیشک تم (میرے) قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے○

=بارے میں خیال کیا کہ یہ جادو میں بڑے ماہر ہیں۔

1 ...... فرعون اور اس کی قوم کے لوگ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور ان میں آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقابلہ کرنے کی ہمت اور جرأت نہ رہی اسی لئے وہ آپ کی ایک ذات کا مقابلہ کرنے کے لئے ملک بھر سے ماہر جادوگروں کو جمع کرنے لگ گئے۔

جادوگروں کا موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلام اور بعد کے واقعات

قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ اَنْ نَّكُوْنَ نَحْنُ

قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤى	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِیَ (1)	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ	نَّكُوْنَ	نَحْنُ
انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	کہ	آپ ڈالیں	اور	یا	کہ	ہوں	ہم

(جادوگروں نے) کہا: اے موسیٰ! یا تو آپ (اپنا عصا) ڈالیں یا ہم

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾ قَالَ اَلْقُوْا ۚ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا سَحَرُوْۤا اَعْیُنَ النَّاسِ

الْمُلْقِیْنَ ﴿۱۱۵﴾	قَالَ	اَلْقُوْا	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	سَحَرُوْۤا	اَعْیُنَ النَّاسِ (2)
ڈالنے والے	فرمایا	تم ڈالو	تو جب	انہوں نے ڈالا	(تو) جادو کردیا	لوگوں کی آنکھوں (پر)

(کچھ) ڈالتے ہیں ○ فرمایا: تم ہی ڈالو۔ جب انہوں نے ڈالیں تو لوگوں کی آنکھوں پر جادو کردیا

وَ اسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾ وَ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اسْتَرْهَبُوْهُمْ	وَ	جَآءُوْ بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۱۶﴾	وَ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	خوف زدہ کردیا انہیں	اور	وہ لے کر آئے بہت بڑا جادو	اور	ہم نے وحی کی

اور انہیں خوف زدہ کردیا اور وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے ○ اور ہم نے موسیٰ کو

اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ۚ فَاِذَا هِیَ تَلْقَفُ مَا

اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَاِذَا	هِیَ	تَلْقَفُ	مَا
موسیٰ کی طرف	کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	(جب ڈالا) تو اچانک	وہ	نگلنے لگا	وہ (چیزیں) جو

وحی فرمائی کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو اچانک وہ عصا ان کی بناوٹی چیزوں کو

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ۚ

یَاْفِكُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	فَوَقَعَ	الْحَقُّ	وَ	بَطَلَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۸﴾
انہوں نے بنائیں	تو ثابت ہوگیا	حق	اور	باطل ہوگیا	جو کچھ	وہ کررہے تھے

نگلنے لگا ○ تو حق ثابت ہوگیا اور جو کچھ وہ کررہے تھے سب باطل ہوگیا ○

1 ...... جادوگروں نے اپنے جملوں میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ ادب کیا کہ آپ کو مقدم کیا اور آپ کی اجازت کے بغیر اپنے عمل میں مشغول نہ ہوئے، اس ادب کا عوض انہیں یہ ملا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان و ہدایت کی دولت سے سرفراز فرمادیا۔

2 ...... اس آیت میں جادوگروں کے جادو کے اثر کا ذکر ہے کہ انہوں نے اپنے پھینکے ہوئے رسوں اور لاٹھیوں کی حقیقت نہ بدلی بلکہ لوگوں کی نگاہوں پر اثر ڈال دیا کہ لوگوں کو رینگتے دوڑتے سانپ محسوس ہوئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ فرعون کے جادوگروں کے جادو کی صورت یہ تھی یعنی چیز کی حقیقت نہ بدلی تھی۔

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ؕ وَ اُلْقِیَ السَّحَرَةُ

فَغُلِبُوْا	هُنَالِكَ	وَ	انْقَلَبُوْا	صٰغِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	اُلْقِیَ	السَّحَرَةُ
تو وہ مغلوب ہو گئے	وہیں	اور	پلٹے	ذلیل (ہو کر)	اور	ڈال دیئے گئے	جادوگر

تو وہ وہیں مغلوب ہو گئے اور ذلیل ہو کر پلٹے ○ اور جادوگر سجدے میں

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ۚۖ قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾

سٰجِدِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۱﴾
سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے	تمام جہانوں کے رب پر

گرا دیئے گئے ○ وہ کہنے لگے: ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے ○

فرعون کا جادوگروں سے کلام اور سخت سزا کی دھمکی

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ قَالَ فِرْعَوْنُ اٰمَنْتُمْ بِهٖ

رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	قَالَ	فِرْعَوْنُ	اٰمَنْتُمْ	بِهٖ
(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	کہا	فرعون (نے)	تم ایمان لے آئے	اس پر

جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: تم اس پر ایمان لے آئے

قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّ هٰذَا لَمَكْرٌ

قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَمَكْرٌ
(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک	یہ	ضرور بڑا دھوکا (ہے)

قبل اس کے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ یہ تو بہت بڑا دھوکا ہے

مَّكَرْتُمُوْهُ فِی الْمَدِیْنَةِ لِتُخْرِجُوْا مِنْهَاۤ اَهْلَهَا ۚ

مَّكَرْتُمُوْهُ	فِی الْمَدِیْنَةِ	لِتُخْرِجُوْا (1)	مِنْهَاۤ	اَهْلَهَا
تم نے کیا ہے اسے	(اس) شہر میں	تاکہ نکال دو	اس (شہر) سے	اس کے (اصل) باشندوں (کو)

جو تم نے اس شہر میں کیا ہے تاکہ تم شہر کے لوگوں کو اس سے نکال دو

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال کو نقصان دہ اور اپنی دنیا کی تباہی کا ذریعہ سمجھنا کافروں کا طریقہ ہے۔ حقیقی مومن کے نزدیک یہ چیزیں دنیا اور آخرت دونوں میں مفید تر ہوتی ہیں۔

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾ لَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۲۳﴾	لَاُقَطِّعَنَّ	اَيْدِيَكُمْ	وَ	اَرْجُلَكُمْ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	بیشک میں ضرور کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ	اور	تمہارے پاؤں

تو اب تم جان جاؤ گے ○ میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں

مِّنْ خِلَافٍ ثُمَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾ قَالُوْۤا

مِّنْ خِلَافٍ	ثُمَّ	لَاُصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۲۴﴾	قَالُوْۤا
مخالف طرفوں سے	پھر	بیشک میں ضرور سولی دے دوں گا تم سب کو	انہوں نے کہا

کاٹ دوں گا پھر تم سب کو پھانسی دے دوں گا ○ (جادوگر) کہنے لگے:

اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ مَا تَنْقِمُ مِنَّاۤ اِلَّاۤ اَنْ

اِنَّاۤ	اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۲۵﴾ (1)	وَ	مَا تَنْقِمُ	مِنَّاۤ	اِلَّاۤ	اَنْ
بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	اور	تمہیں نہیں برا لگا	ہم سے	سوائے	یہ کہ

بیشک ہم اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ اور تجھے ہماری طرف سے یہی بات بری لگی ہے کہ

اٰمَنَّا بِاٰيٰتِ رَبِّنَا لَمَّا جَآءَتْنَا ؕ رَبَّنَاۤ

اٰمَنَّا	بِاٰيٰتِ رَبِّنَا	لَمَّا	جَآءَتْنَا	رَبَّنَاۤ
ہم ایمان لے آئے	اپنے رب کی نشانیوں پر	جب	وہ آئیں ہمارے پاس	اے ہمارے رب

ہم اپنے رب کی نشانیوں پر ایمان لے آئے جب وہ ہمارے پاس آئیں۔ اے ہمارے رب!

اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ؑ وَ

اَفْرِغْ	عَلَيْنَا	صَبْرًا	وَّ	تَوَفَّنَا	مُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲۶﴾ (2)	وَ
انڈیل دے	ہمارے اوپر	صبر	اور	موت عطا فرما ہمیں	مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور

ہم پر صبر انڈیل دے اور ہمیں حالتِ اسلام میں موت عطا فرما ○ اور

جادوگروں کا جرأت مندانہ جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

سرداروں کا فرعون کو بنی اسرائیل کے خلاف برانگیختہ کرنا

ع ۱۴/۱۸

(1)...... مومن کے دل میں جذبۂ ایمانی کے غلبے کے وقت غیرُاللہ کا خوف نہیں ہوتا، اسی لئے حق قبول کرنے کے بعد ان جادوگروں کا حال یہ ہوا کہ فرعون کی ایسی ہوش ربا سزا سن کر بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہیں بلکہ انہوں نے علی الاعلان فرعون کے منہ پر اس کی دھمکی کا بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا اور اپنے ایمان کو کسی تقیہ کے غلاف میں نہ لپیٹا۔ (2)...... یہ لوگ شروع دن میں جادوگر تھے اور اسی روز مومن بنے اور دن کے آخر میں شہید ہوگئے۔ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی برکت سے ایک ہی دن میں ایمان، صحابیت اور شہادت کا مرتبہ پالیا۔

قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ اَتَذَرُ مُوْسٰى وَ

قَالَ	الْمَلَاُ	مِنْ قَوْمِ فِرْعَوْنَ	اَتَذَرُ	مُوْسٰى	وَ
کہا	سرداروں (نے)	فرعون کی قوم میں سے	کیا تو چھوڑ دے گا	موسیٰ	اور

قومِ فرعون کے سردار بولے: کیا تو موسیٰ اور اس کی قوم کو

قَوْمَهٗ لِيُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَيَذَرَكَ وَ

قَوْمَهٗ	لِيُفْسِدُوْا	فِى الْاَرْضِ	وَ	يَذَرَكَ	وَ
اس کی قوم (کو)	تاکہ وہ فساد پھیلائیں	زمین میں	اور	موسیٰ چھوڑے رکھے تجھے	اور

اس لیے چھوڑ دے گا تاکہ وہ زمین میں فساد پھیلائیں اور وہ موسیٰ تجھے اور

اٰلِهَتَكَ ؕ قَالَ سَنُقَتِّلُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

اٰلِهَتَكَ (1)	قَالَ	سَنُقَتِّلُ	اَبْنَآءَهُمْ	وَ
تیرے (مقرر کردہ) معبودوں (کو)	فرعون نے کہا	عنقریب ہم قتل کریں گے	ان کے بیٹے	اور

تیرے مقرر کئے ہوئے معبودوں کو چھوڑے رکھے۔ (فرعون نے) کہا: اب ہم ان کے بیٹوں کو قتل کریں گے اور

نَسْتَحْىٖ نِسَآءَهُمْ ۚ وَاِنَّا فَوْقَهُمْ قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ قَالَ

نَسْتَحْىٖ	نِسَآءَهُمْ	وَ	اِنَّا	فَوْقَهُمْ	قٰهِرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ (2)	قَالَ
زندہ رکھیں گے	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	بیشک ہم	ان کے اوپر	غالب (ہیں)	فرمایا

ان کی بیٹیاں زندہ رکھیں گے اور بیشک ہم ان پر غالب ہیں ○ موسیٰ نے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو صبر کرنا سکھانا

مُوْسٰى لِقَوْمِهِ اسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ وَاصْبِرُوْا ۚ اِنَّ الْاَرْضَ

مُوْسٰى	لِقَوْمِهِ	اسْتَعِيْنُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	الْاَرْضَ
موسیٰ (نے)	اپنی قوم سے	تم مدد چاہو	اللہ سے	اور	صبر کرو	بیشک	زمین

اپنی قوم سے فرمایا: اللہ سے مدد طلب کرو اور صبر کرو۔ بیشک زمین کا

1 ...... فرعون نے اپنی قوم کے لئے بُت بنوا دیئے تھے جن کی عبادت کرنے کا حکم دیتا اور کہتا تھا کہ ”میں تمہارا بھی رب ہوں اور ان بتوں کا بھی۔“

2 ...... فرعون نے یہ بات عوام میں اپنا بھرم رکھنے کے لئے کہی اور اِس سے اُس کا مقصود یہ تھا کہ عوام کو پتا چل جائے کہ اس نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کو کسی عجز یا خوف کی وجہ سے نہیں چھوڑا بلکہ وہ جب چاہے انہیں پکڑ سکتا ہے۔ یہ بات وہ اپنے منہ سے کہتا تھا جبکہ فرعون کا حال یہ تھا کہ اس کا دل حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے رعب سے بھرا ہوا تھا۔

قوم کی عرض اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی غیبی خبر

لِلّٰهِ ۟ۙ قف یُوْرِثُهَا مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ

وَ	مِنْ عِبَادِهٖ	یَّشَآءُ	مَنْ	یُوْرِثُهَا	لِلّٰهِ
اور	اپنے بندوں میں سے	چاہتا ہے	جسے	وہ وارث بنادیتا ہے اس کا	اللہ کی (ملک ہے)

مالک اللہ ہے، وہ اپنے بندوں میں جسے چاہتا ہے وارث بنادیتا ہے اور

الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ قَالُوْۤا اُوْذِیْنَا مِنْ قَبْلِ

مِنْ قَبْلِ	اُوْذِیْنَا	قَالُوْۤا	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	الْعَاقِبَةُ
پہلے	ہمیں ستایا گیا	(قوم نے) کہا	پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اچھا انجام

اچھا انجام پرہیز گاروں کیلئے ہی ہے ○ (قوم نے) کہا: ہمیں آپ کے تشریف لانے سے پہلے بھی

اَنْ تَاْتِیَنَا وَ مِنْۢ بَعْدِ مَا جِئْتَنَا ؕ قَالَ

قَالَ	مَا جِئْتَنَا	مِنْۢ بَعْدِ	وَ	اَنْ تَاْتِیَنَا
فرمایا	آپ کے ہمارے پاس آنے (کے)	بعد	اور	آپ کے ہمارے پاس آنے (سے)

اور تشریف آوری کے بعد بھی ستایا گیا ہے۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

عَسٰی رَبُّكُمْ اَنْ یُّهْلِكَ عَدُوَّكُمْ وَ

وَ	عَدُوَّكُمْ	یُّهْلِكَ	اَنْ	رَبُّكُمْ	عَسٰی
اور	تمہارے دشمن (کو)	وہ ہلاک کردے گا	کہ	تمہارا رب	قریب ہے

عنقریب تمہارا رب تمہارے دشمنوں کو ہلاک کردے گا اور

ع ۱۵ ۵

فرعونیوں پر مختلف عذابوں کی تفصیل

یَسْتَخْلِفَكُمْ فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ ع وَ لَقَدْ

لَقَدْ	وَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	كَیْفَ	فَیَنْظُرَ	فِی الْاَرْضِ (1)	یَسْتَخْلِفَكُمْ
ضرور بیشک	اور	تم کام کرتے ہو	کیسے	پھر دیکھے گا	زمین میں	وہ جانشین بنادے گا تمہیں

تمہیں زمین میں جانشین بنادے گا پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیسے کام کرتے ہو ○ اور بیشک

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عطائے الٰہی سے آئندہ پیش آنے والے غیب کے واقعات بلاکم و کاست بیان فرمادیئے اور جیسا آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا کہ فرعون اپنی قوم کے ساتھ ہلاک کردیا گیا اور بنی اسرائیل ملک مصر کے مالک ہوئے۔

اَخَذْنَاۤ اٰلَ فِرْعَوْنَ بِالسِّنِیْنَ وَ نَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	بِالسِّنِیْنَ وَنَقْصٍ مِّنَ الثَّمَرٰتِ	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَخَذْنَاۤ
تاکہ وہ	کئی سالوں کے قحط اور پھلوں کی کمی سے	فرعون والوں (کو)	ہم نے پکڑ لیا

ہم نے فرعونیوں کو کئی سال کے قحط اور پھلوں کی کمی میں گرفتار کر دیا تاکہ

یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا

لَنَا	قَالُوْا	الْحَسَنَةُ	جَآءَتْهُمُ	فَاِذَا	یَذَّكَّرُوْنَ ﴿۱۳۰﴾
ہمارے لئے (ہے)	(تو) کہتے	بھلائی	آتی ان کے پاس	تو جب	نصیحت حاصل کریں

وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو جب انہیں بھلائی ملتی تو کہتے یہ

هٰذِهٖ ۚ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌ یَّطَّیَّرُوْا بِمُوْسٰى وَ مَنْ

مَنْ	وَ	بِمُوْسٰى	یَّطَّیَّرُوْا (1)	سَیِّئَةٌ	تُصِبْهُمْ	اِنْ	وَ	هٰذِهٖ
جو	اور	موسیٰ سے	(تو) بدشگونی لیتے	کوئی برائی	پہنچتی انہیں	اگر	اور	یہ

ہمارے لئے ہے اور جب برائی پہنچتی تو اسے موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی

مَّعَهٗ ؕ اَلَاۤ اِنَّمَا طٰٓىٕرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ

لٰكِنَّ	وَ	عِنْدَ اللّٰهِ	طٰٓىٕرُهُمْ	اِنَّمَا	اَلَاۤ	مَّعَهٗ
لیکن	اور	اللہ کے پاس (ہے)	ان کی نحوست	صرف	سن لو	اس کے ساتھ (ہیں)

نحوست قرار دیتے۔ سن لو! ان کی نحوست اللہ ہی کے پاس ہے لیکن

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾ وَ قَالُوْا مَهْمَا تَاْتِنَا بِهٖ

تَاْتِنَا بِهٖ	مَهْمَا	قَالُوْا	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۱﴾	اَكْثَرَهُمْ
تم لے آؤ ہمارے پاس اسے	کیسی ہی	انہوں نے کہا	اور	نہیں جانتے	ان میں اکثر

ان میں اکثر نہیں جانتے ○ اور (فرعونیوں نے) کہا: (اے موسیٰ!) تم ہمارے اوپر

(1)...... مشرک قوموں میں مختلف چیزوں سے برا شگون لینے کی رسم بہت پرانی ہے اور ان کے توہم پرست مزاج ہر چیز سے اثر قبول کر لیتے، جیسے کوئی شخص کسی کام کو نکلا اور راستے میں کالی بلی سامنے سے گزر گئی یا کسی مخصوص پرندے کی آواز کان میں پڑ گئی تو فوراً گھر واپس لوٹ آتا۔ اسی طرح کسی کے آنے کو یا بعض دنوں اور مہینوں کو منحوس سمجھنا ان کے ہاں عام تھا۔ اسی طرح کے تصورات اور خیالات ہمارے معاشرے میں بھی بہت پھیلے ہوئے ہیں۔ اسلام نے اس طرح کی توہم پرستی کو باطل قرار دیا ہے اور ایسی بدشگونیاں شرعاً درست نہیں۔

مِنْ اٰيَةٍ لِّتَسْحَرَنَا بِهَا ۙ فَمَا نَحْنُ لَكَ

لَكَ	فَمَا نَحْنُ	بِهَا	لِّتَسْحَرَنَا	اٰيَةٍ	مِنْ
تم پر	پھر (بھی) ہم نہیں	اس کے ذریعے	تاکہ تم جادو کرو ہمارے اوپر	نشانی	سے (یعنی)

جادو کرنے کے لئے ہمارے پاس کیسی بھی نشانی لے آؤ، ہم ہرگز تم پر

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الطُّوْفَانَ وَ الْجَرَادَ وَ الْقُمَّلَ

الْقُمَّلَ	وَ	الْجَرَادَ	وَ	الطُّوْفَانَ	عَلَيْهِمُ	فَاَرْسَلْنَا (1)	بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۲﴾
پِسُّو (یا) جوئیں	اور	ٹڈی	اور	طوفان	ان کے اوپر	تو ہم نے بھیج دیا	ایمان لانے والے

ایمان لانے والے نہیں ○ تو ہم نے ان پر طوفان اور ٹڈی اور پِسُّو (یا جوئیں)

وَ الضَّفَادِعَ وَ الدَّمَ اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ ۟ فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا

كَانُوْا	وَ	فَاسْتَكْبَرُوْا	اٰيٰتٍ مُّفَصَّلٰتٍ	الدَّمَ	وَ	الضَّفَادِعَ	وَ
وہ تھے	اور	تو انہوں نے تکبر کیا	جدا جدا نشانیاں	خون	اور	مینڈک	اور

اور مینڈک اور خون کی جدا جدا نشانیاں بھیجیں تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾ وَ لَمَّا وَقَعَ عَلَيْهِمُ الرِّجْزُ قَالُوْا يٰمُوْسَى

يٰمُوْسَى	قَالُوْا	الرِّجْزُ	عَلَيْهِمُ	وَقَعَ	لَمَّا	وَ	قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ﴿۱۳۳﴾
اے موسیٰ	(تو) کہتے	عذاب	ان پر	واقع ہوتا	جب	اور	جرم کرنے والے لوگ

مجرم قوم تھی ○ اور جب ان پر عذاب واقع ہوتا تو کہتے، اے موسیٰ!

اُدْعُ لَنَا رَبَّكَ بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ۚ

عِنْدَكَ	عَهِدَ	بِمَا	رَبَّكَ	لَنَا	اُدْعُ
تمہارے پاس	اس نے عہد کیا	(اس کے) سبب جو	اپنے رب (سے)	ہمارے لیے	دعا کرو

ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کرو اس عہد کے سبب جو اس کا تمہارے پاس ہے۔

عذاب آنے پر فرعونیوں کی موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے فریاد

(1)......جب فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے سے صاف صاف انکار کر دیا تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اُن کے خلاف دعا کی جو قبول ہوئی اور اس دعائے ضرر کے بعد فرعون اور اس کی قوم پر جو عذاب آئے ان کا ذکر اس آیت میں کیا گیا ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص414 کا مطالعہ فرمائیں۔

لَىِٕنْ كَشَفْتَ عَنَّا الرِّجْزَ لَنُؤْمِنَنَّ لَكَ وَ

لَىِٕنْ	كَشَفْتَ[1]	عَنَّا	الرِّجْزَ	لَنُؤْمِنَنَّ	لَكَ	وَ
بیشک اگر	تم اٹھادو گے	ہم سے	عذاب	(تو) بیشک ہم ضرور ایمان لائیں گے	تم پر	اور

بیشک اگر آپ ہم سے عذاب اٹھادو گے تو ہم ضرور آپ پر ایمان لائیں گے اور

رفعِ عذاب کے بعد فرعونیوں کا حال

لَنُرْسِلَنَّ مَعَكَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُمُ

لَنُرْسِلَنَّ	مَعَكَ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۳۴﴾	فَلَمَّا	كَشَفْنَا	عَنْهُمُ
بیشک ہم ضرور بھیج دیں گے	تمہارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	پھر جب	ہم اٹھالیتے	ان سے

ضرور ہم بنی اسرائیل کو تمہارے ساتھ کر دیں گے ○ پھر جب ہم ان سے اس مدت تک کے لئے

الرِّجْزَ اِلٰۤى اَجَلٍ هُمْ بٰلِغُوْهُ اِذَا هُمْ یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

الرِّجْزَ	اِلٰۤى اَجَلٍ	هُمْ	بٰلِغُوْهُ	اِذَا	هُمْ	یَنْكُثُوْنَ ﴿۱۳۵﴾
عذاب	ایک مدت تک	وہ	پہنچنے والے (تھے) اس تک	(تو) جبھی	وہ	(اپنا عہد) توڑ دیتے

عذاب اٹھالیتے جس تک انہیں پہنچنا تھا تو وہ فوراً (اپنا عہد) توڑ دیتے ○

فرعونیوں کی ہلاکت اور اس کے اسباب

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ فِی الْیَمِّ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا

فَانْتَقَمْنَا[2]	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ	فِی الْیَمِّ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے ڈبو دیا انہیں	دریا میں	(اس کے) سبب کہ وہ	جھٹلاتے

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو انہیں دریا میں ڈبو دیا کیونکہ انہوں نے

بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی اور فرعونیوں کے املاک کی بربادی

بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا عَنْهَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ اَوْرَثْنَا

بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	عَنْهَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ	اَوْرَثْنَا
ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے	ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	ہم نے وارث بنادیا

ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے بالکل غافل رہے ○ اور ہم نے

1 ...... فرعونیوں کو بھی معلوم تھا کہ عذابِ الٰہی سے مشکل کشائی حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ذریعے ہی ہوگی، اسی لئے مقبولانِ بارگاہِ الٰہی کو مشکل کشا اور حاجت روا کہا جاتا ہے۔

2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب بار بار فرعونیوں کو عذابوں سے نجات دی گئی اور وہ کسی عہد پر قائم نہ رہے اور ایمان نہ لائے اور کفر نہ چھوڑا تو جو میعاد اُن کے لئے مقرر فرمائی گئی تھی وہ پوری ہونے کے بعد اُنہیں اللہ تعالیٰ نے دریائے نیل میں غرق کر کے ہلاک کر دیا۔

الْقَوْمَ الَّذِیْنَ كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ مَشَارِقَ الْاَرْضِ وَ				
الْقَوْمَ	الَّذِیْنَ	كَانُوْا یُسْتَضْعَفُوْنَ	مَشَارِقَ الْاَرْضِ	وَ
(ان) لوگوں (کو)	جو	کمزور سمجھے جاتے تھے	زمین کے مشرقوں	اور
اس قوم کو جسے دبایا گیا تھا اُس زمین کے مشرقوں اور				

مَغَارِبَهَا الَّتِیْ بٰرَكْنَا فِیْهَا ؕ وَ تَمَّتْ					
مَغَارِبَهَا	الَّتِیْ	بٰرَكْنَا	فِیْهَا	وَ	تَمَّتْ
اس کے مغربوں (کا)	جس (میں)	ہم نے برکت رکھی	اس میں	اور	پوری ہوگئی
مغربوں کا مالک بنادیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور بنی اسرائیل پر					

كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ۙ بِمَا صَبَرُوْا ؕ وَ				
كَلِمَتُ رَبِّكَ الْحُسْنٰى	عَلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	بِمَا	صَبَرُوْا (1)	وَ
تیرے رب کی اچھی بات	بنی اسرائیل پر	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا	اور
ان کے صبر کے بدلے میں تیرے رب کا اچھا وعدہ پورا ہو گیا اور				

دَمَّرْنَا مَا كَانَ یَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَ قَوْمُهٗ وَ مَا							
دَمَّرْنَا	مَا	كَانَ یَصْنَعُ	فِرْعَوْنُ	وَ	قَوْمُهٗ	وَ	مَا
ہم نے برباد کر دیا	(اسے) جو	بناتا تھا	فرعون	اور	اس کی قوم	اور	جو
ہم نے وہ سب تعمیرات برباد کر دیں جو فرعون اور اس کی قوم بناتی تھی اور وہ عمارتیں							

دریا عبور کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا جاہلانہ مطالبہ

كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ جٰوَزْنَا بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ الْبَحْرَ فَاَتَوْا					
كَانُوْا یَعْرِشُوْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	جٰوَزْنَا	بِبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتَوْا
وہ (عمارتیں) بلند کرتے تھے	اور	ہم نے پار کر دیا	بنی اسرائیل کو	دریا (سے)	تو وہ آئے
جنہیں وہ بلند کرتے تھے ○ اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کر دیا تو ان کا گزر					

(1)......بنی اسرائیل کو ان کے صبر کی وجہ سے عزت، غلبہ، خوشحالی اور حکمرانی نصیب ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ صبر بہت باعثِ فضیلت عمل ہے۔

عَلٰى قَوْمٍ یَّعْكُفُوْنَ عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْۚ قَالُوْا یٰمُوْسَى

عَلٰى قَوْمٍ	یَّعْكُفُوْنَ	عَلٰۤى اَصْنَامٍ لَّهُمْ	قَالُوْا [1]	یٰمُوْسَى
ایک قوم پر	وہ جم کر بیٹھے تھے	اپنے بتوں پر (کے آگے)	(بنی اسرائیل نے) کہا	اے موسیٰ

ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا جو اپنے بتوں کے آگے جم کر بیٹھے ہوئے تھے۔ (بنی اسرائیل نے) کہا: اے موسیٰ!

اجْعَلْ لَّنَاۤ اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌؕ قَالَ

اجْعَلْ	لَّنَاۤ	اِلٰهًا	كَمَا	لَهُمْ	اٰلِهَةٌ	قَالَ
بنادو	ہمارے لئے	ایک معبود	جیسے	ان کے لئے	کئی معبود (ہیں)	فرمایا

ہمارے لئے بھی ایسا ہی ایک معبود بنادو جیسے ان کے لئے کئی معبود ہیں۔ (موسیٰ نے) فرمایا:

اِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ

اِنَّكُمْ	قَوْمٌ	تَجْهَلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	مُتَبَّرٌ
یقیناً تم	لوگ	جاہل ہو	بیشک	یہ لوگ	برباد ہونے والا (ہے)

تم یقیناً جاہل لوگ ہو ○ بیشک یہ لوگ جس کام میں پڑے ہوئے ہیں

مَّا هُمْ فِیْهِ وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾ قَالَ

مَّا هُمْ فِیْهِ	وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳۹﴾	قَالَ
(وہ کام) جس میں وہ (پڑے ہیں)	اور	باطل (ہے)	جو کچھ	وہ کررہے ہیں	(موسیٰ نے) فرمایا

وہ سب برباد ہونے والا ہے اور جو کچھ یہ کررہے ہیں وہ سب باطل ہے ○ (موسیٰ نے) فرمایا:

اَغَیْرَ اللّٰهِ اَبْغِیْكُمْ اِلٰهًا وَّ هُوَ فَضَّلَكُمْ

اَغَیْرَ اللّٰهِ	اَبْغِیْكُمْ	اِلٰهًا	وَّ	هُوَ	فَضَّلَكُمْ
کیا اللہ کے سوا	میں تلاش کروں تمہارے لئے	کوئی معبود	اور (حالانکہ)	وہ	اس نے فضیلت دی تمہیں

کیا تمہارے لئے اللہ کے سوا کوئی اور معبود تلاش کروں حالانکہ اس نے تمہیں سارے جہان والوں پر

[1]...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ عرض سارے بنی اسرائیل نے نہ کی تھی کیونکہ ان میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور دیگر بزرگ اولیاء اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم بھی تھے، بلکہ اُن لوگوں نے کی تھی جو ابھی تک راسخ الایمان نہ ہوئے تھے۔

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (۱۴۰) وَ اِذْ اَنْجَیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

عَلَى الْعٰلَمِیْنَ (۱۴۰)	وَ	اِذْ	اَنْجَیْنٰكُمْ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
سارے جہان (والوں) پر	اور	جب	ہم نے نجات دی تمہیں	فرعون والوں سے

فضیلت عطا فرمائی ہے ○ اور یاد کرو جب ہم نے تمہیں فرعونیوں سے نجات دی

یَسُوْمُوْنَكُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِۚ یُقَتِّلُوْنَ اَبْنَآءَكُمْ وَ یَسْتَحْیُوْنَ

یَسُوْمُوْنَكُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	یُقَتِّلُوْنَ	اَبْنَآءَكُمْ	وَ	یَسْتَحْیُوْنَ
وہ دیتے تمہیں	بری سزا	قتل کر دیتے	تمہارے بیٹے	اور	زندہ رہنے دیتے

جو تمہیں بہت بری سزا دیتے، تمہارے بیٹوں کو قتل کرتے اور تمہاری بیٹیوں کو

نِسَآءَكُمْؕ وَ فِیْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ

نِسَآءَكُمْ	وَ	فِیْ ذٰلِكُمْ	بَلَآءٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ
تمہاری عورتیں، بچیاں	اور	اس (سزا) میں	آزمائش (تھی)	تمہارے رب کی طرف سے

زندہ رکھتے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی

ع ۱۶ ۱۲

حصولِ تورات کیلئے موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طور پر جانے کا واقعہ

عَظِیْمٌ (۱۴۱) وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا

عَظِیْمٌ (۱۴۱)	وَ	وٰعَدْنَا (1)	مُوْسٰى	ثَلٰثِیْنَ لَیْلَةً	وَّ	اَتْمَمْنٰهَا
بڑی	اور	ہم نے وعدہ فرمایا	موسیٰ (سے)	تیس راتوں (کا)	اور	ہم نے پورا کر دیا انہیں

آزمائش تھی ○ اور ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ فرمایا اور ان میں

بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةًۚ وَ

بِعَشْرٍ	فَتَمَّ	مِیْقَاتُ رَبِّهٖۤ	اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً	وَ
(مزید) دس (راتوں) سے	تو پوری ہو گئی	اس کے رب کی مقررہ مدت	چالیس راتیں	اور

دس (راتوں) کا اضافہ کر کے پورا کر دیا تو اس کے رب کا وعدہ چالیس راتوں کا پورا ہو گیا اور

(1)...... فرعون کی ہلاکت کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں تورات عطا کئے جانے کی دعا کی تو تیس راتوں کیلئے کوہِ طور پر آنے کا وعدہ فرمایا گیا اور ان ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ چنانچہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بھائی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا نائب مقرر کر کے کوہِ طور کی طرف روانہ ہوئے۔ وہاں جب عبادت و ریاضت میں تیس دن پورے ہو گئے تو بارگاہِ الٰہی میں مناجات سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مسواک کر لی تاکہ منہ سے مہک نہ آئے۔ اس پر انہیں مزید دس دن روزے رکھنے کا حکم دیا گیا۔ ان روزوں کی ابتداء ذوالقعدہ کی پہلی تاریخ سے ہوئی، پھر ذوالحجہ کے دس دن=

قَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَ

وَ	فِيْ قَوْمِيْ	اخْلُفْنِيْ	لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ	مُوْسٰى	قَالَ
اور	میری قوم میں	تم نائب رہنا میرے	اپنے بھائی ہارون سے	موسیٰ (نے)	کہا

موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا: تم میری قوم میں میرا نائب رہنا اور

اَصْلِحْ وَ لَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ وَ لَمَّا

لَمَّا	وَ	سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۱۴۲﴾ (1)	لَا تَتَّبِعْ	وَ	اَصْلِحْ
جب	اور	فساد کرنے والوں کے راستے (پر)	نہ چلنا	اور	(ان کی) اصلاح کرنا

اصلاح کرنا اور فسادیوں کے راستے پر نہ چلنا○ اور جب

جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَ كَلَّمَهٗ رَبُّهٗ ۙ

رَبُّهٗ	كَلَّمَهٗ	وَ	لِمِيْقَاتِنَا	مُوْسٰى	جَآءَ
اس کے رب (نے)	کلام فرمایا اس سے	اور	ہمارے مقرر کردہ وقت پر	موسیٰ	آیا

موسیٰ ہمارے وعدے کے وقت پر حاضر ہوا اور اس کے رب نے اس سے کلام فرمایا،

قَالَ رَبِّ اَرِنِيْۤ اَنْظُرْ اِلَيْكَ ؕ

اِلَيْكَ	اَنْظُرْ	اَرِنِيْۤ	رَبِّ	قَالَ
تیرا	(تاکہ) میں دیدار کرلوں	مجھے (اپنا جلوہ) دکھا	اے میرے رب	(تو) موسیٰ نے عرض کی

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اپنا جلوہ دکھا تاکہ میں تیرا دیدار کرلوں۔

قَالَ لَنْ تَرٰىنِيْ وَ لٰكِنِ انْظُرْ اِلَى الْجَبَلِ

اِلَى الْجَبَلِ	انْظُرْ	لٰكِنِ	وَ	لَنْ تَرٰىنِيْ (2)	قَالَ
(اس) پہاڑ کی طرف	تو دیکھ	البتہ	اور	تو ہرگز نہ دیکھ سکے گا مجھے	(اللہ نے) فرمایا

(اللہ نے) فرمایا: تو مجھے ہرگز نہ دیکھ سکے گا، البتہ اس پہاڑ کی طرف دیکھ،

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی اور آپ کا مطالبۂ دیدار کرنا

تجلی باری اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال

=مزید شامل ہوئے تھے۔

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ فرمان در حقیقت آپ کے واسطے سے بنی اسرائیل کے لئے تھا ورنہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تو فسادیوں کے راستے پر چلنے سے معصوم ہیں، نیز یہ کلام تاکید و استقامت کے طور پر بھی ہو سکتا ہے۔ 2...... اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ کا دیدار ناممکن ہے کیونکہ اگر یہ ناممکن ہوتا تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہرگز اس کی دعا نہ کرتے کیونکہ محال کی دعا مانگنا جائز نہیں ہوتا=

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ ۚ فَلَمَّا تَجَلّٰى

فَاِنِ اسْتَقَرَّ	مَكَانَهٗ	فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ	فَلَمَّا	تَجَلّٰى
تو اگر وہ ٹھہرا رہا	اپنی جگہ (پر)	تو عنقریب تو دیکھ لے گا مجھے	پھر جب	تجلی فرمائی

یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا پھر جب اس کے رب نے

رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّ خَرَّ مُوْسٰى

رَبُّهٗ	لِلْجَبَلِ	جَعَلَهٗ	دَكًّا	وَّ	خَرَّ	مُوْسٰى
اس کے رب (نے)	پہاڑ پر	(تو) کر دیا اسے	ریزہ ریزہ	اور	گر گئے	موسیٰ

پہاڑ پر اپنا نور چمکایا تو اسے پاش پاش کر دیا اور موسیٰ بے ہوش ہو کر

صَعِقًا ۚ فَلَمَّاۤ اَفَاقَ قَالَ سُبْحٰنَكَ

صَعِقًا	فَلَمَّاۤ	اَفَاقَ	قَالَ	سُبْحٰنَكَ
بے ہوش (ہو کر)	پھر جب	انہیں ہوش آیا	(تو) عرض کی	تو پاک ہے

گر گئے پھر جب ہوش آیا تو عرض کی: تو پاک ہے،

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ قَالَ یٰمُوْسٰۤى

تُبْتُ اِلَیْكَ	وَ	اَنَا	اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۴۳﴾	قَالَ	یٰمُوْسٰۤى
میں رجوع لایا تیری طرف	اور	میں	سب سے پہلا مسلمان (ہوں)	فرمایا	اے موسیٰ

میں تیری طرف رجوع لایا اور میں سب سے پہلا مسلمان ہوں ○ (اللہ نے) فرمایا: اے موسیٰ!

اِنِّی اصْطَفَیْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیْ وَ بِكَلَامِیْ ۖ

اِنِّیْ	اصْطَفَیْتُكَ	عَلَى النَّاسِ (1)	بِرِسٰلٰتِیْ	وَ	بِكَلَامِیْ
بیشک میں (نے)	منتخب کر لیا تجھے	لوگوں پر	اپنی رسالتوں کے ساتھ	اور	اپنے کلام کے ساتھ

میں نے اپنی رسالتوں اور اپنے کلام کے ساتھ تجھے لوگوں پر منتخب کر لیا

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر خصوصی انعامات

= اور اللہ تعالیٰ نے بھی دعا مانگنے کو ناجائز قرار نہیں دیا بلکہ دنیا میں اس کی عدمِ قبولیت کو بیان کیا ہے یونہی اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دیکھنے کی نفی کی ہے، یہ نہیں فرمایا کہ میرا دیکھنا ممکن نہیں۔

(1)...... یہاں "لوگوں" سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے کے لوگ ہیں اور اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے زیادہ عزت و مرتبے اور شرافت و وجاہت والے تھے کیونکہ آپ صاحب شریعت تھے اور آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب تورات بھی نازل ہوئی =

تورات کی عظمت و شان اور اس سے متعلق احکام

فَخُذْ مَاۤ اٰتَیْتُكَ وَ كُنْ مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ كَتَبْنَا

فَخُذْ	مَاۤ	اٰتَیْتُكَ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِیْنَ ﴿۱۴۴﴾	وَ	كَتَبْنَا
تو لے لو	جو	میں نے دیا تجھے	اور	ہو جاؤ	شکر گزاروں میں سے	اور	ہم نے لکھ دی

تو جو میں نے تمہیں عطا فرمایا ہے اسے لے لو اور شکر گزاروں میں سے ہو جاؤ ○ اور ہم نے

لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍۚ فَخُذْهَا

لَهٗ	فِی الْاَلْوَاحِ (1)	مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً (2)	وَّ	تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ	فَخُذْهَا
اس کے لیے	تختیوں میں	ہر چیز کی نصیحت	اور	ہر چیز کی تفصیل	تو پکڑ لو اسے

اس کے لیے (تورات کی) تختیوں میں ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل لکھ دی (اور فرمایا) اسے مضبوطی سے

بِقُوَّةٍ وَّ اْمُرْ قَوْمَكَ یَاْخُذُوْا بِاَحْسَنِهَاؕ

بِقُوَّةٍ	وَّ	اْمُرْ	قَوْمَكَ	یَاْخُذُوْا	بِاَحْسَنِهَا (3)
مضبوطی کے ساتھ	اور	حکم دو	اپنی قوم (کو)	وہ اختیار کریں	اس کی بہترین باتوں کو

پکڑ لو اور اپنی قوم کو حکم دو کہ وہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں۔

ناحق تکبر کا مذموم ہونا اور متکبرین کا حال

سَاُورِیْكُمْ دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾ سَاَصْرِفُ عَنْ اٰیٰتِیَ

سَاُورِیْكُمْ	دَارَ الْفٰسِقِیْنَ ﴿۱۴۵﴾	سَاَصْرِفُ	عَنْ اٰیٰتِیَ
عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	نافرمانوں کا گھر	عنقریب میں پھیر دوں گا	اپنی آیتوں سے

عنقریب میں تمہیں نافرمانوں کا گھر دکھاؤں گا ○ اور میں اپنی آیتوں سے

الَّذِیْنَ یَتَكَبَّرُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّؕ وَ اِنْ یَّرَوْا

الَّذِیْنَ	یَتَكَبَّرُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	اِنْ	یَّرَوْا
ان لوگوں کو جو	تکبر کرتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	اگر	وہ دیکھ لیں

ان لوگوں کو پھیر دوں گا جو زمین میں ناحق اپنی بڑائی چاہتے ہیں اور اگر وہ

═اور ہمارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پھر حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تمام کائنات میں سب سے افضل ہیں۔

1 ...... اس سے مراد تورات کی تختیاں ہیں، یہ زبر جد یا زمرد کی تھیں اور ان کی تعداد سات یا دس تھی۔ 2 ...... بنی اسرائیل کو اپنے دین میں حلال حرام اور اچھی بری چیزوں سے متعلق جن احکام کی ضرورت تھی وہ سب تورات میں لکھی ہوئی تھیں۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ تورات میں جو احکام مذکور ہیں ان میں جو زیادہ بہتر ہو اسے اختیار کرنے کا حکم دو کیونکہ تورات میں عزیمت اور رخصت، جائز اور مستحب امور کا بھی ذکر ہے۔ عزیمت پر عمل کرنا رخصت پر عمل کے═

كُلَّ اٰيَةٍ لَّا يُؤْمِنُوْا بِهَا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الرُّشْدِ

كُلَّ اٰيَةٍ	لَّا يُؤْمِنُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الرُّشْدِ
سب نشانیاں	(تو بھی) ایمان نہیں لاتے	ان پر	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	ہدایت کی راہ

سب نشانیاں دیکھ لیں تو بھی ان پر ایمان نہیں لاتے اور اگر وہ ہدایت کی راہ دیکھ لیں

لَا يَتَّخِذُوْهُ سَبِيْلًا ۚ وَ اِنْ يَّرَوْا سَبِيْلَ الْغَيِّ يَتَّخِذُوْهُ

لَا يَتَّخِذُوْهُ	سَبِيْلًا	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	سَبِيْلَ الْغَيِّ	يَتَّخِذُوْهُ
(تو) نہیں بناتے اسے	(اپنا) راستہ	اور	اگر	وہ دیکھ لیں	گمراہی کا راستہ	(تو) بنالیتے ہیں اسے

تو اسے اپنا راستہ نہیں بناتے اور اگر گمراہی کا راستہ دیکھ لیں تو اسے اپنا راستہ

سَبِيْلًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ كَانُوْا

سَبِيْلًا(1)	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	كَانُوْا
(اپنا) راستہ	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	وہ تھے

بنالیتے ہیں۔ یہ اس لیے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور

عَنْهَا غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ

جھٹلانے والوں کے اعمال کی بربادی

عَنْهَا	غٰفِلِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ
ان سے	لاپرواہی کرنے والے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور

ان سے غافل رہے ۝ اور جنہوں نے ہماری آیتوں اور

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ؕ هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا

لِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	حَبِطَتْ	اَعْمَالُهُمْ	هَلْ	يُجْزَوْنَ	اِلَّا
آخرت کی ملاقات (کو)	برباد ہو گئے	ان کے اعمال	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا	مگر

آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا تو ان کے تمام اعمال برباد ہوئے، انہیں ان کے اعمال ہی کا

=مقابلے میں بہتر ہے جیسے معاف کرنا بدلہ لینے سے بہتر ہے۔

1 ...... تکبر کے ہوتے ہوئے حق قبول کرنا بڑا مشکل ہو جاتا ہے جبکہ سرکشی کا راستہ بڑا بھلا معلوم ہوتا ہے۔

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی اور اس کی مذمت

ع ۱۷

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾ وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ

مِنْۢ بَعْدِهٖ	قَوْمُ مُوْسٰى	اتَّخَذَ (1)	وَ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴۷﴾	مَا
اس کے بعد	موسیٰ کی قوم (نے)	بنالیا	اور	وہ عمل کرتے تھے	(اس کا) جو

بدلہ دیا جائے گا ○ اور موسیٰ کے پیچھے اس کی قوم نے

مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ ؕ

خُوَارٌ	لَّهٗ	جَسَدًا	عِجْلًا	مِنْ حُلِيِّهِمْ
گائے جیسی آواز (تھی)	اس کی	بے جان	ایک بچھڑا (معبود)	اپنے زیورات سے

اپنے زیورات سے ایک بے جان بچھڑے کو (معبود) بنالیا جس کی گائے جیسی آواز تھی۔

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّهٗ لَا يُكَلِّمُهُمْ وَ لَا يَهْدِيْهِمْ

لَا يَهْدِيْهِمْ	وَ	لَا يُكَلِّمُهُمْ	اَنَّهٗ	اَلَمْ يَرَوْا
دکھا نہیں سکتا انہیں	اور	کلام نہیں کرسکتا ان سے	کہ وہ	کیا انہوں نے نہ دیکھا

کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ وہ (بچھڑا) ان سے نہ کلام کرتا ہے اور نہ انہیں کوئی ہدایت

سَبِيْلًا ۘ اِتَّخَذُوْهُ وَ كَانُوْا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾ وَلَمَّا

وقف لازم

لَمَّا	وَ	ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴۸﴾	كَانُوْا	وَ	اِتَّخَذُوْهُ	سَبِيْلًا
جب	اور	ظلم کرنے والے	وہ تھے	اور	انہوں نے بنالیا اسے (معبود)	راستہ

دیتا ہے؟ انہوں نے اسے (معبود) بنالیا اور وہ ظالم تھے ○ اور جب

سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ وَ رَاَوْا اَنَّهُمْ قَدْ ضَلُّوْا ۙ

بنی اسرائیل کی بچھڑا پرستی پر ندامت اور رحمت و مغفرت کی دعا

ضَلُّوْا	قَدْ	اَنَّهُمْ	رَاَوْا	وَ	سُقِطَ فِيْٓ اَيْدِيْهِمْ
گمراہ ہوگئے	یقیناً	کہ وہ	انہوں نے دیکھا	اور	وہ گرائے گئے اپنے ہاتھوں میں (یعنی شرمندہ ہوئے)

شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے

1 ...... جب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کلام کرنے کیلئے کوہ طور پر تشریف لے گئے تو ان کے جانے کے تیس دن بعد سامری نے بنی اسرائیل سے تمام زیورات جمع کر کے ایک بے جان بچھڑا بنایا، پھر اس میں حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے گھوڑے کے سُم کے نیچے سے لی ہوئی خاک ڈالی تو اس کے اثر سے وہ گائے کی طرح ڈکارنے لگا اور سامری کے بہکانے پر بنی اسرائیل کے بارہ ہزار لوگوں کے علاوہ بقیہ سب نے اس بچھڑے کی پوجا کی۔ پھر جب پوجا کرنے والے اپنی اس کرتوت پر شرمندہ ہوئے اور سمجھ گئے کہ وہ یقیناً گمراہ ہوگئے تھے تو انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں رحمت و مغفرت کی دعا کی۔

بچھڑا پرستی پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سخت رد عمل

قَالُوْا لَئِنْ لَّمْ يَرْحَمْنَا رَبُّنَا وَ يَغْفِرْ لَنَا

قَالُوْا	لَئِنْ	لَّمْ يَرْحَمْنَا	رَبُّنَا	وَ	يَغْفِرْ	لَنَا
(تو)انہوں نے کہا	ضرور اگر	رحم نہ کیا ہم پر	ہمارے رب (نے)	اور	مغفرت (نہ) فرمائی	ہماری

تو کہنے لگے: اگر ہمارے رب نے ہم پر رحم نہ فرمایا اور ہماری مغفرت نہ فرمائی

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ وَ لَمَّا رَجَعَ مُوْسٰۤى

لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	وَ	لَمَّا	رَجَعَ	مُوْسٰۤى
(تو) بیشک ہم ضرور ہو جائیں گے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	اور	جب	لوٹے	موسیٰ

تو ہم ضرور تباہ ہو جائیں گے ○ اور جب موسیٰ اپنی قوم کی طرف

اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ اَسِفًا ۙ قَالَ بِئْسَمَا خَلَفْتُمُوْنِيْ

اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ	اَسِفًا	قَالَ	بِئْسَمَا	خَلَفْتُمُوْنِيْ
اپنی قوم کی طرف	غضب ناک	افسردہ	(تو) فرمایا	کتنی بری	تم نے جانشینی کی میری

بہت زیادہ غم و غصے میں بھرے ہوئے لوٹے تو فرمایا: تم نے میرے بعد کتنا برا

مِنْۢ بَعْدِيْ ۚ اَعَجِلْتُمْ اَمْرَ رَبِّكُمْ ۚ وَ اَلْقَى الْاَلْوَاحَ وَ

مِنْۢ بَعْدِيْ	اَعَجِلْتُمْ	اَمْرَ رَبِّكُمْ	وَ	اَلْقَى (1)	الْاَلْوَاحَ	وَ
میرے بعد	کیا تم نے جلدی کی	اپنے رب کے حکم (سے)	اور	موسیٰ نے ڈال دیں	تختیاں	اور

کام کیا، کیا تم نے اپنے رب کے حکم میں جلدی کی؟ اور موسیٰ نے تختیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

اَخَذَ بِرَاْسِ اَخِيْهِ يَجُرُّهٗۤ اِلَيْهِ ؕ قَالَ ابْنَ اُمَّ اِنَّ

اَخَذَ	بِرَاْسِ اَخِيْهِ	يَجُرُّهٗۤ	اِلَيْهِ	قَالَ	ابْنَ اُمَّ	اِنَّ
پکڑ لیا	اپنے بھائی کے سر کو	کھینچنے لگا اسے	اپنی طرف	کہا	(اے) میری ماں کے بیٹے	بیشک

اپنے بھائی کے سر کے بال پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے لگے۔ (ہارون نے) کہا: اے میری ماں کے بیٹے! بیشک

1 ...... یہاں صرف دینی حمیت اور فرط غضب کی وجہ سے جلدی میں ان تختیوں کو زمین پر رکھنا مراد ہے جسے قرآن پاک میں ڈالنے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس ڈالنے میں کسی بھی طرح تورات کی تختیوں کی بے حرمتی مقصود نہ تھی اور وہ جو منقول ہے کہ ”بعض تختیاں ٹوٹ گئیں“ یہ اگر درست ہے تو جلدی میں زمین پر رکھنے کی وجہ سے تختیاں ٹوٹی ہوں گی، نہ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان بوجھ کر انہیں توڑا تھا اور نہ ہی ان کو یہ گمان تھا کہ ایسا ہو جائے گا۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا دعائے مغفرت کرنا

الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ ﳲ فَلَا تُشْمِتْ بِیَ

الْقَوْمَ	اسْتَضْعَفُوْنِیْ	وَ	كَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ	فَلَا تُشْمِتْ [1]	بِیَ
قوم (نے)	کمزور سمجھا مجھے	اور	وہ قریب تھے کہ قتل کر دیتے مجھے	تو تم نہ ہنساؤ	مجھ پر

قوم نے مجھے کمزور سمجھا اور قریب تھا کہ مجھے مار ڈالتے تو تم مجھ پر دشمنوں کو ہنسنے کا

الْاَعْدَآءَ وَ لَا تَجْعَلْنِیْ مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾ قَالَ رَبِّ

الْاَعْدَآءَ	وَ	لَا تَجْعَلْنِیْ	مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۵۰﴾	قَالَ	رَبِّ
دشمنوں (کو)	اور	نہ بناؤ مجھے	ظالم لوگوں کے ساتھ	عرض کی	اے میرے رب

موقع نہ دو اور مجھے ظالموں کے ساتھ نہ ملا ○ عرض کی: اے میرے رب!

اغْفِرْ لِیْ وَ لِاَخِیْ وَ اَدْخِلْنَا فِیْ رَحْمَتِكَ ﳲ وَ اَنْتَ

اغْفِرْ [2]	لِیْ	وَ	لِاَخِیْ	وَ	اَدْخِلْنَا	فِیْ رَحْمَتِكَ	وَ	اَنْتَ
بخش دے	مجھے	اور	میرے بھائی کو	اور	داخل فرما ہمیں	اپنی رحمت میں	اور	تو

مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما اور تو

ع ۸

بچھڑا پرستوں کے لئے غضبِ ربانی اور دنیاوی ذلت کی خبر

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾ ع اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوا

اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۱۵۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوا
سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	بنالیا

سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جنہوں نے بچھڑے کو

الْعِجْلَ سَیَنَالُهُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ ذِلَّةٌ

الْعِجْلَ	سَیَنَالُهُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ	وَ	ذِلَّةٌ
بچھڑے (کو معبود)	عنقریب پہنچے گا انہیں	غضب	ان کے رب کی طرف سے	اور	ذلت و رسوائی

(معبود) بنالیا عنقریب انہیں دنیا کی زندگی میں ان کے رب کا غضب اور ذلت

1 ...... شماتت کا معنی ہے کسی کی تکلیف پر خوشی کا اظہار کرنا۔ فی زمانہ دینی اور دنیوی دونوں شعبوں میں شماتت کے نظارے بہت عام ہیں، مذہبی لوگ اور اسی طرح کاریگر، دوکاندار، کارخانے، فیکٹری یا مل میں ملازمت کرنے والوں، یونہی کسی کمپنی، ادارے یا بینک میں جاب کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد بھی شماتت یعنی اپنے مسلمان بھائی پر آنے والی مصیبت پر خوش ہونے کے مذموم فعل میں مبتلا نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2 ...... یہ دعائے مغفرت امت کی تعلیم کے لئے ہے، ورنہ انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہوں سے پاک ہوتے ہیں۔

نیکی تو بہ کرنے والوں کے لیے بشارت

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاؕ وَ كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾ وَ

فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُفْتَرِیْنَ ﴿۱۵۲﴾	وَ
دنیا کی زندگی میں	اور	ایسا ہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	بہتان باندھنے والوں (کو)	اور

پہنچے گی اور ہم بہتان باندھنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ عَمِلُوا السَّیِّاٰتِ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِهَا وَ

الَّذِیْنَ	عَمِلُوا	السَّیِّاٰتِ	ثُمَّ	تَابُوْا[1]	مِنْۢ بَعْدِهَا	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	عمل کئے	برے	پھر	انہوں نے توبہ کرلی	ان کے بعد	اور

وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے پھر ان کے بعد توبہ کرلی اور

اٰمَنُوْۤا٘ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
ایمان لے آئے	(تو) بیشک	تمہارا رب	اس (توبہ و ایمان) کے بعد	ضرور بخشنے والا

ایمان لے آئے تو بیشک اس توبہ و ایمان کے بعد تمہارا رب بخشنے والا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تورات کی تختیاں اٹھانا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾ وَ لَمَّا سَكَتَ عَنْ مُّوْسَى الْغَضَبُ اَخَذَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۵۳﴾	وَ	لَمَّا	سَكَتَ	عَنْ مُّوْسَى	الْغَضَبُ	اَخَذَ
مہربان (ہے)	اور	جب	تھم گیا	موسیٰ سے (کا)	غصہ	(تو) اس نے پکڑ لیں

مہربان ہے ○ اور جب موسیٰ کا غصہ تھم گیا تو اس نے تختیاں

الْاَلْوَاحَ ۚۖ وَ فِیْ نُسْخَتِهَا هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلَّذِیْنَ هُمْ

الْاَلْوَاحَ	وَ	فِیْ نُسْخَتِهَا	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلَّذِیْنَ	هُمْ
تختیاں	اور	ان (تختیوں) کی تحریر میں	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	وہ

اٹھالیں اور ان کی تحریر میں ہدایت اور رحمت ہے ان کے لیے جو

[1]......اس آیت میں گناہ کے بعد توبہ کرنے والوں کیلئے بہت بڑی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں کا ذکر ہے۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ گناہ خواہ صغیرہ ہوں یا کبیرہ جب بندہ اُن سے توبہ کرتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے اُن سب کو معاف فرماتا ہے۔

لِرَبِّهِمْ يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾ وَاخْتَارَ مُوْسٰى قَوْمَهٗ سَبْعِيْنَ رَجُلًا

لِرَبِّهِمْ	يَرْهَبُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	وَ	اخْتَارَ	مُوْسٰى	قَوْمَهٗ	سَبْعِيْنَ رَجُلًا (1)
اپنے رب سے	ڈرتے ہیں	اور	منتخب کر لیے	موسیٰ (نے)	اپنی قوم (سے)	ستر مرد

اپنے رب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ نے ہمارے وعدے کے لیے اپنی قوم سے ستر مرد

لِّمِيْقَاتِنَا ۚ فَلَمَّآ اَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ قَالَ

لِّمِيْقَاتِنَا	فَلَمَّآ	اَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ	قَالَ
ہمارے مقرر کردہ وقت کے لئے	پھر جب	پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)	(تو) موسیٰ نے عرض کی

منتخب کر لیے پھر جب انہیں زلزلہ نے پکڑ لیا تو موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ لَوْ شِئْتَ اَهْلَكْتَهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِيَّايَ ؕ

رَبِّ	لَوْ	شِئْتَ	اَهْلَكْتَهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِيَّايَ
اے میرے رب	اگر	تو چاہتا	تو ہلاک کر دیتا انہیں	(اس) سے پہلے	اور	مجھے

اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو پہلے ہی انہیں اور مجھے ہلاک کر دیتا۔

اَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ السُّفَهَآءُ مِنَّا ۚ اِنْ هِيَ

اَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ	السُّفَهَآءُ مِنَّا	اِنْ	هِيَ
کیا تو ہلاک کرے گا ہمیں	(اس کام کے) سبب جو	کیا	ہم میں سے بے عقلوں (نے)	نہیں	وہ

کیا تو ہمیں اس کام کی وجہ سے ہلاک فرمائے گا جو ہمارے بے عقلوں نے کیا۔ یہ تو نہیں ہے

اِلَّا فِتْنَتُكَ ؕ تُضِلُّ بِهَا مَنْ تَشَآءُ وَتَهْدِيْ

اِلَّا	فِتْنَتُكَ	تُضِلُّ	بِهَا	مَنْ	تَشَآءُ	وَ	تَهْدِيْ
مگر	تیری آزمائش	تو گمراہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	جسے	چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے

مگر تیری طرف سے آزمانا تو اس کے ذریعے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے

کوہِ طور پر 70 بنی اسرائیلیوں کی ہلاکت اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام باختلافِ روایات اللہ تعالیٰ کے حکم سے یا بنی اسرائیل کے مطالبے پر 70 افراد کو منتخب کر کے کوہِ طور پر لے گئے، وہاں احکامِ الٰہی سن کر انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے مطالبہ کر دیا کہ جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو اعلانیہ نہ دیکھ لیں گے تب تک ہم آپ کی بات کا یقین نہ کریں گے۔ اس پر انہیں زلزلے نے آلیا اور وہ تمام افراد ہلاک ہو گئے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا سے انہیں دوبارہ زندہ کر دیا گیا۔

مَنْ تَشَآءُ ؕ اَنْتَ وَلِیُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ

مَنْ	تَشَآءُ	اَنْتَ	وَلِیُّنَا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ
جسے	چاہتا ہے	تو	ہمارا مولیٰ (ہے)	پس تو بخش دے	ہمیں	اور	ہم پر رحم فرما	اور

ہدایت دیتا ہے۔ تو ہمارا مولیٰ ہے، تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور

اَنْتَ خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝۱۵۵ وَ اكْتُبْ لَنَا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةً

اَنْتَ	خَیْرُ الْغٰفِرِیْنَ ۝۱۵۵	وَ	اكْتُبْ	لَنَا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةً (1)
تو	سب سے بہتر بخشنے والا (ہے)	اور	لکھ دے	ہمارے لیے	اس دنیا میں	بھلائی

تو سب سے بہتر بخشنے والا ہے ۝ اور ہمارے لیے اس دنیا میں اور آخرت میں

وَّ فِی الْاٰخِرَةِ اِنَّا هُدْنَاۤ اِلَیْكَ ؕ قَالَ عَذَابِیْۤ

وَّ	فِی الْاٰخِرَةِ	اِنَّا	هُدْنَاۤ	اِلَیْكَ	قَالَ	عَذَابِیْۤ
اور	آخرت میں (بھلائی)	بیشک	ہم نے رجوع کیا	تیری طرف	فرمایا	میرا عذاب

بھلائی لکھ دے، بیشک ہم نے تیری طرف رجوع کیا۔ فرمایا: میں جسے چاہتا ہوں

اُصِیْبُ بِهٖ مَنْ اَشَآءُ ۚ وَ رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ ؕ

اُصِیْبُ	بِهٖ	مَنْ	اَشَآءُ	وَ	رَحْمَتِیْ	وَسِعَتْ	كُلَّ شَیْءٍ
میں پہنچاتا ہوں	اس کو	جسے	چاہتا ہوں	اور	میری رحمت	گھیرے ہوئے ہے	ہر چیز (کو)

اپنا عذاب پہنچاتا ہوں اور میری رحمت ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے

فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِیْنَ یَتَّقُوْنَ وَ یُؤْتُوْنَ

فَسَاَكْتُبُهَا (2)	لِلَّذِیْنَ	یَتَّقُوْنَ	وَ	یُؤْتُوْنَ
تو عنقریب میں لکھ دوں گا اس (رحمت) کو	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہیں	اور	دیتے ہیں

تو عنقریب میں اپنی رحمت ان کے لیے لکھ دوں گا جو پرہیز گار ہیں اور زکوٰۃ

دنیا و آخرت کی بھلائی سے متعلق دعا کے موسیٰ اور اس بھلائی کے حقدار

1...... دنیا کی بھلائی سے پاکیزہ زندگی اور نیک اعمال مراد ہیں اور آخرت کی بھلائی سے جنت، اللہ تعالیٰ کا دیدار اور دنیا کی نیکیوں پر ثواب مراد ہے۔

2...... یہودیوں نے جب اس آیت کو سنا تو کہنے لگے ہم متقی ہیں اور ہم زکوٰۃ دیتے ہیں اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو اگلی آیت نازل فرما کر اللہ تعالیٰ نے واضح فرما دیا کہ یہ فضیلت امت محمدیہ کے ساتھ خاص ہیں۔

امتِ محمد کی شان اور فضائلِ مصطفیٰ

الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾ ج اَلَّذِيْنَ

الزَّكٰوةَ	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِنَا	يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۵۶﴾	اَلَّذِيْنَ
زکوۃ	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں پر	ایمان لاتے ہیں	وہ لوگ جو

دیتے ہیں اور وہ ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں ○ وہ جو

يَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ الَّذِيْ

يَتَّبِعُوْنَ	الرَّسُوْلَ (1)	النَّبِيَّ	الْاُمِّيَّ (2)	الَّذِيْ
پیروی کرتے ہیں	رسول (کی)	(جو) غیب کی خبریں دینے والا	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)	جسے

اس رسول کی اتباع کریں جو غیب کی خبریں دینے والے ہیں، جو کسی سے پڑھے ہوئے نہیں ہیں، جسے

يَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ

يَجِدُوْنَهٗ	مَكْتُوْبًا	عِنْدَهُمْ	فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ
وہ (اہلِ کتاب) پاتے ہیں اسے	لکھا ہوا	اپنے پاس	تورات اور انجیل میں

یہ (اہلِ کتاب) اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں،

يَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ

يَاْمُرُهُمْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهٰىهُمْ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	يُحِلُّ
وہ حکم دیتا ہے انہیں	نیکی کا	اور	منع کرتا ہے انہیں	برائی سے	اور	حلال فرماتا ہے

وہ انہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور انہیں برائی سے منع کرتے ہیں اور ان کیلئے

لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَيَضَعُ

لَهُمُ	الطَّيِّبٰتِ	وَ	يُحَرِّمُ	عَلَيْهِمُ	الْخَبٰٓئِثَ	وَ	يَضَعُ
ان کے لئے	پاکیزہ چیزیں	اور	حرام فرماتا ہے	ان کے اوپر	گندی چیزیں	اور	اتار دیتا ہے

پاکیزہ چیزیں حلال فرماتے ہیں اور گندی چیزیں ان پر حرام کرتے ہیں اور ان کے اوپر سے

1 ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اس آیت میں رسول سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔

2 ...... یقیناً اُمّی ہونا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزات میں سے ایک معجزہ ہے کہ دنیا میں کسی سے پڑھا نہیں لیکن دنیا کی بہترین کتاب یعنی قرآن کو لے کر آئے اور لوگوں کے سامنے ہمیشہ باقی و مفید رہنے والی بہترین تعلیمات پیش فرمائیں۔

عَنۡهُمۡ اِصۡرَهُمۡ وَالۡاَغۡلٰلَ الَّتِیۡ كَانَتۡ عَلَیۡهِمۡ ؕ فَالَّذِیۡنَ

عَنۡهُمۡ	اِصۡرَهُمۡ(1)	وَ	الۡاَغۡلٰلَ	الَّتِیۡ	كَانَتۡ	عَلَیۡهِمۡ	فَالَّذِیۡنَ
ان سے	ان کے بوجھ	اور	گلے کے طوق	جو	تھے	ان پر	پس وہ لوگ جو

وہ بوجھ اور قیدیں اتارتے ہیں جو ان پر تھیں تو وہ لوگ جو

اٰمَنُوۡا بِهٖ وَعَزَّرُوۡهُ وَنَصَرُوۡهُ وَاتَّبَعُوا

اٰمَنُوۡا	بِهٖ	وَ	عَزَّرُوۡهُ(2)	وَ	نَصَرُوۡهُ	وَ	اتَّبَعُوا
ایمان لائیں	اس (نبی) پر	اور	تعظیم کریں اس کی	اور	مدد کریں اس کی	اور	پیروی کریں

اس نبی پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اس کی مدد کریں اور اس نور کی

ع ٦ ۹

النُّوۡرَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ مَعَهٗۤ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾

النُّوۡرَ	الَّذِیۡۤ	اُنۡزِلَ	مَعَهٗۤ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الۡمُفۡلِحُوۡنَ ﴿۱۵۷﴾
(اس) نور (کی)	جو	نازل کیا گیا	اس کے ساتھ	یہ لوگ	وہی	فلاح پانے والے (ہیں)

پیروی کریں جو اس کے ساتھ نازل کیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

عمومِ رسالت اور عظمتِ مصطفیٰ کا بیان

قُلۡ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ اِلَیۡكُمۡ جَمِیۡعَا

قُلۡ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنِّیۡ	رَسُوۡلُ اللّٰهِ	اِلَیۡكُمۡ جَمِیۡعًا(3)
تم کہو	اے	لوگو	بیشک میں	(اس) اللہ کا رسول (ہوں)	تم سب کی طرف

تم فرماؤ: اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں

الَّذِیۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحۡیٖ

الَّذِیۡ لَهٗ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	یُحۡیٖ
جس کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	وہ زندہ کرتا ہے

جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہی زندہ کرتا ہے

1...... بوجھ سے مراد سخت تکلیفیں ہیں جیسا کہ توبہ میں اپنے آپ کو قتل کرنا اور جن اعضاء سے گناہ صادر ہوں ان کو بعض صورتوں میں کاٹ ڈالنا اور قید سے مراد مشقت والے احکام ہیں جیسا کہ کپڑے کے جس مقام کو نجاست لگے اس کو قینچی سے کاٹ ڈالنا اور غنیمتوں کو جلانا۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم اعتقادی، عملی، قولی، فعلی، ظاہری، باطنی ہر طرح لازم ہے بلکہ روحِ ایمان ہے۔

3...... یہ آیت سرورِ کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عمومِ رسالت کی دلیل ہے کہ آپ تمام مخلوق کیلئے رسول ہیں اور کل جہاں آپ کی اُمت ہے۔

وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ

وَ	یُمِیْتُ	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	النَّبِیِّ	الْاُمِّیِّ
اور	موت دیتا ہے	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	نبی	(کسی سے) پڑھا ہوا نہیں (ہے)

اور مارتا ہے تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر جو نبی ہیں، (کسی سے) پڑھے ہوئے نہیں ہیں،

الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ

الَّذِیْ	یُؤْمِنُ	بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ	وَ	اتَّبِعُوْهُ	لَعَلَّكُمْ
جو	ایمان لاتا ہے	اللہ اور اس کی تمام باتوں پر	اور	پیروی کرو اس (رسول) کی	تاکہ تم

اللہ اور اس کی تمام باتوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی پیروی کرو تاکہ تم

قومِ موسیٰ میں حق پر قائم ایک گروہ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ مِنْ قَوْمِ مُوْسٰۤى اُمَّةٌ یَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ

تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ	مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى	اُمَّةٌ	یَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ [1]	وَ
ہدایت پاجاؤ	اور	موسیٰ کی قوم میں سے	ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور

ہدایت پالو ○ اور موسیٰ کی قوم سے ایک گروہ ہے جو حق کی راہ بتاتا ہے اور

بنی اسرائیل کی بارہ گروہوں میں تقسیم اور ان پر انعاماتِ الٰہیہ

بِهٖ یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ وَ قَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا

بِهٖ	یَعْدِلُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	وَ	قَطَّعْنٰهُمُ	اثْنَتَیْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا
اسی کے ساتھ	وہ انصاف کرتے ہیں	اور	ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	بارہ قبیلوں (میں)

اسی کے مطابق انصاف کرتا ہے ○ اور ہم نے انہیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کر کے

اُمَمًا ؕ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ

اُمَمًا	وَ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰى	اِذِ	اسْتَسْقٰىهُ
الگ الگ جماعت	اور	ہم نے وحی کی	موسیٰ کی طرف	جب	پانی طلب کیا اس سے

الگ الگ جماعت بنا دیا اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی جب اُس سے اس کی قوم نے

1 ...... یہاں حق کی راہ بتانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں، اس بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے دو قول یہ ہیں (1) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے اسلام قبول کر لیا، جیسے حضرت عبد اللہ بن سلام اور ان کے ساتھی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ۔ (2) اس سے مراد بنی اسرائیل کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت منسوخ ہونے سے پہلے اسے مضبوطی سے تھامے رکھا، اس میں کوئی تبدیلی نہ کی اور نہ ہی انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کیا۔

بنی اسرائیل کو خصوصی انداز سے شہر میں داخلے کا حکم اور بشارت

قَوْمُهٗۤ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَۚ فَانْۢبَجَسَتْ

قَوْمُهٗۤ	اَنِ اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ(1)	الْحَجَرَ	فَانْۢبَجَسَتْ
اس کی قوم (نے)	کہ مار	اپنا عصا	پتھر (پر)	(جب عصا مارا) تو پھوٹ پڑے، جاری ہو گئے

پانی مانگا کہ اس پتھر پر اپنا عصا مارو تو اس میں سے بارہ چشمے

مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًاؕ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ

مِنْهُ	اثْنَتَا عَشْرَةَ	عَيْنًا	قَدْ	عَلِمَ	كُلُّ اُنَاسٍ
اس سے	بارہ	چشمے	تحقیق	جان، پہچان لی	تمام لوگوں، ہر گروہ (نے)

جاری ہو گئے، ہر گروہ نے اپنے پینے کی جگہ کو

مَّشْرَبَهُمْؕ وَ ظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَ اَنْزَلْنَا

مَّشْرَبَهُمْ	وَ	ظَلَّلْنَا	عَلَيْهِمُ	الْغَمَامَ	وَ	اَنْزَلْنَا
اپنے پینے کی جگہ	اور	ہم نے سایہ بنا دیا	ان کے اوپر	بادلوں (کو)	اور	ہم نے اتارا

پہچان لیا اور ہم نے ان پر بادلوں کا سایہ کیا اور ان پر

عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰىؕ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْؕ

عَلَيْهِمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى	كُلُوْا	مِنْ طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ
ان کے اوپر	من	اور	سلویٰ	کھاؤ	(اس) پاکیزہ سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں

من و سلویٰ اتارا (اور فرمایا) ہماری دی ہوئی پاک چیزیں کھاؤ

وَ مَا ظَلَمُوْنَا وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (١٦٠) وَ

وَ	مَا ظَلَمُوْنَا	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ (١٦٠)	وَ
اور	انہوں نے ہم پر کوئی ظلم نہ کیا، ہمارا کچھ نہ بگاڑا	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے رہے	اور

اور انہوں نے (ہماری نافرمانی کرکے) ہمارا کچھ نقصان نہ کیا لیکن اپنی ہی جانوں کا نقصان کرتے رہے ○ اور

1 ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے کہ ہر چیز بندوں کو بلاواسطہ خود ہی دیدے مگر اس کا قانون یہ ہے کہ وہ بندوں کے توسل اور ان کے وسیلے سے دیتا ہے۔ اس کی ایک مثال اسی آیت میں ہے کہ پانی مانگنے پر بنی اسرائیل کو خود پانی نہ دیا بلکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو درمیان میں وسیلہ بنایا۔

اِذْ قِيْلَ لَهُمُ اسْكُنُوْا هٰذِهِ الْقَرْيَةَ وَ كُلُوْا مِنْهَا

اِذْ	قِيْلَ	لَهُمُ	اسْكُنُوْا	هٰذِهِ الْقَرْيَةَ	وَ	كُلُوْا	مِنْهَا
جب	فرمایا گیا	ان سے	(کہ) سکونت اختیار کرو	اس بستی، شہر (میں)	اور	کھاؤ	اس میں سے

یاد کرو جب ان سے فرمایا گیا کہ اِس شہر میں سکونت اختیار کرو اور اس میں

حَيْثُ شِئْتُمْ وَ قُوْلُوْا حِطَّةٌ وَّ ادْخُلُوا

حَيْثُ	شِئْتُمْ	وَ	قُوْلُوْا	حِطَّةٌ	وَّ	ادْخُلُوا
جہاں، جو	تم چاہو	اور	کہو	ہمارے گناہ معاف ہوں	اور	داخل ہو جاؤ

جو چاہو کھاؤ اور یوں کہو "ہماری بخشش ہو" اور (شہر کے) دروازے میں

الْبَابَ سُجَّدًا نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ ؕ

الْبَابَ	سُجَّدًا	نَّغْفِرْ	لَكُمْ	خَطِيْٓـٰٔتِكُمْ
دروازہ (میں)	سجدہ کرنے والے، سجدہ کرتے	ہم بخش دیں گے	تمہارے لئے	تمہاری خطائیں

سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو جاؤ تو ہم تمہاری خطائیں معاف کر دیں گے

سَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

سَنَزِيْدُ	الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۶۱﴾	فَبَدَّلَ [1]	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
عنقریب ہم زیادہ دیں گے	نیکی کرنے والوں (کو)	تو بدل دی	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا

(اور) نیکی کرنے والوں کو عنقریب اور زیادہ عطا فرمائیں گے ○ تو ان میں سے ظالموں نے جو بات

بنی اسرائیل کی مخالفت اور ان کا انجام

مِنْهُمْ قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ فَاَرْسَلْنَا

مِنْهُمْ	قَوْلًا	غَيْرَ	الَّذِيْ	قِيْلَ	لَهُمْ	فَاَرْسَلْنَا
ان میں سے	بات	علاوہ، دوسری (بات سے)	جو	کہی گئی	ان سے	تو ہم نے بھیجا

ان سے کہی گئی تھی اسے دوسری بات سے بدل دیا تو ہم نے ان پر

1 ......بنی اسرائیل کو حکم یہ تھا کہ حِطَّةٌ کہتے ہوئے دروازے میں داخل ہوں، یہ توبہ اور استغفار کا کلمہ ہے لیکن وہ اس کی بجائے براہِ تمسخر حِنْطَةٌ فِیْ شَعِیْرَةٍ کہتے ہوئے داخل ہوئے۔ اس وجہ سے ان پر عذاب نازل ہوا اور وہ عذاب طاعون کی وبا تھی جس سے ایک ساعت میں چوبیس ہزار اسرائیلی فوت ہوگئے۔

اصحابِ سبت کا واقعہ

عَلَيۡهِمۡ رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾ ع وَسۡـَٔلۡهُمۡ

عَلَيۡهِمۡ	رِجۡزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوۡا يَظۡلِمُوۡنَ ﴿۱۶۲﴾	وَسۡـَٔلۡهُمۡ (1)
ان کے اوپر	عذاب	آسمان سے	(اس) وجہ سے کہ	وہ ظلم کرتے تھے	اور پوچھو ان سے

آسمان سے عذاب بھیجا کیونکہ وہ ظلم کرتے تھے ○ اور ان سے اُس بستی کا

عَنِ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ ۘ اِذۡ يَعۡدُوۡنَ

عَنِ الۡقَرۡيَةِ	الَّتِىۡ	كَانَتۡ	حَاضِرَةَ الۡبَحۡرِ	اِذۡ	يَعۡدُوۡنَ
(اس) بستی کے بارے	جو	تھی	دریا کے کنارے (پر)	جب	وہ حد سے بڑھنے لگے

حال پوچھو جو دریا کے کنارے پر تھی، جب وہ ہفتے کے بارے میں

فِى السَّبۡتِ اِذۡ تَاۡتِيۡهِمۡ حِيۡتَانُهُمۡ يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ شُرَّعًا

فِى السَّبۡتِ	اِذۡ	تَاۡتِيۡهِمۡ	حِيۡتَانُهُمۡ	يَوۡمَ سَبۡتِهِمۡ	شُرَّعًا
ہفتے کے بارے میں	جب	آتیں ان کے سامنے	ان کی مچھلیاں	ان کے ہفتے کے دن	پانی پر تیرتی

حد سے بڑھنے لگے، جب ہفتے کے دن تو مچھلیاں پانی پر تیرتی ہوئی ان کے سامنے آتیں

وقف لازم

وَّيَوۡمَ لَا يَسۡبِتُوۡنَ ۙ لَا تَاۡتِيۡهِمۡ ۛۚ كَذٰلِكَ ۛۚ نَبۡلُوۡهُمۡ

وَّ	يَوۡمَ	لَا يَسۡبِتُوۡنَ	لَا تَاۡتِيۡهِمۡ	كَذٰلِكَ	نَبۡلُوۡهُمۡ
اور	(جس) دن	وہ ہفتہ نہ پاتے	(تو مچھلیاں) نہ آتیں ان کے پاس	اسی طرح	ہم آزماتے انہیں

معانقة

اور جس دن ہفتہ نہ ہوتا اس دن مچھلیاں نہ آتیں۔ اسی طرح ہم ان کی نافرمانی کی وجہ سے

النصف

بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾ وَاِذۡ قَالَتۡ اُمَّةٌ مِّنۡهُمۡ

بِمَا	كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۱۶۳﴾	وَ	اِذۡ	قَالَتۡ	اُمَّةٌ	مِّنۡهُمۡ
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	اور	جب	کہا	ایک گروہ (نے)	ان میں سے

ان کی آزمائش کرتے تھے ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

(1)......اس آیت میں خطاب سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے کہ آپ اپنے قریب رہنے والے یہودیوں سے سرزنش کے طور پر اس بستی والوں کا حال دریافت فرمائیں۔ اس سوال سے مقصود ان پر یہ ظاہر کرنا تھا کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور معجزات کا انکار کرنا اُن یہودیوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ کفر و معصیت تو ان کا پرانا دستور ہے کہ ان کے آباؤ اجداد بھی کفر پر قائم رہے۔

لِمَ تَعِظُوْنَ قَوْمَاۨ ۙ اللّٰهُ مُهْلِكُهُمْ اَوْ

لِمَ	تَعِظُوْنَ	قَوْمَاۨ	اللّٰهُ	مُهْلِكُهُمْ	اَوْ
کیوں	تم نصیحت کرتے ہو	(ان) لوگوں (کو)	اللّٰه	ہلاک کرنے والا (ہے) انہیں	یا

تم ان لوگوں کو کیوں نصیحت کرتے ہو جنہیں اللّٰه ہلاک کرنے والا ہے یا

مُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا ؕ قَالُوْا مَعْذِرَةً

مُعَذِّبُهُمْ	عَذَابًا شَدِیْدًا[1]	قَالُوْا	مَعْذِرَةً
عذاب دینے والا (ہے) انہیں	سخت عذاب	انہوں نے کہا	عذر پیش کرنے (کے لئے)

انہیں سخت عذاب دینے والا ہے؟ انہوں نے کہا: تمہارے رب کے حضور

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾ فَلَمَّا نَسُوْا

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	لَعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۴﴾	فَلَمَّا	نَسُوْا
تمہارے رب کے حضور	اور	(اس لئے کہ) شاید وہ	ڈریں	پھر جب	انہوں نے بھلا دیا

عذر پیش کرنے کے لئے اور شاید یہ ڈریں ○ پھر جب انہوں نے اس نصیحت کو بھلا دیا

مَا ذُكِّرُوْا بِهٖۤ اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ

مَا	ذُكِّرُوْا	بِهٖۤ	اَنْجَیْنَا	الَّذِیْنَ	یَنْهَوْنَ
(اسے) جو	انہیں نصیحت کی گئی	اس کے ساتھ	(تو) ہم نے نجات دی	ان لوگوں کو جو	منع کرتے تھے

جو انہیں کی گئی تھی تو ہم نے برائی سے منع کرنے والوں کو

عَنِ السُّوْٓءِ وَ اَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍۭ

عَنِ السُّوْٓءِ	وَ	اَخَذْنَا	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	بِعَذَابٍۭ بَىٕیْسٍۭ
برائی سے	اور	ہم نے پکڑ لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	برے عذاب کے ساتھ

نجات دی اور ظالموں کو ان کی نافرمانی کے سبب برے عذاب

[1]......اس آیت میں اس گروہ کا ذکر ہے کہ جنہوں نے شکار سے منع کرنے پر خاموشی اختیار کی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مچھلی کے شکار پر بالکل راضی نہ تھے بلکہ ان سے متنفر تھے جبکہ انہیں سمجھاتے اس لئے نہیں تھے کہ ان کے ماننے کی امید نہ تھی۔ اس سے بظاہر یہ سمجھ آتا ہے کہ یہ لوگ بھی نجات پا گئے تھے کیونکہ جب کسی کے ماننے کی امید نہ ہو تو امر بالمعروف کرنا فرض نہیں رہتا، ہاں افضل ضرور ہوتا ہے نیز امر بالمعروف فرضِ کفایہ ہے لہٰذا جب ایک گروہ یہ کر ہی رہا تھا تو ان پر بعینہٖ فرض نہ رہا۔

بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾ فَلَمَّا عَتَوْا عَنْ مَّا

بِمَا	كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ﴿١٦٥﴾	فَلَمَّا	عَتَوْا	عَنْ مَّا
(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے	پھر جب	انہوں نے سرکشی کی	جس سے

میں گرفتار کردیا○ پھر جب انہوں نے ممانعت کے حکم سے

نُهُوْا عَنْهُ قُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾

نُهُوْا	عَنْهُ	قُلْنَا	لَهُمْ	كُوْنُوْا	قِرَدَةً (1)	خٰسِـِٕيْنَ ﴿١٦٦﴾
انہیں منع کیا گیا	اس سے	(تو) ہم نے کہا	ان سے	ہو جاؤ	بندر	دھتکارے ہوئے

سرکشی کی ہم نے ان سے فرمایا: دھتکارے ہوئے بندر بن جاؤ○

یہودیوں پر ظالم مسلط ہوتے رہنے کی خبر

وَ اِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكَ لَيَبْعَثَنَّ عَلَيْهِمْ

وَ	اِذْ	تَاَذَّنَ	رَبُّكَ	لَيَبْعَثَنَّ (2)	عَلَيْهِمْ
اور	جب	اعلان کردیا	تمہارے رب (نے)	(کہ) ضرور وہ بھیجتا رہے گا	ان پر

اور جب تمہارے رب نے اعلان کردیا کہ وہ ضرور قیامت کے دن تک

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مَنْ يَّسُوْمُهُمْ سُوْٓءَ الْعَذَابِ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	مَنْ	يَّسُوْمُهُمْ	سُوْٓءَ الْعَذَابِ	اِنَّ	رَبَّكَ
قیامت کے دن تک	(انہیں) جو	پہنچاتے رہیں گے انہیں	برا عذاب	بیشک	تمہارا رب

ان پر ایسوں کو بھیجتا رہے گا جو انہیں برا عذاب دیتے رہیں گے بیشک تمہارا رب

بنی اسرائیل کی مختلف گروہوں میں تقسیم اور آزمائش

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ ۚۖ وَ اِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾ وَ

لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ	وَ	اِنَّهٗ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿١٦٧﴾	وَ
ضرور جلد عذاب دینے والا (ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

ضرور جلد عذاب دینے والا ہے اور بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور

1...... موجودہ بندر اور خنزیر مسخ شدہ لوگوں کی اولاد میں سے نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کسی قوم کو ہلاک کرکے یا کسی قوم کو عذاب دے کر اس کی نسل نہیں چلائی، نیز بندر اور خنزیر تو ان قوموں سے پہلے بھی دنیا میں موجود تھے۔ 2...... اس آیت میں قیامت تک یہودیوں کے لئے ذلت اور غلامی مقدر کردیئے جانے کا ذکر ہے، چنانچہ بخت نصر، سنجاریب، اور رومی عیسائی بادشاہوں کا یہودیوں پر تسلط، پھر ان پر مسلمان سلاطین کا تقرر، پھر انگریزوں کی غلامی میں رہنا، قریب کے دور میں جرمنی میں ہٹلر کا انہیں چن چن کر قتل کرنا اور اپنے ملک سے نکال دینا اس آیت کی صداقت کی واضح دلیلیں ہیں۔

بنی اسرائیل کے ناخلف جانشینوں کے عیوب

قَطَّعْنٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اُمَمًا ۚ مِنْهُمُ الصّٰلِحُوْنَ وَ

قَطَّعْنٰهُمْ	فِی الْاَرْضِ	اُمَمًا	مِنْهُمُ	الصّٰلِحُوْنَ	وَ
ہم نے تقسیم کر دیا انہیں	زمین میں	مختلف گروہوں (میں)	ان میں سے (کچھ)	نیک (ہیں)	اور

ہم نے انہیں زمین میں مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا، ان میں کچھ صالحین ہیں اور

مِنْهُمْ دُوْنَ ذٰلِكَ ٚ وَ بَلَوْنٰهُمْ بِالْحَسَنٰتِ وَ

مِنْهُمْ	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	بَلَوْنٰهُمْ	بِالْحَسَنٰتِ	وَ
ان میں سے (کچھ)	اس کے علاوہ (ہیں)	اور	ہم نے آزمایا انہیں	بھلائیوں (خوشحالیوں) سے	اور

کچھ اس کے علاوہ ہیں اور ہم نے انہیں خوشحالیوں اور

السَّیِّاٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾ فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ

السَّیِّاٰتِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۶۸﴾	فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ
برائیوں (بدحالیوں سے)	تاکہ وہ	لوٹ آئیں	پھر آئے	ان کے بعد	(برے) جانشین

بدحالیوں سے آزمایا تاکہ وہ لوٹ آئیں ○ پھر ان کے بعد ایسے برے جانشین آئے

وَّرِثُوا الْكِتٰبَ یَاْخُذُوْنَ عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى وَ یَقُوْلُوْنَ

وَّرِثُوا	الْكِتٰبَ	یَاْخُذُوْنَ	عَرَضَ هٰذَا الْاَدْنٰى	وَ	یَقُوْلُوْنَ
(جو) وارث ہوئے	کتاب (کے)	وہ لیتے ہیں	اس دنیا کا مال	اور	کہتے ہیں

جو کتاب کے وارث ہوئے وہ اس دنیا کا مال لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

سَیُغْفَرُ لَنَا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِهِمْ عَرَضٌ مِّثْلُهٗ

سَیُغْفَرُ[1]	لَنَا	وَ	اِنْ	یَّاْتِهِمْ	عَرَضٌ مِّثْلُهٗ
عنقریب بخشش دیا جائے گا	ہمیں	اور (حالانکہ)	اگر	(مزید) آجائے ان کے پاس	اس کی مثل مال

ہماری مغفرت کر دی جائے گی حالانکہ اگر ویسا ہی مال ان کے پاس مزید آجائے

[1] ......یہودی نافرمانیوں کے باوجود بخشش کا یقین رکھتے تھے، اس بنا پر کہ ہم انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے ہیں اس لئے ان گناہوں پر ہم سے کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔ فی زمانہ بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں کہ جو اپنی بداعمالیوں کے باوجود خود کو آخرت کے اجر و ثواب کا قطعی حق دار سمجھتے ہیں۔ اولیاء و صالحین سے نسبت کی وجہ سے بشرطِ ایمان قیامت میں شفاعت کی امید برحق ہے لیکن اس وجہ سے اپنی بخشش کا یقین کرلینا اور اعمالِ صالحہ سے خود کو بے نیاز سمجھنا سراسر باطل و مردود ہے۔

يَأْخُذُوْهُ ؕ اَلَمْ يُؤْخَذْ عَلَيْهِمْ مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ اَنْ لَّا يَقُوْلُوْا

يَاْخُذُوْهُ	اَلَمْ يُؤْخَذْ	عَلَيْهِمْ	مِّيْثَاقُ الْكِتٰبِ	اَنْ	لَّا يَقُوْلُوْا
(تو) وہ لے لیں گے اسے	کیا نہیں لیا گیا	ان پر (سے)	کتاب میں عہد	کہ	وہ نہیں کہیں گے

تو اسے (بھی) لے لیں گے۔ کیا کتاب میں ان سے یہ عہد نہیں لیا گیا تھا؟ کہ اللہ کے بارے میں

عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ وَ دَرَسُوْا مَا فِيْهِ ؕ وَ

عَلَى اللّٰهِ	اِلَّا	الْحَقَّ	وَ	دَرَسُوْا	مَا	فِيْهِ	وَ
اللہ پر (کے بارے)	مگر	حق	اور	انہوں نے پڑھ لیا	(اسے) جو	اس (کتاب) میں (ہے)	اور

حق بات کے سوا کچھ نہ کہیں گے اور وہ پڑھ چکے ہیں جو اس کتاب میں ہے اور

کتابِ الٰہی کو مضبوطی سے تھامنے والوں کی فضیلت

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ وَ

الدَّارُ الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَتَّقُوْنَ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۶۹﴾	وَ
آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	پرہیز گار ہیں	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لئے بہتر ہے، تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتٰبِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّا

الَّذِيْنَ	يُمَسِّكُوْنَ[1]	بِالْكِتٰبِ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ[2]	اِنَّا
وہ لوگ جو	مضبوطی سے تھامتے ہیں	کتاب کو	اور	انہوں نے قائم رکھی	نماز	بیشک

وہ جو کتاب کو مضبوطی سے تھامتے ہیں اور انہوں نے نماز قائم رکھی، بیشک ہم

بنی اسرائیل پر سائبان کی طرح پہاڑ کھڑا کیا جانا

لَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ اِذْ نَتَقْنَا الْجَبَلَ

لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	اِذْ	نَتَقْنَا	الْجَبَلَ
ہم ضائع نہیں کرتے	اصلاح کرنے والوں کا اجر	اور	جب	ہم نے بلند کر دیا	پہاڑ

اصلاح کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور یاد کرو جب ہم نے پہاڑ ان کے اوپر

1 ...... کتاب کو مضبوطی سے تھامنے سے مراد اس کے مطابق عمل کرنا، اس کے تمام احکام کو ماننا اور اس میں کسی طرح کی تبدیلی روا نہ رکھنا ہے۔

2 ...... نماز اگرچہ کتاب کو مضبوطی سے تھامنے میں داخل ہے البتہ اسے جداگانہ ذکر کرنے سے مقصود اس کی عظمت کا اظہار اور یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے کے بعد سب سے اہم عبادت نماز ہے۔

فَوْقَهُمْ كَاَنَّهٗ ظُلَّةٌ وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهٗ وَاقِعٌۢ بِهِمْ ۚ

فَوْقَهُمْ (1)	كَاَنَّهٗ	ظُلَّةٌ	وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهٗ	وَاقِعٌۢ بِهِمْ
ان کے اوپر	گویا کہ وہ	سائبان (ہے)	اور	انہوں نے گمان کر لیا	کہ وہ	ان پر گرنے والا (ہے)

بلند کر دیا گویا وہ سائبان ہے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ان پر گرنے ہی والا ہے

خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا

خُذُوْا	مَاۤ	اٰتَیْنٰكُمْ	بِقُوَّةٍ	وَّ	اذْكُرُوْا	مَا
(ہم نے فرمایا) تھام لو	(اسے) جو	ہم نے دیا تمہیں	مضبوطی کے ساتھ	اور	یاد کرو	جو کچھ

(اور ہم نے کہا) جو ہم نے تمہیں دیا ہے اسے مضبوطی سے تھام لو اور جو کچھ اس میں ہے

فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾ ع وَ اِذْ اَخَذَ رَبُّكَ

فِیْهِ	لَعَلَّكُمْ	تَتَّقُوْنَ ﴿۱۷۱﴾	وَ	اِذْ	اَخَذَ	رَبُّكَ
اس میں (ہے)	تاکہ تم	پرہیزگار بن جاؤ	اور	جب	نکالی	تمہارے رب (نے)

اسے یاد کرو تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تمہارے رب نے

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ ۚ

مِنْۢ بَنِیْۤ اٰدَمَ	مِنْ ظُهُوْرِهِمْ	ذُرِّیَّتَهُمْ	وَ	اَشْهَدَهُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
اولادِ آدم سے	ان کی پشتوں سے	ان کی اولاد	اور	گواہ بنایا انہیں	ان کی جانوں پر

اولادِ آدم کی پشت سے ان کی نسل نکالی اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا

اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰى ۛۚ شَهِدْنَا ۛۚ

اَلَسْتُ	بِرَبِّكُمْ (2)	قَالُوْا	بَلٰى	شَهِدْنَا
(اور فرمایا) کیا میں نہیں ہوں	تمہارا رب	انہوں نے کہا	کیوں نہیں	ہم نے گواہی دی

(اور فرمایا) کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم نے گواہی دی۔

ع ۹ ۲۱

یومِ الست میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اقرار اور اس کا مقصد

معانقۃ ۷

1 ...... جب بنی اسرائیل نے احکامِ الٰہی کو بوجھ سمجھ کر قبول کرنے سے انکار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک تین میل لمبا اور چوڑا پہاڑ اُٹھا کر ان پر معلق کر دیا اور فرمایا کہ توریت کے احکام مانو ورنہ یہ تم پر گرا دیا جائے گا۔ یہ دیکھ کر سب سجدے میں گر گئے اور احکام کو قبول کر لیا۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پشت سے ان کی تمام اولاد ارواح کی صورت میں نکال کر انہیں فرمایا: کیا میں تمہارا رب نہیں؟ سب نے کہا: کیوں نہیں، ہم اس کی گواہی دیتے ہیں، پھر دنیا میں رسولوں اور کتابوں کی آمد کے ذریعے یہ عہد یاد دلایا جاتا رہا۔ تو یہ گواہ بنانا لوگوں پر حجت پوری کرنا تھا تاکہ بروزِ قیامت وہ یہ نہ کہیں کہ ہم=

اَنْ تَقُوْلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّا كُنَّا عَنْ هٰذَا غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾ۙ

اَنْ	تَقُوْلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِنَّا	كُنَّا	عَنْ هٰذَا	غٰفِلِیْنَ ﴿۱۷۲﴾
(یہ اس لئے ہوا) تاکہ	تم (نہ) کہو	قیامت کے دن	بیشک	ہم تھے	اس سے	بے خبر

(یہ اس لئے ہوا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہمیں اس کی خبر نہ تھی ○

اَوْ تَقُوْلُوْۤا اِنَّمَاۤ اَشْرَكَ اٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا

اَوْ	تَقُوْلُوْۤا	اِنَّمَاۤ	اَشْرَكَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا
یا	کہنے لگو	صرف	شرک کیا	ہمارے باپ دادا (نے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم ہوئے

یا یہ کہنے لگو کہ شرک تو پہلے ہمارے باپ دادانے کیا اور ہم

ذُرِّیَّةً مِّنْۢ بَعْدِهِمْۚ اَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ

ذُرِّیَّةً	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ	اَفَتُهْلِكُنَا	بِمَا	فَعَلَ
اولاد	ان کے بعد	تو کیا تو ہلاک فرمائے گا ہمیں	(اس کے) سبب جو	کیا

ان کے بعد (ان کی) اولاد ہوئے تو کیا تو ہمیں اس پر ہلاک فرمائے گا جو

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ وَ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ وَ لَعَلَّهُمْ

الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	وَ	لَعَلَّهُمْ
اہلِ باطل (نے)	اور	اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	اور	تاکہ وہ

اہلِ باطل نے کیا ○ اور ہم اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں اور اس لیے کہ

بنی اسرائیل کے ایک عالم کی بد عملی اور اس کا عبرتناک انجام

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾ وَ اتْلُ عَلَیْهِمْ نَبَاَ الَّذِیْۤ اٰتَیْنٰهُ اٰیٰتِنَا

یَرْجِعُوْنَ ﴿۱۷۴﴾	وَ	اتْلُ	عَلَیْهِمْ	نَبَاَ	الَّذِیْۤ	اٰتَیْنٰهُ	اٰیٰتِنَا
رجوع کرلیں	اور	پڑھو	ان پر	(اس کی) خبر	جسے	ہم نے دیں اسے	اپنی آیتیں

وہ رجوع کرلیں ○ اور اے محبوب! انہیں اس آدمی کا حال سناؤ جسے ہم نے اپنی آیات عطا فرمائیں

=لاعلمی کی وجہ سے یا باپ دادا کا عمل دیکھ کر شرک میں پڑے تھے۔

1 ...... یہاں چند باتیں توجہ طلب ہیں، ایک یہ کہ عمومی طور پر شرعی احکام میں جہالت معتبر نہیں، کوئی یہ عذر پیش کر کے کہ مجھے معلوم نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتا۔ ہر شخص پر فرض ہے کہ ضرورت کے مطابق دینی مسائل سیکھے۔ دوسری بات یہ کہ آباؤ اجداد کی جاہلانہ پیروی کا عذر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔ تیسری بات یہ کہ گناہ کی بنیاد ڈالنا اگرچہ سخت تر جرم ہے مگر اس جرم کے ارتکاب کرنے والے سب مجرم ہوں گے، وہ یہ عذر نہیں=

فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾

فَانْسَلَخَ[1]	مِنْهَا	فَاَتْبَعَهُ	الشَّيْطٰنُ	فَكَانَ	مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾
تو وہ صاف نکل گیا	ان سے	پھر پیچھے لگ گیا اس کے	شیطان	تو وہ ہو گیا	گمراہوں میں سے

تو وہ ان سے صاف نکل گیا پھر شیطان اس کے پیچھے لگ گیا تو وہ آدمی گمراہوں میں سے ہو گیا۔

وَ لَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَ لٰكِنَّهٗۤ اَخْلَدَ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَرَفَعْنٰهُ	بِهَا	وَ	لٰكِنَّهٗۤ	اَخْلَدَ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بلند کر دیتے اسے	ان (آیتوں) کے سبب	اور	لیکن وہ	جھک گیا

اور اگر ہم چاہتے تو آیتوں کے سبب اسے بلند مرتبہ کر دیتے مگر وہ تو دنیا کی طرف

اِلَى الْاَرْضِ وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ ۚ

اِلَى الْاَرْضِ	وَ	اتَّبَعَ	هَوٰىهُ	فَمَثَلُهٗ	كَمَثَلِ الْكَلْبِ[2]
زمین (دنیا) کی طرف	اور	تابع ہو گیا	اپنی خواہش (کے)	تو اس کی مثال	کتے کی مثال جیسی (ہے)

مائل ہو گیا اور اپنی خواہش کا تابع ہو گیا تو اس کا حال کتے کی طرح ہے

اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ ؕ

اِنْ	تَحْمِلْ	عَلَيْهِ	يَلْهَثْ	اَوْ	تَتْرُكْهُ	يَلْهَثْ
اگر	تم سختی کرو	اس پر	(تو) وہ زبان نکالتا ہے	یا	تم چھوڑ دو اسے	(تو) زبان نکالتا ہے

تو اس پر سختی کرے تو زبان نکالے اور تو اسے چھوڑ دے تو (بھی) زبان نکالے۔

ذٰلِكَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ۚ فَاقْصُصِ

ذٰلِكَ	مَثَلُ الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَاقْصُصِ
یہ	(ان) لوگوں کی مثال (ہے)	جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو تم بیان کرو

یہ ان لوگوں کا حال ہے جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا تو تم یہ واقعات

= کرسکتے کہ ہم چونکہ اس گناہ کو ایجاد کرنے والے نہیں اس لئے قصور وار بھی نہیں۔

1...... اکثر مفسرین کے نزدیک یہ آیت بلعم بن باعوراء کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زمانے میں بہت فضل و کمال والا ایک شخص تھا لیکن نفسانی خواہشات کی پیروی نے اس کی دنیا و آخرت تباہ کر دی۔ اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص472 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2...... دنیا کی طلب میں بلعم بن باعوراء نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے کتے کی بدترین حالت سے تشبیہ =

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کا حال

الْقَصَصَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾ سَآءَ مَثَلًا ِۨ الْقَوْمُ الَّذِيْنَ

الْقَصَصَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۷۶﴾	سَآءَ	مَثَلًا ِۨ الْقَوْمُ	الَّذِيْنَ
(یہ) واقعات	تاکہ وہ	غوروفکر کریں	کتنی بری ہے	(ان) لوگوں کی مثال	جنہوں نے

بیان کرو تاکہ وہ غوروفکر کریں ○ کتنی بری مثال ہے ان لوگوں کی جنہوں نے

ہدایت کا اصول اور گمراہی کا انجام

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اَنْفُسَهُمْ كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾ مَنْ يَّهْدِ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	وَ	اَنْفُسَهُمْ	كَانُوْا يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۷۷﴾	مَنْ	يَّهْدِ (1)
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	اور	اپنی جانوں (پر)	وہ ظلم کیا کرتے تھے	جسے	ہدایت دے

ہماری آیات کو جھٹلایا اور وہ اپنی جانوں پر ہی ظلم کیا کرتے تھے ○ جسے اللہ

اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِيْ ۚ وَ مَنْ يُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ

اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِيْ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ	تو وہی	ہدایت یافتہ (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو یہ لوگ	وہی

ہدایت دے تو وہی ہدایت یافتہ ہوتا ہے اور جنہیں اللہ گمراہ کردے تو وہی

کثیر جنوں اور انسانوں کا انجام دوزخ ہے

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾ وَ لَقَدْ ذَرَاْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيْرًا

الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۷۸﴾	وَ	لَقَدْ	ذَرَاْنَا	لِجَهَنَّمَ (2)	كَثِيْرًا
نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کئے	جہنم کے لئے	بہت

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے جہنم کے لیے بہت سے

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۖ لَهُمْ قُلُوْبٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ بِهَا ۫ وَ لَهُمْ

مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	لَهُمْ	قُلُوْبٌ	لَّا يَفْقَهُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ
جنوں اور انسانوں میں سے	ان کے	(ایسے) دل (ہیں)	وہ سمجھتے نہیں	ان کے ذریعے	اور	ان کی

جنات اور انسان پیدا کئے ہیں ان کے ایسے دل ہیں جن کے ذریعے وہ سمجھتے نہیں اور ان کی

=دی۔ اس سے گستاخی کی انتہائی قباحت بھی معلوم ہوئی اور دنیا کی محبت کا ایک برا انجام بھی معلوم ہوا۔

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں کو پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جبکہ ان میں سے کسی کو اختیار کرنا بندے کی طرف سے ہے، لہٰذا بندہ اگر ہدایت اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں ہدایت پیدا فرما دیتا ہے اور اگر وہ گمراہی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دیتا ہے۔ 2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ جنوں اور انسانوں کو پیدا کرنے کا اصل مقصد اگرچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ہے لیکن ان میں سے بہت کا آخری انجام جہنم ہے۔ لفظ "لجهنم" میں=

اَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُوْنَ بِهَا ٞ وَ لَهُمْ اٰذَانٌ

اَعْيُنٌ	لَّا يُبْصِرُوْنَ	بِهَا	وَ	لَهُمْ	اٰذَانٌ
آنکھیں (ہیں)	وہ نہیں دیکھتے	ان کے ساتھ	اور	ان کے	کان (ہیں)

ایسی آنکھیں ہیں جن کے ساتھ وہ دیکھتے نہیں اور ان کے ایسے کان ہیں

لَّا يَسْمَعُوْنَ بِهَا ؕ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ

لَّا يَسْمَعُوْنَ	بِهَا	اُولٰٓئِكَ	كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ
وہ نہیں سنتے	ان کے ذریعے	یہ لوگ	جانوروں کی طرح (ہیں)	بلکہ	وہ

جن کے ذریعے وہ سنتے نہیں، یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ

اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾ وَ لِلّٰهِ

اَضَلُّ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾	وَ	لِلّٰهِ
زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	یہ لوگ	وہی	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)	اور	اللہ کے (ہیں)

ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے، یہی لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ۝ اور بہت اچھے نام

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۪ وَ ذَرُوا

الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	فَادْعُوْهُ	بِهَا	وَ	ذَرُوا
بہت اچھے نام	تو تم پکارو اسے	ان (ناموں) کے ساتھ	اور	چھوڑ دو

اللہ ہی کے ہیں تو اسے ان ناموں سے پکارو اور ان لوگوں کو

الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ ؕ سَيُجْزَوْنَ

الَّذِيْنَ	يُلْحِدُوْنَ (1)	فِيْۤ اَسْمَآئِهٖ	سَيُجْزَوْنَ
ان لوگوں کو جو	حق سے نکل جاتے ہیں	اس کے ناموں میں	عنقریب انہیں بدلہ دیا جائے گا

چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے دور ہوتے ہیں، عنقریب اُنہیں

اللہ تعالیٰ کو اسماء حسنیٰ سے پکارا جائے

=مذکور "ل" کو لامِ عاقبت کہتے ہیں۔ عربی بلاغت سے واقف حضرات اسے آسانی سے سمجھ لیں گے۔

(1)......اللہ تعالیٰ کے ناموں میں حق سے نکلنے کی کئی صورتیں ہیں جیسے اللہ تعالیٰ کے ناموں کو کچھ بگاڑ کر غیروں پر اطلاق کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن وحدیث میں مذکور ناموں سے جدا نام مقرر کرنا، نام میں حسنِ ادب کی رعایت نہ کرنا، اللہ تعالیٰ کے لئے فاسد معنی والے نام مقرر کرنا وغیرہ، نیز اس کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ غیرُاللہ پر اللہ تعالیٰ کے ان ناموں کا اطلاق کیا جائے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ خاص ہیں۔ جیسے کسی کا نام رحمٰن، قدوس، خالق، قدیر رکھنا یا کہہ کر پکارنا، ہمارے=

مخلوق میں حق کی ہدایت دینے والا ایک گروہ ہے

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾ وَ مِمَّنْ خَلَقْنَآ

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾	وَ	مِمَّنْ	خَلَقْنَآ
(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا

ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہماری مخلوق میں سے

اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَ بِهٖ

اُمَّةٌ	يَّهْدُوْنَ	بِالْحَقِّ	وَ	بِهٖ
ایک گروہ (ہے)	وہ رہنمائی کرتے ہیں	حق کی	اور	اس کے ساتھ

ایک ایسا گروہ ہے جو حق کی ہدایت دیتا ہے اور اسی کے مطابق

ع ۲۲ / ۱۴

جھٹلانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کی مہلت اور خفیہ تدبیر

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾ؑ وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

يَعْدِلُوْنَ ﴿۱۸۱﴾	وَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
وہ انصاف کرتے ہیں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

عدل کرتے ہیں ○ اور جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾ۚۖ وَ

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (1)	مِّنْ حَيْثُ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۲﴾	وَ
عنقریب ہم آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے انہیں	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو گی	اور

تو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ (عذاب کی طرف) لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو گی ○ اور

اُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾

اُمْلِيْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَيْدِيْ	مَتِيْنٌ ﴿۱۸۳﴾
میں ڈھیل دوں گا	انہیں	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت مضبوط (ہے)

میں انہیں ڈھیل دوں گا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت مضبوط ہے ○

==زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبد الرحمٰن کو رحمٰن، عبد الخالق کو خالق اور عبد القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں۔ یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ انہیں اس طرح ہلاکت وعذاب کے قریب کر دے گا کہ انہیں پتا بھی نہ چل سکے گا کیونکہ یہ لوگ جب کوئی جرم یا گناہ کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ دنیا میں ان پر نعمتوں کے دروازے کھول دیتا ہے، دنیوی نعمتوں کی فراوانی دیکھ کر یہ بہت خوش ہوتے اور سرکشی و گمراہی، گناہ اور معاصی کا بازار مزید گرم کر دیتے ہیں، پھر اچانک عین غفلت کی حالت میں اللہ تعالیٰ انہیں اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ گناہوں کے باوجود نعمتوں کی فراوانی==

حضورصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم جنون سے محفوظ ہیں

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا ٜ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا

اَوَلَمْ یَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِهِمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا
اور کیاوہ غوروفکر نہیں کرتے	(کہ) نہیں	ان کے صاحب کو	کوئی جنون	نہیں	وہ	مگر

کیاوہ غوروفکر نہیں کرتے کہ ان کے صاحب کے ساتھ جنون کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو

دلائلِ قدرت میں غوروفکر کی دعوت

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾ اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا

نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸۴﴾	اَوَلَمْ یَنْظُرُوْا	فِیْ مَلَكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا
صاف ڈرسنانے والے	اور کیاانہوں نے نہیں دیکھا	آسمانوں اور زمین کی سلطنت میں	اور	جو

صاف ڈرسنانے والے ہیں ○ کیاانہوں نے آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور جو جو

خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ ۙ وَّ اَنْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ قَدِ اقْتَرَبَ

خَلَقَ	اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	وَّ	اَنْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُوْنَ	قَدِ اقْتَرَبَ
پیدا کی	اللہ (نے)	کوئی چیز	اور	(اس بات میں) کہ	شاید	کہ	ہو	قریب آگئی

چیز اللہ نے پیدا کی ہے اس میں غور نہیں کیا؟ اور اس بات میں کہ شاید ان کی مدت

بعد ِحرم کافروں کا حال

اَجَلُهُمْ ۚ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ

اَجَلُهُمْ	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ	بَعْدَهٗ	یُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۵﴾	مَنْ	یُّضْلِلِ (1)	اللّٰهُ
ان کی مدت	توکون سی بات پر	اس کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	جسے	گمراہ کردے	اللہ

نزدیک آگئی ہو تو اس (قرآن) کے بعد اور کونسی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○ جسے اللہ گمراہ کرے

فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَیَذَرُهُمْ فِیْ طُغْیَانِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

فَلَا	هَادِیَ	لَهٗ	وَ	یَذَرُهُمْ	فِیْ طُغْیَانِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۱۸۶﴾
تو نہیں	کوئی ہدایت دینے والا	اسے	اور	وہ چھوڑدیتا ہے انہیں	(کہ) اپنی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں اور وہ انہیں چھوڑتا ہے کہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے رہیں ○

=اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہیں مہلت اور ڈھیل ہی نہ ہو۔

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب مسلسل کفریہ عقائد پر جمے رہنے کی وجہ سے کفار کے دلوں میں گمراہی راسخ ہوگئی اور وہ اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ گئے حتی کہ انہوں نے اپنے اختیار سے اس چیز کو ضائع کر دیا جو انہیں ہدایت اور ایمان کی دعوت دیتی تو پھر ان کے دل و دماغ سے دعوتِ حق قبول کرنے کی استعداد جاتی رہی اور وہ اس طرح ہوگئے گویا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں گمراہی پر پیدا کیا ہے۔

وقوعِ قیامت سے متعلق سوال کرنے والوں کو جواب

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَاؕ قُلْ

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَیَّانَ	مُرْسٰىهَا	قُلْ
وہ سوال کرتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہے)	اس کا قائم ہونا	تم کہو

آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کے قائم ہونے کا وقت کب ہے؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْۚ لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَاۤ اِلَّا

اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ رَبِّیْ (1)	لَا یُجَلِّیْهَا	لِوَقْتِهَاۤ	اِلَّا
صرف	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ظاہر نہیں فرمائے گا اسے	اس کے وقت پر	مگر

اس کا علم تو میرے رب کے پاس ہے، اسے وہی اس کے وقت پر ظاہر

وقف منزل / وقف لازم

هُوَ ؔۘ ثَقُلَتْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ لَا تَاْتِیْكُمْ اِلَّا بَغْتَةًؕ

هُوَ	ثَقُلَتْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَا تَاْتِیْكُمْ	اِلَّا	بَغْتَةً
وہی	وہ (قیامت) بھاری پڑ رہی ہے	آسمانوں اور زمین میں	وہ نہیں آئے گی تم پر	مگر	اچانک

کرے گا، وہ آسمانوں اور زمین میں بھاری پڑ رہی ہے، تم پر وہ اچانک ہی آجائے گی۔

یَسْــٴَـلُوْنَكَ كَاَنَّكَ حَفِیٌّ عَنْهَاؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	كَاَنَّكَ	حَفِیٌّ	عَنْهَا	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا
وہ پوچھتے ہیں تم سے	گویا کہ تم	خوب واقف (ہو)	اس سے	تم کہو	صرف	اس کا علم

آپ سے ایسا پوچھتے ہیں گویا آپ اس کی خوب تحقیق کر چکے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے ذاتی ملکیت اور ذاتی علمِ غیب کی نفی اور صفاتِ نبوت

عِنْدَ اللّٰهِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾ قُلْ لَّاۤ اَمْلِكُ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۸۷﴾	قُلْ	لَّاۤ اَمْلِكُ
اللہ کے پاس (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	تم کہو	میں مالک نہیں

اللہ ہی کے پاس ہے، لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○ تم فرماؤ، میں اپنی جان کے

(1)...... قیامت کے معین وقت کی خبر دینا رسول کی ذمہ داری نہیں کیونکہ یہ علمِ شریعت نہیں جس کی اشاعت کی جائے بلکہ قیامت کا علم اللہ تعالٰی کے اسرار میں سے ہے جسے چھپانا ضروری ہے۔ عوام سے قیامت کا علم اور اس کے وقوع کا وقت مخفی رکھنے کا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ لوگ قیامت سے خوف زدہ اور ڈرتے رہیں کیونکہ جب انہیں معلوم نہیں ہوگا کہ قیامت کس وقت آئے گی تو وہ اس سے بہت زیادہ ڈریں گے اور ہر وقت گناہوں سے بچنے کی کوشش کریں گے اور اللہ تعالٰی کی عبادت میں کوشاں رہیں گے ورنہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ گناہوں میں مشغول ہوں اور قیامت آجائے۔

لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ

لِنَفْسِیْ	نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا	اِلَّا	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ(1)	وَ	لَوْ	كُنْتُ اَعْلَمُ
اپنی جان کے	نفع اور نہ نقصان (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	اور	اگر	میں جان لیا کرتا

نفع اور نقصان کا خود مالک نہیں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب

معانقۃ ۸

الْغَیْبَ لَا سْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۛۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا

الْغَیْبَ(2)	لَا سْتَكْثَرْتُ	مِنَ الْخَیْرِ	وَ	مَا مَسَّنِیَ	السُّوْٓءُ	اِنْ	اَنَا
غیب	(تو) ضرور بہت جمع کرلیتا	بھلائی	اور	نہ پہنچتی مجھے	کوئی برائی	نہیں	میں

جان لیا کرتا تو میں بہت سی بھلائی جمع کرلیتا اور مجھے کوئی برائی نہ پہنچتی۔ میں تو

ع ۲۳ / ۱۴

شرک کا رد

اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ۠ ۱۸۸ ع هُوَ

اِلَّا	نَذِیْرٌ	وَّ	بَشِیْرٌ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ۱۸۸	هُوَ
مگر	ڈرسنانے والا	اور	خوشخبری دینے والا	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان لاتے ہیں	وہی (ہے)

ایمان والوں کو صرف ڈر اور خوشخبری سنانے والا ہوں ○ وہی ہے

الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّ جَعَلَ مِنْهَا

الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ	وَّ	جَعَلَ	مِنْهَا
جس نے	پیدا کیا تمہیں	ایک جان سے	اور	بنایا	اس میں سے

جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے

زَوْجَهَا لِیَسْكُنَ اِلَیْهَا ۚ فَلَمَّا تَغَشّٰىهَا

زَوْجَهَا	لِیَسْكُنَ	اِلَیْهَا	فَلَمَّا	تَغَشّٰىهَا
اس کا جوڑا	تاکہ وہ سکون حاصل کرے	اس کی طرف (سے)	پھر جب	مرد چھایا اس (عورت) پر

اس کی بیوی بنائی تاکہ اس سے سکون حاصل کرے پھر جب مرد اس عورت پر چھایا

1 ......اس آیت میں حضور اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کمال درجے کی عاجزی، عظمتِ الٰہی اور عقیدۂ توحید کے اظہار کا حکم فرمایا گیا کہ اصل قدرت و اختیار اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے اور کائنات میں اگر کسی کو ذرہ برابر بھی کوئی اختیار ہے تو اللہ تعالیٰ کے دینے سے ہے جیسے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفایاب کرنا، اندھوں کو بینا کرنا، مردوں کو زندہ کرنا سب اللہ کے اختیار دینے سے تھا۔ 2 ......نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا کیا گیا جیسا کہ قرآن و حدیث سے قطعاً ثابت ہے، یہاں اس آیت میں علمِ غیب کی نفی کی توجیہات یہ ہیں۔ (1) اس آیت میں علمِ عطائی کی نفی نہیں بلکہ علمِ ذاتی=

حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيْفًا فَمَرَّتْ بِهٖ ۚ فَلَمَّآ

فَلَمَّآ	بِهٖ	فَمَرَّتْ	حَمْلًا خَفِيْفًا	حَمَلَتْ
پھر جب	اس کے ساتھ	تو وہ چلتی پھرتی رہی	ہلکے حمل (کے ساتھ)	(تو) وہ حاملہ ہوگئی

تو اسے ایک ہلکے سے بوجھ کا حمل ہو گیا تو وہ اسی کو لے کر چلتی رہی پھر جب

اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ رَبَّهُمَا لَئِنْ اٰتَيْتَنَا

اٰتَيْتَنَا	لَئِنْ	اللّٰهَ رَبَّهُمَا	دَّعَوَا	اَثْقَلَتْ
تو عطا فرمادے ہمیں	ضرور اگر	اپنے رب اللہ (سے)	(تو) دونوں نے دعا کی	بوجھل ہوگئی

حمل کا وزن بڑھ گیا تو دونوں اپنے رب سے دعا کرنے لگے: اگر تو ہمیں

صَالِحًا لَّنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾ فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا

اٰتٰىهُمَا	فَلَمَّآ	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۸۹﴾	لَّنَكُوْنَنَّ	صَالِحًا
اس نے عطا کردیا انہیں	پھر جب	شکر کرنے والوں سے	(تو) ضرور ہم ہوں گے	تندرست بچہ

صحیح سالم بچہ عطا فرمادے تو ہم یقیناً شکر گزار ہوں گے ○ پھر جب اس نے انہیں صحیح سالم بچہ

صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا ۚ

اٰتٰىهُمَا	فِيْمَآ	شُرَكَآءَ	لَهٗ	جَعَلَا	صَالِحًا
اس نے دیا انہیں	(اس) میں جو	شریک	اس (رب) کے	(تو) ان دونوں نے ٹھہرادیئے	تندرست بچہ

عطا فرمادیا تو انہوں نے اس کی عطا میں شریک ٹھہرادیئے

بتوں کی اصلیت و بے بسی کا بیان

فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾ اَيُشْرِكُوْنَ مَا

مَا	اَيُشْرِكُوْنَ (1)	يُشْرِكُوْنَ ﴿۱۹۰﴾	عَمَّا	اللّٰهُ	فَتَعٰلَى
(اسے) جو	کیا وہ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	(اس) سے جو	اللہ	تو بلند و بالا ہے

تو اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ○ کیا وہ اسے (اللہ کا) شریک بناتے ہیں جو

=کی نفی ہے۔(2) یہ کلام ادب و تواضع کے طور پر ہے۔(3) اس آیت میں فی الحال غیب جاننے کی نفی ہے مستقبل میں نہ جاننے پر دلیل نہیں ہے۔

1 ...... اس آیت اور اگلی چند آیات میں بتوں کے معبود ہونے کی نفی پر کئی دلیلیں قائم فرمائی گئی ہیں اور ان میں بتوں کی بے قدری، شرک کے بطلان کا بیان اور مشرکین کی کمال جہالت وغیرہ کا اظہار کیا گیا ہے۔

لَا یَخْلُقُ شَیْـًٔا وَّ هُمْ یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾ۚ وَ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ

لَا یَخْلُقُ	شَیْـًٔا	وَّ	هُمْ	یُخْلَقُوْنَ ﴿۱۹۱﴾	وَ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	لَهُمْ
بنا نہیں سکتا	کوئی چیز	اور	وہ	بنائے جاتے ہیں	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے	ان کے لئے

کوئی چیز نہیں بنا سکتا اور خود انہیں بنایا جاتا ہے ○ اور نہ وہ ان کی کوئی مدد کرنے کی طاقت

نَصْرًا وَّ لَاۤ اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾ وَ اِنْ تَدْعُوْهُمْ

نَصْرًا	وَّ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	یَنْصُرُوْنَ ﴿۱۹۲﴾	وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ
کسی مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کرسکتے ہیں	اور	اگر	تم بلاؤ انہیں

رکھتے ہیں اور نہ اپنی جانوں کی مدد کرسکتے ہیں ○ اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے

اِلَى الْهُدٰى لَا یَتَّبِعُوْكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ

اِلَى الْهُدٰى	لَا یَتَّبِعُوْكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَیْكُمْ
رہنمائی (کرنے) کی طرف	(تو) وہ پیچھے نہیں آئیں گے تمہارے	برابر (ہے)	تم پر

بلاؤ تو تمہارے پیچھے نہیں آئیں گے۔ تم پر برابر ہے

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَدَعَوْتُمُوْهُمْ	اَمْ	اَنْتُمْ	صَامِتُوْنَ ﴿۱۹۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ (1)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
کیا تم پکارو انہیں	یا	تم	خاموش رہو	بیشک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو	اللّٰہ کے سوا

کہ تم انہیں پکارو یا تم خاموش رہو ○ بیشک وہ جنہیں تم اللّٰہ کے سوا پوجتے ہو وہ

عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ فَادْعُوْهُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

عِبَادٌ	اَمْثَالُكُمْ	فَادْعُوْهُمْ	فَلْیَسْتَجِیْبُوْا	لَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) بندے (ہیں)	تمہاری مثل	تو تم پکارو انہیں	پھر انہیں چاہیے کہ جواب دیں	تمہیں	اگر	تم ہو

تمہاری طرح بندے ہیں تو تم انہیں پکارو پھر اگر تم سچے ہو تو انہیں چاہیے کہ وہ تمہیں

(1)......اس لفظ کا معنی ہے ”تَعْبُدُوْنَ“ یعنی جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ یہاں ایک اہم بات یاد رہے کہ اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کی بھی عبادت کرنا شرک ہے، اسی طرح مخلوق میں سے کسی کو معبود مان کر اسے پکارنا یا اس سے حاجتیں اور مدد طلب کرنا بھی شرک ہے البتہ اگر کوئی اللّٰہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو معبود نہ مانتا ہو اور وہ اللّٰہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو اس کی عطا سے مشکلات دور کرنے والا مانتا ہو تو یہ ہرگز شرک نہیں جیسے عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا بیماروں کو شفا دینا، اندھوں کو بینا کرنا قرآن میں بیان ہوا اور یہ مشکل کشائی ہی کی صورتیں ہیں۔

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾ اَلَهُمْ اَرْجُلٌ يَّمْشُوْنَ بِهَآ٘ اَمْ لَهُمْ اَيْدٍ

صٰدِقِيْنَ ﴿۱۹۴﴾	اَلَهُمْ	اَرْجُلٌ	يَّمْشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَيْدٍ
سچے	کیاان کے	پاؤں(ہیں)	وہ چلتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کے	ہاتھ(ہیں)

جواب دیں ○ کیاان کے پاؤں ہیں جن سے یہ چلتے ہیں؟ یاان کے ہاتھ ہیں جن سے

يَّبْطِشُوْنَ بِهَآ٘ اَمْ لَهُمْ اَعْيُنٌ يُّبْصِرُوْنَ بِهَآ٘ اَمْ

يَّبْطِشُوْنَ	بِهَآ	اَمْ	لَهُمْ	اَعْيُنٌ	يُّبْصِرُوْنَ	بِهَآ	اَمْ
وہ پکڑتے ہیں	ان کے ساتھ	یا	ان کی	آنکھیں(ہیں)	وہ دیکھتے ہیں	ان کے ساتھ	یا

یہ پکڑتے ہیں؟ یاان کی آنکھیں ہیں جن سے یہ دیکھتے ہیں؟ یا

لَهُمْ اٰذَانٌ يَّسْمَعُوْنَ بِهَاؕ قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ

لَهُمْ	اٰذَانٌ	يَّسْمَعُوْنَ	بِهَا	قُلِ [1]	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ	ثُمَّ
ان کے	کان(ہیں)	وہ سنتے ہیں	ان کے ساتھ	تم کہو	بلالو	اپنے شریکوں(کو)	پھر

ان کے کان ہیں جن سے یہ سنتے ہیں؟ تم فرمادو کہ اپنے شریکوں کو بلالو پھر

كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾ اِنَّ وَلِیِّ‌ۧ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ

كِيْدُوْنِ	فَلَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۱۹۵﴾	اِنَّ	وَلِیِّ‌ۧ اللّٰهُ	الَّذِيْ	نَزَّلَ
اپناداؤ چلاؤ مجھ پر	پھر مہلت نہ دو مجھے	بیشک	میرامددگار اللہ(ہے)	جس نے	نازل کی

میرے اوپر اپناداؤ چلاؤ اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرامددگار اللہ ہے جس نے

الْكِتٰبَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾ وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

الْكِتٰبَ	وَ	هُوَ	يَتَوَلَّى	الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۹۶﴾	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
کتاب	اور	وہ	مدد کرتا ہے	نیک لوگوں(کی)	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

کتاب اتاری اور وہ صالحین کی مدد کرتا ہے ○ اور اللہ کے سوا جن کی تم

1 ......رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بت پرستی کی مذمت کی اور بتوں کی عاجزی اور بے اختیاری کا بیان فرمایا تو مشرکین نے دھمکایا اور کہا کہ بتوں کو برا کہنے والے تباہ وبرباد ہو جاتے ہیں اور یہ بت اُنہیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ ان مشرکوں کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَكُمْ وَلَاۤ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾

مِنْ دُوْنِهٖ	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ	نَصْرَكُمْ	وَ	لَاۤ	اَنْفُسَهُمْ	يَنْصُرُوْنَ ﴿١٩٧﴾
اس کے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے	تمہاری مدد (کی)	اور	نہ	اپنی جانوں (کی)	وہ مدد کرسکتے ہیں

عبادت کرتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ اپنی مدد کرسکتے ہیں ○

وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَى الْهُدٰى لَا يَسْمَعُوْا ؕ وَتَرٰىهُمْ

وَ	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	لَا يَسْمَعُوْا	وَ	تَرٰىهُمْ
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	رہنمائی کی طرف	(تو) وہ نہ سنیں گے	اور	تم دیکھو انہیں

اور اگر تم انہیں رہنمائی کرنے کے لئے بلاؤ تو وہ نہ سنیں گے اور تم انہیں دیکھو (تو یوں لگے گا)

يَنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾ خُذِ

يَنْظُرُوْنَ	اِلَيْكَ	وَ	هُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٩٨﴾	خُذِ [1]
(گویا کہ) وہ دیکھ رہے ہیں	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ	دیکھ نہیں سکتے	اختیار کرو

کہ وہ تمہاری طرف دیکھ رہے ہیں حالانکہ انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا ○ اے حبیب! معاف کرنا

الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾ وَاِمَّا

الْعَفْوَ	وَ	اْمُرْ	بِالْعُرْفِ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْجٰهِلِيْنَ ﴿١٩٩﴾	وَ	اِمَّا
معاف کرنا	اور	حکم دو	بھلائی کا	اور	منہ پھیرلو	جاہلوں سے	اور	اگر

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیرلو ○ اور اے سننے والے! اگر

يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ سَمِيْعٌ

يَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّيْطٰنِ	نَزْغٌ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ
ابھارے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ	تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	سننے والا

شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ تجھے ابھارے تو (فوراً) اللہ کی پناہ مانگ، بیشک وہی سننے والا

تین اعلیٰ اخلاقی قدروں کا حکم

شیطان کے وسوسے سے اللہ کی پناہ مانگنے کا حکم

[1] ...... دوسروں کی خطاؤں کو معاف کر دینا، بھلائی کا حکم دینا اور ناسمجھ لوگوں سے الجھنے کے بجائے ان سے منہ پھیر لینا اعلیٰ درجے کی اسلامی اخلاقیات میں سے ہیں۔

شیطانی خیال آنے پر پرہیز گاروں کا حال

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اِذَا مَسَّهُمْ طٰٓئِفٌ

عَلِيْمٌ ﴿۲۰۰﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	اِذَا	مَسَّهُمْ	طٰٓئِفٌ
جاننے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	پرہیز گار ہوئے	جب	چھوتا ہے انہیں	کوئی خیال

جاننے والا ہے ○ بیشک پرہیز گاروں کو جب شیطان کی طرف سے

شیطان مشرکوں کو گمراہی میں کھینچتے ہیں

مِّنَ الشَّيْطٰنِ تَذَكَّرُوْا فَاِذَا هُمْ مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾ وَ

مِّنَ الشَّيْطٰنِ	تَذَكَّرُوْا [1]	فَاِذَا	هُمْ	مُّبْصِرُوْنَ ﴿۲۰۱﴾	وَ
شیطان کی طرف سے	(تو) وہ یاد کرتے ہیں	پھر اسی وقت	وہ	دیکھنے لگتے ہیں	اور

کوئی خیال آتا ہے تو وہ (حکمِ خدا) یاد کرتے ہیں پھر اسی وقت ان کی آنکھیں کھل جاتی ہیں ○ اور

کفارِ مکہ کے ایک مطالبے کا جواب اور عظمتِ قرآن

اِخْوَانُهُمْ يَمُدُّوْنَهُمْ فِي الْغَيِّ ثُمَّ لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾ وَ

اِخْوَانُهُمْ [2]	يَمُدُّوْنَهُمْ	فِي الْغَيِّ	ثُمَّ	لَا يُقْصِرُوْنَ ﴿۲۰۲﴾	وَ
ان (شیطانوں) کے بھائی	انہیں کھینچ رہے ہیں (شیطان)	سرکشی میں	پھر	وہ کمی نہیں کرتے	اور

وہ جو شیطانوں کے بھائی ہیں شیطان انہیں گمراہی میں کھینچتے ہیں پھر وہ کمی نہیں کرتے ○ اور

اِذَا لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ قَالُوْا لَوْلَا اجْتَبَيْتَهَا ؕ قُلْ

اِذَا	لَمْ تَاْتِهِمْ بِاٰيَةٍ	قَالُوْا	لَوْلَا	اجْتَبَيْتَهَا	قُلْ
جب	تم نہیں لاتے ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) کہتے ہیں	کیوں نہیں	تم نے خود بنالیا اسے	تم کہو

اے حبیب! جب تم ان کے پاس نشانی نہیں لاتے تو کہتے ہیں کہ تم نے خود ہی کیوں نہ بنالی؟ تم فرماؤ:

اِنَّمَاۤ اَتَّبِعُ مَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ مِنْ رَّبِّيْ ۚ

اِنَّمَاۤ	اَتَّبِعُ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيَّ	مِنْ رَّبِّيْ
صرف	میں پیروی کرتا ہوں	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	میرے رب کی جانب سے

میں تو اسی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف میرے رب کی طرف سے وحی بھیجی جاتی ہے۔

1 ...... جب شیطان دل میں گناہ کرنے کا وسوسہ ڈالے تو اس وقت اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کے انعامات میں غور کرنا اور اللہ تعالیٰ کے جزا اور سزا دینے کو یاد کرنا اس وسوسے کو دور کرنے اور گناہ سے رکنے میں معاون و مددگار ہے۔

2 ...... ان سے مراد مشرکین ہیں جنہیں شیطان گمراہی میں کھینچتے ہیں یہاں تک کہ وہ گمراہی پر پکے ہو جاتے ہیں، پھر وہ نہ تو گمراہی سے رکتے ہیں اور نہ گمراہی چھوڑتے ہیں۔

هٰذَا بَصَآىِٕرُ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ هُدًى وَّ

هٰذَا	بَصَآىِٕرُ	مِنْ رَّبِّكُمْ	وَ	هُدًى	وَّ
یہ	آنکھیں کھول دینے والے دلائل (ہیں)	تمہارے رب کی طرف سے	اور	ہدایت	اور

یہ تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں کھول دینے والے دلائل ہیں اور مسلمانوں کے لیے

رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾ وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ

رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۲۰۳﴾	وَ	اِذَا	قُرِئَ (1)	الْقُرْاٰنُ
رحمت	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	اور	جب	پڑھا جائے	قرآن

ہدایت اور رحمت ہے ○ اور جب قرآن پڑھا جائے

فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾

فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	وَ	اَنْصِتُوْا	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۲۰۴﴾
تو غور سے سنو	اسے	اور	خاموش رہو	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اسے غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے ○

تلاوتِ قرآن غور سے اور خاموش رہ کر سننے کا حکم

وَ اذْكُرْ رَّبَّكَ فِیْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّ خِیْفَةً

وَ	اذْكُرْ (2)	رَّبَّكَ	فِیْ نَفْسِكَ	تَضَرُّعًا	وَّ	خِیْفَةً
اور	یاد کرو	اپنے رب (کو)	اپنے دل میں	گڑگڑاتے (ہوئے)	اور	ڈرتے (ہوئے)

اور اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو گڑگڑاتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے

ذکرِ الٰہی کے آداب

وَّ دُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ وَ لَا تَكُنْ

وَّ	دُوْنَ الْجَهْرِ	مِنَ الْقَوْلِ	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ	وَ	لَا تَكُنْ
اور	بلندی سے کچھ کم	قول (آواز) سے	صبح اور شام کو	اور	تم نہ ہونا

اور بلندی سے کچھ کم آواز میں، صبح و شام، اور غافلوں میں سے

(1)......جب قرآن کی تلاوت ہو رہی ہو تو دیگر لوگوں کو خاموشی سے سننے کا حکم ہے خصوصاً نماز میں جیسے امام سورتِ فاتحہ یا کوئی دوسری سورت پڑھ رہا ہو تو خاموشی سے سننا ضروری ہے۔ امام کے پیچھے قراءت کرنے کی اجازت نہیں۔ (2)......اس آیت میں ذکرِ الٰہی کے متعدد آداب اور انداز بیان کئے گئے ہیں۔ آداب میں یہ ہے کہ عاجزی اور خوف سے اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور انداز یہ ہے کہ دل میں یاد کیا جائے جسے ذکرِ قلبی کہتے ہیں یا آہستہ آواز میں ذکر کریں جسے ذکرِ سری کہتے ہیں۔ مزید یہ کہ جہری ذکر بھی جائز و مستحب ہے لیکن دوسروں کی تکلیف کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

فرشتوں کی عبادتِ الٰہی کا بیان

مِنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ	عِنْدَ رَبِّكَ	الَّذِیْنَ	اِنَّ	مِنَ الْغٰفِلِیْنَ ﴿۲۰۵﴾
وہ تکبر نہیں کرتے	تیرے رب کے پاس (ہیں)	وہ جو	بیشک	غافلوں میں سے

نہ ہونا ○ بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے

ع ١٨ ٢٤ السجدۃ

عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ یُسَبِّحُوْنَهٗ وَ لَهٗ یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ السجدۃ

یَسْجُدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ (1)	لَهٗ	وَ	یُسَبِّحُوْنَهٗ	وَ	عَنْ عِبَادَتِهٖ
وہ سجدہ کرتے ہیں	اسی کو	اور	وہ پاکی بیان کرتے ہیں اس کی	اور	اس کی عبادت سے

تکبر نہیں کرتے اور اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اسی کو سجدہ کرتے ہیں ○

آیات: 75 — رکوع: 10

سُوْرَۃُ الْاَنْفَال مَدَنِیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مالِ غنیمت کا حکم اور تقویٰ واطاعت کی نصیحت

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ ؕ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ ۚ

لِلّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ	قُلِ الْاَنْفَالُ	عَنِ الْاَنْفَالِ (2)	یَسْــٴَـلُوْنَكَ
اللہ اور رسول کے (ہیں)	تم کہو غنیمت کے مال	اموالِ غنیمت کے بارے	وہ پوچھتے ہیں تم سے

اے محبوب! تم سے اموالِ غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ، غنیمت کے مالوں کے مالک اللہ اور رسول ہیں

1 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کی تلاوت کرنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

2 ...... اَنفال، نَفَل کی جمع ہے اور اس سے مراد مالِ غنیمت ہے۔ اور نَفَل کو غنیمت اس لئے کہتے ہیں کہ یہ بھی محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی عطا ہے۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِكُمْ۪ وَ اَطِیْعُوا

فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَصْلِحُوْا	ذَاتَ بَیْنِكُمْ	وَ	اَطِیْعُوا
تو ڈرتے رہو	اللّٰه (سے)	اور	صلح صفائی رکھو	اپنے درمیان	اور	اطاعت کرو

تو اللّٰه سے ڈرتے رہو اور آپس میں صلح صفائی رکھو اور اللّٰه

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ① اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ①	اِنَّمَا	الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ
اللّٰه اور اس کے رسول (کی)	اگر	تم ہو	ایمان والے	صرف	ایمان والے	وہ لوگ ہیں جو

اور اس کے رسول کا حکم مانو اگر تم مومن ہو ○ ایمان والے وہی ہیں کہ

کامل ایمان والوں کے تین باطنی اوصاف

اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ اِذَا تُلِیَتْ

اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ (1)	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِذَا	تُلِیَتْ
جب	یاد کیا جائے	اللّٰه (کو)	(تو) ڈر جاتے ہیں	ان کے دل	اور	جب	تلاوت کی جائے

جب اللّٰه کو یاد کیا جائے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر

عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا وَّ عَلٰی رَبِّهِمْ

عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُهٗ	زَادَتْهُمْ	اِیْمَانًا	وَّ	عَلٰی رَبِّهِمْ
ان پر	اس کی آیتوں (کی)	وہ ترقی دیتی ہیں انہیں	ایمان (میں)	اور	اپنے رب پر

اس کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ان کے ایمان میں اضافہ ہو جاتا ہے اور وہ اپنے رب پر ہی

کامل ایمان والوں کے دو ظاہری اوصاف

یَتَوَكَّلُوْنَ ② الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ مِمَّا

یَتَوَكَّلُوْنَ ② (2)	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	مِمَّا
وہ بھروسہ کرتے ہیں	وہ لوگ جو	قائم کرتے ہیں	نماز	اور	(اس میں) سے جو

بھروسہ کرتے ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

1 ...... خوف خدا کی دو قسمیں ہیں: (1) عذاب کے خوف سے گناہوں کو ترک کر دینا۔ (2) اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے جلال، اس کی عظمت اور اس کی بے نیازی سے ڈرنا۔ پہلی قسم کا خوف عام مسلمانوں میں سے پرہیز گاروں کو ہوتا ہے اور دوسری قسم کا خوف انبیاء و مرسلین، اولیائے کاملین اور مقرب فرشتوں کو ہوتا ہے اور جس کا اللّٰه تعالٰی سے جتنا زیادہ قرب ہوتا ہے اسے اتنا ہی زیادہ خوف ہوتا ہے۔ 2 ...... توکل کا حقیقی معنی یہ ہے کہ انسان ظاہری اسباب کو اختیار کرے لیکن دل سے ان اسباب پر قطعی بھروسہ نہ کرے بلکہ اللّٰه تعالٰی کی نصرت، اس کی تائید اور اس کی حمایت پر بھروسہ کرے۔

کامل ایمان والوں کی جزاء

رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَؕ(۳) اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّاؕ لَهُمْ

رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ (۳)	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ
ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے

ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ یہی سچے مسلمان ہیں، ان کے لیے

غزوۂ بدر سے پہلے اور دوران کے حالات وواقعات

دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ مَغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌۚ(۴) كَمَاۤ

دَرَجٰتٌ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	مَغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِیْمٌ (۴)	كَمَاۤ[1]
درجات (ہیں)	ان کے رب کے پاس	اور	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	جیسے

ان کے رب کے پاس درجات اور مغفرت اور عزت والا رزق ہے ○ جیسے

اَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْۢ بَیْتِكَ بِالْحَقِّ۪ وَ اِنَّ فَرِیْقًا

اَخْرَجَكَ	رَبُّكَ	مِنْۢ بَیْتِكَ	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	فَرِیْقًا
باہر لایا تمہیں	تمہارا رب	تمہارے گھر سے	حق کے ساتھ	اور	بیشک	ایک گروہ

تمہیں تمہارے رب نے تمہارے گھر سے حق کے ساتھ بر آمد کیا حالانکہ یقیناً مسلمانوں کا

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ لَكٰرِهُوْنَ(۵) یُجَادِلُوْنَكَ فِی الْحَقِّ بَعْدَ

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	لَكٰرِهُوْنَ (۵)[2]	یُجَادِلُوْنَكَ	فِی الْحَقِّ	بَعْدَ
ایمان والوں میں سے	ضرور ناخوش (تھا)	وہ جھگڑتے (تھے) تم سے	حق کے بارے میں	(اس کے) بعد

ایک گروہ اس پر ناخوش تھا ○ یہ حق بات کے بارے میں اس کے روشن ہو جانے کے بعد تم سے

مَا تَبَیَّنَ كَاَنَّمَا یُسَاقُوْنَ اِلَى الْمَوْتِ وَ هُمْ یَنْظُرُوْنَؕ(۶) وَ

مَا	تَبَیَّنَ	كَاَنَّمَا	یُسَاقُوْنَ	اِلَى الْمَوْتِ	وَ	هُمْ	یَنْظُرُوْنَ (۶)	وَ
کہ	وہ ظاہر ہو چکا	گویا کہ	انہیں ہانکا جا رہا ہے	موت کی طرف	اور	وہ	دیکھ رہے ہیں	اور

جھگڑتے تھے گویا انہیں آنکھوں دیکھی موت کی طرف ہانکا جا رہا ہے ○ اور

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، مالِ غنیمت کا مسلمانوں کے اختیار سے نکال کر آپ کے اختیار میں دیدینا ایسے ہی حق ہے جیسے آپ کا غزوہ بدر کے لئے اپنے گھر سے نکلنا بر حق تھا اگرچہ دونوں چیزیں طبعی طور پر بعض مسلمانوں کی طبیعت پر گراں گزر رہی ہیں۔

2 ......اس گروہ کے ناخوش ہونے کی وجہ یہ تھی کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ اُن کی تعداد کم ہے، ہتھیار تھوڑے ہیں جبکہ دشمن کی تعداد بھی زیادہ ہے اور وہ اسلحہ وغیرہ کا بڑا سامان رکھتا ہے۔

اِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ

اِذْ	يَعِدُكُمُ (1)	اللّٰهُ	اِحْدَى الطَّآىِٕفَتَيْنِ	اَنَّهَا	لَكُمْ
جب	وعدہ کیا تم سے (اے لوگو!)	اللہ (نے)	دو گروہوں میں سے ایک (کا)	کہ وہ	تمہارے لیے

یاد کرو جب اللہ نے تم سے وعدہ کیا کہ ان دونوں گروہوں میں ایک تمہارے لیے ہے

وَ تَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ وَ يُرِيْدُ

وَ	تَوَدُّوْنَ	اَنَّ	غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ	تَكُوْنُ	لَكُمْ	وَ	يُرِيْدُ
اور	تم (لوگ) چاہتے (تھے)	کہ	کانٹے والے کے علاوہ	ہو	تمہارے لئے	اور	چاہتا (تھا)

اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکا نہ ہو اور اللہ

اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ يَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۟ۙ(۷)

اللّٰهُ	اَنْ	يُّحِقَّ	الْحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ	يَقْطَعَ	دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ (۷)
اللہ	کہ	حق کر دکھائے	حق (کو)	اپنے کلمات سے	اور	کاٹ دے	کافروں کی جڑ

یہ چاہتا تھا کہ اپنے کلام سے سچ کو سچ کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے ○

لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَ يُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَ لَوْ كَرِهَ

لِيُحِقَّ	الْحَقَّ	وَ	يُبْطِلَ	الْبَاطِلَ	وَلَوْ	كَرِهَ
تاکہ حق کر دکھائے	حق (کو)	اور	باطل کر دکھائے	باطل (کو)	اگرچہ	ناپسند کریں

تاکہ سچ کو سچا کر دکھائے اور جھوٹ کو جھوٹا کر دکھائے اگرچہ

الْمُجْرِمُوْنَ ۚ(۸) اِذْ تَسْتَغِيْثُوْنَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ

مسلمانوں کی فریاد اور مددِ الٰہی

الْمُجْرِمُوْنَ (۸)	اِذْ	تَسْتَغِيْثُوْنَ	رَبَّكُمْ	فَاسْتَجَابَ	لَكُمْ
جرم کرنے والے	جب	تم فریاد کرتے (تھے)	اپنے رب (سے)	تو اس نے فریاد قبول کرلی	تمہاری

مجرم ناپسند کریں ○ یاد کرو جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری فریاد قبول کی

1 ...... ان آیات میں غزوۂ بدر کا واقعہ بیان کیا گیا ہے، اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج3، ص524 کا مطالعہ فرمائیں۔

اَنِّیْ مُمِدُّكُمْ بِاَلْفٍ مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ مُرْدِفِیْنَ ۝۹ وَ

اَنِّیْ	مُمِدُّكُمْ	بِاَلْفٍ	مِّنَ الْمَلٰٓىِٕكَةِ	مُرْدِفِیْنَ ۝۹	وَ
کہ میں	مدد کرنے والا ہوں تمہاری	ایک ہزار کے ساتھ	فرشتوں میں سے	لگاتار آنے والے	اور

کہ میں ایک ہزار لگاتار آنے والے فرشتوں کے ساتھ تمہاری مدد کرنے والا ہوں ۝ اور

مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ اِلَّا بُشْرٰی وَ لِتَطْمَىِٕنَّ بِهٖ

مَا جَعَلَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	بُشْرٰی	وَ	لِتَطْمَىِٕنَّ	بِهٖ
نہیں بنایا اس (امداد) کو	اللہ (نے)	مگر	خوشخبری (کے لئے)	اور	تاکہ مطمئن ہو جائیں	اس سے

اللہ نے اس کو خوشخبری کیلئے ہی بنایا اور اس لیے کہ تمہارے دل

قُلُوْبُكُمْ ۚ وَ مَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

قُلُوْبُكُمْ	وَ	مَا	النَّصْرُ	اِلَّا	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
تمہارے دل	اور	نہیں	مدد	مگر	اللہ کے پاس سے	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا

مطمئن ہو جائیں اور مدد صرف اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے۔ بیشک اللہ غالب

ع۱ ۱۵

حَكِیْمٌ ۝۱۰ اِذْ یُغَشِّیْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَ

حَكِیْمٌ ۝۱۰	اِذْ	یُغَشِّیْكُمُ	النُّعَاسَ (1)	اَمَنَةً	مِّنْهُ	وَ
حکمت والا (ہے)	جب	اس نے ڈال دی تم پر	اونگھ	تسکین (کے لئے)	اپنی طرف سے	اور

حکمت والا ہے ۝ یاد کرو جب اس نے اپنی طرف سے تمہاری تسکین کے لئے تم پر اونگھ ڈال دی اور

یُنَزِّلُ عَلَیْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّیُطَهِّرَكُمْ بِهٖ

یُنَزِّلُ	عَلَیْكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	لِّیُطَهِّرَكُمْ	بِهٖ
اس نے اتارا	تمہارے اوپر	آسمان سے	پانی	تاکہ وہ پاک کردے تمہیں	اس کے ذریعے

تم پر آسمان سے پانی اتارا تاکہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے

(1)...... غنودگی اگر جنگ میں ہو تو امن ہے اور اس کا امن ہونا اس سے ظاہر ہے کہ جسے جان کا اندیشہ ہو اُسے نیند اور اونگھ نہیں آتی، وہ خطرے اور اضطراب میں رہتا ہے۔ شدید خوف کے وقت غنودگی آنا حصولِ امن اور زوالِ خوف کی دلیل ہے۔

مسلمانوں اور کفار سے متعلق فرشتوں کو وحیِ الٰہی

وَ يُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطٰنِ وَ لِيَرْبِطَ

وَ	يُذْهِبَ	عَنْكُمْ	رِجْزَ الشَّيْطٰنِ	وَ	لِيَرْبِطَ
اور	لے جائے (دور کردے)	تم سے	شیطان کی ناپاکی	اور	تاکہ (ڈھارس) باندھ دے

اور تم سے شیطان کی ناپاکی کو دور کردے اور تمہارے دلوں کو

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ يُثَبِّتَ بِهِ الْاَقْدَامَ ۝۱۱ اِذْ يُوْحِيْ رَبُّكَ

عَلٰى قُلُوْبِكُمْ	وَ	يُثَبِّتَ	بِهِ	الْاَقْدَامَ ۝۱۱	اِذْ	يُوْحِيْ	رَبُّكَ
تمہارے دلوں پر	اور	جمادے	اس سے	قدموں (کو)	جب	وحی بھیجتا (تھا)	تمہارا رب

مضبوط کردے اور اس سے تمہارے قدم جمادے ○ یاد کرواے حبیب! جب تمہارا رب

اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ اَنِّيْ مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اِلَى الْمَلٰٓىِٕكَةِ	اَنِّيْ	مَعَكُمْ	فَثَبِّتُوْا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
فرشتوں کی طرف	کہ میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	تو ثابت رکھو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

سَاُلْقِيْ فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ كَفَرُوا الرُّعْبَ فَاضْرِبُوْا

سَاُلْقِيْ	فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الرُّعْبَ	فَاضْرِبُوْا
عنقریب میں ڈال دوں گا	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	کفر کیا	رعب، ہیبت	تو مارو

عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈال دوں گا تو تم کافروں کی

خدا و رسول کی مخالفت کا انجام: ۱۳ اور ۱۴

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ وَ اضْرِبُوْا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ۝۱۲ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

فَوْقَ الْاَعْنَاقِ	وَ	اضْرِبُوْا	مِنْهُمْ	كُلَّ بَنَانٍ ۝۱۲	ذٰلِكَ (1)	بِاَنَّهُمْ
گردنوں کے اوپر	اور	ضربیں لگاؤ	ان سے (کے)	تمام جوڑوں (پر)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

گردنوں کے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک جوڑ پر ضربیں لگاؤ ○ یہ عذاب اس لیے ہوا کہ

1 ...... یعنی غزوہ بدر کے دن کفار کے دلوں میں رعب ڈالا جانا، ان کا قتل ہونا اور قیدی ہونا اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کی۔

میدانِ جنگ سے بھاگنے کے متعلق احکام

شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَاقِقِ

شَآقُّوا	اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	يُّشَاقِقِ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ اور اس کے رسول سے

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾ ذٰلِكُمْ فَذُوْقُوْهُ

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۱۳﴾	ذٰلِكُمْ	فَذُوْقُوْهُ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ (سزا ہے)	تو چکھو اسے

مخالفت کرے تو بیشک اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ یہ (سزا ہے) تو اس کا مزہ چکھو اور

وَاَنَّ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

وَ	اَنَّ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اور	بیشک	کافروں کے لئے	آگ کا عذاب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ کافروں کے لئے آگ کا عذاب ہے ○ اے ایمان والو! جب

لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾

لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	زَحْفًا	فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ﴿۱۵﴾ (1)
تم ملو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	(ان کے) لشکر (سے)	تو نہ پھیرو ان سے پیٹھیں

کافروں کے لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ان سے پیٹھ نہ پھیرو ○

وَمَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗۤ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ

وَ	مَنْ	يُّوَلِّهِمْ	يَوْمَئِذٍ	دُبُرَهٗۤ	اِلَّا	مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ
اور	جو	پھیرے گا ان سے	اس دن	اپنی پیٹھ	علاوہ (اس کے جو)	لڑائی کا ہنر دکھانے والا (ہو)

اور جو اس دن لڑائی میں ہنر مندی کا مظاہرہ کرنے یا

(1) مسلمانوں کو یہ حکم ہے کہ وہ میدانِ جنگ سے پیٹھ پھیر کر نہ بھاگیں اور یہ حکم اس وقت ہے جب کفار مسلمانوں سے تعداد میں ڈبل ہوں اس سے زیادہ نہ ہوں اور اگر کفار کی تعداد مسلمانوں کے مقابلے میں ڈبل سے زیادہ ہو تو پھر مسلمانوں کا پیٹھ پھیر کر بھاگنا ناجائز و حرام نہیں ہے۔ جمہور کے نزدیک ایک سو مسلمانوں کا دو سو کفار کے مقابلے سے بھاگنا کسی حال میں جائز نہیں ہے اور اگر کافروں کی تعداد دو سو سے زیادہ ہو تو ان کے مقابلے سے بھاگنا اگرچہ جائز ہے لیکن صبر و استقامت سے ان کے مقابلے میں ڈٹے رہنا بہتر اور افضل ہے۔

بدر میں امدادِ الٰہی اور اس کی حکمت

اَوْ مُتَحَیِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ

اَوْ	مُتَحَیِّزًا	اِلٰى فِئَةٍ (1)	فَقَدْ	بَآءَ	بِغَضَبٍ	مِّنَ اللّٰهِ
یا	ملنے والا (ہو)	لشکر کی طرف	تو بیشک	وہ پلٹا	غضب کے ساتھ	اللہ کی طرف سے

اپنے لشکر سے ملنے کے علاوہ کسی اور صورت میں انہیں پیٹھ دکھائے گا تو وہ اللہ کے غضب کا مستحق ہوگا

وَمَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾ فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ وَ

وَ	مَاْوٰىهُ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۶﴾	فَلَمْ تَقْتُلُوْهُمْ	وَ
اور	اس کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	لوٹنے کی جگہ	تو تم نے قتل نہیں کیا انہیں	اور

اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور بہت بری لوٹنے کی جگہ ہے ○ تو تم نے انہیں قتل نہیں کیا

لٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ ۪ وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	قَتَلَهُمْ (2)	وَ	مَا رَمَیْتَ	اِذْ	رَمَیْتَ	وَ
لیکن	اللہ (نے)	قتل کیا انہیں	اور	تم نے (خاک) نہیں پھینکی	جب	تم نے پھینکی	اور

بلکہ اللہ نے انہیں قتل کیا اور اے حبیب! جب آپ نے خاک پھینکی تو آپ نے نہ پھینکی تھی

لٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى ۚ وَلِیُبْلِیَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنْهُ

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	رَمٰى	وَ	لِیُبْلِیَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	مِنْهُ
لیکن	اللہ (نے)	پھینکی	اور	تاکہ وہ انعام عطا فرمائے	ایمان والوں (کو)	اپنی طرف سے

بلکہ اللہ نے پھینکی تھی اور اس لئے تاکہ مسلمانوں کو اپنی طرف سے اچھا انعام

بَلَآءً حَسَنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾ ذٰلِكُمْ وَاَنَّ

بَلَآءً حَسَنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۷﴾	ذٰلِكُمْ	وَ	اَنَّ
اچھا انعام	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	یہ (حق ہے)	اور	بیشک

عطا فرمائے۔ بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ یہ حق ہے اور یہ کہ

1 ...... دورانِ جنگ کفار کے مقابلے سے بھاگنے والا مسلمان غضبِ الٰہی میں گرفتار ہوگا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے البتہ دو صورتیں ایسی ہیں جن میں وہ پیٹھ دکھا کر بھاگنے والا نہیں ہے۔ (1) کسی جنگی حکمت عملی کی وجہ سے پیچھے ہٹنا۔ (2) اپنی جماعت میں ملنے کے لئے پیچھے ہٹنا۔ یاد رہے کہ غزوۂ احد اور حنین میں پسپائی اختیار کرنے والے صحابہ کرام اس آیت کی وعید میں داخل نہیں کیونکہ ان کی عام معافی کا اعلان خود اللہ تعالیٰ نے فرما دیا ہے۔ 2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اچھے اور نیک کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنی چاہئے اور اچھے کام پر فخر نہیں کرنا چاہئے کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ہی ہوتا ہے۔

مشرکین مکہ کو تنبیہ

اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ

اللّٰهَ	مُوْهِنُ	كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	اِنْ	تَسْتَفْتِحُوْا	فَقَدْ
اللہ	کمزور کرنے والا (ہے)	کافروں کے مکروفریب (کو)	اگر	تم فیصلہ مانگتے ہو	تو بیشک

اللہ کافروں کے مکروفریب کو کمزور کرنے والا ہے ○ اے کافرو! اگر تم فیصلہ مانگتے ہو تو

جَآءَكُمُ الْفَتْحُ ۚ وَ اِنْ تَنْتَهُوْا فَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ۚ وَ اِنْ

جَآءَكُمُ	الْفَتْحُ (1)	وَ	اِنْ	تَنْتَهُوْا	فَهُوَ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اِنْ
آگیا تمہارے پاس	فیصلہ	اور	اگر	تم باز آجاؤ	تو وہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اور	اگر

یہ فیصلہ تم پر آچکا اور اگر تم باز آجاؤ تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے اور اگر

تَعُوْدُوْا نَعُدْ ۚ وَ لَنْ تُغْنِيَ عَنْكُمْ

تَعُوْدُوْا	نَعُدْ	وَ	لَنْ تُغْنِيَ (2)	عَنْكُمْ
تم پھر (یہی) کروگے	(تو) ہم پھر (ان کی مدد) کریں گے	اور	ہرگز فائدہ نہ دے گا	تم سے (تمہیں)

تم پھر یہی کروگے تو ہم بھی پھر وہی کریں گے اور تمہارا گروہ

ع ۲ / ۱۶

فِئَتُكُمْ شَيْـًٔا وَّ لَوْ كَثُرَتْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾ ع

فِئَتُكُمْ	شَيْـًٔا	وَّ لَوْ	كَثُرَتْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۹﴾
تمہارا گروہ	کچھ	اگرچہ	وہ بہت زیادہ ہو	اور	بیشک	اللہ	ایمان والوں کے ساتھ (ہے)

تمہیں کوئی فائدہ نہ دے گا اگرچہ بہت زیادہ ہو اور مزید یہ کہ اللہ مسلمانوں کے ساتھ ہے ○

اطاعتِ رسول کا حکم اور نافرمانی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَا تَوَلَّوْا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا (3)	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	لَا تَوَلَّوْا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اطاعت کیا کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	منہ نہ پھیرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کیا کرو اور سن کر

1...... جنگ بدر در حقیقت حق وباطل کا فیصلہ تھی کہ وہاں فتح حقانیت کی دلیل جبکہ شکست باطل ہونے کی دلیل تھی۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ جنگ صرف لشکر کی بڑی تعداد یا زیادہ سامان جنگ سے نہیں جیتی جاتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی مشیت ساتھ ہونا ضروری ہے۔

3...... اس آیت سے مقصود سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے کا حکم دینا اور ان کی نافرمانی سے منع کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا ذکر اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی اطاعت ہے۔

مشرکین و منافقین جیسے نہ ہونے کا حکم

عَنْهُ وَ اَنْتُمْ تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾ۚۖ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ قَالُوْا

عَنْهُ	وَ	اَنْتُمْ	تَسْمَعُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	قَالُوْا
اس سے	اور	تم	سنتے ہو	اور	نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	کہا

اس سے منہ نہ پھیرو ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جنہوں نے کہا:

حق بات سننے اور کہنے سے محروم گونگے بہرے بدترین لوگ ہیں

سَمِعْنَا وَ هُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

سَمِعْنَا	وَ	هُمْ	لَا یَسْمَعُوْنَ ﴿۲۱﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ [1]
ہم نے سن لیا	اور (حالانکہ)	وہ	نہیں سنتے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

ہم نے سن لیا حالانکہ وہ نہیں سنتے ○ بیشک سب جانوروں میں بدتر

مشرکین کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے جانے کی وجہ

عِنْدَ اللّٰهِ الصُّمُّ الْبُكْمُ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ لَوْ عَلِمَ اللّٰهُ

عِنْدَ اللّٰهِ	الصُّمُّ	الْبُكْمُ	الَّذِیْنَ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	لَوْ	عَلِمَ	اللّٰهُ
اللہ کے نزدیک	بہرے	گونگے (ہیں)	جو	عقل نہیں رکھتے	اور	اگر	جانتا	اللہ

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو بہرے گونگے ہیں جن کو عقل نہیں ○ اور اگر اللہ

فِیْهِمْ خَیْرًا لَّاَسْمَعَهُمْؕ وَ لَوْ اَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَّ

فِیْهِمْ	خَیْرًا [2]	لَّاَسْمَعَهُمْ	وَ	لَوْ	اَسْمَعَهُمْ	لَتَوَلَّوْا	وَّ
ان میں	کچھ بھلائی	ضرور سنا دیتا انہیں	اور	اگر	وہ سنا دیتا انہیں	(تو) ضرور پلٹ جاتے	اور

ان میں کچھ بھلائی جانتا تو انہیں سنا دیتا اور اگر وہ انہیں سنا دیتا تو بھی وہ روگردانی کرتے ہوئے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے بلانے پر حاضر ہونا ضروری ہے

هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ

هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۲۳﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اسْتَجِیْبُوْا	لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وہ	منہ پھیرتے ہوئے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	حاضر ہو جاؤ	اللہ اور رسول کی (بارگاہ میں)

پلٹ جاتے ○ اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ

1 ...... یعنی مخلوق میں سے روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے نزدیک بدتر وہ ہیں جو نہ تو حق سنتے ہیں اور نہ ہی حق بات بولتے اور سمجھتے ہیں۔

2 ...... یہاں خیر سے مراد صدق و رغبت ہے یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ان لوگوں کے دلوں میں قبولِ حق کا سچا جذبہ اور رغبت جانتا یعنی پاتا تو ان کے مطلوبہ معجزات انہیں دکھا دیتا اور حق سنا دیتا لیکن چونکہ ان کے دلوں میں وہ صدق و رغبت موجود ہی نہیں لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ان کے مطلوبہ معجزات نہ دکھائے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دکھا بھی دیتا تو یہ منہ پھیر لیتے۔

دل بدلتے دیر نہیں لگتی

اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

اِذَا	دَعَاكُمْ (1)	لِمَا	يُحْيِيْكُمْ	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
جب	وہ بلائیں تمہیں	(اس چیز) کے لئے جو	زندگی دیتی ہے تمہیں	اور	جان لو	بیشک	اللہ

جب وہ تمہیں اس چیز کے لئے بلائیں جو تمہیں زندگی دیتی ہے اور جان لو کہ اللہ کا حکم

يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ وَاَنَّهٗۤ اِلَيْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾

يَحُوْلُ	بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهٖ	وَ	اَنَّهٗۤ	اِلَيْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾
حائل ہو جاتا ہے	آدمی اور اس کے دل کے درمیان	اور	بیشک وہ	اس کی طرف	تمہیں اٹھایا جائے گا

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسی کی طرف تمہیں اٹھایا جائے گا ○

عام فتنے سے ڈرتے رہنے کی ترغیب

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

وَ	اتَّقُوْا (2)	فِتْنَةً	لَّا تُصِيْبَنَّ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
اور	ڈرتے رہو	(اس) فتنہ (سے)	(جو) ہرگز نہیں پہنچے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا

اور اس فتنے سے ڈرتے رہو جو ہرگز تم میں خاص ظالموں کو ہی

مہاجر صحابہ کرام پر انعاماتِ الٰہیہ

مِنْكُمْ خَآصَّةً ۚ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾ وَ

مِنْكُمْ	خَآصَّةً	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۵﴾	وَ
تم میں سے	(بطورِ) خاص	اور	جان لو	بیشک	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور

نہیں پہنچے گا اور جان لو کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ اور

اذْكُرُوْۤا اِذْ اَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ اَنْ

اذْكُرُوْۤا	اِذْ	اَنْتُمْ	قَلِيْلٌ	مُّسْتَضْعَفُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	تَخَافُوْنَ	اَنْ
یاد کرو	جب	تم	قلیل (تھے)	کمزور سمجھے جاتے (تھے)	زمین میں	تم ڈرتے (تھے)	کہ

یاد کرو جب تم زمین میں تھوڑے تھے، دبے ہوئے تھے، تم ڈرتے تھے کہ

(1)...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب بھی کسی کو بلائیں تو اس پر لازم ہے کہ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے چاہے وہ کسی بھی کام میں مصروف ہو اگرچہ نماز میں ہو جیسے بخاری کی حدیث میں اسے باقاعدہ بیان کیا گیا ہے۔ (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کو حکم فرمایا ہے کہ وہ اپنی طاقت و قدرت کے مطابق برائیوں کو روکیں اور گناہ کرنے والوں کو گناہ سے منع کریں اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو عذاب ان سب کو عام ہو گا اور خطاکار اور غیر خطاکار سب کو پہنچے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو قوم قدرت کے باوجود=

خیانت کی ممانعت

يَتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ فَاٰوٰىكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ

يَتَخَطَّفَكُمُ	النَّاسُ	فَاٰوٰىكُمْ	وَ	اَيَّدَكُمْ
اچک کر (نہ) لے جائیں تمہیں	لوگ	تو اللہ نے ٹھکانہ دیا تمہیں	اور	قوت دی تمہیں

کہیں لوگ تمہیں اچک کر نہ لے جائیں تو اللہ نے تمہیں ٹھکانہ دیا اور اپنی مدد سے

بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ يٰۤاَيُّهَا

بِنَصْرِهٖ	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿٢٦﴾ (1)	يٰۤاَيُّهَا
اپنی مدد کے ساتھ	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اے

تمہیں قوت دی اور تمہیں پاکیزہ چیزوں کا رزق دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ وَ تَخُوْنُوْۤا

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَخُوْنُوا (2)	اللّٰهَ وَ الرَّسُوْلَ	وَ	تَخُوْنُوْۤا
وہ لوگو جو	ایمان لائے	خیانت نہ کرو	اللہ اور رسول (سے)	اور	(نہ) خیانت کرو

ایمان والو! اللہ اور رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ جان بوجھ کر

مال اور اولاد ایک امتحان ہے

اَمٰنٰتِكُمْ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ

اَمٰنٰتِكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٧﴾	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ
اپنی امانتوں (میں)	اور (حالانکہ)	تم	جانتے ہو	اور	جان لو	صرف

اپنی امانتوں میں خیانت کرو ○ اور جان لو کہ

اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ

اَمْوَالُكُمْ	وَ	اَوْلَادُكُمْ	فِتْنَةٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗۤ
تمہارے اموال	اور	تمہاری اولاد	ایک امتحان (ہے)	اور	بیشک	اللہ	اس کے پاس

تمہارے مال اور تمہاری اولاد ایک امتحان ہے اور یہ کہ اللہ کے پاس

=برائیوں سے منع کرنا چھوڑ دیتی ہے اور لوگوں کو گناہوں سے نہیں روکتی تو وہ اپنے اس ترکِ فرض کی شامت میں مبتلائے عذاب ہوتی ہے۔

1 ...... ہر دور میں اسی طرح اللہ تعالیٰ اجتماعی اور انفرادی طور پر مسلمانوں کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازتا اور مصائب و آلام سے نجات دے کر راحت و آرام عطا کرتا ہے۔ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرتے اور یادِ خدا سے غفلت کو اپنا شعار بنالیتے ہیں اور گناہوں کی کثرت سے خود کو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے لئے نااہل ثابت کر دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا ہے۔ 2 ...... خیانت کا لفظ امانت کی ضد کے طور پر استعمال=

پرہیز گاری اختیار کرنے پر تین خصوصی انعامات

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ

اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ	تَتَّقُوا (1)	اللّٰهَ
بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	اگر	تم ڈرو گے	اللہ (سے)

بڑا ثواب ہے ○ اے ایمان والو! اگر تم اللہ سے ڈرو گے

يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَّيُكَفِّرْ عَنْكُمْ

يَجْعَلْ	لَّكُمْ	فُرْقَانًا	وَّ	يُكَفِّرْ	عَنْكُمْ
(تو) وہ بنادے گا	تمہارے لئے	حق و باطل میں فرق کرنے والا (نور)	اور	مٹادے گا	تم سے

تو تمہیں حق و باطل میں فرق کر دینے والا نور عطا فرمادے گا اور تمہارے گناہ

سَيِّاٰتِكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ وَ

کفارِ مکہ کی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف سازش کا بیان

سَيِّاٰتِكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾	وَ
تمہاری خطائیں	اور	مغفرت فرمادے گا	تمہاری	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)	اور

مٹادے گا اور تمہاری مغفرت فرمادے گا اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○ اور

اِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ

اِذْ	يَمْكُرُ (2)	بِكَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِيُثْبِتُوْكَ
جب	سازش کرتے (تھے)	تمہارے ساتھ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تاکہ وہ باندھ دیں تمہیں

اے حبیب! یاد کرو جب کافروں نے تمہارے خلاف سازش کی کہ تمہیں باندھ دیں

اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ ؕ وَيَمْكُرُوْنَ وَ

اَوْ	يَقْتُلُوْكَ	اَوْ	يُخْرِجُوْكَ	وَ	يَمْكُرُوْنَ	وَ
یا	قتل کردیں تمہیں	یا	نکال دیں تمہیں	اور	وہ سازشیں کررہے (تھے)	اور

یا تمہیں شہید کردیں یا تمہیں نکال دیں اور وہ اپنی سازشیں کررہے تھے اور

==ہوتا ہے، یہاں اس سے مراد بطورِ خاص رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز دشمنوں تک پہنچانا ہے اور عمومی طور پر اس میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکام کی خلاف ورزی کرنا داخل ہے۔

(1)...... جو شخص ربِّ تعالیٰ سے ڈرے اور اس کے حکم پر چلے تو اللہ تعالیٰ اسے تین خصوصی انعام عطا فرمائے گا۔ پہلا انعام یہ کہ اسے فرقان عطا فرمائے گا۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ایسا نور اور توفیق عطا کرے گا جس سے وہ حق و باطل کے درمیان فرق کرلیا کرے۔ دوسرا انعام یہ کہ اس کے سابقہ گناہ مٹادیئے==

قرآنی آیات سن کر کفار کا دعویٰ

یَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾ وَ اِذَا

یَمْكُرُ	اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	خَیْرُ الْمٰكِرِیْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	اِذَا
خفیہ تدبیر فرمارہا(تھا)	اللہ	اور	اللہ	سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا(ہے)	اور	جب

اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرمارہا تھا اور اللہ سب سے بہتر خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے ○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا قَالُوْا قَدْ سَمِعْنَا لَوْ

تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا	قَالُوْا	قَدْ	سَمِعْنَا	لَوْ
تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے سن لیا	اگر

ان کے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کہتے ہیں: بیشک ہم نے سن لیا، اگر

نَشَآءُ لَقُلْنَا مِثْلَ هٰذَاۤ ۙ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾

نَشَآءُ	لَقُلْنَا	مِثْلَ هٰذَاۤ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّاۤ	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۳۱﴾
ہم چاہتے	(تو) ضرور کہہ دیتے	اس (کلام) کی مثل	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی داستانیں

ہم چاہتے تو ایسا (کلام) ہم بھی کہہ دیتے، یہ صرف پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○

کفار کی جانب سے نزولِ عذاب کی دعا

وَ اِذْ قَالُوا اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقَّ

وَ	اِذْ	قَالُوا(1)	اللّٰهُمَّ	اِنْ	كَانَ	هٰذَا	هُوَ	الْحَقَّ
اور	جب	انہوں نے کہا	اے اللہ	اگر	ہے	یہ	وہ (قرآن ہی)	حق

اور جب انہوں نے کہا: اے اللہ اگر یہ (قرآن) ہی تیری طرف سے حق ہے

مِنْ عِنْدِكَ فَاَمْطِرْ عَلَیْنَا حِجَارَةً مِّنَ السَّمَآءِ

مِنْ عِنْدِكَ	فَاَمْطِرْ	عَلَیْنَا	حِجَارَةً	مِّنَ السَّمَآءِ
تیری طرف سے	تو تو برسادے	ہمارے اوپر	پتھر	آسمان سے

تو ہم پر آسمان سے پتھر برسادے یا

=جائیں گے اور تیسرا انعام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے عیبوں کو چھپالے گا۔ 2...... اس آیت میں کفار قریش کی اس سازش کا ذکر کیا گیا ہے جو انہوں نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دار الندوہ میں بیٹھ کر تیار کی تھی، اس کے بعد ہی نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تھی۔

1...... اس سے پہلی آیت میں مذکور دعویٰ اور اس آیت میں مذکور دعا نضر بن حارث وغیرہ کفار نے کی تھی اور نضر بن حارث وہ بدبخت کافر ہے جس کی=

کفارِ مکہ کی دعا قبول نہ ہونے کی وجوہات

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ وَ

اَوِ ائْتِنَا بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	وَ
یا ہم پر دردناک عذاب لے آ	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان)	وہ عذاب دے انہیں	اور (جبکہ)

کوئی دردناک عذاب ہم پر لے آ ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ انہیں عذاب دے جب تک

اَنْتَ فِیْهِمْ ؕ وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ

اَنْتَ (1)	فِیْهِمْ	وَ	مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ	وَ	هُمْ
تم	ان میں (تشریف فرما ہو)	اور	اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں ہے	اور (جبکہ)	وہ

اے حبیب! تم ان میں تشریف فرما ہو اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ مَا لَهُمْ اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ اللّٰهُ وَ هُمْ

یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۳۳﴾ (2)	وَ	مَا	لَهُمْ	اَلَّا یُعَذِّبَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	هُمْ
بخشش مانگ رہے ہیں	اور	کیا ہے	انہیں	کہ عذاب نہ دے انہیں	اللہ	اور (حالانکہ)	وہ

بخشش مانگ رہے ہیں ○ اور انہیں کیا ہے کہ اللہ انہیں عذاب نہ دے حالانکہ یہ

مسجد حرام کے متولی ہونے کے حقدار پرہیزگار لوگ ہیں

یَصُدُّوْنَ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَا كَانُوْۤا اَوْلِیَآءَهٗ ؕ اِنْ

یَصُدُّوْنَ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اَوْلِیَآءَهٗ (3)	اِنْ
روک رہے ہیں	مسجد حرام سے	اور (حالانکہ)	وہ نہیں تھے	اس کے متولی	نہیں

مسجدِ حرام سے روک رہے ہیں اور یہ اِس کے اہل ہی نہیں، اس کے

بیت اللہ کے پاس کفارِ مکہ کی عبادت کا انداز

اَوْلِیَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ

اَوْلِیَآؤُهٗۤ	اِلَّا	الْمُتَّقُوْنَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ
اس کے متولی	مگر	پرہیزگار لوگ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور

اہل تو پرہیزگار ہی ہیں مگر ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور

= مذمت میں قرآن پاک کی دس آیات نازل ہوئیں اور غزوۂ بدر کے دن سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دستِ اقدس سے جہنم واصل ہوا۔

1 ...... حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالٰی کی رحمت اور امان ہیں کہ آپ کی وجہ سے دنیا میں عام عذابِ الٰہی نہیں آتے۔ 2 ...... معلوم ہوا کہ استغفار عذاب سے امن میں رہنے کا ذریعہ ہے۔ 3 ...... کفار یہ دعوی کرتے تھے کہ ہم خانہ کعبہ اور حرم شریف کے متولی ہیں تو ہم جسے چاہیں اس میں داخل ہونے دیں اور جسے چاہیں روک دیں۔ اللہ تعالٰی نے ان کے رد میں ارشاد فرمایا کہ یہ مسجد حرام کے اہل نہیں اور کعبہ کے امور میں تصرف وانتظام کا کوئی اختیار نہیں =

راہِ خدا سے روکنے پر مال خرچ کرنے والے کافروں کا حال

مَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ اِلَّا مُكَآءً وَّ تَصْدِيَةً ؕ

مَا كَانَ	صَلَاتُهُمْ	عِنْدَ الْبَيْتِ (1)	اِلَّا	مُكَآءً	وَّ	تَصْدِيَةً
نہیں تھی	ان کی نماز	خانہ کعبہ کے پاس	مگر	سیٹیاں بجانا	اور	تالیاں بجانا

بَیْتُ اللہ کے پاس ان کی نماز صرف سیٹیاں بجانا اور تالیاں بجانا ہی تھا

فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ اِنَّ

فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	اِنَّ
تو چکھو	عذاب	(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	بیشک

تو اپنے کفر کے بدلے عذاب کا مزہ چکھو ○ بیشک

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنْفِقُوْنَ	اَمْوَالَهُمْ	لِيَصُدُّوْا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ خرچ کرتے ہیں	اپنے اموال	تاکہ وہ روکیں

کافر اپنے مال اس لئے خرچ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَسَيُنْفِقُوْنَهَا	ثُمَّ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِمْ	حَسْرَةً
اللہ کی راہ سے	تو اب وہ خرچ کریں گے اسے	پھر	وہ ہوگا	ان پر	حسرت، ندامت

روکیں تو اب مال خرچ کریں گے پھر وہی مال ان پر حسرت وندامت ہو جائیں گے

ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ ۬ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ

ثُمَّ	يُغْلَبُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِلٰى جَهَنَّمَ
پھر	وہ مغلوب کر دیے جائیں گے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جہنم کی طرف

پھر یہ مغلوب کر دیے جائیں گے اور کافروں کو جہنم کی طرف

=رکھتے کیونکہ یہ مشرک ہیں جبکہ مسجد حرام کا متولی ہونے کے اہل تو پرہیز گار ہی ہیں۔

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ کفارِ قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے اور ان کا یہ فعل یا تو اس باطل عقیدے کی وجہ سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانا عبادت ہے اور یا اس شرارت کی وجہ سے کہ اُن کے اِس شور سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

کفار کو جہنم کی طرف چلایا جانا

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لِيَمِيْزَ اللّٰهُ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ وَ

يُحْشَرُوْنَ ﴿۳۶﴾	لِيَمِيْزَ	اللّٰهُ	الْخَبِيْثَ[1]	مِنَ الطَّيِّبِ	وَ
انہیں چلایا جائے گا	تا کہ جدا کردے	اللہ	خبیث، ناپاک (کو)	پاکیزہ سے	اور

چلایا جائے گا○ تا کہ اللہ خبیث کو پاکیزہ سے جدا کردے اور

يَجْعَلَ الْخَبِيْثَ بَعْضَهٗ عَلٰى بَعْضٍ فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا

يَجْعَلَ	الْخَبِيْثَ	بَعْضَهٗ	عَلٰى بَعْضٍ	فَيَرْكُمَهٗ جَمِيْعًا
رکھ دے	خبیثوں، ناپاکوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض پر	پھر ڈھیر بنادے ان سب کو

خبیثوں کو ایک دوسرے کے اوپر کرکے سب کو ڈھیر بنا کر

کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ۹/۴ ۱۸

فَيَجْعَلَهٗ فِيْ جَهَنَّمَ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ قُلْ

فَيَجْعَلَهٗ	فِيْ جَهَنَّمَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	قُلْ
پھر ڈال دے اسے	جہنم میں	یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو

جہنم میں ڈال دے، وہی نقصان پانے والے ہیں○ تم کافروں سے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَّا

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ	يَّنْتَهُوْا	يُغْفَرْ	لَهُمْ	مَّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اگر	وہ باز آگئے	(تو) بخش دیا جائے گا	ان کے لئے	جو

فرماؤ کہ اگر وہ باز آگئے تو جو پہلے گزر چکا وہ انہیں معاف

قَدْ سَلَفَ ۚ وَ اِنْ يَّعُوْدُوْا فَقَدْ مَضَتْ

قَدْ	سَلَفَ[2]	وَ	اِنْ	يَّعُوْدُوْا	فَقَدْ	مَضَتْ
تحقیق	گزر چکا	اور	اگر	وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے	تو بیشک	گزر چکا

کردیا جائے گا اور اگر وہ دوبارہ (لڑائی) کریں گے تو پہلے لوگوں کا

1..... مومن اپنے ایمان کی وجہ سے طیب یعنی پاکیزہ ہے جبکہ کافر اپنے کفر کی وجہ سے خبیث ہے۔ مسلمان کو خبیث کہنا جائز نہیں۔

2..... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کافر جب کفر سے باز آئے اور اسلام قبول کرلے تو اس کا پہلا کفر اور حالت کفر میں کئے گئے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔

فساد کے خاتمے اور دینِ الٰہی کے غلبے تک جہاد کا حکم

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ

سُنَّتُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٣٨﴾	وَ	قَاتِلُوْهُمْ	حَتّٰى	لَا تَكُوْنَ
پہلے لوگوں کا دستور	اور	لڑو ان سے	یہاں تک کہ	نہ رہے

دستور گزر چکا ○ اور ان سے لڑو یہاں تک کہ

فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ

فِتْنَةٌ (1)	وَّ	يَكُوْنَ	الدِّيْنُ كُلُّهٗ	لِلّٰهِ
کوئی فساد	اور	ہو جائے	سارا دین	اللہ ہی کا

کوئی فساد باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے

فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

فَاِنِ انْتَهَوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
پھر اگر وہ باز آجائیں	تو بیشک	اللہ	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

پھر اگر وہ باز آجائیں تو اللہ ان کے کام

سرکش کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کا مددگار اللہ ہے

بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ

بَصِيْرٌ ﴿٣٩﴾	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ
دیکھ رہا ہے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	تو جان لو	بیشک	اللہ

دیکھ رہا ہے ○ اور اگر یہ روگردانی کریں تو جان لو کہ اللہ

مَوْلٰىكُمْ ؕ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾

مَوْلٰىكُمْ	نِعْمَ	الْمَوْلٰى	وَ	نِعْمَ	النَّصِيْرُ ﴿٤٠﴾ (2)
تمہارا مولیٰ، مددگار (ہے)	کیا ہی اچھا	مولیٰ	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

تمہارا مددگار ہے، کیا ہی اچھا مولیٰ اور کیا ہی اچھا مددگار ○

1 ...... یہاں فتنہ سے مراد کفر و شرک ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ غازی مومن کو چاہئے کہ صرف ہتھیاروں اور ظاہری اسباب پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اپنا کامل بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھے کیونکہ وہی سب سے اچھا مولیٰ و مددگار ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ وہ بہترین ہتھیار ہے جو مسلمانوں کے پاس تو ہے لیکن کفار کے پاس نہیں۔

وَاعۡلَمُوۡٓا

10

الْعُشْرُ (10) الرُّبْعُ

مالِ غنیمت کے پانچویں حصے کے مصارف

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ

وَ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّمَا	غَنِمْتُمْ (1)	مِّنْ شَیْءٍ	فَاَنَّ	لِلّٰهِ
اور	جان لو	کہ جو	تم غنیمت حاصل کرو	کوئی چیز	تو بیشک	اللہ کے لئے (ہے)

اور جان لو کہ تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو تو اس کا پانچواں حصہ

خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی

خُمُسَهٗ	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	لِذِی الْقُرْبٰی	وَ	الْیَتٰمٰی
اس کا پانچواں حصہ	اور	رسول کے لئے	اور	(رسول کے) رشتہ داروں کے لئے	اور	یتیموں

خاص اللہ کے لئے اور رسول کے لئے اور (رسول کے) رشتے داروں کیلئے اور یتیموں

وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَاۤ

وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ	ابْنِ السَّبِیْلِ	اِنْ	كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	وَ	مَاۤ
اور	مسکینوں	اور	مسافر (کے لئے ہے)	اگر	تم ایمان رکھتے ہو	اللہ پر	اور	(اس پر) جو

اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے، اگر تم اللہ پر اور اس پر ایمان رکھتے ہو جو

اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا یَوْمَ الْفُرْقَانِ یَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ؕ

اَنْزَلْنَا	عَلٰى عَبْدِنَا	یَوْمَ الْفُرْقَانِ (2)	یَوْمَ الْتَقَى	الْجَمْعٰنِ
ہم نے نازل کیا	اپنے بندے پر	حق و باطل میں فرق کرنے والے دن	(جس) دن ملیں	دو فوجیں

ہم نے اپنے خاص بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئی تھیں

میدانِ بدر میں مسلمانوں اور کفار کے جمع ہونے کا نقشہ

وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿٤١﴾ اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا

وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿٤١﴾	اِذْ	اَنْتُمْ	بِالْعُدْوَةِ الدُّنْیَا
اور	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جب	تم	(مدینہ سے) قریب والے کنارے پر

اور اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ جب تم قریب والی جانب تھے

(1)......وہ مال جسے مسلمان کفار سے جنگ میں قہر و غلبہ کے طور پر حاصل کریں اسے غنیمت کہتے ہیں اور جنگ کے بغیر جو مال کفار سے حاصل کیا جائے جیسے خراج اور جزیہ، اسے فئے کہتے ہیں۔ یہاں آیت میں مالِ غنیمت کا حکم اور اس کی تقسیم کا طریقہ بتایا گیا ہے جس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص12 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2)......اس دن سے مراد غزوہِ بدر کا دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے حق اور باطل میں امتیاز کر دیا تھا اور دونوں فوجوں سے مراد مسلمانوں اور کافروں کی فوجیں ہیں۔

مدت معین کئے بغیر جنگِ بدر کی ایک حکمت

وَ هُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَ الرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ ؕ وَ

وَ	هُمْ	بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى	وَ	الرَّكْبُ	اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ
اور	وہ (یعنی کافر)	دور والے کنارے پر (تھے)	اور	قافلہ	تم سے نیچے (والی طرف تھا)	اور

اور وہ کافر دور والی جانب تھے اور قافلہ تم سے نیچے والی طرف تھا اور

لَوْ تَوَاعَدْتُّمْ لَاخْتَلَفْتُمْ فِی الْمِیْعٰدِ ۙ وَ

لَوْ	تَوَاعَدْتُّمْ	لَاخْتَلَفْتُمْ	فِی الْمِیْعٰدِ	وَ
اگر	تم آپس میں وعدہ کرلیتے	(تو) ضرور تم اختلاف کرتے	مدت کے بارے میں	اور

اگر تم آپس میں کوئی وعدہ کرتے تو ضرور مدت کے بارے میں تمہارا اختلاف ہو جاتا

لٰكِنْ لِّیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ مَفْعُوْلًا ۙ۬

لٰكِنْ	لِّیَقْضِیَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (1)	كَانَ	مَفْعُوْلًا
لیکن	(تم وعدے کے بغیر ملے) تاکہ پورا کردے	اللہ	(وہ) کام	(جسے) تھا	ہونا

لیکن کیونکہ اللہ نے اس کام کو پورا کرنا تھا جسے ہو کر ہی رہنا تھا

لِّیَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْۢ بَیِّنَةٍ وَّ یَحْیٰى مَنْ حَیَّ

لِّیَهْلِكَ (2)	مَنْ	هَلَكَ	عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَّ	یَحْیٰى	مَنْ	حَیَّ
تاکہ ہلاک ہوجائے	جسے	ہلاک ہونا ہے	واضح دلیل سے	اور	زندہ رہے	جسے	زندہ رہنا ہے

تاکہ جسے ہلاک ہونا ہے وہ واضح دلیل سے ہلاک ہو اور جو زندہ رہے

خوابِ رسول میں کفار کی تعداد کم دکھائے جانے کی حکمت

عَنْۢ بَیِّنَةٍ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَسَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾ ۙ اِذْ یُرِیْكَهُمُ

عَنْۢ بَیِّنَةٍ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَسَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۴۲﴾	اِذْ	یُرِیْكَهُمُ
واضح دلیل سے	اور	بیشک	اللہ	ضرور سننے والا	جاننے والا (ہے)	جب	دکھائے تمہیں وہ کافر

وہ بھی واضح دلیل سے زندہ رہے اور بیشک اللہ ضرور سننے والا جاننے والا ہے ○ (اے حبیب! یاد کرو) جب اللہ نے

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پہلے سے وقت مقرر کئے بغیر کافروں کے مقابلے میں کھڑا کر دیا تاکہ اللہ تعالیٰ نے اسلام و مسلمین کی مدد اور دشمنانِ دین کی ہلاکت کا جو کام پورا کرنا تھا وہ پورا ہو جائے۔ 2 ...... یہاں ہلاکت سے مراد کفر اور زندگی سے مراد ایمان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ بدر کی فتح سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور اسلام کی صداقت پر مضبوط دلیل قائم ہوگئی، اس لئے اب جو کفر اختیار کر کے ہلاکت میں پڑے گا تو دلیل قائم ہونے اور حجت پوری ہو جانے کے بعد پڑے گا اور جو اسلام قبول کر کے زندگی حاصل کرے گا تو وہ دلیل قائم ہونے کے بعد کرے گا۔

دورانِ جنگ کفار و مسلمین کو ایک دوسرے کی تعداد قلیل دکھائے جانے کی حکمت

اللّٰهُ فِیْ مَنَامِكَ قَلِیْلًاؕ وَ لَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِیْرًا

اللّٰهُ	فِیْ مَنَامِكَ	قَلِیْلًا	وَ	لَوْ	اَرٰىكَهُمْ	كَثِیْرًا
اللہ(نے)	تمہاری خواب میں	تھوڑے	اور	اگر	دکھادیتا تمہیں وہ کافر	زیادہ

یہ کافر تمہاری خواب میں تمہیں تھوڑے کرکے دکھائے اور اگر وہ ان کو زیادہ کرکے تمہیں دکھاتا

لَّفَشِلْتُمْ وَ لَتَنَازَعْتُمْ فِی الْاَمْرِ وَ لٰكِنَّ

لَّفَشِلْتُمْ	وَ	لَتَنَازَعْتُمْ	فِی الْاَمْرِ	وَ	لٰكِنَّ
(تو اے مسلمانو) ضرور تم بزدل ہوجاتے	اور	ضرور تم آپس میں جھگڑتے	کام میں	اور	لیکن

تو اے مسلمانو! تم ضرور بزدل ہوجاتے اور تم ضرور معاملے میں اختلاف کرتے لیکن

اللّٰهَ سَلَّمَؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (٤٣) وَ اِذْ

اللّٰهَ	سَلَّمَ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ (٤٣)	وَ	اِذْ
اللہ(نے)	سلامت رکھا، بچالیا	بیشک وہ	جاننے والا(ہے)	سینوں والی(بات) کو	اور	جب

اللہ نے سلامت رکھا، بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ۝ اور (اے مسلمانو! یاد کرو) جب

یُرِیْكُمُوْهُمْ اِذِ الْتَقَیْتُمْ فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ قَلِیْلًا وَّ

یُرِیْكُمُوْهُمْ	اِذِ الْتَقَیْتُمْ	فِیْۤ اَعْیُنِكُمْ	قَلِیْلًا (1)	وَّ
اللہ دکھارہا تھا تمہیں وہ کافر	جس وقت تم ملے (تمہارا مقابلہ ہوا)	تمہاری نگاہوں میں	تھوڑے	اور

لڑتے وقت اللہ تمہیں وہ کافر تمہاری نگاہوں میں تھوڑے کرکے دکھارہا تھا اور

یُقَلِّلُكُمْ فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ لِیَقْضِیَ اللّٰهُ اَمْرًا كَانَ

یُقَلِّلُكُمْ	فِیْۤ اَعْیُنِهِمْ	لِیَقْضِیَ	اللّٰهُ	اَمْرًا (2)	كَانَ
تھوڑا کردیا تمہیں	ان کی نگاہوں میں	تاکہ پورا کردے	اللہ	وہ کام	(جو) ہے

تمہیں ان کی نگاہوں میں تھوڑا کردیا تاکہ اللہ اس کام کو پورا کرے جسے ہوکر ہی

(1)...... مسلمانوں کو مشرکین تھوڑے دکھانے میں حکمت یہ تھی کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خواب کی صداقت ظاہر ہوجائے، مسلمانوں کے دل مضبوط ہوجائیں اور کفار پر ان کی جرأت بڑھ جائے جبکہ مشرکین کو مسلمانوں کی تعداد تھوڑی دکھانے میں یہ حکمت تھی کہ مشرکین مقابلے پر جم جائیں، بھاگ نہ پڑیں اور یہ بات ابتداء میں تھی، مقابلہ ہونے کے بعد انہیں مسلمان بہت زیادہ نظر آنے لگے۔ (2)...... اس کام سے مراد اسلام کا غلبہ، مسلمانوں کی نصرت، شرک کا ابطال، مشرکین کی ذلت اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے معجزے کا اظہار ہے کہ جو فرمایا تھا وہ ہوا اور قلیل جماعت بھاری لشکر پر فتح یاب ہوئی۔

جہاد میں ثابت قدمی، ذکرِ الٰہی کی کثرت اور اطاعت گزاری کا حکم

ع ۵٧

مَفْعُوْلًا ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

مَفْعُوْلًا	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۴۴﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
ہونے والا	اور	اللہ کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

رہنا ہے اور اللہ ہی کی طرف تمام کاموں کا رجوع ہے ○ اے ایمان والو!

اِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

اِذَا	لَقِيْتُمْ	فِئَةً	فَاثْبُتُوْا	وَ	اذْكُرُوْا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
جب	تم ملو (تمہارا مقابلہ ہو)	کسی فوج (سے)	تو ثابت قدم رہو	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾ ج وَ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور

تاکہ فلاح پاؤ ○ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور

لَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَ تَذْهَبَ رِيْحُكُمْ

لَا تَنَازَعُوْا [1]	فَتَفْشَلُوْا	وَ	تَذْهَبَ	رِيْحُكُمْ
آپس میں جھگڑا نہ کرو	(اگر جھگڑے) تو تم بزدل ہو جاؤ گے	اور	جاتی رہے گی	تمہاری ہوا (قوت)

آپس میں بے اتفاقی نہ کرو ورنہ تم بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہوا (قوت) اکھڑ جائے گی

وَ اصْبِرُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾ ج وَ لَا تَكُوْنُوْا

وَ	اصْبِرُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
اور	صبر کرو	بیشک	اللہ	صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	اور	نہ ہونا

اور صبر کرو، بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ اور ان لوگوں جیسا

1 ...... اس آیت میں جنگ کے آداب اور دورانِ جنگ باہمی اختلاف و جھگڑے سے بچنے کا حکم اور اختلاف کے نقصانات کا بیان ہے البتہ عمومی حالات میں بھی مسلمانوں کو باہمی اختلاف سے بچنا اور اتفاق و اتحاد کا راستہ ہی اختیار کرنا چاہئے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمان آپس میں متحد رہے تو ان کی جرأت و بہادری کے اپنے بیگانے سبھی معترف رہے اور کافروں پر ان کا رعب و دبدبہ قائم رہا اور جب سے ان کی وحدت پارہ پارہ ہو کر ٹکڑوں میں تقسیم ہو گئی تو ان کی جرأت اور رعب ختم ہو کر رہ گیا ہے۔

میدانِ بدر میں شیطان کا کردار

كَالَّذِيْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بَطَرًا وَّ رِئَآءَ النَّاسِ

كَالَّذِيْنَ	خَرَجُوْا(1)	مِنْ دِيَارِهِمْ	بَطَرًا	وَّ	رِئَآءَ النَّاسِ
ان لوگوں کی طرح جو	نکلے	اپنے گھروں سے	اتراتے (ہوئے)	اور	لوگوں کو دکھاتے (ہوئے)

نہ ہونا جو اپنے گھروں سے اِتراتے ہوئے اور لوگوں کو دکھاوا کرتے ہوئے نکلے

وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا يَعْمَلُوْنَ

وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ
اور	وہ روک رہے تھے	اللہ کی راہ سے	اور	اللہ	(ان) کو جو	وہ کام کرتے ہیں

اور وہ اللہ کے راستے سے روک رہے تھے اور اللہ ان کے تمام اعمال کو

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾ وَاِذْ زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ

مُحِيْطٌ ﴿٤٧﴾	وَ	اِذْ	زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ(2)	اَعْمَالَهُمْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	جب	خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال

گھیرے ہوئے ہے ۝ اور (یاد کرو) جب شیطان نے ان کی نگاہ میں ان کے اعمال خوبصورت کرکے دکھائے

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّيْ

وَ	قَالَ	لَا غَالِبَ	لَكُمُ	الْيَوْمَ	مِنَ النَّاسِ	وَ	اِنِّيْ
اور	اس نے کہا	کوئی غالب آنے والا نہیں	تم پر	آج	لوگوں میں سے	اور	بیشک میں

اور شیطان نے کہا: آج لوگوں میں سے کوئی تم پر غالب آنے والا نہیں اور بیشک میں

جَارٌ لَّكُمْ ۚ فَلَمَّا تَرَآءَتِ الْفِئَتٰنِ نَكَصَ

جَارٌ	لَّكُمْ	فَلَمَّا	تَرَآءَتِ	الْفِئَتٰنِ	نَكَصَ
پناہ دینے والا (ہوں)	تمہیں	تو جب	ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں لشکروں (نے)	(تو شیطان) بھاگا

تمہارا مددگار ہوں پھر جب دونوں لشکر آمنے سامنے ہوئے تو شیطان الٹے پاؤں

1...... یہ آیت ان کفارِ قریش کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں بہت اتراتے اور تکبر کرتے ہوئے آئے اور بدر کے میدان میں ذلت کی موت مرے اور یہاں اللہ تعالیٰ مؤمنین کو حکم فرما رہا ہے کہ وہ ان سے عبرت حاصل کریں اور سمجھ لیں کہ فخر وریا اور غرور و تکبر کا انجام انتہائی خراب ہے۔ 2...... جب قریش نے بدر میں جانے پر اتفاق کر لیا تو انہیں قبیلہ بنی بکر سے اپنی دشمنی یاد آئی، ممکن تھا کہ وہ واپسی کا ارادہ کر لیتے لیکن یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے بنی کنانہ کے سردار سراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہو کر انہیں دھوکے سے جنگ کے لئے تیار کر لیا، پھر دورانِ جنگ فرشتوں کو دیکھا تو انہیں اکیلا چھوڑ کر بھاگ=

عَلٰى عَقِبَيۡهِ وَقَالَ اِنِّىۡ بَرِىۡٓءٌ مِّنۡكُمۡ اِنِّىۡۤ اَرٰى مَا

عَلٰى عَقِبَيۡهِ	وَ	قَالَ	اِنِّىۡ	بَرِىۡٓءٌ	مِّنۡكُمۡ	اِنِّىۡۤ	اَرٰى	مَا
اپنی ایڑیوں پر	اور	کہنے لگا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تم سے	بیشک میں	دیکھ رہاہوں	جو

بھاگا اور کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں۔ میں وہ دیکھ رہاہوں جو

لَا تَرَوۡنَ اِنِّىۡۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَاللّٰهُ شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۴۸ ع

لَا تَرَوۡنَ	اِنِّىۡۤ	اَخَافُ	اللّٰهَ	وَ	اللّٰهُ	شَدِيۡدُ الۡعِقَابِ ۴۸
تم نہیں دیکھ رہے	بیشک میں	ڈرتا ہوں	اللہ (سے)	اور	اللہ	سخت عذاب دینے والا (ہے)

تم نہیں دیکھ رہے۔ بیشک میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○

ع ۲

منافقوں کا مجاہدین پر طنز کرنا

اِذۡ يَقُوۡلُ الۡمُنٰفِقُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

اِذۡ	يَقُوۡلُ	الۡمُنٰفِقُوۡنَ (1)	وَ	الَّذِيۡنَ	فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ
جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

جب منافق اور وہ لوگ جن کے دلوں میں بیماری ہے کہنے لگے کہ

غَرَّ هٰٓؤُلَآءِ دِيۡنُهُمۡ ؕ وَمَنۡ يَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ

غَرَّ	هٰٓؤُلَآءِ	دِيۡنُهُمۡ	وَ	مَنۡ	يَّتَوَكَّلۡ (2)	عَلَى اللّٰهِ
دھوکے میں ڈال رکھا ہے	انہیں	ان کے دین (نے)	اور	جو	توکل کرے	اللہ پر

ان مسلمانوں کو ان کے دین نے دھوکے میں ڈالا ہوا ہے اور جو اللہ پر توکل کرے

کفار کی روح قبض کئے جانے کا منظر

فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ۴۹ وَلَوۡ تَرٰۤى اِذۡ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيۡزٌ	حَكِيۡمٌ ۴۹	وَ	لَوۡ	تَرٰۤى	اِذۡ
تو بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	تم دیکھتے	جب

تو بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اور اگر آپ دیکھتے جب

= گیا۔ اس آیت میں اسی واقعے کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

1 ...... یہاں ”منافقین“ سے مراد اوس اور خزرج قبیلے کے چند افراد ہیں جبکہ دوسرے الفاظ یعنی ”جن کے دلوں میں بیماری ہے“ سے مراد مکۂ مکرمہ کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے کلمۂ اسلام تو پڑھ لیا تھا مگر ابھی تک ان کے دلوں میں شک وتردد باقی تھا۔ 2 ...... اس آیت میں صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے توکل کی تعریف اور دیگر مسلمانوں کے لئے یہ تعلیم ہے کہ وہ بھی اپنے سب معاملات اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیں اور اس کی قضا وتقدیر پر ہر دم راضی رہیں۔

يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ

يَتَوَفَّى	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	الْمَلٰٓئِكَةُ	يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ
جان نکالتے ہیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	فرشتے	وہ مارتے ہیں	ان کے چہروں

فرشتے کافروں کی ان کے چہروں اور پیٹھوں پر مارتے ہوئے

وَاَدْبَارَهُمْ ۚ وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾ ذٰلِكَ بِمَا

وَ	اَدْبَارَهُمْ	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿٥٠﴾	ذٰلِكَ	بِمَا
اور	ان کی پیٹھوں (پر)	اور	(کہتے ہیں) چکھو	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو

جان نکالتے ہیں اور (کہتے ہیں) آگ کا عذاب چکھو ○ یہ بدلہ ہے ان اعمال کا جو

قَدَّمَتْ اَيْدِيْكُمْ وَاَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ

قَدَّمَتْ (1)	اَيْدِيْكُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ (2)
آگے بھیجا	تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	بیشک	اللہ	نہیں ہے	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا

تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں اور اللہ بندوں پر ظلم

لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾ كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

لِّلْعَبِيْدِ ﴿٥١﴾	كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
بندوں پر	جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

نہیں کرتا ○ جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ

كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ
انہوں نے کفر کیا	اللہ کی آیتوں کے ساتھ	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

وہ اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے تھے تو اللہ نے ان کے گناہوں کے سبب انہیں پکڑ لیا،

1 ...... یعنی یہ مصیبتیں اور عذاب تمہارے اپنے کیے ہوئے کفر اور گناہوں کا بدلہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کسی پر جرم کے بغیر عذاب نہیں کرتا اور کافر چونکہ مجرم ہیں لہٰذا ان پر عذاب کرنا اللہ کا عدل ہے۔

2 ...... اس سے مراد بہت ظلم کرنے والا نہیں بلکہ مطلق ظلم کرنے والا مراد ہے یعنی اللہ تعالیٰ بالکل ظلم کرنے والا نہیں ہے۔

نعمت کی تبدیلی سے متعلق قانونِ قدرت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۵۲﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
بیشک	اللہ	بڑی قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

بیشک اللہ بڑی قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ

لَمْ یَكُ مُغَیِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى

لَمْ یَكُ	مُغَیِّرًا (1)	نِّعْمَةً	اَنْعَمَهَا	عَلٰى قَوْمٍ	حَتّٰى
نہیں ہے	بدلنے والا	کسی نعمت (کو)	اس نے انعام فرمایا ہو اس کا	کسی قوم پر	یہاں تک کہ

کسی نعمت کو ہر گز نہیں بدلتا جو اس نے کسی قوم کو عطا فرمائی ہو جب تک

یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾

یُغَیِّرُوْا	مَا	بِاَنْفُسِهِمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۵۳﴾
وہ بدل دیں	(اسے) جو	ان کی ذاتوں میں (ہے)	اور	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

وہ خود ہی اپنی حالت کو نہ بدلیں اور بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○

کفارِ قریش کے حال و انجام کی سابقہ کفار سے تشبیہ

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ ۙ وَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَذَّبُوْا

كَدَاْبِ اٰلِ فِرْعَوْنَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَذَّبُوْا
جیسا فرعون والوں کا طریقہ	اور	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)	انہوں نے جھٹلایا

جیسا فرعونیوں اور ان سے پہلوں کا طریقہ، انہوں نے

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ فَاَهْلَكْنٰهُمْ بِذُنُوْبِهِمْ وَ اَغْرَقْنَاۤ

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	بِذُنُوْبِهِمْ	وَ	اَغْرَقْنَاۤ
اپنے رب کی آیتوں کو	تو ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	ان کے گناہوں کے سبب	اور	ہم نے غرق کر دیا

اپنے رب کی آیتوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب ہلاک کر دیا اور ہم نے فرعونیوں کو

1 ......اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ کسی قوم کو نعمت دے کر اس وقت تک اس نعمت کو عذاب سے تبدیل نہیں کرتا جب تک وہ قوم خود اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اپنے آپ کو اس نعمت کا نااہل ثابت نہیں کرتی۔ گزری ہوئی اور موجودہ قوموں کے عروج و زوال کیلئے یہی اٹل قانون ہے کہ نعمت کا شکر اور حق ادا کرنے پر نعمت بڑھ جاتی ہے اور ناشکری کرنے پر سزا دی جاتی ہے۔ یہ قانون صرف کافر قوموں کے ساتھ ہی خاص نہیں بلکہ مسلمان بھی اگر اسی روش پر چلیں تو اللہ تعالیٰ ان سے بھی اپنی دی ہوئی نعمتیں واپس لے لیتا اور مسلمانوں کو بھی ذلت و رسوائی کا سامنا کرنا پڑ جاتا ہے جیسا کہ مسلمانوں کے عروج و زوال کے اسباب سمجھنے والے بخوبی جانتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافروں کا حال

اٰلَ فِرۡعَوۡنَ ۚ وَ كُلٌّ كَانُوۡا ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ شَرَّ الدَّوَآبِّ

اٰلَ فِرۡعَوۡنَ	وَ	كُلٌّ	كَانُوۡا	ظٰلِمِيۡنَ ﴿۵۴﴾	اِنَّ	شَرَّ الدَّوَآبِّ (1)
فرعون والوں (کو)	اور	(وہ) سب	تھے	ظلم کرنے والے	بیشک	سب جانوروں میں بدتر

غرق کر دیا اور وہ سب ظالم تھے ○ بیشک جانوروں میں سب سے بدتر،

کفار کے دو عیب، عہد شکنی اور خوف خدا نہ رکھنا

عِنۡدَ اللّٰهِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا فَهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾ ۖۚ اَلَّذِيۡنَ

عِنۡدَ اللّٰهِ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	فَهُمۡ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۵۵﴾	اَلَّذِيۡنَ
اللہ کے نزدیک	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	تو وہ	ایمان نہیں لاتے	وہ لوگ جو

اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا تو وہ ایمان نہیں لاتے ○ وہ جن سے

عٰهَدۡتَّ مِنۡهُمۡ ثُمَّ يَنۡقُضُوۡنَ عَهۡدَهُمۡ فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمۡ

عٰهَدۡتَّ	مِنۡهُمۡ	ثُمَّ	يَنۡقُضُوۡنَ (2)	عَهۡدَهُمۡ	فِىۡ كُلِّ مَرَّةٍ	وَّ	هُمۡ
تم نے معاہدہ کیا	ان سے	پھر	وہ توڑ دیتے ہیں	اپنا عہد	ہر بار میں	اور	وہ

تم نے معاہدہ کیا تھا پھر وہ ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور

دورانِ جنگ دشمنوں کی ہمت اور زور توڑنے کا حکم

لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾ فَاِمَّا تَثۡقَفَنَّهُمۡ فِى الۡحَرۡبِ فَشَرِّدۡ بِهِمۡ

لَا يَتَّقُوۡنَ ﴿۵۶﴾	فَاِمَّا	تَثۡقَفَنَّهُمۡ	فِى الۡحَرۡبِ	فَشَرِّدۡ	بِهِمۡ
نہیں ڈرتے	تو اگر	تم پاؤ انہیں	لڑائی میں	تو بھگا دو	ان کے (قتل کے) ذریعے

ڈرتے نہیں ○ تو اگر تم انہیں لڑائی میں پاؤ تو انہیں ایسی مار مارو جس سے ان کے پیچھے والے (بھی)

معاہدہ ختم کرنے کی ایک درست صورت

مَّنۡ خَلۡفَهُمۡ لَعَلَّهُمۡ يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾ وَاِمَّا تَخَافَنَّ

مَّنۡ	خَلۡفَهُمۡ	لَعَلَّهُمۡ	يَذَّكَّرُوۡنَ ﴿۵۷﴾	وَ	اِمَّا	تَخَافَنَّ
(ان کو) جو	ان کے پیچھے (ہیں)	تاکہ وہ	عبرت حاصل کریں	اور	اگر	تمہیں اندیشہ ہو

بھاگ جائیں، اس امید پر (مارو) کہ شاید انہیں عبرت ہو ○ اور اگر تمہیں کسی قوم سے

1 ...... کفار کو جانوروں سے بھی بدتر فرمائے جانے کی وجوہات یہ بیان کی گئی ہیں کہ جانور اللہ تعالیٰ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت سے خالی ہیں، اپنا نفع و نقصان پہچانتے اور اپنے مالک کی اطاعت کرتے ہیں جبکہ کفار اپنے اعضاء میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات سننے، سمجھنے اور دیکھنے کی قوت رکھنے کے باوجود ان سے کام نہیں لیتے، کفر اختیار کر کے خود اپنا نقصان کرتے اور اپنے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ کے نافرمان ہیں اس لئے سب جانوروں سے بدتر ہیں۔

2 ...... خواہ بندوں سے کیا ہوا جائز عہد توڑا جائے یا اللہ تعالیٰ سے کیے ہوئے عہد کی خلاف ورزی کی جائے دونوں انتہائی مذموم ہیں۔

مِنۡ قَوۡمٍ خِیَانَةً فَانۡۢبِذۡ اِلَیۡهِمۡ عَلٰی سَوَآءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مِنۡ قَوۡمٍ	خِیَانَةً	فَانۡۢبِذۡ (1)	اِلَیۡهِمۡ	عَلٰی سَوَآءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ
کسی قوم سے	خیانت (کا)	تو (ان کا عہد) پھینک دو	ان کی طرف	برابری (کی بنیاد) پر	بیشک	اللہ

عہد شکنی کا اندیشہ ہو تو ان کا عہد ان کی طرف اس طرح پھینک دو کہ (دونوں علم میں) برابر ہوں بیشک اللہ

لَا یُحِبُّ الۡخَآئِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾ؑ وَ لَا یَحۡسَبَنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

لَا یُحِبُّ	الۡخَآئِنِیۡنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَا یَحۡسَبَنَّ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا
پسند نہیں کرتا	خیانت کرنے والوں (کو)	اور	ہرگز گمان نہ کریں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا ○ اور ہرگز کافر یہ خیال نہ کریں کہ

سَبَقُوۡا ؕ اِنَّهُمۡ لَا یُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ اَعِدُّوۡا لَهُمۡ مَّا

سَبَقُوۡا	اِنَّهُمۡ	لَا یُعۡجِزُوۡنَ ﴿۵۹﴾	وَ	اَعِدُّوۡا	لَهُمۡ	مَّا
(کہ) وہ سبقت لے گئے	بیشک وہ	عاجز نہیں کرسکتے	اور	تیار رکھو	ان کے لیے	جو

وہ ہاتھ سے نکل گئے ہیں، بیشک وہ (اللہ کو) عاجز نہیں کرسکتے ○ اور ان کے لیے جتنی قوت ہوسکے

اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ قُوَّةٍ وَّ مِنۡ رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ تُرۡهِبُوۡنَ بِهٖ

اسۡتَطَعۡتُمۡ	مِّنۡ	قُوَّةٍ (2)	وَّ	مِنۡ	رِّبَاطِ الۡخَیۡلِ	تُرۡهِبُوۡنَ	بِهٖ
تم سے ہوسکے	سے	قوت	اور	سے	گھوڑے باندھنے	تم ڈراؤ	اس کے ذریعے

تیار رکھو اور جتنے گھوڑے باندھ سکو تاکہ اس تیاری کے ذریعے تم اللہ کے دشمنوں

عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّکُمۡ وَ اٰخَرِیۡنَ مِنۡ دُوۡنِهِمۡ ۚ

عَدُوَّ اللّٰهِ	وَ	عَدُوَّکُمۡ	وَ	اٰخَرِیۡنَ	مِنۡ دُوۡنِهِمۡ
اللہ کے دشمنوں	اور	اپنے دشمنوں (کو)	اور	(انہیں جو) دوسرے	ان کے علاوہ (ہیں)

اور اپنے دشمنوں کو اور جو اُن کے علاوہ ہیں انہیں ڈراؤ،

کافر دوڑ کر فرار ہو کر اللہ سے نہیں بچ سکتے

جنگ کی بھرپور طاقت حاصل کرنے کا حکم

(1)......اس آیت میں عام مسلمانوں اور مسلم حکمرانوں سے خطاب ہے کہ جب کسی قوم کی طرف سے عہد شکنی کی علامات ظاہر ہوں تو مسلمانوں کا امیر انہیں معاہدہ ختم ہونے سے متعلق بتادے اور ان پر حملہ کرنے سے پہلے انہیں جنگ کی اطلاع دیدے تاکہ یہ اس قوم سے بدعہدی کرنے والا شمار نہ ہو اور اگر عہد شکنی روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو جائے تو عہد ختم ہونے اور جنگ کی اطلاع دینے کی ضرورت نہیں بلکہ بلا اطلاع بھی حملہ کیا جاسکتا ہے۔ (2)......اس سے مراد یہ ہے کہ اسلحے اور آلات کی وہ تمام اقسام تیار رکھو جن کے ذریعے دشمن سے جنگ کے دوران قوت حاصل ہو۔ فی زمانہ چونکہ بری، بحری اور فضائی جنگیں ہوتی ہیں جن میں ٹینک، میزائل، فضائی و=

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ ۚ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ ؕ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ	اَللّٰهُ	يَعْلَمُهُمْ	وَ	مَا	تُنْفِقُوْا	مِنْ شَيْءٍ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
تم نہیں جانتے انہیں	اللہ	جانتا ہے انہیں	اور	جو	تم خرچ کرو گے	کوئی چیز	اللہ کی راہ میں

تم انہیں نہیں جانتے اور اللہ انہیں جانتا ہے اور تم جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

صلح کی طرف مائل کفار سے صلح کرنا جائز ہے

يُوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾ وَاِنْ جَنَحُوْا

يُوَفَّ	اِلَيْكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تُظْلَمُوْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	اِنْ	جَنَحُوْا
(اس کا اجر) پورا دیا جائے گا	تمہیں	اور	تم (پر)	زیادتی نہیں کی جائے گی	اور	اگر	وہ مائل ہوں

تمہیں اس کا پورا بدلہ دیا جائے گا اور تم پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ اور اگر وہ صلح کی طرف

لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

لِلسَّلْمِ	فَاجْنَحْ (1)	لَهَا	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ
صلح کی طرف	تو تم مائل ہو جاؤ	اس کی طرف	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	بیشک وہ	وہی

مائل ہوں تو تم بھی مائل ہو جاؤ اور اللہ پر بھروسہ رکھو بیشک وہی

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد سے متعلق وعدۂ الٰہی

السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْٓا اَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَاِنَّ

السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ﴿٦١﴾	وَ	اِنْ	يُّرِيْدُوْٓا	اَنْ يَّخْدَعُوْكَ	فَاِنَّ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	اگر	وہ چاہیں گے	دھوکا دینا تجھے	تو بیشک

سننے والا جاننے والا ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر وہ تمہیں دھوکا دینا چاہیں گے تو بیشک

حَسْبَكَ اللّٰهُ ؕ هُوَ الَّذِيْٓ اَيَّدَكَ بِنَصْرِهٖ وَ

حَسْبَكَ	اللّٰهُ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَيَّدَكَ	بِنَصْرِهٖ (2)	وَ
تجھے کافی (ہے)	اللہ	وہی (ہے)	جس نے	تائید کی تمہاری	اپنی مدد سے	اور

اللہ تمہیں کافی ہے۔ وہی ہے جس نے اپنی مدد اور مسلمانوں کے ذریعے

==بحری جنگی جہاز اور آبدوز وغیرہ سب ہتھیاروں سے دشمن کے مقابلے میں قوت حاصل ہوتی ہے، اس لئے ان ہتھیاروں کی تیاری وغیرہ بھی اس آیت میں داخل ہوگی۔

(1)...... اگر صلح مسلمانوں کے حق میں بہتر ہو تو صلح کرنا جائز ہے اور صلح کے بعد اگر اسے توڑنے میں مصلحت ہو اور اس کی کوئی مدت معین نہ ہو تو اطلاع دے کر توڑ سکتے ہیں اور اطلاع کے بعد فوراً جنگ شروع نہ کریں بلکہ اتنی مہلت دیں کہ کافر بادشاہ اپنے تمام ممالک میں اس خبر کو پہنچا سکے اور اگر مدت معین ہو تو اس کے پورا ہونے کے بعد اطلاع دینے کی کچھ حاجت نہیں۔ (2)...... بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد تو وہ تھی جو فرشتوں کے ذریعے آئی اور مسلمانوں کے ذریعے مدد==

قبائلِ انصار میں باہمی الفت و محبت

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ وَ اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ ؕ لَوْ اَنْفَقْتَ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾	وَ	اَلَّفَ (1)	بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	لَوْ	اَنْفَقْتَ
مسلمانوں کے ذریعے	اور	الفت پیدا کر دی	ان کے دلوں کے درمیان	اگر	تم خرچ کر دیتے

تمہاری تائید فرمائی ○ اور اس نے مسلمانوں کے دلوں میں الفت پیدا کر دی۔ اگر تم زمین میں

مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَ

مَا	فِي الْاَرْضِ	جَمِيْعًا	مَّاۤ اَلَّفْتَ	بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ	وَ
جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب	(تو بھی) تم الفت پیدا نہ کر سکتے	ان کے دلوں کے درمیان	اور

جو کچھ ہے سب خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں الفت پیدا نہ کر سکتے تھے

لٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾

لٰكِنَّ	اللّٰهَ	اَلَّفَ	بَيْنَهُمْ	اِنَّهٗ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۶۳﴾
لیکن	اللہ (نے)	الفت پیدا کر دی	ان کے درمیان	بیشک وہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)

لیکن اللہ نے ان کے دلوں کو ملا دیا، بیشک وہ غالب حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نصرت و کامیابی کا وعدہ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَ مَنِ اتَّبَعَكَ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَسْبُكَ	اللّٰهُ	وَ	مَنِ	اتَّبَعَكَ
اے	نبی	تجھے کافی (ہے)	اللہ	اور	جو	پیروکار ہوئے تمہارے

اے نبی! اللہ تمہیں کافی ہے اور جو مسلمان تمہارے

جہاد سے متعلق چند احکام

ع ۴

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الْقِتَالِ ؕ اِنْ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	حَرِّضِ (2)	الْمُؤْمِنِيْنَ	عَلَى الْقِتَالِ	اِنْ
مسلمانوں میں سے	اے	نبی	ترغیب دو، ابھارو	ایمان والوں (کو)	جہاد پر	اگر

پیروکار ہیں ○ اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو، اگر

=وہ تھی جو مہاجرین و انصار کے ذریعے پہنچی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد فرشتوں کے ذریعے بھی ہوتی ہے اور نیک بندوں کے ذریعے بھی، نیز ظاہری اسباب کے ساتھ بھی ہوتی ہے اور ظاہری اسباب سے ہٹ کر بھی۔

(1)...... انصار کے دو قبیلوں اوس اور خزرج میں برسوں سے عداوت چلی آ رہی تھی اور انہیں ملا دینے کی کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اتباع سے یہ حالت بدل گئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں الفت پیدا فرما دی، دلوں سے عداوتیں دور اور ایمانی محبتیں پیدا ہوئیں۔ یہ حضور=

يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ يَغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ‌ ۚ

يَّكُنۡ	مِّنۡكُمۡ	عِشۡرُوۡنَ	صٰبِرُوۡنَ	يَغۡلِبُوۡا	مِائَتَيۡنِ (1)
ہوں گے	تم میں سے	بیس	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)

تم میں سے بیس صبر کرنے والے ہوں گے تو دو سو پر غالب آئیں گے

وَاِنۡ يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ يَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا

وَ	اِنۡ	يَّكُنۡ	مِّنۡكُمۡ	مِّائَةٌ	يَّغۡلِبُوۡۤا	اَلۡفًا
اور	اگر	ہوں گے	تم میں سے	سو	(تو) وہ غالب آئیں گے	ایک ہزار (پر)

اور اگر تم میں سے سو ہوں گے تو ہزار کافروں پر

جہاد کے ایک حکم کی منسوخی

مِّنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ۝٦٥ اَلۡـٰٔنَ

مِّنَ الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِاَنَّهُمۡ	قَوۡمٌ	لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ۝٦٥	اَلۡـٰٔنَ
ان لوگوں میں سے جنہوں نے	کفر کیا	(اس کے) سبب کہ وہ	لوگ	سمجھ نہیں رکھتے	اب

غالب آئیں گے کیونکہ کافر سمجھ نہیں رکھتے ۝ اب

خَفَّفَ اللّٰهُ عَنۡكُمۡ وَعَلِمَ اَنَّ فِيۡكُمۡ ضَعۡفًا‌ ؕ فَاِنۡ

خَفَّفَ (2)	اللّٰهُ	عَنۡكُمۡ	وَ	عَلِمَ	اَنَّ	فِيۡكُمۡ	ضَعۡفًا (3)	فَاِنۡ
تخفیف فرمادی	اللہ (نے)	تم سے	اور	وہ جانتا ہے	کہ	تم میں	کمزوری (ہے)	تو اگر

اللہ نے تم پر سے تخفیف فرمادی اور اسے علم ہے کہ تم کمزور ہو تو اگر

يَّكُنۡ مِّنۡكُمۡ مِّائَةٌ صَابِرَةٌ يَّغۡلِبُوۡا مِائَتَيۡنِ‌ ۚ وَاِنۡ

يَّكُنۡ	مِّنۡكُمۡ	مِّائَةٌ	صَابِرَةٌ	يَّغۡلِبُوۡا	مِائَتَيۡنِ	وَ	اِنۡ
ہوں	تم میں سے	سو	صبر کرنے والے	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو سو (پر)	اور	اگر

تم میں سو صبر کرنے والے ہوں تو دو سو پر غالب آئیں گے اور اگر

=صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ ہے۔ 2...... جہاد بہت اعلیٰ عبادت ہے جس کی رغبت دلانے کا حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا گیا اور جہاد کی ہر جائز طریقہ سے رغبت دینا جائز ہے۔

1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے وعدہ اور بشارت ہے کہ مسلمانوں کی جماعت صابر رہے تو مددِ الٰہی سے دس گنا کافروں پر غالب رہے گی۔ 2...... یہ آیت اس سے پہلی آیت کی ناسخ ہے یعنی پہلے تو دس گنا مدِ مقابل افراد کے سامنے ڈٹ جانا فرض تھا اور اب صرف دو گنا کے مقابلے میں ڈٹ جانا فرض رہ گیا۔=

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے فدیہ لینے پر تنبیہ

يَّكُنْ مِّنْكُمْ اَلْفٌ يَّغْلِبُوْٓا اَلْفَيْنِ بِاِذْنِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ

يَّكُنْ	مِّنْكُمْ	اَلْفٌ	يَّغْلِبُوْٓا	اَلْفَيْنِ	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
ہوں	تم میں سے	ایک ہزار	(تو) وہ غالب آئیں گے	دو ہزار (پر)	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ

تم میں سے ہزار ہوں تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب ہوں گے اور اللہ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ

مَعَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿٦٦﴾	مَا كَانَ	لِنَبِيٍّ	اَنْ	يَّكُوْنَ	لَهٗٓ
صبر کرنے والوں کے ساتھ (ہے)	(لائق) نہیں ہے	کسی نبی کے	کہ	ہوں	اس کے لئے

صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے ○ کسی نبی کے لائق نہیں کہ

اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ۭ تُرِيْدُوْنَ عَرَضَ الدُّنْيَا ڰ وَ

اَسْرٰى	حَتّٰى	يُثْخِنَ	فِي الْاَرْضِ	تُرِيْدُوْنَ [1]	عَرَضَ الدُّنْيَا	وَ
قیدی	یہاں تک کہ	وہ خوب خون بہالے	زمین میں	تم چاہتے ہو	دنیا کا مال واسباب	اور

کافروں کو زندہ قید کرلے جب تک زمین میں ان کا خون خوب نہ بہالے۔ تم لوگ دنیا کا مال واسباب چاہتے ہو اور

اللّٰهُ يُرِيْدُ الْاٰخِرَةَ ۭ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾ لَوْلَا

اللّٰهُ	يُرِيْدُ	الْاٰخِرَةَ	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿٦٧﴾	لَوْلَا
اللہ	چاہتا ہے	آخرت	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اگر نہ ہوتا

اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے ○ اگر

كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ

كِتٰبٌ [2] مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ	لَمَسَّكُمْ	فِيْمَآ	اَخَذْتُمْ
پہلے سے لکھا ہوا اللہ کی طرف سے	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس کے بدلے) میں جو	تم نے لیا

اللہ کی طرف سے پہلے سے ایک حکم لکھا ہوا نہ ہوتا، تو اے مسلمانو! تم نے کافروں سے جو مال لیا ہے

=3...... اس سے ایمان کی کمزوری نہیں بلکہ ابدان کی کمزوری مراد ہے۔

1...... غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں فدیہ لے کر چھوڑ دیا جائے اور بعض کی رائے یہ تھی کہ انہیں قتل کر دیا جائے، آخر میں فدیہ لے کر چھوڑ دینا طے پایا جبکہ بارگاہِ الٰہی میں زیادہ پسندیدہ یہ تھا کہ قیدیوں کو اس موقع پر قتل کیا جاتا، اسی اعتبار سے یہاں ان مسلمانوں سے خطاب فرمایا گیا ہے جنہوں نے حصولِ مال کے پیشِ نظر فدیہ لینے کا مشورہ دیا تھا۔ اس میں وہ لوگ شامل نہیں جنہوں نے قیدیوں کے ایمان لانے کی امید پر فدیہ کا مشورہ دیا تھا=

امتِ مصطفیٰ کے لئے مالِ غنیمت حلال ہے

غزوۂ بدر کے قیدیوں سے متعلق چند باتیں

ع ۵ ۵

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾ فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا ۖ وَّ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿٦٨﴾	فَكُلُوْا	مِمَّا	غَنِمْتُمْ (1)	حَلٰلًا	طَيِّبًا	وَّ
بڑا عذاب	تو کھاؤ	(اس میں) سے جو	تمہیں غنیمت ملی	حلال	پاکیزہ	اور

اس کے بدلے تمہیں بڑا عذاب پکڑ لیتا ○ تو اس سے کھاؤ جو حلال پاکیزہ غنیمت تمہیں ملی ہے اور

اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٦٩﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	قُلْ
ڈرتے رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے	نبی	تم کہو

اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے نبی! جو قیدی

لِّمَنْ فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤى ۙ اِنْ يَّعْلَمِ اللّٰهُ

لِّمَنْ	فِيْۤ اَيْدِيْكُمْ	مِّنَ الْاَسْرٰۤى (2)	اِنْ	يَّعْلَمِ	اللّٰهُ
(ان) سے جو	تمہارے ہاتھ میں (ہیں)	قیدیوں میں سے	اگر	جانے گا	اللہ

تمہارے ہاتھ میں ہیں ان سے فرماؤ، اگر اللہ تمہارے دل میں

فِيْ قُلُوْبِكُمْ خَيْرًا يُّؤْتِكُمْ خَيْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ

فِيْ قُلُوْبِكُمْ	خَيْرًا	يُّؤْتِكُمْ	خَيْرًا	مِّمَّاۤ	اُخِذَ	مِنْكُمْ
تمہارے دلوں میں	بھلائی	(تو) وہ عطا فرمائے گا تمہیں	بہتر	(اس) سے جو	لیا گیا	تم سے

بھلائی دیکھے گا تو جو مال تم سے لیا گیا اس سے بہتر تمہیں عطا فرمائے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾ وَاِنْ يُّرِيْدُوْا

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٧٠﴾	وَ	اِنْ	يُّرِيْدُوْا	
اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	وہ چاہتے ہیں	

اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اے حبیب! اگر وہ تم سے

= جیسے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ۔ (2)...... اس لکھے ہوئے سے مراد یہ ہے کہ اجتہاد پر عمل کرنے والے سے مواخذہ نہ فرمائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اللہ تعالیٰ نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اہلِ بدر پر عذاب نہ کیا جائے گا، یا اس سے وہ مراد ہے جو اس نے لوحِ محفوظ میں لکھا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے غنیمتیں حلال فرمائے گا۔

(1)...... مالِ غنیمت حلال ہونا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی امت کا خاصہ ہے، ان سے پہلے کسی کے لئے غنیمت کا مال حلال نہیں ہوا۔ (2)...... یہ =

خِيَانَتَكَ فَقَدۡ خَانُوا اللّٰهَ مِنۡ قَبۡلُ

خِيَانَتَكَ (1)	فَقَدۡ	خَانُوا	اللّٰهَ	مِنۡ قَبۡلُ
تم سے خیانت کرنا	تو بیشک	وہ خیانت کرچکے ہیں	اللہ (سے)	(اس) سے پہلے

خیانت کرنا چاہتے ہیں تو بیشک یہ اس سے پہلے اللہ سے خیانت کرچکے ہیں

فَاَمۡكَنَ مِنۡهُمۡ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾

فَاَمۡكَنَ	مِنۡهُمۡ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ﴿۷۱﴾
تو اس نے (تمہارے) قابو میں دے دیئے	ان میں سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)

جس پر اُس نے اِنہیں تمہارے قابو میں دے دیا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے ○

وراثت سے متعلق ایک منسوخ حکم

اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَهَاجَرُوۡا وَجٰهَدُوۡا

اِنَّ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	هَاجَرُوۡا	وَ	جٰهَدُوۡا
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَالَّذِيۡنَ اٰوَوْا وَّ

بِاَمۡوَالِهِمۡ وَاَنۡفُسِهِمۡ	فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰوَوْا	وَّ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور

اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کیا اور وہ جنہوں نے پناہ دی اور

نَصَرُوۡۤا اُولٰۤئِكَ بَعۡضُهُمۡ اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ ؕ وَالَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

نَصَرُوۡۤا	اُولٰۤئِكَ	بَعۡضُهُمۡ	اَوۡلِيَآءُ بَعۡضٍ (2)	وَ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ
مدد کی	یہ لوگ	ان کے بعض	بعض کے وارث (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

مدد کی وہ سب ایک دوسرے کے وارث ہیں اور وہ جو ایمان لائے اور

= آیت حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چچا حضرت عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے متعلق نازل ہوئی، انہوں نے بھی لشکر کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری لی تھی اور اس کے لئے بیس اوقیہ سونا ساتھ لائے تھے لیکن ان کی باری کے دن جنگ ہوگئی اور کھانا کھلانے کی نوبت نہ آئی، فتح کے بعد ان سے یہ سونا لے لیا گیا تھا، پھر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان اقدس سے اپنے مال کے متعلق ایک غیبی خبر سن کر اسلام قبول کرلیا اور انہیں بحرین کے مال سے بہت مال عطا کیا گیا۔

(1)...... آزادی کے وقت بدر کے قیدیوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دوبارہ جنگ نہ کرنے اور مشرکین سے معاہدہ نہ کرنے کا عہد لیا تھا، لیکن ان =

مظلوم مسلمانوں کی مدد سے متعلق احکام

لَمۡ یُهَاجِرُوۡا مَا لَكُمۡ مِّنۡ وَّلَا یَتِهِمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ حَتّٰی

لَمۡ یُهَاجِرُوۡا	مَا	لَكُمۡ	مِّنۡ وَّلَا یَتِهِمۡ	مِّنۡ شَیۡءٍ	حَتّٰی
انہوں نے ہجرت نہ کی	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	ان کی میراث سے	کوئی چیز	یہاں تک کہ

ہجرت نہ کی تمہارا ان سے میراث کا کوئی تعلق نہیں جب تک

یُهَاجِرُوۡا ۚ وَ اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ فِی الدِّیۡنِ فَعَلَیۡكُمُ النَّصۡرُ اِلَّا

یُهَاجِرُوۡا	وَ	اِنِ اسۡتَنۡصَرُوۡكُمۡ (1)	فِی الدِّیۡنِ	فَعَلَیۡكُمُ	النَّصۡرُ	اِلَّا
وہ ہجرت کرلیں	اور	اگر وہ مدد مانگیں تم سے	دین میں	تو تم پر (واجب ہے)	مدد کرنا	سوائے

وہ ہجرت نہ کریں اور اگر وہ دین میں تم سے مدد مانگیں تو تم پر مدد کرنا واجب ہے مگر

عَلٰی قَوۡمٍۭ بَیۡنَكُمۡ وَ بَیۡنَهُمۡ مِّیۡثَاقٌ ؕ وَ اللّٰهُ

عَلٰی قَوۡمٍ	بَیۡنَكُمۡ	وَ	بَیۡنَهُمۡ	مِّیۡثَاقٌ	وَ	اللّٰهُ
(اس) قوم پر (کے خلاف)	(کہ) تمہارے درمیان	اور	ان کے درمیان	معاہدہ (ہو)	اور	اللہ

یہ کہ ایسی قوم کے خلاف (مدد مانگیں) کہ تمہارے اور ان کے درمیان معاہدہ ہو اور اللہ

مسلمانوں میں باہمی تعاون و مدد نہ ہونے کا نقصان

بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ﴿۷۲﴾ وَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بَعۡضُهُمۡ

بِمَا	تَعۡمَلُوۡنَ	بَصِیۡرٌ ﴿۷۲﴾	وَ	الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	بَعۡضُهُمۡ
(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھ رہا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے بعض

تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ○ اور کافر آپس میں

اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ؕ اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ تَكُنۡ فِتۡنَةٌ فِی الۡاَرۡضِ وَ

اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ	اِلَّا تَفۡعَلُوۡهُ	تَكُنۡ	فِتۡنَةٌ	فِی الۡاَرۡضِ	وَ
بعض کے وارث (ہیں)	اگر تم نہ کرو گے اسے (جو حکم دیا گیا)	(تو) ہوگا	فتنہ	زمین میں	اور

ایک دوسرے کے وارث ہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور

=کی طرف سے عہد شکنی کا اندیشہ موجود تھا، اس پر اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر یہ آپ سے خیانت کرنا چاہتے ہیں تو اس پر آپ غم نہ کریں یہ تو اس سے پہلے اللہ تعالیٰ سے بھی عہد کر کے توڑ چکے ہیں جیسے یومِ الست کا عہدِ میثاق بھلا دیا اور مصیبتوں میں شکر گزار بندہ بننے کا عہد کر کے بعد میں توڑ دیا۔ 2...... یہاں مہاجرین و انصار کو (دینی اخوت کی بنا پر) ایک دوسرے کے مال کا وارث قرار دیا گیا ہے، بعد میں اس آیت سے یہ وراثت منسوخ ہو گئی جس میں نسبی رشتہ داروں کو ایک دوسرے کا وارث قرار دیا گیا۔ 1...... اس آیت میں تین مسئلے بیان ہوئے ہیں: (1) غیر مہاجر مومن اگر کسی کافر قوم=

مہاجرین وانصار صحابہ کی فضیلت

فَسَادٌ كَبِيْرٌ (٧٣) ۭ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا

فَسَادٌ كَبِيْرٌ (٧٣) (1)	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا
بڑا فساد	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا

بڑا فساد ہوگا ○ اور وہ جو ایمان لائے اور مہاجر بنے اور اللہ کی راہ میں

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰوَوْا وَّنَصَرُوْٓا اُولٰٓئِكَ هُمُ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰوَوْا	وَّ	نَصَرُوْٓا	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اللہ کی راہ میں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	جگہ دی، پناہ دی	اور	مدد کی	یہ لوگ	وہی

لڑے اور جنہوں نے پناہ دی اور مدد کی وہی

الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ۭ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ (٧٤) وَالَّذِيْنَ

دوسری ہجرت کرنے والوں کا حکم اور وراثت کے حکم کا بیان

الْمُؤْمِنُوْنَ	حَقًّا	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ (٧٤)	وَ	الَّذِيْنَ
ایمان والے (ہیں)	سچے	ان کے لیے	مغفرت	اور	عزت والا رزق (ہے)	اور	وہ لوگ جو

سچے ایمان والے ہیں، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور جو

اٰمَنُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا مَعَكُمْ

اٰمَنُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	هَاجَرُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	مَعَكُمْ
ایمان لائے	(اس کے) بعد	اور	انہوں نے ہجرت کی	اور	جہاد کیا	تمہارے ساتھ

اس کے بعد ایمان لائے اور ہجرت کی اور تمہارے ساتھ مل کر جہاد کیا

فَاُولٰٓئِكَ مِنْكُمْ ۭ وَاُولُوا الْاَرْحَامِ بَعْضُهُمْ اَوْلٰى

فَاُولٰٓئِكَ	مِنْكُمْ	وَ	اُولُوا الْاَرْحَامِ	بَعْضُهُمْ	اَوْلٰى
تو یہ لوگ	تم میں سے (ہی ہیں)	اور	رشتے والے	ان کے بعض	زیادہ حقدار (ہیں)

وہ بھی تمہیں میں سے ہیں اور رشتے دار اللہ کی کتاب میں (وراثت میں)

== سے دینی وجہ سے جنگ کریں اور وہ تم سے مدد مانگیں تو مدد دو۔ لہٰذا ہر مسلمان پر اپنے مسلم بھائی کی دینی جنگ میں مدد کرنا لازم ہے۔ (2) مدد دینا جہاد میں ضروری ہے نہ کہ محض دنیاوی جھگڑوں میں۔ (3) اگر دارالحرب کے مسلمانوں کی جنگ کسی ایسی کافر قوم سے ہو جن کا ہمارے ساتھ معاہدہ ہو چکا ہے تو ہم اب ان کے خلاف مدد نہیں دے سکتے کیونکہ اس میں بدعہدی ہے بلکہ اب یہ کوشش کی جائے کہ ان کفار اور ان مسلمانوں میں صلح ہو جائے اگر صلح ناممکن ہے۔ تو ہم غیر جانبدار رہیں۔

(1)...... اس آیت میں فرمایا گیا کہ اگر باہمی تعاون نہ کریں اور ایک دوسرے کے مددگار ہو کر ایک قوت نہ بن جائیں تو کفار مضبوط اور مسلمان کمزور ہو جائیں ==

ع ١٠ الربع

بِبَعْضٍ فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾ ع

بِبَعْضٍ (1)	فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۷۵﴾
بعض کے	اللہ کی کتاب میں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔ بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

آیات: 129 — رکوع: 16

سُوْرَةُ التَّوْبَة مَدَنِيَّة

معاہدہ توڑنے والے مشرکوں سے متعلق چند احکام

بَرَآءَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ اِلَى الَّذِيْنَ

بَرَآءَةٌ (2)	مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖٓ	اِلَى الَّذِيْنَ
(یہ اعلانِ) براءت (ہے)	اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	ان لوگوں کی طرف جن سے

یہ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے ان مشرکوں کی طرف

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ؕ ﴿۱﴾ فَسِيْحُوْا فِي الْاَرْضِ

عٰهَدْتُّمْ	مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱﴾	فَسِيْحُوْا	فِي الْاَرْضِ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	تو (اے مشرکو!) تم چل پھر لو	زمین میں

اعلانِ براءت ہے جن سے تمہارا معاہدہ تھا ○ تو (اے مشرکو!) تم چار مہینے تک

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ ۙ

اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ	وَّ	اعْلَمُوْٓا	اَنَّكُمْ	غَيْرُ مُعْجِزِي اللّٰهِ
چار مہینے	اور	جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں

زمین میں چلو پھر و اور جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے

=گے، اس صورت میں زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو گا۔ اس آیت کی حقانیت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ مسلمانوں کو آپس کے عدمِ اتحاد پر فرمایا گیا تھا کہ اس سے فتنہ اور فسادِ کبیر ہو گا اور اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے کہ آج مسلمانوں کے خلاف فتنہ اور فسادِ کبیر ہے یا نہیں اور اس کی وجہ بھی مسلمانوں کا عدمِ اتحاد ہے یا نہیں؟

1...... ہجرت اور اخوت کی وجہ سے وراثت دینے کا حکم منسوخ ہو چکا ہے اور اب وراثت کا دارومدار نسبی قرابت داری پر ہے جبکہ رضاعی رشتے کی وجہ سے کوئی ایک دوسرے کا وارث نہیں اور سسرالی رشتے میں بھی صرف شوہر اور بیوی ایک دوسرے کے وارث ہیں۔ 2...... مشرکینِ عرب اور مسلمانوں کے درمیان=

وَ اَنَّ اللّٰهَ مُخۡزِی الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۲﴾ وَ اَذَانٌ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	مُخۡزِی	الۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۲﴾	وَ	اَذَانٌ
اور	یہ کہ	اللہ	ذلیل ورسوا کرنے والا (ہے)	کافروں (کو)	اور	(یہ) اعلان (ہے)

اور یہ کہ اللہ کافروں کو ذلیل ورسوا کرنے والا ہے ○ اور (یہ) اللہ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖۤ اِلَی النَّاسِ یَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَكۡبَرِ اَنَّ اللّٰهَ

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوۡلِهٖۤ	اِلَی النَّاسِ	یَوۡمَ الۡحَجِّ الۡاَكۡبَرِ (1)	اَنَّ	اللّٰهَ
اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے	لوگوں کی طرف	بڑے حج کے دن	کہ	اللہ

اور اس کے رسول کی طرف سے تمام لوگوں کی طرف بڑے حج کے دن اعلان ہے کہ اللہ

بَرِیۡٓءٌ مِّنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ ۙ وَ رَسُوۡلُهٗ ؕ فَاِنۡ تُبۡتُمۡ فَهُوَ خَیۡرٌ

بَرِیۡٓءٌ	مِّنَ الۡمُشۡرِكِیۡنَ	وَ	رَسُوۡلُهٗ	فَاِنۡ	تُبۡتُمۡ	فَهُوَ	خَیۡرٌ
بری (ہے)	مشرکوں سے	اور	اس کا رسول (بھی)	تو اگر	تم توبہ کرلو	تو وہ	بہتر (ہے)

مشرکوں سے بری ہے اور اس کا رسول بھی تو اگر تم توبہ کرو تو تمہارے لئے

لَّكُمۡ ۚ وَ اِنۡ تَوَلَّیۡتُمۡ فَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّكُمۡ غَیۡرُ مُعۡجِزِی اللّٰهِ ؕ وَ

لَّكُمۡ	وَ	اِنۡ	تَوَلَّیۡتُمۡ	فَاعۡلَمُوۡۤا	اَنَّكُمۡ	غَیۡرُ مُعۡجِزِی اللّٰهِ	وَ
تمہارے لئے	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو جان لو	کہ تم	اللہ کو عاجز کرسکنے والے نہیں	اور

بہتر ہے اور اگر تم منہ پھیرو تو جان لو کہ تم اللہ کو تھکا نہیں سکتے اور

بَشِّرِ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۳﴾ ۙ اِلَّا الَّذِیۡنَ

بَشِّرِ	الَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ﴿۳﴾	اِلَّا	الَّذِیۡنَ
خوشخبری سنادو	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جن سے

کافروں کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ مگر وہ مشرکین

معاہدے کے پابند مشرکوں کے ساتھ معاہدہ پورا کرنے کا حکم

= معاہدہ تھا لیکن چند مشرکوں کے سوا سب نے معاہدہ توڑ دیا تو ان عہد شکنوں کا معاہدہ ساقط کردیا گیا اور حکم دیا گیا کہ چار مہینے وہ امن کے ساتھ جہاں چاہیں گزاریں ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے گا، اس عرصہ میں انہیں موقع ہے کہ خوب سوچ سمجھ لیں کہ ان کے لئے کیا بہتر ہے اور اپنی احتیاطیں کرلیں۔

1 ...... ”عمرہ“ حجِ اصغر ہے اور ”حج“ حجِ اکبر ہے۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب یومِ عرفہ جمعہ کے دن ہو تو وہ حجِ اکبر ہوتا ہے۔ یہ کہنا بھی غلط نہیں کیونکہ مفسرین اور محدثین کی ایک تعداد نے اس دن پر ”حجِ اکبر“ کا اطلاق کیا ہے۔

عٰهَدْتُّمْ مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ ثُمَّ لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ شَیْــٴًـا وَّ

عٰهَدْتُّمْ (1)	مِّنَ الْمُشْرِكِیْنَ	ثُمَّ	لَمْ یَنْقُصُوْكُمْ	شَیْــٴًـا	وَّ
تم نے معاہدہ کیا	مشرکوں میں سے	پھر	انہوں نے کمی نہ کی تمہارے (عہد میں)	کچھ	اور

جن سے تمہارا معاہدہ تھا پھر انہوں نے تمہارے معاہدے میں کوئی کمی نہیں کی اور

لَمْ یُظَاهِرُوْا عَلَیْكُمْ اَحَدًا فَاَتِمُّوْۤا اِلَیْهِمْ عَهْدَهُمْ

لَمْ یُظَاهِرُوْا	عَلَیْكُمْ	اَحَدًا	فَاَتِمُّوْۤا	اِلَیْهِمْ	عَهْدَهُمْ
مدد نہیں کی	تم پر (تمہارے خلاف)	کسی ایک (کی)	تو تم پورا کرو	ان کی طرف	ان کا عہد

تمہارے مقابلے میں کسی کی مدد نہیں کی تو ان کا معاہدہ ان کی مقررہ مدت تک

اِلٰى مُدَّتِهِمْؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ۝۴ فَاِذَا انْسَلَخَ

اِلٰى مُدَّتِهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُتَّقِیْنَ ۝۴	فَاِذَا	انْسَلَخَ
ان کی مدت تک	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)	پھر جب	گزر جائیں

پورا کرو، بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝ پھر جب حرمت والے مہینے

امان کے مہینے گزرنے کے بعد مشرکین سے جنگ کا حکم

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِیْنَ حَیْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَ خُذُوْهُمْ وَ

الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ	فَاقْتُلُوا	الْمُشْرِكِیْنَ	حَیْثُ	وَجَدْتُّمُوْهُمْ (2)	وَ	خُذُوْهُمْ	وَ
حرمت والے مہینے	تو تم قتل کرو	مشرکوں (کو)	جہاں	تم پاؤ انہیں	اور	پکڑ لو انہیں	اور

گزر جائیں تو مشرکوں کو مارو جہاں تم انہیں پاؤ اور انہیں پکڑ لو اور

احْصُرُوْهُمْ وَ اقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍۚ فَاِنْ تَابُوْا وَ

احْصُرُوْهُمْ	وَ	اقْعُدُوْا	لَهُمْ	كُلَّ مَرْصَدٍ	فَاِنْ	تَابُوْا	وَ
قید کر لو انہیں	اور	(تاک میں) بیٹھو	ان کی	ہر گھات کی جگہ (پر)	پھر اگر	وہ توبہ کر لیں	اور

قید کر لو اور ہر جگہ ان کی تاک میں بیٹھو پھر اگر وہ توبہ کریں اور

1...... اس سورت کے شروع میں چونکہ یہ بیان کیا گیا تھا کہ آئندہ چار ماہ تک کافروں سے معاہدے بر قرار رہیں گے اور اس کے بعد ختم، اب یہاں فرمایا گیا کہ جن لوگوں کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اور وہ معاہدے کے پابند ہیں اور انہوں نے معاہدے کو اس کی شرطوں کے ساتھ پورا کیا ہے تو تم بھی ان سے معاہدہ پورا کرو اور چار مہینے پر معاہدہ ختم ہو جانے کا حکم ان کیلئے نہیں ہے۔ یہ لوگ بنی ضمرہ تھے جو کنانہ کا ایک قبیلہ ہے اور ان کی مدت کے نو مہینے باقی رہ رہے تھے۔ 2...... یہاں یہ حکم نہیں دیا جا رہا ہے کہ کافروں کو جنگ کے دوران یا جنگ کے علاوہ جہاں کافر نظر آ جائے بہر صورت اسے قتل کر دیا جائے بلکہ یہاں صرف دورانِ جہاد قتل کرنے=

پناہ کے طلبگار مشرک کو پناہ دینے کا حکم

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَخَلُّوْا	سَبِيْلَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ
قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو چھوڑ دو	ان کا راستہ	بیشک	اللّٰہ

نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو، بیشک اللّٰہ

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ

غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝٥	وَ	اِنْ	اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ	اسْتَجَارَكَ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	اگر	مشرکوں میں سے کوئی ایک	پناہ مانگے تم سے

بخشنے والا مہربان ہے ۝ اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ مانگے

فَاَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللّٰهِ ثُمَّ اَبْلِغْهُ مَاْمَنَهٗ ؕ

فَاَجِرْهُ (1)	حَتّٰى	يَسْمَعَ	كَلٰمَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اَبْلِغْهُ	مَاْمَنَهٗ
تو تم پناہ دے دو اسے	یہاں تک کہ	وہ سنے	اللّٰہ کا کلام	پھر	تم پہنچا دو اسے	اس کی امن کی جگہ

تو اسے پناہ دو حتّٰی کہ وہ اللّٰہ کا کلام سنے پھر اسے اس کی امن کی جگہ پہنچا دو

معاہدے پر قائم مشرکوں کے علاوہ کسی کا عہد نہیں

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦ ع كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ ع ۲

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝٦	كَيْفَ	يَكُوْنُ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	علم نہیں رکھتے	کیسے	ہو گا	مشرکوں کے لئے

یہ اس لیے کہ وہ نادان لوگ ہیں ۝ اللّٰہ اور اس کے رسول کے پاس

عَهْدٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ اِلَّا الَّذِيْنَ

عَهْدٌ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ رَسُوْلِهٖٓ	اِلَّا	الَّذِيْنَ
کوئی عہد	اللّٰہ کے پاس	اور	اس کے رسول کے پاس	سوائے	ان لوگوں کے جن سے

مشرکوں کے لئے کوئی عہد کیسے ہو گا؟ سوائے ان لوگوں کے جن سے

==کا حکم ہے۔ بہت سے اسلام دشمن لوگ اس طرح کی آیات سے غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں ایسے لوگوں کی مکاریوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔

1 ......اس آیت سے 4 مسئلے معلوم ہوئے: (1) جس کافر کو امان دی گئی وہ ذمی کافر کی طرح دار الاسلام میں محفوظ ہے کہ نہ اسے قتل کیا جائے گا اور نہ اس کا مال چھینا جائے گا۔ (2) جس کافر کو امان دی گئی اسے ہمیشہ دار الاسلام میں رہنے کی اجازت نہیں۔ (3) اگر وہ مومن یا ذمی نہ بنے تو امن کی مدت گزر جانے کے بعد اسے سلامتی کے ساتھ دار الاسلام سے نکال دیا جائے۔ (4) جس کافر کو امان دی گئی اسے اسلام کی تبلیغ کی جائے شاید وہ ایمان لے آئے۔ اِسی آیت سے==

عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ

عٰهَدْتُّمْ	عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	فَمَا	اسْتَقَامُوْا	لَكُمْ
تم نے معاہدہ کیا	مسجد حرام کے نزدیک	توجب تک	وہ (عہد پر) قائم رہیں	تمہارے لیے

تم نے مسجد حرام کے نزدیک معاہدہ کیا توجب تک وہ تمہارے لیے عہد پر قائم رہیں

فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ ۝

فَاسْتَقِيْمُوْا	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الْمُتَّقِيْنَ ۝
توتم قائم رہو	ان کے لیے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	پرہیز گاروں (سے)

توتم ان کے لیے قائم رہو۔ بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے ۝

کفار کا مسلمانوں کے ساتھ گھٹیا رویہ

كَيْفَ وَاِنْ يَّظْهَرُوْا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوْا

كَيْفَ	وَ	اِنْ	يَّظْهَرُوْا	عَلَيْكُمْ	لَا يَرْقُبُوْا (1)
کیسے (ہوگا ان کے لئے عہد)	اور (حالانکہ)	اگر	غالب آجائیں	تم پر	(تو) وہ لحاظ نہیں کریں گے

بھلا کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اگر وہ تم پر غالب آجائیں تو تمہارے بارے میں

فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ يُرْضُوْنَكُمْ

فِيْكُمْ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً	يُرْضُوْنَكُمْ
تمہارے بارے میں	کسی رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)	وہ راضی کرتے ہیں تمہیں

نہ کسی رشتے داری کا لحاظ کریں گے اور نہ ہی کسی معاہدے کا۔ وہ تمہیں اپنے منہ سے

بِاَفْوَاهِهِمْ وَتَاْبٰى قُلُوْبُهُمْ ۚ وَاَكْثَرُهُمْ

بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	تَاْبٰى	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
اپنے مونہوں سے	اور	انکار کرتے ہیں	ان کے دل	اور	ان میں اکثر

راضی کرتے ہیں اور ان کے دل انکار کرتے ہیں اور ان میں اکثر

=ایک بات یہ بھی سمجھ آتی ہے کہ کفار کیلئے تبلیغِ دین کے زیادہ سے زیادہ مواقع مہیا کرنا چاہئیں کہ وہ اسلام کو سن، دیکھ اور سمجھ کر اس کی طرف مائل ہوں۔

1..... کفار کا یہ حال عام طور پر رہا ہے کہ وہ مسلمان کے مقابلے میں نہ قرابتداری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ معاہدے کا بلکہ جب کبھی موقع ملتا ہے تو کوئی بہانہ بنا کر عہد شکنی کر دیتے ہیں جیسا کہ آج کے زمانے میں بھی کفار کی حکومتوں کا مسلمانوں کے ساتھ رویہ دیکھا جاسکتا ہے اور ان کا حال تو اپنی جگہ لیکن افسوس تو اس بات کا بھی ہے کہ یہ سب کچھ جاننے، دیکھنے اور سمجھنے کے باوجود مسلمان عبرت حاصل نہیں کرتے اور مسلمانوں کی جگہ کفار سے معاہدے کو ترجیح دیتے ہیں=

فٰسِقُوْنَ ۚ﴿۸﴾ اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا

فٰسِقُوْنَ ﴿۸﴾	اِشْتَرَوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِيْلًا
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	انہوں نے خرید لی	اللہ کی آیتوں کے بدلے	تھوڑی قیمت

نافرمان ہیں ○ انہوں نے اللہ کی آیتوں کے بدلے تھوڑی سی قیمت لے لی

فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾

فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۹﴾
تو انہوں نے روکا	اس کے راستے سے	بیشک وہ (لوگ)	بہت برا ہے	جو	وہ عمل کرتے تھے

اور اس کے راستے سے روکا۔ بے شک یہ بہت برے عمل کرتے ہیں ○

لَا يَرْقُبُوْنَ فِيْ مُؤْمِنٍ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً ؕ

لَا يَرْقُبُوْنَ	فِيْ مُؤْمِنٍ	اِلًّا	وَّ	لَا	ذِمَّةً
وہ لحاظ نہیں کرتے	کسی مسلمان کے بارے میں	رشتہ داری (کا)	اور	نہ	کسی عہد (کا)

کسی مسلمان کے بارے میں نہ رشتے داری کا لحاظ کرتے ہیں اور نہ کسی معاہدے کا

وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا

وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُعْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾	فَاِنْ	تَابُوْا (1)	وَ	اَقَامُوا
اور	یہ لوگ	وہی	سرکشی کرنے والے (ہیں)	پھر اگر	وہ توبہ کرلیں	اور	قائم رکھیں

اور یہی لوگ سرکش ہیں ○ پھر اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم رکھیں

الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ ؕ وَ

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	فَاِخْوَانُكُمْ	فِي الدِّيْنِ	وَ
نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)	دین میں	اور

اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے دین میں بھائی ہیں اور

شرک سے توبہ کرنے والے مسلمانوں کے دینی بھائی ہیں

=اگرچہ اس میں انہیں کتنا ہی نقصان کیوں نہ اٹھانا پڑے۔

1 ...... یعنی اگر وہ مشرکین شرک سے توبہ کرکے مسلمان ہوجائیں اور فرض نمازیں اور زکوٰۃ ادا کریں تو وہ تمہارے اسلامی بھائی ہیں ان کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو تمہارے لئے ہیں۔

عہد شکنی اور دین میں طعنہ زنی کرنے والوں سے جنگ کا حکم

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ اِنْ

نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	اِنْ
ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) جانتے ہیں	اور	اگر

ہم جاننے والوں کے لیے تفصیل سے آیتیں بیان کرتے ہیں ○ اور اگر

نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَ طَعَنُوْا فِیْ دِیْنِكُمْ

نَّكَثُوْۤا	اَیْمَانَهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ عَهْدِهِمْ	وَ	طَعَنُوْا [1]	فِیْ دِیْنِكُمْ
وہ توڑ دیں	اپنی قسمیں	اپنے عہد کے بعد	اور	طعنہ زنی کریں	تمہارے دین میں

معاہدہ کرنے کے بعد اپنی قسمیں توڑیں اور تمہارے دین میں طعنہ زنی کریں

فَقَاتِلُوْۤا اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِۙ اِنَّهُمْ لَاۤ اَیْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ

فَقَاتِلُوْۤا	اَىِٕمَّةَ الْكُفْرِ	اِنَّهُمْ	لَاۤ	اَیْمَانَ	لَهُمْ	لَعَلَّهُمْ
تو لڑو	کفر کے پیشواؤں (سے)	بیشک وہ	نہیں	کوئی قسم	ان کے لئے	(ان سے لڑو) تاکہ وہ

تو کفر کے پیشواؤں سے لڑو، بیشک ان کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں (ان سے لڑو) تاکہ یہ

کفار سے جہاد کی ترغیب

یَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْۤا اَیْمَانَهُمْ وَ

یَنْتَهُوْنَ ﴿۱۲﴾	اَلَا تُقَاتِلُوْنَ	قَوْمًا	نَّكَثُوْۤا	اَیْمَانَهُمْ	وَ
باز آجائیں	کیا تم نہیں لڑو گے	(اس) قوم (سے)	(جنہوں نے) توڑ دیں	اپنی قسمیں	اور

باز آئیں ○ کیا تم اس قوم سے نہیں لڑو گے جنہوں نے اپنی قسمیں توڑیں اور

هَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَ هُمْ بَدَءُوْكُمْ

هَمُّوْا	بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ	وَ	هُمْ	بَدَءُوْكُمْ
انہوں نے ارادہ کیا	رسول کو نکالنے کا	اور (حالانکہ)	وہ	انہوں نے ابتداء کی تم سے

رسول کو نکالنے کا ارادہ کیا حالانکہ پہلی مرتبہ انہوں نے ہی تم سے

[1]...... مشرکین سے کیا گیا معاہدہ قائم رہنے کی ایک صورت یہ ہے کہ وہ ہمارے دین پر اعلانیہ طعنہ زنی نہ کریں اور اگر وہ اللہ تعالیٰ یا اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یا قرآن یا اسلام یا ضروریاتِ دین مثلاً نماز و حج وغیرہ کی توہین کریں یا ان پر طعنہ زنی کریں تو ان کا معاہدہ ختم اور ان کے خلاف جنگ کی جائے گی۔

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ اَتَخْشَوْنَهُمْ ۚ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ اِنْ

اَوَّلَ مَرَّةٍ (1)	اَتَخْشَوْنَهُمْ	فَاللّٰهُ	اَحَقُّ	اَنْ	تَخْشَوْهُ (2)	اِنْ
پہلی مرتبہ	کیا تم ڈرتے ہو ان سے	تو اللہ	زیادہ حقدار (ہے)	کہ	تم ڈرو اس سے	اگر

ابتداء کی تھی تو کیا تم ان سے ڈرتے ہو؟ پس اللہ اس کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۳	قَاتِلُوْهُمْ	يُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	بِاَيْدِيْكُمْ	وَ
تم ہو	ایمان والے	تم لڑو ان سے	عذاب دے گا انہیں	اللہ	تمہارے ہاتھوں سے	اور

ایمان رکھتے ہو ۝ تم ان سے لڑو، اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں عذاب دے گا اور

مؤمنین سے مدد و غلبے کا وعدہ

يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ

يُخْزِهِمْ	وَ	يَنْصُرْكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	يَشْفِ
ذلیل و رسوا کرے گا انہیں	اور	مدد کرے گا تمہاری	ان پر (کے خلاف)	اور	راحت پہنچائے گا

انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد فرمائے گا اور ایمان والوں کے

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ۙ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ؕ

صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۝۱۴ (3)	وَ	يُذْهِبْ	غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ
مسلمان لوگوں کے سینوں کو	اور	دور کر دے گا	ان کے دلوں کا غصہ، گھٹن

دلوں کو ٹھنڈا کر دے گا ۝ اور ان کے دلوں کی گھٹن دور فرمائے گا

بعض کفار کے تائب ہونے کی خبر

وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ

وَ	يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ
اور	اللہ توبہ قبول فرماتا ہے	جس کی	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	علم والا

اور اللہ جس پر چاہتا ہے اپنی رحمت سے رجوع فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین و ایذاء، مسلمانوں سے عہد شکنی اور شر و فساد کی ابتداء کرنا کفار کی وہ غلطی ہے جس کی سزا انہیں ملنی چاہئے۔ 2 ...... ایمانِ کامل کا تقاضا یہ ہے کہ مومن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے ڈرے اور نہ اس کے علاوہ کسی کی پرواہ کرے۔ 3 ...... تاریخ شاہد ہے کہ اس آیت میں کیے گئے سارے وعدے اللہ تعالیٰ نے پورے فرمائے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دی ہوئی ساری خبریں سچ ثابت ہوئیں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ کفار سے اپنا بدلہ لینا جس سے مسلمانوں کے دلوں کا رنج نکلے جائز ہے بلکہ بعض اوقات بدلہ لینا ضروری ہے مگر ظلم و زیادتی نہ ہو۔

ایمان کا امتحان بھی ہوتا ہے

حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾ اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تُتْرَكُوْا وَلَمَّا

حَكِيْمٌ ﴿۱۵﴾	اَمْ	حَسِبْتُمْ	اَنْ	تُتْرَكُوْا	وَ	لَمَّا
حکمت والا (ہے)	کیا	تم نے گمان کرلیا	کہ	تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	اور (حالانکہ)	ابھی

حکمت والا ہے ○ کیا تم نے یہ گمان کرلیا کہ تمہیں ایسے ہی چھوڑ دیا جائے گا حالانکہ ابھی

يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جٰهَدُوْا مِنْكُمْ وَ

يَعْلَمِ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	جٰهَدُوْا	مِنْكُمْ	وَ
پہچان نہیں کروائی	اللہ (نے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	(اخلاص کے ساتھ) جہاد کیا	تم میں سے	اور

اللہ نے ان لوگوں کی پہچان نہیں کروائی جو تم میں سے جہاد کرنے والے ہیں اور

لَمْ يَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلَا رَسُوْلِهٖ وَلَا الْمُؤْمِنِيْنَ

لَمْ يَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لَا	رَسُوْلِهٖ	وَ	لَا	الْمُؤْمِنِيْنَ
انہوں نے نہیں بنایا	اللہ کے علاوہ	اور	نہ	اس کے رسول	اور	نہ	ایمان والوں (کے علاوہ)

وہ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کے علاوہ کسی کو اپنا راز دار

کفار کو مسجدیں آباد کرنے کا کوئی حق نہیں

ع ۸ ۲

وَلِيْجَةً ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ ع مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ

وَلِيْجَةً	وَ	اللّٰهُ	خَبِيْرٌ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ (1)	مَا كَانَ	لِلْمُشْرِكِيْنَ
کوئی راز دار	اور	اللہ	خبر دار (ہے)	(اس) سے جو	تم کرتے ہو	نہیں ہے	مشرکوں کے لئے

نہیں بنایا اور اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے ○ مشرکوں کو کوئی حق نہیں

اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ

اَنْ	يَّعْمُرُوْا	مَسٰجِدَ اللّٰهِ (2)	شٰهِدِيْنَ	عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ	بِالْكُفْرِ
کہ	وہ آباد کریں	اللہ کی مسجدیں	(جبکہ یہ) گواہی دینے والے (ہیں)	اپنی جانوں پر	کفر کی

کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں جبکہ یہ خود اپنے کفر کے گواہ ہیں،

(1)...... اللہ تعالیٰ لوگوں کی نیتوں اور ان کے مقاصد سے خبر دار ہے اور ان میں سے کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے پوشیدہ نہیں، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنی نیت درست رکھنے پر خوب توجہ دے۔ (2)...... یہاں مسجدوں سے بطورِ خاص مسجدِ حرام، کعبۂ معظمہ مراد ہے اور اس کو جمع کے صیغے سے اس لئے ذکر فرمایا کہ وہ تمام مسجدوں کا قبلہ اور امام ہے تو اسے آباد کرنے والا ایسا ہے جیسے تمام مسجدوں کو آباد کرنے والا، نیز مسجدِ حرام شریف کا ہر بقعہ مسجد ہے اس لئے یہاں جمع کا صیغہ ذکر کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مسجد سے مراد جنسِ مسجد ہے یعنی جو بھی مسجد ہو کافروں کو اسے آباد کرنے کی اجازت نہیں اور اس صورت میں=

مسجدیں آباد کرنے کے مستحق با عمل مومن ہیں

أُولَٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ ۚۖ وَفِي النَّارِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّمَا

اُولٰٓئِكَ	حَبِطَتْ (1)	اَعْمَالُهُمْ	وَ	فِي النَّارِ	هُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٧﴾	اِنَّمَا
یہ لوگ	برباد ہوگئے	ان کے اعمال	اور	آگ میں	وہ	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	صرف

ان کے تمام اعمال برباد ہیں اور یہ ہمیشہ آگ ہی میں رہیں گے ○ اللہ کی

يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ

يَعْمُرُ (2)	مَسٰجِدَ اللّٰهِ	مَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ
آباد کرتا ہے	اللہ کی مسجدیں	وہ جو	ایمان لایا	اللہ پر	اور	آخرت کے دن (پر)	اور

مسجدوں کو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتے ہیں اور

اَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى

اَقَامَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَى	الزَّكٰوةَ	وَ	لَمْ يَخْشَ	اِلَّا	اللّٰهَ	فَعَسٰٓى
اس نے قائم کی	نماز	اور	ادا کی	زکوٰۃ	اور	نہیں ڈرتا	مگر	اللہ (سے)	تو قریب ہے

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تو عنقریب

ایمان کے بغیر نیک عمل بیکار ہیں

اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾ اَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَآجِّ

اُولٰٓئِكَ	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ﴿١٨﴾	اَجَعَلْتُمْ (3)	سِقَايَةَ الْحَآجِّ
یہ لوگ	کہ	ہوں گے	ہدایت والوں میں سے	کیا تم نے ٹھہرادیا	حاجیوں کو پانی پلانے

یہ لوگ ہدایت والوں میں سے ہوں گے ○ تو کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے (والے) کو

وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ

وَ	عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	كَمَنْ	اٰمَنَ	بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
اور	مسجد حرام کی خدمت کرنے (والے کو)	(اس) جیسا جو	ایمان لایا	اللہ اور آخرت کے دن پر

اور مسجدِ حرام کی خدمت کرنے (والے) کو اس شخص کے برابر ٹھہرالیا جو اللہ اور قیامت پر ایمان لایا

=کعبۂ معظمہ بھی اسی میں داخل ہے کیونکہ وہ تو تمام مسجدوں کا سردار ہے۔

1...... کفار کے اچھے اعمال جیسے مساجد کی خدمت، مسافر خانہ، کنوئیں وغیرہ بنانا سب برباد ہیں کسی پر کوئی ثواب نہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی عمل معتبر نہیں۔ 2...... مسجدیں آباد کرنے کے مستحق مؤمنین ہیں، مسجدوں کو آباد کرنے میں یہ امور بھی داخل ہیں۔ جھاڑو دینا، صفائی کرنا، روشنی کرنا اور مسجدوں کو دنیا کی باتوں سے اور ایسی چیزوں سے محفوظ رکھنا جن کے لئے وہ نہیں بنائی گئیں، مسجدیں عبادت کرنے اور ذکر کرنے کے لئے بنائی گئی ہیں اور علم کا درس بھی=

وقف لازم

مومن مہاجر مجاہد کے فضائل

وَ جٰهَدَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ ؕ لَا یَسۡتَوٗنَ عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ

وَ	جٰهَدَ	فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	لَا یَسۡتَوٗنَ	عِنۡدَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
اور	اس نے جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	وہ برابر نہیں ہیں	اللہ کے نزدیک	اور	اللہ

اور اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا، یہ اللہ کے نزدیک برابر نہیں ہیں اور اللہ

لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۹﴾ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ هَاجَرُوۡا

لَا یَهۡدِی	الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ﴿۱۹﴾	اَلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	هَاجَرُوۡا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے ہجرت کی

ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ وہ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور ہجرت کی

وَ جٰهَدُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ ۙ اَعۡظَمُ دَرَجَةً

وَ	جٰهَدُوۡا[1]	فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	بِاَمۡوَالِهِمۡ وَ اَنۡفُسِهِمۡ	اَعۡظَمُ دَرَجَةً
اور	جہاد کیا	اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	(ان کا) بہت بڑا درجہ (ہے)

اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک ان کا

مومن مہاجر مجاہد کے لئے بشارتیں

عِنۡدَ اللّٰهِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۲۰﴾ یُبَشِّرُهُمۡ

عِنۡدَ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓئِکَ	هُمُ	الۡفَآئِزُوۡنَ ﴿۲۰﴾	یُبَشِّرُهُمۡ
اللہ کے نزدیک	اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	بشارت دیتا ہے انہیں

بہت بڑا درجہ ہے اور وہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں○ ان کا رب

رَبُّهُمۡ بِرَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَ رِضۡوَانٍ وَّ جَنّٰتٍ

رَبُّهُمۡ	بِرَحۡمَةٍ	مِّنۡهُ	وَ	رِضۡوَانٍ	وَّ	جَنّٰتٍ
ان کا رب	رحمت کی	اپنی طرف سے	اور	رضامندی، خوشنودی	اور	باغوں (کی)

انہیں اپنی رحمت اور خوشنودی اور باغوں کی بشارت دیتا ہے،

==ذکر میں داخل ہے۔ 3 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار کے اعمال کو مومنین کے اعمال سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ کافر کے اعمال رائیگاں ہیں خواہ وہ حاجیوں کے لئے سبیل لگائیں یا مسجدِ حرام کی خدمت کریں، ان کے اعمال کو مومن کے اعمال کے برابر قرار دینا ظلم ہے۔

1 ...... جہاد کی تین صورتیں ہیں۔ (1) فقط جان سے جہاد کرنا جیسے مساکین کرتے تھے۔ (2) فقط مال سے جہاد کرنا جیسے معذور مالدار مومنوں کا عمل کہ غازی کو گھوڑا وغیرہ دے دیتے تھے۔ (3) جان و مال دونوں سے جہاد کرنا۔ جیسا کہ غنی قادر مسلمان جو کہ دوسرے مسکین غازیوں کو سامان بھی دیتے اور خود بھی میدان==

لَهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَهُمْ	فِيْهَا	نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ ﴿۲۱﴾	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَآ	اَبَدًا	اِنَّ	اللّٰهَ
ان کے لئے	ان میں	دائمی نعمتیں (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	ہمیشہ	بیشک	اللہ

ان کے لئے ان باغوں میں دائمی نعمتیں ہیں ○ وہ ہمیشہ ہمیشہ ان جنتوں میں رہیں گے بیشک اللہ

کافر رشتہ داروں کو دوست بنانے کی ممانعت اور وعید

عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْٓا

عِنْدَهٗٓ	اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۲﴾	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّخِذُوْٓا (1)
اس کے پاس	بہت بڑا ثواب (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ بناؤ

کے پاس بہت بڑا اجر ہے ○ اے ایمان والو! اپنے

اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْمَانِ ؕ

اٰبَآءَكُمْ	وَ	اِخْوَانَكُمْ	اَوْلِيَآءَ	اِنِ اسْتَحَبُّوا	الْكُفْرَ	عَلَى الْاِيْمَانِ
اپنے باپ دادا	اور	اپنے بھائیوں (کو)	دوست	اگر وہ پسند کریں	کفر (کو)	ایمان پر

باپ اور اپنے بھائیوں کو دوست نہ سمجھو اگر وہ ایمان کے مقابلے میں کفر کو پسند کریں

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم محبوب ترین ہونے چاہئیں

وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ اِنْ

وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّهُمْ	مِّنْكُمْ	فَاُولٰٓئِكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	قُلْ	اِنْ
اور	جو	دوستی کرے گا ان سے	تم میں سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	تم کہو	اگر

اور تم میں جو کوئی ان سے دوستی کرے گا تو وہی ظالم ہیں ○ تم فرماؤ: اگر

كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ

كَانَ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	اَبْنَآؤُكُمْ	وَ	اِخْوَانُكُمْ	وَ	اَزْوَاجُكُمْ	وَ
ہوں	تمہارے باپ دادا	اور	تمہارے بیٹے	اور	تمہارے بھائی	اور	تمہاری بیویاں	اور

تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور

=میں جاتے تھے اور ان کے اپنے جانے پر بھی خرچہ ہوتا۔

1 ...... جب مسلمانوں کو مشرکین سے ترکِ موالات کا حکم دیا گیا تو بعض لوگوں نے کہا یہ کیسے ممکن ہے کہ آدمی اپنے باپ بھائی وغیرہ قرابت داروں سے ترکِ تعلق کرے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ کفار سے موالات یعنی قلبی محبت کا تعلق جائز نہیں، چاہے ان سے کوئی بھی رشتہ ہو۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں اور گمراہوں کے ساتھ دوستانہ میل جول، رسم وراہ، مودت و محبت اُن کی ہاں میں ہاں ملانا اُن کی خوشامد میں رہنا سب ممنوع ہے۔

عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ِۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ

عَشِيْرَتُكُمْ	وَ	اَمْوَالُ ِۨ اقْتَرَفْتُمُوْهَا	وَ	تِجَارَةٌ	تَخْشَوْنَ
تمہارا خاندان	اور	(وہ) مال تم نے کمایا انہیں	اور	(وہ) تجارت	تم ڈرتے ہو

تمہارا خاندان اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے

كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ

كَسَادَهَا	وَ	مَسٰكِنُ	تَرْضَوْنَهَآ	اَحَبَّ	اِلَيْكُمْ
اس کے نقصان (سے)	اور	(وہ) مکانات	تم پسند کرتے ہو انہیں	(یہ سب) زیادہ محبوب (ہوں)	تمہیں

تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکانات تمہیں اللہ اور اس کے رسول

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى

مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ	فَتَرَبَّصُوْا (1)	حَتّٰى
اللہ اور اس کے رسول سے	اور	اس کی راہ میں جہاد کرنے (سے)	تو انتظار کرو	یہاں تک کہ

اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ محبوب ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾ ع لَقَدْ

يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٢٤﴾	لَقَدْ
اللہ اپنا حکم لائے	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمان لوگوں (کو)	ضرور بیشک

اللہ اپنا حکم لائے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○ بیشک

غزوۂ حنین کا بیان

نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ

نَصَرَكُمُ	اللّٰهُ	فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ	وَّ	يَوْمَ حُنَيْنٍ (2)	اِذْ
مدد کی تمہاری	اللہ (نے)	بہت سے مقامات میں	اور	حنین کے دن	جب

اللہ نے بہت سے مقامات میں تمہاری مدد فرمائی اور حنین کے دن کو یاد کرو جب

1 ...... اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فتاوی رضویہ، جلد30، صفحہ 310 پر فرماتے ہیں: اس آیت سے معلوم ہوا کہ جسے دنیا جہان میں کوئی معزز، کوئی عزیز، کوئی مال، کوئی چیز، اللہ و رسول سے زیادہ محبوب ہو، وہ بارگاہِ الٰہی سے مردود ہے، اللہ اسے اپنی طرف راہ نہ دے گا، اسے عذابِ الٰہی کے انتظار میں رہنا چاہئے۔ 2 ...... "حنین" مکہ اور طائف کے درمیان ایک مقام کا نام ہے اور یہاں لڑی گئی جنگ کو "غزوۂ حنین" کہتے ہیں، تاریخ اسلام میں اس جنگ کا دوسرا نام "غزوۂ ہوازن" بھی ہے اس لئے کہ اس لڑائی میں "بنی ہوازن" سے مقابلہ ہوا تھا۔

اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا

اَعْجَبَتْكُمْ (1)	كَثْرَتُكُمْ	فَلَمْ تُغْنِ	عَنْكُمْ	شَيْـًٔا
خود پسندی میں مبتلا کر دیا تمہیں	تمہاری کثرت (نے)	پس اس نے فائدہ نہ دیا	تم سے (تمہیں)	کچھ

تمہاری کثرت نے تمہیں خود پسندی میں مبتلا کر دیا تو یہ کثرت تمہارے کسی کام نہ آئی

وَّضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ

وَّ	ضَاقَتْ	عَلَيْكُمُ	الْاَرْضُ	بِمَا رَحُبَتْ	ثُمَّ	وَلَّيْتُمْ
اور	تنگ ہو گئی	تمہارے اوپر	زمین	اپنی وسعت کے باوجود	پھر	تم واپس لوٹے

اور تم پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو گئی پھر تم پیٹھ پھیر کر

مُّدْبِرِيْنَ ؕ ۲۵ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ

مُّدْبِرِيْنَ ۲۵	ثُمَّ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر	نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اپنے رسول پر	اور

بھاگ گئے ○ پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور اہلِ ایمان پر اپنی تسکین

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَعَذَّبَ

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ (2)	وَ	اَنْزَلَ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	عَذَّبَ
ایمان والوں پر	اور	اس نے اتارے	لشکر	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	عذاب دیا

نازل فرمائی اور اس نے ایسے لشکر اتارے جو تمہیں دکھائی نہیں دیتے تھے اور اس نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶ ثُمَّ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	ذٰلِكَ	جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ ۲۶	ثُمَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	یہی	کافروں کی سزا (ہے)	پھر

کافروں کو عذاب دیا اور کافروں کی یہی سزا ہے ○ پھر

1 ......غزوہ حنین کے موقع پر اسلامی افواج کی کثرت اور اس کے جاہ وجلال کو دیکھ کر بعض نئے مسلمان ہونے والوں کی زبان سے فخریہ کلمہ نکل گیا جس کا یہ انجام ہوا کہ ہوازن اور ثقیف قبائل کے پہلے ہی سخت حملے کی تاب نہ لا کر نو مسلم اور لشکرِ اسلام میں شامل ہونے والے کفارِ مکہ ایک دم سر پر پیر رکھ کر بھاگ نکلے اور ان کی بھگدڑ دیکھ کر انصار و مہاجرین کے بھی پاؤں اکھڑ گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خود پسندی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے، لہٰذا اپنے ہر کمال کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل سمجھنا چاہئے نہ کہ اپنے زورِ بازو کا نتیجہ۔ 2 ......اس سے معلوم ہوا کہ جنگِ حنین میں بھاگ جانے والے مسلمان مومن ہی رہے، ان کی معافی ہو گئی، ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سکینہ اتارا۔==

يَتُوۡبُ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوۡرٌ

يَتُوۡبُ اللّٰهُ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِكَ عَلٰى	مَنۡ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوۡرٌ
اس کے بعد اللہ توبہ کی توفیق دے گا	جسے	وہ چاہے گا	اور	اللہ	بخشنے والا

اس کے بعد اللہ جسے چاہے گا توبہ کی توفیق دے گا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيۡمٌ ﴿۲۷﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّمَا الۡمُشۡرِكُوۡنَ نَجَسٌ

رَّحِيۡمٌ ﴿۲۷﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِنَّمَا	الۡمُشۡرِكُوۡنَ	نَجَسٌ (1)
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	مشرکین	بالکل ناپاک (ہیں)

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! مشرک بالکل ناپاک ہیں

مشرکین کو مسجد حرام میں آنے کی ممانعت

فَلَا يَقۡرَبُوا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ بَعۡدَ عَامِهِمۡ هٰذَا ۚ وَاِنۡ خِفۡتُمۡ

فَلَا يَقۡرَبُوا (2)	الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ	بَعۡدَ عَامِهِمۡ هٰذَا	وَ	اِنۡ	خِفۡتُمۡ
تو وہ قریب نہ آنے پائیں	مسجد حرام (کے)	اپنے اس سال کے بعد	اور	اگر	تمہیں ڈر ہو

تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں اور اگر تمہیں

عَيۡلَةً فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖۤ اِنۡ شَآءَ ؕ

عَيۡلَةً	فَسَوۡفَ يُغۡنِيۡكُمُ	اللّٰهُ	مِنۡ فَضۡلِهٖۤ	اِنۡ	شَآءَ (3)
محتاجی، تنگدستی (کا)	تو عنقریب دولت مند کردے گا تمہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اگر	اس نے چاہا

محتاجی کا ڈر ہے تو عنقریب اللہ اپنے فضل سے اگر چاہے گا تو تمہیں دولت مند کردے گا

جزیہ کا حکم

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيۡمٌ حَكِيۡمٌ ﴿۲۸﴾ قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيۡمٌ	حَكِيۡمٌ ﴿۲۸﴾	قَاتِلُوا	الَّذِيۡنَ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ
بیشک	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	لڑتے رہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے

بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے ○ وہ لوگ جنہیں کتاب دی گئی

= اب جو ان پر اعتراض کرے وہ ان آیات کا مخالف ہے، نیز یہ بھاگ جانے والے ہی واپس ہوئے اور انہوں نے معرکہ فتح کیا لہٰذا یہ فتح، گزشتہ خطا کا کفارہ ہو گئی۔

(1)...... یہاں مشرکین کو باطن کے اعتبار سے ناپاک قرار دیا گیا ہے کہ وہ کفر و شرک کی نجاست سے آلودہ ہیں۔ (2)...... اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اِس سال یعنی سَن 9 ہجری کے بعد مشرکین مسجدِ حرام کے قریب نہ آنے پائیں، نہ حج کے لئے نہ عمرہ کے لئے۔ یہاں اصلِ حکم مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے، خصوصاً کفار کو بطورِ غلبہ کے مسجد میں لانا شدید =

بِاللّٰهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا

بِاللّٰهِ	وَ	لَا	بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	لَا يُحَرِّمُوْنَ	مَا
اللہ پر	اور	نہ	آخرت کے دن پر	اور	حرام قرار نہیں دیتے	جسے

ان میں سے جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور نہ ہی آخرت کے دن پر اور نہ وہ ان چیزوں کو حرام قرار دیتے ہیں

حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ لَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	وَ	لَا يَدِيْنُوْنَ	دِيْنَ الْحَقِّ
حرام کیا	اللہ	اور	اس کے رسول (نے)	اور	قبول نہیں کرتے	سچا دین

جنہیں اللہ اور اس کے رسول نے حرام کیا ہے اور نہ وہ سچے دین پر چلتے ہیں

مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ

مِنَ الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	حَتّٰى	يُعْطُوا	الْجِزْيَةَ (1)
ان لوگوں میں سے جنہیں	دی گئی	کتاب	یہاں تک کہ	وہ دیں	جزیہ

ان سے جہاد کرتے رہو حتّٰی کہ وہ ذلیل ہو کر

عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾ ع وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ

عَنْ يَّدٍ	وَّ	هُمْ	صٰغِرُوْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قَالَتِ	الْيَهُوْدُ
(اپنے) ہاتھ سے	اور (اس حال میں کہ)	وہ	ذلیل (ہوں)	اور	کہا	یہودیوں (نے)

اپنے ہاتھوں سے جزیہ دیں ○ اور یہودیوں نے کہا:

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ

عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ	وَ	قَالَتِ	النَّصٰرَى	الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ
عزیر اللہ کا بیٹا (ہے)	اور	کہا	عیسائیوں (نے)	مسیح اللہ کا بیٹا (ہے)	یہ

عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائیوں نے کہا: مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ

یہودیوں اور عیسائیوں کی بے دینی کی تفصیل

ع ۱۰

حرام ہے۔ 3...... یہ فرما کر اس بات کی تعلیم دی گئی ہے کہ بندے کو طلبِ خیر اور دفعِ آفات کے لئے ہمیشہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف متوجہ رہنا اور تمام امور کو اسی کی مشیت سے متعلق جاننا چاہئے۔

1...... اسلامی سلطنت کی جانب سے ذمی کافروں پر جو مال مقرر کیا جاتا ہے اسے جزیہ کہتے ہیں۔ عرب کے مشرکین سے جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا، ان کیلئے صرف دو ہی صورتیں ہیں قبولِ اسلام یا جنگ، بقیہ دنیا بھر کے کافروں سے جزیہ پر صلح ہو سکتی ہے۔

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ یُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ	یُضَاهِـُٔوْنَ	قَوْلَ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ان کا اپنے مونہوں سے کہنا (ہے)	وہ مشابہت کرتے ہیں	ان لوگوں کی بات سے جنہوں نے	کفر کیا

ان کی اپنے منہ سے کہی ہوئی بات ہے، یہ پہلے کے کافروں جیسی بات

مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ۫ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا

مِنْ قَبْلُ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِتَّخَذُوْۤا
(ان) سے پہلے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	انہوں نے بنالیا

کرتے ہیں۔ اللہ انہیں مارے، کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ انہوں نے

اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ

اَحْبَارَهُمْ	وَ	رُهْبَانَهُمْ	اَرْبَابًا (1)	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ
اپنے پادریوں	اور	اپنے درویشوں (کو)	رب	اللہ کے سوا	اور

اپنے پادریوں اور درویشوں کو اللہ کے سوا رب بنالیا اور

الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِیَعْبُدُوْۤا

الْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ	وَ	مَاۤ اُمِرُوْۤا	اِلَّا	لِیَعْبُدُوْۤا
مریم کے بیٹے مسیح (کو بھی)	اور (حالانکہ)	انہیں حکم نہیں دیا گیا	مگر	یہ کہ وہ عبادت کریں

مسیح بن مریم (کو بھی) حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ ایک معبود کی

اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا

اِلٰهًا وَّاحِدًا	لَاۤ اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	سُبْحٰنَهٗ	عَمَّا
ایک معبود (کی)	کوئی معبود نہیں	مگر	وہ	پاکی ہے اسے	(ان) سے جنہیں

عبادت کریں، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ان کے شرک سے

(1)...... یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور علماء کو معبود بنا کر ان کی کوئی باقاعدہ عبادت نہیں کی تھی بلکہ خدا کے حکم کو چھوڑ کر ان کے حکم کو اپنے لئے شریعت بنالیا تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انہوں نے خدا بنالئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ و رسول کے مقابلے میں جس کی دینی اطاعت کی جائے گی تو گویا اسے رب بنالیا گیا۔ ہمارے ہاں جو احکامِ اسلام کو علماء، اولیاء اور صالحین کے فہمِ دین کی روشنی میں قبول کیا جاتا ہے اس کا یہودیوں اور عیسائیوں کے طرزِ عمل سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ عین اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہے اور کثیر آیات و احادیث میں اس کا ثبوت موجود ہے۔

دینِ اسلام ختم نہ ہوگا

يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ

يُشْرِكُوْنَ ﴿٣١﴾	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ[1]	بِاَفْوَاهِهِمْ
لوگ شریک ٹھہراتے ہیں	وہ چاہتے ہیں	کہ	بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے

پاک ہے ○ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے منہ سے اللہ کا نور بجھادیں

وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّاۤ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ

وَ	يَاْبَى	اللّٰهُ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّتِمَّ	نُوْرَهٗ	وَلَوْ	كَرِهَ
اور (حالانکہ)	نہیں مانے گا	اللہ	مگر	یہ کہ	وہ پورا کردے	اپنا نور	اگرچہ	ناپسند کریں

حالانکہ اللہ اپنے نور کو مکمل کئے بغیر نہ مانے گا اگرچہ کافر

بعثت کا ایک مقصد دینِ اسلام کا غلبہ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ

الْكٰفِرُوْنَ ﴿٣٢﴾	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ
کفر کرنے والے	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اپنا رسول	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ

ناپسند کریں ○ وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا

یہودی پادریوں اور درویشوں کی حرام کمائی اور زکوٰۃ نہ دینے کی وعید

لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ يٰۤاَيُّهَا

لِيُظْهِرَهٗ[2]	عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾	يٰۤاَيُّهَا
تاکہ غالب کردے اسے	تمام دینوں پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرکین	اے

تاکہ اسے تمام دینوں پر غالب کردے اگرچہ مشرک ناپسند کریں ○ اے

النصف

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	كَثِيْرًا	مِّنَ الْاَحْبَارِ وَالرُّهْبَانِ	لَيَاْكُلُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک	بہت	پادریوں اور درویشوں میں سے	ضرور وہ کھاجاتے ہیں

ایمان والو! بیشک بہت سے پادری اور روحانی درویش باطل طریقے سے لوگوں کا

1 ...... کفار دینِ اسلام، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کے دلائل اور اشاعتِ قرآن کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور یہ نورِ الٰہی کو مٹانے کی کوشش کرنا ہے جو کبھی کامیاب نہ ہوگی۔

2 ...... غلبے سے دلائل اور قوت دونوں اعتبار سے غلبہ مراد ہے۔ دلائل کے اعتبار سے تو یوں کہ دینِ اسلام نے اپنی حقانیت پر جو دلائل پیش کیے ہیں اسے کوئی غلط ثابت نہیں کرسکا اور قوت کے اعتبار سے یوں کہ کئی صدیوں تک دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہوگا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ

اَمْوَالَ النَّاسِ	بِالْبَاطِلِ [1]	وَ	يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الَّذِيْنَ
لوگوں کے مال	باطل (طریقے) سے	اور	وہ روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	وہ لوگ جو

مال کھاجاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور وہ لوگ جو

يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ

يَكْنِزُوْنَ [2]	الذَّهَبَ	وَ	الْفِضَّةَ	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَهَا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
جمع کرکے رکھتے ہیں	سونا	اور	چاندی	اور	وہ خرچ نہیں کرتے اسے	اللہ کی راہ میں

سونا اور چاندی جمع کرر کھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے

فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ

فَبَشِّرْهُمْ	بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾	يَّوْمَ	يُحْمٰى	عَلَيْهَا	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ
توخوشخبری سنادو انہیں	دردناک عذاب کی	(جس) دن	تپایا جائے گا	اس پر (اسے)	جہنم کی آگ میں

انہیں دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ جس دن وہ مال جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا

فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا

فَتُكْوٰى	بِهَا	جِبَاهُهُمْ	وَ	جُنُوْبُهُمْ	وَ	ظُهُوْرُهُمْ	هٰذَا
تو داغی جائیں گی	اس کے ساتھ	ان کی پیشانیاں	اور	ان کی کروٹیں	اور	ان کی پشتیں	یہ

پھر اس کے ساتھ ان کی پیشانیوں اور ان کے پہلوؤں اور ان کی پشتوں کو داغا جائے گا (اور کہا جائے گا) یہ

مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾

مَا	كَنَزْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	فَذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ﴿۳۵﴾
(وہ ہے) جو	تم نے جمع کرکے رکھا تھا	اپنی جانوں کے لئے	تو چکھو	جسے	تم جمع کرکے رکھتے تھے

وہ مال ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کرر کھا تھا تو اپنے جمع کرنے کا مزہ چکھو ○

1 ......یہود و نصاریٰ کے پادری اور روحانی درویش مال حاصل کرنے کے لئے دینی احکام بدل دیتے، اپنی کتابوں میں تحریف و تبدیلی کرتے اور سابقہ کتابوں میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بیان کردہ اوصاف پر مشتمل آیات میں فاسد تاویلیں اور تحریفیں کرتے تھے۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دین کا علم اس لئے حاصل کرنا تاکہ اس کے ذریعے دنیا کا مال و دولت، عزت، منصب اور وجاہت حاصل ہو یہ انتہائی مذموم اور اپنی آخرت تباہ کر دینے والا عمل ہے۔ 2 ......سونا چاندی اور دیگر اقسام کے مال جمع کرنا حرام نہیں ہاں ان کی زکوٰۃ نہ دینا گناہ ہے۔ مال کی وہ قلیل مقدار بھی اس وعید میں داخل ہے جس پر=

مہینوں کی تعداد اور حرمت والے مہینوں کا بیان

اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ یَوْمَ

اِنَّ	عِدَّةَ الشُّهُوْرِ	عِنْدَ اللّٰهِ	اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا	فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ (1)	یَوْمَ
بیشک	مہینوں کی گنتی	اللہ کے نزدیک	بارہ مہینے (ہے)	اللہ کی کتاب میں	(جس) دن

بیشک مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک اللہ کی کتاب میں بارہ مہینے ہیں جب سے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَاۤ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ؕ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	مِنْهَاۤ	اَرْبَعَةٌ	حُرُمٌ (2)
اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	ان میں سے	چار (مہینے)	حرمت والے (ہیں)

اس نے آسمان اور زمین بنائے، ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں۔

مشرکین سے متحد ہو کر جنگ کرنے کا حکم

ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ۬ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ

ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	فَلَا تَظْلِمُوْا	فِیْهِنَّ	اَنْفُسَكُمْ	وَ
یہ	سیدھا دین (ہے)	تو تم ظلم نہ کرو	ان (مہینوں) میں	اپنی جانوں (پر)	اور

یہ سیدھا دین ہے تو ان مہینوں میں اپنی جان پر ظلم نہ کرو اور

قَاتِلُوا الْمُشْرِكِیْنَ كَآفَّةً كَمَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ

قَاتِلُوا	الْمُشْرِكِیْنَ	كَآفَّةً (3)	كَمَا	یُقَاتِلُوْنَكُمْ
تم لڑو	مشرکوں (سے)	سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	جیسے	وہ لڑتے ہیں تم سے

مشرکوں سے ہر حال میں لڑو جیسا وہ تم سے ہر وقت

مہینوں کو آگے پیچھے کرنے سے متعلق کفار کا حال

كَآفَّةً ؕ وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾ اِنَّمَا

كَآفَّةً	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾	اِنَّمَا
سب (مل کر، یا) ہر حال (میں)	اور	جان لو	بیشک	اللہ	پرہیزگاروں کے ساتھ (ہے)	بیشک

لڑتے ہیں اور جان لو کہ اللہ پرہیز گاروں کے ساتھ ہے ○ مہینوں کو

=زکوٰۃ فرض ہو اور زکوٰۃ نہ دی جائے جبکہ اس کثیر حلال مال پر بھی وعید نہیں جس کی زکوٰۃ دی جائے۔

1...... یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے یا قرآن یا وہ حکم جو اس نے اپنے بندوں پر لازم کیا۔ 2...... حرمت والے چار مہینے یہ ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم، رجب۔ 3...... اس سے مراد یہ ہے کہ مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کرو اور ان کے خلاف جنگ میں بزدلی اور کم ہمتی کا مظاہرہ نہ کرو اور نہ ہی پسپائی اختیار کرو اور اے اللہ کے بندو! اپنے دشمن مشرکین کے خلاف جنگ کرنے میں متحد اور متفق ہو جاؤ۔

اَلنَّسِیْٓءُ زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ یُضَلُّ بِهِ

اَلنَّسِیْٓءُ (1)	زِیَادَةٌ فِی الْكُفْرِ (2)	یُضَلُّ	بِهِ
مہینوں کو آگے پیچھے کرنا	کفر میں زیادہ ہونا (ہے)	گمراہ کیا جاتا ہے	اس کے ذریعے

آگے پیچھے کرنا کفر میں ترقی کرنا ہے، اِس کے ذریعے اُن کافروں کو

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا یُحِلُّوْنَهٗ عَامًا وَّ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	یُحِلُّوْنَهٗ	عَامًا	وَّ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	وہ حلال قرار دیتے ہیں اس (حرمت والے مہینے) کو	ایک سال	اور

گمراہ کیا جاتا ہے جو ایک سال کسی حرمت والے مہینے کو حلال قرار دے دیتے ہیں اور

یُحَرِّمُوْنَهٗ عَامًا لِّیُوَاطِـُٔوْا عِدَّةَ مَا حَرَّمَ

یُحَرِّمُوْنَهٗ	عَامًا	لِّیُوَاطِـُٔوْا (3)	عِدَّةَ	مَا	حَرَّمَ
حرام قرار دیتے ہیں اسے	ایک سال	تاکہ وہ پوری کر دیں	گنتی	(ان مہینوں کی) جنہیں	حرام کیا

ایک سال اسے حرام قرار دیتے ہیں تاکہ اللہ کے حرام کئے ہوئے مہینوں کی گنتی

اللّٰهُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ ؕ زُیِّنَ لَهُمْ

اللّٰهُ	فَیُحِلُّوْا	مَا	حَرَّمَ	اللّٰهُ	زُیِّنَ	لَهُمْ
اللہ (نے)	تو وہ حلال کر لیں	(اس کو) جسے	حرام کیا	اللہ (نے)	خوشنما بنا دیئے گئے	ان کے لئے

پوری کر دیں اور اللہ کے حرام کئے ہوئے کو حلال کر لیں۔ ان کے برے کام

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۟۠ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

غزوۂ تبوک میں شرکت کی ترغیب

ع ۵/۸

سُوْٓءُ اَعْمَالِهِمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ۳۷	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے برے اعمال	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والی قوم (کو)	اے	وہ لوگو جو

ان کے لئے خوشنما بنا دیئے گئے اور اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا○ اے ایمان

(1)......نَسِیْء کا لغوی معنی ہے "وقت کو مؤخر کرنا" اور یہاں اس سے مراد حرمت والے مہینے کی حرمت کو دوسرے مہینے کی طرف ہٹا دینا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں اہلِ عرب حرمت والے مہینوں کی حرمت و عظمت کے معتقد تو تھے لیکن زمانۂ جنگ میں ان کی حرمت کو دوسرے مہینوں کی طرف منتقل کر دیتے جیسے محرم کی بجائے صفر کے مہینے کو حرمت والا قرار دے کر محرم میں جنگ جاری رکھتے تھے۔ یہاں ان کے اسی عمل کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ (2)......کفر میں زیادتی سے مراد یہ ہے کہ اولاً تو وہ لوگ ویسے ہی کافر تھے اور پھر مہینے آگے پیچھے کر کے حرام کو حلال سمجھنے کے کفر میں پڑتے تھے تو یہ مزید کفر میں اضافہ ہوا۔ (3)......یعنی=

اٰمَنُوۡا مَا لَكُمۡ اِذَا قِيۡلَ لَـكُمُ انْفِرُوۡا فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ

اٰمَنُوۡا (1)	مَا	لَـكُمۡ	اِذَا	قِيۡلَ	لَـكُمُ	انْفِرُوۡا	فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
ایمان لائے	کیا ہوا	تمہیں	جب	کہا جائے	تم سے	کوچ کرو، نکلو	اللہ کی راہ میں

والو! تمہیں کیا ہوا؟ جب تم سے کہا جائے کہ اللہ کی راہ میں نکلو

اثَّاقَلۡتُمۡ اِلَى الۡاَرۡضِ‌ؕ اَرَضِيۡتُمۡ بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا

اثَّاقَلۡتُمۡ (2)	اِلَى الۡاَرۡضِ	اَرَضِيۡتُمۡ	بِالۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
(تو) تم بوجھل ہو کر جھک جاتے ہو	زمین کی طرف	کیا تم راضی ہو گئے	دنیا کی زندگی پر

تو زمین کے ساتھ لگ جاتے ہو۔ کیا تم آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی پر

مِنَ الۡاٰخِرَةِ‌ ۚ فَمَا مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا فِى الۡاٰخِرَةِ اِلَّا قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾

مِنَ الۡاٰخِرَةِ	فَمَا	مَتَاعُ الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	فِى الۡاٰخِرَةِ	اِلَّا	قَلِيۡلٌ ﴿۳۸﴾
آخرت سے (کی بجائے)	تو نہیں	دنیاوی زندگی کا سازوسامان	آخرت میں	مگر	بہت تھوڑا

راضی ہو گئے؟ تو آخرت کے مقابلے میں دنیا کی زندگی کا سازوسامان بہت ہی تھوڑا ہے ○

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا يُعَذِّبۡكُمۡ عَذَابًا اَ لِيۡمًا ۙ وَّيَسۡتَبۡدِلۡ

اِلَّا تَنۡفِرُوۡا	يُعَذِّبۡكُمۡ	عَذَابًا اَ لِيۡمًا	وَّ	يَسۡتَبۡدِلۡ (3)
اگر تم کوچ نہیں کرو گے	تو وہ سزا دے گا تمہیں	دردناک سزا	اور	بدلے میں لے آئے گا

اگر تم کوچ نہیں کرو گے تو وہ تمہیں دردناک سزا دے گا اور تمہاری جگہ

قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ وَلَا تَضُرُّوۡهُ شَيۡـئًـا‌ ؕ وَاللّٰهُ

قَوۡمًا	غَيۡرَكُمۡ	وَ	لَا تَضُرُّوۡهُ	شَيۡـئًـا	وَ	اللّٰهُ
(دوسری) قوم	تمہارے علاوہ	اور	تم نقصان نہیں کر سکو گے اس کا	کچھ	اور	اللہ

دوسرے لوگوں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے اور اللہ

=ماہِ حرام تو چار ہی رہیں اس کی تو پابندی کرتے ہیں لیکن ان کی تخصیص توڑ کر حکمِ الٰہی کی مخالفت کرتے ہیں کہ جو مہینہ حرام تھا اسے حلال کر لیا اور اس کی جگہ دوسرے کو حرام قرار دے دیا۔

1 ...... یہ آیت غزوۂ تبوک کی ترغیب میں نازل ہوئی۔ اس غزوے کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص121 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... شریعتِ مطہرہ کے بھاری فرمانوں اور سخت عبادات سے غیر اختیاری بوجھ محسوس ہونا جسے طبعی کراہت کہتے ہیں جیسے سردی کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا=

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾	اِلَّا تَنْصُرُوْهُ	فَقَدْ	نَصَرَهُ
ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اگر تم مدد نہیں کروگے اس (نبی) کی	تو بیشک	مدد فرمائی اس کی

ہر شے پر قادر ہے ○ اگر تم اس (نبی) کی مدد نہیں کروگے تو اللہ ان کی مدد فرما چکا

اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ

اللّٰهُ	اِذْ	اَخْرَجَهُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثَانِيَ اثْنَيْنِ(1)
اللہ (نے)	جب	نکال دیا اسے	ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	(یہ) دو میں سے دوسرے (تھے)

ہے جب کافروں نے انہیں (ان کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے،

اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ

اِذْ	هُمَا	فِي الْغَارِ	اِذْ	يَقُوْلُ	لِصَاحِبِهٖ(2)	لَا تَحْزَنْ	اِنَّ
جب	وہ دونوں	غار میں (تھے)	جب	وہ فرمارہے تھے	اپنے ساتھی سے	غم نہ کرو	بیشک

جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک

اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ

اللّٰهَ	مَعَنَا	فَاَنْزَلَ	اللّٰهُ	سَكِيْنَتَهٗ(3)	عَلَيْهِ	وَ	اَيَّدَهٗ
اللہ	ہمارے ساتھ (ہے)	تو نازل فرمائی	اللہ (نے)	اپنی تسکین	اس پر	اور	مدد فرمائی اس کی

اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے

بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا

بِجُنُوْدٍ	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	جَعَلَ	كَلِمَةَ الَّذِيْنَ(4)	كَفَرُوا
(اُن) لشکروں کے ساتھ	تم نے نہ دیکھا انہیں	اور	کردی	ان لوگوں کی بات جنہوں نے	کفر کیا

ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے اور اُس نے کافروں کی بات کو

=بھاری معلوم ہونا وغیرہ، یہ گناہ و فسق نہیں بلکہ معاف ہے۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کا دین ہمارا محتاج نہیں، ہم رہیں یا نہ رہیں دینِ اسلام قائم رہے گا اور اس کی اشاعت ہوتی رہے گی، اگر ہم اس کے قیام و اشاعت کے لئے کوشش کریں تو یہ ہمارے لئے سعادت ہے۔

1...... دو ہستیوں سے مراد نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه ہیں۔ 2...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْه کا صحابی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔ 3...... اللہ تعالیٰ کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رَضِيَ=

غزوۂ تبوک میں شرکت کا حکم

السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ

السُّفْلٰى	وَ	كَلِمَةُ اللّٰهِ [1]	هِيَ	الْعُلْيَا	وَ	اللّٰهُ	عَزِيْزٌ
نیچے	اور	اللہ کی بات	وہی	بلند و بالا (ہے)	اور	اللہ	عزت والا، غلبے والا

نیچے کر دیا اور اللہ کی بات ہی بلند و بالا ہے اور اللہ غالب

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا وَّ جَاهِدُوْا

حَكِيْمٌ ﴿۴۰﴾	اِنْفِرُوْا	خِفَافًا	وَّ	ثِقَالًا	وَّ	جَاهِدُوْا
حکمت والا (ہے)	تم کوچ کرو	ہلکے (ہوکر)	اور	بوجھل (ہوکر)	اور	جہاد کرو

حکمت والا ہے ○ تم مشقت اور آسانی ہر حال میں کوچ کرو اور اپنے مالوں

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ

بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اللہ کی راہ میں	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے

اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ اگر تم جانو تو یہ

منافقوں کا غزوۂ تبوک میں طرزِ عمل

اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ لَوْ كَانَ عَرَضًا قَرِيْبًا وَّ

اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	لَوْ	كَانَ	عَرَضًا	قَرِيْبًا [2]	وَّ
اگر	تم جانتے ہو	اگر	(جس کی طرف آپ نے بلایا) وہ ہوتا	کوئی مال	قریب	اور

تمہارے لئے بہتر ہے ○ اگر آسانی سے ملنے والا مال ہوتا اور درمیانہ سا سفر ہوتا

سَفَرًا قَاصِدًا لَّاتَّبَعُوْكَ وَ لٰكِنْۢ بَعُدَتْ عَلَيْهِمُ

سَفَرًا قَاصِدًا	لَّاتَّبَعُوْكَ	وَ	لٰكِنْۢ	بَعُدَتْ	عَلَيْهِمُ
درمیانہ سفر (ہوتا)	(تو) ضرور وہ (منافق) پیچھے چلتے تمہارے	اور	لیکن	دور پڑ گیا	ان پر

تو وہ ضرور تمہارے پیچھے چلتے لیکن مشقت والا سفر ان پر

==اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ یہ فضیلت اِس قول پر ہے کہ عَلَیْہِ کی ضمیر کا مرجع ابوبکر ہیں۔

4...... کافروں کی بات سے مراد شرک یا دعوتِ کفر ہے یا اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کی وہ سازش ہے جس میں کفار کامیاب نہ ہو سکے۔

1...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بات سے مراد توحید یا دعوتِ اسلام ہے یا اس سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد فرمائے گا۔ 2...... یعنی تبوک کا میدان اگر قریب ہوتا اور غنیمت آرام سے مل جانے کی امید ہوتی تو یہ بہانے بنانے والے منافق ضرور ان منافع کے حصول کے ==

الشُّقَّةُ ؕ وَسَيَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَوِ اسۡتَطَعۡنَا لَخَرَجۡنَا

الشُّقَّةُ	وَ	سَيَحۡلِفُوۡنَ (1)	بِاللّٰهِ	لَوِ	اسۡتَطَعۡنَا	لَخَرَجۡنَا
مشقت کا راستہ	اور	عنقریب وہ قسم کھائیں گے	اللہ کی	اگر	ہم طاقت رکھتے	(تو) ضرور نکلتے

بہت دور پڑ گیا اور اب اللہ کی قسم کھائیں گے کہ ہمیں طاقت ہوتی تو ہم آپ کے ساتھ

مَعَكُمۡ ۚ يُهۡلِكُوۡنَ اَنۡفُسَهُمۡ ۚ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ اِنَّهُمۡ

مَعَكُمۡ	يُهۡلِكُوۡنَ (2)	اَنۡفُسَهُمۡ	وَ	اللّٰهُ	يَعۡلَمُ	اِنَّهُمۡ
تمہارے ساتھ	وہ ہلاک کر رہے ہیں	اپنی جانوں (کو)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک وہ

ضرور نکلتے۔ یہ اپنے آپ کو ہلاک کر رہے ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ یہ

لَكٰذِبُوۡنَ ﴿٤٢﴾ ع عَفَا اللّٰهُ عَنۡكَ ۚ لِمَ اَذِنۡتَ لَهُمۡ

لَكٰذِبُوۡنَ ﴿٤٢﴾	عَفَا (3)	اللّٰهُ	عَنۡكَ	لِمَ	اَذِنۡتَ	لَهُمۡ
ضرور جھوٹے ہیں	معاف کرے	اللہ	تم سے (تمہیں)	کیوں	تم نے اجازت دی	انہیں

بیشک جھوٹے ہیں ○ اللہ تمہیں معاف کرے، آپ نے انہیں اجازت کیوں دیدی؟

حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكَ الَّذِيۡنَ صَدَقُوۡا وَتَعۡلَمَ

حَتّٰى	يَتَبَيَّنَ	لَكَ	الَّذِيۡنَ	صَدَقُوۡا	وَ	تَعۡلَمَ
یہاں تک کہ	ظاہر ہو جاتے	تمہارے لئے	وہ لوگ جنہوں نے	سچ کہا	اور	تم جان لیتے

جب تک آپ کے سامنے سچے لوگ ظاہر نہ ہو جاتے اور آپ جھوٹوں کو

الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿٤٣﴾ لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ

الۡكٰذِبِيۡنَ ﴿٤٣﴾	لَا يَسۡتَاۡذِنُكَ	الَّذِيۡنَ	يُؤۡمِنُوۡنَ
جھوٹ بولنے والوں (کو)	رخصت نہیں مانگیں گے تم سے	وہ لوگ جو	ایمان رکھتے ہیں

نہ جان لیتے ○ اور جو لوگ اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں

ع ۱۴/۵

منافقوں کو جہاد سے رخصت دینے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

غزوۂ تبوک کے مومنوں اور منافقوں میں فرق

=لالچ میں جہاد میں شریک ہو جاتے لیکن دور کے سفر اور رومیوں سے جنگ کو عظیم جاننے کی وجہ سے یہ پیچھے رہ گئے۔ ایمان والوں کو باہمت ہونا چاہئے، بزدل نہیں۔

1...... منافقین کی اس معذرت سے پہلے خبر دیدینا غیبی خبر اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی دلیل ہے چنانچہ جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پیش آیا اور انہوں نے یہی معذرت کی اور جھوٹی قسمیں کھائیں۔ 2...... اس سے ثابت ہوا کہ جھوٹی قسمیں کھانا ہلاکت کا سبب ہے۔ 3...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنے عفو کی خوشخبری دی اور پھر تربیت فرمائی کہ آپ نے ان منافقوں کو جہاد سے پیچھے رہ جانے کی اجازت کیوں دی۔ اس سے آپ=

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاللّٰهُ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	اَنْ	يُّجَاهِدُوْا (1)	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(اس سے) کہ	وہ جہاد کریں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	اور	اللہ

وہ آپ سے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے سے بچنے کی چھٹی نہیں مانگیں گے اور اللہ

عَلِيْمٌۢ بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾ اِنَّمَا يَسْتَاْذِنُكَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

عَلِيْمٌۢ	بِالْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۴﴾	اِنَّمَا	يَسْتَاْذِنُكَ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
خوب جاننے والا (ہے)	پرہیزگاروں کو	صرف	رخصت مانگتے ہیں تم سے	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے

پرہیزگاروں کو خوب جانتا ہے ○ آپ سے چھٹی وہی لوگ مانگتے ہیں جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَارْتَابَتْ قُلُوْبُهُمْ فَهُمْ فِيْ رَيْبِهِمْ

بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	ارْتَابَتْ	قُلُوْبُهُمْ	فَهُمْ	فِيْ رَيْبِهِمْ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	شک میں پڑے ہیں	ان کے دل	تو وہ	اپنے شک میں

قیامت پر ایمان نہیں رکھتے اور ان کے دل شک میں پڑے ہوئے ہیں تو وہ اپنے شک میں

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَلَوْ اَرَادُوا الْخُرُوْجَ لَاَعَدُّوْا

يَتَرَدَّدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَوْ	اَرَادُوا	الْخُرُوْجَ	لَاَعَدُّوْا
حیران و پریشان ہیں	اور	اگر	انہوں نے ارادہ کیا ہوتا	نکلنے (کا)	(تو) ضرور تیار کرتے

حیران، پریشان ہیں ○ اور اگر ان کا نکلنے کا ارادہ ہوتا تو اس کے لئے کچھ تو

منافقوں کا عذر جھوٹا ہونے کی علامت

لَهٗ عُدَّةً وَّلٰكِنْ كَرِهَ اللّٰهُ انْۢبِعَاثَهُمْ فَثَبَّطَهُمْ

لَهٗ	عُدَّةً (2)	وَّ	لٰكِنْ	كَرِهَ	اللّٰهُ	انْۢبِعَاثَهُمْ	فَثَبَّطَهُمْ
اس کے لئے	سامان	اور	لیکن	ناپسند فرمایا	اللہ (نے)	ان کا اٹھنا	تو سست کر دیا انہیں

سامان تیار کرتے لیکن اللہ کو ان کا اٹھنا ہی ناپسند ہے تو اس نے ان میں سستی پیدا کر دی

=صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر کی تسکین بھی کر دی گئی اور تربیت بھی۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ جہاد کے موقع پر معذرتیں کرنا منافقت کی علامت تھی جبکہ کامل ایمان والے ہر کڑی آزمائش میں پورے اترتے ہیں اور جہاد جیسے سخت موقع پر بھی دل و جان اور مال کے ساتھ حاضر ہونے کو تیار رہتے ہیں۔ (2)......اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم تو یقیناً قطعی ہے لیکن ہمارے لئے اس میں ایک نکتہ ہے کہ بہت سی چیزوں کا اعتبار قرائن سے بھی کیا جاتا ہے جیسے یہاں منافقین کا جہاد کیلئے کوئی سامان تیار نہ کرنا اس بات کا قرینہ ہے کہ انہوں نے جہاد کا ارادہ ہی نہیں کیا تھا۔

منافقوں کے شریکِ جہاد ہونے کے نقصانات

وَ قِيْلَ اقْعُدُوْا مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لَوْ خَرَجُوْا فِيْكُمْ

وَ	قِيْلَ	اقْعُدُوْا	مَعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ (1)	لَوْ	خَرَجُوْا	فِيْكُمْ
اور	کہہ دیا گیا	بیٹھے رہو	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	اگر	وہ نکلتے	تم میں (شامل ہو کر)

اور کہہ دیا گیا: تم بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ بیٹھے رہو ○ اگر وہ تمہارے ساتھ نکلتے

مَّا زَادُوْكُمْ اِلَّا خَبَالًا وَّ لَاْاَوْضَعُوْا

مَّا زَادُوْكُمْ	اِلَّا	خَبَالًا	وَّ	لَاْاَوْضَعُوْا
(تو) وہ نہیں زیادہ کرتے تمہارے لئے	مگر	نقصان، فساد	اور	ضرور وہ تیزی سے دوڑتے پھرتے ہیں

تو یہ تمہارے نقصان میں اضافہ ہی کرتے اور تمہارے درمیان فتنہ انگیزی

خِلٰلَكُمْ يَبْغُوْنَكُمُ الْفِتْنَةَ ۚ وَ فِيْكُمْ سَمّٰعُوْنَ

خِلٰلَكُمْ	يَبْغُوْنَكُمُ	الْفِتْنَةَ	وَ	فِيْكُمْ	سَمّٰعُوْنَ (2)
تمہارے درمیان	وہ چاہتے ہیں تم میں	فتنہ	اور	تم میں	خوب سننے والے (یعنی جاسوس ہیں)

کرنے کے لئے دوڑتے پھرتے اور تمہارے اندر ان کے جاسوس

غزوۂ تبوک سے پہلے منافقوں کی روش

لَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾ لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ

لَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٤٧﴾	لَقَدِ ابْتَغَوُا الْفِتْنَةَ
ان کے	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	ضرور بیشک انہوں نے چاہا فتنہ

موجود ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ بیشک انہوں نے پہلے ہی فتنہ و فساد

مِنْ قَبْلُ وَ قَلَّبُوْا لَكَ الْاُمُوْرَ حَتّٰى جَآءَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	قَلَّبُوْا	لَكَ	الْاُمُوْرَ	حَتّٰى	جَآءَ
(اس) سے پہلے	اور	الٹ پلٹ کیا	تمہارے لئے	کاموں (تدبیروں کو)	یہاں تک کہ	آ گیا

چاہا تھا اور اے حبیب! انہوں نے پہلے بھی تمہارے لئے الٹی تدبیریں کی ہیں حتّٰی کہ حق

(1) ...... بیٹھے رہنے والوں سے مراد عورتیں، بچے، مریض اور معذور افراد ہیں۔

(2) ...... منافقوں کی ایک بری خصلت یہ ہے کہ وہ کفار کے لئے مسلمانوں کی جاسوسی کرتے اور ان کے راز اُن تک پہنچا کر مسلمانوں کو نقصان پہنچاتے ہیں اور یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔

شرکتِ جہاد سے متعلق ایک منافق کے جھوٹے عذر کا رد

الْحَقُّ وَ ظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

الْحَقُّ	وَ	ظَهَرَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
حق	اور	غالب ہو گیا	اللہ کا حکم (دین)	اور (حالانکہ)	وہ	ناپسند کرنے والے (تھے)	اور

آ گیا اور اللہ کا دین غالب ہو گیا اگرچہ یہ ناپسند کرنے والے تھے ○ اور

مِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ ائْذَنْ لِّيْ وَ لَا تَفْتِنِّيْ ؕ اَلَا

مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّقُوْلُ (1)	ائْذَنْ	لِّيْ	وَ	لَا تَفْتِنِّيْ	اَلَا
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	اجازت دیدیں	مجھے	اور	فتنہ میں نہ ڈالیں مجھے	سن لو

ان میں کوئی آپ سے یوں کہتا ہے کہ مجھے رخصت دیدیں اور مجھے فتنے میں نہ ڈالیں۔ سن لو!

فِي الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾

فِي الْفِتْنَةِ (2)	سَقَطُوْا	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمُحِيْطَةٌۢ	بِالْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۹﴾
فتنہ میں	وہ پڑے ہوئے ہیں	اور	بیشک	جہنم	ضرور گھیرے ہوئے (ہے)	کافروں کو

یہ فتنے ہی میں پڑے ہوئے ہیں اور بیشک جہنم کافروں کو گھیرے ہوئے ہے ○

منافقوں کا مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہونا اور خوشی پر غم کرنا

اِنْ تُصِبْكَ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ ۚ وَ اِنْ تُصِبْكَ مُصِيْبَةٌ

اِنْ	تُصِبْكَ	حَسَنَةٌ	تَسُؤْهُمْ	وَ	اِنْ	تُصِبْكَ	مُصِيْبَةٌ
اگر	پہنچتی ہے تجھے	بھلائی	(تو) بری لگتی ہے انہیں	اور	اگر	پہنچتی ہے تجھے	مصیبت

اگر تمہیں بھلائی پہنچتی ہے تو انہیں برا لگتا ہے اور اگر تمہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے

يَّقُوْلُوْا قَدْ اَخَذْنَاۤ اَمْرَنَا مِنْ قَبْلُ وَ يَتَوَلَّوْا

يَّقُوْلُوْا	قَدْ	اَخَذْنَاۤ	اَمْرَنَا	مِنْ قَبْلُ	وَ	يَتَوَلَّوْا
(تو) وہ کہتے ہیں	بیشک	ہم نے پکڑ لیا تھا	اپنا (احتیاطی) کام	(اس) سے پہلے (ہی)	اور	وہ لوٹ جاتے ہیں

تو کہتے ہیں: ہم نے پہلے ہی اپنا احتیاطی معاملہ اختیار کر لیا تھا اور خوشیاں مناتے ہوئے

1 ...... اس آیت میں جد بن قیس منافق کی ایک حرکت کا ذکر ہے کہ غزوۂ تبوک کی تیاری کے موقع پر اس نے کہا: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، میری قوم جانتی ہے کہ میں عورتوں کا بڑا شیدائی ہوں، مجھے اندیشہ ہے کہ میں رومی عورتوں کو دیکھ کر صبر نہ کر سکوں گا اس لئے آپ مجھے یہیں ٹھہر جانے کی اجازت دیں اور ان عورتوں کے فتنہ میں نہ ڈالیں۔ یہ اس کا صرف ایک حیلہ تھا اور جہاد میں شرکت سے رکنے کا اصلی سبب اس کی منافقت تھی۔ 2 ...... یہاں فتنے سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ کفر کرنا، تکلیف قبول کرنے سے اعراض کرنا اور مسلمانوں کی مخالفت پر قائم رہنا ہے۔

نصیب میں لکھی مصیبت ہی پہنچے گی

وَّهُمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾ قُلْ لَّنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ

وَّ	هُمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۵۰﴾	قُلْ	لَّنْ يُّصِيْبَنَآ	اِلَّا	مَا	كَتَبَ[1]
اور	وہ	خوشیاں منانے والے (ہوتے ہیں)	تم کہو	ہرگز نہیں پہنچے گا ہمیں	مگر	وہ جو	لکھ دیا

لوٹ جاتے ہیں ○ تم فرماؤ: ہمیں وہی پہنچے گا جو اللہ نے ہمارے لیے

اللّٰهُ لَنَا ۚ هُوَ مَوْلٰىنَا ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اللّٰهُ	لَنَا	هُوَ	مَوْلٰىنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ
اللہ (نے)	ہمارے لئے	وہ	ہمارا مددگار (ہے)	اور	اللہ پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

لکھ دیا، وہ ہمارا مددگار ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ

مسلمانوں کے مصائب پر منافقوں کی خوشی کا ایک جواب

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ قُلْ هَلْ تَرَبَّصُوْنَ بِنَآ اِلَّآ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾[2]	قُلْ	هَلْ	تَرَبَّصُوْنَ	بِنَآ	اِلَّآ
ایمان والے	تم کہو	کیا (یعنی نہیں)	تم انتظار کررہے	ہمارے اوپر	مگر

کرنا چاہئے ○ تم فرماؤ، تم ہمارے اوپر دو اچھی خوبیوں میں سے ایک کا

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ ۭ وَنَحْنُ نَتَرَبَّصُ بِكُمْ اَنْ يُّصِيْبَكُمُ

اِحْدَى الْحُسْنَيَيْنِ[3]	وَ	نَحْنُ	نَتَرَبَّصُ	بِكُمْ	اَنْ	يُّصِيْبَكُمُ
دو اچھائیوں میں سے ایک (کا)	اور	ہم	انتظار کررہے ہیں	تم پر	کہ	ڈال دے تم پر

انتظار کررہے ہو اور ہم تم پر انتظار کررہے ہیں کہ اللہ تمہیں

اللّٰهُ بِعَذَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖٓ اَوْ بِاَيْدِيْنَا ۖ فَتَرَبَّصُوْٓا اِنَّا

اللّٰهُ	بِعَذَابٍ	مِّنْ عِنْدِهٖٓ	اَوْ	بِاَيْدِيْنَا	فَتَرَبَّصُوْٓا	اِنَّا
اللہ	عذاب	اپنے پاس سے	یا	ہمارے ہاتھوں سے	تو تم انتظار کرو	بیشک ہم

اپنی طرف سے یا ہمارے ہاتھوں سے عذاب دے تو تم انتظار کرو اور ہم (بھی)

1 ...... ہر مسلمان کو یہ عقیدہ رکھنا چاہئے کہ اسے وہی مصیبت پہنچے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے مقدر میں لکھ دی ہے اور اسے وہ اپنی جان سے بذاتِ خود دور کرنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ مزید یہ کہ اس مسئلے میں بحث اور غور و فکر کرنے سے بچنا چاہئے کیونکہ تقدیر کے مسئلے میں بحث اور غور و فکر ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں۔ 2 ...... منافقین دنیوی اسباب، جلد ملنے والی اور فانی لذتوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہی بھروسہ کریں اور اس کی رضا پر راضی رہیں۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جہاد کرنے پر یا تو فتح و غنیمت ملے گی یا شہادت نصیب ہوگی۔

منافق کا راہِ خدا میں دیا مقبول نہیں

مَعَكُمْ مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾ قُلْ اَنْفِقُوْا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا

مَعَكُمْ	مُّتَرَبِّصُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	اَنْفِقُوْا	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والے (ہیں)	تم کہو	تم خرچ کرو	خوشدلی (سے)	یا	ناگواری (سے)

منتظر ہیں ○ تم فرماؤ کہ تم خوشدلی سے خرچ کرو یا ناگواری سے (بہر صورت)

منافقین کا راہِ خدا میں خرچ مردود ہونے کی وجوہات

لَّنْ يُّتَقَبَّلَ مِنْكُمْ ؕ اِنَّكُمْ كُنْتُمْ قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾ وَ

لَّنْ يُّتَقَبَّلَ [1]	مِنْكُمْ	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۵۳﴾	وَ
ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا	تم سے	بیشک تم	ہو	نافرمانی کرنے والی قوم	اور

تم سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نافرمان قوم ہو ○ اور

مَا مَنَعَهُمْ اَنْ تُقْبَلَ مِنْهُمْ نَفَقٰتُهُمْ اِلَّاۤ

مَا مَنَعَهُمْ	اَنْ	تُقْبَلَ	مِنْهُمْ	نَفَقٰتُهُمْ	اِلَّاۤ
محروم نہیں کیا انہیں	(اس سے) کہ	قبول کئے جائیں	ان سے	ان کے صدقات	مگر

ان کے صدقات قبول کئے جانے سے یہ بات مانع ہے

اَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ بِرَسُوْلِهٖ وَ

اَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	وَ	بِرَسُوْلِهٖ	وَ
(اس چیز نے) کہ وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ کے ساتھ	اور	اس کے رسول کے ساتھ	اور

کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور

لَا يَاْتُوْنَ الصَّلٰوةَ اِلَّا وَ هُمْ كُسَالٰى وَ لَا يُنْفِقُوْنَ

لَا يَاْتُوْنَ	الصَّلٰوةَ	اِلَّا	وَ	هُمْ	كُسَالٰى [2]	وَ	لَا يُنْفِقُوْنَ
وہ نہیں آتے	نماز (کے لئے)	مگر	اور	وہ	سستی و کاہلی (سے)	اور	وہ خرچ نہیں کرتے

وہ نماز کی طرف سستی و کاہلی سے ہی آتے ہیں اور ناگواری سے ہی

1 ...... یہ آیت اگرچہ خاص منافقوں کے بارے میں ہے لیکن اس کا حکم عام ہے چنانچہ ہر وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت سے خرچ نہ کرے بلکہ ریاکاری اور نام و نمود کی وجہ سے خرچ کرے تو وہ قبول نہ کیا جائے گا۔

2 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز میں سستی کرنا منافقوں کا طریقہ ہے، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نماز میں سستی کرنے سے بچے۔

منافقوں کی مالداری کا وبال

اِلَّا وَ هُمْ كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَا تُعْجِبْكَ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ

اِلَّا	وَ	هُمْ	كٰرِهُوْنَ ﴿۵۴﴾ (1)	فَلَا تُعْجِبْكَ (2)	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ
مگر	اور	وہ	ناپسند کرنے والے (ہوتے ہیں)	تو تجھے پسند نہ آئیں	ان کے اموال	اور	نہ

مال خرچ کرتے ہیں ○ تو تمہیں ان کے مال اور ان کی اولاد تعجب میں

اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ

اَوْلَادُهُمْ	اِنَّمَا	یُرِیْدُ	اللّٰهُ	لِیُعَذِّبَهُمْ	بِهَا	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ
ان کی اولاد	صرف	چاہتا ہے	اللہ	وہ عذاب دے انہیں	ان کے ذریعے	دنیا کی زندگی میں	اور

نہ ڈالیں، اللہ یہی چاہتا ہے کہ اِن چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں اِن سے راحت و آرام دور کر دے اور

منافق لوگ مخلص مسلمانوں جیسے نہیں

تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ یَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ

تَزْهَقَ	اَنْفُسُهُمْ	وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۵۵﴾	وَ	یَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ
نکل جائے	ان کی جان	اور	وہ	کفر کرنے والے (ہوں)	اور	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی

کفر کی حالت میں اِن کی روح نکلے ○ اور (منافق) اللہ کی قسمیں کھاتے ہیں

اِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ ؕ وَ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ

اِنَّهُمْ	لَمِنْكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	مِّنْكُمْ	وَ	لٰكِنَّهُمْ	قَوْمٌ
کہ وہ	ضرور تم میں سے (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	لیکن وہ	لوگ

کہ وہ تم میں سے ہیں حالانکہ وہ تم میں سے نہیں ہیں لیکن وہ لوگ

یَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَوْ یَجِدُوْنَ مَلْجَاً اَوْ مَغٰرٰتٍ اَوْ مُدَّخَلًا

یَّفْرَقُوْنَ ﴿۵۶﴾	لَوْ	یَجِدُوْنَ	مَلْجَاً	اَوْ	مَغٰرٰتٍ	اَوْ	مُدَّخَلًا
(تم سے) ڈرتے ہیں	اگر	وہ پالیں	کوئی پناہ گاہ	یا	کچھ غار	یا	کوئی داخل ہونے کی جگہ

ڈرتے ہیں ○ اگر انہیں کوئی پناہ گاہ یا غار یا کہیں سما جانے کی جگہ مل جاتی

1 ...... راہِ خدا میں خرچ کرنے سے دل تنگ ہونا منافقوں کا طریقہ ہے۔ لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں خرچ کیا جائے تو خوش دلی سے خرچ کیا جائے۔

2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ہے لیکن اس سے مراد مسلمان ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ تم ان منافقوں کی مالداری اور اولاد پر یہ سوچ کر حیرت نہ کرو کہ جب یہ مردود ہیں تو انہیں اتنا مال کیوں ملا؟ اس میں ایک حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالٰی چاہتا ہے کہ ان چیزوں کے ذریعے دنیا کی زندگی میں ان سے راحت و آرام دور کر دے کہ محنت سے جمع کریں، مشقت سے اس کی حفاظت کریں اور حسرت سے چھوڑ کر مریں۔

صدقات کی تقسیم پر منافقوں کا اعتراض اور ان کی مفاد پرستی

لَوَلَّوْا اِلَیْهِ وَ هُمْ یَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ مِنْهُمْ

لَوَلَّوْا	اِلَیْهِ	وَ	هُمْ	یَجْمَحُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	مِنْهُمْ
(تو) ضرور پھر جائیں گے	اس کی طرف	اور	وہ	جلدی کر رہے ہوں گے	اور	ان میں سے

تو جلدی کرتے ہوئے ادھر پھر جائیں گے ○ اور ان میں سے

مَّنْ یَّلْمِزُكَ فِی الصَّدَقٰتِ ۚ فَاِنْ اُعْطُوْا

مَّنْ	یَّلْمِزُكَ	فِی الصَّدَقٰتِ	فَاِنْ	اُعْطُوْا
(کوئی وہ ہے) جو	اعتراض کرتا ہے تم پر	صدقات (کی تقسیم) میں	تو اگر	انہیں دے دیا جائے

کوئی وہ ہے جو صدقات تقسیم کرنے میں تم پر اعتراض کرتا ہے تو اگر انہیں اُن (صدقات) میں سے

مِنْهَا رَضُوْا وَ اِنْ لَّمْ یُعْطَوْا مِنْهَاۤ اِذَا هُمْ

مِنْهَا	رَضُوْا (1)	وَ	اِنْ	لَّمْ یُعْطَوْا	مِنْهَاۤ	اِذَا	هُمْ
ان میں سے	(تو) راضی ہو جاتے ہیں	اور	اگر	انہیں نہ دیا جائے	ان میں سے	اسی وقت	وہ

کچھ دیدیا جائے تو راضی ہو جاتے ہیں اور اگر اِنہیں اُن میں سے کچھ نہ دیا جائے تو اس وقت

عطائے رسول پر راضی رہنے میں بہتری ہے

یَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ لَوْ اَنَّهُمْ رَضُوْا مَاۤ اٰتٰىهُمُ

یَسْخَطُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	لَوْ	اَنَّهُمْ	رَضُوْا	مَاۤ	اٰتٰىهُمُ
ناراض ہو جاتے ہیں	اور	اگر	بیشک وہ	راضی ہو جاتے	(اس پر) جو	دیا انہیں

ناراض ہو جاتے ہیں ○ اور (کیا اچھا ہوتا) اگر وہ اس پر راضی ہو جاتے جو اللہ اور اس کے

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ ۙ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ	وَ	قَالُوْا	حَسْبُنَا	اللّٰهُ	سَیُؤْتِیْنَا	اللّٰهُ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	وہ کہتے	ہمیں کافی (ہے)	اللہ	عنقریب دے گا ہمیں	اللہ

رسول نے انہیں عطا فرمایا اور کہتے کہ ہمیں اللہ کافی ہے۔ عنقریب اللہ اور اس کا رسول

(1)...... یہ بات اخلاص نہ ہونے کی علامت ہے کہ جب تک فائدہ ملتا رہے تب تک راضی، خوش ہیں اور جب فائدہ ملنا بند ہو جائے تو برائیاں بیان کرنا شروع کر دی جائیں۔ آج بھی کسی آدمی کے دوسرے کے ساتھ مخلص ہونے کا یہی پیمانہ ہے کہ اگر کوئی شخص ہم سے فائدہ حاصل کرتے وقت تو خوش اور راضی ہو اور تعریفیں کرے اور فائدہ ختم ہو جانے پر سلام لینا گوارا نہ کرے تو یہ مخلص نہ ہونے کی علامت ہے۔

ع ۷/۱۴

مِنْ فَضْلِهٖ وَ رَسُوْلُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِلَى اللّٰهِ رٰغِبُوْنَ ۵۹ ع

مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	رَسُوْلُهٗۤ [1]	اِنَّاۤ	اِلَى اللّٰهِ	رٰغِبُوْنَ ۵۹
اپنے فضل سے	اور	اس کا رسول	بیشک ہم	اللہ کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)

ہمیں اپنے فضل سے اور زیادہ عطا فرمائیں گے۔ بیشک ہم اللہ ہی کی طرف رغبت رکھنے والے ہیں ○

زکوٰۃ کے مستحق لوگوں کا بیان

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ لِلْفُقَرَآءِ وَ الْمَسٰكِيْنِ وَ الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا

اِنَّمَا الصَّدَقٰتُ [2]	لِلْفُقَرَآءِ	وَ	الْمَسٰكِيْنِ	وَ	الْعٰمِلِيْنَ عَلَيْهَا
زکوٰتیں صرف	فقیروں کے لئے	اور	مسکینوں	اور	ان (کی وصولی) پر کام کرنے والوں

زکوٰۃ صرف فقیروں اور بالکل محتاجوں اور زکوٰۃ کی وصولی پر مقرر کئے ہوئے لوگوں

وَ الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَ فِي الرِّقَابِ

وَ	الْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ [3]	وَ	فِي الرِّقَابِ
اور	وہ جن کے دلوں (کو اسلام کی) الفت دلائی جائے	اور	(غلامی سے) گردنیں (چھڑانے) میں

اور ان کیلئے ہے جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالی جائے اور غلام آزاد کرانے میں اور

وَ الْغٰرِمِيْنَ وَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ ابْنِ السَّبِيْلِ ؕ فَرِيْضَةً

وَ	الْغٰرِمِيْنَ	وَ	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	ابْنِ السَّبِيْلِ	فَرِيْضَةً
اور	قرضداروں (کے لئے)	اور	اللہ کے راستے میں	اور	مسافر (کے لئے ہیں)	مقرر کیا ہوا حکم

قرضداروں کیلئے اور اللہ کے راستے میں (جانے والوں کیلئے) اور مسافر کے لئے ہے۔ یہ اللہ کا

شانِ رسالت میں نازیبا الفاظ کہنے والے منافقوں کو جواب

مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۶۰ وَ مِنْهُمُ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۶۰	وَ	مِنْهُمُ
اللہ کی طرف سے	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	ان میں سے (کچھ)

مقرر کیا ہوا حکم ہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور ان میں کچھ

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرماتے ہیں اور آئندہ بھی عطا کریں گے بلکہ اللہ تعالیٰ جو دیتا ہے وہ حضور پرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ذریعے سے دیتا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں صدقہ سے زکوٰۃ مراد ہے اور یہاں زکوٰۃ کے مصارف بیان کیے گئے ہیں۔ 3 ...... مؤلفۃ القلوب سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اسلام کی الفت ڈالنا اور انہیں اسلام کی طرف راغب کرنا یا اسلام پر ثابت قدم رکھنا مقصود ہو، یہ بھی زکوٰۃ کے مستحقین میں داخل ہیں لیکن صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے اجماع کی وجہ سے یہ زکوٰۃ کے مستحق نہیں رہے کیونکہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ=

بے ادب منافقوں کی مسلمانوں کو راضی کرنے کی کوشش

الَّذِیۡنَ یُؤۡذُوۡنَ النَّبِیَّ وَ یَقُوۡلُوۡنَ هُوَ اُذُنٌ ؕ قُلۡ

الَّذِیۡنَ	یُؤۡذُوۡنَ	النَّبِیَّ	وَ	یَقُوۡلُوۡنَ	هُوَ	اُذُنٌ	قُلۡ
وہ لوگ ہیں جو	ایذا دیتے ہیں	نبی (کو)	اور	کہتے ہیں	وہ	کان (ہے)	تم کہو

وہ ہیں جو نبی کو ایذا دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ تو کان ہیں۔ تم فرماؤ:

اُذُنُ خَیۡرٍ لَّکُمۡ یُؤۡمِنُ بِاللّٰهِ وَ یُؤۡمِنُ لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ

اُذُنُ خَیۡرٍ لَّکُمۡ	یُؤۡمِنُ	بِاللّٰهِ	وَ	یُؤۡمِنُ	لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ
تمہاری بہتری (کے لئے) کان (ہے)	وہ ایمان رکھتا ہے	اللہ پر	اور	یقین کرتا ہے	مسلمانوں کا

تمہاری بہتری کے لئے کان ہیں، وہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی بات پر یقین کرتے ہیں

وَ رَحۡمَةٌ لِّلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ ؕ وَ الَّذِیۡنَ

وَ	رَحۡمَةٌ	لِّلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	مِنۡکُمۡ	وَ	الَّذِیۡنَ
اور	رحمت (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	وہ لوگ جو

اور تم میں جو مسلمان ہیں ان کیلئے رحمت ہیں اور جو

یُؤۡذُوۡنَ رَسُوۡلَ اللّٰهِ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ یَحۡلِفُوۡنَ

یُؤۡذُوۡنَ	رَسُوۡلَ اللّٰهِ	لَهُمۡ	عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۱﴾ (1)	یَحۡلِفُوۡنَ
ایذا دیتے ہیں	اللہ کے رسول (کو)	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	وہ قسم کھاتے ہیں

رسولُ اللہ کو ایذا دیتے ہیں ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے مسلمانو!) تمہارے سامنے

بِاللّٰهِ لَکُمۡ لِیُرۡضُوۡکُمۡ ۚ وَ اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ

بِاللّٰهِ	لَکُمۡ	لِیُرۡضُوۡکُمۡ	وَ	اللّٰهُ وَ رَسُوۡلُهٗۤ
اللہ کی	تمہارے لئے (سامنے)	تاکہ وہ راضی کرلیں تمہیں	اور (حالانکہ)	اللہ اور اس کا رسول

اللہ کی قسم کھاتے ہیں تاکہ تمہیں راضی کرلیں حالانکہ اللہ اور اس کا رسول

=نے اسلام کو غلبہ دیا تو اب اس کی حاجت نہ رہی اور یہ اجماع حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے زمانے میں منعقد ہوا تھا۔

(1)......اس آیت میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہِ الٰہی میں عزت و وجاہت کا پتہ چلتا ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دکھ پہنچانے والوں کو دردناک عذاب کی وعید دی گئی ہے۔

بے ادب منافقوں کو عذاب سے ڈرانا

اَحَقُّ اَنْ يُّرْضُوْهُ اِنْ كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا

اَحَقُّ	اَنْ	يُّرْضُوْهُ (1)	اِنْ	كَانُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۶۲﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا
زیادہ حقدار (ہیں)	کہ	وہ راضی کرتے اسے	اگر	وہ ہیں	ایمان والے	کیا وہ نہیں جانتے

اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ لوگ اسے راضی کریں، اگر وہ ایمان والے ہیں ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّهٗ مَنْ يُّحَادِدِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاَنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ

اَنَّهٗ	مَنْ	يُّحَادِدِ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاَنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ
کہ وہ	جو	مخالفت کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)

کہ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے

منافقوں کو منافقت ظاہر ہونے کا ڈر

خَالِدًا فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾ يَحْذَرُ الْمُنٰفِقُوْنَ

خَالِدًا	فِيْهَا	ذٰلِكَ	الْخِزْيُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۳﴾	يَحْذَرُ	الْمُنٰفِقُوْنَ
ہمیشہ رہنے والا	اس میں	یہی	بڑی رسوائی (ہے)	ڈرتے ہیں	منافقین

جس میں وہ ہمیشہ رہے گا۔ یہی بڑی رسوائی ہے ○ منافقین اس بات سے ڈرتے ہیں

اَنْ تُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةٌ تُنَبِّئُهُمْ بِمَا

اَنْ	تُنَزَّلَ	عَلَيْهِمْ (2)	سُوْرَةٌ	تُنَبِّئُهُمْ	بِمَا
(اس سے) کہ	نازل کردی جائے	ان پر (کے خلاف)	کوئی سورت	وہ خبر دیدے انہیں	(اس) کی جو

کہ ان کے خلاف کوئی ایسی سورت نازل کردی جائے جو ان کے دلوں کی چھپی باتیں

فِيْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلِ اسْتَهْزِءُوْا ۚ اِنَّ اللّٰهَ مُخْرِجٌ

فِيْ قُلُوْبِهِمْ	قُلِ	اسْتَهْزِءُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	مُخْرِجٌ
ان (منافقوں) کے دلوں میں (ہے)	تم کہو	تم مذاق اڑالو	بیشک	اللہ	ظاہر کرنے والا (ہے)

بتادے۔ تم فرماؤ: مذاق اڑالو، بیشک اللہ اس چیز کو ظاہر کرنے والا ہے

(1)...... آیت کے اس لفظ میں واحد کی ضمیر اس لئے ذکر کی گئی کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا میں کوئی فرق نہیں، دونوں کی رضا کا ایک ہی حکم ہے۔ (2)...... یہاں ان الفاظ ''عَلَيْهِمْ''، ''تُنَبِّئُهُمْ'' اور ''قُلُوْبِهِمْ'' میں موجود ضمیروں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ کہ پہلے دو الفاظ میں موجود ضمیروں سے مسلمان اور تیسرے لفظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ پہلے لفظ میں موجود ضمیر سے مسلمان اور دوسرے دو الفاظ میں موجود ضمیر سے منافق مراد ہیں اور تیسرا قول یہ ہے کہ تینوں الفاظ میں موجود ضمائر سے مراد منافق ہیں۔ تینوں صورتوں میں آیت=

منافقوں سے ان کی بے ادبی پر سوال و جواب

مَّا تَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ لَيَقُوۡلُنَّ اِنَّمَا

مَّا	تَحۡذَرُوۡنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَئِنۡ	سَاَلۡتَهُمۡ	لَيَقُوۡلُنَّ	اِنَّمَا
(اس چیز کو) جس سے	تم ڈرتے ہو	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	ضرور وہ کہیں گے	صرف

جس سے تم ڈرتے ہو ○ اور اے محبوب! اگر آپ ان سے پوچھیں تو کہیں گے کہ ہم تو صرف

كُنَّا نَخُوۡضُ وَنَلۡعَبُ ؕ قُلۡ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَ

كُنَّا نَخُوۡضُ	وَ	نَلۡعَبُ	قُلۡ	اَبِاللّٰهِ[1]	وَ	اٰيٰتِهٖ	وَ
ہم ہنس رہے تھے	اور	کھیل رہے (تھے)	تم کہو	کیا اللہ کے ساتھ	اور	اس کی آیتوں	اور

ہنسی کھیل کر رہے تھے۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور

رَسُوۡلِهٖ كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾ لَا تَعۡتَذِرُوۡا قَدۡ كَفَرۡتُمۡ

رَسُوۡلِهٖ	كُنۡتُمۡ تَسۡتَهۡزِءُوۡنَ ﴿۶۵﴾	لَا تَعۡتَذِرُوۡا	قَدۡ	كَفَرۡتُمۡ[2]
اس کے رسول (کے ساتھ)	تم ہنسی مذاق کرتے ہو	تم بہانے نہ بناؤ	بیشک	تم کافر ہوگئے

اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو ○ بہانے نہ بناؤ تم ایمان ظاہر کرنے کے بعد

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ ؕ اِنۡ نَّعۡفُ عَنۡ طَآئِفَةٍ مِّنۡكُمۡ نُعَذِّبۡ

بَعۡدَ اِيۡمَانِكُمۡ	اِنۡ	نَّعۡفُ	عَنۡ طَآئِفَةٍ	مِّنۡكُمۡ	نُعَذِّبۡ
اپنے ایمان کے بعد	اگر	ہم درگزر کردیں	کسی گروہ سے	تم میں سے	(تو) عذاب دیں گے

کافر ہوچکے۔ اگر ہم تم میں سے کسی کو معاف کردیں تو دوسروں کو

منافقوں کی صفات

طَآئِفَةً ۢ بِاَنَّهُمۡ كَانُوۡا مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾ ع اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ وَ

طَآئِفَةً	بِاَنَّهُمۡ	كَانُوۡا	مُجۡرِمِيۡنَ ﴿۶۶﴾	اَلۡمُنٰفِقُوۡنَ	وَ
(دوسرے) گروہ (کو)	(اس کے) سبب کہ وہ	ہیں	جرم کرنے والے	منافق مرد	اور

عذاب دیں گے کیونکہ وہ مجرم ہیں ○ منافق مرد اور

ع ۱۴

=کا ترجمہ مختلف ہو جائے گا۔

1 ...... منافقوں نے اللہ تعالیٰ کی نہیں بلکہ حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین کی تھی مگر یہاں فرمایا گیا "کیا تم اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے ہو۔" اس سے معلوم ہوا کہ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی توہین اللہ تعالیٰ کی توہین ہے اور آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑانا اللہ تعالیٰ اور اس کی تمام آیتوں کا مذاق اڑانا ہے۔ 2 ...... جس شخص نے حضور اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان میں اکراہِ شرعی کے بغیر=

وقف لازم

اَلْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ

اَلْمُنٰفِقٰتُ	بَعْضُهُمْ	مِّنْۢ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ(1)	بِالْمُنْكَرِ	وَ	يَنْهَوْنَ
منافق عورتیں	ان کے بعض	بعض سے (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	برائی کا	اور	روکتے ہیں

منافق عورتیں سب ایک ہی ہیں، برائی کا حکم دیتے ہیں اور بھلائی سے

عَنِ الْمَعْرُوْفِ وَيَقْبِضُوْنَ اَيْدِيَهُمْ ؕ نَسُوا اللّٰهَ

عَنِ الْمَعْرُوْفِ	وَ	يَقْبِضُوْنَ	اَيْدِيَهُمْ	نَسُوا	اللّٰهَ
بھلائی سے	اور	بند رکھتے ہیں	اپنے ہاتھ	انہوں نے بھلا دیا	اللہ (کو)

منع کرتے ہیں اور اپنے ہاتھ بند رکھتے ہیں۔ انہوں نے اللہ کو بھلا دیا

فَنَسِيَهُمْ ؕ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَعَدَ

فَنَسِيَهُمْ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَعَدَ
تو اللہ نے چھوڑ دیا انہیں	بیشک	منافقین	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	وعدہ کیا ہے

تو اس نے انہیں چھوڑ دیا۔ بیشک منافقین ہی نافرمان ہیں ○ اللہ نے

اللّٰهُ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ وَالْكُفَّارَ نَارَ جَهَنَّمَ

اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْكُفَّارَ	نَارَ جَهَنَّمَ
اللہ (نے)	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	کافروں (سے)	جہنم کی آگ (کا)

منافق مردوں اور منافق عورتوں اور کافروں سے جہنم کی آگ کا وعدہ کیا ہے

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ هِيَ حَسْبُهُمْ ۚ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ ۚ وَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	هِيَ	حَسْبُهُمْ	وَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	وَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ (نارِ جہنم)	انہیں کافی (ہے)	اور	لعنت فرمائی ان پر	اللہ (نے)	اور

جس میں یہ ہمیشہ رہیں گے، وہ (جہنم) انہیں کافی ہے اور اللہ نے ان پر لعنت فرمائی اور

منافقوں کی اُخروی سزا کا بیان

=ایسے کلمات کہے جو عرف میں توہین اور گستاخی کے لئے متعین ہوں تو وہ نیت اور عدمِ نیت کے فرق کے بغیر قضاءً اور دیانۃً دونوں طرح کافر ہے۔

1 ...... برائی کا حکم دینا اور بھلائی سے منع کرنا منافق کا کام ہے۔ افسوس کہ بہت سے مسلمان گھرانوں میں بھی گناہوں کی ترغیب دینا اور نیکی سے روکنا پایا جاتا ہے جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنے اور بے پردگی کا کہا جاتا ہے اور داڑھی رکھنے بلکہ کسی بھی طرح کا مذہبی حلیہ اپنانے سے منع کیا جاتا ہے۔

منافقین مدینہ کو گزشتہ کافروں سے تشبیہ

لَهُمۡ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ۙ﴿۶۸﴾ كَالَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ كَانُوۡۤا

كَانُوۡۤا	مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	كَالَّذِيۡنَ	عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۶۸﴾	لَهُمۡ
وہ تھے	تم سے پہلے	جیسے وہ لوگ جو	ہمیشہ رہنے والا عذاب (ہے)	ان کے لیے

ان کے لیے ہمیشہ رہنے والا عذاب ہے ○ (اے منافقو!) جس طرح تم سے پہلے لوگ

اَشَدَّ مِنۡكُمۡ قُوَّةً وَّ اَكۡثَرَ اَمۡوَالًا وَّ اَوۡلَادًا ؕ

اَوۡلَادًا	وَّ	اَمۡوَالًا (1)	اَكۡثَرَ	وَّ	قُوَّةً	مِنۡكُمۡ	اَشَدَّ
اولاد (میں)	اور	مالوں	(تم سے) زیادہ	اور	قوت (میں)	تم سے	زیادہ مضبوط

تم سے قوت میں زیادہ مضبوط اور مال اور اولاد کی کثرت میں تم سے بڑھ کر تھے

فَاسۡتَمۡتَعُوۡا بِخَلَاقِهِمۡ فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ بِخَلَاقِكُمۡ كَمَا اسۡتَمۡتَعَ

اسۡتَمۡتَعَ	كَمَا	بِخَلَاقِكُمۡ	فَاسۡتَمۡتَعۡتُمۡ (2)	بِخَلَاقِهِمۡ	فَاسۡتَمۡتَعُوۡا
لطف اٹھایا	جیسے	اپنے حصے سے	تو تم لطف اٹھالو	اپنے حصے سے	پھر انہوں نے لطف اٹھایا

پھر انہوں نے اپنے (دنیا کے) حصے سے لطف اٹھایا تو تم بھی ویسے ہی اپنے حصے سے لطف اٹھالو جیسے

الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ بِخَلَاقِهِمۡ وَ خُضۡتُمۡ كَالَّذِىۡ

كَالَّذِىۡ	خُضۡتُمۡ	وَ	بِخَلَاقِهِمۡ	مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	الَّذِيۡنَ
(اسی) طرح جیسے	تم بیہودگی میں پڑ گئے	اور	اپنے حصے سے	تم سے پہلے	ان لوگوں نے جو

تم سے پہلے والوں نے اپنے حصوں سے فائدہ حاصل کیا اور تم اسی طرح بیہودگی میں پڑ گئے جیسے

خَاضُوۡا ؕ اُولٰٓئِكَ حَبِطَتۡ اَعۡمَالُهُمۡ فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ ۚ وَ اُولٰٓئِكَ

اُولٰٓئِكَ	وَ	فِى الدُّنۡيَا وَالۡاٰخِرَةِ	اَعۡمَالُهُمۡ	حَبِطَتۡ	اُولٰٓئِكَ	خَاضُوۡا
یہ لوگ	اور	دنیا اور آخرت میں	ان کے اعمال	برباد ہوگئے	یہ لوگ	وہ بیہودگی میں پڑے

وہ بیہودگی میں پڑے تھے۔ ان لوگوں کے تمام اعمال دنیا و آخرت میں برباد ہوگئے اور وہی لوگ

1 ...... دنیوی مال و دولت کی کثرت اور افرادی قوت کی زیادتی کوئی کامیابی کی علامت نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں کامیابی ایمان اور تقویٰ و پرہیزگاری کے ساتھ ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے کافر و مومن دونوں کو حصہ ملتا ہے لیکن کافر ان سے صرف دنیاوی نفع حاصل کرتا ہے جبکہ کامل مومن ان سے دنیا اور دین دونوں کے منافع کماتا ہے۔

سابقہ امتوں کے عبرتناک انجام سے منافقوں کو تنبیہ

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَلَمْ یَاْتِهِمْ نَبَاُ الَّذِیْنَ

هُمْ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَلَمْ یَاْتِهِمْ	نَبَاُ الَّذِیْنَ (1)
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	کیا نہیں آئی ان کے پاس	ان لوگوں کی خبر جو

گھاٹے میں ہیں ○ کیا ان کے پاس ان سے پہلے لوگوں

مِنْ قَبْلِهِمْ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ۬ۙ وَ قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ وَ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	قَوْمِ اِبْرٰهِیْمَ	وَ
ان سے پہلے (تھے)	(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ابراہیم کی قوم	اور

(یعنی) قومِ نوح اور عاد اور ثمود اور قومِ ابراہیم اور

اَصْحٰبِ مَدْیَنَ وَ الْمُؤْتَفِكٰتِؕ اَتَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

اَصْحٰبِ مَدْیَنَ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتِ	اَتَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
مدین والے	اور	الٹ دی جانے والی بستیوں (کے مکینوں کی)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

مدین اور الٹ جانے والی بستیوں کے مکینوں کی خبر نہ آئی؟ ان کے پاس ان کے رسول

بِالْبَیِّنٰتِۚ فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَظْلِمَهُمْ (2)	وَ	لٰكِنْ
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرتا ان پر	اور	لیکن

روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ

کامل ایمان والوں کے اوصاف

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ	بَعْضُهُمْ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے	اور	مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	ان کے بعض

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے ○ اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے

(1)...... عبرت و نصیحت حاصل کرنے کے لئے صحیح تاریخ پڑھنا، تاریخی مقامات پر جانا، انہیں دیکھنا اور یاد رکھنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔

(2)...... یہاں ظلم سے مراد بے قصور کو سزا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ظلم سے پاک ہے، وہ جو کچھ کرتا ہے یا کرے گا عین عدل و انصاف ہے۔

وقف لازم

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۘ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ

اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ	يَاْمُرُوْنَ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	يَنْهَوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ
بعض کے رفیق (ہیں)	وہ حکم دیتے ہیں	بھلائی کا	اور	منع کرتے ہیں	برائی سے	اور

رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں اور

يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَيُطِيْعُوْنَ اللّٰهَ وَ

يُقِيْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	يُطِيْعُوْنَ	اللّٰهَ	وَ
قائم کرتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور	اطاعت کرتے ہیں	اللہ	اور

نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کا

رَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَيَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

رَسُوْلَهٗ (1)	اُولٰٓئِكَ	سَيَرْحَمُهُمُ	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ
اس کے رسول (کی)	یہ لوگ	عنقریب رحم فرمائے گا ان پر	اللہ	بیشک	اللہ

حکم مانتے ہیں۔ یہ وہ ہیں جن پر عنقریب اللہ رحم فرمائے گا۔ بیشک اللہ

عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾ وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ

اہلِ ایمان کو بشارتیں

عَزِيْزٌ	حَكِيْمٌ ﴿۷۱﴾	وَعَدَ	اللّٰهُ	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ
عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	مسلمان مردوں	اور

غالب حکمت والا ہے ○ اللہ نے مسلمان مردوں اور

الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ

الْمُؤْمِنٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ
مسلمان عورتوں (سے)	جنتوں (کا)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

مسلمان عورتوں سے جنتوں کا وعدہ فرمایا ہے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ان میں

(1)...... اس سے پہلی آیات میں منافقوں کے اور یہاں مخلص ایمان والوں کے جو اوصاف بیان ہوئے انہیں سامنے رکھتے ہوئے عمومی طور پر تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ غور کریں کہ ان کے اعمال کن لوگوں کے ساتھ ملتے ہیں؟ اگر ان کے اعمال مخلص ایمان والوں کے ساتھ ملتے ہیں تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر ادا کریں اور اگر اعمال منافقوں کے ساتھ ملتے ہوں تو انہیں چاہئے کہ اپنی عملی حالت درست کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور مخلص ایمان والوں جیسے اوصاف اپنائیں تاکہ وہ منافقوں کے بارے میں بیان کی گئی وعید میں داخل ہونے سے بچ سکیں۔

فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ

فِيْهَا	وَ	مَسٰكِنَ طَيِّبَةً	فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ	وَ	رِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ
ان (جنتوں) میں	اور	پاکیزہ رہائشوں (کا)	عدن کے باغات میں	اور	اللہ کی رضا

ہمیشہ رہیں گے اور عدن کے باغات میں پاکیزہ رہائشوں کا (وعدہ فرمایا ہے) اور اللہ کی رضا

ع ٩/٢ ١٥

کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم

اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾ ع يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ

اَكْبَرُ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٧٢﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ
سب سے بڑی (چیز ہے)	یہی	وہ	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اے	نبی

سب سے بڑی چیز ہے۔ یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اے غیب کی خبریں دینے والے نبی!

جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ

جَاهِدِ	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِيْنَ (1)	وَ	اغْلُظْ (2)	عَلَيْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ
جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو	ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ

کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ

منافقوں کے برے اعمال اور انہیں توبہ کی ترغیب

جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا ؕ

جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿٧٣﴾	يَحْلِفُوْنَ	بِاللّٰهِ	مَا قَالُوْا
جہنم (ہے)	اور	کتنی بری	پلٹنے کی جگہ	وہ قسم کھاتے ہیں	اللہ کی	(کہ) انہوں نے نہیں کہا

جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ منافقین اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ انہوں نے کچھ نہ کہا

وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ

وَ	لَقَدْ	قَالُوْا	كَلِمَةَ الْكُفْرِ	وَ	كَفَرُوْا	بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ
اور (حالانکہ)	ضرور بیشک	انہوں نے کہی	کفر کی بات	اور	وہ کافر ہوگئے	اپنے اسلام کے بعد

حالانکہ انہوں نے یقیناً کفریہ کلمہ کہا اور وہ اپنے اسلام کے بعد کافر ہوگئے

(1)...... منافقوں سے جہاد حجت قائم کرنے کے ساتھ ہوگا اور ہر وہ شخص جس کے عقیدے میں فساد ہو اس کے بارے میں بھی یہی حکم ہے کہ حجت و دلائل کے ساتھ اس سے جہاد کیا جائے اور جتنا ممکن ہو اس کے ساتھ سختی کا برتاؤ کیا جائے۔

(2)...... دین و ایمان کے دشمنوں پر سختی کرنا اخلاقیات اور اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں اور نہ ہی یہ شدت پسندی ہے بلکہ یہ عین اسلام کی تعلیمات اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے البتہ بے جا کی سختی یا اسلامی تعلیمات کے منافی قتل و غارت گری ضرور حرام ہے۔

وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ یَنَالُوْا ۚ وَمَا نَقَمُوْٓا اِلَّآ اَنْ

وَ	هَمُّوْا (1)	بِمَا	لَمْ یَنَالُوْا	وَ	مَا نَقَمُوْٓا	اِلَّآ	اَنْ
اور	انہوں نے ارادہ کیا	(اس چیز) کا جو	انہیں نہ ملی	اور	انہیں برا نہیں لگا	مگر	یہ کہ

اور انہوں نے اس چیز کا قصد و ارادہ کیا جو انہیں نہ ملی اور انہیں یہی برا لگا کہ

اَغْنٰىهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ ۚ فَاِنْ یَّتُوْبُوْا یَكُ

اَغْنٰىهُمُ	اللّٰهُ	وَ	رَسُوْلُهٗ	مِنْ فَضْلِهٖ	فَاِنْ	یَّتُوْبُوْا	یَكُ
غنی کر دیا انہیں	اللّٰہ	اور	اس کے رسول (نے)	اپنے فضل سے	تو اگر	وہ توبہ کرلیں	ہو گا

اللّٰہ اور اس کے رسول نے انہیں اپنے فضل سے غنی کر دیا تو اگر وہ توبہ کریں

خَیْرًا لَّهُمْ ۚ وَاِنْ یَّتَوَلَّوْا یُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِیْمًا ۙ

خَیْرًا	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	یَّتَوَلَّوْا	یُعَذِّبْهُمُ	اللّٰهُ	عَذَابًا اَلِیْمًا
بہتر	ان کے لئے	اور	اگر	وہ منہ پھیریں	(تو) عذاب دے گا انہیں	اللّٰہ	دردناک عذاب

تو ان کے لئے بہتر ہو گا اور اگر وہ منہ پھیریں تو اللّٰہ انہیں دنیا اور آخرت میں

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ وَمَا لَهُمْ فِی الْاَرْضِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّلَا

فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِی الْاَرْضِ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
دنیا اور آخرت میں	اور	نہ (ہو گا)	ان کے لئے	زمین میں	کوئی حمایتی	اور	نہ

سخت عذاب دے گا اور ان کے لئے زمین میں نہ کوئی حمایتی ہو گا اور نہ

نَصِیْرٍ ۝۷۴ وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَىٕنْ

خدا سے وعدہ کر کے پھرنے والے شخص کا واقعہ

نَصِیْرٍ ۝۷۴	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	عٰهَدَ (2)	اللّٰهَ	لَىٕنْ
کوئی مددگار	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس نے	عہد کیا	اللّٰہ (سے)	ضرور اگر

مددگار ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جنہوں نے اللّٰہ سے عہد کیا ہوا ہے کہ اگر

1 ...... اس سے مراد منافقین کا نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سواری سے گرانے کا ارادہ ہے، یا یہ مراد ہے کہ منافقین نے رسول اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا کے بغیر عبد اللّٰہ بن اُبَی کی تاج پوشی کا ارادہ کیا تھا جو پورا نہ ہوا۔ 2 ...... یہ آیت ایک شخص ثعلبہ بن ابی حاطب کے بارے میں نازل ہوئی، اس نے بارگاہِ رسالت میں اپنے مالدار ہونے کے لئے دعا کی درخواست کی اور اس پر اصرار کیا، چنانچہ دعائے رسول کی برکت سے اسے بہت مال عطا ہوا، بعد میں اس نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا اور جب اس کے متعلق آیت نازل ہوئی تو یہ زکوٰۃ لے کر حاضر ہوا لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بحکمِ الٰہی=

اٰتٰىنَا مِنْ فَضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ وَ لَنَكُوْنَنَّ

اٰتٰىنَا	مِنْ فَضْلِهٖ	لَنَصَّدَّقَنَّ	وَ	لَنَكُوْنَنَّ
اللہ دے گا ہمیں	اپنے فضل سے	(تو) ضرور ہم صدقہ دیں گے	اور	ضرور ہم ہو جائیں گے

اللہ ہمیں اپنے فضل سے دے گا تو ہم ضرور صدقہ دیں گے اور ہم ضرور صالحین میں سے

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَمَّاۤ اٰتٰىهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ بَخِلُوْا بِهٖ

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٧٥﴾	فَلَمَّاۤ	اٰتٰىهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	بَخِلُوْا	بِهٖ
صالحین میں سے	پھر جب	اللہ نے دیا انہیں	اپنے فضل سے	(تو) وہ بخل کرنے لگے	اس میں

ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا تو اس میں بخل کرنے لگے

وَ تَوَلَّوْا وَّ هُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاَعْقَبَهُمْ

وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	هُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٧٦﴾	فَاَعْقَبَهُمْ
اور	وہ پلٹ گئے	اور	وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تو اللہ نے ان کے انجام کے طور پر ڈال دی

اور منہ پھیر کر پلٹ گئے ○ تو اللہ نے انجام کے طور پر

نِفَاقًا فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلٰى یَوْمِ یَلْقَوْنَهٗ بِمَاۤ

نِفَاقًا(1)	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	اِلٰى یَوْمِ	یَلْقَوْنَهٗ	بِمَاۤ
منافقت	ان کے دلوں میں	(اس) دن تک	(جس دن) وہ ملیں گے اس سے	(اس) وجہ سے کہ

اس دن تک کے لئے ان کے دلوں میں منافقت ڈال دی

اَخْلَفُوا اللّٰهَ مَا وَعَدُوْهُ وَ بِمَا

اَخْلَفُوا	اللّٰهَ	مَا	وَعَدُوْهُ	وَ	بِمَا
انہوں نے خلاف ورزی کی	اللہ (سے)	(اس کی) جو	انہوں نے وعدہ کیا اس سے	اور	(اس) لئے کہ

جس دن وہ اس سے ملیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ سے وعدہ کر کے وعدہ خلافی کی اور

==اس کی زکوٰۃ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

(1)......اس آیت سے چند باتیں معلوم ہوئیں: (1) عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے نفاق پیدا ہوتا ہے، لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ ان باتوں سے احتراز کرے اور عہد پورا کرنے اور وعدہ وفا کرنے میں پوری کوشش کرے۔ (2) بعض گناہ کبھی بد عقیدگی تک پہنچا دیتے ہیں۔ (3) غریبی میں خدا عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا اور امیری میں بھول جانا منافقت کی علامت ہے۔ (4) آدمی کا ایمان و تقویٰ سے محروم ہو جانا بھی عذابِ الٰہی ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام پوشیدہ چیزوں کو جانتا ہے

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾ اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَ

كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۷۷﴾	اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	سِرَّهُمْ	وَ
وہ جھوٹ بولتے رہے	کیا انہیں معلوم نہیں تھا	کہ	اللہ	جانتا ہے	ان کی چھپی بات	اور

جھوٹ بولتے رہے ○ کیا انہیں معلوم نہیں تھا کہ اللہ ان کے دل کی ہر چھپی بات اور

منافقوں کا مسلمانوں کے صدقات پر اعتراض

نَجْوٰىهُمْ وَ اَنَّ اللّٰهَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾ج اَلَّذِيْنَ

نَجْوٰىهُمْ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿۷۸﴾	اَلَّذِيْنَ
ان کی سرگوشی	اور	یہ کہ	اللہ	تمام غیبوں کو خوب جاننے والا (ہے)	وہ لوگ جو

ان کی ہر سرگوشی کو جانتا ہے اور یہ کہ اللہ سب غیبوں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور وہ جو

يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقٰتِ وَ

يَلْمِزُوْنَ (1)	الْمُطَّوِّعِيْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	فِي الصَّدَقٰتِ	وَ
عیب لگاتے ہیں	خوشی سے صدقہ دینے والوں (پر)	ایمان والوں میں سے	(ان کے) صدقات میں	اور

دل کھول کر خیرات دینے والے مسلمانوں پر اور ان پر جو اپنی محنت مشقت

الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ ط

الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	اِلَّا	جُهْدَهُمْ	فَيَسْخَرُوْنَ	مِنْهُمْ
ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	مگر	اپنی محنت مشقت (کی مقدار)	پھر ہنسی مذاق کرتے ہیں	ان سے

کی بقدر ہی پاتے ہیں عیب لگاتے ہیں پھر ان کا مذاق اڑاتے ہیں

منافقوں کی بخشش نہ ہونا اور اس کی وجہ

سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ ز وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾ اِسْتَغْفِرْ

سَخِرَ	اللّٰهُ	مِنْهُمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۷۹﴾	اِسْتَغْفِرْ
ہنسی کی سزا دے گا	اللہ	انہیں	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم مغفرت طلب کرو

تو اللہ انہیں ان کے مذاق اڑانے کی سزا دے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ (اے حبیب!) تم ان کی

1 ...... اس آیت سے تین چیزیں معلوم ہوئیں۔ (1) جو لوگ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی عبادت کو نفاق یا دکھلاوے پر محمول کرتے ہیں اور صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر طعن کرتے ہیں وہ منافقین ہیں۔ (2) نیک لوگوں کا نیکی پر مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے۔ آج بھی بہت سے مسلمان کہلانے والوں کو فلموں، ڈراموں سے تو تکلیف نہیں ہوتی البتہ دینی شعائر پر عمل کرنے، دینی حلیہ اپنانے، دین کا نام لینے سے تکلیف ہوتی ہے اور اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ (3) نیک بندوں کا مذاق اڑانا، انہیں تہمت لگانا، رب تعالیٰ سے مقابلہ کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا بدلہ لیتا ہے۔

لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ

لَهُمْ	تَسْتَغْفِرْ	اِنْ	لَهُمْ	لَا تَسْتَغْفِرْ	اَوْ	لَهُمْ
ان کی	تم مغفرت طلب کروگے	اگر	ان کی	مغفرت طلب نہ کرو	یا	ان کی

مغفرت کی دعا مانگو یا نہ مانگو، اگر تم ستر بار بھی ان کی مغفرت

سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

بِاَنَّهُمْ [1]	ذٰلِكَ	لَهُمْ	اللّٰهُ	فَلَنْ يَّغْفِرَ	سَبْعِيْنَ مَرَّةً
(اس) لئے کہ وہ	یہ	ان کی	اللہ	توہرگز مغفرت نہیں فرمائے گا	ستر بار

طلب کروگے تو اللہ ہرگز ان کی مغفرت نہیں فرمائے گا۔ یہ اس لیے کہ یہ

كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى

لَا يَهْدِى	اللّٰهُ	وَ	بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	كَفَرُوْا
ہدایت نہیں دیتا	اللہ	اور	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ	انہوں نے کفر کیا

اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا کرتے تھے اور اللہ فاسقوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۚ ۸۰ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ

خِلٰفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	بِمَقْعَدِهِمْ	الْمُخَلَّفُوْنَ	فَرِحَ	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۸۰ [2]
اللہ کے رسول کے پیچھے	اپنے بیٹھنے پر	پیچھے رہ جانے والے	خوش ہوئے	نافرمانی کرنے والی قوم (کو)

ہدایت نہیں دیتا۔ پیچھے رہ جانے والے اس بات پر خوش ہوئے کہ وہ اللہ کے رسول کے پیچھے بیٹھے رہے

وَكَرِهُوْٓا اَنْ يُّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ	يُّجَاهِدُوْا	اَنْ	كَرِهُوْٓا	وَ
اللہ کی راہ میں	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	وہ جہاد کریں	کہ	انہوں نے پسند نہ کیا	اور

اور انہیں یہ بات ناپسند تھی کہ اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کریں

منافقوں کا جہاد سے رکنے پر خوش ہونا اور اس پر وعید

ع ۱۰ / ۱۶

[1]......اس آیت میں منافقوں کو نہ بخشنے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منکر ہیں اور جو اِن کا منکر ہو اور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے اپنی رحمتِ عامہ کی بنا پر دعا بھی کر دیں، تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نہیں بخشے گا۔ اِس نہ بخشنے میں حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت کا اظہار ہے کہ آپ کا منکر جنت میں نہیں جا سکتا۔ کافر کو دعائے مغفرت سے فائدہ نہیں ہوتا۔

[2]......اس سے مراد یہ ہے کہ جو ایمان سے خارج ہوں، جب تک کہ وہ کفر پر قائم رہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ہدایت نہیں دیتا۔

منافقوں کی جہاد میں شرکت کی ممانعت

وَ قَالُوۡا لَا تَنۡفِرُوۡا فِی الۡحَرِّ ؕ قُلۡ نَارُ جَہَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا ؕ

وَ	قَالُوۡا	لَا تَنۡفِرُوۡا	فِی الۡحَرِّ	قُلۡ	نَارُ جَہَنَّمَ	اَشَدُّ حَرًّا
اور	انہوں نے کہا	تم نہ نکلو (جہاد کے لئے)	گرمی میں	تم کہو	جہنم کی آگ	شدید ترین گرم (ہے)

اور انہوں نے کہا: اس گرمی میں نہ نکلو۔ تم فرماؤ: جہنم کی آگ شدید ترین گرم ہے۔

لَوۡ کَانُوۡا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۸۱﴾ فَلۡیَضۡحَکُوۡا قَلِیۡلًا وَّ

لَوۡ	کَانُوۡا یَفۡقَہُوۡنَ ﴿۸۱﴾	فَلۡیَضۡحَکُوۡا (1)	قَلِیۡلًا	وَّ
اگر	وہ لوگ سمجھ لیتے (تو پیچھے نہ رہتے)	تو انہیں چاہیے کہ ہنس لیں	تھوڑا سا	اور

کسی طرح یہ لوگ سمجھ لیتے ○ تو انہیں چاہیے کہ تھوڑا سا ہنس لیں اور

لۡیَبۡکُوۡا کَثِیۡرًا ۚ جَزَآءًۢ بِمَا کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾ فَاِنۡ

لۡیَبۡکُوۡا	کَثِیۡرًا	جَزَآءً	بِمَا	کَانُوۡا یَکۡسِبُوۡنَ ﴿۸۲﴾	فَاِنۡ
انہیں چاہئے کہ روئیں	بہت زیادہ	(یہ) بدلہ (ہے)	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	پھر اگر

بہت زیادہ روئیں (یہ) ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○ پھر اے حبیب! اگر

رَّجَعَکَ اللّٰہُ اِلٰی طَآئِفَۃٍ مِّنۡہُمۡ فَاسۡتَاۡذَنُوۡکَ

رَّجَعَکَ	اللّٰہُ	اِلٰی طَآئِفَۃٍ	مِّنۡہُمۡ	فَاسۡتَاۡذَنُوۡکَ
واپس لے جائے تمہیں	اللہ	ایک گروہ کی طرف	ان میں سے	تو وہ اجازت مانگیں گے تم سے

اللہ تمہیں ان میں سے کسی گروہ کی طرف واپس لے جائے اور وہ تم سے

لِلۡخُرُوۡجِ فَقُلۡ لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا مَعِیَ اَبَدًا وَّ

لِلۡخُرُوۡجِ	فَقُلۡ	لَّنۡ تَخۡرُجُوۡا	مَعِیَ	اَبَدًا	وَّ
نکلنے کی	تو تم کہو	تم ہرگز نہ نکلو	میرے ساتھ	کبھی بھی	اور

جہاد میں ساتھ نکلنے کی اجازت مانگیں تو تم فرمادینا کہ تم کبھی بھی میرے ساتھ نہ چلو اور

(1)..... اس آیت میں منافقین کو تھوڑا ہنسنے اور بہت رونے کا حکم نہیں دیا گیا بلکہ منافقین کی حالت کی خبر دینے کے طور پر کلام کیا گیا ہے۔ آیت کا معنی یہ ہے کہ منافقین اگرچہ اپنی ساری زندگی ہنسیں اور خوشیاں منائیں یہ کم ہے کیونکہ دنیا اپنی درازی کے باوجود قلیل ہے اور آخرت میں ان کا غم اور رونا بہت زیادہ ہو گا کیونکہ آخرت کی سزا ہمیشہ کے لئے ہو گی، کبھی ختم نہ ہو گی اور ختم ہو جانے والی چیز نہ ختم ہونے والی کے مقابلے میں تھوڑی ہی ہے۔ اس آیت میں اگرچہ منافقین سے متعلق کلام ہے البتہ جداگانہ طور پر ہمیں بہر حال یہی حکم دیا گیا ہے کہ تھوڑا ہنسیں اور گریہ وزاری زیادہ کیا کریں۔

مُنافقوں کا جنازہ پڑھنے اور ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی ممانعت

لَنْ تُقَاتِلُوْا مَعِیَ عَدُوًّا ؕ اِنَّكُمْ رَضِیْتُمْ

لَنْ تُقَاتِلُوْا	مَعِیَ	عَدُوًّا	اِنَّكُمْ	رَضِیْتُمْ
ہرگز نہ لڑو	میرے ساتھ	کسی دشمن (سے)	بیشک تم (نے)	پسند کرلیا

ہرگز میرے ساتھ کسی دشمن سے نہ لڑو۔ تم نے پہلی دفعہ

بِالْقُعُوْدِ اَوَّلَ مَرَّةٍ فَاقْعُدُوْا مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ وَ

بِالْقُعُوْدِ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَاقْعُدُوْا	مَعَ الْخٰلِفِیْنَ ﴿۸۳﴾ (1)	وَ
بیٹھنے کو	پہلی بار	تو بیٹھے رہو	پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ	اور

بیٹھے رہنے کو پسند کیا تو (اب) پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ بیٹھ رہو ○ اور

لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ

لَا تُصَلِّ (2)	عَلٰۤى اَحَدٍ	مِّنْهُمْ	مَّاتَ	اَبَدًا	وَّ
تم نماز نہ پڑھنا	کسی ایک پر	ان میں سے	(جو) مرگیا	کبھی بھی	اور

ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا اور

لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

لَا تَقُمْ	عَلٰى قَبْرِهٖ	اِنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم کھڑے نہ ہونا	اس کی قبر پر	بیشک وہ	انہوں نے کفر کیا	اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ

نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا۔ بیشک انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا

مُنافقوں کا مال و اولاد قابلِ تعجب نہیں بلکہ باعثِ وبال ہے

وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ لَا تُعْجِبْكَ

وَ	مَاتُوْا	وَ	هُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	لَا تُعْجِبْكَ
اور	وہ مرگئے	اور	وہ	نافرمانی کرتے ہوئے	اور	تعجب میں نہ ڈالیں تجھے

اور نافرمانی کی حالت میں مرگئے ○ اور ان کے

1 ...... اس سے ثابت ہوا کہ جس شخص سے دھوکا اور فریب ظاہر ہو اس سے تعلق ختم کر دینا اور علیحدگی اختیار کر لینی چاہئے اور محض اسلام کے مدعی ہونے سے کسی کو ساتھ ملالینے کی اجازت نہیں ہوتی۔ آج جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر کلمہ گو کو ملالو اور اس کے ساتھ اتفاق و اتحاد کرو یہ اس حکم قرآنی کے بالکل خلاف ہے۔ 2 ...... اس آیت میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ یاد رہے کہ اگر کوئی کافر مر جائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ حال یہ ہے کہ =

اَمْوَالُهُمْ وَ اَوْلَادُهُمْ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

اَنْ	اللّٰهُ	يُرِيْدُ	اِنَّمَا	اَوْلَادُهُمْ	وَ	اَمْوَالُهُمْ
کہ	اللہ	چاہتا ہے	صرف	ان کی اولاد	اور	ان کے اموال

مال اور اولاد تمہیں تعجب میں نہ ڈالیں۔ اللہ یہی چاہتا ہے کہ

يُعَذِّبَهُمْ بِهَا فِي الدُّنْيَا وَ تَزْهَقَ اَنْفُسُهُمْ

اَنْفُسُهُمْ	تَزْهَقَ	وَ	فِي الدُّنْيَا	بِهَا	يُعَذِّبَهُمْ
ان کی جان	نکل جائے	اور	دنیا میں	اس کے ذریعے	وہ سزا دے انہیں

انہیں اس کے ذریعے دنیا میں سزا دے اور کفر کی حالت میں

وَهُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ اِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ

سُوْرَةٌ	اُنْزِلَتْ	اِذَآ	وَ	كٰفِرُوْنَ ﴿۸۵﴾	هُمْ	وَ
کوئی سورت	نازل کی جاتی ہے	جب	اور	کفر کرنے والے (ہوں)	وہ	اور

ان کی روح نکل جائے ○ اور جب کوئی سورت نازل کی جاتی ہے

قدرت کے باوجود جہاد نہ کرنے والے منافقوں کا حال

اَنْ اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ جَاهِدُوْا مَعَ رَسُوْلِهِ

مَعَ رَسُوْلِهِ	جَاهِدُوْا	وَ	بِاللّٰهِ	اٰمِنُوْا	اَنْ
اس کے رسول کے ہمراہ	جہاد کرو	اور	اللہ پر	ایمان لاؤ	(جس میں حکم دیا جاتا ہے) کہ

کہ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ہمراہ جہاد کرو

اسْتَاْذَنَكَ اُولُوا الطَّوْلِ مِنْهُمْ وَ قَالُوْا

قَالُوْا	وَ	مِنْهُمْ	اُولُوا الطَّوْلِ (1)	اسْتَاْذَنَكَ
کہتے ہیں	اور	ان میں سے	قوت و طاقت والے	(تو) رخصت مانگتے ہیں تم سے

تو ان کے قوت و طاقت رکھنے والے تم سے رخصت مانگتے ہیں اور کہتے ہیں

=اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مر جاتا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے اِن کا کوئی اپنا بڑا فوت ہو گیا ہو اور اگر اس کی قبر بنی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعا بالکل حرام ہے۔

(1)...... قدرت کے باوجود دینِ اسلام کی مدد نہ کرنا منافقوں کا عمل ہے، لہٰذا جہاں بھی مسلمان مظلوم ہوں یا ان کا عقیدہ خراب کیا جا رہا ہو وہاں قدرت رکھنے والے دوسرے مسلمانوں کو اپنی حیثیت کے مطابق بہتری کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

ذَرْنَا نَكُنْ مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾ رَضُوْا

ذَرْنَا	نَكُنْ	مَّعَ الْقٰعِدِيْنَ ﴿۸۶﴾	رَضُوْا
چھوڑ دو ہمیں	(تاکہ) ہم ہو جائیں	بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ	وہ راضی ہیں

ہمیں چھوڑ دیجیے تاکہ بیٹھے رہنے والوں کے ساتھ ہو جائیں ○ انہیں یہ پسند آیا

بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ وَطُبِعَ

بِاَنْ	يَّكُوْنُوْا	مَعَ الْخَوَالِفِ	وَ	طُبِعَ [1]
(اس) پر کہ	وہ ہو جائیں	پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ	اور	مہر لگادی گئی

کہ پیچھے رہنے والی عورتوں کے ساتھ ہو جائیں اور ان کے دلوں پر

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾ لٰكِنِ الرَّسُوْلُ وَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ﴿۸۷﴾	لٰكِنِ	الرَّسُوْلُ [2]	وَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	(کچھ) نہیں سمجھتے	لیکن	رسول	اور

مُہر لگادی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں ○ لیکن رسول اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ ؕ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	انہوں نے جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

جو ان کے ساتھ ایمان لائے انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کیا

وَاُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْخَيْرٰتُ ۫ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ

وَ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمُ	الْخَيْرٰتُ	وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اور	یہ لوگ	ان کے لیے	بھلائیاں (ہیں)	اور	یہ لوگ	وہی

اور انہیں کے لیے بھلائیاں ہیں اور یہی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کا جہاد کرنا اور اس پر اجر و ثواب

1..... یعنی ان کے کفر و نفاق اختیار کرنے کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگادی گئی تو وہ کچھ سمجھتے نہیں کہ جہاد میں کیا کامیابی و سعادت اور بیٹھ رہنے میں کیسی ہلاکت و شقاوت ہے۔ 2..... اس سے پہلی آیات میں جہاد سے راہِ فرار اختیار کرنے میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا اور اس آیت سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا جذبہ جہاد بیان کیا گیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی طلب میں اور اس کی بارگاہ میں قرب حاصل کرنے کے لئے اپنے مال اور اپنی جانیں دونوں خرچ کر دیں۔

الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	لَهُمْ (2)	اللّٰهُ	اَعَدَّ (1)	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿٨٨﴾
بہتی ہیں	جنتیں	ان کے لئے	اللہ (نے)	تیار کررکھی ہیں	فلاح پانے والے (ہیں)

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور اللہ نے ان کے لئے جنتیں تیار کررکھی ہیں جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ ذٰلِكَ

ذٰلِكَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا
یہی	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے۔ یہی

منافقوں کا جہاد میں شرکت نہ کرنا اور ان کی وعید

ع ٧ | ٩

الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾ وَ جَآءَ الْمُعَذِّرُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

مِنَ الْاَعْرَابِ	الْمُعَذِّرُوْنَ	جَآءَ	وَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿٨٩﴾
دیہاتیوں میں سے	عذر پیش کرنے والے	آئے	اور	بڑی کامیابی (ہے)

بڑی کامیابی ہے ○ اور عذر پیش کرنے والے دیہاتی آئے

لِیُؤْذَنَ لَهُمْ وَ قَعَدَ الَّذِیْنَ كَذَبُوا

كَذَبُوا	الَّذِیْنَ	قَعَدَ	وَ	لَهُمْ	لِیُؤْذَنَ
جھوٹ بولا	وہ لوگ جنہوں نے	بیٹھے رہے	اور	انہیں	تاکہ رخصت دیدی جائے

تاکہ انہیں رخصت دیدی جائے اور اللہ اور اس کے رسول سے جھوٹ بولنے والے

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ سَیُصِیْبُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	سَیُصِیْبُ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ (3)
کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	عنقریب پہنچے گا	اللہ اور اس کے رسول (سے)

بیٹھے رہے۔ ان میں سے کافروں کو عنقریب

1...... اس سے معلوم ہوا کہ جنت اور وہاں کی نعمتیں پیدا ہو چکی ہیں۔ 2...... جنتی اپنی اپنی جنت کے پورے پورے مالک ہوں گے۔ وہاں صرف مہمان کی طرح بغیر ملکیت کے نہ ہوں گے البتہ ان کی خاطر تواضع مہمانوں کی سی ہو گی۔

3...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ سے جھوٹ بولنا ہے کیونکہ ان منافقوں نے رسول کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے جھوٹ بولا، اِس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھوٹ بولا۔

جہاد سے معذور لوگوں کا بیان

مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾ لَيْسَ عَلَى الضُّعَفَآءِ وَ لَا

مِنْهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۹۰﴾	لَيْسَ	عَلَى الضُّعَفَآءِ [1]	وَ	لَا
ان میں سے	دردناک عذاب	نہیں ہے	کمزوروں پر	اور	نہ

دردناک عذاب پہنچے گا○ کمزوروں پر اور

عَلَى الْمَرْضٰى وَ لَا عَلَى الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ مَا يُنْفِقُوْنَ

عَلَى الْمَرْضٰى	وَ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ	مَا	يُنْفِقُوْنَ
مریضوں پر	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	نہیں پاتے	(وہ چیز) جسے	وہ خرچ کرسکیں

بیماروں پر اور خرچ کرنے کی طاقت نہ رکھنے والوں پر

حَرَجٌ اِذَا نَصَحُوْا لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ؕ مَا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ

حَرَجٌ	اِذَا	نَصَحُوْا [2]	لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	مَا	عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ
کوئی حرج	جبکہ	وہ خیر خواہ رہیں	اللہ اور اس کے رسول کے	نہیں	نیکی کرنے والوں پر

کوئی حرج نہیں جبکہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے خیر خواہ رہیں۔ نیکی کرنے والوں پر

صحابۂ کرام کا شوقِ جہاد

مِنْ سَبِيْلٍ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾ ۙ وَّ لَا عَلَى الَّذِيْنَ اِذَا مَاۤ

مِنْ سَبِيْلٍ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۹۱﴾	وَّ	لَا	عَلَى الَّذِيْنَ	اِذَا مَاۤ
کوئی راہ	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	نہ	ان لوگوں پر جو	جب

کوئی راہ نہیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے○ اور نہ ان پر کوئی حرج ہے جو

اَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لَاۤ اَجِدُ مَاۤ

اَتَوْكَ	لِتَحْمِلَهُمْ	قُلْتَ	لَاۤ اَجِدُ	مَاۤ
وہ آئیں تمہارے پاس	تاکہ تم سواری دیدو انہیں	(لیکن) تم نے فرمادیا	میں نہیں پاتا	وہ (چیز) جو

آپ کے پاس اس لئے آتے ہیں تاکہ آپ انہیں سواری دیدیں (لیکن آپ) فرمادیتے ہیں: میں تمہارے لئے

1...... باطل عذر والوں کا ذکر فرمانے کے بعد سچے عذر والوں کے متعلق فرمایا کہ ان پر سے جہاد کی فرضیت ساقط ہے۔ یہ کون لوگ ہیں؟ ان کے تین طبقے بیان فرمائے، پہلا طبقہ ضعیف جیسے کہ بوڑھے، بچے، عورتیں اور وہ شخص بھی انہیں میں داخل ہے جو پیدائشی کمزور ضعیف و نحیف ہو۔ دوسرا طبقہ بیمار، اس میں اندھے، لنگڑے، اپاہج بھی داخل ہیں۔ تیسرا طبقہ وہ لوگ جنہیں خرچ کرنے کی قدرت نہ ہو اور سامانِ جہاد میسر نہ ہو، یہ لوگ رہ جائیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں۔

2...... یہاں خیر خواہی سے مراد اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا اور مجاہدین کے گھر والوں کی خبر گیری رکھنا ہے۔

اَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ ۪ تَوَلَّوْا وَّ اَعْيُنُهُمْ

اَعْيُنُهُمْ	وَّ	تَوَلَّوْا	عَلَيْهِ	اَحْمِلُكُمْ
ان کی آنکھیں	اور (اس حال میں کہ)	(تو) وہ لوٹ جاتے ہیں	اس پر	میں سوار کردوں تمہیں

کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس پر تمہیں سوار کردوں تو وہ اس حال میں لوٹ جاتے ہیں کہ ان کی آنکھوں سے

تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا اَلَّا يَجِدُوْا مَا يُنْفِقُوْنَ ؕ﴿۹۲﴾

يُنْفِقُوْنَ ﴿۹۲﴾	مَا	اَلَّا يَجِدُوْا	حَزَنًا	مِنَ الدَّمْعِ	تَفِيْضُ (1)
وہ خرچ کرسکیں	(وہ چیز) جسے	کہ وہ نہیں پارہے	(اس) غم (میں)	آنسوؤں سے	بہہ رہی ہوتی ہیں

اس غم میں آنسو بہہ رہے ہوں کہ وہ خرچ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ○

جہاد سے رکنے والے قابلِ مواخذہ لوگ

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ وَهُمْ

هُمْ	وَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	عَلَى الَّذِيْنَ	السَّبِيْلُ	اِنَّمَا
وہ	اور (حالانکہ)	رخصت مانگتے ہیں تم سے	ان لوگوں پر ہے جو	راہ (مواخذہ)	صرف

مواخذہ تو ان لوگوں پر ہے جو مالدار ہونے کے باوجود آپ سے رخصت

اَغْنِيَآءُ ۚ رَضُوْا بِاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَ الْخَوَالِفِ ۙ وَ

وَ	مَعَ الْخَوَالِفِ	يَّكُوْنُوْا	بِاَنْ	رَضُوْا	اَغْنِيَآءُ
اور	پیچھے رہ جانے والی عورتوں کے ساتھ	وہ ہوجائیں	(اس) پر کہ	وہ راضی ہیں	مالدار (ہیں)

مانگتے ہیں۔ انہیں یہ پسند ہے کہ عورتوں کے ساتھ پیچھے بیٹھ رہیں اور

طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَهُمْ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اللّٰهُ	طَبَعَ
(کچھ) نہیں جانتے	تو وہ	ان کے دلوں پر	اللہ (نے)	مہر لگادی

اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی تو وہ کچھ نہیں جانتے ○

1 ......اس آیتِ مبارکہ سے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے جذبۂ جہاد، شوقِ عبادت اور ذوقِ اطاعت کا پتہ چلتا ہے کہ ایک طرف تو منافقین ہیں جو قدرت ہونے کے باوجود جھوٹے حیلے بہانے کرکے جہاد سے جان چھڑاتے ہیں اور ایک طرف یہ کامل الایمان، مخلص غلام ہیں جو شرعاً رخصت و اجازت ہونے کے باوجود جہاد نہ کرسکنے اور اس عبادت میں شریک نہ ہوسکنے کے غم میں آنسو بہا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسا ذوق و شوق عطا فرمائے۔

يَعۡتَذِرُوۡنَ

11

منافقوں کی بہانے بازی کی پیشگی خبر اور انہیں جواب

یَعۡتَذِرُوۡنَ اِلَیۡکُمۡ اِذَا رَجَعۡتُمۡ اِلَیۡهِمۡ ؕ

یَعۡتَذِرُوۡنَ	اِلَیۡکُمۡ	اِذَا	رَجَعۡتُمۡ	اِلَیۡهِمۡ
وہ (منافق) بہانے بنائیں گے	تمہاری طرف (تم سے)	جب	تم لوٹ کر جاؤ گے	ان کی طرف

جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تم سے بہانے بنائیں گے۔

قُلۡ لَّا تَعۡتَذِرُوۡا لَنۡ نُّؤۡمِنَ لَکُمۡ قَدۡ نَبَّاَنَا اللّٰهُ

قُلۡ	لَّا تَعۡتَذِرُوۡا	لَنۡ نُّؤۡمِنَ	لَکُمۡ	قَدۡ	نَبَّاَنَا	اللّٰهُ
تم کہو	بہانے نہ بناؤ	ہم ہرگز یقین نہیں کریں گے	تمہارا	بیشک	ہمیں بتادیں	اللہ (نے)

تم فرماؤ: بہانے نہ بناؤ ہم ہرگز تمہاری بات پر یقین نہیں کریں گے اللہ نے ہمیں

مِنۡ اَخۡبَارِکُمۡ ؕ وَ سَیَرَی اللّٰهُ عَمَلَکُمۡ وَ رَسُوۡلُهٗ ثُمَّ

مِنۡ اَخۡبَارِکُمۡ	وَ	سَیَرَی	اللّٰهُ عَمَلَکُمۡ وَ رَسُوۡلُهٗ	ثُمَّ
تمہاری بعض خبریں	اور	عنقریب دیکھے گا	اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام	پھر

تمہاری خبریں دیدی ہیں اور اب اللہ اور اس کا رسول تمہارے کام دیکھیں گے پھر

تُرَدُّوۡنَ اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُکُمۡ بِمَا

تُرَدُّوۡنَ	اِلٰی عٰلِمِ الۡغَیۡبِ وَ الشَّهَادَةِ (1)	فَیُنَبِّئُکُمۡ	بِمَا
تمہیں لوٹایا جائے گا	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو

تمہیں اس کی طرف لوٹایا جائے گا جو غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے تو وہ تمہیں

جھوٹی قسمیں کھانے والے منافقوں سے اعراض کی ہدایت

کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾ سَیَحۡلِفُوۡنَ بِاللّٰهِ لَکُمۡ اِذَا انۡقَلَبۡتُمۡ

کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۴﴾	سَیَحۡلِفُوۡنَ (2)	بِاللّٰهِ	لَکُمۡ	اِذَا	انۡقَلَبۡتُمۡ
تم کرتے تھے	اب قسمیں کھائیں گے	اللہ کی	تم سے (تمہارے سامنے)	جب	پلٹ کر جاؤ گے

تمہارے اعمال بتادے گا ○ اب جب تم ان کی طرف لوٹ کر جاؤ گے تو یہ تمہارے سامنے

(1)...... عالم الغیب اللہ تعالیٰ کا وصفِ خاص ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے جن مقربینِ بارگاہ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے ان کے بارے میں یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے وہ غیب جانتے ہیں یا غیب پر مطلع ہیں یا غیب پر خبردار ہیں لیکن انہیں عالم الغیب نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس لفظ کا استعمال اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے۔ (2)...... اس آیت میں منافقوں کے عتاب و ملامت سے بچنے کے لئے قسمیں کھانے کی خبر دی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ منافق و گمراہ زیادہ قسمیں کھا کر اپنے مسلمان ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ! مومنوں کو اس کی ضرورت نہیں پڑتی۔

اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

اِلَيْهِمْ	لِتُعْرِضُوْا	عَنْهُمْ	فَاَعْرِضُوْا	عَنْهُمْ	اِنَّهُمْ
ان کی طرف	تاکہ تم منہ پھیر لو	ان سے	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	بیشک وہ

اللہ کی قسمیں کھائیں گے تاکہ تم ان سے درگزر کرو تو تم ان سے اعراض ہی کرو۔ یہ

رِجْسٌ ۫ وَّمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾

رِجْسٌ	وَّ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۹۵﴾
ناپاک (ہیں)	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے

ناپاک ہیں اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے ○

يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ ۚ فَاِنْ

يَحْلِفُوْنَ	لَكُمْ	لِتَرْضَوْا	عَنْهُمْ	فَاِنْ
وہ قسمیں کھاتے ہیں	تم سے (تمہارے سامنے)	تاکہ تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو اگر

تمہارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں تاکہ تم ان سے راضی ہو جاؤ تو اگر

تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾

تَرْضَوْا	عَنْهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَرْضٰى	عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۹۶﴾
تم راضی ہو جاؤ	ان سے	تو بیشک	اللہ	راضی نہیں ہو گا	نافرمانی کرنے والے لوگوں سے

تم ان سے راضی ہو (بھی) جاؤ تو بیشک اللہ نافرمان لوگوں سے راضی نہیں ہوگا ○

دیہاتی منافق کفر اور نفاق میں زیادہ سخت ہیں

اَلْاَعْرَابُ اَشَدُّ كُفْرًا وَّنِفَاقًا وَّاَجْدَرُ

اَلْاَعْرَابُ (1)	اَشَدُّ	كُفْرًا	وَّ	نِفَاقًا	وَّ	اَجْدَرُ
دیہاتی (منافق)	زیادہ سخت (ہیں)	کفر	اور	منافقت (میں)	اور	(اس کے) زیادہ لائق (ہیں)

دیہاتی (منافق) کفر اور منافقت میں زیادہ سخت ہیں اور اس قابل ہیں

(1)...... یعنی دیہات میں رہنے والے منافق کفر اور منافقت میں شہر میں رہنے والوں سے زیادہ سخت ہیں۔ اس کا سبب یہ ہے کہ وہ لوگ علم کی مجالس اور علماء کی صحبت سے دور رہتے ہیں، قرآن و حدیث اور وعظ و نصیحت نہیں سنتے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرائض، سنن اور احکام اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر نازل فرمائے ہیں ان سے جاہل رہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جہالت شدت پیدا کرتی ہے لہٰذا جو شخص بلاوجہ شدت کا عادی ہے وہ علم سے دور ہے۔ ہمارے زمانے میں بھی ایک گروہ ایسی شدت کی طرف مائل ہے کہ سب کو مشرک قرار دیتا ہے، یہ شدت بھی جہالت کی علامت ہے۔

اَلَّا یَعۡلَمُوۡا حُدُوۡدَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ ؕ وَ

اَلَّا یَعۡلَمُوۡا	حُدُوۡدَ	مَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰہُ	عَلٰی رَسُوۡلِہٖ	وَ
کہ وہ بے خبر رہیں	(ان) احکام (سے)	جنہیں	نازل کیا	اللہ (نے)	اپنے رسول پر	اور

کہ اُن احکام سے جاہل رہیں جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل فرمائے ہیں اور

اللّٰہُ عَلِیۡمٌ حَکِیۡمٌ ﴿۹۷﴾ وَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ یَّتَّخِذُ

اللّٰہُ	عَلِیۡمٌ	حَکِیۡمٌ ﴿۹۷﴾	وَ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ	مَنۡ	یَّتَّخِذُ
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	قرار دیتا ہے، سمجھتا ہے

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ اور کچھ دیہاتی وہ ہیں کہ وہ جو کچھ اللہ کی

مَا یُنۡفِقُ مَغۡرَمًا وَّ یَتَرَبَّصُ بِکُمُ الدَّوَآئِرَ ؕ عَلَیۡہِمۡ

مَا	یُنۡفِقُ	مَغۡرَمًا [1]	وَّ	یَتَرَبَّصُ	بِکُمُ	الدَّوَآئِرَ	عَلَیۡہِمۡ
(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے	تاوان	اور	انتظار کرتا ہے	تم پر	گردشوں (کا)	انہی پر

راہ میں خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں اور تم پر گردشیں آنے کے انتظار میں رہتے ہیں۔ بری گردش

دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ ؕ وَ اللّٰہُ سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ ﴿۹۸﴾ وَ مِنَ الۡاَعۡرَابِ مَنۡ

دَآئِرَۃُ السَّوۡءِ	وَ	اللّٰہُ	سَمِیۡعٌ	عَلِیۡمٌ ﴿۹۸﴾	وَ	مِنَ الۡاَعۡرَابِ [2]	مَنۡ
بری گردش (ہے)	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	دیہاتیوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

انہی پر ہے اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے ○ اور کچھ گاؤں والے وہ ہیں جو

یُّؤۡمِنُ بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنۡفِقُ

یُّؤۡمِنُ	بِاللّٰہِ وَ الۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ	وَ	یَتَّخِذُ	مَا	یُنۡفِقُ
ایمان رکھتا ہے	اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	ٹھہراتا ہے	(اسے) جو	وہ خرچ کرتا ہے

اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں اور جو خرچ کرتے ہیں اسے

1 ...... یہاں منافقت کی مزید دو علامات بیان کی گئی ہیں، (1) منافق راہِ خدا میں خرچ کرنے کو ٹیکس اور تاوان کی طرح سمجھتے ہیں اس لئے کبھی خوشدلی سے خرچ نہیں کرتے۔ (2) وہ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ افسوس! آج ہمارے معاشرے میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو راہِ خدا میں خرچ کرنے کو اپنے عمل سے ٹیکس کی طرح سمجھتے اور یونہی کئی لوگ مسلمانوں کے نقصان کے خواہشمند رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔

2 ...... امام مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ قبیلہ مُزَیْنَہ میں سے بنی مُقَرَّن ہیں اور کلبی نے کہا کہ وہ اسلم، غفار اور جُہَیْنَہ کے قبیلے ہیں۔

قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ ؕ اَلَاۤ اِنَّهَا قُرۡبَةٌ

قُرُبٰتٍ عِنۡدَ اللّٰهِ	وَ	صَلَوٰتِ الرَّسُوۡلِ (1)	اَلَاۤ	اِنَّهَا	قُرۡبَةٌ	
اللہ کے ہاں نزدیکیوں	اور	رسول کی دعاؤں (کا ذریعہ)	سن لو	بیشک وہ	قرب (کا ذریعہ ہیں)	

اللہ کے ہاں نزدیکیوں اور رسول کی دعاؤں کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ سن لو! بیشک وہ ان کے لیے (اللہ کے)

لَّهُمۡ ؕ سَيُدۡخِلُهُمُ اللّٰهُ فِىۡ رَحۡمَتِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ

لَّهُمۡ	سَيُدۡخِلُهُمُ	اللّٰهُ	فِىۡ رَحۡمَتِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ
ان کے لیے	عنقریب داخل کرے گا انہیں	اللہ	اپنی رحمت میں	بیشک	اللہ	بخشنے والا

قرب کا ذریعہ ہیں۔ عنقریب اللہ انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا، بیشک اللہ بخشنے والا

رَّحِيۡمٌ ﴿٩٩﴾ ع وَالسّٰبِقُوۡنَ الۡاَوَّلُوۡنَ مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ وَ

ع۱۲ ۱۰ ۱

رَّحِيۡمٌ ﴿٩٩﴾	وَ	السّٰبِقُوۡنَ (2)	الۡاَوَّلُوۡنَ	مِنَ الۡمُهٰجِرِيۡنَ وَالۡاَنۡصَارِ	وَ
مہربان (ہے)	اور	سبقت لے جانے والے	سب سے پہلے	مہاجرین اور انصار میں سے	اور

مہربان ہے ○ اور بیشک مہاجرین اور انصار میں سے سابقینِ اولین اور

الَّذِيۡنَ اتَّبَعُوۡهُمۡ بِاِحۡسَانٍ ۙ رَّضِىَ اللّٰهُ عَنۡهُمۡ وَ

الَّذِيۡنَ	اتَّبَعُوۡهُمۡ	بِاِحۡسَانٍ	رَّضِىَ	اللّٰهُ	عَنۡهُمۡ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	پیروی کی ان کی	بھلائی کے ساتھ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

دوسرے وہ جو بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں ان سب سے اللہ راضی ہوا اور

رَضُوۡا عَنۡهُ وَ اَعَدَّ لَهُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ تَحۡتَهَا

رَضُوۡا	عَنۡهُ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمۡ	جَنّٰتٍ	تَجۡرِىۡ	تَحۡتَهَا
وہ راضی ہیں	اس سے	اور	اس نے تیار کر رکھے ہیں	ان کیلئے	باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

یہ اللہ سے راضی ہیں اور اس نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں

مہاجرین وانصار میں سے سابقین اولین اور ان کے پیروکاروں کیلئے عظیم بشارت

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے ساتھ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کی نیت کرنا شرک نہیں بلکہ قبولیت کی دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعائے مبارک ساری کائنات سے منفرد اور جداگانہ چیز ہے کیونکہ یہاں آیت میں قربِ الٰہی کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا کا حصول ایک مقصد کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (2)...... سابقین مہاجرین سے مراد وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں جنہوں نے ایمان لانے میں سبقت کی اور سابقین انصار سے مراد بیعتِ عقبہ اولیٰ، بیعتِ عقبہ ثانیہ اور بیعتِ عقبہ ثالثہ=

مدینہ منورہ اور اس کے اردگرد منافق موجود ہونے کی خبر اور ان کی سزا

الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٠٠﴾ وَ

وَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿١٠٠﴾	ذٰلِكَ	اَبَدًا	فِيۡهَاۤ	خٰلِدِيۡنَ	الۡاَنۡهٰرُ
اور	بڑی کامیابی (ہے)	یہی	ہمیشہ	ان (باغوں) میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں

بہتی ہیں، ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

مِمَّنۡ حَوۡلَكُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ مُنٰفِقُوۡنَ ۛؕ وَ

وَ	مُنٰفِقُوۡنَ	مِّنَ الۡاَعۡرَابِ	حَوۡلَكُمۡ	مِمَّنۡ
اور	منافقین (ہیں)	دیہاتیوں میں سے	تمہارے آس پاس (ہیں)	(کچھ ان میں) سے جو

تمہارے آس پاس دیہاتیوں میں سے کچھ منافق ہیں اور

مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ ۛؔ مَرَدُوۡا عَلَى النِّفَاقِ ۫ لَا تَعۡلَمُهُمۡ ؕ نَحۡنُ نَعۡلَمُهُمۡ ؕ

وقف منزل

نَعۡلَمُهُمۡ	نَحۡنُ	لَا تَعۡلَمُهُمۡ (2)	عَلَى النِّفَاقِ	مَرَدُوۡا	مِنۡ اَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ (1)
جانتے ہیں انہیں	ہم	تم نہیں جانتے انہیں	منافقت پر	وہ اڑ گئے	(کچھ) مدینہ والوں میں سے

کچھ مدینہ والے (بھی) وہ منافقت پر اڑ گئے ہیں۔ تم انہیں نہیں جانتے، ہم انہیں جانتے ہیں۔

سَنُعَذِّبُهُمۡ مَّرَّتَيۡنِ ثُمَّ يُرَدُّوۡنَ اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٠١﴾ ج

اِلٰى عَذَابٍ عَظِيۡمٍ ﴿١٠١﴾	يُرَدُّوۡنَ	ثُمَّ	مَّرَّتَيۡنِ (3)	سَنُعَذِّبُهُمۡ
بڑے عذاب کی طرف	انہیں پھیرا جائے گا	پھر	دو مرتبہ	عنقریب ہم عذاب دیں گے انہیں

عنقریب ہم انہیں دو مرتبہ عذاب دیں گے پھر انہیں بڑے عذاب کی طرف پھیرا جائے گا ○

غزوہ تبوک میں عدم شرکت پر اپنی خطا کا اقرار کرنے والوں کو قبول توبہ کی بشارت

وَاٰخَرُوۡنَ اعۡتَرَفُوۡا بِذُنُوۡبِهِمۡ خَلَطُوۡا

خَلَطُوۡا	بِذُنُوۡبِهِمۡ	اعۡتَرَفُوۡا	اٰخَرُوۡنَ	وَ
انہوں نے ملا دیا	اپنے گناہوں کا	انہوں نے اعتراف کیا	(کچھ) دوسرے (لوگ ہیں)	اور

اور کچھ دوسرے لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا تو انہوں نے

= میں شرکت کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡھُم ہیں۔

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ کسی کے اچھا یا برا ہونے کا فیصلہ صرف جگہ سے نہیں کیا جا سکتا جیسے مدینہ منورہ میں رہنے کے باوجود کچھ لوگ منافق اور لائقِ مذمت ہی رہے، ہاں اگر عقیدہ صحیح ہے تو پھر جگہ کی فضیلت بھی کام دیتی ہے۔ (2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے منافقین کا حال جاننے کی یہ نفی اس وقت کی ہے جب آپ کو اس کا علم عطا نہیں ہوا تھا، بعد میں اس کا علم عطا کر دیا گیا تھا۔ (3)...... دو مرتبہ عذاب دینے سے مراد یہ ہے کہ ایک بار تو دنیا میں =

عَمَلًا صَالِحًا وَّ اٰخَرَ سَیِّئًا ؕ عَسَى اللّٰهُ اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ

عَمَلًا صَالِحًا (1)	وَّ	اٰخَرَ	سَیِّئًا (2)	عَسَى	اللّٰهُ	اَنْ یَّتُوْبَ عَلَیْهِمْ
ایک اچھا عمل	اور	دوسرا	برا (عمل)	قریب ہے	اللہ	کہ وہ توبہ قبول فرمائے گا ان کی

ایک اچھا عمل اور دوسرا برا عمل ملا دیا عنقریب اللہ ان کی توبہ قبول فرمائے گا۔

معافی پانے والوں کے بارے میں مزید احکام

اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾ خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً

اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۰۲﴾	خُذْ	مِنْ اَمْوَالِهِمْ	صَدَقَةً (3)
بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	وصول کرو	ان کے مالوں سے	زکوٰۃ

بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے حبیب! تم ان کے مال سے زکوٰۃ وصول کرو

تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّیْهِمْ بِهَا وَ صَلِّ عَلَیْهِمْ ؕ

تُطَهِّرُهُمْ	وَ	تُزَكِّیْهِمْ	بِهَا	وَ	صَلِّ	عَلَیْهِمْ
تم ستھرا کر دو انہیں	اور	پاکیزہ کر دو انہیں	اس کے ذریعے	اور	دعا کرو	ان پر (ان کے حق میں)

جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو

دعائے رسول دلوں کا چین ہے

اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱۰۳﴾

اِنَّ	صَلٰوتَكَ	سَكَنٌ	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	سَمِیْعٌ	عَلِیْمٌ ﴿۱۰۳﴾
بیشک	تمہاری دعا	سکون (کا ذریعہ ہے)	ان کے لئے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

بیشک تمہاری دعا ان کے دلوں کا چین ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○

اللہ تعالیٰ ہی توبہ و صدقات قبول فرماتا ہے

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ وَ

اَلَمْ یَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	یَقْبَلُ	التَّوْبَةَ	عَنْ عِبَادِهٖ	وَ
کیا انہیں معلوم نہیں	کہ	اللہ	وہی	قبول کرتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور

کیا انہیں معلوم نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور

= رسوائی اور قتل کے ساتھ اور دوسری مرتبہ قبر میں عذاب دیں گے۔

1 ...... یہاں اچھے عمل سے مراد قصور کا اعتراف اور توبہ کرنا ہے، یا سابقہ غزوات میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حاضر ہونا، یا طاعت و تقویٰ کے تمام اعمال مراد ہیں، اس صورت میں یہ آیت تمام مسلمانوں کے بارے میں ہو گی۔ 2 ...... یہاں برے عمل سے تَخَلُّف یعنی جہاد سے رہ جانا مراد ہے۔

3 ...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ کفارہ ہے جو ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے دیا تھا جن کا ذکر اوپر والی آیت میں ہوا۔=

اطاعت گزاروں کو ترغیب اور گناہگاروں کو ترہیب

يَاْخُذُ الصَّدَقٰتِ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

يَاْخُذُ[1]	الصَّدَقٰتِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
لیتاہے	صدقات	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

خود صدقات (اپنے دستِ قدرت میں) لیتاہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾ وَ قُلِ اعْمَلُوْا فَسَيَرَى اللّٰهُ عَمَلَكُمْ وَ رَسُوْلُهٗ

الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾	وَ	قُلِ	اعْمَلُوْا	فَسَيَرَى	اللّٰهُ	عَمَلَكُمْ	وَ	رَسُوْلُهٗ
مہربان (ہے)	اور	تم کہو	تم کام کرو	تواب دیکھے گا	اللہ	تمہارے کام	اور	اس کا رسول

مہربان ہے ۝ اور تم فرماؤ: تم عمل کرو، اب اللہ اور اس کے رسول اور مسلمان

وَ الْمُؤْمِنُوْنَ ؕ وَ سَتُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ

وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	سَتُرَدُّوْنَ	اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ
اور	ایمان والے (دیکھیں گے)	اور	عنقریب تم لوٹائے جاؤ گے	چھپے اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف

تمہارے کام دیکھیں گے اور جلد ہی تم اس کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا ہے

توبہ کی قبولیت موقوف کیے جانے والوں کا بیان

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾ ج وَ اٰخَرُوْنَ مُرْجَوْنَ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٠٥﴾	وَ	اٰخَرُوْنَ	مُرْجَوْنَ[2]
تو وہ خبر دے گا تمہیں	(اس) کی جو	تم کام کرتے تھے	اور	(کچھ) دوسرے	انہیں مؤخر کر دیا گیا

پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتائے گا ۝ اور اللہ کا حکم آنے تک

لِاَمْرِ اللّٰهِ اِمَّا يُعَذِّبُهُمْ وَ اِمَّا يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اللّٰهُ

لِاَمْرِ اللّٰهِ	اِمَّا	يُعَذِّبُهُمْ	وَ	اِمَّا	يَتُوْبُ عَلَيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا حکم (آنے) تک	یا	وہ عذاب دے گا انہیں	اور	یا	توبہ قبول کرلے گا ان کی	اور	اللہ

کچھ دوسروں کو مؤخر کر دیا گیا ہے۔ یا تو اللہ انہیں عذاب دے گا اور یا ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور اللہ

═ دوسرے قول کے مطابق یہاں صدقہ سے مراد وہ زکوٰۃ ہے جو اُن کے ذمہ واجب تھی، انہوں نے توبہ کی اور زکوٰۃ ادا کرنی چاہی تو اللہ تعالیٰ نے اسے لینے کا حکم دیا۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ صدقات کو قبول کرتا اور اس پر ثواب عطا فرماتا ہے۔ 2 ...... غزوۂ تبوک سے رہ جانے والے دس صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے سات نے ندامت و شرمندگی کی وجہ سے خود کو مسجد کے ستونوں سے بندھوالیا تھا۔ ان کے اعترافِ جرم اور توبہ کی قبولیت کا ذکر مذکورہ بالا آیات میں ہوا جبکہ بقیہ تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے چونکہ اُن کی طرح ستونوں سے بندھ کر اپنی توبہ اور ندامت کا اظہار نہ کیا تھا اس لئے ان کی توبہ ═

مسجدِ ضرار بنانے والے منافقوں کے بدترین مقاصد

عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ

عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿١٠٦﴾	وَ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	مَسْجِدًا (1)	ضِرَارًا	وَّ
علم والا	حکمت والا (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنائی	مسجد	نقصان پہنچانے	اور

علم والا حکمت والا ہے ○ اور (کچھ منافق) وہ (ہیں) جنہوں نے نقصان پہنچانے کے لئے اور

كُفْرًا وَّ تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اِرْصَادًا لِّمَنْ

كُفْرًا	وَّ	تَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	اِرْصَادًا	لِّمَنْ
کفر کرنے	اور	مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے	اور	انتظار کرنے (کے لئے)	(اس) کا جو

کفر کے سبب اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے لئے اور اس شخص کے انتظار کے لئے مسجد بنائی

حَارَبَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ لَيَحْلِفُنَّ اِنْ

حَارَبَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَيَحْلِفُنَّ	اِنْ
جنگ کرچکا	اللہ اور اس کے رسول (سے)	پہلے	اور	ضرور وہ قسمیں کھائیں گے	نہیں

جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ

اَرَدْنَاۤ اِلَّا الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾

اَرَدْنَاۤ	اِلَّا	الْحُسْنٰى	وَ	اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٠٧﴾
ہم نے ارادہ کیا	مگر	بھلائی (کا)	اور	اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

ہم نے تو صرف بھلائی کا ارادہ کیا تھا اور اللہ گواہ ہے کہ وہ بیشک جھوٹے ہیں ○

مسجدِ ضرار میں نماز پڑھنے کی ممانعت

مسجدِ قباء اور اس کے نمازیوں کی فضیلت و تعریف

لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا ؕ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى

لَا تَقُمْ	فِيْهِ	اَبَدًا	لَمَسْجِدٌ (2)	اُسِّسَ	عَلَى التَّقْوٰى
تم کھڑے نہ ہونا	اس (مسجد) میں	کبھی	بیشک (وہ) مسجد	(جس کی) بنیاد رکھی گئی	پرہیز گاری پر

(اے حبیب!) آپ اس مسجد میں کبھی کھڑے نہ ہوں۔ بیشک وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے

=کی قبولیت کو مؤخر کر دیا گیا۔ اس آیت میں انہی تین صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کا ذکر ہے۔

(1)...... یہ آیت منافقوں کی ایک جماعت کے بارے میں نازل ہوئی جنہوں نے مسجدِ قبا کو نقصان پہنچانے اور اس کی جماعت میں تفریق ڈالنے کیلئے اس کے قریب ایک مسجد بنائی تھی۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مسجد کے نام پر بھی مسلمانوں کو نقصان پہنچایا جاسکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دشمنی کی جاسکتی ہے لہٰذا ایسی مسجدوں سے بھی دور رہا جائے جہاں اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نقص نکالنے کی کوشش کی جاتی ہے اور جہاں مسلمانوں=

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ ؕ فِيْهِ رِجَالٌ

مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ	اَحَقُّ	اَنْ تَقُوْمَ	فِيْهِ	فِيْهِ	رِجَالٌ
پہلے دن سے	زیادہ حقدار (ہے)	کہ تم کھڑے ہو	اس میں	اس میں	(وہ) مرد (ہیں)

پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے وہ اس کی حقدار ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو۔ اس میں وہ لوگ ہیں جو

يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا ؕ وَ اللّٰهُ يُحِبُّ

يُّحِبُّوْنَ	اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا	وَ	اللّٰهُ	يُحِبُّ
(جو) پسند کرتے ہیں	کہ وہ پاک ہو جائیں	اور	اللہ	محبت فرماتا ہے

خوب پاک ہونا پسند کرتے ہیں اور اللہ خوب پاک ہونے والوں سے

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ اَفَمَنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ

الْمُطَّهِّرِيْنَ ﴿١٠٨﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ	عَلٰى تَقْوٰى مِنَ اللّٰهِ
خوب پاک ہونے والوں (سے)	تو کیا جو شخص	بنیاد رکھے	اپنی عمارت (کی)	اللہ سے ڈرنے پر

محبت فرماتا ہے ○ تو کیا جس نے اپنی عمارت کی بنیاد اللہ سے ڈرنے

وَ رِضْوَانٍ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ اَسَّسَ بُنْيَانَهٗ

وَ	رِضْوَانٍ	خَيْرٌ	اَمْ	مَّنْ	اَسَّسَ	بُنْيَانَهٗ
اور	(اس کی) رضا (پر)	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جس نے	بنیاد رکھی	اپنی عمارت (کی)

اور اس کی رضا پر رکھی وہ بہتر ہے یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ فَانْهَارَ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ ؕ وَ اللّٰهُ

عَلٰى شَفَا جُرُفٍ هَارٍ	فَانْهَارَ	بِهٖ	فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ	وَ	اللّٰهُ
گرنے والی ایک کھائی کے کنارے پر	پھر وہ گر پڑے	اس کے ساتھ	جہنم کی آگ میں	اور	اللہ

ایک کھائی کے کنارے پر رکھی جو گرنے والی ہے پھر وہ عمارت اس (اپنے بانی) کو لے کر جہنم کی آگ میں گر پڑے

اچھی نیت اور بری نیت والے اعمال کا تقابل

=کو باطل تعلیم دے کر لڑایا جاتا ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے مراد مسجدِ قبا ہے اور مفسرین کا ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مسجدِ مدینہ مراد ہے۔

1...... دینِ اسلام نے جہاں انسان کو کفر و شرک کی نجاستوں سے پاک کرکے عزت و رفعت عطا کی وہیں ظاہری طہارت، صفائی ستھرائی اور پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات کے ذریعے انسانیت کا وقار بلند کیا، بدن کی پاکیزگی ہو یا لباس کی ستھرائی، ظاہری ہیئت کی عمدگی ہو یا طور طریقے کی اچھائی، مکان اور ساز و سامان کی بہتری ہو یا سواری کی دھلائی الغرض ہر ہر چیز کو صاف ستھرا اور جاذبِ نظر رکھنے کی دینِ اسلام میں تعلیم اور ترغیب دی گئی ہے۔ 2...... آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ جس شخص نے اپنے=

مسجدِ ضرار بنانے کے نتائج واثرات

لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٩﴾ لَا یَزَالُ بُنْیَانُهُمُ الَّذِیْ بَنَوْا

لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿١٠٩﴾	لَا یَزَالُ	بُنْیَانُهُمُ	الَّذِیْ	بَنَوْا
ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	ہمیشہ رہے گی	ان کی عمارت	جسے	انہوں نے بنایا

اور اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا○ اُن کی تعمیر شدہ عمارت ہمیشہ اُن کے دلوں میں

رِیْبَةً فِیْ قُلُوْبِهِمْ اِلَّاۤ اَنْ تَقَطَّعَ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

رِیْبَةً	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَقَطَّعَ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اللّٰهُ
کھٹکتی	ان کے دلوں میں	مگر	یہ کہ	ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں	ان کے دل	اور	اللہ

کھٹکتی رہے گی مگر یہ کہ ان کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اور اللہ

ع ٢ ٣

عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ﴿١١٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ

عَلِیْمٌ	حَكِیْمٌ ﴿١١٠﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	اشْتَرٰی (1)	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ	اَنْفُسَهُمْ
علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	اللہ (نے)	خرید لیں	ایمان والوں سے	ان کی جانیں

علم والا، حکمت والا ہے○ بیشک اللہ نے مسلمانوں سے ان کی جانیں

اللہ نے مسلمانوں کا جان ومال جنت کے بدلے خرید لیا ہے

وَ اَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ؕ یُقَاتِلُوْنَ

وَ	اَمْوَالَهُمْ	بِاَنَّ	لَهُمُ	الْجَنَّةَ	یُقَاتِلُوْنَ
اور	ان کے مال	(اس کے) بدلے کہ	ان کے لیے	جنت (ہے)	وہ جہاد کرتے ہیں

اور ان کے مال اس بدلے میں خرید لئے کہ ان کے لیے جنت ہے، وہ اللہ کی راہ میں

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَیَقْتُلُوْنَ وَ یُقْتَلُوْنَ ۫ وَعْدًا عَلَیْهِ حَقًّا

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَیَقْتُلُوْنَ	وَ	یُقْتَلُوْنَ	وَعْدًا	عَلَیْهِ	حَقًّا
اللہ کی راہ میں	تو قتل کرتے ہیں	اور	قتل کئے جاتے ہیں	وعدہ (ہے)	اس (کے ذمۂ کرم) پر	سچا

جہاد کرتے ہیں تو قتل کرتے ہیں اور شہید ہوتے ہیں۔ یہ اس کے ذمۂ کرم پر سچا وعدہ ہے،

=دین کی بنیاد تقویٰ اور رضائے الٰہی کی مضبوط سطح پر رکھی وہ بہتر ہے نہ کہ وہ جس نے اپنے دین کی بنیاد باطل ونفاق کے ٹوٹے ہوئے کناروں والے گڑھے پر رکھی۔

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے راہِ خدا میں اپنی جان اور مال خرچ کرنے والوں کو جنت عطا فرمانا اُن کے جان ومال کا عوض قرار دیا اور اپنے آپ کو خریدار فرمایا۔ یہ کمال عزت افزائی ہے کہ وہ ہمارا خریدار بنے اور ہم سے اس چیز کو خریدے جو نہ ہماری بنائی ہوئی ہے اور نہ ہماری پیدا کی ہوئی کیونکہ جان ہے تو اس کی پیدا کی ہوئی اور مال ہے تو اس کا عطا فرمایا ہوا۔

فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ؕ وَمَنْ اَوْفٰى

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	الْاِنْجِيْلِ	وَ	الْقُرْاٰنِ	وَ	مَنْ	اَوْفٰى
توریت میں	اور	انجیل	اور	قرآن (میں)	اور	کون	زیادہ پورا کرنے والا (ہے)

توریت اور انجیل اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ

بِعَهْدِهٖ مِنَ اللّٰهِ فَاسْتَبْشِرُوْا بِبَيْعِكُمُ الَّذِيْ بَايَعْتُمْ

بِعَهْدِهٖ	مِنَ اللّٰهِ	فَاسْتَبْشِرُوْا	بِبَيْعِكُمُ	الَّذِيْ	بَايَعْتُمْ
اپنے وعدے کو	اللہ سے	تو خوشیاں مناؤ	اپنے سودے پر	وہ جو	تم نے سودا کیا

اپنے وعدے کو پورا کرنے والا کون ہے؟ تو اپنے اس سودے پر خوشیاں مناؤ جو سودا تم نے

کامل ایمان والوں کے اوصاف

بِهٖ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ

بِهٖ	وَ	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١١١﴾	اَلتَّآئِبُوْنَ	الْعٰبِدُوْنَ
اس کے ساتھ	اور	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	(وہ) توبہ کرنے والے	عبادت کرنے والے

اللہ کے ساتھ کیا ہے اور یہی بڑی کامیابی ہے ○ توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے،

الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰكِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ

الْحٰمِدُوْنَ	السَّآئِحُوْنَ	الرّٰكِعُوْنَ	السّٰجِدُوْنَ	الْاٰمِرُوْنَ
حمد کرنے والے	روزہ رکھنے والے	رکوع کرنے والے	سجدہ کرنے والے	حکم دینے والے

حمد کرنے والے، روزہ رکھنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کا

بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاهُوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰهِ ؕ

بِالْمَعْرُوْفِ	وَ	النَّاهُوْنَ	عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	الْحٰفِظُوْنَ (1)	لِحُدُوْدِ اللّٰهِ
نیکی کا	اور	روکنے والے	برائی سے	اور	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اللہ کی حدوں کی

حکم دینے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدوں کی حفاظت کرنے والے ہیں

1 ......اللہ تعالیٰ نے بندوں کو جن احکام کا پابند کیا وہ عبادات اور معاملات پر مشتمل ہیں، ان میں سے جن کاموں کو کرنے کا حکم دیا انہیں بجالانا اور جن سے منع کیا ان سے رک جانا حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنا ہے۔ عام الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد دونوں کو پورا کرنے والے حدودِ الٰہی کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اسلام میں دونوں چیزوں کی اہمیت ہے۔ یہ نہیں کہ حقوقُ اللہ میں مگن ہو کر حقوقُ العباد چھوڑ دیں اور حقوقُ العباد میں مصروف ہو کر حقوقُ اللہ سے غافل ہو جائیں۔ ہمارے ہاں یہ افراط و تفریط بکثرت پائی جاتی ہے اور یہ دین سے جہالت کی وجہ سے ہے۔

مشرکوں کے لئے دعائے مغفرت کرنے کی ممانعت

وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَ الَّذِيْنَ

وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	مَا كَانَ	لِلنَّبِيِّ (1)	وَ	الَّذِيْنَ
اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)	(لائق) نہیں ہے	نبی کے	اور	ان لوگوں کے جو

اور مسلمانوں کو (جنت کی) خوشخبری سنادو ○ نبی اور ایمان والوں کے

اٰمَنُوْۤا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَ لَوْ كَانُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَنْ	يَّسْتَغْفِرُوْا	لِلْمُشْرِكِيْنَ	وَلَوْ	كَانُوْۤا
ایمان لائے	کہ	وہ مغفرت کی دعا مانگیں	مشرکوں کے لئے	اگرچہ	وہ ہوں

لائق نہیں کہ مشرکوں کے لئے مغفرت کی دعا مانگیں اگرچہ وہ

اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ

اُولِيْ قُرْبٰى	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	تَبَيَّنَ (2)	لَهُمْ	اَنَّهُمْ
قرابت والے، رشتہ دار	(اس کے) بعد	جبکہ	واضح ہو چکا	ان کے لئے	کہ وہ

رشتہ دار ہوں جبکہ ان کے لئے واضح ہو چکا ہے کہ وہ

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَ مَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا

اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَا كَانَ	اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ	لِاَبِيْهِ	اِلَّا
جہنم والے (ہیں)	اور	نہیں تھا	ابراہیم کا مغفرت کی دعا کرنا	اپنے باپ (یعنی چچا) کی	مگر

دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کی مغفرت کی دعا کرنا صرف

چچا کے لئے حضرت ابراہیم کے استغفار کی نوعیت اور اوصافِ ابراہیمی

عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَاۤ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗۤ

عَنْ مَّوْعِدَةٍ (3)	وَّعَدَهَاۤ	اِيَّاهُ	فَلَمَّا	تَبَيَّنَ	لَهٗۤ
ایک وعدے (کی وجہ) سے	اس نے کرلیا تھا وہ وعدہ	اس سے	پھر جب	واضح ہو گیا	اس کے لئے

ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو انہوں نے اس سے کرلیا تھا پھر جب ابراہیم کے لئے یہ بالکل واضح ہو گیا

(1)...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ میں تمہارے لئے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ کی جائے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر ممانعت فرمادی۔ (2)...... کسی مشرک کا مرتے وقت تک مسلمان نہ ہونا اس بات کی علامت ہے کہ وہ کافر مرا لہٰذا اس پر اسلام کے احکام جاری نہیں ہوتے اگرچہ حقیقتِ حال کی خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے جیسے کسی کا مرتے وقت تک مسلمان رہنا اس کے اسلام پر مرنے کی علامت ہے اگرچہ اس کے خاتمہ کا حال ہمیں معلوم نہیں، یہی اس آیت کریمہ کا مقصد ہے۔ (3)...... اس سے یا تو وہ وعدہ مراد ہے جو حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزر سے =

اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اَنَّهٗ	عَدُوٌّ	لِّلّٰهِ (1)	تَبَرَّاَ	مِنْهُ	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
کہ وہ (چچا)	دشمن (ہے)	اللہ کا	تو وہ بیزار ہو گیا	اس سے	بیشک	ابراہیم

کہ وہ اللہ کا دشمن ہے تو اس سے بیزار ہو گئے۔ بیشک ابراہیم

لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾ وَمَا كَانَ اللّٰهُ

لَاَوَّاهٌ	حَلِيْمٌ ﴿١١٤﴾	وَ	مَا كَانَ (2)	اللّٰهُ
ضرور بہت آہ وزاری کرنے والا	بہت برداشت کرنے والا (تھا)	اور	نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)

بہت آہ وزاری کرنے والا، بہت برداشت کرنے والا تھا ○ اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ

لِيُضِلَّ قَوْمًۢا بَعْدَ اِذْ هَدٰىهُمْ حَتّٰى

لِيُضِلَّ	قَوْمًۢا	بَعْدَ	اِذْ	هَدٰىهُمْ	حَتّٰى
وہ گمراہ کردے	کسی قوم (کو)	(اس کے) بعد	جب	اس نے ہدایت دی انہیں	یہاں تک کہ

کسی قوم کو ہدایت دینے کے بعد اسے گمراہ کردے جب تک

يُبَيِّنَ لَهُمْ مَّا يَتَّقُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ

يُبَيِّنَ	لَهُمْ	مَّا	يَتَّقُوْنَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَيْءٍ
وہ بیان فرمادے	ان کے لئے	(وہ چیز) جس سے	وہ بچتے رہیں	بیشک	اللہ	ہر چیز کو

انہیں صاف نہ بتادے کہ کس چیز سے انہیں بچنا ہے۔ بیشک اللہ سب کچھ

عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يُحْيٖ

عَلِيْمٌ ﴿١١٥﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يُحْيٖ
جاننے والا (ہے)	بیشک	اللہ	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	وہ زندہ کرتا ہے

جانتا ہے ○ بیشک اللہ ہی کے لیے آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے، وہ زندہ کرتا ہے

ممنوع عمل پر گرفت سے متعلق ایک قانون

قدرت اور شانِ الٰہی کا بیان

=اس کے لئے دعائے مغفرت کرنے کا کیا تھا۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ بے دین لوگ اگرچہ کتنے ہی قریبی رشتہ دار ہوں ان سے بیزار اور کنارہ کش ہونا سنتِ ابراہیمی ہے۔ 2 ...... آیت کا معنی یہ ہے کہ جو چیز ممنوع ہے اور اس سے اجتناب واجب ہے اس پر اللہ تبارک وتعالیٰ اس وقت تک اپنے بندوں کی گرفت نہیں فرماتا جب تک کہ اس کی ممانعت کا صاف بیان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے نہ آجائے لہٰذا ممانعت سے پہلے اس فعل کے کرنے میں حرج نہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس چیز کے بارے میں شریعت=

وَ يُمِيْتُ ؕ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا

وَ	يُمِيْتُ	وَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا
اور	موت دیتا ہے	اور	نہیں	تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ

اور وہ مارتا ہے اور اللہ کے سوا نہ تمہارا کوئی حامی ہے اور نہ

نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ

نَصِيْرٍ ﴿۱۱۶﴾	لَقَدْ	تَّابَ اللّٰهُ (1)	عَلَى النَّبِيِّ	وَ	الْمُهٰجِرِيْنَ	وَ
کوئی مددگار	ضرور بیشک	اللہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا	نبی پر	اور	(ان) مہاجرین	اور

مددگار ○ بیشک اللہ کی رحمت متوجہ ہوئی نبی پر اور ان مہاجرین اور

الْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا

الْاَنْصَارِ	الَّذِيْنَ	اتَّبَعُوْهُ	فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ (2)	مِنْۢ بَعْدِ	مَا
انصار (پر)	جنہوں نے	پیروی کی اس (نبی) کی	مشکل کی گھڑی میں	(اس کے) بعد	کہ

انصار پر جنہوں نے مشکل وقت میں نبی کی پیروی کی حالانکہ

كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ ؕ

كَادَ يَزِيْغُ	قُلُوْبُ فَرِيْقٍ	مِّنْهُمْ	ثُمَّ	تَابَ عَلَيْهِمْ
قریب تھا کہ ٹیڑھے ہو جاتے	ایک گروہ کے دل	ان میں سے	پھر	وہ اپنی رحمت سے متوجہ ہوا ان پر

قریب تھا کہ ان میں سے بعض لوگوں کے دل ٹیڑھے ہو جاتے پھر اللہ کی رحمت ان پر متوجہ ہوئی۔

اِنَّهٗ بِهِمْ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾ لا وَّ عَلَى الثَّلٰثَةِ

اِنَّهٗ	بِهِمْ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۷﴾	وَّ	عَلَى الثَّلٰثَةِ
بیشک وہ	ان پر	نہایت مہربان	بڑا رحم فرمانے والا (ہے)	اور	(ان) تین پر (رحمت سے متوجہ ہوا)

بیشک وہ ان پر نہایت مہربان، بڑا رحم فرمانے والا ہے ○ اور ان تین پر (بھی رحمت ہوئی)

غزوۂ تبوک کے مجاہدین پر رحمتِ الٰہی

تین صحابہ کی بے مثال ادا اور انہیں قبولیتِ توبہ کی بشارت

=کی طرف سے ممانعت نہ ہو وہ جائز ہے۔

(1)...... نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن ہیں اور آپ پر رحمتِ الٰہی یوں متوجہ ہوئی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معصوم ہونے کے باوجود بکثرت توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمائی گئی جو آپ کے درجات کی بلندی اور مسلمانوں کیلئے تعلیم کا ذریعہ تھی اور مہاجرین و انصار پر یوں متوجہ ہوئی کہ بہت سے معاملات میں انہیں توبہ کی توفیق دی گئی اور اس توبہ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قبول بھی فرمایا۔ (2)...... مشکل گھڑی سے مراد غزوۂ تبوک ہے جسے غزوۂ عسرت=

الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ

الَّذِيْنَ	خُلِّفُوْا[1]	حَتّٰۤى	اِذَا	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمُ	الْاَرْضُ
جنہیں	موٴخر کر دیا گیا (تھا)	یہاں تک کہ	جب	تنگ ہو گئی	ان پر	زمین

جن کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین اپنی وسعت کے باوجود

بِمَا رَحُبَتْ وَ ضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَ

بِمَا رَحُبَتْ	وَ	ضَاقَتْ	عَلَيْهِمْ	اَنْفُسُهُمْ	وَ
اپنی وسعت کے باوجود	اور	تنگ ہو گئیں	ان پر	ان کی جانیں	اور

ان پر تنگ ہو گئی اور وہ اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور

ظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ ثُمَّ

ظَنُّوْۤا	اَنْ	لَّا	مَلْجَاَ	مِنَ اللّٰهِ	اِلَّاۤ	اِلَيْهِ	ثُمَّ
انہوں نے یقین کر لیا	کہ	نہیں	کوئی پناہ	اللہ سے	مگر	اسی کی طرف	پھر

انہوں نے یقین کر لیا کہ اللہ کی ناراضگی سے (بچنے کیلئے) اس کے سوا کوئی پناہ نہیں

تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ

تَابَ عَلَيْهِمْ	لِيَتُوْبُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	التَّوَّابُ
اللہ نے توبہ قبول فرمالی ان کی	تاکہ وہ توبہ پر قائم رہیں	بیشک	اللہ	وہی	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمالی تاکہ وہ تائب رہیں۔ بیشک اللہ ہی توبہ قبول کرنے والا

ع

اللہ سے ڈرنے اور سچوں کے ساتھ ہونے کا حکم

الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۱۸﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	كُوْنُوْا
مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور	ہو جاؤ

مہربان ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ

= بھی کہتے ہیں۔ اس غزوہ میں تمام تر مشکلات اور تنگیوں کے باوجود صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم اپنے صدق و یقین اور ایمان و اخلاص کے ساتھ حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی جاں نثاری میں ثابت قدم رہے۔

1 ..... پیچھے رہ جانے والے یہ تین انصاری صحابہ حضرت کعب بن مالک، ہلال بن اُمیہ اور مرارہ بن ربیع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم تھے۔ ان کا معاملہ موقوف کر دیا گیا تھا جس کی وجہ سے ان پر تین سخت آزمائشیں آئیں (1) وسیع و عریض زمین ان پر ایسی تنگ ہو گئی کہ انہیں کہیں چین نہ ملتا تھا۔ (2) وہ اپنی جان سے تنگ آ گئے تھے =

غزوہ میں غیر حاضر ہونے کی ممانعت اور مجاہدین کی عظمت وشان

مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ مَا كَانَ لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ وَ مَنۡ

مَعَ الصّٰدِقِیۡنَ ﴿۱۱۹﴾ (1)	مَا كَانَ	لِاَهۡلِ الۡمَدِيۡنَةِ (2)	وَ	مَنۡ
سچوں کے ساتھ	(مناسب) نہیں تھا	مدینہ والوں کے لئے	اور	جو

ہو جاؤ○ اہلِ مدینہ اور ان کے اِرد گرد رہنے والے دیہاتیوں کے لئے

حَوۡلَهُمۡ مِّنَ الۡاَعۡرَابِ اَنۡ يَّتَخَلَّفُوۡا عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ وَ

حَوۡلَهُمۡ	مِّنَ الۡاَعۡرَابِ	اَنۡ	يَّتَخَلَّفُوۡا	عَنۡ رَّسُوۡلِ اللّٰهِ	وَ
ان کے ارد گرد (رہتے ہیں)	دیہاتیوں میں سے	کہ	وہ پیچھے رہ جائیں	اللہ کے رسول سے	اور

مناسب نہیں تھا کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے بیٹھے رہیں اور

لَا يَرۡغَبُوۡا بِاَنۡفُسِهِمۡ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمۡ

لَا	يَرۡغَبُوۡا	بِاَنۡفُسِهِمۡ	عَنۡ نَّفۡسِهٖ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمۡ
نہ	(یہ کہ) وہ عزیز سمجھیں	اپنی جانوں کو	ان کی جان سے	یہ	(اس) لئے کہ وہ

نہ یہ کہ اُن کی جان سے زیادہ اپنی جانوں کو عزیز سمجھیں۔ یہ اس لئے ہے کہ

لَا يُصِيۡبُهُمۡ ظَمَاٌ وَّ لَا نَصَبٌ وَّ لَا مَخۡمَصَةٌ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ وَ

لَا يُصِيۡبُهُمۡ	ظَمَاٌ	وَّ	لَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا	مَخۡمَصَةٌ	فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	وَ
نہیں پہنچتی انہیں	پیاس	اور	نہ	تکلیف	اور	نہ	بھوک	اللہ کی راہ میں	اور

اللہ کے راستے میں انہیں جو پیاس یا تکلیف یا بھوک پہنچتی ہے اور

لَا يَطَـُٔوۡنَ مَوۡطِئًا يَّغِيۡظُ الۡكُفَّارَ وَ لَا يَنَالُوۡنَ

لَا يَطَـُٔوۡنَ	مَوۡطِئًا	يَّغِيۡظُ	الۡكُفَّارَ	وَ	لَا يَنَالُوۡنَ
وہ قدم نہیں رکھتے	کسی جگہ (پر)	جو غصہ دلائے	کافروں (کو)	اور	وہ حاصل نہیں کرتے

جہاں کفار کو غصہ دلانے والی جگہ پر قدم رکھتے ہیں اور جو کچھ دشمن سے

═ کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ناراضی کی وجہ سے اپنی زندگی بوجھ معلوم ہونے لگی۔ (3) ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے جانے پر انہیں یقین ہو گیا کہ اب ہماری پناہ وہی ہے۔ جب ان کا یہ حال ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور اس کا اعلان کیا تا کہ انہیں اس کی قدر ہو اور آئندہ توبہ پر قائم رہیں۔

1 ...... اِس آیت سے نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے کا بھی ثبوت ملتا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ہونے کی ایک صورت ان کی صحبت اختیار کرنا بھی ہے اور ان کی صحبت اختیار کرنے کا ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کی سیرت و کردار اور اچھے اعمال دیکھ کر خود کو بھی گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی توفیق مل جاتی ہے اور ═

علمِ دین حاصل کرنے کا حکم اور اس کا بنیادی مقصد

مِنْ عَدُوٍّ نَّیْلًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ بِهٖ عَمَلٌ صَالِحٌ ؕ اِنَّ

مِنْ عَدُوٍّ	نَّیْلًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ	بِهٖ	عَمَلٌ صَالِحٌ(1)	اِنَّ
دشمن سے	کوئی چیز	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے	اس کے بدلے	نیک عمل	بیشک

حاصل کرتے ہیں اس سب کے بدلے ان کے لیے نیک عمل لکھا جاتا ہے۔ بیشک

اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾ۙ وَ لَا یُنْفِقُوْنَ نَفَقَةً صَغِیْرَةً

اللّٰهَ	لَا یُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۰﴾	وَ	لَا یُنْفِقُوْنَ	نَفَقَةً	صَغِیْرَةً
اللہ	ضائع نہیں فرماتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	وہ خرچ نہیں کرتے	کوئی خرچ	چھوٹا

اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا ○ اور جو کچھ تھوڑا اور زیادہ وہ خرچ کرتے ہیں

وَّ لَا كَبِیْرَةً وَّ لَا یَقْطَعُوْنَ وَادِیًا اِلَّا كُتِبَ لَهُمْ

وَّ	لَا	كَبِیْرَةً	وَّ	لَا یَقْطَعُوْنَ	وَادِیًا	اِلَّا	كُتِبَ	لَهُمْ
اور	نہ	بڑا	اور	وہ طے نہیں کرتے	کوئی وادی	مگر	لکھا جاتا ہے	ان کے لئے

اور جو وادی وہ طے کرتے ہیں سب ان کے لیے لکھا جاتا ہے

لِیَجْزِیَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ

لِیَجْزِیَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ
تاکہ بدلہ عطا فرمائے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	وہ کام کرتے تھے	اور

تاکہ اللہ ان کے بہتر کاموں کا انہیں بدلہ عطا فرمائے ○ اور

مَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِیَنْفِرُوْا كَآفَّةً ؕ فَلَوْ لَا نَفَرَ

مَا كَانَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	لِیَنْفِرُوْا	كَآفَّةً(2)	فَلَوْ لَا	نَفَرَ
(بس میں) نہیں ہے	مسلمانوں (کے)	کہ وہ نکل جائیں	سب	تو کیوں نہیں	نکل جاتی

مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکل جائیں تو ان میں

=ایک اثر یہ ہوتا ہے کہ دل کی سختی ختم ہوتی اور اس میں رقت و نرمی محسوس ہوتی ہے، ایمان پر خاتمے اور قبر و حشر کے ہولناک معاملات کی فکر نصیب ہوتی ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ نیک بندوں سے تعلقات بنائے اور ان کی صحبت اختیار کرے۔ 2......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اہلِ مدینہ سے مدینہ طیبہ میں سکونت رکھنے والے مراد ہیں خواہ وہ مہاجرین ہوں یا انصار اور اعراب سے قرب وجوار کے تمام دیہاتی مراد ہیں۔

1......اس آیت سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا قصد کیا تو اس مقصد کیلئے اس کا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا، حرکت کرنا سب نیکیاں ہیں، وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ=

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىِٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ وَ

مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ	مِّنْهُمْ	طَآىِٕفَةٌ	لِّیَتَفَقَّهُوْا (1)	فِی الدِّیْنِ	وَ
ہر گروہ سے	ان میں سے	ایک جماعت	تاکہ وہ سمجھ بوجھ حاصل کریں	دین میں	اور

ہر گروہ میں سے ایک جماعت کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں سمجھ بوجھ حاصل کریں اور

لِیُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْۤا اِلَیْهِمْ لَعَلَّهُمْ

لِیُنْذِرُوْا	قَوْمَهُمْ	اِذَا	رَجَعُوْۤا	اِلَیْهِمْ	لَعَلَّهُمْ
تاکہ وہ ڈرائیں	اپنی قوم (کو)	جب	وہ واپس آئیں	ان کی طرف	تاکہ وہ

جب اِن کی طرف واپس آئیں تو وہ اِنہیں ڈرائیں تاکہ یہ

یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوا الَّذِیْنَ

یَحْذَرُوْنَ ﴿۱۲۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَاتِلُوا	الَّذِیْنَ
بچ جائیں، ڈر جائیں	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جہاد کرو	ان لوگوں سے جو

ڈر جائیں ○ اے ایمان والو! ان کافروں سے جہاد کرو جو

یَلُوْنَكُمْ مِّنَ الْكُفَّارِ وَ لْیَجِدُوْا فِیْكُمْ غِلْظَةً ؕ

یَلُوْنَكُمْ (2)	مِّنَ الْكُفَّارِ	وَ لْیَجِدُوْا	فِیْكُمْ	غِلْظَةً (3)
تمہارے قریب رہتے ہیں	کافروں میں سے	اور چاہئے کہ وہ پائیں	تم میں	سختی

تمہارے قریب ہیں اور وہ تم میں سختی پائیں

وَ اعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ وَ اِذَا مَاۤ

وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	اللّٰهَ	مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۲۳﴾	وَ	اِذَا مَاۤ
اور	جان لو	کہ	اللہ	پرہیزگاروں کے ساتھ (ہے)	اور	جب

اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے ○ اور جب

کفار سے جنگ کرنے کے آداب

ع ۵ ۴

قرآنِ پاک سے متعلق منافقوں کا طرزِ عمل

الربع

=کے یہاں لکھی جاتی ہیں۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سب مسلمانوں کا اپنے وطن سے نکل جانا درست نہیں کہ اس طرح شدید حرج ہوگا تو جب سارے نہیں جاسکتے تو ہر بڑی جماعت سے ایک چھوٹی جماعت جس کا نکلنا انہیں کافی ہو کیوں نہیں نکل جاتی تاکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کریں اور اس کے حصول میں مشقتیں جھیلیں اور اس سے ان کا مقصود واپس آکر اپنی قوم کو وعظ و نصیحت کرنا ہو تاکہ ان کی قوم کے لوگ اس چیز سے بچیں جس سے بچنا انہیں ضروری ہے۔

1 ...... علمِ دین حاصل کرنا فرض ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جو چیزیں بندے پر فرض و واجب ہیں اور جو اس کے لئے ممنوع و حرام ہیں اور اسے درپیش ہیں=

اُنۡزِلَتۡ سُوۡرَةٌ فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ يَّقُوۡلُ

اُنۡزِلَتۡ	سُوۡرَةٌ	فَمِنۡهُمۡ	مَّنۡ	يَّقُوۡلُ
اتاری جاتی ہے	کوئی سورت	تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہنے لگتا ہے

کوئی سورت اترتی ہے تو ان (منافقین) میں سے کوئی کہنے لگتا ہے کہ

اَيُّكُمۡ زَادَتۡهُ هٰذِهٖۤ اِيۡمَانًا ۚ فَاَمَّا

اَيُّكُمۡ	زَادَتۡهُ	هٰذِهٖۤ	اِيۡمَانًا (1)	فَاَمَّا
تم میں کون (ہے)	اضافہ کیا اُسے	اس (سورت نے)	ایمان (میں)	پس بہر حال

اس سورت نے تم میں کس کے ایمان میں اضافہ کیا ہے؟ تو

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا فَزَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا وَّهُمۡ

الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا	فَزَادَتۡهُمۡ	اِيۡمَانًا	وَّ	هُمۡ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	تو اس نے اضافہ کیا انہیں	ایمان (میں)	اور	وہ

جو ایمان والے ہیں ان کے ایمان میں تو اس نے اضافہ کیا اور وہ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾ وَاَمَّا الَّذِيۡنَ فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ

يَسۡتَبۡشِرُوۡنَ ﴿۱۲۴﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِيۡنَ	فِىۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ (2)
خوشیاں منا رہے ہیں	اور	بہر حال	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

خوشیاں منا رہے ہیں ○ اور جن کے دلوں میں مرض ہے

فَزَادَتۡهُمۡ رِجۡسًا اِلٰى رِجۡسِهِمۡ وَمَاتُوۡا

فَزَادَتۡهُمۡ	رِجۡسًا	اِلٰى رِجۡسِهِمۡ	وَ	مَاتُوۡا
تو اس نے بڑھا دیا انہیں	ناپاکی (میں)	ان کی ناپاکی پر	اور	وہ مر گئے

تو ان کی ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضافہ کر دیا اور وہ کفر کی حالت میں

ایمان والوں اور منافقوں پر قرآن مجید کا اثر

==ان کا سیکھنا فرضِ عین ہے اور اس سے زائد علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ، نیز فقہ افضل ترین علوم میں سے ہے۔ فقہ احکامِ دین کے علم کو کہتے ہیں اور اصطلاحی فقہ بھی اس کا عظیم مصداق ہے۔ 2 ..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہاد تمام کافروں سے واجب ہے قریب کے ہوں یا دُور کے لیکن قریب والے مقدم ہیں پھر وہ جو اُن سے متصل ہوں۔ 3 ..... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سختی میں جرأت و بہادری، قتال پر صبر اور قتل یا قید کرنے میں شدت وغیرہ ہر قسم کی مضبوطی و سختی داخل ہے۔

1 ..... جب قرآنِ پاک کی کوئی سورت نازل ہوتی ہے تو منافقین آپس میں مذاق اڑانے کے طور پر کہتے ہیں "اس سورت نے تم میں کس کے ایمان یعنی تصدیق==

منافقوں کی آزمائش اور ان کا حال

وَ هُمْ كٰفِرُوْنَ (١٢٥) اَوَ لَا يَرَوْنَ اَنَّهُمْ

وَ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ (١٢٥)	اَوَ لَا يَرَوْنَ (1)	اَنَّهُمْ
اور (جبکہ)	وہ	کفر کرنے والے (تھے)	اور کیا وہ نہیں دیکھتے	کہ انہیں

مر گئے ○ کیا وہ یہ نہیں دیکھتے کہ انہیں

يُفْتَنُوْنَ فِيْ كُلِّ عَامٍ مَّرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ

يُفْتَنُوْنَ	فِيْ كُلِّ عَامٍ	مَّرَّةً	اَوْ	مَرَّتَيْنِ	ثُمَّ
آزمایا جاتا ہے	ہر سال میں	ایک مرتبہ	یا	دو مرتبہ	پھر

ہر سال ایک یا دو مرتبہ آزمایا جاتا ہے پھر (بھی)

بارگاہِ رسالت سے منافقوں کا فرار

لَا يَتُوْبُوْنَ وَ لَا هُمْ يَذَّكَّرُوْنَ (١٢٦) وَ اِذَا مَاۤ اُنْزِلَتْ

لَا يَتُوْبُوْنَ	وَ	لَا	هُمْ	يَذَّكَّرُوْنَ (١٢٦)	وَ	اِذَا مَاۤ	اُنْزِلَتْ
نہ وہ توبہ کرتے ہیں	اور	نہ	وہ	نصیحت مانتے ہیں	اور	جب	اتاری جاتی ہے

نہ وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ ہی نصیحت مانتے ہیں ○ اور جب کوئی سورت

سُوْرَةٌ نَّظَرَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ ؕ هَلْ يَرٰىكُمْ

سُوْرَةٌ	نَّظَرَ	بَعْضُهُمْ	اِلٰى بَعْضٍ	هَلْ	يَرٰىكُمْ
کوئی سورت	(تو) دیکھنے لگتے ہیں	ان کے بعض	بعض کی طرف	کیا	دیکھ رہا ہے تمہیں

نازل کی جاتی ہے تو ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگتے ہیں کہ تمہیں کوئی

مِّنْ اَحَدٍ ثُمَّ انْصَرَفُوْا ؕ صَرَفَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ

مِّنْ اَحَدٍ	ثُمَّ	انْصَرَفُوْا	صَرَفَ	اللّٰهُ	قُلُوْبَهُمْ
کوئی ایک	پھر	وہ پلٹ جاتے ہیں	پلٹ دیئے ہیں	اللہ (نے)	ان کے دل

دیکھ تو نہیں رہا پھر پلٹ جاتے ہیں تو اللہ نے ان کے دل پلٹ دیئے ہیں

=اور یقین میں اضافہ کیا ہے؟" اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مذاق اڑانا منافقین کا کام ہے جو قرآن کی ایک آیت کا بھی مذاق اڑائے وہ کافر ہے۔

2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی جن کے دلوں میں شک اور نفاق کا مرض ہے تو قرآن کی سورت کے نزول سے ان کے کفر پر مزید کفر چڑھ گیا کہ انہوں نے جب کبھی کسی سورت کے نزول کا انکار کیا یا اس کا مذاق اڑایا تو ان کے پہلے کفر کے ساتھ مزید کفر بڑھ گیا، وہ منافقین اپنے کفر پر قائم رہے یہاں تک کہ حالتِ کفر میں مر گئے۔

1 ......مومن ہر مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اسے اپنے گناہ کا نتیجہ یا آزمائش سمجھتا ہے جبکہ کافر کی نگاہ صرف موسم کی خرابیوں اور دنیاوی اسباب=

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف اور امت پر شفقت

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ ۝١٢٧ بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا يَفۡقَهُوۡنَ

بِاَنَّهُمۡ	قَوۡمٌ	لَّا يَفۡقَهُوۡنَ ١٢٧	لَقَدۡ	جَآءَكُمۡ
(اس) لئے کہ وہ	لوگ	سمجھتے نہیں	ضرور بیشک	تشریف لے آیا تمہارے پاس

کیونکہ یہ لوگ سمجھتے نہیں ۝ بیشک تمہارے پاس

رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ

رَسُوۡلٌ (1)	مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ	عَزِيۡزٌ	عَلَيۡهِ	مَا عَنِتُّمۡ
عظیم رسول	تمہاری جانوں میں سے	گراں ہے	اس پر	تمہارا مشقت میں پڑنا

تم میں سے وہ عظیم رسول تشریف لے آئے جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا بہت بھاری گزرتا ہے،

حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ ۝١٢٨

حَرِيۡصٌ	عَلَيۡكُمۡ	بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ	رَءُوۡفٌ	رَّحِيۡمٌ ١٢٨ (2)
بہت حریص (ہیں)	تمہاری (بھلائی) پر	مسلمانوں پر	بہت مہربان	رحم فرمانے والا

وہ تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے، مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں ۝

ایمان سے منہ پھیرنے پر کفار و منافقین کو تنبیہ

فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ۖ لَاۤ اِلٰهَ

فَاِنۡ	تَوَلَّوۡا	فَقُلۡ	حَسۡبِىَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو	مجھے کافی ہے	اللہ	نہیں	کوئی معبود

پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرمادو کہ مجھے اللہ کافی ہے اس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَهُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ۝١٢٩ ع

اِلَّا	هُوَ	عَلَيۡهِ	تَوَكَّلۡتُ	وَ	هُوَ	رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِيۡمِ ١٢٩
مگر	وہی	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	وہ	بہت بڑے عرش کا مالک (ہے)

کوئی معبود نہیں، میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور وہ عرش عظیم کا مالک ہے ۝

ع ۵

=پر ہوتی ہے اور یہ منافقین والا حال آج کی بہت بڑی تعداد کا ہے کہ سیلاب، زلزلہ اور اس طرح کی کسی بھی آفت و مصیبت کو عبرت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ صرف سائنسی توجیہات میں تولنا شروع کر دیتے ہیں۔

1۔۔۔۔۔اس آیت مبارکہ میں سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری یعنی میلاد مبارک کا بیان، اخلاقِ حمیدہ، اوصافِ جلیلہ اور فضیلت و شرف کا بیان ہے، اس سے متعلق تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص271 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2۔۔۔۔۔اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی=

آیات:109 — رکوع:11

سُوۡرَةُ يُوۡنُسَ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ ۚ تِلۡكَ اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ① اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا اَنۡ

الٓرٰ	تِلۡكَ	اٰيٰتُ الۡكِتٰبِ الۡحَكِيۡمِ ①	اَكَانَ لِلنَّاسِ عَجَبًا (1)	اَنۡ
الٓرٰ	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	کیا لوگوں کو تعجب ہے	(اس بات پر) کہ

الٓرٰ، یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ کیا لوگوں کو اس بات پر تعجب ہے کہ

قرآن پاک حکمت والی کتاب ہے

کی بعثت اور رسالت پر کفار کا تعجب

اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى رَجُلٍ مِّنۡهُمۡ اَنۡ اَنۡذِرِ النَّاسَ

اَوۡحَيۡنَاۤ	اِلٰى رَجُلٍ	مِّنۡهُمۡ	اَنۡ	اَنۡذِرِ	النَّاسَ
ہم نے وحی کی	ایک مرد کی طرف	ان میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	لوگوں (کو)

ہم نے ان میں سے ایک مرد کی طرف یہ وحی بھیجی کہ لوگوں کو ڈر سناؤ

وَبَشِّرِ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنَّ لَهُمۡ قَدَمَ صِدۡقٍ

وَ	بَشِّرِ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اَنَّ	لَهُمۡ	قَدَمَ صِدۡقٍ (2)
اور	خوشخبری دو	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	کہ	ان کے لئے	سچ کا مقام (ہے)

اور ایمان والوں کو خوشخبری دو کہ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

=عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اپنے دو ناموں رؤوف اور رحیم سے مشرف فرمایا۔ یہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی کمال تکریم ہے۔

1 ...... جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو رسالت سے مشرف فرمایا اور آپ نے اس کا اظہار کیا تو اہلِ عرب منکر ہوگئے اور ان میں سے بعض لوگوں نے یہ کہا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے برتر ہے کہ کسی بشر کو رسول بنائے،" اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 2 ...... "قَدَمَ" سے اس کی جگہ یعنی مقام مراد ہے اور مفسرین نے "قَدَمَ صِدۡقٍ" کے معنٰی یہ بیان فرمائے ہیں: بہترین مقام، جنت میں بلند مرتبہ، نیک اعمال، نیک اعمال کا اجر اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ=

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عظمت وشانِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ قَالَ الْكٰفِرُوْنَ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢ اِنَّ

اِنَّ	لَسٰحِرٌ مُّبِيْنٌ ۝٢	هٰذَا	اِنَّ	الْكٰفِرُوْنَ	قَالَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ
بیشک	ضرور کھلا جادو گر (ہے)	یہ	بیشک	کافروں (نے)	کہا	ان کے رب کے پاس

سچ کا مقام ہے۔ کافروں نے کہا: بیشک یہ تو کھلا جادو گر ہے ۝ بیشک

رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

ثُمَّ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الَّذِيْ	اللّٰهُ	رَبَّكُمُ
پھر	چھ دن میں	زمین (کو)	اور	آسمانوں	پیدا کیا	جس نے	اللہ (ہے)	تمہارا رب

تمہارا رب اللہ ہے جس نے آسمان اور زمین چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ ؕ مَا

مَا	الْاَمْرَ	يُدَبِّرُ	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوٰى
نہیں	کام (کی)	وہ تدبیر فرماتا ہے	عرش پر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا

عرش پر استوا فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، اس کی

مِنْ شَفِيْعٍ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

رَبُّكُمْ	اللّٰهُ	ذٰلِكُمُ	مِنْۢ بَعْدِ اِذْنِهٖ (1)	اِلَّا	مِنْ شَفِيْعٍ
تمہارا رب (ہے)	اللہ	یہ	اس کی اجازت کے بعد	مگر	کوئی شفاعت کرنے والا

اجازت کے بعد ہی کوئی سفارشی ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے

حشر و نشر کا بیان اور دوبارہ پیدا کرنے کا اہم مقصد

فَاعْبُدُوْهُ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣ اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ

وَعْدَ اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا	اِلَيْهِ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٣	فَاعْبُدُوْهُ
اللہ کا وعدہ	تم سب کو لوٹنا (ہے)	اسی کی طرف	تو کیا تم سمجھتے نہیں	تو تم عبادت کرو اس کی

تو تم اس کی عبادت کرو تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟ ۝ اسی کی طرف تم سب کو لوٹنا ہے (یہ) اللہ کا سچا وعدہ

=وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شفاعت۔

1 ...... یہاں بت پرستوں کے اس قول کہ "بت اُن کی شفاعت کریں گے" کا رد ہے، انہیں بتایا گیا کہ شفاعت اجازت یافتہ لوگوں کے سوا کوئی نہیں کرے گا اور اجازت یافتہ صرف اس کے مقبول بندے ہوں گے۔ کثیر احادیث سے ثابت ہے کہ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء و صالحین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور دیگر جنتی شفاعت فرمائیں گے اور اِن شفاعت کرنے والوں کے سردار اور آقا و مولیٰ حضور سیّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہوں گے۔

حَقًّا ؕ اِنَّهٗ يَبۡدَؤُا الۡخَلۡقَ ثُمَّ يُعِيۡدُهٗ لِيَجۡزِىَ

لِيَجۡزِىَ	يُعِيۡدُهٗ	ثُمَّ	الۡخَلۡقَ	يَبۡدَؤُا	اِنَّهٗ	حَقًّا
تاکہ بدلہ دے	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	ابتداء کرتا ہے	بیشک وہ	سچا

ہے۔ بیشک وہ پہلی بار (بھی) پیدا کرتا ہے پھر فنا کرنے کے بعد دوبارہ بنائے گا تاکہ

الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ

وَ	بِالۡقِسۡطِ (1)	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوۡا	الَّذِيۡنَ
اور	انصاف کے ساتھ	نیک، اچھے	انہوں نے عمل کئے	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کو جو

ایمان لانے والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو انصاف کے ساتھ بدلہ دے اور

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَهُمۡ شَرَابٌ مِّنۡ حَمِيۡمٍ وَّ

وَّ	مِّنۡ حَمِيۡمٍ	شَرَابٌ	لَهُمۡ	كَفَرُوۡا	الَّذِيۡنَ
اور	کھولتے پانی سے	مشروب (ہے)	ان کے لئے	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

کافروں کے لیے ان کے کفر کی وجہ سے شدید گرم پانی

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ بِمَا كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ

جَعَلَ	الَّذِىۡ	هُوَ	كَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ۝۴	بِمَا	عَذَابٌ اَلِيۡمٌ
بنایا	جس نے	وہی (ہے)	وہ کفر کرتے تھے	(اس کے) سبب جو	دردناک عذاب (ہے)

کا مشروب اور دردناک عذاب ہے ۝ وہی ہے جس نے

سورج اور چاند کے احوال قدرتِ الٰہی کی دلیل ہیں

الشَّمۡسَ ضِيَآءً وَّالۡقَمَرَ نُوۡرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ

مَنَازِلَ	قَدَّرَهٗ	وَّ	نُوۡرًا	الۡقَمَرَ	وَّ	ضِيَآءً (2)	الشَّمۡسَ
منزلیں	مقرر کیں اس کے لئے	اور	نور	چاند (کو)	اور	روشن	سورج (کو)

سورج کو روشنی اور چاند کو نور بنایا اور چاند کے لیے منزلیں مقرر کردیں

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ نیکوں کے ثواب میں کمی نہ کی جائے گی، یا یہ مراد ہے کہ نیکوں نے دنیا میں انصاف کیا کہ جن باتوں کا انہیں حکم دیا گیا ان پر عمل کیا اور جن سے روکا گیا اس سے باز رہے۔ یہ عربی ترکیب کے اعتبار سے فرق ہے۔ (2)...... ضیاء سے مراد ذاتی روشنی اور نور سے مراد دوسرے سے حاصل کی ہوئی روشنی ہے۔ جب اس روشنی کا تعلق سورج سے ہو تو اسے ضیاء اور چاند سے ہو تو اسے نور کہتے ہیں۔

لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَ الْحِسَابَ ؕ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا

لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِيْنَ	وَ	الْحِسَابَ[1]	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	ذٰلِكَ	اِلَّا
تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور	حساب	نہیں پیدا کیا	اللہ (نے)	یہ	مگر

تاکہ تم سالوں کی گنتی اور حساب جان لو۔ اللہ نے یہ سب حق کے ساتھ

بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝۵

بِالْحَقِّ	يُفَصِّلُ	الْاٰيٰتِ	لِقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ۝۵
حق کے ساتھ	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے	نشانیاں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	علم رکھتے ہیں

پیدا فرمایا۔ وہ علم والوں کے لئے تفصیل سے نشانیاں بیان کرتا ہے ○

قدرتِ الٰہی کی مزید نشانیاں

اِنَّ فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ

اِنَّ	فِي اخْتِلَافِ الَّيْلِ وَ النَّهَارِ	وَ	مَا	خَلَقَ	اللّٰهُ
بیشک	رات اور دن کی تبدیلی میں	اور	جو کچھ	پیدا کیا	اللہ (نے)

بیشک رات اور دن کی تبدیلی میں اور جو کچھ اللہ نے

حشر پر ایمان نہ لانے والوں کی صفات اور ان کا انجام

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَّقُوْنَ ۝۶ اِنَّ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّتَّقُوْنَ ۝۶ [2]	اِنَّ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	ڈرتے ہیں	بیشک

آسمانوں اور زمین میں پیدا کیا ان میں ڈرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ بیشک

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَ رَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	وَ	رَضُوْا	بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
وہ لوگ جو	امید نہیں رکھتے	ہم سے ملنے (کی)	اور	انہوں نے پسند کر لیا	دنیا کی زندگی کو

وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے اور دنیا کی زندگی پسند کر بیٹھے ہیں

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ علمِ ریاضی، علمِ ہیئت، علمِ فلکیات وغیرہ بڑے مفید علم ہیں کہ ان سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت معلوم ہوتی ہے نیز حسنِ نیت کے ساتھ ان کا سیکھنا ثواب کا کام ہے۔ 2 ...... دن رات، آسمان و زمین اور مخلوقاتِ الٰہی میں قدرتِ ربانی کی نشانیاں پرہیزگاروں کے لئے ہیں کیونکہ ان چیزوں میں غور کر کے ایمان و عرفان صرف خوفِ خدا رکھنے والوں کو میسر ہوتا ہے جبکہ بہت سے کافر یہ چیزیں دیکھ کر سرکش ہو جاتے ہیں جیسے آج اکثر سائنس دانوں نے سائنس میں ترقی کر کے خدا عَزَّوَجَلَّ کا ہی انکار کر دیا۔

وَاطۡمَاَنُّوۡا بِهَا وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنۡ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوۡنَ ۟ۙ اُولٰٓٮِٕكَ

وَاطۡمَاَنُّوۡا	بِهَا	وَ	الَّذِيۡنَ	هُمۡ	عَنۡ اٰيٰتِنَا	غٰفِلُوۡنَ ۟ (1)	اُولٰٓٮِٕكَ
اور مطمئن ہوگئے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	وہ	ہماری آیتوں سے	غافل (ہیں)	یہ لوگ

اور اس پر مطمئن ہوگئے ہیں اور وہ جو ہماری آیتوں سے غافل ہیں ۝ ان لوگوں کا

مَاۡوٰٮهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۸ اِنَّ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا

مَاۡوٰٮهُمُ	النَّارُ	بِمَا	كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝۸	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	اٰمَنُوۡا
ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	(اس کا) بدلہ جو	وہ کام کرتے تھے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے

ٹھکانہ ان کے اعمال کے بدلے میں دوزخ ہے ۝ بیشک وہ لوگ جو ایمان لائے

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ يَهۡدِيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِاِيۡمَانِهِمۡۚ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	يَهۡدِيۡهِمۡ	رَبُّهُمۡ	بِاِيۡمَانِهِمۡ
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	رہنمائی کرے گا ان کی	ان کا رب	ان کے ایمان کے سبب

اور انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کا رب ان کے ایمان کے سبب ان کی رہنمائی فرمائے گا۔

تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهِمُ الۡاَنۡهٰرُ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝۹ دَعۡوٰٮهُمۡ فِيۡهَا

تَجۡرِىۡ	مِنۡ تَحۡتِهِمُ	الۡاَنۡهٰرُ	فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝۹	دَعۡوٰٮهُمۡ (2)	فِيۡهَا
بہتی ہوں گی	ان کے نیچے	نہریں	نعمتوں کے باغات میں	ان کی دعا (ہوگی)	ان میں

ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ (وہ) نعمتوں کے باغوں میں ہوں گے ۝ ان کی دعا اس میں یہ ہوگی کہ

سُبۡحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمۡ فِيۡهَا سَلٰمٌۚ وَ

سُبۡحٰنَكَ	اللّٰهُمَّ	وَ	تَحِيَّتُهُمۡ	فِيۡهَا	سَلٰمٌ	وَ
تو پاک ہے	اے اللہ	اور	ان کا (ملاقات کے وقت) دعائیہ کلمہ	اس میں	سلام (ہوگا)	اور

اے اللہ! تو پاک ہے اور جنت میں ان کی ملاقات کا پہلا بول "سلام" ہوگا اور

باعمل مسلمانوں کا صلہ

اہلِ جنت کی دعا اور سلام

(1)...... یہاں آیتِ مبارکہ میں کفار کے اعتقاد کے اعتبار سے ان کے یہ احوال بیان فرمائے گئے ہیں لیکن عملی طور پر مسلمان بھی ان میں سے بہت سی چیزوں میں ملوث ہیں جیسے دلوں سے قیامت کے حساب کتاب اور عذابِ الٰہی کا خوف نکل جانا، دنیا کی زندگی کو ہی پسند کرنا اور اسی کیلئے کوشش کرنا اور اسی پر مطمئن ہو کر بیٹھ جانا، قرآن اور احکاماتِ الٰہیہ سے غفلت، دلوں کا سخت ہونا، شدید وعیدیں سن کر بھی گناہوں سے باز نہ آنا، یہ سب چیزیں ہمارے اندر اِس آیت کی روشنی میں افعالِ کفار کا عکس نہیں دِکھارہیں تو اور کیا ہے؟ (2)...... یعنی اہلِ جنت اللہ تعالیٰ کی تسبیح، تحمید، تقدیس میں مشغول رہیں گے اور اس کے ذکر سے انہیں فرحت =

ع-۲

بددعا کا جلد قبول نہ ہونا رحمتِ الٰہی ہے

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۟ ع ١٠ وَ

اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ [1]	اَنِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ١٠	وَ
ان کی دعا کا خاتمہ	(یہ ہوگا) کہ	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)	اور

ان کی دعا کا خاتمہ یہ ہے کہ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○ اور

وَلَوْ يُعَجِّلُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ الشَّرَّ اسْتِعْجَالَهُمْ

لَوْ	يُعَجِّلُ [2]	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ	الشَّرَّ	اسْتِعْجَالَهُمْ
اگر	جلدی فرماتا	اللہ	لوگوں کے لئے	عذاب (کی)	(جیسے) ان کا جلدی طلب کرنا

اگر اللہ لوگوں پر عذاب اسی طرح جلدی بھیج دیتا جس طرح وہ بھلائی

بِالْخَيْرِ لَقُضِيَ اِلَيْهِمْ اَجَلُهُمْ ؕ فَنَذَرُ

بِالْخَيْرِ	لَقُضِيَ	اِلَيْهِمْ	اَجَلُهُمْ	فَنَذَرُ
بھلائی کو	(تو) ضرور پوری کر دی جاتی	ان کی طرف	ان کی مدت	تو ہم چھوڑ دیتے

جلدی طلب کرتے ہیں تو ان کی مدت ان کی طرف پوری کر دی جاتی تو جو لوگ

تکلیف و راحت کے وقت کافر کا حال

الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ١١ وَ

الَّذِيْنَ	لَا يَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	فِيْ طُغْيَانِهِمْ	يَعْمَهُوْنَ ١١	وَ
ان لوگوں کو جو	امید نہیں رکھتے	ہماری ملاقات (کی)	ان کی سرکشی میں	وہ بھٹکتے رہیں	اور

ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے ہم انہیں ان کی سرکشی میں بھٹکتا ہوا چھوڑ دیتے ○ اور

اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا

اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	الضُّرُّ	دَعَانَا	لِجَنْۢبِهٖۤ	اَوْ	قَاعِدًا
جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	تکلیف	وہ دعا کرتا ہے ہم سے	اپنی کروٹ پر	یا	بیٹھے ہوئے

جب آدمی کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے ہوئے اور بیٹھے ہوئے

=وسرور اور انتہا درجہ کی لذت حاصل ہوگی۔

[1]...... اس کا معنی یہ ہے کہ ان کے کلام کی ابتداء اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تعظیم و تنزیہ سے ہوگی اور کلام کا اختتام اس کی حمد و ثنا پر ہوگا اور اس کے دوران جو چاہیں گے آپس میں کلام کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حمدِ الٰہی جنت میں بھی ہوگی۔ [2]...... ہماری تمام دعائیں قبول نہ ہونا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہے کہ ہم کبھی برائی کو بھلائی سمجھ لیتے ہیں، نیز غصہ میں اپنے آپ کو یا اپنے بال بچوں کو کوسنا نہیں چاہئے بلکہ ہر وقت رب تعالیٰ سے خیر ہی مانگنی چاہئے، نہ معلوم کون سی گھڑی=

اَوۡ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُ ضُرَّهٗ مَرَّ

اَوۡ	قَآئِمًا	فَلَمَّا	كَشَفۡنَا	عَنۡهُ	ضُرَّهٗ	مَرَّ
یا	کھڑے ہوئے	پھر جب	ہم دور کر دیتے ہیں	اس سے	اس کی تکلیف	وہ چل پڑتا ہے

اور کھڑے ہوئے (ہر حالت میں) ہم سے دعا کرتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف دور کر دیتے ہیں تو یوں چل دیتا ہے

كَاَنۡ لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ؕ كَذٰلِكَ

كَاَنۡ	لَّمۡ يَدۡعُنَاۤ	اِلٰى ضُرٍّ (1)	مَّسَّهٗ	كَذٰلِكَ
گویا کہ	اس نے پکارا نہیں تھا ہمیں	کسی تکلیف کی طرف	(جو) پہنچی اسے	اسی طرح

گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہیں تھا۔ حد سے

زُيِّنَ لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ مَا كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٢﴾ وَلَقَدۡ

زُيِّنَ	لِلۡمُسۡرِفِيۡنَ	مَا	كَانُوۡا يَعۡمَلُوۡنَ ﴿١٢﴾	وَ	لَقَدۡ
خوشنما بنا دیئے گئے	حد سے بڑھنے والوں کے لئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

بڑھنے والوں کے لئے ان کے اعمال اسی طرح خوشنما بنا دیئے گئے ○ اور بیشک

سابقہ قوموں کا حال اور ان کا انجام

اَهۡلَكۡنَا الۡقُرُوۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَمَّا ظَلَمُوۡا ۙ وَ

اَهۡلَكۡنَا	الۡقُرُوۡنَ	مِنۡ قَبۡلِكُمۡ	لَمَّا	ظَلَمُوۡا	وَ
ہم نے ہلاک کر دیا	زمانے والوں (کو)	تم سے پہلے	جب	انہوں نے ظلم کیا	اور

ہم نے تم سے پہلی قوموں کو ہلاک کر دیا جب انہوں نے ظلم کیا اور

جَآءَتۡهُمۡ رُسُلُهُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ وَمَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا ؕ

جَآءَتۡهُمۡ	رُسُلُهُمۡ	بِالۡبَيِّنٰتِ	وَ	مَا كَانُوۡا لِيُؤۡمِنُوۡا
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ	اور	وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے

ان کے پاس ہمارے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے اور وہ ایسے تھے ہی نہیں کہ ایمان لاتے۔

= قبولیت کی ہو اور بعض اوقات ایسے ہو بھی جاتا ہے کہ اولاد کیلئے بددعا کی اور وہ قبولیت کی گھڑی تھی جس کے نتیجے میں اولاد پر واقعی وہ مصیبت و آفت آجاتی ہے جس کی بددعا کی ہوتی ہے۔ لہٰذا اس طرح کی چیزوں سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔

(1)...... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ انسان مصیبت کے وقت بہت ہی بے صبرا ہے اور راحت کے وقت نہایت ناشکرا کہ جب تکلیف پہنچتی ہے تو کھڑے لیٹے بیٹھے ہر حال میں دعا کرتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ تکلیف دور کر دے تو شکر بجا نہیں لاتا اور اپنی سابقہ حالت کی طرف لوٹ جاتا ہے۔ یہ حال غافل شخص کا ہے جبکہ عقلمند =

سابقہ قوموں کے جانشین

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓىٕفَ

كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۳﴾	ثُمَّ	جَعَلْنٰكُمْ	خَلٰٓىٕفَ
اسی طرح	ہم بدلہ دیتے ہیں	جرم کرنے والی قوم (کو)	پھر	ہم نے بنایا تمہیں	جانشین

ہم یونہی مجرموں کو بدلہ دیتے ہیں ○ پھر ہم نے ان کے بعد

فِی الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَیْفَ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ

فِی الْاَرْضِ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	لِنَنْظُرَ (1)	كَیْفَ	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ
زمین میں	ان کے بعد	تاکہ ہم دیکھیں	کیسے	تم کام کرتے ہو	اور

تمہیں زمین میں جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے کام کرتے ہو؟ ○ اور

قرآن مجید سے متعلق کفار کا ایک مطالبہ اور انہیں جواب

اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ ۙ قَالَ الَّذِیْنَ

اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیَاتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ
جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جو

جب ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو ہم سے ملاقات کی

لَا یَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَیْرِ هٰذَاۤ اَوْ بَدِّلْهُ ؕ

لَا یَرْجُوْنَ	لِقَآءَنَا	ائْتِ بِقُرْاٰنٍ	غَیْرِ هٰذَاۤ	اَوْ	بَدِّلْهُ
امید نہیں رکھتے	ہم سے ملاقات (کی)	قرآن لے آؤ	اس کے علاوہ	یا	تبدیل کردو اسے

امید نہ رکھنے والے کہتے ہیں کہ اس کے علاوہ کوئی اور قرآن لے کر آؤ یا اسے تبدیل کردو۔

قُلْ مَا یَكُوْنُ لِیْۤ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ ۚ

قُلْ	مَا یَكُوْنُ (2)	لِیْۤ	اَنْ	اُبَدِّلَهٗ	مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِیْ
تم کہو	(کوئی حق) نہیں ہے	میرے لئے	کہ	میں تبدیل کردوں اسے	اپنی طرف سے

تم فرماؤ: مجھے حق نہیں کہ میں اسے اپنی طرف سے تبدیل کردوں۔

=مومن کا حال اس کے خلاف ہے وہ مصیبت و بلا پر صبر کرتا ہے اور راحت و آسائش میں شکر کرتا ہے اور تکلیف و راحت کے جملہ احوال میں اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری اور دعا کرتا ہے۔ اسے سامنے رکھ کر ہمیں اپنے حال پر غور کرنا چاہئے کہ ہم کس گروہ کے پیچھے ہیں اور ہمارے اندر کس گروہ کی علامات پائی جارہی ہیں۔

(1)...... اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے علم نہیں تھا اور جب مشرکین عمل کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ کو علم ہوگا بلکہ یہاں مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ساتھ ایسا معاملہ فرمائے گا جیسا امتحان لینے والا لوگوں کے ساتھ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں اور اسے ہر چیز کا ہمیشہ سے علم ہے۔ (2)...... اس=

اِنۡ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوۡحٰۤى اِلَىَّ ۚ اِنِّىۡۤ اَخَافُ

اِنۡ	اَتَّبِعُ	اِلَّا	مَا	يُوۡحٰۤى	اِلَىَّ	اِنِّىۡۤ	اَخَافُ
نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	بیشک میں	ڈرتا ہوں

میں تو اسی کا تابع ہوں جو میری طرف وحی بھیجی جاتی ہے۔ اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں

اِنۡ عَصَيۡتُ رَبِّىۡ عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵﴾ قُلۡ لَّوۡ

اِنۡ	عَصَيۡتُ	رَبِّىۡ	عَذَابَ يَوۡمٍ عَظِيۡمٍ ﴿۱۵﴾	قُلۡ	لَّوۡ
اگر	میں نے نافرمانی کی	اپنے رب (کی)	بڑے دن کے عذاب (سے)	تم کہو	اگر

تو مجھے بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: اگر

شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوۡتُهٗ عَلَيۡكُمۡ وَلَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ

شَآءَ	اللّٰهُ	مَا تَلَوۡتُهٗ	عَلَيۡكُمۡ	وَ	لَاۤ اَدۡرٰٮكُمۡ
چاہتا	اللہ	(تو) میں تلاوت نہ کرتا اس کی	تم پر (تمہارے سامنے)	اور	نہ وہ خبردار کرتا تمہیں

اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے

بِهٖ ۖ فَقَدۡ لَبِثۡتُ فِيۡكُمۡ عُمُرًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾

بِهٖ	فَقَدۡ	لَبِثۡتُ	فِيۡكُمۡ	عُمُرًا	مِّنۡ قَبۡلِهٖ	اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۶﴾
اس سے	تو بیشک	میں گزار چکا	تم میں	ایک عمر	اس سے پہلے	تو کیا تمہیں عقل نہیں

خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ○

سب سے بڑے ظالم لوگ

فَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوۡ كَذَّبَ

فَمَنۡ	اَظۡلَمُ	مِمَّنِ	افۡتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَوۡ	كَذَّبَ
تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیتوں کو

= آیت سے یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ کفار کے ساتھ اسلام کی قطعی چیزوں میں سے کسی چیز پر کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا کہ ہم ان کی خوشنودی کیلئے اسلام کی کوئی قطعی چیز چھوڑ دیں جیسے ان کی خوشی کیلئے سود کی اجازت دیں، یا پردے کو ختم کر دیں، یا نمازوں میں کمی کر لیں۔

بتوں کی عبادت اور انہیں شفیع ماننے کا رد

بِاٰیٰتِهٖؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ

بِاٰیٰتِهٖ	اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	یَعْبُدُوْنَ
اس کی آیتوں کو	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	جرم کرنے والے	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

جھٹلائے؟ بیشک مجرم فلاح نہیں پائیں گے ○ اور (یہ مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا یَضُرُّهُمْ وَ لَا یَنْفَعُهُمْ وَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا یَضُرُّهُمْ	وَ	لَا یَنْفَعُهُمْ	وَ
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہ نقصان دے سکتا ہے انہیں	اور	نہ نفع پہنچاسکتا ہے انہیں	اور

ایسی چیز کی عبادت کرتے ہیں جو نہ انہیں کوئی نقصان دے سکے اور نہ نفع دے سکے اور

یَقُوْلُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِؕ قُلْ اَتُنَبِّــٴُـوْنَ اللّٰهَ

یَقُوْلُوْنَ	هٰۤؤُلَآءِ	شُفَعَآؤُنَا (1)	عِنْدَ اللّٰهِ	قُلْ	اَتُنَبِّــٴُـوْنَ	اللّٰهَ
وہ کہتے ہیں	یہ (بت)	ہمارے سفارشی (ہیں)	اللہ کے ہاں	تم کہو	کیا تم خبر دیتے ہو	اللہ (کو)

یہ کہتے ہیں کہ یہ (بت) اللہ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی ہیں۔ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو

بِمَا لَا یَعْلَمُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِؕ سُبْحٰنَهٗ وَ

بِمَا	لَا یَعْلَمُ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِی الْاَرْضِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ
(اس بات) کی جو	وہ نہیں جانتا	آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	پاکی ہے اسے	اور

جو اس کے علم میں نہ آسمانوں میں ہے اور نہ زمین میں۔ وہ ان کے شرک سے

لوگوں میں مذہبی اختلاف کا بیان

تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ مَا كَانَ النَّاسُ اِلَّاۤ

تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	مَا كَانَ	النَّاسُ	اِلَّاۤ
وہ بلند وبالا ہے	(اس) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	اور	نہیں تھے	سب لوگ	مگر

پاک اور بلند وبالا ہے ○ اور سب لوگ

1 ...... مشرکین شفاعت کے چکر میں بتوں کی عبادت کرتے تھے اور یہ دونوں چیزیں ہی غلط تھیں۔ ایک تو شرک اور دوسرا ان بتوں کو شفاعت کرنے والا ماننا جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے کوئی اذن نہیں دیا گیا اور یہیں سے مشرکوں اور مسلمانوں کے درمیان فرق ہو گیا کہ مسلمان انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء وصالحین رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کو اپنا شفیع مانتے ہیں لیکن ان کی عبادت نہیں کرتے اور پھر جن ہستیوں کو شفیع مانتے ہیں ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شفاعت کا اختیار بھی دیا ہے جیسا کہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے تو گویا مشرکوں نے دو کام کئے اور دونوں غلط یعنی شرک اور نااہلوں کی شفاعت کا عقیدہ جبکہ مسلمانوں=

اُمَّةً وَّاحِدَةً فَاخۡتَلَفُوۡا ؕ وَلَوۡلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتۡ							
اُمَّةً وَّاحِدَةً	فَاخۡتَلَفُوۡا	وَ	لَوۡ	لَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتۡ	
ایک امت	پھر وہ مختلف ہو گئے	اور	اگر	نہ	ایک بات	پہلے ہو چکی ہوتی	
ایک ہی امت تھے پھر مختلف ہو گئے اور اگر تیرے رب کی طرف سے ایک بات							

مِنۡ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيۡنَهُمۡ فِيۡمَا فِيۡهِ				
مِنۡ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيۡنَهُمۡ	فِيۡمَا	فِيۡهِ
تیرے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	جس میں	اس میں
پہلے نہ ہو چکی ہوتی تو ان کے درمیان ان کے باہمی اختلافات کا				

يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَيَقُوۡلُوۡنَ لَوۡلَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡهِ اٰيَةٌ						
يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۱۹﴾	وَ	يَقُوۡلُوۡنَ (1)	لَوۡلَاۤ	اُنۡزِلَ	عَلَيۡهِ	اٰيَةٌ
وہ اختلاف کرتے ہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی
فیصلہ ہو گیا ہوتا ○ اور کہتے ہیں، اس نبی پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی						

مِّنۡ رَّبِّهٖ ۚ فَقُلۡ اِنَّمَا الۡغَيۡبُ لِلّٰهِ فَانۡتَظِرُوۡا ۚ اِنِّيۡ					
مِّنۡ رَّبِّهٖ	فَقُلۡ	اِنَّمَا الۡغَيۡبُ	لِلّٰهِ	فَانۡتَظِرُوۡا	اِنِّيۡ
اس کے رب کی طرف سے	تو تم کہو	غیب تو صرف	اللہ کے لئے (ہے)	تو تم انتظار کرو	بیشک میں
کیوں نہیں اترتی؟ تم فرماؤ: غیب تو صرف اللہ کے لیے ہے، تو تم انتظار کرو بیشک میں بھی					

مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾ ع وَاِذَاۤ اَذَقۡنَا النَّاسَ					
مَعَكُمۡ	مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِيۡنَ ﴿۲۰﴾	وَ	اِذَاۤ	اَذَقۡنَا	النَّاسَ
تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)
تمہارے ساتھ انتظار کر رہا ہوں ○ اور جب ہم لوگوں کو انہیں					

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

کفار کے طرزِ عمل پر انہیں تنبیہ

=نے عقیدۂ شفاعت رکھا لیکن ویسا جیسا ان کے رب کریم عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا۔

(1)...... اہلِ باطل کا طریقہ ہے کہ جب ان کے خلاف مضبوط دلیل قائم ہوتی ہے اور وہ جواب دینے سے عاجز ہو جاتے ہیں تو اس دلیل کا ذکر اس طرح چھوڑ دیتے ہیں گویا کہ وہ پیش ہی نہیں ہوئی اور یوں کہتے ہیں کہ دلیل لاؤ، تاکہ سننے والے اس مغالطہ میں پڑ جائیں کہ ان کے مقابلے میں اب تک کوئی دلیل ہی نہیں قائم کی گئی۔ اس کی کچھ جھلک بعض اوقات ان افراد میں بھی نظر آتی ہے جو خود کو اہلِ علم مسلمانوں میں شمار کرنے کے باوجود مسلمانوں کے عقائد و=

رَحْمَةً مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُمْ اِذَا لَهُمْ

رَحْمَةً	مِّنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُمْ	اِذَا	لَهُمْ
رحمت (کا مزہ)	(اس) تکلیف کے بعد	(جو) پہنچی انہیں	(تو) اسی وقت	ان کا (کام)

تکلیف پہنچنے کے بعد رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو اسی وقت ان کا کام

مَّكْرٌ فِیْۤ اٰیَاتِنَاؕ قُلِ اللّٰهُ اَسْرَعُ

مَّكْرٌ	فِیْۤ اٰیَاتِنَا	قُلِ	اللّٰهُ	اَسْرَعُ
سازش کرنا (ہو جاتا ہے)	ہماری آیتوں کے بارے میں	تم کہو	اللہ	سب سے جلد کرنے والا (ہے)

ہماری آیتوں کے بارے میں سازش کرنا ہو جاتا ہے۔ تم فرماؤ: اللہ سب سے جلد

مَكْرًاؕ اِنَّ رُسُلَنَا یَكْتُبُوْنَ مَا تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ

مَكْرًا	اِنَّ	رُسُلَنَا	یَكْتُبُوْنَ (1)	مَا	تَمْكُرُوْنَ ﴿۲۱﴾	هُوَ
خفیہ تدبیر	بیشک	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لکھ رہے ہیں	جو	تم سازش کرتے ہو	وہی (ہے)

خفیہ تدبیر فرمانے والا ہے۔ بیشک ہمارے فرشتے تمہارے مکر و فریب کو لکھ رہے ہیں ○ وہی ہے

الَّذِیْ یُسَیِّرُكُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِؕ حَتّٰۤى اِذَا كُنْتُمْ فِی الْفُلْكِۚ

الَّذِیْ	یُسَیِّرُكُمْ	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	حَتّٰۤى	اِذَا	كُنْتُمْ	فِی الْفُلْكِ
جو	چلاتا ہے تمہیں	خشکی اور دریا میں	یہاں تک کہ	جب	تم ہوتے ہو	کشتیوں میں

جو تمہیں خشکی اور تری میں چلاتا ہے یہاں تک کہ جب تم کشتی میں ہوتے ہو

وَ جَرَیْنَ بِهِمْ بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ وَّ فَرِحُوْا بِهَا

وَ	جَرَیْنَ	بِهِمْ	بِرِیْحٍ طَیِّبَةٍ	وَّ	فَرِحُوْا	بِهَا
اور	وہ لے کر چلیں	ان کو	خوشگوار ہوا کے ساتھ	اور	وہ خوش ہو گئے	اس (ہوا) سے

اور وہ (کشتیاں) خوشگوار ہوا کے ساتھ انہیں لے کر چلتی ہیں اور وہ اس پر خوش ہوتے ہیں

طوفان ختم ہونے کے بعد لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ

= نظریات پر انتہائی شاطرانہ طریقے سے وار کرتے اور علمی گرفت ہونے پر لوگوں کے سامنے یوں ظاہر کرتے ہیں کہ گویا مدمقابل کی دلیل فضول ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

1 ...... كِرَامًا كَاتِبِیْنَ فرشتے اعمالِ کفار پر بھی مقرر ہیں جو ان کے ہر قول و عمل کو لکھتے ہیں۔ البتہ گناہ لکھنے والا فرشتہ تو لکھتا رہتا ہے اور نیکیاں لکھنے والا فرشتہ اس پر گواہ رہتا ہے وہ کچھ نہیں لکھتا کیونکہ ان کی نیکی نیکی نہیں۔

جَآءَتْهَا رِيْحٌ عَاصِفٌ وَّ جَآءَهُمُ الْمَوْجُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ

جَآءَتْهَا	رِيْحٌ عَاصِفٌ	وَّ	جَآءَهُمُ	الْمَوْجُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ
(پھر) آگئی ان (کشتیوں) پر	سخت تیز ہوا	اور	آنے لگیں ان پر	موجیں، لہریں	ہر جگہ سے

پھر ان پر شدید آندھی آنے لگتی ہے اور ہر طرف سے لہریں ان پر آتی ہیں

وَّ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ اُحِيْطَ بِهِمْ ۙ دَعَوُا اللّٰهَ

وَّ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ	اُحِيْطَ	بِهِمْ	دَعَوُا	اللّٰهَ
اور	انہوں نے سمجھ لیا	کہ وہ	گھیر لیا گیا ہے	ان کو	(اس وقت) وہ پکارنے لگے	اللہ (کو)

اور وہ سمجھ جاتے ہیں کہ انہیں گھیر لیا گیا ہے تو اللہ کے لئے

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ۬ لَئِنْ اَنْجَيْتَنَا

مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ	لَئِنْ	اَنْجَيْتَنَا
خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	ضرور اگر	تو نے نجات دے دی ہمیں

دین کو خالص کرتے ہوئے اس سے دعا مانگتے ہیں، (اے اللہ!) اگر تو ہمیں اس (طوفان) سے

مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾ فَلَمَّاۤ اَنْجٰهُمْ

مِنْ هٰذِهٖ	لَنَكُوْنَنَّ	مِنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۲۲﴾	فَلَمَّاۤ	اَنْجٰهُمْ
اس (طوفان) سے	ضرور ہم ہو جائیں گے	شکر کرنے والوں میں سے	پھر جب	اللہ نے بچا لیا انہیں

نجات دیدے تو ہم ضرور شکر گزار ہو جائیں گے ○ پھر جب اللہ انہیں بچالیتا ہے

اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

اِذَا	هُمْ	يَبْغُوْنَ (1)	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
(تو) اس وقت	وہ	زیادتی کرنے لگتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اے	لوگو

تو اس وقت وہ زمین میں ناحق زیادتی کرنے لگتے ہیں۔ اے لوگو!

(1)...... مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور خوشحالی کے وقت بھول جانا حقیقت میں کافروں کا طریقہ ہے، افسوس کہ آج کل مسلمان بھی عملی اعتبار سے اس میں مبتلا ہیں۔

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ

اِنَّمَا بَغْيُكُمْ	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	ثُمَّ
تمہاری زیادتی (کا وبال) صرف	تمہاری جانوں پر (ہے)	(تم اٹھالو) دنیا کی زندگی سے فائدہ	پھر

تمہاری زیادتی صرف تمہارے ہی خلاف ہے۔ دنیا کی زندگی سے فائدہ اٹھالو پھر

اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾

اِلَيْنَا	مَرْجِعُكُمْ	فَنُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۳﴾
ہماری طرف	تمہیں لوٹنا (ہے)	تو ہم خبر دے دیں گے تمہیں	(اس) کی جو	تم عمل کرتے تھے

تمہیں ہماری طرف لوٹنا ہے تو اس وقت ہم تمہیں بتادیں گے جو تم کیا کرتے تھے ○

دنیاوی زندگی کی ناپائیداری کی مثال

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ

اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا(1)	كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ
دنیا کی زندگی کی مثال صرف	پانی کی طرح (ہے)	ہم نے اتارا اسے	آسمان سے

دنیا کی زندگی کی مثال تو اس پانی جیسی ہے جسے ہم نے آسمان سے اتارا

فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَ

فَاخْتَلَطَ	بِهٖ	نَبَاتُ الْاَرْضِ	مِمَّا	يَاْكُلُ	النَّاسُ	وَ
تو گھنی ہو کر نکلیں	اس کے سبب	زمین سے اگنے والی چیزیں	جن سے	کھاتے ہیں	آدمی	اور

تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں گھنی ہو کر نکلیں جن سے انسان اور

الْاَنْعَامُ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ

الْاَنْعَامُ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذَتِ	الْاَرْضُ	زُخْرُفَهَا	وَازَّيَّنَتْ
جانور	یہاں تک کہ	جب	پکڑلی	زمین (نے)	اپنی خوبصورتی	اور خوب آراستہ ہوگئی

جانور کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنی خوبصورتی پکڑلی اور خوب آراستہ ہوگئی

(1)...... اس آیت میں بہت بہترین طریقے سے دل میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ دنیاوی زندگانی امیدوں کا سبز باغ ہے، اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس مقام پر پہنچتا ہے جہاں اس کو مراد حاصل ہونے کا اطمینان ہوتا ہے اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو جاتا ہے تو اچانک اس کو موت آپہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

وَ ظَنَّ اَهْلُهَاۤ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَیْهَاۤۙ اَتٰىهَاۤ اَمْرُنَا لَیْلًا

وَ	ظَنَّ	اَهْلُهَاۤ	اَنَّهُمْ	قٰدِرُوْنَ	عَلَیْهَاۤ	اَتٰىهَاۤ	اَمْرُنَا	لَیْلًا
اور	سمجھے	اس کے مالک	کہ وہ	قادر ہیں	اس (فصل) پر	(تو) آیا اس پر	ہمارا حکم	رات

اور اس کے مالک سمجھے کہ (اب) وہ اس فصل پر قادر ہیں تو رات یا دن کے وقت

اَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِؕ

اَوْ	نَهَارًا	فَجَعَلْنٰهَا	حَصِیْدًا	كَاَنْ	لَّمْ تَغْنَ	بِالْاَمْسِ
یا	دن (میں)	تو ہم نے کر دیا اسے	کاٹی ہوئی	گویا کہ	وہ (وہاں) نہ تھی	کل

ہمارا حکم آیا تو ہم نے اسے ایسی کٹی ہوئی کھیتی کر دیا گویا وہ کل وہاں پر موجود ہی نہ تھی۔

كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾

كَذٰلِكَ	نُفَصِّلُ	الْاٰیٰتِ	لِقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۴﴾
اسی طرح	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں	آیتیں	(ان) لوگوں کے لئے (جو)	غور و فکر کرتے ہیں

ہم غور کرنے والوں کیلئے اسی طرح تفصیل سے آیات بیان کرتے ہیں ○

جنت کی طرف دعوت

وَ اللّٰهُ یَدْعُوْۤا اِلٰى دَارِ السَّلٰمِؕ وَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

وَ	اللّٰهُ	یَدْعُوْۤا (1)	اِلٰى دَارِ السَّلٰمِ	وَ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ
اور	اللہ	بلاتا ہے	سلامتی کے گھر کی طرف	اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے

اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف

نیک بندوں کے لئے بشارت

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۵﴾ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۵﴾ (2)	لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوا	الْحُسْنٰى	وَ
سیدھے راستے کی طرف	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	بھلائی کی	بھلائی (ہے)	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بھلائی کرنے والوں کے لیے بھلائی ہے اور

(1)...... دنیا کی بے ثباتی بیان فرمانے کے بعد اس آیت میں باقی رہنے والے گھر جنت کی طرف دعوت دی گئی اور فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ تمام لوگوں کو اس گھر کی طرف بلاتا ہے جس میں ہر قسم کی تکلیف اور مصیبت سے سلامتی ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو جنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور یہ دعوت اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہے۔ (2)...... اس آیت میں صراطِ مستقیم سے مراد دینِ اسلام ہے۔ آیت کے اس حصے سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی دعوت تو عام ہے کہ سب کو بلایا جا رہا ہے مگر اس کی ہدایت خاص ہے کہ وہ کسی کسی کو ملتی ہے۔

زِيَادَةٌ ۭ وَلَا يَرْهَقُ وُجُوْهَهُمْ قَتَرٌ وَّلَا ذِلَّةٌ ۭ

ذِلَّةٌ	لَا	وَّ	قَتَرٌ	وُجُوْهَهُمْ	لَا يَرْهَقُ	وَ	زِيَادَةٌ (1)
ذلت	نہ	اور	سیاہی	ان کے چہروں (پر)	نہیں چھائی ہوگی	اور	مزید (بھی)

اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کے منہ پر نہ سیاہی چھائی ہوگی اور نہ ذلت۔

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَالَّذِيْنَ كَسَبُوا

كَسَبُوا	الَّذِيْنَ	وَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۶﴾	فِيْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اُولٰٓئِكَ
کمائیں	وہ لوگ جنہوں نے	اور	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ	جنت والے (ہیں)	یہ لوگ

یہی جنت والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور جنہوں نے برائیاں

السَّيِّاٰتِ جَزَآءُ سَيِّئَةٍۭ بِمِثْلِهَا ۙ وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ مَا

مَا	ذِلَّةٌ	تَرْهَقُهُمْ	وَ	بِمِثْلِهَا (2)	جَزَآءُ سَيِّئَةٍ	السَّيِّاٰتِ
نہیں (ہوگا)	ذلت	چھائی ہوگی ان پر	اور	اس کے برابر (ہے)	(تو) برائی کا بدلہ	برائیاں

کمائیں تو برائی کا بدلہ اسی کے برابر ہے اور ان پر ذلت چھائی ہوگی، انہیں

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ

وُجُوْهُهُمْ	اُغْشِيَتْ	كَاَنَّمَآ	مِنْ عَاصِمٍ	مِّنَ اللّٰهِ	لَهُمْ
ان کے چہرے	ڈھانپ دیئے گئے	گویا	کوئی بچانے والا	اللہ سے	ان کے لئے

اللہ سے بچانے والا کوئی نہ ہوگا، گویا ان کے چہروں کو اندھیری رات کے ٹکڑوں سے

قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا ۭ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾

خٰلِدُوْنَ ﴿۲۷﴾	فِيْهَا	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ	اُولٰٓئِكَ	مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا	قِطَعًا
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ	آگ والے (ہیں)	یہ لوگ	اندھیری رات (کے)	ٹکڑوں (سے)

ڈھانپ دیا گیا ہے۔ وہی دوزخ والے ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

گناہگاروں کے لئے وعیدیں

1 ...... بھلائی والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور یہ جو فرمایا کہ ان کے لئے بھلائی ہے، اس بھلائی سے جنت مراد ہے اور اس پر زیادت سے مراد دیدارِ الٰہی ہے۔ 2 ...... اس قید سے اس بات پر تنبیہ مقصود ہے کہ نیکی اور گناہ میں فرق ہے کیونکہ نیکی کا ثواب ایک سے لے کر سات سو گنا تک بلکہ اس بھی زیادہ بڑھایا جاتا ہے اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل و کرم ہے اور گناہ کی سزا اتنی ہی دی جاتی ہے جتنا گناہ ہو اور یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عدل ہے۔

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

وَيَوْمَ نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا ثُمَّ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ

لِلَّذِيْنَ	نَقُوْلُ	ثُمَّ	نَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	يَوْمَ	وَ
ان لوگوں سے جنہوں نے	ہم فرمائیں گے	پھر	ہم اٹھائیں گے ان سب کو	(جس) دن	اور

اور جس دن ہم ان سب کو اٹھائیں گے پھر مشرکوں سے

اَشْرَكُوْا مَكَانَكُمْ اَنْتُمْ وَشُرَكَآؤُكُمْ ۚ فَزَيَّلْنَا

فَزَيَّلْنَا	شُرَكَآؤُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	مَكَانَكُمْ	اَشْرَكُوْا
تو ہم علیحدگی کردیں گے	تمہارے شریک	اور	تم	اپنی جگہ (ٹھہرے رہو)	شرک کیا

فرمائیں گے: تم اور تمہارے شریک اپنی جگہ ٹھہرے رہو، تو ہم انہیں مسلمانوں سے

بَيْنَهُمْ وَقَالَ شُرَكَآؤُهُمْ مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾ فَكَفٰى

فَكَفٰى	مَّا كُنْتُمْ اِيَّانَا تَعْبُدُوْنَ ﴿٢٨﴾	شُرَكَآؤُهُمْ	قَالَ (1)	وَ	بَيْنَهُمْ
تو کافی ہے	تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے	ان کے شریک	کہیں گے	اور	ان کے درمیان

جدا کردیں گے اور ان کے شریک ان سے کہیں گے: تم ہماری عبادت کرتے ہی نہیں تھے ○ تو ہمارے

بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اِنْ كُنَّا عَنْ عِبَادَتِكُمْ

عَنْ عِبَادَتِكُمْ	كُنَّا	اِنْ	بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ	شَهِيْدًۢا	بِاللّٰهِ
تمہاری عبادت سے	ہم تھے	بیشک	ہمارے اور تمہارے درمیان	گواہی (کے لئے)	اللہ

اور تمہارے درمیان گواہی کے لئے اللہ کافی ہے۔ بیشک ہم تمہاری عبادت سے

حشر میں اعمال کی جانچ اور بارگاہِ الٰہی میں پیشی

لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾ هُنَالِكَ تَبْلُوْا كُلُّ نَفْسٍ مَّآ اَسْلَفَتْ

اَسْلَفَتْ	مَّآ	كُلُّ نَفْسٍ	تَبْلُوْا	هُنَالِكَ (2)	لَغٰفِلِيْنَ ﴿٢٩﴾
اس نے پہلے کیا (یا) آگے بھیجا	جو (عمل)	ہر جان	جانچ لے گی	وہاں	ضرور بے خبر

بے خبر تھے ○ وہاں ہر آدمی اپنے سابقہ اعمال کو جانچ لے گا

1 ...... قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بتوں کو قوتِ گویائی دے گا اور وہ اپنے پجاریوں کی مخالفت کریں گے۔ 2 ...... یعنی اس موقف میں سب کو معلوم ہو جائے گا کہ انہوں نے پہلے جو عمل کئے تھے وہ کیسے تھے اچھے یا برے، مضر یا مفید، مقبول یا مردود اور مشرکوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹایا جائے گا جو اُن کا رب ہے اور اپنی ربوبیت میں سچا ہے اور مشرک جن بتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک ٹھہراتے تھے وہ ان سے غائب ہو جائیں گے یا جو جھوٹی باتیں مثلاً بتوں کا ان کی شفاعت کرنا گھڑتے تھے وہ سب باطل اور بے حقیقت ثابت ہوں گی۔

مشرکوں کا فکری تضاد اور انہیں تنبیہ

الْنِصف ٨ع ٣

وَرُدُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ وَضَلَّ

وَ	رُدُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	مَوْلٰىهُمُ الْحَقِّ	وَ	ضَلَّ
اور	انہیں لوٹایا جائے گا	اللہ کی طرف	(جو) ان کا سچا مولیٰ (ہے)	اور	غائب ہو جائیں گے

اور انہیں اللہ کی طرف لوٹایا جائے گا جو ان کا سچا مولیٰ ہے اور ان کے سارے گھڑے ہوئے (شریک)

عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ۠﴿۳۰﴾ قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ

عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۳۰﴾	قُلْ	مَنْ	يَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ
ان سے	جو	وہ گھڑتے تھے	تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

ان سے غائب ہو جائیں گے ۞ تم فرماؤ: آسمان اور زمین سے تمہیں کون روزی دیتا ہے؟

اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ

اَمَّنْ	يَّمْلِكُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	مَنْ	يُّخْرِجُ	الْحَيَّ
یا کون	مالک ہے	کان	اور	آنکھوں (کا)	اور	کون	نکالتا ہے	زندہ (کو)

یا کان اور آنکھوں کا مالک کون ہے؟ اور زندہ کو مردے

مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ

مِنَ الْمَيِّتِ	وَ	يُخْرِجُ	الْمَيِّتَ	مِنَ الْحَيِّ	وَ	مَنْ	يُّدَبِّرُ
مردہ سے	اور	نکالتا ہے	مردہ (کو)	زندہ سے	اور	کون	تدبیر کرتا ہے

سے اور مردے کو زندہ سے کون نکالتا ہے؟ اور کون تمام کاموں کی

الْاَمْرَ ؕ فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ ۚ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾ فَذٰلِكُمُ اللّٰهُ

الْاَمْرَ	فَسَيَقُوْلُوْنَ	اللّٰهُ	فَقُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۱﴾	فَذٰلِكُمُ (1)	اللّٰهُ
ہر کام (کی)	تو اب وہ کہیں گے	اللہ	تو تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو یہ	اللہ

تدبیر کرتا ہے؟ تو اب کہیں گے: ”اللہ“۔ تو تم فرماؤ تو تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ۞ تو یہ اللہ ہے

(1)...... یعنی جو اِن چیزوں کو سر انجام دیتا ہے اور آسمان وزمین، زندگی و موت سب کا مالک ہے اور رزق وعطا پر قدرت رکھتا ہے وہی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا سچا رب ہے، وہی عبادت کا مستحق ہے نہ کہ یہ ناکارہ، خود ساختہ، بناوٹی بت اور جب ایسے واضح اور قطعی دلائل سے ثابت ہو گیا کہ عبادت کا مستحق صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے تو اس کے ماسوا سب معبود باطلِ محض ہیں اور جب تم نے اس کی قدرت کو پہچان لیا اور اس کی کارسازی کا اعتراف کر لیا تو پھر تم حق قبول کرنے سے کیوں اعراض کر رہے ہو؟

رَبُّكُمُ الْحَقُّ ۚ فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ ۚۖ فَاَنّٰى

رَبُّكُمُ الْحَقُّ	فَمَاذَا	بَعْدَ الْحَقِّ	اِلَّا	الضَّلٰلُ	فَاَنّٰى
تمہارا سچارب (ہے)	پھر کیا ہے	حق کے بعد	سوائے	گمراہی (کے)	تو کہاں

جو تمہارا سچا رب ہے۔ پھر حق کے بعد گمراہی کے سوا اور کیا ہے؟ پھر تم کہاں

تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ

تُصْرَفُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ (1)	حَقَّتْ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ
تم پھیرے جارہے ہو	اسی طرح	ثابت ہو چکی	تیرے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے

پھیرے جاتے ہو؟ ○ یونہی نافرمانوں پر تیرے رب کے یہ کلمات

فَسَقُوْۤا اَنَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ قُلْ هَلْ مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ

فَسَقُوْۤا	اَنَّهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾	قُلْ	هَلْ	مِنْ شُرَكَآىِٕكُمْ
نافرمانی کی	کہ وہ	ایمان نہیں لائیں گے	تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے

ثابت ہو چکے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ تم فرماؤ: کیا تمہارے شریکوں میں

مَّنْ يَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ ؕ قُلِ اللّٰهُ

مَّنْ	يَّبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	قُلِ	اللّٰهُ
(کوئی ایسا ہے) جو	ابتداء کرے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹادے اسے	تم کہو	اللہ

کوئی ایسا ہے جو پہلے مخلوق کو بنائے پھر ختم کر کے دوبارہ بنادے؟ تم فرمادو: اللہ

يَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيْدُهٗ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾

يَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	يُعِيْدُهٗ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۴﴾
ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	وہ لوٹائے گا اسے	تو کہاں	تم اوندھے جارہے ہو

پہلے بناتا ہے پھر ختم کرنے کے بعد دوبارہ بنادے گا تو تم کہاں اوندھے جارہے ہو؟ ○

توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دو تنبیہات

(1)...... یعنی جس طرح یہ مشرکین حق سے گمراہی کی طرف پھیر دیئے گئے اسی طرح اللہ تعالیٰ کے علمِ ازلی میں اُس کا جو حکم اور قضا تھی وہ ان لوگوں پر ثابت ہو چکی جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی بجائے اس کی نافرمانی کی اور اس سے کفر کیا۔ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وحدانیت کی تصدیق کریں گے نہ اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کریں گے۔ نوٹ: اس آیت میں رب کی بات سے مراد قضائے الٰہی ہے یا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان مراد ہے "لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ" یعنی ہم ان سے دوزخ بھریں گے۔

قُلۡ هَلۡ مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ مَّنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَقِّ ؕ قُلِ

قُلۡ	هَلۡ	مِنۡ شُرَكَآئِكُمۡ	مَّنۡ	يَّهۡدِيۡۤ	اِلَى الۡحَقِّ	قُلِ
تم کہو	کیا	تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	تم کہو

تم فرماؤ: تمہارے شریکوں میں کوئی ایسا ہے جو حق کی طرف رہنمائی کرے؟ تم فرماؤ:

اللّٰهُ يَهۡدِيۡ لِلۡحَقِّ ؕ اَفَمَنۡ يَّهۡدِيۡۤ اِلَى الۡحَقِّ اَحَقُّ

اللّٰهُ	يَهۡدِيۡ	لِلۡحَقِّ	اَفَمَنۡ	يَّهۡدِيۡۤ	اِلَى الۡحَقِّ	اَحَقُّ
اللہ	راستہ دکھاتا ہے	حق کا	تو کیا جو	رہنمائی کرے	حق کی طرف	(وہ) زیادہ حق دار (ہے)

اللہ حق کی طرف ہدایت دیتا ہے، تو کیا جو حق کا راستہ دکھائے وہ اس کا حق دار ہے

اَنۡ يُّتَّبَعَ اَمَّنۡ لَّا يَهِدِّيۡۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّهۡدٰى ۚ

اَنۡ	يُّتَّبَعَ	اَمَّنۡ	لَّا يَهِدِّيۡۤ	اِلَّاۤ	اَنۡ	يُّهۡدٰى
کہ	اس کی پیروی کی جائے	یا وہ جسے	راستہ دکھائی نہیں دیتا	مگر	یہ کہ	اسے راستہ دکھایا جائے

کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ (بت) جسے خود راستہ دکھائی نہ دے جب تک اسے راستہ دِکھا نہ دیا جائے

فَمَا لَكُمۡ ۟ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾ وَمَا يَتَّبِعُ اَكۡثَرُهُمۡ اِلَّا

فَمَا	لَكُمۡ	كَيۡفَ	تَحۡكُمُوۡنَ ﴿۳۵﴾	وَ	مَا يَتَّبِعُ	اَكۡثَرُهُمۡ	اِلَّا
تو کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم فیصلہ کرتے ہو	اور	نہیں پیروی کرتی	ان کی اکثریت	مگر

تو تمہیں کیا ہوا، تم کیسا فیصلہ کرتے ہو؟ ○ اور ان کی اکثریت تو صرف وہم و گمان پر

مشرکوں کی اکثریت وہم و گمان کی تابع ہے

ظَنًّا ؕ اِنَّ الظَّنَّ لَا يُغۡنِيۡ مِنَ الۡحَقِّ شَيۡـئًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

ظَنًّا	اِنَّ	الظَّنَّ (1)	لَا يُغۡنِيۡ	مِنَ الۡحَقِّ	شَيۡـئًا	اِنَّ	اللّٰهَ
گمان (کی)	بیشک	گمان	فائدہ نہیں دیتا	حق سے (کا)	کچھ	بیشک	اللہ

چلتی ہے۔ بیشک گمان حق کا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ بیشک اللہ

1...... یہاں ظن سے مراد وہ گمان ہے جو خلافِ تحقیق ہو، اس میں شک اور وہم بھی داخل ہیں اور یہ کلام کفار کے بارے میں ہے جنہوں نے کفر اختیار کرنے میں اپنے آباؤ اجداد کی پیروی اور تقلید کی۔ اس تقلید پر دنیا و آخرت میں ان کا کوئی عذر مقبول نہیں البتہ خالص مومن جس کا دل ایمان سے بھرا ہوا ہے لیکن وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرنے سے عاجز ہے، وہ اگر کسی ایسے شخص کی تقلید کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلائل قائم کرتا ہے تو وہ اس آیت کا مصداق نہیں بلکہ وہ یقینی طور پر مومن ہے کیونکہ اس کے نزدیک یہ گمان نہیں بلکہ یقین ہے جو کہ واقع کے مطابق ہے۔

قرآنِ مجید کی عظمت وشان

عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ مَا كَانَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ اَنْ

عَلِيْمٌۢ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾	وَ	مَا كَانَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	اَنْ
جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	نہیں ہے	یہ قرآن	کہ

ان کے کاموں کو جانتا ہے ○ اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ

يُّفْتَرٰى مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ

يُّفْتَرٰى	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	تَصْدِيْقَ	الَّذِيْ
اسے اپنی طرف سے بنالیا جائے	اللہ کے (اتارے) بغیر	اور	لیکن	(یہ) تصدیق (ہے)	اس کی جو

اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے، ہاں یہ اپنے سے پہلی

بَيْنَ يَدَيْهِ وَ تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ

بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	تَفْصِيْلَ الْكِتٰبِ (1)	لَا رَيْبَ	فِيْهِ
اس سے پہلے (نازل کیا گیا)	اور	(لوحِ محفوظ پر) لکھے ہوئے کی تفصیل	کوئی شک نہیں	اس میں

کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک

قرآنِ مجید جیسی ایک سورت بنا کر دکھانے کا چیلنج

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾ قف اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۳۷﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ	قُلْ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو

نہیں ہے، یہ ربُّ العالمین کی طرف سے ہے ○ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اس (نبی) نے اسے خود ہی بنالیا ہے؟

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ (2)	مِّثْلِهٖ	وَ	ادْعُوْا	مَنِ	اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو تم لے آؤ ایک سورت	اس کے جیسی	اور	بلالو	جن کی	تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا

تم فرماؤ: تو تم (بھی) اس جیسی کوئی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کے سوا جو تمہیں مل سکیں

1...... علامہ صاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ قرآن لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، لوحِ محفوظ میں مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ یعنی جو ہوچکا اور جو آئندہ ہوگا اور دنیا و آخرت میں جو ہونے والا ہے سب کچھ لکھا ہوا ہے اور قرآن میں لوحِ محفوظ کی پوری تفصیل ہے، لہٰذا جسے قرآن کے اسرار میں سے کوئی چیز عطا ہوئی اسے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا جاننے کی حاجت نہیں بلکہ وہ جو چاہے قرآن ہی سے معلوم کرلیتا ہے۔(صاوی، یونس، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/۸۷۰)

2...... قرآنِ مجید کا یہ چیلنج چودہ سو سال سے زائد عرصے سے چلا آرہا ہے لیکن آج تک کوئی کافر اس کا جواب نہیں دے سکا اور اگر کسی نے جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے تو قرآنِ کریم=

قرآن پاک کو جھٹلانے کی ایک وجہ اور سابقہ امتوں کا طرزِ عمل

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ بَلْ كَذَّبُوْا بِمَا لَمْ يُحِيْطُوْا

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾	بَلْ	كَذَّبُوْا	بِمَا	لَمْ يُحِيْطُوْا
اگر	تم ہو	سچے	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	(اس) کو جو	وہ احاطہ نہ کرسکے

سب کو بلالاؤ اگر تم سچے ہو ○ بلکہ انہوں نے اس کو جھٹلایا جس کے علم کا وہ احاطہ

بِعِلْمِهٖ وَلَمَّا يَاْتِهِمْ تَاْوِيْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ كَذَّبَ

بِعِلْمِهٖ (1)	وَ	لَمَّا يَاْتِهِمْ	تَاْوِيْلُهٗ	كَذٰلِكَ	كَذَّبَ
اس کے علم کا	اور	نہیں آیا ان کے پاس	اس کا انجام	اسی طرح	جھٹلایا

نہ کرسکے اور ان کے پاس اس کا انجام نہیں آیا۔ ایسے ہی ان سے پہلے

الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾

الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٩﴾
ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام

لوگوں نے بھی جھٹلایا تھا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○

کفارِ مکہ کے ایمان سے متعلق ایک غیبی خبر

وَمِنْهُمْ مَّنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمِنْهُمْ مَّنْ

وَ	مِنْهُمْ (2)	مَّنْ	يُّؤْمِنُ	بِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لاتا ہے	اس پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

اور ان میں کوئی تو اس پر ایمان لاتا ہے اور ان میں کوئی

جھٹلانے والوں سے اعلانِ براءت

لَّا يُؤْمِنُ بِهٖ ؕ وَرَبُّكَ اَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَاِنْ

لَّا يُؤْمِنُ	بِهٖ	وَ	رَبُّكَ	اَعْلَمُ	بِالْمُفْسِدِيْنَ ﴿٤٠﴾	وَ	اِنْ
ایمان نہیں لاتا	اس پر	اور	تمہارا رب	خوب جانتا ہے	فساد کرنے والوں کو	اور	اگر

اس پر ایمان نہیں لاتا اور تمہارا رب فسادیوں کو خوب جانتا ہے ○ اور اگر

ع ۹

=کے مقابلے میں اس کی حیثیت ناچیز ذرے سے بھی کم ثابت ہوئی۔

1 ...... یعنی قرآنِ پاک کو سمجھنے اور جاننے کے بغیر کفارِ مکہ نے اس کی تکذیب کی اور یہ انتہائی جہالت ہے کہ کسی چیز کو جانے بغیر اس کا انکار کیا جائے اور قرآنِ کریم کا ایسے علوم پر مشتمل ہونا جن کا علم و خِرَد کے دعوے دار احاطہ نہ کرسکیں، اس کتاب کی عظمت و جلالت ظاہر کرتا ہے تو ایسی اعلیٰ علوم والی کتاب کو ماننا چاہئے تھا نہ کہ اس کا انکار کرنا۔ 2 ...... اس آیت میں یہ غیبی خبر ہے کہ کفارِ مکہ میں سے نہ تو سارے ایمان لائیں گے اور نہ سارے ایمان سے محروم رہیں گے، چنانچہ ایسا ہی=

كَذَّبُوْكَ فَقُلْ لِّيْ عَمَلِيْ وَ لَكُمْ عَمَلُكُمْ ۚ

كَذَّبُوْكَ	فَقُلْ	لِّيْ	عَمَلِيْ	وَ	لَكُمْ	عَمَلُكُمْ
وہ جھٹلائیں تمہیں	تو تم کہہ دو	میرے لئے	میرا عمل (ہے)	اور	تمہارے لئے	تمہارا عمل (ہے)

وہ تمہیں جھٹلائیں تو تم فرمادو کہ میرا عمل میرے لیے ہے اور تمہارا عمل تمہارے لئے ہے

اَنْتُمْ بَرِيْٓـُٔوْنَ مِمَّآ اَعْمَلُ وَ اَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا

اَنْتُمْ	بَرِيْٓـُٔوْنَ	مِمَّآ	اَعْمَلُ	وَ	اَنَا	بَرِيْٓءٌ	مِّمَّا
تم	بری الذمہ (ہو)	(اس) سے جو	میں عمل کروں	اور	میں	بری الذمہ (ہوں)	(اس) سے جو

اور تم میرے عمل سے الگ ہو اور میں تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّسْتَمِعُوْنَ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿٤١﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّسْتَمِعُوْنَ	اِلَيْكَ	اَفَاَنْتَ
تم عمل کرتے ہو	اور	ان میں سے	(کچھ وہ ہیں) جو	کان لگاتے ہیں	تمہاری طرف	تو کیا تم

بیزار ہوں ○ اور ان میں کچھ وہ ہیں جو تمہاری طرف کان لگاتے ہیں تو کیا تم

تُسْمِعُ الصُّمَّ وَ لَوْ كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

تُسْمِعُ	الصُّمَّ (1)	وَلَوْ	كَانُوْا لَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٤٢﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
سنادوگے	بہروں (کو)	اگرچہ	وہ سمجھتے نہ ہوں	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

بہروں کو سنادوگے ؟ اگرچہ وہ سمجھتے نہ ہوں ○ اور ان میں کوئی

يَّنْظُرُ اِلَيْكَ ؕ اَفَاَنْتَ تَهْدِي الْعُمْيَ وَ لَوْ

يَّنْظُرُ	اِلَيْكَ	اَفَاَنْتَ	تَهْدِي	الْعُمْيَ (2)	وَلَوْ
دیکھتا ہے	تمہاری طرف	تو کیا تم	راستہ دکھادوگے	اندھوں (کو)	اگرچہ

تمہاری طرف دیکھتا ہے تو کیا تم اندھوں کو راستہ دکھادوگے ؟ اگرچہ

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

=ہوا کہ بعض لوگ ایمان لے آئے اور بعض ایمان سے محروم رہے۔

1 ...... یہاں بہروں سے مراد دل کے بہرے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو حق وہدایت کی کوئی بات نہیں سنا سکتے جن کے دل کے کانوں کو اللہ تعالیٰ نے بہرہ کر دیا ہے۔ 2 ...... یہاں اندھوں سے مراد دل کے اندھے ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ ان لوگوں کو ہدایت کا راستہ نہیں دکھا سکتے جن کے دل کی نظروں کو اللہ تعالیٰ نے اندھا کر دیا ہے اور اسی لئے انہیں=

کفار کی ہدایت سے محرومی ان کا اپنا قصور ہے

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا وَّلٰكِنَّ النَّاسَ

كَانُوْا لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْـًٔا	وَ	لٰكِنَّ	النَّاسَ
وہ دیکھتے نہ ہوں	بیشک	اللہ	لوگوں پر کچھ ظلم نہیں کرتا	اور	لیکن	لوگ

وہ دیکھتے ہی نہ ہوں ○ بیشک اللہ لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتا، ہاں لوگ ہی

بروزِ قیامت مشرکوں کی ایک حالت

اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَاَنْ

اَنْفُسَهُمْ	يَظْلِمُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ	كَاَنْ
اپنی جانوں (پر)	ظلم کرتے ہیں	اور	(جس) دن	اللہ جمع کرے گا انہیں	گویا کہ

اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں ○ اور جس دن (اللہ) انہیں اٹھائے گا گویا

لَّمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ يَتَعَارَفُوْنَ بَيْنَهُمْ ؕ

لَّمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنَ النَّهَارِ	يَتَعَارَفُوْنَ (1)	بَيْنَهُمْ
وہ نہیں ٹھہرے	مگر	دن کی ایک گھڑی	وہ ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے	اپنے درمیان

وہ دنیا میں دن کی ایک گھڑی سے زیادہ ٹھہرے ہی نہیں تھے، آپس میں ایک دوسرے کو پہچان رہے ہوں گے۔

قَدْ خَسِرَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ اللّٰهِ وَمَا كَانُوْا

قَدْ	خَسِرَ	الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانُوْا
بیشک	نقصان میں رہے	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی ملاقات کو	اور	وہ نہیں تھے

بیشک اللہ کی ملاقات کو جھٹلانے والے نقصان میں رہے اور وہ ہدایت یافتہ

کفار پر عذاب آنے کا معاملہ اللہ کی مشیت پر ہے

مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ

مُهْتَدِيْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	اِمَّا	نُرِيَنَّكَ (2)	بَعْضَ	الَّذِيْ
ہدایت پانے والے	اور	اگر	ہم دکھادیں تمہیں	کچھ	(اس میں سے) جس کا

نہیں تھے ○ اور ہم تمہیں اس چیز کا کچھ حصہ دکھادیں جس کا

=ہدایت کی کوئی چیز نظر ہی نہیں آتی۔

1 ...... قبروں سے نکلتے وقت مشرکین ایک دوسرے کو ایسا پہچانیں گے جیسا دنیا میں پہچانتے تھے پھر قیامت کے دن کے ہولناک اور دہشت آمیز مناظر دیکھ کر ان کی یہ معرفت باقی نہ رہے گی۔ 2 ...... اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کافروں کے بہت سے عذاب اور ان کی ذلت ورسوائیاں آپ کی حیاتِ دنیا ہی میں دکھائے گا چنانچہ بدر وغیرہ میں ذلت ورسوائیاں دکھائی گئیں اور جو عذاب کافروں کے لئے کفر و تکذیب کی وجہ=

نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا

فَاِلَيْنَا	نَتَوَفَّيَنَّكَ	اَوْ	نَعِدُهُمْ
تو (بہر حال) ہماری ہی طرف	ہم وفات دے دیں تمہیں	یا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے

ہم ان سے وعدہ کر رہے ہیں یا ہم تمہیں پہلے ہی اپنے پاس بلا لیں بہر حال انہیں ہماری طرف ہی

مَرْجِعُهُمْ ثُمَّ اللّٰهُ شَهِيْدٌ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

وَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۶﴾	عَلٰى مَا	شَهِيْدٌ	اللّٰهُ	ثُمَّ	مَرْجِعُهُمْ
اور	وہ کام کرتے ہیں	(اس) پر جو	گواہ (ہے)	اللہ	پھر	انہیں لوٹ کر آنا (ہے)

لوٹ کر آنا ہے پھر اللہ ان کے کاموں پر گواہ ہے ○ اور

رسول کے آنے سے حجتِ الٰہی تمام ہو جاتی ہے

لِكُلِّ اُمَّةٍ رَّسُوْلٌ ۚ فَاِذَا جَآءَ رَسُوْلُهُمْ قُضِيَ

قُضِيَ	رَسُوْلُهُمْ	جَآءَ	فَاِذَا	رَّسُوْلٌ(1)	لِكُلِّ اُمَّةٍ
(تو) فیصلہ کر دیا جاتا	ان کا رسول	(ان کے پاس) آتا	توجب	ایک رسول (ہوا)	ہر امت کے لئے

ہر امت کے لئے ایک رسول ہوا ہے توجب ان کا رسول ان کے پاس تشریف لاتا توان کے درمیان

بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَيَقُوْلُوْنَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۴۷﴾	هُمْ	وَ	بِالْقِسْطِ	بَيْنَهُمْ
وہ کہتے ہیں	اور	ان پر ظلم نہیں کیا جاتا	وہ	اور	انصاف کے ساتھ	ان کے درمیان

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جاتا ہے ○ اور کہتے ہیں:

کفار کا جلدی نزولِ عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ

لَّآ اَمْلِكُ	قُلْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	الْوَعْدُ	هٰذَا	مَتٰى
میں مالک نہیں ہوں	تم کہو	سچے	تم ہو	اگر	وعدہ	یہ	کب (آئے گا)

اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ کب آئے گا ○ تم فرماؤ میں اپنی جان کیلئے

==سے آخرت میں مقرر فرمایا ہے وہ آخرت میں دکھائے گا۔

(1)...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں دنیا کا بیان ہے اور معنی یہ ہے کہ ہر امت کے لئے دنیا میں ایک رسول ہوا ہے جو انہیں دینِ حق کی دعوت دیتا اور طاعت و ایمان کا حکم کرتا تو کچھ لوگ ایمان لاتے اور کچھ تکذیب کرتے اور منکر ہو جاتے، تب ان کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جاتا کہ رسول کو اور ان پر ایمان لانے والوں کو نجات دی جاتی اور تکذیب کرنے والوں کو عذاب سے ہلاک کر دیا جاتا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس میں آخرت کا بیان==

لِنَفۡسِيۡ ضَرًّا وَّلَا نَفۡعًا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ لِكُلِّ اُمَّةٍ

لِنَفۡسِيۡ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفۡعًا	اِلَّا	مَا	شَآءَ (1)	اللّٰهُ	لِكُلِّ اُمَّةٍ
اپنی جان کے لئے	نقصان	اور	نہ	نفع (کا)	مگر	جو	چاہے	اللہ	ہر امت کے لئے

نقصان اور نفع کا اتنا ہی مالک ہوں جتنا اللہ چاہے۔ ہر گروہ کے لئے

اَجَلٌ ؕ اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمۡ فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ سَاعَةً وَّ

اَجَلٌ	اِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمۡ	فَلَا يَسۡتَاۡخِرُوۡنَ	سَاعَةً	وَّ
ایک مدت (ہے)	جب	آجائے گی	ان کی مدت	تو وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں گے	ایک گھڑی	اور

ایک مدت ہے تو جب وہ مدت آجائے گی تو وہ لوگ ایک گھڑی نہ تو اس سے پیچھے ہٹ سکیں گے اور

لَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ اَتٰىكُمۡ عَذَابُهٗ بَيَاتًا اَوۡ

لَا يَسۡتَقۡدِمُوۡنَ ﴿۴۹﴾	قُلۡ	اَرَءَيۡتُمۡ	اِنۡ	اَتٰىكُمۡ	عَذَابُهٗ	بَيَاتًا	اَوۡ
نہ آگے ہو سکیں گے	تم کہو	بھلا بتاؤ	اگر	آئے تم پر	اس کا عذاب	رات	یا

نہ آگے ہو سکیں گے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اگر اس کا عذاب تم پر رات کو آئے یا

نَهَارًا مَّاذَا يَسۡتَعۡجِلُ مِنۡهُ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾ اَثُمَّ

نَهَارًا	مَّاذَا	يَسۡتَعۡجِلُ	مِنۡهُ	الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۵۰﴾	اَثُمَّ
دن (میں)	(تو وہ) کون سی چیز (ہے)	جلدی مچا رہے ہیں	اس سے (کی)	جرم کرنے والے	کیا پھر

دن کو تو اس میں وہ کونسی چیز ہے جس کی مجرم جلدی مچا رہے ہیں؟ ○ تو کیا

اِذَا مَا وَقَعَ اٰمَنۡتُمۡ بِهٖ ؕ آٰلۡـٰٔنَ وَقَدۡ

اِذَا مَا	وَقَعَ	اٰمَنۡتُمۡ	بِهٖ	آٰلۡـٰٔنَ	وَ	قَدۡ
جب	وہ واقع ہو جائے گا	(تب) ایمان لاؤ گے	اس پر	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)	بیشک

جب وہ (عذاب) واقع ہو جائے گا اس وقت اللہ پر ایمان لاؤ گے؟ (ان سے کہا جائے گا کہ) کیا اب (تم ایمان لا رہے ہو)

عذاب کی جلدی کرنے والوں سے دو سوالات

=ہے اور معنی یہ ہے کہ روزِ قیامت ہر امت کے لئے ایک رسول ہو گا جس کی طرف وہ منسوب ہو گی، جب وہ رسول موقف میں آئے گا اور مومن و کافر پر گواہی دے گا، تب ان میں فیصلہ کیا جائے گا اور مومنوں کو نجات نصیب ہو گی جبکہ کافر عذاب میں گرفتار ہوں گے۔

(1)...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قادر کئے بغیر میں اپنی جان پر بھی کسی نفع و نقصان کا اختیار نہیں رکھتا البتہ اللہ تعالیٰ جس چیز کا چاہے مجھے مالک و قادر بنا دیتا ہے۔ یاد رہے کہ بکثرت آیات اور احادیث سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نفع و نقصان آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی قدرت اور اختیار=

ظالموں کو ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	ثُمَّ	قِيْلَ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا (1)	ذُوْقُوْا
تم اس کی جلدی مچارہے تھے	پھر	کہاجائے گا	ان لوگوں سے جنہوں نے	ظلم کیا	چکھو

حالانکہ اس سے پہلے تو تم اس کی بڑی جلدی مچارہے تھے ۝ پھر ظالموں سے کہاجائے گا: ہمیشہ کے عذاب کا

عَذَابَ الْخُلْدِ ۚ هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾

عَذَابَ الْخُلْدِ	هَلْ	تُجْزَوْنَ	اِلَّا	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۵۲﴾
ہمیشہ کا عذاب	کیا (یعنی نہیں)	تمہیں بدلہ دیا جارہا	مگر	(اسی) کا جو	تم کام کرتے تھے

مزہ چکھو۔ تمہیں تمہارے کمائے ہوئے اعمال ہی کا بدلہ دیا جارہا ہے ۝

عذاب کی حقانیت سے متعلق سوال اور اس کا جواب

وقف النبی علیہ السلام

وَ يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ اَحَقٌّ هُوَ ؕ قُلْ اِیْ وَ رَبِّیْۤ اِنَّهٗ

وَ	يَسْتَنْۢبِـُٔوْنَكَ	اَحَقٌّ هُوَ (2)	قُلْ	اِیْ	وَ رَبِّیْۤ	اِنَّهٗ
اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	کیا وہ حق (ہے)	تم کہو	ہاں	میرے رب کی قسم	بیشک وہ

اور تم سے پوچھتے ہیں: کیا وہ حق ہے؟ تم فرماؤ، ہاں! میرے رب کی قسم بیشک وہ

بروزِ قیامت کوئی فدیہ اور ندامت کفار کو عذاب سے نہ بچا سکے گی

وقف النبی علیہ السلام ع ۵ / ۱۲

لَحَقٌّ ۚؕ وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾ وَ لَوْ اَنَّ لِكُلِّ نَفْسٍ

لَحَقٌّ	وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۳﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ	لِكُلِّ نَفْسٍ	
ضرور حق (ہے)	اور	نہیں	تم	عاجز کرسکنے والے	اور	اگر	یہ کہ	ہر جان کے لئے	(ہوتا)

ضرور حق ہے اور تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکوگے ۝ اور زمین میں جو کچھ ہے

ظَلَمَتْ مَا فِی الْاَرْضِ لَافْتَدَتْ بِهٖ ؕ وَ

ظَلَمَتْ	مَا	فِی الْاَرْضِ	لَافْتَدَتْ	بِهٖ	وَ
(جس نے) ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	ضرور وہ معاوضے میں دیدے	اس کو	اور

اگر ہر ظالم جان اس سب کی مالک ہوجائے تو وہ یقیناً اپنی جان چھڑانے کے معاوضے میں دیدے اور

=میں دیا ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص331 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... یعنی جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شرک اور کفر کرکے اپنی جانوں پر ظلم کیا ان سے کہا جائے گا: جس عذاب میں تمہیں ہمیشہ رہنا ہے اس کا مزہ چکھو، تم دنیا میں جو کفر اور انبیاء کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے تھے یہ اسی کا بدلہ دیا جارہا ہے۔

2 ...... کفار کا یہ سوال مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے اور اس عذاب کے بارے میں ہے جس کی حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے انہیں وعید سنائی تھی۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت وشان

اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ۚ وَ قُضِیَ

اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	قُضِیَ
وہ چھپائیں گے	ندامت، پشیمانی	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا

وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل میں چپکے چپکے پشیمان ہوں گے اور ان کے درمیان

بَیْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾ اَلَاۤ اِنَّ

بَیْنَهُمْ	بِالْقِسْطِ	وَ	هُمْ	لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۵۴﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
ان کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	سن لو	بیشک

انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا ○ سن لو بیشک

لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَلَاۤ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
اللہ کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور زمین میں ہے۔ سن لو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ وَ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۵﴾	هُوَ	یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ	وَ
لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	وہ	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

مگر ان میں اکثر نہیں جانتے ○ وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے

قرآنِ پاک کی چار شانیں

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَتْكُمْ	مَّوْعِظَةٌ (1)
اسی کی طرف	تم لوٹائے جاؤ گے	اے	لوگو	بیشک	آگئی تمہارے پاس	نصیحت

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

1 ...... اس آیت میں قرآنِ کریم کے تین عظیم فائدے بیان کئے گئے ہیں (1) "مَّوْعِظَةٌ" اس کا معنی ہے وعظ و نصیحت یعنی مکلف کے سامنے نیک اور برے اعمال بیان کر کے اسے نصیحت کرنا، اسی طرح اچھے عمل کرنے کی ترغیب دینا اور برے اعمال کے انجام سے ڈرانا بھی اس میں داخل ہے۔ قرآنِ کریم سے یہ فائدہ انتہائی احسن طریقے سے حاصل ہوتا ہے۔ (2) شفاء: اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ پاک قلبی امراض کو دور کرتا ہے، دل کے امراض سے مراد مذموم اخلاق، فاسد عقائد اور مہلک جہالتیں ہیں، قرآنِ پاک ان تمام امراض کو دور کرتا ہے۔ (3) قرآنِ کریم کی صفت میں ہدایت بھی فرمایا، کیونکہ وہ گمراہی سے =

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوۡرِ ۙ وَهُدًى

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	وَ	شِفَآءٌ	لِّمَا	فِى الصُّدُوۡرِ	وَ	هُدًى
تمہارے رب کی طرف سے	اور	شفا	(اس) کے لئے جو	سینوں میں (ہے)	اور	ہدایت

نصیحت اور دلوں کی شفا اور مومنوں کیلئے

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت پر خوشی منانے کا حکم

وَّرَحۡمَةٌ لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٥٧﴾ قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ

وَّ	رَحۡمَةٌ	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٥٧﴾	قُلۡ	بِفَضۡلِ اللّٰهِ (1)	وَ	بِرَحۡمَتِهٖ	فَبِذٰلِكَ
اور	رحمت	ایمان والوں کے لئے	تم کہو	اللہ کے فضل پر	اور	اس کی رحمت پر	تو اسی پر

ہدایت اور رحمت آگئی ○ تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی

اپنی طرف سے حلال کو حرام سمجھنا اللہ تعالیٰ پر افترا ہے

فَلۡيَفۡرَحُوۡا ؕ هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ ﴿٥٨﴾ قُلۡ

فَلۡيَفۡرَحُوۡا	هُوَ	خَيۡرٌ	مِّمَّا	يَجۡمَعُوۡنَ ﴿٥٨﴾	قُلۡ
پس انہیں چاہیے کہ خوشی منائیں	وہ	بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کرتے ہیں	تم کہو

خوشی منانی چاہیے، یہ اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کرتے ہیں ○ تم فرماؤ:

اَرَءَيۡتُمۡ مَّآ اَنۡزَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ مِّنۡ رِّزۡقٍ فَجَعَلۡتُمۡ مِّنۡهُ

اَرَءَيۡتُمۡ	مَّآ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	لَكُمۡ	مِّنۡ رِّزۡقٍ	فَجَعَلۡتُمۡ	مِّنۡهُ
بھلا بتاؤ	جو	اتارا	اللہ (نے)	تمہارے لئے	رزق سے	تو تم نے بنالیا	اس میں سے

بھلا بتاؤ کہ اللہ نے تمہارے لیے جو رزق اتارا ہے تو تم نے اس میں سے خود ہی

حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلۡ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمۡ اَمۡ عَلَى اللّٰهِ

حَرَامًا	وَّ	حَلٰلًا	قُلۡ	آٰللّٰهُ	اَذِنَ	لَكُمۡ	اَمۡ	عَلَى اللّٰهِ
حرام	اور	حلال	تم کہو	کیا اللہ (نے)	اجازت دی	تمہیں	یا	اللہ پر

حرام اور حلال بنالیا، تم فرماؤ: کیا اللہ نے تمہیں اس کی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر

=بچاتا اور راہِ حق دکھاتا ہے اور ایمان والوں کے لئے رحمت ہے اس لئے فرمایا کہ وہی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور اگر اِس آیت میں متعین طور پر فضل و رحمت سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ نہ بھی ہو تو جداگانہ طور پر تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یقیناً اللہ تعالیٰ کا عظیم ترین فضل اور رحمت ہیں۔ لہٰذا فنِ تفسیر کے اس اصول پر کہ عمومِ الفاظ کا اعتبار ہوتا ہے، خصوصِ سبب کا نہیں، اس کے مطابق ہی نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ=

اللہ تعالیٰ پر بہتان باندھنے والوں کو تنبیہ

تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَا ظَنُّ الَّذِیۡنَ یَفۡتَرُوۡنَ عَلَی اللّٰہِ

تَفۡتَرُوۡنَ ﴿۵۹﴾ (1)	وَ	مَا	ظَنُّ	الَّذِیۡنَ	یَفۡتَرُوۡنَ	عَلَی اللّٰہِ
تم جھوٹ باندھتے ہو	اور	کیا	خیال (ہے)	ان لوگوں کا جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جھوٹ باندھتے ہو؟ ○ اور اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا قیامت کے دن

الۡکَذِبَ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی النَّاسِ

الۡکَذِبَ	یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ	اِنَّ	اللّٰہَ	لَذُوۡ فَضۡلٍ	عَلَی النَّاسِ
جھوٹ	قیامت کے دن (سے متعلق)	بیشک	اللہ	ضرور فضل فرمانے والا (ہے)	لوگوں پر

کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بیشک اللہ لوگوں پر فضل فرمانے والا ہے

علم الٰہی کی شان

ع ۷

وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَہُمۡ لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾ ع وَ مَا تَکُوۡنُ فِیۡ شَاۡنٍ وَّ

وَ	لٰکِنَّ	اَکۡثَرَہُمۡ	لَا یَشۡکُرُوۡنَ ﴿۶۰﴾	وَ	مَا تَکُوۡنُ	فِیۡ شَاۡنٍ	وَّ
اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	تم نہیں ہوتے	کسی کام میں	اور

مگر اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور تم کسی کام میں ہو اور

مَا تَتۡلُوۡا مِنۡہُ مِنۡ قُرۡاٰنٍ وَّ لَا تَعۡمَلُوۡنَ مِنۡ عَمَلٍ

مَا تَتۡلُوۡا	مِنۡہُ	مِنۡ قُرۡاٰنٍ	وَّ	لَا تَعۡمَلُوۡنَ	مِنۡ عَمَلٍ
تم تلاوت نہیں کرتے	اس کی طرف سے	قرآن (کی)	اور	تم نہیں کررہے ہوتے	کوئی کام

تم اس کی طرف سے قرآن کی تلاوت کرتے ہو اور (اے لوگو!) تم کوئی بھی کام کررہے ہو،

اِلَّا کُنَّا عَلَیۡکُمۡ شُہُوۡدًا اِذۡ تُفِیۡضُوۡنَ فِیۡہِ ؕ وَ مَا یَعۡزُبُ

اِلَّا	کُنَّا	عَلَیۡکُمۡ	شُہُوۡدًا	اِذۡ	تُفِیۡضُوۡنَ	فِیۡہِ	وَ	مَا یَعۡزُبُ
مگر	ہم ہوتے ہیں	تم پر	گواہ	جب	تم مشغول ہوتے ہو	اس میں	اور	غائب نہیں

ہم تم پر گواہ ہوتے ہیں جب تم اس میں مشغول ہوتے ہو اور

==وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کے حوالے سے خوشی منائی جائے گی خواہ وہ میلاد شریف کرکے ہو یا معراج شریف منانے کے ذریعے، ہاں اگر کسی بدنصیب کیلئے یہ خوشی کا مقام ہی نہیں ہے تو اس کا معاملہ جدا ہے، اسے اپنے ایمان کے متعلق سوچنا چاہئے۔

1 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اپنی طرف سے حلال یا حرام سمجھنا ممنوع اور اللہ تعالیٰ پر افتراء ہے۔ آج کل بہت سے لوگ اس میں مبتلا ہیں، ممنوعات کو حلال کہتے ہیں اور مباحات کو حرام۔ بعض سود کو حلال کہنے پر مصر ہیں اور بعض عورتوں کی بے قیدیوں اور بے پردگیوں کو مباح سمجھتے ہیں اور حلال==

عَنۡ رَّبِّكَ مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ فِى الۡاَرۡضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ وَلَاۤ

عَنۡ رَّبِّكَ	مِنۡ مِّثۡقَالِ ذَرَّةٍ	فِى الۡاَرۡضِ	وَ	لَا	فِى السَّمَآءِ	وَ	لَاۤ
تیرے رب سے	ذرہ کی کوئی مقدار	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہ

زمین و آسمان میں کوئی ذرہ برابر چیز تیرے رب سے غائب نہیں اور

اَصۡغَرَ مِنۡ ذٰلِكَ وَلَاۤ اَكۡبَرَ اِلَّا فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾ اَلَاۤ اِنَّ

اَصۡغَرَ	مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡبَرَ	اِلَّا	فِىۡ كِتٰبٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٦١﴾	اَلَاۤ	اِنَّ
چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر	ایک روشن کتاب میں (ہے)	سن لو	بیشک

ذرے سے چھوٹی اور بڑی کوئی چیز ایسی نہیں جو ایک روشن کتاب میں نہ ہو ○ سن لو! بیشک

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوۡفٌ عَلَيۡهِمۡ وَلَا هُمۡ يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾ الَّذِيۡنَ

اَوۡلِيَآءَ اللّٰهِ (1)	لَا	خَوۡفٌ	عَلَيۡهِمۡ	وَ	لَا	هُمۡ	يَحۡزَنُوۡنَ ﴿٦٢﴾	الَّذِيۡنَ
اللہ کے اولیاء	نہ	کوئی خوف (ہوگا)	ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	وہ لوگ جو

اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جو

اٰمَنُوۡا وَكَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾ؕ لَهُمُ الۡبُشۡرٰى فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اٰمَنُوۡا	وَ	كَانُوۡا يَتَّقُوۡنَ ﴿٦٣﴾	لَهُمُ	الۡبُشۡرٰى (2)	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ
ایمان لائے	اور	ڈرتے رہے	ان کے لئے	خوشخبری (ہے)	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائے اور ڈرتے رہے ○ ان کے لئے دنیا کی زندگی میں اور

فِى الۡاٰخِرَةِ ؕ لَا تَبۡدِيۡلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾ؕ وَ

فِى الۡاٰخِرَةِ	لَا تَبۡدِيۡلَ	لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ (3)	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿٦٤﴾	وَ
آخرت میں	تبدیلی نہیں ہوتی	اللہ کے کلمات میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اور

آخرت میں خوشخبری ہے، اللہ کی باتیں بدلتی نہیں، یہی بڑی کامیابی ہے ○ اور

اولیاء کی شان، صفات اور بشارت

کفار کے کہنے سے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلم کو تسلی

= ٹھہراتے ہیں۔ اسی طرح کچھ لوگ حلال چیزوں کو حرام ٹھہرانے پر مصر ہیں جیسے محفلِ میلاد، فاتحہ، گیارہویں اور ایصالِ ثواب کے دیگر طریقوں کو حرام کہنے والے۔ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ پر افتراء باندھنے کی صورتیں ہیں۔

(1)...... لفظ "ولی" "وِلاء" سے بنا ہے جس کا معنی قرب اور نصرت ہے۔ ولیُّ اللہ وہ ہے جو فرائض کی ادائیگی سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرے اور اللہ تعالٰی کی اطاعت میں مشغول رہے اور اس کا دل اللہ تعالٰی کی معرفت میں مستغرق ہو۔ (2)...... اس خوش خبری سے یا تو وہ مراد ہے جو پرہیزگار ایمانداروں کو قرآنِ کریم میں =

وقف لازم

لَا يَحۡزُنۡكَ قَوۡلُهُمۡ ۘ اِنَّ الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا ؕ هُوَ السَّمِيۡعُ

لَا يَحۡزُنۡكَ	قَوۡلُهُمۡ	اِنَّ	الۡعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيۡعًا	هُوَ	السَّمِيۡعُ
غم میں نہ ڈالیں تمہیں	ان کی باتیں	بیشک	ساری عزت اللہ کے لئے (ہے)	وہی	سننے والا

تم ان کی باتوں کا غم نہ کرو بیشک تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے، وہی سننے والا

عظمتِ خدا اور ردِّ شرک

الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۵﴾ اَلَاۤ اِنَّ لِلّٰهِ مَنۡ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنۡ

الۡعَلِيۡمُ ﴿۶۵﴾	اَلَاۤ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَنۡ	فِى السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنۡ
جاننے والا (ہے)	سن لو	بیشک	اللہ ہی کے (ہیں)	جو	آسمانوں میں	اور	جو

جاننے والا ہے ○ سن لو! بیشک اللہ ہی مالک ہے سب کا جو آسمانوں میں ہیں اور جو

فِى الۡاَرۡضِ ؕ وَمَا يَتَّبِعُ الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ

فِى الۡاَرۡضِ	وَ	مَا	يَتَّبِعُ	الَّذِيۡنَ	يَدۡعُوۡنَ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ
زمین میں (ہیں)	اور	کس کی	پیروی کر رہے ہیں	وہ لوگ جو	عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

زمین میں ہیں اور اللہ کے سوا اور شریکوں کی عبادت کرنے والے

شُرَكَآءَ ؕ اِنۡ يَّتَّبِعُوۡنَ اِلَّا الظَّنَّ وَاِنۡ هُمۡ اِلَّا

شُرَكَآءَ	اِنۡ	يَّتَّبِعُوۡنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنۡ	هُمۡ	اِلَّا
شریکوں (کی)	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	نہیں	وہ	مگر

کس کی پیروی کر رہے ہیں؟ وہ تو صرف گمان کے پیچھے چل رہے ہیں اور وہ صرف

رات اور دن قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾ هُوَ الَّذِىۡ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ

يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۶۶﴾	هُوَ	الَّذِىۡ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّيۡلَ (1)
جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں	وہی (ہے)	جس نے	بنائی	تمہارے لئے	رات

جھوٹے اندازے لگا رہے ہیں ○ وہی ہے جس نے تمہارے لیے رات بنائی

= جا بجا دی گئی ہے یا اس سے اچھے خواب مراد ہیں جو مومن دیکھتا ہے یا اس کے لئے دیکھا جاتا ہے۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ تعالیٰ کے وعدے غلط نہیں ہو سکتے جو اس نے اپنی کتاب میں اور اپنے رسولوں عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی زبان سے اپنے اولیاء رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيۡهِم اور اپنے فرمانبردار بندوں سے فرمائے ہیں۔

1 ...... رات اور دن دونوں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمتیں ہیں۔ رات کے وقت آدمی آرام کر کے سکون حاصل کرتا، گزشتہ دن کی تھکاوٹ اتارتا اور اگلے دن کیلئے چاق و چوبند ہو جاتا ہے اور دن کے وقت آدمی ہزاروں کام سرانجام دیتا اور اس کے ساتھ دن کی روشنی سے بھی راحت و آرام پاتا ہے۔ اگر دن ختم ہو جائے اور ہمیشہ رات ہی رہے =

لِتَسۡكُنُوۡا فِيۡهِ وَالنَّهَارَ مُبۡصِرًا ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ

لِتَسۡكُنُوۡا	فِيۡهِ	وَ	النَّهَارَ	مُبۡصِرًا	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ
تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور	دن (بنایا)	آنکھ کھولنے والا	بیشک	اس میں

تاکہ اس میں سکون حاصل کرو اور دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٧﴾ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يَّسۡمَعُوۡنَ ﴿٦٧﴾	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	انہوں نے کہا	بنالی	اللہ (نے)

سننے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ (کافروں نے) کہا: اللہ نے اپنے لیے

وَلَدًا سُبۡحٰنَهٗ ؕ هُوَ الۡغَنِىُّ ؕ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

وَلَدًا	سُبۡحٰنَهٗ (1)	هُوَ	الۡغَنِىُّ	لَهٗ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
اولاد	پاکی ہے اسے	وہی	بے نیاز (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

اولاد بنا رکھی ہے۔ وہ پاک ہے، وہی بے نیاز ہے، جو کچھ آسمانوں اور

فِى الۡاَرۡضِ ؕ اِنۡ عِنۡدَكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍۢ بِهٰذَا ؕ اَتَقُوۡلُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ

فِى الۡاَرۡضِ	اِنۡ	عِنۡدَكُمۡ	مِّنۡ سُلۡطٰنٍ	بِهٰذَا	اَتَقُوۡلُوۡنَ	عَلَى اللّٰهِ
زمین میں (ہے)	نہیں	تمہارے پاس	کوئی دلیل	اس کی	کیا تم کہتے ہو	اللہ پر

زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ تمہارے پاس اس کی کوئی بھی دلیل نہیں، کیا تم اللہ پر وہ بات کہتے ہو

مَا لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٨﴾ قُلۡ اِنَّ الَّذِيۡنَ يَفۡتَرُوۡنَ عَلَى اللّٰهِ

مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ ﴿٦٨﴾	قُلۡ	اِنَّ	الَّذِيۡنَ	يَفۡتَرُوۡنَ	عَلَى اللّٰهِ
وہ (بات) جو	تمہیں معلوم نہیں	تم کہو	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

جس کا تمہیں علم نہیں ○ تم فرماؤ: بیشک اللہ پر جھوٹ باندھنے

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والے کامیاب نہ ہوں گے

=تو زمین پر کچھ کھانے کو نہ اُگ سکے گا اور سردی کی شدت بڑھنے سے انسان ہلاک ہو جائے اور اگر رات ختم ہو جائے اور ہمیشہ دن ہی رہے تو فصلیں سورج کی تپش سے جل جائیں اور لوگوں کا راحت و آرام چھن جائے۔ ان نعمتوں کی اہمیت کا صحیح اندازہ ان ممالک میں رہنے سے ہو سکتا ہے جہاں کئی کئی مہینے دن یا کئی کئی مہینے رات رہتی ہے۔

1 ...... یہاں سے مشرکین کے اس قول "اللہ نے اپنے لئے اولاد بنا رکھی ہے" کے تین رد فرمائے گئے ہیں، پہلا رد تو کلمہ "سُبۡحٰنَهٗ" میں ہے جس میں بتایا گیا کہ اس کی ذات اولاد سے منزہ و پاک ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے۔ دوسرا رد "هُوَ الۡغَنِىُّ" فرمانے میں ہے کہ وہ تمام مخلوق سے بے نیاز ہے تو اولاد اس کے لئے کیسے=

نعمتوں کی بہتات کامیابی کی دلیل نہیں

الۡكَذِبَ لَا يُفۡلِحُوۡنَ ؕ﴿۶۹﴾ مَتَاعٌ فِی الدُّنۡيَا ثُمَّ اِلَيۡنَا

الۡكَذِبَ	لَا يُفۡلِحُوۡنَ ﴿۶۹﴾	مَتَاعٌ(1)	فِی الدُّنۡيَا	ثُمَّ	اِلَيۡنَا
جھوٹ	وہ فلاح نہیں پائیں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	دنیا میں	پھر	ہماری طرف

والے فلاح نہیں پائیں گے ○ دنیا میں تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے پھر انہیں ہماری طرف

مَرۡجِعُهُمۡ ثُمَّ نُذِيۡقُهُمُ الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ بِمَا

مَرۡجِعُهُمۡ	ثُمَّ	نُذِيۡقُهُمُ	الۡعَذَابَ الشَّدِيۡدَ	بِمَا
انہیں لوٹ کر آنا (ہے)	پھر	ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب	(اس کے) بدلے جو

واپس آنا ہے پھر ہم انہیں ان کے کفر کے بدلے میں شدید عذاب کا

حضرت نوح عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مخالفین سے جرأت مندانہ کلام

کَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ ع وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ نُوۡحٍ ۘ اِذۡ قَالَ

ع ۱۲

کَانُوۡا يَكۡفُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾	وَ	اتۡلُ	عَلَيۡهِمۡ	نَبَاَ نُوۡحٍ	اِذۡ	قَالَ
وہ کفر کرتے تھے	اور	پڑھ کر سناؤ	ان پر (انہیں)	نوح کی خبر	جب	اس نے کہا

مزہ چکھائیں گے ○ اور انہیں نوح کی خبر پڑھ کر سناؤ جب اس نے

لِقَوۡمِهٖ يٰقَوۡمِ اِنۡ كَانَ كَبُرَ عَلَيۡكُمۡ مَّقَامِیۡ وَتَذۡكِيۡرِیۡ

لِقَوۡمِهٖ	يٰقَوۡمِ	اِنۡ	كَانَ كَبُرَ	عَلَيۡكُمۡ	مَّقَامِیۡ	وَ	تَذۡكِيۡرِیۡ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	اگر	بھاری ہے	تم پر	میرا قیام کرنا	اور	میرا نصیحت کرنا

اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم اگر میرا قیام کرنا اور میرا اللہ کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کرنا

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلۡتُ فَاَجۡمِعُوۡۤا اَمۡرَكُمۡ وَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَعَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلۡتُ	فَاَجۡمِعُوۡۤا	اَمۡرَكُمۡ(2)	وَ
اللہ کی آیتوں کے ذریعے	تو اللہ ہی پر	میں نے بھروسہ کیا	تو تم جمع کرلو	اپنا کام	اور

تم پر بھاری ہے تو میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا تو تم اپنا کام اور اپنے شریکوں کو

=ہوسکتی ہے؟ تیسرا رد "لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ" میں ہے کہ تمام مخلوق اس کی مملوک ہے اور مملوک ہونا بیٹا ہونے کے ساتھ نہیں جمع ہوتا لہٰذا ان میں سے کوئی اس کی اولاد نہیں ہوسکتا۔

1 ......یہاں کچھ لوگوں کے اِس شبہے کا جواب دیا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھنے والے بہت سے افراد عیش و عشرت کی زندگی گزار رہے اور دنیاوی نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے ہیں تو وہ ناکام کہاں سے ہوئے؟ ان کے شبہ کے ازالے کیلئے فرمایا گیا کہ یہ عارضی آرام ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ اعتبار انجام کا ہے=

شُرَكَآءَكُمۡ ثُمَّ لَا يَكُنۡ اَمۡرُكُمۡ عَلَيۡكُمۡ غُمَّةً ثُمَّ اقۡضُوۡۤا

شُرَكَآءَكُمۡ	ثُمَّ	لَا يَكُنۡ	اَمۡرُكُمۡ	عَلَيۡكُمۡ	غُمَّةً	ثُمَّ	اقۡضُوۡۤا
اپنے شریکوں (کو)	پھر	نہ رہے	تمہارا کام	تم پر	پوشیدہ	پھر	(جو چاہتے ہو اسے) پورا کر ڈالو

جمع کرلو پھر تمہارا کام تم پر پوشیدہ نہ رہے پھر میرے بارے میں

اِلَيَّ وَلَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿٧١﴾ فَاِنۡ تَوَلَّيۡتُمۡ فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ مِّنۡ اَجۡرٍ

اِلَيَّ	وَ	لَا تُنۡظِرُوۡنِ ﴿٧١﴾	فَاِنۡ	تَوَلَّيۡتُمۡ	فَمَا سَاَلۡتُكُمۡ	مِّنۡ اَجۡرٍ
میری طرف	اور	مجھے مہلت نہ دو	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو میں نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ

جو کچھ کرسکتے ہو کرلو اور مجھے کوئی مہلت نہ دو ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا،

اِنۡ اَجۡرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۙ وَاُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ

اِنۡ	اَجۡرِيَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ	اُمِرۡتُ	اَنۡ	اَكُوۡنَ
نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں ہوں

میرا اجر تو اللہ کے ذمۂ کرم پر ہے اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٧٢﴾ فَكَذَّبُوۡهُ فَنَجَّيۡنٰهُ وَمَنۡ مَّعَهٗ

مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ﴿٧٢﴾ (2)	فَكَذَّبُوۡهُ	فَنَجَّيۡنٰهُ	وَ	مَنۡ	مَّعَهٗ
مسلمانوں میں سے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے نجات دی اسے	اور	جو	اس کے ساتھ

مسلمانوں میں سے ہوں ○ تو انہوں نے نوح کو جھٹلایا تو ہم نے اسے اور کشتی میں

فِي الۡفُلۡكِ وَجَعَلۡنٰهُمۡ خَلٰٓئِفَ وَاَغۡرَقۡنَا

فِي الۡفُلۡكِ	وَ	جَعَلۡنٰهُمۡ	خَلٰٓئِفَ	وَ	اَغۡرَقۡنَا
کشتی میں (تھے)	اور	ہم نے بنادیا انہیں	جانشین	اور	ہم نے غرق کردیا

اس کے ساتھ والوں کو نجات دی اور انہیں ہم نے جانشین بنایا اور جنہوں نے

قومِ نوح کا انجام اور اس کے ذریعے نصیحت

==اور ان کا انجام خراب ہی ہے۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) انبیاء کرام عَلَيۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نہایت شجاع، بہادر، جری، باہمت اور اولُوالعزم ہوتے ہیں۔ اسی سے معلوم ہوا کہ قادیانی نبی نہیں تھا کیونکہ وہ انتہا درجے کا ڈرپوک تھا، ساری زندگی اسی ڈر سے حج کو نہ گیا اور جہاں جانے سے اسے نقصان پہنچنے کا خوف ہوتا تھا وہاں نہ جاتا تھا۔

1...... یعنی میرا وعظ و نصیحت کرنا خاص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہے، کسی دنیوی غرض سے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغِ دین پر اجرت نہ لی جائے، ہاں امامت وخطابت، تدریس اور تعلیمِ قرآن وغیرہ میں جہاں شریعت کی طرف سے اجازت ہے وہ جدا بات ہے لیکن اس میں بھی ممکن ہو تو بغیر پیسے ہی کے کام کرے۔==

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد رسول کی آمد اور کفار کا حال

الَّذِیۡنَ کَذَّبُوۡا بِاٰیٰتِنَا ۚ فَانۡظُرۡ کَیۡفَ کَانَ

الَّذِیۡنَ	کَذَّبُوۡا	بِاٰیٰتِنَا	فَانۡظُرۡ (1)	کَیۡفَ	کَانَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو دیکھو	کیسا	ہوا

ہماری آیتوں کی تکذیب کی انہیں ہم نے غرق کر دیا تو دیکھو ان لوگوں کا کیسا

عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۷۳﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهٖ رُسُلًا اِلٰی قَوۡمِهِمۡ

عَاقِبَةُ الۡمُنۡذَرِیۡنَ ﴿۷۳﴾	ثُمَّ	بَعَثۡنَا	مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	رُسُلًا	اِلٰی قَوۡمِهِمۡ
ڈرائے گئے لوگوں کا انجام	پھر	ہم نے بھیجے	اس کے بعد	کئی رسول	ان کی قوم کی طرف

انجام ہوا جنہیں ڈرایا گیا تھا ○ پھر اس کے بعد ہم نے ان کی قوموں کی طرف کئی رسول بھیجے

فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ فَمَا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا بِمَا

فَجَآءُوۡهُمۡ بِالۡبَیِّنٰتِ	فَمَا کَانُوۡا لِیُؤۡمِنُوۡا	بِمَا
تو وہ لائے ان کے پاس روشن دلیلیں	تو وہ ہرگز ایمان لانے والے نہ تھے	(اس) پر جسے

تو وہ ان کے پاس روشن دلیلیں لائے (لیکن) وہ کفار ایسے نہ تھے کہ اس پر

کَذَّبُوۡا بِهٖ مِنۡ قَبۡلُ ؕ کَذٰلِكَ نَطۡبَعُ

کَذَّبُوۡا	بِهٖ	مِنۡ قَبۡلُ	کَذٰلِكَ	نَطۡبَعُ
انہوں نے جھٹلا دیا	اس کو	(اس) سے پہلے	اسی طرح	ہم مہر لگا دیتے ہیں

ایمان لے آئیں جسے پہلے جھٹلا چکے ہیں۔ ہم اسی طرح سرکشوں کے

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعونیوں کا واقعہ

عَلٰی قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۷۴﴾ ثُمَّ بَعَثۡنَا مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ مُّوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ

عَلٰی قُلُوۡبِ الۡمُعۡتَدِیۡنَ ﴿۷۴﴾	ثُمَّ	بَعَثۡنَا	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ	مُّوۡسٰی	وَ	هٰرُوۡنَ
سرکشی کرنے والوں کے دلوں پر	پھر	ہم نے بھیجا	ان کے بعد	موسیٰ	اور	ہارون (کو)

دلوں پر مہر لگا دیتے ہیں ○ پھر ان کے بعد ہم نے موسیٰ اور ہارون کو

==2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم دینِ اسلام قبول کرو یا نہ کرو مجھے دینِ اسلام پر قائم رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور میں اس پر قائم ہوں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام کی دعوت دینے کی بنا پر مجھے تمہاری طرف سے خواہ کیسی ہی اذیت پہنچے ہر حال میں مجھے اللہ تعالیٰ کے حکم کا فرمانبردار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

1...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے کے بعد اس میں غور و فکر کی دعوت دی گئی، اس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں جہاں کفار کے لئے بہت عبرت ہے کہ جو لوگ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول کو جھٹلائیں گے ان پر ویسا عذاب آسکتا ہے جیسا حضرت نوح عَلَیْہِ==

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ بِاٰيٰتِنَا فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا

اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ	بِاٰيٰتِنَا	فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا
فرعون اوراس کے درباریوں کی طرف	اپنی نشانیوں کے ساتھ	توانہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف اپنی نشانیاں دے کر بھیجا تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۷۵ فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْۤا

قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ۝۷۵	فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الْحَقُّ [1]	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوْۤا
جرم کرنے والے لوگ	توجب	آیاان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	انہوں نے کہا

مجرم لوگ تھے ۝ توجب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو کہنے لگے:

اِنَّ هٰذَا لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۶ قَالَ مُوْسٰۤى اَتَقُوْلُوْنَ لِلْحَقِّ لَمَّا

اِنَّ	هٰذَا	لَسِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝۷۶	قَالَ	مُوْسٰۤى	اَتَقُوْلُوْنَ	لِلْحَقِّ	لَمَّا
بیشک	یہ	ضرور کھلا جادو (ہے)	فرمایا	موسیٰ (نے)	کیاتم (ایسا) کہتے ہو	حق کے بارے	جب

بیشک یہ کھلا جادو ہے ۝ موسیٰ نے کہا: کیا تم حق کے بارے میں یہ کہتے ہو جب

جَآءَكُمْ ؕ اَسِحْرٌ هٰذَا ؕ وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ ۝۷۷ قَالُوْۤا

جَآءَكُمْ	اَسِحْرٌ هٰذَا	وَ	لَا يُفْلِحُ	السّٰحِرُوْنَ ۝۷۷	قَالُوْۤا
وہ آیا تمہارے پاس	کیا یہ جادو (ہے)	اور	فلاح نہیں پاتے	جادو کرنے والے	انہوں نے کہا

وہ تمہارے پاس آیا؟ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادوگر فلاح نہیں پاتے ۝ انہوں نے کہا:

اَجِئْتَنَا لِتَلْفِتَنَا عَمَّا وَجَدْنَا عَلَيْهِ

اَجِئْتَنَا	لِتَلْفِتَنَا	عَمَّا	وَجَدْنَا	عَلَيْهِ
کیاتم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ تم پھیر دو ہمیں	(اس دین) سے جو	ہم نے پایا	اس پر

آپ ہمارے پاس اس لئے آئے ہیں تاکہ ہمیں اس (دین) سے پھیر دیں جس پر ہم نے

فرعونیوں کا معجزات کو جادو کہنا اور انہیں جواب

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بدگمانی اور ایک سیاسی الزام

=الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں پر آیا، وہیں ایمان والوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ وہ ایمان پر ثابت قدم رہیں تو جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں کو مخالفین کے شر سے نجات دی اسی طرح انہیں بھی مخالفین کے شر سے بچائے گا۔

1 ...... فرعون اور اس کی قوم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا حق پہچان لیا، اس کے باوجود وہ براہِ نفسانیت کہنے لگے کہ بیشک یہ کھلا جادو ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق بات معلوم ہو جانے کے بعد نفسانیت کی وجہ سے اسے قبول نہ کرنا اور اس کے بارے میں ایسی باتیں کرنا جو دوسروں کے دلوں میں اس کے متعلق شکوک=

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے مقابلہ

اٰبَآءَنَا وَ تَكُوْنَ لَكُمَا الْكِبْرِیَآءُ فِی الْاَرْضِؕ وَ مَا

اٰبَآءَنَا	وَ	تَكُوْنَ	لَكُمَا	الْكِبْرِیَآءُ(1)	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا
اپنے باپ دادا (کو)	اور	ہو جائے	تم دونوں کی	بڑائی	زمین میں	اور	نہیں

اپنے باپ دادا کو پایا ہے اور زمین میں تم دونوں کی بڑائی ہو جائے اور ہم تو تم پر

نَحْنُ لَكُمَا بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۷۸ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ۝۷۹

نَحْنُ	لَكُمَا	بِمُؤْمِنِیْنَ ۝۷۸	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ائْتُوْنِیْ بِكُلِّ سٰحِرٍ عَلِیْمٍ ۝۷۹
ہم	تم دونوں پر	ایمان لانے والے	اور	کہا	فرعون (نے)	لے آؤ میرے پاس ہر علم والا جادوگر

ایمان لانے والے نہیں ○ اور فرعون نے کہا: ہر علم والے جادوگر کو میرے پاس لے آؤ ○

فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ اَنْتُمْ

فَلَمَّا	جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا(2)	مَاۤ	اَنْتُمْ
پھر جب	آ گئے	جادوگر	(تو) کہا	ان سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو	تم

پھر جب جادوگر آ گئے تو ان سے موسیٰ نے کہا: ڈال دو جو تم

مُّلْقُوْنَ ۝۸۰ فَلَمَّاۤ اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِۙ

مُّلْقُوْنَ ۝۸۰	فَلَمَّاۤ	اَلْقَوْا	قَالَ	مُوْسٰى	مَا	جِئْتُمْ بِهِ
ڈالنے والے (ہو)	پھر جب	انہوں نے ڈال دیا	(تو) کہا	موسیٰ (نے)	جو	تم لائے ہو اسے

ڈالنے والے ہو ○ پھر جب انہوں نے ڈال دیا تو موسیٰ نے کہا: جو تم لائے ہو

السِّحْرُؕ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ

السِّحْرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَیُبْطِلُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُصْلِحُ
(یہ) جادو (ہے)	بیشک	اللہ	اب باطل کر دے گا اسے	بیشک	اللہ	نہیں سنوارتا

یہ جادو ہے۔ بیشک اب اللہ اسے باطل کر دے گا، اللہ فساد والوں کے کام کو

==وشبہات پیدا کر دیں، یہ فرعونیوں کا طریقہ ہے، اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو حق جان لینے کے باوجود صرف اپنی ضد اور انا کی وجہ سے اسے قبول نہیں کرتے اور اس کے بارے میں دوسروں سے ایسی باتیں کرتے ہیں جن سے یوں لگتا ہے کہ ان کا عمل درست ہے اور حق بیان کرنے والا جھوٹا ہے۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی پرانی روِش یہی چلتی آرہی ہے کہ اصلاح قبول کرنے کی بجائے وہ سمجھانے والے پر جھوٹے الزام لگا کر اور اسے اقتدار کا لالچی قرار دے کر اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔ آج بھی اس بات کو دیکھا جا سکتا ہے کہ غلط اندازِ حکمرانی پر ٹوکا جائے تو حکمران کہنا شروع کر دیتے==

عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الۡحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَ لَوۡ

عَمَلَ الۡمُفۡسِدِيۡنَ ﴿۸۱﴾	وَ	يُحِقُّ	اللّٰهُ	الۡحَقَّ	بِكَلِمٰتِهٖ	وَ لَوۡ
فساد کرنے والوں کا کام	اور	حق کر دکھاتا ہے	اللہ	حق (کو)	اپنے کلمات کے ذریعے	اگرچہ

نہیں سنوارتا ○ اور اللہ اپنے کلمات کے ذریعے حق کو حق کر دکھاتا ہے اگرچہ

كَرِهَ الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۸۲﴾ ع فَمَاۤ اٰمَنَ لِمُوۡسٰۤى اِلَّا ذُرِّيَّةٌ مِّنۡ قَوۡمِهٖ

كَرِهَ	الۡمُجۡرِمُوۡنَ ﴿۸۲﴾	فَمَاۤ اٰمَنَ	لِمُوۡسٰۤى	اِلَّا	ذُرِّيَّةٌ	مِّنۡ قَوۡمِهٖ
برا مانیں	جرم کرنے والے	تو ایمان نہ لائے	موسیٰ پر	مگر	کچھ لوگ	اس کی قوم سے

مجرموں کو ناگوار ہو ○ تو فرعون اور اس کے درباریوں کے خوف کی وجہ سے

عَلٰى خَوۡفٍ مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهِمۡ اَنۡ يَّفۡتِنَهُمۡ ؕ وَ

عَلٰى خَوۡفٍ	مِّنۡ فِرۡعَوۡنَ وَ مَلَا۟ئِهِمۡ	اَنۡ	يَّفۡتِنَهُمۡ	وَ
خوف (کی بنا) پر	فرعون اور اس کے درباریوں سے	کہ	وہ فتنہ (تکلیف) میں ڈال دے گا انہیں	اور

موسیٰ پر اس کی قوم میں سے چند لوگوں کے علاوہ کوئی ایمان نہ لایا (اس ڈر سے) کہ فرعون انہیں

اِنَّ فِرۡعَوۡنَ لَعَالٍ فِى الۡاَرۡضِ ۚ وَ اِنَّهٗ

اِنَّ	فِرۡعَوۡنَ	لَعَالٍ (1)	فِى الۡاَرۡضِ	وَ	اِنَّهٗ
بیشک	فرعون	ضرور تکبر کرنے والا (تھا)	زمین میں	اور	بیشک وہ

تکلیف میں ڈال دے گا اور بیشک فرعون زمین میں تکبر کرنے والا تھا اور بیشک وہ

لَمِنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾ وَ قَالَ مُوۡسٰى يٰقَوۡمِ اِنۡ

لَمِنَ الۡمُسۡرِفِيۡنَ ﴿۸۳﴾	وَ	قَالَ	مُوۡسٰى	يٰقَوۡمِ	اِنۡ
ضرور حد سے گزرنے والوں میں سے (تھا)	اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	اے میری قوم	اگر

حد سے گزرنے والوں میں سے تھا ○ اور موسیٰ نے کہا، اے میری قوم! اگر

ابتداءً حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر چند لوگ ایمان لائے

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کو توکل کی ہدایت

ع ۱۴ / ۱۲

= ہیں کہ یہ لوگ ہماری حکومت ختم کر کے اپنی حکومت لانا چاہتے ہیں۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے جادوگروں کو یہ اس لئے فرمایا کہ حق و باطل ظاہر ہو جائے اور جادو کے کرشمے جو وہ کرنے والے ہیں ان کا فساد واضح ہو۔

1 ...... فرعون کے بارے میں فرمایا کہ وہ متکبر تھا کیونکہ وہ خود کو خدا کہتا تھا اور اس سے بڑھ کر کیا تکبر ہو سکتا ہے، نیز فرعون کو حد سے بڑھنے والا کہا گیا کیونکہ اس نے بندہ ہو کر بندگی کی حد سے گزرنے کی کوشش کی اور رب ہونے کا دعویدار بن گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حد میں رہنا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ پانی =

اہلِ ایمان کا جواب اور بارگاہِ الٰہی میں دعا

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ فَعَلَيْهِ تَوَكَّلُوْۤا اِنْ كُنْتُمْ مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾

كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ	بِاللّٰهِ	فَعَلَيْهِ	تَوَكَّلُوْۤا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّسْلِمِيْنَ ﴿۸۴﴾
تم ایمان لائے ہو	اللہ پر	تو اسی پر	تم بھروسہ رکھو	اگر	تم ہو	مسلمان

تم اللہ پر ایمان لائے ہو اگر تم مسلمان ہو تو اسی پر بھروسہ کرو ○

فَقَالُوْا عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا ۚ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً

فَقَالُوْا	عَلَى اللّٰهِ	تَوَكَّلْنَا	رَبَّنَا	لَا تَجْعَلْنَا	فِتْنَةً (1)
تو انہوں نے کہا	اللہ ہی پر	ہم نے بھروسہ کیا	اے ہمارے رب	تو نہ بنا ہمیں	آزمائش

انہوں نے کہا، ہم نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا۔ اے ہمارے رب! ہمیں ظالم لوگوں کے لیے

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو احکامِ الٰہی

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۸۵﴾ وَ نَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾ وَ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	نَجِّنَا	بِرَحْمَتِكَ	مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۸۶﴾	وَ
ظالم لوگوں کے لئے	اور	نجات دے ہمیں	اپنی رحمت سے	کافروں کی قوم سے	اور

آزمائش نہ بنا ○ اور اپنی رحمت فرما کر ہمیں کافروں سے نجات دے ○ اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰى وَ اَخِيْهِ اَنْ تَبَوَّاٰ لِقَوْمِكُمَا بِمِصْرَ

اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰى وَاَخِيْهِ	اَنْ	تَبَوَّاٰ	لِقَوْمِكُمَا	بِمِصْرَ
ہم نے وحی کی	موسیٰ اور اس کے بھائی کی طرف	کہ	تم دونوں بناؤ	اپنی قوم کے لئے	مصر میں

ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی کو وحی بھیجی کہ مصر میں اپنی قوم کے لیے مکانات

بُيُوْتًا وَّ اجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قِبْلَةً وَّ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ؕ وَ

بُيُوْتًا (2)	وَّ	اجْعَلُوْا	بُيُوْتَكُمْ	قِبْلَةً (3)	وَّ	اَقِيْمُوْا	الصَّلٰوةَ	وَ
مکانات	اور	بناؤ	اپنے گھروں (کو)	نماز کی جگہ	اور	قائم رکھو	نماز	اور

بناؤ اور اپنے گھروں کو نماز کی جگہ بناؤ اور نماز قائم رکھو اور

= حد سے بڑھ جائے تو طوفان بن جاتا ہے اور آدمی حد سے بڑھ جائے تو شیطان بن جاتا ہے۔

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ انہیں ہم پر غالب نہ کر اور ان کے گناہوں کی وجہ سے ہمیں ہلاک نہ فرما تاکہ وہ یہ گمان نہ کریں کہ وہ حق پر ہیں اور یوں سرکشی و کفر میں بڑھ جائیں۔ (2)...... گھر بنانا بھی سنتِ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے لیکن شرط یہ ہے کہ فخر کے لئے نہ ہو بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے ہو۔ (3)...... رہنے سہنے کے گھروں میں گھریلو مسجد بنانا، جسے مسجدِ بیت کہا جاتا ہے، یہ ایک قدیم طریقہ ہے، لہٰذا یہ ہونا چاہئے کہ مسلمان اپنے گھر کا کوئی حصہ نماز کے لئے پاک و =

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی فرعون اور اس کی قوم کے خلاف دعا

بَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٧﴾ وَقَالَ مُوۡسٰى رَبَّنَاۤ اِنَّكَ

بَشِّرِ	الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٧﴾	وَ	قَالَ	مُوۡسٰى	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ
خوشخبری سناؤ	مسلمانوں (کو)	اور	عرض کی	موسیٰ (نے)	اے ہمارے رب	بیشک تو (نے)

مسلمانوں کو خوشخبری سناؤ ○ اور موسیٰ نے عرض کی: اے ہمارے رب! تونے

اٰتَيۡتَ فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ زِيۡنَةً وَّاَمۡوَالًا فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا ۙ

اٰتَيۡتَ	فِرۡعَوۡنَ وَمَلَاَهٗ	زِيۡنَةً	وَّ	اَمۡوَالًا [1]	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا
دیا	فرعون اور اس کے سرداروں (کو)	زینت کا سامان	اور	مال	دنیا کی زندگی میں

فرعون اور اس کے سرداروں کو دنیا کی زندگی میں آرائش اور مال دیدیا،

رَبَّنَا لِيُضِلُّوۡا عَنۡ سَبِيۡلِكَ ۚ رَبَّنَا اطۡمِسۡ

رَبَّنَا	لِيُضِلُّوۡا	عَنۡ سَبِيۡلِكَ	رَبَّنَا	اطۡمِسۡ
اے ہمارے رب	تاکہ وہ بھٹکا دیں	تیرے راستے سے	اے ہمارے رب	برباد ی ڈال دے

اے ہمارے رب! تاکہ وہ تیرے راستے سے بھٹکا دیں۔ اے ہمارے رب! ان کے مال

عَلٰۤى اَمۡوَالِهِمۡ وَاشۡدُدۡ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ فَلَا يُؤۡمِنُوۡا حَتّٰى

عَلٰۤى اَمۡوَالِهِمۡ	وَاشۡدُدۡ	عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ [2]	فَلَا يُؤۡمِنُوۡا	حَتّٰى
ان کے مالوں پر	اور سختی ڈال دے	ان کے دلوں پر	تو وہ ایمان نہ لائیں	یہاں تک کہ

برباد کردے اور ان کے دلوں کو سخت کردے تاکہ وہ ایمان نہ لائیں جب تک

دعائے موسیٰ کی قبولیت

يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿٨٨﴾ قَالَ قَدۡ اُجِيۡبَتۡ دَّعۡوَتُكُمَا

يَرَوُا	الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿٨٨﴾	قَالَ	قَدۡ	اُجِيۡبَتۡ	دَّعۡوَتُكُمَا [3]
وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	فرمایا	بیشک	قبول کرلی گئی	تم دونوں کی دعا

دردناک عذاب نہ دیکھ لیں ○ (اللہ نے) فرمایا: تم دونوں کی دعا قبول ہوئی

=صاف رکھیں اور اس میں عورت اعتکاف کرے۔

1 ...... مال عام طور پر غفلت کا سبب بنتا ہے، اس لئے مالدار کو اپنے محاسبے کی زیادہ حاجت ہے کہ کہیں اس کے مال نے اسے غافل تو نہیں کردیا۔ 2 ...... دل کی سختی بڑا عذاب ہے۔ دل کی سختی کا معنی ہے کہ نصیحت دل پر اثر نہ کرے، گناہوں سے رغبت ہو اور گناہ کرنے پر کوئی پشیمانی نہ ہو اور توبہ کی طرف توجہ نہ ہو۔

3 ...... یہاں دعا کی نسبت حضرت موسیٰ اور ہارون عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام دونوں کی طرف کی گئی حالانکہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام دعا کرتے تھے اور=

بنی اسرائیل کا دریا عبور کرنا اور فرعونی لشکر کا تعاقب

فَاسْتَقِيْمَا وَ لَا تَتَّبِعٰٓنِّ سَبِيْلَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَ

فَاسْتَقِيْمَا	وَ	لَا تَتَّبِعٰٓنِّ (1)	سَبِيْلَ الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٨٩﴾	وَ
پس تم ثابت قدم رہو	اور	ہرگز پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کے راستے کی جو	علم نہیں رکھتے	اور

پس تم ثابت قدم رہو اور نادانوں کے راستے پر نہ چلنا○ اور

جٰوَزْنَا بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْبَحْرَ فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ

جٰوَزْنَا	بِبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	الْبَحْرَ	فَاَتْبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ وَ جُنُوْدُهٗ
ہم نے عبور کرادیا	بنی اسرائیل کو	دریا	تو پیچھا کیا ان کا	فرعون اور اس کے لشکروں (نے)

ہم نے بنی اسرائیل کو دریا عبور کرادیا تو فرعون اور اس کے لشکروں نے

ڈوبتے وقت فرعون کا اعلانِ ایمان اور اسے جواب

بَغْيًا وَّ عَدْوًا ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَدْرَكَهُ الْغَرَقُ قَالَ

بَغْيًا	وَّ	عَدْوًا	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَدْرَكَهُ	الْغَرَقُ	قَالَ
سرکشی	اور	ظلم (سے)	یہاں تک کہ	جب	پالیا اسے	غرق ہونے (نے)	(تو) کہنے لگا

سرکشی اور ظلم سے ان کا پیچھا کیا یہاں تک کہ جب اسے غرق ہونے نے آلیا تو کہنے لگا:

اٰمَنْتُ اَنَّهٗ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْۤ اٰمَنَتْ بِهٖ

اٰمَنْتُ	اَنَّهٗ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	الَّذِيْۤ	اٰمَنَتْ	بِهٖ
میں ایمان لایا	(اس بات پر) کہ وہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ جو	ایمان لائے	اس پر

میں اِس بات پر ایمان لایا کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں جس پر

بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ وَ اَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾ آٰلْـٰٔنَ وَ

بَنُوْۤا اِسْرَآءِيْلَ	وَ	اَنَا	مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩٠﴾	آٰلْـٰٔنَ	وَ
بنی اسرائیل	اور	میں	مسلمانوں سے (ہوں)	کیا اب (ایمان لاتے ہو)	اور (حالانکہ)

بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں اور میں مسلمان ہوں ○ (اُسے کہا گیا) کیا اب (ایمان لاتے ہو؟) حالانکہ

=حضرت ہارون عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام آمین کہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آمین کہنے والا بھی دعا کرنے والوں میں شمار کیا جاتا ہے۔

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی مقبولیت کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہوا، اسی لئے فرمایا گیا کہ ان لوگوں میں سے نہ ہونا جو قبولیتِ دعا میں دیر ہونے کی حکمتیں نہیں جانتے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ دعا کی قبولیت میں یہ ضروری نہیں کہ فوراً ہی اس کا اثر ہو جائے بلکہ بعض اوقات حکمتِ الٰہی سے اس میں ایک عرصے کی تاخیر بھی ہو جاتی ہے۔

فرعون کی لاش عذابِ الٰہی کی نشانی

قَدْ عَصَيْتَ قَبْلُ وَ كُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾ فَالْيَوْمَ

قَدْ	عَصَيْتَ	قَبْلُ	وَ	كُنْتَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿۹۱﴾	فَالْيَوْمَ
بیشک	تو نافرمان رہا	(اس سے) پہلے	اور	تو تھا	فساد کرنے والوں میں سے	تو آج

اس سے پہلے تو نافرمان رہا اور تو فسادی تھا ۝ آج

نُنَجِّيْكَ بِبَدَنِكَ لِتَكُوْنَ لِمَنْ

نُنَجِّيْكَ	بِبَدَنِكَ	لِتَكُوْنَ	لِمَنْ
ہم بچالیں گے تجھے	تیرے جسم کے ساتھ	تاکہ تو ہو جائے	(اس) کے لئے جو

ہم تیری لاش کو بچالیں گے تاکہ تو

خَلْفَكَ اٰيَةً ؕ وَ اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ عَنْ اٰيٰتِنَا

خَلْفَكَ	اٰيَةً	وَ	اِنَّ	كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ	عَنْ اٰيٰتِنَا
تیرے بعد (آئے گا)	نشانی	اور	بیشک	بہت سے لوگ	ہماری آیتوں سے

اپنے بعد والوں کے لیے نشانی بن جائے اور بیشک لوگ ہماری نشانیوں سے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہی اور ان کی ناشکری

لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ ع وَ لَقَدْ بَوَّاْنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ مُبَوَّاَ صِدْقٍ وَّ

لَغٰفِلُوْنَ ﴿۹۲﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	بَوَّاْنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ	مُبَوَّاَ صِدْقٍ (2)	وَّ
ضرور غافل (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے جگہ دی	بنی اسرائیل (کو)	سچ (عزت) کی جگہ	اور

ضرور غافل ہیں ۝ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو عزت کی جگہ دی اور

رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ۚ فَمَا اخْتَلَفُوْا حَتّٰى

رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	فَمَا اخْتَلَفُوْا	حَتّٰى
ہم نے رزق عطا کیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	یہاں تک کہ

انہیں پاکیزہ رزق عطا کیا تو وہ اختلاف میں نہ پڑے مگر

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ بیان فرمایا اور فرعون کا انجام ذکر کیا اور اس واقعے کا اختتام اس کلام پر فرمایا۔ اس میں خطاب نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے تاکہ وہ اپنی امت کو دلائل سے منہ موڑنے پر ڈرائیں اور ان واقعات میں غور و فکر کرنے اور ان سے عبرت حاصل کرنے کی ترغیب دیں یہی ان واقعات کو بیان کرنے کا مقصود ہے۔ 2 ...... عزت کی جگہ سے یا تو ملکِ مصر اور فرعون و فرعونیوں کے املاک مراد ہیں یا سرزمینِ شام، قدس اور اُردن، جو کہ نہایت سرسبز و شاداب اور زرخیز ملک ہیں۔

قرآن میں شک کرنے والوں کو تنبیہ

جَآءَهُمُ الۡعِلۡمُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ يَقۡضِىۡ بَيۡنَهُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ

جَآءَهُمُ	الۡعِلۡمُ (1)	اِنَّ	رَبَّكَ	يَقۡضِىۡ	بَيۡنَهُمۡ	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ
آگیا ان کے پاس	علم	بیشک	تمہارا رب	فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

علم آنے کے بعد۔ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن اُن میں اُس بات کا فیصلہ کردے گا

فِيۡمَا كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۳﴾ فَاِنۡ كُنۡتَ فِىۡ شَكٍّ مِّمَّاۤ

فِيۡمَا	كَانُوۡا فِيۡهِ يَخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۹۳﴾	فَاِنۡ	كُنۡتَ	فِىۡ شَكٍّ	مِّمَّاۤ
جس میں	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	تو اگر	تم ہو	شک میں	(اس) سے جو

جس میں وہ جھگڑتے تھے ○ تو اے سننے والے! اگر تجھے اس میں کوئی شک ہو جو

اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكَ فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ يَقۡرَءُوۡنَ الۡكِتٰبَ مِنۡ قَبۡلِكَ ۚ

اَنۡزَلۡنَاۤ	اِلَيۡكَ	فَسۡـَٔلِ الَّذِيۡنَ	يَقۡرَءُوۡنَ	الۡكِتٰبَ	مِنۡ قَبۡلِكَ
ہم نے اتارا	تیری طرف	تو پوچھ لو ان لوگوں سے جو	پڑھتے ہیں	کتاب	تجھ سے پہلے

ہم نے تیری طرف اتارا ہے تو ان سے پوچھ لو جو تجھ سے پہلے کتاب پڑھنے والے ہیں،

لَقَدۡ جَآءَكَ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوۡنَنَّ

لَقَدۡ	جَآءَكَ	الۡحَقُّ	مِنۡ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوۡنَنَّ
ضرور بیشک	آیا تیرے پاس	حق	تیرے رب کی طرف سے	پس تم ہرگز نہ ہو جانا

بیشک تیرے پاس تیرے رب کی طرف سے حق آیا تو تُو ہرگز

مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ۙ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا

مِنَ الۡمُمۡتَرِيۡنَ ﴿۹۴﴾	وَ	لَا تَكُوۡنَنَّ	مِنَ الَّذِيۡنَ	كَذَّبُوۡا
شک کرنے والوں میں سے	اور	ہرگز نہ ہونا	ان لوگوں میں سے جنہوں نے	جھٹلایا

شک والوں میں نہ ہو ○ اور ہرگز ان میں نہ ہونا جنہوں نے

1 ...... یہاں علم سے مراد یا تو توریت ہے جس کے معنی میں یہودی آپس میں اختلاف کرتے تھے یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہے کہ اس سے پہلے تو سب یہودی آپ کے قائل اور آپ کی نبوت پر متفق تھے اور توریت میں جو آپ کی صفات مذکور تھیں ان کو مانتے تھے لیکن تشریف آوری کے بعد اختلاف کرنے لگے، کچھ ایمان لے آئے اور کچھ لوگوں نے حسد و عداوت کی وجہ سے کفر کیا۔ ایک قول یہ ہے کہ علم سے قرآنِ مجید مراد ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جس علم کے ساتھ اللہ تعالٰی کی توفیق اور حقیقی معرفت نہ ہو وہ علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب اور حجاب ہے۔

ازلی کافر کسی صورت ایمان نہ لائیں گے

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ فَتَكُوۡنَ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۵﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ

بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	فَتَكُوۡنَ	مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ﴿۹۵﴾	اِنَّ	الَّذِيۡنَ
اللہ کی آیتوں کو	(اگر ایسا کیا) تو تو ہو جائے گا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جو

اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا ورنہ تو نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بیشک جن لوگوں پر

حَقَّتۡ عَلَيۡهِمۡ كَلِمَتُ رَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۶﴾ وَلَوۡ جَآءَتۡهُمۡ

حَقَّتۡ	عَلَيۡهِمۡ	كَلِمَتُ رَبِّكَ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۹۶﴾	وَلَوۡ	جَآءَتۡهُمۡ
پکی ہو چکی	ان پر	تیرے رب کی بات	وہ ایمان نہیں لائیں گے	اگرچہ	آجائے ان کے پاس

تیرے رب کی بات پکی ہو چکی ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ○ اگرچہ ان کے پاس

قومِ یونس کے ایمان لانے پر رفعِ عذاب

كُلُّ اٰيَةٍ حَتّٰى يَرَوُا الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۹۷﴾ فَلَوۡلَا كَانَتۡ

كُلُّ اٰيَةٍ	حَتّٰى	يَرَوُا	الۡعَذَابَ الۡاَلِيۡمَ ﴿۹۷﴾	فَلَوۡلَا	كَانَتۡ
ہر نشانی	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب	تو کیوں نہیں	ہوئی

ہر نشانی آجائے جب تک دردناک عذاب نہ دیکھ لیں گے ○ تو کیوں ایسا نہ ہوا کہ

قَرۡيَةٌ اٰمَنَتۡ فَنَفَعَهَاۤ اِيۡمَانُهَاۤ اِلَّا قَوۡمَ يُوۡنُسَ ؕ لَمَّاۤ

قَرۡيَةٌ	اٰمَنَتۡ	فَنَفَعَهَاۤ	اِيۡمَانُهَاۤ	اِلَّا	قَوۡمَ يُوۡنُسَ (1)	لَمَّاۤ
کوئی بستی (قوم)	(جو) ایمان لے آتی	تو نفع دیتا اسے	اس کا ایمان	سوائے	یونس کی قوم	جب

کوئی قوم ایمان لے آتی تاکہ اس کا ایمان اسے نفع دیتا لیکن یونس کی قوم جب

اٰمَنُوۡا كَشَفۡنَا عَنۡهُمۡ عَذَابَ الۡخِزۡيِ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

اٰمَنُوۡا	كَشَفۡنَا	عَنۡهُمۡ	عَذَابَ الۡخِزۡيِ	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	وَ
وہ ایمان لائے	(تو) ہم نے ہٹا دیا	ان سے	رسوائی کا عذاب	دنیا کی زندگی میں	اور

ایمان لائی تو ہم نے ان سے دنیا کی زندگی میں رسوائی کا عذاب ہٹا دیا اور

1 ...... فرعون نے بھی آخری وقت میں توبہ کی تھی اور حضرت یونس عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم نے بھی، لیکن فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی اور حضرت یونس عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی توبہ قبول ہو گئی، ان دونوں کی توبہ میں واضح فرق ہے وہ یہ کہ فرعون نے عذاب کا مشاہدہ کرنے کے بعد توبہ کی تھی جبکہ حضرت یونس عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم پر جب وہ نشانیاں ظاہر ہوئیں جو عذاب کے قریب ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو انہوں نے عذاب کا مشاہدہ کرنے سے پہلے اسی وقت ہی توبہ کر لی تھی۔ اس کا مطلب یہ نکلا کہ نزولِ عذاب کے بعد توبہ قبول نہیں البتہ نزولِ عذاب سے پہلے صرف علاماتِ عذاب کے ظہور کے بعد توبہ قبول ہو سکتی ہے۔

تمام لوگوں کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

مَتَّعۡنٰهُمۡ اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾ وَلَوۡ شَآءَ رَبُّكَ

مَتَّعۡنٰهُمۡ	اِلٰى حِيۡنٍ ﴿۹۸﴾	وَ	لَوۡ	شَآءَ	رَبُّكَ (1)
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	اور	اگر	چاہتا	تمہارا رب

ایک وقت تک انہیں فائدہ اٹھانے دیا ○ اور اگر تمہارا رب چاہتا

لَاٰمَنَ مَنۡ فِى الۡاَرۡضِ كُلُّهُمۡ جَمِيۡعًا ؕ اَفَاَنۡتَ

لَاٰمَنَ	مَنۡ	فِى الۡاَرۡضِ	كُلُّهُمۡ	جَمِيۡعًا	اَفَاَنۡتَ
(تو) ضرور ایمان لے آتا	جو	زمین میں (ہے)	ان کے تمام	سب	تو کیا تم

تو جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب ایمان لے آتے تو کیا تم

تُكۡرِهُ النَّاسَ حَتّٰى يَكُوۡنُوۡا مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾

تُكۡرِهُ	النَّاسَ	حَتّٰى	يَكُوۡنُوۡا	مُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۹۹﴾
مجبور کروگے	لوگوں (کو)	یہاں تک کہ	وہ ہو جائیں	ایمان والے

لوگوں کو مجبور کروگے یہاں تک کہ مسلمان ہو جائیں؟ ○

حکمِ الٰہی کے بغیر کوئی ایمان نہیں لا سکتا

وَمَا كَانَ لِنَفۡسٍ اَنۡ تُؤۡمِنَ اِلَّا بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ

وَ	مَا كَانَ	لِنَفۡسٍ	اَنۡ	تُؤۡمِنَ	اِلَّا	بِاِذۡنِ اللّٰهِ (2)
اور	نہیں ہے	کسی جان کے لئے	کہ	وہ ایمان لے آئے	مگر	اللہ کے حکم سے

اور کسی جان کو قدرت نہیں کہ وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان لے آئے

نشانیوں کا مطالبہ کرنے والے مشرکوں کو جواب

وَيَجۡعَلُ الرِّجۡسَ عَلَى الَّذِيۡنَ لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾ قُلِ

وَ	يَجۡعَلُ	الرِّجۡسَ	عَلَى الَّذِيۡنَ	لَا يَعۡقِلُوۡنَ ﴿۱۰۰﴾	قُلِ
اور	اللہ ڈالتا ہے	عذاب	ان لوگوں پر جو	سمجھتے نہیں	تم کہو

اور اللہ ان لوگوں پر عذاب ڈالتا ہے جو سمجھتے نہیں ○ تم فرماؤ:

1...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ایمان لانا سعادتِ ازلی پر موقوف ہے، ایمان وہی لائیں گے جن کیلئے توفیقِ الٰہی شاملِ حال ہو، لہٰذا آپ کی خواہش و کوشش کے باوجود بھی جو لوگ ایمان سے محروم رہ جاتے ہیں ان کا آپ کو غم نہیں ہونا چاہئے۔ 2...... جب اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا ہے تو بندہ اپنے اختیار سے ایمان قبول کرتا ہے، اپنے چاہنے کی وجہ سے وہ ثواب کا مستحق ہوتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت کا ارادہ نہ کرے تو بندہ اپنی رغبت سے کفر پر رہتا ہے اور اس رغبت کا عذاب پاتا ہے۔ لہٰذا اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ بندہ مجبور ہے کیونکہ بندے کی رغبت بھی مشیتِ الٰہی میں داخل ہے۔

اُنۡظُرُوۡا مَاذَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ؕ وَ مَا تُغۡنِی الۡاٰیٰتُ

اُنۡظُرُوۡا	مَاذَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	وَ	مَا تُغۡنِی	الۡاٰیٰتُ
دیکھو	کیا ہے	آسمانوں اور زمین میں	اور	فائدہ نہیں دیتیں	نشانیاں

تم دیکھو کہ آسمانوں اور زمین میں کیا کیا (نشانیاں) ہیں اور نشانیاں

وَ النُّذُرُ عَنۡ قَوۡمٍ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾ فَهَلۡ

وَ	النُّذُرُ	عَنۡ قَوۡمٍ	لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰۱﴾	فَهَلۡ
اور	ڈرانے والے (رسول)	(ان) لوگوں کو	(جو) ایمان نہیں لائیں گے	تو کیا (یعنی نہیں)

اور رسول ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں دیتے جو ایمان نہیں لاتے ○ تو نہیں

یَنۡتَظِرُوۡنَ اِلَّا مِثۡلَ اَیَّامِ الَّذِیۡنَ خَلَوۡا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ

یَنۡتَظِرُوۡنَ (1)	اِلَّا	مِثۡلَ اَیَّامِ الَّذِیۡنَ	خَلَوۡا	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ
وہ انتظار کر رہے	مگر	ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا جو	گزر گئے	ان سے پہلے

ان لوگوں کے دنوں جیسے (دنوں) کا انتظار ہے جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔

قُلۡ فَانۡتَظِرُوۡۤا اِنِّیۡ مَعَكُمۡ مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾ ثُمَّ

قُلۡ	فَانۡتَظِرُوۡۤا	اِنِّیۡ	مَعَكُمۡ	مِّنَ الۡمُنۡتَظِرِیۡنَ ﴿۱۰۲﴾	ثُمَّ
تم کہو	تو انتظار کرو	بیشک میں	تمہارے ساتھ	انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	پھر

تم فرماؤ: تو انتظار کرو میں بھی تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ پھر

نُنَجِّیۡ رُسُلَنَا وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا كَذٰلِكَ ۚ حَقًّا

نُنَجِّیۡ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	كَذٰلِكَ	حَقًّا
ہم نجات دیں گے	اپنے رسولوں	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اسی طرح	حق (ہے)

ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کو نجات دیں گے۔ ہم پر اسی طرح

کفارِ قریش کو ان کے حال اور انجام پر تنبیہ

نزولِ عذاب کے وقت نجات پانے والے

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ ان لوگوں کا طرزِ عمل یہ بتاتا ہے کہ گویا یہ لوگ گزشتہ امتوں کے دنوں جیسے دنوں کا انتظار کر رہے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ گزشتہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے زمانوں میں کفار کو اُن دنوں کے آنے سے ڈراتے تھے جن میں مختلف قسم کے عذاب نازل ہوں جبکہ کفار اسے جھٹلاتے اور مذاق اڑاتے ہوئے عذاب نازل ہونے کی جلدی مچاتے تھے اسی طرح نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے کے کفار بھی انہی کی روش اختیار کئے ہوئے ہیں۔

ع ١٠ / ١٥

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اعلانِ حق کا حکم

عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

عَلَيْنَا	نُنْجِ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾	قُلْ (1)	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ
ہم پر	(کہ) ہم نجات دیں	ایمان والوں (کو)	تم کہو	اے	لوگو

حق ہے کہ ایمان والوں کو نجات دیں ○ تم فرماؤ، اے لوگو!

اِنْ كُنْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّنْ دِیْنِیْ فَلَاۤ اَعْبُدُ

اِنْ	كُنْتُمْ	فِیْ شَكٍّ	مِّنْ دِیْنِیْ	فَلَاۤ اَعْبُدُ
اگر	تم ہو	کسی شبہ میں	میرے دین کی طرف سے	تو (جان لو) میں عبادت نہیں کروں گا

اگر تم میرے دین کی طرف سے کسی شبہ میں ہو تو (جان لو کہ) میں ان چیزوں کی

الَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ لٰكِنْ اَعْبُدُ

الَّذِیْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	لٰكِنْ	اَعْبُدُ
ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	اور	البتہ	میں عبادت کرتا ہوں

عبادت نہیں کروں گا جن کی تم اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہو البتہ میں اس اللہ کی

اللّٰهَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ ۚۖ وَ اُمِرْتُ اَنْ

اللّٰهَ	الَّذِیْ	یَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
اللہ (کی)	جو	جان نکالے گا تمہاری	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

عبادت کرتا ہوں جو تمہاری جان نکالے گا اور مجھے حکم ہے کہ

اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾ لا وَ اَنْ اَقِمْ وَجْهَكَ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٤﴾	وَ	اَنْ	اَقِمْ	وَجْهَكَ
میں رہوں	ایمان والوں میں سے	اور	یہ کہ	سیدھا رکھو	اپنا چہرہ

میں ایمان والوں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ ہر باطل سے جدا رہ کر

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دیا ہے کہ اپنے دین کا اظہار کریں اور یہ اعلان کردیں کہ وہ مشرکین سے علیحدہ ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ کی عبادت چھپ کر ہونے کی بجائے اعلانیہ ہونے لگے۔

لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا ۚ وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٠٥﴾

لِلدِّيۡنِ	حَنِيۡفًا	وَ	لَا تَكُوۡنَنَّ	مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ ﴿١٠٥﴾
دین کے لئے	ہر باطل سے جدا (رہتے ہوئے)	اور	ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے

اپنا چہرہ دین کے لئے سیدھا رکھو اور ہرگز مشرکوں میں سے نہ ہونا۔

وَلَا تَدۡعُ مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنۡفَعُكَ وَ

وَ	لَا تَدۡعُ	مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنۡفَعُكَ	وَ
اور	تو عبادت نہ کر	اللہ کے سوا	(اس کی) جو	تجھے نفع نہیں دے سکتا	اور

اور اللہ کے سوا اس کی عبادت نہ کر جو نہ تجھے نفع دے سکے اور

لَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنۡ فَعَلۡتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٠٦﴾

لَا يَضُرُّكَ	فَاِنۡ	فَعَلۡتَ	فَاِنَّكَ	اِذًا	مِّنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿١٠٦﴾
تجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا	پھر اگر	تو (ایسا) کرے	تو بیشک تو	اس وقت	ظالموں میں سے (ہوگا)

نہ تجھے نقصان پہنچا سکے پھر اگر تو ایسا کرے گا تو اس وقت تو ظالموں میں سے ہوگا۔

وَاِنۡ يَّمۡسَسۡكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ۚ

وَ	اِنۡ	يَّمۡسَسۡكَ (1)	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	فَلَا كَاشِفَ	لَهٗۤ	اِلَّا	هُوَ
اور	اگر	پہنچائے تجھے	اللہ	کوئی تکلیف	تو کوئی دور کرنے والا نہیں	اس کو	مگر	وہی

اور اگر اللہ تجھے کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کے سوا کوئی تکلیف کو دور کرنے والا نہیں

وَاِنۡ يُّرِدۡكَ بِخَيۡرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضۡلِهٖ ؕ

وَ	اِنۡ	يُّرِدۡكَ	بِخَيۡرٍ	فَلَا رَآدَّ	لِفَضۡلِهٖ
اور	اگر	وہ ارادہ فرمائے تیرے ساتھ	بھلائی کا	تو کوئی رد کرنے والا نہیں	اس کے فضل کو

اور اگر وہ تیرے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں۔

بت اللہ کے سوا کسی کی عبادت جائز نہیں

مخلوق کو نفع اور نقصان پہنچانے سے متعلق قدرتِ الٰہی

(1)...... یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیا میں لوگ ایک دوسرے کو نفع بھی پہنچاتے ہیں اور نقصان بھی جبکہ آیت میں کسی مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار کیا گیا ہے۔ اِس سوال کا جواب آیت کے الفاظ میں ہی موجود ہے کہ مخلوق کے نفع نقصان پہنچانے کا انکار نہیں کیا گیا بلکہ یہ فرمایا گیا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو نفع پہنچانا چاہے تو کوئی اسے روک کر نقصان نہیں پہنچا سکتا اور جب اللہ تعالیٰ کسی کے نقصان کا ارادہ فرمائے تو کوئی اس نقصان کو ٹال کر نفع نہیں پہنچا سکتا۔

يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

يُصِيْبُ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ
وہ پہنچاتا ہے	اپنے (فضل) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	وہی	بخشنے والا

اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہی بخشنے والا

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ

الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ (1)	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	قَدْ	جَآءَكُمُ	الْحَقُّ
مہربان (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	بیشک	آیا تمہارے پاس	حق

مہربان ہے ○ تم فرماؤ: اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكُمْ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنِ اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ
تمہارے رب کی طرف سے	تو جس نے ہدایت حاصل کی	تو وہ صرف ہدایت حاصل کر رہا ہے

حق آیا تو جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کے لئے ہی

لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ

لِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا يَضِلُّ
اپنی جان کے لئے	اور	جو	گمراہ ہوا	تو وہ صرف گمراہ ہوتا ہے

ہدایت حاصل کر رہا ہے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو اپنے ہی نقصان کو

عَلَيْهَا ۚ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾ وَ

عَلَيْهَا	وَ	مَاۤ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِوَكِيْلٍ ﴿۱۰۸﴾	وَ
اپنی (جان) پر	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگران	اور

گمراہ ہوتا ہے اور میں تم پر کوئی نگران نہیں ○ اور

ہدایت کا فائدہ اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اتباعِ وحی و صبر کا حکم

1 ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم فرماؤ کہ اے اہلِ مکہ! تمہارے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے قرآن اور اس کا رسول محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے ہیں تو اُن سے جو ہدایت حاصل کرلے تو وہ اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت حاصل کر رہا ہے کیونکہ اس کی ہدایت کا ثواب اسے ہی ملے گا اور اگر تم میں سے کوئی کفر کرے تو اس سے اللہ تعالٰی کا کچھ نقصان نہیں اور کوئی ایمان لائے تو اس سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی اس سے پاک ہے کہ اُسے کوئی نفع یا نقصان پہنچے اور جو کوئی گمراہ ہوتا ہے تو وہ اپنے ہی نقصان کو گمراہ ہوتا ہے کیونکہ اس کی گمراہی کا عذاب اسی کی=

اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ اصْبِرْ حَتّٰى

اتَّبِعْ(1)	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَ اصْبِرْ	حَتّٰى
پیروی کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور صبر کرو	یہاں تک کہ

اس وحی کی پیروی کرو جو آپ کی طرف بھیجی جاتی ہے اور صبر کرتے رہو حتّٰی کہ

يَحْكُمَ اللّٰهُ ۚۖ وَ هُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ع

يَحْكُمَ	اللّٰهُ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾
فیصلہ فرمادے	اللہ	اور	وہ	سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا (ہے)

اللہ فیصلہ فرمادے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے ○

ع ١٢ (margin)

آیات: 123 — رکوع: 10

سُوْرَةُ هُوْد مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓرٰ قف كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ

آیات قرآنی کی عظمت وشان

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اُحْكِمَتْ	اٰيٰتُهٗ	ثُمَّ
الٓرٰ	(یہ) ایک کتاب (ہے)	حکمت والی ہیں	اس کی آیتیں	پھر

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر

=جان پر ہو گا۔

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اللہ تعالیٰ آپ کی طرف جو وحی فرماتا ہے آپ اسی کی پیروی کریں اور آپ کی قوم کے کفار کی طرف سے آپ کو جو اذیت پہنچتی ہے اس پر صبر کرتے رہیں حتی کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دین کو غلبہ عطا فرما کر ان کے خلاف آپ کی مدد کا فیصلہ فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ۙ① اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

فُصِّلَتْ (1)	مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ ①	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
انہیں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے	حکمت والے، خبردار کی طرف سے	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

انہیں حکمت والے، خبردار کی طرف سے تفصیل سے بیان کیا گیا ہے ○ کہ تم صرف اللہ کی

اللّٰهَ ؕ اِنَّنِیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ وَّ

اللّٰهَ	اِنَّنِیْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِیْرٌ	وَّ
اللہ (کی)	بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	ڈرسنانے والا	اور

عبادت کرو۔ بیشک میں تمہارے لیے اس کی طرف سے ڈر اور خوشی کی

بَشِیْرٌ ۙ② وَّ اَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ

بَشِیْرٌ ②	وَّ	اَنِ اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (2)	اِلَیْهِ
خوشخبری دینے والا (ہوں)	اور	یہ کہ تم معافی مانگو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو	اس کی طرف

خبریں دینے والا ہوں ○ اور یہ کہ اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی طرف توبہ کرو

یُمَتِّعْكُمْ مَّتَاعًا حَسَنًا اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ یُؤْتِ

یُمَتِّعْكُمْ	مَّتَاعًا حَسَنًا	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَّ	یُؤْتِ
(تو) وہ فائدہ دے گا تمہیں	اچھا فائدہ	ایک مقررہ مدت تک	اور	دے گا

تو وہ تمہیں ایک مقررہ مدت تک بہت اچھا فائدہ دے گا اور ہر فضیلت والے کو

كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَهٗ ؕ وَ اِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْۤ اَخَافُ

كُلَّ ذِیْ فَضْلٍ	فَضْلَهٗ	وَ	اِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنِّیْۤ	اَخَافُ
ہر فضیلت والے (کو)	اس کا (یا) اپنا فضل	اور	اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک میں	خوف کرتا ہوں

اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر تم منہ پھیرو تو میں تم پر بڑے دن کے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ سورت سورت اور آیت آیت جدا جدا ذکر کی گئیں یا علیحدہ علیحدہ نازل ہوئیں یا عقائد واحکام، مواعظ، واقعات اور غیبی خبریں ان میں تفصیل کے ساتھ بیان فرمائی گئیں۔

2 ...... توبہ اور استغفار میں فرق یہ ہے کہ جو گناہ ہو چکے ان سے معافی مانگنا استغفار ہے اور پچھلے گناہوں پر شرمندہ ہو کر آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا توبہ ہے اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ توبہ واستغفار کرنا رزق میں وسعت کیلئے بہتر عمل ہے۔

عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ ۚ وَهُوَ

عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ كَبِيْرٍ ۝۳	اِلَى اللّٰهِ	مَرْجِعُكُمْ	وَ	هُوَ
تمہارے اوپر	بڑے دن کے عذاب (کا)	اللہ ہی کی طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)	اور	وہ

عذاب کا خوف کرتا ہوں ۝ اللہ ہی کی طرف تمہارا لوٹنا ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۴ اَلَاۤ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ۝۴	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	يَثْنُوْنَ	صُدُوْرَهُمْ (1)
ہر چیز پر	قادر (ہے)	سن لو	بیشک وہ لوگ	دوہرے کرتے ہیں	اپنے سینے

ہر شے پر قادر ہے ۝ سن لو! بیشک وہ لوگ اپنے سینوں کو دوہرا کرتے ہیں

بندے کا کوئی حال اللہ تعالیٰ سے چھپا نہیں

لِيَسْتَخْفُوْا مِنْهُ ؕ اَلَا حِيْنَ يَسْتَغْشُوْنَ

لِيَسْتَخْفُوْا	مِنْهُ	اَلَا	حِيْنَ	يَسْتَغْشُوْنَ
تاکہ چھپ جائیں	اس (اللہ) سے	سن لو	جس وقت	وہ (بدن) ڈھانپ لیتے ہیں

تاکہ اللہ سے چھپ جائیں۔ سن لو! جس وقت وہ اپنے کپڑوں سے سارا بدن

ثِيَابَهُمْ ۙ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا

ثِيَابَهُمْ	يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا
اپنے کپڑوں (سے)	(اس وقت بھی) اللہ جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو

ڈھانپ لیتے ہیں اس وقت بھی اللہ ان کا چھپا اور

يُعْلِنُوْنَ ۚ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵

يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝۵
وہ ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں والی (بات) کو

ظاہر سب کچھ جانتا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ۝

1 ...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف شانِ نزول بیان کئے ہیں، ان میں سے 2 شانِ نزول یہ ہیں (1) اخنس بن شریق بہت شیریں گفتار شخص تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے آتا تو بہت خوشامد کی باتیں کرتا اور دل میں بغض و عداوت چھپائے رکھتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے سینوں میں عداوت چھپائے رکھتے ہیں جیسے کپڑے کی تہ میں کوئی چیز چھپائی جاتی ہے۔ (2) بعض منافقین کی عادت تھی کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سامنا ہوتا تو سینہ اور پیٹھ جھکاتے، سر نیچا کرتے اور چہرہ چھپا لیتے تاکہ انہیں آپ دیکھ نہ پائیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ

12

رزق کی ذمہ داری اور علمِ الٰہی کا بیان

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا

وَ	مَا	مِنْ دَآبَّةٍ (1)	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ (2)	رِزْقُهَا
اور	نہیں	کوئی جاندار	زمین میں	مگر	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اس کا رزق (ہے)

اور زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ کے ذمۂ کرم پر نہ ہو

وَيَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَمُسْتَوْدَعَهَا ؕ كُلٌّ

وَ	يَعْلَمُ	مُسْتَقَرَّهَا	وَ	مُسْتَوْدَعَهَا	كُلٌّ
اور	وہ جانتا ہے	اس کا ٹھکانہ	اور	اسے سپرد کئے جانے کی جگہ	سب کچھ

اور وہ ہر ایک کے ٹھکانے اور سپرد کئے جانے کی جگہ کو جانتا ہے۔ سب کچھ

آسمان و زمین کی تخلیق کا مقصد

فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ۝۶	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور

ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں موجود ہے ○ اور وہی ہے جس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ لِيَبْلُوَكُمْ

الْاَرْضَ	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَّ	كَانَ	عَرْشُهٗ	عَلَى الْمَآءِ (3)	لِيَبْلُوَكُمْ
زمین (کو)	چھ دن میں	اور	تھا	اس کا عرش	پانی پر	تاکہ وہ آزمائے تمہیں

زمین کو چھ دن میں بنایا اور اس کا عرش پانی پر تھا (تمہیں پیدا کیا) تاکہ تمہیں آزمائے کہ

موت کے بعد اٹھائے جانے کا سن کر کفار کا جواب

اَيُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ

اَيُّكُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا	وَ	لَئِنْ	قُلْتَ	اِنَّكُمْ
تم میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (کے اعتبار سے)	اور	ضرور اگر	تم کہو	بیشک تمہیں

تم میں کون اچھے عمل کرتا ہے اور اگر تم کہو: (اے لوگو!) تمہیں

(1)...... ہر وہ جانور جو زمین پر چلتا ہو اسے "دابۃ" کہتے ہیں اور عرف میں چوپائے کو "دابۃ" کہتے ہیں جبکہ آیت میں اس سے مطلقاً جاندار مراد ہے لہٰذا انسان اور تمام حیوانات اس میں داخل ہیں۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ جانداروں کو رزق دینا اور ان کی کفالت کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر لازم فرمالیا ہے اور وہ اپنے فضل ورحمت سے اس کے خلاف نہیں فرماتا۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ عرش اور پانی کے درمیان کوئی دوسری چیز نہ تھی اگرچہ دونوں میں فاصلہ تھا یعنی یہ کہ عرش اسی مقام میں تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں آسمان کے اوپر اور پانی اسی جگہ تھا جہاں اب ہے یعنی ساتویں زمین کے نیچے اگرچہ اس وقت سات آسمان اور سات زمینیں نہ تھیں۔

مَّبْعُوْثُوْنَ مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

مَّبْعُوْثُوْنَ	مِنْۢ بَعْدِ الْمَوْتِ	لَيَقُوْلَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
اٹھایا جائے گا	مرنے کے بعد	بیشک ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

مرنے کے بعد اٹھایا جائے گا تو کافر ضرور کہیں گے کہ

عذاب میں دیر ہونے پر کفار کا استہزاء اور انہیں تنبیہ

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦ وَلَىِٕنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ

هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ⑦	وَ	لَىِٕنْ	اَخَّرْنَا	عَنْهُمُ	الْعَذَابَ
یہ	مگر	کھلا جادو	اور	ضرور اگر	ہم مؤخر کردیں	ان سے	عذاب

یہ (قرآن) تو کھلا جادو ہے ○ اور اگر ہم ان سے کچھ گنتی کی مدت تک کے لئے

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ ؕ اَلَا يَوْمَ

اِلٰۤى اُمَّةٍ مَّعْدُوْدَةٍ	لَّيَقُوْلُنَّ	مَا	يَحْبِسُهٗ	اَلَا	يَوْمَ
کچھ گنی ہوئی مدت تک	(تو) ضرور کہیں گے	کس چیز نے	روکا ہوا ہے اسے	خبردار	(جس) دن

عذاب میں دیر کردیں تو ضرور کہیں گے: کس چیز نے روکا ہوا ہے؟ خبردار! جس دن

يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ

يَاْتِيْهِمْ	لَيْسَ	مَصْرُوْفًا	عَنْهُمْ	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
وہ آئے گا ان پر	نہیں	پھیرا جائے گا	ان سے	اور	گھیر لے گا	ان کو

وہ عذاب ان پر آئے گا تو ان سے پھیرا نہیں جائے گا اور جس (عذاب) کا وہ مذاق اڑاتے تھے

ع ٧

نعمت چھن جانے پر انسان کی مایوسی اور ناشکری

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧ ع وَلَىِٕنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑧ [1]	وَ	لَىِٕنْ	اَذَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنَّا
وہ جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں	انسان (کو)	اپنی طرف سے

وہی ان کو گھیرے ہوئے ہوگا ○ اور اگر ہم انسان کو اپنی

1 ...... دنیا میں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بے خوف ہونا ہلاکت کا سبب ہے، اس لئے ہر عقلمند انسان پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے سے ڈرتا رہے اور اس کے عذاب سے کبھی بے خوف نہ ہو۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "میری عزت کی قسم! میں اپنے کسی بندے پر نہ دو خوف جمع کروں گا اور نہ دو امن جمع کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو میں قیامت کے دن اسے امن دوں گا اور اگر وہ دنیا میں مجھ سے امن میں رہے گا تو میں قیامت کے دن اسے خوف میں مبتلا کروں گا۔ (کنز العمال، ٢/٢٨٣، الحدیث: ٥٨٥٠٢، الجزء الثالث)

مصیبت کے بعد نعمت ملنے پر انسان کا فخر و تکبر

رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ ۚ اِنَّهٗ لَیَـُٔوْسٌ كَفُوْرٌ ⑨

رَحْمَةً	ثُمَّ	نَزَعْنٰهَا	مِنْهُ	اِنَّهٗ	لَیَـُٔوْسٌ	كَفُوْرٌ ⑨
رحمت	پھر	ہم چھین لیں اسے	اس سے	(تو) بیشک وہ	ضرور بڑا مایوس	ناشکرا (ہو جاتا ہے)

کسی رحمت کا مزہ دیں پھر وہ رحمت اس سے چھین لیں تو بیشک وہ بڑا مایوس اور ناشکرا (ہو جاتا) ہے ○

وَ لَىِٕنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ

وَ	لَىِٕنْ	اَذَقْنٰهُ	نَعْمَآءَ	بَعْدَ ضَرَّآءَ	مَسَّتْهُ
اور	ضرور اگر	ہم چکھادیں اسے	نعمت	(اس) مصیبت کے بعد	(جو) پہنچی اسے

اور اگر ہم مصیبت کے بعد جو اسے پہنچی ہو اسے نعمت کا

لَیَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّیِّاٰتُ عَنِّیْ ؕ اِنَّهٗ

لَیَقُوْلَنَّ	ذَهَبَ	السَّیِّاٰتُ	عَنِّیْ	اِنَّهٗ
(تو) ضرور کہے گا	چلی گئیں، دور ہو گئیں	برائیاں	مجھ سے	بیشک وہ

مزہ دیں تو ضرور کہے گا کہ برائیاں مجھ سے دور ہو گئیں بیشک وہ (اس وقت)

صبر کرنے والے نیک لوگوں کا استثناء اور ان کا صلہ

لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ⑩ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ

لَفَرِحٌ	فَخُوْرٌ ⑩	اِلَّا	الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا (1)	وَ
ضرور بہت خوش ہونے والا	تکبر کرنے والا (ہو جاتا ہے)	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور

بہت خوش ہونے والا، فخر و تکبر کرنے والا ہو جاتا ہے ○ مگر جنہوں نے صبر کیا اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ⑪

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ⑪
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	مغفرت	اور	بڑا ثواب (ہے)

اچھے کام کیے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○

1 ...... نعمت چھن جانے پر صبر کرنا اور راحت ملنے پر شکر کرنا اور بہر صورت اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف رہنا مومن کی شان ہے، لیکن افسوس! یہاں اوپر کی آیات میں بیان کیا گیا کفار کا طرزِ عمل آج بعض مسلمانوں میں بھی نظر آرہا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ ان سے اپنی دی ہوئی نعمت واپس لے لیتا ہے تو یہ اس قدر افسردہ اور مایوس ہو جاتے ہیں کہ ان کی زبانیں کفر تک بکنا شروع کر دیتی ہیں اور جب ان میں سے کسی پر آئی ہوئی مصیبت اللہ تعالیٰ دور کر دیتا ہے تو وہ لوگوں پر فخر و غرور کا اظہار شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جذبۂ تبلیغ اور کفار کے اعتراضات کا جواب

فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ وَ

فَلَعَلَّكَ	تَارِكٌۢ (1)	بَعْضَ	مَا	يُوْحٰۤى	اِلَيْكَ	وَ
تو کیا تم	چھوڑنے والے (ہو)	(اس میں سے) کچھ	جو	وحی بھیجی جاتی ہے	تمہاری طرف	اور

تو کیا تمہاری طرف جو وحی بھیجی جاتی ہے تم اس میں سے کچھ چھوڑ دو گے اور

ضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَاۤ اُنْزِلَ

ضَآئِقٌۢ	بِهٖ	صَدْرُكَ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ
تنگ ہونے والا (ہے)	اس کے سبب	تمہارا سینہ، دل	کہ	وہ کہتے ہیں	کیوں نہیں	اتارا گیا

اس پر تمہارا دل اس وجہ سے تنگ ہو جائے گا کہ وہ کہتے ہیں: ان پر

عَلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ؕ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

عَلَيْهِ	كَنْزٌ	اَوْ	جَآءَ	مَعَهٗ	مَلَكٌ	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
اس پر	کوئی خزانہ	یا	(کیوں نہیں) آتا	اس کے ساتھ	کوئی فرشتہ	تم صرف

کوئی خزانہ کیوں نہیں اترتا یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا؟ تم تو

مخالفین کو قرآنِ مجید جیسی دس سورتیں بنا کر دکھانے کا چیلنج

نَذِيْرٌ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾ اَمْ يَقُوْلُوْنَ

نَذِيْرٌ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِيْلٌ ﴿۱۲﴾	اَمْ	يَقُوْلُوْنَ
ڈر سنانے والے (ہو)	اور	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	کیا	وہ کہتے ہیں

ڈر سنانے والے ہو، اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○ کیا یہ کہتے ہیں:

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَيٰتٍ

افْتَرٰىهُ	قُلْ	فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ	مِّثْلِهٖ	مُفْتَرَيٰتٍ
اس نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	تو لے آؤ دس سورتیں	اس کے جیسی	خود سے بنائی ہوئی

یہ قرآن نبی نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: (اگر یہ بات ہے) تو تم (بھی) ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ

(1)...... اس آیت کی تفسیر میں علماء نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسالت کی ادائیگی میں کمی کرنے والے نہیں اور اُس نے اُنہیں اس سے معصوم فرمایا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انہیں تبلیغِ رسالت کی تاکید فرمائی ہے اور اس تاکید میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر بھی ہے اور کفار کی مایوسی بھی کہ اُن کا مذاق اڑانا تبلیغ کے کام میں خلل نہیں ڈال سکتا۔

دنیاوی زندگی اور اس کی زیب و زینت کے طلبگاروں کا انجام

وَّادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾

وَّ	ادْعُوْا	مَنِ اسْتَطَعْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿۱۳﴾
اور	بلالو	جسے (بلانے کی) تم طاقت رکھتے ہو	اللہ کے سوا	اگر	تم ہو	سچے

اور اگر تم سچے ہو تو اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو ○

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَكُمْ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰهِ وَ

فَاِلَّمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَكُمْ	فَاعْلَمُوْۤا	اَنَّمَاۤ	اُنْزِلَ	بِعِلْمِ اللّٰهِ	وَ
تو اگر وہ جواب نہ دے سکیں	تمہیں	تو جان لو	کہ	اسے اتارا گیا ہے	اللہ کے علم سے	اور

تو اگر وہ تمہاری اس بات کا جواب نہ دے سکیں تو سمجھ لو کہ وہ اللہ کے علم ہی سے اتارا گیا ہے اور

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ

اَنْ	لَّاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾	مَنْ	كَانَ يُرِيْدُ [1]
یہ کہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کیا	تم	ماننے والے (ہو)	جو	چاہتا ہے

(جان لو) کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو کیا اب تم مانو گے ○ جو دنیا کی زندگی

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا	وَ	زِيْنَتَهَا	نُوَفِّ	اِلَيْهِمْ	اَعْمَالَهُمْ
دنیا کی زندگی	اور	اس کی زینت	ہم پورا دیں گے	ان کی طرف	ان کے اعمال (کا بدلہ)

اور اس کی زینت چاہتا ہو تو ہم دنیا میں انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ

فِيْهَا وَ هُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ

فِيْهَا	وَ	هُمْ	فِيْهَا	لَا يُبْخَسُوْنَ ﴿۱۵﴾	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	لَيْسَ
اس (دنیا) میں	اور	وہ	اس میں	کمی نہ کئے جائیں گے	یہ	وہ لوگ ہیں جو	نہیں ہے

دیں گے اور انہیں دنیا میں کچھ کم نہ دیا جائے گا ○ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لیے

[1]...... جو شخص اپنے نیک اعمال سے دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہو اور اپنی کم ہمتی سے آخرت پر نظر نہ رکھتا ہو تو ہم انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دیں گے اور جو اعمال اُنہوں نے طلبِ دُنیا کے لئے کئے ہیں ان کا اجر صحت و دولت، وسعتِ رزق اور کثرتِ اولاد وغیرہ سے دنیا ہی میں پورا کر دیں گے اور ان اعمال کے اجر میں کمی نہ کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ دنیا کی طلب اور اس کی زیب و زینت اور آرائش پانے کی خاطر نیک اعمال کرتے ہیں انہیں ان اعمال کا بدلہ دنیا میں ہی مختلف انداز سے دے دیا جاتا ہے لیکن آخرت میں ان کا کوئی حصہ باقی نہیں رہتا۔

لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ ۖ وَ حَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا

لَهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	النَّارُ	وَ	حَبِطَ	مَا	صَنَعُوْا	فِيْهَا
ان کے لئے	آخرت میں	مگر	آگ	اور	برباد ہو گیا	جو	انہوں نے کیا	اس (دنیا) میں

آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں اور دنیا میں جو کچھ انہوں نے کیا

وَ بٰطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَيِّنَةٍ

وَ	بٰطِلٌ	مَّا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَيِّنَةٍ (1)
اور	باطل ہوئے	جو	وہ عمل کرتے تھے	تو کیا جو	ہو	روشن دلیل پر

وہ سب برباد ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے

رضائے الٰہی کے طلبگاروں کا بیان

مِّنْ رَّبِّهٖ وَ يَتْلُوْهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ وَ مِنْ قَبْلِهٖ

مِّنْ رَّبِّهٖ	وَ	يَتْلُوْهُ	شَاهِدٌ	مِّنْهُ	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اپنے رب کی طرف سے	اور	پیچھے آئے اس پر	ایک گواہ	اس (اللہ) کی طرف سے	اور	اس سے پہلے

روشن دلیل پر ہو اور اللہ کی طرف سے اس پر ایک گواہ آئے اور

كِتٰبُ مُوْسٰى اِمَامًا وَّ رَحْمَةً ؕ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ

كِتٰبُ مُوْسٰى	اِمَامًا	وَّ	رَحْمَةً	اُولٰٓئِكَ	يُؤْمِنُوْنَ
موسیٰ کی کتاب (موجود ہے)	(جو) پیشوا	اور	رحمت (ہے)	یہ لوگ	ایمان لاتے ہیں

اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب ہو جو پیشوا اور رحمت ہے۔ وہ لوگ اس پر

مُعجِزۂ قرآن کا اعجاز

بِهٖ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ مِنَ الْاَحْزَابِ فَالنَّارُ

بِهٖ	وَ	مَنْ	يَّكْفُرْ	بِهٖ	مِنَ الْاَحْزَابِ	فَالنَّارُ
اس (قرآن) پر	اور	جو	انکار کرے	اس کا	تمام گروہوں میں سے	تو آگ

ایمان لاتے ہیں اور تمام گروہوں میں سے جو اس کا انکار کرے تو آگ

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے وہ دلیلِ عقلی مراد ہے جو اسلام کی حقانیت پر دلالت کرے اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے وہ یہودی مراد ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے، جیسے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور "گواہ" سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک "روشن دلیل" سے مراد قرآنِ پاک اور "جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے" اس سے مراد نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا اہلِ ایمان اور "گواہ" سے مراد حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

مَوْعِدُهٗ ۚ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ ۚ اِنَّهُ الْحَقُّ

مَوْعِدُهٗ	فَلَا تَكُ	فِيْ مِرْيَةٍ	مِّنْهُ(1)	اِنَّهُ	الْحَقُّ
اس کے وعدے کی جگہ (ہے)	تو تُو نہ ہو	شک میں	اس سے متعلق	بیشک وہ	حق (ہے)

اس کا وعدہ ہے۔ تو اے سننے والے! تجھے اس کے بارے میں کوئی شک نہ ہو۔ بیشک یہ

مِنْ رَّبِّكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَمَنْ اَظْلَمُ

مِنْ رَّبِّكَ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ
تیرے رب کی طرف سے	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	کون	زیادہ ظالم

تیرے رب کی طرف سے حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور اس سے بڑھ کر

مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ۭ اُولٰٓئِكَ يُعْرَضُوْنَ

مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اُولٰٓئِكَ	يُعْرَضُوْنَ
(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	یہ لوگ	پیش کیے جائیں گے

ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے؟ یہ لوگ اپنے رب کے حضور

عَلٰى رَبِّهِمْ وَيَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

عَلٰى رَبِّهِمْ	وَ	يَقُوْلُ	الْاَشْهَادُ	هٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ
اپنے رب پر (کے حضور)	اور	کہیں گے	گواہی دینے والے	یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے

پیش کیے جائیں گے اور گواہی دینے والے کہیں گے: یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے

كَذَبُوْا عَلٰى رَبِّهِمْ ۚ اَلَا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾ ۙ الَّذِيْنَ

كَذَبُوْا(2)	عَلٰى رَبِّهِمْ	اَلَا	لَعْنَةُ اللّٰهِ	عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۸﴾	الَّذِيْنَ
جھوٹ بولا تھا	اپنے رب پر	خبردار	اللہ کی لعنت (ہے)	ظالموں پر	وہ لوگ جو

اپنے رب پر جھوٹ بولا تھا۔ خبردار! ظالموں پر اللہ کی لعنت ہو ○ وہ جو

اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کی بروزِ قیامت رسوائی

کفار کے تین بڑے جرم

(1)...... یہاں دینِ اسلام کے صحیح ہونے اور قرآنِ پاک کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے کے بارے میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے، یا رسولُ اللہ صَلَّى اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لانے والوں کے لئے آخرت میں جو آگ کا وعدہ ہے، اس میں شک نہ کرنے کا فرمایا گیا ہے۔ (2)...... بروزِ قیامت ساری مخلوق کے سامنے کفار و منافقین کی بڑی رسوائی ہوگی، حدیثِ پاک میں ہے کہ روزِ قیامت کفار اور منافقین کو تمام مخلوق کے سامنے کہا جائے گا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ بولا تھا اور ظالموں پر خدا کی لعنت ہے۔ (بخاری، ۳/۲۴۶، الحدیث: ۴۶۸۵، مسلم، ص۱۴۸۱، الحدیث: ۵۲(۲۷۶۸))

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ يَبْغُوْنَهَا عِوَجًا ؕ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ

يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	يَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا[1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ
روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	اور	وہ	آخرت کا

اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھاپن تلاش کرتے ہیں اور وہی لوگ آخرت کا

هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَمْ يَكُوْنُوْا مُعْجِزِيْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿١٩﴾	اُولٰٓىِٕكَ	لَمْ يَكُوْنُوْا	مُعْجِزِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	نہیں ہیں	عاجز کرنے والے	زمین میں	اور

انکار کرنے والے ہیں ○ وہ زمین میں عاجز کرنے والے نہیں ہیں اور

مَا كَانَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ۘ يُضٰعَفُ لَهُمُ

مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	يُضٰعَفُ	لَهُمُ
نہیں ہے	ان کے لئے	اللہ کے سوا	کوئی مددگار	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے

اللہ کے سوا ان کے کوئی مددگار بھی نہیں ہیں۔ ان کے لئے عذاب کو

الْعَذَابُ ؕ مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ السَّمْعَ وَمَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾

الْعَذَابُ	مَا كَانُوْا يَسْتَطِيْعُوْنَ	السَّمْعَ[2]	وَ	مَا كَانُوْا يُبْصِرُوْنَ ﴿٢٠﴾
عذاب	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	سننے (کی)	اور	نہ وہ دیکھتے تھے

کئی گنا بڑھادیا جائے گا۔ وہ نہ تو سن سکتے تھے اور نہ دیکھتے تھے ○

اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ

اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
یہی	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈال دیں	اپنی جانیں	اور	گم ہوگئے	ان سے

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی جانوں کو خسارے میں ڈال دیا اور ان سے ان کے بہتان

کافروں کی بے بسی، عذاب اور آخرت کا خسارہ

وقف لازم

1 ...... اس آیت میں وہ کفار و مشرکین بھی شامل ہیں جو ایمان کا سیدھا راستہ چھوڑ کر کفر والا ٹیڑھا راستہ اختیار کرتے ہیں اور وہ مرتدین بھی شامل ہیں جو قرآن کی معنوی تحریف کرکے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اور عام مسلمانوں کے خلاف راستہ اختیار کرتے ہیں اور آیات کے وہ معنی کرتے ہیں جو متواتر معانی کے خلاف ہیں اگر انہیں آخرت کا ڈر ہوتا تو یہ جرأت کبھی نہ کرتے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ حق سننے سے بہرے ہوگئے تو کوئی بھلائی کی بات سن کر نفع نہیں اُٹھاتے اور نہ وہ آیاتِ قدرت کو دیکھ کر فائدہ اُٹھاتے ہیں۔

مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ هُمُ

مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِي الْاٰخِرَةِ	هُمُ
جو	وہ بہتان باندھتے تھے	یقیناً	بیشک وہ	آخرت میں	وہی

گم ہوگئے ○ یہ لوگ لازمی طور پر آخرت میں

جنتی لوگوں کا بیان

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۲۲﴾ [1]	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

سب سے زیادہ نقصان میں ہوں گے ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل

الصّٰلِحٰتِ وَاَخْبَتُوْٓا اِلٰى رَبِّهِمْ ۙ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ

الصّٰلِحٰتِ	وَ	اَخْبَتُوْٓا	اِلٰى رَبِّهِمْ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمْ
اچھے، نیک	اور	عاجزی کی، رجوع کیا	اپنے رب کی طرف	یہی لوگ	جنت والے (ہیں)	وہ

کئے اور انہوں نے اپنے رب کی طرف رجوع کیا تو یہی لوگ جنتی ہیں، وہ

مومنین و کفار میں فرق

فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾ مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ

فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۲۳﴾	مَثَلُ الْفَرِيْقَيْنِ	كَالْاَعْمٰى	وَ	الْاَصَمِّ
اس میں	ہمیشہ رہنے والے	دونوں گروہوں کی مثال	(ایسی ہے) جیسے (ایک) اندھا	اور	بہرا

اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ دونوں فریقوں کا حال ایسا ہے جیسے ایک اندھا اور بہرا ہو

وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ

وَ	الْبَصِيْرِ	وَ	السَّمِيْعِ	هَلْ	يَسْتَوِيٰنِ	مَثَلًا
اور	(دوسرا) دیکھنے والا	اور	سننے والا	کیا	دونوں برابر ہیں	حالت (میں)

اور دوسرا دیکھنے والا اور سننے والا۔ کیا ان دونوں کی حالت برابر ہے؟

[1]...... اپنی اُخروی بھلائی اور بہتری کے مقابلے میں دنیا کی بھلائی اور بہتری کو ترجیح دینا انتہائی خسارے کا باعث ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے مقابلے میں اپنی آخرت کو بہتر بنانے کی زیادہ کوشش کرے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح مومن ہوگا اور شام کو کافر، یا شام کو مومن ہوگا اور صبح کافر اور وہ معمولی سی دنیاوی منفعت کے بدلے میں اپنا دین بیچ ڈالے گا۔ (مسلم، ص۷۳، الحدیث: ۱۸۶(۱۱۸))

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٤ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ۝٢٤	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ
تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف

تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور بے شک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٢٥ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٢٥	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
(انہوں نے کہا) بیشک میں	تمہارے لئے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم نہ عبادت کرو	مگر

(انہوں نے فرمایا) میں تمہارے لیے صریح ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کے سوا

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رسالت پر تین اعتراضات

اللّٰهَ ؕ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَیْكُمْ عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝٢٦ فَقَالَ

اللّٰهَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَیْكُمْ	عَذَابَ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ۝٢٦ (1)	فَقَالَ
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر	دردناک دن کے عذاب (کا)	تو کہا

کسی کی عبادت نہ کرو۔ بیشک میں تم پر ایک دردناک دن کے عذاب کا خوف کرتا ہوں ○ تو اس کی

الْمَلَاُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا

الْمَلَاُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ	مَا نَرٰىكَ	اِلَّا
سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	مگر

قوم کے کافر سردار کہنے لگے: ہم تو تمہیں اپنے ہی جیسا آدمی

بَشَرًا مِّثْلَنَا وَ مَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا

بَشَرًا	مِّثْلَنَا (2)	وَ	مَا نَرٰىكَ	اتَّبَعَكَ	اِلَّا
آدمی	اپنے جیسا	اور	ہم نہیں دیکھتے تمہیں	(کہ کسی نے) پیروی کی ہو تمہاری	مگر

سمجھتے ہیں اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ تمہاری پیروی صرف

(1)...... دردناک دن سے مراد یا تو قیامت کا دن ہے یا طوفان آنے کا دن اور دن کو مجازی طور پر دردناک اس لئے فرمایا گیا کہ دردناک عذاب اس دن نازل ہو گا۔

(2)...... اس گمراہی میں بہت سی اُمتیں مبتلا ہو کر اسلام سے محروم رہیں، قرآنِ پاک میں جا بجا ان کے تذکرے ہیں، اس اُمت میں بھی بہت سے بدنصیب ایسے ہیں جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے ادبی سے بشر کہتے اور ہمسری کا فاسد خیال رکھتے ہیں، اللہ تعالٰی انہیں گمراہی سے بچائے اور ہدایت عطا فرمائے۔

الَّذِيْنَ هُمْ اَرَاذِلُنَا بَادِيَ الرَّاْيِ ۚ وَمَا نَرٰى

الَّذِيْنَ	هُمْ	اَرَاذِلُنَا [1]	بَادِيَ الرَّاْيِ	وَ	مَا نَرٰى
ان لوگوں نے جو	وہ	ہمارے سب سے کمینے (ہیں)	سرسری نظر (سے)	اور	ہم نہیں دیکھتے

ہمارے سب سے کمینے لوگوں نے سرسری نظر دیکھ کر بغیر سوچے سمجھے کرلی ہے اور ہم

لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍۭ بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ

لَكُمْ	عَلَيْنَا	مِنْ فَضْلٍ [2]	بَلْ	نَظُنُّكُمْ	كٰذِبِيْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ
تمہارے لئے	اپنے اوپر	کوئی فضیلت	بلکہ	ہم گمان کرتے ہیں تمہیں	جھوٹے	فرمایا

تمہارے لئے اپنے اوپر کوئی فضیلت نہیں پاتے بلکہ ہم تمہیں جھوٹا خیال کرتے ہیں ○ فرمایا:

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم سے خطاب

يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَ

يٰقَوْمِ	اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ
اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور

اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہوں اور

اٰتٰىنِيْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ ؕ

اٰتٰىنِيْ	رَحْمَةً	مِّنْ عِنْدِهٖ	فَعُمِّيَتْ	عَلَيْكُمْ
اس نے دی ہو مجھے	رحمت	اپنے پاس سے	پھر وہ پوشیدہ کردی گئی ہو	تمہارے اوپر

اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو پھر تم (خود ہی) اسے دیکھنے سے اندھے رہو

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا وَاَنْتُمْ لَهَا كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ

اَنُلْزِمُكُمُوْهَا	وَ	اَنْتُمْ	لَهَا	كٰرِهُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ
(تو) کیا ہم زبردستی مسلط کردیں تم پر اسے	اور (حالانکہ)	تم	اسے	ناپسند کرنے والے (ہو)	اور

توکیا میں تمہیں اس (کو قبول کرنے) پر مجبور کروں حالانکہ تم اسے ناپسند کرتے ہو؟ ○ اور

1 ...... کمینوں سے اُن کی مراد وہ لوگ تھے جو اُن کی نظر میں گھٹیا پیشے رکھتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ اُن کا یہ قول خالصتاً جہالت پر مبنی تھا کیونکہ انسان کا حقیقی مرتبہ دین کی پیروی اور رسول کی فرمانبرداری سے ہے جبکہ مال و منصب اور پیشے کو اس میں دخل نہیں، دیندار، نیک سیرت، پیشہ ور کو حقارت کی نظر سے دیکھنا اور حقیر جاننا جاہلانہ فعل ہے۔ 2 ...... ان کا یہ قول بھی جہالت پر مبنی تھا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بندے کے لئے ایمان و طاعت فضیلت کا سبب ہے نہ کہ مال و ریاست۔ حیرت کی بات ہے کہ یہی سابقہ جاہلیت ہمارے زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ گمراہ یا فاسق لوگ عموماً مالدار ہوتے ہیں جبکہ دیندار لوگ=

يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

يٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	عَلَيْهِ	مَالًا	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی مال	نہیں	میرا اجر	مگر

اے قوم! میں تم سے اس پر کوئی مال نہیں مانگتا، میرا اجر تو

عَلَى اللّٰهِ وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّهُمْ

عَلَى اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِطَارِدِ [1]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّهُمْ
اللہ (کے ذمۂ کرم) پر	اور	نہیں	میں	دور کرنے والا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	بیشک وہ

اللہ ہی پر ہے اور میں مسلمانوں کو دور نہیں کروں گا بیشک یہ

مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾

مُّلٰقُوْا	رَبِّهِمْ	وَ	لٰكِنِّيْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۹﴾
ملنے والے (ہیں)	اپنے رب (سے)	اور	لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ

اپنے رب سے ملنے والے ہیں لیکن میں تم لوگوں کو بالکل جاہل قوم سمجھتا ہوں ○

وَيٰقَوْمِ مَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ

وَ	يٰقَوْمِ	مَنْ	يَّنْصُرُنِيْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ
اور	اے میری قوم	کون	مدد کرسکے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر

اور اے میری قوم! اگر میں انہیں دور کردوں تو مجھے اللہ سے

طَرَدْتُّهُمْ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾ وَلَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ

کافر سرداروں کے اعتراضات کا جواب

طَرَدْتُّهُمْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۳۰﴾	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ	لَكُمْ
میں دور کردوں انہیں	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	اور	میں نہیں کہتا	تم سے

کون بچائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ ○ اور میں تم سے نہیں کہتا کہ

=غریب اور پھر یہی فاسق و گمراہ لوگ غریبوں کا مذاق اڑاتے ہیں۔

1..... قوم نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکالنے کا مطالبہ کیا تھا جس پر حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ جواب دیا، اس سے معلوم ہوا کہ دیندار غریبوں کو حقیر سمجھنا کفار کا طریقہ ہے، اس میں ہمارے زمانے کے ان مالداروں کے لئے بڑی عبرت ہے جو غریب علماء کرام، طلباءِ دین، مبلغین وغیرہ کو دو کوڑی کی عزت دینے کو تیار نہیں ہوتے، چندہ بھی دینا ہو تو دس چکر لگوا کر اور ماتھے پر تیوری چڑھا کر دیں گے اور دینے کے بعد انہیں اپنا نوکر سمجھیں گے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ=

عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَاۤ اَقُوْلُ

عِنْدِیْ	خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ (1)	وَ	لَاۤ اَعْلَمُ	الْغَیْبَ	وَ	لَاۤ اَقُوْلُ
میرے پاس	اللہ کے خزانے (ہیں)	اور	نہ میں جان لیتا ہوں	غیب	اور	میں نہیں کہتا

میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ یہ کہ میں خود ہی غیب جان لیتا ہوں اور نہ یہ کہتا ہوں

غریب مسلمانوں کو حقیر سمجھنے کا جواب

اِنِّیْ مَلَكٌ وَّ لَاۤ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْۤ

اِنِّیْ	مَلَكٌ	وَّ	لَاۤ اَقُوْلُ	لِلَّذِیْنَ	تَزْدَرِیْۤ
(کہ) بیشک میں	فرشتہ (ہوں)	اور	میں نہیں کہتا	ان لوگوں کے بارے میں جنہیں	حقیر سمجھتی ہیں

کہ میں فرشتہ ہوں اور میں ان غریب مسلمانوں کے بارے میں جنہیں تمہاری نگاہیں

اَعْیُنُكُمْ لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًاؕ-اَللّٰهُ

اَعْیُنُكُمْ	لَنْ یُّؤْتِیَهُمُ	اللّٰهُ	خَیْرًا	اَللّٰهُ
تمہاری نگاہیں	ہرگز نہیں دے گا انہیں	اللہ	کوئی بھلائی	اللہ

حقیر سمجھتی ہیں یہ نہیں کہتا کہ اللہ ہرگز انہیں کوئی بھلائی نہیں دے گا۔ اللہ

اَعْلَمُ بِمَا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۚۖ اِنِّیْۤ اِذًا

اَعْلَمُ	بِمَا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	اِنِّیْۤ	اِذًا
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	ان کے دلوں میں (ہے)	(اگر ایسا کہوں تو) بیشک میں	اس وقت

خوب جانتا ہے جو ان کے دلوں میں ہے۔ اگر میں ایسی بات کہوں تو

قوم کا مطالبۂ عذاب اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۳۱) قَالُوْا یٰنُوْحُ قَدْ جٰدَلْتَنَا

لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ (۳۱)	قَالُوْا	یٰنُوْحُ	قَدْ	جٰدَلْتَنَا
ضرور ظالموں میں سے (ہوں گا)	انہوں نے کہا	اے نوح	بیشک	تم نے جھگڑا کیا ہم سے

ضرور میں ظالموں میں سے ہوں گا○ انہوں نے کہا: اے نوح! تم نے ہم سے جھگڑا کیا

= الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے جواب سے پیر صاحبان، علماء و خطباء کو بھی درس حاصل کرنا چاہئے کہ مالداروں کو اپنے قرب میں جگہ دینا، ان کی فرمائش پر فوراً ان کے گھر حاضر ہو جانا جبکہ غریبوں کو خود سے کچھ فاصلے پر رکھنا اور ان کی بار بار کی فریادوں کے باوجود بھی ان پر شفقت نہ کرنا درست نہیں اور نہ ہی ان حضرات کے شایانِ شان ہے۔

1 ...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم نے آپ پر تین اعتراضات کئے تھے، پہلا یہ کہ "تم ہم سے زیادہ مالدار نہیں ہو" اس کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کب کہا ہے کہ میرے پاس اللہ تعالٰی کے خزانے ہیں۔ دوسرا یہ کہ "تمہاری پیروی ہمارے حقیر و کمتر لوگوں نے کی ہے" اس کے =

فَاَكْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ

فَاَكْثَرْتَ	جِدَالَنَا	فَاْتِنَا بِمَا	تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ
توتم نے بہت کرلیا	ہم سے جھگڑا	تولے آؤ ہمارے پاس جس کی	تم وعیدیں دیتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو

اور بہت زیادہ جھگڑا کرلیا ہے تواگر تم سچے ہو تو وہ عذاب لے آؤ جس کی وعیدیں

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْكُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَ

مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا	یَاْتِیْكُمْ بِهِ	اللّٰهُ	اِنْ	شَآءَ [1]	وَ
سچوں میں سے	فرمایا	صرف	لائے گا تمہارے اوپر اسے	اللہ	اگر	اس نے چاہا	اور

تم ہمیں دیتے رہتے ہو○ (نوح نے) فرمایا: وہ عذاب تمہارے اوپر اللہ ہی لائے گا اگر وہ چاہے گا اور

مَاۤ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْۤ اِنْ

مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	لَا یَنْفَعُكُمْ	نُصْحِیْۤ	اِنْ
نہیں	تم	(اسے) عاجز کرسکنے والے	اور	نفع نہ دے گی تمہیں	میری نصیحت	اگر

تم اللہ کو عاجز نہیں کرسکو گے○ اور اگر میں تمہاری خیر خواہی کرنا چاہوں تو تب بھی

اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ ؕ

اَرَدْتُّ	اَنْ	اَنْصَحَ	لَكُمْ	اِنْ	كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ	اَنْ	یُّغْوِیَكُمْ
میں چاہوں	کہ	خیر خواہی کروں	تمہاری	اگر	اللہ چاہتا ہو	کہ	وہ گمراہ کردے تمہیں

میری نصیحت تمہیں نفع نہیں دے گی اگر اللہ تمہیں گمراہ کرنا چاہتا ہو۔

هُوَ رَبُّكُمْ ۫ وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

هُوَ	رَبُّكُمْ	وَ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ
وہ	تمہارا رب (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا	وہ کہتے ہیں

وہ تمہارا رب ہے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے○ کیا یہ کہتے ہیں کہ

=جواب میں فرمایا کہ میں نے کب یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں غیب جانتا ہوں اور اس بنا پر میں چن چن کر بندوں کا انتخاب کروں گا۔ تیسرا یہ کہ "تم ہمارے جیسے ہی آدمی ہو" اس کے جواب میں فرمایا کہ میں نے تم سے کب یہ کہا تھا کہ میں فرشتہ ہوں کہ اس دعوے کی وجہ سے تمہیں اعتراض کا موقع مل گیا۔

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ کفر یا بدعملی پر عذاب آنا ضروری نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کے ارادے پر موقوف ہے۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو غیب کی خبر

ع ۳ ۲

اَفۡتَرٰىهُ ؕ قُلۡ اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ فَعَلَيَّ اِجۡرَامِىۡ وَ اَنَا

اَفۡتَرٰىهُ	قُلۡ	اِنِ افۡتَرَيۡتُهٗ	فَعَلَيَّ	اِجۡرَامِىۡ	وَ	اَنَا
اس نے خود بنالیا ہے اسے	تم کہو	اگر میں خود بنالوں اسے	تو مجھ پر (ہے)	میرا جرم	اور	میں

یہ اس نے خود ہی بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے بنا (بھی) لیا ہو تو میرا جرم صرف مجھ پر ہے اور میں

بَرِیۡٓءٌ مِّمَّا تُجۡرِمُوۡنَ ۳۵ ع وَ اُوۡحِىَ اِلٰى نُوۡحٍ اَنَّهٗ

بَرِیۡٓءٌ	مِّمَّا	تُجۡرِمُوۡنَ ۳۵	وَ	اُوۡحِىَ	اِلٰى نُوۡحٍ (1)	اَنَّهٗ
بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم جرم کرتے ہو	اور	وحی بھیجی گئی	نوح کی طرف	کہ

تمہارے جرم سے بیزار رہوں ○ اور نوح کی طرف وحی بھیجی گئی کہ

لَنۡ يُّؤۡمِنَ مِنۡ قَوۡمِكَ اِلَّا مَنۡ قَدۡ اٰمَنَ

لَنۡ يُّؤۡمِنَ	مِنۡ قَوۡمِكَ	اِلَّا	مَنۡ	قَدۡ	اٰمَنَ
ہرگز ایمان نہیں لائے گا	تمہاری قوم میں سے	مگر	وہ جو	بیشک (پہلے)	ایمان لاچکا

تمہاری قوم میں سے مسلمان ہو جانے والوں کے علاوہ کوئی اور (اب) مسلمان نہیں ہوگا

کشتی بنانے کا حکم اور کافروں کی سفارش کی ممانعت

فَلَا تَبۡتَئِسۡ بِمَا كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۳۶ ۚۖ وَاصۡنَعِ الۡفُلۡكَ بِاَعۡيُنِنَا

فَلَا تَبۡتَئِسۡ	بِمَا	كَانُوۡا يَفۡعَلُوۡنَ ۳۶	وَ	اصۡنَعِ	الۡفُلۡكَ	بِاَعۡيُنِنَا
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	بناؤ	کشتی	ہمارے سامنے

تو تم اس پر غم نہ کھاؤ جو یہ کررہے ہیں ○ اور ہمارے سامنے اور ہمارے حکم سے

وَوَحۡيِنَا وَلَا تُخَاطِبۡنِىۡ فِى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۚ

وَ	وَحۡيِنَا	وَ	لَا تُخَاطِبۡنِىۡ	فِى الَّذِيۡنَ	ظَلَمُوۡا
اور	ہمارے حکم (سے)	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے	ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا

کشتی بناؤ اور (اب) ظالموں کے بارے میں مجھ سے بات نہ کرنا۔

(1)......اس آیت میں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ خبر دی گئی ہے کہ ان کی قوم کے جو لوگ کفر پر اڑے ہوئے ہیں ان کا ایمان قبول کرنا محال ہے لہٰذا ان کے ایمان قبول کرنے کی توقع نہ رکھیں۔ ایمان لانے والے حضرات کی تعداد مفسرین کے بیان کے مطابق تقریباً اسی (80) تھی۔

کشتی بنانے پر قوم کا مذاق اڑانا اور اس کا جواب

اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ یَصْنَعُ الْفُلْكَ ۫ وَ كُلَّمَا مَرَّ

اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	یَصْنَعُ(1)	الْفُلْكَ	وَ	كُلَّمَا	مَرَّ
بیشک وہ	غرق کئے جائیں گے	اور	وہ بناتا رہا	کشتی	اور	جب کبھی	گزرتے

بیشک انہیں ضرور غرق کیا جائے گا ○ اور نوح کشتی بناتے رہے اور ان کی قوم کے سرداروں میں سے

عَلَیْهِ مَلَاٌ مِّنْ قَوْمِهٖ سَخِرُوْا مِنْهُ ؕ قَالَ

عَلَیْهِ	مَلَاٌ	مِّنْ قَوْمِهٖ	سَخِرُوْا	مِنْهُ	قَالَ
اس پر (کے پاس سے)	سردار	اس کی قوم میں سے	(تو) وہ ہنسی اڑاتے	اس سے (کی)	فرمایا

جب کبھی کوئی ان کے پاس سے گزرتا تو ان کا مذاق اڑاتا۔ (نوح نے) فرمایا:

اِنْ تَسْخَرُوْا مِنَّا فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا

اِنْ	تَسْخَرُوْا	مِنَّا	فَاِنَّا	نَسْخَرُ	مِنْكُمْ	كَمَا
اگر	تم ہنسی اڑاتے ہو	ہم سے (ہماری)	تو بیشک ہم	ہنسی اڑائیں گے	تم سے (تمہاری)	جیسے

اگر تم ہمارے اوپر ہنستے ہو تو ایک وقت ہم بھی تم پر ایسے ہی ہنسیں گے جیسے

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ؕ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ

تَسْخَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ یَّاْتِیْهِ	عَذَابٌ
تم ہنسی اڑا رہے ہو	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

تم ہنستے ہو ○ تو عنقریب تمہیں پتہ چل جائے گا کہ کس پر وہ عذاب آتا ہے

یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾

یُّخْزِیْهِ	وَ	یَحِلُّ	عَلَیْهِ	عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۳۹﴾ (2)
جو ذلیل ورسوا کردے گا اسے	اور	(کون ہے کہ) اترتا ہے	اس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب

جو اسے ذلیل ورسوا کردے گا اور کس پر ہمیشہ رہنے والا عذاب اترتا ہے ○

1 ...... مروی ہے کہ یہ کشتی دو سال میں تیار ہوئی، ایک قول کے مطابق اس کی لمبائی تین سو گز، چوڑائی پچاس گز، اُونچائی تیس گز تھی۔ اس میں تین درجے بنائے گئے تھے۔ نیچے والے درجے میں جنگلی جانور، درندے اور حشرات الارض تھے۔ درمیانی درجے میں چوپائے وغیرہ اور اوپر والے درجے میں خود حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ کے ساتھی اور حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسد مبارک اور کھانے وغیرہ کا سامان تھا، پرندے بھی اُوپر والے درجہ میں ہی تھے۔

2 ...... پہلے عذاب سے دنیا میں غرق ہونے کا عذاب مراد ہے اور دوسرے عذاب سے مراد آخرت میں جہنم کا عذاب ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

عذاب کی نوعیت اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ہدایت

حَتّٰۤی اِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ التَّنُّوْرُ ۙ قُلْنَا احْمِلْ

حَتّٰۤی	اِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ	التَّنُّوْرُ (1)	قُلْنَا	احْمِلْ
یہاں تک کہ	جب	آگیا	ہمارا حکم	اور	ابلنے لگا	تنور	(تو) ہم نے فرمایا	سوار کرلو

یہاں تک کہ جب ہمارا حکم آگیا اور تنور اُبلنے لگا تو ہم نے فرمایا: ہر جنس میں سے

فِیْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ وَ اَهْلَكَ

فِیْهَا	مِنْ كُلٍّ	زَوْجَیْنِ	اثْنَیْنِ	وَ	اَهْلَكَ
اس (کشتی) میں	ہر (جنس میں) سے	ایک جوڑا (یعنی نر و مادہ)	دو عدد	اور	اپنے گھر والوں (کو)

(نر اور مادہ کا) ایک ایک جوڑا اور جن پر (عذاب کی) بات پہلے طے ہوچکی ہے

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ وَ مَنْ اٰمَنَ ؕ وَ

اِلَّا	مَنْ (2)	سَبَقَ	عَلَیْهِ	الْقَوْلُ	وَ	مَنْ	اٰمَنَ	وَ
مگر	وہ جو	پہلے (طے) ہوچکی	اس پر	بات	اور	(اسے سوار کرلو) جو	ایمان لایا	اور

ان کے سوا اپنے گھر والوں کو اور اہلِ ایمان کو کشتی میں سوار کرلو اور

کشتی میں سواری

مَاۤ اٰمَنَ مَعَهٗۤ اِلَّا قَلِیْلٌ ۝۴۰ وَ قَالَ ارْكَبُوْا فِیْهَا

مَاۤ اٰمَنَ	مَعَهٗۤ	اِلَّا	قَلِیْلٌ ۝۴۰	وَ	قَالَ	ارْكَبُوْا	فِیْهَا
ایمان نہیں لائے	اس کے ساتھ	مگر	تھوڑے	اور	کہا	سوار ہوجاؤ	اس میں

ان کے ساتھ تھوڑے لوگ ہی ایمان لائے تھے ○ اور (نوح نے) فرمایا: اس میں سوار ہوجاؤ۔

قرءِ حفص بفتح المیم وامالة الراء ۱۲

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَ مُرْسٰىهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ

بِسْمِ اللّٰهِ	مَجْرٖىهَا	وَ	مُرْسٰىهَا	اِنَّ	رَبِّیْ	لَغَفُوْرٌ
اللہ کے نام پر (ہے)	اس کا چلنا	اور	اس کا ٹھہرنا	بیشک	میرا رب	ضرور بخشنے والا

اس کا چلنا اور اس کا ٹھہرنا اللہ ہی کے نام پر ہے۔ بیشک میرا رب ضرور بخشنے والا

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک اس تنور سے روئے زمین مراد ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے یہی تنور مراد ہے جس میں روٹی پکائی جاتی ہے۔

2 ...... ان سے مراد حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیوی واعلہ ہے جو ایمان نہ لائی تھی اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا بیٹا کنعان ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کی ہلاکت کا بھی فیصلہ فرمادیا۔

کشتی کی روانی اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیٹے کو پکار

رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾ وَهِیَ تَجْرِیْ بِهِمْ فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ قف وَ

وَ	فِیْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ (1)	بِهِمْ	تَجْرِیْ	هِیَ	وَ	رَّحِیْمٌ ﴿۴۱﴾
اور	پہاڑوں جیسی موجوں میں	ان کے سمیت	چل رہی تھی	وہ	اور	مہربان (ہے)

مہربان ہے ○ اور وہ کشتی انہیں پہاڑ جیسی موجوں کے درمیان لے کر چل رہی تھی اور

نَادٰی نُوْحُ ِۨابْنَهٗ وَ كَانَ فِیْ مَعْزِلٍ یّٰبُنَیَّ ارْكَبْ

ارْكَبْ	یّٰبُنَیَّ	فِیْ مَعْزِلٍ	كَانَ	وَ	نُوْحُ ِۨابْنَهٗ	نَادٰی
سوار ہو جا	اے میرے بیٹے	ایک کنارے میں	وہ تھا	اور	نوح (نے) اپنے بیٹے (کو)	پکارا

نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ اس (کشتی) سے (باہر) ایک کنارے پر تھا: اے میرے بیٹے! تو

بیٹے کا جواب اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾ قَالَ سَاٰوِیْۤ

سَاٰوِیْۤ	قَالَ	مَّعَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۴۲﴾	لَا تَكُنْ	وَ	مَّعَنَا
میں ابھی پناہ لے لیتا ہوں	اس نے کہا	کافروں کے ساتھ	تو نہ ہو	اور	ہمارے ساتھ

ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کے ساتھ نہ ہو ○ بیٹے نے کہا: میں ابھی کسی پہاڑ کی

اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ ط قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ

الْیَوْمَ	لَا عَاصِمَ	قَالَ	مِنَ الْمَآءِ	یَّعْصِمُنِیْ	اِلٰی جَبَلٍ
آج	کوئی بچانے والا نہیں	فرمایا	پانی سے	وہ بچالے گا مجھے	پہاڑ کی طرف

پناہ لے لیتا ہوں وہ مجھے پانی سے بچالے گا۔ (نوح نے) فرمایا: آج اللہ کے عذاب سے

مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ج وَ حَالَ

حَالَ	وَ	رَّحِمَ	مَنْ	اِلَّا	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ
حائل ہو گئی	اور	اس نے رحم فرمادیا	(وہی بچے گا) جس پر	مگر	اللہ کے حکم (عذاب) سے

کوئی بچانے والا نہیں مگر (وہی بچے گا) جس پر وہ رحم فرمادے اور ان کے درمیان میں

1 ...... جب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب نازل ہوا تو چالیس دن اور رات آسمان سے بارش برستی رہی اور زمین سے پانی اُبلتا رہا۔ پانی پہاڑوں سے اونچا ہو گیا یہاں تک کہ ہر چیز اس میں ڈوب گئی اور ہوا اس شدت سے چل رہی تھی کہ اس کی وجہ سے پہاڑوں کی مانند اونچی لہریں بلند ہو رہی تھیں۔

عذاب سے اختتامی معاملات

بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾ وَ قِيْلَ يٰٓاَرْضُ

يٰٓاَرْضُ	قِيْلَ [1]	وَ	مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ﴿۴۳﴾	فَكَانَ	الْمَوْجُ	بَيْنَهُمَا
اے زمین	کہا گیا	اور	غرق کئے جانے والوں میں سے	تو وہ ہو گیا	موج، لہر	ان کے درمیان

لہر حائل ہو گئی تو وہ بھی غرق کئے جانے والوں میں سے ہو گیا ○ اور حکم فرمایا گیا کہ اے زمین!

ابْلَعِىْ مَآءَكِ وَ يٰسَمَآءُ اَقْلِعِىْ وَ غِيْضَ الْمَآءُ وَ

وَ	الْمَآءُ	غِيْضَ	وَ	اَقْلِعِىْ	يٰسَمَآءُ	وَ	مَآءَكِ	ابْلَعِىْ
اور	پانی	خشک کر دیا گیا	اور	تھم جا	اے آسمان	اور	اپنا پانی	نگل جا

اپنا پانی نگل جا اور اے آسمان! تھم جا اور پانی خشک کر دیا گیا اور

قُضِىَ الْاَمْرُ وَ اسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِىِّ وَ قِيْلَ بُعْدًا

بُعْدًا	قِيْلَ	وَ	عَلَى الْجُوْدِىِّ	اسْتَوَتْ	وَ	الْاَمْرُ	قُضِىَ
دوری (ہے)	فرمادیا گیا	اور	جودی (پہاڑ) پر	کشتی ٹھہر گئی	اور	کام	پورا کر دیا گیا

کام تمام ہو گیا اور وہ کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی اور فرمادیا گیا: ظالموں

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بیٹے سے متعلق بارگاہِ الٰہی میں عرض

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾ وَ نَادٰى نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ

فَقَالَ	رَّبَّهٗ	نُوْحٌ	نَادٰى	وَ	لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۴﴾
تو عرض کی	اپنے رب (کو)	نوح (نے)	پکارا	اور	ظلم کرنے والے لوگوں کے لئے

کے لئے دوری ہے ○ اور نوح نے اپنے رب کو پکارا تو عرض کی:

رَبِّ اِنَّ ابْنِىْ مِنْ اَهْلِىْ وَ اِنَّ وَعْدَكَ

وَعْدَكَ	اِنَّ	وَ	مِنْ اَهْلِىْ	ابْنِىْ	اِنَّ	رَبِّ
تیرا وعدہ	بیشک	اور	میرے گھر والوں میں سے (تھا)	میرا بیٹا (بھی)	بیشک	اے میرے رب

اے میرے رب! میرا بیٹا بھی تو میرے گھر والوں میں سے ہے اور بیشک تیرا وعدہ

1 ...... جب حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہو گئی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم فرمایا گیا کہ اے زمین! اپنا پانی نگل جا اور آسمان کو حکم فرمایا گیا کہ اے آسمان! تھم جا۔ پھر پانی خشک کر دیا گیا اور یوں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کا کام پورا ہو گیا۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی چھ مہینے زمین میں گھوم کر جودی پہاڑ پر ٹھہر گئی، یہ پہاڑ موصل یا شام کی حدود میں واقع ہے۔ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کشتی میں دسویں رجب کو بیٹھے اور دسویں محرم کو کشتی جودی پہاڑ پر ٹھہری تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کے شکر کا روزہ رکھا اور اپنے تمام ساتھیوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تربیت

الْحَقُّ وَ اَنْتَ اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ

الْحَقُّ	وَ	اَنْتَ	اَحْكَمُ الْحٰكِمِيْنَ ﴿۴۵﴾	قَالَ	يٰنُوْحُ	اِنَّهٗ	لَيْسَ
سچا (ہے)	اور	تو	سب سے بڑا حاکم (ہے)	فرمایا	اے نوح	بیشک وہ	نہیں

سچا ہے اور تو سب سے بڑا حاکم ہے ○ (اللہ نے) فرمایا: اے نوح! بیشک وہ

مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ فَلَا تَسْـَٔلْنِ مَا

مِنْ اَهْلِكَ (1)	اِنَّهٗ	عَمَلٌ	غَيْرُ صَالِحٍ	فَلَا تَسْـَٔلْنِ	مَا
تیرے گھر والوں میں سے	بیشک وہ (اس کا)	عمل	اچھا نہیں	تو تم سوال نہ کرو مجھ سے	(اس کا) جو

تیرے گھر والوں میں ہرگز نہیں، بیشک اس کا عمل اچھا نہیں، پس تم مجھ سے اس بات کا

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنِّيْۤ اَعِظُكَ اَنْ تَكُوْنَ

لَيْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ	اِنِّيْۤ	اَعِظُكَ	اَنْ	تَكُوْنَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	علم	بیشک میں	نصیحت فرماتا ہوں تجھے	کہ	تم (نہ) ہو

سوال نہ کرو جس کا تجھے علم نہیں۔ میں تجھے نصیحت فرماتا ہوں کہ تو ان لوگوں میں سے

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَعُوْذُ بِكَ اَنْ

مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۴۶﴾	قَالَ (2)	رَبِّ	اِنِّيْۤ	اَعُوْذُ	بِكَ	اَنْ
نادانوں میں سے	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	پناہ چاہتا ہوں	تیری	کہ

نہ ہو جو جانتے نہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ

اَسْـَٔلَكَ مَا لَيْسَ لِيْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَ اِلَّا تَغْفِرْ

اَسْـَٔلَكَ	مَا	لَيْسَ	لِيْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	اِلَّا تَغْفِرْ
مانگوں تجھ سے	وہ (چیز) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	علم	اور	اگر تو مغفرت نہ فرمائے

تجھ سے وہ چیز مانگوں جس کا مجھے علم نہیں اور اگر تو میری

(1)...... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والوں میں سے ہرگز نہ تھا یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ان گھر والوں میں سے نہ تھا جن کی آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا۔ اس آیت سے ثابت ہوا کہ نجات کیلئے صرف نسبی قرابت کا اعتبار نہیں بلکہ اس کیلئے ایمان شرط ہے۔ (2)...... اس آیت میں حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقامِ رضا بالقضاء پر فائز ہونے کا بڑا پیارا اظہار ہے کہ سگا بیٹا نگاہوں کے سامنے ہلاک ہوا اور وعدۂ الٰہی کے پیشِ نظر دعا فرمائی لیکن حقیقتِ حال معلوم ہونے اور اللہ تعالیٰ کے تنبیہ فرمانے سے فوراً عاجزی کے =

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو برکت و سلامتی کی بشارت

لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ قِیْلَ

قِیْلَ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾	اَكُنْ	تَرْحَمْنِیْۤ	وَ	لِیْ
فرمایا گیا	نقصان اٹھانے والوں میں سے	(تو) میں ہو جاؤں گا	رحم نہ کرے مجھ پر	اور	میری

مغفرت نہ فرمائے اور مجھ پر رحم نہ فرمائے تو میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جاؤں گا ○ فرمایا گیا:

یٰنُوْحُ اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ عَلَیْكَ وَ

وَ	عَلَیْكَ	بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَ بَرَكٰتٍ	اهْبِطْ	یٰنُوْحُ
اور	(جو) تجھ پر	ہماری طرف سے سلامتی اور برکتوں کے ساتھ	(کشتی سے) اتر جا	اے نوح

اے نوح! ہماری طرف سے اس سلامتی اور ان برکتوں کے ساتھ کشتی سے اترو جو تم پر اور

عَلٰۤى اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَكَ ؕ وَ اُمَمٌ

اُمَمٌ (1)	وَ	مَّعَكَ	مِّمَّنْ	عَلٰۤى اُمَمٍ
کچھ گروہ	اور	تمہارے ساتھ (ہیں)	(ان لوگوں میں) سے جو	جماعتوں پر (ہیں)

تمہارے ساتھیوں کی جماعتوں پر ہیں اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں

قومِ نوح کا واقعہ ایک غیبی خبر

سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾ تِلْكَ

تِلْكَ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۴۸﴾	مِّنَّا	یَمَسُّهُمْ	ثُمَّ	سَنُمَتِّعُهُمْ
یہ	دردناک عذاب	ہماری طرف سے	پہنچے گا انہیں	پھر	ہم فائدے دیں گے انہیں

جنہیں ہم فائدے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا ○ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهَاۤ اِلَیْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ

مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَاۤ	اِلَیْكَ	نُوْحِیْهَاۤ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ (2)
نہیں جانتے تھے انہیں	تمہاری طرف	ہم وحی کرتے ہیں اسے	غیب کی خبروں میں سے (ہے)

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ اس سے پہلے نہ تم انہیں جانتے

═ساتھ اپنی مغفرت اور رحمِ الٰہی کی دعا مانگنا شروع کر دی۔

1...... ان سے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد قیامت تک پیدا ہونے والے کافر گروہ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ان کی مقررہ مدتوں تک فراخیِ عیش اور وُسعتِ رزق عطا فرمائے گا پھر انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخرت میں دردناک عذاب پہنچے گا۔ 2...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ ماضی کی ایک غیبی خبر تھی جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دی۔ معلوم ہوا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔

معانقۃ ۹ الوقف علی فاصبر احسن والبیق ۱۲

اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ؕۛ فَاصْبِرْ ؕۛ اِنَّ الْعَاقِبَةَ

اَنْتَ	وَ	لَا	قَوْمُكَ	مِنْ قَبْلِ هٰذَا	فَاصْبِرْ	اِنَّ	الْعَاقِبَةَ
تم	اور	نہ	تمہاری قوم	اس سے پہلے	تو تم صبر کرو	بیشک	اچھا انجام

تھے اور نہ تمہاری قوم جانتی تھی تو تم صبر کرو بیشک اچھا انجام

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾ ع وَ اِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا ؕ قَالَ

لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِلٰى عَادٍ	اَخَاهُمْ (1)	هُوْدًا	قَالَ
پرہیز گاروں کے لئے (ہے)	اور	عاد کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	ہود (کو بھیجا)	اس نے کہا

پرہیز گاروں کے لئے ہے ○ اور عاد کی طرف ان کے ہم قوم ہود کو بھیجا۔ فرمایا:

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ ؕ اِنْ

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرُهٗ	اِنْ
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے علاوہ	نہیں

اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں، تم تو

تبلیغ کا صل مقصد رضائے الٰہی

اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ يٰقَوْمِ لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا ؕ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُفْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	يٰقَوْمِ	لَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	اَجْرًا (2)
تم	مگر	بہتان لگانے والے	اے میری قوم	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

صرف بہتان لگانے والے ہو ○ اے میری قوم! میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں مانگتا۔

توبہ و استغفار کی برکت اور رب کا سوت کے

اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى الَّذِيْ فَطَرَنِيْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ

اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى	الَّذِيْ	فَطَرَنِيْ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ
نہیں	میرا اجر	مگر	(اس کے ذمہ کرم) پر	جس نے	مجھے پیدا کیا	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور

میرا اجر تو اسی کے ذمہ ہے جس نے مجھے پیدا کیا۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ ○ اور

1 ...... اس سے مراد دینی بھائی نہیں بلکہ سلسلۂ نسب کے اعتبار سے ہم قوم ہونا مراد ہے کیونکہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعلق قبیلۂ عاد سے تھا۔

2 ...... انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی لالچ کے بغیر دین کی تبلیغ کا فریضہ سر انجام دیا اور باقاعدہ اس کا اظہار بھی فرمایا کہ تبلیغ سے ان کا مقصد مال یا کوئی منصب حاصل کرنا نہیں بلکہ وہ صرف اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اس کی طرف سے ملنے والے اجر و ثواب کے طلبگار ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ خالص نصیحت وہ ہوتی ہے جو کسی لالچ اور غرض کے بغیر ہو اور اس سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا مقصود ہو۔

يٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ

يٰقَوْمِ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا	اِلَيْهِ
اے میری قوم	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	توبہ کرو، رجوع کرو	اس کی طرف

اے میری قوم! تم اپنے رب سے معافی مانگو پھر اس کی بارگاہ میں توبہ کرو

يُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيَزِدْكُمْ قُوَّةً

يُرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَيْكُمْ	مِّدْرَارًا	وَّ	يَزِدْكُمْ	قُوَّةً
وہ بھیجے گا	بارش	تمہارے اوپر	موسلادھار	اور	زیادہ کرے گا تمہیں (تمہاری)	(مزید) قوت

تو وہ تم پر موسلادھار بارش بھیجے گا اور تمہاری قوت کے ساتھ مزید قوت

اِلٰى قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲ قَالُوْا يٰهُوْدُ

اِلٰى قُوَّتِكُمْ	وَ	لَا تَتَوَلَّوْا	مُجْرِمِيْنَ ۝۵۲	قَالُوْا	يٰهُوْدُ
تمہاری قوت کے ساتھ	اور	تم منہ نہ پھیرو	مجرم بن کر	انہوں نے کہا	اے ہود

زیادہ کرے گا اور تم مجرم بن کر منہ نہ پھیرو ○ انہوں نے کہا: اے ہود!

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ وَّمَا نَحْنُ بِتَارِكِيْۤ اٰلِهَتِنَا

مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ (1)	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِتَارِكِيْۤ	اٰلِهَتِنَا
تم نہیں لے کر آئے ہمارے پاس کوئی دلیل	اور	نہیں	ہم	چھوڑنے والے	اپنے معبودوں (کو)

تم ہمارے پاس کوئی دلیل لے کر نہیں آئے اور ہم صرف تمہارے کہنے سے اپنے خداؤں کو

عَنْ قَوْلِكَ وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳ اِنْ

عَنْ قَوْلِكَ	وَ	مَا	نَحْنُ	لَكَ	بِمُؤْمِنِيْنَ ۝۵۳	اِنْ
تمہارے کہنے سے	اور	نہیں	ہم	تم پر	ایمان لانے والے، یقین کرنے والے	نہیں

چھوڑنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری بات پر یقین کرنے والے ہیں ○ ہم تو

قوم کا حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جواب

1 ...... قوم کا یہ کہنا کہ ”تم ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں لائے“ ان کے محض دشمنی اور انکارِ حق کی بنا پر تھا ورنہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کے سامنے اپنی نبوت پر دلائل ضرور پیش کئے ہوں گے کیونکہ ہر نبی واضح دلائل اور معجزات کے ساتھ ہی تشریف لاتا ہے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت اور جرأت مندی

نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ ؕ قَالَ اِنِّیْۤ

نَّقُوْلُ	اِلَّا	اعْتَرٰىكَ	بَعْضُ اٰلِهَتِنَا	بِسُوْٓءٍ	قَالَ	اِنِّیْۤ
ہم کہتے	مگر	(یہ کہ) پہنچائی ہے تم پر	ہمارے کسی معبود (نے)	کوئی برائی	فرمایا	بیشک میں

صرف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے کسی معبود نے تم پر کوئی برائی پہنچادی ہے۔ (ہود نے) فرمایا: میں

اُشْهِدُ اللّٰهَ وَ اشْهَدُوْۤا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا

اُشْهِدُ	اللّٰهَ	وَ اشْهَدُوْۤا	اَنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا
گواہ بناتا ہوں	اللہ (کو)	اور تم (بھی) گواہ ہو جاؤ	کہ میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جنہیں

اللہ کو گواہ بناتا ہوں اور تم سب (بھی) گواہ ہو جاؤ کہ میں ان سب سے بیزار ہوں جنہیں

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾ لا مِنْ دُوْنِهٖ فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ

تُشْرِكُوْنَ ﴿۵۴﴾	مِنْ دُوْنِهٖ	فَكِیْدُوْنِیْ	جَمِیْعًا	ثُمَّ
تم شریک ٹھہراتے ہو	اس کے سوا	تو تم داؤ چلاؤ مجھ پر	سب (مل کر)	پھر

تم اللہ کے سوا اس کا شریک ٹھہراتے ہو ○ تم سب مل کر میرے اوپر داؤ چلاؤ پھر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا توکل

لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ ؕ

لَا تُنْظِرُوْنِ ﴿۵۵﴾ [1]	اِنِّیْ	تَوَكَّلْتُ	عَلَى اللّٰهِ	رَبِّیْ	وَ	رَبِّكُمْ
مجھے مہلت نہ دو	بیشک میں (نے)	بھروسہ کیا	اللہ پر	(جو) میرا رب	اور	تمہارا رب (ہے)

مجھے مہلت نہ دو ○ میں نے اللہ پر بھروسہ کرلیا ہے جو میرا اور تمہارا رب ہے۔

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ

مَا	مِنْ دَآبَّةٍ	اِلَّا	هُوَ	اٰخِذٌۢ	بِنَاصِیَتِهَا	اِنَّ	رَبِّیْ
نہیں	کوئی جاندار	مگر	وہ (یعنی اللہ نے)	پکڑا ہوا (ہے)	اس کی پیشانی سے	بیشک	میرا رب

زمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی پیشانی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو۔ بیشک میرا رب

1 ...... یہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شجاعت اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ تھا کہ آپ نے ایک زبردست، صاحبِ قوت و شوکت قوم سے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خون کی پیاسی اور جان کی دشمن تھی اس طرح کے کلمات فرمائے اور اصلاً خوف نہ کیا اور وہ قوم انتہائی عداوت اور دشمنی کے باوجود آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کوئی نقصان پہنچانے سے عاجز رہی۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے آخری تنبیہ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ

عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۶﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَقَدْ	اَبْلَغْتُكُمْ
سیدھے راستے پر (ملتا ہے)	پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو بیشک	میں تبلیغ کر چکا ہوں تمہیں

سیدھے راستہ پر ملتا ہے ○ پھر اگر تم منہ پھیرو تو میں تمہیں اُس کی تبلیغ کر چکا ہوں

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ اِلَيْكُمْ ؕ وَيَسْتَخْلِفُ رَبِّيْ

مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖۤ (1)	اِلَيْكُمْ	وَ	يَسْتَخْلِفُ	رَبِّيْ
(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	تمہاری طرف	اور	جانشین بنادے گا	میرا رب

جس کے ساتھ مجھے تمہاری طرف بھیجا گیا تھا اور میرا رب تمہاری جگہ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ ۚ وَلَا تَضُرُّوْنَهٗ شَيْـًٔا ؕ اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

قَوْمًا غَيْرَكُمْ (2)	وَ	لَا تَضُرُّوْنَهٗ	شَيْـًٔا	اِنَّ	رَبِّيْ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
تمہارے علاوہ لوگوں (کو)	اور	تم نہ بگاڑ سکو گے اس کا	کچھ	بیشک	میرا رب	ہر چیز پر

دوسروں کو لے آئے گا اور تم اس کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے بیشک میرا رب ہر شے پر

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾ وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ

حَفِيْظٌ ﴿۵۷﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّيْنَا	هُوْدًا	وَّ	الَّذِيْنَ
نگہبان (ہے)	اور	جب	آ گیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	ہود	اور	ان لوگوں کو جو

نگہبان ہے ○ اور جب ہمارا حکم آ گیا تو ہم نے اپنی رحمت کے ساتھ ہود اور اس کے

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَنَجَّيْنٰهُمْ

اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ (3)	مِّنَّا	وَ	نَجَّيْنٰهُمْ
ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	ہم نے نجات دی انہیں

ساتھ والے مسلمانوں کو بچالیا اور انہیں سخت عذاب سے

1 ...... انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی امت تک سارے شرعی احکام اپنی ظاہری زندگی میں پہنچا دیتے ہیں کوئی بات چھپا نہیں رکھتے۔

2 ...... یہ اللہ تعالیٰ کا قانون ہے کہ اگر کوئی قوم دین کی خدمت نہ کرے، تو اللہ تعالیٰ اسے برباد کر کے دوسری قوم اس کی جگہ مقرر فرما دیتا ہے، ابوجہل وغیرہ نے سرکشی کی تو انہیں ہلاک فرما کر مدینۂ طیبہ کے انصار سے دین کی خدمت لے لی۔ ہم اس خدائے قادر و قیوم کے حاجت مند ہیں اور وہ سب سے بے نیاز ہے۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ ایمان اور نیک اعمال نجات کا ذریعہ اور سبب ہیں لیکن درحقیقت نجات صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملتی ہے۔

قومِ عاد کی اعتقادی اور عملی حالت

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۸ وَتِلْكَ عَادٌ ۗ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَ

مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۝۵۸	وَ	تِلْكَ	عَادٌ	جَحَدُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	وَ
گاڑھے، سخت عذاب سے	اور	یہ	عاد (ہیں)	انہوں نے انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں کا	اور

نجات دی ○ اور یہ عاد ہیں جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کا انکار کیا اور

قومِ عاد کا برا انجام اور اس کا سبب

عَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْۤا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۵۹ وَ

عَصَوْا	رُسُلَهٗ	وَ	اتَّبَعُوْۤا	اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ۝۵۹	وَ
نافرمانی کی	اپنے رسولوں (کی)	اور	پیروی کی	ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے حکم (کی)	اور

اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر بڑے سرکش ہٹ دھرم کے کہنے پر چلے ○ اور

اُتْبِعُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ عَادًا

اُتْبِعُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (1)	اَلَاۤ (2)	اِنَّ	عَادًا
ان کے پیچھے لگادی گئی	اس دنیا میں	لعنت	اور	قیامت کے دن	سن لو	بیشک	عاد (نے)

اِس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔ سن لو! بیشک عاد نے

كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰ ع وَاِلٰى ثَمُوْدَ

كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا	لِّعَادٍ قَوْمِ هُوْدٍ ۝۶۰	وَ	اِلٰى ثَمُوْدَ
انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)	ہود کی قوم عاد کے لئے	اور	ثمود کی طرف

اپنے رب کے ساتھ کفر کیا۔ سن لو! ہود کی قوم عاد کے لئے دوری ہے ○ اور ثمود کی طرف

ع ٥

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ

وقف لازم

اَخَاهُمْ صٰلِحًا ۘ قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو بھیجا)	فرمایا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا۔ فرمایا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا

1 ...... یعنی دنیا اور آخرت دونوں جگہ لعنت قومِ عاد کے ساتھ ہے اور لعنت کا معنی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اور ہر بھلائی سے دوری۔

2 ...... آیت کے اس حصے میں اللہ تعالیٰ نے قومِ عاد کے برے انجام کا اصلی سبب بیان فرمایا ہے کہ قومِ عاد نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر کیا اس لئے ان کا اتنا برا انجام ہوا۔

قوم کا حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراض

لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ

وَ	مِّنَ الْاَرْضِ	اَنْشَاَكُمْ	هُوَ	غَیْرُهٗ	مِّنْ اِلٰهٍ	لَكُمْ
اور	زمین سے	اس نے پیدا کیا تمہیں	وہ	اس کے علاوہ	کوئی معبود	تمہارے لئے

تمہارا کوئی معبود نہیں اس نے تمہیں زمین سے پیدا کیا اور

اسْتَعْمَرَكُمْ فِیْهَا فَاسْتَغْفِرُوْهُ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَیْهِ ؕ

اِلَیْهِ	تُوْبُوْۤا	ثُمَّ	فَاسْتَغْفِرُوْهُ	فِیْهَا	اسْتَعْمَرَكُمْ
اس کی طرف	توبہ کرو، رجوع کرو	پھر	تو تم مغفرت طلب کرو اس سے	اسی میں	آباد کیا تمہیں

اسی میں تمہیں آباد کیا تو اس سے معافی مانگو پھر اس کی طرف رجوع کرو۔

اِنَّ رَبِّیْ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾ قَالُوْا یٰصٰلِحُ

یٰصٰلِحُ	قَالُوْا	مُّجِیْبٌ ﴿۶۱﴾	قَرِیْبٌ	رَبِّیْ	اِنَّ
اے صالح	انہوں نے کہا	(دعا) قبول کرنے والا، سننے والا (ہے)	قریب (ہے)	میرا رب	بیشک

بیشک میرا رب قریب ہے، دعا سننے والا ہے ○ انہوں نے کہا: اے صالح!

قَدْ كُنْتَ فِیْنَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هٰذَاۤ اَتَنْهٰىنَاۤ

اَتَنْهٰىنَاۤ	قَبْلَ هٰذَاۤ	مَرْجُوًّا (1)	فِیْنَا	كُنْتَ	قَدْ
کیا تم منع کرتے ہو ہمیں	اس سے پہلے	جس سے اچھی امید رکھی جائے	ہم میں	تم تھے	تحقیق

اس سے پہلے تم ہمارے درمیان ایسے تھے کہ تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ کیا تم ہمیں

اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا وَ اِنَّنَا

اِنَّنَا	وَ	اٰبَآؤُنَا	یَعْبُدُ	مَا	نَّعْبُدَ	اَنْ
بیشک ہم	اور	ہمارے باپ دادا	عبادت کرتے رہے	جن کی	ہم عبادت کریں	(اس سے) کہ

اُن کی عبادت کرنے سے منع کرتے ہو جن کی عبادت ہمارے باپ دادا کرتے رہے اور بیشک

1 ......جب حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کے سامنے پیغامِ توحید پیش کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ” اے صالح! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اس تبلیغ سے پہلے تمہاری شخصیت ہمارے درمیان ایسی تھی کہ ہمیں تم سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں اور ہم امید کرتے تھے کہ تم ہمارے سردار بنو گے کیونکہ تم کمزوروں کی مدد کرتے اور فقیروں پر سخاوت کرتے تھے، لیکن جب تم نے توحید کی دعوت دی اور بتوں کی برائیاں بیان کیں تو قوم کی اُمیدیں تم سے ختم ہو گئی ہیں۔

لَفِیْ شَكٍّ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ

لَفِیْ شَكٍّ	مِّمَّا	تَدْعُوْنَاۤ	اِلَیْهِ
ضرور بڑے شک میں (ہیں)	(اس) کی طرف سے جو	تم بلارہے ہو ہمیں	اس کی طرف

جس کی طرف تم ہمیں بلارہے ہو اس کی طرف سے تو ہم بڑے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾ قَالَ یٰقَوْمِ اَرَءَیْتُمْ اِنْ كُنْتُ

حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

مُرِیْبٍ ﴿۶۲﴾	قَالَ[1]	یٰقَوْمِ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ
بہت دھوکے میں ڈالنے والے	فرمایا	اے میری قوم	بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں

شک میں ہیں ○ فرمایا: اے میری قوم! بھلا بتاؤ کہ اگر میں

عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّیْ وَ اٰتٰىنِیْ مِنْهُ رَحْمَةً

عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّیْ	وَ	اٰتٰىنِیْ	مِنْهُ	رَحْمَةً
روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دی ہو مجھے	اپنے پاس سے	رحمت

اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے اپنے پاس سے رحمت عطا فرمائی ہو

فَمَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَیْتُهٗ ۫ قف

فَمَنْ	یَّنْصُرُنِیْ	مِنَ اللّٰهِ	اِنْ	عَصَیْتُهٗ
تو کون	مدد کرے گا میری	اللہ سے (کے مقابلے میں)	اگر	میں نافرمانی کروں اس کی

تو اگر میں اس کی نافرمانی کروں تو مجھے اس سے کون بچائے گا؟

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾ وَ یٰقَوْمِ هٰذِهٖ

اونٹنی سے متعلق قوم کو تنبیہ

فَمَا تَزِیْدُوْنَنِیْ	غَیْرَ تَخْسِیْرٍ ﴿۶۳﴾	وَ	یٰقَوْمِ	هٰذِهٖ
تو تم کچھ نہ بڑھاؤ گے میرا	نقصان پہنچانے کے علاوہ	اور	اے میری قوم	یہ

تم نقصان پہنچانے کے سوا میرا کچھ اور نہیں بڑھاؤ گے ○ اور اے میری قوم! یہ

1 ...... حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو جواب دیتے ہوئے فرمایا: "اے میری قوم! مجھے بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے روشن دلیل پر اور منصبِ نبوت پر فائز ہوں، اس کے باوجود میں بالفرض تمہاری پیروی کروں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کروں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے مجھے کوئی نہیں بچاسکتا اور اس طرح میں نقصان اٹھانے والا اور جو منصب اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا کیا میں اسے ضائع کرنے والا ہو جاؤں گا، کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ کسی نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کفر کیا ہو۔ تمہاری بات ماننا خسارے میں پڑنے کے سوا کچھ نہیں۔

نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ

نَاقَةُ اللّٰهِ (1)	لَكُمْ	اٰيَةً	فَذَرُوْهَا	تَاْكُلْ
اللہ کی اونٹنی (ہے)	تمہارے لئے	نشانی	تو تم چھوڑ دو اسے	(تاکہ) وہ کھاتی رہے

تمہارے لئے نشانی کے طور پر اللہ کی اونٹنی ہے تو اسے چھوڑ دو تاکہ یہ اللہ کی زمین میں

فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ وَ لَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَیَاْخُذَكُمْ

فِیْۤ اَرْضِ اللّٰهِ	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَیَاْخُذَكُمْ
اللہ کی زمین میں	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑ لے گا تمہیں

کھاتی رہے اور اسے برائی کے ساتھ ہاتھ نہ لگانا ورنہ قریب کا عذاب

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾ فَعَقَرُوْهَا فَقَالَ تَمَتَّعُوْا

عَذَابٌ قَرِیْبٌ ﴿۶۴﴾	فَعَقَرُوْهَا	فَقَالَ	تَمَتَّعُوْا
قریب کا عذاب	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو صالح نے کہا	تم فائدہ اٹھالو

تمہیں پکڑ لے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی پچھلی جانب کے اوپر والی ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں

اونٹنی کی رگیں کاٹنے پر نزولِ عذاب کی خبر

فِیْ دَارِكُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ وَعْدٌ غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾ فَلَمَّا جَآءَ

فِیْ دَارِكُمْ	ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ	ذٰلِكَ	وَعْدٌ	غَیْرُ مَكْذُوْبٍ ﴿۶۵﴾	فَلَمَّا	جَآءَ
اپنے گھروں میں	تین دن	یہ	وعدہ (ہے)	(جو) جھوٹا نہیں ہوگا	پھر جب	آیا

تو صالح نے فرمایا: تم اپنے گھروں میں تین دن مزید فائدہ اٹھالو۔ یہ ایک وعدہ ہے جو جھوٹا نہ ہوگا ○ پھر جب

اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ

اَمْرُنَا	نَجَّیْنَا	صٰلِحًا	وَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ
ہمارا حکم	(تو) ہم نے نجات دی	صالح	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ

ہمارا حکم آیا تو ہم نے صالح اور اس کے ساتھ والے مسلمانوں کو

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مسلمانوں کی نجات

(1)...... قومِ ثمود نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے معجزہ طلب کیا تھا۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو پتھر سے بحکمِ الٰہی اونٹنی پیدا ہوئی، یہ اونٹنی ان کے لئے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی اور حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھی۔ اس آیت میں اس اونٹنی کے متعلق احکام ارشاد فرمائے گئے کہ اسے زمین میں چرنے دو اور کوئی تکلیف نہ پہنچاؤ ورنہ دنیا ہی میں گرفتارِ عذاب ہو جاؤ گے اور مہلت نہ پاؤ گے۔

بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَ مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ

بِرَحْمَةٍ	مِّنَّا	وَ	مِنْ خِزْيِ يَوْمِئِذٍ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ
رحمت کے ذریعے	اپنی طرف سے	اور	(بچالیا) اس دن کی رسوائی سے	بیشک	تمہارا رب	وہی

اپنی رحمت کے ذریعے بچالیا اور اس دن کی رسوائی سے بچالیا۔ بیشک تمہارا رب

قومِ ثمود پر عذاب آیا

الْقَوِيُّ الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾ وَ اَخَذَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ

الْقَوِيُّ	الْعَزِيْزُ ﴿٦٦﴾	وَ	اَخَذَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	الصَّيْحَةُ [1]
بڑی قوت والا	غلبے والا (ہے)	اور	پکڑلیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	چنگھاڑ (نے)

بڑی قوت والا، غلبے والا ہے ۝ اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا

فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دِيَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ﴿٦٧﴾	كَاَنْ	لَّمْ يَغْنَوْا
تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ نہ بسے تھے

تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ۝ گویا وہ کبھی یہاں رہتے ہی

فِيْهَا ؕ اَلَاۤ اِنَّ ثَمُوْدَاۡ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ ؕ اَلَا بُعْدًا

فِيْهَا	اَلَاۤ	اِنَّ	ثَمُوْدَاۡ	كَفَرُوْا	رَبَّهُمْ	اَلَا	بُعْدًا
ان میں	سن لو	بیشک	ثمود (نے)	انکار کیا	اپنے رب (کا)	سن لو	دوری (ہے)

نہ تھے۔ سن لو! بیشک ثمود نے اپنے رب کا انکار کیا۔ خبردار! لعنت ہو

فرشتوں کی بارگاہِ ابراہیمی میں حاضری اور ان کی مہمان نوازی

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى

ع ٧ ٦

لِّثَمُوْدَ ﴿٦٨﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَتْ	رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ	بِالْبُشْرٰى
ثمود کے لئے	اور	ضرور بیشک	آئے	ہمارے فرشتے	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ

ثمود پر ۝ اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔

[1]...... سورۂ اعراف میں قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی کیفیت اس طرح بیان ہوئی کہ "انہیں زلزلے نے پکڑ لیا" اور یہاں اس طرح بیان ہوئی کہ "اور ظالموں کو چنگھاڑ نے پکڑ لیا" ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی اور اس کے بعد زلزلہ پیدا ہوا، اس لئے قومِ ثمود کی ہلاکت کو چیخ اور زلزلہ دونوں میں سے کسی کی طرف بھی منسوب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا اور فرشتوں کا اطمینان دلانا

قَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾

قَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	فَمَا لَبِثَ	اَنْ	جَآءَ بِعِجْلٍ (1)	حَنِيْذٍ ﴿٦٩﴾
انہوں نے کہا	سلام	فرمایا	سلام	تو وہ نہ ٹھہرا	کہ	لے آیا ایک بچھڑا	بھنا ہوا

انہوں نے "سلام" کہا تو ابراہیم نے "سلام" کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے ○

فَلَمَّا رَاٰۤ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ

فَلَمَّا	رَاٰۤ	اَيْدِيَهُمْ	لَا تَصِلُ	اِلَيْهِ
پھر جب	اس نے دیکھا	ان کے ہاتھوں (کو)	(کہ) وہ نہیں پہنچ رہے	اس (کھانے) کی طرف

پھر جب دیکھا کہ ان (فرشتوں) کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں بڑھ رہے

نَكِرَهُمْ وَ اَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا

نَكِرَهُمْ	وَ	اَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِيْفَةً	قَالُوْا
(تو) اس نے اجنبی سمجھا انہیں	اور	محسوس کیا	ان کی طرف سے	خوف	انہوں نے کہا

تو ان سے وحشت ہوئی اور ان کی طرف سے خوف محسوس کیا۔ انہوں نے کہا:

حضرت سارہ کی مسرت اور انہیں بیٹے اور پوتے کی بشارت

لَا تَخَفْ اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ؕ﴿٧٠﴾ وَ امْرَاَتُهٗ قَآىِٕمَةٌ

لَا تَخَفْ	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمِ لُوْطٍ ﴿٧٠﴾	وَ	امْرَاَتُهٗ	قَآىِٕمَةٌ
آپ نہ ڈریں	بیشک	ہمیں بھیجا گیا ہے	قوم لوط کی طرف	اور	اس کی بیوی	کھڑی (تھی)

آپ نہ ڈریں۔ بیشک ہم قومِ لوط کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور ان کی بیوی (وہاں) کھڑی تھی

فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ ۙ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾

فَضَحِكَتْ (2)	فَبَشَّرْنٰهَا	بِاِسْحٰقَ	وَ	مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ	يَعْقُوْبَ ﴿٧١﴾
تو وہ ہنسنے لگی	تو ہم نے بشارت دی اسے	اسحاق کی	اور	اسحاق کے پیچھے	یعقوب (کی)

تو وہ ہنسنے لگی تو ہم نے اسے اسحاق کی اور اسحاق کے پیچھے یعقوب کی خوشخبری دی ○

(1)...... گائے کا گوشت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے پسند فرماتے تھے، لہٰذا گائے کا گوشت کھانے والے اگر سنتِ ابراہیمی ادا کرنے کی نیت کریں تو ثواب پائیں گے۔ (2)...... مفسرین کے بیان کے مطابق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا یا تو حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی ہلاکت کی خوشخبری سن کر، یا بیٹے کی بشارت سن کر خوشی سے، یا بڑھاپے میں اولاد پیدا ہونے کا سن کر تعجب کی وجہ سے ہنسیں۔

حضرت سارہ کا اظہارِ تعجب

قَالَتْ يٰوَيْلَتٰۤى ءَاَلِدُ وَ اَنَا عَجُوْزٌ وَّ هٰذَا

قَالَتْ	يٰوَيْلَتٰى	ءَاَلِدُ	وَ	اَنَا	عَجُوْزٌ	وَّ	هٰذَا
اس نے کہا	ہائے تعجب	کیا میں بچہ جنوں گی	اور (حالانکہ)	میں	بوڑھی (ہوں)	اور	یہ

کہا: ہائے تعجب! کیا میرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا حالانکہ میں تو بوڑھی ہوں اور یہ

فرشتوں کا اطمینان دلانا اور دعائے رحمت و برکت

بَعْلِیْ شَیْخًا ؕ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (۷۲) قَالُوْۤا

بَعْلِیْ	شَیْخًا	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیْءٌ عَجِیْبٌ (۷۲)	قَالُوْۤا
میرے شوہر	بوڑھے (ہیں)	بیشک	یہ	ضرور عجیب چیز (ہے)	انہوں نے کہا

میرے شوہر بھی بہت زیادہ عمر کے ہیں۔ بیشک یہ بڑی عجیب بات ہے ○ فرشتوں نے کہا:

اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَیْكُمْ

اَتَعْجَبِیْنَ[1]	مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ	رَحْمَتُ اللّٰهِ	وَ	بَرَكٰتُهٗ	عَلَیْكُمْ
کیا تم تعجب کرتی ہو	اللہ کے کام سے	اللہ کی رحمت	اور	اس کی برکتیں (ہوں)	تم پر

کیا تم اللہ کے کام پر تعجب کرتی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور

قومِ لوط کے بارے میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اصرار کے ساتھ سفارش کرنا

اَهْلَ الْبَیْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ (۷۳) فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرٰهِیْمَ

اَهْلَ الْبَیْتِ[2]	اِنَّهٗ	حَمِیْدٌ	مَّجِیْدٌ (۷۳)	فَلَمَّا	ذَهَبَ	عَنْ اِبْرٰهِیْمَ
(اے) گھر والو	بیشک وہ	سب خوبیوں والا	عزت والا (ہے)	پھر جب	چلا گیا	ابراہیم سے

اس کی برکتیں ہوں۔ بیشک وہی سب خوبیوں والا، عزت والا ہے ○ پھر جب ابراہیم سے خوف

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے تین اوصاف

الرَّوْعُ وَ جَآءَتْهُ الْبُشْرٰى یُجَادِلُنَا فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (۷۴) ؕ اِنَّ

الرَّوْعُ	وَ	جَآءَتْهُ	الْبُشْرٰى	یُجَادِلُنَا[3]	فِیْ قَوْمِ لُوْطٍ (۷۴)	اِنَّ
خوف	اور	آگئی اس کے پاس	خوشخبری	(تو) جھگڑنے لگا ہم سے	قومِ لوط کے بارے میں	بیشک

زائل ہوگیا اور اس کے پاس خوشخبری آگئی تو ہم سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے ○ بیشک

[1]...... فرشتوں کے کلام کے معنی یہ ہیں کہ اے سارہ! رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا، آپ کے لئے یہ تعجب کا مقام نہیں کیونکہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا تعلق اس گھرانے سے ہے جو معجزات، عادتوں سے ہٹ کر کاموں کے سرانجام ہونے، اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نازل ہونے کی جگہ بنا ہوا ہے۔ [2]...... حضرت سارہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو اہلِ بیت کہا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ازواجِ مطہرات اہلِ بیت میں داخل ہیں، لہٰذا حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اور دیگر ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلِ بیت میں شامل ہیں۔ [3]...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس کا=

قوم لوط کی سفارش کرنے پر جواب

اِبْرٰهِیْمَ لَحَلِیْمٌ اَوَّاهٌ مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ

اِبْرٰهِیْمَ	لَحَلِیْمٌ	اَوَّاهٌ	مُّنِیْبٌ ﴿۷۵﴾ (1)	یٰۤاِبْرٰهِیْمُ
ابراہیم	ضرور بڑے تحمل والا	آہ وزاری کرنے والا	رجوع کرنے والا (ہے)	اے ابراہیم

ابراہیم بڑے تحمل والا، بہت آہیں بھرنے والا، رجوع کرنے والا ہے ○ (ہم نے فرمایا) اے ابراہیم!

اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا ۚ اِنَّهٗ قَدْ جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۚ وَ اِنَّهُمْ

اَعْرِضْ	عَنْ هٰذَا	اِنَّهٗ	قَدْ	جَآءَ	اَمْرُ رَبِّكَ	وَ	اِنَّهُمْ
کنارہ کشی کرلو	اس (بات) سے	بیشک	تحقیق	آچکا	تیرے رب کا حکم	اور	بیشک وہ لوگ

اس بات سے کنارہ کشی کرلیجیے، بیشک تیرے رب کا حکم آچکا ہے اور بیشک ان پر

فرشتوں کی آمد پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پریشانی

اٰتِیْهِمْ عَذَابٌ غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾ وَ لَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا

اٰتِیْهِمْ	عَذَابٌ	غَیْرُ مَرْدُوْدٍ ﴿۷۶﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ	رُسُلُنَا
آنے والا ہے ان پر	(ایسا) عذاب	(جو) لوٹایا نہیں جائے گا	اور	جب	آئے	ہمارے فرشتے

ایسا عذاب آنے والا ہے جو پھیرا نہ جائے گا ○ اور جب لوط کے پاس

لُوْطًا سِیْٓءَ بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا

لُوْطًا	سِیْٓءَ (2)	بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا
لوط (کے پاس)	(تو) وہ غمزدہ ہو گیا	ان کی وجہ سے	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	سینہ

ہمارے فرشتے آئے تو ان کی وجہ سے لوط غمگین ہوئے اور ان کا دل تنگ ہوا

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت اور قوم کا جواب

وَ قَالَ هٰذَا یَوْمٌ عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾ وَ جَآءَهٗ قَوْمُهٗ یُهْرَعُوْنَ

وَ	قَالَ	هٰذَا	یَوْمٌ	عَصِیْبٌ ﴿۷۷﴾	وَ	جَآءَهٗ	قَوْمُهٗ	یُهْرَعُوْنَ
اور	کہا	یہ	دن	بڑا سخت (ہے)	اور	آئی اس کے پاس	اس کی قوم	دوڑتے ہوئے

اور فرمانے لگے یہ بڑا سخت دن ہے ○ اور ان کے پاس ان کی قوم دوڑتی ہوئی

= معنی یہ ہے کہ "حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمارے بھیجے ہوئے فرشتوں سے قومِ لوط کے بارے میں جھگڑنے لگے۔"

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفت میں "مُنِیْبٌ" اس لئے فرمایا کہ جو شخص دوسروں پر اللہ تعالٰی کے عذاب کی وجہ سے اللہ تعالٰی سے ڈرتا اور اس کی طرف رجوع کرتا ہے تو وہ اپنے معاملے میں اللہ تعالٰی سے کس قدر ڈرنے والا اور اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو گا۔ (2)...... جب فرشتے خوبصورت لڑکوں کی شکل میں حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئے تو ان کا حسن وجمال دیکھ کر اور قوم کی خباثت اور بدعملی کا خیال کرکے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان =

اِلَيْهِ ؕ وَ مِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ قَالَ يٰقَوْمِ

اِلَيْهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	قَالَ	يٰقَوْمِ (1)
اس کی طرف	اور	(اس) سے پہلے	وہ کرتے رہتے تھے	برے کام	فرمایا	اے میری قوم

آئی اور وہ (لوگ) پہلے ہی سے برے کاموں کے عادی تھے۔ لوط نے فرمایا: اے میری قوم!

هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ

هٰۤؤُلَآءِ	بَنَاتِیْ (2)	هُنَّ	اَطْهَرُ	لَكُمْ	فَاتَّقُوْا	اللّٰهَ
یہ	میری (قوم کی) بیٹیاں (ہیں)	وہ	بہت پاکیزہ (ہیں)	تمہارے لیے	تو ڈرو	اللہ (سے)

یہ میری قوم کی بیٹیاں ہیں یہ تمہارے لیے پاکیزہ ہیں تو اللہ سے ڈرو

وَ لَا تُخْزُوْنِ فِیْ ضَیْفِیْ ؕ اَلَیْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ

وَ	لَا تُخْزُوْنِ	فِیْ ضَیْفِیْ	اَلَیْسَ	مِنْكُمْ	رَجُلٌ
اور	رسوانہ کرو مجھے	میرے مہمانوں میں	کیا نہیں ہے	تم میں سے	ایک آدمی (بھی)

اور مجھے میرے مہمانوں میں رسوانہ کرو۔ کیا تم میں کوئی ایک آدمی بھی

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾ قَالُوْا لَقَدْ عَلِمْتَ مَا لَنَا

رَّشِیْدٌ ﴿۷۸﴾	قَالُوْا	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَا	لَنَا
نیک سیرت	انہوں نے کہا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں	ہمارے لئے

نیک کردار والا نہیں ؟۝ انہوں نے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری قوم کی

فِیْ بَنٰتِكَ مِنْ حَقٍّ ۚ وَ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا

فِیْ بَنٰتِكَ	مِنْ حَقٍّ	وَ	اِنَّكَ	لَتَعْلَمُ	مَا
تمہاری (قوم کی) بیٹیوں میں	کوئی حق (یعنی حاجت)	اور	بیشک تم	ضرور جانتے ہو	جو

بیٹیوں میں ہمارے لئے کوئی حاجت نہیں اور تم ضرور جانتے ہو جو

=خوبصورت لڑکوں کی وجہ سے غمگین ہوئے اور آپ کا دل تنگ ہوا اور فرمانے لگے کہ یہ بڑا سخت کا دن ہے۔

1 ...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام سے مراد یہ ہے کہ ”اے میری قوم! یہ جو میری قوم کی بیٹیاں ہیں، یہ تمہارے لئے نکاح کی صورت میں پاکیزہ ہیں تو اپنی بیویوں سے فائدہ حاصل کرو کہ وہ تمہارے لئے حلال ہے۔“ 2 ...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی بیٹیوں کو بزرگانہ شفقت سے اپنی بیٹیاں فرمایا تا کہ اس حسنِ اخلاق سے وہ فائدہ اٹھائیں اور غیرت و حمیت سیکھیں۔

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حسرت

نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾ قَالَ لَوْ اَنَّ لِيْ بِكُمْ قُوَّةً اَوْ

نُرِيْدُ ﴿٧٩﴾	قَالَ	لَوْ	اَنَّ	لِيْ	بِكُمْ	قُوَّةً	اَوْ
ہم چاہتے ہیں	فرمایا	اے کاش	کہ	میرے لئے (ہوتی)	تمہارے مدِمقابل	کوئی قوت	یا

ہم چاہتے ہیں○ لوط نے فرمایا: اے کاش! تمہارے مدِ مقابل میرے پاس کوئی قوت ہوتی یا

فرشتوں کا خود کو ظاہر کرنا اور قوم پر عذاب کی خبر دینا

اٰوِيْٓ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾ قَالُوْا يٰلُوْطُ اِنَّا

اٰوِيْٓ	اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ ﴿٨٠﴾	قَالُوْا	يٰلُوْطُ	اِنَّا
میں پناہ لے سکتا	کسی مضبوط سہارے کی طرف	(فرشتوں نے) کہا	اے لوط	بیشک ہم

میں کسی مضبوط سہارے کی پناہ لے سکتا○ فرشتوں نے عرض کی: اے لوط! ہم

رُسُلُ رَبِّكَ لَنْ يَّصِلُوْٓا اِلَيْكَ فَاَسْرِ بِاَهْلِكَ

رُسُلُ رَبِّكَ	لَنْ يَّصِلُوْٓا	اِلَيْكَ	فَاَسْرِ [1]	بِاَهْلِكَ
تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	وہ ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے	آپ تک	تو لے جاؤ	اپنے گھروالوں کو

تمہارے رب کے بھیجے ہوئے ہیں۔ یہ لوگ آپ تک ہرگز نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنے گھر والوں کو

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَلَا يَلْتَفِتْ مِنْكُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَكَ ؕ

بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ	وَ	لَا يَلْتَفِتْ	مِنْكُمْ	اَحَدٌ	اِلَّا	امْرَاَتَكَ
رات کے ایک حصے میں	اور	پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے	تم میں سے	کوئی ایک	مگر	تیری بیوی

راتوں رات لے جائیں اور تم میں کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے سوائے تیری بیوی کے۔

اِنَّهٗ مُصِيْبُهَا مَآ اَصَابَهُمْ ؕ اِنَّ مَوْعِدَهُمُ الصُّبْحُ ؕ

اِنَّهٗ	مُصِيْبُهَا	مَآ	اَصَابَهُمْ	اِنَّ	مَوْعِدَهُمُ	الصُّبْحُ
بیشک	پہنچنے والا ہے اسے	جو	پہنچے گا انہیں	بیشک	ان کے وعدے کا وقت	صبح (ہے)

بیشک اسے بھی وہی (عذاب) پہنچنا ہے جو ان (کافروں) کو پہنچے گا بیشک ان کا وعدہ صبح کے وقت کا ہے۔

[1]...... فرشتوں کے اس کلام کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے لیکن یہ ہے کہ آپ کی بیوی پیٹھ پھیر کر دیکھ لے گی کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوط! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، آپ اپنے گھر والوں کو راتوں رات یہاں سے لے جائیں اور آپ میں سے کوئی پیٹھ پھیر کر نہ دیکھے البتہ اپنی بیوی کو ساتھ لے کر نہ جائیں کیونکہ اسے بھی وہی عذاب پہنچنا ہے جو ان کافروں کو پہنچے گا۔

قومِ لوط پر عذاب کی نوعیت

اَلَيْسَ الصُّبْحُ بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾ فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا

اَلَيْسَ	الصُّبْحُ	بِقَرِيْبٍ ﴿۸۱﴾	فَلَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا (1)	جَعَلْنَا
کیا نہیں ہے	صبح	قریب	پھر جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے کر دیا

کیا صبح قریب نہیں ؟ پھر جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے

عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً

عَالِيَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهَا	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	اس پر	پتھر

اس بستی کے اوپر کے حصے کو اس کا نیچے کا حصہ کر دیا اور اس پر لگاتار کنکر کے پتھر

مِّنْ سِجِّيْلٍ ۙ مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ ؕ وَ مَا هِيَ

مِّنْ سِجِّيْلٍ	مَّنْضُوْدٍ ﴿۸۲﴾	مُّسَوَّمَةً	عِنْدَ رَبِّكَ	وَ	مَا	هِيَ
کنکر سے (کے)	لگاتار	نشان لگے ہوئے	تیرے رب کی طرف سے	اور	نہیں	وہ (پتھر)

برسائے جن پر تیرے رب کی طرف سے نشان لگے ہوئے تھے اور وہ پتھر

النصف ع ۱۵ ۷

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو تبلیغ اور نصیحت

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ؕ

مِنَ الظّٰلِمِيْنَ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۳﴾	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا
ظالموں سے	کچھ دور	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)

ظالموں سے کچھ دور نہیں اور مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا۔

قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

قَالَ	يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
اس نے کہا	اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں	تمہارے لئے	کوئی معبود

انہوں نے کہا: اے میری قوم! اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پر عذاب اس طرح آیا کہ ان کے شہر جس طبقۂ زمین میں تھے اس کے نیچے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا بازو ڈالا اور ان پانچوں شہروں کو جن میں سب سے بڑا سدوم تھا اور ان میں چار لاکھ آدمی بستے تھے اتنا اونچا اٹھایا کہ وہاں کے کتوں اور مرغوں کی آوازیں آسمان پر پہنچنے لگیں اور اس آہستگی سے اٹھایا کہ کسی برتن کا پانی نہ گرا اور کوئی سونے والا بیدار نہ ہوا، پھر اس بلندی سے اس کو اوندھا کر کے پلٹ دیا اور جو لوگ اس وقت بستی میں موجود نہ تھے وہ جہاں کہیں سفر میں تھے وہیں انہیں لگاتار پتھر برسا کر ہلاک کر دیا گیا۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ بستیاں الٹنے کے بعد ان=

غَيْرُهٗ ؕ وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّیْۤ

غَيْرُهٗ	وَ	لَا تَنْقُصُوا (1)	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ	اِنِّیْۤ
اس کے علاوہ	اور	کمی نہ کرو	ناپ	اور	تول (میں)	بیشک میں

کوئی معبود نہیں اور ناپ اور تول میں کمی نہ کرو۔ بیشک میں

اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّ اِنِّیْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ

اَرٰىكُمْ	بِخَيْرٍ	وَّ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ
دیکھ رہا ہوں تمہیں	بھلائی میں (یعنی خوشحال)	اور	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تمہارے اوپر

تمہیں خوشحال دیکھ رہا ہوں اور بیشک مجھے تم پر گھیر لینے والے دن کے

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾ وَ يٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَ الْمِيْزَانَ

عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ ﴿۸۴﴾	وَ	يٰقَوْمِ	اَوْفُوا	الْمِكْيَالَ	وَ	الْمِيْزَانَ
گھیر لینے والے دن کے عذاب (کا)	اور	اے میری قوم	پورا کرو	ناپ	اور	تول

عذاب کا ڈر ہے ○ اور اے میری قوم! انصاف کے ساتھ ناپ اور تول

بِالْقِسْطِ وَ لَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَ لَا تَعْثَوْا

بِالْقِسْطِ	وَ	لَا تَبْخَسُوا	النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا
انصاف کے ساتھ	اور	کم کرکے نہ دو	لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو

پورا کرو اور لوگوں کو ان کی چیزیں گھٹا کر نہ دو اور زمین میں

فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾ بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ

فِی الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿۸۵﴾	بَقِيَّتُ اللّٰهِ (2)	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ
زمین میں	فساد کرتے ہوئے	اللہ کا (جو رزق) باقی رہ جائے	(وہ) بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر

فساد نہ پھیلاتے پھرو ○ اللہ کا دیا ہوا جو بچ جائے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر

=ہی پر لگاتار پتھر برسائے گئے۔

(1)...... کفر کے بعد مدین والوں کی سب سے بری عادت یہ تھی کہ جب کوئی شخص ان کے پاس اپنی چیز بیچنے آتا تو ان کی کوشش یہ ہوتی کہ وہ تول میں اس چیز کو جتنا زیادہ لے سکتے ہوں اتنا لے لیں اور جب وہ کسی کو اپنی چیز فروخت کرتے تو ناپ اور تول میں کمی کر جاتے، اس طرح وہ ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے میں مصروف تھے، اس لئے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں یہ بری عادت چھوڑنے کی دعوت دی۔ (2)...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی=

قوم کا حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر طنز

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۚ۬ وَمَاۤ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾ قَالُوْا

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ	وَ	مَآ	اَنَا	عَلَيْكُمْ	بِحَفِيْظٍ ﴿۸۶﴾	قَالُوْا (1)
تم ہو	ایمان والے	اور	نہیں	میں	تمہارے اوپر	کوئی نگہبان	انہوں نے کہا

تمہیں یقین ہو اور میں تم پر کوئی نگہبان نہیں ۝ (قوم نے) کہا:

يٰشُعَيْبُ اَصَلٰوتُكَ تَاْمُرُكَ اَنْ نَّتْرُكَ مَا

يٰشُعَيْبُ	اَصَلٰوتُكَ	تَاْمُرُكَ	اَنْ	نَّتْرُكَ	مَا
اے شعیب	کیا تمہاری نماز	حکم دیتی ہے تمہیں	کہ	ہم چھوڑ دیں	(انہیں) جن کی

اے شعیب! کیا تمہاری نماز تمہیں یہ حکم دیتی ہے کہ ہم اپنے باپ دادا کے

يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَآ اَوْ اَنْ نَّفْعَلَ فِيْۤ اَمْوَالِنَا مَا نَشٰٓؤُا ؕ

يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَآ (2)	اَوْ	اَنْ	نَّفْعَلَ	فِيْۤ اَمْوَالِنَا	مَا	نَشٰٓؤُا (3)
عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا	یا	یہ کہ	ہم (نہ) کریں	اپنے مالوں میں	جو	ہم چاہیں

خداؤں کو چھوڑ دیں یا اپنے مال میں اپنی مرضی کے مطابق عمل نہ کریں۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

اِنَّكَ لَاَنْتَ الْحَلِيْمُ الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾ قَالَ يٰقَوْمِ

اِنَّكَ	لَاَنْتَ	الْحَلِيْمُ	الرَّشِيْدُ ﴿۸۷﴾	قَالَ	يٰقَوْمِ
بیشک تم	ضرور تم (تو)	بڑے عقلمند	نیک چلن (ہو)	فرمایا	اے میری قوم

واہ بھئی! تم تو بڑے عقلمند، نیک چلن ہو ۝ شعیب نے فرمایا: اے میری قوم!

اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ

اَرَءَيْتُمْ	اِنْ	كُنْتُ	عَلٰى بَيِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّيْ	وَ	رَزَقَنِيْ
بھلا بتاؤ	اگر	میں ہوں	ایک روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے	اور	اس نے دیا ہو مجھے

بھلا بتاؤ کہ اگر میں اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر ہوں اور اس نے مجھے

=بیان کئے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ حرام مال ترک کرنے کے بعد جس قدر حلال مال بچے وہی تمہارے لئے بہتر ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ پورا تولنے اور ناپنے کے بعد جو بچے وہ بہتر ہے۔

1...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے مدین والوں کو دو باتوں کا حکم دیا تھا۔ (1) اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ اور کسی کی عبادت نہ کریں۔ (2) ناپ تول میں کمی نہ کریں۔ قوم نے ان دونوں باتوں کا جو جواب حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا اس کا ذکر اس آیت میں ہے۔=

مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ

مِنْهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ
اپنے پاس سے	اچھا رزق (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں)	اور	میں نہیں چاہتا	کہ

اپنے پاس سے اچھی روزی دی ہو (تو میں کیوں نہ تمہیں سمجھاؤں) اور میں نہیں چاہتا کہ

اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ ؕ اِنْ اُرِیْدُ

اُخَالِفَكُمْ	اِلٰى	مَاۤ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ	اِنْ	اُرِیْدُ
میں مخالفت کروں تمہاری	(اس) کی طرف (مائل ہو کر)	جس سے تمہیں منع کرتا ہوں	نہیں	میں چاہتا

جس بات سے میں تمہیں منع کرتا ہوں خود اس کے خلاف کرنے لگوں، میں تو صرف

اِلَّا الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ؕ وَمَا تَوْفِیْقِیْۤ اِلَّا بِاللّٰهِ ؕ

اِلَّا	الْاِصْلَاحَ	مَا	اسْتَطَعْتُ [1]	وَ	مَا	تَوْفِیْقِیْۤ	اِلَّا	بِاللّٰهِ [2]
مگر	اصلاح کرنا	جتنی	میں طاقت رکھوں	اور	نہیں	میری توفیق	مگر	اللہ (کی مدد) سے

اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾ وَ یٰقَوْمِ

عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَیْهِ	اُنِیْبُ ﴿۸۸﴾	وَ	یٰقَوْمِ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	اور	اے میری قوم

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ اور اے میری قوم!

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِیْۤ اَنْ یُّصِیْبَكُمْ مِّثْلُ مَاۤ

لَا یَجْرِمَنَّكُمْ	شِقَاقِیْۤ	اَنْ	یُّصِیْبَكُمْ	مِّثْلُ	مَاۤ
نہ ابھار دے تمہیں	میری دشمنی	(اس بات پر) کہ	پہنچ جائے تمہیں	(اس کی) مثل	جو

میری مخالفت تم سے یہ نہ کروا دے کہ تم پر بھی اسی طرح کا (عذاب) آ پہنچے جو

=2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس جواب سے یہ ظاہر ہوا کہ مدین والوں کے پاس بت پرستی کرنے پر دلیل اپنے آباء واجداد کی اندھی تقلید تھی، اسی لئے بت پرستی چھوڑنے کا حکم انہیں بہت عجیب لگا۔ 3...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم اپنے مال میں پورا اختیار رکھتے ہیں، چاہے کم ناپیں چاہے کم تولیں۔

1...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو ان کی باتوں کے تین جوابات دیئے جن کا ذکر اس آیت میں ہے اور ان تینوں جوابات میں اس بات کی تنبیہ کی گئی ہے کہ ہر عقلمند انسان کو چاہئے کہ وہ جو کام کر رہا ہے اور جس کام کو چھوڑ رہا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق، اپنی جان کے حقوق اور لوگوں کے=

اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَ مَا قَوْمُ لُوْطٍ

اَصَابَ	قَوْمَ نُوْحٍ	اَوْ	قَوْمَ هُوْدٍ	اَوْ	قَوْمَ صٰلِحٍ	وَ	مَا	قَوْمُ لُوْطٍ
پہنچا	نوح کی قوم	یا	ہود کی قوم	یا	صالح کی قوم (کو)	اور	نہیں	لوط کی قوم

نوح کی قوم یا ہود کی قوم یا صالح کی قوم پر آیا تھا اور لوط کی قوم

قوم کو توبہ و استغفار کی دعوت

مِّنْكُمْ بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾ وَ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْۤا اِلَيْهِ ؕ

مِّنْكُمْ	بِبَعِيْدٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ	ثُمَّ	تُوْبُوْۤا (1)	اِلَيْهِ
تم سے	کچھ دور	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے رب (سے)	پھر	رجوع لاؤ	اس کی طرف

تو تم سے کوئی دور بھی نہیں ہے ○ اور اپنے رب سے معافی چاہو پھر اس کی طرف رجوع لاؤ،

حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سنگسار کرنے کی دھمکی

اِنَّ رَبِّيْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا يٰشُعَيْبُ

اِنَّ	رَبِّيْ	رَحِيْمٌ	وَّدُوْدٌ ﴿۹۰﴾ (2)	قَالُوْا	يٰشُعَيْبُ
بیشک	میرا رب	بڑا مہربان	محبت والا (ہے)	انہوں نے کہا	اے شعیب

بیشک میرا رب بڑا مہربان، محبت والا ہے ○ انہوں نے کہا: اے شعیب!

مَا نَفْقَهُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَقُوْلُ وَ اِنَّا

مَا نَفْقَهُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا	تَقُوْلُ	وَ	اِنَّا
ہماری سمجھ میں نہیں آتا	بہت سا	(ان باتوں میں) سے جو	تم کہتے ہو	اور	بیشک ہم

تمہاری زیادہ تر باتیں تو ہماری سمجھ میں نہیں آرہیں اور بیشک ہم

لَنَرٰىكَ فِيْنَا ضَعِيْفًا ۚ وَ لَوْ لَا رَهْطُكَ

لَنَرٰىكَ	فِيْنَا	ضَعِيْفًا	وَ	لَوْ لَا	رَهْطُكَ
ضرور دیکھتے ہیں تمہیں	اپنے درمیان	کمزور	اور	اگر نہ ہوتا	تمہارا قبیلہ

تمہیں اپنے درمیان کمزور دیکھتے ہیں اور اگر تمہارا قبیلہ نہ ہوتا

= حقوق کی رعایت کرے۔ 2...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس کلام شریف میں اس جانب اشارہ ہے کہ کوئی شخص رب تعالیٰ کی توفیق کے بغیر محض اپنی عقل سے ہدایت نہیں پا سکتا۔

1...... بہت سے پیغمبروں نے اپنی قوموں کو توبہ و استغفار کا حکم دیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ توبہ بڑی اہم چیز ہے۔ 2...... یہ لفظ "وَدٌّ" سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے خالص محبت اور اللہ تعالیٰ پر اس اسم کا اطلاق دو طرح سے ہوتا ہے (1) اللہ تعالیٰ محبت فرماتا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اطاعت گزار بندوں سے محبت =

لَرَجَمْنٰكَ٘ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْنَا بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾

لَرَجَمْنٰكَ	وَ	مَآ	اَنْتَ	عَلَيْنَا	بِعَزِيْزٍ ﴿۹۱﴾ (1)
(تو) ضرور ہم پتھر مار کر ہلاک کر دیتے تمہیں	اور	نہیں	تم	ہم پر (ہمارے نزدیک)	عزت والے

تو ہم تمہیں پتھروں سے مارتے اور تم ہمارے نزدیک کوئی معزز آدمی نہیں ہو○

قَالَ يٰقَوْمِ اَرَهْطِيْٓ اَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ

قَالَ	يٰقَوْمِ	اَرَهْطِيْٓ	اَعَزُّ	عَلَيْكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
فرمایا	اے میری قوم	کیا میرا قبیلہ	زیادہ غلبے والا (ہے)	تم پر	اللہ سے	اور

شعیب نے فرمایا: اے میری قوم! کیا تم پر میرے قبیلے کا دباؤ اللہ سے زیادہ ہے اور

اتَّخَذْتُمُوْهُ وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا ؕ اِنَّ رَبِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

اتَّخَذْتُمُوْهُ	وَرَآءَكُمْ ظِهْرِيًّا	اِنَّ	رَبِّيْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تم نے بنا رکھا ہے اسے	اپنے پیچھے ڈال رکھا ہوا	بیشک	میرا رب	(اس) کو جو	تم کرتے ہو

اسے تم نے اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال رکھا ہے بیشک میرا رب تمہارے تمام اعمال کو

مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾ وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ

مُحِيْطٌ ﴿۹۲﴾	وَ	يٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنِّيْ
گھیرے ہوئے (ہے)	اور	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں

گھیرے ہوئے ہے○ اور اے میری قوم! تم اپنی جگہ اپنا کام کیے جاؤ، میں

عَامِلٌ ؕ سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۙ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	مَنْ يَّاْتِيْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کر رہا ہوں	عنقریب تم جان جاؤ گے	کس پر آتا ہے	عذاب

اپنا کام کرتا ہوں۔ عنقریب تم جان جاؤ گے کہ رسوا کر دینے والا عذاب

═ فرماتا ہے کہ وہ ان کے اعمال سے راضی ہوتا اور ان کی اطاعت گزاری کے بدلے ان پر لطف و احسان فرماتا اور اطاعت گزاری کی وجہ سے ان کی تعریف بھی کرتا ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ محبوب ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے نیک اور صالح بندے اس سے محبت کرتے ہیں۔

(1)..... ہمارے زمانے کے وہ لوگ جنہیں اسلام کے احکام پر کوفت ہوتی ہے کہ کسی کو سود کی حرمت سمجھ نہیں آتی اور کسی کو پردے کی پابندی وبالِ جان لگتی ہے اور کسی کو حقوقُ اللہ کی ادائیگی اور عبادات کی پابندی پر مذاق سوجھتا ہے، ایسے لوگوں کو اپنے اقوال و افعال کو حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم═

يُخْزِيْهِ وَ مَنْ هُوَ كَاذِبٌ ؕ وَ ارْتَقِبُوْۤا اِنِّیْ

يُخْزِيْهِ	وَ	مَنْ	هُوَ	كَاذِبٌ	وَ	ارْتَقِبُوْۤا	اِنِّیْ
جو رسوا کردے اسے	اور	کون	وہ	جھوٹا (ہے)	اور	تم انتظار کرو	بیشک میں

کس پر آتا ہے اور کون جھوٹا ہے اور تم انتظار کرو میں بھی

مَعَكُمْ رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾ وَ لَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا شُعَیْبًا وَّ

مَعَكُمْ	رَقِیْبٌ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	جَآءَ	اَمْرُنَا	نَجَّیْنَا	شُعَیْبًا	وَّ
تمہارے ساتھ	انتظار کررہا ہوں	اور	جب	آیا	ہمارا حکم	(تو) ہم نے بچالیا	شعیب	اور

تمہارے ساتھ انتظار میں ہوں ○ اور جب ہمارا حکم آیا تو ہم نے شعیب اور

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا ۚ وَ اَخَذَتِ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	بِرَحْمَةٍ(1)	مِّنَّا	وَ	اَخَذَتِ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	رحمت سے	اپنی طرف سے	اور	پکڑ لیا

اس کے ساتھ کے مسلمانوں کو اپنی رحمت سے بچالیا اور ظالموں کو

الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِهِمْ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	الصَّیْحَةُ(2)	فَاَصْبَحُوْا	فِیْ دِیَارِهِمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	خوفناک چیخ (نے)	تو وہ صبح کے وقت رہ گئے	اپنے گھروں میں

خوفناک چیخ نے پکڑ لیا تو وہ صبح کے وقت اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل

جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾ ۙ كَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْهَا ؕ اَلَا بُعْدًا

جٰثِمِیْنَ ﴿۹۴﴾	كَاَنْ	لَّمْ یَغْنَوْا	فِیْهَا	اَلَا	بُعْدًا
گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	گویا کہ	وہ بسے ہی نہ تھے	ان میں	سن لو	دوری (ہے)

پڑے رہ گئے ○ گویا وہ کبھی وہاں رہتے ہی نہ تھے۔ خبر دار! دور ہوں

اہلِ ایمان کی نجات اور کافروں پر عذاب آیا

=کے بیان کردہ جملوں کے ساتھ ملا کر دیکھ لینا چاہئے کہ کیا یہ اسی کافر قوم کے نقشِ قدم پر نہیں چل رہے۔

(1)...... حضرت شعیب عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سبب عذاب سے بچالیا، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندے کو جو بھی نعمت ملتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے ملتی ہے۔ (2)...... قرآنِ مجید میں مدین والوں پر آنے والے عذاب کی کیفیت دو طرح سے بیان کی گئی ہے۔ (1) انہیں شدید زلزلے نے اپنی گرفت میں لے لیا۔ (2) ظالموں کو خوفناک چیخ نے پکڑ لیا۔ ان دونوں کیفیتوں میں کوئی تضاد=

ع ۸

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعہ کا اجمالی بیان

لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾ ع وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

لِّمَدْيَنَ	كَمَا	بَعِدَتْ	ثَمُوْدُ ﴿۹۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى
مدین کے لئے	جیسے	دور ہوئے	ثمود	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)

مدین والے جیسے قومِ ثمود دور ہوئی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾ لا اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ فَاتَّبَعُوْۤا

بِاٰيٰتِنَا وَسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۹۶﴾	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۟ئِهٖ	فَاتَّبَعُوْۤا
اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	تو انہوں نے پیروی کی

اپنی آیتوں اور روشن غلبے کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف تو انہوں نے

بروزِ قیامت فرعون کا انجام

اَمْرَ فِرْعَوْنَ ج وَمَاۤ اَمْرُ فِرْعَوْنَ بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ يَقْدُمُ قَوْمَهٗ

اَمْرَ فِرْعَوْنَ	وَ	مَاۤ	اَمْرُ فِرْعَوْنَ	بِرَشِيْدٍ ﴿۹۷﴾ (1)	يَقْدُمُ (2)	قَوْمَهٗ
فرعون کے حکم (کی)	اور	نہ (تھا)	فرعون کا کام	درست	وہ آگے ہوگا	اپنی قوم (کے)

فرعون کی پیروی کی حالانکہ فرعون کا کام بالکل درست نہ تھا ○ (فرعون) قیامت کے دن اپنی قوم کے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ ط وَبِئْسَ الْوِرْدُ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فَاَوْرَدَهُمُ	النَّارَ	وَ	بِئْسَ	الْوِرْدُ
قیامت کے دن	پھر اتارے گا انہیں	آگ (میں)	اور	کیا ہی برا	گھاٹ

آگے ہوگا پھر انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور وہ اترنے کا کیا ہی برا

فرعونیوں پر لعنت

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾ وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ ط

الْمَوْرُوْدُ ﴿۹۸﴾	وَ	اُتْبِعُوْا (3)	فِيْ هٰذِهٖ	لَعْنَةً	وَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
(جہاں) انہیں اتارا جائے گا	اور	ان کے پیچھے لگادی گئی	اس (دنیا) میں	لعنت	اور	قیامت کے دن

گھاٹ ہے ○ اور اس دنیا میں اور قیامت کے دن ان کے پیچھے لعنت لگادی گئی۔

= نہیں ہے کیونکہ ممکن ہے کہ زلزلے کی ابتداء اس چیخ سے ہوئی ہو، اس لئے ایک جگہ ہلاکت کی نسبت سببِ قریب یعنی خوفناک چیخ کی طرف کی گئی اور دوسری جگہ سببِ بعید یعنی زلزلے کی طرف کی گئی۔

1 ...... فرعون کھلی گمراہی میں مبتلا تھا کیونکہ وہ بشر ہونے کے باوجود خدائی کا دعویٰ کرتا تھا اور علانیہ ایسے ظلم وستم کرتا تھا کہ جن کا شیطانی کام ہونا ظاہر اور یقینی ہے۔ 2 ...... یعنی جس طرح فرعون دنیا میں اپنی قوم کے آگے تھا اور انہیں دریائے نیل میں لا ڈالا اسی طرح قیامت کے دن وہ اپنی قوم کے آگے ہوگا، پھر =

گزشتہ قوموں کے حالات اور انجام کی طرف اشارہ

بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى نَقُصُّهٗ

نَقُصُّهٗ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الْقُرٰى	ذٰلِكَ	الْمَرْفُوْدُ ﴿۹۹﴾	الرِّفْدُ	بِئْسَ
ہم بیان کرتے ہیں اسے	بستیوں کی خبروں میں سے (ہے)	یہ	(جو) انہیں دیا گیا	انعام	کیا ہی برا

کیا ہی برا انعام ہے جو انہیں ملا○ یہ بستیوں کی خبریں ہیں جو ہم تمہیں

عَلَیْكَ مِنْهَا قَآىِٕمٌ وَّ حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

لٰكِنْ	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ (1)	وَ	حَصِیْدٌ ﴿۱۰۰﴾	وَّ	قَآىِٕمٌ	مِنْهَا	عَلَیْكَ
لیکن	اور	ہم نے ظلم نہ کیا ان پر	اور	کوئی کاٹ دی گئی	اور	کوئی قائم (ہے)	ان میں سے	تم پر

سناتے ہیں ان میں سے کوئی ابھی قائم ہے اور کوئی کاٹ دی گئی○ اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا بلکہ

ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ فَمَاۤ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِیْ

الَّتِیْ	اٰلِهَتُهُمُ	عَنْهُمْ	فَمَاۤ اَغْنَتْ	اَنْفُسَهُمْ	ظَلَمُوْۤا
جن کی	ان کے معبود	ان سے (کے)	تو کام نہ آئے	اپنی جانوں (پر)	انہوں نے ظلم کیا

خود انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تو اللہ کے سوا جن معبودوں کی عبادت کرتے تھے

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ لَّمَّا جَآءَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ وَ

وَ	اَمْرُ رَبِّكَ	جَآءَ	لَّمَّا	مِنْ شَیْءٍ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	یَدْعُوْنَ
اور	تیرے رب کا حکم	آیا	جب	کچھ	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتے تھے

وہ ان کے کچھ کام نہ آئے جب تیرے رب کا حکم آیا اور

اللہ کی پکڑ کی شدت

مَا زَادُوْهُمْ غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾ وَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَاۤ

اِذَاۤ	اَخْذُ رَبِّكَ	كَذٰلِكَ	وَ	غَیْرَ تَتْبِیْبٍ ﴿۱۰۱﴾	مَا زَادُوْهُمْ
جب	تیرے رب کی پکڑ	اسی طرح (ہے)	اور	مگر نقصان	انہوں نے کچھ نہ بڑھایا ان کا

انہوں نے ان کے نقصان میں ہی اضافہ کیا○ اور تیرے رب کی گرفت ایسی ہی ہوتی ہے جب

= انہیں دوزخ میں لا اتارے گا اور جہنم میں اپنی قوم کا پیشوا ہو گا، خلاصہ یہ ہے جس طرح دنیا میں فرعون کفر اور گمراہی میں اپنی قوم کا پیشوا تھا ایسے ہی جہنم میں بھی ان کا پیشوا اور امام ہو گا۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ لعنت فرعونیوں کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور وہ کبھی ان سے جدا نہ ہو گی۔

(1)...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ ہم نے انہیں عذاب اور ہلاکت میں مبتلا کر کے ان پر ظلم نہیں کیا بلکہ کفر اور گناہوں کا ارتکاب کر کے انہوں نے خود اپنی جانوں پر ظلم کیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ کسی قوم پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب نازل ہو تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ظلم نہیں بلکہ عدل اور انصاف ہے۔ اس کی وجہ =

اَخَذَ الْقُرٰى وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ؕ اِنَّ اَخْذَهٗۤ اَلِیْمٌ

اَخَذَ	الْقُرٰى	وَ	هِیَ	ظَالِمَةٌ	اِنَّ	اَخْذَهٗ	اَلِیْمٌ
وہ پکڑتا ہے	بستیوں (کو)	اور (جبکہ)	وہ	ظالم (ہوں)	بیشک	اس کی پکڑ	بڑی دردناک

وہ بستیوں کو پکڑتا ہے جبکہ وہ بستی والے ظالم ہوں بیشک اس کی پکڑ بڑی شدید

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّمَنْ خَافَ

شَدِیْدٌ ﴿۱۰۲﴾	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّمَنْ	خَافَ
انتہائی سخت (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرے

دردناک ہے ○ بیشک اس میں اُس کیلئے نشانی ہے جو

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ؕ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ ۙ لَّهُ النَّاسُ

عَذَابَ الْاٰخِرَةِ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ	مَّجْمُوْعٌ	لَّهُ	النَّاسُ
آخرت کے عذاب (سے)	یہ	(وہ) دن (ہے)	جمع کئے جائیں گے	اس کے لئے	لوگ

آخرت کے عذاب سے ڈرے۔ وہ ایسا دن ہے جس میں سب لوگ اکٹھے ہوں گے اور وہ دن ایسا ہے

وَ ذٰلِكَ یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾ وَ مَا نُؤَخِّرُهٗۤ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾ ؕ

وَ	ذٰلِكَ	یَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ ﴿۱۰۳﴾	وَ	مَا نُؤَخِّرُهٗۤ (1)	اِلَّا	لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ ﴿۱۰۴﴾
اور	یہ	حاضری کا دن (ہے)	اور	ہم پیچھے نہیں ہٹاتے اسے	مگر	ایک گنی ہوئی مدت کے لئے

جس میں ساری مخلوق موجود ہوگی ○ اور ہم اسے پیچھے نہیں ہٹاتے مگر ایک گنی ہوئی مدت کے لئے ○

یَوْمَ یَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ

یَوْمَ	یَاْتِ	لَا تَكَلَّمُ (2)	نَفْسٌ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	فَمِنْهُمْ
(جب وہ) دن	آئے گا	(تو) کلام نہ کر سکے گی	کوئی جان	مگر	اللہ کے حکم سے	تو ان میں سے

جب وہ دن آئے گا تو کوئی شخص اللہ کے حکم کے بغیر کلام نہ کر سکے گا تو ان میں کوئی

=یہ ہے کہ پہلے قوم کفر اور گناہوں میں مبتلا ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرتی ہے پھر ان برے اعمال کی وجہ سے اپنے اوپر اس عذاب کو لازم کر لیتی ہے۔

(1)...... یعنی ہم قیامت کے دن کو اس لئے مؤخر کر رہے ہیں تا کہ وہ مدت پوری ہو جائے جو ہم نے دنیا باقی رہنے کے لئے مقرر فرمائی ہے۔ (2)...... قیامت کا دن بہت طویل ہو گا اور اس میں مختلف حالات ہوں گے بعض حالات میں تو ہیبت کی شدت کی وجہ سے کسی کو اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر بات زبان پر لانے کی قدرت نہ ہو گی اور بعض حالات میں اجازت دی جائے گی کہ لوگ اجازت سے کلام کریں گے اور بعض حالات میں گھبراہٹ اور دہشت کم ہو گی تو اُس وقت=

بدبختوں کا اُخروی انجام

شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا

شَقِيٌّ	وَّ	سَعِيْدٌ ﴿۱۰۵﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	شَقُوْا
کوئی بدبخت (ہوگا)	اور	کوئی خوش نصیب	پس بہرحال	وہ لوگ جو	بدبخت ہوں گے

بدبخت ہوگا اور کوئی خوش نصیب ہوگا ○ تو جو بدبخت ہوں گے

فَفِي النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾ لا

فَفِي النَّارِ	لَهُمْ	فِيْهَا	زَفِيْرٌ	وَّ	شَهِيْقٌ ﴿۱۰۶﴾
تو (وہ) آگ میں (ہوں گے)	ان کے لئے	اس میں	گدھے کی طرح چیخنا	اور	چلانا (ہوگا)

وہ تو دوزخ میں ہوں گے، وہ اس میں گدھے کی طرح چلائیں گے ○

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّا مَاشَآءَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	مَادَامَتِ (1)	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے

وہ اس میں تب تک رہیں گے جب تک آسمان و زمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب

سعادت مندوں کا اُخروی صلہ

رَبُّكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾ وَاَمَّا

رَبُّكَ (2)	اِنَّ	رَبَّكَ	فَعَّالٌ	لِّمَا	يُرِيْدُ ﴿۱۰۷﴾	وَ	اَمَّا
تمہارا رب	بیشک	تمہارا رب	خوب کرنے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ چاہتا ہے	اور	بہرحال

چاہے بیشک تمہارا رب جو چاہتا ہے وہی کرنے والا ہے ○ اور وہ جو

الَّذِيْنَ سُعِدُوْا فَفِي الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا

الَّذِيْنَ	سُعِدُوْا	فَفِي الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا
وہ لوگ جو	خوش نصیب ہوں گے	تو (وہ) جنت میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے۔ ہمیشہ اس میں رہیں گے

=لوگ اپنے معاملات میں جھگڑیں گے اور اپنے مقدمات پیش کریں گے۔

1 ......اس آیت میں کفار کے جہنم میں قیام کو زمین و آسمان کے قائم رہنے کی مدت پر معلق کیا گیا، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ”جس طرح زمین و آسمان کا قائم رہنا ہمیشہ کے لئے نہیں اسی طرح کفار بھی جہنم میں ہمیشہ نہ رہیں گے“ کیونکہ قرآنِ مجید کی دیگر کئی آیات سے کفار و مشرکین کی مغفرت نہ ہونا اور ان کا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے جہنم میں رہنا ثابت ہے، اسی وجہ سے مفسرین نے اس آیت کی مختلف تاویلات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس آیت میں جنت=

بت پرستی کا سبب اور بت پرستوں کا انجام

مَادَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اِلَّامَاشَآءَ رَبُّكَؕ

مَادَامَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	اِلَّا	مَا	شَآءَ	رَبُّكَ(1)
جب تک رہیں گے	آسمان	اور	زمین	مگر	جو	چاہے	تمہارا رب

جب تک آسمان وزمین رہیں گے مگر جو تمہارا رب چاہے

عَطَآءً غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾ فَلَا تَكُ فِيْ مِرْيَةٍ مِّمَّا

عَطَآءً	غَيْرَ مَجْذُوْذٍ ﴿۱۰۸﴾	فَلَا تَكُ	فِيْ مِرْيَةٍ	مِّمَّا
(یہ) بخشش (ہے)	نہ ختم ہونے والی	تو تم نہ ہونا	شک میں	(اس) سے جس کی

یہ ایسی بخشش ہے جو کبھی ختم نہ ہو گی ○ تو ان بتوں کی عبادت کرنے والوں کے بارے میں

يَعْبُدُ هٰٓؤُلَآءِؕ مَايَعْبُدُوْنَ اِلَّا كَمَايَعْبُدُ

يَعْبُدُ	هٰٓؤُلَآءِ	مَايَعْبُدُوْنَ	اِلَّا	كَمَا	يَعْبُدُ
عبادت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہ عبادت نہیں کرتے	مگر	جیسے	عبادت کرتے تھے

شک میں نہ پڑنا۔ یہ ویسے ہی عبادت کرتے ہیں جیسے پہلے

اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُؕ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ نَصِيْبَهُمْ

اٰبَآؤُهُمْ	مِّنْ قَبْلُ	وَ	اِنَّا	لَمُوَفُّوْهُمْ	نَصِيْبَهُمْ
ان کے باپ دادا	(اس) سے پہلے	اور	بیشک ہم	ضرور پورا دیں گے انہیں	ان کا حصہ

ان کے باپ دادا عبادت کیا کرتے تھے اور بیشک ہم انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے

قوم کی مخالفت پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

ع ۹

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾ ع وَلَقَدْ اٰتَيْنَامُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ

غَيْرَ مَنْقُوْصٍ ﴿۱۰۹﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ
(جو) کم کیا ہوا نہ (ہو گا)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو اختلاف کیا گیا

جس میں کوئی کمی نہیں ہو گی ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب دی تو اس میں

=ودوزخ کے زمین و آسمان مراد ہیں اور یہ چونکہ ہمیشہ رہیں گے اس لیے جنت میں رہنے والے مسلمان اور دوزخ میں رہنے والے کافر بھی ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ 2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ پاک کی کئی آیات سے کفار کا جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ثابت ہوتا ہے اس لئے مفسرین نے اس استثناء کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ جہنم میں آگ کا عذاب بھی ہو گا اور زمہریر کا بھی جس میں بہت سخت ٹھنڈک ہو گی اور اس آیت سے مراد یہ ہے کہ کفار ہمیشہ کیلئے آگ کے عذاب میں رہیں گے لیکن جس وقت اللہ تعالیٰ چاہے گا انہیں آگ کے عذاب سے نکال کر ٹھنڈک کے عذاب میں ڈال دے گا۔ 1 ......اس استثناء=

فِيْهِ ؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی ایک بات پہلے طے نہ ہو چکی ہوتی

لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ

لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ
(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

تو ان کا فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک وہ لوگ اس کی طرف سے دھوکے میں ڈالنے والے

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾ وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ

مُرِيْبٍ ﴿۱۱۰﴾	وَ	اِنَّ	كُلًّا (1)	لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ	رَبُّكَ
دھوکے میں ڈالنے والے	اور	بیشک	سب (کو)	ضرور پورا بدلہ دے گا انہیں	تمہارا رب

شک میں ہیں ○ اور بیشک ان سب کو تمہارا رب ان کے اعمال کا پورا پورا

اَعْمَالَهُمْ ؕ اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾ فَاسْتَقِمْ كَمَآ

اَعْمَالَهُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۱۱۱﴾	فَاسْتَقِمْ	كَمَآ
ان کے اعمال (کا)	بیشک وہ	(اس) سے جو	وہ کرتے ہیں	خبردار (ہے)	تو تم ثابت قدم رہو	جیسے

بدلہ دے گا۔ بیشک وہ ان کے تمام اعمال سے خبردار ہے ○ تو تم ثابت قدم رہو جیسا

اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ؕ

اُمِرْتَ	وَ	مَنْ	تَابَ	مَعَكَ	وَ	لَا تَطْغَوْا
تمہیں حکم دیا گیا	اور	جس نے	رجوع کیا	تمہارے ساتھ	اور	(اے لوگو) سرکشی نہ کرو

تمہیں حکم دیا گیا ہے اور جو تمہارے ساتھ رجوع کرنے والا ہے اور اے لوگو! تم سرکشی نہ کرو

سب کو اعمال کا پورا بدلہ ملے گا

دین اور عبادت پر استقامت کا حکم

= میں وہ لوگ داخل ہیں جو اپنے گناہوں کی وجہ سے کچھ عرصہ جہنم میں رہیں گے پھر انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا، کیونکہ امت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو جنت میں داخل ہو گا وہ اس سے کبھی نہیں نکلے گا۔ یعنی اس استثناء سے مراد جہنم میں رہنے والا عرصہ ہے۔

1 ...... یعنی تصدیق کرنے والے ہوں یا تکذیب کرنے والے، ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان کے اعمال کی پوری پوری جزاء دے گا، تصدیق کرنے والوں کو ان کی تصدیق کی بنا پر جنت ملے گی اور انکار کرنے والوں کو ان کے انکار کی وجہ سے جہنم نصیب ہو گی۔

ظالموں کی طرف جھکنے کی ممانعت اور جھکنے کا انجام

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾ وَ لَا تَرْكَنُوْۤا

اِنَّهٗ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۱۱۲﴾	وَ	لَا تَرْكَنُوْۤا [1]
بیشک وہ	(اس) کو جو	تم کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	اور	نہ جھکو

بیشک وہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○ اور ظالموں کی طرف

اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا

اِلَى الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	فَتَمَسَّكُمُ	النَّارُ	وَ	مَا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	ظلم کیا	(اگر ایسا کیا) تو چھوئے گی تمہیں	آگ	اور	نہیں

نہ جھکو ورنہ تمہیں آگ چھوئے گی اور اللہ کے سوا

نمازوں کی پابندی کا حکم اور نیک اعمال کی فضیلت

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ اَوْلِيَآءَ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ [2]	وَ
تمہارے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حمایتی	پھر	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	اور

تمہارا کوئی حمایتی نہیں پھر تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ اور

اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَ زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ

اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	طَرَفَيِ النَّهَارِ	وَ	زُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ	اِنَّ	الْحَسَنٰتِ
قائم کرو	نماز	دن کے دونوں کناروں	اور	رات کے کچھ حصوں (میں)	بیشک	نیکیاں

دن کے دونوں کناروں اور رات کے کچھ حصے میں نماز قائم رکھو۔ بیشک نیکیاں

صبر کا حکم اور نیکیوں کا صلہ

يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾ ۚ وَ اصْبِرْ

يُذْهِبْنَ	السَّيِّاٰتِ	ذٰلِكَ	ذِكْرٰى	لِلذّٰكِرِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	اصْبِرْ
لے جاتی ہیں	برائیوں (کو)	یہ	نصیحت (ہے)	نصیحت ماننے والوں کے لئے	اور	صبر کرو

برائیوں کو مٹادیتی ہیں، یہ نصیحت ماننے والوں کیلئے نصیحت ہے ○ اور صبر کرو

1 ...... "رُکُون" یعنی جھکنے کا معنی ہے قلبی میلان اور جب اس پر اتنی سخت وعید ہے تو کافروں کے ساتھ تعلقات کی اُن صورتوں میں کیا حال ہوگا جو قلبی میلان سے بڑھ کر ہیں۔ یاد رہے کہ خدا کے نافرمانوں یعنی کافروں، بے دینوں، گمراہوں اور ظالموں کے ساتھ بلا ضرورت میل جول، رسم و راہ، قلبی میلان اور محبت، ان کی ہاں میں ہاں ملانا اور ان کی خوشامد میں رہنا عَلٰی حَسبِ الْحال سب انتہائی سخت ممنوع ہے۔ 2 ...... آیت میں بیان کی گئی وعید سے متعلق علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں "یہ حال تو ان کا ہے جو ظالموں سے تعلقات اور میل جول رکھیں، ان کے اعمال سے راضی ہوں اور ان سے محبت رکھیں اور جو=

گزشتہ قوموں پر نزولِ عذاب کے دو اسباب

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١١٥﴾ فَلَوْ لَا كَانَ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١١٥﴾	فَلَوْلَا	كَانَ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	تو کیوں نہیں	ہوئے

کیونکہ اللہ نیکی کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ تو تم سے پہلی گزری ہوئی

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِیَّةٍ یَّنْهَوْنَ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْ قَبْلِكُمْ	اُولُوْا بَقِیَّةٍ (1)	یَّنْهَوْنَ
گزری ہوئی قوموں میں سے	تم سے پہلے	فضیلت والے	وہ منع کرتے

قوموں میں سے کچھ ایسے فضیلت والے لوگ کیوں نہ ہوئے جو زمین میں

عَنِ الْفَسَادِ فِی الْاَرْضِ اِلَّا قَلِیْلًا مِّمَّنْ اَنْجَیْنَا مِنْهُمْ ۚ

عَنِ الْفَسَادِ	فِی الْاَرْضِ	اِلَّا	قَلِیْلًا	مِّمَّنْ	اَنْجَیْنَا	مِنْهُمْ
فساد کرنے سے	زمین میں	مگر	تھوڑے	(ان) سے جنہیں	ہم نے نجات دی	ان میں سے

فساد کرنے سے منع کرتے البتہ ان میں تھوڑے سے ایسے تھے جنہیں ہم نے نجات دی

وَاتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَاۤ اُتْرِفُوْا فِیْهِ

وَ	اتَّبَعَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مَاۤ	اُتْرِفُوْا	فِیْهِ
اور	پیچھے پڑے رہے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	(اس کے) جو	انہیں عیش دیا گیا	اس میں

اور ظالم لوگ اسی عیش و عشرت کے پیچھے پڑے رہے جو انہیں دیا گیا

قوموں کی ہلاکت میں قانونِ الٰہی

وَكَانُوْا مُجْرِمِیْنَ ﴿١١٦﴾ وَمَا كَانَ رَبُّكَ لِیُهْلِكَ

وَ	كَانُوْا	مُجْرِمِیْنَ ﴿١١٦﴾	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ	لِیُهْلِكَ
اور	وہ تھے	جرم کرنے والے	اور	نہیں ہے	تمہارے رب (کی شان کہ)	وہ ہلاک کردے

اور وہ مجرم تھے ○ اور تمہارا رب ایسا نہیں کہ بستیوں کو بلاوجہ ہلاک کردے

=خود ظالم ہو تو اس کا حال ان سے کتنا بدتر ہو گا وہ خود ہی غور کرلے۔" (خازن، هود، تحت الآیة: ١١٣، ٢/٣٧٤)

1 ...... "اُولُوْا بَقِیَّةٍ" سے مراد علماءِ ربانی ہیں: مقصد یہ ہے کہ گزشتہ قوموں کی عام گمراہی کا باعث یہ ہوا کہ ان میں علماءِ ربانی نہ رہے، اگر وہ رہتے تو اس طرح گمراہی نہ پھیلتی۔ عام لوگ اس لئے مجرم تھے کہ بدکاریاں کرتے تھے اور علماء اس لئے مجرم تھے کہ انہیں منع نہ کرتے تھے۔ اس آیت سے دو باتیں واضح ہوئیں، ایک یہ کہ نیکی کی دعوت دینا اور گناہوں سے روکنا علماء کی ذمہ داری ہے، اگر وہ یہ فریضہ سرانجام نہ دیں گے تو وہ بھی مجرم اور مستحقِ عذاب ہوں گے۔ دوسری یہ کہ=

ہدایت و گمراہی سے متعلق قانونِ الٰہی

الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّ اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ لَوْ

الْقُرٰى	بِظُلْمٍ	وَّ	اَهْلُهَا	مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱۷﴾	وَ	لَوْ
بستیوں کو	ظلم سے	اور (حالانکہ)	اس کے باشندے	اصلاح والے (ہوں)	اور	اگر

حالانکہ ان کے رہنے والے اچھے لوگ ہوں ○ اور اگر

شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ لَا یَزَالُوْنَ

شَآءَ	رَبُّكَ	لَجَعَلَ	النَّاسَ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لَا یَزَالُوْنَ
چاہتا	تمہارا رب	(تو) ضرور بنا دیتا	لوگوں (کو)	ایک امت	اور	لوگ ہمیشہ رہیں گے

تمہارا رب چاہتا تو سب آدمیوں کو ایک ہی امت بنا دیتا اور لوگ ہمیشہ

مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ ؕ وَ لِذٰلِكَ

مُخْتَلِفِیْنَ ﴿۱۱۸﴾ (1)	اِلَّا	مَنْ	رَّحِمَ	رَبُّكَ	وَ	لِذٰلِكَ
اختلاف کرتے	مگر	جن پر	رحم کیا	تمہارے رب (نے)	اور	اسی کے لئے

اختلاف میں رہیں گے ○ البتہ جن پر تمہارے رب نے رحم کیا اور اللہ نے

جہنم جنوں اور انسانوں سے بھر دی جائے گی

خَلَقَهُمْ ؕ وَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ

خَلَقَهُمْ	وَ	تَمَّتْ	كَلِمَةُ رَبِّكَ	لَاَمْلَئَنَّ
اس نے پیدا کیا انہیں	اور	پوری ہو چکی	تیرے رب کی بات	(کہ) بیشک میں ضرور بھر دوں گا

انہیں اسی کے لئے پیدا فرمایا ہے اور تمہارے رب کی بات پوری ہو چکی کہ بیشک میں ضرور

رسولوں کی خبریں سنانے کا ایک مقصد

جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ وَ كُلًّا نَّقُصُّ

جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ	اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۱۹﴾	وَ	كُلًّا	نَّقُصُّ
جہنم (کو)	جنوں اور انسانوں سے	سب (سے)	اور	سب	ہم بیان کرتے ہیں

جہنم کو جنوں اور انسانوں سے ملا کر بھر دوں گا ○ اور رسولوں کی خبروں میں سے

=شروع سے اب تک یہی ہوتا آیا ہے کہ زیادہ تر مال و دولت والے ہی غفلت میں پڑتے ہیں، اس لئے عمومی طور پر مالداروں لوگوں میں دینداروں کی کمی ہوتی ہے۔

(1)......علامہ صاوی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ اختلاف جس طرح پہلی امتوں میں موجود تھا اُسی طرح اس امت میں بھی رہے گا تو ان میں سے کوئی مومن ہو گا کوئی کافر، کوئی نیک ہو گا اور کوئی گناہگار، اسی لئے حدیث میں ہے کہ یہودی 71 فرقوں میں تقسیم ہو گئے تھے اور عنقریب تم 73 فرقوں میں بٹ جاؤ گے، جن میں سے 72 فرقے جہنم میں جائیں گے اور ایک جنت میں جائے گا اور وہ ایک جنتی فرقہ اہلِ سنت و جماعت=

عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ

عَلَيْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ الرُّسُلِ	مَا نُثَبِّتُ بِهٖ	فُؤَادَكَ
تم پر (تمہارے سامنے)	رسولوں کی خبروں سے	جس سے ہم قوت دیں	تمہارے دل (کو)

ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں

وَجَآءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى

وَ	جَآءَكَ	فِيْ هٰذِهٖ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَوْعِظَةٌ (2)	وَّ	ذِكْرٰى (3)
اور	آیا تمہارے پاس	اس (سورت) میں	حق	اور	وعظ	اور	نصیحت

اور اس سورت میں تمہارے پاس حق آیا اور مسلمانوں کے لئے

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۲۰ وَقُلْ لِّلَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اعْمَلُوْا

کافروں کو فیصلہ کُن جواب

لِلْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۲۰	وَ	قُلْ	لِّلَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	اعْمَلُوْا
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان نہیں لاتے	تم عمل کرو

وعظ و نصیحت (آئی) ۝ اور تم ایمان نہ لانے والوں سے فرماؤ: تم اپنی جگہ

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ ؕ اِنَّا عٰمِلُوْنَ ۝۱۲۱ وَانْتَظِرُوْا ۚ اِنَّا

عَلٰى مَكَانَتِكُمْ	اِنَّا	عٰمِلُوْنَ ۝۱۲۱	وَ	انْتَظِرُوْا	اِنَّا
اپنی جگہ پر	بیشک ہم	(اپنا) عمل کرنے والے (ہیں)	اور	تم انتظار کرو	بیشک ہم (بھی)

کام کئے جاؤ، ہم اپنا کام کرتے ہیں ۝ اور تم انتظار کرو، بیشک ہم بھی

مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۲۲ وَلِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

اللّٰہ کی عبادت اور اسی پر بھروسہ کرنے کی ہدایت

مُنْتَظِرُوْنَ ۝۱۲۲	وَ	لِلّٰهِ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ
انتظار کرنے والے (ہیں)	اور	اللہ کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اسی کی طرف

منتظر ہیں ۝ اور آسمانوں اور زمین کے غیب اللہ ہی کے لیے ہیں اور اسی کی طرف

=ہے۔ (صاوی، ہود، تحت الآیۃ: ۱۱۸، ۳/۹۳۸)

1 ...... حق سے مراد توحید و رسالت اور قیامت کے وہ دلائل ہیں جنہیں اس سورت میں بیان کیا گیا۔ 2 ...... "مَوْعِظَةٌ" کا معنی ہے جس کے ذریعے نصیحت حاصل کی جائے، یہاں اس سے مراد سابقہ امتوں کی ہلاکت کا بیان ہے جس کا ذکر اس سورت میں ہوا۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمان سابقہ امتوں پر نازل ہونے والے عذاب کا سن کر اس سے عبرت حاصل کریں اور بارگاہِ الٰہی میں اپنے گناہوں سے توبہ کریں۔

یُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ

یُرْجَعُ	الْاَمْرُ كُلُّهٗ	فَاعْبُدْهُ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَيْهِ
لوٹایا جاتا ہے	ہر کام	تو تم عبادت کرو اس کی	اور	بھروسہ رکھو	اس پر

ہر کام لوٹایا جاتا ہے تو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ رکھو

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ع (۱۲۳)

وَ	مَا رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ (۱۲۳)
اور	تمہارا رب نہیں	غافل	(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو

اور تمہارا رب تمہارے کاموں سے غافل نہیں ○

ع۱۰

آیات:111 | رکوع:12

سُوْرَةُ يُوْسُفَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآنی کی شان

عربی زبان میں نزولِ قرآن کی ایک حکمت

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۱) اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ (۱) (1)	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنٰهُ	قُرْءٰنًا
الٓرٰ	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	بیشک	ہم نے نازل کیا اسے	قرآن

الٓرٰ، یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ بیشک ہم نے اس قرآن کو

1 ...... کتابِ مبین کا ایک معنی ہے حق و باطل کو واضح کر دینے والی کتاب اور دوسرا معنی یہ ہے کہ اہلِ عرب پر اس کتاب کے معانی واضح ہیں کیونکہ یہ ان کی زبان میں نازل ہوئی ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی تمہید

عَرَبِیًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ② نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ

عَرَبِیًّا	لَّعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ②(1)	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ
عربی	تاکہ تم	سمجھو	ہم	بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

عربی نازل فرمایا تاکہ تم سمجھو ○ ہم نے تمہاری طرف اس قرآن کی وحی بھیجی

اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖۗ

اَحْسَنَ الْقَصَصِ	بِمَاۤ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ
سب سے اچھا واقعہ	(اس کے) ذریعے جو	ہم نے وحی کیا	تمہاری طرف	یہ	قرآن

اس کے ذریعے ہم تمہارے سامنے سب سے اچھا واقعہ بیان کرتے ہیں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے والد سے خواب بیان کرنا

وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ③ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ

وَاِنْ	كُنْتَ	مِنْ قَبْلِهٖ	لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ③	اِذْ	قَالَ	یُوْسُفُ
اگرچہ	تم تھے	اس سے پہلے	ضرور بے خبروں میں سے	جب	کہا	یوسف (نے)

اگرچہ اس سے پہلے تم یقیناً اس سے بے خبر تھے ○ یاد کرو جب یوسف نے اپنے باپ سے

لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ

لِاَبِیْهِ	یٰۤاَبَتِ	اِنِّیْ	رَاَیْتُ	اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا	وَّ	الشَّمْسَ
اپنے باپ سے	اے میرے باپ	بیشک میں (نے)	دیکھا	گیارہ ستاروں	اور	سورج

کہا: اے میرے باپ! میں نے گیارہ ستاروں اور سورج

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہدایت

وَالْقَمَرَ رَاَیْتُهُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ④ قَالَ یٰبُنَیَّ

وَ	الْقَمَرَ	رَاَیْتُهُمْ	لِیْ	سٰجِدِیْنَ ④	قَالَ	یٰبُنَیَّ
اور	چاند (کو)	میں نے دیکھا انہیں	اپنے لئے	سجدہ کرتے ہوئے	کہا	اے میرے بیٹے

اور چاند کو دیکھا، میں نے انہیں اپنے لئے سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ○ فرمایا: اے میرے بچے!

(1)...... قرآنِ مجید کا مسلمانوں پر ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اسے سمجھیں اور اس میں غور و فکر کریں اور اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان پر عبور ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ کلام عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس لئے جو لوگ عربی زبان سے ناواقف ہیں یا جنہیں عربی زبان پر عبور حاصل نہیں تو انہیں چاہئے کہ اہلِ حق کے مستند علماء کے تراجم اور ان کی تفاسیر کا مطالعہ فرمائیں تاکہ وہ قرآنِ مجید کو سمجھ سکیں۔ انہی تفاسیر میں سے ایک آسان اور عام فہم انداز میں لکھی گئی راقمُ الحروف کی تفسیر ”صراط الجنان فی تفسیر القرآن“ بھی ہے جس کا مطالعہ عوام و خواص سبھی کے لئے بہت مفید ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خواب کی تعبیر

لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰۤى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا

لَا تَقْصُصْ (1)	رُءْيَاكَ	عَلٰۤى اِخْوَتِكَ	فَيَكِيْدُوْا
تم بیان نہ کرنا	اپنا خواب	اپنے بھائیوں پر (کے سامنے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ چال چلیں گے

اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا ورنہ تمہارے خلاف

لَكَ كَيْدًا ؕ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵ وَ

لَكَ	كَيْدًا	اِنَّ	الشَّيْطٰنَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ۵	وَ
تمہارے لئے (خلاف)	کوئی چال	بیشک	شیطان	انسان کا	کھلا دشمن (ہے)	اور

کوئی سازش کریں گے۔ بیشک شیطان آدمی کا کھلا دشمن ہے ○ اور

كَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَ يُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ وَ

كَذٰلِكَ	يَجْتَبِيْكَ	رَبُّكَ	وَ	يُعَلِّمُكَ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ
اسی طرح	منتخب کرلے گا تجھے	تیرا رب	اور	سکھائے گا تجھے	باتوں کا انجام نکالنا	اور

اسی طرح تیرا رب تمہیں منتخب فرمالے گا اور تجھے باتوں کا انجام نکالنا سکھائے گا اور

يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَ عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ كَمَاۤ اَتَمَّهَا

يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ (2)	عَلَيْكَ	وَ	عَلٰۤى اٰلِ يَعْقُوْبَ	كَمَاۤ	اَتَمَّهَا
پوری کرے گا	اپنی نعمت	تجھ پر	اور	یعقوب کے گھر والوں پر	جس طرح	اس نے پورا کیا اسے

تجھ پر اور یعقوب کے گھر والوں پر اپنا احسان مکمل فرمائے گا جس طرح اس نے پہلے

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ مِنْ قَبْلُ اِبْرٰهِيْمَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَبَوَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	اِبْرٰهِيْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ
تمہارے باپ دادا پر	پہلے	(یعنی) ابراہیم	اور	اسحٰق (پر)	بیشک

تمہارے باپ دادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمت مکمل فرمائی بیشک

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بہت زیادہ محبت تھی، اس لئے ان کے ساتھ ان کے بھائی حسد کرتے تھے اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام چونکہ یہ بات جانتے تھے، اس لئے آپ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کیا تاکہ وہ اس کی تعبیر سمجھ کر ان کے خلاف کوئی سازش نہ کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انسان جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اس کے بارے میں صرف اس شخص کو خبر دے کہ جو اس سے محبت رکھتا ہو یا عقلمند ہو اور اس سے حسد نہ کرتا ہو اور اگر برا خواب دیکھے تو اسے کسی سے بیان نہ کرے۔ 2 ...... اس آیت =

بیانِ واقعہ کے دوران ایک تنبیہ

رَبَّكَ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۶ ع لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ

رَبَّكَ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝۶	لَقَدْ	كَانَ	فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖٓ
تیرا رب	علم والا	حکمت والا (ہے)	ضرور بیشک	ہیں	یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

تیرا رب علم والا، حکمت والا ہے ۝ بیشک یوسف اور اس کے بھائیوں (کے واقعے) میں

برادرانِ یوسف کی اظہارِ ناراضی اور باہمی مشاورت

اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَ اَخُوْهُ

اٰيٰتٌ	لِّلسَّآئِلِيْنَ ۝۷ (1)	اِذْ	قَالُوْا	لَيُوْسُفُ	وَ	اَخُوْهُ
نشانیاں	پوچھنے والوں کے لئے	جب	انہوں نے کہا	ضرور یوسف	اور	اس کا بھائی

پوچھنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ۝ یاد کرو جب بھائی بولے: بیشک یوسف اور اس کا سگا بھائی

اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا مِنَّا وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

اَحَبُّ	اِلٰٓى اَبِيْنَا	مِنَّا	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّ
زیادہ محبوب (ہیں)	ہمارے باپ کے نزدیک	ہم سے	اور (حالانکہ)	ہم	ایک جماعت (ہیں)	بیشک

ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک جماعت ہیں بیشک

اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۣ ۝۸ ج اقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ

اَبَانَا	لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِۣ ۝۸	اقْتُلُوْا	يُوْسُفَ	اَوِ اطْرَحُوْهُ
ہمارے باپ	ضرور کھلی وارفتگی (محبت) میں (ہیں)	مار ڈالو	یوسف (کو)	یا پھینک دو اسے

ہمارے والد کھلی محبت میں ڈوبے ہوئے ہیں ۝ یوسف کو مار ڈالو یا کہیں زمین میں

اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ اَبِيْكُمْ وَ تَكُوْنُوْا

اَرْضًا	يَّخْلُ	لَكُمْ	وَجْهُ اَبِيْكُمْ (2)	وَ	تَكُوْنُوْا
(کہیں) زمین (میں)	(یوں) خالی ہو جائے گا	تمہارے لئے	تمہارے باپ کا چہرہ	اور	تم ہو جانا

پھینک آؤ تاکہ تمہارے باپ کا چہرہ تمہاری طرف ہی رہے اور اس کے بعد تم

=میں مذکور لفظ "يَجْتَبِيْكَ" سے اگر "نبوت کے لئے منتخب فرمانا" مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد دنیا اور آخرت کی سعادتیں عطا فرمانا ہے اور اگر "يَجْتَبِيْكَ" سے "بلند درجات تک پہنچانا" مراد لیا جائے تو اس صورت میں نعمت پوری کرنے سے مراد نبوت عطا فرمانا ہے۔

(1)...... ان سے وہ یہودی مراد ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا حال اور حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اولاد کے کنعان سے سرزمینِ مصر کی طرف منتقل ہونے کا سبب دریافت کیا تھا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت یوسف عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ=

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ قَوۡمًا صٰلِحِيۡنَ ۹ قَالَ قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ لَا تَقۡتُلُوۡا

مِنۡۢ بَعۡدِهٖ	قَوۡمًا صٰلِحِيۡنَ ۹	قَالَ	قَآئِلٌ [1]	مِّنۡهُمۡ	لَا تَقۡتُلُوۡا
اس کے بعد	نیک لوگ	بولا	ایک کہنے والا	ان میں سے	تم قتل نہ کرو

پھر نیک ہو جانا ○ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: یوسف کو

يُوۡسُفَ وَاَلۡقُوۡهُ فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ يَلۡتَقِطۡهُ

يُوۡسُفَ	وَ	اَلۡقُوۡهُ	فِىۡ غَيٰبَتِ الۡجُبِّ	يَلۡتَقِطۡهُ
یوسف (کو)	اور	ڈال دو اسے	کنویں کی تاریکی میں	اٹھالے گا اسے

قتل نہ کرو اور اسے کسی تاریک کنویں میں ڈال دو کہ کوئی مسافر اسے

برادرانِ یوسف کی اپنی منصوبہ بندی پر عمل کی ابتداء

بَعۡضُ السَّيَّارَةِ اِنۡ كُنۡتُمۡ فٰعِلِيۡنَ ۱۰ قَالُوۡا يٰۤاَبَانَا

بَعۡضُ السَّيَّارَةِ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	فٰعِلِيۡنَ ۱۰	قَالُوۡا	يٰۤاَبَانَا
مسافروں میں سے کوئی	اگر	تم ہو	کرنے والے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

اٹھالے جائے گا۔ اگر تم کچھ کرنے والے ہو ○ بھائیوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

مَا لَكَ لَا تَاۡمَنَّا عَلٰى يُوۡسُفَ وَاِنَّا

مَا	لَكَ	لَا تَاۡمَنَّا	عَلٰى يُوۡسُفَ	وَ	اِنَّا
کیا ہوا	آپ کو	آپ اعتبار نہیں کرتے ہمارا	یوسف پر (کے بارے)	اور (حالانکہ)	بیشک ہم

آپ کو کیا ہوا کہ یوسف کے معاملے میں آپ ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم

لَهٗ لَنٰصِحُوۡنَ ۱۱ اَرۡسِلۡهُ مَعَنَا غَدًا

لَهٗ	لَنٰصِحُوۡنَ ۱۱	اَرۡسِلۡهُ	مَعَنَا	غَدًا
اس کی	یقیناً خیر خواہی کرنے والے (ہیں)	آپ بھیج دیں اسے	ہمارے ساتھ	کل

یقیناً اس کے خیر خواہ ہیں ○ آپ کل اسے ہمارے ساتھ بھیج دیجئے

= السَّلَام کے بھائیوں کی یہ ساری حرکات صرف حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی طرف مائل کرنے کیلئے تھیں، نفس کی خاطر نہ تھیں۔ اسی لئے انہیں بعد میں سچی توبہ نصیب ہوگئی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی جائز بلکہ اعلیٰ ترین مقصد کے حصول کیلئے بھی ناجائز ذریعہ اختیار کرنے کی اجازت نہیں، جیسے یہاں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں کا مقصد والد کی محبت کا حصول تھا جو کہ منصبِ نبوت پر فائز بھی تھے لیکن انہوں نے اس کیلئے ناجائز ذریعہ اختیار کیا اور اس کی مذمت کی گئی۔ [1] ...... یہ بات حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بھائیوں میں سے یہودا یارُوبیل نے کہی۔

يَّرْتَعْ وَ يَلْعَبْ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

يَّرْتَعْ	وَ	يَلْعَبْ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾
(تاکہ) وہ پھل کھائے	اور	کھیلے	اور	بیشک ہم	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ پھل کھائے اور کھیلے اور بیشک ہم اس کے محافظ ہیں ○

حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اندیشہ

قَالَ اِنِّیْ لَيَحْزُنُنِیْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا بِهٖ وَ اَخَافُ

قَالَ	اِنِّیْ	لَيَحْزُنُنِیْۤ	اَنْ تَذْهَبُوْا	بِهٖ	وَ	اَخَافُ
کہا	بیشک میں	ضرور غمزدہ کردے گا مجھے	تمہارا لے جانا	اس کو	اور	میں ڈرتا ہوں

فرمایا: بیشک تمہارا اسے لے جانا مجھے غمگین کردے گا اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں

برادرانِ یوسف کی یقین دہانی

اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ وَ اَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا

اَنْ	يَّاْكُلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	اَنْتُمْ	عَنْهُ	غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾ (1)	قَالُوْا
(اس بات سے) کہ	کھالے اسے	بھیڑیا	اور	تم	اس سے	بے خبر رہو	انہوں نے کہا

کہ اسے بھیڑیا کھالے اور تم اس کی طرف سے بے خبر ہو جاؤ ○ انہوں نے کہا:

لَئِنْ اَكَلَهُ الذِّئْبُ وَ نَحْنُ عُصْبَةٌ اِنَّاۤ

لَئِنْ	اَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	نَحْنُ	عُصْبَةٌ	اِنَّاۤ
ضرور اگر	کھاجائے اسے	بھیڑیا	اور (حالانکہ)	ہم	جماعت (ہیں)	(تو) بیشک ہم

اگر اسے بھیڑیا کھاجائے حالانکہ ہم ایک جماعت (موجود) ہوں جب تو ہم

بھائیوں کا اپنی تجویز پر عمل اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشارت

اِذًا لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَلَمَّا ذَهَبُوْا بِهٖ وَ

اِذًا	لَّخٰسِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَلَمَّا	ذَهَبُوْا بِهٖ	وَ
اس وقت	ضرور نقصان اٹھانے والے (یعنی بے کار ہوں گے)	پھر جب	وہ لے گئے اسے	اور

کسی کام کے نہ ہوئے ○ پھر جب وہ اسے لے گئے اور

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھائیوں کے ساتھ نہ بھیجنے کی دو وجوہات بیان فرمائیں، (1) تمہارا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو لے جانا اور ان کا تمہارے ساتھ چلے جانا مجھے غمگین کردے گا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کچھ دیر کے لئے بھی ان سے جدا ہونا گوارا نہ تھا۔ (2) مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تم اپنے کھانے پینے اور کھیل کود میں مصروفیت کی وجہ سے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے غافل ہو جاؤ گے اور کوئی بھیڑیا آکر انہیں کھاجائے گا۔ یہ وجہ آپ نے اس لئے بیان فرمائی تھی کہ=

اَجْمَعُوْۤا اَنْ یَّجْعَلُوْهُ فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ ۚ وَ اَوْحَیْنَاۤ

اَجْمَعُوْۤا	اَنْ	یَّجْعَلُوْهُ	فِیْ غَیٰبَتِ الْجُبِّ	وَ	اَوْحَیْنَاۤ [1]
انہوں نے اتفاق کرلیا	کہ	وہ ڈال دیں اسے	کنویں کی تاریکی میں	اور	ہم نے وحی بھیجی

سب نے اتفاق کرلیا کہ اسے تاریک کنویں میں ڈال دیں اور ہم نے اسے

اِلَیْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اِلَیْهِ	لَتُنَبِّئَنَّهُمْ	بِاَمْرِهِمْ هٰذَا	وَ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
اس کی طرف	ضرور تم آگاہ کروگے انہیں	ان کے اس کام سے	اور	وہ	جانتے نہ ہوں گے	اور

وحی بھیجی کہ تم ضرور انہیں ان کی یہ حرکت یاد دلاؤ گے اور اس وقت وہ جانتے نہ ہوں گے ○ اور

جَآءُوْۤ اَبَاهُمْ عِشَآءً یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾ قَالُوْا

جَآءُوْۤ	اَبَاهُمْ	عِشَآءً	یَّبْكُوْنَ ﴿۱۶﴾	قَالُوْا
وہ آئے	اپنے باپ (کے پاس)	رات کے وقت	روتے ہوئے	انہوں نے کہا

رات کے وقت اپنے باپ کے پاس وہ روتے ہوئے آئے ○ کہنے لگے:

یٰۤاَبَانَاۤ اِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَ تَرَكْنَا

یٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّا	ذَهَبْنَا	نَسْتَبِقُ	وَ	تَرَكْنَا
اے ہمارے باپ	بیشک ہم	(دور) چلے گئے	دوڑ کا مقابلہ کرتے ہوئے	اور	ہم نے چھوڑ دیا

اے ہمارے باپ! ہم دوڑ کا مقابلہ کرتے (دور) چلے گئے اور یوسف کو

یُوْسُفَ عِنْدَ مَتَاعِنَا فَاَكَلَهُ الذِّئْبُ ۚ وَ مَاۤ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ

یُوْسُفَ	عِنْدَ مَتَاعِنَا	فَاَكَلَهُ	الذِّئْبُ	وَ	مَاۤ اَنْتَ	بِمُؤْمِنٍ
یوسف (کو)	اپنے سامان کے پاس	تو کھا گیا اسے	بھیڑیا	اور	آپ نہیں	یقین کرنے والے

اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا تو اسے بھیڑیا کھا گیا اور آپ کسی طرح ہمارا یقین

بھائیوں کا حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے صفائی پیش کرنا

=اس سرزمین میں بھیڑیے اور درندے بہت تھے۔

1 ......اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے یا الہام کے ذریعے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ آپ غمگین نہ ہوں، ایک دن ایسا آئے گا کہ تم ضرور انہیں ان کا یہ ظالمانہ کام یاد دلاؤ گے جو انہوں نے اِس وقت تمہارے ساتھ کیا اور وہ اُس وقت تمہیں نہ جانتے ہوں گے کہ تم یوسف ہو کیونکہ اس وقت آپ کی شان بلند ہو گی اور آپ سلطنت و حکومت کی مسند پر ہوں گے جس کی وجہ سے وہ آپ کو پہچان نہ سکیں گے۔

الثلثة

بھائیوں کی ایک تدبیر اور حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طرزِ عمل

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں سے نکالنے کا قدرتی انتظام

لَّنَا وَ لَوْ كُنَّا صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ جَآءُوْ عَلٰى قَمِیْصِهٖ بِدَمٍ كَذِبٍؕ

لَّنَا	وَلَوْ	كُنَّا	صٰدِقِیْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	جَآءُوْ	عَلٰى قَمِیْصِهٖ	بِدَمٍ كَذِبٍ (1)
ہمارا	اگرچہ	ہم ہوں	سچے	اور	(لے) آئے	اس کے کرتے پر	جھوٹا خون (لگا کر)

نہ کریں گے اگرچہ ہم سچے ہوں ○ اور وہ اس کے کرتے پر ایک جھوٹا خون لگالائے۔

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًاؕ فَصَبْرٌ

قَالَ	بَلْ	سَوَّلَتْ	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ
(یعقوب نے) کہا	بلکہ	بنالی ہے	تمہارے لئے	تمہارے دلوں (نے)	ایک بات	تو صبر

یعقوب نے فرمایا: بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے تو صبر

جَمِیْلٌؕ وَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ

جَمِیْلٌ	وَ	اللّٰهُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ
اچھا	اور	اللہ (ہی سے)	مدد چاہی جاتی (ہے)	(اس) پر	جو	تم بیان کر رہے ہو	اور

اچھا اور تمہاری باتوں پر اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ○ اور

جَآءَتْ سَیَّارَةٌ فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗؕ قَالَ

جَآءَتْ	سَیَّارَةٌ	فَاَرْسَلُوْا	وَارِدَهُمْ	فَاَدْلٰى	دَلْوَهٗ	قَالَ
آیا	ایک قافلہ	تو انہوں نے بھیجا	اپنا پانی لانے والا	تو اس نے لٹکایا	اپنا ڈول	کہا

ایک قافلہ آیا تو انہوں نے اپنا پانی لانے والا آدمی بھیجا تو اس نے اپنا ڈول ڈالا۔ اس پانی لانے والے نے کہا:

یٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌؕ وَ اَسَرُّوْهُ بِضَاعَةًؕ وَ

یٰبُشْرٰى	هٰذَا	غُلٰمٌ	وَ	اَسَرُّوْهُ	بِضَاعَةً	وَ
ہائے خوشی	یہ	ایک لڑکا (ہے)	اور	انہوں نے چھپالیا اسے	سامان تجارت (قرار دے کر)	اور

کیسی خوشی کی بات ہے، یہ تو ایک لڑکا ہے۔ اور انہوں نے اسے سامانِ تجارت قرار دے کر چھپالیا اور

1 ...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: انہوں نے بکری کے ایک بچے کو ذبح کر کے اس کا خون حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قمیص پر لگادیا تھا لیکن قمیص کو پھاڑنا بھول گئے۔ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وہ قمیص اپنے چہرۂ مبارک پر رکھ کر بہت روئے اور فرمایا: عجیب قسم کا ہوشیار بھیڑیا تھا جو میرے بیٹے کو تو کھا گیا اور قمیص کو پھاڑا تک نہیں۔ مزید فرمایا: حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے تو میرا طریقہ عمدہ صبر ہے اور تمہاری باتوں پر اللہ تعالیٰ ہی سے مدد چاہتا ہوں۔

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فروخت کرنا

اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ

اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	بِمَا	يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَرَوْهُ
اللہ	جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کررہے تھے	اور	(بھائیوں نے) بیچ دیا اسے

اللہ جانتا ہے جو وہ کررہے تھے ○ اور بھائیوں نے بہت کم قیمت

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ وَكَانُوْا فِيْهِ

بِثَمَنٍۢ بَخْسٍ	دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ	وَ	كَانُوْا	فِيْهِ
کھوٹے داموں کے بدلے	گنے ہوئے درہم	اور	وہ تھے	اس (یوسف) میں

چند درہموں کے بدلے میں اسے بیچ ڈالا اور انہیں اس میں

مصری خریدار کی اپنی بیوی کو ہدایت

ع ۲ / ۱۴

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾ ع وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ

مِنَ الزّٰهِدِيْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	قَالَ	الَّذِي	اشْتَرٰىهُ (1)	مِنْ مِّصْرَ
بے رغبتی کرنے والوں سے	اور	کہا	جس نے	خریدا اسے	مصر (کے لوگوں میں) سے

کچھ رغبت نہ تھی ○ اور مصر کے جس شخص نے انہیں خریدا

لِامْرَاَتِهٖۤ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰۤى اَنْ يَّنْفَعَنَاۤ

لِامْرَاَتِهٖۤ	اَكْرِمِيْ	مَثْوٰىهُ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّنْفَعَنَاۤ
اپنی بیوی سے	اعزاز کے ساتھ اہتمام کرو	اس کی رہائش (کا)	قریب ہے	کہ	وہ نفع دے ہمیں

اس نے اپنی بیوی سے کہا: انہیں عزت سے رکھو شاید ان سے ہمیں نفع پہنچے

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ؕ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۫ وَ

اَوْ	نَتَّخِذَهٗ	وَلَدًا (2)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا (3)	لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
یا	ہم بنالیں اسے	بیٹا	اور	اسی طرح	ہم نے ٹھکانہ دیا	یوسف کو	زمین میں	اور

یا ہم انہیں بیٹا بنالیں اور اسی طرح ہم نے یوسف کو زمین میں ٹھکانہ دیا اور

1 ...... مصر کے جس شخص نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خریدا اسے لوگ عزیز مصر کہتے تھے اور اس کا نام قطفیر تھا۔

2 ...... قطفیر کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے اس نے اپنی بیوی سے یہ کہا کہ ہم اسے بیٹا بنالیں گے۔

3 ...... یعنی جس طرح ہم نے قتل سے محفوظ کرکے اور کنویں سے سلامتی کے ساتھ باہر لا کر حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسان فرمایا اسی طرح ہم نے انہیں مصر کی سرزمین میں ٹھکانہ دیا تاکہ ہم اسے مصر کے خزانوں پر تسلط عطا کریں اور خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھائیں۔

لِنُعَلِّمَهٗ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ؕ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰۤى اَمْرِهٖ وَ

لِنُعَلِّمَهٗ	مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ	وَ	اللّٰهُ	غَالِبٌ	عَلٰۤى اَمْرِهٖ	وَ
تاکہ ہم سکھائیں اسے	باتوں کا انجام نکالنا	اور	اللہ	غالب (ہے)	اپنے کام پر	اور

تاکہ ہم اسے باتوں کا انجام سکھائیں اور اللہ اپنے کام پر غالب ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	لَمَّا	بَلَغَ	اَشُدَّهٗۤ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ پہنچا	اپنی پوری قوت (بھرپور جوانی کو)

مگر اکثر آدمی نہیں جانتے ○ اور جب یوسف بھرپور جوانی کی عمر کو پہنچے

اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی

اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا (1)	وَّ	عِلْمًا	وَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
(تو) ہم نے دی اسے	حکمت	اور	علم	اور	اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں

تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور ہم نیکوں کو ایسا ہی

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ هُوَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	رَاوَدَتْهُ (2)	الَّتِیْ	هُوَ
نیکی کرنے والوں (کو)	اور	پھسلانے کی کوشش کی اسے	اس (عورت) نے جو	وہ (یوسف)

صلہ دیتے ہیں ○ اور وہ جس عورت کے گھر میں تھے

فِیْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَ

فِیْ بَيْتِهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	وَ	غَلَّقَتِ	الْاَبْوَابَ	وَ
اس کے گھر میں (تھا)	اس کے نفس سے (کے خلاف)	اور	اس نے بند کر دیئے	دروازے	اور

اُس نے اُنہیں اُن کے نفس کے خلاف پھسلانے کی کوشش کی اور سب دروازے بند کر دیئے اور

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم و حکمت عطا ہونا

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا امتحان

عزیزِ مصر کی بیوی کی گناہ کی طرف دعوت اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

(1)...... یہاں حکم سے مراد نبوت اور علم سے مراد دین میں فقاہت ہے۔ بعض علماء نے فرمایا ہے کہ حکم سے درست بات اور علم سے خواب کی تعبیر مراد ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ چیزوں کی حقیقتوں کو جاننا علم اور علم کے مطابق عمل کرنا حکمت ہے۔

(2)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی انتہائی پاکدامنی بیان فرمائی ہے۔ اس کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج4، ص543 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا بیان

قَالَتْ هَیْتَ لَكَ ؕ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ

قَالَتْ	هَیْتَ	لَكَ	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
کہا	آؤ	(یہ) تم سے (ہی کہتی ہوں)	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ	بیشک وہ (یعنی عزیز)

کہنے لگی: آؤ، (یہ) تم ہی سے کہہ رہی ہوں۔ یوسف نے جواب دیا: (ایسے کام سے) اللہ کی پناہ۔ بیشک وہ

رَبِّیْۤ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ

رَبِّیْۤ	اَحْسَنَ	مَثْوَایَ (1)	اِنَّهٗ
میری پرورش کرنے والا (ہے)	اس نے بہت اچھا اہتمام کیا	میری رہائش (کا)	بیشک

مجھے خریدنے والا شخص میری پرورش کرنے والا ہے، اس نے مجھے اچھی طرح رکھا ہے۔ بیشک

لَا یُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَ لَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ

لَا یُفْلِحُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدْ	هَمَّتْ	بِهٖ
فلاح نہیں پاتے	ظلم کرنے والے	اور	ضرور بیشک	عورت نے ارادہ کیا	اس (یوسف) کا

زیادتی کرنے والے فلاح نہیں پاتے ○ اور بیشک عورت نے یوسف کا ارادہ کیا

وَ هَمَّ بِهَا لَوْ لَاۤ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ؕ

وَ	هَمَّ	بِهَا	لَوْ لَاۤ	اَنْ	رَّاٰ	بُرْهَانَ رَبِّهٖ (2)
اور	وہ ارادہ کرلیتا	اس (عورت) کا	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	اس نے دیکھ لی	اپنے رب کی دلیل

اور اگر وہ اپنے رب کی دلیل نہ دیکھ لیتا تو وہ بھی عورت کا ارادہ کرتا۔

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ

كَذٰلِكَ	لِنَصْرِفَ	عَنْهُ	السُّوْٓءَ	وَ	الْفَحْشَآءَ	اِنَّهٗ
اسی طرح (ہم نے کیا)	تاکہ ہم پھیر دیں	اس سے	برائی	اور	بے حیائی	بیشک وہ

ہم نے اسی طرح کیا تاکہ اس سے برائی اور بے حیائی کو پھیر دیں، بیشک وہ

(1)...... اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہونا چاہئے اور اپنے مربی کا احسان ماننا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے۔

(2)...... یہاں "اپنے رب کی دلیل" سے مراد عصمتِ نبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاکیزہ نفوس کو برے اخلاق اور گندے افعال سے پاک پیدا کیا ہے اور پاکیزہ، مقدس اور شرافت والے اخلاق پر ان کی پیدائش فرمائی ہے، اس لئے وہ ہر ایسے کام سے باز رہتے ہیں جس کا کرنا منع ہو۔

شوہر کو دروازے کے پاس پایا

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اسْتَبَقَا الْبَابَ وَ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اسْتَبَقَا	الْبَابَ	وَ
ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے (ہے)	اور	وہ دونوں دوڑے	دروازہ (کی طرف)	اور

ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے ہے ○ اور وہ دونوں دروازے کی طرف دوڑے اور

قَدَّتْ قَمِیْصَهٗ مِنْ دُبُرٍ وَّ اَلْفَیَا سَیِّدَهَا

قَدَّتْ	قَمِیْصَهٗ	مِنْ دُبُرٍ	وَّ	اَلْفَیَا	سَیِّدَهَا
عورت نے پھاڑ دیا	اس کا کرتا	پیچھے سے	اور	دونوں نے پایا	اس (عورت) کے شوہر (کو)

عورت نے ان کی قمیص کو پیچھے سے پھاڑ دیا اور دونوں نے دروازے کے پاس عورت کے

لَدَا الْبَابِ ؕ قَالَتْ مَا جَزَآءُ مَنْ اَرَادَ

لَدَا الْبَابِ	قَالَتْ	مَا	جَزَآءُ	مَنْ	اَرَادَ
دروازے کے پاس	عورت نے کہا	کیا	سزا (ہے)	(اس شخص کی) جو	ارادہ کرے

شوہر کو پایا تو عورت کہنے لگی۔ اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ

بِاَهْلِكَ سُوْٓءًا اِلَّاۤ اَنْ یُّسْجَنَ اَوْ

بِاَهْلِكَ	سُوْٓءًا	اِلَّاۤ	اَنْ	یُّسْجَنَ	اَوْ
تیری گھر والی کے ساتھ	برائی (کا)	مگر	یہ کہ	اسے قید کر دیا جائے	یا

برائی کا ارادہ کرے؟ یہی کہ اسے قید کر دیا جائے یا

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پاکدامنی کا اظہار

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾ قَالَ هِیَ رَاوَدَتْنِیْ عَنْ نَّفْسِیْ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۵﴾	قَالَ	هِیَ	رَاوَدَتْنِیْ (1)	عَنْ نَّفْسِیْ
دردناک سزا (دی جائے)	(یوسف نے) کہا	وہ	اس نے پھسلانے کی کوشش کی مجھے	میرے نفس سے

دردناک سزا (دی جائے) ○ یوسف نے فرمایا: اسی نے میرے دل کو پھسلانے کی کوشش کی ہے

(1) ...... جب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دیکھا کہ زلیخا الٹا آپ پر الزام لگاتی ہے اور آپ کے لئے قید و سزا کی صورت پیدا کرتی ہے تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی براءت کا اظہار کیا اور حقیقتِ حال بیان کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بے قصور شخص اپنی براءت ظاہر کرنے کے لئے کسی کے سامنے دوسرے کا قصور بیان کر سکتا ہے۔

وَ شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ كَانَ قَمِیْصُهٗ

وَ	شَهِدَ(1)	شَاهِدٌ	مِّنْ اَهْلِهَا	اِنْ	كَانَ	قَمِیْصُهٗ
اور	گواہی دی	ایک گواہ (نے)	اس (عورت) کے گھر والوں میں سے	اگر	ہو	اس کا کرتا

اور عورت کے گھر والوں میں سے ایک گواہ نے گواہی دی کہ اگر ان کا کرتا

قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَ هُوَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اِنْ

قُدَّ	مِنْ قُبُلٍ	فَصَدَقَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اِنْ
پھٹا ہوا	آگے سے	تو عورت سچی ہے	اور	وہ	غلط کہنے والوں میں سے (ہے)	اور	اگر

آگے سے پھٹا ہوا ہو پھر تو عورت سچی ہے اور یہ سچے نہیں ○ اور اگر

كَانَ قَمِیْصُهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَ هُوَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾

كَانَ	قَمِیْصُهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	فَكَذَبَتْ	وَ	هُوَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۷﴾
ہو	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	تو عورت جھوٹی ہے	اور	وہ	سچوں میں سے (ہے)

ان کا کرتا پیچھے سے چاک ہوا ہے تو عورت جھوٹی ہے اور یہ سچے ہیں ○

عزیز مصر کے سامنے اصل صورتِ حال کا انکشاف

فَلَمَّا رَاٰ قَمِیْصَهٗ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ اِنَّهٗ

فَلَمَّا	رَاٰ	قَمِیْصَهٗ	قُدَّ	مِنْ دُبُرٍ	قَالَ	اِنَّهٗ(2)
پھر جب	(عزیز نے) دیکھا	اس کا کرتا	پھٹا ہوا	پیچھے سے	(تو) کہا	بیشک وہ

پھر جب عزیز نے اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو کہا: بیشک یہ

عزیز مصر کی اپنی بیوی کو ڈانٹ

مِنْ كَیْدِكُنَّ ؕ اِنَّ كَیْدَكُنَّ عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾ یُوْسُفُ اَعْرِضْ

مِنْ كَیْدِكُنَّ	اِنَّ	كَیْدَكُنَّ	عَظِیْمٌ ﴿۲۸﴾	یُوْسُفُ	اَعْرِضْ
تم عورتوں کے مکر میں سے (ہے)	بیشک	تمہارا مکر	بہت بڑا (ہے)	(اے) یوسف	تم درگزر کرو

تم عورتوں کا مکر ہے۔ بیشک تمہارا مکر بہت بڑا ہے ○ اے یوسف! تم اس بات سے

(1)...... یہ گواہ ایک قول کے مطابق زلیخا کے گھر والوں میں سے ایک چار مہینے کا بچہ تھا۔ اس واقعے سے سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان بھی معلوم ہوئی کہ جب حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگی تو ان کی پاکیزگی کی گواہی بچے سے دلوائی گئی اگرچہ یہ بھی عظیم چیز ہے لیکن جب سیّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زوجۂ محترمہ حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگی تو چونکہ وہ معاملہ سرکارِ دوعالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت کا بھی تھا اس لئے حضرت عائشہ صدّیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی عفت و عصمت اور پاکیزگی کی گواہی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خود دی۔ (2)...... اس سے زلیخا کی وہ بات مراد=

عَنْ هٰذَا ٚ سکتة وَ اسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ كُنْتِ

عَنْ هٰذَا (1)	وَ	اسْتَغْفِرِیْ	لِذَنْۢبِكِ	اِنَّكِ	كُنْتِ
اس (بات) سے	اور	(اے عورت) معافی مانگ	اپنے گناہ کی	بیشک تو (ہی)	ہے

در گزر کرو اور اے عورت! تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بیشک تو ہی

مِنَ الْخٰطِـٕیْنَ ۝۲۹ ع وَ قَالَ نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ

مِنَ الْخٰطِـٕیْنَ ۝۲۹	وَ	قَالَ	نِسْوَةٌ	فِی الْمَدِیْنَةِ	امْرَاَتُ الْعَزِیْزِ
خطاکاروں میں سے	اور	کہا	کچھ عورتوں (نے)	شہر میں	عزیز کی عورت

خطاکاروں میں سے ہے ۝ اور شہر میں کچھ عورتوں نے کہا: عزیز کی بیوی

تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا

تُرَاوِدُ	فَتٰىهَا	عَنْ نَّفْسِهٖ	قَدْ	شَغَفَهَا
پھسلانے کی کوشش کرتی ہے	اپنے نوجوان (کو)	اس کے نفس سے	بیشک	(دل میں) سماگئی ہے اس کے

اپنے نوجوان کا دل لبھانے کی کوشش کرتی ہے، بیشک ان کی محبت اس کے دل میں

حُبًّا ؕ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰ فَلَمَّا

حُبًّا	اِنَّا	لَنَرٰىهَا	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۳۰	فَلَمَّا
(نوجوان کی) محبت	بیشک ہم	ضرور دیکھ رہے ہیں اسے	کھلی وارفتگی (محبت) میں	تو جب

سماگئی ہے، ہم تو اس عورت کو کھلی محبت میں گم دیکھ رہے ہیں ۝ تو جب

سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَیْهِنَّ وَ اَعْتَدَتْ

سَمِعَتْ	بِمَكْرِهِنَّ	اَرْسَلَتْ	اِلَیْهِنَّ	وَ	اَعْتَدَتْ
اس عورت نے سنا	ان کی بات کو	(تو) پیغام بھیجا	ان کی طرف	اور	تیار کردیں

اس عورت نے ان کی بات سنی تو ان عورتوں کی طرف پیغام بھیجا اور ان کے لیے

عزیزِ مصر کی بیوی کے عشق کا چرچا

حسنِ یوسف دیکھ کر عورتوں کا ہاتھ کاٹ لینا

ع ۱۴ ۳

= ہے جو اس نے کہی تھی کہ ”اس شخص کی کیا سزا ہے جو تمہاری گھر والی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے؟“

(1)...... جب عزیزِ مصر کے سامنے زلیخا کی خیانت اور حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی براءت ثابت ہوگئی تو اس نے پہلے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف متوجہ ہو کر اس طرح معذرت کی ”اے یوسف! تم اس بات سے درگزر کرو اور اس پر مغموم نہ ہو بیشک تم پاک ہو۔“ پھر زلیخا کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا ”اے عورت! تو اللہ تعالٰی سے اپنے اس گناہ کی معافی مانگ جو تو نے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر تہمت لگائی حالانکہ وہ اس سے بری ہیں۔=

لَهُنَّ مُتَّكَاً وَّاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا وَّقَالَتِ اخْرُجْ

لَهُنَّ	مُتَّكَاً	وَّ	اٰتَتْ	كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ	سِكِّيْنًا	وَّ	قَالَتِ	اخْرُجْ
ان کے لئے	مسندیں	اور	دی	ان میں سے ہر ایک کو	چھری	اور	کہا	نکل آؤ

تکیہ لگا کر بیٹھنے کی نشستیں تیار کردیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک ایک چھری دیدی اور یوسف سے کہا:

عَلَيْهِنَّ ۚ فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ وَ

عَلَيْهِنَّ	فَلَمَّا	رَاَيْنَهٗۤ	اَكْبَرْنَهٗ	وَ
ان پر (کے سامنے)	توجب	عورتوں نے دیکھا اسے	(تو) بڑائی بولنے لگیں اس کی	اور

ان کے سامنے نکل آیئے توجب عورتوں نے یوسف کو دیکھا تو اس کی بڑائی پکار اُٹھیں اور

قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ؕ

قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	وَ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ	مَا	هٰذَا	بَشَرًا
انہوں نے کاٹ لئے	اپنے ہاتھ	اور	کہنے لگیں	اللہ کے لئے پاکی ہے	نہیں	یہ	کوئی انسان

اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور پکار اٹھیں سُبْحَانَ اللہ، یہ کوئی انسان نہیں ہے

اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾ قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ

اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	مَلَكٌ	كَرِيْمٌ ﴿۳۱﴾	قَالَتْ	فَذٰلِكُنَّ	الَّذِيْ
نہیں	یہ	مگر	کوئی فرشتہ	بڑی عزت والا	(زلیخا نے) کہا	تو یہ ہیں	وہ جو

یہ تو کوئی بڑی عزت والا فرشتہ ہے ○ زلیخا نے کہا: تو یہ ہیں وہ جن کے بارے میں

زلیخا کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی

لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ ؕ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ

لُمْتُنَّنِيْ	فِيْهِ	وَ	لَقَدْ	رَاوَدْتُّهٗ
تم طعنہ دیتی تھیں مجھے	اس کے بارے میں	اور	ضرور بیشک	میں نے پھسلانے کی کوشش کی اسے

تم مجھے طعنہ دیتی تھیں اور بیشک میں نے ان کا دل

═ نیز اپنے شوہر کے ساتھ خیانت کا ارادہ کرنے کی وجہ سے بیشک تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔"

عَنْ نَّفْسِهٖ فَاسْتَعْصَمَ ؕ وَ لَئِنْ لَّمْ يَفْعَلْ

عَنْ نَّفْسِهٖ	فَاسْتَعْصَمَ	وَ	لَئِنْ	لَّمْ يَفْعَلْ
اس کے نفس سے	تو انہوں نے خود کو بچالیا	اور	ضرور اگر	وہ نہ کریں گے

لبھانا چاہا تو اِنہوں نے اپنے آپ کو بچالیا اور بیشک اگر یہ وہ کام نہ کریں گے

مَآ اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُوْنًا

مَآ	اٰمُرُهٗ	لَيُسْجَنَنَّ	وَ	لَيَكُوْنًا
(اسے) جو	میں کہتی ہوں ان سے	(تو) ضرور انہیں قید میں ڈالا جائے گا	اور	وہ ضرور ہوں گے

جو میں ان سے کہتی ہوں تو ضرور قید میں ڈالے جائیں گے اور ضرور

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ

مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ ﴿۳۲﴾	قَالَ	رَبِّ	السِّجْنُ	اَحَبُّ[1]
ذلت اٹھانے والوں میں سے	(یوسف نے) عرض کی	اے میرے رب	قید خانہ	زیادہ پسند ہے

ذلت اٹھانے والوں میں سے ہوں گے ○ یوسف نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے اس کام کی بجائے

اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْۤ اِلَيْهِ ۚ وَ اِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ

اِلَيَّ	مِمَّا	يَدْعُوْنَنِيْۤ	اِلَيْهِ	وَ	اِلَّا تَصْرِفْ	عَنِّيْ
مجھے	(اس) سے جو	وہ بلا رہی ہیں مجھے	اس کی طرف	اور	اگر تو نہ پھیرے گا	مجھ سے

قید خانہ پسند ہے جس کی طرف یہ مجھے بلا رہی ہیں اور اگر تو مجھ سے ان کا مکر و فریب

كَيْدَهُنَّ اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَ اَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾

كَيْدَهُنَّ	اَصْبُ	اِلَيْهِنَّ	وَ	اَكُنْ	مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۳﴾[2]
ان کا مکر	(تو) میں مائل ہو جاؤں گا	ان کی طرف	اور	ہو جاؤں گا	نادانوں میں سے

نہ پھیرے گا تو میں ان کی طرف مائل ہو جاؤں گا اور میں نادانوں میں سے ہو جاؤں گا ○

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں دعا

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے گناہ کرنے کی بجائے قید خانے میں جانے کو پسند کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے گناہ کے مقابلے میں مصیبت برداشت کرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ 2 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی اور گناہوں سے قطعی معصوم ہیں اس کے باوجود آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کس قدر عاجزی کا اظہار کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کوئی مسلمان خود کو شیطان کے وار اور گناہوں سے محفوظ نہ سمجھے اور بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری کے ساتھ گناہوں سے محفوظ رہنے کی دعا کرتا رہے۔

دعائے یوسف کی قبولیت

فَاسۡتَجَابَ لَهٗ رَبُّهٗ فَصَرَفَ عَنۡهُ كَيۡدَهُنَّ ؕ

کَیۡدَهُنَّ	عَنۡهُ	فَصَرَفَ	رَبُّهٗ	لَهٗ	فَاسۡتَجَابَ
ان (عورتوں) کا مکر	اس سے	تو پھیر دیا	اس کے رب (نے)	اس کی	تو دعا قبول کرلی

تو اس کے رب نے اس کی سن لی اور اس سے عورتوں کا مکر و فریب پھیر دیا،

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قید خانے میں ڈالنے کا فیصلہ

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ ﴿۳۴﴾ ثُمَّ بَدَا لَهُمۡ

لَهُمۡ	بَدَا	ثُمَّ	الۡعَلِیۡمُ ﴿۳۴﴾	السَّمِیۡعُ	هُوَ	اِنَّهٗ
ان کے لئے (انہیں)	ظاہر ہوا (سمجھ آیا)	پھر	جاننے والا (ہے)	سننے والا	وہی	بیشک

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ پھر سب نشانیاں دیکھنے کے باوجود بھی

مِّنۡۢ بَعۡدِ مَا رَاَوُا الۡاٰيٰتِ لَيَسۡجُنُنَّهٗ

لَیَسۡجُنُنَّهٗ	الۡاٰیٰتِ	رَاَوُا	مَا	مِّنۡۢ بَعۡدِ
ضرور وہ قید خانے میں ڈال دیں اسے	سب نشانیاں	انہوں نے دیکھ لیں	کہ	(اس کے) بعد

انہیں یہی سمجھ آئی کہ وہ ضرور ایک مدت تک کیلئے اسے قید خانہ میں

قید خانے میں دو قیدیوں کا خواب بیان کرنا

ع

حَتّٰى حِيۡنٍ ﴿۳۵﴾ ع وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجۡنَ فَتَيٰنِ ؕ

فَتَیٰنِ [1]	السِّجۡنَ	مَعَهُ	دَخَلَ	وَ	حَتّٰی حِیۡنٍ ﴿۳۵﴾
دونوجوان	قید خانہ (میں)	اس کے ساتھ	داخل ہوئے	اور	ایک مدت تک

ڈال دیں ○ اور یوسف کے ساتھ قید خانے میں دو جوان بھی داخل ہوئے۔

قَالَ اَحَدُهُمَاۤ اِنِّىۡۤ اَرٰٮنِىۡۤ اَعۡصِرُ

اَعۡصِرُ	اَرٰىنِیۡۤ	اِنِّیۡۤ	اَحَدُهُمَاۤ	قَالَ
میں نچوڑ رہا ہوں	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)	بیشک میں (نے)	ان میں سے ایک (نے)	کہا

ان میں سے ایک نے کہا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں شراب

1 ...... ان دو جوانوں میں سے ایک تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید کے باورچی خانے کا انچارج تھا اور دوسرا اس کا ساقی، ان دونوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے بادشاہ کو زہر دینا چاہا اور اس جرم میں دونوں قید کر دیئے گئے۔

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْۤ اَرٰىنِيْۤ

خَمْرًا	وَ	قَالَ	الْاٰخَرُ	اِنِّيْۤ	اَرٰىنِيْۤ
شراب	اور	کہا	دوسرے (نے)	بیشک میں (نے)	(خواب میں) دیکھا اپنے آپ (کو)

کشید کررہا ہوں اور دوسرے نے کہا: میں نے خواب دیکھا کہ

اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ؕ

اَحْمِلُ	فَوْقَ رَاْسِيْ	خُبْزًا	تَاْكُلُ	الطَّيْرُ	مِنْهُ
میں نے اٹھائی ہوئی ہیں	اپنے سر کے اوپر	کچھ روٹیاں	کھا رہے ہیں	پرندے	اس سے

میں اپنے سر پر کچھ روٹیاں اٹھائے ہوئے ہوں جن میں سے پرندے کھا رہے ہیں۔

نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ

نَبِّئْنَا	بِتَاْوِيْلِهٖ	اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۳۶﴾	قَالَ
ہمیں آگاہ کرو	اس کی تعبیر سے	بیشک	ہم دیکھتے ہیں تجھے	نیکی کرنے والوں میں سے	فرمایا

(اے یوسف!) آپ ہمیں اس کی تعبیر بتائیے۔ بیشک ہم آپ کو نیک آدمی دیکھتے ہیں ۝ فرمایا:

لَا يَاْتِيْكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا

لَا يَاْتِيْكُمَا	طَعَامٌ	تُرْزَقٰنِهٖۤ	اِلَّا	نَبَّاْتُكُمَا
نہیں آئے گا تمہارے پاس	کھانا	(جو) تمہیں دیا جاتا ہے وہ	مگر	میں آگاہ کردوں گا تمہیں

تمہیں جو کھانا دیا جاتا ہے وہ تمہارے پاس نہیں آئے گا مگر یہ کہ

بِتَاْوِيْلِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّاْتِيَكُمَا ؕ ذٰلِكُمَا مِمَّا

بِتَاْوِيْلِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمَا	ذٰلِكُمَا[1]	مِمَّا
اس کی تعبیر سے	(اس سے) پہلے	کہ	وہ آئے تمہارے پاس	یہ (ہے)	(اس علم میں) سے جو

اس کے آنے سے پہلے میں تمہیں اس خواب کی تعبیر بتادوں گا۔ یہ ان علموں میں سے ہے جو

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے معجزے کا اظہار

[1]...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات سن کر ان دونوں قیدیوں نے کہا: یہ علم تو کاہنوں اور نجومیوں کے پاس ہوتا ہے، آپ کے پاس یہ علم کہاں سے آیا؟ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا: میں کاہن یا نجومی نہیں ہوں، جس کے بارے میں، میں تمہیں خبر دوں گا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور یہ وہ علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے سکھایا ہے۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جیل میں تبلیغ دین فرمانا

عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ

عَلَّمَنِیْ	رَبِّیْ	اِنِّیْ	تَرَكْتُ	مِلَّةَ قَوْمٍ
سکھایا مجھے	میرے رب (نے)	بیشک میں (نے)	چھوڑے رکھا	(ان) لوگوں کا دین

مجھے میرے رب نے سکھایا ہے۔ بیشک میں نے ان لوگوں کے دین کو نہ مانا

لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

لَّا یُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
(جو) ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور	وہ	آخرت کا	وہی	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت کا انکار کرنے والے ہیں ○ اور

اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ ؕ

اتَّبَعْتُ (1)	مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ
میں نے پیروی کی	اپنے باپ دادا کے دین	ابراہیم	اور	اسحاق	اور	یعقوب (کے دین کی)

میں نے اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب کے دین ہی کی پیروی کی۔

مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ ذٰلِكَ

مَا كَانَ	لَنَاۤ	اَنْ	نُّشْرِكَ	بِاللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	ذٰلِكَ
نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم شریک ٹھہرائیں	اللہ کا	کسی چیز (کو)	یہ

ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ ہم کسی چیز کو اللہ کا شریک ٹھہرائیں، یہ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	عَلَیْنَا	وَ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے فضل میں سے (ہے)	ہم پر	اور	لوگوں پر	اور	لیکن	اکثر لوگ

ہم پر اور لوگوں پر اللہ کا ایک فضل ہے مگر اکثر لوگ

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے معجزے کا اظہار فرمانے کے بعد یہ بھی ظاہر فرمادیا کہ آپ خاندانِ نبوت سے ہیں اور آپ کے آباؤ اجداد انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، جن کا بلند مرتبہ دنیا میں مشہور ہے۔ اس سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد یہ تھا کہ سننے والے آپ کی دعوت قبول کریں اور آپ کی ہدایت مانیں۔

لَا یَشْکُرُوْنَ ﴿۳۸﴾ یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ

لَا یَشْکُرُوْنَ ﴿۳۸﴾	یٰصَاحِبَیِ	السِّجْنِ	ءَاَرْبَابٌ	مُّتَفَرِّقُوْنَ
شکر نہیں کرتے	اے میرے دونوں ساتھیو	قید خانے (کے)	کیا بہت سے رب	جدا جدا

شکر نہیں کرتے ۝ اے میرے قید خانے کے دونوں ساتھیو! کیا جدا جدا رب

خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ؕ مَا تَعْبُدُوْنَ

خَیْرٌ	اَمِ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾ (1)	مَا تَعْبُدُوْنَ
اچھے (ہیں)	یا	ایک اللہ	(جو) سب پر غالب (ہے)	تم عبادت نہیں کرتے

اچھے ہیں یا ایک اللہ جو سب پر غالب ہے ؟ ۝ تم اس کے سوا صرف

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلَّاۤ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءً	سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ
اس کے سوا	مگر	چند ناموں (کی)	رکھ لیا ہے انہیں	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)

ایسے ناموں کی عبادت کرتے ہو جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے تراش لیے ہیں،

مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِؕ

مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا	مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ
نہیں نازل کی	اللہ (نے)	ان کی	کوئی دلیل	نہیں حکم	مگر	اللہ کا

اللہ نے ان کی کوئی دلیل نہیں اتاری۔ حکم تو صرف اللہ کا ہے۔

اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّاۤ اِیَّاهُؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ

اَمَرَ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ
اس نے حکم دیا	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	یہی	سیدھا دین (ہے)

اس نے حکم دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو، یہ سیدھا دین ہے

(1)..... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نرم الفاظ کے ساتھ ان دو افراد کو اسلام قبول کرنے کی طرف مائل کیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ میں الفاظ نرم اور دلائل مضبوط استعمال کرنے چاہئیں۔

قیدیوں کے خواب کی تعبیر

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾ یٰصَاحِبَیِ

یٰصَاحِبَیِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾	اَكْثَرَ النَّاسِ	لٰكِنَّ	وَ
اے میرے دونوں ساتھیو	نہیں جانتے	اکثر لوگ	لیکن	اور

لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اے قید خانے کے

السِّجْنِ اَمَّاۤ اَحَدُكُمَا فَیَسْقِیْ رَبَّهٗ

رَبَّهٗ	فَیَسْقِیْ	اَحَدُكُمَا	اَمَّاۤ	السِّجْنِ
اپنے مربی (یعنی بادشاہ کو)	تو وہ پلائے گا	تم میں سے ایک	بہرحال	قید خانے (کے)

دونوں ساتھیو! تم میں ایک تو اپنے بادشاہ کو شراب

خَمْرًا ۚ وَ اَمَّا الْاٰخَرُ فَیُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّیْرُ

الطَّیْرُ	فَتَاْكُلُ	فَیُصْلَبُ	الْاٰخَرُ	اَمَّا	وَ	خَمْرًا
پرندے	پھر کھالیں گے	تو اسے سولی دی جائے گی	دوسرا	بہرحال	اور	شراب

پلائے گا اور جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے تو اسے سولی دی جائے گی پھر پرندے

مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ قُضِیَ الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْهِ تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾ ؕ

تَسْتَفْتِیٰنِ ﴿۴۱﴾	الَّذِیْ فِیْهِ	الْاَمْرُ	قُضِیَ[1]	مِنْ رَّاْسِهٖ
تم دونوں نے پوچھا تھا	جس کے بارے میں	(اس) کام (کا)	فیصلہ ہو چکا	اس کے سر سے

اس کا سر کھالیں گے۔ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا ○

قید سے آزادی کی ایک تدبیر اور تقدیر الٰہی

وَ قَالَ لِلَّذِیْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا

مِّنْهُمَا	نَاجٍ	اَنَّهٗ	ظَنَّ	لِلَّذِیْ	قَالَ	وَ
ان دونوں میں سے	بچ جانے والا (ہے)	کہ وہ	سمجھا	(اس) سے جسے	کہا	اور

اور یوسف نے جس کے بارے میں گمان کیا کہ ان دونوں میں سے وہ بچ جائے گا اسے فرمایا:

1 ...... حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تعبیر سن کر ان دونوں نے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہا کہ خواب تو ہم نے کچھ بھی نہیں دیکھا ہم تو ہنسی کر رہے تھے۔ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اس کام کا فیصلہ ہو چکا ہے جس کے بارے میں تم نے پوچھا تھا اور جو میں نے کہہ دیا یہ ضرور واقع ہو گا تم نے خواب دیکھا ہو یا نہ دیکھا ہو اب یہ خبر ٹل نہیں سکتی۔ (خازن، یوسف، تحت الآیۃ: ۴۱، ۳/۲۱)

اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ۫ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ

اذْكُرْنِيْ	عِنْدَ رَبِّكَ	فَاَنْسٰىهُ	الشَّيْطٰنُ
تم ذکر کرنا میرا	اپنے مربی (بادشاہ) کے پاس	تو بھلا دیا اسے	شیطان (نے)

اپنے بادشاہ کے پاس میرا ذکر کرنا تو شیطان نے اسے اپنے بادشاہ کے سامنے

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ۧ وَ

ذِكْرَ رَبِّهٖ	فَلَبِثَ	فِي السِّجْنِ	بِضْعَ سِنِيْنَ ﴿۴۲﴾ [1]	وَ
اس کے مربی (بادشاہ) سے ذکر کرنا	تو (یوسف) ٹھہرا رہا	قید خانے میں	کئی سال	اور

یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا تو یوسف کئی برس اور جیل میں رہے ○ اور

بادشاہ کا خواب دیکھنا اور تعبیر پوچھنا

ع ۵ ۱۵

قَالَ الْمَلِكُ اِنِّيْۤ اَرٰى سَبْعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ

قَالَ	الْمَلِكُ	اِنِّيْۤ	اَرٰى	سَبْعَ بَقَرٰتٍ	سِمَانٍ	يَّاْكُلُهُنَّ
کہا	بادشاہ (نے)	بیشک میں (نے)	دیکھیں	سات گائیں	موٹی	کھا رہی ہیں انہیں

بادشاہ نے کہا: میں نے خواب میں سات موٹی گائیں دیکھیں جنہیں سات دبلی پتلی گائیں

سَبْعٌ عِجَافٌ وَّسَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ يٰبِسٰتٍ ؕ يٰۤاَيُّهَا

سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ	سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	يٰبِسٰتٍ	يٰۤاَيُّهَا
سات	پتلی گائیں	اور	سات سرسبز بالیاں (دیکھیں)	اور	دوسری	خشک (بالیاں)	اے

کھا رہی ہیں اور سات سرسبز بالیاں اور دوسری خشک بالیاں دیکھیں۔ اے

الْمَلَاُ اَفْتُوْنِيْ فِيْ رُءْيَايَ اِنْ كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾

الْمَلَاُ	اَفْتُوْنِيْ	فِيْ رُءْيَايَ	اِنْ	كُنْتُمْ لِلرُّءْيَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾
درباریو	جواب دو مجھے	میرے خواب کے بارے میں	اگر	تم خواب کی تعبیر بتاتے ہو

درباریو! اگر تم خوابوں کی تعبیر جانتے ہو تو میرے خواب کے بارے میں مجھے جواب دو ○

[1]...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کے بعد حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سات برس اور قید میں رہے اور پانچ برس پہلے رہ چکے تھے۔ یہ مدت گزرنے کے بعد جب اللہ تعالیٰ کو حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قید سے نکالنا منظور ہوا تو مصر کے شاہِ اعظم ریان بن ولید نے ایک عجیب خواب دیکھا جس سے اس کو بہت پریشانی ہوئی اور اس نے ملک کے جادوگروں، کاہنوں اور تعبیر دینے والوں کو جمع کر کے ان سے اپنا خواب بیان کیا۔

درباریوں کا بادشاہ کو جواب

قَالُوْۤا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ ۚ وَمَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

قَالُوْۤا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ	وَ	مَا نَحْنُ	بِتَاْوِیْلِ الْاَحْلَامِ	بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾
انہوں نے کہا	(یہ) جھوٹے خواب (ہیں)	اور	ہم نہیں	خوابوں کی تعبیر کو	جاننے والے

انہوں نے کہا: یہ جھوٹے خواب ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر نہیں جانتے ۝

شاہی ساقی کی درباریوں کے سامنے ایک پیشکش

وَقَالَ الَّذِیْ نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ بَعْدَ اُمَّةٍ اَنَا

وَ	قَالَ	الَّذِیْ	نَجَا(1)	مِنْهُمَا	وَادَّكَرَ	بَعْدَ اُمَّةٍ	اَنَا
اور	اس نے کہا	جو	بچا تھا	ان دونوں میں سے	اور اسے یاد آیا	ایک مدت کے بعد	میں

اور دو قیدیوں میں سے بچ جانے والے نے کہا اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا: میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے خواب کی تعبیر بیان کرنے کی درخواست

اُنَبِّئُكُمْ بِتَاْوِیْلِهٖ فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾ یُوْسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیْقُ

اُنَبِّئُكُمْ	بِتَاْوِیْلِهٖ	فَاَرْسِلُوْنِ ﴿۴۵﴾	یُوْسُفُ	اَیُّهَا	الصِّدِّیْقُ
آگاہ کروں گا تمہیں	اس کی تعبیر سے	پس تم بھیج دو مجھے	(اے) یوسف	اے	صدیق

تمہیں اس کی تعبیر بتاؤں گا، تم مجھے (یوسف کے پاس) بھیج دو ۝ اے یوسف! اے صدیق!

اَفْتِنَا فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ

اَفْتِنَا	فِیْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ	یَّاْكُلُهُنَّ	سَبْعٌ	عِجَافٌ	وَّ
ہمیں جواب دو	سات موٹی گایوں کے بارے میں	کھا رہی ہیں انہیں	سات	پتلی گائیں	اور

ہمیں ان سات موٹی گایوں کے بارے میں تعبیر بتائیں جنہیں سات دبلی گائیں کھا رہی تھیں اور

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ ۙ لَّعَلِّیْۤ اَرْجِعُ

سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ	وَّ	اُخَرَ	یٰبِسٰتٍ	لَّعَلِّیْۤ	اَرْجِعُ
سات سرسبز بالیوں	اور	دوسری	خشک (بالیوں کے بارے میں)	تاکہ میں	لوٹ کر جاؤں

سات سرسبز بالیوں اور دوسری خشک بالیوں کے بارے میں تاکہ میں لوگوں کی طرف

(1)..... بچ جانے والے سے مراد شراب پلانے والا وہ شخص ہے جس نے اپنے ساتھی کچن کے انچارج کی ہلاکت کے بعد قید سے نجات پائی تھی اور اسے ایک مدت کے بعد یاد آیا تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا تھا کہ اپنے آقا کے سامنے میرا ذکر کرنا۔

بادشاہ کے خواب کی تعبیر

اِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾ قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ

اِلَى النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٦﴾	قَالَ	تَزْرَعُوْنَ	سَبْعَ سِنِيْنَ
لوگوں کی طرف	تاکہ وہ	جان لیں	(یوسف نے) فرمایا	تم کھیتی باڑی کرو گے	سات سال

لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ جان لیں ○ یوسف نے فرمایا: تم سات سال تک لگاتار کھیتی باڑی کرو گے

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا

دَاَبًا	فَمَا	حَصَدْتُّمْ	فَذَرُوْهُ	فِيْ سُنْۢبُلِهٖۤ (1)	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا
لگاتار	تو جو	تم کاٹ لو	تو چھوڑ دو اسے	اس کی بالی میں	مگر	تھوڑا	(اس غلے میں) سے جو

تو تم جو کاٹ لو اسے اس کی بالی کے اندر ہی رہنے دو سوائے اس تھوڑے سے غلے کے جو

تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ

تَاْكُلُوْنَ ﴿٤٧﴾	ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	سَبْعٌ	شِدَادٌ	يَّاْكُلْنَ
تم کھاؤ گے	پھر	آئیں گے	اس کے بعد	سات (سال)	سخت	وہ کھا جائیں گے

تم کھالو ○ پھر اس کے بعد سات برس سخت آئیں گے جو اس غلے کو

مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾

مَا	قَدَّمْتُمْ (2)	لَهُنَّ	اِلَّا	قَلِيْلًا	مِّمَّا	تُحْصِنُوْنَ ﴿٤٨﴾
وہ جو	تم نے پہلے جمع کیا ہوگا	ان کے لئے	مگر	تھوڑا	(اس میں) سے جو	تم محفوظ کرلوگے

کھا جائیں گے جو تم نے ان سالوں کے لیے پہلے جمع کر رکھا ہوگا مگر تھوڑا سا (بچ جائے گا) جو تم بچالو گے ○

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

ثُمَّ	يَاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	عَامٌ	فِيْهِ	يُغَاثُ	النَّاسُ
پھر	آئے گا	اس کے بعد	ایک سال	اس میں	بارش دی جائے گی	لوگوں (کو)

پھر ان سات سالوں کے بعد ایک سال ایسا آئے گا جس میں لوگوں کو بارش دی جائے گی

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کاشت کاری کا ایسا قاعدہ بیان فرمایا جو کامل کاشت کار کو ہی معلوم ہوتا ہے کہ بالی یا بھوسے میں گندم کی حفاظت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نبی دینی رازوں کے ساتھ ساتھ دنیاوی رازوں سے بھی خبر دار ہوتے ہیں۔ 2 ...... حفاظتی تدابیر کے طور پر آئندہ کے لئے کچھ بچا کر رکھنا توکل کے خلاف نہیں بلکہ حکومت کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ اناج اور دیگر ضروریات کے حوالے سے ملکی ذخائر کا جائزہ لیتے رہیں اور اس کے مطابق حکمتِ عملی ترتیب دیں بلکہ زرِ مبادلہ کے جو ذخائر جمع کر کے رکھے جاتے ہیں اُن کی اصل بھی اس آیت سے نکالی جاسکتی ہے۔ اسی طرح کسی شخص کا=

ع ٧-١٦

بادشاہ کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دعوت اور آپ کا جواب

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾ ع وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ ج

وَ	فِيْهِ	يَعْصِرُوْنَ ﴿٤٩﴾	وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِيْ بِهٖ
اور	اس میں	وہ (رس) نچوڑیں گے	اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لے کر آؤ میرے پاس اسے

اور اس میں رس نچوڑیں گے ○ اور بادشاہ نے حکم دیا کہ انہیں میرے پاس لے آؤ

فَلَمَّا جَآءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَسْئَلْهُ

فَلَمَّا	جَآءَهُ	الرَّسُوْلُ	قَالَ	ارْجِعْ	اِلٰى رَبِّكَ	فَسْئَلْهُ
توجب	آیا ان کے پاس	قاصد	فرمایا	تم لوٹ جاؤ	اپنے بادشاہ کی طرف	پھر پوچھو اس سے

توجب ان کے پاس قاصد آیا تو یوسف نے فرمایا: اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ پھر اس سے پوچھو

مَا بَالُ النِّسْوَةِ الّٰتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ط اِنَّ رَبِّيْ

مَا	بَالُ النِّسْوَةِ (1)	الّٰتِيْ	قَطَّعْنَ	اَيْدِيَهُنَّ	اِنَّ	رَبِّيْ
کیا ہے	(ان) عورتوں کا حال	جنہوں نے	کاٹ لئے تھے	اپنے ہاتھ	بیشک	میرا رب

کہ ان عورتوں کا کیا حال ہے جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹے تھے۔ بیشک میرا رب

عورتوں سے واقعے کی تحقیق اور ان کا اعترافِ حق

بِكَيْدِهِنَّ عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾ قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ اِذْ

بِكَيْدِهِنَّ	عَلِيْمٌ ﴿٥٠﴾	قَالَ	مَا	خَطْبُكُنَّ	اِذْ
ان کے مکر کو	جاننے والا (ہے)	(بادشاہ نے) کہا	(اے عورتو) کیا تھا	تمہارا حال	جب

ان کے مکر کو جانتا ہے ○ بادشاہ نے کہا: اے عورتو! تمہارا کیا حال تھا جب

رَاوَدْتُّنَّ يُوْسُفَ عَنْ نَّفْسِهٖ ط قُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ

رَاوَدْتُّنَّ	يُوْسُفَ	عَنْ نَّفْسِهٖ	قُلْنَ	حَاشَ لِلّٰهِ
تم نے پھسلانا چاہا	یوسف (کو)	اس کے نفس سے	انہوں نے کہا	اللہ کے لئے پاکی ہے

تم نے یوسف کا دل لبھانا چاہا۔ انہوں نے کہا: سُبْحَانَ اللہ!

ــــ ان لوگوں کے لئے کچھ بچا کر رکھنا جن کا نان نفقہ اس کے ذمے ہے، یہ بھی توکل کے خلاف نہیں۔

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا تاکہ بادشاہ کے سامنے آپ کی براءت اور بے گناہی ظاہر ہو جائے اور اسے یہ معلوم ہو کہ یہ لمبی قید بلاوجہ ہوئی تاکہ آئندہ حاسدوں کو الزام لگانے کا موقع نہ ملے۔ اس سے معلوم ہوا کہ تہمت دور کرنے میں کوشش کرنا ضروری ہے۔

مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ قَالَتِ امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ الْـٰٔنَ

مَا عَلِمْنَا	عَلَيْهِ	مِنْ سُوْٓءٍ	قَالَتِ	امْرَاَتُ الْعَزِيْزِ	الْـٰٔنَ
ہم نے نہیں پائی	اس پر (میں)	کوئی برائی	کہا	عزیز کی عورت (نے)	اب

ہم نے ان میں کوئی برائی نہیں پائی۔ عزیز کی عورت نے کہا: اب

حَصْحَصَ الْحَقُّ ؗ اَنَا رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

حَصْحَصَ	الْحَقُّ	اَنَا	رَاوَدْتُّهٗ[1]	عَنْ نَّفْسِهٖ
ظاہر ہوگیا	حق	میں (نے ہی)	پھسلانا چاہا اسے	اس کے نفس سے

اصل بات کھل گئی۔ میں نے ہی ان کا دل لبھانا چاہا تھا

وَ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ

وَ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۵۱﴾	ذٰلِكَ	لِيَعْلَمَ
اور	بیشک وہ	ضرور سچوں میں سے (ہے)	(یوسف نے کہا) یہ	(اس لئے کیا) تاکہ عزیز جان لے

اور بیشک وہ سچے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: یہ میں نے اس لیے کیا تاکہ عزیز کو

اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَ اَنَّ

اَنِّيْ	لَمْ اَخُنْهُ[2]	بِالْغَيْبِ	وَ	اَنَّ
کہ میں (نے)	خیانت نہیں کی اس کی	غیر موجودگی میں	اور	بیشک

معلوم ہوجائے کہ میں نے اس کی عدمِ موجودگی میں کوئی خیانت نہیں کی اور

اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾

اللّٰهَ	لَا يَهْدِيْ	كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ ﴿۵۲﴾
اللہ	راہ نہیں دیتا (چلنے نہیں دیتا)	خیانت کرنے والوں کے مکر (کو)

اللہ خیانت کرنے والوں کا مکر نہیں چلنے دیتا ○

عورتوں سے تحقیق کا مطالبہ کرنے کا مقصد

1 ...... حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اپنے قصور کا اعتراف کرلیا اور قصور کا اقرار توبہ ہے۔ لہٰذا اب حضرت زلیخا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو برے لفظوں سے یاد کرنا حرام ہے کیونکہ وہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صحابیہ بنیں اور عزیزِ مصر کی موت کے بعد ان کی قابلِ احترام بیوی بنی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے قصوروں کا ذکر فرماکر ان پر غضب ظاہر نہ فرمایا کیونکہ وہ توبہ کرچکی تھیں اور توبہ کرنے والا گنہگار بالکل بے گناہ کی طرح ہوتا ہے۔

2 ...... اخلاقی خیانت انتہائی مذموم وصف ہے اس سے ہر ایک کو بچنا چاہئے اور اخلاقی امانتداری ایک قابلِ تعریف وصف ہے جسے ہر ایک کو اختیار کرنا چاہئے۔

وَمَآ أُبَرِّئُ

13

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عاجزی وانکساری

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ۚ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌۢ

وَ	مَآ اُبَرِّئُ[1]	نَفْسِیْ	اِنَّ	النَّفْسَ	لَاَمَّارَةٌ
اور	میں بے قصور نہیں بتاتا	اپنے نفس (کو)	بیشک	نفس	ضرور بہت حکم دینے والا (ہے)

اور میں اپنے نفس کو بے قصور نہیں بتاتا بیشک نفس تو برائی کا

بِالسُّوْٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾

بِالسُّوْٓءِ	اِلَّا	مَا	رَحِمَ	رَبِّیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵۳﴾
برائی کا	مگر	جس (پر)	رحم فرمائے	میرا رب	بیشک	میرا رب	بخشنے والا	مہربان (ہے)

بڑا حکم دینے والا ہے مگر جس پر میرا رب رحم کرے بیشک میرا رب بخشنے والا مہربان ہے○

بادشاہ کی طرف سے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تعظیم

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ ۚ

وَ	قَالَ	الْمَلِكُ	ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ	اَسْتَخْلِصْهُ	لِنَفْسِیْ
اور	کہا	بادشاہ (نے)	تم لاؤ میرے پاس اسے	میں خاص کرلوں اسے	اپنی ذات کے لیے

اور بادشاہ نے کہا: انہیں میرے پاس لے آؤ تاکہ میں انہیں اپنے لیے منتخب کرلوں

فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ

فَلَمَّا	كَلَّمَهٗ	قَالَ	اِنَّكَ	الْیَوْمَ	لَدَیْنَا	مَكِیْنٌ
پھر جب	بادشاہ نے بات کی اس سے	(تو) کہا	بیشک تو	آج	ہمارے یہاں	معزز

پھر جب بادشاہ نے یوسف سے بات کی تو کہا۔ بیشک آج آپ ہمارے یہاں معزز،

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بادشاہ کو ایک تجویز

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾ قَالَ اجْعَلْنِیْ عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ

اَمِیْنٌ ﴿۵۴﴾	قَالَ	اجْعَلْنِیْ[2]	عَلٰى خَزَآئِنِ الْاَرْضِ	اِنِّیْ
قابلِ اعتماد، امانتدار (ہے)	(یوسف نے) کہا	مجھے مقرر کردو	زمین کے خزانوں پر	بیشک میں

امانتدار ہیں○ یوسف نے فرمایا: مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کردو، بیشک میں

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے شاندار نیکیاں کرنے کے باوجود بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عاجزی وانکساری کا اظہار کیا، اس سے معلوم ہوا کہ بندے کو چاہئے کہ وہ اپنے نیک اعمال پر نازاں ہونے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی طرف سے نیک اعمال کی توفیق ملنے پر اس کا شکر ادا کرے اور اس کی بارگاہ میں اپنی عاجزی و بے بسی کا اظہار کرے، اسی طرح گناہوں سے بچنے کو اپنا ہنر و کمال سمجھنے کی بجائے یہ سمجھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے اسے گناہ سے بچالیا ہے۔

2 ...... جب ایک ہی شخص اہلیت رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ کے احکام نافذ کرنے کے لئے اسے امارت و حکومت طلب کرنا جائز بلکہ اسے تاکید ہے۔ حضرت یوسف =

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اقتدار

حَفِيْظٌ عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوْسُفَ فِي الْاَرْضِ ۚ

حَفِيْظٌ	عَلِيْمٌ ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	كَذٰلِكَ	مَكَّنَّا	لِيُوْسُفَ	فِي الْاَرْضِ
حفاظت کرنے والا	علم والا (ہوں)	اور	اسی طرح	ہم نے اقتدار دیا	یوسف کو	زمین میں

حفاظت والا، علم والا ہوں ○ اور ایسے ہی ہم نے یوسف کو زمین میں اقتدار عطا فرمایا،

نیک بندوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

يَتَبَوَّاُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَآءُ ؕ نُصِيْبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَّشَآءُ

يَتَبَوَّاُ	مِنْهَا	حَيْثُ	يَشَآءُ	نُصِيْبُ	بِرَحْمَتِنَا	مَنْ	نَّشَآءُ
وہ رہے	اس سے (میں)	جہاں	وہ چاہے	ہم پہنچا دیتے ہیں	اپنی رحمت	جسے	چاہتے ہیں

اس میں جہاں چاہے رہائش اختیار کرے، ہم جسے چاہتے ہیں اپنی رحمت پہنچا دیتے ہیں

وَلَا نُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ

وَ	لَا نُضِيْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	خَيْرٌ
اور	ہم ضائع نہیں کرتے	نیکی کرنے والوں کا اجر	اور	ضرور آخرت کا ثواب	بہتر (ہے)

اور ہم نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتے ○ اور بیشک آخرت کا ثواب ان کے لیے

بھائیوں کی حاضری اور حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انہیں پہچان لینا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ ع وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ (2)	وَ	جَآءَ	اِخْوَةُ يُوْسُفَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اور	وہ پرہیز گار رہے	اور	آئے	یوسف کے بھائی

بہتر ہے جو ایمان لائے اور پرہیز گار رہے ○ اور یوسف کے بھائی آئے

فَدَخَلُوْا عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾

فَدَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَعَرَفَهُمْ	وَ	هُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۵۸﴾
تو وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو اس نے پہچان لیا انہیں	اور	وہ	اس کو	پہچان نہ سکے

تو ان کے پاس حاضر ہوئے پس یوسف نے تو انہیں پہچان لیا اور وہ بھائی ان سے انجان رہے ○

═ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہی حال تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول تھے، لوگوں کی ضروریات سے واقف تھے، یہ جانتے تھے کہ شدید قحط ہونے والا ہے جس میں مخلوق کو راحت اور آسائش پہنچانے کی یہی صورت ہے کہ عنانِ حکومت کو آپ اپنے ہاتھ میں لیں اس لئے آپ نے امارت طلب فرمائی۔

(1)...... فخر اور تکبر کے لئے اپنی خوبیوں کو بیان کرنا ناجائز ہے لیکن دوسروں کو نفع پہنچانے یا مخلوق کے حقوق کی حفاظت کرنے کے لئے اگر اپنی خوبیوں کے اظہار کی ضرورت پیش آئے تو ممنوع نہیں، اسی لئے حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بادشاہ سے فرمایا کہ میں حفاظت و علم والا ہوں۔ (2)...... اس سے ═

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بھائیوں کو بنیامین سے متعلق ہدایت

وَ لَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ قَالَ ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ

وَ	لَمَّا	جَهَّزَهُمْ	بِجَهَازِهِمْ	قَالَ	ائْتُوْنِیْ بِاَخٍ
اور	جب	(یوسف نے) تیار کر دیا ان کے لئے	ان کا سامان	(تو) فرمایا	میرے پاس لے آؤ بھائی

اور جب یوسف نے ان کا سامان انہیں مہیا کر دیا تو فرمایا کہ اپنا سوتیلا بھائی

لَّكُمْ مِّنْ اَبِیْكُمْ ۚ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّیْۤ اُوْفِی

لَّكُمْ	مِّنْ اَبِیْكُمْ	اَلَا تَرَوْنَ	اَنِّیْۤ	اُوْفِی
اپنا	(جو) تمہارے باپ سے (ہے، یعنی سوتیلا)	کیا تم دیکھ نہیں رہے	کہ میں	پورا دیتا ہوں

میرے پاس لے آؤ، کیا تم یہ بات نہیں دیکھتے کہ میں ناپ مکمل

الْكَیْلَ وَ اَنَا خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ فَاِنْ لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ

الْكَیْلَ	وَ	اَنَا	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۵۹﴾ (1)	فَاِنْ	لَّمْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ
ناپ	اور	میں	سب سے بہتر مہمان نواز (ہوں)	تو اگر	تم نہ لائے میرے پاس اسے

کرتا ہوں اور میں سب سے بہتر مہمان نواز ہوں ○ تو اگر تم اس بھائی کو میرے پاس نہیں لاؤ گے

بھائیوں کا حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جواب

فَلَا كَیْلَ لَكُمْ عِنْدِیْ وَ لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

فَلَا	كَیْلَ	لَكُمْ	عِنْدِیْ	وَ	لَا تَقْرَبُوْنِ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا
تو نہیں	کوئی ناپ	تمہارے لیے	میرے پاس	اور	تم میرے قریب نہ آنا	انہوں نے کہا

تو تمہارے لیے میرے پاس کوئی ماپ نہیں اور نہ تم میرے قریب پھٹکنا ○ انہوں نے کہا:

سَنُرَاوِدُ عَنْهُ اَبَاهُ وَ اِنَّا لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

سَنُرَاوِدُ	عَنْهُ	اَبَاهُ	وَ	اِنَّا	لَفٰعِلُوْنَ ﴿۶۱﴾
عنقریب ہم مطالبہ کریں گے	اس کے متعلق	اس کے باپ (سے)	اور	بیشک ہم	ضرور کریں گے

ہم اس کے باپ سے اس کے متعلق ضرور مطالبہ کریں گے اور بیشک ہم ضرور یہ کریں گے ○

= معلوم ہوا کہ اُخروی اجر و ثواب حاصل کرنے کے لئے ایمان کے ساتھ ساتھ نیک اعمال ہونا بھی ضروری ہیں اس لئے فقط ایمان پر بھروسہ کر کے خود کو نیک اعمال سے بے نیاز جاننا درست نہیں۔

(1)...... پورا تولنا اور مہمان نوازی سنتِ انبیاء ہے اور مہمان نوازی شرعاً بھی کبھی واجب اور کبھی سنت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور مہمان نوازی کرنے والوں کے گناہ لے جاتا ہے اور (مہمان نوازی کے سبب) اللہ تعالیٰ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔ (جامع صغیر، ص ۳۲۳، الحدیث: ۵۲۴۲)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھائیوں پر کرم و احسان

وَ قَالَ لِفِتْيٰنِهِ اجْعَلُوْا بِضَاعَتَهُمْ فِيْ رِحَالِهِمْ لَعَلَّهُمْ

لَعَلَّهُمْ	فِيْ رِحَالِهِمْ	بِضَاعَتَهُمْ (1)	اجْعَلُوْا	لِفِتْيٰنِهِ	قَالَ	وَ
تاکہ وہ	ان کی بوریوں میں	ان کی رقم	رکھ دو	اپنے غلاموں سے	(یوسف نے) کہا	اور

اور یوسف نے اپنے غلاموں سے فرمایا: ان کی رقم (بھی) ان کی بوریوں میں واپس رکھ دو تاکہ

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے گزارش اور ان کا جواب

يَعْرِفُوْنَهَآ اِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾ فَلَمَّا

فَلَمَّا	يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٢﴾	لَعَلَّهُمْ	اِلٰٓى اَهْلِهِمْ	انْقَلَبُوْٓا	اِذَا	يَعْرِفُوْنَهَآ
پھر جب	لوٹ کر آئیں	تاکہ وہ	اپنے گھر والوں کی طرف	پلٹ کر جائیں	جب	پہچان لیں اسے

جب یہ اپنے گھر واپس لوٹ کر جائیں تو اسے پہچان لیں تاکہ یہ واپس آئیں ○ پھر جب

رَجَعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْهِمْ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا

مِنَّا	مُنِعَ	يٰٓاَبَانَا	قَالُوْا	اِلٰٓى اَبِيْهِمْ	رَجَعُوْٓا
ہم سے	روک دیا گیا	اے ہمارے باپ	(تو) انہوں نے کہا	اپنے باپ کی طرف	وہ لوٹ کر گئے

وہ اپنے باپ کی طرف لوٹ کر گئے تو کہنے لگے: اے ہمارے باپ! ہم سے غلہ

الْكَيْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَكْتَلْ

نَكْتَلْ	اَخَانَا	مَعَنَآ	فَاَرْسِلْ	الْكَيْلُ
(تاکہ) ہم ماپ کر سکیں (یعنی غلہ لاسکیں)	ہمارے بھائی (کو)	ہمارے ساتھ	تو آپ بھیج دیں	ماپ (غلہ)

روک دیا گیا ہے لہٰذا ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ ہم غلہ لاسکیں

وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ

هَلْ	قَالَ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿٦٣﴾	لَهٗ	اِنَّا	وَ
کیا (یعنی نہیں)	(یعقوب نے) فرمایا	ضرور حفاظت کرنے والے (ہوں گے)	اس کی	بیشک ہم	اور

اور ہم ضرور اس کی حفاظت کریں گے ○ یعقوب نے فرمایا: کیا

1 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے بھائیوں کی جانب سے دی جانے والی غلے کی رقم بھی سامان کے ساتھ ان کی بوریوں میں رکھوا دی تاکہ وہ قحط کے زمانے میں انہیں کام آئے، نیز یہ رقم پوشیدہ طور پر اُن کے پاس پہنچے تاکہ اُنہیں لینے میں شرم بھی نہ آئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب رشتہ داروں کو کسی چیز کی حاجت اور ضرورت ہو تو اس میں ان کی مدد کرنی چاہئے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی رشتہ دار کی مالی یا کوئی اور مدد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اس انداز میں اس تک رقم یا کوئی اور چیز پہنچائی جائے جس میں اسے لیتے ہوئے شرم بھی محسوس نہ ہو اور اس کی غیرت و خودداری پر بھی کوئی حرف نہ آئے۔

غلّے میں رقم دیکھ کر بیٹوں کا باپ سے مکالمہ

اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَاۤ اَمِنْتُكُمْ

اٰمَنُكُمْ	عَلَيْهِ	اِلَّا	كَمَاۤ	اَمِنْتُكُمْ
میں اعتبار کروں گا تمہارا	اس پر (کے بارے میں)	مگر	جیسا	میں نے اعتبار کیا تھا تمہارا

اس کے بارے میں تم پر ویسا ہی اعتبار کرلوں جیسا پہلے

عَلٰۤى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حٰفِظًا ۪

عَلٰۤى اَخِيْهِ	مِنْ قَبْلُ	فَاللّٰهُ	خَيْرٌ	حٰفِظًا (1)
اس کے بھائی پر (کے بارے میں)	(اس) سے پہلے	تو اللہ	سب سے بہتر	حفاظت کرنے والا (ہے)

اس کے بھائی کے بارے میں کیا تھا تو اللہ سب سے بہتر حفاظت فرمانے والا ہے

وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾ وَ لَمَّا فَتَحُوْا مَتَاعَهُمْ

وَّ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۶۴﴾	وَ	لَمَّا	فَتَحُوْا	مَتَاعَهُمْ
اور	وہی	تمام مہربانوں سے زیادہ مہربان (ہے)	اور	جب	انہوں نے کھولا	اپنا سامان

اور وہ ہر مہربان سے بڑھ کر مہربان ہے ○ اور جب انہوں نے اپنا سامان کھولا

وَجَدُوْا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ اِلَيْهِمْ ؕ قَالُوْا

وَجَدُوْا	بِضَاعَتَهُمْ	رُدَّتْ	اِلَيْهِمْ	قَالُوْا
(تو) انہوں نے پائی	اپنی رقم	جو لوٹا دی گئی تھی	ان کی طرف	انہوں نے کہا

تو اپنی رقم کو بھی موجود پایا کہ انہیں وہ رقم بھی واپس کردی گئی ہے۔ کہنے لگے:

يٰۤاَبَانَا مَا نَبْغِيْ ؕ هٰذِهٖ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ اِلَيْنَا ۚ

يٰۤاَبَانَا	مَا	نَبْغِيْ	هٰذِهٖ	بِضَاعَتُنَا	رُدَّتْ	اِلَيْنَا
اے ہمارے باپ	(اب اور) کیا	ہم چاہیں	یہ	ہماری رقم	لوٹا دی گئی	ہماری طرف

اے ہمارے باپ! اب ہمیں اور کیا چاہیے۔ یہ ہماری رقم ہے جو ہمیں واپس کردی گئی ہے

1..... مخلوق کے مقابلے میں یقیناً اللہ تعالیٰ کی حفاظت ہی سب سے بہتر ہے، اس لئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنی جان، مال، اولاد اور دین و ایمان وغیرہ کی حفاظت سے متعلق ظاہری اسباب اختیار کرنے کے بعد حقیقی اعتماد اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہی کرے۔ جان و مال کی حفاظت کے ظاہری اسباب اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ کرنے کے خلاف نہیں کیونکہ توکل نام ہی اسی چیز کا ہے کہ اسباب اختیار کرکے نتیجہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا جن لوگوں نے اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے سیکیورٹی گارڈز رکھے یا دیگر اسباب اختیار کئے تو ان کے بارے میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ انہیں اللہ تعالیٰ کی حفاظت پر بھروسہ نہیں۔

وَ نَمِيۡرُ اَهۡلَنَا وَ نَحۡفَظُ اَخَانَا وَ

وَ	نَمِيۡرُ	اَهۡلَنَا	وَ	نَحۡفَظُ	اَخَانَا	وَ
اور	ہم غلہ لائیں گے	اپنے گھر والوں (کے لیے)	اور	ہم حفاظت کریں گے	اپنے بھائی (کی)	اور

اور ہم اپنے گھر کے لیے غلہ لائیں اور ہم اپنے بھائی کی حفاظت کریں گے اور

نَزۡدَادُ كَيۡلَ بَعِيۡرٍ ؕ ذٰلِكَ كَيۡلٌ يَّسِيۡرٌ ﴿۶۵﴾ قَالَ

نَزۡدَادُ	كَيۡلَ بَعِيۡرٍ	ذٰلِكَ	كَيۡلٌ	يَّسِيۡرٌ ﴿۶۵﴾	قَالَ
ہم زیادہ پائیں گے	ایک اونٹ کا بوجھ	یہ	بوجھ	بہت آسان (ہے)	(یعقوب نے) فرمایا

ایک اونٹ کا بوجھ اور زیادہ پائیں، یہ بہت آسان بوجھ ہے ۝ یعقوب نے فرمایا:

لَنۡ اُرۡسِلَهٗ مَعَكُمۡ حَتّٰى تُؤۡتُوۡنِ مَوۡثِقًا

لَنۡ اُرۡسِلَهٗ	مَعَكُمۡ	حَتّٰى	تُؤۡتُوۡنِ	مَوۡثِقًا
میں ہرگز نہیں بھیجوں گا اسے	تمہارے ساتھ	یہاں تک کہ	تم دیدو مجھے	پختہ عہد

میں ہرگز اسے تمہارے ساتھ نہ بھیجوں گا جب تک تم مجھے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ لَتَاۡتُنَّنِيۡ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يُّحَاطَ

مِّنَ اللّٰهِ	لَتَاۡتُنَّنِيۡ	بِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنۡ	يُّحَاطَ
اللہ سے (کا)	(کہ) ضرور تم لے کر آؤ گے میرے پاس	اس کو	سوائے	یہ کہ	گردش آجائے

یہ عہد نہ دیدو کہ تم ضرور اسے (واپس) لے کر آؤ گے سوائے اس کے کہ تم (کسی بڑی مصیبت میں)

بِكُمۡ ۚ فَلَمَّاۤ اٰتَوۡهُ مَوۡثِقَهُمۡ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا

بِكُمۡ	فَلَمَّاۤ	اٰتَوۡهُ	مَوۡثِقَهُمۡ	قَالَ	اللّٰهُ	عَلٰى مَا
تم پر	پھر جب	انہوں نے دیدیا اسے	اپنا پختہ عہد	(تو) کہا	اللہ	(اس) پر جو

گھر جاؤ پھر انہوں نے یعقوب کو عہد دیدیا تو یعقوب نے فرمایا: جو ہم کہہ رہے ہیں

حضرت یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے شروطِ اجازت

روانگی کے وقت حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾ وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ

نَقُوْلُ	وَكِيْلٌ ﴿۶۶﴾	وَ	قَالَ	يٰبَنِيَّ	لَا تَدْخُلُوْا	مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ (1)
ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	اور	فرمایا	اے میرے بیٹو	تم داخل نہ ہونا	ایک دروازے سے

اس پر اللہ نگہبان ہے ○ اور فرمایا: اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے نہ داخل ہونا

وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ؕ وَمَآ اُغْنِيْ عَنْكُمْ

وَّ	ادْخُلُوْا	مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ (2)	وَ	مَآ اُغْنِيْ	عَنْكُمْ
اور	داخل ہونا	جدا جدا دروازوں سے	اور	میں نہیں بچاسکتا	تم سے (تمہیں)

اور جدا جدا دروازوں سے جانا، میں تمہیں اللہ سے

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	اِنِ الْحُكْمُ	اِلَّا	لِلّٰهِ	عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ
اللہ (کی تقدیر) سے	کچھ	نہیں حکم	مگر	اللہ کا	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

بچانہیں سکتا، حکم تو اللہ ہی کا چلتا ہے، میں نے اسی پر بھروسہ کیا

تقدیر و تدبیر

وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَلَمَّا دَخَلُوْا

وَ	عَلَيْهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا
اور	اسی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	جب	وہ داخل ہوئے

اور بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور جب وہ وہیں سے

مِنْ حَيْثُ اَمَرَهُمْ اَبُوْهُمْ ؕ مَا كَانَ يُغْنِيْ عَنْهُمْ

مِنْ حَيْثُ	اَمَرَهُمْ	اَبُوْهُمْ	مَا كَانَ يُغْنِيْ	عَنْهُمْ
جہاں سے	حکم دیا تھا انہیں	ان کے باپ (نے)	وہ نہیں بچاسکتا تھا	ان سے (انہیں)

داخل ہوئے جہاں سے ان کے باپ نے حکم دیا تھا، وہ انہیں اللہ سے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آفتوں اور مصیبتوں سے نجات حاصل کرنے کی تدبیر کرنا اور مناسب احتیاطیں اختیار کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے، سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آفتوں اور مصیبتوں سے بچنے کے لئے خود بھی مناسب تدبیریں فرمایا کرتے اور دوسروں کو بھی بتایا کرتے تھے۔

2 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بیٹوں کو جدا جدا دروازوں سے داخل ہونے کا حکم اس لئے دیا تاکہ وہ نظرِ بد سے محفوظ رہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نظر سے بچنے کے لئے نعمت کے اظہار سے بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ ”حاجتیں پوری کرنے پر نعمتوں کو چھپانے سے مدد چاہو کیونکہ ہر نعمت والے =

مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ

مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ [1]	اِلَّا	حَاجَةً	فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ
اللّٰہ (کی تقدیر) سے	کچھ	مگر	ایک خواہش (تھی)	یعقوب کے دل میں

کچھ بچا نہ سکتے تھے البتہ یعقوب کے دل میں ایک خواہش تھی

قَضٰىهَا ؕ وَ اِنَّهٗ لَذُوْ عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنٰهُ

قَضٰىهَا	وَ	اِنَّهٗ	لَذُوْ عِلْمٍ	لِّمَا	عَلَّمْنٰهُ
اس نے پورا کرلیا اسے	اور	بیشک وہ	ضرور علم والا (تھا)	(اس) لئے کہ	ہم نے تعلیم دی تھی اسے

جو اس نے پوری کرلی اور بیشک وہ صاحبِ علم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم دی تھی

وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾ ع وَ لَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى یُوْسُفَ

وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	لَمَّا	دَخَلُوْا	عَلٰى یُوْسُفَ
اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے ○ اور جب وہ سب بھائی یوسف کے پاس گئے

اٰوٰۤى اِلَیْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّیْۤ اَنَا اَخُوْكَ

اٰوٰۤى	اِلَیْهِ	اَخَاهُ	قَالَ	اِنِّیْۤ	اَنَا	اَخُوْكَ
(تو) اس نے جگہ دی	اپنی طرف	اپنے بھائی (کو)	کہا	بیشک میں	میں	تمہارا بھائی (ہوں)

تو یوسف نے اپنے سگے بھائی کو اپنے پاس جگہ دی (اور) فرمایا: بیشک میں تیرا حقیقی بھائی ہوں

فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾ فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ

فَلَا تَبْتَىٕسْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۶۹﴾	فَلَمَّا	جَهَّزَهُمْ
تو تم غم نہ کرو	(اس) پر جو	وہ کررہے ہیں	پھر جب	(یوسف نے) تیار کردیا ان کے لیے

تو اس پر غمگین نہ ہونا جو یہ کررہے ہیں ○ پھر جب انہیں ان کا سامان

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ایک بھائی پر راز افشا کرنا اور تسلی

بھائی کو روکنے کی تدبیر

ع ۸ ۲

═سے حسد کیا جاتا ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۲۷۷، الحدیث: ۶۶۵۵)

[1]......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بیٹوں کا مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا ان سے وہ چیز دور نہیں کرسکتا جو اللّٰہ تعالٰی نے ان کے لئے مقدر فرمادی ہے، اللّٰہ تعالٰی کی تقدیر کو دیکھا جائے تو ان کا ایک ہی دروازے سے داخل ہونا یا مختلف دروازوں سے داخل ہونا دونوں برابر ہیں، ان کا مختلف دروازوں سے جانا اگرچہ اللّٰہ تعالٰی کی تقدیر کو نہیں ٹال سکتا لیکن بدنظری سے بچنے کی یہ تدبیر اختیار کرنا حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام═

بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَایَةَ فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ

مُؤَذِّنٌ	اَذَّنَ	ثُمَّ	فِیْ رَحْلِ اَخِیْهِ	السِّقَایَةَ	جَعَلَ	بِجَهَازِهِمْ
ایک پکارنے والا	پکارا	پھر	اپنے بھائی کی بوری میں	پیالہ	(تو) رکھ دیا	ان کا سامان

مہیا کر دیا تو اپنے بھائی کی بوری میں پیالہ رکھ دیا پھر ایک منادی نے ندا کی:

اَیَّتُهَا الْعِیْرُ اِنَّكُمْ لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾ قَالُوْا وَ اَقْبَلُوْا

اَقْبَلُوْا	وَ	قَالُوْا	لَسٰرِقُوْنَ ﴿۷۰﴾	اِنَّكُمْ	الْعِیْرُ	اَیَّتُهَا
وہ متوجہ ہوئے	اور	انہوں نے کہا	ضرور چور ہو	بیشک تم	قافلے والو	اے

اے قافلے والو! بیشک تم چور ہو ○ انہوں نے پکارنے والوں کی طرف متوجہ ہو کر

عَلَیْهِمْ مَّا ذَا تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾ قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ

صُوَاعَ الْمَلِكِ	نَفْقِدُ	قَالُوْا	تَفْقِدُوْنَ ﴿۷۱﴾	مَّا ذَا	عَلَیْهِمْ
بادشاہ کا پیمانہ	ہم گم پاتے ہیں	انہوں نے کہا	تم گم پا رہے ہو	کیا چیز	ان پر (کی طرف)

کہا: کیا چیز تمہیں نہیں مل رہی ؟○ ندا کرنے والوں نے کہا: ہمیں بادشاہ کا پیمانہ نہیں مل رہا

وَ لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِیْرٍ وَّ اَنَا بِهٖ

بِهٖ	اَنَا	وَّ	حِمْلُ بَعِیْرٍ	جَآءَ بِهٖ	لِمَنْ	وَ
اس کا	میں	اور	ایک اونٹ کا بوجھ (انعام ہے)	لائے گا اسے	(اس) کے لیے جو	اور

اور جو اُسے لائے گا اس کے لیے ایک اونٹ کا بوجھ (انعام) ہے اور میں اس کا

زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا

مَّا جِئْنَا	عَلِمْتُمْ	لَقَدْ	تَاللّٰهِ	قَالُوْا	زَعِیْمٌ ﴿۷۲﴾ (1)
ہم نہیں آئے	تم جانتے ہو	ضرور بیشک	اللہ کی قسم	انہوں نے کہا	ضامن (ہوں)

ضامن ہوں ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم ! تمہیں خوب معلوم ہے کہ ہم زمین میں

=کے دل کی ایک تمنا تھی جو انہوں نے پوری کرلی۔

1.....اس آیت سے ثابت ہوا کہ کفالت جائز ہے، حدیثِ پاک سے بھی اس کا جواز ثابت ہے، نیز اس کے جائز ہونے پر اجماع بھی منعقد ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں کفالت کے معنی یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کر دے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا اور دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی مسلمان بھائی قرض یا کسی اور مصیبت میں گرفتار ہو تو ممکنہ بہتر صورت میں اس کی ضمانت دے کر=

لِنُفْسِدَ فِی الْاَرْضِ وَ مَا كُنَّا سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا فَمَا

لِنُفْسِدَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا كُنَّا	سٰرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	قَالُوْا	فَمَا
تاکہ فساد کریں	زمین میں	اور	ہم نہیں ہیں	چوری کرنے والے	انہوں نے کہا	تو کیا

فساد کرنے نہیں آئے اور نہ ہی ہم چور ہیں ○ اعلان کرنے والوں نے کہا: اگر

جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾ قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ

جَزَآؤُهٗۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	كٰذِبِیْنَ ﴿۷۴﴾	قَالُوْا	جَزَآؤُهٗ	مَنْ
(ہو گی) اس کی سزا	اگر	تم ہوئے	جھوٹے	انہوں نے کہا	اس کی سزا	جو

تم جھوٹے ہوئے تو اس کی سزا کیا ہو گی ؟○ انہوں نے کہا: اِس کی سزا یہ ہے کہ جس کے

وُّجِدَ فِیْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِی

وُّجِدَ	فِیْ رَحْلِهٖ	فَهُوَ	جَزَآؤُهٗ	كَذٰلِكَ	نَجْزِی (1)
وہ (پیمانہ) پایا جائے	اس کے سامان میں	تو وہی	اس کا بدلہ (ہو گا)	اسی طرح	ہم سزا دیتے ہیں

سامان میں (وہ پیالہ) ملے وہی خود اس کا بدلہ ہو گا۔ ہمارے یہاں ظالموں کی

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾ فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ ثُمَّ

الظّٰلِمِیْنَ ﴿۷۵﴾	فَبَدَاَ	بِاَوْعِیَتِهِمْ	قَبْلَ وِعَآءِ اَخِیْهِ (2)	ثُمَّ
ظالموں (کو)	تو اس نے (تلاشی کی) ابتداء کی	ان کی بوریوں سے	اپنے بھائی کی بوری سے پہلے	پھر

یہی سزا ہے ○ تو حضرت یوسف نے اپنے بھائی کے سامان کی تلاشی لینے سے پہلے دوسروں کی تلاشی لینا شروع کی پھر

اسْتَخْرَجَهَا مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ ؕ كَذٰلِكَ كِدْنَا لِیُوْسُفَ ؕ

اسْتَخْرَجَهَا	مِنْ وِّعَآءِ اَخِیْهِ	كَذٰلِكَ	كِدْنَا	لِیُوْسُفَ
اس نے نکال لیا وہ پیالہ	اپنے بھائی کی بوری سے	اسی طرح	ہم نے تدبیر بتائی	یوسف کو

اس پیالے کو اپنے بھائی کے سامان سے نکال لیا۔ ہم نے یوسف کو یہی تدبیر بتائی تھی۔

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تدبیر، شبہات کا ازالہ

=اس کی مصیبت دور کرنے کی کوشش کریں۔

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں چونکہ چوری کی یہی سزا مقرر تھی اس لئے انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں ظالموں کی یہی سزا ہے۔

2 ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنیامین کو روکنے کا ایک حیلہ اختیار فرمایا اور یہ بالکل جائز حیلہ تھا کہ کسی پر ظلم نہ تھا بلکہ ان سب کو بہت فائدہ پہنچانا مقصود تھا جو آخر میں جا کر ظاہر ہوا۔ اس سے معلوم ہوا کہ شرعی حیلے درست ہیں۔

بھائیوں کی حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف چوری کی نسبت اور آپ کا طرزِ عمل

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ اَخَاهُ فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ

مَا كَانَ لِيَاْخُذَ	اَخَاهُ	فِيْ دِيْنِ الْمَلِكِ	اِلَّاۤ	اَنْ
(اس کے لئے درست) نہ تھا کہ وہ لے لے	اپنے بھائی (کو)	بادشاہ کے قانون میں	مگر	یہ کہ

بادشاہی قانون میں اس کیلئے درست نہیں تھا کہ اپنے بھائی کو لے لے مگر یہ کہ

يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ

يَّشَآءَ	اللّٰهُ	نَرْفَعُ	دَرَجٰتٍ	مَّنْ	نَّشَآءُ	وَ	فَوْقَ كُلِّ ذِيْ عِلْمٍ
چاہے	اللہ	ہم بلند کر دیتے ہیں	درجوں	جسے	چاہتے ہیں	اور	ہر علم والے کے اوپر

اللہ چاہے۔ ہم جسے چاہتے ہیں درجوں بلند کر دیتے ہیں اور ہر علم والے کے اوپر

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ قَالُوْۤا اِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

عَلِيْمٌ ﴿۷۶﴾ (1)	قَالُوْۤا	اِنْ	يَّسْرِقْ	فَقَدْ	سَرَقَ (2)
ایک علم والا (ہے)	(بھائیوں نے) کہا	اگر	وہ چوری کرے	تو بیشک	چوری کر چکا ہے

ایک علم والا ہے ۝ بھائیوں نے کہا: اگر اس نے چوری کی ہے تو بیشک اس سے پہلے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَ

اَخٌ لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	فَاَسَرَّهَا	يُوْسُفُ	فِيْ نَفْسِهٖ	وَ
اس کا بھائی	(اس) سے پہلے	تو چھپا لیا اس (بات) کو	یوسف (نے)	اپنے دل میں	اور

اس کے بھائی نے بھی چوری کی تھی تو یوسف نے یہ بات اپنے دل میں چھپا رکھی اور

لَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ وَ اللّٰهُ

لَمْ يُبْدِهَا	لَهُمْ	قَالَ	اَنْتُمْ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَ	اللّٰهُ
ظاہر نہیں کیا اسے	ان پر	(دل میں) کہا	تم	بہت برے (ہو)	درجے کے اعتبار سے	اور	اللہ

ان پر ظاہر نہ کی (اور دل میں) کہا تم انتہائی گھٹیا درجے کے آدمی ہو اور اللہ

1 ...... مخلوق میں ہر علم والے سے اوپر ایک علم والا ہے اور اس سلسلے کی انتہا تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہے یعنی مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور آپ سے بے انتہا زیادہ خالق ومالک کا علم ہے۔ لہٰذا خود کو سب سے بڑا عالم نہ سمجھا جائے اور نہ کہا جائے۔

2 ...... جسے انہوں نے چوری قرار دے کر حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف منسوب کیا وہ واقعہ یہ تھا کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے نانا کا ایک بت چپکے سے لے کر توڑ دیا اور اسے راستے میں پڑی نجاست کے اندر ڈال دیا۔ یہ حقیقت میں چوری نہ تھی بلکہ بت پرستی کا مٹانا تھا۔

بھائیوں کی بارگاہِ یوسف میں گزارش

اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾ قَالُوْا یٰۤاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ

اَعْلَمُ	بِمَا	تَصِفُوْنَ ﴿۷۷﴾	قَالُوْا (1)	یٰۤاَیُّهَا	الْعَزِیْزُ	اِنَّ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم باتیں کر رہے ہو	انہوں نے کہا	اے	عزیز	بیشک

خوب جانتا ہے جو تم باتیں کر رہے ہو ○ انہوں نے کہا: اے عزیز! بیشک

لَهٗۤ اَبًا شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا مَكَانَهٗ ۚ

لَهٗۤ	اَبًا	شَیْخًا كَبِیْرًا	فَخُذْ	اَحَدَنَا	مَكَانَهٗ
اس کا	ایک باپ (ہے)	بہت بوڑھا	تو تم لے لو	ہم میں سے کسی ایک (کو)	اس کی جگہ

اس کے بہت بوڑھے والد ہیں تو آپ اس کی جگہ ہم میں سے کسی کو لے لیں،

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾ قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ

اِنَّا	نَرٰىكَ	مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۷۸﴾	قَالَ	مَعَاذَ اللّٰهِ
بیشک	ہم دیکھ رہے ہیں تجھے	احسان کرنے والوں میں سے	(یوسف نے) کہا	اللہ کی پناہ

بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں ○ یوسف نے فرمایا: اللہ کی پناہ

اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا

اَنْ	نَّاْخُذَ	اِلَّا	مَنْ	وَّجَدْنَا	مَتَاعَنَا
(اس سے) کہ	ہم پکڑ لیں	(اس کے) علاوہ (کوئی اور)	جو	ہم نے پایا	اپنا سامان

کہ جس کے پاس ہم نے اپنا سامان پایا ہے اس کے علاوہ کسی اور کو

ناامید ہونے پر بھائیوں کا باہمی مشورہ

عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ ع فَلَمَّا اسْتَایْــٴَسُوْا

عِنْدَهٗۤ	اِنَّاۤ	اِذًا	لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾	فَلَمَّا	اسْتَایْــٴَسُوْا
اس کے پاس	بیشک ہم	اس وقت	ضرور ظلم کرنے والے (ہوں گے)	پھر جب	وہ مایوس ہو گئے

پکڑیں۔ (ایسا کریں) جب تو ہم ظالم ہوں گے ○ پھر جب وہ بھائی اس سے مایوس ہو گئے

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں اگرچہ چور کی سزا یہ تھی کہ اسے غلام بنالیا جائے لیکن فدیہ لے کر معاف کر دینا بھی جائز تھا، اس لئے بھائیوں نے کہا: اے عزیز! اس کے والد عمر میں بہت بڑے ہیں، وہ اس سے محبت رکھتے ہیں اور اسی سے ان کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ آپ ہم میں سے کسی ایک کو غلام بنا کر یا فدیہ ادا کرنے تک رہن کے طور پر رکھ لیں بیشک ہم آپ کو احسان کرنے والا دیکھ رہے ہیں کہ آپ نے ہمیں عزت دی، کثیر مال ہمیں عطا کیا، ہمارا مطلوب اچھی طرح پورا ہوا اور ہمارے غلے کی قیمت بھی ہمیں لوٹا دی۔

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

مِنْهُ	خَلَصُوْا	نَجِيًّا	قَالَ	كَبِيْرُهُمْ[1]
اس (بھائی) سے	(تو) وہ الگ ہو گئے	سرگوشی کرنے (کے لئے)	کہا	ان کے بڑے (بھائی نے)

تو ایک طرف جاکر سرگوشی میں مشورہ کرنے لگے۔ ان میں بڑا بھائی کہنے لگا:

اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا

اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اَبَاكُمْ	قَدْ	اَخَذَ	عَلَيْكُمْ	مَّوْثِقًا
کیا تم نہیں جانتے	کہ	تمہارے باپ (نے)	تحقیق	لیا تھا	تم پر (سے)	پختہ عہد

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے اللہ کا

مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ

مِّنَ اللّٰهِ	وَ	مِنْ قَبْلُ	مَا فَرَّطْتُّمْ	فِيْ يُوْسُفَ
اللہ سے (کا)	اور	(اس) سے پہلے	تم نے کوتاہی کی	یوسف (کے حق) میں

عہد لیا تھا اور اس سے پہلے تم یوسف کے حق میں کوتاہی کر چکے ہو

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْٓ اَبِيْٓ

فَلَنْ اَبْرَحَ	الْاَرْضَ	حَتّٰى	يَاْذَنَ	لِيْٓ	اَبِيْٓ
تو میں ہرگز نہ ہٹوں گا	(مصر کی اس) زمین (سے)	یہاں تک کہ	اجازت دیدے	مجھے	میرا باپ

تو میں تو یہاں سے ہرگز نہ ہٹوں گا جب تک میرے والد مجھے اجازت نہ دیدیں

اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰

اَوْ	يَحْكُمَ	اللّٰهُ	لِيْ	وَ	هُوَ	خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ۝۸۰
یا	(کوئی) حکم فرمادے	اللہ	میرے لئے	اور	وہ	سب سے بہتر حکم دینے والا (ہے)

یا اللہ مجھے کوئی حکم فرمادے اور وہ سب سے بہتر حکم دینے والا ہے ○

[1] ...... جب بھائیوں کو حضرت بنیامین کے ملنے کی امید نہ رہی تو بڑے بھائی نے چھوٹے بھائیوں کو سمجھایا۔ عقلِ عام کا تقاضا بھی یہی ہے کہ بڑے کو چاہئے کہ وہ چھوٹوں کو سمجھائے خواہ وہ علم میں بڑا ہو، یا عمر میں، یا سمجھ داری میں، البتہ سمجھانے میں ایسا انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے سامنے والے کی عزتِ نفس مجروح ہو اور وہ نصیحت قبول کرنے کی بجائے اپنی بات پر مزید پکا ہو جائے۔

اِرْجِعُوْۤا اِلٰۤى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا يٰۤاَبَانَاۤ اِنَّ ابْنَكَ

اِرْجِعُوْۤا	اِلٰۤى اَبِيْكُمْ	فَقُوْلُوْا	يٰۤاَبَانَاۤ	اِنَّ	ابْنَكَ
تم لوٹ کر جاؤ	اپنے باپ کی طرف	پھر عرض کرو	اے ہمارے باپ	بیشک	آپ کے بیٹے (نے)

تم اپنے باپ کے پاس لوٹ کر جاؤ پھر عرض کرو: اے ہمارے باپ! بیشک آپ کے بیٹے نے

سَرَقَ ۚ وَمَا شَهِدْنَاۤ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا

سَرَقَ	وَ	مَا شَهِدْنَاۤ	اِلَّا	بِمَا	عَلِمْنَا	وَ	مَا كُنَّا
چوری کی	اور	ہم نے گواہی نہ دی	مگر	(اسی بات) کی جسے	ہم نے جانا	اور	ہم نہ تھے

چوری کی ہے اور ہم اتنی ہی بات کے گواہ ہیں جتنی ہمیں معلوم ہے اور ہم غیب کے

لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا وَ

لِلْغَيْبِ	حٰفِظِيْنَ ﴿۸۱﴾	وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ	الَّتِيْ كُنَّا فِيْهَا	وَ
غیب کی	نگہبانی کرنے والے	اور پوچھ لیں (اس) بستی (والوں سے)	جس میں ہم تھے	اور

نگہبان نہ تھے ○ اور اس شہر والوں سے پوچھ لیجیے جس میں ہم تھے اور

دو بیٹوں کی جدائی پر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور کیفیت

الْعِيْرَ الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا ؕ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ قَالَ

الْعِيْرَ	الَّتِيْۤ اَقْبَلْنَا فِيْهَا	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ﴿۸۲﴾ [1]	قَالَ
(اس) قافلہ (سے)	جس میں ہم واپس آئے	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	(یعقوب نے) کہا

اس قافلہ سے (معلوم کرلیں) جس میں ہم واپس آئے ہیں اور بیشک ہم سچے ہیں ○ یعقوب نے فرمایا:

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا ؕ فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ؕ عَسَى

بَلْ	سَوَّلَتْ [2]	لَكُمْ	اَنْفُسُكُمْ	اَمْرًا	فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ	عَسَى
بلکہ	بنادی ہے	تمہارے لئے	تمہارے نفسوں (نے)	ایک بات	تو عمدہ صبر (ہے)	قریب ہے

بلکہ تمہارے نفس نے تمہارے لئے کچھ حیلہ بنادیا ہے تو عمدہ صبر ہے۔ عنقریب

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے یہ باتیں کہنے سے مقصود یہ تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ان بھائیوں پر سے تہمت اچھی طرح زائل ہو جائے کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعے میں یہ تہمت کا سامنا کر چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اعتبار نہیں کھونا چاہئے کیونکہ جب بندہ اعتبار کھو دیتا ہے تو اسے قسمیں کھا کر اور منت سماجت کر کے اپنی بات کا یقین دلوانا پڑتا ہے۔ 2 ...... بیٹوں کی بات سن کر حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ یہ بھی تمہارے نفسوں نے تمہارے لئے اس بات کو مزید کر کے گھڑ لیا ہے کہ تم بنیامین کی طرف چوری کی نسبت کر رہے ہو۔

اللّٰهُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًاؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾

اللّٰهُ	اَنْ	یَّاْتِیَنِیْ بِهِمْ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۸۳﴾
اللہ	کہ	لے آئے میرے پاس ان سب کو	بیشک وہ	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)

اللہ ان سب کو میرے پاس لے آئے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○

وَ تَوَلّٰى عَنْهُمْ وَ قَالَ یٰۤاَسَفٰى عَلٰى یُوْسُفَ وَ

وَ	تَوَلّٰى	عَنْهُمْ	وَ	قَالَ	یٰۤاَسَفٰى (1)	عَلٰى یُوْسُفَ	وَ
اور	(یعقوب نے) منہ پھیرا	ان سے	اور	کہا	ہائے افسوس	یوسف (کی جدائی) پر	اور

اور یعقوب نے ان سے منہ پھیرا اور کہا: ہائے افسوس! یوسف کی جدائی پر اور

ابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾

ابْیَضَّتْ	عَیْنٰهُ	مِنَ الْحُزْنِ	فَهُوَ	كَظِیْمٌ ﴿۸۴﴾
سفید ہوگئیں	اس کی دونوں آنکھیں	غم سے	تو وہ	(اپنا) غم برداشت کرتے رہے

یعقوب کی آنکھیں غم سے سفید ہوگئیں تو وہ (اپنا) غم برداشت کرتے رہے ○

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض

قَالُوْا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ یُوْسُفَ حَتّٰى

قَالُوْا	تَاللّٰهِ	تَفْتَؤُا تَذْكُرُ	یُوْسُفَ	حَتّٰى
(بھائیوں نے) کہا	اللہ کی قسم	آپ ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے	یوسف (کو)	یہاں تک کہ

بھائیوں نے کہا: اللہ کی قسم! آپ ہمیشہ یوسف کو یاد کرتے رہیں گے یہاں تک کہ

حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

تَكُوْنَ حَرَضًا اَوْ تَكُوْنَ مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾ قَالَ

تَكُوْنَ	حَرَضًا	اَوْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْهٰلِكِیْنَ ﴿۸۵﴾	قَالَ
ہوجائیں گے	موت کے قریب	یا	ہوجائیں گے	فوت ہونے والوں میں سے	(یعقوب نے) کہا

آپ مرنے کے قریب ہوجائیں گے یا فوت ہی ہوجائیں گے ○ یعقوب نے کہا:

(1)......اولاد کی آزمائش بڑی ہوتی ہے اور اس پر صبر کرنے کا اجر بھی بہت بڑا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: تم نے اس کے دل کا پھل لے لیا۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا۔ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر ادا کیا اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْنَ کہا۔ فرماتا ہے: میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اس کا نام ”حمد کا مکان“ رکھو۔ (ترمذی، ۲/۳۱۳، الحدیث: ۱۰۲۳)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنیامین کو تلاش کرنے کی ہدایت

اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَ حُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِنَّمَآ	اَشْكُوْا	بَثِّيْ	وَ	حُزْنِيْٓ	اِلَى اللّٰهِ [1]	وَ
صرف	میں فریاد کرتا ہوں	اپنی پریشانی	اور	اپنے غم (کی)	اللہ کی طرف	اور

میں تو اپنی پریشانی اور غم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں اور

اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ يٰبَنِيَّ اذْهَبُوْا

اَعْلَمُ	مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ [2]	يٰبَنِيَّ	اذْهَبُوْا
میں جانتا ہوں	اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	اے میرے بیٹو	جاؤ

میں اللہ کی طرف سے وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ اے بیٹو! تم جاؤ

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ وَ لَا تَايْـَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ

فَتَحَسَّسُوْا	مِنْ يُّوْسُفَ وَ اَخِيْهِ	وَ	لَا تَايْـَٔسُوْا [3]	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو سراغ لگاؤ	یوسف اور اس کے بھائی (کا)	اور	ناامید نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک

اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک

بارگاہِ یوسف میں بھائیوں کی دوبارہ حاضری

لَا يَايْـَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا

لَا يَايْـَٔسُ	مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا
ناامید نہیں ہوتے	اللہ کی رحمت سے	مگر	کافر لوگ	پھر جب	وہ حاضر ہوئے

اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں ○ پھر جب وہ یوسف کے پاس

عَلَيْهِ قَالُوْا يٰٓاَيُّهَا الْعَزِيْزُ مَسَّنَا وَ

عَلَيْهِ	قَالُوْا	يٰٓاَيُّهَا	الْعَزِيْزُ	مَسَّنَا	وَ
اس پر (یوسف کے پاس)	انہوں نے کہا	اے	عزیز	پہنچی ہے ہمیں	اور

پہنچے تو کہنے لگے: اے عزیز! ہمیں اور ہمارے گھر والوں کو

1 ...... حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان سے معلوم ہوا کہ غم اور پریشانی میں اللہ تعالٰی سے فریاد کرنا صبر کے خلاف نہیں، ہاں بے صبری کے کلمات منہ سے نکالنا یا لوگوں سے شکوے کرنا بے صبری ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جانتے تھے کہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زندہ ہیں اور ان سے ملنے کی توقع ہے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کا خواب حق ہے اور ضرور واقع ہو گا۔ 3 ...... زندگی میں پے درپے آنے والی مصیبتوں، مشکلوں اور دشواریوں کی وجہ سے اللہ تعالٰی کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ حقیقی طور پر دنیا و آخرت کی تمام مشکلات کو دور کرنے والا=

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا افشائے راز

اَهْلَنَا الضُّرُّ وَ جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ فَاَوْفِ

فَاَوْفِ	جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجٰىةٍ	وَ	الضُّرُّ	اَهْلَنَا
تو آپ پورا کر دیں	ہم لے کر آئے ہیں حقیر سا سرمایہ	اور	تکلیف، مصیبت	ہمارے گھر والوں (کو)

مصیبت پہنچی ہوئی ہے اور ہم حقیر سا سرمایہ لے کر آئے ہیں تو آپ ہمیں پورا

لَنَا الْكَیْلَ وَ تَصَدَّقْ عَلَیْنَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَجْزِی

یَجْزِی	اللّٰهَ	اِنَّ	عَلَیْنَا	تَصَدَّقْ	وَ	الْكَیْلَ	لَنَا
صلہ دیتا ہے	اللہ	بیشک	ہم پر	خیرات (بھی) کریں	اور	ناپ	ہمارے لئے

ناپ دیدیجئے اور ہم پر کچھ خیرات بھی کیجئے، بیشک اللہ خیرات دینے والوں کو

الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾ قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ

فَعَلْتُمْ	مَّا	عَلِمْتُمْ	هَلْ	قَالَ	الْمُتَصَدِّقِیْنَ ﴿۸۸﴾
تم نے کیا	جو	تم جانتے ہو	کیا	(یوسف نے) کہا	خیرات دینے والوں (کو)

صلہ دیتا ہے ○ یوسف نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے جو تم نے

بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾ قَالُوْۤا ءَاِنَّكَ

ءَاِنَّكَ	قَالُوْۤا	جٰهِلُوْنَ ﴿۸۹﴾	اَنْتُمْ	اِذْ	بِیُوْسُفَ وَ اَخِیْهِ [1]
کیا بیشک تم	انہوں نے کہا	نادان (تھے)	تم	جب	یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ

یوسف اور اس کے بھائی کے ساتھ کیا تھا جب تم نادان تھے ○ انہوں نے کہا: کیا واقعی

لَاَنْتَ یُوْسُفُ ؕ قَالَ اَنَا یُوْسُفُ وَ هٰذَاۤ اَخِیْ ز قَدْ

قَدْ	اَخِیْ	هٰذَآ	وَ	یُوْسُفُ	اَنَا	قَالَ	یُوْسُفُ	لَاَنْتَ
بیشک	میرا بھائی (ہے)	یہ	اور	یوسف (ہوں)	میں	فرمایا	یوسف (ہو؟)	ضرور تم

آپ ہی یوسف ہیں؟ فرمایا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے۔ بیشک

=اور تنگی کے بعد آسانیاں عطا کرنے والا اس کے سوا اور کوئی نہیں۔

1 ...... بھائیوں کا یہ حال سن کر حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر گریہ طاری ہو گیا اور مبارک آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا کیا حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو مارنا، کنوئیں میں گرانا، بیچنا، والد صاحب سے جدا کرنا اور اُن کے بعد اُن کے بھائی کو تنگ رکھنا، پریشان کرنا تمہیں یاد ہے اور یہ فرماتے ہوئے حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو تبسم آگیا اور اُنہوں نے آپ کے گوہرِ دندان کا حسن دیکھ کر پہچانا کہ یہ تو جمالِ یوسفی کی شان ہے۔

مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا ؕ اِنَّهٗ مَنْ یَّتَّقِ وَ یَصْبِرْ

مَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْنَا	اِنَّهٗ	مَنْ	یَّتَّقِ	وَ	یَصْبِرْ[1]
احسان فرمایا	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	بیشک	جو	پرہیز گاری کرے	اور	صبر کرے

اللہ نے ہم پر احسان کیا۔ بیشک جو پرہیز گاری اور صبر کرے

بھائیوں کا اعترافِ حق

فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ

فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُضِیْعُ	اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۹۰﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ
تو بیشک	اللہ	ضائع نہیں کرتا	نیکی کرنے والوں کا اجر	انہوں نے کہا	اللہ کی قسم

تو اللہ نیکوں کا اجر ضائع نہیں کرتا ○ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم!

لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ اِنْ كُنَّا

لَقَدْ	اٰثَرَكَ	اللّٰهُ	عَلَیْنَا	وَ	اِنْ	كُنَّا
ضرور بیشک	فضیلت دی آپ کو	اللہ (نے)	ہمارے اوپر	اور	بیشک	ہم تھے

بیشک اللہ نے آپ کو ہم پر فضیلت دی اور بیشک ہم

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عفوو کرم

لَخٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۱﴾ قَالَ لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ

لَخٰطِـِٕیْنَ ﴿۹۱﴾	قَالَ	لَا تَثْرِیْبَ[2]	عَلَیْكُمُ	الْیَوْمَ	یَغْفِرُ
ضرور خطا کرنے والے	(یوسف نے) کہا	کوئی ملامت نہیں	تم پر	آج	معاف کرے

خطا کار تھے ○ فرمایا: آج تم پر کوئی ملامت نہیں، اللہ

حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مقدس قمیص کی برکت

اللّٰهُ لَكُمْ٘ وَ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾ اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا

اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	هُوَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ﴿۹۲﴾	اِذْهَبُوْا بِقَمِیْصِیْ هٰذَا
اللہ	تمہیں	اور	وہ	سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان (ہے)	تم لے جاؤ میرا یہ کرتا

تمہیں معاف کرے اور وہ سب مہربانوں سے بڑھ کر مہربان ہے ○ میرا یہ کرتا لے جاؤ

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ تقویٰ اور صبر بہت عظیم اعمال ہیں اور یہ اعمال کرنے والا اجر و ثواب سے محروم نہیں رہتا، اللہ تعالیٰ ہمیں بھی متقی اور صابر بنائے، آمین۔

(2)...... جب بھائیوں نے اپنی خطا کا اعتراف کر لیا تو حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بھی انہیں معاف کر دیا اور در گزر سے کام لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ عفوو در گزر سنتِ انبیاء ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ عفوو درگزر کی عادت اپنائیں اور ایذا پہنچانے والوں کو رضائے الٰہی کے لئے معاف کر دیں خصوصاً جبکہ وہ اپنے کئے پر شرمندہ بھی ہوں۔ حدیثِ پاک میں ہے: رحم کیا کرو، تم پر بھی رحم کیا جائے گا اور معاف کرنا اختیار کرو، تمہیں بھی معاف کیا جائے گا۔ (شعب الایمان، ۵/۴۴۹، الحدیث: ۷۲۳۶)

فَاَلْقُوْهُ عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ یَاْتِ بَصِیْرًا ۚ وَ

فَاَلْقُوْهُ	عَلٰى وَجْهِ اَبِیْ	یَاْتِ	بَصِیْرًا [1]	وَ
توڈال دو اسے	میرے باپ کے منہ پر	وہ ہو جائیں گے	دیکھنے والے	اور

اور اسے میرے باپ کے منہ پر ڈال دیناوہ دیکھنے والے ہو جائیں گے اور

خوشبوئے یوسف کی خبر اور حاضرین کا جواب

اْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾ ع وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِیْرُ قَالَ

اْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۳﴾	وَ	لَمَّا	فَصَلَتِ	الْعِیْرُ	قَالَ
لے آؤ میرے پاس اپنے سب گھر والوں (کو)	اور	جب	(مصر سے) جدا ہوا	قافلہ	(تو) کہا

اپنے سب گھر بھر کو میرے پاس لے آؤ○ اور جب قافلہ وہاں سے جدا ہوا تو ان کے باپ نے

اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَبُوْهُمْ	اِنِّیْ	لَاَجِدُ	رِیْحَ یُوْسُفَ	لَوْ	لَاۤ	اَنْ
ان کے باپ (نے)	بیشک میں	ضرور پاتا ہوں	یوسف کی خوشبو	اگر	نہ (ہوتا)	یہ کہ

فرمادیا: بیشک میں یوسف کی خوشبو پارہا ہوں۔ اگر

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾

تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾	قَالُوْا	تَاللّٰهِ	اِنَّكَ	لَفِیْ ضَلٰلِكَ الْقَدِیْمِ ﴿۹۵﴾ [2]
تم کم سمجھ کہو مجھے	(حاضرین نے) کہا	اللہ کی قسم	بیشک آپ	اپنی پرانی وارفتگی میں (ہیں)

تم مجھے کم سمجھ نہ کہو○ حاضرین نے کہا: اللہ کی قسم! آپ اپنی اسی پرانی محبت میں گم ہیں○

قمیصِ یوسف کی برکت سے حضرت یعقوب عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بینائی کی واپسی

فَلَمَّاۤ اَنْ جَآءَ الْبَشِیْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

فَلَمَّاۤ	اَنْ جَآءَ	الْبَشِیْرُ	اَلْقٰىهُ	عَلٰى وَجْهِهٖ
پھر جب	آیا	خوشخبری سنانے والا	(تو) اس نے ڈال دیا وہ کرتا	اس (یعقوب) کے منہ پر

پھر جب خوشخبری سنانے والا آیا تو اس نے وہ کرتا یعقوب کے منہ پر ڈال دیا،

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے تبرکات اور ان کے مبارک جسموں سے چھوئی ہوئی چیزیں بیماریوں کی شفا، دافعِ بلا اور مشکل کشا ہوتی ہیں۔ قرآن و حدیث اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی مبارک زندگی کا مطالعہ کریں تو ایسے واقعات بکثرت مل جائیں گے جن میں بزرگانِ دین کے مبارک جسموں سے مس ہونے والی چیزوں میں شفا کا بیان ہو۔ 2 ......یہ بات انہوں نے اس لئے کہی کیونکہ وہ اس گمان میں تھے کہ اب حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کہاں زندہ ہوں گے اُن کی تو وفات بھی ہو چکی ہو گی۔

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ ۚۙ اِنِّيْۤ اَعْلَمُ

فَارْتَدَّ	بَصِيْرًا	قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	اِنِّيْۤ	اَعْلَمُ
تو وہ ہو گئے	دیکھنے والے	(یعقوب نے) کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	بیشک میں	جانتا ہوں

اسی وقت وہ دیکھنے والے ہو گئے۔ یعقوب نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ میں اللہ کی طرف سے

مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوْا يٰۤاَبَانَا

مِنَ اللّٰهِ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوْا	يٰۤاَبَانَا
اللہ کی طرف سے	وہ (بات) جو	تم نہیں جانتے	انہوں نے کہا	اے ہمارے باپ

وہ بات جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے ○ بیٹوں نے کہا: اے ہمارے باپ!

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾

اسْتَغْفِرْ (1)	لَنَا	ذُنُوْبَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	خٰطِـِٕيْنَ ﴿۹۷﴾
مغفرت طلب کریں	ہمارے لئے	ہمارے گناہوں (کی)	بیشک	ہم تھے	خطا کرنے والے

ہمارے گناہوں کی معافی مانگئے، بیشک ہم خطا کار ہیں ○

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

قَالَ	سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ	لَكُمْ	رَبِّيْ	اِنَّهٗ	هُوَ
فرمایا	عنقریب میں مغفرت طلب کروں گا	تمہارے لئے	اپنے رب (سے)	بیشک	وہی

فرمایا: عنقریب میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا، بیشک وہی

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾ فَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰۤى

الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿۹۸﴾	فَلَمَّا	دَخَلُوْا (2)	عَلٰى يُوْسُفَ	اٰوٰۤى
بخشنے والا	مہربان (ہے)	پھر جب	وہ حاضر ہوئے	یوسف پر (کے پاس)	(تو) اس نے جگہ دی

بخشنے والا، مہربان ہے ○ پھر جب وہ سب یوسف کے پاس پہنچے تو اس نے

بیٹوں کی حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے استغفار کی درخواست اور آپ کا جواب

حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مصر آمد اور ان کا اعزاز واکرام

(1)...... برادرانِ یوسف نے اپنے والد حضرت یعقوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں دعائے استغفار کی درخواست کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے دعا کروانی چاہئے اور والدین سے بھی اپنے لئے دعا کی درخواست کرنی چاہئے۔

(2)...... یہ داخل ہونا حدودِ مصر میں تھا اس کے بعد دوسری بار داخل ہونا خاص شہر میں ہے جس کا بیان اسی آیت کے اگلے حصے میں ہے۔

خوابِ یوسف کی تعبیر اور حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو سجدہ کیا جانا

اِلَیْهِ اَبَوَیْهِ وَ قَالَ ادْخُلُوْا مِصْرَ اِنْ شَآءَ

اِلَیْهِ	اَبَوَیْهِ	وَ	قَالَ	ادْخُلُوْا	مِصْرَ	اِنْ	شَآءَ
اپنی طرف (اپنے پاس)	اپنے ماں باپ (کو)	اور	کہا	داخل ہو جاؤ	مصر (میں)	اگر	چاہا

اپنے ماں باپ کو اپنے پاس جگہ دی اور کہا: تم مصر میں داخل ہو جاؤ، اگر اللہ نے

اللّٰهُ اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾ؕ وَ رَفَعَ اَبَوَیْهِ عَلَی الْعَرْشِ

اللّٰهُ	اٰمِنِیْنَ ﴿۹۹﴾	وَ	رَفَعَ	اَبَوَیْهِ	عَلَی الْعَرْشِ
اللہ (نے)	امن والے ہو کر	اور	اس نے اونچا کیا (بٹھایا)	اپنے ماں باپ (کو)	تخت پر

چاہا (تو) امن وامان کے ساتھ ۝ اور اس نے اپنے ماں باپ کو تخت پر بٹھایا

وَ خَرُّوْا لَهٗ سُجَّدًا ۚ وَ قَالَ یٰۤاَبَتِ هٰذَا

وَ	خَرُّوْا	لَهٗ	سُجَّدًا (1)	وَ	قَالَ	یٰۤاَبَتِ	هٰذَا
اور	وہ گر گئے	اس کے لیے	سجدہ (میں)	اور	(یوسف نے) کہا	اے میرے باپ	یہ

اور سب اس کے لیے سجدے میں گر گئے اور یوسف نے کہا: اے میرے باپ! یہ

تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ مِنْ قَبْلُ ۫ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّیْ حَقًّا ؕ وَ

تَاْوِیْلُ رُءْیَایَ	مِنْ قَبْلُ	قَدْ	جَعَلَهَا	رَبِّیْ	حَقًّا	وَ
میرے خواب کی تعبیر (ہے)	پہلے	بیشک	کر دیا اسے	میرے رب (نے)	سچا	اور

میرے پہلے خواب کی تعبیر ہے، بیشک اسے میرے رب نے سچا کر دیا اور

قَدْ اَحْسَنَ بِیْۤ اِذْ اَخْرَجَنِیْ مِنَ السِّجْنِ وَ جَآءَ بِكُمْ

قَدْ	اَحْسَنَ (2)	بِیْۤ	اِذْ	اَخْرَجَنِیْ	مِنَ السِّجْنِ	وَ	جَآءَ بِكُمْ
بیشک	اس نے احسان کیا	مجھ پر	کہ	اس نے نکالا مجھے	قید خانے سے	اور	لے آیا تمہیں

بیشک اس نے مجھ پر احسان کیا کہ مجھے قید سے نکالا اور آپ سب کو

1 ...... یہ سجدہ تعظیم اور عاجزی کے اظہار کے طور پر تھا اور اُن کی شریعت میں جائز تھا جیسے ہماری شریعت میں کسی عظمت والے کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا، مصافحہ کرنا اور دست بوسی کرنا جائز ہے۔ ہماری شریعت میں سجدۂ تعظیمی جائز نہیں ہے۔

2 ...... قید سے آزادی وغیرہ کو حضرت یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ نعمتیں ملنے کو اپنے کمال اور خوبی کی طرف منسوب نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان کی طرف منسوب کرنا چاہئے۔

مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّیْطٰنُ

مِّنَ الْبَدْوِ	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	نَّزَغَ	الشَّیْطٰنُ [1]
گاؤں سے	(اس کے) بعد	کہ	فساد ڈلوایا، ناچاقی کروادی	شیطان (نے)

گاؤں سے لے آیا اس کے بعد کہ شیطان نے مجھ میں اور میرے بھائیوں میں

بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ ؕ اِنَّ رَبِّیْ لَطِیْفٌ لِّمَا

بَیْنِیْ وَ بَیْنَ اِخْوَتِیْ	اِنَّ	رَبِّیْ	لَطِیْفٌ	لِّمَا
میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان	بیشک	میرا رب	آسان کرنے والا (ہے)	جس (بات) کو

ناچاقی کروادی تھی۔ بیشک میرا رب جس بات کو چاہے

یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾ رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ

یَشَآءُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۱۰۰﴾	رَبِّ	قَدْ	اٰتَیْتَنِیْ
وہ چاہے	بیشک	وہی	علم والا	حکمت والا (ہے)	اے میرے رب	بیشک	تونے عطا کی مجھے

آسان کردے، بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اے میرے رب! بیشک تونے مجھے

مِنَ الْمُلْكِ وَ عَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۫

مِنَ الْمُلْكِ	وَ	عَلَّمْتَنِیْ	مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
ایک سلطنت	اور	سکھادیا مجھے	باتوں کا انجام نکالنا	(اے) آسمانوں اور زمین کو بنانے والے

ایک سلطنت دی اور مجھے خوابوں کی تعبیر نکالنا سکھادیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے بنانے والے!

اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ

اَنْتَ	وَلِیّٖ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	تَوَفَّنِیْ
تو (ہی)	میرا مددگار (ہے)	دنیا اور آخرت میں	تو موت عطا فرما مجھے

تو دنیا اور آخرت میں میرا مددگار ہے، مجھے اسلام کی حالت میں

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

[1] ...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے اور بھائیوں کے درمیان ہونے والی ناچاقی کو شیطان کا فعل قرار دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں اور دیگر لوگوں میں لڑائیاں کروانا شیطان کا کام ہے، لہٰذا اس سے ہر مسلمان کو بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ وہ ہے جو اِدھر اُدھر کی باتوں میں لگائی بجھائی کرکے مسلمان بھائیوں میں اختلاف اور پھوٹ ڈالتا ہے۔ (مسند امام احمد، ۲۹۱/۶، الحدیث: ۱۸۰۲۰)

حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات غیبی خبریں ہیں

مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾ ذٰلِكَ

مُسْلِمًا(1)	وَّ	اَلْحِقْنِیْ	بِالصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۰۱﴾(2)	ذٰلِكَ
مسلمان (ہونے کی حالت میں)	اور	ملادے مجھے	(اپنے) نیک بندوں کے ساتھ	یہ

موت عطا فرما اور مجھے اپنے قرب کے لائق بندوں کے ساتھ شامل فرما۞ یہ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ نُوْحِیْهِ اِلَیْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ

مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَیْبِ(3)	نُوْحِیْهِ	اِلَیْكَ	وَ	مَا كُنْتَ	لَدَیْهِمْ
غیب کی خبروں میں سے (ہے)	ہم وحی کرتے ہیں اسے	تمہاری طرف	اور	تم نہ تھے	ان کے پاس

کچھ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں اور تم ان کے پاس نہ تھے

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اِذْ اَجْمَعُوْۤا اَمْرَهُمْ وَهُمْ یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَ

اِذْ	اَجْمَعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	وَ	هُمْ	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ
جب	انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا	اپنے کام (کا)	اور	وہ	سازش کررہے تھے	اور

جب انہوں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ سازش کررہے تھے۞ اور

مَاۤ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ

مَاۤ	اَكْثَرُ النَّاسِ	وَلَوْ	حَرَصْتَ	بِمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ
نہیں (ہوں گے)	اکثر لوگ	اگرچہ	تم کتنا ہی چاہو	ایمان لانے والے	اور

اکثر لوگ ایمان نہیں لائیں گے اگرچہ آپ کو کتنی ہی خواہش ہو۞ اور

مَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

مَا تَسْـَٔلُهُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ
تم نہیں مانگتے ان سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	وہ	مگر	نصیحت

آپ اس (تبلیغ) پر ان سے کوئی اجرت نہیں مانگتے۔ یہ تو سارے جہان کے لئے

(1)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی یہ دعا دراصل اُمت کی تعلیم کے لئے ہے کہ وہ حُسنِ خاتمہ کی دعا مانگتے رہیں۔ (2)...... حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا سے معلوم ہوا کہ صالحین کا قرب بڑی چیز ہے۔ صالحین سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین بد بخت نہیں ہوتا۔(مسلم، ص ۱۴۴۴، الحدیث: ۲۵(۲۶۸۹)) دوسری حدیثِ پاک میں ہے کہ اپنے مردوں کو صالحین کے درمیان دفن کرو کیونکہ میت کو برے پڑوسی سے اس طرح تکلیف ہوتی ہے جیسے زندہ آدمی کو برے پڑوسی سے تکلیف ہوتی ہے۔(حلیۃ الاولیاء، ۶/۳۹۰، الحدیث: ۹۰۴۲) (3)...... اللہ تعالٰی نے قرآنِ مجید میں حضرت=

ع ۱۱ ۵

کفار قریش کی روش

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾ع وَ كَاَیِّنْ مِّنْ اٰیَةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ

لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ اٰیَةٍ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)
سب جہان (والوں) کے لئے	اور	کتنی ہی	نشانی	آسمانوں اور زمین میں

صرف نصیحت ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں کتنی نشانیاں ہیں

یَمُرُّوْنَ عَلَیْهَا وَ هُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ وَ

یَمُرُّوْنَ	عَلَیْهَا	وَ	هُمْ	عَنْهَا	مُعْرِضُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ (2)	وَ
لوگ گزر جاتے ہیں	ان پر	اور	وہ	ان سے	منہ پھیرے ہوئے (رہتے ہیں)	اور

جن کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان سے بے خبر رہتے ہیں ○ اور

مَا یُؤْمِنُ اَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ اِلَّا وَ هُمْ مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾

مَا یُؤْمِنُ (3)	اَكْثَرُهُمْ	بِاللّٰهِ	اِلَّا	وَ	هُمْ	مُّشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۶﴾
یقین نہیں کرتے	ان کے اکثر	اللہ پر	مگر	اور	وہ	شرک کرتے ہوئے

ان میں اکثر وہ ہیں جو اللہ پر یقین نہیں کرتے مگر شرک کرتے ہوئے ○

منکرین توحید کو تنبیہ

اَفَاَمِنُوْۤا اَنْ تَاْتِیَهُمْ غَاشِیَةٌ

اَفَاَمِنُوْۤا	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	غَاشِیَةٌ
تو کیا وہ بے خوف ہو گئے	(اس بات سے) کہ	آجائے ان پر	چھا جانے والی (مصیبت)

کیا وہ اس بات سے بے خوف ہیں کہ ان پر اللہ کے عذاب سے

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ اَوْ تَاْتِیَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾

مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ	اَوْ	تَاْتِیَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۰۷﴾
اللہ کے عذاب سے	یا	آجائے ان پر	قیامت	اچانک	اور	وہ	بے خبر ہوں

چھا جانے والی مصیبت آجائے یا ان پر اچانک قیامت آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

=یوسف عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان فرما کر اسے غیب کی خبروں میں سے ایک خبر شمار فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ قرآن علمِ غیب کا ایک ذریعہ ہے۔

1..... آسمانی نشانیوں سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کی قوت و قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیاں یعنی آسمان کا وجود، سورج، چاند اور ستارے ہیں اور زمینی نشانیوں سے ہلاک شدہ امتوں کے آثار اور کائنات میں موجود قدرتِ الٰہیہ کے دیگر مظاہر مراد ہیں۔ 2..... یہاں آسمانوں اور زمین میں موجود وحدانیتِ الٰہی کی نشانیوں میں غور و فکر نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوقاتِ الٰہی میں غور و فکر کرنا بہت اہم ہے کہ اس سے اللہ تعالٰی کی قدرت اور وحدانیت=

وقف النبی علیہ الصلوۃ والسلام

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم اور صحابہ کا راستہ

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْۤ اَدْعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ ﱘ عَلٰى بَصِیْرَةٍ اَنَا

قُلْ	هٰذِهٖ	سَبِیْلِیْۤ	اَدْعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ	عَلٰى بَصِیْرَةٍ	اَنَا
تم کہو	یہ	میراراستہ (ہے)	میں بلاتا ہوں	اللہ کی طرف	کامل بصیرت پر (ہیں)	میں

تم فرماؤ یہ میراراستہ ہے میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں۔ میں اور میری پیروی کرنے والے

وَ مَنِ اتَّبَعَنِیْ ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ مَاۤ اَنَا

وَ	مَنِ	اتَّبَعَنِیْ	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اَنَا
اور	جس نے	پیروی کی میری	اور	اللہ ہر عیب سے پاک (ہے)	اور	نہیں	میں

کامل بصیرت پر ہیں اور اللہ ہر عیب سے پاک ہے اور میں

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۱۰۸	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا	رِجَالًا (1)
مشرکوں میں سے	اور	ہم نے رسول بنا کر نہیں بھیجا	تم سے پہلے	مگر	مردوں (کو)

شرک کرنے والا نہیں ہوں ۝ اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ سب شہروں کے رہنے والے

نُّوْحِیْۤ اِلَیْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ؕ اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا

نُّوْحِیْۤ	اِلَیْهِمْ	مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى	اَفَلَمْ یَسِیْرُوْا
ہم وحی بھیجتے تھے	ان کی طرف	(وہ سب) شہروں کے رہنے والوں میں سے (تھے)	تو کیا وہ نہیں چلے

مرد ہی تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجتے تھے تو کیا یہ لوگ

فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
زمین میں	تو دیکھ لیتے	کیسا	ہوا	انجام	ان لوگوں کا جو	ان سے پہلے (تھے)

زمین پر نہیں چلے تا کہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلوں کا کیا انجام ہوا

=کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) جمہور مفسرین کے نزدیک یہ آیت مشرکین کے رد میں نازل ہوئی کیونکہ وہ اللہ تعالٰی کے خالق اور رازق ہونے کا اقرار کرنے کے باوجود بت پرستی کر کے غیروں کو عبادت میں اللہ تعالٰی کا شریک کرتے تھے۔

1 ...... اہلِ مکہ نے کہا تھا کہ اللہ تعالٰی نے فرشتوں کو نبی کیوں نہ بنا کر بھیجا، اس آیت میں انہیں جواب دیا گیا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے انسان ہونے پر حیران کیوں ہیں حالانکہ ان سے پہلے جتنے بھی اللہ تعالٰی کے رسول تشریف لائے سب ان کی طرح انسان اور مرد ہی تھے، کسی فرشتے، جن، عورت=

وَ لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ لِّلَّذِیْنَ اتَّقَوْا ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

وَ	لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	لِّلَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾
اور	بیشک آخرت کا گھر	بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لیے جو	پرہیز گار ہوئے	تو کیا تم سمجھتے نہیں

اور بیشک آخرت کا گھر پرہیز گاروں کے لیے بہتر ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟○

عذاب سے متعلق ایک دستورِ الٰہی

حَتّٰۤى اِذَا اسْتَایْـَٔسَ الرُّسُلُ وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

حَتّٰۤى	اِذَا	اسْتَایْـَٔسَ (1)	الرُّسُلُ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
یہاں تک کہ	جب	(ظاہری اسباب سے) ناامید ہوگئے	رسول	اور	لوگوں نے سمجھا	کہ وہ

یہاں تک کہ جب رسولوں کو ظاہری اسباب کی امید نہ رہی اور لوگ سمجھے کہ

قَدْ كُذِبُوْا جَآءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّیَ مَنْ

قَدْ	كُذِبُوْا	جَآءَهُمْ	نَصْرُنَا	فَنُجِّیَ	مَنْ
تحقیق	ان سے جھوٹ کہا گیا (ہے)	(تو اس وقت) آگئی ان کے پاس	ہماری مدد	تو ہم نے بچالیا	جسے

ان سے جھوٹ کہا گیا ہے تو اس وقت ان کے پاس ہماری مدد آگئی تو جسے ہم نے چاہا

سابقہ اُمتوں کے واقعات نشانِ عبرت ہیں

نَّشَآءُ ؕ وَ لَا یُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾ لَقَدْ كَانَ

نَّشَآءُ	وَ	لَا یُرَدُّ	بَاْسُنَا	عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۱۰﴾	لَقَدْ	كَانَ
ہم نے چاہا	اور	پھیرا نہیں جاتا	ہمارا عذاب	جرم کرنے والی قوم سے	ضرور بیشک	ہے

اسے بچالیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں سے پھیرا نہیں جاتا○ بیشک

قرآنِ مجید کی عظمت و شان

فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِیْثًا

فِیْ قَصَصِهِمْ	عِبْرَةٌ	لِّاُولِی الْاَلْبَابِ	مَا كَانَ	حَدِیْثًا
ان کے قصوں میں	عبرت	عقل مندوں کے لئے	وہ (قرآن) نہیں ہے	(ایسی) بات (جسے)

ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں

=اور دیہات میں رہنے والے کو نبوت کا منصب نہیں دیا گیا۔

1 ......یعنی لوگوں کو چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب میں تاخیر ہونے اور عیش و آسائش کے دیر تک رہنے پر مغرور نہ ہو جائیں کیونکہ پہلی اُمتوں کو بھی بہت مہلتیں دی جاچکی ہیں یہاں تک کہ جب اُن کے عذابوں میں بہت تاخیر ہوئی اور ظاہری اسباب کے اعتبار سے رسولوں کو اپنی قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کی اُمید نہ رہی تو قوموں نے گمان کیا کہ انہیں جو عذاب کے وعدے دیئے گئے تھے وہ پورے ہونے والے نہیں، تو اس وقت اچانک انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر=

يُفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ

يُفْتَرٰى (1)	وَ	لٰكِنْ	تَصْدِيْقَ	الَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ
خود بنالیا جائے	اور	لیکن	تصدیق (کرنے والا)	(ان کتابوں کی) جو	اس سے پہلے (تھیں)	اور

جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں

ع ۷

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

تَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً	لِّقَوْمٍ	يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
ہر چیز کا مفصل بیان	اور	ہدایت	اور	رحمت	(ان) لوگوں کے لیے (جو)	ایمان رکھتے ہیں

اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

آیات: 43 | رکوع: 06

سُوْرَةُ الرَّعْدِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن مجید کی حقانیت

الٓمّٓرٰ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ ؕ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ

الٓمّٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ	وَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ
الٓمّٓرٰ	یہ	کتاب کی آیتیں (ہیں)	اور	جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف

الٓمّٓرٰ، یہ کتاب کی آیتیں ہیں اور وہ جو تمہاری طرف

==ایمان لانے والوں کے لئے ہماری مدد آگئی اور ہم نے اپنے بندوں میں سے اطاعت کرنے والے ایمانداروں کو بچالیا اور مجرمین اس عذاب میں مبتلا ہوگئے۔

1 ...... یہاں سے قرآنِ پاک کی شان بیان کی گئی کہ قرآن کوئی ایسی بات نہیں کہ جسے کسی انسان نے اپنی طرف سے بنالیا ہو کیونکہ اس کا عاجز کر دینے والا ہونا اس کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کو قطعی طور پر ثابت کرتا ہے البتہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی کتابوں توریت اور انجیل کی تصدیق کرنے والا ہے اور قرآن میں حلال، حرام، حدود و تعزیرات، واقعات، نصیحتوں اور مثالوں وغیرہ ہر چیز کا مفصل بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے کیونکہ وہی اس==

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

مِنۡ رَّبِّكَ الۡحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ① اَللّٰهُ

مِنۡ رَّبِّكَ	الۡحَقُّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ①	اَللّٰهُ
تیرے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اللہ

تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اللہ

الَّذِيۡ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيۡرِ عَمَدٍ تَرَوۡنَهَا ثُمَّ

الَّذِيۡ	رَفَعَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَيۡرِ عَمَدٍ (1)	تَرَوۡنَهَا	ثُمَّ
(وہی ہے) جس نے	بلند کیا	آسمانوں (کو)	ستونوں کے بغیر	جنہیں تم دیکھ سکو	پھر

وہی ہے جس نے آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کیا جنہیں تم دیکھ سکو پھر

اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ وَسَخَّرَ الشَّمۡسَ وَالۡقَمَرَ ؕ كُلٌّ

اسۡتَوٰى	عَلَى الۡعَرۡشِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمۡسَ	وَ	الۡقَمَرَ	كُلٌّ
اس نے اِستواء فرمایا	عرش پر	اور	کام میں لگا دیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک

اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا۔ ہر ایک،

يَّجۡرِيۡ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ يُفَصِّلُ

يَّجۡرِيۡ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	يُدَبِّرُ	الۡاَمۡرَ	يُفَصِّلُ
چلتا رہے گا	ایک مقررہ مدت تک	اللہ تدبیر فرماتا ہے	کام (کی)	وہ تفصیل سے بیان کرتا ہے

ایک مقرر کئے ہوئے وعدہ تک چلتا رہے گا، اللہ کام کی تدبیر فرماتا ہے، تفصیل سے

قدرتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی زمینی نشانیاں

الۡاٰيٰتِ لَعَلَّكُمۡ بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ تُوۡقِنُوۡنَ ② وَهُوَ الَّذِيۡ مَدَّ

الۡاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمۡ	بِلِقَآءِ رَبِّكُمۡ	تُوۡقِنُوۡنَ ②	وَ	هُوَ	الَّذِيۡ	مَدَّ
نشانیاں	تاکہ تم	اپنے رب سے ملنے کا	یقین کرلو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا

نشانیاں بیان کرتا ہے تاکہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کرلو ○ اور وہی ہے جس نے زمین کو

= سے نفع حاصل کرتے ہیں۔

1 ..... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بلند کرنے کے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (1) آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند کیا جیسا کہ تم ان کو دیکھتے ہو یعنی حقیقت میں کوئی ستون ہی نہیں ہے۔ (2) یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ تمہارے دیکھنے میں آنے والے ستونوں کے بغیر بلند کیا، اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ ستون تو ہیں مگر تمہارے دیکھنے میں نہیں آتے۔ پہلا قول جمہور کا قول ہے۔

الۡاَرۡضَ وَجَعَلَ فِيۡهَا رَوَاسِىَ وَاَنۡهٰرًا ؕ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

الۡاَرۡضَ	وَ	جَعَلَ	فِيۡهَا	رَوَاسِىَ	وَ	اَنۡهٰرًا	وَ	مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
زمین (کو)	اور	بنائے	اس میں	مضبوط پہاڑ	اور	نہریں	اور	ہر (قسم کے) پھلوں میں سے

پھیلایا اور اس میں پہاڑ اور نہریں بنائیں اور زمین میں ہر قسم کے پھل

جَعَلَ فِيۡهَا زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ يُغۡشِى الَّيۡلَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ

جَعَلَ	فِيۡهَا	زَوۡجَيۡنِ اثۡنَيۡنِ	يُغۡشِى	الَّيۡلَ	النَّهَارَ	اِنَّ
بنائے	اس میں	دو دو جوڑے (یعنی قسموں کے)	چھپالیتا ہے	رات (سے)	دن (کو)	بیشک

دو دو طرح کے بنائے، وہ رات سے دن کو چھپالیتا ہے، بیشک

فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝۳ وَفِى الۡاَرۡضِ

فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ	يَّتَفَكَّرُوۡنَ ۝۳ [1]	وَ	فِى الۡاَرۡضِ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور وفکر کرتے ہیں	اور	زمین میں

اس میں غور وفکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور زمین کے

قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنۡ اَعۡنَابٍ وَّ

قِطَعٌ	مُّتَجٰوِرٰتٌ	وَّ	جَنّٰتٌ	مِّنۡ اَعۡنَابٍ	وَّ
مختلف ٹکڑے (ہیں)	ایک دوسرے کے قریب قریب	اور	باغات (ہیں)	انگوروں سے (کے)	اور

مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور

زَرۡعٌ وَّنَخِيۡلٌ صِنۡوَانٌ وَّغَيۡرُ صِنۡوَانٍ

زَرۡعٌ	وَّ	نَخِيۡلٌ	صِنۡوَانٌ	وَّ	غَيۡرُ صِنۡوَانٍ
کھیتی	اور	کھجور کے درخت	ایک جڑ سے اگے ہوئے	اور	الگ الگ جڑ سے اگے ہوئے

کھیتی اور کھجور کے درخت ہیں ایک جڑ سے اگے ہوئے اور الگ الگ اگے ہوئے،

[1]..... اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ سارا جہان سمجھدار کے لئے معرفتِ الٰہی کا دفتر ہے، دوسرا یہ کہ فکر اور غور وخوض اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے۔ ایک ساعت کی فکر ہزار برس کے ذکر سے افضل ہے۔

يُّسۡقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ قف وَ نُفَضِّلُ بَعۡضَهَا

يُّسۡقٰى	بِمَآءٍ وَّاحِدٍ (1)	وَ	نُفَضِّلُ	بَعۡضَهَا
انہیں سیراب کیا جاتا ہے	ایک (ہی) پانی سے	اور	ہم بہتری عطا کرتے ہیں	ان کے بعض (کو)

سب کو ایک ہی پانی دیا جاتا ہے اور پھلوں میں ہم ایک کو دوسرے سے

عَلٰى بَعۡضٍ فِى الۡاُكُلِ ط اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

عَلٰى بَعۡضٍ	فِى الۡاُكُلِ	اِنَّ	فِىۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوۡمٍ
بعض پر	پھلوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

بہتر بناتے ہیں، بیشک اس میں عقل مندوں کے لیے

يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٤﴾ وَ اِنۡ تَعۡجَبۡ فَعَجَبٌ قَوۡلُهُمۡ ءَاِذَا

يَّعۡقِلُوۡنَ ﴿٤﴾	وَ	اِنۡ	تَعۡجَبۡ	فَعَجَبٌ	قَوۡلُهُمۡ	ءَاِذَا
جو عقل رکھتے ہیں	اور	اگر	تم تعجب کرو	تو تعجب (کے لائق تو)	ان کا (یہ) کہنا (ہے)	کیا جب

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تم تعجب کرو تو تعجب والی چیز تو ان کا یہ کہنا ہے کہ کیا جب

قیامت پر کفار کا شبہ اور اس کا جواب

كُنَّا تُرٰبًا ءَاِنَّا لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ ط اُولٰٓئِكَ

كُنَّا	تُرٰبًا	ءَاِنَّا	لَفِىۡ خَلۡقٍ جَدِيۡدٍ	اُولٰٓئِكَ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	(تو) کیا ہم	(دوبارہ) ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	یہی

ہم مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نئے سرے سے بنائے جائیں گے۔ یہی

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا بِرَبِّهِمۡ ج وَ اُولٰٓئِكَ الۡاَغۡلٰلُ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	بِرَبِّهِمۡ	وَ	اُولٰٓئِكَ	الۡاَغۡلٰلُ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا	اور	یہی لوگ	طوق (ہوں گے)

وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب کا انکار کیا اور یہی ہیں جن کی گردنوں میں

1 ...... اس آیت کی ابتدا میں فرمایا گیا کہ زمین کے مختلف حصے ہیں جو ایک دوسرے کے قریب قریب ہیں، اس کے بعد یہاں سے ایک منفرد انداز میں قدرتِ الٰہی کا بیان فرمایا گیا کہ ایک ہی پانی اور ایک ہی زمین سے قریب قریب ہونے کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ مختلف رنگ، خوشبو، ذائقے، سائز اور قسم کے پھل پیدا فرماتا ہے پھر ان میں سے ہر ایک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت کی نشانیاں ہیں کہ ایک ہی درخت پر اگنے والا کوئی پھل چھوٹا، کوئی بڑا، کوئی میٹھا، کوئی کھٹا اور اس کے علاوہ کیا کیا باریکیاں ایک ایک دانے میں رکھی گئی ہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔

سابقہ قوموں کی تاریخ نشانِ عبرت ہے

فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝۵ وَ

فِيْۤ اَعْنَاقِهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ۝۵	وَ
ان کی گردنوں میں	اور	یہی لوگ	دوزخ والے (ہیں)	وہی	اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور

طوق ہوں گے اور یہی جہنمی ہیں، اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالسَّيِّئَةِ قَبْلَ الْحَسَنَةِ وَ

يَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالسَّيِّئَةِ	قَبْلَ الْحَسَنَةِ	وَ
وہ جلدی طلب کرتے ہیں تم سے	برائی (یعنی عذاب) کو	بھلائی (یعنی رحمت) سے پہلے	اور (حالانکہ)

رحمت سے پہلے تم سے عذاب کا جلدی مطالبہ کرتے ہیں حالانکہ

مغفرت اور عذابِ الٰہی

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمُ الْمَثُلٰتُ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمُ	الْمَثُلٰتُ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
بیشک	گزر چکی ہیں	ان سے پہلے	عبرتناک سزائیں	اور	بیشک	تمہارا رب

ان سے پہلے عبرتناک سزائیں گزر چکی ہیں اور بیشک تمہارا رب تو

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ لِّلنَّاسِ عَلٰى ظُلْمِهِمْ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكَ

لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	لِّلنَّاسِ	عَلٰى ظُلْمِهِمْ [1]	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور معافی دینے والا (ہے)	لوگوں کو	ان کے ظلم پر (کے باوجود)	اور	بیشک	تمہارا رب

لوگوں کے ظلم کے باوجود بھی انہیں ایک قسم کی معافی دینے والا ہے اور بیشک تمہارے رب کا

نشانی کا مطالبہ اور اس کا جواب

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶ وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَوْلَاۤ

لَشَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۶	وَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَوْلَاۤ
ضرور سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیوں نہیں

عذاب سخت ہے ○ اور کافر کہتے ہیں: ان پر

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے ایک سے ایک بڑے گناہ کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے فوری پکڑ نہ ہونا اور جلد سزا نہ ملنا اللہ تعالیٰ کا عفو و درگزر اور اس کی رحمت ہے اور اس کے نتیجے میں ہونا یہ چاہئے کہ بندہ اپنے گناہوں سے تائب ہو کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری والے کاموں میں مصروف ہو جائے اور اس کی رحمت دیکھ کر ہرگز غفلت کا شکار نہ ہو کیونکہ وہ رحیم و کریم ہے تو جبّار وقہّار بھی ہے، وہ عفو و درگزر کرنے والا ہے تو پکڑ و گرفت فرمانے والا بھی ہے، وہ گناہوں کو بخشنے والا ہے تو گناہوں پر سزا اور عذاب دینے والا بھی ہے، لیکن افسوس! ہمارا حال اس کے انتہائی برعکس نظر آرہا ہے۔

الربع

علم الٰہی کی شان

اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ

اُنْزِلَ	عَلَيْهِ	اٰيَةٌ(1)	مِّنْ رَّبِّهٖ	اِنَّمَآ اَنْتَ	مُنْذِرٌ	وَّ
اتاری گئی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم صرف	ڈر سنانے والے	اور

ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری ؟(اے حبیب!) تم تو ڈر سنانے والے ہو اور

لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ۝٧ اَللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ

لِكُلِّ قَوْمٍ	هَادٍ ۝٧	اَللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تَحْمِلُ
ہر قوم کو	ہدایت دینے والے (ہو)	اللہ	جانتا ہے	(اسے) جو	(پیٹ میں) اٹھا رکھا ہے

ہر قوم کے ہادی ہو ۝ اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ کے

كُلُّ اُنْثٰى وَمَا تَغِيْضُ الْاَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ ؕ وَكُلُّ شَيْءٍ

كُلُّ اُنْثٰى	وَ	مَا	تَغِيْضُ	الْاَرْحَامُ	وَ	مَا	تَزْدَادُ	وَ	كُلُّ شَيْءٍ
ہر مادہ (نے)	اور	جو	کم ہوتے ہیں	پیٹ	اور	جو	زیادہ ہوتے ہیں	اور	ہر چیز

پیٹ میں ہے اور جو پیٹ کم اور زیادہ ہوتے ہیں اور ہر چیز

عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۝٨ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيْرُ

عِنْدَهٗ	بِمِقْدَارٍ ۝٨	عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	الْكَبِيْرُ
اس کے پاس	ایک اندازے سے (ہے)	(وہ) ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا	سب سے بڑا

اس کے پاس ایک اندازے سے ہے ۝ وہ ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا، سب سے بڑا،

الْمُتَعَالِ ۝٩ سَوَآءٌ مِّنْكُمْ مَّنْ اَسَرَّ الْقَوْلَ وَمَنْ

الْمُتَعَالِ ۝٩	سَوَآءٌ	مِّنْكُمْ	مَّنْ	اَسَرَّ	الْقَوْلَ	وَ	مَنْ
بہت بلند (شان والا ہے)	برابر (ہے)	تم میں سے	جو	آہستہ کرے	بات	اور	جو

بلند شان والا ہے ۝ برابر ہیں تم میں جو آہستہ بات کرے اور جو

(1)...... کافروں کا یہ قول نہایت بے ایمانی کا قول تھا کیونکہ جتنی آیات نازل ہو چکی تھیں اور جتنے معجزات دکھائے جا چکے تھے سب کو انہوں نے کالعدم قرار دے دیا، یہ انتہا درجہ کی ناانصافی اور حق دشمنی ہے۔ جب دلائل قائم ہو چکیں اور ناقابلِ انکار شواہد پیش کر دیئے جائیں اور ایسے دلائل سے مدعا ثابت کر دیا جائے جس کے جواب سے مخالفین کے تمام اہل علم و ہنر عاجز اور حیران رہیں اور انہیں لب ہلانا، زبان کھولنا محال ہو جائے، تو انہیں دیکھ کر یہ کہہ دینا کہ کوئی نشانی کیوں نہیں اُترتی؟ روزِ روشن میں دن کا انکار کر دینے سے بھی زیادہ بدتر اور باطل تر ہے اور حقیقت میں یہ حق کو پہچان کر اس سے عناد اور فرار ہے۔

حافظ فرشتوں کی تبدیلی

قوموں کے عروج وزوال سے متعلق قانونِ الٰہی

جَهَرَ بِهٖ وَ مَنۡ هُوَ مُسۡتَخۡفٍۭ بِالَّيۡلِ وَ

جَهَرَ	بِهٖ	وَ	مَنۡ	هُوَ	مُسۡتَخۡفٍۭ	بِالَّيۡلِ	وَ
بلند آواز سے کرے	اس (بات) کو	اور	جو	وہ	چھپا ہوا (ہے)	رات میں	اور

بلند آواز سے کہے اور جو رات میں چھپا ہے اور

سَارِبٌۢ بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ

سَارِبٌۢ	بِالنَّهَارِ ﴿۱۰﴾	لَهٗ	مُعَقِّبٰتٌ
راستے پر چلنے والا	دن میں	آدمی کے لیے	بدل بدل کر آنے والے (فرشتے ہیں)

جو دن میں راستے پر چلتا ہے ○ آدمی کے لیے اس کے آگے

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ وَ مِنۡ خَلۡفِهٖ يَحۡفَظُوۡنَهٗ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

مِّنۡۢ بَيۡنِ يَدَيۡهِ	وَ	مِنۡ خَلۡفِهٖ	يَحۡفَظُوۡنَهٗ	مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ	اِنَّ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	وہ حفاظت کرتے ہیں اس کی	اللہ کے حکم سے	بیشک

اور اس کے پیچھے بدل بدل کر باری باری آنے والے فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کی نگہبانی کرتے ہیں۔ بیشک

اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوۡا مَا

اللّٰهَ	لَا يُغَيِّرُ (1)	مَا	بِقَوۡمٍ	حَتّٰى	يُغَيِّرُوۡا	مَا
اللہ	نہیں بدلتا	(اس حالت کو) جو	کسی قوم کے ساتھ (ہو)	یہاں تک کہ	وہ بدل دیں	(اسے) جو

اللہ کسی قوم سے اپنی نعمت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت

بِاَنۡفُسِهِمۡ ؕ وَ اِذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوۡمٍ سُوۡٓءًا

بِاَنۡفُسِهِمۡ	وَ	اِذَاۤ	اَرَادَ	اللّٰهُ	بِقَوۡمٍ	سُوۡٓءًا
ان کی ذاتوں کے ساتھ (ہے)	اور	جب	ارادہ فرماتا ہے	اللہ	کسی قوم کے ساتھ	برائی (کا)

نہ بدلیں اور جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ فرماتا ہے

(1)......اللہ تعالیٰ کا دستور یہ ہے کہ اس نے لوگوں کو آزادی، سلامتی، استحکام، خوش حالی اور عافیت وغیرہ جو جو نعمتیں عطا فرمائی ہیں، ان نعمتوں کو وہ لوگوں سے تب تک سلب نہیں فرماتا جب تک وہ مسلسل اس کی نافرمانی کر کے خود کو ان نعمتوں کا نااہل ثابت نہیں کر دیتے۔ مسلمانوں کے ماضی بعید اور ماضی قریب کے حالات وواقعات میں اس دستورِ الٰہی کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ ان سے عبرت حاصل کرنے کی شدید حاجت ہے۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَ مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ

فَلَا مَرَدَّ	لَهٗ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ
توکوئی پھیرنے والا نہیں	اس کو	اور	نہیں (ہے)	ان (لوگوں) کا	اس کے سوا

تو اسے کوئی پھیرنے والا نہیں اور اس کے سوا ان کا

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾ هُوَ الَّذِیْ یُرِیْكُمُ الْبَرْقَ خَوْفًا وَّ

مِنْ وَّالٍ ﴿۱۱﴾	هُوَ	الَّذِیْ	یُرِیْكُمُ	الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ
کوئی حمایتی	وہی (ہے)	جو	دکھاتا ہے تمہیں	بجلی	ڈرانے	اور

کوئی حمایتی نہیں ○ وہی ہے جو تمہیں بجلی دکھاتا ہے اس حال میں کہ تم ڈرتے ہو یا

طَمَعًا وَّ یُنْشِئُ السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾ ۚ وَ یُسَبِّحُ

طَمَعًا	وَّ	یُنْشِئُ	السَّحَابَ الثِّقَالَ ﴿۱۲﴾	وَ	یُسَبِّحُ
امید دلانے (کے لئے)	اور	پیدا کرتا ہے	بھاری بادل	اور	تسبیح بیان کرتا ہے

امید کرتے ہو اور وہ بھاری بادل پیدا فرماتا ہے ○ اور رعد

الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَ الْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِیْفَتِهٖ ۚ وَ

الرَّعْدُ [1]	بِحَمْدِهٖ	وَ	الْمَلٰٓئِكَةُ	مِنْ خِیْفَتِهٖ	وَ
رعد (فرشتہ، یا) گرج	اس کی حمد کے ساتھ	اور	فرشتے	اس کے خوف سے (تسبیح کرتے ہیں)	اور

اس کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتا ہے اور اس کے خوف سے فرشتے بھی (تسبیح کرتے ہیں۔) اور

یُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَیُصِیْبُ بِهَا مَنْ یَّشَآءُ وَ

یُرْسِلُ	الصَّوَاعِقَ [2]	فَیُصِیْبُ	بِهَا	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
وہ بھیجتا ہے	کڑکتی بجلیاں	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے	اور (حالانکہ)

وہ کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈال دیتا ہے حالانکہ

1 ...... گرج یعنی بادل سے جو آواز پیدا ہوتی ہے اس کے تسبیح کرنے کے معنی یہ ہیں کہ اس آواز کا پیدا ہونا خالق، قادر، ہر نقص سے پاک ذات کے وجود کی دلیل ہے۔ بعض مفسرین کا قول یہ ہے کہ رَعْد ایک فرشتہ کا نام ہے جو بادل پر مامور ہے، وہ اس کو چلاتا ہے اور بادل سے جو آواز سنی جاتی ہے وہ رَعْد نامی فرشتے کی تسبیح ہے۔ 2 ...... ”صَاعِقَه“ اس شدید آواز کو کہتے ہیں جو آسمان و زمین کے درمیان سے اترتی ہے، پھر اس میں آگ پیدا ہو جاتی ہے یا عذاب یا موت اور وہ شدید آواز اپنی ذات میں ایک ہی چیز ہے اور یہ تینوں چیزیں اسی سے پیدا ہوتی ہیں۔

هُمْ يُجَادِلُوْنَ فِي اللّٰهِ ۚ وَ هُوَ شَدِيْدُ الْمِحَالِ ؕ ⑬

هُمْ	يُجَادِلُوْنَ	فِي اللّٰهِ	وَ	هُوَ	شَدِيْدُ الْمِحَالِ ⑬
وہ	جھگڑ رہے ہوتے ہیں	اللہ کے بارے میں	اور	وہ	سخت پکڑنے والا (ہے)

وہ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہوتے ہیں اور وہ سخت پکڑنے والا ہے ○

بتوں کو پکارنا بیکار ہے

لَهٗ دَعْوَةُ الْحَقِّ ؕ وَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ

لَهٗ	دَعْوَةُ الْحَقِّ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ
اسی کے لئے (ہے)	سچا پکارنا	اور	وہ (بت) جنہیں	کافر پکارتے ہیں	اس کے سوا

اسی کا پکارنا سچا ہے اور اُس کے سوا جن کو یہ (کافر) پکارتے ہیں

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ

لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ	لَهُمْ	بِشَيْءٍ	اِلَّا	كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ	اِلَى الْمَآءِ
وہ جواب نہیں دے سکتے	ان کو	کچھ (بھی)	مگر	اپنی ہتھیلیاں پھیلانے والے کی طرح	پانی کی طرف

وہ ان کی کچھ بھی نہیں سنتے مگر اس کی طرح جو پانی کے سامنے اپنی ہتھیلیاں پھیلائے بیٹھا ہے

لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ؕ وَ مَا

لِيَبْلُغَ	فَاهُ	وَ	مَا	هُوَ	بِبَالِغِهٖ	وَ	مَا
تاکہ (پانی) پہنچ جائے	اس کے منہ (میں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اس تک پہنچنے والا	اور	نہیں

کہ اس کے منہ میں پہنچ جائے حالانکہ وہ ہرگز اس تک نہ پہنچے گا اور کافروں کا پکارنا

آسمان وزمین میں موجود چیزوں کا اللہ کو سجدہ کرنا

دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ⑭ وَ لِلّٰهِ يَسْجُدُ مَنْ

دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ ⑭ (2)	وَ	لِلّٰهِ	يَسْجُدُ (3)	مَنْ
کافروں کا پکارنا	مگر	گمراہی میں	اور	اللہ ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

گمراہی میں ہی ہے ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرنا اور "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ" کی گواہی دینا حق ہے یا اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دعا قبول کرتا ہے اور اُسی سے دُعا کرنا سزاوار ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا اپنے بتوں کو پکارنا اور ان سے دعا کرنا بیکار ہے کیونکہ بت نہ تو ان کی پکار سن سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی دعا قبول کر سکتے ہیں۔

3 ...... یہ آیت ان آیات میں سے ایک ہے جسے پڑھنے اور سننے سے سجدۂ تلاوت واجب ہو جاتا ہے۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا وَّظِلٰلُهُمْ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	طَوْعًا	وَّ	كَرْهًا	وَّ	ظِلٰلُهُمْ (1)
آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	خوشی	اور	ناخوشی (سے)	اور	ان کے سائے (بھی)

سب خوشی سے، خواہ مجبور ہو کر اللہ ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور ان کے سائے

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ۞﴿۱۵﴾ السجدة قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ؕ قُلْ

بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ ﴿۱۵﴾	قُلْ	مَنْ	رَّبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	قُلْ
ہر صبح اور شام	تم کہو	کون	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	تم کہو	اللہ	تم کہو

ہر صبح و شام ○ تم فرماؤ: آسمانوں اور زمین کا رب کون ہے؟ تم خود ہی فرما دو: ”اللہ“ تم فرماؤ:

اَفَاتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ

اَفَاتَّخَذْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِيَآءَ	لَا يَمْلِكُوْنَ (2)	لِاَنْفُسِهِمْ
تو کیا تم نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	حمایتی	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے

تو (اے لوگو) کیا تم نے اس کے سوا مدد گار بنا رکھے ہیں جو اپنے لئے

نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَ

نَفْعًا	وَّ	لَا	ضَرًّا	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي	الْاَعْمٰى	وَ
کسی نفع	اور	نہ	کسی نقصان (کے)	تم کہو	کیا	برابر ہو جائے گا	اندھا	اور

نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ تم فرماؤ: کیا اندھا اور آنکھ والا

الْبَصِيْرُ ۙ۬ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ ۚ۬ اَمْ

الْبَصِيْرُ	اَمْ	هَلْ	تَسْتَوِي	الظُّلُمٰتُ	وَ	النُّوْرُ (3)	اَمْ
آنکھ والا	یا	کیا	برابر ہو جائیں گے	اندھیرے	اور	روشنی	یا (کیا)

برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو جائیں گے؟ یا کیا

السجدة ۲

1 ...... سایوں کے سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ ان کے سائے اوّل تا آخر اللہ تعالیٰ کے حکم کے پابند ہیں جتنا وہ چاہتا ہے بڑھا دیتا ہے اور جتنا چاہتا ہے گھٹا دیتا ہے۔ 2 ...... دنیا و آخرت میں جو کچھ کسی کے پاس ہے یا ہوگا وہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے اور ہوگا۔ جیسے فرشتوں کی عظیم قوتیں، انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم کی عظیم طاقتیں، معجزات و کرامات اور یونہی دنیا میں لوگوں کی بادشاہتیں، ملکیتیں، حکومتیں وغیرہا سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دینے سے ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ارادے کے بغیر کوئی ایک ذرے کا بھی مالک و مختار نہیں بن سکتا۔ 3 ...... اس آیت میں مومن اور کافر کو آنکھ والے اور اندھے =

جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ				
جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	شُرَكَآءَ	خَلَقُوْا	كَخَلْقِهٖ
انہوں نے ٹھہرالئے ہیں	اللہ کے لیے	شریک	انہوں نے پیدا کیا ہو	اللہ کی تخلیق کی طرح
انہوں نے اللہ کے لیے ایسے شریک ٹھہرالئے ہیں جنہوں نے اللہ کی تخلیق کی طرح کچھ پیدا کیا ہو؟				

فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ ؕ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُوَ الْوَاحِدُ									
فَتَشَابَهَ	الْخَلْقُ	عَلَيْهِمْ	قُلِ	اللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	الْوَاحِدُ	
تو مشتبہ ہوگئی	تخلیق	ان پر	تم کہو	اللہ	ہر چیز کا خالق (ہے)	اور	وہ	اکیلا	
تو ان کافروں کو پیدا کرنے کا معاملہ ایک جیسا لگا ہو۔ تم فرماؤ: اللہ ہر شے کا خالق ہے اور وہ اکیلا									

الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَالَتْ اَوْدِيَةٌ					
الْقَهَّارُ ﴿۱۶﴾	اَنْزَلَ[1]	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَالَتْ	اَوْدِيَةٌ
سب پر غالب (ہے)	اس نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو بہہ نکلے	نالے
سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان سے پانی اتارا تو نالے اپنی اپنی گنجائش کی بقدر					

بِقَدَرِهَا فَاحْتَمَلَ السَّيْلُ زَبَدًا رَّابِيًا ؕ وَمِمَّا						
بِقَدَرِهَا	فَاحْتَمَلَ	السَّيْلُ	زَبَدًا	رَّابِيًا	وَ	مِمَّا
اپنے اندازے کے ساتھ	تو اٹھالائی	پانی کی رو	جھاگ	ابھرے ہوئے	اور	(اس) سے جو
بہہ نکلے تو پانی کی رَو اُس پر ابھرے ہوئے جھاگ اٹھالائی اور						

يُوْقِدُوْنَ عَلَيْهِ فِي النَّارِ ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ			
يُوْقِدُوْنَ	عَلَيْهِ	فِي النَّارِ	ابْتِغَآءَ حِلْيَةٍ اَوْ مَتَاعٍ
وہ دہکاتے ہیں	اس پر	آگ میں (رکھ کر)	زیور یا کوئی سامان طلب کرنے (بنانے کے لئے)
زیور یا کوئی دوسرا سامان بنانے کیلئے جس پر وہ آگ دہکاتے ہیں اس سے بھی			

ایمان و کفر کی ایک مثال

=سے، ایمان اور کفر کو روشنی اور اندھیرے سے تشبیہ دی گئی ہے۔

1 ......اس آیت میں ایمان اور کفر کی ایک مثال بیان فرمائی گئی ہے۔ اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ باطل اس جھاگ کی طرح ہوتا ہے جو ندیوں میں ان کی وسعت کے مطابق بہتے پانی کی سطح پر اور سونا، چاندی، تانبہ، پیتل وغیرہ پگھلی ہوئی معدنیات کی مائع سطح پر ظاہر ہوتی ہے جبکہ حق جھاگ کے علاوہ باقی بچ جانے والی اصل چیز کی طرح ہوتا ہے تو جس طرح بہتے پانی یا پگھلی ہوئی معدنیات کی سطح پر جھاگ ظاہر ہو کر جلدی زائل ہو جاتی ہے ایسے ہی باطل اگرچہ کتنا ہی ابھر جائے اور=

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْحَقَّ وَ الْبَاطِلَ ؕ

زَبَدٌ مِّثْلُهٗ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْحَقَّ	وَ	الْبَاطِلَ
اس کے جیسا جھاگ (اٹھتا ہے)	اسی طرح	مثال بیان فرماتا ہے	اللہ	حق	اور	باطل (کی)

ویسے ہی جھاگ اٹھتے ہیں۔ اللہ اسی طرح حق اور باطل کی مثال بیان کرتا ہے

فَاَمَّا الزَّبَدُ فَيَذْهَبُ جُفَآءً ۚ وَ اَمَّا مَا يَنْفَعُ

فَاَمَّا	الزَّبَدُ	فَيَذْهَبُ	جُفَآءً	وَ	اَمَّا	مَا	يَنْفَعُ
پس بہر حال	جھاگ	تو وہ دور ہو جاتا ہے	منتشر (ہو کر)	اور	بہر حال	وہ جو	نفع دیتا ہے

تو جھاگ تو ضائع ہو جاتا ہے اور وہ (پانی) جو لوگوں کو

النَّاسَ فَيَمْكُثُ فِي الْاَرْضِ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ ؕ ﴿۱۷﴾

النَّاسَ	فَيَمْكُثُ	فِي الْاَرْضِ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ ﴿۱۷﴾
لوگوں (کو)	تو وہ ٹھہر جاتا ہے	زمین میں	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں

فائدہ دیتا ہے وہ زمین میں باقی رہتا ہے۔ اللہ یوں ہی مثالیں بیان فرماتا ہے ○

وقف النبی علیہ السلام

لِلَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمُ الْحُسْنٰى ؔؕ وَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتَجَابُوْا (1)	لِرَبِّهِمُ	الْحُسْنٰى	وَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	قبول کیا	اپنے رب کا (حکم)	بھلائی (ہے)	اور

جن لوگوں نے اپنے رب کا حکم مانا انہیں کے لیے بھلائی ہے اور

الَّذِيْنَ لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهٗ لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا

الَّذِيْنَ	لَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهٗ	لَوْ	اَنَّ	لَهُمْ	مَّا
وہ لوگ جنہوں نے	قبول نہیں کیا	اس کا (حکم)	اگر	بیشک	ان کی (ملک ہوتا)	جو کچھ

جنہوں نے اس کا حکم نہ مانا (ان کا حال یہ ہو گا کہ) اگر زمین میں جو کچھ ہے

=بعض حالتوں اور وقتوں میں جھاگ کی طرح حد سے اُونچا ہو جائے لیکن انجام کار مٹ جاتا ہے اور حق اصل چیز اور صاف جوہر کی طرح باقی وثابت رہتا ہے۔

(1)..... اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لائے تو انہیں کے لئے بھلائی یعنی جنت ہے اور جو لوگ اپنے کفر وشرک پر قائم رہے، ان کا حال یہ ہو گا کہ یہ اس قدر خوفناک اور تکلیف دہ حالت میں ہوں گے کہ ان کے پاس اس سے جان چھڑانے کیلئے اگر زمین میں جو کچھ ہے وہ سب اور اس جیسا اور اس کے ساتھ ہوتا تو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے اپنی جانوں کو=

فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا

فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا
زمین میں (ہے)	سب	اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ (مزید ہوتا)	ضرور وہ فدیہ دے دیتے

وہ سب اور اس جیسا اور اِس کے ساتھ ہوتا تو اپنی جان چھڑانے کو

بِهٖ ؕ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْحِسَابِ ۙ۬ وَ مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَ

بِهٖ	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْحِسَابِ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ
اس کے ساتھ	یہی لوگ	ان کے لئے	براحساب (ہوگا)	اور	ان کاٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور

دے دیتے۔ ان کے لئے براحساب ہوگا اور ان کاٹھکانہ جہنم ہے اور

بِئْسَ الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ یَّعْلَمُ اَنَّمَاۤ اُنْزِلَ

بِئْسَ	الْمِهَادُ ﴿۱۸﴾	اَفَمَنْ	یَّعْلَمُ	اَنَّمَاۤ	اُنْزِلَ
(وہ) کیا ہی برا	بچھونا، ٹھکانہ (ہے)	تو کیا وہ شخص جو	جانتا ہے	کہ جو کچھ	نازل کیا گیا

وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے○ وہ آدمی جو یہ جانتا ہے کہ جو کچھ تمہاری طرف

اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى ؕ

اِلَیْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	الْحَقُّ	كَمَنْ	هُوَ	اَعْمٰى
تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(وہ) حق (ہے)	(کیا وہ ہے اس) جیسا جو	وہ	اندھا ہے

تمہارے رب کے پاس سے نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے تو کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھا ہے؟

اِنَّمَا یَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾ۙ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ

اِنَّمَا	یَتَذَكَّرُ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۹﴾	الَّذِیْنَ (1)	یُوْفُوْنَ	بِعَهْدِ اللّٰهِ
صرف	نصیحت مانتے ہیں	عقل والے	وہ لوگ جو	پورا کرتے ہیں	اللہ کے عہد کو

صرف عقل والے ہی نصیحت مانتے ہیں○ وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں

مومن اور کافر ایک جیسے نہیں

سعادت مندوں کے اچھے اعمال اور ان کے صلے کا بیان

ع ۸ | ۲ النصف

=بچانے کے لئے وہ فدیے کے طور پر دیدیتے لیکن ان کی جان پھر بھی نہ چھوٹتی۔

(1)...... یہاں سے عقلمند لوگوں کے 9 اوصاف بیان کئے گئے ہیں، (1) اللہ تعالیٰ سے کیا ہوا عہد پورا کرتے ہیں۔ (2) جو معاہدہ کیا ہو اسے توڑتے نہیں۔ (3) رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔ (4) اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (5) برے حساب سے خوفزدہ ہیں۔ (6) رضائے الٰہی کے لئے صبر کرتے ہیں۔ (7) نماز قائم رکھتے ہیں۔ (8) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے راہِ خدا میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتے ہیں۔ (9) برائی کو=

وَ لَا يَنْقُضُوْنَ الْمِيْثَاقَ ۟ۙ۲۰ وَ الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَاۤ اَمَرَ

وَ	لَا يَنْقُضُوْنَ	الْمِيْثَاقَ ۲۰	وَ	الَّذِيْنَ	يَصِلُوْنَ	مَاۤ	اَمَرَ
اور	نہیں توڑتے	پختہ عہد (کو)	اور	وہ لوگ جو	جوڑتے ہیں	(اسے) جو	حکم دیا

اور معاہدے کو توڑتے نہیں ○ اور وہ جو اسے جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا

اللّٰهُ بِهٖۤ اَنْ يُّوْصَلَ وَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

اللّٰهُ	بِهٖۤ	اَنْ	يُّوْصَلَ[1]	وَ	يَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ يَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ ؕ۲۱ وَ الَّذِيْنَ صَبَرُوا

وَ	يَخَافُوْنَ	سُوْٓءَ الْحِسَابِ ۲۱	وَ	الَّذِيْنَ	صَبَرُوا
اور	خوفزدہ رہتے ہیں	برے حساب (سے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

اور برے حساب سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جنہوں نے اپنے رب کی رضا کی طلب میں

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا
اپنے رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	قائم رکھی	نماز	اور	انہوں نے خرچ کیا

صبر کیا اور نماز قائم رکھی اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً وَّ يَدْرَءُوْنَ

مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً	وَّ	يَدْرَءُوْنَ
(اس) میں سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	اور	دور کرتے ہیں

ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کیا اور برائی کو

=بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں۔

1 ...... ایک تفسیر کے مطابق یہاں جوڑنے سے مراد صلۂ رحمی کرنا ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: صلۂ رحم کے معنی رشتہ کو جوڑنا ہے یعنی رشتہ والوں کے ساتھ نیکی اور سلوک کرنا۔ ساری اُمت کا اس پر اتفاق ہے کہ صلۂ رحم واجب ہے اور قطعِ رحم حرام ہے۔ **(بہار شریعت، ۳/۵۵۸)**

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں اور اس کے کل رسولوں پر ایمان لاتے ہیں، بعض کو مان کر اور بعض سے منکر ہو کر ان میں تفریق نہیں=

بِالۡحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى الدَّارِ ۝٢٢ لا

عُقۡبَى الدَّارِ ۝٢٢	لَهُمۡ	اُولٰٓئِكَ	السَّيِّئَةَ[1]	بِالۡحَسَنَةِ
گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام (ہے)	ان کے لئے	یہ لوگ	برائی (کو)	بھلائی کے ذریعے

بھلائی کے ساتھ ٹالتے ہیں انہیں کے لئے آخرت کا اچھا انجام ہے ○

جَنّٰتُ عَدۡنٍ يَّدۡخُلُوۡنَهَا وَمَنۡ صَلَحَ

صَلَحَ	مَنۡ	وَ	يَّدۡخُلُوۡنَهَا	جَنّٰتُ عَدۡنٍ
نیک ہوں گے	جو	اور	وہ لوگ داخل ہوں گے ان میں	(وہ) ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)

وہ ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں ان میں وہ لوگ داخل ہوں گے اور

مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ وَاَزۡوَاجِهِمۡ وَذُرِّيّٰتِهِمۡ وَالۡمَلٰٓئِكَةُ

الۡمَلٰٓئِكَةُ	وَ	ذُرِّيّٰتِهِمۡ	وَ	اَزۡوَاجِهِمۡ	وَ	مِنۡ اٰبَآئِهِمۡ
فرشتے	اور	ان کی اولاد (میں سے)	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کے باپ دادا میں سے

ان کے باپ دادا اور بیویوں اور اولاد میں سے جو لائق ہوں گے اور ہر دروازے سے

يَدۡخُلُوۡنَ عَلَيۡهِمۡ مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۝٢٣ ج سَلٰمٌ عَلَيۡكُمۡ

عَلَيۡكُمۡ	سَلٰمٌ	مِّنۡ كُلِّ بَابٍ ۝٢٣	عَلَيۡهِمۡ	يَدۡخُلُوۡنَ
تم پر	(اور کہیں گے) سلامتی (ہو)	ہر دروازے سے	ان پر	داخل ہوں گے

فرشتے ان کے پاس یہ کہتے آئیں گے ○ تم پر سلامتی ہو

بِمَا صَبَرۡتُمۡ فَنِعۡمَ عُقۡبَى الدَّارِ ۝٢٤ ط وَ

وَ	عُقۡبَى الدَّارِ ۝٢٤	فَنِعۡمَ	صَبَرۡتُمۡ	بِمَا
اور	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	تو کیا ہی خوب (ہے)	تم نے صبر کیا	(اس کے) بدلے کہ

کیونکہ تم نے صبر کیا تو آخرت کا اچھا انجام کیا ہی خوب ہے ○ اور

بدبختوں کے احوال اور ان کا انجام

= کرتے۔ یا یہ مراد ہے کہ رشتہ داری کے حقوق کی رعایت رکھتے ہیں اور رشتہ داری نہیں توڑتے۔

[1]..... برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی بہت سی مثالیں ہیں، جیسے بدکلامی کا جواب شیریں سخنی سے دینا، محروم کرنے والے کو عطا کرنا، ظلم کرنے والے کو معاف کر دینا، تعلق توڑنے والے سے جوڑنا، گناہ ہو جائے تو توبہ کر لینا، ناجائز کام دیکھ کر اسے بدل دینا، جہل کے بدلے حلم اور ایذا کے بدلے صبر کرنا وغیرہ۔ یہ بہت پیارے اوصاف ہیں جنہیں ہر مسلمان کو اختیار کرنا چاہیے۔

الَّذِیۡنَ یَنۡقُضُوۡنَ عَہۡدَ اللّٰہِ مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ وَ یَقۡطَعُوۡنَ

الَّذِیۡنَ[1]	یَنۡقُضُوۡنَ	عَہۡدَ اللّٰہِ	مِنۡۢ بَعۡدِ مِیۡثَاقِہٖ	وَ	یَقۡطَعُوۡنَ
وہ لوگ جو	توڑ دیتے ہیں	اللہ کا عہد	اس کے پختہ ہونے کے بعد	اور	کاٹتے ہیں

وہ جو اللہ کا عہد اسے پختہ کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں اور جسے جوڑنے کا

مَاۤ اَمَرَ اللّٰہُ بِہٖۤ اَنۡ یُّوۡصَلَ وَ یُفۡسِدُوۡنَ

مَاۤ	اَمَرَ	اللّٰہُ	بِہٖۤ	اَنۡ	یُّوۡصَلَ	وَ	یُفۡسِدُوۡنَ
(اسے) جو	حکم دیا	اللہ (نے)	اس کا	کہ	اسے جوڑا جائے	اور	وہ فساد کرتے ہیں

اللہ نے حکم فرمایا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں

فِی الۡاَرۡضِ ۙ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ اللَّعۡنَۃُ وَ لَہُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾

فِی الۡاَرۡضِ	اُولٰٓئِکَ	لَہُمُ	اللَّعۡنَۃُ	وَ	لَہُمۡ	سُوۡٓءُ الدَّارِ ﴿۲۵﴾
زمین میں	یہ لوگ	ان کے لئے	لعنت (ہی ہے)	اور	ان کے لئے	برا گھر (ہے)

فساد پھیلاتے ہیں ان کیلئے لعنت ہی ہے اور اُن کیلئے برا گھر ہے○

اَللّٰہُ یَبۡسُطُ الرِّزۡقَ لِمَنۡ یَّشَآءُ وَ یَقۡدِرُ ؕ وَ

اَللّٰہُ	یَبۡسُطُ	الرِّزۡقَ	لِمَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	یَقۡدِرُ[2]	وَ
اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور

اللہ جس کیلئے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے اور

فَرِحُوۡا بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا ؕ وَ مَا الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا

فَرِحُوۡا	بِالۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا	وَ	مَا	الۡحَیٰوۃُ الدُّنۡیَا
وہ (کافر) خوش ہوگئے	دنیا کی زندگی پر	اور (حالانکہ)	نہیں	دنیا کی زندگی

کافر دنیا کی زندگی پر خوش ہوگئے حالانکہ دنیا کی زندگی

1 ...... یہاں سے کفار کے تین برے اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) اللہ تعالیٰ سے پختہ عہد کرنے کے بعد توڑ دینا۔ (2) رشتہ داری توڑنا۔ (3) زمین میں فساد کرنا۔

2 ...... بندوں کے رزق میں وسعت اور تنگی کی بہت سی حکمتیں ہیں اور ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

نشانی کے طلبگار کافروں کو جواب

فِی الْاٰخِرَةِ اِلَّا مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾ وَیَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

فِی الْاٰخِرَةِ	اِلَّا	مَتَاعٌ ﴿۲۶﴾	وَ	یَقُوْلُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
آخرت (کے مقابلے) میں	مگر	تھوڑا سا سامان	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

آخرت کے مقابلے میں ایک حقیر سی شے ہے ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَوْلَاۤ اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّ

لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ	عَلَیْهِ	اٰیَةٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّ
کیوں نہیں	نازل کی جاتی	اس پر	کوئی نشانی	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	بیشک

ان پر ان کے رب کی طرف سے کوئی نشانی کیوں نہیں اتری؟ تم فرماؤ: بیشک

اللّٰهَ یُضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَ یَهْدِیْۤ اِلَیْهِ مَنْ

اللّٰهَ	یُضِلُّ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَهْدِیْۤ	اِلَیْهِ	مَنْ
اللہ	گمراہ کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	راہ دکھاتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جس نے

اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اسے اپنی راہ دکھاتا ہے جو

دلوں کے چین و سکون کا ذریعہ، ذکرِ الٰہی

اَنَابَ ﴿۲۷﴾ ۚۖ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَطْمَىٕنُّ قُلُوْبُهُمْ

اَنَابَ ﴿۲۷﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	تَطْمَىٕنُّ	قُلُوْبُهُمْ
(اس کی طرف) رجوع کیا	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	اطمینان پاتے ہیں	ان کے دل

اس کی طرف رجوع کرتا ہے ○ (ان لوگوں کو ہدایت دیتا ہے) جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے

باعمل مسلمانوں کو خوشی اور اچھے انجام کی بشارت

بِذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ ؕ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

بِذِكْرِ اللّٰهِ	اَلَا	بِذِكْرِ اللّٰهِ	تَطْمَىٕنُّ الْقُلُوْبُ ﴿۲۸﴾ (1)	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ کے ذکر سے	سن لو	اللہ کے ذکر ہی سے	دل اطمینان پاتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

چین پاتے ہیں، سن لو! اللہ کی یاد ہی سے دل چین پاتے ہیں ○ وہ لوگ جو ایمان لائے

(1)..... اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل اور اس کے احسان و کرم کو یاد کرکے بے قرار دلوں کو قرار اور اطمینان حاصل ہوتا ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کی یاد محبتِ الٰہی اور قربِ الٰہی کا عظیم ذریعہ ہے اور یہ چیزیں بھی دلوں کے قرار کا سبب ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر یہ بھی کہا جائے تو یقیناً درست ہوگا کہ ذکرِ الٰہی کی طبعی تاثیر بھی دلوں کا قرار ہے، اسی لئے پریشان حال آدمی جب پریشانی میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اس کے دل کو قرار آنا شروع ہو جاتا ہے، یونہی قرآن بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس کے دلائل دلوں سے شکوک و شبہات دور کرکے چین دیتے ہیں۔ یونہی دعا بھی ذکرُ اللہ ہے اور اس سے بھی حاجتمندوں کو سکون ملتا ہے۔

وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ طُوْبٰى لَهُمْ وَحُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	طُوْبٰى (1)	لَهُمْ	وَ	حُسْنُ مَاٰبٍ ﴿٢٩﴾
اور	انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	خوشی (ہے)	ان کے لئے	اور	بہترین ٹھکانہ، اچھا انجام

اور اچھے عمل کئے ان کیلئے خوشی اور اچھا انجام ہے ○

كَذٰلِكَ اَرْسَلْنٰكَ فِيْۤ اُمَّةٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهَاۤ اُمَمٌ

رحمٰن کے منکروں کو جواب

كَذٰلِكَ	اَرْسَلْنٰكَ	فِيْۤ اُمَّةٍ	قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهَاۤ	اُمَمٌ
اسی طرح	ہم نے بھیجا تمہیں	(اس) امت میں	بیشک	گزر گئیں	اس سے پہلے	کئی امتیں

اسی طرح ہم نے تمہیں اس امت میں بھیجا جس سے پہلے کئی امتیں گزر گئیں

لِّتَتْلُوَاۡ عَلَيْهِمُ الَّذِيْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَهُمْ

لِّتَتْلُوَاۡ	عَلَيْهِمُ	الَّذِيْۤ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	وَ	هُمْ
تاکہ تم تلاوت کرو	ان پر	(اس کی) جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور (حالانکہ)	وہ

تاکہ تم انہیں پڑھ کر سناؤ جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے حالانکہ وہ

يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ ؕ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ

يَكْفُرُوْنَ	بِالرَّحْمٰنِ (2)	قُلْ	هُوَ	رَبِّيْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
انکار کر رہے ہیں	رحمٰن کا	تم کہو	وہ	میرا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔ تم فرماؤ: وہ میرا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ ﴿٣٠﴾ وَلَوْ اَنَّ

کفار کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کو تسلی

عَلَيْهِ	تَوَكَّلْتُ	وَ	اِلَيْهِ	مَتَابِ ﴿٣٠﴾	وَ	لَوْ	اَنَّ
اسی پر	میں نے بھروسہ کیا	اور	اسی کی طرف	میرا رجوع (ہے)	اور	اگر	یہ کہ

میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف میرا رجوع ہے ○ اور اگر کوئی

1 ...... لفظ "طوبیٰ" کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ طوبیٰ سے مراد راحت و نعمت اور شادمانی و خوش حالی کی بشارت ہے۔ 2 ...... یہ آیت صلح حدیبیہ میں نازل ہوئی جس کا مختصر واقعہ یہ ہے کہ سہیل بن عمرو جب صلح کے لئے آیا اور صلح نامہ لکھنے پر اتفاق ہو گیا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: لکھو، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ کفار نے اس میں جھگڑا کیا اور کہا کہ آپ ہمارے دستور کے مطابق "بِاسْمِكَ اللّٰهُمَّ" لکھوائیے، اس کے متعلق آیت میں ارشاد ہوتا ہے کہ وہ رحمٰن کے منکر ہو رہے ہیں۔

قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ

قُرْاٰنًا	سُیِّرَتْ	بِهِ	الْجِبَالُ(1)	اَوْ	قُطِّعَتْ
(ایسا) قرآن (آتا)	چلائے جاتے	اس (کی تلاوت) سے	پہاڑ	یا	پھاڑی جاتی

ایسا قرآن آتا جس سے پہاڑ ٹل جاتے یا زمین

بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰىؕ بَلْ

بِهِ	الْاَرْضُ	اَوْ	كُلِّمَ	بِهِ	الْمَوْتٰى	بَلْ
اس سے	زمین	یا	باتیں کی جاتیں	اس کے ذریعے	مردوں (سے، تو بھی کافر نہ مانتے)	بلکہ

پھٹ جاتی یا مردوں سے باتیں کی جاتیں (جب بھی یہ کافر نہ مانتے) بلکہ

لِّلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِیْعًاؕ اَفَلَمْ یَایْــٴَـسِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

لِّلّٰهِ	الْاَمْرُ جَمِیْعًا	اَفَلَمْ یَایْــٴَـسِ(2)	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا
اللہ ہی کے (اختیار میں ہیں)	سب کام	تو کیا نا امید نہ ہوگئے	وہ لوگ جو	ایمان لائے

سب کام اللہ ہی کے اختیار میں ہیں تو کیا مسلمان اس بات سے نا امید نہ ہوگئے

اَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ لَهَدَى النَّاسَ جَمِیْعًاؕ وَ

اَنْ	لَّوْ	یَشَآءُ	اللّٰهُ	لَهَدٰى	النَّاسَ جَمِیْعًا	وَ
(اس بات سے) کہ	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور ہدایت دیدیتا	تمام لوگوں (کو)	اور

کہ اگر اللہ چاہتا تو سب آدمیوں کو ہدایت دیدیتا اور

لَا یَزَالُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تُصِیْبُهُمْ بِمَا

لَا یَزَالُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	تُصِیْبُهُمْ	بِمَا
ہمیشہ رہے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پہنچتی انہیں	(اس کے) سبب جو

کافروں کو ان کے عمل کی وجہ سے ہمیشہ ہلا دینے والی مصیبت

1...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ اگر آپ یہ چاہیں کہ ہم آپ کی نبوت مانیں اور آپ کی پیروی کریں تو آپ قرآن شریف پڑھ کر اس کی تاثیر سے مکہ مکرمہ کے پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹا دیں، زمین پھاڑ کر چشمہ جاری کر دیں اور قُصی بن کلاب وغیرہ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو زندہ کر دیں۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ یہ حیلے بہانے کرنے والے کسی حال میں بھی ایمان لانے والے نہیں۔ 2...... آیت کے اس حصے میں ان مسلمانوں کو جواب دیا گیا جنہوں نے کفار کے نئی نئی نشانیاں طلب کرنے پر یہ چاہا تھا کہ جو کافر بھی کوئی نشانی طلب کرے وہی اس کو دکھا دی جائے۔

صَنَعُوْا قَارِعَةٌ اَوْ تَحُلُّ قَرِيْبًا مِّنْ دَارِهِمْ

صَنَعُوْا	قَارِعَةٌ	اَوْ	تَحُلُّ	قَرِيْبًا	مِّنْ دَارِهِمْ[1]
انہوں نے کیا	سخت دھمک	یا	وہ اترے گی (یا) تم اترو گے	قریب	ان کے گھروں سے

پہنچتی رہے گی یا آپ ان کے گھروں کے نزدیک اتریں گے

حَتّٰى يَاْتِيَ وَعْدُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۳۱ ع وَ

حَتّٰى	يَاْتِيَ	وَعْدُ اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يُخْلِفُ	الْمِيْعَادَ ۳۱	وَ
یہاں تک کہ	آجائے	اللہ کا وعدہ	بیشک	اللہ	خلاف نہیں کرتا	وعدہ (کے)	اور

یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ آجائے بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ○ اور

ع ۵ ۴ ۱۰

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

لَقَدِ اسْتُهْزِئَ بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَمْلَيْتُ

لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ	بِرُسُلٍ[2]	مِّنْ قَبْلِكَ	فَاَمْلَيْتُ
ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا	رسولوں کا	تم سے پہلے	تو میں نے مہلت دی

بیشک آپ سے پہلے رسولوں کا مذاق اڑایا گیا تو میں نے کافروں کو

لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثُمَّ اَخَذْتُهُمْ ۫ قف فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۳۲

لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	ثُمَّ	اَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۳۲
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	تھا	میرا عذاب

ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا تھا؟ ○

مشرکین کے کردار اور انہیں زجر و توبیخ

اَفَمَنْ هُوَ قَآىِٕمٌ عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا

اَفَمَنْ	هُوَ	قَآىِٕمٌ	عَلٰى كُلِّ نَفْسٍۭ	بِمَا
تو کیا وہ (اللہ) جو	وہ	نگرانی رکھنے والا (ہے)	ہر شخص پر	(اس) کی جو

تو کیا وہ خدا جو ہر شخص پر اس کے اعمال کی

[1]......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ حدیبیہ کے دن ان کے گھروں کے نزدیک اپنے لشکر کے ساتھ اتریں گے یہاں تک کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے فتح و نصرت کا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا دین غالب ہونے کا اور مکۂ مکرمہ کی فتح کا وعدہ پورا ہو جائے۔ [2]......اس آیت میں علماء و مبلغین کیلئے درس ہے کہ راہِ خدا میں تکالیف برداشت کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا طریقہ ہے اس لئے اگر انہیں راہِ خدا میں کسی تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہو تو انہیں چاہئے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حالات اور ان کی سیرت کو سامنے رکھتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں، اللہ تعالیٰ نے چاہا تو ان کی تکالیف=

كَسَبَتۡ ۚ وَجَعَلُوۡا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ ؕ قُلۡ

قُلۡ	شُرَكَآءَ	لِلّٰهِ	جَعَلُوۡا	وَ	كَسَبَتۡ
تم کہو	شریک	اللہ کے	انہوں نے ٹھہرالئے	اور	اس نے کام کیا (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں)

نگرانی رکھتا ہے (وہ بتوں جیسا ہے؟ ہرگز نہیں) اور وہ لوگ اللہ کے شریک ٹھہراتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَمُّوۡهُمۡ ؕ اَمۡ تُنَبِّـُٔوۡنَهٗ بِمَا لَا يَعۡلَمُ فِى الۡاَرۡضِ اَمۡ

اَمۡ	فِى الۡاَرۡضِ	لَا يَعۡلَمُ (1)	بِمَا	تُنَبِّـُٔوۡنَهٗ	اَمۡ	سَمُّوۡهُمۡ
یا	زمین میں	وہ نہیں جانتا	(اس) کی جسے	تم خبر دیتے ہو اللہ کو	یا (بلکہ)	تم نام لو ان کے

تم ان کا نام تو لو (کہ وہ کون ہیں جو خدا کے شریک ہیں) بلکہ تم اللہ کو وہ بات بتاتے ہو جسے وہ زمین میں

بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ ؕ بَلۡ زُيِّنَ لِلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

كَفَرُوۡا	لِلَّذِيۡنَ	زُيِّنَ	بَلۡ	بِظَاهِرٍ مِّنَ الۡقَوۡلِ
کفر کیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	خوشنما بنادیا گیا	بلکہ	ایک بے معنی بات (کے پیچھے پڑتے ہو)

جانتا ہی نہیں ہے، یا یونہی ایک اوپری بات بلکہ کافروں کیلئے ان کا فریب

مَكۡرُهُمۡ وَصُدُّوۡا عَنِ السَّبِيۡلِ ؕ وَمَنۡ يُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا

فَمَا	اللّٰهُ	يُّضۡلِلِ	مَنۡ	وَ	عَنِ السَّبِيۡلِ	صُدُّوۡا	وَ	مَكۡرُهُمۡ
تو نہیں	اللہ	گمراہ کردے	جسے	اور	راستے سے	انہیں روک دیا گیا	اور	ان کا فریب

خوشنما بنادیا گیا اور انہیں راستے سے روک دیا گیا اور جسے اللہ گمراہ کرے

کفار کے لئے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید

لَهٗ مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾ لَهُمۡ عَذَابٌ فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا وَ

وَ	فِى الۡحَيٰوةِ الدُّنۡيَا	عَذَابٌ	لَهُمۡ	مِنۡ هَادٍ ﴿۳۳﴾	لَهٗ
اور	دنیا کی زندگی میں	عذاب (ہے)	ان کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	اس کے لئے

اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ ان کیلئے دنیا کی زندگی میں عذاب ہے اور

= جلد دور ہو جائیں گی۔

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک موجود نہیں، اگر اس کا کوئی شریک ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کو اس کا علم ضرور ہوتا کیونکہ اس کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے علم میں نہ ہو وہ محض باطل ہے لہٰذا اللہ تعالیٰ کے لئے شریک ہونا بھی باطل اور غلط ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے علم کی نفی نہیں کی گئی بلکہ اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی نفی کی گئی ہے۔

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَقُّ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾

لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَقُّ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّاقٍ ﴿۳۴﴾
ضرور آخرت کا عذاب	زیادہ سخت (ہے)	اور	نہیں	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا

آخرت کا عذاب یقیناً زیادہ سخت ہے اور انہیں اللہ سے بچانے والا کوئی نہیں ○

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ تَجْرِیْ

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِیْ	وُعِدَ	الْمُتَّقُوْنَ	تَجْرِیْ
(اس) جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا	پرہیزگاروں (سے)	(یہ ہے کہ) بہتی ہیں

جس جنت کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کے نیچے

جنت کے تین اوصاف اور کفار کا انجام

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَا ؕ تِلْكَ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	اُكُلُهَا	دَآىٕمٌ	وَّ	ظِلُّهَا	تِلْكَ
اس کے نیچے	نہریں	اس کا پھل	ہمیشہ رہنے والا	اور	اس کا سایہ (بھی)	یہ

نہریں جاری ہیں، اس کے پھل اور اس کا سایہ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ یہ

عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ ﴿۳۵﴾ وَ الَّذِیْنَ

عُقْبَى الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا	وَّ	عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ	النَّارُ ﴿۳۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ
ان لوگوں کا انجام ہے جو	پرہیزگار ہوئے	اور	کافروں کا انجام	آگ (ہے)	اور	وہ لوگ جو

پرہیزگاروں کا انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ ہے ○ اور جنہیں

اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ

اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ	یَفْرَحُوْنَ (1)	بِمَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَیْكَ	وَ
ہم نے دی انہیں	کتاب	وہ خوش ہوتے ہیں	(اس) پر جو	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور

ہم نے کتاب دی وہ اس پر خوش ہوتے جو آپ کی طرف نازل کیا گیا ہے اور

اہلِ کتاب کے صالحین کی روش اور مخالفین کی طرف اشارہ

(1)..... بعض مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "کتاب" سے مراد قرآنِ پاک اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہیں اور قرآن نازل ہونے پر خوش ہونے سے مراد یہ ہے کہ قرآن نازل ہونے سے مزید احکام نازل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں خوشی ہوتی ہے۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ "کتاب" سے مراد تورات اور انجیل ہے اور "جنہیں کتاب دی گئی" سے مراد وہ یہودی اور عیسائی ہیں جو اسلام سے مشرف ہوئے اور قرآنِ پاک نازل ہونے پر یہ اس لئے خوش ہوتے ہیں کہ یہ قرآنِ پاک پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کی تصدیق کی۔

کفار کی خواہشوں پر چلنے والوں کو نصیحت

مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ؕ قُلْ اِنَّمَآ

مِنَ الْاَحْزَابِ(1)	مَنْ	يُّنْكِرُ	بَعْضَهٗ	قُلْ	اِنَّمَآ
(ان) گروہوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انکار کرتا ہے	اس کے بعض حصے (کا)	تم کہو	صرف

ان گروہوں میں کچھ وہ ہیں جو اس قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ وَ لَاۤ اُشْرِكَ بِهٖ ؕ

اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	وَ	لَاۤ اُشْرِكَ	بِهٖ
مجھے حکم دیا گیا	کہ	میں عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	شریک نہ ٹھہراؤں	اس کا

مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اور اس کا شریک نہ ٹھہراؤں،

اِلَيْهِ اَدْعُوْا وَ اِلَيْهِ مَاٰبِ ﴿٣٦﴾ وَ كَذٰلِكَ

اِلَيْهِ	اَدْعُوْا	وَ	اِلَيْهِ	مَاٰبِ ﴿٣٦﴾	وَ	كَذٰلِكَ
اسی کی طرف	میں بلاتا ہوں	اور	اسی کی طرف	مجھے لوٹنا (ہے)	اور	اسی طرح

میں اسی کی طرف بلاتا ہوں اور اسی کی طرف مجھے پھرنا ہے ○ اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ؕ وَ لَىٕنِ اتَّبَعْتَ

اَنْزَلْنٰهُ	حُكْمًا	عَرَبِيًّا	وَ	لَىٕنِ	اتَّبَعْتَ(2)
ہم نے اتارا وہ قرآن	فیصلہ	عربی (زبان میں)	اور	ضرور اگر	تم نے پیروی کی

ہم نے اس قرآن کو عربی فیصلے کی صورت میں اتارا اور اے سننے والے! اگر تو ان کی خواہشوں پر

اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا

اَهْوَآءَهُمْ	بَعْدَ	مَا	جَآءَكَ	مِنَ الْعِلْمِ	مَا
ان کی خواہشوں (کی)	(اس کے) بعد	کہ	آچکا تیرے پاس	علم سے	نہیں (ہو گا)

چلے گا اس کے بعد کہ تیرے پاس علم آچکا تو

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک احزاب سے یہودیوں، عیسائیوں اور مشرکین کے وہ گروہ مراد ہیں جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی عداوت میں سرشار ہیں اور اُنہوں نے آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر چڑھائیاں کی ہیں۔ بعض مفسرین فرماتے ہیں کہ احزاب سے ایمان لانے والوں کے علاوہ بقیہ یہودی، عیسائی اور وہ تمام مشرکین مراد ہیں جو قرآن کے بعض حصے کا انکار کرتے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن اس سے مراد آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔

ركوع =

حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر کفار کے اعتراضات کا جواب

لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّ لَا وَاقٍ ۝۳۷ ع وَ لَقَدْ

لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِيٍّ	وَّ	لَا	وَاقٍ ۝۳۷	وَ	لَقَدْ
تیرے لئے	اللّٰه سے (کے آگے)	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی بچانے والا	اور	ضرور بیشک

اللّٰه کے آگے نہ تیرا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ کوئی بچانے والا ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّ

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ
ہم نے بھیجے	رسول	تم سے پہلے	اور	ہم نے بنائیں	ان کے لیے	بیویاں	اور

ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لیے بیویاں اور

ذُرِّيَّةً ؕ وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا

ذُرِّيَّةً	وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ	اَنْ	يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ	اِلَّا
بچے	اور	نہیں ہے	کسی رسول کا (کام)	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر

بچے بنائے اور کسی رسول کا کام نہیں کہ اللّٰه کی اجازت کے بغیر

محو و اثبات سے متعلق مشیتِ الٰہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ لِكُلِّ اَجَلٍ كِتَابٌ ۝۳۸ يَمْحُوا اللّٰهُ مَا

بِاِذْنِ اللّٰهِ	لِكُلِّ اَجَلٍ	كِتَابٌ ۝۳۸	يَمْحُوا	اللّٰهُ	مَا
اللّٰه کی اجازت سے	ہر وعدے کے لئے	ایک لکھی ہوئی (مدت ہے)	مٹا دیتا ہے	اللّٰه	جو

کوئی نشانی لے آئے۔ ہر وعدے کیلئے ایک لکھی ہوئی (مدت) ہے ○ اللّٰه جو چاہتا ہے

نزولِ عذاب کی دو صورتیں اور حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ ۚ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹ وَ اِنْ مَّا

يَشَآءُ	وَ	يُثْبِتُ	وَ	عِنْدَهٗۤ	اُمُّ الْكِتٰبِ ۝۳۹ (2)	وَ	اِنْ مَّا
وہ چاہتا ہے	اور	برقرار رکھتا ہے	اور	اسی کے پاس (ہے)	اصل لکھا ہوا (یا) لوح محفوظ	اور	اگر

مٹا دیتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اصل لکھا ہوا اسی کے پاس ہے ○ اور (اے حبیب!) اگر

(1).....اس آیت میں کفار کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کئے گئے اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص134 کا مطالعہ فرمائیں۔ (2).....ایک قول یہ ہے کہ آیت میں مذکور اُمُّ الْكِتَاب سے مراد اللّٰه تعالیٰ کا علم ہے جو کہ ازل سے ہی ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اُمُّ الْكِتَاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے جس میں تمام کائنات اور عالم میں ہونے والے جملہ حوادث و واقعات اور تمام اشیاء لکھی ہوئی ہیں اور اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔

نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ

نُرِيَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِيْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ
ہم دکھادیں تمہیں	(اس میں سے) کچھ	جو	ہم وعدہ کررہے ہیں ان سے	یا

ہم تمہیں کوئی وعدہ دکھادیں جو ہم ان سے کررہے ہیں یا

نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ

نَتَوَفَّيَنَّكَ	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ
(پہلے ہی) ہم وفات دیدیں تمہیں (تو ایسا ممکن ہے)	تو (بہر حال) تم پر صرف (لازم ہے)

ہم تمہیں پہلے ہی وفات دیدیں تو آپ پر تو بہر حال تبلیغ کرنا

الْبَلٰغُ وَ عَلَيْنَا الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾ اَوَ لَمْ يَرَوْا اَنَّا

الْبَلٰغُ	وَ	عَلَيْنَا	الْحِسَابُ ﴿۴۰﴾	اَوَ لَمْ يَرَوْا	اَنَّا
تبلیغ کرنا	اور	ہم پر (ہے)	حساب لینا	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ

لازم ہے اور حساب لینا ہمارے ذمے ہے ○ کیا یہ کافر دیکھتے نہیں کہ

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ وَ اللّٰهُ يَحْكُمُ

نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا	مِنْ اَطْرَافِهَا (1)	وَ	اللّٰهُ	يَحْكُمُ
ہم (کافروں کی) زمین کم کرتے چلے آرہے ہیں	اس کی تمام طرفوں سے	اور	اللہ	حکم فرماتا ہے

ہم ہر طرف سے ان کی زمین کم کررہے ہیں اور اللہ حکم فرماتا ہے،

لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ ؕ وَ هُوَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾ وَ قَدْ

لَا	مُعَقِّبَ	لِحُكْمِهٖ	وَ	هُوَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۴۱﴾	وَ	قَدْ
نہیں	کوئی پیچھے کرنے والا	اس کے حکم کو	اور	وہ	جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	بیشک

اس کے حکم کو کوئی پیچھے کرنے والا نہیں اور وہ بہت جلد حساب لے لیتا ہے ○ اور

دینِ اسلام کے رفتہ رفتہ عروج کی ایک نشانی

مشرکینِ مکہ کی فریب کاریوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ موڑنا دنیا میں بھی بربادی لاتا ہے اور نافرمانوں پر زمین اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہوتی چلی جاتی ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ جب مسلمان اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری پر مضبوطی سے قائم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے انہیں زمین میں غلبہ و اقتدار عطا فرمایا اور جب مسلمانوں نے اس سے منہ موڑا تو ان کی آبادیاں بھی ہر طرف کم ہونے لگ گئیں اور اسلامی سرزمین کی وسعت رفتہ رفتہ کم ہونے لگ گئی۔ افسوس! آج بھی مسلمان اسی روش پر چلتے اور اپنی سابقہ تاریخ سے عبرت پکڑنے کی بجائے اسے ہی دوبارہ دہراتے نظر آرہے ہیں۔

مَكَرَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِیْعًاؕ

مَكَرَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (1)	فَلِلّٰهِ	الْمَكْرُ جَمِیْعًا
فریب کر چکے	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	تو اللہ ہی کی (ہے)	ساری خفیہ تدبیر

ان سے پہلے لوگ فریب کر چکے ہیں تو ساری خفیہ تدبیر کا مالک تو اللہ ہی ہے۔

یَعْلَمُ مَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍؕ وَ سَیَعْلَمُ الْكُفّٰرُ

یَعْلَمُ	مَا	تَكْسِبُ	كُلُّ نَفْسٍ	وَ	سَیَعْلَمُ	الْكُفّٰرُ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	کماتی ہے	ہر جان	اور	عنقریب جان لیں گے	کفار

وہ جانتا ہے جو کچھ کوئی جان عمل کمائے اور عنقریب کافر جان لیں گے

منکرین رسالت کو جواب

لِمَنْ عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲ وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

لِمَنْ	عُقْبَى الدَّارِ ۝۴۲	وَ	یَقُوْلُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
کس کے لئے (ہے)	گھر (یعنی آخرت) کا اچھا انجام	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ آخرت کا اچھا انجام کس کے لئے ہے ؟ ○ اور کافر کہتے ہیں:

لَسْتَ مُرْسَلًاؕ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا

لَسْتَ	مُرْسَلًا	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًۢا
تم نہیں ہو	بھیجے ہوئے (یعنی رسول)	تم کہو	کافی ہے	اللہ	گواہ

تم رسول نہیں ہو۔ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْۙ وَ مَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝۴۳ ع

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	وَ	مَنْ عِنْدَهٗ	عِلْمُ الْكِتٰبِ ۝۴۳ (2)
میرے اور تمہارے درمیان	اور	(وہ بھی گواہ ہے) جس کے پاس	کتاب کا علم (ہے)

اللہ کافی گواہ ہے اور ہر وہ آدمی گواہ ہے جس کے پاس کتاب کا علم ہے ○

ع ۶ ۱۲

1 ......اس آیت میں رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ مشرکینِ مکہ سے پہلے گزری ہوئی اُمتوں کے کفار اپنے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ مقابلہ کر چکے ہیں اور ان مقابلوں میں ہر طرح کی چالیں چلیں لیکن پھر بھی ناکام ونامراد ہوئے کیونکہ اصل تدبیر کا مالک تو اللہ تعالیٰ ہی ہے پھر اس کی مشیت کے بغیر کسی کی کیا چل سکتی ہے اور جب حقیقت یہ ہے تو مخلوق کا کیا اندیشہ۔

2 ......اللہ تعالیٰ نے علماء کی گواہی اپنے ساتھ بیان فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ علم کی بڑی فضیلت واہمیت ہے۔

آیات:52

سُوْرَةُ اِبْرٰهِيْم مَكِّيَّة

رکوع:07

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کے ذریعے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا لوگوں کو تاریکیوں سے نکالنا

الٓرٰ ۚ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ

الٓرٰ	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَيْكَ	لِتُخْرِجَ (1)
الٓرٰ	(یہ) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	تاکہ تم نکالو

الٓرٰ، یہ ایک کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو

النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

النَّاسَ	مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ (2)	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ
لوگوں (کو)	اندھیروں سے	اجالے کی طرف	ان کے رب کے حکم سے

ان کے رب کے حکم سے اندھیروں سے اجالے کی طرف،

شانِ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۙ ① اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ

اِلٰى صِرَاطِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ①	اللّٰهِ	الَّذِيْ لَهٗ
(اس کے) راستے کی طرف (نکالو جو)	عزت والا	سب خوبیوں والا (ہے)	اللہ	وہ جس کا (ہے)

اس (اللہ) کے راستے کی طرف نکالو جو عزت والا، سب خوبیوں والا ہے ○ اللہ جس کی ملکیت میں

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے لوگوں کو ظلمتِ کفر سے نکال کر ایمان کی روشنی میں داخل کرتے ہیں، کوئی شخص صرف قرآن سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے واسطے کے بغیر ہدایت نہیں پا سکتا۔ نورِ ہدایت کا ذریعہ صرف حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ 2 ...... امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں ''ظُلُمَات'' کو جمع اور ''نُوْر'' کو واحد کے صیغہ سے ذکر فرمانے میں اس طرف اشارہ ہے کہ دینِ حق کی راہ ایک ہے اور کفر و گمراہی کے راستے کثیر ہیں۔ (تفسیر کبیر، ابراھیم، تحت الآیۃ: ۱، ۷/ ۵۸)

مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ وَ وَیْلٌ لِّلْكٰفِرِیْنَ

مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	وَیْلٌ	لِّلْكٰفِرِیْنَ
جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	خرابی، بربادی (ہے)	کافروں کے لئے

ہر وہ چیز ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے اور کافروں کیلئے

کفار کی تین بری صفات

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدِۙﹰ ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَى الْاٰخِرَةِ

مِنْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ ﴿۲﴾	الَّذِیْنَ	یَسْتَحِبُّوْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	عَلَى الْاٰخِرَةِ
ایک سخت عذاب سے	وہ لوگ جو	پسند کرتے ہیں	دنیا کی زندگی (کو)	آخرت پر (کی بجائے)

ایک سخت عذاب کی خرابی ہے ○ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں

وَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَ یَبْغُوْنَهَا عِوَجًاؕ اُولٰٓىٕكَ

وَ	یَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	وَ	یَبْغُوْنَهَا	عِوَجًا (1)	اُولٰٓىٕكَ
اور	روکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	اور	تلاش کرتے ہیں اس میں	ٹیڑھاپن	یہ لوگ

اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور اس میں ٹیڑھاپن تلاش کرتے ہیں وہ

رسول کی ذمہ داری اور لوگوں کی ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی

فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۳﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهٖ

فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۳﴾ (2)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	بِلِسَانِ قَوْمِهٖ
دور کی گمراہی میں (ہیں)	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کوئی رسول	مگر	اس کی قوم کی زبان کے ساتھ

دور کی گمراہی میں ہیں ○ اور ہم نے ہر رسول اس کی قوم کی زبان کے ساتھ ہی بھیجا

لِیُبَیِّنَ لَهُمْؕ فَیُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ یَّشَآءُ وَ

لِیُبَیِّنَ	لَهُمْ	فَیُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ
تاکہ وہ واضح طور پر بتادے	ان کو	پھر گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے	اور

تاکہ وہ انہیں واضح کرکے بتادے، پھر اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور

(1)...... دین میں ٹیڑھاپن تلاش کرنے کی دو صورتیں ہیں، ایک یہ کہ لوگوں کو سیدھا راستہ اختیار کرنے سے روک دینا۔ دوسری یہ کہ حق مذہب کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں شکوک و شبہات ڈالنے کی اور جس قدر ہو سکے حیلوں وغیرہ کا سہارا لے کر حق مذہب میں برائیاں ظاہر کرنے کی کوشش کرنا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ جو آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرتے ہیں وہ عملی طور پر گمراہ ہیں اور جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے اور دین سے روکتے ہیں وہ گمراہ کرنے والے ہیں۔ اس آیت سے ان لوگوں کو عبرت پکڑنی چاہئے جو علم کا لبادہ اوڑھ کر لوگوں کو مذہبِ حق سے دور کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں اور=

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے احکام

يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۴ وَ

يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ۝۴	وَ
ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور

راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ۝ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَاۤ اَنْ اَخْرِجْ قَوْمَكَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	بِاٰيٰتِنَاۤ	اَنْ	اَخْرِجْ (1)	قَوْمَكَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں کے ساتھ	کہ	تم نکالو	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیاں دے کر بھیجا کہ اپنی قوم کو

مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ۙ۬ وَذَكِّرْهُمْ بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مِنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	ذَكِّرْهُمْ	بِاَيّٰىمِ اللّٰهِ (2)	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
اندھیروں سے	اجالے کی طرف	اور	یاد دلاؤ انہیں	اللہ کے دنوں کی	بیشک	اس میں

اندھیروں سے اجالے میں لاؤ اور انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ۔ بیشک اس میں

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہیہ کی یاد دہانی

لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى

لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ۝۵	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، شکر گزار کے لئے	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

ہر بڑے صبر کرنے والے، شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ۝ اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے

لِقَوْمِهِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ اَنْجٰكُمْ

لِقَوْمِهِ	اذْكُرُوْا	نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	اِذْ	اَنْجٰكُمْ
اپنی قوم سے	تم یاد کرو	اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	اس نے نجات دی تمہیں

فرمایا: اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تمہیں فرعونیوں سے

==دین میں نئے نئے مذہب نکال کر امت کی وحدت کا شیرازہ بکھیرنے کی سعی کر رہے ہیں۔

(1)......اندھیروں سے نکالنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن یہاں آیت میں اس کی نسبت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف کی گئی ہے۔ یہ نسبت مجازی ہے یعنی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا ذریعہ و وسیلہ ہیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق کی طرف مجازی نسبت درست ہے اور اس میں کسی طرح بھی شرک کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ (2)......اللہ تعالیٰ کے دنوں سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ ان دنوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں==

مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَكُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ وَ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَكُمۡ

مِّنۡ اٰلِ فِرۡعَوۡنَ	یَسُوۡمُوۡنَكُمۡ	سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ	وَ	یُذَبِّحُوۡنَ	اَبۡنَآءَكُمۡ
فرعون والوں سے	وہ پہنچاتے تھے تمہیں	برا عذاب	اور	وہ ذبح کر دیتے	تمہارے بیٹے

نجات دی جو تمہیں بری سزا دیتے تھے اور تمہارے بیٹوں کو ذبح کرتے

وَ یَسۡتَحۡیُوۡنَ نِسَآءَكُمۡ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِكُمۡ بَلَآءٌ

وَ	یَسۡتَحۡیُوۡنَ	نِسَآءَكُمۡ	وَ	فِیۡ ذٰلِكُمۡ	بَلَآءٌ
اور	زندہ چھوڑ دیتے	تمہاری عورتیں (بچیاں)	اور	اس میں	آزمائش (تھی)

اور تمہاری بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ عَظِیۡمٌ ﴿۶﴾ ع وَ اِذۡ تَاَذَّنَ رَبُّكُمۡ

مِّنۡ رَّبِّكُمۡ	عَظِیۡمٌ ﴿۶﴾	وَ	اِذۡ	تَاَذَّنَ	رَبُّكُمۡ
تمہارے رب کی طرف سے	بڑی	اور	جب	اعلان فرمادیا	تمہارے رب (نے)

بڑی آزمائش تھی ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے اعلان فرمادیا

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِیۡدَنَّكُمۡ وَ لَئِنۡ كَفَرۡتُمۡ

لَئِنۡ	شَكَرۡتُمۡ	لَاَزِیۡدَنَّكُمۡ [1]	وَ	لَئِنۡ	كَفَرۡتُمۡ
ضرور اگر	تم شکر ادا کرو گے	(تو) ضرور میں زیادہ دوں گا تمہیں	اور	ضرور اگر	تم ناشکری کرو گے

کہ اگر تم میرا شکر ادا کرو گے تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے

اِنَّ عَذَابِیۡ لَشَدِیۡدٌ ﴿۷﴾ وَ قَالَ مُوۡسٰۤی اِنۡ تَكۡفُرُوۡۤا

اِنَّ	عَذَابِیۡ	لَشَدِیۡدٌ ﴿۷﴾	وَ	قَالَ	مُوۡسٰی	اِنۡ	تَكۡفُرُوۡۤا
(تو) بیشک	میرا عذاب	ضرور سخت (ہے)	اور	کہا	موسیٰ (نے)	اگر	تم ناشکری کرو

تو میرا عذاب سخت ہے ○ اور موسیٰ نے فرمایا: (اے لوگو!) اگر تم

ع-۱۳

شکر کا صلہ اور ناشکری کا انجام

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

=مراد ہیں۔ یہی قول زیادہ قوی ہے کہ اگلی آیت میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے عمل سے اسی کو واضح فرمایا ہے۔ اسی سے مسلمانوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت مبارکہ کا جشن منانا بھی ثابت ہوتا ہے کہ "اَیَّامُ اللہ" میں سب سے بڑی نعمت کا دن حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن ہے، لہٰذا اس کی یاد قائم کرنا بھی اس آیت کے حکم میں داخل ہے۔

1 ...... شکر کرنے سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی حقیقت یہ ہے کہ نعمت دینے والے کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس چیز کا=

اَنْتُمْ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًاۙ فَاِنَّ اللّٰهَ لَغَنِیٌّ

اَنْتُمْ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	لَغَنِیٌّ
تم	اور	جو	زمین میں (ہیں)	سب	تو بیشک	اللہ	ضرور بے پرواہ

اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب ناشکرے ہو جاؤ تو بیشک اللہ بے پرواہ،

حَمِیْدٌ ﴿۸﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ

حَمِیْدٌ ﴿۸﴾	اَلَمْ یَاْتِكُمْ (1)	نَبَؤُا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِكُمْ
خوبیوں والا (ہے)	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	خبر	ان لوگوں کی جو	تم سے پہلے (تھے)

خوبیوں والا ہے ○ کیا تمہارے پاس ان لوگوں کی خبریں نہ آئیں جو تم سے پہلے تھے

قَوْمِ نُوْحٍ وَّ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﱠ وَ الَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ﳍ

قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ	عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِیْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)
(یعنی) نوح کی قوم	اور	عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں کی جو	ان کے بعد (ہوئے)

(یعنی) نوح کی قوم اور عاد اور ثمود اور جو ان کے بعد ہوئے

لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰهُ ؕ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

لَا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	اللّٰهُ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ
نہیں جانتا انہیں	مگر	اللہ	آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن دلائل کے ساتھ

جنہیں اللہ ہی جانتا ہے۔ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل لے کر تشریف لائے

فَرَدُّوْۤا اَیْدِیَهُمْ فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ وَ قَالُوْۤا اِنَّا كَفَرْنَا

فَرَدُّوْۤا	اَیْدِیَهُمْ	فِیْۤ اَفْوَاهِهِمْ	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	كَفَرْنَا
تو وہ لے گئے	اپنے ہاتھوں (کو)	اپنے مونہوں میں	اور	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے انکار کیا

تو وہ اپنے ہاتھ اپنے منہ کی طرف لے گئے اور کہنے لگے: ہم اس کے ساتھ کفر کرتے ہیں

سابقہ قوموں کے پاس رسولوں کی آمد اور قوموں کا کفر و انکار

مع ٦

=عادی بنائے۔ حضرت حسن رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر ادا کرنے کا مطالبہ فرماتا ہے، جب وہ شکر کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی نعمت کو زیادہ کرنے پر قادر ہے اور جب وہ ناشکری کریں تو اللہ تعالیٰ ان کو عذاب دینے پر قادر ہے اور وہ ان کی نعمت کو ان پر عذاب بنا دیتا ہے۔ (رسائل ابن ابی دنیا، ۱/ ۴۸۴، الحدیث: ۲۰)

1 ......اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سابقہ قوموں کی ہلاکت و بربادی کے واقعات سے اپنی اُمّت کو ڈرائیں تاکہ وہ عبرت=

الثلثة

رسولوں کا اپنی قوموں کو جواب

بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّا لَفِیْ شَكٍّ

لَفِیْ شَكٍّ	اِنَّا	وَ	بِهٖ	اُرْسِلْتُمْ	بِمَآ
ضرور شک میں (ہیں)	بیشک ہم	اور	اس کے ساتھ	تمہیں بھیجا گیا	(اس) کا جو

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے اور بیشک جس راہ کی طرف تم ہمیں بلا رہے ہو

مِّمَّا تَدْعُوْنَنَاۤ اِلَیْهِ مُرِیْبٍ ⑨ قَالَتْ

قَالَتْ	مُرِیْبٍ ⑨	اِلَیْهِ	تَدْعُوْنَنَاۤ	مِّمَّا
کہا	دھوکے میں ڈالنے والا	اس کی طرف	تم بلا رہے ہو ہمیں	(اس) کی طرف سے جو

اس کی طرف سے ہم دھوکے میں ڈالنے والے شک میں ہیں ○ ان کے رسولوں نے

رُسُلُهُمْ اَفِی اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ

فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	شَكٌّ	اَفِی اللّٰهِ	رُسُلُهُمْ
(جو) آسمانوں اور زمین کا بنانے والا (ہے)	شک (ہے)	کیا اللہ کے بارے میں	ان کے رسولوں (نے)

فرمایا: کیا اس اللہ کے بارے میں شک ہے جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے۔

یَدْعُوْكُمْ لِیَغْفِرَ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُؤَخِّرَكُمْ

یُؤَخِّرَكُمْ	وَ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	لَكُمْ	لِیَغْفِرَ	یَدْعُوْكُمْ
مؤخر کردے تم سے (عذاب)	اور	تمہارے کچھ گناہ	تمہارے لئے	تاکہ بخش دے	وہ بلاتا ہے تمہیں

وہ تمہیں بلاتا ہے تاکہ تمہارے گناہوں کو بخش دے اور ایک مقررہ مدت تک

رسولوں کی بشریت پر اعتراض اور معجزے کا مطالبہ

اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ قَالُوْۤا اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَاؕ تُرِیْدُوْنَ

تُرِیْدُوْنَ	بَشَرٌ (1) مِّثْلُنَا	اِلَّا	اَنْتُمْ	اِنْ	قَالُوْۤا	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى
تم چاہتے ہو	ہمارے جیسے آدمی	مگر	تم	نہیں	انہوں نے کہا	ایک مقررہ مدت تک

تمہیں مہلت دے۔ انہوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو، تم چاہتے ہو

=حاصل کریں۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قومِ نوح، عاد اور ثمود کے بعد کچھ اُمتیں ایسی گزری ہیں جن کی تعداد اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کیونکہ اس کا علم ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ ہمیں ان کے بارے میں اصلاً کوئی خبر نہیں پہنچی۔

1 ...... یہاں سابقہ امتوں کے کفار کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے رسولوں کو اپنے جیسا بشر کہا کرتے تھے، قرآنِ مجید میں ہی دوسرے مقام پر کفارِ مکہ کا حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اپنے جیسا بشر کہنا بھی بیان کیا گیا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا=

اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا

اَنْ	تَصُدُّوْنَا	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	اٰبَآؤُنَا
کہ	روک دو ہمیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	ہمارے باپ دادا

کہ ہمیں ان سے روک دو جن کی ہمارے باپ دادا عبادت کرتے رہے ہیں

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ

فَاْتُوْنَا بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١٠﴾ (1)	قَالَتْ	لَهُمْ	رُسُلُهُمْ	اِنْ	نَّحْنُ
تو تم لے کر آؤ ہمارے پاس کوئی واضح دلیل	کہا	ان سے	ان کے رسولوں (نے)	نہیں	ہم

تو تم کوئی واضح دلیل لے کر آؤ ○ ان کے رسولوں نے ان سے فرمایا: ہم

اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَمُنُّ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
مگر	تمہارے جیسے انسان	اور	لیکن	اللہ	احسان فرماتا ہے	جس پر	وہ چاہتا ہے

تمہارے جیسے ہی انسان ہیں لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَمَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ

مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	مَا كَانَ	لَنَآ	اَنْ	نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ
اپنے بندوں میں سے	اور	(کوئی حق) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ	ہم لے آئیں تمہارے پاس کوئی دلیل

احسان فرماتا ہے اور ہمیں کوئی حق نہیں کہ ہم اللہ کے حکم کے بغیر

اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾ وَ

اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١١﴾	وَ
مگر	اللہ کے حکم سے	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اور

کوئی دلیل تمہارے پاس لے آئیں اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور

بشریت پر کیے جانے والے اعتراض اور معجزے کے مطالبے کا جواب

رسولوں کا توکل اور صبر

= کفار کی عادت وطریقہ ہے۔

1 ...... قوموں کا یہ کلام عناد اور سرکشی کی وجہ سے تھا اور باوجود یہ کہ انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نشانیاں لا چکے تھے، معجزات دکھا چکے تھے پھر بھی انہوں نے نئی دلیل مانگی اور پیش کئے ہوئے معجزات کو کالعدم قرار دیا۔

مَا لَنَاۤ اَلَّا نَتَوَكَّلَ عَلَى اللّٰهِ وَ قَدْ

مَا	لَنَاۤ	اَلَّا نَتَوَكَّلَ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	قَدْ
کیا ہے	ہمارے لئے (ہمیں)	کہ ہم بھروسہ نہ کریں	اللہ پر	اور (حالانکہ)	بیشک

ہمیں کیا ہے کہ ہم اللہ پر بھروسہ نہ کریں حالانکہ

هَدٰىنَا سُبُلَنَا ؕ وَ لَنَصْبِرَنَّ عَلٰى مَاۤ

هَدٰىنَا	سُبُلَنَا	وَ	لَنَصْبِرَنَّ	عَلٰى	مَاۤ
اس نے دکھادیں ہمیں	ہماری راہیں	اور	ہم ضرور صبر کریں گے	(اس) پر	جو

اس نے تو ہمیں ہماری راہیں دکھائی ہیں اور تم جو ہمیں ستارہے ہو

ع ١٤ ٢

کفار کی رسولوں کو دھمکی اور ان کی اُخروی

اٰذَیْتُمُوْنَا ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ع وَ قَالَ

اٰذَيْتُمُوْنَا	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	وَ	قَالَ
تم ستارہے ہو ہمیں	اور	اللہ ہی پر	تو چاہیے کہ بھروسہ کریں	بھروسہ کرنے والے	اور	کہا

ہم ضرور اس پر صبر کریں گے اور بھروسہ کرنے والوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اور کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِرُسُلِهِمْ لَنُخْرِجَنَّكُمْ مِّنْ اَرْضِنَاۤ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِرُسُلِهِمْ	لَنُخْرِجَنَّكُمْ	مِّنْ اَرْضِنَاۤ
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رسولوں سے	ضرور ہم نکال دیں گے تمہیں	اپنی زمین سے

اپنے رسولوں سے کہا: ہم ضرور تمہیں اپنی سرزمین سے نکال دیں گے

اَوْ لَتَعُوْدُنَّ فِيْ مِلَّتِنَا ؕ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ

اَوْ	لَتَعُوْدُنَّ	فِيْ مِلَّتِنَا	فَاَوْحٰۤى	اِلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ
یا	ضرور تم آجاؤ گے	ہمارے دین میں	تو وحی بھیجی	ان کی طرف	ان کے رب (نے)

یا تم ہمارے دین میں آجاؤ تو ان رسولوں کی طرف ان کے رب نے وحی بھیجی

(1)...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا انتہائی باعثِ فضیلت عمل ہے۔ قرآنِ مجید میں توکل کرنے والے کو محبتِ الٰہی کی بشارت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمانت دی گئی ہے۔ اس سے متعلق امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ مقام کتنا عظیم ہے جس پر فائز شخص کو اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفایت کی ضمان بھی حاصل ہو، تو جس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ کفایت فرمائے، اس سے محبت کرے اور اس کی رعایت فرمائے اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی کیونکہ جو محبوب ہوتا ہے اسے نہ تو عذاب ہوتا ہے، نہ دوری ہوتی ہے اور نہ ہی وہ پردے میں ہوتا ہے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/ ۳۰۰)

لَنُهْلِكَنَّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾ لا وَ لَنُسْكِنَنَّكُمُ الْاَرْضَ

لَنُهْلِكَنَّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَنُسْكِنَنَّكُمُ	الْاَرْضَ
ضرور ہم ہلاک کر دیں گے	ظالموں (کو)	اور	ضرور ہم بسائیں گے تمہیں	زمین (میں)

کہ ہم ضرور ظالموں کو ہلاک کر دیں گے ○ اور ضرور ہم ان کے بعد تمہیں زمین میں

مِنْۢ بَعْدِهِمْ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَافَ مَقَامِیْ وَ خَافَ

مِنْۢ بَعْدِهِمْ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَافَ	مَقَامِیْ	وَ	خَافَ
ان کے بعد	یہ	(اس) کے لئے جو	ڈرا	میرے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور	خوفزدہ رہا

اِقتدار دیں گے۔ یہ اس کیلئے ہے جو میرے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اور میری وعید سے

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾ وَ اسْتَفْتَحُوْا وَ خَابَ كُلُّ جَبَّارٍ

وَعِيْدِ ﴿۱۴﴾	وَ	اسْتَفْتَحُوْا(1)	وَ	خَابَ	كُلُّ جَبَّارٍ
میری وعید (سے)	اور	انہوں نے فتح مانگی، فیصلہ طلب کیا	اور	ناکام ہوگیا	ہر سرکش

خوفزدہ رہے ○ اور انہوں نے فیصلہ طلب کیا اور ہر سرکش ہٹ دھرم

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾ لا مِّنْ وَّرَآئِهٖ جَهَنَّمُ وَ يُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ لا

عَنِيْدٍ ﴿۱۵﴾	مِّنْ وَّرَآئِهٖ	جَهَنَّمُ	وَ	يُسْقٰى	مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾
ہٹ دھرم	اس کے پیچھے (ہے)	جہنم	اور	اسے پلایا جائے گا	پیپ کے پانی سے

ناکام ہو گیا ○ جہنم اس کے پیچھے ہے اور اسے پیپ کا پانی پلایا جائے گا ○

يَّتَجَرَّعُهٗ وَ لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ وَ

يَّتَجَرَّعُهٗ	وَ	لَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ	وَ
بڑی مشکل سے گھونٹ گھونٹ لے گا اس کا	اور	نہیں لگے گا کہ وہ گلے سے نیچے اتارلے اسے	اور

بڑی مشکل سے اس کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ لے گا اور ایسا لگے گا نہیں کہ اسے گلے سے اتارلے اور

حق و باطل میں فیصلے کی دعا اور سرکشوں کی ناکامی و عذاب

(1)......اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ جب انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنی قوموں کے ایمان قبول کر لینے کی امید نہ رہی تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوموں کے خلاف مدد طلب کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان پر عذاب نازل کر دینے کی دعا کی۔ دوسرا معنی یہ ہے کافروں نے یہ گمان رکھتے ہوئے اپنے اور رسولوں عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے درمیان اللہ تعالیٰ سے فیصلہ طلب کیا کہ وہ حق پر ہیں اور انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام حق پر نہیں۔

کفار کے اعمال کی مثال

یَاْتِیْهِ الْمَوْتُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ وَّ مَا هُوَ بِمَیِّتٍؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهٖ

یَاْتِیْهِ	الْمَوْتُ	مِنْ كُلِّ مَكَانٍ	وَّ	مَا	هُوَ	بِمَیِّتٍ	وَ	مِنْ وَّرَآىٕهٖ
آئے گی اسے	موت	ہر جگہ سے	اور	نہیں	وہ	مرنے والا	اور	اس کے پیچھے

اسے ہر طرف سے موت آئے گی اور وہ مرے گا نہیں اور اس کے پیچھے

عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾ مَثَلُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ

عَذَابٌ غَلِیْظٌ ﴿۱۷﴾	مَثَلُ الَّذِیْنَ(1)	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ
گاڑھا، سخت عذاب (ہو گا)	ان لوگوں کا حال جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کا

ایک اور سخت عذاب ہو گا ○ اپنے رب کا انکار کرنے والوں کے اعمال

اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّیْحُ فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍؕ

اَعْمَالُهُمْ	كَرَمَادِ ﹰاشْتَدَّتْ	بِهِ	الرِّیْحُ	فِیْ یَوْمٍ عَاصِفٍ
(ایسا ہے کہ) ان کے اعمال	راکھ کی طرح (ہیں) سخت چلی	اس پر	ہوا	آندھی کے دن میں

راکھ کی طرح ہوں گے جس پر آندھی کے دن میں تیز طوفان آجائے

لَا یَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَیْءٍؕ ذٰلِكَ هُوَ

لَا یَقْدِرُوْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	عَلٰى شَیْءٍ	ذٰلِكَ	هُوَ
وہ قادر نہ رہے	(اس میں) سے جو	انہوں نے کمایا	کسی چیز پر	یہی	وہ

تو وہ اپنی کمائیوں میں سے کسی شے پر بھی قادر نہ رہے۔ یہی

قدرت الٰہی کا بیان

الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الضَّلٰلُ الْبَعِیْدُ ﴿۱۸﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
دور کی گمراہی (ہے)	کیا تو نے نہ دیکھا	بیشک	اللہ (نے)	بنائے	آسمان	اور

دور کی گمراہی ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ نے آسمان اور زمین

1 ......اس آیت میں کفار کے اعمال کی جو مثال بیان کی گئی اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح تیز آندھی راکھ کو اڑا کر لے جاتی ہے اور اُس راکھ کے اجزاء اِس طرح منتشر ہو جاتے ہیں کہ ان کا کوئی اثر، نشان اور خبر باقی نہیں رہتی اسی طرح کافروں کے تمام اعمال کو ان کے کفر نے باطل کر دیا اور ان اعمال کو اس طرح ضائع کر دیا کہ ان کی کوئی خبر اور نشان باقی نہ رہا۔ اس سے معلوم ہوا کہ آخرت میں وہی نیک اعمال فائدہ دیں گے جو ایمان لانے کے بعد کئے گئے ہوں گے اور جو نیک اعمال حالتِ کفر میں کئے گئے ہوں گے اور نیک اعمال کرنے والا حالت کفر میں ہی مرا ہو گا تو اسے اِن نیک اعمال کا آخرت میں کوئی فائدہ نہ ہو گا۔

بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں حاضری اور کفار کی باہمی بحث

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ اِنْ یَّشَاْ یُذْهِبْكُمْ وَ یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ ۙ(۱۹)

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	اِنْ	یَّشَاْ	یُذْهِبْكُمْ (1)	وَ	یَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِیْدٍ (۱۹)
زمین	حق کے ساتھ	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور	ایک نئی مخلوق لے آئے

حق کے ساتھ بنائے۔ وہ اگر چاہے تو اے لوگو! تمہیں لے جائے اور ایک نئی مخلوق لے آئے ○

وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِیْزٍ (۲۰) وَ بَرَزُوْا

وَّ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِیْزٍ (۲۰)	وَ	بَرَزُوْا
اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور	نکل کھڑے ہوں گے

اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور سب اللہ کے حضور

لِلّٰهِ جَمِیْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِیْنَ

لِلّٰهِ	جَمِیْعًا	فَقَالَ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِیْنَ
اللہ (کی بارگاہ میں حاضری) کے لئے	سب	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جو

اعلانیہ حاضر ہوں گے تو جو کمزور تھے بڑے لوگوں سے

اسْتَكْبَرُوْۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ

اسْتَكْبَرُوْۤا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ
بڑے بنے ہوئے تھے	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع، پیروکار	تو کیا	تم

کہیں گے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم

مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ؕ قَالُوْا لَوْ

مُّغْنُوْنَ	عَنَّا	مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ (2)	قَالُوْا	لَوْ
دور کرسکنے والے ہو	ہم سے	اللہ کے عذاب میں سے	کچھ	وہ کہیں گے	اگر

اللہ کے عذاب میں سے کچھ ہم سے دور کر سکتے ہو۔ وہ کہیں گے: اگر

(1)...... یعنی جو آسمانوں اور زمینوں کو حق کے ساتھ پیدا کرنے پر قادر ہے وہ ایک قوم کو فنا کر دینے کے بعد نئی مخلوق پیدا کر دینے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہے کیونکہ جو کسی سخت اور مشکل چیز کو پیدا کرنے پر قادر ہو وہ سہل اور آسان چیز پیدا کرنے پر بہ درجہ اولیٰ قادر ہو گا اور یہ ظاہری سمجھانے کے اعتبار سے کلام ہے ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کیلئے ابتدا و اعادہ سب برابر ہے۔ (2)...... کمزور لوگوں کا یہ کلام توبیخ اور عناد کے طور پر ہو گا کہ دنیا میں تم نے ہمیں گمراہ کیا تھا اور راہِ حق سے روکا تھا اور بڑھ بڑھ کر باتیں کیا کرتے تھے، اب تمہارے وہ دعوے کہاں گئے، اب اس عذاب میں سے ذرا سا تو ٹال دو۔

هَدٰىنَا اللّٰهُ لَهَدَيْنٰكُمْ ؕ سَوَآءٌ عَلَيْنَآ

هَدٰىنَا	اللّٰهُ	لَهَدَيْنٰكُمْ	سَوَآءٌ	عَلَيْنَآ
ہدایت دیتا ہمیں	اللہ	(تو) ضرور ہم ہدایت دیدیتے تمہیں	برابر (ہے)	ہم پر

اللہ ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت دیدیتے۔ (اب) ہم پر برابر ہے

اَجَزِعْنَآ اَمْ صَبَرْنَا مَا لَنَا

اَجَزِعْنَآ	اَمْ	صَبَرْنَا	مَا	لَنَا
کیا (یعنی چاہے) ہم بے قراری کا اظہار کریں	یا	صبر کریں	نہیں (ہے)	ہمارے لئے

کہ بے قراری کا اظہار کریں یا صبر کریں۔ ہمارے لئے

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾ ع وَقَالَ الشَّيْطٰنُ لَمَّا قُضِيَ الْاَمْرُ

مِنْ مَّحِيْصٍ ﴿۲۱﴾	وَ	قَالَ	الشَّيْطٰنُ [1]	لَمَّا	قُضِيَ	الْاَمْرُ
کوئی پناہ گاہ	اور	کہے گا	شیطان	جب	پورا ہو جائے گا	کام (فیصلہ)

کہیں کوئی پناہ گاہ نہیں ○ اور جب فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان کہے گا:

اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُّكُمْ

اِنَّ	اللّٰهَ	وَعَدَكُمْ	وَعْدَ الْحَقِّ	وَ	وَعَدْتُّكُمْ
بیشک	اللہ (نے)	وعدہ کیا تھا تم سے	سچا وعدہ	اور	(جو) میں نے وعدہ کیا تھا تم سے

بیشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا

فَاَخْلَفْتُكُمْ ؕ وَمَا كَانَ لِيَ عَلَيْكُمْ

فَاَخْلَفْتُكُمْ	وَ	مَا	كَانَ	لِيَ	عَلَيْكُمْ
تو میں نے خلاف کیا (جھوٹا وعدہ کیا) تم سے	اور	نہیں	تھی	میرے لئے (مجھے)	تم پر

وہ میں نے تم سے جھوٹا کیا اور مجھے تم پر کوئی زبردستی

شیطان کا اپنے پیروکاروں سے اعلانِ براءت

۱۵ رکوع

1 ......اس آیت میں شیطان کے حوالے سے جو کچھ بیان ہوا یہ مقامِ عبرت ہے کہ آج جس کے بہکاوے میں آ کر لوگ گناہ پر گناہ کیے جا رہے ہیں وہی قیامت کے دن لوگوں سے براءت کا اعلان کر کے انہیں ان کے دردناک حال پر چھوڑ دے گا۔ نیز اس آیت سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ شیطان لوگوں پر جبر نہیں کرتا، صرف دعوت دیتا ہے جبکہ لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں۔

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ ۚ

مِّنْ سُلْطٰنٍ	اِلَّاۤ	اَنْ	دَعَوْتُكُمْ	فَاسْتَجَبْتُمْ	لِیْ
کوئی زبردستی	مگر	یہ کہ	میں نے بلایا تمہیں	تو تم نے مان لی	میری (بات)

نہیں تھی مگر یہی کہ میں نے تمہیں بلایا تو تم نے میری مان لی

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ وَ لُوْمُوْۤا اَنْفُسَكُمْ ؕ مَاۤ اَنَا بِمُصْرِخِكُمْ

فَلَا تَلُوْمُوْنِیْ	وَ	لُوْمُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ	مَاۤ	اَنَا	بِمُصْرِخِكُمْ
تو تم ملامت نہ کرو مجھے	اور	ملامت کرو	اپنی جانوں (کو)	نہیں	میں	فریاد کو پہنچ سکنے والا تمہاری

تو اب مجھے ملامت نہ کرو اور اپنے آپ کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہاری فریاد کو پہنچ سکتا ہوں

وَ مَاۤ اَنْتُمْ بِمُصْرِخِیَّ ؕ اِنِّیْ كَفَرْتُ بِمَاۤ

وَ	مَاۤ	اَنْتُمْ	بِمُصْرِخِیَّ (1)	اِنِّیْ	كَفَرْتُ	بِمَاۤ
اور	نہ	تم	میری فریاد کو پہنچ سکنے والے (ہو)	بیشک میں	انکار کرتا ہوں	(اس) کا جو

اور نہ ہی تم میری فریاد کو پہنچنے والے ہو۔ وہ جو پہلے تم نے مجھے (اللہ کا) شریک بنایا تھا

اَشْرَكْتُمُوْنِ مِنْ قَبْلُ ؕ اِنَّ الظّٰلِمِیْنَ لَهُمْ

اَشْرَكْتُمُوْنِ	مِنْ قَبْلُ	اِنَّ	الظّٰلِمِیْنَ	لَهُمْ
تم نے (اللہ کا) شریک بنایا تھا مجھے	(اس) سے پہلے	بیشک	ظلم کرنے والے	ان کے لیے

تو میں اس شرک سے سخت بیزار ہوں۔ بیشک ظالموں کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾ وَ اُدْخِلَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۲﴾	وَ	اُدْخِلَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	داخل کئے جائیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

دردناک عذاب ہے ○ اور وہ جو ایمان لائے اور

باعمل مسلمانوں کے اُخروی حالات

(1)..... اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور لعین شیطان کے بہکاوے میں آکر کفر و معصیت میں مبتلا ہو رہے ہیں اور شیطان کی انسان دشمنی روزِ روشن کی طرح واضح ہونے کے باوجود اس سے خیر خواہی کی احمقانہ امید رکھے ہوئے ہیں وہ بہت بڑے دھوکے کا شکار ہیں، انہیں چاہئے کہ اس آیتِ مبارکہ سے عبرت و نصیحت حاصل کریں اور اپنے اعمال کا محاسبہ کرتے ہوئے اپنے انجام کے بارے میں غور و فکر کریں۔

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	جنتوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

اچھے کام کئے وہ جنتوں میں داخل کیے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہیں،

خٰلِدِیْنَ فِیْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْؕ تَحِیَّتُهُمْ فِیْهَا

خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	بِاِذْنِ رَبِّهِمْ	تَحِیَّتُهُمْ	فِیْهَا
ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اپنے رب کے حکم سے	(ملاقات کے وقت) ان کا دعائیہ کلمہ	ان میں

اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان میں رہیں گے، وہاں اُن کی ملاقات کی دعا،

کلمۂ ایمان کی مثال

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ اَلَمْ تَرَ كَیْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَیِّبَةً

سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ (1)	اَلَمْ تَرَ	كَیْفَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا (2)	كَلِمَةً طَیِّبَةً
سلام (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کیسی	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال	پاکیزہ بات (کی)

سلام ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا کہ اللہ نے کلمہ پاک کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ۙ

كَشَجَرَةٍ طَیِّبَةٍ	اَصْلُهَا	ثَابِتٌ	وَّ	فَرْعُهَا	فِی السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾
جیسے ایک پاکیزہ درخت (ہو)	اس کی جڑ	قائم (ہو)	اور	اس کی شاخیں	آسمان میں (ہوں)

جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑ قائم ہو اور اس کی شاخیں آسمان میں ہوں ○

مثالیں بیان کرنے کا مقصد

تُؤْتِیْۤ اُكُلَهَا كُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَاؕ وَ یَضْرِبُ اللّٰهُ

تُؤْتِیْۤ	اُكُلَهَا	كُلَّ حِیْنٍ	بِاِذْنِ رَبِّهَا	وَ	یَضْرِبُ	اللّٰهُ
وہ دیتا ہے	اپنے پھل	ہر وقت	اپنے رب کے حکم سے	اور	بیان فرماتا ہے	اللہ

ہر وقت اپنے رب کے حکم سے پھل دیتا ہے اور اللہ لوگوں کے لیے

1 ...... جنت میں سلام کا معنی یہ ہے کہ وہ دنیا کی آفتوں، حسرتوں یا دنیا کی بیماریوں، دردوں، غموں اور پریشانیوں سے سلامت ہو گئے۔ 2 ...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کی ایک مثال بیان فرمائی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح کھجور کے درخت کی جڑیں زمین کی گہرائی میں موجود ہوتی اور اس کی شاخیں آسمان میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے، ایسے ہی کلمۂ ایمان ہے کہ اس کی جڑ مومن کے دل کی زمین میں ثابت اور مضبوط ہوتی ہے اور اس کی شاخیں یعنی عمل آسمان میں پہنچتے ہیں اور اس کے ثمرات یعنی برکت و ثواب ہر وقت حاصل ہوتے ہیں۔

کفریہ کلام کی مثال

اَلْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ

اَلْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	مَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ (1)
مثالیں	لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	گندی بات کی مثال

مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ سمجھیں ○ اور گندی بات کی مثال

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا

كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ اجْتُثَّتْ	مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ	مَا
(ایسی ہے) جیسے ایک گندہ درخت اسے کاٹ دیا گیا (ہو)	زمین کے اوپر سے	(اب) نہیں (ہے)

اس گندے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب

اہلِ ایمان کو کلمۂ ایمان پر ثابت قدمی کی بشارت

لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

لَهَا	مِنْ قَرَارٍ ﴿٢٦﴾	يُثَبِّتُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اس کے لئے (اسے)	کوئی قرار	ثابت رکھتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

اسے کوئی قرار نہیں ○ اللہ ایمان والوں کو حق بات پر

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ وَيُضِلُّ اللّٰهُ

بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ (2)	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	فِي الْاٰخِرَةِ	وَ	يُضِلُّ	اللّٰهُ
حق بات پر	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	گمراہ کرتا ہے	اللہ

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ثابت رکھتا ہے اور اللہ ظالموں کو

کفار کے برے اعمال اور انہیں وعید

الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ﴿٢٧﴾ ۧ اَلَمْ تَرَ

الظّٰلِمِيْنَ	وَ	يَفْعَلُ	اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ ﴿٢٧﴾	اَلَمْ تَرَ
ظالموں (کو)	اور	کرتا ہے	اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا

گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا

ع ٤

(1)...... اس آیت میں کافروں کی ایک مثال بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ گندی بات یعنی کفریہ کلام کی مثال اندرائن جیسے کڑوے مزے اور ناگوار بو والے پھل کے درخت کی طرح ہے جو زمین کے اوپر سے کاٹ دیا گیا ہو تو اب اسے کوئی قرار نہیں کیونکہ اس کی جڑیں زمین میں ثابت و مستحکم نہیں اور نہ ہی اس کی شاخیں بلند ہوتی ہیں، یہی حال کفریہ کلام کا ہے کہ اس کی کوئی اصل ثابت نہیں اور وہ کوئی دلیل و حجت نہیں رکھتا جس سے اسے استحکام ملے اور نہ اس میں کوئی خیر و برکت ہے کہ وہ قبولیت کی بلندی پر پہنچ سکے۔ (2)...... یہاں حق بات سے مراد کلمۂ ایمان ہے۔

اِلَى الَّذِيْنَ بَدَّلُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّ اَحَلُّوْا

اِلَى الَّذِيْنَ	بَدَّلُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	كُفْرًا[1]	وَّ	اَحَلُّوْا
ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	بدل دی	اللہ کی نعمت	ناشکری (سے)	اور	اتار ڈالا

جنہوں نے اللہ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی قوم کو

قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾ جَهَنَّمَ ۚ يَصْلَوْنَهَا ۗ وَ

قَوْمَهُمْ	دَارَ الْبَوَارِ ﴿۲۸﴾[2]	جَهَنَّمَ	يَصْلَوْنَهَا	وَ
اپنی قوم (کو)	تباہی کے گھر (میں)	(جو) جہنم (ہے)	وہ داخل ہوں گے اس میں	اور

تباہی کے گھر اتار ڈالا ○ جو دوزخ ہے اس میں داخل ہوں گے اور

بِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾ وَ جَعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا

بِئْسَ	الْقَرَارُ ﴿۲۹﴾	وَ	جَعَلُوْا	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا
(وہ) کیا ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ (ہے)	اور	انہوں نے ٹھہرائے	اللہ کے لیے	برابر والے، شریک

وہ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ اور انہوں نے اللہ کے لیے برابر والے قرار دیئے

لِّيُضِلُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعُوْا فَاِنَّ مَصِيْرَكُمْ

لِّيُضِلُّوْا	عَنْ سَبِيْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعُوْا	فَاِنَّ	مَصِيْرَكُمْ
تاکہ وہ (لوگوں کو) بھٹکا دیں	اس کی راہ سے	تم کہو	فائدہ اٹھالو	پھر بیشک	تمہارا لوٹنا

تاکہ اس کی راہ سے بھٹکا دیں، تم فرماؤ: فائدہ اٹھالو پھر بیشک تمہیں آگ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾ قُلْ لِّعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُقِيْمُوا

مسلمانوں کو نماز کا حکم

اِلَى النَّارِ ﴿۳۰﴾	قُلْ	لِّعِبَادِيَ[3]	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	يُقِيْمُوا
آگ کی طرف (ہے)	تم کہو	میرے بندوں سے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(کہ) وہ قائم رکھیں

لوٹنا ہے ○ میرے ان بندوں سے فرماؤ جو ایمان لائے کہ نماز قائم رکھیں

1 ...... بخاری شریف کی حدیث میں ہے کہ جن لوگوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا ان سے مراد کفارِ مکہ ہیں اور وہ نعمت جس کی انہوں نے شکر گزاری نہ کی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں۔ (بخاری، ۳/۱۱، الحدیث: ۳۹۷۷) 2 ...... برا ساتھی بندے کو جہنم کی طرف کھینچ کر لے جاتا ہے اور اسے تباہی کے گھر میں اتار دیتا ہے، اس لئے ہر مخلص مسلمان کو چاہئے کہ وہ کافروں، منافقوں اور بدمذہبوں کی صحبت سے خود کو بچائے تاکہ اس کی طبیعت ان کے برے عقائد و اعمال کی طرف مائل نہ ہو۔ 3 ...... اس آیت میں اللہ تعالٰی کے مومن بندوں کو نماز قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے، اے کاش! خدا=

قدرتِ الٰہی کے 10 مظاہر

الصَّلٰوةَ وَ يُنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً

الصَّلٰوةَ	وَ	يُنْفِقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ	عَلَانِيَةً
نماز	اور	خرچ کریں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور	اعلانیہ

اور ہمارے دیئے ہوئے میں سے کچھ ہماری راہ میں پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کریں

مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا بَيْعٌ فِيْهِ وَ لَا

مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ	يَوْمٌ	لَّا	بَيْعٌ	فِيْهِ	وَ	لَا
(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں (ہوگی)	کوئی تجارت	اس میں	اور	نہ

اس دن کے آنے سے پہلے جس میں نہ کوئی تجارت ہوگی اور نہ

خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ

خِلٰلٌ ﴿۳۱﴾ (1)	اَللّٰهُ (2)	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	اَنْزَلَ
دوستی	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	آسمان	اور	زمین	اور	اتارا

دوستی ○ اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین بنائے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجَ	بِهٖ	مِنَ الثَّمَرٰتِ	رِزْقًا	لَّكُمْ
آسمان سے	پانی	تو نکالے	اس کے ذریعے	کچھ پھل	کھانے (کے لئے)	تمہارے

پانی اتارا تو اس کے ذریعے تمہارے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالے

وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِيَ فِي الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ

وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	لِتَجْرِيَ	فِي الْبَحْرِ	بِاَمْرِهٖ	وَ
اور	مسخر کردیں	تمہارے لئے	کشتیاں	تاکہ وہ چلے	دریا میں	اس کے حکم سے	اور

اور کشتیوں کو تمہارے قابو میں دیدیا تاکہ اس کے حکم سے دریا میں چلے اور

=کے بندے کہلانے والے اس پر غور کریں اور نماز قائم کریں۔ 1 ......اس آیت میں قیامت کے دن نفسانی اور طبعی دوستی باقی رہنے کی نفی ہے اور ایمانی دوستی جو محبتِ الٰہی کے سبب سے ہو وہ باقی رہے گی۔ 2 ......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے اور اس کے علم و قدرت کے کمال پر دلالت کرنے والے یہ دس دلائل بیان ہوئے ہیں (1) آسمانوں کو پیدا کرنا۔ (2) زمین کو پیدا کرنا۔ (3) آسمان سے پانی اتار کر اس کے ذریعے لوگوں کے کھانے کیلئے کچھ پھل نکالنا۔ (4) کشتیوں کو لوگوں کے قابو میں دینا تاکہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے دریا میں چلیں۔ (5) دریا لوگوں کے قابو میں دینا۔ (6،7) سورج اور چاند=

سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَسَخَّرَ لَكُمُ

سَخَّرَ	لَكُمُ	الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ
مسخر کر دیں	تمہارے لئے	نہریں، ندیاں	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے

دریا تمہارے قابو میں دیدیئے ○ اور تمہارے لیے

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآىِٕبَيْنِ ۚ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ

الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	دَآىِٕبَيْنِ	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّيْلَ
سورج	اور	چاند (کو)	(وہ) لگاتار چل رہے (ہیں)	اور	کام میں لگادیا	تمہارے لیے	رات

سورج اور چاند کو کام پر لگادیا جو برابر چل رہے ہیں اور تمہارے لیے رات اور دن کو

وَالنَّهَارَ ﴿۳۳﴾ وَاٰتٰىكُمْ مِّنْ كُلِّ مَا سَاَلْتُمُوْهُ ؕ وَ

وَ	النَّهَارَ ﴿۳۳﴾	وَ	اٰتٰىكُمْ	مِّنْ كُلِّ مَا	سَاَلْتُمُوْهُ (1)	وَ
اور	دن (کو)	اور	اس نے دیا تمہیں	ہر (اس چیز) میں سے جو	تم نے مانگی اس سے	اور

مسخر کر دیا ○ اور اس نے تمہیں وہ بھی بہت کچھ دیدیا جو تم نے اس سے مانگا اور

اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ

اِنْ	تَعُدُّوْا (2)	نِعْمَتَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَظَلُوْمٌ
اگر	تم گنو	اللہ کی نعمتیں	(تو) شمار نہ کرسکو گے انہیں	بیشک	انسان	ضرور بڑا ظالم

اگر تم اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کرسکو گے، بیشک انسان بڑا ظالم

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾ وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ

كَفَّارٌ ﴿۳۴﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	رَبِّ	اجْعَلْ	هٰذَا الْبَلَدَ
بڑا ناشکرا (ہے)	اور	جب	عرض کی	ابراہیم (نے)	اے میرے رب	بنادے	اس شہر (کو)

ناشکرا ہے ○ اور یاد کرو جب ابراہیم نے عرض کی: اے میرے رب! اس شہر کو امن والا

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مکہ مکرمہ سے متعلق دعا

رکوع ۵ / ۱۷

=کو لوگوں کے لئے کام پر لگادینا جو برابر چل رہے ہیں۔(8،9) لوگوں کے لئے رات اور دن کو مسخر کر دینا۔(10) لوگوں کو بہت کچھ ان کی منہ مانگی چیزیں دینا۔

1 ...... مفسرین نے آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے تین یہ ہیں: (1) تم نے جو کچھ اللہ تعالیٰ سے مانگا اس میں سے کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق عطا فرمادیا۔ (2) اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی اسے حاجت اور ضرورت تھی، چاہے اس نے سوال کیا ہو یا نہ کیا ہو۔ (3) تمہیں ہر وہ چیز عطا کر دی جس کی تمہیں ضرورت تھی اور تم نے اس کیلئے زبانِ حال سے سوال کیا تھا۔ 2 ...... صرف پانی، آکسیجن، سورج، دل،=

اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ط

اٰمِنًا	وَّ	اجْنُبْنِیْ	وَ	بَنِیَّ	اَنْ نَّعْبُدَ	الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (1)
امن و امان والا	اور	بچا کر رکھ مجھے	اور	میرے بیٹوں (کو)	کہ ہم عبادت کریں	بتوں (کی)

بنادے اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کی عبادت کرنے سے بچائے رکھ ○

رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ ج فَمَنْ

رَبِّ	اِنَّهُنَّ	اَضْلَلْنَ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	فَمَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ (بت)	انہوں نے گمراہ کر دیے	بہت سے لوگ	تو جو

اے میرے رب! بیشک بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا تو جو

تَبِعَنِیْ فَاِنَّهٗ مِنِّیْ ج وَ مَنْ عَصَانِیْ فَاِنَّكَ

تَبِعَنِیْ	فَاِنَّهٗ	مِنِّیْ	وَ	مَنْ	عَصَانِیْ	فَاِنَّكَ
میرے پیچھے چلا	تو بیشک وہ	مجھ سے (تعلق رکھتا ہے)	اور	جو	میری نافرمانی کرے	تو بیشک تو

میرے پیچھے چلے تو بیشک وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے تو بیشک تو

غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾ رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ

غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۶﴾	رَبَّنَاۤ	اِنِّیْۤ	اَسْكَنْتُ	مِنْ ذُرِّیَّتِیْ
بخشنے والا	مہربان (ہے)	اے ہمارے رب	بیشک میں (نے)	بسادی، ٹھہرادی	اپنی کچھ اولاد

بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ہمارے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو

بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ لا رَبَّنَا

بِوَادٍ	غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ	عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ (2)	رَبَّنَا
ایک وادی میں	(جو) کھیتی والی نہیں	تیرے حرمت والے گھر کے پاس	اے ہمارے رب

تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے ہمارے رب!

مطیع و عاصی سے متعلق حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کلام

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی اولاد سے متعلق دعا

= جگر، گردے اور آنکھوں پر ہی غور کرلیں کہ ان میں اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمتیں رکھی ہیں وہ شمار ہوسکتی ہیں یا نہیں، بقیہ نعمتوں کا معاملہ تو اس سے کہیں آگے ہے۔

1 ...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بت پرستی اور تمام گناہوں سے معصوم ہیں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ دعا کرنا بارگاہِ الٰہی میں عاجزی اور محتاجی کے اظہار کے لئے ہے کہ باوجود یہ کہ تو نے اپنے کرم سے معصوم کیا لیکن ہم تیرے فضل و رحمت کی طرف دستِ احتیاج دراز رکھتے ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں وادی سے مراد وہ جگہ ہے جہاں اب مکۂ مکرمہ ہے۔ ذریت سے حضرت اسمٰعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور حرمت والے گھر سے بیتُ اللہ مراد ہے جو =

لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِيْٓ

لِيُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	فَاجْعَلْ	اَفْـِٕدَةً مِّنَ النَّاسِ	تَهْوِيْٓ
تا کہ وہ قائم رکھیں	نماز	تو تو بنادے	کچھ لوگوں کے دل	(ایسے کہ) وہ مائل ہوں

تا کہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دے

اِلَيْهِمْ وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾

اِلَيْهِمْ	وَ	ارْزُقْهُمْ	مِّنَ الثَّمَرٰتِ	لَعَلَّهُمْ	يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۷﴾ [1]
ان کی طرف	اور	رزق دے انہیں	پھلوں سے	تا کہ وہ	شکر گزار ہو جائیں

اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تا کہ وہ شکر گزار ہو جائیں ○

علمِ الٰہی کے کمال کا اعتراف

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ وَمَا نُعْلِنُ ؕ

رَبَّنَآ	اِنَّكَ	تَعْلَمُ	مَا	نُخْفِيْ	وَ	مَا	نُعْلِنُ
اے ہمارے رب	بیشک تو	جانتا ہے	جو	ہم چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

اے ہمارے رب! تو جانتا ہے جو ہم چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں

وَمَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا

وَ	مَا يَخْفٰى	عَلَى اللّٰهِ	مِنْ شَيْءٍ	فِي الْاَرْضِ	وَ	لَا
اور	چھپی ہوئی نہیں ہے	اللہ پر	کوئی چیز	زمین میں	اور	نہ

اور اللہ پر زمین اور آسمان میں کوئی بھی شے

فرزند ملنے کی دعا قبول ہونے پر شکرِ الٰہی

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَهَبَ

فِي السَّمَآءِ ﴿۳۸﴾	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	وَهَبَ
آسمان میں	تمام تعریفیں	(اس) اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	عطا فرمائے

پوشیدہ نہیں ○ تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے

=طوفانِ نوح سے پہلے کعبہ مقدسہ کی جگہ تھا اور طوفان کے وقت آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

[1]...... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا حضرت ہاجرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا اور حضرت اسماعیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو سرزمینِ حرم میں چھوڑنے کا واقعہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے آگ میں ڈالے جانے کے بعد ہوا، آگ کے واقعہ میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے دعا نہ فرمائی تھی اور اس واقعہ میں دعا کی اور عاجزی کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ کی کارسازی پر اعتماد کر کے دعا نہ کرنا بھی توکل اور بہتر ہے لیکن مقامِ دعا اس سے بھی افضل ہے تو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اس=

لِيْ عَلَى الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ ؕ اِنَّ رَبِّيْ

لِيْ (1)	عَلَى الْكِبَرِ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِسْحٰقَ	اِنَّ	رَبِّيْ
مجھے	بڑھاپے پر (میں)	اسماعیل	اور	اسحاق	بیشک	میرا رب

مجھے بڑھاپے میں اسماعیل و اسحاق دیئے۔ بیشک میرا رب

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ

لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۹﴾	رَبِّ	اجْعَلْنِيْ	مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ	وَ
ضرور دعا سننے والا (ہے)	اے میرے رب	بنا مجھے	نماز قائم رکھنے والا	اور

دعا سننے والا ہے ○ اے میرے رب! مجھے اور کچھ میری اولاد کو

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ ۖ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءِ ﴿۴۰﴾

مِنْ ذُرِّيَّتِيْ	رَبَّنَا	وَ	تَقَبَّلْ	دُعَآءِ ﴿۴۰﴾
میری اولاد میں سے (بھی)	اے ہمارے رب	اور	تو قبول فرما	میری دعا

نماز قائم کرنے والا رکھ، اے ہمارے رب اور میری دعا قبول فرما ○

رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ وَ لِوَالِدَيَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ

رَبَّنَا	اغْفِرْ	لِيْ	وَ	لِوَالِدَيَّ (2)	وَ	لِلْمُؤْمِنِيْنَ
اے ہمارے رب	بخش دے	مجھے	اور	میرے ماں باپ کو	اور	ایمان والوں کو

اے ہمارے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو اور سب مسلمانوں کو بخش دے

ع ۶ ۱۸ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ وَ لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا

يَوْمَ	يَقُوْمُ	الْحِسَابُ ﴿۴۱﴾ (3)	وَ	لَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	غَافِلًا
(جس) دن	قائم ہوگا	حساب	اور	(اے مخاطب) تو ہرگز نہ سمجھنا	اللّٰه (کو)	بے خبر

جس دن حساب قائم ہوگا ○ اور (اے سننے والے!) ہرگز اللّٰه کو ان کاموں سے

اولاد کے حق میں نمازوں کی پابندی سے متعلق دعائے ابراہیمی

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حقیقی والدین کے لئے دعائے مغفرت

ظالموں کے لئے وعید

=دوسرے واقعہ میں دعا فرمانا افضل کام کو اختیار کرنا ہے۔

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ایک اور فرزند کی دعا کی تھی جو اللّٰه تعالیٰ نے قبول فرمائی تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس کا شکر ادا کرتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یہ کلمات عرض کئے۔ 2 ...... علماء فرماتے ہیں کہ اس آیت میں ماں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حقیقی والدین مراد ہیں اور وہ دونوں مومن تھے اسی لئے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ 3 ...... اس آیت سے دعا کے چند آداب معلوم ہوئے۔ (1) دعا اپنی=

عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ ۬ؕ اِنَّمَا يُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ

عَمَّا	يَعْمَلُ	الظّٰلِمُوْنَ (1)	اِنَّمَا	يُؤَخِّرُهُمْ	لِيَوْمٍ
(اس) سے جو	کام کررہے ہیں	ظالم	صرف	اللہ مہلت دے رہا ہے انہیں	(اس) دن کے لئے

بے خبر نہ سمجھنا جو ظالم کررہے ہیں۔ اللہ انہیں صرف ایک ایسے دن کیلئے ڈھیل دے رہا ہے

تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ ۙ﴿۴۲﴾ مُهْطِعِيْنَ

تَشْخَصُ	فِيْهِ	الْاَبْصَارُ ﴿۴۲﴾	مُهْطِعِيْنَ
کھلی کی کھلی رہ جائیں گی	اس میں	آنکھیں	تیزی سے دوڑتے ہوئے (نکلیں گے)

جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی ○ لوگ بے تحاشا اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ

مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ	لَا يَرْتَدُّ	اِلَيْهِمْ	طَرْفُهُمْ	وَ
اپنے سروں کو اٹھائے ہوئے	نہیں لوٹ رہی ہوگی	ان کی طرف	ان کی پلک	اور

دوڑتے جارہے ہوں گے، ان کی پلک بھی ان کی طرف نہیں لوٹ رہی ہوگی اور

اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ؕ﴿۴۳﴾ وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ

اَفْـِٕدَتُهُمْ	هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (2)	وَ	اَنْذِرِ	النَّاسَ	يَوْمَ
ان کے دل	خالی (ہوں گے)	اور	ڈراؤ	لوگوں (کو)	(اس) دن (سے)

ان کے دل خالی ہوں گے ○ اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ

يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا

يَاْتِيْهِمُ	الْعَذَابُ	فَيَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا
(جس میں) آئے گا ان پر	عذاب	تو کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے:

روزِ قیامت ظالموں کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور انہیں جواب

=ذات سے شروع کرے۔ (2) ماں باپ کو دعا میں شامل رکھا کرے۔ (3) ہر مسلمان کے حق میں دعائے خیر کرے۔ (4) آخرت کی دعا ضرور مانگے صرف دنیا کی حاجات پر قناعت نہ کرے۔ 1...... اس آیت میں ہر مظلوم کے لئے تسلی اور ہر ظالم کے لئے وعید ہے، نیز اس آیت میں ایک مشہور مقولے کی تائید بھی ہے کہ خدا کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں۔ 2...... دلوں کے خالی ہونے سے مراد یہ ہے کہ حیرت کی شدت اور دہشت کے مارے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے خالی ہوں گے یا یہ مراد ہے کہ دل اپنی جگہ پر قرار نہ پاسکیں گے۔

رَبَّنَآ اَخِّرْنَآ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ نُّجِبْ

رَبَّنَآ	اَخِّرْنَآ	اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ	نُّجِبْ
اے ہمارے رب	مہلت دیدے ہمیں	تھوڑی سی مدت تک	(تا کہ) ہم قبول کرلیں

اے ہمارے رب! تھوڑی دیر تک ہمیں مہلت دیدے تا کہ ہم تیری دعوت کو

دَعْوَتَكَ وَ نَتَّبِعِ الرُّسُلَ ؕ اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ

دَعْوَتَكَ	وَ	نَتَّبِعِ	الرُّسُلَ	اَوَ لَمْ تَكُوْنُوْۤا اَقْسَمْتُمْ
تیری دعوت	اور	پیروی کریں	رسولوں (کی)	(انہیں جواب ملے گا) اور کیا تم نے قسم نہ کھائی تھی

قبول کرلیں اور رسولوں کی غلامی کرلیں۔ (کہا جائے گا، اے کافرو!) تو کیا تم پہلے قسم نہ کھا چکے تھے

مِّنْ قَبْلُ مَا لَكُمْ مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾ ۙ وَّ

مِّنْ قَبْلُ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ زَوَالٍ ﴿۴۴﴾	وَّ
(اس) سے پہلے	(کہ) نہیں (ہے)	تمہارے لئے	(دنیا سے) ہٹنا	اور

کہ تمہیں (تو دنیا سے) ہٹنا ہی نہیں ○ اور

سَكَنْتُمْ فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَ

سَكَنْتُمْ	فِيْ مَسٰكِنِ الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَنْفُسَهُمْ	وَ
تم رہے	ان کے گھروں میں جنہوں نے	ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	اور

تم ان کے گھروں میں رہے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تھا اور

تَبَيَّنَ لَكُمْ كَيْفَ فَعَلْنَا بِهِمْ وَ ضَرَبْنَا

تَبَيَّنَ	لَكُمْ	كَيْفَ	فَعَلْنَا	بِهِمْ (1)	وَ	ضَرَبْنَا
خوب ظاہر ہو چکا تھا	تم پر	کیسا	ہم نے (سلوک) کیا	ان کے ساتھ	اور	ہم نے بیان کیں

تمہارے لئے بالکل واضح ہو گیا تھا کہ ہم نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا اور ہم نے تمہارے لئے

(1)......ان آیات میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے اور انہیں بھی چاہئے کہ سابقہ عذاب یافتہ قوموں کے اعمال کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے اعمال کا جائزہ لیں اور ان کے دنیاوی انجام سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے باز آجائیں، اگر دنیا میں انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی اور اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نافرمانی سے باز نہ آئے تو مرنے کے بعد کوئی نصیحت انہیں فائدہ نہ دے گی۔

کفارِ مکہ کی ایک سازش کی طرف اشارہ

لَكُمُ الْاَمْثَالَ ﴿٤٥﴾ وَ قَدْ مَكَرُوْا مَكْرَهُمْ وَ

لَكُمُ	الْاَمْثَالَ ﴿٤٥﴾	وَ	قَدْ	مَكَرُوْا	مَكْرَهُمْ (1)	وَ
تمہارے لئے	مثالیں	اور	بیشک	کافروں نے سازش کی	اپنی سازش	اور

مثالیں بیان کیں ○ اور بیشک انہوں نے اپنی سازش کی اور

عِنْدَ اللّٰهِ مَكْرُهُمْ ؕ وَ اِنْ كَانَ مَكْرُهُمْ لِتَزُوْلَ

عِنْدَ اللّٰهِ	مَكْرُهُمْ	وَ	اِنْ	كَانَ	مَكْرُهُمْ	لِتَزُوْلَ
اللہ ہی کے پاس (یعنی قابو میں تھی)	ان کی سازش	اور	نہیں	تھی	ان کی سازش	کہ ٹل جائیں

ان کی سازش اللہ کے قابو میں تھی اور ان کی سازش کوئی ایسی نہیں تھی کہ

اللہ وعدہ خلافی سے پاک ہے

مِنْهُ الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ

مِنْهُ	الْجِبَالُ ﴿٤٦﴾ (2)	فَلَا تَحْسَبَنَّ	اللّٰهَ	مُخْلِفَ وَعْدِهٖ
اس سے	پہاڑ	تو تم ہرگز خیال نہ کرنا	اللہ (کو)	اپنے وعدے کے خلاف کرنے والا

اس سے پہاڑ ٹل جائیں ○ تو تم ہرگز خیال نہ کرنا کہ اللہ اپنے رسولوں سے وعدہ خلافی

روزِ قیامت کے ہولناک احوال کی یاد دہانی

رُسُلَهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ؕ ﴿٤٧﴾ يَوْمَ

رُسُلَهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِيْزٌ	ذُو انْتِقَامٍ ﴿٤٧﴾	يَوْمَ (3)
اپنے رسولوں (سے)	بیشک	اللہ	عزت والا، غلبے والا	بدلہ لینے والا (ہے)	(جس) دن

کرے گا۔ بیشک اللہ غالب بدلہ لینے والا ہے ○ یاد کرو جس دن

تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَ السَّمٰوٰتُ وَ

تُبَدَّلُ (4)	الْاَرْضُ	غَيْرَ الْاَرْضِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	وَ
بدل دی جائے گی	زمین	(اس) زمین کے علاوہ (سے)	اور	آسمان (بدل دیئے جائیں گے)	اور

زمین کو دوسری زمین سے اور آسمانوں کو بدل دیا جائے گا اور

(1)...... مفسرین کے ایک قول کے مطابق یہاں سازش سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے، یا قید کرنے، یا مکۂ مکرمہ سے نکال دینے کا ارادہ ہے۔ (2)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی آیات اور شریعتِ مصطفٰی کے احکام جو اپنی قوت و ثبات میں مضبوط پہاڑوں کی مانند ہیں اور محال ہے کہ کافروں کے مکر اور اُن کی حیلہ انگیزیوں سے وہ اپنی جگہ سے ٹل سکیں۔ (3)...... اس دن سے قیامت کا دن مراد ہے۔ (4)...... زمین و آسمان کی تبدیلی کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں۔ ایک یہ کہ اُن کے اوصاف بدل دیئے جائیں گے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ذات ہی بدل دی=

کفار کے اُخروی عذاب اور ان کا مقصد

وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾ وَ

بَرَزُوْا	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۴۸﴾	وَ
نکل کھڑے ہوں گے	ایک اللہ (کی بارگاہ میں پیشی) کے لئے	(جو) سب پر غالب (ہے)	اور

تمام لوگ ایک اللہ کے حضور نکل کھڑے ہوں گے جو سب پر غالب ہے ○ اور

تَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَىٕذٍ مُّقَرَّنِيْنَ

تَرَى	الْمُجْرِمِيْنَ	يَوْمَىٕذٍ	مُّقَرَّنِيْنَ
تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	اس دن	ایک دوسرے سے جڑے ہوئے، بندھے ہوئے

اس دن تم مجرموں کو بیڑیوں میں ایک دوسرے سے بندھا ہوا

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾ سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى

فِي الْاَصْفَادِ ﴿۴۹﴾	سَرَابِيْلُهُمْ	مِّنْ قَطِرَانٍ	وَّ	تَغْشٰى
زنجیروں، بیڑیوں میں	ان کے کرتے	تارکول سے (ہوں گے)	اور	ڈھانپ لے گی

دیکھو گے ○ ان کے کرتے تارکول کے ہوں گے اور ان کے چہروں کو

وُجُوْهَهُمُ النَّارُ ﴿۵۰﴾ لِيَجْزِيَ اللّٰهُ كُلَّ نَفْسٍ مَّا

وُجُوْهَهُمُ	النَّارُ ﴿۵۰﴾	لِيَجْزِيَ (1)	اللّٰهُ	كُلَّ نَفْسٍ	مَّا
ان کے چہروں (کو)	آگ	تاکہ بدلہ دے	اللہ	ہر جان (کو)	(اس کا) جو

آگ ڈھانپ لے گی ○ تاکہ اللہ ہر جان کو اس کی کمائی کا

نزولِ قرآن کی چار حکمتیں

كَسَبَتْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾ هٰذَا بَلٰغٌ

كَسَبَتْ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿۵۱﴾	هٰذَا	بَلٰغٌ (2)
اس نے کمایا	بیشک	اللہ	بہت جلد حساب کرنے والا (ہے)	یہ (قرآن)	تبلیغ (ہے)

بدلہ دے، بیشک اللہ بہت جلد حساب کرنے والا ہے ○ یہ لوگوں کیلئے

=جائے گی۔ یہ دونوں قول اگرچہ بظاہر ایک دوسرے کے مخالف معلوم ہوتے ہیں مگر ان میں سے ہر ایک اپنی جگہ صحیح ہے وہ اس طرح کہ پہلی مرتبہ زمین وآسمان کی صفات تبدیل ہوں گی اور دوسری مرتبہ حساب کے بعد دوسری تبدیلی ہوگی جس میں زمین و آسمان کی ذاتیں ہی بدل جائیں گی۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کافروں کو یہ سزا اس لئے دے گا تاکہ وہ ہر مجرم شخص کو اس کے کئے ہوئے کفر اور گناہوں کا ایسا بدلہ دے جو اس کے جرم کے مطابق ہو۔

2 ...... اس آیت میں قرآنِ پاک کے نزول کی 4 حکمتیں بیان کی گئی ہیں۔ (1) اس قرآن شریف میں لوگوں کے لئے تبلیغ اور نصیحت ہے۔ (2) قرآن میں=

ربما ١٤

لِّلنَّاسِ وَلِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

لِّلنَّاسِ	وَ	لِيُنْذَرُوْا	بِهٖ	وَ	لِيَعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
لوگوں کے لیے	اور	تاکہ انہیں ڈرایا جائے	اس کے ذریعے	اور	تاکہ وہ جان لیں	کہ

تبلیغ ہے اور اس لیے کہ انہیں اس کے ذریعے ڈرایا جائے اور تاکہ وہ جان لیں کہ

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّلِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾ ع

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	وَّ	لِيَذَّكَّرَ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿٥٢﴾
وہ	ایک ہی معبود (ہے)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

وہ ایک ہی معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت حاصل کریں ○

آیات: 99 | سُوْرَةُ الْحِجْرِ مَكِّيَّةٌ | رکوع: 06

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآنی کی عظمت و شان

الٓرٰ قف تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾

الٓرٰ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ (1)
الٓرٰ	یہ	کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں (ہیں)

الٓرٰ، یہ کتاب اور روشن قرآن کی آیتیں ہیں ○

=موجود عبرت انگیز واقعات اور زجر و توبیخ کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے۔(3) لوگ اس کی آیات سے اللہ تعالیٰ کی توحید کی دلیلیں پائیں۔(4) عقل والے اور سمجھدار لوگ اس قرآن کے ذریعے نصیحت حاصل کریں۔

(1)...... اس آیت میں "تِلْكَ" سے اس سورت کی آیتوں کی طرف اشارہ ہے اور کتاب اور "قُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ" سے وہ کتاب مراد ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے وعدہ فرمایا ہے۔

رُبَمَا

14

قیامت کے دن کفار کی مسلمان ہونے کی آرزو

رُبَمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَوْ كَانُوا مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾

رُبَمَا	يَوَدُّ	الَّذِينَ	كَفَرُوا	لَوْ	كَانُوا	مُسْلِمِينَ ﴿٢﴾ [1]
بہت	آرزو کریں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کاش	وہ ہوتے	مسلمان

کافر بہت آرزوئیں کریں گے کہ کاش وہ مسلمان ہوتے ○

ہٹ دھرم کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہدایت

ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ

ذَرْهُمْ	يَأْكُلُوا	وَ	يَتَمَتَّعُوا	وَ	يُلْهِهِمُ
تم چھوڑ دو انہیں	وہ کھائیں	اور	فائدے اٹھائیں	اور	غافل کئے رکھے انہیں

تم چھوڑ دو انہیں کہ کھائیں اور مزے اڑائیں اور امید انہیں غفلت میں

قوموں سے عذابِ الٰہی مؤخر ہونے کا سبب

الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾ وَمَا أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ إِلَّا

الْأَمَلُ [2]	فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ﴿٣﴾	وَ	مَا أَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ	إِلَّا
امید	تو عنقریب وہ جان لیں گے	اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر

ڈالے رکھے تو جلد وہ جان لیں گے ○ اور ہم نے جو بستی ہلاک کی

وَلَهَا كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾ مَا تَسْبِقُ

وَ	لَهَا	كِتَابٌ مَعْلُومٌ ﴿٤﴾	مَا تَسْبِقُ
اور (اس حال میں کہ)	اس کے لئے	ایک معلوم (مدت) لکھی ہوئی (تھی)	آگے نہ بڑھے گا

اس کیلئے ایک مقرر مدت لکھی ہوئی ہے ○ کوئی گروہ

کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنا

مِنْ أُمَّةٍ أَجَلَهَا وَمَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾ وَقَالُوا يَا أَيُّهَا

مِنْ أُمَّةٍ	أَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَأْخِرُونَ ﴿٥﴾	وَ	قَالُوا	يَا أَيُّهَا
کوئی گروہ	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے ہٹیں گے	اور	(کافروں نے) کہا	اے

اپنی مدت سے نہ آگے بڑھے گا اور نہ پیچھے ہٹے گا ○ اور کافروں نے کہا: اے

1...... کفار کی یہ آرزوئیں نزع کے وقت عذاب دیکھ کر ہوں گی یا آخرت میں قیامت کے دن کی سختیاں، ہولناکیاں، اپنا دردناک انجام اور برا ٹھکانہ دیکھ کر ہوں گی یا جب گناہگار مسلمانوں کو جہنم سے نکالا جا رہا ہوگا تو اس وقت کفار یہ تمنا کریں گے کہ کاش وہ بھی مسلمان ہوتے۔

2...... لمبی امیدوں میں گرفتار ہونا اور لذاتِ دنیا کی طلب میں غرق ہو جانا ایماندار کی شان نہیں۔ لمبی امید کی حقیقت میں یہ دو چیزیں داخل ہیں: (1) دنیا کی حرص اور اس پر اوندھے منہ گر جانا۔ (2) دنیا سے محبت کرنا اور آخرت سے اعراض کرنا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت پر کفار کا اعتراض اور اس کا جواب

الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ؕ لَوْ مَا

الَّذِیْ	نُزِّلَ	عَلَیْهِ	الذِّكْرُ	اِنَّكَ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٦﴾ (1)	لَوْ مَا
وہ شخص جو	نازل کیا گیا	اس پر	قرآن	بیشک تم	ضرور مجنون (ہو)	کیوں نہیں

وہ شخص جس پر قرآن نازل کیا گیا ہے! بیشک تم مجنون ہو ○ اگر تم

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٧﴾ مَا نُنَزِّلُ الْمَلٰٓىٕكَةَ

تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿٧﴾	مَا نُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىٕكَةَ
تم لاتے ہمارے پاس فرشتے	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	ہم نہیں اتارتے	فرشتے

سچے ہو تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتے ؟○ ہم فرشتوں کو

حفاظتِ قرآن کی ذمہ داری

اِلَّا بِالْحَقِّ وَ مَا كَانُوْۤا اِذًا مُّنْظَرِیْنَ ﴿٨﴾ اِنَّا

اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	مَا كَانُوْۤا	اِذًا	مُّنْظَرِیْنَ ﴿٨﴾	اِنَّا
مگر	حق کے ساتھ	اور (جب اتریں تو)	لوگ نہیں ہوتے	اس وقت	مہلت دیئے ہوئے	بیشک

حق فیصلے کے ساتھ ہی اتارتے ہیں اور جب وہ اترتے ہیں تو لوگوں کو مہلت نہیں دی جاتی ○ بیشک

نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾

نَحْنُ	نَزَّلْنَا	الذِّكْرَ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	لَحٰفِظُوْنَ ﴿٩﴾ (2)
ہم (نے)	نازل کیا	قرآن	اور	بیشک ہم (ہی)	اس کی	ضرور حفاظت کرنے والے (ہیں)

ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں ○

کفار کے جاہلانہ رویّے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٠﴾ وَ

وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ شِیَعِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٠﴾	وَ
اور	ضرور بیشک	ہم نے رسول بھیجے	تم سے پہلے	پہلے گروہوں، امتوں میں	اور

اور بیشک ہم نے تم سے پہلے گزشتہ امتوں میں رسول بھیجے ○ اور

(1)..... مشرکینِ مکہ، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مذاق اڑاتے ہوئے آپ کی طرف جنون کی نسبت کرتے تھے، اس کی ایک وجہ یہ تھی کہ عموماً لوگ جب کسی سے ایسا کلام سنتے ہیں جو ان کی عقل میں نہ آئے تو وہ اس قائل کو مجنون سمجھتے ہیں، یہی حال مکہ کے مشرکین کا تھا۔ (2)..... قرآنِ کریم کی یہ حفاظت کئی طرح سے ہے (1) قرآنِ کریم کو معجزہ کے طور پر نازل کیا کہ بشر کا کلام اس میں مل ہی نہ سکے۔ (2) اس کو معارضے اور مقابلے سے محفوظ کیا کہ کوئی اس کی مثل کلام بنانے پر قادر نہ ہو۔ (3) ساری مخلوق کو اسے معدوم کرنے سے عاجز کر دیا کہ کفار شدید عداوت کے باوجود اس مقدس کتاب کو معدوم کرنے سے عاجز ہیں۔

مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ كَذٰلِكَ

مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿١١﴾ (1)	كَذٰلِكَ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی رسول	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	ایسے ہی

ان کے پاس جو بھی رسول آتا وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے ○ ایسے ہی

نَسْلُكُهٗ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٢﴾ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ

نَسْلُكُهٗ	فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿١٢﴾ (2)	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ
ہم داخل کرتے ہیں اس (ہنسی) کو	مجرموں کے دلوں میں	وہ ایمان نہیں لاتے	اس پر

ہم اس ہنسی کو ان مجرموں کے دلوں میں ڈالتے ہیں ○ وہ اس پر ایمان نہیں لاتے

کفارِ مکہ کا انتہائی عناد اور ہٹ دھرمی

وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٣﴾ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَیْهِمْ

وَ	قَدْ	خَلَتْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿١٣﴾	وَ	لَوْ	فَتَحْنَا	عَلَیْهِمْ
اور (حالانکہ)	بیشک	گزرچکا	پہلوں کا طریقہ	اور	اگر	ہم کھول دیتے	ان پر (کیلئے)

حالانکہ پہلے لوگوں کا طریقہ گزر چکا ہے ○ اور اگر ہم ان کے لیے آسمان میں

بَابًا مِّنَ السَّمَآءِ فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾ لَقَالُوْۤا

بَابًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَظَلُّوْا فِیْهِ یَعْرُجُوْنَ ﴿١٤﴾	لَقَالُوْۤا
کوئی دروازہ	آسمان سے (میں)	پھر اس (دروازے) میں دن کے وقت چڑھ جاتے	(تو بھی) ضرور وہ کہتے

کوئی دروازہ کھول دیتے تاکہ دن کے وقت اس میں چڑھ جاتے ○ جب بھی وہ یہی کہتے

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی آسمانی نشانیاں

ع ١٥

اِنَّمَا سُكِّرَتْ اَبْصَارُنَا بَلْ نَحْنُ قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَ

اِنَّمَا	سُكِّرَتْ	اَبْصَارُنَا	بَلْ	نَحْنُ	قَوْمٌ مَّسْحُوْرُوْنَ ﴿١٥﴾	وَ
صرف	بند کر دی گئی ہیں	ہماری نگاہیں	بلکہ	ہم	جادو کا شکار لوگ (ہیں)	اور

کہ ہماری نگاہوں کو بند کر دیا گیا ہے بلکہ ہم ایسی قوم ہیں جن پر جادو کیا ہوا ہے ○ اور

(1)...... ان آیات میں کفارِ مکہ کی جاہلانہ باتوں پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی ہے کہ ”آپ سے پہلے سابقہ امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور کفار ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ کفار کی یہ روش سابقہ زمانوں سے چلی آرہی ہے، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ بھی دیگر انبیاء ومرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنی قوم کی اذیتوں پر صبر فرمائیں۔ (2)...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جس طرح ہم نے سابقہ امتوں کے دلوں میں کفر، تکذیب اور استہزاء داخل کر دیا تھا ایسے ہی مکہ کے مشرکین کے دلوں میں بھی داخل کر دیا ہے۔

لَقَدْ جَعَلْنَا فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ زَيَّنّٰهَا

لَقَدْ	جَعَلْنَا	فِي السَّمَآءِ	بُرُوْجًا	وَّ	زَيَّنّٰهَا
ضرور بیشک	ہم نے بنائے	آسمان میں	بہت سے برج	اور	آراستہ کیا اسے

بیشک ہم نے آسمان میں بہت سے برج بنائے اور اسے دیکھنے والوں کے لیے

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱٦﴾ وَ حَفِظْنٰهَا مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾ اِلَّا مَنِ

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿۱٦﴾	وَ	حَفِظْنٰهَا	مِنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ رَّجِيْمٍ ﴿۱۷﴾	اِلَّا	مَنِ
دیکھنے والوں کے لیے	اور	ہم نے حفاظت کی اس کی	ہر مردود شیطان سے	مگر	جو

آراستہ کیا ○ اور اسے ہم نے ہر شیطان مردود سے محفوظ رکھا ○ البتہ جو

اسْتَرَقَ السَّمْعَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَالْاَرْضَ

اسْتَرَقَ	السَّمْعَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	الْاَرْضَ
چوری چھپے چاہے	سننا	تو پیچھے پڑ جاتا ہے اس کے	ایک روشن شعلہ	اور	زمین

چوری چھپے سننے جائے تو اس کے پیچھے ایک روشن شعلہ پڑ جاتا ہے ○ اور ہم نے

مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا

مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَيْنَا	فِيْهَا	رَوَاسِيَ	وَ	اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا
ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈال دیئے	اس میں	(پہاڑوں کے) لنگر	اور	اگائی	اس میں

زمین کو پھیلایا اور ہم نے اس میں لنگر ڈال دیئے اور اس میں ہر چیز ایک

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ وَ جَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	مَّوْزُوْنٍ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	جَعَلْنَا	لَكُمْ	فِيْهَا
ہر چیز	اندازہ کی ہوئی	اور	ہم نے بنائے	تمہارے لیے	اس میں

معین اندازے سے اگائی ○ اور تمہارے لیے اس میں

مردود شیاطین سے آسمان کی حفاظت

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی نشانیاں

مخلوق کے لئے معیشت کا انتظام

1 ......شہاب اس ستارے کو کہتے ہیں جو شعلے کی طرح روشن ہوتا ہے اور فرشتے اس سے شیاطین کو مارتے ہیں۔

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین میں ہر چیز لوگوں کی ضروریات کے مطابق اندازے سے پیدا فرمائی کیونکہ اللہ تعالیٰ وہ مقدار جانتا ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہو اور وہ اس سے نفع حاصل کرسکتے ہوں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ لفظ "مَوْزُوْنٍ" حسن اور تناسب سے کنایہ ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ ہم نے زمین میں ہر چیز مناسب اگائی، عقلِ سلیم رکھنے والا ہر شخص اسے بہترین اور مصلحت کے مطابق سمجھتا ہے۔

خزائنِ الٰہی اور نظامِ کائنات

مَعَايِشَ وَ مَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ بِرٰزِقِيۡنَ ۝٢٠ وَ اِنۡ

مَعَايِشَ (1)	وَ	مَنۡ لَّسۡتُمۡ لَهٗ	بِرٰزِقِيۡنَ ۝٢٠ (2)	وَ	اِنۡ
زندگی گزارنے کے سامان	اور	(وہ جاندار بنائے) جن کو تم نہیں ہو	رزق دینے والے	اور	نہیں

زندگی گزارنے کے سامان بنائے اور وہ جاندار بنائے جنہیں تم رزق نہیں دیتے ○ اور ہمارے پاس

مِّنۡ شَيۡءٍ اِلَّا عِنۡدَنَا خَزَآئِنُهٗ ۫ وَمَا نُنَزِّلُهٗۤ اِلَّا

مِّنۡ شَيۡءٍ (3)	اِلَّا	عِنۡدَنَا	خَزَآئِنُهٗ	وَ	مَا نُنَزِّلُهٗۤ	اِلَّا
کوئی چیز	مگر	ہمارے پاس	اس کے خزانے (ہیں)	اور	ہم نہیں اتارتے اسے	مگر

ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم اسے ایک معلوم اندازے سے ہی

قدرتِ الٰہی کے دلائل: بارش اور مخلوق کی زندگی و موت

بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝٢١ وَ اَرۡسَلۡنَا الرِّيٰحَ لَوَاقِحَ فَاَنۡزَلۡنَا

بِقَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ۝٢١	وَ	اَرۡسَلۡنَا	الرِّيٰحَ	لَوَاقِحَ	فَاَنۡزَلۡنَا
معلوم اندازے سے	اور	ہم نے بھیجیں	ہوائیں	بادلوں کو پانی سے بھر دینے والی	تو نازل کیا

اتارتے ہیں ○ اور ہم نے ہوائیں بھیجیں جو بادلوں کو پانی سے بھر دیتی ہیں تو ہم نے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ ۚ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ لَهٗ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَسۡقَيۡنٰكُمُوۡهُ	وَ	مَاۤ	اَنۡتُمۡ	لَهٗ
آسمان سے	پانی	پھر ہم نے پینے کو دیا تمہیں وہ پانی	اور	نہیں	تم	اس کو

آسمان سے پانی اتارا پھر ہم نے وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اس کے

بِخٰزِنِيۡنَ ۝٢٢ وَ اِنَّا لَنَحۡنُ نُحۡيٖ وَ نُمِيۡتُ وَ

بِخٰزِنِيۡنَ ۝٢٢	وَ	اِنَّا	لَنَحۡنُ	نُحۡيٖ	وَ	نُمِيۡتُ	وَ
جمع کر کے رکھنے والے	اور	بیشک	ضرور ہم	زندہ کرتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور

خزانچی نہیں ہو ○ اور بیشک ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے ہیں اور

(1)...... زندگی گزارنے کے سامان سے کھانے، پینے اور پہننے کی وہ تمام چیزیں مراد ہیں جن کی دنیاوی زندگی پوری ہونے تک انسان کو ضرورت ہے۔ (2)...... ”جنہیں تم رزق نہیں دیتے“ میں اہل و عیال، لونڈی غلام، خدمت گار، چوپائے اور حشراتُ الارض داخل ہیں، ان کے بارے میں لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ انہیں رزق دیتے ہیں، یہ لوگوں کی غلط فہمی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی اِنہیں اور اُنہیں سب کو رزق دیتا ہے لوگ صرف ذریعہ ہیں۔ (3)...... اس آیت میں شے سے مراد ہر وہ چیز ہے جو ممکن ہو اور خزانے سے مراد قدرت و اختیار ہے۔ آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ تمام ممکنات اللہ تعالیٰ کی قدرت کے تحت داخل اور اس کی=

اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی قدرت و حکمت

نَحۡنُ الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ

نَحۡنُ	الۡوٰرِثُوۡنَ ﴿۲۳﴾	وَ	لَقَدۡ	عَلِمۡنَا	الۡمُسۡتَقۡدِمِيۡنَ (1)
ہم (ہی)	وارث (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	آگے بڑھنے والوں (کو)

ہم ہی وارث ہیں ○ اور بیشک ہم تم میں سے آگے بڑھنے والوں کو بھی

مِنۡكُمۡ وَلَقَدۡ عَلِمۡنَا الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

مِنۡكُمۡ	وَ	لَقَدۡ	عَلِمۡنَا	الۡمُسۡتَاۡخِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾ (2)	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
تم میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	پیچھے رہنے والوں (کو)	اور	بیشک	تمہارا رب

جانتے ہیں اور بیشک ہم پیچھے رہنے والوں کو بھی جانتے ہیں ○ اور بیشک تمہارا رب

ع ۲

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مٹی سے تخلیق

هُوَ يَحۡشُرُهُمۡ ؕ اِنَّهٗ حَكِيۡمٌ عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾ ع وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا

هُوَ	يَحۡشُرُهُمۡ	اِنَّهٗ	حَكِيۡمٌ	عَلِيۡمٌ ﴿۲۵﴾	وَ	لَقَدۡ	خَلَقۡنَا
وہی	اٹھائے گا انہیں	بیشک وہ	حکمت والا	علم والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

ہی انہیں اٹھائے گا بیشک وہی علم والا، حکمت والا ہے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

جنّ کی آگ سے تخلیق

الۡاِنۡسَانَ مِنۡ صَلۡصَالٍ مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾ ج وَالۡجَآنَّ

الۡاِنۡسَانَ	مِنۡ صَلۡصَالٍ	مِّنۡ حَمَاٍ مَّسۡنُوۡنٍ ﴿۲۶﴾	وَ	الۡجَآنَّ
انسان (کو)	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (تھی)	اور	جن

خشک بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو ایسے سیاہ گارے کی تھی جس سے بُو آتی تھی ○ اور ہم نے

فرشتوں کو تخلیقِ آدم کی خبر اور انہیں سجدہ کرنے کا حکم

خَلَقۡنٰهُ مِنۡ قَبۡلُ مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾ وَاِذۡ قَالَ

خَلَقۡنٰهُ	مِنۡ قَبۡلُ	مِنۡ نَّارِ السَّمُوۡمِ ﴿۲۷﴾	وَ	اِذۡ	قَالَ
ہم نے پیدا کیا اسے	(اس) سے پہلے	بغیر دھویں والی آگ سے	اور	جب	کہا

اس سے پہلے جن کو بغیر دھویں والی آگ سے پیدا کیا ○ اور یاد کرو جب

=ملک ہیں، وہ انہیں جیسے چاہے عدم سے وجود میں لے آئے اور ممکنات میں سے جس چیز کو اللہ تعالیٰ وجود عطا فرماتا ہے اسے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق معین مقدار کے ساتھ وجود عطا فرماتا ہے۔

(1)......ان سے مراد وہ لوگ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے پیدا فرما دیا ہے، یا اس سے مراد سابقہ امتیں ہیں۔ (2)......ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ابھی پیدا نہیں فرمایا، یا ان سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

رَبُّكَ لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

رَبُّكَ	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اِنِّیْ	خَالِقٌۢ	بَشَرًا	مِّنْ صَلْصَالٍ
تیرے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	آدمی	بجتی ہوئی خشک مٹی سے

تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک آدمی کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ نَفَخْتُ

مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۲۸﴾	فَاِذَا	سَوَّیْتُهٗ	وَ	نَفَخْتُ
(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے کی (ہے)	توجب	میں درست کرلوں اسے	اور	پھونک دوں

جو مٹی بدبودار سیاہ گارے کی ہے ○ توجب میں اسے ٹھیک کرلوں اور میں اپنی طرف کی

فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾

فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِیْ	فَقَعُوْا	لَهٗ	سٰجِدِیْنَ ﴿۲۹﴾
اس میں	اپنی طرف کی ایک (خاص) روح	توتم گر جانا	اس کے لیے	سجدہ کرتے ہوئے

خاص معزز روح اس میں پھونک دوں تو اس کے لیے سجدے میں گر جانا ○

تمام فرشتوں کا سجدہ کرنا اور ابلیس کا سجدے سے انکار

فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

فَسَجَدَ [1]	الْمَلٰٓىٕكَةُ	كُلُّهُمْ	اَجْمَعُوْنَ ﴿۳۰﴾	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
توسجدہ کیا	فرشتوں (نے)	ان کے تمام	سبھی	سوائے	ابلیس (کے)

توجتنے فرشتے تھے سب کے سب سجدے میں گر گئے ○ سوائے ابلیس کے،

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے سوال اور اس کا جواب

اَبٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا لَكَ

اَبٰۤى	اَنْ یَّكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِیْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	یٰۤاِبْلِیْسُ	مَا	لَكَ
اس نے انکار کر دیا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے	فرمایا	اے ابلیس	کیاہوا	تجھے

اس نے سجدہ والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا ○ اللہ نے فرمایا: اے ابلیس! تجھے کیا ہوا

1 ...... فرشتوں کا یہ سجدہ تعظیمی تھا۔ سجدۂ تعظیمی پہلی شریعتوں میں جائز تھا ہماری شریعت میں جائز نہیں اور سجدۂ عبادت پہلی شریعتوں میں بھی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کے لئے جائز نہیں ہوا۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ’’کسی شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ دوسرے شخص کو سجدہ کرے، اگر کسی کا دوسرے کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عورت پر شوہر کا بڑا حق رکھا ہے۔ (ابن حبان، ۴/۱۸۳، الحدیث: ۴۱۵۰، الجزء السادس)

اَلَّا تَكُوْنَ مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾ قَالَ لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ لِبَشَرٍ

لِبَشَرٍ	لَمْ اَكُنْ لِّاَسْجُدَ	قَالَ	مَعَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۳۲﴾	اَلَّا تَكُوْنَ
کسی انسان کو	میں نہیں ہوں کہ سجدہ کروں	اس نے کہا	سجدہ کرنے والوں کے ساتھ	کہ تو نہ ہوا

کہ تو سجدہ کرنے والوں کے ساتھ نہ ہوا ○ اس نے کہا: میرے لائق نہیں کہ میں کسی انسان کو سجدہ کروں

خَلَقْتَهٗ مِنْ صَلْصَالٍ مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ قَالَ

قَالَ	مِّنْ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ﴿۳۳﴾ (1)	مِنْ صَلْصَالٍ	خَلَقْتَهٗ
فرمایا	(جو) ایک بدبودار سیاہ گارے سے (تھی)	بجتی ہوئی خشک مٹی سے	تونے بنایا اسے

جسے تونے بجتی ہوئی مٹی سے بنایا جو سیاہ بدبودار گارے سے تھی ○ اللہ نے فرمایا:

فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾ وَّ اِنَّ عَلَيْكَ اللَّعْنَةَ

اللَّعْنَةَ	عَلَيْكَ	اِنَّ	وَّ	رَجِيْمٌ ﴿۳۴﴾	فَاِنَّكَ	مِنْهَا	فَاخْرُجْ
لعنت (ہے)	تجھ پر	بیشک	اور	مردود (ہے)	پس بیشک تو	اس (جنت) سے	تو تو نکل جا

تو جنت سے نکل جا کیونکہ تو مردود ہے ○ اور بیشک قیامت تک

اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾ قَالَ رَبِّ فَاَنْظِرْنِيْۤ

فَاَنْظِرْنِيْۤ	رَبِّ	قَالَ	اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ﴿۳۵﴾
پس تو مہلت دیدے مجھے	اے میرے رب	اس نے کہا	بدلے کے دن (قیامت) تک

تجھ پر لعنت ہے ○ اس نے کہا: اے میرے رب! تو مجھے اس دن تک مہلت دیدے جب

اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾

مِنَ الْمُنْظَرِيْنَ ﴿۳۷﴾	فَاِنَّكَ	قَالَ	يُبْعَثُوْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	اِلٰى يَوْمِ
مہلت دیئے ہوؤں میں سے (ہے)	پس بیشک تو	فرمایا	(جب) لوگ اٹھائے جائیں	(اس) دن تک

لوگ اٹھائے جائیں ○ اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو ان میں سے ہے جن کو معین وقت کے دن تک

ابلیس مردود کی جنت سے نکالا اور اس پر قیامت تک لعنت

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے مہلت ملنا

1 ...... اس کلام سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے افضل ہے کیونکہ حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اصل مٹی ہے اور ابلیس کی اصل آگ ہے اور اس کے خیال میں آگ مٹی سے افضل ہے۔ وہ خبیث یہ بات بھول گیا تھا کہ افضل تو وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ فضیلت عطا کرے۔ 2 ...... قیامت کے دن تک مہلت مانگنے سے شیطان کا مطلب یہ تھا کہ وہ کبھی نہ مرے کیونکہ قیامت کے بعد کوئی نہ مرے گا۔ اس کی اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے اس طرح قبول کیا کہ اس سے فرمایا: بیشک تو ان میں سے ہے جن کو اس معین وقت کے دن تک مہلت دی گئی ہے جس میں تمام مخلوق مر جائے گی اور وہ وقت پہلے نَفْخَہ کا ہے۔

ابلیس کے عزائم

اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾ قَالَ رَبِّ بِمَاۤ

اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۳۸﴾	قَالَ	رَبِّ	بِمَاۤ
معلوم وقت کے دن تک	عرض کی	اے میرے رب	(اس بات کی) قسم کہ

اس نے کہا: اے رب میرے! مجھے اس بات کی قسم کہ (1) ○○ مہلت دی گئی ہے

اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَ

اَغْوَیْتَنِیْ	لَاُزَیِّنَنَّ	لَهُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ
تونے گمراہ کیا مجھے	ضرور میں خوشنما بنادوں گا (نافرمانی)	ان کے لئے	زمین میں	اور

تونے مجھے گمراہ کیا، میں ضرور زمین میں لوگوں کیلئے (نافرمانی) خوشنما بنادوں گا اور

لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ

لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ	مِنْهُمُ
ضرور میں گمراہ کردوں گا ان سب کو	سوائے	تیرے (ان) بندوں (کے جو)	ان میں سے

میں ضرور ان سب کو گمراہ کردوں گا○ سوائے اُن کے جو اِن میں سے

ابلیس کو جواب اور اس کے پیروکاروں کو جہنم کی وعید

الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ قَالَ هٰذَا صِرَاطٌ عَلَیَّ مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ اِنَّ

الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۴۰﴾ (2)	قَالَ	هٰذَا	صِرَاطٌ	عَلَیَّ	مُسْتَقِیْمٌ ﴿۴۱﴾ (3)	اِنَّ
چنے ہوئے (ہیں)	فرمایا	یہ	راستہ	میری طرف (آتا ہے)	سیدھا	بیشک

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں○ اللہ نے فرمایا: یہ میری طرف آنے والا سیدھا راستہ ہے○ بیشک

عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ اِلَّا مَنِ اتَّبَعَكَ

عِبَادِیْ	لَیْسَ	لَكَ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنٌ	اِلَّا	مَنِ	اتَّبَعَكَ
میرے بندے	نہیں ہے	تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	مگر	جو	پیچھے چلیں تیرے

میرے بندوں پر تیرا کچھ قابو نہیں سوائے ان گمراہوں کے

(1)...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ (2)...... یہاں تک ابلیس کا جو کلام مذکور ہوا اس کا مطلب یہ نہیں کہ ابلیس لوگوں کو جبری طور پر یا زبردستی اپنا پیروکار بنالے گا بلکہ مراد یہ ہے کہ (اس کے بہکانے پر) لوگ خود اپنے اختیار سے اس کی پیروی کریں گے۔ (3)...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان فرمائے ہیں۔ (1) یہ راستہ اپنے اوپر چلنے والے کو سیدھا چلاتا ہے یہاں تک کہ اس پر چل کر وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔ (2) دلائل کے ساتھ لوگوں کی سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنا ہمارے ذمے ہے۔ (3) اخلاص مجھ تک پہنچنے کا سیدھا راستہ ہے۔ ==

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾ۙ لَهَا

مِنَ الْغٰوِیْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ	لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۳﴾	لَهَا
گمراہوں میں سے	اور	بیشک	جہنم	ضرور ان سب کے وعدے کی جگہ (ہے)	اس کے

جو تیرے پیچھے چلیں ۞ اور بیشک جہنم ان سب کا وعدہ ہے ۞ اس کے

ع ٥/٣ ٣

سَبْعَةُ اَبْوَابٍؕ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ؑ اِنَّ

سَبْعَةُ اَبْوَابٍ	لِكُلِّ بَابٍ	مِّنْهُمْ	جُزْءٌ	مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾	اِنَّ
سات دروازے (ہیں)	ہر دروازے کے لیے	ان میں سے	ایک حصہ	تقسیم کیا ہوا (ہے)	بیشک

سات دروازے ہیں، ہر دروازے کے لیے ان میں سے ایک ایک حصہ تقسیم کیا ہوا ہے ۞ بیشک

الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾ؕ اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ

الْمُتَّقِیْنَ (1)	فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۴۵﴾	اُدْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ
پرہیزگار لوگ	باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	تم داخل ہو جاؤ ان میں	سلامتی کے ساتھ

متقی لوگ باغوں اور چشموں میں ہوں گے ۞ (حکم ہوگا) ان میں سلامتی کے ساتھ

اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ

اٰمِنِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	نَزَعْنَا	مَا	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	مِّنْ غِلٍّ (2)
امن و امان والے (ہو کر)	اور	ہم کھینچ لیں گے	جو	ان کے سینوں میں (ہوگا)	کینہ

امن و امان سے داخل ہو جاؤ ۞ اور ہم ان کے سینوں میں موجود کینہ کھینچ لیں گے،

اِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾ لَا یَمَسُّهُمْ

اِخْوَانًا	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۴۷﴾	لَا یَمَسُّهُمْ
(وہ) آپس میں بھائی بھائی (ہوں گے)	تختوں پر	آمنے سامنے بیٹھے (ہوں گے)	نہ پہنچے گی انہیں

وہ آپس میں بھائی بھائی ہوں گے، وہ آمنے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے ۞ انہیں جنت میں

=(4) چنے ہوئے بندوں کا ابلیس کے بہکاوے سے بچ جانا وہ راستہ ہے جو سیدھا اللہ تعالیٰ تک پہنچا دیتا ہے۔

1...... ہر قسم کے گناہوں سے بچنے والوں اور ان گناہگار مسلمانوں کے لئے یہ فضیلت ابتداءً ثابت ہے جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے یا کسی کی شفاعت وغیرہ کے صدقے ابتدا ہی سے بخش دے، بقیہ گناہگار مسلمانوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر موقوف ہے وہ چاہے تو انہیں ایک مدت تک عذاب میں مبتلا کر دے یا انہیں عذاب ہی نہ دے، یا چاہے تو شفاعت کے صدقے انہیں بھی معاف کر دے۔ 2...... یعنی دنیا میں اگر ان ڈرنے والوں میں سے کسی=

اللہ تعالیٰ کی بخشش اور رحمت اور عذاب کا بیان

فِيْهَا نَصَبٌ وَّ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾ نَبِّئْ

فِيْهَا	نَصَبٌ	وَّ	مَا	هُمْ	مِّنْهَا	بِمُخْرَجِيْنَ ﴿٤٨﴾	نَبِّئْ
اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ	وہ	اس سے	نکالے جائیں گے	خبر دو

نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہی وہ وہاں سے نکالے جائیں گے ○ میرے بندوں کو

عِبَادِيْۤ اَنِّيْۤ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾ وَ اَنَّ

عِبَادِيْۤ	اَنِّيْۤ	اَنَا	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ﴿٤٩﴾	وَ	اَنَّ
میرے بندوں (کو)	(کہ) بیشک میں	میں (ہی)	بخشنے والا	مہربان (ہوں)	اور	بیشک

خبر دو کہ بیشک میں ہی بخشنے والا مہربان ہوں ○ اور بیشک

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مہمان فرشتوں کا حال

وقف لازم

عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ وَ نَبِّئْهُمْ عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾

عَذَابِيْ	هُوَ	الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ﴿٥٠﴾ (1)	وَ	نَبِّئْهُمْ	عَنْ ضَيْفِ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٥١﴾
میرا عذاب	وہی	دردناک عذاب (ہے)	اور	خبر دو انہیں	ابراہیم کے مہمانوں سے متعلق

میرا ہی عذاب دردناک عذاب ہے ○ اور انہیں ابراہیم کے مہمانوں کا احوال سناؤ ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا ؕ قَالَ اِنَّا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَيْهِ	فَقَالُوْا	سَلٰمًا	قَالَ	اِنَّا
جب	وہ حاضر ہوئے	اس پر (کے پاس)	تو انہوں نے کہا	سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک ہم

جب وہ اس کے پاس آئے تو کہنے لگے: "سلام" ابراہیم نے فرمایا: ہم

مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت اور اس کے بعد کا تفصیلی واقعہ

مِنْكُمْ وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ قَالُوْا لَا تَوْجَلْ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

مِنْكُمْ	وَجِلُوْنَ ﴿٥٢﴾ (2)	قَالُوْا	لَا تَوْجَلْ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
تم سے	ڈر رہے ہیں	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈرو	بیشک	ہم بشارت دیتے ہیں آپ کو

تم سے ڈر رہے ہیں ○ انہوں نے عرض کیا: آپ نہ ڈریں، بیشک ہم آپ کو

=کے دل میں دوسرے کے بارے میں کچھ کینہ ہوگا تو جنت میں داخل ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے ان کے دلوں سے نکال دے گا اور اُن کے نفوس کو بغض، حسد، عناد اور عداوت وغیرہ مذموم خصلتوں سے پاک کر دے گا۔

(1)......ان آیات سے معلوم ہوا کہ بندوں کو امید اور خوف کے درمیان رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت دیکھ کر گناہوں پر بے باک نہ ہوں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کی شدت دیکھ کر اس کی رحمت سے مایوس ہوں۔ (2)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مہمانوں سے خوف کھانے کی ایک وجہ=

بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ قَالَ اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ عَلٰۤى اَنْ مَّسَّنِیَ

بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ ﴿۵۳﴾ (1)	قَالَ	اَبَشَّرْتُمُوْنِیْ (2)	عَلٰۤى	اَنْ	مَّسَّنِیَ
ایک علم والے لڑکے کی	فرمایا	کیا تم بشارت دیتے ہو مجھے	پر (اس کے باوجود)	کہ	پہنچ چکا مجھے

ایک علم والے لڑکے کی بشارت دیتے ہیں ○ فرمایا: کیا تم مجھے بشارت دیتے ہو حالانکہ مجھے بڑھاپا

الْكِبَرُ فَبِمَ تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾ قَالُوْا بَشَّرْنٰكَ

الْكِبَرُ	فَبِمَ	تُبَشِّرُوْنَ ﴿۵۴﴾	قَالُوْا	بَشَّرْنٰكَ
بڑھاپا	تو کس چیز کی	تم بشارت دے رہے ہو	انہوں نے کہا	ہم نے بشارت دی آپ کو

پہنچ چکا ہے تو کس چیز کی بشارت دے رہے ہو؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم نے آپ کو

بِالْحَقِّ فَلَا تَكُنْ مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ وَ مَنْ یَّقْنَطُ

بِالْحَقِّ	فَلَا تَكُنْ	مِّنَ الْقٰنِطِیْنَ ﴿۵۵﴾ (3)	قَالَ	وَ	مَنْ	یَّقْنَطُ
حق کے ساتھ، سچی	تو آپ نہ ہوں	ناامیدوں میں سے	فرمایا	اور	کون	ناامید ہوتا ہے

سچی بشارت دی ہے، آپ ناامید نہ ہوں ○ ابراہیم نے کہا: گمراہوں کے سوا

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَیُّهَا

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا فرشتوں سے سوال

مِنْ رَّحْمَةِ رَبِّهٖۤ	اِلَّا	الضَّآلُّوْنَ ﴿۵۶﴾	قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَیُّهَا
اپنے رب کی رحمت سے	سوائے	گمراہوں (کے)	فرمایا	تو (ابھی) کیا (ہے)	تمہارا کام	اے

اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے؟ ○ فرمایا: اے فرشتو! تو تمہارا (ابھی آنے کا) کام

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّاۤ

فرشتوں کا جواب

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ	اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِیْنَ ﴿۵۸﴾	اِلَّاۤ
بھیجے ہوئے (فرشتو!)	انہوں نے کہا	بیشک	ہم بھیجے گئے ہیں	ایک مجرم قوم کی طرف	سوائے

کیا ہے؟ ○ انہوں نے عرض کیا: ہم ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں ○ سوائے

= یہ تھی کہ وہ اجازت کے بغیر اور بے وقت آئے تھے اور دوسری وجہ یہ تھی کہ مہمانوں نے ان کا پیش کردہ بھنا ہوا بچھڑا کھانے سے انکار کر دیا تھا اور اس دور میں مہمان کا کھانے سے انکار کر دینا دشمنی کی علامت سمجھا جاتا تھا۔

1 ...... فرشتوں نے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو یہ غیبی خبر اور بشارت دی کہ ان کے ہاں بیٹا پیدا ہو گا اور وہ علم والا ہو گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے جس مقبول بندے کو چاہے غیب کا علم عطا فرماتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ عالم بیٹا اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے۔ 2 ...... حضرت =

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ہاں آمد اور قوم پر عذاب کی خبر

اٰلَ لُوْطٍؕ اِنَّا لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَۙ۝۵۹ اِلَّا امْرَاَتَهٗ

اٰلَ لُوْطٍ	اِنَّا	لَمُنَجُّوْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۵۹ (1)	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ
لوط کے گھر والوں (کے)	بیشک	ضرور ہم بچالیں گے ان سب کو	سوائے	اس کی بیوی (کے)

لوط کے گھر والوں کے (کہ) بیشک ان سب کو ہم بچالیں گے ○ سوائے اس کی بیوی کے ،

قَدَّرْنَاۤ ۙ اِنَّهَا لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ۠ ۝۶۰ فَلَمَّا جَآءَ

قَدَّرْنَاۤ	اِنَّهَا	لَمِنَ الْغٰبِرِیْنَ ۝۶۰	فَلَمَّا	جَآءَ
ہم نے طے کرلیا ہے	(کہ) بیشک وہ	ضرور پیچھے رہ جانے والوں میں سے (ہے)	تو جب	آئے

ہم طے کر چکے ہیں کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ تو جب

اٰلَ لُوْطِ الْمُرْسَلُوْنَۙ۝۶۱ قَالَ اِنَّكُمْ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۶۲

اٰلَ لُوْطِ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝۶۱	قَالَ	اِنَّكُمْ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ۝۶۲
لوط کے گھر والوں (کے پاس)	بھیجے ہوئے (فرشتے)	اس نے فرمایا	بیشک تم	اجنبی لوگ (ہو)

لوط کے گھر والوں کے پاس فرشتے آئے ○ تو لوط نے فرمایا: تم اجنبی لوگ ہو ○

قَالُوْا بَلْ جِئْنٰكَ بِمَا كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝۶۳

قَالُوْا	بَلْ	جِئْنٰكَ بِمَا	كَانُوْا فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ۝۶۳
انہوں نے کہا	بلکہ	ہم لے کر آئے ہیں آپ کے پاس وہ (عذاب) جو	لوگ اس میں شک کرتے تھے

انہوں نے کہا: بلکہ ہم تو آپ کے پاس وہ (عذاب) لائے ہیں جس میں یہ لوگ شک کرتے تھے ○

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو چند ہدایات

وَ اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ۝۶۴ فَاَسْرِ

وَ	اَتَیْنٰكَ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّا	لَصٰدِقُوْنَ ۝۶۴	فَاَسْرِ
اور	ہم آئے ہیں آپ کے پاس حق کے ساتھ	اور	بیشک ہم	ضرور سچے (ہیں)	تو آپ رات کو لے جاؤ

اور ہم آپ کے پاس حق کے ساتھ آئے ہیں اور ہم بیشک سچے ہیں ○ تو آپ رات کے

ع

=ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ کلام بطورِ تعجب تھا اور یہ تعجب اللہ تعالیٰ کی قدرت پر نہیں بلکہ عادت کے برخلاف کام ہونے پر تھا کہ عموماً بڑھاپے میں کسی کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ 3 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہو چکے تھے کیونکہ جب کسی کام سے بچنے کی تاکید کرنی ہو تو اس وقت بھی اس انداز میں کلام کیا جاتا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے محبوب بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں، جیسے عذاب سے بچالینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، مگر=

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف قوم پر عذاب کی وحی

بِاَهْلِكَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ وَ اتَّبِعْ اَدْبَارَهُمْ وَ لَا يَلْتَفِتْ

لَا يَلْتَفِتْ	وَ	اَدْبَارَهُمْ	اتَّبِعْ	وَ	بِقِطْعٍ مِّنَ الَّيْلِ	بِاَهْلِكَ
پیچھے مڑ کر نہ دیکھے	اور	ان کے پیچھے	آپ چلنا	اور	رات کے کسی حصے میں	اپنے گھر والوں کو

کسی حصے میں اپنے گھر والوں کو لے چلیں اور آپ خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم لوگوں میں سے

مِنْكُمْ اَحَدٌ وَّ امْضُوْا حَيْثُ تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ وَ

وَ	تُؤْمَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	حَيْثُ	امْضُوْا	وَّ	اَحَدٌ	مِنْكُمْ
اور	تمہیں حکم دیا گیا ہے	جہاں (کا)	سیدھے چلتے جانا	اور	کوئی ایک	تم میں سے

کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور سیدھے چلتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جارہا ہے ○ اور

قَضَيْنَاۤ اِلَيْهِ ذٰلِكَ الْاَمْرَ اَنَّ دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ

دَابِرَ هٰۤؤُلَآءِ	اَنَّ	ذٰلِكَ الْاَمْرَ	اِلَيْهِ	قَضَيْنَاۤ
ان (کافروں) کی جڑ	کہ	اس حکم (کی)	اس کی طرف	ہم نے فیصلہ سنادیا (وحی کردی)

ہم نے اسے اس حکم کا فیصلہ سنادیا کہ صبح کے وقت

قوم کے آنے پر حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت اور قوم کا جواب

مَقْطُوْعٌ مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾ وَ جَآءَ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾

يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۶۷﴾ (1)	اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ	جَآءَ	وَ	مُّصْبِحِيْنَ ﴿۶۶﴾	مَقْطُوْعٌ
خوشیاں مناتے ہوئے	شہر والے	آئے	اور	صبح ہوتے ہوئے	کٹ جائے گی

ان کافروں کی جڑ کٹ جائے گی ○ اور شہر والے خوشی خوشی آئے ○

قَالَ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ ضَيْفِيْ فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ وَ اتَّقُوا

اتَّقُوا	وَ	فَلَا تَفْضَحُوْنِ ﴿۶۸﴾ (2)	ضَيْفِيْ	هٰۤؤُلَآءِ	اِنَّ	قَالَ
ڈرو	اور	تو تم شرمندہ نہ کرو مجھے	میرے مہمان (ہیں)	یہ	بیشک	(لوط نے) فرمایا

لوط نے فرمایا: یہ میرے مہمان ہیں تو تم مجھے شرمندہ نہ کرو ○ اور اللہ سے

═ فرشتوں نے کہا "ان سب کو ہم بچالیں گے" لٰہذا مسلمان یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے حکم سے عذاب سے بچائیں گے اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہمیں دوزخ سے بچالیں۔

(1)...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ شہرِ سدوم میں آباد تھے، انہوں نے جب حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یہاں خوبصورت نوجوانوں کے آنے کی خبر سنی جو کہ فرشتے تھے تو یہ لوگ فاسد ارادے اور ناپاک نیت کے ساتھ خوشی خوشی آئے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ مہمان کی عزت واحترام═

اللّٰهَ وَ لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ قَالُوْۤا اَوَ لَمْ نَنْهَكَ

اللّٰهَ	وَ	لَا تُخْزُوْنِ ﴿۶۹﴾ (1)	قَالُوْۤا	اَوَ لَمْ نَنْهَكَ
اللہ (سے)	اور	رسوانہ کرو مجھے	انہوں نے کہا	اور کیا ہم نے منع نہیں کیا تمہیں

ڈرو اور مجھے رسوانہ کرو۔ انہوں نے کہا: کیا ہم نے تمہیں دوسروں کے معاملے میں

قوم کو نصیحت

عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾ قَالَ هٰۤؤُلَآءِ بَنٰتِیْۤ

عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۰﴾	قَالَ	هٰۤؤُلَآءِ	بَنٰتِیْۤ
دنیا جہان (کے معاملے میں دخل دینے) سے	(لوط نے) فرمایا	یہ (قوم کی عورتیں)	میری بیٹیاں (ہیں)

دخل دینے سے منع نہ کیا تھا؟ فرمایا: یہ قوم کی عورتیں میری بیٹیاں ہیں (تو ان سے نکاح کرلو)

جانِ حضور کی قسم کھا کر کفار کے حال کا بیان

اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾ لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ

اِنْ	كُنْتُمْ	فٰعِلِیْنَ ﴿۷۱﴾	لَعَمْرُكَ	اِنَّهُمْ
(تو ان سے نکاح کرلو) اگر	تم ہو	کرنے والے	(اے حبیب) تمہاری جان کی قسم	بیشک وہ

اگر تمہیں کرنا ہے۔ اے حبیب! تمہاری جان کی قسم! بیشک وہ کافر

قوم لوط پر عذابِ الٰہی

لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَجَعَلْنَا

لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۷۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ	مُشْرِقِیْنَ ﴿۷۳﴾	فَجَعَلْنَا
ضرور اپنے نشہ میں	بھٹک رہے ہیں	تو پکڑ لیا انہیں	چنگھاڑ (نے)	سورج نکلتے ہوئے	تو ہم نے کردیا

یقیناً اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں۔ تو دن نکلتے ہی انہیں زوردار چیخ نے آپکڑا۔ تو ہم نے

عَالِیَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَیْهِمْ حِجَارَةً

عَالِیَهَا	سَافِلَهَا	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَیْهِمْ	حِجَارَةً
اس (بستی) کے اوپر کا حصہ	اس کے نیچے کا حصہ	اور	ہم نے برسائے	ان (لوگوں) پر	پتھر

اس بستی کا اوپر کا حصہ اس کے نیچے کا حصہ کردیا اور ان پر کنکر کے

=اور خاطر تواضع کرنا انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے اگرچہ مہمان کوئی اجنبی ہو۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ جیسے مہمان کے احترام میں میزبان کی عزت ہوتی ہے ایسے ہی مہمان کی بے عزتی میزبان کی رسوائی کا باعث ہوتی ہے، اس لئے اگر کسی مسلمان پڑوسی یا رشتہ دار کے ہاں کوئی مہمان آیا ہو تو دوسرے مسلمان کو چاہئے کہ وہ بھی اس کے مہمان کا احترام کرے تاکہ اس کی عزت و وقار قائم رہے اور مہمان کی بے عزتی کرنے یا کوئی ایسا کام کرنے سے بچے جس سے مہمان اپنی بے عزتی محسوس کرے تاکہ یہ چیز میزبان کے لئے شرمندگی اور رسوائی کا باعث نہ بنے۔

مِّنۡ سِجِّيۡلٍؕ ﴿٧٤﴾ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَ

مِّنۡ سِجِّيۡلٍ ﴿٧٤﴾	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّلۡمُتَوَسِّمِيۡنَ ﴿٧٥﴾	وَ
کنکر سے (کے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے	اور

پتھر برسائے ○ بیشک اس میں غور کرکے عبرت حاصل کرنے والوں کے لیے نشانیاں ہیں ○ اور

قومِ لوط کا حال اور انجام، نشانِ عبرت ہے

وَاِنَّهَا لَبِسَبِيۡلٍ مُّقِيۡمٍ ﴿٧٦﴾ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ

اِنَّهَا	لَبِسَبِيۡلٍ	مُّقِيۡمٍ ﴿٧٦﴾	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ
بیشک وہ (بستیاں)	ضرور (اس) راستے پر (ہیں)	(جواب تک) قائم (ہے)	بیشک	اس میں

بیشک وہ بستیاں اس راستے پر ہیں جواب تک قائم ہے ○ بیشک اس میں

لَاٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَؕ ﴿٧٧﴾ وَاِنۡ كَانَ اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ لَظٰلِمِيۡنَۙ ﴿٧٨﴾

لَاٰيَةً	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٧٧﴾ (1)	وَ	اِنۡ	كَانَ	اَصۡحٰبُ الۡاَيۡكَةِ (2)	لَظٰلِمِيۡنَ ﴿٧٨﴾
ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لئے	اور	بیشک	تھے	گھنے جنگل والے	ضرور ظالم

ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور بیشک کثیر درختوں والی جگہ کے رہنے والے ضرور ظالم تھے ○

اصحاب الایکہ کا حال اور انجام

فَانۡتَقَمۡنَا مِنۡهُمۡ ۘ وَاِنَّهُمَا لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍؕ ﴿٧٩﴾ ع وَ

ع ۵
وقف لازم

فَانۡتَقَمۡنَا	مِنۡهُمۡ	وَ	اِنَّهُمَا	لَبِاِمَامٍ مُّبِيۡنٍ ﴿٧٩﴾	وَ
تو ہم نے انتقام لیا	ان سے	اور	بیشک وہ دونوں (بستیاں)	ضرور صاف راستے پر (واقع ہیں)	اور

تو ہم نے ان سے انتقام لیا اور بیشک وہ دونوں بستیاں صاف راستے پر ہیں ○ اور

قومِ ثمود کا حال اور انجام

لَقَدۡ كَذَّبَ اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ الۡمُرۡسَلِيۡنَۙ ﴿٨٠﴾ وَاٰتَيۡنٰهُمۡ

لَقَدۡ	كَذَّبَ	اَصۡحٰبُ الۡحِجۡرِ (3)	الۡمُرۡسَلِيۡنَ ﴿٨٠﴾	وَ	اٰتَيۡنٰهُمۡ
ضرور بیشک	جھٹلایا	حِجر والوں (نے)	رسولوں (کو)	اور	ہم نے دیں ان (حِجر والوں) کو

بیشک حِجر والوں نے رسولوں کو جھٹلایا ○ اور ہم نے انہیں

1 ...... ایمان اور دین، عقل اور فراست اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں کیونکہ ان سے تقویٰ اور طہارت نصیب ہوتی ہے۔ بے عقل، غافل اور کافر ایسے واقعات کو اتفاقی یا آسمانی تاثیرات سے مانتا ہے جیسا کہ آج بھی دیکھا جارہا ہے، لیکن عقلمند مومن ان کو مخلوق کی بدعملی کا نتیجہ جان کر دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرتا ہے۔ 2 ...... ان سے حضرت شعیب عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ ”اَيۡكَة“ گھنے جنگل کو کہتے ہیں اور ان لوگوں کا شہر چونکہ سرسبز جنگلوں اور مَرغزاروں کے درمیان تھا اس لئے انہیں گھنے جنگل والا فرمایا گیا۔ 3 ...... ”حِجۡر“ مدینۂ منورہ اور شام کے درمیان ایک وادی ہے جس میں قومِ ثمود رہتے تھے۔

اٰیٰتِنَا فَکَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ کَانُوْا یَنْحِتُوْنَ

اٰیٰتِنَا	فَکَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	کَانُوْا یَنْحِتُوْنَ
اپنی نشانیاں	تو وہ رہے	ان سے	منہ پھیرے ہوئے	اور	وہ تراش تراش کر بناتے تھے

اپنی نشانیاں دیں تو وہ ان سے منہ پھیرے رہے ○ اور وہ بے خوف ہو کر پہاڑوں میں

مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾ فَاَخَذَتْهُمُ الصَّیْحَةُ

مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	اٰمِنِیْنَ ﴿۸۲﴾	فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّیْحَةُ
پہاڑوں سے	گھر	بے خوف ہو کر	تو پکڑ لیا انہیں	زوردار چیخ (نے)

تراش تراش کر گھر بناتے تھے ○ تو انہیں صبح ہوتے زوردار چیخ نے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾

مُصْبِحِیْنَ ﴿۸۳﴾	فَمَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۸۴﴾ (1)
صبح ہوتے ہوئے	تو کام نہ آیا	ان سے (کے)	جو	وہ کماتے تھے

پکڑ لیا ○ تو ان کی کمائی کچھ ان کے کام نہ آئی ○

کائنات کی تخلیق با مقصد اور قیامت کا وقوع یقینی ہے

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمانوں	اور	زمین	اور	جو کچھ

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ وَ اِنَّ السَّاعَةَ

بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّ	السَّاعَةَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	بیشک	قیامت

سب حق کے ساتھ بنایا اور بیشک قیامت

1 ...... حضرت صالح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کی بستیوں کے آثار عرب کی سرزمین میں آج بھی موجود ہیں اور وہاں وہ جگہ "مدائنِ صالح" کے نام سے معروف ہے، آج بھی لوگ ان آثار کو دیکھنے جاتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب مقامِ حِجر کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا "ظالموں کے مکانات میں روتے ہوئے داخل ہونا، ایسا نہ ہو کہ تم پر بھی وہ عذاب آجائے جو ان پر آیا تھا۔ پھر سواری پر بیٹھے ہوئے اپنے چہرۂ انور پر چادر ڈال لی۔ (بخاری، ۲/۴۳۲، الحدیث: ۳۳۸۰)

لَاٰتِيَةٌ فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸٥﴾ اِنَّ رَبَّكَ

لَاٰتِيَةٌ	فَاصْفَحِ	الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ ﴿۸٥﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور آنے والی (ہے)	توتم درگزر کرو	اچھی طرح درگزر کرنا	بیشک	تمہارا رب

آنے والی ہے توتم اچھی طرح درگزر کرو ○ بیشک تمہارا رب ہی

هُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸٦﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا

هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِيْمُ ﴿۸٦﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنٰكَ	سَبْعًا[1]
وہی	بہت پیدا کرنے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیں تجھے	سات (آیتیں)

بہت پیدا کرنے والا، جاننے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے تمہیں سات آیتیں دیں

مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾ لَا تَمُدَّنَّ

مِّنَ الْمَثَانِيْ	وَ	الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ ﴿۸۷﴾	لَا تَمُدَّنَّ[2]
بار بار دہرائی جانے والی	اور	عظمت والا قرآن (دیا)	تم نہ اٹھاؤ، نہ پھیلاؤ

جو بار بار دہرائی جاتی ہیں اور عظمت والا قرآن (دیا) ○ تم اپنی نگاہ

عَيْنَيْكَ اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا

عَيْنَيْكَ	اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا
اپنی آنکھیں	(اس) کی طرف	جس کے ذریعے ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	کئی جوڑوں، قسموں (کو)

اس مال واسباب کی طرف نہ اٹھاؤ جس کے ذریعے ہم نے کافروں کی کئی قسموں کو

مِّنْهُمْ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ

مِّنْهُمْ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَيْهِمْ	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ
ان (کافروں) میں سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر	اور	جھکا کر رکھو	اپنے بازو (رحمت کے)

فائدہ اٹھانے دیا ہے اور ان کا کچھ غم نہ کھاؤ اور مسلمانوں کیلئے

اللہ تعالٰی کی شان خلاقیت اور علم

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالٰی کی عظیم نعمتیں

کفار کے مال کی طرف نظر نہ اٹھانے اور مومنین پر شفقت کی تاکید

1 ...... سات آیتوں سے مراد سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کو مثانی یعنی بار بار دہرائے جانے والی کہنے کی مختلف وجوہات ہیں (1) سورۂ فاتحہ نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے۔ (2) یہ سورت دو مرتبہ نازل ہوئی، پہلی بار مکہ میں اور دوسری بار مدینہ میں، اس لئے اسے مثانی یعنی بار بار نازل ہونے والی فرمایا گیا۔

2 ...... اس آیت میں بظاہر خطاب نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن حقیقت میں دنیا کے مال و متاع کی طرف نظر کرنے کی ممانعت امت کو ہے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو پہلے سے ہی اس بات سے محفوظ تھے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کا کفار کو عذابِ الٰہی سے ڈرانا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ قُلْ اِنِّیْۤ اَنَا النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾ ج

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾	وَ	قُلْ	اِنِّیْۤ	اَنَا	النَّذِیْرُ الْمُبِیْنُ ﴿۸۹﴾
ایمان والوں کے لئے	اور	تم کہو	بیشک میں	میں (ہی)	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)

اپنے بازو بچھادو ○ اور تم فرماؤ کہ میں ہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○

كَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ لا الَّذِیْنَ جَعَلُوا

كَمَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَى الْمُقْتَسِمِیْنَ ﴿۹۰﴾ (1)	الَّذِیْنَ	جَعَلُوا
جیسا	ہم نے اتارا	تقسیم کرنے والوں پر	وہ لوگ جنہوں نے	کر دیا

جیسا ہم نے تقسیم کرنے والوں پر اتارا ○ جنہوں نے کلامِ الٰہی کے

اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا

الْقُرْاٰنَ عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ لا

الْقُرْاٰنَ	عِضِیْنَ ﴿۹۱﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَسْــَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾
قرآن (کو)	ٹکڑے ٹکڑے	تو تمہارے رب کی قسم	ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے

ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ○ تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے ○

اعلانیہ دعوتِ اسلام دینے کا حکم

الربع

عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ الربع فَاصْدَعْ بِمَا

عَمَّا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَاصْدَعْ	بِمَا
(اُس) کے بارے میں جو	وہ عمل کرتے تھے	تو تم اعلانیہ کہہ دو	(وہ بات) جس کا

اُس کے بارے میں جو وہ کرتے تھے ○ پس وہ بات اعلانیہ کہہ دو جس کا

کفار کے مقابلے میں کافی ہونے کا وعدۂ الٰہی

تُؤْمَرُ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾ اِنَّا كَفَیْنٰكَ

تُؤْمَرُ	وَ	اَعْرِضْ	عَنِ الْمُشْرِكِیْنَ ﴿۹۴﴾	اِنَّا	كَفَیْنٰكَ
تمہیں حکم دیا جارہا ہے	اور	منہ پھیر لو	مشرکوں سے	بیشک ہم	ہم کافی ہوں گے تجھے

آپ کو حکم دیا جارہا ہے اور مشرکوں سے منہ پھیر لو ○ بیشک ان ہنسنے والوں کے مقابلے میں

(1)......ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ اس بارے میں مفسرین کے دو قول یہ ہیں: (1) ان سے یہودی اور عیسائی مراد ہیں، کیونکہ انہوں نے قرآنِ پاک کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا یعنی قرآن کریم کا جو حصہ اُن کی کتابوں کے موافق تھا اس پر ایمان لائے اور باقی کے منکر ہوگئے۔ (2) ان سے کفارِ قریش مراد ہیں، ان میں سے بعض کفار قرآن کو جادو، بعض کہانت اور بعض افسانہ کہتے تھے، اس طرح انہوں نے قرآنِ کریم کے بارے میں اپنے اقوال تقسیم کر رکھے تھے۔

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾ۙ الَّذِيْنَ يَجْعَلُوْنَ مَعَ اللّٰهِ

الْمُسْتَهْزِءِيْنَ ﴿۹۵﴾	الَّذِيْنَ	يَجْعَلُوْنَ	مَعَ اللّٰهِ
مذاق اڑانے والوں (کے مقابلے میں)	وہ لوگ جو	ٹھہراتے ہیں	اللہ کے ساتھ

ہم تمہیں کافی ہوں گے ○ جو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود

اِلٰهًا اٰخَرَ ۚ فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾ وَ لَقَدْ نَعْلَمُ

اِلٰهًا اٰخَرَ	فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ﴿۹۶﴾	وَ	لَقَدْ	نَعْلَمُ
دوسرا معبود	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں

ٹھہراتے ہیں تو عنقریب جان جائیں گے ○ اور بیشک ہمیں معلوم ہے

کفار کے طنز و استہزاء پر ہونے والے غم کا علاج

اَنَّكَ يَضِيْقُ صَدْرُكَ بِمَا يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾ۙ

اَنَّكَ	يَضِيْقُ	صَدْرُكَ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ ﴿۹۷﴾
کہ تم	تنگ ہوتا ہے	تمہارا سینہ، دل	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) کہتے ہیں

کہ ان کی باتوں سے آپ کا دل تنگ ہوتا ہے ○

فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَكُنْ مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ۙ وَ

فَسَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	كُنْ	مِّنَ السّٰجِدِيْنَ ﴿۹۸﴾ (1)	وَ
تو تم پاکی بیان کرو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	ہو جاؤ	سجدہ کرنے والوں میں سے	اور

تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرو اور سجدہ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ ○ اور

اعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾ ع ۶ ۲۰ ۶

اعْبُدْ (2)	رَبَّكَ	حَتّٰى	يَاْتِيَكَ	الْيَقِيْنُ ﴿۹۹﴾
عبادت کرتے رہو	اپنے رب (کی)	یہاں تک کہ	آجائے تمہیں	یقین (یعنی موت)

اپنے رب کی عبادت کرتے رہو حتّٰی کہ تمہیں موت آجائے ○

1 ...... غمگین شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے غم کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالٰی کی تسبیح و تقدیس بیان کرنے اور اس کی عبادت کرنے میں مشغول ہو جائے، اس سے اِنْ شَآءَ اللہ اس کا غم دور ہو جائے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ بندہ خواہ کتنا ہی بڑا ولی بن جائے وہ عبادات سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ جب سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری دم تک عبادت کرنے کا حکم دیا گیا، تو ہم کیا چیز ہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنے آپ کو بڑے بلند مقام و مرتبہ پر فائز سمجھ کر عبادات کے معاملے میں خود کو بے نیاز جانتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ وہ کہیں شیطان کے خفیہ اور خطرناک وار کا شکار تو نہیں ہو گئے۔

آیات:128 — رکوع:16

سُوْرَةُ النَّحْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عذاب کے طلبگاروں کو وعید اور شانِ الٰہی

اَتٰۤى اَمْرُ اللّٰهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى

اَتٰۤى	اَمْرُ اللّٰهِ	فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى
(قریب) آگیا	اللہ کا حکم	تو تم جلدی طلب نہ کرو اس کو	پاکی ہے اسے	اور	بلند وبالا ہے

اللہ کا حکم قریب آگیا تو تم اس کو جلدی طلب نہ کرو، (اللہ) ان کے شرک سے

وحی کے ساتھ فرشتوں کے نزول سے متعلق دستورِ الٰہی اور اس کا مقصد

عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ① یُنَزِّلُ الْمَلٰٓىِٕكَةَ بِالرُّوْحِ

عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ①	یُنَزِّلُ	الْمَلٰٓىِٕكَةَ (1)	بِالرُّوْحِ (2)
(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں	اللہ اتارتا ہے	فرشتوں (کو)	روح (یعنی وحی) کے ساتھ

پاک اور بلند وبالا ہے ○ اللہ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے

مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اَنْ اَنْذِرُوْۤا اَنَّهٗ

مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖۤ	اَنْ	اَنْذِرُوْۤا	اَنَّهٗ
اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	کہ	تم ڈر سناؤ	کہ

اس پر فرشتوں کو اپنے حکم سے روح یعنی وحی کے ساتھ نازل فرماتا ہے کہ تم ڈر سناؤ کہ

1 ...... یہاں ملائکہ سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، ان کی تعظیم کے لئے جمع کا صیغہ "اَلْمَلٰٓىِٕكَة" ذکر فرمایا گیا ہے۔

2 ...... یہاں روح سے مراد وحی ہے۔ وحی کو روح اس لئے فرمایا گیا کہ جس طرح روح کے ذریعے جسم زندہ ہوتا ہے اور روح نہ ہو تو جسم مردہ ہو جاتا ہے اسی طرح وحی کے ذریعے دل زندہ ہوتا ہے اور اسی سے ابدی سعادت کا پتا چلتا ہے اور جو دل وحی سے دور ہو وہ مردہ ہو جاتا ہے۔

آسمان و زمین کی تخلیق با مقصد ہونے اور شانِ الٰہی کا بیان

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاتَّقُوْنِ ۝٢ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاتَّقُوْنِ ۝٢	خَلَقَ [1]	السَّمٰوٰتِ	وَ
نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم ڈرو مجھ سے	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

میرے سوا کوئی معبود نہیں تو مجھ سے ڈرو۝ اس نے آسمانوں اور

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ تَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝٣

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ۝٣
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ بلند و بالا ہے	(اس) سے جسے	کافر شریک ٹھہراتے ہیں

زمین کو حق کے ساتھ بنایا۔ وہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے۝

انسان کی پیدائش اور اس کی ناشکری کا ذکر

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ [2]	مِنْ نُّطْفَةٍ	فَاِذَا	هُوَ	خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ۝٤
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	منی سے	پھر جبھی	وہ	کھلم کھلا جھگڑنے والا (بن گیا)

اس نے انسان کو منی سے پیدا کیا پھر جبھی وہ کھلم کھلا جھگڑنے والا بن گیا۝

مویشیوں اور دیگر جانوروں سے حاصل ہونے والے فوائد

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا ۚ لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ

وَ	الْاَنْعَامَ	خَلَقَهَا	لَكُمْ	فِيْهَا	دِفْءٌ	وَّ	مَنَافِعُ
اور	چوپائے	اس نے پیدا کیا انہیں	تمہارے لیے	ان میں	گرم لباس	اور	بہت سے منافع (ہیں)

اور اس نے جانور پیدا کئے، ان میں تمہارے لیے گرم لباس اور بہت سے فائدے ہیں

وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۝٥ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ

وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ۝٥	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	جَمَالٌ
اور	ان سے	تم (غذا بھی) کھاتے ہو	اور	تمہارے لئے	ان میں	زینت (ہے)

اور ان سے تم (غذا بھی) کھاتے ہو۝ اور تمہارے لئے ان میں زینت ہے

1 ......اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت، وحدانیت اور اپنے معبود ہونے پر بطور دلیل ان چیزوں کا ذکر فرمایا ہے کہ جنہیں پیدا کرنے پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں۔ 2 ......اُبی بن خلف مرنے کے بعد زندہ ہونے کا انکار کرتا تھا، ایک مرتبہ کسی مردے کی گلی ہوئی ہڈی اٹھالایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہنے لگا آپ کا یہ خیال ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ہڈی کو زندگی دے گا! اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور نہایت نفیس جواب دیا گیا کہ ہڈی تو کچھ نہ کچھ عضو اور شکل رکھتی بھی ہے، اللہ تعالیٰ تو منی کے ایک چھوٹے سے بے حس و حرکت قطرے سے تجھ جیسا جھگڑالو انسان پیدا کر دیتا ہے، یہ دیکھ کر=

حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾ وَ

حِيْنَ	تُرِيْحُوْنَ	وَ	حِيْنَ	تَسْرَحُوْنَ ﴿٦﴾	وَ
جب	شام کے وقت واپس لاتے ہو (انہیں)	اور	جب	(صبح کے وقت) چرنے کیلئے چھوڑتے ہو	اور

جب تم انہیں شام کو واپس لاتے ہو اور جب چرنے کیلئے چھوڑتے ہو ○ اور

تَحْمِلُ اَثْقَالَكُمْ اِلٰى بَلَدٍ لَّمْ تَكُوْنُوْا بٰلِغِيْهِ اِلَّا

تَحْمِلُ [1]	اَثْقَالَكُمْ	اِلٰى بَلَدٍ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	بٰلِغِيْهِ	اِلَّا
وہ (جانور) اٹھاتا ہے	تمہارے بوجھ	(اس) شہر تک	تم نہیں ہو	اس تک پہنچنے والے	مگر

وہ جانور تمہارے بوجھ اٹھا کر ایسے شہر تک لے جاتے ہیں جہاں تم اپنی جان کو مشقت میں ڈالے بغیر

بِشِقِّ الْاَنْفُسِ ؕ اِنَّ رَبَّكُمْ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾ ۙ وَّالْخَيْلَ

بِشِقِّ الْاَنْفُسِ	اِنَّ	رَبَّكُمْ	لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٧﴾	وَّ	الْخَيْلَ
جانوں کی مشقت کے ساتھ	بیشک	تمہارا رب	ضرور نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	اور	گھوڑے

نہیں پہنچ سکتے، بیشک تمہارا رب نہایت مہربان رحم والا ہے ○ اور (اس نے) گھوڑے

وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا وَزِيْنَةً ؕ

وَ	الْبِغَالَ	وَ	الْحَمِيْرَ	لِتَرْكَبُوْهَا	وَ	زِيْنَةً
اور	خچر	اور	گدھے (پیدا کئے)	تاکہ تم سوار ہو ان پر	اور	زینت (کے لئے پیدا کئے)

اور خچر اور گدھے (پیدا کئے) تاکہ تم ان پر سوار ہو اور یہ تمہارے لئے زینت ہے

وَيَخْلُقُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ وَعَلَى اللّٰهِ

وَ	يَخْلُقُ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿٨﴾ [2]	وَ	عَلَى اللّٰهِ
اور	وہ پیدا کرے گا	(ایسی چیزیں) جو	تم نہیں جانتے	اور	اللہ (کے ذمۂ کرم) پر (ہے)

اور (ابھی مزید) ایسی چیزیں پیدا کرے گا جو تم جانتے نہیں ○ اور درمیان کا سیدھا راستہ (دکھانا)

سب لوگوں کو ہدایت نصیب نہ ہوگی

== بھی تو اس کی قدرت پر ایمان نہیں لاتا۔

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ جانوروں پر سواری کرنا اور ان پر سامان لادنا جائز ہے البتہ جتنی ان میں بوجھ برداشت کرنے کی قوت ہو اسی حساب سے ان پر سامان لادا جائے۔ 2 ...... اس میں وہ تمام چیزیں آگئیں جو آدمی کے فائدے، راحت و آرام اور آسائش کے کام آتی ہیں اور وہ اس وقت تک موجود نہیں ہوئی تھیں لیکن اللہ تعالیٰ کو ان کا آئندہ پیدا کرنا منظور تھا جیسے کہ بحری جہاز، ریل گاڑیاں، کاریں، بسیں، ہوائی جہاز اور اس طرح کی ہزاروں، لاکھوں سائنسی ==

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ وَمِنۡهَا جَآئِرٌ ؕ وَلَوۡ شَآءَ

قَصۡدُ السَّبِيۡلِ[1]	وَ	مِنۡهَا	جَآئِرٌ	وَ	لَوۡ	شَآءَ
درمیانہ راستہ (دکھانا)	اور	ان میں سے	ٹیڑھا (راستہ بھی ہے)	اور	اگر	وہ چاہتا

اللہ کے ذمۂ کرم پر ہی ہے اور ان راستوں میں سے کوئی ٹیڑھا راستہ بھی ہے اور اگر وہ چاہتا

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹ ع هُوَ الَّذِيۡۤ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

لَهَدٰىكُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ۹[2]	هُوَ	الَّذِيۡۤ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
(تو) ضرور ہدایت دیدیتا تم سب کو	وہی (ہے)	جس نے	اتارا	آسمان سے	پانی

تو تم سب کو ہدایت دیدیتا ○ وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا،

لَّكُمۡ مِّنۡهُ شَرَابٌ وَّمِنۡهُ شَجَرٌ فِيۡهِ

لَّكُمۡ	مِّنۡهُ	شَرَابٌ	وَّ	مِنۡهُ	شَجَرٌ	فِيۡهِ
تمہارے لئے	اس سے	پینا (ہے)	اور	اسی سے	درخت (اگتے ہیں)	اس میں

اس سے تمہارا پینا ہے اور اسی سے درخت (اگتے) ہیں جن سے

تُسِيۡمُوۡنَ ۱۰ يُنۡۢبِتُ لَكُمۡ بِهِ الزَّرۡعَ وَالزَّيۡتُوۡنَ وَ

تُسِيۡمُوۡنَ ۱۰	يُنۡۢبِتُ	لَكُمۡ	بِهِ	الزَّرۡعَ	وَ	الزَّيۡتُوۡنَ	وَ
تم (جانور) چراتے ہو	وہ اگاتا ہے	تمہارے لیے	اس (پانی) سے	کھیتی	اور	زیتون	اور

تم (جانور) چراتے ہو ○ اس پانی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور

النَّخِيۡلَ وَالۡاَعۡنَابَ وَمِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ ؕ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

النَّخِيۡلَ	وَ	الۡاَعۡنَابَ	وَ	مِنۡ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
کھجور	اور	انگور	اور	تمام پھلوں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے، بیشک اس میں

قدرتِ الٰہی کی دلیل: بارش کا پانی اور اس کے منافع

ع ۷

=ایجادات۔ اور ابھی آئندہ زمانے میں نہ جانے کیا کیا ایجاد ہوگا لیکن جو بھی ایجاد ہوگا وہ اس آیت میں داخل ہوگا۔

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول بھیج کر اور کتابیں نازل فرما کر سیدھے راستے کو بیان کرنا اپنے ذمۂ کرم پر لیا ہوا ہے، یہ اس کا فضل اور احسان ہے۔

2 ......یعنی اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو تم سب کو سیدھے راستے تک پہنچا دیتا لیکن اس نے ایسا نہیں چاہا کیونکہ اللہ تعالیٰ ازل سے یہ بات جانتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جنت میں جانے کے قابل ہیں اور کچھ ایسے ہیں جو جہنم میں جانے کے لائق ہیں، لہٰذا سب کو ہدایت نصیب نہ ہوگی۔

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١١ وَسَخَّرَ لَكُمُ الَّيْلَ وَ

لِّقَوْمٍ	يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝١١	وَ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الَّيْلَ	وَ
(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	تمہارے لیے	رات	اور

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اس نے تمہارے لیے رات اور

النَّهَارَ ۙ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ وَالنُّجُوْمُ مُسَخَّرٰتٌۢ بِاَمْرِهٖ ؕ

النَّهَارَ	وَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	وَ	النُّجُوْمُ	مُسَخَّرٰتٌ	بِاَمْرِهٖ
دن	اور	سورج	اور	چاند (کو)	اور	ستارے	پابند (ہیں)	اسی کے حکم کے

دن اور سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا اور ستارے (بھی) اسی کے حکم کے پابند ہیں۔

زمین کی پیداوار میں قدرتِ الٰہی کی دلیل

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝١٢ وَ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ۝١٢ (1)	وَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں	اور

بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

مَا ذَرَاَ لَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ

مَا	ذَرَاَ	لَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	مُخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ
(انہیں کام میں لگا دیا) جو	اس نے پیدا کیا	تمہارے لیے	زمین میں	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ

(اس نے تمہارے کام میں لگا دیں) وہ مختلف رنگوں والی چیزیں جو اس نے تمہارے لیے زمین میں پیدا کیں۔

سمندر کی تسخیر اور اس کے فوائد و مقاصد

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٣ وَهُوَ

اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّذَّكَّرُوْنَ ۝١٣	وَ	هُوَ
بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو نصیحت مانتے ہیں	اور	وہی (ہے)

بیشک اس میں نصیحت ماننے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور وہی ہے

(1)......اس آیت سے یہ تین چیزیں معلوم ہوئیں، (1) ہر ذرہ معرفتِ الٰہی کا خزانہ ہے، لیکن اس کیلئے صحیح عقل کی ضرورت ہے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی عقل اچھی ہے جو اللہ تعالیٰ کو پہچانے جبکہ جو عقل اس کی معرفت تک نہ پہنچائے وہ بے عقلی ہے۔ (3) علمِ طب، ریاضی و فلکیات وغیرہ بہت عمدہ و اعلیٰ علوم ہیں کہ ان سے اللہ تعالیٰ کی معرفت میں مدد ملتی ہے۔

اَلَّذِیْ سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَاْكُلُوْا مِنْهُ لَحْمًا طَرِیًّا وَّ

اَلَّذِیْ	سَخَّرَ	الْبَحْرَ [1]	لِتَاْكُلُوْا	مِنْهُ	لَحْمًا طَرِیًّا [2]	وَّ
جس نے	قابو میں دے دیا	دریا، سمندر	تاکہ تم کھاؤ	اس سے	تازہ گوشت	اور

جس نے سمندر تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس میں سے تازہ گوشت کھاؤ اور

تَسْتَخْرِجُوْا مِنْهُ حِلْیَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَ تَرَى الْفُلْكَ

تَسْتَخْرِجُوْا	مِنْهُ	حِلْیَةً [3]	تَلْبَسُوْنَهَا	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ
تم نکالو	اس سے	زیور	تم پہنتے ہو اسے	اور	تم دیکھتے ہو	کشتیاں

تم اس میں سے زیور نکالو جسے تم پہنتے ہو اور تم اس میں کشتیوں کو دیکھتے ہو

مَوَاخِرَ فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ

مَوَاخِرَ	فِیْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ
(پانی کو) چیرتی ہوئی چلتی ہیں	اس میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم

کہ پانی کو چیرتی ہوئی چلتی ہیں اور اس لئے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
شکر ادا کرو	اور	اس نے ڈالے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ	حرکت (نہ) کرتی رہے

شکر ادا کرو ○ اور اس نے زمین میں لنگر ڈالے تاکہ زمین تمہیں لے کر

بِكُمْ وَ اَنْهٰرًا وَّ سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ لا وَ

بِكُمْ	وَ	اَنْهٰرًا	وَّ	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
تمہارے ساتھ	اور	نہریں	اور	راستے (بنائے)	تاکہ تم	راستہ پالو	اور

حرکت نہ کرتی رہے اور اس نے نہریں اور راستے بنائے تاکہ تم راستہ پالو ○ اور

انسانوں کیلئے زمینی نعمتیں

1 ...... سمندر کی تسخیر کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو سمندر سے نفع اٹھانے کی قدرت عطا کر دی ہے، وہ کشتیوں اور بحری جہازوں کے ذریعے اس میں سفر کر سکتے ہیں، غوطے لگا کر اس کی تہہ میں پہنچ سکتے ہیں اور اس میں سے شکار کر سکتے ہیں۔ 2 ...... اس سے مراد مچھلی ہے۔ سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کا گوشت حلال ہے۔ 3 ...... زیور سے مراد گوہر و مرجان ہیں اور پہننے سے مراد عورتوں کا پہننا ہے کیونکہ زیور عورتوں کی زینت ہے اور چونکہ عورتوں کا زیوروں کے ذریعے سجنا سنورنا مردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس لئے گویا کہ یہ مردوں کی زینت اور لباس ہے۔

بتوں کے پجاریوں کو نصیحت

عَلٰمٰتٍؕ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾ اَفَمَنْ يَّخْلُقُ

عَلٰمٰتٍ	وَ	بِالنَّجْمِ	هُمْ	يَهْتَدُوْنَ ﴿۱۶﴾	اَفَمَنْ	يَّخْلُقُ
کئی نشانیاں (بنائیں)	اور	ستاروں سے	وہ	راستہ پالیتے ہیں	تو کیا جو	پیدا کرتا ہے

(راستوں کیلئے) کئی نشانیاں بنائیں اور لوگ ستاروں سے راستہ پالیتے ہیں ○ تو کیا جو پیدا کرنے والا ہے

اللہ تعالیٰ کی نعمتیں بے شمار ہیں

كَمَنْ لَّا يَخْلُقُؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تَعُدُّوْا

كَمَنْ	لَّا يَخْلُقُ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تَعُدُّوْا
(وہ اس) جیسا (ہو گا) جو	پیدا نہیں کرسکتا	تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے	اور	اگر	تم گنو

وہ اس جیسا ہے جو کچھ بھی نہیں بنا سکتا؟ تو کیا تم نصیحت نہیں مانتے؟ ○ اور اگر تم اللہ کی نعمتیں

اللہ تعالیٰ ظاہر و باطن سے باخبر ہے

نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَاؕ اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾ وَ

نِعْمَةَ اللّٰهِ	لَا تُحْصُوْهَا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۸﴾	وَ
اللہ کی نعمت	تم شمار نہیں کرسکو گے اسے	بیشک	اللہ	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور

گنو تو انہیں شمار نہیں کرسکو گے، بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

بتوں کی حقیقت

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ ﴿۱۹﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	وہ لوگ جو

اللہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو ○ اور اللہ کے سوا

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّ هُمْ

يَدْعُوْنَ (2)	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا يَخْلُقُوْنَ	شَيْـًٔا	وَّ	هُمْ
عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	وہ پیدا نہیں کرتے	کوئی چیز	اور (بلکہ)	وہ (خود)

جن کی یہ لوگ عبادت کرتے ہیں وہ تو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ تو خود

(1)...... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے تمام ظاہری و باطنی اعمال جانتا ہے، اس میں ہر اس شخص کے لئے بڑی عبرت و نصیحت ہے جو لوگوں سے چھپ کر برے اعمال کرتا ہے اور اپنا برا عمل لوگوں پر ظاہر ہونے سے ڈرتا ہے جبکہ وہ اس رب تعالیٰ سے نہیں ڈرتا جو اس کی تنہائیوں اور خلوتوں کے اعمال بھی جانتا ہے۔ (2)...... مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں اس آیت میں مذکور لفظ "يَدْعُوْنَ" کا معنی "يَعْبُدُوْنَ" یعنی عبادت کرنا لکھا ہے اور قرآنِ پاک میں لفظ "دعا" عبادت کے معنی میں بکثرت استعمال ہوا ہے۔

يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ

يُخْلَقُوْنَ ﴿٢٠﴾	اَمْوَاتٌ (1)	غَيْرُ اَحْيَآءٍ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ
بنائے جاتے ہیں	بے جان (ہیں)	زندہ نہیں (ہیں)	اور	وہ خبر نہیں رکھتے	کب

بنائے جاتے ہیں ○ بے جان ہیں زندہ نہیں ہیں اور انہیں خبر نہیں کہ لوگ کب

آخرت کے منکروں کا حال

يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

ع ۲ / ۸

يُبْعَثُوْنَ ﴿٢١﴾	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (2)	فَالَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
انہیں اٹھایا جائے گا	تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

اٹھائے جائیں گے ○ تمہارا معبود ایک معبود ہے تو وہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

تکبر کرنے والے اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

قُلُوْبُهُمْ مُّنْكِرَةٌ وَّهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا جَرَمَ اَنَّ اللّٰهَ

قُلُوْبُهُمْ	مُّنْكِرَةٌ	وَّ	هُمْ	مُّسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٢٢﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّ	اللّٰهَ
ان کے دل	منکر (ہیں)	اور	وہ	تکبر کرنے والے (ہیں)	حقیقت یہ ہے	کہ	اللہ

ان کے دل منکر ہیں اور وہ متکبر ہیں ○ حقیقت یہ ہے کہ اللہ

يَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ

يَعْلَمُ	مَا	يُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ
جانتا ہے	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں	بیشک وہ	پسند نہیں فرماتا

جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں، بیشک وہ مغروروں کو

قرآنِ مجید سے متعلق کفارِ مکہ کا طرزِ عمل

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ مَّاذَا اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ۙ

الْمُسْتَكْبِرِيْنَ ﴿٢٣﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	مَّاذَا	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ
تکبر کرنے والوں (کو)	اور	جب	کہا جائے	ان سے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)

پسند نہیں فرماتا ○ اور جب ان سے کہا جائے: تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟

1 ...... تمام مستند مفسرین نے اپنی تفاسیر میں لکھا ہے کہ ان سے مراد بت ہیں، کسی بھی مستند مفسر نے ان آیات کا مصداق انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰى عَلَيْهِم کو قرار نہیں دیا۔ 2 ...... یہاں آیات میں نہایت نفیس ترتیب ہے کہ پہلے کثرت کے ساتھ دلائل کو بیان کیا گیا اور اب ان سب دلائل کا اہم ترین نتیجہ توحیدِ باری تعالیٰ کی صورت میں بیان فرمایا گیا اور دلائل و نتیجہ میں بھی کس قدر عمدہ کلام فرمایا گیا کہ کوئی منطق کی باریکیاں اور فلسفے کی موشگافیاں نہیں بلکہ انتہائی عام فہم انداز میں فطرتِ انسانی کے قریب ترین دلائل کو جمع کرتے ہوئے بات کو سمجھا دیا گیا۔ یہی وہ قرآنی اسلوب ہے جو دل و=

قرآن کریم کو جھوٹی کہانیاں کہنے والوں کا انجام

قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾ لِیَحْمِلُوْۤا اَوْزَارَهُمْ كَامِلَةً

قَالُوْۤا	اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۲۴﴾	لِیَحْمِلُوْۤا	اَوْزَارَهُمْ	كَامِلَةً
(تو) کہتے ہیں	(وہ) پہلے لوگوں کی داستانیں (ہیں)	اس لئے کہ وہ اٹھائیں	اپنے بوجھ	پورے

تو کہتے ہیں: پہلے لوگوں کی داستانیں ہیں ○ اس لئے کہ قیامت کے دن اپنے پورے بوجھ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ مِنْ اَوْزَارِ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ

یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	مِنْ اَوْزَارِ (1)	الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَهُمْ	بِغَیْرِ عِلْمٍ
قیامت کے دن	اور	کچھ بوجھ	ان لوگوں کے جنہیں وہ گمراہ کررہے ہیں	علم کے بغیر

اور کچھ ان لوگوں کے گناہوں کے بوجھ اٹھائیں جنہیں اپنی جہالت سے گمراہ کررہے ہیں۔

ع ۴

سابقہ نافرمانوں کا انجام

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَدْ مَكَرَ الَّذِیْنَ

اَلَا	سَآءَ	مَا	یَزِرُوْنَ ﴿۲۵﴾	قَدْ	مَكَرَ (2)	الَّذِیْنَ
سن لو	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ بوجھ اٹھاتے ہیں	بیشک	فریب کیا	ان لوگوں نے جو

سن لو! یہ کیا ہی برا بوجھ اٹھاتے ہیں ○ بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

مِنْ قَبْلِهِمْ فَاَتَى اللّٰهُ بُنْیَانَهُمْ مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَیْهِمُ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَاَتَى	اللّٰهُ	بُنْیَانَهُمْ	مِّنَ الْقَوَاعِدِ	فَخَرَّ	عَلَیْهِمُ
ان سے پہلے (تھے)	تو لیا	اللہ (نے)	ان کی تعمیر (کو)	بنیادوں سے	تو گر پڑی	ان پر

مکروفریب کیا تھا تو اللہ نے ان کی تعمیر کو بنیادوں سے اکھاڑ دیا اور اوپر سے ان پر

السَّقْفُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَ اَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾

السَّقْفُ	مِنْ فَوْقِهِمْ	وَ	اَتٰىهُمُ	الْعَذَابُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۲۶﴾
چھت	ان کے اوپر سے	اور	آیا ان پر	عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہیں تھی

چھت گر پڑی اور ان پر وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر بھی نہیں تھی ○

= دماغ کو تسخیر کر دینے والا ہے۔

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ قوم کا امیر، سردار یا رہنما جو برا طریقہ ایجاد کرے اور لوگ اس کی پیروی کریں تو اسے برا طریقہ ایجاد کرنے کا گناہ بھی ہوگا اور جو لوگ اس برے طریقے پر عمل کریں گے ان کے گناہ کے برابر ایجاد کرنے والے کو بھی گناہ ہوگا۔ (2)...... اس آیت میں ان لوگوں کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جو اپنے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکروفریب کرتے تھے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی اُمتوں نے اپنے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ مکر =

قیامت کے دن کفار و مشرکین کی رسوائی

ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُخْزِيْهِمْ وَ يَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ

ثُمَّ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يُخْزِيْهِمْ	وَ	يَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ
پھر	قیامت کے دن	وہ رسوا کرے گا انہیں	اور	فرمائے گا	کہاں (ہیں)	میرے شریک

پھر قیامت کے دن اللہ انہیں رسوا کرے گا اور فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک

الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ فِيْهِمْ ؕ قَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تُشَآقُّوْنَ	فِيْهِمْ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (1)
وہ جو	تم جھگڑتے تھے	ان کے بارے میں	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

جن کے بارے میں تم جھگڑتے تھے؟ علم والے کہیں گے:

موت کے وقت کفار کا حال

اِنَّ الْخِزْيَ الْيَوْمَ وَ السُّوْٓءَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾ۙ الَّذِيْنَ

اِنَّ	الْخِزْيَ	الْيَوْمَ	وَ	السُّوْٓءَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۷﴾	الَّذِيْنَ
بیشک	ساری رسوائی	آج	اور	برائی	کافروں پر (ہے)	وہ لوگ جو

بیشک آج ساری رسوائی اور برائی کافروں پر ہے ○ فرشتے ان کافروں کی جان

تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ ۪ فَاَلْقَوُا

تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓئِكَةُ	ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ	فَاَلْقَوُا
جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	(اور وہ مرنے والے) اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے (ہیں)	تو وہ پیش کریں گے

اس حال میں نکالتے ہیں کہ وہ لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں تو وہ صلح کی بات

السَّلَمَ مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوْٓءٍ ؕ بَلٰٓى اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ

السَّلَمَ	مَا كُنَّا نَعْمَلُ	مِنْ سُوْٓءٍ	بَلٰٓى	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌۢ
صلح	(کہ) ہم نہیں کیا کرتے تھے	کوئی برائی	کیوں نہیں	بیشک	اللہ	خوب جانتا (ہے)

پیش کرتے ہیں کہ ہم تو کوئی برائی نہیں کیا کرتے تھے۔ (فرشتے کہتے ہیں:) ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ

=کرنے کے لئے کچھ منصوبے بنائے تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں خود اُنہیں کے منصوبوں میں ہلاک کر دیا اور اُن کا حال ایسا ہوا جیسے کسی قوم نے کوئی بلند عمارت بنائی پھر وہ عمارت ان پر گر پڑی اور وہ ہلاک ہوگئے، اسی طرح کفار اپنی مکاریوں سے خود برباد ہوئے۔

1 ...... حالتِ کفر میں مرنے والے یہ لوگ جب قیامت کے دن عذاب کا مشاہدہ کریں گے تو خوف کی شدت سے اپنے دنیاوی طرزِ عمل کے برخلاف اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے کہیں گے کہ ہم تو دنیا میں کوئی شرک نہیں کیا کرتے تھے، یوں وہ اپنے کفر و سرکشی سے مکر جائیں گے۔ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَ=

متکبر کفار کا ابدی ٹھکانہ

بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ فَادْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	فَادْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے تھے	تو تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، ہمیشہ اس میں

قرآنِ مجید سے متعلق اہلِ ایمان کا طرزِ عمل اور نیک لوگوں کا صلہ

فِیْهَا ؕ فَلَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَ قِیْلَ لِلَّذِیْنَ

فِیْهَا	فَلَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	قِیْلَ	لِلَّذِیْنَ
اس میں	تو ضرور کتنا برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	اور	کہا جائے	ان لوگوں سے جو

رہو گے تو تکبر کرنے والوں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور متقی لوگوں سے

اتَّقَوْا مَاذَاۤ اَنْزَلَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوْا خَیْرًا ؕ

اتَّقَوْا	مَاذَآ	اَنْزَلَ	رَبُّكُمْ	قَالُوْا	خَیْرًا(1)
پرہیز گار ہوئے	کیا	نازل کیا	تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بھلائی

کہا جائے کہ تمہارے رب نے کیا نازل فرمایا؟ تو کہتے ہیں: بھلائی نازل فرمائی۔

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ ؕ وَ

لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا	حَسَنَةٌ	وَ
ان لوگوں کے لیے جنھوں نے	نیکی کی، بھلائی کی	اس دنیا میں	بھلائی (ہے)	اور

جنھوں نے اس دنیا میں بھلائی کی، ان کے لیے بھلائی ہے اور

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ ؕ وَ لَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾ۙ

لَدَارُ الْاٰخِرَةِ	خَیْرٌ	وَ	لَنِعْمَ	دَارُ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۰﴾
ضرور آخرت کا گھر	سب سے بہتر (ہے)	اور	ضرور کیا ہی اچھا ہے	پرہیز گاروں کا گھر

بیشک آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے اور بیشک پرہیز گاروں کا گھر کیا ہی اچھا ہے ○

=السَّلَام اور علماء ان کا رد کرتے ہوئے کہیں گے ہاں کیوں نہیں، بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے وہ تمہیں ان کی سزا دے گا، لہٰذا تمہارے انکار کا کوئی فائدہ نہیں۔

1 ...... عرب کے قبائل حج کے دنوں میں رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حال کی تحقیق کے لئے مکۂ مکرمہ قاصد بھیجتے تھے، یہ قاصد جب مکۂ مکرمہ پہنچتے تو شہر کے داخلی راستوں پر انہیں کفار کے کارندے ملتے جو انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں مختلف باتیں کر کے بہکاتے اور جب وہ=

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	یَّدْخُلُوْنَهَا	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، ان کے نیچے نہریں جاری ہیں،

لَهُمْ فِیْهَا مَا یَشَآءُوْنَ ؕ كَذٰلِكَ یَجْزِی اللّٰهُ

لَهُمْ	فِیْهَا	مَا	یَشَآءُوْنَ	كَذٰلِكَ	یَجْزِیْ	اللّٰهُ
ان کے لئے	ان (باغوں) میں	(وہ ہوگا) جو	وہ چاہیں گے	ایسا ہی	صلہ دیتا ہے	اللہ

ان کیلئے ان باغوں میں وہ تمام چیزیں ہیں جو وہ چاہیں گے۔ اللہ پرہیز گاروں کو ایسا ہی

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾ الَّذِیْنَ تَتَوَفّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ طَیِّبِیْنَ ۙ

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۱﴾	الَّذِیْنَ	تَتَوَفّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	طَیِّبِیْنَ
پرہیز گاروں (کو)	وہ لوگ جو	جان نکالتے ہیں ان کی	فرشتے	پاکیزگی کی حالت میں

صلہ دیتا ہے ○ فرشتے ان کی جان پاکیزگی کی حالت میں نکالتے ہوئے

موت کے وقت پرہیز گاروں کے ساتھ فرشتوں کا طرزِ عمل

یَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَیْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا

یَقُوْلُوْنَ	سَلٰمٌ	عَلَیْكُمُ	ادْخُلُوا	الْجَنَّةَ	بِمَا
(فرشتے) کہتے ہیں	سلامتی (ہو)	تم پر	تم داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	(اس کے) بدلے جو

کہتے ہیں: تم پر سلامتی ہو، تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمُ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾ [1]	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمُ
تم عمل کرتے تھے	کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے	سوائے	(اس کا) کہ	آجائیں ان کے پاس

داخل ہو جاؤ ○ یہ کافر اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ ان کے پاس

قوموں کی تاریخ سے سبق حاصل کرنے کی دعوت

=صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ملتے تو وہ انہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حالات، کمالات اور قرآن کریم کے مضامین سے مطلع کرتے تھے۔ ان کا ذکر اس آیت میں فرمایا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اوصاف کو چھپانا کفار کا طریقہ جبکہ عظمت و شان بیان کرنا صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا طریقہ ہے۔

1 ...... آخرت میں یا روح نکلتے وقت پرہیز گاروں سے کہا جائے گا کہ تم اپنے اعمال کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ۔ نوٹ: اس آیت اور اس جیسی وہ=

الْمَلٰٓىٕكَةُ اَوْ یَاْتِیَ اَمْرُ رَبِّكَ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیْنَ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	اَوْ	یَاْتِیَ	اَمْرُ رَبِّكَ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیْنَ
فرشتے	یا	آجائے	تمہارے رب کا حکم (یعنی عذاب)	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو

فرشتے آجائیں یا تمہارے رب کا عذاب آجائے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ وَ مَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَ لٰكِنْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	مَا ظَلَمَهُمُ	اللّٰهُ	وَ	لٰكِنْ
ان سے پہلے (تھے)	اور	ظلم نہیں کیا ان پر	اللہ (نے)	اور	لیکن

ایسے ہی کیا تھا اور اللہ نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۳۳﴾	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا[1]	وَ
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	تو پہنچی انہیں	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

یہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ تو ان کے اعمال کی برائیاں ان پر آپڑیں اور

ع ۴ / ۱۰

مشیتِ الٰہی کو اپنے اعمال کی دلیل بنانے والوں کی مذمت

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
گھیر لیا	ان کو	(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	کہنے لگے	وہ لوگ جنہوں نے

جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے اس نے انہیں گھیر لیا ○ اور مشرک کہنے لگے:

اَشْرَكُوْا لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا عَبَدْنَا مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَیْءٍ

اَشْرَكُوْا	لَوْ	شَآءَ[2]	اللّٰهُ	مَا عَبَدْنَا	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَیْءٍ
شرک کیا	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ہم عبادت نہ کرتے	اس کے سوا	کسی چیز (کی)

اگر اللہ چاہتا تو ہم اور ہمارے باپ دادا اللہ کے سوا

=تمام آیات جن میں اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل ہونے کا ذکر ہے ان کا معنی یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ کئے ہوئے نیک اعمال کی وجہ سے بندہ اس وقت جنت میں جائے گا جب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت اور فضل سے ان اعمال کو قبول فرمائے گا محض نیک عمل کر لینے سے کوئی جنت میں داخل نہ ہو گا کیونکہ جنت میں داخلے کا سببِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے۔

1 ......یعنی انہوں نے اپنے خبیث اعمال کی سزا پائی اور جس عذاب کا یہ مذاق اڑاتے تھے وہ ان پر نازل ہو گیا۔ 2 ......اِس آیت میں اور اِس سے اگلی آیت میں=

نَّحۡنُ وَ لَاۤ اٰبَآؤُنَا وَ لَا حَرَّمۡنَا مِنۡ دُوۡنِهٖ

نَّحۡنُ	وَ	لَاۤ	اٰبَآؤُنَا	وَ	لَا	حَرَّمۡنَا	مِنۡ دُوۡنِهٖ
ہم	اور	نہ	ہمارے باپ دادا	اور	نہ	ہم حرام قرار دیتے	اس کے (حکم کے) بغیر

کسی اور کی عبادت نہ کرتے اور نہ اس کے (حکم کے) بغیر ہم کسی چیز کو

مِنۡ شَیۡءٍ ؕ كَذٰلِكَ فَعَلَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ۚ فَهَلۡ

مِنۡ شَیۡءٍ	كَذٰلِكَ	فَعَلَ	الَّذِیۡنَ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	فَهَلۡ
کوئی چیز	اسی طرح	کیا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	تو کیا (یعنی نہیں)

حرام قرار دیتے۔ ان سے پہلے لوگوں نے بھی ایسا ہی کیا تھا تو

عَلَى الرُّسُلِ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ كُلِّ اُمَّةٍ

عَلَى الرُّسُلِ	اِلَّا	الۡبَلٰغُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۳۵﴾	وَ	لَقَدۡ	بَعَثۡنَا[1]	فِیۡ كُلِّ اُمَّةٍ[2]
رسولوں پر	مگر	صاف پہنچادینا	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ہر امت میں

رسولوں پر تو صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی لازم ہے ○ اور بیشک ہر امت میں ہم نے

رسولوں کی دعوت اور اُمتوں کا حال

رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰهَ وَ اجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ ۚ

رَّسُوۡلًا	اَنِ اعۡبُدُوا	اللّٰهَ	وَ اجۡتَنِبُوا	الطَّاغُوۡتَ
ایک رسول	کہ (اے لوگو) تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور بچو	سرکش (شیطان سے)

ایک رسول بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو اور شیطان سے بچو

فَمِنۡهُمۡ مَّنۡ هَدَى اللّٰهُ وَ مِنۡهُمۡ مَّنۡ

فَمِنۡهُمۡ	مَّنۡ	هَدَى	اللّٰهُ	وَ	مِنۡهُمۡ	مَّنۡ
تو ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہدایت دی	اللہ (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

تو ان میں کسی کو اللہ نے ہدایت دیدی اور کسی پر

= کفار کی اس جہالت کو بھی بے نقاب کیا گیا ہے کہ مشیتِ الٰہی کو تو کفار اپنی حرکتوں کی دلیل بنا رہے ہیں لیکن حکمِ الٰہی کی ان کو کوئی پرواہ نہیں۔ ہمارے زمانے میں بعض مسلمان بھی اپنے برے افعال کی یہی دلیل دیتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ نہ چاہتا تو میں یہ گناہ، فلاں جرم اور وہ معصیت نہ کرتا، اگر میں نے ایسا کیا ہے تو اس میں میرا قصور ہی کیا ہے، یہ لوگ خود ہی غور کرلیں کہ ان کا طرزِ عمل کن سے مل رہا ہے؟

1 ...... یعنی جس طرح ہم نے تم میں محمد مصطفیٰ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھیجا اسی طرح ہر اُمت میں ہم نے ایک رسول بھیجا اور ہر رسول کو حکم دیا کہ وہ اپنی =

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے مقامات دیکھنے کی ہدایت

حَقَّتْ عَلَيْهِ الضَّلٰلَةُ ؕ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

حَقَّتْ	عَلَيْهِ	الضَّلٰلَةُ (1)	فَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
ثابت ہوگئی	اس پر	گمراہی	تو چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

گمراہی ثابت ہوگئی تو تم زمین میں چل پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا

گمراہوں سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہ تعالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾ اِنْ تَحْرِصْ عَلٰى هُدٰىهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۶﴾	اِنْ	تَحْرِصْ	عَلٰى هُدٰىهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
جھٹلانے والوں کا انجام	اگر	تم حرص کرتے ہو	ان کی ہدایت پر	تو بیشک	اللہ

کیسا انجام ہوا؟ ○ اگر تم ان کی ہدایت کی حرص کرتے ہو تو بیشک اللہ

منکرین کا انکارِ آخرت میں غلو اور انہیں جواب

لَا يَهْدِيْ مَنْ يُّضِلُّ وَمَا لَهُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

لَا يَهْدِيْ	مَنْ	يُّضِلُّ	وَ	مَا	لَهُمْ	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
ہدایت نہیں دیتا	جسے	وہ گمراہ کردے	اور	نہیں	ان کے لئے	کوئی مددگار	اور

اسے ہدایت نہیں دیتا جسے وہ گمراہ کرے اور ان کا کوئی مددگار نہیں ○ اور

اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ

اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَا يَبْعَثُ	اللّٰهُ	مَنْ
انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی	اپنی قسم میں بڑی کوشش (سے)	نہیں اٹھائے گا	اللہ	(اسے) جو

انہوں نے بڑی کوشش کرکے اللہ کی قسم کھائی کہ اللہ کسی مرنے والے کو

يَّمُوْتُ ؕ بَلٰى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

يَّمُوْتُ	بَلٰى	وَعْدًا	عَلَيْهِ	حَقًّا	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
مرجاتا ہے	کیوں نہیں	(یہ) وعدہ (ہے)	اس (کے ذمہ) پر	سچا	اور	لیکن	اکثر لوگ

نہ اٹھائے گا۔ کیوں نہیں؟ یہ سچا وعدہ اس کے ذمہ پر ہے لیکن اکثر لوگ

= قوم سے فرمائیں کہ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو اور شیطان کی پیروی کرنے سے بچو تو ان اُمتوں میں کسی کو اللہ تعالٰی نے ہدایت دیدی تو وہ ایمان سے مشرف ہوئے اور کسی پر علمِ الٰہی میں گمراہی ثابت ہوگئی تو وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے کفر پر مرے اور ایمان سے محروم رہے۔ 2 ...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس سے یہ مراد نہیں کہ ہر قبیلے یا ہر علاقے میں رسول بھیجا گیا بلکہ کسی جگہ رسول بھیجا گیا اور کسی جگہ اس کی رسالت کا پیغام پہنچادیا گیا۔

1 ...... اِس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی بھی دی گئی ہے کہ کسی نبی سے سب لوگوں نے ہدایت حاصل نہ کی، لہٰذا اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ =

مرنے کے بعد اٹھائے جانے کی دو عقلی ثبوت

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾ لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَ

وَ	الَّذِيْ يَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ	لَهُمُ	لِيُبَيِّنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٨﴾
اور	(وہ بات) جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	ان کو	تاکہ وہ صاف بتادے	نہیں جانتے

نہیں جانتے ○ تاکہ انہیں واضح کرکے وہ بات بتادے جس میں جھگڑتے تھے اور

قدرتِ الٰہی کا مزید بیان

لِيَعْلَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّمَا

اِنَّمَا	كٰذِبِيْنَ ﴿٣٩﴾	كَانُوْا	اَنَّهُمْ	كَفَرُوْٓا	الَّذِيْنَ	لِيَعْلَمَ
صرف	جھوٹے	تھے	کہ وہ	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	تاکہ جان لیں

تاکہ کافر جان لیں کہ وہ جھوٹے تھے ○ جب

قَوْلُنَا لِشَيْءٍ اِذَآ اَرَدْنٰهُ اَنْ نَّقُوْلَ لَهٗ

لَهٗ	نَّقُوْلَ	اَنْ	اَرَدْنٰهُ	اِذَآ	لِشَيْءٍ	قَوْلُنَا
اس سے	ہم کہیں	(یہ ہوتا ہے) کہ	ہم ارادہ کریں اس کا	جب	کسی چیز کو	ہمارا کہنا

ہم کوئی چیز چاہیں تو اسے ہمارا صرف یہی فرمانا ہوتا ہے کہ ہم اسے کہیں

مہاجر صحابہ کا دنیاوی اور اُخروی صلہ

كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِي اللّٰهِ ع ۵/۱۲

فِي اللّٰهِ	هَاجَرُوْا (2)	الَّذِيْنَ	وَ	فَيَكُوْنُ ﴿٤٠﴾ (1)	كُنْ
اللہ (کی راہ) میں	ہجرت کی	وہ لوگ جنہوں نے	اور	تو وہ ہوجاتی ہے	ہو جا

"ہو جا" تو وہ فوراً ہوجاتی ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے

مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ وَ

وَ	حَسَنَةً	فِي الدُّنْيَا	لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	ظُلِمُوْا	مَا	مِنْۢ بَعْدِ
اور	اچھی	دنیا میں	ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	ان پر ظلم کیا گیا	کہ	(اس کے) بعد

اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا تو ہم ضرور انہیں دنیا میں اچھی جگہ دیں گے اور

= تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر بعض بدبخت آپ پر ایمان نہیں لاتے تو آپ غمگین نہ ہوں۔

(1)...... یعنی جب ہم کسی چیز کو وجود میں لانے کا ارادہ کریں تو اس سے صرف اتنا کہہ دیتے ہیں کہ ہو جا تو وہ اسی وقت وجود میں آجاتی ہے۔ مراد یہ ہے کہ ہر مقدور چیز کو وجود میں لانا اللہ تعالیٰ کے لئے اتنا زیادہ آسان ہے تو مرنے کے بعد اٹھانا اس کے لئے کیا مشکل ہے۔ (2)...... یہ آیت ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُم کے حق میں نازل ہوئی جن پر اہلِ مکہ نے بہت ظلم کئے اور انہیں دین کی خاطر وطن چھوڑنا ہی پڑا، بعض اُن میں سے حبشہ چلے گئے پھر وہاں سے =

وقف لازم

مہاجر صحابہ کا صبر و توکل

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا

لَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۱﴾	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْا
ضرور آخرت کا ثواب	زیادہ بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے	وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا

بیشک آخرت کا ثواب بہت بڑا ہے۔ کسی طرح لوگ جانتے ○ وہ جنہوں نے صبر کیا

بشر کو رسول بنانے پر اعتراض کا جواب

وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَمَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا

وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	يَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	اِلَّا
اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ہم نے نہ بھیجے	تم سے پہلے	مگر

اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے مرد

رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ

رِجَالًا (1)	نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	فَسْـَٔلُوْۤا	اَهْلَ الذِّكْرِ (2)	اِنْ
مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو (اے لوگو) پوچھو	علم والوں (سے)	اگر

ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے اے لوگو! اگر تم نہیں جانتے

قرآن مجید نازل کئے جانے کے مقاصد

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾ بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ ؕ وَاَنْزَلْنَاۤ

كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۳﴾	بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ	وَ	اَنْزَلْنَاۤ
تم نہیں جانتے ہو	روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (بھیجا)	اور	ہم نے نازل کیا

تو علم والوں سے پوچھو ○ (ہم نے) روشن دلیلوں اور کتابوں کے ساتھ (رسولوں کو بھیجا) اور اے حبیب!

اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ

اِلَيْكَ	الذِّكْرَ	لِتُبَيِّنَ	لِلنَّاسِ	مَا	نُزِّلَ	اِلَيْهِمْ
تمہاری طرف	قرآن	تاکہ تم بیان کردو	لوگوں سے	وہ جو	نازل کیا گیا	ان کی طرف

ہم نے تمہاری طرف یہ قرآن نازل فرمایا تاکہ تم لوگوں سے وہ بیان کردو جو اُن کی طرف نازل کیا گیا ہے

= مدینۂ طیبہ آئے اور بعض مدینہ شریف ہی کو ہجرت کر گئے ان کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مدح فرمائی اور ان کے اجر کو بہت بڑا اجر قرار دیا۔

1 ...... یہ آیت ان مشرکینِ مکہ کے جواب میں نازل ہوئی جنہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت کا یہ دلیل دے کر انکار کیا کہ اللہ تعالیٰ کی شان ایسی نہیں کہ وہ کسی بشر کو رسول بنائے۔ اُنہیں بتایا گیا کہ سنتِ الٰہی اسی طرح جاری ہے، ہمیشہ اس نے انسانوں میں سے مردوں ہی کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ 2 ...... اس آیت میں علم والوں سے مراد اہلِ کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کو اہلِ کتاب سے دریافت کرنے کا حکم اس لئے دیا کہ کفارِ مکہ اس بات کو =

النصف

کفار کے لئے مختلف عذابوں کی وعید

وَ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ اَفَاَمِنَ الَّذِيْنَ مَكَرُوا

وَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	اَفَاَمِنَ	الَّذِيْنَ	مَكَرُوا
اور	تاکہ وہ	غوروفکر کریں	تو کیا بے خوف ہوگئے	وہ لوگ جنہوں نے	سازشیں کیں

اور تاکہ وہ غوروفکر کریں ○ تو کیا بری سازشیں کرنے والے اس بات سے

السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّخْسِفَ اللّٰهُ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ يَاْتِيَهُمُ

السَّيِّاٰتِ	اَنْ	يَّخْسِفَ	اللّٰهُ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	يَاْتِيَهُمُ
بری	(اس سے) کہ	دھنسا دے	اللہ	ان کو	زمین (میں)	یا	آجائے ان پر

بے خوف ہوگئے کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر وہاں سے

الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ فِيْ تَقَلُّبِهِمْ

الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۴۵﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	فِيْ تَقَلُّبِهِمْ
عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ ہو	یا	وہ پکڑ لے انہیں	ان کے چلنے پھرنے میں

عذاب آئے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہو ○ یا انہیں چلتے پھرتے پکڑ لے

فَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾ اَوْ يَاْخُذَهُمْ عَلٰى تَخَوُّفٍ ؕ فَاِنَّ رَبَّكُمْ

فَمَا	هُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ ﴿۴۶﴾	اَوْ	يَاْخُذَهُمْ	عَلٰى تَخَوُّفٍ	فَاِنَّ	رَبَّكُمْ
تو نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	یا	پکڑ لے انہیں	خوفزدہ ہونے پر	تو بیشک	تمہارا رب

تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کرسکتے ○ یا انہیں آہستہ آہستہ نقصان پہنچاتے ہوئے پکڑ لے تو بیشک تمہارا رب

سایوں کے جھکنے اور عاجزی کرنے میں غور و فکر کی دعوت

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا خَلَقَ

لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۴۷﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اِلٰى	مَا	خَلَقَ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	(اس) کی طرف	جو	پیدا کی

نہایت مہربان رحمت والا ہے ○ اور کیا انہوں نے اس طرف نہ دیکھا کہ اللہ نے جو چیز بھی

=تسلیم کرتے تھے۔ اس آیت کے الفاظ کے عموم سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس مسئلے کا علم نہ ہو اس کے بارے میں علماء کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے، نیز یہی آیتِ کریمہ تقلید کے جواز بلکہ حکم پر بھی دلالت کرتی ہے۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں غوروفکر کرنا اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، اس لئے قاری سے عالم افضل ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ قرآن مجید کو سمجھ کر اور اس میں بیان کئے گئے احکام، عبرت انگیز واقعات، موت کے وقت کی آفات، گناہگاروں اور کافروں پر ہونے والے جہنم کے عذاب اور=

اللّٰهُ مِنْ شَیْءٍ یَّتَفَیَّؤُا ظِلٰلُهٗ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ سُجَّدًا

اللّٰهُ	مِنْ شَیْءٍ	یَّتَفَیَّؤُا	ظِلٰلُهٗ	عَنِ الْیَمِیْنِ وَ الشَّمَآىٕلِ	سُجَّدًا
اللّٰه (نے)	کوئی چیز	جھکتے ہیں	اس کے سائے	دائیں اور بائیں سے	سجدہ (کرتے ہوئے)

پیدا فرمائی ہے اس کے سائے اللّٰه کو سجدہ کرتے ہوئے دائیں اور بائیں

ہر چیز بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہے

لِّلّٰهِ وَ هُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لِلّٰهِ یَسْجُدُ مَا

لِّلّٰهِ	وَ	هُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لِلّٰهِ (1)	یَسْجُدُ	مَا
اللّٰه کو	اور	وہ	عاجزی کر رہے ہیں	اور	اللّٰه ہی کو	سجدہ کرتے ہیں	جو

جھکتے ہیں اور وہ سائے عاجزی کر رہے ہیں ○ اور جو کچھ آسمانوں میں ہیں

فرشتوں کے اوصاف

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ دَآبَّةٍ وَّ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ هُمْ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	هُمْ
آسمانوں میں (ہیں)	اور	جو	زمین میں (ہیں)	جاندار	اور	فرشتے	اور	وہ (فرشتے)

اور جو زمین میں چلنے والا ہے اور فرشتے سب اللّٰه ہی کو سجدہ کرتے ہیں اور فرشتے

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾ یَخَافُوْنَ رَبَّهُمْ مِّنْ فَوْقِهِمْ وَ یَفْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۴۹﴾	یَخَافُوْنَ	رَبَّهُمْ	مِّنْ فَوْقِهِمْ	وَ	یَفْعَلُوْنَ
تکبر نہیں کرتے	وہ خوف کرتے ہیں	اپنے رب (کے عذاب کا)	اپنے اوپر سے	اور	کرتے ہیں

غرور نہیں کرتے ○ وہ اپنے اوپر اپنے رب کا خوف کرتے ہیں اور وہی کرتے ہیں

شرک کی ممانعت

ع ۱۲ ۶ السجدة ۳

مَا یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ السجدة وَ قَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْۤا اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِۚ اِنَّمَا

مَا	یُؤْمَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	وَ	قَالَ	اللّٰهُ	لَا تَتَّخِذُوْۤا	اِلٰهَیْنِ اثْنَیْنِ	اِنَّمَا
جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اور	فرمایا	اللّٰه (نے)	نہ بناؤ، نہ ٹھہراؤ	دو معبود	صرف

جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ○ اور اللّٰه نے فرمایا: دو معبود نہ ٹھہراؤ وہ تو

=نیک مسلمانوں کو ملنے والے جنت کے انعامات وغیرہ میں غور و فکر کرتے ہوئے اس کی تلاوت کرے تاکہ اسے قرآنِ کریم کی برکتیں اچھی طرح حاصل ہوں اور اس کے دل پر اگر گناہوں کی سیاہی غالب آچکی ہو تو وہ بھی صاف ہو جائے۔

1 ...... سجدہ دو طرح کا ہوتا ہے۔ (1) سجدۂ عبادت، جیسا کہ مسلمانوں کا اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ۔ (2) سجدہ بہ معنی عاجزی، جیسا کہ سایہ وغیرہ کا سجدہ۔ ہر چیز کا سجدہ اس کی حیثیت کے مطابق ہے، مسلمانوں اور فرشتوں کا سجدہ، سجدۂ عبادت ہے اور ان کے ماسوا کا سجدہ، سجدہ بہ معنی عاجزی ہے۔ یہاں سجدہ سے مراد=

حقیقی خوف صرف اللہ تعالیٰ کا ہونا چاہیے

هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِیَّایَ فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾ وَ لَهٗ مَا

هُوَ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَاِیَّایَ	فَارْهَبُوْنِ ﴿۵۱﴾	وَ	لَهٗ	مَا
وہ	ایک معبود (ہے)	تو مجھ ہی سے	پس ڈرو مجھ سے	اور	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ایک ہی معبود ہے تو مجھ ہی سے ڈرو ○ اور جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ لَهُ الدِّیْنُ وَاصِبًا ؕ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الدِّیْنُ (1)	وَاصِبًا
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	اسی کے لئے (ہے)	فرمانبرداری	ہمیشہ، لازم

آسمانوں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور فرمانبرداری (کا حق) ہمیشہ اسی کیلئے ہے۔

ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ

اَفَغَیْرَ اللّٰهِ	تَتَّقُوْنَ ﴿۵۲﴾ (2)	وَ	مَا	بِكُمْ	مِّنْ نِّعْمَةٍ
تو کیا اللہ کے غیر (سے)	تم ڈرو گے	اور	جو (ہے)	تمہارے پاس	کوئی نعمت

تو کیا تم اللہ کے سوا کسی اور سے ڈرو گے ؟○ اور تمہارے پاس جو نعمت ہے

مصیبت کے وقت اور عافیت ملنے پر لوگوں کا حال اور انہیں تنبیہ

فَمِنَ اللّٰهِ ثُمَّ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ فَاِلَیْهِ

فَمِنَ اللّٰهِ	ثُمَّ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ	فَاِلَیْهِ
تو (وہ) اللہ کی طرف سے (ہے)	پھر	جب	پہنچتی ہے تمہیں	تکلیف	تو اسی کی طرف

سب اللہ کی طرف سے ہے پھر جب تمہیں تکلیف پہنچتی ہے تو تم

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾ ۚ ثُمَّ اِذَا كَشَفَ الضُّرَّ عَنْكُمْ اِذَا فَرِیْقٌ

تَجْـَٔرُوْنَ ﴿۵۳﴾	ثُمَّ	اِذَا	كَشَفَ	الضُّرَّ	عَنْكُمْ	اِذَا	فَرِیْقٌ
تم فریاد کرتے ہو	پھر	جب	وہ دور کر دیتا ہے	تکلیف	تم سے	(تو) اسی وقت	ایک گروہ

اسی سے فریاد کرتے ہو ○ پھر جب وہ تم سے برائی ٹال دیتا ہے تو اس وقت تم میں ایک گروہ

=عاجزی ہے اور اگر باقاعدہ سجدہ ہی مراد ہو تو بھی حق ہے کہ کسی چیز کی حقیقت ہمیں معلوم نہ ہونا ہمارے علم کی کمی کی دلیل ہے، اس بات کی نہیں کہ وہ چیز ہی نہیں ہو سکتی۔ **نوٹ:** یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اس کے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت لازم ہو جائے گا۔

(1)...... فرمانبرداری کا حق ہمیشہ اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور اللہ تعالیٰ کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنا، والدین کی اطاعت کرنا اور اُولِی الْاَمْر کی اطاعت کرنا بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری=

مِّنْكُمْ بِرَبِّهِمْ يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾ لا لِيَكْفُرُوْا بِمَآ

مِّنْكُمْ	بِرَبِّهِمْ	يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٤﴾	لِيَكْفُرُوْا [1]	بِمَآ
تم میں سے	اپنے رب کے ساتھ	شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(ان نعمتوں) کی جو

اپنے رب کے ساتھ شرک کرنے لگتا ہے ○ تاکہ وہ ہماری دی ہوئی نعمتوں کی

اٰتَيْنٰهُمْ ط فَتَمَتَّعُوْا قف فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾ وَيَجْعَلُوْنَ

اٰتَيْنٰهُمْ	فَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	يَجْعَلُوْنَ
ہم نے دیں انہیں	توتم فائدہ اٹھالو	پھرعنقریب تم جان جاؤگے	اور	(کافر) مقرر کرتے ہیں

ناشکری کریں توکچھ فائدہ اٹھالو تو عنقریب تم جان جاؤگے ○ اور (کافر) ہماری دی ہوئی

لِمَا لَا يَعْلَمُوْنَ نَصِيْبًا مِّمَّا رَزَقْنٰهُمْ ط

لِمَا	لَا يَعْلَمُوْنَ	نَصِيْبًا	مِّمَّا	رَزَقْنٰهُمْ
(اس) کے لئے جسے	وہ نہیں جانتے	ایک حصہ	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں

روزی میں سے انجانی چیزوں کیلئے حصہ مقرر کرتے ہیں۔

تَاللّٰهِ لَتُسْـَٔلُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾ وَ

تَاللّٰهِ	لَتُسْـَٔلُنَّ	عَمَّا	كُنْتُمْ تَفْتَرُوْنَ ﴿٥٦﴾	وَ
اللہ کی قسم	(اے لوگو) ضرور تم سے پوچھا جائے گا	(اس) کے بارے جو	تم بہتان باندھتے تھے	اور

اللہ کی قسم ! اے لوگو ! تم سے اُس کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا جو تم جھوٹ باندھتے تھے ○ اور

يَجْعَلُوْنَ لِلّٰهِ الْبَنٰتِ سُبْحٰنَهٗ لا وَلَهُمْ

يَجْعَلُوْنَ	لِلّٰهِ	الْبَنٰتِ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	لَهُمْ
وہ قرار دیتے ہیں	اللہ کے لیے	بیٹیاں	پاکی ہے اسے	اور (جبکہ)	اپنے لیے

وہ اللہ کے لیے بیٹیاں قرار دیتے ہیں حالانکہ وہ پاک ہے اور اپنے لیے

اللہ تعالیٰ کیلئے بیٹیاں قرار دینے والوں کا رد

=کے سلسلے میں دنیا کی نعمتیں، سہولتیں اور آسائشیں چھن جانے کا خوف نہیں رکھنا چاہئے بلکہ اس معاملے میں صرف اس رب تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے جس کے دستِ قدرت میں سب نعمتیں ہیں اور جو تمام نعمتوں کا حقیقی مالک ہے۔

1 ......ان آیات میں ایسے لوگوں کی حالت کی وضاحت فرمائی گئی ہے جو تکالیف آنے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گریہ وزاری کرتے اور نجات کی دعائیں مانگتے ہیں جبکہ تکالیف دور ہونے پر اللہ تعالیٰ کی ناشکری میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ فی زمانہ بھی اگر لوگوں کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو شاید لاکھوں میں ایک انسان بھی=

بیٹی پیدا ہونے پر کفار کا رد

مَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ اِذَا بُشِّرَ

مَّا	يَشْتَهُوْنَ ﴿٥٧﴾	وَ	اِذَا	بُشِّرَ
(وہ مانتے ہیں) جس کی	وہ خواہش رکھتے ہیں	اور	جب	خوشخبری دی جائے

وہ (مانتے ہیں) جو اپنا جی چاہتا ہے ○ اور جب ان میں کسی کو

اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

اَحَدُهُمْ	بِالْاُنْثٰى	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا[1]	وَّ	هُوَ
ان میں سے کسی ایک (کو)	بیٹی کی	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا منہ	کالا	اور	وہ

بیٹی ہونے کی خوشخبری دی جاتی ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾ يَتَوَارٰى مِنَ الْقَوْمِ مِنْ سُوْٓءِ

كَظِيْمٌ ﴿٥٨﴾	يَتَوَارٰى	مِنَ الْقَوْمِ	مِنْ سُوْٓءِ
غصے سے بھرا ہوا (ہوتا ہے)	وہ چھپتا پھرتا ہے	لوگوں سے	(اس کی) برائی کی وجہ سے

غصے سے بھرا ہوتا ہے ○ اس بشارت کی برائی کے سبب لوگوں سے

مَا بُشِّرَ بِهٖ ؕ اَيُمْسِكُهٗ عَلٰى هُوْنٍ اَمْ

مَا بُشِّرَ بِهٖ	اَيُمْسِكُهٗ	عَلٰى هُوْنٍ	اَمْ
جس کی اسے خوشخبری دی گئی	(سوچتا ہے) کیا وہ روک لے اس (بیٹی) کو	ذلت پر	یا

چھپا پھرتا ہے۔ کیا اسے ذلت کے ساتھ رکھے گا یا

منکرینِ آخرت کا حال اور شانِ الٰہی

يَدُسُّهٗ فِي التُّرَابِ ؕ اَلَا سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾ لِلَّذِيْنَ

يَدُسُّهٗ[2]	فِي التُّرَابِ	اَلَا	سَآءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ ﴿٥٩﴾	لِلَّذِيْنَ
دبا دے اسے	مٹی میں	خبردار	کتنا برا (ہے)	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	ان لوگوں کے لئے جو

اسے مٹی میں دبا دے گا؟ خبردار! یہ کتنا برا فیصلہ کر رہے ہیں ○ جو آخرت پر

= ایسا نظر نہ آئے جو بیماری، تکلیف اور پریشانی کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں نہ مانگتا ہو، دوسروں کو دعاؤں کے لئے نہ کہتا ہو، یونہی ایسی حالت میں اپنے گناہوں اور نافرمانیوں سے توبہ اور تمام گناہوں سے کنارہ کش ہونے کے ارادے نہ کرتا ہو، لیکن مصائب ختم ہو جانے کے بعد اب اس کا جو حال ہوتا ہے وہ سب کے سامنے ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ لڑکی پیدا ہونے پر رنج کرنا کافروں کا طریقہ ہے، افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی بیٹی پیدا ہونے پر غمزدہ ہو جانے، چہرے سے =

لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ مَثَلُ السَّوْءِ ۚ وَ لِلّٰهِ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى ؕ وَ

لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	مَثَلُ السَّوْءِ	وَ	لِلّٰهِ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	وَ
ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	بری حالت (ہے)	اور	اللہ کی	سب سے بلند شان (ہے)	اور

ایمان نہیں لاتے ان کیلئے بری حالت ہے اور اللہ کی سب سے بلند شان ہے اور

ظالموں کی گرفت سے متعلق دستورِ الٰہی

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۠(٦٠) وَ لَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ

۷ ع ۱۳

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ (٦٠)	وَ	لَوْ	یُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ	النَّاسَ
وہی	عزت والا، غلبے والا	حکمت والا (ہے)	اور	اگر	پکڑ لیتا	اللہ	لوگوں (کو)

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو ان کے ظلم کی بنا پر

بِظُلْمِهِمْ مَّا تَرَكَ عَلَیْهَا مِنْ دَآبَّةٍ وَّ لٰكِنْ

بِظُلْمِهِمْ	مَّا تَرَكَ	عَلَیْهَا	مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	لٰكِنْ
ان کے ظلم کے سبب	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) پر	کوئی چلنے والا	اور	لیکن

پکڑ لیتا تو زمین پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن

یُؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ

یُؤَخِّرُهُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا	جَآءَ	اَجَلُهُمْ
وہ مہلت دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	تو جب	آجائے گی	ان کی مدت

وہ انہیں ایک مقررہ مدت تک مہلت دیتا ہے پھر جب ان کی مدت آجائے گی

مشرکین کی حماقت، جھوٹا دعویٰ اور ان کا انجام

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّ لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (٦١) وَ یَجْعَلُوْنَ

لَا یَسْتَاْخِرُوْنَ	سَاعَةً	وَّ	لَا یَسْتَقْدِمُوْنَ (٦١)	وَ	یَجْعَلُوْنَ
(تو) وہ پیچھے نہ ہٹیں گے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھیں گے	اور	وہ ٹھہراتے ہیں

تو وہ نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹیں گے اور نہ ہی آگے بڑھیں گے ○ اور اللہ کے لیے

=خوشی کا اظہار نہ ہونے، صرف بیٹیاں پیدا ہونے کی وجہ سے ماؤں پر ظلم وستم کرنے اور انہیں طلاقیں دے دینے تک کی وبا عام ہے۔ 2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) زمانۂ جاہلیت میں کفار مختلف وجوہات کی بنا پر مختلف طریقوں سے اپنی بیٹیوں کو قتل کر دیتے تھے، یہ اسلام ہی کا کارنامہ ہے جس نے دنیا میں سب سے پہلے عورت کو حقوق عطا فرمائے اور اسے عزت ووقار سے نوازا اس کے باوجود اگر کوئی اسلام کی تعلیمات کو عورتوں کے حقوق کے مخالف سمجھتا ہے تو اس کے لئے ہدایت کی دعا ہی کی جاسکتی ہے۔

1 ......اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ کے بہت بڑے کفر اور برے اقوال کا بیان فرمایا جبکہ اس آیت میں یہ بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ان کافروں=

سابقہ اُمتوں کے ساتھ شیطان کا سلوک اور ان کا انجام

لِلّٰهِ مَا یَكْرَهُوْنَ وَ تَصِفُ اَلْسِنَتُهُمُ الْكَذِبَ

لِلّٰهِ	مَا	یَكْرَهُوْنَ	وَ	تَصِفُ	اَلْسِنَتُهُمُ	الْكَذِبَ
اللہ کے لئے	وہ جو	(اپنے لئے) ناپسند کرتے ہیں	اور	بولتی ہیں	ان کی زبانیں	جھوٹ

وہ ٹھہراتے ہیں جو (خود) ناپسند کرتے ہیں اور ان کی زبانیں جھوٹ بولتی ہیں

اَنَّ لَهُمُ الْحُسْنٰى ؕ لَا جَرَمَ اَنَّ لَهُمُ النَّارَ

اَنَّ	لَهُمُ	الْحُسْنٰى	لَاجَرَمَ	اَنَّ	لَهُمُ	النَّارَ
کہ	ان کے لیے	بھلائی (ہے)	حقیقت یہ ہے	کہ	ان کے لئے	آگ (ہے)

کہ ان کے لیے بھلائی ہے۔ حقیقت میں ان کے لئے آگ ہے

وَ اَنَّهُمْ مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾ تَاللّٰهِ لَقَدْ

وَ	اَنَّهُمْ	مُّفْرَطُوْنَ ﴿٦٢﴾	تَاللّٰهِ	لَقَدْ
اور	یہ کہ وہ	(جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے	اللہ کی قسم	ضرور بیشک

اور یہ کہ وہ (جہنمیوں کے) آگے آگے جانے والے ہوں گے ○ اللہ کی قسم! ہم نے

اَرْسَلْنَاۤ اِلٰۤى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَزَیَّنَ لَهُمُ

اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰۤى اُمَمٍ	مِّنْ قَبْلِكَ [1]	فَزَیَّنَ	لَهُمُ
ہم نے (رسول) بھیجے	کئی امتوں کی طرف	تم سے پہلے	تو خوشنما بنادیا	ان (امتوں) کے لئے

تم سے پہلے کتنی امتوں کی طرف رسول بھیجے تو شیطان نے لوگوں کیلئے

الشَّیْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَهُوَ وَلِیُّهُمُ الْیَوْمَ وَ لَهُمْ

الشَّیْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُوَ	وَلِیُّهُمُ	الْیَوْمَ	وَ	لَهُمْ
شیطان (نے)	ان کے اعمال (کو)	تو وہی	ان کا ساتھی، دوست (ہے)	آج	اور	ان کے لیے

ان کے اعمال کو خوشنما بنادیا تو آج وہی ان کا ساتھی ہے اور ان کے لیے

=پر جلدی عذاب نازل نہ فرماکر انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ اس کی رحمت اور اس کے فضل و کرم کا اظہار ہو۔

1......اس آیت میں اللہ تعالٰی نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی کہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قوم نے ہی آپ کو نہیں جھٹلایا بلکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی ان کی اُمتوں نے جھٹلایا تھا۔

قرآن مجید سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری اور عظمتِ قرآن

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۳﴾ وَمَاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡكَ الۡكِتٰبَ اِلَّا

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۶۳﴾	وَ	مَاۤ اَنۡزَلۡنَا	عَلَیۡكَ	الۡكِتٰبَ	اِلَّا
دردناک عذاب (ہے)	اور	ہم نے نازل نہیں کی	تم پر	کتاب	مگر

دردناک عذاب ہے○ اور ہم نے تم پر یہ کتاب اس لئے نازل فرمائی ہے

لِتُبَیِّنَ لَهُمُ الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ ۙ وَهُدًی

لِتُبَیِّنَ (1)	لَهُمُ	الَّذِی اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ	وَ	هُدًی
اس لئے کہ تم واضح کردو	ان کے لئے	(وہ بات) جس میں انہوں نے اختلاف کیا	اور	(قرآن) ہدایت

تاکہ تم لوگوں کیلئے وہ بات واضح کردو جس میں انہیں اختلاف ہے اور یہ کتاب

قدرتِ الٰہی کی نشانی: خشک زمین کا سرسبز و شاداب ہونا

وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۴﴾ وَاللّٰهُ اَنۡزَلَ

وَّ	رَحۡمَةً	لِّقَوۡمٍ	یُّؤۡمِنُوۡنَ ﴿۶۴﴾	وَ	اللّٰهُ	اَنۡزَلَ
اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	اور	اللہ (نے)	اتارا

ایمان والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے○ اور اللہ نے آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحۡیَا بِهِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِهَا ؕ اِنَّ

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحۡیَا	بِهِ	الۡاَرۡضَ	بَعۡدَ مَوۡتِهَا	اِنَّ
آسمان سے	پانی	تو زندہ کردیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

پانی اتارا تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کردیا۔ بیشک

مویشیوں کے دودھ میں غور و فکر کی دعوت

فِیۡ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوۡمٍ یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾ ع وَاِنَّ لَكُمۡ

ع ۸

فِیۡ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوۡمٍ	یَّسۡمَعُوۡنَ ﴿۶۵﴾	وَ	اِنَّ	لَكُمۡ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو سنتے ہیں	اور	بیشک	تمہارے لیے

اس میں سننے والوں کے لئے نشانی ہے○ اور بیشک تمہارے لیے

(1)...... علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: عام لوگوں کے سامنے قرآنِ کریم کے احکام کو بیان کرنے اور خاص لوگوں کے سامنے قرآنِ مجید کے حقائق کو بیان کرنے کا منصب اصلاً حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہے اور ان کی پیروی کرتے ہوئے زمانہ در زمانہ ان کے وارثوں کا ہے چنانچہ علماءِ ظاہر واضح بیان کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کا تصفیہ کرتے ہیں جو ان کے ظاہر کے ساتھ متعلق ہیں اور علماءِ باطن صحیح کشف کے ساتھ لوگوں کے ان اختلافات کو دور کرتے ہیں جن کا تعلق ان کے باطن کے ساتھ ہے، ان میں سے ہر ایک کا مشرب ہے اور اسے تھامنے والا نامراد نہیں ہوتا، یہ دین کے ستون اور مسلمانوں=

فِی الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةًؕ نُسْقِیْكُمْ مِّمَّا

مِّمَّا	نُسْقِیْكُمْ	لَعِبْرَةً [1]	فِی الْاَنْعَامِ
(اس چیز) سے جو	ہم پلاتے ہیں تمہیں	ضرور غور و فکر کا مقام (ہے)	چوپایوں میں

مویشیوں میں غور و فکر کی باتیں ہیں (وہ یہ کہ) ہم تمہیں ان کے پیٹوں سے

فِیْ بُطُوْنِهٖ مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ لَّبَنًا خَالِصًا

لَّبَنًا خَالِصًا	مِنْۢ بَیْنِ فَرْثٍ وَّ دَمٍ	فِیْ بُطُوْنِهٖ
خالص دودھ (نکال کر)	خون اور گوبر کے درمیان سے	ان کے پیٹوں میں (ہے)

گوبر اور خون کے درمیان سے خالص دودھ (نکال کر) پلاتے ہیں

کھجور اور انگور میں قدرتِ الٰہی کی نشانی

سَآىٕغًا لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾ وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ

مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ	وَ	لِّلشّٰرِبِیْنَ ﴿۶۶﴾	سَآىٕغًا
کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے	اور	پینے والوں کے	گلے سے آسانی کے ساتھ اترنے والا

جو پینے والے کے گلے سے آسانی سے اترنے والا ہے ○ اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے

تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً

لَاٰیَةً	فِیْ ذٰلِكَ	اِنَّ	رِزْقًا حَسَنًا	وَّ	سَكَرًا	مِنْهُ	تَتَّخِذُوْنَ
ضرور نشانی (ہے)	اس میں	بیشک	اچھا رزق	اور	نبیذ	اس سے	تم بناتے ہو

کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند

مکھی سے نکلنے والا شہد قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ اَوْحٰى رَبُّكَ

رَبُّكَ	اَوْحٰى	وَ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	لِّقَوْمٍ
تمہارے رب (نے)	دل میں بات ڈالی	اور	جو عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے

لوگوں کیلئے نشانی ہے ○ اور تمہارے رب نے شہد کی مکھی کے

=کے سلطان ہیں۔ (روح البیان، النحل، تحت الآیۃ: ۶۴، ۵/۴۷)

1 ...... مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے سے متعلق کفار کا ایک شبہ یہ تھا کہ جب آدمی مر گیا اور اس کے جسم کے اجزاء منتشر ہو کر خاک میں مل گئے، وہ اجزاء کس طرح جمع کئے جائیں گے اور خاک کے ذروں سے اُنہیں کس طرح ممتاز کیا جائے گا؟ اِس آیت میں جو صاف دودھ کا بیان فرمایا گیا اس میں غور کرنے سے یہ شبہ بالکل ختم ہو جاتا ہے کہ قدرتِ الٰہی کی یہ شان روزانہ دیکھنے میں آتی ہے کہ وہ غذا کے مخلوط اجزاء میں سے خالص دودھ نکالتا ہے اور اس کے قرب وجوار=

اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِیْ مِنَ الْجِبَالِ بُیُوْتًا وَّ مِنَ الشَّجَرِ

اِلَى النَّحْلِ	اَنِ	اتَّخِذِیْ	مِنَ الْجِبَالِ	بُیُوْتًا	وَّ	مِنَ الشَّجَرِ
شہد کی مکھی کی طرف (کے)	کہ	تو بنا	پہاڑوں سے (میں)	گھر	اور	درخت سے (میں)

دل میں یہ بات ڈال دی کہ پہاڑوں میں اور درختوں میں

وَ مِمَّا یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾ ثُمَّ كُلِیْ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ

وَ	مِمَّا	یَعْرِشُوْنَ ﴿۶۸﴾	ثُمَّ	كُلِیْ	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
اور	(اس) سے (میں) جو	لوگ چھتیں بناتے ہیں	پھر	تو کھا	تمام پھلوں میں سے

اور چھتوں میں گھر بناؤ ○ پھر ہر قسم کے پھلوں میں سے کھاؤ

فَاسْلُكِیْ سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا ؕ یَخْرُجُ مِنْۢ بُطُوْنِهَا

فَاسْلُكِیْ	سُبُلَ رَبِّكِ ذُلُلًا	یَخْرُجُ	مِنْۢ بُطُوْنِهَا
تو چلتی رہ	اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں (پر)	نکلتی ہے	ان کے پیٹوں سے

اور اپنے رب کے (بنائے ہوئے) نرم و آسان راستوں پر چلتی رہو۔ اس کے پیٹ سے

شَرَابٌ مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ فِیْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ ؕ اِنَّ

شَرَابٌ	مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ	فِیْهِ	شِفَآءٌ	لِّلنَّاسِ	اِنَّ
پینے کی چیز	اس کے رنگ مختلف (ہوتے ہیں)	اس میں	شفا (ہے)	لوگوں کے لئے	بیشک

ایک پینے کی رنگ برنگی چیز نکلتی ہے اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے بیشک

انسانوں کے احوال میں قدرتِ الٰہی کے آثار

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ وَ اللّٰهُ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۶۹﴾ (1)	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں	اور	اللہ (نے)

اس میں غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانی ہے ○ اور اللہ نے

=کی چیزوں کی آمیزش کاشائبہ بھی اس میں نہیں آتا، تو اُس حکیم برحق کی قدرت سے کیا بعید کہ انسانی جسم کے اجزاء کو منتشر ہونے کے بعد پھر جمع فرمادے۔

(1)......وہ رب تعالیٰ جو اپنی قدرتِ کاملہ سے ایک ادنیٰ کمزور سی مکھی کو یہ صفت عطا فرماتا ہے کہ وہ مختلف قسم کے پھولوں اور پھلوں سے ایسے ملائم اجزاء حاصل کرے جن سے نفیس شہد بنے جو نہایت خوشگوار ہو، طاہر و پاکیزہ ہو، فاسد ہونے اور سڑنے کی اس میں قابلیت نہ ہو تو جو قادر و حکیم ایک مکھی کو شہد کے مادے جمع کرنے کی قدرت دیتا ہے وہ اگر مرے ہوئے انسان کے منتشر اَجزاء کو جمع کردے تو اس کی قدرت سے کیا بعید ہے، مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کو=

خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰىكُمْ وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	يَتَوَفّٰىكُمْ	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	يُّرَدُّ
پیدا کیا تمہیں	پھر	وہ روح قبض کرے گا تمہاری	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پھیرا جاتا ہے

تمہیں پیدا کیا پھر وہ تمہاری جان قبض کرے گا اور تم میں کوئی سب سے گھٹیا عمر

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَیْ لَا یَعْلَمَ بَعْدَ عِلْمٍ شَیْــٴًـا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ	لِكَیْ	لَا یَعْلَمَ	بَعْدَ عِلْمٍ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ
سب سے ناکارہ عمر کی طرف	تاکہ	وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ	بیشک	اللہ	علم والا

کی طرف پھیرا جاتا ہے تاکہ جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔ بیشک اللہ جاننے والا،

قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾ ع وَ اللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ ۚ

قَدِیْرٌ ﴿۷۰﴾	وَ	اللّٰهُ	فَضَّلَ[1]	بَعْضَكُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	فِی الرِّزْقِ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	برتری دی	تمہارے بعض (کو)	بعض پر	رزق میں

بہت قدرت والا ہے ○ اور اللہ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے

فَمَا الَّذِیْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا

فَمَا	الَّذِیْنَ	فُضِّلُوْا	بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ	عَلٰى	مَا
تو نہیں	وہ لوگ جنہیں	برتری دی گئی	اپنے رزق کو لوٹانے والے	(ان) پر	جن کے

تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے وہ اپنا رزق اپنے غلاموں، باندیوں پر

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَهُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ ؕ

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَهُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو (کہیں) وہ	اس (رزق) میں	برابر (نہ ہو جائیں)

نہیں لوٹاتے کہ کہیں وہ اس رزق میں برابر نہ ہو جائیں

ع ۱۵ / ۵

رزقِ الٰہی کی تقسیم اور لوگوں کی فطرت کا بیان اور بت پرستی کا رد

=محال سمجھنے والے کس قدر عقل سے دور ہیں۔

1 ...... اس آیت میں بڑے نفیس اور دلنشین انداز میں بت پرستی کا رد کیا گیا ہے۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر رزق میں برتری دی ہے، تو تم میں کوئی غنی ہے کوئی فقیر، کوئی مالدار ہے کوئی نادار، کوئی مالک ہے اور کوئی مملوک، تو جنہیں رزق کی برتری دی گئی ہے تو وہ اپنے غلاموں اور باندیوں کو اپنا مال دے کر اپنے برابر نہیں کر لیتے اور جب تم اپنے غلاموں کو اپنا شریک بنانا گوارا نہیں کرتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں اور اس کے=

بیوی، اولاد اور پاکیزہ رزق کی نعمت کا بیان اور بت پرستی کا رد

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ

اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ	يَجْحَدُوْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمْ
تو کیا اللہ کی نعمت سے	وہ مکرتے ہیں	اور	اللہ (نے)	بنائیں	تمہارے لیے

تو کیا صرف اللہ کی نعمت سے مکرتے ہیں؟ ○ اور اللہ نے تمہارے لیے

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ

مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ
تمہاری جانوں (یعنی جنس) سے	بیویاں	اور	پیدا کیے	تمہارے لیے	تمہاری بیویوں سے

تمہاری جنس سے عورتیں بنائیں اور تمہارے لیے تمہاری عورتوں سے

بَنِيْنَ وَ حَفَدَةً وَّ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ

بَنِيْنَ	وَ	حَفَدَةً	وَّ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	اَفَبِالْبَاطِلِ
بیٹے	اور	پوتے نواسے	اور	رزق دیا تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	تو کیا باطل ہی پر

بیٹے اور پوتے نواسے پیدا کیے اور تمہیں ستھری چیزوں سے روزی دی تو کیا وہ باطل ہی پر

يُؤْمِنُوْنَ وَ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ هُمْ يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾ لا وَ يَعْبُدُوْنَ

يُؤْمِنُوْنَ	وَ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ (1)	هُمْ	يَكْفُرُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ (2)
وہ یقین کرتے ہیں	اور	اللہ کی نعمت کا	وہ	انکار کرتے ہیں	اور	وہ عبادت کرتے ہیں

یقین کرتے ہیں؟ اور اللہ کے فضل ہی کے منکر ہوتے ہیں؟ ○ اور اللہ کے سوا ایسوں کی

بت پرستوں کی ایک اور انداز میں تفہیم

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَهُمْ رِزْقًا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَمْلِكُ	لَهُمْ	رِزْقًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	اختیار نہیں رکھتا	ان کے لئے	روزی دینے (کا)

عبادت کرتے ہیں جو انہیں آسمان اور زمین سے

= مملوکوں کو اس کا شریک ٹھہرانا کس طرح گوارا کرتے ہو؟

(1)...... علامہ احمد بن محمود نسفی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آیت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و نعمت سے مراد سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی ہے یا اس سے وہ نعمتیں مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حلال کیں۔ (مدارک، النحل، تحت الآیۃ: ۷۲، ص ۶۰۲) (2)...... اس سے پہلی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف چیزیں بیان فرمائیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتوں کی عبادت کرنے والوں کا رد فرمایا ہے۔

ایک مثال کے ذریعے شرک کا رد

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ شَیْــٴًـا وَّلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾ ج فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ

مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	شَیْــٴًـا	وَّ	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ﴿۷۳﴾	فَلَا تَضْرِبُوْا	لِلّٰهِ
آسمانوں اور زمین سے	کچھ	اور	نہ وہ طاقت رکھتے ہیں	تو تم نہ ٹھہراؤ	اللہ کے لیے

کچھ بھی روزی دینے کا اختیار نہیں رکھتے اور نہ وہ کچھ کر سکتے ہیں ○ تو تم اللہ کے لیے

الْاَمْثَالَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

الْاَمْثَالَ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۷۴﴾	ضَرَبَ (1)	اللّٰهُ
مثل، مانند	بیشک	اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	بیان فرمائی	اللہ (نے)

مثل نہ ٹھہراؤ، بیشک اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اللہ نے ایک بندے کی

مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا یَقْدِرُ عَلٰى شَیْءٍ وَّ

مَثَلًا	عَبْدًا	مَّمْلُوْكًا	لَّا یَقْدِرُ	عَلٰى شَیْءٍ	وَّ
مثال	ایک بندے (کی)	(جو) کسی کی ملکیت میں ہے	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور

مثال بیان فرمائی جو خود کسی کی ملکیت میں ہے، وہ کسی شے پر قادر نہیں اور

مَنْ رَّزَقْنٰهُ مِنَّا رِزْقًا حَسَنًا فَهُوَ یُنْفِقُ

مَنْ	رَّزَقْنٰهُ	مِنَّا	رِزْقًا حَسَنًا	فَهُوَ	یُنْفِقُ
(ایک وہ ہے) جو	ہم نے رزق دیا اسے	اپنی طرف سے	اچھا رزق	تو وہ	خرچ کرتا ہے

ایک وہ ہے جسے ہم نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے تو وہ اس میں سے

مِنْهُ سِرًّا وَّجَهْرًا ؕ هَلْ یَسْتَوٗنَ ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ

مِنْهُ	سِرًّا	وَّ	جَهْرًا	هَلْ	یَسْتَوٗنَ	اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ
اس میں سے	پوشیدہ	اور	اعلانیہ	کیا	وہ برابر ہو جائیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)

پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، کیا وہ سب برابر ہو جائیں گے؟ تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں

1 ......اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص ایسا ہے جو خود کسی کی ملکیت میں ہے اور وہ مالک نہ ہونے کی وجہ سے کسی چیز پر قادر نہیں، جبکہ دوسرا شخص ایسا ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف سے اچھی روزی عطا فرما رکھی ہے اور وہ اس میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ خرچ کرتا ہے، جیسے چاہتا ہے اس میں تصرف کرتا ہے۔ پہلا شخص عاجز، مملوک اور غلام ہے جبکہ دوسرا شخص آزاد، مالک اور صاحبِ مال ہے اور قدرت و اختیار بھی رکھتا ہے تو کیا یہ دونوں برابر ہو جائیں گے؟ ہرگز نہیں، تو جب غلام اور آزاد شخص برابر نہیں ہو سکتے حالانکہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو خالق، مالک اور قادر رب تعالیٰ کے ساتھ=

مومن اور کافر کی ایک مثال

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٧٥﴾	وَ	ضَرَبَ (1)	اللّٰهُ	مَثَلًا
بلکہ	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	بیان فرمائی	اللہ (نے)	مثال

بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور اللہ نے دو مردوں کی مثال

رَّجُلَيْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ

رَّجُلَيْنِ	اَحَدُهُمَاۤ	اَبْكَمُ	لَا يَقْدِرُ	عَلٰى شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	كَلٌّ
دو مردوں (کی)	ان میں سے ایک	گونگا (ہے)	وہ قادر نہیں	کسی چیز پر	اور	وہ	بوجھ (ہے)

بیان فرمائی، ان میں سے ایک گونگا ہے جو کسی شے پر قدرت نہیں رکھتا اور وہ اپنے آقا پر

عَلٰى مَوْلٰىهُ اَيْنَمَا يُوَجِّهْهُّ لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ هَلْ يَسْتَوِيْ

عَلٰى مَوْلٰىهُ	اَيْنَمَا	يُوَجِّهْهُّ	لَا يَاْتِ بِخَيْرٍ	هَلْ	يَسْتَوِيْ
اپنے آقا پر	جہاں کہیں	وہ بھیجتا ہے اسے	(تو) وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا	کیا	برابر ہو جائے گا

(صرف) بوجھ ہے، (اس کا آقا) اسے جدھر بھیجتا ہے وہ کوئی خیر لے کر نہیں آتا تو کیا وہ

اللہ تعالیٰ کا کامل علم اور قدرت

ع ١٦

هُوَ وَمَنْ يَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾ وَ

هُوَ	وَ	مَنْ	يَّاْمُرُ	بِالْعَدْلِ	وَ	هُوَ	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٧٦﴾	وَ
وہ	اور	وہ جو	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	وہ	سیدھے راستے پر (بھی ہے)	اور

اور دوسرا وہ جو عدل کا حکم کرتا ہے اور وہ سیدھے راستے پر بھی ہے کیا دونوں برابر ہیں؟ ○ اور

لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَاۤ اَمْرُ السَّاعَةِ اِلَّا

لِلّٰهِ	غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَاۤ	اَمْرُ السَّاعَةِ	اِلَّا
اللہ ہی کو (ہے)	آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم	اور	نہیں	قیامت کا معاملہ	مگر

آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزوں کا علم اللہ ہی کو ہے اور قیامت کا معاملہ صرف

== قدرت واختیار نہ رکھنے والے بت کیسے شریک ہوسکتے ہیں اور ان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مثل قرار دینا کیسا بڑا ظلم اور جہل ہے۔

(1)...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص گونگا ہے اور کسی سے اپنی بات کہہ نہ سکنے اور دوسرے کی بات سمجھ نہ سکنے کی وجہ سے وہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور اپنے آقا پر صرف بوجھ ہے، اس کا آقا اسے جہاں بھی کسی کام کے لئے بھیجتا ہے تو وہ اس کا کوئی کام کر کے نہیں آتا اور دوسرا وہ شخص ہے جس کے حواس سلامت ہیں، بھلائی اور دیانت داری کی وجہ سے بہت فائدہ مند ہے، لوگوں کو عدل کا حکم کرتا ہے اور اس کی سیرت بھی اچھی ہے، ==

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ اَوۡ هُوَ اَقۡرَبُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ

كَلَمۡحِ الۡبَصَرِ	اَوۡ	هُوَ	اَقۡرَبُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰی كُلِّ شَیۡءٍ
آنکھ جھپکنے کی طرح	یا	وہ	(اس سے بھی) زیادہ قریب (ہے)	بیشک	اللہ	ہر چیز پر

ایک پلک جھپکنے کی طرح ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر

قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾ وَ اللّٰهُ اَخۡرَجَكُمۡ مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ

قَدِیۡرٌ ﴿۷۷﴾	وَ	اللّٰهُ	اَخۡرَجَكُمۡ	مِّنۡۢ بُطُوۡنِ اُمَّهٰتِكُمۡ
قدرت والا (ہے)	اور	اللہ (نے)	نکالا (پیدا کیا) تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے

قادر ہے○ اور اللہ نے تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹوں سے اس حال میں پیدا کیا

لَا تَعۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۙ وَّ جَعَلَ لَكُمُ السَّمۡعَ وَ الۡاَبۡصَارَ

لَا تَعۡلَمُوۡنَ	شَیۡـًٔا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمۡعَ	وَ	الۡاَبۡصَارَ
تم نہیں جانتے تھے	کچھ	اور	اس نے بنائے	تمہارے لئے	کان	اور	آنکھیں

کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اور اس نے تمہارے کان اور آنکھیں

وَ الۡاَفۡـِٕدَةَ ۙ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾ اَلَمۡ یَرَوۡا اِلَی الطَّیۡرِ

وَ	الۡاَفۡـِٕدَةَ	لَعَلَّكُمۡ	تَشۡكُرُوۡنَ ﴿۷۸﴾	اَلَمۡ یَرَوۡا	اِلَی الطَّیۡرِ
اور	دل	تاکہ تم	شکر گزار بنو	کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندوں کی طرف

اور دل بنائے تاکہ تم شکر گزار بنو○ کیا انہوں نے پرندوں کی طرف نہ دیکھا

مُسَخَّرٰتٍ فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا یُمۡسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ

مُسَخَّرٰتٍ	فِیۡ جَوِّ السَّمَآءِ (1)	مَا یُمۡسِكُهُنَّ	اِلَّا	اللّٰهُ	اِنَّ
(جو) حکم کے پابند (ہیں)	آسمان کی فضا میں	(کوئی) نہیں روکتا انہیں	سوائے	اللہ (کے)	بیشک

جو آسمان کی فضا میں (اللہ کے) حکم کے پابند ہیں۔ انہیں (وہاں) اللہ کے سوا کوئی نہیں روکتا۔ بیشک

اعضاء کی نعمت اور اس کا حق

پرندوں کی پرواز میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

=تو کیا یہ دونوں برابر ہیں؟ ہرگز نہیں، اور جب یہ برابر نہیں تو پھر مومن اور کافر کیسے برابر ہو سکتے ہیں۔

1 ...... اس آیت میں پرندوں کی پرواز کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر استدلال کیا گیا ہے اور اگر لوگ چاہیں تو فی زمانہ پرندوں سے کہیں بڑی اور ان سے انتہائی وزنی چیز ہوائی جہاز کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت پر دلیل حاصل کر سکتے ہیں۔ اسے بنایا اگرچہ انسان نے ہے لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی عقل، سمجھ اور قدرت سے ہی بنایا ہے، از خود کوئی کہاں اس قابل تھا کہ ایسی چیز بنا سکے۔ یونہی اس کا پرواز کرنا بظاہر اگرچہ مشینی آلات کی وجہ سے ہے لیکن=

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَ اللّٰهُ					
فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾	وَ	اللّٰهُ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو ایمان رکھتے ہیں	اور	اللّٰه (نے)
اس میں ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اللّٰه نے					

جَعَلَ لَكُمْ مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ سَكَنًا وَّ جَعَلَ					
جَعَلَ (1)	لَكُمْ	مِّنْۢ بُیُوْتِكُمْ	سَكَنًا	وَّ	جَعَلَ
بنایا	تمہارے لیے	تمہارے کچھ گھروں (کو)	سکون کی جگہ، رہائش	اور	اس نے بنائے
تمہارے گھروں کو تمہاری رہائش بنایا اور اس نے تمہارے لیے					

لَكُمْ مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ بُیُوْتًا تَسْتَخِفُّوْنَهَا یَوْمَ ظَعْنِكُمْ				
لَكُمْ	مِّنْ جُلُوْدِ الْاَنْعَامِ	بُیُوْتًا	تَسْتَخِفُّوْنَهَا	یَوْمَ ظَعْنِكُمْ
تمہارے لئے	چوپایوں کی کھالوں سے	کچھ گھر	تم ہلکا پھلکا پاتے ہو انہیں	اپنے سفر کے دن
جانوروں کی کھالوں سے کچھ گھر بنائے جنہیں تم اپنے سفر کے دن				

وَ یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ ۙ وَ مِنْ اَصْوَافِهَا وَ اَوْبَارِهَا وَ اَشْعَارِهَاۤ							
وَ	یَوْمَ اِقَامَتِكُمْ	وَ	مِنْ اَصْوَافِهَا	وَ	اَوْبَارِهَا	وَ	اَشْعَارِهَا
اور	اپنے قیام کے دن	اور	ان کی اُونوں سے	اور	ان کے پشم	اور	ان کے بالوں (سے)
اور اپنے قیام کے دن بڑا ہلکا پھلکا پاتے ہو اور بھیڑوں کی اُون اور اونٹوں کی پشم اور بکریوں کے بالوں سے							

اَثَاثًا وَّ مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ					
اَثَاثًا	وَّ	مَتَاعًا اِلٰى حِیْنٍ ﴿۸۰﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ
گھریلو سامان	اور	ایک مدت تک نفع اٹھانے کی چیزیں (بنائیں)	اور	اللّٰه (نے)	بنائے
گھریلو سامان اور ایک مدت تک فائدہ اٹھانے کے اسباب بنائے ○ اور اللّٰه نے					

= در حقیقت یہ اللّٰه تعالیٰ کی قدرت اور اسی کے اثر سے ہوا میں محوِ پرواز ہے کیونکہ ہوا کو پرواز کے قابل اللّٰه تعالیٰ نے بنایا ہے کسی انسان نے نہیں بنایا۔

1 ......اِس آیت میں بھی اللّٰه تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل اور بندوں پر اللّٰه تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

لَكُمْ مِّمَّا خَلَقَ ظِلٰلًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ

لَكُمْ	مِّمَّا	خَلَقَ	ظِلٰلًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ
تمہارے لئے	(اس میں) سے جو	اس نے پیدا کیا	سائے	اور	بنائیں	تمہارے لیے

تمہیں اپنی بنائی ہوئی چیزوں سے سائے دیئے اور تمہارے لیے

مِّنَ الْجِبَالِ اَكْنَانًا وَّ جَعَلَ لَكُمْ سَرَابِيْلَ

مِّنَ الْجِبَالِ	اَكْنَانًا	وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	سَرَابِيْلَ
پہاڑوں سے (میں)	چھپنے کی جگہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	(کچھ) پہننے کے لباس

پہاڑوں میں چھپنے کی جگہیں بنائیں اور تمہارے لیے کچھ پہننے کے لباس بنائے

تَقِيْكُمُ الْحَرَّ وَ سَرَابِيْلَ تَقِيْكُمْ

تَقِيْكُمُ	الْحَرَّ	وَ	سَرَابِيْلَ	تَقِيْكُمْ
جو بچاتے ہیں تمہیں	گرمی (سے)	اور	(کچھ) پہننے کے لباس	جو بچاتے ہیں تمہیں

جو تمہیں گرمی سے بچائیں اور کچھ لباس بنائے جو لڑائی کے وقت

بَاْسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ يُتِمُّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ

بَاْسَكُمْ	كَذٰلِكَ	يُتِمُّ	نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكُمْ	لَعَلَّكُمْ
تمہاری لڑائی (کے وقت)	اسی طرح	اللہ پوری کرتا ہے	اپنی نعمت	تم پر	تاکہ تم

تمہاری حفاظت کرتے ہیں۔ اللہ اسی طرح تم پر اپنی نعمت پوری کرتا ہے تاکہ تم

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذمہ داری

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾

تُسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا (1)	فَاِنَّمَا عَلَيْكَ	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿۸۲﴾
اسلام لے آؤ	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم پر صرف	صاف پہنچادینا (لازم ہے)

اسلام لے آؤ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اے حبیب! تم پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے○

(1)......یعنی اے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر کفارِ مکہ آپ پر ایمان لانے اور آپ کی تصدیق کرنے سے اعراض کریں اور اپنے کفر پر ہی جمے رہیں تو آپ غمزدہ نہ ہوں، آپ پر صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا لازم ہے اور جب آپ نے ان تک اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچادیا تو آپ کا کام پورا ہو چکا اور اب نہ ماننے کا وبال اُن کی گردن پر ہے۔

اللہ تعالیٰ کی نعمت سے متعلق کفار کا حال

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَتَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَ اَكْثَرُهُمُ

يَعْرِفُوْنَ	نِعْمَتَ اللّٰهِ	ثُمَّ	يُنْكِرُوْنَهَا (1)	وَ	اَكْثَرُهُمُ
وہ پہچانتے ہیں	اللہ کی نعمت (کو)	پھر	انکار کر دیتے ہیں اس کا	اور	ان میں اکثر

وہ اللہ کی نعمت کو پہچانتے ہیں پھر اس کا انکار کر دیتے ہیں اور ان میں اکثر

قیامت کے دن کفار کا حال اور انجام

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع وَ يَوْمَ نَبْعَثُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا

الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸۳﴾	وَ	يَوْمَ	نَبْعَثُ	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا
کافر (ہی ہیں)	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت سے	ایک گواہ

کافر ہی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم ہر امت سے ایک گواہ اٹھائیں گے

ثُمَّ لَا يُؤْذَنُ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ لَا هُمْ

ثُمَّ	لَا يُؤْذَنُ	لِلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	لَا	هُمْ
پھر	اجازت نہیں دی جائے گی	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	اور	نہ	وہ (ان سے)

پھر کافروں کو اجازت نہیں دی جائے گی اور نہ ان سے

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِذَا رَاَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا

يُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	اِذَا	رَاَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوا
رجوع کا مطالبہ ہو گا	اور	جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا

رجوع کرنا، طلب کیا جائے گا ○ اور ظلم کرنے والے جب عذاب

مشرکین اور ان کے شریکوں کی باہمی بحث

الْعَذَابَ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾ وَ

الْعَذَابَ	فَلَا يُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿۸۵﴾	وَ
عذاب	تو ہلکا نہیں کیا جائے گا	ان سے	اور	نہ	وہ	مہلت دیئے جائیں گے	اور

دیکھیں گے تو ان سے نہ عذاب ہلکا کیا جائے گا اور نہ ہی انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور

1 ...... یعنی جو نعمتیں اس سورت میں ذکر کی گئیں کفار مکہ اُن سب کو پہچانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہیں پھر بھی اس کا شکر بجا نہیں لاتے۔ مشہور مفسر سُدّی کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمت سے سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مراد ہیں۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پہچانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے اور اس کے باوجود اس نعمت کا انکار کر دیتے ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور ان میں اکثر کافر ہی ہیں۔

اِذَا رَاَ الَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا

اِذَا	رَاَ	الَّذِیْنَ	اَشْرَكُوْا	شُرَكَآءَهُمْ	قَالُوْا
جب	دیکھیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	شرک کیا	اپنے شریکوں (کو)	(تو) کہیں گے

مشرک جب اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے:

رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِیْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ

رَبَّنَا	هٰۤؤُلَآءِ	شُرَكَآؤُنَا	الَّذِیْنَ	كُنَّا نَدْعُوْا	مِنْ دُوْنِكَ
اے ہمارے رب	یہ	ہمارے شریک (ہیں)	جن کی	ہم عبادت کرتے تھے	تیرے سوا

اے ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کی ہم تیرے سوا

فَاَلْقَوْا اِلَیْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۚ(۸۶) وَ

فَاَلْقَوْا	اِلَیْهِمُ	الْقَوْلَ	اِنَّكُمْ	لَكٰذِبُوْنَ (۸۶)	وَ
تو وہ پھینک دیں گے	ان کی طرف	(اپنی) بات	(کہ) بیشک تم	ضرور جھوٹے (ہو)	اور

عبادت کیا کرتے تھے تو وہ ان کی طرف (اپنی) بات پھینک دیں گے کہ تم بیشک جھوٹے ہو ○ اور

اَلْقَوْا اِلَى اللّٰهِ یَوْمَىٕذِ السَّلَمَ وَ ضَلَّ عَنْهُمْ

اَلْقَوْا	اِلَى اللّٰهِ	یَوْمَىٕذِ	السَّلَمَ [1]	وَ	ضَلَّ	عَنْهُمْ
وہ پیش کریں گے	اللہ کی طرف	اس دن	صلح	اور	گم ہو جائیں گی	ان سے

وہ مشرک اس دن اللہ کی طرف صلح کی پیشکش کریں گے اور ان کی خود ساختہ باتیں

مَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۸۷) اَلَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

مَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ (۸۷)	اَلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
وہ (باتیں) جو	وہ بناتے تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا

ان سے گم ہو جائیں گی ○ جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

قیامت کے دن کفار کی طرف سے معذرت

دوسروں کو گمراہ کرنے والوں کا عذاب

الثلٰثة

1 ...... مشرکین دنیا میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے منہ موڑتے رہے جبکہ قیامت کے دن وہ اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہونا چاہیں گے لیکن یہ فرمانبرداری انہیں کوئی نفع نہ دے گی اور جب مشرکوں کے معبود انہیں جھوٹا قرار دے کر ان سے اپنی براءت کا اظہار کریں گے تو اس وقت مشرکین کی من گھڑت باتیں کہ یہ معبود اُن کے مددگار ہیں اور ان کی شفاعت کریں گے، بیکار اور باطل ہو جائیں گی۔

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ زِدۡنٰہُمۡ عَذَابًا فَوۡقَ الۡعَذَابِ بِمَا

عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ	زِدۡنٰہُمۡ	عَذَابًا	فَوۡقَ الۡعَذَابِ	بِمَا
اللہ کی راہ سے	ہم زیادہ کردیں گے ان کا	عذاب	عذاب کے اوپر	(اس کے) بدلے جو

روکا ہم ان کے فساد کے بدلے میں عذاب پر عذاب کا

کَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾ وَیَوۡمَ نَبۡعَثُ فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ شَہِیۡدًا عَلَیۡہِمۡ

کَانُوۡا یُفۡسِدُوۡنَ ﴿۸۸﴾	وَ	یَوۡمَ	نَبۡعَثُ	فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ	شَہِیۡدًا (1)	عَلَیۡہِمۡ
وہ فساد کرتے تھے	اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں	ایک گواہ	ان پر

اضافہ کردیں گے ○ اور جس دن ہم ہر امت میں انہیں میں سے ان پر ایک گواہ

مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ وَجِئۡنَا بِکَ شَہِیۡدًا عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ ؕ وَنَزَّلۡنَا

مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ	وَ	جِئۡنَا بِکَ	شَہِیۡدًا	عَلٰی ہٰۤؤُلَآءِ	وَ	نَزَّلۡنَا
ان کی جانوں میں سے	اور	لائیں گے تمہیں	گواہ (بنا کر)	ان سب پر	اور	ہم نے نازل کی

اٹھائیں گے اور اے حبیب! تمہیں ان سب پر گواہ بنا کر لائیں گے اور ہم نے

عَلَیۡکَ الۡکِتٰبَ تِبۡیَانًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ وَّہُدًی وَّرَحۡمَۃً وَّ

عَلَیۡکَ	الۡکِتٰبَ	تِبۡیَانًا	لِّکُلِّ شَیۡءٍ (2)	وَّ	ہُدًی	وَّ	رَحۡمَۃً	وَّ
تم پر	کتاب	(جو) روشن بیان (ہے)	ہر چیز کا	اور	ہدایت	اور	رحمت	اور

تم پر یہ قرآن اتارا جو ہر چیز کا روشن بیان ہے اور مسلمانوں کیلئے ہدایت اور رحمت اور

ع ١٢ ١٨

بُشۡرٰی لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۸۹﴾ ع اِنَّ اللّٰہَ یَاۡمُرُ بِالۡعَدۡلِ وَالۡاِحۡسَانِ

بُشۡرٰی	لِلۡمُسۡلِمِیۡنَ ﴿۸۹﴾	اِنَّ	اللّٰہَ	یَاۡمُرُ	بِالۡعَدۡلِ (3)	وَ	الۡاِحۡسَانِ
بشارت (ہے)	مسلمانوں کے لئے	بیشک	اللہ	حکم دیتا ہے	عدل کا	اور	نیکی، احسان

بشارت ہے ○ بیشک اللہ عدل اور احسان اور رشتے داروں کو دینے کا

(1)...... یہاں گواہ سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یہ قیامت کے دن اپنی اپنی امتوں کے متعلق گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام ان تک پہنچایا اور ان لوگوں کو ایمان قبول کرنے کی دعوت دی۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ مجید وہ عظیمُ الشان کتاب ہے جو تمام علوم کی جامع ہے۔

(3)...... عدل اور انصاف کا عام فہم معنی یہ ہے کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیا جائے اور کسی پر ظلم نہ کیا جائے، اسی طرح عقائد، عبادات اور معاملات میں افراط و تفریط سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا بھی عدل میں داخل ہے۔

عہد پورا کرنے کا حکم اور قسم توڑنے کی ممانعت

وَ اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى وَ یَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ وَ

وَ	اِیْتَآئِ ذِی الْقُرْبٰى[1]	وَ	یَنْهٰى	عَنِ الْفَحْشَآءِ	وَ	الْمُنْكَرِ	وَ
اور	رشتہ داروں کو دینے (کا)	اور	وہ منع کرتا ہے	بے حیائی سے	اور	بری بات	اور

حکم فرماتا ہے اور بے حیائی اور ہر بری بات اور ظلم سے

الْبَغْیِ ۚ یَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾ وَ اَوْفُوْا

الْبَغْیِ	یَعِظُكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٩٠﴾	وَ	اَوْفُوْا
سرکشی، ظلم (سے)	وہ نصیحت فرماتا ہے تمہیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	اور	پورا کرو

منع فرماتا ہے۔ وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کا عہد

بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عٰهَدْتُّمْ وَ لَا تَنْقُضُوا الْاَیْمَانَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	اِذَا	عٰهَدْتُّمْ	وَ	لَا تَنْقُضُوا	الْاَیْمَانَ
اللہ کے عہد کو	جب	تم عہد کرو	اور	نہ توڑو	قسموں (کو)

پورا کرو جب تم کوئی عہد کرو اور قسموں کو مضبوط کرنے کے بعد

بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا وَ قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَیْكُمْ كَفِیْلًا ؕ

بَعْدَ تَوْكِیْدِهَا[2]	وَ	قَدْ	جَعَلْتُمُ	اللّٰهَ	عَلَیْكُمْ	كَفِیْلًا
انہیں مضبوط کرنے کے بعد	اور (حالانکہ)	بیشک	تم بنا چکے ہو	اللہ (کو)	اپنے اوپر	ضامن

نہ توڑو حالانکہ تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن بنا چکے ہو۔

عہد توڑنے اور قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِیْ

اِنَّ	اللّٰهَ	یَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٩١﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّتِیْ
بیشک	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	تم کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	(اس عورت) کی طرح جس نے

بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے ○ اور تم اس عورت کی طرح نہ ہونا

1 ...... رشتے دار قریب کے ہوں یا دور کے، اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے انہیں کچھ دے کر ان کے ساتھ صلہ رحمی کرنا اور اگر اپنے پاس مال نہ ہو تو رشتہ داروں کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور ان کے لئے دعائے خیر کرنا مستحب ہے۔ 2 ...... قسموں کو مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قسم کھاتے وقت اللہ تعالیٰ کے اسماء اور صفات زیادہ ذکر کئے جائیں اور قسم توڑنے کی ممانعت مضبوط کرنے کے ساتھ خاص نہیں بلکہ مطلقاً قسم توڑنا منع ہے۔ یا قسم مضبوط کرنے سے مراد یہ ہے کہ قصداً قسم کھائی جائے، اس صورت میں لغو قسم اس حکم سے خارج ہو جائے گی۔

نَقَضَتۡ غَزۡلَهَا مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ اَنۡكَاثًا ؕ تَتَّخِذُوۡنَ

نَقَضَتۡ	غَزۡلَهَا	مِنۡۢ بَعۡدِ قُوَّةٍ	اَنۡكَاثًا	تَتَّخِذُوۡنَ
توڑ دیا	اپنا سوت	مضبوطی کے بعد	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	(ایسا نہ ہو کہ) تم بنالو

جس نے اپنا سوت مضبوطی کے بعد ریزہ ریزہ کر کے توڑ دیا، (ایسا نہ ہو کہ) تم اپنی قسموں کو

اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ اَنۡ تَكُوۡنَ اُمَّةٌ هِىَ

اَيۡمَانَكُمۡ	دَخَلًاۢ (1)	بَيۡنَكُمۡ	اَنۡ	تَكُوۡنَ	اُمَّةٌ	هِىَ
اپنی قسموں (کو)	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنے درمیان	کہ	ہے	ایک گروہ	وہ

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ بنالو کہ ایک گروہ

اَرۡبٰى مِنۡ اُمَّةٍ ؕ اِنَّمَا يَبۡلُوۡكُمُ اللّٰهُ بِهٖ ؕ

اَرۡبٰى	مِنۡ اُمَّةٍ	اِنَّمَا	يَبۡلُوۡكُمُ	اللّٰهُ	بِهٖ
(مال و طاقت میں) زیادہ	(دوسرے) گروہ سے	صرف	آزماتا ہے تمہیں	اللہ	اس کے ذریعے

دوسرے گروہ سے زیادہ (طاقت و مال والا) ہے۔ اللہ تو اس کے ذریعے تمہیں صرف آزماتا ہے

وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۝۹۲

وَ	لَيُبَيِّنَنَّ	لَكُمۡ	يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ	مَا كُنۡتُمۡ فِيۡهِ تَخۡتَلِفُوۡنَ ۝۹۲
اور	ضرور وہ واضح کردے گا	تمہارے لئے	قیامت کے دن	(وہ بات) جس میں تم جھگڑتے تھے

اور وہ ضرور قیامت کے دن تمہارے لئے صاف ظاہر کردے گا جس بات میں تم جھگڑتے تھے ○

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنۡ

وَ	لَوۡ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَكُمۡ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	لٰكِنۡ
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنادیتا تمہیں	ایک امت	اور	لیکن

اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ایک ہی امت بنادیتا لیکن

عہد پورا کرنے کا حکم دینے کی حکمت

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنانا مشیتِ الٰہی ہے

1 ......لوگوں کا طریقہ یہ تھا کہ وہ ایک قوم سے معاہدہ کرتے اور جب دوسری قوم اُس سے زیادہ تعداد، مال یا قوت والی پاتے تو پہلوں سے جو معاہدے کئے تھے وہ توڑ دیتے اور اب دوسرے سے معاہدہ کرتے، اللہ تعالٰی نے اس طرح کرنے سے منع فرمایا اور عہد پورا کرنے کا حکم دیا۔ اس چیز کے نظارے ہمارے معاشرے میں بھی عام نظر آتے ہیں کہ جب تک کوئی اپنے منصب اور مقام و مرتبے پر قائم ہے تب تک لوگ اس کی جی حضوری کرتے ہیں اور جب اسے معزول یا اس کا مرتبہ کم کر دیا جائے تو لوگ اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے ہو جاتے ہیں گویا اسے پہچانتے ہی نہ ہوں۔

يُّضِلُّ مَنۡ يَّشَآءُ وَ يَهۡدِىۡ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَ

وَ	يَّشَآءُ	مَنۡ	يَهۡدِىۡ	وَ	يَّشَآءُ[1]	مَنۡ	يُّضِلُّ
اور	چاہتا ہے	جسے	ہدایت دیتا ہے	اور	چاہتا ہے	جسے	وہ گمراہ کرتا ہے

اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور

لَتُسۡـَٔـلُنَّ عَمَّا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾ وَلَا تَتَّخِذُوۡۤا

لَا تَتَّخِذُوۡۤا	وَ	كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۹۳﴾	عَمَّا	لَتُسۡـَٔـلُنَّ
نہ بناؤ	اور	تم عمل کرتے تھے	(اس) کے بارے جو	ضرور تم سے پوچھا جائے گا

تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا ○ اور تم اپنی قسموں کو

اَيۡمَانَكُمۡ دَخَلًاۢ بَيۡنَكُمۡ فَتَزِلَّ قَدَمٌۢ

قَدَمٌۢ	فَتَزِلَّ	بَيۡنَكُمۡ	دَخَلًاۢ[2]	اَيۡمَانَكُمۡ
قدم	(اگر ایسا کیا) تو پھسل جائے گا	اپنے درمیان	دھوکے اور فساد (کا ذریعہ)	اپنی قسموں (کو)

اپنے درمیان دھوکے اور فساد کا ذریعہ نہ بناؤ ورنہ قدم

بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا وَتَذُوۡقُوا السُّوۡٓءَ بِمَا صَدَدۡتُّمۡ

صَدَدۡتُّمۡ	بِمَا	السُّوۡٓءَ	تَذُوۡقُوا	وَ	بَعۡدَ ثُبُوۡتِهَا
تم نے روکا	(اس کے) سبب جو	برائی (سزا)	تم چکھوگے	اور	اپنے جم جانے کے بعد

ثابت قدمی کے بعد پھسل جائیں گے اور تم اللہ کے راستے سے روکنے کی وجہ سے

عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَلَـكُمۡ عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۹۴﴾ وَلَا تَشۡتَرُوۡا

لَا تَشۡتَرُوۡا	وَ	عَذَابٌ عَظِيۡمٌ ﴿۹۴﴾	لَـكُمۡ	وَ	عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ
تم نہ خریدو، نہ لو	اور	بہت بڑا عذاب (ہوگا)	تمہارے لئے	اور	اللہ کی راہ سے

سزا کا مزہ چکھوگے اور تمہارے لئے بہت بڑا عذاب ہوگا ○ اور اللہ کے عہد کے بدلے

قسموں کو باہمی دھوکے فساد کا ذریعہ بنانے کا نقصان

عہدِ الٰہی توڑنے کے بدلے ملنے والی قیمت نہ لینے کی تاکید

1 ...... اللہ تعالیٰ کی اپنی مشیت اور حکمت ہے جس کے مطابق وہ فیصلے فرماتا ہے تو وہ اپنے عدل سے جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور اپنے فضل سے جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے، اس میں کسی دوسرے کو دخل کی ہمت ہے نہ اجازت، البتہ یہ یاد رہے کہ لوگ اس مشیت کو سامنے رکھ کر گناہوں پر جری نہ ہو جائیں کیونکہ قیامت کے دن لوگوں سے ان کے اعمال کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا لہٰذا مشیت کا معاملہ جدا ہے اور حکمِ الٰہی کا جدا۔ 2 ...... یہاں دوبارہ معاہدہ اور قسم توڑنے سے تاکیداً منع فرمانے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ معاہدہ اور قسمیں پورا کرنے کا معاملہ انتہائی اہم ہے کیونکہ عہد کی خلاف ورزی میں دین اور =

بِعَهْدِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ اِنَّمَا عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ

بِعَهْدِ اللّٰهِ	ثَمَنًا قَلِيْلًا	اِنَّمَا	عِنْدَ اللّٰهِ	هُوَ
اللہ کے عہد کے بدلے	تھوڑی قیمت	بیشک جو	اللہ کے پاس (ہے)	وہ

تھوڑی سی قیمت نہ لو۔ بیشک جو اللہ کے پاس ہے وہ

دنیاوآخرت کا تقابل

خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾ مَا عِنْدَكُمْ

خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٥﴾	مَا	عِنْدَكُمْ
بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	جو	تمہارے پاس (ہے)

تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو○ جو تمہارے پاس ہے

صابرین کے لئے اجر

يَنْفَدُ وَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ؕ وَ

يَنْفَدُ (1)	وَ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ	بَاقٍ	وَ
وہ ختم ہو جائے گا	اور	جو	اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) باقی رہنے والا (ہے)	اور

وہ ختم ہو جائے گا اور جو اللہ کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے اور

لَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْۤا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ

لَنَجْزِيَنَّ	الَّذِيْنَ	صَبَرُوْۤا	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ
ضرور ہم دیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	ان کا اجر	بہترین کے بدلے

ہم صبر کرنے والوں کو ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى

مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٩٦﴾	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى
جو	وہ عمل کرتے تھے	جو	عمل کرے	نیک	مرد یا عورت میں سے

ان کا اجر ضرور دیں گے○ جو مرد یا عورت نیک عمل کرے

= دنیا دونوں کا نقصان ہے اور عہد پورا کرنے میں دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی ہے۔

(1)...... لوگوں کے پاس جو دنیا کا سامان ہے یہ سب فنا اور ختم ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے پاس جو خزانۂ رحمت اور آخرت کا ثواب ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیا کے فنا اور زائل ہو جانے اور آخرت کے ہمیشہ باقی رہنے میں خوب غور و فکر کرے اور آخرت کو دنیا پر ترجیح دے اور دنیا کی فانی نعمتوں اور لذتوں سے بے رغبتی اختیار کرے۔

وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةًۚ وَ

وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (1)	فَلَنُحْيِيَنَّهٗ	حَيٰوةً طَيِّبَةً (2)	وَ
اور	وہ	مسلمان (ہو)	تو ضرور ہم زندگی دیں گے اسے	پاکیزہ زندگی	اور

اور وہ مسلمان ہو تو ہم ضرور اسے پاکیزہ زندگی دیں گے اور

لَنَجْزِیَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾

لَنَجْزِیَنَّهُمْ	اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۷﴾
ضرور ہم دیں گے انہیں	ان کا اجر	بہترین کے بدلے	جو	وہ عمل کرتے تھے

ہم ضرور انہیں ان کے بہترین کاموں کے بدلے میں ان کا اجر دیں گے ○

فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ

فَاِذَا	قَرَاْتَ	الْقُرْاٰنَ	فَاسْتَعِذْ (3)	بِاللّٰهِ
توجب	تم پڑھنے لگو	قرآن	تو پناہ مانگو	اللہ کی

توجب تم قرآن پڑھنے لگو تو شیطان مردود سے اللہ کی

تلاوت سے پہلے شیطان سے پناہ مانگنے کا حکم

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾ اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ

مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ﴿۹۸﴾	اِنَّهٗ	لَیْسَ	لَهٗ	سُلْطٰنٌ
شیطان مردود سے	بیشک وہ	نہیں ہے	اس کا	کوئی قابو

پناہ مانگو ○ بیشک اسے ان لوگوں پر کوئی قابو نہیں

اہلِ توکل مومنوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا

عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾

عَلَى الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۹۹﴾
ان لوگوں پر جو	ایمان لائے	اور	اپنے رب پر (ہی)	وہ بھروسہ کرتے ہیں

جو ایمان لائے اور وہ اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں ○

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال پر ثواب ملنے کے لئے مسلمان ہونا شرط ہے، کافر کے تمام نیک اعمال بیکار ہیں۔ (2)...... مومن اگرچہ فقیر بھی ہو اُس کی زندگانی دولت مند کافر کے عیش سے بہتر اور پاکیزہ ہے کیونکہ مومن جانتا ہے کہ اس کی روزی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے اور مومن کا دل حرص کی پریشانیوں سے محفوظ اور آرام میں رہتا ہے جبکہ کافر اللہ عَزَّوَجَلَّ پر نظر نہیں رکھتا، وہ حریص رہتا اور ہمیشہ رنج، مشقت اور تحصیلِ مال کی فکر میں پریشان رہتا ہے۔ (3)...... قرآنِ کریم کی تلاوت شروع کرتے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا مستحب ہے۔

آیتیں منسوخ ہونے پر کفار کا اعتراض اور انہیں جواب

ع ۱۳/۱۹

اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَ

اِنَّمَا	سُلْطٰنُهٗ	عَلَى الَّذِیْنَ	یَتَوَلَّوْنَهٗ (1)	وَ
صرف	اس کا قابو	ان لوگوں پر ہے جو	دوستی کرتے ہیں اس سے	اور

اس کا قابو تو انہیں پر ہے جو اس سے دوستی کرتے ہیں اور

الَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ وَ اِذَا بَدَّلْنَاۤ

الَّذِیْنَ	هُمْ	بِهٖ	مُشْرِكُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	اِذَا	بَدَّلْنَاۤ (2)
جو لوگ	وہ	اس (شیطان) کو	شریک ٹھہراتے ہیں	اور	جب	ہم بدل دیں

وہ جو اس کو شریک ٹھہراتے ہیں ○ اور جب ہم ایک آیت کی جگہ

اٰیَةً مَّكَانَ اٰیَةٍۙ وَّ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا

اٰیَةً	مَّكَانَ اٰیَةٍ	وَّ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا
(دوسری) آیت	ایک آیت کی جگہ	اور	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو

دوسری آیت بدل دیں اور اللہ خوب جانتا ہے جو

یُنَزِّلُ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مُفْتَرٍؕ بَلْ

یُنَزِّلُ	قَالُوْۤا	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مُفْتَرٍ	بَلْ
وہ اتارتا ہے	(تو کافر) کہتے ہیں	تم صرف	خود گھڑ لیتے ہو	بلکہ

وہ اتارتا ہے تو کافر کہتے ہیں: تم خود گھڑ لیتے ہو بلکہ

اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ

اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	قُلْ	نَزَّلَهٗ	رُوْحُ الْقُدُسِ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	تم کہو	نازل کیا ہے اسے	مقدس روح (یعنی جبریل نے)

ان میں اکثر جانتے نہیں ○ تم فرماؤ: اسے مقدس روح نے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کوئی زور زبردستی نہیں کرتا بلکہ جو خود ہی اس کی طرف مائل ہوتا ہے اور اسے دوست بناتا ہے وہی اس کا اثر قبول کرتا ہے۔

2 ...... مشرکینِ مکہ اپنی جہالت کی وجہ سے آیتیں منسوخ ہونے پر اعتراض کرتے تھے اور اس کی حکمتوں سے ناواقف ہونے کے باعث اس چیز کا مذاق اڑاتے تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں اور ایک حکم کو منسوخ کرکے دوسرا حکم دیتے ہیں تو اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ہی خوب جانتا ہے جو وہ اتارتا ہے کہ اس میں کیا حکمت اور اس کے بندوں کے لئے اس میں کیا مصلحت ہے۔

مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ

مِنْ رَّبِّكَ	بِالْحَقِّ	لِيُثَبِّتَ	الَّذِيْنَ
تمہارے رب کی طرف سے	حق کے ساتھ	تاکہ وہ ثابت قدم کردے	ان لوگوں کو جو

آپ کے رب کی طرف سے حق کے ساتھ نازل کیا ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو

اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾

اٰمَنُوْا	وَ	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى	لِلْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۰۲﴾
ایمان لائے	اور	(یہ) ہدایت	اور	خوشخبری (ہے)	مسلمانوں کے لئے

ثابت قدم کردے اور (یہ) مسلمانوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○

وَلَقَدْ نَعْلَمُ اَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّمَا

وَ	لَقَدْ	نَعْلَمُ	اَنَّهُمْ	يَقُوْلُوْنَ	اِنَّمَا
اور	ضرور بیشک	ہم جانتے ہیں	کہ وہ	(کافر) کہتے ہیں	صرف

اور بیشک ہم جانتے ہیں کہ وہ کافر کہتے ہیں: اس نبی کو

يُعَلِّمُهٗ بَشَرٌ ؕ لِسَانُ الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ

يُعَلِّمُهٗ	بَشَرٌ	لِسَانُ	الَّذِيْ يُلْحِدُوْنَ اِلَيْهِ (1)
سکھاتا ہے اسے	ایک آدمی	(اُس کی) زبان	جس کی طرف وہ منسوب کرتے ہیں

ایک آدمی سکھاتا ہے، جس آدمی کی طرف یہ منسوب کرتے ہیں

اَعْجَمِيٌّ وَّهٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾ اِنَّ

اَعْجَمِيٌّ	وَّ	هٰذَا	لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۰۳﴾	اِنَّ
عجمی (ہے)	اور	یہ (قرآن)	روشن عربی زبان (میں ہے)	بیشک

اس کی زبان عجمی ہے اور یہ قرآن روشن عربی زبان میں ہے ○ بیشک

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

ہدایت سے محروم لوگ اور ان کی سزا

(1)...... کفارِ مکہ قرآنِ مجید کے خلاف جو باتیں کرتے ان میں سے ایک یہ تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک عجمی غلام قرآن سکھاتا ہے، اس کے رد میں یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور ارشاد فرمایا گیا کہ ایسی باطل باتیں دنیا میں کون قبول کر سکتا ہے، جس غلام کی طرف کفار نسبت کرتے ہیں وہ تو عجمی ہے، ایسا کلام بنانا اس کے لئے تو کیا ممکن ہوتا، تمہارے فصحاء وبلغاء جن کی زبان دانی پر اہلِ عرب کو فخر وناز ہے وہ سب کے سب حیران ہیں اور چند جملے قرآن کی مثل بنانا ان کے لئے محال اور اُن کی قدرت سے باہر ہے تو ایک عجمی کی طرف ایسی نسبت کس قدر باطل اور ڈھٹائی کا فعل ہے۔

اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۙ لَا یَهْدِیْهِمُ اللّٰهُ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	لَا یَهْدِیْهِمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	راہ نہیں دکھاتا انہیں	اللہ

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اللہ انہیں راہ نہیں دکھاتا

وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾ اِنَّمَا یَفْتَرِی الْكَذِبَ

وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۰۴﴾	اِنَّمَا	یَفْتَرِی	الْكَذِبَ[1]
اور	ان کے لئے	دردناک عذاب (ہے)	صرف	بہتان باندھتے ہیں	جھوٹ

اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ○ جھوٹا بہتان وہی باندھتے ہیں

بہتان باندھنا اور جھوٹ بولنا بے ایمانوں کا کام ہے

اَلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

اَلَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	اللہ کی آیتوں پر	اور	یہ لوگ	وہی

جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	مَنْ	كَفَرَ	بِاللّٰهِ	مِنْۢ بَعْدِ اِیْمَانِهٖۤ
جھوٹے (ہیں)	جو	کفر کرے	اللہ کے ساتھ	اپنے ایمان کے بعد

جھوٹے ہیں ○ جو ایمان لانے کے بعد اللہ کے ساتھ کفر کرے

مرتدوں کے لئے وعید اور مجبوری میں رخصت کا بیان

اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَ قَلْبُهٗ مُطْمَىٕنٌّۢ

اِلَّا	مَنْ	اُكْرِهَ[2]	وَ	قَلْبُهٗ	مُطْمَىٕنٌّۢ
سوائے	(اس کے) جسے	مجبور کر دیا گیا	اور	اس کا دل	مطمئن (ہے)

سوائے اس آدمی کے جسے (کفر پر) مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر

1 ...... کافروں کی طرف سے قرآنِ پاک سے متعلق رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جو اپنی طرف سے قرآن بنالینے کا بہتان لگایا گیا تھا، اس کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ 2 ...... حالتِ اکراہ میں اگر دل ایمان پر جما ہوا ہو تو کلمۂ کفر کا زبان پر جاری کرنا جائز ہے جب کہ آدمی کو کسی ظالم کی طرف سے اپنی جان یا کسی عضو کے تلف ہونے کا حقیقی خوف ہو۔ اور اس میں یہ بھی ضروری ہے کہ اگر کوئی دو معنیٰ والی بات کہنے میں گزارا چل سکتا ہو جس سے کفار اپنی مراد لیں اور کہنے والا اس کی درست مراد لے تو ضروری ہے کہ ایسی دو معنیٰ والی بات ہی کہے جبکہ اس طرح کہنا جانتا ہو۔

بِالْاِیْمَانِ وَ لٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا

بِالْاِیْمَانِ	وَ	لٰكِنْ	مَّنْ	شَرَحَ	بِالْكُفْرِ	صَدْرًا
ایمان پر	اور	لیکن	جو	کھول دے	کفر کے ساتھ	(اپنا) سینہ

جما ہوا ہو لیکن وہ جو دل کھول کر کافر ہوں

فَعَلَیْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾

فَعَلَیْهِمْ	غَضَبٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰۶﴾
تو ان پر	غضب (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور	ان کے لئے	بڑا عذاب (ہے)

ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے○

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ اسْتَحَبُّوا الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا

ذٰلِكَ(1)	بِاَنَّهُمُ	اسْتَحَبُّوا	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا
یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے پسند کرلی	دنیا کی زندگی

یہ عذاب اس لئے ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو

عَلَى الْاٰخِرَةِ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾

عَلَى الْاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهْدِی	الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۱۰۷﴾
آخرت پر	اور	(اس لئے) کہ	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	کفر کرنے والے لوگوں (کو)

پسند کرلیا اور اس لئے کہ اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا○

اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ

اُولٰٓىٕكَ(2)	الَّذِیْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	وَ
یہی	وہ لوگ ہیں جو	مہر لگادی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دل اور کان اور

محبتِ دنیا کی مذمت اور ترکِ دنیا کا دنیاوی و اُخروی انجام

(1)...... یعنی جو لوگ دل کھول کر کافر ہوں ان کے لئے اللہ تعالیٰ کے غضب اور بڑے عذاب کی وعید کا ایک سبب یہ ہے کہ انہوں نے آخرت کی بجائے دنیا کی زندگی کو پسند کرلیا اور دنیا کی محبت ان کے کفر کا سبب ہے۔ دوسرا سبب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو ہدایت نہیں دیتا جو سمجھ بوجھ کے باوجود بھی کفر پر ڈٹے رہیں۔ (2)...... یعنی یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں، کانوں اور آنکھوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگادی ہے، نہ وہ غور و فکر کرتے ہیں، نہ وعظ و نصیحت پر توجہ دیتے ہیں، نہ سیدھے اور ہدایت والے راستے کو دیکھتے ہیں اور یہی غفلت کی انتہا کو پہنچے ہوئے ہیں کہ اپنی عاقبت اور انجام کار کے بارے میں نہیں سوچتے۔

سَمْعِهِمْ وَ اَبْصَارِهِمْ ۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾

سَمْعِهِمْ	وَ	اَبْصَارِهِمْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۰۸﴾
ان کے کان	اور	ان کی آنکھوں (پر)	اور	یہ لوگ	وہی	غافل (ہیں)

آنکھوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے اور یہی غافل ہیں ○

لَا جَرَمَ اَنَّهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ ثُمَّ اِنَّ

لَا جَرَمَ	اَنَّهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۰۹﴾ (1)	ثُمَّ	اِنَّ
حقیقت یہ ہے	کہ وہ	آخرت میں	وہی	برباد ہونے والے (ہیں)	پھر	بیشک

حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں ○ پھر بیشک

رَبَّكَ لِلَّذِیْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا

رَبَّكَ	لِلَّذِیْنَ	هَاجَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	فُتِنُوْا
تمہارا رب	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ہجرت کی	(اس کے) بعد	کہ	انہیں ستایا گیا

تمہارا رب ان لوگوں کے لیے جنہوں نے تکلیفیں دیئے جانے کے بعد اپنے گھر بار چھوڑے

ثُمَّ جٰهَدُوْا وَ صَبَرُوْۤا ۙ اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ

ثُمَّ	جٰهَدُوْا	وَ	صَبَرُوْۤا	اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ
پھر	انہوں نے جہاد کیا	اور	صبر کیا	بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا

پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾ ۧ یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۰﴾	یَوْمَ	تَاْتِیْ	كُلُّ نَفْسٍ	تُجَادِلُ	عَنْ نَّفْسِهَا (2)	وَ
مہربان (ہے)	(جس) دن	آئے گی	ہر جان	جھگڑتی ہوئی	اپنی جان کی طرف سے	اور

مہربان ہے ○ یاد کرو جس دن ہر جان اپنی طرف سے جھگڑتی ہوئی آئے گی اور

مہاجر مجاہدین کیلئے بخشش اور رحمت کی بشارت

قیامت کے احوال کی یاددہانی

ع ۲۰ | ۱۴

1 ...... یعنی حقیقت میں یہ لوگ آخرت میں برباد ہونے والے ہیں کہ ان کے لئے جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ سب سے بڑی بدنصیبی دل کی غفلت ہے۔

2 ...... یعنی قیامت کے دن ہر انسان اپنی ذات کے بارے میں جھگڑتا ہوا آئے گا، ہر ایک نَفْسِی نَفْسِی کہتا ہو گا اور سب کو اپنی اپنی پڑی ہو گی۔ جھگڑے سے مراد یہ ہے کہ ہر ایک اپنے دنیاوی عملوں کے بارے میں عذر بیان کرے گا۔

ناشکری کرنے والوں کا انجام

تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾

تُوَفّٰى	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿١١١﴾
پورا دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا بدلہ) جو	اس نے عمل کیا	اور	وہ	ان پر ظلم نہ ہوگا

ہر جان کو اس کا عمل پورا پورا دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہوگا○

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً

وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا	قَرْيَةً[1]	كَانَتْ	اٰمِنَةً
اور	بیان کی	اللہ (نے)	مثال	ایک بستی (کی)	وہ تھی	امن والی

اور اللہ نے ایک بستی کی مثال بیان فرمائی جو امن و اطمینان والی تھی

مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ

مُّطْمَئِنَّةً	يَّاْتِيْهَا	رِزْقُهَا	رَغَدًا	مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ
اطمینان والی	آتا تھا اس کے پاس	اس کا رزق	کثرت (سے)	ہر جگہ سے

ہر طرف سے اس کے پاس اس کا رزق کثرت سے آتا تھا

فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ

فَكَفَرَتْ	بِاَنْعُمِ اللّٰهِ	فَاَذَاقَهَا	اللّٰهُ
تو اس (کے باشندوں) نے ناشکری کی	اللہ کی نعمتوں کی	تو چکھایا اس (کے باشندوں) کو	اللہ (نے)

تو وہاں کے رہنے والے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے لگے تو اللہ نے

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾ وَلَقَدْ

لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ	بِمَا	كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ ﴿١١٢﴾	وَ	لَقَدْ
بھوک اور خوف کے لباس (کا مزہ)	(اس کے) بدلے جو	وہ کام کرتے تھے	اور	ضرور بیشک

ان کے اعمال کے بدلے میں انہیں بھوک اور خوف کے لباس کا مزہ چکھایا○ اور بیشک

[1]...... ممکن ہے کہ اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے مراد مکۂ مکرمہ کے علاوہ کوئی اور بستی ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس سے سابقہ امتوں کی کوئی بستی مراد ہو جس کا حال اس آیت میں بیان کیا گیا ہو۔ اکثر مفسرین کے نزدیک اس بستی سے مراد مکۂ مکرمہ ہے۔

پاکیزہ رزق کھانے اور نعمتِ الٰہی کا شکر ادا کرنے کا حکم

اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں اور شرعی مجبور کیلئے رخصت کا بیان

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْهُمْ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ	مِّنْهُمْ	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ
آیاان کے پاس	ایک رسول	ان میں سے	توانہوں نے جھٹلایااسے	تو پکڑ لیاانہیں	عذاب(نے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک رسول تشریف لایا تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں عذاب نے پکڑ لیا

وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ فَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا

وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	فَكُلُوْا (1)	مِمَّا	رَزَقَكُمُ	اللّٰهُ	حَلٰلًا
اور	وہ	ظالم (تھے)	تو تم کھاؤ	(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	حلال

اور وہ زیادتی کرنے والے تھے ○ تو اللہ کا دیا ہوا حلال پاکیزہ رزق

طَيِّبًا ۪ وَّاشْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ اِنَّمَا

طَيِّبًا	وَّ	اشْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	اِنَّمَا
پاکیزہ	اور	شکر ادا کرو	اللہ کی نعمت (کا)	اگر	تم اس کی عبادت کرتے ہو	صرف

کھاؤ اور اللہ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تم پر

حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَمَآ

حَرَّمَ (2)	عَلَيْكُمُ	الْمَيْتَةَ	وَ	الدَّمَ	وَ	لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ	وَ	مَآ
اس نے حرام کیا	تمہارے اوپر	مُردار	اور	خون	اور	خنزیر کا گوشت	اور	وہ جو

صرف مُردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ

اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ

اُهِلَّ	لِغَيْرِ اللّٰهِ	بِهٖ	فَمَنِ	اضْطُرَّ	غَيْرَ بَاغٍ
(ذبح کے وقت) پکارا جائے	اللہ کے غیر کا (نام)	اس پر	توجو	مجبور ہو جائے	نہ خواہش رکھنے والا

جس کے ذبح کرتے وقت اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا سب حرام کر دیا ہے پھر جو مجبور ہو اس حال میں کہ

(1)...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں مسلمانوں سے خطاب ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے ایمان والو! تم لوٹ، غصب اور خبیث پیشوں سے حاصل کئے ہوئے جو حرام اور خبیث مال کھایا کرتے تھے ان کی بجائے حلال اور پاکیزہ رزق کھاؤ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کا شکر ادا کرو اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ دینِ اسلام انتہائی پاکیزہ دین ہے اور اس دین کو اللہ تعالیٰ نے ہر گندی اور خبیث چیز سے پاک فرمایا ہے اور اس دین میں مسلمانوں کو طہارت و پاکیزگی کی اعلیٰ تعلیمات دی گئی ہیں۔

اپنی طرف سے کوئی چیز حلال یا حرام قرار دینے کی ممانعت

وَّ لَا عَادٍ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾ وَ لَا تَقُوْلُوْا

وَّ	لَا	عَادٍ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۱۵﴾	وَ	لَا تَقُوْلُوْا
اور	نہ	حد سے بڑھنے والا (ہو)	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	تم نہ کہو

نہ خواہش سے کھارہا ہو اور نہ حد سے بڑھ رہا ہو تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور تمہاری زبانیں

لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلٰلٌ وَّ هٰذَا حَرَامٌ

لِمَا	تَصِفُ	اَلْسِنَتُكُمُ	الْكَذِبَ	هٰذَا	حَلٰلٌ	وَّ	هٰذَا	حَرَامٌ
(اس) وجہ سے کہ	بولتی ہیں	تمہاری زبانیں	جھوٹ	یہ	حلال	اور	یہ	حرام (ہے)

جھوٹ بولتی ہیں اس لئے نہ کہو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے

اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ

لِّتَفْتَرُوْا (1)	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَفْتَرُوْنَ	عَلَى اللّٰهِ
کہ تم بہتان باندھو	اللہ پر	جھوٹ	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان باندھتے ہیں	اللہ پر

کہ تم اللہ پر جھوٹ باندھو۔ بیشک جو اللہ پر جھوٹ

الْكَذِبَ لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾ مَتَاعٌ قَلِیْلٌ ۪ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾

الْكَذِبَ	لَا یُفْلِحُوْنَ ﴿۱۱۶﴾	مَتَاعٌ قَلِیْلٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۱۷﴾
جھوٹ	وہ کامیاب نہ ہوں گے	تھوڑا سا فائدہ اٹھانا (ہے)	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)

باندھتے ہیں وہ کامیاب نہ ہوں گے ○ تھوڑا سا فائدہ اٹھانا ہے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○

یہودیوں پر حرام کردہ چیزوں کی طرف اشارہ

وَ عَلَى الَّذِیْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا مَا قَصَصْنَا

وَ	عَلَى الَّذِیْنَ	هَادُوْا	حَرَّمْنَا	مَا	قَصَصْنَا
اور	ان لوگوں پر جو	یہودی ہوئے	ہم نے حرام کیں	(وہ چیزیں) جو	ہم نے بیان کیں

اور ہم نے صرف یہودیوں پر وہ چیزیں حرام کی تھیں جو ہم نے پہلے

(1)...... زمانۂ جاہلیت کے لوگ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حلال اور بعض چیزوں کو حرام کرلیا کرتے اور اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کردیا کرتے تھے۔ یہاں اس کی ممانعت فرمائی گئی اور اسے اللہ تعالیٰ پر افترا فرمایا گیا اور افترا کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ آج کل بھی جو لوگ اپنی طرف سے حلال چیزوں کو حرام بتادیتے ہیں جیسے میلاد شریف کی شیرینی، فاتحہ، گیارہویں، عرس وغیرہ ایصالِ ثواب کی چیزیں جن کی حرمت شریعت میں وارد نہیں ہوئی انہیں اس آیت کے حکم سے ڈرنا چاہئے کہ ایسی چیزوں کی نسبت یہ کہہ دینا کہ یہ شرعاً حرام ہیں اللہ تعالیٰ پر افترا کرنا ہے۔

عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ مَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ

عَلَيْكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	مَا ظَلَمْنٰهُمْ	وَ	لٰكِنْ
تم پر (تمہارے سامنے)	(اس) سے پہلے	اور	ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن

آپ کے سامنے بیان کی ہیں اور ہم نے ان پر ظلم نہیں کیا لیکن

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ عَمِلُوا

كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ﴿۱۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ	رَبَّكَ (1)	لِلَّذِيْنَ	عَمِلُوا
وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	بیشک	تمہارا رب	ان لوگوں کے لئے جو	عمل کرلیں

وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ۝ پھر بیشک تمہارا رب ان لوگوں کے لئے (غفور رحیم ہے) جو

السُّوْٓءَ بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ اَصْلَحُوْۤا

السُّوْٓءَ	بِجَهَالَةٍ	ثُمَّ	تَابُوْا	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ	اَصْلَحُوْۤا
برا	نادانی سے	پھر	وہ توبہ کریں	اس کے بعد	اور	(اپنی) اصلاح کرلیں

نادانی سے برائی کر بیٹھیں پھر اس کے بعد توبہ کریں اور اپنی اصلاح کرلیں

اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾ ع اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ

اِنَّ	رَبَّكَ	مِنْۢ بَعْدِهَا	لَغَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۱۱۹﴾	اِنَّ	اِبْرٰهِيْمَ
(تو) بیشک	تمہارا رب	اس کے بعد	ضرور بخشنے والا	مہربان (ہے)	بیشک	ابراہیم

بیشک تمہارا رب اس کے بعد ضرور بخشنے والا مہربان ہے ۝ بیشک ابراہیم

كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا ؕ وَ

كَانَ	اُمَّةً	قَانِتًا	لِّلّٰهِ	حَنِيْفًا	وَ
تھا	ایک پیشوا، تمام اچھی خصلتوں کا جامع	فرمانبرداری کرنے والا	اللہ کی	ہر باطل سے جدا	اور

تمام اچھی خصلتوں کے مالک (یا) ایک پیشوا، اللہ کے فرمانبردار اور ہر باطل سے جدا تھے اور

توبہ کرنے والوں کیلئے بشارت

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے 9 اوصاف

ع ۲۱/۱۵

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافروں کو اسلام میں داخل ہونے اور گناہگاروں کو گناہ چھوڑنے اور ان سے توبہ کرنے کی ترغیب دی ہے اور اس آیت سے مقصود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی رحمت و مغفرت کی وسعت کا بیان ہے، چنانچہ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو لوگ نادانی سے کفر و معصیت کا ارتکاب کر بیٹھیں، پھر ان سے توبہ کرلیں اور آئندہ اپنی توبہ پر قائم رہ کر اپنے اعمال درست کرلیں تو اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرماتے ہوئے ان کی توبہ قبول فرمالے گا۔

لَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾ شَاكِرًا لِّاَنْعُمِهٖ ؕ اِجْتَبٰىهُ

لَمْ يَكُ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٠﴾	شَاكِرًا	لِّاَنْعُمِهٖ	اِجْتَبٰىهُ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	شکر کرنے والا	اس کی نعمتوں، احسانوں پر	اللہ نے چن لیا اسے

وہ مشرک نہ تھے ○ اس کے احسانات پر شکر کرنے والے، اللہ نے اسے چن لیا

وَ هَدٰىهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾ وَ اٰتَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً ؕ

وَ	هَدٰىهُ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿١٢١﴾	وَ	اٰتَيْنٰهُ	فِى الدُّنْيَا	حَسَنَةً
اور	ہدایت دی اسے	سیدھے راستے کی طرف	اور	ہم نے دی اسے	دنیا میں	بھلائی

اور اسے سیدھے راستے کی طرف ہدایت دی ○ اور ہم نے اسے دنیا میں بھلائی دی

وَ اِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾ ؕ ثُمَّ اَوْحَيْنَاۤ

وَ	اِنَّهٗ	فِى الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿١٢٢﴾	ثُمَّ	اَوْحَيْنَاۤ
اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور قرب والے بندوں میں سے (ہو گا)	پھر	ہم نے وحی بھیجی

اور بیشک وہ آخرت میں قرب والے بندوں میں سے ہو گا ○ پھر ہم نے آپ کی طرف

اِلَيْكَ اَنِ اتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا ؕ وَ

اِلَيْكَ	اَنِ	اتَّبِعْ (1)	مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ	حَنِيْفًا	وَ
تمہاری طرف	کہ	تم (بھی) پیروی کرو	ابراہیم کے دین (کی)	(جو) ہر باطل سے جدا (تھا)	اور

وحی بھیجی کہ (آپ بھی) دینِ ابراہیم کی پیروی کریں جو ہر باطل سے جدا تھے اور

مَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾ اِنَّمَا جُعِلَ السَّبْتُ عَلَى الَّذِيْنَ

مَا كَانَ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿١٢٣﴾	اِنَّمَا	جُعِلَ	السَّبْتُ	عَلَى الَّذِيْنَ
نہیں تھا	مشرکوں میں سے	صرف	مقرر کیا گیا	ہفتہ	ان لوگوں پر جنہوں نے

وہ مشرک نہ تھے ○ ہفتہ صرف انہی لوگوں پر مقرر کیا گیا تھا جنہوں نے

دینِ ابراہیمی کی پیروی کا حکم

ہفتے کے دن کی تعظیم سے متعلق یہودیوں کے اعتراض کا جواب

(1)...... یہاں پیروی سے مراد عقائد اور اصولِ دین میں موافقت کرنا ہے۔ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس پیروی کا جو حکم دیا گیا، اس میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و منزلت اور رفعتِ درجات کا اظہار ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دینِ ابراہیمی کی موافقت فرمانا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُن کے تمام فضائل و کمالات میں سب سے اعلیٰ فضل و شرف ہے۔

اخْتَلَفُوْا فِيْهِ ؕ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَيَحْكُمُ بَيْنَهُمْ

اخْتَلَفُوْا(1)	فِيْهِ	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَيَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
اختلاف کیا	اس کے بارے میں	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن کے بارے میں اختلاف کیا اور بیشک تمہارا رب قیامت کے دن

نیکی کی دعوت کے آداب

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اُدْعُ(2)	اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ
قیامت کے دن	جس میں وہ اختلاف کرتے تھے	تم بلاؤ	اپنے رب کے راستے کی طرف

ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کردے گا جس میں اختلاف کرتے تھے ○ اپنے رب کے راستے کی طرف

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ

بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ	وَ	جَادِلْهُمْ	بِالَّتِيْ	هِيَ
حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ	اور	بحث کرو ان سے	(اس طریقے) سے جو	وہ

حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو

اَحْسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ

اَحْسَنُ	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ
سب سے اچھا (ہو)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	گمراہ ہوا

جو سب سے اچھا ہو، بیشک تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے

جرم کی سزا دینے کا اصول

عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ

عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾	وَ	اِنْ	عَاقَبْتُمْ
اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت پانے والوں کو	اور	اگر	تم سزا دینے لگو

گمراہ ہوا اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○ اور اگر تم (کسی کو) سزا دینے لگو

1 ...... یہودیوں کے نزدیک ہفتے کے دن کی تعظیم کرنا حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے جمعہ کے دن کی تعظیم کی تو انہوں نے اعتراض کرنا شروع کردیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کا رد فرمایا کہ حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں ہفتے کے دن کی تعظیم ہے ہی نہیں بلکہ ان کی شریعت میں جمعہ کے دن کی تعظیم تھی۔ 2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو لوگوں کو اسلام کی دعوت دینے کا حکم فرمایا اور اس کا طریقہ بھی بیان فرمایا جو تین آداب پر مشتمل ہے۔ (1) حکمت کے ساتھ۔ اس سے وہ مضبوط دلیل مراد ہے جو حق کو واضح اور شبہات کو زائل =

فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ ؕ وَ لَىٕنْ صَبَرْتُمْ

فَعَاقِبُوْا	بِمِثْلِ	مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ (1)	وَ	لَىٕنْ	صَبَرْتُمْ
تو سزا دو	(اس کی) مثل	جس کے ساتھ تمہیں تکلیف پہنچائی گئی	اور	ضرور اگر	تم نے صبر کیا

تو ایسی ہی سزا دو جیسی تمہیں تکلیف پہنچائی گئی ہو اور اگر تم صبر کرو

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو صبر کرنے اور غمزدہ نہ ہونے کی ہدایت

لَهُوَ خَیْرٌ لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ وَ اصْبِرْ وَ مَا

لَهُوَ	خَیْرٌ	لِّلصّٰبِرِیْنَ ﴿۱۲۶﴾	وَ	اصْبِرْ	وَ	مَا
(تو) ضرور وہ	سب سے بہتر (ہے)	صبر کرنے والوں کے لئے	اور	تم صبر کرو	اور	نہیں

تو بیشک صبر والوں کیلئے صبر سب سے بہتر ہے ○ اور صبر کرو اور

صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَ لَا تَحْزَنْ عَلَیْهِمْ وَ

صَبْرُكَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ	وَ	لَا تَحْزَنْ	عَلَیْهِمْ	وَ
تمہارا صبر کرنا	مگر	اللہ (کی توفیق) سے	اور	تم غم نہ کرو	ان پر (کا)	اور

تمہارا صبر اللہ ہی کی توفیق سے ہے اور ان کا غم نہ کھاؤ اور

پرہیزگاروں اور نیک لوگوں کیلئے بشارت

لَا تَكُ فِیْ ضَیْقٍ مِّمَّا یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ

لَا تَكُ	فِیْ ضَیْقٍ	مِّمَّا	یَمْكُرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾	اِنَّ	اللّٰهَ
نہ ہو	تنگی میں	(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	بیشک	اللہ

ان کی سازشوں سے دل تنگ نہ ہو ○ بے شک اللہ

مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّ الَّذِیْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ ع

ع ۹ ۲۲

مَعَ الَّذِیْنَ (2)	اتَّقَوْا	وَّ	الَّذِیْنَ	هُمْ	مُّحْسِنُوْنَ ﴿۱۲۸﴾
ان لوگوں کے ساتھ ہے جو	ڈرتے ہیں	اور	جو لوگ	وہ	نیکی کرنے والے (ہیں)

ان لوگوں کے ساتھ ہے جو ڈرتے ہیں اور وہ جو نیکیاں کرنے والے ہیں ○

= کردے۔ (2) اچھی نصیحت کے ساتھ۔ اچھی نصیحت میں یہ چیز بھی داخل ہے کہ کسی کو کسی کام کے فوائد بتائے جائیں اور کسی کام کے نقصانات سے آگاہ کیا جائے، جسے ترغیب وترہیب کہتے ہیں۔ (3) سب سے اچھے طریقے سے بحث کرنے کے ساتھ۔ اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی آیات اور دلائل سے بلائیں۔

1 ...... یعنی اگر تم کسی کو سزا دینے لگو تو وہ سزا جرم کے حساب سے ہو، اُس سے زیادہ نہ ہو اور اگر تم صبر کرو اور انتقام نہ لو تو یہ سب سے بہتر ہے۔ 2 ...... یعنی اے انسان! اگر تو چاہتا ہے کہ میری مدد، میرا فضل اور میری رحمت تیرے شاملِ حال ہو تو تو ان لوگوں میں سے ہو جا جو مجھ سے ڈرتے ہیں اور نیکیاں کرنے والے ہیں۔

سُبْحٰنَ الَّذِیٓ

15

آیات: 111 — رکوع: 12

سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک معراج کا بیان

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَیْلًا

سُبْحٰنَ	الَّذِیْٓ	اَسْرٰی (1)	بِعَبْدِهٖ	لَیْلًا
پاک ہے	(وہ ذات) جس نے	سیر کرائی	اپنے بندے کو	رات کے کچھ حصے (میں)

پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے خاص بندے کو رات کے

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا (2)	الَّذِیْ	بٰرَكْنَا	حَوْلَهٗ
مسجدِ حرام سے	مسجدِ اقصیٰ تک	وہ جو	ہم نے برکتیں رکھیں	اس کے ارد گرد

کچھ حصے میں مسجدِ حرام سے مسجدِ اقصیٰ تک سیر کرائی جس کے ارد گرد ہم نے برکتیں رکھی ہیں

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہی

لِنُرِیَهٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾ وَ

لِنُرِیَهٗ	مِنْ اٰیٰتِنَا	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ﴿۱﴾	وَ
تاکہ ہم دکھائیں اسے	اپنی نشانیوں میں سے	بیشک	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور

تاکہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں، بیشک وہی سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ اور

(1)...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معراج شریف کا تذکرہ ہے۔ یہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ایک جلیل معجزہ اور اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے اور اس سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وہ کمالِ قرب ظاہر ہوتا ہے جو مخلوقِ الٰہی میں آپ کے سوا کسی کو میسر نہیں۔

(2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مکۂ مکرمہ سے بیت المقدس تک رات کے چھوٹے سے حصہ میں تشریف لے جانا نصِ قرآنی سے ثابت ہے، اس کا منکر کافر ہے اور آسمانوں کی سیر اور منازلِ قرب میں پہنچنا احادیثِ صحیحہ معتمدہ مشہورہ سے ثابت ہے جو حدِّ تواتر کے قریب پہنچ گئی ہیں، اس کا منکر گمراہ ہے۔

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	جَعَلْنٰهُ	هُدًى	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	بنادیا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنادیا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا مِنْ دُوْنِیْ وَكِیْلًا ۝۲ ذُرِّیَّةَ مَنْ حَمَلْنَا

اَلَّا تَتَّخِذُوْا	مِنْ دُوْنِیْ	وَكِیْلًا ۝۲	ذُرِّیَّةَ	مَنْ	حَمَلْنَا
کہ تم نہ بناؤ	میرے سوا	کوئی کارساز	(اے اُن کی) اولاد	جنہیں	ہم نے سوار کیا

کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بناؤ ○ اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے

مَعَ نُوْحٍ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ وَ قَضَیْنَاۤ

مَعَ نُوْحٍ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَبْدًا شَكُوْرًا ۝۳ [1]	وَ	قَضَیْنَاۤ
نوح کے ساتھ	بیشک وہ	تھا	بڑا شکر گزار بندہ	اور	ہم نے وحی بھیجی

نوح کے ساتھ سوار کیا، وہ یقیناً بہت شکر گزار بندہ تھا ○ اور ہم نے

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ فِی الْكِتٰبِ لَتُفْسِدُنَّ فِی الْاَرْضِ مَرَّتَیْنِ وَ

اِلٰى بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	فِی الْكِتٰبِ	لَتُفْسِدُنَّ	فِی الْاَرْضِ	مَرَّتَیْنِ	وَ
بنی اسرائیل کی طرف	کتاب میں	ضرور تم فساد کروگے	زمین میں	دو مرتبہ	اور

بنی اسرائیل کی طرف کتاب میں وحی بھیجی کہ ضرور تم زمین میں دو مرتبہ فساد کروگے اور

لَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا

لَتَعْلُنَّ	عُلُوًّا كَبِیْرًا ۝۴	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ اُوْلٰىهُمَا [2]
ضرور تم تکبر کروگے	بڑا تکبر	پھر جب	آیا	ان (دو) میں سے پہلی بار کا وعدہ

تم ضرور بڑا تکبر کروگے ○ پھر جب ان دو مرتبہ میں سے پہلی بار کا وعدہ آیا

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے شکر کی یاددہانی

بنی اسرائیل کے دو مرتبہ فساد کرنے کی خبر

پہلے فساد پر بنی اسرائیل کا انجام

1 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کوئی چیز کھاتے، پیتے یا لباس پہنتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے اور اس کا شکر بجالاتے تھے اس لئے انہیں بطورِ خاص شکر گزار بندہ فرمایا گیا۔ 2 ...... پہلے فساد کی صورت یہ بنی کہ بنی اسرائیل نے تورات کے احکام کی مخالفت کی اور گناہ کے کاموں اور حرام چیزوں کے مرتکب ہونے لگے حتی کہ انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت شعیاء عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا حضرت ارمیاء عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو شہید کر دیا۔ یہ فساد کرنے پر اللہ تعالیٰ نے بہت طاقتور لشکر ان پر مسلط کر دیئے جنہوں نے بنی اسرائیل کے علماء کو قتل کیا، تورات کو جلایا، مسجدِ اقصیٰ کو ویران کیا اور ستر ہزار افراد کو گرفتار کر لیا۔

بربادی کے بعد بنی اسرائیل پر احسانِ الٰہی

بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا لَّنَآ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ فَجَاسُوْا

بَعَثْنَا	عَلَيْكُمْ	عِبَادًا	لَّنَآ	اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ	فَجَاسُوْا
(تو) ہم نے بھیجے	تم پر	بندے	اپنے	سخت لڑائی والے	تو وہ (تمہاری) تلاش میں گھس گئے

تو ہم نے تم پر اپنے بندے بھیجے جو سخت لڑائی والے تھے تو وہ شہروں کے اندر

خِلٰلَ الدِّيَارِ ۭ وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُوْلًا ۝۵ ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ

خِلٰلَ الدِّيَارِ	وَ	كَانَ	وَعْدًا	مَّفْعُوْلًا ۝۵	ثُمَّ	رَدَدْنَا[1]	لَكُمُ
شہروں کے اندر	اور	وہ تھا	ایک وعدہ	پورا ہونے والا	پھر	ہم نے اُلٹ دیا	تمہارا

تمہاری تلاش کیلئے گھس گئے اور یہ ایک وعدہ تھا جسے پورا ہونا تھا۝ پھر ہم نے تمہارا غلبہ

الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَجَعَلْنٰكُمْ

الْكَرَّةَ	عَلَيْهِمْ	وَ	اَمْدَدْنٰكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ	وَ	جَعَلْنٰكُمْ
غلبہ	ان پر	اور	مدد کی تمہاری	مالوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	ہم نے کر دیا تمہیں

ان پر اُلٹ دیا اور مالوں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی اور ہم نے

بنی اسرائیل کو تنبیہ اور دوسرے فساد پر ان کا انجام

اَكْثَرَ نَفِيْرًا ۝۶ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ۣ وَاِنْ

اَكْثَرَ	نَفِيْرًا ۝۶	اِنْ	اَحْسَنْتُمْ	اَحْسَنْتُمْ	لِاَنْفُسِكُمْ	وَ	اِنْ
زیادہ	جتھے (میں)	اگر	تم بھلائی کرو گے	(تو) بھلا کرو گے	اپنی جانوں کا	اور	اگر

تمہاری تعداد بھی زیادہ کر دی۝ اگر تم بھلائی کرو گے تو تم اپنے لئے ہی بہتر کرو گے اور اگر

اَسَاْتُمْ فَلَهَا ۭ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ لِيَسُوْٓءٗا

اَسَاْتُمْ	فَلَهَا	فَاِذَا	جَآءَ	وَعْدُ الْاٰخِرَةِ[2]	لِيَسُوْٓءٗا
تم برا کرو گے	تو اپنی (جان) کے لئے (ہو گا)	پھر جب	آیا	دوسری بار کا وعدہ	تا کہ وہ بگاڑ دیں

تم برا کرو گے تو تمہاری جانوں کیلئے ہی ہو گا۔ پھر جب دوسری بار کا وعدہ آیا تا کہ وہ

1...... یہاں بنی اسرائیل کی بربادی کے بعد دوبارہ سنبھلنے کی داستان بیان کی جارہی ہے کہ گناہوں اور نافرمانیوں کے نتیجے میں تباہ و برباد ہونے کے بعد جب تم نے توبہ کی اور تکبر و فساد سے باز آئے تو ہم نے تمہیں دولت دی اور تمہیں اتنی قوت و طاقت عطا فرمائی کہ تم دوبارہ مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے چنانچہ تمہیں اُن لوگوں پر غلبہ عطا کر دیا گیا جو تم پر مسلط ہو چکے تھے۔ 2...... جب دوسری بار بنی اسرائیل کے فساد کرنے کا وقت آیا اور انہوں نے دوبارہ وہی پرانی حرکتیں کرنا شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے ان پر فارس اور روم والوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے بیتُ المقدس کی مسجد کو ویران کر دیا اور بنی اسرائیل کے شہروں کو تباہ و برباد کر دیا۔

وُجُوْهَكُمْ وَلِیَدْخُلُوا الْمَسْجِدَ كَمَا دَخَلُوْهُ

وُجُوْهَكُمْ	وَ	لِیَدْخُلُوا	الْمَسْجِدَ	كَمَا	دَخَلُوْهُ
تمہارے چہرے	اور	تاکہ داخل ہو جائیں	مسجد (میں)	جیسے	وہ داخل ہوئے اس میں

تمہارے چہرے بگاڑ دیں اور تاکہ مسجد میں داخل ہو جائیں جیسے پہلی بار اس میں

اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّلِیُتَبِّرُوْا مَا عَلَوْا تَتْبِیْرًا ۝۷ عَسٰى

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	لِیُتَبِّرُوْا	مَا	عَلَوْا	تَتْبِیْرًا ۝۷ [1]	عَسٰى
پہلی بار	اور	تاکہ تباہ و برباد کر دیں	جس (چیز پر)	وہ غلبہ پائیں	تباہ و برباد کرنا	قریب ہے

داخل ہوئے تھے اور جس چیز پر غلبہ پائیں اسے تباہ و برباد کر دیں ۝ قریب ہے کہ

بنی اسرائیل کو دو بار تنبیہ

رَبُّكُمْ اَنْ یَّرْحَمَكُمْ ۚ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ۘ وَ

وقف لازم

رَبُّكُمْ	اَنْ	یَّرْحَمَكُمْ	وَ	اِنْ	عُدْتُّمْ	عُدْنَا	وَ
تمہارا رب	کہ	وہ رحم فرمائے تم پر	اور	اگر	تم لوٹے	(تو) ہم دوبارہ (سزا) دیں گے	اور

تمہارا رب تم پر رحم فرمائے اور اگر تم پھر دوبارہ (شرارت) کرو گے تو ہم دوبارہ (سزا) دیں گے اور

جَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِیْنَ حَصِیْرًا ۝۸ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ

جَعَلْنَا	جَهَنَّمَ	لِلْكٰفِرِیْنَ	حَصِیْرًا ۝۸	اِنَّ	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	یَهْدِیْ
ہم نے بنا دیا	جہنم (کو)	کافروں کے لئے	قید خانہ	بیشک	یہ قرآن	ہدایت دیتا ہے

ہم نے جہنم کو کافروں کیلئے قید خانہ بنا دیا ہے ۝ بیشک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے

قرآن مجید کی شان و خوبیاں

لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ وَیُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ

لِلَّتِیْ	هِیَ	اَقْوَمُ	وَ	یُبَشِّرُ	الْمُؤْمِنِیْنَ
(اس راستے) کی جو	وہ	سب سے سیدھا (ہے)	اور	بشارت دیتا ہے	(اُن) ایمان والوں (کو)

جو سب سے سیدھی ہے اور نیک اعمال کرنے والے مومنوں کو

[1]......بنی اسرائیل کے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے اگر ہم اپنی تاریخ کو دیکھیں تو پہلی نظر میں ہی مسلمانوں کے عروج وزوال کا سبب واضح ہو جائے گا کہ مسلمان جب تک احکامِ قرآن اور اطاعتِ رسول پر عمل پیرا رہے تو دنیا بھر میں انہیں غلبہ، قوت اور اقتدار حاصل رہا اور جب سے انہوں نے قرآن وحدیث کی پیروی میں سستی کرنا شروع کی اور حرام وناجائز افعال میں مبتلا ہوئے تب سے ان کی شوکت اور اقتدار زوال پذیر ہونا شروع ہو گئی، اگر اب بھی مسلمان نہ سنبھلے اور انہوں نے اپنی عملی حالت کو نہ سدھارا تو حالات اس سے بھی بدتر ہو جائیں گے۔

الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِیْرًاۙ(۹) وَّ

الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ	الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا كَبِیْرًا (۹)	وَّ
جو	عمل کرتے ہیں	اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	بڑا ثواب (ہے)	اور

خوشخبری دیتا ہے کہ ان کے لیے بہت بڑا ثواب ہے ○ اور

اَنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ اَعْتَدْنَا لَهُمْ

اَنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ
یہ کہ	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

یہ کہ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے ہم نے ان کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا۠(۱۰) وَ یَدْعُ الْاِنْسَانُ بِالشَّرِّ دُعَآءَهٗ بِالْخَیْرِؕ

عَذَابًا اَلِیْمًا (۱۰)	وَ	یَدْعُ	الْاِنْسَانُ	بِالشَّرِّ (1)	دُعَآءَهٗ	بِالْخَیْرِ
دردناک عذاب	اور	دعا کر دیتا ہے	آدمی	برائی کی	(جیسے) اس کا دعا کرنا	بھلائی کی

تیار کر رکھا ہے ○ اور (کبھی) آدمی برائی کی دعا کر بیٹھتا ہے جیسے وہ بھلائی کی دعا کرتا ہے

بد دعا کرنے میں انسان کا حال

ع ۱

وَ كَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا(۱۱) وَ جَعَلْنَا الَّیْلَ وَ النَّهَارَ

وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	عَجُوْلًا (۱۱) (2)	وَ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ
اور	ہے	آدمی	بڑا جلد باز	اور	ہم نے بنایا	رات	اور	دن (کو)

اور آدمی بڑا جلد باز ہے ○ اور ہم نے رات اور دن کو دو نشانیاں

قدرتِ الٰہی کی دو عظیم نشانیاں

اٰیَتَیْنِ فَمَحَوْنَاۤ اٰیَةَ الَّیْلِ وَ جَعَلْنَاۤ اٰیَةَ النَّهَارِ مُبْصِرَةً

اٰیَتَیْنِ	فَمَحَوْنَاۤ	اٰیَةَ الَّیْلِ	وَ	جَعَلْنَاۤ	اٰیَةَ النَّهَارِ	مُبْصِرَةً
دو نشانیاں	تو ہم نے مٹا ہوا کیا	رات کی نشانی (کو)	اور	بنایا	دن کی نشانی (کو)	دیکھنے والی

بنایا پھر ہم نے رات کی نشانی کو مٹا ہوا کیا اور دن کی نشانی کو دیکھنے والی بنایا

(1)...... غصے میں اپنے یا کسی مسلمان کیلئے بد دعا نہیں کرنی چاہئے اور ہمیشہ منہ سے اچھی بات نکالنی چاہئے کہ نہ معلوم کون سا وقت قبولیت کا ہو۔ ہمارے معاشرے میں عموماً مائیں بچوں کو طرح طرح کی بد دعائیں دیتی رہتی ہیں، مثلاً تیرا بیڑا غرق ہو، تو تباہ ہو جائے، تو مر جائے، تجھے کیڑے پڑیں وغیرہ وغیرہ، اس طرح کے جملوں سے احتراز لازم ہے۔ (2)...... دینی اور دنیاوی بعض کاموں میں جلدی اچھی ہے اور بہت سے کام ایسے ہیں جن میں جلد بازی بری ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض اوقات عبادات ہی ضائع ہو جاتی ہیں اور کبھی دنیاوی معاملات میں بھی شدید نقصان ہو جاتا ہے، پھر ندامت اور پچھتاوے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

لِّتَبْتَغُوْا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَ

لِّتَبْتَغُوْا (1)	فَضْلًا (2)	مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	لِتَعْلَمُوْا	عَدَدَ السِّنِیْنَ	وَ
تاکہ تم تلاش کرو	فضل	اپنے رب سے (کا)	اور	تاکہ تم جان لو	سالوں کی گنتی	اور

تاکہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم سالوں کی گنتی اور

انسان کی قسمت ہر وقت اس کے ساتھ ہے

الْحِسَابَ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا (۱۲) وَ كُلَّ اِنْسَانٍ

الْحِسَابَ	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَصَّلْنٰهُ تَفْصِیْلًا (۱۲)	وَ	كُلَّ اِنْسَانٍ
حساب	اور	ہر چیز	ہم نے خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا اسے	اور	ہر انسان

حساب جان لو اور ہم نے ہر چیز کو خوب جدا جدا تفصیل سے بیان کر دیا ○ اور ہر انسان کی

بروزِ قیامت اعمال نامہ ملنے اور اسے پڑھنے کا منظر

اَلْزَمْنٰهُ طٰٓىٕرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ؕ وَ نُخْرِجُ لَهٗ

اَلْزَمْنٰهُ	طٰٓىٕرَهٗ	فِیْ عُنُقِهٖ (3)	وَ	نُخْرِجُ	لَهٗ
ہم نے لازم کر دی اسے	اس کی قسمت	اس کی گردن میں	اور	ہم نکالیں گے	اس کے لئے

قسمت ہم نے اس کے گلے میں لگا دی ہے اور ہم اس کیلئے

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا (۱۳) اِقْرَاْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	كِتٰبًا	یَّلْقٰىهُ	مَنْشُوْرًا (۱۳)	اِقْرَاْ
قیامت کے دن	ایک اعمال نامہ	وہ پائے گا اسے	کھلا ہوا	(فرمایا جائے گا) پڑھ

قیامت کے دن ایک نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا ○ (فرمایا جائے گا کہ) اپنا

انسان کو اپنی ہدایت اور نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا

كِتٰبَكَ ؕ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا (۱۴) ؕ مَنِ

كِتٰبَكَ	كَفٰى	بِنَفْسِكَ	الْیَوْمَ	عَلَیْكَ	حَسِیْبًا (۱۴)	مَنِ
اپنا اعمال نامہ	کافی ہے	تمہاری جان	آج	تجھ پر	حساب کرنے والا	جس نے

نامۂ اعمال پڑھ، آج اپنے متعلق حساب کرنے کیلئے تو خود ہی کافی ہے ○ جس نے

1...... اس سے معلوم ہوا کہ بیکار رہنا اور کمائی نہ کرنا بہت نامناسب ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو ہاتھ پاؤں اور دیگر جسمانی اعضاء سلامت ہونے اور کمائی کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اپنوں یا پرایوں سے مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ 2...... اس سے معلوم ہوا کہ رزق حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، محض ہماری کمائی کا نتیجہ نہیں، اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اپنے ہنر و کمال پر ناز نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت پر نگاہ رکھے۔ 3...... یعنی جو کچھ کسی بھی آدمی کے لئے مقدر کیا گیا ہے، اچھا یا برا، نیک بختی یا بد بختی وہ اس کو اس طرح لازم ہے اور ہر وقت اس طرح اس کے ساتھ =

اهْتَدٰى فَاِنَّمَا یَهْتَدِیْ لِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا

اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	یَهْتَدِیْ	لِنَفْسِهٖ [1]	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا
ہدایت پائی	توصرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی جان کیلئے	اور	جو	گمراہ ہوا	توصرف

ہدایت پائی اس نے اپنے فائدے کیلئے ہی ہدایت پائی اور جو گمراہ ہوا تو

یَضِلُّ عَلَیْهَا ؕ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

یَضِلُّ	عَلَیْهَا	وَ	لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ
وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی (جان) پر	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی (جان)

اپنے نقصان کو ہی گمراہ ہوا اور کوئی جان کسی دوسری جان کا

وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَ مَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾

وِّزْرَ اُخْرٰى	وَ	مَا كُنَّا	مُعَذِّبِیْنَ	حَتّٰى	نَبْعَثَ	رَسُوْلًا ﴿۱۵﴾
دوسری کا بوجھ	اور	ہم نہیں ہیں	عذاب دینے والے	یہاں تک کہ	بھیج دیں	رسول

بوجھ نہیں اٹھائے گی اور ہم کسی کو عذاب دینے والے نہیں ہیں جب تک کوئی رسول نہ بھیج دیں ○

وَ اِذَاۤ اَرَدْنَاۤ اَنْ نُّهْلِكَ قَرْیَةً اَمَرْنَا

وَ	اِذَاۤ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نُّهْلِكَ	قَرْیَةً	اَمَرْنَا
اور	جب	ہم ارادہ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	ہلاک کردیں	کسی بستی (کو)	(تو) ہم احکام بھیجتے ہیں

اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس کے خوشحال لوگوں کو

مُتْرَفِیْهَا فَفَسَقُوْا فِیْهَا فَحَقَّ

مُتْرَفِیْهَا	فَفَسَقُوْا	فِیْهَا	فَحَقَّ
اس کے خوشحال لوگوں (پر)	پھر وہ نافرمانی کرتے ہیں	اس (بستی) میں	پھر پوری ہوجاتی ہے

احکام بھیجتے ہیں پھر وہ اس بستی میں نافرمانی کرتے ہیں تو اس بستی پر

=رہے گی جیسے گلے کا ہار کہ آدمی جہاں جاتا ہے وہ ساتھ رہتا ہے، کبھی جدا نہیں ہوتا۔

(1)......اس آیت کا منشا یہ ہے کہ انسان کو اپنی ہدایت و نیک اعمال کا بدلہ ضرور ملے گا، یہ نہ ہوگا کہ نیکی تو یہ کرے اور جزا کسی اور کو دے دی جائے اور یہ خود محروم رہے، ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اس کی نیکی سے دوسرے کو بھی فائدہ پہنچ جائے جیسے ایصالِ ثواب یا صدقہ جاریہ وغیرہ کی صورت میں ہوتا ہے۔ یونہی آدمی کے بھٹکنے کا گناہ اور وبال بھی اسی پر ہوگا، یہ نہیں ہوگا کہ ایک آدمی دوسروں کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے، ہاں جہاں تک گناہ کی ترغیب دینے کا یا اس کے اسباب=

سابقہ قوموں کی ہلاکت کا اجمالی بیان اور علمِ الٰہی

عَلَیْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنٰهَا تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا

عَلَیْهَا	الْقَوْلُ	فَدَمَّرْنٰهَا	تَدْمِیْرًا ﴿۱۶﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا
اس پر	بات	تو تباہ و برباد کر دیتے ہیں اسے	تباہ و برباد کرنا	اور	کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں

بات پوری ہو جاتی ہے تو ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ○ اور ہم نے

مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مِنْۢ بَعْدِ نُوْحٍ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ
قوموں میں سے	نوح کے بعد	اور	کافی ہے	تمہارا رب	اپنے بندوں کے گناہوں سے

نوح کے بعد کتنی ہی قومیں ہلاک کر دیں اور تمہارا رب اپنے بندوں کے گناہوں کی کافی

دنیا اور آخرت کے طلبگاروں کا بیان

خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ مَنْ كَانَ یُرِیْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ

خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۱۷﴾	مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	الْعَاجِلَةَ (2)	عَجَّلْنَا	لَهٗ
خبر دار	دیکھنے والا	جو	چاہتا ہے	جلدی والی (یعنی دنیا)	ہم جلد دیدیتے ہیں	اس کو

خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ جو جلدی والی (دنیا) چاہتا ہے تو ہم جسے چاہتے ہیں

فِیْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِیْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ

فِیْهَا	مَا	نَشَآءُ	لِمَنْ	نُّرِیْدُ	ثُمَّ	جَعَلْنَا	لَهٗ
اس (دنیا) میں	جو	ہم چاہتے ہیں	جس کے لئے	چاہتے ہیں	پھر	ہم نے بنا رکھی ہے	اس کے لیے

اس کیلئے دنیا میں جو چاہتے ہیں جلد دیدیتے ہیں پھر ہم نے اس کے لیے

جَهَنَّمَۚ یَصْلٰىهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾ وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَةَ

جَهَنَّمَ	یَصْلٰىهَا	مَذْمُوْمًا	مَّدْحُوْرًا ﴿۱۸﴾	وَ	مَنْ	اَرَادَ	الْاٰخِرَةَ
جہنم	وہ داخل ہو گا اس میں	مذمت کیا ہوا	مردود کیا ہوا	اور	جو	چاہے	آخرت

جہنم بنا رکھی ہے جس میں وہ مذموم، مردود ہو کر داخل ہو گا ○ اور جو آخرت چاہتا ہے

== مہیا کرنے کا تعلق ہے تو اس کا گناہ بہر حال اپنی جگہ ملے گا۔

1 ...... اس میں بطورِ خاص کفارِ مکہ اور عمومی طور پر ساری کائنات کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے کہ اگر انہوں نے سابقہ امتوں کی طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی والا راستہ اختیار کیا اور اسی پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ ان امتوں کی طرح انہیں بھی کہیں عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔ 2 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ دنیا اتنی ہی ملے گی جتنی نصیب میں ہے خواہ اسے فکر سے حاصل کریں یا فراغت سے، لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اپنی دنیا بہتر بنانے کے لئے اپنی آخرت کو برباد نہ کرے، ==

اللہ تعالیٰ کی عطا سب کو عام ہے

دنیا کے مقابلے میں آخرت کو ترجیح دی جائے

اللہ تعالیٰ کا شریک بنانے کا انجام

وَ سَعٰى لَهَا سَعْیَهَا وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓىٕكَ

وَ	سَعٰى	لَهَا	سَعْیَهَا	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ	فَاُولٰٓىٕكَ
اور	کوشش کرے	اس کیلئے	اس کی سی کوشش	اور	وہ	ایمان والا (بھی ہو)	تو یہ لوگ

اور اس کیلئے ایسی کوشش کرتا ہے جیسی کرنی چاہیے اور وہ ایمان والا بھی ہو تو یہی وہ لوگ ہیں

كَانَ سَعْیُهُمْ مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ كُلًّا نُّمِدُّ هٰۤؤُلَآءِ وَ هٰۤؤُلَآءِ

كَانَ	سَعْیُهُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۱۹﴾ (1)	كُلًّا (2)	نُّمِدُّ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	هٰۤؤُلَآءِ
ہوگی	ان کی کوشش	مقبول	سب (کی)	ہم مدد کرتے ہیں	اِن کی	اور	اُن کی

جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی ○ ہم آپ کے رب کی عطا سے اِن (دنیا کے طلبگاروں) اور اُن

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ ؕ وَ مَا كَانَ عَطَآءُ رَبِّكَ مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾ اُنْظُرْ كَیْفَ

مِنْ عَطَآءِ رَبِّكَ	وَ	مَا كَانَ	عَطَآءُ رَبِّكَ	مَحْظُوْرًا ﴿۲۰﴾	اُنْظُرْ	كَیْفَ
تیرے رب کی عطا سے	اور	نہیں ہے	تیرے رب کی عطا	روکی ہوئی	تم دیکھو	کیسے

(آخرت کے طلبگاروں) سب کی مدد کرتے ہیں اور تمہارے رب کی عطا پر کوئی روک نہیں ○ دیکھو! ہم نے

فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ وَ لَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ

فَضَّلْنَا	بَعْضَهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	اَكْبَرُ
ہم نے بڑائی دی	ان کے بعض (کو)	بعض پر	اور	ضرور آخرت	سب سے بڑی (ہے)

ان میں ایک کو دوسرے پر کیسی بڑائی دی اور بیشک آخرت درجات کے اعتبار سے

دَرَجٰتٍ وَّ اَكْبَرُ تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ

دَرَجٰتٍ	وَّ	اَكْبَرُ	تَفْضِیْلًا ﴿۲۱﴾	لَا تَجْعَلْ	مَعَ اللّٰهِ
درجات (میں)	اور	سب سے بڑی (ہے)	فضیلت (میں)	تو نہ ٹھہرا	اللہ کے ساتھ

سب سے بڑی ہے اور فضیلت میں سب سے بڑی ہے ○ اے سننے والے! اللہ کے ساتھ

==یونہی وہ کسی کی دنیا کی خاطر بھی اپنی آخرت تباہ نہ کرے۔

1...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ عمل کی مقبولیت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں: (1) طالبِ آخرت ہونا یعنی نیت نیک۔ (2) سعی یعنی عمل کو باہتمام اس کے حقوق کے ساتھ ادا کرنا۔ (3) ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ 2...... دنیا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سب کو عطا فرما رہا ہے، سب کو روزی مل رہی ہے، دنیا میں سب اس سے فیض اُٹھاتے ہیں نیک ہوں یا بد البتہ انجام ہر ایک کا اس کے حسبِ حال ہوگا اور اگلی آیت میں فرمایا کہ دیکھو! ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر مال، عزت، شہرت، ==

شرک کی ممانعت اور والدین سے متعلق عظیم الشان تعلیم

ع ۲ ۲ ۲

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾ ع وَ قَضٰى

اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتَقْعُدَ	مَذْمُوْمًا	مَّخْذُوْلًا ﴿۲۲﴾	وَ	قَضٰى
دوسرا معبود	(اگر ایسا کیا) تو تو بیٹھا رہے گا	مذمت کیا ہوا	بے یار و مددگار	اور	حکم فرمایا

دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تو مذموم، بے یار و مددگار ہو کر بیٹھا رہے گا○ اور تمہارے رب نے

رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَ بِالْوَالِدَیْنِ

رَبُّكَ	اَلَّا تَعْبُدُوْٓا	اِلَّآ	اِیَّاهُ	وَ	بِالْوَالِدَیْنِ
تمہارے رب (نے)	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اسی کی	اور	ماں باپ کے ساتھ

حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ

اِحْسَانًا ؕ اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ

اِحْسَانًا	اِمَّا	یَبْلُغَنَّ	عِنْدَكَ	الْكِبَرَ	اَحَدُهُمَآ	اَوْ
اچھا سلوک (کرو)	اگر	وہ پہنچ جائیں	تیرے سامنے	بڑھاپے (کو)	ان میں سے کوئی ایک	یا

اچھا سلوک کرو۔ اگر تیرے سامنے ان میں سے کوئی ایک یا دونوں

كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا وَ قُلْ لَّهُمَا

كِلٰهُمَا	فَلَا تَقُلْ	لَّهُمَآ	اُفٍّ	وَّ	لَا تَنْهَرْهُمَا	وَ	قُلْ	لَّهُمَا
دونوں	تو تم نہ کہنا	ان سے	اف	اور	نہ جھڑکنا انہیں	اور	تم کہنا	ان سے

بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف تک نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ وَ اخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَ

قَوْلًا كَرِیْمًا ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	لَهُمَا	جَنَاحَ الذُّلِّ	مِنَ الرَّحْمَةِ	وَ
تعظیم کی بات	اور	جھکا کر رکھ	ان کے لیے	عاجزی کا بازو	نرم دلی سے	اور

خوبصورت، نرم بات کہنا○ اور ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو جھکا کر رکھ اور

═ کمال میں بڑائی دی ہے لیکن ان تمام چیزوں کے ساتھ یہ حقیقت ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ درجات اور فضیلت کے اعتبار سے آخرت ہی سب سے بڑی چیز ہے۔

(1)...... اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا مطالعہ کرنے سے ہر ذی شعور انسان پر واضح ہو جائے گا کہ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور ان کے حقوق کی رعایت کرنے کی جیسی عظیم تعلیم اسلام نے اپنے ماننے والوں کو دی ہے ویسی پوری دنیا میں پائے جانے والے دیگر مذاہب میں نظر نہیں آتی۔ فی زمانہ غیر مسلم ممالک میں بوڑھے والدین ایسی نازک ترین صورتِ حال کا شکار ہیں کہ ان کی جوان اولاد کسی طور پر بھی انہیں سنبھالنے اور ان کی خدمت کر کے ان کا سہارا بننے ═

قُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾ؕ

قُلْ	رَّبِّ (1)	ارْحَمْهُمَا	كَمَا	رَبَّيٰنِيْ	صَغِيْرًا ﴿۲۴﴾
عرض کر	اے میرے رب	تو رحم فرما ان دونوں پر	جیسے	انہوں نے پالا مجھے	بچپن (میں)

دعا کر کہ اے میرے رب! تو ان دونوں پر رحم فرما جیسا ان دونوں نے مجھے بچپن میں پالا ○

مسلمانوں کو ایک تنبیہ

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ ؕ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ

رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَا	فِيْ نُفُوْسِكُمْ	اِنْ	تَكُوْنُوْا	صٰلِحِيْنَ
تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اگر	تم ہوئے	نیک

تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے دلوں میں ہے۔ اگر تم لائق ہوئے

رشتہ دار، مسکین اور مسافر کو اس کا حق دینے کا حکم اور اسراف کی ممانعت

فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾ وَ اٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ

فَاِنَّهٗ	كَانَ	لِلْاَوَّابِيْنَ	غَفُوْرًا ﴿۲۵﴾	وَ	اٰتِ	ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ
تو بیشک وہ	ہے	توبہ کرنے والوں کو	بخشنے والا	اور	دو	رشتہ دار (کو)	اس کا حق

تو بیشک وہ توبہ کرنے والوں کو بخشنے والا ہے ○ اور رشتہ داروں کو ان کا حق دو

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں

وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ وَ لَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ

وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	وَ	لَا تُبَذِّرْ	تَبْذِيْرًا ﴿۲۶﴾ (2)	اِنَّ
اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	اور	فضول خرچی نہ کرو	فضول خرچی کرنا	بیشک

اور مسکین اور مسافر کو (بھی دو) اور فضول خرچی نہ کرو ○ بیشک

الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْۤا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ؕ وَ كَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ

الْمُبَذِّرِيْنَ	كَانُوْۤا	اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ (3)	وَ	كَانَ	الشَّيْطٰنُ	لِرَبِّهٖ
فضول خرچی کرنے والے	ہیں	شیطانوں کے بھائی	اور	ہے	شیطان	اپنے رب کا

فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا

=کے لئے تیار نہیں ہوتی، اسی وجہ سے وہاں کی حکومتیں ایسی پناہ گاہیں بنانے پر مجبور ہیں جہاں بوڑھے اور بیمار والدین اپنی زندگی کے آخری ایام گزار سکیں۔

1 ...... والدین کیلئے دعا کو اپنے روزانہ کے معمولات میں داخل کر لینا چاہئے اور ان کی صحت و تندرستی، ایمان وعافیت کی سلامتی، بے حساب بخشش اور جنت میں داخلے کی دعا کرتے رہنا چاہئے۔ کافر والدین کے لئے ہدایت و ایمان کی دعا کرنی چاہئے کہ یہی اُن کے حق میں رحمت ہے۔ 2 ...... غیرِ حق میں صرف کرنا اسراف ہے اور یہ بلاشبہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ اس سے متعلق مزید تفصیل تفسیر صراطُ الجنان، ج5، ص447 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 3 ...... فضول خرچی کرنے والوں کو=

محتاج سے اچھی بات کہنے کا حکم

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾ وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ

كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾	وَ	اِمَّا	تُعْرِضَنَّ	عَنْهُمُ	ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ	مِّنْ رَّبِّكَ
بڑاناشکرا	اور	اگر	تم منہ پھیرو	ان سے	رحمت کے انتظار (میں)	اپنے رب کی طرف سے

بڑاناشکرا ہے ○ اور اگر تم اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے

خرچ کرنے میں اعتدال کی تاکید

تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ وَ لَا تَجْعَلْ يَدَكَ

تَرْجُوْهَا	فَقُلْ	لَّهُمْ	قَوْلًا مَّيْسُوْرًا ﴿۲۸﴾ (1)	وَ	لَا تَجْعَلْ	يَدَكَ
جس کی تم امید رکھتے ہو	تو کہو	ان سے	آسان بات	اور	نہ رکھو	اپنے ہاتھ (کو)

ان سے منہ پھیرو تو ان سے آسان بات کہو ○ اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے

مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَ لَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ

مَغْلُوْلَةً (2)	اِلٰى عُنُقِكَ	وَ	لَا تَبْسُطْهَا	كُلَّ الْبَسْطِ	فَتَقْعُدَ
بندھاہوا	اپنی گردن سے	اور	نہ پھیلاؤ اسے	پورا پھیلانا	(اگر ایسا کیا) تو بیٹھے رہو گے

بندھاہوا نہ رکھو اور نہ پورا کھول دو کہ پھر ملامت میں،

رزق کی وسعت و تنگی سے متعلق دستور

مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ

مَلُوْمًا	مَّحْسُوْرًا ﴿۲۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ
ملامت کئے ہوئے	حسرت زدہ	بیشک	تمہارارب	کشادہ کردیتا ہے	رزق	جس کیلئے

حسرت میں بیٹھے رہ جاؤ ○ بیشک تمہارا رب جس کیلئے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَ يَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا

يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرًا
چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا ہے	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خوب خبر رکھنے والا

رزق کھول دیتا ہے اور تنگ کردیتا ہے بیشک وہ اپنے بندوں کی خوب خبر رکھنے والا،

=شیطانوں کا بھائی فرمایا گیا کیونکہ یہ ان کے راستے پر چلتے ہیں۔

(1)...... یعنی اگر کسی وقت تمہارے پاس فوری دینے کو کچھ نہ ہو تو ان سے آسان بات کہو جیسے اُن کی خوش دلی کے لئے اُن سے وعدہ کرلو یا اُن کے حق میں دعا کردو۔ کسی بھی صورت مجبور رشتے دار، مسکین یا سائل کو جھڑکنا نہیں چاہئے اور مستحق کو جھڑکنا حرام ہے، البتہ جو غیرِ مستحق ہے اسے نہ دینے کا حکم ہے۔ (2)...... اس آیت میں خرچ کرنے میں اعتدال کو ملحوظ رکھنے کا فرمایا گیا ہے اور اسے ایک مثال سے سمجھایا گیا کہ نہ تو اس طرح ہاتھ روکو کہ بالکل خرچ ہی نہ کرو اور یہ معلوم=

ع ۸/۳

غربت کے خوف سے اولاد قتل کرنے کی ممانعت

بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾ع وَ لَا تَقْتُلُوْۤا اَوْلَادَكُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍؕ نَحْنُ

بَصِیْرًا ﴿۳۰﴾	وَ	لَا تَقْتُلُوْۤا	اَوْلَادَكُمْ	خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ (1)	نَحْنُ
دیکھنے والا	اور	تم قتل نہ کرو	اپنی اولاد	مفلسی، غربت کے ڈر (سے)	ہم

دیکھنے والا ہے ○ اور غربت کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، ہم

زنا کی ممانعت

نَرْزُقُهُمْ وَ اِیَّاكُمْؕ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾ وَ

نَرْزُقُهُمْ	وَ	اِیَّاكُمْ	اِنَّ	قَتْلَهُمْ	كَانَ	خِطْاً كَبِیْرًا ﴿۳۱﴾	وَ
رزق دیں گے انہیں	اور	تمہیں	بیشک	انہیں قتل کرنا	ہے	بہت بڑا گناہ	اور

انہیں بھی رزق دیں گے اور تمہیں بھی، بیشک انہیں قتل کرنا کبیرہ گناہ ہے ○ اور

ناحق قتل کرنے کی ممانعت

لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةًؕ وَ سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾ وَ

لَا تَقْرَبُوا	الزِّنٰۤى (2)	اِنَّهٗ	كَانَ	فَاحِشَةً	وَ	سَآءَ سَبِیْلًا ﴿۳۲﴾	وَ
قریب نہ جاؤ	زنا (کے)	بیشک وہ	ہے	بے حیائی	اور	بہت ہی برا راستہ	اور

بدکاری کے پاس نہ جاؤ بیشک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی برا راستہ ہے ○ اور

قصاص میں قتل کی اجازت اور اس کی حدود و قیود

لَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّؕ وَ

لَا تَقْتُلُوا	النَّفْسَ	الَّتِیْ	حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ
قتل نہ کرو	کسی جان (کو)	جس کی	حرمت رکھی	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور

جس جان کی اللہ نے حرمت رکھی ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور

مَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا

مَنْ	قُتِلَ	مَظْلُوْمًا	فَقَدْ	جَعَلْنَا	لِوَلِیِّهٖ	سُلْطٰنًا
جو	قتل کیا جائے	مظلوم (ہو کر)	تو بیشک	ہم نے دیا ہے	اس کے وارث کو	قابو

جو مظلوم ہو کر مارا جائے تو ہم نے اس کے وارث کو قابو دیا ہے

=ہو گویا کہ ہاتھ گلے سے باندھ دیا گیا ہے اور دینے کے لئے ہل ہی نہیں سکتا، ایسا کرنا تو سببِ ملامت ہوتا ہے کہ بخیل کنجوس کو سب لوگ برا کہتے ہیں اور نہ ایسا ہاتھ کھولو کہ اپنی ضروریات کے لئے بھی کچھ باقی نہ رہے کہ اس صورت میں آدمی کو پریشان ہو کر بیٹھنا پڑتا ہے۔

1 ......زمانۂ جاہلیت میں بہت سے اہلِ عرب اپنی چھوٹی بچیوں کو اس لئے زندہ دفن کر دیتے تھے کہ وہ اپنی غربت و مفلسی کی وجہ سے انہیں کہاں سے کھلائیں گے۔ اس آیت میں انہیں اس حرکت سے روکا گیا ہے اور یہ بھی اسلام کے زریں کارناموں میں سے ایک ہے کہ اس نے قتل و بربریت کی اس بدترین صورت کا بھی=

مالِ یتیم کی حفاظت اور عہد پورا کرنے کا حکم

فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِؕ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَقْرَبُوْا

فَلَا یُسْرِفْ	فِّی الْقَتْلِ	اِنَّهٗ	كَانَ	مَنْصُوْرًا ﴿۳۳﴾ (1)	وَ	لَا تَقْرَبُوْا
تو وہ حد سے نہ بڑھے	قتل (قصاص) میں	بیشک وہ	ہے	مدد کیا ہوا	اور	تم قریب نہ جاؤ

تو وہ وارث قتل کا بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے۔ بیشک اس کی مدد ہونی ہے ○ اور یتیم کے مال کے

مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰى

مَالَ الْیَتِیْمِ (2)	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ	حَتّٰى
یتیم کے مال (کے)	مگر	(اس طریقے کے) ساتھ جو	وہ	سب سے اچھا (ہو)	یہاں تک کہ

پاس نہ جاؤ مگر اسی طریقے سے جو سب سے اچھا ہے یہاں تک کہ

یَبْلُغَ اَشُدَّه۪ٗ وَ اَوْفُوْا بِالْعَهْدِۚ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ

یَبْلُغَ	اَشُدَّهٗ	وَ	اَوْفُوْا	بِالْعَهْدِ	اِنَّ	الْعَهْدَ	كَانَ
وہ پہنچ جائے	اپنی جوانی، پکی عمر (کو)	اور	پورا کرو	عہد کو	بیشک	عہد	ہے

وہ اپنی پکی عمر کو پہنچ جائے اور عہد پورا کرو بیشک عہد کے بارے میں

ناپ تول پورا کرنے کا حکم

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾ وَ اَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِؕ

مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۴﴾	وَ	اَوْفُوا	الْكَیْلَ	اِذَا	كِلْتُمْ	وَ زِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ
پوچھی جانے والی چیز	اور	پورا کرو	ناپ	جب	تم ناپ کرو	اور وزن کرو	صحیح ترازو کے ساتھ

سوال کیا جائے گا ○ اور جب ناپ کرو تو پورا ناپ کرو اور بالکل صحیح ترازو سے وزن کرو۔

جھوٹ بولنے کی ممانعت

ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾ وَ لَا تَقْفُ مَا

ذٰلِكَ	خَیْرٌ	وَّ	اَحْسَنُ	تَاْوِیْلًا ﴿۳۵﴾	وَ	لَا تَقْفُ	مَا
یہ	بہتر (ہے)	اور	بہت اچھا	انجام (میں)	اور	پیچھے نہ پڑ	(اس بات کے) جو

یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے ○ اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ

= قلع قمع کیا اور انسانی حقوق کے حوالے سے ایک مکروہ باب کو ختم کیا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسلام بلکہ تمام آسمانی مذاہب میں زنا کو بدترین گناہ اور جرم قرار دیا گیا ہے۔ یہ پرلے درجے کی بے حیائی اور فتنہ و فساد کی جڑ ہے بلکہ اب تو ایڈز کے خوفناک مرض کی شکل میں اس کے دوسرے نقصانات بھی سامنے آرہے ہیں۔

1...... کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسلام میں انسانی جان کی کس قدر حرمت بیان کی گئی ہے اور آج ہمارے معاشرے کا حال یہ ہے کہ جس کا دل کرتا ہے وہ بندوق اٹھاتا ہے اور جس کو دل کرتا ہے قتل کر دیتا ہے، کہیں سیاسی وجوہات سے، تو کہیں علاقائی اور صوبائی تعصب کی وجہ سے، یونہی کہیں زبان کے نام پر =

لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ

لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ(1)	اِنَّ	السَّمْعَ	وَ	الْبَصَرَ	وَ	الْفُؤَادَ
نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم	بیشک	کان	اور	آنکھ	اور	دل

جس کا تجھے علم نہیں بیشک کان اور آنکھ اور دل

اتراتے ہوئے چلنے کی ممانعت

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ

كُلُّ اُولٰٓىٕكَ	كَانَ	عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾	وَ	لَا تَمْشِ	فِی الْاَرْضِ	مَرَحًا(2)
ان میں ہر چیز	ہے	جس کے متعلق سوال ہو گا	اور	تو نہ چل	زمین میں	اتراتا ہوا

ان سب کے بارے میں سوال کیا جائے گا ○ اور زمین میں اتراتے ہوئے نہ چل

اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ

اِنَّكَ	لَنْ تَخْرِقَ	الْاَرْضَ	وَ	لَنْ تَبْلُغَ	الْجِبَالَ
بیشک تو	ہرگز نہیں پھاڑ دے گا	زمین (کو)	اور	ہرگز نہیں پہنچ جائے گا	پہاڑوں (کو)

بیشک تو ہرگز نہ زمین کو پھاڑ دے گا اور نہ ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو

برے کام اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں

طُوْلًا ﴿۳۷﴾ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾

طُوْلًا ﴿۳۷﴾	كُلُّ ذٰلِكَ	كَانَ	سَیِّئُهٗ	عِنْدَ رَبِّكَ	مَكْرُوْهًا ﴿۳۸﴾
بلندی (میں)	یہ سب (کام)	ہے	اس میں سے برا کام	تیرے رب کے نزدیک	ناپسندیدہ

پہنچ جائے گا ○ ان تمام کاموں میں سے جو برے کام ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ناپسندیدہ ہیں ○

احکام الٰہی کی حقیقت

ذٰلِكَ مِمَّاۤ اَوْحٰۤى اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِؕ

ذٰلِكَ	مِمَّاۤ	اَوْحٰۤى	اِلَیْكَ	رَبُّكَ	مِنَ الْحِكْمَةِ
یہ	(اس میں) سے جو	وحی کی	تمہاری طرف	تمہارے رب (نے)	حکمت (والی باتوں) سے

یہ وحی کی اُن حکمت والی باتوں میں سے ہیں جو تمہارے رب نے تمہاری طرف بھیجی ہیں

=تو کہیں فرقہ بندی کے نام پر۔ ان میں سے کوئی بھی صورت جائز نہیں ہے۔ قتل کی اجازت صرف مخصوص صورتوں میں حاکمِ اسلام کو ہے اور کسی کو نہیں۔

2 ......(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یتیم کا کل یا بعض مال غصب کر لینا، اس میں خیانت کرنا، اس کے دینے میں بلاوجہ ٹال مٹول کرنا یہ سب حرام ہے۔

1 ......یعنی جس چیز کو دیکھا نہ ہو اُس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے دیکھا ہے اور جس بات کو سنا نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ میں نے سنا ہے اور کسی پر وہ الزام نہ لگاؤ جو تم نہ جانتے ہو۔ 2 ......فخر و تکبر کی چال اور متکبرین کی سی بیٹھک وغیرہ سب ممنوع ہیں، ہمارے چلنے پھرنے میں تواضع، انکساری، وقار اور=

شرک کی ممانعت اور مشرک کا انجام

وَ لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰى فِیْ جَهَنَّمَ

فِیْ جَهَنَّمَ	فَتُلْقٰى	اِلٰهًا اٰخَرَ	مَعَ اللّٰهِ	لَا تَجْعَلْ	وَ
جہنم میں	(اگر ایسا کیا) تو تجھے ڈال دیا جائے گا	دوسرا معبود	اللہ کے ساتھ	تو نہ ٹھہرا	اور

اور اے سننے والے! تو اللہ کے ساتھ دوسرا معبود نہ ٹھہرا، ورنہ تجھے ملامت زدہ، مردود کر کے

فرشتوں کو بیٹیاں بنانے کے دعویٰ کی تردید

مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾ اَفَاَصْفٰىكُمْ رَبُّكُمْ بِالْبَنِیْنَ وَ

وَ	بِالْبَنِیْنَ	رَبُّكُمْ	اَفَاَصْفٰىكُمْ	مَّدْحُوْرًا ﴿۳۹﴾	مَلُوْمًا
اور	بیٹوں کے ساتھ	تمہارے رب (نے)	تو کیا چن لیا تمہیں	ٹھکرایا ہوا	ملامت کیا ہوا

جہنم میں ڈال دیا جائے گا ○ کیا تمہارے رب نے تمہارے لئے بیٹے چن لئے اور

اتَّخَذَ مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ اِنَاثًا ؕ اِنَّكُمْ لَتَقُوْلُوْنَ قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾ ع

قَوْلًا عَظِیْمًا ﴿۴۰﴾	لَتَقُوْلُوْنَ	اِنَّكُمْ	اِنَاثًا (1)	مِنَ الْمَلٰٓىٕكَةِ	اتَّخَذَ
بہت بڑی بات	ضرور کہہ رہے ہو	بیشک تم	بیٹیاں	فرشتوں سے	(اپنے لیے) بنالیں

اپنے لیے فرشتوں سے بیٹیاں بنالیں۔ بیشک تم بہت بڑی بات بول رہے ہو ○

قرآن میں مختلف انداز سے نصیحت کرنے کا مقصد

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِیَذَّكَّرُوْا ؕ وَ

وَ	لِیَذَّكَّرُوْا (2)	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	صَرَّفْنَا	لَقَدْ	وَ
اور	تاکہ وہ سمجھیں	اس قرآن میں	ہم نے کئی طرح سے بیان کیا	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے اس قرآن میں طرح طرح سے بیان فرمایا تاکہ وہ سمجھیں اور

توحید کی ایک عام فہم دلیل اور شانِ الٰہی

مَا یَزِیْدُهُمْ اِلَّا نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ مَعَهٗۤ اٰلِهَةٌ

اٰلِهَةٌ	مَعَهٗۤ	كَانَ	لَّوْ	قُلْ	نُفُوْرًا ﴿۴۱﴾	اِلَّا	مَا یَزِیْدُهُمْ
(دوسرے) معبود	اس کے ساتھ	ہوتے	اگر	تم کہو	دور بھاگنے میں	مگر	وہ نہیں بڑھاتا انہیں

یہ سمجھانا ان کے دور ہونے کو ہی بڑھا رہا ہے ○ تم فرماؤ: جیسا کافر کہہ رہے ہیں اس طرح اگر اللہ کے ساتھ

= آہستگی ہونی چاہئے، متکبرانہ اور اوباشوں، لفنگوں والی چال اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اسلام ہمیں صرف عقائد و عبادات ہی کی تعلیم نہیں دیتا بلکہ ہماری معاشرت اور رہن سہن کے طریقے بھی ہمیں بتاتا ہے۔

1 ...... مشرکینِ عرب فرشتوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بیٹیاں کہتے تھے، ان کی تردید میں یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... یہاں قرآنِ پاک نے علمِ نفسیات کا ایک اصول سمجھا دیا کہ لوگوں سے ان کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق کلام کیا جائے کیونکہ بعض لوگ دلائل سے مانتے ہیں اور بعض ڈر سے اور کچھ مثالوں سے۔ یونہی =

كَمَا يَقُوْلُوْنَ اِذًا لَّابْتَغَوْا اِلٰى ذِى الْعَرْشِ سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾

كَمَا	يَقُوْلُوْنَ	اِذًا	لَّابْتَغَوْا	اِلٰى ذِى الْعَرْشِ	سَبِيْلًا ﴿۴۲﴾ (1)
جیسے	(کافر) کہہ رہے ہیں	(تو) اس وقت	ضرور وہ تلاش کرلیتے	عرش والے کی طرف	کوئی راہ

اور معبود ہوتے جب تو وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی راہ ڈھونڈ نکالتے ○

سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَقُوْلُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾ تُسَبِّحُ

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	يَقُوْلُوْنَ	عُلُوًّا كَبِيْرًا ﴿۴۳﴾	تُسَبِّحُ
پاکی ہے اسے	اور	بلند ہے	(اس) سے جو	وہ کہتے ہیں	بڑا بلند	پاکی بیان کرتے ہیں

وہ ظالموں کی بات سے پاک اور بہت ہی بلند و بالا ہے ○ ساتوں آسمان

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتی ہے

لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ؕ وَاِنْ

لَهُ	السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ	فِيْهِنَّ	وَ	اِنْ
اس کی	ساتوں آسمان	اور	زمین	اور	جو (مخلوق)	ان میں (ہے)	اور	نہیں

اور زمین اور جو مخلوق ان میں ہے سب اسی کی پاکی بیان کرتے ہیں اور کوئی بھی

مِّنْ شَىْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

مِّنْ شَىْءٍ	اِلَّا	يُسَبِّحُ	بِحَمْدِهٖ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تَفْقَهُوْنَ
کوئی چیز	مگر	وہ پاکی بیان کرتی ہے	اس کی حمد کے ساتھ	اور	لیکن	تم سمجھتے نہیں

شے ایسی نہیں جو اس کی حمد بیان کرنے کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ

تَسْبِيْحَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾ وَاِذَا قَرَاْتَ

تَسْبِيْحَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	قَرَاْتَ
ان (چیزوں) کی تسبیح	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	جب	تم نے پڑھا

ان چیزوں کی تسبیح کو سمجھتے نہیں۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور اے حبیب! جب تم نے

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی حفاظت کے ایک واقعہ کی طرف اشارہ

=بعض اوقات ایک آدمی کی حالت ہی مختلف ہوتی رہتی ہے، کسی وقت اسے ڈرا کر سمجھانا مفید ہوتا ہے اور کسی وقت نرمی سے۔ تو قرآنِ پاک نے تمام لوگوں کو ان کے تمام احوال کی رعایت کرتے ہوئے سمجھایا ہے۔ 1...... اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی توحید کی ایک قطعی مگر نہایت عام فہم دلیل بیان فرمائی ہے کہ بالفرض اگر دو خدا ہوتے تو ان میں ایک کا دوسرے سے ٹکراؤ لازمی طور پر ممکن ہوتا جیسے ان میں سے ایک ارادہ کرتا کہ زید حرکت کرے اور دوسرا ارادہ کرتا کہ وہ ساکن رہے۔ اب حرکت اور سکون دونوں چیزیں فی نفسہٖ ممکن تو ہیں، اسی طرح دو خداؤں کا حرکت اور سکون میں سے ہر ایک چیز کا ارادہ کرنا بھی=

قرآن سمجھنے سے ازلی انکاری گروہ

الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ

الْقُرْاٰنَ	جَعَلْنَا	بَیْنَكَ وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ
قرآن	(تو) ہم نے کر دیا	تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان جو	ایمان نہیں لاتے

قرآن پڑھا تو ہم نے تمہارے اور آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے درمیان

بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾ وَّ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ

بِالْاٰخِرَةِ	حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ﴿۴۵﴾	وَّ	جَعَلْنَا[1]	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اَكِنَّةً	اَنْ
آخرت پر	چھپا ہوا پردہ	اور	ہم نے ڈال دیئے	ان کے دلوں پر	غلاف	کہ

ایک چھپا ہوا پردہ کر دیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں پر غلاف ڈال دیئے ہیں تاکہ

یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ وَ اِذَا ذَكَرْتَ

یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا	وَ	اِذَا	ذَكَرْتَ
وہ (نہ) سمجھیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں (ڈال دیا)	بوجھ	اور	جب	تم ذکر کرو

اس قران کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ ڈال دیا اور جب تم قرآن میں

رَبَّكَ فِی الْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ

رَبَّكَ	فِی الْقُرْاٰنِ	وَحْدَهٗ	وَلَّوْا	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ
اپنے رب (کا)	قرآن میں	اس کے ایک ہونے (کا)	(تو) وہ پھر جاتے ہیں	اپنی پیٹھوں پر

اپنے اکیلے رب کا ذکر کرتے ہو تو وہ کافر نفرت کرتے ہوئے پیٹھ پھیر کر

کفار کے سننے کے دوران غور اور ان کا حال

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ اِذْ

نُفُوْرًا ﴿۴۶﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا یَسْتَمِعُوْنَ بِهٖۤ	اِذْ
نفرت (کرتے ہوئے)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جس (مقصد) کے لئے وہ سنتے ہیں	جب

بھاگتے ہیں ○ ہم خوب جانتے ہیں کہ جب وہ آپ کی طرف کان لگا کر

= ممکن ہے لیکن دونوں کے ارادے کے بعد ہوتا کیا؟ اگر ان کے ارادوں کے مطابق حرکت اور سکون دونوں چیزیں واقع ہوں تو دو متضاد چیزوں کا جمع ہونا لازم آئے گا اور اگر دونوں واقع نہ ہوں تو ان خداؤں کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور اگر ایک واقع ہو دوسری نہ ہو تو دونوں میں سے ایک خدا کا عاجز ہونا لازم آئے گا اور جو عاجز ہے وہ خدا نہیں کیونکہ عاجز ہونا محتاجی اور نقص ہے اور واجب الوجود ہونے کے منافی ہے تو ثابت ہوا کہ دو خدا ہونا ہی محال ہے۔

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کی ضد و انانیت کے باعث اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے دلوں پر پردے ڈال دیئے ہیں جس سے وہ قرآنِ کریم کو =

الربع

یَسْتَمِعُوْنَ اِلَیْكَ وَ اِذْ هُمْ نَجْوٰۤى

یَسْتَمِعُوْنَ	اِلَیْكَ	وَ	اِذْ	هُمْ	نَجْوٰۤى
وہ کان لگا کر سنتے ہیں	تمہاری طرف	اور	جب	وہ	آپس میں مشورہ کرتے (ہیں)

سنتے ہیں تو وہ اسے کیوں سنتے ہیں اور جب وہ آپس میں مشورہ کرتے ہیں

اِذْ یَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾

اِذْ	یَقُوْلُ	الظّٰلِمُوْنَ	اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ﴿۴۷﴾
جب	کہتے ہیں	ظالم	نہیں	تم پیروی کررہے	مگر	ایک جادو کئے ہوئے مرد (کی)

جب ظالم کہتے ہیں: تم تو صرف ایک ایسے مرد کی پیروی کررہے ہو جس پر جادو ہوا ہے ○

اُنْظُرْ كَیْفَ ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا

اُنْظُرْ	كَیْفَ	ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا(1)
تم دیکھو	کیسی	انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہوئے

دیکھو! انہوں نے تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کی ہیں تو یہ گمراہ ہوئے

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾ وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا

فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	سَبِیْلًا ﴿۴۸﴾	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا
پس وہ طاقت نہیں رکھتے	راستہ (پانے کی)	اور	انہوں نے کہا	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں

پس یہ راستہ پانے کی طاقت نہیں رکھتے ○ اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم ہڈیاں

وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾ قُلْ كُوْنُوْا

وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۴۹﴾	قُلْ	كُوْنُوْا
اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)	تم کہو	تم ہو جاؤ

اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا واقعی ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟ ○ تم فرماؤ کہ

= درست طور پر سمجھ نہیں سکتے اور ان کے کانوں میں بھی بوجھ ڈال دیئے جس کے باعث وہ قرآن شریف سنتے نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کی صحیح سمجھ ایمان اور تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے، اس کے بغیر بسا اوقات ذہن الٹا کام کرتا ہے جیسا آجکل دیکھا جا رہا ہے۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یا آپ کی کسی صفت کو کسی گھٹیا چیز کے ساتھ تشبیہ دینا کفر ہے، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے علم مبارک کو معاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی جانوروں کے علم سے تشبیہ دے تو یقیناً ایسا شخص توہین کا مرتکب ہے۔

حِجَارَةً اَوْ حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾ اَوْ خَلْقًا مِّمَّا یَكْبُرُ

حِجَارَةً	اَوْ	حَدِیْدًا ﴿۵۰﴾	اَوْ	خَلْقًا	مِّمَّا	یَكْبُرُ
پتھر	یا	لوہا	یا	کوئی (دوسری) مخلوق	(اس میں) سے جو	بڑی ہو

پتھر بن جاؤ یا لوہا○ یا اور کوئی مخلوق جو تمہارے خیال میں

فِیْ صُدُوْرِكُمْ ۚ فَسَیَقُوْلُوْنَ مَنْ یُّعِیْدُنَا ؕ

فِیْ صُدُوْرِكُمْ	فَسَیَقُوْلُوْنَ	مَنْ	یُّعِیْدُنَا
تمہارے سینوں (خیالوں) میں	تو عنقریب وہ کہیں گے	کون	(زندگی کی طرف) لوٹائے گا ہمیں

بہت بڑی ہے تو اب کہیں گے: ہمیں دوبارہ کون پیدا کرے گا؟

قُلِ الَّذِیْ فَطَرَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۚ فَسَیُنْغِضُوْنَ اِلَیْكَ

قُلِ	الَّذِیْ	فَطَرَكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	فَسَیُنْغِضُوْنَ	اِلَیْكَ
تم کہو	(وہی) جس نے	پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	تو اب وہ (تعجب سے) ہلائیں گے	تمہاری طرف

تم فرماؤ: وہی جس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تو اب آپ کی طرف تعجب سے

رُءُوْسَهُمْ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هُوَ ؕ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنَ

رُءُوْسَهُمْ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هُوَ	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّكُوْنَ
اپنے سر	اور	کہیں گے	کب (ہو گا)	وہ	تم کہو	ہو سکتا ہے	کہ	وہ ہو

اپنے سر ہلا کر کہیں گے: یہ کب ہو گا؟ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ یہ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾ یَوْمَ یَدْعُوْكُمْ فَتَسْتَجِیْبُوْنَ بِحَمْدِهٖ وَ

قَرِیْبًا ﴿۵۱﴾	یَوْمَ [1]	یَدْعُوْكُمْ	فَتَسْتَجِیْبُوْنَ	بِحَمْدِهٖ	وَ
قریب	(جس) دن	وہ بلائے گا تمہیں	تو تم جواب دو گے	اس کی حمد کے ساتھ	اور

نزدیک ہی ہو○ جس دن وہ تمہیں بلائے گا تو تم اس کی حمد کرتے ہوئے جواب دو گے اور

1 ...... یعنی جس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قبروں سے میدانِ قیامت کی طرف بلائے گا تو تم سب اپنے سروں سے خاک جھاڑتے چلے آؤ گے اور اس وقت سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ کہتے اور یہ اقرار کرتے ہوئے آؤ گے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی پیدا کرنے والا اور مرنے کے بعد اُٹھانے والا ہے اور قیامت کے کٹھن اوقات کی وجہ سے یا اس کے مقابلے میں تم سمجھو گے کہ دنیا میں یا قبروں میں تمہارا قیام بڑا مختصر تھا۔

ع ۵

کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینے کی ہدایت

تَظُنُّوْنَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾ ع وَ قُلْ لِّعِبَادِیْ

تَظُنُّوْنَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۵۲﴾	وَ	قُلْ	لِّعِبَادِیْ
تم سمجھو گے	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	اور	تم کہہ دو	میرے بندوں سے

تم سمجھو گے کہ تم بہت تھوڑا عرصہ رہے ہو ○ اور اے حبیب! آپ میرے بندوں سے فرمادیں

شیطان کی انسان دشمنی

یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ

یَقُوْلُوا (1)	الَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	یَنْزَغُ
(کہ) وہ کہیں	(ایسی بات) جو	وہ	سب سے اچھی (ہو)	بیشک	شیطان	فساد ڈال دیتا ہے

کہ وہ ایسی بات کہیں جو سب سے اچھی ہو۔ بیشک شیطان لوگوں کے درمیان

کفار سے متعلق مشیتِ الٰہی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہدایت

بَیْنَهُمْ ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾ رَبُّكُمْ

بَیْنَهُمْ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	كَانَ	لِلْاِنْسَانِ	عَدُوًّا مُّبِیْنًا ﴿۵۳﴾	رَبُّكُمْ
ان کے درمیان	بیشک	شیطان	ہے	انسان کا	کھلا دشمن	تمہارا رب

فساد ڈال دیتا ہے۔ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے ○ تمہارا رب

اَعْلَمُ بِكُمْ ؕ اِنْ یَّشَاْ یَرْحَمْكُمْ اَوْ اِنْ یَّشَاْ

اَعْلَمُ	بِكُمْ	اِنْ	یَّشَاْ	یَرْحَمْكُمْ	اَوْ	اِنْ	یَّشَاْ
خوب جانتا ہے	تم کو	اگر	وہ چاہے	(تو) رحم کرے تم پر	یا	اگر	وہ چاہے

تمہیں خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر چاہے

علمِ الٰہی کی شان اور انبیاء کی باہمی فضیلت کا بیان

یُعَذِّبْكُمْ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ عَلَیْهِمْ وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾ وَ رَبُّكَ

یُعَذِّبْكُمْ	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	عَلَیْهِمْ	وَكِیْلًا ﴿۵۴﴾	وَ	رَبُّكَ
(تو) عذاب دے تمہیں	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگہبان (بنا کر)	اور	تمہارا رب

تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ کو ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا ○ اور تمہارا رب

(1)...... مشرکین مسلمانوں کے ساتھ بد کلامیاں کرتے اور انہیں ایذائیں دیتے تھے، انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس کی شکایت کی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ کافروں سے وہ بات کیا کریں جو نرم ہو یا پاکیزہ ہو، ادب اور تہذیب کی ہو، ارشاد و ہدایت کی ہو حتی کہ کفار اگر بے ہودگی کریں تو اُن کا جواب اُنہیں کے انداز میں نہ دیا جائے۔ انفرادی طور پر تو کفار کی بد اخلاقی کا جواب اخلاق سے دینا اب بھی سنت ہے۔ ہمیں حکم ہے کہ دلیل تو قوی دو مگر بے ہودہ بات منہ سے نہ نکالو۔ فی زمانہ اس حکم پر عمل کرنے کی سخت حاجت ہے کیونکہ ہمارے ہاں دلیل سے پہلے گولی اور گالی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے۔

اَعْلَمُ بِمَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-وَ لَقَدْ فَضَّلْنَا

اَعْلَمُ	بِمَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	لَقَدْ	فَضَّلْنَا
خوب جانتا ہے	(ان) کو جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے فضیلت دی

خوب جانتا ہے جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بیشک ہم نے نبیوں میں

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ وَّ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا(۵۵) قُلِ

بَعْضَ النَّبِیّٖنَ	عَلٰى بَعْضٍ	وَّ	اٰتَیْنَا	دَاوٗدَ	زَبُوْرًا(۵۵)	قُلِ
بعض نبیوں (کو)	بعض پر	اور	ہم نے عطا فرمائی	داؤد (کو)	زبور	تم کہو

ایک کو دوسرے پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے داؤد کو زبور عطا فرمائی ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا یَمْلِكُوْنَ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَلَا یَمْلِكُوْنَ
پکارو	ان کو جنہیں	تم نے (معبود) گمان کیا	اس کے سوا	تو وہ اختیار نہیں رکھتے

پکارو انہیں جن کو تم اللہ کے سوا (معبود) سمجھتے ہو تو وہ تم سے تکلیف ہٹانے کا

كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَ لَا تَحْوِیْلًا(۵۶) اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

كَشْفَ الضُّرِّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا	تَحْوِیْلًا(۵۶)	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
تکلیف ہٹانے (کا)	تم سے	اور	نہ	(اسے) پھیر دینے (کا)	یہ لوگ	جن (مقبول بندوں) کی

اختیار نہیں رکھتے اور نہ اسے پھیر دینے کا ○ وہ مقبول بندے

یَدْعُوْنَ یَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِیْلَةَ اَیُّهُمْ

یَدْعُوْنَ	یَبْتَغُوْنَ	اِلٰى رَبِّهِمُ	الْوَسِیْلَةَ[1]	اَیُّهُمْ
عبادت کرتے ہیں	وہ تلاش کرتے ہیں	اپنے رب کی طرف	وسیلہ	(کہ) ان میں کون

جن کی یہ کافر عبادت کرتے ہیں وہ خود اپنے رب کی طرف وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون

نبیوں کی بے لی

اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کے اوصاف

1 ...... کفار کے گروہوں میں سے کوئی بتوں کو پوجتا تھا اور کوئی فرشتوں کو، یونہی عیسائی حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا کہتے تھے اور یہودیوں کا ایک گروہ حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو، اس پر یہ آیت نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ جن مقربینِ بارگاہِ الٰہی کو یہ لوگ پوجتے ہیں وہ تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ تک رسائی کیلئے وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ ان میں کون زیادہ مقرب ہے تاکہ جو سب سے زیادہ مقرب ہو اس کو وسیلہ بنائیں تو کافر انہیں کس طرح معبود سمجھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مقرب بندوں کو بارگاہِ الٰہی میں وسیلہ بنانا جائز اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے اور جو وسیلے کو شرک کہے وہ اس=

قوموں کی ہلاکت وعذاب سے متعلق تقدیر الٰہی

اَقْرَبُ وَ يَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَ يَخَافُوْنَ

اَقْرَبُ	وَ	يَرْجُوْنَ	رَحْمَتَهٗ	وَ	يَخَافُوْنَ
زیادہ مقرب (ہے)	اور	وہ امید رکھتے ہیں	اس کی رحمت (کی)	اور	ڈرتے ہیں

زیادہ مقرب ہے۔ وہ اللہ کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے

عَذَابَهٗ ؕ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾ وَ اِنْ

عَذَابَهٗ	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ	كَانَ	مَحْذُوْرًا ﴿۵۷﴾	وَ	اِنْ
اس کے عذاب (سے)	بیشک	تیرے رب کا عذاب	ہے	ڈرنے کی چیز	اور	نہیں

ڈرتے ہیں بیشک تمہارے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے ○ اور

مِّنْ قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوْهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ اَوْ

مِّنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا	نَحْنُ	مُهْلِكُوْهَا	قَبْلَ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اَوْ
کوئی بستی	مگر	ہم	ہلاک کرنے والے ہیں اسے	قیامت کے دن سے پہلے	یا

کوئی بستی نہیں مگر یہ کہ ہم اسے روزِ قیامت سے پہلے ختم کر دیں گے یا

مُعَذِّبُوْهَا عَذَابًا شَدِيْدًا ؕ كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾

مُعَذِّبُوْهَا	عَذَابًا شَدِيْدًا	كَانَ	ذٰلِكَ	فِي الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ﴿۵۸﴾
عذاب دینے والے ہیں اسے	سخت عذاب	ہے	یہ	کتاب میں	لکھا ہوا

اسے سخت عذاب دیں گے۔ یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○

کفار کی مطلوبہ نشانیاں نہ بھیجنے کی حکمت

وَ مَا مَنَعَنَآ اَنْ نُّرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ

وَ	مَا مَنَعَنَآ [1]	اَنْ	نُّرْسِلَ	بِالْاٰيٰتِ	اِلَّآ	اَنْ
اور	نہیں باز رکھا ہمیں	(اس سے) کہ	ہم بھیجیں	نشانیوں کو	مگر	(اس بات نے) کہ

اور ہمیں نشانیاں بھیجنے سے صرف اس چیز نے باز رکھا کہ

= آیت کے مطابق معاذَ اللہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بھی شرک کا مرتکب قرار دیتا ہے۔

1...... کفارِ مکہ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ صفا پہاڑ کو سونا کر دیں اور پہاڑوں کو سرزمینِ مکہ سے ہٹا دیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو وحی کی کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کی اُمت کو مہلت دی جائے اور اگر آپ فرمائیں تو جو انہوں نے طلب کیا ہے وہ پورا کیا جائے لیکن اگر پھر بھی وہ ایمان نہ لائے تو اُن کو ہلاک کر کے نیست و نابود کر دیا جائے گا، اس لئے کہ ہماری سنت یہی ہے کہ جب کوئی قوم نشانی طلب کر کے ایمان =

نشانیوں کو جھٹلانے کی ایک مثال

كَذَّبَ بِهَا الۡاَوَّلُوۡنَ ؕ وَاٰتَيۡنَا ثَمُوۡدَ النَّاقَةَ

كَذَّبَ	بِهَا	الۡاَوَّلُوۡنَ	وَ	اٰتَيۡنَا	ثَمُوۡدَ	النَّاقَةَ
جھٹلایا	ان (نشانیوں) کو	پہلے لوگوں (نے)	اور	ہم نے دی	ثمود (کو)	اونٹنی

ان نشانیوں کو پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور ہم نے ثمود کو اونٹنی

مُبۡصِرَةً فَظَلَمُوۡا بِهَا ؕ وَمَا نُرۡسِلُ بِالۡاٰيٰتِ اِلَّا

مُبۡصِرَةً	فَظَلَمُوۡا	بِهَا	وَ	مَا نُرۡسِلُ	بِالۡاٰيٰتِ	اِلَّا
آنکھیں کھولنے والی	تو انہوں نے ظلم کیا	اس پر	اور	ہم نہیں بھیجتے	نشانیوں کو	مگر

واضح نشانی دی تو انہوں نے اس پر ظلم کیا اور ہم نشانیاں ڈرانے کے لئے ہی

سب لوگ اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں

تَخۡوِيۡفًا ﴿۵۹﴾ وَاِذۡ قُلۡنَا لَكَ اِنَّ رَبَّكَ اَحَاطَ

تَخۡوِيۡفًا ﴿۵۹﴾	وَ	اِذۡ	قُلۡنَا	لَكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	اَحَاطَ (1)
ڈرانے (کے لئے)	اور	جب	ہم نے فرمایا	تم سے	بیشک	تمہارے رب (نے)	گھیرا ہوا ہے

بھیجتے ہیں ○ اور جب ہم نے تم سے فرمایا: بیشک سب لوگ

لوگوں کیلئے آزمائش بنائی جانے والی دو چیزیں

بِالنَّاسِ ؕ وَمَا جَعَلۡنَا الرُّءۡيَا الَّتِيۡۤ اَرَيۡنٰكَ اِلَّا فِتۡنَةً

بِالنَّاسِ	وَ	مَا جَعَلۡنَا (2)	الرُّءۡيَا	الَّتِيۡۤ	اَرَيۡنٰكَ	اِلَّا	فِتۡنَةً
لوگوں کو	اور	ہم نے نہیں بنایا	(اس) مشاہدہ (کو)	جو	ہم نے دکھایا تمہیں	مگر	آزمائش

تمہارے رب کے قابو میں ہیں اور ہم نے آپ کو جو مشاہدہ کرایا اسے

تنبیہات پر کفارِ قریش کا حال

لِّلنَّاسِ وَالشَّجَرَةَ الۡمَلۡعُوۡنَةَ فِى الۡقُرۡاٰنِ ؕ وَ

لِّلنَّاسِ	وَ	الشَّجَرَةَ	الۡمَلۡعُوۡنَةَ	فِى الۡقُرۡاٰنِ	وَ
لوگوں کے لئے	اور	(اس) درخت (کو)	(جس پر) لعنت کی گئی	قرآن میں	اور

لوگوں کیلئے آزمائش بنادیا اور اس درخت کو بھی جس پر قرآن میں لعنت کی گئی ہے اور

═ نہیں لاتی تو ہم اُسے ہلاک کر دیتے ہیں اور مہلت نہیں دیتے۔ ایسا ہی ہم نے پہلوں کے ساتھ کیا ہے۔ اسی بیان میں یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ...... قرآن و حدیث میں جہاں بھی یہ مذکور ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے یا احاطہ کئے ہوئے ہے تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم اور قدرت سب کو گھیرے ہوئے ہے، وہاں جسمانی اعتبار سے گھیر نا مراد نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی ذات جسمانی اعتبار سے گھیرنے اور گھرنے سے پاک ہے کہ وہ جسم سے پاک ہے۔ 2 ...... یہاں دکھانے سے مراد معراج کی رات کی وہ سیر ہے جس کی خبر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مکہ والوں کو دی، ═

ع ٦ ٨ ٦

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کا حکم اور ابلیس کا حسد

نُخَوِّفُهُمْ ۙ فَمَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝٦٠ ع وَإِذْ

نُخَوِّفُهُمْ	فَمَا يَزِيدُهُمْ	اِلَّا	طُغْيَانًا كَبِيرًا ۝٦٠	وَ	اِذْ
ہم ڈراتے ہیں انہیں	تو وہ نہیں زیادہ کرتا انہیں	مگر	بڑی سرکشی (میں)	اور	جب

ہم انہیں ڈراتے ہیں تو یہ ڈرانا ان کی بڑی سرکشی میں اضافہ کر دیتا ہے ○ اور یاد کرو جب

قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ

قُلْنَا[1]	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْٓا	اِلَّآ	اِبْلِيْسَ
ہم نے کہا	فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔

ابلیس کا عزم

قَالَ ءَاَسْجُدُ لِمَنْ خَلَقْتَ طِيْنًا ۝٦١ ج قَالَ اَرَءَيْتَكَ

قَالَ	ءَاَسْجُدُ	لِمَنْ	خَلَقْتَ	طِيْنًا ۝٦١	قَالَ	اَرَءَيْتَكَ
اس نے کہا	کیا میں سجدہ کروں	(اس) کو جسے	تو نے بنایا	مٹی (سے)	کہنے لگا	بھلا دیکھ تو

اس نے کہا: کیا میں اسے سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے بنایا؟ ○ کہنے لگا: بھلا دیکھ تو

هٰذَا الَّذِیْ كَرَّمْتَ عَلَیَّ ز لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

هٰذَا	الَّذِیْ	كَرَّمْتَ	عَلَیَّ	لَئِنْ	اَخَّرْتَنِ	اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
یہ	جسے	تو نے معزز بنایا	مجھ پر	ضرور اگر	تو نے مہلت دی مجھے	قیامت کے دن تک

جسے تو نے میرے اوپر معزز بنایا، اگر تو نے مجھے قیامت تک مہلت دی

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کے پیروکاروں کی سزا

لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗٓ اِلَّا قَلِيْلًا ۝٦٢ قَالَ اذْهَبْ

لَاَحْتَنِكَنَّ	ذُرِّيَّتَهٗٓ	اِلَّا	قَلِيْلًا ۝٦٢	قَالَ	اذْهَبْ
(تو) ضرور میں پیس ڈالوں گا	اس کی اولاد (کو)	سوائے	تھوڑے (لوگوں کے)	فرمایا	تو چلا جا

تو ضرور میں تھوڑے سے لوگوں کے علاوہ اس کی اولاد کو پیس ڈالوں گا ○ اللہ نے فرمایا: چلا جا

=حضرت ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سن کر اسے ماننے کی وجہ سے صدیق بن گئے اور کفارِ مکہ سن کر مزید انکار میں چلے گئے۔

[1]...... یہاں سے ایک مرتبہ پھر حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا واقعہ بیان کیا جارہا ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی قوم اور ان کے اہلِ زمانہ کی طرف سے پہنچنے والی مشقتوں کا ذکر فرمایا جبکہ اس آیت سے یہ بیان فرمایا کہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ ان کے مخالفین کی ایسی ہی روش رہی ہے، ان میں سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیکھ لیں کہ جو اللہ تعالیٰ کے سب سے=

فَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ فَاِنَّ جَهَنَّمَ جَزَآؤُكُمْ

فَمَنْ	تَبِعَكَ	مِنْهُمْ	فَاِنَّ	جَهَنَّمَ	جَزَآؤُكُمْ
توجو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے	تو بیشک	جہنم	تمہاری سزا

توان میں جو تیری پیروی کرے گا تو بیشک جہنم تم سب کی

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾ وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ

جَزَآءً مَّوْفُوْرًا ﴿۶۳﴾	وَ	اسْتَفْزِزْ (1)	مَنِ	اسْتَطَعْتَ	مِنْهُمْ
بھرپور سزا (ہے)	اور	پھسلادے	جسے	(پھسلانے کی) تو طاقت رکھتا ہے	ان میں سے

بھرپور سزا ہے ○ اور تو اپنی آواز کے ذریعے جسے پھسلا سکتا ہے

بِصَوْتِكَ وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ

بِصَوْتِكَ	وَ	اَجْلِبْ	عَلَيْهِمْ	بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ
اپنی آواز کے ذریعے	اور	چڑھائی کردے	ان پر	اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے

پھسلادے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ذریعے چڑھائی کردے

وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ وَعِدْهُمْ ؕ وَ

وَ	شَارِكْهُمْ	فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ (2)	وَ	عِدْهُمْ	وَ
اور	شریک ہو جا ان کا	مالوں اور اولاد میں	اور	وعدہ کرتا رہ ان سے	اور

اور مالوں اور اولاد میں تو ان کا شریک ہو جا اور ان سے وعدے کرتا رہ اور

مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾ اِنَّ عِبَادِيْ لَيْسَ

مَا يَعِدُهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿۶۴﴾	اِنَّ	عِبَادِيْ	لَيْسَ
نہیں وعدہ کرتا ان سے	شیطان	مگر	فریب (کا)	بیشک	میرے بندے	نہیں ہے

شیطان ان سے دھوکے ہی کے وعدے کرتا ہے ○ بیشک جو میرے بندے ہیں ان پر

مخلوق کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کو دیا جانے والا اختیار

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں پر ابلیس کو اختیار حاصل نہیں

=پہلے مقرب بندے ہیں، انہیں ابلیس کی طرف سے کیسی شدید مشقت کا سامنا ہوا۔

1...... شیطان کے پھسلانے کے بارے میں علماء نے فرمایا کہ اس کا پھسلانا وسوسے ڈالنا اور معصیت کی طرف بلانا ہے اور بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے مراد گانے باجے اور لہو ولعب کی آوازیں ہیں۔ 2...... بعض مفسرین کے نزدیک مال و اولاد میں شریک ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو گناہ مال میں ہو یا اولاد میں ہو، ابلیس اس میں شریک ہے، مثلاً سود اور مال حاصل کرنے کے دوسرے حرام طریقے اور یونہی فسق وممنوعات میں خرچ کرنا، نیز زکوٰۃ نہ دینا یہ مالی امور ہیں=

معرفتِ الٰہی کا ایک ذریعہ

لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌؕ وَ كَفٰى بِرَبِّكَ وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾ رَبُّكُمُ

لَكَ	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنٌ (1)	وَ	كَفٰى	بِرَبِّكَ	وَكِیْلًا ﴿۶۵﴾	رَبُّكُمُ
تیرے لئے	ان پر	کچھ قابو	اور	کافی ہے	تمہارا رب	کارساز	تمہارا رب

تیرا کچھ قابو نہیں، اور تیرا رب کافی کارساز ہے ○ تمہارا رب

الَّذِیْ یُزْجِیْ لَكُمُ الْفُلْكَ فِی الْبَحْرِ لِتَبْتَغُوْا مِنْ

الَّذِیْ	یُزْجِیْ	لَكُمُ	الْفُلْكَ	فِی الْبَحْرِ	لِتَبْتَغُوْا
(وہ ہے) جو	جاری کرتا ہے	تمہارے لیے	کشتیاں	دریا میں	تاکہ تم تلاش کرو

وہ ہے کہ تمہارے لیے دریا میں کشتیاں جاری کرتا ہے تاکہ تم

مصیبت وراحت کے وقت کفار کا حال

فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ كَانَ بِكُمْ رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾ وَ اِذَا مَسَّكُمُ الضُّرُّ

مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِكُمْ	رَحِیْمًا ﴿۶۶﴾	وَ	اِذَا	مَسَّكُمُ	الضُّرُّ
اس کا فضل	بیشک وہ	ہے	تم پر	مہربان	اور	جب	پہنچے تمہیں	تکلیف

اس کا فضل تلاش کرو، بیشک وہ تم پر مہربان ہے ○ اور جب تمہیں دریا میں

فِی الْبَحْرِ ضَلَّ مَنْ تَدْعُوْنَ اِلَّاۤ اِیَّاهُۚ فَلَمَّا

فِی الْبَحْرِ	ضَلَّ	مَنْ	تَدْعُوْنَ	اِلَّاۤ	اِیَّاهُ	فَلَمَّا
دریا میں	(تو) گم ہو جاتے ہیں	جن کی	تم عبادت کرتے ہو	سوا	اس کے	پھر جب

مصیبت پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ سب گم ہو جاتے ہیں پھر جب

نَجّٰىكُمْ اِلَى الْبَرِّ اَعْرَضْتُمْؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾

نَجّٰىكُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اَعْرَضْتُمْ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	كَفُوْرًا ﴿۶۷﴾
وہ نجات دیتا ہے تمہیں	خشکی کی طرف	تم منہ پھیر لیتے ہو	اور	ہے	آدمی	بڑا ناشکرا

تمہیں خشکی کی طرف نجات دیتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو اور انسان بڑا ناشکرا ہے ○

= جن میں شیطان کی شرکت ہے جبکہ زنا اور ناجائز طریقے سے اولاد حاصل کرنا یہ اولاد میں شیطان کی شرکت ہے۔

1 ...... انہی آیات کی بنا پر انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وہ معصوم ہیں اور انہی کو سامنے رکھ کر علماء نے فرمایا ہے کہ اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِم بھی گناہوں سے محفوظ ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خاص بندوں میں وہ بھی شامل ہیں۔

سرکش لوگوں کو چند تنبیہات

اَفَاَمِنْتُمْ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمْ جَانِبَ الْبَرِّ اَوْ

اَفَاَمِنْتُمْ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمْ	جَانِبَ الْبَرِّ [1]	اَوْ
تو کیا تم بے خوف ہوگئے	(اس سے) کہ	وہ دھنسا دے	تمہارے ساتھ	خشکی کا کنارہ	یا

کیا تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ اللہ تمہارے ساتھ خشکی کا کنارہ زمین میں دھنسا دے یا

یُرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ وَكِیْلًا ۟ۙ۶۸ اَمْ

یُرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا	ثُمَّ	لَا تَجِدُوْا	لَكُمْ	وَكِیْلًا ۶۸	اَمْ
بھیج دے	تم پر	پتھر	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	کوئی حمایتی	یا

تم پر پتھر بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی حمایتی نہ پاؤ ○ یا

اَمِنْتُمْ اَنْ یُّعِیْدَكُمْ فِیْهِ تَارَةً اُخْرٰى

اَمِنْتُمْ	اَنْ	یُّعِیْدَكُمْ	فِیْهِ	تَارَةً اُخْرٰى
تم بے خوف ہوگئے	(اس سے) کہ	وہ لوٹا دے تمہیں	اس (دریا) میں	دوسری مرتبہ

تم اس بات سے بے خوف ہوگئے کہ وہ تمہیں دوبارہ دریا میں لے جائے

فَیُرْسِلَ عَلَیْكُمْ قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ فَیُغْرِقَكُمْ

فَیُرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	قَاصِفًا مِّنَ الرِّیْحِ	فَیُغْرِقَكُمْ
پھر بھیج دے	تمہارے اوپر	(جہاز) توڑنے والی آندھی	تو وہ غرق کر دے تمہیں

پھر تم پر جہاز توڑنے والی آندھی بھیج دے تو وہ تمہیں تمہارے کفر کے سبب

بِمَا كَفَرْتُمْ ۙ ثُمَّ لَا تَجِدُوْا لَكُمْ عَلَیْنَا بِهٖ

بِمَا	كَفَرْتُمْ	ثُمَّ	لَا تَجِدُوْا	لَكُمْ	عَلَیْنَا	بِهٖ
(اس کے) سبب کہ	تم نے کفر کیا	پھر	تم نہ پاؤ	اپنے لئے	ہمارے خلاف	اس (ہلاکت) پر

غرق کر دے پھر تم اپنے لئے کوئی ایسا نہ پاؤ جو اس پر ہم سے کوئی

1..... آیت کا مقصد یہ ہے کہ خشکی وتری سب اللہ تعالیٰ کے تحتِ قدرت ہیں جیسا وہ سمندر میں غرق کرنے اور بچانے دونوں پر قادر ہے ایسا ہی خشکی میں بھی زمین کے اندر دھنسا دینے اور محفوظ رکھنے دونوں پر قادر ہے۔ خشکی ہو یا تری ہر جگہ بندہ اس کی رحمت کا محتاج ہے۔

انسانوں پر اللہ تعالیٰ کے احسانات

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾ وَ لَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْۤ اٰدَمَ وَ

تَبِیْعًا ﴿۶۹﴾	وَ	لَقَدْ	كَرَّمْنَا(1)	بَنِیْۤ اٰدَمَ	وَ
مطالبہ کرنے والا، پیچھا کرنے والا	اور	ضرور بیشک	ہم نے عزت دی	آدم کی اولاد (کو)	اور

مطالبہ کرسکے ○ اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی اور

حَمَلْنٰهُمْ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ رَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ

حَمَلْنٰهُمْ	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	وَ	رَزَقْنٰهُمْ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ
ہم نے سوار کیا انہیں	خشکی اور تری میں	اور	رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور

انہیں خشکی اور تری میں سوار کیا اور ان کو ستھری چیزوں سے رزق دیا اور

فَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾ ع

فَضَّلْنٰهُمْ	عَلٰى كَثِیْرٍ	مِّمَّنْ	خَلَقْنَا	تَفْضِیْلًا ﴿۷۰﴾
برتری دی انہیں	بہت سی (مخلوق) پر	(ان میں) سے جنہیں	ہم نے پیدا کیا	بڑی برتری

انہیں اپنی بہت سی مخلوق پر بہت سی برتری دی ○

ع ۷

روزِ قیامت کی یاد دہانی

یَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ اُنَاسٍۭ بِاِمَامِهِمْۚ فَمَنْ اُوْتِیَ

یَوْمَ	نَدْعُوْا	كُلَّ اُنَاسٍۭ	بِاِمَامِهِمْ(2)	فَمَنْ	اُوْتِیَ
(جس) دن	ہم بلائیں گے	سب لوگوں (کو)	ان کے امام کے ساتھ	تو جسے	دیا جائے گا

یاد کرو جس دن ہم ہر جماعت کو اس کے امام کے ساتھ بلائیں گے تو جسے اس کا نامۂ اعمال

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ یَقْرَءُوْنَ كِتٰبَهُمْ وَ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَاُولٰٓىٕكَ	یَقْرَءُوْنَ	كِتٰبَهُمْ	وَ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو یہ لوگ	پڑھیں گے	اپنا اعمال نامہ	اور

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ لوگ اپنا نامۂ اعمال پڑھیں گے اور

(1)...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل، علم، قوتِ گویائی، پاکیزہ صورت، معتدل قد و قامت عطا کئے، جانوروں سے لے کر جہازوں تک کی سواریاں عطا فرمائیں، انہیں دنیا و آخرت سنوارنے کی تدبیریں سکھائیں، تمام چیزوں پر غلبہ دیا، قوتِ تسخیر بخشی کہ آج انسان زمین اور اس سے نیچے یونہی ہواؤں بلکہ چاند تک کو تسخیر کرچکا اور مریخ تک کی معلومات حاصل کرچکا ہے، بحر و بر میں انسان نے اپنی فتوحات کے جھنڈے گاڑ دیئے ہیں۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں ورنہ اس کے علاوہ لاکھوں چیزیں اولادِ آدم کو عطا فرما کر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے عزت دی ہے اور انسان کو بقیہ تمام مخلوقات سے افضل بنایا ہے۔ (2)...... بعض مفسرین کے =

دنیا میں گمراہی کا آخرت کی نقصان

لَا یُظْلَمُوْنَ فَتِیْلًا (۷۱) وَ مَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى

لَا یُظْلَمُوْنَ	فَتِیْلًا (۷۱)	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ هٰذِهٖۤ	اَعْمٰى
ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	ایک دھاگے (کے برابر)	اور	جو	ہوگا	اس (زندگی) میں	اندھا

ان پر ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا ○ اور جو اس زندگی میں اندھا ہوگا

فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَ اَضَلُّ سَبِیْلًا (۷۲)

فَهُوَ	فِی الْاٰخِرَةِ	اَعْمٰى	وَ	اَضَلُّ	سَبِیْلًا (۷۲)
تو وہ	آخرت میں (بھی)	اندھا (ہوگا)	اور (بلکہ)	زیادہ بھٹکا ہوا (ہوگا)	راستے (سے)

وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا اور وہ زیادہ گمراہ ہوگا ○

کفار کا نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو باطل کی دعوت دینا

وَ اِنْ كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ عَنِ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	اِنْ	كَادُوْا لَیَفْتِنُوْنَكَ [1]	عَنِ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
اور	بیشک	قریب تھا کہ وہ ہٹا دیتے تمہیں	(اس) سے	جو	ہم نے وحی بھیجی

اور کفار تو چاہتے تھے کہ تمہیں اس وحی سے ہٹادیں جو ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكَ لِتَفْتَرِیَ عَلَیْنَا غَیْرَهٗ ﳓ وَ اِذًا

اِلَیْكَ	لِتَفْتَرِیَ	عَلَیْنَا	غَیْرَهٗ	وَ	اِذًا
تمہاری طرف	تاکہ تم بہتان باندھو	ہم پر	اس (وحی) کے علاوہ (کسی بات کا)	اور	اس وقت

بھیجی ہے کہ تم ہمارے اوپر وحی سے ہٹ کر کوئی بات منسوب کردو اور اس وقت

لَّاتَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا (۷۳) وَ لَوْ لَاۤ اَنْ ثَبَّتْنٰكَ

لَّاتَّخَذُوْكَ	خَلِیْلًا (۷۳)	وَ	لَوْ لَاۤ	اَنْ	ثَبَّتْنٰكَ
ضرور وہ بنالیتے تمہیں	گہرا دوست	اور	اگر نہ ہوتا	کہ	ہم ثابت قدم رکھتے تمہیں

وہ آپ کو گہرا دوست بنالیں ○ اور اگر ہم تمہیں ثابت قدم نہ رکھتے

=نزدیک یہاں "امام" سے مراد وہ پیشوا ہے جس کی دعوت پر دنیا میں لوگ چلے خواہ اس نے حق کی دعوت دی ہو یا باطل کی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا میں صالحین کو ہی اپنا پیشوا بنانا چاہئے تاکہ قیامت میں انہی کے ساتھ حشر ہو۔

(1)...... قبیلہ ثقیف کا ایک وفد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آکر کہنے لگا کہ اگر آپ تین باتیں منظور کرلیں تو ہم آپ کی بیعت کرلیں گے، ان میں سے ایک بات ایسی تھی جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کو کہا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور بتادیا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی=

لَقَدْ كِدْتَّ تَرْكَنُ اِلَیْهِمْ شَیْــٴًـا قَلِیْلًاۗۙ(۷۴) اِذًا

لَقَدْ	كِدْتَّ تَرْكَنُ	اِلَیْهِمْ	شَیْــٴًـا قَلِیْلًا (۷۴) (1)	اِذًا
(تو) ضرور بیشک	تم مائل ہو جاتے	ان کی طرف	کچھ تھوڑا	(اگر ایسا ہو تا تو) اس وقت

تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے ○ اور اگر ایسا ہوتا

لَّاَذَقْنٰكَ ضِعْفَ الْحَیٰوةِ وَ ضِعْفَ الْمَمَاتِ

لَّاَذَقْنٰكَ	ضِعْفَ الْحَیٰوةِ	وَ	ضِعْفَ الْمَمَاتِ
ضرور ہم چکھاتے تمہیں	دنیوی زندگی میں دگنی (سزا)	اور	موت کے بعد دگنی (سزا)

تو ہم تمہیں دنیوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے

ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ عَلَیْنَا نَصِیْرًا(۷۵) وَ اِنْ

ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	عَلَیْنَا	نَصِیْرًا (۷۵)	وَ	اِنْ
پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	ہم پر (ہمارے مقابل)	کوئی مدد گار	اور	بیشک

پھر تم ہمارے مقابل اپنا کوئی مدد گار نہ پاتے ○ اور بیشک

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْكَ مِنْهَا وَ

كَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَكَ	مِنَ الْاَرْضِ	لِیُخْرِجُوْكَ	مِنْهَا	وَ
قریب تھا کہ وہ پھسلا دیں تمہیں	(اس سر) زمین سے	تاکہ وہ نکال دیں تمہیں	اس سے	اور

قریب تھا کہ وہ تمہیں اس سرزمین سے پھسلا دیں تاکہ تمہیں اس سے نکال دیں اور

اِذًا لَّا یَلْبَثُوْنَ خِلٰفَكَ اِلَّا قَلِیْلًا(۷۶) سُنَّةَ مَنْ

اِذًا	لَّا یَلْبَثُوْنَ	خِلٰفَكَ	اِلَّا	قَلِیْلًا (۷۶)	سُنَّةَ	مَنْ
(اگر ایسا ہو تا تو) اس وقت	وہ نہ ٹھہرتے	تمہارے پیچھے	مگر	تھوڑا (عرصہ)	(ان کا) طریقہ	جو

اگر ایسا ہوتا تو وہ تمہارے پیچھے تھوڑی ہی مدت ٹھہرتے ○ جیسے ہمارے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے متعلق کفار کا ایک ناکام منصوبہ

رسول کے جانے کے بعد عذاب آجانا دستورِ الٰہی ہے

=عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت اور معاملات کی نگہبانی تو خود اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف کوئی غلط بات منسوب کر سکیں۔

(1)......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت میں کفار کی بات کا رد اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و شان اور معصومیت کا بیان فرمایا گیا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاص رحمت ہر وقت اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے شاملِ حال رہتی ہے چنانچہ فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، اگر ہم تمہیں معصوم بنا کر ثابت قدم نہ رکھتے تو قریب تھا کہ تم ان کی طرف کچھ تھوڑا سا مائل ہو جاتے لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو ثابت قدم=

قَدْ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنْ رُّسُلِنَا وَ لَا تَجِدُ لِسُنَّتِنَا

قَدْ	اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	مِنْ رُّسُلِنَا	وَ	لَا تَجِدُ	لِسُنَّتِنَا
تحقیق	ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	اپنے رسولوں میں سے	اور	تم نہیں پاؤ گے	ہمارے قانون میں

ان رسولوں کا طریقہ رہا جنہیں ہم نے آپ سے پہلے بھیجا اور تم ہمارے قانون میں کوئی تبدیلی

ع٨

نمازوں کی فرضیت اور اوقات کا بیان

تَحْوِیْلًا ﴿٧٧﴾ ع اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ وَ

تَحْوِیْلًا ﴿٧٧﴾	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ	اِلٰى غَسَقِ الَّیْلِ	وَ
کوئی تبدیلی	قائم کرو	نماز	سورج ڈھلنے سے	رات کے اندھیرے تک	اور

نہ پاؤ گے ○ نماز قائم رکھو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تہجد کی فرضیت اور آپ کا مقام و مرتبہ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ ط اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ

قُرْاٰنَ الْفَجْرِ [1]	اِنَّ	قُرْاٰنَ الْفَجْرِ	كَانَ	مَشْهُوْدًا ﴿٧٨﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ
صبح کا قرآن	بیشک	صبح کا قرآن	ہے	(کہ اس پر فرشتے) حاضر ہوتے ہیں	اور	رات کا کچھ حصہ

صبح کا قرآن، بیشک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ○ اور رات کے کچھ حصے میں

فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ ق عَسٰۤى اَنْ

فَتَهَجَّدْ	بِهٖ	نَافِلَةً [2]	لَّكَ	عَسٰۤى	اَنْ
تو تہجد پڑھو	اس (حصے) میں	زیادہ ہے	(خاص) تمہارے لیے	قریب ہے	کہ

تہجد پڑھو یہ خاص تمہارے لیے زیادہ ہے۔ قریب ہے کہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک دعا کی تعلیم

یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ وَ قُلْ رَّبِّ

یَّبْعَثَكَ	رَبُّكَ	مَقَامًا مَّحْمُوْدًا ﴿٧٩﴾ [3]	وَ	قُلْ	رَّبِّ
فائز فرمائے گا تمہیں	تمہارا رب	مقامِ محمود (پر)	اور	تم کہو	اے میرے رب

آپ کا رب آپ کو ایسے مقام پر فائز فرمائے گا کہ جہاں سب تمہاری حمد کریں ○ اور اے حبیب! یوں عرض کرو

=رکھا اور اگر بالفرض ایسا ہوتا کہ آپ ان کی طرف جھکتے تو ہم تمہیں دنیاوی زندگی میں دگنی سزا اور موت کے بعد دگنی سزا کا مزہ چکھاتے کیونکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مرتبہ دوسروں سے بلند تر ہے اس لئے آپ سے پاکیزگی اور کردار میں عظمت کا تقاضا بھی دوسروں کی بنسبت زیادہ ہے۔

1 ...... اس سے نمازِ فجر مراد ہے اور اس کو قرآن اس لئے فرمایا گیا کہ قراءت ایک رُکن ہے اور عربی کا ایک عام قاعدہ ہے کہ ایک جز بول کر بعض اوقات پورا کل مراد ہوتا ہے جیسا کہ خود قرآنِ کریم میں ہی یہ قاعدہ کئی جگہ موجود ہے جیسے نماز کو رکوع و سجود سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ 2 ...... نمازِ تہجد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ=

اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّ اجْعَلْ

اَدْخِلْنِیْ	مُدْخَلَ صِدْقٍ	وَّ	اَخْرِجْنِیْ	مُخْرَجَ صِدْقٍ (1)	وَّ	اجْعَلْ
داخل فرما مجھے	سچا داخل کرنا	اور	نکال مجھے	سچا نکالنا	اور	بنادے

کہ اے میرے رب مجھے پسندیدہ طریقے سے داخل فرما اور مجھے پسندیدہ طریقے سے نکال دے اور میرے لئے

حق کی آمد اور باطل کے مٹنے کا اعلان

لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾ وَ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ

لِّیْ	مِنْ لَّدُنْكَ	سُلْطٰنًا نَّصِیْرًا ﴿۸۰﴾	وَ	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ	وَ
میرے لئے	اپنے پاس سے	مدد گار غلبہ، قوت	اور	تم کہو	آیا	حق	اور

اپنی طرف سے مدد گار قوت بنادے ○ اور تم فرماؤ کہ حق آیا اور

قرآن مجید کی عظمت وشان

زَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾ وَ نُنَزِّلُ

زَهَقَ	الْبَاطِلُ	اِنَّ	الْبَاطِلَ	كَانَ	زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾	وَ	نُنَزِّلُ
مٹ گیا	باطل	بیشک	باطل	تھا (ہی)	مٹنے والا	اور	ہم اتارتے ہیں

باطل مٹ گیا بیشک باطل کو مٹنا ہی تھا ○ اور ہم قرآن میں

مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ وَ

مِنَ الْقُرْاٰنِ	مَا	هُوَ	شِفَآءٌ (2)	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِیْنَ	وَ
قرآن سے (میں)	(وہ چیز) جو	وہ	شفا	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے	اور

وہ چیز اتارتے ہیں جو ایمان والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے اور

راحت وتکلیف میں کافر کا حال

لَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴿۸۲﴾ وَ اِذَآ اَنْعَمْنَا

لَا یَزِیْدُ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۸۲﴾	وَ	اِذَآ	اَنْعَمْنَا
وہ زیادہ نہیں کرتا	ظالموں (کو)	مگر	نقصان، خسارے (میں)	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

اس سے ظالموں کو خسارہ ہی بڑھتا ہے ○ اور جب ہم انسان پر

=وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر فرض تھی، جمہور کا یہی قول ہے جبکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت کے لئے یہ نماز سنت ہے۔ 3...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) مقامِ محمود مقامِ شفاعت ہے کہ اس میں اولین و آخرین حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حمد کریں گے۔

1...... مفسرین نے اس کے بہت سے مطالب و معانی بیان فرمائے ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) میرا داخل ہونا اور نکلنا پسندیدہ طریقے سے کردے، جہاں بھی میں داخل ہوں اور جہاں سے بھی میں باہر آؤں خواہ وہ کوئی مکان ہو یا کام۔ (2) مجھے قبر میں اپنی رضا اور طہارت کے ساتھ داخل کر اور قبر سے اٹھاتے وقت=

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَاِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
انسان پر	(تو) وہ منہ پھیر لیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف پر، سمیت	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو وہ منہ پھیر لیتا ہے اور اپنی طرف سے دور ہٹ جاتا ہے اور جب

کافر کی کیفیت

مَسَّهُ الشَّرُّ كَانَ يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ قُلْ كُلٌّ يَّعْمَلُ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	كَانَ	يَـُٔوْسًا ﴿۸۳﴾ (1)	قُلْ	كُلٌّ	يَّعْمَلُ
پہنچتی ہے اسے	برائی	(تو) وہ ہو جاتا ہے	مایوس	تم کہو	سب	کام کرتے ہیں

اسے برائی پہنچتی ہے تو مایوس ہو جاتا ہے ○ تم فرماؤ: سب اپنے اپنے انداز پر

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ فَرَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَنْ هُوَ اَهْدٰى

عَلٰى شَاكِلَتِهٖ	فَرَبُّكُمْ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	هُوَ	اَهْدٰى
اپنے انداز پر	تو تمہارا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ	زیادہ ہدایت والا (ہے)

کام کرتے ہیں تو تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو زیادہ ہدایت کے

ع ۹

روح کے بارے میں سوال کا جواب

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ؕ قُلِ الرُّوْحُ

سَبِيْلًا ﴿۸۴﴾ (2)	وَ	يَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الرُّوْحِ	قُلِ	الرُّوْحُ
راستے (کے اعتبار سے)	اور	وہ پوچھتے ہیں تم سے	روح کے متعلق	تم کہو	روح

راستے پر ہے ○ اور تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں۔ تم فرماؤ: روح

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَاۤ اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا

مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ	وَ	مَاۤ اُوْتِيْتُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ	اِلَّا
میرے رب کے حکم سے (ایک چیز ہے)	اور	(اے لوگو) تمہیں نہیں دیا گیا	علم سے	مگر

میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور (اے لوگو!) تمہیں بہت تھوڑا علم

=عزت و کرامت کے ساتھ باہر لا۔ 2...... (پچھلے صفحے کا حاشیہ) قرآنِ کریم کی حقیقی شفا تو روحانی امراض سے ہے لیکن جسمانی امراض کی بھی اس میں شفا موجود ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اقوال و افعال سے ثابت ہے۔

1...... اِس سے معلوم ہوا کہ آرام و راحت کے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھول جانا اور صرف مصیبت میں لمبی دعائیں مانگنا اور اگر قبولیت میں دیر ہو تو مایوس ہو جانا کافر یا غافل کی علامت ہے۔ مسلمانوں کو چاہئے کہ ان تینوں عیبوں سے پاک و صاف رہیں۔ 2...... اِس آیت کی روشنی میں ہر کوئی اپنے بارے میں غور کرے=

قرآن مجید کی حفاظت اللہ کی رحمت ہے

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾ وَ لَىٕنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ

قَلِیْلًا ﴿۸۵﴾	وَ	لَىٕنْ	شِئْنَا	لَنَذْهَبَنَّ (1) بِالَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ
بہت تھوڑا	اور	ضرور اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور لے جاتے (اسے) جو	ہم نے وحی کی

دیا گیا ہے ○ اور اگر ہم چاہتے تو ہم جو آپ کی طرف وحی بھیجتے ہیں

اِلَیْكَ ثُمَّ لَا تَجِدُ لَكَ بِهٖ عَلَیْنَا وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾ۙ

اِلَیْكَ	ثُمَّ	لَا تَجِدُ	لَكَ	بِهٖ	عَلَیْنَا	وَكِیْلًا ﴿۸۶﴾
تمہاری طرف	پھر	تم نہ پاتے	اپنے لئے	اس پر	ہم پر (ہمارے حضور)	وکالت کرنے والا

اسے لے جاتے پھر تم اپنے لئے اس پر ہمارے حضور کوئی وکیل نہ پاتے ○

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ اِنَّ فَضْلَهٗ كَانَ عَلَیْكَ كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	اِنَّ	فَضْلَهٗ	كَانَ	عَلَیْكَ	كَبِیْرًا ﴿۸۷﴾
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب سے (کی)	بیشک	اس کا فضل	ہے	تم پر	بڑا

مگر تمہارے رب کی رحمت ہی ہے۔ بیشک تمہارے اوپر اس کا بڑا فضل ہے ○

قرآن کی مثل لانا ناممکن ہے

قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ

قُلْ	لَّىٕنِ	اجْتَمَعَتِ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلٰۤى	اَنْ
تم کہو	ضرور اگر	جمع ہو جائیں، متفق ہو جائیں	انسان	اور	جن	(اس) پر	کہ

تم فرماؤ: اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ

یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ	وَلَوْ	كَانَ	بَعْضُهُمْ
وہ لے آئیں اس قرآن کی مانند	(تو) وہ نہ لاسکیں گے اس کا مثل	اگرچہ	ہوں	ان کے بعض

اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا

= کہ اس کا تعلق کس گروہ سے ہے، پھر جو شخص اپنے نفس میں بھلائی، اطاعت اور شکر پائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی حمد بجالائے اور جو اپنے نفس میں شر، فسق، ناشکری اور مایوسی پائے تو وہ معاملہ ہاتھ سے نکلنے سے پہلے پہلے اپنی اصلاح کر لے۔

(1)......اس آیت اور اس کے بعد والی آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر ہم چاہتے تو اس قرآن کو سینوں اور صحیفوں سے محو فرما دیتے، پھر آپ کوئی وکیل نہ پاتے جو ہماری بارگاہ میں آپ کے لئے اس قرآن کو لوٹا دینے کی وکالت کرتا لیکن آپ کے رب کی رحمت ہی ہے کہ اس نے قیامت تک اسے باقی رکھا اور ہر طرح کی=

قرآنِ مجید کے ذریعے اتمامِ حجت

لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾ وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ

لِبَعْضٍ	ظَهِيْرًا ﴿۸۸﴾	وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	لِلنَّاسِ
بعض کے	مددگار	اور	ضرور بیشک	ہم نے بار بار بیان کیا	لوگوں کے لیے

مددگار ہو○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ۫ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾

فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	فَاَبٰۤى	اَكْثَرُ النَّاسِ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۸۹﴾
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال سے	تو نہ مانا	اکثر لوگوں (نے)	مگر	ناشکری کرنا

اس قرآن میں ہر طرح کی مثال بار بار بیان کی ہے تو اکثر لوگوں نے ناشکری کرنے کے علاوہ نہ مانا○

تصدیقِ رسالت کیلئے کفار کے مطالبات اور انہیں جواب

وَ قَالُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى تَفْجُرَ

وَ	قَالُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ (1)	لَكَ	حَتّٰى	تَفْجُرَ
اور	انہوں نے کہا	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے	تم پر	یہاں تک کہ	تم جاری کردو

اور انہوں نے کہا: ہم تم پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ تم ہمارے لیے

لَنَا مِنَ الْاَرْضِ يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾ۙ اَوْ تَكُوْنَ لَكَ جَنَّةٌ

لَنَا	مِنَ الْاَرْضِ	يَنْۢبُوْعًا ﴿۹۰﴾	اَوْ	تَكُوْنَ	لَكَ	جَنَّةٌ
ہمارے لیے	زمین سے	کوئی چشمہ	یا	ہو	تمہارے لیے	کوئی باغ

زمین سے کوئی چشمہ بہادو○ یا تمہارے لیے کھجوروں

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ فَتُفَجِّرَ الْاَنْهٰرَ خِلٰلَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾ۙ اَوْ

مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ عِنَبٍ	فَتُفَجِّرَ	الْاَنْهٰرَ	خِلٰلَهَا	تَفْجِيْرًا ﴿۹۱﴾	اَوْ
کھجوروں اور انگوروں سے	تو تم جاری کردو	نہریں	اس کے درمیان	بہتی ہوئی	یا

اور انگوروں کا کوئی باغ ہو پھر تم ان کے درمیان خوب نہریں جاری کردو○ یا

= کمی بیشی اور تبدیلی سے محفوظ فرمادیا۔ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، بیشک تمہارے اوپر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بڑا فضل ہے جیسے اُس نے آپ پر قرآنِ کریم نازل فرمایا، آپ کو تمام بنی آدم کا سردار اور خاتمُ النّبیین کیا اور مقامِ محمود عطا فرمایا۔

(1)...... جب قرآنِ کریم کا اعجاز خوب ظاہر ہو چکا اور واضح معجزات نے حجت قائم کردی اور کفار کے لئے عذر کی کوئی صورت باقی نہ رہی تو وہ لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے طرح طرح کی نشانیاں طلب کرنے لگے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب ان کی ضد، عناد اور حق سے دشمنی کا حد سے گزرنا دیکھا تو=

تُسْقِطَ السَّمَآءَ كَمَا زَعَمْتَ عَلَیْنَا كِسَفًا اَوْ

تُسْقِطَ	السَّمَآءَ	كَمَا	زَعَمْتَ	عَلَیْنَا	كِسَفًا	اَوْ
تم گرادو	آسمان	جیسا	تم نے گمان کیا (کہا)	ہمارے اوپر	ٹکڑے ٹکڑے (کرکے)	یا

تم ہم پر آسمان ٹکڑے ٹکڑے کرکے گرادو جیسا تم نے کہا ہے یا

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةِ قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾ۙ اَوْ یَكُوْنَ لَكَ بَیْتٌ

تَاْتِیَ بِاللّٰهِ	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةِ	قَبِیْلًا ﴿۹۲﴾	اَوْ	یَكُوْنَ	لَكَ	بَیْتٌ
تم لے آؤ اللہ	اور	فرشتوں (کو)	(ہمارے) سامنے	یا	ہو	تمہارے لئے	کوئی گھر

اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے لے آؤ ۝ یا تمہارے لئے کوئی سونے کا

مِّنْ زُخْرُفٍ اَوْ تَرْقٰى فِی السَّمَآءِؕ وَ لَنْ نُّؤْمِنَ

مِّنْ زُخْرُفٍ	اَوْ	تَرْقٰى	فِی السَّمَآءِ	وَ	لَنْ نُّؤْمِنَ
سونے سے (کا)	یا	تم چڑھ جاؤ	آسمان میں	اور	ہم ہرگز یقین نہ کریں گے

گھر ہو یا تم آسمان پر چڑھ جاؤ اور ہم تمہارے چڑھ جانے پر بھی

لِرُقِیِّكَ حَتّٰى تُنَزِّلَ عَلَیْنَا كِتٰبًا نَّقْرَؤُهٗؕ

لِرُقِیِّكَ	حَتّٰى	تُنَزِّلَ	عَلَیْنَا	كِتٰبًا	نَّقْرَؤُهٗ
تمہارے چڑھ جانے پر (بھی)	یہاں تک کہ	تم اتار دو	ہمارے اوپر	ایک کتاب	ہم پڑھیں اسے

ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک ہم پر ایک کتاب نہ اتارو جو ہم پڑھیں۔

انسانوں کیلئے انسان کو نبی بنانے کی وجہ

ع

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ؑ وَ

قُلْ (1)	سُبْحَانَ رَبِّیْ	هَلْ	كُنْتُ	اِلَّا	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾	وَ
تم کہو	میرا رب پاک ہے	کیا (یعنی نہیں)	ہوں میں	مگر	ایک آدمی	(اللہ کا) بھیجا ہوا	اور

تم فرماؤ: میرا رب پاک ہے میں تو صرف اللہ کا بھیجا ہوا ایک آدمی ہوں ۝ اور

= آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کی حالت پر رنج ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

1 ...... کفار کے تمام مطالبات کے جواب میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک ہی جواب دینے کا ارشاد فرمایا گیا کہ آپ ان سے کہہ دیں کہ میرا کام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیغام پہنچادینا ہے، وہ میں نے پہنچا دیا ہے اور جس قدر معجزات و آیات یقین و اطمینان کے لئے درکار ہیں اُن سے بہت زیادہ میرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ ظاہر فرماچکا لہٰذا حجت پوری ہوچکی ہے۔ اب یہ سمجھ لو کہ رسول کے انکار کرنے اور آیاتِ الٰہیہ سے مکرنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔

مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْۤا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰۤى

مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْۤا	اِذْ	جَآءَهُمُ	الْهُدٰۤى
نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب	آئی ان کے پاس	ہدایت

لوگوں کو ایمان لانے سے ان کے پاس ہدایت آجانے کے بعد اسی بات نے منع کر رکھا ہے

اِلَّاۤ اَنْ قَالُوْۤا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾

اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوْۤا	اَبَعَثَ	اللّٰهُ	بَشَرًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾
مگر	(اس بات نے) کہ	انہوں نے کہا	کیا بھیجا	اللّٰہ (نے)	ایک آدمی (کو)	رسول (بناکر)

کہ وہ کہتے ہیں: کیا اللّٰہ نے ایک آدمی کو رسول بنا کر بھیجا؟ ○

قُلْ لَّوْ كَانَ فِی الْاَرْضِ مَلٰٓىٕكَةٌ یَّمْشُوْنَ مُطْمَىٕنِّیْنَ لَنَزَّلْنَا

قُلْ [1]	لَّوْ	كَانَ	فِی الْاَرْضِ	مَلٰٓىٕكَةٌ	یَّمْشُوْنَ	مُطْمَىٕنِّیْنَ	لَنَزَّلْنَا
تم کہو	اگر	ہوتے	زمین میں	فرشتے	جو چلتے	اطمینان سے	(تو) ضرور ہم اتارتے

تم فرماؤ: اگر زمین میں فرشتے ہوتے جو اطمینان سے چلتے پھرتے تو ہم ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِیْدًۢا

کفار پر اتمامِ حجت

عَلَیْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	مَلَكًا	رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾	قُلْ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	شَهِیْدًۢا
ان پر	آسمان سے	کوئی فرشتہ	رسول (بناکر)	تم کہو	کافی ہے	اللّٰہ	گواہ

آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے ○ تم فرماؤ: میرے اور تمہارے درمیان

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِیْرًۢا بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾ وَ

ہدایت و گمراہی سے متعلق سنتِ الٰہی اور کفار کی سزا

بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	خَبِیْرًۢا	بَصِیْرًا ﴿۹۶﴾	وَ
میرے اور تمہارے درمیان	بیشک وہ	ہے	اپنے بندوں کی	خبر رکھنے والا	دیکھنے والا	اور

اللّٰہ کافی گواہ ہے، بیشک وہ اپنے بندوں کی خبر رکھنے والا، دیکھنے والا ہے ○ اور

[1]...... کفار کے جواب میں مزید فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرمادو کہ اگر انسانوں کی بجائے زمین میں صرف فرشتے رہائش پذیر ہوتے جو یہاں چلتے پھرتے تو ہم ان پر آسمان سے کسی فرشتے کو ہی رسول بنا کر بھیجتے لیکن جب زمین میں انسان بستے ہیں تو رسول بھی انسان ہی بنایا جاتا ہے۔ فرشتوں کیلئے فرشتہ ہی رسول بھیجا جاتا کیونکہ وہ اُن کی جنس سے ہوتا لیکن جب زمین میں آدمی بستے ہیں تو اُن کا ملائکہ میں سے رسول طلب کرنا نہایت ہی بے جا ہے۔

مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِۚ-وَ مَنْ یُّضْلِلْ

مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ	الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ
جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی	ہدایت پانے والا (ہوتا ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے

جسے اللہ ہدایت دے تو وہی ہدایت پانے والا ہوتا ہے اور جنہیں وہ گمراہ کردے

فَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِهٖؕ-وَ نَحْشُرُهُمْ

فَلَنْ تَجِدَ	لَهُمْ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	نَحْشُرُهُمْ
تو تم ہرگز نہ پاؤ گے	ان کے لئے	مددگار	اس کے سوا	اور	ہم اٹھائیں گے انہیں

تو تم ہرگز ان کیلئے اس کے سوا کسی کو مددگار نہ پاؤ گے اور ہم انہیں قیامت کے دن

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّاؕ-مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُؕ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (1)	عُمْیًا	وَّ	بُكْمًا	وَّ	صُمًّا	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ
قیامت کے دن	ان کے چہروں کے بل	اندھا	اور	گونگا	اور	بہرا	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)

ان کے منہ کے بل اٹھائیں گے اس حال میں کہ وہ اندھے اور گونگے اور بہرے ہوں گے۔ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے

النصف

کفار کی سزا کے اسباب

كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا(۹۷) ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ

كُلَّمَا	خَبَتْ	زِدْنٰهُمْ	سَعِیْرًا (۹۷)	ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ
جب کبھی	وہ بجھنے لگے گی	(تو) ہم زیادہ کردیں گے ان کے لئے	بھڑکانا	یہ	ان کی سزا (ہے)

جب کبھی بجھنے لگے گی تو ہم ان کے لئے اور بھڑکا دیں گے ○ یہ ان کی سزا ہے

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا

بِاَنَّهُمْ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا
(اس کے) سبب کہ وہ	انہوں نے انکار کیا	ہماری آیتوں کا	اور	کہا	کیا جب

اس سبب سے کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا اور کہنے لگے: کیا جب

(1)...... اس آیت میں بیان ہوا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کفار کو منہ کے بل اٹھائے گا، اس سے متعلق بخاری شریف میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کافر کو اس کے چہرے کے بل کس طرح اٹھایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: وہ رب جس نے اسے دنیا میں دو قدموں پر چلایا کیا اس بات پر قادر نہیں کہ وہ قیامت کے دن اسے چہرے کے بل چلائے؟ (یعنی وہ اس بات پر ضرور قادر ہے۔) (بخاری، ۴/۲۵۲، الحدیث: ۶۵۲۳)

كُنَّا عِظَامًا وَّ رُفَاتًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾

كُنَّا	عِظَامًا	وَّ	رُفَاتًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ	خَلْقًا جَدِیْدًا ﴿۹۸﴾
ہم ہو جائیں گے	ہڈیاں	اور	ریزہ ریزہ	کیا ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	نئی تخلیق (کے ساتھ)

ہم ہڈیاں اور ریزہ ریزہ ہو جائیں گے تو کیا ہمیں نئے سرے سے پیدا کر کے اٹھایا جائے گا؟○

منکرینِ آخرت کو جواب

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَلَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان اور

الْاَرْضَ قَادِرٌ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ وَ

الْاَرْضَ	قَادِرٌ	عَلٰۤى	اَنْ	یَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ	وَ
زمین (کو)	(وہ) قادر (ہے)	(اس) پر	کہ	پیدا فرما دے	ان (لوگوں) کی مثل	اور

زمین پیدا کئے ہیں وہ اس پر قادر ہے کہ ان لوگوں کی مثل اور پیدا کر دے اور

جَعَلَ لَهُمْ اَجَلًا لَّا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَاَبَى

جَعَلَ	لَهُمْ	اَجَلًا	لَّا	رَیْبَ	فِیْهِ	فَاَبَى
اس نے مقرر کر رکھی ہے	ان کے لیے	ایک مدت	نہیں	کوئی شک	اس میں	تو نہ مانے

اس نے ان کے لیے ایک مدت مقرر کر رکھی ہے جس میں کچھ شبہ نہیں تو ظالموں نے

کفار کی تجویز کا جواب

الظّٰلِمُوْنَ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾ قُلْ لَّوْ اَنْتُمْ تَمْلِكُوْنَ

الظّٰلِمُوْنَ	اِلَّا	كُفُوْرًا ﴿۹۹﴾	قُلْ	لَّوْ	اَنْتُمْ	تَمْلِكُوْنَ[1]
ظالم	مگر	کفر کرنا، ناشکری کرنا	تم کہو	اگر	تم	مالک ہوتے

کفر کے علاوہ کچھ ماننے سے انکار کر دیا○ تم فرماؤ: اگر تم لوگ

[1]...... کفارِ مکہ نے مطالبہ کیا تھا کہ ان کے شہر میں نہریں اور چشمے جاری کر دیئے جائیں تا کہ ان کے مال زیادہ ہو جائیں اور ان کی معیشت بہتر ہو جائے۔ اس پر جواب دیا گیا کہ مال کی فراوانی پر حرص ولالچ اور بخل ختم ہو جانا چاہئے لیکن ان کا معاملہ یہ ہے کہ اگر بالفرض وہ اللہ تعالیٰ کے تمام خزانوں کے مالک ہو جائیں تو بھی ان کی حرص، لالچ اور بخل ختم نہ ہوگا اور یہ لوگ دوسروں کو نفع پہنچانے کا کوئی کام نہ کریں گے۔

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ اِذًا لَّاَمْسَكْتُمْ

خَزَآىِٕنَ رَحْمَةِ رَبِّیْٓ	اِذًا	لَّاَمْسَكْتُمْ
میرے رب کی رحمت کے خزانوں (کے)	اس وقت	ضرور تم (انہیں) روک رکھتے

میرے رب کی رحمت کے خزانوں کے مالک ہوتے تو خرچ ہو جانے کے ڈر سے

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ ؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا ۠(۱۰۰) ع وَ لَقَدْ

خَشْیَةَ الْاِنْفَاقِ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	قَتُوْرًا (۱۰۰) (1)	وَ	لَقَدْ
خرچ ہو جانے کے ڈر (سے)	اور	ہے	آدمی	بڑا کنجوس	اور	ضرور بیشک

تم (انہیں) روک رکھتے اور آدمی بڑا کنجوس ہے ○ اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ فَسْــٴَـلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ اِذْ

اٰتَیْنَا	مُوْسٰى	تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (2)	فَسْــٴَـلْ	بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	اِذْ
ہم نے عطا کیں	موسیٰ (کو)	نو روشن نشانیاں	تو پوچھو	بنی اسرائیل (سے)	جب

ہم نے موسیٰ کو نو روشن نشانیاں دیں تو بنی اسرائیل سے پوچھو، جب

جَآءَهُمْ فَقَالَ لَهٗ فِرْعَوْنُ اِنِّیْ لَاَظُنُّكَ یٰمُوْسٰى

جَآءَهُمْ	فَقَالَ	لَهٗ	فِرْعَوْنُ	اِنِّیْ	لَاَظُنُّكَ	یٰمُوْسٰى
وہ آیا ان کے پاس	تو کہا	اس سے	فرعون (نے)	بیشک میں	ضرور سمجھتا ہوں تجھے	اے موسیٰ

وہ موسیٰ ان کے پاس تشریف لائے تو فرعون نے ان سے کہا: اے موسیٰ! بیشک میں تو یہ خیال کرتا ہوں

مَسْحُوْرًا (۱۰۱) قَالَ لَقَدْ عَلِمْتَ مَاۤ اَنْزَلَ هٰۤؤُلَآءِ

مَسْحُوْرًا (۱۰۱)	قَالَ	لَقَدْ	عَلِمْتَ	مَاۤ اَنْزَلَ	هٰۤؤُلَآءِ
جادو کا شکار	(موسیٰ نے) فرمایا	ضرور بیشک	تم جانتے ہو	نہیں نازل کیا	ان (نشانیوں) کو

کہ تم پر جادو کیا ہوا ہے ○ فرمایا: یقیناً تو جان چکا ہے کہ ان نشانیوں کو عبرتیں کر کے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات اور فرعون کا کلام

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون کو جواب

=ع۷=

(1)...... یہاں انسان کو اس کی اصل کے اعتبار سے بڑا کنجوس فرمایا گیا ہے کیونکہ انسان کو محتاج پیدا کیا گیا ہے اور محتاج لازمی طور پر وہ چیز پسند کرتا ہے جس سے محتاجی کا ضرر اس سے دور ہو جائے اور اس چیز کو اپنی ذات کے لئے روک لیتا ہے جبکہ اس کی سخاوت خارجی اسباب کی وجہ سے ہوتی ہے جیسے اسے اپنی تعریف پسند ہوتی ہے یا ثواب ملنے کی امید ہوتی ہے، تو اس سے ثابت ہوا کہ انسان اپنی اصل کے اعتبار سے بخیل ہے۔ (2)...... وہ نو نشانیاں یہ ہیں: (1) عصا، (2) یدِ بیضا، (3) بولنے میں دقت جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں تھی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے دور فرمادیا، (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا،=

اِلَّا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بَصَآىِٕرَۚ وَ اِنِّیْ

اِنِّیْ	وَ	بَصَآىِٕرَ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّا
بیشک میں	اور	آنکھیں کھولنے والیاں	آسمانوں اور زمین کے رب (نے)	مگر

آسمانوں اور زمین کے رب ہی نے نازل فرمایا ہے اور اے فرعون! میں

لَاَظُنُّكَ یٰفِرْعَوْنُ مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾ فَاَرَادَ اَنْ

اَنْ	فَاَرَادَ[1]	مَثْبُوْرًا ﴿۱۰۲﴾	یٰفِرْعَوْنُ	لَاَظُنُّكَ
کہ	تو اس (فرعون) نے چاہا	ہلاک ہونے والا	اے فرعون	ضرور گمان کرتا ہوں تجھے

یہ گمان کرتا ہوں کہ تو ضرور ہلاک ہونے والا ہے○ تو فرعون نے چاہا کہ

فرعون کا ارادہ اور اس کا انجام

یَّسْتَفِزَّهُمْ مِّنَ الْاَرْضِ فَاَغْرَقْنٰهُ وَ مَنْ

مَنْ	وَ	فَاَغْرَقْنٰهُ	مِّنَ الْاَرْضِ	یَّسْتَفِزَّهُمْ
جو	اور	تو ہم نے غرق کر دیا اسے	زمین سے	وہ نکال دے ان (بنی اسرائیل) کو

ان (بنی اسرائیل) کو زمین سے نکال دے تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو

مَّعَهٗ جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾ لا وَّ قُلْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ

لِبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	قُلْنَا	وَّ	جَمِیْعًا ﴿۱۰۳﴾	مَّعَهٗ
بنی اسرائیل سے	اس کے بعد	ہم نے فرمایا	اور	سب (کو)	اس کے ساتھ (تھے)

غرق کر دیا○ اور اس کے بعد ہم نے بنی اسرائیل سے فرمایا:

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل پر انعامِ الٰہی

اسْكُنُوا الْاَرْضَ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ الْاٰخِرَةِ

وَعْدُ الْاٰخِرَةِ	جَآءَ	فَاِذَا	الْاَرْضَ	اسْكُنُوا
آخرت کا وعدہ	آئے گا	پھر جب	(اس) زمین (میں)	تم سکونت اختیار کرو

اس سرزمین میں سکونت اختیار کرو پھر جب آخرت کا وعدہ آئے گا

=(5) طوفان، (6) ٹڈی، (7) گھن، (8) مینڈک، (9) خون۔

1 ...... یعنی فرعون نے چاہا کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور اُن کی قوم کو سرزمینِ مصر سے نکال دے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرعون کو اس کے ساتھیوں سمیت غرق کر دیا اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور ان کی قوم کو سلامتی عطا فرمائی۔

عظمتِ قرآن اور حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلم کی ذمہ داری

جِئْنَا بِكُمْ لَفِیْفًا ؕ﴿۱۰۴﴾ وَ بِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَ

جِئْنَا بِكُمْ	لَفِیْفًا ﴿۱۰۴﴾	وَ	بِالْحَقِّ	اَنْزَلْنٰهُ	وَ
ہم لے آئیں گے تمہیں	سمیٹ (کر)	اور	حق کے ساتھ (ہی)	ہم نے اتارا اس (قرآن) کو	اور

تو ہم تم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم نے قرآن کو حق ہی کے ساتھ اتارا اور

بِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا مُبَشِّرًا وَّ

بِالْحَقِّ	نَزَلَ[1]	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	مُبَشِّرًا	وَّ
حق کے ساتھ (ہی)	وہ اترا	اور	ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	مگر	خوشخبری دینے والا	اور

حق کے ساتھ ہی یہ اترا اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر خوشخبری دینے والا اور

وقف لازم

قرآن مجید تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیے جانے کی حکمت

نَذِیْرًا ۘ﴿۱۰۵﴾ وَ قُرْاٰنًا فَرَقْنٰهُ لِتَقْرَاَهٗ

نَذِیْرًا ﴿۱۰۵﴾	وَ	قُرْاٰنًا	فَرَقْنٰهُ	لِتَقْرَاَهٗ
ڈر سنانے والا	اور	قرآن (کو)	ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا اسے	تاکہ تم پڑھو اسے

ڈر سنانے والا ○ اور قرآن کو ہم نے جدا جدا کرکے نازل کیا تاکہ تم اسے

عَلَى النَّاسِ عَلٰى مُكْثٍ وَّ نَزَّلْنٰهُ تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾ قُلْ

عَلَى النَّاسِ	عَلٰى مُكْثٍ	وَّ	نَزَّلْنٰهُ	تَنْزِیْلًا ﴿۱۰۶﴾	قُلْ
لوگوں پر	آہستگی پر (ٹھہر ٹھہر کر)	اور	ہم نے نازل کیا اسے	تھوڑا تھوڑا نازل کرنا	تم کہو

لوگوں پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھو اور ہم نے اسے تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا ○ تم فرماؤ:

اہلِ کتاب میں سے نیک لوگوں کا طرزِ عمل

اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اٰمِنُوْا	بِهٖۤ	اَوْ	لَا تُؤْمِنُوْا	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
(اے لوگو) ایمان لاؤ	اس (قرآن) پر	یا	ایمان نہ لاؤ	بیشک	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم

(اے لوگو!) تم اس قرآن پر ایمان لاؤ یا نہ لاؤ بیشک جن لوگوں کو اس سے پہلے

[1]...... یعنی قرآن شیاطین کے خلط ملط سے محفوظ رہا اور اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ ہو سکی۔ لہٰذا قرآن کا ایک ایک جملہ، کلمہ اور حرف برحق ہے۔ اس آیت شریفہ کا یہ جملہ "وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ" ہر ایک بیماری کے لئے عملِ مجرب ہے، مرض کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر پڑھ کر دم کر دیا جائے تو باذنِ اللہ بیماری دور ہو جاتی ہے۔

مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ

مِنْ قَبْلِهٖۤ	اِذَا	یُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	یَخِرُّوْنَ
اس سے پہلے	جب	(اس کی) تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	(تو) وہ گر پڑتے ہیں

علم دیا گیا جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھوڑی کے بل

لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًاۙ ﴿۱۰۷﴾ وَّ یَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ

لِلْاَذْقَانِ	سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾	وَّ	یَقُوْلُوْنَ	سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ	اِنْ	كَانَ
ٹھوڑیوں پر (کے بل)	سجدہ (میں)	اور	کہتے ہیں	ہمارا رب پاک ہے	بیشک	تھا

سجدہ میں گر پڑتے ہیں ○ اور کہتے ہیں ہمارا رب پاک ہے، بیشک

وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ

وَعْدُ رَبِّنَا	لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾	وَ	یَخِرُّوْنَ	لِلْاَذْقَانِ
ہمارے رب کا وعدہ	ضرور (پورا) ہونے والا	اور	وہ گرتے ہیں	ٹھوڑیوں پر (کے بل)

ہمارے رب کا وعدہ پورا ہونے والا تھا ○ اور وہ روتے ہوئے ٹھوڑی کے بل

یَبْكُوْنَ وَ یَزِیْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ قُلِ

یَبْكُوْنَ[1]	وَ	یَزِیْدُهُمْ	خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾[2]	قُلِ
روتے ہوئے	اور	وہ (قرآن) بڑھا دیتا ہے ان کے	دل کا جھکنا	تم کہو

گرتے ہیں اور یہ قرآن ان کے دلوں کے جھکنے کو اور بڑھا دیتا ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوا الرَّحْمٰنَ ؕ اَیًّا مَّا تَدْعُوْا

ادْعُوا	اللّٰهَ	اَوِ	ادْعُوا	الرَّحْمٰنَ	اَیًّا مَّا تَدْعُوْا[3]
تم پکارو	اللہ (کہہ کر)	یا	پکارو	رحمٰن (کہہ کر)	جس طرح (بھی) تم پکارو

اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو، تم جو کہہ کر پکارو

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایک اعتراض کا جواب

السجدۃ ۴

1 ...... قرآنِ کریم کی تلاوت کے وقت رونا مستحب ہے اور یونہی رونا اگر اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہو تو اس کی بڑی فضیلت ہے، چنانچہ ترمذی و نسائی کی حدیث میں ہے: وہ شخص جہنم میں نہ جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے روئے۔ (ترمذی، ۲۳۶/۳، الحدیث: ۱۶۳۹، نسائی، ص۵۰۵، الحدیث: ۳۱۰۵) 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ قرآنِ کریم دل میں نرمی اور خشوع و خضوع پیدا کرتا ہے۔ نوٹ: یہ آیت ان آیات میں سے ہے جسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

3 ...... ایک رات حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے طویل سجدہ کیا اور اپنے سجدہ میں "یَا اللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ" فرماتے رہے۔ ابو جہل نے سنا تو کہنے لگا کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ=

نماز میں قراءت سے متعلق ایک ہدایت

فَلَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰىۚ وَ لَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ

فَلَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى	وَ	لَا تَجْهَرْ	بِصَلَاتِكَ (1)
تو اسی کے (ہیں)	اچھے نام	اور	تم آواز زیادہ بلند نہ کرو	اپنی نماز میں

سب اسی کے اچھے نام ہیں اور اپنی نماز میں نہ آواز زیادہ بلند کرو

وَ لَا تُخَافِتْ بِهَا وَ ابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِكَ سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾

وَ	لَا تُخَافِتْ	بِهَا	وَ	ابْتَغِ	بَیْنَ ذٰلِكَ	سَبِیْلًا ﴿۱۱۰﴾
اور	نہ بالکل آہستہ کردو	اس میں	اور	تلاش کرو	اس کے درمیان	راستہ

اور نہ اسے بالکل آہستہ کردو اور دونوں کے درمیان کا راستہ تلاش کرو○

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

وَ قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ

وَ	قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	لَمْ یَتَّخِذْ
اور	تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	اختیار نہیں فرمایا

اور تم کہو: سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے لیے

وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَ لَمْ یَكُنْ

وَلَدًا	وَّ	لَمْ یَكُنْ	لَّهٗ	شَرِیْكٌ	فِی الْمُلْكِ	وَ	لَمْ یَكُنْ
بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	بادشاہی میں	اور	نہیں ہے

بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں اس کا کوئی شریک نہیں اور کمزوری کی وجہ سے

ع۱۲ | ۱۲

لَّهٗ وَلِیٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَ كَبِّرْهُ تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾ؑ

لَّهٗ	وَلِیٌّ	مِّنَ الذُّلِّ	وَ	كَبِّرْهُ	تَكْبِیْرًا ﴿۱۱۱﴾
اس کا	کوئی مددگار	کمزوری کی وجہ سے	اور	تم بڑائی بولو اس کی	بڑائی بولنا

اس کا کوئی مددگار نہیں اور اس کی اچھی طرح بڑائی بیان کرو○

==تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) ہمیں تو کئی معبودوں کے پوجنے سے منع کرتے ہیں اور خود دو کو پکارتے ہیں، اللہ کو اور رحمٰن کو (مَعَاذَاللہ)۔ اس کے جواب میں یہ آیت نازل ہوئی اور بتایا گیا کہ اللہ اور رحمٰن دو نام ایک ہی معبودِ برحق کے ہیں خواہ کسی نام سے پکارو۔

(1)...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: مکۂ مکرمہ میں جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کو نماز پڑھایا کرتے تو تلاوتِ قرآن کرتے وقت اپنی آواز مبارک بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سنتے تو گستاخانہ کلمات بکتے، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل==

آیات: 110 — رکوع: 12

سُوْرَةُ الْكَهْف مَکِّیَّۃ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	عَلٰى عَبْدِهِ(1)	الْكِتٰبَ	وَ
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	نازل کی	اپنے بندے پر	کتاب	اور

تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنے بندے پر کتاب نازل فرمائی اور

لَمْ یَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا ۜ۝ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا

لَمْ یَجْعَلْ	لَّهٗ	عِوَجًا ۝(2)	قَیِّمًا	لِّیُنْذِرَ	بَاْسًا شَدِیْدًا
نہیں رکھی	اس میں	کوئی ٹیڑھ	سیدھی، معتدل (کتاب)	تاکہ وہ ڈرائے	سخت عذاب (سے)

اس میں کوئی ٹیڑھ نہیں رکھی ۝ لوگوں کی مصلحتوں کو قائم رکھنے والی نہایت معتدل کتاب تاکہ

مِّنْ لَّدُنْهُ وَ یُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ

مِّنْ لَّدُنْهُ	وَ	یُبَشِّرَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	الَّذِیْنَ	یَعْمَلُوْنَ
اللہ کی طرف سے	اور	بشارت دے	ایمان والوں (کو)	جو	عمل کرتے ہیں

اللہ کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے اور اچھے اعمال کرنے والے مومنوں کو

قرآن مجید کے اوصاف اور مقاصد

= فرمائی۔ (بخاری، ۳/ ۲۶۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

1 ...... اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنا بندہ فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ رسول کی شان اس میں ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ کا بندہ کہا جائے نہ کہ اسے اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا شروع کر دیا جائے جیسے عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معاذ اللہ، اللہ تعالیٰ کا بیٹا کہتے ہیں۔ 2 ...... یعنی قرآن میں نہ کوئی لفظی خرابی، نہ معنوی، نہ اس کی آیتوں میں آپس میں اختلاف ہے اور نہ تضاد۔

الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا حَسَنًا ۙ مَّا كِثِيْنَ فِيْهِ اَبَدًا ۙ

الصّٰلِحٰتِ	اَنَّ	لَهُمْ	اَجْرًا حَسَنًا ۲	مَّا كِثِيْنَ	فِيْهِ	اَبَدًا ۳
اچھے، نیک	کہ	ان کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	رہنے والے	اس میں	ہمیشہ

خوشخبری دے کہ ان کے لیے اچھا ثواب ہے ○ جس میں ہمیشہ رہیں گے ○

مشرکوں کی اندھی تقلید

وَّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ قَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا ۚ مَا

وَّ	يُنْذِرَ	الَّذِيْنَ	قَالُوا	اتَّخَذَ	اللّٰهُ	وَلَدًا ۴	مَا
اور	وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جو	کہتے ہیں	بنایا ہے	اللہ (نے)	کوئی بچہ	نہیں (ہے)

اور ان لوگوں کو ڈرائے جو کہتے ہیں کہ اللہ نے اپنا کوئی بچہ بنایا ہے ○ اس بارے میں

لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ وَّلَا لِاٰبَآئِهِمْ ؕ كَبُرَتْ كَلِمَةً

لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ [1]	وَّ	لَا	لِاٰبَآئِهِمْ	كَبُرَتْ	كَلِمَةً
ان کو	اس کا	کچھ علم	اور	نہ	ان کے باپ دادا کو	وہ بہت بڑی ہے	بات

نہ تو وہ کچھ علم رکھتے ہیں اور نہ ان کے باپ دادا۔ کتنا بڑا بول ہے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ ؕ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا فَلَعَلَّكَ

تَخْرُجُ	مِنْ اَفْوَاهِهِمْ	اِنْ	يَّقُوْلُوْنَ	اِلَّا	كَذِبًا ۵	فَلَعَلَّكَ
(جو) نکلتی ہے	ان کے مونہوں سے	نہیں	وہ کہہ رہے	مگر	جھوٹ	تو شاید تم

جو ان کے منہ سے نکلتا ہے۔ وہ بالکل جھوٹ کہہ رہے ہیں ○ اگر وہ

بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ

بَاخِعٌ [2]	نَّفْسَكَ	عَلٰۤى اٰثَارِهِمْ	اِنْ	لَّمْ يُؤْمِنُوْا	بِهٰذَا الْحَدِيْثِ
ختم کر دو گے	اپنی جان	ان کے پیچھے	اگر	وہ ایمان نہ لائیں	اس بات پر

اس بات پر ایمان نہ لائیں تو ہو سکتا ہے کہ تم ان کے پیچھے غم کے مارے اپنی جان کو

1 ...... مراد یہ ہے کہ علم اس بات کا تقاضا ہی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کوئی اولاد بنائے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے بچے کا ہونا فی نفسہٖ محال ہے اور انہوں نے یہ بات ان چیزوں میں غور و فکر کے بغیر محض جہالت کی وجہ سے کہی ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے ہو سکتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کے لئے محال ہیں۔ 2 ...... اس طرح کی آیات سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جذبۂ تبلیغ، اُمت پر رحمت و شفقت کی انتہا اور رسالت کے حقوق کو انتہائی اعلیٰ طریقے سے ادا کرنے کا بھی پتہ چلتا ہے کہ وہ لوگ جن کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ طرزِ عمل حد سے زیادہ برا رہا ان کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا طرزِ عمل =

دنیا کی زیب وزینت آزمائش ہے

اَسَفًا ۝۶ اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِیْنَةً

اَسَفًا ۝۶	اِنَّا	جَعَلْنَا	مَا	عَلَى الْاَرْضِ	زِیْنَةً
غم، افسوس (کی وجہ سے)	بیشک	ہم نے بنایا	(ان چیزوں کو) جو	زمین پر (ہیں)	زینت

ختم کر دو ۝ بیشک ہم نے زمین پر موجود چیزوں کو زمین کیلئے زینت بنایا

دنیا کا انجام

لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَیُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ۝۷ وَ

لَّهَا	لِنَبْلُوَهُمْ	اَیُّهُمْ	اَحْسَنُ	عَمَلًا ۝۷	وَ
اس (زمین) کے لئے	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	ان میں کون	زیادہ اچھا (ہے)	عمل (میں)	اور

تاکہ ہم انہیں آزمائیں کہ ان میں عمل کے اعتبار سے کون اچھا ہے ۝ اور

اصحابِ کہف کے واقعے کی ابتداء

اِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَیْهَا صَعِیْدًا جُرُزًا ۝۸ؕ اَمْ

اِنَّا	لَجٰعِلُوْنَ	مَا	عَلَیْهَا	صَعِیْدًا جُرُزًا ۝۸ [1]	اَمْ
بیشک ہم	ضرور بنانے والے (ہیں)	(اسے) جو	اس (زمین) پر (ہے)	خشک مٹی (چٹیل میدان)	کیا

بیشک جو کچھ زمین پر ہے ہم اسے خشک میدان بنا دیں گے ۝ کیا

حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ كَانُوْا مِنْ اٰیٰتِنَا

حَسِبْتَ	اَنَّ	اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ الرَّقِیْمِ [2]	كَانُوْا	مِنْ اٰیٰتِنَا
تم نے سمجھا	کہ	پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے	تھے	ہماری نشانیوں میں سے

تمہیں معلوم ہوا کہ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے

حفاظتِ ایمان کیلئے اصحابِ کہف کی کوشش اور دعا

عَجَبًا ۝۹ اِذْ اَوَى الْفِتْیَةُ اِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوْا رَبَّنَاۤ

عَجَبًا ۝۹	اِذْ	اَوَى	الْفِتْیَةُ	اِلَى الْكَهْفِ	فَقَالُوْا	رَبَّنَاۤ
ایک عجیب (نشانی)	جب	پناہ لی	نوجوانوں (نے)	غار کی طرف (میں)	پھر کہنے لگے	اے ہمارے رب

ایک عجیب نشانی تھے ۝ جب ان نوجوانوں نے ایک غار میں پناہ لی، پھر کہنے لگے: اے ہمارے رب!

= کیا ہے کہ ان کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے اس قدر غمزدہ ہو رہے ہیں جس سے جان چلی جانے کا خطرہ ہے۔

1 ...... اِس آیت میں دنیا کی ناپائیداری اور قابلِ فنا ہونے کو بیان فرمایا ہے۔ دنیا کی محبت دور کرنے کا سب سے عمدہ طریقہ یہی ہے کہ اس کی فنائیت میں غور کیا جائے، آدمی جتنا اس میں غور کرتا جاتا ہے اتنی ہی دنیا کی محبت اس کے دل سے کم ہوتی جاتی ہے۔ 2 ...... اصحابِ کہف کے متعلق قوی ترین قول یہ ہے کہ وہ سات حضرات تھے اگرچہ ان کے ناموں میں کسی قدر اختلاف ہے لیکن حضرت عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی روایت پر جو خازن میں ہے ان کے =

اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّ هَیِّئْ لَنَا مِنْ اَمْرِنَا

اٰتِنَا	مِنْ لَّدُنْكَ	رَحْمَةً	وَّ	هَیِّئْ	لَنَا	مِنْ اَمْرِنَا
ہمیں عطا فرما	اپنے پاس سے	رحمت	اور	مہیا فرما	ہمارے لئے	ہمارے کام سے (میں)

ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لئے ہمارے معاملے میں ہدایت کے اسباب

اصحاب کہف پر نیند طاری ہونا

رَشَدًا ﴿۱۰﴾ فَضَرَبْنَا عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ فِی الْكَهْفِ سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾ ثُمَّ

رَشَدًا ﴿۱۰﴾	فَضَرَبْنَا	عَلٰۤى اٰذَانِهِمْ [1]	فِی الْكَهْفِ	سِنِیْنَ عَدَدًا ﴿۱۱﴾	ثُمَّ
ہدایت کے اسباب	تو ہم نے تھپکا	ان کے کانوں پر	غار میں	گنتی کے کئی سال	پھر

مہیا فرما○ تو ہم نے اس غار میں ان کے کانوں پر گنتی کے کئی سال پردہ لگا رکھا○ پھر

اصحاب کہف کی بیداری اور اس کا ایک مقصد

بَعَثْنٰهُمْ لِنَعْلَمَ اَیُّ الْحِزْبَیْنِ اَحْصٰى لِمَا لَبِثُوْۤا

بَعَثْنٰهُمْ	لِنَعْلَمَ	اَیُّ الْحِزْبَیْنِ	اَحْصٰى	لِمَا لَبِثُوْۤا
ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ دیکھیں	دو گروہوں میں سے کس نے	زیادہ یاد رکھی	ان کے ٹھہرنے کی

ہم نے انہیں جگایا تاکہ دیکھیں کہ دو گروہوں میں سے کون ان کے ٹھہرنے کی مدت زیادہ درست

اصحاب کہف کے حالات

ع ۲/۱۳

اَمَدًا ﴿۱۲﴾ؑ نَحْنُ نَقُصُّ عَلَیْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ ؕ

اَمَدًا ﴿۱۲﴾	نَحْنُ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	نَبَاَهُمْ [2]	بِالْحَقِّ
مدت	ہم	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)	ان کی خبر	حق کے ساتھ

بتاتا ہے○ ہم آپ کے سامنے ان کا ٹھیک ٹھیک حال بیان کرتے ہیں۔

اِنَّهُمْ فِتْیَةٌ اٰمَنُوْا بِرَبِّهِمْ وَ زِدْنٰهُمْ

اِنَّهُمْ	فِتْیَةٌ	اٰمَنُوْا	بِرَبِّهِمْ	وَ	زِدْنٰهُمْ
بیشک وہ	کچھ جوان (تھے)	جو ایمان لائے	اپنے رب پر	اور	ہم نے زیادہ کیا انہیں

بیشک وہ کچھ جوان تھے جو اپنے رب پر ایمان لائے اور ہم نے ان کی ہدایت میں

=نام یہ ہیں۔ (1) مکسلمینا، (2) تملیخا، (3) مرطونس، (4) بینونس، (5) ساربنونس، (6) ذونوانس، (7) کشفیط طنونس اور اُن کے کتے کا نام قطمیر ہے۔ رقیم اس وادی کا نام ہے جس میں اصحابِ کہف ہیں۔

1 ...... یعنی انہیں ایسی نیند سلادیا کہ کوئی آواز بیدار نہ کرسکے۔ اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیاء ہیں۔ ان کا کھائے پئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کراماتِ اولیاء برحق ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کرامت ولی سے سوتے میں بھی صادر ہوسکتی ہے۔ 2 ...... اصحابِ کہف کے واقعے کی=

هُدًى ﴿۱۳﴾ۖ وَّ رَبَطْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اِذْ قَامُوْا

هُدًى ﴿۱۳﴾	وَّ	رَبَطْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	اِذْ	قَامُوْا
ہدایت (میں)	اور	ہم نے گرہ لگادی	ان کے دلوں پر	جب	وہ کھڑے ہوئے

اضافہ کردیا ○ اور ہم نے ان کے دلوں کو قوت عطا فرمائی جب وہ کھڑے ہوگئے

فَقَالُوْا رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَاۡ

فَقَالُوْا(1)	رَبُّنَا	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لَنْ نَّدْعُوَاۡ
پھر انہوں نے کہا	ہمارا رب (وہ ہے جو)	آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	ہم ہرگز عبادت نہیں کریں گے

تو کہنے لگے: ہمارا رب وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے، ہم اس کے سوا

مِنْ دُوْنِهٖۤ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَاۤ اِذًا

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِلٰهًا	لَّقَدْ	قُلْنَاۤ	اِذًا
اس کے سوا	کسی معبود (کی)	(اگر ایسا کیا تو) ضرور بیشک	ہم نے کہی	اس وقت

کسی معبود کی عبادت ہرگز نہیں کریں گے۔ اگر ہم ایسا کریں تو اس وقت ہم ضرور حد سے بڑھی ہوئی

شَطَطًا ﴿۱۴﴾ هٰۤؤُلَآءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةًؕ

شَطَطًا ﴿۱۴﴾	هٰۤؤُلَآءِ	قَوْمُنَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً
حد سے بڑھی ہوئی بات	یہ	ہماری قوم (ہے)	انہوں نے بنالئے	اس کے سوا	معبود

بات کہنے والے ہوں گے ○ یہ ہماری قوم ہے انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں،

لَوْ لَا یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍؕ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ

لَوْ لَا	یَاْتُوْنَ عَلَیْهِمْ بِسُلْطٰنٍۭ بَیِّنٍ	فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ
کیوں نہیں	وہ لاتے ان پر کوئی روشن دلیل	تو کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو

یہ ان پر کوئی روشن دلیل کیوں نہیں لاتے؟ تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو

= تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص 541 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ......اصحابِ کہف نے یہ بات دقیانوس بادشاہ کے سامنے اس وقت کی تھی جب اس نے انہیں اپنے دربار میں بلایا تھا۔

اصحابِ کہف کا باہمی کلام

افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا ؕ﴿۱۵﴾ وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا

افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا ﴿۱۵﴾	وَ	اِذِ	اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ (1)	وَ	مَا
بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور	جب	تم الگ ہو جاؤ ان سے	اور	جن کی

اللہ پر جھوٹ باندھے ؟○ اور (آپس میں کہا:) جب تم ان لوگوں سے اور

يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ فَاْوٗۤا اِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ

يَعْبُدُوْنَ	اِلَّا اللّٰهَ	فَاْوٗۤا	اِلَى الْكَهْفِ	يَنْشُرْ	لَكُمْ
وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو پناہ لو	غار کی طرف	پھیلا دے گا	تمہارے لیے

اللہ کے سوا جن کو یہ پوجتے ہیں ان سے جدا ہو جاؤ تو غار میں پناہ لو، تمہارا رب تمہارے لیے

رَبُّكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يُهَيِّئْ لَكُمْ مِّنْ اَمْرِكُمْ

رَبُّكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يُهَيِّئْ	لَكُمْ	مِّنْ اَمْرِكُمْ
تمہارا رب	اپنی رحمت	اور	مہیا کر دے گا	تمہارے لئے	تمہارے کام سے (میں)

اپنی رحمت پھیلا دے گا اور تمہارے کام میں تمہارے لئے آسانی

غار میں اصحابِ کہف کی ضروریاتِ زندگی اور حفاظت کا غیبی اہتمام

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾ وَ تَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ

مِّرْفَقًا ﴿۱۶﴾	وَ	تَرَى	الشَّمْسَ	اِذَا	طَلَعَتْ
آسانی کا سامان	اور	تم دیکھو گے	سورج (کو)	جب	وہ طلوع ہوتا ہے

مہیا کر دے گا○ اور اے حبیب! تم سورج کو دیکھو گے کہ جب نکلتا ہے

تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَ اِذَا غَرَبَتْ

تَّزٰوَرُ	عَنْ كَهْفِهِمْ	ذَاتَ الْيَمِيْنِ (2)	وَ	اِذَا	غَرَبَتْ
(تو) مائل ہو کر نکل جاتا ہے	ان کی غار سے	دائیں طرف	اور	جب	وہ غروب ہوتا ہے

تو ان کے غار کے دائیں جانب مائل ہو کر نکل جاتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے

1 ...... یہاں سے جو کلام ہے یہ ان اصحابِ کہف کا آپس میں تھا۔ انہوں نے ایک دوسرے سے کہا کہ اس کافر قوم میں نہ رہو بلکہ ان سے جدا ہو جاؤ اور جا کر کہیں کسی گوشہ میں چھپ جاؤ، جہاں ان کے فتنہ سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کیا کریں اور ہمیں امید ہے کہ اللہ تعالیٰ گوشۂ عافیت ضرور دے گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ فتنوں کے زمانہ میں لوگوں سے علیحدگی اپنے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔

2 ...... یعنی ان پر سارا دن سایہ رہتا ہے اور طلوع سے غروب تک کسی وقت بھی دھوپ کی گرمی انہیں نہیں پہنچتی۔

تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِیْ فَجْوَةٍ

تَّقْرِضُهُمْ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ	هُمْ	فِیْ فَجْوَةٍ
(تو) کترا کر نکل جاتا ہے ان سے	بائیں جانب	اور (حالانکہ)	وہ	کھلے حصے میں (ہوتے ہیں)

توان سے بائیں طرف کترا کر گزر جاتا ہے حالانکہ وہ اس غار کے کھلے حصے

مِّنْهُ ؕ ذٰلِكَ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ فَهُوَ

مِّنْهُ	ذٰلِكَ	مِنْ اٰیٰتِ اللّٰهِ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ	فَهُوَ
اس (غار) سے (کے)	یہ	اللہ کی نشانیوں میں سے (ہے)	جسے	ہدایت دے	اللہ	تو وہی

میں ہیں۔ یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے۔ جسے اللہ ہدایت دیتا ہے تو وہی

الْمُهْتَدِ ۚ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ

الْمُهْتَدِ	وَ	مَنْ	یُّضْلِلْ	فَلَنْ تَجِدَ	لَهٗ
ہدایت پانے والا (ہے)	اور	جسے	وہ گمراہ کردے	تو تم نہیں پاؤ گے	اس کے لئے

ہدایت پانے والا ہے اور جسے وہ گمراہ کرے تو تم ہرگز اس کیلئے

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾ وَتَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّهُمْ ۲ع۵ ۱۴

وَلِیًّا مُّرْشِدًا ﴿۱۷﴾	وَ	تَحْسَبُهُمْ	اَیْقَاظًا [1]	وَّ	هُمْ
کوئی راہ دکھانے والا مددگار	اور	تم خیال کرو گے انہیں	جاگتے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ

کوئی راہ دکھانے والا مددگار نہ پاؤ گے ○ اور تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے حالانکہ وہ

رُقُوْدٌ ۖۗ وَّنُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۖۗ وَ

رُقُوْدٌ	وَّ	نُقَلِّبُهُمْ	ذَاتَ الْیَمِیْنِ	وَ	ذَاتَ الشِّمَالِ	وَ
سو رہے (ہیں)	اور	ہم بدلتے رہتے ہیں انہیں	دائیں طرف	اور	بائیں طرف	اور

سو رہے ہیں اور ہم ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں اور

1......اس آیت کا مفہوم یہ ہے کہ اگر تم انہیں دیکھو تو تم انہیں جاگتے ہوئے خیال کرو گے کیونکہ ان کی آنکھیں کھلی ہیں حالانکہ وہ سو رہے ہیں اور ہم سال میں ایک مرتبہ دس محرم شریف کو ان کی دائیں اور بائیں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تاکہ ایک ہی طرح لیٹے رہنے سے ان کے بدن کو نقصان نہ پہنچے اور ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے اور وہ بھی ان کے ساتھ کروٹ بدلتا ہے یعنی جب اصحابِ کہف کروٹ بدلتے ہیں تو وہ بھی کروٹ بدلتا ہے۔

كَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ؕ لَوِ اطَّلَعْتَ

كَلْبُهُمْ (1)	بَاسِطٌ	ذِرَاعَيْهِ	بِالْوَصِيْدِ	لَوِ	اطَّلَعْتَ
ان کا کتا	پھیلائے ہوئے (ہے)	اپنی کلائیاں	غار کی چوکھٹ پر	اگر	تو جھانک کر دیکھ لے

ان کا کتا غار کی چوکھٹ پر اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے۔ اے سننے والے! اگر تو انہیں جھانک کر

عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَّ لَمُلِئْتَ مِنْهُمْ

عَلَيْهِمْ	لَوَلَّيْتَ	مِنْهُمْ	فِرَارًا (2)	وَّ	لَمُلِئْتَ	مِنْهُمْ
ان پر (انہیں)	(تو) ضرور پھر جائے گا	ان سے	بھاگتے ہوئے	اور	ضرور تو بھر جائے گا	ان سے (کی)

دیکھ لے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگ جائے اور ان کی ہیبت سے

رُعْبًا ﴿١٨﴾ وَكَذٰلِكَ بَعَثْنٰهُمْ لِيَتَسَآءَلُوْا

رُعْبًا ﴿١٨﴾	وَ	كَذٰلِكَ	بَعَثْنٰهُمْ	لِيَتَسَآءَلُوْا
ہیبت (میں)	اور	ایسا ہی	ہم نے اٹھایا، جگایا انہیں	تاکہ وہ ایک دوسرے سے (حالات) پوچھیں

بھر جائے ○ اور ویسا ہی ہم نے انہیں جگایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے

بَيْنَهُمْ ؕ قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ؕ قَالُوْا

بَيْنَهُمْ	قَالَ	قَآئِلٌ	مِّنْهُمْ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	قَالُوْا
اپنے درمیان	کہا	ایک کہنے والے (نے)	ان میں سے	کتنی (دیر)	تم ٹھہرے	انہوں نے کہا

حالات پوچھیں۔ ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا: تم یہاں کتنی دیر رہے ہو؟ چند افراد نے کہا:

لَبِثْنَا يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ؕ قَالُوْا رَبُّكُمْ اَعْلَمُ

لَبِثْنَا	يَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ يَوْمٍ	قَالُوْا	رَبُّكُمْ	اَعْلَمُ
ہم ٹھہرے	ایک دن	یا	دن کا کچھ حصہ	انہوں نے کہا	تمہارا رب	خوب جانتا ہے

کہ ہم ایک دن رہے ہیں یا ایک دن سے کچھ کم وقت۔ دوسروں نے کہا: تمہارا رب خوب جانتا ہے

اصحابِ کہف کی بیداری اور مدتِ قیام سے متعلق باہمی سوال و جواب

(1)...... علامہ قرطبی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب نیک بندوں اور اولیاءِ کرام کی صحبت میں رہنے کی برکت سے ایک کتا اتنا بلند مقام پا گیا حتی کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا ذکر قرآنِ پاک میں فرمایا تو اس مسلمان کے بارے میں تیرا کیا گمان ہے جو اولیاء اور صالحین سے محبت کرنے والا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونے والا ہے بلکہ اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے تسلی ہے جو کسی بلند مقام پر فائز نہیں۔ (قرطبی، الکہف، تحت الآیۃ: ١٨، ٢٦٩/٥، الجزء العاشر) کہ وہ اپنی اس محبت و عقیدت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سرخ رُو ہوں گے۔ (2)...... اللہ تعالیٰ نے ایسی ہیبت سے ان کی حفاظت فرمائی ہے کہ ان تک کوئی جا نہیں سکتا۔

بِمَا لَبِثْتُمْ ؕ فَابْعَثُوْۤا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ

بِمَا	لَبِثْتُمْ	فَابْعَثُوْۤا	اَحَدَكُمْ	بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖۤ [1]
(اس) کو جتنا	تم ٹھہرے	تو تم بھیجو	اپنے میں سے ایک (کو)	اپنی اس چاندی کے ساتھ

جتنا تم ٹھہرے ہو تو اپنے میں سے ایک کو یہ چاندی دے کر

اِلَى الْمَدِیْنَةِ فَلْیَنْظُرْ اَیُّهَاۤ اَزْكٰى طَعَامًا

اِلَى الْمَدِیْنَةِ	فَلْیَنْظُرْ	اَیُّهَاۤ	اَزْكٰى	طَعَامًا
شہر کی طرف	تو اسے چاہیے کہ دیکھے	کون سا	زیادہ عمدہ (ہے)	کھانا

شہر کی طرف بھیجو تا کہ وہ دیکھے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ عمدہ ہے

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ وَ لْیَتَلَطَّفْ وَ

فَلْیَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ	مِّنْهُ	وَلْیَتَلَطَّفْ	وَ
تو وہ لے آئے تمہارے پاس کوئی کھانا	اسی میں سے	اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے	اور

پھر تمہارے پاس اسی میں سے کوئی کھانا لے آئے اور اسے چاہیے کہ نرمی سے کام لے اور

لَا یُشْعِرَنَّ بِكُمْ اَحَدًا ﴿۱۹﴾ اِنَّهُمْ اِنْ یَّظْهَرُوْا عَلَیْكُمْ

لَا یُشْعِرَنَّ	بِكُمْ	اَحَدًا ﴿۱۹﴾	اِنَّهُمْ	اِنْ	یَّظْهَرُوْا [2]	عَلَیْكُمْ
ہرگز آگاہ نہ کرے	تم پر	کسی ایک (کو)	بیشک وہ	اگر	آگاہ ہو گئے	تم پر

ہرگز کسی کو تمہاری اطلاع نہ دے ○ بیشک اگر انہوں نے تمہیں جان لیا

یَرْجُمُوْكُمْ اَوْ یُعِیْدُوْكُمْ فِیْ مِلَّتِهِمْ وَ

یَرْجُمُوْكُمْ	اَوْ	یُعِیْدُوْكُمْ	فِیْ مِلَّتِهِمْ	وَ
(تو) پتھر ماریں گے تمہیں	یا	پھیر لیں گے تمہیں	اپنے دین میں	اور (اگر ایسا ہوا تو)

تو تمہیں پتھر ماریں گے یا تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور

نصفُ القرآن باعتبار عدد الحروف بانّ التاء بعد الیاء من النصف الاول و اللام الثانیة من النصف الاخیر ۱۲

1 ...... اصحابِ کہف اپنے ساتھ دقیانوسی سکے لے کر گئے تھے اور سوتے وقت انہیں اپنے سرہانے رکھ لیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسافر کو خرچ ساتھ میں رکھنا طریقۂ توکل کے خلاف نہیں ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اسباب اپنے ساتھ رکھے اور بھروسہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر رکھے۔

2 ...... اصحابِ کہف نے آپس میں کہا کہ اگر انہوں نے تمہیں جان لیا تو تمہیں پتھر ماریں گے اور بری طرح قتل کریں گے یا جبر و ستم سے تمہیں اپنے دین میں پھیر لیں گے اور اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے۔

اصحاب کہف پر مطلع کیے جانے کی حکمت

لَنْ تُفْلِحُوْۤا اِذًا اَبَدًا ﴿۲۰﴾ وَكَذٰلِكَ اَعْثَرْنَا عَلَیْهِمْ

لَنْ تُفْلِحُوْۤا	اِذًا	اَبَدًا ﴿۲۰﴾	وَ	كَذٰلِكَ (1)	اَعْثَرْنَا	عَلَیْهِمْ
تم ہرگز فلاح نہ پاؤ گے	اس وقت	کبھی بھی	اور	اسی طرح	ہم نے مطلع کر دیا	ان پر

اگر ایسا ہوا تو پھر تم کبھی بھی فلاح نہ پاؤ گے ○ اور اسی طرح ہم نے ان پر مطلع کر دیا

لِیَعْلَمُوْۤا اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ لَا

لِیَعْلَمُوْۤا	اَنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	لَا
تاکہ لوگ جان لیں	کہ	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	نہیں

تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں

رَیْبَ فِیْهَا ۚ اِذْ یَتَنَازَعُوْنَ بَیْنَهُمْ اَمْرَهُمْ

رَیْبَ	فِیْهَا	اِذْ	یَتَنَازَعُوْنَ	بَیْنَهُمْ	اَمْرَهُمْ
کوئی شک، شبہ	اس میں	جب	وہ لوگ جھگڑنے لگے	اپنے درمیان	ان کے معاملے (میں)

کچھ شبہ نہیں، جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے

اصحاب کہف کی وفات کے بعد غار کے دہانے پر مسجد کی تعمیر

فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ بُنْیَانًا ؕ رَبُّهُمْ اَعْلَمُ بِهِمْ ؕ قَالَ

فَقَالُوا	ابْنُوْا	عَلَیْهِمْ	بُنْیَانًا	رَبُّهُمْ	اَعْلَمُ	بِهِمْ	قَالَ
تو کہنے لگے	بنادو	ان (کے غار) پر	کوئی عمارت	ان کا رب	خوب جانتا ہے	ان کو	کہا

تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو، ان کا رب انہیں خوب جانتا ہے، جو لوگ

الَّذِیْنَ غَلَبُوْا عَلٰۤی اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیْهِمْ

الَّذِیْنَ	غَلَبُوْا	عَلٰۤی اَمْرِهِمْ	لَنَتَّخِذَنَّ	عَلَیْهِمْ
ان لوگوں نے جو	غالب رہے	اپنے کام پر	ضرور ہم بنائیں گے	ان پر (کے قریب)

اپنے اس کام میں غالب رہے تھے انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد

1 ...... ارشاد فرمایا کہ جیسے ہم نے اصحابِ کہف کو جگایا تھا اسی طرح ہم نے لوگوں کو دقیانوس کے مرنے اور مدت گزر جانے کے بعد اصحابِ کہف کے بارے میں مطلع کر دیا تاکہ تمام لوگ اور بالخصوص بیدروس بادشاہ کی قوم کے منکرینِ قیامت جان لیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ سچا ہے اور یہ کہ قیامت میں کچھ شبہ نہیں۔ پھر اصحابِ کہف کی وفات کے بعد ان کے ارد گرد عمارت بنانے میں لوگ باہم جھگڑنے لگے تو کہنے لگے: ان کے غار پر کوئی عمارت بنادو۔ ان کا رب عَزَّوَجَلَّ انہیں خوب جانتا ہے جو لوگ اپنے اس کام میں غالب رہے تھے یعنی بیدروس بادشاہ اور اس کے ساتھی، انہوں نے کہا: ہم ضرور ان کے قریب ایک مسجد بنائیں ==

اصحابِ کہف کی تعداد سے متعلق لوگوں کا اختلاف اور فضول سوالات کی ممانعت

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ سَیَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ ۚ وَ

مَّسْجِدًا ﴿۲۱﴾ (1)	سَیَقُوْلُوْنَ	ثَلٰثَةٌ	رَّابِعُهُمْ	كَلْبُهُمْ	وَ
مسجد	عنقریب لوگ کہیں گے	(وہ) تین (ہیں)	(جبکہ) ان کا چوتھا	ان کا کتا (ہے)	اور

بنائیں گے ○ اب لوگ کہیں گے کہ وہ تین ہیں (جبکہ) چوتھا ان کا کتا ہے اور

یَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ ۚ

یَقُوْلُوْنَ	خَمْسَةٌ	سَادِسُهُمْ	كَلْبُهُمْ	رَجْمًۢا بِالْغَیْبِ
(کچھ) کہیں گے	پانچ (ہیں)	(اور) ان کا چھٹا	ان کا کتا (ہے)	بغیر دیکھے اندازے (ہیں)

کچھ کہیں گے: وہ پانچ ہیں (اور) چھٹا ان کا کتا ہے (یہ سب) بغیر دیکھے اندازے ہیں

وَ یَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ ؕ قُلْ رَّبِّیْۤ

وَ	یَقُوْلُوْنَ	سَبْعَةٌ	وَّ	ثَامِنُهُمْ	كَلْبُهُمْ	قُلْ	رَّبِّیْۤ
اور	(کچھ) کہیں گے	سات (ہیں)	اور	ان کا آٹھواں	ان کا کتا (ہے)	تم کہو	میرا رب

اور کچھ کہیں گے: وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے۔ تم فرماؤ! میرا رب

اَعْلَمُ بِعِدَّتِهِمْ مَّا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا قَلِیْلٌ ۫ۗ فَلَا تُمَارِ

اَعْلَمُ	بِعِدَّتِهِمْ	مَّا یَعْلَمُهُمْ	اِلَّا	قَلِیْلٌ	فَلَا تُمَارِ
خوب جانتا ہے	ان کی تعداد کو	نہیں جانتے انہیں	مگر	تھوڑے (لوگ)	تو تم بحث نہ کرو

ان کی تعداد خوب جانتا ہے۔ انہیں بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں۔ تو ان کے بارے میں

فِیْهِمْ اِلَّا مِرَآءً ظَاهِرًا ۪ وَّ لَا تَسْتَفْتِ فِیْهِمْ

فِیْهِمْ	اِلَّا	مِرَآءً ظَاهِرًا	وَّ	لَا تَسْتَفْتِ	فِیْهِمْ
ان کے بارے میں	مگر	جتنی بحث ظاہر (ہو چکی)	اور	تم نہ پوچھو	ان کے بارے میں

بحث نہ کرو مگر اتنی ہی جتنی ظاہر ہو چکی ہے اور ان کے بارے میں ان میں سے کسی سے

=گے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں۔

(1)......اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہلِ ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآنِ کریم میں اس کا ذکر فرمانا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے قرب میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہلُ اللّٰہ کے مزارات پر لوگ حصولِ برکت کے لئے جایا کرتے ہیں۔

ع ۳ ۵/۱۵

مسلمان اپنے ارادے میں اِنْ شَآءَ اللہ ضرور کہا کرے

مِّنْهُمْ اَحَدًا ﴿۲۲﴾ ع وَ لَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ

مِّنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۲۲﴾	وَ	لَا تَقُوْلَنَّ (1)	لِشَایْءٍ	اِنِّیْ
ان میں سے	کسی ایک (سے)	اور	تم ہرگز نہ کہنا	کسی چیز کے متعلق	(کہ) بیشک میں

کچھ نہ پوچھو ○ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں

فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ لا اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ز وَاذْكُرْ

فَاعِلٌ	ذٰلِكَ	غَدًا ﴿۲۳﴾	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ	اللّٰهُ	وَ	اذْكُرْ
کرنے والا (ہوں)	یہ	کل	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	اور	یاد کرلو

کل یہ کرنے والا ہوں ○ مگر یہ کہ اللہ چاہے اور جب

رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَ قُلْ عَسٰۤى اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ

رَّبَّكَ	اِذَا	نَسِیْتَ (2)	وَ	قُلْ	عَسٰۤى	اَنْ	یَّهْدِیَنِ	رَبِّیْ
اپنے رب (کو)	جب	تم بھول جاؤ	اور	کہو	قریب ہے	کہ	دکھادے مجھے	میرا رب

تم بھول جاؤ تو اپنے رب کو یاد کرلو اور یوں کہو کہ قریب ہے کہ میرا رب مجھے

اصحاب کہف کے غار میں ٹھہرنے کی مدت

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾ وَ لَبِثُوْا فِیْ كَهْفِهِمْ ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ وَ

لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾	وَ	لَبِثُوْا	فِیْ كَهْفِهِمْ	ثَلٰثَ مِائَةٍ سِنِیْنَ	وَ
اس سے زیادہ قریب کوئی راستہ	اور	وہ ٹھہرے	اپنے غار میں	تین سو سال	اور

اس واقعے سے زیادہ قریب ہدایت کا کوئی راستہ دکھائے ○ اور وہ اپنے غار میں تین سو سال ٹھہرے اور

علم الٰہی کی شان اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان

ازْدَادُوْا تِسْعًا ﴿۲۵﴾ قُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوْا ج

ازْدَادُوْا	تِسْعًا ﴿۲۵﴾	قُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	لَبِثُوْا
انہیں مزید ہوئے	نو (سال)	تم کہو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جتنا	وہ ٹھہرے

نوسال زیادہ ○ تم فرماؤ: اللہ خوب جانتا ہے وہ جتنا ٹھہرے۔

1 ...... یہاں سے اسلامی تعلیمات کی ایک بنیادی چیز بیان فرمائی گئی ہے کہ مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ارادے میں اِنْ شَاءَ اللہ ضرور کہا کرے، چنانچہ فرمایا گیا کہ اور ہرگز کسی چیز کے متعلق نہ کہنا کہ میں کل یہ کرنے والا ہوں مگر ساتھ ہی یہ کہا کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو میں کرلوں گا۔ مراد یہ ہے کہ جب کسی کام کا ارادہ ہو تو یہ کہنا چاہئے کہ اِنْ شَاءَ اللہ ایسا کروں گا، بغیر اِنْ شَاءَ اللہ کے نہ کہے۔ 2 ...... اس آیت کے معنی سے متعلق تفسیروں میں کئی قول ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں: (1) اگر اِنْ شاءَ اللہ تعالیٰ کہنا یاد نہ رہے تو جب یاد آئے کہہ لو۔ (2) اگر کسی نماز کو بھول گئے تو یاد آتے ہی ادا کرلو۔

تلاوتِ قرآن کرتے رہنے کا حکم

لَهٗ غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ-اَبْصِرْ بِهٖ وَ اَسْمِعْؕ-

لَهٗ	غَیْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَبْصِرْ بِهٖ	وَ	اَسْمِعْ
اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کے (سب) غیب	وہ کتنا دیکھنے والا	اور	کتنا سننے والا (ہے)

آسمانوں اور زمین کے سب غیب اسی کے لیے ہیں، وہ کتنا دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔

مَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ٘-وَّ لَا یُشْرِكُ

مَا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا یُشْرِكُ
نہیں (ہے)	ان کے لئے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	وہ شریک نہیں کرتا

ان کیلئے اس کے سوا کوئی مددگار نہیں اور وہ اپنے حکم میں

فِیْ حُكْمِهٖۤ اَحَدًا(۲۶) وَ اتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ

فِیْ حُكْمِهٖۤ	اَحَدًا (۲۶)	وَ	اتْلُ(1)	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ
اپنے حکم میں	کسی ایک (کو)	اور	تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی بھیجی گئی ہے	تمہاری طرف

کسی کو شریک نہیں کرتا ○ اور اپنے رب کی کتاب سے

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ﳳ-لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ﳜ وَ لَنْ تَجِدَ

مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ	لَا	مُبَدِّلَ	لِكَلِمٰتِهٖ	وَ	لَنْ تَجِدَ
اپنے رب کی کتاب سے	نہیں	کوئی بدلنے والا	اس کی باتوں کو	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے

اس وحی کی تلاوت کرو جو آپ کی طرف بھیجی گئی ہے۔ اس کی باتوں کو کوئی بدلنے والا نہیں اور تم ہرگز

نیک لوگوں اور کافروں سے مختلف رویہ اختیار کرنے کا حکم

مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا(۲۷) وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ

مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا (۲۷)	وَ	اصْبِرْ(2)	نَفْسَكَ	مَعَ الَّذِیْنَ
اس کے سوا	کوئی پناہ	اور	روک کر رکھو	اپنی جان	ان لوگوں کے ساتھ جو

اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤ گے ○ اور اپنی جان کو ان لوگوں کے ساتھ مانوس رکھ جو

1 ...... اصحابِ کہف کا واقعہ مکمل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قرآنِ پاک کی تلاوت کرتے رہنے کا حکم دیا۔ یہ حکم اگرچہ اصحابِ کہف کے واقعے کے اختتام کے طور پر ہے لیکن قرآنِ پاک کے عمومِ الفاظ کا اعتبار کرتے ہوئے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مطلقاً بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کرنی چاہئے، سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔ 2 ...... سردارانِ کفار کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے عرض کیا کہ ہمیں غرباء اور شکستہ حالوں کے ساتھ بیٹھتے شرم آتی ہے۔ اگر آپ انہیں اپنی صحبت سے جدا کر دیں تو ہم اسلام لے آئیں اور ہمارے اسلام لانے سے خلقِ کثیر اسلام لے آئے گی۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ

يَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِيِّ	يُرِيْدُوْنَ	وَجْهَهٗ
پکارتے ہیں، عبادت کرتے ہیں	اپنے رب (کی)	صبح اور شام	وہ چاہتے ہیں	اس کی رضا

صبح وشام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں

وَ لَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَ

وَ	لَا تَعْدُ (1)	عَيْنٰكَ	عَنْهُمْ	تُرِيْدُ	زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ
اور	نہ پھریں	تمہاری آنکھیں	ان سے	چاہتے ہوئے	دنیوی زندگی کی زینت	اور

اور تیری آنکھیں دنیوی زندگی کی زینت چاہتے ہوئے انہیں چھوڑ کر اوروں پر نہ پڑیں اور

لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ

لَا تُطِعْ	مَنْ	اَغْفَلْنَا	قَلْبَهٗ	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ	اتَّبَعَ
بات نہ مان	(اس کی) جو	ہم نے غافل کر دیا	اس کے دل (کو)	اپنی یاد سے	اور	وہ پیچھے چلا

اس کی بات نہ مان جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے

هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾ وَ قُلِ الْحَقُّ

هَوٰىهُ	وَ	كَانَ	اَمْرُهٗ	فُرُطًا ﴿۲۸﴾	وَ	قُلِ	الْحَقُّ
اپنی خواہش (کے)	اور	ہے	اس کا کام	حد سے گزرا ہوا	اور	تم کہہ دو	حق

پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا○ اور تم فرما دو کہ حق

الثلثة

مِنْ رَّبِّكُمْ ۫ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ

مِنْ رَّبِّكُمْ	فَمَنْ	شَآءَ	فَلْيُؤْمِنْ	وَّ	مَنْ	شَآءَ
تمہارے رب کی طرف سے (ہے)	تو جو	چاہے	تو وہ ایمان لائے	اور	جو	چاہے

تمہارے رب کی طرف سے ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے

(1)......اس حکم میں قیامت تک کے مسلمانوں کو ہدایت ہے کہ غافلوں، متکبروں، ریاکاروں، دنیاداروں کی نہ مانا کریں اور ان کے مال و دولت پر نظریں نہ جمائیں بلکہ مخلص، صالح، غرباء و مساکین کے ساتھ تعلق رکھیں اور ان ہی کی اطاعت کیا کریں۔ دنیا کی محبت میں گرفتار مالداروں کی بات ماننا دین کو برباد کر دیتا ہے۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں جو بات سمجھ آتی ہے وہ یہ ہے کہ مال اور مالدار فی نفسہٖ نہ برے ہیں اور نہ اچھے بلکہ مال کا غلط استعمال اور ایسے مالدار برے ہیں اور چونکہ مالدار عموماً نفس پرستی میں پڑ جاتے ہیں اسی لئے ان کی مذمت زیادہ بیان کی جاتی ہے۔

فَلْیَكْفُرْ ۙ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِیْنَ نَارًا ۙ اَحَاطَ بِهِمْ

بِهِمْ	اَحَاطَ	نَارًا	لِلظّٰلِمِیْنَ (1)	اَعْتَدْنَا	اِنَّاۤ	فَلْیَكْفُرْ
ان کو	گھیر لیں گی	آگ	ظالموں کے لیے	ہم نے تیار کر رکھی ہے	بیشک	تو وہ کفر کرے

کفر کرے بیشک ہم نے ظالموں کے لیے وہ آگ تیار کر رکھی ہے جس کی دیواریں

سُرَادِقُهَا ؕ وَ اِنْ یَّسْتَغِیْثُوْا یُغَاثُوْا

یُغَاثُوْا	یَّسْتَغِیْثُوْا	اِنْ	وَ	سُرَادِقُهَا
(تو) ان کی فریاد پوری کی جائے گی	وہ (پانی کی) فریاد کریں گے	اگر	اور	اس کی دیواریں

انہیں گھیر لیں گی اور اگر وہ پانی کے لیے فریاد کریں تو ان کی فریاد اس پانی سے

بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ یَشْوِی الْوُجُوْهَ ؕ

الْوُجُوْهَ	یَشْوِی	كَالْمُهْلِ	بِمَآءٍ
(ان کے) چہرے	وہ بھون دے گا	(جو) پگھلائے ہوئے تانبے جیسا (ہو گا)	(اس) پانی کے ساتھ

پوری کی جائے گی جو پگھلائے ہوئے تانبے کی طرح ہو گا جو اُن کے منہ کو بھون دے گا۔

بِئْسَ الشَّرَابُ ؕ وَ سَآءَتْ مُرْتَفَقًا ۝۲۹ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اٰمَنُوْا	الَّذِیْنَ	اِنَّ	مُرْتَفَقًا ۝۲۹	سَآءَتْ	وَ	الشَّرَابُ	بِئْسَ
ایمان لائے	وہ لوگ جو	بیشک	ٹھہرنے کی جگہ	کیا ہی بری	اور	پینا (ہے)	کیا ہی برا

کیا ہی برا پینا اور دوزخ کیا ہی بری ٹھہرنے کی جگہ ہے ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیْعُ اَجْرَ مَنْ

مَنْ	اَجْرَ	لَا نُضِیْعُ	اِنَّا	الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوْا	وَ
جو	(اس کا) ثواب	ہم ضائع نہیں کرتے	بیشک	اچھے، نیک	انہوں نے عمل کئے	اور

نیک اعمال کئے ہم ان کا اجر ضائع نہیں کرتے جو

بامل مسلمانوں کو بشارت

(1)......اس آیتِ مبارکہ میں ہر اس مسلمان کے لئے بھی بڑی نصیحت ہے جو ظلم اور گناہ کرنے میں مصروف ہے، اسے اپنے گناہوں پر ندامت و شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے توبہ و استغفار کرنا اور نیک اعمال میں مصروف ہو جانا چاہئے ورنہ یاد رکھے کہ مرنے کے بعد کا سفر انتہائی طویل ہے، جہنم کی گرمی بڑی شدید ہے، اہلِ جہنم کا پانی پگھلے ہوئے تانبے کی طرح اور جہنمیوں کی پیپ ہے اور جہنم کی قید بہت سخت ہے۔

باعمل مسلمانوں کا اجر و ثواب

اَحْسَنَ عَمَلًا ﴿٣٠﴾ ج اُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ

اَحْسَنَ	عَمَلًا ﴿٣٠﴾	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِیْ
اچھا (ہو)	عمل (میں)	یہ لوگ	ان کے لیے	ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں

اچھے عمل کرنے والے ہوں ۝ ان کے لیے ہمیشگی کے باغات ہیں ان کے نیچے

مِنْ تَحْتِهِمُ الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ

مِنْ تَحْتِهِمُ	الْاَنْهٰرُ	یُحَلَّوْنَ	فِیْهَا	مِنْ اَسَاوِرَ
ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں	کنگن

نہریں بہتی ہیں، انہیں ان باغوں میں سونے کے کنگن

مِنْ ذَهَبٍ وَّ یَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ

مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	یَلْبَسُوْنَ	ثِیَابًا خُضْرًا	مِّنْ سُنْدُسٍ وَّ اِسْتَبْرَقٍ [1]
سونے سے (کے)	اور	وہ پہنیں گے	سبز کپڑے	باریک ریشم اور موٹے ریشم سے (کے)

پہنائے جائیں گے اور وہ سبز رنگ کے باریک اور موٹے ریشم کے کپڑے پہنیں گے

مُّتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ط نِعْمَ الثَّوَابُ ط وَ

مُّتَّكِـِٕیْنَ	فِیْهَا	عَلَى الْاَرَآئِكِ	نِعْمَ	الثَّوَابُ	وَ
تکیے لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	تختوں پر	کیا ہی اچھا (ہے)	ثواب	اور

وہاں تختوں پر تکیے لگائے ہوئے ہوں گے۔ یہ کیا ہی اچھا ثواب ہے اور

ایک مالدار کافر اور غریب مومن کا حال

ع ٤ ١٦

حَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾ ع وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَیْنِ جَعَلْنَا

حَسُنَتْ	مُرْتَفَقًا ﴿٣١﴾	وَ	اضْرِبْ [2]	لَهُمْ	مَّثَلًا	رَّجُلَیْنِ	جَعَلْنَا
وہ کیا ہی اچھی ہے	آرام کی جگہ	اور	بیان کرو	ان سے	حال	دو مردوں (کا)	ہم نے بنائے

جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ ہے ۝ اور ان کے سامنے دو آدمیوں کا حال بیان کرو کہ ان میں سے

1...... ریشمی لباس اور سونے چاندی کے کنگن جنتی لباس ہیں، دنیا میں عورتوں کیلئے حلال اور مردوں کیلئے حرام ہیں۔ ریشم کے لباس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص564 کا مطالعہ فرمائیں۔

2...... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو آدمیوں کا یعنی ایک مسلمان اور ایک کافر کا حال بیان کیا ہے اور کافر و مومن دونوں کو دعوتِ فکر دی ہے کہ اس واقعے میں غور کر کے اپنا اپنا انجام سمجھیں۔

لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَیْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّ حَفَفْنٰهُمَا

لِاَحَدِهِمَا	جَنَّتَیْنِ	مِنْ اَعْنَابٍ	وَّ	حَفَفْنٰهُمَا
ان دونوں میں سے ایک کے لئے	دو باغ	انگوروں سے (کے)	اور	ہم نے ڈھانپ دیا انہیں

ایک آدمی کیلئے ہم نے انگوروں کے دو باغ بنائے اور ان دونوں باغوں کو

بِنَخْلٍ وَّ جَعَلْنَا بَیْنَهُمَا زَرْعًا ؕ﴿۳۲﴾ كِلْتَا الْجَنَّتَیْنِ اٰتَتْ

بِنَخْلٍ	وَّ	جَعَلْنَا	بَیْنَهُمَا	زَرْعًا ﴿۳۲﴾ [1]	كِلْتَا	الْجَنَّتَیْنِ	اٰتَتْ
کھجوروں سے	اور	بنادی	ان کے درمیان	کھیتی	دونوں	باغوں (نے)	دیدیئے

کھجوروں سے ڈھانپ دیا اور ان کے درمیان میں کھیتی بھی بنادی ○ دونوں باغوں نے اپنے اپنے پھل

اُكُلَهَا وَ لَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَیْــٴًـا ۙ وَّ فَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا

اُكُلَهَا	وَ	لَمْ تَظْلِمْ	مِّنْهُ	شَیْــٴًـا	وَّ	فَجَّرْنَا	خِلٰلَهُمَا
اپنے پھل	اور	کمی نہ کی	اس سے	کچھ	اور	ہم نے جاری کردی	ان دونوں کے بیچ

دیدیئے اور اس میں کچھ کمی نہ کی اور دونوں کے بیچ میں ہم نے ایک نہر

نَهَرًا ۙ﴿۳۳﴾ وَّ كَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَ هُوَ

نَهَرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	كَانَ	لَهٗ	ثَمَرٌ [2]	فَقَالَ	لِصَاحِبِهٖ	وَ	هُوَ
ایک نہر	اور	تھے	اس کے پاس	پھل	تو اس نے کہا	اپنے ساتھی سے	اور	وہ

جاری کردی ○ اور اس آدمی کے پاس پھل تھے تو اس نے اپنے ساتھی سے کہا اور وہ

یُحَاوِرُهٗۤ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّ اَعَزُّ

یُحَاوِرُهٗۤ [3]	اَنَا	اَكْثَرُ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	اَعَزُّ
فخریہ باتیں کرتا رہتا تھا اس سے	(کہ) میں	زیادہ ہوں	تجھ سے	مال (میں)	اور	زیادہ طاقتور ہوں

اس سے فخر و غرور کی باتیں کرتا رہتا تھا۔ (اس سے کہا) میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور افراد کے اعتبار سے

1 ...... آس پاس سبز باغ ہو اور بیچ میں ہرا بھرا کھیت ہو تو دیکھنے میں بہت ہی خوشنما معلوم ہوتا ہے اور اس سے مالک اپنی تمام ضروریات پوری کرلیتا ہے، کھیت سے غذا اور باغ سے پھل حاصل ہوتے ہیں۔

2 ...... یعنی اس باغ والے کافر آدمی کے پاس باغ کے علاوہ اور بھی بہت سامال و اسباب جیسے سونا، چاندی وغیرہ ہر قسم کا مال تھا۔

3 ...... اس سے معلوم ہوا کہ نعمتوں پر فخر و غرور کا اظہار کرنا اور مومن کو ذلیل جاننا کفار کا کام ہے۔

نَفَرًا ﴿۳۴﴾ وَ دَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ

نَفَرًا ﴿۳۴﴾	وَ	دَخَلَ (1)	جَنَّتَهٗ	وَ	هُوَ	ظَالِمٌ
افراد (کے اعتبار سے)	اور	وہ داخل ہوا	اپنے باغ (میں)	اور (حالانکہ)	وہ	ظلم کرنے والا (تھا)

زیادہ طاقتور ہوں ○ اور وہ اپنے باغ میں گیا حالانکہ وہ اپنی جان پر

لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَاۤ اَظُنُّ اَنْ تَبِیْدَ هٰذِهٖۤ اَبَدًا ﴿۳۵﴾ وَّ

لِّنَفْسِهٖ	قَالَ	مَاۤ اَظُنُّ	اَنْ	تَبِیْدَ	هٰذِهٖۤ	اَبَدًا ﴿۳۵﴾	وَّ
اپنی جان پر	اس نے کہا	میں گمان نہیں کرتا	کہ	فنا ہوگا	یہ (باغ)	کبھی	اور

ظلم کرنے والا تھا، کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ (باغ) کبھی فنا ہوگا ○ اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآىٕمَةً ۙ وَّ لَىٕنْ رُّدِدْتُّ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآىٕمَةً	وَّ	لَىٕنْ	رُّدِدْتُّ
میں گمان نہیں کرتا	(کہ) قیامت	قائم ہونے والی (ہے)	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے اور اگر مجھے میرے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّیْ لَاَجِدَنَّ خَیْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ قَالَ

اِلٰى رَبِّیْ	لَاَجِدَنَّ	خَیْرًا مِّنْهَا	مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾ (2)	قَالَ
میرے رب کی طرف	(تو) ضرور میں پالوں گا	اس (باغ) سے بہتر	پلٹنے کی جگہ	کہا

لوٹایا بھی گیا تو میں ضرور اس باغ سے بہتر پلٹنے کی جگہ پالوں گا ○ اس کے ساتھی نے

لَهٗ صَاحِبُهٗ وَ هُوَ یُحَاوِرُهٗۤ اَكَفَرْتَ

لَهٗ	صَاحِبُهٗ	وَ	هُوَ	یُحَاوِرُهٗۤ	اَكَفَرْتَ
اس سے	اس کے ساتھی (نے)	اور	وہ	فخریہ باتوں کا جواب دے رہا تھا اسے	کیا تو نے کفر کیا

اس کی فخر و غرور کی باتوں کا جواب دیتے ہوئے کہا: کیا تو اس کے ساتھ

غریب مومن کا مالدار کافر کی فخریہ باتوں کا جواب

1 ...... یہاں سے اس کافر کی غافلانہ باتوں کی ابتداء ہوتی ہے چنانچہ وہ باغات کا مالک مسلمان کا ہاتھ پکڑ کر اس کو ساتھ لے کر باغ میں گیا، وہاں اسے فخریہ طور پر ہر طرف لے کر پھرا اور مسلمان کو ہر ہر چیز دکھائی اور پھر باغ کی زینت و زیبائش اور رونق و بہار دیکھ کر مغرور ہو گیا اور کہنے لگا: میں گمان نہیں کرتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو گا یعنی ساری عمر مجھے پھل دیتا رہے گا۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ برے اعمال کر کے جنت کی آس لگانا کافروں کا شیوہ ہے، جَو کاشت کر کے گندم کاٹنے کی امید نہیں رکھنی چاہئے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ دنیا میں مال ملنے کو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت سمجھنا کفار کا کام ہے۔

غریب مومن کی مالدار کافر کو تنبیہ و نصیحت

بِالَّذِیْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ

بِالَّذِیْ	خَلَقَكَ	مِنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ
(اس کے) ساتھ جس نے	پیدا کیا تجھے	مٹی سے	پھر	منی سے	پھر

کفر کرتا ہے جس نے تجھے مٹی سے بنایا پھر نطفہ سے پھر

سَوّٰىكَ رَجُلًا ؕ﴿۳۷﴾ لٰكِنَّاۡ هُوَ اللّٰهُ رَبِّیْ وَ

سَوّٰىكَ	رَجُلًا ﴿۳۷﴾	لٰكِنَّاۡ	هُوَ	اللّٰهُ	رَبِّیْ	وَ
بالکل صحیح بنادیا تجھے	مرد	لیکن	(میں یہی کہتا ہوں) وہ	اللہ (ہی)	میرا رب (ہے)	اور

تجھے بالکل صحیح مرد بنادیا○ لیکن (میں تو یہی کہتا ہوں کہ) وہ اللہ ہی میرا رب ہے اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۳۸﴾ وَ لَوْ لَاۤ اِذْ دَخَلْتَ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۳۸﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اِذْ	دَخَلْتَ
میں شریک نہیں کرتا	اپنے رب کا	کسی ایک (کو)	اور	(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تو داخل ہوا

میں کسی کو اپنے رب کا شریک نہیں کرتا○ اور ایسا کیوں نہ ہوا کہ جب تو

جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ

جَنَّتَكَ	قُلْتَ (1)	مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	لَا	قُوَّةَ	اِلَّا	بِاللّٰهِ
اپنے باغ (میں)	(تو) تو کہتا	جو	چاہا	اللہ (نے)	نہیں	کوئی قوت	مگر	اللہ کی مدد سے

اپنے باغ میں گیا تو کہتا: (یہ سب وہ ہے) جو اللہ نے چاہا، ساری قوت اللہ کی مدد سے ہی ہے۔

اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّ وَلَدًا ﴿۳۹﴾ ۚ فَعَسٰى رَبِّیْۤ

اِنْ	تَرَنِ اَنَا	اَقَلَّ	مِنْكَ	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۳۹﴾	فَعَسٰى	رَبِّیْۤ
اگر	تو دیکھ رہا ہے مجھے	کم	اپنے سے	مال	اور	اولاد (میں)	تو قریب ہے	میرا رب

اگر تو مجھے اپنے مقابلے میں مال اور اولاد میں کم دیکھ رہا ہے○ تو قریب ہے کہ میرا رب

1 ...... مسلمان نے اس کافر کو سمجھاتے ہوئے کہا کہ ایسا کیوں نہ ہوا کہ تو اس سارے باغ اور اسباب پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و نعمت کا معترف ہوتا اور اگر تو باغ دیکھ کر ماشاء اللہ کہتا اور اعتراف کرتا کہ یہ باغ اور اُس کے تمام محاصل و منافع اللہ تعالیٰ کی مشیت اور اس کے فضل و کرم سے ہیں اور سب کچھ اس کے اختیار میں ہے، چاہے اس کو آباد رکھے اور چاہے ویران کرے، ایسا کہتا تو یہ تیرے حق میں بہتر ہوتا۔ یہاں سے مسلمان اور کافر کا فرق واضح ہوا کہ کافر اپنے مال و دولت اور کامیابی کو اپنی کوششوں کا نتیجہ سمجھتا ہے جبکہ مسلمان اپنی ہر کامیابی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرتا ہے۔

باغ کی تباہی اور مالدار کافر کی ندامت

اَنۡ یُّؤۡتِیَنِ خَیۡرًا مِّنۡ جَنَّتِكَ وَ یُرۡسِلَ عَلَیۡهَا

اَنۡ	یُّؤۡتِیَنِ	خَیۡرًا	مِّنۡ جَنَّتِكَ	وَ	یُرۡسِلَ	عَلَیۡهَا
کہ	عطافرمادے مجھے	بہتر	تیرے باغ سے	اور	بھیج دے	(تیرے) اس (باغ) پر

مجھے تیرے باغ سے بہتر عطافرمادے اور تیرے باغ پر

حُسۡبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصۡبِحَ صَعِیۡدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾ اَوۡ یُصۡبِحَ مَآؤُهَا

حُسۡبَانًا	مِّنَ السَّمَآءِ	فَتُصۡبِحَ	صَعِیۡدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾	اَوۡ	یُصۡبِحَ	مَآؤُهَا
بجلیاں	آسمان سے	تو وہ ہو کر رہ جائے	چٹیل میدان	یا	ہو جائے	اس کا پانی

آسمان سے بجلیاں گرادے تو وہ چٹیل میدان ہو کر رہ جائے ○ یا اس باغ کا پانی

غَوۡرًا فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾ وَ اُحِیۡطَ

غَوۡرًا	فَلَنۡ تَسۡتَطِیۡعَ	لَهٗ	طَلَبًا ﴿۴۱﴾	وَ	اُحِیۡطَ (1)
دھنسا ہوا	پھر تو ہرگز طاقت نہ رکھے	اس کو	تلاش کرنے (کی)	اور	گھیر لیا گیا

زمین میں دھنس جائے پھر تو اسے ہرگز تلاش نہ کرسکے ○ اور اس کے پھل

بِثَمَرِهٖ فَاَصۡبَحَ یُقَلِّبُ كَفَّیۡهِ عَلٰی مَاۤ اَنۡفَقَ

بِثَمَرِهٖ	فَاَصۡبَحَ	یُقَلِّبُ	كَفَّیۡهِ	عَلٰی	مَاۤ	اَنۡفَقَ
اس کے پھلوں کو	تو وہ رہ گیا	پلٹتا ہوا (ملتا ہوا)	اپنی ہتھیلیاں	(اس) پر	جو	اس نے خرچ کیا

گھیر لیے گئے تو وہ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس باغ میں

فِیۡهَا وَ هِیَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوۡشِهَا وَ یَقُوۡلُ یٰلَیۡتَنِیۡ

فِیۡهَا	وَ	هِیَ	خَاوِیَةٌ	عَلٰی عُرُوۡشِهَا	وَ	یَقُوۡلُ	یٰلَیۡتَنِیۡ
اس (باغ) میں	اور	وہ (باغ)	گرا ہوا تھا	اپنی چھتوں (چھپروں) پر	اور	مالک کہہ رہا تھا	اے کاش

خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گرا ہوا تھا اور وہ مالک کہہ رہا ہے، اے کاش!

1 ...... ارشاد فرمایا کہ اس کافر کے باغ پر عذاب آگیا اور باغ کے ساتھ ساتھ اس کے دیگر ہر طرح کے مال واسباب پھل ہلاکت میں گھیر لئے گئے اور باغ بالکل ویران ہوگیا تو وہ حسرت کے ساتھ ان اخراجات پر اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا جو اس نے باغ کی دیکھ بھال میں خرچ کئے تھے اور وہ باغ اپنی چھتوں کے بل اوندھے منہ گر گیا، پھر اس حال کو پہنچ کر اسے مومن کی نصیحت یاد آئی اور وہ سمجھا کہ یہ اُس کے کفر و سرکشی کا نتیجہ ہے اور اس وقت وہ کہنے لگا کہ اے کاش! میں نے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا۔

مالدار کافر کی بے بسی

لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّیْۤ اَحَدًا ﴿۴۲﴾ وَ لَمْ تَكُنْ لَّهٗ

لَمْ اُشْرِكْ	بِرَبِّیْۤ	اَحَدًا ﴿۴۲﴾	وَ	لَمْ تَكُنْ	لَّهٗ
میں نے شریک نہ کیا ہوتا	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)	اور	نہ تھی	اس کے پاس

میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا ہوتا ○ اور اس کے پاس کوئی جماعت

فِئَةٌ یَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ مَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ؕ

فِئَةٌ	یَّنْصُرُوْنَهٗ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾
کوئی جماعت	جو مدد کرتی اس کی	اللہ کے سامنے	اور	وہ نہیں تھا	بدلہ لینے کے قابل

نہ تھی جو اللہ کے سامنے اس کی مدد کرتی اور نہ ہی وہ خود بدلہ لینے کے قابل تھا ○

مالدار کافر اور غریب مومن کے واقعے سے حاصل ہونے والا سبق

هُنَالِكَ الْوَلَایَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَیْرٌ ثَوَابًا

هُنَالِكَ (1)	الْوَلَایَةُ	لِلّٰهِ الْحَقِّ	هُوَ	خَیْرٌ	ثَوَابًا
یہیں (سے پتہ چلتا ہے کہ)	تمام اختیار	سچے اللہ کا (ہے)	وہی	سب سے بہتر	ثواب دینے والا

یہاں پتہ چلتا ہے کہ تمام اختیار سچے اللہ کا ہے، وہ سب سے بہتر ثواب دینے والا

دنیاوی زندگی کے ناپائیدار ہونے کی ایک مثال

۱۷ ع ۵

وَّ خَیْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾ؑ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا

وَّ	خَیْرٌ	عُقْبًا ﴿۴۴﴾	وَ	اضْرِبْ	لَهُمْ	مَّثَلَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (2)
اور	سب سے بہتر	انجام عطا کرنے والا	اور	بیان کرو	ان سے	(کہ) دنیاوی زندگی کی مثال

اور سب سے اچھا انجام عطا فرمانے والا ہے ○ اور ان کے سامنے بیان کرو کہ دنیا کی زندگی کی مثال ایسی ہے

كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ

كَمَآءٍ	اَنْزَلْنٰهُ	مِنَ السَّمَآءِ	فَاخْتَلَطَ	بِهٖ
(اس) پانی کی طرح (ہے)	جسے ہم نے اتارا	آسمان سے	تو گھنا ہو کر نکلا	اس کے سبب

جیسے ایک پانی ہو جسے ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین کا سبزہ

(1) ...... یہاں اس واقعے کا سبق بیان فرمایا گیا ہے کہ یہاں پتہ چلتا ہے اور ایسے حالات میں معلوم ہوتا ہے کہ تمام اختیارات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہیں۔ وہی چاہے تو پھلوں سے لدے ہوئے باغات عطا فرما دے اور وہ چاہے تو ایک لمحے میں سب کچھ تہس نہس کر دے۔

(2) ...... اس آیت میں دنیاوی زندگی کے قابلِ فنا ہونے کو ایک مثال کے ذریعے سمجھایا گیا ہے، اس مثال کا خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح سبزہ خوشنما ہونے کے بعد فنا ہو جاتا ہے اسی طرح دنیا کی یہ زندگی بھی ختم ہو جائے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ فانی دنیا پر شیدا ہونا عقل مند کا کام نہیں۔

مال واولاد اور نیک اعمال کی حقیقت

نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِیْمًا تَذْرُوْهُ الرِّیٰحُ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

نَبَاتُ الْاَرْضِ	فَاَصْبَحَ	هَشِیْمًا	تَذْرُوْهُ	الرِّیٰحُ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
زمین کا سبزہ	پھر وہ ہوگیا	سوکھی گھاس	جسے اڑاتی ہیں	ہوائیں	اور	ہے	اللہ

گھنا ہوکر نکلا پھر وہ سوکھی گھاس بن گیا جسے ہوائیں اڑاتی پھرتی ہیں اور اللہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾ اَلْمَالُ وَ الْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	مُّقْتَدِرًا ﴿۴۵﴾	اَلْمَالُ	وَ	الْبَنُوْنَ	زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (1)	وَ
ہر چیز پر	قدرت رکھنے والا	مال	اور	بیٹے	دنیاوی زندگی کی رونق (ہیں)	اور

ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے ○ مال اور بیٹے دنیا کی زندگی کی رونق ہیں اور

اَلْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ

اَلْبٰقِیٰتُ	الصّٰلِحٰتُ (2)	خَیْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ
باقی رہنے والی	اچھی باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے نزدیک	ثواب (میں)	اور

باقی رہنے والی اچھی باتیں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے زیادہ بہتر اور

قیامت قائم ہونے کے وقت کے ہولناک مناظر

خَیْرٌ اَمَلًا ﴿۴۶﴾ وَ یَوْمَ نُسَیِّرُ الْجِبَالَ وَ

خَیْرٌ	اَمَلًا ﴿۴۶﴾	وَ	یَوْمَ (3)	نُسَیِّرُ	الْجِبَالَ	وَ
زیادہ اچھی (ہیں)	امید (کے اعتبار سے)	اور	(جس) دن	ہم چلائیں گے	پہاڑوں (کو)	اور

امید کے اعتبار سے زیادہ اچھی ہیں ○ اور یاد کرو جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور

تَرَى الْاَرْضَ بَارِزَةً ۙ وَّ حَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ

تَرَى	الْاَرْضَ	بَارِزَةً	وَّ	حَشَرْنٰهُمْ	فَلَمْ نُغَادِرْ
تم دیکھو گے	زمین (کو)	صاف کھلی ہوئی	اور	ہم اٹھائیں گے لوگوں کو	تو ہم نہیں چھوڑیں گے

تم زمین کو صاف کھلی ہوئی دیکھو گے (جس پر پہاڑ وغیرہ کچھ بھی نہ ہوگا) اور ہم لوگوں کو اٹھائیں گے تو ان میں سے

1 ...... مال اور اولاد فی نفسہ تو اگرچہ دنیا ہیں لیکن یہی دو چیزیں آخرت کیلئے عظیم زادِ راہ بھی بن سکتی ہیں کیونکہ اگر مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا اور خصوصاً کوئی صدقۂ جاریہ کا کام کیا تو یہی مال نجات کا ذریعہ بنے گا اور یونہی اگر اولاد کی اچھی تربیت کی اور نیکی کے راستے پر لگایا تو ان کی نیکیوں کا ثواب بھی ملے گا اور اس کے ساتھ اولاد کی دعائیں بھی ملتی رہیں گی۔ 2 ...... ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں، تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ 3 ...... دنیا کی فنائیت اور اسبابِ دنیا کی حقیقت بیان کرنے کے بعد اب قیامت کی ہولناکی کا بیان کیا جارہا ہے۔

قیامت قائم ہونے کے بعد کی منظر کشی

مِنْهُمْ اَحَدًا ﴿۴۷﴾ وَ عُرِضُوْا عَلٰى رَبِّكَ صَفًّاؕ

مِنْهُمْ	اَحَدًا ﴿۴۷﴾	وَ	عُرِضُوْا	عَلٰى رَبِّكَ	صَفًّا
ان میں سے	کسی ایک (کو)	اور	انہیں پیش کیا جائے گا	تیرے رب پر (کے حضور)	صف باندھے

کسی کو نہ چھوڑیں گے ○ اور سب تمہارے رب کی بارگاہ میں صفیں باندھے پیش کئے جائیں گے،

لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭ٘ بَلْ

لَقَدْ	جِئْتُمُوْنَا	كَمَا	خَلَقْنٰكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	بَلْ
ضرور بیشک	تم آئے ہمارے پاس	جیسے	ہم نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	بلکہ

بیشک تم ہمارے پاس ویسے ہی آئے جیسے ہم نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا تھا، بلکہ

نامۂ اعمال ملنے کے بعد مجرموں کا حال

زَعَمْتُمْ اَلَّنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾ وَ

زَعَمْتُمْ	اَلَّنْ نَّجْعَلَ	لَكُمْ	مَّوْعِدًا ﴿۴۸﴾	وَ
تم نے گمان کیا تھا	کہ ہم ہرگز نہیں رکھیں گے	تمہارے لیے	کوئی وعدے کا وقت	اور

تمہارا گمان تھا کہ ہم ہرگز تمہارے لیے کوئی وعدے کا وقت نہ رکھیں گے ○ اور

وُضِعَ الْكِتٰبُ فَتَرَى الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ مِمَّا

وُضِعَ[1]	الْكِتٰبُ	فَتَرَى	الْمُجْرِمِیْنَ	مُشْفِقِیْنَ	مِمَّا
رکھا جائے گا	اعمال نامہ	تو تم دیکھو گے	مجرموں (کو)	ڈر رہے ہوں گے	(اس) سے جو

نامہ اعمال رکھا جائے گا تو تم مجرموں کو دیکھو گے کہ اس میں جو (لکھا ہوا) ہو گا

فِیْهِ وَ یَقُوْلُوْنَ یٰوَیْلَتَنَا مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ

فِیْهِ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	یٰوَیْلَتَنَا	مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ
اس میں (لکھا ہو گا)	اور	کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	اس اعمال نامے کو کیا ہے

اس سے ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامہ اعمال کو کیا ہے کہ

1..... یہاں قیامت کا وہ اہم اور نازک ترین مرحلہ بیان کیا گیا ہے جہاں جنتی اور جہنمی ہونے کا اعلان ہونا ہے کہ ہر بندے کا نامۂ اعمال اس کو دیا جائے گا، مومن کا دائیں ہاتھ میں اور کافر کا بائیں میں۔ اس وقت نامۂ اعمال کو دیکھ کر جو برے لوگوں کی حالت ہو گی وہ دہشت انگیز ہو گی کہ وہ نامۂ اعمال دیکھ کر ڈر رہے ہوں گے اور کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! اس نامۂ اعمال کو کیا ہے کہ اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیرا ہوا ہے، ایک ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ ہو گا تو وہ نامۂ اعمال میں درج ہو گا اور لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔

شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان اور اس کی پیروی سے بچنے کی تاکید

ع ۵ ۶/۱۸

لَا یُغَادِرُ صَغِیْرَةً وَّ لَا كَبِیْرَةً اِلَّاۤ اَحْصٰىهَا ۚ وَ

لَا یُغَادِرُ	صَغِیْرَةً	وَّ	لَا	كَبِیْرَةً	اِلَّاۤ	اَحْصٰىهَا	وَ
اس نے نہیں چھوڑا	کوئی چھوٹا گناہ	اور	نہ	بڑا گناہ	مگر	گھیر اہوا ہے اسے	اور

اس نے ہر چھوٹے اور بڑے گناہ کو گھیر اہوا ہے اور

وَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا ؕ وَ لَا یَظْلِمُ رَبُّكَ

وَجَدُوْا	مَا	عَمِلُوْا	حَاضِرًا[1]	وَ	لَا یَظْلِمُ	رَبُّكَ
وہ پائیں گے	جو	انہوں نے عمل کئے	(اپنے) سامنے موجود	اور	ظلم نہیں کرے گا	تیرا رب

لوگ اپنے تمام اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے اور تمہارا رب کسی پر

اَحَدًا ﴿۴۹﴾ ع وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا

اَحَدًا ﴿۴۹﴾	وَ	اِذْ	قُلْنَا[2]	لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا
کسی ایک (پر)	اور	جب	ہم نے کہا	فرشتوں سے	سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا

ظلم نہیں کرے گا ○ اور یاد کرو جب ہم نے فرشتوں سے فرمایا: آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا

اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ ؕ

اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ	كَانَ	مِنَ الْجِنِّ	فَفَسَقَ	عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ
سوائے	ابلیس (کے)	وہ تھا	جنوں میں سے	تو وہ نکل گیا	اپنے رب کے حکم سے

سوائے ابلیس کے، وہ جنوں میں سے تھا تو وہ اپنے رب کے حکم سے نکل گیا

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَ ذُرِّیَّتَهٗۤ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَ هُمْ

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ	وَ	ذُرِّیَّتَهٗۤ	اَوْلِیَآءَ	مِنْ دُوْنِیْ	وَ	هُمْ
تو کیا تم بناتے ہو اسے	اور	اس کی اولاد (کو)	دوست	میرے سوا	اور (حالانکہ)	وہ

تو (اے لوگو!) کیا تم اسے اور اس کی اولاد کو میرے سوا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ

1 ..... اس آیتِ مبارکہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر کبیرہ گناہوں سے بچے اور اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ گناہوں سے بھی خود کو بچانے کی کوشش کرے کیونکہ قیامت کے دن صغیرہ اور کبیرہ ہر طرح کے گناہ نامۂ اعمال میں لکھے ہوئے ملیں گے اور اس دن ہر شخص اپنے اعمال کے درخت کا پھل پائے گا۔ 2 ..... اس پورے رکوع میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شیطان کے ابتدائی کردار کا بیان کیا اور لوگوں کو سمجھایا ہے کہ جس طرح وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے مردود ہوا، تم اس طرح نہ کرنا اور اس کی اطاعت واتباع سے بچتے رہنا۔

اشیاء کے پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات منفرد و یگانہ ہے

لَکُمۡ عَدُوٌّ ؕ بِئۡسَ لِلظّٰلِمِیۡنَ بَدَلًا ﴿۵۰﴾ مَاۤ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ

مَاۤ اَشۡهَدۡتُّهُمۡ	بَدَلًا ﴿۵۰﴾	لِلظّٰلِمِیۡنَ	بِئۡسَ	عَدُوٌّ	لَکُمۡ
میں نے حاضر نہیں رکھا تھا انہیں	بدلہ	ظالموں کے لئے	کیا ہی برا (ہے)	دشمن (ہیں)	تمہارے

تمہارے دشمن ہیں، ظالموں کیلئے کیا ہی برا بدلہ ہے ○ نہ میں نے انہیں

خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَلَا خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ ۪ وَمَا کُنۡتُ

مَا کُنۡتُ	وَ	خَلۡقَ اَنۡفُسِهِمۡ [1]	لَا	وَ	خَلۡقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
میں نہیں ہوں	اور	ان کی ذاتوں کو بناتے (وقت)	نہ	اور	آسمانوں اور زمین کو بناتے (وقت)

آسمانوں اور زمین کو بناتے وقت حاضر رکھا تھا اور نہ خود ان کے بناتے وقت اور نہ میں

قیامت کے دن مشرکوں اور ان کے شریکوں کا حال

مُتَّخِذَ الۡمُضِلِّیۡنَ عَضُدًا ﴿۵۱﴾ وَیَوۡمَ یَقُوۡلُ نَادُوۡا

نَادُوۡا	یَقُوۡلُ	یَوۡمَ	وَ	عَضُدًا ﴿۵۱﴾	الۡمُضِلِّیۡنَ	مُتَّخِذَ
پکارو	اللہ فرمائے گا	(جس) دن	اور	مددگار	گمراہوں (کو)	بنانے والا

گمراہ کرنے والوں کو مددگار بنانے والا ہوں ○ اور یاد کرو جس دن اللہ فرمائے گا:

شُرَکَآءِیَ الَّذِیۡنَ زَعَمۡتُمۡ فَدَعَوۡهُمۡ

فَدَعَوۡهُمۡ	زَعَمۡتُمۡ	الَّذِیۡنَ	شُرَکَآءِیَ
تو وہ پکاریں گے انہیں	تم نے (میرا شریک) گمان کیا	جنہیں	میرے شریکوں (کو)

میرے ان شریکوں کو پکارو جنہیں تم (میرا شریک) گمان کرتے تھے تو وہ انہیں پکاریں گے

فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا لَهُمۡ وَجَعَلۡنَا بَیۡنَهُمۡ مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾

مَّوۡبِقًا ﴿۵۲﴾ [2]	بَیۡنَهُمۡ	جَعَلۡنَا	وَ	لَهُمۡ	فَلَمۡ یَسۡتَجِیۡبُوۡا
ایک ہلاکت کا میدان	ان کے درمیان	ہم بنادیں گے	اور	ان کو	تو وہ جواب نہیں دیں گے

تو وہ شریک انہیں جواب نہ دیں گے اور ہم ان کے درمیان ایک ہلاکت کا میدان بنادیں گے ○

1 ...... مراد یہ ہے کہ اشیاء کو پیدا کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات متفرد اور یگانہ ہے۔ نہ اس کا کوئی شریکِ عمل ہے، نہ کوئی مشیر کار، پھر اس کے سوا اور کسی کی عبادت کس طرح درست ہوسکتی ہے۔

2 ...... ”مَوۡبِق“ دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا اس سے مراد مطلقاً ہلاکت کی جگہ ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡهُمَا نے فرمایا کہ مَوۡبِق جہنم کی ایک وادی کا نام ہے۔ (خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۵۲، ۳/۲۱۵، مدارک، الکھف، تحت الآیۃ: ۵۲، ص۶۵۵، ملتقطاً)

جہنم کو دیکھ کر مجرموں کا حال

وَ رَاَ الْمُجْرِمُوْنَ النَّارَ فَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ

وَ	رَاَ	الْمُجْرِمُوْنَ	النَّارَ[1]	فَظَنُّوْٓا	اَنَّهُمْ
اور	دیکھیں گے	مجرم	(جہنم کی) آگ (کو)	تو یقین کرلیں گے	کہ وہ

اور مجرم دوزخ کو دیکھیں گے تو یقین کرلیں گے کہ وہ

مُّوَاقِعُوْهَا وَ لَمْ یَجِدُوْا عَنْهَا مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾ ع

مُّوَاقِعُوْهَا	وَ	لَمْ یَجِدُوْا	عَنْهَا	مَصْرِفًا ﴿۵۳﴾
اس میں گرنے والے (ہیں)	اور	وہ نہیں پائیں گے	اس سے	پھرنے کی کوئی جگہ

اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے ○

نصیحت قبول کرنے کی بجائے بحث کرنے کی انسانی عادت

وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ

وَ	لَقَدْ	صَرَّفْنَا	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	لِلنَّاسِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے طرح طرح سے بیان کی	اس قرآن میں	لوگوں کے لیے

اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال

مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ

مِنْ كُلِّ مَثَلٍ	وَ	كَانَ	الْاِنْسَانُ	اَكْثَرَ شَیْءٍ
ہر (قسم کی) مثال	اور	ہے	آدمی	ہر چیز سے زیادہ

طرح طرح سے بیان فرمائی اور انسان ہر چیز سے بڑھ کر

کفار کے ایمان لانے میں ایک رکاوٹ

جَدَلًا ﴿۵۴﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ یُّؤْمِنُوْٓا اِذْ

جَدَلًا ﴿۵۴﴾[2]	وَ	مَا مَنَعَ	النَّاسَ	اَنْ	یُّؤْمِنُوْٓا	اِذْ
جھگڑنے (میں)	اور	نہیں روکا	لوگوں (کو)	(اس سے) کہ	وہ ایمان لائیں	جب

جھگڑالو ہے ○ اور جب لوگوں کے پاس ہدایت آگئی تو انہیں

1 ...... یعنی جب مجرموں کو جہنم کی طرف چلایا جائے گا تو وہ جہنم کو دیکھ کر یقین کرلیں گے کہ اب وہ اس میں گرنے والے ہیں اور اس سے پھرنے کی کوئی جگہ نہ پائیں گے کیونکہ جہنم ہر طرف سے انہیں گھیر لے گی۔ 2 ...... یہ آیت اگرچہ بطورِ خاص نضر بن حارث نامی کافر یا ابی بن خلف کافر کے بارے میں نازل ہوئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس آیت میں تمام کفار داخل ہیں جو حق کو تسلیم کرنے کی بجائے آگے سے صرف بحث و مباحثہ ہی کرتے ہیں اور اس آیت کے عموم میں تمام لوگ ہی داخل ہیں کیونکہ یہ انسان کی عمومی عادت ہے کہ وہ فوراً بات کو تسلیم نہیں کرتا اگرچہ وہ حق بات ہی کیوں نہ ہو بلکہ بحث و مباحثہ کرتا ہے۔

رسولوں کا منصب اور کافروں کا طرزِ عمل

جَآءَهُمُ الْهُدٰى وَ یَسْتَغْفِرُوْا رَبَّهُمْ

جَآءَهُمُ	الْهُدٰى	وَ	یَسْتَغْفِرُوْا	رَبَّهُمْ
آگئی ان کے پاس	ہدایت	اور	(اس سے کہ) وہ مغفرت مانگیں	اپنے رب (سے)

ایمان لانے اور اپنے رب سے مغفرت مانگنے سے کس چیز نے روکا

اِلَّاۤ اَنْ تَاْتِیَهُمْ سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ اَوْ یَاْتِیَهُمُ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	سُنَّةُ الْاَوَّلِیْنَ[1]	اَوْ	یَاْتِیَهُمُ
مگر	(اس بات نے) کہ	آجائے ان پر	پہلے لوگوں کا طریقہ	یا	آجائے ان پر

سوائے اس کے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں کا طریقہ آجائے یا ان پر

الْعَذَابُ قُبُلًا ۵۵ وَ مَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا

الْعَذَابُ	قُبُلًا ۵۵	وَ	مَا نُرْسِلُ	الْمُرْسَلِیْنَ	اِلَّا
عذاب	بہت سی قسموں (کا)	اور	ہم نہیں بھیجتے	رسولوں (کو)	مگر

بہت سی قسموں کا عذاب آجائے ○ اور ہم رسولوں کو خوشخبری دینے والے

مُبَشِّرِیْنَ وَ مُنْذِرِیْنَ ۚ وَ یُجَادِلُ الَّذِیْنَ

مُبَشِّرِیْنَ	وَ	مُنْذِرِیْنَ	وَ	یُجَادِلُ	الَّذِیْنَ
خوشخبری دینے والے	اور	ڈر سنانے والے (بنا کر)	اور	جھگڑا کرتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور ڈر کی خبریں سنانے والے بنا کر ہی بھیجتے ہیں اور کافر باطل باتوں کے ذریعے

كَفَرُوْا بِالْبَاطِلِ لِیُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

كَفَرُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِیُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
کفر کیا	باطل کے ساتھ	تاکہ وہ مٹادیں	اس کے ذریعے	حق (بات کو)

جھگڑا کرتے ہیں تاکہ اس کے ذریعے سے حق بات کو مٹادیں

1 ...... یہ کلام اس انداز میں ہے جیسے کوئی شخص سمجھانے کے باوجود بار بار غلط حرکتیں کرتا رہے تو اسے کہا جاتا ہے کہ لگتا ہے کہ جناب کو صرف جوتوں کی ضرورت ہے۔ مراد یہ ہوتا ہے کہ اب تمہارا علاج یہی ہے۔ یہی بات کفار سے کہی گئی کہ ہدایت کی تعلیم آجانے کے بعد اب انہیں ایمان لانے اور استغفار کرنے سے صرف اسی بات نے روکا ہوا ہے کہ ان پر بھی پہلے لوگوں جیسا عذاب آئے۔

وَ اتَّخَذُوْۤا اٰیٰتِیْ وَ مَاۤ اُنْذِرُوْا

وَ اتَّخَذُوْۤا	اٰیٰتِیْ	وَ	مَاۤ	اُنْذِرُوْا
اور انہوں نے بنالیا	میری آیتوں، نشانیوں (کو)	اور	جس (سے)	انہیں ڈرایا گیا

اور انہوں نے میری نشانیوں کو اور جس سے انہیں ڈرایا جاتا تھا اسے مذاق

هُزُوًا ﴿۵۶﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ

هُزُوًا ﴿۵۶﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ(1)	مِمَّنْ	ذُكِّرَ
مذاق	اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے

بنالیا○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ فَاَعْرَضَ عَنْهَا وَ نَسِیَ

بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	فَاَعْرَضَ	عَنْهَا	وَ	نَسِیَ
اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	تو وہ منہ پھیر لے	ان سے	اور	بھول جائے

نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان اعمال کو بھول جائے

مَا قَدَّمَتْ یَدٰهُ ؕ اِنَّا جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

مَا	قَدَّمَتْ	یَدٰهُ	اِنَّا	جَعَلْنَا	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(ان اعمال کو) جو	آگے بھیجے	اس کے ہاتھوں (نے)	بیشک	ہم نے کر دیئے ہیں	ان کے دلوں پر

جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے دلوں پر

اَكِنَّةً اَنْ یَّفْقَهُوْهُ وَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا ؕ

اَكِنَّةً	اَنْ	یَّفْقَهُوْهُ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَقْرًا
غلاف	کہ	وہ (نہ) سمجھ سکیں اس (قرآن) کو	اور	ان کے کانوں میں	بوجھ (رکھ دیئے ہیں)

غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں

قرآنی نصیحتوں سے منہ پھیرنے والا بڑا ظالم ہے

کفر پر ڈٹے رہنے والوں کا انجام

1 ...... ارشاد فرمایا کہ اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اس کے رب عَزَّوَجَلَّ کے کلام قرآنِ مجید کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے اور ان آیات میں سوچ بچار اور غور و فکر نہ کرے اور کفر وغیرہ ان اعمال کے انجام کو بھول جائے جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔ بیشک ہم نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر غلاف کر دیئے ہیں تاکہ قرآن کو نہ سمجھیں اور ان کے کانوں میں بوجھ رکھ دیئے ہیں تاکہ وہ حق کو سن نہ سکیں اور اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اگر آپ انہیں ہدایت کی طرف بلائیں تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت نہ پائیں گے کیونکہ ان کی قسمت میں ہی کفر کرنا لکھا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مہلت کا بیان

وَ اِنْ تَدْعُهُمْ اِلَى الْهُدٰى فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا اِذًا

وَ	اِنْ	تَدْعُهُمْ	اِلَى الْهُدٰى	فَلَنْ یَّهْتَدُوْۤا [1]	اِذًا
اور	اگر	تم بلاؤ انہیں	ہدایت کی طرف	تو وہ ہرگز ہدایت نہ پائیں گے	اس وقت

اور اگر تم انہیں ہدایت کی طرف بلاؤ تو جب بھی ہرگز کبھی ہدایت

اَبَدًا ﴿۵۷﴾ وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ ؕ لَوْ یُؤَاخِذُهُمْ

اَبَدًا ﴿۵۷﴾	وَ	رَبُّكَ	الْغَفُوْرُ	ذُو الرَّحْمَةِ	لَوْ	یُؤَاخِذُهُمْ
کبھی بھی	اور	تمہارا رب	بخشنے والا	رحمت والا (ہے)	اگر	وہ پکڑ لیتا انہیں

نہ پائیں گے ○ اور تمہارا رب بڑا بخشنے والا، رحمت والا ہے۔ اگر وہ لوگوں کو

بِمَا كَسَبُوْا لَعَجَّلَ لَهُمُ الْعَذَابَ ؕ

بِمَا	كَسَبُوْا	لَعَجَّلَ	لَهُمُ	الْعَذَابَ [2]
(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا، اعمال کئے	(تو) ضرور جلد بھیج دیتا	ان پر	عذاب

ان کے اعمال کی بنا پر پکڑ لیتا تو جلد ان پر عذاب بھیج دیتا

بَلْ لَّهُمْ مَّوْعِدٌ لَّنْ یَّجِدُوْا مِنْ

بَلْ	لَّهُمْ	مَّوْعِدٌ	لَّنْ یَّجِدُوْا
بلکہ	ان کے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)	وہ ہرگز نہ پائیں گے

بلکہ ان کے لیے ایک وعدے کا وقت ہے جس کے سامنے

سابقہ قوموں کے انجام کا بیان

دُوْنِهٖ مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾ وَ تِلْكَ الْقُرٰۤى اَهْلَكْنٰهُمْ

مِنْ دُوْنِهٖ	مَوْىِٕلًا ﴿۵۸﴾	وَ	تِلْكَ	الْقُرٰۤى	اَهْلَكْنٰهُمْ
اس کے سامنے	کوئی پناہ	اور	یہ	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا ان (کے باشندوں) کو

کوئی پناہ نہ پائیں گے ○ اور یہ بستیاں ہم نے تباہ کر دیں

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ ہدایت کے اسباب اگرچہ مکمل طور پر جمع ہوں اس کے باوجود لوگ ان سے اس وقت تک ہدایت حاصل نہیں کر سکتے اور نہ ہی ایمان لا سکتے ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی عنایت شاملِ حال نہ ہو۔

[2]......دنیا میں اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن اور کافر دونوں کو عام ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کی وجہ سے ان کا رزق منقطع کر کے ان کا مؤاخذہ نہیں فرماتا اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رحمت مومن کے ساتھ اور دائمی عذاب کافر کے ساتھ خاص ہے۔

ع ۸ ۲۰

لَمَّا ظَلَمُوۡا وَ جَعَلۡنَا لِمَهۡلِکِهِمۡ مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾ ع

لَمَّا	ظَلَمُوۡا	وَ	جَعَلۡنَا	لِمَهۡلِکِهِمۡ	مَّوۡعِدًا ﴿۵۹﴾
جب	انہوں نے ظلم کیا	اور	ہم نے کررکھا تھا	ان کی ہلاکت کے لئے	وعدے کا وقت

جب انہوں نے ظلم کیا اور ہم نے ان کی بربادی کیلئے ایک وعدہ کررکھا تھا○

وَ اِذۡ قَالَ مُوۡسٰی لِفَتٰىهُ لَاۤ اَبۡرَحُ

وَ	اِذۡ	قَالَ	مُوۡسٰی (1)	لِفَتٰىهُ	لَاۤ اَبۡرَحُ
اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنے جوان (خادم) سے	میں نہ ٹھہروں گا

اور یاد کرو جب موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: میں مسلسل سفر میں رہوں گا

حَتّٰۤی اَبۡلُغَ مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ اَوۡ اَمۡضِیَ

حَتّٰۤی	اَبۡلُغَ	مَجۡمَعَ الۡبَحۡرَیۡنِ	اَوۡ	اَمۡضِیَ
یہاں تک کہ	پہنچ جاؤں	دو سمندروں کے ملنے کی جگہ	یا	چلتا رہوں گا

جب تک دو سمندروں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا مدتوں

حُقُبًا ﴿۶۰﴾ فَلَمَّا بَلَغَا مَجۡمَعَ بَیۡنِهِمَا نَسِیَا

حُقُبًا ﴿۶۰﴾	فَلَمَّا	بَلَغَا	مَجۡمَعَ بَیۡنِهِمَا	نَسِیَا
مدتوں	پھر جب	وہ دونوں پہنچے	ان (سمندروں) کے درمیان ملنے کی جگہ	(تو) بھول گئے

چلتا رہوں گا○ پھر جب وہ دونوں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پہنچے تو اپنی مچھلی

حُوۡتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِیۡلَهٗ فِی الۡبَحۡرِ سَرَبًا ﴿۶۱﴾

حُوۡتَهُمَا	فَاتَّخَذَ	سَبِیۡلَهٗ	فِی الۡبَحۡرِ	سَرَبًا ﴿۶۱﴾
اپنی مچھلی	تو اس (مچھلی) نے بنالیا	اپنا راستہ	سمندر میں	سرنگ (کی طرح)

بھول گئے اور اس مچھلی نے سمندر میں سرنگ کی طرح اپنا راستہ بنالیا○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا علم سیکھنے کے لئے سفر

مردہ مچھلی کا زندہ ہونا اور خادم کو یہ بات یاد نہ رہنا

1 ......اس رکوع سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس علم سیکھنے کے لئے جانے والا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ آیت میں "موسیٰ" سے مشہور پیغمبر اور جلیل القدر نبی حضرت موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں، انہیں اللہ تعالیٰ نے تورات اور کثیر معجزات عطا فرمائے تھے۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے خادم کا نام حضرت یوشع بن نون ہے۔ اس واقعے سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج5، ص589 کا مطالعہ فرمائیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ناشتہ طلب فرمانا

فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰىهُ اٰتِنَا

فَلَمَّا	جَاوَزَا	قَالَ	لِفَتٰىهُ	اٰتِنَا
پھر جب	وہ (وہاں سے) گزر گئے	(تو) موسیٰ نے کہا	اپنے جوان (خادم) سے	دو ہمیں

پھر جب وہ وہاں سے گزر گئے تو موسیٰ نے اپنے خادم سے فرمایا: ہمارا صبح کا کھانا

غَدَآءَنَا٘ لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا

غَدَآءَنَا	لَقَدْ	لَقِیْنَا	مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا
ہمارا صبح کا کھانا	ضرور بیشک	ہمیں سامنا ہوا	اپنے اس سفر سے

لاؤ بیشک ہمیں اپنے اس سفر سے بڑی مشقت کا

مچھلی کا واقعہ بھول جانے پر خادم کی معذرت

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ قَالَ اَرَءَیْتَ اِذْ اَوَیْنَاۤ

نَصَبًا ﴿۶۲﴾ (1)	قَالَ	اَرَءَیْتَ	اِذْ	اَوَیْنَاۤ
بڑی مشقت (کا)	اس نے عرض کی	بھلا دیکھئے	جب	ہم نے (آرام کیلئے) ٹھکانہ بنایا

سامنا ہوا ہے ○ خادم نے عرض کی: سنئے! جب ہم نے اس چٹان کے پاس (آرام کیلئے)

اِلَى الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ٘ وَ

اِلَى الصَّخْرَةِ	فَاِنِّیْ	نَسِیْتُ	الْحُوْتَ	وَ
چٹان کے پاس	تو بیشک میں	بھول گیا	مچھلی (کے بارے بتانا)	اور

ٹھکانہ بنایا تھا تو بیشک میں مچھلی (کے متعلق بتانا) بھول گیا تھا اور

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْكُرَهٗ ۚ

مَاۤ اَنْسٰنِیْهُ	اِلَّا	الشَّیْطٰنُ	اَنْ	اَذْكُرَهٗ
نہیں بھلایا مجھے اس کو	مگر	شیطان (نے)	کہ	میں ذکر کروں اس کا

مجھے شیطان ہی نے اس کا ذکر کرنا بھلا دیا

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب تک مَجْمَعُ الْبَحْرَیْن نہ پہنچے تھے تب تک انہیں تھکن اور بھوک کی شدت محسوس نہیں ہوئی اور جب وہ منزلِ مقصود سے آگے بڑھ گئے تو تھکن اور بھوک معلوم ہوئی، اس میں اللہ تعالیٰ کی حکمت یہ تھی کہ وہ مچھلی یاد کریں اور اس کی طلب میں منزلِ مقصود کی طرف واپس ہوں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب اور واپسی

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ملاقات اور آپ کی شان

حضرت موسیٰ اور حضرت خضر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے درمیان باہمی رفاقت کا معاہدہ

وَ اتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ ۖ عَجَبًا ﴿۶۳﴾

وَ	اتَّخَذَ	سَبِیْلَهٗ	فِی الْبَحْرِ	عَجَبًا ﴿۶۳﴾
اور	اس (مچھلی) نے بنایا	اپنا راستہ	سمندر میں	بڑا عجیب

اور (ہوا یہ ہے کہ) مچھلی نے سمندر میں اپنا راستہ بڑا عجیب بنایا○

قَالَ ذٰلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ ۖ فَارْتَدَّا

قَالَ	ذٰلِكَ	مَا	كُنَّا نَبْغِ	فَارْتَدَّا
موسیٰ نے فرمایا	یہی	(وہ ہے) جو	ہم چاہتے تھے	تو وہ دونوں واپس لوٹے

موسیٰ نے فرمایا: یہی تو ہم چاہتے تھے پھر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات

عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا قَصَصًا ﴿۶۴﴾ لا فَوَجَدَا عَبْدًا

عَلٰۤى اٰثَارِهِمَا	قَصَصًا ﴿۶۴﴾	فَوَجَدَا	عَبْدًا [1]
اپنے قدموں کے نشانات پر	پیروی کرتے ہوئے	تو انہوں نے پایا	ایک بندہ

دیکھتے واپس لوٹ گئے ○ تو انہوں نے ہمارے بندوں میں سے

مِّنْ عِبَادِنَاۤ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ

مِّنْ عِبَادِنَاۤ	اٰتَیْنٰهُ	رَحْمَةً [2]	مِّنْ عِنْدِنَا	وَ
ہمارے بندوں میں سے	ہم نے عطا کی اسے	رحمت	اپنے پاس سے	اور

ایک بندہ پایا جسے ہم نے اپنے پاس سے خاص رحمت دی تھی اور

عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا ﴿۶۵﴾ قَالَ لَهٗ

عَلَّمْنٰهُ	مِنْ لَّدُنَّا	عِلْمًا ﴿۶۵﴾	قَالَ	لَهٗ
ہم نے سکھایا اسے	اپنے پاس سے	علم	کہا	اس سے

اسے اپنا علم لدنی عطا فرمایا○ اس سے موسیٰ نے

(1)...... یہ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔ آپ کا نام بلیا بن ملکان اور کنیت ابو العباس ہے۔ بزرگانِ دین فرماتے ہیں: جو حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نام ان کی ولدیت اور کنیت کے ساتھ (یعنی ابو العباس بلیا بن ملکان) یاد رکھے گا اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا خاتمہ ایمان پر ہو گا۔(صاوی، الکھف، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/۱۲۰۷)

(2)...... اس رحمت سے نبوت مراد ہے یا ولایت یا علم یا لمبی زندگی۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولی تو بالیقین ہیں جبکہ آپ کی نبوت میں اختلاف ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: معتمد و مختار یہ ہے کہ وہ (یعنی حضرت خضر) نبی ہیں اور دنیا میں زندہ ہیں۔**(فتاوی رضویہ، ۲۸/۶۱۰)**

مُوْسٰى هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓى اَنْ تُعَلِّمَنِ

تُعَلِّمَنِ (1)	اَنْ	عَلٰٓى	اَتَّبِعُكَ	هَلْ	مُوْسٰى
تم سکھا دو مجھے	کہ	(اس شرط) پر	میں پیروی کروں تمہاری	کیا	موسیٰ (نے)

کہا: کیا اس شرط پر میں تمہارے ساتھ رہوں کہ تم مجھے وہ درست بات

مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿٦٦﴾ قَالَ اِنَّكَ

اِنَّكَ	قَالَ	رُشْدًا ﴿٦٦﴾	عُلِّمْتَ	مِمَّا
بیشک تم	کہا	نیک بات	تمہیں سکھائی گئی ہے	(اس میں) سے جو

سکھا دو جو تمہیں سکھائی گئی ہے ○ جواب دیا: آپ

لَنْ تَسْتَطِيْعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴿٦٧﴾ وَكَيْفَ

كَيْفَ	وَ	صَبْرًا ﴿٦٧﴾ (2)	مَعِيَ	لَنْ تَسْتَطِيْعَ
کس طرح	اور	صبر کرنے (کی)	میرے ساتھ	ہرگز طاقت نہ رکھو گے

میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○ اور آپ

تَصْبِرُ عَلٰى مَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ خُبْرًا ﴿٦٨﴾

خُبْرًا ﴿٦٨﴾	بِهٖ	لَمْ تُحِطْ	مَا	عَلٰى	تَصْبِرُ
علم (سے)	اس کا	تم نے احاطہ نہیں کیا	جو	(اس بات) پر	تم صبر کرو گے

اس بات پر کس طرح صبر کریں گے جسے آپ کا علم محیط نہیں ○

قَالَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ صَابِرًا وَّ

وَّ	صَابِرًا	اللّٰهُ	شَآءَ	اِنْ	سَتَجِدُنِيْٓ	قَالَ
اور	صبر کرنے والا	اللہ (نے)	چاہا	اگر	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	موسیٰ نے کہا

موسیٰ نے کہا: اگر اللہ چاہے گا تو عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ آدمی کو علم کی طلب میں رہنا چاہئے خواہ وہ کتنا ہی بڑا عالم ہو۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ جس سے علم سیکھے اس کے ساتھ عاجزی اور ادب سے پیش آئے۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ اس لئے فرمایا کہ وہ جانتے تھے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کچھ ناپسندیدہ اور ممنوع کام دیکھنا پڑیں گے اور انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ممکن ہی نہیں کہ وہ ممنوع کام دیکھ کر صبر کر سکیں۔

لَاۤ اَعْصِیْ لَكَ اَمْرًا ﴿۶۹﴾ قَالَ فَاِنِ

لَاۤ اَعْصِیْ	لَكَ	اَمْرًا ﴿۶۹﴾	قَالَ	فَاِنِ
میں خلاف ورزی نہیں کروں گا	تمہارے	کسی حکم (کی)	اس نے کہا	تو اگر

میں آپ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہ کروں گا ○ کہا، تو اگر

اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْــٴَـلْنِیْ عَنْ شَیْءٍ حَتّٰۤی

اتَّبَعْتَنِیْ[1]	فَلَا تَسْــٴَـلْنِیْ	عَنْ شَیْءٍ	حَتّٰۤی
تمہیں پیروی کرنی ہے میری	تو تم سوال نہ کرنا مجھ سے	کسی چیز کے بارے	یہاں تک کہ

آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو مجھ سے کسی شے کے بارے میں سوال نہ کرنا جب تک

اُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ﴿۷۰﴾ ع فَانْطَلَقَا ٝ وقفة حَتّٰۤی اِذَا

ع ۹ ۲۱

اُحْدِثَ	لَكَ	مِنْهُ	ذِكْرًا ﴿۷۰﴾	فَانْطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا
میں خود کردوں	تم سے	اس سے (کا)	ذکر	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب

میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں ○ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ جب

کشتی توڑنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

رَكِبَا فِی السَّفِیْنَةِ خَرَقَهَا ؕ قَالَ اَخَرَقْتَهَا

رَكِبَا	فِی السَّفِیْنَةِ	خَرَقَهَا	قَالَ	اَخَرَقْتَهَا
وہ سوار ہوئے	کشتی میں	(تو) اس بندے نے چیر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تم نے چیرا ہے اسے

کشتی میں سوار ہوئے تو اس نے کشتی کو چیر ڈالا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے اسے اس لیے چیر دیا

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا ۚ لَقَدْ جِئْتَ شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾ قَالَ

لِتُغْرِقَ	اَهْلَهَا	لَقَدْ	جِئْتَ	شَیْـًٔا اِمْرًا ﴿۷۱﴾	قَالَ
تاکہ تم غرق کردو	اس کشتی والوں (کو)	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت برا کام	اس نے کہا

تاکہ کشتی والوں کو غرق کردو، بیشک یہ تم نے بہت برا کام کیا ○ کہا:

[1] ......یعنی حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ اگر آپ کو میرے ساتھ رہنا ہے تو آپ میرے کسی ایسے عمل کے بارے میں مجھ سے سوال نہ کرنا جو آپ کی نظر میں ناپسندیدہ ہو جب تک میں خود آپ کے سامنے اس کا ذکر نہ کردوں۔ اس سے معلوم ہوا کہ شاگرد اور مرید کے آداب میں سے ہے کہ وہ اپنے استاد اور پیر کے افعال پر تا حدِ رخصتِ شرع زبانِ اعتراض نہ کھولے اور منتظر رہے کہ وہ خود ہی اس کی حکمت ظاہر فرمادیں۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معذرت

ایک لڑکے کو قتل کرنے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

اَلَمْ اَقُلْ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا ﴿۷۲﴾

اَلَمْ اَقُلْ	اِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ	صَبْرًا ﴿۷۲﴾
کیا میں نے نہ کہا تھا	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہیں رکھے گا	میرے ساتھ	صبر کرنے (کی)

کیا میں نہ کہتا تھا کہ آپ میرے ساتھ ہرگز نہ ٹھہر سکیں گے ○

قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِیْ بِمَا نَسِیْتُ وَ لَا تُرْهِقْنِیْ

قَالَ	لَا تُؤَاخِذْنِیْ	بِمَا	نَسِیْتُ	وَ	لَا تُرْهِقْنِیْ
موسیٰ نے کہا	تم مواخذہ نہ کرو میرا	(اس) پر جو	میں بھول گیا	اور	نہ ڈالو مجھے

موسیٰ نے کہا: میری بھول پر میرا مواخذہ نہ کرو اور مجھے میرے کام کی طرف سے

مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا ﴿۷۳﴾ فَانْطَلَقَا ۫ وقفة حَتّٰۤی اِذَا لَقِیَا

مِنْ اَمْرِیْ	عُسْرًا ﴿۷۳﴾	فَانْطَلَقَا	حَتّٰۤی	اِذَا	لَقِیَا
میرے کام کی طرف سے	مشکل (میں)	پھر وہ دونوں چلے	یہاں تک کہ	جب	انہیں ملا

مشکل میں نہ ڈالو ○ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب انہیں

غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ ۙ قَالَ اَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِیَّةًۢ

غُلٰمًا (1)	فَقَتَلَهٗ	قَالَ	اَقَتَلْتَ	نَفْسًا زَكِیَّةً
ایک لڑکا	تو اس بندے نے قتل کر دیا اسے	موسیٰ نے کہا	کیا تو نے قتل کر دیا	ایک پاکیزہ جان (کو)

ایک لڑکا ملا تو اس نے اسے قتل کر دیا۔ موسیٰ نے کہا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر

بِغَیْرِ نَفْسٍ ؕ لَقَدْ جِئْتَ شَیْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾

بِغَیْرِ نَفْسٍ	لَقَدْ	جِئْتَ	شَیْــٴًـا نُّكْرًا ﴿۷۴﴾
کسی جان کے بدلے کے بغیر	ضرور بیشک	تم نے کیا	بہت ناپسندیدہ کام

ایک پاکیزہ جان کو قتل کر دیا۔ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے ○

(1)...... یعنی کشتی سے اتر کر وہ دونوں چلے اور ایک ایسے مقام پر گزرے جہاں لڑکے کھیل رہے تھے۔ وہاں انہیں ایک لڑکا ملا جو کافی خوبصورت تھا اور حدِ بلوغ کو نہ پہنچا تھا۔ حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے قتل کر دیا۔ یہ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پھر نہ رہا گیا اور آپ نے فرمایا: کیا تم نے کسی جان کے بدلے کے بغیر ایک پاکیزہ جان جس کا کوئی گناہ ثابت نہ تھا کو قتل کر دیا؟ بیشک تم نے بہت ناپسندیدہ کام کیا ہے۔

قَالَ اَلَمْ

16

حضرت خضر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكَ اِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ

قَالَ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكَ	اِنَّكَ	لَنْ تَسْتَطِیْعَ	مَعِیَ
کہا	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	(کہ) بیشک تو	ہرگز طاقت نہ رکھے گا	میرے ساتھ

کہا: میں نے آپ سے نہ کہا تھا کہ آپ ہرگز میرے ساتھ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آخری گزارش

صَبْرًا ﴿۷۵﴾ قَالَ اِنْ سَاَلْتُكَ عَنْ شَیْءٍۭ بَعْدَهَا

صَبْرًا ﴿۷۵﴾	قَالَ	اِنْ	سَاَلْتُكَ	عَنْ شَیْءٍۭ	بَعْدَهَا
صبر کرنے (کی)	(موسیٰ نے) کہا	اگر	میں سوال کروں تم سے	کسی چیز کے بارے	اس کے بعد

نہ ٹھہر سکیں گے ○ موسیٰ نے کہا: اگر اس مرتبہ کے بعد میں آپ سے کسی شے کے بارے میں سوال کروں

فَلَا تُصٰحِبْنِیْ ۚ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَّدُنِّیْ عُذْرًا ﴿۷۶﴾ فَانْطَلَقَا ۫

فَلَا تُصٰحِبْنِیْ	قَدْ	بَلَغْتَ	مِنْ لَّدُنِّیْ	عُذْرًا ﴿۷۶﴾	فَانْطَلَقَا
تو تم ساتھی نہ رکھنا مجھے	بیشک	تم پہنچ چکے	میری طرف سے	عذر (کو)	پھر وہ دونوں چلے

تو پھر مجھے ساتھی نہ رکھنا، بیشک میری طرف سے تمہارا اعذر پورا ہو چکا ہے ○ پھر دونوں چلے

گرتی دیوار سیدھی کرنے کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اعتراض

حَتّٰۤی اِذَاۤ اَتَیَاۤ اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨ اسْتَطْعَمَاۤ

حَتّٰۤی	اِذَاۤ	اَتَیَاۤ	اَهْلَ قَرْیَةِ ِۨ	اسْتَطْعَمَاۤ [1]
یہاں تک کہ	جب	آئے	ایک بستی والوں (کے پاس)	(تو) اِنہوں نے کھانا مانگا

یہاں تک کہ جب ایک بستی والوں کے پاس آئے تو اس بستی کے باشندوں سے

اَهْلَهَا فَاَبَوْا اَنْ یُّضَیِّفُوْهُمَا

اَهْلَهَا	فَاَبَوْا	اَنْ	یُّضَیِّفُوْهُمَا
اس کے باشندوں (سے)	تو اُنہوں نے انکار کر دیا	(اس سے) کہ	وہ مہمان نوازی کریں ان دونوں کی

کھانا مانگا، انہوں نے ان دونوں کی مہمان نوازی کرنے سے انکار کر دیا

[1]......اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی علاقے میں کوئی اجنبی مسافر آئے تو اہلِ علاقہ کو چاہئے کہ اس کی مہمان نوازی کریں، نیز مسافر خود بھی مہمان نوازی کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ حضرت مقدام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص کسی قوم کا مہمان بنے، پھر وہ اس کی مہمان نوازی نہ کریں تو اس کے لئے اپنی مہمان نوازی کی مقدار (کھانے وغیرہ) کا مطالبہ کرنا جائز ہے۔ (معجم الکبیر، ۲۰/۲۸۲، الحدیث: ٦٦٧)

فَوَجَدَا فِيْهَا جِدَارًا يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ ؕ

فَوَجَدَا	فِيْهَا	جِدَارًا	يُّرِيْدُ اَنْ يَّنْقَضَّ	فَاَقَامَهٗ
پھر دونوں نے پائی	اس میں	ایک دیوار	جو ٹوٹ کر گرنا ہی چاہتی تھی	تو اُس نے سیدھا کر دیا اسے

پھر دونوں نے اس گاؤں میں ایک دیوار پائی جو گرنا ہی چاہتی تھی تو اس نے اسے سیدھا کر دیا،

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ اَجْرًا ﴿٧٧﴾ قَالَ هٰذَا

قَالَ	لَوْ	شِئْتَ	لَتَّخَذْتَ	عَلَيْهِ	اَجْرًا ﴿٧٧﴾ [1]	قَالَ	هٰذَا
(موسیٰ نے) کہا	اگر	تم چاہتے	(تو) ضرور لے لیتے	اس پر	کچھ مزدوری	(خضر نے) کہا	یہ

موسیٰ نے کہا: اگر تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے ○ کہا: یہ

حضرت خضر عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جدائی کا اعلان اور اپنے افعال کی حکمتوں کا بیان

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ ۚ سَاُنَبِّئُكَ بِتَاْوِيْلِ

فِرَاقُ بَيْنِيْ وَبَيْنِكَ	سَاُنَبِّئُكَ	بِتَاْوِيْلِ
میرے اور تمہارے درمیان جدائی (کا وقت ہے)	اب میں خبر دوں گا تمہیں	اصل مطلب کی

میری اور آپ کی جدائی کا وقت ہے۔ اب میں آپ کو ان باتوں کا اصل مطلب

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ صَبْرًا ﴿٧٨﴾ اَمَّا السَّفِيْنَةُ فَكَانَتْ

مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَّلَيْهِ	صَبْرًا ﴿٧٨﴾	اَمَّا	السَّفِيْنَةُ [2]	فَكَانَتْ
(ان باتوں کے) جن پر تم سے نہ ہو سکا	صبر	بہر حال	کشتی	تو وہ تھی

کشتی توڑنے کی حکمت

بتاؤں گا جن پر آپ صبر نہ کر سکے ○ وہ جو کشتی تھی تو وہ

لِمَسٰكِيْنَ يَعْمَلُوْنَ فِي الْبَحْرِ فَاَرَدْتُّ اَنْ اَعِيْبَهَا

لِمَسٰكِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	فِي الْبَحْرِ	فَاَرَدْتُّ	اَنْ	اَعِيْبَهَا [3]
چند مسکین لوگوں کی	جو کام کرتے تھے	دریا میں	تو میں نے چاہا	کہ	عیب دار کر دوں اسے

کچھ مسکین لوگوں کی تھی جو دریا میں کام کرتے تھے تو میں نے چاہا کہ اسے عیب دار کر دوں

1 ...... اجرت عمل کی ہوتی ہے یا وقت کی، نیز ان کی اجرت کی باقاعدہ شرائط و احکام ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے، ان کی تفصیل جاننے کے لئے بہار شریعت حصہ 14 سے "اجارہ کا بیان" مطالعہ کریں۔

2 ...... کائنات میں اللہ تعالیٰ کی تکوینی حکمتوں کا مکمل ادراک ممکن نہیں، ہمارا عمل ان پر ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا ہونا چاہئے۔

3 ...... جب دو ایسے نقصانات کا سامنا ہو جن میں سے ایک بڑا اور ایک چھوٹا ہو تو بڑے نقصان سے بچنے کے لئے چھوٹے نقصان کو اختیار کیا جا سکتا ہے۔

لڑکے کو قتل کرنے کی حکمت

وَ كَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا ﴿٧٩﴾ وَ

وَ	كَانَ	وَرَآءَهُمْ	مَّلِكٌ	يَّاْخُذُ	كُلَّ سَفِيْنَةٍ	غَصْبًا ﴿٧٩﴾	وَ
اور	تھا	ان کے آگے	ایک بادشاہ	جو پکڑ لیتا تھا	ہر (صحیح سلامت) کشتی	زبردستی	اور

اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر صحیح سلامت کشتی کو زبردستی چھین لیتا تھا ○ اور

اَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوٰهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَاۤ اَنْ

اَمَّا	الْغُلٰمُ	فَكَانَ	اَبَوٰهُ	مُؤْمِنَيْنِ	فَخَشِيْنَاۤ	اَنْ
بہرحال	(وہ) لڑکا	تو تھے	اس کے ماں باپ	ایمان والے	تو ہمیں خوف ہوا	کہ

وہ جو لڑکا تھا تو اس کے ماں باپ مسلمان تھے تو ہمیں ڈر ہوا کہ

يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّ كُفْرًا ﴿٨٠﴾ فَاَرَدْنَاۤ اَنْ يُّبْدِلَهُمَا

يُّرْهِقَهُمَا	طُغْيَانًا	وَّ	كُفْرًا ﴿٨٠﴾	فَاَرَدْنَاۤ	اَنْ	يُّبْدِلَهُمَا [1]
وہ مبتلا کردے گا انہیں (بھی)	سرکشی	اور	کفر (میں)	تو ہم نے چاہا	کہ	بدلہ میں دے انہیں

وہ لڑکا انہیں بھی سرکشی اور کفر میں ڈال دے گا ○ تو ہم نے چاہا کہ اُن کا رب اُنہیں

دیوار سیدھی کرنے کی حکمت

رَبُّهُمَا خَيْرًا مِّنْهُ زَكٰوةً وَّ اَقْرَبَ رُحْمًا ﴿٨١﴾ وَ اَمَّا

رَبُّهُمَا	خَيْرًا	مِّنْهُ	زَكٰوةً	وَّ	اَقْرَبَ	رُحْمًا ﴿٨١﴾	وَ	اَمَّا
ان کا رب	بہتر	اس سے	پاکیزہ	اور	زیادہ قریب	مہربانی (میں)	اور	بہرحال

پاکیزگی میں پہلے سے بہتر اور حسنِ سلوک اور رحمت وشفقت میں زیادہ مہربان عطا کردے ○ اور بہرحال

الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ فِي الْمَدِيْنَةِ وَ كَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ

الْجِدَارُ	فَكَانَ	لِغُلٰمَيْنِ يَتِيْمَيْنِ [2]	فِي الْمَدِيْنَةِ	وَ	كَانَ	تَحْتَهٗ	كَنْزٌ [3]
(رہی) دیوار	تو وہ تھی	دو یتیم لڑکوں کی	شہر میں	اور	تھا	اس کے نیچے	خزانہ

دیوار (کا جہاں تک تعلق ہے) تو وہ شہر کے دو یتیم لڑکوں کی تھی اور اس دیوار کے نیچے ان دونوں کا

1 ...... اولاد کی موت بعض اوقات خیر ہوتی ہے کہ والدین آزمائش سے بچ جاتے ہیں، یا بعد میں انہیں نیک و صالح اولاد ملتی ہے، یا وہ اولاد والدین کے لئے حصول جنت کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ 2 ...... یتیم اس نابالغ لڑکے یا لڑکی کو کہتے ہیں جس کا باپ فوت ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”جس نے مسلمانوں کے کسی یتیم بچے کے کھانے پینے کی ذمہ داری لی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنت میں داخل فرمائے گا مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے جس کی معافی نہ ہو۔ (ترمذی، ۳/۳۶۸، الحدیث: ۱۹۲۴)

3 ...... اولاد کے لئے مال چھوڑنا خلافِ توکل نہیں، بلکہ حدیثِ پاک کے مطابق اولاد کے لئے مال چھوڑنا انہیں فقیر و محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے۔

لَّهُمَا وَ كَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا ۚ فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ

لَّهُمَا	وَ	كَانَ	اَبُوْهُمَا	صَالِحًا (1)	فَاَرَادَ	رَبُّكَ	اَنْ
ان دونوں کا	اور	تھا	ان کا باپ	نیک آدمی	تو چاہا	تمہارے رب (نے)	کہ

خزانہ تھا اور ان کا باپ نیک آدمی تھا تو آپ کے رب نے چاہا کہ

يَّبْلُغَاۤ اَشُدَّهُمَا وَ يَسْتَخْرِجَا كَنْزَهُمَا ۖۗ رَحْمَةً

يَّبْلُغَاۤ	اَشُدَّهُمَا	وَ	يَسْتَخْرِجَا	كَنْزَهُمَا	رَحْمَةً
وہ دونوں پہنچ جائیں	اپنی جوانی (کو)	اور	نکال لیں	اپنا خزانہ	رحمت

وہ دونوں اپنی جوانی کو پہنچیں اور اپنا خزانہ نکال لیں (یہ سب) آپ کے

مِّنْ رَّبِّكَ ۚ وَ مَا فَعَلْتُهٗ عَنْ اَمْرِیْ ؕ ذٰلِكَ تَاْوِیْلُ

مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	مَا فَعَلْتُهٗ (2)	عَنْ اَمْرِیْ	ذٰلِكَ	تَاْوِیْلُ
آپ کے رب کی طرف سے	اور	میں نے نہیں کیا اسے	اپنے حکم سے	یہ	اصل مطلب (ہے)

رب کی رحمت سے ہے اور یہ سب کچھ میں نے اپنے حکم سے نہیں کیا۔ یہ ان باتوں کا اصل مطلب ہے

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ صَبْرًا ؕ۸۲ۧ وَ یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ ؕ قُلْ

مَا لَمْ تَسْطِعْ عَّلَیْهِ	صَبْرًا ۸۲	وَ	یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنْ ذِی الْقَرْنَیْنِ (3)	قُلْ
(اس کا) جس پر تم نہیں کر سکے	صبر	اور	سوال کرتے ہیں تم سے	ذوالقرنین کے متعلق	تم کہو

جس پر آپ صبر نہ کر سکے ○ اور آپ سے ذوالقرنین کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ:

سَاَتْلُوْا عَلَیْكُمْ مِّنْهُ ذِكْرًا ؕ۸۳ اِنَّا

سَاَتْلُوْا	عَلَیْكُمْ	مِّنْهُ	ذِكْرًا ۸۳	اِنَّا
عنقریب میں پڑھ کر سناتا ہوں	تم پر (تمہارے سامنے)	اس سے (کا)	ذکر	بیشک

میں عنقریب تمہارے سامنے اس کا ذکر پڑھ کر سناتا ہوں ○ بیشک

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں کفار کے سوال کا جواب

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بادشاہت

ع ۲

1 ...... اولاد کو ماں باپ کے تقوے کا فائدہ دنیا میں بھی ملتا ہے اور آخرت میں بھی ملے گا۔

2 ...... حضرت خضر عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے افعال کو بنیاد بنا کر فی زمانہ ظاہر شریعت کے خلاف کسی کو کچھ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

3 ...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ انتہائی عادل اور انصاف پسند بادشاہ تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ عادل حکمران کو اللہ تعالٰی اس دن اپنے (عرش کے) سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے (عرش کے) سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ (مسلم، ص ۵۱۴، الحدیث: ۹۱(۱۰۳۱))

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا مغرب کی طرف سفر

مَكَّنَّا لَهٗ فِي الْاَرْضِ وَاٰتَيْنٰهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ﴿٨٤﴾

مَكَّنَّا	لَهٗ	فِي الْاَرْضِ	وَ	اٰتَيْنٰهُ	مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	سَبَبًا ﴿٨٤﴾
ہم نے اقتدار دیا	اس کو	زمین میں	اور	عطا کیا اسے	ہر چیز سے	ایک سامان

ہم نے اسے زمین میں اقتدار دیا اور اسے ہر چیز کا ایک سامان عطا فرمایا○

فَاَتْبَعَ سَبَبًا ﴿٨٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ

فَاَتْبَعَ	سَبَبًا ﴿٨٥﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ	مَغْرِبَ الشَّمْسِ
تو وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	سورج غروب ہونے کی جگہ

تو وہ ایک راستے کے پیچھے چلا○ یہاں تک کہ جب سورج کے غروب ہونے کی جگہ پہنچا

وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَّوَجَدَ عِنْدَهَا

وَجَدَهَا	تَغْرُبُ	فِيْ عَيْنٍ حَمِئَةٍ	وَّ	وَجَدَ	عِنْدَهَا
(تو) اس نے پایا اسے	غروب ہوتا ہوا	ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں	اور	اس نے پائی	اس کے پاس

تو اسے ایک سیاہ کیچڑ کے چشمے میں ڈوبتا ہوا پایا اور اس چشمے کے پاس ہی

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ایک قوم پر اختیار ملنا

قَوْمًا ۬ؕ قُلْنَا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِمَّاۤ اَنْ تُعَذِّبَ وَاِمَّاۤ اَنْ

قَوْمًا	قُلْنَا	يٰذَا الْقَرْنَيْنِ	اِمَّاۤ	اَنْ	تُعَذِّبَ [1]	وَ	اِمَّاۤ	اَنْ
ایک قوم	ہم نے فرمایا	اے ذوالقرنین	یا	یہ کہ	تو سزا دے (انہیں)	اور	یا	یہ کہ

ایک قوم کو پایا تو ہم نے فرمایا: اے ذوالقرنین! یا تو تُو انہیں سزا دے یا

ظالموں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالٰی عنہ کا فیصلہ

تَتَّخِذَ فِيْهِمْ حُسْنًا ﴿٨٦﴾ قَالَ اَمَّا مَنْ ظَلَمَ

تَتَّخِذَ	فِيْهِمْ	حُسْنًا ﴿٨٦﴾	قَالَ	اَمَّا	مَنْ	ظَلَمَ
تو اختیار کر	ان کے بارے میں	بھلائی	اس نے کہا	بہر حال	جس نے	ظلم کیا

ان کے بارے میں بھلائی اختیار کرو○ کہا: بہر حال جس نے ظلم کیا

[1] ...... علماء نے مسلم حکمران کی متعدد ذمہ داریاں بیان کی ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں (1) دین کے مستقل اصولوں اور جس پر اسلاف امت کا اجماع ہے اس کے مطابق دین کا تحفظ کرنا۔ (2) لوگوں کے اختلافات اور جھگڑوں وغیرہ کا عدل و انصاف کے ساتھ تصفیہ کرنا۔ (3) لوگوں کے جان و مال کی چوروں اور لٹیروں سے حفاظت کرنا۔ (4) اسلامی سزاؤں کو نافذ کرنا۔ (5) دشمنوں سے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے جنگی سازو سامان اور آلات حرب وغیرہ کی تیاری کرنا۔ (6) حق داروں کی بیت المال سے مدد کرنا۔ (7) لوگوں کے احوال وغیرہ کی معلومات کرتے رہنا۔ (احکام السلطانیۃ للماوردی، ص۲۷-۲۸، الجزء الاول)

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ ثُمَّ یُرَدُّ اِلٰى رَبِّهٖ فَیُعَذِّبُهٗ

فَسَوْفَ نُعَذِّبُهٗ	ثُمَّ	یُرَدُّ	اِلٰى رَبِّهٖ	فَیُعَذِّبُهٗ
توعنقریب ہم سزادیں گے اسے	پھر	وہ لوٹایاجائے گا	اپنے رب کی طرف	تووہ عذاب دے گااسے

توعنقریب ہم اسے سزادیں گے پھر وہ اپنے رب کی طرف لوٹایاجائے گاتووہ اسے بہت برا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾ وَ اَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا

عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا
بہت برا عذاب	اور	بہرحال	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا، نیک

عذاب دے گا○ اور بہرحال جو ایمان لایااور اس نے نیک عمل کیا

فَلَهٗ جَزَآءَ ﰳالْحُسْنٰى ۚ وَ سَنَقُوْلُ لَهٗ مِنْ اَمْرِنَا

فَلَهٗ	جَزَآءَ ﰳالْحُسْنٰى	وَ	سَنَقُوْلُ	لَهٗ	مِنْ اَمْرِنَا
تواس کے لئے	بدلہ بھلائی (ہے)	اور	عنقریب ہم کہیں گے	اس کو	اپنے کام سے

تواس کابدلہ بھلائی ہے اور عنقریب ہم اس کو آسان کام

یُسْرًا ﴿۸۸﴾ ؕ ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا ﴿۸۹﴾ حَتّٰۤى اِذَا بَلَغَ

یُسْرًا ﴿۸۸﴾	ثُمَّ	اَتْبَعَ	سَبَبًا ﴿۸۹﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	بَلَغَ
آسان (کام)	پھر	وہ پیچھے چلا	ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا

کہیں گے○ پھروہ ایک راستے کے پیچھے چلا○ یہاں تک کہ جب

مَطْلِعَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلٰى قَوْمٍ لَّمْ نَجْعَلْ

مَطْلِعَ الشَّمْسِ	وَجَدَهَا	تَطْلُعُ	عَلٰى قَوْمٍ (1)	لَّمْ نَجْعَلْ
سورج طلوع ہونے کی جگہ	(تو)اس نے پایااسے	طلوع ہوتاہوا	ایک قوم پر	ہم نے نہیں بنائی

سورج طلوع ہونے کی جگہ پہنچاتو اسے ایک ایسی قوم پر طلوع ہوتاہواپایا جن کے لیے

باعمل مسلمانوں سے متعلق حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا فیصلہ

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا مشرق کی طرف سفر اور ایک وحشی قوم کا سامنا

1...... مفسرین فرماتے ہیں کہ یہ قوم اس جگہ پر تھی جہاں ان کے اور سورج کے درمیان کوئی چیز پہاڑ درخت وغیرہ حائل نہ تھی اور نہ وہاں زمین کی نرمی کی وجہ سے کوئی عمارت قائم ہوسکتی تھی اور وہاں کے لوگوں کا یہ حال تھا کہ طلوع آفتاب کے وقت زمین کے اندر بنائے ہوئے تہ خانوں میں گھس جاتے تھے اور زوال کے بعد نکل کراپنا کام کاج کرتے تھے۔(خازن، الکھف، تحت الآیۃ: ۹۰، ۳/۲۲۴، روح البیان، الکھف، تحت الآیۃ: ۵، ۹۰/۲۹۴، ملتقطاً)

علمِ الٰہی کی شان

لَّهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِهَا سِتۡرًا ۙ﴿۹۰﴾ كَذٰلِكَ ؕ وَ قَدۡ

لَّهُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِهَا	سِتۡرًا ﴿۹۰﴾ (1)	كَذٰلِكَ	وَ	قَدۡ
ان کے لیے	اس (سورج) کے مقابل	کوئی آڑ	(بات) اسی طرح (ہے)	اور	بیشک

ہم نے سورج سے کوئی آڑ نہیں رکھی تھی ○ بات اسی طرح ہے اور جو کچھ

حضرت ذوالقرنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تیسرا سفر

اَحَطۡنَا بِمَا لَدَیۡهِ خُبۡرًا ﴿۹۱﴾ ثُمَّ اَتۡبَعَ

اَحَطۡنَا	بِمَا	لَدَیۡهِ	خُبۡرًا ﴿۹۱﴾	ثُمَّ	اَتۡبَعَ
ہم نے احاطہ کیا ہوا ہے	(اس) کا جو کچھ	اس کے پاس (تھا)	علم (سے)	پھر	وہ پیچھے چلا

اس کے پاس تھا سب کو ہمارا علم محیط ہے ○ پھر وہ ایک اور راستے کے

ایک قوم سے ملاقات

سَبَبًا ﴿۹۲﴾ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ وَجَدَ

سَبَبًا ﴿۹۲﴾	حَتّٰۤی	اِذَا	بَلَغَ	بَیۡنَ السَّدَّیۡنِ	وَجَدَ
ایک راستے (کے)	یہاں تک کہ	جب	پہنچا	دو پہاڑوں کے درمیان	اس نے پائی

پیچھے چلا ○ یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے

یاجوج ماجوج سے متعلق قوم کی درخواست

مِنۡ دُوۡنِهِمَا قَوۡمًا ۙ لَّا یَكَادُوۡنَ یَفۡقَهُوۡنَ قَوۡلًا ﴿۹۳﴾ قَالُوۡا یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ

مِنۡ دُوۡنِهِمَا	قَوۡمًا	لَّا یَكَادُوۡنَ یَفۡقَهُوۡنَ	قَوۡلًا ﴿۹۳﴾	قَالُوۡا	یٰذَا الۡقَرۡنَیۡنِ
ان کے آگے	ایک قوم	وہ سمجھتے معلوم نہیں ہوتے تھے	کوئی بات	انہوں نے کہا	اے ذوالقرنین

ان پہاڑوں کے آگے ایک ایسی قوم کو پایا جو کوئی بات سمجھتے معلوم نہ ہوتے تھے ○ انہوں نے کہا، اے ذوالقرنین!

اِنَّ یَاۡجُوۡجَ وَ مَاۡجُوۡجَ مُفۡسِدُوۡنَ فِی الۡاَرۡضِ فَهَلۡ

اِنَّ	یَاۡجُوۡجَ	وَ	مَاۡجُوۡجَ	مُفۡسِدُوۡنَ	فِی الۡاَرۡضِ (2)	فَهَلۡ
بیشک	یاجوج	اور	ماجوج	فساد مچانے والے لوگ (ہیں)	زمین میں	تو کیا

بیشک یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد مچانے والے لوگ ہیں تو کیا

1 ...... مخلوقِ الٰہی میں بڑا تنوع ہے اور ان کے زندگی گزارنے کے طریقوں میں بھی بہت فرق ہے اور یہ سب قدرت اور حکمتِ خداوندی ہے۔

2 ...... فساد فی الارض میں ہر طرح کی ضلالت و گمراہی، شرک و کفر، خرافات و اوہام، قتل و غارت گری، فتنہ پروری و شر انگیزی اور حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی پامالی شامل ہے اور دینِ اسلام نے فساد فی الارض کی تمام صورتوں سے روکا ہے اور زمین میں فساد پھیلانے والوں پر قرآن مجید میں لعنت کی گئی اور انہیں عذابِ جہنم کی وعید سنائی گئی ہے، لہٰذا فساد فی الارض کرنے والے اسلامی احکام پر عمل نہیں کر رہے بلکہ اس کے خلاف چل رہے ہیں۔

حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا جواب

نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰۤى اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ

نَجْعَلُ	لَكَ	خَرْجًا	عَلٰۤى	اَنْ	تَجْعَلَ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَهُمْ
ہم مقرر کر دیں	تمہارے لیے	کچھ مال	(اس) پر	کہ	تو بنادے	ہمارے اور ان کے درمیان

ہم آپ کے لیے کچھ مال مقرر کر دیں اس بات پر کہ آپ ہمارے اور ان کے درمیان

سَدًّا ﴿۹۴﴾ قَالَ مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ

سَدًّا ﴿۹۴﴾	قَالَ	مَا مَكَّنِّیْ فِیْهِ	رَبِّیْ	خَیْرٌ
ایک دیوار	اس نے کہا	جس چیز میں قابو دیا مجھے	میرے رب (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

ایک دیوار بنادیں ○ ذوالقرنین نے کہا: جس چیز پر مجھے میرے رب نے قابو دیا ہے وہ بہتر ہے

فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ رَدْمًا ﴿۹۵﴾

فَاَعِیْنُوْنِیْ (1)	بِقُوَّةٍ	اَجْعَلْ	بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ	رَدْمًا ﴿۹۵﴾
تو تم مدد کرو میری	قوت کے ساتھ	میں بنادوں گا	تمہارے اور ان کے درمیان	مضبوط رکاوٹ

تو تم میری مدد قوت کے ساتھ کرو، میں تمہارے اور ان کے درمیان ایک مضبوط رکاوٹ بنادوں گا ○

مضبوط دیوار کی تعمیر اور یاجوج ماجوج کی بے بسی

اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰۤى اِذَا سَاوٰى

اٰتُوْنِیْ	زُبَرَ الْحَدِیْدِ (2)	حَتّٰۤى	اِذَا	سَاوٰى
تم دو مجھے	لوہے کے ٹکڑے	یہاں تک کہ	جب	اس نے (دیوار) برابر کر دی

میرے پاس لوہے کے ٹکڑے لاؤ یہاں تک کہ جب وہ دیوار

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَعَلَهٗ

بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ	قَالَ	انْفُخُوْا	حَتّٰۤى	اِذَا	جَعَلَهٗ
دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان	کہا	(آگ) دھنکاؤ	یہاں تک کہ	جب	کر دیا اسے

دونوں پہاڑوں کے کناروں کے درمیان برابر کر دی تو ذوالقرنین نے کہا: آگ دھنکاؤ۔ یہاں تک کہ جب

(1)...... حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے قوم سے مدد کرنے کا مطالبہ کیا، اس سے معلوم ہوا کہ غیر خدا سے مدد طلب کرنا شرک نہیں بلکہ جائز ہے۔

(2)...... مسلمانوں کو ٹیکنالوجی میں ترقی کرنی چاہئے کہ ان کی بنا پر ملک کی عوام بہت سے مسائل و مشکلات سے بچ جاتی ہے، نیز یہ معاشی خوشحالی اور دشمنوں سے حفاظت میں بھی بہت معاون ثابت ہوتی ہے۔

نَارًا ؕ قَالَ اٰتُوْنِیْۤ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا ﴿۹۶﴾ فَمَا اسْطَاعُوْۤا

نَارًا	قَالَ	اٰتُوْنِیْۤ	اُفْرِغْ	عَلَیْهِ	قِطْرًا ﴿۹۶﴾	فَمَا اسْطَاعُوْۤا
آگ	کہا	دو مجھے	میں انڈیل دوں	اس پر	پگھلایا ہوا تانبہ	تو (یاجوج ماجوج کو) طاقت نہ ہوئی

اُس لوہے کو آگ کر دیا تو کہا: مجھے دو تاکہ میں اس گرم لوہے پر پگھلایا ہوا تانبہ اُنڈیل دوں ○ تو یاجوج وماجوج

اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَ مَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ

اَنْ	یَّظْهَرُوْهُ	وَ	مَا اسْتَطَاعُوْا	لَهٗ
(اس کی) کہ	وہ چڑھ سکیں اس (دیوار) پر	اور	انہیں طاقت نہ ہوئی	اس میں

اس پر نہ چڑھ سکے اور نہ اس میں سوراخ

دیوار ٹوٹنے کا مخصوص وقت

نَقْبًا ﴿۹۷﴾ قَالَ هٰذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَّبِّیْ ۚ فَاِذَا جَآءَ

نَقْبًا ﴿۹۷﴾	قَالَ	هٰذَا	رَحْمَةٌ	مِّنْ رَّبِّیْ	فَاِذَا	جَآءَ
سوراخ کرنے (کی)	(ذوالقرنین نے) کہا	یہ	رحمت (ہے)	میرے رب کی	پھر جب	آئے گا

کر سکے ○ ذوالقرنین نے کہا: یہ میرے رب کی رحمت ہے پھر جب

وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ ۚ وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا ﴿۹۸﴾

وَعْدُ رَبِّیْ	جَعَلَهٗ	دَكَّآءَ	وَ	كَانَ	وَعْدُ رَبِّیْ	حَقًّا ﴿۹۸﴾
میرے رب کا وعدہ	وہ کر دے گا اسے	پاش پاش	اور	ہے	میرے رب کا وعدہ	سچا

میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے ○

یاجوج ماجوج کا نکلنا اور صور میں پھونک ماری جانا

وَ تَرَكْنَا بَعْضَهُمْ یَوْمَىٕذٍ یَّمُوْجُ فِیْ بَعْضٍ وَّ

وَ	تَرَكْنَا	بَعْضَهُمْ	یَوْمَىٕذٍ	یَّمُوْجُ (1)	فِیْ بَعْضٍ	وَّ
اور	ہم چھوڑ دیں گے	ان کے بعض (کو)	اس دن	وہ ریلے (کی طرح) آئیں گے	بعض میں	اور

اور اس دن ہم انہیں چھوڑ دیں گے کہ ان کا ایک گروہ دوسرے پر سیلاب کی طرح آئے گا اور

(1)...... احادیث میں قیامت کی بہت سی علامات بیان کی گئی ہیں ان میں سے دس بڑی علامات یہ ہیں (1) دھواں ظاہر ہونا (2) دجال کا ظاہر ہونا۔ (3) دابۃ الارض کا نکلنا۔ (4) سورج کا مغرب کی طرف سے طلوع ہونا (5) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اترنا۔ (6) یاجوج ماجوج کا نکلنا (7 تا 9) تین آدمیوں کا زمین میں دھنس جانا، ایک مشرق میں، دوسرا مغرب میں، تیسرا جزیرۂ عرب میں۔ (10) وہ آگ جو یمن سے نکلے گی اور لوگوں کو ان کی قیامت گاہ کی طرف ہانک دے گی۔ (مسلم، ص۱۵۵۱، الحدیث ۳۹(۲۹۰۱)، ملخصاً)

بروزِ قیامت جہنم کفار کے سامنے لائی جائے گی

نُفِخَ فِی الصُّوۡرِ فَجَمَعۡنٰهُمۡ جَمۡعًا ﴿۹۹﴾ وَّ عَرَضۡنَا

نُفِخَ	فِی الصُّوۡرِ	فَجَمَعۡنٰهُمۡ	جَمۡعًا ﴿۹۹﴾	وَّ	عَرَضۡنَا
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو ہم جمع کر لائیں گے ان کو	جمع کرنا	اور	ہم سامنے لائیں گے

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو ہم سب کو جمع کر لائیں گے ○ اور ہم اس دن

کفار کی عملی حالت

جَهَنَّمَ يَوۡمَئِذٍ لِّلۡكٰفِرِيۡنَ عَرۡضَا ﴿۱۰۰﴾ الَّذِيۡنَ كَانَتۡ اَعۡيُنُهُمۡ

جَهَنَّمَ	يَوۡمَئِذٍ	لِّلۡكٰفِرِيۡنَ	عَرۡضَا ﴿۱۰۰﴾	الَّذِيۡنَ	كَانَتۡ	اَعۡيُنُهُمۡ
جہنم	اس دن	کافروں کے	سامنے لانا	وہ لوگ جو	تھیں	ان کی آنکھیں

جہنم کافروں کے سامنے لائیں گے ○ وہ جن کی آنکھیں

کفار کو ایک تنبیہ

فِىۡ غِطَآءٍ عَنۡ ذِكۡرِىۡ وَكَانُوۡا لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾ اَفَحَسِبَ

فِىۡ غِطَآءٍ	عَنۡ ذِكۡرِىۡ	وَ	كَانُوۡا لَا يَسۡتَطِيۡعُوۡنَ	سَمۡعًا ﴿۱۰۱﴾	اَفَحَسِبَ
پردے میں	میری یاد سے	اور	وہ طاقت نہیں رکھتے تھے	(حق بات) سننے (کی)	تو کیا سمجھتے ہیں

میری یاد سے پردے میں تھیں اور حق بات سن نہ سکتے تھے ○ تو کیا کافر

الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡۤا اَنۡ يَّتَّخِذُوۡا عِبَادِىۡ مِنۡ دُوۡنِىۡۤ

الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡۤا	اَنۡ	يَّتَّخِذُوۡا	عِبَادِىۡ	مِنۡ دُوۡنِىۡۤ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کہ	وہ بنالیں گے	میرے بندوں (کو)	میرے سوا

یہ سمجھتے ہیں کہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی

سب سے زیادہ ناقص عمل والوں کی نشاندہی

اَوۡلِيَآءَ ؕ اِنَّاۤ اَعۡتَدۡنَا جَهَنَّمَ لِلۡكٰفِرِيۡنَ نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾ قُلۡ هَلۡ

اَوۡلِيَآءَ (1)	اِنَّاۤ	اَعۡتَدۡنَا	جَهَنَّمَ	لِلۡكٰفِرِيۡنَ	نُزُلًا ﴿۱۰۲﴾	قُلۡ	هَلۡ
حمایتی	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	جہنم	کافروں کی	مہمانی (کیلئے)	تم کہو	کیا

بنالیں گے بیشک ہم نے کافروں کی مہمانی کیلئے جہنم تیار کر رکھی ہے ○ تم فرماؤ: کیا

ع ۱۱ ۲

(1)...... یعنی کیا کافر یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں جیسے حضرت عیسیٰ، حضرت عزیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا حمایتی بنالیں گے اور ان سے کچھ نفع پائیں گے؟ ان کا یہ گمان فاسد ہے، بلکہ وہ بندے انہیں اپنا دشمن سمجھتے اور ان سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ کافروں کا گمان فاسد ہونے کی وجہ صاف ظاہر ہے کہ انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اولیاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اور ملائکہ، ایمان والوں کے مددگار ہو کر ان کی شفاعت کریں گے نہ کہ کافروں کی۔

نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾ اَلَّذِيْنَ

نُنَبِّئُكُمْ	بِالْاَخْسَرِيْنَ	اَعْمَالًا ﴿١٠٣﴾	اَلَّذِيْنَ
ہم خبر دیں تمہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والوں کی	اعمال (کے اعتبار سے)	وہ لوگ جو

ہم تمہیں بتادیں کہ سب سے زیادہ ناقص عمل والے کون ہیں ؟ ○ وہ لوگ

ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ

ضَلَّ	سَعْيُهُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	هُمْ
گم ہوگئی، برباد ہوگئی	ان کی کوشش	دنیا کی زندگی میں	اور (حالانکہ)	وہ

جن کی ساری کوشش دنیا کی زندگی میں برباد ہوگئی حالانکہ وہ

يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾ اُولٰٓئِكَ

يَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	يُحْسِنُوْنَ (1)	صُنْعًا ﴿١٠٤﴾	اُولٰٓئِكَ
گمان کررہے ہیں	کہ وہ	اچھا کررہے ہیں	کام	یہی لوگ

یہ گمان کررہے ہیں کہ وہ اچھا کام کررہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ فَحَبِطَتْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهٖ	فَحَبِطَتْ
وہ ہیں جنہوں نے	انکار کیا	اپنے رب کی آیتوں اور اس سے ملنے کا	تو مٹ گئے، برباد ہوگئے

جنہوں نے اپنے رب کی آیات اور اس کی ملاقات کا انکار کیا تو ان کے سب اعمال

اَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَزْنًا ﴿١٠٥﴾

اَعْمَالُهُمْ	فَلَا نُقِيْمُ	لَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَزْنًا ﴿١٠٥﴾
ان کے اعمال	پس ہم قائم نہیں کریں گے	ان کے لیے	قیامت کے دن	کوئی وزن

برباد ہوگئے پس ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی وزن قائم نہیں کریں گے ○

اعمالِ کفار کی بربادی اور ان کا وزن نہ ہونے کی خبر

1 ...... صحیح وہ ہے جو قرآن وسنت کے مطابق ہے، اس کے علاوہ کوئی چیز بظاہر اگرچہ کتنی ہی صحیح نظر آرہی ہو اگر قرآن وحدیث کے خلاف ہے تو وہ بُری ہے، کفار کے ظاہری اچھے اعمال اور گمراہوں کی بدعتیں سب اسی میں داخل ہیں جیسے انبیاء واولیاء کی شان گھٹانے کی کوشش کرنے والے سمجھتے ہیں کہ وہ توحید بیان کررہے ہیں، ایسے لوگ بھی اسی آیت میں داخل ہیں۔

کفار کی سزا جہنم ہونے کا سبب

ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَ اتَّخَذُوْۤا

ذٰلِكَ	جَزَآؤُهُمْ	جَهَنَّمُ	بِمَا	كَفَرُوْا	وَ	اتَّخَذُوْۤا
یہ	ان کا بدلہ (ہے)	جہنم	(اس کے) سبب کہ	انہوں نے کفر کیا	اور	بنالیا

یہ ان کا بدلہ ہے جہنم، کیونکہ انہوں نے کفر کیا اور میری آیتوں

باعمل مسلمانوں کا صلہ

اٰيٰتِيْ وَ رُسُلِيْ هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

اٰيٰتِيْ	وَ	رُسُلِيْ	هُزُوًا ﴿۱۰۶﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
میری آیتوں	اور	میرے رسولوں (کو)	ہنسی مذاق	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

اور میرے رسولوں کو ہنسی مذاق بنالیا ○ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	كَانَتْ	لَهُمْ	جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ (1)	نُزُلًا ﴿۱۰۷﴾
انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ہیں	ان کے لئے	فردوس کے باغات	مہمانی

اچھے اعمال کئے ان کی مہمانی کیلئے فردوس کے باغات ہیں ○

کلماتِ الٰہی کی شان

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا لَا يَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾ قُلْ لَّوْ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	لَا يَبْغُوْنَ	عَنْهَا	حِوَلًا ﴿۱۰۸﴾	قُلْ	لَّوْ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	وہ نہیں چاہیں گے	ان سے	(دوسری) جگہ بدلنا	تم کہو	اگر

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے، ان سے کوئی دوسری جگہ بدلنا نہ چاہیں گے ○ تم فرمادو: اگر

كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ

كَانَ	الْبَحْرُ	مِدَادًا	لِّكَلِمٰتِ (2) رَبِّيْ	لَنَفِدَ	الْبَحْرُ
ہو جاتا	سمندر	سیاہی	میرے رب کی باتوں کے لیے	(تو) ضرور ختم ہو جاتا	سمندر

سمندر میرے رب کی باتوں کے لیے سیاہی ہو جاتا تو ضرور سمندر ختم ہو جاتا

(1)...... جنتیں آٹھ ہیں جن کے نام یہ ہیں، دارُ الجلال، دارُ القرار، دارُ السلام، جنتِ عدن، جنتُ المأویٰ، جنتُ الخلد، جنتُ الفردوس، جنتُ النعیم۔ ان میں فردوس سب سے اعلیٰ جنت ہے اور اس کی دعا مانگنے کی ترغیب بھی دی گئی ہے، چنانچہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جب اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مانگو تو فردوس مانگو، کیونکہ وہ جنتوں میں سب کے درمیان اور سب سے بلند ہے اور اس پر رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا عرش ہے اور اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوتی ہیں۔ (بخاری، ۲/۲۵۰، الحدیث: ۲۷۹۰) (2)...... یہاں کلمات سے مراد اللہ تعالیٰ کے علم و حکمت کے کلمات ہیں جن کی کوئی انتہاء نہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورو بشریت

قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ

جِئْنَا بِمِثْلِهٖ	وَ لَوْ	كَلِمٰتُ رَبِّیْ	تَنْفَدَ	اَنْ	قَبْلَ
ہم لے آتے اس کے جیسا (اور سمندر)	اگرچہ	میرے رب کی باتیں	ختم ہوں	کہ	(اس سے) پہلے

اور میرے رب کی باتیں ختم نہ ہوتیں، اگرچہ ہم اس کی مدد کیلئے اُسی سمندر جیسا

مَدَدًا ﴿١٠٩﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤی

یُوْحٰۤی	مِّثْلُكُمْ	بَشَرٌ [1]	اِنَّمَاۤ اَنَا	قُلْ	مَدَدًا ﴿١٠٩﴾
وحی کی جاتی ہے	تمہاری طرح	ایک بشر (ہوں)	میں صرف	تم کہو	مدد (کے لئے)

اور لے آتے ○ تم فرماؤ: میں (ظاہراً) تمہاری طرح ایک بشر ہوں مجھے

ملاقاتِ الٰہی کا یقین رکھنے والوں کو نصیحت

اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	اِلٰهُكُمْ	اَنَّمَاۤ	اِلَیَّ
توجو	ایک معبود (ہے)	تمہارا معبود	(کہ) بیشک	میری طرف

وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے تو جو

كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا

عَمَلًا صَالِحًا	فَلْیَعْمَلْ	لِقَآءَ رَبِّهٖ	كَانَ یَرْجُوْا
نیک عمل	تو اسے چاہیے کہ عمل کرے	اپنے رب سے ملاقات کی	امید رکھتا ہو

اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک کام کرے

١٢ ع ٣

وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا ﴿١١٠﴾ ع

اَحَدًا ﴿١١٠﴾	بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ [2]	لَا یُشْرِكْ	وَّ
کسی ایک (کو)	اپنے رب کی عبادت میں	شریک نہ کرے	اور

اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے ○

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نور بھی ہیں اور بشر بھی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقت نور ہے اور ظاہری صورت بشری ہے۔ 2 ...... عبادت میں اخلاص ہونا یعنی اس عبادت سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہونا بہت ضروری ہے، اس کے بغیر کوئی عبادت مقبول نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ جب قیامت کے دن جس میں کوئی شک وشبہ نہیں، لوگوں کو جمع فرمائے گا تو ایک پکارنے والا پکارے گا: جس نے کسی ایسے عمل میں جو اس نے اللہ کے لئے کیا تھا، کسی کو شریک ٹھہرایا تو اسے اس کا ثواب اسی غیر خدا سے طلب کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ تمام شریکوں کے شرک سے بے نیاز ہے۔ (ترمذی، ۵/۱۰۵، الحدیث: ۳۱۶۵)

آیات:98 — رکوع:06

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمتِ الٰہی کا ذکر

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اولاد کے لئے دعا مانگنے کا انداز

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾ ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ﴿٢﴾ اِذْ

كٓهٰيٰعٓصٓ ﴿١﴾	ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ (1)	عَبْدَهٗ	زَكَرِيَّا ﴿٢﴾	اِذْ
كٓهٰيٰعٓصٓ	(یہ) تیرے رب کی رحمت کا ذکر (ہے)	اپنے بندے	زکریا (پر)	جب

كٓهٰيٰعٓصٓ ○ یہ تیرے رب کی اپنے بندے زکریا پر رحمت کا ذکر ہے ○ جب

نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ

نَادٰى	رَبَّهٗ	نِدَآءً خَفِيًّا ﴿٣﴾ (2)	قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	آہستہ پکارنا	عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں

اس نے اپنے رب کو آہستہ سے پکارا ○ عرض کی: اے میرے رب! بیشک

وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّيْ وَاشْتَعَلَ الرَّاْسُ شَيْبًا وَّ

وَهَنَ	الْعَظْمُ	مِنِّيْ	وَ	اشْتَعَلَ	الرَّاْسُ	شَيْبًا	وَّ
کمزور ہوگئی	ہڈی	میری	اور	بھڑک اٹھا ہے	سر	بڑھاپے (سے)	اور

میری ہڈی کمزور ہوگئی اور سر نے بڑھاپے کا شعلہ چمکا دیا ہے (بوڑھا ہوگیا ہوں) اور

1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مراد نیک اور صالح بیٹا عطا فرمانا ہے اور بیٹا عطا فرمانے کے تذکرے کو رحمتِ الٰہی کا تذکرہ فرمایا گیا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اور صالح بیٹا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑی رحمت ہے خصوصاً جب کہ بڑھاپے میں عطا ہو۔

2...... بلند آواز سے دعا مانگنا جائز اور احادیث سے ثابت ہے البتہ آہستہ آواز میں دعا مانگنا اس پر فضیلت رکھتا ہے، جیسا کہ حدیث پاک میں ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "آہستہ آواز میں دعا کرنا 70 بلند آواز کے ساتھ دعاؤں کے برابر ہے۔" (فردوس الاخبار، ۲/۲۱۴، الحدیث: ۳۰۴۶)

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وارث کے لئے دعا

لَمْ اَكُنْۢ بِدُعَآىِٕكَ رَبِّ شَقِیًّا ④ وَ اِنِّیْ خِفْتُ

لَمْ اَكُنْۢ	بِدُعَآىِٕكَ	رَبِّ	شَقِیًّا ④	وَ	اِنِّیْ	خِفْتُ (1)
میں نہیں رہا	تجھے پکارنے پر	اے میرے رب	محروم	اور	بیشک مجھے	ڈر ہے

اے میرے رب! میں تجھے پکار کر کبھی محروم نہیں رہا○ اور بیشک مجھے اپنے بعد

الْمَوَالِیَ مِنْ وَّرَآءِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا فَهَبْ لِیْ

الْمَوَالِیَ	مِنْ وَّرَآءِیْ	وَ	كَانَتِ	امْرَاَتِیْ	عَاقِرًا	فَهَبْ	لِیْ
اپنے رشتہ داروں کا	اپنے بعد	اور	ہے	میری بیوی	بانجھ	تو تو عطا کردے	مجھے

اپنے رشتے داروں کا ڈر ہے اور میری بیوی بانجھ ہے، تو مجھے اپنے پاس سے

مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ⑤ یَّرِثُنِیْ وَ یَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ ۖ وَ

مِنْ لَّدُنْكَ	وَلِیًّا ⑤	یَّرِثُنِیْ (2)	وَ	یَرِثُ	مِنْ	اٰلِ یَعْقُوْبَ	وَ
اپنے پاس سے	کوئی وارث	وہ جانشین ہو میرا	اور	وارث ہو	سے	یعقوب کی اولاد (کا)	اور

کوئی ایسا وارث عطا فرمادے○ جو میرا جانشین ہو اور یعقوب کی اولاد کا وارث ہو اور

دعائے زکریا کی قبولیت اور حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت

اجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ⑥ یٰزَكَرِیَّاۤ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

اجْعَلْهُ	رَبِّ	رَضِیًّا ⑥	یٰزَكَرِیَّاۤ	اِنَّا	نُبَشِّرُكَ
بنادے اسے	اے میرے رب	پسندیدہ	اے زکریا	بیشک	ہم خوشخبری دیتے ہیں تجھے

اے میرے رب! اسے پسندیدہ بنادے○ اے زکریا! ہم تجھے ایک لڑکے کی

بِغُلٰمِ اسْمُهٗ یَحْیٰى ۙ لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِیًّا ⑦

بِغُلٰمِ	اسْمُهٗ	یَحْیٰى	لَمْ نَجْعَلْ	لَّهٗ	مِنْ قَبْلُ	سَمِیًّا ⑦
ایک لڑکے کی	اس کا نام	یحییٰ (ہوگا)	ہم نے نہ بنایا	اس کا	(اس سے) پہلے	کوئی ہم نام، ہم صفت

خوشخبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہے، اس سے پہلے ہم نے اس نام کا کوئی دوسرا نہ بنایا○

1 ...... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے چچازاد بھائیوں کے شریر ہونے کی وجہ سے یہ خوف تھا کہ کہیں میرے بعد یہ لوگ دین میں تبدیلی نہ کردیں اور صحیح طور پر دین کی خدمت نہ کریں، اس لئے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی پشت سے نیک بیٹے کی دعا مانگی تاکہ وہ ان کے بعد دین کو زندہ رکھے۔

2 ...... یہاں وراثت سے علم کی وراثت مراد ہے، مال کی وراثت مراد نہیں ۔ حدیث پاک میں ہے: انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔(ترمذی، ۳۱۲/۴، الحدیث: ۲۶۹۱)

فرزند عطا ہونے کے طریقے سے متعلق سوال اور اس کا جواب

قَالَ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّ كَانَتِ

قَالَ	رَبِّ	اَنّٰى	يَكُوْنُ (1)	لِيْ	غُلٰمٌ	وَّ	كَانَتِ
عرض کی	اے میرے رب	کہاں سے	ہو گا	میرے لئے	لڑکا	اور (حالانکہ)	ہے

عرض کی: اے میرے رب! میرے لڑکا کہاں سے ہو گا حالانکہ

امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ عِتِيًّا ﴿۸﴾

امْرَاَتِيْ	عَاقِرًا	وَّ	قَدْ	بَلَغْتُ	مِنَ الْكِبَرِ	عِتِيًّا ۸
میری بیوی	بانجھ	اور	تحقیق	میں پہنچ چکا ہوں	بڑھاپے کی وجہ سے	سوکھ جانے کی حالت (کو)

میری بیوی بانجھ ہے اور میں بڑھاپے کی وجہ سے سوکھ جانے کی حالت کو پہنچ چکا ہوں ○

قَالَ كَذٰلِكَ ۚ قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّ قَدْ

قَالَ	كَذٰلِكَ	قَالَ	رَبُّكَ	هُوَ	عَلَيَّ	هَيِّنٌ	وَّ	قَدْ
فرمایا	ایسا ہی ہے	فرمایا	تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	بیشک

فرمایا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور میں نے تو

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ایک درخواست اور اس کی قبولیت

خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَ لَمْ تَكُ شَيْــًٔا ﴿۹﴾ قَالَ

خَلَقْتُكَ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَمْ تَكُ	شَيْــًٔا ۹	قَالَ
میں نے پیدا کیا تجھے	(اس سے) پہلے	اور (حالانکہ)	تم نہ تھے	کوئی چیز	عرض کی

اس سے پہلے تجھے پیدا کیا حالانکہ تم کچھ بھی نہ تھے ○ عرض کی:

رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً ؕ قَالَ اٰيَتُكَ

رَبِّ	اجْعَلْ	لِّيْۤ	اٰيَةً	قَالَ	اٰيَتُكَ
اے میرے رب	بنادے، مقرر کردے	میرے لئے	کوئی نشانی	فرمایا	تیری نشانی

اے میرے رب! میرے لئے کوئی نشانی مقرر فرمادے۔ فرمایا: تیری نشانی یہ ہے کہ

(1)...... حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرح عرض کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت پر کسی عدمِ یقین کا اظہار مقصود نہ ہے بلکہ اس کلام سے آپ کا مقصود یہ معلوم کرنا تھا کہ بیٹا کس طرح عطا کیا جائے گا، کیا ہمیں دوبارہ جوانی عطا کی جائے گی یا اسی عمر میں بیٹا عطا کیا جائے گا۔

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو اشارہ کرکے نماز کی تاکید

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا ۝١٠ فَخَرَجَ

اَلَّا تُكَلِّمَ	النَّاسَ	ثَلٰثَ لَيَالٍ	سَوِيًّا ۝١٠ (1)	فَخَرَجَ
(یہ ہے) کہ تو کلام نہیں کرسکے گا	لوگوں (سے)	تین رات (دن)	تندرست (ہوتے ہوئے)	تو وہ نکلا

تم بالکل تندرست ہوتے ہوئے بھی تین رات دن لوگوں سے کلام نہ کرسکو گے ○ پس وہ اپنی قوم کی طرف

عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا

عَلٰى قَوْمِهٖ	مِنَ الْمِحْرَابِ	فَاَوْحٰۤى	اِلَيْهِمْ	اَنْ	سَبِّحُوْا
اپنی قوم پر (کی طرف)	مسجد سے	تو اس نے اشارہ کیا	ان کی طرف	کہ	تم تسبیح کرتے رہو

مسجد سے باہر نکلے تو انہیں اشارہ سے کہا کہ صبح و شام

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایک حکم اور آپ پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

بُكْرَةً وَّعَشِيًّا ۝١١ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ

بُكْرَةً	وَّ	عَشِيًّا ۝١١	يٰيَحْيٰى	خُذِ	الْكِتٰبَ	بِقُوَّةٍ	وَ
صبح	اور	شام	اے یحییٰ	تھام کر رکھو	کتاب (کو)	مضبوطی کے ساتھ	اور

تسبیح کرتے رہو ○ اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی کے ساتھ تھامے رکھو اور

اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ۝١٢ ۙ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ

اٰتَيْنٰهُ	الْحُكْمَ	صَبِيًّا ۝١٢	وَّ	حَنَانًا (2)	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
ہم نے عطا کردی اسے	حکمت	بچپن (ہی میں)	اور	نرم دلی (دی)	اپنی طرف سے	اور

ہم نے اسے بچپن ہی میں حکمت عطا فرمادی تھی ○ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور

زَكٰوةً ؕ وَكَانَ تَقِيًّا ۝١٣ ۙ وَّبَرًّۢا بِوَالِدَيْهِ

زَكٰوةً	وَ	كَانَ	تَقِيًّا ۝١٣	وَّ	بَرًّا	بِوَالِدَيْهِ
پاکیزگی	اور	وہ تھا	(اللہ سے) بہت ڈرنے والا	اور	اچھا سلوک کرنے والا	اپنے ماں باپ سے

پاکیزگی دی اور وہ (اللہ سے) بہت زیادہ ڈرنے والا تھا ○ اور وہ اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا

1...... پہلے زمانہ میں خاموشی کا روزہ بھی ہوتا تھا، البتہ ہماری شریعت میں چپ رہنے کا روزہ منسوخ ہوگیا ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے صومِ وصال (یعنی سحری اور افطار کے بغیر مسلسل روزہ رکھنے) اور چپ کا روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے۔ (مسند امام اعظم، ص ۱۹۲) 2...... حنان کا معنی ہے رحمت، دل کی نرمی، ہیبت اور وقار وغیرہ، یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر رحمت فرمائی یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں رقت و رحمت پیدا فرمادی تاکہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لوگوں پر مہربانی کریں۔

حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اللہ تعالیٰ کا سلام

وَ لَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا ﴿١٤﴾ وَ سَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ

وَ	لَمْ يَكُنْ	جَبَّارًا	عَصِيًّا ﴿١٤﴾	وَ	سَلٰمٌ	عَلَيْهِ	يَوْمَ
اور	وہ نہیں تھا	تکبر کرنے والا	نافرمان	اور	سلامتی (ہے)	اس پر	(جس) دن

اور وہ متکبر، نافرمان نہیں تھا ○ اور اس پر سلامتی ہے جس دن

وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿١٥﴾ ع وَ

وُلِدَ (1)	وَ	يَوْمَ	يَمُوْتُ	وَ	يَوْمَ	يُبْعَثُ	حَيًّا ﴿١٥﴾	وَ
وہ پیدا ہوا	اور	(جس) دن	وفات پائے گا	اور	(جس) دن	اٹھایا جائے گا	زندہ	اور

وہ پیدا ہوا اور جس دن وہ فوت ہو گا اور جس دن وہ زندہ اٹھایا جائے گا ○ اور

ع ۱۵/۴

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے واقعہ کی یاددہانی

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ ۘ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا

وقف لازم

اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	مَرْيَمَ	اِذِ	انْتَبَذَتْ	مِنْ اَهْلِهَا
یاد کرو	کتاب میں	مریم (کو)	جب	وہ الگ ہوئی	اپنے گھر والوں سے

کتاب میں مریم کو یاد کرو جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا پردہ کرنا اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشری صورت میں آمد

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾ لا فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۫ قف فَاَرْسَلْنَاۤ

مَكَانًا شَرْقِيًّا ﴿١٦﴾	فَاتَّخَذَتْ	مِنْ دُوْنِهِمْ	حِجَابًا	فَاَرْسَلْنَاۤ
جانبِ مشرق ایک جگہ (میں)	تو اس نے بنالیا	ان (لوگوں) کے سامنے	ایک پردہ	تو ہم نے بھیجا

ایک جگہ الگ ہو گئی ○ تو ان (لوگوں) سے ادھر ایک پردہ کرلیا تو اس کی طرف ہم نے

اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾

اِلَيْهَا	رُوْحَنَا (2)	فَتَمَثَّلَ	لَهَا	بَشَرًا سَوِيًّا ﴿١٧﴾ (3)
اس کی طرف	اپنی خاص روح (جبرئیل)	تو اس نے صورت اختیار کی	اُس کے سامنے	ایک تندرست آدمی (کی)

اپنا روحانی (جبرئیل) بھیجا تو وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کی صورت بن گیا ○

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ولادت کے دن ان پر سلام بھیجنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے، اسی وجہ سے اہلسنت وجماعت بارہ ربیع الاول کے دن اللہ تعالیٰ کے حبیب اور تمام انبیاء کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا دن مناتے ہیں اور اس دن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود وسلام کی کثرت کرتے ہیں۔ (2)...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں روح سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور انہیں روح فرمانے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ دین ان کی لائی ہوئی وحی کے ذریعے زندہ ہوتا ہے اس لئے مجازاً انہیں روح فرمایا گیا ہے۔ (3)...... فرشتوں کے اجسام نوری ہیں اور اللہ تعالیٰ ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا مثالی کردار

قَالَتْ اِنِّیْۤ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِیًّا ﴿۱۸﴾

قَالَتْ	اِنِّیْۤ	اَعُوْذُ	بِالرَّحْمٰنِ	مِنْكَ	اِنْ	كُنْتَ	تَقِیًّا ﴿۱۸﴾
(مریم نے) کہا	بیشک میں	پناہ مانگتی ہوں	رحمٰن کی	تجھ سے	اگر	تجھے ہے	اللہ کا ڈر

مریم بولی: میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تجھے خدا کا ڈر ہے ○

حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کا مقصد

قَالَ اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ﳓ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾

قَالَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	رَسُوْلُ رَبِّكِ	لِاَهَبَ (1)	لَكِ	غُلٰمًا زَكِیًّا ﴿۱۹﴾
اس نے کہا	میں تو صرف	تیرے رب کا بھیجا ہوا (ہوں)	تاکہ عطا کروں	تجھے	ایک پاکیزہ بیٹا

کہا: میں تو تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں ○

حضرت مریم رضی اللہ تعالٰی عنہا کا استفسار اور حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَتْ اَنّٰى یَكُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّ لَمْ یَمْسَسْنِیْ

قَالَتْ	اَنّٰى	یَكُوْنُ	لِیْ	غُلٰمٌ	وَّ	لَمْ یَمْسَسْنِیْ (2)
(مریم نے) کہا	کہاں سے	ہوگا	میرے لئے	بیٹا	اور (حالانکہ)	چھوا تک نہیں مجھے

مریم نے کہا: میرے لڑکا کہاں سے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی آدمی نے

بَشَرٌ وَّ لَمْ اَكُ بَغِیًّا ﴿۲۰﴾ قَالَ كَذٰلِكِ ۚ قَالَ

بَشَرٌ	وَّ	لَمْ اَكُ	بَغِیًّا ﴿۲۰﴾	قَالَ	كَذٰلِكِ	قَالَ
کسی آدمی (نے)	اور	نہ میں ہوں	بدکار	(جبریل نے) کہا	ایسا ہی (ہے)	فرمایا

چھوا تک نہیں اور نہ ہی میں بدکار ہوں ○ جبریل نے کہا: ایسا ہی ہے۔ تیرے رب نے

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ کی نشانی اور رحمت بنایا گیا

رَبُّكِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ ۚ وَ لِنَجْعَلَهٗۤ اٰیَةً

رَبُّكِ	هُوَ	عَلَیَّ	هَیِّنٌ	وَ	لِنَجْعَلَهٗۤ	اٰیَةً
تیرے رب (نے)	وہ	مجھ پر	بہت آسان (ہے)	اور	تاکہ ہم بنا دیں اسے	نشانی

فرمایا ہے کہ یہ میرے اوپر بہت آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اُنہیں یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں، کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی دوسری شکل میں۔

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندے اللہ تعالیٰ کے بعض کاموں کو اپنی طرف منسوب کر سکتے ہیں، جیسے کسی کو بیٹا دینا در حقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرمایا کہ میں تجھے ایک پاکیزہ بیٹا عطا کروں۔ ہمارے عرف میں لوگ بیٹے دینے کو اولیاء کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں پر بدگمانی نہیں کرنی چاہئے کہ مسلمانوں کے کلام کا ممکنہ حد تک اچھا مطلب لینا واجب ہے۔ 2 ...... پاکدامن عورت کی پہچان یہ ہے کہ ←

لِّلنَّاسِ وَ رَحْمَةً مِّنَّا ۚ وَ كَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾

لِّلنَّاسِ	وَ	رَحْمَةً	مِّنَّا	وَ	كَانَ	اَمْرًا	مَّقْضِيًّا ﴿٢١﴾
لوگوں کے لئے	اور	رحمت	اپنی طرف سے	اور	وہ ہے	کام	فیصلہ کیا ہوا

نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے ایک رحمت (بنادیں) اور یہ ایسا کام ہے جس کا فیصلہ ہو چکا ہے ○

فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾ فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ

فَحَمَلَتْهُ (1)	فَانْتَبَذَتْ بِهٖ	مَكَانًا قَصِيًّا ﴿٢٢﴾	فَاَجَآءَهَا	الْمَخَاضُ
پھر پیٹ میں لیا اس (عیسیٰ) کو	تو لے کر چلی گئی اُسے	دور کی جگہ	پھر لے آیا اِسے	پیدائش کا درد

پھر مریم حاملہ ہو گئیں تو اسے لے کر ایک دور کی جگہ چلی گئی ○ پھر بچے کی پیدائش کا درد

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ

اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ	قَالَتْ	يٰلَيْتَنِيْ	مِتُّ	قَبْلَ هٰذَا	وَ	كُنْتُ
کھجور کے تنے کی طرف	اس نے کہا	اے کاش	میں مر گئی ہوتی	اس سے پہلے	اور	ہو جاتی

اسے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے آیا تو اس نے کہا: اے کاش کہ میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور میں

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾ فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَاۤ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ

نَسْيًا مَّنْسِيًّا ﴿٢٣﴾	فَنَادٰىهَا (2)	مِنْ تَحْتِهَاۤ	اَلَّا تَحْزَنِيْ	قَدْ	جَعَلَ
بھولی بسری	تو پکارا اسے	اس (درخت) کے نیچے سے	کہ تو غم نہ کر	بیشک	بنادی

کوئی بھولی بسری ہو جاتی ○ تو اسے اس کھجور کے درخت کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کھا بیشک تیرے رب نے

رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ﴿٢٤﴾ وَ هُزِّيْۤ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ

رَبُّكِ	تَحْتَكِ	سَرِيًّا ﴿٢٤﴾	وَ	هُزِّيْۤ	اِلَيْكِ	بِجِذْعِ النَّخْلَةِ
تیرے رب (نے)	تیرے نیچے	ایک نہر	اور	پکڑ کر ہلاؤ	اپنی طرف	کھجور کے تنے کو

تیرے نیچے ایک نہر بنادی ہے ○ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ،

حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حمل اور متعلقہ واقعات

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس میں شرم و حیا ہو اور اس نے نکاح سے پہلے کسی مرد کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہ کیا ہو۔

1 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے حاملہ ہونے کی صورت یہ ہوئی کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دور سے ان پر پھونک ماری تو اسی وقت انہیں محسوس ہو گیا کہ حمل ٹھہر گیا ہے۔ 2 ...... جب حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے درد کی شدت سے مرنے کی تمنا کی تو اس وقت حضرت جبرئیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے وادی کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے لیے آپ کے قریب ایک نہر بنادی ہے۔

پھر دیکھ کر لوگوں کی حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ملامت

تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾ فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ

تُسٰقِطْ	عَلَيْكِ	رُطَبًا جَنِيًّا ﴿۲۵﴾	فَكُلِيْ	وَ	اشْرَبِيْ	وَ	قَرِّيْ
وہ گرائے گا	تم پر	عمدہ تازہ کھجوریں	تو تو کھا	اور	پی	اور	ٹھنڈی رکھ

وہ تم پر عمدہ تازہ کھجوریں گرائے گا ○ تو کھا اور پی اور آنکھ

عَيْنًا ۚ فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا ۙ فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ

عَيْنًا	فَاِمَّا	تَرَيِنَّ	مِنَ الْبَشَرِ	اَحَدًا	فَقُوْلِيْٓ	اِنِّيْ
آنکھ	پھر اگر	تو دیکھے	آدمیوں میں سے	کوئی ایک	تو (اشارے سے) کہہ دینا	بیشک میں (نے)

ٹھنڈی رکھ پھر اگر تو کسی آدمی کو دیکھے تو (اشارے سے) کہہ دینا کہ میں نے

نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾ ۚ

نَذَرْتُ	لِلرَّحْمٰنِ	صَوْمًا(1)	فَلَنْ اُكَلِّمَ	الْيَوْمَ	اِنْسِيًّا ﴿۲۶﴾
نذر مانی ہے	رحمٰن کے لئے	روزے (کی)	تو میں ہرگز بات نہیں کروں گی	آج	کسی آدمی (سے)

آج رحمٰن کیلئے روزہ کی نذر مانی ہے تو آج ہرگز میں کسی آدمی سے بات نہیں کروں گی ○

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ قَالُوْا

فَاَتَتْ	بِهٖ	قَوْمَهَا	تَحْمِلُهٗ	قَالُوْا
پھر وہ آئی	اس (عیسیٰ) کے ساتھ	اپنی قوم (کے پاس)	اسے اٹھائے ہوئے	(تو) لوگوں نے کہا

پھر عیسیٰ کو اُٹھائے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں تو لوگ کہنے لگے:

يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾ يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ

يٰمَرْيَمُ	لَقَدْ	جِئْتِ	شَيْـًٔا فَرِيًّا ﴿۲۷﴾	يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ(2)	مَا كَانَ	اَبُوْكِ
اے مریم	ضرور بیشک	تو لائی	بڑی عجیب چیز	اے ہارون کی بہن	نہیں تھا	تیرا باپ

اے مریم! بیشک تو بہت ہی عجیب و غریب چیز لائی ہے ○ اے ہارون کی بہن! نہ تو تیرا باپ

1 ...... دینِ اسلام میں صبح سے رات تک خاموش رہنے کا روزہ رکھنا منسوخ ہو جانے کی وجہ سے عبادت نہ رہا، لہٰذا اس کی منت ماننا بھی جائز نہیں، البتہ خاموشی کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: جو چپ رہا اس نے نجات پائی۔ (سنن ترمذی، ۴/۲۲۵، الحدیث: ۲۵۰۹)

2 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ان کی قوم کے لوگوں نے ہارون کی بہن کہا، اس کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نہایت نیک و صالح شخص کا نام ہارون تھا اور اس کے تقویٰ اور پرہیز گاری سے تشبیہ دینے کے لیے آپ کو ہارون کی بہن کہا۔

حضرت مریم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا بچے کی طرف اشارہ اور لوگوں کا اعتراض

امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا ﴿۲۸﴾ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ

امْرَاَ سَوْءٍ	وَّ	مَا كَانَتْ	اُمُّكِ	بَغِيًّا ﴿۲۸﴾	فَاَشَارَتْ	اِلَيْهِ
برا آدمی	اور	نہیں تھی	تیری ماں	بدکار	تو (مریم نے) اشارہ کیا	اس (بچے) کی طرف

کوئی برا آدمی تھا اور نہ ہی تیری ماں بدکار تھی ○ اس پر مریم نے بچے کی طرف اشارہ کر دیا۔

قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ

قَالُوْا	كَيْفَ	نُكَلِّمُ	مَنْ	كَانَ	فِي الْمَهْدِ
انہوں نے کہا	کیسے	ہم کلام کریں	(اس سے) جو	ہے	گہوارے، ماں کی گود میں

وہ بولے: ہم اس سے کیسے بات کریں؟ جو ابھی ماں کی گود میں

گود میں حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ارشادات

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾ قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ ۗ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ

صَبِيًّا ﴿۲۹﴾	قَالَ	اِنِّيْ	عَبْدُ اللّٰهِ	اٰتٰىنِيَ	الْكِتٰبَ
بچہ	(بچے نے) کہا	بیشک میں	اللہ کا بندہ (ہوں)	اس نے دی ہے مجھے	کتاب

بچہ ہے ○ بچے نے فرمایا: بیشک میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی ہے

وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ﴿۳۰﴾ وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۪ وَ

وَ	جَعَلَنِيْ	نَبِيًّا ﴿۳۰﴾	وَّ	جَعَلَنِيْ	مُبٰرَكًا (1)	اَيْنَ مَا	كُنْتُ	وَ
اور	بنایا ہے مجھے	نبی	اور	اس نے بنایا مجھے	مبارک	جہاں کہیں	میں ہوں	اور

اور مجھے نبی بنایا ہے ○ اور اس نے مجھے مبارک بنایا ہے خواہ میں کہیں بھی ہوں اور

اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ﴿۳۱﴾ وَّ

اَوْصٰنِيْ	بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ	مَا دُمْتُ	حَيًّا ﴿۳۱﴾ (2)	وَّ
تاکید فرمائی مجھے	نماز اور زکوٰۃ کی	جب تک میں رہوں	زندہ	اور

اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کی تاکید فرمائی ہے جب تک میں زندہ رہوں ○ اور

1...... انبیاء و صالحین بابرکت ہوتے ہیں اور ان سے نسبت رکھنے والی اشیاء بھی بابرکت ہو جاتی ہیں جن سے بہت سے فوائد حاصل ہوتے ہیں جیسے ان کی برکت سے مصائب و مشکلات دور ہوتی ہیں اور مریضوں کو شفا ملتی ہے۔ حضرت ام سلمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے موئے مبارک چاندی کی بوتل میں تھے۔ جب لوگ بیمار ہوتے تو وہ ان بالوں سے تبرک حاصل کرتے اور ان کی برکت سے شفا پاتے۔ (عمدۃ القاری، ۱۵/۹۴، تحت الحدیث: ۵۸۹۶)

2...... جب تک آدمی زندہ ہے تب تک وہ عبادات اور شرعی احکام کا پابند ہے الّا یہ کہ اسے کوئی ایسا شرعی عذر لاحق ہو جس سے شرعاً عبادت ساقط ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق حقیقی نظریہ اور قدرتِ الٰہی

بَرًّۢا بِوَالِدَتِیْ٘ وَ لَمْ یَجْعَلْنِیْ جَبَّارًا

جَبَّارًا(2)	لَمْ یَجْعَلْنِیْ	وَ	بِوَالِدَتِیْ	بَرًّا(1)
تکبر کرنے والا	نہیں بنایا مجھے	اور	اپنی ماں سے	(مجھے) اچھا سلوک کرنے والا (بنایا)

(مجھے) اپنی ماں سے اچھا سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے متکبر،

شَقِیًّا ﴿٣٢﴾ وَ السَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَ یَوْمَ

یَوْمَ	وَ	وُلِدْتُّ	یَوْمَ	عَلَیَّ	السَّلٰمُ	وَ	شَقِیًّا ﴿٣٢﴾
(جس) دن	اور	میں پیدا ہوا	(جس) دن	مجھ پر	سلامتی (ہو)	اور	بدنصیب

بدنصیب نہ بنایا○ اور مجھ پر سلامتی ہو جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن

اَمُوْتُ وَ یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ﴿٣٣﴾ ذٰلِكَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ ج

ابْنُ مَرْیَمَ	عِیْسَى	ذٰلِكَ	حَیًّا ﴿٣٣﴾(3)	اُبْعَثُ	یَوْمَ	وَ	اَمُوْتُ
مریم کا بیٹا	عیسیٰ	یہ (ہے)	زندہ	اٹھایا جاؤں	(جس) دن	اور	میں وفات پاؤں

وفات پاؤں اور جس دن زندہ اٹھایا جاؤں○ یہ ہے عیسیٰ مریم کا بیٹا۔

قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾ مَا كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ

یَّتَّخِذَ	اَنْ	لِلّٰهِ	مَا كَانَ	یَمْتَرُوْنَ ﴿٣٤﴾(4)	الَّذِیْ فِیْهِ	قَوْلَ الْحَقِّ
وہ بنائے	کہ	اللہ کے لئے	(لائق) نہیں ہے	وہ شک کر رہے ہیں	جس میں	سچی بات

سچی بات جس میں یہ شک کر رہے ہیں○ اللہ کیلئے لائق نہیں کہ وہ کسی کو

مِنْ وَّلَدٍ لا سُبْحٰنَهٗ ط اِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ

یَقُوْلُ	فَاِنَّمَا	اَمْرًا	قَضٰۤى	اِذَا	سُبْحٰنَهٗ	مِنْ وَّلَدٍ
فرماتا ہے	تو صرف	کسی کام (کا)	وہ فیصلہ کرتا ہے	جب	پاکی ہے اسے	(اپنا) کوئی بیٹا

اپنا بیٹا بنائے، وہ پاک ہے۔ جب وہ کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اسے صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جاہلوں کا یہ کہنا شیطانی وسوسہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر چکے ہیں لہٰذا اب ہم پر کوئی عبادت لازم نہیں رہی۔ (1)...... والدین کی خدمت اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت اور حکمِ خداوندی ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز اور اس کے رزق میں اضافہ کر دیا جائے تو اسے چاہئے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک اور رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔ (مسند امام احمد، ۴/۴۵۸، الحدیث: ۱۳۴۰۰) (2)...... تکبر اور سختی مومن کی صفت نہیں، رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مومن باوقار اور نرم خو ہوتا ہے۔ (شعب الایمان،

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے عبادتِ الٰہی کی دعوت

لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾ وَ اِنَّ اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبُّكُمْ

رَبِّيْ وَرَبُّكُمْ	اللّٰهَ	اِنَّ	وَ	فَيَكُوْنُ ﴿٣٥﴾	كُنْ	لَهٗ
میرا اور تمہارا رب (ہے)	اللہ	بیشک	اور	تو وہ فوراً ہو جاتا ہے	ہو جا	اس سے

یہ فرماتا ہے، "ہو جا" تو وہ فوراً ہو جاتا ہے ○ اور عیسیٰ نے کہا بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے

عیسائیوں کے اختلاف کی طرف اشارہ اور کفار کے لئے وعید

فَاعْبُدُوْهُ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾ فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ

الْاَحْزَابُ	فَاخْتَلَفَ (1)	صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٣٦﴾	هٰذَا	فَاعْبُدُوْهُ
گروہوں (نے)	پھر اختلاف کیا	سیدھا راستہ (ہے)	یہ	تو تم عبادت کرو اسی کی

تو اس کی عبادت کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر گروہوں کا آپس میں

مِنْۢ بَيْنِهِمْ ۚ فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَفَرُوْا	لِّلَّذِيْنَ	فَوَيْلٌ	مِنْۢ بَيْنِهِمْ
کفر کیا	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	تو خرابی (ہے)	اپنے درمیان (آپس میں)

اختلاف ہو گیا تو کافروں کے لئے خرابی ہے

مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾ اَسْمِعْ بِهِمْ وَ اَبْصِرْ ۙ يَوْمَ

يَوْمَ	اَبْصِرْ	وَ	اَسْمِعْ بِهِمْ	مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٣٧﴾
(جس) دن	کتنا دیکھتے ہوں گے	اور	کتنا سنتے ہوں گے	ایک بڑے دن کی حاضری سے

ایک بڑے دن کی حاضری سے ○ اس دن کتنا سنتے اور دیکھتے ہوں گے جس دن

قیامت سے ڈرانے کا حکم اور کفار کی غفلت و انکار

يَاْتُوْنَنَا لٰكِنِ الظّٰلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ وَ

وَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾	الْيَوْمَ	الظّٰلِمُوْنَ	لٰكِنِ	يَاْتُوْنَنَا
اور	کھلی گمراہی میں (ہیں)	آج	ظالم	لیکن	وہ حاضر ہوں گے ہمارے پاس

ہمارے پاس حاضر ہوں گے لیکن آج ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ٦/٢٧٢، الحدیث: ٨١٢٧) 3...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ولادت، زندگی، وفات، حشر ہر جگہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے امن میں رہتے ہیں۔ 4...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اللہ تعالیٰ کا بندہ ہونا حق بات ہے اور عیسائی اس کے حوالے سے شک میں مبتلا تھے کہ وہ خدا ہیں یا خدا کے بیٹے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں حقیقتِ حال واضح ہو جانے کے باوجود لوگوں کے نظریات میں اختلاف رونما ہوا، بعض کہنے لگے کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بذاتِ خود اللہ ہے جو زمین پر اتر آیا تھا پھر آسمان پر چڑھ گیا۔ بعض کا کہنا یہ تھا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے، جب تک چاہا اسے زمین پر

(بقیہ اگلے صفحے پر)

وقف لازم

اَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اِذْ قُضِيَ الْاَمْرُ وَهُمْ

اَنْذِرْهُمْ	يَوْمَ الْحَسْرَةِ (1)	اِذْ	قُضِيَ	الْاَمْرُ	وَ	هُمْ
ڈراؤ انہیں	پچھتاوے کے دن (سے)	جب	فیصلہ کر دیا جائے گا	معاملے (کا)	اور	وہ

انہیں پچھتاوے کے دن سے ڈراؤ جب فیصلہ کر دیا جائے گا اور وہ

عظمتِ الٰہی

فِيْ غَفْلَةٍ وَّهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾ اِنَّا نَحْنُ نَرِثُ

فِيْ غَفْلَةٍ (2)	وَّ	هُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٣٩﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَرِثُ
غفلت میں (ہیں)	اور	وہ	ایمان نہیں لاتے	بیشک	ہم	ہم وارث ہوں گے

غفلت میں ہیں اور نہیں مانتے ○ بیشک زمین اور جو کچھ اس پر ہے

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

٥ ع ٢٥ ٢

الْاَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾ ع وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَنْ	عَلَيْهَا	وَ	اِلَيْنَا	يُرْجَعُوْنَ ﴿٤٠﴾	وَ
زمین (کے)	اور	جو کچھ	اس پر (ہے)	اور	ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور

سب کے وارث ہم ہوں گے اور ہماری ہی طرف انہیں لوٹایا جائے گا ○ اور

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اپنے چچا کو تبلیغ

اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۬ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿٤١﴾ اِذْ

اذْكُرْ	فِي الْكِتٰبِ	اِبْرٰهِيْمَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صِدِّيْقًا (3)	نَّبِيًّا ﴿٤١﴾	اِذْ
یاد کرو	کتاب میں	ابراہیم (کو)	بیشک وہ	تھا	بہت سچا	نبی	جب

کتاب میں ابراہیم کو یاد کرو بیشک وہ بہت ہی سچے نبی تھے ○ جب

قَالَ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا

قَالَ	لِاَبِيْهِ (4)	يٰۤاَبَتِ	لِمَ	تَعْبُدُ	مَا
اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اے میرے باپ	کیوں	تم عبادت کر رہے ہو	(اس کی) جو

اپنے باپ سے فرمایا: اے میرے باپ! تم کیوں ایسے کی عبادت کر رہے ہو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھا پھر اُٹھالیا اور بعض اس کے قائل تھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، مخلوق ہیں اور نبی ہیں۔ یہ مومن تھے۔

1 ...... قیامت کا دن ایسا ہے جس میں اکثر لوگ اپنی دنیاوی زندگی گزارنے کے انداز پر پچھتائیں گے اس لئے اسے ”یوم الحسرۃ“یعنی حسرت کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن ہے اور اس دن کی تیاری سے غافل رہنا بہت بڑی نادانی ہے۔ 3 ...... صدیق کا ایک معنی ہے ہمیشہ سچ بولنے والا اور دوسرا معنی ہے کثرت سے تصدیق کرنے والا۔ 4 ...... یہاں ”باپ“ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے اور چچا کو باپ کہنا وہاں کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَا یَسْمَعُ وَ لَا یُبْصِرُ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾ یٰۤاَبَتِ

لَا یَسْمَعُ	وَ	لَا یُبْصِرُ	وَ	لَا یُغْنِیْ	عَنْكَ	شَیْــٴًـا ﴿۴۲﴾	یٰۤاَبَتِ
نہ سنتا ہے	اور	نہ دیکھتا ہے	اور	نہ فائدہ پہنچا سکتا ہے	تجھے	کچھ	اے میرے باپ

نہ سنتا ہے اور نہ دیکھتا ہے اور نہ تجھے کوئی فائدہ پہنچا سکتا ہے ○ اے میرے باپ!

اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ

اِنِّیْ	قَدْ	جَآءَنِیْ	مِنَ الْعِلْمِ [1]	مَا	لَمْ یَاْتِكَ
بیشک میں	تحقیق	آیا میرے پاس	علم سے	وہ جو	نہیں آیا تیرے پاس

بیشک میرے پاس وہ علم آیا جو تیرے پاس نہیں آیا

فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾ یٰۤاَبَتِ

فَاتَّبِعْنِیْۤ	اَهْدِكَ	صِرَاطًا سَوِیًّا ﴿۴۳﴾	یٰۤاَبَتِ
تو تو پیروی کر میری	میں رہنمائی کروں گا تیری	سیدھے راستے (کی طرف)	اے میرے باپ

تو تُو میری پیروی کر، میں تجھے سیدھی راہ دکھا دوں گا ○ اے میرے باپ!

لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَؕ-اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ﴿۴۴﴾

لَا تَعْبُدِ	الشَّیْطٰنَ	اِنَّ	الشَّیْطٰنَ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	عَصِیًّا ﴿۴۴﴾
تو عبادت نہ کر	شیطان (کی)	بیشک	شیطان	ہے	رحمٰن کا	بڑا نافرمان

شیطان کا بندہ نہ بن، بیشک شیطان رحمٰن کا بڑا نافرمان ہے ○

یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ

یٰۤاَبَتِ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ	یَّمَسَّكَ	عَذَابٌ
اے میرے باپ	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	پہنچے تجھے	کوئی عذاب

اے میرے باپ! میں ڈرتا ہوں کہ تجھے رحمٰن کی طرف سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عرف ورواج اور معمول کے مطابق تھا۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ اہلِ خانہ کو بھی تبلیغ کرنی چاہیے۔

1 ......اس سے معلوم ہوا کہ اتباع کے لائق اصل چیز علم ہے، باپ ہونا یا عمر میں بڑا ہونا نہیں لہٰذا اگر کوئی شخص عمر میں بڑا ہو اور اسے دین کا علم نہ ہو جبکہ اس کی اولاد یا قریبی عزیزوں میں سے کوئی عمر میں اگرچہ چھوٹا ہے لیکن وہ دین کا علم رکھتا ہو تو اس کی اتباع کرنی چاہیے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے کچھ لوگوں کو بلندی عطا کرتا ہے تو انہیں بھلائی کے کاموں میں قائد و سردار اور امام بنا دیتا ہے جن کے نقشِ قدم پر چلا جاتا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

چچا کی طرف سے جواب

مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَتَكُوْنَ لِلشَّيْطٰنِ وَلِيًّا ﴿٤٥﴾ قَالَ اَرَاغِبٌ

مِّنَ الرَّحْمٰنِ	فَتَكُوْنَ	لِلشَّيْطٰنِ	وَلِيًّا ﴿٤٥﴾	قَالَ	اَرَاغِبٌ
رحمٰن کی طرف سے	تو تُو ہو جائے	شیطان کا	دوست	اس نے کہا	کیا منہ پھیرتے ہو

کوئی عذاب پہنچے تو تُو شیطان کا دوست ہو جائے ○ بولا: کیا تو میرے

اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِيْ يٰۤاِبْرٰهِيْمُ ۚ لَىِٕنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ

اَنْتَ	عَنْ اٰلِهَتِيْ	يٰۤاِبْرٰهِيْمُ	لَىِٕنْ	لَّمْ تَنْتَهِ	لَاَرْجُمَنَّكَ
تم	میرے معبودوں سے	اے ابراہیم	ضرور اگر	تو باز نہ آیا	(تو) ضرور میں پتھر ماروں گا تجھے

معبودوں سے منہ پھیرتا ہے؟ اے ابراہیم! بیشک اگر تو باز نہ آیا تو میں تجھے پتھر ماروں گا

چچا کو الوداعی سلام اور استغفار کا وعدہ

وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ﴿٤٦﴾ قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ ۚ

وَ	اهْجُرْنِيْ	مَلِيًّا ﴿٤٦﴾	قَالَ	سَلٰمٌ عَلَيْكَ
اور	تو چھوڑ دے مجھے	لمبی مدت (تک)	(ابراہیم نے) فرمایا	(بس) تجھے سلام

اور تو عرصہ دراز کیلئے مجھے چھوڑ دے ○ فرمایا: بس تجھے سلام ہے۔

سَاَسْتَغْفِرُ لَكَ رَبِّيْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ

سَاَسْتَغْفِرُ (1)	لَكَ	رَبِّيْ	اِنَّهٗ	كَانَ	بِيْ
عنقریب میں مغفرت مانگوں گا	تیرے لیے	اپنے رب (سے)	بیشک وہ	ہے	مجھ پر

عنقریب میں تیرے لیے اپنے رب سے معافی مانگوں گا بیشک وہ مجھ پر

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

حَفِيًّا ﴿٤٧﴾ وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ

حَفِيًّا ﴿٤٧﴾	وَ	اَعْتَزِلُكُمْ	وَ	مَا	تَدْعُوْنَ
بڑا مہربان	اور	میں جدا ہوتا ہوں تم (لوگوں) سے	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بڑا مہربان ہے ○ اور میں تم لوگوں سے اور اللہ کے سوا جن (بتوں) کی تم عبادت کرتے ہو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ان کے افعال کی پیروی کی جاتی ہے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، ص۷۷، الحدیث: ۲۴۰)

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے چچا آزر سے یہ کہنا کہ ”عنقریب میں تیرے لئے اپنے رب سے معافی مانگوں گا“ اس وجہ سے تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کے ایمان لانے کی توقع تھی اور جب آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر یہ واضح ہو گیا کہ وہ ایمان نہیں لائے گا تو اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آزر سے بیزار ہو گئے اور پھر کبھی اس کے لئے مغفرت کی دعا نہ کی۔

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ اَدْعُوْا رَبِّیْ ﳲ عَسٰۤى اَلَّاۤ اَكُوْنَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	اَدْعُوْا	رَبِّیْ	عَسٰۤى	اَلَّاۤ اَكُوْنَ
اللہ کے سوا	اور	میں عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	قریب ہے	کہ میں نہ ہوں گا

ان سے جدا ہوتا ہوں اور میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں۔ قریب ہے کہ میں

بِدُعَآءِ رَبِّیْ شَقِیًّا (۴۸) فَلَمَّا اعْتَزَلَهُمْ وَ مَا

بِدُعَآءِ رَبِّیْ	شَقِیًّا (۴۸)	فَلَمَّا	اعْتَزَلَهُمْ	وَ	مَا
اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے	بدبخت	پھر جب	وہ جدا ہو گیا ان سے	اور	جن کی

اپنے رب کی عبادت کی وجہ سے بدبخت نہ ہوں گا ○ پھر جب ابراہیم لوگوں سے اور اللہ کے سوا

يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ يَعْقُوْبَ ؕ

يَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَهَبْنَا	لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ
وہ عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	(تو) ہم نے عطا کئے	اس کو	اسحاق	اور	یعقوب

جن (بتوں) کی وہ عبادت کرتے تھے ان سے جدا ہو گئے تو ہم نے اسے اسحاق اور (اس کے بعد) یعقوب عطا کئے

وَ كُلًّا جَعَلْنَا نَبِیًّا (۴۹) وَ وَهَبْنَا لَهُمْ مِّنْ رَّحْمَتِنَا

وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا	نَبِیًّا (۴۹)	وَ	وَهَبْنَا	لَهُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِنَا
اور	(ان) سب (کو)	ہم نے بنایا	نبی	اور	ہم نے عطا کیا	ان کو	اپنی رحمت سے

اور ان سب کو ہم نے نبی بنایا ○ اور ہم نے انہیں اپنی رحمت عطا کی

وَ جَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا (۵۰) ع وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ

وَ	جَعَلْنَا	لَهُمْ	لِسَانَ صِدْقٍ عَلِیًّا (۵۰) (1)	وَ	اذْكُرْ	فِی الْكِتٰبِ
اور	ہم نے کر دی	ان کے لئے	سچ کی بلند زبان (سچی بلند شہرت)	اور	یاد کرو	کتاب میں

اور ان کیلئے سچی بلند شہرت رکھی ○ اور کتاب میں

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت اور ان پر انعاماتِ الٰہی

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت وشان

ع ۲

(1)...... سچی شہرت سے مراد یہ ہے کہ ہر دین والے مسلمان ہوں خواہ یہودی یا عیسائی سب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ثنا و تعریف کرتے ہیں اور مسلمانوں میں تو نمازوں کے اندر ان پر اور ان کی آل پر درود پڑھا جاتا ہے۔ دعائے خیر اور دیگر اچھی نیتوں سے شہرت کی طلب محمود ہے ورنہ مذموم۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا جاہ و مال کی محبت ایک مسلمان کے دین میں بگاڑ پیدا کرتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۷/۹۴، الحدیث: ۹۷۷۲)

مُوْسٰۤى٘ اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا وَّ كَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ﴿٥١﴾ وَ

مُوْسٰۤى	اِنَّهٗ	كَانَ	مُخْلَصًا	وَّ	كَانَ	رَسُوْلًا	نَّبِيًّا ﴿٥١﴾	وَ
موسیٰ (کو)	بیشک وہ	تھا	چناہوا بندہ	اور	وہ تھا	رسول	نبی	اور

موسیٰ کو یاد کرو، بیشک وہ چنا ہوا بندہ تھا اور وہ نبی رسول تھا ○ اور

نَادَيْنٰهُ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَ قَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ﴿٥٢﴾ وَ

نَادَيْنٰهُ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ	وَ	قَرَّبْنٰهُ	نَجِيًّا ﴿٥٢﴾	وَ
ہم نے پکارا اسے	طور کی دائیں جانب سے	اور	مقرب بنایا اسے	راز کہنے (کے لئے)	اور

ہم نے اسے طور کی دائیں جانب سے پکارا اور ہم نے اسے اپنا راز کہنے کیلئے مقرب بنایا ○ اور

وَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ﴿٥٣﴾ وَاذْكُرْ

وَهَبْنَا	لَهٗ	مِنْ رَّحْمَتِنَاۤ	اَخَاهُ	هٰرُوْنَ	نَبِيًّا ﴿٥٣﴾	وَ	اذْكُرْ
ہم نے عطا کیا	اس کو	اپنی رحمت سے	اس کا بھائی	ہارون	نبی	اور	یاد کرو

ہم نے اپنی رحمت سے اسے اس کا بھائی ہارون بھی دیا جو نبی تھا ○ اور کتاب میں

فِي الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ٘ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَ كَانَ رَسُوْلًا

فِي الْكِتٰبِ	اِسْمٰعِيْلَ	اِنَّهٗ	كَانَ	صَادِقَ الْوَعْدِ (1)	وَ	كَانَ	رَسُوْلًا
کتاب میں	اسماعیل (کو)	بیشک وہ	تھا	وعدے کا سچا	اور	تھا	رسول

اسماعیل کو یاد کرو بیشک وہ وعدے کا سچا تھا اور غیب کی خبریں دینے والا

نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾ وَ كَانَ يَاْمُرُ اَهْلَهٗ بِالصَّلٰوةِ وَ الزَّكٰوةِ ۪ وَ كَانَ

نَّبِيًّا ﴿٥٤﴾	وَ	كَانَ يَاْمُرُ (2)	اَهْلَهٗ	بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ	وَ	كَانَ
نبی	اور	وہ حکم دیتا تھا	اپنے گھر والوں (کو)	نماز اور زکوٰۃ کا	اور	تھا

رسول تھا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتا تھا اور وہ اپنے رب کے ہاں

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی شان

(1)...... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وعدے کے سچے ہی ہوتے ہیں مگر حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خصوصی طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس وصف میں بہت زیادہ ممتاز تھے۔ وعدہ پورا کرنا سنتِ انبیاء ہے اور وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے، حدیثِ پاک میں ہے (منافق کی ایک نشانی یہ ہے کہ) جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔ (بخاری، ۱/۲۴، الحدیث: ۳۳)

(2)...... گھر والوں کو نماز کا حکم دینا اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، ہمیں بھی چاہئے کہ ہم اپنے گھر والوں کو نماز قائم کرنے کا حکم دیں اور اس کے علاوہ ان تمام کاموں کا بھی حکم دیں جو جہنم سے نجات ملنے کا سبب ہیں۔

حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تذکرہ اور ان کی عظمت و شان

عِنْدَ رَبِّهٖ مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾ وَ اذْكُرْ فِی الْكِتٰبِ اِدْرِیْسَ٘ اِنَّهٗ كَانَ

عِنْدَ رَبِّهٖ	مَرْضِیًّا ﴿۵۵﴾	وَ	اذْكُرْ	فِی الْكِتٰبِ	اِدْرِیْسَ	اِنَّهٗ	كَانَ
اپنے رب کے ہاں	بڑا پسندیدہ	اور	یاد کرو	کتاب میں	ادریس (کو)	بیشک وہ	تھا

بڑا پسندیدہ بندہ تھا○ اور کتاب میں ادریس کو یاد کرو بیشک وہ

انبیاء کی شان اور آیاتِ الٰہی سنتے پر ان کا حال

صِدِّیْقًا نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾ۗ وَّ رَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ

صِدِّیْقًا	نَّبِیًّا ﴿۵۶﴾	وَّ	رَفَعْنٰهُ (1)	مَكَانًا عَلِیًّا ﴿۵۷﴾	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ
بہت سچا	نبی	اور	ہم نے اٹھالیا اسے	ایک بلند مکان (پر)	یہ (انبیاء)	وہ لوگ ہیں جو

بہت ہی سچا نبی تھا○ اور ہم نے اسے ایک بلند مکان پر اٹھالیا○ یہ وہ انبیاء ہیں

اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ ۗ وَ

اَنْعَمَ (2)	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	مِّنَ النَّبِیّٖنَ	مِنْ ذُرِّیَّةِ اٰدَمَ	وَ
انعام، احسان کیا	اللہ (نے)	ان پر	نبیوں میں سے	آدم کی نسل سے	اور

جن پر اللہ نے احسان کیا، جو آدم کی اولاد میں سے ہیں اور

مِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوْحٍ٘ وَّ مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ٘

مِمَّنْ	حَمَلْنَا	مَعَ نُوْحٍ	وَّ	مِنْ ذُرِّیَّةِ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْرَآءِیْلَ
(ان کی نسل) سے جنہیں	ہم نے سوار کیا	نوح کے ساتھ	اور	ابراہیم اور یعقوب کی نسل سے

ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے نوح کے ساتھ سوار کیا تھا اور ابراہیم اور یعقوب کی اولاد میں سے ہیں

وَ مِمَّنْ هَدَیْنَا وَ اجْتَبَیْنَا ؕ اِذَا تُتْلٰى

وَ	مِمَّنْ	هَدَیْنَا	وَ	اجْتَبَیْنَا	اِذَا	تُتْلٰى
اور	(ان لوگوں میں) سے (ہیں) جنہیں	ہم نے ہدایت دی	اور	چن لیا	جب	تلاوت کی جاتی ہیں

اور ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں ہم نے ہدایت دی اور چن لیا۔ جب ان کے سامنے

1 ...... حضرت ادریس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلند مکان پر اٹھالینے سے مراد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مرتبے کی بلندی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے اور زیادہ صحیح یہی قول ہے کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آسمان پر اٹھالیا گیا ہے۔

2 ...... انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی عظمت وشان بیان کرنا قرآن کا طریقہ اور بارگاہِ الٰہی میں محبوب عمل ہے خواہ وہ محفلِ میلاد کی صورت میں ہو یا کسی اور انداز میں۔

السجدة ۵

عَلَيْهِمْ اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ بُكِيًّا ﴿۵۸﴾ السجدة

عَلَيْهِمْ	اٰيٰتُ الرَّحْمٰنِ	خَرُّوْا	سُجَّدًا	وَّ	بُكِيًّا ﴿۵۸﴾ [1]
ان پر (کے سامنے)	رحمٰن کی آیتیں	وہ گر پڑتے ہیں	سجدہ کرتے ہوئے	اور	روتے ہوئے

رحمٰن کی آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو یہ سجدہ کرتے ہوئے اور روتے ہوئے گر پڑتے ہیں ○

بے نمازی اور نفسانی خواہشات کے شکاری کی سزا

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ

فَخَلَفَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	خَلْفٌ	اَضَاعُوا	الصَّلٰوةَ [2]	وَ
تو پیچھے آئے	ان کے بعد	ناخلف، نالائق لوگ	انہوں نے ضائع کیں	نمازیں	اور

تو ان کے بعد وہ نالائق لوگ ان کی جگہ آئے جنہوں نے نمازوں کو ضائع کیا اور

توبہ کرنے والوں کا صلہ

اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ﴿۵۹﴾ اِلَّا

اتَّبَعُوا	الشَّهَوٰتِ	فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ	غَيًّا ﴿۵۹﴾	اِلَّا
پیروی کی	خواہشات (کی)	تو عنقریب وہ ملیں گے	غی (سے)	سوائے

اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو عنقریب وہ جہنم کی خوفناک وادی غی سے جاملیں گے ○ مگر

مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ

مَنْ	تَابَ	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ
(اس کے) جس نے	توبہ کرلی	اور	ایمان لے آیا	اور	عمل کیا	اچھا، نیک	تو یہ لوگ

جنہوں نے توبہ کی اور ایمان لائے اور نیک کام کئے تو یہ لوگ

يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ لَا يُظْلَمُوْنَ شَيْــًٔا ﴿۶۰﴾ جَنّٰتِ عَدْنِ

يَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	وَ	لَا يُظْلَمُوْنَ	شَيْــًٔا ﴿۶۰﴾	جَنّٰتِ عَدْنِ [3]
داخل ہوں گے	جنت (میں)	اور	ان پر زیادتی نہیں کی جائے گی	کچھ	ہمیشہ رہنے کے باغات

جنت میں داخل ہوں گے اور ان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی ○ ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں (داخل ہوں گے)

1 ...... کلامِ الٰہی سن کر رونا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی آیات قرآنی سن کر رویا کرتے تھے۔

2 ...... نماز نہ پڑھنا، بے وقت پڑھنا، ہمیشہ نہ پڑھنا اور ریاکاری سے پڑھنا وغیرہ نماز ضائع کرنے کی صورتیں ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس نے ایک نماز ترک کی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہو گا۔ (معجم الکبیر، ۱۱/۲۳۴، الحدیث: ۱۱۷۸۲)

3 ...... جنتِ عدن زبرجد سے بنی ہوئی ہے، اس کا دروازہ زمرد اور یاقوت سے بنا ہوا ہے جس کے دو کواڑوں کے درمیان مشرق و مغرب جتنا فاصلہ ہے۔

الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَهٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ وَعۡدُهٗ

الَّتِیۡ	وَعَدَ	الرَّحۡمٰنُ	عِبَادَهٗ	بِالۡغَیۡبِ	اِنَّهٗ	كَانَ	وَعۡدُهٗ
جن کا	وعدہ کیا	رحمٰن (نے)	اپنے بندوں (سے)	غیب سے	بیشک	ہے	اس کا وعدہ

جن کا وعدہ رحمٰن نے اپنے بندوں سے ان کے دیکھے بغیر فرمایا ہے۔ بیشک اس کا وعدہ

مَاۡتِیًّا ﴿۶۱﴾ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡهَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ وَ لَهُمۡ

مَاۡتِیًّا ﴿۶۱﴾	لَا یَسۡمَعُوۡنَ	فِیۡهَا	لَغۡوًا (1)	اِلَّا	سَلٰمًا	وَ	لَهُمۡ
آنے والا	وہ نہیں سنیں گے	ان (باغوں) میں	بیکار بات	مگر	سلام	اور	ان کے لئے

آنے والا ہے ○ وہ ان باغات میں کوئی بیکار بات نہ سنیں گے مگر سلام اور ان کیلئے

جنت کے انعامات

رِزۡقُهُمۡ فِیۡهَا بُكۡرَةً وَّ عَشِیًّا ﴿۶۲﴾ تِلۡكَ الۡجَنَّةُ الَّتِیۡ

رِزۡقُهُمۡ	فِیۡهَا	بُكۡرَةً	وَّ	عَشِیًّا ﴿۶۲﴾	تِلۡكَ	الۡجَنَّةُ	الَّتِیۡ
اُن کا رزق (ہے)	اِن میں	صبح	اور	شام	یہ	(وہ) باغ (ہے)	جس کا

اس میں صبح وشام ان کا رزق ہے ○ یہ وہ باغ ہے جس کا

جنت کے وارث پرہیزگار لوگ ہیں

نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ كَانَ تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ وَ

نُوۡرِثُ	مِنۡ عِبَادِنَا	مَنۡ	كَانَ	تَقِیًّا ﴿۶۳﴾ (2)	وَ
ہم وارث بنائیں گے	اپنے بندوں میں سے	(اسے) جو	ہو	پرہیز گار	اور

وارث ہم اپنے بندوں میں سے اسے کریں گے جو پرہیز گار ہو ○ اور

فرشتوں کا نزول اللہ کے حکم سے ہوتا ہے

مَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمۡرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡنَا

مَا نَتَنَزَّلُ	اِلَّا	بِاَمۡرِ رَبِّكَ	لَهٗ	مَا	بَیۡنَ اَیۡدِیۡنَا
ہم (فرشتے) نہیں اترتے	مگر	تمہارے رب کے حکم سے	اسی کا (ہے)	جو کچھ	ہمارے آگے (ہے)

ہم فرشتے صرف آپ کے رب کے حکم سے ہی اترتے ہیں۔ سب اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اپنی عظیم الشان نعمتوں کے گھر جنت کو فضول اور بیکار باتوں سے پاک فرمایا ہے، جن کی زندگی دنیا میں فضول سے پاک ہو گی وہ قیامت میں اِنْ شَآءَ اللہ اس گھر میں جائیں گے جو فضول سے پاک ہو گا یعنی جنت۔

2 ...... جنت متقی اور پرہیز گار مسلمان کو ملے گی اور گناہگار مسلمانوں کو بھی جو جنت ملے گی وہ ان کے گناہوں کی معافی یا سزا پاکر گناہوں کے خاتمے کے بعد ہی ملے گی یعنی جنت میں داخل ہوتے وقت وہ بھی گناہوں سے پاک ہو چکے ہوں گے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو صبر و عبادت کی تاکید

وَ مَا خَلْفَنَا وَ مَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ

وَ	مَا	خَلْفَنَا	وَ	مَا	بَیْنَ ذٰلِكَ	وَ	مَا كَانَ	رَبُّكَ
اور	جو کچھ	ہمارے پیچھے	اور	جو	اس کے درمیان (ہے)	اور	نہیں ہے	تمہارا رب

اور جو کچھ ہمارے پیچھے اور جو اس کے درمیان ہے اور آپ کا رب

نَسِیًّا ﴿٦٤﴾ ۚ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا

نَسِیًّا ﴿٦٤﴾ (1)	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا
بھولنے والا	آسمانوں اور زمین کا رب	اور	(اس کا) جو	ان کے درمیان (ہے)

بھولنے والا نہیں ہے ○ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے سب کا رب (وہی ہے)

٧ع ١٥

فَاعْبُدْهُ وَ اصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِیًّا ﴿٦٥﴾ ع

فَاعْبُدْهُ	وَ	اصْطَبِرْ (2)	لِعِبَادَتِهٖ	هَلْ	تَعْلَمُ	لَهٗ	سَمِیًّا ﴿٦٥﴾
تو تم عبادت کرو اسی کی	اور	ڈٹ جاؤ	اس کی عبادت پر	کیا	تم جانتے ہو	اس کا	کوئی ہم نام

تو اسی کی عبادت کرو اور اس کی عبادت پر ڈٹ جاؤ، کیا تم اللہ کا کوئی ہم نام جانتے ہو؟ ○

مرنے کے بعد اٹھنے پر ایک کافر کا شبہ اور اسے جواب

وَ یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ ءَاِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ اُخْرَجُ

وَ	یَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ (3)	ءَاِذَا مَا	مِتُّ	لَسَوْفَ اُخْرَجُ
اور	کہتا ہے	آدمی	کیا جب	میں مر جاؤں گا	(تو) ضرور عنقریب مجھے نکالا جائے گا

اور آدمی کہتا ہے: کیا جب میں مر جاؤں گا تو عنقریب مجھے زندہ کر کے

حَیًّا ﴿٦٦﴾ اَوَ لَا یَذْكُرُ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ قَبْلُ

حَیًّا ﴿٦٦﴾	اَوَ لَا یَذْكُرُ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ قَبْلُ
زندہ	اور کیا یاد نہیں کرتا	آدمی	کہ	ہم نے پیدا کیا اسے	(اس سے) پہلے

ضرور نکالا جائے گا؟ ○ اور کیا آدمی کو یاد نہیں کہ ہم نے اس سے پہلے اسے پیدا کیا

1 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ وہ کچھ بھول جائے۔ اِس سے ان لوگوں کو غور کرنے کی سخت ضرورت ہے جو مذاق میں کسی بوڑھے کے بارے میں یا کسی چیز کے بارے میں کہہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو اسے بھول ہی گیا ہے۔ یہ کہنا صریح کفر ہے اور ایسا کہنے والا کافر ہے اور اس پر توبہ و تجدیدِ ایمان فرض ہے۔

2 ...... صرف خوشی یا صرف غم میں عبادت کرنا کمال نہیں بلکہ خوشی و غم ہر حال میں ہمیشہ عبادت کرنی چاہئے۔ یہی حکم ہے اور یہی بارگاہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں محبوب ہے۔

3 ...... اس آیت میں انسان سے مراد وہ کفار ہیں جو موت کے بعد زندہ کئے جانے کے منکر تھے۔

قیامت کے دن کفار کا عبرتناک حال

وَ لَمْ يَكُ شَيْــٴًـا ﴿٦٧﴾ فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَ

وَ	لَمْ يَكُ	شَيْــٴًـا ﴿٦٧﴾	فَوَرَبِّكَ	لَنَحْشُرَنَّهُمْ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ نہ تھا	کوئی چیز	تو تمہارے رب کی قسم	ضرور ہم جمع کرلیں گے انہیں	اور

حالانکہ وہ کوئی شے نہ تھا ○ تو تیرے رب کی قسم! ہم انہیں اور شیطانوں کو جمع کرلیں گے

الشَّيٰطِيْنَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ﴿٦٨﴾ ثُمَّ

الشَّيٰطِيْنَ	ثُمَّ	لَنُحْضِرَنَّهُمْ	حَوْلَ جَهَنَّمَ	جِثِيًّا ﴿٦٨﴾	ثُمَّ
شیطانوں (کو)	پھر	ضرور ہم حاضر کریں گے انہیں	جہنم کے آس پاس	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	پھر

پھر انہیں دوزخ کے آس پاس اس حال میں حاضر کریں گے کہ گھٹنوں کے بل گرے ہوئے ہوں گے ○ پھر

لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ اَيُّهُمْ اَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ

لَنَنْزِعَنَّ	مِنْ كُلِّ شِيْعَةٍ	اَيُّهُمْ	اَشَدُّ	عَلَى الرَّحْمٰنِ
ضرور ہم نکالیں گے	ہر گروہ سے	ان میں جو	سب سے زیادہ سخت	رحمٰن پر

ہم ہر گروہ سے اسے نکالیں گے جو ان میں رحمٰن پر سب سے زیادہ

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ ثُمَّ لَنَحْنُ اَعْلَمُ بِالَّذِيْنَ هُمْ اَوْلٰى

عِتِيًّا ﴿٦٩﴾ (1)	ثُمَّ	لَنَحْنُ	اَعْلَمُ	بِالَّذِيْنَ	هُمْ	اَوْلٰى
بے باک (ہوگا)	پھر	ضرور ہم	خوب جانتے ہیں	ان لوگوں کو جو	وہ	زیادہ لائق (ہیں)

بے باک ہوگا ○ پھر ہم انہیں خوب جانتے ہیں جو آگ میں جلنے کے

پل صراط کا بیان اور اس پر سے گزرنے والوں کا حال

بِهَا صِلِيًّا ﴿٧٠﴾ وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا ۚ كَانَ

بِهَا	صِلِيًّا ﴿٧٠﴾	وَ	اِنْ	مِّنْكُمْ	اِلَّا	وَارِدُهَا (2)	كَانَ
اس (آگ) میں	جلنے (کے)	اور	نہیں	تم میں سے (کوئی)	مگر	اس (جہنم) پر گزرنے والا	وہ ہے

زیادہ لائق ہیں ○ اور تم میں سے ہر ایک دوزخ پر سے گزرنے والا ہے۔ یہ

(1)...... یہاں بے باک سے مراد یا تو کافر ہے یا مطلقاً اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والا، ان دونوں میں سے جو کفر و نافرمانی میں سب سے زیادہ سخت ہوگا اسے سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ (2)...... صراط ایک پُل ہے جسے جہنم کی پشت پر نصب کیا جائے گا، یہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا، جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے، ہر ایک کو اس پر سے گزرنا ہوگا، اپنے اپنے اعمال کے مطابق لوگ مختلف رفتار سے یہ پل پار کریں گے، اس پل کے دونوں جانب بڑے بڑے آنکڑے لٹکے ہوئے ہوں گے، جس شخص کے بارے میں حکم ہوگا اُسے پکڑیں گے، بعض تو زخمی ہوکر نجات پاجائیں گے اور بعض کو جہنم میں گرادیں گے۔

آیاتِ قرآنی سن کر کفار کا ایک اعتراض

کفار کو جواب

عَلٰی رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا ﴿٧١﴾ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

عَلٰی رَبِّكَ	حَتْمًا	مَّقْضِیًّا ﴿٧١﴾	ثُمَّ	نُنَجِّی	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا
تیرے رب پر	حتمی	فیصلہ کی ہوئی (بات)	پھر	ہم نجات دیں گے	ان لوگوں کو جو	ڈرے

تمہارے رب کے ذمہ پر حتمی فیصلہ کی ہوئی بات ہے ○ پھر ہم ڈرنے والوں کو بچالیں گے

وَّ نَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا ﴿٧٢﴾ وَ اِذَا

وَّ	نَذَرُ	الظّٰلِمِیْنَ (1)	فِیْهَا	جِثِیًّا ﴿٧٢﴾	وَ	اِذَا
اور	چھوڑ دیں گے	ظالموں (کو)	اس میں	گھٹنوں کے بل گرے ہوئے	اور	جب

اور ظالموں کو اس میں گھٹنوں کے بل گرے ہوئے چھوڑ دیں گے ○ اور جب

تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

تُتْلٰی	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
تلاوت کی جاتی ہے	ان پر	ہماری روشن آیتوں (کی)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

ان کے سامنے ہماری روشن آیات کی تلاوت کی جاتی ہے تو کافر ایمان والوں سے

لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا ۙ اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ خَیْرٌ مَّقَامًا وَّ

لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَیُّ الْفَرِیْقَیْنِ	خَیْرٌ (2)	مَّقَامًا	وَّ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	دو گروہوں میں کون	زیادہ بہتر (ہے)	مکان (میں)	اور

کہتے ہیں: دونوں گروہوں میں کس کا مکان بہتر اور

اَحْسَنُ نَدِیًّا ﴿٧٣﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

اَحْسَنُ	نَدِیًّا ﴿٧٣﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
زیادہ اچھا	مجلس (میں)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

مجلس اچھی ہے؟ ○ اور ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جو

1 ...... پرہیزگاروں کو تو جہنم میں گرنے سے بچالیا جائے گا البتہ کفار کے ساتھ ساتھ بعض گنہگار مسلمان بھی پلِ صراط سے جہنم میں گر جائیں گے، انہیں تو گناہوں کی سزا کچھ نہ کچھ جھیلنے کے بعد جہنم سے نکال لیا جائے گا جبکہ کافر ہمیشہ جہنم میں ہی رہیں گے۔ نوٹ: پلِ صراط سے متعلق اہم معلومات حاصل کرنے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج6، ص 143 تا150 کا مطالعہ فرمائیں۔ 2 ...... دنیا کے مال و دولت اور منصب پر فخر و تکبر کفار کا طریقہ ہے، یہ بہت مذموم عمل ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ "رئیس اور سردار تکبر کی وجہ سے بغیر حساب کے جہنم میں جائیں گے۔ (کنز العمال، ۸/۳۷، الجزء السادس عشر، الحدیث: ۴۴۰۲۳)

اَحۡسَنُ اَثَاثًا وَّ رِءۡیًا ﴿۷۴﴾ قُلۡ مَنۡ كَانَ فِی الضَّلٰلَةِ

اَحۡسَنُ	اَثَاثًا	وَّ	رِءۡیًا ﴿۷۴﴾	قُلۡ	مَنۡ	كَانَ	فِی الضَّلٰلَةِ
زیادہ اچھے (تھے)	سازوسامان (میں)	اور	دکھائی دینے (میں)	تم کہو	جو	ہو	گمراہی میں

سازوسامان میں اور دکھائی دینے میں ان سے زیادہ اچھے تھے ○ تم فرماؤ: جو گمراہی میں ہو

فَلۡیَمۡدُدۡ لَهُ الرَّحۡمٰنُ مَدًّا ۚ۬ حَتّٰۤی اِذَا رَاَوۡا مَا

فَلۡیَمۡدُدۡ	لَهُ	الرَّحۡمٰنُ	مَدًّا	حَتّٰۤی	اِذَا	رَاَوۡا	مَا
تو ڈھیل دیدے	اس کو	رحمٰن	خوب ڈھیل	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں	(وہ چیز) جس کا

تو اسے رحمٰن خوب ڈھیل دیدے یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھیں

یُوۡعَدُوۡنَ اِمَّا الۡعَذَابَ وَ اِمَّا السَّاعَةَ ؕ فَسَیَعۡلَمُوۡنَ

یُوۡعَدُوۡنَ	اِمَّا	الۡعَذَابَ	وَ	اِمَّا	السَّاعَةَ	فَسَیَعۡلَمُوۡنَ
ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	یا	عذاب	اور	یا	قیامت	تو عنقریب جان لیں گے

جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے یا تو عذاب اور یا قیامت تو وہ جان لیں گے کہ

مَنۡ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ اَضۡعَفُ جُنۡدًا ﴿۷۵﴾ وَ

مَنۡ	هُوَ	شَرٌّ	مَّكَانًا	وَّ	اَضۡعَفُ	جُنۡدًا ﴿۷۵﴾	وَ
کون	وہ	زیادہ برا (ہے)	درجہ، ٹھکانہ (میں)	اور	زیادہ کمزور (ہے)	فوج (کے اعتبار سے)	اور

کس کا درجہ برا اور کس کی فوج کمزور ہے؟ ○ اور

یَزِیۡدُ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ اهۡتَدَوۡا هُدًی ؕ وَ الۡبٰقِیٰتُ

یَزِیۡدُ	اللّٰهُ	الَّذِیۡنَ	اهۡتَدَوۡا	هُدًی	وَ	الۡبٰقِیٰتُ (2)
بڑھادیتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جنہوں نے	ہدایت پائی	ہدایت (میں)	اور	باقی رہنے والی

ہدایت پانے والوں کی ہدایت کو اللہ اور زیادہ بڑھادیتا ہے اور باقی رہنے والی

اہلِ ایمان کی ہدایت میں اضافے کی بشارت

1 ...... مال کی کثرت پر نازاں نہیں ہونا چاہئے، ایک تو اس لئے کہ مال ہمیشہ پاس نہیں رہے گا، دوسرا اس لئے کہ یہ تکبر اور ناراضیِ رب کا سبب ہے۔

2 ...... ان سے نیک اعمال مراد ہیں جن کے ثمرے انسان کے لئے باقی رہتے ہیں، جیسا کہ پنج گانہ نمازیں اور تسبیح و تحمید اور جملہ عبادات۔ حدیث شریف میں ہے، سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے باقیات صالحات کی کثرت کا حکم فرمایا۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے عرض کیا، وہ کیا ہیں؟ فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھنا۔ (مسند امام احمد، ۴/۱۵۰، الحدیث: ۱۱۷۱۳)

ایک کافر کا دعویٰ، اس کا رد اور تنبیہ

الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ

الصّٰلِحٰتُ	خَيْرٌ	عِنْدَ رَبِّكَ	ثَوَابًا	وَّ	خَيْرٌ
نیک باتیں	زیادہ بہتر (ہیں)	تیرے رب کے ہاں	ثواب (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ بہتر (ہیں)

نیک باتیں تیرے رب کے ہاں ثواب کے اعتبار سے بہتر اور انجام کے اعتبار سے

مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾ اَفَرَءَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَ

مَّرَدًّا ﴿۷۶﴾	اَفَرَءَيْتَ	الَّذِيْ	كَفَرَ	بِاٰيٰتِنَا	وَ
انجام (کے لحاظ سے)	تو کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	اور

زیادہ اچھی ہیں ○ تو کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا اور

قَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۷۷﴾ اَطَّلَعَ الْغَيْبَ

قَالَ	لَاُوْتَيَنَّ (1)	مَالًا	وَّ	وَلَدًا ﴿۷۷﴾	اَطَّلَعَ	الْغَيْبَ
کہتا ہے	ضرور مجھے دیا جائے گا	مال	اور	اولاد	(کیا) اسے اطلاع مل گئی	غیب (کی)

کہتا ہے، مجھے ضرور مال اور اولاد دیئے جائیں گے ○ کیا اسے غیب کی اطلاع مل گئی ہے

اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۷۸﴾ كَلَّا سَنَكْتُبُ مَا

اَمِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿۷۸﴾	كَلَّا	سَنَكْتُبُ	مَا
یا	اس نے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	ہرگز نہیں	عنقریب ہم لکھ رکھیں گے	جو

یا اس نے رحمٰن کے پاس کوئی عہد کر رکھا ہے ؟ ○ ہرگز نہیں ! اب ہم لکھ رکھیں گے جو

يَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا ﴿۷۹﴾ وَّ

يَقُوْلُ	وَ	نَمُدُّ	لَهٗ	مِنَ الْعَذَابِ	مَدًّا ﴿۷۹﴾	وَّ
وہ کہتا ہے	اور	دراز کریں گے	اس کے لئے	عذاب	خوب دراز	اور

وہ کہتا ہے اور اسے خوب لمبا عذاب دیں گے ○ اور

(1)......امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو شخص اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ کاموں میں منہمک رہے، نہ اس پر نفس کی مذمت کرے اور نہ توبہ رجوع کا ارادہ رکھے تو ایسے شخص کا مغفرت کی امید رکھنا بیوقوفی ہے اور اس طرح کی امید اس شخص کی امید جیسی ہے جو نمکین زمین میں بیج بوئے اور پانی دے کر اور صفائی کر کے اس کی دیکھ بھال کرنے کا ارادہ نہ کرے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۱۷۶) البتہ ایمان کے سبب بخشے جانے کی امید بہر حال قابلِ قبول ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرنے کے بعد یہ کہہ کر دل کو منا لیتے ہیں کہ اللہ معاف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقلِ سلیم عطا فرمائے، آمین۔

بتوں سے متعلق کفار کا باطل گمان اور اس کا رد

نَرِثُهٗ مَا يَقُوْلُ وَ يَاْتِيْنَا فَرْدًا ﴿٨٠﴾ وَ

نَرِثُهٗ	مَا	يَقُوْلُ	وَ	يَاْتِيْنَا	فَرْدًا ﴿٨٠﴾ (1)	وَ
ہم وارث ہوں گے اس (چیز) کے	جو	وہ کہہ رہا ہے	اور	وہ آئے گا ہمارے پاس	اکیلا	اور

وہ جو چیزیں کہہ رہا ہے اس کے ہم وارث ہوں گے اور وہ ہمارے پاس تنہا آئے گا ○ اور

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿٨١﴾ كَلَّا ؕ

اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اٰلِهَةً	لِّيَكُوْنُوْا	لَهُمْ	عِزًّا ﴿٨١﴾	كَلَّا
انہوں نے بنالئے	اللہ کے سوا	معبود	تا کہ وہ ہوں	ان کے لئے	سفارشی	ہر گز نہیں

انہوں نے اللہ کے سوا کئی اور معبود بنالئے تا کہ وہ ان کیلئے سفارشی بن جائیں ○ ہر گز نہیں!

ع ٥ | ٨

سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَ يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿٨٢﴾ ع

سَيَكْفُرُوْنَ	بِعِبَادَتِهِمْ	وَ	يَكُوْنُوْنَ	عَلَيْهِمْ	ضِدًّا ﴿٨٢﴾
عنقریب وہ انکار کر دیں گے	ان کی عبادت کا	اور	ہو جائیں گے	ان پر (ان کے)	مخالف

عنقریب وہ (جھوٹے معبود) ان کی عبادت کا انکار کر دیں گے اور وہ ان کے مخالف ہو جائیں گے ○

کفار کے ساتھ معاملے میں دستورِ الٰہی اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اَلَمْ تَرَ اَنَّاۤ اَرْسَلْنَا الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	الشَّيٰطِيْنَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	تَؤُزُّهُمْ
کیا تو نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بھیجا	شیطانوں (کو)	کافروں پر	وہ ابھارتے ہیں انہیں

کیا تم نے نہ دیکھا کہ ہم نے کافروں پر شیطان بھیجے کہ وہ انہیں

اَزًّا ﴿٨٣﴾ فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ﴿٨٤﴾ ج

اَزًّا ﴿٨٣﴾	فَلَا تَعْجَلْ	عَلَيْهِمْ	اِنَّمَا نَعُدُّ (2)	لَهُمْ	عَدًّا ﴿٨٤﴾
خوب ابھارنا	تو تم جلدی نہ کرو	ان پر	ہم صرف گن رہے ہیں	ان کے لئے	گنتی

خوب ابھارتے ہیں ○ تو تم ان پر جلدی نہ کرو، ہم تو ان کیلئے گنتی کر رہے ہیں ○

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ جب وہ ہماری بارگاہ میں حاضر ہو گا تو اس کے ساتھ نہ مال ہو گا اور نہ اولاد بلکہ بالکل تنہا ہو گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن اور بے ختنہ اٹھائے جائیں گے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا مرد اور عورتیں سب ایک دوسرے کو دیکھیں گے؟ ارشاد فرمایا: وہ حال اس سے سخت تر ہو گا کہ بعض بعض کی طرف نظر کریں۔ (بخاری، ۴/۲۵۳، الحدیث: ۶۵۲۷، مسلم، ص۱۵۲۹، الحدیث: ۵۶(۲۸۵۹))

2 ......اس سے جزا کے لئے اعمال کی گنتی کرنا مراد ہے یا فنا کے لئے سانسوں کی گنتی کرنا، یا دنوں، مہینوں اور برسوں کی وہ مدت

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بروزِ قیامت پرہیز گاروں کا اکرام اور کفار کا حشر

وقف لازم

يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ﴿۸۵﴾ وَّ

يَوْمَ(1)	نَحْشُرُ	الْمُتَّقِيْنَ	اِلَى الرَّحْمٰنِ	وَفْدًا ﴿۸۵﴾	وَّ
(جس) دن	ہم لے جائیں گے	پرہیز گاروں (کو)	رحمٰن کی طرف	مہمان (بنا کر)	اور

یاد کرو جس دن ہم پرہیز گاروں کو رحمٰن کی طرف مہمان بنا کر لے جائیں گے ○ اور

شفاعت کرنے کے حق دار لوگ

نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ﴿۸۶﴾ لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا

نَسُوْقُ	الْمُجْرِمِيْنَ	اِلٰى جَهَنَّمَ	وِرْدًا ﴿۸۶﴾	لَا يَمْلِكُوْنَ	الشَّفَاعَةَ	اِلَّا
ہانکیں گے	مجرموں (کو)	جہنم کی طرف	پیاسا	لوگ مالک نہیں	شفاعت (کے)	مگر

مجرموں کو جہنم کی طرف پیاسے ہانکیں گے ○ لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر

وقف لازم

اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنے والوں کا رد

مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ﴿۸۷﴾ وَقَالُوا اتَّخَذَ

مَنِ	اتَّخَذَ	عِنْدَ الرَّحْمٰنِ	عَهْدًا ﴿۸۷﴾	وَ	قَالُوا	اتَّخَذَ
(وہی) جس نے	لے رکھا ہے	رحمٰن کے پاس	کوئی عہد	اور	انہوں نے کہا	اختیار کی

وہی جس نے رحمٰن کے پاس عہد لے رکھا ہے ○ اور کافروں نے کہا: رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ﴿۸۸﴾ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ

الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا ﴿۸۸﴾(2)	لَقَدْ	جِئْتُمْ	شَيْئًا اِدًّا ﴿۸۹﴾	تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ
رحمٰن (نے)	اولاد	ضرور بیشک	تم لائے	انتہائی ناپسندیدہ چیز	قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان

اولاد اختیار کی ہے ○ بیشک تم انتہائی ناپسندیدہ بات لائے ہو ○ قریب ہے کہ اس سے آسمان

مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ﴿۹۰﴾

مِنْهُ	وَ	تَنْشَقُّ	الْاَرْضُ	وَ	تَخِرُّ	الْجِبَالُ	هَدًّا ﴿۹۰﴾
اس سے	اور	پھٹ جائے	زمین	اور	گر پڑیں	پہاڑ	ٹوٹ کر، کانپتے ہوئے

پھٹ پڑیں اور زمین بھی پھٹ جائے اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گنتی کرنا مراد ہے جو ان کے عذاب کے واسطے مقرر ہے۔ 1...... اس آیت میں پرہیز گاروں کے اعزاز و اکرام کا ذکر ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی قسم! پرہیز گاروں کو ان کے قدموں پر نہیں لایا جائے گا اور نہ ہی انہیں ہانک کر لایا جائے گا بلکہ انہیں جنت کی اونٹنیوں پر لایا جائے گا جن کی مثل مخلوق نے دیکھی ہی نہ ہو گی، ان کے کجاوے سونے کے ہوں گے اور ان کی مہاریں زبرجد کی ہوں گی۔ پرہیز گار ان پر بیٹھے رہیں گے یہاں تک کہ وہ جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔ (البعث لابن ابی داؤد، ص ۵۲، الحدیث: ۵۶) 2...... عقیدۂ تنزیہ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات ہمیشہ ہمیشہ سے تمام کوتاہیوں، ہر قسم کے عیبوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ﴿٩١﴾ؕ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ

اَنْ	دَعَوْا	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدًا ﴿٩١﴾	وَ	مَا يَنْۢبَغِيْ	لِلرَّحْمٰنِ
کہ	انہوں نے دعویٰ کیا	رحمٰن کے لیے	اولاد (کا)	اور (حالانکہ)	لائق نہیں ہے	رحمٰن کے

کہ انہوں نے رحمٰن کے لیے اولاد کا دعویٰ کیا ○ حالانکہ رحمٰن کے لائق نہیں

اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ﴿٩٢﴾ؕ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّاۤ

اَنْ	يَّتَّخِذَ	وَلَدًا ﴿٩٢﴾	اِنْ	كُلُّ مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِلَّاۤ
کہ	وہ اختیار کرے	اولاد	نہیں	(وہ) سب جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)	مگر

کہ اولاد اختیار کرے ○ آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب

قیامت کے دن حاضری کی کیفیت

اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ﴿٩٣﴾ؕ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ

اٰتِي	الرَّحْمٰنِ	عَبْدًا ﴿٩٣﴾	لَقَدْ	اَحْصٰىهُمْ (1)
وہ حاضر ہوں گے	رحمٰن (کے حضور)	بندے (ہوکر)	ضرور بیشک	اس نے گھیر رکھا ہے انہیں

رحمٰن کے حضور بندے ہوکر حاضر ہوں گے ○ بیشک اس نے انہیں گھیر رکھا ہے

وَعَدَّهُمْ عَدًّا ﴿٩٤﴾ؕ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ

وَ	عَدَّهُمْ	عَدًّا ﴿٩٤﴾	وَ	كُلُّهُمْ	اٰتِيْهِ
اور	گن رکھا ہے انہیں	خوب گننا	اور	ان میں ہر ایک	آئے گا اس کے حضور

اور ان کو ایک ایک کرکے خوب گن رکھا ہے ○ اور ان میں ہر ایک روزِ قیامت

مقبول مومنین کی علامت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ﴿٩٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فَرْدًا ﴿٩٥﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
قیامت کے دن	اکیلا	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

اس کے حضور تنہا آئے گا ○ بیشک وہ جو ایمان لائے اور نیک اعمال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور برائیوں حتی کہ اس چیز سے بھی پاک ہیں جس میں نہ کوئی نقص و عیب ہے نہ کمال، یونہی وہ مثل، نظیر، شبیہ، کیفیت، مقدار، شکل، جسم، جہت، مکان، زمان، شریک اور اولاد سے بھی پاک ہے۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۹/۳۴۱)

1 ...... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم و قدرت نے سب کو گھیر رکھا ہے اور ہر ذی روح کے سانسوں کی، دنوں کی، تمام احوال کی اور جملہ معاملات کی تعداد اللہ عَزَّوَجَلَّ کے شمار میں ہے، اس پر کچھ مخفی نہیں سب اس کی تدبیر و قدرت کے تحت ہیں۔

الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿٩٦﴾

الصّٰلِحٰتِ	سَيَجْعَلُ	لَهُمُ	الرَّحْمٰنُ	وُدًّا ﴿٩٦﴾ [1]
نیک	عنقریب کردے گا	ان کے لیے	رحمٰن	محبت

کئے عنقریب رحمٰن ان کے لیے محبت پیدا کردے گا ○

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ	بِلِسَانِكَ	لِتُبَشِّرَ	بِهِ
توہم نے آسان کردیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں	تاکہ تم خوشخبری دو	اس کے ذریعے

توہم نے یہ قرآن تمہاری زبان میں ہی آسان فرمادیا تاکہ تم اس کے ذریعے

الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾ وَكَمْ

الْمُتَّقِيْنَ	وَ	تُنْذِرَ	بِهِ	قَوْمًا لُّدًّا ﴿٩٧﴾	وَ	كَمْ
پرہیزگاروں (کو)	اور	ڈراؤ	اس کے ذریعے	جھگڑالو لوگوں (کو)	اور	کتنی

متقیوں کو خوشخبری دو اور جھگڑالو لوگوں کو اس کے ذریعے ڈرساؤ ○ اور ہم نے

اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ ؕ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُمْ

اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هَلْ	تُحِسُّ	مِنْهُمْ
ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے	قومیں	کیا	تم (موجود) پاتے ہو	ان میں سے

ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کردیں۔ کیا اب تم ان میں کسی کو

مِّنْ اَحَدٍ اَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ﴿٩٨﴾ ع

مِّنْ اَحَدٍ	اَوْ	تَسْمَعُ	لَهُمْ	رِكْزًا ﴿٩٨﴾
کسی ایک (کو)	یا	تم سنتے ہو	ان کی	ہلکی سی آواز

پاتے ہو یا ان کی معمولی سی آواز بھی سنتے ہو؟ ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان پر قرآن آسان کرنے کی حکمت

پچھلی قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

ع ٦ / ٦ النصف

[1] ...... حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آسمانی مخلوق میں ندا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہٰذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، ۲/۳۸۲، الحدیث: ۳۲۰۹)

آیات:135

رکوع:08

سُوْرَةُ طٰهٰ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی اور نزولِ قرآن کا ایک مقصد

طٰهٰ ۞۱ مَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰۤى ۞۲ اِلَّا

طٰهٰ ۱	مَاۤ اَنْزَلْنَا	عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	لِتَشْقٰۤى ۲	اِلَّا
طٰهٰ	ہم نے نازل نہیں کیا	تم پر	قرآن	تاکہ تم مشقت میں پڑ جاؤ	مگر

طٰهٰ ○ اے حبیب! ہم نے تم پر یہ قرآن اس لیے نہیں نازل فرمایا کہ تم مشقت میں پڑ جاؤ ○ مگر

قرآن خالقِ کائنات کا کلام ہے

تَذْكِرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰى ۞۳ تَنْزِیْلًا مِّمَّنْ خَلَقَ

تَذْكِرَةً	لِّمَنْ	یَّخْشٰى ۳	تَنْزِیْلًا	مِّمَّنْ	خَلَقَ
(یہ) نصیحت (ہے)	(اس) کے لئے جو	ڈرتا ہے	نازل کیا ہوا	(اس) کی طرف سے جس نے	بنائی

یہ اس کے لئے نصیحت ہے جو ڈرتا ہے ○ اس کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے جس نے

صفتِ الٰہی اور عرش پر استواء

الْاَرْضَ وَ السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۞۴ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى ۞۵

الْاَرْضَ	وَ	السَّمٰوٰتِ الْعُلٰى ۴	اَلرَّحْمٰنُ	عَلَى الْعَرْشِ	اسْتَوٰى ۵ (1)
زمین	اور	اونچے آسمان	(وہ) بڑا مہربان (ہے)	عرش پر	اس نے اِستواء فرمایا

زمین اور اونچے آسمان بنائے ○ وہ بڑا مہربان ہے، اس نے عرش پر اِستواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے ○

1 ......استواء کا لغوی معنیٰ تو ہے کہ کسی چیز کا کسی چیز سے بلند ہونا، کسی چیز کا کسی چیز پر بیٹھنا۔ یہاں آیت میں یہ "قہر و غلبہ" کے معنی میں ہے، یہ معنی زبانِ عرب سے ثابت و ظاہر ہے، عرش سب مخلوقات سے اوپر اور اونچا ہے اس لئے اس کے ذکر پر اکتفاء فرمایا اور مطلب یہ ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوقات پر قاہر و غالب ہے۔ یا یہ "قصد و ارادہ" کے معنی میں ہے، یعنی پھر عرش کی طرف متوجہ ہوا یعنی اس کی آفرینش کا ارادہ فرمایا یعنی اس کی تخلیق شروع کی۔ مزید تفصیل جاننے کے لئے تفسیر صراط الجنان، ج03، ص339 کا مطالعہ فرمائیں۔

سار ی کا ئنات کا مالک اللہ ہے

لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا

لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا
اسی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں	اور	جو کچھ

اسی کی ملک ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں اور جو کچھ

علمِ الٰہی کی وسعت

بَیْنَهُمَا وَ مَا تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾ وَ اِنْ تَجْهَرْ

بَیْنَهُمَا	وَ	مَا	تَحْتَ الثَّرٰى ﴿٦﴾	وَ	اِنْ	تَجْهَرْ
ان دونوں کے درمیان	اور	جو کچھ	گیلی مٹی کے نیچے (ہے)	اور	اگر	تم بلند آواز سے کہو

ان کے درمیان ہے اور جو کچھ اس گیلی مٹی (زمین) کے نیچے ہے ○ اور اگر تم بلند آواز سے

اللہ کی وحدانیت اور اسمائے حُسنیٰ کا بیان

بِالْقَوْلِ فَاِنَّهٗ یَعْلَمُ السِّرَّ وَ اَخْفٰى ﴿٧﴾ اَللّٰهُ

بِالْقَوْلِ	فَاِنَّهٗ	یَعْلَمُ	السِّرَّ	وَ	اَخْفٰى ﴿٧﴾	اَللّٰهُ
بات کو	تو بیشک وہ	جانتا ہے	آہستہ (آواز کو)	اور	(جو اس سے) زیادہ پوشیدہ (ہے)	اللہ

بولو تو بیشک وہ آہستہ آواز کو جانتا ہے اور اسے (بھی) جو اس سے بھی زیادہ پوشیدہ ہے ○ وہ اللہ ہے،

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعہ کی طرف اشارہ

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ وَ هَلْ

لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ﴿٨﴾ (1)	وَ	هَلْ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کے (ہیں)	سب سے اچھے نام	اور	کیا

اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ سب اچھے نام اسی کے ہیں ○ اور کیا

آگ دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

اَتٰىكَ حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾ اِذْ رَاٰ نَارًا فَقَالَ

اَتٰىكَ	حَدِیْثُ مُوْسٰى ﴿٩﴾	اِذْ	رَاٰ	نَارًا	فَقَالَ
آئی تمہارے پاس	موسیٰ کی بات، خبر	جب	اس نے دیکھی	ایک آگ	تو کہا

تمہارے پاس موسیٰ کی خبر آئی ○ جب اس نے ایک آگ دیکھی تو اپنی اہلیہ سے

وقف لازم

(1)......اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ سے مراد وہ اچھے نام ہیں جو ذاتِ الٰہی پر دلالت کرتے ہیں۔ البتہ اللہ تعالیٰ پر اسی نام کا اطلاق جائز ہے جس کا ذکر قرآن و حدیث میں مذکور ہو یا اس کے اطلاق پر امت کا اجماع ہو جیسے اسم ''خدا''۔ احادیث میں اسماءُ الحسنیٰ کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ایک حدیثِ پاک میں ہے کہ ''بیشک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی ایک کم سو، جس نے انہیں یاد کرلیا وہ جنت میں داخل ہوا۔'' (بخاری، ۲/۲۲۹، الحدیث: ۲۷۳۶)

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْۤا اِنِّیْۤ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّیْۤ

لِاَهْلِهِ	امْكُثُوْۤا	اِنِّیْۤ	اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّیْۤ
اپنی اہلیہ سے	تم ٹھہرو	بیشک میں (نے)	دیکھی ہے	آگ	شاید میں

فرمایا: ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید میں

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَى النَّارِ

اٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ	اَوْ	اَجِدُ	عَلَى النَّارِ
لے آؤں تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری	یا	میں پاؤں	آگ پر (کے پاس)

تمہارے پاس اس میں سے کوئی چنگاری لے آؤں یا آگ کے پاس

هُدًى ﴿۱۰﴾ فَلَمَّاۤ اَتٰىهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾ؕ اِنِّیْۤ

هُدًى ﴿۱۰﴾	فَلَمَّاۤ	اَتٰىهَا	نُوْدِیَ	یٰمُوْسٰى ﴿۱۱﴾	اِنِّیْۤ
کوئی راستہ بتانے والا	پھر جب	وہ آیا اس (آگ) کے پاس	(تو) ندا کی گئی	اے موسیٰ	بیشک میں

کوئی راستہ بتانے والا پاؤں ○ پھر وہ جب آگ کے پاس آئے تو ندا فرمائی گئی کہ اے موسیٰ ○ بیشک میں

اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ ۚ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾ؕ

اَنَا	رَبُّكَ	فَاخْلَعْ (1)	نَعْلَیْكَ	اِنَّكَ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿۱۲﴾
میں	تمہارا رب (ہوں)	تو تو اتار دے	اپنے جوتے	بیشک تو	پاک وادی طویٰ میں (ہے)

تیرا رب ہوں تو تو اپنے جوتے اتار دے بیشک تو پاک وادی طویٰ میں ہے ○

وَ اَنَا اخْتَرْتُكَ فَاسْتَمِعْ لِمَا یُوْحٰى ﴿۱۳﴾ اِنَّنِیْۤ اَنَا

وَ	اَنَا	اخْتَرْتُكَ	فَاسْتَمِعْ	لِمَا	یُوْحٰى ﴿۱۳﴾	اِنَّنِیْۤ	اَنَا
اور	میں (نے)	چن لیا تجھے	تو غور سے سن	(اس) کو جو	وحی کی جاتی ہے	بیشک میں	میں (ہی)

اور میں نے تجھے پسند کیا تو اب اسے غور سے سن جو وحی کی جاتی ہے ○ بیشک میں ہی

آگ کے پاس غیبی ندا اور ایک ادب کی تعلیم

رسالت کے لئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا انتخاب

عقیدۂ توحید کی تعلیم اور عبادت و نماز کا حکم

(1)......پاک اور مقدس جگہ پر جوتے اتار کر حاضر ہونا چاہئے کہ یہ ادب کے زیادہ قریب ہے نیز مقدس جگہ کا ادب و احترام کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، اسی وجہ سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء عظام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کے مزارات اور اس سرزمین کا ادب کیا جاتا ہے جہاں وہ آرام فرما ہیں۔

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعْبُدْنِیْۙ وَ اَقِمِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّاۤ	اَنَا	فَاعْبُدْنِیْ	وَ	اَقِمِ
اللہ(ہوں)	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	قائم رکھو

اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری عبادت کر اور میری یاد کے لیے

قیامت آنے کی خبر اور یہ خبر دینے کی حکمت

الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾ اِنَّ السَّاعَةَ اٰتِیَةٌ اَكَادُ اُخْفِیْهَا

الصَّلٰوةَ	لِذِكْرِیْ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِیَةٌ	اَكَادُ اُخْفِیْهَا (1)
نماز	میری یاد کے لیے	بیشک	قیامت	آنے والی (ہے)	قریب ہے کہ میں چھپاؤں اسے

نماز قائم رکھ ○ بیشک قیامت آنے والی ہے۔ قریب ہے کہ میں اسے چھپا رکھوں

قیامت سے متعلق امتِ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تنبیہ

لِتُجْزٰى كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا تَسْعٰى ﴿۱۵﴾ فَلَا یَصُدَّنَّكَ

لِتُجْزٰى	كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	تَسْعٰى ﴿۱۵﴾	فَلَا یَصُدَّنَّكَ
تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کوشش کی	تو ہرگز باز نہ رکھے تجھے

تاکہ ہر جان کو اس کی کوشش کا بدلہ دیا جائے ○ تو قیامت پر

عَنْهَا مَنْ لَّا یُؤْمِنُ بِهَا وَ اتَّبَعَ

عَنْهَا	مَنْ	لَّا یُؤْمِنُ	بِهَا	وَ	اتَّبَعَ
اس (کو ماننے) سے	وہ جو	ایمان نہیں لاتا	اس (قیامت) پر	اور	اس نے پیروی کی

ایمان نہ لانے والا اور اپنی خواہش کی پیروی کرنے والا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عصا کے متعلق سوال اور ان کا جواب

هَوٰىهُ فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾ وَ مَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ

هَوٰىهُ	فَتَرْدٰى ﴿۱۶﴾	وَ	مَا تِلْكَ (2)	بِیَمِیْنِكَ
اپنی خواہش (کی)	(اگر ایسا ہوا) تو تُو ہلاک ہو جائے گا	اور	یہ کیا ہے	تیرے دائیں ہاتھ میں

ہرگز تجھے اس کے ماننے سے باز نہ رکھے ورنہ تو ہلاک ہو جائے گا ○ اور اے موسیٰ! یہ تمہارے دائیں ہاتھ میں

1 ...... قیامت آنے کا وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے چھپایا ہے، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بھی بندے کو اس کی اطلاع نہیں دی بلکہ دلائل سے یہ بات ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت آنے کا وقت بھی بتا دیا ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قیامت کی نشانیاں بیان فرمانا اور اس کا متعین وقت امت کو نہ بتانا بھی حکمت کے پیشِ نظر ہے۔ 2 ...... اس سوال کی حکمت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے عصا کو دیکھ لیں اور یہ بات قلب میں خوب راسخ ہو جائے کہ یہ عصا ہے تاکہ جس وقت وہ سانپ کی شکل میں ہو تو آپ کی خاطر مبارک پر

عصا زمین پر ڈالنے کا حکم اور عصا کا سانپ بن جانا

یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾ قَالَ هِیَ عَصَایَ ۚ اَتَوَكَّؤُا عَلَیْهَا

یٰمُوْسٰى ﴿۱۷﴾	قَالَ	هِیَ	عَصَایَ	اَتَوَكَّؤُا	عَلَیْهَا
اے موسیٰ	عرض کی	وہ	میرا عصا (ہے)	میں ٹیک لگاتا ہوں	اس پر

کیا ہے؟ ○ عرض کی: یہ میرا عصا ہے میں اس پر تکیہ لگاتا ہوں

وَ اَهُشُّ بِهَا عَلٰى غَنَمِیْ وَ لِیَ فِیْهَا

وَ	اَهُشُّ	بِهَا	عَلٰى غَنَمِیْ	وَ	لِیَ	فِیْهَا
اور	(پتے) جھاڑتا ہوں	اس سے	اپنی بکریوں پر	اور	میرے لئے	اس میں

اور اس سے اپنی بکریوں پر پتے جھاڑتا ہوں اور میری اس میں

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾ قَالَ اَلْقِهَا یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾ فَاَلْقٰىهَا

مَاٰرِبُ اُخْرٰى ﴿۱۸﴾	قَالَ	اَلْقِهَا	یٰمُوْسٰى ﴿۱۹﴾	فَاَلْقٰىهَا
دوسری (بھی) کئی ضرورتیں (ہیں)	فرمایا	ڈال دو اسے	اے موسیٰ	تو موسیٰ نے (نیچے) ڈال دیا اسے

اور بھی کئی ضرورتیں ہیں ○ فرمایا: اے موسیٰ اسے ڈال دو ○ تو موسیٰ نے اسے (نیچے) ڈال دیا

فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسْعٰى ﴿۲۰﴾ قَالَ خُذْهَا وَ لَا تَخَفْ ۫ وقفة

فَاِذَا	هِیَ	حَیَّةٌ (1)	تَسْعٰى ﴿۲۰﴾	قَالَ	خُذْهَا	وَ	لَا تَخَفْ
تو اچانک	وہ	سانپ (بن گیا)	جو دوڑ رہا تھا	فرمایا	پکڑ لو اسے	اور	نہ ڈرو

تو اچانک وہ سانپ بن گیا جو دوڑ رہا تھا ○ (اللہ نے) فرمایا: اسے پکڑ لو اور ڈرو نہیں،

روشن ہاتھ کا معجزہ اور اس کی ایک حکمت

سَنُعِیْدُهَا سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾ وَ اضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ

سَنُعِیْدُهَا	سِیْرَتَهَا الْاُوْلٰى ﴿۲۱﴾	وَ	اضْمُمْ	یَدَكَ	اِلٰى جَنَاحِكَ
عنقریب ہم لوٹا دیں گے اسے	اس کی پہلی حالت (پر)	اور	ملاؤ	اپنا ہاتھ	اپنے بازو کی طرف

ہم اسے دوبارہ اس کی پہلی حالت پر لوٹا دیں گے ○ اور اپنے ہاتھ کو اپنے بازو سے ملاؤ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کوئی پریشانی نہ ہو۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ سوال ہمیشہ پوچھنے والے کی لاعلمی کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ اس میں کچھ اور بھی حکمتیں ہوتی ہیں۔ لہٰذا کسی موقع پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کسی سے کچھ پوچھنا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بے خبر ہونے کی دلیل نہیں۔

1 ...... ہم کلامی کے وقت عصا کو سانپ اس لئے بنایا گیا تاکہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کا پہلے سے مشاہدہ کر لیں اور جب فرعون کے سامنے یہ عصا سانپ بنے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسے دیکھ کر خوفزدہ نہ ہوں۔

تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾ لِنُرِيَكَ

تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	اٰيَةً اُخْرٰى ﴿۲۲﴾	لِنُرِيَكَ
وہ نکلے گا	خوب سفید (ہو کر)	کسی مرض کے بغیر	دوسری نشانی	تاکہ ہم دکھائیں تجھے

بغیر کسی مرض کے خوب سفید ہو کر، ایک اور معجزہ بن کر نکلے گا ○ تاکہ ہم تجھے

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۲۴﴾ قَالَ

مِنْ اٰيٰتِنَا الْكُبْرٰى ﴿۲۳﴾	اِذْهَبْ	اِلٰى فِرْعَوْنَ (1)	اِنَّهٗ	طَغٰى ﴿۲۴﴾	قَالَ
اپنی بڑی بڑی نشانیوں سے	تم جاؤ	فرعون کی طرف	بیشک وہ	سرکش ہوگیا (ہے)	عرض کی

اپنی بڑی بڑی نشانیاں دکھائیں ○ فرعون کے پاس جاؤ، بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ موسیٰ نے عرض کی:

رکوع ١٠ - ٢٤

سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم

شرح صدر اور کام میں آسانی کیلئے دعائے موسیٰ

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ

رَبِّ	اشْرَحْ	لِيْ	صَدْرِيْ ﴿۲۵﴾	وَ	يَسِّرْ	لِيْٓ
اے میرے رب	کھول دے	میرے لیے	میرا سینہ	اور	آسان کردے	میرے لیے

اے میرے رب! میرے لیے میرا سینہ کھول دے ○ اور میرے لیے میرا کام

زبان کی لکنت ختم ہونے کیلئے دعا

اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

اَمْرِيْ ﴿۲۶﴾	وَ	احْلُلْ	عُقْدَةً	مِّنْ لِّسَانِيْ ﴿۲۷﴾	يَفْقَهُوْا	قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾
میرا کام	اور	کھول دے	گرہ	میری زبان کی	(تاکہ) وہ سمجھیں	میری بات

آسان فرمادے ○ اور میری زبان کی گرہ کھول دے ○ تاکہ وہ میری بات سمجھیں ○

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنا وزیر بنانے کے لیے دعا

وَاجْعَلْ لِّيْ وَزِيْرًا مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾

وَ	اجْعَلْ	لِّيْ	وَزِيْرًا	مِّنْ اَهْلِيْ ﴿۲۹﴾ (2)	هٰرُوْنَ اَخِي ﴿۳۰﴾
اور	بنادے	میرے لیے	ایک وزیر	میرے گھر والوں سے	میرے بھائی ہارون (کو)

اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے ○ میرے بھائی ہارون کو ○

(1)...... حقیقت میں تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعون اور اس کے تمام ماننے والوں کی طرف بھیجا گیا تھا البتہ فرعون کو خاص طور پر ذکر کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور کفر میں حد سے گزر گیا تھا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ اپنے عزیز کو اپنا جانشین بنانا حرام نہیں۔ اصل مدار اہلیت پر ہے، اگر اولاد اہل ہے تو اسے جانشین بنانا درست ہے، اہل آدمی کا اولاد ہونا کوئی ایسا جرم نہیں کہ اسے جانشین نہ بنایا جاسکے، ہاں کسی خارجی وجہ سے یہ فعل نہ کیا جائے تو وہ جدا بات ہے۔ اس معاملے میں لوگوں کی آراء میں بہت افراط و تفریط پایا جاتا ہے، لہٰذا انہیں اعتدال کی راہ اختیار کرنی چاہیے۔

اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾ كَیْ

اشْدُدْ	بِهٖۤ	اَزْرِیْ ﴿۳۱﴾ (1)	وَ	اَشْرِكْهُ	فِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۳۲﴾	كَیْ
مضبوط کردے	اس کے ذریعے	میری کمر	اور	شریک کردے اسے	میرے کام میں	تاکہ

اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما ○ اور اسے میرے کام میں شریک کردے ○ تاکہ

نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾ وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾ اِنَّكَ كُنْتَ

نُسَبِّحَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۳﴾	وَّ	نَذْكُرَكَ	كَثِیْرًا ﴿۳۴﴾	اِنَّكَ	كُنْتَ
ہم پاکی بیان کریں تیری	کثرت سے	اور	ذکر کریں تیرا	کثرت سے	بیشک تو	ہے

ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں ○ اور بکثرت تیرا ذکر کریں ○ بیشک تو

بِنَا بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾ قَالَ قَدْ اُوْتِیْتَ سُؤْلَكَ یٰمُوْسٰی ﴿۳۶﴾

بِنَا	بَصِیْرًا ﴿۳۵﴾	قَالَ	قَدْ	اُوْتِیْتَ (2)	سُؤْلَكَ	یٰمُوْسٰی ﴿۳۶﴾
ہمیں	دیکھنے والا	فرمایا	بیشک	تجھے دے دیا گیا	تیرا سوال	اے موسیٰ

ہمیں دیکھ رہا ہے ○ اللہ نے فرمایا: اے موسیٰ! تیرا سوال تجھے عطا کر دیا گیا ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعاؤں کی قبولیت

وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلَیْكَ مَرَّةً اُخْرٰۤی ﴿۳۷﴾ اِذْ اَوْحَیْنَاۤ

وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا	عَلَیْكَ	مَرَّةً اُخْرٰۤی ﴿۳۷﴾	اِذْ	اَوْحَیْنَاۤ (3)
اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان کیا تھا	تجھ پر	ایک مرتبہ اور	جب	ہم نے الہام کیا

اور بیشک ہم نے تجھ پر ایک مرتبہ اور بھی احسان فرمایا تھا ○ جب ہم نے

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو احسانِ الٰہی کی یاد دہانی

اِلٰۤی اُمِّكَ مَا یُوْحٰۤی ﴿۳۸﴾ اَنِ اقْذِفِیْهِ فِی التَّابُوْتِ

اِلٰۤی اُمِّكَ	مَا	یُوْحٰۤی ﴿۳۸﴾	اَنِ	اقْذِفِیْهِ	فِی التَّابُوْتِ
تمہاری ماں کی طرف	جو	الہام کیا جانا تھا	کہ	تو رکھ دے اس (بچے) کو	صندوق میں

تمہاری ماں کے دل میں وہ بات ڈال دی جو اس کے دل میں ڈالی جانی تھی ○ کہ اس بچے کو صندوق میں رکھ کر

بچپن میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حفاظت کا خدائی انتظام

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور سے قوت اور مدد حاصل کرنا نہ توکل کے خلاف ہے اور نہ توحید کے منافی ہے۔

2 ...... معلوم ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام اتنا بلند ہے کہ ان کی دعا سے ان کے بھائی حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ نے نبوت جیسا عظیم منصب عطا فرما دیا۔ 3 ...... وحی صرف انبیاء کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف ہوتی ہے اور قرآنِ مجید میں جہاں بھی وحی کا لفظ غیر نبی کے لئے آیا ہے وہاں اس سے "الہام کرنا" مراد ہوتا ہے۔

فَاقْذِفِيْهِ فِي الْيَمِّ فَلْيُلْقِهِ الْيَمُّ بِالسَّاحِلِ

فَاقْذِفِيْهِ	فِي الْيَمِّ	فَلْيُلْقِهِ	الْيَمُّ	بِالسَّاحِلِ
پھر ڈال دے اس (صندوق) کو	دریا میں	پھر ڈال دے گا اسے	دریا	کنارے پر

دریا میں ڈال دے پھر دریا اسے کنارے پر ڈال دے گا

يَاْخُذْهُ عَدُوٌّ لِّيْ وَ عَدُوٌّ لَّهٗ ؕ وَ اَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً

يَاْخُذْهُ	عَدُوٌّ لِّيْ	وَ	عَدُوٌّ لَّهٗ	وَ	اَلْقَيْتُ	عَلَيْكَ	مَحَبَّةً (1)
(تاکہ) اٹھالے اسے	میرا دشمن	اور	اس کا دشمن	اور	میں نے ڈالی	تجھ پر	محبت

تاکہ اسے وہ اٹھالے جو میرا دشمن ہے اور اس کا (بھی) دشمن ہے اور میں نے تم پر اپنی طرف سے

مِّنِّيْ ۚ وَ لِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾ اِذْ

مِّنِّيْ	وَ	لِتُصْنَعَ (2)	عَلٰى عَيْنِيْ ﴿۳۹﴾	اِذْ
اپنی طرف سے	اور	تاکہ تجھے تیار کیا جائے (پرورش کی جائے)	میری نگاہ کے سامنے	جب

محبت ڈالی اور تاکہ میری نگاہ کے سامنے تمہاری پرورش کی جائے ○ جب

تَمْشِيْۤ اُخْتُكَ فَتَقُوْلُ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَنْ

تَمْشِيْۤ	اُخْتُكَ	فَتَقُوْلُ	هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلٰى	مَنْ
چلتی جا رہی تھی	تیری بہن	پھر وہ کہنے لگی	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) پر	جو

تیری بہن چلتی جا رہی تھی پھر وہ کہنے لگی: کیا میں تمہیں ایسی عورت کی طرف رہنمائی کروں جو

يَّكْفُلُهٗ ؕ فَرَجَعْنٰكَ اِلٰۤى اُمِّكَ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا

يَّكْفُلُهٗ	فَرَجَعْنٰكَ	اِلٰۤى اُمِّكَ	كَيْ	تَقَرَّ	عَيْنُهَا
اپنے ذمے لے اس (بچے) کو	تو ہم نے لوٹا دیا تجھے	تیری ماں کی طرف	تاکہ	ٹھنڈی ہو	اس کی آنکھ

اس بچہ کی دیکھ بھال کرے تو ہم تجھے تیری ماں کے پاس پھیر لائے تاکہ اس کی آنکھ ٹھنڈی ہو

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی والدہ کی طرف لوٹانے کی خدائی تدبیر

وقف لازم

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حال یہ تھا کہ جو آپ کو دیکھتا اس کے دل میں آپ کی محبت پیدا ہو جاتی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ مخلوق میں محبوب اور مقبول ہونا بھی بعض انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔ ہمارے حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ مخلوق کے محبوب ہیں اور یہ محبوبیت بھی حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معجزہ ہے۔

2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی پرورش کا انتظام بھی خود فرما دیتا ہے۔

قبطی کے قتل کا واقعہ اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے امتحانات

وَ لَا تَحْزَنَ ۬ؕ وَ قَتَلْتَ نَفْسًا فَنَجَّیْنٰكَ مِنَ الْغَمِّ

وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	قَتَلْتَ	نَفْسًا	فَنَجَّیْنٰكَ	مِنَ الْغَمِّ
اور	وہ غم نہ کرے	اور	تم نے قتل کردیا	ایک آدمی (کو)	تو ہم نے نجات دی تجھے	غم سے

اور وہ غمگین نہ ہو اور تم نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تو ہم نے تمہیں غم سے نجات دی

وَ فَتَنّٰكَ فُتُوْنًا ۬ؕ فَلَبِثْتَ سِنِیْنَ فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ ۬ۙ ثُمَّ جِئْتَ

وَ	فَتَنّٰكَ	فُتُوْنًا	فَلَبِثْتَ	سِنِیْنَ	فِیْۤ اَهْلِ مَدْیَنَ	ثُمَّ	جِئْتَ
اور	ہم نے آزمایا تجھے	خوب آزمانا	پھر تم رہے	کئی سال	مدین والوں میں	پھر	تم آئے

اور تمہیں اچھی طرح آزمایا پھر تم کئی برس مدین والوں میں رہے پھر اے موسیٰ!

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خصوصی انتخاب

عَلٰى قَدَرٍ یّٰمُوْسٰى (۴۰) وَ اصْطَنَعْتُكَ لِنَفْسِیْ (۴۱) ۚ اِذْهَبْ اَنْتَ

عَلٰى قَدَرٍ	یّٰمُوْسٰى (۴۰)	وَ	اصْطَنَعْتُكَ (1)	لِنَفْسِیْ (۴۱)	اِذْهَبْ	اَنْتَ
ایک معین وقت، وعدے پر	اے موسیٰ	اور	میں نے بنایا تجھے	اپنی ذات کے لئے	جاؤ	تم

تم ایک مقررہ وعدے پر حاضر ہوگئے ○ اور میں نے تجھے خاص اپنی ذات کیلئے بنایا ○ تم اور

سرکش فرعون کی طرف جانے کا حکم اور نرمی کی تاکید

وَ اَخُوْكَ بِاٰیٰتِیْ وَ لَا تَنِیَا فِیْ ذِكْرِیْ (۴۲) ۚ اِذْهَبَاۤ

وَ	اَخُوْكَ	بِاٰیٰتِیْ	وَ	لَا تَنِیَا	فِیْ ذِكْرِیْ (۴۲)	اِذْهَبَاۤ
اور	تمہارا بھائی	میری نشانیوں کے ساتھ	اور	دونوں سستی نہ کرنا	میری یاد میں	تم دونوں جاؤ

تمہارا بھائی دونوں میری نشانیاں لے کر جاؤ اور میری یاد میں سستی نہ کرنا ○ دونوں

اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى (۴۳) ۚۖ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	طَغٰى (۴۳)	فَقُوْلَا	لَهٗ	قَوْلًا لَّیِّنًا (2)	لَّعَلَّهٗ
فرعون کی طرف	بیشک وہ	اس نے سرکشی کی (ہے)	تو تم کہنا	اس سے	نرم بات	شاید وہ

فرعون کی طرف جاؤ بیشک اس نے سرکشی کی ہے ○ تو تم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید

(1)...... یہ آیت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں انتہائی عظمت کی دلیل ہے۔ (2)...... دین کی تبلیغ نرمی کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اس طریقے سے یہ امید زیادہ ہوتی ہے کہ سامنے والا نصیحت قبول کرلے۔ نیز یاد رہے کہ دین کی تبلیغ کے علاوہ دیگر دینی اور دنیوی معاملات میں بھی جہاں تک ممکن ہو نرمی سے ہی کام لینا چاہئے کہ جو فائدہ نرمی کرنے سے ہو سکتا ہے وہ سختی کرنے سے حاصل کرنا مشکل ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: بیشک جس چیز میں نرمی ہو تو وہ اسے مزین کر دیتی ہے اور جس چیز سے نرمی نکال لی جائے تو اسے عیب دار کر دیتی ہے۔ (مسلم، ص۱۳۹۸، الحدیث: (۷۸) ۲۵۹۴)

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف سے ایک اندیشہ کا اظہار

يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى ﴿۴۴﴾ قَالَا رَبَّنَاۤ اِنَّنَا

يَتَذَكَّرُ	اَوْ	يَخْشٰى ﴿۴۴﴾	قَالَا	رَبَّنَاۤ	اِنَّنَا
نصیحت قبول کرلے	یا	ڈر جائے	انہوں نے عرض کی	اے ہمارے رب	بیشک ہم

وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے ○ دونوں نے عرض کیا: اے ہمارے رب! بیشک ہم

نَخَافُ اَنْ يَّفْرُطَ عَلَيْنَاۤ اَوْ اَنْ يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾

نَخَافُ	اَنْ	يَّفْرُطَ[1]	عَلَيْنَاۤ	اَوْ	اَنْ	يَّطْغٰى ﴿۴۵﴾
ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	وہ زیادتی کرے گا	ہم پر	یا	یہ کہ	وہ سرکشی سے پیش آئے گا

اس بات سے ڈرتے ہیں کہ وہ ہم پر زیادتی کرے گا یا سرکشی سے پیش آئے گا ○

قَالَ لَا تَخَافَاۤ اِنَّنِيْ مَعَكُمَاۤ اَسْمَعُ وَ اَرٰى ﴿۴۶﴾

قَالَ	لَا تَخَافَاۤ	اِنَّنِيْ	مَعَكُمَاۤ	اَسْمَعُ	وَ	اَرٰى ﴿۴۶﴾
فرمایا	تم ڈرو نہیں	بیشک میں	تمہارے ساتھ (ہوں)	سن رہا ہوں	اور	دیکھ رہا ہوں

اللہ نے فرمایا: تم ڈرو نہیں، بیشک میں تمہارے ساتھ ہوں میں سن رہا ہوں اور دیکھ بھی رہا ہوں ○

فرعون کے پاس آمد اور بنی اسرائیل سے متعلق مطالبہ

فَاْتِيٰهُ فَقُوْلَاۤ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ

فَاْتِيٰهُ	فَقُوْلَاۤ	اِنَّا	رَسُوْلَا رَبِّكَ	فَاَرْسِلْ
پس تم جاؤ اس کے پاس	تو کہو	بیشک ہم	تیرے رب کے بھیجے ہوئے (ہیں)	تو تو بھیج دے

پس تم اس کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تیرے رب کے بھیجے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کو

مَعَنَا بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ ۙ۬ وَ لَا تُعَذِّبْهُمْ ؕ قَدْ

مَعَنَا	بَنِیْۤ اِسْرَآءِيْلَ	وَ	لَا تُعَذِّبْهُمْ	قَدْ
ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	اور	تکلیف نہ دے انہیں	بیشک

ہمارے ساتھ بھیج دے اور انہیں تکلیف نہ دے بیشک

1 ...... موذی انسان اور موذی جانوروں سے خوف کرنا شانِ نبوت اور توکل کے خلاف نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی طبیعت اور فطرت میں یہ چیز رکھی ہے کہ وہ ضرر دینے والی اور نقصان پہنچانے والی چیزوں سے ڈرتے ہیں۔ اس فطری خوف سے بچنا بہت دشوار ہے اس لئے یہ مذموم بھی نہیں ہے البتہ اس خوف کی بنا پر کلمۂ حق کہنے سے باز نہیں رہنا چاہئے جیسے موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے بہر حال فرعون کے دربار میں کلمۂ حق بلند کیا۔

جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّكَؕ وَ السَّلٰمُ عَلٰى مَنِ

مَنِ	عَلٰى	السَّلٰمُ (1)	وَ	مِّنْ رَّبِّكَ	جِئْنٰكَ بِاٰیَةٍ
جو	(اس) پر	سلامتی (ہو)	اور	تیرے رب کی طرف سے	ہم لائے ہیں تیرے پاس ایک نشانی

ہم تیرے رب کی طرف سے ایک نشانی لائے ہیں اور اس پر سلامتی ہو جو

اتَّبَعَ الْهُدٰى ﴿۴۷﴾ اِنَّا قَدْ اُوْحِیَ اِلَیْنَاۤ اَنَّ الْعَذَابَ

الْعَذَابَ	اَنَّ	اِلَیْنَاۤ	اُوْحِیَ	قَدْ	اِنَّا	الْهُدٰى ﴿۴۷﴾	اتَّبَعَ
عذاب	کہ	ہماری طرف	وحی کی جاتی ہے	تحقیق	بیشک	ہدایت (کی)	پیروی کرے

ہدایت کی پیروی کرے ○ بیشک ہماری طرف وحی ہوتی ہے کہ عذاب

عذاب الٰہی کے مستحق لوگوں کی طرف اشارہ

عَلٰى مَنْ كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾ قَالَ فَمَنْ

فَمَنْ	قَالَ	تَوَلّٰى ﴿۴۸﴾	وَ	كَذَّبَ	مَنْ	عَلٰى
تو کون (ہے)	فرعون نے کہا	منہ پھیرے	اور	جھٹلائے	جو	(اس) پر (ہے)

اس پر ہے جو جھٹلائے اور منہ پھیرے ○ فرعون بولا: اے موسیٰ!

فرعون کا رب سے متعلق سوال اور حضرت موسیٰ کا جواب

رَّبُّكُمَا یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾ قَالَ رَبُّنَا الَّذِیْۤ اَعْطٰى

اَعْطٰى	الَّذِیْۤ	رَبُّنَا	قَالَ	یٰمُوْسٰى ﴿۴۹﴾	رَّبُّكُمَا
عطا کی	(وہ ہے) جس نے	ہمارا رب	(موسیٰ نے) فرمایا	اے موسیٰ	تم دونوں کا رب

تو تم دونوں کا رب کون ہے؟ ○ موسیٰ نے فرمایا: ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو

كُلَّ شَیْءٍ خَلْقَهٗ ثُمَّ هَدٰى ﴿۵۰﴾ قَالَ فَمَا

فَمَا	قَالَ	هَدٰى ﴿۵۰﴾	ثُمَّ	خَلْقَهٗ	كُلَّ شَیْءٍ
تو کیا (ہے)	(فرعون نے) کہا	راہ دکھائی	پھر	اس کی خاص شکل و صورت	ہر چیز (کو)

اس کی خاص شکل و صورت دی پھر راہ دکھائی ○ فرعون بولا:

1 ...... ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم کفار کو سلام نہ کریں اور اگر وہ سلام کریں تو انہیں جواب دے سکتے ہیں البتہ جواب میں صرف عَلَیْکُمْ کہا جائے اور اگر کسی ایسی جگہ سے گزر نا ہو جہاں مسلمان اور کافر دونوں ہوں تو اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ کہیں اور مسلمانوں پر سلام کا ارادہ کریں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یوں کہیں "اَلسَّلَامُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى"۔

اللہ تعالیٰ کے رب ہونے کے دلائل

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾ قَالَ عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّیْ فِیْ كِتٰبٍۚ

بَالُ الْقُرُوْنِ الْاُوْلٰى ﴿۵۱﴾	قَالَ	عِلْمُهَا	عِنْدَ رَبِّیْ	فِیْ كِتٰبٍ (1)
پہلی قوموں کا حال	فرمایا	اس کا علم	میرے رب کے پاس (ہے)	ایک کتاب میں

پہلی قوموں کا کیا حال ہے ؟○ موسیٰ نے فرمایا: ان کا علم میرے رب کے پاس ایک کتاب میں ہے،

لَا یَضِلُّ رَبِّیْ وَ لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ

لَا یَضِلُّ	رَبِّیْ	وَ	لَا یَنْسَى ﴿۵۲﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ
نہ بھٹکتا ہے	میرا رب	اور	نہ بھولتا ہے	وہ جس نے	بنایا	تمہارے لیے

میرا رب نہ بھٹکتا ہے اور نہ بھولتا ہے ○ وہ جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ مَهْدًا وَّ سَلَكَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ

الْاَرْضَ	مَهْدًا	وَّ	سَلَكَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	وَّ	اَنْزَلَ
زمین (کو)	بچھونا	اور	آسان کردیئے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	اور	نازل کیا

زمین کو بچھونا بنایا اور تمہارے لیے اس میں راستے آسان کردیئے اور آسمان سے

مِنَ السَّمَآءِ مَآءًؕ فَاَخْرَجْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾

مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخْرَجْنَا	بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿۵۳﴾
آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس (پانی) سے	جوڑے	مختلف قسم کی نباتات کے

پانی نازل فرمایا تو ہم نے اس سے مختلف قسم کی نباتات کے جوڑے نکالے ○

كُلُوْا وَ ارْعَوْا اَنْعَامَكُمْؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

كُلُوْا (2)	وَ	ارْعَوْا	اَنْعَامَكُمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
تم کھاؤ	اور	چراؤ	اپنے مویشیوں (کو)	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تم کھاؤ اور اپنے مویشیوں کو چراؤ، بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعون کو جو جواب دیا کہ "اس کا علم لوحِ محفوظ میں ہے" اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ آپ کو گزشتہ قوموں کے حالات معلوم نہ تھے بلکہ وجہ یہ تھی کہ وہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو موضوع بدل کر تبلیغِ دین سے نہ پھیر سکے۔ یہ تبلیغِ دین کا ادب ہے کہ بات کو موضوع پر محدود رکھیں۔

2...... اس آیت میں جو حکم دیا گیا ہے یہ اباحت اور اللہ تعالیٰ کی نعمت یاد دلانے کے لئے ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے یہ نباتات تمہارے لئے اس طور پر نکالی ہیں کہ انہیں کھانا اور اپنے جانوروں کو چرانا تمہارے لئے مباح وجائز ہے۔

زمین سے پیدائش، اسی میں لوٹنا اور اسی سے دوبارہ نکلنا

لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾ ع مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِیْهَا نُعِیْدُكُمْ

نُعِیْدُكُمْ	فِیْهَا	وَ	خَلَقْنٰكُمْ (1)	مِنْهَا	لِّاُولِی النُّهٰى ﴿۵۴﴾
ہم لوٹائیں گے تمہیں	اسی میں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	اس (زمین) سے	عقل والوں کے لئے

نشانیاں ہیں ○ ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لوٹائیں گے

نشانیاں دیکھنے کے باوجود فرعون کا حال

وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ وَ لَقَدْ اَرَیْنٰهُ

اَرَیْنٰهُ	لَقَدْ	وَ	تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾	نُخْرِجُكُمْ	مِنْهَا	وَ
ہم نے دکھائیں اسے	ضرور بیشک	اور	دوسری بار	ہم نکالیں گے تمہیں	اسی سے	اور

اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے ○ اور بیشک ہم نے اس کو

فرعون کی ایک سیاسی چال

اٰیٰتِنَا كُلَّهَا فَكَذَّبَ وَ اَبٰى ﴿۵۶﴾ قَالَ اَجِئْتَنَا

اَجِئْتَنَا	قَالَ	اَبٰى ﴿۵۶﴾	وَ	فَكَذَّبَ	اٰیٰتِنَا كُلَّهَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	فرعون بولا	نہ مانا	اور	تو اس نے جھٹلایا	اپنی تمام نشانیاں

اپنی سب نشانیاں دکھائیں تو اس نے جھٹلایا اور نہ مانا ○ کہنے لگا: اے موسیٰ!

لِتُخْرِجَنَا مِنْ اَرْضِنَا بِسِحْرِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾

یٰمُوْسٰى ﴿۵۷﴾	بِسِحْرِكَ (3)	مِنْ اَرْضِنَا	لِتُخْرِجَنَا (2)
اے موسیٰ	اپنے جادو کے ذریعے	ہماری زمین سے	تاکہ نکال دو ہمیں

کیا تم ہمارے پاس اس لیے آئے ہو کہ ہمیں اپنے جادو کے ذریعے ہماری سرزمین سے نکال دو ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مقابلے کا چیلنج

فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ مِّثْلِهٖ فَاجْعَلْ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ

بَیْنَنَا وَ بَیْنَكَ	فَاجْعَلْ	مِّثْلِهٖ	فَلَنَاْتِیَنَّكَ بِسِحْرٍ
ہمارے اور اپنے درمیان	تو تم مقرر کرلو	اسی کے جیسا	تو ضرور ہم لائیں گے تمہارے پاس جادو

تو ضرور ہم بھی تمہارے آگے ویسا ہی جادو لائیں گے تو ہمارے درمیان اور اپنے درمیان

1 ...... میت کی تدفین کے وقت یہ آیت پڑھی جائے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ تختے لگانے کے بعد جب مٹی ڈالی جائے تو سرہانے کی طرف دونوں ہاتھوں سے تین بار مٹی ڈالیں اور پہلی بار کہیں "مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ" دوسری بار کہیں "وَفِیْهَا نُعِیْدُكُمْ" اور تیسری بار کہیں "وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى"۔ 2 ...... فرعون حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر سمجھ تو گیا تھا کہ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حق پر ہیں اور جادوگر نہیں ہیں لیکن اس نے اپنی سلطنت بچانے کے لئے یہ سیاسی چال چلی کہ لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزے کو جادو قرار دیدیا اور کہا کہ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقصد صرف ←

مَوْعِدًا لَّا نُخْلِفُهٗ نَحْنُ وَ لَاۤ اَنْتَ مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾

مَوْعِدًا	لَّا نُخْلِفُهٗ	نَحْنُ	وَ	لَاۤ	اَنْتَ	مَكَانًا سُوًى ﴿۵۸﴾
ایک وعدہ	خلاف ورزی نہ کریں اس کی	ہم	اور	نہ	تم	(وہ) جگہ ہموار، برابر فاصلے (پر ہو)

ایک وعدہ مقرر کرلو جس کی خلاف ورزی نہ ہم کریں اور نہ تم۔ ایسی جگہ جو برابر فاصلے پر ہو ○

قَالَ مَوْعِدُكُمْ يَوْمُ الزِّيْنَةِ وَ اَنْ يُّحْشَرَ النَّاسُ

قَالَ	مَوْعِدُكُمْ	يَوْمُ الزِّيْنَةِ (1)	وَ	اَنْ	يُّحْشَرَ	النَّاسُ
موسیٰ نے فرمایا	تمہارے وعدے کا وقت	زینت (میلے) کا دن (ہے)	اور	یہ کہ	جمع کرلئے جائیں	لوگ

موسیٰ نے فرمایا: تمہارے وعدے کا وقت میلے کا دن ہے اور یہ کہ لوگ دن چڑھے

فرعون کے چیلنج کا فوری جواب

ضُحًى ﴿۵۹﴾ فَتَوَلّٰى فِرْعَوْنُ فَجَمَعَ كَيْدَهٗ ثُمَّ اَتٰى ﴿۶۰﴾ قَالَ

ضُحًى ﴿۵۹﴾	فَتَوَلّٰى	فِرْعَوْنُ	فَجَمَعَ	كَيْدَهٗ	ثُمَّ	اَتٰى ﴿۶۰﴾	قَالَ
دن چڑھے	تو منہ پھیر کر چلا گیا	فرعون	تو جمع کرنے لگا	اپنے مکروفریب	پھر	آیا	فرمایا

جمع کرلئے جائیں ○ تو فرعون منہ پھیر کر چلا گیا تو اپنے مکروفریب کو جمع کرنے لگا پھر آیا ○ ان سے

مقابلے کے لئے فرعون کی تیاری

لَهُمْ مُّوْسٰى وَيْلَكُمْ لَا تَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا

لَهُمْ	مُّوْسٰى	وَيْلَكُمْ	لَا تَفْتَرُوْا	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا
ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تمہاری خرابی ہو	تم نہ باندھو	اللہ پر	جھوٹ

موسیٰ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو، تم اللہ پر جھوٹ نہ باندھو

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جادوگروں کو نصیحت

فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ ۚ وَ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰى ﴿۶۱﴾

فَيُسْحِتَكُمْ	بِعَذَابٍ	وَ	قَدْ	خَابَ	مَنِ	افْتَرٰى ﴿۶۱﴾
ورنہ وہ ہلاک کردے گا تمہیں	عذاب سے	اور	بیشک	ناکام ہوا وہ	جس نے	بہتان باندھا

ورنہ وہ تمہیں عذاب سے ہلاک کردے گا اور بیشک وہ ناکام ہوا جس نے جھوٹ باندھا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہمیں ہماری زمین سے نکال کر خود اقتدار سنبھالنا ہے۔ 3...... جادو وہ علم ہے جس سے کسی شخص کو ایسی مہارت حاصل ہو جاتی ہے جس سے وہ ایسے عجیب و غریب افعال پر قادر ہو جاتا ہے جس کے اسباب پوشیدہ ہوتے ہیں۔ (رد المحتار، ۱/۱۱۱)

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... شرعی ضرورت کے وقت مسلمان کو کفار کے میلے میں جانا جائز ہے اور شرعی ضرورت کے علاوہ تجارت یا کسی اور غرض سے جانے کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ میلہ کفار کا مذہبی ہے جس میں جمع ہو کر اعلانِ کفر اور شرکیہ رسمیں ادا کریں تو تجارت کی غرض سے بھی جانا ناجائز و مکروہِ تحریمی ہے اور اگر وہ مجمع کفار کا مذہبی (مزید اگلے صفحہ پر)

جادوگروں کا اختلاف اور خفیہ مشورہ

فَتَنَازَعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ وَ اَسَرُّوا

فَتَنَازَعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	بَیْنَهُمْ	وَ	اَسَرُّوا
تو وہ اختلاف کرنے لگے	اپنے معاملہ (میں)	اپنے درمیان	اور	انہوں نے چھپ کر کیا

تو وہ اپنے معاملہ میں باہم مختلف ہو گئے اور انہوں نے چھپ کر

النَّجْوٰى (٦٢) قَالُوْۤا اِنْ هٰذٰىنِ لَسٰحِرٰنِ یُرِیْدٰنِ اَنْ

النَّجْوٰى (٦٢)	قَالُوْۤا	اِنْ	هٰذٰىنِ	لَسٰحِرٰنِ	یُرِیْدٰنِ	اَنْ
مشورہ	کہنے لگے	بیشک	یہ دونوں	ضرور جادوگر (ہیں)	وہ چاہتے ہیں	کہ

مشورہ کیا۔ کہنے لگے: بیشک یہ دونوں یقیناً جادوگر ہیں، یہ چاہتے ہیں کہ

یُّخْرِجٰكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهِمَا وَ یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى (٦٣)

یُّخْرِجٰكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ	بِسِحْرِهِمَا	وَ	یَذْهَبَا بِطَرِیْقَتِكُمُ الْمُثْلٰى (٦٣)
نکال دیں تمہیں	تمہاری زمین سے	اپنے جادو کے ذریعے	اور	تمہارا بہت شرف والا دین لے جائیں

تمہیں تمہاری سرزمین سے اپنے جادو کے زور سے نکال دیں اور تمہارا بہت شرف و بزرگی والا دین لے جائیں۔

فَاَجْمِعُوْا كَیْدَكُمْ ثُمَّ ائْتُوْا صَفًّاۚ وَ قَدْ اَفْلَحَ الْیَوْمَ

فَاَجْمِعُوْا	كَیْدَكُمْ	ثُمَّ	ائْتُوْا	صَفًّا	وَ	قَدْ	اَفْلَحَ	الْیَوْمَ
تو تم جمع کرلو	اپنا داؤ	پھر	آجاؤ	صف (بنا کر)	اور	بیشک	وہ کامیاب ہوگا	آج

تو تم اپنا داؤ جمع کرلو پھر صف باندھ کر آجاؤ اور بیشک آج وہی کامیاب ہوگا

مقابلے کی ابتداء سے متعلق جادوگروں کی گزارش

مَنِ اسْتَعْلٰى (٦٤) قَالُوْا یٰمُوْسٰۤى اِمَّاۤ اَنْ تُلْقِیَ وَ اِمَّاۤ

مَنِ	اسْتَعْلٰى (٦٤)	قَالُوْا	یٰمُوْسٰۤى	اِمَّاۤ	اَنْ	تُلْقِیَ [1]	وَ	اِمَّاۤ
جو	غالب رہا	انہوں نے کہا	اے موسیٰ	یا	یہ کہ	تم (عصا نیچے) ڈالو	اور	یا

جو غالب آئے گا۔ انہوں نے کہا: اے موسیٰ! یا تم (عصا نیچے) ڈالو یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بلکہ صرف لہو ولعب کا میلہ ہے تو محض تجارت کی غرض سے جانا فی نفسہٖ ناجائز و ممنوع نہیں جبکہ وہاں جانے سے کسی گناہ کا ارتکاب نہ کرنا پڑے۔ پھر بھی کراہت سے خالی نہیں کہ وہ لوگ ہر وقت معاذَ اللہ لعنت اترنے کا محل ہیں اس لئے اُن سے دوری ہی بہتر ہے۔

1 ...... جادوگروں نے ادب کی وجہ سے مقابلے کی ابتداء کرنا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی رائے مبارک پر چھوڑا اور اس کی برکت سے آخر کار اللہ تعالیٰ نے انہیں ایمان کی دولت سے مشرف فرما دیا۔

جادوگروں کا کرتب

اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى ﴿٦٥﴾ قَالَ بَلْ اَلْقُوْا ۚ فَاِذَا

اَنْ	نَّكُوْنَ	اَوَّلَ	مَنْ	اَلْقٰى ﴿٦٥﴾	قَالَ	بَلْ	اَلْقُوْا (1)	فَاِذَا
یہ کہ	ہم ہوں	پہلے	جو	ڈالے	فرمایا	بلکہ	تم ڈالو	تو اچانک

ہم پہلے ڈالتے ہیں ○ موسیٰ نے فرمایا: بلکہ تمہی ڈالو تو اچانک

حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا

حِبَالُهُمْ	وَ	عِصِيُّهُمْ	يُخَيَّلُ	اِلَيْهِ	مِنْ سِحْرِهِمْ	اَنَّهَا
ان کی رسیاں	اور	ان کی لاٹھیاں	خیال ہوا	اس کی طرف (کو)	ان کے جادو سے	کہ وہ

ان کی رسیاں اور لاٹھیاں ان کے جادو کے زور سے موسیٰ کے خیال میں یوں لگیں کہ

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا خوفزدہ ہونا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تسلی اور غلبہ کی بشارت

تَسْعٰى ﴿٦٦﴾ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾ قُلْنَا لَا تَخَفْ

تَسْعٰى ﴿٦٦﴾	فَاَوْجَسَ	فِيْ نَفْسِهٖ	خِيْفَةً (2)	مُّوْسٰى ﴿٦٧﴾	قُلْنَا	لَا تَخَفْ
دوڑ رہی ہیں	تو محسوس کیا	اپنے دل میں	خوف	موسیٰ (نے)	ہم نے فرمایا	تم ڈرو نہیں

وہ دوڑ رہی ہیں ○ تو موسیٰ نے اپنے دل میں خوف محسوس کیا ○ تو ہم نے فرمایا: ڈرو نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾ وَ اَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ

اِنَّكَ	اَنْتَ	الْاَعْلٰى ﴿٦٨﴾	وَ	اَلْقِ	مَا	فِيْ يَمِيْنِكَ
بیشک تم	تم (ہی)	غالب (ہو)	اور	تم ڈال دو	(اسے) جو	تمہارے دائیں ہاتھ میں (ہے)

بیشک تم ہی غالب ہو ○ اور تم بھی اسے ڈال دو جو تمہارے دائیں ہاتھ میں ہے

تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا ؕ اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سٰحِرٍ ؕ

تَلْقَفْ	مَا	صَنَعُوْا	اِنَّمَا	صَنَعُوْا	كَيْدُ سٰحِرٍ
وہ نگل جائے گا	(وہ چیزیں) جو	انہوں نے بنائیں	بیشک جو	انہوں نے بنایا	(وہ) جادوگر کا فریب (ہے)

وہ ان کی بنائی ہوئی چیزوں کو نگل جائے گا۔ بیشک جو انہوں نے بنایا ہے وہ تو صرف جادوگروں کا مکر وفریب ہے

1...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جادوگروں سے یہ اس لئے فرمایا کہ اُن کے پاس جو کچھ جادو کے مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کرلیں اس کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کردے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ 2...... ایک قول یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی ذات کے حوالے سے نہیں بلکہ قوم کے بارے میں یہ خوف ہوا کہ کہیں کچھ لوگ معجزہ دیکھنے سے پہلے ہی اس نظر بندی کے گرویدہ نہ ہوجائیں اور معجزہ نہ دیکھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بشری تقاضے کے مطابق آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دل میں خوف محسوس کیا۔

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

وَ لَا يُفْلِحُ السّٰحِرُ حَيْثُ اَتٰى ﴿٦٩﴾ فَاُلْقِيَ السَّحَرَةُ

وَ	لَا يُفْلِحُ	السّٰحِرُ	حَيْثُ	اَتٰى ﴿٦٩﴾	فَاُلْقِيَ	السَّحَرَةُ
اور	کامیاب نہیں ہوتا	جادوگر	جہاں (بھی)	آجائے	تو گرادیئے گئے	جادوگر

اور جادوگر کامیاب نہیں ہوتا جہاں بھی آجائے ○ تو سب جادوگر سجدے میں

سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿٧٠﴾ قَالَ

سُجَّدًا	قَالُوْٓا	اٰمَنَّا (1)	بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى ﴿٧٠﴾	قَالَ
سجدہ (میں)	وہ کہنے لگے	ہم ایمان لائے	موسیٰ اور ہارون کے رب پر	(فرعون نے) کہا

گرادیئے گئے، وہ کہنے لگے: ہم ہارون اور موسیٰ کے رب پر ایمان لائے ○ فرعون بولا:

جادوگروں کو فرعون کی سخت دھمکی

اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ؕ اِنَّهٗ

اٰمَنْتُمْ	لَهٗ	قَبْلَ	اَنْ	اٰذَنَ	لَكُمْ	اِنَّهٗ
(کیا) تم ایمان لے آئے	اس پر	(اس سے) پہلے	کہ	میں اجازت دوں	تمہیں	بیشک وہ

کیا تم اس پر ایمان لائے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں، بیشک وہ

لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِيْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَاُقَطِّعَنَّ اَيْدِيَكُمْ

لَكَبِيْرُكُمُ (2)	الَّذِيْ	عَلَّمَكُمُ	السِّحْرَ	فَلَاُقَطِّعَنَّ	اَيْدِيَكُمْ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	جس نے	سکھایا تمہیں	جادو	تو ضرور میں کاٹ دوں گا	تمہارے ہاتھ

تمہارا بڑا ہے جس نے تم سب کو جادو سکھایا تو مجھے قسم ہے میں ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ

وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ؗ

وَ	اَرْجُلَكُمْ	مِّنْ خِلَافٍ	وَّ	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ	فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ
اور	تمہارے پاؤں	مخالف طرف سے	اور	ضرور میں سولی دوں گا تمہیں	کھجور کے تنوں میں (پر)

اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور تمہیں کھجور کے تنوں پر پھانسی دیدوں گا

1...... سبحانَ اللہ! کیا عجیب حال تھا کہ جن لوگوں نے ابھی کفر و انکار اور سرکشی کے لئے رسیاں اور لاٹھیاں ڈالی تھیں، ابھی معجزہ دیکھ کر انہوں نے شکر و سجود کے لئے اپنے سر جھکا دیئے اور اپنی گردنیں ڈال دیں۔ 2...... جادوگروں کو ایمان لاتا دیکھ کر فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کا بڑا استاد قرار دیا اور جادوگروں کو دھمکی دی کہ میں تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ کر تمہیں سولی چڑھا دوں گا۔ فرعون نے لوگوں کے سامنے جادوگروں کی شکست کو سازش کے انداز میں پیش کیا کہ موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان جادوگروں کے بڑے ہیں اور سازش کے ذریعے جادوگر جان بوجھ کر ہارے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جادو گروں کا جرأت مندانہ جواب

وَ لَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَاۤ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى ﴿۷۱﴾

وَ	لَتَعْلَمُنَّ	اَیُّنَاۤ (1)	اَشَدُّ	عَذَابًا	وَّ	اَبْقٰى ﴿۷۱﴾
اور	ضرور تم جان جاؤ گے	ہم میں کون	زیادہ سخت (ہے)	عذاب (دینے میں)	اور	زیادہ باقی رہنے والا

اور ضرور تم جان جاؤ گے کہ ہم میں کس کا عذاب زیادہ شدید اور زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

قَالُوْا لَنْ نُّؤْثِرَكَ عَلٰى مَا جَآءَنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ

قَالُوْا	لَنْ نُّؤْثِرَكَ	عَلٰى	مَا	جَآءَنَا	مِنَ الْبَیِّنٰتِ
انہوں نے کہا	ہم ہرگز ترجیح نہ دیں گے تجھے	(اس) پر	جو	آیا ہمارے پاس	روشن دلیلوں سے

انہوں نے کہا: ہم ان روشن دلیلوں پر ہرگز تجھے ترجیح نہ دیں گے جو ہمارے پاس آئی ہیں۔

وَ الَّذِیْ فَطَرَنَا فَاقْضِ مَاۤ اَنْتَ قَاضٍؕ اِنَّمَا

وَالَّذِیْ	فَطَرَنَا	فَاقْضِ	مَاۤ	اَنْتَ	قَاضٍ (2)	اِنَّمَا
(اس کی) قسم جس نے	ہمیں پیدا کیا	تو کرلے	جو	تو	کرنے والا (ہے)	صرف

ہمیں اپنے پیدا کرنے والے کی قسم! تو تُو جو کرنے والا ہے کرلے۔ تو

تَقْضِیْ هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَاؕ ﴿۷۲﴾ اِنَّاۤ اٰمَنَّا بِرَبِّنَا

تَقْضِیْ	هٰذِهِ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا ﴿۷۲﴾	اِنَّاۤ	اٰمَنَّا	بِرَبِّنَا
تو کرے گا	اس دنیا کی زندگی (میں)	بیشک	ہم ایمان لائے	اپنے رب پر

اس دنیا کی زندگی میں ہی تو کرے گا ○ بیشک ہم اپنے رب پر ایمان لائے

لِیَغْفِرَ لَنَا خَطٰیٰنَا وَ مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ مِنَ السِّحْرِؕ

لِیَغْفِرَ	لَنَا	خَطٰیٰنَا	وَ	مَاۤ اَكْرَهْتَنَا عَلَیْهِ	مِنَ السِّحْرِ
تاکہ وہ بخش دے	ہمارے لئے	ہماری خطائیں	اور	وہ جس پر تونے مجبور کیا ہمیں	جادو سے

تاکہ وہ ہماری خطائیں اور وہ جادو بخش دے جس پر تونے ہمیں مجبور کیا تھا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں تاکہ موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو غلبہ مل جائے۔ یہاں بھی فرعون نے سیاسی چال چل کر اپنی شکست کی ذلت سے بچنے کی کوشش کی ہے۔ 1 ...... اس سے فرعون ملعون کی مراد یہ تھی کہ اس کا عذاب سخت تر ہے یا ربُّ العالمین کا عذاب زیادہ سخت ہے۔ 2 ...... جادوگروں نے مومن ہوکر فرعون سے کہہ دیا کہ جو ہو سکے تو کرلے ہمیں اس کی پرواہ نہیں، اس سے معلوم ہوا کہ مومن کامل کے دل میں خصوصاً ایمان کے معاملے میں جرأت ہوتی ہے اور وہ ایمان لانے کی صورت میں مخلوق کی طرف سے اذیت پہنچنے کی پرواہ نہیں کرتا۔ اس سے یہ بھی واضح ہوا کہ قادیانی کا نبی ہونا تو بڑی دور کی بات وہ تو مومن بھی نہیں تھا کیونکہ وہ لوگوں سے اتنا ڈرتا تھا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

رہنماؤں کو موعظہ

وَ اللّٰهُ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰى ﴿۷۳﴾ اِنَّهٗ مَنْ یَّاْتِ

وَ	اللّٰهُ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰى ﴿۷۳﴾	اِنَّهٗ	مَنْ	یَّاْتِ
اور	اللہ	بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	بیشک	جو	آئے گا

اور اللہ بہتر ہے اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ بیشک جو اپنے رب کے حضور

رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَؕ لَا یَمُوْتُ

رَبَّهٗ	مُجْرِمًا	فَاِنَّ	لَهٗ	جَهَنَّمَ	لَا یَمُوْتُ
اپنے رب (کے حضور)	مجرم (ہو کر)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم (ہے)	وہ مرے گا نہیں

مجرم ہو کر آئے گا تو ضرور اس کے لیے جہنم ہے جس میں نہ

فِیْهَا وَ لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾ وَ مَنْ یَّاْتِهٖ مُؤْمِنًا قَدْ

فِیْهَا	وَ	لَا یَحْیٰى ﴿۷۴﴾	وَ	مَنْ	یَّاْتِهٖ	مُؤْمِنًا	قَدْ
اس میں	اور	نہ زندہ رہے گا	اور	جو	آئے گا اس کے حضور	ایمان والا (ہو کر)	تحقیق

مرے گا اور نہ (ہی چین سے) زندہ رہے گا ○ اور جو اس کے حضور ایمان والا ہو کر آئے گا کہ

عملِ صالح کا صلہ

عَمِلَ الصّٰلِحٰتِ فَاُولٰٓىٕكَ لَهُمُ الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾ۙ

عَمِلَ	الصّٰلِحٰتِ (1)	فَاُولٰٓىٕكَ	لَهُمُ	الدَّرَجٰتُ الْعُلٰى ﴿۷۵﴾
اس نے عمل کئے (ہوں)	نیک	تو یہ لوگ	ان کے لئے	بلند درجات (ہیں)

اس نے نیک اعمال کئے ہوں تو ان کیلئے بلند درجات ہیں ○

جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاؕ

جَنّٰتُ عَدْنٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
ہمیشہ رہنے کے باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں

ہمیشہ رہنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہ ان کے خوف کی وجہ سے حج ہی نہ کر سکا۔ حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک اسے اللہ اور اس کا رسول سب سے زیادہ پیارے نہ ہوں یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جانا کفر کی طرف لوٹنے سے زیادہ پسند ہو۔ (مسند امام احمد، ۴/۲۱۲، الحدیث: ۱۳۱۵۰) 1 ...... قرآنِ مجید میں اکثر مقامات پر ایمان اور نیک اعمال دونوں کا ساتھ ساتھ ذکر ہوا ہے، اس سے معلوم ہوا کہ صحیح عقائد اور نیک اعمال دونوں ہونا ضروری ہیں۔ جس کے عقیدے میں خرابی ہوئی اور اس کا ایمان پر خاتمہ نہ ہوا تو اسے ہمیشہ کے لئے جہنم کے دردناک عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا اور جس کا عقیدہ صحیح ہوا اور ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا ← (بقیہ اگلے صفحے پر)

ع ۳ ۲۲ ۱۲

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کے ساتھ ہجرت کا حکم اور تسلی

وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا مَنْ تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾ وَ لَقَدْ اَوْحَيْنَاۤ

وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا	مَنْ	تَزَكّٰى ﴿٧٦﴾	وَ	لَقَدْ	اَوْحَيْنَاۤ
اور	یہ	جزا (ہے)	(اس کی) جو	پاک ہوا	اور	ضرور بیشک	ہم نے وحی کی

اور یہ اس کی جزا ہے جو پاک ہوا○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کی طرف

اِلٰى مُوْسٰۤى ۙ اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِیْ فَاضْرِبْ لَهُمْ

اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَسْرِ (1)	بِعِبَادِیْ	فَاضْرِبْ	لَهُمْ
موسیٰ کی طرف	کہ	راتوں رات لے چلو	میرے بندوں کو	پھر بنادو	ان کے لیے

وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو اور ان کے لیے

طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا ۙ لَّا تَخٰفُ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾

طَرِیْقًا فِی الْبَحْرِ یَبَسًا	لَّا تَخٰفُ	دَرَكًا	وَّ	لَا تَخْشٰى ﴿٧٧﴾
دریا میں خشک راستہ	تجھے ڈر نہ ہوگا	(فرعون کے) پانے (کا)	اور	نہ تجھے خطرہ ہوگا (ڈوبنے کا)

دریا میں خشک راستہ نکال دو۔ تجھے ڈر نہ ہوگا کہ فرعون پکڑ لے اور نہ تجھے خطرہ ہوگا○

فرعون اور اس کی فوجوں کا تعاقب اور غرقابی

فَاَتْبَعَهُمْ فِرْعَوْنُ بِجُنُوْدِهٖ فَغَشِیَهُمْ مِّنَ الْیَمِّ مَا

فَاَتْبَعَهُمْ	فِرْعَوْنُ	بِجُنُوْدِهٖ	فَغَشِیَهُمْ	مِّنَ الْیَمِّ	مَا
تو پیچھے چل پڑا ان کے	فرعون	اپنے لشکر کے ساتھ	تو ڈھانپ لیا انہیں	دریا سے (نے)	جیسا

تو فرعون اپنے لشکر کے ساتھ ان کے پیچھے چل پڑا تو انہیں دریا نے ڈھانپ لیا جیسا

فرعون گمراہ اور گمراہ گر تھا

غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾ ؕ وَ اَضَلَّ فِرْعَوْنُ قَوْمَهٗ وَ مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾

غَشِیَهُمْ ﴿٧٨﴾	وَ	اَضَلَّ	فِرْعَوْنُ	قَوْمَهٗ	وَ	مَا هَدٰى ﴿٧٩﴾ (2)
ڈھانپ لیا انہیں	اور	گمراہ کیا	فرعون (نے)	اپنی قوم (کو)	اور	راہ نہ دکھائی

انہیں ڈھانپ لیا○ اور فرعون نے اپنی قوم کو گمراہ کیا اور راہ نہ دکھائی○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لیکن اس نے نیک اعمال نہ کئے اور بروزِ قیامت رحمتِ الٰہی شاملِ حال نہ ہوئی تو اسے بھی عذابِ جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لہٰذا صحیح عقائد اور رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال دونوں اختیار کئے جائیں تاکہ جہنم کی سزا پائے بغیر جنت کی نعمتیں حاصل ہو سکیں۔ (1)...... دین کی حفاظت کے لئے ہجرت کرنا باعثِ فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص اپنی جان پر اور اپنے دین پر فتنہ کے اندیشے کی وجہ سے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صدیق لکھا جاتا ہے اور جب وہ مرے گا تو شہید کی موت مرے گا۔ (مسند الفردوس، ۳/۵۳۰، الحدیث: ۵۶۵۶) (2)...... قوم کے دینی اور دنیاوی نقصان یا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بنی اسرائیل کو احسانات الٰہی کی یاد دہانی اور تنبیہ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ مِّنْ عَدُوِّكُمْ وَ وٰعَدْنٰكُمْ

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	قَدْ	اَنْجَيْنٰكُمْ	مِّنْ عَدُوِّكُمْ	وَ	وٰعَدْنٰكُمْ
اے بنی اسرائیل	بیشک	ہم نے نجات دی تمہیں	تمہارے دشمن سے	اور	وعدہ کیا تم سے

اے بنی اسرائیل! بیشک ہم نے تمہیں تمہارے دشمن سے نجات دی اور تمہارے ساتھ

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَ السَّلْوٰى ﴿٨٠﴾ كُلُوْا

جَانِبَ الطُّوْرِ الْاَيْمَنَ	وَ	نَزَّلْنَا	عَلَيْكُمُ	الْمَنَّ	وَ	السَّلْوٰى ﴿٨٠﴾	كُلُوْا
طور کی دائیں جانب (کا)	اور	اتارا	تم پر	من	اور	سلویٰ	تم کھاؤ

کوہِ طور کی دائیں جانب کا وعدہ کیا اور تم پر من اور سلویٰ اتارا○ جو پاکیزہ رزق

مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَ لَا تَطْغَوْا فِيْهِ

مِنْ طَيِّبٰتِ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	وَ	لَا تَطْغَوْا	فِيْهِ
پاکیزہ چیزوں سے	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	اور	زیادتی نہ کرو	اس میں

ہم نے تمہیں دیا ہے اس میں سے کھاؤ اور اس میں زیادتی نہ کرو

فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ۚ وَ مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ غَضَبِيْ

فَيَحِلَّ	عَلَيْكُمْ	غَضَبِيْ	وَ	مَنْ يَّحْلِلْ عَلَيْهِ	غَضَبِيْ
کہ لازم ہو جائے، اتر آئے	تم پر	میرا غضب	اور	جس پر لازم ہو گیا، اتر آیا	میرا غضب

کہ تم پر میرا غضب اتر آئے اور جس پر میرا غضب اتر آیا

فَقَدْ هَوٰى ﴿٨١﴾ وَ اِنِّيْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ

فَقَدْ	هَوٰى ﴿٨١﴾	وَ	اِنِّيْ	لَغَفَّارٌ	لِّمَنْ	تَابَ (1)
تو بیشک	وہ گر گیا	اور	بیشک میں	ضرور بہت بخشنے والا (ہوں)	(اس) کو جس نے	توبہ کی

تو بیشک وہ گر گیا○ اور بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھلائی میں قوم کے سربراہ اور حکمران کا انتہائی اہم کردار ہوتا ہے، اگر یہ سدھر جائے تو قوم دنیا میں بھی حقیقی کامیابی پاسکتی ہے اور آخرت میں بھی حقیقی فلاح سے سرفراز ہو سکتی ہے اور اگر یہ بگڑ جائے تو قوم دینی اور دنیاوی دونوں اعتبار سے بے پناہ نقصان اٹھاتی ہے۔

1 ...... توبہ ایسی اہم ترین چیز ہے جس سے بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بخشش اور مغفرت کا پروانہ حاصل کر سکتا ہے۔ البتہ یہ بات یاد رہے کہ توبہ وہی مقبول اور فائدہ مند ہے جو سچی ہو اور سچی توبہ اپنے گناہ پر نادم و شرمسار ہو کر اسے چھوڑنے اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کے پختہ ارادے کا نام ہے، محض زبان سے الفاظِ توبہ دہرا دینا کافی نہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر) ←

حصولِ تورات کے لیے جاتے وقت حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جلدی اور اس کی وجہ

وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾ وَ مَاۤ

وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	ثُمَّ	اهْتَدٰى ﴿۸۲﴾	وَ	مَاۤ
اور	ایمان لایا	اور	عمل کیا	نیک	پھر	ہدایت پر رہا	اور	کس چیز نے

اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا○ اور اے موسیٰ!

اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾ قَالَ هُمْ اُولَآءِ

اَعْجَلَكَ	عَنْ قَوْمِكَ	یٰمُوْسٰى ﴿۸۳﴾	قَالَ	هُمْ	اُولَآءِ
جلدی میں مبتلا کر دیا تجھے	اپنی قوم سے	اے موسیٰ	عرض کی	وہ	یہ ہیں

تجھے اپنی قوم سے کس چیز نے جلدی میں مبتلا کر دیا؟○ عرض کی: وہ یہ

عَلٰۤى اَثَرِیْ وَ عَجِلْتُ اِلَیْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾

عَلٰۤى اَثَرِیْ	وَ	عَجِلْتُ	اِلَیْكَ	رَبِّ	لِتَرْضٰى ﴿۸۴﴾
میرے نشانِ قدم پر	اور	میں نے جلدی کی	تیری طرف	اے میرے رب	تاکہ تو راضی ہو جائے

میرے پیچھے ہیں اور اے میرے رب! میں نے تیری طرف اس لئے جلدی کی تاکہ تو راضی ہو جائے○

قوم کی آزمائش اور سامری کے فساد کی خبر

قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ

قَالَ	فَاِنَّا	قَدْ	فَتَنَّا	قَوْمَكَ	مِنْۢ بَعْدِكَ	وَ
فرمایا	تو بیشک	تحقیق	ہم نے آزمائش میں ڈال دیا	تیری قوم (کو)	تیرے بعد	اور

فرمایا، تو ہم نے تیرے آنے کے بعد تیری قوم کو آزمائش میں ڈال دیا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی واپسی اور قوم پر عتاب

اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾ فَرَجَعَ مُوْسٰۤى اِلٰى قَوْمِهٖ غَضْبَانَ

اَضَلَّهُمُ (1)	السَّامِرِیُّ ﴿۸۵﴾	فَرَجَعَ	مُوْسٰۤى	اِلٰى قَوْمِهٖ	غَضْبَانَ (2)
گمراہ کر دیا انہیں	سامری (نے)	تو واپس آیا	موسیٰ	اپنی قوم کی طرف	غضبناک (ہو کر)

سامری نے انہیں گمراہ کر دیا○ تو موسیٰ اپنی قوم کی طرف غضبناک ہو کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور گناہ پر قائم رہتے ہوئے اس سے توبہ کرنے والا اپنے رب سے مذاق کرنے والے کی طرح ہے۔ (شعب الایمان، ۵/۴۳۶، الحدیث: ۷۱۷۸)

1 ...... اس آیت میں گمراہ کرنے کی نسبت سامری کی طرف کی گئی کیونکہ وہ اس کا سبب اور باعث بنا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ کسی چیز کو اس کے سبب کی طرف منسوب کرنا جائز ہے، اسی طرح یوں کہہ سکتے ہیں کہ ماں باپ نے پرورش کی، دینی پیشواؤں نے ہدایت کی، اولیاءِ کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم نے حاجت روائی فرمائی اور بزرگوں نے بلا دفع کی۔ 2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ غضب اپنی ذات کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے لئے تھا اور یہ ممنوع نہیں بلکہ جائز ہے۔ رسولُ اللہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَسِفًا ۚ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَمْ یَعِدْكُمْ رَبُّكُمْ

اَسِفًا	قَالَ	یٰقَوْمِ	اَلَمْ یَعِدْكُمْ	رَبُّكُمْ
افسوس (کرتے ہوئے)	فرمایا	اے میری قوم	کیا وعدہ نہیں کیا تھا تم سے	تمہارے رب (نے)

افسوس کرتے ہوئے لوٹے (اور) فرمایا: اے میری قوم! کیا تمہارے رب نے تم سے اچھا وعدہ

وَعْدًا حَسَنًا ۬ؕ اَفَطَالَ عَلَیْكُمُ الْعَهْدُ اَمْ اَرَدْتُّمْ اَنْ یَّحِلَّ

وَعْدًا حَسَنًا	اَفَطَالَ	عَلَیْكُمُ	الْعَهْدُ	اَمْ	اَرَدْتُّمْ	اَنْ	یَّحِلَّ
اچھا وعدہ	تو کیا لمبی ہوگئی	تم پر	مدت	یا	تم نے چاہا	کہ	لازم ہو جائے، اتر آئے

نہ کیا تھا؟ کیا مدت تم پر لمبی ہو گئی تھی یا تم نے یہ چاہا کہ تم پر

عَلَیْكُمْ غَضَبٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ فَاَخْلَفْتُمْ مَّوْعِدِیْ ﴿٨٦﴾

عَلَیْكُمْ	غَضَبٌ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	فَاَخْلَفْتُمْ	مَّوْعِدِیْ ﴿٨٦﴾ (1)
تم پر	غضب	تمہارے رب کی طرف سے	پس تم نے خلاف ورزی کی	میرے وعدے (کی)

تمہارے رب کا غضب اتر آئے؟ پس تم نے مجھ سے وعدہ خلافی کی ہے○

قوم کی طرف سے معذرت

قَالُوْا مَاۤ اَخْلَفْنَا مَوْعِدَكَ بِمَلْكِنَا وَ لٰكِنَّا

قَالُوْا	مَاۤ اَخْلَفْنَا	مَوْعِدَكَ	بِمَلْكِنَا	وَ	لٰكِنَّا
انہوں نے کہا	ہم نے خلاف ورزی نہیں کی	آپ کے وعدے (کی)	اپنے اختیار سے	اور	لیکن

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے اختیار سے آپ کے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کی لیکن

حُمِّلْنَاۤ اَوْزَارًا مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ فَقَذَفْنٰهَا فَكَذٰلِكَ

حُمِّلْنَاۤ	اَوْزَارًا	مِّنْ زِیْنَةِ الْقَوْمِ	فَقَذَفْنٰهَا	فَكَذٰلِكَ
ہم سے اٹھوائے گئے	بوجھ	قوم کے زیورات کے	تو ہم نے ڈال دیا انہیں	پھر اسی طرح

قوم کے کچھ زیورات کے بوجھ ہم سے اٹھوائے گئے تھے تو ہم نے ان زیورات کو ڈال دیا پھر اسی طرح

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: (ایمان کی سب سے مضبوط رسی) اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔ (شعب الایمان، ۷/۶۹، الحدیث: ۹۵۱۱)

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس طرزِ عمل میں یہ ہدایت موجود ہے کہ اگر ماتحتوں میں سے کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نافرمانی کرے تو اسے سمجھایا جائے۔ افسوس! فی زمانہ لوگوں کا حال یہ ہے کہ ان کے ماتحت کام کرنے والا اگر ان کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے تو یہ بسا اوقات اس پر موسلا دھار بارش کی طرح برس پڑتے ہیں لیکن اگر یہی لوگ ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہیں تو ان کے ماتھے پر شکن تک نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

اَلْقَى السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾ فَاَخْرَجَ لَهُمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ

اَلْقَى	السَّامِرِيُّ ﴿۸۷﴾	فَاَخْرَجَ	لَهُمْ	عِجْلًا جَسَدًا	لَّهٗ
ڈال دیا	سامری (نے)	تو اس نے نکالا	ان کے لیے	بے جان بچھڑا	اس کی (آواز)

سامری نے ڈال دیا ○ تو اس نے ان لوگوں کے لیے ایک بے جان بچھڑا نکال دیا جس کی

خُوَارٌ فَقَالُوْا هٰذَاۤ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى

خُوَارٌ	فَقَالُوْا	هٰذَاۤ	اِلٰهُكُمْ	وَ	اِلٰهُ مُوْسٰى
گائے کی آواز (تھی)	تو لوگوں نے کہا	یہ	تمہارا معبود	اور	موسیٰ کا معبود (ہے)

گائے جیسی آواز تھی تو لوگ کہنے لگے: یہ تمہارا معبود ہے اور موسیٰ کا معبود ہے

فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾ اَفَلَا یَرَوْنَ اَلَّا یَرْجِعُ اِلَیْهِمْ قَوْلًا

فَنَسِيَ ﴿۸۸﴾	اَفَلَا یَرَوْنَ (1)	اَلَّا یَرْجِعُ	اِلَیْهِمْ	قَوْلًا
تو موسیٰ بھول گیا ہے	تو کیا وہ نہیں دیکھتے	بیشک وہ (بچھڑا) نہیں لوٹاتا	ان کی طرف	کسی بات کا جواب

اور موسیٰ بھول گئے ہیں ○ تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ بچھڑا انہیں کسی بات کا جواب نہیں دیتا

وَّ لَا یَمْلِكُ لَهُمْ ضَرًّا وَّ لَا نَفْعًا ﴿۸۹﴾ ع وَ لَقَدْ

وَّ	لَا یَمْلِكُ	لَهُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	نَفْعًا ﴿۸۹﴾	وَ	لَقَدْ
اور	وہ مالک نہیں	ان کے لئے	کسی نقصان	اور	نہ	کسی نفع (کا)	اور	ضرور بیشک

اور ان کیلئے نہ کسی نقصان کا مالک ہے اور نہ نفع کا ○ اور بیشک

قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ یٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ

قَالَ	لَهُمْ	هٰرُوْنُ	مِنْ قَبْلُ	یٰقَوْمِ	اِنَّمَا فُتِنْتُمْ (2)
فرمایا	ان سے	ہارون (نے)	(اس سے) پہلے	اے میری قوم	تمہیں صرف آزمایا گیا ہے

ہارون نے ان سے پہلے ہی کہا تھا کہ اے میری قوم! تمہیں اس کے ذریعے صرف آزمایا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں ہدایت عطا فرمائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی سے انتقام نہیں لیا البتہ اگر کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا مرتکب ہوتا تو ضرور اس سے مواخذہ فرماتے۔ (بخاری، ۲/۴۸۹، الحدیث: ۳۵۶۰) 1...... روشن آیات اور معجزات دیکھنے کے بعد بصیرت کا اندھا پن اور عقل والوں کی عقل و فہم کا سلب ہو جانا بہت بڑی بدبختی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ فرمائے۔ 2...... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو سب سے پہلے باطل چیز کے بارے میں تنبیہ فرمائی، پھر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اللہ تعالیٰ کو پہچاننے کی دعوت دی، پھر انہیں نبوت کو پہچاننے کی دعوت دی، اس (بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِهٖ ۚ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِیْ وَ اَطِیْعُوْۤا

بِهٖ	وَ	اِنَّ	رَبَّكُمُ	الرَّحْمٰنُ	فَاتَّبِعُوْنِیْ	وَ	اَطِیْعُوْۤا
اس کے ذریعے	اور	بیشک	تمہارا رب	رحمٰن (ہے)	تو تم پیروی کرو میری	اور	اطاعت کرو

جارہا ہے اور بیشک تمہارا رب رحمٰن ہے تو میری پیروی کرو اور میرے حکم کی

اَمْرِیْ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا لَنْ نَّبْرَحَ عَلَیْهِ عٰكِفِیْنَ حَتّٰى

اَمْرِیْ ﴿٩٠﴾	قَالُوْا	لَنْ نَّبْرَحَ	عَلَیْهِ	عٰكِفِیْنَ	حَتّٰى
میرے حکم (کی)	انہوں نے کہا	ہم رہیں گے	اس کی (پوجا) پر	جم کر بیٹھے	یہاں تک کہ

اطاعت کرو ○ بولے ہم تو اس پر جم کر بیٹھے رہیں گے جب تک

یَرْجِعَ اِلَیْنَا مُوْسٰى ﴿٩١﴾ قَالَ یٰهٰرُوْنُ مَا مَنَعَكَ

یَرْجِعَ	اِلَیْنَا	مُوْسٰى ﴿٩١﴾	قَالَ	یٰهٰرُوْنُ	مَا	مَنَعَكَ
لوٹ کر آجائیں	ہماری طرف	موسیٰ	(موسیٰ نے) کہا	اے ہارون	کس چیز نے	منع کیا تجھے

ہمارے پاس موسیٰ لوٹ کر نہ آجائیں ○ موسیٰ نے فرمایا: اے ہارون! جب تم نے انہیں گمراہ ہوتے دیکھا تھا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے پوچھ گچھ

اِذْ رَاَیْتَهُمْ ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾ اَلَّا تَتَّبِعَنِ ؕ اَفَعَصَیْتَ اَمْرِیْ ﴿٩٣﴾

اِذْ	رَاَیْتَهُمْ	ضَلُّوْۤا ﴿٩٢﴾	اَلَّا تَتَّبِعَنِ	اَفَعَصَیْتَ	اَمْرِیْ ﴿٩٣﴾
جب	تم نے دیکھا انہیں	گمراہ ہوتے	کہ تم پیچھے نہ آئے میرے	تو کیا تم نے نہ مانا	میرا حکم

تو تمہیں کس چیز نے میرے پیچھے آنے سے منع کیا تھا؟ کیا تم نے میرا حکم نہ مانا؟ ○○ (1)

قَالَ یَبْنَؤُمَّ لَا تَاْخُذْ بِلِحْیَتِیْ وَ لَا بِرَاْسِیْ ۚ

قَالَ	یَبْنَؤُمَّ	لَا تَاْخُذْ	بِلِحْیَتِیْ	وَ	لَا	بِرَاْسِیْ (2)
(ہارون نے) کہا	اے میری ماں کے بیٹے	تم نہ پکڑو	میری داڑھی کو	اور	نہ	میرے سر کو

ہارون نے کہا: اے میری ماں کے بیٹے! میری داڑھی اور میرے سر کے بال نہ پکڑو

حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے معذرت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں شریعت کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیا۔ یہ وعظ و نصیحت کرنے کے معاملے میں انتہائی عمدہ ترتیب ہے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ مبارکہ میں وعظ و نصیحت کی اس ترتیب کا انتہائی اعلیٰ نمونہ موجود ہے۔ 1...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 2...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ گمان ہوا کہ حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل کو بچھڑا پرستی سے روکنے میں کامل سختی نہیں کی، اس بنا پر آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جوشِ غضب میں حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سر اور داڑھی کے بالوں کو پکڑ کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِنِّیْ خَشِیْتُ اَنْ تَقُوْلَ فَرَّقْتَ بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ

اِنِّیْ	خَشِیْتُ (1)	اَنْ	تَقُوْلَ	فَرَّقْتَ	بَیْنَ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ
بیشک میں	ڈر رہا تھا	کہ	تم کہو گے	تم نے تفرقہ ڈال دیا	بنی اسرائیل کے درمیان	اور

بیشک مجھے ڈر تھا کہ تم کہو گے کہ (اے ہارون!) تم نے بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا اور

لَمْ تَرْقُبْ قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾ قَالَ فَمَا خَطْبُكَ یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾

لَمْ تَرْقُبْ	قَوْلِیْ ﴿٩٤﴾	قَالَ	فَمَا خَطْبُكَ	یٰسَامِرِیُّ ﴿٩٥﴾
تم نے انتظار نہ کیا	میری بات (کا)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تیرا کیا حال (ہے)	اے سامری

تم نے میری بات کا انتظار نہ کیا○ موسیٰ نے فرمایا: اے سامری! تو تیرا کیا حال ہے؟○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی سامری سے باز پرس اور اس کا جواب

قَالَ بَصُرْتُ بِمَا لَمْ یَبْصُرُوْا بِهٖ فَقَبَضْتُ

قَالَ	بَصُرْتُ	بِمَا	لَمْ یَبْصُرُوْا	بِهٖ	فَقَبَضْتُ
اس نے کہا	میں نے دیکھا	(اس) کو جو	لوگوں نے نہیں دیکھا	اس کو	تو میں نے بھر لی

اس نے کہا: میں نے وہ دیکھا جو لوگوں نے نہ دیکھا تو میں نے فرشتے کے نشان سے

قَبْضَةً مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ فَنَبَذْتُهَا وَ كَذٰلِكَ سَوَّلَتْ

قَبْضَةً	مِّنْ اَثَرِ الرَّسُوْلِ (2)	فَنَبَذْتُهَا	وَ	كَذٰلِكَ	سَوَّلَتْ
ایک مٹھی	رسول (یعنی جبریل) کے نشان سے	پھر ڈال دیا اسے	اور	اسی طرح	اچھا کر دکھایا

ایک مٹھی بھر لی پھر اسے ڈال دیا اور میرے نفس نے مجھے یہی

لِیْ نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾ قَالَ فَاذْهَبْ فَاِنَّ لَكَ فِی الْحَیٰوةِ

لِیْ	نَفْسِیْ ﴿٩٦﴾	قَالَ	فَاذْهَبْ	فَاِنَّ	لَكَ	فِی الْحَیٰوةِ
میرے لئے	میرے نفس (نے)	(موسیٰ نے) فرمایا	تو تو چلا جا	پس بیشک	تیرے لئے	زندگی میں

اچھا کر کے دکھایا○ موسیٰ نے فرمایا: تو تو چلا جا پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے

سامری اور اس کے بچھڑے کا عبرتناک حشر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی طرف کھینچا تو حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے یہ کلام فرمایا۔ نوٹ: حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا یہ فعل حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی توہین کے طور پر ہرگز نہ تھا بلکہ شدتِ غضب میں ایسا ہوا اور یہ غضب چونکہ رضائے الٰہی کے لئے تھا اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے اس فعل پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا۔

1 ...... حضرت ہارون عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے قوم کو خلافِ شرع کام سے روکنے کی کوشش کی اور چند ہزار افراد کے علاوہ باقی لوگ اپنی حرکت پر ڈٹ گئے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مخالفت پر اتر آئے، چنانچہ حالات کی نزاکت کے پیشِ نظر آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ان سے الگ ہو گئے اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَنْ تَقُوْلَ لَا مِسَاسَ ۪ وَ اِنَّ لَكَ مَوْعِدًا

اَنْ	تَقُوْلَ	لَا مِسَاسَ (1)	وَ	اِنَّ	لَكَ	مَوْعِدًا
یہ (سزا ہے) کہ	تو کہے گا	نہ چھونا	اور	بیشک	تیرے لیے	ایک وعدے کا وقت (ہے)

کہ تو کہے گا: "نہ چھونا" اور بیشک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے

لَّنْ تُخْلَفَهٗ ۚ وَ انْظُرْ اِلٰۤى اِلٰهِكَ الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ

لَّنْ تُخْلَفَهٗ	وَ	انْظُرْ	اِلٰۤى اِلٰهِكَ	الَّذِیْ ظَلْتَ عَلَیْهِ
تجھ سے ہرگز خلاف ورزی نہ کی جائے گی اس کی	اور	تو دیکھ	اپنے معبود کی طرف	جس (کی پوجا) پر تو رہا

جس کی تجھ سے خلاف ورزی نہ کی جائے گی اور اپنے اس معبود کو دیکھ جس کے سامنے تو سارا دن

عَاكِفًا ؕ لَنُحَرِّقَنَّهٗ ثُمَّ لَنَنْسِفَنَّهٗ فِی الْیَمِّ نَسْفًا ﴿۹۷﴾

عَاكِفًا	لَنُحَرِّقَنَّهٗ	ثُمَّ	لَنَنْسِفَنَّهٗ	فِی الْیَمِّ	نَسْفًا ﴿۹۷﴾
جم کر بیٹھا	ضرور ہم جلائیں گے اسے	پھر	ضرور ہم بہادیں گے اسے	دریا میں	ریزہ ریزہ (کر کے)

ڈٹ کر بیٹھا رہا، قسم ہے: ہم ضرور اسے جلائیں گے پھر ریزہ ریزہ کر کے دریا میں بہائیں گے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل سے خطاب

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَسِعَ

اِنَّمَاۤ اِلٰهُكُمُ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَسِعَ
تمہارا معبود صرف	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	اس نے احاطہ کیا ہوا ہے

تمہارا معبود تو وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا علم

سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے کی طرف اشارہ اور عظمتِ قرآن

كُلَّ شَیْءٍ عِلْمًا ﴿۹۸﴾ كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَیْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ مَا

كُلَّ شَیْءٍ	عِلْمًا ﴿۹۸﴾	كَذٰلِكَ	نَقُصُّ	عَلَیْكَ	مِنْ اَنْۢبَآءِ (2)	مَا
ہر چیز (کا)	علم (سے)	اسی طرح	ہم بیان کرتے ہیں	تم پر	خبروں میں سے	(اس کی) جو

ہر چیز کو محیط ہے ○ (اے حبیب!) ہم تمہارے سامنے اسی طرح پہلے گزری ہوئی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی واپسی تک خاموشی اختیار فرمائی یعنی قوم کو روکنے کی جتنی طاقت تھی وہ استعمال کرلی، اس سے زیادہ نہیں کیا اور اتنا ہی حکمِ الٰہی ہوتا ہے لہٰذا یہ عمل مداہنت ہرگز نہیں کیونکہ مداہنت یہ ہے کہ خلافِ شرع چیز دیکھ کر جتنی قدرت ہے اتنا بھی نہ روکا جائے۔ 2...... جمہور مفسرین کے نزدیک یہاں رسول سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور اثر سے مراد حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سواری کے پاؤں کے نیچے کی مٹی ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس فرمان کے بعد سامری کا حال یہ ہوا کہ وہ لوگوں کو چھونے سے منع کرتا تھا اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہو جاتے تھے۔ اس

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

قرآن سے منہ پھیرنے والوں کا انجام

قَدْ سَبَقَ ۚ وَقَدْ اٰتَیْنٰكَ مِنْ لَّدُنَّا ذِكْرًا ﴿۹۹﴾ۖۚ مَنْ

قَدْ	سَبَقَ	وَ	قَدْ	اٰتَیْنٰكَ	مِنْ لَّدُنَّا	ذِكْرًا ﴿۹۹﴾	مَنْ
تحقیق	پہلے گزر گیا	اور	بیشک	ہم نے عطا کیا تجھے	اپنے پاس سے	ایک ذکر	جو

خبریں بیان کرتے ہیں اور بیشک ہم نے تمہیں اپنے پاس سے ایک ذکر عطا فرمایا○ جو

اَعْرَضَ عَنْهُ فَاِنَّهٗ یَحْمِلُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾ۙ

اَعْرَضَ	عَنْهُ	فَاِنَّهٗ	یَحْمِلُ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وِزْرًا ﴿۱۰۰﴾
منہ پھیرے گا	اس سے	تو بیشک وہ	اٹھائے گا	قیامت کے دن	ایک بھاری بوجھ

اس سے منہ پھیرے گا تو بیشک وہ قیامت کے دن ایک بڑا بوجھ اٹھائے گا○

خٰلِدِیْنَ فِیْهِ ؕ وَسَآءَ لَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾ۙ

خٰلِدِیْنَ	فِیْهِ	وَ	سَآءَ	لَهُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	حِمْلًا ﴿۱۰۱﴾
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	بہت برا ہو گا	ان کے لئے	قیامت کے دن	بوجھ

وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے اور وہ قیامت کے دن ان کیلئے بہت برا بوجھ ہو گا○

قیامت کی ہولناکیاں

یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ وَنَحْشُرُ الْمُجْرِمِیْنَ یَوْمَىٕذٍ

یَّوْمَ	یُنْفَخُ(1)	فِی الصُّوْرِ	وَ	نَحْشُرُ	الْمُجْرِمِیْنَ	یَوْمَىٕذٍ
(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	اور	ہم اٹھائیں گے	مجرموں (کو)	اس دن

جس دن صُور میں پھونکا جائے گا اور ہم اس دن مجرموں کو اس حال میں اٹھائیں گے کہ

زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾ۚۖ یَّتَخَافَتُوْنَ بَیْنَهُمْ اِنْ

زُرْقًا ﴿۱۰۲﴾	یَّتَخَافَتُوْنَ	بَیْنَهُمْ	اِنْ
نیلی آنکھوں والے	وہ آہستہ آہستہ باتیں کریں گے	اپنے درمیان (آپس میں)	نہیں

ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی○ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کریں گے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے زبانِ انبیاء کو ایسی قوت عطا فرمائی کہ جو بات ان کی زبان مبارک سے نکل جاتی وہ پوری ہو جاتی تھی۔ 2...... سابقہ قوموں کے واقعات غیب کی خبریں ہیں اور یہ خبریں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے بتائی ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... صور میں دو مرتبہ پھونک ماری جائے گی، پہلی بار جب حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز سن کر تمام لوگ مر جائیں گے، آسمان، زمین، پہاڑ، یہاں تک کہ صور، حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور تمام فرشتے فنا ہو جائیں گے، اُس وقت اللہ واحدِ حقیقی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَّبِثْتُمْ اِلَّا عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا یَقُوْلُوْنَ اِذْ

لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	عَشْرًا ﴿۱۰۳﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	یَقُوْلُوْنَ	اِذْ
تم رہے (دنیا میں)	مگر	دس (رات)	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہیں گے	جب

تم دنیا میں صرف دس رات رہے ہو ○ ہم خوب جانتے ہیں جو وہ کہیں گے جب

یَقُوْلُ اَمْثَلُهُمْ طَرِیْقَةً اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا یَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ ع وَ

ع ۵ ۱۵ ۱۴

یَقُوْلُ	اَمْثَلُهُمْ	طَرِیْقَةً	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	یَوْمًا ﴿۱۰۴﴾ (1)	وَ
کہے گا	ان میں سب سے بہتر	رائے (میں)	نہیں	تم رہے	مگر	ایک دن	اور

ان میں سب سے بہتر رائے والا کہے گا کہ تم صرف ایک ہی دن رہے تھے ○ اور

یَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ یَنْسِفُهَا رَبِّیْ نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾ لا

یَسْـَٔلُوْنَكَ	عَنِ الْجِبَالِ	فَقُلْ	یَنْسِفُهَا	رَبِّیْ	نَسْفًا ﴿۱۰۵﴾
وہ پوچھتے ہیں تم سے	پہاڑوں کے بارے	تم کہو	اڑادے گا انہیں	میرا رب	ریزہ ریزہ (کرکے)

آپ سے پہاڑوں کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔ تم فرماؤ! انہیں میرا رب ریزہ ریزہ کرکے اڑادے گا ○

فَیَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾ لا لَّا تَرٰى فِیْهَا عِوَجًا

فَیَذَرُهَا	قَاعًا	صَفْصَفًا ﴿۱۰۶﴾	لَّا تَرٰى	فِیْهَا	عِوَجًا
تو (بنا) چھوڑے گا اس (زمین) کو	چٹیل میدان	ہموار	تو نہیں دیکھے گا	اس میں	ناہمواری

توزمین کو ہموار چٹیل میدان بنا چھوڑے گا ○ تو اس میں کوئی ناہمواری دیکھے گا

وَّ لَاۤ اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾ ط یَوْمَىٕذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا

وَّ	لَاۤ	اَمْتًا ﴿۱۰۷﴾	یَوْمَىٕذٍ	یَّتَّبِعُوْنَ	الدَّاعِیَ (2)	لَا
اور	نہ	اونچائی	اس دن	لوگ پیچھے چلیں گے	پکارنے والے (کے)	نہیں (ہوگا)

اور نہ اونچائی ○ اس دن پکارنے والے کے پیچھے چلیں گے، (لوگوں کی طرف سے)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سوا کوئی نہ ہوگا، پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا تب حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کرکے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، اب صور پھونکتے ہی تمام اوّلین و آخرین، فرشتے، اِنسان، جنات اور حیوانات موجود ہو جائیں گے۔ 1 ...... وقت ایک نفیس نقدی اور لطیف جوہر ہے، اسے کسی حقیر اور فانی چیز کو پانے کے لئے خرچ نہ کیا جائے بلکہ اس سے وہ چیز حاصل کرنے کی کوشش کی جائے جو انتہائی اعلیٰ اور ہمیشہ رہنے والی ہے، لہٰذا عقلمند کو چاہئے کہ وہ اپنے وقت کو صرف دنیاوی زندگی کو پُرسکون بنانے، اس کی لذتوں اور رنگینیوں سے لطف اندوز ہونے اور اس کے عیش و عشرت کے حصول میں صرف کرکے اسے ضائع

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عِوَجَ لَهٗ ۚ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ

عِوَجَ	لَهٗ	وَ	خَشَعَتِ	الْاَصْوَاتُ
(لوگوں کی طرف سے) اِدھر اُدھر ہونا	اس (داعی) کے لئے	اور	پست ہو جائیں گی	تمام آوازیں

اس داعی کے لئے اِدھر اُدھر ہونا نہ ہوگا اور سب آوازیں رحمٰن کے حضور پست ہو کر رہ جائیں گی

قیامت کے دن شفاعت کون کر سکے گا؟

لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ﴿١٠٨﴾ يَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اِلَّا

لِلرَّحْمٰنِ	فَلَا تَسْمَعُ	اِلَّا	هَمْسًا ﴿١٠٨﴾	يَوْمَئِذٍ	لَّا تَنْفَعُ	الشَّفَاعَةُ [1]	اِلَّا
رحمٰن کے حضور	تو تو نہ سنے گا	مگر	ہلکی سی آواز	اس دن	نفع نہ دے گی	شفاعت	مگر

تو تُو ہلکی سی آواز کے سوا کچھ نہ سنے گا○ اس دن کسی کی شفاعت کام نہ دے گی سوائے

علمِ الٰہی کی شان

مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ رَضِيَ لَهٗ قَوْلًا ﴿١٠٩﴾ يَعْلَمُ مَا

مَنْ اَذِنَ لَهُ	الرَّحْمٰنُ	وَ	رَضِيَ	لَهٗ	قَوْلًا ﴿١٠٩﴾	يَعْلَمُ	مَا
جس کو اجازت دیدی	رحمٰن (نے)	اور	پسند فرمائی	اس کی	بات	وہ جانتا ہے	جو کچھ

اس کے جسے رحمٰن نے اجازت دیدی ہو اور اس کی بات پسند فرمائی ہو○ وہ جانتا ہے جو کچھ

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يُحِيْطُوْنَ بِهٖ عِلْمًا ﴿١١٠﴾

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يُحِيْطُوْنَ	بِهٖ	عِلْمًا ﴿١١٠﴾
ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	لوگ احاطہ نہیں کر سکتے	اس کا	علم (سے)

ان لوگوں کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور لوگوں کا علم اسے نہیں گھیر سکتا○

بروزِ قیامت لوگوں کا ایک حال اور مشرکوں کی نامرادی

وَ عَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ؕ وَ قَدْ خَابَ

وَ	عَنَتِ	الْوُجُوْهُ	لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ	وَ	قَدْ	خَابَ
اور	جھک جائیں گے	چہرے	خود زندہ، قائم رکھنے والے کے حضور	اور	بیشک	وہ شخص ناکام رہا

اور تمام چہرے اُس کے حضور جھک جائیں گے جو خود زندہ، دوسروں کو قائم رکھنے والا ہے اور بیشک وہ شخص

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرے بلکہ اپنی آخرت بہتر سے بہتر بنانے میں اپنا کامل وقت استعمال کرے۔ 2...... یہاں داعی سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... اس آیت میں شفاعت کا ثبوت موجود ہے، چنانچہ علامہ علی بن محمد خازن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ قیامت کے دن مومن کے علاوہ کسی اور کی شفاعت نہ ہوگی اور کہا گیا ہے کہ شفاعت کرنے والے کا درجہ بہت عظیم ہے اور یہ اسے ہی حاصل ہوگا جسے اللہ تعالٰی اجازت عطا فرمائے گا اور وہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں پسندیدہ ہوگا۔ (خازن، طه، تحت الآية: ١٠٩، ٣/٢٦٤)

نیک اعمال کی قبولیت ایمان کے ساتھ مشروط ہے

مَنۡ حَمَلَ ظُلۡمًا ﴿۱۱۱﴾ وَمَنۡ یَّعۡمَلۡ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ

مَنۡ	حَمَلَ	ظُلۡمًا ﴿۱۱۱﴾	وَ	مَنۡ	یَّعۡمَلۡ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ
جس نے	بوجھ اٹھایا	ظلم (کا)	اور	جو	کرے	کچھ نیک اعمال	اور (جبکہ)	وہ

ناکام رہا جس نے ظلم کا بوجھ اٹھایا○ اور جو کوئی اسلام کی حالت میں

مُؤۡمِنٌ فَلَا یَخٰفُ ظُلۡمًا وَّلَا هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾ وَكَذٰلِكَ

مُؤۡمِنٌ	فَلَا یَخٰفُ	ظُلۡمًا	وَّ	لَا	هَضۡمًا ﴿۱۱۲﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایمان والا (ہو)	تو اسے خوف نہ ہوگا	زیادتی (کا)	اور	نہ	کمی (کا)	اور	اسی طرح

کچھ نیک اعمال کرے تو اسے نہ زیادتی کا خوف ہوگا اور نہ کمی کا○ اور یونہی

قرآن میں وعید بیان کئے جانے کا مقصد

اَنۡزَلۡنٰهُ قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا وَّصَرَّفۡنَا فِیۡهِ مِنَ الۡوَعِیۡدِ

اَنۡزَلۡنٰهُ	قُرۡاٰنًا عَرَبِیًّا	وَّ	صَرَّفۡنَا	فِیۡهِ	مِنَ الۡوَعِیۡدِ
ہم نے نازل کیا اسے	عربی قرآن	اور	مختلف انداز سے بیان کیں	اس میں	کچھ وعیدیں

ہم نے اسے عربی قرآن نازل فرمایا اور اس میں مختلف انداز سے عذاب کی وعیدیں بیان کیں

لَعَلَّهُمۡ یَتَّقُوۡنَ اَوۡ یُحۡدِثُ لَهُمۡ ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾

لَعَلَّهُمۡ	یَتَّقُوۡنَ	اَوۡ	یُحۡدِثُ	لَهُمۡ	ذِكۡرًا ﴿۱۱۳﴾
تاکہ وہ	لوگ ڈریں	یا	وہ (قرآن) پیدا کردے	ان کے (دلوں میں)	کچھ غور و فکر، نصیحت

تاکہ لوگ ڈریں یا قرآن ان کے دل میں کچھ غور و فکر پیدا کرے○

نزولِ قرآن کے وقت ایک عمل سے بچنے اور علم میں اضافے کی دعا مانگنے کی ہدایت

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الۡمَلِكُ الۡحَقُّ ۚ وَلَا تَعۡجَلۡ بِالۡقُرۡاٰنِ مِنۡ قَبۡلِ

فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الۡمَلِكُ الۡحَقُّ	وَ	لَا تَعۡجَلۡ (1)	بِالۡقُرۡاٰنِ	مِنۡ قَبۡلِ
تو بہت بلند ہے	اللہ	سچا بادشاہ	اور	تم جلدی نہ کرو	قرآن میں	(اس سے) پہلے

تو وہ اللہ بہت بلند ہے جو سچا بادشاہ ہے اور آپ کی طرف قرآن کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے

1..... جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ کریم لے کر نازل ہوتے تھے تو سیّد المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے تھے اور جلدی کرتے تھے تاکہ خوب یاد ہو جائے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ یاد کرنے کی مشقت نہ اٹھائیں۔ پھر سورۂ قیامہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کو جمع کرنے اور اسے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ مبارک پر جاری کرنے کا خود ذمہ لے کر آپ کی اور زیادہ تسلی فرمادی۔

اَنْ یُّقْضٰۤى اِلَیْكَ وَحْیُهٗ٘ وَ قُلْ رَّبِّ

اَنْ	یُّقْضٰۤى	اِلَیْكَ	وَحْیُهٗ	وَ	قُلْ	رَّبِّ
کہ	پوری کی جائے	تمہاری طرف	اس کی وحی	اور	تم کہو	اے میرے رب

قرآن میں جلدی نہ کرو اور عرض کرو: اے میرے رب!

زِدْنِیْ عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾ وَ لَقَدْ عَهِدْنَاۤ اِلٰۤى اٰدَمَ مِنْ قَبْلُ

زِدْنِیْ (1)	عِلْمًا ﴿۱۱۴﴾	وَ	لَقَدْ	عَهِدْنَاۤ	اِلٰۤى اٰدَمَ	مِنْ قَبْلُ
زیادہ کردے مجھے	علم (میں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عہد لیا	آدم سے	(اس سے) پہلے

میرے علم میں اضافہ فرما○ اور بیشک ہم نے آدم کو اس سے پہلے تاکیدی حکم دیا تھا

فَنَسِیَ وَ لَمْ نَجِدْ لَهٗ عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ وَ اِذْ قُلْنَا

فَنَسِیَ	وَ	لَمْ نَجِدْ	لَهٗ	عَزْمًا ﴿۱۱۵﴾ (2)	وَ	اِذْ	قُلْنَا
تو وہ بھول گیا	اور	ہم نے نہیں پایا	اس کا	مضبوط ارادہ	اور	جب	ہم نے فرمایا

تو وہ بھول گیا اور ہم نے اس کا کوئی مضبوط ارادہ نہ پایا تھا○ اور جب ہم نے فرشتوں سے

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْۤا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَؕ

لِلْمَلٰٓىٕكَةِ	اسْجُدُوْا	لِاٰدَمَ	فَسَجَدُوْۤا	اِلَّاۤ	اِبْلِیْسَ
فرشتوں سے	تم سجدہ کرو	آدم کو	تو انہوں نے سجدہ کیا	سوائے	ابلیس (کے)

فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب سجدے میں گر گئے،

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾ فَقُلْنَا یٰۤاٰدَمُ اِنَّ هٰذَا عَدُوٌّ لَّكَ وَ

اَبٰى ﴿۱۱۶﴾	فَقُلْنَا	یٰۤاٰدَمُ	اِنَّ	هٰذَا	عَدُوٌّ	لَّكَ	وَ
اس نے انکار کر دیا	تو ہم نے فرمایا	اے آدم	بیشک	یہ	دشمن (ہے)	تمہارا	اور

اس نے انکار کر دیا○ تو ہم نے فرمایا، اے آدم! بیشک یہ تیرا اور

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا شجرِ ممنوعہ کے پاس جانا قصداً نہیں تھا

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ابلیس کا واقعہ

ع ۱۵ ۶

1...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم تمام مخلوق میں سب سے بڑے عالم ہیں اور آپ کا علم ہمیشہ ترقی میں ہے، اس کے باوجود انہیں زیادتِ علم کی دعا مانگنے کا حکم دیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ علم سے کبھی سیر نہیں ہونا چاہئے بلکہ مزید علم کی طلب میں رہنا چاہئے اور علم کی حرص اچھی چیز ہے۔ 2...... یہ آیت حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عصمت پر بڑی واضح دلیل ہے کہ انہوں نے جان بوجھ کر ممنوعہ درخت سے نہیں کھایا بلکہ اس کی وجہ اللہ تعالیٰ کا حکم یاد نہ رہنا تھا اور جو کام سہواً ہو وہ گناہ نہیں ہوتا۔

لِزَوْجِكَ فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾

لِزَوْجِكَ	فَلَا یُخْرِجَنَّكُمَا	مِنَ الْجَنَّةِ	فَتَشْقٰى ﴿۱۱۷﴾
تمہاری بیوی کا	تو وہ ہرگز نہ نکال دے تم دونوں کو	جنت سے	(اگر ایسا ہوا) تو تم مشقت میں پڑ جاؤ گے

تیری بیوی کا دشمن ہے تو یہ ہرگز تم دونوں کو جنت سے نہ نکال دے ورنہ تو مشقت میں پڑ جائے گا ○

اِنَّ لَكَ اَلَّا تَجُوْعَ فِیْهَا وَ لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾ وَ

اِنَّ	لَكَ	اَلَّا تَجُوْعَ (1)	فِیْهَا	وَ	لَا تَعْرٰى ﴿۱۱۸﴾	وَ
بیشک	تیرے لیے	(یہ ہے) کہ تو بھوکا نہ ہوگا	اس (جنت) میں	اور	نہ بے لباس ہوگا	اور

بیشک تیرے لیے جنت میں یہ ہے کہ نہ تو بھوکا ہوگا اور نہ ہی ننگا ہوگا ○ اور

اَنَّكَ لَا تَظْمَؤُا فِیْهَا وَ لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ فَوَسْوَسَ اِلَیْهِ

اَنَّكَ	لَا تَظْمَؤُا	فِیْهَا	وَ	لَا تَضْحٰى ﴿۱۱۹﴾ (2)	فَوَسْوَسَ	اِلَیْهِ
بیشک تو	پیاسا نہ ہوگا	اس میں	اور	نہ تجھے دھوپ لگے گی	تو وسوسہ ڈالا	اس کی طرف

یہ کہ نہ کبھی تو اس میں پیاسا ہوگا اور نہ تجھے دھوپ لگے گی ○ تو شیطان نے اسے

الشَّیْطٰنُ قَالَ یٰۤاٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ

الشَّیْطٰنُ	قَالَ	یٰۤاٰدَمُ	هَلْ	اَدُلُّكَ	عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ
شیطان (نے)	کہنے لگا	اے آدم	کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	ہمیشہ رہنے کے درخت پر

وسوسہ ڈالا، کہنے لگا: اے آدم! کیا میں تمہیں ہمیشہ رہنے کے درخت

وَ مُلْكٍ لَّا یَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ

وَ	مُلْكٍ	لَّا یَبْلٰى ﴿۱۲۰﴾	فَاَكَلَا	مِنْهَا	فَبَدَتْ
اور	(ایسی) بادشاہی (پر)	(جو) فنا نہ ہوگی	تو ان دونوں نے کھالیا	اس (درخت) سے	تو ظاہر ہوگئے

اور ایسی بادشاہت کے متعلق بتادوں جو کبھی فنا نہ ہوگی ○ تو ان دونوں نے اس درخت میں سے کھالیا تو ان پر

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اسی مشہور جنت میں رکھے گئے تھے جو بعدِ قیامت نیکوں کو عطا ہوگی، وہ کوئی دنیاوی باغ نہ تھا کیونکہ دنیاوی باغ میں تو دھوپ بھی ہوتی ہے اور یہاں بھوک بھی لگتی ہے۔

2 ...... جنتی نعمتوں کی بڑی اہمیت ہے، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا کوئی خیال گزرا۔ (مسلم، ص۱۵۱۶، الحدیث: (۲) ۲۸۲۴)

لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَ طَفِقَا یَخْصِفٰنِ عَلَیْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ٘ وَ

لَهُمَا	سَوْاٰتُهُمَا	وَ	طَفِقَا یَخْصِفٰنِ	عَلَیْهِمَا	مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ	وَ
ان کے لئے	ان کے شرم کے مقام	اور	وہ چپکانے لگ گئے	اپنے اوپر	جنت کے پتوں سے	اور

ان کی شرم کے مقام ظاہر ہوگئے اور وہ جنت کے پتے اپنے اوپر چپکانے لگے اور

عَصٰۤى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾ۖ ثُمَّ

عَصٰۤى(1)	اٰدَمُ	رَبَّهٗ	فَغَوٰى ﴿۱۲۱﴾	ثُمَّ
لغزش واقع ہوئی	آدم (سے)	اپنے رب (کے حکم میں)	تو اس نے (اپنے مقصد کی) راہ نہ پائی	پھر

آدم سے اپنے رب کے حکم میں لغزش واقع ہوئی تو جو مقصد چاہا تھا وہ نہ پایا○ پھر

اجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَتَابَ عَلَیْهِ وَ هَدٰى ﴿۱۲۲﴾

اجْتَبٰهُ	رَبُّهٗ	فَتَابَ عَلَیْهِ	وَ	هَدٰى ﴿۱۲۲﴾
چن لیا اسے	اس کے رب (نے)	تو اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اس پر	اور	(خاص قرب کا) راستہ دکھایا

اس کے رب نے اسے چن لیا تو اس پر اپنی رحمت سے رجوع فرمایا اور خصوصی قرب کا راستہ دکھایا○

قَالَ اهْبِطَا مِنْهَا جَمِیْعًۢا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ

قَالَ	اهْبِطَا	مِنْهَا	جَمِیْعًا	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ
(اللہ نے) فرمایا	نیچے اتر جاؤ	اس (جنت) سے	سب	تمہارے بعض	بعض کے	دشمن (ہیں)

اللہ نے فرمایا: تم دونوں اکٹھے جنت سے اتر جاؤ، تمہارے بعض بعض کے دشمن ہوں گے

فَاِمَّا یَاْتِیَنَّكُمْ مِّنِّیْ هُدًى ﳔ فَمَنِ اتَّبَعَ

فَاِمَّا	یَاْتِیَنَّكُمْ	مِّنِّیْ	هُدًى	فَمَنِ	اتَّبَعَ
پھر اگر	آئے تمہارے پاس	میری طرف سے	ہدایت	تو جو	پیروی کرے گا

پھر (اے اولادِ آدم) اگر تمہارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت آئے تو جو میری ہدایت کی

حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی توبہ کی قبولیت

حضرت آدم و حوا کی جنت سے تشریف آوری اور انسانوں کو تنبیہ

1 ......اس آیت میں ظاہری اور صوری اعتبار سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف نافرمانی کی نسبت کی گئی ہے ورنہ جو فعل حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے ہوا وہ درحقیقت کوئی گناہ نہ تھا جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور ظاہری و صوری اعتبار سے نافرمانی کی نسبت بھی اس لئے کی گئی ہے کہ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے بہرحال اس درخت سے کھایا تھا اگرچہ ان کا ارادہ نہ تھا۔ نوٹ: کسی دینی ضرورت جیسے تلاوتِ قرآن و حدیث کے بغیر حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف معصیت کی نسبت کرنا ناجائز ہے۔

یادِ الٰہی سے منہ پھیرنے کا نقصان

هُدَایَ فَلَا یَضِلُّ وَ لَا یَشْقٰی ﴿۱۲۳﴾ وَ مَنْ اَعْرَضَ

هُدَایَ	فَلَا یَضِلُّ	وَ	لَا یَشْقٰی ﴿۱۲۳﴾	وَ	مَنْ	اَعْرَضَ
میری ہدایت (کی)	تو نہ وہ گمراہ ہو گا	اور	نہ بدبخت ہو گا	اور	جس نے	منہ پھیرا

پیروی کرے گا تو وہ نہ گمراہ ہو گا اور نہ بدبخت ہو گا ○ اور جس نے

عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ

عَنْ ذِكْرِیْ [1]	فَاِنَّ	لَهٗ	مَعِیْشَةً ضَنْكًا	وَّ	نَحْشُرُهٗ
میرے ذکر سے	تو بیشک	اس کے لیے	تنگ زندگی (ہے)	اور	ہم اٹھائیں گے اسے

میرے ذکر سے منہ پھیرا تو بیشک اس کے لیے تنگ زندگی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن

قیامت کے دن اندھا اٹھنے والے کی عرض اور اسے جواب

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ﴿۱۲۴﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	اَعْمٰی ﴿۱۲۴﴾	قَالَ	رَبِّ	لِمَ	حَشَرْتَنِیْۤ	اَعْمٰی
قیامت کے دن	اندھا	وہ کہے گا	اے میرے رب	کیوں	تو نے اٹھایا مجھے	اندھا

اندھا اٹھائیں گے ○ وہ کہے گا: اے میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا

وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ

وَ	قَدْ	كُنْتُ	بَصِیْرًا ﴿۱۲۵﴾	قَالَ	كَذٰلِكَ	اَتَتْكَ
اور (حالانکہ)	بیشک	میں تھا	دیکھنے والا	اللہ فرمائے گا	اسی طرح	آئی تھیں تیرے پاس

حالانکہ میں تو دیکھنے والا تھا؟ ○ اللہ فرمائے گا: اسی طرح ہماری آیتیں

اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ﴿۱۲۶﴾ وَ

اٰیٰتُنَا	فَنَسِیْتَهَا	وَ	كَذٰلِكَ	الْیَوْمَ	تُنْسٰی ﴿۱۲۶﴾	وَ
ہماری آیتیں	تو تو نے بھلا دیا انہیں	اور	اسی طرح	آج	تجھے چھوڑ دیا جائے گا	اور

تیرے پاس آئی تھیں تو تو نے انہیں بھلا دیا اور آج اسی طرح تجھے چھوڑ دیا جائے گا ○ اور

[1]...... یہاں ذکر سے مراد قرآن مجید پر ایمان لانا ہے یا اس سے مراد وہ دلائل ہیں جنہیں اسلام کی حقانیت کے ثبوت کے طور پر نازل کیا گیا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ذکر سے سیِّد المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مقدس ذات مراد ہو کیونکہ ذکر آپ ہی سے حاصل ہوتا ہے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِيْ مَنْ اَسْرَفَ وَ لَمْ يُؤْمِنْۢ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ؕ

كَذٰلِكَ	نَجْزِيْ	مَنْ	اَسْرَفَ	وَ	لَمْ يُؤْمِنْۢ	بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ
ایساہی	ہم بدلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	حد سے بڑھے	اور	ایمان نہ لائے	اپنے رب کی آیتوں پر

ہم اس شخص کو ایساہی بدلہ دیتے ہیں جو حد سے بڑھے اور اپنے رب کی آیتوں پر ایمان نہ لائے

وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَشَدُّ وَ اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾

وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَشَدُّ	وَ	اَبْقٰى ﴿۱۲۷﴾
اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے شدید	اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)

اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے شدید اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○

کفارِ مکہ کی غفلت کا حال

اَفَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ

اَفَلَمْ يَهْدِ (1)	لَهُمْ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ
تو کیا ہدایت نہ دی	ان کو	(اس بات نے کہ) کتنی	ہم نے ہلاک کردیں	ان سے پہلے

تو کیا انہیں اس بات نے ہدایت نہ دی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں

مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ

مِّنَ الْقُرُوْنِ	يَمْشُوْنَ	فِيْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ
قوموں میں سے	یہ چلتے پھرتے ہیں	ان کی رہائش گاہوں میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

ہلاک کردیں جن کی رہائش کی جگہوں میں یہ چلتے پھرتے ہیں بیشک اس میں عقل والوں کیلئے

اس امت سے عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی وجہ

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾ ع وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ

لِّاُولِي النُّهٰى ﴿۱۲۸﴾	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ (2)	سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ
عقل والوں کے لئے	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات	پہلے گزر چکی	تیرے رب کی طرف سے

نشانیاں ہیں ○ اور اگر تمہارے رب کی طرف سے ایک بات پہلے (طے) نہ ہو چکی ہوتی

ع ۱۲/۷

(1)...... دل کی سختی یہ ہے کہ انسان پر وعظ و نصیحت اثر نہ کرے اور وہ اپنے گزشتہ گناہوں پر نہ روئے اور آیاتِ الٰہیہ میں غور و فکر نہ کرے۔ قرآنِ مجید میں کئی مقامات پر سابقہ قوموں کے احوال اور ان کا عبرتناک انجام بیان ہوا ہے، نیز ان کے احوال و انجام میں غور و فکر کرکے عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی دعوت بھی دی گئی ہے، لیکن افسوس! فی زمانہ دل کی سختی کا حال یہ ہے کہ لوگ قرآنِ مجید میں موجود یہ سب کچھ سننے کے باوجود بھی عبرت و نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

(2)...... یہاں کلمہ سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت سے قیامت تک عذابِ عام مؤخر کئے جانے کی بات ہے۔

صبر و نماز کی تاکید اور اوقاتِ نماز کی تعلیم

لَكَانَ لِزَامًا وَّ اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾ فَاصْبِرْ عَلٰى مَا

لَكَانَ	لِزَامًا	وَّ	اَجَلٌ مُّسَمًّى ﴿۱۲۹﴾	فَاصْبِرْ [1]	عَلٰى	مَا
(توعذاب) ضرور ہوجاتا	لازم	اور	ایک مقررہ مدت (نہ ہوتی)	توتم صبر کرو	(اس) پر	جو

اور ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور عذاب انہیں لپٹ جاتا ○ توان کی باتوں پر

يَقُوْلُوْنَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَ

يَقُوْلُوْنَ	وَ	سَبِّحْ [2]	بِحَمْدِ رَبِّكَ	قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ	وَ
وہ کہتے ہیں	اور	پاکی بیان کرتے رہو	اپنے رب کی حمد کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور

صبر کرو اور سورج کے طلوع ہونے سے پہلے اور اس کے غروب ہونے سے پہلے

قَبْلَ غُرُوْبِهَا ۚ وَ مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ

قَبْلَ غُرُوْبِهَا	وَ	مِنْ اٰنَآئِ الَّيْلِ	فَسَبِّحْ	وَ
اس کے غروب ہونے سے پہلے	اور	رات کی کچھ گھڑیوں (میں)	تو پاکی بیان کرو	اور

اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتے رہو اور رات کی کچھ گھڑیوں میں اور

مالداروں کو تعجب کی نظر سے نہ دیکھنے کی ہدایت اور جنتی نعمتوں کا حال

اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾ وَ لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ

اَطْرَافَ النَّهَارِ	لَعَلَّكَ	تَرْضٰى ﴿۱۳۰﴾	وَ	لَا تَمُدَّنَّ	عَيْنَيْكَ [3]
دن کے کناروں (پر)	تاکہ تم	راضی ہوجاؤ	اور	(اے مخاطب) تونہ پھیلا	اپنی آنکھیں

دن کے کناروں پر (بھی اللہ کی) پاکی بیان کرو، اس امید پر کہ تم راضی ہوجاؤ ○ اور اے سننے والے!

اِلٰى مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ اَزْوَاجًا مِّنْهُمْ

اِلٰى	مَا مَتَّعْنَا بِهٖۤ	اَزْوَاجًا	مِّنْهُمْ
(اس) کی طرف	جس کے ساتھ ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	مختلف گروہوں (کو)	ان میں سے

ہم نے مخلوق کے مختلف گروہوں کو دنیا کی زندگی کی جو تروتازگی فائدہ اٹھانے کیلئے دی ہے

1 ...... صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز پر روکنا جس پر رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو یا نفس کو اس چیز سے باز رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ 2 ...... اس آیت میں فرض نمازوں کا ثبوت موجود ہے کہ طلوعِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد نمازِ فجر ادا کرنا، غروبِ آفتاب سے پہلے پاکی بیان کرنے سے مراد ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنا اور رات کی کچھ گھڑیوں میں پاکی بیان کرنے سے مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھنا مراد ہے۔ 3 ...... یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے جبکہ مراد امت ہے۔ نیز معلوم ہوا کہ مسلمان کی اصل توجہ مالِ دنیا کی طرف نہیں بلکہ اخروی رزق کی طرف ہونی چاہئے۔

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۙ لِنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ؕ وَ رِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ

زَهْرَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	لِنَفْتِنَهُمْ	فِيْهِ	وَ	رِزْقُ رَبِّكَ	خَيْرٌ
دنیاوی زندگی کی تروتازگی	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس میں	اور	تیرے رب کا رزق	سب سے اچھا

تاکہ ہم انہیں اس بارے میں آزمائیں تو اس کی طرف تو اپنی آنکھیں نہ پھیلا اور تیرے رب کا رزق سب سے اچھا

خود نماز پر ثابت قدم رہنے اور اہلِ خانہ کو نماز کا حکم دینے کی تاکید

وَّ اَبْقٰى ﴿١٣١﴾ وَ اْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَ

وَّ	اَبْقٰى ﴿١٣١﴾	وَ اْمُرْ	اَهْلَكَ (1)	بِالصَّلٰوةِ	وَ
اور	سب سے زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور حکم دو	اپنے گھر والوں (کو)	نماز کا	اور

اور سب سے زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دو اور

اصْطَبِرْ عَلَيْهَا ؕ لَا نَسْـَٔلُكَ رِزْقًا ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكَ ؕ وَ

اصْطَبِرْ	عَلَيْهَا	لَا نَسْـَٔلُكَ	رِزْقًا	نَحْنُ	نَرْزُقُكَ	وَ
(خود) ڈٹے رہو	اس پر	ہم نہیں مانگتے تم سے	کوئی رزق	(بلکہ) ہم	رزق دیں گے تمہیں	اور

خود بھی نماز پر ڈٹے رہو۔ ہم تجھ سے کوئی رزق نہیں مانگتے (بلکہ) ہم تجھے روزی دیں گے اور

کفار کی طرف سے نشانی کا مطالبہ اور انہیں جواب

الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَا

الْعَاقِبَةُ	لِلتَّقْوٰى ﴿١٣٢﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْلَا
اچھا انجام	پرہیزگاری کے لیے (ہے)	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

اچھا انجام پرہیزگاری کے لیے ہے ○ اور کافروں نے کہا: یہ نبی

يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ بَيِّنَةُ

يَاْتِيْنَا بِاٰيَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ	اَوَ لَمْ تَاْتِهِمْ	بَيِّنَةُ
وہ لاتے ہمارے پاس کوئی نشانی	اپنے رب کی طرف سے	اور کیا نہیں آیا ان کے پاس	(اس کا) بیان

اپنے رب کے پاس سے کوئی نشانی کیوں نہیں لاتے؟ اور کیا ان لوگوں کے پاس پہلی کتابوں میں

(1)...... حضرت ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "جب یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی تو نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آٹھ ماہ تک حضرت علی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے دروازے پر صبح کی نماز کے وقت تشریف لاتے رہے اور فرماتے "اَلصَّلَاۃُ رَحِمَکُمُ اللہُ، اِنَّمَا یُرِیْدُ اللہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا" (ابن عساکر، ۴۲/۱۳۶) نوٹ: آیت میں موجود خطاب میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت بھی داخل ہے اور ہر امتی کو بھی یہ حکم ہے کہ وہ اپنے گھر والوں کو نماز ادا کرنے کا حکم دے اور خود بھی نماز ادا کرنے پر ثابت قدم رہے۔

مَا فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾ وَ لَوْ اَنَّاۤ اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ

مَا	فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿۱۳۳﴾	وَ	لَوْ	اَنَّاۤ	اَهْلَكْنٰهُمْ	بِعَذَابٍ
جو	پہلی کتابوں میں (مذکور تھا)	اور	اگر	بیشک	ہم ہلاک کردیتے انہیں	کسی عذاب سے

مذکور بیان نہ آیا○ اور اگر ہم انہیں رسول کے آنے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ

مِّنْ قَبْلِهٖ	لَقَالُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَاۤ	اَرْسَلْتَ
اس (رسول) سے پہلے	(تو) ضرور وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تونے بھیجا

کسی عذاب سے ہلاک کردیتے تو ضرور کہتے: اے ہمارے رب! تونے ہماری طرف

اِلَیْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰیٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ

اِلَیْنَا	رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰیٰتِكَ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ
ہماری طرف	کوئی رسول	تو ہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	(اس سے) پہلے	کہ

کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم ذلیل و رسوا ہونے سے پہلے

نَّذِلَّ وَ نَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾ قُلْ كُلٌّ مُّتَرَبِّصٌ فَتَرَبَّصُوْاۚ

نَّذِلَّ	وَ	نَخْزٰى ﴿۱۳۴﴾	قُلْ (1)	كُلٌّ	مُّتَرَبِّصٌ	فَتَرَبَّصُوْا
ہم ذلیل ہوں	اور	رسوا ہوں	تم کہو	ہر ایک	انتظار کررہا ہے	تو تم (بھی) انتظار کرو

تیری آیتوں کی پیروی کرتے؟○ تم فرماؤ: ہر کوئی انتظار کررہا ہے تو تم بھی انتظار کرو

فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ وَ مَنِ اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾ ع

فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَصْحٰبُ الصِّرَاطِ السَّوِیِّ	وَ	مَنِ	اهْتَدٰى ﴿۱۳۵﴾
پس عنقریب تم جان لوگے	کون (تھے)	سیدھے راستے والے	اور	کس نے	ہدایت پائی

تو عنقریب تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟○

رسول بھیجنے سے پہلے عذاب نازل نہ کرنے کی حکمت

مسلمانوں پر حوادث کے منتظر کفار کو جواب

ع ۸ / ۱۷

1 ...... شانِ نزول: مشرکین نے کہا تھا کہ ہم زمانے کے حوادِث اور انقلاب کا انتظار کررہے ہیں کہ کب مسلمانوں پر آئیں اور ان کا قصہ تمام ہو۔ اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور بتایا گیا کہ تم مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا انتظار کررہے ہو اور مسلمان تمہاری سزا و عذاب کا انتظار کررہے ہیں۔ عنقریب جب خدا کا حکم آئے گا اور قیامت قائم ہوگی تو تم جان لوگے کہ سیدھے راستے والے کون تھے اور کس نے ہدایت پائی؟ (خازن، طہ، تحت الآیۃ: ۱۳۵، ۳/۲۷۰)

اِقْتَرَبَ

17

آیات: 112 — رکوع: 07

سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قربِ قیامت اور لوگوں کی حالت

اِقۡتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمۡ وَهُمۡ فِىۡ غَفۡلَةٍ مُّعۡرِضُوۡنَ ۚ ١

اِقۡتَرَبَ	لِلنَّاسِ	حِسَابُهُمۡ	وَ	هُمۡ	فِىۡ غَفۡلَةٍ (1)	مُّعۡرِضُوۡنَ ١
قریب آگیا	لوگوں کے لیے	ان کا حساب	اور	وہ	غفلت میں	منہ پھیرے ہوئے ہیں

لوگوں کا حساب قریب آگیا اور وہ غفلت میں منہ پھیرے ہوئے ہیں ۝

نصیحت پر مشرکوں کا طرزِ عمل

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ مِّنۡ ذِكۡرٍ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ مُّحۡدَثٍ اِلَّا اسۡتَمَعُوۡهُ

مَا يَاۡتِيۡهِمۡ	مِّنۡ ذِكۡرٍ	مِّنۡ رَّبِّهِمۡ	مُّحۡدَثٍ	اِلَّا	اسۡتَمَعُوۡهُ
نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	ان کے رب کی طرف سے	نئی	مگر	وہ سنتے ہیں اسے

جب ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے کوئی نئی نصیحت آتی ہے تو اسے

کفارِ قریش کے خفیہ مشورے کی خبر

وَهُمۡ يَلۡعَبُوۡنَ ۙ ٢ لَاهِيَةً قُلُوۡبُهُمۡ ؕ وَاَسَرُّوا

وَ	هُمۡ	يَلۡعَبُوۡنَ ٢	لَاهِيَةً (2)	قُلُوۡبُهُمۡ	وَ	اَسَرُّوا
اور	وہ	کھیل میں لگے ہوتے ہیں	کھیل میں پڑے ہوئے ہیں	ان کے دل	اور	خفیہ طور پر کیا

کھیلتے ہوئے ہی سنتے ہیں ۝ ان کے دل کھیل میں پڑے ہوئے ہیں اور ظالموں نے

(1)...... یہاں اگرچہ کفار کی روش کو بیان کیا گیا ہے لیکن افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی قیامت کے دن اپنے اعمال کے حساب سے غفلت بہت عام ہو چکی ہے اور آج انہیں بھی جب نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی گرفت و عذاب سے ڈرایا جاتا ہے تو یہ عبرت و نصیحت حاصل کرنے کی بجائے منہ پھیر کر گزر جاتے ہیں، حالانکہ مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ ایسا طرزِ عمل اختیار کرے جو کافروں اور مشرکوں کا شیوہ ہو۔

(2)...... اس آیت کی روشنی میں ہمیں بھی غور کرنے کی حاجت ہے کہ نصیحت آمیز آیات و روایات اور اقوال وغیرہ سنتے وقت ہمارا حال کیا ہوتا ہے۔

النَّجْوَى ۖ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ هَلْ هٰذَآ اِلَّا بَشَرٌ

النَّجْوَى (1)	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	هَلْ	هٰذَآ	اِلَّا	بَشَرٌ
مشورہ	ان لوگوں نے جنہوں نے	ظلم کیا	کیا (یعنی نہیں)	یہ (نبی)	مگر	ایک آدمی

آپس میں خفیہ مشورہ کیا کہ یہ (نبی) تمہارے جیسے ایک آدمی

مِّثْلُكُمْ ۚ اَفَتَاْتُوْنَ السِّحْرَ وَاَنْتُمْ تُبْصِرُوْنَ ۝۳

مِّثْلُكُمْ	اَفَتَاْتُوْنَ	السِّحْرَ	وَ	اَنْتُمْ	تُبْصِرُوْنَ ۝۳
تمہارے جیسا	تو کیا تم آتے ہو	جادو (کے پاس)	اور (حالانکہ)	تم	دیکھتے ہو

ہی تو ہیں تو کیا تم خود دیکھنے کے باوجود جادو کے پاس جاتے ہو؟○

قٰلَ رَبِّيْ يَعْلَمُ الْقَوْلَ فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۡ وَهُوَ السَّمِيْعُ

علمِ الٰہی کی شان

قٰلَ	رَبِّيْ	يَعْلَمُ	الْقَوْلَ	فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ
(نبی نے) فرمایا	میرا رب	جانتا ہے	ہر بات	آسمان اور زمین میں	اور	وہی	سننے والا

نبی نے فرمایا: میرا رب آسمان اور زمین میں ہر بات کو جانتا ہے اور وہی سننے والا

الْعَلِيْمُ ۝۴ بَلْ قَالُوْٓا اَضْغَاثُ اَحْلَامٍۭ بَلِ افْتَرٰىهُ بَلْ

کفار کے اعتراضات اور نشانی کا مطالبہ

الْعَلِيْمُ ۝۴	بَلْ	قَالُوْٓا	اَضْغَاثُ اَحْلَامٍ (2)	بَلِ	افْتَرٰىهُ	بَلْ
جاننے والا (ہے)	بلکہ	(کافروں نے) کہا	جھوٹے خواب (ہیں)	بلکہ	اس نے گھڑ لیا ہے اسے	بلکہ

جاننے والا ہے○ بلکہ (کافروں نے) کہا: جھوٹے خواب ہیں بلکہ خود اس (نبی) نے اپنی طرف سے بنالیا ہے بلکہ

هُوَ شَاعِرٌ ۚ فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ كَمَآ اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵

هُوَ	شَاعِرٌ	فَلْيَاْتِنَا بِاٰيَةٍ	كَمَآ	اُرْسِلَ الْاَوَّلُوْنَ ۝۵
وہ	شاعر (ہے)	(اگر نبی ہے) تو لائے ہمارے پاس کوئی نشانی	جیسے	پہلے (رسولوں کو) بھیجا گیا

یہ شاعر ہیں (اگر نبی ہیں) تو ہمارے پاس کوئی نشانی لائیں جیسے پہلے رسولوں کو بھیجا گیا تھا○

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق آپس میں خفیہ مشورہ کیا اور اسے چھپانے میں بہت مبالغہ کیا جیسا کہ مشاورت کرنے والوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ دشمنوں سے اپنا راز چھپانے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کا راز فاش کر دیا اور بتا دیا کہ کافروں نے یوں کہا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمہارے جیسے ایک آدمی ہی تو ہیں۔ 2 ...... ”اَضْغَاث“ ”ضِغث“ کی جمع ہے، اس کا لغوی معنی ہے جھاڑو کا تنکا اور اصطلاح میں وسوسوں کو اضغاث کہہ دیتے ہیں۔ اَحْلَام ”حلم بمعنی خواب“ کی جمع ہے۔ یہاں کفار کے اس قول کی مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جسے قرآن کہتے ہیں یہ دراصل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

مَاۤ اٰمَنَتْ قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ۚ اَفَهُمْ يُؤْمِنُوْنَ ۝٦

مَاۤ اٰمَنَتْ	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَا	اَفَهُمْ	يُؤْمِنُوْنَ ۝٦
ایمان نہ لائی	ان سے پہلے	کوئی بستی	(تو) ہم نے ہلاک کر دیا اسے	تو کیا یہ	ایمان لے آئیں گے

ان سے پہلے جو بستی ایمان نہ لائی ہم نے اسے ہلاک کر دیا تو کیا یہ ایمان لے آئیں گے؟○

بشریت اور نبوت منافی نہیں

اہلِ علم کی طرف رجوع کا حکم

وَمَاۤ اَرْسَلْنَا قَبْلَكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْۤ اِلَيْهِمْ فَسْـَٔلُوْۤا

وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	قَبْلَكَ	اِلَّا	رِجَالًا (1)	نُّوْحِيْۤ	اِلَيْهِمْ	فَسْـَٔلُوْۤا
اور	ہم نے نہیں بھیجے	تم سے پہلے	مگر	مرد	ہم وحی کرتے تھے	ان کی طرف	تو پوچھو

اور ہم نے تم سے پہلے مرد ہی بھیجے جن کی طرف ہم وحی کرتے تھے۔ تو اے لوگو!

انبیاء کے بشری اوصاف پر اعتراض کا جواب

اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧ وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا

اَهْلَ الذِّكْرِ (2)	اِنْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٧	وَ	مَا جَعَلْنٰهُمْ	جَسَدًا
علم والوں (سے)	اگر	تم نہیں جانتے ہو	اور	ہم نے نہیں بنایا انہیں	(ایسے) بدن

علم والوں سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے○ اور ہم نے انہیں کوئی ایسے بدن نہ بنایا تھا

اہلِ ایمان اور منکرین سے متعلق وعدۂ الٰہی کی صداقت

لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ وَمَا كَانُوْا خٰلِدِيْنَ ۝٨ ثُمَّ صَدَقْنٰهُمُ

لَّا يَاْكُلُوْنَ (3)	الطَّعَامَ	وَ	مَا كَانُوْا	خٰلِدِيْنَ ۝٨	ثُمَّ	صَدَقْنٰهُمُ
(کہ) وہ نہ کھائیں	کھانا	اور	نہ وہ تھے	(دنیا میں) ہمیشہ رہنے والے	پھر	ہم نے سچا کر دکھایا انہیں

کہ وہ کھانا نہ کھائیں اور نہ وہ دنیا میں ہمیشہ رہنے والے تھے○ پھر ہم نے اپنا وعدہ

الْوَعْدَ فَاَنْجَيْنٰهُمْ وَمَنْ نَّشَآءُ وَاَهْلَكْنَا

الْوَعْدَ	فَاَنْجَيْنٰهُمْ	وَ	مَنْ	نَّشَآءُ	وَ	اَهْلَكْنَا
(اپنا) وعدہ	تو ہم نے نجات دی انہیں	اور	جسے	ہم نے چاہا	اور	ہم نے ہلاک کر دیا

انہیں سچا کر دکھایا تو ہم نے انہیں اور جن کو چاہا نجات دی اور حد سے بڑھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جھوٹے خواب ہیں اللہ تعالیٰ کی وحی نہیں۔ (1)...... اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیاء ورسول بھیجے وہ سب مرد ہی تھے، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهَا کی نبوت کا قول درست نہیں کیونکہ آپ عورت ہیں، مرد نہیں۔ (2)...... ناواقف کو اہلِ علم کی طرف رجوع کرنے کا حکم ہے کیونکہ ناواقف کے لئے اس کے علاوہ اور کوئی چارہ ہی نہیں کہ وہ واقف سے دریافت کرے۔ اپنی ضرورت کا مسئلہ سیکھنا فرض ہے اور یہ فرض عموماً علماء سے پوچھ کر ادا ہوتا ہے، نیز مجتہدین کی تقلید بھی اسی آیت پر عمل کی ایک صورت ہے۔ اس سے علماء کی فضیلت بھی واضح ہوئی۔ (3)...... قانون یہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کھانے پینے سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

قرآنِ مجید کا ایک عظیم فائدہ اور تنبیہ

الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹ لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ

الْمُسْرِفِيْنَ ۝۹	لَقَدْ	اَنْزَلْنَآ	اِلَيْكُمْ	كِتٰبًا	فِيْهِ
حد سے بڑھنے والوں (کو)	ضرور بیشک	ہم نے نازل کی	تمہاری طرف	ایک کتاب	اس میں

ہلاک کر دیا ۝ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک کتاب نازل فرمائی جس میں

-ع ۱ ۔

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ اور ایک قوم کا عبرتناک انجام

ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰ؑ وَكَمْ قَصَمْنَا مِنْ قَرْيَةٍ

ذِكْرُكُمْ (1)	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝۱۰	وَ	كَمْ	قَصَمْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ
تمہارا چرچا، تمہاری نصیحت (ہے)	تو کیا تمہیں عقل نہیں	اور	کتنی ہی	ہم نے تباہ کر دیں	بستیاں

تمہارا چرچا ہے۔ تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ۝ اور کتنی ہی بستیاں ہم نے تباہ کر دیں جو

كَانَتْ ظَالِمَةً وَّاَنْشَاْنَا بَعْدَهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱ فَلَمَّآ

كَانَتْ	ظَالِمَةً	وَّ	اَنْشَاْنَا	بَعْدَهَا	قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۝۱۱	فَلَمَّآ
وہ تھی	ظلم کرنے والی	اور	ہم نے پیدا کر دی	ان کے بعد	دوسری قوم	تو جب

ظلم کرنے والی تھیں اور ان کے بعد ہم نے دوسری قوم پیدا کر دی ۝ تو جب

اَحَسُّوْا بَاْسَنَآ اِذَا هُمْ مِّنْهَا يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲ؕ لَا تَرْكُضُوْا

اَحَسُّوْا	بَاْسَنَآ	اِذَا	هُمْ	مِّنْهَا	يَرْكُضُوْنَ ۝۱۲	لَا تَرْكُضُوْا
انہوں نے دیکھا، پایا	ہمارا عذاب	(تو) اچانک	وہ	اس سے	بھاگنے لگے	تم نہ بھاگو

انہوں نے ہمارا عذاب پایا تو اچانک وہ اس سے بھاگنے لگے ۝ بھاگو نہیں

وَارْجِعُوْٓا اِلٰى مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ وَمَسٰكِنِكُمْ

وَ	ارْجِعُوْٓا	اِلٰى	مَآ اُتْرِفْتُمْ فِيْهِ (2)	وَ	مَسٰكِنِكُمْ
اور	لوٹ آؤ	(اس) کی طرف	جس میں تمہیں آسائشیں دی گئیں	اور	اپنے مکانوں (کی طرف)

اور ان آسائشوں کی طرف لوٹ آؤ جو تمہیں دی گئی تھیں اور اپنے مکانوں کی طرف (لوٹ آؤ)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بے نیاز نہیں، بلکہ انہیں بھی کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کچھ کھائے پیئے بغیر کئی کئی دن گزار لیں جیسے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے صومِ وصال یعنی کچھ کھائے پیئے بغیر کئی کئی دن تک روزہ رکھنا ثابت ہے۔

1 ...... یہاں ذکر سے متعلق مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد شہرت اور چرچا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے نصیحت مراد ہے۔ 2 ...... دنیا میں ملنے والی نعمتوں اور آسائشوں کی کثرت بندے کو اللہ تعالٰی کی اطاعت و فرمانبرداری، عبادت و ریاضت، موت، قبر و حشر اور حسابِ اعمال وغیرہ کی تیاری سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

لَعَلَّكُمْ تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾ قَالُوْا يٰوَيْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾

لَعَلَّكُمْ	تُسْـَٔلُوْنَ ﴿۱۳﴾	قَالُوْا	يٰوَيْلَنَاۤ (1)	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿۱۴﴾
شاید تم (سے)	سوال کیا جائے	انہوں نے کہا	ہائے ہماری بربادی	بیشک	ہم تھے	ظالم

شاید تم سے سوال کیا جائے ○ انہوں نے کہا: ہائے ہماری بربادی! بیشک ہم ظالم تھے ○

فَمَا زَالَتْ تِّلْكَ دَعْوٰىهُمْ حَتّٰى جَعَلْنٰهُمْ حَصِيْدًا خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾

فَمَا زَالَتْ	تِّلْكَ	دَعْوٰىهُمْ	حَتّٰى	جَعَلْنٰهُمْ	حَصِيْدًا	خٰمِدِيْنَ ﴿۱۵﴾
تو رہی	یہی	ان کی پکار	یہاں تک کہ	ہم نے کر دیا انہیں	کٹے ہوئے	بجھے ہوئے

تو یہی ان کی چیخ و پکار رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹے ہوئے، بجھے ہوئے کر دیا ○

زمین و آسمان وغیرہ کی تخلیق

وَ مَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَا

وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمَآءَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
اور	ہم نے نہیں پیدا کیا	آسمان	اور	زمین	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)

اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

اللہ بیوی اور اولاد سے پاک ہے

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾ لَوْ اَرَدْنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ لَهْوًا لَّاتَّخَذْنٰهُ

لٰعِبِيْنَ ﴿۱۶﴾	لَوْ	اَرَدْنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	لَهْوًا	لَّاتَّخَذْنٰهُ
کھیلتے ہوئے (یعنی فضول)	اگر	ہم چاہتے	کہ	اختیار کریں	کوئی کھیل	(تو) ضرور اختیار کر لیتے اسے

سب فضول پیدا نہیں کیا ○ اگر ہم کوئی کھیل ہی اختیار کرنا چاہتے تو اپنے پاس سے ہی

باطل کو مٹانے کا طریقۂ الٰہی اور کفار کے لئے وعید

مِنْ لَّدُنَّاۤ ۖ اِنْ كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ

مِنْ لَّدُنَّاۤ	اِنْ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۱۷﴾	بَلْ	نَقْذِفُ	بِالْحَقِّ	عَلَى الْبَاطِلِ
اپنے پاس سے	اگر	ہم ہوتے	کرنے والے	بلکہ	ہم پھینکتے ہیں	حق کو	باطل پر

اختیار کر لیتے اگر ہمیں کرنا ہوتا ○ بلکہ ہم حق کو باطل پر پھینکتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق غفلت میں مبتلا کر دیتی ہے اور یہ غفلت دنیا و آخرت دونوں جگہ شدید نقصان دہ ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ کسی صورت غفلت کا شکار نہ ہو۔

1 ...... قیامت کا دن حسرت و ندامت کا دن بھی ہے کہ اس دن لوگ اپنے بُرے اعمال پر ندامت و پشیمانی کا اظہار کریں گے لیکن یہاں حسرت و ندامت کسی کام نہ آئے گی۔ لہٰذا عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ دنیا کی زندگی میں ہی اپنے بُرے اعمال پر نادم و پشیمان ہو کر بارگاہِ الٰہی میں سچی توبہ کر لی جائے اور اپنے شب و روز اللہ تعالٰی اور اس کے پیارے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری میں گزارے جائیں تاکہ روزِ قیامت کی حسرت و ندامت سے محفوظ رہ سکیں۔

فَيَدْمَغُهٗ فَاِذَا هُوَ زَاهِقٌ ؕ وَلَكُمُ الْوَيْلُ

فَيَدْمَغُهٗ	فَاِذَا	هُوَ	زَاهِقٌ	وَ	لَكُمُ	الْوَيْلُ
تو وہ دماغ توڑ دیتا ہے اس کا	تو جبھی	وہ	مٹنے والا (ہو جاتا ہے)	اور	تمہارے لئے	بربادی (ہے)

تو وہ اس کا دماغ توڑ دیتا ہے تو جبھی وہ مٹ کر رہ جاتا ہے اور تمہارے لئے بربادی ہے

مِمَّا تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

مِمَّا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لَهٗ	مَنْ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
(ان) کی وجہ سے جو	تم باتیں بناتے ہو	اور	اسی کے (ہیں)	جو	آسمانوں اور زمین میں (ہیں)

ان باتوں سے جو تم کرتے ہو ○ اور جو آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اسی کی ملک ہیں

وَمَنْ عِنْدَهٗ لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَ

وَ	مَنْ	عِنْدَهٗ	لَا يَسْتَكْبِرُوْنَ	عَنْ عِبَادَتِهٖ	وَ
اور	جو	اس کے پاس (ہیں)	وہ تکبر نہیں کرتے	اس کی عبادت سے	اور

اور جو اللہ کے پاس ہیں وہ اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے اور

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ يُسَبِّحُوْنَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾ اَمِ

لَا يَسْتَحْسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾ (1)	يُسَبِّحُوْنَ (2)	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	لَا يَفْتُرُوْنَ ﴿۲۰﴾	اَمِ
نہ وہ تھکتے ہیں	پاکی بیان کرتے ہیں	رات	اور	دن	وہ سستی نہیں کرتے	کیا

نہ تھکتے ہیں ○ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، وہ سستی نہیں کرتے ○ کیا

اتَّخَذُوْۤا اٰلِهَةً مِّنَ الْاَرْضِ هُمْ يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ لَوْ كَانَ

اتَّخَذُوْۤا	اٰلِهَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	هُمْ	يُنْشِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	لَوْ	كَانَ
انہوں نے بنالئے ہیں	کچھ معبود	زمین میں سے	(کہ) وہ	مردے زندہ کرتے ہیں	اگر	ہوتا

انہوں نے زمین میں سے کچھ ایسے معبود بنالئے ہیں جو مردوں کو زندہ کرتے ہوں؟ ○ اگر

اللہ تعالیٰ کی شانِ الٰہیت اور فرشتوں کا حال

زمین و آسمان کا رب ایک ہی ہے

1 ...... فرشتوں کا یہ وصف ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے تھکتے نہیں، البتہ اگر ہم عبادت کرتے کرتے تھک جائیں تو ہمیں آرام کرنے کا حکم ہے۔

2 ...... علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس آیت کے تحت فرماتے ہیں ’’فرشتوں کے بارے میں یہ خبر دینے سے مقصود مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت کرنے پر ابھارنا اور کافروں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و عبادت ترک کرنے پر شرم دلانا ہے کیونکہ عبادت اور تسبیح کرنا قرب اور شرف رکھنے والے لوگوں کا وصف ہے اور اسے چھوڑ دینا (اللہ تعالیٰ کی رحمت سے) دور ہونے والے اور ذلیل لوگوں کا شیوہ ہے۔(تفسیر صاوی، الانبیاء، تحت الآیۃ: ۲۰، ۴/۱۲۹۴)

اللہ کسی کو جواب دہ نہیں

فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ

فِيْهِمَآ	اٰلِهَةٌ	اِلَّا	اللّٰهُ	لَفَسَدَتَا (1)
ان (آسمان وزمین) میں	کوئی معبود	سوائے	اللہ (کے)	توضرور وہ تباہ ہوجاتے

آسمان وزمین میں اللہ کے سوا اور معبود ہوتے توضرور آسمان وزمین تباہ ہوجاتے

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْـَٔلُ

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾	لَا يُسْـَٔلُ
توعرش کے مالک اللہ کو پاکی ہے	(ان) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اس سے سوال نہیں کیا جاتا

تولوگوں کی بنائی ہوئی باتوں سے اللہ پاک ہے جو عرش کا مالک ہے ○ اللہ سے

باطل دعویٰ پر مشرکین سے دلیل کا مطالبہ

عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾ اَمِ

عَمَّا	يَفْعَلُ	وَ	هُمْ	يُسْـَٔلُوْنَ ﴿٢٣﴾	اَمِ
(اس کام) کے متعلق جو	وہ کرتا ہے	اور	وہ (یعنی لوگ)	ان سے سوال کیا جائے گا	کیا

اس کام کے متعلق سوال نہیں کیا جاتا جو وہ کرتا ہے اور لوگوں سے سوال کیا جائے گا ○ کیا

اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ ۚ هٰذَا

اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	هٰذَا
انہوں نے بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	معبود	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	یہ (قرآن)

انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود بنا رکھے ہیں؟ تم فرماؤ: تم اپنی دلیل لاؤ۔ یہ قرآن

ذِكْرُ مَنْ مَّعِىَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِىْ ؕ

ذِكْرُ	مَنْ	مَّعِىَ	وَ	ذِكْرُ	مَنْ	قَبْلِىْ
ذکر (ہے)	(ان کا) جو	میرے ساتھ (ہیں)	اور	تذکرہ (ہے)	(ان کا) جو	مجھ سے پہلے (گزر گئے)

میرے ساتھ والوں کا ذکر ہے اور مجھ سے پہلوں کا تذکرہ ہے

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ کے واحد معبود ہونے کی ایک قطعی دلیل بیان کی گئی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات میں اگر دو خدا ہوں تو جہان کی تباہی یقینی ہے کیونکہ اگر دو خدا فرض کئے جائیں تو وہ دونوں کسی شے پر متفق ہوں گے یا ان میں اختلاف ہوگا۔ اگر ایک چیز پر متفق ہوئے تو اس سے لازم آئے گا کہ ایک چیز دونوں کی قدرت میں ہو اور دونوں کی قدرت سے واقع ہو، یہ محال ہے۔ اور اگر ان میں اختلاف ہوا تو ایک چیز کے بارے میں دونوں کے ارادوں کی مختلف صورتیں ہوں گی، (1) دونوں کے ارادے ایک ساتھ واقع ہوں گے۔ اس صورت میں ایک ہی وقت میں وہ چیز موجود اور معدوم دونوں ہو جائے گی۔ (2) دونوں کے

وحی کا بنیادی ترین پیغام

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۙ الْحَقَّ فَهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَ

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ	الْحَقَّ	فَهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿٢٤﴾	وَ
بلکہ	ان کے اکثر (لوگ)	نہیں جانتے	حق (کو)	تو وہ	منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور

بلکہ اُن کے اکثر لوگ حق کو نہیں جانتے تو وہ منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور

مَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا نُوْحِیْٓ اِلَيْهِ

مَآ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا	نُوْحِیْٓ	اِلَيْهِ
ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	مگر	ہم وحی کرتے رہے	اس کی طرف

ہم نے تم سے پہلے کوئی رسول نہ بھیجا مگر یہ کہ ہم اس کی طرف وحی فرماتے رہے

فرشتوں کی شان اور اطاعتِ الٰہی

اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾ وَ قَالُوا

اَنَّهٗ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّآ	اَنَا	فَاعْبُدُوْنِ ﴿٢٥﴾	وَ	قَالُوا
کہ	نہیں	کوئی معبود	سوائے	میرے	تو تم عبادت کرو میری	اور	(کافروں نے) کہا

کہ میرے سوا کوئی معبود نہیں تو میری ہی عبادت کرو ○ اور کافروں نے کہا:

اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ ؕ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ ۙ

اتَّخَذَ	الرَّحْمٰنُ	وَلَدًا	سُبْحٰنَهٗ	بَلْ	عِبَادٌ مُّكْرَمُوْنَ ﴿٢٦﴾
بنالی ہے	رحمٰن (نے)	اولاد	پاکی ہے اسے	بلکہ	(فرشتے) عزت والے بندے (ہیں)

رحمٰن نے اولاد بنالی ہے۔ وہ پاک ہے، بلکہ (فرشتے) عزت والے بندے ہیں ○

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِاَمْرِهٖ يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾

لَا يَسْبِقُوْنَهٗ	بِالْقَوْلِ	وَ	هُمْ	بِاَمْرِهٖ	يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٧﴾
وہ سبقت نہیں کرتے اس سے	کسی بات میں	اور	وہ	اس کے حکم پر	عمل کرتے ہیں

وہ کسی بات میں اللہ سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ارادے واقع نہ ہوں۔ اس صورت میں وہ چیز نہ موجود ہوگی نہ معدوم۔ (3) ایک کا ارادہ واقع ہو اور دوسرے کا واقع نہ ہو۔ یہ تمام صورتیں محال ہیں کیونکہ جس کی بات پوری نہ ہوگی وہ خدا نہیں ہو سکتا، تو ثابت ہوا کہ بہر صورت ایک سے زیادہ خدا ماننے میں نظامِ کائنات کی تباہی اور فساد لازم ہے اور کائنات کا نظام انتہائی مربوط و منظم انداز میں چلنا اس بات کی روشن دلیل ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے جو اس نظام کو چلا رہا ہے۔

فرشتے بھی شفاعت کریں گے

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ وَ لَا يَشْفَعُوْنَ ۙ

يَعْلَمُ	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ	وَ	لَا يَشْفَعُوْنَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ	ان کے پیچھے (ہے)	اور	وہ شفاعت نہیں کرتے

وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ صرف اسی کی

خدائی کا دعویٰ کرنے والے کا انجام

اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى وَ هُمْ مِّنْ خَشْيَتِهٖ مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ

اِلَّا	لِمَنِ	ارْتَضٰى	وَ	هُمْ	مِّنْ خَشْيَتِهٖ	مُشْفِقُوْنَ ﴿٢٨﴾	وَ
مگر	(اس) کی جسے	اللہ پسند فرمائے	اور	وہ	اس کے خوف سے	ڈر رہے ہیں	اور

شفاعت کرتے ہیں جسے اللہ پسند فرمائے اور وہ اس کے خوف سے ڈر رہے ہیں ○ اور

مَنْ يَّقُلْ مِنْهُمْ اِنِّيْۤ اِلٰهٌ مِّنْ دُوْنِهٖ فَذٰلِكَ

مَنْ	يَّقُلْ	مِنْهُمْ	اِنِّيْۤ	اِلٰهٌ	مِّنْ دُوْنِهٖ	فَذٰلِكَ
جو	کہے	ان میں سے	(کہ) بیشک میں	معبود (ہوں)	اس کے سوا	تو وہ

ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو

قدرت و وحدانیت کے آسمانی اور زمینی دلائل

ع ٢ ٢٩

نَجْزِيْهِ جَهَنَّمَ ؕ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع اَوَ لَمْ يَرَ

نَجْزِيْهِ	جَهَنَّمَ	كَذٰلِكَ	نَجْزِي	الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢٩﴾	اَوَ لَمْ يَرَ
ہم سزا دیں گے اسے	جہنم (کی)	ایسی ہی	ہم سزا دیتے ہیں	ظالموں (کو)	اور کیا نہ دیکھا

اسے ہم جہنم کی سزا دیں گے۔ ہم ظالموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ کیا کافروں نے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَنَّ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	كَانَتَا	رَتْقًا(1)
ان لوگوں نے جنہوں نے	کفر کیا	کہ	آسمان	اور	زمین	دونوں تھے	ملے ہوئے

یہ خیال نہ کیا کہ آسمان اور زمین ملے ہوئے تھے

(1)......اس آیت میں فرمایا گیا کہ آسمان و زمین ملے ہوئے تھے، اس سے ایک مراد تو یہ ہے کہ ایک دوسرے سے ملا ہوا تھا ان میں فصل و جدائی پیدا کر کے انہیں کھولا گیا۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمان اس طور پر بند تھا کہ اس سے بارش نہیں ہوتی تھی اور زمین اس طور پر بند تھی کہ اس سے نباتات پیدا نہیں ہوتی تھیں، تو آسمان کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے بارش ہونے لگی اور زمین کا کھولنا یہ ہے کہ اس سے سبزہ پیدا ہونے لگا۔ نوٹ: اس آیت میں چونکہ متعین طور پر یہ مراد نہیں کہ آسمان و زمین حقیقی طور پر ملے ہوئے تھے، اس لیے بگ بینگ کی تھیوری کو قطعیت کے ساتھ اس آیت سے ثابت نہیں کرنا چاہئے۔ ہاں احتمال ضرور موجود ہے۔

فَفَتَقْنٰهُمَا ؕ وَ جَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ ؕ اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾

فَفَتَقْنٰهُمَا	وَ	جَعَلْنَا	مِنَ الْمَآءِ	كُلَّ شَیْءٍ حَیٍّ (1)	اَفَلَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۰﴾
توہم نے جدا کر دیا انہیں	اور	ہم نے بنائی	پانی سے	ہر جاندار چیز	توکیا وہ ایمان نہیں لائیں گے

توہم نے انہیں کھول دیا اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان نہیں لائیں گے ؟○

وَ جَعَلْنَا فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ تَمِیْدَ

وَ	جَعَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ	تَمِیْدَ
اور	ہم نے ڈال دیئے	زمین میں	مضبوط لنگر	کہ	(نہ) حرکت کرتی رہے

اور زمین میں ہم نے مضبوط لنگر ڈال دیئے تاکہ لوگوں کو لے کر

بِهِمْ ۪ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾

بِهِمْ	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا	فِجَاجًا سُبُلًا	لَّعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۳۱﴾
ان (لوگوں) کے ساتھ	اور	ہم نے بنائے	اس میں	کشادہ راستے	تاکہ وہ	راستہ پالیں

حرکت نہ کرتی رہے اور ہم نے اس میں کشادہ راستے بنائے تاکہ وہ راستہ پالیں ○

وَ جَعَلْنَا السَّمَآءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ۚۖ وَّ هُمْ عَنْ اٰیٰتِهَا

وَ	جَعَلْنَا	السَّمَآءَ	سَقْفًا مَّحْفُوْظًا (2)	وَّ	هُمْ	عَنْ اٰیٰتِهَا
اور	ہم نے بنایا	آسمان (کو)	ایک محفوظ چھت	اور	وہ (لوگ)	اس کی نشانیوں سے

اور ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا اور وہ لوگ اس کی نشانیوں سے

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ وَ

مُعْرِضُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	وَ
منہ پھیرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا	رات	اور	دن	اور

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ اور وہی ہے جس نے رات اور دن اور

1 ...... ہر جاندار چیز کو پانی سے بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پانی کو جانداروں کی حیات کا سبب بنایا ہے۔ یا، یہ مراد ہے کہ ہر جاندار پانی سے پیدا کیا ہوا ہے۔ 2 ...... ریاضی اور فلکیات کا علم اعلیٰ علوم میں سے ہے جبکہ انہیں اللہ تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ بنایا جائے۔ صوفیاء کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم فرماتے ہیں کہ ایک گھڑی کی فکر ہزار سال کے اس ذکر سے افضل ہے جو بغیر فکر کے ہو۔

وفاتِ رسول کے منتظر کفار کو تنبیہ

الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ؕ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَمَا جَعَلْنَا

مَا جَعَلْنَا	وَ	یَّسْبَحُوْنَ ﴿۳۳﴾	فِیْ فَلَكٍ	كُلٌّ	الْقَمَرَ	وَ	الشَّمْسَ
ہم نے نہیں بنایا	اور	تیر رہے ہیں	ایک گھیرے میں	سب	چاند (کو)	اور	سورج

سورج اور چاند کو پیدا کیا۔ سب ایک گھیرے میں تیر رہے ہیں ○ اور ہم نے تم سے پہلے

لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ؕ اَفَاۡىِٕنْ مِّتَّ

مِّتَّ	اَفَاۡىِٕنْ	الْخُلْدَ	مِّنْ قَبْلِكَ	لِبَشَرٍ
تم انتقال کر جاؤ	تو کیا اگر	(دنیا میں) ہمیشہ رہنا	تم سے پہلے	کسی آدمی کے لیے

کسی آدمی کے لیے (دنیا میں) ہمیشہ رہنا نہ بنایا تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ

موت اور آزمائش کا بیان

فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ ؕ وَ

وَ	ذَآىِٕقَةُ الْمَوْتِ	كُلُّ نَفْسٍ	الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾	فَهُمُ
اور	موت کو چکھنے والی (ہے)	ہر جان	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	تو وہ (یعنی دوسرے لوگ)

تو یہ دوسرے لوگ ہمیشہ رہیں گے ؟ ○ ہر جان موت کا مزہ چکھنے والی ہے اور

نَبْلُوْكُمْ بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ فِتْنَةً ؕ وَاِلَیْنَا

اِلَیْنَا	وَ	فِتْنَةً (1)	بِالشَّرِّ وَالْخَیْرِ	نَبْلُوْكُمْ
ہماری طرف	اور	خوب آزمانا	اچھائی اور برائی کے ذریعے	(اے لوگو) ہم آزماتے ہیں تمہیں

ہم برائی اور بھلائی کے ذریعے تمہیں خوب آزماتے ہیں اور ہماری ہی طرف

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے متعلق کفار کا حال

تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَاِذَا رَاٰكَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

اِنْ	كَفَرُوْۤا	الَّذِیْنَ	رَاٰكَ	اِذَا	وَ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۳۵﴾
نہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	دیکھتے ہیں تجھے	جب	اور	تمہیں لوٹایا جائے گا

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب کافر آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو

1 ...... مصیبت اور نعمت دونوں کے ذریعے بندے کو آزمایا جاتا ہے کہ وہ مصیبت پر کتنا صبر اور نعمت پر کتنا شکر کرتا ہے۔ مومن کا طرزِ عمل کیا ہونا چاہیے، اس کے بارے میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا "مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے اور یہ اس کے حق میں بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

يَتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ اَهٰذَا الَّذِيْ يَذْكُرُ

يَتَّخِذُوْنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا	اَهٰذَا	الَّذِيْ	يَذْكُرُ
وہ بناتے تجھے	مگر	ہنسی مذاق	کیا یہ (ہے)	وہ جو	(برے لفظوں سے) یاد کرتا ہے

صرف ہنسی مذاق بنالیتے ہیں۔ کیا یہ وہ آدمی ہے جو تمہارے خداؤں کو

اٰلِهَتَكُمْ ۚ وَهُمْ بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾

اٰلِهَتَكُمْ	وَ	هُمْ	بِذِكْرِ الرَّحْمٰنِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ﴿٣٦﴾
تمہارے معبودوں (کو)	اور	وہ (کافر)	رحمٰن ہی کی یاد سے	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

برا کہتا ہے اور وہ (کافر) رحمٰن ہی کی یاد سے منکر ہیں ○

نزولِ عذاب کی جلدی کرنے والوں کو جواب

خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ ؕ سَاُورِيْكُمْ اٰيٰتِيْ

خُلِقَ	الْاِنْسَانُ	مِنْ عَجَلٍ[1]	سَاُورِيْكُمْ	اٰيٰتِيْ
بنایا گیا	آدمی	جلدی سے (جلد باز)	عنقریب میں دکھاؤں گا تمہیں	اپنی نشانیاں

آدمی جلد باز بنایا گیا۔ اب میں تمہیں اپنی نشانیاں دکھاؤں گا

کفار کی جلد بازی اور نزولِ عذاب کے وقت کفار کا حال

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾ وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ

فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿٣٧﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ
تو تم جلد نہ مانگو مجھ سے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہوگا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو

تو مجھ سے جلدی نہ کرو ○ اور کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو یہ وعدہ

صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾ لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ

صٰدِقِيْنَ ﴿٣٨﴾	لَوْ	يَعْلَمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	حِيْنَ	لَا يَكُفُّوْنَ
سچے	اگر	جان لیتے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جب	وہ نہیں روک سکیں گے

کب ہوگا؟ ○ اگر کافر اس وقت کو جان لیتے جب وہ اپنے چہروں سے

[1] ......اس کا معنی یہ ہے کہ انسان میں جلد بازی کی کثرت اور صبر کی کمی سے ظاہر ہوتا ہے کہ جلد بازی انسان کے خمیر میں ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ جلد بازی کو انسان کی فطرت اور اخلاق میں پیدا کیا گیا ہے۔ جلد بازی ایک مذموم فعل ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ بردباری اللہ تعالیٰ کی طرف سے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔ (ترمذی، ۳/۴۰۷، الحدیث: ۲۰۱۹) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: جس نے توقف کیا تو اس نے (اپنا مقصد) پالیا یا قریب ہے کہ وہ (اسے) پالے اور جس نے جلدی کی تو اس نے خطا کی یا قریب ہے کہ وہ خطا کھا جائے۔ (معجم الکبیر، ۱۷/۳۱۰، الحدیث: ۸۵۸)

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَ لَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَ لَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾

عَنْ وُّجُوْهِهِمُ	النَّارَ	وَ	لَا	عَنْ ظُهُوْرِهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿٣٩﴾
اپنے چہروں سے	آگ	اور	نہ	اپنی پیٹھوں سے	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی

اور اپنی پیٹھوں سے آگ کو نہ روک سکیں گے اور نہ ان کی مدد کی جائے گی ○

بَلْ تَاْتِيْهِمْ بَغْتَةً فَتَبْهَتُهُمْ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

بَلْ	تَاْتِيْهِمْ	بَغْتَةً	فَتَبْهَتُهُمْ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
بلکہ	وہ (قیامت) آپڑے گی ان پر	اچانک	تو حیران کردے گی انہیں	پھر وہ طاقت نہ رکھیں گے

بلکہ وہ (قیامت) ان پر اچانک آپڑے گی تو انہیں حیران کردے گی پھر نہ وہ اسے

رَدَّهَا وَ لَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾ وَ لَقَدِ اسْتُهْزِئَ

رَدَّهَا	وَ	لَا	هُمْ	يُنْظَرُوْنَ ﴿٤٠﴾	وَ	لَقَدِ	اسْتُهْزِئَ
اسے پھیرنے (کی)	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	اور	ضرور بیشک	مذاق اڑایا گیا

رد کرسکیں گے اور نہ انہیں مہلت دی جائے گی ○ اور بیشک تم سے اگلے رسولوں کا

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

بِرُسُلٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَحَاقَ بِالَّذِيْنَ سَخِرُوْا مِنْهُمْ

بِرُسُلٍ	مِّنْ قَبْلِكَ (1)	فَحَاقَ	بِالَّذِيْنَ	سَخِرُوْا	مِنْهُمْ
رسولوں کا	تم سے پہلے	تو گھیر لیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	مذاق اڑایا	ان میں سے

مذاق اڑایا گیا تو جس (عذاب) کا مذاق اڑاتے تھے اسی نے

جلد باز کفار سے ایک سوال اور ان کا حال

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾ ع قُلْ مَنْ يَّكْلَؤُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ

ع ۳/۲

مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٤١﴾	قُلْ	مَنْ	يَّكْلَؤُكُمْ	بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ
(اس عذاب نے) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	تم کہو	کون	حفاظت کرے گا تمہاری	رات اور دن میں

ان کو گھیر لیا ○ تم فرماؤ: رات اور دن میں رحمٰن کے عذاب سے

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جس طرح آپ کی قوم نے آپ کا مذاق اڑایا اسی طرح ان سے پہلے کے کفار بھی اپنے انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مذاق اڑایا کرتے تھے تو مذاق اڑانے والوں کا مذاق انہیں کو لے بیٹھا اور وہ اپنے مذاق اڑانے اور مسخرہ پن کرنے کے وبال و عذاب میں گرفتار ہوئے۔ لہٰذا آپ رنجیدہ نہ ہوں، آپ کے ساتھ اِستہزاء کرنے والوں کا بھی یہی انجام ہونا ہے۔

کفار کے خیالی معبودوں کا حال

مِنَ الرَّحْمٰنِ ؕ بَلْ هُمْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ

مِنَ الرَّحْمٰنِ	بَلْ	هُمْ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّهِمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمْ	لَهُمْ
رحمٰن (کے عذاب) سے	بلکہ	وہ	اپنے رب کے ذکر سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)	کیا	ان کے

تمہاری کون حفاظت کرے گا؟ بلکہ وہ اپنے رب کے ذکر سے منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا ان کے

اٰلِهَةٌ تَمْنَعُهُمْ مِّنْ دُوْنِنَا ؕ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

اٰلِهَةٌ	تَمْنَعُهُمْ	مِّنْ	دُوْنِنَا	لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
کچھ معبود (ہیں)	(جو) بچالیں گے انہیں	سے	ہمارے (عذاب) سے (یا) ہمارے سوا	وہ طاقت نہیں رکھتے

کچھ خدا ایسے ہیں جو انہیں ہم سے بچالیں گے؟ وہ اپنی ہی جانوں کی مدد

کفار کے تکبر و اعراض کا اصل سبب اور غلبۂ اسلام کے آثار

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ وَ لَا هُمْ مِّنَّا يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾ بَلْ

نَصْرَ اَنْفُسِهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	مِّنَّا	يُصْحَبُوْنَ ﴿۴۳﴾	بَلْ
اپنی جانوں کی مدد کرنے (کی)	اور	نہ	وہ	ہماری طرف سے	ان کا ساتھ دیا جاتا ہے	بلکہ

نہیں کر سکتے اور نہ ہی ان کی ہماری طرف سے مدد و حفاظت کی جاتی ہے ○ بلکہ

مَتَّعْنَا هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى طَالَ عَلَيْهِمُ

مَتَّعْنَا	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى	طَالَ[1]	عَلَيْهِمُ
ہم نے فائدہ اٹھانے دیا	انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ	دراز ہوگئی	ان پر

ہم نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو فائدہ اٹھانے دیا یہاں تک کہ زندگی ان پر

الْعُمُرُ ؕ اَفَلَا يَرَوْنَ اَنَّا نَاْتِي الْاَرْضَ نَنْقُصُهَا

الْعُمُرُ	اَفَلَا يَرَوْنَ	اَنَّا	نَاْتِي	الْاَرْضَ	نَنْقُصُهَا[2]
زندگی	تو کیا وہ دیکھتے نہیں	کہ	ہم آرہے ہیں	زمین (کے پاس)	اسے کم کرتے ہوئے

دراز ہوگئی تو کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم زمین کو اس کے کناروں سے

1 ...... لمبی عمر، مال کی زیادتی اور نعمتوں کی کثرت عموماً غفلت اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سبب بن جاتی ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، لوگوں میں سے بہترین آدمی کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل اچھے ہوں۔ عرض کی: لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: جس کی عمر لمبی اور عمل برے ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۸، الحدیث: ۲۳۳۷) 2 ...... یہاں اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کافروں کی سر زمین پر روز بروز تسلط عطا کر رہا ہے اور ایک شہر کے بعد دوسرا شہر فتح ہوتا چلا آرہا ہے، یوں حدودِ اسلام بڑھ رہی ہیں اور کفر کی سر زمین کم ہوتی جارہی ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا منصبِ انذار اور انہیں تسلی

مِنْ اَطْرَافِهَا ؕ اَفَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ

مِنْ اَطْرَافِهَا	اَفَهُمُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿۴۴﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اُنْذِرُكُمْ (1)
اس کے کناروں سے	تو کیا وہ	غالب آنے والے (ہوں گے)	تم کہو	میں ڈراتا ہوں تمہیں صرف

گھٹاتے آرہے ہیں۔ تو کیا یہ غالب ہوں گے ؟○ تم فرماؤ: میں تم کو صرف وحی کے ذریعے

عذابِ الٰہی کا ایک جھونکا بھی قابلِ برداشت نہیں

بِالْوَحْیِ ۫ۖ وَ لَا یَسْمَعُ الصُّمُّ الدُّعَآءَ اِذَا مَا یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

بِالْوَحْیِ	وَ	لَا یَسْمَعُ	الصُّمُّ (2)	الدُّعَآءَ	اِذَا مَا	یُنْذَرُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
وحی کے ذریعے	اور	نہیں سنتے	بہرے	پکار (کو)	جب	انہیں ڈرایا جائے	اور

ڈراتا ہوں اور بہرے پکار کو نہیں سنتے جب انہیں ڈرایا جائے ○ اور

لَىٕنْ مَّسَّتْهُمْ نَفْحَةٌ مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ لَیَقُوْلُنَّ

لَىٕنْ	مَّسَّتْهُمْ	نَفْحَةٌ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّكَ	لَیَقُوْلُنَّ
ضرور اگر	چھو جائے انہیں	ہوا	تیرے رب کے عذاب کی	(تو) ضرور وہ کہیں گے

اگر انہیں تمہارے رب کے عذاب کی ہوا چھو جائے تو ضرور کہیں گے :

بروزِ قیامت عدل وانصاف کا ظہور

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ

یٰوَیْلَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	نَضَعُ	الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ (3)
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	ظالم	اور	ہم رکھیں گے	عدل کے ترازو

ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم ظالم تھے ○ اور ہم قیامت کے دن عدل کے ترازو

لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـا ؕ وَ اِنْ كَانَ

لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ	فَلَا تُظْلَمُ	نَفْسٌ	شَیْــٴًـا	وَ	اِنْ	كَانَ
قیامت کے دن میں	تو ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور	اگر	(کچھ) ہوگا

رکھیں گے تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور اگر کوئی چیز

1 ...... پیغمبر پر احکام سنا دینا لازم ہے، دل میں اتارنا لازم نہیں کہ یہ خدا کا کام ہے۔ 2 ...... جو وعظ سے نفع حاصل نہ کرے، وہ بہرا ہے یعنی دل کا بہرا ہے، اگرچہ بظاہر اس میں سننے کی قوت موجود ہو۔ 3 ...... کچھ اعمال ایسے ہیں جن کا میزان عمل میں وزن زیادہ ہوگا۔ اسی آیتِ مبارکہ کے تحت امام بخاری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بخاری شریف کے آخر میں ایک حدیثِ پاک ذکر کی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمٰن کو پیارے ہیں، زبان پر ہلکے ہیں، میزان میں بھاری سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللہِ الْعَظِیْم (صحیح بخاری، ۴/۲۰۰، الحدیث: ۷۵۶۳)

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا ؕ وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ ۝۴۷

مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	اَتَيْنَا بِهَا	وَ	كَفٰى	بِنَا	حٰسِبِيْنَ ۝۴۷
رائی کے دانہ کے برابر	(تو) ہم لے آئیں گے اسے	اور	کافی ہیں	ہم	حساب کرنے والے

رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگی تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں ○

حضرت موسیٰ و ہارون علیہما الصلوٰۃ والسلام پر عطاء الٰہی

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ الْفُرْقَانَ وَ ضِيَآءً

وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسٰى	وَ	هٰرُوْنَ	الْفُرْقَانَ	وَ	ضِيَآءً
اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ	اور	ہارون (کو)	فیصلہ کرنے والی (کتاب)	اور	روشنی

اور بیشک ہم نے موسیٰ اور ہارون کو فیصلہ دیا اور روشنی

متقین کے دو اوصاف

وَّ ذِكْرًا لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ وَ

وَّ	ذِكْرًا	لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۴۸	الَّذِيْنَ	يَخْشَوْنَ (1)	رَبَّهُمْ	بِالْغَيْبِ	وَ
اور	نصیحت	پرہیزگاروں کے لئے	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے	اور

اور پرہیزگاروں کیلئے نصیحت دی ○ وہ جو اپنے رب سے بغیر دیکھے ڈرتے ہیں اور

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرینِ قرآن کو تنبیہ

هُمْ مِّنَ السَّاعَةِ مُشْفِقُوْنَ ۝۴۹ وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ ؕ

هُمْ	مِّنَ السَّاعَةِ	مُشْفِقُوْنَ ۝۴۹	وَ	هٰذَا	ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ	اَنْزَلْنٰهُ
وہ	قیامت سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	یہ	برکت والا ذکر	ہم نے نازل کیا اسے

وہ قیامت سے ڈرتے ہیں ○ اور یہ برکت والا ذکر ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے

رشد و ہدایت میں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام

(ع)

اَفَاَنْتُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ۝۵۰ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَاۤ اِبْرٰهِيْمَ

اَفَاَنْتُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ۝۵۰	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَاۤ	اِبْرٰهِيْمَ
تو کیا تم	اس کا	انکار کرنے والے (ہو)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	ابراہیم (کو)

تو کیا تم اس کے منکر ہو؟ ○ اور بیشک ہم نے ابراہیم کو

(1)...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے عذاب اور اس کی گرفت سے ڈرتا رہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میری عزت و جلال اور مخلوق پر میری بلندی کی قسم! نہ تو میں اپنے بندے پر دو خوف جمع کروں گا اور نہ اس کے لیے دو امن جمع کروں گا، جو دنیا میں مجھ سے ڈرتا رہا اسے میں قیامت کے دن امن دوں گا اور جو دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا اسے میں قیامت کے دن خوف میں مبتلا کر دوں گا۔ (ابن عساکر، ۵۴/۲۶۷)

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم اور چچا سے مناظرہ

رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ وَ كُنَّا بِهٖ عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾ ج اِذْ قَالَ

رُشْدَهٗ	مِنْ قَبْلُ	وَ	كُنَّا	بِهٖ	عٰلِمِیْنَ ﴿۵۱﴾	اِذْ	قَالَ
اس کی سمجھداری	(اس سے) پہلے	اور	ہم تھے	اس کو	جاننے والے	جب	اس نے کہا

پہلے ہی اس کی سمجھداری دیدی تھی اور ہم اسے جانتے تھے ○ یاد کرو جب اس نے

لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ مَا هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾

لِاَبِیْهِ وَ قَوْمِهٖ (1)	مَا	هٰذِهِ التَّمَاثِیْلُ	الَّتِیْۤ اَنْتُمْ لَهَا	عٰكِفُوْنَ ﴿۵۲﴾
اپنی قوم اور اپنے (عرفی) باپ سے	کیا (ہیں)	یہ مورتیاں، مجسمے	جن کے لئے تم	جم کر بیٹھے ہوئے (ہو)

اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: یہ مجسمے کیا ہیں جن کے آگے تم جم کر بیٹھے ہوئے ہو ○

قَالُوْا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا لَهَا عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ

قَالُوْا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا (2)	لَهَا	عٰبِدِیْنَ ﴿۵۳﴾	قَالَ
انہوں نے کہا	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ان کی	عبادت کرنے والے	فرمایا

انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو ان کی پوجا کرتے ہوئے پایا ○ فرمایا:

لَقَدْ كُنْتُمْ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ قَالُوْۤا

لَقَدْ	كُنْتُمْ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۴﴾ (3)	قَالُوْۤا
ضرور بیشک	ہو	تم	اور	تمہارے باپ دادا	کھلی گمراہی میں	انہوں نے کہا

بے شک تم اور تمہارے باپ دادا سب کھلی گمراہی میں ہو ○ بولے:

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ اَمْ اَنْتَ مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾ قَالَ بَلْ رَّبُّكُمْ

اَجِئْتَنَا بِالْحَقِّ	اَمْ	اَنْتَ	مِنَ اللّٰعِبِیْنَ ﴿۵۵﴾	قَالَ	بَلْ	رَّبُّكُمْ
کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو	یا	تم	کھیلنے والوں میں سے (ہو)	فرمایا	بلکہ	تمہارا رب

کیا تم ہمارے پاس حق لائے ہو یا یونہی کھیل رہے ہو؟ ○ فرمایا: بلکہ تمہارا رب

1..... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ 2..... باپ دادا جو کام شریعت کے خلاف کرتے رہے ہوں، اُن کاموں کو کرنا اور ان کے کرنے پر اپنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 3..... دینی معاملے میں کسی کی رعایت نہیں بلکہ حق بات بہر حال بیان کرنی چاہئے، قدرت کے باوجود حق کہنے سے خاموشی مداہنت ہے اور وہ حرام ہے ہاں کہاں حکمتِ عملی کا کیا تقاضا ہے، سختی یا نرمی تو یہ بات مبلغ کو معلوم ہونی چاہئے۔

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الَّذِیْ فَطَرَهُنَّ ﳲ وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)	الَّذِیْ	فَطَرَهُنَّ	وَ	اَنَا	عَلٰى ذٰلِكُمْ
(وہ ہے جو) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	جس نے	پیدا کیا انہیں	اور	میں	اس پر

وہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے جس نے انہیں پیدا کیا اور میں اس پر

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝٥٦ وَ تَاللّٰهِ لَاَكِیْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ

مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ ۝٥٦	وَ	تَاللّٰهِ	لَاَكِیْدَنَّ	اَصْنَامَكُمْ
گواہوں میں سے (ہوں)	اور	اللہ کی قسم	ضرور میں تدبیر کروں گا	تمہارے بتوں کی (یعنی ان کی بربادی کی)

گواہوں میں سے ہوں ○ اور مجھے اللہ کی قسم ہے! تم پیٹھ پھیر کر جاؤ گے

بتشکنی کا عزم اور اس پر عمل

بَعْدَ اَنْ تُوَلُّوْا مُدْبِرِیْنَ ۝٥٧ فَجَعَلَهُمْ جُذٰذًا اِلَّا

بَعْدَ	اَنْ	تُوَلُّوْا	مُدْبِرِیْنَ ۝٥٧	فَجَعَلَهُمْ	جُذٰذًا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	تم پھر جاؤ	پیٹھ پھیرتے ہوئے	تو اس نے کر دیا انہیں	ٹکڑے ٹکڑے	سوائے

تو اس کے بعد میں تمہارے بتوں کی بری حالت کر دوں گا ○ تو ابراہیم نے ان سب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا سوائے

كَبِیْرًا لَّهُمْ لَعَلَّهُمْ اِلَیْهِ یَرْجِعُوْنَ ۝٥٨ قَالُوْا مَنْ فَعَلَ

كَبِیْرًا لَّهُمْ	لَعَلَّهُمْ	اِلَیْهِ	یَرْجِعُوْنَ ۝٥٨	قَالُوْا	مَنْ	فَعَلَ
ان کے بڑے (بت کے)	شاید وہ	اس کی طرف	رجوع کریں	کہنے لگے	کس نے	کیا

ان کے بڑے بت کے کہ شاید وہ اس کی طرف رجوع کریں ○ کہنے لگے: کس نے ہمارے خداؤں کے ساتھ

بتوں کا حشر دیکھ کر قوم کا اظہارِ غضب

هٰذَا بِاٰلِهَتِنَاۤ اِنَّهٗ لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝٥٩ قَالُوْا

هٰذَا	بِاٰلِهَتِنَاۤ	اِنَّهٗ	لَمِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝٥٩	قَالُوْا
یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ	بیشک وہ	ضرور ظالموں میں سے (ہے)	(کچھ) کہنے لگے

یہ کام کیا ہے؟ بیشک وہ یقیناً ظالم ہے ○ کچھ کہنے لگے:

بت شکن کی تحقیق پر کلام

(1)...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو چونکہ اپنے طریقے کا گمراہی ہونا بہت ہی بعید معلوم ہوتا تھا کیونکہ یہ طریقہ برسوں سے نسل در نسل چلا آرہا تھا اس لئے قوم نے کہا تھا کہ آپ سنجیدگی سے بات کر رہے ہیں یا مذاق سے؟ اس کے جواب میں حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا بیان کرکے ظاہر فرمادیا کہ آپ کھیل کے طور پر کلام نہیں کر رہے بلکہ حق کا اظہار فرمارہے ہیں۔

سَمِعْنَا فَتًى يَّذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهٗۤ

سَمِعْنَا	فَتًى	يَّذْكُرُهُمْ	يُقَالُ	لَهٗۤ
ہم نے سنا ہے	ایک نوجوان (کو)	وہ (برے لفظوں سے) یاد کررہا تھا انہیں	کہا جاتا ہے	اس کو

ہم نے ایک جوان کو انہیں برا کہتے ہوئے سنا ہے جس کو ابراہیم

اِبْرٰهِیْمُ ؕ﴿۶۰﴾ قَالُوْا فَاْتُوْا بِهٖ عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

اِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۰﴾	قَالُوْا	فَاْتُوْا بِهٖ	عَلٰۤى اَعْیُنِ النَّاسِ	لَعَلَّهُمْ
ابراہیم	کہنے لگے	تو لے کر آؤ اسے	لوگوں کی نگاہوں پر (یعنی سامنے)	شاید وہ

کہا جاتا ہے ○ کہنے لگے: تو اسے لوگوں کے سامنے لے آؤ شاید لوگ

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عوام کے سامنے پیش کرنے کی رائے

یَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾ قَالُوْۤا ءَاَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَا

یَشْهَدُوْنَ ﴿۶۱﴾	قَالُوْۤا	ءَاَنْتَ	فَعَلْتَ	هٰذَا	بِاٰلِهَتِنَا
لوگ گواہی دیں	انہوں نے کہا	کیا تم (نے)	کیا	یہ	ہمارے معبودوں کے ساتھ

گواہی دیں ○ انہوں نے کہا: اے ابراہیم! کیا تم نے ہمارے معبودوں کے ساتھ

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ؕ﴿۶۲﴾ قَالَ بَلْ فَعَلَهٗ ۖۗ كَبِیْرُهُمْ هٰذَا فَسْــٴَـلُوْهُمْ اِنْ

یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿۶۲﴾	قَالَ	بَلْ	فَعَلَهٗ	كَبِیْرُهُمْ هٰذَا [1]	فَسْــٴَـلُوْهُمْ	اِنْ
اے ابراہیم	فرمایا	بلکہ	کیا ہوگا اسے	ان کے اس بڑے (نے)	تو تم پوچھو ان سے	اگر

یہ کام کیا ہے؟ ○ ابراہیم نے فرمایا: بلکہ ان کے اس بڑے نے کیا ہوگا تو ان سے پوچھ لو اگر

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے استفسار اور آپ کا جواب

كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾ فَرَجَعُوْۤا اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ فَقَالُوْۤا اِنَّكُمْ اَنْتُمُ

كَانُوْا یَنْطِقُوْنَ ﴿۶۳﴾	فَرَجَعُوْۤا	اِلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	فَقَالُوْۤا	اِنَّكُمْ	اَنْتُمُ
وہ بولتے ہوں	تو وہ پلٹے	اپنے دلوں کی طرف	تو کہنے لگے	بیشک تم	تم (خود ہی)

یہ بولتے ہوں ○ تو اپنے دلوں کی طرف پلٹے اور کہنے لگے: بیشک تم

قوم کا اپنے دل میں اعترافِ حقیقت

[1] ...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ فرمانا ظاہراً واقع کے خلاف لگتا ہے لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہے، اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کفار کو بتوں کے عاجز و بے بس ہونے کی طرف توجہ دلانے کے لئے اس انداز میں کلام کیا کہ مجھ سے کیوں پوچھتے ہو، اپنے اسی بڑے بت سے پوچھو، اس کے کاندھے پر کلہاڑا ہے تو اسی نے ان کو توڑا ہو گا۔ یہ ایک قسم کا شرم دلانا اور سوچنے کی طرف مائل کرنا تھا۔

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ ثُمَّ نُكِسُوْا عَلٰى رُءُوْسِهِمْ ۚ لَقَدْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۶۴﴾ (1)	ثُمَّ	نُكِسُوْا (2)	عَلٰى رُءُوْسِهِمْ	لَقَدْ
ظالم (ہو)	پھر	وہ اوندھے کر دیئے گئے	اپنے سروں کے بل	(اور کہنے لگے) ضرور بیشک

خود ہی ظالم ہو ○ پھر وہ اپنے سروں کے بل اوندھے کر دیئے گئے (اور کہنے لگے کہ)

عَلِمْتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَالَ اَفَتَعْبُدُوْنَ

عَلِمْتَ	مَا	هٰۤؤُلَآءِ	يَنْطِقُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَالَ	اَفَتَعْبُدُوْنَ
تم جانتے ہو	نہیں	یہ	بولتے	فرمایا	تو کیا تم عبادت کرتے ہو

تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں ○ ابراہیم نے جواب دیا: تو کیا تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكُمْ شَيْــًٔا وَّ لَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾ ؕ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَا يَنْفَعُكُمْ	شَيْــًٔا	وَّ	لَا يَضُرُّكُمْ ﴿۶۶﴾
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نفع نہیں دیتا تمہیں	کچھ	اور	نہ نقصان پہنچاتا ہے تمہیں

اس کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہیں نفع دیتا ہے اور نہ نقصان پہنچاتا ہے ○

اُفٍّ لَّكُمْ وَ لِمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ

اُفٍّ	لَّكُمْ	وَ	لِمَا	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
افسوس (ہے)	تم پر	اور	(ان) پر جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا

تم پر اور اللہ کے سوا جن کی تم عبادت کرتے ہو ان پر افسوس ہے۔

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْۤا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۷﴾	قَالُوْا	حَرِّقُوْهُ	وَ	انْصُرُوْۤا	اٰلِهَتَكُمْ	اِنْ
تو کیا تمہیں عقل نہیں	کہنے لگے	جلادو اسے	اور	مدد کرو	اپنے معبودوں (کی)	اگر

تو کیا تمہیں عقل نہیں ؟ ○ بولے: ان کو جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو اگر

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو سرزنش

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جلانے کی تجویز

1...... جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ واضح کر دیا کہ بت عاجز و بے بس ہیں، یہ خود کو بچا نہیں سکتے تو دوسروں کو کیا بچائیں گے تب قوم نے دل میں سوچا کہ اتنے مجبور اور بے اختیار بتوں کی پوجا کر کے وہ اپنے آپ پر ظلم کر رہے تھے مگر اتنا سوچ لینا ایمان کے لئے کافی نہیں، اس لئے وہ مشرک ہی رہے۔

2...... یعنی کلمۂ حق کہنے کے بعد پھر ان کی بد بختی ان کے سروں پر سوار ہوئی اور وہ کفر کی طرف پلٹے اور باطل جھگڑا شروع کر دیا اور حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کہنے لگے: تمہیں خوب معلوم ہے یہ بولتے نہیں ہیں تو ہم ان سے کیسے پوچھیں۔

آگ کو حکمِ الٰہی

كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾ قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّ سَلٰمًا

كُنْتُمْ	فٰعِلِيْنَ ﴿۶۸﴾	قُلْنَا	يٰنَارُ	كُوْنِيْ	بَرْدًا	وَّ	سَلٰمًا[1]
تم ہو	کرنے والے	ہم نے فرمایا	اے آگ	تو ہو جا	ٹھنڈی	اور	سلامتی والی

تم کچھ کرنے والے ہو ○ ہم نے فرمایا: اے آگ! ابراہیم پر ٹھنڈی اور

قوم کی سازش کی ناکامی

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾ وَ اَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا

عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۶۹﴾	وَ	اَرَادُوْا	بِهٖ	كَيْدًا
ابراہیم پر	اور	انہوں نے ارادہ کیا	اس (ابراہیم) کے ساتھ	برا سلوک کرنے (کا)

سلامتی والی ہو جا ○ اور انہوں نے ابراہیم کے ساتھ برا سلوک کرنا چاہا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ہجرت

فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾ وَ نَجَّيْنٰهُ وَ لُوْطًا

فَجَعَلْنٰهُمُ	الْاَخْسَرِيْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	نَجَّيْنٰهُ	وَ	لُوْطًا
تو ہم نے بنا دیا انہیں	سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور	لوط (کو)

تو ہم نے انہیں سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے بنا دیا ○ اور ہم نے اسے اور لوط کو

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے اولاد

اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾ وَ وَهَبْنَا

اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	لِلْعٰلَمِيْنَ ﴿۷۱﴾	وَ	وَهَبْنَا
(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	جہان والوں کے لیے	اور	ہم نے عطا کیا

اس سرزمین کی طرف نجات عطا فرمائی جس میں ہم نے جہان والوں کے لیے برکت رکھی تھی ○ اور ہم نے

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد پر انعامِ الٰہی

لَهٗۤ اِسْحٰقَ ؕ وَ يَعْقُوْبَ نَافِلَةً ؕ وَ كُلًّا جَعَلْنَا

لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	يَعْقُوْبَ	نَافِلَةً	وَ	كُلًّا	جَعَلْنَا
اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	مزید	اور	سب (کو)	ہم نے بنایا

ابراہیم کو اسحاق عطا فرمایا اور مزید یعقوب (پوتا) اور ہم نے ان سب کو

1 ...... مؤثرِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہے اور اسباب کی تاثیر اللہ تعالیٰ کی مشیت یعنی چاہنے کے تابع ہے۔ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ہی کوئی شے اثر کر سکتی ہے، ورنہ نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمتِ بالغہ کے مطابق عالَمِ اسباب میں مسبّبات کو اسباب سے ربط فرما دیا ہے، آنکھ دیکھتی ہے، کان سنتا ہے، آگ جلاتی ہے، پانی پیاس بجھاتا ہے، وہ چاہے تو آنکھ سنے، کان دیکھے، پانی جلائے، آگ پیاس بجھائے، نہ چاہے تو لاکھ آنکھیں ہوں دن کو پہاڑ نہ سوجھے، کروڑ آگیں ہوں ایک تنکے پر داغ نہ آئے۔ **(بہارِ شریعت، ۱/۲۶)**

صٰلِحِیْنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ

صٰلِحِیْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	جَعَلْنٰهُمْ	اَىِٕمَّةً	یَّهْدُوْنَ	بِاَمْرِنَا	وَ
خاص قرب والے	اور	ہم نے بنایا انہیں	امام	وہ رہنمائی کرتے ہیں	ہمارے حکم سے	اور

اپنے خاص قرب والے بنایا ○ اور ہم نے انہیں امام بنایا کہ ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے ہیں اور

اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِۚ

اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْهِمْ	فِعْلَ الْخَیْرٰتِ	وَ	اِقَامَ الصَّلٰوةِ	وَ	اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ
ہم نے وحی بھیجی	ان کی طرف	اچھے کام کرنے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ ادا کرنے (کی)

ہم نے ان کی طرف اچھے کام کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی وحی بھیجی

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعامِ الٰہی

وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ﴿۷۳﴾ وَ لُوْطًا اٰتَیْنٰهُ حُكْمًا وَّ

وَ	كَانُوْا	لَنَا	عٰبِدِیْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	لُوْطًا	اٰتَیْنٰهُ	حُكْمًا	وَّ
اور	وہ تھے	ہماری	عبادت کرنے والے	اور	لوط	ہم نے عطا کی اسے	حکومت	اور

اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے ○ اور لوط کو ہم نے حکومت اور

عِلْمًا وَّ نَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىِٕثَؕ اِنَّهُمْ

عِلْمًا	وَّ	نَجَّیْنٰهُ	مِنَ الْقَرْیَةِ	الَّتِیْ	كَانَتْ تَّعْمَلُ	الْخَبٰٓىِٕثَ (1)	اِنَّهُمْ
علم	اور	نجات دی اسے	(اس) بستی سے	جو	کام کرتی تھی	گندے	بیشک وہ

علم دیا اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی بیشک وہ

كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ اَدْخَلْنٰهُ فِیْ رَحْمَتِنَاؕ اِنَّهٗ

كَانُوْا	قَوْمَ سَوْءٍ	فٰسِقِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	اَدْخَلْنٰهُ	فِیْ رَحْمَتِنَا	اِنَّهٗ
تھے	برے لوگ	نافرمانی کرنے والے	اور	ہم نے داخل کیا اسے	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

برے لوگ نافرمان تھے ○ اور ہم نے اسے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

(1)...... قومِ لوط کا گندہ کام یہ تھا کہ وہ لڑکوں سے بدفعلی کیا کرتے تھے۔ یہ بدفعلی حرامِ قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ احادیث میں اس کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، یہاں تین روایات ملاحظہ ہوں (1) اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔ (سنن الکبری للنسائی، ۴/۳۲۲، الحدیث: ۷۳۳۷) (2) اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو اپنی عورت کے پیچھے کے مقام میں آئے یعنی وطی کرے۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۵۰، الحدیث: ۱۹۲۳) (3) بدفعلی کا مرتکب اگر توبہ کئے بغیر مر جائے تو قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (کتاب الکبائر، ص ۶۳) اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔

ع ۵ ۲۵ ۵

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانِ الٰہی

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۷۵ ع وَ نُوْحًا اِذْ نَادٰى مِنْ قَبْلُ

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۷۵	وَ	نُوْحًا	اِذْ	نَادٰى	مِنْ قَبْلُ
خاص قرب والوں میں سے (تھا)	اور	نوح (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	(اس سے) پہلے

ہمارے خاص مقربین میں سے تھا○ اور نوح کو (یاد کرو) جب اس سے پہلے اس نے ہمیں پکارا

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَنَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗ

فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ	فَنَجَّیْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗ
تو ہم نے دعا قبول کی	اس کی	تو نجات دی اسے	اور	اس کے گھر والوں (کو)

تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے اور اس کے گھر والوں کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝۷۶ ج وَ نَصَرْنٰهُ مِنَ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ۝۷۶	وَ	نَصَرْنٰهُ	مِنَ الْقَوْمِ	الَّذِیْنَ
بڑے غم سے	اور	مدد کی اس کی	(ان) لوگوں سے (کے مقابلے میں)	جنہوں نے

بڑے غم سے نجات دی○ اور ہم نے ان لوگوں کے مقابلے میں اس کی مدد کی جنہوں نے

كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا ط اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۷۷

كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمَ سَوْءٍ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝۷۷
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بیشک وہ	تھے	برے لوگ	تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو

ہماری آیتوں کی تکذیب کی، بیشک وہ برے لوگ تھے تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا○

حضرت داؤد و سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک مقدمہ کی طرف اشارہ

وَ دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ اِذْ یَحْكُمٰنِ فِی الْحَرْثِ اِذْ

وَ	دَاوٗدَ [1]	وَ	سُلَیْمٰنَ	اِذْ	یَحْكُمٰنِ	فِی الْحَرْثِ	اِذْ
اور	داؤد	اور	سلیمان (کو یاد کرو)	جب	وہ فیصلہ کر رہے تھے	کھیتی کے بارے میں	جب

اور داؤد اور سلیمان کو یاد کرو جب وہ دونوں کھیتی کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے جب

1 ..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ رات کے وقت کسی کی بکریاں دوسرے کے کھیت میں چلی گئیں اور وہ کھیتی کھا گئیں۔ یہ مقدمہ حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے پیش ہوا تو بکریوں کی قیمت کھیتی کے نقصان کے برابر ہونے کی وجہ سے بکریاں کھیتی والے کو دینے کا حکم دیا اور حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ تجویز پیش کی کہ بکری والا کاشت کرے اور کھیتی والا بکریوں کے دودھ وغیرہ سے نفع اٹھائے اور جب کھیتی اس حالت کو پہنچ جائے جس میں بکریوں نے کھائی تھی تو کھیتی اس کے مالک کو اور بکریاں ان کے مالک کو دے دی جائیں۔ یہ تجویز حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پسند فرمائی۔

نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ ۚ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ

نَفَشَتْ	فِيْهِ	غَنَمُ الْقَوْمِ	وَ	كُنَّا	لِحُكْمِهِمْ
رات کے وقت چھوٹ گئیں	اس میں	کچھ لوگوں کی بکریاں	اور	ہم تھے	ان کے فیصلے کا

رات کو اس میں کچھ لوگوں کی بکریاں چھوٹ گئیں اور ہم ان کے فیصلے کا

شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمْنٰهَا سُلَيْمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيْنَا

شٰهِدِيْنَ ﴿٧٨﴾	فَفَهَّمْنٰهَا	سُلَيْمٰنَ	وَ	كُلًّا	اٰتَيْنَا
مشاہدہ کرنے والے	تو ہم نے سمجھا دیا وہ معاملہ	سلیمان (کو)	اور	دونوں (کو)	ہم نے عطا کی

مشاہدہ کر رہے تھے ○ ہم نے وہ معاملہ سلیمان کو سمجھا دیا اور دونوں کو

حُكْمًا وَّعِلْمًا ۡ وَّسَخَّرْنَا مَعَ دَاوٗدَ الْجِبَالَ يُسَبِّحْنَ

حُكْمًا	وَّ	عِلْمًا (1)	وَّ	سَخَّرْنَا	مَعَ دَاوٗدَ	الْجِبَالَ	يُسَبِّحْنَ
حکومت	اور	علم	اور	تابع بنا دیئے	داؤد کے ساتھ	پہاڑ	وہ تسبیح کرتے ہیں

حکومت اور علم عطا کیا اور داؤد کے ساتھ پہاڑوں اور پرندوں کو تابع بنا دیا کہ وہ پہاڑ

وَالطَّيْرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾ وَعَلَّمْنٰهُ

وَ	الطَّيْرَ (2)	وَ	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	عَلَّمْنٰهُ
اور	پرندے	اور	(یہ سب) ہم تھے	کرنے والے	اور	ہم نے سکھادی اسے

اور پرندے تسبیح کرتے اور یہ (سب) ہم ہی کرنے والے تھے ○ اور ہم نے

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ لَّكُمْ لِتُحْصِنَكُمْ مِّنْۢ بَاْسِكُمْ ۚ

صَنْعَةَ لَبُوْسٍ	لَّكُمْ	لِتُحْصِنَكُمْ	مِّنْۢ بَاْسِكُمْ
ایک لباس کی صنعت	تمہارے (فائدے) کے لئے	تاکہ وہ بچائے تمہیں	تمہاری جنگ کی آنچ سے

تمہارے فائدے کیلئے اسے ایک خاص لباس کی صنعت سکھادی تاکہ تمہیں تمہاری جنگ کی آنچ سے بچائے

حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر انعامِ الٰہی

حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جنگی لباس بنانے کی تعلیم

1 ...... یہاں حکم سے مراد حکومت یا نبوت ہے اور علم سے مراد اجتہاد و احکام کے طریقوں وغیرہ کا علم ہے۔ علمِ دین کی بے شمار دینی اور دنیاوی برکات ہیں، دنیا و آخرت میں عزت کا سبب ہے۔ خود بھی علمِ دین سیکھیں اور اپنی اولاد کو بھی سکھائیں۔

2 ...... اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو مختلف معجزات عطا فرماتا ہے، جیسے اس نے حضرت داؤد عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو یہ معجزہ عطا فرمایا تھا کہ پہاڑ اور پرندے آپ کے تابع کر دیئے اور وہ آپ کے ساتھ تسبیح کرتے تھے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لیے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَهَلْ اَنْتُمْ شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيْمٰنَ الرِّيْحَ عَاصِفَةً تَجْرِيْ

فَهَلْ	اَنْتُمْ	شٰكِرُوْنَ ﴿٨٠﴾	وَ	لِسُلَيْمٰنَ	الرِّيْحَ[1] عَاصِفَةً	تَجْرِيْ
تو کیا	تم	شکر کرنے والے (ہو)	اور	سلیمان کے لیے	تیز ہوا (کو تابع بنادیا)	وہ چلتی ہے

تو کیا تم شکر ادا کرو گے ؟○ اور تیز ہوا کو سلیمان کے لیے تابع بنادیا جو اس کے حکم سے

بِاَمْرِهٖۤ اِلَى الْاَرْضِ الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا ؕ وَ كُنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

بِاَمْرِهٖۤ[2]	اِلَى الْاَرْضِ	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	وَ	كُنَّا	بِكُلِّ شَيْءٍ
اس کے حکم سے	(اس سر) زمین کی طرف	جس میں ہم نے برکت رکھی	اور	ہم ہیں	ہر چیز کو

اس سرزمین کی طرف چلتی تھی جس میں ہم نے برکت رکھی تھی اور ہم ہر چیز کو

عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ لَهٗ

عٰلِمِيْنَ ﴿٨١﴾	وَ	مِنَ الشَّيٰطِيْنِ	مَنْ	يَّغُوْصُوْنَ	لَهٗ
جاننے والے	اور	کچھ شیطانوں (کو سلیمان کے تابع کر دیا)	جو	غوطے لگاتے ہیں	اس کے لیے

جاننے والے ہیں○ اور کچھ جنات کو (سلیمان کے تابع کر دیا) جو اس کے لیے غوطے لگاتے

وَ يَعْمَلُوْنَ عَمَلًا دُوْنَ ذٰلِكَ ۚ وَ كُنَّا لَهُمْ حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾ ۙ

وَ	يَعْمَلُوْنَ	عَمَلًا	دُوْنَ ذٰلِكَ	وَ	كُنَّا	لَهُمْ	حٰفِظِيْنَ ﴿٨٢﴾
اور	کرتے ہیں	کام	اس کے علاوہ	اور	ہم تھے	ان کو	(سرکشی سے) روکنے والے

اور اس کے علاوہ دوسرے کام بھی کرتے اور ہم ان جنات کو روکے ہوئے تھے○

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

وَ اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ

وَ	اَيُّوْبَ	اِذْ	نَادٰى	رَبَّهٗۤ	اَنِّيْ	مَسَّنِيَ	الضُّرُّ
اور	ایوب (کو یاد کرو)	جب	اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	بیشک میں	پہنچی مجھے	تکلیف

اور ایوب کو (یاد کرو) جب اس نے اپنے رب کو پکارا کہ بیشک مجھے تکلیف پہنچی ہے

1 ......ہوا حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے زیر تصرف اور ان کے حکم کے مطابق چلا کرتی تھی، اسی طرح جنات بھی زیر تصرف تھے اور وہ ان کے حکم سے دریا اور سمندر میں غوطے لگا کر جواہرات نکالتے، عجیب و غریب مصنوعات تیار کرتے، عمارتیں، محل، برتن، شیشے کی چیزیں، صابن وغیرہ بنایا کرتے تھے۔

2 ......انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے بے شمار اختیارات عطا ہوتے ہیں اور وہ انہی اختیارات کی بدولت مختلف تصرفات فرماتے ہیں۔ نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ یہ کہنا شرک نہیں کہ فلاں کے حکم سے یہ کام ہوتا ہے، جیسے یہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حکم سے ہوا چلتی تھی۔

تین انبیاء کا تذکرہ اور ان پر انعامِ الٰہی

وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ

وَ	اَنْتَ	اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۸۳﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ
اور	تو	سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی

اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا سن لی

فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَ

فَكَشَفْنَا	مَا	بِهٖ	مِنْ ضُرٍّ	وَّ	اٰتَيْنٰهُ	اَهْلَهٗ(1)	وَ
تو دور کردیا	(اسے) جو	اس پر (تھی)	تکلیف	اور	عطا کئے اسے	اس کے گھر والے	اور

توجو اس پر تکلیف تھی وہ ہم نے دور کردی اور ہم نے اپنی طرف سے رحمت فرماکر

مِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَ ذِكْرٰى

مِثْلَهُمْ	مَّعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا	وَ	ذِكْرٰى
ان کے برابر	ان کے ساتھ	اپنے پاس سے رحمت (فرماکر)	اور	نصیحت (کی خاطر)

اور عبادت گزاروں کو نصیحت کی خاطر ایوب کو اس کے گھر والے اور ان کے ساتھ

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ كُلٌّ

لِلْعٰبِدِيْنَ ﴿۸۴﴾	وَ	اِسْمٰعِيْلَ	وَ	اِدْرِيْسَ	وَ	ذَا الْكِفْلِ	كُلٌّ
عبادت کرنے والوں کے لئے	اور	اسماعیل	اور	ادریس	اور	ذوالکفل (کو یاد کرو)	سب

اتنے ہی اور عطا کردیئے ○ اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل کو (یاد کرو) وہ سب

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ۚ وَ اَدْخَلْنٰهُمْ فِيْ رَحْمَتِنَا ؕ اِنَّهُمْ

مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ ﴿۸۵﴾	وَ	اَدْخَلْنٰهُمْ	فِيْ رَحْمَتِنَا	اِنَّهُمْ
صبر کرنے والوں میں سے (تھے)	اور	ہم نے داخل کیا انہیں	اپنی رحمت میں	بیشک وہ

صبر کرنے والے تھے ○ اور انہیں ہم نے اپنی رحمت میں داخل فرمایا، بیشک وہ

1 ...... حضرت ایوب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر جان، مال اور اولاد ہر اعتبار سے آزمائشیں آئیں اور آپ نے صبر کیا جس پر آپ کو خصوصی انعامات ملے۔ صبر کی فضیلت پر ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "مومن مرد اور مومنہ عورت کو اس کی جان، اولاد اور مال کے بارے میں آزمایا جاتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس پر کوئی گناہ باقی نہ ہوگا۔(ترمذی، ۴/۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۷)

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایک عمل کی طرف اشارہ اور دعا کی قبولیت

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾ وَ ذَا النُّوْنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا

مُغَاضِبًا(1)	ذَّهَبَ	اِذْ	ذَاالنُّوْنِ	وَ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۸۶﴾
غضبناک ہو کر	وہ چل پڑا	جب	ذوالنون (کو یاد کرو)	اور	نیکوں میں سے (تھے)

ہمارے قربِ خاص کے لائق لوگوں میں سے ہیں ○ اور ذوالنون کو (یاد کرو) جب وہ غضبناک ہو کر چل پڑے

فَظَنَّ اَنْ لَّنْ نَّقْدِرَ عَلَیْهِ فَنَادٰى فِی الظُّلُمٰتِ

فِی الظُّلُمٰتِ	فَنَادٰى	عَلَیْهِ	لَّنْ نَّقْدِرَ(2)	اَنْ	فَظَنَّ
اندھیروں میں	تو اس نے پکارا	اس پر	ہم تنگی نہ کریں گے	کہ	تو اس نے گمان کیا

تو اس نے گمان کیا کہ ہم اس پر تنگی نہ کریں گے تو اس نے اندھیروں میں پکارا

اَنْ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ

كُنْتُ	اِنِّیْ	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	اِلَّاۤ	اِلٰهَ	لَّاۤ	اَنْ
تھا	بیشک میں	پاکی ہے تجھے	تیرے	سوائے	کوئی معبود	نہیں	کہ

کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہر عیب سے پاک ہے، بیشک مجھ سے

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ ۚ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۙ وَ نَجَّیْنٰهُ

نَجَّیْنٰهُ	وَ	لَهٗ	فَاسْتَجَبْنَا	مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾
نجات دی اسے	اور	اس کی	تو ہم نے دعا قبول کر لی	(اپنے ساتھ) زیادتی کرنے والوں میں سے

بے جا ہوا ○ تو ہم نے اس کی پکار سن لی اور اسے غم سے

حضرت زکریا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

مِنَ الْغَمِّ ؕ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾ وَ زَكَرِیَّاۤ اِذْ

اِذْ	زَكَرِیَّاۤ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۸﴾	نُـْۨجِی	كَذٰلِكَ	وَ	مِنَ الْغَمِّ
جب	زکریا (کو یاد کرو)	اور	ایمان والوں (کو)	ہم نجات دیتے ہیں	ایسے ہی	اور	غم سے

نجات بخشی اور ہم ایمان والوں کو ایسے ہی نجات دیتے ہیں ○ اور زکریا کو (یاد کرو) جب

(1)......اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ آپ کی دعوت قبول کرنے اور نصیحت ماننے کی بجائے اپنے کفر پر ہی قائم رہے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام غضبناک ہوئے اور حکمِ الٰہی کا انتظار کئے بغیر اپنی قوم کے علاقے سے تشریف لے گئے۔ اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں پہنچا دیا۔ بعد میں آپ نے عجز و انکساری کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تو انہیں مچھلی کے پیٹ سے رہائی مل گئی۔ (2)......قدر کے مختلف معنی ہیں جیسے تنگی کرنا، قدر کرنا اور قادر ہونا۔ یہاں اس کا پہلا معنی مراد ہے یعنی ہم اس پر ہرگز تنگی نہ کریں گے۔

نَادٰى رَبَّهٗ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ

نَادٰى	رَبَّهٗ	رَبِّ	لَا تَذَرْنِیْ	فَرْدًا	وَّ	اَنْتَ
اس نے پکارا	اپنے رب (کو)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ مجھے	اکیلا	اور	تو (ہی)

اس نے اپنے رب کو پکارا، اے میرے رب! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾ۚۖ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ٘ وَ وَهَبْنَا لَهٗ یَحْیٰى

خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۸۹﴾	فَاسْتَجَبْنَا	لَهٗ	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗ	یَحْیٰى
سب سے بہتر وارث (ہے)	تو ہم نے دعا قبول کرلی	اس کی	اور	عطا کیا	اس کو	یحییٰ

سب سے بہتر وارث ہے ○ تو ہم نے اس کی دعا قبول کی اور اسے یحییٰ عطا فرمایا

وَ اَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ

وَ	اَصْلَحْنَا	لَهٗ	زَوْجَهٗ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا یُسٰرِعُوْنَ[1]	
اور	(اولاد کے) قابل بنادیا	اس کے لیے	اس کی بیوی (کو)	بیشک وہ	جلدی کرتے تھے	

اور اس کے لیے اس کی بیوی کو قابل بنادیا۔ بیشک وہ نیکیوں میں

فِی الْخَیْرٰتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَ كَانُوْا

فِی الْخَیْرٰتِ	وَ	یَدْعُوْنَنَا	رَغَبًا	وَّ	رَهَبًا	وَ	كَانُوْا
نیک کاموں میں	اور	پکارتے تھے ہمیں	بڑی رغبت	اور	بڑے ڈر (سے)	اور	وہ تھے

جلدی کرتے تھے اور ہمیں بڑی رغبت سے اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور ہمارے حضور

لَنَا خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾ وَ الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ

لَنَا	خٰشِعِیْنَ ﴿۹۰﴾	وَ	الَّتِیْۤ	اَحْصَنَتْ[2]
ہمارے لئے (حضور)	دل سے جھکنے والے	اور	(اس عورت کو یاد کرو) جس نے	حفاظت کی

دل سے جھکنے والے تھے ○ اور اس عورت کو (یاد کرو) جس نے اپنی پارسائی کی

انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عملی کردار

حضرت مریم کی پاکدامنی اور قدرتِ الٰہی کی نشانی

(1)...... یہ انبیاء اور صلحاء کے اوصاف ہیں کہ وہ نیکیوں میں جلدی کرتے تھے، اللہ تعالیٰ کو بڑی رغبت اور بڑے ڈر سے پکارتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دل سے جھکنے والے تھے۔ ہمیں بھی یہ اوصاف اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (2)...... عورت کے لئے بہترین وصف یہ ہے کہ وہ پاک دامن رہے اور شرم و حیا اختیار کرے۔ پاک دامن عورت کے بارے میں نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "عورت جب اپنی پانچ نمازیں پڑھے، اپنے ماہِ رمضان کا روزہ رکھے، اپنی پارسائی کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۶/۳۳۶، الحدیث: ۸۸۳۰)

فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَ جَعَلْنٰهَا

فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِيهَا	مِنْ رُّوْحِنَا	وَ	جَعَلْنٰهَا
اپنی پارسائی (کی)	توہم نے پھونکی	اس میں	اپنی خاص روح	اور	بنادیا اسے

حفاظت کی توہم نے اس میں اپنی خاص روح پھونکی اور اسے

سچا دین صرف اسلام ہے

وَ ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ

وَ	ابْنَهَآ	اٰيَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ
اور	اس کے بیٹے (کو)	نشانی	سارے جہان والوں کے لئے	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارادین

اور اس کے بیٹے کو سارے جہان والوں کیلئے نشانی بنادیا○ بیشک یہ (اسلام) تمہارادین ہے،

دین میں تفریق کرنے والوں کو تنبیہ

اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّ اَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾ وَ

اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا	رَبُّكُمْ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۹۲﴾	وَ
ایک ہی دین (ہے)	اور	میں	تمہارارب (ہوں)	توتم عبادت کرو میری	اور

ایک ہی دین ہے اور میں تمہارارب ہوں توتم میری عبادت کرو○ اور

تَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا

تَقَطَّعُوْۤا (1)	اَمْرَهُمْ	بَيْنَهُمْ	كُلٌّ	اِلَيْنَا
لوگوں نے ٹکڑے ٹکڑے کردیا	اپنا کام (یعنی دین)	اپنے درمیان	سب	ہماری طرف

لوگوں نے اپنے دین کو آپس میں ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ سب ہماری طرف

نیک اعمال کی قبولیت صحیح عقائد پر موقوف ہے

رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا

رٰجِعُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَمَنْ	يَّعْمَلْ	مِنَ الصّٰلِحٰتِ	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (2)	فَلَا
لوٹنے والے (ہیں)	توجو	کرے	نیک اعمال سے	اور	وہ	مومن (ہو)	تونہیں (ہوگی)

لوٹنے والے ہیں○ توجو نیک اعمال کرے اور وہ ایمان والا ہو تو

(1)......جو اصول اور عقائد تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مشترک ہیں جیسے اللہ تعالٰی کی وحدانیت، انبیاء و رسل کی نبوت و رسالت، تقدیر، حشر و نشر اور قیامت وغیرہ انہیں دین کہتے ہیں اور تمام انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسی دین کی تبلیغ کی ہے، پھر لوگوں نے ان سچے عقائد کو بگاڑ کر مختلف فرقے بنالئے۔ خدائی کا دعویٰ، شرک، مقرب بندوں کو خدا یا خدا کی اولاد کہنا، انبیاء و رسل کو جھٹلانا، قیامت کا انکار اور اسی طرح کے دیگر کفریات کو اپنا دین بنالیا۔ (2)......اعمال قبول ہونے کا دارومدار ایمان پر ہے، اگر ایمان ہے تو عمل مقبول ہے اور اگر ایمان نہیں تو آخرت میں عمل کی کوئی جزا نہیں۔ نیز مومن کے عمل میں ایمان کے

ہلاکت کے بعد دنیا میں واپسی ناممکن ہوگی

كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾ وَحَرٰمٌ

كُفْرَانَ	لِسَعْيِهٖ	وَ	اِنَّا	لَهٗ	كٰتِبُوْنَ ﴿٩٤﴾	وَ	حَرٰمٌ
بے قدری	اس کی کوشش کی	اور	بیشک ہم	اس کو	لکھنے والے (ہیں)	اور	حرام (ہے)

اس کی کوشش کی بے قدری نہیں ہوگی اور ہم اسے لکھنے والے ہیں ○ اور جس بستی کو

یاجوج ماجوج کے خروج کی طرف اشارہ

عَلٰى قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَاۤ اَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾ حَتّٰۤى اِذَا

عَلٰى قَرْيَةٍ	اَهْلَكْنٰهَاۤ	اَنَّهُمْ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٩٥﴾	حَتّٰۤى	اِذَا
(اس) بستی پر	جسے ہم نے ہلاک کر دیا	کہ وہ	لوٹ کر نہ آئیں	یہاں تک کہ	جب

ہم نے ہلاک کر دیا اس پر حرام ہے کہ لوٹ کر نہ آئیں ○ یہاں تک کہ جب

فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ

فُتِحَتْ(1)	يَاْجُوْجُ	وَ	مَاْجُوْجُ	وَ	هُمْ	مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ
کھول دیا جائے گا	یاجوج	اور	ماجوج (کو)	اور	وہ	ہر بلندی سے

یاجوج اور ماجوج کو کھول دیا جائے گا اور وہ ہر بلندی سے

قیامت کی ہولناکی دیکھ کر کفار کا حال

يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ

يَّنْسِلُوْنَ ﴿٩٦﴾	وَ	اقْتَرَبَ	الْوَعْدُ الْحَقُّ	فَاِذَا	هِيَ	شَاخِصَةٌ
تیزی سے اترتے آئیں گے	اور	قریب آگیا	سچا وعدہ	تو اسی وقت	وہ	کھلی رہ جائیں گی

تیزی سے اترتے ہوئے آئیں گے ○ اور سچا وعدہ قریب آگیا تو جبھی اس وقت

اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ

اَبْصَارُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يٰوَيْلَنَا	قَدْ	كُنَّا	فِيْ غَفْلَةٍ(2)
آنکھیں	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا	ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	غفلت میں

کافروں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی کہ ہائے ہماری خرابی! بیشک ہم اس سے غفلت میں تھے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ساتھ ساتھ دو اور چیزوں کا ہونا بھی ضروری ہے (1) نیک نیت۔ (2) عمل کو حکم کے مطابق ادا کرنا۔ 1 ...... یاجوج ماجوج دو قبیلوں کے نام ہیں اور یہ یافث بن نوح کی اولاد سے فسادی گروہ ہیں۔ حضرت ذوالقرنین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک دیوار تعمیر کر کے انہیں ان کے علاقے میں محدود کر دیا تھا۔ جب قیامت آنے کا وقت قریب ہو گا تو یاجوج اور ماجوج کو روک کر رکھنے والی اس دیوار کو کھول دیا جائے گا۔ 2 ...... اس آیت میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے جو نافرمانی کا انجام معلوم ہونے کے باوجود اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت کرنے میں غفلت کا شکار ہیں۔

بت اور ان کے پجاری جہنم کا ایندھن ہیں

مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ

مِّنْ هٰذَا	بَلْ	كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿٩٧﴾	اِنَّكُمْ	وَ	مَا	تَعْبُدُوْنَ
اس سے	بلکہ	ہم تھے	ظلم کرنے والے	بیشک تم	اور	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

بلکہ ہم ظالم تھے ○ بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا

بتوں کے معبود نہ ہونے پر ایک دلیل

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ ؕ اَنْتُمْ لَهَا وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾ لَوْ كَانَ هٰٓؤُلَآءِ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	حَصَبُ جَهَنَّمَ	اَنْتُمْ	لَهَا	وٰرِدُوْنَ ﴿٩٨﴾	لَوْ	كَانَ	هٰٓؤُلَآءِ
اللہ کے سوا	جہنم کا ایندھن (ہیں)	تم	اس میں	جانے والے (ہو)	اگر	ہوتے	یہ (بت)

عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔ تم اس میں جانے والے ہو ○ اگر یہ معبود

جہنم میں کفار کا دردناک حال

اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا ؕ وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾ لَهُمْ

اٰلِهَةً	مَّا وَرَدُوْهَا	وَ	كُلٌّ	فِيْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿٩٩﴾	لَهُمْ
معبود	(تو) وہ نہ جاتے اس (جہنم) میں	اور	سب	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)	ان کے لئے

ہوتے تو جہنم میں داخل نہ ہوتے اور ان سب کو ہمیشہ اس میں رہنا ہے ○ جہنم میں

ایمان والوں کے لئے بشارتیں

فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّهُمْ فِيْهَا لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾ اِنَّ

فِيْهَا	زَفِيْرٌ	وَّ	هُمْ	فِيْهَا	لَا يَسْمَعُوْنَ ﴿١٠٠﴾	اِنَّ
اس میں	گدھے کی طرح چیخنا (ہوگا)	اور	وہ	اس میں	(کچھ) نہ سنیں گے	بیشک

ان کی گدھے جیسی آوازیں ہوں گی اور وہ اس میں کچھ نہ سنیں گے ○ بیشک

الَّذِيْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓى ۙ اُولٰٓئِكَ

الَّذِيْنَ	سَبَقَتْ	لَهُمْ	مِّنَّا	الْحُسْنٰى (1)	اُولٰٓئِكَ
وہ لوگ جو	پہلے ہو چکا	ان کے لیے	ہماری طرف سے	بھلائی (کا وعدہ)	یہ لوگ

جن کے لیے ہمارا بھلائی کا وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ

(1)..... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے کفار کے سامنے اسی سورت کی آیت نمبر 8 پڑھی جس میں تھا کہ ”بیشک تم اور جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو سب جہنم کے ایندھن ہیں۔“ اس پر ایک کافر ابن زبعری نے کہا کہ یہودی تو حضرت عزیر عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اور عیسائی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں اور بنی ملیح فرشتوں کو پوجتے ہیں (مطلب یہ کہ پھر تو یہ بھی جہنم میں جائیں گے) اس پر اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمادیا کہ حضرت عزیر، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرشتے، وہ ہیں جن کے لئے بھلائی کا وعدہ ہو چکا اور انہیں جہنم کے عذاب و تکلیف سے دور رکھا جائے گا۔

عَنْهَا مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ حَسِيْسَهَا ۚ وَهُمْ

عَنْهَا	مُبْعَدُوْنَ ﴿١٠١﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	حَسِيْسَهَا	وَ	هُمْ
اس (جہنم) سے	دور رکھے جائیں گے	وہ نہ سنیں گے	اس کی ہلکی سی آواز	اور	وہ (ہوں گے)

جہنم سے دور رکھے جائیں گے ○ وہ اس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ

فِيْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾ ۚ لَا يَحْزُنُهُمُ

فِيْ	مَا	اشْتَهَتْ	اَنْفُسُهُمْ	خٰلِدُوْنَ ﴿١٠٢﴾	لَا يَحْزُنُهُمُ
(ان نعمتوں) میں	جو	چاہیں گے	ان کے دل	ہمیشہ رہنے والے	غمگین نہ کرے گی انہیں

اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے ○ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَتَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ ؕ هٰذَا يَوْمُكُمُ

الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ (1)	وَ	تَتَلَقّٰىهُمُ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	هٰذَا	يَوْمُكُمُ
سب سے بڑی گھبراہٹ	اور	استقبال کریں گے ان کا	فرشتے	یہ	تمہارا دن (ہے)

غمگین نہ کرے گی اور فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے

الَّذِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾ يَوْمَ نَطْوِي السَّمَآءَ

الَّذِيْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٣﴾	يَوْمَ	نَطْوِي	السَّمَآءَ
جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	(جس) دن	ہم لپیٹ دیں گے	آسمان (کو)

جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ یاد کرو جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ ؕ كَمَا بَدَاْنَاۤ اَوَّلَ خَلْقٍ

كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكُتُبِ (2)	كَمَا	بَدَاْنَاۤ	اَوَّلَ خَلْقٍ
جیسے سجل (نامی فرشتے) کا اعمال ناموں کو لپیٹنا	جس طرح	ہم نے شروع کی	پہلی پیدائش

جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے۔ ہم اسے دوبارہ اسی طرح لوٹا دیں گے

فنا ہونے کے بعد دوبارہ پیدائش

1 ...... احادیث میں مزید ایسے خوش نصیبوں کا بھی ذکر ہے جو قیامت کے دن سب سے بڑی گھبراہٹ سے امن میں رہیں گے، ان میں سے پانچ یہ ہیں (1) شہید، (2) رضائے الٰہی کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرنے والے، (3) جس امام سے مقتدی خوش ہوں، (4) روزانہ اذان دینے والا، (5) اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کرنے والا غلام۔ 2 ...... ایک قول یہ ہے کہ سجل سے مراد صحیفہ ہے اور ایک قول یہ ہے کہ سجل تیسرے آسمان پر موجود اس فرشتے کا نام ہے جس تک بندوں کی موت کے بعد ان کے اعمال نامے پہنچائے جاتے ہیں اور وہ فرشتہ ان اعمال ناموں کو لپیٹ دیتا ہے۔

زمین کے وارث نیک لوگ ہوں گے

نُّعِيْدُهٗ ؕ وَعْدًا عَلَيْنَا ؕ اِنَّا كُنَّا فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾ وَ

نُّعِيْدُهٗ	وَعْدًا	عَلَيْنَا	اِنَّا	كُنَّا	فٰعِلِيْنَ ﴿۱۰۴﴾	وَ
(ایسے ہی) ہم لوٹادیں گے اسے	ایک وعدہ (ہے)	ہمارے اوپر	بیشک	ہم ہیں	کرنے والے	اور

جس طرح ہم نے پہلے اسے بنایا تھا۔ یہ ہمارے اوپر ایک وعدہ ہے، بیشک ہم ضرور یہ کرنے والے ہیں ○ اور

لَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُوْرِ مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ

لَقَدْ	كَتَبْنَا	فِي الزَّبُوْرِ (1)	مِنْۢ بَعْدِ الذِّكْرِ	اَنَّ	الْاَرْضَ
ضرور بیشک	ہم نے لکھ دیا	زبور میں	نصیحت کے بعد	کہ	زمین

بیشک ہم نے نصیحت کے بعد زبور میں لکھ دیا کہ اس زمین کے

قرآن مجید کی ایک عظمت

يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ اِنَّ فِيْ هٰذَا لَبَلٰغًا

يَرِثُهَا	عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِنَّ	فِيْ هٰذَا	لَبَلٰغًا
وارث ہوں گے اس کے	میرے نیک بندے	بیشک	اس (قرآن) میں	ضرور کافی سامان (ہے)

وارث میرے نیک بندے ہوں گے ○ بیشک اس قرآن میں عبادت کرنے والوں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ رحمت

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾ ؕ وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً

لِّقَوْمٍ عٰبِدِيْنَ ﴿۱۰۶﴾	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	رَحْمَةً (2)
عبادت کرنے والے لوگوں کے لئے	اور	ہم نے نہیں بھیجا تجھے	مگر	رحمت (بنا کر)

کیلئے کافی سامان ہے ○ اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت

کفار کو قبولِ اسلام کی دعوت دینے کی ہدایت

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾ قُلْ اِنَّمَا يُوْحٰۤى اِلَيَّ اَنَّمَاۤ

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۷﴾	قُلْ	اِنَّمَا	يُوْحٰۤى	اِلَيَّ	اَنَّمَاۤ
تمام جہان والوں کے لئے	تم کہو	صرف (یہی)	وحی کی جاتی ہے	میری طرف	(کہ) صرف

بنا کر ہی بھیجا ○ تم فرماؤ: مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے کہ

1 ...... اس آیت میں زبور سے وہ تمام کتابیں مراد ہیں جو انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئیں اور ذکر سے مراد لوحِ محفوظ ہے یا زبور سے وہ آسمانی کتاب مراد ہے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نازل ہوئی اور ذکر سے مراد تورات ہے۔ 2 ...... سرکار دو عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تمام جہانوں کے لئے خواہ وہ عالَمِ ارواح ہوں یا عالَمِ اجسام، ذوی العقول ہوں یا غیر ذوی العقول سب کے لئے جامع رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور جو تمام عالَموں کے لئے رحمت ہو تو ضرور وہ تمام جہانوں سے افضل ہے۔

قبولِ اسلام سے انکار پر اعلانِ جنگ کا حکم

اِلٰـهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾ فَاِنْ تَوَلَّوْا

اِلٰـهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿١٠٨﴾	فَاِنْ	تَوَلَّوْا
تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو کیا	تم	اسلام لانے والے (ہو)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں

تمہارا معبود صرف ایک معبود ہے تو کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟○ پھر اگر وہ منہ پھیریں

عذاب و قیامت کے علم ذاتی کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم سے نفی

فَقُلْ اٰذَنْتُكُمْ عَلٰى سَوَآءٍ ؕ وَاِنْ اَدْرِيْۤ

فَقُلْ	اٰذَنْتُكُمْ	عَلٰى سَوَآءٍ	وَ	اِنْ	اَدْرِيْۤ[1]
تو تم کہہ دو	میں نے خبردار کر دیا تمہیں	برابری (کی بنیاد) پر	اور	نہیں	میں جانتا

تو تم فرمادو: میں نے تمہیں برابری کی بنیاد پر خبردار کر دیا ہے اور میں نہیں جانتا

علمِ الٰہی کی شان

اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾ اِنَّهٗ يَعْلَمُ

اَقَرِيْبٌ	اَمْ	بَعِيْدٌ	مَّا	تُوْعَدُوْنَ ﴿١٠٩﴾	اِنَّهٗ	يَعْلَمُ
کیا قریب (ہے)	یا	دور	وہ جو	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	بیشک وہ	جانتا ہے

کہ تمہیں جو وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور ہے؟○ بیشک اللہ بلند آواز سے

عذاب میں تاخیر آزمائش اور مہلت ہو سکتی ہے

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ وَيَعْلَمُ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾ وَاِنْ اَدْرِيْ

الْجَهْرَ مِنَ الْقَوْلِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿١١٠﴾	وَ	اِنْ	اَدْرِيْ
بلند آواز سے کہی گئی بات	اور	وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	نہیں	میں جانتا

کہی گئی بات کو جانتا ہے اور وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو○ اور میں نہیں جانتا

لَعَلَّهٗ فِتْنَةٌ لَّكُمْ وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾

لَعَلَّهٗ	فِتْنَةٌ	لَّكُمْ	وَ	مَتَاعٌ	اِلٰى حِيْنٍ ﴿١١١﴾
شاید وہ	آزمائش (ہو)	تمہارے لئے	اور	فائدہ دینا (ہے)	ایک وقت تک

کہ شاید وہ تمہاری آزمائش ہو اور ایک وقت تک کیلئے فائدہ دینا ہے○

1..... درایت ”اندازے اور قیاس سے جاننے“ کو کہتے ہیں، یہاں درایت کی ہی نفی کی گئی ہے اور معنی یہ ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر محض اپنی عقل اور قیاس سے نہیں جانتا۔“ مطلق علم کی نفی یہاں مراد نہیں ہو سکتی۔

منکرین سے متعلق فیصلے کی دعاء

قٰلَ رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ وَ رَبُّنَا

قٰلَ	رَبِّ	احْكُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	رَبُّنَا
(نبی نے) عرض کی	اے میرے رب	فیصلہ فرمادے	حق کے ساتھ	اور	ہمارا رب

نبی نے عرض کی: اے میرے رب! حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے اور ہمارا رب

الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ ع

الرَّحْمٰنُ	الْمُسْتَعَانُ	عَلٰى	مَا	تَصِفُوْنَ ﴿۱۱۲﴾
رحمٰن (ہے)	(جس سے) مدد طلب کی جاتی ہے	(ان) کے خلاف	جو	تم باتیں بناتے ہو

رحمٰن ہی ہے جس سے ان باتوں کے خلاف مدد طلب کی جاتی ہے جو تم کرتے ہو ○

آیات: 78 | رکوع: 10

سُوْرَۃُ الْحَجِّ مَدَنِیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرنے کا حکم اور قیامت کی ہولناکیاں

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ۚ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾

يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اتَّقُوْا (1)	رَبَّكُمْ	اِنَّ	زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ (2)	شَیْءٌ عَظِيْمٌ ﴿۱﴾
اے	لوگو	ڈرو	اپنے رب (سے)	بیشک	قیامت کا زلزلہ	بہت بڑی چیز (ہے)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو، بیشک قیامت کا زلزلہ بہت بڑی چیز ہے ○

1 ...... تقویٰ اور خوفِ خدا ہی ایسی چیز ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے اعمال واخلاق کی اصلاح کرتا ہے اور ان پر سب سے زیادہ ابھارنے والی چیز قیامت ہے کہ قیامت کی ہولناکیاں، اس کا حساب وکتاب اور اس کے احوال پیشِ نظر ہوں گے تو آدمی کسی دوسرے کی حق تلفی اور اس پر ظلم وستم سے بچے گا۔ 2 ...... قیامت سے پہلے زمین میں انتہائی شدید اور ہولناک زلزلہ آئے گا، اس کی شدت سے زمین پر موجود ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور اس کی ہیبت و ہولناکی کا عالم یہ ہو گا کہ اگر کوئی دودھ پلانے والی ہو تو اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے اور حمل والی ہو تو اس کا حمل ساقط ہو جائے اور لوگ ایسے نظر آئیں گے

يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ

يَوْمَ	تَرَوْنَهَا	تَذْهَلُ	كُلُّ مُرْضِعَةٍ	عَمَّآ
(جس) دن	تم دیکھو گے اسے	(تو یہ حال ہو گا کہ) بے خبر ہو جائے گی	ہر دودھ پلانے والی	(اس) سے جسے

جس دن تم اسے دیکھو گے (تو یہ حالت ہو گی کہ) ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو

اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى

اَرْضَعَتْ	وَ	تَضَعُ	كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ	حَمْلَهَا	وَ	تَرَى
اس نے دودھ پلایا	اور	ڈال دے گی	ہر حمل والی	اپنا حمل	اور	تم دیکھو گے

بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل ڈال دے گی اور تو لوگوں کو

النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى

النَّاسَ	سُكٰرٰى	وَ	مَا	هُمْ	بِسُكٰرٰى
لوگوں (کو)	نشہ کی حالت میں	اور (حالانکہ)	نہیں (ہوں گے)	وہ	نشے میں

دیکھے گا جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے

قیامت کے زلزلہ کا حال

وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ ﴿٢﴾ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ

وَ	لٰكِنَّ	عَذَابَ اللّٰهِ	شَدِيْدٌ ﴿٢﴾	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ
اور	لیکن	اللہ کا عذاب	بڑا سخت (ہے)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے

لیکن ہے یہ کہ اللہ کا عذاب بڑا شدید ہے ○ اور کچھ لوگ وہ ہیں جو اللہ کے بارے میں

اتباعِ شیطان کا نقصان

فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّبِعُ كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾ كُتِبَ

فِي اللّٰهِ (1)	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ	يَتَّبِعُ	كُلَّ شَيْطٰنٍ مَّرِيْدٍ ﴿٣﴾	كُتِبَ
اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور	پیچھے چل پڑتا ہے	ہر سرکش شیطان (کے)	لکھ دیا گیا ہے

بغیر علم کے جھگڑتے ہیں اور ہر سرکش شیطان کے پیچھے چل پڑتے ہیں ○ جس پر یہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) گے جیسے نشے میں ہیں حالانکہ وہ نشہ میں نہیں ہوں گے۔

1 ...... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ذات وصفات میں بغیر علم کے بحث کرنا حرام ہے۔ صرف ماہر علماءِ دین تحقیق کے لئے اس میں بحث کر سکتے ہیں اور اس میں بھی شرط یہ ہے کہ جھگڑا مقصود نہ ہو بلکہ صرف اعتراضات دور کرنا اور حق کی تحقیق کا قصد ہو۔ افسوس! فی زمانہ صورتِ حال انتہائی نازک ہے۔ عوامی بیٹھکوں، یونہی سوشل، پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں علمِ دین سے ناواقف لوگ دین وعقائد پر بحث کرتے اور اپنی عقل کے ترازو میں تول کر ان کے صحیح یا غلط ہونے کا فیصلہ کرتے ہیں، وہ سب اس آیت کا مصداق ہیں۔

تخلیق انسانی کے مراحل کا بیان اور وقوعِ قیامت پر استدلال

عَلَيۡهِ اَنَّهٗ مَنۡ تَوَلَّاهُ فَاَنَّهٗ يُضِلُّهٗ وَ

عَلَيۡهِ	اَنَّهٗ	مَنۡ	تَوَلَّاهُ (1)	فَاَنَّهٗ	يُضِلُّهٗ	وَ
اس پر	کہ	جو	دوستی کرے گا اس سے	تو ضرور وہ	گمراہ کردے گا اسے	اور

لکھ دیا گیا ہے کہ جو اس سے دوستی کرے گا تو وہ ضرور اسے گمراہ کردے گا اور

يَهۡدِيۡهِ اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۴ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنۡ كُنۡتُمۡ فِىۡ رَيۡبٍ

يَهۡدِيۡهِ	اِلٰى عَذَابِ السَّعِيۡرِ ۝۴	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ	فِىۡ رَيۡبٍ
رہنمائی کرے گا اس کی	جہنم کے عذاب کی طرف	اے	لوگو	اگر	تم ہو	شک میں

اسے جہنم کے عذاب کی راہ بتائے گا ۝ اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن اُٹھنے کے بارے میں

مِّنَ الۡبَعۡثِ فَاِنَّا خَلَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ تُرَابٍ ثُمَّ

مِّنَ الۡبَعۡثِ	فَاِنَّا	خَلَقۡنٰكُمۡ	مِّنۡ تُرَابٍ	ثُمَّ
مرنے کے بعد اُٹھنے سے	تو بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے	پھر

کچھ شک ہو تو (اس بات پر غور کرلو کہ) ہم نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا پھر

مِنۡ نُّطۡفَةٍ ثُمَّ مِنۡ عَلَقَةٍ ثُمَّ مِنۡ مُّضۡغَةٍ مُّخَلَّقَةٍ

مِنۡ نُّطۡفَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	مِنۡ مُّضۡغَةٍ	مُّخَلَّقَةٍ
پانی کی ایک بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	گوشت کی بوٹی سے	پوری شکل والی

پانی کی ایک بوند سے پھر جمے ہوئے خون سے پھر گوشت کی بوٹی سے جس کی شکل بن چکی ہوتی ہے

وَّغَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ لِّنُبَيِّنَ لَكُمۡ ؕ وَنُقِرُّ

وَّ	غَيۡرِ مُخَلَّقَةٍ	لِّنُبَيِّنَ	لَكُمۡ	وَ	نُقِرُّ
اور	ادھوری شکل والی	تاکہ ہم ظاہر کریں (اپنی قدرت)	تمہارے لیے	اور	ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں

اور ادھوری بھی ہوتی ہے تاکہ ہم تمہارے لیے اپنی قدرت کو ظاہر فرمائیں اور ہم

1 ...... بدمذہبوں سے دوستی اور تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور نہ ہی ان کے ساتھ رشتہ داری قائم کرنی چاہئے کیونکہ یہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنی چکنی چپڑی باتوں، ظاہری عبادت وریاضت اور دکھلاوے کی پرہیزگاری کے ذریعے دوسروں کو بھی گمراہ کردیتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے ”آخری زمانے میں دجال اور کذاب ظاہر ہوں گے، وہ تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئیں گے جنہیں تم اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنا ہوگا تو تم ان سے دور رہنا اور انہیں دور رکھنا، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں اور تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں۔ (مسلم، ص۹، الحدیث: ۷(۷))

فِي الْاَرْحَامِ مَا نَشَآءُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ نُخْرِجُكُمْ

فِي الْاَرْحَامِ	مَا	نَشَآءُ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	نُخْرِجُكُمْ
ماؤں کے پیٹ میں	جسے	چاہتے ہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ہم نکالتے ہیں تمہیں

ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہتے ہیں اسے ایک مقرر مدت تک ٹھہرائے رکھتے ہیں پھر تمہیں بچے کی صورت میں

طِفْلًا ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ۚ وَ مِنْكُمْ

طِفْلًا	ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْۤا	اَشُدَّكُمْ	وَ	مِنْكُمْ
بچے (کی صورت میں)	پھر (عمر دیتے ہیں)	تاکہ تم پہنچ جاؤ	اپنی جوانی (کو)	اور	تم میں سے

نکالتے ہیں پھر (عمر دیتے ہیں) تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی

مَّنْ يُّتَوَفّٰى وَ مِنْكُمْ مَّنْ يُّرَدُّ

مَّنْ	يُّتَوَفّٰى	وَ	مِنْكُمْ	مَّنْ	يُّرَدُّ
(کوئی وہ ہے) جسے	(پہلے ہی) موت دے دی جاتی ہے	اور	تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	لوٹایا جاتا ہے

پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ لِكَيْلَا يَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَيْــٴًـا ؕ

اِلٰۤى اَرْذَلِ الْعُمُرِ (1)	لِكَيْلَا يَعْلَمَ	مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ	شَيْــٴًـا
سب سے نکمی عمر کی طرف	تاکہ وہ نہ جانے	جاننے کے بعد	کچھ

کی طرف لوٹایا جاتا ہے تاکہ (بالآخر) جاننے کے بعد کچھ نہ جانے

وَ تَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ

وَ	تَرَى	الْاَرْضَ	هَامِدَةً	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَيْهَا	الْمَآءَ
اور	تو دیکھتا ہے	زمین (کو)	مرجھائی ہوئی، خشک	پھر جب	ہم اتارتے ہیں	اس پر	پانی

اور تو زمین کو مرجھایا ہوا دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی اتارتے ہیں

1 ...... نکمی عمر سے مراد انتہائی ضعیفی کی عمر ہے۔ اس میں بندے کا حال یہ ہوتا ہے کہ اس کی عقل اور حواس قائم نہیں رہتے اور بالآخر ایسا ہو جاتا ہے کہ اس کی نظر کمزور، عقل ناقص اور فہم کم ہو جاتا ہے اور جو باتیں اسے معلوم ہوتی ہیں وہ بھی بھول جاتا ہے۔ نوٹ: انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اس حالت سے محفوظ تھے۔ نیز اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاص اولیاءِ کرام کو بھی اس حال سے جدا رکھتا ہے اور ان کے علاوہ بھی کچھ لوگ ایسے ہیں جنہیں انتہائی ضعیفی کے عالم میں اس حال سے بچا لیا جاتا ہے۔

اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ وَ اَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ⑤

اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	وَ	اَنْۢبَتَتْ	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِيْجٍ ⑤
(تو) وہ حرکت کرتی (لہلہاتی) ہے	اور	بڑھتی ہے	اور	اگاتی ہے	ہر خوبصورت قسم (یعنی ہر قسم کے سبزے) سے

تو وہ (تر و تازہ ہو کر) لہلہاتی ہے اور بڑھتی ہے اور وہ ہر قسم کا خوبصورت سبزہ اگاتی ہے ○

عظمت و شانِ الٰہی

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّهٗ يُحْيِ الْمَوْتٰى

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّهٗ	يُحْيِ	الْمَوْتٰى
یہ	اس لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ وہ	زندہ کرے گا	مردوں (کو)

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور یہ کہ وہ مردوں کو زندہ کرے گا

قیامت آنے کی خبر

وَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ⑥ وَّ اَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ

وَ	اَنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ⑥	وَّ	اَنَّ	السَّاعَةَ	اٰتِيَةٌ
اور	یہ کہ وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور	یہ کہ	قیامت	آنے والی (ہے)

اور یہ کہ وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور یہ کہ قیامت آنے والی ہے

لَّا رَيْبَ فِيْهَا ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ⑦

لَّا	رَيْبَ	فِيْهَا	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَبْعَثُ	مَنْ	فِي الْقُبُوْرِ ⑦ [1]
نہیں	کوئی شک	اس میں	اور	یہ کہ	اللہ	اٹھائے گا	(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)

اس میں کچھ شک نہیں اور یہ کہ اللہ انہیں اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں ○

صفاتِ الٰہی کے بارے میں علم کے بغیر بحث کرنے والوں کا حال اور انجام

وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ يُّجَادِلُ فِي اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّ

وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ	يُّجَادِلُ [2]	فِي اللّٰهِ	بِغَيْرِ عِلْمٍ	وَّ
اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

اور کوئی آدمی وہ ہے جو اللہ کے بارے میں بغیر علم اور بغیر ہدایت

1 ...... یہاں قبر سے مراد عالم برزخ ہے جو موت اور حشر کے بیچ میں ہے، نہ کہ محض وہ گڑھا جو مردوں کا مدفن ہو، لہٰذا جلنے والے، ڈوبنے والے وغیرہ سب ہی قیامت کے دن اٹھائے جائیں گے۔

2 ...... ہمارے آج کے زمانے کا حال بھی کچھ ایسا ہی ہے کہ لوگوں کی ایک بڑی تعداد اپنی عقل سے جو چاہتی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہتی ہے اور پھر اس پر اصرار کرتی ہے بلکہ دوسروں کو مجبور کرتی ہے کہ اُس کی بات مانیں اگرچہ اس کی بات عقل و نقل سے دور، قرآن و حدیث کے خلاف اور جہالت سے بھرپور ہو۔

لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾ ثَانِيَ عِطْفِهٖ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ ﴿۸﴾	ثَانِيَ عِطْفِهٖ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت (ہے)	اور	نہ	روشن کتاب	(حق سے) اپنی گردن موڑے ہوئے

اور بغیر کسی روشن کتاب کے جھگڑتا ہے ○ اس حال میں کہ وہ حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے ہے

لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ لَهٗ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَّ نُذِيْقُهٗ

لِيُضِلَّ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	لَهٗ	فِي الدُّنْيَا	خِزْيٌ	وَّ	نُذِيْقُهٗ
تاکہ بھٹکادے	اللہ کی راہ سے	اس کے لیے	دنیا میں	رسوائی (ہے)	اور	ہم چکھائیں گے اسے

تاکہ اللہ کی راہ سے بھٹکادے، اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور قیامت کے دن ہم اسے

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾ ذٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ يَدٰكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۹﴾	ذٰلِكَ	بِمَا	قَدَّمَتْ	يَدٰكَ
قیامت کے دن	آگ کا عذاب	یہ	(اس کا) بدلہ جو	آگے بھیجا	تیرے ہاتھوں (نے)

آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ یہ اس کا بدلہ ہے جو تیرے ہاتھوں نے آگے بھیجا

وَ اَنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾ ع وَ مِنَ النَّاسِ

وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَيْسَ	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِيْدِ ﴿۱۰﴾	وَ	مِنَ النَّاسِ
اور	(اس لیے) کہ	اللہ	نہیں ہے	ظلم کرنے والا	بندوں پر	اور	لوگوں میں سے

اور (اس لیے) کہ اللہ بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○ اور کوئی آدمی وہ ہے

مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ ۚ فَاِنْ اَصَابَهٗ

مَنْ	يَّعْبُدُ [1]	اللّٰهَ	عَلٰى حَرْفٍ	فَاِنْ	اَصَابَهٗ
(کوئی وہ ہے) جو	عبادت کرتا ہے	اللہ (کی)	ایک کنارے پر	پھر اگر	پہنچے اسے

جو اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتا ہے پھر اگر اسے کوئی بھلائی

عذابِ الٰہی بُرے اعمال کا بدلہ ہے

منافق لوگوں کا کردار اور اس کا نقصان

1 ...... نعمتیں اور آسائشیں ملنے کی صورت میں اسلام اور عبادت پر قائم رہنا اور نقصان ہونے اور مصائب و آلام کا شکار ہونے پر اسلام وعبادت سے منہ موڑ لینا منافقوں کا طریقہ ہے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب تک لوگ عافیت میں ہیں تب تک وہ چھپے ہوئے ہیں اور جب ان پر کوئی مصیبت نازل ہوتی ہے تو ان کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے چنانچہ جو مومن ہو تو اس کا ایمان اور جو منافق ہو تو اس کا نفاق سامنے آ جاتا ہے۔ (البیان والتبیین، ۳/۱۳۷) ہمیں بھی اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔

خَيْرُ ٱطْمَاَنَّ بِهٖ ۚ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ ٱنْقَلَبَ

فِتْنَةُ ٱنْقَلَبَ	اَصَابَتْهُ	اِنْ	وَ	بِهٖ	خَيْرُ ٱطْمَاَنَّ
آزمائش (تو) پلٹ جاتا ہے	پہنچے اسے	اگر	اور	اس پر	بھلائی (تو) مطمئن ہو جاتا ہے

پہنچے تو وہ اس پر مطمئن ہو جاتا ہے اور اگر اسے کوئی آزمائش آجائے تو منہ کے بل

عَلٰى وَجْهِهٖ ۚ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ؕ ذٰلِكَ هُوَ

هُوَ	ذٰلِكَ	الْاٰخِرَةَ	وَ	الدُّنْيَا	خَسِرَ	عَلٰى وَجْهِهٖ
وہ	یہی	آخرت (میں)	اور	دنیا	اس نے نقصان اٹھایا	اپنے منہ کے بل

پلٹ جاتا ہے۔ ایسا آدمی دنیا اور آخرت دونوں میں نقصان اٹھاتا ہے۔ یہی

الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪ يَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا

مَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	يَدْعُوْا	الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ⑪
(اس کی) جو	اللہ کے سوا	وہ عبادت کرتا ہے	کھلا نقصان (ہے)

کھلا نقصان ہے ○ وہ اللہ کے سوا اس (بت) کی عبادت کرتا ہے جو

لَا يَضُرُّهٗ وَمَا لَا يَنْفَعُهٗ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫ ۚ

الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ⑫	هُوَ	ذٰلِكَ	لَا يَنْفَعُهٗ	مَا	وَ	لَا يَضُرُّهٗ
دور کی گمراہی (ہے)	وہ	یہی	نفع نہیں دیتا اسے	جو	اور	نقصان نہیں پہنچاتا اسے

نہ اسے نقصان پہنچائے اور نہ اسے نفع دے۔ یہی دور کی گمراہی ہے ○

يَدْعُوْا لَمَنْ ضَرُّهٗۤ اَقْرَبُ مِنْ نَّفْعِهٖ ؕ لَبِئْسَ الْمَوْلٰى

الْمَوْلٰى	لَبِئْسَ	مِنْ نَّفْعِهٖ	اَقْرَبُ	لَمَنْ ضَرُّهٗۤ (1)	يَدْعُوْا
مولیٰ	ضرور وہ کیا ہی برا	اس کے نفع سے	زیادہ قریب ہے	(اسے) ضرور جس کا نقصان	وہ پوجتا ہے

وہ اسے پوجتے ہیں جس کا نقصان اس کے نفع سے زیادہ قریب ہے بیشک وہ کیا ہی برا مولیٰ ہے

بتوں کو پوجنا گمراہی ہے

بتوں کی پوجا نقصان دہ ہے

1 ......اس آیت میں نقصان سے مراد واقعی نقصان ہے، یعنی دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کا عذاب اور نفع سے مراد ان کا خیالی نفع یعنی بتوں کی شفاعت وغیرہ ہے اور معنی یہ ہے کہ کفار بتوں سے جس نفع کی امید رکھتے ہیں وہ تو بہت دور ہے کہ ناممکن ہے جبکہ ان کا حقیقی نقصان عنقریب ضرور دیکھ لیں گے۔

باعمل مؤمنین کے لئے بشارت

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کیلئے مدد الٰہی کی بشارت

وَ لَبِئْسَ الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ

وَ	لَبِئْسَ	الْعَشِیْرُ ﴿۱۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	یُدْخِلُ	الَّذِیْنَ
اور	ضرور کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو

اور بیشک کیا ہی برا ساتھی ہے ○ بیشک اللہ ایمان والوں اور

اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ (1)	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾ مَنْ كَانَ یَظُنُّ اَنْ

الْاَنْهٰرُ	اِنَّ	اللّٰهَ	یَفْعَلُ	مَا	یُرِیْدُ ﴿۱۴﴾	مَنْ	كَانَ یَظُنُّ	اَنْ
نہریں	بیشک	اللہ	کرتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	جو	خیال کرتا ہے	یہ کہ

رواں ہیں۔ بیشک اللہ جو چاہتا ہے کرتا ہے ○ جو یہ خیال کرتا ہے کہ

لَّنْ یَّنْصُرَهُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ فَلْیَمْدُدْ

لَّنْ یَّنْصُرَهُ (2)	اللّٰهُ	فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	فَلْیَمْدُدْ
ہرگز مدد نہیں کرے گا اس (نبی) کی	اللہ	دنیا اور آخرت میں	تو اسے چاہیے کہ دراز کرلے

اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے نبی کی مدد نہیں فرمائے گا تو اسے چاہیے کہ

بِسَبَبٍ اِلَى السَّمَآءِ ثُمَّ لْیَقْطَعْ فَلْیَنْظُرْ هَلْ

بِسَبَبٍ	اِلَى السَّمَآءِ	ثُمَّ	لْیَقْطَعْ	فَلْیَنْظُرْ	هَلْ
ایک رسی کو	آسمان (یعنی اوپر) کی طرف	پھر	(خود کو) پھانسی دے لے	پھر وہ دیکھے	کیا

اوپر کی طرف ایک رسی دراز کرلے پھر اپنے آپ کو پھانسی دیدے پھر دیکھے کہ کیا

(1)...... نیک اعمال کرنے والے مسلمان اللہ تعالٰی کی رحمت سے جنت میں جائیں گے اور بہت سے مسلمان ایسے بھی ہوں گے جنہیں حساب کے بغیر ہی جنت میں داخل کر دیا جائے گا، جیسا کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میری امت میں سے ستر ہزار لوگ حساب کے بغیر جنت میں جائیں گے اور یہ وہ لوگ ہوں گے جو چوری نہیں کرتے، بدشگونی نہیں کرتے اور اپنے رب پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۲) (2)...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالٰی اپنے نبی کی مدد ضرور فرمائے گا اور یہ مدد جاری رہے گی اگرچہ اس مدد پر جلنے والا شخص گلے میں رسی ڈال کر مر بھی جائے۔

نزولِ قرآن اور ہدایت کا ذکر

يُذْهِبَنَّ	كَيْدُهٗ	مَا	يَغِيْظُ ⑮	وَ	كَذٰلِكَ
لے جائے گا	اس کا داوٴ پیچ	(وہ چیز) جو	(اسے) غصہ دلاتی ہے	اور	اسی طرح

يُذْهِبَنَّ كَيْدُهٗ مَا يَغِيْظُ ⑮ وَكَذٰلِكَ

اس کے داوٴ پیچ نے وہ چیز مٹا دی جس پر اسے غصہ آتا ہے ○ اور اسی طرح

اَنْزَلْنٰهُ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ

اَنْزَلْنٰهُ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ
ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	روشن آیتوں (کی صورت میں)	اور	یہ کہ	اللّٰہ	ہدایت دیتا ہے

ہم نے اس قرآن کو روشن آیتوں کی صورت میں نازل فرمایا اور یہ کہ اللّٰہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يُّرِيْدُ ⑯ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا وَ

مسلمانوں اور کفار میں حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

مَنْ	يُّرِيْدُ ⑯	اِنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	الَّذِيْنَ	هَادُوْا	وَ
جسے	وہ چاہتا ہے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اور

ہدایت دیتا ہے ○ بیشک مسلمان اور یہودی اور

الصّٰبِـِٕيْنَ وَالنَّصٰرٰى وَالْمَجُوْسَ وَ

الصّٰبِـِٕيْنَ	وَ	النَّصٰرٰى	وَ	الْمَجُوْسَ	وَ
ستاروں کی پوجا کرنے والے	اور	عیسائی	اور	آگ کی پوجا کرنے والے	اور

ستاروں کی پوجا کرنے والے اور عیسائی اور آگ کی پوجا کرنے والے اور

الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْۤا ۖ اِنَّ اللّٰهَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ

الَّذِيْنَ	اَشْرَكُوْۤا	اِنَّ	اللّٰهَ	يَفْصِلُ (1)	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
وہ لوگ جنہوں نے	شریک ٹھہرایا	بیشک	اللّٰہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن

مشرک بیشک اللّٰہ ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کر دے گا

(1)...... آج اگرچہ ہر شخص اپنے آپ کو حق اور ہدایت کا پیروکار کہتا ہے مگر اس کا عملی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا جب اہلِ حق کو عزت واحترام کے ساتھ جنت میں بھیجا جائے گا اور اہلِ باطل کو ذلت و خواری کے ساتھ اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ البتہ یہاں یاد رہے کہ دینِ اسلام ہی حق ہے اور اسے ماننے والا حق پر ہے اور تمام انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا دین، اسلام ہی تھا لیکن اب دینِ اسلام سے وہ دین مراد ہے جو حضور پُرنور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم لے کر آئے ہیں، لہٰذا اب آپ کے دین کے علاوہ اور کوئی دین اللّٰہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معتبر نہیں۔

کائنات کی ہر چیز اللہ کو سجدہ کرتی ہے

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۱۷﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ
بیشک	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

بیشک اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو

یَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَنْ فِی الْاَرْضِ وَ

یَسْجُدُ (1)	لَهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ	فِی الْاَرْضِ	وَ
سجدہ کرتے ہیں	اس کو	جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہیں)	اور

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں اور

الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ وَ النُّجُوْمُ وَ الْجِبَالُ وَ الشَّجَرُ وَ الدَّوَآبُّ

الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ	وَ	النُّجُوْمُ	وَ	الْجِبَالُ	وَ	الشَّجَرُ	وَ	الدَّوَآبُّ
سورج	اور	چاند	اور	ستارے	اور	پہاڑ	اور	درخت	اور	چوپائے

سورج اور چاند اور ستارے اور تمام پہاڑ اور درخت اور چوپائے

جسے اللہ ذلیل کرے وہ عزت نہیں پا سکتا

وَ كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ ؕ وَ كَثِیْرٌ حَقَّ عَلَیْهِ الْعَذَابُ ؕ وَ

وَ	كَثِیْرٌ مِّنَ النَّاسِ	وَ	كَثِیْرٌ	حَقَّ	عَلَیْهِ	الْعَذَابُ	وَ
اور	بہت سے آدمی	اور	بہت سے (وہ لوگ ہیں)	مقرر ہو چکا	ان پر	عذاب	اور

اور بہت سے آدمی یہ سب اللہ کو سجدہ کرتے ہیں اور بہت سے لوگ وہ (بھی) ہیں جن پر عذاب مقرر ہو چکا ہے اور

مَنْ یُّهِنِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَفْعَلُ

مَنْ	یُّهِنِ	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ مُّكْرِمٍ (2)	اِنَّ	اللّٰهَ	یَفْعَلُ
جسے	ذلیل کرے	اللہ	تو نہیں	اس کو	کوئی عزت دینے والا	بیشک	اللہ	کرتا ہے

جسے اللہ ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں، بیشک اللہ جو چاہتا ہے

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے سجدے سے مراد یہ ہے کہ جب ان پر سورج طلوع ہوتا اور ان سے زائل ہوتا ہے اس وقت ان کا سایہ مڑ جاتا ہے اور یہی ان کا سجدہ کرنا ہے اور سورج چاند ستاروں کا غروب ہونا ان کا سجدہ کرنا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ اس معنیٰ میں ہے کہ وہ حکمِ الٰہی کے پابند ہیں۔ تیسرا قول یہ ہے کہ یہاں سجدہ کا حقیقی معنی مراد ہے اگرچہ ہمیں اس کی حقیقت معلوم نہیں۔ 2 ...... یعنی جسے اللہ تعالیٰ اس کی شقاوت کے سبب ذلیل کرے تو اسے کوئی عزت دینے والا نہیں۔ یہ بات واضح ہے کہ کسی قوم یا کسی فرد کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ عزت وناموری کو اپنی میراث سمجھ لیں اور اسی

دین وصفاتِ الٰہی کے بارے میں جھگڑنے والے کفار کا انجام

مَا يَشَآءُ ﴿١٨﴾ ۩ هٰذٰنِ خَصْمٰنِ اخْتَصَمُوْا فِيْ رَبِّهِمْ

فِيْ رَبِّهِمْ	اخْتَصَمُوْا	خَصْمٰنِ	هٰذٰنِ	يَشَآءُ ﴿١٨﴾	مَا
اپنے رب کے بارے میں	وہ جھگڑے	جھگڑنے والے (فریق ہیں)	یہ دو	وہ چاہتا ہے	جو

کرتا ہے ○ یہ دو فریق ہیں جو اپنے رب کے بارے میں جھگڑتے ہیں

فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ ؕ

مِّنْ نَّارٍ	ثِيَابٌ	لَهُمْ	قُطِّعَتْ	كَفَرُوْا	فَالَّذِيْنَ
آگ کے	کپڑے	ان کے لیے	کاٹے گئے ہیں	کفر کیا	تو وہ لوگ جنہوں نے

تو کافروں کے لیے آگ کے کپڑے کاٹے گئے ہیں

يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾ ج يُصْهَرُ بِهٖ مَا

مَا	بِهٖ	يُصْهَرُ	الْحَمِيْمُ ﴿١٩﴾	مِنْ فَوْقِ رُءُوْسِهِمْ	يُصَبُّ
جو کچھ	اس سے	جل جائے گا	کھولتا پانی	ان کے سروں کے اوپر سے	ڈالا جائے گا

اور ان کے سروں پر کھولتا پانی ڈالا جائے گا ○ جس سے جو کچھ ان کے

فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ ؕ وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾

مِنْ حَدِيْدٍ ﴿٢١﴾	مَّقَامِعُ (2)	لَهُمْ	وَ	الْجُلُوْدُ ﴿٢٠﴾ (1)	وَ	فِيْ بُطُوْنِهِمْ
لوہے سے	گرز (ہیں)	ان کے لیے	اور	(ان کی) کھالیں	اور	ان کے پیٹوں میں (ہے)

پیٹوں میں ہے وہ سب اور ان کی کھالیں جل جائیں گی ○ اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہیں ○

كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ

مِنْ غَمٍّ	مِنْهَا	يَّخْرُجُوْا	اَنْ	اَرَادُوْٓا	كُلَّمَآ
گھٹن کی وجہ سے	اس (آگ) سے	نکل جائیں	کہ	وہ چاہیں گے	جب کبھی

جب گھٹن کے سبب اس میں سے نکلنا چاہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریب میں مبتلا رہیں کہ وہ جیسے چاہے برے اعمال کر لیں، ساری زندگی عزت کے ساتھ ہی رہیں گے، ایسا نہیں ہے بلکہ جو اپنے آپ کو اس نعمتِ عظمیٰ کا اہل ثابت کر دیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عزت دیتا ہے اور جو مسلسل نافرمانیوں میں مبتلا رہتا ہے وہ ذلت کے گہرے گڑھے میں گرا دیا جاتا ہے۔ (1)...... جہنم میں کفار پر ڈالے جانے والے پانی کی کچھ کیفیت ان آیات میں بیان ہوئی اور حدیثِ پاک میں ہے ”انتہائی گرم پانی ان جہنمیوں کے سر پر ڈالا جائے گا تو وہ سرایت کرتے کرتے ان کے پیٹ تک پہنچ جائے گا اور جو کچھ پیٹ میں ہو گا اسے کاٹ کر قدموں سے نکل جائے گا اور یہ صہر (یعنی گل جانا) ہے، پھر انہیں ویسا ہی کر دیا جائے گا (اور بار بار

عملِ مسلمانوں کے اچھے انجام کی تفصیل

ع ۲ | ۲ | ۹

اُعِیْدُوْا فِیْهَا ۗ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۟۲۲ اِنَّ

اُعِیْدُوْا	فِیْهَا	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْحَرِیْقِ ۲۲ (1)	اِنَّ
(تو پھر) انہیں لوٹا دیا جائے گا	اس میں	اور	(کہا جائے گا) چکھو	آگ کا عذاب	بیشک

تو پھر اسی میں لوٹا دیے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو ○ بیشک

اللّٰهَ یُدْخِلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللّٰهَ	یُدْخِلُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک

اللہ ایمان والوں کو اور نیک اعمال کرنے والوں کو ان باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ یُحَلَّوْنَ فِیْهَا

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	یُحَلَّوْنَ	فِیْهَا
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ انہیں ان باغوں میں

مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّ لُؤْلُؤًا ؕ وَ لِبَاسُهُمْ فِیْهَا حَرِیْرٌ ۟۲۳

مِنْ اَسَاوِرَ	مِنْ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤْلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمْ	فِیْهَا	حَرِیْرٌ ۲۳
کنگن	سونے کے	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان (باغوں) میں	ریشم (ہو گا)

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور جنتوں میں ان کا لباس ریشم ہو گا ○

وَ هُدُوْۤا اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ ۚۖ وَ هُدُوْۤا

وَ	هُدُوْۤا	اِلَی الطَّیِّبِ مِنَ الْقَوْلِ (2)	وَ	هُدُوْۤا
اور	انہیں ہدایت دی گئی	پاکیزہ بات کی طرف	اور	ان کی رہنمائی کی گئی

اور انہیں پاکیزہ بات کی ہدایت دی گئی اور انہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے ساتھ ایسا ہی کیا جائے گا۔ (سنن ترمذی، ۴/۲۶۲، الحدیث: ۲۵۹۱)

2 ...... جہنمی گرز سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "اگر وہ لوہے کا گرز زمین پر رکھا جائے پھر جن وانس سب جمع ہو جائیں تو اسے زمین سے نہ اٹھا سکیں گے۔ (مسند امام احمد، ۴/۵۸، الحدیث: ۱۱۲۳۳)

یہاں سے (اس صفحے کا حاشیہ)

1 ...... جہنم کی پیدائش کا ایک مقصد یہ ہے کہ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے جلال اور اس کی کبریائی کا اندازہ ہو جائے اور لوگ اس سے ڈرتے رہیں اور اس کے خوف کی وجہ سے گناہوں سے باز رہیں۔ افسوس! آج لوگوں کے دل کی سختی کا یہ حال ہے کہ قرآنِ مجید میں جہنم کے انتہائی دردناک عذاب کے بارے میں پڑھنے کے باوجود ان سے ڈرتے نہیں اور بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ گناہوں میں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

کفار کے ایک خاص گروہ کے لئے وعید

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

اِلٰى صِرَاطِ الْحَمِيْدِ ﴿٢٤﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
تمام خوبیوں کے لائق (اللہ) کے راستے کی طرف	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور

تمام تعریفوں کے لائق (اللہ) کا راستہ دکھایا گیا ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور

يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِيْ جَعَلْنٰهُ

يَصُدُّوْنَ	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	الَّذِيْ	جَعَلْنٰهُ
وہ روکتے ہیں	اللہ کے راستے سے	اور	مسجدِ حرام (سے)	وہ جو	ہم نے بنایا ہے اسے

وہ اللہ کے راستے اور مسجدِ حرام سے روکتے ہیں جسے ہم نے لوگوں کے لیے

لِلنَّاسِ سَوَآءَ الْعَاكِفُ فِيْهِ وَ الْبَادِ ؕ وَ

لِلنَّاسِ	سَوَآءَ الْعَاكِفُ	فِيْهِ	وَ	الْبَادِ	وَ
لوگوں کے لیے	برابر (حق رکھتا ہے) رہنے والا	اس میں	اور	دور سے آنے والا	اور

بنایا ہے، جس میں وہاں کے رہنے والوں اور دور سے آنے والوں کا حق برابر ہے اور جو

مَنْ يُّرِدْ فِيْهِ بِاِلْحَادٍۭ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ

مَنْ	يُّرِدْ	فِيْهِ	بِاِلْحَادٍ (1)	بِظُلْمٍ	نُّذِقْهُ	مِنْ
جو	ارادہ کرے	اس میں	کسی زیادتی کا	ظلم سے، ناحق	ہم چکھائیں گے اسے	سے

اس میں ناحق کسی زیادتی کا ارادہ کرے گا تو ہم اسے دردناک عذاب

بیتُ اللہ کو پاک رکھنے کا حکم

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾ع وَ اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِيْمَ مَكَانَ الْبَيْتِ

عَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٥﴾	وَ	اِذْ	بَوَّاْنَا	لِاِبْرٰهِيْمَ	مَكَانَ الْبَيْتِ
دردناک عذاب	اور	جب	ہم نے واضح طور پر بتادی	ابراہیم کو	(اس) گھر کی جگہ

چکھائیں گے ○ اور یاد کرو جب ہم نے ابراہیم کو اس گھر کا صحیح مقام بتادیا

ع ۳ ۱۰

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مصروف ہیں۔ 2 ...... پاکیزہ بات سے کیا مراد ہے اس سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں۔ (1) اس سے کلمۂ توحید مراد ہے۔ (2) اس سے قرآنِ مجید مراد ہے۔ (3) اس سے مراد نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے منع کرنا ہے۔ (4) اس سے تمام اذکار مراد ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اِلحاد کا لغوی معنی ہے میلان، اِنحراف اور حد سے تجاوز کرنا، جبکہ عرف میں اِلحاد حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے والوں کے ساتھ خاص کر دیا گیا ہے، یعنی ان لوگوں پر اس لفظ کا استعمال ہوتا ہے جو دین کی درست راہ سے پھر جاتے ہیں۔ (روح البیان، حم السجدۃ، تحت الآیۃ: ۴۰، ۴/۲۶۸) یہاں آیت میں اس

اَنْ لَّا تُشْرِكْ بِیْ شَیْــٴًـا وَّ طَهِّرْ

اَنْ	لَّا تُشْرِكْ(1)	بِیْ	شَیْــٴًـا	وَّ	طَهِّرْ(2)
(اور حکم دیا) کہ	تم شریک نہ ٹھہرانا	میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	خوب صاف ستھرا رکھو

اور حکم دیا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور میرے گھر کو

بَیْتِیَ لِلطَّآىٕفِیْنَ وَ الْقَآىٕمِیْنَ وَ

بَیْتِیَ	لِلطَّآىٕفِیْنَ	وَ	الْقَآىٕمِیْنَ	وَ
میرے گھر (کو)	طواف کرنے والوں کے لئے	اور	قیام کرنے والوں	اور

طواف کرنے والوں اور قیام کرنے والوں اور

حج کیلئے اعلان کرنے کا حکم

الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾ وَ اَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ

الرُّكَّعِ	السُّجُوْدِ ﴿٢٦﴾	وَ	اَذِّنْ	فِی النَّاسِ	بِالْحَجِّ
رکوع کرنے والوں	سجدہ کرنے والوں (کے لئے)	اور	عام اعلان کردو	لوگوں میں	حج کا

رکوع سجدہ کرنے والوں کیلئے خوب صاف ستھرا رکھو ○ اور لوگوں میں حج کا عام اعلان کردو،

یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّ عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿٢٧﴾ لا

یَاْتُوْكَ	رِجَالًا	وَّ	عَلٰى كُلِّ ضَامِرٍ	یَّاْتِیْنَ	مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ ﴿٢٧﴾
وہ آئیں گے تمہارے پاس	پیدل	اور	ہر دبلی اونٹنی پر	(جو) آتی ہیں	ہر دور کی راہ سے

وہ تمہارے پاس پیدل اور ہر دبلی اونٹنی پر (سوار ہو کر) آئیں گے جو ہر دور کی راہ سے آتی ہیں ○

حج کے دینی و دنیاوی فوائد و برکات

لِّیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ یَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ

لِّیَشْهَدُوْا	مَنَافِعَ	لَهُمْ	وَ	یَذْكُرُوا	اسْمَ اللّٰهِ
تاکہ وہ حاضر ہو جائیں	فائدوں (پر)	اپنے	اور	ذکر کریں، یاد کریں	اللہ کے نام (کو)

تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے مراد شرک وبت پرستی ہے۔ یا، اس سے ہر ممنوع قول اور فعل مراد ہے حتی کہ خادم کو گالی دینا بھی اس میں داخل ہے۔ 1...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک آن کے لئے بھی شرک نہیں کرتے، وہ شرک سے پاک ہیں اور گناہوں سے بھی معصوم ہیں اور اس آیت میں جو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے فرمایا گیا کہ ”میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو“ اس سے یہ مراد نہیں کہ آپ معاذَ اللہ شرک میں مبتلا تھے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس سے منع فرمایا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا یا اس سے مراد یہ ہے کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے ساتھ کوئی دوسری غرض

فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ۚ

فِيْۤ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ (1)	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
معلوم دنوں میں	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا

حج کے آخری مراسم

فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾ ثُمَّ لْيَقْضُوْا

فَكُلُوْا	مِنْهَا	وَ	اَطْعِمُوا	الْبَآىِٕسَ الْفَقِيْرَ ﴿۲۸﴾	ثُمَّ	لْيَقْضُوْا
توتم کھاؤ	ان سے	اور	کھلاؤ	مصیبت زدہ محتاج (کو)	پھر	انہیں چاہیے کہ اتار دیں

توتم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ ۝ پھر انہیں چاہیے کہ اپنا میل کچیل

تَفَثَهُمْ وَ لْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَ لْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾

تَفَثَهُمْ	وَ	لْيُوْفُوْا	نُذُوْرَهُمْ	وَ	لْيَطَّوَّفُوْا	بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۲۹﴾
اپنا میل کچیل	اور	پوری کریں	اپنی منتیں	اور	طواف کریں	آزاد گھر کا

اتاریں اور اپنی منتیں پوری کریں اور اس آزاد گھر کا طواف کریں ۝

حرماتِ الٰہیہ کی تعظیم کی ہدایت

ذٰلِكَ ۗ وَ مَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	يُّعَظِّمْ	حُرُمٰتِ اللّٰهِ (2)	فَهُوَ	خَيْرٌ
(حکمِ الٰہی) یہ (ہے)	اور	جو	تعظیم کرے	اللہ کی حرمت والی چیزوں (کی)	تو وہ	بہتر (ہے)

حکمِ الٰہی یہ ہے اور جو اللہ کی حرمت والی چیزوں کی تعظیم کرے تو وہ اس کیلئے

حلال چوپایوں کا اجمالی بیان

لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ وَ اُحِلَّتْ لَكُمُ الْاَنْعَامُ

لَّهٗ	عِنْدَ رَبِّهٖ	وَ	اُحِلَّتْ	لَكُمُ	الْاَنْعَامُ
اس کیلئے	اس کے رب کے نزدیک	اور	حلال کئے گئے	تمہارے لیے	بے زبان چوپائے

اس کے رب کے نزدیک بہتر ہے اور تمہارے لیے بے زبان چوپائے حلال کئے گئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ ملانا۔ 2...... مسجدوں کو پاک صاف رکھنا چاہئے، حدیث پاک میں ہے: جس نے مسجد سے اذیت دینے والی چیز (جیسے مٹی، کنکر) نکالی تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔(ابن ماجہ، ۱/۴۱۹، الحدیث: ۷۵۷) (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... اللہ تعالیٰ کا نام یاد کرنے سے مراد یہ ہے کہ جانوروں کو ذبح کرتے وقت حاجی ان پر اللہ تعالیٰ کا نام لیں، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حج کرنے والوں کو جو بے زبان مویشیوں سے رزق دیا اس نعمت پر وہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کریں اور اس کی پاکی بیان کریں، نیز معلوم دنوں سے ذی الحجہ کے دس دن یا قربانی کے دن مراد ہیں۔ 2...... اللہ تعالیٰ کی حرمت والی چیزوں سے احکامِ الٰہی، یا مناسکِ حج یا وہ مقامات مراد ہیں جہاں

بتوں اور جھوٹی بات سے اجتناب کا حکم

اِلَّا مَا یُتۡلٰی عَلَیۡکُمۡ فَاجۡتَنِبُوا

اِلَّا	مَا	یُتۡلٰی (1)	عَلَیۡکُمۡ	فَاجۡتَنِبُوا
سوائے	(ان کے) جن کا	(حرام ہونا) پڑھا جاتا ہے	تم پر (تمہارے سامنے)	تو تم دور رہو

سوائے ان کے جن کا (حرام ہونا) تمہارے سامنے بیان کیا جاتا ہے۔ پس تم بتوں کی گندگی سے

مشرکوں کی ایک مثال

الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ ﴿٣٠﴾ حُنَفَآءَ

الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ	وَ	اجۡتَنِبُوۡا	قَوۡلَ الزُّوۡرِ ﴿٣٠﴾	حُنَفَآءَ
بتوں کی گندگی (سے)	اور	اجتناب کرو	جھوٹی بات (سے)	ہر باطل سے جدا (ہو کر)

دور رہو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو ○ ایک اللہ کیلئے

لِلّٰہِ غَیۡرَ مُشۡرِکِیۡنَ بِہٖ ؕ وَمَنۡ یُّشۡرِکۡ

لِلّٰہِ	غَیۡرَ مُشۡرِکِیۡنَ	بِہٖ	وَ	مَنۡ	یُّشۡرِکۡ
ایک اللہ کے لئے	شریک نہ ٹھہراتے ہوئے	اس کے ساتھ	اور	جو	شریک ٹھہرائے

ہر باطل سے جدا ہو کر (اور) اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتے ہوئے (بتوں سے دور رہو) اور جو اللہ کے ساتھ

بِاللّٰہِ فَکَاَنَّمَا خَرَّ مِنَ السَّمَآءِ فَتَخۡطَفُہُ الطَّیۡرُ اَوۡ

بِاللّٰہِ	فَکَاَنَّمَا	خَرَّ	مِنَ السَّمَآءِ	فَتَخۡطَفُہُ	الطَّیۡرُ	اَوۡ
اللہ کے ساتھ	تو گویا کہ	وہ گر پڑا	آسمان سے	تو اچک لے جاتے ہیں اسے	پرندے	یا

شرک کرے وہ گویا آسمان سے گر پڑا تو اسے پرندے اچک لے جاتے ہیں یا

شعائر اللہ کی تعظیم دلوں کا تقویٰ ہے

تَہۡوِیۡ بِہِ الرِّیۡحُ فِیۡ مَکَانٍ سَحِیۡقٍ ﴿٣١﴾ ذٰلِکَ ٭ وَمَنۡ

تَہۡوِیۡ	بِہٖ	الرِّیۡحُ	فِیۡ مَکَانٍ سَحِیۡقٍ ﴿٣١﴾ (2)	ذٰلِکَ	وَ	مَنۡ
پھینک دیتی ہے	اس کو	ہوا	کسی دور کی جگہ میں	(بات) یہی (ہے)	اور	جو

ہوا اسے کسی دور کی جگہ پھینک دیتی ہے ○ بات یونہی ہے اور جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مناسکِ حج ادا کئے جاتے ہیں اور ان کی تعظیم یہ ہے کہ احکام پر عمل کیا جائے، مناسک حج کو تمام حقوق کے ساتھ مکمل ادا کیا جائے اور ان کے مقامات کے حقوق اور ان کی عزت و حرمت کی حفاظت کی جائے۔ 1...... جن جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی طرف منسوب کیا جائے اور انہیں شرعی طریقے کے مطابق ذبح کیا جائے تو وہ بھی حلال ہیں اور قرآن و حدیث میں کہیں بھی ایسے جانوروں کا حرام ہونا بیان نہیں کیا گیا لہٰذا کسی شرعی دلیل کے بغیر انہیں حرام کہنا ہرگز درست نہیں۔ 2...... ایمان ایسی عظیم چیز ہے جسے اختیار کرنے والا عزت و عظمت کی بلندیوں کو چھو لیتا ہے اور ایمان کو ترک کرنے والا اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُّعَظِّمْ شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ لَكُمْ

يُّعَظِّمْ	شَعَآىِٕرَ اللّٰهِ (1)	فَاِنَّهَا	مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ ﴿۳۲﴾ (2)	لَكُمْ
تعظیم کرے	اللہ کی نشانیوں (کی)	تو بیشک یہ	دلوں کی پرہیز گاری سے (ہے)	تمہارے لیے

اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیز گاری سے ہے ○ تمہارے لیے

فِيْهَا مَنَافِعُ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ثُمَّ مَحِلُّهَاۤ

فِيْهَا	مَنَافِعُ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	ثُمَّ	مَحِلُّهَاۤ
ان (جانوروں) میں	فائدے (ہیں)	ایک مقررہ مدت تک	پھر	ان کے ذبح کرنے کی جگہ

ان جانوروں میں ایک مقررہ مدت تک بہت سے فائدے ہیں پھر ان کے ذبح کرنے کی جگہ

ع ۸

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾ وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا

اِلَى الْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ﴿۳۳﴾	وَ	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا	لِّيَذْكُرُوا
آزاد گھر کی طرف (ہے)	اور	ہر امت کے لیے	ہم نے مقرر فرمائی	ایک قربانی	تاکہ وہ ذکر کریں

آزاد گھر کے پاس ہے ○ اور ہر امت کے لیے ہم نے ایک قربانی مقرر فرمائی تاکہ وہ

چوپایوں میں بہت سے فوائد ہیں

اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ

اسْمَ اللّٰهِ	عَلٰى مَا	رَزَقَهُمْ	مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ
اللہ کا نام	(اس نعمت) پر جو (یا، اُن جانوروں) پر جو	اس نے رزق دیا انہیں	چوپائے جانوروں سے

اس بات پر اللہ کا نام یاد کریں کہ اس نے انہیں بے زبان چوپایوں سے رزق دیا

قربانی ایک قدیم طریقۂ عبادت ہے

فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ

فَاِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ	فَلَهٗۤ	اَسْلِمُوْا	وَ	بَشِّرِ
تو تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)	تو اسی کے لئے	گردن جھکاؤ	اور	خوشخبری سنادو

تو تمہارا معبود ایک معبود ہے تو اسی کے حضور گردن رکھو اور عاجزی کرنے والوں کیلئے

معبود صرف ایک ہے

عاجزی والوں کے لئے بشارت اور ان کے اوصاف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دینِ اسلام کو چھوڑ کر کسی دوسرے دین کو اختیار کر لینے والا خود کو بدترین ہلاکت میں ڈال دیتا ہے۔ 1...... یہاں اللہ تعالیٰ کی نشانیوں سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے تین قول ہیں، (1) ان سے تمام عبادات مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ ان کا التزام کیا جائے۔ (2) حج کے مناسک مراد ہیں۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ انہیں پورا کیا جائے اور تمام حقوق کے ساتھ ادا کیا جائے۔ (3) بَدَنہ یعنی وہ اونٹ اور گائے مراد ہیں جنہیں قربانی کے لئے حرم میں بھیجا جائے۔ ان کی تعظیم یہ ہے کہ فربہ، خوبصورت اور قیمتی لئے جائیں۔ 2...... دل پرہیز گاری کا مرکز ہے اور جب دل میں تقویٰ و پرہیز گاری جم جائے گی تو اس کا اثر دیگر اعضاء میں خود ہی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ

الْمُخْبِتِيْنَ ﴿۳۴﴾ (1)	الَّذِيْنَ	اِذَا	ذُكِرَ	اللّٰهُ	وَجِلَتْ
عاجزی کرنے والوں (کو)	(یہ) وہ لوگ ہیں جو	جب	یاد کیا جاتا ہے	اللہ (کو)	(تو) ڈرنے لگتے ہیں

خوشخبری سنادو ○ وہ لوگ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	عَلٰى	مَاۤ	اَصَابَهُمْ	وَ
ان کے دل	اور	صبر کرنے والے (ہیں)	(اس) پر	جو	مصیبت پہنچے انہیں	اور

ڈرنے لگتے ہیں اور انہیں جو مصیبت پہنچے اس پر صبر کرنے والے ہیں اور

الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ ۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ

الْمُقِيْمِي الصَّلٰوةِ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	وَ
نماز قائم رکھنے والے (ہیں)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور

نماز قائم رکھنے والے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں ○ اور

قربانی کی عظمت اور گوشت کا مصرف

الْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ

الْبُدْنَ (2)	جَعَلْنٰهَا	لَكُمْ	مِّنْ شَعَآىِٕرِ اللّٰهِ (3)
قربانی کے بڑے جانور	ہم نے بنایا انہیں	تمہارے لیے	اللہ کی نشانیوں میں سے

قربانی کے بڑی جسامت والے جانوروں کو ہم نے تمہارے لیے اللہ کی نشانیوں میں سے بنایا۔

لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا

لَكُمْ	فِيْهَا	خَيْرٌ	فَاذْكُرُوْا	اسْمَ اللّٰهِ	عَلَيْهَا
تمہارے لیے	ان میں	بھلائی (ہے)	تو ذکر کرو	اللہ کا نام	ان پر

تمہارے لیے ان میں بھلائی ہے تو ان پر اللہ کا نام لو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ظاہر ہو جائے گا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے دل کی اصلاح کی طرف بھرپور توجہ دے کیونکہ اس کی اصلاح کے بغیر دیگر اعضاء کی اصلاح مشکل ترین ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے عاجزی کرنا بہت باعثِ فضیلت عمل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: صدقہ مال میں کمی نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کے عفو و درگزر کی وجہ سے اس کی عزت میں اضافہ فرما دیتا ہے اور جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بلندی عطا فرماتا ہے۔ (صحیح مسلم، الحدیث: ۶۹(۲۵۸۸))

2 ...... احناف کے نزدیک بدنہ کا اطلاق اونٹ اور گائے دونوں پر ہوتا ہے جبکہ امام شافعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ کے نزدیک بدنہ کا اطلاق صرف

(بقیہ اگلے صفحے پر)

صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا

صَوَآفَّ	فَاِذَا	وَجَبَتْ	جُنُوْبُهَا	فَكُلُوْا
(جبکہ) ایک پاؤں بندھے تین پاؤں پر کھڑے (ہوں)	پھر جب	گر جائیں	ان کے پہلو	تو کھاؤ

اس حال میں کہ ان کا ایک پاؤں بندھا ہوا ہو (اور) تین پاؤں پر کھڑے ہوں پھر جب ان کے پہلو گر جائیں تو

مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ

مِنْهَا	وَ	اَطْعِمُوا	الْقَانِعَ	وَ	الْمُعْتَرَّ	كَذٰلِكَ
ان (کے گوشت) سے	اور	کھلاؤ	قناعت کرنے والے	اور	بھیک مانگنے والے (کو)	اسی طرح

ان (کے گوشت) سے خود کھاؤ اور قناعت کرنے والے اور بھیک مانگنے والے کو بھی کھلاؤ۔ اسی طرح

قربانی میں اخلاص کی شرط

سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ

سَخَّرْنٰهَا	لَكُمْ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۳۶﴾	لَنْ يَّنَالَ	اللّٰهَ
ہم نے قابو میں دے دیا انہیں	تمہارے	تاکہ تم	شکر ادا کرو	ہرگز نہیں پہنچتے	اللہ (کے ہاں)

ہم نے ان جانوروں کو تمہارے قابو میں دے دیا تاکہ تم شکر ادا کرو ○ اللہ کے ہاں ہرگز نہ ان کے گوشت

لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى

لُحُوْمُهَا	وَ	لَا	دِمَآؤُهَا	وَ	لٰكِنْ	يَّنَالُهُ	التَّقْوٰى[1]
ان کے گوشت	اور	نہ	ان کے خون	اور	لیکن	پہنچتی ہے اس کے حضور	پرہیز گاری

پہنچتے ہیں اور نہ ان کے خون، البتہ تمہاری طرف سے پرہیز گاری اس کی بارگاہ تک

مِنْكُمْ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ

مِنْكُمْ	كَذٰلِكَ	سَخَّرَهَا	لَكُمْ	لِتُكَبِّرُوا	اللّٰهَ
تمہاری طرف سے	اسی طرح	اس نے قابو میں دیا انہیں	تمہارے	تاکہ تم بڑائی بیان کرو	اللہ (کی)

پہنچتی ہے۔ اسی طرح اس نے یہ جانور تمہارے قابو میں دیدیئے تاکہ تم اس بات پر اللہ کی بڑائی بیان کرو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اونٹ پر ہوتا ہے۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ ان جانوروں کو مقدس مقام کی نسبت کی وجہ سے شعائر اللہ بنایا گیا، اس سے نسبت کی عظمت بھی معلوم ہوئی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ہر نیک عمل میں اخلاص ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر عمل محض ایک مشقت ہوگا اور ہر وہ عمل جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی بجائے ریاکاری اور دکھلاوا مقصود ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں مقبول نہ ہوگا۔ اخلاص یہ ہے کہ بندہ اپنی نیت اور عمل سے محض اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ارادہ کرے، اور اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل نہ ہو۔

اہل ایمان کے لئے بشارت اور اللہ تعالیٰ کے ناپسندیدہ لوگ

عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ

عَلٰى	مَا	هَدٰىكُمْ	وَ	بَشِّرِ	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ
(اس بات) پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	اور	خوشخبری سنا دو	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک

کہ اس نے تمہیں ہدایت دی اور نیکی کرنے والوں کو خوشخبری دیدو ○ بیشک

اللّٰهَ یُدٰفِعُ عَنِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ

اللّٰهَ	یُدٰفِعُ [1]	عَنِ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ
اللہ	(بلائیں) دور کرتا ہے	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا

اللہ مسلمانوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔ بیشک اللہ

ع ۵ ۱۲

جہاد کی اجازت اور مدد الٰہی کا وعدہ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾ اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقٰتَلُوْنَ

كُلَّ خَوَّانٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۸﴾	اُذِنَ	لِلَّذِیْنَ	یُقٰتَلُوْنَ
ہر بڑے بد دیانت ناشکرے (کو)	اجازت دیدی گئی	ان لوگوں کو جن سے	لڑائی کی جاتی ہے

ہر بڑے بد دیانت، ناشکرے کو پسند نہیں فرماتا ○ جن سے لڑائی کی جاتی ہے انہیں اجازت دیدی گئی ہے

بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ

بِاَنَّهُمْ	ظُلِمُوْا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى نَصْرِهِمْ
(اس) وجہ سے کہ وہ	ان پر ظلم کیا گیا	اور	بیشک	اللہ	ان کی مدد کرنے پر

کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر

مسلمانوں کی مظلومیت اور اجازتِ جہاد کی حکمت کا بیان

لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ

لَقَدِیْرُ ﴿۳۹﴾	الَّذِیْنَ	اُخْرِجُوْا	مِنْ دِیَارِهِمْ	بِغَیْرِ حَقٍّ	اِلَّاۤ
ضرور قادر (ہے)	وہ لوگ جنہیں	نکال دیا گیا	ان کے گھروں سے	ناحق	صرف

ضرور قادر ہے ○ وہ جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکال دیا گیا صرف

[1] ...... نیک اعمال کی برکت سے یا محبوب بندوں کے طفیل اور بارہا محض اپنے کرم سے اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی مسلمانوں سے بلائیں ٹالتا ہے اور آخرت میں بھی ٹالے گا، جیسا کہ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے ثابت ہے۔

اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ لَا دَفْعُ اللّٰهِ

اَنْ	یَّقُوْلُوْا	رَبُّنَا	اللّٰهُ	وَ	لَوْلَا	دَفْعُ اللّٰهِ (1)
(اس بات پر) کہ	وہ کہتے ہیں	ہمارا رب	اللّٰه (ہے)	اور	اگر نہ ہوتا	اللّٰه کا دور کرنا

اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا: ہمارا رب اللّٰه ہے اور اگر اللّٰه آدمیوں میں

النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَ بِیَعٌ

النَّاسَ	بَعْضَهُمْ	بِبَعْضٍ	لَّهُدِّمَتْ	صَوَامِعُ	وَ	بِیَعٌ
لوگوں (کو)	ان کے بعض (کو)	بعض سے	(تو) ضرور گرادیا جاتا	عبادت گاہوں	اور	گرجوں

ایک کو دوسرے سے دفع نہ فرماتا تو ضرور عبادت گاہوں اور گرجوں

وَّ صَلَوٰتٌ وَّ مَسٰجِدُ یُذْكَرُ فِیْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِیْرًا ؕ وَ

وَّ	صَلَوٰتٌ	وَّ	مَسٰجِدُ	یُذْكَرُ	فِیْهَا	اسْمُ اللّٰهِ	كَثِیْرًا	وَ
اور	کلیساؤں	اور	مسجدوں (کو)	ذکر کیا جاتا ہے	ان میں	اللّٰه کا نام	کثرت سے	اور

اور کلیساؤں اور مسجدوں کو گرادیا جاتا جن میں اللّٰه کا کثرت سے ذکر کیا جاتا ہے اور

لَیَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

لَیَنْصُرَنَّ	اللّٰهُ	مَنْ	یَّنْصُرُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ
بیشک ضرور مدد کرے گا	اللّٰه	(اس کی) جو	مدد کرے گا اس (کے دین) کی	بیشک	اللّٰه

بیشک اللّٰه اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو اس کے دین کی مدد کرے گا، بیشک اللّٰه

لَقَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾ اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ

لَقَوِیٌّ	عَزِیْزٌ ﴿۴۰﴾	اَلَّذِیْنَ	اِنْ	مَّكَّنّٰهُمْ (2)	فِی الْاَرْضِ
ضرور قوت والا	عزت والا، غلبے والا (ہے)	وہ لوگ جو	اگر	ہم اقتدار دیں انہیں	زمین میں

ضرور قوت والا، غلبے والا ہے ۝ وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں اقتدار دیں

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

حکمرانوں کی بنیادی ذمہ داریاں

(1)...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر گزشتہ زمانہ میں جہاد نہ ہوئے ہوتے تو نہ یہودیوں کے عبادت خانے محفوظ رہتے اور نہ عیسائیوں کے گرجے۔ ہر زمانے میں جہاد کی ایک برکت یہ ہوئی کہ لوگوں کی عبادت گاہیں محفوظ ہوگئیں۔

(2)...... حکمرانوں کی اہم ترین ذمہ داریوں میں یہ بھی شامل ہے کہ وہ ایسی پاکیزہ سیرت کے حامل ہوں کہ نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ ادا کریں اور لوگوں کو نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں۔ یعنی خود بھی نمازی پرہیزگار ہوں اور معاشرے میں بھی نیکی پھیلائیں۔

سابقہ قوموں کے احوال اور انجام کا بیان

اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ

اَقَامُوا(1)	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتَوُا	الزَّكٰوةَ	وَ	اَمَرُوۡا	بِالۡمَعۡرُوۡفِ	وَ
(تو) قائم رکھیں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	حکم کریں	بھلائی کا	اور

تو نماز قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور

نَهَوۡا عَنِ الۡمُنۡكَرِ ؕ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۱﴾ وَ

نَهَوۡا	عَنِ الۡمُنۡكَرِ	وَ	لِلّٰهِ	عَاقِبَةُ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۱﴾	وَ
منع کریں	برائی سے	اور	اللہ (ہی) کے لئے (کے قبضے میں ہے)	سب کاموں کا انجام	اور

برائی سے روکیں اور اللہ ہی کے قبضے میں سب کاموں کا انجام ہے ○ اور

اِنۡ يُّكَذِّبُوۡكَ فَقَدۡ كَذَّبَتۡ قَبۡلَهُمۡ قَوۡمُ نُوۡحٍ وَّعَادٌ وَّ

اِنۡ	يُّكَذِّبُوۡكَ(2)	فَقَدۡ	كَذَّبَتۡ	قَبۡلَهُمۡ	قَوۡمُ نُوۡحٍ	وَّ	عَادٌ	وَّ
اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے	تو بیشک	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد	اور

اگر یہ تمہاری تکذیب کرتے ہیں تو بیشک ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور

ثَمُوۡدُ ﴿۴۲﴾ وَقَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ وَقَوۡمُ لُوۡطٍ ﴿۴۳﴾ وَّاَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ ۚ وَ

ثَمُوۡدُ ﴿۴۲﴾	وَ	قَوۡمُ اِبۡرٰهِيۡمَ	وَ	قَوۡمُ لُوۡطٍ ﴿۴۳﴾	وَّ	اَصۡحٰبُ مَدۡيَنَ	وَ
ثمود (نے)	اور	ابراہیم کی قوم	اور	لوط کی قوم (نے)	اور	مدین والوں (نے)	اور

ثمود تکذیب کر چکے ہیں ○ اور ابراہیم کی قوم اور لوط کی قوم ○ اور مدین والے اور

كُذِّبَ مُوۡسٰى فَاَمۡلَيۡتُ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ثُمَّ اَخَذۡتُهُمۡ ۚ فَكَيۡفَ كَانَ

كُذِّبَ	مُوۡسٰى	فَاَمۡلَيۡتُ	لِلۡكٰفِرِيۡنَ	ثُمَّ	اَخَذۡتُهُمۡ	فَكَيۡفَ	كَانَ
جھٹلایا گیا	موسیٰ (کو)	تو میں نے ڈھیل دی	کافروں کو	پھر	پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا

موسیٰ کی تکذیب کی گئی تو میں نے کافروں کو ڈھیل دی پھر انہیں پکڑا تو میرا عذاب

(1) ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکمرانوں کی جہاں یہ ذمہ داری ہے کہ وہ نماز و زکوٰۃ کی پابندی کریں اور اپنی سیرت و کردار کو پاکیزہ رکھیں وہیں یہ ذمہ داری بھی ہے کہ نماز، زکوٰۃ اور احتساب کا شعبہ قائم کریں تا کہ عوام بھی ان کی پابندی کریں اور ان کی سیرت و کردار بھی پاکیزہ ہو۔

(2) ...... کفار کے جھٹلانے سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رنجیدہ ہوئے تو ان آیات میں پچھلی کافر قوموں کا اپنے اپنے رسولوں کے ساتھ طرزِ عمل بیان کر کے حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی۔ اس سے مبلغین کو نصیحت لینی چاہئے کہ نیکی کی دعوت کا کام کسی حالت میں ترک نہ کریں۔

دل کا اندھا پن

نَكِيۡرِ ﴿۴۴﴾ فَكَاَيِّنۡ مِّنۡ قَرۡيَةٍ اَهۡلَكۡنٰهَا وَهِىَ ظَالِمَةٌ فَهِىَ

نَكِيۡرِ﴿۴۴﴾	فَكَاَيِّنۡ	مِّنۡ قَرۡيَةٍ	اَهۡلَكۡنٰهَا	وَ	هِىَ	ظَالِمَةٌ	فَهِىَ
میرا عذاب	تو کتنی ہی	بستیاں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	وہ	ظالم (تھیں)	تو وہ

کیسا ہوا؟○ اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا اور وہ ظالم تھیں تو اب وہ

خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوۡشِهَا وَبِئۡرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَّ

خَاوِيَةٌ	عَلٰى عُرُوۡشِهَا	وَ	بِئۡرٍ	مُّعَطَّلَةٍ	وَّ
گری پڑی ہیں	اپنی چھتوں کے بل	اور	(کتنے) کنویں	بیکار پڑے ہوئے	اور

اپنی چھتوں کے بل پر گری پڑی ہیں اور کتنے کنویں بیکار پڑے ہوئے اور

قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ ﴿۴۵﴾ اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا فِى الۡاَرۡضِ فَتَكُوۡنَ لَهُمۡ

قَصۡرٍ مَّشِيۡدٍ﴿۴۵﴾	اَفَلَمۡ يَسِيۡرُوۡا[1]	فِى الۡاَرۡضِ	فَتَكُوۡنَ	لَهُمۡ
(کتنے) بلند و بالا مضبوط محل (برباد کر دیئے)	تو کیا وہ نہ چلے	زمین میں	تو ہوں	ان کے

کتنے بلند و بالا مضبوط محل (ہم نے برباد کر دیئے)○ تو کیا یہ لوگ زمین میں نہ چلے کہ ان کے

قُلُوۡبٌ يَّعۡقِلُوۡنَ بِهَاۤ اَوۡ اٰذَانٌ يَّسۡمَعُوۡنَ بِهَا ۚ فَاِنَّهَا

قُلُوۡبٌ	يَّعۡقِلُوۡنَ	بِهَاۤ	اَوۡ	اٰذَانٌ	يَّسۡمَعُوۡنَ	بِهَا	فَاِنَّهَا
دل	وہ سمجھیں	ان سے	یا	کان	وہ سنیں	ان سے	پس بیشک

دل ہوں جن سے یہ سمجھیں یا کان ہوں جن سے سنیں پس بیشک

لَا تَعۡمَى الۡاَبۡصَارُ وَلٰكِنۡ تَعۡمَى الۡقُلُوۡبُ الَّتِىۡ

لَا تَعۡمَى	الۡاَبۡصَارُ	وَ	لٰكِنۡ	تَعۡمَى	الۡقُلُوۡبُ[2]	الَّتِىۡ
اندھی نہیں ہوتی	آنکھیں	اور	لیکن	اندھے ہوتے ہیں	(وہ) دل	جو

آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہوتے ہیں جو

1 ...... نزولِ عذاب کے مقامات کو دیکھنا اور عذاب یافتہ قوموں کے بارے میں سننا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے اور اس دیکھنے اور سننے سے فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب دل سے غور و فکر کرتے ہوئے ان چیزوں کو دیکھا اور ان کے بارے میں سنا جائے۔

2 ...... جس کا دل بصیرت یعنی سمجھ بوجھ سے اندھا ہو وہ تمام ظاہری اسباب ہونے کے باوجود دین کا راستہ پانے اور حق و ہدایت کی راہ چلنے سے محروم رہتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اندھا وہ نہیں جو ظاہری آنکھوں سے محروم ہے بلکہ اندھا وہ ہے جو بصیرت سے محروم ہے۔ (نوادر الاصول، ۱/۱۵۷، الحدیث: ۲۴۰)

کفار کے مطالبۂ عذاب کا جواب

فِی الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾ وَ یَسْتَعْجِلُوْنَكَ بِالْعَذَابِ وَ

فِی الصُّدُوْرِ ﴿۴۶﴾	وَ	یَسْتَعْجِلُوْنَكَ	بِالْعَذَابِ	وَ
سینوں میں (ہیں)	اور	وہ جلدی مانگتے ہیں تم سے	عذاب	اور

سینوں میں ہیں ○ اور یہ تم سے عذاب مانگنے میں جلدی کرتے ہیں اور

لَنْ یُّخْلِفَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ ؕ وَ اِنَّ یَوْمًا عِنْدَ رَبِّكَ

لَنْ یُّخْلِفَ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَ	اِنَّ	یَوْمًا	عِنْدَ رَبِّكَ
ہرگز خلاف نہیں کرے گا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	اور	بیشک	ایک دن	تمہارے رب کے ہاں

اللہ ہرگز اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرے گا اور بیشک تمہارے رب کے ہاں ایک دن ایسا ہے

كَاَلْفِ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ

كَاَلْفِ سَنَةٍ (1)	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ
ہزار سال جیسا (ہے)	(ان سالوں میں) سے جو	تم گنتے ہو	اور	کتنی ہی	بستیاں

جو تم لوگوں کی گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے ○ اور کتنی ہی بستیاں ہیں

اَمْلَیْتُ لَهَا وَ هِیَ ظَالِمَةٌ ثُمَّ اَخَذْتُهَا ۚ وَ

اَمْلَیْتُ	لَهَا	وَ	هِیَ	ظَالِمَةٌ (2)	ثُمَّ	اَخَذْتُهَا	وَ
میں نے ڈھیل دی	ان کو	اور (حالانکہ)	وہ	ظالم (تھیں)	پھر	میں نے پکڑ لیا انہیں	اور

جن کے ظالم ہونے کے باوجود میں نے انہیں ڈھیل دی پھر میں نے انہیں پکڑ لیا اور

ع ۱۲

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا منصب انذار اور مومن و کافر کا انجام

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾ ع قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَاۤ اَنَا لَكُمْ

اِلَیَّ	الْمَصِیْرُ ﴿۴۸﴾	قُلْ	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّمَاۤ اَنَا	لَكُمْ
میری ہی طرف	پلٹ کر آنا (ہے)	تم کہو	اے	لوگو	میں تو صرف	تمہیں

میری ہی طرف پلٹ کر آنا ہے ○ تم فرمادو! اے لوگو! میں تو صرف تمہارے لیے

(1)...... اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ قیامت کا دن لوگوں کی گنتی کے ایک ہزار سال کے برابر ہو گا اور سورۂ معارج کی آیت نمبر4میں یہ بیان ہوا ہے کہ قیامت کے دن کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔ان میں مطابقت یہ ہے کہ قیامت کے دن کفار کو جن سختیوں اور ہولناکیوں کا سامنا ہو گا ان کی وجہ سے بعض کفار کو وہ دن ایک ہزار سال کے برابر لگے گا اور بعض کفار کو پچاس ہزار سال کے برابر لگے گا۔ (2)...... اللہ تعالیٰ ظالم شخص کو ڈھیل دیتا ہے اور فوری طور پر اس کی گرفت نہیں فرماتا، پھر اچانک اس کی پکڑ فرماتا ہے اور اس وقت اس کے پاس خود کو ملامت کرنے کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾ ج فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۴۹﴾	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
کھلم کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	نیک

کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ تو جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾ وَ الَّذِيْنَ سَعَوْا

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۵۰﴾	وَ	الَّذِيْنَ	سَعَوْا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی

ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اور وہ لوگ جو ہماری آیتوں میں

فِيْۤ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾

فِيْۤ اٰيٰتِنَا	مُعٰجِزِيْنَ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۵۱﴾
ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(کہ وہ) عاجز کرنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جہنم والے (ہیں)

ہار جیت کے ارادے سے کوشش کرتے ہیں وہ جہنمی ہیں ○

شیطانوں کی فتنہ انگیزی کی طرف اشارہ

وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّ لَا نَبِيٍّ اِلَّاۤ اِذَا

وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رَّسُوْلٍ	وَّ	لَا	نَبِيٍّ	اِلَّاۤ	اِذَا
اور	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کوئی رسول	اور	نہ	نبی	مگر	جب

اور ہم نے تم سے پہلے جتنے رسول اور نبی بھیجے (ہر ایک کو کبھی نہ کبھی یہ واقعہ پیش آیا کہ) جب

تَمَنّٰۤى اَلْقَى الشَّيْطٰنُ فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ ج

تَمَنّٰۤى	اَلْقَى	الشَّيْطٰنُ [1]	فِيْۤ اُمْنِيَّتِهٖ
اس نے پڑھا	(تو لوگوں کے کانوں میں) ڈال دیا	شیطان (نے)	اس کے پڑھنے میں (اپنی طرف سے کچھ ملا کر)

اس نے (اللہ کا کلام) پڑھا تو شیطان نے ان کے پڑھنے میں

[1] ......اس آیت میں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ جب "سورۂ نجم" نازل ہوئی تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مسجدِ حرام میں آیتوں کے درمیان وقفہ فرماتے ہوئے بہت آہستہ آہستہ اس کی تلاوت فرمائی تاکہ سننے والے غور بھی کر سکیں اور یاد کرنے والوں کو یاد کرنے میں مدد بھی ملے، جب آپ نے آیت "وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى" پڑھ کر پہلے کی طرح وقفہ فرمایا تو شیطان نے لوگوں کے کان میں اس سے ملا کر دو کلمے ایسے کہہ دیئے جن سے بتوں کی تعریف نکلتی تھی۔ اس کے بارے میں معلوم ہونے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو رنج ہوا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی تسلی کے لئے یہ آیت نازل فرمائی۔ نوٹ: شیطان

فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَا يُلْقِي الشَّيْطٰنُ ثُمَّ يُحْكِمُ اللّٰهُ

فَيَنْسَخُ	اللّٰهُ	مَا	يُلْقِي	الشَّيْطٰنُ	ثُمَّ	يُحْكِمُ	اللّٰهُ
تومٹادیتاہے	اللہ	(اسے)جو	ڈالتاہے	شیطان	پھر	پکاکردیتاہے	اللہ

لوگوں پر کچھ اپنی طرف سے ملا دیا تو اللہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو مٹادیتاہے پھر اللہ اپنی آیتوں کو

شیطانوں کو فتنہ انگیزی کا موقع دینے کی دو حکمتیں

اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾ ۙ لِّيَجْعَلَ مَا يُلْقِي

اٰيٰتِهٖ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿٥٢﴾	لِّيَجْعَلَ	مَا	يُلْقِي
اپنی آیتوں(کو)	اور	اللہ	علم والا	حکمت والا(ہے)	تاکہ وہ کردے	(اسے)جو	ڈالتاہے

پکاکردیتاہے اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ تاکہ شیطان کے ڈالے ہوئے کو

الشَّيْطٰنُ فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ وَّالْقَاسِيَةِ

الشَّيْطٰنُ	فِتْنَةً	لِّلَّذِيْنَ	فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	وَّ	الْقَاسِيَةِ
شیطان	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جو	ان کے دلوں میں	بیماری(ہے)	اور	(وہ جو)سخت ہیں

ان لوگوں کیلئے فتنہ کردے جن کے دلوں میں بیماری ہے اور جن کے دل

قُلُوْبُهُمْ ؕ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾ ۙ وَّلِيَعْلَمَ

قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	لَفِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿٥٣﴾	وَّ	لِيَعْلَمَ (1)
ان کے دل	اور	بیشک	ظالم	ضرور دور کے جھگڑے میں (پڑے ہیں)	اور	تاکہ جان لیں

سخت ہیں اور بیشک ظالم لوگ دور کے جھگڑے میں پڑے ہوئے ہیں ○ اور تاکہ جنہیں علم دیا گیاہے

الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ

الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ
وہ لوگ جنہیں	دیاگیا	علم	کہ وہ(قرآن)	حق(ہے)	تیرے رب کی طرف سے

وہ جان لیں کہ یہ (قرآن) تمہارے رب کے پاس سے حق ہے

(پچھلے صفحے کاحاشیہ) کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبان سے کلام کرنایااس کا اپنی آواز کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آواز جیسا کرلینا ممکن نہیں، کیونکہ اگر ایسا ممکن ہو تو پوری شریعت سے اعتماد اٹھ جائے گا۔

(1)......یعنی شیطان کو اپنی طرف سے کلمات ملا کر کہہ دینے کی قدرت دینے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اہلِ علم کو معلوم ہے کہ انبیاء کے ساتھ ایسا واقعہ ہوتا ہے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ایسا واقعہ پیش آنے سے ثابت ہوگیاہے کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور قرآن اللہ کی طرف سے سچی کتاب ہے۔ یوں ایک معلوم شدہ حقیقت کے واقع ہوجانے سے ان کا ایمان مزید مضبوط ہوجاتاہے۔

اہلِ ایمان کو ثابت قدمی کی بشارت

فَيُؤْمِنُوْا بِهٖ فَتُخْبِتَ لَهٗ قُلُوْبُهُمْ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ

فَيُؤْمِنُوْا	بِهٖ	فَتُخْبِتَ	لَهٗ	قُلُوْبُهُمْ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
تو وہ ایمان لے آئیں	اس پر	تو جھک جائیں	اس کے لئے	ان کے دل	اور	بیشک	اللہ

تو اس پر ایمان لائیں تو اس کیلئے ان کے دل جھک جائیں اور بیشک اللہ

قرآن کے معاملے میں کفار کے شک کا حال

لَهَادِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾ وَ

لَهَادِ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۵۴﴾	وَ
ضرور ہدایت دینے والا (ہے)	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	سیدھے راستے کی طرف	اور

ایمان والوں کو سیدھی راہ کی طرف ہدایت دینے والا ہے ○ اور

لَا يَزَالُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْهُ حَتّٰى

لَا يَزَالُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فِيْ مِرْيَةٍ (1)	مِّنْهُ	حَتّٰى
ہمیشہ رہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	شک میں	اس (قرآن) سے	یہاں تک کہ

کافر اس سے ہمیشہ شک میں رہیں گے یہاں تک کہ

تَاْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً اَوْ يَاْتِيَهُمْ عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾

تَاْتِيَهُمُ	السَّاعَةُ	بَغْتَةً	اَوْ	يَاْتِيَهُمْ	عَذَابُ يَوْمٍ عَقِيْمٍ ﴿۵۵﴾ (2)
آجائے ان کے پاس	قیامت	اچانک	یا	آجائے ان پر	(ان کے لئے) بے برکت دن کا عذاب

ان پر اچانک قیامت آجائے یا ان پر ایسے دن کا عذاب آئے جس میں ان کیلئے کوئی خیر نہ ہو ○

قیامت کے دن عظمتِ الٰہی اور مومن و کافر کا انجام

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ؕ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ ؕ

اَلْمُلْكُ (3)	يَوْمَئِذٍ	لِّلّٰهِ	يَحْكُمُ	بَيْنَهُمْ
بادشاہی	اس دن	اللہ ہی کے لئے (ہے)	وہ فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان

اس دن بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ ان میں فیصلہ کردے گا

1 ...... ازلی کافر کے لئے کوئی دلیل مفید نہیں، وہ ہمیشہ شک میں گرفتار رہے گا۔ 2 ...... موت کے وقت، یا قیامت میں یا اللہ تعالیٰ کا عذاب دیکھ کر کفار ایمان قبول کرلیتے ہیں مگر وہ ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک معتبر نہیں۔ 3 ...... قیامت کے دن بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے جس کا اصلاً کوئی شریک نہیں اور وہ بادشاہی اس طرح ہے کہ اس دن کوئی شخص سلطنت کا دعویٰ بھی نہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی بادشاہ کا قانون نہ ہو گا ورنہ حقیقی بادشاہت تو آج بھی اس کی ہی ہے۔

فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾

فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿٥٦﴾
تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے ،نیک	نعمتوں کے باغات میں (ہوں گے)

تو ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے نعمتوں کے باغات میں ہوں گے ○

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو

اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا

فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾ع وَالَّذِيْنَ

فَاُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿٥٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ
تو یہ لوگ	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب ہے ○ اور وہ جنہوں نے

هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا

هَاجَرُوْا[1]	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ	قُتِلُوْٓا	اَوْ	مَاتُوْا[2]
ہجرت کی	اللہ کی راہ میں	پھر	انہیں قتل کر دیا گیا	یا	وہ (طبعی موت) مر گئے

اللہ کی راہ میں اپنے گھر بار چھوڑے پھر قتل کر دیئے گئے یا خود مر گئے

لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ

لَيَرْزُقَنَّهُمُ	اللّٰهُ	رِزْقًا حَسَنًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ
(تو) ضرور رزق دے گا انہیں	اللہ	اچھا رزق	اور	بیشک	اللہ

تو اللہ ضرور انہیں اچھی روزی دے گا اور بیشک اللہ

مہاجر شہداء کی فضیلت

ع ١٤ ٧

1 ...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عرض کی: ہمارے جو اصحاب شہید ہو گئے ہم جانتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کی بارگاہ میں ان کے بڑے درجے ہیں اور ہم جہادوں میں آپ کے ساتھ رہیں گے، لیکن اگر ہم آپ کے ساتھ رہے اور ہمیں شہادت کے بغیر موت آئی تو آخرت میں ہمارے لئے کیا ہے؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... جو شخص اللہ تعالٰی کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے مجاہدین کے ساتھ نکلے، پھر اسے طبعی طور پر موت آجائے تو اسے اور شہید دونوں کو جنت میں اچھا رزق دیا جائے گا، البتہ شہید کا مرتبہ طبعی موت مرنے والے سے بڑا ہے۔

مظلوم کی امدادِ الٰہی

وعدۂ نصرت کی تاکید پر دلائل

لَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾ لَيُدْخِلَنَّهُمْ مُّدْخَلًا

لَهُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۵۸﴾	لَيُدْخِلَنَّهُمْ	مُّدْخَلًا
ضرور وہ	سب سے اچھا رزق دینے والا (ہے)	ضرور وہ داخل کرے گا انہیں	(ایسی) داخل کئے جانے کی جگہ

سب سے اچھا رزق دینے والا ہے ○ وہ ضرور انہیں ایسی جگہ داخل فرمائے گا

يَّرْضَوْنَهٗ ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾

يَّرْضَوْنَهٗ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَلِيْمٌ	حَلِيْمٌ ﴿۵۹﴾
جسے وہ پسند کریں گے	اور	بیشک	اللہ	ضرور علم والا	حلم والا (ہے)

جسے وہ پسند کریں گے اور بیشک اللہ علم والا، حلم والا ہے ○

ذٰلِكَ ۚ وَ مَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ

ذٰلِكَ	وَ	مَنْ	عَاقَبَ (1)	بِمِثْلِ	مَا	عُوْقِبَ	بِهٖ
(بات) یہی (ہے)	اور	جو	سزا دے	(اس کی) مثل	جو	تکلیف پہنچائی گئی	اس کو

بات یونہی ہے اور جو کسی کو ویسی ہی سزا دے جیسی اسے تکلیف پہنچائی گئی تھی

ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ

ثُمَّ	بُغِيَ	عَلَيْهِ	لَيَنْصُرَنَّهُ	اللّٰهُ
پھر (بھی)	زیادتی کی جائے	اس (سزا دینے والے) پر	(تو) بیشک ضرور مدد کرے گا اس کی	اللہ

پھر (بھی) اس پر زیادتی کی جائے تو بیشک اللہ اس کی مدد فرمائے گا،

اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ	غَفُوْرٌ ﴿۶۰﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ
بیشک	اللہ	ضرور معاف کرنے والا	بخشنے والا (ہے)	یہ (مدد)	(اس) لیے کہ

بیشک اللہ معاف کرنے والا، بخشنے والا ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ

1 ...... جو شخص جتنا ظلم کرے اسے اتنی ہی سزا دینا عدل و انصاف ہے، لیکن ممکنہ صورت میں بدلہ لینے کی بجائے ظالم کو معاف کر دینا بہر حال بہتر اور افضل ہے کیونکہ معاف کرنے کا اجر و ثواب بہت زیادہ ہے۔ حدیث پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اُس کے لیے (جنت میں) کنگروں والا محل بنایا جائے اور اُس کے درجات بلند کیے جائیں تو اُسے چاہیے کہ جو اُس پر ظلم کرے یہ اُسے معاف کرے اور جو اُسے محروم کرے یہ اُسے عطا کرے اور جو اُس سے قطع تعلق کرے یہ اُس سے ناطہ جوڑے۔ (مستدرک، ۳/۱۲، الحدیث: ۳۲۱۵)

اللّٰهَ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ

اللّٰهَ	يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ
اللہ	داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

اللہ رات کو دن کے حصے میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ وَ اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾

النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ (1)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌۢ	بَصِيْرٌ ﴿٦١﴾
دن (کو)	رات میں	اور	(اس لیے) کہ	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

رات کے حصہ میں داخل کرتا ہے اور یہ اس لیے ہے کہ اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
یہ (مدد)	(اس) لیے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جس کی

یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جس کی

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ هُوَ الْبَاطِلُ وَ اَنَّ

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	هُوَ	الْبَاطِلُ	وَ	اَنَّ
لوگ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	وہی	باطل (ہے)	اور	(اس لیے) کہ

لوگ عبادت کرتے ہیں وہی باطل ہے اور اس لیے کہ

اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ

اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِيُّ	الْكَبِيْرُ ﴿٦٢﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ
اللہ	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ

اللہ ہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ

قدرتِ الٰہی کے دلائل

(1) ...... جیسے کبھی دن بڑے کبھی راتیں، ایسے ہی کبھی کفار کا غلبہ ہوتا ہے اور کبھی مومنوں کا تسلط۔ لہٰذا کافروں کا غلبہ دیکھ کر مسلمانوں کو دل تنگ نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے اقوال، اعمال اور افعال کی اصلاح کرنے میں مشغول ہونا چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کے صدقے مسلمانوں کو کفار پر غلبہ اور فتح و نصرت عطا فرمائے۔

اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً٘ فَتُصْبِحُ الْاَرْضُ

اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَتُصْبِحُ	الْاَرْضُ
اللّٰه(نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہو جاتی ہے	زمین

اللّٰه نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین سرسبز

مُخْضَرَّةً ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾ۚ لَهٗ مَا

مُخْضَرَّةً	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِيْفٌ	خَبِيْرٌ ﴿۶۳﴾	لَهٗ	مَا
سرسبز	بیشک	اللّٰه	بڑا مہربان	خبردار (ہے)	اسی کا (ہے)	جو کچھ

ہو جاتی ہے بیشک اللّٰه بڑا مہربان، خبردار ہے ○ جو کچھ آسمانوں میں ہے

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ لَهُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَهُوَ
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	بیشک	اللّٰه	ضرور وہی

اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے اور بیشک اللّٰه ہی

ع ۸/۷ ۱۵

الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ

الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿۶۴﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	سَخَّرَ(1)
بے نیاز	تمام تعریفوں کا مستحق (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللّٰه(نے)	قابو میں کر دیا

بے نیاز، تمام تعریفوں کا مستحق ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰه نے

لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ وَالْفُلْكَ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ

لَكُمْ	مَّا	فِي الْاَرْضِ	وَ	الْفُلْكَ	تَجْرِيْ	فِي الْبَحْرِ
تمہارے	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	کشتی (کو)	(جو) چلتی ہے	دریا میں

تمہارے قابو میں کر دیا جو کچھ زمین میں ہے اور کشتی کو جو دریا میں اس کے حکم سے

(1)...... یہاں ان احسانات کا ذکر فرمایا جا رہا ہے جو اللّٰه تعالیٰ نے اپنے بندوں پر فرمائے ہیں، چنانچہ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ زمین میں ہے اسے اللّٰه تعالیٰ نے تمہارے قابو میں کر دیا، جیسے پتھر جیسی سخت ترین، لوہے جیسی انتہائی وزنی اور آگ جیسی انتہائی گرم چیز کو تمہارے اختیار میں دے دیا اور جانوروں کو بھی تمہارے لئے مسخر کر دیا تاکہ تم ان کا گوشت کھا سکو، ان پر سامان وغیرہ لاد سکو، ان پر سواری کر سکو اور ان سے دیگر کام لے سکو۔ ان سب چیزوں کا عملی مشاہدہ ہم اپنی روزمرہ زندگی میں کرتے رہتے ہیں، چھوٹے چھوٹے بچے اونٹ جیسے قوی ہیکل اور گائے جیسے طاقتور جانور کو اس طرح لے کر جا رہے ہوتے ہیں جیسے وہ بچوں کا کوئی کھلونا ہو۔

بِاَمْرِهٖ ؕ وَيُمْسِكُ السَّمَآءَ اَنْ تَقَعَ

بِاَمْرِهٖ	وَ	يُمْسِكُ	السَّمَآءَ	اَنْ	تَقَعَ
اس کے حکم سے	اور	وہ روکے ہوئے ہے	آسمان (کو)	(اس سے) کہ	وہ گر جائے

چلتی ہے اور وہ آسمان کو روکے ہوئے ہے کہ کہیں زمین پر

عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ

عَلَى الْاَرْضِ	اِلَّا	بِاِذْنِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِالنَّاسِ
زمین پر	مگر	اس کے حکم سے	بیشک	اللہ	لوگوں پر

نہ گر پڑے مگر اس کے حکم سے۔ بیشک اللہ لوگوں پر

لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾ وَهُوَ الَّذِيْۤ اَحْيَاكُمْ ز

لَرَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٦٥﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْۤ	اَحْيَاكُمْ
ضرور بڑا مہربان	رحم فرمانے والا (ہے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	زندگی دی تمہیں

بڑی مہربانی فرمانے والا، رحم فرمانے والا ہے ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زندگی بخشی

ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ

ثُمَّ	يُمِيْتُكُمْ	ثُمَّ	يُحْيِيْكُمْ	اِنَّ	الْاِنْسَانَ
پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	بیشک	آدمی

پھر وہ تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا بیشک آدمی

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا هُمْ

لَكَفُوْرٌ ﴿٦٦﴾	لِكُلِّ اُمَّةٍ	جَعَلْنَا	مَنْسَكًا[1]	هُمْ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	ہر امت کے لیے	ہم نے بنادیا	عبادت کا طریقہ، ایک شریعت	وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ ہر امت کے لیے ہم نے ایک شریعت بنادی

شریعت کی پیروی کا لازم ہونا اور تبلیغ کرنے کا حکم

1 ...... حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے زمانۂ مبارکہ سے لے کر قرآنِ مجید کے نزول تک دین صرف ایک رہا یعنی اسلام البتہ شریعتیں بہت سی ہوئیں اور ہر ایک کے شرعی احکام مختلف ہوتے رہے جیسے حضرت آدم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں پہلے پیدا ہونے والے بھائی کا بعد میں پیدا ہونے والی بہن سے اور بہن کا بھائی سے نکاح جائز تھا، حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مال کے چوتھائی حصے پر زکوٰۃ فرض تھی اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں شراب حلال تھی۔

نَاسِكُوْهُ فَلَا يُنَازِعُنَّكَ فِي الْاَمْرِ وَادْعُ

نَاسِكُوْهُ	فَلَا يُنَازِعُنَّكَ	فِي الْاَمْرِ	وَ	ادْعُ
عمل کرنے والے ہیں اس پر	تو وہ ہرگز جھگڑا نہ کریں تم سے	(اس) معاملہ میں	اور	تم بلاؤ

جس پر انہیں عمل کرنا ہے تو ہرگز وہ تم سے اس معاملہ میں جھگڑا نہ کریں اور تم

اِلٰى رَبِّكَ ؕ اِنَّكَ لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾ وَاِنْ

اِلٰى رَبِّكَ	اِنَّكَ	لَعَلٰى هُدًى مُّسْتَقِيْمٍ ﴿٦٧﴾	وَ	اِنْ
اپنے رب کی طرف	بیشک تم	ضرور سیدھی راہ پر (ہو)	اور	اگر

اپنے رب کی طرف بلاؤ بیشک تم سیدھی راہ پر ہو ○ اور اگر

جھگڑنے والوں سے متعلق ایک ہدایت

جٰدَلُوْكَ فَقُلِ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾

جٰدَلُوْكَ[1]	فَقُلِ	اللّٰهُ	اَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٦٨﴾
وہ جھگڑیں تم سے	تو تم کہہ دو	اللہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

وہ تم سے جھگڑیں تو فرمادو کہ اللہ خوب جانتا ہے جو تم کر رہے ہو ○

حق و باطل کا حقیقی فیصلہ قیامت کے دن ہوگا

اَللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا

اَللّٰهُ	يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا
اللہ	فیصلہ فرمادے گا	تمہارے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جو

اللہ تمہارے درمیان قیامت کے دن اس بات میں فیصلہ کردے گا جس میں

علمِ الٰہی کی شان

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ﴿٦٩﴾	اَلَمْ تَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ
تم اس میں اختلاف کرتے ہو	کیا تجھے معلوم نہیں	کہ	اللہ	جانتا ہے

تم اختلاف کر رہے ہو ○ کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ جانتا ہے

[1]...... اس سے معلوم ہوا کہ ہر باتونی اور جھگڑالو سے مناظرہ نہ کرنا چاہئے۔ تفسیر قرطبی میں ہے کہ اس آیت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کو بڑا عمدہ ادب سکھایا ہے کہ جو شخص محض تعصب اور جھگڑا کرنے کے شوق میں تم سے مناظرہ کرنا چاہے تو اسے کوئی جواب نہ دو اور نہ اس کے ساتھ مناظرہ کرو بلکہ اس کی تمام باتوں کے جواب میں صرف وہ بات کہہ دو جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو سکھائی ہے (یعنی ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمائے گا)۔ (قرطبی، الحج، تحت الآیۃ: ٦٩، ٦/٧٢، الجزء الثانی عشر)

مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ؕ

مَا	فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنَّ	ذٰلِكَ	فِيْ كِتٰبٍ
جو کچھ	آسمان اور زمین میں (ہے)	بیشک	یہ (سب)	ایک کتاب میں (ہے)

جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک یہ سب ایک کتاب میں ہے

بتوں کے خدا ہونے پر کوئی دلیل نہیں

اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾ وَيَعْبُدُوْنَ

اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ﴿٧٠﴾	وَ	يَعْبُدُوْنَ
بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور	(مشرک) عبادت کرتے ہیں

بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَا	لَمْ يُنَزِّلْ	بِهٖ	سُلْطٰنًا
اللہ کے سوا	(اس کی) جو	نہیں اتاری	اس کی	کوئی دلیل

ان کی عبادت کرتے ہیں جن کی کوئی دلیل اللہ نے نہیں اتاری

وَّمَا لَيْسَ لَهُمْ بِهٖ عِلْمٌ ؕ وَمَا

وَّ	مَا	لَيْسَ	لَهُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَ	مَا
اور	(اس کی) جو	نہیں ہے	ان کو	اس کا	کوئی علم	اور	نہیں (ہے)

اور جن کا خود انہیں بھی کچھ علم نہیں اور

تلاوتِ قرآن پر کافروں کی حالت اور انہیں تنبیہ

لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾ وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

لِلظّٰلِمِيْنَ [1]	مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٧١﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ
ظالموں کے لئے	کوئی مددگار	اور	جب	تلاوت کی جاتی ہیں	ان پر

ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ○ اور جب ان پر

[1] ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی اور کو شریک ٹھہرانا شدید ظلم ہے اور جو شرک کرکے اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اس کا کوئی مددگار نہیں جو اسے اللہ تعالیٰ کے اُس عذاب سے بچاسکے۔ شرک کی تعریف یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی غیر کو واجبُ الوجود یا لائقِ عبادت سمجھا جائے۔

ٰایٰتُنَا بَیِّنٰتٍ تَعْرِفُ فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ كَفَرُوا الْمُنْكَرَ ؕ

اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	تَعْرِفُ	فِیْ وُجُوْهِ الَّذِیْنَ (1)	كَفَرُوْا	الْمُنْكَرَ
ہماری روشن آیتیں	(تو) تم پہچانو گے	ان لوگوں کے چہروں میں جنہوں نے	کفر کیا	ناپسندیدگی

ہماری روشن آیتوں کی تلاوت کی جاتی ہے تو تم کافروں کے چہروں میں

یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ بِالَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ؕ

یَكَادُوْنَ یَسْطُوْنَ	بِالَّذِیْنَ	یَتْلُوْنَ	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِنَا
قریب ہے کہ وہ لپٹ جائیں	ان لوگوں کو جو	تلاوت کرتے ہیں	ان پر (کے سامنے)	ہماری آیتیں

ناپسندیدگی کے آثار دیکھو گے۔ قریب ہے کہ انہیں لپٹ جائیں جو اُن کے سامنے ہماری آیتیں پڑھتے ہیں۔

قُلْ اَفَاُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكُمْ ؕ اَلنَّارُ ؕ وَعَدَهَا

قُلْ	اَفَاُنَبِّئُكُمْ	بِشَرٍّ	مِّنْ ذٰلِكُمْ	اَلنَّارُ	وَعَدَهَا
تم کہو	تو کیا میں بتادوں تمہیں	(زیادہ) بری	اس سے	(وہ) آگ (ہے)	وعدہ کیا ہے اس کا

تم فرمادو: کیا میں تمہیں وہ چیز بتادوں جو تمہیں اِس سے زیادہ ناپسند ہے؟ وہ آگ ہے۔ اللہ نے

ع ۸/۱۶ ۹ | بتوں کی بے بسی کا بیان

اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۷۲﴾ؑ یٰۤاَیُّهَا

اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۷۲﴾	یٰۤاَیُّهَا
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا	اور	کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ	اے

کافروں سے اس کا وعدہ کیا ہے اور وہ کیا ہی بری پلٹنے کی جگہ ہے ○ اے

النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ

النَّاسُ	ضُرِبَ (2)	مَثَلٌ	فَاسْتَمِعُوْا	لَهٗ	اِنَّ	الَّذِیْنَ
لوگو	بیان کی گئی ہے	ایک مثال	تو غور سے سنو	اس کو	بیشک	وہ جن کی

لوگو! ایک مثال بیان کی گئی ہے تو اسے کان لگا کر سنو، بیشک اللہ کے سوا

(1) ...... یعنی کفار کے سامنے جب قرآنی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو تمہیں ان کے چہروں میں ناپسندیدگی کے آثار واضح نظر آئیں گے جیسا کہ واضح ہے کہ چہرہ دل کا آئینہ ہے اور دل کی حالت چہرے سے ظاہر ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حمدِ الٰہی اور نعتِ رسول کا معاملہ ہے کہ مومن کے چہرے پر خوشی اور کافر کے چہرے پر بگاڑو اعتراض نظر آنے لگتا ہے۔ (2) ...... یہاں ایک مثال کے ذریعے بتوں کا عجز اور بے بسی بیان کی گئی ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام بت جمع ہو کر بھی ایک مکھی تک پیدا نہیں کرسکتے اور اگر مکھی ان سے مشرکوں کا ان بتوں پر ملا ہوا شہد اور زعفران وغیرہ چھین کر لے جائے تو یہ اس سے چھڑا نہیں سکتے تو ایسے بے بسوں کو خدا بنانا

تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ یَّخْلُقُوْا ذُبَابًا

تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَنْ یَّخْلُقُوْا	ذُبَابًا
تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ ہر گز پیدا نہیں کر سکیں گے	ایک مکھی (بھی)

جن کی تم عبادت کرتے ہو وہ ہر گز ایک مکھی (بھی) پیدا نہیں کر سکیں گے

وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ؕ وَ اِنْ یَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَیْـًٔا

وَّ لَوِ اجْتَمَعُوْا	لَهٗ	وَ	اِنْ	یَّسْلُبْهُمُ	الذُّبَابُ	شَیْـًٔا
اگرچہ وہ جمع ہو جائیں	اس کے لئے	اور	اگر	چھین کر لے جائے ان سے	مکھی	کوئی چیز

اگرچہ سب اس کیلئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کچھ چھین کر لے جائے

لَا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ؕ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَ الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾

لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ	مِنْهُ	ضَعُفَ	الطَّالِبُ	وَ	الْمَطْلُوْبُ ﴿۷۳﴾ (1)
(تو) وہ چھڑا نہیں سکیں گے اسے	اس سے	کتنا کمزور ہے	چاہنے والا	اور	(جسے) چاہا گیا

تو اس سے چھڑا نہ سکیں گے۔ کتنا کمزور ہے چاہنے والا اور وہ جسے چاہا گیا ○

مشرکوں نے اللہ تعالیٰ کی کما حقہ قدر نہیں کی

مَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِیٌّ

مَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَقَوِیٌّ
انہوں نے قدر نہ کی	اللہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کا حق (ہے)	بیشک	اللہ	ضرور قوت والا

انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کا حق ہے، بیشک اللہ قوت والا،

انسانوں اور فرشتوں میں سے رسولوں کا انتخاب

عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾ اَللّٰهُ یَصْطَفِیْ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا وَّ مِنَ النَّاسِ ؕ

عَزِیْزٌ ﴿۷۴﴾	اَللّٰهُ	یَصْطَفِیْ	مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ (2)	رُسُلًا	وَّ	مِنَ النَّاسِ
عزت والا، غلبے والا (ہے)	اللہ	چن لیتا ہے	فرشتوں میں سے	رسول	اور	آدمیوں میں سے

غلبے والا ہے ○ اللہ فرشتوں میں سے اور آدمیوں میں سے رسول چن لیتا ہے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور معبود ٹھہرانا کتنا عجیب اور عقل سے دور ہے۔ 1...... یہاں ”طالب“ سے بت پرست اور ”مطلوب“ سے بت مراد ہے کیونکہ بت اور ان کے پجاری دونوں ہی بے بس ہیں۔ ایسی آیت کو انبیاء و اولیاء پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے کیونکہ معجزاتِ انبیاء اور کرامات اولیاء کی طاقت قرآن و حدیث سے ثابت ہے تو وہ بے بس نہیں بلکہ بااختیار ہوتے ہیں۔ 2...... انسانوں کی ہدایت کیلئے ان میں سے ہی بعض کو منصبِ رسالت کے لئے چن لینا اللہ تعالیٰ کا قدیم طریقہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد بھی لوگوں کو رسالت کے عظیم منصب کے لئے چنتا رہے گا، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌۢ	بَصِیْرٌ ﴿۷۵﴾	یَعْلَمُ	مَا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا
بیشک	اللہ	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	ان کے آگے	اور	جو کچھ

بیشک اللہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○ وہ جانتا ہے جو ان کے آگے ہے اور جو

اہلِ ایمان کو متعدد عبادتوں کا حکم

خَلْفَهُمْؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

خَلْفَهُمْ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۷۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں	سب کام	اے	وہ لوگو جو

ان کے پیچھے ہے اور سب کام اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں ○ اے ایمان والو!

اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَ اسْجُدُوْا وَ اعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَ افْعَلُوا

اٰمَنُوا	ارْكَعُوْا (1)	وَ	اسْجُدُوْا	وَ	اعْبُدُوْا	رَبَّكُمْ	وَ	افْعَلُوا
ایمان لائے	رکوع کرو	اور	سجدہ کرو	اور	عبادت کرو	اپنے رب (کی)	اور	کرو

رکوع اور سجدہ کرو اور اپنے رب کی عبادت کرو اور اچھے کام

الْخَیْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾ السجدة وَ جَاهِدُوْا فِی اللّٰهِ

الْخَیْرَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	جَاهِدُوْا	فِی اللّٰهِ
اچھے کام	تاکہ تم	فلاح پاجاؤ	اور	جہاد کرو	اللہ (کی راہ) میں

کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاجاؤ ○ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو

السجدة عند الامام الشافعی علیه رحمة الله الکافی

حَقَّ جِهَادِهٖؕ هُوَ اجْتَبٰىكُمْ وَ مَا جَعَلَ

حَقَّ جِهَادِهٖ	هُوَ	اجْتَبٰىكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ
(جیسا) اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق (ہے)	وہ	اس نے منتخب فرمایا تمہیں	اور	نہیں رکھی

جیسا اس (کی راہ) میں جہاد کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں منتخب فرمایا اور تم پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نبوت و رسالت کیلئے جنہیں چننا تھا چن لیا اور جنہیں چن لیا وہ دائمی نبی اور رسول ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت و رسالت کا منصب ختم فرمادیا ہے لہٰذا اب قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "بیشک رسالت اور نبوت ختم ہوگئی، اب میرے بعد نہ کوئی رسول ہے نہ کوئی نبی۔ (ترمذی، ۴/۱۲۱، الحدیث: ۲۲۷۹)

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو چند احکام دیئے ہیں، (1) رکوع اور سجدہ کرو یعنی نماز پڑھو (2) صرف اپنے حقیقی رب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ (3) نیک کام کرو۔ (4) یہ سب کام اس امید پر کرو کہ تمہیں آخرت میں فلاح و کامیابی نصیب ہو جائے۔

عَلَيۡكُمۡ فِى الدِّيۡنِ مِنۡ حَرَجٍ ؕ مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ ؕ هُوَ سَمّٰٮكُمُ

عَلَيۡكُمۡ	فِى الدِّيۡنِ	مِنۡ حَرَجٍ (1)	مِلَّةَ اَبِيۡكُمۡ اِبۡرٰهِيۡمَ	هُوَ	سَمّٰٮكُمُ (2)
تم پر	دین میں	کچھ تنگی	تمہارے باپ ابراہیم کا دین	وہ	اس نے نام رکھا ہے تمہارا

دین میں کچھ تنگی نہ رکھی جیسے تمہارے باپ ابراہیم کے دین (میں کوئی تنگی نہ تھی)۔ اس نے

الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۙ مِنۡ قَبۡلُ وَفِىۡ هٰذَا لِيَكُوۡنَ الرَّسُوۡلُ

الۡمُسۡلِمِيۡنَ	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	فِىۡ هٰذَا	لِيَكُوۡنَ	الرَّسُوۡلُ
مسلمان	(اس قرآن سے) پہلے	اور	اس (قرآن) میں	تاکہ ہو	رسول

پہلی کتابوں میں اور اس قرآن میں تمہارا نام مسلمان رکھا ہے تاکہ رسول

شَهِيۡدًا عَلَيۡكُمۡ وَتَكُوۡنُوۡا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ۖۚ فَاَقِيۡمُوا

شَهِيۡدًا	عَلَيۡكُمۡ	وَ	تَكُوۡنُوۡا	شُهَدَآءَ	عَلَى النَّاسِ	فَاَقِيۡمُوا
نگہبان، گواہ	تم پر	اور	تم ہو جاؤ	گواہ	(دوسرے) لوگوں پر	تو قائم رکھو

تم پر نگہبان و گواہ ہو اور تم دوسرے لوگوں پر گواہ ہو جاؤ تو نماز

الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعۡتَصِمُوۡا بِاللّٰهِ ؕ

الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	اعۡتَصِمُوۡا	بِاللّٰهِ
نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور	مضبوطی سے تھام لو	اللہ (کی رسی) کو

قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو،

هُوَ مَوۡلٰٮكُمۡ ۚ فَنِعۡمَ الۡمَوۡلٰى وَنِعۡمَ النَّصِيۡرُ ﴿۷۸﴾ ع

ع ١٠ ١٧

هُوَ	مَوۡلٰٮكُمۡ	فَنِعۡمَ	الۡمَوۡلٰى	وَ	نِعۡمَ	النَّصِيۡرُ ﴿۷۸﴾
وہ	تمہارا دوست (ہے)	تو کیا ہی اچھا	دوست	اور	کیا ہی اچھا	مددگار (ہے)

وہ تمہارا دوست ہے تو کیا ہی اچھا دوست اور کیا ہی اچھا مددگار ہے ○

1 ...... اللہ تعالیٰ نے دین میں ہمارے اوپر کچھ تنگی نہیں رکھی بلکہ مواقعِ ضرورت پر ہمارے لئے سہولت کر دی ہے جیسا کہ سفر میں نماز قصر کرنے، روزہ نہ رکھنے کی اجازت دے دی اور پانی نہ پانے یا پانی کے نقصان پہنچانے کی حالت میں غسل و وضو کی جگہ تیمم کی اجازت دی۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے پہلی کتابوں اور قرآن مجید میں حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں کا دینی نام مسلمان رکھا اور اس معزز نام کے ذریعے انہیں دوسری امتوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اگرچہ گزشتہ امتوں کے ایمان لانے والے بھی مسلمان تھے لیکن امت کے نام کے طور پر یہ لفظ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر ایمان لانے والوں کو عطا کیا گیا ہے۔

قَدْ أَفْلَحَ

18

آیات: 118 — رکوع: 06

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلَاتِهِمْ

قَدْ	اَفْلَحَ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱﴾	الَّذِیْنَ	هُمْ	فِیْ صَلَاتِهِمْ
بیشک	کامیاب ہوگئے	ایمان والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز میں

بیشک ایمان والے کامیاب ہوگئے ○ جو اپنی نماز میں

خٰشِعُوْنَ ۙ﴿۲﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۙ﴿۳﴾

خٰشِعُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَنِ اللَّغْوِ (2)	مُعْرِضُوْنَ ﴿۳﴾
خشوع و خضوع کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	فضول بات سے	منہ پھیرنے والے (ہیں)

خشوع و خضوع کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو فضول بات سے منہ پھیرنے والے ہیں ○

وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۙ﴿۴﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	لِلزَّكٰوةِ	فٰعِلُوْنَ ﴿۴﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
اور	وہ لوگ جو	وہ	زکوٰۃ کا	کام کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

اور وہ جو زکوٰۃ دینے کا کام کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

فلاح پانے والے مومنوں کی سات صفات

(1)...... نماز میں ظاہری خشوع یہ ہے کہ نماز کے آداب کی مکمل رعایت کی جائے اور باطنی خشوع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پیشِ نظر ہو، دنیا سے توجہ ہٹی اور نماز میں دل لگا ہو۔ ایسی نماز کی فضیلت حدیثِ پاک میں یوں بیان ہوئی ہے کہ "وہ نماز اس کے سابقہ گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہے جب تک کہ وہ کوئی کبیرہ گناہ نہ کرے اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا (زندگی میں جب بھی خشوع و خضوع سے نماز ادا کرے گا تو یہ فضیلت ملے گی)۔ (مسلم، ص۱۴۲، الحدیث: ۷(۲۲۸)) (2)...... حضرت عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ یہاں لغو سے مراد شرک ہے۔ البتہ عمومی معنی کے اعتبار سے اس میں ہر وہ قول، فعل اور ناپسندیدہ یا مباح کام

لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵ۙ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا

لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ۝۵ (1)	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ	مَا
اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	مگر	اپنی بیویوں پر	یا	(ان پر) جن کے

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝۶ۚ فَمَنِ ابْتَغٰى

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ۝۶	فَمَنِ	ابْتَغٰى
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے ہوئے نہیں	تو جو	چاہے

شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں پس بیشک ان پر کوئی ملامت نہیں ○ تو جو اِن کے سوا

وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝۷ۚ وَ الَّذِیْنَ هُمْ

وَرَآءَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ۝۷ (2)	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
ان کے سوا	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

کچھ اور چاہے تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور وہ جو

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝۸ۙ وَ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ

لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ۝۸	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ
اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی	رعایت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نمازوں پر

اپنی امانتوں اور اپنے وعدے کی رعایت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نمازوں کی

یُحَافِظُوْنَ ۝۹ۘ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰ۙ الَّذِیْنَ یَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ؕ

یُحَافِظُوْنَ ۝۹	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْوٰرِثُوْنَ ۝۱۰	الَّذِیْنَ	یَرِثُوْنَ	الْفِرْدَوْسَ
محافظت کرتے ہیں	یہ لوگ	وہی	وارث (ہیں)	یہ لوگ	میراث پائیں گے	فردوس (کی)

حفاظت کرتے ہیں ○ یہی لوگ وارث ہیں ○ یہ فردوس کی میراث پائیں گے،

فردوس کی وراثت کے حقدار

وقف لازم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) داخل ہے جس کا مسلمان کو دینی یا دُنیوی کوئی فائدہ نہ ہو۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ وہ بے مقصد چیز چھوڑ دے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۲۳۲۴)

(1)...... بدکاری سے بچنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا ”جو شخص میرے لئے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا، میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری، ۴/۲۴۰، الحدیث: ۶۴۷۴)

(2)...... بیویوں اور شرعی باندیوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری

(بقیہ اگلے صفحے پر)

انسانی پیدائش کے مراحل کا بیان

هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ

الْاِنْسَانَ(1)	خَلَقْنَا	لَقَدْ	وَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۱﴾	فِيْهَا	هُمْ
انسان (کو)	ہم نے بنایا	ضرور بیشک	اور	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	وہ

وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○ اور بیشک ہم نے انسان کو

مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ﴿۱۳﴾	نُطْفَةً	جَعَلْنٰهُ(2)	ثُمَّ	مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ ﴿۱۲﴾
پھر	مضبوط ٹھہراؤ میں	پانی کی بوند	ہم نے بنایا اسے	پھر	چنی ہوئی مٹی سے

چنی ہوئی مٹی سے بنایا ○ پھر اس کو ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پانی کی بوند بنایا ○ پھر

خَلَقْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً

مُضْغَةً	الْعَلَقَةَ	فَخَلَقْنَا	عَلَقَةً	النُّطْفَةَ	خَلَقْنَا
گوشت کی بوٹی	جمے ہوئے خون (کو)	پھر بنادیا	جما ہوا خون	پانی کی بوند (کو)	ہم نے بنادیا

ہم نے اس پانی کی بوند کو جما ہوا خون بنادیا پھر جمے ہوئے خون کو گوشت کی بوٹی بنادیا

فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا ۗ ثُمَّ

ثُمَّ	لَحْمًا	الْعِظٰمَ	فَكَسَوْنَا	عِظٰمًا	الْمُضْغَةَ	فَخَلَقْنَا
پھر	گوشت	ہڈیوں (کو)	پھر ہم نے پہنایا	ہڈیاں	گوشت کی بوٹی (کو)	پھر بنادیا

پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں بنادیا پھر ہم نے ان ہڈیوں کو گوشت پہنایا، پھر

موت اور قیامت کے دن اٹھنے کی خبر

اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾ ثُمَّ

ثُمَّ	اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ ﴿۱۴﴾(3)	اللّٰهُ	فَتَبٰرَكَ	خَلْقًا اٰخَرَ	اَنْشَاْنٰهُ
پھر	سب سے بہتر بنانے والا	اللہ	تو بڑی برکت والا (ہے)	ایک دوسری صورت	بنادیا اسے

اسے ایک دوسری صورت بنادیا تو بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب سے بہتر بنانے والا ہے ○ پھر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے کے علاوہ شہوت پوری کرنے کی تمام صورتیں حرام ہیں۔ (1)......یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ (2)......یہاں حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل مراد ہے اور یہ عربی بلاغت کی ایک صورت ہے کہ لفظ بول کر جو مراد ہے، اس کی طرف ضمیر لوٹاتے ہوئے بعض اوقات کوئی دوسرا فرد یا چیز کو مراد لیا جائے۔ (3)......اگر کوئی انصاف کی نظر سے اپنی تخلیق کے مراحل اور اپنے جسم کی بناوٹ میں غور وفکر کرے تو اسے یقین ہو جائے گا کہ ایسی حیرت انگیز تخلیق پر اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی قادر نہیں اور وہی اکیلا عبادت کے لائق ہے۔

اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

اِنَّكُمْ	بَعْدَ ذٰلِكَ	لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾	ثُمَّ	اِنَّكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾
بیشک تم	اس کے بعد	ضرور مرنے والے (ہو)	پھر	بیشک تم	قیامت کے دن	اٹھائے جاؤ گے

اس کے بعد تم ضرور مرنے والے ہو○ پھر تم سب قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے○

آسمانوں کی تخلیق کا بیان

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعَ طَرَآئِقَ ۖ وَ مَا كُنَّا عَنِ الْخَلْقِ

وَ	لَقَدْ	خَلَقْنَا	فَوْقَكُمْ	سَبْعَ طَرَآئِقَ (1)	وَ	مَا كُنَّا	عَنِ الْخَلْقِ
اور	ضرور بیشک	ہم نے بنائے	تمہارے اوپر	سات راستے	اور	ہم نہیں ہیں	مخلوق سے

اور بیشک ہم نے تمہارے اوپر سات راستے بنائے اور ہم مخلوق سے

پانی کی نعمت اور قدرتِ الٰہی

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَسْكَنّٰهُ

غٰفِلِيْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	بِقَدَرٍ (2)	فَاَسْكَنّٰهُ (3)
بے خبر	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے کے ساتھ	پھر ٹھہرایا اسے

بے خبر نہیں○ اور ہم نے آسمان سے ایک اندازے کے ساتھ پانی اتارا پھر اسے زمین میں

کھجور و انگور کے باغات اور ان کے منافع

فِي الْاَرْضِ ۖ وَ اِنَّا عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ ۚ فَاَنْشَاْنَا

فِي الْاَرْضِ	وَ	اِنَّا	عَلٰى ذَهَابٍۭ بِهٖ	لَقٰدِرُوْنَ ﴿۱۸﴾	فَاَنْشَاْنَا
زمین میں	اور	بیشک ہم	اسے لے جانے پر	ضرور قادر (ہیں)	تو ہم نے پیدا کئے

ٹھہرایا اور بیشک ہم اسے لے جانے پر قادر ہیں○ تو اس پانی سے

وقف لازم

لَكُمْ بِهٖ جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ ۘ لَكُمْ فِيْهَا

لَكُمْ	بِهٖ	جَنّٰتٍ	مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	لَكُمْ	فِيْهَا
تمہارے لئے	اس (پانی) سے	باغات	کھجوروں اور انگوروں کے	تمہارے لئے	ان (باغوں) میں

ہم نے تمہارے لئے کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے۔ تمہارے لیے ان باغوں میں

(1)...... ان سے مراد سات آسمان ہیں اور انہیں فرشتوں کے چڑھنے اور اترنے کا راستہ ہونے کی وجہ سے "راستے" فرمایا گیا۔ (2)...... اندازے سے مراد یہ ہے کہ اتنا پانی اتارا جو لوگوں کی ضروریات اور حاجات کے لئے کافی ہو۔ (3)...... یعنی پانی نازل کرنے کے بعد یہ تدبیر فرمائی کہ اسے تالابوں وغیرہ میں ٹھہرا دیا تاکہ بارش نہ ہونے کے دنوں میں لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکیں، یونہی یہ پانی زمین کی تہ میں جمع ہو جاتا ہے جو بعد میں استعمال ہوتا ہے۔

درخت زیتون کی تخلیق اور اس کے منافع

فَوَاكِهُ كَثِيْرَةٌ وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾ لا وَشَجَرَةً

فَوَاكِهُ	كَثِيْرَةٌ	وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	شَجَرَةً
پھل میوے (ہیں)	بہت سے	اور	ان میں سے	تم کھاتے ہو	اور	درخت (پیدا کیا)

بہت سے پھل میوے ہیں اور ان میں سے تم کھاتے ہو○ اور (ہم نے) درخت (پیدا کیا)

تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْۢبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾

تَخْرُجُ	مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ	تَنْۢبُتُ	بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ﴿۲۰﴾ [1]
جو نکلتا ہے	طورِ سینا (پہاڑ) سے	اگتا ہے	تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن کے ساتھ

جو طور سینا پہاڑ سے نکلتا ہے، تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن لے کر اگتا ہے○

چوپایوں کے منافع سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً ط نُسْقِيْكُمْ

وَ	اِنَّ	لَكُمْ	فِي الْاَنْعَامِ	لَعِبْرَةً [2]	نُسْقِيْكُمْ
اور	بیشک	تمہارے لیے	چوپایوں میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)	ہم پلاتے ہیں تمہیں

اور بیشک تمہارے لیے چوپایوں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں

مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ

مِّمَّا	فِيْ بُطُوْنِهَا	وَ	لَكُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ
(اس میں) سے جو	ان کے پیٹوں میں (ہے)	اور	تمہارے لیے	ان میں	بہت فائدے (ہیں)

اس میں سے پلاتے ہیں جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لیے ان میں بہت فائدے ہیں

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

وَّمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾ لا وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع وَ

ع ۲۲

وَّ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	عَلَيْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ	تُحْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ
اور	انہی سے	تم کھاتے ہو	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر	تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور

اور انہی سے تم کھاتے ہو○ اور ان پر اور کشتیوں پر تمہیں سوار کیا جاتا ہے○ اور

1 ...... زیتون میں یہ خوبی ہے کہ اس کے روغن سے تیل کے فوائد حاصل ہوتے ہیں اور یہ سالن کا بھی کام دیتا ہے کہ تنہا اس سے روٹی کھائی جاسکتی ہے۔ حدیث میں فرمایا گیا "برکت والے درخت زیتون کی مسواک بہت اچھی ہے کیونکہ یہ منہ کو خوشبودار کرتی اور اس کی بدبو زائل کرتی ہے، یہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسواک ہے۔ (معجم الاوسط، ۱/۲۰۱، الحدیث: ۶۷۸)

2 ...... چوپایوں کی ہیئت و جسامت اور ان کے فوائد و منافع میں غور و فکر کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی قدرت و عظمت کی معرفت کا ایک ذریعہ ہے۔

کافر سرداروں کے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراضات

لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ یٰقَوْمِ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَقَالَ	یٰقَوْمِ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو اس نے کہا	اے میری قوم

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا تو اس نے فرمایا: اے میری قوم!

اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَیْرُهٗ ؕ

اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ	غَیْرُهٗ
تم عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود	اس کے سوا

اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَقَالَ الْمَلَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَوْمِهٖ

اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	الْمَلَؤُا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَوْمِهٖ
تو کیا تم ڈرتے نہیں	تو کہا	سرداروں (نے)	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اس کی قوم میں سے

تو کیا تم ڈرتے نہیں ○ تو اس کی قوم کے کافر سرداروں نے کہا:

مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ ۙ یُرِیْدُ اَنْ یَّتَفَضَّلَ عَلَیْكُمْ ؕ

مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ [1]	مِّثْلُكُمْ	یُرِیْدُ	اَنْ	یَّتَفَضَّلَ	عَلَیْكُمْ
نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا	وہ چاہتا ہے	کہ	بڑا بن جائے	تم پر

یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے جو چاہتا ہے کہ تم پر بڑا بن جائے

وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً ۚۖ مَّا سَمِعْنَا بِهٰذَا

وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓىٕكَةً	مَّا سَمِعْنَا	بِهٰذَا
اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور وہ اتارتا	فرشتے	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو

اور اگر اللہ چاہتا تو وہ فرشتے اتارتا۔ ہم نے تو یہ

1 ...... یہ کفار کی عجیب حرکت تھی کہ انہوں نے رسولوں کے متعلق تو اتنا اونچا معیار بنایا کہ بشر و انسان کا رسول ہونا تسلیم نہ کیا لیکن خدا ماننے میں ایسی جہالت کا مظاہرہ کیا کہ پتھروں کو خدا مان لیا۔

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

کشتی کی تیاری کا حکم اور دیگر ہدایات

فِيْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ۚ﴿۲۴﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ

فِيْٓ اٰبَآىِٕنَا الْاَوَّلِيْنَ ﴿۲۴﴾ (1)	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	رَجُلٌ	بِهٖ	جِنَّةٌ
اپنے پہلے باپ داداؤں میں	نہیں	وہ	مگر	ایک آدمی	اس پر	جنون (طاری ہے)

اپنے پہلے باپ داداؤں میں نہیں سنی ○ یہ تو صرف ایک ایسا مرد ہے جس پر جنون (طاری) ہے

فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ

فَتَرَبَّصُوْا	بِهٖ	حَتّٰى حِيْنٍ ﴿۲۵﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِيْ
تو انتظار کرلو	اس کا	ایک مدت تک	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری

تو ایک مدت تک اس کا انتظار کرلو ○ نوح نے عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

بِمَا كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ

بِمَا	كَذَّبُوْنِ ﴿۲۶﴾	فَاَوْحَيْنَآ	اِلَيْهِ	اَنِ	اصْنَعِ	الْفُلْكَ
(اس) لیے کہ	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	اس کی طرف	کہ	بنا	کشتی

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ تو ہم نے اس کی طرف وحی بھیجی کہ ہماری نگاہ کے سامنے

بِاَعْيُنِنَا وَ وَحْيِنَا فَاِذَا جَآءَ اَمْرُنَا وَ فَارَ

بِاَعْيُنِنَا (2)	وَ	وَحْيِنَا	فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُنَا	وَ	فَارَ
ہماری نگاہوں کے سامنے	اور	ہمارے حکم (سے)	پھر جب	آئے	ہمارا حکم	اور	ابل پڑے

اور ہمارے حکم سے کشتی بنا پھر جب ہمارا حکم آئے اور تنور

التَّنُّوْرُ ۙ فَاسْلُكْ فِيْهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَ اَهْلَكَ

التَّنُّوْرُ	فَاسْلُكْ	فِيْهَا	مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ	وَ	اَهْلَكَ
تنور	تو داخل کرلو	اس (کشتی) میں	ہر جوڑے میں سے دو	اور	اپنے گھر والوں (کو)

ابل پڑے تو کشتی میں ہر جوڑے میں سے دو اور اپنے گھر والوں کو داخل کرلو

1 ...... حکمِ خداوندی کے سامنے باپ دادا کے عمل کو دلیل بنانا اور اسی پر چلنا کفار کا طریقہ ہے۔ ہمارے معاشرے میں بھی کثیر لوگ ایسے طرزِ عمل کے شکار ہیں کہ شادی، غمی یا دیگر مواقع پر جب انہیں شریعت کا حکم بتا کر کسی غلط رسم سے روکا جائے تو وہ یہی کہتے کہ یہ رسم تو ہمارے باپ دادا کرتے رہے ہیں لہٰذا ہم تو اسی پر عمل کریں گے۔ یہ انداز مسلمان کے شایانِ شان نہیں۔ 2 ...... یہاں نگاہوں سے مراد نگرانی، حمایت اور حفاظت ہے یعنی فرمایا کہ اے نوح، ہماری نگرانی و حفاظت میں کشتی بنا۔ یہاں جسمانی آنکھیں مراد نہیں کیونکہ اللہ تعالٰی ان سے پاک ہے۔

اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ الْقَوْلُ مِنْهُمْ ۚ وَ لَا تُخَاطِبْنِیْ

اِلَّا	مَنْ سَبَقَ عَلَیْهِ (1)	الْقَوْلُ	مِنْهُمْ	وَ	لَا تُخَاطِبْنِیْ
سوائے	(اس کے) جس پر پہلے طے ہو چکی	بات	ان میں سے	اور	تم بات نہ کرنا مجھ سے

سوائے اِن میں سے اُن لوگوں کے جن پر بات پہلے طے ہو چکی ہے اور ان ظالموں کے معاملہ میں

فِی الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا ۚ اِنَّهُمْ مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِذَا

فِی الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	اِنَّهُمْ	مُّغْرَقُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاِذَا
ان لوگوں کے بارے میں جنہوں نے	ظلم کیا	بیشک وہ	غرق کئے جانے والے (ہیں)	پھر جب

مجھ سے بات نہ کرنا، یہ ضرور غرق کئے جانے والے ہیں ○ پھر جب

اسْتَوَیْتَ اَنْتَ وَ مَنْ مَّعَكَ عَلَى الْفُلْكِ فَقُلِ الْحَمْدُ

اسْتَوَیْتَ	اَنْتَ	وَ	مَنْ	مَّعَكَ	عَلَى الْفُلْكِ	فَقُلِ (2)	الْحَمْدُ
ٹھیک بیٹھ جاؤ	تم	اور	جو	تمہارے ساتھ (ہیں)	کشتی پر	تو کہنا	تمام تعریفیں

تم اور تمہارے ساتھ والے کشتی پر ٹھیک بیٹھ جاؤ تو تم کہنا تمام تعریفیں

لِلّٰهِ الَّذِیْ نَجّٰىنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾ وَ قُلْ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	نَجّٰىنَا	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قُلْ
(اس) اللہ کے لئے	جس نے	نجات دی ہمیں	ظالم لوگوں سے	اور	عرض کرنا

اس اللہ کیلئے جس نے ہمیں ان ظالموں سے نجات دی ○ اور عرض کرنا:

رَّبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾

رَّبِّ	اَنْزِلْنِیْ	مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا	وَّ	اَنْتَ	خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ ﴿۲۹﴾
اے میرے رب	اتار دے مجھے	برکت والی جگہ	اور	تو	سب سے بہتر اتارنے والا (ہے)

اے میرے رب! مجھے برکت والی جگہ اتار دے اور تو سب سے بہتر اتارنے والا ہے ○

(1)...... اس سے مراد حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا کنعان نامی ایک بیٹا اور ایک بیوی ہیں، کنعان منافق تھا اور بیوی کافرہ تھی۔

(2)...... نجات اہلِ ایمان اور حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام دونوں کو ملی جبکہ حمد کا حکم حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دیا گیا کیونکہ آپ قوم کے نبی اور امام تھے تو اِن کا حمد و ثنا کرنا امت کی ترجمانی کے طور پر تھا۔ نیز بحیثیتِ نبی جب حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حمد کرنی تھی تو امت نے آپ کی پیروی کرنی تھی۔

قوم نوح کی ہلاکت نشانِ عبرت ہے

قوم عاد کی طرف اشارہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ وَّ اِنْ كُنَّا لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	وَّ	اِنْ	كُنَّا	لَمُبْتَلِیْنَ ﴿۳۰﴾	ثُمَّ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	اور	بیشک	ہم تھے	ضرور آزمانے والے	پھر

بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں اور بیشک ہم ضرور آزمانے والے تھے ○ پھر

حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف اشارہ

اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ ج فَاَرْسَلْنَا فِیْهِمْ رَسُوْلًا

اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قَرْنًا اٰخَرِیْنَ ﴿۳۱﴾ (1)	فَاَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	رَسُوْلًا
ہم نے پیدا کی	ان کے بعد	ایک دوسری قوم	تو ہم نے بھیجا	ان میں	ایک رسول

ان کے بعد ہم نے ایک دوسری قوم پیدا کی ○ تو ہم نے ان میں ایک رسول انہیں میں سے

مِّنْهُمْ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ

مِّنْهُمْ	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ اِلٰهٍ
ان میں سے	کہ	عبادت کرو	اللہ (کی)	نہیں (ہے)	تمہارے لئے	کوئی معبود

بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو، اس کے سوا تمہارا

ع ۲

کافر سرداروں کے شبہات

غَیْرُهٗ ط اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾ ع وَ قَالَ الْمَلَاُ مِنْ قَوْمِهِ

غَیْرُهٗ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	قَالَ	الْمَلَاُ (2)	مِنْ قَوْمِهِ
اس کے سوا	تو کیا تم ڈرتے نہیں	اور	کہا	سرداروں (نے)	اس کی قوم میں سے

کوئی معبود نہیں تو کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○ اور اس کی قوم کے وہ سردار بولے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ وَ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	جھٹلایا	آخرت کی ملاقات کو	اور

جنہوں نے کفر کیا اور آخرت کی ملاقات کو جھٹلایا اور

(1)......اس قوم سے مراد حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم عاد ہے۔

(2)......انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت زیادہ تر مالداروں اور سرداروں نے کی جبکہ غریب و مسکین لوگ ایمان کی طرف زیادہ راغب ہوئے۔ مال و منصب عموماً غفلت پیدا کرتے ہیں جبکہ ان سے دوری خدا کی طرف متوجہ کرتی ہے، اگرچہ فی نفسہ نہ مالدار ہونا برا ہے اور نہ ہی غریب ہونا کوئی فضیلت۔

اَتْرَفْنٰهُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَاۙ مَا هٰذَاۤ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْۙ

اَتْرَفْنٰهُمْ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	مَا	هٰذَاۤ	اِلَّا	بَشَرٌ(1)	مِّثْلُكُمْ
ہم نے خوشحالی دی انہیں	دنیا کی زندگی میں	(بولے) نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	تمہارے جیسا

ہم نے انہیں دنیا کی زندگی میں خوشحالی عطا فرمائی (بولے:) یہ تو تمہارے جیسا ہی ایک آدمی ہے،

یَاْكُلُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ وَ یَشْرَبُ مِمَّا تَشْرَبُوْنَ(۳۳)ۙ

یَاْكُلُ	مِمَّا تَاْكُلُوْنَ مِنْهُ	وَ	یَشْرَبُ	مِمَّا	تَشْرَبُوْنَ(۳۳)
کھاتا ہے	(اسی میں) سے جو تم کھاتے ہو	اور	پیتا ہے	(اسی میں) سے جو	تم پیتے ہو

جو تم کھاتے ہو اسی میں سے یہ کھاتا ہے اور جو تم پیتے ہو اسی میں سے یہ پیتا ہے ○

کفار کا نبی کی اطاعت میں اپنی ناکامی سمجھنا

وَ لَىٕنْ اَطَعْتُمْ بَشَرًا مِّثْلَكُمْ اِنَّكُمْ اِذًا

وَ	لَىٕنْ	اَطَعْتُمْ(2)	بَشَرًا مِّثْلَكُمْ	اِنَّكُمْ	اِذًا
اور	ضرور اگر	تم اطاعت کروگے	اپنے جیسے ایک آدمی (کی)	بیشک تم	اس وقت

اور اگر تم کسی اپنے جیسے آدمی کی اطاعت کروگے جب تو

کفار کا مرنے کے بعد اٹھنے پر اظہارِ تعجب اور اسے بعید سمجھنا

لَّخٰسِرُوْنَ(۳۴)ۙ اَیَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَ

لَّخٰسِرُوْنَ(۳۴)	اَیَعِدُكُمْ	اَنَّكُمْ	اِذَا	مِتُّمْ	وَ
ضرور خسارہ پانے والے (ہوگے)	کیا وہ وعدہ دیتا ہے تمہیں	کہ تم	جب	مر جاؤ گے	اور

تم ضرور خسارہ پانے والے ہوگے ○ کیا تمہیں یہ وعدہ دیتا ہے کہ تم جب مر جاؤ گے اور

كُنْتُمْ تُرَابًا وَّ عِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ(۳۵)ۙ هَیْهَاتَ

كُنْتُمْ	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	اَنَّكُمْ	مُّخْرَجُوْنَ(۳۵)	هَیْهَاتَ
ہو جاؤ گے	مٹی	اور	ہڈیاں	(اس کے بعد) بیشک تم	نکالے جاؤ گے	بہت دور ہے

مٹی اور ہڈیاں ہو جاؤ گے کہ (اس کے بعد پھر) تم نکالے جاؤ گے ○ جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے

1 ...... نبی کو اپنے جیسا بشر کہنا اور ان کے ظاہری کھانے پینے کو دیکھنا اور ان کے باطنی مقام اور نزولِ وحی کو نہ دیکھنا، ہمیشہ سے کفار کا کام رہا ہے۔

2 ...... نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی میں ناکامی جبکہ نافرمانی میں کامیابی سمجھنا کفار کا طریقہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعت خسارے سے بچاتی اور دنیا و آخرت کی سعادتوں سے سرفراز کرتی ہے۔ افسوس! کچھ نام نہاد مسلمان بھی ایسے ہیں جو کفار کے اخلاق و کردار اور اعمال و افعال کی پیروی کو کامیابی اور خدا کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقے پر چلنے کو تاریکی و دقیانوسیت اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ سمجھتے ہیں۔

کافروں کا صرف دنیا کو سب کچھ سمجھنا

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِنْ هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا

هَيْهَاتَ	لِمَا	تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٦﴾ (1)	اِنْ	هِيَ	اِلَّا	حَيَاتُنَا الدُّنْيَا
بہت دور ہے	جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے	نہیں	یہ	مگر	ہماری دنیاوی زندگی

وہ بہت دور ہے وہ بہت دور ہے ○ زندگی تو صرف ہماری دنیا کی زندگی ہے،

کافروں کا حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر اعتراض

نَمُوْتُ وَ نَحْيَا وَ مَا نَحْنُ بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا

نَمُوْتُ	وَ	نَحْيَا	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَبْعُوْثِيْنَ ﴿٣٧﴾	اِنْ	هُوَ (2)	اِلَّا
ہم مرتے ہیں	اور	جیتے ہیں	اور	نہیں	ہم	اٹھائے جانے والے	نہیں	وہ	مگر

ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم اٹھائے جانے والے نہیں ہیں ○ یہ تو صرف

رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا وَّ مَا نَحْنُ لَهٗ

رَجُلُ ِۨ افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	وَّ	مَا	نَحْنُ	لَهٗ
ایک آدمی اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	اور	نہیں	ہم	اس کا

ایک ایسا مرد ہے جس نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کا

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور انہیں جواب

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ رَبِّ انْصُرْنِيْ بِمَا

بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿٣٨﴾	قَالَ	رَبِّ	انْصُرْنِيْ	بِمَا
یقین کرنے والے	(رسول نے) عرض کی	اے میرے رب	مدد فرما میری	(اس) وجہ سے کہ

یقین کرنے والے نہیں ہیں ○ عرض کی: اے میرے رب! میری مدد فرما

كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾ قَالَ عَمَّا قَلِيْلٍ لَّيُصْبِحُنَّ نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾ ج

كَذَّبُوْنِ ﴿٣٩﴾	قَالَ	عَمَّا قَلِيْلٍ	لَّيُصْبِحُنَّ	نٰدِمِيْنَ ﴿٤٠﴾
انہوں نے جھٹلایا ہے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	تھوڑی (دیر) میں	ضرور وہ ہو جائیں گے	پچھتانے والے

کیونکہ انہوں نے مجھے جھٹلایا ہے ○ اللہ نے فرمایا: تھوڑی دیر میں یہ پچھتانے والے ہو جائیں گے ○

(1) ...... خود کو عقلِ کُل سمجھنا اور حق بات کو کسی صورت تسلیم نہ کرنا بد عقلی، نادانی اور کفار کا طرزِ عمل ہے۔ فی زمانہ ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو اپنی سوچ کے علاوہ کسی چیز کو صحیح ماننے پر تیار نہیں، یہاں تک کہ صحابہ و تابعین وسلف صالحین پر بھی اعتراض کرنے سے نہیں ڈرتے جبکہ دینی عقائد واعمال نیز دینی حلیے، علمائے دین اور عاملینِ دین پر اعتراض کرنا تو ایک فیشن بن چکا ہے، لیکن اتنا یاد رکھیں کہ مرنے کے بعد ایک دن خدا کو ان حرکتوں کا جواب دینا ہے۔ (2) ...... کافر سرداروں نے حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کہا کہ یہ ایک ایسا آدمی ہے جس نے خود کو اللہ تعالیٰ کا نبی بتا کر اور مرنے کے بعد زندہ ہونے کی خبر دے کر

قوم ثمود کی ہلاکت

فَاَخَذَتْهُمُ الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ فَجَعَلْنٰهُمْ غُثَآءً ۚ فَبُعْدًا

فَاَخَذَتْهُمُ	الصَّيْحَةُ بِالْحَقِّ	فَجَعَلْنٰهُمْ	غُثَآءً	فَبُعْدًا
تو پکڑ لیا انہیں	سچی چنگھاڑ (نے)	تو ہم نے بنادیا انہیں	سوکھی گھاس کوڑا	تو دوری ہو

توسچی چنگھاڑ نے انہیں پکڑ لیا تو ہم نے انہیں سوکھی گھاس کوڑا بنادیا تو ظالم لوگوں

مزید قوموں کی ہلاکت اور رسولوں کا اجمالی تذکرہ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾ ثُمَّ اَنْشَاْنَا مِنْۢ بَعْدِهِمْ قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾ؕ

لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۱﴾	ثُمَّ	اَنْشَاْنَا	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	قُرُوْنًا اٰخَرِيْنَ ﴿۴۲﴾
ظالم لوگوں کے لئے	پھر	ہم نے پیدا کیں	ان کے بعد	دوسری قومیں

کیلئے دوری ہو○ پھر ان کے بعد ہم نے دوسری بہت سی قومیں پیدا کیں○

مَا تَسْبِقُ مِنْ اُمَّةٍ اَجَلَهَا وَمَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾ؕ ثُمَّ اَرْسَلْنَا

مَا تَسْبِقُ	مِنْ اُمَّةٍ	اَجَلَهَا	وَ	مَا يَسْتَاْخِرُوْنَ ﴿۴۳﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا
پہلے نہیں جاتی	کوئی امت	اپنی مدت (سے)	اور	نہ وہ پیچھے رہتے ہیں	پھر	ہم نے بھیجے

کوئی امت اپنی مدت سے نہ پہلے جاتی ہے اور نہ وہ پیچھے رہتے ہیں○ پھر ہم نے لگاتار

رُسُلَنَا تَتْرَا ؕ كُلَّمَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ

رُسُلَنَا	تَتْرَا	كُلَّمَا	جَآءَ	اُمَّةً	رَّسُوْلُهَا	كَذَّبُوْهُ (1)
اپنے رسول	لگاتار	جب کبھی	آیا	کسی امت (کے پاس)	اس کا رسول	انہوں نے جھٹلایا اسے

اپنے رسول بھیجے۔ جب کبھی کسی امت کے پاس اس کا رسول آیا تو انہوں نے اسے جھٹلایا

فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ ۚ فَبُعْدًا

فَاَتْبَعْنَا	بَعْضَهُمْ	بَعْضًا	وَّ	جَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	فَبُعْدًا
تو ہم نے پیچھے کیا	ان کے بعض (کو)	بعض (کے)	اور	بناڈالا انہیں	داستانیں	تو دوری ہو

تو ہم نے ایک کو دوسرے سے ملادیا اور انہیں داستانیں بناڈالا تو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ عَزَّوَجَلَّ پر جھوٹ باندھا ہے اور ہم اس کی بات کا یقین کرنے والے نہیں ہیں۔

1 ...... یہاں تنبیہ کی گئی ہے کہ پہلی قوموں نے نبیوں کو جھٹلایا تو انہیں ہلاک کرکے قصے کہانیاں بنادیا گیا، محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرکے تمہارا ابھی کہیں یہی حال نہ ہو۔

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فرعون کی طرف جانا اور فرعونیوں کا تکبر

لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾ ثُمَّ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى وَ اَخَاهُ

لِّقَوْمٍ	لَّا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۴﴾	ثُمَّ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى	وَ	اَخَاهُ
(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان نہیں لاتے	پھر	ہم نے بھیجا	موسیٰ	اور	اس کے بھائی

ایمان نہ لانے والے دور ہوں ○ پھر ہم نے موسیٰ اور اس کے بھائی ہارون کو

هٰرُوْنَ ۙ بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ

هٰرُوْنَ	بِاٰيٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۵﴾ (1)	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَا۟ئِهٖ
ہارون (کو)	اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

اپنی آیتوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف

فرعونیوں کا متکبرانہ کلام اور جھٹلانا

فَاسْتَكْبَرُوْا وَ كَانُوْا قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾ ۚ فَقَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ

فَاسْتَكْبَرُوْا	وَ	كَانُوْا	قَوْمًا عَالِيْنَ ﴿۴۶﴾	فَقَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ
تو انہوں نے تکبر کیا	اور	وہ تھے	غلبہ پائے ہوئے لوگ	تو انہوں نے کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں

تو انہوں نے تکبر کیا اور وہ غلبہ پائے ہوئے لوگ تھے ○ تو کہنے لگے: کیا ہم اپنے جیسے

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا وَ قَوْمُهُمَا لَنَا عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾ ۚ

لِبَشَرَيْنِ مِثْلِنَا	وَ	قَوْمُهُمَا	لَنَا	عٰبِدُوْنَ ﴿۴۷﴾
اپنے جیسے دو آدمیوں پر	اور (حالانکہ)	ان دونوں کی قوم	ہماری	اطاعت گزار، خدمتگار (ہے)

دو آدمیوں پر ایمان لے آئیں حالانکہ ان کی قوم ہماری اطاعت گزار ہے ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم پر انعامِ الٰہی

فَكَذَّبُوْهُمَا فَكَانُوْا مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾ وَ لَقَدْ

فَكَذَّبُوْهُمَا	فَكَانُوْا	مِنَ الْمُهْلَكِيْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	لَقَدْ
تو انہوں نے جھٹلایا ان دونوں کو	تو ہو گئے	ہلاک کئے جانے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک

تو انہوں نے ان دونوں کو جھٹلایا تو ہلاک کئے جانے والوں میں سے ہو گئے ○ اور بیشک

(1)...... یہاں آیات سے مراد معجزات اور روشن دلیل سے مراد عصا ہے، یہ بھی اگرچہ معجزات میں داخل ہے لیکن بہت منفرد ہونے کی وجہ سے اسے جدا ذکر کیا گیا ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی والدہ کا اجمالی واقعہ

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ جَعَلْنَا

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	جَعَلْنَا
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تاکہ وہ (بنی اسرائیل)	ہدایت پا جائیں	اور	ہم نے بنا دیا

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تاکہ (بنی اسرائیل) ہدایت پا جائیں ○ اور ہم نے

ابْنَ مَرْیَمَ وَ اُمَّهٗۤ اٰیَةً وَّ اٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰى رَبْوَةٍ

ابْنَ مَرْیَمَ	وَ	اُمَّهٗۤ	اٰیَةً [1]	وَّ	اٰوَیْنٰهُمَاۤ	اِلٰى رَبْوَةٍ
مریم کے بیٹے	اور	اس (بیٹے) کی ماں (کو)	نشانی	اور	ٹھکانہ دیا انہیں	ایک بلند زمین کی طرف

مریم اور اس کے بیٹے کو نشانی بنا دیا اور انہیں ایک بلند،

رزقِ حلال اور نیک اعمال سے متعلق تمام رسولوں کو مشترکہ ہدایت

ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا

ذَاتِ قَرَارٍ	وَّ	مَعِیْنٍ ﴿۵۰﴾	یٰۤاَیُّهَا	الرُّسُلُ	كُلُوْا
ٹھہرنے کے لائق	اور	آنکھوں کے سامنے بہتے پانی (والی)	اے	رسولو	کھاؤ

رہائش کے قابل اور آنکھوں کے سامنے بہتے پانی والی سرزمین میں ٹھکانہ دیا ○ اے رسولو! پاکیزہ چیزیں

مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مِنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	اعْمَلُوْا [2]	صَالِحًا	اِنِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
پاکیزہ چیزوں سے	اور	عمل کرو	اچھا، نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

کھاؤ اور اچھا کام کرو، بیشک میں تمہارے کاموں کو

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی تھا

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾ ؕ وَ اِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّ اَنَا

عَلِیْمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	اِنَّ	هٰذِهٖۤ	اُمَّتُكُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً	وَّ	اَنَا
جاننے والا (ہوں)	اور	بیشک	یہ (اسلام)	تمہارا دین	ایک ہی دین (ہے)	اور	میں

جانتا ہوں ○ اور بیشک یہ تمہارا دین ایک ہی دین ہے اور میں

1 ...... حضرت مریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ انہیں کسی مرد نے نہ چھوا لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ان کے پیٹ میں حمل پیدا فرما دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا نشانی ہونا اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں بغیر باپ کے پیدا فرمایا، جھولے میں انہیں کلام کرنے کی طاقت دی اور ان کے دستِ اقدس سے پیدائشی اندھوں اور کوڑھ کے مریضوں کو شفا دی اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ 2 ...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جیسی بارگاہِ الٰہی کی مقرب ترین ہستیوں پر بھی عبادات فرض تھیں، لہٰذا کوئی شخص خواہ وہ کسی درجہ کا ہو عبادت سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔

دین سے متعلق اُمتوں کا رویہ

رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾ فَتَقَطَّعُوْۤا اَمْرَهُمْ بَیْنَهُمْ

رَبُّكُمْ	فَاتَّقُوْنِ ﴿۵۲﴾	فَتَقَطَّعُوْۤا	اَمْرَهُمْ	بَیْنَهُمْ
تمہارا رب (ہوں)	تو تم ڈرو مجھ سے	تو انہوں نے کاٹ کر ٹکڑے کر دیا	اپنا امر (دین)	اپنے درمیان

تمہارا رب ہوں تو مجھ سے ڈرو○ تو ان کی امتوں نے اپنے دین کو آپس میں

زُبُرًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾

زُبُرًا	كُلُّ حِزْبٍۭ	بِمَا	لَدَیْهِمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۵۳﴾
ٹکڑے ٹکڑے	تمام گروہ	(اس) پر جو	ان کے پاس (ہے)	خوش ہیں

ٹکڑے ٹکڑے کرلیا، ہر گروہ اس پر خوش ہے جو اس کے پاس ہے○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

کفار پر نعمتوں کی بہتات رضائے الٰہی کی دلیل نہیں

فَذَرْهُمْ فِیْ غَمْرَتِهِمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾ اَیَحْسَبُوْنَ

فَذَرْهُمْ	فِیْ غَمْرَتِهِمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۵۴﴾	اَیَحْسَبُوْنَ
تو تم چھوڑ دو انہیں	ان کی جہالت (گمراہی) میں	ایک مدت تک	کیا وہ گمان کررہے ہیں

تو تم انہیں ایک مدت تک ان کی گمراہی میں چھوڑ دو○ کیا یہ خیال کررہے ہیں

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾ لا نُسَارِعُ

اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ	مِنْ مَّالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۵۵﴾	نُسَارِعُ
کہ جس کے ساتھ ہم مدد کررہے ہیں ان کی	(یعنی) مال اور بیٹوں سے	(تو) ہم جلدی کررہے ہیں

کہ وہ جو ہم مال اور بیٹوں کے ساتھ ان کی مدد کررہے ہیں○ تو یہ ہم ان کیلئے

کامل ایمان والوں کی 5 صفات

لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ

لَهُمْ	فِی الْخَیْرٰتِ	بَلْ	لَّا یَشْعُرُوْنَ ﴿۵۶﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِیْنَ	هُمْ
ان کے لئے	بھلائیوں میں	بلکہ	انہیں خبر نہیں	بیشک	وہ لوگ جو	وہ

بھلائیوں میں جلدی کررہے ہیں؟ بلکہ انہیں خبر نہیں○ بیشک وہ جو

(1)...... کفار کے پاس مال اور اولاد کی کثرت اللہ تعالیٰ کے ان سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ڈھیل ہے۔ فی زمانہ کفار کی دنیوی علوم وفنون میں ترقی اور مال و دولت کی بہتات دیکھ بعض حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہے جبھی تو وہ اس قدر ترقی یافتہ ہیں۔ یہ غلط فہمی ہے ورنہ تو فرعون و نمرود کو بھی عذاب سے پہلے خدا کا پسندیدہ بندہ مان لینا چاہئے کہ یہ سب کچھ تو ان کے پاس بھی تھا تو جب وہ دنیوی ترقی کے باوجود خدا کے دشمن ہی تھے، پسندیدہ بندے نہیں تو آج کے کفار اسی ترقی و خوشحالی سے خدا کے پسندیدہ کیوں بن گئے۔

مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ

مِنْ خَشْيَةِ رَبِّهِمْ	مُّشْفِقُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ
اپنے رب کے خوف سے	ڈرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کی آیتوں پر

اپنے رب کے ڈر سے خوفزدہ ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کی آیتوں پر

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾ وَ الَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۸﴾	وَ	الَّذِيْنَ	هُمْ	بِرَبِّهِمْ	لَا يُشْرِكُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ
ایمان لاتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے ساتھ	(کسی کو) شریک نہیں کرتے	اور

ایمان لاتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے ساتھ (کسی کو) شریک نہیں کرتے ○ اور

الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ

الَّذِيْنَ	يُؤْتُوْنَ	مَاۤ	اٰتَوْا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	وَجِلَةٌ[1]
وہ لوگ جو	دیتے ہیں	جو کچھ	انہوں نے دیا	اور (جبکہ)	ان کے دل	ڈر رہے ہیں

وہ جنہوں نے جو کچھ دیا وہ اس حال میں دیتے ہیں کہ ان کے دل اس بات سے ڈر رہے ہیں

اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ

اَنَّهُمْ	اِلٰى رَبِّهِمْ	رٰجِعُوْنَ ﴿۶۰﴾	اُولٰٓئِكَ	يُسٰرِعُوْنَ
(اس سے) کہ وہ	اپنے رب کی طرف	لوٹنے والے (ہیں)	یہ لوگ	جلدی کرتے ہیں

کہ وہ اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں ○ یہ لوگ بھلائیوں میں

فِى الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾ وَ لَا نُكَلِّفُ

فِى الْخَيْرٰتِ	وَ	هُمْ	لَهَا	سٰبِقُوْنَ ﴿۶۱﴾	وَ	لَا نُكَلِّفُ
بھلائیوں میں	اور	وہی	ان کے لیے	آگے بڑھنے والے (ہیں)	اور	ہم بوجھ نہیں رکھتے

جلدی کرتے ہیں اور یہی بھلائیوں کی طرف سبقت لے جانے والے ہیں ○ اور ہم کسی جان پر

ایمان والوں کیلئے بشارت

1 ...... پہلے زمانے کے لوگ شب و روز عبادت میں گزارتے اور پھر بھی ڈرتے تھے کہ کہیں ان کے عمل نامقبول نہ ہو جائیں لیکن آج کی صورتِ حال ایسی ہے جیسی ایک روایت میں بیان کی گئی ہے۔ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں قرآنِ پاک ان کے دلوں میں ایسے پرانا ہو جائے گا جیسے بدن پر کپڑے پرانے ہو جاتے ہیں، ان کے تمام کام لالچ کی وجہ سے ہوں گے جس میں خوف نہیں ہو گا، اگر ان میں سے کوئی اچھا عمل کرے گا تو کہے گا یہ مقبول ہو گا اور اگر برائی کرے گا تو کہے گا میری بخشش ہو جائے گی۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۴۷۴)

نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا وَ لَدَيْنَا كِتٰبٌ

نَفْسًا	اِلَّا	وُسْعَهَا(1)	وَ	لَدَيْنَا	كِتٰبٌ
کسی جان (پر)	مگر	اس کی طاقت (کے مطابق)	اور	ہمارے پاس	ایک کتاب (ہے)

اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں رکھتے اور ہمارے پاس ایک کتاب ہے

کافروں کی قرآن مجید سے غفلت

يَّنْطِقُ بِالْحَقِّ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾ بَلْ قُلُوْبُهُمْ

يَّنْطِقُ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۶۲﴾	بَلْ	قُلُوْبُهُمْ
جو بیان کرتی ہے	حق	اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بلکہ	ان (کافروں) کے دل

جو حق بیان کرتی ہے اور ان پر ظلم نہ ہو گا ○ بلکہ کافروں کے دل

فِيْ غَمْرَةٍ مِّنْ هٰذَا وَ لَهُمْ اَعْمَالٌ مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فِيْ غَمْرَةٍ	مِّنْ هٰذَا	وَ	لَهُمْ	اَعْمَالٌ	مِّنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
غفلت میں (ہیں)	اس (قرآن) سے	اور	ان کے	کام	ان (مسلمانوں کے اعمال) کے علاوہ (ہیں)

اس قرآن سے غفلت میں ہیں اور کافروں کے کام ان اعمال کے علاوہ ہیں

مبتلائے عذاب کفار کی فریاد

هُمْ لَهَا عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَخَذْنَا مُتْرَفِيْهِمْ

هُمْ لَهَا	عٰمِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَخَذْنَا	مُتْرَفِيْهِمْ
جن کو وہ	کر رہے (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	ہم نے پکڑا	ان کے خوشحال لوگوں (کو)

جنہیں یہ کر رہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم نے ان کے خوشحال لوگوں کو عذاب میں

فریادِ کفار کا جواب

بِالْعَذَابِ اِذَا هُمْ يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾ؕ لَا تَجْـَٔرُوا الْيَوْمَ ۫ قف اِنَّكُمْ

بِالْعَذَابِ(2)	اِذَا	هُمْ	يَجْـَٔرُوْنَ ﴿۶۴﴾	لَا تَجْـَٔرُوا	الْيَوْمَ	اِنَّكُمْ
عذاب میں	(تو) جبھی	وہ	فریاد کرنے لگے	تم فریاد نہ کرو	آج	بیشک تم

پکڑا تو جبھی وہ فریاد کرنے لگے ○ آج فریاد نہ کرو، بیشک

1 ...... یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ہمیں عبادات و معاملات کے متعلق وہی احکام دیئے گئے ہیں جن پر ہم عمل کرسکتے ہیں۔ اپنی سستی اور کوتاہی کو اس حیلے کا ذریعہ نہ بنایا جائے کہ دینی احکام پر عمل کرنا آج کے زمانے میں بڑا مشکل ہے۔ 2 ...... یہاں عذاب سے مراد بدر کے دن قتل کیا جانا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے مراد فاقوں اور بھوک کی وہ مصیبت ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعا سے ان پر مسلط کی گئی اور اس کی وجہ سے ان کی حالت یہاں تک پہنچ گئی تھی کہ وہ کتے اور مردار تک کھا گئے۔

مِّنَّا لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾ قَدْ كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ

مِّنَّا	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿۶۵﴾	قَدْ	كَانَتْ اٰيٰتِيْ تُتْلٰى	عَلَيْكُمْ
ہماری طرف سے	تمہاری مدد نہیں کی جائے گی	بیشک	میری آیتیں پڑھی جاتی تھیں	تم پر

ہماری طرف سے تمہاری مدد نہیں کی جائے گی ○ بیشک میری آیات کی تمہارے سامنے تلاوت کی جاتی تھی

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾ مُسْتَكْبِرِيْنَ ۖ بِهٖ

فَكُنْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُوْنَ ﴿۶۶﴾	مُسْتَكْبِرِيْنَ	بِهٖ
توتم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹ جاتے تھے	تکبر کرتے	اس (خانہ کعبہ کی خدمت) پر

توتم اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پلٹتے تھے ○ خانہ کعبہ کی خدمت پر ڈینگیں مارتے،

سٰمِرًا تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا

سٰمِرًا	تَهْجُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	اَفَلَمْ يَدَّبَّرُوا
رات کو الٹی سیدھی باتیں کرتے	(حق کو) چھوڑتے ہوئے	تو کیا اُنہوں نے غور وفکر نہیں کیا

رات کو الٹی سیدھی باتیں ہانکتے، (حق کو) چھوڑتے ہوئے ○ کیا اُنہوں نے قرآن میں

الْقَوْلَ اَمْ جَآءَهُمْ مَّا لَمْ يَاْتِ اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾

الْقَوْلَ	اَمْ	جَآءَهُمْ	مَّا	لَمْ يَاْتِ	اٰبَآءَهُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۶۸﴾ (1)
بات (یعنی قرآن میں)	یا	آیا ان کے پاس	وہ جو	نہ آیا تھا	ان کے پہلے باپ دادا (کے پاس)

غور و فکر نہیں کیا؟ یا کیااُن کے پاس وہ آیا جو اُن کے باپ دادا کے پاس نہ آیا تھا؟ ○

اَمْ لَمْ يَعْرِفُوْا رَسُوْلَهُمْ فَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾ اَمْ

اَمْ	لَمْ يَعْرِفُوْا	رَسُوْلَهُمْ	فَهُمْ	لَهٗ	مُنْكِرُوْنَ ﴿۶۹﴾	اَمْ
یا	انہوں نے نہیں پہچانا	اپنے رسول (کو)	تو وہ	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	یا

یا کیا اُنہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے؟ تو وہ اس کا انکار کر رہے ہیں ○ یا

اتباعِ حق سے اعراض کرنے پر کفار کو زجر و ملامت

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف نسبتِ جنون کی تردید

انکارِ رسالت میں کفار کی ہٹ دھرمی

(1)...... یعنی رسول کا تشریف لانا ایسی نرالی بات نہیں ہے جو کبھی پہلے زمانے میں ہوئی ہی نہ ہو جس کی بنا پر کفار یہ کہہ کر ایمان لانے سے انکار کردیں کہ ہمیں خبر ہی نہ تھی کہ رسول بھی آیا کرتے ہیں۔ اگر کبھی پہلے کوئی رسول آیا ہوتا اور ہم نے اس کا تذکرہ سنا ہوتا تو ہم کیوں اس رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ مانتے۔

يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ ؕ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَ

يَقُوْلُوْنَ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلْ	جَآءَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ
وہ کہتے ہیں	اس (رسول) پر	جنون (طاری ہے)	بلکہ	وہ آیا ان کے پاس	حق کے ساتھ	اور

وہ کہتے ہیں کہ اس رسول پر جنون طاری ہے بلکہ وہ تو ان کے پاس حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں اور

اَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَوِ اتَّبَعَ الْحَقُّ

اَكْثَرُهُمْ	لِلْحَقِّ	كٰرِهُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	لَوِ	اتَّبَعَ	الْحَقُّ
ان (کافروں) میں اکثر	حق کو	ناپسند کرنے والے (ہیں)	اور	اگر	پیروی کرتا	حق

ان کافروں میں اکثر حق کو ناپسند کرنے والے ہیں ○ اور اگر حق ان کی خواہشوں کی

اَهْوَآءَهُمْ لَفَسَدَتِ السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ

اَهْوَآءَهُمْ (1)	لَفَسَدَتِ	السَّمٰوٰتُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَنْ
ان کی خواہشات (کی)	(تو) ضرور تباہ ہو جاتے	آسمان	اور	زمین	اور	جو کوئی

پیروی کرتا تو ضرور آسمان اور زمین اور جو کوئی

فِيْهِنَّ ؕ بَلْ اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ فَهُمْ عَنْ ذِكْرِهِمْ

فِيْهِنَّ	بَلْ	اَتَيْنٰهُمْ بِذِكْرِهِمْ	فَهُمْ	عَنْ ذِكْرِهِمْ
ان میں (ہیں)	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس ان کی نصیحت	تو وہ	اپنی نصیحت (ہی) سے

ان میں ہیں سب تباہ ہو جاتے بلکہ ہم تو ان کے پاس ان کی نصیحت لائے ہیں تو وہ اپنی نصیحت ہی سے

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾ ؕ اَمْ تَسْـَٔلُهُمْ خَرْجًا فَخَرَاجُ رَبِّكَ

مُّعْرِضُوْنَ ﴿۷۱﴾	اَمْ	تَسْـَٔلُهُمْ	خَرْجًا	فَخَرَاجُ رَبِّكَ
منہ پھیرے ہوئے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے	کچھ اجرت	تو تمہارے رب کا اجر

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ کیا تم ان سے کچھ اجرت مانگتے ہو؟ تو تمہارے رب کا اجر

قرآن خواہشاتِ کفار کے تابع نہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کمالِ اخلاص

1 ...... یعنی اگر قرآن پاک میں کفار کی خواہشات و نظریات کے مطابق مضامین ہوتے جیسے ایک سے زیادہ خدا ہونا وغیرہ، تو کائنات کا نظام تباہ ہو کر رہ جاتا کیونکہ قرآن مجید سچی کتاب ہے اور اس میں جو چیز مذکور ہے وہ حقیقت بھی ہے، اب اگر قرآن میں دو خدا لکھے ہوتے تو حقیقت میں بھی دو ہوتے لیکن اگر ایسا ہوتا اور ہر خدا کا حکم دوسرے کے مختلف ہوتا تو اب اگر سب کے ارادے ایک ہی وقت میں پورے ہوتے تو ساری کائنات تباہ ہو جاتی۔ خلاصہ یہ کہ قرآن حق کے بیان اور نصیحت پر مشتمل ہے لہٰذا جو اس میں مذکور ہے اسی کو تسلیم کیا جائے۔

صراطِ مستقیم کے داعی

خَيْرٌ ۖ وَّهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّكَ

خَيْرٌ	وَّ	هُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِنَّكَ
سب سے بہتر (ہے)	اور	وہ	سب سے بہتر روزی دینے والا (ہے)	اور	بیشک تم

سب سے بہتر ہے اور وہ سب سے بہتر روزی دینے والا ہے ○ اور بیشک تم

سیدھی راہ سے کنارہ کش لوگ

لَتَدْعُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾ وَاِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ

لَتَدْعُوْهُمْ	اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ	الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ
ضرور بلاتے ہو انہیں	سیدھے راستے کی طرف	اور	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے

انہیں سیدھی راہ کی طرف بلاتے ہو ○ اور بیشک جو آخرت پر

مصیبت ٹلنے کے بعد کفار کا عناد و سرکشی

بِالْاٰخِرَةِ عَنِ الصِّرَاطِ لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَلَوْ رَحِمْنٰهُمْ وَ

بِالْاٰخِرَةِ[1]	عَنِ الصِّرَاطِ	لَنٰكِبُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَوْ	رَحِمْنٰهُمْ	وَ
آخرت پر	(سیدھی) راہ سے	ضرور کترائے ہوئے (ہیں)	اور	اگر	ہم رحم فرماتے ان پر	اور

ایمان نہیں لاتے وہ ضرور سیدھی راہ سے کترائے ہوئے ہیں ○ اور اگر ہم ان پر رحم فرماتے اور

كَشَفْنَا مَا بِهِمْ مِّنْ ضُرٍّ لَّلَجُّوْا فِيْ طُغْيَانِهِمْ

كَشَفْنَا	مَا	بِهِمْ	مِّنْ ضُرٍّ	لَّلَجُّوْا	فِيْ طُغْيَانِهِمْ
ٹال دیتے	جو	ان پر (پڑی تھی)	مصیبت	(تو) ضرور ڈھیٹ پن کرتے	اپنی سرکشی میں

جو مصیبت ان پر پڑی تھی وہ ٹال دیتے تو یہ اپنی سرکشی میں بھٹکتے ہوئے

مصیبت کے موقع پر کفار کی اطاعتِ الٰہی سے روگردانی

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَلَقَدْ اَخَذْنٰهُمْ بِالْعَذَابِ فَمَا اسْتَكَانُوْا

يَعْمَهُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَخَذْنٰهُمْ	بِالْعَذَابِ	فَمَا اسْتَكَانُوْا
بھٹکتے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب میں	تو نہ وہ جھکے

ضرور ڈھیٹ پن کرتے ○ اور بیشک ہم نے انہیں عذاب میں گرفتار کر دیا تو وہ نہ تب اپنے رب کے حضور

[1]...... آخرت پر ایمان اور قیامت کی ہولناکیوں کا خوف راہِ حق تلاش کرنے اور اس پر چلنے کا بہت مضبوط ذریعہ ہے۔ جس کے دل سے قیامت کا خوف نکل گیا اس کا سیدھے راستے پر چلنا ممکن نہیں۔ سلف صالحین قیامت سے بہت ڈرتے تھے، مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے سورۂ ''اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ'' کی تلاوت فرمائی (جس میں قیامت کی ہولناکیوں کا ذکر ہے) جب اس آیت ''وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ'' (اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے) پر پہنچے تو (غلبۂ خوف کی وجہ سے) بیہوش ہو کر گر پڑے۔ (احیاء علوم الدین، ۴/۲۲۶)

مبتلائے عذاب کفار کی ناامیدی

لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾ حَتّٰۤى اِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ

لِرَبِّهِمْ	وَ	مَا يَتَضَرَّعُوْنَ ﴿٧٦﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	فَتَحْنَا	عَلَيْهِمْ
اپنے رب کے حضور	اور	نہ (اب) عاجزی کر رہے ہیں	یہاں تک کہ	جب	ہم کھولتے ہیں	ان پر

جھکے اور نہ ہی (اب) عاجزی کر رہے ہیں ○ یہاں تک کہ جب ہم اُن پر کسی سخت عذاب والا

اعضاء کی نعمتیں اور مخلوق کی ناشکری

ع ۲۷ ۴

بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ اِذَا هُمْ فِيْهِ مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾ ع وَهُوَ

بَابًا	ذَا عَذَابٍ شَدِيْدٍ	اِذَا	هُمْ	فِيْهِ	مُبْلِسُوْنَ ﴿٧٧﴾	وَ	هُوَ
دروازہ	کسی سخت عذاب والا	(تو) اس وقت	وہ	اس میں	ناامید ہونے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

دروازہ کھولتے ہیں تو اس وقت وہ اس میں ناامید پڑے ہوتے ہیں ○ اور وہی ہے

الَّذِيْۤ اَنْشَاَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا

الَّذِيْۤ	اَنْشَاَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِيْلًا مَّا
جس نے	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت ہی کم

جس نے تمہارے لیے کان اور آنکھیں اور دل بنائے، تم بہت ہی کم

وقوعِ قیامت کی طرف اشارہ

تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ وَهُوَ الَّذِيْ ذَرَاَكُمْ فِي الْاَرْضِ وَاِلَيْهِ

تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٨﴾ (1)	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	ذَرَاَكُمْ	فِي الْاَرْضِ	وَ	اِلَيْهِ
تم شکر ادا کرتے ہو	اور	وہی (ہے)	جس نے	پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف

شکر ادا کرتے ہو ○ اور وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَهُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَ

تُحْشَرُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ	وَ	يُمِيْتُ	وَ
تمہیں اٹھایا جائے گا	اور	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور	موت دیتا ہے	اور

تمہیں اٹھایا جائے گا ○ اور وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے،

(1)...... کانوں کی تخلیق کا ایک مقصد حق سن کر ہدایت پانا ہے اور آنکھوں کا ایک مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت پر دلالت کرنے والی نشانیوں کا مشاہدہ کیا جائے اور دلوں کی تخلیق کا ایک مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں میں غور وفکر کیا جائے۔ اب جس نے ان نعمتوں کو ان کے مقصد میں استعمال نہ کیا تو اس نے ناشکری کی اور حقیقت یہی ہے کہ لوگ بہت کم شکر ادا کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے صبح کے وقت یہ کہا ”اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ“ تو اس نے اپنے دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ایسا کہا تو اس نے اپنی رات کا شکر ادا کر دیا۔ (سنن ابو داؤد، ۴/۴۱۳، الحدیث: ۵۰۷۳)

انکارِ قیامت میں کفار کا حال

لَهُ اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٨٠ بَلْ قَالُوْا

لَهُ	اخْتِلَافُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ۝٨٠	بَلْ	قَالُوْا
اسی کے لئے (ہے)	رات اور دن کا تبدیل ہونا	تو کیا تم سمجھتے نہیں	بلکہ	انہوں نے کہا

رات اور دن کا تبدیل ہونا اسی کے اختیار میں ہے۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟ ۝ بلکہ انہوں نے وہی بات

مِثْلَ مَا قَالَ الْاَوَّلُوْنَ ۝٨١ قَالُوْٓا ءَاِذَا مِتْنَا

مِثْلَ	مَا	قَالَ	الْاَوَّلُوْنَ ۝٨١	قَالُوْٓا	ءَاِذَا	مِتْنَا
(اس کے) جیسا	جو	کہتے تھے	پہلے لوگ	انہوں نے کہا تھا	کیا جب	ہم مر جائیں گے

کہی جو پہلے والے کہتے تھے ۝ انہوں نے کہا تھا: کیا جب ہم مر جائیں گے

وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٨٢ لَقَدْ

وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝٨٢	لَقَدْ
اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	ضرور بیشک

اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا پھر ہم اٹھائے جائیں گے ؟ ۝ بیشک

وُعِدْنَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا هٰذَا مِنْ قَبْلُ اِنْ هٰذَآ اِلَّآ

وُعِدْنَا	نَحْنُ	وَ	اٰبَآؤُنَا	هٰذَا	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّآ
وعدہ دیا گیا	ہمیں	اور	ہمارے باپ دادا (کو)	یہ	(اس سے) پہلے	نہیں	یہ	مگر

ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ دادا کو یہ وعدہ دیا گیا، یہ تو صرف

کفار مکہ کو کفر کی قطعاً نہیں مگر اور حقیقت حال کا بیان

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨٣ قُلْ لِّمَنِ الْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهَآ اِنْ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝٨٣ (1)	قُلْ	لِّمَنِ الْاَرْضُ	وَ	مَنْ	فِيْهَآ	اِنْ
پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں	تم کہو	کس کی ہے زمین	اور	جو کچھ	اس میں (ہے)	اگر

پہلے لوگوں کی جھوٹی داستانیں ہیں ۝ تم فرماؤ: زمین اور جو کچھ اس میں ہے وہ سب کس کا ہے ؟ اگر

1 ...... کفارِ مکہ گزشتہ قوموں میں انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور پھر قوموں کے کفر و انکار پر عذابِ الٰہی سے ان کی ہلاکت کا حال اچھی طرح جانتے تھے۔ انہوں نے آباؤ اجداد کے انکار کو پیشِ نظر رکھا اور اس کی تو پیروی کی لیکن ان کے انجام کو نظر انداز کر دیا۔ وجہ یہ کہ جب انسان میں ضد پیدا ہو جائے تو پڑھا لکھا، سمجھدار اور تاریخ و حالات سے باخبر آدمی بھی حق ماننے اور عبرت و نصیحت حاصل کرنے سے آنکھیں بند کر لیتا اور اپنی تمام صلاحیتوں کو باطل کی طرف ہی لگا دیتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾

كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۴﴾	سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ	قُلْ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۸۵﴾
تم جانتے ہو	اب وہ کہیں گے	اللہ کا	تم کہو	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تم جانتے ہو○ اب کہیں گے کہ اللہ کا۔ تم فرماؤ: تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○

قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾

قُلْ	مَنْ	رَبُّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ	وَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿۸۶﴾
تم کہو	کون (ہے)	ساتوں آسمانوں کا مالک	اور	عرشِ عظیم کا مالک

تم فرماؤ: ساتوں آسمانوں کا مالک اور عرشِ عظیم کا مالک کون ہے ؟○

سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ قُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ قُلْ

سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ	قُلْ	اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۸۷﴾ (1)	قُلْ
اب وہ کہیں گے	(یہ سب) اللہ ہی کا (ہے)	تم کہو	تو کیا تم ڈرتے نہیں	تم کہو

اب کہیں گے: یہ سب اللہ ہی کا ہے۔ تم فرماؤ: تو کیا تم ڈرتے نہیں ؟○ تم فرماؤ:

مَنْۢ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّ هُوَ يُجِيْرُ وَ لَا يُجَارُ

مَنْۢ بِيَدِهٖ	مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ	وَّ	هُوَ	يُجِيْرُ	وَ	لَا يُجَارُ
کس کے ہاتھ میں (ہے)	ہر چیز کی ملکیت، قبضہ	اور	وہ	پناہ دیتا ہے	اور	پناہ نہیں دی جاسکتی

ہر چیز کی ملکیت کس کے ہاتھ میں ہے ؟ اور وہ پناہ دیتا ہے اور اس کے خلاف

عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾ سَيَقُوْلُوْنَ لِلّٰهِ ؕ

عَلَيْهِ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۸﴾	سَيَقُوْلُوْنَ	لِلّٰهِ
اس کے خلاف	اگر	تم جانتے ہو (تو جواب دو)	اب وہ کہیں گے	(یہ ملکیت) اللہ ہی کیلئے (ہے)

پناہ نہیں دی جاسکتی، اگر تمہیں علم ہے○ اب کہیں گے: یہ (ملکیت) اللہ ہی کیلئے ہے۔

(1)...... یہاں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل میں غور و فکر کرنے کا پہلے اور اس کی نافرمانی سے بچنے کا بعد میں ذکر کیا گیا، اس میں حکمت یہ ہے کہ ان دلائل میں غور و فکر سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گی اور معرفت خوفِ خدا تک لیجائے گی۔ معلوم ہوا کہ کائنات اور مخلوقات میں غور و فکر کرتے رہنا چاہئے تاکہ دل معرفتِ خداوندی سے لبریز ہوں اور اس سے خوفِ خدا پیدا ہو جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے ہمیں روکے۔

اللہ تعالیٰ اولاد اور شریک سے پاک ہے

قُلْ فَاَنّٰى تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾ بَلْ اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ وَ اِنَّهُمْ

قُلْ	فَاَنّٰى	تُسْحَرُوْنَ ﴿۸۹﴾	بَلْ	اَتَیْنٰهُمْ بِالْحَقِّ	وَ	اِنَّهُمْ
تم کہو	تو کیسے	جادو کے فریب میں پڑے ہو	بلکہ	ہم لائے ان کے پاس حق	اور	بیشک وہ

تم فرماؤ: تو کیسے جادو کے فریب میں پڑے ہو؟ ○ بلکہ ہم ان کے پاس حق لائے اور وہ بیشک

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾ مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ

لَكٰذِبُوْنَ ﴿۹۰﴾	مَا اتَّخَذَ	اللّٰهُ	مِنْ وَّلَدٍ (1)	وَّ	مَا كَانَ
ضرور جھوٹے (ہیں)	نہ بنایا، اختیار نہ کیا	اللہ (نے)	(اپنا) کوئی بچہ	اور	نہیں ہے

جھوٹے ہیں ○ اللہ نے کوئی بچہ اختیار نہ کیا اور نہ اس کے ساتھ

مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا

مَعَهٗ	مِنْ اِلٰهٍ	اِذًا	لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا
اس کے ساتھ	کوئی (دوسرا) معبود	(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور لے جاتا ہر معبود جو

کوئی دوسرا معبود ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ہر معبود

خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

خَلَقَ	وَ	لَعَلَا	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
اس نے پیدا کیا	اور	ضرور بڑائی، غلبہ چاہتے	ان کے بعض	بعض پر	اللہ پاک ہے

اپنی مخلوق لے جاتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر بڑائی و غلبہ چاہتا۔ اللہ ان باتوں سے

عظمت و شانِ الٰہی

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾ عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَتَعٰلٰى عَمَّا

عَمَّا	یَصِفُوْنَ ﴿۹۱﴾	عٰلِمِ الْغَیْبِ (2) وَ الشَّهَادَةِ	فَتَعٰلٰى	عَمَّا
(اس) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کو جاننے والا	تو وہ بلند ہے	(اس) سے جو

پاک ہے جو یہ بیان کرتے ہیں ○ (وہ اللہ) ہر پوشیدہ اور ظاہر بات کا جاننے والا ہے تو وہ اس سے بلند ہے جو

1 ...... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے کیونکہ اولاد اپنے والدین کی جنس سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نوع اور جنس سے پاک ہے۔ یونہی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے، اگر بالفرض کوئی دوسرا خدا ہوتا تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ ہر معبود اپنی مخلوق کو جدا کرلیتا اور اسے دوسرے کے اختیار میں نہ چھوڑتا اور ضرور ان میں سے ایک دوسرے پر غلبہ پانا چاہتا تو ایسی صورت میں کائنات کے نظام کی تباہی یقینی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دو خدا ہونا باطل ہے، خدا ایک ہی ہے اور ہر چیز اسی کے اختیار میں ہے۔ 2 ...... قرآن سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم اپنے پیارے بندوں کو عطا فرمایا ہے لیکن اس کے باوجود خاص لفظ ”عالمُ الغیب“ اللہ تعالیٰ کی

ع ٥ ٥ ٥

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی اور اظہار بندگی

يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾ ع قُلْ رَّبِّ اِمَّا تُرِيَنِّيْ مَا

يُشْرِكُوْنَ ﴿٩٢﴾	قُلْ	رَّبِّ	اِمَّا	تُرِيَنِّيْ	مَا
وہ شریک ٹھہراتے ہیں	تم عرض کرو	اے میرے رب	اگر	تو دکھادے مجھے	(وہ) جس کا

یہ شریک ٹھہراتے ہیں ○ تم عرض کرو: اے میرے رب! اگر تو مجھے وہ دکھادے جس کا

نزولِ عذاب پر قدرتِ الٰہی

يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِيْ فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ وَ

يُوْعَدُوْنَ ﴿٩٣﴾	رَبِّ	فَلَا تَجْعَلْنِيْ	فِي الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٩٤﴾ (1)	وَ
انہیں وعدہ دیا جاتا ہے	اے میرے رب	تو تو (شامل) نہ کرنا مجھے	ظالم لوگوں میں	اور

ان سے وعدہ کیا جاتا ہے ○ تو اے میرے رب! مجھے ان ظالموں میں (شامل) نہ کرنا ○ اور

اِنَّا عَلٰۤى اَنْ نُّرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ

اِنَّا	عَلٰۤى	اَنْ	نُّرِيَكَ	مَا	نَعِدُهُمْ
بیشک ہم	(اس) پر	کہ	دکھادیں تجھے	جس کا	ہم وعدہ دے رہے ہیں انہیں

بیشک ہم اس پر قادر ہیں کہ تمہیں وہ دکھادیں جس کا

برائی کو بھلائی سے دور کرنے کی تعلیم

لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾ اِدْفَعْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ السَّيِّئَةَ ط

لَقٰدِرُوْنَ ﴿٩٥﴾	اِدْفَعْ (2)	بِالَّتِيْ	هِيَ	اَحْسَنُ	السَّيِّئَةَ
ضرور قادر (ہیں)	تم دور کرو	(اس کے) ذریعے جو	وہ	سب سے اچھی بھلائی (ہے)	برائی (کو)

ہم انہیں وعدہ دے رہے ہیں ○ سب سے اچھی بھلائی سے برائی کو دفع کرو۔

شیطان کے وسوسوں اور اس کی رسائی سے پناہ مانگنے کی دعا

نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾ وَقُلْ رَّبِّ

نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَصِفُوْنَ ﴿٩٦﴾	وَ	قُلْ	رَّبِّ
ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور	تم عرض کرو	اے میرے رب

ہم خوب جانتے ہیں جو باتیں یہ کررہے ہیں ○ اور تم عرض کرو: اے میرے رب!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صفتِ خاصہ ہے، یہ کسی دوسرے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے۔ 1 ...... یقیناً اللہ تعالیٰ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کفار کا ساتھی نہ بنائے گا، اس کے باوجود آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس طرح دعا فرمانا، عاجزی اور بندگی کے اظہار نیز امت کی تعلیم کیلئے ہے۔ 2 ...... مفسرین نے اس خوبصورت جملے کے بہت سے معنی بیان کئے ہیں، ان میں ایک یہ ہے کہ برا سلوک کرنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرکے ان کی برائی کو دور کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پاکیزہ سیرت میں اس کی بے شمار مثالیں موجود ہیں۔ اگر لوگ اس پر عمل کریں تو معاشرہ خوشگوار اور پرسکون ہوجائے۔ آیت کے دوسرے معانی یہ ہیں کہ شرک کو توحید

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

موت کے وقت کافر کا سوال اور اسے جواب

اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ وَ اَعُوْذُبِكَ

بِكَ	اَعُوْذُ	وَ	مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۹۷﴾ (1)	بِكَ	اَعُوْذُ
تیری	میں پناہ مانگتا ہوں	اور	شیطانوں کے وسوسوں سے	تیری	میں پناہ مانگتا ہوں

میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں ○ اور اے میرے رب! میں تیری

رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَ

جَآءَ	اِذَا	حَتّٰۤى	يَّحْضُرُوْنِ ﴿۹۸﴾	اَنْ	رَبِّ
آتی ہے	جب	یہاں تک کہ	وہ آئیں میرے پاس	(اس سے) کہ	اے میرے رب

پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ وہ شیطان میرے پاس آئیں ○ یہاں تک کہ جب ان میں کسی کو

اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾

ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾	رَبِّ	قَالَ	الْمَوْتُ	اَحَدَهُمُ
واپس لوٹا دے مجھے	اے میرے رب	(تو) کہتا ہے	موت	ان میں کسی ایک (کو)

موت آتی ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے رب! مجھے واپس لوٹا دے ○

لَعَلِّیْۤ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ

تَرَكْتُ	فِيْمَا	صَالِحًا (2)	اَعْمَلُ	لَعَلِّیْۤ
میں چھوڑ آیا ہوں	(اس دنیا) میں جسے	نیک	عمل کرلوں	شاید میں

جس دنیا کو میں نے چھوڑ دیا ہے شاید اب میں اس میں کچھ نیک عمل کرلوں۔

کافر کے سوال کی حیثیت اور دنیا میں واپسی سے مانع

كَلَّا ؕ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآىٕلُهَا ؕ وَ مِنْ وَّرَآىٕهِمْ

مِنْ وَّرَآىٕهِمْ	وَ	قَآىٕلُهَا	هُوَ	كَلِمَةٌ	اِنَّهَا	كَلَّا
ان کے آگے	اور	کہہ رہا ہے اسے	وہ	ایک بات (ہے)	بیشک وہ	ہرگز نہیں

ہرگز نہیں! یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہہ رہا ہے اور ان کے آگے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے، کفر کو ایمان سے اور نافرمانی کو فرمانبر داری سے دور کرو۔ 1 ...... رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم شیطان کے اثرات سے محفوظ ہیں حتی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قرین شیطان بھی مسلمان ہو گیا تھا جیسا کہ مسلم شریف میں ہے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان مسلط کر دیا گیا ہے، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے ساتھ بھی؟ ارشاد فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری مدد فرمائی اور وہ مسلمان ہو گیا اور وہ مجھے خیر کے سوا کوئی بات نہیں کہتا۔ (مسلم، ص ۱۵۱۲، الحدیث: ۶۹ (۲۸۱۴))

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بروزِ قیامت نسبی تعلقات کا اختتام اور نفسی نفسی کا عالم

بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾ فَاِذَا

بَرْزَخٌ[1]	اِلٰى يَوْمِ	يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾	فَاِذَا
ایک رکاوٹ (ہے)	(اس) دن تک	(جس دن) وہ اٹھائے جائیں گے	تو جب

ایک رکاوٹ ہے اس دن تک جس دن وہ اٹھائے جائیں گے ○ تو جب

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَاۤ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ

نُفِخَ	فِي الصُّوْرِ	فَلَاۤ	اَنْسَابَ[2]	بَيْنَهُمْ
پھونک ماری جائے گی	صُور میں	تو نہ (رہیں گے)	رشتے	ان کے درمیان

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو نہ ان کے درمیان رشتے رہیں گے

بھاری اور ہلکے پلڑے والوں کا حال

يَوْمَىٕذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾ فَمَنْ ثَقُلَتْ

يَوْمَىٕذٍ	وَّ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۱۰۱﴾	فَمَنْ	ثَقُلَتْ
اس دن	اور	نہ وہ ایک دوسرے سے پوچھیں گے	تو وہ شخص جو	بھاری ہوں گے

اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے ○ تو جن کے پلڑے

مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾ وَمَنْ

مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰۲﴾	وَ	مَنْ
اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہوں گے)	اور	وہ شخص جو

بھاری ہوں گے تو وہی کامیاب ہونے والے ہوں گے ○ اور جن کے

خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓىٕكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْۤا

خَفَّتْ	مَوَازِيْنُهٗ	فَاُولٰٓىٕكَ	الَّذِيْنَ	خَسِرُوْۤا
ہلکے ہوں گے	اس کے پلڑے	تو یہ لوگ	وہ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا

پلڑے ہلکے ہوں گے تو یہ وہی ہوں گے جنہوں نے اپنی جانوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا شیطان سے پناہ مانگنا حکمِ الٰہی پر عمل اور امت کی تعلیم کے لئے تھا۔ (2)...... کافر ایمان و عبادت اور اعمالِ صالحہ کیلئے دنیا میں لوٹنے کی دعا، تمنا اور فریاد کرے گا لیکن یہ بھی ثابت ہے کہ بے عمل مسلمان بھی نیک اعمال کے لئے دنیا میں لوٹائے جانے کا سوال کریں گے، لہٰذا اس پچھتاوے سے بچنے کیلئے آج زندگی کی مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے نماز، عبادت، حقوقُ العباد، حسنِ اخلاق وغیرہا سب چیزوں کو اپنی زندگی میں شامل کر لینا چاہئے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) (1)...... برزخ کا لفظی معنی ہے دو چیزوں کے درمیان کی حد، روک، حائل۔ اصطلاح میں موت سے حشر تک کے عالم کو برزخ کہتے ہیں۔ (2)...... قیامت میں نسب کے سبب نفع پہنچانا یا حاصل کرنا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

عذابِ کفار کی کیفیت اور انہیں ڈانٹ ڈپٹ

اَنْفُسَهُمْ فِیْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾ ج تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ

اَنْفُسَهُمْ	فِیْ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۰۳﴾	تَلْفَحُ	وُجُوْهَهُمُ
اپنی جانوں (کو)	(وہ) جہنم میں	ہمیشہ رہنے والے (ہوں گے)	جھلس دے گی	ان کے چہروں (کو)

نقصان میں ڈالا، (وہ) ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ○ ان کے چہروں کو آگ

النَّارُ وَ هُمْ فِیْهَا كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی

النَّارُ	وَ	هُمْ	فِیْهَا	كٰلِحُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ [1]	اَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی
آگ	اور	وہ	اس میں	منہ چڑائے (ہوں گے)	کیا میری آیتیں نہیں پڑھی جاتی تھیں

جلادے گی اور وہ اس میں منہ چڑائے ہوں گے ○ کیا تم پر میری آیتیں

جہنم میں کفار کا اقرار اور فریاد

عَلَیْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾ قَالُوْا رَبَّنَا

عَلَیْكُمْ	فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۰۵﴾	قَالُوْا	رَبَّنَا
تم پر	تو تم انہیں جھٹلاتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

نہ پڑھی جاتی تھیں؟ تو تم انہیں جھٹلاتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَ كُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾

غَلَبَتْ	عَلَیْنَا	شِقْوَتُنَا	وَ	كُنَّا	قَوْمًا ضَآلِّیْنَ ﴿۱۰۶﴾
غالب آئی	ہم پر	ہماری بدبختی	اور	ہم تھے	گمراہ لوگ

ہم پر ہماری بدبختی غالب آئی اور ہم گمراہ لوگ تھے ○

رَبَّنَاۤ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا

رَبَّنَاۤ	اَخْرِجْنَا	مِنْهَا	فَاِنْ	عُدْنَا
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	اس (دوزخ) سے	پھر اگر	ہم لوٹیں (برے اعمال کی طرف)

اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم ویسے ہی کریں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سب ختم ہو جائے گا، سوائے حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے نسب کے، کیونکہ یہ قیامت کے دن مومن سادات کو کام آئے گا، جیسا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "ان لوگوں کا کیا حال ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی۔ ہر تعلق اور رشتہ قیامت میں منقطع ہو جائے گا مگر میرا رشتہ اور تعلق (منقطع نہ ہو گا) کیونکہ وہ دنیا و آخرت میں جڑا ہوا ہے۔ (مجمع الزوائد، ۸/۳۹۸، الحدیث: ۱۳۸۲۷)

[1] ..... اس عذاب کی تفصیل حدیث پاک میں یہ بیان ہوئی کہ "آگ انہیں بھون ڈالے گی اور اوپر کا ہونٹ سکڑ کر آدھے سر تک پہنچ جائے گا اور نیچے کا ہونٹ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فریادِ کفار کا جواب

فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾ قَالَ اخْسَــٴُـوْا فِيْهَا وَ

فَاِنَّا	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۰۷﴾	قَالَ	اخْسَــٴُـوْا	فِيْهَا	وَ
تو بیشک ہم	ظلم کرنے والے (ہوں گے)	(اللہ) فرمائے گا	دھتکارے پڑے رہو	اس (جہنم) میں	اور

تو بیشک ہم ظالم ہوں گے ○ اللہ فرمائے گا: دھتکارے ہوئے جہنم میں پڑے رہو اور

نیک بندوں کا مذاق اڑانے کا انجام

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ

لَا تُكَلِّمُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	اِنَّهٗ	كَانَ	فَرِيْقٌ	مِّنْ عِبَادِيْ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَاۤ
بات نہ کرو مجھ سے	بیشک	تھا	ایک گروہ	میرے بندوں سے	وہ کہتے تھے	اے ہمارے رب

مجھ سے بات نہ کرو ○ بیشک میرے بندوں کا ایک گروہ کہتا تھا: اے ہمارے رب!

اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَ ارْحَمْنَا وَ اَنْتَ

اٰمَنَّا	فَاغْفِرْ	لَنَا	وَ	ارْحَمْنَا	وَ	اَنْتَ
ہم ایمان لائے	تو تو بخش دے	ہمیں	اور	رحم فرما ہم پر	اور	تو

ہم ایمان لائے تو ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾ ۚۖ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰۤى

خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ	سِخْرِيًّا (1)	حَتّٰۤى
سب سے بہتر رحم کرنے والا (ہے)	تو تم نے بنالیا انہیں	مذاق	یہاں تک کہ

سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے ○ تو تم نے انہیں مذاق بنالیا یہاں تک کہ

نیک بندوں کے صبر کا صلہ

اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَ كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنِّيْ

اَنْسَوْكُمْ	ذِكْرِيْ	وَ	كُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ ﴿۱۱۰﴾	اِنِّيْ
انہوں نے بھلادی تمہیں	میری یاد	اور	تم ان سے ہنسا کرتے تھے	بیشک میں (نے)

ان لوگوں کا مذاق اڑانے نے تمہیں میری یاد بھلادی اور تم ان سے ہنسا کرتے تھے ○ بیشک

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لٹک کرناف کو چھونے لگے گا۔(ترمذی، ۵/۱۱۹، الحدیث: ۳۱۸۷) الامان والحفیظ

(1)...... یہاں کفار کو جہنم میں سختی سے ڈانٹنے کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا یہ کہہ کر مذاق اڑایا اور ان پر ہنسا کرتے تھے کہ کیا یہ غرباء اور گھٹیا لوگ ہم پر فضیلت رکھتے ہیں اور ہمیں گمراہ سمجھتے ہیں۔ افسوس! فی زمانہ مسلمان کہلانے والوں کی ایک تعداد اسی تمسخر واستہزاء میں مبتلا ہے کہ دنیوی تعلیم یافتہ، اخبار نویس، مالدار اور دانشور کہلانے والے لوگ علماءِ کرام اور احکامِ شریعت کے مطابق زندگی گزارنے والے دیندار لوگوں کا مذاق اڑانے، ان پر ہنسنے اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْٓا ۙ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾

جَزَيْتُهُمُ	الْيَوْمَ	بِمَا	صَبَرُوْٓا	اَنَّهُمْ	هُمُ	الْفَآىِٕزُوْنَ ﴿۱۱۱﴾
بدلہ دیا انہیں	آج	(اس) کا جو	انہوں نے صبر کیا	بیشک وہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

آج میں نے ان کے صبر کا انہیں یہ بدلہ دیا کہ وہی کامیاب ہیں ○

دنیا میں رہنے کی مدت سے متعلق کفار سے مکالمہ

قٰلَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِی الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾ قَالُوْا

قٰلَ	كَمْ	لَبِثْتُمْ	فِی الْاَرْضِ	عَدَدَ سِنِیْنَ ﴿۱۱۲﴾	قَالُوْا
(اللہ) فرمائے گا	کتنا	تم ٹھہرے ہو	زمین میں	سالوں کی گنتی (کے اعتبار سے)	وہ کہیں گے

اللہ فرمائے گا: تم زمین میں سالوں کی گنتی کے اعتبار سے کتنا عرصہ ٹھہرے ہو؟ ○ وہ کہیں گے:

لَبِثْنَا یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ فَسْــٴَـلِ الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾

لَبِثْنَا	یَوْمًا	اَوْ	بَعْضَ یَوْمٍ	فَسْــٴَـلِ	الْعَآدِّیْنَ ﴿۱۱۳﴾
ہم ٹھہرے ہیں	ایک دن	یا	ایک دن کا کچھ حصہ	تو تو دریافت فرما	گننے والوں (سے)

ہم ایک دن رہے یا ایک دن کا بھی کچھ حصہ ٹھہرے ہیں تو گننے والوں سے دریافت فرما ○

قٰلَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾

قٰلَ	اِنْ	لَّبِثْتُمْ	اِلَّا	قَلِیْلًا	لَّوْ	اَنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱۴﴾
(اللہ) فرمائے گا	نہیں	تم ٹھہرے	مگر	بہت تھوڑا	اگر	بیشک تم	تم جانتے ہوتے

فرمائے گا: تم بہت تھوڑا ہی ٹھہرے ہو، اگر تم جانتے ○

لوگوں کو بے مقصد پیدا نہیں کیا گیا

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّ اَنَّكُمْ اِلَیْنَا

اَفَحَسِبْتُمْ	اَنَّمَا	خَلَقْنٰكُمْ	عَبَثًا (1)	وَّ	اَنَّكُمْ	اِلَیْنَا
تو کیا تم نے یہ سمجھا	کہ	ہم نے بنایا تمہیں	بیکار	اور	یہ کہ تم	ہماری طرف

تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار بنایا اور تم ہماری طرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انہیں بدنام کرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ایسے افراد غور کرلیں کہ وہ کن کافروں کے طریقے پر چل رہے ہیں اور ان کا انجام کتنا دردناک ہوگا۔

(1)...... اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیکار نہیں بنایا کہ ہمیں آزاد چھوڑ دیا ہو اور نہ ہم پر امر و نہی وغیرہ کے احکام ہوں، نہ ہمیں مرنے کے بعد اُٹھایا جائے، نہ ہم سے اعمال کا حساب لیا جائے اور نہ ہمیں اعمال کی جزا دی جائے، ایسا نہیں ہے بلکہ ہماری پیدائش کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت و بندگی ہے اور زندگی و موت کی تخلیق ہمیں جانچنے کیلئے ہے کہ ہم میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔ تخلیقِ جن وانس کے اس مقصد پر غور کرنا بہت ضروری ہے۔

عظمت و شانِ الٰہی

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا

لَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱۵﴾	فَتَعٰلَى	اللّٰهُ	الْمَلِكُ الْحَقُّ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا
لوٹائے نہیں جاؤ گے	تو بہت بلندی والا ہے	اللہ	سچا بادشاہ	نہیں	کوئی معبود	مگر

لوٹائے نہیں جاؤ گے ؟○ تو وہ اللہ بہت بلندی والا ہے جو سچا بادشاہ ہے، اس کے سوا

غیرُاللہ کے عبادت گزاروں کا انجام

هُوَ ۚ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾ وَ مَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ

هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ ﴿۱۱۶﴾	وَ	مَنْ	يَّدْعُ	مَعَ اللّٰهِ
وہی	(وہ) عزت والے عرش کا مالک (ہے)	اور	جو	عبادت کرے	اللہ کے ساتھ

کوئی معبود نہیں، وہ عزت والے عرش کا مالک ہے ○ اور جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

اِلٰهًا اٰخَرَ ۙ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ ۙ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ

اِلٰهًا اٰخَرَ	لَا	بُرْهَانَ	لَهٗ	بِهٖ	فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ
دوسرے معبود (کی)	نہیں	کوئی دلیل	اس کے پاس	اس کی	تو اس کا حساب صرف

عبادت کرے جس کی اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تو اس کا حساب

مغفرت و رحمت کی دعا

عِنْدَ رَبِّهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ وَ قُلْ

عِنْدَ رَبِّهٖ [1]	اِنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۱۷﴾ [2]	وَ	قُلْ
اس کے رب کے پاس (ہے)	بیشک	فلاح نہیں پائیں گے	کفر کرنے والے	اور	تم کہو

اس کے رب کے پاس ہی ہے، بیشک کافر فلاح نہیں پائیں گے ○ اور تم عرض کرو،

ع ۶-۲

رَّبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَ اَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾ ع

رَّبِّ	اغْفِرْ [3]	وَ	ارْحَمْ	وَ	اَنْتَ	خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿۱۱۸﴾
اے میرے رب	بخش دے	اور	رحم فرما	اور	تو	سب سے بہتر رحم فرمانے والا (ہے)

اے میرے رب! بخش دے اور رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم فرمانے والا ہے ○

1 ...... دنیاوی تکالیف اور قبر کا عذاب کفر کی کامل سزا نہیں ہے، کامل سزا قیامت کے دن جہنم میں شروع ہو گی۔ 2 ...... آخرت میں فلاح و کامیابی پانے کے لئے ایمان سب سے زیادہ ضروری چیز ہے، اس کے بغیر کسی صورت اُخروی کامیابی نہ ملے گی۔ 3 ...... نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو استغفار کا حکم اپنے درجات کی بلندی اور بارگاہِ خداوندی میں عاجزی کے اظہار کیلئے ہے نیز یہ استغفار امت کے گناہوں کیلئے بھی ہے اور امت کو استغفار کا طریقہ سکھانے کیلئے بھی۔ مذکورہ دعا بہت خوبصورت ہے، اسے یاد کر کے اپنے صبح و شام کے معمولات میں شامل کرنا چاہئے۔

آیات: 64 — رکوع: 09

سُوْرَةُ النُّوْر مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

سورۂ نور کی اہمیت

سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا

سُوْرَةٌ	اَنْزَلْنٰهَا	وَ	فَرَضْنٰهَا	وَ	اَنْزَلْنَا
(یہ) ایک سورت (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	اور	فرض کئے اس کے (احکام)	اور	نازل کیں

یہ ایک سورت ہے جو ہم نے نازل فرمائی اور ہم نے اس کے احکام فرض کئے اور ہم نے اس میں

غیر شادی شدہ زانی کی شرعی سزا

فِيْهَاۤ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ① اَلزَّانِيَةُ وَ

فِيْهَاۤ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ①	اَلزَّانِيَةُ[1]	وَ
اس میں	روشن آیتیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	زنا کرنے والی عورت	اور

روشن آیتیں نازل فرمائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ جو زنا کرنے والی عورت اور

شرعی سزا کے نفاذ میں نرمی کی ممانعت

الزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۪ وَّ

الزَّانِيْ	فَاجْلِدُوْا	كُلَّ وَاحِدٍ	مِّنْهُمَا	مِائَةَ جَلْدَةٍ[2]	وَّ
زنا کرنے والا مرد	تو تم کوڑے مارو	ہر ایک (کو)	ان دونوں میں سے	سو کوڑے	اور

زنا کرنے والا مرد ہو تو ان میں ہر ایک کو سو سو کوڑے لگاؤ اور

1 ...... زنا حرام، غضبِ الٰہی کا سبب اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہو جائے تو انہوں نے اپنے لئے اللہ تعالیٰ کے عذاب کو حلال کر لیا۔ (مستدرک، ۳۳۹/۲، الحدیث: ۲۳۰۸) آج کے معاشرے میں خود اس سے بچنا اور اولاد کی صحیح اسلامی دینی تربیت ضروری ہے تاکہ وہ بدکاری سے بچ سکیں۔ 2 ...... غیر شادی شدہ زانی مرد و عورت کی سزا سو کوڑے ہے۔ حد سزا کی ایک قسم ہے جس کی مقدار شریعت کی جانب سے مقرر ہے کہ اُس میں کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ نیز حد جاری کرنے کا اختیار حاکمِ اسلام کو یا اسے ہے جسے حاکمِ اسلام نے اس کام کے لئے مقرر کیا

لَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

لَا تَاْخُذْكُمْ	بِهِمَا	رَاْفَةٌ (1)	فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ
نہ پکڑے (نہ آئے) تمہیں	ان دونوں پر	کوئی ترس	اللہ کے دین میں	اگر	تم ایمان رکھتے ہو

اگر تم اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہو تو تمہیں اللہ کے دین میں

نفاذِ سزا کے متعلق مزید ہدایت

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِۚ وَ لْیَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآىٕفَةٌ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ لْیَشْهَدْ	عَذَابَهُمَا	طَآىٕفَةٌ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور چاہیے کہ موجود ہو	ان کی سزا (کے وقت)	ایک گروہ

ان پر کوئی ترس نہ آئے اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا

نکاح کے معاملے میں بدکاروں کا حال

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ② اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ

مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ②	اَلزَّانِیْ	لَا یَنْكِحُ	اِلَّا	زَانِیَةً	اَوْ
ایمان والوں میں سے	زنا کرنے والا مرد	نکاح نہیں کرے گا	مگر	بدکار عورت	یا

ایک گروہ موجود ہو ○ زنا کرنے والا مرد بدکار عورت یا مشرکہ سے ہی

مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ

مُشْرِكَةً	وَّ	الزَّانِیَةُ	لَا یَنْكِحُهَاۤ	اِلَّا	زَانٍ	اَوْ	مُشْرِكٌ
مشرکہ (سے)	اور	بدکار عورت	نکاح نہیں کرے گا اس سے	مگر	زانی	یا	مشرک

نکاح کرے گا اور بدکار عورت سے زانی یا مشرک ہی نکاح کرے گا

پاکدامن مرد وعورت پر تہمت زنا کی شرعی سزا

وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ③ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ

وَ	حُرِّمَ (2)	ذٰلِكَ	عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ③	وَ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ
اور	حرام کیا گیا ہے	یہ (زانیوں سے نکاح)	ایمان والوں پر	اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں

اور یہ ایمان والوں پر حرام ہے ○ اور جو پاکدامن عورتوں پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے۔ عام لوگ کسی پر حد جاری نہیں کرسکتے۔ 1 ...... نرمی، شفقت اور محبت بہت خوبصورت اسلامی اخلاق ہیں لیکن ہر اخلاق کے لئے حدود ہیں۔ نرمی و شفقت کے نام پر اسلامی سزاؤں پر عمل درآمد کو روکنا حرام ہے۔ ایسی نرمی خدا سے جنگ کے مترادف ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی حدود کو قریب و بعید سب میں قائم کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم پورا کرنے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ (ابن ماجہ، ۳/۲۱۸، الحدیث: ۲۵۴۰) اس آیت پر وہ لوگ غور کریں جو حدودِ الٰہی کو معاذ اللہ وحشیانہ سزائیں کہتے ہیں اور انہیں تبدیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ 2 ...... ابتدائے اسلام میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ

الْمُحْصَنٰتِ (1)	ثُمَّ	لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاجْلِدُوْهُمْ
پاکدامن عورتوں (پر)	پھر	وہ نہ لائیں چار گواہ	تو کوڑے مارو انہیں

تہمت لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اَسّی کوڑے

ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًاۚ وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ

ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً	وَّ	لَا تَقْبَلُوْا	لَهُمْ	شَهَادَةً (2)	اَبَدًا	وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ
اَسّی کوڑے	اور	قبول نہ کرو	ان کی	گواہی	کبھی	اور	یہ لوگ	وہی

لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾ۙ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ وَ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴﴾	اِلَّا	الَّذِیْنَ	تَابُوْا	مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ	وَ
فسق کرنے والے (ہیں)	مگر	وہ لوگ جو	توبہ کرلیں	اس کے بعد	اور

فاسق ہیں ○ مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور

بہتان تراشوں کو سچی توبہ قبول ہونے کی بشارت

اَصْلَحُوْاۚ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ

اَصْلَحُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یَرْمُوْنَ
اپنی اصلاح کرلیں	تو بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جو	تہمت لگائیں

اپنی اصلاح کرلیں تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور وہ جو اپنی بیویوں پر

بیویوں پر تہمتِ زنا سے متعلق شرعی احکام

اَزْوَاجَهُمْ وَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَآءُ اِلَّاۤ اَنْفُسُهُمْ

اَزْوَاجَهُمْ	وَ	لَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ	شُهَدَآءُ	اِلَّاۤ	اَنْفُسُهُمْ
اپنی بیویوں (پر)	اور	نہ ہوں	ان کے پاس	گواہ	سوائے	اپنی ذاتوں (کے)

تہمت لگائیں اور ان کے پاس اپنی ذات کے علاوہ گواہ نہ ہوں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) زانیہ عورت سے نکاح کرنا حرام تھا بعد میں یہ حکم منسوخ کر دیا گیا یا پھر آیت کا مطلب ہے کہ زنا مومنوں پر حرام رکھا گیا ہے۔ اس صورت میں یہ حکم منسوخ نہیں۔

1 ...... یہاں پاکدامن عورتوں سے مراد وہ ہیں جو مسلمان، مکلف، آزاد اور زنا سے پاک ہوں۔ نیز یہاں صرف عورتوں کا ذکر مخصوص واقعہ کے سبب سے ہوا یا اس لئے کہ زیادہ تر عورتوں پر ہی تہمت لگائی جاتی ہے، وگرنہ پاک دامن مرد پر بھی زنا کی تہمت کی سزا یہی اسی کوڑے ہے۔ 2 ...... زنا کی تہمت میں سزا یافتہ لوگوں کی گواہی کبھی مقبول نہیں ہوتی اگرچہ وہ سزا پانے کے بعد توبہ بھی کرلے ہاں اگر وہ سزا کے بعد سچی توبہ کرلے تو اب فاسق نہیں رہے گا۔

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ

فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ[1]	اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍۭ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
تو ان میں سے ایک کی گواہی	چار گواہیاں (دینا ہے)	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ

تو ان میں سے ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک وہ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٦ وَ الْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ

لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ ۝٦	وَ	الْخَامِسَةُ	اَنَّ	لَعْنَتَ اللّٰهِ	عَلَیْهِ	اِنْ
ضرور سچوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کی لعنت (ہو)	اُس پر	اگر

سچا ہے ○ اور پانچویں گواہی یہ ہو کہ اُس پر اللہ کی لعنت ہو اگر

كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٧ وَ یَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ

كَانَ	مِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٧	وَ	یَدْرَؤُا	عَنْهَا	الْعَذَابَ	اَنْ
وہ ہو	جھوٹوں میں سے	اور	دور کردے گی	اس (عورت) سے	سزا	(یہ بات) کہ

وہ جھوٹوں میں سے ہو ○ اور عورت سے سزا کو یہ بات دور کرے گی کہ

تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ بِاللّٰهِۙ اِنَّهٗ

تَشْهَدَ	اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍۭ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ
وہ گواہی دے	چار گواہیاں	اللہ (کے نام) کے ساتھ	(کہ) بیشک وہ (مرد)

وہ اللہ کے نام کے ساتھ چار بار گواہی دے کہ بیشک مرد

لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٨ۙ وَ الْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَاۤ

لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ ۝٨	وَ	الْخَامِسَةَ	اَنَّ	غَضَبَ اللّٰهِ	عَلَیْهَاۤ
ضرور جھوٹوں میں سے (ہے)	اور	پانچویں (بار)	(یوں) کہ	اللہ کا غضب (ہو)	اس (عورت) پر

جھوٹوں میں سے ہے ○ اور پانچویں باریوں کہ عورت پر اللہ کا غضب ہو

1..... اس آیت سے بیویوں پر زنا کی تہمت لگانے کے احکام بیان فرمائے گئے ہیں، ان کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص588 پر ملاحظہ فرمائیں۔ فی زمانہ صرف شک کی بنیاد پر یا عورت کو بدنام کرنے یا شوہر کو عورت سے متنفر کرنے کے لئے اس پر غیر مردوں سے تعلقات کا الزام لگا کر اسے بدترین تشدد کا نشانہ بنایا جاتا اور کئی صورتوں میں غیرت کا نام لے کر قتل تک کر دیا جاتا ہے۔ عورت یا مرد اگر حقیقتاً بھی معاذاللہ زنا کر بیٹھیں تو انہیں سزا دینا حکمران کا کام ہے۔ لوگوں کا خود سزا دینا یا قتل کر دینا حرام اور غیر اسلامی ہے۔

تہمت لگانے والوں کو ایک تنبیہ

اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞ وَلَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	فَضْلُ اللّٰهِ	لَوْ لَا	وَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۞	كَانَ	اِنْ
تم پر	اللہ کا فضل	اگر نہ ہوتا	اور	سچوں میں سے	وہ (مرد) ہو	اگر

اگر مرد سچوں میں سے ہو ۞ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی

وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ حَكِيْمٌ ۞ ع

حَكِيْمٌ ۞	تَوَّابٌ	اللّٰهَ	اَنَّ	وَ	رَحْمَتُهٗ	وَ
حکمت والا (ہے)	بہت توبہ قبول فرمانے والا	اللہ	یہ کہ	اور	اس کی رحمت	اور

رحمت تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ بہت توبہ قبول فرمانے والا، حکمت والا ہے (تو وہ تمہارے راز کھول دیتا) ۞

ع

واقعۂ افک کی طرف اشارہ اور اس میں خیر کا پہلو

اِنَّ الَّذِيْنَ جَآءُوْ بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ ط

مِّنْكُمْ	عُصْبَةٌ	جَآءُوْ بِالْاِفْكِ (1)	الَّذِيْنَ	اِنَّ
تم میں سے	(وہ) ایک جماعت (ہے)	لائے بڑا بہتان	وہ لوگ جو	بیشک

بیشک جو لوگ بڑا بہتان لائے ہیں وہ تم ہی میں سے ایک جماعت ہے۔

لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ ط بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ ط

لَّكُمْ	خَيْرٌ	هُوَ	بَلْ	لَّكُمْ	شَرًّا	لَا تَحْسَبُوْهُ (2)
تمہارے لیے	بہتر (ہے)	وہ	بلکہ	اپنے لیے	برا	تم نہ سمجھو اس (بہتان) کو

تم اس بہتان کو اپنے لیے برا نہ سمجھو، بلکہ وہ تمہارے لیے بہتر ہے۔

بانیٔ فتنہ کی طرف اشارہ

لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ مِنَ الْاِثْمِ ج وَالَّذِيْ تَوَلّٰى

تَوَلّٰى (3)	الَّذِيْ	وَ	مِنَ الْاِثْمِ	مَّا اكْتَسَبَ	مِّنْهُمْ	لِكُلِّ امْرِئٍ
اٹھایا	جس نے	اور	گناہ سے	(وہ ہے) جو اس نے کمایا	ان میں سے	ہر شخص کیلئے

ان میں سے ہر شخص کیلئے وہ گناہ ہے جو اس نے کمایا اور ان میں سے وہ شخص

1...... بڑے بہتان سے مراد اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانا ہے۔ اس کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص590 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 2...... اس آیت میں بہتان سے بچنے والوں سے خطاب فرمایا گیا کہ تم اس بہتان کو اپنے لئے برا نہ سمجھو، بلکہ اس سے بچنا تمہارے لئے بہتر ہے کہ اللہ تعالٰی تمہیں اس پر جزا دے گا اور ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کی شان اور ان کی براءت ظاہر فرمائے گا۔ 3...... بہتان کا بڑا حصہ اٹھانے والے سے مراد عبداللہ بن ابی بن سلول منافق ہے۔

کِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿١١﴾ لَوْ لَاۤ

كِبْرَهٗ	مِنْهُمْ	لَهٗ	عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿١١﴾	لَوْ لَاۤ
اس (بہتان) کا بڑا حصہ	ان میں سے	اس کے لیے	بڑا عذاب (ہے)	(ایسا) کیوں نہ ہوا

جس نے اس بہتان کا سب سے بڑا حصہ اٹھایا اس کے لیے بڑا عذاب ہے ○ ایسا کیوں نہ ہوا

اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتُ

اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	ظَنَّ (1)	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتُ
جب	تم نے سنا یہ بہتان	(تو) گمان کرتے	ایمان والے مرد	اور	ایمان والی عورتیں

کہ جب تم نے یہ بہتان سنا تو مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں

بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا ۙ وَّ قَالُوْا هٰذَاۤ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿١٢﴾ لَوْ لَا

بِاَنْفُسِهِمْ	خَیْرًا	وَّ	قَالُوْا	هٰذَاۤ	اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ﴿١٢﴾	لَوْ لَا
اپنی جانوں (دینی بھائیوں) پر	نیک (گمان)	اور	کہتے	یہ	کھلا بہتان (ہے)	کیوں نہیں

اپنے لوگوں پر نیک گمان کرتے اور کہتے: یہ کھلا بہتان ہے ○ اس پر

جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ۚ فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓىِٕكَ عِنْدَ اللّٰهِ

جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ	فَاِذْ	لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ	فَاُولٰٓىِٕكَ	عِنْدَ اللّٰهِ
وہ لائے اس پر چار گواہ	تو جب	وہ نہ لائے گواہ	تو یہ لوگ	اللہ کے نزدیک

چار گواہ کیوں نہ لائے تو جب وہ گواہ نہ لائے تو وہی اللہ کے نزدیک

هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ

هُمُ	الْكٰذِبُوْنَ ﴿١٣﴾ (2)	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ
وہی	جھوٹے (ہیں)	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت

جھوٹے ہیں ○ اور اگر دنیا اور آخرت میں اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

[واقعۂ افک کے موقع پر مسلمانوں کو ایک ادب کی تعلیم]

[زنا کے ثبوت کے لیے چار گواہوں کا مطالبہ]

[بہتان لگانے والوں کو تنبیہ]

1 ...... بعض مسلمانوں کو اس معاملے میں بد گمانی ہوئی تھی لیکن حضور اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ہرگز نہ تھی بلکہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یقینی طور پر حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا کی پاک دامنی معلوم تھی جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے قسم کھا کر فرمایا: میں اپنے اہلِ خانہ کے متعلق صرف خیر ہی جانتا ہوں۔ (صحیح بخاری، ٣/٦١، الحدیث: ٤١٤١) حدیث کے واضح فرمان کے باوجود جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف بد گمانی کی نسبت کرے وہ جھوٹا، بہتان تراش اور بد باطن ہے۔ 2 ...... یہاں جھوٹے ہونے سے ظاہری اور باطنی طور پر جھوٹا ہونا مراد ہے اور اگر بالفرض

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اُم المؤمنین پر لگائی جانے والی تہمت کی سنگینی

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ

فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ	لَمَسَّكُمْ	فِیْ	مَاۤ اَفَضْتُمْ فِیْهِ
دنیا اور آخرت میں	(تو) ضرور پہنچتا تمہیں	(اس معاملے) میں	جس میں تم پڑ گئے تھے

تم پر نہ ہوتی تو جس معاملے میں تم پڑ گئے تھے اس پر تمہیں

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۴﴾	اِذْ	تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ (1)	وَ
بڑا عذاب	جب	تم ایک دوسرے سے سن کر اسے اپنی زبانوں پر لاتے تھے	اور

بڑا عذاب پہنچتا○ جب تم ایسی بات ایک دوسرے سے سن کر اپنی زبانوں پر لاتے تھے اور

تَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّ

تَقُوْلُوْنَ	بِاَفْوَاهِكُمْ	مَّا	لَیْسَ	لَكُمْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَّ
کہتے تھے	اپنے مونہوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	تمہیں	اس کا	کوئی علم	اور

اپنے منہ سے وہ بات کہتے تھے جس کا تمہیں کوئی علم نہ تھا اور

بہتان تراشوں کا رد نہ کرنے پر تنبیہ

تَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖۗ وَّ هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ وَ

تَحْسَبُوْنَهٗ	هَیِّنًا	وَّ	هُوَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾	وَ
تم سمجھتے تھے اسے	سہل، معمولی	اور (حالانکہ)	وہ	اللہ کے نزدیک	بہت بڑا (تھا)	اور

تم اسے معمولی سمجھتے تھے حالانکہ وہ اللہ کے نزدیک بہت بڑا تھا○ اور

لَوْ لَاۤ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَاۤ اَنْ

لَوْ لَاۤ	اِذْ	سَمِعْتُمُوْهُ	قُلْتُمْ	مَّا یَكُوْنُ	لَنَاۤ	اَنْ
(ایسا) کیوں نہ ہوا	جب	تم نے سنا اسے	(تو) تم کہہ دیتے	(جائز) نہیں ہے	ہمارے لئے	کہ

کیوں نہ ہوا کہ جب تم نے اسے سنا تھا تو تم کہہ دیتے کہ ہمارے لئے جائز نہیں کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ اپنے بہتان پر گواہ لے بھی آتے تو ظاہراً جھوٹے نہ رہتے اگرچہ در حقیقت پھر بھی وہ اور ان کے سارے گواہ جھوٹے ہوتے۔

1 ...... بعض صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے گناہ اور معصیت صادر ہوئی مگر وہ اس پر قائم نہ ہوئے بلکہ انہیں توبہ کی توفیق ملی، لہٰذا یہ درست ہے کہ سارے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم عادل ہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے تمام صحابہ سے جنت کا وعدہ فرمایا اور ان سب کو اپنی رضا کا مژدہ سنایا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ فاسق سے راضی نہیں ہوتا اور نہ اس سے جنت کا وعدہ فرماتا ہے۔

تَتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾

نَّتَكَلَّمَ	بِهٰذَا	سُبْحٰنَكَ	هٰذَا	بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ ﴿١٦﴾
ہم کلام کریں	اس (بات) کے ساتھ	(اے اللہ) تو پاک ہے	یہ	بڑا بہتان (ہے)

یہ بات کہیں۔ (اے اللہ!) تو پاک ہے، یہ بڑا بہتان ہے ○

مسلمانوں کو آئندہ بہتان تراشی سے بچنے کی تاکید

يَعِظُكُمُ اللّٰهُ اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖۤ اَبَدًا اِنْ

يَعِظُكُمُ	اللّٰهُ	اَنْ	تَعُوْدُوْا	لِمِثْلِهٖۤ	اَبَدًا	اِنْ
نصیحت فرماتا ہے تمہیں	اللہ	کہ	تم نہ لوٹنا	اس جیسی (بات) کی طرف	کبھی	اگر

اللہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے کہ دوبارہ کبھی اس طرح کی بات کی طرف نہ لوٹنا اگر

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ وَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧﴾ (1)	وَ	يُبَيِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	وَ
تم ہو	ایمان والے	اور	صاف بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لیے	آیتیں	اور

تم ایمان والے ہو ○ اور اللہ تمہارے لیے آیتیں صاف بیان فرماتا ہے اور

اشاعتِ فاحشہ میں ملوث افراد کو وعیدِ عذاب

اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ

اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ﴿١٨﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يُحِبُّوْنَ	اَنْ	تَشِيْعَ	الْفَاحِشَةُ (2)
اللہ	علم والا	حکمت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	کہ	پھیلے	بے حیائی

اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○ بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں

فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ

فِي الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ	فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ
ان لوگوں میں جو	ایمان لائے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	دنیا اور آخرت میں	اور

بے حیائی کی بات پھیلے ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور

(1)..... اب جو حضرت عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگائے یا ان کی جناب میں تردد میں رہے وہ مومن نہیں کافر ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں "ام المومنین صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا قذف (یعنی ان پر تہمت لگانا) کفر خالص ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۴/۲۴۵) (2)..... اشاعت سے مراد تشہیر کرنا اور ظاہر کرنا ہے جبکہ فاحشہ سے وہ تمام اقوال اور افعال مراد ہیں جن کی قباحت بہت زیادہ ہے۔ بے حیائی پر مشتمل گانے، ڈرامے، فلمیں، کتابیں، میوزک، مخلوط پروگرام، ویب سائٹس، ٹی وی چینلز، یونہی میوزک و بے حیائی پر مشتمل مخلوط جلسے، جلوس کرنے کرانے والے سب اس آیت میں داخل ہیں۔ مزید تفصیل

مسلمانوں پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت

النصف ع ۸

اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ
اللہ	جانتا ہے	اور	تم	نہیں جانتے	اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور

اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے ○ اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت

رَحْمَتُهٗ وَ اَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾ ع

رَحْمَتُهٗ	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	رَءُوْفٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۲۰﴾
اس کی رحمت	اور	یہ کہ	اللہ	بے حد مہربان	رحم فرمانے والا (ہے، تو اس عذاب کا مزہ چکھتے)

تم پر نہ ہوتی اور یہ کہ اللہ نہایت مہربان، رحم فرمانے والا ہے (تو اس عذاب کا مزہ چکھتے) ○

اتباعِ شیطان سے بچنے کی تاکید

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ؕ وَ مَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَتَّبِعُوْا	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ	وَ	مَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم پیروی نہ کرو	شیطان کے قدموں (کی)	اور	جو

اے ایمان والو! شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو اور جو

يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ

يَّتَّبِعْ	خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ (1)	فَاِنَّهٗ	يَاْمُرُ	بِالْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ
پیروی کرتا ہے	شیطان کے قدموں (کی)	تو بیشک وہ	حکم دے گا	بے حیائی اور بری بات کا

شیطان کے قدموں کی پیروی کرتا ہے تو بیشک شیطان تو بے حیائی اور بُری بات ہی کا حکم دے گا

گناہوں کی گندگی سے پاک کرنا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے

وَ لَوْ لَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَتُهٗ مَا زَكٰى مِنْكُمْ

وَ	لَوْ لَا	فَضْلُ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	وَ	رَحْمَتُهٗ	مَا زَكٰى	مِنْكُمْ
اور	اگر نہ ہوتا	اللہ کا فضل	تم پر	اور	اس کی رحمت	(تو) پاک نہ ہوتا	تم میں سے

اور اگر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت تم پر نہ ہوتی تو تم میں سے کوئی شخص بھی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تفسیر صراط الجنان، ج6، ص602 کا مطالعہ فرمائیں۔

1 ...... شیطان کے قدموں سے مراد شیطان کے طریقے ہیں، ان میں وہ تمام طریقے داخل ہیں جن پر بے حیائی اور بری بات ہونے کا اطلاق ہوتا ہے، جیسے زنا کی تہمت لگانا، گالی دینا، جھوٹ بولنا اور لوگوں کے عیبوں کی شرعی ضرورت کے بغیر چھان بین کرنا وغیرہ۔ بے حیائی شیطان کو بہت پسند ہے، اسی لئے جہاں شیطان کے اثرات زیادہ ہوں وہیں بے حیائی بھی زیادہ ہوتی ہے۔

مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ يُزَكِّيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

مِّنْ اَحَدٍ	اَبَدًا	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يُزَكِّيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
کوئی ایک	کبھی	اور	لیکن	اللہ	پاک کر دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

کبھی پاکیزہ نہ ہوتا البتہ اللہ پاکیزہ فرما دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور اللہ

سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ وَ لَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَ

سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٢١﴾	وَ	لَا يَاْتَلِ (1)	اُولُوا الْفَضْلِ	مِنْكُمْ	وَ
سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	قسم نہ کھائیں	فضیلت والے	تم میں سے	اور

سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور تم میں فضیلت والے اور (مالی) گنجائش والے

السَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْۤا اُولِي الْقُرْبٰى وَ الْمَسٰكِيْنَ وَ

السَّعَةِ	اَنْ	يُّؤْتُوْۤا	اُولِي الْقُرْبٰى	وَ	الْمَسٰكِيْنَ	وَ
گنجائش (والے)	(اس کی) کہ	وہ (نہ) دیں گے	قرابت والوں	اور	مسکینوں	اور

یہ قسم نہ کھائیں کہ وہ رشتے داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں

الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۪ۖ وَ لْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا ؕ

الْمُهٰجِرِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ لْيَعْفُوْا	وَ لْيَصْفَحُوْا
اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں (کو)	اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں	اور درگزر کریں

ہجرت کرنے والوں کو (مال) نہ دیں گے اور انہیں چاہیے کہ معاف کر دیں اور درگزر کریں،

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ

اَلَا تُحِبُّوْنَ	اَنْ	يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ
کیا تم پسند نہیں کرتے	(اس بات کو) کہ	بخشش فرما دے	اللہ	تمہاری	اور	اللہ	بخشنے والا

کیا تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہاری بخشش فرما دے اور اللہ بخشنے والا

مالداروں کو غریبوں کی معاونت جاری رکھنے اور عفو و درگزر کی تاکید

(1)...... حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنی خالہ کے بیٹے حضرت مِسطح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ مالی حُسنِ سلوک کیا کرتے تھے۔ جب انہوں نے حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا پر تہمت لگانے میں شرکت کی تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قسم کھائی کہ مِسطح کو آئندہ کوئی مالی مدد نہیں دیں گے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ پڑھ کر سنائی تو صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: بے شک میری آرزو ہے کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت کرے، چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت مِسطح کی مدد کرنا شروع کر دی۔ یہ صدیقیت کا اعلیٰ مرتبہ ہے۔

تہمت لگانے کی سزا

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ

رَّحِيْمٌ ﴿۲۲﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	يَرْمُوْنَ	الْمُحْصَنٰتِ	الْغٰفِلٰتِ
مہربان (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	بہتان لگاتے ہیں	پاکدامن	انجان

مہربان ہے ○ بیشک وہ جو انجان، پاکدامن، ایمان والی عورتوں پر

الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۠ وَ لَهُمْ

الْمُؤْمِنٰتِ	لُعِنُوْا	فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُمْ
ایمان والی عورتوں (پر)	ان پر لعنت کردی گئی	دنیا اور آخرت میں	اور	ان کے لیے

بہتان لگاتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت ہے اور ان کے لیے

قیامت میں اعضاء کی گواہی

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَ

عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۲۳﴾	يَّوْمَ	تَشْهَدُ	عَلَيْهِمْ	اَلْسِنَتُهُمْ	وَ
بڑا عذاب (ہے)	(جس) دن	گواہی دیں گی	ان کے خلاف	ان کی زبانیں	اور

بڑا عذاب ہے ○ جس دن ان کے خلاف ان کی زبانیں اور

اَيْدِيْهِمْ وَ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾ يَوْمَئِذٍ

اَيْدِيْهِمْ	وَ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۴﴾	يَوْمَئِذٍ
ان کے ہاتھ	اور	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ عمل کرتے تھے	اس دن

ان کے ہاتھ اور ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اس دن

يُّوَفِّيْهِمُ اللّٰهُ دِيْنَهُمُ الْحَقَّ وَ يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ

يُّوَفِّيْهِمُ	اللّٰهُ	دِيْنَهُمُ الْحَقَّ (1)	وَ	يَعْلَمُوْنَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
پورا دے گا انہیں	اللہ	ان کا سچا بدلہ	اور	وہ جان لیں گے	کہ	اللہ	وہی

اللہ انہیں ان کی پوری سچی سزا دے گا اور وہ جان لیں گے کہ اللہ ہی

1 ...... قرآنِ کریم میں کسی گناہ پر ایسی سختی، شدت اور تکرار و تاکید نہیں فرمائی گئی جیسی حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے اوپر بہتان باندھنے پر فرمائی گئی، اس سے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رفعتِ منزلت ظاہر ہوتی ہے اور آپ سے نسبت رکھنے والوں کا بھی مقام معلوم ہوا۔

گندگی اور پاکیزگی کا اپنی اپنی جنس کی طرف رجحان

اَلْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَ الْخَبِیْثُوْنَ

الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ﴿۲۵﴾	اَلْخَبِیْثٰتُ	لِلْخَبِیْثِیْنَ	وَ	الْخَبِیْثُوْنَ
صریح حق (ہے)	گندی عورتیں	گندے مردوں کے لئے	اور	گندے مرد

صریح حق ہے ○ گندی عورتیں گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد

لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَ الطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ

لِلْخَبِیْثٰتِ	وَ	الطَّیِّبٰتُ	لِلطَّیِّبِیْنَ	وَ	الطَّیِّبُوْنَ
گندی عورتوں کے لئے (ہیں)	اور	پاکیزہ عورتیں	پاکیزہ مردوں کے لئے	اور	پاکیزہ مرد

گندی عورتوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کیلئے ہیں اور پاکیزہ مرد

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی براءت کا اعلان

لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓىٕكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ

لِلطَّیِّبٰتِ	اُولٰٓىٕكَ	مُبَرَّءُوْنَ	مِمَّا	یَقُوْلُوْنَ
پاکیزہ عورتوں کے لئے (ہیں)	یہ لوگ	پاک، بَری ہیں	(ان باتوں) سے جو	لوگ کہہ رہے ہیں

پاکیزہ عورتوں کیلئے ہیں۔ وہ ان باتوں سے بَری ہیں جو لوگ کہہ رہے ہیں۔

ع۹ ۳

دوسروں کے گھروں میں جانے کے آداب اور احکام

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِیْمٌ ﴿۲۶﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان (پاکیزہ لوگوں) کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○ اے ایمان والو!

لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَ

لَا تَدْخُلُوْا	بُیُوْتًا غَیْرَ بُیُوْتِكُمْ (1)	حَتّٰى	تَسْتَاْنِسُوْا	وَ
تم داخل نہ ہو	اپنے گھروں کے علاوہ گھروں (میں)	یہاں تک کہ	اجازت لے لو	اور

اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں داخل نہ ہو جب تک اجازت نہ لے لو اور

(1) یہاں متعدد آیات میں آدابِ زندگی سے متعلق ایک اہم ادب اور دوسروں کی سہولت کا خیال رکھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کا خلاصہ یہ ہے کہ جب بھی کسی کے گھر میں جائیں تو سلام کر کے اجازت مانگیں، اگر داخلے کی اجازت مل جائے تو اندر داخل ہو جائیں۔ یونہی اگر گھر میں کوئی موجود نہ ہو تب بھی اندر داخل نہ ہوں اور اگر گھر میں موجود شخص ملاقات کرنے سے منع کر دے تو واپس لوٹ جائیں۔ اجازت طلب کرنے میں اصرار نہ کریں۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج6، ص612 پر ملاحظہ فرمائیں۔

تُسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَهْلِهَا ؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ

تُسَلِّمُوْا	عَلٰۤى اَهْلِهَا[1]	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	لَعَلَّكُمْ
سلام کرلو	ان میں رہنے والوں پر	یہ (حکم)	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	تاکہ تم

ان میں رہنے والوں پر سلام نہ کرلو۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے تاکہ تم

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِیْهَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا

تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۷﴾	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا	فِیْهَاۤ	اَحَدًا	فَلَا تَدْخُلُوْهَا
نصیحت قبول کرو	پھر اگر	تم نہ پاؤ	ان (گھروں) میں	کسی ایک (کو)	تو تم داخل نہ ہو ان میں

نصیحت مان لو ○ پھر اگر تم ان گھروں میں کسی کو نہ پاؤ تو بھی ان میں داخل نہ ہونا

حَتّٰى یُؤْذَنَ لَكُمْ ۚ وَ اِنْ قِیْلَ لَكُمُ

حَتّٰى	یُؤْذَنَ	لَكُمْ	وَ	اِنْ	قِیْلَ	لَكُمُ
یہاں تک کہ	اجازت دیدی جائے	تمہیں	اور	اگر	کہا جائے	تم سے

جب تک تمہیں اجازت نہ دیدی جائے اور اگر تمہیں کہا جائے

ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

ارْجِعُوْا	فَارْجِعُوْا	هُوَ	اَزْكٰى	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ
(کہ) واپس لوٹ جاؤ	تو واپس لوٹ جاؤ	وہ	زیادہ پاکیزہ (ہے)	تمہارے لیے	اور	اللہ

”واپس لوٹ جاؤ“ تو تم واپس لوٹ جاؤ، یہ تمہارے لیے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ ﴿۲۸﴾ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	عَلِیْمٌ ﴿۲۸﴾	لَیْسَ	عَلَیْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	تم پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ

تمہارے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اس بارے میں تم پر کچھ گناہ نہیں کہ

[1]...... جب بھی کسی کے گھر جائیں تو اجازت لینے میں یہ خیال رکھیں کہ دروازہ زور سے نہ بجائیں کیونکہ یہ بدتہذیبی ہے خصوصاً علماء اور بزرگوں کے دروازوں پر ایسا کرنا خلافِ ادب ہے۔ لہٰذا دروازہ بجانے، آواز دینے میں معتدل و مناسب انداز اپنائیں، شور کرکے دیگر محلے والوں کو پریشان نہ کریں یونہی بیل بجانے میں اس کا خیال رکھیں، بیل پر ہاتھ رکھ کر بھول نہ جائیں۔ تین مرتبہ تک کوشش کرلیں، جواب نہ ملے تو واپس چلے جائیں۔

تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ ؕ وَ

تَدْخُلُوْا	بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ [1]	فِيْهَا	مَتَاعٌ	لَّكُمْ	وَ
تم داخل ہو جاؤ	(ایسے) غیر رہائشی گھروں (میں)	جن میں	نفع اٹھانے (کا اختیار ہے)	تمہیں	اور

ان گھروں میں جاؤ جو خاص کسی کی رہائش نہیں جن میں تمہیں نفع اُٹھانے کا اختیار ہے اور

اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَ مَا تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ

اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	تُبْدُوْنَ	وَ	مَا	تَكْتُمُوْنَ ﴿٢٩﴾	قُلْ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ
اللہ	جانتا ہے	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	جو	تم چھپاتے ہو	تم کہو	ایمان والوں سے

اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو تم چھپاتے ہو ○ مسلمان مردوں کو

يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ يَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ

يَغُضُّوْا	مِنْ اَبْصَارِهِمْ [2]	وَ	يَحْفَظُوْا	فُرُوْجَهُمْ	ذٰلِكَ
وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں	اپنی شرمگاہوں (کی)	یہ

حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ

اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾ وَ

اَزْكٰى	لَهُمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌۢ	بِمَا	يَصْنَعُوْنَ ﴿٣٠﴾	وَ
زیادہ پاکیزہ (ہے)	ان کے لیے	بیشک	اللہ	خبردار ہے	(اس) سے جو	وہ کام کرتے ہیں	اور

ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے، بیشک اللہ ان کے کاموں سے خبردار ہے ○ اور

قُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَ يَحْفَظْنَ

قُلْ	لِّلْمُؤْمِنٰتِ	يَغْضُضْنَ	مِنْ اَبْصَارِهِنَّ	وَ	يَحْفَظْنَ
تم کہو	ایمان والیوں سے	وہ کچھ نیچی رکھیں	اپنی نگاہیں	اور	حفاظت کریں

مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ وہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی

مسلمان مردوں کو نگاہیں نیچی رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا حکم

عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

1 ...... اس سے مراد ہر وہ جگہ ہے جہاں شرعاً و عرفاً اجازت لے کر جانے کی حاجت نہیں جیسے مسافر خانے اور دوکانیں وغیرہ۔ 2 ...... اس آیت میں مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں کچھ جھکا کر رکھنے اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں (1) جب تم میں سے کوئی بات کرے تو جھوٹ نہ بولے۔ (2) جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے (3) جب اسے امانت دی جائے تو خیانت نہ کرے۔ (4) تم اپنی نگاہیں جھکا کر رکھو۔ (5) اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو۔ (6) اور اپنے ہاتھوں کو روک کر

فُرُوْجَهُنَّ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

فُرُوْجَهُنَّ	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ (1)	اِلَّا	مَا	ظَهَرَ	مِنْهَا
اپنی شرمگاہوں (کی)	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر	جتنی	(خود ہی) ظاہر ہو	اس میں سے

حفاظت کریں اور اپنی زینت نہ دکھائیں مگر جتنا (بدن کا حصہ) خود ہی ظاہر ہے

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۪ وَ لَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا

وَلْيَضْرِبْنَ	بِخُمُرِهِنَّ	عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ (2)	وَ	لَا يُبْدِيْنَ	زِيْنَتَهُنَّ	اِلَّا
اور چاہئے کہ وہ ڈال کر رکھیں	اپنے دوپٹے	اپنے گریبانوں پر	اور	ظاہر نہ کریں	اپنی زینت	مگر

اور وہ اپنے دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رکھیں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر

لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآىِٕهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآىِٕهِنَّ اَوْ

لِبُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اٰبَآىِٕهِنَّ	اَوْ	اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اَبْنَآىِٕهِنَّ	اَوْ
اپنے شوہروں کیلئے	یا	اپنے باپ	یا	اپنے شوہروں کے باپ	یا	اپنے بیٹوں	یا

اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹوں یا

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ

اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ	اَوْ	اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِیْۤ اِخْوَانِهِنَّ	اَوْ	بَنِیْۤ اَخَوٰتِهِنَّ
اپنے شوہروں کے بیٹوں	یا	اپنے بھائیوں	یا	اپنے بھائیوں کے بیٹوں	یا	اپنی بہنوں کے بیٹوں

شوہروں کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھتیجوں یا اپنے بھانجوں

اَوْ نِسَآىِٕهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ اَوِ

اَوْ	نِسَآىِٕهِنَّ	اَوْ	مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُنَّ	اَوِ
یا	اپنی (مسلمان) عورتوں	یا	جن (عورتوں) کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	یا

یا اپنی (مسلمان) عورتوں یا اپنی کنیزوں پر جو ان کی ملکیت ہوں یا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھو (یعنی ظلم وغیرہ سے)۔ (معجم الاوسط، ۲/۶۷، الحدیث: ۲۵۳۹)

1 ...... مسلمان عورتوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے بدن کے ان اعضاء کو غیر مردوں کے سامنے ظاہر نہ کریں جہاں زینت کرتی ہیں جیسے سر، کان، گلا وغیرہ البتہ وہ اعضاء جو عام طور پر ظاہر ہوتے ہیں جیسے چہرہ، دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں، انہیں چھپانے میں مشقت ہونے کی وجہ سے ظاہر کرنے کی اجازت ہے لیکن فی زمانہ بے حیائی، بدنگاہی اور گندے خیالات کی کثرت کی وجہ سے چہرہ چھپانے کا بھی حکم ہے۔

2 ...... یعنی مسلمان عورتیں اپنے دوپٹوں کے ذریعے اپنے بالوں، گردن، پہنے ہوئے زیور اور سینے وغیرہ کو ڈھانپ کر رکھیں۔ بخاری شریف میں ہے کہ جب یہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ

التّٰبِعِيْنَ	غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ	مِنَ الرِّجَالِ (1)	اَوِ	الطِّفْلِ	الَّذِيْنَ
(ان) نوکروں (کیلئے)	(جو) شہوت والے نہیں	مردوں میں سے	یا	(ان) بچوں (کیلئے)	جو

مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں

لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۪ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

لَمْ يَظْهَرُوْا	عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ	وَ	لَا يَضْرِبْنَ (2)	بِاَرْجُلِهِنَّ
خبر نہیں رکھتے	عورتوں کی شرم کی چیزوں پر	اور	وہ (زمین پر) زور سے نہ ماریں	اپنے پاؤں

عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر اپنے پاؤں اس لئے زور سے نہ ماریں

لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

لِيُعْلَمَ	مَا	يُخْفِيْنَ	مِنْ زِيْنَتِهِنَّ	وَ	تُوْبُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ
تاکہ معلوم ہو جائے	جو	انہوں نے چھپائی ہو	اپنی زینت سے	اور	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

کہ ان کی اس زینت کا پتہ چل جائے جو انہوں نے چھپائی ہوئی ہے اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کی طرف

تمام مسلمانوں کو توبہ کی ہدایت

جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى

جَمِيْعًا	اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ	لَعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اَنْكِحُوا	الْاَيَامٰى
سب	اے ایمان والو	تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	نکاح کر دو	(ان کے جو) بے نکاح (ہوں)

توبہ کرو اس امید پر کہ تم فلاح پاؤ ○ اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں

کنوارے مرد و عورت کا نکاح کرنے کی ہدایت اور برکتِ نکاح

مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ ؕ اِنْ يَّكُوْنُوْا

مِنْكُمْ	وَ	الصّٰلِحِيْنَ	مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَآئِكُمْ	اِنْ	يَّكُوْنُوْا
تم میں سے	اور	(جو) نیک لوگ (ہیں)	تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے	اگر	وہ ہوں گے

اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو۔ اگر وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آیت نازل ہوئی تو صحابیات نے اپنی اونی چادروں کو پھاڑ کر اوڑھنیاں بنا لیا تھا۔ (بخاری، ۳/۲۹۰، الحدیث: ۴۷۵۸)

1 ...... مردوں میں سے وہ نوکر جو شہوت والے نہ ہوں مثلاً ایسے بوڑھے ہوں جنہیں اصلاً شہوت باقی نہ رہی ہو اور وہ نیک ہوں تو ان سے پردہ نہ کرنے کی اجازت ہے البتہ جو ایسے نہ ہوں خواہ وہ کتنے ہی بااعتماد اور بچپن سے نوکری کرتے آرہے ہوں ان سے بہر صورت پردہ کرنے کا حکم ہے۔ آج کل گھر کے نوکروں، ڈرائیوروں، مالیوں، دودھ بیچنے والوں سے عموماً پردہ نہیں کیا جاتا ہے یہ حرام ہے۔

2 ...... یعنی عورتیں چلنے پھرنے میں پاؤں اس قدر آہستہ رکھیں کہ اُن کے زیور کی جھنکار نہ سنی جائے۔ عورتیں بجنے والے جھانجھن نہ پہنیں۔

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ

فُقَرَآءَ	يُغْنِهِمُ (1)	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	وَاسِعٌ
فقیر، تنگدست	(تو) مالدار کردے گا انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور	اللہ	وسعت والا

فقیر ہوں گے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا اور اللہ وسعت والا،

عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ

عَلِيْمٌ ﴿٣٢﴾	وَلْيَسْتَعْفِفِ (2)	الَّذِيْنَ	لَا يَجِدُوْنَ
علم والا (ہے)	اور چاہئے کہ پاکدامنی اختیار کریں	وہ لوگ جو	نہیں پاتے

علم والا ہے ○ اور جو لوگ نکاح کرنے کی طاقت نہیں پاتے

نکاح کی استطاعت نہ رکھنے پر پاکدامنی کی تاکید

نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

نِكَاحًا	حَتّٰى	يُغْنِيَهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ
نکاح کرنے کی طاقت	یہاں تک کہ	غنی کردے انہیں	اللہ	اپنے فضل سے	اور

انہیں چاہیے کہ پاکدامنی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے اور

غلاموں کو مکاتب بنانے سے متعلق ہدایات

الَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ

الَّذِيْنَ	يَبْتَغُوْنَ	الْكِتٰبَ	مِمَّا	مَلَكَتْ
وہ لوگ جو	چاہتے ہیں	مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے

تمہارے غلام اور لونڈیوں میں سے جو مال کما کر دینے کی شرط پر آزادی کے

اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ۖ وَّ

اَيْمَانُكُمْ	فَكَاتِبُوْهُمْ	اِنْ	عَلِمْتُمْ	فِيْهِمْ	خَيْرًا	وَّ
تمہارے دائیں ہاتھ	تو تم (یہ معاہدہ) لکھ دو انہیں	اگر	تم جانو	ان میں	کچھ بھلائی	اور

طلبگار ہوں تو تم انہیں (یہ معاہدہ) لکھ دو اگر تم ان میں کچھ بھلائی جانو اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس قوم کی دعا نہیں قبول فرماتا جن کی عورتیں جھانجھن پہنتی ہوں۔ اس سے سمجھ لینا چاہئے کہ جب زیور کی آواز دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے تو خاص عورت کی آواز اور اس کی بے پردگی کیسی اللہ تعالیٰ کے غضب کو لازم کرنے والی ہوگی۔ 1...... اس غناء سے مراد قناعت یا کفایت ہے یا اس سے شوہر اور بیوی کے دو رزقوں کا جمع ہو جانا یا نکاح کی برکت سے فراخی حاصل ہونا مراد ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا "تم عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ تمہارے پاس (اللہ تعالیٰ کی طرف سے رزق اور) مال لائیں گی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۱۰) 2...... یعنی جو لوگ مہر اور اخراجات نہ ہونے کے

کنیزوں کو بدکاری پر مجبور کرنے کی ممانعت

اٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِیْۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ لَا تُكْرِهُوْا فَتَیٰتِكُمْ

اٰتُوْهُمْ	مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ	الَّذِیْۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	لَا تُكْرِهُوْا [1]	فَتَیٰتِكُمْ
دو انہیں	اللہ کے مال سے	وہ جو	اس نے دیا تمہیں	اور	تم مجبور نہ کرو	اپنی کنیزوں (کو)

تم ان کی اللہ کے اس مال سے مدد کرو جو اس نے تمہیں دیا ہے اور تم دنیوی زندگی کا مال طلب کرنے کیلئے

عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا

عَلَى الْبِغَآءِ	اِنْ	اَرَدْنَ	تَحَصُّنًا [2]	لِّتَبْتَغُوْا
بدکاری پر	(خصوصاً) اگر	وہ (خود بھی) چاہیں	بچنا	تاکہ تم چاہو، طلب کرو

اپنی کنیزوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو (خصوصاً) اگر وہ

عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَ مَنْ یُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ

عَرَضَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	مَنْ	یُّكْرِهْهُّنَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
دنیوی زندگی کا کچھ مال	اور	جو	مجبور کرے گا انہیں	تو بیشک	اللہ

خود (بھی) بچنا چاہتی ہوں اور جو انہیں مجبور کرے گا تو بیشک اللہ

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ

قرآن مجید کے تین اوصاف

مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	اَنْزَلْنَاۤ
ان کے مجبور کئے جانے کے بعد	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے نازل فرمائیں

ان کے مجبور کئے جانے کے بعد بہت بخشنے والا، مہربان ہے ۝ اور بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَیْكُمْ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ وَّ مَثَلًا مِّنَ الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ

اِلَیْكُمْ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	وَّ	مَثَلًا	مِّنَ الَّذِیْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلِكُمْ
تمہاری طرف	روشن آیتیں	اور	حال	ان لوگوں کا جو	گزر گئے	تم سے پہلے

روشن آیتیں اور تم سے پہلے لوگوں کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سبب نکاح نہ کر سکیں تو وہ بدکاری سے بہر حال بچیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے مالدار کر دے اور وہ مہر و نان نفقہ ادا کرنے کے قابل ہو جائیں۔

[1]...... عورت کے حق میں زنا پر مجبوری اس وقت ثابت ہو گی جب کوئی جان سے مار دینے یا جسم کا کوئی عضو ضائع کر دینے یا شدید مار مارنے کی دھمکی دے اور دھمکی دینے والے کو قدرت بھی ہو اور عورت کو غالب گمان ہو کہ وہ دھمکی پر عمل کر گزرے گا۔ اس سے کم میں مجبوری ثابت نہ ہو گی۔ کنیزوں کی طرح آزاد عورتوں کو بھی بدکاری پر مجبور کرنا حرام ہے، خواہ مال کی خاطر ہو یا کسی اور سبب سے۔ زنا پر مجبور کرنے والے سخت گناہگار اور عذابِ الٰہی کے حقدار ہیں۔ [2]...... کنیزیں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اللہ تعالیٰ کے نور کی مثال

وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾ ع اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ مَثَلُ نُوْرِهٖ

وَ	مَوْعِظَةً	لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٤﴾	اَللّٰهُ	نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)	مَثَلُ نُوْرِهٖ
اور	نصیحت	ڈروالوں کے لیے	اللہ	آسمانوں اور زمین کا نور (ہے)	اس کے نور کی مثال

اور ڈروالوں کے لیے نصیحت نازل فرمائی ○ اللہ آسمانوں اور زمینوں کو روشن کرنے والا ہے۔ اس کے نور کی مثال

كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ؕ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ؕ اَلزُّجَاجَةُ

كَمِشْكٰوةٍ	فِيْهَا	مِصْبَاحٌ	اَلْمِصْبَاحُ	فِيْ زُجَاجَةٍ	اَلزُّجَاجَةُ
(ایسی ہے) جیسے ایک طاق	جس میں	چراغ (ہے)	(وہ) چراغ	ایک فانوس میں (ہے)	فانوس

ایسی ہے جیسے ایک طاق ہو جس میں چراغ ہے، وہ چراغ ایک فانوس میں ہے، وہ فانوس

كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ

كَاَنَّهَا	كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ	يُّوْقَدُ	مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (2)
گویا کہ وہ	ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ (ہے)	جو روشن ہوتا ہے	برکت والے درخت زیتون سے

گویا ایک موتی کی طرح چمکتا ہوا ستارہ ہے جو زیتون کے برکت والے درخت سے روشن ہوتا ہے

لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ وَلَوْ

لَّا	شَرْقِيَّةٍ	وَّ	لَا	غَرْبِيَّةٍ	يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْٓءُ	وَلَوْ
(جو) نہ	مشرق والا (ہے)	اور	نہ	مغرب والا	قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے	اگرچہ

جو نہ مشرق والا ہے اور نہ مغرب والا ہے۔ قریب ہے کہ اس کا تیل بھڑک اٹھے اگرچہ

لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ ؕ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ ؕ يَهْدِي اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

لَمْ تَمْسَسْهُ	نَارٌ	نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ	يَهْدِي	اللّٰهُ	لِنُوْرِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ
نہ چھوئے اسے	آگ	نور پر نور (ہے)	راہ دکھاتا ہے	اللہ	اپنے نور کی	جسے	وہ چاہتا ہے

اسے آگ نہ چھوئے۔ نور پر نور ہے، اللہ اپنے نور کی راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پاکدامن رہنا چاہیں یا نہ چاہیں، کسی صورت بھی انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کیا جاسکتا اور آیت میں کلام اس اعتبار سے ہے کہ جب عورتیں خود بھی پاکدامن رہنا چاہتی ہیں تو پھر تو تمہیں بطریقِ اَولیٰ انہیں بدکاری پر مجبور نہیں کرنا چاہیے۔ 1 ...... نور اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے اور یہاں معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کا ہادی ہے تو زمین و آسمان والے اس کے نور سے حق کی راہ پاتے ہیں یا یہ معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمینوں کو منور فرمانے والا ہے۔ بعض مفسرین نے اس نور سے قرآن مراد لیا ہے اور ایک تفسیر یہ ہے کہ اس نور سے مراد سیّد کائنات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ 2 ...... زیتون کا درخت انتہائی برکت والا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

وَ يَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ

وَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	الْاَمْثَالَ	لِلنَّاسِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ
اور	بیان فرماتا ہے	اللہ	مثالیں	لوگوں کیلئے	اور	اللہ	ہر چیز کو

اور اللہ لوگوں کیلئے مثالیں بیان فرماتا ہے اور اللہ ہر شے کو

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾ۙ فِیْ بُیُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ

عَلِیْمٌ ﴿۳۵﴾	فِیْ بُیُوْتٍ (1)	اَذِنَ	اللّٰهُ	اَنْ
خوب جاننے والا (ہے)	(ان) گھروں میں (ہے)	حکم دیا	اللہ (نے)	کہ

خوب جاننے والا ہے ○ ان گھروں میں ہے جن کی تعظیم کرنے

تُرْفَعَ وَ یُذْكَرَ فِیْهَا اسْمُهٗۙ یُسَبِّحُ

تُرْفَعَ	وَ	یُذْكَرَ	فِیْهَا	اسْمُهٗ	یُسَبِّحُ (2)
انہیں بلند کیا جائے، ان کی تعظیم کی جائے	اور	ذکر کیا جائے	ان میں	اس (اللہ) کا نام	تسبیح کرتے ہیں

اور ان میں اللہ کا نام ذکر کئے جانے کا اللہ نے حکم دیا ہے، ان میں صبح و شام

لَهٗ فِیْهَا بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾ۙ رِجَالٌۙ لَّا تُلْهِیْهِمْ تِجَارَةٌ

لَهٗ	فِیْهَا	بِالْغُدُوِّ وَ الْاٰصَالِ ﴿۳۶﴾	رِجَالٌ (3)	لَّا تُلْهِیْهِمْ	تِجَارَةٌ
اس کی	ان (گھروں) میں	صبح اور شام	(وہ) مرد	غافل نہیں کرتی انہیں	کوئی تجارت

اللہ کی تسبیح بیان کرتے ہیں ○ وہ مرد جن کو تجارت

بندگانِ خدا کے چند ظاہری و باطنی اوصاف

وَّ لَا بَیْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَ اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ

وَّ	لَا	بَیْعٌ	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	اِقَامِ الصَّلٰوةِ	وَ	اِیْتَآءِ الزَّكٰوةِ
اور	نہ	خرید و فروخت	اللہ کے ذکر سے	اور	نماز قائم کرنے	اور	زکوٰۃ دینے (سے)

اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور اس میں بہت سارے فوائد ہیں، حدیثِ پاک میں ہے ”زیتون کھاؤ اور اس کا تیل استعمال کرو یہ مبارک درخت ہے۔ (ترمذی، ۳/۳۳۷، الحدیث: ۱۸۵۹)

1 ...... اُن گھروں سے مسجدیں مراد ہیں۔ 2 ...... تسبیح سے مراد نمازیں ہیں، صبح کی تسبیح سے فجر اور شام سے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں مراد ہیں۔

3 ...... نور سے ہدایت پانے اور مسجدوں میں صبح و شام تسبیح کرنے والے لوگوں کا یہ وصف ہے کہ انہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت نماز اور ذکرُ اللہ سے غافل نہیں کرتی۔ فی زمانہ کاروبار، نوکری، کھیل کود، ٹی وی، دوستوں وغیرہا کی وجہ سے نمازوں میں غفلت کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جس نے نماز کی

نیک کاموں میں مشغولیت کا مقصد

کفار کے ظاہری اچھے اعمال کی مثال

يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَ الْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾ۙ

يَخَافُوْنَ	يَوْمًا	تَتَقَلَّبُ(1)	فِيْهِ	الْقُلُوْبُ	وَ	الْاَبْصَارُ ﴿٣٧﴾
وہ ڈرتے ہیں	(اس) دن (سے)	الٹ جائیں گے	اس میں	دل	اور	آنکھیں

وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں الٹ جائیں گے ○

لِيَجْزِيَهُمُ اللّٰهُ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ يَزِيْدَهُمْ

لِيَجْزِيَهُمُ	اللّٰهُ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	يَزِيْدَهُمْ
تاکہ بدلہ دے انہیں	اللہ	سب سے بہتر	جو	انہوں نے کام کئے	اور	مزید عطا فرمائے انہیں

تاکہ اللہ انہیں ان کے بہتر کاموں کا بدلہ دے اور اپنے فضل سے انہیں

مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾ وَ

مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ	اللّٰهُ	يَرْزُقُ	مَنْ	يَّشَآءُ	بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴿٣٨﴾	وَ
اپنے فضل سے	اور	اللہ	رزق دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	حساب کے بغیر	اور

مزید عطا فرمائے اور اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق عطا فرماتا ہے ○ اور

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْۤا	اَعْمَالُهُمْ	كَسَرَابٍۭ بِقِيْعَةٍ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے اعمال	کسی بیابان میں دھوپ میں چمکتی ریت جیسے (ہیں)

کافروں کے اعمال ایسے ہیں جیسے کسی بیابان میں دھوپ میں پانی کی طرح چمکنے والی ریت ہو،

يَّحْسَبُهُ الظَّمْاٰنُ مَآءً ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءَهٗ

يَّحْسَبُهُ	الظَّمْاٰنُ	مَآءً	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءَهٗ
گمان کرتا ہے اسے	پیاسا آدمی	پانی	یہاں تک کہ	جب	وہ آتا ہے اس کے پاس

پیاسا آدمی اسے پانی سمجھتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس کے پاس آتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) محافظت نہ کی وہ قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(مسند امام احمد، ۲/۵۷۴، الحدیث: ۶۵۸۷) علماء نے فرمایا ہے کہ جسے مال نے نماز سے غافل رکھا وہ قیامت کے دن قارون کے ساتھ، جسے حکمرانی نے غافل رکھا وہ فرعون کے ساتھ، جو وزارت کی وجہ سے غافل رہا وہ ہامان کے ساتھ اور جو تجارت کی وجہ سے غافل رہا وہ مکہ کے کافر اُبیّ بن خلف کے ساتھ ہوگا۔(الزواجر، ۱/۲۸۸)

(1)...... دلوں کے الٹ جانے کا معنی یہ ہے کہ دل اپنی جگہ سے نکل کر حلق میں آجائیں گے، پھر نہ واپس اپنی جگہ جاسکیں گے اور نہ حلق سے باہر نکل سکیں گے اور (بقیہ اگلے صفحے پر)

کفار کے برے اعمال کی مثال

لَمْ يَجِدْهُ شَيْـًٔا وَّ وَجَدَ اللّٰهَ عِنْدَهٗ فَوَفّٰىهُ

لَمْ يَجِدْهُ	شَيْـًٔا(1)	وَّ	وَجَدَ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ	فَوَفّٰىهُ
(تو) نہیں پاتا اسے	کچھ (بھی)	اور	وہ پائے گا	اللہ (کو)	اپنے قریب	تو وہ پورا دے گا اسے

تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا اور وہ اللہ کو اپنے قریب پائے گا تو اللہ اسے

حِسَابَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾ ۙ اَوْ كَظُلُمٰتٍ

حِسَابَهٗ	وَ	اللّٰهُ	سَرِيْعُ الْحِسَابِ ﴿٣٩﴾	اَوْ	كَظُلُمٰتٍ
اس کا حساب	اور	اللہ	جلد حساب کر لینے والا (ہے)	یا	جیسے تاریکیاں (ہوں)

اس کا پورا حساب دے گا اور اللہ جلد حساب کر لینے والا ہے ○ یا جیسے کسی گہرے سمندر میں

فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰىهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ

فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ	يَّغْشٰىهُ	مَوْجٌ	مِّنْ فَوْقِهٖ	مَوْجٌ
کسی گہرے سمندر میں	ڈھانپ لیا ہو اسے	ایک موج (نے)	اس کے اوپر سے	(دوسری) موج (ہو)

تاریکیاں ہوں جس کو اوپر سے ایک موج نے ڈھانپ لیا ہو، اس موج پر ایک اور موج ہو،

مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ؕ ظُلُمٰتٌۢ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ ؕ اِذَاۤ

مِّنْ فَوْقِهٖ	سَحَابٌ	ظُلُمٰتٌۢ	بَعْضُهَا	فَوْقَ بَعْضٍ	اِذَاۤ
اس (موج) کے اوپر سے	بادل (ہوں)	اندھیرے (ہیں)	ان کے بعض	بعض کے اوپر (ہیں)	جب

(پھر) اس (دوسری) موج پر بادل ہوں۔ اندھیرے ہی اندھیرے ہیں ایک کے اوپر دوسرا اندھیرا ہے کہ جب

نورِ قرآن سے ہدایت توفیقِ الٰہی پر موقوف ہے

اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَجْعَلِ

اَخْرَجَ	يَدَهٗ	لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا	وَ	مَنْ	لَّمْ يَجْعَلِ
کوئی نکالتا ہے	اپنا ہاتھ	(تو) وہ اسے دکھائی دیتا معلوم نہ ہو	اور	وہ شخص جو	نہ بنائے

کوئی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے اپنا ہاتھ بھی دکھائی دیتا معلوم نہ ہو اور جس کیلئے اللہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آنکھیں الٹنے کا معنی یہ ہے کہ اس دن سرمگیں آنکھیں نیلی ہو جائیں گی۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہاں دلوں اور آنکھوں کا الٹنا بطورِ محارہ استعمال ہوا ہو اور مراد یہ ہو کہ قیامت کی دہشت اور ہولناکی دیکھ کر دل انتہائی خوفزدہ اور مضطرب ہو جائیں گے اور آنکھیں اوپر چڑھ جائیں گی۔

1 ...... اس آیت میں بیان کی گئی مثال اگرچہ کفار کے ظاہری اچھے اعمال سے متعلق ہے لیکن مسلمان بھی اگر ریاکاری، یا شرائط کا لحاظ کئے بغیر نیک اعمال کرے گا تو اس کا حال بھی ایسا ہی ہو گا۔ اس لئے ریاکاری سے بھی بچیں اور دینی احکام بھی سیکھیں۔

ع ۵ / ۱۱

کائنات کی ہر چیز مشغولِ تسبیح ہے

اَللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ

اللّٰهُ	لَهٗ	نُوْرًا	فَمَا	لَهٗ	مِنْ نُّوْرٍ ﴿۴۰﴾ [1]	اَلَمْ تَرَ
اللہ	اس کے لئے	نور	تو نہیں	اس کے لیے	کوئی نور	کیا تم نے نہ دیکھا

نور نہ بنائے اس کے لیے کوئی نور نہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ يُسَبِّحُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

اَنَّ	اللّٰهَ	يُسَبِّحُ	لَهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
کہ	اللہ	تسبیح کرتا ہے	اس کی	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

کہ جو کوئی آسمانوں اور زمین میں ہیں وہ سب اور پرندے (اپنے) پر پھیلائے ہوئے

الطَّيْرُ صٰٓفّٰتٍ ؕ كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهٗ وَ تَسْبِيْحَهٗ ؕ

الطَّيْرُ	صٰٓفّٰتٍ	كُلٌّ	قَدْ	عَلِمَ	صَلَاتَهٗ	وَ	تَسْبِيْحَهٗ [2]
پرندے	پر پھیلائے ہوئے	سب (نے)	تحقیق	جان لی	اپنی نماز	اور	اپنی تسبیح

اللہ کی تسبیح کرتے ہیں سب کو اپنی نماز اور اپنی تسبیح معلوم ہے

زمین و آسمان کا حقیقی بادشاہ اللہ ہے

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ لِلّٰهِ

وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لِلّٰهِ
اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	(اس) کو جو	وہ کام کرتے ہیں	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)

اور اللہ ان کے کاموں کو خوب جاننے والا ہے ○ اور آسمانوں اور

آسمانوں میں قدرتِ الٰہی کے مظاہر

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾ اَلَمْ تَرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	الْمَصِيْرُ ﴿۴۲﴾	اَلَمْ تَرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہت	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا

زمین کی بادشاہت اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

(1)...... یعنی جسے اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید کے نور سے ہدایت دینا اور قرآنِ کریم پر ایمان لانے کی توفیق دینا نہ چاہے تو اسے اصلاً کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

(2)...... زمین و آسمان میں موجود چیزوں اور پرندوں میں سے ہر ایک اپنی نماز اور اپنی تسبیح جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نماز و تسبیح کا جسے جو طریقہ سکھایا اسی کے مطابق وہ عمل کرتا ہے اگرچہ ہمیں وہ طریقہ دکھائی نہ دے یا سمجھ نہ آئے۔

اَنَّ اللّٰهَ یُزۡجِیۡ سَحَابًا ثُمَّ یُؤَلِّفُ

اَنَّ	اللّٰهَ	یُزۡجِیۡ	سَحَابًا	ثُمَّ	یُؤَلِّفُ
کہ	اللہ	نرمی کے ساتھ چلاتا ہے	بادل (کو)	پھر	ملاپ کر دیتا ہے

کہ اللہ نرمی کے ساتھ بادل کو چلاتا ہے پھر انہیں آپس میں

بَیۡنَهٗ ثُمَّ یَجۡعَلُهٗ رُكَامًا فَتَرَی

بَیۡنَهٗ	ثُمَّ	یَجۡعَلُهٗ	رُكَامًا	فَتَرَی
اس (بادل کے ٹکڑوں) کے درمیان	پھر	کر دیتا ہے اسے	تہ در تہ	تو تو دیکھتا ہے

ملا دیتا ہے پھر انہیں تہ در تہ کر دیتا ہے تو تم دیکھتے ہو

الۡوَدۡقَ یَخۡرُجُ مِنۡ خِلٰلِهٖ ۚ وَ یُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ

الۡوَدۡقَ	یَخۡرُجُ	مِنۡ خِلٰلِهٖ	وَ	یُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ
بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے درمیان سے	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے

کہ اس کے درمیان میں سے بارش نکلتی ہے اور وہ آسمان میں موجود

مِنۡ جِبَالٍ فِیۡهَا مِنۡۢ بَرَدٍ فَیُصِیۡبُ بِهٖ مَنۡ یَّشَآءُ

مِنۡ جِبَالٍ فِیۡهَا (1)	مِنۡۢ بَرَدٍ	فَیُصِیۡبُ	بِهٖ	مَنۡ	یَّشَآءُ
اس میں (موجود برف کے) پہاڑوں سے	کچھ اولے	پھر ڈال دیتا ہے	ان کو	جس (پر)	وہ چاہتا ہے

برف کے پہاڑوں سے اولے اُتارتا ہے پھر جس پر چاہتا ہے اس پر انہیں ڈال دیتا ہے

وَ یَصۡرِفُهٗ عَنۡ مَّنۡ یَّشَآءُ ؕ یَكَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ یَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ؕ ﴿۴۳﴾

وَ	یَصۡرِفُهٗ	عَنۡ مَّنۡ	یَّشَآءُ	یَكَادُ سَنَا بَرۡقِهٖ یَذۡهَبُ بِالۡاَبۡصَارِ ﴿۴۳﴾
اور	پھیر دیتا ہے انہیں	جس سے	وہ چاہتا ہے	قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک لے جائے آنکھیں

اور جس سے چاہتا ہے اس سے انہیں پھیر دیتا ہے قریب ہے کہ اس کی بجلی کی چمک آنکھیں لے جائے ○

(1)...... اس آیت کے بارے میں مفسرین کے دو قول ہیں، (1) آسمان میں اولوں کے پہاڑ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے، پھر وہ ان پہاڑوں میں سے جتنے اولے چاہتا ہے نازل فرماتا ہے۔ (2) آسمان سے مراد حقیقی آسمان نہیں بلکہ وہ بادل ہے جو لوگوں کے سروں پر بلند ہے، اسے بلندی کی وجہ سے آسمان فرمایا گیا کیونکہ ''سماء'' اس چیز کو کہتے ہیں جو تجھ سے بلند ہے اور تیرے اوپر ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بادل سے اولے نازل فرماتا ہے، یہی بادل پہاڑ ہیں کہ بڑا ہونے کی وجہ سے پہاڑوں کے مشابہ ہیں اور جہاز میں سفر کرتے ہوئے یہ بادل پہاڑ کی طرح ہی دکھائی دیتے ہیں۔

دن اور رات کی تبدیلی میں قدرت الٰہی کی دلیل

يُقَلِّبُ اللّٰهُ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً

يُقَلِّبُ	اللّٰهُ	الَّيْلَ	وَ	النَّهَارَ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَعِبْرَةً
تبدیل فرماتا ہے	اللہ	رات	اور	دن (کو)	بیشک	اس میں	ضرور سمجھنے کا مقام (ہے)

اللہ رات اور دن کو تبدیل فرماتا ہے، بیشک اس میں آنکھ والوں کیلئے

جانوروں کی تخلیق اور احوال میں قدرت الٰہی کے دلائل

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾ وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ ۚ فَمِنْهُمْ

لِّاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۴۴﴾	وَ	اللّٰهُ	خَلَقَ	كُلَّ دَآبَّةٍ	مِّنْ مَّآءٍ [1]	فَمِنْهُمْ
آنکھوں والوں کیلئے	اور	اللہ (نے)	بنایا	ہر جاندار	پانی سے	تو ان میں سے

سمجھنے کا مقام ہے ○ اور اللہ نے زمین پر چلنے والا ہر جاندار پانی سے بنایا تو ان میں کوئی

مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ

مَّنْ	يَّمْشِيْ	عَلٰى بَطْنِهٖ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّمْشِيْ
(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے	اپنے پیٹ پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے

اپنے پیٹ کے بل چلتا ہے اور ان میں کوئی دو پاؤں پر

عَلٰى رِجْلَيْنِ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰۤى اَرْبَعٍ ؕ يَخْلُقُ

عَلٰى رِجْلَيْنِ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّمْشِيْ	عَلٰۤى اَرْبَعٍ	يَخْلُقُ
دو پاؤں پر	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	چلتا ہے	چار (پاؤں) پر	پیدا فرماتا ہے

چلتا ہے اور ان میں کوئی چار پاؤں پر چلتا ہے۔ اللہ جو چاہتا ہے

نزولِ قرآن اور عطائے ہدایت کا بیان

اللّٰهُ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾ لَقَدْ

اللّٰهُ	مَا	يَشَآءُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ ﴿۴۵﴾	لَقَدْ
اللہ	جو	وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	ضرور بیشک

پیدا فرماتا ہے۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ بیشک

[1] ...... اللہ تعالیٰ نے جانداروں کی تمام اجناس کو پانی کی جنس سے پیدا کیا اور پانی ان سب کی اصل ہے اور اپنی اصل میں متحد ہونے کے باوجود ان سب کا حال ایک دوسرے سے کس قدر مختلف ہے، یہ کائنات کو تخلیق فرمانے والے کے علم و حکمت اور اس کی قدرت کے کمال کی روشن دلیل ہے کہ اس نے پانی جیسی چیز سے ایسی عجیب مخلوق پیدا فرمادی۔

اطاعتِ رسول میں منافقوں کا حال

اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍؕ وَ اللّٰهُ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ

اَنْزَلْنَاۤ	اٰیٰتٍ مُّبَیِّنٰتٍ	وَ	اللّٰهُ	یَهْدِیْ	مَنْ	یَّشَآءُ
ہم نے نازل فرمائیں	صاف بیان کرنے والی آیتیں	اور	اللہ	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے

ہم نے صاف بیان کرنے والی آیتیں نازل فرمائیں اور اللہ جسے چاہتا ہے

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالرَّسُوْلِ

اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۶﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	وَ	بِالرَّسُوْلِ
سیدھے راستے کی طرف	اور	(منافقین) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اللہ پر	اور	رسول پر

سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور (منافقین) کہتے ہیں: ہم اللہ اور رسول پر ایمان لائے

وَ اَطَعْنَا ثُمَّ یَتَوَلّٰى فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَؕ

وَ	اَطَعْنَا	ثُمَّ	یَتَوَلّٰى	فَرِیْقٌ	مِّنْهُمْ	مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ
اور	ہم نے اطاعت کی	پھر	پلٹ جاتا ہے	ایک گروہ	ان میں سے	اس کے بعد

اور ہم نے اطاعت کی پھر ان میں سے ایک گروہ اس کے بعد پھر جاتا ہے

حکمِ رسول سے متعلق منافقوں کا حال

وَ مَاۤ اُولٰٓىٕكَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ اِذَا دُعُوْۤا

وَ	مَاۤ	اُولٰٓىٕكَ	بِالْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	اِذَا	دُعُوْۤا[1]
اور	نہیں	یہ لوگ	ایمان والے	اور	جب	انہیں بلایا جاتا ہے

اور (حقیقت میں) وہ مسلمان نہیں ہیں ○ اور جب انہیں اللہ

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ لِیَحْكُمَ بَیْنَهُمْ اِذَا

اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ[2]	لِیَحْكُمَ	بَیْنَهُمْ	اِذَا
اللہ اور اس کے رسول کی طرف	تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	ان کے درمیان	(تو) اسی وقت

اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو اسی وقت

1 ...... بشر نامی منافق کا زمین کے معاملے پر ایک یہودی سے جھگڑا تھا، یہودی نے مطالبہ کیا کہ ہمارے مقدمے کا فیصلہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کرایا جائے لیکن منافق نے کعب بن اشرف یہودی سے فیصلہ کرانے کا اصرار کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری ہے کیونکہ ان لوگوں کو رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بلایا گیا تھا، جسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اللہ ورسول کی طرف بلایا گیا۔

منافقوں کے اعراض کی قباحت

فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ يَّكُنْ لَّهُمُ الْحَقُّ

فَرِيْقٌ	مِّنْهُمْ	مُّعْرِضُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنْ	يَّكُنْ	لَّهُمُ	الْحَقُّ
ایک گروہ	ان میں سے	منہ پھیرلیتا (ہے)	اور	اگر	ہوجائے	ان کے لئے	حق (فیصلہ)

ان میں سے ایک فریق منہ پھیرنے لگتا ہے ○ اور اگر فیصلہ ان کیلئے ہو جائے

يَاْتُوْۤا اِلَيْهِ مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾ ط اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ

يَاْتُوْۤا	اِلَيْهِ	مُذْعِنِيْنَ ﴿۴۹﴾	اَفِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ
(تو) وہ آتے ہیں	اس کی طرف	جلدی کرتے ہوئے، مانتے ہوئے	کیا ان کے دلوں میں	بیماری (ہے)

تو اس کی طرف خوشی خوشی جلدی سے آتے ہیں ○ کیا ان کے دلوں میں بیماری ہے؟

اَمِ ارْتَابُوْۤا اَمْ يَخَافُوْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ

اَمِ	ارْتَابُوْۤا	اَمْ	يَخَافُوْنَ	اَنْ	يَّحِيْفَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ
یا	وہ شک رکھتے ہیں	یا	ڈرتے ہیں	(اس بات سے) کہ	ظلم کرے گا	اللہ	ان پر

یا انہیں شک ہے؟ یا کیا وہ اس بات سے ڈرتے ہیں کہ اللہ اور اس کا رسول

حکمِ رسول سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت

وَ رَسُوْلُهٗ ط بَلْ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع اِنَّمَا

الرکوع ع ۲ ۱۲

وَ	رَسُوْلُهٗ	بَلْ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۵۰﴾	اِنَّمَا
اور	اس کا رسول	بلکہ	یہ لوگ	وہی	ظلم کرنے والے (ہیں)	صرف

ان پر ظلم کریں گے؟ بلکہ وہ خود ہی ظالم ہیں ○ مسلمانوں کی بات

كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذَا دُعُوْۤا اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

كَانَ	قَوْلَ الْمُؤْمِنِيْنَ [1]	اِذَا	دُعُوْۤا	اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ہے	ایمان والوں کی بات	(کہ) جب	انہیں بلایا جائے	اللہ اور اس کے رسول کی طرف

تو یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاتا ہے

1 ...... منافقوں کا طرزِ عمل تو بتادیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں آنے سے کتراتے ہیں جبکہ اس آیت میں مومنوں کا اچھا طرزِ عمل بیان فرمایا کہ جب انہیں اللہ تعالیٰ، اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے احکام کی طرف بلایا جائے تو وہ عرض کرتے ہیں کہ ہم نے دعوت کو سنا اور اسے قبول کرکے اطاعت کی۔ یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کے سامنے اپنی عقل کے گھوڑے نہ دوڑائے جائیں اور نہ ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو قبول کرنے یا نہ کرنے کے معاملے میں صرف اپنی عقل کو معیار بنایا جائے بلکہ جس طرح

(بقیہ اگلے صفحے پر) ←

لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ اَنْ يَّقُوْلُوْا سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا ؕ

لِيَحْكُمَ	بَيْنَهُمْ	اَنْ	يَّقُوْلُوْا	سَمِعْنَا	وَ	اَطَعْنَا
تاکہ (رسول) فیصلہ کردے	ان کے درمیان	یہ کہ	وہ عرض کریں	ہم نے سنا	اور	ہم نے مانا

تاکہ رسول ان کے درمیان فیصلہ فرمادے تو وہ عرض کریں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی

اطاعتِ رسول اور خوفِ خدا کا فائدہ

وَ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾ وَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَ

وَ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۵۱﴾	وَ	مَنْ	يُّطِعِ	اللّٰهَ	وَ
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	اطاعت کرے	اللہ	اور

اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

رَسُوْلَهٗ وَ يَخْشَ اللّٰهَ وَ يَتَّقْهِ

رَسُوْلَهٗ	وَ	يَخْشَ	اللّٰهَ	وَ	يَتَّقْهِ
اس کے رسول (کی)	اور	ڈرے	اللہ (سے)	اور	بچے، ڈرے اس (کی نافرمانی) سے

اطاعت کرے اور اللہ سے ڈرے اور اس (کی نافرمانی) سے ڈرے

قول و عمل سے سچا کرکے دکھانا چاہئے

فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ

فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اَقْسَمُوْا	بِاللّٰهِ
تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	انہوں نے قسم کھائی	اللہ کی

تو یہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور انہوں نے پوری کوشش سے

جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ لَىٕنْ اَمَرْتَهُمْ لَيَخْرُجُنَّ ؕ

جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ	لَىٕنْ	اَمَرْتَهُمْ	لَيَخْرُجُنَّ
اپنی قسموں میں پوری کوشش (سے)	ضرور اگر	آپ حکم دیں گے انہیں	(تو) ضرور وہ نکلیں گے

اللہ کی قسمیں کھائیں کہ اگر آپ انہیں حکم دو گے تو وہ ضرور نکلیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک مریض اپنے آپ کو ڈاکٹر کے سپرد کر دیتا ہے اور اس کی دی ہوئی دوائی کو چوں چرا کئے بغیر استعمال کرتا ہے اسی طرح بلکہ اس سے بڑھ کر خود کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حوالے کر دینا اور آپ کے ہر حکم کے سامنے سر تسلیم خم کر دینا چاہئے کیونکہ ہماری عقلیں ناقص اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عقلِ مبارک وحی کے نور سے روشن اور کائنات کی کامل ترین عقل ہے۔ اگر اس پر عمل ہو گیا تو پھر دین و دنیا میں کامیابی نصیب ہو گی۔

قُلْ لَّا تُقْسِمُوْا ۚ طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ

قُلْ	لَّا تُقْسِمُوْا	طَاعَةٌ مَّعْرُوْفَةٌ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِيْرٌ
تم کہہ دو	تم قسمیں نہ کھاؤ	شریعت کے مطابق اطاعت (ہونی چاہیے)	بیشک	اللہ	خبر دار ہے

تم فرماؤ: قسمیں نہ کھاؤ، شریعت کے مطابق اطاعت ہونی چاہیے، بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ۵۳ قُلْ اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ۝ ۵۳	قُلْ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ
(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	اطاعت کرو	اللہ (کی)	اور	اطاعت کرو	رسول (کی)

خبر دار ہے ○ تم فرماؤ: اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو

اطاعتِ رسول کا فائدہ اور عدمِ اطاعت کا نقصان

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْهِ مَا حُمِّلَ

فَاِنْ	تَوَلَّوْا	فَاِنَّمَا عَلَيْهِ	مَا	حُمِّلَ
پھر اگر	تم منہ پھیرو	تو اس (رسول) پر صرف	(وہی لازم ہے) جس کا	اس پر بوجھ رکھا گیا

پھر اگر تم منہ پھیرو تو رسول کے ذمے وہی تبلیغ ہے جس کی ذمے داری کا بوجھ ان پر رکھا گیا ہے

وَ عَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ ؕ وَ اِنْ تُطِيْعُوْهُ

وَ	عَلَيْكُمْ	مَّا	حُمِّلْتُمْ	وَ	اِنْ	تُطِيْعُوْهُ
اور	تم پر	(وہی لازم ہے) جس کا	تم پر بوجھ رکھا گیا	اور	اگر	تم اطاعت کروگے اس کی

اور تم پر وہ (اطاعت) لازم ہے جس کا بوجھ تم پر رکھا گیا ہے اور اگر تم رسول کی فرمانبرداری کروگے

تَهْتَدُوْا ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۵۴ وَعَدَ

تَهْتَدُوْا (2)	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ ۵۴	وَعَدَ
(تو) ہدایت پاؤگے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کردینا	وعدہ فرمایا

تو ہدایت پاؤگے اور رسول کے ذمے صرف صاف صاف تبلیغ کردینا لازم ہے ○ اللہ نے

مسلمانوں سے زمین میں خلافت کا وعدہ

(1)...... اپنے قول کو اپنے عمل سے سچا کرکے دکھانا چاہئے، صرف قسموں سے سچا کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ بارگاہِ خداوندی میں عمل دیکھے جاتے ہیں نہ کہ محض زبانی دعوے۔ (2)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری ہدایت اور بارگاہِ الٰہی میں مقبولیت کا ذریعہ و معیار ہے۔ منقول ہے کہ حضرت امام احمد بن حنبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جب حمام میں لوگوں کے درمیان سترِ عورت کھولنے کے معاملے میں شرعی حکم کی رعایت کی (یعنی وہاں پردہ کرکے نہانے کا حکم ہے اور آپ نے اس پر عمل کیا) تو ان سے خواب میں کہا گیا: شرعی حکم کی رعایت کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو لوگوں کا امام بنا

اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

تم میں سے ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ

لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ [1]	فِی الْاَرْضِ	كَمَا	اسْتَخْلَفَ	الَّذِیْنَ
(کہ) ضرور ضرور وہ خلافت دے گا انہیں	زمین میں	جیسی	اس نے خلافت دی	ان لوگوں کو جو

کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو

مِنْ قَبْلِهِمْ ۪ وَ لَیُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ

مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	لَیُمَكِّنَنَّ	لَهُمْ	دِیْنَهُمُ
ان سے پہلے (گزرے)	اور	ضرور ضرور جمادے گا	ان کے لیے	ان کا دین

خلافت دی ہے اور ضرور ضرور اِن کے لیے اِن کے اُس دین کو جمادے گا

الَّذِی ارْتَضٰى لَهُمْ وَ لَیُبَدِّلَنَّهُمْ

الَّذِی	ارْتَضٰى	لَهُمْ	وَ	لَیُبَدِّلَنَّهُمْ
وہ جو	اس نے پسند فرمایا	ان کے لیے	اور	ضرور ضرور بدل دے گا ان (کی حالت) کو

جو ان کے لیے پسند فرمایا ہے اور ضرور ضرور ان کے خوف کے بعد ان (کی حالت) کو امن سے

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًاؕ یَعْبُدُوْنَنِیْ لَا یُشْرِكُوْنَ

مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ	اَمْنًا	یَعْبُدُوْنَنِیْ	لَا یُشْرِكُوْنَ
ان کے خوف کے بعد	امن (سے)	وہ عبادت کریں گے میری	شریک نہیں ٹھہرائیں گے

بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دیا ہے۔ (روح البیان، النور، تحت الآیۃ: ۵۴، ۶/۱۷۲-۱۷۳)

1 ...... نزولِ وحی سے لے کر دس سال تک حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے ساتھ مکہ میں قیام فرمایا اور کفار کی ایذاؤں پر صبر کیا، پھر مدینہ طیبہ ہجرت فرمائی اور انصار کے مکانات کو اپنی سکونت سے سرفراز کیا، مگر کفارِ قریش اس پر بھی باز نہ آئے، آئے دن ان کی طرف سے جنگ کے اعلان ہوتے اور طرح طرح کی دھمکیاں دی جاتیں۔ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم ہر وقت خطرہ میں رہتے اور ہتھیار ساتھ رکھتے۔ ایک روز ایک صحابی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِیْ شَیْــٴًـا ؕ وَ مَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ

بِیْ	شَیْــٴًـا	وَ	مَنْ	كَفَرَ	بَعْدَ ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ
میرے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	جو	ناشکری کرے	اس کے بعد	تو یہ لوگ	وہی

شریک نہ ٹھہرائیں گے اور جو اس کے بعد ناشکری کرے تو وہی لوگ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

الْفٰسِقُوْنَ ﴿۵۵﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

نافرمان ہیں ○ اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

نماز، زکوٰۃ اور اطاعتِ رسول کا حکم اور اس کا صلہ

اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ لَا تَحْسَبَنَّ

اَطِیْعُوا	الرَّسُوْلَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۵۶﴾	لَا تَحْسَبَنَّ [1]
اطاعت کرتے رہو	رسول (کی)	تاکہ تم (پر)	رحم کیا جائے	تم ہرگز خیال نہ کرنا

رسول کی فرمانبرداری کرتے رہو اس امید پر کہ تم پر رحم کیا جائے ○ ہرگز کافروں کو

کفار کا حال اور انجام

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مُعْجِزِیْنَ فِی الْاَرْضِ ۚ وَ مَاْوٰىهُمُ

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مُعْجِزِیْنَ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَاْوٰىهُمُ
ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	ان کا ٹھکانہ

یہ خیال نہ کرو کہ وہ ہمیں زمین میں عاجز کرنے والے ہیں اور ان کا ٹھکانہ

النَّارُ ؕ وَ لَبِئْسَ الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ

النَّارُ	وَ	لَبِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿۵۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
آگ (ہے)	اور	بیشک وہ کیا ہی بری	پلٹنے کی جگہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو

آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بُری لوٹنے کی جگہ ہے ○ اے ایمان

ع ۱۳ ۷

تین اوقات میں اجازت لے کر گھر میں داخل ہونے کی تاکید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کبھی ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ ہمیں امن میسر ہو اور ہتھیاروں کے بوجھ سے ہم سبکدوش ہوں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ...... یعنی ان کافروں کا زمین میں امن سے رہنا اس وجہ سے نہیں کہ وہ رب کے قابو سے باہر ہیں بلکہ یہ رب تعالیٰ کی مہلت ہے لہٰذا ان کے بارے میں یہ خیال نہ کرو کہ یہ ہماری پکڑ سے بھاگ کر زمین میں ہمیں عاجز کر دیں گے، ان کا ٹھکانہ جہنم کی آگ ہے اور بیشک وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔

اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ

اَیْمَانُكُمْ	مَلَكَتْ	الَّذِیْنَ	لِیَسْتَاْذِنْكُمُ[1]	اٰمَنُوْا
تمہارے دائیں ہاتھ	مالک ہوئے	وہ لوگ جن کے	چاہیے کہ اجازت لیں تم سے	ایمان لائے

والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے،

وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ

ثَلٰثَ مَرّٰتٍ	مِنْكُمْ	الْحُلُمَ	لَمْ یَبْلُغُوا	الَّذِیْنَ	وَ
تین اوقات (میں)	تم میں سے	جوانی کی عمر (کو)	نہیں پہنچے	وہ لوگ جو	اور

انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے

مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ

ثِیَابَكُمْ	تَضَعُوْنَ	حِیْنَ	وَ	مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
اپنے کپڑے	تم اُتار رکھتے ہو	جب	اور	نمازِ فجر سے پہلے

اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد

مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ﱎ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْؕ

ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ	مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ	وَ	مِّنَ الظَّهِیْرَةِ
(یہ) تین (اوقات) تمہارے لیے شرم (کے ہیں)	نمازِ عشاء کے بعد	اور	دوپہر کے وقت

(گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔ یہ تین اوقات تمہاری شرم کے ہیں۔

لَیْسَ عَلَیْكُمْ وَ لَا عَلَیْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّؕ

بَعْدَهُنَّ	جُنَاحٌ	عَلَیْهِمْ	لَا	وَ	عَلَیْكُمْ	لَیْسَ
ان (تین اوقات) کے بعد	کچھ گناہ	ان پر	نہ	اور	تم پر	نہیں ہے

ان تین اوقات کے بعد تم پر اور ان پر کچھ گناہ نہیں۔

[1]..... ایک انصاری غلام دوپہر کے وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو بلانے آیا اور اجازت لئے بغیر ویسے ہی آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے مکان میں چلا گیا، اس وقت حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بے تکلف اپنے دولت سرائے میں تشریف فرما تھے۔ غلام کے اچانک چلے آنے سے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش غلاموں کو اجازت لے کر مکانوں میں داخل ہونے کا حکم ہوتا۔ اس پر یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی جس میں غلاموں، باندیوں اور بلوغت کے قریب لڑکے، لڑکیوں کو فجر کی نماز سے پہلے، دوپہر کے وقت اور نمازِ عشاء کے بعد گھر میں داخل ہونے سے پہلے اجازت لینے کا حکم دیا گیا۔

طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	عَلٰى بَعْضٍ	بَعْضُكُمْ	عَلَيْكُمْ	طَوّٰفُوْنَ
اسی طرح	بعض کے ہاں (چکر لگاتے ہیں)	تمہارے بعض	تمہارے ہاں	(وہ) بار بار آنے والے (ہیں)

وہ تمہارے ہاں ایک دوسرے کے پاس بار بار آنے والے ہیں۔ اللہ تمہارے لئے

يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	الْاٰيٰتِ	لَكُمُ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ
علم والا	اللہ	اور	آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے

یونہی آیات بیان کرتا ہے اور اللہ علم والا،

حَكِيْمٌ ۝۵۸ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ

الْحُلُمَ	مِنْكُمُ	الْاَطْفَالُ	بَلَغَ(1)	اِذَا	وَ	حَكِيْمٌ ۝۵۸
جوانی کی عمر (کو)	تم میں سے	لڑکے	پہنچ جائیں	جب	اور	حکمت والا (ہے)

حکمت والا ہے ○ اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی

فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ

مِنْ قَبْلِهِمْ	الَّذِيْنَ	اسْتَاْذَنَ	كَمَا	فَلْيَسْتَاْذِنُوْا
ان سے پہلے (بالغ ہوئے)	ان لوگوں نے جو	اجازت لی	جیسے	تو انہیں چاہئے کہ اجازت لیں

(گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے (بالغ ہونے) والوں نے اجازت مانگی۔

كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ

عَلِيْمٌ	اللّٰهُ	وَ	اٰيٰتِهٖ	لَكُمْ	اللّٰهُ	يُبَيِّنُ	كَذٰلِكَ
علم والا	اللہ	اور	اپنی آیتیں	تمہارے لئے	اللہ	بیان کرتا ہے	اسی طرح

اللہ تم سے اپنی آیتیں یونہی بیان فرماتا ہے اور اللہ علم والا،

بالغ ہونے کے بعد لڑکوں کو بھی اجازت لے کر داخل ہونے کا حکم

(1)...... یعنی جب تمہارے یا قریبی رشتہ داروں کے چھوٹے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی تمام اوقات میں گھر میں داخل ہونے سے پہلے اسی طرح اجازت مانگیں جیسے ان سے پہلے بڑے مردوں نے اجازت مانگی۔ گھر میں اجازت لے کر داخل ہونے کی ایک حکمت ملاحظہ ہو۔ ایک شخص نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے دریافت کیا: کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ ارشاد فرمایا: ہاں۔ عرض کی: میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہی ہوں۔ ارشاد فرمایا: اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ۔ عرض کی: میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے، پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے؟) ارشاد

بوڑھی عورتوں کے پردے سے متعلق احکام

حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾ وَ الْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیْ

حَكِيْمٌ ﴿٥٩﴾	وَ	الْقَوَاعِدُ (1)	مِنَ النِّسَآءِ	الّٰتِیْ
حکمت والا (ہے)	اور	(گھروں میں) بیٹھ رہنے والی	(ان بوڑھی) عورتوں میں سے	جو

حکمت والا ہے ○ اور گھروں میں بیٹھ رہنے والی وہ بوڑھی عورتیں جنہیں

لَا يَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ

لَا يَرْجُوْنَ	نِكَاحًا	فَلَيْسَ	عَلَيْهِنَّ	جُنَاحٌ	اَنْ	يَّضَعْنَ
آرزو نہیں رکھتیں	نکاح (کی)	تو نہیں ہے	ان پر	کچھ گناہ	(اس میں) کہ	اتار کر رکھ دیں

نکاح کی کوئی خواہش نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے اوپر کے کپڑے

ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِيْنَةٍ ؕ وَ اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ

ثِيَابَهُنَّ	غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ	بِزِيْنَةٍ	وَ	اَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ
اپنے (اوپر کے) کپڑے	(جبکہ) ظاہر نہ کرنے والی (ہوں)	زینت کو	اور	(اس سے بھی) اِن کا بچنا

اُتار رکھیں جبکہ زینت کو ظاہر نہ کر رہی ہوں اور اِن کا اس سے بھی بچنا

دوسروں کے ہاں کھانا کھانے سے متعلق احکام

خَيْرٌ لَّهُنَّ ؕ وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى

خَيْرٌ	لَّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ﴿٦٠﴾	لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى
بہتر (ہے)	ان کے لیے	اور	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	نہیں ہے	اندھے پر

ان کے لیے سب سے بہتر ہے اور اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ○ اندھے اور

حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِيْضِ
کوئی پابندی	اور	نہ	لنگڑے پر	کوئی پابندی	اور	نہ	مریض پر

لنگڑے اور بیمار پر کوئی پابندی نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمایا "اجازت لے کر جاؤ، کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں، فرمایا: تو اجازت حاصل کرو۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۴۶، الحدیث: ۱۸۴۷)

1 ...... ایسی بوڑھی عورتیں جن کی عمر زیادہ ہو چکی ہو، ان سے اولاد پیدا ہونے کی امید نہ رہی ہو، عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے انہیں نکاح کی کوئی خواہش نہ ہو اور ان کا اتنا حسن و جمال قائم نہ ہو جسے دیکھ کر مردوں کو شہوت آئے تو ایسی عورتیں اپنے اوپر کے کپڑے یعنی اضافی چادر وغیرہ اتار کر رکھ سکتی ہیں جبکہ وہ اپنی زینت کی جگہوں مثلاً بال، سینہ اور پنڈلی وغیرہ کو ظاہر نہ کریں اور ان بوڑھی عورتوں کا اس سے بھی بچنا اور اضافی چادر وغیرہ پہنے رہنا ان کے لیے سب سے بہتر ہے۔

حَرَجٌ وَّلَا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ اَوْ

حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	اَنْ	تَاْكُلُوْا(1)	مِنْۢ بُيُوْتِكُمْ	اَوْ
کوئی پابندی	اور	نہ	تمہاری ذاتوں پر	کہ	تم کھاؤ	اپنی (اولاد کے) گھروں سے	یا

اور تم پر بھی کوئی پابندی نہیں کہ تم کھاؤ اپنی اولاد کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اٰبَآىٕكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اٰبَآىٕكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ	اَوْ
اپنے باپ دادا کے گھروں	یا	اپنی ماؤں کے گھروں	یا	اپنے بھائیوں کے گھروں	یا

اپنے باپ دادا کے گھروں یا اپنی ماں کے گھر سے یا اپنے بھائیوں کے گھروں یا

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ

بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ	اَوْ
اپنی بہنوں کے گھروں	یا	اپنے چچاؤں کے گھروں	یا	اپنی پھوپھیوں کے گھروں	یا

اپنی بہنوں کے گھروں سے یا اپنے چچاؤں کے گھروں سے یا اپنی پھوپھیوں کے گھروں سے یا

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ

بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ	اَوْ	بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ	اَوْ	مَا	مَلَكْتُمْ
اپنے ماموؤں کے گھروں	یا	اپنی خالاؤں کے گھروں (سے)	یا	(اس گھر سے) جو	تم مالک ہوئے

اپنے ماموؤں کے گھروں سے یا اپنی خالاؤں کے گھروں سے یا اس گھر سے جس کی چابیاں

مَّفَاتِحَهٗۤ اَوْ صَدِيْقِكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ

مَّفَاتِحَهٗۤ	اَوْ	صَدِيْقِكُمْ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ	جُنَاحٌ	اَنْ
اس کی چابیوں (کے)	یا	اپنے دوست (کے گھر سے)	نہیں ہے	تم پر	کوئی پابندی	کہ

تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوست کے گھر سے۔ تم پر کوئی پابندی نہیں کہ

1 ......اس آیت میں ایسے گیارہ افراد کے بارے میں بتایا گیا ہے جن کے گھر کھانا، کھانا جائز ہے خواہ وہ موجود ہوں یا نہ ہوں لیکن یہ اجازت اس صورت میں جب کہ وہ اس پر رضامند ہوں اور اگر قرائن سے ناگواری ظاہر ہو تو اگرچہ زبان سے اجازت دے بھی دیں تب بھی ان کا کھانا، کھانا ممنوع ہے اور فی زمانہ اس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ؕ فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا

تَاْكُلُوْا	جَمِيْعًا[1]	اَوْ	اَشْتَاتًا	فَاِذَا	دَخَلْتُمْ	بُيُوْتًا	فَسَلِّمُوْا
تم کھاؤ	مل کر	یا	الگ الگ	پھر جب	تم داخل ہو	گھروں (میں)	تو سلام کرو

تم مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔ پھر جب گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً ؕ كَذٰلِكَ

عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ	تَحِیَّةً	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	مُبٰرَكَةً	طَیِّبَةً	كَذٰلِكَ
اپنے لوگوں پر	ملتے وقت کی اچھی دعا	اللہ کے پاس سے	مبارک	پاکیزہ (کلمہ ہے)	اسی طرح

سلام کرو، (یہ) ملتے وقت کی اچھی دعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے) اللہ یونہی

ع ٨/١٤

بارگاہِ رسالت کے آداب

یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾ ع اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ

یُبَیِّنُ	اللّٰهُ	لَكُمُ	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿٦١﴾	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ
بیان فرماتا ہے	اللہ	تمہارے لئے	آیتیں	تاکہ تم	سمجھو	ایمان والے صرف

اپنی آیات تمہارے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ تم سمجھو ○ ایمان والے تو وہی ہیں

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اِذَا كَانُوْا مَعَهٗ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	اِذَا	كَانُوْا	مَعَهٗ
وہ لوگ ہیں جو	ایمان رکھیں	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جب	وہ ہوں	اس (رسول) کے ساتھ

جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھیں اور جب کسی ایسے کام پر رسول کے ساتھ ہوں جو انہیں

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ لَّمْ یَذْهَبُوْا حَتّٰى یَسْتَاْذِنُوْهُ ؕ اِنَّ

عَلٰۤى اَمْرٍ جَامِعٍ	لَّمْ یَذْهَبُوْا	حَتّٰى	یَسْتَاْذِنُوْهُ[2]	اِنَّ
کسی جمع کرنے والے کام پر	(تو) نہ جائیں	یہاں تک کہ	اجازت لے لیں اس سے	بیشک

(رسولُ اللہ کی بارگاہ میں) جمع کرنے والا ہو تو اس وقت تک نہ جائیں جب تک ان سے اجازت نہ لے لیں۔ بیشک

1 ...... مل کر یا الگ الگ دونوں طرح کھانا کھانے کی اجازت ہے، البتہ مل کر کھانا زیادہ بہتر ہے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔ حضور پُرنور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "مل کر کھاؤ اور الگ الگ نہ کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۲۱، الحدیث: ۳۲۸۷)

2 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی مجلس پاک کا ادب یہ ہے کہ وہاں سے اجازت کے بغیر نہ جائیں، اسی لئے اب بھی روضۂ مطہرہ پر حاضری دینے والے رخصت ہوتے وقت الوداعی سلام عرض کرتے ہوئے اجازت طلب کرتے ہیں۔

الَّذِيْنَ يَسْتَاْذِنُوْنَكَ اُولٰٓىِٕكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ

الَّذِيْنَ	يَسْتَاْذِنُوْنَكَ	اُولٰٓىِٕكَ	الَّذِيْنَ	يُؤْمِنُوْنَ
وہ لوگ جو	اجازت مانگتے ہیں تم سے	یہی	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لاتے ہیں

وہ جو آپ سے اجازت مانگتے ہیں وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ۚ فَاِذَا اسْتَاْذَنُوْكَ لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ فَاْذَنْ

بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	فَاِذَا	اسْتَاْذَنُوْكَ	لِبَعْضِ شَاْنِهِمْ	فَاْذَنْ
اللہ اور اس کے رسول پر	پھر جب	وہ اجازت مانگیں تم سے	اپنے کسی کام کے لیے	تو اجازت دے دو

ایمان لاتے ہیں پھر (اے محبوب!) جب وہ اپنے کسی کام کے لیے آپ سے (جانے کی) اجازت مانگیں تو ان میں

لِّمَنْ شِئْتَ مِنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ؕ اِنَّ

لِّمَنْ	شِئْتَ	مِنْهُمْ	وَ	اسْتَغْفِرْ[1]	لَهُمُ	اللّٰهَ	اِنَّ
(اس) کو جسے	تم چاہو	ان میں سے	اور	بخشش مانگو	ان کے لیے	اللہ (سے)	بیشک

جسے تم چاہو اجازت دے دو اور ان کے لیے اللہ سے معافی مانگو، بیشک

اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ

اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿٦٢﴾	لَا تَجْعَلُوْا	دُعَآءَ الرَّسُوْلِ[2]	بَيْنَكُمْ
اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)	(اے لوگو) تم نہ بنالو	رسول کے پکارنے (کو)	اپنے درمیان

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ (اے لوگو!) رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ بنالو

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنے سے متعلق ایک ہدایت اور منافقین کو تنبیہ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ

كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ	بَعْضًا	قَدْ	يَعْلَمُ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ
(ایسا) جیسے تمہارے کسی کا پکارنا	کسی (کو)	بیشک	جانتا ہے	اللہ	ان لوگوں کو جو

جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے، بیشک اللہ ان لوگوں کو جانتا ہے جو

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت برحق ہے اور ہر مومن آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت کا محتاج ہے کیونکہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم جو اولیاء اللہ کے سردار ہیں ان کے متعلق شفاعت کا حکم دیا گیا تو اوروں کا کیا پوچھنا۔ 2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پکارنے کو ایسا معمولی نہ سمجھو جیسے تم میں سے کوئی دوسرے کو پکارتا ہے کیونکہ جسے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پکاریں اس پر جواب دینا اور عمل کرنا واجب اور ادب سے حاضر ہونا لازم ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اے لوگو! رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لے کر نہ پکارو بلکہ ←

يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ

يَتَسَلَّلُوْنَ	مِنْكُمْ	لِوَاذًا	فَلْيَحْذَرِ	الَّذِيْنَ
چپکے سے نکل جاتے ہیں	تم میں سے	کسی چیز کی آڑ لے کر	تو چاہئے کہ ڈریں	وہ لوگ جو

تم میں سے کسی چیز کی آڑ لے کر چپکے سے نکل جاتے ہیں تو رسول کے حکم کی مخالفت کرنے والے

يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ

يُخَالِفُوْنَ	عَنْ اَمْرِهٖٓ	اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	فِتْنَةٌ	اَوْ	يُصِيْبَهُمْ
مخالفت کرتے ہیں	اس کے حکم کی	(اس سے) کہ	پہنچے انہیں	کوئی مصیبت	یا	پہنچے انہیں

اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی مصیبت پہنچے یا انہیں

عظمت وشانِ الٰہی کا بیان

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ اَلَآ اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ

عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾	اَلَآ	اِنَّ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
دردناک عذاب	سن لو	بیشک	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

دردناک عذاب پہنچے ۝ سُن لو! بیشک اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے،

قَدْ يَعْلَمُ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ ؕ وَيَوْمَ يُرْجَعُوْنَ اِلَيْهِ

قَدْ	يَعْلَمُ	مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ	وَ	يَوْمَ	يُرْجَعُوْنَ	اِلَيْهِ
بیشک	وہ جانتا ہے	جس (حال) پر تم (ہو)	اور	(جس) دن	لوگ پھیرے جائیں گے	اس کی طرف

بیشک وہ جانتا ہے جس حال پر تم ہو اور اس دن کو (جانتا ہے) جس میں لوگ اس کی طرف پھیرے جائیں گے

ع ۹ ۱۵

فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾ ع

فَيُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿۶۴﴾
تو وہ خبر دے گا انہیں	(اس) کی جو کچھ	انہوں نے کیا	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)

تو وہ انہیں بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا اور اللہ ہر شے کو جاننے والا ہے ۝

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعظیم، تکریم، توقیر، نرم آواز کے ساتھ اور عاجزی و انکساری سے انہیں اس طرح کے الفاظ کے ساتھ پکارو یَا رَسُوْلَ اللّٰه، یَا نَبِیَّ اللّٰه، یَا حَبِیْبَ اللّٰه، یَا اِمَامَ الْمُرْسَلِیْنَ، یَا رَسُوْلَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ، یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ۔ یہ حکم عام ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیاتِ طیبہ میں اور وصالِ ظاہری کے بعد بھی انہیں ایسے الفاظ کے ساتھ ندا کرنا جائز نہیں جن میں ادب و تعظیم نہ ہو۔

آیات: 77

رکوع: 06

سُوْرَةُ الْفُرْقَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

نزولِ قرآن اور رسالتِ عامہ کا بیان

تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ

تَبٰرَكَ	الَّذِيْ	نَزَّلَ	الْفُرْقَانَ	عَلٰى عَبْدِهٖ	لِيَكُوْنَ
بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جس نے	نازل فرمایا	قرآن	اپنے بندے پر	تاکہ وہ ہو

وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل فرمایا تاکہ وہ

اللہ تعالیٰ کی پانچ صفات

لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرَا ۙ﴿١﴾ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ

لِلْعٰلَمِيْنَ (1)	نَذِيْرًا ﴿١﴾	الَّذِيْ لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ
تمام جہانوں کے لیے	ڈر سنانے والا	وہ جس کے لیے	آسمانوں اور زمین کی بادشاہت (ہے)	اور

تمام جہان والوں کو ڈر سنانے والا ہو ﴿١﴾ وہ جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت ہے اور

لَمْ يَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَرِيْكٌ فِي الْمُلْكِ وَ

لَمْ يَتَّخِذْ	وَلَدًا	وَّ	لَمْ يَكُنْ	لَّهٗ	شَرِيْكٌ	فِي الْمُلْكِ	وَ
اس نے اختیار نہ فرمایا	بچہ	اور	نہیں ہے	اس کا	کوئی شریک	سلطنت میں	اور

اس نے نہ اولاد اختیار فرمائی اور نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا شریک ہے اور

(1)...... آیت کے اس حصے میں یہ فرمایا کہ محمد رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رسالت عام ہے، ساری مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں، خواہ جن ہوں یا بشر، فرشتے ہوں یا دیگر مخلوقات، سب آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے امتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز کو عالَم کہتے ہیں اور اس میں یہ سب داخل ہیں۔ نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے خود ارشاد فرمایا "اُرْسِلْتُ اِلَى الْخَلْقِ كَآفَّةً" یعنی میں تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ (مسلم، ص٢٦٦، الحدیث: ٥(٥٢٣))

کفار کے باطل معبودوں کا حال

خَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ② وَ اتَّخَذُوْا

خَلَقَ	كُلَّ شَیْءٍ	فَقَدَّرَهٗ	تَقْدِیْرًا ②	وَ	اتَّخَذُوْا
اس نے پیدا فرمایا	ہر چیز کو	پھر اندازے پر رکھا اسے	مقرر کیا ہوا اندازہ	اور	انہوں نے بنالئے

اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا پھر اسے ٹھیک اندازے پر رکھا ○ اور لوگوں نے

مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	لَّا یَخْلُقُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اس کے سوا	معبود	وہ پیدا نہیں کرتے	کسی چیز (کو)	اور (بلکہ)

اس کے سوا بہت سے معبود بنالئے جو کسی شے کو پیدا نہیں کرتے بلکہ

هُمْ یُخْلَقُوْنَ وَ لَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا

هُمْ	یُخْلَقُوْنَ	وَ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لِاَنْفُسِهِمْ	ضَرًّا
وہ	انہیں بنایا جاتا ہے	اور	وہ مالک نہیں ہیں	اپنی جانوں کے لئے	کسی نقصان (کے)

خود انہیں بنایا جاتا ہے اور وہ اپنے لئے کسی نقصان اور نفع کے

وَّ لَا نَفْعًا وَّ لَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّ لَا

وَّ	لَا	نَفْعًا (1)	وَّ	لَا یَمْلِكُوْنَ	مَوْتًا	وَّ	لَا
اور	نہ	نفع (کے)	اور	وہ اختیار نہیں رکھتے	موت (کا)	اور	نہ

مالک نہیں ہیں اور نہ وہ (کسی کی) موت اور زندگی کے

قرآن مجید پر کفارِ قریش کے اعتراضات

حَیٰوةً وَّ لَا نُشُوْرًا ③ وَ قَالَ الَّذِیْنَ

حَیٰوةً	وَّ	لَا	نُشُوْرًا ③	وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ
زندگی (کا)	اور	نہ	مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے (کا)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور نہ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنے کا اختیار رکھتے ہیں ○ اور کافروں نے

(1)...... مشہور اور معتبر تمام مفسرین نے نقصان دور نہ کرسکنے اور نفع نہ پہنچاسکنے کا وصف بتوں کے لئے ثابت کیا ہے کسی نے بھی اس سے اولیاء مراد نہیں لئے۔ فی زمانہ بعض لوگ اس آیت کو ولیوں پر منطبق کرتے ہیں جو غلط اور معانیِ قرآن میں تحریف کے مترادف ہے۔ بتوں کے بارے میں نازل ہونے والی آیتیں انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْهِم پر چسپاں کرنا خارجیوں کا طریقہ ہے۔ مسلمان ولیوں کا احترام کرتے اور انہیں وسیلہ سمجھتے ہیں پوجتے ہرگز نہیں، وسیلہ ماننے اور پوجنے میں بڑا فرق ہے۔

معانقة ١٠

كَفَرُوْۤا اِنْ هٰذَاۤ اِلَّاۤ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ

اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ	اِلَّاۤ	هٰذَاۤ	اِنْ	كَفَرُوْۤا (1)
ایک بڑا جھوٹ اس نے خود بنالیا ہے اسے	مگر	یہ (قرآن)	نہیں	کفر کیا

کہا: یہ قرآن تو صرف ایک بڑا جھوٹ ہے جو انہوں نے خود بنالیا ہے

وَ اَعَانَهٗ عَلَیْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۛۚ فَقَدْ جَآءُوْ

جَآءُوْ	فَقَدْ	قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ	عَلَیْهِ	اَعَانَهٗ	وَ
وہ (کافر) آگئے ہیں	تو بیشک	دوسرے لوگوں (نے بھی)	اس پر	مدد کی ہے اس کی	اور

اور اس پر دوسرے لوگوں نے (بھی) ان کی مدد کی ہے تو بیشک وہ (کافر)

ظُلْمًا وَّ زُوْرًا ۛۚ ﴿۴﴾ وَ قَالُوْۤا اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ	قَالُوْۤا	وَ	زُوْرًا ﴿۴﴾	وَّ	ظُلْمًا
(یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہے)	انہوں نے کہا	اور	جھوٹ (پر)	اور	ظلم

ظلم اور جھوٹ پر آگئے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: (یہ قرآن) پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں

اكْتَتَبَهَا فَهِیَ تُمْلٰى عَلَیْهِ بُكْرَةً

بُكْرَةً	عَلَیْهِ	تُمْلٰى	فَهِیَ	اكْتَتَبَهَا (2)
صبح	اس پر	پڑھی جاتی ہیں	تو وہی	اس (نبی) نے لکھوالیا ہے انہیں

جو اس (نبی) نے کسی سے لکھوالی ہیں تو یہی ان پر صبح و شام

وَّ اَصِیْلًا ﴿۵﴾ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِیْ یَعْلَمُ السِّرَّ

کفار کے اعتراضات کا جواب

السِّرَّ	یَعْلَمُ	الَّذِیْ	اَنْزَلَهُ	قُلْ	اَصِیْلًا ﴿۵﴾	وَّ
ہر پوشیدہ بات	جانتا ہے	(اُس نے) جو	نازل کیا ہے اِسے	تم کہو	شام	اور

پڑھی جاتی ہیں ○ تم فرماؤ: اُسے تو اس نے نازل فرمایا ہے جو آسمانوں اور زمین کی

1 ...... اس سے پہلی آیات میں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا بیان ہوا اور اس کے بعد بت پرستوں کا رد کیا گیا اور اب یہاں سے قرآن مجید اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر کفار کی طرف سے ہونے والے اعتراضات ذکر کر کے ان کا جواب دیا جا رہا ہے۔ 2 ...... کفارِ مکہ کہتے تھے کہ قرآن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے خود بنایا ہے اور اس پر دوسروں نے بھی ان کی مدد کی ہے اور یہ رستم واسفندیار کے قصوں کی طرح پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جو کسی سے لکھوالی ہیں، فی زمانہ بھی کچھ لوگ اسی طرح کا اعتراض کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ اگر واقعی ایسا ہے تو یہ لوگ بھی قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں،

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کفار کے چند اعتراضات

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿٦﴾ وَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿٦﴾	وَ
آسمانوں اور زمین میں	بیشک وہ	ہے	بخشنے والا	مہربان	اور

ہر پوشیدہ بات جانتا ہے، بیشک وہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور

قَالُوْا مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ يَاْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ

قَالُوْا	مَالِ هٰذَا الرَّسُوْلِ	يَاْكُلُ	الطَّعَامَ	وَ	يَمْشِيْ
(کافروں نے) کہا	اس رسول کو کیا ہوا	وہ کھاتا ہے	کھانا	اور	چلتا ہے

کافروں نے کہا: اس رسول کو کیا ہوا؟ کہ یہ کھانا بھی کھاتا ہے اور بازاروں میں بھی

فِي الْاَسْوَاقِ ؕ لَوْلَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ

فِي الْاَسْوَاقِ	لَوْلَاۤ	اُنْزِلَ	اِلَيْهِ	مَلَكٌ	فَيَكُوْنَ
بازاروں میں	کیوں نہیں	اُتار دیا گیا	اس کی طرف	کوئی فرشتہ	تو وہ ہوتا

چلتا پھرتا ہے، اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہ اُتار دیا گیا جو

مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴿٧﴾ اَوْ يُلْقٰۤى اِلَيْهِ كَنْزٌ اَوْ

مَعَهٗ	نَذِيْرًا ﴿٧﴾	اَوْ	يُلْقٰۤى	اِلَيْهِ	كَنْزٌ [1]	اَوْ
اس کے ساتھ	ڈرانے والا	یا	ڈال دیا جاتا	اس کی طرف	کوئی خزانہ	یا

اس کے ساتھ (لوگوں کو) ڈرانے والا ہوتا؟ ○ یا اس کی طرف کوئی (غیبی) خزانہ ڈال دیا جاتا یا

تَكُوْنُ لَهٗ جَنَّةٌ يَّاْكُلُ مِنْهَا ؕ وَقَالَ الظّٰلِمُوْنَ

تَكُوْنُ	لَهٗ	جَنَّةٌ	يَّاْكُلُ	مِنْهَا	وَ	قَالَ	الظّٰلِمُوْنَ
ہوتا	اس کے لیے	کوئی باغ	وہ کھاتا	اس میں سے	اور	کہا	ظالموں (نے)

اس کا کوئی باغ ہوتا جس میں سے یہ کھاتا؟ اور ظالموں نے کہا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خود ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ مخلوق کا کلام ہے یا خالق کا؟

1 ...... ان سب باتوں سے کفار کا منشاء یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کھانے پینے سے بے نیاز کیوں نہ کر دیا، یا تو انہیں کھانا کھانے کی حاجت ہی نہ ہوتی، اگر تھی تو غیبی خزانے ان پر آجاتے جس سے انہیں کمانے کی ضرورت نہ ہوتی، یہ بھی انہوں نے ظاہر کے لحاظ سے کہا تھا، ورنہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قبضہ میں غیبی خزانے تھے، جیسا کہ خود فرمایا "اُعْطِيْتُ مَفَاتِيْحَ خَزَائِنِ الْاَرْضِ" مجھے زمینی خزانوں

اعتراض کرنے والوں کی سوچ کی پستی اور گمراہی

اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸ اُنْظُرْ كَيْفَ

اِنْ	تَتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	رَجُلًا مَّسْحُوْرًا ۝۸	اُنْظُرْ	كَيْفَ
نہیں	تم پیروی کرتے	مگر	ایک جادو کے شکار مرد (کی)	تم دیکھو	کیسی

تم تو پیروی نہیں کرتے مگر ایک ایسے مرد کی جس پر جادو ہوا ۝ اے حبیب! دیکھو

ضَرَبُوْا لَكَ الْاَمْثَالَ فَضَلُّوْا فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ

ضَرَبُوْا	لَكَ	الْاَمْثَالَ	فَضَلُّوْا	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ
انہوں نے بیان کیں	تمہارے لئے	مثالیں	تو وہ گمراہ ہو گئے	تو طاقت نہیں رکھتے

تمہارے لئے کیسی مثالیں بیان کر رہے ہیں تو یہ گمراہ ہو گئے ہیں کہ اب انہیں کسی راہ کی

ع ۹ ۱۶

مال و دولت پر مبنی کفار کے اعتراض کا جواب

سَبِيْلًا ۝۹ تَبٰرَكَ الَّذِيْٓ اِنْ شَآءَ جَعَلَ

سَبِيْلًا ۝۹	تَبٰرَكَ	الَّذِيْٓ	اِنْ	شَآءَ	جَعَلَ
(سیدھے) راستے (کی)	بڑی برکت والا ہے	وہ (اللہ) جو	اگر	چاہے	(تو) بنادے

طاقت نہیں ۝ وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جو اگر چاہے تو تمہارے لیے

لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذٰلِكَ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

لَكَ	خَيْرًا	مِّنْ ذٰلِكَ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
تمہارے لیے	بہتر	اس سے	(وہ) باغات	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اس سے بہتر بنادے، وہ باغات جن کے نیچے نہریں

کفار کے اعتراض کی وجہ اور منکرین قیامت کا عذاب

الْاَنْهٰرُ ۙ وَ يَجْعَلْ لَّكَ قُصُوْرًا ۝۱۰ بَلْ كَذَّبُوْا

الْاَنْهٰرُ	وَ	يَجْعَلْ	لَّكَ	قُصُوْرًا ۝۱۰ (1)	بَلْ	كَذَّبُوْا
نہریں	اور	بنادے	تمہارے لئے	بلند و بالا محلات	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا

جاری ہوں اور تمہارے لئے بلند و بالا محلات بنادے ۝ بلکہ انہوں نے قیامت کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرمادی گئیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴) مگر چونکہ کفار کے سامنے ان چیزوں کا ظہور نہ تھا اس لئے کفار ایسی باتیں کہا کرتے تھے۔

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چاہتے تو بارگاہِ الٰہی سے دنیا کی بڑی سے بڑی نعمتیں اور آسائشیں لے سکتے تھے لیکن آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا میں فقر کو ترجیح دی، جیسا کہ خود ارشاد فرمایا میرے رب نے مجھے یہ پیشکش کی کہ وہ میرے لئے مکہ کی زمین کو سونا بنادے۔ میں نے عرض کی: یارب! نہیں، لیکن میں ایک دن سیر ہوا کروں اور ایک دن بھوکا رہوں تو جب بھوکا رہوں تو تیری طرف عاجزی کروں، تجھے یاد کروں اور جب سیر ہو جاؤں تو تیرا شکر

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بِالسَّاعَةِ ۚ وَ اَعْتَدْنَا لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ

بِالسَّاعَةِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لِمَنْ	كَذَّبَ	بِالسَّاعَةِ
قیامت کو	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	(اس) کے لئے جو	جھٹلائے	قیامت کو

جھٹلایا ہے اور ہم نے قیامت کو جھٹلانے والوں کیلئے بھڑکتی ہوئی آگ

کفار کو دور سے دیکھ کر جہنم کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا

سَعِيْرًا ﴿١١﴾ ج اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ سَمِعُوْا

سَعِيْرًا ﴿١١﴾	اِذَا	رَاَتْهُمْ	مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ (1)	سَمِعُوْا
بھڑکتی آگ	جب	وہ (آگ) دیکھے گی انہیں	دُور کی جگہ سے	(تو) کافر سنیں گے

تیار کر رکھی ہے ○ جب وہ آگ انہیں دُور کی جگہ سے دیکھے گی تو کافر

کفار کا جہنم میں موت مانگنا اور انہیں جواب

لَهَا تَغَيُّظًا وَّ زَفِيْرًا ﴿١٢﴾ وَ اِذَآ اُلْقُوْا

لَهَا	تَغَيُّظًا	وَّ	زَفِيْرًا ﴿١٢﴾	وَ	اِذَآ	اُلْقُوْا
اس کا	جوش مارنا	اور	چنگھاڑنا	اور	جب	انہیں ڈالا جائے گا

اس کا جوش مارنا اور چنگھاڑنا سُنیں گے ○ اور جب انہیں اس آگ کی

مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ

مِنْهَا	مَكَانًا ضَيِّقًا	مُّقَرَّنِيْنَ	دَعَوْا	هُنَالِكَ
اس (آگ) کی	کسی تنگ جگہ (میں)	(زنجیروں میں) جکڑے ہوئے	(تو) وہ مانگیں گے	وہاں

کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالا جائے گا تو وہاں موت

ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾ ط لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا

ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾	لَا تَدْعُوا	الْيَوْمَ	ثُبُوْرًا وَّاحِدًا	وَّ	ادْعُوْا
موت	(فرمایا جائے گا) تم نہ مانگو	آج	ایک موت	اور	مانگو

مانگیں گے ○ (فرمایا جائے گا) آج ایک موت نہ مانگو اور بہت سی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تیری حمد کروں۔ (ترمذی، ۱۵۵/۴، الحدیث: ۳۴۵۴)

1 ...... دور کی جگہ سے ایک برس یا سو برس کی راہ مراد ہے اور آگ کا دیکھنا کچھ بعید نہیں، اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو حیات، عقل اور دیکھنے کی صلاحیت عطا فرمادے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے جہنم میں مامور فرشتوں کا دیکھنا مراد ہے۔

جنت بہتر ہے یا عذابِ جہنم

ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾ قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ

ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾	قُلْ	اَذٰلِكَ	خَيْرٌ	اَمْ	جَنَّةُ الْخُلْدِ
بہت سی موتیں	تم کہو	کیا یہ (عذاب)	بہتر (ہے)	یا	ہمیشہ رہنے کا باغ

موتیں مانگو ○ تم فرماؤ: کیا یہ (عذابِ جہنم) بہتر ہے یا وہ ہمیشہ رہنے کا باغ

الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ كَانَتْ لَهُمْ جَزَآءً وَّ

الَّتِيْ	وُعِدَ	الْمُتَّقُوْنَ	كَانَتْ	لَهُمْ	جَزَآءً	وَّ
جس کا	وعدہ دیا گیا ہے	ڈرنے والوں (کو)	وہ (باغ) ہے	ان کے لئے	بدلہ	اور

جس کا ڈرنے والوں کو وعدہ دیا گیا ہے، وہ باغ ان کے لئے بدلہ اور

جنتیوں کے ساتھ وعدۂ الٰہی

مَصِيْرًا ﴿١٥﴾ لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَآءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ؕ كَانَ

مَصِيْرًا ﴿١٥﴾	لَهُمْ	فِيْهَا	مَا	يَشَآءُوْنَ	خٰلِدِيْنَ	كَانَ
لوٹنے کی جگہ	ان کے لئے	اس میں	(وہ ہے) جو	وہ چاہیں گے	ہمیشہ رہنے والے	یہ ہے

لوٹنے کی جگہ ہے ○ جنتیوں کیلئے جنت میں ہر وہ چیز ہو گی جو وہ چاہیں گے، وہاں ہمیشہ رہیں گے، یہ

باطل معبودوں کا اپنے پجاریوں کو جھٹلانا

عَلٰى رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ

عَلٰى رَبِّكَ	وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾ [1]	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ
تمہارے رب (کے ذمہ کرم) پر	مانگا ہوا وعدہ	اور	(جس) دن	وہ جمع فرمائے گا انہیں

تمہارے رب کے ذمہِ کرم پر مانگا ہوا وعدہ ہے ○ اور جس دن وہ انہیں اور جن (بتوں) کی

وَمَا يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ ءَاَنْتُمْ

وَ	مَا	يَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	فَيَقُوْلُ	ءَاَنْتُمْ
اور	جن (بتوں) کی	وہ عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا	تو وہ فرمائے گا (بتوں سے)	کیا تم

اللہ کے سوا عبادت کرتے ہیں ان کو جمع فرمائے گا تو (ان بتوں سے) فرمائے گا: کیا

[1]...... مانگے ہوئے وعدے سے مراد یہ ہے کہ وہ وعدہ مانگنے کے لائق ہے یا اس سے مراد وہ وعدہ ہے جو مومنین نے دنیا میں یہ عرض کرکے مانگا "رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ" یعنی اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت میں (بھی) بھلائی عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یا یہ عرض کرکے مانگا "رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِكَ" یعنی اے ہمارے رب! اور ہمیں وہ سب عطا فرما جس کا تو نے اپنے رسولوں کے ذریعے ہم سے وعدہ فرمایا ہے۔

اَضْلَلْتُمْ عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ اَمْ هُمْ ضَلُّوا السَّبِیْلَ ﴿۱۷﴾ؕ

اَضْلَلْتُمْ	عِبَادِیْ هٰۤؤُلَآءِ	اَمْ	هُمْ	ضَلُّوا	السَّبِیْلَ ﴿۱۷﴾ (1)
تم نے گمراہ کیا	میرے ان بندوں (کو)	یا	وہ (خود)	بھٹک گئے تھے	راستے (سے)

میرے ان بندوں کو تم نے گمراہ کیا تھا یا یہ خود ہی راستے سے بھٹکے تھے ؟○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ لَنَاۤ اَنْ نَّتَّخِذَ مِنْ دُوْنِكَ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	مَا كَانَ یَنْۢبَغِیْ	لَنَاۤ	اَنْ	نَّتَّخِذَ	مِنْ دُوْنِكَ
وہ عرض کریں گے	پاکی ہے تجھے	جائز نہیں تھا	ہمارے لئے	کہ	ہم بنائیں	تیرے سوا

وہ عرض کریں گے: (اے اللہ!) تو پاک ہے، ہمارے لئے ہرگز جائز نہیں تھا کہ ہم تیرے سوا کسی اور کو

مِنْ اَوْلِیَآءَ وَ لٰكِنْ مَّتَّعْتَهُمْ وَ اٰبَآءَهُمْ

مِنْ اَوْلِیَآءَ	وَ	لٰكِنْ	مَّتَّعْتَهُمْ	وَ	اٰبَآءَهُمْ
کوئی مددگار	اور	لیکن	تو نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	اور	ان کے باپ دادا (کو)

مددگار بنائیں لیکن تو نے انہیں اور ان کے باپ داداؤں کو فائدہ اُٹھانے دیا

حَتّٰى نَسُوا الذِّكْرَ ۚ وَ كَانُوْا قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾

حَتّٰى	نَسُوا	الذِّكْرَ	وَ	كَانُوْا	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۸﴾
یہاں تک کہ	انہوں نے بھلادی	(تیری) یاد	اور	وہ تھے	ہلاک ہونے والے لوگ

یہاں تک کہ انہوں نے (تیری) یاد کو بھلادیا اور یہ لوگ ہلاک ہونے والے ہی تھے○

فَقَدْ كَذَّبُوْكُمْ بِمَا تَقُوْلُوْنَ ۙ فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ

کفار کو ان کے معبودوں کے جھٹلانے اور ان کی مدد نہ ہو سکنے کی خبر

فَقَدْ	كَذَّبُوْكُمْ (2)	بِمَا	تَقُوْلُوْنَ	فَمَا تَسْتَطِیْعُوْنَ
تو بیشک	(جھوٹے معبودوں نے) جھٹلادیا تمہیں	(اس بات) میں جو	تم کہتے تھے	تو تم طاقت نہ رکھو گے

تو بیشک ان (جھوٹے معبودوں) نے تمہاری بات کو جھٹلادیا تو اب تم نہ عذاب پھیرنے کی

1.....اللہ تعالیٰ حقیقتِ حال کا جاننے والا ہے اس سے کچھ بھی مخفی نہیں، یہ سوال مشرکین کو ذلیل کرنے کے لئے ہے تاکہ اُن کے معبود انہیں جھٹلائیں تو اُن کی حسرت وذلت اور زیادہ ہو۔

2.....جب کفار کے باطل معبود جواب دے لیں گے تو اللہ تعالیٰ مشرکوں سے فرمائے گا: اے مشرکو! تم نے اپنے معبودوں کو خدا کہا اور انہوں نے تمہیں جھوٹا قرار دیا اب یہ بت نہ تمہاری مدد کر سکیں گے، نہ ہم کریں گے اور نہ تم ایک دوسرے کی مدد کر سکو گے اور اب تمہیں جہنم کا بڑا عذاب چکھائیں گے۔

صَرۡفًا وَّ لَا نَصۡرًا ۚ وَ مَنۡ یَّظۡلِمۡ

صَرۡفًا	وَّ	لَا	نَصۡرًا	وَ	مَنۡ	یَّظۡلِمۡ
(عذاب) پھیرنے (کی)	اور	نہ	مدد کرنے (کی)	اور	(اے لوگو) جو	ظلم کرے گا

طاقت رکھو گے اور نہ اپنی مدد کر سکو گے اور تم میں جو

مِّنۡكُمۡ نُذِقۡهُ عَذَابًا كَبِیۡرًا ﴿۱۹﴾ وَ مَاۤ اَرۡسَلۡنَا

بشری اوصاف رسالت کے منافی نہیں

مِّنۡكُمۡ	نُذِقۡهُ	عَذَابًا كَبِیۡرًا ﴿۱۹﴾	وَ	مَاۤ اَرۡسَلۡنَا
تم میں سے	ہم چکھائیں گے اسے	بڑا عذاب	اور	ہم نے نہیں بھیجے

ظالم ہے ہم اسے بڑا عذاب چکھائیں گے ○ اور ہم نے تم سے پہلے

قَبۡلَكَ مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اِلَّاۤ اِنَّهُمۡ لَیَاۡكُلُوۡنَ الطَّعَامَ

قَبۡلَكَ	مِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ	اِلَّاۤ	اِنَّهُمۡ	لَیَاۡكُلُوۡنَ	الطَّعَامَ
تم سے پہلے	رسولوں میں سے	مگر	بیشک وہ	ضرور کھاتے تھے	کھانا

جتنے رسول بھیجے سب یقیناً کھانا کھاتے تھے

وَ یَمۡشُوۡنَ فِی الۡاَسۡوَاقِ ؕ وَ جَعَلۡنَا بَعۡضَكُمۡ

لوگ ایک دوسرے کے لئے آزمائش ہیں

وَ	یَمۡشُوۡنَ	فِی الۡاَسۡوَاقِ	وَ	جَعَلۡنَا	بَعۡضَكُمۡ
اور	چلتے تھے	بازاروں میں	اور	ہم نے بنایا	تمہارے بعض (کو)

اور بازاروں میں چلتے تھے اور ہم نے تمہیں ایک دوسرے کیلئے

لِبَعۡضٍ فِتۡنَةً ؕ اَتَصۡبِرُوۡنَ ۚ وَ كَانَ رَبُّكَ بَصِیۡرًا ﴿۲۰﴾ ع

ع ٢ ١٧

لِبَعۡضٍ	فِتۡنَةً [1]	اَتَصۡبِرُوۡنَ	وَ	كَانَ	رَبُّكَ	بَصِیۡرًا ﴿۲۰﴾
بعض کے لئے	آزمائش	(اے لوگو) کیا تم صبر کرو گے	اور	ہے	تمہارا رب	خوب دیکھنے والا

آزمائش بنایا اور (اے لوگو!) کیا تم صبر کرو گے ؟ اور (اے محبوب!) تمہارا رب خوب دیکھنے والا ہے ○

1 ......لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے جیسے امیروں کو غریبوں اور غریبوں کو امیروں کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیا جاتا ہے، یہاں بطورِ خاص غریبوں کے حوالے سے یہ ہے کہ غربت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک آزمائش ہے، ایسے موقع پر صبر کا دامن مضبوطی سے پکڑنا چاہئے، یہاں ایک حدیثِ پاک ملاحظہ ہو جس پر عمل سے دل کو صبر و قرار نصیب ہو گا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ”اپنے سے کم حیثیت والے کی طرف دیکھو اور جو تم سے زیادہ حیثیت کا ہے اس کی طرف نہ دیکھو کیونکہ یہ عمل اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم (اپنے اوپر) اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو حقیر نہ جانو۔ (مسلم، ص ۱۵۸۴، الحدیث: ۹(۲۹۶۳))

وَقَالَ الَّذِيْنَ

19

کفارِ مکہ کے تکبر و سرکشی کا بیان اور اس کا جواب

وَقَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا لَوْلَآ اُنْزِلَ

اُنْزِلَ	لَوْلَآ	لِقَآءَنَا	لَا يَرْجُوْنَ	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ
اتارے گئے	کیوں نہیں	ہم سے ملنے (کی)	امید نہیں رکھتے	ان لوگوں نے جو	کہا	اور

اور جو لوگ ہم سے ملنے کی امید نہیں رکھتے انہوں نے کہا: ہم پر فرشتے

عَلَيْنَا الْمَلٰٓئِكَةُ اَوْ نَرٰى رَبَّنَا ؕ لَقَدِ

لَقَدِ	رَبَّنَا	نَرٰى	اَوْ	الْمَلٰٓئِكَةُ	عَلَيْنَا
ضرور بیشک	اپنے رب (کو)	(کیوں نہیں) ہم دیکھتے	یا	فرشتے	ہم پر

کیوں نہ اتارے گئے؟ یا ہم اپنے رب کو کیوں نہیں دیکھتے؟ بیشک

اسْتَكْبَرُوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ وَعَتَوْ عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾

عُتُوًّا كَبِيْرًا ﴿٢١﴾ (1)	عَتَوْ	وَ	فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ	اسْتَكْبَرُوْا
بہت بڑی سرکشی	انہوں نے سرکشی کی	اور	اپنے دلوں میں	انہوں نے تکبر کیا

انہوں نے اپنے دلوں میں تکبر کیا ہے اور انہوں نے بہت بڑی سرکشی کی ہے ○

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ لَا بُشْرٰى يَوْمَئِذٍ

يَوْمَئِذٍ	بُشْرٰى	لَا	الْمَلٰٓئِكَةَ	يَرَوْنَ	يَوْمَ
اس دن	کوئی خوشخبری	(تو) نہ (ہوگی)	فرشتوں (کو)	لوگ دیکھیں گے	(جس) دن

یاد کرو جس دن لوگ فرشتوں کو دیکھیں گے تو اس دن مجرموں کے لئے

کفار کے اعمال قیامت میں برباد ہیں

لِّلْمُجْرِمِيْنَ وَيَقُوْلُوْنَ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾ وَ

وَ	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿٢٢﴾	يَقُوْلُوْنَ (3)	وَ	لِّلْمُجْرِمِيْنَ (2)
اور	(یا اللہ! ہمارے درمیان) روکی ہوئی کوئی آڑ (کردے)	وہ کہیں گے	اور	مجرموں کے لئے

کوئی خوشخبری نہ ہوگی اور وہ کہیں گے: (یا اللہ! ہمارے درمیان) کوئی روکی ہوئی آڑ کردے ○ اور

(1)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کی سچائی کے لئے قرآنِ مجید کافی تھا، اس کے بعد بھی کافروں کا قبولِ ایمان کے لئے فرشتوں کے اترنے اور اللہ تعالیٰ کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کا مطالبہ کرنا ان کا تکبر اور بڑی سرکشی تھا۔ (2)...... مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ مومنین کو قیامت کے دن جنت کی بشارت سنائی جائے گی۔ (3)...... یہ بات موت کے وقت یا قیامت کے دن فرشتوں کو دیکھ کر کفار کہیں گے، اس کا معنی یہ ہے کہ کاش! ہمارے اور فرشتوں کے درمیان کوئی رکاوٹ یا حجاب ہوتا اور ہم فرشتوں کو نہ دیکھ سکتے۔ یا، یہ بات فرشتے کہیں گے، اس صورت میں معنی یہ ہوگا: اے کافرو! تمہارے لئے ان چیزوں سے رکاوٹ و

قَدِمْنَاۤ اِلٰى مَا عَمِلُوْا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ

قَدِمْنَاۤ	اِلٰى	مَا	عَمِلُوْا	مِنْ عَمَلٍ	فَجَعَلْنٰهُ
ہم قصد کریں گے	(اس) کی طرف	جو	انہوں نے کیا	کوئی عمل	تو ہم بنادیں گے اسے

انہوں نے جو کوئی عمل کیا ہوگا ہم اس کی طرف قصد کرکے باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذروں

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ يَوْمَىٕذٍ

هَبَآءً مَّنْثُوْرًا ﴿٢٣﴾ (1)	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	يَوْمَىٕذٍ
روشندان کی دھوپ میں نظر آنے والے غبار کے بکھرے ہوئے ذروں (کی طرح)	جنت والے	اس دن

کی طرح بنادیں گے جو روشندان کی دھوپ میں نظر آتے ہیں ○ جنت والے اس دن

بروزِ قیامت جنتیوں پر انعامات

خَيْرٌ مُّسْتَقَرًّا وَّ اَحْسَنُ مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾ وَ

خَيْرٌ	مُّسْتَقَرًّا	وَّ	اَحْسَنُ	مَقِيْلًا ﴿٢٤﴾	وَ
بہتر (ہوں گے)	ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب سے اچھے (ہوں گے)	آرام کی جگہ (کے اعتبار سے)	اور

ٹھکانے کے اعتبار سے بہتر اور آرام کے اعتبار سے سب سے اچھے ہوں گے ○ اور

يَوْمَ تَشَقَّقُ السَّمَآءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلٰٓىٕكَةُ

يَوْمَ	تَشَقَّقُ	السَّمَآءُ	بِالْغَمَامِ	وَ	نُزِّلَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ
(جس) دن	پھٹ جائے گا	آسمان	بادلوں سمیت	اور	اتارے جائیں گے	فرشتے

جس دن آسمان بادلوں سمیت پھٹ جائے گا اور فرشتے پوری طرح

بروزِ قیامت آسمانوں کا پھٹنا اور فرشتوں کا ظہور

تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾ اَلْمُلْكُ يَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ لِلرَّحْمٰنِ ؕ وَ كَانَ يَوْمًا

تَنْزِيْلًا ﴿٢٥﴾	اَلْمُلْكُ	يَوْمَىٕذِ ﹰالْحَقُّ	لِلرَّحْمٰنِ	وَ	كَانَ	يَوْمًا
(پوری طرح) اتارنا	بادشاہی	اس دن سچی	رحمٰن کی (ہوگی)	اور	ہوگا	(وہ) دن

اتارے جائیں گے ○ اس دن سچی بادشاہی رحمٰن کی ہوگی اور کافروں پر

رحمٰن کی بادشاہی کا ظہورِ کامل اور کفار پر سخت دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ممانعت کردی گئی ہے جن کی مومنوں کو بشارت دی جاتی ہے۔ 1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ بروزِ قیامت کفار کے ظاہری نیک اعمال کو باطل کردیا جائے گا اور ان کا انہیں کوئی ثمرہ اور فائدہ نہ ملے گا کیونکہ قبولِ اعمال کے لئے ایمان شرط ہے اور وہ انہیں حاصل نہیں۔ یاد رکھیں کہ ایمان پر خاتمہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس کے بغیر نیک اعمال کی قبولیت اور آخرت کی نجات کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ بات پسند ہو کہ اسے جہنم سے بچالیا اور جنت میں داخل کردیا جائے تو ضرور اس کی موت اس حال میں آئے کہ وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ (مسلم، ص۱۰۲۶، الحدیث: ۴۶(۱۸۴۴))

قیامت کی حسرتوں اور بری صحبت کے انجام کا بیان

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ عَسِيْرًا ۝٢٦ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ	عَسِيْرًا ۝٢٦ (1)	وَ	يَوْمَ	يَعَضُّ	الظَّالِمُ
کافروں پر	بڑا سخت	اور	(جس) دن	دانتوں سے کاٹے گا	ظالم

وہ بڑا سخت دن ہو گا ○ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا،

عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا ۝٢٧

عَلٰى يَدَيْهِ	يَقُوْلُ	يٰلَيْتَنِي	اتَّخَذْتُ	مَعَ الرَّسُوْلِ	سَبِيْلًا ۝٢٧
اپنے ہاتھوں پر	کہے گا	اے کاش	میں نے اختیار کیا ہوتا	رسول کے ساتھ	راستہ

کہے گا: اے کاش کہ میں نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار کیا ہوتا ○

يٰوَيْلَتٰى لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا ۝٢٨ لَقَدْ

يٰوَيْلَتٰى	لَيْتَنِي	لَمْ اَتَّخِذْ	فُلَانًا	خَلِيْلًا ۝٢٨ (2)	لَقَدْ
ہائے میری بربادی	اے کاش	میں نے نہ بنایا ہوتا	فلاں (کو)	دوست	ضرور بیشک

ہائے میری بربادی! اے کاش کہ میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا ○ بیشک

اَضَلَّنِي عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِي ؕ وَكَانَ

اَضَلَّنِي	عَنِ الذِّكْرِ	بَعْدَ	اِذْ	جَآءَنِي	وَ	كَانَ
اس نے بہکا دیا مجھے	ذکر سے	(اس کے) بعد	جب	وہ آیا میرے پاس	اور	ہے

اس نے میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے اس سے بہکا دیا اور شیطان

قرآن مجید سے متعلق کفار کا رویہ

الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا ۝٢٩ وَقَالَ الرَّسُوْلُ

الشَّيْطٰنُ	لِلْاِنْسَانِ	خَذُوْلًا ۝٢٩	وَ	قَالَ	الرَّسُوْلُ
شیطان	انسان کو	مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا	اور	عرض کی	رسول (نے)

انسان کو مصیبت کے وقت بے مدد چھوڑ دینے والا ہے ○ اور رسول نے عرض کی:

1..... کفار پر قیامت کا دن سخت ہو گا جبکہ فضلِ الٰہی سے مسلمانوں پر آسان ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! قیامت کا دن مسلمانوں پر آسان کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اُن کے لئے ایک فرض نماز سے ہلکا ہو گا جو دنیا میں پڑھی تھی۔(مسند امام احمد، ۱۵۱/۴، الحدیث: ۱۱۷۱۷)

2..... کافروں، بدمذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت اختیار کرنا، دوست بنانا اور ان سے محبت کرنا دنیا و آخرت میں انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے ضرور بچنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ مشک اٹھانے والا یا تو تجھے مشک کا عطیہ دے گا یا تو اس ←

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

يٰرَبِّ اِنَّ قَوْمِي اتَّخَذُوْا هٰذَا الْقُرْاٰنَ مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ وَ

يٰرَبِّ	اِنَّ	قَوْمِي	اتَّخَذُوْا	هٰذَا الْقُرْاٰنَ	مَهْجُوْرًا ﴿٣٠﴾ (1)	وَ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے ٹھہرالیا	اس قرآن (کو)	چھوڑا ہوا	اور

اے میرے رب! میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑنے کے قابل بنالیا ہے ○ اور

كَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ ؕ وَكَفٰى

كَذٰلِكَ	جَعَلْنَا	لِكُلِّ نَبِيٍّ	عَدُوًّا	مِّنَ الْمُجْرِمِيْنَ	وَ	كَفٰى
اسی طرح	ہم نے بنائے	ہر نبی کے لیے	دشمن	مجرموں میں سے	اور	کافی ہے

ہم نے اسی طرح ہر نبی کے لیے مجرم لوگوں کو دشمن بنادیا تھا اور ہدایت دینے

تھوڑا تھوڑا قرآن نازل ہونے کی ایک حکمت

بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا ﴿٣١﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بِرَبِّكَ	هَادِيًا	وَّ	نَصِيْرًا ﴿٣١﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
تمہارا رب	راہنما	اور	مددگار (ہونے کے لحاظ سے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

اور مدد کرنے کے لیے تمہارا رب کافی ہے ○ اور کافروں نے

مع

كَفَرُوْا لَوْلَا نُزِّلَ عَلَيْهِ الْقُرْاٰنُ جُمْلَةً وَّاحِدَةً ۚ

كَفَرُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	عَلَيْهِ	الْقُرْاٰنُ	جُمْلَةً وَّاحِدَةً (2)
کفر کیا	کیوں نہیں	اتار دیا گیا	اس (رسول) پر	سارا قرآن	ایک مرتبہ

کہا: ان پر سارا قرآن ایک ہی مرتبہ کیوں نہیں اتار دیا گیا؟

كَذٰلِكَ ۚ لِنُثَبِّتَ بِهٖ فُؤَادَكَ وَ

كَذٰلِكَ	لِنُثَبِّتَ	بِهٖ	فُؤَادَكَ	وَ
اسی طرح (تھوڑا تھوڑا کرکے قرآن اتارا)	تاکہ ہم مضبوط کریں	اس کے ساتھ	تمہارا دل	اور

(ہم نے) یونہی (اس قرآن کو تھوڑا تھوڑا کرکے نازل کیا) تاکہ اس کے ساتھ ہم تمہارے دل کو مضبوط کریں اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلادے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴) 1...... چھوڑنے سے یہاں اصل مراد قرآن پر ایمان نہ لانا ہے، البتہ اس کے علاوہ بھی چھوڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مسلمان کا حال ایسا نہیں ہونا چاہئے جس سے لگے کہ اس نے قرآنِ مجید کو چھوڑ رکھا ہے، بلکہ اسے چاہئے کہ روزانہ تلاوتِ قرآن کرے، آیات کو سمجھنے کی کوشش اور ان میں غور و تدبر کرے، نیز احکامات پر عمل کرے اور ممنوعہ کاموں سے باز رہے تاکہ وہ اعتقادی طور پر تو نہیں لیکن عملی طور پر قرآن کو چھوڑ رکھنے والوں میں شامل نہ ہو۔ 2...... کفار کا اعتراض تھا کہ تورات و انجیل کی طرح قرآنِ مجید

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

معترض کفار سے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

رَتَّلْنٰهُ تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾ وَ لَا يَاْتُوْنَكَ بِمَثَلٍ اِلَّا

رَتَّلْنٰهُ (1)	تَرْتِيْلًا ﴿٣٢﴾	وَ	لَا يَاْتُوْنَكَ (2) بِمَثَلٍ	اِلَّا
ہم نے پڑھا اسے	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	اور	وہ نہیں لائیں گے تمہارے پاس کوئی مثال	مگر

ہم نے اسے ٹھہر ٹھہر کر پڑھا ○ اور وہ آپ کے پاس کوئی بھی مثال لے آئیں،

گمراہوں کا حشر اور ان کا ٹھکانہ

جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ وَ اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾ اَلَّذِيْنَ

جِئْنٰكَ بِالْحَقِّ	وَ	اَحْسَنَ تَفْسِيْرًا ﴿٣٣﴾	اَلَّذِيْنَ
ہم لے آئیں گے تمہارے پاس حق	اور	(اس مثال سے) بہتر بیان	وہ لوگ جنہیں

ہم آپ کے پاس حق اور بہتر بیان لے آئیں گے ○ وہ جنہیں

يُحْشَرُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اِلٰى جَهَنَّمَ ۙ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ

يُحْشَرُوْنَ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ (3)	اِلٰى جَهَنَّمَ	اُولٰٓئِكَ	شَرٌّ
ہانکا جائے گا	ان کے چہروں کے بل	جہنم کی طرف	یہ لوگ	سب سے بدتر (ہیں)

ان کے چہروں کے بل جہنم کی طرف ہانکا جائے گا ان کا ٹھکانہ

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور قومِ فرعون کا اجمالی واقعہ

مَّكَانًا وَّ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾ ع وَ لَقَدْ

ع ٣ / ١٤

مَّكَانًا	وَّ	اَضَلُّ	سَبِيْلًا ﴿٣٤﴾	وَ	لَقَدْ
ٹھکانے (کے اعتبار سے)	اور	سب سے زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	اور	ضرور بیشک

سب سے بدتر اور وہ سب سے زیادہ گم راہ ہیں ○ اور بیشک

اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَ جَعَلْنَا مَعَهٗٓ اَخَاهُ

اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	وَ	جَعَلْنَا	مَعَهٗٓ	اَخَاهُ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	اور	ہم نے بنایا	اس کے ساتھ	اس کے بھائی

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی اور اس کے ساتھ اس کے بھائی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی یکبارگی کیوں نازل نہیں ہوا، ان کا یہ اعتراض بالکل فضول اور مہمل تھا کیونکہ قرآنِ کریم کا عاجز کر دینے والا ہونا ہر حال میں یکساں ہے، چاہے وہ ایک ہی مرتبہ میں پورا نازل ہو یا تھوڑا تھوڑا کر کے نازل ہو۔ 1...... اس کا معنی ہے کہ ہم نے قرآنِ پاک کو حضرت جبریل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی زبان سے تھوڑا تھوڑا کر کے تئیس برس کی مدت میں پڑھا۔ 2...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مشرکین دینِ اسلام کے خلاف یا حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کی نبوت پر جو بھی اعتراض قائم کریں گے ہم اس کا انتہائی نفیس جواب دیں گے۔ 3...... بروزِ قیامت کفار کو چہروں کے بل جہنم کی طرف چلایا جائے گا، حدیثِ پاک میں ہے: آدمی روزِ قیامت تین طریقے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

هٰرُوْنَ وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ فَقُلْنَا اذْهَبَآ اِلَى الْقَوْمِ الَّذِيْنَ

هٰرُوْنَ	وَزِيْرًا ﴿٣٥﴾ (1)	فَقُلْنَا	اذْهَبَآ	اِلَى الْقَوْمِ	الَّذِيْنَ
ہارون (کو)	وزیر	تو ہم نے فرمایا	تم دونوں جاؤ	(اس) قوم کی طرف	جنہوں نے

ہارون کو وزیر بنایا ○ تو ہم نے فرمایا: تم دونوں اس قوم کی طرف جاؤ جس نے

قومِ نوح پر عذابِ الٰہی

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا ؕ فَدَمَّرْنٰهُمْ تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾ وَقَوْمَ نُوْحٍ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	فَدَمَّرْنٰهُمْ	تَدْمِيْرًا ﴿٣٦﴾	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ
جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	تو ہم نے تباہ کر دیا انہیں	(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	نوح کی قوم (کو)

ہماری آیتوں کو جھٹلایا ہے تو ہم نے انہیں مکمل طور پر تباہ کر دیا ○ اور نوح کی قوم کو

لَّمَّا كَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ وَجَعَلْنٰهُمْ

لَّمَّا	كَذَّبُوا	الرُّسُلَ (2)	اَغْرَقْنٰهُمْ	وَ	جَعَلْنٰهُمْ
جب	انہوں نے جھٹلایا	رسولوں (کو)	(تو) ہم نے غرق کر دیا انہیں	اور	بنا دیا انہیں

جب انہوں نے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے انہیں غرق کر دیا اور انہیں

گزشتہ قوموں کی تباہی کی طرف اشارہ

لِلنَّاسِ اٰيَةً ؕ وَاَعْتَدْنَا لِلظّٰلِمِيْنَ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾ وَّ

لِلنَّاسِ	اٰيَةً	وَ	اَعْتَدْنَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿٣٧﴾	وَّ
لوگوں کے لیے	نشانی	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ظالموں کے لیے	دردناک عذاب	اور

لوگوں کے لیے نشانی بنا دیا اور ہم نے ظالموں کے لیے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

عَادًا وَّثَمُوْدَاۡ وَاَصْحٰبَ الرَّسِّ وَقُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾

عَادًا	وَّ	ثَمُوْدَاۡ	وَ	اَصْحٰبَ الرَّسِّ	وَ	قُرُوْنًا بَيْنَ ذٰلِكَ كَثِيْرًا ﴿٣٨﴾
عاد	اور	ثمود	اور	کنویں والوں	اور	ان کے درمیان بہت سی قوموں (کو ہلاک کر دیا)

عاد اور ثمود اور کنویں والے اور ان کے درمیان کی بہت سی قومیں (ہم نے ہلاک کر دیں۔)○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر اُٹھائے جائیں گے ایک گروہ سواریوں پر، ایک گروہ پیادہ پا اور ایک جماعت منہ کے بل گھسٹتی ہوئی۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وہ منہ کے بل کیسے چلیں گے؟ ارشاد فرمایا "جس نے انہیں پاؤں پر چلایا ہے وہ اس پر قادر ہے کہ انہیں منہ کے بل چلائے۔ (ترمذی، ۵/۹۶، الحدیث: ۳۱۵۳)

1 ...... اس رکوع میں اللہ تعالیٰ نے بعض انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات اجمالی طور پر بیان فرما کر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی ہے کہ آپ کفار کی مخالفت اور سازشوں پر غم نہ کریں کہ یہ مخالفتیں ہمیشہ سے انبیاء کو پیش آتی رہی ہیں۔

2 ...... یہاں رسولوں سے مراد حضرت نوح، حضرت ادریس اور حضرت شیث عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

وَ كُلًّا ضَرَبْنَا لَهُ الْاَمْثَالَ٘ وَ كُلًّا تَبَّرْنَا

وَ	كُلًّا (1)	ضَرَبْنَا	لَهُ	الْاَمْثَالَ	وَ	كُلًّا	تَبَّرْنَا
اور	ہر (قوم)	ہم نے بیان کیں	اس کے لئے	مثالیں	اور	سب (کو)	ہم نے تباہ کر دیا

اور ہم نے ہر قوم کیلئے مثالیں بیان فرمائیں اور ہم نے سب کو مکمل طور پر

تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾ وَ لَقَدْ اَتَوْا عَلَى الْقَرْيَةِ الَّتِيْۤ اُمْطِرَتْ

تَتْبِيْرًا ﴿٣٩﴾	وَ	لَقَدْ	اَتَوْا	عَلَى الْقَرْيَةِ (2)	الَّتِيْۤ	اُمْطِرَتْ
(مکمل طور پر) تباہ کرنا	اور	ضرور بیشک	وہ ہو آئے ہیں	(اس) بستی پر	وہ جو	اس پر بارش کی گئی

تباہ کر دیا○ اور بیشک یہ اس بستی پر ہو آئے ہیں جس پر بری بارش

مَطَرَ السَّوْءِ ؕ اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا ۚ بَلْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾

مَطَرَ السَّوْءِ	اَفَلَمْ يَكُوْنُوْا يَرَوْنَهَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	نُشُوْرًا ﴿٤٠﴾
بری بارش	تو کیا وہ نہیں دیکھتے تھے اسے	بلکہ	وہ امید نہیں رکھتے تھے	مرنے کے بعد اٹھنے (کی)

کی گئی تو کیا یہ اس بستی کو نہیں دیکھتے تھے بلکہ یہ مرنے کے بعد اٹھنے کی امید نہیں رکھتے تھے○

وَ اِذَا رَاَوْكَ اِنْ يَّتَّخِذُوْنَكَ اِلَّا هُزُوًا ؕ

وَ	اِذَا	رَاَوْكَ	اِنْ	يَتَّخِذُوْنَكَ	اِلَّا	هُزُوًا
اور	جب	وہ دیکھتے ہیں تمہیں	(تو) نہیں	وہ بناتے تمہیں	مگر	ہنسی مذاق

اور جب آپ کو دیکھتے ہیں تو آپ کو ٹھٹھا مذاق بنا لیتے ہیں

اَهٰذَا الَّذِيْ بَعَثَ اللّٰهُ رَسُوْلًا ﴿٤١﴾ اِنْ

اَهٰذَا	الَّذِيْ	بَعَثَ	اللّٰهُ	رَسُوْلًا ﴿٤١﴾	اِنْ
(اور کہتے ہیں) کیا یہ	(وہ شخص ہے) جسے	بھیجا	اللہ (نے)	رسول (بنا کر)	بیشک

(اور کہتے ہیں کہ) کیا یہ وہ شخص ہے جسے اللہ نے رسول بنا کر بھیجا ہے؟○ (اور کہتے ہیں کہ)

عذابِ الٰہی کے آثار سے کفارِ مکہ کا عبرت نہ پکڑنا اور اس کا سبب

کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا مذاق اڑانا

کفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور انہیں تنبیہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَالسَّلَام ہیں، یا یہ مراد ہے کہ ایک رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا تمام رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانا ہوتا ہے اور جب قوم نے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو گویا تمام رسولوں کو جھٹلایا۔ 1 ...... یعنی ہم نے ہر قوم کو سمجھانے کیلئے مثالیں بیان فرمائیں، ان پر حجتیں قائم کیں اور ان میں سے کسی کو پوری طرح سمجھائے اور ڈرسنائے بغیر ہلاک نہ کیا اور جب انہوں نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تو ہم نے سب کو مکمل طور پر تباہ کر دیا۔ 2 ...... اِس سے مراد "سدوم" نامی بستی ہے۔ یہ قومِ لوط کی پانچ بستیوں میں سب سے بڑی بستی تھی۔ اس قوم کی چار یا پانچ بستیاں ہلاک ہوئیں لیکن یہاں صرف ایک کا ذکر اس لئے ہے کہ کفارِ مکہ کا تجارتی سفروں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

كَادَ لَيُضِلُّنَا عَنْ اٰلِهَتِنَا لَوْلَاۤ اَنْ			
كَادَ لَيُضِلُّنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	لَوْلَاۤ	اَنْ
قریب تھا کہ وہ (رسول) بہکا دیتا ہمیں	ہمارے معبودوں سے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ

قریب تھا کہ اگر ہم اپنے معبودوں پر ڈٹے نہ رہتے تو یہ (رسول)

صَبَرْنَا عَلَيْهَا ۚ وَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ حِيْنَ يَرَوْنَ					
صَبَرْنَا (1)	عَلَيْهَا	وَ	سَوْفَ يَعْلَمُوْنَ (2)	حِيْنَ	يَرَوْنَ
ہم ڈٹے رہتے	ان (معبودوں) پر	اور	عنقریب وہ جان لیں گے	جب	دیکھیں گے

ہمیں ہمارے معبودوں سے بہکا دیتے اور (اللہ فرماتا ہے کہ) عنقریب یہ جان لیں گے جب عذاب

الْعَذَابَ مَنْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ						
الْعَذَابَ	مَنْ	اَضَلُّ	سَبِيْلًا ﴿٤٢﴾	اَرَءَيْتَ	مَنِ	اتَّخَذَ
عذاب	کون	زیادہ بھٹکا ہوا (تھا)	راستے (سے)	کیا تم نے دیکھا	(اس کو) جس نے	بنا لیا

دیکھیں گے کہ کون گمراہ تھا؟ ○ کیا تم نے اس آدمی کو دیکھا جس نے

اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ۚ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾ اَمْ تَحْسَبُ							
اِلٰهَهٗ	هَوٰىهُ (3)	اَفَاَنْتَ	تَكُوْنُ	عَلَيْهِ	وَكِيْلًا ﴿٤٣﴾	اَمْ	تَحْسَبُ
اپنا معبود	اپنی خواہش (کو)	تو کیا تم	تم ہو	اس پر	نگہبان	یا، کیا	تم سمجھتے ہو

اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا ہے تو کیا تم اس پر نگہبان ہو؟ ○ یا کیا تم یہ سمجھتے ہو

اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ۚ اِنْ هُمْ اِلَّا							
اَنَّ	اَكْثَرَهُمْ	يَسْمَعُوْنَ	اَوْ	يَعْقِلُوْنَ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا
کہ	ان میں اکثر (لوگ)	سنتے ہیں	یا	وہ سمجھتے ہیں	نہیں	وہ	مگر

کہ ان میں اکثر لوگ سنتے یا سمجھتے ہیں؟ یہ تو صرف

قبولِ ہدایت میں ایک رکاوٹ "نفسانی خواہشات کی پیروی"

چوپایوں سے بدتر لوگ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے دوران اسی بستی سے گزر ہوتا تھا۔ 1...... اس اقرار سے واضح ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت اور معجزات سے کفارِ مکہ پر دینِ اسلام کی حقانیت خوب واضح ہو چکی تھی لیکن وہ اپنی ہٹ دھرمی اور ضد کی وجہ سے ایمان قبول کرنے سے محروم رہے۔ 2...... یہ کفار کی بات کا جواب ہے اور یہاں یہ بتایا گیا کہ بہکے ہوئے تم خود ہو، آخرت میں یہ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف تم نے جو بہکانے کی نسبت کی ہے وہ محض بے جا ہے۔
3...... مشرکینِ عرب کا دستور تھا کہ ان میں سے ہر ایک کسی پتھر کو پوجتا اور جب اُسے کوئی دوسرا پتھر زیادہ اچھا نظر آتا تو پہلے کو پھینک کر دوسرے کو پوجنے لگتا۔

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

ع ٢

قدرتِ الٰہی کے آثار پر غور کی ہدایت

كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾ اَلَمْ تَرَ

كَالْاَنْعَامِ	بَلْ	هُمْ	اَضَلُّ (1)	سَبِيْلًا ﴿٤٤﴾	اَلَمْ تَرَ
چوپایوں کی طرح	بلکہ	وہ	(ان سے) زیادہ بھٹکے ہوئے (ہیں)	راستے (سے)	کیا تم نے نہ دیکھا

جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی بدتر گمراہ ہیں ○ اے حبیب! کیا تم نے

اِلٰى رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ۚ وَ لَوْ شَآءَ

اِلٰى رَبِّكَ	كَيْفَ	مَدَّ	الظِّلَّ	وَ	لَوْ	شَآءَ
اپنے رب کی طرف	کیسا	اس نے دراز کیا	سائے (کو)	اور	اگر	وہ چاہتا

اپنے رب کو نہ دیکھا کہ اس نے سائے کو کیسا دراز کیا؟ اور اگر وہ چاہتا

لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ۚ ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾ ۙ ثُمَّ

لَجَعَلَهٗ	سَاكِنًا (2)	ثُمَّ	جَعَلْنَا	الشَّمْسَ	عَلَيْهِ	دَلِيْلًا ﴿٤٥﴾	ثُمَّ
(تو) ضرور بنادیتا اسے	ٹھہرا ہوا	پھر	ہم نے بنایا	سورج (کو)	اس پر	دلیل	پھر

تو اسے ٹھہرا ہوا بنادیتا پھر ہم نے سورج کو اس پر دلیل بنایا○ پھر

رات اور دن میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَ

قَبَضْنٰهُ	اِلَيْنَا	قَبْضًا يَّسِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَ
ہم نے سمیٹ لیا اسے	اپنی طرف	آہستہ آہستہ سمیٹنا	اور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا

ہم نے آہستہ آہستہ اسے اپنی طرف سمیٹ لیا○ اور وہی ہے جس نے رات کو

لَكُمُ الَّيْلَ لِبَاسًا وَّالنَّوْمَ سُبَاتًا وَّجَعَلَ النَّهَارَ

لَكُمُ	الَّيْلَ	لِبَاسًا	وَّ	النَّوْمَ	سُبَاتًا	وَّ	جَعَلَ	النَّهَارَ
تمہارے لیے	رات (کو)	پردہ	اور	نیند (کو)	آرام	اور	بنایا	دن (کو)

تمہارے لیے پردہ اور نیند کو آرام بنایا اور دن کو اٹھنے کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہاں اسی عمل کی طرف اشارہ کرکے بتایا گیا ہے کہ نفسانی خواہشات کا پیروکار شخص ہدایت قبول نہیں کرسکتا۔ 1 ...... کفار جانوروں سے بھی بدتر گمراہ اس لئے ہیں کہ جانور اپنے مالک کے فرمانبردار رہتے، احسان کرنے والے کو پہچانتے، تکلیف دینے والے سے گھبراتے، نفع مند چیز طلب کرتے، نقصان دہ چیز سے بچتے اور چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں جبکہ کفار نہ تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں اور نہ اس کے احسان کو پہچانتے، نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرررسانی کو سمجھتے، نہ ثواب جیسی عظیم نفع والی چیز طلب کرتے اور نہ عذاب جیسی سخت نقصان دہ چیز سے بچتے ہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ نے سائے کو پھیلایا اور اگر وہ چاہتا تو اسے ساکن کردیتا، اس

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بارش میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾ وَهُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ بُشْرًۢا

نُشُوْرًا ﴿٤٧﴾	وَ	هُوَ	الَّذِيْٓ	اَرْسَلَ	الرِّيٰحَ	بُشْرًۢا
اٹھنے (کے لیے)	اور	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	خوشخبری دینے والی

بنایا ○ اور وہی ہے جس نے اپنی رحمت سے پہلے ہواؤں کو بھیجا

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ ۚ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾ ۙ

بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ	وَ	اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	طَهُوْرًا ﴿٤٨﴾
اپنی رحمت کے آگے، پہلے	اور	ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	پاک کرنے والا

جو خوشخبری دینے والی ہوتی ہیں اور ہم نے آسمان سے پاک کرنے والا پانی اتارا ○

لِّنُحْيِۦَ بِهٖ بَلْدَةً مَّيْتًا وَّنُسْقِيَهٗ مِمَّا

لِّنُحْيِۦَ	بِهٖ	بَلْدَةً مَّيْتًا	وَّ	نُسْقِيَهٗ	مِمَّا
تاکہ ہم زندہ کریں	اس کے ذریعے	کسی مردہ شہر (کو)	اور	ہم پلائیں وہ پانی	(اس مخلوق میں) سے جو

تاکہ ہم اس کے ذریعے کسی مردہ شہر کو زندہ کریں اور وہ پانی اپنی مخلوق میں سے

نعمتِ الٰہی اور اس کی ناشکری

خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّاَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾ وَلَقَدْ

خَلَقْنَآ	اَنْعَامًا	وَّ	اَنَاسِيَّ كَثِيْرًا ﴿٤٩﴾	وَ	لَقَدْ
ہم نے پیدا کی	جانوروں	اور	بہت سے لوگوں (کو)	اور	ضرور بیشک

جانوروں اور بہت سے لوگوں کو پلائیں ○ اور بیشک

صَرَّفْنٰهُ بَيْنَهُمْ لِيَذَّكَّرُوْا ۖ فَاَبٰٓى

صَرَّفْنٰهُ (1)	بَيْنَهُمْ	لِيَذَّكَّرُوْا	فَاَبٰٓى
ہم نے پھیرے رکھے اس (بارش) کے	ان کے درمیان	تاکہ وہ یاد رکھیں (ہمارا احسان)	تو نہ مانا

ہم نے لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھے تاکہ وہ یاد رکھیں تو بہت سے لوگوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے معلوم ہوا کہ اشیاء کی طبعی تاثیریں بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت کے تابع ہیں، آگ کا جلانا، پانی کا پیاس بجھانا، ثقیل بدن کا سایہ بننا، سورج کا سایہ اٹھادینا سب اللہ تعالیٰ کی مشیت سے ہے، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو یہ تاثیریں ختم ہوجائیں۔

1 ......لوگوں میں بارش کے پھیرے رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کبھی کسی شہر میں بارش ہو کبھی کسی میں، کہیں زیادہ ہو اور کہیں کم اور اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ احسانِ الٰہی یاد رکھیں اور ہماری قدرت و نعمت میں غور کریں اور صرف اسبابِ ظاہری کی طرف منسوب کرنے کی بجائے بارش بلکہ دیگر ہر نعمت کو مسببِ حقیقی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رسالت عامہ اور جہادِ کبیر کا حکم

اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾ وَ لَوْ شِئْنَا لَبَعَثْنَا

لَبَعَثْنَا	شِئْنَا	لَوْ	وَ	كُفُوْرًا ﴿۵۰﴾	اِلَّا	اَكْثَرُ النَّاسِ
(تو) ضرور بھیج دیتے	ہم چاہتے	اگر	اور	ناشکری کرنا	مگر	اکثر لوگوں (نے)

ناشکری کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا○ اور اگر ہم چاہتے تو ہر بستی میں

فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾ فَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَ جَاهِدْهُمْ

جَاهِدْهُمْ	وَ	الْكٰفِرِیْنَ	فَلَا تُطِعِ	نَّذِیْرًا ﴿۵۱﴾	فِیْ كُلِّ قَرْیَةٍ
جہاد کرو ان سے	اور	کافروں (کی)	تو تم بات نہ مانو	ایک ڈر سنانے والا	ہر بستی میں

ایک ڈر سنانے والا بھیج دیتے○ تو آپ کافروں کی بات ہر گز نہ مانیں اور اس قرآن کے ذریعے

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

بِهٖ جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾ وَ هُوَ الَّذِیْ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

الْبَحْرَیْنِ	مَرَجَ	الَّذِیْ	هُوَ	وَ	جِهَادًا كَبِیْرًا ﴿۵۲﴾ (1)	بِهٖ
دو سمندروں (کو)	ملا دیا	جس نے	وہی (ہے)	اور	بڑا جہاد	اس (قرآن) کے ذریعے

ان کے ساتھ بڑا جہاد کریں○ اور وہی ہے جس نے دو سمندروں کو ملا دیا

هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ج وَ

وَ	اُجَاجٌ	مِلْحٌ	هٰذَا	وَّ	فُرَاتٌ	عَذْبٌ	هٰذَا
اور	بہت کھاری (ہے)	کھاری	یہ (ایک)	اور	نہایت شیریں	میٹھا	یہ (ایک)

(ان میں) یہ (ایک) میٹھا نہایت شیریں ہے اور یہ (ایک) کھاری نہایت تلخ ہے اور

قدرتِ الٰہی کے دو نشان تخلیقِ انسانی اور رشتے

جَعَلَ بَیْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾ وَ هُوَ

هُوَ	وَ	حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾	وَّ	بَرْزَخًا	بَیْنَهُمَا	جَعَلَ
وہی (ہے)	اور	روکی ہوئی ایک آڑ	اور	ایک پردہ	ان دونوں کے درمیان	اس نے بنا دیا

ان کے بیچ میں اس نے ایک پردہ اور روکی ہوئی آڑ بنا دی○ اور وہی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف منسوب کریں لیکن بہت سے لوگوں نے اس کے برعکس کر کے ناشکری کرنے کے سوا کچھ اور ماننے سے انکار کر دیا۔

1 ...... قرآن کے ذریعے جہادِ کبیر کا محمل یہ ہے کہ اس میں موجود وعظ و نصیحت اور زجر و توبیخ پر مشتمل آیات کی تلاوت اور سابقہ امتوں کے حالات اور قرآنی دلائل بیان کر کے بڑا جہاد کریں۔ اس طور پر پوری دنیا میں دین کی دعوت عام کرنا جہادِ کبیر ہے اور کوئی دوسرا جہاد کمیت و کیفیت کے اعتبار سے اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔

بتوں کی پوجا اور مشرکین کی مذمت

الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا ؕ

الَّذِیْ	خَلَقَ	مِنَ الْمَآءِ	بَشَرًا	فَجَعَلَهٗ	نَسَبًا	وَّ	صِهْرًا
جس نے	پیدا کیا	پانی سے	آدمی	پھر بنایا اسے	نسب والا	اور	سسرال والا

جس نے آدمی کو پانی سے بنایا پھر اس کے (نسلی) رشتے اور سسرالی رشتے بنادیے

وَ كَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾ وَ یَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	كَانَ	رَبُّكَ	قَدِیْرًا ﴿۵۴﴾	وَ	یَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	ہے	تمہارارب	بڑی قدرت والا	اور	وہ (مشرک) عبادت کرتے ہیں	اللہ کے سوا

اور تمہارا رب بڑی قدرت والا ہے ○ اور (مشرک) اللہ کے سوا ایسوں کی عبادت کرتے ہیں

مَا لَا یَنْفَعُهُمْ وَ لَا یَضُرُّهُمْ ؕ وَ كَانَ الْكَافِرُ

مَا	لَا یَنْفَعُهُمْ	وَ	لَا یَضُرُّهُمْ	وَ	كَانَ	الْكَافِرُ
(اس کی) جو	نہ نفع دے سکے انہیں	اور	نہ نقصان پہنچاسکے انہیں	اور	ہے	کافر

جو نہ انہیں نفع دیں اور نہ نقصان پہنچائیں اور کافر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے منصب کا بیان

عَلٰى رَبِّهٖ ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ وَ مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا

عَلٰى رَبِّهٖ	ظَهِیْرًا ﴿۵۵﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا
اپنے رب کے مقابلے میں	(شیطان کا) مددگار	اور	ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر

اپنے رب کے مقابلے میں (شیطان کا) مددگار ہے ○ اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی جاری تبلیغ

مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾ قُلْ مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ

مُبَشِّرًا (2)	وَّ	نَذِیْرًا ﴿۵۶﴾	قُلْ	مَاۤ اَسْــٴَـلُكُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ (3)
خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا (بناکر)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت

خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا ○ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا

(1)...... کافر کا اپنے حقیقی رب کی مخالفت اور بتوں کی پوجا پر کمربستہ ہونا رب کے مقابلے میں شیطان کی مدد کرنا ہے۔ (2)...... خوش کرنے والی چیز کی طرف راغب ہونا اور ڈر والی چیز سے بچنا انسانی فطرت ہے، اسی راغب کرنے اور ڈرانے کا نام انذار و تبشیر ہے اور اسی معنیٰ کیلئے ترغیب و ترہیب کا لفظ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ اسلامی تبلیغ اور انسانی فطرت کا ایک اہم پہلو ہے۔ مبلغین کو ترغیب اور ترہیب دونوں پر مشتمل بیان کرنا چاہئیں۔ (3)...... قرآنِ کریم اور فقہ کی تعلیم دینے، اذان کہنے، امامت کرنے، یونہی تبلیغ اور وعظ و نصیحت کا کام اجرت لے کر کرنا جائز ہے، البتہ اجرت کے بغیر یہ امور سرانجام دینا افضل ہے۔

توکل اور تسبیح و تحمید کا حکم

اِلَّا مَنْ شَآءَ اَنْ يَّتَّخِذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾ وَتَوَكَّلْ

اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اَنْ	يَّتَّخِذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِيْلًا ﴿٥٧﴾	وَ	تَوَكَّلْ
مگر	جو	چاہے	کہ	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف	راستہ	اور	تم بھروسہ کرو

لیکن جو چاہے کہ اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ۝ اور اس زندہ پر

عَلَى الْحَيِّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَسَبِّحْ بِحَمْدِهٖ ؕ وَ

عَلَى الْحَيِّ	الَّذِيْ	لَا يَمُوْتُ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِهٖ	وَ
(اس) زندہ پر	جو	(کبھی) نہ مرے گا	اور	پاکی بیان کرو	اس کی حمد کے ساتھ	اور

بھروسہ کرو جو کبھی نہ مرے گا اور اس کی حمد کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور

معٰ ٨

اللہ تعالیٰ کی چند صفات

كَفٰى بِهٖ بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ خَبِيْرًا ۚۛ ﴿٥٨﴾ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

كَفٰى بِهٖ	بِذُنُوْبِ عِبَادِهٖ	خَبِيْرًا ﴿٥٨﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
وہی کافی ہے	اپنے بندوں کے گناہوں سے	خبردار	جس نے	بنایا	آسمانوں

اپنے بندوں کے گناہوں کی خبر رکھنے کے لئے وہی کافی ہے ۝ جس نے آسمان اور زمین

وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ

وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ (1)	ثُمَّ
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنائے پھر

اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚۛ اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ

اسْتَوٰى (2)	عَلَى الْعَرْشِ	اَلرَّحْمٰنُ	فَسْـَٔلْ
اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا	عرش پر	(وہ) نہایت رحم فرمانے والا (ہے)	تو تو پوچھ

اس نے عرش پر استواء فرمایا جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ نہایت رحم فرمانے والا ہے تو کسی جاننے والے سے

1 ...... یہاں چھ دنوں سے مراد اتنے دنوں کا وقت یا اتنے ادوار ہیں، کیونکہ اس وقت رات، دن اور سورج تو تھے ہی نہیں۔ اتنے وقت میں پیدا کرنا مخلوق کو آہستگی اور اطمینان کی تعلیم دینے کے لئے ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لحہ میں سب کچھ پیدا کر دینے پر قادر ہے۔

2 ...... عرش پر استواء سے متعلق علماءِ کرام کے مختلف اقوال ہیں، زیادہ مضبوط اور سلامتی والا قول یہ ہے کہ ہم استواء پر ایمان رکھتے ہیں، اس کی کیفیت ہمیں معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

كفار كا سجدے سے انكار اور نفرت میں اضافہ

بِهٖ خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمُ اسْجُدُوْا

اسْجُدُوْا (1)	لَهُمُ	قِيْلَ	اِذَا	وَ	خَبِيْرًا ﴿٥٩﴾	بِهٖ
تم سجدہ کرو	ان سے	کہا جائے	جب	اور	کسی جاننے والے (سے)	اس کے بارے میں

اس کی تعریف پوچھ ○ اور جب ان سے کہا جائے رحمٰن کو

لِلرَّحْمٰنِ قَالُوْا وَ مَا الرَّحْمٰنُ اَنَسْجُدُ لِمَا

لِمَا	اَنَسْجُدُ	الرَّحْمٰنُ	مَا	وَ	قَالُوْا	لِلرَّحْمٰنِ
(اسے) جس کا	کیا ہم سجدہ کرلیں	رحمٰن	کیا (ہے)	اور	(تو) وہ کہتے ہیں	رحمٰن کو

سجدہ کرو تو کہتے ہیں: اور رحمٰن کیا ہے؟ کیا ہم اسے سجدہ کرلیں جس کا

قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

السجدة ٧ — ع ٥ — ٢/٦

تَاْمُرُنَا وَ زَادَهُمْ نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾ السجدة — تَبٰرَكَ الَّذِيْ

الَّذِيْ	تَبٰرَكَ	نُفُوْرًا ﴿٦٠﴾	زَادَهُمْ	وَ	تَاْمُرُنَا
وہ جس نے	بڑی برکت والا ہے	نفرت (میں)	(اس حکم نے) بڑھا دیا انہیں	اور	تم حکم دیتے ہو ہمیں

تم ہمیں کہہ دو اور اس حکم نے ان کی نفرت کو اور بڑھا دیا ○ بڑی برکت والا ہے وہ جس نے

جَعَلَ فِي السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِيْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾

قَمَرًا مُّنِيْرًا ﴿٦١﴾	وَّ	سِرٰجًا	فِيْهَا	جَعَلَ	وَّ	بُرُوْجًا (2)	فِي السَّمَآءِ	جَعَلَ
روشن کرنے والا چاند	اور	چراغ	اس میں	بنایا	اور	برج	آسمان میں	بنائے

آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ اور روشن کرنے والا چاند بنایا ○

وَ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الَّيْلَ وَ النَّهَارَ خِلْفَةً

خِلْفَةً	النَّهَارَ	وَ	الَّيْلَ	جَعَلَ	الَّذِيْ	هُوَ	وَ
ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا	دن (کو)	اور	رات	بنایا	جس نے	وہی (ہے)	اور

اور وہی ہے جس نے رات اور دن کو ایک دوسرے کے پیچھے آنے والا بنایا

1...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا لازم ہو جاتا ہے۔

2...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ بروج سے سات سیارہ ستاروں کی منزلیں مراد ہیں اور ان برجوں کی تعداد بارہ ہے۔ (1) حَمَل۔ (2) ثَور۔ (3) جَوزاء۔ (4) سَرطان۔ (5) اَسَد۔ (6) سُنبُلَہ۔ (7) میزان۔ (8) عَقرَب۔ (9) قَوس۔ (10) جَدی۔ (11) دَلو۔ (12) حُوت۔ (خازن، الفرقان، تحت الآیۃ: ٦١، ٣/٣٧٨)

لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ يَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾

لِّمَنْ	اَرَادَ	اَنْ	يَّذَّكَّرَ	اَوْ	اَرَادَ	شُكُوْرًا ﴿۶۲﴾
(یہ اس) کیلئے (نشانی ہے) جو	چاہے	کہ	نصیحت حاصل کرے	یا	(جو) چاہے	(اللہ کا) شکر ادا کرنا

(یہ) اس کیلئے (نشانی) ہے جو نصیحت حاصل کرنا چاہتا ہے یا جو (اللہ کا) شکر ادا کرنا چاہتا ہے ○

مقرب بندوں کے اوصاف

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ

وَ	عِبَادُ الرَّحْمٰنِ	الَّذِيْنَ	يَمْشُوْنَ	عَلَى الْاَرْضِ	هَوْنًا (1)	وَّ
اور	رحمٰن کے بندے	وہ لوگ ہیں جو	چلتے ہیں	زمین پر	نرمی، آہستہ (سے)	اور

اور رحمٰن کے وہ بندے جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور

بندگانِ رحمٰن کی خلوتی زندگی کا حال

اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ وَالَّذِيْنَ

اِذَا	خَاطَبَهُمُ	الْجٰهِلُوْنَ	قَالُوْا	سَلٰمًا ﴿۶۳﴾ (2)	وَ	الَّذِيْنَ
جب	بات کرتے ہیں ان سے	جاہل لوگ	(تو) وہ کہتے ہیں	(بس) سلام	اور	وہ لوگ جو

جب جاہل ان سے بات کرتے ہیں تو کہتے ہیں "بس سلام" ○ اور وہ جو

يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا ﴿۶۴﴾ وَالَّذِيْنَ

يَبِيْتُوْنَ (3)	لِرَبِّهِمْ	سُجَّدًا	وَّ	قِيَامًا ﴿۶۴﴾	وَ	الَّذِيْنَ
رات گزارتے ہیں	اپنے رب کے لیے	سجدہ	اور	قیام (کرتے ہوئے)	اور	وہ لوگ جو

اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں ○ اور وہ جو

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ۖ اِنَّ عَذَابَهَا

يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اصْرِفْ	عَنَّا	عَذَابَ جَهَنَّمَ	اِنَّ	عَذَابَهَا
کہتے ہیں	اے ہمارے رب	پھیر دے	ہم سے	جہنم کا عذاب	بیشک	اس کا عذاب

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب

(1)...... اطمینان و وقار کے ساتھ اور عاجزانہ شان سے زمین پر آہستہ چلنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "تمہارے لئے سکون (سے چلنا) ضروری ہے کیونکہ دوڑنے میں کوئی نیکی نہیں ہے۔(بخاری، ۱/۵۵۸، الحدیث: ۱۶۷۱) (2)...... اس سے مراد متارکت کا سلام ہے اور معنی یہ ہے کہ جاہلوں کے ساتھ جھگڑا کرنے سے اعراض کرتے ہیں۔ یا یہ معنیٰ ہیں کہ ایسی بات کہتے ہیں جو درست ہو اور اس میں ایذا اور گناہ نہ ہو۔ (3)...... حدیثِ پاک میں ہے: تم رات میں قیام کرنا اختیار کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیکوں کا طریقہ ہے اور تمہارے رب کی طرف قربت کا ذریعہ، گناہوں کو مٹانے والا اور آئندہ گناہوں سے بچانے والا ہے۔(ترمذی، ۵/۳۲۳، الحدیث: ۳۵۶۰)

كَانَ غَرَامًا ﴿٦٥﴾ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿٦٦﴾

كَانَ	غَرَامًا ﴿٦٥﴾	اِنَّهَا	سَآءَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿٦٦﴾
ہے	چمٹ جانے والا	بیشک وہ	بہت ہی بری	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)

گلے کا پھندا ہے ○ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے ○

خرچ میں اعتدال

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَ

وَ	الَّذِيْنَ	اِذَآ	اَنْفَقُوْا	لَمْ يُسْرِفُوْا(1)	وَ	لَمْ يَقْتُرُوْا	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	خرچ کرتے ہیں	(تو) وہ حد سے نہیں بڑھتے	اور	تنگی نہیں کرتے	اور

اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں اور

شرک اور دیگر گناہوں سے اجتناب

كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴿٦٧﴾ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ

كَانَ	بَيْنَ ذٰلِكَ	قَوَامًا ﴿٦٧﴾	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَدْعُوْنَ
ہوتا ہے (ان کا خرچ)	ان (دونوں) کے درمیان	اعتدال (سے)	اور	وہ لوگ جو	عبادت نہیں کرتے

ان دونوں کے درمیان اعتدال سے رہتے ہیں ○ اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کی

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ

مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	وَ	لَا يَقْتُلُوْنَ	النَّفْسَ	الَّتِيْ
اللہ کے ساتھ	کسی دوسرے معبود (کی)	اور	قتل نہیں کرتے	(اس) جان (کو)	جسے

عبادت نہیں کرتے اور اس جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے

شرک اور دیگر گناہوں کی سزا کا بیان

حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ

حَرَّمَ	اللّٰهُ	اِلَّا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا يَزْنُوْنَ(2)	وَ	مَنْ	يَّفْعَلْ
حرام فرمایا	اللہ (نے)	مگر	حق کے ساتھ	اور	وہ بدکاری نہیں کرتے	اور	جو	کرے

اللہ نے حرام فرمایا ہے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام

1 ...... جس جگہ خرچ کرنا ممنوع ہو وہاں خرچ کرنا اسراف ہے اور تنگی کرنے سے مراد یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے حقوق ادا کرنے میں کمی کرے اور جس جگہ جتنا خرچ کرنے کا حکم ہے وہاں اتنا خرچ کرنا میانہ روی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، جس نے میانہ روی سے کام لیا وہ کبھی تنگدست نہ ہو گا۔ (معجم الکبیر، ۱۰/۱۰۸، الحدیث: ۱۰۱۱۸)

2 ...... غیرُ اللہ کی عبادت، ناحق قتل اور زنا بہت بڑے گناہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں "میں نے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سوال کیا "کونسا گناہ سب میں بڑا ہے؟ ارشاد فرمایا "یہ کہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک کرے،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سچی توبہ کے اثرات اور تائبین کو بشارت

ذٰلِكَ یَلْقَ اَثَامًاۙ(۶۸) یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ

ذٰلِكَ	یَلْقَ	اَثَامًا (۶۸)	یُّضٰعَفْ	لَهُ	الْعَذَابُ
یہ (کام)	(تو) وہ جا ملے گا	(اس کی) سزا (سے)	بڑھا دیا جائے گا	اس کے لئے	عذاب

کرے گا وہ سزا پائے گا ○ اس کے لئے قیامت کے دن عذاب

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَ یَخْلُدْ فِیْهٖ مُهَانًاۗۖ(۶۹) اِلَّا مَنْ تَابَ وَ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	یَخْلُدْ	فِیْهٖ	مُهَانًا (۶۹)	اِلَّا	مَنْ	تَابَ	وَ
قیامت کے دن	اور	وہ ہمیشہ رہے گا	اس میں	ذلت (سے)	مگر	جس نے	توبہ کرلی	اور

بڑھا دیا جائے گا اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا ○ مگر جو توبہ کرے اور

اٰمَنَ وَ عَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓىٕكَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ

اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	عَمَلًا صَالِحًا	فَاُولٰٓىٕكَ	یُبَدِّلُ	اللّٰهُ
ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا عمل	تو یہ لوگ	بدل دے گا	اللہ

ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو

سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۷۰) وَ مَنْ

سَیِّاٰتِهِمْ	حَسَنٰتٍ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا (۷۰)	وَ	مَنْ
ان کی برائیاں	نیکیوں (سے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اور	جس نے

اللہ نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جو

تَابَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَاِنَّهٗ یَتُوْبُ اِلَى اللّٰهِ

تَابَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَاِنَّهٗ	یَتُوْبُ	اِلَى اللّٰهِ
توبہ کی	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو بیشک وہ	رجوع کرتا ہے	اللہ کی طرف

توبہ کرے اور اچھا کام کرے تو وہ اللہ کی طرف ایسا ہی رجوع کرتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حالانکہ تجھے اُس نے پیدا کیا۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا ”یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لئے قتل کرڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی۔ عرض کی: پھر کونسا؟ ارشاد فرمایا ”یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بخاری، ۴/۱۰۰، الحدیث: ۶۰۰۱)

1 ......برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کا یہ مطلب نہیں کہ برے کام کو نیکی قرار دے دیا جائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ سچی توبہ کی برکت سے گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ نیک اعمال لکھ دیئے جائیں گے یا یہ مراد ہے کہ برائیوں کی جگہ نیک اعمال کی توفیق ملے گی جیسے ظلم کی جگہ رحم کی، بدکاری کی جگہ پارسائی کی۔

جھوٹی گواہی اور لغویات سے احتراز

مَتَابًا ﴿٧١﴾ وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا

مَتَابًا ﴿٧١﴾ (1)	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَشْهَدُوْنَ	الزُّوْرَ (2)	وَ	اِذَا
(جیسا) رجوع کرنا (چاہیے تھا)	اور	وہ لوگ جو	گواہی نہیں دیتے	جھوٹی	اور	جب

جیسا کرنا چاہیے تھا ○ اور جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب

نصیحت سننے میں بندگانِ رحمٰن کا حال

مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ﴿٧٢﴾ وَ الَّذِيْنَ

مَرُّوْا	بِاللَّغْوِ	مَرُّوْا	كِرَامًا ﴿٧٢﴾	وَ	الَّذِيْنَ
گزرتے ہیں	بیہودہ چیز سے	(تو) گزر جاتے ہیں	(اپنی) عزت بچاتے ہوئے	اور	وہ لوگ جو

کسی بیہودہ بات کے پاس سے گزرتے ہیں تو اپنی عزت سنبھالتے ہوئے گزر جاتے ہیں ○ اور وہ لوگ کہ

اِذَا ذُكِّرُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوْا عَلَيْهَا

اِذَا	ذُكِّرُوْا	بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ	لَمْ يَخِرُّوْا	عَلَيْهَا
جب	انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ	(تو) وہ نہیں گرتے	ان پر

جب انہیں ان کے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو ان پر

اپنے اور اہل و عیال سے متعلق دعا

صُمًّا وَّ عُمْيَانًا ﴿٧٣﴾ وَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ

صُمًّا	وَّ	عُمْيَانًا ﴿٧٣﴾	وَ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	هَبْ
بہرے	اور	اندھے (ہو کر)	اور	وہ لوگ جو	عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	عطا فرما

بہرے اور اندھے ہو کر نہیں گرتے ○ اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہماری

لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا

لَنَا	مِنْ اَزْوَاجِنَا	وَ	ذُرِّيّٰتِنَا	قُرَّةَ اَعْيُنٍ (3)	وَّ	اجْعَلْنَا
ہمیں	ہماری بیویوں سے	اور	ہماری اولاد (سے)	آنکھوں کی ٹھنڈک	اور	بنا ہمیں

بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں

(1)...... اللہ تعالیٰ کے خوف سے ترکِ گناہ، اظہارِ ندامت اور آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہ کی معافی طلب کرنا حقیقی اور سچی توبہ ہے، ایسی توبہ ہی بارگاہِ الٰہی میں مقبول، پسندیدہ، مفید اور گناہوں کو مٹانے والی ہے۔ (2)...... جھوٹی گواہی نہ دینا اور جھوٹ بولنے سے تعلق نہ رکھنا کامل ایمان والوں کا وصف ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے جہنم واجب کر دے گا۔ (ابن ماجہ، ۱۲۳/۳، الحدیث: ۲۳۷۳) (3)...... نیک و پرہیزگار بیوی اور اولاد مومن کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور اس کے دل کی خوشی کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بندگانِ رحمٰن کی جزا کا بیان

لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا ﴿٧٤﴾ اُولٰٓىِٕكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا

لِلْمُتَّقِيْنَ	اِمَامًا ﴿٧٤﴾ (1)	اُولٰٓىِٕكَ	يُجْزَوْنَ	الْغُرْفَةَ	بِمَا
پرہیزگاروں کا	پیشوا	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	(جنت کا) بلند درجہ	(اس کے) سبب جو

پرہیزگاروں کا پیشوا بنا○ انہیں ان کے صبر کے سبب جنت کا سب سے اونچا درجہ

صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ﴿٧٥﴾ لا

صَبَرُوْا	وَ	يُلَقَّوْنَ	فِيْهَا	تَحِيَّةً	وَّ	سَلٰمًا ﴿٧٥﴾
انہوں نے صبر کیا	اور	ان کا استقبال کیا جائے گا	اس (درجے) میں	دعائے خیر	اور	سلام (کے ساتھ)

انعام میں دیا جائے گا اور اس بلند درجے میں دعائے خیر اور سلام کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا○

منکرین کو تنبیہ اور وعید

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ﴿٧٦﴾ قُلْ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	حَسُنَتْ	مُسْتَقَرًّا	وَّ	مُقَامًا ﴿٧٦﴾	قُلْ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	کیا ہی اچھی	ٹھہرنے کی جگہ	اور	قیام کرنے کی جگہ (ہے)	تم کہو

ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہی اچھی ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے○ تم فرماؤ:

مَا يَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّيْ لَوْلَا دُعَآؤُكُمْ ج

مَا يَعْبَؤُا	بِكُمْ	رَبِّيْ	لَوْلَا	دُعَآؤُكُمْ
کوئی قدر نہیں فرمائے گا	تمہاری	میرا رب	اگر نہ ہو	تمہاری عبادت (صرف اسی کے لئے)

میرا رب تمہاری کوئی قدر نہیں فرمائے گا اگر تم اس کی عبادت نہ کرو

فَقَدْ كَذَّبْتُمْ فَسَوْفَ يَكُوْنُ لِزَامًا ﴿٧٧﴾ ع

ع ٦ ۷

فَقَدْ	كَذَّبْتُمْ	فَسَوْفَ يَكُوْنُ	لِزَامًا ﴿٧٧﴾
تو بیشک	تم نے جھٹلایا	تو عنقریب وہ (عذاب) رہے گا	ہمیشہ

تو تم نے تو جھٹلایا تو اب عذاب (تم پر) ہمیشہ رہے گا○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ڈرنے کے بعد مومن کے لئے نیک بیوی سے بہتر کوئی چیز نہیں۔ اگر اسے حکم دیتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اگر اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے (یعنی اس کی عزت میں خیانت نہ کرے اور اس کا مال ضائع نہ کرے)۔ (ابن ماجہ، ۲/۴۱۴، الحدیث: ۱۸۵۷)

1 ...... دینی پیشوائی اور سرداری کی رغبت اور اس کی طلب اگر اچھی نیت اور نیک مقصد کی بنا پر ہو تو یہ قابلِ تعریف ہے اور اگر حبِ دنیا اور حبِ جاہ کی وجہ سے ہو تو انتہائی مذموم ہے۔

آیات: 227 — رکوع: 11

سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیاتِ قرآن کی عظمت

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دل نواز تسلی

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ

طٰسٓمّٓ ﴿۱﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿۲﴾	لَعَلَّكَ	بَاخِعٌ
طٰسٓمّٓ	یہ	ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	شاید تم	ختم کرنے والے (ہو)

طٰسٓمّٓ ○ یہ ظاہر کرنے والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ (اے حبیب!) کہیں آپ اپنی جان کو

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نفسِ مبارک کی عظمت

نَّفْسَكَ اَلَّا یَكُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ

نَّفْسَكَ	اَلَّا یَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِیْنَ ﴿۳﴾ (1)	اِنْ	نَّشَاْ	نُنَزِّلْ
اپنی جان (کو)	(اس غم میں) کہ وہ نہیں ہو رہے	ایمان والے	اگر	ہم چاہیں	(تو) اتار دیں

ختم نہ کردو اس غم میں کہ یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اگر ہم چاہیں تو ان پر

عَلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ

عَلَیْهِمْ	مِّنَ السَّمَآءِ	اٰیَةً	فَظَلَّتْ	اَعْنَاقُهُمْ
ان پر	آسمان سے	کوئی نشانی	تو رہ جائیں	ان کی گردنیں (یعنی بڑے بڑے سردار)

آسمان سے کوئی نشانی اتاریں تو ان کے بڑے بڑے سردار اُس نشانی کے آگے

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی شدید خواہش تھی کہ اہلِ مکہ ایمان لے آئیں، لیکن جب وہ ایمان نہ لائے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان کی ایمان سے محرومی کی بنا پر قلبی طور پر بہت دکھ ہوا، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اس طرزِ عمل سے آپ کی مخلوقِ خدا پر انتہائی شفقت کا بھی اظہار ہے۔

اَلْمَنْزِلُ الْخَامِس ﴿5﴾

کفارِ مکہ کی سرکشی اور انہیں تنبیہ

لَهَا خٰضِعِيْنَ ④ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ

لَهَا	خٰضِعِيْنَ ④	وَ	مَا يَاْتِيْهِمْ	مِّنْ ذِكْرٍ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ
اس کیلئے (کے آگے)	جھکے ہوئے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نصیحت	رحمٰن کی طرف سے

جھکے رہ جائیں ○ اور ان کے پاس رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت

مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ⑤ فَقَدْ كَذَّبُوْا

مُحْدَثٍ	اِلَّا	كَانُوْا	عَنْهُ	مُعْرِضِيْنَ ⑤	فَقَدْ	كَذَّبُوْا
نئی	مگر	وہ ہوتے ہیں	اس سے	منہ پھیرنے والے	تو بیشک	انہوں نے جھٹلایا

نہیں آتی مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ تو بیشک انہوں نے جھٹلایا

قدرتِ الٰہی کی زمینی نشانیوں کی طرف اشارہ

فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥ اَوَلَمْ يَرَوْا

فَسَيَاْتِيْهِمْ	اَنْۢبٰٓؤُا	مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ⑥ (1)	اَوَلَمْ يَرَوْا
تو عنقریب آئیں گی انہیں	(اس کی) خبریں	جس کا وہ مذاق اُڑاتے تھے	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

تو اب ان پر اس کی خبریں آئیں گی جس کا یہ مذاق اُڑاتے تھے ○ کیا انہوں نے

اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

اِلَى الْاَرْضِ	كَمْ	اَنْۢبَتْنَا	فِيْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ⑦	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
زمین کی طرف	کتنے	ہم نے اگائے	اس میں	ہر (قسم کے) اچھے جوڑوں سے	بیشک	اس میں

زمین کی طرف نہ دیکھا کہ ہم نے اس میں کتنی قسموں کے اچھے جوڑے اگائے ○ بیشک اس میں

اوصافِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ⑧ وَاِنَّ رَبَّكَ

لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ⑧	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں ہیں	ان کے اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب

ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر ایمان والے نہیں ○ اور بیشک تمہارا رب ہی

(1)......ان آیتوں میں کفارِ مکہ کی تین بری صفات بیان ہوئیں: (1) نصیحت سے منہ پھیرنا۔ (2) قرآن کو جھٹلانا۔ (3) عذابِ الٰہی کا مذاق اڑانا۔ ان میں ہر بعد والی صفت پہلی سے زیادہ قبیح اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا موجب ہے۔ گمراہی اور بد بختی میں آگے بڑھنے والے شخص کا ایسا ہی حال ہوتا ہے کہ پہلے وہ حق اور سچائی سے منہ موڑتا ہے، پھر صراحت کے ساتھ جھٹلاتا اور اس کا انکار کرتا ہے، پھر تکذیب و مخالفت میں مزید آگے بڑھتے ہوئے حق کا مذاق اڑانے پر تل جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حال سے محفوظ رکھے، اٰمین۔

ع٥ا

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو حکم الٰہی

لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾ ع وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ

رَبُّكَ	نَادٰى	اِذْ	وَ	الرَّحِيْمُ ﴿٩﴾	الْعَزِيْزُ	لَهُوَ
تمہارے رب (نے)	ندا فرمائی	(یاد کرو) جب	اور	مہربان (ہے)	عزت والا	ضرور وہی

یقیناً بہت عزت والا، مہربان ہے ○ اور یاد کرو جب تمہارے رب نے موسیٰ کو

مُوْسٰۤى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾ قَوْمَ فِرْعَوْنَ ؕ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾

اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿١١﴾	قَوْمَ فِرْعَوْنَ (1)	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠﴾	اَنِ ائْتِ	مُوْسٰۤى
کیا وہ نہیں ڈریں گے	(جو) فرعون کی قوم (ہے)	ظالم لوگوں (کے پاس)	کہ جاؤ	موسیٰ (کو)

ندا فرمائی کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ○ جو فرعون کی قوم ہے، کیا وہ نہیں ڈریں گے ؟ ○

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں معروضات

قَالَ رَبِّ اِنِّيْۤ اَخَافُ اَنْ

اَنْ	اَخَافُ (2)	اِنِّيْۤ	رَبِّ	قَالَ
(اس بات سے) کہ	ڈرتا ہوں	بیشک میں	اے میرے رب	(موسیٰ نے) عرض کی

عرض کی: اے میرے رب! میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ

يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾ وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ

لِسَانِيْ (3)	لَا يَنْطَلِقُ	وَ	صَدْرِيْ	يَضِيْقُ	وَ	يُّكَذِّبُوْنِ ﴿١٢﴾
میری زبان	نہیں چلتی	اور	میرا سینہ	تنگ ہوگا	اور	وہ جھٹلائیں گے مجھے

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اور میرا سینہ تنگ ہوگا اور میری زبان نہیں چلتی

فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾ وَلَهُمْ عَلَيَّ

عَلَيَّ	لَهُمْ	وَ	اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿١٣﴾	فَاَرْسِلْ (4)
مجھ پر	ان (فرعونیوں) کا	اور	ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)	تو تو (جبرئیل کو) بھیج دے

تو تو ہارون کو بھی رسول بنادے ○ اور ان کا مجھ پر

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو بنی اسرائیل کی طرف بھی رسول بنا کر بھیجا گیا تھا مگر یہاں جو پیغام مذکور ہے وہ خاص فرعون کی قوم قِبط کی طرف ہے تاکہ اُنہیں اُن کی بدکرداری پر زجر و توبیخ اور تنبیہ و نصیحت فرمائیں۔ (2)...... یہاں خوف سے مراد تبلیغِ نبوت میں رکاوٹ کھڑی ہونے کا خوف ہے۔ (3)...... بچپن میں فرعون کے گھر پر آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے آگ کا انگارہ منہ میں رکھ لیا تھا جس کی وجہ سے زبان مبارک متاثر ہوگئی اور لکنت پیدا ہوگئی تھی۔ (4)...... اس کا ترجمہ کنزالعرفان میں یہ کیا ہے کہ "تو تو ہارون کو بھی رسول بنادے" اور لفظی ترجمہ یہ کیا ہے "تو تو (جبریل کو) بھیج دے ہارون کی طرف (اور اسے رسول بنادے)"۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تسلی اور چند ہدایات

ذَنْبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾ ج قَالَ كَلَّا ج

ذَنْۢبٌ (1)	فَاَخَافُ	اَنْ	يَّقْتُلُوْنِ ﴿١٤﴾	قَالَ	كَلَّا
ایک الزام (ہے)	تو میں ڈرتا ہوں	کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	ہرگز نہیں

ایک الزام ہے تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں وہ مجھے قتل نہ کر دیں ○ (اللہ نے) فرمایا: ہرگز نہیں،

فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾

فَاذْهَبَا	بِاٰيٰتِنَآ	اِنَّا	مَعَكُمْ	مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿١٥﴾
تو تم دونوں جاؤ	ہماری آیتوں (یعنی معجزات) کے ساتھ	بیشک ہم	تمہارے ساتھ	خوب سننے والے (ہیں)

تم دونوں ہمارے معجزات لے کر جاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں، خوب سننے والے ہیں ○

فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾ لا

فَاْتِيَا	فِرْعَوْنَ	فَقُوْلَآ	اِنَّا	رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٦﴾
تو تم دونوں جاؤ	فرعون (کے پاس)	پھر (اس سے) کہو	بیشک ہم	تمام جہانوں کے رب کے رسول (ہیں)

تو فرعون کے پاس جاؤ پھر اس سے کہو: بیشک ہم دونوں اس کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے ○

فرعون کا اپنے احسان گنوانا

اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾ ط قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ

اَنْ	اَرْسِلْ	مَعَنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿١٧﴾	قَالَ	اَلَمْ نُرَبِّكَ
کہ	تو بھیج دے	ہمارے ساتھ	بنی اسرائیل (کو)	(فرعون نے) کہا	کیا ہم نے نہ پالا تجھے

کہ تو ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے ○ (فرعون نے) کہا: کیا ہم نے تمہیں اپنے ہاں

فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ﴿١٨﴾ لا وَ

فِيْنَا	وَلِيْدًا	وَّ	لَبِثْتَ	فِيْنَا	مِنْ عُمُرِكَ	سِنِيْنَ ﴿١٨﴾	وَ
اپنے (گھر) میں	بچپن (میں)	اور	تم رہے	ہم میں	اپنی عمر سے	کئی سال	اور

بچپن میں نہ پالا؟ اور تم نے ہمارے یہاں اپنی عمر کے کئی سال گزارے ○ اور

1 ...... اس سے یہ مراد نہیں کہ معاذاللہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کوئی گناہ کیا تھا بلکہ مراد یہ ہے کہ فرعونیوں کا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر الزام ہے کہ انہوں نے قبطی کو قتل کیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے جان بوجھ کر قتل نہیں کیا تھا بلکہ تادیباً اسے مکّا مارا اور وہ قضاءِ الٰہی سے مرگیا تھا اور اس میں حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر کوئی الزام نہیں اور نہ ہی آپ کا یہ فعل کسی طرح گناہ کے زمرے میں آتا ہے کیونکہ قبطی ظلم کر رہا تھا اور ظالم کو موقع محل کے مناسب تدبیر اختیار کر کے ادب سکھانا اور مظلوم کو ظلم سے بچانا ایک مستحسن کام ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

فَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِیْ فَعَلْتَ وَ اَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٩﴾ قَالَ

فَعَلْتَ	فَعْلَتَكَ	الَّتِیْ	فَعَلْتَ	وَ	اَنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿١٩﴾	قَالَ
تم نے کیا	اپنا کام	وہ جو	تم نے کیا	اور	تم	ناشکروں میں سے (ہو)	(موسیٰ نے) فرمایا

تم نے اپنا وہ کام کیا جو تم نے کیا اور تم شکریہ ادا کرنے والوں میں سے نہیں ہو○ موسیٰ نے فرمایا:

فَعَلْتُهَاۤ اِذًا وَّ اَنَا مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٢٠﴾ؕ

فَعَلْتُهَاۤ	اِذًا	وَّ	اَنَا	مِنَ الضَّآلِّیْنَ ﴿٢٠﴾ (1)
میں نے کیا تھا وہ کام	اس وقت	اور (جبکہ)	میں	راہ کی خبر نہ رکھنے والوں میں سے (تھا)

میں نے وہ کام اس وقت کیا تھا جبکہ مجھے راہ کی خبر نہ تھی○

فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِیْ رَبِّیْ

فَفَرَرْتُ	مِنْكُمْ	لَمَّا	خِفْتُكُمْ	فَوَهَبَ	لِیْ	رَبِّیْ
تو میں نکل گیا	تمہارے (پاس) سے	جب	میں ڈرا تم سے	تو عطا کی	مجھے	میرے رب (نے)

پھر جب میں نے تم لوگوں سے ڈر محسوس کیا تو میں تمہارے پاس سے نکل گیا تو میرے رب نے مجھے

فرعون کے احسان جتانے کا جواب

حُكْمًا وَّ جَعَلَنِیْ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢١﴾ وَ تِلْكَ نِعْمَةٌ

حُكْمًا	وَّ	جَعَلَنِیْ	مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿٢١﴾	وَ	تِلْكَ	نِعْمَةٌ
حکمت	اور	کردیا مجھے	رسولوں میں سے	اور	یہ (پالنا)	(کون سی) نعمت (ہے جو)

حکمت عطا فرمائی اور مجھے رسولوں میں سے کردیا○ اور یہ کون سی نعمت ہے

تَمُنُّهَا عَلَیَّ اَنْ عَبَّدْتَّ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿٢٢﴾ؕ

تَمُنُّهَا (2)	عَلَیَّ	اَنْ	عَبَّدْتَّ	بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿٢٢﴾
تو احسان جتا رہا ہے اس کا	مجھ پر	کہ	تو نے غلام بنا رکھا تھا	بنی اسرائیل (کو)

جس کا تو مجھ پر احسان جتا رہا ہے کہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنا کر رکھا○

1 ...... فرعون نے پہلے اپنے احسانات گنوائے، پھر قبطی کے قتل کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ناشکری قرار دیا، اس کے جواب میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنے فعل کی وضاحت فرمائی کہ میں نے جب قبطی کو گھونسہ مارا تو اس وقت مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ اس سے مر جائے گا کیونکہ میرا مارنا تو اسے ظلم سے روکنے کیلئے تھا نہ کہ قتل کرنے کیلئے اور یہ کوئی ناشکری نہیں۔ 2 ...... فرعون نے جو احسان جتایا تھا اس کے جواب میں فرمایا کہ میری تربیت اور پرورش تیرا کوئی احسان نہیں کیونکہ تو نے بنی اسرائیل کو غلام بنایا اور اُن کی اولادوں کو قتل کیا، تیرے اس ظلم کی وجہ سے میرے والدین میری پرورش نہ کرسکے، اس

فرعون کا ربُّ العالمین سے متعلق سوال

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾ قَالَ

قَالَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَا	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٢٣﴾	قَالَ
کہا	فرعون (نے)	اور	کیا چیز ہے	سارے جہانوں کا رب	(موسیٰ نے) فرمایا

فرعون نے کہا: اور سارے جہان کا رب کیا چیز ہے؟○ موسیٰ نے فرمایا:

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ كُنْتُمْ

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ (1)	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ
(وہ) آسمانوں اور زمین کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان میں ہے وہ سب کا رب ہے، اگر تم

فرعون کا درباریوں سے اظہارِ تعجب

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾ قَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗۤ

مُّوْقِنِيْنَ ﴿٢٤﴾	قَالَ	لِمَنْ	حَوْلَهٗۤ
یقین کرنے والے	(فرعون نے) کہا	(ان) سے جو	اس کے آس پاس (تھے)

یقین کرنے والے ہو○ (فرعون نے) اپنے آس پاس والوں سے کہا:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا حادث وفانی چیزوں سے استدلال

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾ قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾

اَلَا تَسْتَمِعُوْنَ ﴿٢٥﴾	قَالَ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿٢٦﴾
کیا تم غور سے نہیں سن رہے	(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

کیا تم غور سے نہیں سن رہے؟○ موسیٰ نے فرمایا: وہ تمہارا رب ہے اور تمہارے پہلے باپ داداؤں کا رب ہے○

فرعون کی گستاخی

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَكُمُ الَّذِيْۤ اُرْسِلَ اِلَيْكُمْ لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾

قَالَ	اِنَّ	رَسُوْلَكُمْ	الَّذِيْۤ	اُرْسِلَ	اِلَيْكُمْ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿٢٧﴾ (2)
(فرعون نے) کہا	بیشک	تمہارا رسول	جسے	بھیجا گیا ہے	تمہاری طرف	ضرور دیوانہ (ہے)

(فرعون نے) کہا: بیشک تمہارا یہ رسول جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے ضرور دیوانہ ہے○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے یہ بات احسان جتانے کے قابل ہی نہیں۔

1...... بعض مفسرین کے نزدیک فرعون کا سوال چیز کی جنس کے بارے میں تھا اور اللہ تعالیٰ چونکہ جنس اور ماہیت سے پاک ہے اس لئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اللہ تعالیٰ کے افعال اور اس کی قدرت کے وہ آثار ذکر فرمائے جن کی مثل لانے سے مخلوق عاجز ہے۔

2...... فرعون نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف جنون کی نسبت اس لئے کی کہ وہ اپنے سوا کسی معبود کے وجود کا قائل نہ تھا اور جو اس کے معبود ←

قدرتِ الٰہی کے آثار سے استدلال کی دعوت

قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ؕ اِنْ

قَالَ	رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	اِنْ
(موسیٰ نے) فرمایا	(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اگر

موسیٰ نے فرمایا: وہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اگر

فرعون کی دھمکی اور حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَ لَىِٕنِ اتَّخَذْتَ اِلٰهًا غَيْرِيْ

كُنْتُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالَ	لَىِٕنِ	اتَّخَذْتَ	اِلٰهًا	غَيْرِيْ
تم عقل رکھتے ہو	(فرعون نے) کہا	ضرور اگر	تم نے بنایا	کوئی معبود	میرے سوا

تمہیں عقل ہو ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا

لَاَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ قَالَ اَوَلَوْ

لَاَجْعَلَنَّكَ	مِنَ الْمَسْجُوْنِيْنَ ﴿٢٩﴾ (1)	قَالَ	اَوَلَوْ
(تو) ضرور میں کر ڈالوں گا تجھے	قیدیوں میں سے	(موسیٰ نے) فرمایا	کیا اگرچہ

تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا ○ موسیٰ نے فرمایا: کیا اگرچہ

فرعون کی طرف سے نشانی کا مطالبہ

جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾ ج قَالَ فَاْتِ بِهٖۤ اِنْ كُنْتَ

جِئْتُكَ بِشَیْءٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٠﴾	قَالَ	فَاْتِ بِهٖۤ	اِنْ	كُنْتَ
میں لے آؤں تمہارے پاس کوئی روشن چیز	(فرعون نے) کہا	تو لے آؤ اسے	اگر	تم ہو

میں تیرے پاس کوئی روشن چیز لے آؤں ○ (فرعون نے) کہا: (اے موسیٰ!) اگر تم سچوں میں سے ہو

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ معجزات

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾ فَاَلْقٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ

مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿٣١﴾	فَاَلْقٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِیَ
سچوں میں سے	تو (موسیٰ نے) ڈال دیا	اپنا عصا	تو اچانک	وہ (ہو گیا)

تو وہ نشانی لے آؤ ○ تو موسیٰ نے اپنا عصا ڈال دیا تو اچانک وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہونے کا اعتقاد نہ رکھتا اسے وہ خارج از عقل کہتا تھا اور حقیقۃً اس طرح کی گفتگو آدمی کی زبان پر اس وقت آتی ہے جب وہ عاجز ہو چکا ہو۔

1 ...... جب فرعون جواب دینے سے عاجز ہو گیا تو اس نے دھمکی دی کہ اے موسیٰ! عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں ضرور تمہیں قید کر دوں گا۔ فرعون کی قید قتل سے بدتر تھی، اس کا جیل خانہ تنگ و تاریک اور گہرا گڑھا تھا، اس میں اکیلا ڈال دیتا، نہ وہاں کوئی آواز سنائی دیتی اور نہ کچھ نظر آتا تھا۔

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾ وَّ نَزَعَ يَدَهٗ فَاِذَا هِيَ بَيْضَآءُ

ثُعْبَانٌ مُّبِيْنٌ ﴿٣٢﴾	وَّ	نَزَعَ	يَدَهٗ	فَاِذَا	هِيَ	بَيْضَآءُ
بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ	اور	اس نے نکالا	اپنا ہاتھ	تو اچانک	وہ (ہو گیا)	روشن

بالکل واضح ایک بہت بڑا سانپ ہو گیا○ اور اپنا ہاتھ نکالا تو اچانک وہ دیکھنے والوں کی نگاہ میں

فرعون کی سیاسی چالبازی اور سرداروں سے مشورہ

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾ قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا

لِلنّٰظِرِيْنَ ﴿٣٣﴾	قَالَ	لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ	اِنَّ	هٰذَا
دیکھنے والوں کے لئے	(فرعون نے) کہا	اپنے ارد گرد کے سرداروں سے	بیشک	یہ

جگمگانے لگا○ (فرعون نے) اپنے ارد گرد موجود سرداروں سے کہا: بیشک یہ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾ يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ

لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾	يُّرِيْدُ	اَنْ	يُّخْرِجَكُمْ	مِّنْ اَرْضِكُمْ
ضرور بڑے علم والا جادوگر (ہے)	وہ چاہتا ہے	کہ	نکال دے تمہیں	تمہاری زمین سے

بڑے علم والا جادوگر ہے○ یہ چاہتا ہے کہ تمہیں اپنے جادو کے زور سے

سرداروں کا جواب

بِسِحْرِهٖ ﴿ۖ﴾ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾ قَالُوْٓا اَرْجِهْ

بِسِحْرِهٖ [1]	فَمَاذَا	تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	قَالُوْٓا	اَرْجِهْ
اپنے جادو کے ذریعے	تو (اب) کیا	تم مشورہ دیتے ہو	انہوں نے کہا	تم مہلت دو اسے

تمہارے ملک سے نکال دے تو (اب) تم کیا مشورہ دیتے ہو؟○ انہوں نے کہا: اسے

وَ اَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾

وَ	اَخَاهُ	وَ	ابْعَثْ	فِي الْمَدَآئِنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾
اور	اس کے بھائی (کو)	اور	بھیجو	شہروں میں	جمع کرنے والے

اور اس کے بھائی کو مہلت دو اور شہروں میں جمع کرنے والے بھیجو○

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے معجزات دیکھ کر فرعون ڈر گیا اور اہلِ دربار پر حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی حقانیت واضح ہو گئی تو اس نے اس تاثر کو زائل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جادوگر کہہ کر یہ الزام لگا دیا کہ وہ اپنے جادو کے ذریعے تمہیں تمہاری سرزمین سے بے دخل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ حقیقت میں وہی طریقہ ہے جسے ہم سیاسی چالبازی کہتے ہیں کہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے کسی کو بدنام اور غیر مقبول کرنے کی کوشش کی جائے تاکہ کوئی اس کی بات نہ سنے۔ ہمارے معاشرے میں اس کے مناظر عام ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو شخص کسی مسلمان کو ذلیل کرنے کی غرض سے اس پر

فرعون کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے مقابلے کی تیاری

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحّٰرٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾ فَجُمِعَ السَّحَرَةُ

يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحّٰرٍ عَلِيْمٍ ﴿۳۷﴾	فَجُمِعَ	السَّحَرَةُ
وہ لے آئیں گے تمہارے پاس تمام بڑے علم والے جادوگر (کو)	تو جمع کرلیا گیا	جادوگروں (کو)

وہ تمہارے پاس ہر بڑے علم والے جادوگر کو لے آئیں گے ○ تو جادوگروں کو

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾ وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾

لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿۳۸﴾	وَّ	قِيْلَ	لِلنَّاسِ	هَلْ	اَنْتُمْ	مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿۳۹﴾
ایک مقرر دن کے وعدے پر	اور	کہا گیا	لوگوں سے	کیا	تم	جمع ہونے والے (ہو)

ایک مقرر دن کے وعدے پر جمع کرلیا گیا ○ اور لوگوں سے کہا گیا: کیا تم جمع ہوگے ؟ ○

فرعون کی طرف سے جادوگروں کی حوصلہ افزائی

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ اِنْ كَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾ فَلَمَّا

لَعَلَّنَا	نَتَّبِعُ[1]	السَّحَرَةَ	اِنْ	كَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۰﴾	فَلَمَّا
شاید ہم	پیروی کریں	جادوگروں (کی)	اگر	وہ ہوں	وہی	غالب آنے والے	پھر جب

شاید ہم ان جادوگروں ہی کی پیروی کریں اگر یہ غالب ہوجائیں ○ پھر جب

جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوْا لِفِرْعَوْنَ اَئِنَّ لَنَا لَاَجْرًا

جَآءَ	السَّحَرَةُ	قَالُوْا	لِفِرْعَوْنَ	اَئِنَّ	لَنَا	لَاَجْرًا
آئے	جادوگر	(تو) انہوں نے کہا	فرعون سے	کیا بیشک	ہمارے لئے	ضرور کوئی معاوضہ (ہے)

جادوگر آئے تو انہوں نے فرعون سے کہا: کیا ہمارے لئے کوئی معاوضہ بھی ہے

اِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ اِذًا

اِنْ	كُنَّا	نَحْنُ	الْغٰلِبِيْنَ ﴿۴۱﴾	قَالَ	نَعَمْ	وَ	اِنَّكُمْ	اِذًا
اگر	ہوگئے	ہم	غالب آنے والے	(فرعون نے) کہا	ہاں	اور	بیشک تم	اس وقت

اگر ہم غالب ہوگئے ○ (فرعون نے) کہا: ہاں اور اس وقت تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الزام عائد کرے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے پل پر اسے روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے کہنے کے مطابق عذاب پالے۔(ابو داود، ۴/۳۵۴، الحدیث: ۴۸۸۳)

1 ......اس بات سے سرداروں کا مقصود واقعی جادوگروں کی پیروی کرنا نہ تھا بلکہ غرض یہ تھی کہ وہ کسی طرح لوگوں کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے سے روک لیں۔

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور جادوگروں میں مقابلے کی ابتداء

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰۤى اَلْقُوْا مَاۤ

لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾	قَالَ	لَهُمْ	مُّوْسٰۤى	اَلْقُوْا (1)	مَاۤ
ضرور قریبی لوگوں میں سے (ہو جاؤ گے)	فرمایا	ان (جادوگروں) سے	موسیٰ (نے)	تم ڈالو	جو

میرے نہایت قریبی لوگوں میں سے ہو جاؤ گے ○ موسیٰ نے ان سے فرمایا: تم ڈالو جو

اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾ فَاَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَ عِصِيَّهُمْ وَ

اَنْتُمْ	مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾	فَاَلْقَوْا	حِبَالَهُمْ	وَ	عِصِيَّهُمْ	وَ
تم	ڈالنے والے ہو	تو انہوں نے (زمین پر) ڈال دیں	اپنی رسیاں	اور	اپنی لاٹھیاں	اور

تم ڈالنے والے ہو ○ تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں (زمین پر) ڈال دیں اور

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے عصا کا کمال

قَالُوْا بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ اِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾ فَاَلْقٰى

قَالُوْا	بِعِزَّةِ فِرْعَوْنَ (2)	اِنَّا	لَنَحْنُ	الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾	فَاَلْقٰى
کہنے لگے	فرعون کی عزت کی قسم	بیشک	ضرور ہم (ہی)	غالب آنے والے (ہوں گے)	تو ڈالا

کہنے لگے: فرعون کی عزت کی قسم! بیشک ہم ہی غالب ہوں گے ○ تو موسیٰ نے

مُوْسٰى عَصَاهُ فَاِذَا هِىَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾ صلے

مُوْسٰى	عَصَاهُ	فَاِذَا	هِىَ	تَلْقَفُ	مَا يَاْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾
موسیٰ (نے)	اپنا عصا	تو جبھی	وہ	نگلنے لگا	ان کی شعبدہ بازیوں (کو)

اپنا عصا (زمین پر) ڈالا تو جبھی وہ ان کی جعلسازیوں کو نگلنے لگا ○

جادوگروں کا سجدہ اور اعلانِ ایمان

فَاُلْقِىَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾ لا قَالُوْۤا اٰمَنَّا

فَاُلْقِىَ	السَّحَرَةُ	سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
تو ڈال دیے گئے	جادوگر	سجدہ کرنے والے (سجدے میں)	انہوں نے کہا	ہم ایمان لائے

تو جادوگر سجدے میں گرا دیے گئے ○ انہوں نے کہا: ہم ایمان لائے

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جادوگروں سے یہ فرمانا جادو کی اجازت دینے کے طور پر نہ تھا بلکہ اس لئے تھا کہ اُن کے پاس جادو کے جو مکر و حیلے ہیں پہلے وہ سب ظاہر کر لیں اس کے بعد آپ اپنا معجزہ دکھائیں اور جب حق باطل کو مٹائے اور معجزہ جادو کو باطل کر دے تو دیکھنے والوں کو بصیرت و عبرت حاصل ہو۔ 2 ...... جادوگروں نے فرعون کی عزت کی قسم اس لئے کھائی کہ انہیں اپنے غلبہ کا اطمینان تھا کیونکہ جادو کے اعمال میں سے جو انتہا کے عمل تھے یہ اُن کو کام میں لائے تھے اور انہیں کامل یقین تھا کہ اب کوئی جادو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

فرعون کی جادوگروں کو دھمکی

بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾ رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالَ اٰمَنْتُمْ

اٰمَنْتُمْ	قَالَ	رَبِّ مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۴۸﴾	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۷﴾
تم ایمان لے آئے	(فرعون نے) کہا	(جو) موسیٰ اور ہارون کا رب (ہے)	تمام جہانوں کے رب پر

اس پر جو سارے جہان کا رب ہے ○ جو موسیٰ اور ہارون کا رب ہے ○ فرعون نے کہا: کیا تم

لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ۚ اِنَّهٗ لَكَبِیْرُكُمُ

لَكَبِیْرُكُمُ	اِنَّهٗ	لَكُمْ	اٰذَنَ	اَنْ	قَبْلَ	لَهٗ
ضرور تمہارا بڑا (ہے)	بیشک وہ (موسیٰ)	تمہیں	میں اجازت دوں	کہ	(اس سے) پہلے	اس پر

اس پر ایمان لے آئے اس سے پہلے کہ میں تمہیں اجازت دوں۔ بیشک یہ (موسیٰ) تمہارا بڑا ہے

الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۬ؕ

فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ	السِّحْرَ	عَلَّمَكُمُ	الَّذِیْ
تو ضرور جلد تم جان جاؤ گے	جادو	سکھایا تمہیں	جس نے

جس نے تمہیں جادو سکھایا تو جلد تم جان جاؤ گے

لَاُقَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ

وَّ	مِّنْ خِلَافٍ	اَرْجُلَكُمْ	وَ	اَیْدِیَكُمْ	لَاُقَطِّعَنَّ
اور	مخالف طرف سے	تمہارے پاؤں	اور	تمہارے ہاتھ	مجھے قسم ہے بیشک میں کاٹوں گا

تو مجھے قسم ہے میں ضرور ضرور تمہارے ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں کاٹ دوں گا اور

جادوگروں کا کفر سے ایمان اور ایمان پر استقامت

لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾ قَالُوْا لَا ضَیْرَ ۫ اِنَّاۤ

اِنَّاۤ	لَا ضَیْرَ (2)	قَالُوْا	لَاُوصَلِّبَنَّكُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۴۹﴾ (1)
بیشک ہم	کوئی نقصان نہیں	انہوں نے کہا	مجھے قسم ہے میں ضرور سولی دوں گا تم سب کو

تم سب کو پھانسی دوں گا ○ جادوگروں نے کہا: کچھ نقصان نہیں، بیشک ہم

(1)...... اس گفتگو سے فرعون کا ایک مقصد یہ تھا کہ لوگ شبہ میں پڑ جائیں اور وہ یہ نہ سمجھیں کہ جادوگروں پر حق ظاہر ہو گیا اسی لئے وہ ایمان لے آئے اور دوسرا مقصد یہ تھا کہ عام مخلوق ڈر جائے اور لوگ جادوگروں کو دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان نہ لائیں۔

(2)...... جادوگروں نے فرعون کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہ کی اور کلمۂ حق کہہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو حق کا اظہار کرنا چاہئے اور ظالموں کے ظلم اور ان کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرکے کلمۂ حق سنا دینا چاہئے۔

ع ١٨ / ٣ / ٧

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہجرت کا حکم

اِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ ج اِنَّا نَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ

اِلٰى رَبِّنَا	مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾	اِنَّا	نَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ
اپنے رب کی طرف	پلٹنے والے (ہیں)	بیشک ہم	لالچ کرتے ہیں	(اس کا) کہ	بخش دے

اپنے رب کی طرف پلٹنے والے ہیں ○ ہم اس بات کی لالچ کرتے ہیں کہ ہمارا رب

لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَاۤ اَنْ كُنَّاۤ اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ ع وَ

لَنَا	رَبُّنَا	خَطٰيٰنَاۤ	اَنْ	كُنَّاۤ	اَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾ (1)	وَ
ہمارے لئے	ہمارا رب	ہماری خطائیں	(اس بنا پر) کہ	ہم ہیں	پہلے ایمان لانے والے	اور

ہماری خطائیں بخش دے اس بنا پر کہ ہم سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں ○ اور

اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْۤ اِنَّكُمْ

اَوْحَيْنَاۤ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنْ	اَسْرِ	بِعِبَادِيْۤ	اِنَّكُمْ
ہم نے وحی بھیجی	موسیٰ کی طرف	کہ	راتوں رات لے چلو	میرے بندوں کو	بیشک تمہارا

ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے چلو، بیشک تمہارا

فرعون کا تعاقب کرنا

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾ فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآىٕنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾ ج اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ

مُّتَّبَعُوْنَ ﴿٥٢﴾	فَاَرْسَلَ	فِرْعَوْنُ	فِی الْمَدَآىٕنِ	حٰشِرِيْنَ ﴿٥٣﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ
پیچھا کیا جائے گا	تو بھیجے	فرعون (نے)	شہروں میں	جمع کرنے والے	بیشک	یہ لوگ

پیچھا کیا جائے گا ○ تو فرعون نے شہروں میں جمع کرنے والے بھیجے ○ (اور کہا:) یہ لوگ

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ لا وَ اِنَّهُمْ لَنَا لَغَآىٕظُوْنَ ﴿٥٥﴾ لا وَ اِنَّا

لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿٥٤﴾ (2)	وَ	اِنَّهُمْ	لَنَا	لَغَآىٕظُوْنَ ﴿٥٥﴾	وَ	اِنَّا
ضرور ایک تھوڑی سی جماعت (ہیں)	اور	بیشک وہ	ہمیں	ضرور غصہ دلانے والے (ہیں)	اور	بیشک ہم

ایک تھوڑی سی جماعت ہیں ○ اور بیشک یہ ہمیں غصہ دلانے والے ہیں ○ اور بیشک ہم

(1) ......اس سے مراد یہ ہے کہ ہم فرعون کی رعایا میں سے یا اس مجمع کے حاضرین میں سے سب سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے والے ہیں۔

(2) ......بنی اسرائیل کی تعداد اگرچہ لاکھوں میں تھی لیکن یہ بہت دبے ہوئے، کمزور اور غریب لوگ تھے، اس لئے فرعون نے انہیں حقیر سمجھتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہیں۔

فرعونیوں کا خروج اور بنی اسرائیل پر انعام

لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾ؕ فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ۙ

لَجَمِيْعٌ	حٰذِرُوْنَ ﴿٥٦﴾	فَاَخْرَجْنٰهُمْ	مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿٥٧﴾ (1)
ضرور سب	ہوشیار ہیں	تو ہم نے باہر نکالا ان (فرعون اور اس کی قوم) کو	باغوں اور چشموں (کی زمین) سے

سب ہوشیار ہیں ○ تو ہم نے انہیں (فرعون اور اس کی قوم کو) باغوں اور چشموں (کی زمین) سے باہر نکالا ○

وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾ۙ كَذٰلِكَ ؕ وَاَوْرَثْنٰهَا

وَّ	كُنُوْزٍ	وَّ	مَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿٥٨﴾	كَذٰلِكَ	وَ	اَوْرَثْنٰهَا
اور	خزانوں	اور	عزت والی جگہ (سے)	اسی طرح (کیا)	اور	ہم نے وارث بنادیا ان کا

اور خزانوں اور عمدہ مکانوں سے ○ ہم نے ایسے ہی کیا اور بنی اسرائیل کو

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾ؕ فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾ فَلَمَّا

بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ ﴿٥٩﴾	فَاَتْبَعُوْهُمْ	مُّشْرِقِيْنَ ﴿٦٠﴾	فَلَمَّا
بنی اسرائیل (کو)	تو (فرعونیوں نے) پیچھا کیا ان کا	سورج نکلتے ہوئے	پھر جب

ان کا وارث بنادیا ○ تو دن نکلنے کے وقت فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا ○ پھر جب

بنی اسرائیل کی تشویش اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تسلی

تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا

تَرَآءَ	الْجَمْعٰنِ	قَالَ	اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى	اِنَّا
ایک دوسرے کو دیکھا	دونوں گروہوں (نے)	(تو) کہا	موسیٰ کے ساتھیوں (نے)	بیشک ہم

دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے ساتھیوں نے کہا: بیشک

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾ۚ قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ

لَمُدْرَكُوْنَ ﴿٦١﴾	قَالَ	كَلَّا	اِنَّ	مَعِيَ	رَبِّيْ
ضرور پالئے گئے (ہیں)	(موسیٰ نے) فرمایا	ہرگز نہیں	بیشک	میرے ساتھ	میرا رب (ہے)

ہمیں پالیا گیا ○ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے

(1)...... باغات سے مراد دریائے نیل کے دونوں کناروں پر اُگے ہوئے درخت ہیں اور چشموں سے مراد دریائے نیل سے نکلنے والی نہریں ہیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کی اطلاع پاکر فرعون نے اپنا لشکر جمع کیا اور سورج نکلتے ہی اُن کے تعاقب میں نکل گیا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھیوں نے فرعونی لشکر دیکھ کر پریشانی کا اظہار کیا تو آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں تسلی دی۔ پھر حکمِ الٰہی سے دریا پر عصا مارا تو اس میں بارہ راستے بن گئے، ان راستوں سے گزر کر بنی اسرائیل دریا پار کر گئے اور جب فرعون اور اس کا لشکر ان راستوں میں داخل ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسے لشکر سمیت غرق کر دیا۔

نصرتِ الٰہی اور معجزۂ موسیٰ کا اظہار

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾ فَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰۤى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ

سَيَهْدِيْنِ ﴿٦٢﴾	فَاَوْحَيْنَآ	اِلٰى مُوْسٰۤى	اَنِ	اضْرِبْ	بِّعَصَاكَ
وہ ابھی راستہ دکھادے گا مجھے	تو ہم نے وحی بھیجی	موسیٰ کی طرف	کہ	مارو	اپنا عصا

وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا ○ تو ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ دریا پر

بنی اسرائیل کی نجات اور فرعونیوں کا انجام

الْبَحْرَ ؕ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾ ۚ وَ

الْبَحْرَ	فَانْفَلَقَ	فَكَانَ	كُلُّ فِرْقٍ	كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ﴿٦٣﴾	وَ
دریا (پر)	(جب عصا مارا) تو دریا پھٹ گیا	تو ہو گیا	ہر حصہ، راستہ	بڑے پہاڑ جیسا	اور

اپنا عصا مارو تو اچانک وہ دریا پھٹ گیا تو ہر راستہ بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا ○ اور

اَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾ ۚ وَاَنْجَيْنَا مُوْسٰى وَمَنْ

اَزْلَفْنَا	ثَمَّ	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	اَنْجَيْنَا	مُوْسٰى	وَ	مَنْ
ہم قریب لے آئے	وہاں	دوسروں (کو)	اور	ہم نے بچالیا	موسیٰ (کو)	اور	جو

وہاں ہم دوسروں کو قریب لے آئے ○ اور ہم نے موسیٰ اور اس کے

قدرتِ الٰہی کی نشانی اور فرعونیوں کا حال

مَّعَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾ ۚ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

مَّعَهٗۤ	اَجْمَعِيْنَ ﴿٦٥﴾	ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ﴿٦٦﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
اس کے ساتھ (تھا)	سب (کو)	پھر	غرق کر دیا	دوسروں (کو)	بیشک	اس میں

سب ساتھ والوں کو بچالیا ○ پھر دوسروں کو غرق کر دیا ○ بیشک اس میں

عظمتِ باری تعالیٰ

لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَاِنَّ

لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿٦٧﴾ (1)	وَ	اِنَّ
ضرور نشانی (ہے)	اور	نہیں تھے	ان (فرعونیوں) میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

ضرور نشانی ہے اور ان (فرعونیوں) میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

(1)...... فرعونیوں میں سے صرف تین حضرات ایمان لائے تھے۔ (1) فرعون کی بیوی حضرت آسیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا۔ (2) حِزْقِیل۔ انہیں آل فرعون کا مومن کہتے ہیں، یہ اپنا ایمان چھپائے رہتے تھے اور فرعون کے چچازاد تھے۔ (3) مریم۔ یہ ایک بوڑھی خاتون تھیں، انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے جنت کا وعدہ لے کر دریائے نیل میں حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قبرِ انور کا محلِّ وقوع بتایا تھا۔

ع ٤ ٨

وقف لازم

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا اور قوم سے سوال وجواب

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾ ع وَاتْلُ عَلَيْهِمْ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿٦٨﴾	وَ	اتْلُ	عَلَيْهِمْ
تمہارارب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	پڑھو	ان پر (کے سامنے)

تمہارارب وہی غالب، مہربان ہے ○ اور ان کے سامنے

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَا

نَبَاَ اِبْرٰهِيْمَ ﴿٦٩﴾	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ (1)	وَ	قَوْمِهٖ	مَا
ابراہیم کی خبر	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ سے	اور	اپنی قوم (سے)	کس کی

ابراہیم کی خبر پڑھو ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: تم کس کی

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ قَالُوْا نَعْبُدُ اَصْنَامًا فَنَظَلُّ

تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٠﴾ (2)	قَالُوْا	نَعْبُدُ	اَصْنَامًا	فَنَظَلُّ
تم عبادت کرتے ہو	انہوں نے کہا	ہم عبادت کرتے ہیں	بتوں (کی)	پھر ہم رہتے ہیں

عبادت کرتے ہو؟ ○ انہوں نے کہا: ہم بتوں کی عبادت کرتے ہیں پھر ان کے سامنے

لَهَا عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾ قَالَ هَلْ يَسْمَعُوْنَكُمْ اِذْ

لَهَا	عٰكِفِيْنَ ﴿٧١﴾	قَالَ	هَلْ	يَسْمَعُوْنَكُمْ	اِذْ
ان کیلئے (کے سامنے)	جم کر بیٹھے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	کیا	وہ سنتے ہیں تمہاری	جب

جم کر بیٹھے رہتے ہیں ○ فرمایا: جب تم پکارتے ہو تو کیا

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾ لا اَوْ يَنْفَعُوْنَكُمْ اَوْ يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾ قَالُوْا بَلْ

تَدْعُوْنَ ﴿٧٢﴾	اَوْ	يَنْفَعُوْنَكُمْ	اَوْ	يَضُرُّوْنَ ﴿٧٣﴾	قَالُوْا	بَلْ
تم پکارتے ہو	یا	وہ نفع دیتے ہیں تمہیں	یا	نقصان پہنچاتے ہیں	انہوں نے کہا	بلکہ

وہ تمہاری سنتے ہیں؟ ○ یا تمہیں کوئی نفع یا نقصان دیتے ہیں؟ ○ انہوں نے کہا: بلکہ

1 ...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے جو بتوں کا پجاری تھا۔

2 ...... قوم کی بت پرستی جاننے کے باوجود حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ سوال فرمانے سے مقصود قوم پر اس چیز کو واضح کرنا تھا کہ جن چیزوں کو وہ لوگ پوجتے ہیں وہ کسی طرح بھی مستحقِ عبادت نہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوتِ غور و فکر

وَجَدْنَآ اٰبَآءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾ قَالَ اَفَرَءَيْتُمْ

وَجَدْنَآ	اٰبَآءَنَا	كَذٰلِكَ	يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٤﴾	قَالَ	اَفَرَءَيْتُمْ (1)
ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایسا ہی	کرتے ہوئے	(ابراہیم نے) فرمایا	تو کیا تم نے دیکھا

ہم نے اپنے باپ دادا کو ایسا ہی کرتے پایا ہے ○ ابراہیم نے فرمایا: کیا تم نے ان (بتوں) کے بارے میں غور کیا

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بتوں سے اعلانِ براءت

مَّا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾ فَاِنَّهُمْ عَدُوٌّ

مَّا	كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿٧٥﴾	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمُ الْاَقْدَمُوْنَ ﴿٧٦﴾	فَاِنَّهُمْ	عَدُوٌّ
جن کی	تم عبادت کر رہے ہو	تم	اور	تمہارے پہلے باپ دادا	تو بیشک وہ	دشمن (ہیں)

جن کی تم اور تمہارے پہلے آباؤ اجداد عبادت کرتے رہے ہیں؟ ○○ بیشک وہ سب میرے (2)

حقیقی رب تعالیٰ کے اوصاف کا بیان

لِّيْۤ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾ الَّذِيْ خَلَقَنِيْ فَهُوَ يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾

لِّيْۤ	اِلَّا	رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٧٧﴾	الَّذِيْ	خَلَقَنِيْ	فَهُوَ	يَهْدِيْنِ ﴿٧٨﴾
میرے	سوائے	تمام جہانوں کو پالنے والے کے	جس نے	پیدا کیا مجھے	تو وہ	ہدایت دیتا ہے مجھے

دشمن ہیں سوائے سارے جہانوں کے پالنے والے کے ○ جس نے مجھے پیدا کیا تو وہ مجھے ہدایت دیتا ہے ○

وَالَّذِيْ هُوَ يُطْعِمُنِيْ وَيَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾ وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ

وَ	الَّذِيْ هُوَ	يُطْعِمُنِيْ	وَ	يَسْقِيْنِ ﴿٧٩﴾	وَ	اِذَا	مَرِضْتُ	فَهُوَ
اور	وہ جو	کھلاتا ہے مجھے	اور	پلاتا ہے مجھے	اور	جب	میں بیمار ہوتا ہوں	تو وہی

اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے ○ اور جب میں بیمار ہوں تو وہی

يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾ وَالَّذِيْ يُمِيْتُنِيْ ثُمَّ يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾ وَالَّذِيْۤ

يَشْفِيْنِ ﴿٨٠﴾	وَ	الَّذِيْ	يُمِيْتُنِيْ	ثُمَّ	يُحْيِيْنِ ﴿٨١﴾	وَ	الَّذِيْۤ
شفا دیتا ہے مجھے	اور	وہ جو	وفات دے گا مجھے	پھر	زندہ کرے گا مجھے	اور	وہ جس سے

مجھے شفا دیتا ہے ○ اور وہ جو مجھے وفات دے گا پھر مجھے زندہ کرے گا ○ اور وہ جس سے

1...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کو بتوں کی پوجا پر غور و فکر کرنے کی طرف توجہ دلائی اور ان پر واضح کیا کہ اگر وہ حقیقی طور پر غور کر لیں تو جان جائیں گے کہ بتوں کی عبادت کرنا پرانی گمراہی اور باطل کام ہے اور کوئی باطل کام پرانا ہو یا نیا، یونہی اس باطل کام کو کرنے والے تھوڑے ہوں یا زیادہ، اس سے اس کام کے باطل ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ فی زمانہ ہمارے معاشرے میں بھی غمی خوشی کی غیر شرعی رسموں کے جواز پر آباؤ اجداد کے عمل کو بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے ایسے لوگوں کو بھی شرعی احکام سامنے رکھتے ہوئے اپنے طرزِ عمل پر غور کرنے کی حاجت ہے۔ 2...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ

اَطْمَعُ اَنْ يَّغْفِرَ لِيْ خَطِيْٓـَٔتِيْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾ؕ

اَطْمَعُ	اَنْ	يَّغْفِرَ (1)	لِيْ	خَطِيْٓـَٔتِيْ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿٨٢﴾
میں امید رکھتا ہوں	کہ	وہ بخش دے گا	میرے لئے	میری خطائیں	بدلے کے دن

مجھے امید ہے کہ قیامت کے دن میری خطائیں بخش دے گا ○

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾ۙ

رَبِّ	هَبْ	لِيْ	حُكْمًا	وَّ	اَلْحِقْنِيْ	بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿٨٣﴾
اے میرے رب	عطا کر	مجھے	حکمت	اور	ملادے مجھے	نیک بندوں کے ساتھ

اے میرے رب! مجھے حکمت عطا کر اور مجھے ان سے ملادے جو تیرے خاص قرب کے لائق بندے ہیں ○

وَ اجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾ۙ وَ اجْعَلْنِيْ

وَ	اجْعَلْ	لِّيْ	لِسَانَ صِدْقٍ	فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	اجْعَلْنِيْ
اور	رکھ دے	میرے لئے	سچ کی زبان (یعنی اچھی شہرت)	بعد والوں میں	اور	کردے مجھے

اور بعد والوں میں میری اچھی شہرت رکھ دے ○ اور مجھے

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾ۙ وَ اغْفِرْ لِاَبِيْٓ اِنَّهٗ كَانَ

مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ ﴿٨٥﴾	وَ	اغْفِرْ	لِاَبِيْٓ (2)	اِنَّهٗ	كَانَ
نعمتوں کے باغ کے وارثوں میں سے	اور	بخش دے	میرے (عرفی) باپ کو	بیشک وہ	ہے

ان میں سے کردے جو چین کے باغوں کے وارث ہیں ○ اور میرے باپ کو بخش دے بیشک وہ

قیامت میں کیا چیز نفع دے گی

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾ۙ وَ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾ۙ يَوْمَ

مِنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	لَا تُخْزِنِيْ (3)	يَوْمَ	يُبْعَثُوْنَ ﴿٨٧﴾	يَوْمَ
گمراہوں میں سے	اور	تو رسوانہ کرنا مجھے	(جس) دن	لوگ اٹھائے جائیں گے	(جس) دن

گمراہوں میں سے ہے ○ اور مجھے اس دن رسوانہ کرنا جس دن سب اٹھائے جائیں گے ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 1...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، اُن سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ اُن کا استغفار کرنا در اصل اپنے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی وانکساری کا اظہار ہے اور اس میں امت کو یہ تعلیم دینا مقصود ہے کہ وہ یوں مغفرت طلب کیا کریں۔ 2...... یہاں بھی باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا چچا آزر ہے نیز آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا اس لئے فرمائی تھی کہ چچا نے ایمان لانے کا وعدہ کیا تھا اور جب یہ ظاہر ہو گیا کہ وہ خدا کا دشمن ہے اور اس کا وعدہ جھوٹا تھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس سے بیزاری کا اعلان کر دیا۔ 3...... حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اس دعا میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

احوالِ قیامت کا بیان

لَا یَنْفَعُ مَالٌ وَّ لَا بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ لا اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ

لَا یَنْفَعُ	مَالٌ	وَّ	لَا	بَنُوْنَ ﴿۸۸﴾ (1)	اِلَّا	مَنْ	اَتَى	اللّٰهَ
نفع نہ دے گا	مال	اور	نہ	بیٹے	مگر	وہ جو	حاضر ہوگا	اللہ (کے حضور)

نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے ○ مگر وہ جو اللہ کے حضور

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾ ط وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾ لا وَ

بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ﴿۸۹﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۹۰﴾	وَ
سلامت دل کے ساتھ	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے	اور

سلامت دل کے ساتھ حاضر ہوگا ○ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی ○ اور

بُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾ لا وَ قِیْلَ لَهُمْ اَیْنَمَا

بُرِّزَتِ	الْجَحِیْمُ	لِلْغٰوِیْنَ ﴿۹۱﴾	وَ	قِیْلَ	لَهُمْ	اَیْنَمَا
ظاہر کردی جائے گی	دوزخ	گمراہوں کے لیے	اور	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں جن کی

دوزخ گمراہوں کے لیے ظاہر کردی جائے گی ○ اور ان سے کہا جائے گا: وہ (بت) کہاں ہیں

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ط هَلْ یَنْصُرُوْنَكُمْ اَوْ

كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ﴿۹۲﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	هَلْ	یَنْصُرُوْنَكُمْ	اَوْ
تم عبادت کرتے تھے	اللہ کے سوا	کیا	وہ مدد کریں گے تمہاری	یا

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے تھے؟ کیا وہ تمہاری مدد کریں گے یا

یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾ ط فَكُبْكِبُوْا فِیْهَا هُمْ وَ الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾ لا وَ

یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۹۳﴾	فَكُبْكِبُوْا	فِیْهَا	هُمْ (2)	وَ	الْغَاوٗنَ ﴿۹۴﴾	وَ
وہ بدلہ لے سکتے ہیں	تو اوندھا کردیا جائے گا	اس (جہنم) میں	انہیں (یعنی بتوں)	اور	گمراہوں (کو)	اور

کیا وہ بدلہ لے سکتے ہیں؟ ○○ تو انہیں اور گمراہوں کو اور ابلیس کے سارے لشکروں کو (3)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خوفِ خدا بھی ہے اور لوگوں کی تعلیم بھی تاکہ لوگ روزِ قیامت کی رسوائی سے بچنے کی کوشش کریں اور بارگاہِ الٰہی میں دعا بھی مانگیں۔ 1...... کافر و مشرک کا نیک کاموں میں خرچ کیا ہوا مال اور اس کی اولاد قیامت کے دن اس کے کام نہ آئیں گے البتہ مسلمان کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور نیک اولاد بروزِ قیامت اس کے کام آئیں گے اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے مسلمان کو اس کے صدقات و خیرات کا ثواب عطا فرمائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے تین اعمال کے علاوہ باقی عمل منقطع ہو جاتے ہیں۔ (1) صدقۂ جاریہ۔ (2) وہ علم جس سے لوگ نفع اٹھائیں۔ (3) نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔ (مسلم،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جہنم میں گمراہوں کا باہمی جھگڑا

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ؕ﴿۹۵﴾ قَالُوْا وَ هُمْ فِیْهَا

جُنُوْدُ اِبْلِیْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿۹۵﴾ (1)	قَالُوْا	وَ	هُمْ	فِیْهَا
ابلیس کے سارے لشکروں (کو)	وہ (گمراہ) کہیں گے	اور (جبکہ)	وہ	اس (جہنم) میں

جہنم میں اوندھے کر دیا جائے گا ○○ (2) وہ گمراہ کہیں گے اس حال میں کہ وہ اس میں

یَخْتَصِمُوْنَ ۙ﴿۹۶﴾ تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴿۹۷﴾ اِذْ

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۹۶﴾	تَاللّٰهِ	اِنْ	كُنَّا	لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۹۷﴾	اِذْ
باہم جھگڑ رہے ہوں گے	اللہ کی قسم	بیشک	ہم تھے	ضرور کھلی گمراہی میں	جب

باہم جھگڑ رہے ہوں گے ○ خدا کی قسم، بیشک ہم کھلی گمراہی میں تھے ○ جب

نُسَوِّیْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۸﴾ وَ مَاۤ اَضَلَّنَاۤ اِلَّا

نُسَوِّیْكُمْ	بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۸﴾	وَ	مَاۤ اَضَلَّنَاۤ	اِلَّا
ہم برابر قرار دیتے تھے تمہیں	تمام جہانوں کے رب کے	اور	گمراہ نہ کیا ہمیں	مگر

ہم تمہیں تمام جہانوں کے پروردگار کے برابر قرار دیتے تھے ○ اور ہمیں مجرموں نے ہی

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِیْنَ ۙ﴿۱۰۰﴾ وَ لَا

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۹۹﴾ (3)	فَمَا	لَنَا	مِنْ شَافِعِیْنَ ﴿۱۰۰﴾	وَ	لَا
مجرموں (نے)	تو نہیں	ہمارے لئے	کوئی سفارش کرنے والے	اور	نہ

گمراہ کیا ○ تو اب ہمارے لئے کوئی سفارشی نہیں ○ اور نہ ہی

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ

صَدِیْقٍ حَمِیْمٍ ﴿۱۰۱﴾ (4)	فَلَوْ	اَنَّ	لَنَا	كَرَّةً	فَنَكُوْنَ
کوئی غم خوار دوست	تو اگر	یہ کہ	ہمارے لئے	ایک بار لوٹ کر جانا (ہوتا)	تو ہم ہو جاتے

کوئی غم خوار دوست ہے ○ تو اگر کسی طرح ہمارے لئے ایک مرتبہ لوٹ کر جانا ہوتا تو ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ص۸۸٦، الحدیث: ۱۴(۱٦۳۱)) 2...... بت جہنم میں عذاب پانے کے لئے نہیں بلکہ اپنے پجاریوں کو عذاب دینے کے لئے ڈالے جائیں گے۔ 3...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ابلیس کے لشکروں سے مراد اس کی پیروی کرنے والے ہیں چاہے وہ جن ہوں یا انسان اور بعض مفسرین کے نزدیک اس سے ابلیس کی ذریت مراد ہے۔ 2...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 3...... مجرموں سے مراد وہ ہیں جنہوں نے بت پرستی کی دعوت دی یا وہ پہلے لوگ مراد ہیں جن کی ان گمراہوں نے پیروی کی یا ان سے ابلیس اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قوم ابراہیم کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۲﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ
ایمان والوں میں سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر

مسلمان ہوجاتے ○ بیشک اس بیان میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

ع ۵ ۳٦

حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾ ع كَذَّبَتْ

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۰۳﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۰۴﴾	كَذَّبَتْ
ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا

ایمان والے نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب وہی عزت والا مہربان ہے ○ نوح کی قوم نے

قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾ ج اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ

قَوْمُ نُوْحِ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	نُوْحٌ
نوح کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	نوح (نے)

رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم نوح نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾ ج اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾ لا فَاتَّقُوا اللّٰهَ

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾	اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ
کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)

کیا تم ڈرتے نہیں ؟○ بیشک میں تمہارے لیے ایک امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو

وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾ ج وَ مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	وَ	مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ
اور	اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

اور میری اطاعت کرو ○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا۔ میرا اجر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کی ذریت مراد ہے۔ 4...... بروزِ قیامت کفار کا نہ تو کوئی سفارشی ہوگا اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست جبکہ گناہگار مسلمانوں میں سے جس کے لئے اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کے لئے شفاعت اور غم خواری کرنے والے دوست ہوں گے۔ حضرت حسن بصری رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں ”ایماندار دوست بڑھاؤ کیونکہ وہ روزِ قیامت شفاعت کریں گے۔(خازن، الشعراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۳۹۱)

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾ؕ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾ؕ

اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۰۹﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہِ کرم) پر	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری

تو اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○

قوم کا متکبرانہ جواب

قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَ اتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ؕ

قَالُوْۤا	اَنُؤْمِنُ	لَكَ	وَ	اتَّبَعَكَ	الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (1)
(قوم نے) کہا	کیا ہم ایمان لے آئیں	تم پر	اور (حالانکہ)	پیروی کی تیری	گھٹیا لوگوں (نے)

(قوم نے) کہا: کیا ہم تم پر ایمان لے آئیں حالانکہ تمہاری پیروی گھٹیا لوگوں نے کی ہے ○

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا قوم کو جواب

قَالَ وَ مَا عِلْمِیْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ۚ اِنْ حِسَابُهُمْ

قَالَ	وَ	مَا	عِلْمِیْ	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	اِنْ	حِسَابُهُمْ
(نوح نے) فرمایا	اور	نہیں	مجھے علم	(اس) کا جو	وہ کام کرتے تھے	نہیں	ان کا حساب

نوح نے فرمایا: مجھے ان کے کاموں کا علم نہیں ○ ان کا حساب تو

اِلَّا عَلٰى رَبِّیْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ۚ وَ مَاۤ اَنَا

اِلَّا	عَلٰى رَبِّیْ	لَوْ	تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	وَ	مَاۤ
مگر	میرے رب (ہی کے ذمہ) پر	اگر	تم سمجھ رکھتے ہو	اور	نہیں

اَنَا	
میں	

میرے رب ہی (کے ذمہ) پر ہے اگر تمہیں شعور ہو ○ اور میں

قوم کی حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾ؕ قَالُوْا لَىٕنْ

بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۱۴﴾ (2)	اِنْ	اَنَا	اِلَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۱۵﴾	قَالُوْا	لَىٕنْ
ایمان والوں کو دور کرنے والا	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	(قوم نے) کہا	ضرور اگر

مسلمانوں کو دور کرنے والا نہیں ○ میں تو صرف صاف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ قوم نے کہا:

1 ...... کمینے اور گھٹیا لوگوں سے ان کی مراد غریب اور پیشہ ور لوگ تھے اور انہیں رذیل اور کمین کہنا کفار کا متکبرانہ فعل تھا ورنہ در حقیقت صنعت اور ردی پیشہ ایسی چیز نہیں جس سے آدمی دین میں ذلیل ہو جائے۔ نیز مومن کو گھٹیا کہنا جائز نہیں خواہ وہ کتنا ہی محتاج و نادار ہو یا وہ کسی بھی نسب کا ہو۔ 2 ...... کفار نے غریب مسلمانوں کو مجلس سے نکال دینے کا مطالبہ کیا جسے حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تسلیم نہ کیا اور ان پر واضح کر دیا کہ میں تمہارے ایمان کے لالچ میں غریب مسلمانوں کو خود سے دور نہیں کروں گا۔ اس سے معلوم ہوا کہ غریبوں فقیروں کے ساتھ بیٹھنا اور ان کی دلجوئی کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

النصف

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾ قَالَ

لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ	يٰنُوْحُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿١١٦﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے نوح	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	سنگسار کئے جانے والوں میں سے	(نوح نے) عرض کی

اے نوح! اگر تم باز نہ آئے تو ضرور تم سنگسار کئے جانے والوں میں سے ہو جاؤ گے ○ نوح نے عرض کی:

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ فَافْتَحْ

رَبِّ	اِنَّ	قَوْمِیْ	كَذَّبُوْنِ ﴿١١٧﴾ (1)	فَافْتَحْ
اے میرے رب	بیشک	میری قوم	انہوں نے جھٹلایا مجھے	تو تو فیصلہ کر دے

اے میرے رب! بیشک میری قوم نے مجھے جھٹلایا ○ تو مجھ میں

بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ فَتْحًا وَّ نَجِّنِیْ وَ مَنْ مَّعِیَ

بَیْنِیْ وَ بَیْنَهُمْ	فَتْحًا	وَّ	نَجِّنِیْ	وَ	مَنْ	مَّعِیَ
میرے اور ان کے درمیان	(پورا) فیصلہ	اور	نجات دے مجھے	اور	جو	میرے ساتھ (ہیں)

اور ان میں پورا فیصلہ کر دے اور مجھے اور میرے ساتھ والے مسلمانوں کو

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مع اہلِ ایمان نجات اور کفار کی ہلاکت

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾ فَاَنْجَیْنٰهُ وَ مَنْ مَّعَهٗ

مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿١١٨﴾	فَاَنْجَیْنٰهُ	وَ	مَنْ	مَّعَهٗ
ایمان والوں میں سے	تو ہم نے بچالیا اسے	اور	جو	اس کے ساتھ (تھا)

نجات دے ○ تو ہم نے اسے اور اس کے ساتھ والوں کو

قوم نوح کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبٰقِیْنَ ﴿١٢٠﴾ اِنَّ

فِی الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿١١٩﴾	ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	بَعْدُ	الْبٰقِیْنَ ﴿١٢٠﴾	اِنَّ
بھری ہوئی کشتی میں	پھر	ہم نے غرق کر دیا	(اس کے) بعد	باقی لوگوں (کو)	بیشک

بھری ہوئی کشتی میں بچالیا ○ پھر اس کے بعد ہم نے باقی لوگوں کو غرق کر دیا ○ بیشک

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی سنت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "(اگر تم مجھے ڈھونڈنا چاہو تو) مجھے اپنے کمزور اور غریب لوگوں میں تلاش کرو کیونکہ تمہیں کمزور اور غریب لوگوں کے سبب رزق دیا جاتا اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔" (ترمذی، ۳/۲۶۸، الحدیث: ۱۷۰۸)

1 ...... یہاں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے قوم کی ہلاکت کی دعا کا سبب بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے اللہ کے کلام کو جھٹلایا اور سچے رسول کی رسالت کو ماننے سے انکار کیا ہے۔

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾ وَ اِنَّ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۲۱﴾	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾ ع كَذَّبَتْ عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ ۚۖ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿۱۲۲﴾	كَذَّبَتْ	عَادُ ۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۲۳﴾ (1)
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	عاد (نے) رسولوں (کو)

تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ عاد نے رسولوں کو جھٹلایا ○

اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ هُوْدٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ ۚ اِنِّيْ

اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	هُوْدٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اِنِّيْ
جب	فرمایا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	ہود (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں

جب ان سے ان کے ہم قوم ہود نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ○ بیشک میں

لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾ ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾ ۚ وَ

لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۲۵﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۲۶﴾	وَ
تمہارے لئے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو تم ڈرو	اللّٰہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللّٰہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مَاۤ اَسْـَٔلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں تم سے اِس (تبلیغ) پر کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو اسی پر ہے

(1)...... عاد ایک شخص کا نام تھا، پھر اس کی اولاد سے ایک قبیلہ کا نام "عاد" پڑ گیا اور اسی قبیلے کی طرف حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث ہوئے۔

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

دو اوصاف باری تعالٰی

منزل ۱۰ ع ۱۸

برے اعمال پر قوم کو تنبیہ، خوفِ خدا اور اپنی اطاعت کی تلقین

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾ؕ اَتَبْنُوْنَ بِكُلِّ رِیْعٍ اٰیَةً

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۲۷﴾	اَتَبْنُوْنَ	بِكُلِّ رِیْعٍ	اٰیَةً
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم بناتے ہو	ہر بلند جگہ پر	ایک نشان

جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم ہر بلند جگہ پر ایک نشان بناتے ہو

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ۙ وَ تَتَّخِذُوْنَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾ۚ وَ

تَعْبَثُوْنَ ﴿۱۲۸﴾ (1)	وَ	تَتَّخِذُوْنَ	مَصَانِعَ	لَعَلَّكُمْ	تَخْلُدُوْنَ ﴿۱۲۹﴾	وَ
(جہاں راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو	اور	تم بناتے ہو	مضبوط محل	شاید تم	ہمیشہ رہو گے	اور

(راہگیروں کا) مذاق اڑاتے ہو ○ اور مضبوط محل بناتے ہو اس امید پر کہ تم ہمیشہ رہو گے ○ اور

اِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ۚ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اِذَا	بَطَشْتُمْ	بَطَشْتُمْ	جَبَّارِیْنَ ﴿۱۳۰﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
جب	تم پکڑتے ہو	(تو) پکڑتے ہو	بڑی بیدردی سے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

جب کسی کو پکڑتے ہو تو بڑی بیدردی سے پکڑتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور

قوم کو انعاماتِ الٰہیہ کی یاد دہانی اور عذابِ الٰہی سے ڈرانا

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾ۚ وَ اتَّقُوا الَّذِیْۤ اَمَدَّكُمْ بِمَا

اَطِیْعُوْنِ ﴿۱۳۱﴾	وَ	اتَّقُوا	الَّذِیْۤ	اَمَدَّكُمْ	بِمَا
اطاعت کرو میری	اور	ڈرو	(اس سے) جس نے	مدد کی تمہاری	(ان چیزوں) سے جو

میری اطاعت کرو ○ اور اس سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے مدد کی جو

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾ۚ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ۙۚ وَ جَنّٰتٍ وَّ

تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۲﴾	اَمَدَّكُمْ	بِاَنْعَامٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	وَ	جَنّٰتٍ	وَّ
تم جانتے ہو	اس نے مدد کی تمہاری	چوپایوں اور بیٹوں کے ساتھ	اور	باغوں	اور

تمہیں معلوم ہیں ○ اس نے جانوروں اور بیٹوں کے ساتھ تمہاری مدد کی ○ اور باغوں اور

(1)..... یہ لوگ سرِ راہ بلند عمارتیں بناتے، وہاں بیٹھ کر راہ چلنے والوں کو پریشان کرتے اور ان کا مذاق اڑاتے تھے۔ قومِ عاد کی اس روش کے نظارے ہمارے آج کے معاشرے میں بھی بکثرت دیکھے جا رہے ہیں، جیسے چوراہوں یا گلیوں میں کھڑے ہو کر گزرنے والوں کو تنگ کرنا، کسی معذور شخص کو آتا دیکھ کر اس کا مذاق اڑانا، راہ چلتی خواتین پر آوازیں کسنا اور ان سے ٹکرانا، راستہ معلوم کرنے والے کو غلط راستہ بتا دینا، راستے میں کوڑا کرکٹ پھینک دینا، گلیوں میں گندا پانی چھوڑ دینا، کھدائی کر کے کئی دنوں تک بلاوجہ چھوڑے رکھنا، راستوں میں غیر قانونی تعمیرات کرنا وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت عطا فرمائے۔

عُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾

عُيُوْنٍ ﴿۱۳۴﴾	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۳۵﴾
چشموں (سے)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	ایک بڑے دن کے عذاب (کا)

چشموں سے ○ بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○

قَالُوْا سَوَآءٌ عَلَيْنَاۤ اَوَعَظْتَ اَمْ لَمْ تَكُنْ

قَالُوْا	سَوَآءٌ	عَلَيْنَاۤ (1)	اَوَعَظْتَ	اَمْ	لَمْ تَكُنْ
(قوم نے) کہا	برابر (ہے)	ہمارے اوپر	کیا تم نصیحت کرو	یا	تم نہ ہو

قوم نے کہا: ہمارے اوپر برابر ہے کہ آپ ہمیں نصیحت کریں یا آپ نصیحت کرنے والوں

مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ

مِّنَ الْوٰعِظِيْنَ ﴿۱۳۶﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	خُلُقُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ
نصیحت کرنے والوں میں سے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی عادت، گھڑی ہوئی باتیں	اور

میں سے نہ ہوں ○ وہ تو صرف پہلے لوگوں کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں ہیں ○ اور

مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَهْلَكْنٰهُمْ اِنَّ

مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿۱۳۸﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَهْلَكْنٰهُمْ	اِنَّ
نہیں	ہم	عذاب دیئے جانے والے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو ہم نے ہلاک کردیا انہیں	بیشک

ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو ہم نے انہیں ہلاک کردیا، بیشک

فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾ وَاِنَّ

فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۳۹﴾	وَ	اِنَّ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک

حضرت ہود علیہ السلام کی قوم | قوم عاد کا رد عمل | اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

1 ..... قوم عاد نے حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی نصیحتوں کا جواب یہ دیا کہ ”آپ ہمیں نصیحت کریں یا نہ کریں، ہمارے لئے دونوں چیزیں برابر ہیں، ہم کسی طرح آپ کی نہ بات مانیں گے اور نہ دعوت دین قبول کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کافرانہ روش ہے۔ افسوس کہ فی زمانہ ہمارے معاشرے کی حالت ایسی ہو چکی ہے کہ اگر کسی کو سمجھایا جائے تو وہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر سمجھانے والا مرتبے میں کم ہو تو جسے سمجھایا جائے وہ اپنی بات پر اڑ جاتا ہے اور دوسرے کی بات ماننا اپنے لئے توہین سمجھتا ہے اور نصیحت کرنے کو اپنی عزت کا مسئلہ بنالیتا ہے۔

ع ٧ / ١٨ / ١١

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿١٤٠﴾	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ
تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	جھٹلایا	ثمود (نے)

تمہارا رب ہی غلبے والا مہربان ہے ○ قومِ ثمود نے رسولوں کو

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾

الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٤١﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	اَخُوْهُمْ	صٰلِحٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٤٢﴾
رسولوں (کو)	جب	کہا	ان سے	ان کے (قومی) بھائی	صالح (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں

جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم صالح نے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں؟ ○

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿١٤٣﴾ (1)	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
بیشک میں	تمہارے لیے	ایک امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾ وَمَاۤ اَسْــٴَــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِيَ

اَطِيْعُوْنِ ﴿١٤٤﴾	وَ	مَاۤ اَسْــٴَــلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو ○ اور میں تم سے اس پر کوئی اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت

اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾ اَتُتْرَكُوْنَ فِيْ مَا

اِلَّا	عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿١٤٥﴾	اَتُتْرَكُوْنَ	فِيْ مَا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمۂ کرم) پر	کیا تمہیں چھوڑ دیا جائے گا	(ان نعمتوں) میں جو

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے ○ کیا تم یہاں (دنیا) کی نعمتوں میں امن و امان کی حالت میں

(1)...... حضراتِ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام وحی، اسرارِ الٰہیہ اور لوگوں کی عزت، مال آبرو وغیرہ سب کے امین ہوتے ہیں۔ خیانت اور نبوت جمع نہیں ہو سکتیں۔ ہمارے حضور پرنور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اہلِ مکہ بچپن شریف سے محمد امین پکارتے تھے اور اعلانِ نبوت سے پہلے اور بعد میں بھی آپ کے پاس امانتیں رکھتے رہے اور اپنے فیصلے آپ سے کرواتے تھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس سے محبت کریں تو اسے چاہئے کہ سچ بولے اور امانت ادا کرے اور اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔ (شعب الایمان، ٧/٨١، الحدیث: ٩٥٥١)

فسادیوں کی اطاعت نہ کرنے کی تلقین

هٰهُنَاۤ اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾ وَّزُرُوْعٍ وَّ

هٰهُنَاۤ	اٰمِنِيْنَ ﴿۱۴۶﴾	فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۱۴۷﴾	وَّ	زُرُوْعٍ	وَّ
یہاں (دنیا میں ہیں)	امن وامان والے (ہوتے ہوئے)	باغوں اور چشموں میں	اور	کھیتوں	اور

چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ ○ باغوں اور چشموں میں ○ اور کھیتوں اور

نَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾ وَتَنْحِتُوْنَ مِنَ الْجِبَالِ

نَخْلٍ	طَلْعُهَا	هَضِيْمٌ ﴿۱۴۸﴾	وَ	تَنْحِتُوْنَ	مِنَ الْجِبَالِ
کھجوروں (میں)	جن کا شگوفہ	نرم ونازک (ہوتا ہے)	اور	تم تراشتے ہو	پہاڑوں میں سے

کھجوروں میں جن کا شگوفہ نرم ونازک ہوتا ہے ○ اور تم بڑی مہارت دکھاتے ہوئے

بُيُوْتًا فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾ وَ

بُيُوْتًا	فٰرِهِيْنَ ﴿۱۴۹﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۵۰﴾	وَ
گھر	بڑی مہارت رکھتے ہوئے	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

پہاڑوں میں سے گھر تراشتے ہو ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

لَا تُطِيْعُوْۤا اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ الَّذِيْنَ يُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ وَ

لَا تُطِيْعُوْۤا	اَمْرَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿۱۵۱﴾ (1)	الَّذِيْنَ	يُفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
نہ مانو	حد سے بڑھنے والوں کا حکم	وہ لوگ جو	فساد پھیلاتے ہیں	زمین میں	اور

حد سے بڑھنے والوں کے کہنے پر نہ چلو ○ وہ جو زمین میں فساد پھیلاتے ہیں اور

قومِ ثمود کا جواب

لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ قَالُوْۤا اِنَّمَاۤ اَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾ مَاۤ

لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۱۵۲﴾	قَالُوْۤا	اِنَّمَاۤ اَنْتَ	مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿۱۵۳﴾	مَاۤ
اصلاح نہیں کرتے	(قوم نے) کہا	تم صرف	جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	نہیں

اصلاح نہیں کرتے ○ قوم نے کہا: تم ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو

(1) ...مُسْرِفِین سے مراد مشرکین ہیں یا ان سے مراد وہ نو شخص ہیں جنہوں نے اونٹنی کو قتل کیا تھا۔

اونٹنی سے متعلق قوم کو ہدایت اور تنبیہ

اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۚ فَاْتِ بِاٰيَةٍ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾

اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا	فَاْتِ بِاٰيَةٍ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٥٤﴾
تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے	تو لے آؤ کوئی نشانی	اگر	تم ہو	سچوں میں سے

ہم جیسے ہی ایک آدمی ہو، اگر تم سچے ہو تو کوئی نشانی لاؤ ○

قَالَ هٰذِهٖ نَاقَةٌ لَّهَا شِرْبٌ وَّلَكُمْ

قَالَ	هٰذِهٖ	نَاقَةٌ (1)	لَّهَا	شِرْبٌ	وَّ	لَكُمْ
(صالح نے) فرمایا	یہ	اونٹنی (ہے)	(ایک دن) اس کیلئے	پینے کی باری	اور	تمہارے لئے

صالح نے فرمایا: یہ ایک اونٹنی ہے، ایک دن اس کے پینے کی باری ہے اور ایک معیّن دن

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾ ۚ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ

شِرْبُ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿١٥٥﴾	وَ	لَا تَمَسُّوْهَا	بِسُوْٓءٍ	فَيَاْخُذَكُمْ
ایک معیّن دن کی پینے کی باری (ہے)	اور	تم نہ چھونا اسے	برائی کے ساتھ	(اگر ایسا کیا) تو پکڑلے گا تمہیں

تمہارے پینے کی باری ہے ○ اور تم اس اونٹنی کو برائی کے ساتھ نہ چھونا ورنہ تمہیں بڑے دن کا

قوم کا اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنا اور ان پر نزولِ عذاب

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾ فَعَقَرُوْهَا فَاَصْبَحُوْا نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾ ۙ

عَذَابُ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿١٥٦﴾	فَعَقَرُوْهَا (2)	فَاَصْبَحُوْا	نٰدِمِيْنَ ﴿١٥٧﴾
بڑے دن کا عذاب	تو انہوں نے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں اس کی	تو وہ رہ گئے	پچھتانے والے

عذاب پکڑلے گا ○ تو انہوں نے اس کے پاؤں کی رگیں کاٹ دیں پھر صبح کو پچھتاتے رہ گئے ○

فَاَخَذَهُمُ الْعَذَابُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ

فَاَخَذَهُمُ	الْعَذَابُ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ (3)	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ
تو پکڑلیا انہیں	عذاب (نے)	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے

توانہیں عذاب نے پکڑلیا، بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ

1 ...... یہ اونٹنی قوم کے معجزہ طلب کرنے پر، ان کی خواہش کے مطابق، حضرت صالح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا سے پتھر سے نکلی تھی۔ اس کا سینہ ساٹھ گز کا تھا، جب اس کے پینے کا دن ہوتا تو وہ وہاں کا تمام پانی پی جاتی اور جب لوگوں کے پینے کا دن ہوتا تو اس دن نہ پیتی۔ 2 ...... اونٹنی کے پاؤں کی رگیں کاٹنے والے شخص کا نام قدار تھا اور چونکہ دیگر لوگ اس کے فعل سے راضی تھے اس لئے رگیں کاٹنے کی نسبت سب کی طرف کی گئی اور یہ اپنی سرکشی پر توبہ کرتے ہوئے نادم نہیں ہوئے تھے بلکہ نزولِ عذاب کے خوف سے پچھتا رہے تھے یا عذاب کا معاینہ کر کے نادم ہوئے تھے اور ایسے وقت کی ندامت کا کوئی فائدہ نہیں۔ 3 ...... یعنی قومِ ثمود

عظمت و شانِ الٰہی

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو نصیحت و تبلیغ

ع ٨ / ١٩ / ١٢

اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ

اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۱۵۸﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ
ان میں اکثر	ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا،

الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾ ع كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾ ج اِذْ قَالَ لَهُمْ

الرَّحِيْمُ ﴿۱۵۹﴾	كَذَّبَتْ	قَوْمُ لُوْطِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۶۰﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ
مہربان (ہے)	جھٹلایا	لوط کی قوم (نے) رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے

مہربان ہے ○ لوط کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا ○ جب ان سے ان کے ہم قوم

اَخُوْهُمْ لُوْطٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ ج اِنِّيْ لَكُمْ

اَخُوْهُمْ	لُوْطٌ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۶۱﴾	اِنِّيْ	لَكُمْ
ان کے (قومی) بھائی	لوط (نے)	کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے

لوط نے فرمایا: کیا تم نہیں ڈرتے؟ ○ بیشک میں تمہارے لیے

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾ لا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾ ج وَ

رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۶۲﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوْنِ ﴿۱۶۳﴾	وَ
ایک امانتدار رسول (ہوں)	توڈرو	اللہ (سے)	اور	اطاعت کرو میری	اور

امانتدار رسول ہوں ○ تو اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ○ اور

مَآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ج اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا

مَآ اَسْئَلُكُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ اَجْرٍ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا
میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر	مگر

میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر آنے والے عذاب میں ضرور عبرت کی نشانی ہے کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت پر نشانی ظاہر ہو جانے کے بعد بھی کفر پر قائم رہنا نزولِ عذاب کا سبب ہے۔

مردوں سے بدفعلی کرنے پر قوم کو سخت تہدید

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾ؕ اَتَاْتُوْنَ الذُّكْرَانَ

عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۴﴾	اَتَاْتُوْنَ	الذُّكْرَانَ (1)
تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	کیا تم (برا کام کرنے) آتے ہو	مردوں (کے پاس)

ربُّ العٰلمین کے ذمے ہے ○ کیا تم لوگوں میں سے مردوں سے

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾ۙ وَ تَذَرُوْنَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ

مِنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۶۵﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	مَا	خَلَقَ	لَكُمْ	رَبُّكُمْ
جہان والوں میں سے	اور	چھوڑتے ہو	(انہیں) جو	بنائیں	تمہارے لیے	تمہارے رب نے

بدفعلی کرتے ہو ○ اور اپنی بیویوں کو چھوڑتے ہو جو تمہارے لیے تمہارے رب نے

قوم کی حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دھمکی اور آپ کا جواب

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ قَالُوْا لَىٕنْ

مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ عٰدُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	قَالُوْا	لَىٕنْ
تمہاری بیویاں	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)	انہوں نے کہا	ضرور اگر

بنائی ہیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو ○ انہوں نے کہا: اے لوط!

لَّمْ تَنْتَهِ یٰلُوْطُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾ قَالَ

لَّمْ تَنْتَهِ	یٰلُوْطُ	لَتَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُخْرَجِیْنَ ﴿۱۶۷﴾	قَالَ
تم باز نہ آئے	اے لوط	(تو) ضرور ہو جاؤ گے	نکال دیئے جانے والوں میں سے	(لوط نے) فرمایا

اگر تم باز نہ آئے تو ضرور نکال دیئے جاؤ گے ○ لوط نے فرمایا:

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا اور اس کی قبولیت

اِنِّیْ لِعَمَلِكُمْ مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ؕ رَبِّ نَجِّنِیْ

اِنِّیْ	لِعَمَلِكُمْ	مِّنَ الْقَالِیْنَ ﴿۱۶۸﴾	رَبِّ	نَجِّنِیْ
بیشک میں	تمہارے کام سے	شدید نفرت کرنے والوں میں سے (ہوں)	اے میرے رب	بچا کر رکھنا مجھے

میں تمہارے کام سے شدید نفرت کرنے والوں میں سے ہوں ○ اے میرے رب! مجھے اور

1 ......اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کیا مخلوق میں ایسے قبیح اور ذلیل فعل کے لئے تمہیں رہ گئے ہو، دنیا جہاں کے اور لوگ بھی تو ہیں، انہیں دیکھ کر تمہیں شرمانا چاہئے۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ کثیر عورتیں موجود ہوتے ہوئے بھی تم مردوں کے ساتھ خبیث فعل کے مرتکب ہوتے ہو۔ مروی ہے کہ اس قوم کو یہ خبیث عمل شیطان نے سکھایا تھا۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس شخص کی طرف رحمت کی نظر نہیں فرمائے گا جو کسی مرد یا عورت کے پچھلے مقام میں وطی کرے۔ (ترمذی، ۲/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۶۸)

قومِ لوط پر عذابِ الٰہی

وَ اَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾ فَنَجَّيْنٰهُ وَ

وَ	اَهْلِيْ	مِمَّا	يَعْمَلُوْنَ ﴿١٦٩﴾	فَنَجَّيْنٰهُ	وَ
اور	میرے گھر والوں (کو)	(اس کام) سے جو	وہ لوگ کرتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اسے	اور

میرے گھر والوں کو ان کے اعمال سے محفوظ رکھ ○ تو ہم نے اسے

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾ اِلَّا عَجُوْزًا فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾ ثُمَّ

اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِيْنَ ﴿١٧٠﴾	اِلَّا	عَجُوْزًا (1)	فِي الْغٰبِرِيْنَ ﴿١٧١﴾	ثُمَّ
اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر	ایک بڑھیا	(جو) پیچھے رہ جانے والوں میں سے (تھی)	پھر

اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر ایک بڑھیا جو پیچھے رہ جانے والوں میں سے تھی ○ پھر

دَمَّرْنَا الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾ وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ

دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِيْنَ ﴿١٧٢﴾	وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا (2)	فَسَآءَ
ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور	ہم نے برسائی	ان پر	ایک بارش	تو کتنی بری (تھی)

ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا ○ اور ہم نے ان پر ایک خاص بارش برسائی تو

قومِ لوط کی تباہی نشانِ عبرت ہے

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ؕ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ

مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿١٧٣﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ
ڈرائے جانے والوں کی بارش	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر

ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○ بیشک اس میں ضرور نشانی ہے اور ان میں اکثر

عظمت و شانِ الٰہی

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾ وَ اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾ ع

مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٧٤﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِيْزُ	الرَّحِيْمُ ﴿١٧٥﴾
ایمان والے	اور	بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)

مسلمان نہ تھے ○ اور بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○

ع ١٢

(1)...... یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی تھی، یہ چونکہ اپنی قوم کے فعل پر راضی تھی اور جو گناہ پر راضی ہو وہ بھی گناہ کرنے والے کے حکم میں ہوتا ہے اسی لئے یہ بڑھیا بھی عذاب میں گرفتار ہوئی۔ (2)...... قومِ لوط پر پتھروں کی یا گندھک اور آگ کی خاص بارش برسائی گئی تھی۔

كَذَّبَ اَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾ اِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ

كَذَّبَ	اَصْحٰبُ لْــَٔيْكَةِ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿١٧٦﴾	اِذْ	قَالَ	لَهُمْ	شُعَيْبٌ
جھٹلایا	اَیکہ (جنگل) والوں (نے)	رسولوں (کو)	جب	فرمایا	ان سے	شعیب (نے)

اَیکہ (جنگل) والوں نے رسولوں کو جھٹلایا○ جب ان سے شعیب نے فرمایا:

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٧٨﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ

اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿١٧٧﴾	اِنِّیْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ﴿١٧٨﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ
کیا تم ڈرتے نہیں	بیشک میں	تمہارے لیے	امانتدار رسول (ہوں)	تو ڈرو	اللہ (سے)	اور

کیا تم ڈرتے نہیں؟○ بیشک میں تمہارے لیے امانتدار رسول ہوں○ تو اللہ سے ڈرو اور

اَطِیْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾ وَ مَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ عَلَیْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ اَجْرِیَ

اَطِیْعُوْنِ ﴿١٧٩﴾	وَ	مَاۤ اَسْــَٔلُكُمْ	عَلَیْهِ	مِنْ اَجْرٍ (1)	اِنْ	اَجْرِیَ
اطاعت کرو میری	اور	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	نہیں	میرا اجر

میری اطاعت کرو○ اور میں اس (تبلیغ) پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا، میرا اجر تو

اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٨٠﴾ اَوْفُوا الْكَیْلَ وَ لَا تَكُوْنُوْا

اِلَّا	عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٨٠﴾	اَوْفُوا	الْكَیْلَ	وَ	لَا تَكُوْنُوْا
مگر	تمام جہانوں کے رب (کے ذمہ کرم) پر	(اے لوگو) پورا کرو	ناپ	اور	نہ ہو جاؤ

اسی پر ہے جو سارے جہان کا رب ہے○ (اے لوگو!) ناپ پورا کرو اور ناپ تول کو

مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿١٨١﴾ وَ زِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿١٨٢﴾ وَ لَا تَبْخَسُوا

مِنَ الْمُخْسِرِیْنَ ﴿١٨١﴾ (2)	وَ زِنُوْا	بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ﴿١٨٢﴾	وَ	لَا تَبْخَسُوا
گھٹانے والوں میں سے	اور تولو	بالکل درست ترازو سے	اور	کم کرکے نہ دو

گھٹانے والوں میں سے نہ ہو جاؤ○ اور بالکل درست ترازو سے تولو○ اور لوگوں کو

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی قوم کو نصیحت

ناپ تول پورا کرنے اور اس میں کمی نہ کرنے کی ہدایت

1 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ تعالیٰ کے خوف اور اس کی اطاعت اور عبادت میں اخلاص کا حکم دیتے اور رسالت کی تبلیغ پر کوئی اجرت نہیں لیتے تھے، اس لئے سب نے ہی اجرت لینے کی نفی فرمائی۔ 2 ...... ناپ تول میں کمی کرنا، لوگوں کو ان کی چیزیں کم کرکے دینا، رہزنی اور لوٹ مار نیز کھیتیاں برباد کرکے زمین میں فساد پھیلانا ان لوگوں کی عادت تھی اس لئے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے انہیں اِن کاموں سے منع فرمایا اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صرف عبادات ہی سکھانے نہیں آتے بلکہ معاملات، اخلاقیات اور سیاسیات سب کی صحیح تعلیم بھی ان کے منصب نبوت میں داخل ہے۔

النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾ وَاتَّقُوا

النَّاسَ	اَشْيَآءَهُمْ	وَ	لَا تَعْثَوْا	فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ﴿١٨٣﴾	وَ	اتَّقُوا
لوگوں (کو)	ان کی چیزیں	اور	نہ پھرو	زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	اور	ڈرو

ان کی چیزیں کم کرکے نہ دو اور زمین میں فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ اور اس سے ڈرو

الَّذِيْ خَلَقَكُمْ وَالْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾ قَالُوْٓا اِنَّمَآ اَنْتَ

قوم کا گستاخانہ جواب

الَّذِيْ	خَلَقَكُمْ	وَ	الْجِبِلَّةَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٨٤﴾	قَالُوْٓا	اِنَّمَآ اَنْتَ
(اس سے) جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	پہلی مخلوق (کو)	(قوم نے) کہا	تم صرف

جس نے تمہیں اور پہلی مخلوق کو پیدا کیا ○ قوم نے کہا: (اے شعیب!) تم تو

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾ وَمَآ اَنْتَ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا

مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ ﴿١٨٥﴾	وَ	مَآ	اَنْتَ	اِلَّا	بَشَرٌ	مِّثْلُنَا (1)
جادو کے شکار لوگوں میں سے (ہو)	اور	نہیں	تم	مگر	ایک آدمی	ہمارے جیسے

ان میں سے ہو جن پر جادو ہوا ہے ○ تم تو ہمارے جیسے ایک آدمی ہی ہو

وَاِنْ نَّظُنُّكَ لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾ فَاَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا

قوم کی طرف سے نزولِ عذاب کا مطالبہ اور انہیں جواب

وَ	اِنْ	نَّظُنُّكَ	لَمِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿١٨٦﴾	فَاَسْقِطْ	عَلَيْنَا	كِسَفًا
اور	بیشک	ہم سمجھتے ہیں تجھے	ضرور جھوٹوں میں سے	تو گرادو	ہم پر	کوئی ٹکڑا

اور بیشک ہم تمہیں جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں ○ تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا

مِّنَ السَّمَآءِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾ قَالَ رَبِّيْٓ

مِّنَ السَّمَآءِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿١٨٧﴾	قَالَ	رَبِّيْٓ (2)
آسمان سے (کا)	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(شعیب نے) فرمایا	میرا رب

گرادو اگر تم سچے ہو ○ شعیب نے فرمایا: میرا رب

1 ...... انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہہ کر ان کی تحقیر کرنا کافروں کا عمومی طریقہ رہا ہے۔

2 ...... حضرت شعیب عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے ان لوگوں کا جواب سن کر فرمایا: میرا رب عَزَّوَجَلَّ تمہارے اعمال کو اور جس عذاب کے تم مستحق ہو اسے خوب جانتا ہے، وہ اگر چاہے گا تو آسمان کا کوئی ٹکڑا تم پر گرادے گا یا تم پر کوئی اور عذاب نازل کرنا اس کی مشیت میں ہو گا تو وہ تم پر عذاب نازل فرمادے گا۔

قومِ شعیب کا جھٹلانا اور ان پر عذابِ الٰہی

اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَهُمْ

اَعْلَمُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۸﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَهُمْ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں

تمہارے اعمال کو خوب جانتا ہے ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں شامیانے والے

قومِ شعیب کا واقعہ عبرت کی نشانی ہے

عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾ اِنَّ

عَذَابُ یَوْمِ الظُّلَّةِ (1)	اِنَّهٗ	كَانَ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۸۹﴾	اِنَّ
شامیانے والے دن کے عذاب (نے)	بیشک وہ	تھا	بڑے دن کا عذاب	بیشک

دن کے عذاب نے پکڑ لیا بیشک وہ بڑے دن کا عذاب تھا ○ بیشک

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً ؕ وَ مَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾ وَ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیَةً	وَ	مَا كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۰﴾	وَ
اس میں	ضرور نشانی (ہے)	اور	نہ تھے	ان میں اکثر	ایمان والے	اور

اس میں ضرور نشانی ہے اور ان کے اکثر لوگ مسلمان نہ تھے ○ اور

قرآنِ مجید کا تعارف

ع ۱۰

اِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾ ع وَ اِنَّهٗ

اِنَّ	رَبَّكَ	لَهُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۹۱﴾	وَ	اِنَّهٗ
بیشک	تمہارا رب	ضرور وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اور	بیشک وہ (قرآن)

بیشک تمہارا رب ہی غلبے والا، مہربان ہے ○ اور بیشک یہ قرآن

لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ لا عَلٰى قَلْبِكَ

لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۱۹۲﴾	نَزَلَ بِهٖ	الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ ﴿۱۹۳﴾ (2)	عَلٰى قَلْبِكَ
ضرور تمام جہانوں کے رب کا اتارا ہوا (ہے)	اتارا ہے اسے	روحُ الامین (نے)	تمہارے دل پر

ربُّ العالمین کا اتارا ہوا ہے ○ اسے روحُ الامین لے کر نازل ہوئے ○ تمہارے دل پر

(1)...... اس عذاب کی صورت یہ ہوئی کہ انہیں شدید گرمی پہنچی، ہوا بند ہوئی اور سات دن گرمی کے عذاب میں گرفتار رہے۔ تہ خانوں میں جاتے وہاں اور زیادہ گرمی پاتے۔ اس کے بعد ایک بادل آیا سب اس کے نیچے آکے جمع ہوگئے تو اس سے آگ برسی اور سب جل گئے۔ (2)...... حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو "روح" اس لئے کہا گیا کہ جس طرح روح بدن کی زندگی کا سبب ہوتی ہے اسی طرح حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مکلف لوگوں کے دلوں کی زندگی کا سبب ہیں کیونکہ یہ وحی لے کر نازل ہوتے ہیں جس سے جہالت کے سبب مردہ دل علم و معرفت پاکر زندہ ہوتے ہیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو امین اس لئے

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾ بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾ وَ اِنَّهٗ

لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُنْذِرِیْنَ ﴿۱۹۴﴾	بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ ﴿۱۹۵﴾	وَ	اِنَّهٗ
تاکہ تم ہو جاؤ	ڈر سنانے والوں میں سے	روشن عربی زبان میں	اور	بیشک وہ (یعنی اس کا ذکر)

تاکہ تم ڈر سنانے والوں میں سے ہو جاؤ○ روشن عربی زبان میں ○ اور بیشک

لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾ اَوَ لَمْ یَكُنْ لَّهُمْ اٰیَةً اَنْ

لَفِیْ زُبُرِ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۹۶﴾	اَوَلَمْ یَكُنْ	لَّهُمْ	اٰیَةً	اَنْ
ضرور پہلی کتابوں میں (موجود) ہے	اور کیا نہ تھی	ان کے لیے	نشانی	(یہ بات) کہ

اس کا ذکر پہلی کتابوں میں موجود ہے ○ اور کیا یہ بات ان کے لیے نشانی نہ تھی کہ

نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صداقت کی ایک دلیل

یَّعْلَمَهٗ عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾ وَ لَوْ نَزَّلْنٰهُ

یَّعْلَمَهٗ	عُلَمٰٓؤُا بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۱۹۷﴾	وَ	لَوْ	نَزَّلْنٰهُ
جانتے ہیں اس (نبی) کو	بنی اسرائیل کے علماء	اور	اگر	ہم اتارتے اس (قرآن) کو

اس نبی کو بنی اسرائیل کے علماء جانتے ہیں ○ اور اگر ہم اسے

انکارِ قرآن میں کفار کا حال

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾ فَقَرَاَهٗ عَلَیْهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ

عَلٰى بَعْضِ الْاَعْجَمِیْنَ ﴿۱۹۸﴾	فَقَرَاَهٗ	عَلَیْهِمْ	مَّا كَانُوْا	بِهٖ
غیر عربیوں میں سے کسی پر	پھر وہ پڑھتا اسے	ان پر (کے سامنے)	(تب بھی) وہ نہ تھے	اس پر

کسی غیر عربی شخص پر اتارتے ○ پھر وہ ان کے سامنے قرآن کو پڑھتا جب بھی وہ اس پر

ازلی کفار کا حال

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ كَذٰلِكَ سَلَكْنٰهُ فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾

مُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۹۹﴾ (1)	كَذٰلِكَ	سَلَكْنٰهُ	فِیْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۰۰﴾
ایمان لانے والے	اسی طرح	ہم نے داخل کر دیا اس (جھٹلانے) کو	مجرموں کے دلوں میں

ایمان لانے والے نہ تھے ○ یونہی ہم نے مجرموں کے دلوں میں اس قرآن کے جھٹلانے کو داخل کر دیا ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی امانت لے کر انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک آپ ہی پہنچاتے تھے۔

1 ...... کفارِ مکہ کے کفر و انکار کا ایک بنیادی سبب ان کا عناد تھا اس لئے وہ کسی طرح بھی قرآنِ مجید کو ماننے پر تیار نہ تھے۔ عناد، قبولِ حق کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ جس کے دل میں عناد بھرا ہوا سے کتنے ہی تسلی بخش جوابات دیدیں اور دلائل پیش کر دیں، وہ قبول نہیں کرے گا۔ دنیاوی زندگی میں بھی عناد کا رویہ نقصان دہ ہے۔

کفارِ مکہ کو وعیدِ عذاب

لَا يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾

لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	حَتّٰى	يَرَوُا	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٢٠١﴾
وہ ایمان نہ لائیں گے	اس پر	یہاں تک کہ	وہ دیکھ لیں	دردناک عذاب

وہ اس پر ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ دردناک عذاب دیکھ لیں ○

فَيَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾ فَيَقُوْلُوْا هَلْ

فَيَاْتِيَهُمْ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿٢٠٢﴾	فَيَقُوْلُوْا	هَلْ
تو وہ (عذاب) آجائے گا ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر نہ ہو گی	پھر وہ کہیں گے	کیا

تو وہ (عذاب) اچانک ان پر آجائے گا اور انہیں خبر (بھی) نہ ہو گی ○ پھر کہیں گے: کیا

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو تنبیہ

نَحْنُ مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾ اَفَرَءَيْتَ اِنْ

نَحْنُ	مُنْظَرُوْنَ ﴿٢٠٣﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	يَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿٢٠٤﴾	اَفَرَءَيْتَ	اِنْ
ہم	مہلت دیئے جائیں گے	تو کیا ہمارے عذاب کو	وہ جلدی مانگتے ہیں	بھلا دیکھو	اگر

ہمیں کچھ مہلت ملے گی؟ ○ تو کیا ہمارے عذاب کو جلدی مانگتے ہیں؟ ○ بھلا دیکھو تو کہ اگر

مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا

مَّتَّعْنٰهُمْ	سِنِيْنَ ﴿٢٠٥﴾	ثُمَّ	جَآءَهُمْ	مَّا
ہم فائدہ اٹھانے دیں انہیں	کچھ سال	پھر	آجائے ان پر	(وہ عذاب) جس کا

ہم کچھ سال انہیں فائدہ اٹھانے دیں ○ پھر ان پر وہ (عذاب) آجائے جس کا

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿٢٠٦﴾	مَاۤ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يُمَتَّعُوْنَ ﴿٢٠٧﴾ (1)
ان سے وعدہ کیا گیا تھا	(تو) کیا	کام آئے گا	ان سے (کے)	وہ جس سے	انہیں فائدہ اٹھانے دیا گیا تھا

ان سے وعدہ کیا گیا تھا ○ تو کیا وہ سامان ان کے کام آئے گا جس سے انہیں فائدہ اٹھانے (کا موقع) دیا گیا تھا ○

(1)...... یعنی دنیا کی طویل زندگی اور عیش و عشرت کی بہتات کفار سے نہ تو عذابِ الٰہی دور کر سکے گی اور نہ ہی اس کی شدت میں کوئی کمی کر سکے گی۔ ان آیات میں ان مسلمانوں کے لئے بھی عبرت ہے جو دنیا کی آسائشوں کے حصول میں مگن ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت، اس کی یاد اور اس کے ذکر سے غافل ہیں۔ انہیں بھی ڈر جانا چاہئے کہ کہیں یہ چیز ان کی آخرت تباہ نہ کر دے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے لہٰذا فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۷/۱۶۵، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

مع ٩

نزولِ عذاب کا سبب اور اس کا مقصد

وَمَآ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ اِلَّا لَهَا مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾ ق

وَ	مَآ اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍ	اِلَّا	لَهَا	مُنْذِرُوْنَ ﴿٢٠٨﴾
اور	ہم نے ہلاک نہیں کی	کوئی بستی	مگر	اس کے لئے	ڈر سنانے والے (تھے)

اور ہم نے جو بستی بھی ہلاک کی اس کیلئے ڈر سنانے والے تھے ○

قرآن پر شیاطین کو دسترس نہیں

ذِكْرٰى قف وَمَا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾ وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ

ذِكْرٰى	وَ	مَا كُنَّا	ظٰلِمِيْنَ ﴿٢٠٩﴾	وَ	مَا تَنَزَّلَتْ بِهِ
نصیحت کرنے (کے لیے)	اور	ہم نہ تھے	ظلم کرنے والے	اور	لے کر نہیں اترے اسے

نصیحت کرنے کے لیے اور ہم ظالم نہ تھے ○ اور اس قرآن کو لے کر

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾ ط

الشَّيٰطِيْنُ ﴿٢١٠﴾	وَ	مَا يَنْۢبَغِيْ	لَهُمْ	وَ	مَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿٢١١﴾
شیاطین	اور	(قرآن لانے کی) لیاقت نہ تھی	ان کو	اور	نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے تھے

شیطان نہ اترے ○ اور نہ ہی وہ اس قابل تھے اور نہ وہ (اس کی) طاقت رکھتے ہیں ○

غیرُ اللّٰہ کی عبادت پر نزولِ عذاب کی وعید

اِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ ط فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ

اِنَّهُمْ	عَنِ السَّمْعِ	لَمَعْزُوْلُوْنَ ﴿٢١٢﴾ (1)	فَلَا تَدْعُ (2)	مَعَ اللّٰهِ
بیشک وہ	سننے سے	ضرور دور کردیئے گئے ہیں	توتم عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ

وہ تو سننے کی جگہ سے دور کردیئے گئے ہیں ○ تو اللہ کے سوا کسی دوسرے معبود کی

قریبی رشتہ داروں کو ڈر سنانے کا حکم

اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾ ج وَاَنْذِرْ

اِلٰهًا اٰخَرَ	فَتَكُوْنَ	مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾	وَ	اَنْذِرْ
دوسرے معبود (کی)	(اگر ایسا کیا) توتو ہو جائے گا	عذاب والوں میں سے	اور	(اے حبیب) تم ڈراؤ

عبادت نہ کرنا ورنہ تو عذاب والوں میں سے ہو جائے گا ○ اور اے محبوب!

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی طرف جو وحی ہوتی ہے، اسے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کردیا ہے۔ جب تک کہ فرشتہ اسے نبی تک پہنچا نہ دے اس سے پہلے شیاطین اس کو نہیں سن سکتے۔

2 ......اس آیت میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے خطاب کے ذریعے آپ کی امت کو حکم دیا گیا کہ جب تم نے کافروں کا حال جان لیا تو تم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے معبود کی عبادت نہ کرنا ورنہ تم بھی عذاب پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

اہلِ ایمان پر شفقت ورحمت کی تاکید

عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ وَ اخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ

عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ ﴿۲۱۴﴾ (1)	وَ	اخْفِضْ	جَنَاحَكَ	لِمَنِ
اپنے قریبی رشتہ داروں (کو)	اور	جھکاؤ، بچھاؤ	اپنی (رحمت کا) بازو	(اس) کے لیے جس نے

اپنے قریبی رشتہ داروں کوڈراؤ○ اور اپنے پیروکار مسلمانوں کے لیے

نافرمانوں سے بیزاری کے اظہار کا حکم

اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۵﴾ فَاِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ

اتَّبَعَكَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۱۵﴾	فَاِنْ	عَصَوْكَ	فَقُلْ
پیروی کی تمہاری	ایمان والوں میں سے	پھر اگر	وہ نافرمانی کریں تمہاری	تو تم کہہ دو

اپنی رحمت کا بازو بچھاؤ○ پھر اگر وہ تمہارا حکم نہ مانیں تو فرمادو

اللہ پر بھروسہ کرنے کی تعلیم اور شانِ الٰہی

اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾ وَ تَوَكَّلْ

اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۱۶﴾	وَ	تَوَكَّلْ (2)
بیشک میں	بری، بیزار (ہوں)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	اور	تم بھروسہ کرو

میں تمہارے اعمال سے بیزار ہوں○ اور اس پر بھروسہ کرو

عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۲۱۷﴾ الَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾ وَ

عَلَى الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ﴿۲۱۷﴾	الَّذِیْ	یَرٰىكَ	حِیْنَ	تَقُوْمُ ﴿۲۱۸﴾	وَ
عزت والے، رحم فرمانے والے پر	جو	دیکھتا ہے تمہیں	جب	تم کھڑے ہوتے ہو	اور

جو عزت والا، رحم فرمانے والا ہے○ جو تمہیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو○ اور

تَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾

تَقَلُّبَكَ	فِی السّٰجِدِیْنَ ﴿۲۱۹﴾	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۲۲۰﴾
تمہارے دورہ کرنے (کو)	نمازیوں میں	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)

نمازیوں میں تمہارے دورہ فرمانے کو (دیکھتا ہے۔)○ بیشک وہی سننے والا جاننے والا ہے○

1 ...... ابتداء میں دینِ اسلام کی دعوت پوشیدہ طور پر جاری تھی، پھر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم دیا کہ قریبی رشتہ داروں کو اسلام کی تبلیغ کریں۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریبی رشتہ دار بنی ہاشم اور بنی مطلب ہیں۔ انہیں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اعلانیہ عذابِ الٰہی سے ڈرایا اور خدا کا خوف دلایا۔ 2 ...... توکل کا معنی یہ ہے کہ آدمی اپنا کام اس کے سپرد کر دے جو اس کے کام کا حقیقی مالک اور اسے نفع و نقصان پہنچانے پر حقیقتاً قادر ہے اور وہ حقیقت میں صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

شیاطین کس پر اترتے ہیں؟

هَلْ اُنَبِّئُكُمْ عَلٰى مَنْ تَنَزَّلُ الشَّیٰطِیْنُ ﴿٢٢١﴾ؕ تَنَزَّلُ

هَلْ	اُنَبِّئُكُمْ	عَلٰى مَنْ	تَنَزَّلُ	الشَّیٰطِیْنُ ﴿٢٢١﴾	تَنَزَّلُ
کیا	میں بتادوں تمہیں	کس پر	اترتے ہیں	شیاطین	وہ اترتے ہیں

کیا میں تمہیں بتادوں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں؟ ○ شیطان

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿٢٢٢﴾ۙ یُّلْقُوْنَ السَّمْعَ وَ اَكْثَرُهُمْ

عَلٰى كُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیْمٍ ﴿٢٢٢﴾	یُّلْقُوْنَ	السَّمْعَ	وَ	اَكْثَرُهُمْ
ہر بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر	وہ (ان پر) ڈالتے ہیں	(اپنی) سنی ہوئی باتیں	اور	ان میں اکثر

بڑے بہتان باندھنے والے، گناہگار پر اترتے ہیں ○ شیطان اپنی سنی ہوئی باتیں (ان پر) ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر

شاعروں کا حال

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾ؕ وَ الشُّعَرَآءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾ؕ اَلَمْ تَرَ

كٰذِبُوْنَ ﴿٢٢٣﴾	وَ	الشُّعَرَآءُ (1)	یَتَّبِعُهُمُ	الْغَاوٗنَ ﴿٢٢٤﴾	اَلَمْ تَرَ
جھوٹے (ہیں)	اور	شاعر	پیروی کرتے ہیں ان کی	گمراہ لوگ	کیا تم نے نہ دیکھا

جھوٹے ہیں ○ اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں ○ کیا تم نے نہ دیکھا

اَنَّهُمْ فِیْ كُلِّ وَادٍ یَّهِیْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾ۙ وَ اَنَّهُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾ۙ

اَنَّهُمْ	فِیْ كُلِّ وَادٍ	یَّهِیْمُوْنَ ﴿٢٢٥﴾	وَ	اَنَّهُمْ	یَقُوْلُوْنَ	مَا	لَا یَفْعَلُوْنَ ﴿٢٢٦﴾
کہ وہ	ہر وادی میں	بھٹکتے پھرتے ہیں	اور	یہ کہ وہ	کہتے ہیں	جو	وہ نہیں کرتے

کہ شاعر ہر وادی میں بھٹکتے پھرتے ہیں ○ اور یہ کہ وہ ایسی بات کہتے ہیں جو کرتے نہیں ○

مسلمان شاعروں کے اچھے کلام مذموم نہیں

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ ذَكَرُوا

اِلَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	ذَكَرُوا
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	انہوں نے یاد کیا

مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے اعمال کئے اور اللہ کو

1 ...... کفار کے کچھ شاعر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف شعر بناتے اور یہ کہتے تھے کہ جیسا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہتے ہیں ایسا ہم بھی کہہ لیتے ہیں اور اُن کی قوم کے گمراہ لوگ اُن سے ان اشعار کو نقل کرتے تھے۔ چنانچہ ان آیات میں ان لوگوں کی مذمت فرمائی گئی ہے اور اس سے واضح ہوا کہ شاعروں کا جھوٹے اور باطل اشعار لکھنا، انہیں پڑھنا، دوسروں کو سنانا اور انہیں معاشرے میں رائج کرنا گمراہ لوگوں کا کام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ’’اگر تم میں سے کسی شخص کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ (مذموم) شعروں سے بھرا ہوا ہو۔ (بخاری، ۴/۱۴۲، الحدیث: ۶۱۵۴)

ع ١١ ٣٦ ١٥

اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّانْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا ؕ

اللّٰهَ	كَثِيْرًا	وَّ	انْتَصَرُوْا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	ظُلِمُوْا (1)
اللہ (کو)	کثرت (سے)	اور	بدلہ لیا	(اس کے) بعد	کہ	ان پر ظلم کیا گیا

کثرت سے یاد کیا اور مظلوم ہونے کے بعد بدلہ لیا

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْۤا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۠ ﴿٢٢٧﴾

وَ	سَيَعْلَمُ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْۤا	اَيَّ مُنْقَلَبٍ	يَّنْقَلِبُوْنَ ﴿٢٢٧﴾
اور	عنقریب جان لیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	کس کروٹ (پر)	وہ پلٹا کھائیں گے

اور عنقریب ظالم جان لیں گے کہ کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے ○

آیات: 93 — رکوع: 07

سُوْرَةُ النَّمْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اوصافِ قرآن

طٰسٓ ۚ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾ هُدًى وَّبُشْرٰى

طٰسٓ	تِلْكَ	اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ ﴿١﴾	هُدًى	وَّ	بُشْرٰى
طٰسٓ	یہ	قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	خوشخبری

طٰسٓ، یہ قرآن اور روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ایمان والوں کیلئے ہدایت

(1)...... اس آیت میں مسلمان شاعروں کا استثناء فرمایا گیا کیونکہ ان کے کلام میں کافر شاعروں کی طرح مذموم باتیں نہیں ہوتیں بلکہ وہ اشعار کی صورت میں اللہ تعالٰی کی حمد، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت، دینِ اسلام کی تعریف، وعظ و نصیحت اور کفار کی بدگوئیوں کا جواب لکھتے ہیں اور اس پر اجر و ثواب پاتے ہیں۔ یاد رہے کہ اشعار فی نفسہٖ برے نہیں کیونکہ وہ ایک کلام ہے، اگر اشعار اچھے ہیں تو وہ اچھا کلام ہے اور برے اشعار ہیں تو وہ برا کلام ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ''شعر ایک کلام ہے، اچھے اشعار اچھے کلام کی طرح ہیں اور برے اشعار برے کلام کی طرح ہیں۔ (سنن الکبری للبیہقی، ۵/۱۱۰، الحدیث: ۹۱۸۱)

کامل ایمان والوں کے تین اوصاف

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ

لِلْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲﴾	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ	هُمْ
ایمان والوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	دیتے ہیں	زکوٰۃ	اور	وہ

ایمان والوں کیلئے ہدایت اور خوشخبری ہے ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ

آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کا حال و انجام

بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ

بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	یُوْقِنُوْنَ ﴿۳﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ
آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر

آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے

زَیَّنَّا لَهُمْ اَعْمَالَهُمْ فَهُمْ یَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾ ط اُولٰٓىٕكَ

زَیَّنَّا	لَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	فَهُمْ	یَعْمَهُوْنَ ﴿۴﴾	اُولٰٓىٕكَ
ہم نے خوشنما بنادیئے ہیں	ان کے لیے	ان کے اعمال	تو وہ	بھٹک رہے ہیں	یہی

ہم نے ان کے برے اعمال ان کی نگاہ میں خوشنما بنادیئے ہیں تو وہ بھٹک رہے ہیں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ لَهُمْ سُوْٓءُ الْعَذَابِ وَ هُمْ فِی الْاٰخِرَةِ هُمُ

الَّذِیْنَ	لَهُمْ	سُوْٓءُ الْعَذَابِ	وَ	هُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	هُمُ
وہ لوگ ہیں جو	ان کے لیے	برا عذاب (ہے)	اور	وہ	آخرت میں	وہی

جن کے لیے برا عذاب ہے اور یہی آخرت میں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بارگاہِ الٰہی سے تعلیمِ قرآن

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾ وَ اِنَّكَ لَتُلَقَّى الْقُرْاٰنَ

الْاَخْسَرُوْنَ ﴿۵﴾	وَ	اِنَّكَ	لَتُلَقَّى (1)	الْقُرْاٰنَ
سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	بیشک تجھے	ضرور سکھایا جاتا ہے	قرآن

سب سے زیادہ نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور (اے محبوب!) بیشک آپ کو قرآن سکھایا جاتا ہے

1 ...... اس آیت میں بیان ہوا کہ حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو علم و حکمت والے رب تعالیٰ کی طرف سے قرآن سکھایا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے استاد نہیں بلکہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن اللہ تعالیٰ سے سیکھا ہے جبکہ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام خادم اور قاصد بن کر تشریف لاتے رہے۔ یہ بھی پتہ لگا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح قرآن کوئی نہیں سمجھ سکتا کیوں کہ سب لوگ مخلوق سے قرآن سیکھتے ہیں اور حضورِ انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خالق سے سیکھا ہے۔

الثلثة

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اپنی زوجہ کو تسلی

مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ عَلِیْمٍ ﴿۶﴾ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِاَهْلِهٖۤ اِنِّیْۤ

مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ عَلِیْمٍ ﴿۶﴾	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى	لِاَهْلِهٖۤ [1]	اِنِّیْۤ
حکمت والے، علم والے کی طرف سے	جب	کہا	موسیٰ (نے)	اپنی گھر والی سے	بیشک میں

حکمت والے، علم والے کی طرف سے ﴿﴾ (یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی گھر والی سے کہا: میں نے

اٰنَسْتُ نَارًا ؕ سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ

اٰنَسْتُ	نَارًا	سَاٰتِیْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ
میں نے دیکھی ہے	آگ	عنقریب میں لاتا ہوں تمہارے پاس اس سے کوئی خبر	یا

ایک آگ دیکھی ہے (تو میں جاتا ہوں اور) عنقریب میں تمہارے پاس اس کی کوئی خبر لاتا ہوں یا

کوہ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ندائے الٰہی

اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ لَّعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾ فَلَمَّا

اٰتِیْكُمْ بِشِهَابٍ قَبَسٍ	لَّعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ﴿۷﴾	فَلَمَّا
میں لاؤں گا تمہارے پاس کوئی چمکتی ہوئی چنگاری	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو	پھر جب

کوئی چمکتی ہوئی چنگاری لاؤں گا تاکہ تم گرمی حاصل کرو ﴿﴾ پھر جب

جَآءَهَا نُوْدِیَ اَنْۢ بُوْرِكَ مَنْ فِی النَّارِ

جَآءَهَا	نُوْدِیَ	اَنْۢ	بُوْرِكَ	مَنْ	فِی النَّارِ [2]
وہ آیا اس کے پاس	(تو) ندا دی گئی	کہ	برکت دی گئی	(موسیٰ کو) جو	آگ (کی جلوہ گاہ) میں (ہے)

موسیٰ آگ کے پاس آئے تو (انہیں) ندا کی گئی کہ اُس (موسیٰ) کو جو اس آگ کی جلوہ گاہ میں ہے

وَ مَنْ حَوْلَهَا ؕ وَ سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾

وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸﴾
اور	جو (فرشتے)	اس (آگ) کے آس پاس (ہیں)	اور	اللہ پاک ہے	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)

اور جو اس (آگ) کے آس پاس (فرشتے) ہیں انہیں برکت دی گئی اور اللہ پاک ہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ﴿﴾

1 ...... اس واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین سے مصر کی طرف سفر کے دوران حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام راستہ بھول گئے اور رات آگئی، یہ سردیوں کا موسم تھا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دور سے آگ کا شعلہ نظر آیا تو اپنی زوجہ کو وہیں ٹھہرا کر اس آگ کی طرف چل دیئے تاکہ وہاں سے راستے کی سمت معلوم ہو سکے یا سردی سے بچنے کے لئے آگ کا کوئی انگارہ لا سکیں۔ جب وہاں پہنچے تو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ندا کی گئی جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔ 2 ...... جو آگ میں ہے اس سے مراد حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آگ میں ہونے سے فی نفسہٖ آگ میں ہونا نہیں بلکہ آگ کے قریب ہونا مراد ہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطاء معجزات

یٰمُوْسٰۤى اِنَّهٗۤ اَنَا اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۙ۝۹ وَ اَلْقِ

یٰمُوْسٰۤى	اِنَّهٗۤ	اَنَا	اللّٰهُ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۹	وَ	اَلْقِ
اے موسیٰ	بیشک	میں (ہی ہوں)	اللہ	عزت والا	حکمت والا	اور	(زمین پر) ڈال دو

اے موسیٰ! بات یہ ہے کہ میں ہی اللہ ہوں جو عزت والا حکمت والا ہے ۝ اور اپنا عصا

عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى

عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا	تَهْتَزُّ (1)	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى
اپنا عصا	تو جب	(موسیٰ نے) دیکھا اسے	لہراتے ہوئے	گویا کہ وہ	سانپ (ہے)	(تو موسیٰ) چل پڑا

(زمین پر) ڈال دو تو جب آپ نے اسے لہراتے ہوئے دیکھا کہ گویا سانپ ہے تو پیٹھ پھیر کر

مُدْبِرًا وَّ لَمْ یُعَقِّبْ ؕ یٰمُوْسٰى لَا تَخَفْ ۫

مُدْبِرًا	وَّ	لَمْ یُعَقِّبْ	یٰمُوْسٰى	لَا تَخَفْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	اس نے پیچھے مڑ کر نہ دیکھا	(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	تم ڈرو نہیں

چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ (ہم نے فرمایا) اے موسیٰ! ڈرو نہیں،

اِنِّیْ لَا یَخَافُ لَدَیَّ الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰ ۖ اِلَّا مَنْ

اِنِّیْ	لَا یَخَافُ	لَدَیَّ	الْمُرْسَلُوْنَ ۝۱۰	اِلَّا	مَنْ
بیشک میں (وہ ہوں کہ)	نہیں ڈرتے	میری بارگاہ میں	رسول	البتہ	جس شخص نے

بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں ۝ لیکن جس شخص نے

ظَلَمَ ثُمَّ بَدَّلَ حُسْنًۢا بَعْدَ سُوْٓءٍ فَاِنِّیْ غَفُوْرٌ

ظَلَمَ	ثُمَّ	بَدَّلَ	حُسْنًا	بَعْدَ سُوْٓءٍ	فَاِنِّیْ	غَفُوْرٌ
زیادتی کی	پھر	اس نے بدل دیا (اپنا عمل)	نیکی (سے)	برائی کے بعد	تو بیشک میں	بخشنے والا

کوئی زیادتی کی پھر برائی کے بعد (اپنے عمل کو) نیکی سے بدل دیا تو بیشک میں بخشنے والا

1 ...... جب حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سانپ کو لہراتے ہوئے دیکھا تو خوف کی وجہ سے پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! ڈرو نہیں، بیشک میری بارگاہ میں رسول ڈرتے نہیں، جب میں انہیں امن دوں تو پھر کسی چیز کا کیا اندیشہ ہے، لیکن جس شخص نے کوئی زیادتی کی اس کو ڈر ہوگا الّا یہ کہ وہ توبہ کرلے اور برائی کے بعد اپنے عمل کو نیکی سے بدل دے تو بیشک میں بخشنے والا مہربان ہوں، توبہ قبول فرماتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔

رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَ اَدْخِلْ يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ

رَّحِيْمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	اَدْخِلْ	يَدَكَ	فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ
مہربان (ہوں)	اور	داخل کرو	اپناہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتاہوا

مہربان ہوں ○ اور اپناہاتھ اپنے گریبان میں ڈالو تووہ بغیر کسی عیب کے

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ ۫ قف فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ ؕ اِنَّهُمْ

مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ (1)	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ قَوْمِهٖ	اِنَّهُمْ
کسی عیب کے بغیر	(یہ) نونشانیوں میں (شامل ہے)	فرعون اور اس کی قوم کی طرف	بیشک وہ (فرعونی)

سفید چمکتاہوا نکلے گا، (یہ بھی) فرعون اور اس کی قوم کی طرف نونشانیوں میں سے ہے، بیشک وہ (فرعونی)

كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ اٰيٰتُنَا مُبْصِرَةً

كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿۱۲﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	اٰيٰتُنَا	مُبْصِرَةً
تھے	نافرمان لوگ	پھر جب	آئیں ان کے پاس	ہماری نشانیاں	آنکھیں کھولنے والی

نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب ان کے پاس آنکھیں کھولتی ہوئی ہماری نشانیاں آئیں

قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾ ج وَ جَحَدُوْا بِهَا وَ

قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾	وَ	جَحَدُوْا	بِهَا	وَ
(تو) وہ کہنے لگے	یہ	کھلا جادو (ہے)	اور	انہوں نے انکار کیا	ان (نشانیوں) کا	اور (حالانکہ)

تووہ کہنے لگے: یہ توکھلا جادو ہے ○ اور انہوں نے ظلم اور تکبر کی وجہ سے

اسْتَيْقَنَتْهَاۤ اَنْفُسُهُمْ ظُلْمًا وَّ عُلُوًّا ؕ فَانْظُرْ كَيْفَ

اسْتَيْقَنَتْهَاۤ	اَنْفُسُهُمْ	ظُلْمًا	وَّ	عُلُوًّا	فَانْظُرْ	كَيْفَ
یقین کر چکے تھے ان کا	ان کے دل	ظلم	اور	تکبر (کی وجہ سے انکار کیا)	تو دیکھو	کیسا

ان نشانیوں کا انکار کیا حالانکہ ان کے دل ان نشانیوں کا یقین کر چکے تھے تو دیکھو

فرعونیوں کا معجزات کو جادو قرار دینا

معجزات موسیٰ کے انکار کا اصل سبب

1 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ نونشانیاں عطا کی گئی تھیں: (1) عصا۔ (2) یدِ بیضا۔ (3) بولنے میں دقت کا خاتمہ جو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مبارک میں پہلے تھی۔ (4) دریا کا پھٹنا اور اس میں رستے بننا۔ (5) طوفان۔ (6) ٹڈی۔ (7) گھن۔ (8) مینڈک۔ (9) خون۔ (خازن، الاسراء، تحت الآیۃ: ۱۰۱، ۳/۱۹۴) ان میں سے اکثر نشانیوں کا مفصل بیان نویں پارے کے چھٹے رکوع میں گزر چکا ہے۔

ع ۱۴ / ۱۶

كَانَ عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ

كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُفْسِدِيْنَ ﴿١٤﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	وَ	سُلَيْمٰنَ
ہوا	فساد کرنے والوں کا انجام	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کیا	داؤد	اور	سلیمان (کو)

فساد کرنے والوں کا انجام کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم

عِلْمًا ۚ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا

عِلْمًا	وَ	قَالَا	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	فَضَّلَنَا
علم	اور	ان دونوں نے کہا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے	جس نے	فضیلت دی ہمیں

عطا فرمایا اور دونوں نے کہا: تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمیں

عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ

عَلٰى كَثِيْرٍ	مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٥﴾	وَ	وَرِثَ (1)	سُلَيْمٰنُ	دَاوٗدَ
بہت سے (لوگوں) پر	اپنے ایمان والے بندوں میں سے	اور	جانشین بنا	سلیمان	داؤد (کا)

اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی ○ اور سلیمان داؤد کے جانشین بنے

وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَاُوْتِيْنَا

وَ	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	عُلِّمْنَا	مَنْطِقَ الطَّيْرِ	وَ	اُوْتِيْنَا
اور	فرمایا	اے	لوگو	ہمیں سکھائی گئی ہے	پرندوں کی بولی	اور	ہمیں عطا کیا گیا

اور فرمایا: اے لوگو! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہر چیز میں سے

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ ؕ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾ وَحُشِرَ

مِنْ كُلِّ شَيْءٍ	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ ﴿١٦﴾	وَ	حُشِرَ
ہر چیز میں سے	بیشک	یہی	ضرور وہ	(اللہ کا) کھلا فضل (ہے)	اور	جمع کر دیئے گئے

ہم کو عطا ہوا، بیشک یہی (اللہ کا) کھلا فضل ہے ○ اور سلیمان کے لیے

حضرت داؤد و سلیمان عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے علم اور ان کی حمدِ الٰہی

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر فضلِ الٰہی

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لشکر

1 ...... یہاں آیت میں وراثت سے نبوت، علم اور ملک میں جانشینی مراد ہے مال کی وراثت مراد نہیں۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کسی کو مال کا وارث نہیں بناتے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی کو دینار و درہم کا وارث نہ بنایا بلکہ انہوں نے صرف علم کا وارث بنایا تو جس نے علم اختیار کیا اس نے پورا حصہ لیا۔(ترمذی، ۴/۳۱۲، الحدیث: ۲۶۹۱)۔ لٰہذا یہ آیت اس بات کی دلیل نہیں بن سکتی کہ نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مال کی وارث بنتی ہے۔

لِسُلَیْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّیْرِ فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

لِسُلَیْمٰنَ	جُنُوْدُهٗ	مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ وَ الطَّیْرِ	فَهُمْ	یُوْزَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
سلیمان کے لیے	اس کے لشکر	جنوں اور انسانوں اور پرندوں میں سے	تو وہ	روکے جاتے تھے

جنوں اور انسانوں اور پرندوں سے اس کے لشکر جمع کر دیئے گئے تو وہ روکے جاتے تھے ○

ملکہ کا دوسری چیونٹیوں کو حکم

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِۙ قَالَتْ نَمْلَةٌ یّٰۤاَیُّهَا

حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَتَوْا	عَلٰى وَادِ النَّمْلِ	قَالَتْ	نَمْلَةٌ	یّٰۤاَیُّهَا
یہاں تک کہ	جب	وہ آئے	چیونٹیوں کی وادی پر	(تو) کہا	ایک چیونٹی (نے)	اے

یہاں تک کہ جب وہ چیونٹیوں کی وادی پر آئے تو ایک چیونٹی نے کہا: اے

النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْۚ لَا یَحْطِمَنَّكُمْ سُلَیْمٰنُ وَ جُنُوْدُهٗۙ وَ

النَّمْلُ	ادْخُلُوْا	مَسٰكِنَكُمْ	لَا یَحْطِمَنَّكُمْ	سُلَیْمٰنُ	وَ	جُنُوْدُهٗ	وَ
چیونٹیو	داخل ہو جاؤ	اپنے گھروں میں	کچل نہ ڈالیں تمہیں	سلیمان	اور	اس کے لشکر	اور

چیونٹیو! اپنے گھروں میں داخل ہو جاؤ، کہیں سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں

چیونٹی کی بات سن کر حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مسکراہٹ اور دعا

هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا وَ قَالَ

هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۸﴾	فَتَبَسَّمَ(1)	ضَاحِكًا	مِّنْ قَوْلِهَا(2)	وَ	قَالَ
وہ	(اس سے) بے خبر ہوں	تو (سلیمان) مسکرایا	ہنستے ہوئے	اس کی بات سے	اور	عرض کی

تمہیں کچل نہ ڈالیں ○ تو سلیمان اس کی بات پر مسکرا کر ہنس پڑے اور عرض کی:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ

رَبِّ	اَوْزِعْنِیْۤ	اَنْ	اَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ	الَّتِیْۤ	اَنْعَمْتَ
اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیرے احسان (کا)	وہ جو	تو نے کیا

اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے

(1)...... انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ہنسنا تبسم اور ضحک ہی ہوتا ہے وہ حضرات قہقہہ مار کر نہیں ہنستے۔ حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کبھی پورا ہنستے نہ دیکھا حتی کہ میں آپ کے تالو دیکھ لیتی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صرف مسکرایا کرتے تھے۔(بخاری، ۴/۱۲۵، الحدیث: ۶۰۹۲) ضحک یعنی اتنی آواز سے ہنسنا کہ دوسرے تک آواز نہ جائے، یہ بھی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے البتہ قہقہہ ثابت نہیں ہے۔

(2)...... منقول ہے کہ حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے تین میل دور ملکہ چیونٹی کی آواز سنی اور یہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔

عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ

عَلَیَّ	وَ	عَلٰی وَالِدَیَّ	وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا	تَرْضٰىهُ
مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک	جس پر تو راضی ہو

مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیا اور (مجھے توفیق دے) کہ میں وہ نیک کام کروں جس پر تو راضی ہو

وَ اَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

وَ	اَدْخِلْنِیْ	بِرَحْمَتِكَ	فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۱۹﴾	وَ
اور	داخل کردے مجھے	اپنی رحمت سے	اپنے نیک بندوں میں	اور

اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے ان بندوں میں شامل کر جو تیرے خاص قرب کے لائق ہیں ○ اور

ہدہد کو غیر حاضر پا کر اسے سزا دینے کا ارادہ

تَفَقَّدَ الطَّیْرَ فَقَالَ مَالِیَ لَاۤ اَرَى الْهُدْهُدَ ۖ

تَفَقَّدَ	الطَّیْرَ	فَقَالَ	مَا	لِیَ	لَاۤ اَرَى	الْهُدْهُدَ
(سلیمان نے) جائزہ لیا	پرندوں (کا)	تو فرمایا	کیا ہوا	مجھے	میں نہیں دیکھ رہا	ہُدہُد (کو)

سلیمان نے پرندوں کا جائزہ لیا تو فرمایا: مجھے کیا ہوا کہ میں ہُدہُد کو نہیں دیکھ رہا

اَمْ كَانَ مِنَ الْغَآىِٕبِیْنَ ﴿۲۰﴾ لَاُعَذِّبَنَّهٗ عَذَابًا شَدِیْدًا اَوْ

اَمْ	كَانَ	مِنَ الْغَآىِٕبِیْنَ ﴿۲۰﴾	لَاُعَذِّبَنَّهٗ	عَذَابًا شَدِیْدًا (1)	اَوْ
یا	وہ ہے	غیر حاضروں میں سے	میں ضرور ضرور سزا دوں گا اسے	سخت سزا	یا

یا وہ واقعی غیر حاضروں میں سے ہے ○ میں ضرور ضرور اسے سخت سزا دوں گا یا

ہدہد کی دربارِ سلیمان میں حاضری اور ملکِ سبا کی خبر

لَاَاذْبَحَنَّهٗۤ اَوْ لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾ فَمَكَثَ غَیْرَ بَعِیْدٍ

لَاَاذْبَحَنَّهٗ	اَوْ	لَیَاْتِیَنِّیْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۱﴾	فَمَكَثَ	غَیْرَ بَعِیْدٍ
ضرور میں ذبح کردوں گا اسے	یا	ضرور وہ لائے میرے پاس کوئی واضح دلیل	تو (ہدہد) ٹھہرا	تھوڑی دیر

اسے ذبح کردوں گا یا وہ کوئی واضح دلیل میرے پاس لائے ○ تو ہدہد کچھ زیادہ دیر نہ ٹھہرا

(1)...... سخت سزا سے مراد پرندے کی مناسبت سخت سزا ہے۔ ہُدہُد کو مصلحت کے مطابق سزا دینا حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے حلال تھا اور جب پرندے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے مسخر کردیئے گئے تھے تو تادیب وسیاست اس تسخیر کا تقاضا ہے کہ اس کے بغیر تسخیر مکمل نہیں ہوتی۔

فَقَالَ اَحَطۡتُّ بِمَا لَمۡ تُحِطۡ بِهٖ

فَقَالَ	اَحَطۡتُّ	بِمَا	لَمۡ تُحِطۡ	بِهٖ
تو (آکر) عرض کی	میں نے احاطہ کیا (مطلع ہوا)	(اس چیز) کا جو	آپ نے احاطہ نہیں کیا (مطلع نہ ہوئے)	اس کا

اور آکر عرض کی: کہ میں وہ بات دیکھ کر آیا ہوں جو آپ نے نہ دیکھی

وَ جِئۡتُكَ مِنۡ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ ﴿۲۲﴾ اِنِّیۡ وَجَدۡتُّ

وَ	جِئۡتُكَ	مِنۡ سَبَاٍۭ	بِنَبَاٍ یَّقِیۡنٍ ﴿۲۲﴾	اِنِّیۡ	وَجَدۡتُّ
اور	میں آیا ہوں آپ کے پاس	ملکِ سبا سے	یقینی خبر کے ساتھ	بیشک میں	میں نے پائی

اور میں ملکِ سبا سے آپ کے پاس ایک یقینی خبر لایا ہوں ○ میں نے ایک عورت

امۡرَاَةً تَمۡلِكُهُمۡ وَ اُوۡتِیَتۡ مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ وَّ لَهَا

امۡرَاَةً (1)	تَمۡلِكُهُمۡ	وَ	اُوۡتِیَتۡ	مِنۡ كُلِّ شَیۡءٍ (2)	وَّ	لَهَا
ایک عورت	وہ بادشاہی کر رہی ہے لوگوں پر	اور	اسے ملا ہے	ہر چیز میں سے	اور	اس کا

دیکھی جو لوگوں پر بادشاہی کر رہی ہے اور اسے ہر چیز میں سے ملا ہے اور اس کا

عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ وَجَدۡتُّهَا وَ قَوۡمَهَا یَسۡجُدُوۡنَ لِلشَّمۡسِ

عَرۡشٌ عَظِیۡمٌ ﴿۲۳﴾ (3)	وَجَدۡتُّهَا	وَ	قَوۡمَهَا	یَسۡجُدُوۡنَ	لِلشَّمۡسِ
ایک بہت بڑا تخت (ہے)	میں نے پایا اسے	اور	اس کی قوم (کو)	وہ سجدہ کرتے ہیں	سورج کو

ایک بہت بڑا تخت ہے ○ میں نے اسے اور اس کی قوم کو پایا کہ اللہ کو چھوڑ کر

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَ زَیَّنَ لَهُمُ الشَّیۡطٰنُ اَعۡمَالَهُمۡ فَصَدَّهُمۡ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وَ	زَیَّنَ	لَهُمُ	الشَّیۡطٰنُ	اَعۡمَالَهُمۡ	فَصَدَّهُمۡ
اللہ کے سوا	اور	اچھے بنا دیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	تو روک دیا انہیں

سورج کو سجدہ کرتے ہیں اور شیطان نے ان کے اعمال ان کی نگاہ میں اچھے بنا دیئے تو انہیں

1 ......اس عورت کا نام بلقیس تھا اور یہ ملکِ سبا کی حکمران تھی۔

2 ......ہر چیز ملنے سے مراد یہ ہے کہ اس عورت کو ہر اس چیز میں سے وافر حصہ ملا ہے جو بادشاہوں کے لئے شایان ہوتا ہے۔

3 ......تختِ بلقیس کی لمبائی 80 گز، چوڑائی 40 گز اور اونچائی 30 گز تھی۔ نیز وہ سونے اور چاندی کا بنا ہوا اور اس میں جواہرات لگے ہوئے تھے۔

عَنِ السَّبِيْلِ فَهُمْ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾ اَلَّا يَسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ يُخْرِجُ

عَنِ السَّبِيْلِ	فَهُمْ	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٢٤﴾	اَلَّا يَسْجُدُوْا (1)	لِلّٰهِ	الَّذِيْ	يُخْرِجُ
(سیدھی) راہ سے	تو وہ	راہ نہیں پاتے	تاکہ وہ سجدہ نہ کریں	اللہ کو	جو	نکالتا ہے

سیدھی راہ سے روک دیا تو وہ سیدھا راستہ نہیں پاتے ○ (شیطان نے انہیں روک دیا) تاکہ وہ اس اللہ کو سجدہ نہ کریں

الْخَبْءَ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ مَا تُخْفُوْنَ وَمَا

الْخَبْءَ	فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	يَعْلَمُ	مَا	تُخْفُوْنَ	وَ	مَا
چھپی ہوئی چیزیں	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہ جانتا ہے	جو کچھ	تم چھپاتے ہو	اور	جو کچھ

جو آسمانوں اور زمین میں چھپی ہوئی چیزوں کو نکالتا ہے اور جو کچھ تم چھپاتے ہو اور جو

تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾ السجدة

تُعْلِنُوْنَ ﴿٢٥﴾	اَللّٰهُ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ﴿٢٦﴾
تم ظاہر کرتے ہو	اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	(وہ) عرشِ عظیم کا مالک (ہے)

ظاہر کرتے ہو سب کو جانتا ہے ○ اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں وہ عرشِ عظیم کا مالک ہے ○

قَالَ سَنَنْظُرُ اَصَدَقْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾

قَالَ	سَنَنْظُرُ	اَصَدَقْتَ	اَمْ	كُنْتَ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ﴿٢٧﴾
(سلیمان نے) فرمایا	ابھی ہم دیکھتے ہیں	کیا تو نے سچ کہا	یا	تو ہے	جھوٹوں میں سے

سلیمان نے فرمایا: ہم ابھی دیکھتے ہیں کہ تو نے سچ کہا یا تو جھوٹوں میں سے ہے ○

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا فَاَلْقِهْ اِلَيْهِمْ ثُمَّ تَوَلَّ عَنْهُمْ فَانْظُرْ

اِذْهَبْ بِّكِتٰبِيْ هٰذَا	فَاَلْقِهْ	اِلَيْهِمْ	ثُمَّ	تَوَلَّ	عَنْهُمْ	فَانْظُرْ
لے جاؤ میرا یہ فرمان	تو تم ڈال دو اسے	ان کی طرف	پھر	الگ ہٹ جاؤ	ان سے	پھر دیکھو

میرا یہ فرمان لے جاؤ اور اسے ان کی طرف ڈال دو پھر ان سے الگ ہٹ کر دیکھنا کہ

السجدة ٨

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ملکۂ سبا کی طرف مکتوب

1 ...... یہ آیت اور اس کے بعد والی آیت پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

ملکہ کا سرداروں کے سامنے خط پڑھنا

مَاذَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾ قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اِنِّيْۤ اُلْقِيَ

مَاذَا	يَرْجِعُوْنَ ﴿٢٨﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اِنِّيْۤ	اُلْقِيَ
کیا	وہ جواب دیتے ہیں	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	بیشک میں	ڈالا گیا ہے

وہ کیا جواب دیتے ہیں ۝ عورت نے کہا: اے سردارو! بیشک میری طرف ایک عزت والا خط

اِلَيَّ كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ

اِلَيَّ	كِتٰبٌ كَرِيْمٌ ﴿٢٩﴾ (1)	اِنَّهٗ	مِنْ سُلَيْمٰنَ	وَ	اِنَّهٗ
میری طرف	ایک عزت والا خط	بیشک وہ	سلیمان کی طرف سے (ہے)	اور	بیشک وہ

ڈالا گیا ہے ۝ بیشک وہ سلیمان کی طرف سے ہے اور بیشک وہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ

بِسْمِ اللّٰهِ (2)	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ ﴿٣٠﴾	اَلَّا تَعْلُوْا	عَلَيَّ
اللہ کے نام سے (ہے)	(جو) نہایت مہربان	رحم والا (ہے)	یہ کہ بلندی نہ چاہو	مجھ پر

اللہ کے نام سے ہے جو نہایت مہربان رحم والا ہے ۝ یہ کہ میرے مقابلے میں بلندی نہ چاہو

ملکہ کا سرداروں سے مشورے کا مطالبہ

وَ اْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾ ع قَالَتْ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَفْتُوْنِيْ

ع ١٧/٢

وَ اْتُوْنِيْ	مُسْلِمِيْنَ ﴿٣١﴾	قَالَتْ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَفْتُوْنِيْ
اور حاضر ہو جاؤ میرے پاس	فرمانبردار بنتے ہوئے	(عورت نے) کہا	اے	سردارو	رائے دو مجھے

اور میرے پاس فرمانبردار بنتے ہوئے حاضر ہو جاؤ ۝ ملکہ نے کہا: اے سردارو! میرے اس معاملے میں

فِيْۤ اَمْرِيْ ج مَا كُنْتُ قَاطِعَةً اَمْرًا حَتّٰى

فِيْۤ اَمْرِيْ	مَا كُنْتُ	قَاطِعَةً	اَمْرًا	حَتّٰى
میرے معاملے میں	میں نہیں ہوں	قطعی فیصلہ کرنے والی	کسی معاملے (کا)	یہاں تک کہ

مجھے رائے دو میں کسی معاملے میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرتی جب تک

1 ...... بلقیس نے اس خط کو عزت والا اس لئے کہا کہ اس پر مہر لگی ہوئی تھی، اس سے اس نے جانا کہ مکتوب بھیجنے والا جلیل القدر بادشاہ ہے یا اس لئے عزت والا کہا کہ اس مکتوب کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام پاک سے تھی۔

2 ...... یہاں جو "بسم اللہ" لکھی ہوئی ہے یہ اس آیت کا ایک حصہ ہے اور جو "بسم اللہ" ہر سورت کے شروع میں لکھی ہے، وہ سورت کے شروع کی آیت نہیں بلکہ پورے قرآن کی ایک آیت ہے جسے ہر سورت کے شروع میں لکھ دیا گیا تا کہ دو سورتوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے۔

سرداروں کی رائے اور ملکہ کا جواب

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾ قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ ﳔ

تَشْهَدُوْنِ ﴿۳۲﴾	قَالُوْا	نَحْنُ	اُولُوْا قُوَّةٍ	وَّ	اُولُوْا بَاْسٍ شَدِیْدٍ (1)
تم موجود ہو میرے پاس	انہوں نے کہا	ہم	قوت والے	اور	بڑی سخت لڑائی والے (ہیں)

تم میرے پاس موجود نہ ہو ○ انہوں نے کہا: ہم قوت والے اور بڑی سخت لڑائی والے ہیں

وَّ الْاَمْرُ اِلَیْكِ فَانْظُرِیْ مَا ذَا تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾ قَالَتْ اِنَّ

وَّ	الْاَمْرُ	اِلَیْكِ	فَانْظُرِیْ	مَا ذَا	تَاْمُرِیْنَ ﴿۳۳﴾	قَالَتْ (2)	اِنَّ
اور	اختیار	تمہارے ہی پاس (ہے)	تو تم غور کرلو	کیا	تم حکم دیتی ہو	اس نے کہا	بیشک

اور اختیار تو تمہارے ہی پاس ہے تو تم غور کرلو کہ تم کیا حکم دیتی ہو؟ ○ اس نے کہا: بیشک

الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْۤا

الْمُلُوْكَ	اِذَا	دَخَلُوْا	قَرْیَةً	اَفْسَدُوْهَا	وَ	جَعَلُوْۤا
بادشاہ	جب	داخل ہوتے ہیں	کسی بستی (میں)	(تو) وہ تباہ کردیتے ہیں اسے	اور	کردیتے ہیں

بادشاہ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ اَذِلَّةً ۚ وَ كَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾ وَ اِنِّیْ

ملکہ کی طرف سے بارگاہ سلیمان میں تحائف کی روانگی

اَعِزَّةَ اَهْلِهَاۤ	اَذِلَّةً	وَ	كَذٰلِكَ	یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۴﴾	وَ	اِنِّیْ
اس کے عزت والوں (کو)	ذلیل	اور	ایسا ہی	وہ کرتے ہیں	اور	بیشک میں

ذلیل کردیتے ہیں اور وہ ایسا ہی کرتے ہیں ○ اور میں

مُرْسِلَةٌ اِلَیْهِمْ بِهَدِیَّةٍ فَنٰظِرَةٌۢ بِمَ یَرْجِعُ

مُرْسِلَةٌ	اِلَیْهِمْ	بِهَدِیَّةٍ	فَنٰظِرَةٌۢ	بِمَ	یَرْجِعُ
بھیجنے والی ہوں	ان کی طرف	ایک تحفہ	پھر دیکھتی ہوں	کس (جواب) کے ساتھ	لوٹتے ہیں

ان کی طرف ایک تحفہ بھیجنے والی ہوں پھر دیکھوں گی کہ قاصد کیا جواب لے کر

1 ...... اس سے سرداروں کی مراد یہ تھی کہ اگر تیری رائے جنگ کی ہو تو ہم لوگ اس کے لئے تیار ہیں کیونکہ ہم بہادر اور شجاع ہیں، قوت و توانائی والے ہیں، کثیر فوجیں رکھتے ہیں اور جنگ آزما ہیں۔ 2 ...... جب بلقیس نے دیکھا کہ یہ لوگ جنگ کی طرف مائل ہیں تو اُس نے انہیں اُن کی رائے کی خطا پر آگاہ کیا اور جنگ کے نتائج سامنے رکھتے ہوئے کہا کہ ”جب بادشاہ کسی بستی میں اپنی قوت اور طاقت سے داخل ہوتے ہیں تو اسے تباہ کردیتے ہیں اور اس کے عزت والوں کو قتل کرکے، قیدی بنا کر اور ان کی توہین کرکے انہیں ذلیل کردیتے ہیں یہی بادشاہوں کا طریقہ ہے۔

قاصد کو حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ فَلَمَّا جَآءَ سُلَيْمٰنَ قَالَ

الْمُرْسَلُوْنَ ﴿٣٥﴾	فَلَمَّا	جَآءَ(1)	سُلَيْمٰنَ	قَالَ
بھیجے ہوئے (قاصد)	پھر جب	(قاصد) آیا	سلیمان (کے پاس)	(تو سلیمان نے) فرمایا

لوٹتے ہیں؟○ پھر جب قاصد سلیمان کے پاس آیا تو سلیمان نے فرمایا:

اَتُمِدُّوْنَنِ بِمَالٍ٘ فَمَاۤ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ خَيْرٌ

اَتُمِدُّوْنَنِ	بِمَالٍ	فَمَاۤ	اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ	خَيْرٌ
کیا تم مدد کرتے ہو میری	مال کے ذریعے	تو جو کچھ	عطا کیا مجھے اللہ (نے)	(وہ) بہتر (ہے)

کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ تو اللہ نے جو کچھ مجھے عطا فرمار کھا ہے وہ اُس سے

مِّمَّاۤ اٰتٰىكُمْ ۚ بَلْ اَنْتُمْ بِهَدِيَّتِكُمْ تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾ اِرْجِعْ

مِّمَّاۤ	اٰتٰىكُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	بِهَدِيَّتِكُمْ	تَفْرَحُوْنَ ﴿٣٦﴾	اِرْجِعْ
(اس) سے جو	اس نے عطا کیا تمہیں	بلکہ	تم (ہی)	اپنے تحفے پر	خوش ہوتے ہو	تم لوٹ جاؤ

بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے بلکہ تم ہی اپنے تحفہ پر خوش ہوتے ہو○ ان لوگوں کی طرف

اِلَيْهِمْ فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ لَّا قِبَلَ لَهُمْ

اِلَيْهِمْ	فَلَنَاْتِيَنَّهُمْ بِجُنُوْدٍ	لَّا	قِبَلَ	لَهُمْ
ان کی طرف	تو ہم ضرور لائیں گے ان پر لشکر	نہ (ہوگی)	مقابلے کی طاقت	ان کو

لوٹ جاؤ تو ضرور ہم ان پر ایسے لشکر لائیں گے جن کے مقابلے کی

بِهَا وَلَنُخْرِجَنَّهُمْ مِّنْهَاۤ اَذِلَّةً وَّهُمْ

بِهَا	وَ	لَنُخْرِجَنَّهُمْ	مِّنْهَاۤ	اَذِلَّةً	وَّ	هُمْ
ان (لشکروں) سے	اور	ضرور ہم نکال دیں گے انہیں	اس (شہر سبا) سے	ذلیل (کرکے)	اور	وہ

انہیں طاقت نہ ہو گی اور ضرور ہم ان کو اس شہر سے ذلیل کر کے نکال دیں گے اور وہ

(1)......جب بلقیس کا قاصد تحائف لے کر حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے پاس آیا تو آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اس سے فرمایا: ”کیا تم مال کے ذریعے میری مدد کرتے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ مجھے علم، نبوت اور بادشاہت کی صورت میں عطا فرمار کھا ہے وہ اس دنیاوی مال واسباب سے بہتر ہے جو اس نے تمہیں دیا ہے، تم فخر کرنے والے لوگ ہو، مالِ دنیا کی وجہ سے ایک دوسرے پر بڑائی جتاتے ہو اور ایک دوسرے کے تحفے پر خوش ہوتے ہو، مجھے نہ دنیا سے خوشی ہوتی ہے نہ اس کی حاجت، اللہ تعالیٰ نے مجھے اِتنا کثیر عطا فرمایا کہ اُتنا اوروں کو نہ دیا اور اس کے ساتھ ساتھ مجھے دین اور نبوت سے بھی مشرف کیا۔

تختِ بلقیس دربارِ سلیمان میں لالے کا واقعہ اور دلِ کی کرامت

صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾ قَالَ يٰۤاَيُّهَا الْمَلَؤُا اَيُّكُمْ

صٰغِرُوْنَ ﴿٣٧﴾	قَالَ	يٰۤاَيُّهَا	الْمَلَؤُا	اَيُّكُمْ
رسوا ہوں گے	(سلیمان نے) فرمایا	اے	درباریو	تم میں کون

رسوا ہوں گے ○ سلیمان نے فرمایا: اے درباریو! تم میں کون ہے

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ يَّاْتُوْنِيْ

يَاْتِيْنِيْ بِعَرْشِهَا (1)	قَبْلَ	اَنْ	يَّاْتُوْنِيْ
لے آئے گا میرے پاس اس (ملکہ) کا تخت	(اس سے) پہلے	کہ	وہ لوگ آئیں میرے پاس

جو ان کے میرے پاس فرمانبردار ہو کر آنے سے پہلے اس کا تخت

مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾ قَالَ عِفْرِيْتٌ مِّنَ الْجِنِّ اَنَا

مُسْلِمِيْنَ ﴿٣٨﴾	قَالَ	عِفْرِيْتٌ (2)	مِّنَ الْجِنِّ	اَنَا
فرمانبردار ہو کر	بولا	ایک بڑا سرکش، بڑا خبیث	جنوں میں سے	میں

میرے پاس لے آئے ○ ایک بڑا خبیث جن بولا کہ میں

اٰتِيْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ تَقُوْمَ مِنْ مَّقَامِكَ ۚ وَ

اٰتِيْكَ بِهٖ	قَبْلَ	اَنْ	تَقُوْمَ	مِنْ مَّقَامِكَ	وَ
میں لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ	تم کھڑے ہو	اپنی جگہ سے	اور

وہ تخت آپ کی خدمت میں آپ کے اس مقام سے کھڑے ہونے سے پہلے حاضر کر دوں گا اور

اِنِّيْ عَلَيْهِ لَقَوِيٌّ اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾ قَالَ الَّذِيْ عِنْدَهٗ

اِنِّيْ	عَلَيْهِ	لَقَوِيٌّ	اَمِيْنٌ ﴿٣٩﴾	قَالَ	الَّذِيْ عِنْدَهٗ
بیشک میں	اس پر	ضرور قوت رکھنے والا	امانتدار (ہوں)	اس نے عرض کی	جس کے پاس

میں بیشک اس پر قوت رکھنے والا، امانتدار ہوں ○ اس نے عرض کی جس کے پاس

1 ...... بلقیس کا تخت منگوانے سے حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا مقصود یہ تھا کہ تخت حاضر کر کے اسے اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اپنی نبوت پر دلالت کرنے والا معجزہ دکھادیں۔ یا یہ مقصود تھا کہ بلقیس کے آنے سے پہلے اس تخت کی وضع بدل دیں اور اس سے اس کی عقل کا امتحان فرمائیں کہ وہ اپنا تخت پہچان سکتی ہے یا نہیں۔ 2 ...... جن وہ چھپی ہوئی مخلوق ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آگ سے پیدا فرمایا ہے اور جنوں میں سے بہت بڑے، قوی ہیکل دیو اور بڑے خبیث جن کو عفریت کہتے ہیں۔

عِلۡمٌ مِّنَ الۡكِتٰبِ اَنَا اٰتِيۡكَ بِهٖ قَبۡلَ اَنۡ

عِلۡمٌ (1)	مِّنَ الۡكِتٰبِ	اَنَا	اٰتِيۡكَ بِهٖ	قَبۡلَ	اَنۡ
علم (تھا)	کتاب سے	میں	لے آؤں گا تمہارے پاس اسے	(اس سے) پہلے	کہ

کتاب کا علم تھا کہ میں اسے آپ کی بارگاہ میں آپ کے

يَّرۡتَدَّ اِلَيۡكَ طَرۡفُكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهُ

يَّرۡتَدَّ	اِلَيۡكَ	طَرۡفُكَ	فَلَمَّا	رَاٰهُ
لوٹ آئے	تمہاری طرف	تمہاری پلک	پھر جب	(سلیمان نے) دیکھا اسے

پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا (چنانچہ) پھر جب سلیمان نے اس تخت کو

مُسۡتَقِرًّا عِنۡدَهٗ قَالَ هٰذَا مِنۡ فَضۡلِ رَبِّيۡ ۖ قف

مُسۡتَقِرًّا	عِنۡدَهٗ	قَالَ	هٰذَا	مِنۡ فَضۡلِ رَبِّيۡ
رکھا ہوا	اپنے پاس	(تو) فرمایا	یہ	میرے رب کے فضل سے (ہے)

اپنے پاس رکھا ہوا دیکھا تو فرمایا: یہ میرے رب کے فضل سے ہے

لِيَبۡلُوَنِيۡۤ ءَاَشۡكُرُ اَمۡ اَكۡفُرُ ؕ وَمَنۡ

لِيَبۡلُوَنِيۡۤ	ءَاَشۡكُرُ	اَمۡ	اَكۡفُرُ	وَ	مَنۡ
تاکہ وہ آزمائے مجھے	کیا میں شکر کرتا ہوں	یا	ناشکری کرتا ہوں	اور	جس نے

تاکہ وہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری؟ اور جو

شَكَرَ فَاِنَّمَا يَشۡكُرُ لِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ كَفَرَ

شَكَرَ	فَاِنَّمَا	يَشۡكُرُ	لِنَفۡسِهٖ	وَ	مَنۡ	كَفَرَ
شکر کیا	تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	جس نے	ناشکری کی

شکر کرے تو وہ اپنی ذات کیلئے ہی شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے

1 ...... راجح اور جمہور مفسرین کے مختار قول کے مطابق کتاب کا علم رکھنے والے سے مراد حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے وزیر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جانتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میں آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہ میں اس تخت کو آپ کے پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ چنانچہ اجازت ملنے پر حضرت آصف بن برخیا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے توجہ کی تو اسی وقت تخت حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے سامنے نمودار ہو گیا۔ یہ آیتِ مبارکہ اولیاءِ کرام سے کرامات ظاہر ہونے کی دلیل ہے۔

تخت میں تبدیلی کے ذریعے ملکہ کی آزمائش

فَاِنَّ رَبِّيْ غَنِيٌّ كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾ قَالَ نَكِّرُوْا

فَاِنَّ	رَبِّيْ	غَنِيٌّ	كَرِيْمٌ ﴿٤٠﴾	قَالَ	نَكِّرُوْا
تو بیشک	میرا رب	بے پرواہ	کرم فرمانے والا (ہے)	(سلیمان نے) فرمایا	ناقابلِ پہچان کر دو

تو میرا رب بے پرواہ ہے، کرم فرمانے والا ہے ○ حضرت سلیمان نے حکم دیا: اس ملکہ کیلئے

لَهَا عَرْشَهَا نَنْظُرْ اَتَهْتَدِيْۤ اَمْ تَكُوْنُ

لَهَا	عَرْشَهَا	نَنْظُرْ	اَتَهْتَدِيْۤ	اَمْ	تَكُوْنُ
اس (ملکہ) کے لئے	اس کا تخت	(تاکہ) ہم دیکھیں	کیا وہ راہ پاتی ہے	یا	ہوتی ہے

اس کے تخت کو تبدیل کر دو تاکہ ہم دیکھیں کہ وہ راہ پاتی ہے یا

ملکہ کی فراست

مِنَ الَّذِيْنَ لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾ فَلَمَّا جَآءَتْ قِيْلَ

مِنَ الَّذِيْنَ	لَا يَهْتَدُوْنَ ﴿٤١﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْ	قِيْلَ
ان لوگوں میں سے جو	راہ نہیں پاتے	پھر جب	وہ آئی	(تو) اس سے کہا گیا

راہ نہ پانے والوں میں سے ہوتی ہے ○ پھر جب وہ آئی تو اس سے کہا گیا:

اَهٰكَذَا عَرْشُكِ ؕ قَالَتْ كَاَنَّهٗ هُوَ ۚ وَ اُوْتِيْنَا الْعِلْمَ

اَهٰكَذَا	عَرْشُكِ	قَالَتْ	كَاَنَّهٗ	هُوَ	وَ	اُوْتِيْنَا	الْعِلْمَ
کیا ایسا ہی (ہے)	تیرا تخت	اس نے کہا	گویا کہ یہ	وہی (ہے)	اور	ہمیں دے دیا گیا	علم

کیا تیرا تخت ایسا ہی ہے؟ اس نے جواب دیا: گویا یہ وہی ہے اور ہم کو اس واقعہ سے پہلے

ملکہ پہلے مشرک تھی

مِنْ قَبْلِهَا وَ كُنَّا مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾ وَ صَدَّهَا

مِنْ قَبْلِهَا	وَ	كُنَّا	مُسْلِمِيْنَ ﴿٤٢﴾	وَ	صَدَّهَا (1)
اس (واقعہ) سے پہلے	اور	ہم ہوئے	فرمانبرداری کرنے والے	اور	روک رکھا تھا اسے

خبر مل چکی اور ہم فرمانبردار ہوئے ○ اور اسے اُس چیز نے روک رکھا تھا

(1)...... یعنی بلقیس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی وحدانیت کا اقرار کرنے سے یا قبولِ اسلام کی طرف سبقت کرنے سے سورج کی پوجا نے روک رکھا تھا۔ بلقیس کا تعلق اس قوم سے تھا جو سورج کی پجاری تھی اور وہ چونکہ انہیں میں پلی بڑھی تھی اس لئے اسے صرف سورج کی عبادت کرنا ہی آتا تھا۔

مَا كَانَتْ تَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهَا كَانَتْ

مَا	كَانَتْ تَّعْبُدُ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنَّهَا	كَانَتْ
(اس چیز نے) جس کی	وہ عبادت کرتی تھی	اللہ کے سوا	بیشک وہ	تھی

جس کی وہ اللہ کے سوا عبادت کرتی تھی۔ بیشک وہ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾ قِیْلَ لَهَا ادْخُلِی الصَّرْحَ ۚ فَلَمَّا رَاَتْهُ

مِنْ قَوْمٍ كٰفِرِیْنَ ﴿۴۳﴾	قِیْلَ	لَهَا	ادْخُلِی	الصَّرْحَ	فَلَمَّا	رَاَتْهُ
کافر قوم میں سے	کہا گیا	اس سے	داخل ہو جاؤ	صحن (میں)	توجب	اس نے دیکھا اسے

کافر قوم میں سے تھی ۞ اس سے کہا گیا: صحن میں داخل ہو جاؤ تو جب اس نے اس صحن کو دیکھا

حَسِبَتْهُ لُجَّةً وَّ كَشَفَتْ عَنْ سَاقَیْهَا ؕ قَالَ اِنَّهٗ

حَسِبَتْهُ	لُجَّةً (1)	وَّ	كَشَفَتْ	عَنْ سَاقَیْهَا	قَالَ	اِنَّهٗ
وہ سمجھی اسے	گہرا پانی	اور	اس نے (کپڑا) اٹھا دیا	اپنی پنڈلیوں سے	(سلیمان نے) فرمایا	بیشک وہ

تو اسے گہرا پانی سمجھی اور اپنی پنڈلیوں سے (کپڑا) اٹھا دیا، سلیمان نے فرمایا: یہ تو

صَرْحٌ مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ ؕ۬ قَالَتْ رَبِّ اِنِّیْ

صَرْحٌ	مُّمَرَّدٌ مِّنْ قَوَارِیْرَ	قَالَتْ	رَبِّ	اِنِّیْ
ایک ملائم صحن (ہے)	شیشوں سے جڑا ؤ کیا ہوا	اس نے کہا	اے میرے رب	بیشک میں

شیشوں سے جڑاؤ کیا ہوا ایک ملائم صحن ہے۔ اس نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے

ظَلَمْتُ نَفْسِیْ وَ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ

ظَلَمْتُ	نَفْسِیْ	وَ	اَسْلَمْتُ	مَعَ سُلَیْمٰنَ
میں نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	اور	میں نے گردن رکھی	سلیمان کے ساتھ

اپنی جان پر ظلم کیا اور میں سلیمان کے ساتھ اس اللہ کے حضور گردن رکھتی ہوں

(1)...... اس آیت میں جو واقعہ بیان کیا گیا کہ شیشے سے بنے ہوئے صحن کو دیکھ کر ملکہ اسے گہرا پانی سمجھی، اس سے یہ سمجھانا بھی مقصود ہو سکتا ہے کہ اشیاء جیسے نظر آئیں حقیقت میں ویسے ہونا ضروری نہیں لہٰذا سورج کی پوجا کو ملکہ بلقیس جیسے درست سمجھتی آ رہی تھی وہ حقیقت میں ویسی درست نہیں بلکہ مکمل طور پر خلافِ حقیقت اور خلافِ حق تھی۔

ع ۱۸ ۳

حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ اور قوم کا حال

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَاۤ اِلٰى ثَمُوْدَ

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلٰى ثَمُوْدَ
تمام جہانوں کے رب اللہ کے حضور	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	ثمود کی طرف

جو سارے جہان کا رب ہے ○ اور بیشک ہم نے ثمود کی طرف

اَخَاهُمْ صٰلِحًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ فَاِذَا هُمْ فَرِیْقٰنِ

اَخَاهُمْ	صٰلِحًا	اَنِ اعْبُدُوا	اللّٰهَ	فَاِذَا	هُمْ	فَرِیْقٰنِ
ان کے (قومی) بھائی	صالح (کو)	کہ تم عبادت کرو	اللہ (کی)	تو اسی وقت	وہ	دو گروہ (بن گئے)

ان کے ہم قوم صالح کو بھیجا کہ (اے لوگو!) اللہ کی عبادت کرو تو اسی وقت وہ جھگڑا کرتے ہوئے

نزولِ عذاب کے مطالبے پر قوم کو نصیحت

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ قَالَ یٰقَوْمِ لِمَ تَسْتَعْجِلُوْنَ بِالسَّیِّئَةِ

یَخْتَصِمُوْنَ ﴿۴۵﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ	لِمَ	تَسْتَعْجِلُوْنَ	بِالسَّیِّئَةِ
جھگڑا کرتے ہوئے	(صالح نے) فرمایا	اے میری قوم	کیوں	تم جلدی مانگتے ہو	برائی (یعنی عذاب) کو

دو گروہ بن گئے ○ صالح نے فرمایا: اے میری قوم! بھلائی سے پہلے برائی کی جلدی

قَبْلَ الْحَسَنَةِ ج لَوْ لَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾

قَبْلَ الْحَسَنَةِ	لَوْ لَا	تَسْتَغْفِرُوْنَ	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۶﴾
بھلائی سے پہلے	کیوں نہیں	تم بخشش مانگتے	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

کیوں کرتے ہو؟ تم اللہ سے بخشش کیوں نہیں مانگتے؟ ہو سکتا ہے تم پر رحم کیا جائے ○

قوم کو بدشگونی لینے پر حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نصیحت

قَالُوا اطَّیَّرْنَا بِكَ وَ بِمَنْ مَّعَكَ ط

قَالُوا اطَّیَّرْنَا (1)	بِكَ	وَ	بِمَنْ	مَّعَكَ
انہوں نے کہا ہم نے برا شگون لیا	تم سے	اور	(ان) سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

انہوں نے کہا: ہم نے تم سے اور تمہارے ساتھیوں سے برا شگون لیا۔

1 ...... حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے کی وجہ سے بارش رک گئی، یوں وہ لوگ قحط میں مبتلا ہو گئے اور بھوک کے مرنے لگے۔ ان مصائب کو انہوں نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری کی طرف منسوب کیا اور اسے بدشگونی سمجھتے ہوئے کہا کہ (معاذاللہ) ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو منحوس سمجھتے ہیں۔

۹ فسادیوں کا ناپاک ارادہ

قَالَ طٰٓىِٕرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ

قَالَ	طٰٓىِٕرُكُمْ	عِنْدَ اللّٰهِ [1]	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ
(صالح نے) فرمایا	تمہاری بدشگونی	اللہ کے پاس (ہے)	بلکہ	تم	(ایسی) قوم (ہو کہ)

صالح نے فرمایا: تمہاری بدشگونی اللہ کے پاس ہے بلکہ تم ایک ایسی قوم ہو کہ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَكَانَ فِي الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُّفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ

تُفْتَنُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ	كَانَ	فِي الْمَدِيْنَةِ	تِسْعَةُ رَهْطٍ	يُّفْسِدُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
تمہیں آزمایا جارہا ہے	اور	تھے	شہر میں	نو شخص	وہ فساد کرتے تھے	زمین میں

تمہیں آزمایا جارہا ہے ○ اور شہر میں نو شخص تھے جو زمین میں فساد کرتے تھے

وَلَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾ قَالُوْا تَقَاسَمُوْا بِاللّٰهِ

وَ	لَا يُصْلِحُوْنَ ﴿۴۸﴾	قَالُوْا	تَقَاسَمُوْا	بِاللّٰهِ
اور	اصلاح نہیں کرتے تھے	انہوں نے کہا	آپس میں قسمیں کھاتے ہوئے	اللہ کی

اور اصلاح نہیں کرتے تھے ○ انہوں نے آپس میں اللہ کی قسمیں کھا کر کہا:

لَنُبَيِّتَنَّهٗ وَاَهْلَهٗ ثُمَّ لَنَقُوْلَنَّ

لَنُبَيِّتَنَّهٗ	وَ	اَهْلَهٗ	ثُمَّ	لَنَقُوْلَنَّ
ضرور ہم رات کو چھاپا ماریں گے اس (صالح) پر	اور	اس کے گھر والوں (پر)	پھر	ضرور ہم کہیں گے

ہم رات کے وقت ضرور صالح اور اس کے گھر والوں پر چھاپا ماریں گے پھر اس کے وارث سے

لِوَلِيِّهٖ مَا شَهِدْنَا مَهْلِكَ اَهْلِهٖ وَاِنَّا

لِوَلِيِّهٖ	مَا شَهِدْنَا	مَهْلِكَ اَهْلِهٖ	وَ	اِنَّا
اس کے وارث سے	ہم حاضر نہ تھے	اس کے گھر والوں کے قتل کے وقت	اور	بیشک ہم

کہیں گے کہ اس گھر والوں کے قتل کے وقت ہم حاضر نہ تھے اور بیشک ہم

[1]...... اس کا معنی یہ ہے کہ تمہیں جو بھلائی اور برائی پہنچتی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے اور وہ تمہاری تقدیر میں لکھی ہوئی ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ تمہارے پاس جو بدشگونی آئی یہ تمہارے کفر کے سبب اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے۔ یاد رہے کہ بندے کو پہنچنے والی مصیبتیں اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہیں اور کوئی مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں آتی اور مصیبتیں آنے کا عمومی سبب بندے کے اپنے برے اعمال ہیں، جب ایسا ہے تو کسی چیز سے بدشگونی لینا اور اپنے اوپر آنے والی مصیبت کو اس کی نحوست جاننا درست نہیں حدیثِ پاک میں ہے: بدشگونی شرک (یعنی مشرکوں کا سا کام) ہے اور ہمارے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں،

فسادیوں کی سازش اور اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ مَكَرُوْا مَكْرًا وَّ مَكَرْنَا مَكْرًا

لَصٰدِقُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	مَكَرُوْا (1)	مَكْرًا	وَّ	مَكَرْنَا	مَكْرًا
ضرور سچے (ہیں)	اور	انہوں نے سازش کی	سازش کرنا	اور	ہم نے خفیہ تدبیر فرمائی	خفیہ تدبیر کرنا

سچے ہیں ○ اور انہوں نے سازش کی اور ہم نے اپنی خفیہ تدبیر فرمائی

فسادیوں کی سازش کا انجام

وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ ۙ اَنَّا

وَّ	هُمْ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۵۰﴾	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ مَكْرِهِمْ	اَنَّا
اور	وہ	بے خبر تھے	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ان کی سازش کا انجام	بیشک ہم

اور وہ غافل رہے ○ تو دیکھو کہ ان کی سازش کا کیسا انجام ہوا؟ ہم نے

ہلاکت کے بعد قوم صالح کے گھروں کا حال

دَمَّرْنٰهُمْ وَ قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾ فَتِلْكَ بُيُوْتُهُمْ

دَمَّرْنٰهُمْ	وَ	قَوْمَهُمْ اَجْمَعِيْنَ ﴿۵۱﴾	فَتِلْكَ	بُيُوْتُهُمْ
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	اور	ان کی ساری قوم (کو)	تو یہ	ان کے گھر

انہیں اور ان کی ساری قوم کو ہلاک کر دیا ○ تو یہ ان کے گھر

خَاوِيَةًۢ بِمَا ظَلَمُوْا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

خَاوِيَةً	بِمَا	ظَلَمُوْا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
ویران، گرے پڑے (ہیں)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	بیشک	اس میں

ان کے ظلم کے سبب ویران پڑے ہیں، بیشک اس میں

اہلِ ایمان کی نجات

لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾ وَ اَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ

لَاٰيَةً	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	اَنْجَيْنَا	الَّذِيْنَ
ضرور نشانی (ہے)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) جانتے ہیں	اور	ہم نے بچالیا	ان لوگوں کو جو

جاننے والوں کیلئے (عبرت کی) نشانی ہے ○ اور ہم نے ان لوگوں کو بچالیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ اسے توکل کے ذریعے دور کر دیتا ہے۔ (ابو داؤد، ۴/۲۳، الحدیث: ۳۹۱۰)

1 ..... یعنی ان لوگوں نے حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کے گھر والوں پر شب خون مارنے کی سازش تیار کی اور ہم نے ان کی سازش کی سزا یہ دی کہ ان کے عذاب میں جلدی فرمائی اور وہ ہماری خفیہ تدبیر سے غافل رہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کا حافظ و ناصر ہے اور انہیں لوگوں کے خفیہ شر سے بچاتا ہے۔

حضرت لوط علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قوم کو بدفعلی پر سخت تنبیہ کرنا

اٰمَنُوۡا وَ کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۳﴾ وَ لُوۡطًا اِذۡ قَالَ

اٰمَنُوۡا	وَ	کَانُوۡا یَتَّقُوۡنَ ﴿۵۳﴾	وَ	لُوۡطًا	اِذۡ	قَالَ
ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	لوط (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا

جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور لوط کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم سے

لِقَوۡمِہٖۤ اَتَاۡتُوۡنَ الۡفَاحِشَۃَ وَ اَنۡتُمۡ تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۴﴾

لِقَوۡمِہٖۤ	اَتَاۡتُوۡنَ	الۡفَاحِشَۃَ	وَ	اَنۡتُمۡ	تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۵۴﴾ (1)
اپنی قوم سے	کیا تم کرتے ہو	بے حیائی کا کام	اور (حالانکہ)	تم	دیکھ رہے ہو

فرمایا: کیا تم بے حیائی کا کام کرتے ہو حالانکہ تم دیکھ رہے ہو ○

اَئِنَّکُمۡ لَتَاۡتُوۡنَ الرِّجَالَ شَہۡوَۃً مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ ؕ

اَئِنَّکُمۡ	لَتَاۡتُوۡنَ	الرِّجَالَ	شَہۡوَۃً	مِّنۡ دُوۡنِ النِّسَآءِ
کیا بیشک تم	ضرور آتے ہو	مردوں (کے پاس)	شہوت (سے)	عورتوں کی بجائے

کیا تم عورتوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو

قومِ لوط کا جاہلانہ جواب

بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾ فَمَا کَانَ جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ اِلَّاۤ

بَلۡ	اَنۡتُمۡ	قَوۡمٌ تَجۡہَلُوۡنَ ﴿۵۵﴾ (2)	فَمَا کَانَ	جَوَابَ قَوۡمِہٖۤ	اِلَّاۤ
بلکہ	تم	جاہل لوگ ہو	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر

بلکہ تم جاہل لوگ ہو ○ تو اس کی قوم کا اس کے سوا کچھ جواب نہ تھا

اَنۡ قَالُوۡۤا اَخۡرِجُوۡۤا اٰلَ لُوۡطٍ مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ ۚ

اَنۡ	قَالُوۡۤا	اَخۡرِجُوۡۤا	اٰلَ لُوۡطٍ	مِّنۡ قَرۡیَتِکُمۡ
یہ کہ	انہوں نے کہا	نکال دو	لوط کے گھر والوں (کو)	اپنی بستی سے

کہ کہنے لگے کہ لوط کے گھر والوں کو اپنی بستی سے نکال دو،

1 ...... اس قول کا معنی یہ ہے کہ کیا تم بدفعلی پر اتر آئے ہو حالانکہ تم اس فعل کی قباحت جانتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ کیا تم بے حیائی پر اتر آئے ہو اور تم ایک دوسرے کے سامنے بے پردہ ہو کر اعلانیہ بدفعلی کا ارتکاب کرتے ہو۔ یا یہ معنی ہے کہ تم اپنے سے پہلے نافرمانی کرنے والوں کی تباہی اور اُن کے عذاب کے آثار دیکھتے ہو پھر بھی اس بدعملی میں مبتلا ہو۔ 2 ...... مردوں کے فطری تقاضے کی تسکین کے لئے عورتیں بنائی گئی ہیں اور ان سے شرعی احکام کے مطابق شہوت پوری کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ جبکہ ہم جنس پرستی، کھلے عام جانوروں کی طرح زناکاری فطرت سے بغاوت ہے، اس بغاوت کا نتیجہ کسی صاحبِ نظر سے پوشیدہ نہیں۔

قومِ لوط کا بیہودہ پن

اِنَّهُمْ اُنَاسٌ يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

اِنَّهُمْ	اُنَاسٌ	يَّتَطَهَّرُوْنَ ﴿٥٦﴾ (1)	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ
بیشک وہ	لوگ	بڑے پاک صاف بنتے ہیں	تو ہم نے نجات دی اس (لوط) کو	اور

بیشک یہ ایسے لوگ ہیں جو بڑے پاک صاف بنتے ہیں ○ تو ہم نے اسے اور

اَهْلَهٗۤ اِلَّا امْرَاَتَهٗ٘ قَدَّرْنٰهَا مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾

اَهْلَهٗۤ	اِلَّا	امْرَاَتَهٗ	قَدَّرْنٰهَا	مِنَ الْغٰبِرِيْنَ ﴿٥٧﴾
اس کے گھر والوں (کو)	مگر	اس کی بیوی	ہم نے مقرر کر دیا تھا اسے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے

اس کے گھر والوں کو نجات دی مگر اس کی عورت کو، ہم نے اسے پیچھے رہ جانے والوں میں سے مقرر کر دیا تھا ○

وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَّطَرًا ۚ فَسَآءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾ ع

وَ	اَمْطَرْنَا	عَلَيْهِمْ	مَّطَرًا	فَسَآءَ	مَطَرُ الْمُنْذَرِيْنَ ﴿٥٨﴾
اور	ہم نے برسائی	ان پر	بارش	تو کتنی بری (تھی)	ڈرائے جانے والوں کی بارش

اور ہم نے ان پر ایک بارش برسائی تو ڈرائے جانے والوں کی بارش کتنی بری تھی ○

ع ۱۴ / ۱۹

حمدِ الٰہی اور چنے ہوئے بندوں پر سلام کی تعلیم

قُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلٰمٌ عَلٰى عِبَادِهِ

قُلِ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	وَ	سَلٰمٌ	عَلٰى عِبَادِهِ
تم کہو	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	اور	سلام (ہو)	اس کے بندوں پر

تم کہو: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور ان بندوں پر سلام ہو

الَّذِيْنَ اصْطَفٰى ؕ آٰللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾ ط

الَّذِيْنَ	اصْطَفٰى	آٰللّٰهُ	خَيْرٌ	اَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿٥٩﴾
وہ لوگ جنہیں	اس نے چن لیا	کیا اللہ	بہتر (ہے)	یا جنہیں	وہ شریک ٹھہراتے ہیں

جنہیں اللہ نے چن لیا ہے۔ کیا اللہ بہتر یا ان کے خود ساختہ شریک؟ ○

(1)...... قومِ لوط کا یہ قول بدباطنی کی انتہا ہے کہ اپنی خبیث حرکتوں کو برا سمجھنے اور ان سے باز آنے کی بجائے حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان کے ساتھیوں کا مذاق اُڑا رہے ہیں کہ یہ بڑے پاکباز بنتے پھرتے ہیں۔ ہمارا معاشرہ بھی ایسی کئی شناعتوں کا مرتکب ہو چکا ہے کہ یہاں فساق و فجار تو اپنے افعال پر فخر کرتے ہیں جبکہ مذہب، مذہبی لوگوں اور ان کے مذہبی افعال کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ

20

آسمان وزمین کی تخلیق اور ان کی نعمتوں سے توحید پر استدلال

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ لَكُمْ

اَمَّنْ (1)	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ
یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	اتارا	تمہارے لیے

یا وہ بہتر ہے جس نے آسمان وزمین بنائے اور تمہارے لیے آسمان سے

مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ ۚ مَا كَانَ

مِّنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	بِهٖ	حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ	مَا كَانَ
آسمان سے	پانی	تو ہم نے اگائے	اس (پانی) سے	رونق والے باغات	(ممکن) نہ تھا

پانی اتارا تو ہم نے اس پانی سے بارونق باغ اگائے۔ تمہارے لئے

لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

لَكُمْ	اَنْ	تُنْۢبِتُوْا	شَجَرَهَا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
تمہارے لئے	کہ	تم اگا دیتے	ان (باغوں) کے درخت	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

ممکن نہ تھا کہ تم ان (باغوں) کے درخت اگا دیتے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ (ہرگز نہیں،)

زمین کی خصوصیات توحید کی دلیل ہیں

بَلْ هُمْ قَوْمٌ یَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾ اَمَّنْ جَعَلَ الْاَرْضَ

بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ	یَّعْدِلُوْنَ ﴿۶۰﴾	اَمَّنْ	جَعَلَ	الْاَرْضَ
(ہرگز نہیں) بلکہ	وہ	لوگ	شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جس نے	بنایا	زمین (کو)

بلکہ وہ لوگ شریک ٹھہراتے ہیں ○ یا وہ بہتر ہے جس نے رہائش کیلئے

قَرَارًا وَّ جَعَلَ خِلٰلَهَاۤ اَنْهٰرًا وَّ جَعَلَ لَهَا رَوَاسِیَ

قَرَارًا	وَّ	جَعَلَ	خِلٰلَهَاۤ	اَنْهٰرًا	وَّ	جَعَلَ	لَهَا	رَوَاسِیَ
رہائش گاہ	اور	بنائیں	اس کے درمیان	نہریں	اور	بنائے	اس کے لئے	لنگر

زمین بنائی اور اس کے درمیان میں نہریں بنائیں اور اس کے لئے لنگر بنائے

(1)...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی قدرت ووحدانیت پر پہلے زمین و آسمان کی تخلیق، بارش اور باغات اگانے سے استدلال کیا گیا ہے، پھر زمین کو جائے قرار بنانے، اس میں نہریں رواں کرنے، مضبوط پہاڑ نصب کرنے اور دو دریاؤں کے درمیان آڑ پیدا کرنے کو خدا کی وحدانیت پر دلیل بنایا ہے، پھر مجبور ولاچار کی دعا قبول کرنے، بحر وبر میں مدد کرنے، مخلوق کی ابتداء واعادہ اور زمین وآسمان سے روزی دینے کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی دلیل کے طور پر ذکر کر کے بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ شریک سے پاک اور منزہ ہے اور جو کوئی دوسرا خدا موجود ہونے کا دعویدار ہے اسے چاہئے کہ اپنی صداقت پر دلیل پیش کرے۔

وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ

وَ	جَعَلَ	بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ	حَاجِزًا	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ
اور	رکھی	دو سمندروں کے درمیان	آڑ	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ

اور دو سمندروں کے درمیان آڑ رکھی۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟

بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ ﴿٦١﴾ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا

بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦١﴾	اَمَّنْ	يُّجِيْبُ	الْمُضْطَرَّ[1]	اِذَا
(ہرگز نہیں) بلکہ	ان میں اکثر	علم نہیں رکھتے	یا وہ (بہتر ہے) جو	فریاد سنتا ہے	مجبور (کی)	جب

بلکہ ان میں اکثر جاہل ہیں ○ یا وہ بہتر جو مجبور کی فریاد سنتا ہے جب

دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ؕ

دَعَاهُ	وَ	يَكْشِفُ	السُّوْٓءَ	وَ	يَجْعَلُكُمْ	خُلَفَآءَ الْاَرْضِ
وہ پکارے اسے	اور	ٹال دیتا ہے	برائی	اور	کرتا ہے تمہیں	زمین کے وارث

وہ اسے پکارے اور برائی ٹال دیتا ہے اور تمہیں زمین کا وارث کرتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ؕ ﴿٦٢﴾ اَمَّنْ

ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	قَلِيْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿٦٢﴾	اَمَّنْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بہت ہی کم	تم نصیحت حاصل کرتے ہو	یا وہ (بہتر ہے) جو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کرتے ہو ○ یا وہ بہتر ہے جو

يَّهْدِيْكُمْ فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَنْ يُّرْسِلُ الرِّيٰحَ

يَّهْدِيْكُمْ	فِيْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ	وَ	مَنْ	يُّرْسِلُ	الرِّيٰحَ
راہ دکھاتا ہے تمہیں	خشکی اور تری کے اندھیروں میں	اور	وہ جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

تمہیں خشکی اور تری کے اندھیروں میں راہ دکھاتا ہے اور وہ جو ہوائیں بھیجتا ہے

مجبور ولاچار کی فریاد رسی اللہ ہی کرتا ہے

بحر و بر میں مشکلات سے اللہ ہی نجات دیتا ہے

1 ...... مجبور ولاچار کی دعا اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے اور اس کی فریاد رسی بھی وہی فرماتا ہے۔ حدیثِ پاک میں مجبور ولاچار شخص کو دعا مانگنے کا ایک طریقہ سکھایا گیا ہے کہ اسے یوں دعا مانگنی چاہئے ''اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِيْ شَاْنِيْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ'' یعنی اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں، تو مجھے آنکھ جھپکنے کی دیر بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے سارے کام درست فرما دے، تیرے علاوہ اور کوئی معبود نہیں ہے۔ (مسند ابو داود طیالسی، ص۱۱۷، الجزء الثالث، الحدیث: ۸۶۹) یہ دعا مجبور ولاچار مسلمان کے علاوہ دیگر مسلمانوں کو بھی مانگنی چاہئے۔

مخلوق کی ابتداء و اعادہ اور روزی دینے سے توحید پر استدلال

بُشْرًۢا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖؕ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ تَعٰلَى

بُشْرًۢا	بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِهٖ	ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	تَعٰلَى
خوشخبری دیتی ہوئیں	اس کی رحمت سے پہلے	کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	بلند و بالا ہے

اس حال میں کہ وہ ہوائیں اللہ کی رحمت سے پہلے خوشخبری دے رہی ہوتی ہیں۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود

اللّٰهُ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾ اَمَّنْ یَّبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ

اللّٰهُ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٣﴾	اَمَّنْ	یَّبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اللہ	(اس) سے جسے	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	یا وہ (بہتر ہے) جو	ابتداء کرتا ہے	خَلق (کی)	پھر

ہے؟ اللہ ان کے شرک سے بلند و بالا ہے ○ یا وہ بہتر ہے جو خَلق کی ابتداء فرماتا ہے پھر

یُعِیْدُهٗ وَ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِؕ

یُعِیْدُهٗ	وَ	مَنْ	یَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	اور	وہ جو	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے

اسے دوبارہ بنائے گا اور وہ جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے۔

ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ

ءَاِلٰهٌ	مَّعَ اللّٰهِ	قُلْ	هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ
کیا کوئی معبود (ہے)	اللہ کے ساتھ	تم کہو	لاؤ	اپنی دلیل	اگر	تم ہو

کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے؟ تم فرماؤ: اپنی دلیل لاؤ اگر تم

ذاتی علمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے

صٰدِقِیْنَ ﴿٦٤﴾ قُلْ لَّا یَعْلَمُ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ الْغَیْبَ اِلَّا

صٰدِقِیْنَ ﴿٦٤﴾	قُلْ	لَّا یَعْلَمُ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	الْغَیْبَ[1]	اِلَّا
سچے	تم کہو	نہیں جانتا	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	غیب (کو)	سوائے

سچے ہو ○ تم فرماؤ: اللہ کے سوا آسمانوں اور زمین میں کوئی غیب نہیں جانتا

1 ...... غیب کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس سے مراد ذاتی اور محیط یعنی ہر چیز کا علم ہے کہ وہی اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت اور اس سے مخصوص ہیں۔ عطائی علم کہ دوسرے کا دیا ہوا ہو اور علمِ غیر محیط کہ بعض اشیاء سے مطلع ہو اور بعض سے ناواقف ہو، یہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور ہم انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے جو علمِ غیب مانتے ہیں اس سے مراد وہ غیر محیط علم ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا کیا ہے۔ یہ قطعاً حق اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔

آخرت سے متعلق علم پر کفار کا حال

اللّٰهُ ؕ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ ادّٰرَكَ

اللّٰهُ	وَ	مَا يَشْعُرُوْنَ	اَيَّانَ	يُبْعَثُوْنَ ﴿٦٥﴾	بَلِ	ادّٰرَكَ
اللہ (کے)	اور	لوگ نہیں جانتے	کب	انہیں اٹھایا جائے گا	بلکہ (یعنی کیا)	مکمل ہو گیا

اور لوگ نہیں جانتے کہ انہیں کب اُٹھایا جائے گا؟ ○ کیا کافروں کا علم

عِلْمُهُمْ فِى الْاٰخِرَةِ ۚ قف بَلْ هُمْ فِىْ شَكٍّ مِّنْهَا ۚ قف

عِلْمُهُمْ	فِى الْاٰخِرَةِ	بَلْ	هُمْ	فِىْ شَكٍّ	مِّنْهَا
ان (کافروں) کا علم	آخرت کے بارے میں	(ایسا نہیں) بلکہ	وہ	شک میں (ہیں)	اس کی طرف سے

آخرت کے بارے میں مکمل ہو چکا ہے؟ بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں ہیں

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار کا اعتراض

٥٨٧

بَلْ هُمْ مِّنْهَا عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾ ع وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا ءَاِذَا

بَلْ	هُمْ	مِّنْهَا	عَمُوْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا	ءَاِذَا
بلکہ	وہ	اس سے	اندھے ہیں	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا جب

بلکہ وہ اس سے اندھے ہیں ○ اور کافروں نے کہا: کیا جب

كُنَّا تُرٰبًا وَّاٰبَآؤُنَآ اَئِنَّا لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾ لَقَدْ

كُنَّا	تُرٰبًا	وَّ	اٰبَآؤُنَآ	اَئِنَّا	لَمُخْرَجُوْنَ ﴿٦٧﴾	لَقَدْ
ہم ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہمارے باپ دادا	کیا بیشک ہم	ضرور (پھر) نکالیں جائیں گے	ضرور بیشک

ہم اور ہمارے باپ دادا مٹی ہو جائیں گے تو کیا ہم پھر نکالے جائیں گے؟ ○ بیشک

وُعِدْنَا هٰذَا نَحْنُ وَاٰبَآؤُنَا مِنْ قَبْلُ ۙ اِنْ هٰذَآ

وُعِدْنَا	هٰذَا	نَحْنُ	وَ	اٰبَآؤُنَا	مِنْ قَبْلُ	اِنْ	هٰذَآ
ہمیں وعدہ دیا گیا تھا	یہ	ہمیں	اور	ہمارے باپ داداؤں (کو)	(اس سے) پہلے	نہیں	یہ

یہ وعدہ ہمیں اور ہم سے پہلے ہمارے باپ داداؤں کو دیا گیا تھا، یہ تو صرف

کفارِ مکہ کو تنبیہ اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

اِلَّاۤ اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶۸﴾ قُلۡ سِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ

اِلَّاۤ	اَسَاطِیۡرُ الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿۶۸﴾	قُلۡ	سِیۡرُوۡا	فِی الۡاَرۡضِ	فَانۡظُرُوۡا	کَیۡفَ	کَانَ
مگر	پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں	تم کہو	تم چلو	زمین میں	پھر دیکھو	کیسا	ہوا

پہلے لوگوں کی جھوٹی کہانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: زمین میں چل کر دیکھو، مجرموں کا انجام

عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ وَلَا تَحۡزَنۡ عَلَیۡهِمۡ وَلَا تَكُنۡ فِیۡ ضَیۡقٍ

عَاقِبَةُ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿۶۹﴾ (1)	وَ	لَا تَحۡزَنۡ	عَلَیۡهِمۡ	وَ	لَا تَكُنۡ	فِیۡ ضَیۡقٍ
مجرموں کا انجام	اور	(اے حبیب) تم غم نہ کرو	ان پر	اور	نہ ہو	(دل کی) تنگی میں

کیسا ہوا؟ ○ اور (اے حبیب!) تم ان پر غم نہ کرو اور ان کی سازشوں سے

کفار کا سوال اور انہیں جواب

مِّمَّا یَمۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾ وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا الۡوَعۡدُ اِنۡ

مِّمَّا	یَمۡكُرُوۡنَ ﴿۷۰﴾	وَ	یَقُوۡلُوۡنَ	مَتٰی	هٰذَا الۡوَعۡدُ	اِنۡ
(اس) سے جو	وہ سازشیں کرتے ہیں	اور	(کافر) کہتے ہیں	کب (پورا ہو گا)	یہ وعدہ	اگر

دل تنگ نہ ہو ○ اور کافر کہتے ہیں: یہ وعدہ کب (پورا) ہو گا؟ اگر

كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ عَسٰۤی اَنۡ یَّكُوۡنَ رَدِفَ لَكُمۡ

كُنۡتُمۡ	صٰدِقِیۡنَ ﴿۷۱﴾	قُلۡ	عَسٰۤی	اَنۡ	یَّكُوۡنَ	رَدِفَ	لَكُمۡ
تم ہو	سچے	تم کہو	قریب ہے	کہ	ہو	پیچھے آ لگا ہو	تمہارے

تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: ہو سکتا ہے کہ جس (عذاب) کی تم جلدی مچا رہے ہو

اللہ تعالیٰ کی شان فضل اور لوگوں کی ناشکری

بَعۡضُ الَّذِیۡ تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَاِنَّ رَبَّكَ

بَعۡضُ	الَّذِیۡ	تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ ﴿۷۲﴾	وَ	اِنَّ	رَبَّكَ
(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	تم جلدی مچا رہے ہو	اور	بیشک	تیرا رب

اس کا کچھ حصہ تمہارے پیچھے آ لگا ہو ○ اور بیشک تیرا رب

1 ...... عذابِ الٰہی سے برباد شدہ قوموں کی اجڑی بستیاں لوگوں کے لئے عبرت کے نشان ہیں، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ان قوموں سے عبرت حاصل کرے اور وہاں کے رہنے والوں کے احوال اور ان کے دردناک انجام پر غور کرے اور ان سے عبرت پکڑتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے باز آئے اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری میں مصروف ہو جائے۔

علمِ الٰہی کی شان

لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَ اِنَّ

لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾	وَ	اِنَّ
ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور	لیکن	ان میں اکثر	شکر ادا نہیں کرتے	اور	بیشک

لوگوں پر فضل والا ہے لیکن ان میں اکثر لوگ شکر ادا نہیں کرتے ○ اور بیشک

لوحِ محفوظ کی عظمت

رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

رَبَّكَ(1)	لَيَعْلَمُ(2)	مَا	تُكِنُّ	صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
تیرا رب	ضرور جانتا ہے	جو	چھپاتے ہیں	ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور

تمہارا رب یقیناً جانتا ہے جو ان کے سینے چھپائے ہوئے ہیں اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں ○ اور

قرآن میں بنی اسرائیل کے اختلافی امور کی حقیقت کا بیان

مَا مِنْ غَآئِبَةٍ فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾ اِنَّ

مَا	مِنْ غَآئِبَةٍ	فِي السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِلَّا	فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۷۵﴾	اِنَّ
نہیں	کوئی چھپی ہوئی چیز	آسمان اور زمین میں	مگر	(وہ) ایک بتانے والی کتاب میں (ہے)	بیشک

آسمانوں اور زمین میں جتنے غیب ہیں سب ایک بتانے والی کتاب میں ہیں ○ بیشک

هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَقُصُّ عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اَكْثَرَ الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ

هٰذَا الْقُرْاٰنَ	يَقُصُّ	عَلٰى بَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اَكْثَرَ	الَّذِيْ هُمْ فِيْهِ
یہ قرآن	بیان فرماتا ہے	بنی اسرائیل پر	اکثر	(وہ باتیں) جس میں وہ

یہ قرآن بنی اسرائیل سے اکثر وہ باتیں ذکر فرماتا ہے جس میں

قرآن مومنین کے لیے ہدایت و رحمت ہے

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾ وَ اِنَّهٗ لَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾

يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۷۶﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَهُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۷۷﴾
اختلاف کرتے ہیں	اور	بیشک وہ	ضرور ہدایت	اور	رحمت (ہے)	ایمان والوں کے لیے

وہ اختلاف کرتے ہیں ○ اور بیشک یہ مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ کفار کا رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ پوشیدہ اور اعلانیہ عداوت رکھنا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت میں مکاریاں کرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے، وہ انہیں اس کی سزا دے گا۔

2 ...... اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں ہے، وہ ظاہری و باطنی تمام افعال و احوال سے پوری طرح واقف ہے، لہٰذا سب کو چاہئے کہ وہ اعلانیہ اور پوشیدہ ہر طرح کے گناہوں سے باز آجائیں اور دل میں کسی کے بارے میں بغض، حسد، کینہ اور عداوت وغیرہ نہ رکھیں۔

یہودیوں کی مخالفت پر حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کو تسلی

اِنَّ رَبَّكَ یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ بِحُكْمِهٖ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

اِنَّ	رَبَّكَ	یَقْضِیْ	بَیْنَهُمْ	بِحُكْمِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ
بیشک	تیرا رب	فیصلہ فرمادے گا	ان کے درمیان	اپنے حکم سے	اور	وہی	عزت والا

بیشک تمہارا رب اپنے حکم سے ان کے درمیان فیصلہ فرمادے گا اور وہی عزت والا

ازلی کافر نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے

الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾ اِنَّكَ

الْعَلِیْمُ ﴿۷۸﴾	فَتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	اِنَّكَ	عَلَى الْحَقِّ الْمُبِیْنِ ﴿۷۹﴾	اِنَّكَ
علم والا (ہے)	توتم بھروسہ کرو	اللہ پر	بیشک تم	روشن حق پر (ہو)	بیشک تم

علم والا ہے ○ توتم اللہ پر بھروسہ کرو بیشک تم روشن حق پر ہو ○ بیشک تم

لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰى (1)	وَ	لَا تُسْمِعُ	الصُّمَّ (2)	الدُّعَآءَ	اِذَا	وَلَّوْا
نہیں سنا سکتے	مُردوں (کو)	اور	تم نہیں سنا سکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھریں

مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ تم بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

ازلی گمراہ کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِی الْعُمْیِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ

مُدْبِرِیْنَ ﴿۸۰﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِهٰدِی الْعُمْیِ (3)	عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ	اِنْ
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہیں	تم	اندھوں کو ہدایت دینے والے	ان کی گمراہی سے	نہیں

پھر رہے ہوں ○ اور تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے (نکال کر) ہدایت دینے والے نہیں۔ تم تو

تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾

تُسْمِعُ	اِلَّا	مَنْ	یُّؤْمِنُ (4)	بِاٰیٰتِنَا	فَهُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۸۱﴾
تم سنا سکتے	مگر	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	ہماری آیتوں پر	تو وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)

اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر ایمان لاتے ہیں تو وہ فرمانبردار ہیں ○

1 ...... یہاں مردوں سے کفار مراد ہیں اور ان سے بھی مطلقاً ہر کلام سننے کی نفی مراد نہیں بلکہ وعظ و نصیحت اور کلامِ ہدایت قبول کرنے کیلئے سننے کی نفی مراد ہے اور معنی یہ ہے کہ کافر مردہ دل ہیں کہ نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ 2 ...... یعنی کفار بہروں کی طرح ہیں تو جیسے بہرے کو پکارنا کوئی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح ضدی کافروں کو حق کی دعوت دینا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔ 3 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جسے اللہ تعالٰی نے ہدایت سے اور اس کے دل کو ایمان سے اندھا کر دیا (کہ اس نے قبولِ حق کی استعداد ضائع کر دی) آپ اسے گمراہی سے نکال کر ہدایت نہیں دے سکتے۔ 4 ...... یعنی آپ صرف انہی کو سنا سکتے ہیں جن کے پاس سمجھنے والے دل ←

قربِ قیامت علامت دابۃ الارض نکالے جانے کی خبر

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَیْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً

وَ	اِذَا	وَقَعَ	الْقَوْلُ (1)	عَلَیْهِمْ	اَخْرَجْنَا	لَهُمْ	دَآبَّةً (2)
اور	جب	آپڑے گی	بات	ان پر	(تو) ہم نکالیں گے	ان کے لیے	ایک جانور

اور جب ان پر بات آپڑے گی تو ہم ان کے لیے زمین سے ایک جانور

مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾ ع

مِّنَ الْاَرْضِ	تُكَلِّمُهُمْ	اَنَّ	النَّاسَ	كَانُوْا بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ ﴿۸۲﴾
زمین سے	وہ کلام کرے گا لوگوں سے	(اس لئے) کہ	لوگ	ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے

نکالیں گے جو لوگوں سے کلام کرے گا اس لیے کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہ کرتے تھے ○

بروزِ حشر کفار پر زجر و توبیخ

وَ یَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ

وَ	یَوْمَ	نَحْشُرُ	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	فَوْجًا	مِّمَّنْ
اور	(جس) دن	ہم اٹھائیں گے	ہر امت میں سے	ایک گروہ	(ان میں) سے جو

اور اس دن کو یاد کرو جس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو اٹھائیں گے جو

یُّكَذِّبُ بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ حَتّٰۤى اِذَا

یُّكَذِّبُ	بِاٰیٰتِنَا	فَهُمْ	یُوْزَعُوْنَ ﴿۸۳﴾	حَتّٰۤى	اِذَا
جھٹلاتا ہے	ہماری آیتوں کو	تو وہ	انہیں روکا جائے گا تاکہ بعد والے ان سے آملیں	یہاں تک کہ	جب

ہماری آیتوں کو جھٹلاتا ہے تو ان کے پہلے لوگوں کو روکا جائے گا تاکہ ان کے بعد والے ان سے آملیں ○ یہاں تک کہ

جَآءُوْ قَالَ اَكَذَّبْتُمْ بِاٰیٰتِیْ وَ

جَآءُوْ	قَالَ	اَكَذَّبْتُمْ	بِاٰیٰتِیْ	وَ
(سب) حاضر ہو جائیں گے	(تو اللہ) فرمائے گا	کیا تم نے جھٹلایا تھا	میری آیتوں کو	اور (حالانکہ)

جب سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ فرمائے گا: کیا تم نے میری آیتوں کو جھٹلایا تھا حالانکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں اور جو علمِ الٰہی میں سعادت ایمان سے سرفراز ہونے والے ہیں اور وہ مخلص مسلمان ہیں۔ 1 ......بات سے مراد وہ ہے جس کا کفار سے وعدہ کیا گیا۔ معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہو جائے گی اور عذاب لازم ہو جائے گا۔ 2 ......اس جانور کو "دَابَّةُ الْاَرْض" کہتے ہیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا جان لینا کافی ہے کہ یہ عجیب و غریب شکل کا جانور ہو گا۔ کوہِ صفا سے برآمد ہو کر تمام شہروں میں بہت جلد پھرے گا۔ فصاحت کے ساتھ کلام کرے گا۔ ہر شخص کی پیشانی پر ایک نشان لگائے گا، ایمانداروں کی پیشانی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے عصا سے نورانی خط کھینچے گا اور کافر کی پیشانی پر حضرت سلیمان عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی
(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

رات دن کے منافع قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں

صور پھونکنے کے بعد مخلوق کی گھبراہٹ

لَمْ تُحِيْطُوْا بِهَا عِلْمًا اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَ وَقَعَ

لَمْ تُحِيْطُوْا	بِهَا	عِلْمًا	اَمَّا ذَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	وَقَعَ (1)
تم نے احاطہ نہ کیا	ان کا	علم (سے)	یا کیا	تم کام کرتے تھے	اور	واقع ہو چکی

تمہارا علم ان تک نہ پہنچا تھا یا تم کیا کام کرتے تھے؟ ○ اور ان پر

الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوْا فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾

الْقَوْلُ	عَلَيْهِمْ	بِمَا	ظَلَمُوْا	فَهُمْ	لَا يَنْطِقُوْنَ ﴿٨٥﴾
بات	ان پر	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ظلم کیا	تو وہ	(اب کچھ) نہیں بولتے

ان کے ظلم کے سبب بات واقع ہو چکی تو وہ اب کچھ نہیں بولتے ○

اَلَمْ يَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا الَّيْلَ لِيَسْكُنُوْا فِيْهِ وَ

اَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	الَّيْلَ	لِيَسْكُنُوْا	فِيْهِ	وَ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ ہم	ہم نے بنائی	رات	تاکہ وہ آرام کریں	اس میں	اور

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں آرام کریں اور

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ
دن (کو بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے

دن کو آنکھیں کھولنے والا بنایا بیشک اس میں ان لوگوں کیلئے ضرور نشانیاں ہیں

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَفَزِعَ مَنْ

يُّؤْمِنُوْنَ ﴿٨٦﴾ (2)	وَ	يَوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ	فَفَزِعَ	مَنْ
(جو) ایمان رکھتے ہیں	اور	(جس) دن	پھونکا جائے گا	صور میں	تو گھبرا جائے گا	جو کوئی

جو ایمان رکھتے ہیں ○ اور جس دن صور میں پھونکا جائے گا تو جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انگوٹھی سے سیاہ مہر لگائے گا۔

1 ...... یعنی ان کے شرک کے سبب ان پر عذاب ثابت ہو چکا تو وہ اب کچھ نہیں بولتے کیونکہ اُن کے لئے کوئی حجت اور کوئی گفتگو باقی نہیں ہے۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے کی وجہ سے اُن پر عذاب اس طرح چھا جائے گا کہ وہ کچھ بول نہ سکیں گے۔

2 ...... رات کو آرام اور دن کو کام کاج کے لئے بنانے میں اگرچہ تمام لوگوں کے لئے قدرتِ الٰہی کی نشانیاں ہیں لیکن چونکہ صرف ایمان والے ہی ان نشانیوں سے حقیقی فائدہ حاصل کرتے ہیں اس لئے بطورِ خاص یہاں انہی کا ذکر ہوا۔

فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَكُلٌّ

فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ	فِي الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ(1)	اللّٰهُ	وَ	كُلٌّ
آسمانوں میں	اور	جو کوئی	زمین میں (ہے)	مگر	جسے	چاہے	اللہ	اور	سب

آسمانوں میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب گھبرا جائیں گے مگر وہ جنہیں اللہ چاہے اور سب

اَتَوْهُ دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ

اَتَوْهُ	دٰخِرِيْنَ ﴿٨٧﴾	وَ	تَرَى	الْجِبَالَ
حاضر ہوں گے اس کے حضور	عاجزی کرتے ہوئے	اور	تو دیکھے گا	پہاڑوں (کو)

اس کے حضور عاجزی کرتے حاضر ہوں گے ○ اور تو پہاڑوں کو دیکھے گا

صور پھونکے جانے کے وقت پہاڑوں کا حال

تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ؕ

تَحْسَبُهَا	جَامِدَةً(2)	وَّ	هِيَ	تَمُرُّ	مَرَّ السَّحَابِ
خیال کرے گا انہیں	جمے ہوئے	اور (حالانکہ)	وہ	چل رہے ہوں گے	بادل کی چال

انہیں جمے ہوئے خیال کرے گا حالانکہ وہ بادل کے چلنے کی طرح چل رہے ہوں گے۔

صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَيْءٍ ؕ اِنَّهٗ خَبِيْرٌۢ

صُنْعَ اللّٰهِ	الَّذِيْٓ	اَتْقَنَ	كُلَّ شَيْءٍ	اِنَّهٗ	خَبِيْرٌ
(یہ اس) اللہ کی کاریگری (ہے)	جس نے	مضبوط کیا	ہر چیز (کو)	بیشک وہ	خبردار (ہے)

یہ اس اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط کیا بیشک وہ تمہارے کاموں سے

بِمَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ

نیک اعمال پر بشارت

بِمَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٨٨﴾	مَنْ	جَآءَ بِالْحَسَنَةِ(3)	فَلَهٗ	خَيْرٌ	مِّنْهَا
(اس) سے جو	تم کام کرتے ہو	جو	لائے نیکی	تو اس کے لیے	بہتر (صلہ ہے)	اس سے

خبردار ہے ○ جو نیکی لائے اس کے لیے اس سے بہتر صلہ ہے

(1)...... یعنی جنہیں اللہ تعالیٰ چاہے گا وہ اس گھبراہٹ سے محفوظ رہیں گے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: "وہ لوگ شہداء ہیں، اس لئے کہ وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک زندہ ہیں، انہیں اس وقت گھبراہٹ نہ پہنچے گی۔ (خازن، النمل، تحت الآیۃ: ٨٧، ٣/٤١٢) (2)...... یعنی صور پھونکنے کے وقت پہاڑ اپنی بڑی جسامت کی وجہ سے دیکھنے میں تو اپنی جگہ ثابت اور قائم معلوم ہوں گے اور حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح انتہائی تیز چلتے ہوں گے، یہاں تک کہ وہ پہاڑ زمین پر گر کر اس کے برابر ہو جائیں گے، پھر ریزہ ریزہ ہو کر بکھر جائیں گے۔ (3)...... نیکی سے مراد کلمۂ توحید کی شہادت ہے یا، اس سے مراد عمل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مشرکین کا انجام

وَهُمْ مِّنْ فَزَعٍ يَّوْمَىٕذٍ اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ

مَنْ	وَ	اٰمِنُوْنَ ﴿٨٩﴾	يَّوْمَىٕذٍ	مِّنْ فَزَعٍ (1)	هُمْ	وَ
جو	اور	امن وچین والے (ہوں گے)	اس دن	گھبراہٹ سے	وہ	اور

اور وہ اس دن کی گھبراہٹ سے امن وچین میں ہوں گے ○ اور جو

جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِؕ هَلْ

هَلْ	فِی النَّارِ	وُجُوْهُهُمْ	فَكُبَّتْ	جَآءَ بِالسَّیِّئَةِ (2)
کیا (یعنی نہیں)	آگ میں	ان کے چہرے	تو الٹے کر دیے جائیں گے	لائے گا برائی

برائی لائے گا تو ان کے چہرے آگ میں الٹے کر دیے جائیں گے۔ (اے لوگو!)

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیے گئے چند احکامات

تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾ اِنَّمَاۤ

اِنَّمَاۤ	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٠﴾	مَا	اِلَّا	تُجْزَوْنَ
یہی	تم عمل کرتے تھے	(اسی کا) جو	مگر	تمہیں بدلہ دیا جائے گا

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مجھے تو یہی

اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ الَّذِیْ

الَّذِیْ	رَبَّ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ	اَعْبُدَ	اَنْ	اُمِرْتُ
جس نے	اس شہر (مکہ) کے رب (کی)	میں عبادت کروں	کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے

حکم ہوا ہے کہ میں اس شہر (مکہ) کے رب کی عبادت کروں جس نے

حَرَّمَهَا وَلَهٗ كُلُّ شَیْءٍ٘ وَّاُمِرْتُ اَنْ

اَنْ	اُمِرْتُ	وَّ	كُلُّ شَیْءٍ	لَهٗ	وَ	حَرَّمَهَا
کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے	اور	ہر چیز	اسی کے لیے (ہے)	اور	حرمت والا بنایا اسے

اسے حرمت والا بنایا ہے اور ہر شے اسی کی ملکیت ہے اور مجھے حکم ہوا ہے کہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں اخلاص ہے کہ خدا کے حضور ایمان واخلاص کے ساتھ حاضر ہو گا اس کیلئے بھلائی ہے۔

1 ...... اس سے قیامت کے دن عذاب کے خوف کی وجہ سے ہونے والی گھبراہٹ مراد ہے اور یہ اس گھبراہٹ کے علاوہ ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہوا۔

2 ...... یہاں برائی سے مراد شرک ہے اور آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ جو شرک کے ساتھ آئیں گے وہ اوندھے منہ آگ میں ڈالے جائیں گے اور جہنم کے خازن اُن سے کہیں گے: تمہیں تمہارے شرک اور گناہوں ہی کا بدلہ دیا جائے گا۔ اللہ تعالٰی ہمیں نارِ جہنم سے محفوظ فرمائے۔

اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾ وَ اَنْ اَتْلُوَا الْقُرْاٰنَ

اَكُوْنَ	مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿٩١﴾	وَ	اَنْ	اَتْلُوَا (1)	الْقُرْاٰنَ
میں رہوں	فرمانبرداروں میں سے	اور	یہ کہ	میں تلاوت کروں	قرآن (کی)

فرمانبرداروں میں سے رہوں ○ اور یہ کہ میں قرآن کی تلاوت کروں

فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَ

فَمَنِ	اهْتَدٰى	فَاِنَّمَا	يَهْتَدِىْ	لِنَفْسِهٖ	وَ
توجس نے	ہدایت پائی	توصرف	وہ ہدایت پاتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور

توجس نے ہدایت پائی تو اس نے اپنی ذات کیلئے ہی ہدایت پائی اور

مَنْ ضَلَّ فَقُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾ وَ قُلِ

مَنْ	ضَلَّ	فَقُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ ﴿٩٢﴾	وَ	قُلِ
جو	گمراہ ہوا	توتم کہہ دو	میں توصرف	ڈرانے والوں میں سے (ہوں)	اور	تم کہو

جوگمراہ ہو توتم فرمادو کہ میں توصرف ڈرانے والوں میں سے ہوں ○ اور تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ سَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	سَيُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ (2)	فَتَعْرِفُوْنَهَا
سب خوبیاں	اللہ کے لیے (ہیں)	عنقریب وہ دکھائے گا تمہیں	اپنی نشانیاں	توتم پہچان لوگے انہیں

سب خوبیاں اللہ کے لیے ہیں، عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھائے گا تو تم انہیں پہچان لوگے

وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾

وَ	مَا	رَبُّكَ	بِغَافِلٍ	عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿٩٣﴾
اور	نہیں	(اے حبیب) تمہارا رب	غافل	(اس) سے جو	(اے لوگو) تم عمل کرتے ہو

اور (اے حبیب!) تمہارا رب، (اے لوگو!) تمہارے اعمال سے غافل نہیں ہے ○

1...... تلاوتِ قرآن حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روز مرہ کے معمولات میں شامل تھی، سیرت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سونے سے پہلے قرآن مجید کی کچھ سورتیں ضرور تلاوت فرماتے، اسی طرح رات میں جب عبادت کے لئے بیدار ہوتے تو بھی تلاوتِ قرآن فرماتے اور رمضان شریف میں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ قرآنِ مجید کا دور فرمایا کرتے تھے۔ 2...... ان نشانیوں سے مراد چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ معجزات اور وہ سزائیں ہیں جو کفار پر دنیا میں آئیں جیسا کہ بدر میں کفار کا قتل ہونا، قید ہونا اور فرشتوں کا انہیں مارنا۔

آیات:88

سُوْرَةُ الْقَصَصِ مَكِّيَّةٌ

رکوع:09

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ قرآن

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿٢﴾ نَتْلُوْا عَلَیْكَ

طٰسٓمّٓ ﴿١﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ﴿٢﴾ (1)	نَتْلُوْا	عَلَیْكَ
طٰسٓمّٓ	یہ	روشن کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں	تم پر (تمہارے سامنے)

طٰسٓمّٓ ○ یہ روشن کتاب کی آیتیں ہیں ○ ہم تمہارے سامنے حق کے ساتھ

فرعون متکبر، ظالم اور فسادی تھا

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ

مِنْ نَّبَاِ مُوْسٰى وَ فِرْعَوْنَ	بِالْحَقِّ	لِقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿٣﴾	اِنَّ
موسیٰ اور فرعون کی کچھ خبر	حق کے ساتھ	(ان) لوگوں کے لیے	(جو) ایمان رکھتے ہیں	بیشک

موسیٰ اور فرعون کی خبر پڑھتے ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں ○ بیشک

فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ وَ جَعَلَ اَهْلَهَا شِیَعًا

فِرْعَوْنَ	عَلَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	جَعَلَ	اَهْلَهَا	شِیَعًا (2)
فرعون	اس نے غلبہ پایا، تکبر کیا	زمین میں	اور	بنادیا	اس کے باشندوں (کو)	مختلف گروہ

فرعون نے زمین میں تکبر کیا تھا اور اس کے لوگوں کے مختلف گروہ بنادیئے تھے

1 ...... لوحِ محفوظ اور قرآنِ کریم دونوں کو کتابِ مبین کہا جاتا ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ لوح محفوظ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ کے خاص مقبول بندوں پر ہی ظاہر ہے جبکہ قرآنِ کریم ہر مومن کے لئے ظاہر ہے اگرچہ اس کے اسرار ورموز کی معرفت بھی خاص بندوں کے ساتھ خاص ہے۔

2 ...... فرعون نے اہلِ مصر کے مختلف گروہ بنادیئے اوران میں عداوت ڈال دی تاکہ وہ کسی ایک بات پر جمع نہ ہوسکیں اور اس کی حکمرانی قائم رہے۔ دیکھا جائے تو یہی طریقہ اب بھی دنیا میں رائج ہے کہ حکمران لوگوں کو مختلف مسائل میں الجھائے رکھتے ہیں تاکہ وہ ان سے نہ نکل پائیں اوران کی حکمرانی قائم رہے۔

يَسْتَضْعِفُ طَآىِٕفَةً مِّنْهُمْ يُذَبِّحُ اَبْنَآءَهُمْ وَ

يَسْتَضْعِفُ	طَآىِٕفَةً	مِّنْهُمْ	يُذَبِّحُ	اَبْنَآءَهُمْ[1]	وَ
کمزور کر رکھا تھا	ایک گروہ (بنی اسرائیل کو)	ان میں سے	وہ ذبح کرتا	ان کے بیٹوں (کو)	اور

ان میں ایک گروہ (بنی اسرائیل) کو کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کرتا اور

يَسْتَحْيٖ نِسَآءَهُمْ ؕ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴ وَ

يَسْتَحْيٖ	نِسَآءَهُمْ	اِنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۝۴	وَ
زندہ رکھتا تھا	ان کی عورتوں، بچیوں (کو)	بیشک وہ	تھا	فساد کرنے والوں میں سے	اور

ان کی عورتوں کو زندہ رکھتا تھا، بیشک وہ فسادیوں میں سے تھا ۝ اور

نُرِيْدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا فِي الْاَرْضِ وَ

نُرِيْدُ	اَنْ	نَّمُنَّ	عَلَى الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ
ہم چاہتے تھے	کہ	احسان کریں	ان لوگوں پر جنہیں	کمزور بنایا گیا تھا	زمین میں	اور

ہم چاہتے تھے کہ ان لوگوں پر احسان فرمائیں جنہیں زمین میں کمزور بنایا گیا تھا اور

نَجْعَلَهُمْ اَىِٕمَّةً وَّ نَجْعَلَهُمُ الْوٰرِثِيْنَ ۝۵ۙ وَ نُمَكِّنَ لَهُمْ

نَجْعَلَهُمْ	اَىِٕمَّةً	وَّ	نَجْعَلَهُمُ	الْوٰرِثِيْنَ ۝۵[2]	وَ	نُمَكِّنَ	لَهُمْ
ہم بنائیں انہیں	پیشوا	اور	بنائیں انہیں	(ملک ومال کے) وارث	اور	ہم اقتدار دیں	ان کو

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں (ملک ومال کا) وارث بنائیں ۝ اور انہیں زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ نُرِيَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا

فِي الْاَرْضِ	وَ	نُرِيَ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامٰنَ	وَ	جُنُوْدَهُمَا
زمین میں	اور	دکھادیں	فرعون	اور	ہامان	اور	ان دونوں کے لشکروں (کو)

اقتدار دیں اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں کو وہی دکھادیں

بنی اسرائیل کو پیشوائی اور اقتدار دیے جانے کا ارادہ الٰہی

1 ...... کاہنوں نے فرعون سے یہ کہہ دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کے زوال کا باعث ہوگا، اس لئے وہ بیٹوں کو ذبح کر دیتا اور بیٹیوں کو چھوڑ دیتا تھا۔ یہ اس کی انتہائی حماقت تھی کیونکہ اگر وہ اپنے خیال میں کاہنوں کو سچا سمجھتا تھا تو یہ بات ہونی ہی تھی، لڑکوں کو قتل کر دینے سے کوئی نتیجہ نہ ملتا اور اگر وہ انہیں سچا نہیں جانتا تھا تو یہ اس کے نزدیک ایک لغو بات تھی اور لغو بات کا لحاظ کر کے انسانوں کا قتل کرنا کسی طرح درست نہ تھا۔ 2 ...... یہاں وراثت سے مراد شرعی میراث نہیں کیونکہ مومن کافر کا وارث نہیں ہوتا بلکہ اس کے وسیع مفہوم میں سے ایک معنٰی "موت کے بعد اس کی سلطنت کا وارث ہونا" مراد ہے۔

حفاظتِ موسیٰ کے لئے خدائی انتظام

مِنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ وَ اَوْحَيْنَآ

مِنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝٦ (1)	وَ	اَوْحَيْنَآ
ان (بنی اسرائیل) کی طرف سے	جس کا	وہ ڈر رکھتے تھے	اور	ہم نے الہام کیا

جس کا انہیں ان کی طرف سے خطرہ تھا ۝ اور ہم نے موسیٰ کی ماں کو

اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى اَنْ اَرْضِعِيْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ

اِلٰۤى اُمِّ مُوْسٰۤى (2)	اَنْ	اَرْضِعِيْهِ	فَاِذَا	خِفْتِ	عَلَيْهِ	فَاَلْقِيْهِ
موسیٰ کی ماں کی طرف	کہ	تو دودھ پلا اسے	پھر جب	تجھے خوف ہو	اس پر	تو توڈال دے اسے

الہام فرمایا کہ اسے دودھ پلا پھر جب تجھے اس پر خوف ہو تو اسے دریا میں

فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ

فِى الْيَمِّ	وَ	لَا تَخَافِىْ	وَ	لَا تَحْزَنِىْ	اِنَّا	رَآدُّوْهُ	اِلَيْكِ
دریا میں	اور	خوف نہ کر	اور	غم نہ کر	بیشک ہم	پھیر لائیں گے اسے	تیری طرف

ڈال دے اور خوف نہ کر اور غم نہ کر، بیشک ہم اسے تیری طرف پھیر لائیں گے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شاہی محل آمد اور تقدیرِ الٰہی

وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧ فَالْتَقَطَهٗۤ اٰلُ فِرْعَوْنَ

وَ	جَاعِلُوْهُ	مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝٧	فَالْتَقَطَهٗ	اٰلُ فِرْعَوْنَ
اور	بنانے والے ہیں اسے	رسولوں میں سے	تو اٹھالیا اسے	فرعون کے گھر والوں (نے)

اور اسے رسولوں میں سے بنائیں گے ۝ تو اسے فرعون کے گھر والوں نے اٹھالیا

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ اِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَ

لِيَكُوْنَ (3)	لَهُمْ	عَدُوًّا	وَّ	حَزَنًا	اِنَّ	فِرْعَوْنَ	وَ	هَامٰنَ	وَ
تاکہ وہ ہو	ان کے لئے	دشمن	اور	غم	بیشک	فرعون	اور	ہامان	اور

تاکہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم بنے، بیشک فرعون اور ہامان اور

(1)...... فرعون، ہامان اور ان کے لشکروں کو بنی اسرائیل کے ایک فرزند سے اپنی سلطنت کے زوال اور ہلاکت کا خطرہ تھا جس سے بچنے کی وہ بھرپور کوشش کر رہے تھے۔ (2)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کا نام یوحانذ ہے اور آپ لاوی بن یعقوب کی نسل سے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں خواب یا فرشتے کے ذریعے یا ان کے دل میں یہ بات ڈال کر الہام فرمایا۔ (3)...... یہاں اس لفظ میں مذکور "لام" کو "لامِ عاقبت" کہتے ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ فرعون کے گھر والوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اٹھالیا اور اِس اٹھانے کا انجام و نتیجہ یہ نکلنا تھا کہ وہ ان کیلئے دشمن اور غم کا باعث بنے گا۔

فرعون سے اس کی بیوی کا کلام

جُنُوْدَهُمَا كَانُوْا خٰطِــِٕیْنَ ﴿۸﴾ وَ قَالَتِ امْرَاَتُ فِرْعَوْنَ

اِمْرَاَتُ فِرْعَوْنَ (1)	قَالَتِ	وَ	خٰطِــِٕیْنَ ﴿۸﴾	كَانُوْا	جُنُوْدَهُمَا
فرعون کی بیوی (نے)	کہا	اور	خطا کرنے والے	وہ تھے	ان دونوں کے لشکر

ان کے لشکر خطاکار تھے ○ اور فرعون کی بیوی نے کہا:

قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ ؕ لَا تَقْتُلُوْهُ ۖۗ عَسٰۤى اَنْ

اَنْ	عَسٰۤى	لَا تَقْتُلُوْهُ	قُرَّتُ عَیْنٍ لِّیْ وَ لَكَ
کہ	قریب ہے	تم قتل نہ کرو اسے	(یہ بچہ) میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک (ہے)

یہ بچہ میری اور تیری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، اسے قتل نہ کرو شاید

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کی بے قراری اور انعامِ الٰہی

یَّنْفَعَنَاۤ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ

وَ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۹﴾	هُمْ	وَّ	وَلَدًا	نَتَّخِذَهٗ	اَوْ	یَّنْفَعَنَاۤ
اور	خبر نہیں رکھتے تھے	وہ	اور	بیٹا	ہم بنالیں اسے	یا	وہ نفع دے ہمیں

یہ ہمیں نفع دے یا ہم اسے بیٹا بنالیں اور وہ بے خبر تھے ○ اور

اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ

كَادَتْ	اِنْ	فٰرِغًا	فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى	اَصْبَحَ
قریب تھا	بیشک	(صبر سے) خالی	موسیٰ کی ماں کا دل	صبح کے وقت ہوگیا

صبح کے وقت موسیٰ کی ماں کا دل بے قرار ہوگیا، بیشک قریب تھا کہ

لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا

عَلٰى قَلْبِهَا	رَّبَطْنَا	اَنْ	لَوْ لَاۤ	بِهٖ	لَتُبْدِیْ
اس کے دل پر	ہم ڈھارس بندھاتے	یہ کہ	اگر نہ ہوتا	اس کو	(کہ) ضرور وہ ظاہر کردیتی

وہ اسے ظاہر کردیتی اگر ہم اس کے دل کو مضبوط نہ کرتے

(1)...... فرعون کی بیوی آسیہ بہت نیک خاتون تھیں، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے تھیں، غریبوں اور مسکینوں پر رحم وکرم کرتی تھیں۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لانے کی وجہ سے فرعون نے آپ پر بہت ظلم کیا، چار میخوں سے آپ کے ہاتھ پاؤں بندھوا کر سینے پر بھاری چکی رکھوا دی اور اسی حال میں انہیں سخت دھوپ میں ڈلوا دیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے جنت میں گھر بنانے اور فرعون کے مظالم سے نجات کی دعا کی جو قبول ہوئی اور اسی حال میں اللہ تعالیٰ نے ان کی روح قبض فرمالی۔

والدہ کی بیٹی کو تاکید

لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾ وَ قَالَتْ لِاُخْتِهٖ قُصِّیْهِ

لِتَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	قَالَتْ	لِاُخْتِهٖ	قُصِّیْهِ
تاکہ وہ رہے	یقین رکھنے والوں میں سے	اور	اس نے کہا	اس کی بہن سے	تو پیچھے چلی جا اس کے

کہ وہ (ہمارے وعدے پر) یقین رکھنے والوں میں سے رہے ○ اور اس کی ماں نے اس کی بہن سے کہا: اس کے پیچھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بہن کا فرعونیوں کو مشورہ

فَبَصُرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ

فَبَصُرَتْ	بِهٖ	عَنْ جُنُبٍ	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ
تو وہ دیکھتی رہی	اس کو	دور سے	اور	وہ (فرعونی)	خبر نہ رکھتے تھے	اور

چلی جا تو وہ بہن اسے دور سے دیکھتی رہی اور ان (فرعونیوں) کو خبر نہ تھی ○ اور

حَرَّمْنَا عَلَیْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ

حَرَّمْنَا	عَلَیْهِ	الْمَرَاضِعَ (1)	مِنْ قَبْلُ	فَقَالَتْ	هَلْ
ہم نے حرام کردی تھیں	اس (موسیٰ) پر	دائیاں	پہلے (ہی) سے	تو (موسیٰ کی بہن نے) کہا	کیا

ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کردی تھیں تو موسیٰ کی بہن نے کہا: کیا

اَدُلُّكُمْ عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ یَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ

اَدُلُّكُمْ	عَلٰۤى اَهْلِ بَیْتٍ	یَّكْفُلُوْنَهٗ	لَكُمْ	وَ
میں رہنمائی کروں تمہاری	(ایسے) گھر والوں پر	(جو) ذمہ داری لے لیں اس (بچہ) کی	تمہارے لئے	اور

میں تمہیں ایسے گھر والے بتادوں جو تمہارے اس بچہ کی ذمہ داری لے لیں اور

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی والدہ کے پاس واپسی اور اس کی حکمتیں

هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰۤى اُمِّهٖ كَیْ

هُمْ	لَهٗ	نٰصِحُوْنَ ﴿۱۲﴾	فَرَدَدْنٰهُ	اِلٰۤى اُمِّهٖ	كَیْ
وہ	اس کی	خیر خواہی کرنے والے (بھی ہوں)	تو ہم نے لوٹا دیا اسے	اس کی ماں کی طرف	تاکہ

وہ اس کے خیر خواہ بھی ہوں؟ ○ تو ہم نے اسے اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پہلے ہی منع کر دیا تھا کہ وہ اپنی والدہ کے علاوہ کسی اور کا دودھ نوش نہ فرمائیں۔ چنانچہ جس قدر دائیاں حاضر کی گئیں ان میں کسی کا دودھ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے نہ پیا، پھر آپ کی ہمشیرہ کے مشورے پر والدہ کو بلایا گیا تو ان کا دودھ نوش فرمالیا۔ فرعون نے بچہ انہیں دیا اور دودھ پلانے کی ذمہ داری لگا کر اپنے گھر لے جانے کی اجازت دی، چنانچہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے مکان پر لے آئیں اور وعدۂ الٰہی پورا ہوتے دیکھ کر انہیں اطمینانِ کامل ہو گیا۔

ع ۱۳

تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ

تَقَرَّ	عَيْنُهَا	وَ	لَا تَحْزَنَ	وَ	لِتَعْلَمَ	اَنَّ
ٹھنڈی ہو	اس (ماں) کی آنکھ	اور	وہ غم نہ کھائے	اور	تاکہ جان لے	کہ

ماں کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور وہ غم نہ کھائے اور جان لے کہ

وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳ وَلَمَّا بَلَغَ

وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ۝۱۳	وَ	لَمَّا	بَلَغَ
اللّٰہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	جب	(موسیٰ) پہنچا

اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ۝ اور جب موسیٰ

جوانی میں حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہی

اَشُدَّهٗ وَاسْتَوٰٓى اٰتَيْنٰهُ حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَ

اَشُدَّهٗ	وَ	اسْتَوٰٓى	اٰتَيْنٰهُ	حُكْمًا (1)	وَّ	عِلْمًا (2)	وَ
اپنی جوانی (کو)	اور	(عمر میں) بھرپور ہو گیا	(تو) ہم نے عطا کی اسے	حکمت	اور	علم	اور

اپنی جوانی کو پہنچے اور بھرپور ہو گئے تو ہم نے اسے حکمت اور علم عطا فرمایا اور

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور قبطی کے قتل کا واقعہ

كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴ وَدَخَلَ الْمَدِيْنَةَ

كَذٰلِكَ	نَجْزِى	الْمُحْسِنِيْنَ ۝۱۴	وَ	دَخَلَ	الْمَدِيْنَةَ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	اور	(موسیٰ) داخل ہوا	شہر (میں)

ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ۝ اور (ایک دن موسیٰ) شہر والوں کی (دوپہر کی)

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ مِّنْ اَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيْهَا رَجُلَيْنِ

عَلٰى حِيْنِ غَفْلَةٍ (3)	مِّنْ اَهْلِهَا	فَوَجَدَ	فِيْهَا	رَجُلَيْنِ
بے خبری (یعنی نیند) کے وقت پر	اس (شہر) کے باشندوں کی	تو اس نے پایا	اس میں	دو مردوں (کو)

نیند کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو اس میں دو مردوں کو

1 ...... یہاں حکم سے مراد نبوت نہیں کیونکہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو نبوت مدین سے مصر آتے ہوئے راستہ میں عطا ہوئی تھی۔ 2 ...... یہاں علم سے مراد علمِ لدنی ہے جو استاد کے واسطے کے بغیر عطا ہوا تھا اور یہ علم آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو نبوت عطا کئے جانے سے پہلے دیا گیا تھا۔ 3 ...... شہر میں پوشیدہ طور پر داخل ہونے کا سبب یہ تھا کہ حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے حق کا بیان اور فرعون اور فرعونیوں کی گمراہی کا رد اور فرعونیوں کے دین کی ممانعت شروع کر دی تھی۔ بنی اسرائیل آپ کی بات سنتے اور پیروی کرتے تھے۔ جب اس بات کا چرچا ہوا تو فرعونیوں نے آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تلاش شروع کر دی، اس

[illegible]

يَقْتَتِلٰنِ ۫ هٰذَا مِنْ شِيْعَتِهٖ وَ هٰذَا مِنْ عَدُوِّهٖ ۚ

يَقْتَتِلٰنِ	هٰذَا	مِنْ شِيْعَتِهٖ	وَ	هٰذَا	مِنْ عَدُوِّهٖ
لڑتے ہوئے	یہ	اس (موسیٰ) کے گروہ سے	اور	یہ	اس کے دشمنوں میں سے (تھا)

لڑتے ہوئے پایا۔ ایک موسیٰ کے گروہ سے تھا اور دوسرا اس کے دشمنوں میں سے تھا

فَاسْتَغَاثَهُ الَّذِيْ مِنْ شِيْعَتِهٖ عَلَى الَّذِيْ

فَاسْتَغَاثَهُ	الَّذِيْ	مِنْ شِيْعَتِهٖ	عَلَى	الَّذِيْ
تو اس نے مدد مانگی اس سے	جو	اس کے گروہ میں سے (تھا)	(اس) کے خلاف	جو

تو وہ جو موسیٰ کے گروہ میں سے تھا اس نے موسیٰ سے اس کے خلاف مدد مانگی جو

مِنْ عَدُوِّهٖ ۙ فَوَكَزَهٗ مُوْسٰى فَقَضٰى عَلَيْهِ ۫ قَالَ

مِنْ عَدُوِّهٖ	فَوَكَزَهٗ	مُوْسٰى	فَقَضٰى عَلَيْهِ	قَالَ
اس کے دشمنوں میں سے (تھا)	تو گھونسا مارا اس کو	موسیٰ (نے)	تو اس کا کام تمام کر دیا	(پھر) فرمایا

اس کے دشمنوں سے تھا تو موسیٰ نے اس کے گھونسا مارا تو اس کا کام تمام کر دیا۔ (پھر) فرمایا:

هٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ قَالَ

هٰذَا (1)	مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ	اِنَّهٗ	عَدُوٌّ	مُّضِلٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾	قَالَ
یہ	شیطان کے کام سے (ہے)	بیشک وہ	دشمن (ہے)	کھلا گمراہ کرنے والا	(موسیٰ نے) عرض کی

یہ شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ بیشک وہ کھلا گمراہ کرنے والا دشمن ہے ○ موسیٰ نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

رَبِّ	اِنِّيْ	ظَلَمْتُ (2)	نَفْسِيْ	فَاغْفِرْ	لِيْ
اے میرے رب	بیشک میں	میں نے زیادتی کی	اپنی جان (پر)	تو تو بخش دے	مجھے

اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو تو مجھے بخش دے

حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں عاجزی و انکساری

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) لئے آپ کسی بستی میں داخل ہوتے تو ایسے وقت داخل ہوتے جب وہاں کے لوگ غفلت میں ہوں۔

1 ...... یہ اشارہ قبطی کے اسرائیلی پر ظلم کی طرف ہے یعنی قبطی کا اسرائیلی پر ظلم کرنا جو اس کی ہلاکت کا باعث ہوا، یہ کام شیطان کی طرف سے ہوا ہے۔ یا، یہ اشارہ اس قتل کی طرف ہے جو حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے بلا ارادہ ہوا، یعنی قبطی کو قتل کرنے کا کام (بظاہر) شیطان کی طرف سے ہوا۔ 2 ...... انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام معصوم ہیں، ان سے گناہ نہیں ہوتے اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا قبطی کو مارنا در اصل ظلم دور کرنا اور مظلوم کی امداد کرنا تھا اور یہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اسرائیلی کا قبطی سے پھر جھگڑا اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تنبیہ

اسرائیلی کی حماقت سے افشائے راز

فَغَفَرَ لَهٗ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾ قَالَ

قَالَ	الرَّحِیْمُ ﴿۱۶﴾	الْغَفُوْرُ	هُوَ	اِنَّهٗ	لَهٗ	فَغَفَرَ
(موسیٰ نے) عرض کی	مہربان (ہے)	بخشنے والا	وہی	بیشک وہ	اس کو	تو (اللہ نے) بخش دیا

تو اللہ نے اسے بخش دیا بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ عرض کی:

رَبِّ بِمَاۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ فَلَنْ اَكُوْنَ ظَهِیْرًا

ظَهِیْرًا	فَلَنْ اَكُوْنَ	عَلَیَّ	اَنْعَمْتَ	بِمَاۤ	رَبِّ
مددگار	تو میں ہرگز نہ ہوں گا	مجھ پر	تو نے احسان کیا	(اس کی) قسم جو	اے میرے رب

اے میرے رب! تو نے میرے اوپر جو احسان کیا ہے اس کی قسم کہ اب ہرگز میں

لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ فَاَصْبَحَ فِی الْمَدِیْنَةِ خَآىٕفًا یَّتَرَقَّبُ

یَّتَرَقَّبُ	خَآىٕفًا	فِی الْمَدِیْنَةِ	فَاَصْبَحَ	لِّلْمُجْرِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ (1)
انتظار کرتے ہوئے	ڈرتے ہوئے	شہر میں	پھر (موسیٰ نے) صبح کی	مجرموں کا

مجرموں کا مددگار نہ ہوں گا ○ پھر موسیٰ نے شہر میں ڈرتے ہوئے، انتظار میں صبح کی

فَاِذَا الَّذِی اسْتَنْصَرَهٗ بِالْاَمْسِ یَسْتَصْرِخُهٗ ؕ

یَسْتَصْرِخُهٗ	بِالْاَمْسِ	اسْتَنْصَرَهٗ	الَّذِی	فَاِذَا
وہ فریاد کر رہا ہے اس سے	کل	مدد مانگی تھی اس سے	وہ جس نے	تو اچانک (دیکھا کہ)

تو اچانک دیکھا کہ وہ جس نے کل ان سے مدد مانگی تھی فریاد کر رہا ہے

قَالَ لَهٗ مُوْسٰۤى اِنَّكَ لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ فَلَمَّاۤ اَنْ اَرَادَ

اَرَادَ	اَنْ	فَلَمَّاۤ	لَغَوِیٌّ مُّبِیْنٌ ﴿۱۸﴾ (2)	اِنَّكَ	مُوْسٰى	لَهٗ	قَالَ
(موسیٰ نے) چاہا	کہ	تو جب	ضرور کھلا گمراہ (ہے)	بیشک تو	موسیٰ (نے)	اس سے	فرمایا

تو موسیٰ نے اس سے فرمایا بیشک تو ضرور کھلا گمراہ ہے ○ تو جب موسیٰ نے چاہا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی دین میں بھی گناہ نہیں، پھر بھی اپنی طرف تقصیر کی نسبت کرنا اور عاجزی وانکساری کرتے ہوئے استغفار چاہنا، اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں کا دستور ہے۔

1 ...... مجرموں کا مددگار نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب میں فرعون کے ساتھ نہ رہوں گا کیونکہ کسی کے ساتھ رہنا لوگوں کی نظر میں اس کی تائید کی صورت ہی سمجھی جاتی ہے۔ 2 ...... کھلے گمراہ سے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مراد یہ تھی کہ تو روز لوگوں سے لڑتا ہے، اپنے آپ کو بھی مصیبت و پریشانی میں ڈالتا ہے اور اپنے مددگاروں کو بھی، تو کیوں ایسے مواقع سے نہیں بچتا اور کیوں احتیاط نہیں کرتا؟

اَنْ يَّبْطِشَ بِالَّذِيْ هُوَ عَدُوٌّ لَّهُمَا ۙ قَالَ يٰمُوْسٰۤى

اَنْ	يَّبْطِشَ (1)	بِالَّذِيْ	هُوَ	عَدُوٌّ	لَّهُمَا	قَالَ	يٰمُوْسٰۤى
کہ	وہ پکڑ لیں	(اس قبطی) کو جو	وہ	دشمن (تھا)	ان دونوں کا	(تو) اس نے کہا	اے موسیٰ

کہ اس (قبطی) کو پکڑ لیں جو ان دونوں کا دشمن تھا تو وہ بولا: اے موسیٰ!

اَتُرِيْدُ اَنْ تَقْتُلَنِيْ كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًۢا بِالْاَمْسِ ۖ اِنْ

اَتُرِيْدُ	اَنْ	تَقْتُلَنِيْ	كَمَا	قَتَلْتَ	نَفْسًا	بِالْاَمْسِ	اِنْ
کیا تم چاہتے ہو	کہ	قتل کردو مجھے	جیسے	تم نے قتل کر دیا	ایک جان (کو)	کل	نہیں

کیا تم مجھے ویسا ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسا تم نے کل ایک شخص کو قتل کر دیا تم تو

تُرِيْدُ اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ جَبَّارًا فِي الْاَرْضِ وَمَا تُرِيْدُ

تُرِيْدُ	اِلَّاۤ	اَنْ	تَكُوْنَ	جَبَّارًا	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا تُرِيْدُ
تم چاہتے	مگر	یہ کہ	بن جاؤ	زبردستی کرنے والے	زمین میں	اور	تم نہیں چاہتے

یہی چاہتے ہو کہ زمین میں زبردستی کرنے والے بن جاؤ اور تم اصلاح کرنے والوں میں سے

اَنْ تَكُوْنَ مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾ وَجَآءَ رَجُلٌ مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ

اَنْ	تَكُوْنَ	مِنَ الْمُصْلِحِيْنَ ﴿١٩﴾	وَ	جَآءَ	رَجُلٌ	مِّنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ
کہ	ہو جاؤ	اصلاح کرنے والوں میں سے	اور	آیا	ایک شخص	شہر کے آخری کنارے سے

نہیں ہونا چاہتے ○ اور شہر کے پرلے کنارے سے ایک (مومن) شخص

مردِ مومن کی طرف سے فرعونیوں کے مشورے کی خبر

يَّسْعٰى ۫ قَالَ يٰمُوْسٰۤى اِنَّ الْمَلَاَ يَاْتَمِرُوْنَ بِكَ

يَّسْعٰى	قَالَ	يٰمُوْسٰۤى	اِنَّ	الْمَلَاَ	يَاْتَمِرُوْنَ	بِكَ
دوڑتا ہوا	اس نے کہا	اے موسیٰ	بیشک	درباروالے	مشورہ کررہے ہیں	آپ کے بارے میں

دوڑتا ہوا آیا، کہا: اے موسیٰ! بیشک درباروالے آپ کے بارے میں مشورہ کررہے ہیں

(1)......جب حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے اپنے اور اسرائیلی کے مشترکہ دشمن کو پکڑنا چاہا تو اسرائیلی مرد غلطی سے یہ سمجھا کہ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام خفا ہو کر مجھے پکڑنا چاہتے ہیں، یہ سمجھ کر وہ بولا: اے موسیٰ! عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، کیا تم مجھے ویسے ہی قتل کرنا چاہتے ہو جیسے کل تم نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا، تم تو سرزمینِ مصر میں زبردستی کرنے والا بننا چاہتے ہو، اصلاح کرنے والا نہیں۔ فرعونی نے فرعون کو اطلاع دی کہ کل کے مقتول کے قاتل حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں۔ فرعون نے آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے قتل کا حکم دیا اور لوگ آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی تلاش میں نکل گئے۔

لِيَقْتُلُوْكَ فَاخْرُجْ اِنِّيْ لَكَ مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾

لِيَقْتُلُوْكَ	فَاخْرُجْ	اِنِّيْ	لَكَ	مِنَ النّٰصِحِيْنَ ﴿٢٠﴾
کہ وہ قتل کردیں آپ کو	تو آپ نکل جائیں	بیشک میں	آپ کے	خیر خواہوں میں سے (ہوں)

کہ آپ کو قتل کردیں تو آپ نکل جائیں۔ بیشک میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں ۝

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب مدین ہجرت

فَخَرَجَ مِنْهَا خَآئِفًا يَّتَرَقَّبُ ۫ قَالَ رَبِّ

فَخَرَجَ (1)	مِنْهَا	خَآئِفًا	يَّتَرَقَّبُ	قَالَ	رَبِّ
پھر (موسیٰ) نکلا	اس (شہر) سے	ڈرتے ہوئے	انتظار کرتے ہوئے	اس نے عرض کی	اے میرے رب

پھر موسیٰ شہر سے ڈرتے ہوئے انتظار کرتے ہوئے نکلے۔ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب!

نَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾ ع وَلَمَّا تَوَجَّهَ تِلْقَآءَ مَدْيَنَ قَالَ

ع ٨/٥ ٢

نَجِّنِيْ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٢١﴾	وَ	لَمَّا	تَوَجَّهَ	تِلْقَآءَ مَدْيَنَ	قَالَ
نجات دیدے مجھے	ظالم لوگوں سے	اور	جب	وہ متوجہ ہوا	مدین کی طرف	(تو) کہا

مجھے ظالموں سے نجات دیدے ۝ اور جب وہ مدین کی طرف متوجہ ہوئے تو کہا:

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مدین آمد اور بکریوں کو پانی پلانا

عَسٰى رَبِّيْۤ اَنْ يَّهْدِيَنِيْ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ

عَسٰى	رَبِّيْۤ	اَنْ	يَّهْدِيَنِيْ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ﴿٢٢﴾	وَ	لَمَّا	وَرَدَ
قریب ہے	میرا رب	کہ	وہ بتائے گا مجھے	سیدھا راستہ	اور	جب	وہ آیا

عنقریب میرا رب مجھے سیدھا راستہ بتائے گا ۝ اور جب وہ

مَآءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُوْنَ ۬

مَآءَ مَدْيَنَ	وَجَدَ	عَلَيْهِ	اُمَّةً	مِّنَ النَّاسِ	يَسْقُوْنَ
مدین کے پانی (پر)	(تو) پایا	اس پر	ایک گروہ	لوگوں میں سے	وہ (جانوروں کو) پانی پلارہے ہیں

مدین کے پانی پر تشریف لائے تو وہاں لوگوں کے ایک گروہ کو دیکھا کہ اپنے جانوروں کو پانی پلارہے ہیں

1 ...... صورتحال کا علم ہونے پر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس شہر سے ہجرت کرنے کا ارادہ کرلیا اور یہاں سے مدین کی طرف رختِ سفر باندھا کیونکہ مدین ایسا علاقہ تھا جو فرعون کی مملکت سے باہر تھا اور اس کے علاوہ آباد بھی تھا اور قریب بھی تھا، اسی شہر میں حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رہتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خطرناک جگہ سے نکل جانا اور جان بچانے کی تدبیر کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ اسباب پر عمل کرنا اور تدبیر اختیار کرنا خلافِ توکل نہیں۔

وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ج

وَ	وَجَدَ	مِنْ دُوْنِهِمُ	امْرَاَتَیْنِ (1)	تَذُوْدٰنِ
اور	اس نے پائیں	ان کے دوسری طرف	دو عورتیں	(جو اپنے جانور) روک رہی ہیں

اور ان کے دوسری طرف دو عورتوں کو دیکھا جو اپنے جانوروں کو روک رہی ہیں۔

قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ط قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰى

قَالَ	مَا خَطْبُكُمَا	قَالَتَا	لَا نَسْقِیْ	حَتّٰى
(موسیٰ نے) فرمایا	تم دونوں کا کیا حال ہے	وہ دونوں بولیں	ہم پانی نہیں پلاتیں	یہاں تک کہ

موسیٰ نے فرمایا: تم دونوں کا کیا حال ہے؟ وہ بولیں: ہم پانی نہیں پلاتیں جب تک

یُصْدِرَ الرِّعَآءُ سکتة وَ اَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿٢٣﴾

یُصْدِرَ	الرِّعَآءُ	وَ	اَبُوْنَا	شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿٢٣﴾
(اپنے جانور) واپس لے جائیں	سب چرواہے	اور	ہمارے والد	بڑے بوڑھے (ہیں)

سب چرواہے پلا کر پھیر نہ لے جائیں اور ہمارے باپ بہت بوڑھے ہیں ○

فَسَقٰى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰۤى اِلَى الظِّلِّ فَقَالَ

فَسَقٰى	لَهُمَا	ثُمَّ	تَوَلّٰۤى	اِلَى الظِّلِّ	فَقَالَ
تو (موسیٰ نے) پانی پلا دیا	ان دونوں کے (جانوروں کو)	پھر	وہ پھر گیا	سایہ کی طرف	تو عرض کی

تو موسیٰ نے ان دونوں کے جانوروں کو پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف پھرے اور عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ لِمَاۤ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ﴿٢٤﴾

رَبِّ	اِنِّیْ	لِمَاۤ	اَنْزَلْتَ	اِلَیَّ	مِنْ خَیْرٍ	فَقِیْرٌ ﴿٢٤﴾
اے میرے رب	بیشک میں	(اس) کا جو	تو اتارے	میری طرف	بھلائی	محتاج (ہوں)

اے میرے رب! میں اس خیر (کھانے) کی طرف محتاج ہوں جو تو میرے لیے اتارے ○

1..... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ مدین پہنچنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ایک کنویں پر تشریف لائے، یہاں لوگ جانوروں کو پانی پلا رہے تھے اور کنویں کی نچلی جانب کھڑی دو عورتیں اپنی بکریوں کو روکے کھڑی تھیں، حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پوچھنے پر انہوں نے بتایا کہ رش میں بکریوں کو پانی نہیں پلا سکتیں جبکہ ان کے والد بہت بوڑھے ہیں جو خود آ نہیں سکتے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان پر رحم آیا اور قریب موجود دوسرے کنویں سے پانی نکال کر بکریوں کو پلا دیا۔ پھر آپ ایک درخت کے سائے میں تشریف لائے اور بارگاہِ الٰہی میں کھانے کے لئے دعا کی۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں حاضری

فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَآءٍ٘ قَالَتْ

قَالَتْ	عَلَى اسْتِحْیَآءٍ	تَمْشِیْ	اِحْدٰىهُمَا	فَجَآءَتْهُ[1]
اس نے کہا	شرم وحیا (کے طریقے) پر	چلتی ہوئی	ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک	تو آئی موسیٰ کے پاس

تو ان دونوں لڑکیوں میں سے ایک حضرت موسیٰ کے پاس شرم سے چلتی ہوئی آئی (اور) کہا:

اِنَّ اَبِیْ یَدْعُوْكَ لِیَجْزِیَكَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ

سَقَیْتَ	اَجْرَ مَا	لِیَجْزِیَكَ	یَدْعُوْكَ	اَبِیْ	اِنَّ
آپ نے پانی پلایا	مزدوری جو	(اس کی) تاکہ وہ دیں آپ کو	بلارہے ہیں آپ کو	میرے والد	بیشک

میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کام کی مزدوری دیں جو آپ نے ہمارے جانوروں کو

لَنَا ؕ فَلَمَّا جَآءَهٗ وَ قَصَّ عَلَیْهِ

عَلَیْهِ	قَصَّ	وَ	جَآءَهٗ	فَلَمَّا	لَنَا
اس پر (کے سامنے)	اس نے بیان کئے	اور	(موسیٰ) آیا اس (والد) کے پاس	تو جب	ہماری وجہ سے

پانی پلایا ہے۔ تو جب موسیٰ اس (والد) کے پاس آئے اور اسے (اپنے) واقعات

الْقَصَصَ ۙ قَالَ لَا تَخَفْ ٚ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ قَالَتْ

قَالَتْ	مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	نَجَوْتَ	لَا تَخَفْ	قَالَ	الْقَصَصَ
بولی	ظالم لوگوں سے	تم نجات پاچکے	ڈرو نہیں	(تو) اس نے کہا	(اپنے) واقعات

سنائے تو اس نے کہا: ڈرو نہیں، آپ ظالموں سے نجات پا چکے ہو ○ ان میں سے

دخترِ شعیب کی حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق عرض

اِحْدٰىهُمَا یٰۤاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ٘ اِنَّ خَیْرَ مَنِ

مَنِ	خَیْرَ	اِنَّ	اسْتَاْجِرْهُ	یٰۤاَبَتِ	اِحْدٰىهُمَا
جسے	بہتر	بیشک	ملازم رکھ لو ان کو	اے میرے باپ	ان دونوں میں سے ایک

ایک نے کہا: اے میرے باپ! ان کو ملازم رکھ لو بیشک آپ کا بہتر نوکر وہ ہو گا

1 ...... گھر واپس آنے کے بعد دونوں صاحبزادیوں نے اپنے والد سے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایثار و احسان کا ذکر کیا تو انہوں نے ایک صاحبزادی سے فرمایا کہ جاؤ اور اس نیک مرد کو میرے پاس بلا لاؤ تاکہ اسے اس احسان کا بدلہ دیا جائے۔ چنانچہ وہ شرم و حیا سے چلتے ہوئے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آئیں اور انہیں والدِ محترم کا پیغام پہنچایا۔ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ملاقات کے ارادے سے چلے اور دورانِ ملاقات ان سے اپنے تمام واقعات بیان کئے تو انہوں نے تسلی دی۔

حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف سے نکاح کی پیشکش

اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾ قَالَ اِنِّیْۤ اُرِیْدُ اَنْ

اسْتَاْجَرْتَ	الْقَوِیُّ	الْاَمِیْنُ ﴿۲۶﴾	قَالَ	اِنِّیْۤ	اُرِیْدُ	اَنْ
آپ ملازم رکھو	(وہ ہے جو) طاقتور	امانتدار (ہو)	اس نے کہا	بیشک میں	چاہتا ہوں	کہ

جو طاقتور اور امانتدار ہو○ (انہوں نے) فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ

اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ عَلٰۤى اَنْ تَاْجُرَنِیْ

اُنْكِحَكَ (1)	اِحْدَى ابْنَتَیَّ هٰتَیْنِ	عَلٰۤى	اَنْ	تَاْجُرَنِیْ
نکاح کردوں تجھ سے	اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک (کا)	(اس شرط) پر	کہ	تم ملازمت کرو میری

اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک کے ساتھ اس مہر پر تمہارا نکاح کردوں کہ تم آٹھ سال تک

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ ۚ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ ۚ

ثَمٰنِیَ حِجَجٍ	فَاِنْ	اَتْمَمْتَ	عَشْرًا	فَمِنْ عِنْدِكَ
آٹھ سال (تک)	پھر اگر	تم پورے کردو	دس (سال)	تو (وہ اضافہ) تمہاری طرف سے (ہوگا)

میری ملازمت کرو پھر اگر تم دس سال پورے کردو تو وہ (اضافہ) تمہاری طرف سے ہوگا

وَمَاۤ اُرِیْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَیْكَ ؕ سَتَجِدُنِیْۤ اِنْ شَآءَ

وَ	مَاۤ اُرِیْدُ	اَنْ	اَشُقَّ	عَلَیْكَ	سَتَجِدُنِیْۤ	اِنْ	شَآءَ
اور	میں نہیں چاہتا	کہ	مشقت میں ڈالوں	تجھے	عنقریب تم پاؤ گے مجھے	اگر	چاہا

اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عنقریب تم مجھے

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی جانب سے پیشکش کی منظوری

اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ ذٰلِكَ بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ ؕ

اللّٰهُ	مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	ذٰلِكَ	بَیْنِیْ وَبَیْنَكَ
اللہ (نے)	نیکوں میں سے	(موسیٰ نے) کہا	یہ (معاہدہ طے ہے)	میرے اور تمہارے درمیان

نیکوں میں سے پاؤ گے○ موسیٰ نے جواب دیا: یہ میرے اور آپ کے درمیان (معاہدہ طے) ہے۔

(1)...... حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنی کسی ایک بیٹی سے نکاح کی پیشکش فرمائی، اس سے معلوم ہوا کہ اگرچہ سنت یہ ہے کہ پیغامِ نکاح لڑکے کی طرف سے ہو لیکن یہ بھی جائز ہے کہ لڑکی والوں کی طرف سے ہو۔ مزید یہ کہ لڑکی کے لئے مالدار لڑکا تلاش کرنے کی بجائے دیندار اور شریف لڑکا تلاش کیا جائے۔ جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مسافر تھے، مالدار نہ تھے، مگر آپ کی دینداری اور شرافت ملاحظہ فرما کر حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی بیٹی کے نکاح کی پیشکش کردی۔

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى

اَيَّمَا الْاَجَلَيْنِ	قَضَيْتُ	فَلَا	عُدْوَانَ	عَلَيَّ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى
دو مدتوں میں سے جسے	میں پورا کردوں	تو نہ (ہوگی)	کوئی زیادتی	مجھ پر	اور	اللہ	(اس) پر

میں ان دونوں میں سے جو بھی مدت پوری کردوں تو مجھ پر کوئی زیادتی نہیں ہوگی اور ہماری اس گفتگو پر

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مصر کی طرف سفر اور جانبِ طور آگ کا مشاہدہ

ع ۳

مَا نَقُوْلُ وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾ فَلَمَّا قَضٰى مُوْسَى الْاَجَلَ وَ

مَا	نَقُوْلُ	وَكِيْلٌ ﴿٢٨﴾	فَلَمَّا	قَضٰى	مُوْسَى	الْاَجَلَ (1)	وَ
جو	ہم کہہ رہے ہیں	نگہبان (ہے)	پھر جب	پوری کر دی	موسیٰ (نے)	مدت	اور

اللہ نگہبان ہے ○ پھر جب موسیٰ نے اپنی مدت پوری کر دی اور

سَارَ بِاَهْلِهٖٓ اٰنَسَ مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ نَارًا ۚ قَالَ

سَارَ بِاَهْلِهٖٓ	اٰنَسَ	مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ	نَارًا	قَالَ
وہ لے کر چلا اپنی بیوی (کو)	(تو) اس نے دیکھی	کوہِ طور کی طرف سے	ایک آگ	اس نے کہا

اپنی بیوی کو لے کر چلے تو کوہِ طور کی طرف ایک آگ دیکھی۔ آپ نے

لِاَهْلِهِ امْكُثُوْٓا اِنِّيْٓ اٰنَسْتُ نَارًا لَّعَلِّيْٓ

لِاَهْلِهِ	امْكُثُوْٓا	اِنِّيْٓ	اٰنَسْتُ	نَارًا	لَّعَلِّيْٓ
اپنی گھر والی سے	تم ٹھہرو	بیشک میں	میں نے دیکھی ہے	ایک آگ	شاید میں

اپنی گھر والی سے فرمایا: تم ٹھہرو، بیشک میں نے ایک آگ دیکھی ہے شاید، میں

اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ اَوْ جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾

اٰتِيْكُمْ مِّنْهَا بِخَبَرٍ	اَوْ	جَذْوَةٍ مِّنَ النَّارِ	لَعَلَّكُمْ	تَصْطَلُوْنَ ﴿٢٩﴾
لاؤں تمہارے پاس وہاں سے کچھ خبر	یا	آگ کی کوئی چنگاری (لاؤں)	تاکہ تم	گرمی حاصل کرو

وہاں سے کچھ خبر لاؤں یا تمہارے لیے کوئی آگ کی چنگاری لاؤں تاکہ تم گرمی حاصل کرو ○

(1)...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دس سال ملازمت فرمائی اور جب مدت پوری ہوگئی تو حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ کا نکاح اپنی بڑی صاحبزادی صفورا سے کر دیا، پھر آپ نے حضرت شعیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اجازت سے اپنی زوجہ کے ساتھ مصر کی طرف رختِ سفر باندھا۔

کوہِ طور پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کلامِ الٰہی

فَلَمَّآ اَتٰىهَا نُوْدِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ

فَلَمَّآ	اَتٰىهَا	نُوْدِيَ	مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَيْمَنِ
پھر جب	وہ آیا آگ کے پاس	(تو) اسے ندا کی گئی	میدان کے دائیں کنارے سے

پھر جب آگ کے پاس آئے تو برکت والی جگہ میں میدان کے دائیں کنارے سے

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ يّٰمُوْسٰۤى اِنِّيْۤ اَنَا اللّٰهُ

فِي الْبُقْعَةِ الْمُبٰرَكَةِ	مِنَ الشَّجَرَةِ	اَنْ	يّٰمُوْسٰۤى	اِنِّيْۤ	اَنَا	اللّٰهُ
برکت والی جگہ میں	درخت سے	کہ	اے موسیٰ	بیشک میں	میں (ہی)	اللہ (ہوں)

ایک درخت سے انہیں ندا کی گئی: اے موسیٰ! بیشک میں ہی اللہ ہوں،

عصائے موسیٰ کے سانپ بننے کا معجزہ اور ابتدائی مشاہدے کا اثر

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٠ وَاَنْ اَلْقِ عَصَاكَ ؕ فَلَمَّا رَاٰهَا

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝٣٠ (1)	وَ	اَنْ	اَلْقِ	عَصَاكَ	فَلَمَّا	رَاٰهَا
تمام جہانوں کا پالنے والا (ہوں)	اور	یہ کہ	تم ڈال دو	اپنا عصا	تو جب	اس نے دیکھا اسے

سارے جہانوں کا پالنے والا ہوں ۝ اور یہ کہ تم اپنا عصا ڈال دو تو جب اسے

تَهْتَزُّ كَاَنَّهَا جَآنٌّ وَّلّٰى مُدْبِرًا وَّلَمْ يُعَقِّبْ ؕ

تَهْتَزُّ	كَاَنَّهَا	جَآنٌّ	وَّلّٰى	مُدْبِرًا	وَّ	لَمْ يُعَقِّبْ
لہراتا ہوا	گویا کہ وہ	ایک سانپ (ہے)	(تو) وہ چل پڑا	پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	مڑ کر نہ دیکھا

لہراتا ہوا دیکھا گویا کہ سانپ ہے تو حضرت موسیٰ پیٹھ پھیر کر چلے اور مڑ کر نہ دیکھا۔

روشن ہاتھ کا معجزہ اور خوف کی دوری

يٰمُوْسٰۤى اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ۫ اِنَّكَ مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١ اُسْلُكْ

يٰمُوْسٰۤى	اَقْبِلْ	وَ	لَا تَخَفْ	اِنَّكَ	مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ۝٣١	اُسْلُكْ
(ہم نے فرمایا) اے موسیٰ	سامنے آؤ	اور	ڈرو نہیں	بیشک تم	امن والوں میں سے (ہو)	تم ڈالو

(ہم نے فرمایا:) اے موسیٰ! سامنے آؤ اور نہ ڈرو، بیشک تم امن والوں میں سے ہو ۝ اپنا ہاتھ

(1)...... منقول ہے کہ یہ کلام حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف اپنے مبارک کانوں ہی سے نہیں بلکہ اپنے جسمِ اقدس کے ہر ہر جزو سے سنا اور جب آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سرسبز درخت میں آگ دیکھی تو جان لیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا یہ کسی کی قدرت نہیں اور بیشک جو کلام انہوں نے سنا ہے اس کا متکلم اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ پھر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دو معجزات عطا کئے گئے جن کی تفصیل اگلی آیات میں موجود ہے۔

يَدَكَ فِيْ جَيْبِكَ تَخْرُجْ بَيْضَآءَ مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ٘ وَّاضْمُمْ

يَدَكَ	فِيْ جَيْبِكَ	تَخْرُجْ	بَيْضَآءَ	مِنْ غَيْرِ سُوْٓءٍ	وَّ	اضْمُمْ
اپنا ہاتھ	اپنے گریبان میں	وہ نکلے گا	سفید، چمکتا ہوا	کسی مرض کے بغیر	اور	تم ملالو

گریبان میں ڈالو تو وہ بغیر کسی مرض کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا اور خوف دور کرنے کیلئے

اِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذٰنِكَ بُرْهَانٰنِ

اِلَيْكَ	جَنَاحَكَ	مِنَ الرَّهْبِ[1]	فَذٰنِكَ	بُرْهَانٰنِ
اپنی طرف	اپنا ہاتھ	خوف (دور کرنے کی) غرض سے	تو یہ دونوں	دو بڑی دلیلیں (ہیں)

اپنا ہاتھ اپنے ساتھ ملالو تو تیرے رب کی طرف سے

مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىِٕهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

مِنْ رَّبِّكَ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَمَلَا۠ىِٕهٖ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
تمہارے رب کی جانب سے	فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف	بیشک وہ	وہ ہیں

فرعون اور اس کے درباریوں کی طرف یہ دو بڑی دلیلیں ہیں، بیشک وہ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾ قَالَ رَبِّ اِنِّيْ قَتَلْتُ

قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ﴿٣٢﴾	قَالَ	رَبِّ	اِنِّيْ	قَتَلْتُ
نافرمانی کرنے والے لوگ	(موسیٰ نے) عرض کی	اے میرے رب	بیشک میں	میں نے قتل کر دیا تھا

نافرمان لوگ ہیں ○ موسیٰ نے عرض کی: اے میرے رب! میں نے ان میں سے ایک شخص کو

یاد کرو! اُلٰہی میں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عرض

مِنْهُمْ نَفْسًا فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾ وَ

مِنْهُمْ	نَفْسًا	فَاَخَافُ	اَنْ	يَّقْتُلُوْنِ ﴿٣٣﴾	وَ
ان میں سے	ایک جان (کو)	تو میں ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ قتل کر دیں گے مجھے	اور

قتل کر دیا تھا تو مجھے ڈر ہے کہ وہ مجھے قتل کر دیں گے ○ اور

1 ...... اس خوف کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ہاتھ کی چمک دیکھ کر حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ دوسرا قول یہ ہے کہ اس سے وہی خوف مراد ہے جو سانپ کو دیکھنے سے پیدا ہوا تھا، اسے آیت میں بیان کئے گئے طریقے سے دور کر دیا گیا۔

اَخِیۡ هٰرُوۡنُ هُوَ اَفۡصَحُ مِنِّیۡ لِسَانًا فَاَرۡسِلۡهُ

اَخِیۡ	هٰرُوۡنُ (1)	هُوَ	اَفۡصَحُ	مِنِّیۡ	لِسَانًا	فَاَرۡسِلۡهُ
میرا بھائی	ہارون	وہ	زیادہ صاف ہے	مجھ سے	زبان (میں)	تو تو رسول بنا اسے

میرا بھائی ہارون اس کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے تو اسے میری مدد کے لیے

مَعِیَ رِدۡاً یُّصَدِّقُنِیۡۤ ۫ اِنِّیۡۤ اَخَافُ اَنۡ

مَعِیَ	رِدۡاً (2)	یُّصَدِّقُنِیۡۤ	اِنِّیۡۤ	اَخَافُ	اَنۡ
میرے ساتھ	مدد کرنے والا	وہ تصدیق کرے میری	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ

رسول بنا تاکہ وہ میری تصدیق کرے، بیشک مجھے ڈر ہے کہ

یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾ قَالَ سَنَشُدُّ عَضُدَکَ بِاَخِیۡکَ

یُّکَذِّبُوۡنِ ﴿۳۴﴾	قَالَ	سَنَشُدُّ	عَضُدَکَ	بِاَخِیۡکَ
وہ جھٹلائیں گے مجھے	(اللہ نے) فرمایا	عنقریب ہم قوت دیں گے	تیرے بازو (کو)	تیرے بھائی سے

وہ مجھے جھٹلائیں گے ○ اللہ نے فرمایا: عنقریب ہم تیرے بازو کو تیرے بھائی کے ذریعے قوت دیں گے اور

وَ نَجۡعَلُ لَکُمَا سُلۡطٰنًا فَلَا یَصِلُوۡنَ اِلَیۡکُمَا ۚۛ

وَ	نَجۡعَلُ	لَکُمَا	سُلۡطٰنًا	فَلَا یَصِلُوۡنَ	اِلَیۡکُمَا
اور	کردیں گے	تم دونوں کے لئے	غلبہ	تو وہ نہیں پہنچ سکیں گے	تم دونوں تک

تم دونوں کو غلبہ عطا فرمائیں گے تو وہ ہماری نشانیوں کے سبب

بِاٰیٰتِنَاۤ ۚۛ اَنۡتُمَا وَ مَنِ اتَّبَعَکُمَا الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾

بِاٰیٰتِنَاۤ	اَنۡتُمَا	وَ	مَنِ	اتَّبَعَکُمَا	الۡغٰلِبُوۡنَ ﴿۳۵﴾
ہماری نشانیوں کے سبب	تم دونوں	اور	جس نے	پیروی کی تمہاری	(وہ) غالب آنے والے (ہیں)

تم دونوں کا کچھ نقصان نہ کرسکیں گے۔ تم دونوں اور تمہاری پیروی کرنے والے غالب آئیں گے ○

عرضِ موسیٰ کی قبولیت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی

معانقة ١١

1...... حضرت ہارون عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت موسیٰ عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بڑے بھائی تھے اور بچپن میں فرعون کے ہاں انگارہ منہ میں رکھ لینے کی وجہ سے حضرت موسیٰ عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان شریف میں لکنت آگئی تھی اس لئے آپ نے فرمایا کہ میرے بھائی حضرت ہارون عَلَیۡهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زبان مجھ سے زیادہ صاف ہے یعنی اس میں لکنت نہیں اور وہ صحیح صحیح بات کرتے ہیں۔

2...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں کی مدد لینا انبیاءِ کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سنت ہے، لہٰذا یہ شرک نہیں ہے۔

فرعونیوں کی معجزاتِ موسیٰ کی مخالفت

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ قَالُوْا مَا

فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِاٰیٰتِنَا بَیِّنٰتٍ	قَالُوْا	مَا
پھر جب	آیا ان کے پاس	موسیٰ	ہماری روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو فرعونیوں نے) کہا	نہیں

پھر جب موسیٰ ان کے پاس ہماری روشن نشانیاں لے کر آئے تو (فرعونیوں نے) کہا: یہ تو

هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرًى وَّ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿٣٦﴾

هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّفْتَرًى (1)	وَّ	مَا سَمِعْنَا (2)	بِهٰذَا	فِیْۤ اٰبَآىٕنَا الْاَوَّلِیْنَ ﴿٣٦﴾
یہ	مگر	ایک بناوٹی جادو	اور	ہم نے نہیں سنا	اس (بات) کو	اپنے پہلے باپ داداؤں میں

صرف ایک بناوٹی جادو ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ داداؤں میں یہ (بات کبھی) نہیں سنی ○

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

وَ قَالَ مُوْسٰى رَبِّیْۤ اَعْلَمُ بِمَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى

وَ	قَالَ	مُوْسٰى	رَبِّیْۤ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى
اور	فرمایا	موسیٰ (نے)	میرا رب	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لایا ہدایت

اور موسیٰ نے فرمایا: میرا رب خوب جانتا ہے جو اس کے پاس سے

مِنْ عِنْدِهٖ وَ مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ عَاقِبَةُ الدَّارِؕ اِنَّهٗ لَا یُفْلِحُ

مِنْ عِنْدِهٖ	وَ	مَنْ تَكُوْنُ لَهٗ	عَاقِبَةُ الدَّارِ	اِنَّهٗ	لَا یُفْلِحُ
اس کے پاس سے	اور	جس کے لیے ہو گا	(آخرت کے) گھر کا (اچھا) انجام	بیشک	کامیاب نہ ہوں گے

ہدایت لائے اور جس کے لیے آخرت کے گھر کا (اچھا) انجام ہو گا۔ بیشک ظالم

فرعون کا درباریوں سے کلام اور ہامان کو تعمیرِ عمارت کا حکم

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ مَا عَلِمْتُ لَكُمْ

الظّٰلِمُوْنَ ﴿٣٧﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	یٰۤاَیُّهَا	الْمَلَاُ	مَا عَلِمْتُ	لَكُمْ
ظالم	اور	کہا	فرعون (نے)	اے	درباریو	میں نہیں جانتا	تمہارے لیے

کامیاب نہیں ہوں گے ○ اور فرعون نے کہا: اے درباریو! میں تمہارے لیے

1 ...... فرعونیوں نے معجزات کا انکار کر دیا اور انہیں بناوٹی جادو قرار دیا، اس سے ان کا مطلب یہ تھا کہ جس طرح جادو کی تمام اقسام باطل ہوتی ہیں اسی طرح معاذ اللہ یہ معجزات بھی ہیں۔ 2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے فرعونیوں کے سامنے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کی، اس کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ہم نے پہلے اپنے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یا حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دعویٔ رسالت کے بارے میں فرعونیوں نے کہا کہ ہم نے اپنے پہلے باپ دادا کے زمانے میں یہ نہیں سنا کہ کسی کو اللہ تعالیٰ اپنا رسول بنا کر بھیجتا ہے۔

مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرِيْ ۚ فَاَوْقِدْ لِيْ يٰهَامٰنُ عَلَى الطِّيْنِ فَاجْعَلْ

مِّنْ اِلٰهٍ	غَيْرِيْ	فَاَوْقِدْ	لِيْ	يٰهَامٰنُ(1)	عَلَى الطِّيْنِ	فَاجْعَلْ
کوئی معبود	اپنے سوا	تو آگ جلا	میرے لیے	اے ہامان	گارے پر	پھر بنا

اپنے سوا کوئی خدا نہیں جانتا تو اے ہامان! میرے لیے گارے پر آگ جلا پھر میرے لئے

لِّيْ صَرْحًا لَّعَلِّيْۤ اَطَّلِعُ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى ۙ وَ

لِّيْ	صَرْحًا	لَّعَلِّيْۤ	اَطَّلِعُ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
میرے لیے	ایک اونچا محل	شاید میں	جھانک کر دیکھ لوں	موسیٰ کے معبود کی طرف	اور

ایک اونچا محل بناؤ، شاید میں موسیٰ کے خدا کو جھانک لوں اور

فرعون اور اس کے لشکریوں کا ناحق تکبر

اِنِّيْ لَاَظُنُّهٗ مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣٨ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَ

اِنِّيْ	لَاَظُنُّهٗ	مِنَ الْكٰذِبِيْنَ ٣٨	وَ	اسْتَكْبَرَ(2)	هُوَ	وَ
بیشک میں	میں ضرور سمجھتا ہوں اسے	جھوٹوں میں سے	اور	بڑا بننا چاہا	اس (فرعون)	اور

بیشک میں تو اسے جھوٹوں میں سے ہی سمجھتا ہوں ۝ اور اس نے اور اس کے لشکریوں نے

جُنُوْدُهٗ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ

جُنُوْدُهٗ	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ
اس کے لشکریوں (نے)	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے سمجھا	کہ وہ

زمین میں بے جا تکبر کیا اور وہ سمجھے کہ انہیں

فرعون اور فرعونیوں کے ناحق تکبر کا دنیاوی اور اُخروی انجام

اِلَيْنَا لَا يُرْجَعُوْنَ ۝٣٩ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

اِلَيْنَا	لَا يُرْجَعُوْنَ ٣٩	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
ہماری طرف	انہیں لوٹایا نہیں جائے گا	تو ہم نے پکڑ لیا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

ہماری طرف پھرنا نہیں ۝ تو ہم نے اسے اور اس کے لشکر کو پکڑ کر

1 ...... فرعون نے یہ گمان کیا تھا کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے لئے بھی مکان ہے اور وہ جسم ہے کہ اس تک پہنچنا اس کے لئے ممکن ہو گا، اس لئے اس نے ہامان کو عمارت بنانے کا حکم دیا اور اپنے ارادے کا اظہار کیا۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے ”تکبر حق کی مخالفت کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا نام ہے۔“ (مسلم، ص٦٠، الحدیث: ١٤٧(٩١))

فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ ۚ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ

فَنَبَذْنٰهُمْ	فِي الْيَمِّ	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ (1)	وَ
پھر پھینک دیا انہیں	دریا میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا	ظالموں کا انجام	اور

دریا میں پھینک دیا تو دیکھو ظالموں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور

جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً يَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

جَعَلْنٰهُمْ	اَىِٕمَّةً	يَّدْعُوْنَ	اِلَى النَّارِ	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
ہم نے بنادیا انہیں	(گمراہوں کا) پیشوا	وہ بلاتے ہیں	آگ کی طرف	اور	قیامت کے دن

انہیں ہم نے پیشوا بنادیا کہ آگ کی طرف بلاتے ہیں اور قیامت کے دن

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾ وَ اَتْبَعْنٰهُمْ فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً ۚ وَ

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	اَتْبَعْنٰهُمْ (2)	فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا	لَعْنَةً	وَ
ان کی مدد نہیں کی جائے گی	اور	ہم نے پیچھے لگادی ان کے	اس دنیا میں	لعنت	اور

ان کی مدد نہیں کی جائے گی ○ اور اس دنیا میں ہم نے ان کے پیچھے لعنت لگادی اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هُمْ مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾ ع وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا

ع ٤ ١٤ ٧

عظمت تورات

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	هُمْ	مِّنَ الْمَقْبُوْحِيْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا
قیامت کے دن	وہ	بری حالت والوں میں سے (ہوں گے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی

قیامت کے دن وہ قبیح (بُری) حالت والوں میں سے ہوں گے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسَى الْكِتٰبَ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَهْلَكْنَا الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى

مُوْسَى	الْكِتٰبَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَاۤ	اَهْلَكْنَا	الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى
موسیٰ (کو)	کتاب	(اس کے) بعد	کہ	ہم نے ہلاک کردیا تھا	پہلی قوموں (کو)

کتاب عطا فرمائی اس کے بعد کہ ہم نے پہلی قوموں کو ہلاک فرمادیا تھا

1 ...... یہ وہ بنیادی مقصد ہے جس کیلئے یہ سارا واقعہ بیان کیا گیا کہ گزشتہ قوموں کے واقعات اور ان کے عروج و زوال سے عبرت حاصل کی جائے اور اپنی حالت کو سدھارا جائے۔ ہمیں بھی قرآنی واقعات کو عبرت کی نگاہ سے پڑھنا چاہیے۔

2 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا میں فرعون اور اس کی قوم پر رسوائی اور رحمت سے دوری لازم کردی۔

بَصَآىِٕرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَّرَحْمَةً

بَصَآىِٕرَ	لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً
(اس کتاب میں) دل کی آنکھیں کھولنے والی باتیں (ہیں)	لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)

(موسیٰ کو وہ کتاب دی) جس میں لوگوں کے دلوں کی آنکھیں کھولنے والی باتیں اور ہدایت اور رحمت ہے

لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ اِذْ قَضَيْنَآ

لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٣﴾ (1)	وَ	مَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ (2)	اِذْ	قَضَيْنَآ
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	اور	تم نہ تھے	(طور کی) مغربی جانب میں	جب	ہم نے بھیجا

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ اور تم اس وقت طور کی مغربی جانب میں نہ تھے جب ہم نے

اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَمَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾ وَلٰكِنَّآ

اِلٰى مُوْسَى	الْاَمْرَ	وَ	مَا كُنْتَ	مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿٤٤﴾	وَ	لٰكِنَّآ
موسیٰ کی طرف	حکم	اور	تم نہ تھے	(اس وقت) موجود لوگوں میں سے	اور	لیکن (ہوا یہ کہ)

موسیٰ کی طرف حکم بھیجا اور اس وقت تم موجود نہ تھے ○ لیکن (ہوا یہ) کہ

اَنْشَاْنَا قُرُوْنًا فَتَطَاوَلَ عَلَيْهِمُ الْعُمُرُ ۚ وَمَا كُنْتَ

اَنْشَاْنَا	قُرُوْنًا	فَتَطَاوَلَ	عَلَيْهِمُ	الْعُمُرُ	وَ	مَا كُنْتَ
ہم نے پیدا کیں	بہت سی قومیں	تو لمبی ہوگئیں	ان پر	عمریں	اور	تم نہ تھے

ہم نے بہت سی قومیں پیدا کیں تو ان کی عمریں لمبی ہوگئیں اور نہ تم

ثَاوِيًا فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِنَا ۙ وَلٰكِنَّا

ثَاوِيًا	فِيْۤ اَهْلِ مَدْيَنَ	تَتْلُوْا	عَلَيْهِمْ	اٰيٰتِنَا	وَ	لٰكِنَّا
ٹھہرے ہوئے	اہلِ مدین میں	تلاوت کرتے ہوئے	ان پر	ہماری آیتیں	اور	لیکن

اہلِ مدین میں ان پر ہماری آیتیں پڑھتے ہوئے مقیم تھے لیکن

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رسالت کا اثبات اور بعثت کا مقصد

1 ...... یہاں نصیحت حاصل کرنے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل فرعون سے نجات پانے کی نعمت کو یاد کریں اور تورات کے احکام پر عمل کریں۔

2 ...... یہاں سے وہ انعام بیان کیا جارہا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ان واقعات کی وحی فرمائی اور ان غیبی علوم کے ساتھ خاص فرمایا جو آپ نہیں جانتے تھے۔

كُنَّا مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّوْرِ اِذْ نَادَيْنَا

كُنَّا	مُرْسِلِيْنَ ﴿٤٥﴾	وَ	مَا كُنْتَ	بِجَانِبِ الطُّوْرِ	اِذْ	نَادَيْنَا
ہم ہیں	(تجھے) رسول بنانے والے	اور	تم نہ تھے	طور کے کنارے پر	جب	ہم نے ندا فرمائی

ہم رسول بھیجنے والے ہیں ○ اور نہ تم اس وقت طور کے کنارے پر تھے جب ہم نے (موسیٰ کو) ندا فرمائی،

وَلٰكِنْ رَّحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ

وَ	لٰكِنْ	رَّحْمَةً (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ
اور	لیکن	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	(کہ تمہیں رسول بنایا) تاکہ تم ڈرسناؤ

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تاکہ تم اس قوم کو

قَوْمًا مَّاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِيْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾

قَوْمًا (2)	مَّاۤ اَتٰىهُمْ	مِّنْ نَّذِيْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٦﴾
(اس) قوم (کو)	جن کے پاس نہیں آیا	کوئی ڈرسنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں

ڈراؤ جس کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈرانے والا نہیں آیا یہ امید کرتے ہوئے کہ وہ نصیحت حاصل کریں ○

وَلَوْلَاۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ

وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ	تُصِيْبَهُمْ	مُّصِيْبَةٌ	بِمَا	قَدَّمَتْ
اور	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	پہنچتی انہیں	کوئی مصیبت	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا

اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ لوگوں کو ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

اَيْدِيْهِمْ فَيَقُوْلُوْا رَبَّنَا لَوْلَاۤ اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا

اَيْدِيْهِمْ	فَيَقُوْلُوْا	رَبَّنَا	لَوْلَاۤ	اَرْسَلْتَ	اِلَيْنَا
ان کے ہاتھوں (نے)	تو وہ کہتے	اے ہمارے رب	کیوں نہیں	تو نے بھیجا	ہماری طرف

(جب جہنم کی) مصیبت پہنچتی تو وہ کہتے: اے ہمارے رب! تو نے ہماری طرف کوئی رسول

1..... اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات کے وقت آپ موجود نہیں تھے اور نہ وہ واقعات کسی کتاب سے آپ پر پڑھے گئے تھے، لیکن ہم نے آپ کو مبعوث فرمایا اور ان واقعات کی خبریں دیں یہ ہماری رحمت ہے تاکہ جن لوگوں کی طرف آپ کو رسول بنا کر بھیجا گیا ہے انہیں آپ عذابِ الٰہی سے ڈرائیں اور ان کے سامنے آپ کی نبوت پر دلیل قائم ہو۔

2..... اس قوم سے مراد اہلِ مکہ ہیں، ان کے پاس نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ وَ نَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾

رَسُوْلًا	فَنَتَّبِعَ	اٰيٰتِكَ	وَ	نَكُوْنَ	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٤٧﴾
کوئی رسول	(اگرایسا ہوتا) توہم پیروی کرتے	تیری آیتوں (کی)	اور	ہم ہو جاتے	ایمان والوں میں سے

کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیتوں کی پیروی کرتے اور ایمان والوں میں سے ہو جاتے ○

فَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوْا لَوْ لَاۤ

فَلَمَّا	جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوْا	لَوْلَاۤ
پھر جب	آیا ان کے پاس	حق	ہماری طرف سے	(تو) انہوں نے کہا	کیوں نہیں

پھر جب ان کے پاس ہماری طرف سے حق آیا تو انہوں نے کہا: اس (نبی) کو

اُوْتِيَ مِثْلَ مَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى ؕ اَوَ لَمْ يَكْفُرُوْا

اُوْتِيَ	مِثْلَ (1)	مَاۤ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	اَوَ لَمْ يَكْفُرُوْا
اسے دیا گیا	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	اور کیا انہوں نے انکار نہیں کیا تھا

اس جیسا کیوں نہ دیدیا گیا جیسا موسیٰ کو دیا گیا تھا؟ کیا انہوں نے اس کا انکار نہیں کیا تھا

بِمَاۤ اُوْتِيَ مُوْسٰى مِنْ قَبْلُ ۚ قَالُوْا

بِمَاۤ	اُوْتِيَ	مُوْسٰى	مِنْ قَبْلُ	قَالُوْا
(اس) کا جو	دیا گیا	موسیٰ (کو)	پہلے	انہوں نے کہا

جو پہلے موسیٰ کو دیا گیا؟ انہوں نے کہا:

سِحْرٰنِ تَظٰهَرَا ۫ وَ قَالُوْۤا اِنَّا بِكُلٍّ

سِحْرٰنِ (2)	تَظٰهَرَا	وَ	قَالُوْۤا	اِنَّا	بِكُلٍّ
(یہ) دو جادو (ہیں)	انہوں نے ایک دوسرے کی مدد کی	اور	انہوں نے کہا	بیشک ہم	سب کا

یہ دو جادو ہیں جو ایک دوسرے کے مددگار ہیں اور انہوں نے کہا: بیشک ہم ان سب کا

کفارِ مکہ کا یہودیوں سے سیکھا ہوا ایک اعتراض اور اس کا جواب

(1)...... یہودیوں نے کفارِ قریش کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے معجزات مانگنے کا کہا جیسے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام لے کر آئے تھے۔ ان کے مطالبہ کرنے پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کیا ان یہودیوں نے اس سے پہلے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات کا انکار نہیں کیا تھا اور جب وہ خود منکر ہیں تو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ویسے معجزات کا سوال کرنے کا کیسے کہہ رہے ہیں۔ (2)...... کفارِ قریش نے یہودی سرداروں سے معلوم کروایا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سابقہ کتابوں میں کوئی خبر ہے؟ انہوں نے ہاں میں جواب دیا تو کفارِ قریش کہنے لگے کہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

کفارِ قریش سے ایک مطالبہ

ہدایت کی پیروی نہ کرنے والا خواہشاتِ نفسانی کا پیروکار ہے

كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ قُلْ فَاْتُوْا بِكِتٰبٍ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ هُوَ اَهْدٰى

اَهْدٰى	هُوَ	مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ	فَاْتُوْا(1) بِكِتٰبٍ	قُلْ	كٰفِرُوْنَ ﴿۴۸﴾
زیادہ ہدایت والی (ہو)	وہ	اللہ کے پاس سے	لے آؤ کوئی کتاب	تم کہو	انکار کرنے والے (ہیں)

انکار کرنے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اگر تم سچے ہو تو اللہ کے پاس سے کوئی کتاب لے آؤ جو ان دونوں کتابوں سے

مِنْهُمَاۤ اَتَّبِعْهُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَاِنْ

فَاِنْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۴۹﴾	كُنْتُمْ	اِنْ	اَتَّبِعْهُ	مِنْهُمَاۤ
پھر اگر	سچے	تم ہو	اگر	میں پیروی کرلوں گا اس کی	ان دونوں سے

زیادہ ہدایت والی ہو میں اس کی پیروی کرلوں گا ○ پھر اگر

لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَكَ فَاعْلَمْ اَنَّمَا یَتَّبِعُوْنَ

یَتَّبِعُوْنَ	اَنَّمَا	فَاعْلَمْ	لَكَ	لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا
وہ پیچھے چل رہے ہیں	(کہ) صرف	تو جان لو	تمہاری (اس بات) کو	وہ قبول نہ کریں

وہ یہ تمہاری بات قبول نہ کریں تو جان لو کہ بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی

اَهْوَآءَهُمْؕ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوٰىهُ

هَوٰىهُ	اتَّبَعَ	مِمَّنِ	اَضَلُّ	مَنْ	وَ	اَهْوَآءَهُمْ
اپنی خواہش (کی)	پیروی کی	(اس) سے جس نے	زیادہ گمراہ	کون	اور	اپنی خواہشوں (کے)

پیروی کررہے ہیں اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو اللہ کی طرف سے ہدایت کے بغیر

بِغَیْرِ هُدًى مِّنَ اللّٰهِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾ ع

الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۵۰﴾	لَا یَهْدِی	اللّٰهَ	اِنَّ	هُدًى مِّنَ اللّٰهِ	بِغَیْرِ
ظالم لوگوں (کو)	ہدایت نہیں دیتا	اللہ	بیشک	اللہ کی طرف سے ہدایت (کے)	بغیر

اپنی خواہش کی پیروی کرے۔ بیشک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

۵۴۸

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تورات اور قرآن دونوں جادو اور ایک دوسرے کی مدد گار ہیں۔ 1 ......یعنی اے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ مشرکوں سے فرما دیں کہ اگر تم تورات و قرآن کا انکار کرتے ہو اور انہیں جادو کہنے میں سچے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کے پاس سے ایسی کتاب لے آؤ جو ان دونوں سے زیادہ ہدایت دینے والی ہو۔ اگر وہ آپ کے چیلنج کو قبول نہ کریں اور ایسی کتاب نہ لاسکیں تو آپ جان لیں کہ یہ کفر کی جس سواری پر سوار ہیں اس کی ان کے پاس کوئی حجت نہیں ہے اور بس وہ اپنی خواہشوں ہی کی پیروی کررہے ہیں حالانکہ اس سے بڑھ کر گمراہ کوئی نہیں جو خلافِ ہدایت اپنی خواہش کی پیروی کرے۔

قرآن مجید بتدریج نازل کرنے کی ایک حکمت

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَؕ(۵۱)

وَ	لَقَدْ	وَصَّلْنَا(1)	لَهُمُ	الْقَوْلَ	لَعَلَّهُمْ	یَتَذَكَّرُوْنَ(۵۱)
اور	ضرور بیشک	ہم نے لگاتار بھیجا	ان کے لیے	قول (کلام)	تاکہ وہ	نصیحت مانیں

اور بیشک ہم نے ان کے لیے کلام مسلسل بھیجا تاکہ وہ نصیحت مانیں ○

صالحین اہلِ کتاب کا ایمان لانا اور اس کی تحسین

اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِهٖ هُمْ بِهٖ

اَلَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ(2)	الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلِهٖ	هُمْ	بِهٖ
وہ لوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب	اس (قرآن) سے پہلے	وہ	اس پر

جن لوگوں کو ہم نے اس (قرآن) سے پہلے کتاب دی وہ اس پر

یُؤْمِنُوْنَ(۵۲) وَ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ قَالُوْۤا اٰمَنَّا

یُؤْمِنُوْنَ(۵۲)	وَ	اِذَا	یُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا
ایمان لاتے ہیں	اور	جب	وہ (قرآن) پڑھا جاتا ہے	ان پر	(تو) کہتے ہیں	ہم ایمان لائے

ایمان لاتے ہیں ○ اور جب ان پر یہ قرآن پڑھا جاتا ہے تو کہتے ہیں: ہم اس پر

بِهٖۤ اِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا

بِهٖۤ	اِنَّهُ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا
اس پر	بیشک وہ	حق (ہے)	ہمارے رب کی طرف سے	بیشک ہم	ہو چکے تھے

ایمان لائے، بیشک یہی ہمارے رب کے پاس سے حق ہے۔ ہم اس (قرآن) سے پہلے ہی

مومنین اہلِ کتاب کو دگنے اجر کی بشارت

مِنْ قَبْلِهٖ مُسْلِمِیْنَ(۵۳) اُولٰٓىٕكَ یُؤْتَوْنَ اَجْرَهُمْ

مِنْ قَبْلِهٖ	مُسْلِمِیْنَ(۵۳)	اُولٰٓىٕكَ	یُؤْتَوْنَ	اَجْرَهُمْ
اس (قرآن) سے پہلے	فرمانبرداری کرنے والے	یہ لوگ	انہیں دیا جائے گا	ان کا اجر

فرمانبردار ہو چکے تھے ○ ان کو ان کا اجر دُگنا

1 ...... اس آیت میں قرآن مجید کو یکبارگی نازل نہ کرنے کی حکمت بیان ہوئی کہ ہم نے کفار قریش کے لیے اپنا کلام مسلسل بھیجا جس میں جنت کے وعدے، عذابِ جہنم کی وعید، سابقہ قوموں کے واقعات، عبرتوں اور نصیحتوں پر مشتمل آیات نازل ہوئیں تاکہ یہ لوگ بار بار سن کر نصیحت حاصل کریں اور ایمان لائیں، اگر ایک ہی بار پورا قرآن نازل کر دیا جاتا تو انہیں نصیحت حاصل کرنے کے اتنے مواقع میسر نہ ہوتے۔ 2 ...... یہ آیات حضرت عبداللہ بن سلام اور ان کے ساتھیوں کے حق میں نازِل ہوئیں اور ایک قول یہ ہے کہ یہ ان اہلِ کتاب کے حق میں نازِل ہوئیں جو حبشہ سے آکر سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے۔

النصف

مومنین اہل کتاب کا کردار

مَّرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوْا وَ يَدْرَءُوْنَ بِالْحَسَنَةِ

مَّرَّتَيْنِ	بِمَا	صَبَرُوْا	وَ	يَدْرَءُوْنَ	بِالْحَسَنَةِ(1)
دو مرتبہ، دگنا	(اس کے) بدلے کہ	انہوں نے صبر کیا	اور	وہ دور کرتے ہیں	بھلائی سے

دیا جائے گا کیونکہ انہوں نے صبر کیا اور یہ برائی کو بھلائی سے

السَّيِّئَةَ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ اِذَا

السَّيِّئَةَ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	يُنْفِقُوْنَ ﴿٥٤﴾	وَ	اِذَا
برائی (کو)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	اور	جب

دور کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں ○ اور جب

سَمِعُوا اللَّغْوَ اَعْرَضُوْا عَنْهُ وَ قَالُوْا لَنَآ

سَمِعُوا	اللَّغْوَ	اَعْرَضُوْا	عَنْهُ	وَ	قَالُوْا	لَنَآ
وہ سنتے ہیں	بیہودہ بات	(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اس سے	اور	کہتے ہیں	ہمارے لیے

بیہودہ بات سنتے ہیں اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: ہمارے لیے

اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ۡ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ ۡ

اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	سَلٰمٌ	عَلَيْكُمْ
ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	(بس دور سے) سلام	تم پر

ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لیے تمہارے اعمال ہیں۔ بس تمہیں سلام،

ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ کی عطا ہے

لَا نَبْتَغِي الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾ اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ

لَا نَبْتَغِي	الْجٰهِلِيْنَ ﴿٥٥﴾	اِنَّكَ	لَا تَهْدِيْ(2)	مَنْ
ہم نہیں چاہتے	جاہلوں (کا ساتھ)	بیشک تم	(اپنی طرف سے) ہدایت نہیں دے سکتے	جسے

ہم جاہلوں کا ساتھ نہیں چاہتے ○ بیشک ایسا نہیں ہے کہ تم جسے چاہو اسے اپنی طرف سے

1 ...... برائی کو بھلائی سے دور کرنے سے مراد طاعت سے معصیت کو، یا، حلم سے ایذاء کو، یا، وحدانیتِ الٰہی کی گواہی دے کر شرک کو دور کرنا ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہدایت دینے کی نفی سے مراد یہ ہے کہ آپ ذاتی طور پر کسی کو ہدایت نہیں دے سکتے یعنی اس کے دل میں ہدایت پیدا نہیں کر سکتے کیونکہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے حکم و عطا سے آپ سیدھے راستے کی طرف بلاتے ہیں جیسا کہ سورۂ شوریٰ کی آیت 52 میں فرمایا کہ ”اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ“ بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہو۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کسی کے دل کو کفر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَ هُوَ اَعْلَمُ

اَحْبَبْتَ (1)	وَ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ	يَهْدِيْ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تم چاہو	اور	لیکن	اللہ	ہدایت دیدیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

ہدایت دیدو لیکن اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیدیتا ہے اور وہ ہدایت والوں کو

اطاعتِ رسول میں اپنا نقصان سمجھنے والوں کو جواب

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾ وَ قَالُوْۤا اِنْ نَّتَّبِعِ الْهُدٰى مَعَكَ

بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	قَالُوْۤا	اِنْ	نَّتَّبِعِ (2)	الْهُدٰى	مَعَكَ
ہدایت والوں کو	اور	(کافروں نے) کہا	اگر	ہم پیروی کریں	ہدایت (کی)	تمہارے ساتھ

خوب جانتا ہے ○ اور (کافر) کہتے ہیں: (اے محمد!) اگر ہم تمہارے ساتھ (مل کر) ہدایت کی پیروی کریں

نُتَخَطَّفْ مِنْ اَرْضِنَا ؕ اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ لَّهُمْ حَرَمًا اٰمِنًا

نُتَخَطَّفْ	مِنْ اَرْضِنَا	اَوَ لَمْ نُمَكِّنْ	لَّهُمْ	حَرَمًا اٰمِنًا
(تو) ہمیں اچک لیا جائے گا	ہماری زمین سے	اور کیا ہم نے ٹھکانہ نہ دیا	ان کو	امان والے حرم (میں)

تو ہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیا جائے گا۔ کیا ہم نے انہیں امن و امان والی جگہ حرم میں ٹھکانہ نہ دیا

يُّجْبٰۤى اِلَيْهِ ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ رِّزْقًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ لٰكِنَّ

يُّجْبٰۤى	اِلَيْهِ	ثَمَرٰتُ كُلِّ شَيْءٍ	رِّزْقًا	مِّنْ لَّدُنَّا	وَ
لائے جاتے ہیں	اس کی طرف	ہر چیز کے پھل	(جو) رزق (ہے)	ہماری طرف سے	اور

جس کی طرف ہر چیز کے پھل لائے جاتے ہیں (جو) ہماری طرف کا رزق ہے

سابقہ قوموں کے انجام سے کفارِ قریش کو تنبیہ

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَرْيَةٍۭ
لیکن	ان میں اکثر	جانتے نہیں	اور	کتنے	ہم نے ہلاک کر دیئے	شہر

لیکن ان میں اکثر جانتے نہیں ○ اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ایمان کی طرف پلٹ سکتے ہیں، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار شیبہ بن عثمان کے سینے پر ہاتھ مارا اور ہر بار یہ دعا کی کہ اے اللہ! شیبہ کو ہدایت عطا کر دے۔ تیسری مرتبہ میں جب ہاتھ اٹھایا تو شیبہ کی نظر میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے زیادہ اور کوئی محبوب نہ تھا (پھر آپ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے)۔ (معجم الکبیر، ۷/۲۹۸، الحدیث: ۷۱۹۱)

1 ...... مفسرین کا اس بات پر اجماع ہے کہ یہ آیت ابوطالب کے بارے میں نازل ہوئی اور اس کا معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ اپنے چچا کے ایمان نہ لانے کا غم نہ کریں، آپ اپنا تبلیغ کا فریضہ ادا کر چکے، ہدایت دینا اور دل میں ایمان کا

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

قوموں کی تباہی سے متعلق قانونِ الٰہی

بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَا ۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ

لَمْ تُسْكَنْ	مَسٰكِنُهُمْ	فَتِلْكَ	مَعِیْشَتَهَا	بَطِرَتْ
رہائش نہیں رکھی گئی	ان کے مکانات (ہیں)	تو یہ	اپنی خوشحالی، عیش (پر)	(جو) اترانے لگے تھے

جو اپنے عیش پر اترانے لگے تھے تو یہ ان کے مکانات ہیں جن میں ان کے بعد

مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًا ؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾ وَ مَا كَانَ

مَا كَانَ	وَ	الْوٰرِثِیْنَ ﴿۵۸﴾	نَحْنُ	كُنَّا	وَ	قَلِیْلًا	اِلَّا	مِّنْۢ بَعْدِهِمْ
نہیں ہے	اور	وارث	ہم (ہی)	ہیں	اور	بہت کم	مگر	ان کے بعد

بہت کم رہائش رکھی گئی اور ہم ہی وارث ہیں ○ اور تمہارا رب

رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرٰى حَتّٰى یَبْعَثَ فِیْۤ اُمِّهَا

فِیْۤ اُمِّهَا	یَبْعَثَ	حَتّٰى	الْقُرٰى	مُهْلِكَ	رَبُّكَ
ان کے مرکزی شہر میں	بھیج دے	یہاں تک کہ	شہروں (کو)	ہلاک کرنے والا	تمہارا رب

شہروں کو ہلاک کرنے والا نہیں ہے جب تک ان کے مرکزی شہر میں

رَسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِنَا ۚ وَ مَا كُنَّا مُهْلِكِی

مُهْلِكِی	مَا كُنَّا	وَ	اٰیٰتِنَا	عَلَیْهِمْ	یَّتْلُوْا	رَسُوْلًا
ہلاک کرنے والے	ہم نہیں ہیں	اور	ہماری آیتیں	ان پر	وہ پڑھے	رسول

رسول نہ بھیجے جو ان پر ہماری آیتیں پڑھے اور ہم شہروں کو ہلاک کرنے والے

دنیا و آخرت کی نعمتوں کا تقابل

الْقُرٰۤى اِلَّا وَ اَهْلُهَا ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ مَاۤ اُوْتِیْتُمْ

اُوْتِیْتُمْ	مَاۤ	وَ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ (1)	اَهْلُهَا	وَ	اِلَّا	الْقُرٰۤى
تمہیں دی گئی	جو	اور	ظالم (ہوں)	ان کے رہنے والے	اور (جبکہ)	مگر	شہروں (کو)

نہیں ہیں مگر (اسی وقت) جب ان کے رہنے والے ظالم ہوں ○ اور (اے لوگو!) جو کچھ چیز تمہیں دی گئی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نور پیدا کرنا آپ کا فعل نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اور اسے خوب معلوم ہے کہ کسے یہ دولت دینی ہے اور کسے نہیں۔ 2 ...... نبی عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اطاعت سے امن نصیب ہوتا اور ان کی مخالفت سے ہلاکت ہوتی ہے، اس کے برعکس سمجھنا کہ اطاعت سے بدامنی ہوگی اور مخالفت سے امن ملے گا کفار کا طریقہ ہے۔ جیسا کہ آیت میں کفار نے ایسا ہی خدشہ پیش کیا ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے کی وہ بستیاں جو اجڑی ہوئی اور ویران نظر آرہی ہیں اور فی زمانہ بھی ان میں سے کئی بستیوں کے آثار باقی ہیں، یہ بغیر کسی وجہ کے تباہ و برباد نہیں کی گئیں بلکہ ان میں بھی رسول عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آئے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِّنْ شَیْءٍ فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتُهَاۚ وَ مَا

مِّنْ شَیْءٍ	فَمَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا (1)	وَ	زِیْنَتُهَا	وَ	مَا
کوئی چیز	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سامان	اور	اس کی زینت (ہے)	اور	جو (ثواب)

تو وہ دنیوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت ہے اور جو (ثواب)

مومن اور کافر برابر نہیں

عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ وَّ اَبْقٰیؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾ۧ اَفَمَنْ

عِنْدَ اللّٰهِ	خَیْرٌ	وَّ	اَبْقٰی	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٠﴾	اَفَمَنْ
اللہ کے پاس (ہے)	(وہ) بہتر	اور	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	تو کیا تم سمجھتے نہیں	تو کیا وہ شخص جو

اللہ کے پاس ہے وہ بہتر اور زیادہ باقی رہنے والا ہے تو کیا تم سمجھتے نہیں ؟○ تو وہ شخص جس سے

وَّعَدْنٰهُ وَعْدًا حَسَنًا فَهُوَ لَاقِیْهِ

وَّعَدْنٰهُ	وَعْدًا حَسَنًا (2)	فَهُوَ	لَاقِیْهِ
ہم نے وعدہ کیا اس سے	اچھا وعدہ	پھر وہ	ملنے والا (بھی) ہے اس (وعدے) سے

ہم نے اچھا وعدہ کیا ہوا ہے پھر وہ اس (وعدے) سے ملنے والا (بھی) ہے

كَمَنْ مَّتَّعْنٰهُ مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ثُمَّ هُوَ

كَمَنْ	مَّتَّعْنٰهُ	مَتَاعَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	ثُمَّ	هُوَ
(وہ اس) شخص جیسا ہے جو	ہم نے فائدہ اٹھانے کو دیا اسے	دنیوی زندگی کا ساز و سامان	پھر	وہ

کیا وہ اس شخص جیسا ہے جسے ہم نے (صرف) دنیوی زندگی کا ساز و سامان فائدہ اٹھانے کو دیا ہو پھر وہ

بروزِ قیامت کفار سے سوال اور کافر سرداروں کا اعلانِ براءت

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿٦١﴾ وَ یَوْمَ یُنَادِیْهِمْ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿٦١﴾	وَ	یَوْمَ	یُنَادِیْهِمْ
قیامت کے دن	گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے (ہو)	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں

قیامت کے دن گرفتار کرکے حاضر کئے جانے والوں میں سے ہو○ اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جنہوں نے ان کے باسیوں تک پیغامِ الٰہی پہنچایا اور انہیں وحدانیتِ الٰہی کو ماننے اور صرف عبادتِ الٰہی کرنے کی دعوت دی، لیکن جب انہوں نے رسولوں عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بات ماننے کی بجائے انہیں جھٹلایا اور اپنے کفر و شرک پر اڑے رہے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے اس ظلم کی وجہ سے انہیں ہلاک اور ان کے شہروں، بستیوں کو تباہ و برباد کر دیا۔ 1 ...... یہاں بطورِ خاص کفارِ مکہ سے اور عمومی طور پر تمام لوگوں سے فرمایا گیا کہ اے لوگو! تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیاوی زندگی کا ساز و سامان اور اس کی زینت ہے جس کی بقا بہت تھوڑی اور آخر کار فنا ہونا ہے جبکہ جو ثواب اور اُخروی منافع اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں وہ بہتر اور ہمیشہ باقی رہنے والے ہیں ←

فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾ قَالَ

فَيَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ	الَّذِيْنَ	كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٦٢﴾	قَالَ
تو فرمائے گا	کہاں ہیں	میرے شریک	جنہیں	تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	کہیں گے

تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں تم سمجھتے تھے ○ وہ لوگ

الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	رَبَّنَا	هٰٓؤُلَآءِ	الَّذِيْنَ
وہ لوگ جو	ثابت ہو چکا	ان پر	(دخولِ جہنم کا) قول	اے ہمارے رب	یہی ہیں	وہ لوگ جنہیں

جن پر قول ثابت ہو چکا ہے وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ جنہیں

اَغْوَيْنَا ۚ اَغْوَيْنٰهُمْ كَمَا غَوَيْنَا ۚ تَبَرَّاْنَآ

اَغْوَيْنَا	اَغْوَيْنٰهُمْ	كَمَا	غَوَيْنَا (1)	تَبَرَّاْنَآ
ہم نے گمراہ کیا	ہم نے گمراہ کیا انہیں	جیسے	ہم گمراہ ہوئے	ہم (ان سے) بیزار ہو کر رجوع لائے

ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں ایسے ہی گمراہ کیا جیسے ہم خود گمراہ ہوئے تھے۔ ہم (ان سے) بیزار ہو کر

اِلَيْكَ ۫ مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾ وَقِيْلَ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ

اِلَيْكَ	مَا كَانُوْٓا اِيَّانَا يَعْبُدُوْنَ ﴿٦٣﴾	وَ	قِيْلَ (2)	ادْعُوْا	شُرَكَآءَكُمْ
تیری طرف	وہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	پکارو	اپنے شریکوں (کو)

تیری طرف رجوع لاتے ہیں، یہ ہماری عبادت نہ کرتے تھے ○ اور ان سے فرمایا جائے گا: اپنے شریکوں کو پکارو

مشرکین اور ان کے معبودوں کا حال

فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا لَهُمْ وَرَاَوُا الْعَذَابَ ۚ

فَدَعَوْهُمْ	فَلَمْ يَسْتَجِيْبُوْا	لَهُمْ	وَ	رَاَوُا	الْعَذَابَ
تو وہ پکاریں گے انہیں	تو وہ جواب نہ دیں گے	ان کو	اور	وہ دیکھیں گے	عذاب

تو وہ انہیں پکاریں گے تو وہ اُنہیں جواب نہ دیں گے اور یہ عذاب دیکھیں گے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیونکہ جنت تمام پریشانیوں سے خالی اور کبھی ختم نہ ہونے والی ہے، تو کیا تمہیں یہ سمجھ نہیں کہ بہتر اور ہمیشہ رہنے والی نعمتوں کو فنا ہونے والی نعمتوں پر ترجیح دو۔ 2 ...... جسے اچھا وعدہ دیا گیا اس سے مومن اور دوسرے شخص سے کافر مراد ہے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اس سے ان کی مراد یہ ہوگی کہ جیسے ہم اپنے اختیار سے گمراہ ہوئے اسی طرح یہ بھی اپنے ہی اختیار سے گمراہ ہوئے کیونکہ ہم نے تو صرف انہیں بہکایا تھا گمراہی پر مجبور نہیں کیا تھا اس لئے ہماری اور ان کی گمراہی میں کوئی فرق نہیں۔ 2 ...... یعنی بتوں کے پجاریوں سے فرمایا جائے گا: ان بتوں کو پکارو، جنہیں تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے تھے تاکہ وہ تمہیں عذابِ جہنم سے بچائیں، (بقیہ اگلے صفحے پر)

بروزِ قیامت مشرکین کی بدحواسی

لَوْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ

لَوْ	اَنَّهُمْ	كَانُوْا يَهْتَدُوْنَ ﴿٦٤﴾	وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ
کیا ہی اچھا ہوتا	کہ وہ	ہدایت حاصل کر لیتے	اور	(جس) دن	(اللہ) ندا فرمائے گا انہیں

کیا اچھا ہوتا اگر یہ ہدایت حاصل کر لیتے ○ اور جس دن (اللہ) انہیں ندا فرمائے گا

فَيَقُوْلُ مَاذَآ اَجَبْتُمُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ

فَيَقُوْلُ	مَاذَآ	اَجَبْتُمُ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٦٥﴾	فَعَمِيَتْ	عَلَيْهِمُ
تو فرمائے گا	(اے لوگو) کیا	تم نے جواب دیا	رسولوں (کو)	تو اندھی (پوشیدہ) ہو جائیں گی	ان پر

تو فرمائے گا: (اے لوگو!) تم نے رسولوں کو کیا جواب دیا تھا؟○ تو اس دن ان پر خبریں

سچی توبہ کرنے والے کے لئے بشارت

الْاَنْۢبَآءُ يَوْمَىٕذٍ فَهُمْ لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ فَاَمَّا مَنْ

الْاَنْۢبَآءُ (1)	يَوْمَىٕذٍ	فَهُمْ	لَا يَتَسَآءَلُوْنَ ﴿٦٦﴾ (2)	فَاَمَّا	مَنْ
خبریں	اس دن	تو وہ	ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے	تو بہر حال	وہ جس نے

اندھی ہو جائیں گی تو وہ ایک دوسرے سے نہیں پوچھیں گے ○ تو وہ جس نے

تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَعَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنَ

تَابَ (3)	وَ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَعَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنَ
توبہ کی	اور	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا	اچھا	تو قریب ہے	کہ	وہ ہوگا

توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھا کام کیا تو قریب ہے کہ وہ

عظمت و شانِ الٰہی

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾ وَ رَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَ

مِنَ الْمُفْلِحِيْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	رَبُّكَ	يَخْلُقُ	مَا	يَشَآءُ	وَ
کامیاب ہونے والوں میں سے	اور	تمہارا رب	پیدا فرماتا ہے	جو	وہ چاہتا ہے	اور

کامیاب ہونے والوں میں سے ہوگا ○ اور تمہارا رب پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) چنانچہ وہ ان بتوں کو پکاریں گے لیکن وہ انہیں جواب نہ دیں گے۔ 1...... خبریں اندھی ہونے سے مراد یہ ہے کہ اس دن کفار کو کچھ یاد نہ رہے گا کہ انہوں نے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کیا جواب دیا تھا اور انہیں کوئی عذر اور حجت نظر نہ آئے گی جسے بطورِ جواب پیش کر کے وہ نجات پا سکیں۔ 2...... ایک دوسرے سے نہ پوچھنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ انتہائی دہشت کی وجہ سے ساکت رہ جائیں گے یا اس لئے نہ پوچھیں گے کہ جواب سے عاجز ہونے میں سب کے سب برابر ہیں خواہ وہ تابع ہوں یا متبوع، کافر ہوں یا کافر گر۔ 3...... اس آیت میں کفار کو دنیا میں ہی کفر و شرک سے توبہ کرنے، ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

يَخْتَارُ ؕ مَا كَانَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَ تَعٰلٰى

يَخْتَارُ(1)	مَا كَانَ	لَهُمُ	الْخِيَرَةُ	سُبْحٰنَ اللّٰهِ	وَ	تَعٰلٰى
پسند فرماتا ہے	نہیں ہے	ان (مشرکوں) کے لئے	کچھ اختیار	اللہ پاک ہے	اور	بلند و بالا ہے

(جو چاہتا ہے) پسند کرتا ہے۔ ان (مشرکوں) کا کچھ اختیار نہیں۔ اللہ ان کے شرک سے

علمِ الٰہی کی شان

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ رَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ

عَمَّا	يُشْرِكُوْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	رَبُّكَ	يَعْلَمُ	مَا	تُكِنُّ
(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور	تمہارا رب	جانتا ہے	جو	چھپائے ہوئے ہیں

پاک اور بلند و بالا ہے ○ اور تمہارا رب جانتا ہے جو ان کے سینے

شانِ الٰہی

صُدُوْرُهُمْ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ هُوَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ

صُدُوْرُهُمْ	وَ	مَا	يُعْلِنُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	هُوَ	اللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ
ان کے سینے	اور	جو	وہ ظاہر کرتے ہیں	اور	وہی	اللہ (ہے)	نہیں	کوئی معبود

چھپائے ہوئے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○ اور وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَ ؕ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ ٘ وَ لَهُ الْحُكْمُ

اِلَّا	هُوَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِی الْاُوْلٰى وَ الْاٰخِرَةِ	وَ	لَهُ	الْحُكْمُ
مگر	وہی	اسی کے لئے (ہیں)	تمام تعریفیں	دنیا اور آخرت میں	اور	اسی کا	حکم (ہے)

کوئی معبود نہیں۔ دنیا اور آخرت میں اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں اور اسی کا حکم ہے

رات اور دن سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

وَ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ جَعَلَ اللّٰهُ عَلَیْكُمُ

وَ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٧٠﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	جَعَلَ	اللّٰهُ	عَلَیْكُمُ
اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنادے	اللہ	تم پر

اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر اللہ تم پر قیامت تک

1 ...... ولید بن مغیرہ نے کہا تھا اللہ تعالیٰ نے محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نبوت کے لئے کیوں منتخب فرمایا ہے اور یہ قرآن مکہ اور طائف کے کسی بڑے شخص پر کیوں نہ اُتارا؟ اس وقت یہ آیت اتری اور فرمایا گیا کہ رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بھیجنا اِن لوگوں کے اختیار سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی مرضی سے ہے، اپنی حکمت وہی جانتا ہے انہیں اُس کی مرضی میں دخل دینے کی کیا مجال ہے۔

الَّيۡلَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ غَيۡرُ اللّٰهِ

الَّيۡلَ	سَرۡمَدًا	اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ	مَنۡ	اِلٰهٌ	غَيۡرُ اللّٰهِ
رات	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)	اللہ کے سوا

ہمیشہ رات ہی بنادے تو اللہ کے سوا کون دوسرا معبود ہے

يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ ؕ اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ اِنۡ جَعَلَ

يَاۡتِيۡكُمۡ بِضِيَآءٍ	اَفَلَا تَسۡمَعُوۡنَ ﴿۷۱﴾	قُلۡ	اَرَءَيۡتُمۡ	اِنۡ	جَعَلَ
جو لائے گا تمہارے پاس روشنی	تو کیا تم سنتے نہیں	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	بنادے

جو تمہارے پاس روشنی لائے گا تو کیا تم سنتے نہیں؟ ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

اللّٰهُ عَلَيۡكُمُ النَّهَارَ سَرۡمَدًا اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ مَنۡ اِلٰهٌ

اللّٰهُ	عَلَيۡكُمُ	النَّهَارَ	سَرۡمَدًا	اِلٰى يَوۡمِ الۡقِيٰمَةِ	مَنۡ	اِلٰهٌ
اللہ	تم پر	دن	ہمیشہ (کے لئے)	قیامت کے دن تک	(تو) کون	معبود (ہے)

اللہ تم پر قیامت تک ہمیشہ دن ہی بنادے تو اللہ کے سوا

غَيۡرُ اللّٰهِ يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ تَسۡكُنُوۡنَ فِيۡهِ ؕ اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ

غَيۡرُ اللّٰهِ	يَاۡتِيۡكُمۡ بِلَيۡلٍ	تَسۡكُنُوۡنَ	فِيۡهِ	اَفَلَا تُبۡصِرُوۡنَ ﴿۷۲﴾	وَ
اللہ کے سوا	جو لے آئے تمہارے پاس رات	تم آرام کرو	اس میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور

اور کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لے آئے جس میں تم آرام کرو تو کیا تم دیکھتے نہیں؟ ○ اور

رات اور دن کی نعمت عطا کرنے کی حکمتیں

مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّيۡلَ وَ النَّهَارَ لِتَسۡكُنُوۡا

مِنۡ رَّحۡمَتِهٖ (1)	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّيۡلَ	وَ	النَّهَارَ	لِتَسۡكُنُوۡا
اپنی رحمت سے	اس نے بنائے	تمہارے لیے	رات	اور	دن	تاکہ تم آرام کرو

اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں

(1)......اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے تاکہ تم رات میں آرام کرو، اپنے بدنوں کو راحت پہنچاؤ اور دن بھر کی محنت و مشقت سے ہونے والی تھکن دور کرو اور دن میں روزی تلاش کرو جو کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور تم اپنی معاشی و کاروباری سرگرمیاں سرانجام دو اور تم پر یہ رحمت فرمانے کی حکمت یہ ہے کہ تم اس کی وجہ سے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کا حق مانو، اس کی وحدانیت کا اقرار کرو اور صرف اسی کی عبادت کر کے اس کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔

فِيْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾

فِيْهِ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾
اس (رات) میں	اور	تاکہ تم تلاش کرو (دن میں)	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	(اس کا) شکر ادا کرو

آرام کرو اور (دن میں) اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو ○

وَ يَوْمَ يُنَادِيْهِمْ فَيَقُوْلُ اَيْنَ شُرَكَآءِيَ الَّذِيْنَ

وَ	يَوْمَ	يُنَادِيْهِمْ	فَيَقُوْلُ	اَيْنَ	شُرَكَآءِيَ	الَّذِيْنَ
اور	(جس) دن	(اللہ) ندا کرے گا انہیں	تو فرمائے گا	کہاں ہیں	میرے شریک	جنہیں

اور یاد کرو جس دن (اللہ) انہیں ندا کرے گا تو فرمائے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جنہیں

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾ وَ نَزَعْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا فَقُلْنَا

كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿٧٤﴾	وَ	نَزَعْنَا	مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ	شَهِيْدًا (1)	فَقُلْنَا
تم (میرا شریک) سمجھتے تھے	اور	ہم نکال لیں گے	ہر گروہ میں سے	ایک گواہ	پھر فرمائیں گے

تم (میرا شریک) سمجھتے تھے ○ اور ہم ہر امت میں سے ایک گواہ نکال لیں گے پھر فرمائیں گے:

هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ فَعَلِمُوْۤا اَنَّ الْحَقَّ لِلّٰهِ وَ

هَاتُوْا	بُرْهَانَكُمْ	فَعَلِمُوْۤا	اَنَّ	الْحَقَّ	لِلّٰهِ	وَ
لاؤ	اپنی دلیل	تو وہ جان لیں گے	کہ	حق	اللہ ہی کے لئے (ہے)	اور

اپنی دلیل لاؤ تو وہ جان لیں گے کہ حق اللہ ہی کیلئے ہے اور

ضَلَّ عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ ع اِنَّ قَارُوْنَ كَانَ

ضَلَّ	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿٧٥﴾	اِنَّ	قَارُوْنَ (2)	كَانَ
گم ہو جائیں گی	ان سے	(وہ باتیں) جو	وہ گھڑتے تھے	بیشک	قارون	تھا

ان سے ان کی بنائی ہوئی جھوٹی باتیں گم ہو جائیں گی ○ بیشک قارون موسیٰ کی

بروزِ قیامت مشرکین کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت مشرکین پر ظہورِ حق

قارون کی سرکشی اور اس کے خزانوں کا بیان

ع ۱۵ ۱۰

(1)...... یہ گواہ اس امت کے رسول ہوں گے اور وہ اپنی اپنی اُمت پر اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے ان لوگوں تک اللہ تعالیٰ کے پیغام پہنچائے اور انہیں نصیحتیں کیں۔ (2)...... قارون حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چچا یصہر کا بیٹا تھا، انتہائی خوب صورت اور حسین شکل والا ہونے کی وجہ سے لوگ اسے منور کہتے تھے۔ بنی اسرائیل میں تورات کا سب سے بہتر قاری تھا۔ ناداری کے زمانے میں نہایت عاجزی کرنے والا اور با اخلاق تھا، دولت ہاتھ آتے ہی اس کا حال تبدیل ہوا اور یہ بھی سامری کی طرح منافق ہو گیا۔ اس کے پاس اتنے خزانے تھے کہ ان کی چابیاں اُٹھانا ایک طاقتور جماعت پر بھاری پڑتا تھا۔

قارون کو نیک لوگوں کی نصیحتیں

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ ۪ وَ اٰتَيْنٰهُ مِنَ الْكُنُوْزِ

مِنْ قَوْمِ مُوْسٰى	فَبَغٰى	عَلَيْهِمْ	وَ	اٰتَيْنٰهُ	مِنَ الْكُنُوْزِ
موسیٰ کی قوم سے	پھر اس (قارون) نے زیادتی کی	قوم پر	اور	ہم نے عطا کیا اسے	خزانوں سے

قوم سے تھا پھر اس نے قوم پر زیادتی کی اور ہم نے اس کو اتنے خزانے دیئے

مَاۤ اِنَّ مَفَاتِحَهٗ لَتَنُوْٓاُ بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ ۗ اِذْ قَالَ

مَاۤ	اِنَّ	مَفَاتِحَهٗ	لَتَنُوْٓاُ	بِالْعُصْبَةِ اُولِی الْقُوَّةِ	اِذْ	قَالَ
جو	بیشک	اس کی چابیاں	ضرور بھاری تھیں	ایک قوت والی جماعت پر	جب	کہا

جن کی کنجیاں (اُٹھانا) ایک طاقتور جماعت پر بھاری تھیں۔ جب اس سے

لَهٗ قَوْمُهٗ لَا تَفْرَحْ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾

لَهٗ	قَوْمُهٗ(1)	لَا تَفْرَحْ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْفَرِحِیْنَ ﴿۷۶﴾ (2)
اس سے	اس کی قوم (نے)	تم اتراؤ نہیں	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	اترانے والوں (کو)

اس کی قوم نے کہا: اِتراؤ نہیں، بیشک اللہ اِترانے والوں کو پسند نہیں کرتا ○

وَ ابْتَغِ فِیْمَاۤ اٰتٰىكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَ لَا تَنْسَ

وَ	ابْتَغِ	فِیْمَاۤ	اٰتٰىكَ	اللّٰهُ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	وَ	لَا تَنْسَ
اور	تو طلب کر	(اس مال) میں جو	عطا کیا تجھے	اللہ (نے)	آخرت کا گھر	اور	تو نہ بھول

اور جو مال تجھے اللہ نے دیا ہے اس کے ذریعے آخرت کا گھر طلب کر اور دنیا سے

نَصِیْبَكَ مِنَ الدُّنْیَا وَ اَحْسِنْ كَمَاۤ اَحْسَنَ اللّٰهُ اِلَیْكَ وَ

نَصِیْبَكَ	مِنَ الدُّنْیَا	وَ	اَحْسِنْ	كَمَاۤ	اَحْسَنَ	اللّٰهُ	اِلَیْكَ	وَ
اپنا حصہ	دنیا سے	اور	احسان کر	جیسا	احسان کیا	اللہ (نے)	تجھ پر	اور

اپنا حصہ نہ بھول اور احسان کر جیسا اللہ نے تجھ پر احسان کیا اور

1..... یہاں قوم سے مراد بنی اسرائیل کے مومن حضرات ہیں۔

2..... فرحین کا حقیقی معنی ہے "خوش ہونے والے" یہاں اس سے مراد فخر و تکبر کے طور پر خوش ہونے والے ہیں۔ یاد رہے کہ شیخی کی خوشی یعنی اترانا حرام اور شکر کی خوشی عبادت ہے۔ جرم کر کے خوش ہونا حرام جبکہ عبادت کر کے خوش ہونا بہتر ہے۔ ناجائز طریقے سے خوشی منانا حرام ہے جیسے خوشی میں ناچ گانے کی محفل سجالینا جبکہ جائز طور سے خوشی منانا اچھا ہے جیسے خوشی میں صدقہ کرنا وغیرہ۔

لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِی الْاَرْضِؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾

لَا تَبْغِ	الْفَسَادَ	فِی الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یُحِبُّ	الْمُفْسِدِیْنَ ﴿۷۷﴾
طلب نہ کر	فساد	زمین میں	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا	فساد کرنے والوں (کو)

زمین میں فساد نہ کر، بے شک اللہ فسادیوں کو پسند نہیں کرتا ○

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِیْؕ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	عَلٰى عِلْمٍ [1]	عِنْدِیْ
(قارون نے) کہا	مجھے دیا گیا یہ (مال) صرف	ایک علم (کی بنا) پر	(جو) میرے پاس (ہے)

(قارون نے) کہا: یہ تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے

قارون کا جواب اور اللہ تعالیٰ کی تنبیہ

اَوَلَمْ یَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهٖ

اَوَلَمْ یَعْلَمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَهْلَكَ	مِنْ قَبْلِهٖ
اور کیا وہ نہیں جانتا	کہ	اللہ (نے)	تحقیق	ہلاک فرمادیں	اس سے پہلے

اور کیا اسے یہ نہیں معلوم کہ اللہ نے اس سے پہلے وہ قومیں

مِنَ الْقُرُوْنِ مَنْ هُوَ اَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَّاَكْثَرُ

مِنَ الْقُرُوْنِ	مَنْ	هُوَ	اَشَدُّ	مِنْهُ	قُوَّةً	وَّ	اَكْثَرُ
قومیں	جو	وہ	زیادہ سخت (تھیں)	اس سے	قوت (میں)	اور	(اس سے) زیادہ (تھیں)

ہلاک فرمادیں جو زیادہ طاقتور اور زیادہ مال

جَمْعًاؕ وَلَا یُسْـَٔلُ عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾

جَمْعًا	وَ	لَا یُسْـَٔلُ [2]	عَنْ ذُنُوْبِهِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۷۸﴾
(مال) جمع کرنے (میں)	اور	پوچھا نہیں جاتا	مجرموں سے ان کے گناہوں کے بارے میں

جمع کرنے والی تھیں اور مجرموں سے ان کے گناہوں کی پوچھ گچھ نہیں کی جاتی ○

1 ...... اس سے ایک قول کے مطابق علمِ کیمیا مراد ہے جو قارون نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے حاصل کیا جس کے ذریعے سے وہ ایک نرم دھات رانگ کو چاندی جبکہ تانبے کو سونا بنالیتا تھا۔ یا، اس سے تجارت، زراعت اور پیشوں کا علم مراد ہے۔ قارون کے ان جملوں میں خود پسندی کا عنصر بالکل واضح ہے۔ یہ انتہائی مذموم ہے، حدیثِ پاک میں ہے: خود پسندی ستر سال کے اعمال برباد کرکے رکھ دیتی ہے۔ (کنز العمال، ۲/۲۰۵، الجزء الثالث، الحدیث: ۷۶۶۲) 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ مجرموں کو سزا دیتا ہے تو اسے ان کے گناہ دریافت کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ وہ ان کا حال جانتا ہے۔ دوسری آیات میں جو پوچھنے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قارون کا جاہ و جلال دیکھ کر عوام کی تمنا

فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِىْ زِيْنَتِهٖؕ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ

فَخَرَجَ	عَلٰى قَوْمِهٖ	فِىْ زِيْنَتِهٖ	قَالَ	الَّذِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ
تو وہ (قارون) نکلا	اپنی قوم پر (کے سامنے)	اپنی زینت میں	(تو) کہنے لگے	وہ لوگ جو	چاہتے ہیں

تو وہ اپنی زینت میں اپنی قوم کے سامنے نکلا تو دنیاوی زندگی کے طلبگار

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَاۤ اُوْتِىَ قَارُوْنُۙ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا(1)	يٰلَيْتَ	لَنَا	مِثْلَ	مَاۤ	اُوْتِىَ	قَارُوْنُ
دنیاوی زندگی	اے کاش	ہمارے لئے (بھی ہوتا)	(اس کی) مثل	جو	دیا گیا	قارون (کو)

کہنے لگے: اے کاش ہمیں بھی ایسا مل جاتا جیسا قارون کو ملا

علماء کی عوام کو تنبیہ و نصیحت

اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ

اِنَّهٗ	لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ ﴿٧٩﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ
بیشک وہ	ضرور بڑے نصیب والا (ہے)	اور	کہا	ان لوگوں نے جنہیں	دیا گیا	علم

بیشک یہ بڑے نصیب والا ہے ○ اور جنہیں علم دیا گیا تھا انہوں نے کہا:

وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ

وَيْلَكُمْ	ثَوَابُ اللّٰهِ	خَيْرٌ	لِّمَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
تمہاری خرابی ہو	اللہ کا ثواب	بہتر (ہے)	(اس) کے لیے جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہاری خرابی ہو، اللہ کا ثواب بہتر ہے اس آدمی کے لیے جو ایمان لائے اور اچھے کام

قارون کا عبرتناک انجام

صَالِحًاۚ وَلَا يُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾ فَخَسَفْنَا بِهٖ

صَالِحًا	وَ	لَا يُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الصّٰبِرُوْنَ ﴿٨٠﴾	فَخَسَفْنَا	بِهٖ
اچھا	اور	نہیں دیا جائے گا وہ ثواب	مگر	صبر کرنے والوں (کو)	تو ہم نے دھنسا دیا	اس کو

کرے اور یہ انہیں کو دیا جائے گا جو صبر کرنے والے ہیں ○ تو ہم نے اسے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ذکر ہے وہ اس کے علاوہ اوقات میں ہو گا اور وہ معلومات کیلئے نہیں بلکہ ڈانٹ ڈپٹ کے لئے ہو گا۔

1 ...... یہاں دنیاوی زندگی کے طلبگاروں سے بنی اسرائیل کے عام مسلمان مراد ہیں، ان کا قارون جیسی شان و شوکت اور مال و دولت کی تمنا کرنا بشری تقاضے سے تھا اور یہ کفر یا گناہِ کبیرہ نہیں۔ دنیاوی نعمتوں میں غبطہ کرنا یعنی کسی کی دولت وغیرہ پر اس کے زوال کی خواہش کے بغیر رشک کرنا اور اس میں برابری کی تمنا کرنا بھی اس صورت میں منع ہے جبکہ دنیا یا مال کی محبت کے طور پر ہو، اگر ایسا نہیں تو یہ تمنا جائز ہے، البتہ حسد یعنی یہ تمنا کرنا کہ دوسرے سے نعمت زائل ہو کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قارون کا انجام دیکھ کر تمنا کرنے والوں کی ندامت

وَ بِدَارِهِ الْاَرْضَ ۫ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ یَّنْصُرُوْنَهٗ

وَ	بِدَارِهٖ	الْاَرْضَ(1)	فَمَا كَانَ	لَهٗ	مِنْ فِئَةٍ	یَّنْصُرُوْنَهٗ
اور	اس کے گھر کو	زمین (میں)	تو نہ تھا	اس کے لیے	کوئی گروہ	جو مدد کرتا اس کی

اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا دیا تو اس کے پاس کوئی جماعت نہ تھی جو اللہ کے مقابلے میں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۗ وَ مَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾ وَ اَصْبَحَ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَ	مَا كَانَ	مِنَ الْمُنْتَصِرِیْنَ ﴿۸۱﴾	وَ	اَصْبَحَ
اللہ کے مقابلے میں	اور	نہ وہ (خود) ہو سکا	بدلہ لینے والوں، بچانے والوں سے	اور	صبح کے وقت ہو گئے

اس کی مدد کرتی اور نہ وہ خود (اپنی) مدد کر سکا ○ اور گزشتہ کل

الَّذِیْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ یَقُوْلُوْنَ

الَّذِیْنَ	تَمَنَّوْا	مَكَانَهٗ	بِالْاَمْسِ	یَقُوْلُوْنَ
وہ لوگ جنہوں نے	تمنا کی تھی	اس (قارون) کے مقام و مرتبے (کی)	گزشتہ کل	کہنے لگے

جو اس کے مقام و مرتبہ کی آرزو کرنے والے تھے وہ کہنے لگے:

وَیْكَاَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ

وَیْكَاَنَّ	اللّٰهَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ
عجیب بات ہے کہ	اللہ	وسیع کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے

عجیب بات ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کیلئے چاہتا ہے

مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ ۚ لَوْلَاۤ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ

مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ	لَوْلَاۤ	اَنْ	مَّنَّ	اللّٰهُ
اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اگر نہ ہوتا	یہ کہ	احسان فرمایا	اللہ (نے)

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے۔ اگر اللہ ہم پر احسان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے مل جائے، یہ حرام ہے۔

1...... قارون اور اس کے خزانوں کو زمین میں دھنسائے جانے کا تفصیلی واقعہ تفسیر صراط الجنان، ج7، ص328 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ع ٨ / ١١

عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا ؕ وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ع ﴿٨٢﴾

عَلَيْنَا	لَخَسَفَ	بِنَا	وَيْكَاَنَّهٗ	لَا يُفْلِحُ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٢﴾
ہم پر	(تو) ضرور وہ دھنسا دیتا	ہمیں (بھی)	عجیب بات ہے کہ	کامیاب نہیں ہوتے	کفر کرنے والے

نہ فرماتا تو ہمیں بھی دھنسا دیتا۔ بڑی عجیب بات ہے کہ کافر کامیاب نہیں ہوتے ۝

جنت کے مستحق لوگ

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا

تِلْكَ	الدَّارُ الْاٰخِرَةُ (1)	نَجْعَلُهَا	لِلَّذِيْنَ	لَا يُرِيْدُوْنَ	عُلُوًّا
یہ	آخرت کا گھر	ہم بناتے ہیں اسے	ان لوگوں کے لیے جو	نہیں چاہتے	بڑائی

یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر

نیکیوں کے ساتھ فضل اور گناہگاروں کے ساتھ عدل کا معاملہ

فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾ مَنْ

فِی الْاَرْضِ	وَ	لَا	فَسَادًا	وَ	الْعَاقِبَةُ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٨٣﴾	مَنْ
زمین میں	اور	نہ	فساد	اور	اچھا انجام	پرہیز گاروں کیلئے (ہے)	جو

اور فساد نہیں چاہتے اور اچھا انجام پرہیز گاروں ہی کیلئے ہے ۝ جو

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ خَيْرٌ مِّنْهَا ۚ وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ

جَآءَ بِالْحَسَنَةِ	فَلَهٗ	خَيْرٌ	مِّنْهَا	وَ	مَنْ	جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ
لایا نیکی	تو اس کے لیے	بہتر (بدلہ ہے)	اس سے	اور	جو	لایا برائی

نیکی لائے گا اس کے لیے اس سے بہتر بدلہ ہے اور جو برائی لائے

فَلَا يُجْزَى الَّذِيْنَ عَمِلُوا السَّيِّاٰتِ اِلَّا مَا

فَلَا يُجْزَى	الَّذِيْنَ	عَمِلُوا	السَّيِّاٰتِ	اِلَّا	مَا
تو بدلہ نہیں دیا جائے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	عمل کئے	برے	مگر	(اسی کا) جو

تو برا کام کرنے والوں کو اتنا ہی بدلہ دیا جائے گا جتنا

(1)...... یعنی آخرت کا گھر جنت جس کی خبریں تم نے سنیں اور جس کے اوصاف تم تک پہنچے، اس کا مستحق ہم ان لوگوں کو بناتے ہیں جو زمین میں نہ تو ایمان قبول کرنے سے منہ پھیرتے ہوئے تکبر کرتے ہیں اور نہ مومنوں پر بڑائی چاہتے ہیں اور نہ ہی گناہ کرکے فساد چاہتے ہیں جبکہ آخرت کا اچھا انجام پرہیز گاروں ہی کیلئے ہے۔ تکبر اور فساد پھیلانا جنت سے محرومی کا سبب ہیں جبکہ عاجزی اختیار کرنا اور معاشرے میں امن و سکون پیدا کرنا جنت میں داخلے کا ذریعہ ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مکہ واپس لے جانے کی بشارت

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾ اِنَّ الَّذِيْ فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٨٤﴾	اِنَّ	الَّذِيْ	فَرَضَ	عَلَيْكَ	الْقُرْاٰنَ
وہ عمل کرتے تھے	بیشک	وہ جس نے	فرض کیا	تم پر	قرآن

وہ کرتے تھے ○ بیشک جس نے آپ پر قرآن فرض کیا ہے

ہدایت یافتہ اور گمراہ اللہ کو خوب معلوم ہیں

لَرَآدُّكَ اِلٰى مَعَادٍ ؕ قُلْ رَّبِّيْۤ اَعْلَمُ

لَرَآدُّكَ	اِلٰى مَعَادٍ(1)	قُلْ	رَّبِّيْۤ	اَعْلَمُ
ضرور واپس لے جائے گا تجھے	لوٹنے کی جگہ کی طرف	تم کہو	میرا رب	خوب جانتا ہے

وہ آپ کو لوٹنے کی جگہ ضرور واپس لے جائے گا۔ تم فرماؤ: میرا رب خوب جانتا ہے

مَنْ جَآءَ بِالْهُدٰى وَمَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾

مَنْ	جَآءَ بِالْهُدٰى	وَ	مَنْ	هُوَ	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٨٥﴾
(اسے) جو	لایا ہے ہدایت	اور	(اسے بھی) جو	وہ	کھلی گمراہی میں (ہے)

جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو کھلی گمراہی میں ہے ○

قرآن ملنے سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امید اور انہیں تاکیدات

وَمَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا اَنْ يُّلْقٰۤى اِلَيْكَ الْكِتٰبُ

وَ	مَا كُنْتَ تَرْجُوْۤا(2)	اَنْ	يُّلْقٰۤى	اِلَيْكَ	الْكِتٰبُ
اور	تم امید نہ رکھتے تھے	کہ	اتاری جائے گی	تمہاری طرف	کوئی کتاب

اور تم امید نہ رکھتے تھے کہ تمہاری طرف کوئی کتاب بھیجی جائے گی

اِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ ظَهِيْرًا

اِلَّا	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ	فَلَا تَكُوْنَنَّ	ظَهِيْرًا
مگر	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تو تم ہرگز نہ ہونا	مددگار

لیکن تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے تو تم ہرگز کافروں کا

1...... لوٹنے کی جگہ سے مراد مکۂ مکرمہ ہے اور بعض مفسرین نے اس سے موت، قیامت اور جنت بھی مراد لی ہے۔

2...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی رحمت کے علاوہ کسی اور سبب سے قرآنِ مجید ملنے کی امید نہ رکھتے تھے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں بظاہر خطاب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اور مراد آپ کی امت ہو، اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت کو یہ توقع نہ تھی کہ انہیں یہ کتاب عطا کی جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر رحم فرمایا اور ان کی طرف قرآنِ مجید جیسی عظیم الشان کتاب بھیجی۔

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾ وَ لَا يَصُدُّنَّكَ عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ بَعْدَ

لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٨٦﴾	وَ	لَا يَصُدُّنَّكَ (1)	عَنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ	بَعْدَ
کافروں کا	اور	وہ ہرگز نہ روکیں تجھے	اللہ کی آیتوں سے	(اس کے) بعد

مددگار نہ ہونا○ اور ہرگز وہ تمہیں اللہ کی آیتوں سے نہ روکیں اس کے بعد

اِذْ اُنْزِلَتْ اِلَيْكَ وَ ادْعُ اِلٰى رَبِّكَ وَ

اِذْ	اُنْزِلَتْ	اِلَيْكَ	وَ	ادْعُ	اِلٰى رَبِّكَ	وَ
جبکہ	وہ نازل کی جاچکی ہیں	تمہاری طرف	اور	تم بلاؤ	اپنے رب کی طرف	اور

کہ وہ تمہاری طرف نازل کی جاچکی ہیں اور اپنے رب کی طرف بلاؤ اور

لَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾ وَ لَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ

لَا تَكُوْنَنَّ	مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿٨٧﴾	وَ	لَا تَدْعُ (2)	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ
تم ہرگز نہ ہونا	مشرکوں میں سے	اور	عبادت نہ کرنا	اللہ کے ساتھ	دوسرے معبود (کی)

ہرگز شرک والوں میں سے نہ ہونا○ اور اللہ کے ساتھ دوسرے خدا کی عبادت نہ کر،

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۟ كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	كُلُّ شَیْءٍ	هَالِكٌ	اِلَّا
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	ہر چیز	فنا ہونے والی (ہے)	سوائے

اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس کی ذات کے سوا ہر چیز

وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾

وَجْهَهٗ	لَهُ	الْحُكْمُ	وَ	اِلَيْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٨٨﴾
اس کی ذات (کے)	اسی کا	حکم (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

فانی ہے، اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

وقف لازم

ع ۱۲ ۹ الثلثة

1 ...... یعنی اے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جب اللہ تعالیٰ کی آیتیں تمہاری طرف نازل ہو چکی ہیں تو اس کے بعد ہرگز تم قرآن مجید کے معاملے میں کفار کی گمراہ کن باتوں کی طرف توجہ نہ کرنا اور انہیں ٹھکرا دینا اور تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانے اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دو اور ہرگز شرک کرنے والوں کی مدد اور موافقت کر کے ان میں سے نہ ہونا۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ پہلے کی طرح اب بھی عبادت کرتے رہیں اور اسی پر قائم رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی مستحقِ عبادت نہیں۔

آیات: 69 — رکوع: 07

سُوْرَةُ الْعَنْكَبُوْتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْۤا اَنْ

الٓمّٓ ﴿۱﴾	اَحَسِبَ	النَّاسُ	اَنْ	يُّتْرَكُوْۤا	اَنْ
الٓمّٓ	کیا گمان کرلیا	لوگوں (نے)	یہ کہ	انہیں چھوڑ دیا جائے گا	(اتنی بات پر) کہ

الٓمّٓ ○ کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ انہیں صرف اتنی بات پر چھوڑ دیا جائے گا کہ

مسلمانوں کی آزمائش سے متعلق قانونِ الٰہی

يَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ وَلَقَدْ

يَّقُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	وَ	هُمْ	لَا يُفْتَنُوْنَ ﴿۲﴾ (1)	وَ	لَقَدْ
وہ کہتے ہیں	ہم ایمان لائے	اور	وہ	انہیں آزمایا نہیں جائے گا	اور	ضرور بیشک

وہ کہتے ہیں ہم "ایمان لائے" اور انہیں آزمایا نہیں جائے گا؟ ○ اور بیشک

پچھلی امتوں کا امتحان لئے جانے کی خبر

فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

فَتَنَّا	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (2)	فَلَيَعْلَمَنَّ	اللّٰهُ
ہم نے آزمایا	ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (تھے)	تو بیشک ضرور دیکھے گا	اللہ

ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو آزمایا تو ضرور ضرور اللہ انہیں دیکھے گا

(1)...... مسلمانوں کا ان کی ایمانی قوت کے مطابق امتحان لینا اور انہیں آزمائش میں مبتلا کرنا قانونِ الٰہی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی کی آزمائش اس کے دین کے مطابق ہوتی ہے، اگر دین میں مضبوط ہو تو سخت آزمائش ہوتی ہے اور اگر دین میں کمزور ہو تو اس کے دین کے حساب سے آزمائش کی جاتی ہے۔ بندے کے ساتھ یہ آزمائشیں ہمیشہ رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ زمین پر اس طرح چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔ (ترمذی، ۴/۱۷۹، الحدیث: ۲۴۰۶) (2)...... تمام امتوں میں کئی حکمتوں اور مصلحتوں کے پیشِ نظر اہلِ ایمان کو آزمائشوں میں مبتلا کرنا اللہ تعالیٰ کا طریقہ رہا ہے، البتہ عافیت کی دعا ضرور کرنی چاہئے اور آزمائش آنے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

بُرے اعمال کرنے والوں کو تنبیہ

الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَ ۝٣ اَمْ

الَّذِيْنَ	صَدَقُوْا	وَ	لَيَعْلَمَنَّ	الْكٰذِبِيْنَ ۝٣	اَمْ
ان لوگوں کو جنہوں نے	سچ بولا	اور	بیشک ضرور دیکھے گا	جھوٹوں (کو بھی)	یا (کیا)

جو سچے ہیں اور ضرور ضرور جھوٹوں کو (بھی) دیکھے گا ۝ یا (کیا)

حَسِبَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ اَنْ يَّسْبِقُوْنَا ؕ

حَسِبَ	الَّذِيْنَ	يَعْمَلُوْنَ	السَّيِّاٰتِ	اَنْ	يَّسْبِقُوْنَا
گمان کرلیا	ان لوگوں نے جو	عمل کرتے ہیں	برے	یہ کہ	وہ آگے بڑھ جائیں گے ہم سے

بُرے اعمال کرنے والوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے؟

اُخروی تیاری سے متعلق تنبیہ

سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ ۝٤ مَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ اللّٰهِ فَاِنَّ

سَآءَ	مَا	يَحْكُمُوْنَ ۝٤	مَنْ	كَانَ يَرْجُوْا	لِقَآءَ اللّٰهِ (1)	فَاِنَّ
کتنا برا ہے	جو	وہ فیصلہ کرتے ہیں	جو	امید رکھتا ہو	اللہ سے ملاقات (کی)	تو بیشک

وہ کیا ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں ۝ جو اللہ کی ملاقات کی امید رکھتا ہو تو بیشک

جہاد اور مجاہدے کا فائدہ بندے کو ہی ہوگا

اَجَلَ اللّٰهِ لَاٰتٍ ؕ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝٥ وَ

اَجَلَ اللّٰهِ	لَاٰتٍ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ	الْعَلِيْمُ ۝٥	وَ
اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت، وعدہ	ضرور آنے والا (ہے)	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

اللہ کا مقرر کیا ہوا وعدہ ضرور آنے والا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ۝ اور

مَنْ جَاهَدَ فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ لِنَفْسِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

مَنْ	جَاهَدَ (2)	فَاِنَّمَا يُجَاهِدُ	لِنَفْسِهٖ	اِنَّ	اللّٰهَ
جس نے	کوشش کی	تو وہ کوشش کرتا ہے صرف	اپنی ذات کے لئے	بیشک	اللہ

جو کوشش کرے تو اپنے ہی فائدے کیلئے کوشش کرتا ہے، بیشک اللہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر صبر وہمت سے کام لینا چاہئے۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جو شخص دوبارہ زندہ کئے جانے اور حساب لئے جانے سے ڈرتا اور بارگاہِ الٰہی سے ثواب ملنے کی امید رکھتا ہے تو وہ سن لے کہ اللہ تعالیٰ نے ثواب اور عذاب کا جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا ہونے والا ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ اس کے لئے تیار رہے اور نیک اعمال کرنے میں جلدی کرے۔ 2 ...... یہاں ”جَاهَدَ“ سے مراد اللہ تعالیٰ کے دشمنوں سے جنگ کرنا یا نفس و شیطان کی مخالفت کرکے یا اطاعتِ الٰہی پر صابر و قائم رہ کر حصولِ رضا کی کوشش کرنا ہے۔

باعمل مسلمانوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

لَغَنِیٌّ عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝٦ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ

لَغَنِیٌّ	عَنِ الۡعٰلَمِیۡنَ ۝٦	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ
ضرور بے پرواہ (ہے)	تمام جہانوں سے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

سارے جہانوں سے بے پرواہ ہے ۝ اور جو لوگ ایمان لائے اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُکَفِّرَنَّ عَنۡہُمۡ سَیِّاٰتِہِمۡ وَ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُکَفِّرَنَّ	عَنۡہُمۡ	سَیِّاٰتِہِمۡ	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	(تو) ضرور ہم مٹا دیں گے	ان سے	ان کی برائیاں	اور

انہوں نے اچھے کام کئے تو ہم ضرور ان سے ان کی برائیاں مٹا دیں گے اور

حقوقِ الٰہی کی حقوقِ والدین پر فوقیت کا بیان

لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ اَحۡسَنَ الَّذِیۡ کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝٧ وَ

لَنَجۡزِیَنَّہُمۡ	اَحۡسَنَ	الَّذِیۡ	کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ۝٧	وَ
ضرور بدلہ دیں گے انہیں	سب سے اچھے (اعمال کا)	جو	وہ عمل کرتے تھے	اور

ضرور انہیں ان کے اچھے اعمال کا بدلہ دیں گے ۝ اور

وَ وَصَّیۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَیۡہِ حُسۡنًا ؕ وَ اِنۡ

وَ وَصَّیۡنَا	الۡاِنۡسَانَ	بِوَالِدَیۡہِ	حُسۡنًا (1)	وَ	اِنۡ
ہم نے تاکید کی	انسان (کو)	اپنے ماں باپ کے ساتھ	اچھا سلوک کرنے (کی)	اور	اگر

ہم نے (ہر) انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی تاکید کی اور (اے بندے!) اگر

جَاہَدٰکَ لِتُشۡرِکَ بِیۡ مَا لَیۡسَ لَکَ

جَاہَدٰکَ	لِتُشۡرِکَ	بِیۡ	مَا	لَیۡسَ	لَکَ
وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	کہ تو شریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے

وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو کسی کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے

(1)...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا جائے۔ اس میں والدین کا ادب اور اطاعت کرنا، ان کی نافرمانی سے بچنا، ہر وقت ان کی خدمت کے لئے تیار رہنا اور ان پر خرچ کرنے میں بقدرِ توفیق و استطاعت کمی نہ کرنا وغیرہ داخل ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے، سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ فرمایا: اُس کی ناک خاک آلود ہو۔ کسی نے پوچھا: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کون؟ ارشاد فرمایا: جس نے ماں باپ دونوں کو یا ان میں سے ایک کو بڑھاپے میں پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا۔ (مسلم، ص١٣٨١، الحدیث: ١٠(٢٥٥١))

بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ؕ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

بِهٖ	عِلْمٌ(1)	فَلَا تُطِعْهُمَا	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
اس کا	کوئی علم	تو تو بات نہ مان ان کی	میری ہی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

علم نہیں تو تُو ان کی بات نہ مان۔ میری ہی طرف تمہارا پھرنا ہے

باعمل مسلمانوں کو بشارت

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
تو میں آگاہ کردوں گا تمہیں	(اس) سے جو	تم عمل کرتے تھے	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے

تو میں تمہیں تمہارے اعمال بتادوں گا ۝ اور جو ایمان لائے

منافقوں کا حال اور انہیں تنبیہ

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹ وَ

وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	لَنُدْخِلَنَّهُمْ	فِی الصّٰلِحِیْنَ ۝۹	وَ
اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	(تو) ضرور ہم داخل کریں گے انہیں	نیک بندوں میں	اور

اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ضرور ہم انہیں نیک بندوں میں داخل کریں گے ۝ اور

مِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ فَاِذَاۤ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یَّقُوْلُ(2)	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ	فَاِذَاۤ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	کہتا ہے	ہم ایمان لائے	اللہ پر	پھر جب

لوگوں میں کچھ وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے پھر جب

اُوْذِیَ فِی اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ

اُوْذِیَ	فِی اللّٰهِ	جَعَلَ	فِتْنَةَ النَّاسِ
اسے تکلیف دی جاتی ہے	اللہ (کی راہ) میں	(تو) وہ ٹھہراتا ہے	لوگوں کے فتنے (کو)

اللہ (کی راہ) میں انہیں کوئی تکلیف دی جاتی ہے تو لوگوں کے فتنے کو

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اس لئے صحیح علم اور درست تحقیق کی بنا پر تو کوئی بھی کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک مان ہی نہیں سکتا کیونکہ اس کا شریک ہونا محال ہے اور بغیر علم کسی کے کہنے سے اللہ تعالیٰ کا شریک ماننا تقلید کی باطل و قبیح صورت ہے اور ایسی تقلید سگے ماں باپ کی بھی نہیں کی جاسکتی۔ 2 ......اس آیت میں منافقوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ وہ زبان سے ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہیں اور جب راہِ خدا میں انہیں کوئی تکلیف پہنچے تو اسے عذابِ الٰہی کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں کی فتح اور مال کی صورت میں کوئی مدد آجائے

كَعَذَابِ اللّٰهِ ؕ وَ لَىٕنْ جَآءَ نَصْرٌ مِّنْ رَّبِّكَ

كَعَذَابِ اللّٰهِ	وَ	لَىٕنْ	جَآءَ	نَصْرٌ	مِّنْ رَّبِّكَ
اللہ کے عذاب کے برابر	اور	ضرور اگر	آجائے	کوئی مدد	تمہارے رب کی طرف سے

اللہ کے عذاب کے برابر سمجھتے ہیں اور اگر تمہارے رب کے پاس سے کوئی مدد آجائے

لَيَقُوْلُنَّ اِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ ؕ اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ

لَيَقُوْلُنَّ	اِنَّا	كُنَّا	مَعَكُمْ	اَوَ لَيْسَ	اللّٰهُ	بِاَعْلَمَ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	یقینا	ہم تھے	تمہارے ساتھ	اور کیا نہیں ہے	اللہ	خوب جانتا

تو ضرور کہیں گے ہم یقیناً تمہارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ اسے خوب نہیں جانتا

بِمَا فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰ وَ لَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ

بِمَا	فِیْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱۰	وَ	لَيَعْلَمَنَّ (1)	اللّٰهُ
(اس) کو جو	تمام جہان والوں کے سینوں، دلوں میں (ہے)	اور	ضرور ظاہر کردے گا	اللہ

جو تمام جہان والوں کے دلوں میں ہے؟ ۝ اور ضرور اللہ ایمان والوں کو

الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ لَيَعْلَمَنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ ۝۱۱ وَ قَالَ

الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	لَيَعْلَمَنَّ	الْمُنٰفِقِیْنَ ۝۱۱	وَ	قَالَ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	ضرور وہ ظاہر کردے گا	منافقوں (کو)	اور	بولے

ظاہر کردے گا اور ضرور منافقوں کو ظاہر کردے گا ۝ اور کافروں نے

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّبِعُوْا سَبِیْلَنَا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لِلَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اتَّبِعُوْا	سَبِیْلَنَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	تم پیروی کرو	ہمارے راستے (کی)

مسلمانوں سے کہا: ہماری راہ پر چلو

منافقوں اور مخلص مومنوں میں امتیاز کئے جانے کی خبر

کافروں کی مسلمانوں کو پیشکش اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تردید

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تو وہ لوگ ضرور کہیں گے: ہم یقیناً ایمان اور اسلام میں تمہارے ساتھ تھے اور تمہاری طرح دین پر ثابت و قائم تھے تو ہمیں بھی اس میں شریک کرو۔

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ ضرور ان لوگوں کو ظاہر کردے گا جو صدق اور اخلاص کے ساتھ ایمان لائے اور آزمائش کے وقت اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے اور یونہی منافقوں کو بھی ظاہر کردے گا جنہوں نے مصیبت کی وجہ سے اسلام ترک کردیا اور اللہ تعالیٰ دونوں فریقوں کو ان کے اعمال کی جزا دے گا۔ اس آیت میں ہمیں تنبیہ ہے کہ ہم دین کی راہ میں آنے والی مشقتوں پر صبر کریں اور ایمان کو کسی صورت ضائع نہ ہونے دیں۔

دوسروں کو گمراہ اور مبتلاءِ گناہ کرنے کا انجام

وَ لَنَحْمِلْ خَطٰیٰكُمْؕ وَ مَا هُمْ بِحٰمِلِیْنَ

وَلْنَحْمِلْ	خَطٰیٰكُمْ	وَ	مَا	هُمْ	بِحٰمِلِیْنَ
اور ہم اٹھالیں گے	تمہارے گناہ	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	اٹھانے والے

اور ہم تمہارے گناہ اٹھالیں گے حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے

مِنْ خَطٰیٰهُمْ مِّنْ شَیْءٍؕ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ لَیَحْمِلُنَّ

مِنْ خَطٰیٰهُمْ	مِّنْ شَیْءٍ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ	لَیَحْمِلُنَّ
ان کے گناہوں سے	کچھ	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	اور	بیشک ضرور وہ اٹھائیں گے

کچھ بوجھ بھی نہ اٹھائیں گے، بیشک وہ جھوٹے ہیں ○ اور بیشک ضرور اپنے بوجھ

اَثْقَالَهُمْ وَ اَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ٘ وَ لَیُسْــٴَـلُنَّ

اَثْقَالَهُمْ	وَ	اَثْقَالًا	مَّعَ اَثْقَالِهِمْ (1)	وَ	لَیُسْــٴَـلُنَّ (2)
اپنے بوجھ	اور	(دوسرے لوگوں کے) بوجھ	اپنے بوجھوں کے ساتھ	اور	ضرور ان سے پوچھا جائے گا

اٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ اور بوجھ اٹھائیں گے اور ضرور ان سے

حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَمَّا كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

ع ۱۳/۳

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عَمَّا	كَانُوْا یَفْتَرُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
قیامت کے دن	(اس) کے بارے میں جو	وہ بہتان باندھتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

قیامت کے دن ان کے بہتانوں کے بارے میں پوچھا جائے گا ○ اور بیشک ہم نے نوح کو

نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِیْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِیْنَ عَامًاؕ

نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖ	فَلَبِثَ	فِیْهِمْ	اَلْفَ سَنَةٍ	اِلَّا	خَمْسِیْنَ عَامًا
نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	تو وہ رہا	ان میں	ایک ہزار سال	سوائے	پچاس سال (کے)

اس کی قوم کی طرف بھیجا تو وہ ان میں پچاس سال کم ایک ہزار سال رہے

(1) ...... جو خود گمراہ ہو اور دوسروں کو بھی گمراہی کی طرف بلاتا ہو تو اسے اپنی گمراہی کا گناہ بھی ملے گا اور جنہیں گمراہ کیا ان کی گمراہی کا گناہ بھی اور گمراہ ہونے والوں کے اپنے گناہ میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ جو لوگ دوسروں کو غلط عقیدہ سکھاتے یا بُری راہ مثلاً شراب، بدکاری اور دیگر گناہوں پر لگاتے ہیں یونہی فلمیں ڈرامے بنانے اور گانے باجے کو فروغ دینے والے وہ سب اس وعید میں داخل ہیں۔ (2) ...... کافروں کے اعمال اور بہتان سب اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس کے باوجود کافروں سے جو سوال ہوگا وہ انہیں رُسوا کرنے اور مخلوق کے سامنے ان کے ساتھ انصاف ظاہر کرنے کیلئے ہوگا۔

فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَنْجَيْنٰهُ وَ

فَاَخَذَهُمُ	الطُّوْفَانُ	وَ	هُمْ	ظٰلِمُوْنَ ﴿۱۴﴾ (1)	فَاَنْجَيْنٰهُ	وَ
پھر پکڑ لیا انہیں	طوفان (نے)	اور	وہ	ظالم (تھے)	توہم نے نجات دی اس (نوح) کو	اور

پھر اس قوم کو طوفان نے پکڑ لیا اور وہ ظالم تھے ○ تو ہم نے نوح اور

اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ وَجَعَلْنٰهَاۤ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾ وَ

اَصْحٰبَ السَّفِيْنَةِ	وَ	جَعَلْنٰهَاۤ	اٰيَةً	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۵﴾	وَ
کشتی والوں (کو)	اور	بنادیا اس (کشتی) کو	نشانی	سارے جہانوں کے لیے	اور

کشتی والوں کو بچالیا اور اس کشتی کو سارے جہانوں کے لیے نشانی بنادیا ○ اور

اِبْرٰهِيْمَ اِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ

اِبْرٰهِيْمَ	اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ
ابراہیم (کو یاد کرو)	جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور

ابراہیم کو (یاد کرو) جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: اللہ کی عبادت کرو اور

اتَّقُوْهُ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾

اتَّقُوْهُ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۶﴾
ڈرو اس سے	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لئے	اگر	تم جانتے ہو

اس سے ڈرو، یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو ○ تم تو

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا وَّ تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا ؕ اِنَّ

اِنَّمَا تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْثَانًا	وَّ	تَخْلُقُوْنَ	اِفْكًا	اِنَّ
تم عبادت کرتے ہو صرف	اللہ کے سوا	بتوں (کی)	اور	تم گھڑتے ہو	جھوٹ	بیشک

اللہ کے سوا بتوں کو پوجتے ہو اور نرا جھوٹ گھڑتے ہو۔ بیشک

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو دعوت و نصیحت

(1)...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے چند انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں اور ان سے مقصود حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ان تکلیفوں اور اذیتوں پر تسلی دینا ہے جو کفارِ مکہ کی طرف سے آپ کو پہنچا کرتی تھیں۔

اَلَّذِیْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا یَمْلِكُوْنَ لَكُمْ رِزْقًا

اَلَّذِیْنَ	تَعْبُدُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ	لَكُمْ	رِزْقًا
وہ جن کی	تم عبادت کرتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں	تمہارے لئے	روزی (کے)

جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو وہ تمہارے لئے روزی کے کچھ مالک نہیں

فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَ اعْبُدُوْهُ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ

فَابْتَغُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	الرِّزْقَ	وَ	اعْبُدُوْهُ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ
تو تم تلاش کرو	اللہ کے پاس	رزق	اور	عبادت کرو اس کی	اور	شکر ادا کرو	اس کا

تو تم اللہ کے پاس رزق ڈھونڈو اور اس کی عبادت کرو اور اس کے شکر گزار بنو،

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَ اِنْ تُكَذِّبُوْا فَقَدْ كَذَّبَ اُمَمٌ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	اِنْ	تُكَذِّبُوْا	فَقَدْ	كَذَّبَ	اُمَمٌ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم جھٹلاؤ گے	تو بیشک	جھٹلا چکے	کئی گروہ

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور اگر تم جھٹلاؤ گے تو تم سے پہلے کتنے ہی گروہ

مِّنْ قَبْلِكُمْ ؕ وَ مَا عَلَى الرَّسُوْلِ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾

مِّنْ قَبْلِكُمْ	وَ	مَا	عَلَى الرَّسُوْلِ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ﴿۱۸﴾
تم سے پہلے	اور	(لازم) نہیں	رسول پر	مگر	صاف پہنچا دینا

جھٹلا چکے ہیں اور رسول کے ذمہ تو صرف صاف پہنچا دینا ہے ○

تخلیق کی ابتداء میں غور کرنے کی ہدایت

اَوَ لَمْ یَرَوْا كَیْفَ یُبْدِئُ اللّٰهُ الْخَلْقَ ثُمَّ

اَوَ لَمْ یَرَوْا (1)	كَیْفَ	یُبْدِئُ	اللّٰهُ	الْخَلْقَ	ثُمَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کیسے	ابتداء کرتا ہے	اللہ	پیدا کرنے (کی)	پھر

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے؟ پھر

1 ...... ممکن ہے کہ اس آیت سے لے کر آیت نمبر 23 تک کا کلام حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے بارے میں ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ واقعہ کے دوران ان آیات میں کفارِ مکہ کو نصیحت کی گئی اور عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہو۔ اس آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ کیا ان کافروں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پیدا کرنے کی ابتداء کیسے کرتا ہے کہ پہلے انسان کو نطفہ بناتا، پھر جمے ہوئے خون کی صورت دیتا، پھر گوشت کا ٹکڑا بناتا اور درجہ بدرجہ اس کی تخلیق کو مکمل کرتا ہے، پھر وہ آخرت میں اسے دوبارہ بنائے گا بیشک پہلی بار پیدا کرنا اور مرنے کے بعد پھر دوبارہ بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔

زمین میں سیر کرکے آثارِ قدرت پر غور کرنے کی ہدایت

يُعِيْدُهٗ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑲ قُلْ سِيْرُوْا

يُعِيْدُهٗ	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ⑲	قُلْ	سِيْرُوْا
وہ دوبارہ بنائے گا اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تم کہو	(اے لوگو) تم چلو

وہ اسے دوبارہ بنائے گا بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تم فرماؤ: زمین میں

فِى الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ بَدَاَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللّٰهُ يُنْشِئُ

فِى الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	بَدَاَ	الْخَلْقَ	ثُمَّ	اللّٰهُ	يُنْشِئُ
زمین میں	پھر دیکھو	کیسے	(اللہ نے) پہلے بنایا	مخلوق (کو)	پھر	اللہ	پیدا فرمائے گا

چل کر دیکھو کہ اللہ نے پہلے کیسے بنایا؟ پھر اللہ دوسری مرتبہ

عذاب و رحمت مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ ⑳ ج يُعَذِّبُ مَنْ

النَّشْاَةَ الْاٰخِرَةَ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِيْرٌ ⑳	يُعَذِّبُ	مَنْ
دوسری بار پیدا کرنا	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	وہ عذاب دیتا ہے	جسے

پیدا فرمائے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے ○ وہ جسے چاہتا ہے

يَّشَآءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَّشَآءُ ج وَاِلَيْهِ تُقْلَبُوْنَ ㉑

يَّشَآءُ (1)	وَ	يَرْحَمُ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اِلَيْهِ	تُقْلَبُوْنَ ㉑
چاہتا ہے	اور	رحم فرماتا ہے	جس پر	چاہتا ہے	اور	اسی کی طرف	تمہیں پلٹایا جائے گا

عذاب دیتا ہے اور جس پر چاہتا ہے رحم فرماتا ہے اور تم اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے ○

قدرتِ الٰہی کی شان

وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِيْنَ فِى الْاَرْضِ وَلَا فِى السَّمَآءِ ز وَمَا

وَ	مَآ	اَنْتُمْ	بِمُعْجِزِيْنَ	فِى الْاَرْضِ (2)	وَ	لَا	فِى السَّمَآءِ	وَ	مَا
اور	نہیں	تم	(ہمیں) عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہ	آسمان میں	اور	نہیں

اور نہ تم زمین میں (ہمیں) عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں اور تمہارے لیے

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ اپنے عدل کی وجہ سے جسے چاہے عذاب دیتا ہے اور اپنے فضل کی بناء پر جسے چاہے بخش دیتا ہے اور اے لوگو! تم قیامت کے دن اسی کی طرف پلٹائے جاؤ گے تو وہ تمہیں تمہارے اعمال کے حساب سے سزا یا جزا جو چاہے دے گا۔

2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ اے کافرو! نہ تم زمین میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو عاجز کرنے والے ہو اور نہ آسمان میں، الغرض اس سے بچنے اور بھاگنے کی کہیں کوئی جگہ نہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ نہ زمین والے اللہ تعالیٰ کے حکم اور قضا سے کہیں بھاگ سکتے ہیں اور نہ آسمان والے ایسا کر سکتے ہیں۔

کفار کی رحمتِ الٰہی سے مایوسی

لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ ع وَ

لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ﴿۲۲﴾ (1)	وَ
تمہارے لیے	اللہ کے سوا	کوئی کام بنانے والا	اور	نہ	مددگار	اور

اللہ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار ○ اور

الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ لِقَآىٕهٖۤ اُولٰٓىٕكَ یَىٕسُوْا

الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	لِقَآىٕهٖ	اُولٰٓىٕكَ	یَىٕسُوْا
وہ لوگ جنھوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	اور	اس سے ملنے (کا)	یہ لوگ	مایوس ہوگئے

وہ جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا اور اس سے ملنے کا انکار کیا وہی لوگ ہیں جو میری رحمت سے

قوم کا جواب اور حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بچاؤ

مِنْ رَّحْمَتِیْ وَ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾ فَمَا كَانَ

مِنْ رَّحْمَتِیْ	وَ	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۳﴾	فَمَا كَانَ
میری رحمت سے	اور	یہ لوگ	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تو نہ تھا

مایوس ہیں اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تو ابراہیم کی

جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا اقْتُلُوْهُ اَوْ حَرِّقُوْهُ

جَوَابَ قَوْمِهٖ (2)	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا	اقْتُلُوْهُ	اَوْ	حَرِّقُوْهُ
اس (ابراہیم) کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا	تم قتل کردو اسے	یا	جلادو اسے

قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہ انہوں نے کہا: انہیں قتل کردو یا جلادو

فَاَنْجٰىهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ

فَاَنْجٰىهُ	اللّٰهُ	مِنَ النَّارِ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ
تو بچالیا اسے	اللہ (نے)	آگ سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے

تو اللہ نے انہیں آگ سے بچالیا۔ بیشک اس میں ایمان والوں کے لئے

(1)...... اس آیت اور اس جیسی دیگر آیتوں میں خطاب کفار سے ہوتا ہے کہ اے کافرو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کوئی کام بنانے والا ہے اور نہ مددگار جو تمہیں عذابِ الٰہی سے بچاسکے یا ایسی آیات میں یہ مراد ہوتا ہے کہ اے لوگو! تمہارا کوئی ایسا حمایتی یا مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہاری حمایت و مدد کرسکے۔ انبیاء و اولیاء اہلِ ایمان کے مددگار ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اجازت و عطا سے ان کی مدد و شفاعت فرماتے ہیں۔ (2)...... یہ بات انہوں نے آپس میں ایک دوسرے سے یا سرداروں نے اپنے پیروکاروں سے کہی، بہر حال کچھ کہنے والے اور کچھ اس پر راضی تھے اس لئے وہ سب کہنے والوں کے حکم میں ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تنبیہ

يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانًا ۙ

اَوْثَانًا	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ	قَالَ	وَ	يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٤﴾
بتوں (کو معبود)	اللہ کے سوا	تم نے بنالیا صرف	(ابراہیم نے) فرمایا	اور	(جو) ایمان لاتے ہیں

ضرور نشانیاں ہیں ○ اور ابراہیم نے فرمایا: تم نے تو دنیاوی زندگی میں اپنی آپس کی دوستی کی وجہ سے

مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ ثُمَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُ

يَكْفُرُ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	ثُمَّ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	مَّوَدَّةَ بَيْنِكُمْ
انکار کر دیں گے	قیامت کے دن	پھر	دنیا کی زندگی میں	اپنے درمیان دوستی (کی وجہ سے)

اللہ کے سوا یہ بت (معبود) بنالئے ہیں پھر قیامت کے دن تم میں ایک دوسرے کا

بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۫ وَّمَاْوٰىكُمُ

مَاْوٰىكُمُ	وَّ	بَعْضًا	بَعْضُكُمْ	يَلْعَنُ	وَّ	بِبَعْضٍ	بَعْضُكُمْ
تمہارا ٹھکانہ	اور	بعض (پر)	تمہارے بعض	لعنت کریں گے	اور	بعض کا	تمہارے بعض

انکار کرے گا اور ایک دوسرے پر لعنت کرے گا اور تم سب کا ٹھکانہ

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق اور ہجرتِ ابراہیمی

النَّارُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾ ۖ فَاٰمَنَ لَهٗ لُوْطٌ ۘ

وقفِ لازم

لُوْطٌ	لَهٗ	فَاٰمَنَ (1)	مِّنْ نّٰصِرِيْنَ ﴿٢٥﴾	لَكُمْ	مَا	وَ	النَّارُ
لوط (نے)	اس کی	تو تصدیق کی	کوئی مددگار	تمہارے لئے	نہیں	اور	آگ (ہے)

جہنم ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ تو ابراہیم کی تصدیق لوط نے کی

وَقَالَ اِنِّيْ مُهَاجِرٌ اِلٰى رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ

هُوَ	اِنَّهٗ	اِلٰى رَبِّيْ (2)	مُهَاجِرٌ	اِنِّيْ	قَالَ	وَ
وہی	بیشک وہ	اپنے رب کی طرف	ہجرت کرنے والا (ہوں)	بیشک میں	(ابراہیم نے) فرمایا	اور

اور ابراہیم نے فرمایا: میں اپنے رب کی (سرزمین شام کی) طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بیشک وہی

1 ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ایمان لانے سے رسالتِ ابراہیمی کی تصدیق مراد ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لانا مراد نہیں کیونکہ اس پر انہیں پہلے ہی ایمان تھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور نبی ہمیشہ سے ہی مومن ہوتے ہیں، کسی حال میں ان سے کفر کا تصور تک نہیں کیا جاسکتا۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ میں اپنے رب کے حکم سے ہجرت کر رہا ہوں، یہ نہیں کہ خدا کے رہائشی شہر کی طرف ہجرت کر رہا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ جگہ سے پاک ہے، اس کے حق میں یہاں وہاں سب برابر ہے۔

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٢٦﴾ وَ وَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿٢٦﴾	وَ	وَهَبْنَا	لَهٗۤ	اِسْحٰقَ	وَ	یَعْقُوْبَ	وَ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور	ہم نے عطا کیا	اس کو	اسحاق	اور	یعقوب	اور

عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور ہم نے اسے اسحاق (بیٹا) اور یعقوب (پوتا) عطا فرمائے اور

جَعَلْنَا فِیْ ذُرِّیَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ وَ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ

جَعَلْنَا	فِیْ ذُرِّیَّتِهِ	النُّبُوَّةَ	وَ	الْكِتٰبَ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	اَجْرَهٗ(1)
ہم نے رکھی	اس کی اولاد میں	نبوت	اور	کتاب	اور	ہم نے عطا کیا اسے	اس کا ثواب

ہم نے اس کی اولاد میں نبوت اور کتاب رکھی اور ہم نے دنیا میں اس کا ثواب

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو برے کاموں سے ممانعت اور قوم کا جواب

فِی الدُّنْیَا ۚ وَ اِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾ وَ لُوْطًا

فِی الدُّنْیَا	وَ	اِنَّهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿٢٧﴾	وَ	لُوْطًا
دنیا میں	اور	بیشک وہ	آخرت میں	ضرور نیک بندوں میں سے (ہوگا)	اور	لوط (کو یاد کرو)

اسے عطا فرمایا اور بیشک وہ آخرت میں (بھی) ہمارے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوگا ○ اور لوط کو (یاد کرو)

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ٘ مَا سَبَقَكُمْ

اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ	اِنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ	الْفَاحِشَةَ	مَا سَبَقَكُمْ
جب	اس نے کہا	اپنی قوم سے	بیشک تم	ضرور کرتے ہو	بے حیائی کا کام	تم سے پہلے نہیں کیا

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: تم بیشک بے حیائی کا وہ کام کرتے ہو جو تم سے پہلے

بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾ اَىٕنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ

بِهَا	مِنْ اَحَدٍ	مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٢٨﴾	اَىٕنَّكُمْ	لَتَاْتُوْنَ
اس کو	کسی ایک (نے)	سارے جہان والوں میں سے	کیا بیشک تم	(بدفعلی کیلئے) ضرور آتے ہو

دنیا بھر میں کسی نے نہ کیا ○ کیا تم مردوں سے

1 ...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دنیا میں جو ثواب عطا فرمایا گیا وہ یہ ہے کہ انہیں پاکیزہ اولاد عطا ہوئی، نبوت ان کی نسل میں رکھی گئی، کتابیں اُن انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطا ہوئیں جو اِن کی اولاد میں ہیں، انہیں مخلوق میں محبوب و مقبول بنایا گیا کہ تمام ملّتوں اور ادیان والے ان سے محبت رکھتے اور ان کی طرف نسبت کو باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور ان کے لئے دنیا کے اختتام تک درود پڑھا جانا مقرر کر دیا گیا، یہ تو وہ ہے جو انہیں دنیا میں عطا کیا گیا اور بیشک وہ آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں ہوں گے جن کے درجے بہت بلند ہوں گے۔

الرِّجَالَ وَ تَقْطَعُوْنَ السَّبِیْلَ ۙ۬ وَ تَاْتُوْنَ

الرِّجَالَ	وَ	تَقْطَعُوْنَ	السَّبِیْلَ	وَ	تَاْتُوْنَ
مردوں (کے پاس)	اور	کاٹتے ہو	راستہ	اور	آتے ہو (ارتکاب کرتے ہو)

بدفعلی کرتے ہو اور راستہ کاٹتے ہو اور اپنی مجلسوں میں

فِیْ نَادِیْكُمُ الْمُنْكَرَؕ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ قَالُوا

فِیْ نَادِیْكُمُ	الْمُنْكَرَ (1)	فَمَا كَانَ	جَوَابَ قَوْمِهٖۤ	اِلَّاۤ	اَنْ	قَالُوا
اپنی مجلس میں	برے کام (کا)	تو نہ تھا	اس کی قوم کا جواب	مگر	یہ کہ	انہوں نے کہا

برے کام کو آتے ہو تو اس کی قوم کا کوئی جواب نہ تھا مگر یہ کہا:

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۲۹) قَالَ

ائْتِنَا بِعَذَابِ اللّٰهِ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ (۲۹)	قَالَ
تم لے آؤ ہمارے پاس اللہ کا عذاب	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	(لوطنے) عرض کی

اگر تم سچے ہو تو ہم پر اللہ کا عذاب لے آؤ○ (لوطنے) عرض کی،

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (۳۰) ع وَ لَمَّا جَآءَتْ ۳۰۸ / ۱۵

رَبِّ	انْصُرْنِیْ	عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (۳۰)	وَ	لَمَّا	جَآءَتْ
اے میرے رب	تو مدد فرما میری	فسادی لوگوں پر	اور	جب	آئے

اے میرے رب! ان فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما○ اور جب ہمارے فرشتے

رُسُلُنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰىۙ قَالُوْۤا اِنَّا

رُسُلُنَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	بِالْبُشْرٰى	قَالُوْۤا	اِنَّا
ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	ابراہیم (کے پاس)	خوشخبری کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	بیشک ہم

ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے تو انہوں نے کہا: ہم

حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے کرشتوں کی حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد | عذاب کے لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

1 ...... حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کے لوگ مسافروں کے ساتھ بھی بدفعلی کرتے تھے حتی کہ لوگوں نے اس طرف گزرنا موقوف کر دیا تھا، نیز یہ لوگ بدفعلی کے علاوہ ایسے ذلیل افعال اور حرکات کے عادی تھے جو عقلی اور عرفی دونوں طرح سے قبیح اور ممنوع تھے، جیسے گالی دینا، فحش بکنا، تالی اور سیٹی بجانا، ایک دوسرے کو کنکریاں مارنا، راستہ چلنے والوں پر کنکری وغیرہ پھینکنا، شراب پینا، مذاق اڑانا، گندی باتیں کرنا وغیرہ۔ حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اس پر انہیں ملامت کی تو یہ مذاق اڑانے کے طور پر کہنے لگے: اگر تم سچے ہو کہ یہ افعال قبیح ہیں اور ان کے مرتکب پر عذاب نازل ہوگا تو ہم پر عذاب لے آؤ۔

مُهۡلِکُوۡۤا اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡیَةِ ۚ اِنَّ اَهۡلَهَا كَانُوۡا

مُهۡلِکُوۡۤا	اَهۡلِ هٰذِهِ الۡقَرۡیَةِ	اِنَّ	اَهۡلَهَا	كَانُوۡا
ہلاک کرنے والے (ہیں)	اس شہر والوں (کو)	بیشک	اس کے رہنے والے	ہیں

ضرور اس شہر والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بیشک اس شہر والے

ظٰلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾ ۚۖ قَالَ اِنَّ فِیۡهَا لُوۡطًا ؕ قَالُوۡا نَحۡنُ

ظٰلِمِیۡنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ	اِنَّ	فِیۡهَا	لُوۡطًا	قَالُوۡا	نَحۡنُ
ظالم	(ابراہیم نے) فرمایا	بیشک	اس میں	لوط (بھی ہے)	(فرشتوں نے) کہا	ہم

ظالم ہیں ○ فرمایا: اس میں تو لوط (بھی) ہے۔ فرشتوں نے کہا: ہمیں

اَعۡلَمُ بِمَنۡ فِیۡهَا ٞ لَنُنَجِّیَنَّهٗ وَ

اَعۡلَمُ	بِمَنۡ	فِیۡهَا	لَنُنَجِّیَنَّهٗ (1)	وَ
خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو کوئی	اس میں (ہے)	ضرور ہم نجات دیں گے اسے	اور

خوب معلوم ہے جو کوئی اس میں ہے، ضرور ہم اسے اور

اَهۡلَهٗۤ اِلَّا امۡرَاَتَهٗ ٞ كَانَتۡ مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾ وَ

اَهۡلَهٗۤ	اِلَّا	امۡرَاَتَهٗ	كَانَتۡ	مِنَ الۡغٰبِرِیۡنَ ﴿۳۲﴾	وَ
اس کے گھر والوں (کو)	سوائے	اس کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	اور

اس کے گھر والوں کو نجات دیں گے سوائے اس کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ اور

لَمَّاۤ اَنۡ جَآءَتۡ رُسُلُنَا لُوۡطًا سِیۡٓءَ

لَمَّاۤ اَنۡ	جَآءَتۡ	رُسُلُنَا	لُوۡطًا	سِیۡٓءَ
جب	آئے	ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے)	لوط (کے پاس)	(تو) وہ ناخوش ہوا، غمزدہ ہوا

جب ہمارے فرشتے لوط کے پاس آئے تو انہیں فرشتوں کا آنا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اظہارِ تشویش اور فرشتوں کا جواب

فرشتوں کی حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آمد اور انہیں تسلی

(1)...... یہاں فرشتوں نے نجات دینے کی نسبت اپنی طرف کی، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بعض کام اس کے خاص بندوں کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں کیونکہ نجات دینا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا کام ہے مگر فرشتے چونکہ درمیان میں وسیلہ تھے اس لئے انہوں نے کہا ہم نجات دیں گے، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ دوزخ سے نجات دیتے ہیں، جنت عطا فرماتے ہیں اور مصیبت کے وقت مشکل کشائی فرماتے ہیں۔

بِهِمْ وَ ضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَّ قَالُوْا لَا تَخَفْ

بِهِمْ	وَ	ضَاقَ	بِهِمْ	ذَرْعًا	وَّ	قَالُوْا	لَا تَخَفْ
ان کے سبب	اور	تنگ ہوا	ان کے سبب	(اس کا) دل	اور	(فرشتوں نے) کہا	آپ نہ ڈریں

برا لگا اور ان کے سبب دل تنگ ہوا اور فرشتوں نے کہا: آپ نہ ڈریں

وَ لَا تَحْزَنْ قف اِنَّا مُنَجُّوْكَ وَ اَهْلَكَ اِلَّا

وَ	لَا تَحْزَنْ	اِنَّا	مُنَجُّوْكَ (1)	وَ	اَهْلَكَ	اِلَّا
اور	نہ غمگین ہوں	بیشک ہم	بچانے والے ہیں آپ کو	اور	آپ کے گھر والوں (کو)	سوائے

اور نہ غمگین ہوں، بیشک ہم آپ کو اور آپ کے گھر والوں کو بچانے والے ہیں سوائے

امْرَاَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾ اِنَّا مُنْزِلُوْنَ

امْرَاَتَكَ	كَانَتْ	مِنَ الْغٰبِرِیْنَ ﴿۳۳﴾	اِنَّا	مُنْزِلُوْنَ
آپ کی بیوی (کے)	وہ ہے	پیچھے رہ جانے والوں میں سے	بیشک ہم	اتارنے والے (ہیں)

آپ کی بیوی کے کہ وہ پیچھے رہ جانے والوں میں سے ہے ○ بیشک ہم اِس شہر والوں پر

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ رِجْزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾

عَلٰۤى اَهْلِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ	رِجْزًا	مِّنَ السَّمَآءِ	بِمَا	كَانُوْا یَفْسُقُوْنَ ﴿۳۴﴾
اس شہر والوں پر	عذاب	آسمان سے	(اس کے) سبب کہ	وہ نافرمانی کرتے تھے

آسمان سے عذاب اتارنے والے ہیں کیونکہ یہ نافرمانی کرتے تھے ○

وَ لَقَدْ تَّرَكْنَا مِنْهَاۤ اٰیَةًۢ بَیِّنَةً لِّقَوْمٍ

وَ	لَقَدْ	تَّرَكْنَا	مِنْهَاۤ	اٰیَةًۢ بَیِّنَةً (2)	لِّقَوْمٍ
اور	ضرور بیشک	ہم نے چھوڑ دی	اس (بستی) سے	روشن نشانی	(ان) لوگوں کے لئے

اور بیشک ہم نے عقل والوں کے لیے اس بستی میں روشن نشانی کو

قومِ لوط کی تباہی عقلمندوں کے لئے نشانِ عبرت ہے

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے اللہ تعالیٰ کی عطا سے بندوں کو آنے والی مصیبتوں سے بچانے کی قدرت رکھتے ہیں اور بچاتے بھی ہیں۔ 2 ...... اس نشانی سے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کے ویران مکان یا اس قوم کا عجیب و غریب واقعہ مراد ہے، یا اس سے وہ پتھر مراد ہیں جو ان پر برسے تھے اور ان پتھروں پر ان لوگوں کے نام لکھے ہوئے تھے، یہ عرصہ دراز تک باقی رہے اور بعض روایتوں کے مطابق صحابۂ کرام رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُم نے انہیں دیکھا تھا۔

حضرت شعیب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی قوم کا اجمالی واقعہ

يَعْقِلُوْنَ ۝۳۵ وَ اِلٰى مَدْيَنَ اَخَاهُمْ شُعَيْبًا ۙ فَقَالَ

يَعْقِلُوْنَ ۝۳۵	وَ	اِلٰى مَدْيَنَ	اَخَاهُمْ	شُعَيْبًا	فَقَالَ
(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	مدین کی طرف	ان کے (قومی) بھائی	شعیب (کو بھیجا)	تو اس نے کہا

باقی رکھا ○ مدین کی طرف ان کے ہم قوم شعیب کو بھیجا تو اس نے فرمایا،

يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ ارْجُوا الْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَ لَا تَعْثَوْا

يٰقَوْمِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	ارْجُوا	الْيَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ	لَا تَعْثَوْا
اے میری قوم	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	امید رکھو	آخرت کے دن (کی)	اور	نہ پھرو

اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو اور آخرت کے دن کی امید رکھو اور زمین میں

فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶ فَكَذَّبُوْهُ فَاَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ

فِي الْاَرْضِ	مُفْسِدِيْنَ ۝۳۶	فَكَذَّبُوْهُ	فَاَخَذَتْهُمُ	الرَّجْفَةُ (1)
زمین میں	فساد پھیلاتے ہوئے	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو پکڑ لیا انہیں	زلزلے (نے)

فساد پھیلاتے نہ پھرو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا تو انہیں زلزلے نے آلیا

عاد و ثمود کی تباہی کی طرف اشارہ اور ان کی بربادی کا سبب

فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جٰثِمِيْنَ ۝۳۷ وَ عَادًا وَّ

فَاَصْبَحُوْا	فِيْ دَارِهِمْ	جٰثِمِيْنَ ۝۳۷	وَ	عَادًا	وَّ
تو صبح کے وقت وہ رہ گئے	اپنے گھروں میں	گھٹنوں کے بل پڑے ہوئے	اور	(ہم نے ہلاک کیا) عاد	اور

تو صبح اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل پڑے رہ گئے ○ اور (ہم نے) عاد اور

ثَمُوْدَاْ وَ قَدْ تَّبَيَّنَ لَكُمْ مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ ۫ قف وَ

ثَمُوْدَاْ	وَ	قَدْ	تَّبَيَّنَ	لَكُمْ	مِّنْ مَّسٰكِنِهِمْ	وَ
ثمود (کو)	اور	بیشک	ظاہر ہوچکے	تمہارے لئے	ان کی رہائش کے مقامات	اور

ثمود کو (ہلاک کیا) اور ان کی رہائش کے مقامات تمہارے لئے ظاہر ہو چکے اور

1 ...... اس آیت میں مذکور ہے کہ قومِ شعیب پر زلزلے کا عذاب آیا اور سورۂ ہود کی آیت 94 میں مذکور ہے کہ ان پر ہولناک چیخ کا عذاب آیا، دونوں میں تطبیق یہ ہے کہ پہلے ہولناک چیخ کی آواز آئی، پھر اس چیخ کے نتیجے میں زلزلہ پیدا ہوا جس سے گھر ان کے اوپر گر گئے اور صبح تک حال یہ ہو گیا کہ وہ اپنے گھروں میں گھٹنوں کے بل مردے بے جان پڑے ہوئے تھے۔

زَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ اَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ					
زَيَّنَ	لَهُمُ	الشَّيْطٰنُ	اَعْمَالَهُمْ	فَصَدَّهُمْ	عَنِ السَّبِيْلِ
خوبصورت بنادیئے	ان کے لئے	شیطان (نے)	ان کے اعمال	توروکا انہیں	(اللہ کی) راہ سے
شیطان نے ان کے اعمال ان کیلئے خوبصورت بنادیئے اور انہیں (اللہ کے) راستے سے روکا					

تاریخ کے نمایاں متکبرین: قارون، فرعون اور ہامان

وَكَانُوْا مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸ وَقَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَ							
وَ	كَانُوْا	مُسْتَبْصِرِيْنَ ۳۸	وَ	قَارُوْنَ (1)	وَ	فِرْعَوْنَ	وَ
اور (حالانکہ)	وہ تھے	سمجھدار	اور	(ہم نے ہلاک کیا) قارون	اور	فرعون	اور
حالانکہ وہ سمجھدار تھے ○ اور (ہم نے) قارون اور فرعون اور							

هَامٰنَ ۖ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ					
هَامٰنَ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مُّوْسٰى	بِالْبَيِّنٰتِ
ہامان (کو)	اور	ضرور بیشک	تشریف لایا ان کے پاس	موسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ
ہامان کو (ہلاک کیا) اور بیشک ان کے پاس موسیٰ روشن نشانیاں لے کر آئے					

گزشتہ قوموں پر آنے والے مختلف عذابات اور ان کا سبب

فَاسْتَكْبَرُوْا فِي الْاَرْضِ وَمَا كَانُوْا سٰبِقِيْنَ ۳۹ ۚ فَكُلًّا					
فَاسْتَكْبَرُوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	مَا كَانُوْا	سٰبِقِيْنَ ۳۹	فَكُلًّا
توانہوں نے تکبر کیا	زمین میں	اور	وہ نہ تھے	(ہم سے) نکل کر جانے والے	تو ہر ایک (کو)
توانہوں نے زمین میں تکبر کیا اور وہ ہم سے نکل کر جانے والے نہ تھے ○ توان میں ہر ایک کو					

اَخَذْنَا بِذَنْۢبِهٖ ۚ فَمِنْهُمْ مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا ۚ وَ					
اَخَذْنَا	بِذَنْۢبِهٖ	فَمِنْهُمْ	مَّنْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِ	حَاصِبًا	وَ
ہم نے پکڑا	اس کے گناہ کے سبب	توان میں سے	کسی پر ہم نے بھیجا	پتھراؤ	اور
ہم نے اس کے گناہ کی وجہ سے (ہی) پکڑا توان میں کسی پر ہم نے پتھراؤ بھیجا اور					

1 ...... قارون صرف منکرِ زکوٰۃ تھا لیکن یہاں فرعون اور ہامان کے ساتھ اس کا ذکر کیا گیا جو سارے دینی امور یعنی توحید و نبوت وغیرہ کا انکار کرتے تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضروریاتِ دین میں سے ایک چیز کا انکار کرنے والا، ویسا ہی کافر ہے جیسے ساری باتوں کا منکر کافر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے منکرینِ زکوٰۃ پر جہاد کا حکم دیا اور مسیلمہ کذاب کی قوم پر جہاد فرمایا کیونکہ وہ مسیلمہ کو نبی مان کر مرتد ہو گئے تھے۔

مِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ الصَّیْحَةُ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ

مِنْهُمْ	مَّنْ	اَخَذَتْهُ	الصَّیْحَةُ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	پکڑ لیا اسے	خوفناک آواز (نے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

ان میں کسی کو خوفناک آواز نے پکڑ لیا اور ان میں کسی کو

خَسَفْنَا بِهِ الْاَرْضَ ۚ وَ مِنْهُمْ مَّنْ اَغْرَقْنَا ۚ

خَسَفْنَا	بِهِ	الْاَرْضَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	اَغْرَقْنَا
ہم نے دھنسا دیا	اس کو	زمین (میں)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جسے	ہم نے ڈبو دیا

زمین میں دھنسا دیا اور ان میں کسی کو ڈبو دیا

وَ مَا كَانَ اللّٰهُ لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾

وَ	مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیَظْلِمَهُمْ (1)	وَ	لٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ﴿۴۰﴾
اور	نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	وہ ظلم کرے ان پر	اور	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے

اور اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرے ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○

بتوں کے بے بس ہونے کی ایک مثال

مَثَلُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ

مَثَلُ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْلِیَآءَ (2)
مثال	ان لوگوں کی جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اللہ کے سوا	مددگار

جنہوں نے اللہ کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں ان کی مثال

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ ۚۖ اِتَّخَذَتْ بَیْتًا ؕ وَ اِنَّ اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ

كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوْتِ	اِتَّخَذَتْ	بَیْتًا	وَ	اِنَّ	اَوْهَنَ الْبُیُوْتِ
مکڑی کی مثال کی طرح (ہے)	اس نے بنایا	گھر	اور	بیشک	سب گھروں میں زیادہ کمزور

مکڑی کی طرح ہے، جس نے گھر بنایا اور بیشک سب گھروں میں کمزور گھر

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ وہ ان لوگوں پر ظلم کرے کیونکہ وہ کسی کو گناہ کے بغیر عذاب میں گرفتار نہیں کرتا، ہاں وہ لوگ خود ہی نافرمانیوں میں مبتلا ہو کر اور کفر و سرکشی کو اختیار کر کے اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے اور اسی بنا پر وہ طرح طرح کے عذابوں سے ہلاک کر دیئے گئے۔ 2 ...... اس آیت میں بتوں کے عاجز و بے بس اور بے اختیار ہونے کو ایک مثال کے ذریعے واضح کیا گیا ہے کہ جیسے مکڑی کا جالا انتہائی کمزور ہوتا ہے اور یہ نہ اس سے گرمی دور کر سکتا ہے نہ سردی، نہ گرد و غبار اور بارش وغیرہ کسی چیز سے اس کی حفاظت کر سکتا ہے، ایسے ہی یہ بت ہیں کہ اپنے پجاریوں کو کوئی نفع یا نقصان پہنچانے کی قدرت

وقف لازم

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (41) اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا

لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوْتِ	لَوْ	كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ (41)	اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ	مَا
ضرور مکڑی کا گھر (ہوتا ہے)	کیا اچھا ہوتا اگر	وہ جانتے ہوتے	بیشک	اللہ	جانتا ہے	(اسے) جو

مکڑی کا گھر ہوتا ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ جانتے ○ بیشک اللہ جانتا ہے اس چیز کو جس کی

بتوں کی اصل حقیقت اللہ تعالیٰ جانتا ہے

يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مِنْ شَيْءٍ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ (42)

يَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مِنْ شَيْءٍ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ (42)
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(جس) چیز (کی)	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے ہیں اور وہی عزت والا حکمت والا ہے ○

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَآ

وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا	لِلنَّاسِ	وَ	مَا يَعْقِلُهَآ
اور	یہ	مثالیں (ہیں)	ہم بیان کرتے ہیں انہیں	لوگوں کے لیے	اور	نہیں سمجھتے انہیں

اور یہ مثالیں ہیں جنہیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں علماء ہی

مثالیں علماء ہی سمجھتے ہیں

اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ (43) خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	الْعٰلِمُوْنَ (43)	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	علم والے	پیدا کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)

سمجھتے ہیں ○ اللہ نے آسمان اور زمین حق

بِالْحَقِّ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (44) ع

بِالْحَقِّ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً	لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (44) (1)
حق کے ساتھ	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)	ایمان والوں کے لیے

بنائے، بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانی ہے ○

آسمان و زمین قدرت و وحدانیت الٰہی کی نشانیاں ہیں

ع ۴ / ۱۶

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں رکھتے اور نہ ہی دنیا و آخرت میں انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

(1)...... آسمان و زمین کی پیدائش پر غور و فکر کرکے اللہ تعالیٰ کی معرفت صرف مومن ہی حاصل کرتے ہیں اس لئے یہاں انہیں کا ذکر ہوا کہ اس میں مومنوں کیلئے نشانی ہے ورنہ عمومی طور پر یہ سب کے لئے نشانی ہے۔

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ

21

تلاوتِ قرآن، اہتمامِ نماز کی تاکید اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

اُتْلُ مَاۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ

اُتْلُ	مَاۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ	وَ	اَقِمِ
تم تلاوت کرو	(اس کی) جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	کتاب	اور	قائم کرو

اس کتاب کی تلاوت کرو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اور نماز

الصَّلٰوةَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ ؕ وَ لَذِكْرُ اللّٰهِ

الصَّلٰوةَ	اِنَّ	الصَّلٰوةَ	تَنْهٰى (1)	عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ	وَ	لَذِكْرُ اللّٰهِ
نماز	بیشک	نماز	روکتی ہے	بے حیائی اور بری بات سے	اور	بیشک اللہ کا ذکر

قائم کرو، بیشک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے اور بیشک اللہ کا ذکر

اَكْبَرُ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ لَا تُجَادِلُوْۤا

اہلِ کتاب کے ساتھ مناظرے سے متعلق ہدایات

اَكْبَرُ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	تَصْنَعُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَا تُجَادِلُوْۤا
سب سے بڑا (ہے)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	(اے مسلمانو) تم بحث نہ کرو

سب سے بڑا ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم کرتے ہو ○ اور اے مسلمانو!

اَهْلَ الْكِتٰبِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۗ اِلَّا

اَهْلَ الْكِتٰبِ	اِلَّا	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ (2)	اِلَّا
اہلِ کتاب (سے)	مگر	(اس انداز) سے جو	وہ	سب سے بہتر (ہو)	سوائے

اہلِ کتاب سے بحث نہ کرو مگر بہترین انداز پر سوائے

الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْهُمْ وَ قُوْلُوْۤا اٰمَنَّا بِالَّذِیْۤ

الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْهُمْ	وَ	قُوْلُوْۤا	اٰمَنَّا	بِالَّذِیْۤ
ان لوگوں کے جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	اور	تم کہو	ہم ایمان لائے	(اس) پر جو

ان میں سے ظالموں کے اور کہو: ہم اس پر ایمان لائے جو

(1)...... نماز کو پابندی سے اور ظاہری و باطنی آداب کے ساتھ ادا کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آخر کار نمازی تمام برائیوں کو ترک کر دیتا ہے۔

(2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ اے مسلمانو! جب تمہاری اہلِ کتاب سے بحث ہو تو بہترین انداز سے بحث کرو البتہ ان میں سے جو زیادتی میں حد سے گزر گئے تو ان کے ساتھ سختی اختیار کرو۔ یاد رہے کہ عیسائیوں، یہودیوں اور دیگر کافروں کے ساتھ دینی امور میں بحث کرنا فنِ مناظرہ میں انتہائی مہارت رکھنے والے علماء کا کام ہے دیگر مسلمانوں کے لئے یہ ناجائز و حرام ہے۔

قرآن پر ایمان لانے اور نہ لانے والوں کا بیان

اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ وَ اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ

اُنْزِلَ	اِلَیْنَا	وَ	اُنْزِلَ	اِلَیْكُمْ (1)	وَ	اِلٰهُنَا وَ اِلٰهُكُمْ
نازل کیا گیا	ہماری طرف	اور	نازل کیا گیا	تمہاری طرف	اور	ہمارا معبود اور تمہارا معبود

ہماری طرف نازل کیا گیا اور جو تمہاری طرف نازل کیا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود

وَاحِدٌ وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ كَذٰلِكَ

وَاحِدٌ	وَّ	نَحْنُ	لَهٗ	مُسْلِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	وَ	كَذٰلِكَ
ایک (ہے)	اور	ہم	اس کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور	اسی طرح

ایک ہے اور ہم اس کے فرمانبردار ہیں ○ اور اے حبیب! یونہی

اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ ؕ فَالَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ

اَنْزَلْنَاۤ	اِلَیْكَ	الْكِتٰبَ	فَالَّذِیْنَ	اٰتَیْنٰهُمُ	الْكِتٰبَ
ہم نے نازل فرمائی	تمہاری طرف	کتاب	تو وہ لوگ جو	ہم نے عطا کی انہیں	کتاب

ہم نے تمہاری طرف کتاب نازل فرمائی تو وہ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی

یُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۚ وَ مِنْ هٰۤؤُلَآءِ مَنْ یُّؤْمِنُ

یُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	مَنْ	یُّؤْمِنُ
وہ ایمان لاتے ہیں	اس پر	اور	ان (دوسروں) میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	ایمان لاتا ہے

وہ اِس پر ایمان لاتے ہیں، اور کچھ اِن دوسروں میں سے ہیں جو اس پر

رسالتِ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ایک دلیل

بِهٖ ؕ وَ مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

بِهٖ	وَ	مَا یَجْحَدُ (2)	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس پر	اور	انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	کفر کرنے والے	اور

ایمان لاتے ہیں، اور کافر ہی ہماری آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اور

1 ...... ہمارا ایمان قرآن کے علاوہ دیگر کتابوں پر بھی ہے لیکن احکامِ شریعت میں عمل صرف قرآن پر ہے نیز دیگر کتابوں پر جو ایمان ہے وہ ان پر ہے جو اللہ تعالیٰ نے نازل فرمائیں اور موجودہ تحریف شدہ کتابوں پر یوں ایمان ہے کہ اِن میں جو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔

2 ...... جُحُود اس انکار کو کہتے ہیں جو معرفت کے بعد ہو یعنی جان بوجھ کر مکر جانا۔ یہودیوں کا یہی حال تھا کہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور قرآن کا حق ہونا پہچاننے کے باجود انکار کرتے تھے۔

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا مِنْ قَبْلِهٖ مِنْ كِتٰبٍ وَّ لَا تَخُطُّهٗ بِیَمِیْنِكَ

مَا كُنْتَ تَتْلُوْا	مِنْ قَبْلِهٖ	مِنْ كِتٰبٍ	وَّ	لَا تَخُطُّهٗ (1)	بِیَمِیْنِكَ
تم نہ پڑھتے تھے	اس سے پہلے	کوئی کتاب	اور	نہ لکھتے تھے اسے	اپنے دائیں ہاتھ سے

اس سے پہلے تم کوئی کتاب نہ پڑھتے تھے اور نہ ہی اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھتے تھے،

عظمتِ قرآن

اِذًا لَّارْتَابَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾ بَلْ هُوَ

اِذًا	لَّارْتَابَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۴۸﴾	بَلْ	هُوَ
(اگر ایسا ہوتا تو) اس وقت	ضرور شک کرتے	باطل والے	بلکہ	وہ (قرآن)

(اگر ایسا ہوتا) تو اس وقت باطل والے ضرور شک کرتے ○ بلکہ وہ

اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ وَ

اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ	فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ (2)	وَ
روشن آیتیں، نشانیاں (ہیں)	ان لوگوں کے سینوں میں جنہیں	دیا گیا	علم	اور

ان لوگوں کے سینوں میں روشن نشانیاں ہیں جنہیں علم دیا گیا اور

کفارِ مکہ کا ایک اعتراض اور اس کے جوابات

مَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَاۤ اِلَّا الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾ وَ قَالُوْا لَوْ لَاۤ

مَا یَجْحَدُ	بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلَّا	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	قَالُوْا	لَوْ لَاۤ
انکار نہیں کرتے	ہماری آیتوں کا	مگر	ظالم لوگ	اور	(کافروں نے) کہا	کیوں نہیں

ہماری آیتوں کا انکار صرف ظالم لوگ کرتے ہیں ○ اور کفار نے کہا: اس پر

اُنْزِلَ عَلَیْهِ اٰیٰتٌ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ قُلْ اِنَّمَا الْاٰیٰتُ

اُنْزِلَ	عَلَیْهِ	اٰیٰتٌ	مِّنْ رَّبِّهٖ	قُلْ	اِنَّمَا الْاٰیٰتُ
اتاری گئیں	اس (نبی) پر	کچھ نشانیاں	اس کے رب کی طرف سے	تم کہو	نشانیاں صرف

اس کے رب کی طرف سے نشانیاں کیوں نہیں اتریں؟ تم فرماؤ: نشانیاں

(1)...... قرآنِ مجید نازل ہونے سے پہلے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی کتاب کا مطالعہ نہ فرمایا تھا اور نہ ہی کبھی اپنے ہاتھ سے لکھا تھا اور اس میں حکمت یہ تھی کہ اگر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پہلے سے اس کے عادی ہوتے تو لوگ کہتے کہ قرآن بھی اس نبی نے گزشتہ کتابوں کو سامنے رکھ کر لکھا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شروع سے ہی اس سے محفوظ رکھا اور پھر بطورِ معجزہ کے عمر مبارک کے آخری ایام میں لکھنا پڑھنا سکھا دیا۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ علماء اور حفاظ کا درجہ بہت بڑا ہے کہ ان کے سینوں میں قرآن موجود ہے۔

عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾	اَوَ لَمْ یَكْفِهِمْ(1)
اللہ کے پاس (ہیں)	اور	میں تو صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	اور کیا کافی نہیں انہیں

تو اللہ ہی کے پاس ہیں اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ اور کیا انہیں یہ بات کافی نہیں

اَنَّاۤ اَنْزَلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ یُتْلٰى عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اَنَّاۤ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	یُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
(یہ بات) کہ	ہم نے اتاری	تم پر	کتاب	جو پڑھی جاتی ہے	ان پر	بیشک	اس میں

کہ ہم نے تم پر کتاب اُتاری جو ان پر پڑھی جاتی ہے بیشک اس میں

لَرَحْمَةً وَّ ذِكْرٰى لِقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾ ع قُلْ كَفٰى

لَرَحْمَةً	وَّ	ذِكْرٰى	لِقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۱﴾	قُلْ	كَفٰى
ضرور رحمت	اور	نصیحت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	کافی ہے

ایمان والوں کے لیے رحمت اور نصیحت ہے ○ تم فرماؤ: میرے

بِاللّٰهِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ شَهِیْدًا ۚ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

بِاللّٰهِ	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	شَهِیْدًا	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
اللہ	میرے اور تمہارے درمیان	گواہ	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)

اور تمہارے درمیان اللہ کافی گواہ ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْبَاطِلِ وَ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ ۙ اُولٰٓىٕكَ

وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِالْبَاطِلِ	وَ	كَفَرُوْا	بِاللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	باطل پر	اور	انہوں نے انکار کیا	اللہ کا	یہ لوگ

اور باطل پر ایمان لانے والے اور اللہ کے منکر

ع ۵ ۷

1......اس آیت میں کفارِ مکہ کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے اور اس کا معنی یہ ہے کہ قرآنِ کریم معجزہ ہے، گزشتہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات سے زیادہ کامل اور حق کے طلبگار کو تمام نشانیوں سے بے نیاز کرنے والا ہے کیونکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معجزات تو قصہ بن کر رہ گئے ہیں مگر یہ قرآن ایسا جیتا جاگتا معجزہ ہے جو ہمیشہ دیکھا جاتا رہے گا، اس پر ایمان نہ لانا انتہائی بدنصیبی ہے۔

نزولِ عذاب کی جلدی مچانے والوں کو جواب

هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾ وَ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ لَوۡلَاۤ

هُمُ	الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۵۲﴾	وَ	یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ (1)	بِالۡعَذَابِ	وَ	لَوۡلَاۤ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	اور	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	اگر نہ ہوتی

ہی نقصان اٹھانے والے ہیں ○ اور تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور اگر

اَجَلٌ مُّسَمًّی لَّجَآءَهُمُ الۡعَذَابُ ؕ وَ لَیَاۡتِیَنَّهُمۡ بَغۡتَةً وَّ

اَجَلٌ مُّسَمًّی	لَّجَآءَهُمُ	الۡعَذَابُ	وَ	لَیَاۡتِیَنَّهُمۡ	بَغۡتَةً	وَّ
ایک مقررہ مدت	(تو) ضرور آجاتا ان پر	عذاب	اور	ضرور وہ آئے گا ان پر	اچانک	اور

ایک مقررہ مدت نہ ہوتی تو ضرور ان پر عذاب آجاتا اور ضرور ان پر اچانک عذاب آئے گا اور

هُمۡ لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾ یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ بِالۡعَذَابِ ؕ وَ اِنَّ جَهَنَّمَ

هُمۡ	لَا یَشۡعُرُوۡنَ ﴿۵۳﴾	یَسۡتَعۡجِلُوۡنَکَ	بِالۡعَذَابِ	وَ	اِنَّ	جَهَنَّمَ
وہ	بے خبر ہوں گے	وہ جلدی مچاتے ہیں تم سے	عذاب کی	اور	بیشک	جہنم

انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○ تم سے عذاب کی جلدی مچاتے ہیں اور بیشک جہنم

لَمُحِیۡطَةٌۢ بِالۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾ یَوۡمَ یَغۡشٰهُمُ الۡعَذَابُ

لَمُحِیۡطَةٌۢ	بِالۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۵۴﴾	یَوۡمَ	یَغۡشٰهُمُ	الۡعَذَابُ
ضرور گھیرنے والی (ہے)	کافروں کو	(جس) دن	ڈھانپ لے گا انہیں	عذاب

کافروں کو گھیرنے والی ہے ○ جس دن عذاب انہیں ان کے اوپر سے

مِنۡ فَوۡقِهِمۡ وَ مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ وَ یَقُوۡلُ ذُوۡقُوۡا مَا

مِنۡ فَوۡقِهِمۡ	وَ	مِنۡ تَحۡتِ اَرۡجُلِهِمۡ	وَ	یَقُوۡلُ	ذُوۡقُوۡا	مَا
ان کے اوپر سے	اور	ان کے پاؤں کے نیچے سے	اور	(اللہ) فرمائے گا	تم چکھو	جو

اور ان کے پاؤں کے نیچے سے ڈھانپ لے گا اور (اللہ) فرمائے گا: اپنے اعمال کا

1 ...... نضر بن حارث نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا تھا کہ ہمارے اوپر آسمان سے پتھروں کی بارش کروادو۔ اس کے جواب میں یہاں ارشاد ہوا کہ یہ کافر آپ سے جلد نزولِ عذاب کا مطالبہ کرتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے نزولِ عذاب کی ایک مدت معین نہ ہوتی تو ان کے مطالبہ کرتے ہی ضرور ان پر عذاب آجاتا لیکن چونکہ ان کیلئے ایک مدت مقرر ہے تو وہ مدت پوری ہوتے ہی ضرور ان پر اچانک عذاب آجائے گا اور انہیں اس کی خبر بھی نہ ہوگی۔

مظلوم مسلمانوں کو ہجرت کی ترغیب

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَةٌ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۵﴾	یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	اَرْضِیْ	وَاسِعَةٌ (1)
تم عمل کرتے تھے	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے	بیشک	میری زمین	وسعت والی (ہے)

مزہ چکھو ○ اے میرے مومن بندو! بیشک میری زمین وسیع ہے

موت اور بارگاہِ الٰہی میں لوٹنے کا بیان

فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ ۫ ثُمَّ اِلَیْنَا

فَاِیَّایَ	فَاعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾	كُلُّ نَفْسٍ	ذَآىٕقَةُ الْمَوْتِ	ثُمَّ	اِلَیْنَا
تو میری ہی	تو تم عبادت کرو میری	ہر جان	موت کو چکھنے والی (ہے)	پھر	ہماری ہی طرف

تو میری ہی بندگی کرو ○ ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے پھر ہماری ہی طرف

باعمل مسلمانوں کی جزاء

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
تمہیں پھیرا جائے گا	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے

تم پھیرے جاؤ گے ○ اور بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

لَنُبَوِّئَنَّهُمْ	مِّنَ الْجَنَّةِ	غُرَفًا (2)	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
ضرور ہم جگہ دیں گے انہیں	جنت سے (کے)	بالاخانوں (پر)	بہتی ہوں گی	ان (بالاخانوں) کے نیچے

ضرور ہم انہیں جنت کے بالاخانوں پر جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾ ۖ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	نِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۵۸﴾
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	کیا ہی اچھا	عمل کرنے والوں کا اجر (ہے)

بہتی ہوں گی ہمیشہ ان میں رہیں گے، عمل کرنے والوں کیلئے کیا ہی اچھا اجر ہے ○

(1)......اس آیت سے مراد یہ ہے کہ جب مومن کو کسی سرزمین میں اپنے دین پر قائم رہنا اور عبادت کرنا دشوار ہو تو اسے چاہئے کہ ایسی سرزمین کی طرف ہجرت کر جائے جہاں آسانی سے عبادت کر سکے اور وہاں دین کی پابندی میں دشواریاں نہ ہوں۔ (2)......حدیثِ پاک میں ہے "جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا اندرونی حصہ باہر سے اور بیرونی حصہ اندر سے نظر آتا ہے۔ ایک دیہاتی نے کھڑے ہو کر عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، یہ بالاخانے کس کے لئے ہیں؟ ارشاد فرمایا "یہ اس کے لئے ہیں جس نے اچھی گفتگو کی، کھانا کھلایا، ہمیشہ روزہ رکھا اور رات کے وقت جبکہ لوگ سو رہے ہوں، اللہ تعالیٰ کے لئے ←

باعمل لوگوں کے دو اوصاف صبر اور توکل

رزق کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر توکل کی ترغیب

الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَ عَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ كَاَیِّنْ

الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	عَلٰى رَبِّهِمْ	یَتَوَكَّلُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	كَاَیِّنْ
وہ لوگ جنہوں نے	صبر کیا	اور	اپنے رب ہی پر	وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	کتنے ہی

وہ جنہوں نے صبر کیا اور اپنے رب ہی پر بھروسہ رکھتے ہیں ○ اور زمین پر

مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ﳓ اَللّٰهُ یَرْزُقُهَا وَ

مِّنْ دَآبَّةٍ	لَّا تَحْمِلُ	رِزْقَهَا	اَللّٰهُ	یَرْزُقُهَا (1)	وَ
زمین پر چلنے والے	وہ اٹھائے نہیں پھرتے (اپنے ساتھ)	اپنی روزی	(بلکہ) اللہ	روزی دیتا ہے انہیں	اور

کتنے ہی چلنے والے ہیں جو اپنی روزی ساتھ اٹھائے نہیں پھرتے (بلکہ) اللہ (ہی) انہیں اور

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق سوال اور کفار کا جواب

اِیَّاكُمْ ﳲ وَ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِیَّاكُمْ	وَ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۶۰﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
تمہیں	اور	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

تمہیں روزی دیتا ہے اور وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	(کس نے) کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)

آسمان اور زمین کس نے بنائے اور سورج اور چاند کو کس نے کام میں لگایا

رزق کی وسعت اور تنگی اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۚ فَاَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ یَبْسُطُ

لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	فَاَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۱﴾	اَللّٰهُ	یَبْسُطُ
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ الٹے پھرے جاتے ہیں	اللہ	وسیع کر دیتا ہے

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں الٹے پھرے جاتے ہیں؟ ○ اللہ اپنے بندوں میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نماز پڑھی۔ (ترمذی، ۲۳۶/۴، الحدیث: ۲۵۳۵)

1 ...... مکۂ مکرمہ میں موجود اہلِ ایمان کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے مدینۂ طیبہ کی طرف ہجرت کرنے کا فرمایا تو اُن میں سے بعض نے عرض کی: ہم مدینہ شریف کیسے چلے جائیں، نہ وہاں ہمارا گھر ہے نہ مال، وہاں ہمیں کون کھلائے اور پلائے گا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے معاملے میں خاص طور پر اپنے رزق کی فکر نہیں کرنی چاہئے بلکہ ساری مخلوق کو رزق سے نوازنے والے رب تعالیٰ پر بھروسہ رکھنا چاہئے، وہی حقیقی طور پر رزق دینے والا اور ہر جگہ اپنی مخلوق کو رزق دینے پر قدرت رکھتا ہے۔

مشرکینِ عرب کا فکری تضاد

الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗؕ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ (1)	لَهٗ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اس کیلئے

جس کے لیے چاہتا ہے رزق وسیع کر دیتا ہے اور تنگ کر دیتا ہے جس کیلئے چاہے،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۶۲﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے

بیشک اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو کہ کس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَحْیَا	بِهِ	الْاَرْضَ
اتارا	آسمان سے	پانی	پھر زندہ کیا	اس کے ذریعے	زمین (کو)

آسمان سے پانی اُتارا پھر اس کے ذریعے زمین کو مردہ ہونے کے بعد

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُؕ قُلِ الْحَمْدُ

مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِهَا	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ	الْحَمْدُ
اس کے مردہ ہونے کے بعد	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	تمام تعریفیں

زندہ کیا؟ ضرور کہیں گے: اللہ نے۔ تم فرماؤ: سب تعریفیں

دنیا اور آخرت کی حقیقت

ع ۶ | ۲

لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾ع وَ مَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ

لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۶۳﴾	وَ	مَا	هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ
اللہ کے لئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	وہ سمجھتے نہیں	اور	نہیں	یہ دنیا کی زندگی

اللہ کیلئے ہیں، بلکہ ان میں اکثر نہیں سمجھتے ○ اور یہ دنیا کی زندگی تو

(1)...... دنیا میں تمام انسانوں کو ایک جیسا رزق عطا نہ فرمانے میں اللہ تعالیٰ کی بے شمار حکمتیں ہیں، ان میں سے ایک بہت بڑی حکمت بندوں کے ایمان کی حفاظت ہے، جیسا کہ حدیثِ قدسی میں ہے: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ جن کے ایمان کی بھلائی مالدار ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار نہ کروں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے اور میرے بعض مومن بندے ایسے ہیں کہ ان کے ایمان کی بھلائی مالدار نہ ہونے میں ہے، اگر میں انہیں مالدار کر دوں تو وہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ (ابن عساکر، ۷/۹۶)

وقف لازم

مصیبت آنے اور نجات ملنے کے وقت کفار کا حال اور انہیں تنبیہ

اِلَّا لَهْوٌ وَّ لَعِبٌ ؕ وَ اِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِیَ الْحَیَوَانُ ۘ

اِلَّا	لَهْوٌ	وَّ	لَعِبٌ (1)	وَ	اِنَّ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	لَهِیَ	الْحَیَوَانُ
مگر	کھیل	اور	تماشا	اور	بیشک	آخرت کا گھر	ضرور وہی	سچی زندگی (ہے)

صرف کھیل کود ہے اور بیشک آخرت کا گھر ضرور وہی سچی زندگی ہے۔

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾ فَاِذَا رَكِبُوْا فِی الْفُلْكِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾	فَاِذَا	رَكِبُوْا	فِی الْفُلْكِ
(کیا ہی اچھا تھا) اگر	وہ جانتے ہوتے	پھر جب	وہ سوار ہوتے ہیں	کشتی میں

کیا ہی اچھا تھا اگر وہ (یہ) جانتے ○ پھر جب لوگ کشتی میں سوار ہوتے ہیں

دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ۚ۬ فَلَمَّا

دَعَوُا	اللّٰهَ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ	فَلَمَّا
(تو) پکارتے ہیں	اللہ (کو)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین	پھر جب

تو اللہ کو پکارتے ہیں اس حال میں کہ اسی کے لئے دین کو خالص کرتے ہیں پھر جب

نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾ لِیَكْفُرُوْا

نَجّٰىهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	اِذَا	هُمْ	یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٥﴾	لِیَكْفُرُوْا
وہ بچا کر لاتا ہے انہیں	خشکی کی طرف	جبھی	وہ	شرک کرنے لگتے ہیں	تا کہ وہ ناشکری کریں

وہ انہیں خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو اس وقت شرک کرنے لگتے ہیں ○ تا کہ ہماری دی ہوئی

بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ۚۙ وَ لِیَتَمَتَّعُوْا ٚ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾

بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	وَ	لِیَتَمَتَّعُوْا	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿٦٦﴾
(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	اور	تا کہ وہ فائدہ اٹھالیں	تو عنقریب وہ جان لیں گے

نعمت کی ناشکری کریں اور تا کہ وہ فائدہ اٹھالیں تو عنقریب جان لیں گے ○

1 ...... دنیا کی زندگی کھیل کود کی طرح عارضی اور جلد زائل ہونے والی ہے جبکہ اُخروی زندگی پائیدار اور دائمی ہے اور حقیقی طور پر زندگانی کہلانے کے لائق بھی وہی ہے۔ عقلمند وہ ہے جو فانی دنیا کو آخرت کی ہمیشہ رہنے والی زندگی پر ترجیح نہ دے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو شخص اپنی دنیا سے محبت کرتا ہے وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے، پس فنا ہونے والی پر باقی رہنے والی کو ترجیح دو۔ (مسند امام احمد، ۷/۱۶۴، الحدیث: ۱۹۷۱۷)

کفارِ مکہ پر احسانِ الٰہی اور ان کی ناشکری

اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّا جَعَلْنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ

اَوَ لَمْ یَرَوْا	اَنَّا	جَعَلْنَا	حَرَمًا	اٰمِنًا	وَّ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے بنائی	حرمت والی زمین	امن وامان والی	اور

اور کیا انہوں نے یہ نہ دیکھا کہ ہم نے حرمت والی زمین، امن وامان والی بنائی اور

یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنْ حَوْلِهِمْ ؕ اَفَبِالْبَاطِلِ یُؤْمِنُوْنَ وَ

یُتَخَطَّفُ	النَّاسُ	مِنْ حَوْلِهِمْ	اَفَبِالْبَاطِلِ	یُؤْمِنُوْنَ	وَ
اچک لیا جاتا ہے	لوگوں (کو)	ان کے آس پاس سے	تو کیا باطل پر	وہ یقین کرتے ہیں	اور

ان کے آس پاس والے لوگ اچک لیے جاتے ہیں۔ تو کیا وہ باطل پر یقین کرتے ہیں اور

بڑے ظالم کی نشاندہی اور کفار کا ٹھکانہ

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾ وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى

بِنِعْمَةِ اللّٰهِ	یَكْفُرُوْنَ ﴿۶۷﴾	وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى
اللہ کی نعمت کی	ناشکری کرتے ہیں	اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جو	بہتان باندھے

اللہ کی نعمت کی ناشکری کرتے ہیں ○ اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر

عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ ؕ اَلَیْسَ

عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا(1)	اَوْ	كَذَّبَ	بِالْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَهٗ	اَلَیْسَ
اللہ پر	جھوٹ	یا	جھٹلائے	حق کو	جب	وہ آئے اس کے پاس	کیا نہیں ہے

جھوٹ باندھے یا حق کو جھٹلائے جب وہ اس کے پاس آئے؟ کیا کافروں کیلئے

راہِ خدا میں کوشش کرنے والوں کو بشارت

فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾ وَ الَّذِیْنَ جَاهَدُوْا فِیْنَا

فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِیْنَ ﴿۶۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ	جَاهَدُوْا	فِیْنَا
جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری (راہ) میں

جہنم میں ٹھکانہ نہیں؟ ○ اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی

1..... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی بہت سی صورتیں ہیں، جیسے کافر کا بت پرستی کرکے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا ہے۔ نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنا اور کہنا کہ مجھے خدا نے نبی بنایا ہے۔ کتابُ اللہ میں اپنی طرف سے خلط ملط کر دینا اور کہہ دینا کہ یہ کلامِ الٰہی ہے۔ نبی کا انکار کرنا اور کہنا کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے نبی نہیں بنایا۔ جھوٹا مسئلہ بیان کرکے کہنا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، وغیرہ۔ ہر جھوٹ برا ہے لیکن اگر جھوٹ کی نسبت کسی بڑی ہستی کی طرف کی جائے تو بڑا گناہ ہے، لہٰذا جھوٹی حدیث گھڑ کر یہ کہہ دینا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا ہے، یہ بھی سخت جرم ہے۔

ع ۷/۶

لَنَهْدِیَنَّهُمْ سُبُلَنَا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾ ع

لَنَهْدِیَنَّهُمْ	سُبُلَنَا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۶۹﴾
ضرور ہم دکھادیں گے انہیں	اپنے راستے	اور	بیشک	اللہ	ضرور نیکی کرنے والوں کے ساتھ (ہے)

ضرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بیشک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے ○

آیات: 60 | رکوع: 06

سُوْرَۃُ الرُّوْمِ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رومیوں کے غلبے کی غیبی خبر

الٓمّٓ ﴿۱﴾ غُلِبَتِ الرُّوْمُ ﴿۲﴾ فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ وَ هُمْ

الٓمّٓ ﴿۱﴾	غُلِبَتِ	الرُّوْمُ ﴿۲﴾	فِیْۤ اَدْنَى الْاَرْضِ	وَ	هُمْ
الٓمّٓ	مغلوب ہوگئے	رومی	قریب کی زمین میں	اور	وہ

الٓمّٓ ○ رومی مغلوب ہوگئے ○ قریب کی زمین میں اور وہ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ ؕ لِلّٰهِ الْاَمْرُ

مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ	سَیَغْلِبُوْنَ ﴿۳﴾ (1)	فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ	لِلّٰهِ	الْاَمْرُ
اپنی مغلوبی، شکست کے بعد	عنقریب غالب آجائیں گے	چند سالوں میں	اللہ ہی کا (ہے)	حکم

اپنی شکست کے بعد عنقریب غالب آجائیں گے ○ چند سالوں میں۔ پہلے اور بعد

(1)...... اسلام کے ابتدائی زمانے میں ایران اور روم کے درمیان جنگ جاری تھی، اس میں ایرانی (جو مشرک تھے)، رومیوں پر غالب آگئے (جو عیسائی اہلِ کتاب تھے) تو کفارِ قریش بہت خوش ہوئے اور مسلمانوں سے کہا کہ جیسے ہمارے ایرانی بھائی تمہارے رومی بھائیوں پر غالب آئے ہیں ایسے ہم بھی جنگ میں تم پر غالب آجائیں گے۔ اس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں آئندہ چند سالوں کے دوران رومیوں کے ایرانیوں پر غلبے کی غیبی خبر دی گئی۔ یہ خبر سات سال بعد پوری ہوئی اور رومی ایرانیوں پر غالب آگئے۔ یہ غیبی خبر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت صحیح ہونے اور قرآنِ کریم کلامِ الٰہی ہونے کی روشن دلیل ہے۔

مِنْ قَبْلُ وَ مِنْۢ بَعْدُ ؕ وَ یَوْمَىٕذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۙ﴿۴﴾ بِنَصْرِ اللّٰهِ ؕ

مِنْ قَبْلُ	وَ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّفْرَحُ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۴﴾	بِنَصْرِ اللّٰهِ
پہلے	اور	بعد	اور	اس دن	خوش ہوں گے	ایمان والے	اللہ کی مدد سے

حکم اللہ ہی کا ہے اور اس دن ایمان والے خوش ہوں گے ○ اللہ کی مدد سے۔

یَنْصُرُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۙ﴿۵﴾ وَعْدَ اللّٰهِ ؕ

یَنْصُرُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵﴾	وَعْدَ اللّٰهِ
وہ مدد کرتا ہے	جس کی	چاہتا ہے	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا	مہربان (ہے)	اللہ کا وعدہ

وہ جس کی چاہے مدد کرتا ہے اور وہی غالب، مہربان ہے ○ اللہ کا وعدہ ہے۔

وعدہ خلافی اللہ تعالیٰ کی شان نہیں

لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾

لَا یُخْلِفُ	اللّٰهُ	وَعْدَهٗ	وَ لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۶﴾
خلاف نہیں کرتا	اللہ	اپنے وعدے (کے)	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے

اللہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا لیکن اکثر لوگ جانتے نہیں ○

یَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚۖ وَ هُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ هُمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾

یَعْلَمُوْنَ	ظَاهِرًا [1]	مِّنَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	هُمْ	عَنِ الْاٰخِرَةِ	هُمْ	غٰفِلُوْنَ ﴿۷﴾
وہ جانتے ہیں	ظاہر (کو)	دنیا کی زندگی میں سے	اور	وہ	آخرت سے	وہ	غافل (ہیں)

آنکھوں کے سامنے کی دنیوی زندگی کو جانتے ہیں اور وہ آخرت سے بالکل غافل ہیں ○

کفار کا علمی اور عملی حال

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ ۫ مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَ

اَوَ لَمْ یَتَفَكَّرُوْا	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	مَا خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور کیا انہوں نے غور وفکر نہیں کیا	اپنے دلوں میں	(کہ) پیدا نہیں کیا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور

کیا انہوں نے اپنے دلوں میں غور وفکر نہیں کیا کہ اللہ نے آسمانوں اور

تخلیقِ کائنات میں غور وفکر کی دعوت

[1]......اس آیت میں کفار کے علم کی حد بیان کی گئی کہ وہ لوگ بس اپنے معاشی معاملات کے بارے میں جانتے ہیں کہ کیسے کام کئے جائیں، کس طرح تجارت کی جائے اور کس وقت باغبانی اور کاشتکاری کی جائے اور کب کٹائی کی جائے، جبکہ وہ اپنی آخرت سے بالکل غافل ہیں، نہ اس میں کوئی غور وفکر کرتے ہیں اور نہ ہی آخرت کی تیاری رکھتے ہیں۔ کفار کے متعلق بیان کی گئی اس علمی اور عملی حالت کو سامنے رکھتے ہوئے فی زمانہ مسلمانوں کو بھی اپنی علمی اور عملی حالت پر غور کرنے اور اسے سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

الْاَرْضَ وَ مَا بَیْنَهُمَاۤ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ

الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَاۤ	اِلَّا	بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى	وَ
زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر	حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ	اور

زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو حق اور ایک مقررہ مدت کے ساتھ پیدا کیا اور

اِنَّ كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾

اِنَّ	كَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	لَكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾
بیشک	بہت سے لوگ	اپنے رب سے ملاقات کا	ضرور انکار کرنے والے (ہیں)

بیشک بہت سے لوگ اپنے رب سے ملنے کے منکر ہیں ○

پچھلی امتوں کے انجام میں غور و فکر کی ہدایت

اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ

اَوَ لَمْ یَسِیْرُوْا[1]	فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ
اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو

اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا

مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ اَثَارُوا

مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ	اَثَارُوا
ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور	انہوں نے ہل چلائے

انجام کیسا ہوا؟ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں

الْاَرْضَ وَ عَمَرُوْهَاۤ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَ

الْاَرْضَ	وَ	عَمَرُوْهَاۤ	اَكْثَرَ مِمَّا	عَمَرُوْهَا	وَ
زمین (میں)	اور	آباد کیا اسے	(اس) سے زیادہ جتنا	اِنہوں نے آباد کیا اسے	اور

ہل چلائے اور اُنہوں نے زمین کو اُس سے زیادہ آباد کیا جتنا اِنہوں نے آباد کیا ہے اور

1 ...... یعنی کیا کفارِ مکہ نے زمین میں سفر نہیں کیا تا کہ وہ دیکھ لیتے کہ ان سے پہلے جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا۔ وہ لوگ اہلِ مکہ سے زیادہ طاقتور تھے اور انہوں نے زمین میں ہل چلائے اور زمین کو اہلِ مکہ سے زیادہ آباد کیا، لیکن جب رسولوں کے روشن نشانیوں کے ساتھ تشریف لانے کے باوجود کافروں نے ان کا انکار کیا تو انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا اور اللہ تعالیٰ کی یہ شان نہیں کہ کسی کو جرم کے بغیر ہلاک کرے اور کسی پر ظلم کرے، ہاں لوگ رسولوں کی تکذیب کر کے خود کو عذاب کا مستحق بناتے تھے اور یوں خود اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔

جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِؕ فَمَا كَانَ اللّٰهُ

جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا كَانَ	اللّٰهُ	
آئے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو نہ تھی	اللہ (کی شان کہ)	

اُن کے رسول اُن کے پاس روشن نشانیاں لائے تو اللہ کی یہ شان نہ تھی کہ

لِیَظْلِمَهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَؕ۝۹ ثُمَّ كَانَ

لِیَظْلِمَهُمْ	وَلٰكِنْ	كَانُوْۤا اَنْفُسَهُمْ یَظْلِمُوْنَ ۝۹	ثُمَّ	كَانَ
وہ ظلم کرتا ان پر	لیکن	وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے	پھر	ہوا

ان پر ظلم کرتا ہاں وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے ○ پھر برائی کرنے والوں کا

گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے کا انجام

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْۤاٰۤى اَنْ كَذَّبُوْا

عَاقِبَةَ الَّذِیْنَ	اَسَآءُوا	السُّوْۤاٰۤى (1)	اَنْ	كَذَّبُوْا
ان لوگوں کا انجام جنہوں نے	برائی کی	سب سے برا	(اس لیے) کہ	انہوں نے جھٹلایا

انجام سب سے برا ہوا کیونکہ انہوں نے اللہ کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ۠۝۱۰ع اَللّٰهُ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ

بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	كَانُوْا بِهَا یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۱۰	اَللّٰهُ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ
اللہ کی آیتوں کو	اور	وہ ان (آیتوں) کا مذاق اڑاتے تھے	اللہ	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)

جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے ○ اللہ پہلے بناتا ہے

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کی یقینی خبر

ثُمَّ یُعِیْدُهٗ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ۝۱۱ وَ یَوْمَ

ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ۝۱۱	وَ	یَوْمَ
پھر	وہ لوٹائے گا اسے	پھر	اسی کی طرف	تمہیں پھیرا جائے گا	اور	(جس) دن

پھر وہ دوبارہ بنائے گا پھر اس کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○ اور جس دن

بروزِ قیامت مجرموں کی مایوسی

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ گناہوں کا ارتکاب کرتے رہنے والوں کا انجام یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں پر مہر لگادی، حتی کہ برے اعمال کی وجہ سے وہ لوگ اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلانے اور ان آیتوں کا مذاق اڑانے لگ گئے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے برے اعمال کئے (یعنی کفر کیا تو) ان کا انجام سب سے برا ہوا کہ دنیا میں انہیں (عذاب نازل کرکے) ہلاک کر دیا گیا اور آخرت میں ان کے لئے جہنم ہے، کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو جھٹلایا اور وہ ان آیتوں کا مذاق اڑاتے تھے۔

بروزِ قیامت باطل معبودوں کا رویہ

تَقُوْمُ السَّاعَةُ يُبْلِسُ الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ

تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	يُبْلِسُ	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿١٢﴾ (1)	وَ	لَمْ يَكُنْ	لَّهُمْ
قائم ہوگی	قیامت	مایوس ہو جائیں گے	جرم کرنے والے	اور	نہ ہوں گے	ان کے لیے

قیامت قائم ہوگی مجرم مایوس ہو جائیں گے ○ اور ان کے شریک

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ شُفَعٰٓؤُا وَكَانُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ

مِّنْ شُرَكَآئِهِمْ	شُفَعٰٓؤُا (2)	وَ	كَانُوْا	بِشُرَكَآئِهِمْ
ان کے شریکوں میں سے	سفارش کرنے والے	اور	وہ ہو جائیں گے	اپنے شریکوں کا

ان کے سفارشی نہ ہوں گے اور وہ اپنے شریکوں سے

بروزِ قیامت لوگوں میں جدائی

كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ يَوْمَئِذٍ

كٰفِرِيْنَ ﴿١٣﴾	وَ	يَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	يَوْمَئِذٍ
انکار کرنے والے	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	اس دن

منکر ہو جائیں گے ○ اور جس دن قیامت قائم ہوگی اس دن

باعمل مسلمانوں کا باغاتِ جنت میں اعزاز و اکرام

يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

يَّتَفَرَّقُوْنَ ﴿١٤﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
لوگ الگ الگ ہو جائیں گے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

لوگ الگ ہو جائیں گے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے

کفار کی عذاب میں حاضری

الصّٰلِحٰتِ فَهُمْ فِيْ رَوْضَةٍ يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾ وَاَمَّا الَّذِيْنَ

الصّٰلِحٰتِ	فَهُمْ	فِيْ رَوْضَةٍ	يُّحْبَرُوْنَ ﴿١٥﴾	وَ	اَمَّا	الَّذِيْنَ
اچھے، نیک	تو وہ	(جنت کے) باغ میں	خوش رکھے جائیں گے	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے

اچھے کام کئے تو وہ (جنت کے) باغ میں خوش رکھے جائیں گے ○ اور جو کافر ہوئے

1 ...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں اور معنی یہ ہے کہ جس دن قیامت قائم ہوگی تو مشرکوں کو کسی نفع اور بھلائی کی امید باقی نہ رہے گی۔

2 ...... یعنی سفارش کی امید پر مشرکین جن بتوں کو پوجتے تھے وہ قیامت کے دن سفارش کر کے انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچائیں گے اور مشرکین اپنے معبودوں سے مایوس ہو کر ان کا انکار کریں گے اور ان سے بیزاری کا اظہار کریں گے۔

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ فَاُولٰٓئِكَ فِی الْعَذَابِ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا وَ لِقَآئِ الْاٰخِرَةِ	فَاُولٰٓئِكَ	فِی الْعَذَابِ
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں اور آخرت کی ملاقات کو	تو یہ لوگ	عذاب میں

اور انہوں نے ہماری آیتوں اور آخرت کے ملنے کو جھٹلایا تو وہ عذاب میں

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَ حِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾

مُحْضَرُوْنَ ﴿۱۶﴾	فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ (1)	حِیْنَ	تُمْسُوْنَ	وَ	حِیْنَ	تُصْبِحُوْنَ ﴿۱۷﴾
حاضر کئے جائیں گے	تو اللہ کی پاکی (بیان کرو)	جب	تم شام کرو	اور	جب	تم صبح کرو

حاضر کئے جائیں گے ○ تو اللہ کی پاکی بیان کرو جب شام کرو اور جب صبح کرو ○

مخصوص اوقات میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم

وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ عَشِیًّا وَّ

وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	عَشِیًّا	وَّ
اور	اسی کیلئے	تعریف (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	(جب) دن کا کچھ حصہ باقی ہو	اور

اور اسی کیلئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین میں اور اس وقت جب دن کا کچھ حصہ باقی ہو اور

حِیْنَ تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ

حِیْنَ	تُظْهِرُوْنَ ﴿۱۸﴾	یُخْرِجُ	الْحَیَّ	مِنَ الْمَیِّتِ	وَ	یُخْرِجُ	الْمَیِّتَ
جب	تم دوپہر کرو	وہ نکالتا ہے	زندہ (کو)	بے جان سے	اور	نکالتا ہے	بے جان (کو)

جب تم دوپہر کرو ○ وہ زندہ کو بے جان سے نکالتا ہے اور بے جان کو زندہ سے

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے کے دلائل

مِنَ الْحَیِّ وَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ وَ كَذٰلِكَ

مِنَ الْحَیِّ	وَ	یُحْیِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	وَ	كَذٰلِكَ
زندہ سے	اور	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	اور	اسی طرح

نکالتا ہے اور زمین کو اس کے مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے اور یوں ہی

(1)...... اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد نماز ادا کرنا ہے یا اس سے مراد یہ ہے کہ ہر اس چیز سے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرو جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ حمد و تسبیح بہت پیاری عبادت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ ”دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں، میزانِ عمل میں بھاری ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔ (وہ دو کلمے یہ ہیں) ”سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ“ (بخاری، ۴/۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

ع۲ ۵

انسان کی پیدائش سے قدرت و وحدانیت پر استدلال

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾ ع وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ (1)
تمہیں نکالا جائے گا	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	مٹی سے

تم نکالے جاؤ گے ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا

انسان کی ذات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ثُمَّ اِذَاۤ اَنْتُمْ بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ

ثُمَّ	اِذَاۤ	اَنْتُمْ	بَشَرٌ	تَنْتَشِرُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ
پھر	جبھی	تم	انسان (ہو)	(دنیا میں) پھیلے ہوئے ہو	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

پھر جبھی تم انسان ہو جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہو ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا

اَنْ	خَلَقَ	لَكُمْ	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	لِّتَسْكُنُوْۤا (2)
کہ	اس نے بنائے	تمہارے لئے	تمہاری جانوں سے	جوڑے	تاکہ تم آرام پاؤ

کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف

اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

اِلَیْهَا	وَ	جَعَلَ	بَیْنَكُمْ	مَّوَدَّةً	وَّ	رَحْمَةً	اِنَّ	فِیْ	ذٰلِكَ
ان کی طرف	اور	اس نے رکھی	تمہارے درمیان	محبت	اور	رحمت	بیشک		اس میں

آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔ بے شک اس میں

کائنات کی تخلیق اور انسان کی لازمی صفات میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖ

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) غور و فکر کرتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

غور و فکر کرنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور آسمانوں اور

1...... یہاں سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت و قدرت پر مختلف دلائل بیان کئے جارہے ہیں، اس آیت میں "تمہیں مٹی سے پیدا کیا" سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل یعنی حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو مٹی سے پیدا کیا اور چونکہ تمام انسانوں کی اصل آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں تو گویا ہر انسان کی بنیاد مٹی سے ہی ہوئی۔

2...... اللہ تعالیٰ نے مرد و عورت کے رشتے میں عورت کو شوہر کے سکون اور آرام کا ذریعہ بنایا۔ اگرچہ دونوں ہی ایک دوسرے سے سکون پاتے ہیں لیکن مردوں کو تسکین کیلئے عورت کی زیادہ حاجت ہوتی ہے۔

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	اخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ (1)	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف	بیشک	اس میں

زمین کی پیدائش اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا اختلاف اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿٢٢﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ مَنَامُكُمْ

لَاٰیٰتٍ	لِّلْعٰلِمِیْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	مَنَامُكُمْ (2)
ضرور نشانیاں (ہیں)	علم والوں کے لئے	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	تمہارا سونا

علم والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن میں تمہارا سونا

بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ	وَ	ابْتِغَآؤُكُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
دن اور رات میں	اور	تمہارا تلاش کرنا	اس کا فضل	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

اور اس کا فضل تلاش کرنا اس کی نشانیوں میں سے ہے، بے شک اس میں سننے والوں کے لئے

لِّقَوْمٍ یَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾ وَمِنْ اٰیٰتِهٖ یُرِیْكُمُ

لِّقَوْمٍ	یَّسْمَعُوْنَ ﴿٢٣﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖ	یُرِیْكُمُ
(ان) لوگوں کے لئے	(جو) سنتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	(کہ) وہ دکھاتا ہے تمہیں

نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تمہیں ڈرانے

الْبَرْقَ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّیُنَزِّلُ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً

الْبَرْقَ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ	یُنَزِّلُ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً
بجلی	ڈرانے	اور	(بارش کی) امید دلانے (کیلئے)	اور	وہ اتارتا ہے	آسمان سے	پانی

اور (بارش کی) امید دلانے کیلئے بجلی دکھاتا ہے اور آسمان سے پانی اتارتا ہے

انسان کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

کائنات کے عارضی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

1 ...... خدا کی قدرت کی نشانی ہے کہ ایک آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد ہونے کے باوجود زبانیں مختلف ہیں کہ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی اور کوئی ان کے علاوہ دوسری زبان بولتا ہے اور یونہی رنگوں میں اختلاف ہے کہ کوئی گورا ہے، کوئی کالا، کوئی گندمی۔ 2 ...... رات میں عادت کے مطابق نیند آنا اور ضرورت کے وقت دن میں بھی سوجانا جس سے تھکن دور اور بدن کو راحت حاصل ہوتی ہے، یونہی دن میں سفر کرنا اور اپنی معیشت کے اسباب کو تلاش کرنا، نیز ہزاروں برس سے انسانوں کا یہ معمول اور ان کا یہ فطری نظام صرف اسی اللہ تعالیٰ کا پیدا کیا ہوا ہے جو یکتا معبود ہے اور اس کی قدرت کامل ہے۔

فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَاؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

فَيُحْيٖ	بِهِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تو زندہ کرتا ہے	اس کے ذریعے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک	اس میں

تو اس کے ذریعے زمین کو اس کی موت کے بعد زندہ کرتا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ مِنْ اٰيٰتِهٖۤ

لَاٰيٰتٍ	لِّقَوْمٍ	يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	مِنْ اٰيٰتِهٖۤ
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	(جو) عقل رکھتے ہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)

عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○ اور اس کی نشانیوں سے ہے

اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءُ وَ الْاَرْضُ بِاَمْرِهٖؕ ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ

اَنْ	تَقُوْمَ (1)	السَّمَآءُ	وَ	الْاَرْضُ	بِاَمْرِهٖ	ثُمَّ	اِذَا	دَعَاكُمْ (2)
کہ	قائم ہیں	آسمان	اور	زمین	اس کے حکم سے	پھر	جب	وہ ندا فرمائے گا تمہیں

کہ اس کے حکم سے آسمان اور زمین قائم ہیں پھر جب تمہیں

دَعْوَةًۖ مِّنَ الْاَرْضِ اِذَاۤ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَهٗ مَنْ

دَعْوَةً	مِّنَ الْاَرْضِ	اِذَاۤ	اَنْتُمْ	تَخْرُجُوْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	لَهٗ	مَنْ
ایک ندا	زمین سے	جبھی	تم	نکل پڑو گے	اور	اسی کا (ہے)	جو کوئی

زمین سے ایک ندا فرمائے گا جبھی تم نکل پڑو گے ○ اور اسی کی ملکیت میں ہیں جو کوئی

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ هُوَ

فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	كُلٌّ	لَّهٗ	قٰنِتُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	هُوَ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	سب	اس کی	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اور	وہی (ہے)

آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کے زیرِ حکم ہیں ○ اور وہی ہے

کائنات کے لازمی اوصاف میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

اللہ تعالیٰ کی شانِ ملکیت

مردوں کو دوبارہ زندہ کئے جانے پر قدرت کی عقلی دلیل اور شانِ الٰہی

1...... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت آنے تک آسمان و زمین کا اسی ہیئت پر قائم رہنا اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے سے ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انہیں قائم کرنے والا کوئی ایک ہے اور وہ اسباب سے بے نیاز ہے اور وہ صرف اللہ تعالیٰ ہے جس کے حکم سے یہ دونوں قائم ہیں۔

2...... ندا فرمانے اور قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کی صورت یہ ہو گی کہ حضرت اسرافیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام قبر والوں کو اُٹھانے کے لئے (دوسری بار) صور پھونکیں گے اور کہیں گے کہ اے قبر والو! کھڑے ہو جاؤ، تو اولین و آخرین میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو نہ اُٹھے۔

اَلَّذِیْ یَبْدَؤُا الْخَلْقَ ثُمَّ یُعِیْدُهٗ وَ هُوَ اَهْوَنُ

اَلَّذِیْ	یَبْدَؤُا	الْخَلْقَ	ثُمَّ	یُعِیْدُهٗ	وَ	هُوَ	اَهْوَنُ
جو	ابتداء کرتا ہے	پیدائش (یا) مخلوق (کی)	پھر	لوٹائے گا اسے	اور	وہ	زیادہ آسان ہے

جو اول بناتا ہے پھر اسے دوبارہ بنائے گا اور (تمہاری عقلوں کے اعتبار سے) دوسری مرتبہ بنانا اللہ پر

عَلَیْهِ ؕ وَ لَهُ الْمَثَلُ الْاَعْلٰى فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ

عَلَیْهِ	وَ	لَهُ	الْمَثَلُ الْاَعْلٰى	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
اس پر	اور	اسی کی	سب سے بلند شان (ہے)	آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی

پہلی مرتبہ بنانے سے زیادہ آسان ہے اور آسمانوں اور زمین میں سب سے بلند شان اسی کی ہے اور وہی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۠۲۷ ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ

ع ۸ ۳ ۲

مشرکین کے لئے ایک مثال کا بیان

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۲۷	ضَرَبَ	لَكُمْ	مَّثَلًا (1)	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بیان فرمائی	تمہارے لئے	ایک مثال	تمہاری جانوں سے

عزت والا حکمت والا ہے ○ اللہ نے تمہارے لئے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے

هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ

هَلْ	لَّكُمْ	مِّنْ مَّا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُكُمْ	مِّنْ شُرَكَآءَ
کیا	تمہارے لئے	(ان میں) سے جن کے	مالک ہوئے	تمہارے دائیں ہاتھ	کوئی شریک (ہیں)

(وہ یہ کہ) ہم نے تمہیں جو رزق دیا ہے کیا تمہارے غلاموں میں سے

فِیْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِیْهِ سَوَآءٌ

فِیْ	مَا	رَزَقْنٰكُمْ	فَاَنْتُمْ	فِیْهِ	سَوَآءٌ
(اس) میں	جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	تو تم (سب)	اس (رزق) میں	برابر (کے حق دار ہو)

کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس رزق میں برابر شریک ہو جاؤ۔

1 ......یعنی اے مشرکو! تمہارے لئے اللہ تعالیٰ نے خود تمہارے اپنے حال سے ایک مثال بیان فرمائی ہے اور وہ یہ کہ ہم نے تمہیں جو مال و اسباب دیا، کیا تمہارے غلاموں میں سے کوئی اس میں تمہارا اس طرح شریک ہے کہ تم اور وہ اس مال و اسباب میں برابر کے شریک بن جاؤ؟ تم اس صورتِ حال سے بہت ڈرتے ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جب تم کسی بھی صورت غلاموں کو اپنا شریک بنانا پسند نہیں کرتے حالانکہ وہ تمہاری طرح کے انسان اور مخلوق ہیں تو تم مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا شریک کیسے قرار دیتے ہو؟ جبکہ وہ سب تو اللہ کے بندے اور مملوک ہیں۔

تَخَافُوْنَهُمْ كَخِیْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ

كَذٰلِكَ	اَنْفُسَكُمْ		كَخِیْفَتِكُمْ	تَخَافُوْنَهُمْ
اسی طرح	(اپنے لوگوں سے)	اپنی جانوں	جیسے تمہارا ڈرنا	تم ڈرتے ہو ان (غلاموں کی شرکت) سے

تم ان غلاموں (کی شرکت) سے اسی طرح ڈرتے ہو جیسے تم آپس میں ایک دوسرے سے ڈرتے ہو۔ ہم

نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ بَلِ

بَلِ	یَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾ (1)	لِقَوْمٍ	الْاٰیٰتِ	نُفَصِّلُ
بلکہ	(جو) عقل رکھتے ہیں	(ان) لوگوں کے لئے	نشانیاں	ہم تفصیل سے بیان کرتے ہیں

عقل والوں کے لئے اسی طرح مفصل نشانیاں بیان فرماتے ہیں ○ بلکہ

اتَّبَعَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۚ فَمَنْ

فَمَنْ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	اَهْوَآءَهُمْ	ظَلَمُوْۤا	الَّذِیْنَ	اتَّبَعَ
تو کون	علم کے بغیر	اپنی خواہشات (کی)	ظلم کیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	پیروی کی

ظالموں نے جہالت سے اپنی خواہشوں کی پیروی کی تو جس کو

یَّهْدِیْ مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ ؕ وَ مَا لَهُمْ

لَهُمْ	مَا	وَ	اللّٰهُ	اَضَلَّ (2)	مَنْ	یَّهْدِیْ
ان کے لیے	نہیں	اور	اللہ (نے)	گمراہ کردیا	(اس کو) جسے	ہدایت دے سکتا ہے

اللہ نے گمراہ کیا ہو اسے کون ہدایت دے سکتا ہے؟ اور ان کا

مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّیْنِ حَنِیْفًا ؕ

حَنِیْفًا	لِلدِّیْنِ	وَجْهَكَ	فَاَقِمْ	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۲۹﴾
ہر باطل سے جدا (ہوکر)	دین (اللہ کی اطاعت) کیلئے	اپنا چہرہ	تو تم سیدھا رکھو	کوئی مددگار

کوئی مددگار نہیں ○ تو ہر باطل سے الگ ہو کر اپنا چہرہ اللہ کی اطاعت کیلئے سیدھا رکھو۔

خواہشات کے پیروکار کفار کا انجام

دینِ فطرت پر قائم رہنے کی ہدایت

(1)...... نشانیوں کا تفصیلی بیان عمومی طور پر تو سب کے لئے ہے البتہ عقل استعمال کرنے والوں کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہی لوگ درحقیقت نشانیوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(2)...... اللہ تعالیٰ کے گمراہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو شرک و کفر اور گمراہی پر اصرار کرے اور اسی خصلت پر قائم رہے تو اس کی سزا میں اللہ تعالیٰ اس کے دل پر کفر و گمراہی کی مہر لگا دیتا ہے اور ایسے شخص کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ؕ لَا تَبْدِیْلَ

فِطْرَتَ اللّٰهِ (1)	الَّتِیْ	فَطَرَ	النَّاسَ	عَلَیْهَا	لَا تَبْدِیْلَ
اللہ کی (پیدا کی ہوئی) فطرت (ہے)	وہ جو	اس نے پیدا کیا	لوگوں (کو)	اس پر	نہ تبدیلی کرنا

(یہ) اللہ کی پیدا کی ہوئی فطرت (ہے) جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اللہ کے بنائے ہوئے میں

لِخَلْقِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۙ وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

لِخَلْقِ اللّٰهِ (2)	ذٰلِكَ	الدِّیْنُ الْقَیِّمُ	وَلٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
اللہ کے بنائے ہوئے میں	یہ	سیدھا دین (ہے)	لیکن	اکثر لوگ

تبدیلی نہ کرنا۔ یہی سیدھا دین ہے مگر بہت سے لوگ

لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۳۰ۙ مُنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ وَ اتَّقُوْهُ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ

لَا یَعْلَمُوْنَ ۝۳۰	مُنِیْبِیْنَ	اِلَیْهِ	وَ	اتَّقُوْهُ	وَ	اَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ
نہیں جانتے	توبہ کرتے ہوئے	اس کی طرف	اور	ڈرو اس سے	اور	قائم رکھو	نماز

نہیں جانتے ۝ اس کی طرف توبہ کرتے ہوئے اور اس سے ڈرو اور نماز قائم رکھو

وَ لَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۳۱ۙ مِنَ الَّذِیْنَ

وَ	لَا تَكُوْنُوْا	مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝۳۱	مِنَ الَّذِیْنَ
اور	تم نہ ہونا	مشرکوں میں سے	ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

اور مشرکوں میں سے نہ ہونا ۝ ان لوگوں میں سے (نہ ہونا) جنہوں نے

مشرکوں میں سے نہ ہونے کی تاکید

فَرَّقُوْا دِیْنَهُمْ وَ كَانُوْا شِیَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا

فَرَّقُوْا	دِیْنَهُمْ	وَ	كَانُوْا	شِیَعًا	كُلُّ حِزْبٍۭ	بِمَا
ٹکڑے ٹکڑے کر دیا	اپنا دین	اور	وہ ہو گئے	گروہ گروہ	ہر گروہ	(اس) پر جو

اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے۔ ہر گروہ اس پر

1 ...... فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو توحید اور دینِ اسلام قبول کرنے کی صلاحیت کے ساتھ پیدا کیا ہے اور فطری طور پر انسان نہ اس دین سے منہ موڑ سکتا ہے اور نہ ہی اس کا انکار کر سکتا ہے اور لوگوں میں سے جو گمراہ ہو گا وہ جنوں اور انسانوں کے شیاطین کے بہکانے سے گمراہ ہو گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”ہر بچہ فطرت پر پیدا کیا جاتا ہے، پھر اس بچے کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۷، الحدیث: ۱۳۵۸)

2 ...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ تم شرک کر کے اللہ تعالیٰ کے دین میں تبدیلی نہ کرو بلکہ اسی دین پر قائم رہو جس پر اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ

مصیبت و راحت میں مشرکین کا حال اور انہیں تنبیہ

لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اِذَا مَسَّ النَّاسَ ضُرٌّ

لَدَیْهِمْ	فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	وَ	اِذَا	مَسَّ	النَّاسَ	ضُرٌّ
اس کے پاس (ہے)	خوش ہو رہے ہیں	اور	جب	پہنچتی ہے	لوگوں (کو)	تکلیف

خوش ہے جو اس کے پاس ہے ○ اور جب لوگوں کو تکلیف پہنچتی ہے

دَعَوْا رَبَّهُمْ مُّنِیْبِیْنَ اِلَیْهِ ثُمَّ اِذَاۤ اَذَاقَهُمْ

دَعَوْا	رَبَّهُمْ	مُّنِیْبِیْنَ	اِلَیْهِ	ثُمَّ	اِذَاۤ	اَذَاقَهُمْ
(تو) وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	وہ چکھاتا ہے انہیں

تو اپنے رب کو اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتے ہیں پھر جب وہ انہیں اپنے پاس سے

مِّنْهُ رَحْمَةً اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْهُمْ بِرَبِّهِمْ

مِّنْهُ	رَحْمَةً	اِذَا	فَرِیْقٌ	مِّنْهُمْ	بِرَبِّهِمْ
اپنی طرف سے	رحمت	اس وقت	ایک گروہ (کے لوگ)	ان میں سے	اپنے رب کے ساتھ

رحمت کا مزہ چکھاتا ہے تو اس وقت ان میں سے ایک گروہ اپنے رب کا

یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾ لِیَكْفُرُوْا بِمَاۤ اٰتَیْنٰهُمْ ط فَتَمَتَّعُوْا وقفة

یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۳﴾	لِیَكْفُرُوْا	بِمَاۤ	اٰتَیْنٰهُمْ	فَتَمَتَّعُوْا
شریک ٹھہرانے لگتے ہیں	تاکہ وہ ناشکری کریں	(اس) کی جو	ہم نے عطا کیا انہیں	تو تم فائدہ اٹھالو

شریک ٹھہرانے لگتا ہے ○ تاکہ ہمارے دیئے ہوئے کی ناشکری کریں تو فائدہ اٹھالو

وحدانیت کی ایک نفسیاتی دلیل

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَیْهِمْ سُلْطٰنًا فَهُوَ یَتَكَلَّمُ

فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ	اَنْزَلْنَا	عَلَیْهِمْ	سُلْطٰنًا	فَهُوَ	یَتَكَلَّمُ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	یا، کیا	ہم نے اتاری ہے	ان پر	کوئی دلیل	تو وہ	بتا رہی ہے

تو عنقریب تم جان لوگے ○ یا کیا ہم نے ان پر کوئی دلیل اتاری ہے کہ وہ دلیل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے جس کامل خلقت پر تمہیں پیدا فرمایا ہے تم اس میں تبدیلی نہ کرو۔ 1 ......اس آیت میں مشرکوں کا حال بیان کیا گیا ہے کہ انہوں نے معبود کے بارے میں اختلاف کر کے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور خود گروہ گروہ بن گئے، ان میں سے ہر گروہ اپنے مذہب پر خوش اور اپنے باطل کو حق گمان کرتا ہے۔ اسلامی فقہاء کے اختلاف سے اس آیت کا کوئی تعلق نہیں۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہونا دین میں اختلاف نہیں بلکہ فروعی مسائل میں اختلاف ہے اور یہ اختلاف بھی نفسانیت کی وجہ سے نہیں بلکہ تحقیق کی بنا پر ہے، البتہ اس آیت میں گمراہ فرقے ضرور داخل ہیں خواہ وہ پرانے زمانے کے ہوں یا نئے زمانے کے۔

نعمت ملنے اور برائی پہنچنے پر لوگوں کا حال

بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَ اِذَاۤ اَذَقْنَا النَّاسَ

بِمَا كَانُوْا بِهٖ یُشْرِكُوْنَ ﴿۳۵﴾ (1)	وَ	اِذَاۤ	اَذَقْنَا	النَّاسَ
انہیں اس (اللہ) کے شریک	اور	جب	ہم چکھاتے ہیں	لوگوں (کو)

انہیں ہمارے شریک بتا رہی ہے ○ اور جب ہم لوگوں کو رحمت کا مزہ

رَحْمَةً فَرِحُوْا بِهَا ؕ وَ اِنْ تُصِبْهُمْ سَیِّئَةٌۢ بِمَا

رَحْمَةً	فَرِحُوْا	بِهَا	وَ	اِنْ	تُصِبْهُمْ	سَیِّئَةٌ	بِمَا
رحمت	(تو) وہ خوش ہو جاتے ہیں	اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو

دیتے ہیں تو اس پر خوش ہو جاتے ہیں اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے

قَدَّمَتْ اَیْدِیْهِمْ اِذَا هُمْ یَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا

قَدَّمَتْ	اَیْدِیْهِمْ	اِذَا	هُمْ	یَقْنَطُوْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	اَوَ لَمْ یَرَوْا
آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)	(تو) اس وقت	وہ	ناامید ہو جاتے ہیں	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

کوئی برائی پہنچے تو اس وقت وہ ناامید ہو جاتے ہیں ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا

رزق کی وسعت اور تنگی میں قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ
کہ	اللہ	وسیع کر دیتا ہے	رزق	جس کے لئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے

کہ اللہ رزق وسیع فرماتا ہے جس کے لئے چاہتا ہے اور تنگ فرما دیتا ہے،

قرابت داروں کو ان کا حق دینے کا حکم

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاٰتِ

اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	فَاٰتِ
بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	(جو) ایمان لاتے ہیں	تو تم دو

بیشک اس میں ایمان والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ تو رشتے دار کو

1 ...... یعنی کیا ہم نے مشرکوں پر کوئی حجت یا کوئی کتاب اتاری ہے کہ وہ انہیں ہمارے شریک بتاتی اور شرک کرنے کا حکم دیتی ہے، ایسا ہرگز نہیں ہے، ان کے پاس اپنے شرک کی نہ کوئی حجت ہے نہ کوئی سند بلکہ وہ کسی سند و دلیل کے بغیر ہی ایسا کر رہے ہیں۔

2 ...... اس آیت میں کافروں کا وصف بیان کیا گیا ہے کہ جب انہیں کوئی نعمت ملتی ہے تو وہ اس پر اتراتے ہیں اور جب کوئی مصیبت آتی ہے تو مایوس ہو جاتے ہیں۔ مومن کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اُسے نعمت ملے تو شکر گزاری کرتا اور سختی پہنچے تو رحمتِ الٰہی کا اُمیدوار رہتا ہے۔

ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ ؕ ذٰلِكَ

ذَا الْقُرْبٰى	حَقَّهٗ	وَ	الْمِسْكِيْنَ	وَ	ابْنَ السَّبِيْلِ	ذٰلِكَ
قرابت والے، رشتہ دار (کو)	اس کا حق	اور	مسکین	اور	مسافر (کو)	یہ

اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو بھی۔ یہ

خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ؗ وَ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ

خَيْرٌ	لِّلَّذِيْنَ	يُرِيْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (1)	وَ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
بہتر (ہے)	ان لوگوں کے لئے جو	چاہتے ہیں	اللہ کی رضا	اور	یہ لوگ	وہی

ان لوگوں کیلئے بہتر ہے جو اللہ کی رضا چاہتے ہیں اور وہی لوگ

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸ وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَاۡ

الْمُفْلِحُوْنَ ۝۳۸	وَ	مَاۤ	اٰتَيْتُمْ	مِّنْ رِّبًا (2)	لِّيَرْبُوَاۡ
کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	جو	تم (لوگوں کو) دو	سود	تاکہ وہ بڑھتا رہے

کامیاب ہونے والے ہیں ○ اور جو مال تم (لوگوں کو) دو تاکہ وہ لوگوں کے مالوں میں

فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْا عِنْدَ اللّٰهِ ۚ وَ مَاۤ اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ

فِيْۤ اَمْوَالِ النَّاسِ	فَلَا يَرْبُوْا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	مَاۤ	اٰتَيْتُمْ	مِّنْ زَكٰوةٍ
لوگوں کے مالوں میں	تو وہ نہیں بڑھتا	اللہ کے نزدیک	اور	جو	تم دو	زکوٰۃ

بڑھتا رہے تو وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو تم اللہ کی رضا چاہتے ہوئے

تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹ اَللّٰهُ الَّذِيْ

تُرِيْدُوْنَ	وَجْهَ اللّٰهِ (3)	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُضْعِفُوْنَ ۝۳۹	اَللّٰهُ	الَّذِيْ
چاہتے ہوئے	اللہ کی رضا	تو یہ لوگ	وہی	(اپنے مال) بڑھانے والے (ہیں)	اللہ	جس نے

زکوٰۃ دیتے ہو تو وہی لوگ (اپنے مال) بڑھانے والے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

بارگاہِ الٰہی میں مقبول مال

پیدا کرنے، روزی دینے، مارنے اور زندہ کرنے سے توحید پر استدلال

1 ...... رشتہ داروں سے حسنِ سلوک اور صدقہ و خیرات محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو تو ہی ان پر ثواب ملے گا، اگر نام و نمود یا محض دنیاوی مفاد یا رسمِ رشتہ داری نبھانے کیلئے ہو تو اس پر کوئی ثواب نہ ملے گا۔ 2 ...... اس سے مراد سود ہے یعنی تم قرض دے کر جو سود لیتے اور اپنے مالوں میں اضافہ کرتے ہو وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اضافہ نہیں ہے۔ یا، یہاں اس سے وہ تحفے مراد ہیں جو زیادہ ملنے کی نیت سے دیئے جاتے تھے۔ ان پر نہ ثواب ملے گا اور نہ ان میں برکت ہو گی کیونکہ یہ عمل خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں ہوا۔ 3 ...... زکوٰۃ و صدقات میں رضائے الٰہی کی نیت کا ذکر فرمایا گیا ہے کیونکہ ثواب اسی نیت کی صورت میں ملتا ہے۔

خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ یُمِیْتُكُمْ ثُمَّ یُحْیِیْكُمْؕ هَلْ

خَلَقَكُمْ	ثُمَّ	رَزَقَكُمْ	ثُمَّ	یُمِیْتُكُمْ	ثُمَّ	یُحْیِیْكُمْ	هَلْ
پیدا کیا تمہیں	پھر	روزی دی تمہیں	پھر	وہ موت دے گا تمہیں	پھر	زندہ کرے گا تمہیں	کیا

تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا کیا

مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ مَّنْ یَّفْعَلُ مِنْ ذٰلِكُمْ مِّنْ شَیْءٍؕ

مِنْ شُرَكَآىٕكُمْ	مَّنْ	یَّفْعَلُ	مِنْ ذٰلِكُمْ	مِّنْ شَیْءٍ
تمہارے شریکوں میں سے	(کوئی ایسا ہے) جو	کر سکے	ان (کاموں میں) سے	کچھ

تمہارے شریکوں میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کر سکے۔

سُبْحٰنَهٗ وَ تَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ۠ ﴿۴۰﴾ ع ظَهَرَ

سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۴۰﴾	ظَهَرَ
اسے پاکی (ہے)	اور	وہ بلند و بالا ہے	(ان) سے جو	وہ شریک ٹھہراتے ہیں	ظاہر ہو گیا

اللہ ان کے شرک سے پاک اور بلند و بالا ہے ○ خشکی اور تری میں

مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب

ع ۴

الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

الْفَسَادُ (1)	فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ	بِمَا	كَسَبَتْ	اَیْدِی النَّاسِ
فساد	خشکی اور تری میں	(اس) کی وجہ سے جو	کمایا	لوگوں کے ہاتھوں (نے)

فساد ظاہر ہو گیا ان برائیوں کی وجہ سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں

لِیُذِیْقَهُمْ بَعْضَ الَّذِیْ عَمِلُوْا لَعَلَّهُمْ

لِیُذِیْقَهُمْ	بَعْضَ	الَّذِیْ	عَمِلُوْا	لَعَلَّهُمْ
تاکہ اللہ چکھائے انہیں	(اس کے) بعض (کا مزہ)	جو	انہوں نے عمل کئے	تاکہ وہ

تاکہ اللہ انہیں ان کے بعض کاموں کا مزہ چکھائے تاکہ وہ

(1)...... فساد سے مراد ہر وہ خرابی اور بگاڑ ہے جس سے انسانی معاشرہ میں امن و سکون تباہ ہو جائے جیسے نعمتوں کا زائل ہونا، آفات و مصائب آنا مثلاً بارشوں کا رک جانا، زمین میں پیداوار نہ ہونا، سمندری طوفانوں اور دریاؤں میں سیلاب آنا، فوائد کم اور نقصانات زیادہ ہونا، زلزلے آنا، آگ لگ جانا، ڈوب جانا، مال چھن جانا، قتل و غارت گری اور دہشت گردی عام ہونا وغیرہ۔ اس فساد کا بڑا سبب بندوں کے اپنے برے اعمال ہوتے ہیں اور بعض اوقات یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تنبیہ بھی ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ برے اعمال سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ برے اعمال کے سبب آنے والی آزمائشوں سے بچ سکے۔

عذاب یافتہ قوموں کے آثار دیکھنے کا حکم

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾ قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۱﴾	قُلْ	سِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَانْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
(نافرمانی سے) باز آجائیں	تم کہو	سفر کرو	زمین میں	تو دیکھو	کیسا	ہوا

باز آجائیں ○ تم فرماؤ: زمین پر چل کر دیکھو کہ

دینِ مستقیم پر قائم رہنے کی ہدایت

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ ؕ كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾ فَاَقِمْ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلُ	كَانَ	اَكْثَرُهُمْ	مُّشْرِكِيْنَ ﴿۴۲﴾	فَاَقِمْ(1)
ان لوگوں کا انجام جو	(ان سے) پہلے (تھے)	تھے	ان میں اکثر	شرک کرنے والے	تو تم سیدھا کرلو

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ ان میں اکثر لوگ مشرک تھے ○ تو اس دن

وَجْهَكَ لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ

وَجْهَكَ	لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَ	يَوْمٌ(2)	لَّا مَرَدَّ
اپنا چہرہ	دینِ مستقیم کے لئے	(اس) سے پہلے	کہ	آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا

کے آنے سے پہلے اپنا منہ دینِ مستقیم کیلئے سیدھا کرلو جس دن کو

اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال سے بے نیاز ہے

لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾ مَنْ كَفَرَ

لَهٗ	مِنَ اللّٰهِ	يَوْمَئِذٍ	يَّصَّدَّعُوْنَ ﴿۴۳﴾	مَنْ	كَفَرَ
اس کو	اللہ کی طرف سے	اس دن	لوگ الگ الگ ہوجائیں گے	جس نے	کفر کیا

اللہ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے۔ اس دن لوگ الگ الگ ہوجائیں گے ○ جس نے کفر کیا

فَعَلَيْهِ كُفْرُهٗ ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِاَنْفُسِهِمْ

فَعَلَيْهِ	كُفْرُهٗ	وَ	مَنْ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِاَنْفُسِهِمْ(3)
تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	جس نے	عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی جانوں کیلئے

تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور جو اچھا کام کریں وہ اپنے ہی کیلئے

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ دینِ اسلام پر مضبوطی کے ساتھ قائم رہیں، یا یہ معنی ہے کہ دینِ اسلام کو پھیلانے میں مشغول رہیں اور کافروں کے ایمان نہ لانے پر غمزدہ نہ ہوں۔ 2 ...... اس سے مراد قیامت کا دن ہے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنا نہیں ہے اور اس دن حساب کے بعد لوگ یوں الگ الگ ہوجائیں گے کہ جنتی جنت کی طرف اور دوزخی دوزخ کی طرف چلے جائیں گے۔

3 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال سے بے نیاز ہے اور ہم اچھا یا برا جو عمل کریں گے اس کا فائدہ یا نقصان ہمیں ہی ہوگا۔

بروزِ قیامت لوگوں کو جدا جدا کئے جانے کا مقصد

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

يَمْهَدُوْنَ ﴿۴۴﴾	لِيَجْزِيَ (1)	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
وہ تیاری کررہے ہیں	تاکہ (اللہ) جزاعطا فرمائے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

تیاری کررہے ہیں ○ تاکہ اللہ ان لوگوں کو

ہوائیں بھیجنے کی حکمتیں

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾ وَ

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	مِنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الْكٰفِرِيْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
انہوں نے عمل کئے	نیک، اچھے	اپنے فضل سے	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	کافروں (کو)	اور

اپنے فضل سے جزاعطا فرمائے جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے۔ بیشک وہ کافروں کو پسند نہیں کرتا ○ اور

مِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ مُبَشِّرٰتٍ وَّ

مِنْ اٰيٰتِهٖۤ	اَنْ	يُّرْسِلَ	الرِّيَاحَ	مُبَشِّرٰتٍ	وَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ	وہ بھیجتا ہے	ہوائیں	خوشخبری دیتی ہوئی	اور

اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ وہ خوشخبری دیتی ہوئی ہوائیں بھیجتا ہے اور

لِيُذِيْقَكُمْ مِّنْ رَّحْمَتِهٖ وَ لِتَجْرِيَ الْفُلْكُ بِاَمْرِهٖ وَ

لِيُذِيْقَكُمْ	مِّنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	لِتَجْرِيَ	الْفُلْكُ	بِاَمْرِهٖ	وَ
تاکہ وہ چکھائے تمہیں	اپنی رحمت سے	اور	تاکہ چلے	کشتی	اس کے حکم سے	اور

تاکہ تمہیں اپنی رحمت کا مزہ چکھائے اور تاکہ اس کے حکم سے کشتی چلے اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تسلی

لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَ لَقَدْ

لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ (2)	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ (3)	وَ	لَقَدْ
تاکہ تم تلاش کرو	اس کے فضل سے	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو	اور	ضرور بیشک

تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ ○ اور بیشک

1 ......بندے کو اس کے نیک اعمال کا صلہ دینا اور نیک اعمال کے بدلے ثواب و جزا دینا اللہ تعالیٰ پر لازم نہیں، وہ نیک لوگوں کو جو بھی اجر عطا فرمائے گا وہ صرف اس کا فضل و کرم ہے۔

2 ......فضل تلاش کرنے سے مراد رزق تلاش کرنا ہے۔

3 ......یعنی اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں کا تقاضا یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان لا کر اور نیک اعمال کر کے شکر گزار بندے بن جاؤ۔

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ رُسُلًا اِلٰى قَوْمِهِمْ فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	رُسُلًا(1)	اِلٰى قَوْمِهِمْ	فَجَآءُوْهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ	
ہم نے بھیجے	تم سے پہلے	کئی رسول	ان کی قوموں کی طرف	تو وہ لائے ان کے پاس کھلی نشانیاں	

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول ان کی قوم کی طرف بھیجے تو وہ ان کے پاس کھلی نشانیاں لائے

فَانْتَقَمْنَا مِنَ الَّذِیْنَ اَجْرَمُوْا ؕ وَ كَانَ حَقًّا

فَانْتَقَمْنَا	مِنَ الَّذِیْنَ	اَجْرَمُوْا	وَ	كَانَ	حَقًّا
پھر ہم نے انتقام لیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	جرم کئے	اور	ہے	لازم

پھر ہم نے مجرموں سے انتقام لیا اور مسلمانوں کی مدد کرنا

عَلَیْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ یُرْسِلُ الرِّیٰحَ

عَلَیْنَا	نَصْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۴۷﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	یُرْسِلُ	الرِّیٰحَ
ہمارے (ذمۂ کرم) پر	ایمان والوں کی مدد کرنا	اللہ (ہی ہے)	جو	بھیجتا ہے	ہوائیں

ہمارے ذمۂ کرم پر ہے ○ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو بھیجتا ہے

فَتُثِیْرُ سَحَابًا فَیَبْسُطُهٗ فِی السَّمَآءِ كَیْفَ یَشَآءُ وَ

فَتُثِیْرُ	سَحَابًا	فَیَبْسُطُهٗ	فِی السَّمَآءِ	كَیْفَ	یَشَآءُ	وَ
تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	بادل (کو)	پھر اللہ پھیلا دیتا ہے اسے	آسمان میں	جیسا	وہ چاہتا ہے	اور

تو وہ ہوائیں بادل ابھارتی ہیں پھر اللہ اس بادل کو آسمان میں جیسا چاہتا ہے پھیلا دیتا ہے اور

یَجْعَلُهٗ كِسَفًا فَتَرَى الْوَدْقَ یَخْرُجُ مِنْ خِلٰلِهٖ ۚ

یَجْعَلُهٗ	كِسَفًا	فَتَرَى	الْوَدْقَ	یَخْرُجُ	مِنْ خِلٰلِهٖ
(کبھی) کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	تو تو دیکھتا ہے	بارش (کو)	وہ نکلتی ہے	اس کے بیچ میں سے

(کبھی) اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے تو تو دیکھتا ہے کہ اس کے بیچ میں سے بارش نکلتی ہے

1...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کفارِ مکہ کو دلائل و براہین کے ساتھ تبلیغ و نصیحت فرماتے اور وہ قبول نہیں کرتے تو اس پر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غم ہوتا تھا، چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ کوئی نئی بات نہیں، رسولوں کی تکذیب کرنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔

فَاِذَاۤ اَصَابَ بِهٖ مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖۤ اِذَا

فَاِذَاۤ	اَصَابَ	بِهٖ	مَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖۤ	اِذَا
پھر جب	وہ پہنچاتا ہے	اس (بارش) کو	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	(تو) جبھی

پھر جب اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس تک وہ بارش پہنچاتا ہے تو جبھی

هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ عَلَیْهِمْ

هُمْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَاِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّنَزَّلَ	عَلَیْهِمْ
وہ	خوش ہو جاتے ہیں	اگرچہ	وہ ہوتے ہیں	(بارش کو) اتارے جانے سے پہلے	ان پر

وہ خوش ہو جاتے ہیں ○ اگرچہ اس بارش کے اتارے جانے سے پہلے

مِّنْ قَبْلِهٖ لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَانْظُرْ اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ

مِّنْ قَبْلِهٖ	لَمُبْلِسِیْنَ ﴿۴۹﴾	فَانْظُرْ (1)	اِلٰۤى اٰثٰرِ رَحْمَتِ اللّٰهِ
اس سے پہلے	ضرور ناامید ہونے والے (ہوتے ہیں)	تو دیکھو	اللہ کی رحمت کے نشانات کی طرف

وہ بڑے ناامید ہوتے ہیں ○ تو اللہ کی رحمت کے نشانات دیکھو

رحمتِ الٰہی کے آثار میں غور کی ہدایت

كَیْفَ یُحْیِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ

كَیْفَ	یُحْیِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	اِنَّ	ذٰلِكَ
کس طرح	وہ زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کے مردہ ہونے کے بعد	بیشک	وہ

کہ وہ کس طرح زمین کو مردہ ہونے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک وہ

لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

لَمُحْیِ	الْمَوْتٰى	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	وَ
ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	اور

مردوں کو زندہ کرنے والا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور

مصیبت آنے پر لوگوں کی ناشکری

1 ...... یعنی اے لوگو! اللہ تعالیٰ کی رحمت یعنی بارش نازل ہونے پر مرتب ہونے والے نشانات دیکھو کہ بارش زمین کو سیراب کرتی ہے، پھر اس سے سبزہ نکلتا ہے، سبزے سے پھل پیدا ہوتے ہیں اور پھلوں میں غذائیت ہوتی ہے اور اس سے جانداروں کے جسمانی نظام کو مدد پہنچتی ہے اور یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ یہ سبزے اور پھل پیدا کر کے کس طرح خشک زمین کو سرسبز و شاداب بنا دیتا ہے اور جس نے خشک زمین کو سرسبز کر دیا وہ بے شک مردوں کو زندہ کرے گا اور وہ ہر اس چیز پر قادر ہے جو اس کی قدرت کے تحت آنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

لَىِٕنْ اَرْسَلْنَا رِیْحًا فَرَاَوْهُ مُصْفَرًّا

لَىِٕنْ	اَرْسَلْنَا	رِیْحًا	فَرَاَوْهُ	مُصْفَرًّا
ضرور اگر	ہم بھیجیں	کوئی ہوا	پھر وہ دیکھیں اس (کھیتی) کو	زرد

اگر ہم کوئی ہوا بھیجیں جس سے وہ کھیتی کو زرد دیکھیں

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾ فَاِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى

لَّظَلُّوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ یَكْفُرُوْنَ ﴿۵۱﴾	فَاِنَّكَ	لَا تُسْمِعُ	الْمَوْتٰى (1)
(تو) ضرور اس کے بعد وہ ناشکری کرنے لگیں گے	پس بیشک تم	نہیں سنا سکتے	مُردوں (کو)

تو ضرور اس کے بعد ناشکری کرنے لگیں گے ○ پس بیشک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے

دل کے مُردوں اور بہروں کی قبولِ نصیحت سے محرومی

وَ لَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا

وَ	لَا تُسْمِعُ	الصُّمَّ	الدُّعَآءَ	اِذَا	وَلَّوْا
اور	نہیں سنا سکتے	بہروں (کو)	پکار	جب	وہ پھر جائیں

اور نہ بہروں کو پکار سنا سکتے ہو جب وہ پیٹھ دے کر

دل کے اندھوں کی حصولِ ہدایت سے محرومی اور اہلِ ایمان کا حال

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾ وَ مَاۤ اَنْتَ بِهٰدِ الْعُمْیِ

مُدْبِرِیْنَ ﴿۵۲﴾	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِهٰدِ	الْعُمْیِ (2)
پیٹھ پھیرتے ہوئے	اور	نہ	تم	سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو	اندھوں (کو)

پھریں ○ اور نہ تم اندھوں کو ان کی گمراہی سے

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ یُّؤْمِنُ

عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ	اِنْ	تُسْمِعُ	اِلَّا	مَنْ	یُّؤْمِنُ
ان کی گمراہی سے	نہیں	تم سنا سکتے	مگر	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے

سیدھا راستہ دکھا سکتے ہو تو تم اسی کو سنا سکتے ہو جو ہماری آیتوں پر

1 ...... یہاں مُردوں سے مراد موت کا شکار ہونے والے لوگ نہیں بلکہ مردہ دل کفار مراد ہیں، انہیں مُردوں سے تشبیہ اس لئے دی گئی ہے کہ جیسے بے جان جسم وعظ و نصیحت سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے اسی طرح مردہ دل کفار بھی اس سے فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ لہٰذا یہ آیت مُردوں کے نہ سننے پر بطورِ دلیل پیش کرنا درست نہیں، بکثرت احادیث سے مُردوں کا سننا اور اپنی قبروں پر زیارت کے لئے آنے والوں کو پہچاننا ثابت ہے۔

2 ...... یہاں بھی اندھوں سے دل کے اندھے مراد ہیں۔

انسان کے مختلف احوال اور قدرتِ الٰہی

ع ۵ / ۸

قرء حفص بضم الضاد و فتحها في الثلاثة لكن الضم مختار و.

بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ

بِاٰیٰتِنَا (1)	فَهُمْ	مُّسْلِمُوْنَ ﴿۵۳﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ
ہماری آیتوں پر	پھر وہ	فرمانبرداری کرنے والے (ہیں)	اللہ (ہی ہے)	جس نے

ایمان لاتے ہیں پھر وہ فرمانبردار ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ ضُعْفٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ قُوَّةً

خَلَقَكُمْ	مِّنْ ضُعْفٍ (2)	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْۢ بَعْدِ ضُعْفٍ	قُوَّةً (3)
پیدا کیا تمہیں	کمزور	پھر	اس نے بنائی (تمہارے لیے)	کمزوری کے بعد	قوت

تمہیں کمزور پیدا فرمایا پھر تمہیں کمزوری کے بعد قوت بخشی

ثُمَّ جَعَلَ مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ ضُعْفًا وَّ شَیْبَةً ؕ

ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْۢ بَعْدِ قُوَّةٍ	ضُعْفًا	وَّ	شَیْبَةً
پھر	اس نے بنایا (تمہارے لیے)	قوت کے بعد	کمزوری	اور	بڑھاپا

پھر قوت کے بعد کمزوری اور بڑھاپا دیا۔

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیْمُ الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾

یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	وَ	هُوَ	الْعَلِیْمُ	الْقَدِیْرُ ﴿۵۴﴾
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	اور	وہی	بڑے علم والا	بڑی قدرت والا (ہے)

وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، وہی علم والا، بڑی قدرت والا ہے ○

دنیا میں ٹھہرنے سے متعلق روزِ قیامت مجرموں کا قول

وَ یَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ یُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ ۙ۬

وَ	یَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	یُقْسِمُ	الْمُجْرِمُوْنَ
اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(اس دن) قسم کھائیں گے	مجرم

اور جس دن قیامت قائم ہوگی مجرم قسم کھائیں گے

(1)......اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دل کے مردوں، بہروں اور اندھوں کو تو نہیں سنا سکتے البتہ آیاتِ الٰہیہ پر ایمان لانے والوں کو سنا سکتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن دل کا زندہ ہے اور وہ سن سکتا ہے۔

(2)......اس سے انسان کی پیدائش اور بچپن کی حالت مراد ہے کیونکہ اس وقت اس کا جسم اور بدن کمزور ہوتا ہے۔

(3)......کمزوری کے بعد قوت دینے سے جوانی کی حالت مراد ہے۔

مَا لَبِثُوْا غَیْرَ سَاعَةٍؕ كَذٰلِكَ كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾

مَا لَبِثُوْا	غَیْرَ سَاعَةٍ(1)	كَذٰلِكَ	كَانُوْا یُؤْفَكُوْنَ ﴿۵۵﴾(2)
(کہ دنیا یا قبر میں) وہ نہیں رہے	ایک گھڑی کے سوا	اسی طرح	وہ پھیرے جاتے تھے

کہ وہ تو صرف ایک گھڑی ہی رہے ہیں۔ اسی طرح وہ اوندھے جاتے تھے ○

مجرموں کے قول کی تردید

وَ قَالَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَ الْاِیْمَانَ لَقَدْ لَبِثْتُمْ

وَ	قَالَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ(3)	وَ	الْاِیْمَانَ	لَقَدْ	لَبِثْتُمْ
اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دیا گیا	علم	اور	ایمان	ضرور بیشک	تم رہے ہو

اور جنہیں علم اور ایمان دیا گیا وہ کہیں گے: بیشک اللہ کے لکھے ہوئے میں

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ٘ فَهٰذَا یَوْمُ الْبَعْثِ

فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ	اِلٰى یَوْمِ الْبَعْثِ	فَهٰذَا	یَوْمُ الْبَعْثِ
اللہ کے لکھے ہوئے میں	مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک	تو یہ	مرنے کے بعد اٹھنے کا دن (ہے)

تم مرنے کے بعد اٹھنے کے دن تک رہے ہو تو یہ مرنے کے بعد اٹھنے کا دن ہے

بروزِ قیامت ظالموں کا معافی مانگنا بیکار ہے

وَ لٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾ فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ

وَ	لٰكِنَّكُمْ	كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۵۶﴾	فَیَوْمَىٕذٍ	لَّا یَنْفَعُ	الَّذِیْنَ
اور	لیکن تم	نہ جانتے تھے	تو اس دن	نفع نہ دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے

لیکن تم نہ جانتے تھے ○ تو اس دن ظالموں کو

کفار کی ہٹ دھرمی اور اس کا انجام

ظَلَمُوْا مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَا هُمْ یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ لَقَدْ

ظَلَمُوْا	مَعْذِرَتُهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُسْتَعْتَبُوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	لَقَدْ
ظلم کیا	ان کا معافی مانگنا	اور	نہ	وہ (ان سے)	رجوع کا مطالبہ کیا جائے گا	اور	ضرور بیشک

ان کا معافی مانگنا نفع نہ دے گا اور نہ ان سے رجوع کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا ○ اور بیشک

1...... آخرت کو دیکھ کر مجرموں کو دنیا یا قبر میں رہنے کی مدت بہت تھوڑی معلوم ہوگی، اس لئے وہ اس مدت کو ایک گھڑی سے تعبیر کریں گے۔

2...... یعنی جیسے یہ لوگ اب قبر یا دنیا میں ٹھہرنے کی مدت کو قسم کھا کر ایک گھڑی بتا رہے ہیں ایسے ہی دنیا میں غلط اور باطل باتوں پر جمتے، حق سے پھرتے اور مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے۔

3...... یہاں علم والوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یا فرشتے مراد ہیں۔

ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ لَىٕنْ

ضَرَبْنَا	لِلنَّاسِ	فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ(1)	وَ	لَىٕنْ
ہم نے بیان کی	لوگوں کے لئے	اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال	اور	ضرور اگر

ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی اور اگر

جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ لَّیَقُوْلَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اِنْ

جِئْتَهُمْ بِاٰیَةٍ	لَّیَقُوْلَنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا	اِنْ
تم لاؤ ان کے پاس کوئی نشانی	(تو) ضرور کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	نہیں

تم ان کے پاس کوئی نشانی لاؤ تو ضرور کافر کہیں گے تم تو

اَنْتُمْ اِلَّا مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ

اَنْتُمْ	اِلَّا	مُبْطِلُوْنَ ۝٥٨	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ	اللّٰهُ
تم	مگر	باطل والے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ

نہیں مگر باطل پر ○ اسی طرح اللہ جاہلوں کے دلوں پر مہر

عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ

عَلٰی قُلُوْبِ الَّذِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ۝٥٩	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ
ان لوگوں کے دلوں پر جو	علم نہیں رکھتے	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ

لگا دیتا ہے ○ تو صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ

حَقٌّ وَّ لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِیْنَ لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠ ع

حَقٌّ	وَّ	لَا یَسْتَخِفَّنَّكَ	الَّذِیْنَ	لَا یُوْقِنُوْنَ ۝٦٠
حق (ہے)	اور	طیش پر نہ ابھاریں تمہیں	وہ لوگ جو	یقین نہیں کرتے

سچا ہے اور یقین نہ کرنے والے تمہیں طیش پر نہ ابھاریں ○

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو صبر کی تاکید

ع ٦

1 ……یعنی ہم نے اس قرآن میں لوگوں کے لئے ہر طرح کی مثال بیان فرمادی جس کی انہیں دین و دنیا میں حاجت ہے اور اس میں غور و فکر کرنے والا ہدایت و نصیحت حاصل کر سکتا ہے اور مثالیں اس لئے بیان فرمائی گئیں کہ کافروں کو تنبیہ ہو اور انہیں عذاب سے ڈرانا اپنے کمال کو پہنچے، لیکن انہوں نے اپنی سیاہ باطنی اور سخت دلی کے باعث کچھ بھی فائدہ نہ اٹھایا بلکہ جب کوئی آیتِ قرآن آئی اس کو جھٹلا دیا اور اس کا انکار کر دیا۔

آیات: 34 | رکوع: 04

سُوْرَةُ لُقْمٰنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

آیاتِ قرآن کی عظمت وشان

الٓمّٓ ۚ ﴿۱﴾ تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾ لا هُدًى وَّ رَحْمَةً						
الٓمّٓ ﴿۱﴾	تِلْكَ	اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِیْمِ ﴿۲﴾	هُدًى	وَّ	رَحْمَةً
الٓمّٓ	یہ	حکمت والی کتاب کی آیتیں (ہیں)	ہدایت	اور	رحمت (ہیں)
الٓمّٓ ○ یہ حکمت والی کتاب کی آیتیں ہیں ○ نیکوں کیلئے					

نیک لوگوں کی صفات اور ان کا صلہ

لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ لا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ								
لِّلْمُحْسِنِیْنَ ﴿۳﴾ (1)	الَّذِیْنَ	یُقِیْمُوْنَ	الصَّلٰوةَ (2)	وَ	یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ	وَ
نیکوں کیلئے	وہ لوگ جو	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	ادا کرتے ہیں	زکوٰۃ	اور
ہدایت اور رحمت ہیں ○ وہ جو نماز قائم رکھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور							

هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾ ط اُولٰٓىٕكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ							
هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	یُوْقِنُوْنَ ﴿۴﴾	اُولٰٓىٕكَ	عَلٰى هُدًى	مِّنْ رَّبِّهِمْ (3)
وہ	آخرت پر	وہ	یقین رکھتے ہیں	یہ لوگ	ہدایت پر (ہیں)	اپنے رب کی طرف سے
آخرت پر یقین رکھتے ہیں ○ وہی اپنے رب کی ہدایت پر ہیں						

(1)...... قرآنِ مجید اگرچہ تمام انسانوں کے لئے ہدایت ورحمت ہے البتہ یہاں نیک لوگوں کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اس کی ہدایت ورحمت سے یہی لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ (2)...... نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا اور آخرت پر یقین رکھنا نیک لوگوں کے اوصاف ہیں، لہٰذا مبارک ہیں وہ بندے جو ان اوصاف کو اختیار کرکے حقیقی کامیابی پانے والوں میں شامل ہوتے ہیں۔ (3)...... ہدایت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے اور جب تک وہ کسی کو ہدایت نہ دے تب تک کوئی ہدایت نہیں پاسکتا، لہٰذا ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہدایت طلب کرتا اور نیک اعمال کی توفیق مانگتا رہے۔

وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵ وَ مِنَ النَّاسِ مَنْ

وَ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵	وَ	مِنَ النَّاسِ	مَنْ
اور	یہ لوگ	وہی	کامیاب ہونے والے (ہیں)	اور	لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں ۝ اور کچھ لوگ

یَّشْتَرِیْ لَهْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ ۗۖ وَّ

یَّشْتَرِیْ(1)	لَهْوَ الْحَدِیْثِ(2)	لِیُضِلَّ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
خریدتا ہے	کھیل کی باتیں	تاکہ وہ گمراہ کردے	اللہ کی راہ سے	علم کے بغیر	اور

کھیل کی باتیں خریدتے ہیں تاکہ بغیر سمجھے اللہ کی راہ سے بہکادیں اور

یَتَّخِذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶ وَ اِذَا

یَتَّخِذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۝۶	وَ	اِذَا
بنالے اسے	ہنسی مذاق	یہ لوگ	ان کے لیے	ذلیل کرنے والا عذاب (ہے)	اور	جب

انہیں ہنسی مذاق بنالیں۔ ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے ۝ اور جب

تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا وَلّٰی مُسْتَكْبِرًا كَاَنْ

تُتْلٰی	عَلَیْهِ	اٰیٰتُنَا	وَلّٰی	مُسْتَكْبِرًا	كَاَنْ
پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) وہ پھر جاتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ

اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو تکبر کرتا ہوا پھر جاتا ہے جیسے

لَّمْ یَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ وَقْرًا ۚ فَبَشِّرْهُ

لَّمْ یَسْمَعْهَا	كَاَنَّ	فِیْۤ اُذُنَیْهِ	وَقْرًا	فَبَشِّرْهُ
اس نے نہیں سنا ان (آیات) کو	گویا کہ	اس کے کانوں میں	بوجھ (ہے)	تو خوشخبری دے دو اسے

اس نے ان (آیات) کو سنا ہی نہیں، گویا اس کے کانوں میں بوجھ ہے تو اسے دردناک عذاب کی

(1)...... یہ آیت نضر بن حارث کے بارے میں نازل ہوئی، یہ عجمی لوگوں کی قصے کہانیوں پر مشتمل کتابیں خریدتا اور قریش کو سناکر کہا کرتا تھا کہ محمد (مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) تمہیں عاد اور ثمود کے واقعات سناتے ہیں اور میں تمہیں رستم، اسفندیار اور ایران کے شہنشاؤں کی کہانیاں سناتا ہوں۔ کچھ لوگ اُن کہانیوں میں مشغول ہوگئے اور قرآنِ پاک سننے سے رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)...... لہو یعنی کھیل ہر اس باطل کو کہتے ہیں جو آدمی کو نیکی سے اور کام کی باتوں سے غفلت میں ڈالے۔ اس میں بے مقصد و بے اصل اور جھوٹے قصے، کہانیاں، افسانے، جادو، ناجائز لطیفے اور گانا بجانا وغیرہ سب داخل ہے۔ اِس قسم

باعمل مسلمانوں کا صلہ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑦ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ⑦	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
دردناک عذاب کی	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

خوشخبری دے دو ○ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے

لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ⑧ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا ؕ وَ

لَهُمْ	جَنّٰتُ النَّعِیْمِ ⑧	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقًّا	وَ
ان کے لیے	نعمتوں کے باغات (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	اللہ کا وعدہ (ہے)	سچا	اور

ان کے لیے نعمتوں کے باغات ہیں ○ ہمیشہ ان میں رہیں گے، (یہ) اللہ کا سچا وعدہ ہے اور

قدرتِ الٰہی کی وسعتوں پر چار دلائل

هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ⑨ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَیْرِ عَمَدٍ

هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ⑨	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	بِغَیْرِ عَمَدٍ (1)
وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں (کو)	(ان) ستونوں کے بغیر

وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اس نے آسمانوں کو ان ستونوں کے بغیر بنایا

تَرَوْنَهَا وَ اَلْقٰى فِی الْاَرْضِ رَوَاسِیَ اَنْ

تَرَوْنَهَا	وَ	اَلْقٰى	فِی الْاَرْضِ	رَوَاسِیَ	اَنْ
جنہیں تم دیکھ سکو	اور	اس نے ڈال دیئے	زمین میں	(پہاڑوں کے) لنگر	کہ

جو تمہیں نظر آئیں اور زمین میں لنگر ڈال دیئے تاکہ

تَمِیْدَ بِكُمْ وَ بَثَّ فِیْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ؕ وَ

تَمِیْدَ	بِكُمْ	وَ	بَثَّ	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ	وَ
حرکت (نہ) کرتی رہے	تمہارے ساتھ	اور	پھیلائے	اس میں	ہر (قسم کے) جانور	اور

زمین تمہیں لے کر ہلتی نہ رہے اور اس میں ہر قسم کے جانور پھیلائے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے آلاتِ لھو ولعب کو بیچنا، خریدنا دونوں ممنوع ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: ہر وہ بات جو اللہ کے راستے سے غافل کر کے ممنوعہ کام کی طرف لے جائے وہ لہو الحدیث ہے اور گانا بھی اسی قسم سے ہے۔ (تفسیر ثعلبی، لقمان، تحت الآیۃ: ۶، ۷/۳۱۰)

1 ...... آسمانوں کو ستونوں کے بغیر بنانے کا ایک معنی یہ ہے کہ کوئی ستون ہے ہی نہیں اور تمہاری نظر خود اس چیز کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ آسمانوں کے ستون تو ہیں لیکن وہ ایسے نہیں جنہیں تم دیکھ سکو اس لئے وہ گویا ایسا ہے جیسے ستونوں کے بغیر ہی بنا ہوا ہے۔

اَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۰﴾

اَنْزَلْنَا	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۰﴾
ہم نے اتارا	آسمان سے	پانی	تو اگایا	اس (زمین) میں	ہر نفیس (قسم کا) جوڑا

ہم نے آسمان سے پانی اتارا تو زمین میں ہر نفیس قسم کا جوڑا اگایا ○

مشرکین سے ایک سوال

هٰذَا خَلْقُ اللّٰهِ فَاَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقَ الَّذِیْنَ

هٰذَا	خَلْقُ اللّٰهِ	فَاَرُوْنِیْ	مَاذَا	خَلَقَ	الَّذِیْنَ
یہ	اللہ کا بنایا ہوا (ہے)	تو (اے مشرکو) دکھاؤ مجھے	کیا	پیدا کیا	انہوں نے جو

یہ تو اللہ کا بنایا ہوا ہے تو (اے مشرکو!) تم مجھے کوئی ایسی چیز دکھاؤ جو اللہ کے سوا

حضرت لقمان کو عطائے حکمت اور شکر کی تاکید

مِنْ دُوْنِهٖؕ بَلِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾ؑ وَ لَقَدْ

ع ۱۰

مِنْ دُوْنِهٖ	بَلِ	الظّٰلِمُوْنَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۱﴾	وَ	لَقَدْ
اس کے سوا (تمہارے معبود ہیں)	بلکہ	ظالم	کھلی گمراہی میں (ہیں)	اور	ضرور بیشک

اوروں نے بنائی ہو بلکہ ظالم کھلی گمراہی میں ہیں ○ اور بیشک

شکر کا فائدہ اور اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِؕ وَ مَنْ یَّشْكُرْ

اٰتَیْنَا	لُقْمٰنَ (1)	الْحِكْمَةَ	اَنِ	اشْكُرْ	لِلّٰهِ	وَ	مَنْ	یَّشْكُرْ
ہم نے عطا کی	لقمان (کو)	حکمت	کہ	شکر ادا کر	اللہ کا	اور	جو	شکر کرتا ہے

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی کہ اللہ کا شکر ادا کر اور جو شکر ادا کرے

فَاِنَّمَا یَشْكُرُ لِنَفْسِهٖۚ وَ مَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ

فَاِنَّمَا	یَشْكُرُ	لِنَفْسِهٖ (2)	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ
تو صرف	وہ شکر کرتا ہے	اپنی ذات کے لیے	اور	جس نے	ناشکری کی	تو بیشک	اللہ

تو وہ اپنی ذات کیلئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرے تو بیشک اللہ

1 ...... حضرت لقمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے نبی ہونے میں اختلاف ہے، اکثر علماء اسی طرف ہیں کہ آپ حکیم تھے نبی نہ تھے۔ حکمت کا عام معنی عقل اور فہم و فراست ہے اور قرآن کریم میں اس کے علاوہ معانی میں بھی استعمال ہوا ہے جیسے علم، حلم و بردباری، نبوت اور رائے کی درستی۔ علماء نے اس کی بہت سی تعریفات بھی کی ہیں، ایک تعریف یہ ہے کہ حکمت وہ چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ عقل میں رکھ دیتا ہے جس سے عقل ایسے روشن ہو جاتی ہے جیسے نگاہ روشن ہوتی ہے اور وہ دیکھی جانے والی چیز کو پالیتی ہے۔ اس کے حصول کا ایک عمدہ طریقہ علم پر عمل کرنا ہے۔ 2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر کرنے کا فائدہ اور ناشکری کا وبال بندے کو ہی ہو گا اللہ تعالیٰ

حضرت لقمان کی بیٹے کو شرک سے بچنے کی نصیحت

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

غَنِیٌّ حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَ

غَنِیٌّ	حَمِیْدٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	لُقْمٰنُ	لِابْنِهٖ	وَ
بے پرواہ	حمد کے لائق (ہے)	اور	(یاد کرو) جب	کہا	لقمان (نے)	اپنے بیٹے سے	اور

بے پرواہ ہے، حمد کے لائق ہے ○ اور یاد کرو جب لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے

هُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ

هُوَ	یَعِظُهٗ	یٰبُنَیَّ	لَا تُشْرِكْ	بِاللّٰهِ	اِنَّ	الشِّرْكَ
وہ	نصیحت کر رہا تھا اسے	اے میرے بیٹے	تم شریک نہ ٹھہرانا	اللہ کا	بیشک	شرک

فرمایا: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک

اللہ تعالیٰ اور والدین کا شکر ادا کرنے کی تاکید

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ وَ وَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ ۚ

لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾	وَ	وَصَّیْنَا	الْاِنْسَانَ	بِوَالِدَیْهِ
یقیناً بڑا ظلم (ہے)	اور	ہم نے تاکید فرمائی	آدمی (کو)	اس کے ماں باپ کے بارے میں

یقیناً بڑا ظلم ہے ○ اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی۔

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّ

حَمَلَتْهُ	اُمُّهٗ	وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ (1)	وَّ
پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	کمزوری پر کمزوری (برداشت کرتے ہوئے)	اور

اس کی ماں نے کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اسے پیٹ میں اٹھائے رکھا اور

فِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْكَ ؕ

فِصٰلُهٗ	فِیْ عَامَیْنِ	اَنِ	اشْكُرْ	لِیْ	وَ	لِوَالِدَیْكَ (2)
اس کا دودھ چھڑانا	دو سال میں (ہے)	کہ	شکر ادا کرو	میرا	اور	اپنے ماں باپ کا

اس کا دودھ چھڑانے کی مدت دو سال میں ہے کہ میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کرو۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے شکر اور ناشکری سے بے پرواہ ہے۔ 1 ...... ماں اپنی اولاد کیلئے تین ایسی مشقتیں برداشت کرتی ہے جو یقیناً باپ نہیں کرتا، کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے بچے کو دورانِ حمل پیٹ میں اٹھائے رکھنا، بچہ جننا اور پھر دودھ پلانا۔ اسی لئے ماں کو باپ پر تین درجے فضیلت حاصل ہے، حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی: میری اچھی خدمت کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا: تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہاری ماں۔ عرض کی: پھر کون ہے؟ ارشاد فرمایا "تمہارا باپ۔ (صحیح بخاری، ۴/۹۳، الحدیث: ۵۹۷۱) 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ والدین کا مقام (بقیہ اگلے صفحے پر)

النصف

شرک میں والدین کی اطاعت نہ کرنے کی ہدایت اور مزید تاکید

اِلَیَّ الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾ وَ اِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ

اِلَیَّ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۴﴾	وَ	اِنْ	جَاهَدٰكَ	عَلٰۤى اَنْ
میری ہی طرف	لوٹنا (ہے)	اور	اگر	وہ دونوں کوشش کریں تجھ پر	(اس بات) پر کہ

میری ہی طرف لوٹنا ہے ○ اور اگر وہ دونوں تجھ پر کوشش کریں کہ

تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ۙ

تُشْرِكَ	بِیْ	مَا	لَیْسَ	لَكَ	بِهٖ	عِلْمٌ (1)
توشریک ٹھہرائے	میرے ساتھ	(اسے) جو	نہیں ہے	تجھے	اس کا	کوئی علم

توکسی ایسی چیز کو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں

فَلَا تُطِعْهُمَا وَ صَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا٘ وَّ اتَّبِعْ

فَلَا تُطِعْهُمَا (2)	وَ	صَاحِبْهُمَا	فِی الدُّنْیَا	مَعْرُوْفًا	وَّ	اتَّبِعْ
توتم بات نہ ماننا ان کی	اور	ساتھ دے ان کا	دنیا میں	اچھی طرح	اور	پیروی کر

توان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح ان کا ساتھ دے اور میری طرف

سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ۚ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ

سَبِیْلَ	مَنْ	اَنَابَ	اِلَیَّ	ثُمَّ	اِلَیَّ	مَرْجِعُكُمْ
(اس کے) راستے (کی)	جس نے	رجوع کیا	میری طرف	پھر	میری طرف	تمہارا لوٹنا (ہے)

رجوع کرنے والے آدمی کے راستے پر چل پھر میری ہی طرف تمہیں پھر کر آنا ہے

قیامت سے متعلق حضرت لقمان کی بیٹے کو نصیحت

فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ

فَاُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾	یٰبُنَیَّ	اِنَّهَاۤ
تومیں بتادوں گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	اے میرے بیٹے	بیشک وہ (برائی)

تو میں تمہیں بتادوں گا جو تم کرتے تھے ○ اے میرے بیٹے!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) انتہائی بلند ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ بندے کے والدین کا ذکر فرمایا اور ایک ساتھ دونوں کا شکر ادا کرنے کا حکم دیا، اب اگر کوئی بد قسمت اپنے والدین کی خدمت نہ کرے اور انہیں تکلیفیں دے تو یہ اس کی بد نصیبی اور محرومی ہے۔ 1...... اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا شریک محال ہے، ہو ہی نہیں سکتا، لہٰذا جو کوئی بھی کسی چیز کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک ٹھہرانے کا کہے گا تو وہ بے علمی ہی سے کہے گا۔ 2...... والدین کی خدمت اگرچہ عظیم چیز ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے کے معاملے میں ان کی بات نہیں مانی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کیا جائے گا اور اسی کی اطاعت کی جائے گی، لہٰذا اگر وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ

اِنْ	تَكُ	مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	فَتَكُنْ	فِیْ صَخْرَةٍ	اَوْ	فِی السَّمٰوٰتِ
اگر	ہو	رائی کے دانے کے برابر	پھر وہ ہو	پتھر کی چٹان میں	یا	آسمانوں میں

برائی اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں

اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾

اَوْ	فِی الْاَرْضِ	یَاْتِ بِهَا(1)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَطِیْفٌ	خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾
یا	زمین میں	لے آئے گا اسے	اللہ	بیشک	اللہ	ہر باریکی کا جاننے والا	خبر دار (ہے)

یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبر دار ہے ○

نماز، تبلیغ اور صبر سے متعلق نصیحت

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ

یٰبُنَیَّ	اَقِمِ	الصَّلٰوةَ	وَ اْمُرْ	بِالْمَعْرُوْفِ	وَ انْهَ
اے میرے بیٹے	قائم رکھ	نماز	اور حکم دے	اچھی بات کا	اور منع کر

اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے

عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اصْبِرْ عَلٰی مَاۤ اَصَابَكَؕ اِنَّ ذٰلِكَ

عَنِ الْمُنْكَرِ	وَ	اصْبِرْ	عَلٰی	مَاۤ	اَصَابَكَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
بری بات سے	اور	صبر کر	(اس) پر	جو	مصیبت آئے تجھے	بیشک	یہ

منع کر اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ

دوسروں کو حقیر نہ جاننے اور اکڑ کر نہ چلنے کی نصیحت

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ ج وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ

مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا تُصَعِّرْ(2)	خَدَّكَ	لِلنَّاسِ	وَ
ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	ٹیڑھا نہ کر	اپنا رخسار	لوگوں سے (بات کرتے وقت)	اور

ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور کفر کرنے کا حکم دیں تو ان کا یہ حکم نہیں مانا جائے گا، اسی طرح اگر وہ کسی فرض و واجب مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج وغیرہ کو چھوڑنے کا کہیں یا داڑھی منڈانے یا کسی گناہ کا کہیں تو ان کا حکم ماننے کی اجازت نہیں۔ 1...... اس آیت میں ہم سب کیلئے عبرت ہے کہ ہمارا معمولی سے معمولی عمل بھی بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا اور ہمیں اس کا حساب دینا ہو گا۔ 2...... امیر و غریب کسی شخص کو حقیر نہیں جاننا چاہئے بلکہ ہر ایک کے ساتھ محبت سے پیش آنا اور اچھے انداز میں بات چیت کرنا چاہئے۔ غریبوں کو حقیر جان کر ان سے منہ موڑنا اور حقارت آمیز انداز میں گفتگو کرنا، اسی طرح امیروں کو نگاہِ حقارت سے دیکھنا سب تکبر

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

لا تمش في الأرض مرحا ۚ إن الله لا يحب

لا تمش	في الأرض	مرحا (1)	إن	الله	لا يحب
نہ چل	زمین میں	اکڑتے ہوئے	بیشک	اللہ	پسند نہیں کرتا

زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا،

كل مختال فخور (١٨) ۚ واقصد في مشيك واغضض

كل مختال فخور (١٨) (2)	و	اقصد	في مشيك	و	اغضض
ہر اکڑنے والے تکبر کرنے والے (کو)	اور	درمیانی صورت اختیار کر	اپنی چال میں	اور	پست رکھ

تکبر کرنے والا ناپسند ہے ○ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی آواز

درمیانی چال چلنے اور آواز پست رکھنے کی نصیحت

من صوتك ۚ إن أنكر الأصوات لصوت الحمير (١٩) ۚ ألم تروا

من صوتك	إن	أنكر الأصوات	لصوت الحمير (١٩) (3)	ألم تروا
اپنی آواز	بیشک	آوازوں میں سب سے بری	ضرور گدھے کی آواز (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا

کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بری آواز گدھے کی آواز ہے ○ کیا تم نے نہ دیکھا

ع-۲

أن الله سخر لكم ما في السماوات وما

أن	الله	سخر	لكم	ما	في السماوات	و	ما
کہ	اللہ (نے)	کام میں لگا رکھا ہے	تمہارے لیے	(ان چیزوں کو) جو	آسمانوں میں	اور	جو

کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں سب کو

قدرت اور وحدانیت الٰہی پر دلالت کرنے والی نعمتیں

في الأرض وأسبغ عليكم نعمه ظاهرة وباطنة ۚ و

في الأرض	و	أسبغ	عليكم	نعمه	ظاهرة	و	باطنة	و
زمین میں (ہیں)	اور	اس نے پوری کر دیں	تم پر	اپنی نعمتیں	ظاہری	اور	باطنی	اور

اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگا رکھا ہے اور اس نے تم پر اپنی ظاہری اور باطنی نعمتیں پوری کر دیں اور

اللہ تعالیٰ کے بارے میں مشرکین کی بے دلیل بحث

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی علامات ہیں، ان سے ہر ایک کو بچنا چاہئے۔ 1...... اکڑ کر چلنا انتہائی مذموم ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے ”جو آدمی اپنے آپ کو بڑا سمجھتا اور اکڑ کر چلتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ سے اس طرح ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر ناراض ہو گا۔ (مسند امام احمد، ۲/۴۶۱، الحدیث: ۲۰۰۲) 2...... اندرونی عظمت پر اکڑنا فخر ہے جیسے علم، حسن، نسب وغیرہ اور بیرونی عظمت پر اکڑنا اختیال ہے جیسے مال، جائیداد، لشکر، نوکر چاکر وغیرہ۔ 3...... ضرورت سے زیادہ آواز بلند کر کے اور چلا چلا کر گفتگو کرنا ایک ناپسندیدہ فعل ہے اور اس کی مذمت کے لئے اسے گدھے کی آواز سے تشبیہ دی ہے۔

بے دلیل بحث کرنے والوں کی اندھی تقلید

مِنَ النَّاسِ مَنْ یُّجَادِلُ فِی اللّٰهِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّ

مِنَ النَّاسِ	مَنْ	یُّجَادِلُ	فِی اللّٰهِ (1)	بِغَیْرِ عِلْمٍ	وَّ
لوگوں میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	جھگڑتا ہے	اللہ کے بارے میں	علم کے بغیر	اور

کچھ لوگ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہیں حالانکہ (انہیں) نہ علم ہے اور نہ

لَا هُدًى وَّ لَا كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾ وَ اِذَا قِیْلَ

لَا	هُدًى	وَّ	لَا	كِتٰبٍ مُّنِیْرٍ ﴿۲۰﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ
(اس کے پاس) نہ	ہدایت، عقل (ہے)	اور	نہ	کوئی روشن کتاب	اور	جب	کہا جائے

عقل اور نہ کوئی روشن کتاب ○ اور جب ان سے کہا جائے

لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ

لَهُمُ	اتَّبِعُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ	اللّٰهُ	قَالُوْا	بَلْ
ان سے	تم پیروی کرو	(اس کی) جو	نازل کیا	اللہ (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	بلکہ

کہ اس کی پیروی کرو جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: بلکہ

نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ اٰبَآءَنَاؕ اَوَ لَوْ كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ

نَتَّبِعُ	مَا وَجَدْنَا عَلَیْهِ	اٰبَآءَنَا	اَوَ لَوْ	كَانَ الشَّیْطٰنُ یَدْعُوْهُمْ
ہم پیروی کریں گے	(اس کی) جس پر ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	کیا اگرچہ	شیطان بلارہا ہو انہیں

ہم تو اس کی پیروی کریں گے جس پر ہم نے اپنے باپ دادا کو پایا۔ کیا اگرچہ شیطان ان کو

مخلص اور نیک مومن کو بشارت

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾ وَ مَنْ یُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَ

اِلٰى عَذَابِ السَّعِیْرِ ﴿۲۱﴾	وَ	مَنْ	یُّسْلِمْ	وَجْهَهٗۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ
عذابِ دوزخ کی طرف	اور	جو	جھکادے	اپنا منہ	اللہ کی طرف	اور

عذابِ دوزخ کی طرف بلارہا ہو ○ تو جو اپنا منہ اللہ کی طرف جھکادے اور

(1)...... یہ آیت ان کفار کی مذمت میں نازل ہوئی جو بے علم اور جاہل ہونے کے باوجود حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ذات و صفاتِ الٰہی کے متعلق جھگڑے کیا کرتے تھے۔ فی زمانہ میڈیا پر لوگوں نے سیاست و ریاست کے ہر مسئلے پر کلام کرنے کو اپنا حق سمجھنے کی طرح دین، اسلام، قرآن، ایمان، آخرت اور خدا کے بارے میں بھی بغیر علم و مطالعہ و سمجھ کے کلام کرلینے کو آسان سمجھ لیا ہے۔ یہ بہت خطرناک رَوش ہے۔ سیاست وغیرہ میں لوگ مختلف نکتہ ہائے نظر رکھ سکتے ہیں لیکن عقائد اور دین کا معاملہ ایسا نہیں ہے، وہاں متعین طور پر وہی عقیدہ رکھنا فرض ہے جو قرآن و حدیث میں آیا ہے اور جسے امتِ مسلمہ کی

کافروں سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

هُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

هُوَ	مُحْسِنٌ (1)	فَقَدِ	اسْتَمْسَكَ	بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى	وَ	اِلَى اللّٰهِ
وہ	نیکی کرنے والا (ہو)	تو بیشک	اس نے تھام لیا	مضبوط سہارے کو	اور	اللہ ہی کی طرف (ہے)

وہ نیک ہو تو بیشک اس نے مضبوط سہارا تھام لیا اور سب کاموں کا انجام

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾ وَ مَنْ كَفَرَ فَلَا يَحْزُنْكَ كُفْرُهٗ ؕ

عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ ﴿۲۲﴾	وَ	مَنْ	كَفَرَ	فَلَا يَحْزُنْكَ	كُفْرُهٗ
تمام کاموں کا انجام	اور	جس نے	کفر کیا	تو غمگین نہ کرے تجھے	اس کا کفر

اللہ ہی کی طرف ہے ○ اور جو کفر کرے تو اس کا کفر آپ کو غمگین نہ کرے۔

اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ فَنُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا ؕ

اِلَيْنَا	مَرْجِعُهُمْ	فَنُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا
ہماری ہی طرف	انہیں پھرنا (ہے)	تو ہم بتادیں گے انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے

انھیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے تو ہم انہیں بتادیں گے جو انہوں نے کیا ہوگا

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾ نُمَتِّعُهُمْ قَلِيْلًا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِيْمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۲۳﴾	نُمَتِّعُهُمْ	قَلِيْلًا
بیشک	اللہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (بات) کو	ہم فائدہ اٹھانے دیں گے انہیں	کچھ

بیشک اللہ دلوں کی بات جانتا ہے ○ ہم انہیں کچھ فائدہ اٹھانے دیں گے

خالق کائنات سے متعلق مشرکین کا اقرار

ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾ وَ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ

ثُمَّ	نَضْطَرُّهُمْ	اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ ﴿۲۴﴾	وَ	لَئِنْ	سَاَلْتَهُمْ
پھر	مجبور کریں گے انہیں	سخت عذاب کی طرف	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے

پھر انہیں سخت عذاب کی طرف مجبور کریں گے ○ اور اگر تم ان سے پوچھو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اکثریت نے اپنایا ہے۔

1...... آخرت میں اچھی جزا پانے کے لئے صحیح ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں، لہٰذا جو ایمان والا نہیں اس کا کوئی بھی عمل صالح نہیں اور جو صحیح ایمان لانے کے بعد نیک عمل نہیں کر رہا وہ خود کو خطرے پر پیش کر رہا ہے کیونکہ برے اعمال اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب ہیں۔

مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلِ

مَنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلِ
کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو

کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تم فرماؤ:

الْحَمْدُ لِلّٰهِ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾ لِلّٰهِ مَا

الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۵﴾	لِلّٰهِ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں بلکہ ان میں اکثر جانتے نہیں ۞ اللہ ہی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾ وَ لَوْ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ﴿۲۶﴾	وَ	لَوْ
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	بیشک	اللہ	وہی	بے پرواہ	تعریف کے لائق (ہے)	اور	اگر

آسمانوں اور زمین میں ہے بیشک اللہ ہی بے نیاز، تعریف کے لائق ہے ۞ اور

اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ

اَنَّ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مِنْ شَجَرَةٍ	اَقْلَامٌ (1)	وَّ	الْبَحْرُ
یہ کہ	جتنے	زمین میں (ہیں)	درخت	(وہ بن جاتے) قلمیں	اور	سمندر (ان کی سیاہی)

زمین میں جتنے درخت ہیں اگر وہ سب قلمیں بن جاتے اور سمندر (ان کی سیاہی، پھر)

یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ

یَمُدُّهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	سَبْعَةُ اَبْحُرٍ	مَّا نَفِدَتْ	كَلِمٰتُ اللّٰهِ
(پھر) مزید بڑھا دیتے اس (پہلی سیاہی) کو	اس کے بعد	سات سمندر	(تو بھی) ختم نہ ہوتیں	اللہ کی باتیں

اس کے بعد اس (پہلی سیاہی) کو سات سمندر مزید بڑھا دیتے تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہ ہوتیں

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک مثال کے ذریعے اپنی عظمت بیان فرمائی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر ساری زمین میں موجود تمام درختوں کو قلمیں بنادیا جائے جو کھربوں سے بھی کھربوں گنا زیادہ ہوں گی اور لکھنے کے لئے سمندر بلکہ سات سمندروں کو سیاہی بنالیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی عظمت مثلاً علم، قدرت، صفات کو لکھا جائے تو سارے قلم اور سمندر ختم ہو جائیں لیکن عظمتِ الٰہی کے کلمات ختم نہ ہوں کیونکہ سمندر سات ہوں یا کروڑوں، جتنے بھی ہوں بہر حال وہ محدود ہیں اور ان کی کوئی نہ کوئی انتہاء ہے جبکہ عظمتِ الٰہی کی کوئی انتہاء نہیں، تو متناہی چیز غیر متناہی کا احاطہ کر ہی نہیں سکتی۔

روزِ قیامت دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الٰہی کا بیان

اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ (۲۷) مَا خَلْقُكُمْ وَ لَا

اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ	حَكِیْمٌ (۲۷)	مَا	خَلْقُكُمْ	وَ	لَا
بیشک	اللّٰہ	عزت والا	حکمت والا (ہے)	نہیں	تمہیں پیدا کرنا	اور	نہیں

بیشک اللّٰہ عزت والا، حکمت والا ہے ○ تم سب کا پیدا کرنا اور

بَعْثُكُمْ اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ (۲۸)

بَعْثُكُمْ	اِلَّا	كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ(1)	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِیْعٌ	بَصِیْرٌ (۲۸)
تمہیں (قیامت میں) اٹھانا	مگر	ایک جان جیسا	بیشک	اللّٰہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)

قیامت میں اٹھانا ایسا ہی ہے جیسا ایک جان کا، بیشک اللّٰہ سننے والا، دیکھنے والا ہے ○

وحدانیت باری تعالیٰ کے آثار و دلائل کی طرف اشارہ

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ یُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ

اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ	یُوْلِجُ	الَّیْلَ	فِی النَّهَارِ	وَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللّٰہ	داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور

اے سننے والے! کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللّٰہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور

یُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ٘

یُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِی الَّیْلِ	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ
داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور	اس نے کام میں لگا دیا	سورج	اور	چاند (کو)

دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگا دیا،

كُلٌّ یَّجْرِیْۤ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى وَّ اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

كُلٌّ	یَّجْرِیْۤ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى(2)	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ مدت تک	اور	یہ کہ	اللّٰہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

ہر ایک ایک مقررہ مدت تک چلتا ہے اور یہ کہ اللّٰہ تمہارے کاموں سے

(1)......اس آیت میں کفارِ مکہ سے فرمایا گیا کہ تم سب کو پیدا کرنا اور بروزِ قیامت دوبارہ زندہ کر کے اٹھانا اللّٰہ تعالیٰ کیلئے ایک جان کو پیدا کرنے کے برابر ہے۔

(2)......مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے یا یہ مراد ہے کہ سورج اور چاند اپنے اپنے معین اوقات تک چلتے ہیں جیسے سورج سال کے آخر تک اور چاند مہینے کے آخر تک چلتا ہے۔

نظامِ کائنات کا تسلسل توحید کی دلیل ہے

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَ اَنَّ مَا

خَبِیْرٌ ﴿۲۹﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْحَقُّ	وَ	اَنَّ	مَا
خبر دار (ہے)	یہ	(اس) لئے ہے کہ	اللہ	وہی	حق (ہے)	اور	یہ کہ	جن کی

خبر دار ہے ○ یہ اس لیے ہے کہ اللہ ہی حق ہے اور اس کے سوا جن کو

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ ۙ وَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِیُّ

یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهِ	الْبَاطِلُ (1)	وَ	اَنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْعَلِیُّ
وہ عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا	(وہ سب) باطل (ہیں)	اور	یہ کہ	اللہ	وہی	بلندی والا

لوگ پوجتے ہیں وہ سب باطل ہیں اور یہ کہ اللہ ہی بلندی والا،

ع ۳ ۱۲

وحدانیت باری تعالیٰ کی ایک اور دلیل

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾ ع اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْفُلْكَ تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ بِنِعْمَتِ اللّٰهِ

الْكَبِیْرُ ﴿۳۰﴾	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	الْفُلْكَ	تَجْرِیْ	فِی الْبَحْرِ	بِنِعْمَتِ اللّٰهِ
بڑائی والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	کشتی	چلتی ہے	دریا میں	اللہ کے فضل سے

بڑائی والا ہے ○ کیا تو نے نہ دیکھا کہ دریا میں کشتی اللہ کے فضل سے چلتی ہے

لِیُرِیَكُمْ مِّنْ اٰیٰتِهٖ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ

لِیُرِیَكُمْ	مِّنْ اٰیٰتِهٖ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ
تاکہ وہ دکھائے تمہیں	اپنی کچھ نشانیاں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

تاکہ وہ تمہیں اپنی کچھ نشانیاں دکھائے بیشک اس میں ہر بڑے صبر کرنے والے،

سمندری طوفان میں مبتلا ہونے اور بچ جانے پر کفار کا حال

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا غَشِیَهُمْ مَّوْجٌ

لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	غَشِیَهُمْ	مَّوْجٌ
ہر بڑے صبر کرنے والے بڑے شکر گزار کیلئے	اور	جب	ڈھانپ لیتی ہے انہیں	کوئی موج

بڑے شکر گزار کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور جب پہاڑوں جیسی کوئی موج ان پر

1 ...... اللہ تعالیٰ نے لفظ "مَا" ذکر فرمایا ہے اور یہ عربی زبان میں بے عقل چیزوں کے لئے آتا ہے تو آیت کا مطلب یہ ہوا کہ جن پتھروں اور درختوں وغیرہ بے جان چیزوں کو لوگ پوجتے ہیں وہ باطل ہیں لہٰذا بعض کفار اگرچہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو پوجتے ہیں تو ان کی پوجا باطل ہے مگر ان بزرگوں کو باطل نہیں کہا جاسکتا، وہ بالکل حق ہیں۔

كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۚ

الدِّيْنَ	لَهُ	مُخْلِصِيْنَ	اللّٰهَ (1)	دَعَوُا	كَالظُّلَلِ
دین	اس کے لیے	خالص کرتے ہوئے	اللہ (کو)	(تو) وہ پکارتے ہیں	پہاڑوں جیسی

آپڑتی ہے تو اللہ ہی پر اعتقاد رکھتے ہوئے اسے پکارتے ہیں

فَلَمَّا نَجّٰىهُمْ اِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌ ؕ

مُّقْتَصِدٌ	فَمِنْهُمْ	اِلَى الْبَرِّ	نَجّٰىهُمْ	فَلَمَّا
اعتدال پر رہنے والا (ہوتا ہے)	تو ان میں کوئی	خشکی کی طرف	(اللہ) بچالاتا ہے انہیں	پھر جب

پھر جب (اللہ) انہیں خشکی کی طرف بچالاتا ہے تو ان میں کوئی (ہی) اعتدال پر رہتا ہے

وَمَا يَجْحَدُ بِاٰيٰتِنَآ اِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ

النَّاسُ	يٰۤاَيُّهَا	كُلُّ خَتَّارٍ كَفُوْرٍ ﴿۳۲﴾	اِلَّا	بِاٰيٰتِنَآ	مَا يَجْحَدُ	وَ
لوگو	اے	ہر بڑا بے وفا، ناشکرا	مگر	ہماری آیتوں کا	انکار نہیں کرے گا	اور

اور ہماری آیتوں کا انکار صرف ہر بڑا بے وفا، ناشکرا ہی کرے گا ○ اے لوگو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ وَاخْشَوْا يَوْمًا لَّا يَجْزِيْ وَالِدٌ

وَالِدٌ	لَّا يَجْزِيْ	يَوْمًا	اخْشَوْا	وَ	رَبَّكُمْ	اتَّقُوْا
کوئی والد	کام نہ آئے گا	(اس) دن (کا جس میں)	خوف کرو	اور	اپنے رب (سے)	ڈرو

اپنے رب سے ڈرو اور اس دن کا خوف کرو جس میں کوئی باپ اپنی اولاد کے

عَنْ وَّلَدِهٖ ۫ وَلَا مَوْلُوْدٌ هُوَ جَازٍ عَنْ وَّالِدِهٖ

عَنْ وَّالِدِهٖ	جَازٍ	هُوَ	مَوْلُوْدٌ	لَا	وَ	عَنْ وَّلَدِهٖ (2)
اپنے والد سے (کو)	کچھ نفع دینے والا (ہوگا)	وہ	کوئی بچہ	نہ	اور	اپنی اولاد سے (کے)

کام نہ آئے گا اور نہ کوئی بچہ اپنے باپ کو کچھ نفع دینے والا

اللہ تعالیٰ اور قیامت سے ڈرنے کا حکم

1 ...... صرف مصیبت میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا اور آرام میں بھول جانا کافروں کا عمل ہے۔ اس سے ہر مسلمان کو بچنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے رہنا چاہئے۔

2 ...... قیامت کے دن عقیدے کی درستی کے بغیر نہ باپ اپنی اولاد کو، نہ اولاد اپنے باپ کو بلکہ کوئی بھی کسی کو نفع نہ دے سکے گا، ہاں عقیدہ درست ہو تو نیک دوست، نیک والدین، نیک اولاد سب کی طرف سے فائدہ متوقع ہے۔

شَیْـًٔا ؕ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا ٝ وَ

شَیْـًٔا	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ	الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا	وَ
کچھ	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں	دنیا کی زندگی	اور

ہو گا۔ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو دنیا کی زندگی ہرگز تمہیں دھوکا نہ دے اور

پانچ امورِ غیبیہ کا بیان

لَا یَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ

لَا یَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	عِنْدَهٗ (1)
ہرگز دھوکے میں نہ ڈالے تمہیں	اللہ (کے علم) پر	بڑا دھوکا دینے والا	بیشک	اللہ	اسی کے پاس (ہے)

ہرگز بڑا دھوکا دینے والا تمہیں اللہ کے علم پر دھوکے میں نہ ڈالے ○ بیشک قیامت کا علم

عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ

عِلْمُ السَّاعَةِ	وَ	یُنَزِّلُ	الْغَیْثَ	وَ	یَعْلَمُ	مَا	فِی الْاَرْحَامِ
قیامت کا علم	اور	وہ اتارتا ہے	بارش	اور	جانتا ہے	جو کچھ	ماؤں کے پیٹوں میں (ہے)

اللہ ہی کے پاس ہے اور وہ بارش اتارتا ہے اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے

وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ

وَ	مَا تَدْرِیْ	نَفْسٌ	مَّاذَا	تَكْسِبُ	غَدًا	وَ	مَا تَدْرِیْ
اور	نہیں جانتی	کوئی جان	کیا	وہ کمائے گی	کل	اور	نہیں جانتی

اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کمائے گا اور کوئی شخص

نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾ ع

ع ۴ ۱۳

نَفْسٌ	بِاَیِّ اَرْضٍ	تَمُوْتُ	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾
کوئی جان	کس زمین میں	وہ مرے گی	بیشک	اللہ	علم والا	خبردار (ہے)

نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا۔ بیشک اللہ علم والا، خبردار ہے ○

(1)...... قیامت کا علم، بارش کا وقت، حمل میں کیا ہے، بندہ کل کیا کرے گا اور وہ کہاں مرے گا، ان پانچوں امور کے بارے میں ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بطورِ معجزہ اور اولیاءِ عظام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم کو بطورِ کرامت ان امور کی خبریں عطا ہوتی ہیں اور یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے، لہٰذا اس آیت کے معنی قطعاً یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی نہیں جانتا اور اس کے یہ معنی مراد لینا کہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا، محض غلط اور بیسیوں احادیث و آیات وواقعاتِ بزرگانِ دین کے خلاف ہے۔

آیات: 30 — رکوع: 03

سُوْرَةُ السَّجْدَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

الٓمّٓ ۚ﴿۱﴾ تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ لَا رَیْبَ فِیْهِ				
الٓمّٓ ﴿۱﴾	تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ
الٓمّٓ	کتاب کا اتارنا	نہیں	کوئی شک	اس میں
الٓمّٓ ○ کتاب کا اتارنا بیشک				

مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ ۚ			
مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	افْتَرٰىهُ (1)
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	کیا	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود بنالیا ہے اس (قرآن) کو
پروردگارِ عالم کی طرف سے ہے ○ کیا وہ یہ کہتے ہیں کہ اِس نبی نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟			

بَلْ هُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ لِتُنْذِرَ قَوْمًا					
بَلْ	هُوَ	الْحَقُّ	مِنْ رَّبِّكَ	لِتُنْذِرَ	قَوْمًا
(ایسا ہرگز نہیں) بلکہ	وہی	حق (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	تاکہ تم ڈر سناؤ	(ان) لوگوں (کو)
بلکہ یہی تمہارے رب کی طرف سے حق ہے تاکہ تم ان لوگوں کو ڈر سناؤ					

قرآن یقینی طور پر کلامِ الٰہی ہے

قرآن پر اعتراض کا جواب اور نزولِ قرآن کا مقصد

(1)...... جب حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قرآنِ پاک لے کر نازل ہوئے تو کفارِ قریش نے اس کا انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ یہ کتاب محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے پاس سے بنالی ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ کیا مشرکین یہ کہتے ہیں کہ محمد صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے یہ قرآن خود بنالیا ہے؟ ایسا ہرگز نہیں، بلکہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، یہ قرآن تمہارے رب کی طرف سے حق ہے اور اس لئے نازل ہوا تاکہ جن لوگوں کے پاس آپ سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا آپ انہیں اس امید پر عذابِ الٰہی سے ڈرائیں کہ وہ گمراہی سے نجات پا جائیں۔

مَاۤ اَتٰىهُمْ مِّنْ نَّذِیْرٍ مِّنْ قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾

مَاۤ اَتٰىهُمْ (1)	مِّنْ نَّذِیْرٍ	مِّنْ قَبْلِكَ	لَعَلَّهُمْ	یَهْتَدُوْنَ ﴿۳﴾
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا	تم سے پہلے	تاکہ وہ	ہدایت پائیں

جن کے پاس تم سے پہلے کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا اس امید پر (ڈراؤ) کہ وہ ہدایت پائیں ○

اوصافِ باری تعالیٰ اور کفار کو تنبیہ

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور

اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے بیچ میں ہے

مَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى

مَا	بَیْنَهُمَا	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰى
جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استواء فرمایا

سب کچھ چھ دن میں بنایا پھر عرش پر

عَلَى الْعَرْشِ ؕ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا

عَلَى الْعَرْشِ	مَا	لَكُمْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	مِنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا
عرش پر	نہیں	تمہارے لیے	اس کے سوا	کوئی مددگار	اور	نہ

استواء فرمایا (جیسا اس کی شان کے لائق ہے) اس کے علاوہ تمہارا کوئی مددگار نہیں اور نہ

ہر کام کی تدبیر فرمانے اور بارگاہِ الٰہی میں اعمال کی پیشی کا بیان

شَفِیْعٍ ؕ اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾ یُدَبِّرُ الْاَمْرَ

شَفِیْعٍ (2)	اَفَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۴﴾	یُدَبِّرُ	الْاَمْرَ
کوئی سفارش کرنے والا	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے	وہ تدبیر فرماتا ہے	ہر کام (کی)

کوئی سفارش کرنے والا ہے تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○ وہ آسمان سے زمین تک

1 ...... ان لوگوں سے مراد زمانۂ فترت کے لوگ ہیں۔ اہلِ عرب کے لئے اس زمانے کی مدت حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تک تھی اور دیگر لوگوں کے لئے وہ زمانہ حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت تک تھا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی رسول نہیں آیا۔ 2 ...... یہاں کفار سے فرمایا گیا ہے کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ گے تو تمہیں کوئی مددگار ملے گا، نہ کوئی سفارشی، تو کیا تم اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی نصیحت قبول نہیں کرتے۔

اللہ تعالیٰ کی تین صفات

تخلیقِ انسان کی ابتداء اور مختلف مراحل کا بیان

مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ یَعْرُجُ اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ

مِنَ السَّمَآءِ	اِلَى الْاَرْضِ	ثُمَّ	یَعْرُجُ	اِلَیْهِ	فِیْ یَوْمٍ (1)
آسمان سے	زمین تک	پھر	(ہر کام) بلند ہوگا (لوٹے گا)	اسی کی طرف	(اس) دن میں

(ہر) کام کی تدبیر فرماتا ہے پھر (ہر کام) اُس دن میں اسی کی طرف رجوع کرے گا

كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۝۵ ذٰلِكَ

كَانَ	مِقْدَارُهٗۤ	اَلْفَ سَنَةٍ	مِّمَّا	تَعُدُّوْنَ ۝۵	ذٰلِكَ
ہے	اس کی مقدار	ایک ہزار سال	(اس) سے جو	تم گنتے ہو	یہ (ہے اللہ)

جس کی مقدار تمہاری گنتی سے ہزار سال ہے ○ یہ ہے (اللہ)

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ ۝۶ الَّذِیْۤ اَحْسَنَ

عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ (2)	الْعَزِیْزُ	الرَّحِیْمُ ۝۶	الَّذِیْۤ	اَحْسَنَ
ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا	عزت والا	رحمت والا	جس نے	بہت اچھا بنایا

ہر پوشیدہ اور کھلی ہوئی بات کو جاننے والا، عزت والا، رحمت والا ○ وہ جس نے

كُلَّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ وَ بَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝۷

كُلَّ شَیْءٍ	خَلَقَهٗ	وَ	بَدَاَ	خَلْقَ الْاِنْسَانِ	مِنْ طِیْنٍ ۝۷
ہر چیز (کو)	جسے اس نے پیدا کیا	اور	اس نے ابتدا کی	انسان کی پیدائش (کی)	مٹی سے

جو چیز بنائی خوب بنائی اور انسان کی پیدائش کی ابتداء مٹی سے فرمائی ○

ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهٗ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝۸ ثُمَّ

ثُمَّ	جَعَلَ	نَسْلَهٗ	مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِیْنٍ ۝۸	ثُمَّ
پھر	اس نے بنائی	اس (انسان) کی نسل	ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے	پھر

پھر اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصے سے بنائی ○ پھر

1 ...... اس سے مراد قیامت کا دن ہے، اس کی درازی سے متعلق قرآنِ مجید میں دو چیزیں بیان ہوئی ہیں (1) یہ ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔ (2) پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ ان میں تطبیق یہ ہے کہ بعض کافروں کے لئے اس دن کی درازی شدّت کے اعتبار سے ہزار برس کے برابر ہوگی اور بعض کے لئے پچاس ہزار برس کے برابر ہوگی۔ 2 ...... ”عالمُ الغیب“ اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے، مخلوق میں کسی کو بھی عالم الغیب کہنا جائز نہیں حتی کہ حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھی ”عالمُ الغیب“ نہیں کہہ سکتے اگرچہ اللہ تعالیٰ نے کائنات میں سب سے زیادہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو علمِ غیب عطا فرمایا ہے۔

قیامت سے متعلق منکرین کا ایک شبہ اور اس کا جواب

سَوّٰىهُ وَ نَفَخَ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِهٖ وَ جَعَلَ لَكُمُ

سَوّٰىهُ	وَ	نَفَخَ	فِيْهِ	مِنْ رُّوْحِهٖ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ
ٹھیک بنایا اسے	اور	پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح	اور	بنائے	تمہارے لیے

اسے ٹھیک بنایا اور اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی اور تمہارے کان

السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ وَ الْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝۹

السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ	وَ	الْاَفْـِٕدَةَ	قَلِيْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ۝۹
کان	اور	آنکھیں	اور	دل	بہت تھوڑا	تم شکر ادا کرتے ہو

اور آنکھیں اور دل بنائے۔ تم بہت تھوڑا شکر ادا کرتے ہو ○

وَ قَالُوْۤا ءَاِذَا ضَلَلْنَا فِی الْاَرْضِ ءَاِنَّا

وَ	قَالُوْۤا	ءَاِذَا	ضَلَلْنَا	فِی الْاَرْضِ	ءَاِنَّا
اور	(منکرینِ آخرت نے) کہا	کیا جب	ہم گم ہو جائیں گے	زمین میں	کیا بیشک ہم

اور انہوں نے کہا: کیا جب ہم مٹی میں گم ہو جائیں گے تو کیا

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ؕ۬ بَلْ هُمْ بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ كٰفِرُوْنَ ۝۱۰

لَفِیْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ	بَلْ	هُمْ	بِلِقَآئِ رَبِّهِمْ	كٰفِرُوْنَ ۝۱۰
ضرور نئی پیدائش میں (ہوں گے)	بلکہ	وہ	اپنے رب کی ملاقات کا	انکار کرنے والے (ہیں)

پھر نئے سرے سے پیدا کئے جائیں گے؟ بلکہ وہ اپنے رب کی ملاقات کے منکر ہیں ○

قُلْ یَتَوَفّٰىكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

قُلْ	یَتَوَفّٰىكُمْ	مَّلَكُ الْمَوْتِ (1)	الَّذِیْ	وُكِّلَ	بِكُمْ	ثُمَّ
تم کہو	موت دیتا ہے تمہیں	موت کا فرشتہ	جو	مقرر کیا گیا ہے	تم پر	پھر

تم فرماؤ: تمہیں موت کا فرشتہ وفات دیتا ہے جو تم پر مقرر ہے پھر

(1)......اس فرشتہ کا نام حضرت عزرائیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے روحیں قبض کرنے پر مقرر ہیں، اپنے کام میں کچھ غفلت نہیں کرتے اور جس کی موت کا وقت آجائے، بلا تاخیر اس کی روح قبض کر لیتے ہیں۔

ع ۱۴

بروزِ قیامت کفار کا اعتراف اور دنیا میں واپسی کا مطالبہ

اِلٰى رَبِّكُمْ تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾ ع وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ

اِلٰى رَبِّكُمْ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	لَوْ	تَرٰۤى	اِذِ	الْمُجْرِمُوْنَ
تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اگر	تم دیکھتے	جب	مجرم

تم اپنے رب کی طرف واپس کئے جاؤ گے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب مجرم

نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ رَبَّنَاۤ اَبْصَرْنَا وَ

نَاكِسُوْا	رُءُوْسِهِمْ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	رَبَّنَاۤ	اَبْصَرْنَا	وَ
نیچے جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اپنے سر	اپنے رب کے پاس	اے ہمارے رب	ہم نے دیکھا	اور

اپنے رب کے پاس اپنے سروں کو نیچے جھکائے ہوں گے (اور کہتے ہوں گے:) اے ہمارے رب! ہم نے دیکھا اور

سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾

سَمِعْنَا	فَارْجِعْنَا	نَعْمَلْ	صَالِحًا	اِنَّا	مُوْقِنُوْنَ ﴿۱۲﴾ (1)
ہم نے سنا	پس تو واپس بھیج دے ہمیں	ہم عمل کریں گے	نیک	بیشک ہم	یقین کرنے والے (ہیں)

سنا تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں، بیشک ہم یقین کرنے والے ہیں ○

لوگوں کی ہدایت سے متعلق اللہ تعالیٰ کا فیصلہ

وَ لَوْ شِئْنَا لَاٰتَيْنَا كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا وَ لٰكِنْ

وَ	لَوْ	شِئْنَا	لَاٰتَيْنَا	كُلَّ نَفْسٍ	هُدٰىهَا (2)	وَ	لٰكِنْ
اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دیدیتے	ہر جان (کو)	اس کی ہدایت	اور	لیکن

اور اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو اس کی ہدایت دیدیتے مگر

حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ لَاَمْلَـٴَـنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ

حَقَّ	الْقَوْلُ	مِنِّیْ	لَاَمْلَـٴَـنَّ	جَهَنَّمَ	مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ
طے ہو چکی	بات	میری طرف سے	میں ضرور بھر دوں گا	جہنم	جنوں اور انسانوں سے

میری یہ بات طے ہو چکی ہے کہ میں ضرور جہنم کو جنوں اور انسانوں سب سے

1 ...... قیامت کے دن کفار اس بات کا اعتراف کرلیں گے کہ وہ دنیا میں کفر و باطل پر تھے، لیکن اس وقت یہ اعتراف انہیں کوئی فائدہ نہ دے گا کیونکہ وہ امورِ غیبیہ کا مشاہدہ کرچکے ہوں گے جبکہ ایمان وہ معتبر ہے جو بن دیکھے اور غیب پر ہو۔

2 ...... ارشاد فرمایا کہ اگر ہم چاہتے تو ہر جان کو ایمان کی ہدایت اور توفیق دیدیتے لیکن ہم نے ایسا نہ کیا، کیونکہ دنیا امتحان کا گھر ہے اور یہاں جس نے ہدایت یا گمراہی اختیار کرنی ہے اپنے اختیار سے کرنی ہے۔

عذابِ کفار ان کے اپنے اعمال کا بدلہ ہے

فَذُوْقُوْا بِمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا ۚ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾

اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳﴾	فَذُوْقُوْا	بِمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا
سب (سے)	تو چکھو	(اس کا) بدلہ کہ	تم نے بھلا دیا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)

بھر دوں گا ○ تو اب چکھو اِس بات کا بدلہ کہ تم نے اپنے اس دن کی حاضری کو بھلا دیا تھا،

اِنَّا نَسِیْنٰكُمْ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا

اِنَّا	نَسِیْنٰكُمْ (1)	وَ	ذُوْقُوْا	عَذَابَ الْخُلْدِ	بِمَا
بیشک	ہم نے چھوڑ دیا تمہیں	اور	چکھو	ہمیشہ کا عذاب	(اس کے) بدلے جو

بیشک ہم نے تمہیں چھوڑ دیا اور اپنے اعمال کے بدلے میں ہمیشہ کے عذاب کا

قرآن پر ایمان لانے والوں کے اوصاف

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَا	یُؤْمِنُ	بِاٰیٰتِنَا	الَّذِیْنَ	اِذَا
تم عمل کرتے تھے	صرف	ایمان لاتے ہیں	ہماری آیتوں پر	وہ لوگ جو	جب

مزہ چکھو ○ ہماری آیتوں پر وہی لوگ ایمان لاتے ہیں کہ جب ان آیتوں کے ذریعے

ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَّ سَبَّحُوْا

ذُكِّرُوْا	بِهَا	خَرُّوْا	سُجَّدًا (2)	وَّ	سَبَّحُوْا
انہیں نصیحت کی جاتی ہے	ان (آیتوں) کے ذریعے	(تو) وہ گر جاتے ہیں	سجدہ (میں)	اور	پاکی بیان کرتے ہیں

ان آیتوں کے ذریعے انہیں نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ هُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾ السجدة تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	هُمْ	لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۱۵﴾	تَتَجَافٰی	جُنُوْبُهُمْ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	وہ	تکبر نہیں کرتے	جدا رہتی ہیں	ان کی کروٹیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور وہ تکبر نہیں کرتے ○ ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے

السجدة ٩

1 ...... اللہ تعالیٰ بھول سے پاک ہے، یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ بیشک ہم نے تمہیں عذاب میں چھوڑ دیا، اب تمہاری طرف کوئی نظرِ رحمت نہ ہوگی۔

2 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر ''سجدۂ تلاوت'' کرنا واجب ہے۔

عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ

عَنِ الْمَضَاجِعِ (1)	یَدْعُوْنَ	رَبَّهُمْ	خَوْفًا	وَّ	طَمَعًا	وَّ
خوابگاہوں سے	وہ پکارتے ہیں	اپنے رب (کو)	ڈرتے ہوئے	اور	امید کرتے ہوئے	اور

جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں اور

مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ

مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾	فَلَا تَعْلَمُ	نَفْسٌ	مَّاۤ
(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں	تو نہیں جانتی	کوئی جان	جو

ہمارے دیئے ہوئے میں سے خیرات کرتے ہیں ○ تو کسی جان کو معلوم نہیں

جنتی نعمتیں آدمی کے تصور سے باہر ہیں

اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

اُخْفِیَ (2)	لَهُمْ	مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾
چھپا رکھی گئی	ان کیلئے	آنکھوں کی ٹھنڈک	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے

وہ آنکھوں کی ٹھنڈک جو ان کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں چھپا رکھی ہے ○

اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا ؕ لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾

وقف غفران

اَفَمَنْ	كَانَ	مُؤْمِنًا	كَمَنْ	كَانَ	فَاسِقًا	لَا یَسْتَوٗنَ ﴿۱۸﴾
تو کیا جو	ہے	ایمان والا	(وہ ہو جائے گا اس) جیسا جو	ہے	نافرمان	وہ برابر نہیں ہیں

تو کیا جو ایمان والا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو نافرمان ہے؟ یہ برابر نہیں ہیں ○

مومن اور کافر برابر نہیں

اَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ

اَمَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَهُمْ
بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	تو ان کے لیے

بہر حال جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لیے

باعمل مسلمانوں کا صلہ

1 ...... ایمان والے رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لئے نرم وگداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اُٹھتے ہیں اور ذکر و عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں۔

2 ...... جنت کی نعمتیں آدمی کے تصور سے بڑھ کر ہیں، اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے نیک اعمال کے بدلے میں کیسی کیسی آنکھوں کی ٹھنڈک چھپا رکھی ہے کسی جان کو اس کا تفصیلی علم نہیں۔ حدیثِ قدسی میں ہے ”اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر اس کا خطرہ گزرا۔“ (بخاری، ۲/۳۹۱، الحدیث: ۳۲۴۴)

نافرمانوں کا ٹھکانہ

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى٘ نُزُلًۢا بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ اَمَّا

جَنّٰتُ الْمَاْوٰى	نُزُلًۢا	بِمَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	اَمَّا
رہنے کے باغات (ہیں)	مہمانی (کے طور پر)	(اس کے) بدلے جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	بہر حال

ان کے اعمال کے بدلے میں مہمانی کے طور پر رہنے کے باغات ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ فَسَقُوْا فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُؕ كُلَّمَاۤ اَرَادُوْۤا اَنْ

الَّذِیْنَ	فَسَقُوْا	فَمَاْوٰىهُمُ	النَّارُ	كُلَّمَاۤ	اَرَادُوْۤا	اَنْ
وہ لوگ جنھوں نے	نافرمانی کی	تو ان کا ٹھکانہ	آگ (ہے)	جب کبھی	وہ ارادہ کریں گے	کہ

وہ جو نافرمان ہوئے تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے، جب کبھی اس میں سے

یَّخْرُجُوْا مِنْهَاۤ اُعِیْدُوْا فِیْهَا وَ قِیْلَ لَهُمْ

یَّخْرُجُوْا	مِنْهَاۤ	اُعِیْدُوْا	فِیْهَا	وَ	قِیْلَ	لَهُمْ
نکل جائیں	اس (آگ) سے	(تو) انہیں پھیر دیا جائے گا	اس میں	اور	کہا جائے گا	ان سے

نکلنا چاہیں گے تو پھر اسی میں پھیر دیئے جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا:

کفار کو دنیاوی عذاب میں مبتلا کئے جانے کی خبر

ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾ وَ لَنُذِیْقَنَّهُمْ

ذُوْقُوْا	عَذَابَ النَّارِ	الَّذِیْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	لَنُذِیْقَنَّهُمْ
چکھو	آگ کا عذاب	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے	اور	ضرور ہم چکھائیں گے انہیں

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور ضرور ہم انہیں بڑے عذاب سے پہلے

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾

مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى	دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ (1)	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۲۱﴾
قریب کا کچھ عذاب	بڑے عذاب سے پہلے	(جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ وہ لوگ	باز آجائیں گے

قریب کا عذاب چکھائیں گے (جسے دیکھنے والا کہے) امید ہے کہ یہ لوگ باز آجائیں گے ○

(1)......بڑے عذاب سے مراد آخرت کا عذاب ہے اور قریب کے عذاب سے مراد دنیا کے مصائب، آفات اور بیماریاں ہیں جن میں بندوں کو اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ وہ توبہ کرلیں۔ کفارِ مکہ کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا کہ وہ امراض و مصائب میں گرفتار ہوئے، سات برس قحط کی ایسی سخت مصیبت میں مبتلا رہے کہ ہڈیاں، مردار اور کتے تک کھا گئے اور غزوۂ بدر میں قتل اور گرفتار بھی ہوئے۔

آیاتِ الٰہی سے اعراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	ذُكِّرَ	بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ	ثُمَّ
اور	کون	زیادہ ظالم	(اس) سے جسے	نصیحت کی جائے	اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے	پھر

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جسے اس کے رب کی آیتوں کے ذریعے نصیحت کی جائے پھر (بھی)

ع ۱۵

موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور تورات کا بیان

اَعْرَضَ عَنْهَاؕ اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ۠ (۲۲) ع وَ لَقَدْ

اَعْرَضَ	عَنْهَا	اِنَّا	مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ	مُنْتَقِمُوْنَ (۲۲)	وَ	لَقَدْ
وہ منہ پھیر لے	ان سے	بیشک ہم	مجرموں سے	انتقام لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک

وہ ان سے منہ پھیر لے۔ بیشک ہم مجرموں سے انتقام لینے والے ہیں ○ اور بیشک

اٰتَیْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآىٕهٖ وَ

اٰتَیْنَا	مُوْسَى	الْكِتٰبَ	فَلَا تَكُنْ	فِیْ مِرْیَةٍ	مِّنْ لِّقَآىٕهٖ (1)	وَ
ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	کتاب	تو تم نہ ہو	شک میں	اس کی ملاقات سے	اور

ہم نے موسیٰ کو کتاب عطا فرمائی تو تم اس کے ملنے میں شک نہ کرو اور

بنی اسرائیل کے صبر کا ثمرہ

جَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (۲۳) ج وَ جَعَلْنَا مِنْهُمْ

جَعَلْنٰهُ	هُدًى	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ (۲۳)	وَ	جَعَلْنَا	مِنْهُمْ
ہم نے بنایا اسے	ہدایت	بنی اسرائیل کے لیے	اور	ہم نے بنادیے	ان میں سے

ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ہدایت بنایا ○ اور جب بنی اسرائیل نے صبر کیا

اَىٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا ﳳ وَ

اَىٕمَّةً (2)	یَّهْدُوْنَ	بِاَمْرِنَا	لَمَّا	صَبَرُوْا	وَ
امام	وہ رہنمائی کرتے تھے	ہمارے حکم سے	جب	(بنی اسرائیل نے) صبر کیا	اور

تو ہم نے ان میں سے کچھ لوگوں کو امام بنادیا جو ہمارے حکم سے رہنمائی کرتے تھے اور

(1)...... اس کا معنی یہ ہے کہ آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو تورات ملنے میں شک نہ کرنا۔ یا یہ معنی ہے کہ شبِ معراج حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے آپ کی جو ملاقات ہوئی اس میں شک نہ کرنا۔ (2)...... صبر کا ثمرہ اپنی نوعیت کے اعتبار سے بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ صبر کرنے والے کو امامت اور پیشوائی نصیب ہوجاتی ہے۔ بے صبر آدمی کبھی کامیاب لیڈر نہیں بن سکتا۔ حدیثِ پاک میں ہے "بندے کو صبر سے زیادہ کوئی بھلائی عطا نہیں کی گئی۔ (مستدرک، ۳/۱۸۷، الحدیث: ۳۶۰۵) لہٰذا آفت و مصیبت اور پریشانی میں مبتلا شخص کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور رضائے الٰہی پر راضی رہے۔

بروزِ قیامت اختلافات کا فیصلہ کر دیا جائے گا

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ يَفْصِلُ بَيْنَهُمْ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ﴿٢٤﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	يَفْصِلُ(1)	بَيْنَهُمْ
وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے	بیشک	تمہارا رب	وہ	فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان

وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے ○ بیشک تمہارا رب قیامت کے دن ان میں

گزشتہ قوموں کی ہلاکت سے نصیحت حاصل نہ کرنے کی مذمت

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾ اَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا	كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿٢٥﴾	اَوَلَمْ يَهْدِ	لَهُمْ
قیامت کے دن	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف کرتے تھے	اور کیا رہنمائی نہ کی	ان کی

اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے ○ اور کیا اس بات نے ان کی رہنمائی نہیں کی

كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ يَمْشُوْنَ

كَمْ	اَهْلَكْنَا	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ(2)	يَمْشُوْنَ
(اس بات نے کہ) کتنی ہی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	یہ چل پھر رہے ہیں

کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں جن کے رہائشی مقامات میں

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ ؕ اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾

فِيْ مَسٰكِنِهِمْ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	اَفَلَا يَسْمَعُوْنَ ﴿٢٦﴾
ان کے رہائشی مقامات میں	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	تو کیا وہ سنتے نہیں

یہ چلتے پھرتے ہیں۔ بیشک اس میں ضرور نشانیاں ہیں تو کیا یہ سنتے نہیں؟ ○

مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	نَسُوْقُ	الْمَآءَ	اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ	فَنُخْرِجُ
اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم چلاتے ہیں	پانی	خشک زمین کی طرف	پھر نکالتے ہیں

اور کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم خشک زمین کی طرف پانی بھیجتے ہیں پھر اس سے

1..... یعنی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن انبیاء کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں اور اُن کی اُمتوں میں یا مومنین اور مشرکین کے درمیان حق و باطل کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے تھے اور حق و باطل والوں کو جدا جدا امتیاز کر دے گا۔ 2..... اس آیت میں سابقہ امتوں کی تباہی کے آثار دیکھنے کے باوجود ہدایت حاصل نہ کرنے پر کفارِ مکہ کی مذمت کی گئی ہے۔ برباد شدہ لوگوں کی بستیاں نگاہِ عبرت سے دیکھنا بہت اچھا ہے، اسی طرح مقبول بندوں کے آثار یعنی مزارات کی زیارت بھی بہت عمدہ ہے۔ پہلے سے گناہوں کا خوف اور دوسرے سے نیکیوں کی محبت پیدا ہوتی ہے۔

الثلثة

بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَ اَنْفُسُهُمْ ؕ

بِهٖ	زَرْعًا	تَاْكُلُ	مِنْهُ	اَنْعَامُهُمْ	وَ	اَنْفُسُهُمْ
اس سے	کھیتی	کھاتے ہیں	اس سے	ان کے چوپائے	اور	ان کی ذاتیں

کھیتی نکالتے ہیں جس میں سے ان کے چوپائے اور وہ خود کھاتے ہیں

قیامت سے متعلق کفار کی جلد بازی اور انہیں جواب

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ

اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ ﴿٢٧﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰی	هٰذَا الْفَتْحُ (1)	اِنْ	كُنْتُمْ
تو کیا وہ دیکھتے نہیں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (ہوگا)	یہ فیصلہ	اگر	تم ہو

تو کیا وہ دیکھتے نہیں؟○ اور وہ کہتے ہیں: یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اگر تم

صٰدِقِیْنَ ﴿٢٨﴾ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا

صٰدِقِیْنَ ﴿٢٨﴾	قُلْ	یَوْمَ الْفَتْحِ (2)	لَا یَنْفَعُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْۤا
سچے	تم کہو	فیصلے کے دن	نفع نہیں دے گا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

سچے ہو○ تم فرماؤ: فیصلے کے دن کافروں کو ان کا ایمان لانا

جلد باز کفار سے متعلق حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کو ہدایت

اِیْمَانُهُمْ وَ لَا هُمْ یُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾ فَاَعْرِضْ

اِیْمَانُهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	یُنْظَرُوْنَ ﴿٢٩﴾	فَاَعْرِضْ
ان کا ایمان لانا	اور	نہ	وہ	انہیں مہلت دی جائے گی	تو منہ پھیر لو

نفع نہ دے گا اور نہ انہیں مہلت ملے گی○ تو ان سے

عَنْهُمْ وَ انْتَظِرْ اِنَّهُمْ مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع

عَنْهُمْ	وَ	انْتَظِرْ	اِنَّهُمْ	مُّنْتَظِرُوْنَ ﴿٣٠﴾
ان سے	اور	انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

منہ پھیر لو اور انتظار کرو بیشک وہ بھی منتظر ہیں○

1..... مسلمان کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالٰی ہمارے اور مشرکین کے درمیان فیصلہ فرمائے گا اور فرمانبرداروں اور نافرمانوں کو اُن کے عمل کے مطابق جزا دے گا۔ اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ ہم پر رحمت و کرم کرے گا اور کفار و مشرکین کو عذاب میں مبتلا کرے گا، اس پر کافر مذاق اڑانے کے طور پر کہتے تھے کہ یہ فیصلہ کب ہوگا؟ اس کا وقت کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ اللہ تعالٰی نے مسلمانوں کی طرف سے انہیں یہ جواب دیا کہ جب وہ دن آئے گا اس وقت کافروں کا ایمان لانا انہیں کوئی نفع نہ دے گا اور نہ ہی انہیں توبہ و معذرت کی مہلت ملے گی۔ 2..... فیصلے کے دن سے مراد قیامت کا دن، یا غزوۂ بدر کا دن ہے۔

رکوع: 09 | آیات: 73

سُوْرَةُ الْاَحْزَاب مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ سے ڈرتے رہنے اور کفار و منافقین کی اطاعت نہ کرنے کی تاکید

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَ لَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ

الْكٰفِرِيْنَ	لَا تُطِعِ (2)	وَ	اللّٰهَ	اتَّقِ	النَّبِيُّ (1)	يٰۤاَيُّهَا
کافروں	بات نہ ماننا	اور	اللہ (سے)	ڈرتے رہنا	نبی	اے

اے نبی! اللہ سے ڈرتے رہنا اور کافروں اور منافقوں کی

وَ الْمُنٰفِقِيْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ﴿۱﴾

حَكِيْمًا ﴿۱﴾	عَلِيْمًا	كَانَ	اللّٰهَ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ
حکمت والا	علم والا	ہے	اللہ	بیشک	منافقوں (کی)	اور

بات نہ سننا۔ بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

اتباعِ وحی کی تاکید

وَّ اتَّبِعْ مَا يُوْحٰۤى اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ

مِنْ رَّبِّكَ	اِلَيْكَ	يُوْحٰۤى	مَا	اتَّبِعْ	وَّ
تمہارے رب کی جانب سے	تمہاری طرف	وحی کی جاتی ہے	(اس کی) جو	پیروی کرتے رہنا	اور

اور اس کی پیروی کرتے رہنا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں وحی کی جاتی ہے۔

1...... "نبی" حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے القاب میں سے ایک لقب بھی ہے اور یہاں اللہ تعالٰی نے انہیں ان کے اصل نام کی بجائے لقب سے ندا فرمائی، اس سے مقصود حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عزت و وجاہت کو ظاہر کرنا ہے۔ 2...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود بھی کافروں اور منافقوں کے طریقوں کی مخالفت کی اور اپنی امت کو بھی ان کی مخالفت کرنے کا حکم ارشاد فرمایا، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ یہودیوں، عیسائیوں اور دیگر تمام کفار کے طریقوں کی مخالفت کرے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور اکابر بزرگانِ دین کے طریقوں کی پیروی کرے۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًاۙ(۲)

اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِیْرًا(۲)
بیشک	اللہ	ہے	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبر دار

(اے لوگو!) بیشک اللہ تمہارے کاموں سے خبر دار ہے ○

اللہ پر توکل کرنے کا حکم

وَّ تَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِیْلًا(۳)

وَّ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِیْلًا(۳)
اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور	کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا

اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○

کسی انسان کے اندر دو دل ہونے کی نفی

مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖۚ

مَا جَعَلَ	اللّٰهُ	لِرَجُلٍ	مِّنْ قَلْبَیْنِ(1)	فِیْ جَوْفِهٖ
نہیں بنائے	اللہ (نے)	کسی آدمی کیلئے	دو دل	اس کے اندر میں

اللہ نے کسی آدمی کے اندر دو دل نہ بنائے

ظہار اور منہ بولے بیٹے سے متعلق رسمِ جاہلیت کی اصلاح

وَ مَا جَعَلَ اَزْوَاجَكُمُ الّٰٓـِٔیْ تُظٰهِرُوْنَ

وَ	مَا جَعَلَ	اَزْوَاجَكُمُ	الّٰٓـِٔیْ	تُظٰهِرُوْنَ(2)
اور	اس نے نہیں بنایا	تمہاری بیویوں (کو)	وہ جو	تم ظہار کرتے ہو

اور اس نے تمہاری ان بیویوں کو تمہاری حقیقی مائیں نہیں بنادیا

مِنْهُنَّ اُمَّهٰتِكُمْۚ وَ مَا جَعَلَ اَدْعِیَآءَكُمْ

مِنْهُنَّ	اُمَّهٰتِكُمْ	وَ	مَا جَعَلَ	اَدْعِیَآءَكُمْ
ان سے	تمہاری مائیں	اور	نہیں بنایا	تمہارے منہ بولے بیٹوں (کو)

جنہیں تم ماں جیسی کہہ دو اور نہ اس نے تمہارے منہ بولے بیٹوں کو

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ایک دل میں دو متضاد چیزیں جیسے ایمان اور کفر، ہدایت اور گمراہی وغیرہ جمع نہیں ہوتیں، اور اگر ظاہری دو دل مراد ہوں یعنی یہ کہ ایک انسان کے اندر دو ایک قسم کے دل نہیں ہو سکتے تو یہ بھی اپنی جگہ درست ہے کہ اگر کسی میں بالفرض یہ نظر آئے کہ اس میں دل کی شکل کے دو گوشت کے لوتھڑے ہیں تو ان میں ایک حقیقی دل ہوگا اور دوسرا محض ایک اضافی گوشت ہوگا یعنی اُس آدمی کا نظامِ بدن صرف ایک حقیقی دل کے ساتھ وابستہ ہوگا۔

2 ...... ظہار کا معنی یہ ہے کہ شوہر کا اپنی بیوی یا اُس کے کسی جزوِ شائع (جیسے نصف، چوتھائی یا تیسرے حصے کو) یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

منہ بولے بیٹوں کو ان کے حقیقی باپ کے نام سے پکارنے کا حکم

منہ بولے بیٹے کو قصداً اپنا بیٹا کہنا گناہ ہے

اَبْنَآءَكُمْ ؕ ذٰلِكُمْ قَوْلُكُمْ بِاَفْوَاهِكُمْ ؕ وَ

اَبْنَآءَكُمْ	ذٰلِكُمْ (1)	قَوْلُكُمْ	بِاَفْوَاهِكُمْ	وَ
تمہارے (حقیقی) بیٹے	یہ	تمہارا کہنا (ہے)	اپنے مونہوں سے	اور

تمہارا حقیقی بیٹا بنایا، یہ تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے اور

اللّٰهُ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيْلَ ﴿٤﴾

اللّٰهُ	يَقُوْلُ	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	يَهْدِي	السَّبِيْلَ ﴿٤﴾
اللہ	فرماتا ہے	حق	اور	وہی	ہدایت دیتا ہے	راستے (کی)

اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے ○

اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ ۚ

اُدْعُوْهُمْ	لِاٰبَآىٕهِمْ	هُوَ	اَقْسَطُ	عِنْدَ اللّٰهِ
تم پکارو انہیں	ان کے (حقیقی) باپوں (کے نام) سے	وہ (بات)	زیادہ انصاف والی (ہے)	اللہ کے نزدیک

انہیں ان کے حقیقی باپ ہی کا کہہ کر پکارو، یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے

فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْۤا اٰبَآءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ

فَاِنْ	لَّمْ تَعْلَمُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	فَاِخْوَانُكُمْ
پھر اگر	تم نہیں جانتے	ان کے باپوں (کو)	تو (وہ) تمہارے بھائی (ہیں)

پھر اگر تمہیں ان کے باپ کا علم نہ ہو تو وہ دین میں

فِي الدِّيْنِ وَمَوَالِيْكُمْ ؕ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ

فِي الدِّيْنِ	وَ	مَوَالِيْكُمْ	وَ	لَيْسَ	عَلَيْكُمْ
دین میں	اور	تمہارے دوست (ہیں)	اور	نہیں ہے	تمہارے اوپر

تمہارے بھائی اور تمہارے دوست ہیں اور تم پر اس میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً یوں کہا: تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے، یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پشت کی مثل ہے۔ نوٹ: ظہار کے احکام کی تفصیل جاننے کے لئے فقہی کتابوں کا مطالعہ کریں۔

1...... آیت کے اس حصے میں اشارہ بیوی کو ماں کہہ دینے اور کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے دونوں کی طرف ہے یا صرف کسی کے بیٹے کو اپنا بیٹا کہہ دینے کی طرف ہے کیونکہ سابقہ کلام سے مقصود یہی ہے، یعنی تمہارا کسی کو "اے میرے بیٹے" کہنا تمہارے اپنے منہ کا کہنا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں۔

جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ ۙ وَلٰكِنۡ مَّا

جُنَاحٌ	فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖ	وَ	لٰكِنۡ	مَّا
کوئی گناہ	(اس) میں جس کو تم نے غلطی سے کیا	اور	لیکن (اس میں گناہ ہے)	جس کا

کچھ گناہ نہیں جو لاعلمی میں غلطی ہوئی لیکن اس میں گناہ ہے جس کا

تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا

تَعَمَّدَتۡ	قُلُوۡبُكُمۡ(1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوۡرًا
ارادہ کیا	تمہارے دلوں (نے)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا

تمہارے دلوں نے ارادہ کیا اور اللہ بخشنے والا

رَّحِيۡمًا ۝۵ اَلنَّبِىُّ اَوۡلٰى بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ

رَّحِيۡمًا ۝۵	اَلنَّبِىُّ	اَوۡلٰى	بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ	مِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ
مہربان	(یہ) نبی	زیادہ حقدار، زیادہ مالک، زیادہ قریب (ہے)	ایمان والوں کا، سے	ان کی جانوں سے

مہربان ہے ۝ یہ نبی مسلمانوں کے ان کی جانوں سے زیادہ مالک ہیں

مسلمانوں پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حق اور ازواجِ مطہرات کا درجہ

وَاَزۡوَاجُهٗۤ اُمَّهٰتُهُمۡ ؕ وَاُولُوا الۡاَرۡحَامِ بَعۡضُهُمۡ

وَ	اَزۡوَاجُهٗۤ	اُمَّهٰتُهُمۡ(2)	وَ	اُولُوا الۡاَرۡحَامِ	بَعۡضُهُمۡ
اور	اس کی بیویاں	اُن کی مائیں (ہیں)	اور	(نسبی) رشتے والے	ان کے بعض

اور ان کی بیویاں ان کی مائیں ہیں اور مومنوں اور مہاجروں سے زیادہ

میراث کے حقدار حقیقی رشتہ دار ہیں

اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ

اَوۡلٰى بِبَعۡضٍ	فِىۡ كِتٰبِ اللّٰهِ	مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَالۡمُهٰجِرِيۡنَ
بعض سے زیادہ قریب (ہیں)	اللہ کی کتاب میں	ایمان والوں اور مہاجروں سے

اللہ کی کتاب میں رشتے دار ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہیں

1 ...... بچہ گود لینا جائز ہے لیکن یہ یاد رہے کہ گود لینے والا عام بول چال میں یا کاغذات وغیرہ میں اس بچے کے حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا بلکہ سب جگہ اس بچے کے اصلی والد ہی کا نام استعمال کرنا ہوگا اور اگر کوشش کے باوجود اصلی باپ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو بھی کسی جگہ حقیقی باپ کے طور پر اپنا نام استعمال نہیں کر سکتا، اس پر لازم ہے کہ سرپرست کے طور پر اپنا نام استعمال کرے۔ 2 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُن کا تعظیم و حرمت میں اور ان سے نکاح ہمیشہ کے لئے حرام ہونے میں وہی حکم ہے جو سگی ماں کا ہے جبکہ اس کے علاوہ دوسرے احکام جیسے وراثت اور پردہ وغیرہ میں ان کا وہی حکم ہے جو

غیر وارث کے ساتھ حسن سلوک کی گنجائش

اِلَّاۤ اَنْ تَفْعَلُوْۤا اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ مَّعْرُوْفًا ؕ

اِلَّاۤ	اَنْ	تَفْعَلُوْۤا	اِلٰۤى اَوْلِيٰٓـئِكُمْ	مَّعْرُوْفًا(1)
مگر	یہ کہ	تم کرو	اپنے دوستوں کی طرف	کوئی احسان

مگر یہ کہ تم اپنے دوستوں پر احسان کرو۔

انبیاء سے عہد لیے جانے کا بیان

كَانَ ذٰلِكَ فِي الْكِتٰبِ مَسْطُوْرًا ﴿٦﴾ وَ اِذْ اَخَذْنَا

كَانَ	ذٰلِكَ	فِي الْكِتٰبِ	مَسْطُوْرًا ﴿٦﴾	وَ	اِذْ	اَخَذْنَا
ہے	یہ	کتاب (یعنی لوح محفوظ) میں	لکھا ہوا	اور	جب	ہم نے لیا

یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب ہم نے

مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ

مِنَ النَّبِيّٖنَ	مِيْثَاقَهُمْ	وَ	مِنْكَ	وَ	مِنْ نُّوْحٍ	وَّ
نبیوں سے	ان کا عہد	اور	تم سے	اور	نوح سے	اور

نبیوں سے اُن کا عہد لیا اور تم سے اور نوح اور

اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ۪ وَ اَخَذْنَا

اِبْرٰهِيْمَ	وَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ	وَ	اَخَذْنَا
ابراہیم	اور	موسیٰ	اور	مریم کے بیٹے عیسیٰ (سے عہد لیا)	اور	ہم نے لیا

ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ بن مریم سے (عہد لیا) اور ہم نے

انبیاء سے عہد لینے کی حکمت

مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٧﴾ لِّيَسْـَٔلَ الصّٰدِقِيْنَ

مِنْهُمْ	مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ﴿٧﴾	لِّيَسْـَٔلَ	الصّٰدِقِيْنَ
ان (سب) سے	بڑا مضبوط عہد	تا کہ اللہ سوال کرے	سچوں (سے)

ان (سب) سے بڑا مضبوط عہد لیا ○ تا کہ اللہ سچوں سے ان کے سچ کا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اجنبی عورتوں کا ہے یعنی ان سے پردہ بھی کیا جائے گا اور عام مسلمانوں کی وراثت میں وہ بطورِ ماں شریک نہ ہوں گی، نیز امہاتُ المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن کی بیٹیوں کو مومنین کی بہنیں اور ان کے بھائیوں اور بہنوں کو مومنین کے ماموں، خالہ نہ کہا جائے گا۔

1 ...... ہجرت کے بعد مہاجرین و انصار دینی اخوت کے رشتے کی وجہ سے ایک دوسرے کے وارث ہوا کرتے تھے، پھر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمادیا گیا کہ میراث حقیقی رشتہ داروں کا حق ہے اور انہی کو ملے گی، ایمان یا ہجرت کے رشتہ سے جو میراث ملتی تھی وہ اب نہیں ملے گی البتہ تم کچھ مال کی وصیت کرکے دوستوں پر احسان کرسکتے ہو۔

عَنْ صِدْقِهِمْ ۚ وَ اَعَدَّ لِلْكٰفِرِیْنَ

عَنْ صِدْقِهِمْ[1]	وَ	اَعَدَّ	لِلْكٰفِرِیْنَ
ان کے سچ کے بارے میں	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	کافروں کے لئے

سوال کرے اور اس نے کافروں کے لیے دردناک عذاب

عَذَابًا اَلِیْمًا ۠﴿٨﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا

ع ٨ / ١٧

غزوۂ احزاب میں احسانِ الٰہی کا بیان

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿٨﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اذْكُرُوْا[2]
دردناک عذاب	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو

تیار کر رکھا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کا احسان

نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اِذْ جَآءَتْكُمْ جُنُوْدٌ فَاَرْسَلْنَا

نِعْمَةَ اللّٰهِ	عَلَیْكُمْ	اِذْ	جَآءَتْكُمْ	جُنُوْدٌ	فَاَرْسَلْنَا
اللہ کی نعمت، احسان	اپنے اوپر	جب	آئے تم پر	کچھ لشکر	تو ہم نے بھیجی

اپنے اوپر یاد کرو جب تم پر کچھ لشکر آئے تو ہم نے ان پر

عَلَیْهِمْ رِیْحًا وَّ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا ؕ وَ كَانَ

عَلَیْهِمْ	رِیْحًا	وَّ	جُنُوْدًا	لَّمْ تَرَوْهَا	وَ	كَانَ
ان پر	آندھی	اور	(وہ) لشکر	جنہیں تم نے نہ دیکھا	اور	ہے

آندھی اور وہ لشکر بھیجے جو تمہیں نظر نہ آئے اور

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرًا ﴿٩﴾ ۚ اِذْ جَآءُوْكُمْ

لشکرِ کفار کی آمد اور بعض مسلمانوں پر صورتِ حال کا اثر

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرًا ﴿٩﴾	اِذْ	جَآءُوْكُمْ
اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	جب	کافر آئے تم پر

اللہ تمہارے کاموں کو دیکھ رہا ہے ○ جب کافر تم پر

1..... سچوں سے مراد انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان سے سچ کا سوال کرنے سے مراد یہ ہے کہ جو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا اور جس کی انہیں تبلیغ کی وہ دریافت فرمائے، یا اس کے یہ معنی ہیں کہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی امتوں نے جو جواب دیئے وہ دریافت فرمائے اور اس سوال سے مقصود کفار کو ذلیل ورسوا کرنا ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک سچوں سے مراد مومنین ہیں اور سچ کا سوال کرنے سے مراد ان کی تصدیق کے بارے میں سوال کرنا ہے۔ 2..... یہاں سے غزوۂ احزاب کے احوال بیان کیے جارہے ہیں جسے غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں اور یہ واقعہ جنگِ احد کے ایک سال بعد پیش آیا۔

اہل ایمان کی سخت آزمائش

مِّنْ فَوْقِكُمْ وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَاِذْ زَاغَتِ

مِّنْ فَوْقِكُمْ	وَ	مِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ	وَ	اِذْ	زَاغَتِ
تمہارے اوپر سے	اور	تمہارے نیچے سے	اور	جب	ٹھٹک کر رہ گئیں

تمہارے اوپر سے اور تمہارے نیچے سے آئے اور جب آنکھیں

الْاَبْصَارُ وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَتَظُنُّوْنَ

الْاَبْصَارُ	وَ	بَلَغَتِ	الْقُلُوْبُ	الْحَنَاجِرَ	وَ	تَظُنُّوْنَ
آنکھیں	اور	پہنچ گئے	دل	گلوں کے پاس	اور	تم گمان کرنے لگے

ٹھٹک کر رہ گئیں اور دل گلوں کے پاس آ گئے اور تم اللہ پر

بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا

بِاللّٰهِ	الظُّنُوْنَا ﴿۱۰﴾	هُنَالِكَ (1)	ابْتُلِيَ	الْمُؤْمِنُوْنَ	وَ	زُلْزِلُوْا
اللہ پر	طرح طرح کے گمان	وہیں	آزمایا گیا	ایمان والوں (کو)	اور	انہیں جھنجھوڑ دیا گیا

طرح طرح کے گمان کرنے لگے ○ وہیں مسلمانوں کو آزمایا گیا اور انہیں خوب سختی سے

منافقوں کا اللہ و رسول کے وعدے سے متعلق پروپیگنڈا

زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾ وَاِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ

زِلْزَالًا شَدِيْدًا ﴿۱۱﴾	وَ	اِذْ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ
بہت سخت جھنجھوڑنا	اور	جب	کہنے لگے	منافقین	اور	وہ لوگ جو

جھنجھوڑا گیا ○ اور جب منافق اور جن کے دلوں میں مرض تھا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا

فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	مَّا وَعَدَنَا	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ	اِلَّا
ان کے دلوں میں	مرض (تھا)	نہیں وعدہ کیا ہم سے	اللہ اور اس کے رسول (نے)	مگر

وہ کہنے لگے: اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے دھوکے کا

1 ...... یعنی اسی دہشت ناک جگہ اور ہولناک حالات میں رُعب اور محاصرے کے ذریعے مسلمانوں کے صبر و اخلاص کو آزمایا گیا اور اس جنگ میں ناداری، داخلی دشمنوں یعنی یہودِ مدینہ کا خطرہ، خارجی دشمنوں کی یلغار، اس کے علاوہ اپنی بے سروسامانی وغیرہ سب مسائل جمع ہو گئے تھے اور یہ ایسی چیزیں تھیں جن سے بہادر سے بہادر کے دل چھوٹ جاتے ہیں مگر سچے غلامانِ مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسی آفات میں بھی اللہ تعالٰی کی دی ہوئی توفیق سے ثابت قدم رہے۔

منافقوں کی مسلمانوں کا حوصلہ پست کرنے کی کوشش

غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَ اِذْ قَالَتْ طَّآىِٕفَةٌ مِّنْهُمْ

مِّنْهُمْ	طَّآىِٕفَةٌ	قَالَتْ	اِذْ	وَ	غُرُوْرًا ﴿۱۲﴾
ان میں سے	ایک گروہ (نے)	کہا	جب	اور	دھوکے (کا)

وعدہ کیا ○ اور جب ان میں سے ایک گروہ نے کہا:

منافقوں کی محاذِ جنگ سے راہِ فرار اختیار کرنے کی تدبیر

یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ لَا مُقَامَ لَكُمْ فَارْجِعُوْا ۚ وَ

وَ	فَارْجِعُوْا	لَكُمْ	مُقَامَ	لَا	یٰۤاَهْلَ یَثْرِبَ (1)
اور	تو تم لوٹ چلو	تمہارے لئے	ٹھہرنے کی جگہ	نہیں	اے یثرب والو

اے مدینہ والو! (یہاں) تمہارے ٹھہرنے کی جگہ نہیں، تو تم واپس چلو اور

یَسْتَاْذِنُ فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ النَّبِیَّ یَقُوْلُوْنَ اِنَّ

اِنَّ	یَقُوْلُوْنَ	النَّبِیَّ	مِّنْهُمُ	فَرِیْقٌ	یَسْتَاْذِنُ
(کہ) بیشک	(یہ) کہتے ہوئے	نبی (سے)	ان میں سے	ایک گروہ	اجازت مانگ رہا تھا

ان میں سے ایک گروہ نبی سے یہ کہتے ہوئے اجازت مانگ رہا تھا کہ بیشک

مع

بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ۛؕ وَ مَا هِیَ بِعَوْرَةٍ ۚۛ اِنْ

اِنْ	بِعَوْرَةٍ	هِیَ	مَا	وَ	عَوْرَةٌ	بُیُوْتَنَا
نہیں	غیر محفوظ	وہ	نہیں (تھے)	اور (حالانکہ)	غیر محفوظ (ہیں)	ہمارے گھر

ہمارے گھر بے حفاظت ہیں حالانکہ وہ بے حفاظت نہ تھے۔ وہ تو

منافقوں کے عقیدے کی کمزوری

یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا ﴿۱۳﴾ وَ لَوْ دُخِلَتْ عَلَیْهِمْ

عَلَیْهِمْ	دُخِلَتْ	لَوْ	وَ	فِرَارًا ﴿۱۳﴾	اِلَّا	یُّرِیْدُوْنَ
ان (کہنے والوں) پر	(فوجیں) داخل کر دی جاتیں	اگر	اور	فرار ہونا	مگر	وہ چاہتے تھے

صرف فرار ہونا چاہتے تھے ○ اور اگر ان پر مدینہ کی (مختلف) طرفوں سے

1 ...... منافقوں نے مدینہ طیبہ کو "یثرب" کہا اور انہیں کا قول قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ مدینہ طیبہ کو "یثرب" نہ کہیں کہ حدیث شریف میں اس کی ممانعت آئی ہے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بات پسند نہ تھی کہ مدینہ پاک کو یثرب کہا جائے کیونکہ یثرب کے معنی اچھے نہیں ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مدینہ طیبہ کو یثرب کہنا ناجائز و ممنوع و گناہ ہے اور کہنے والا گنہگار۔ (**فتاوی رضویہ، کتاب الحظر والاباحۃ، ۲۱/ ۱۱۶**)

مَنَافِقُوں کی بدعہدی اور انہیں تنبیہ

مِّنْ اَقْطَارِهَا ثُمَّ سُىٕلُوا الْفِتْنَةَ لَاٰتَوْهَا

لَاٰتَوْهَا	الْفِتْنَةَ	سُىٕلُوا	ثُمَّ	مِّنْ اَقْطَارِهَا
(تو) ضرور وہ دیدیتے اسے	فتنہ	ان سے طلب کیا جاتا	پھر	اس (مدینہ) کے اطراف سے

فوجیں آجاتیں پھر ان سے فتنے کا مطالبہ کیا جاتا تو ضرور ان کا مطالبہ دیدیتے

وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اِلَّا یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ وَلَقَدْ كَانُوْا عَاهَدُوا

كَانُوْا عَاهَدُوا	لَقَدْ	وَ	یَسِیْرًا ﴿۱۴﴾ (1)	اِلَّا	بِهَآ	مَا تَلَبَّثُوْا	وَ
انہوں نے عہد کیا تھا	ضرور بیشک	اور	تھوڑی سی	مگر	اس میں	دیر نہ کرتے	اور

اور اس میں دیر نہ کرتے مگر تھوڑی سی ○ اور بیشک اس سے پہلے وہ اللہ سے

اللّٰهَ مِنْ قَبْلُ لَا یُوَلُّوْنَ الْاَدْبَارَ ؕ وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ

عَهْدُ اللّٰهِ	كَانَ	وَ	الْاَدْبَارَ	لَا یُوَلُّوْنَ	مِنْ قَبْلُ	اللّٰهَ (2)
اللہ کا عہد	ہے	اور	پیٹھیں	(کہ) وہ نہ پھیریں گے	(اس) سے پہلے	اللہ (سے)

عہد کر چکے تھے کہ پیٹھ نہ پھیریں گے اور اللہ کے وعدے کا

موت کے خوف سے فرض کی ادائیگی سے بھاگنا حماقت ہے

مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ

فَرَرْتُمْ	اِنْ	الْفِرَارُ	لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ	قُلْ	مَسْـُٔوْلًا ﴿۱۵﴾
تم فرار ہو رہے ہو	اگر	فرار ہونا	ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	تم کہو	پوچھا جانا

پوچھا جائے گا ○ تم فرماؤ: اگر موت یا قتل سے بھاگ رہے ہو

مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَاِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا

اِلَّا	لَّا تُمَتَّعُوْنَ	اِذًا	وَ	مِّنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ
مگر	تمہیں (دنیا سے) فائدہ اٹھانے نہیں دیا جائے گا	اس وقت	اور	موت یا قتل سے

توہرگز تمہیں یہ بھاگنا نفع نہ دے گا اور اس وقت بھی تمہیں تھوڑی سی دنیا ہی

1 ...... جب بندہ یقین اور صبر کی کمی کا شکار ہو، بزدلی اور انسانوں کا خوف اس پر غالب ہو، ہر دینی چیز میں شک کرنے لگے اور کسی دینی حکم پر عمل کرنے کی صورت میں اگر اذیت پہنچنے کا صرف احتمال ہی ہو تو اس سے گھبرانے لگ جائے، تو اس وقت اس کا دل عقیدے کی کمزوری اور نفاق کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے، پھر اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی ہلکی سی تکلیف سے ڈرا کر اس سے کفر و شرک کا مطالبہ کیا جائے تو وہ اسے پورا کرنے میں دیر نہیں لگاتا۔ افسوس! فی زمانہ اسی طرح کی صورتِ حال مسلمانوں میں بھی پائی جاتی ہے اور ان میں بھی عقیدے کی کمزوری کا مرض عام ہوتا نظر آرہا ہے۔ 2 ...... منافقوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ

اللہ کی طرف سے پہنچنے والی رحمت اور برائی کو کوئی نہیں روک سکتا

قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾ قُلْ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَعْصِمُكُمْ مِّنَ اللّٰهِ اِنْ

قَلِیْلًا ﴿۱۶﴾	قُلْ	مَنْ	ذَا	الَّذِیْ	یَعْصِمُكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	اِنْ
تھوڑا	تم کہو	کون (ہے)	وہ	جو	بچائے گا تمہیں	اللہ سے	اگر

فائدہ اٹھانے کو دی جائے گی ○ تم فرماؤ: وہ کون ہے جو تمہیں اللہ سے بچائے گا اگر

اَرَادَ بِكُمْ سُوْٓءًا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ رَحْمَةًؕ وَ

اَرَادَ	بِكُمْ	سُوْٓءًا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	رَحْمَةً	وَ
وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	برائی (کا)	یا	ارادہ کرے	تم پر	رحم فرمانے (کا)	اور

وہ تمہارا برا چاہے یا تم پر رحم فرمانا چاہے اور

منافقوں کی ایک اور سازش کی طرف اشارہ

لَا یَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلِیًّا وَّ لَا نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾ قَدْ

لَا یَجِدُوْنَ	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	وَلِیًّا	وَّ	لَا	نَصِیْرًا ﴿۱۷﴾	قَدْ
وہ نہیں پائیں گے	اپنے لئے	اللہ کے سوا	کوئی حامی	اور	نہ	مددگار	بیشک

وہ اللہ کے سوا کوئی حامی نہ پائیں گے اور نہ ہی مددگار ○ بیشک

یَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِیْنَ مِنْكُمْ وَ الْقَآىٕلِیْنَ لِاِخْوَانِهِمْ

یَعْلَمُ	اللّٰهُ	الْمُعَوِّقِیْنَ (1)	مِنْكُمْ	وَ	الْقَآىٕلِیْنَ	لِاِخْوَانِهِمْ
جانتا ہے	اللہ	روکنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	کہنے والوں (کو)	اپنے بھائیوں سے

اللہ تم میں سے ان لوگوں کو جانتا ہے جو دوسروں کو جہاد سے روکتے ہیں اور اپنے بھائیوں سے کہتے ہیں:

دورانِ جنگ اور فتح کے بعد منافقوں کا حال

هَلُمَّ اِلَیْنَاۚ وَ لَا یَاْتُوْنَ الْبَاْسَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾ۙ اَشِحَّةً

هَلُمَّ	اِلَیْنَا	وَ	لَا یَاْتُوْنَ	الْبَاْسَ	اِلَّا	قَلِیْلًا ﴿۱۸﴾	اَشِحَّةً
آؤ	ہماری طرف	اور	وہ نہیں آتے	لڑائی (میں)	مگر	تھوڑے	بخل کرتے ہوئے

ہماری طرف چلے آؤ اور وہ لڑائی میں تھوڑے ہی آتے ہیں ○ تمہارے اوپر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ عہد کیا جسے یہاں اللہ تعالیٰ کے ساتھ عہد کہا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے کسی چیز کا عہد کرنا گویا ربّ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کرنا ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رب تعالیٰ کے نائبِ اعظم اور مختارِ مطلق ہیں، لہٰذا آپ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنا لازم ہے۔

1 ...... یہ آیت ان منافقوں کے بارے میں نازل ہوئی جنہیں پیغام بھیج کر یہودیوں نے ابو سفیان اور اس کے لشکر کے ہاتھوں ہلاکت سے ڈرایا اور انہیں اپنے پاس آنے کی دعوت دی۔ یہ خبر پاکر عبد اللہ بن ابی منافق اور اس کے ساتھیوں نے مسلمانوں کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کا ساتھ دینے سے روکنے کی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

عَلَیْكُمْ ۚۛ فَاِذَا جَآءَ الْخَوْفُ رَاَیْتَهُمْ یَنْظُرُوْنَ اِلَیْكَ

عَلَیْكُمْ	فَاِذَا	جَآءَ	الْخَوْفُ	رَاَیْتَهُمْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَیْكَ
تمہارے اوپر	پھر جب	آتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) تم دیکھو گے انہیں	وہ دیکھتے ہیں	تمہاری طرف

بخل کرتے ہوئے آتے ہیں پھر جب ڈر کا وقت آتا ہے تو تم انہیں دیکھو گے

تَدُوْرُ اَعْیُنُهُمْ كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۚ فَاِذَا

تَدُوْرُ	اَعْیُنُهُمْ	كَالَّذِیْ یُغْشٰى عَلَیْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاِذَا
گھوم رہی ہوتی ہیں	ان کی آنکھیں	(اس) کی طرح جس پر چھائی ہو	موت	پھر جب

کہ تمہاری طرف یوں نظر کرتے ہیں کہ ان کی آنکھیں گھوم رہی ہیں جیسے کسی پر موت چھائی ہو پھر جب

ذَهَبَ الْخَوْفُ سَلَقُوْكُمْ بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ اَشِحَّةً

ذَهَبَ	الْخَوْفُ	سَلَقُوْكُمْ	بِاَلْسِنَةٍ حِدَادٍ	اَشِحَّةً
نکل جاتا ہے	ڈر (کا وقت)	(تو) طعنے دینے لگتے ہیں تمہیں	تیز زبانوں کے ساتھ	حرص کرتے ہوئے

ڈر کا وقت نکل جاتا ہے تو مالِ غنیمت کی لالچ میں تیز زبانوں کے ساتھ تمہیں

نفاق کی ایمان کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں ہوتا

عَلَى الْخَیْرِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَمْ یُؤْمِنُوْا فَاَحْبَطَ اللّٰهُ

عَلَى الْخَیْرِ (1)	اُولٰٓىٕكَ	لَمْ یُؤْمِنُوْا	فَاَحْبَطَ	اللّٰهُ
بھلائی (یعنی مالِ غنیمت) پر	یہ لوگ	ایمان نہیں لائے	تو برباد کر دیئے	اللہ (نے)

طعنے دینے لگتے ہیں۔ یہ لوگ ایمان لائے ہی نہیں ہیں تو اللہ نے

منافقوں کی بزدلی کا مزید بیان

اَعْمَالَهُمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ⑲ یَحْسَبُوْنَ الْاَحْزَابَ

اَعْمَالَهُمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرًا ⑲	یَحْسَبُوْنَ	الْاَحْزَابَ
ان کے اعمال	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان	وہ سمجھ رہے ہیں	(کہ) لشکر

ان کے اعمال برباد کر دیئے اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ وہ سمجھ رہے ہیں کہ لشکر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بہت کوشش کی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

1 ...... اس آیت میں منافقوں کا جو حال بیان ہوا اس سے معلوم ہوا کہ وقت پر ساتھ نہ دینا اور زبان سے محبت کا دعویٰ کرنا منافقوں کا کام ہے جبکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ ہر مشکل وقت میں اپنے مسلمان بھائی کا ساتھ دیتا ہے اور زبانی دعوے کرنے کی بجائے عملی مظاہرہ زیادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بولنے کیلئے زبان ایک اور دیگر کام کرنے کیلئے اعضاء دو دو دیئے ہیں لہٰذا آدمی کو چاہئے کہ وہ کلام کم اور کام زیادہ کرے۔

لَمْ یَذْهَبُوْا ۚ وَ اِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ یَوَدُّوْا لَوْ

لَوْ	یَوَدُّوْا	الْاَحْزَابُ	یَّاْتِ	اِنْ	وَ	لَمْ یَذْهَبُوْا
کاش	(تو) وہ تمنا کریں گے	لشکر	(دوبارہ) آئیں	اگر	اور	(ابھی تک) نہیں گئے

ابھی نہ گئے اور اگر وہ لشکر دوبارہ آئیں تو ان کی خواہش ہوگی کہ کاش،

اَنَّهُمْ بَادُوْنَ فِی الْاَعْرَابِ یَسْاَلُوْنَ عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْ ؕ

عَنْ اَنْۢبَآىٕكُمْ	یَسْاَلُوْنَ	فِی الْاَعْرَابِ	بَادُوْنَ	اَنَّهُمْ
تمہاری خبروں کے بارے میں	پوچھ لیتے	دیہاتیوں میں (ہوتے)	گاؤں میں رہنے والے	کہ وہ

وہ کسی گاؤں میں ہوتے (اور وہیں سے) تمہاری خبروں کے بارے میں پوچھ لیتے

وَ لَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ مَّا قٰتَلُوْۤا اِلَّا قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾ ع لَقَدْ كَانَ

كَانَ	لَقَدْ	قَلِیْلًا ﴿۲۰﴾	اِلَّا	مَّا قٰتَلُوْۤا	فِیْكُمْ	كَانُوْا	لَوْ	وَ
ہے	ضرور بیشک	تھوڑے	مگر	(تو) نہ لڑائی کرتے	تم میں	وہ ہوتے	اگر	اور

اور اگر وہ تم میں رہتے تو جب بھی تھوڑے ہی لڑتے ○ بیشک تمہارے لئے

سیرتِ رسول ایک بہترین نمونہ ہے

ع ۲ ۱۲ ۱۸

لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ

اللّٰهَ	كَانَ یَرْجُوا	لِّمَنْ	اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (1)	فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ	لَكُمْ
اللہ	امید رکھتا ہے	(اس) کے لئے جو	بہترین نمونہ	اللہ کے رسول میں	تمہارے لئے

اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ موجود ہے اس کے لیے جو اللہ اور

وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾ ؕ وَ لَمَّا رَاَ

رَاَ	لَمَّا	وَ	كَثِیْرًا ﴿۲۱﴾	اللّٰهَ	ذَكَرَ	وَ	الْیَوْمَ الْاٰخِرَ	وَ
دیکھے	جب	اور	بہت	اللہ (کو)	یاد کرتا ہے	اور	آخرت کے دن (کی)	اور

آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے اور اللہ کو بہت یاد کرتا ہے ○ اور جب مسلمانوں نے

کفار کے لشکر دیکھ کر مخلص مسلمانوں کا ردعمل

1 ...... عبادات، معاملات، اخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اقوال میں، افعال میں، اخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیِّدُ العالمین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں۔

الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا هٰذَا مَا وَعَدَنَا

الْمُؤْمِنُوْنَ	الْاَحْزَابَ	قَالُوْا	هٰذَا	مَا	وَعَدَنَا
ایمان والوں (نے)	لشکر	(تو) کہنے لگے	یہ (ہے)	وہ جس کا	وعدہ کیا ہم سے

لشکر دیکھے تو کہنے لگے: یہ وہ ہے جس کا ہمیں

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۫ وَ

اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ	صَدَقَ	اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ	وَ
اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور	سچ فرمایا	اللہ اور اس کے رسول (نے)	اور

اللہ اور اس کے رسول نے وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور

مَا زَادَهُمْ اِلَّاۤ اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا ؕ﴿۲۲﴾ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ

مَا زَادَهُمْ	اِلَّاۤ	اِيْمَانًا	وَّ	تَسْلِيْمًا ﴿۲۲﴾	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اس نے زیادہ نہیں کیا انہیں	مگر	ایمان	اور	راضی ہونے (میں)	ایمان والوں میں سے

اس بات نے ان کے ایمان اور اللہ کی رضا پر راضی ہونے کو اور زیادہ کر دیا۔ مسلمانوں میں

رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ ۚ فَمِنْهُمْ

رِجَالٌ	صَدَقُوْا[1]	مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ	فَمِنْهُمْ
کچھ مرد (ہیں)	انہوں نے سچ کر دکھایا	(اس کو) جس پر انہوں نے اللہ سے عہد کیا	تو ان میں سے

کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اس عہد کو سچا کر دکھایا جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا تو ان میں کوئی

مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ ۖ

مَّنْ	قَضٰى	نَحْبَهٗ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	يَّنْتَظِرُ
(کوئی وہ ہے) جو	پوری کر چکا	اپنی منت	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	انتظار کر رہا ہے

اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی ابھی انتظار کر رہا ہے

عہدِ الٰہی کی عظیم الشان پاسداری کرنے والے

1 ...... حضرت عثمانِ غنی، حضرت طلحہ، حضرت سعید بن زید، حضرت حمزہ اور حضرت مصعب اور دیگر چند صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے نذر مانی تھی کہ وہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں شرکت کا موقع پائیں گے تو شہید ہونے تک ثابت قدم رہیں گے۔ ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

غزوۂ احزاب کے تحت واقع ہونے والے امور کی حکمت

وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾ لِّیَجْزِیَ اللّٰهُ الصّٰدِقِیْنَ بِصِدْقِهِمْ

وَ	مَا بَدَّلُوْا	تَبْدِیْلًا ﴿۲۳﴾	لِّیَجْزِیَ	اللّٰهُ	الصّٰدِقِیْنَ	بِصِدْقِهِمْ [1]
اور	انہوں نے تبدیلی نہ کی	کوئی تبدیلی	تاکہ صلہ دے	اللہ	سچوں (کو)	ان کے سچ کا

اور وہ بالکل نہ بدلے ○ تاکہ اللہ سچوں کو ان کے سچ کا صلہ دے

وَ یُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِیْنَ اِنْ شَآءَ اَوْ یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	یُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	اِنْ	شَآءَ	اَوْ	یَتُوْبَ عَلَیْهِمْ [2]	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	عذاب دے	منافقوں (کو)	اگر	وہ چاہے	یا	توبہ کی توفیق دے انہیں	بیشک	اللہ

اور منافقوں کو عذاب دے اگر چاہے یا انہیں توبہ کی توفیق دے۔ بیشک اللہ

کافروں کی پسپائی اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی

كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾ ۚ وَ رَدَّ اللّٰهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

كَانَ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ﴿۲۴﴾	وَ	رَدَّ	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ہے	بخشنے والا	مہربان	اور	لوٹادیا	اللہ (نے)	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ

بِغَیْظِهِمْ لَمْ یَنَالُوْا خَیْرًا ؕ وَ كَفَى اللّٰهُ

بِغَیْظِهِمْ	لَمْ یَنَالُوْا	خَیْرًا	وَ	كَفَى	اللّٰهُ
ان کے دلوں کی جلن کے ساتھ	انہوں نے نہ پائی	کوئی بھلائی	اور	کافی ہوگیا	اللہ

واپس لوٹادیا، انہیں کچھ بھی بھلائی نہ ملی اور اللہ مسلمانوں کیلئے

بنوقریظہ کی عہد شکنی اور ان کا عبرتناک انجام

الْمُؤْمِنِیْنَ الْقِتَالَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ قَوِیًّا عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾ ۚ وَ اَنْزَلَ

الْمُؤْمِنِیْنَ	الْقِتَالَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	قَوِیًّا	عَزِیْزًا ﴿۲۵﴾	وَ	اَنْزَلَ
ایمان والوں (کو)	لڑائی (میں)	اور	ہے	اللہ	قوت والا	عزت والا	اور	(اللہ نے) اتارا

لڑائی میں کافی ہوگیا اور اللہ قوت والا، عزت والا ہے ○ اور جن اہل کتاب نے

1 ...... اس آیت سے معلوم ہوا کہ اخلاص کے ساتھ ایمان لانے والے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو قربانیاں دیتے ہیں اور اس راہ میں آنے والی سختیوں، تکلیفوں اور مصیبتوں کو برداشت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ضائع نہیں فرماتا بلکہ اپنی شانِ کریمی سے اُن ایمان والوں کو دنیا میں بھی بہترین صلہ عطا فرماتا ہے اور آخرت میں بھی اعلیٰ ترین اجرو ثواب عطا فرمائے گا۔ 2 ...... جو منافق دنیا میں اپنے نفاق سے سچی توبہ کرلیں گے ان پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے آخرت میں عذاب نہ فرمائے گا اور جو اپنے کفر و نفاق سے توبہ کئے بغیر مرگیا تو اسے آخرت میں عذاب ضرور ہوگا۔

الَّذِیْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ صَیَاصِیْهِمْ وَ

الَّذِیْنَ	ظَاهَرُوْهُمْ (1)	مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ صَیَاصِیْهِمْ	وَ
ان لوگوں کو جنہوں نے	مدد کی اُن (مشرکوں) کی	اہل کتاب میں سے	ان کے قلعوں سے	اور

اُن (مشرکوں) کی مدد کی تھی (اللہ نے) انہیں ان کے قلعوں سے اتارا اور

قَذَفَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِیْقًا تَقْتُلُوْنَ وَ تَاْسِرُوْنَ

قَذَفَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الرُّعْبَ	فَرِیْقًا	تَقْتُلُوْنَ	وَ	تَاْسِرُوْنَ
ڈال دیا	ان کے دلوں میں	رعب	ایک گروہ (کو)	تم قتل کرتے ہو	اور	قید کرتے ہو

ان کے دلوں میں رُعب ڈال دیا، ان میں ایک گروہ کو تم قتل کرتے ہو اور ایک گروہ کو

فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾ وَ اَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَ دِیَارَهُمْ وَ

فَرِیْقًا ﴿۲۶﴾	وَ	اَوْرَثَكُمْ	اَرْضَهُمْ	وَ	دِیَارَهُمْ	وَ
ایک گروہ (کو)	اور	(اللہ نے) وارث بنادیا تمہیں	ان کی زمین	اور	ان کے مکانات	اور

قید کرتے ہو ○ اور اللہ نے تمہیں ان کی زمین اور ان کے مکانات اور

اَمْوَالَهُمْ وَ اَرْضًا لَّمْ تَطَـُٔوْهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ

اَمْوَالَهُمْ	وَ	اَرْضًا (2)	لَّمْ تَطَـُٔوْهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
ان کے مالوں (کا)	اور	(اس) زمین (کا بھی)	جس پر تم نے قدم نہیں رکھا	اور	ہے	اللہ

ان کے مالوں کا وارث بنادیا اور اس زمین کا بھی جس پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ

عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرًا ﴿۲۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	اِنْ
ہر چیز پر	قدرت والا	اے	نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اگر

ہر چیز پر قادر ہے ○ اے نبی! اپنی بیویوں سے فرمادو: اگر

بنو قریظہ کی سرزمین و اموال پر مسلمانوں کا قبضہ اور ایک بشارت

ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالٰی عنہن کو طلاق کا اختیار

ع ۳ / ۱۹

1 ……اس آیت سے بنو قریظہ کے یہودیوں کے ساتھ ہونے والی جنگ کے حالات بیان کئے جارہے ہیں جنہوں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں قریش اور غطفان وغیرہ کے لشکروں کی مدد کی تھی۔ اس سے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لئے صراط الجنان، ج7، ص596 کا مطالعہ فرمائیں۔

2 ……اس زمین کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں (1) اس سے مراد خیبر کی زمین ہے جو غزوۂ بنو قریظہ کے بعد مسلمانوں کے قبضے میں آئی۔ (2) مکہ کی زمین مراد ہے۔ (3) روم وفارس کی زمین مراد ہے۔ (4) اس سے مراد ہر وہ زمین ہے جو قیامت تک فتح ہو کر مسلمانوں کے قبضہ میں آنے والی ہے۔

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَ زِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَ

كُنْتُنَّ تُرِدْنَ	الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا	وَ	زِیْنَتَهَا	فَتَعَالَیْنَ	اُمَتِّعْكُنَّ	وَ
تم چاہتی ہو	دنیا کی زندگی	اور	اس کی آرائش	تو آجاؤ	میں مال دُوں تمہیں	اور

تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ تاکہ میں تمہیں مال دُوں اور

اُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾ وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

اُسَرِّحْكُنَّ	سَرَاحًا جَمِیْلًا ﴿۲۸﴾	وَ	اِنْ	كُنْتُنَّ تُرِدْنَ [1]	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ
چھوڑ دوں تمہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور	اگر	تم چاہتی ہو	اللہ	اور	اس کے رسول

تمہیں اچھی طرح چھوڑ دوں ○ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول

وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ

وَ	الدَّارَ الْاٰخِرَةَ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	اَعَدَّ	لِلْمُحْسِنٰتِ
اور	آخرت کے گھر (کو)	تو بیشک	اللہ (نے)	تیار کر رکھا ہے	نیکی کرنے والیوں کے لیے

اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بیشک اللہ نے تم میں سے نیکی کرنے والیوں کے لیے

مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾ یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ مَنْ یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ

مِنْكُنَّ	اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿۲۹﴾	یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ	مَنْ	یَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَیِّنَةٍ [2]
تم میں سے	بڑا اجر	اے نبی کی بیویو	جو	کرے تم میں سے حیا کے خلاف کھلی جرأت

بڑا اجر تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی کی بیویو! جو تم میں حیا کے خلاف کوئی کھلی جرأت کرے

یُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَیْنِ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾

یُّضٰعَفْ	لَهَا	الْعَذَابُ	ضِعْفَیْنِ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	یَسِیْرًا ﴿۳۰﴾
(تو) بڑھا دیا جائے گا	اس کیلئے	عذاب	دُگنا	اور	ہے	یہ	اللہ پر	بہت آسان

تو اسے دوسروں کے مقابلے میں دُگنا عذاب دیا جائے گا اور یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو تخییر

1 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ نے آپ سے دنیوی سامان طلب کئے اور نفقہ میں زیادتی کی درخواست کی، جبکہ یہاں تو دنیا سے بے رغبتی اپنے کمال پر تھی اور دنیا کا سامان اور اس کا جمع کرنا گوارا ہی نہ تھا، اس لئے ان کا یہ مطالبہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قلبِ اطہر پر گراں گزرا اور یہ آیت نازل ہوئی جس میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو اختیار دیا گیا۔ 2 ...... یہاں آیت میں "حیا کے خلاف کھلی جرأت" سے زنا مراد نہیں بلکہ اس سے مراد شوہر کی اطاعت میں کوتاہی کرنا اور اس کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش نہ آنا ہے کیونکہ اللہ تعالٰی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیویوں کو بدکاری سے پاک رکھتا ہے۔

وَمَنْ يَّقْنُتْ

22

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کو دُگنے ثواب کی بشارت

وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا

وَ	مَنْ	يَّقْنُتْ	مِنْكُنَّ	لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ	وَ	تَعْمَلْ	صَالِحًا
اور	جو	فرمانبردار رہے	تم میں سے	اللہ اور اس کے رسول کی	اور	عمل کرے	نیک، اچھا

اور جو تم میں اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبردار رہے اور اچھے

نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ ۙ وَاَعْتَدْنَا لَهَا

نُّؤْتِهَاۤ	اَجْرَهَا	مَرَّتَيْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهَا
(تو) ہم دیں گے اسے	اس کا ثواب	دو مرتبہ (دگنا)	اور	ہم نے تیار کر رکھی ہے	اس کے لیے

عمل کرے تو ہم اسے دوسروں سے دگنا ثواب دیں گے اور ہم نے اس کے لیے

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کا مقام اور گفتگو کرنے سے متعلق ایک خصوصی ہدایت

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾ يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ

رِزْقًا كَرِيْمًا ﴿٣١﴾	يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ	لَسْتُنَّ	كَاَحَدٍ	مِّنَ النِّسَآءِ	اِنِ
عزت کی روزی	اے نبی کی بیویو	تم نہیں ہو	کسی ایک کی طرح	عورتوں میں سے	اگر

عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے ۝ اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں جیسی نہیں ہو۔ اگر

اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ

اتَّقَيْتُنَّ	فَلَا تَخْضَعْنَ (1)	بِالْقَوْلِ	فَيَطْمَعَ	الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ
تم (اللہ سے) ڈرتی ہو	تو تم نرمی نہ کرو	بات کرنے میں	(اگر ایسا کیا) تو لالچ کرے گا	وہ جس کے دل میں

تم اللہ سے ڈرتی ہو تو بات کرنے میں ایسی نرمی نہ کرو کہ دل کا مریض آدمی

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کو پردے اور عبادت سے متعلق چند احکام

مَرَضٌ وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾ ج وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَ

مَرَضٌ	وَّ	قُلْنَ	قَوْلًا مَّعْرُوْفًا ﴿٣٢﴾	وَ	قَرْنَ	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (2)	وَ
بیماری (ہے)	اور	تم کہو	اچھی بات	اور	ٹھہری رہو	اپنے گھروں میں	اور

کچھ لالچ کرے اور تم اچھی بات کہو ۝ اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن امت کی مائیں ہیں اور کوئی شخص اپنی ماں کے بارے میں بری اور شہوانی سوچ رکھنے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کو بات کرتے وقت نرم لہجہ اپنانے سے منع کیا گیا تاکہ منافق لوگ کوئی لالچ نہ کر سکیں اور جب ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کیلئے یہ حکم ہے تو بقیہ کیلئے یہ حکم کس قدر زیادہ ہوگا کیونکہ دوسروں کیلئے تو فتنوں کے مواقع بہت زیادہ ہیں۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُن کو ہے لیکن اس حکم میں دیگر عورتیں بھی داخل ہیں۔

ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو تقویٰ و پرہیزگاری کی ترغیب

لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ

لَا تَبَرَّجْنَ	تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (1)	وَ	اَقِمْنَ	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتِيْنَ
بے پردہ نہ رہو	(جیسے) پہلی جاہلیت کی بے پردگی	اور	قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو

بے پردہ نہ رہو جیسے پہلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو

الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؕ اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ

الزَّكٰوةَ (2)	وَ	اَطِعْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	اِنَّمَا	يُرِيْدُ	اللّٰهُ
زکوٰۃ	اور	اطاعت کرو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	صرف	چاہتا ہے	اللہ

اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اے نبی کے گھر والو! اللہ تو یہی چاہتا ہے

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ

لِيُذْهِبَ	عَنْكُمُ	الرِّجْسَ	اَهْلَ الْبَيْتِ (3)	وَ	يُطَهِّرَكُمْ
کہ وہ دور کردے	تم سے	ہر ناپاکی	(اے نبی کے) گھر والو	اور	پاک کردے تمہیں

کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرمادے اور تمہیں پاک کرکے خوب صاف ستھرا

تلاوتِ قرآن اور احادیث بیان کرنے کا حکم

تَطْهِيْرًا ۳۳ ج وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ

تَطْهِيْرًا ۳۳	وَ	اذْكُرْنَ	مَا	يُتْلٰى	فِيْ بُيُوْتِكُنَّ
خوب پاک کرنا	اور	یاد کرو	(اسے) جو	پڑھی جاتی ہے	تمہارے گھروں میں

کردے ○ اور اللہ کی آیات اور حکمت یاد کرو

عورتوں اور مردوں کے دس اچھے اوصاف

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا ۳۴ ع اِنَّ

مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	لَطِيْفًا	خَبِيْرًا ۳۴	اِنَّ
اللہ کی آیتوں اور حکمت میں سے	بیشک	اللہ	ہے	ہر باریکی جاننے والا	خبردار	بیشک

جو تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں۔ بیشک اللہ ہر باریکی کو جاننے والا، خبردار ہے ○ بیشک

ع ۱۷

(1)..... اس سے مراد اسلام سے پہلے کا زمانہ ہے جس میں عورتیں اتراتی ہوئی نکلتیں اور اپنی زینت اور محاسن کا اظہار کرتی تھیں تاکہ غیر مرد انہیں دیکھیں، لباس ایسے پہنتی تھیں جن سے جسم کے اعضاء اچھی طرح نہ ڈھکیں۔ (2)..... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو یہ غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قرابت کے باعث اگر کوئی نماز اور زکوٰۃ کا تارک ہوگا تو اس سے کسی قسم کی پوچھ نہیں ہوگی۔ اس سے نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے تارک ان لوگوں کو عبرت حاصل کرنی چاہئے جو اچھوں کے ساتھ نسبت کو بہانہ بنا کر عمل سے دور رہتے

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَ الْمُسْلِمٰتِ وَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ وَ

الْمُسْلِمِیْنَ	وَ	الْمُسْلِمٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ
مسلمان مرد	اور	مسلمان عورتیں	اور	ایمان والے	اور	ایمان والیاں	اور

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں اور

الْقٰنِتِیْنَ وَ الْقٰنِتٰتِ وَ الصّٰدِقِیْنَ وَ

الْقٰنِتِیْنَ	وَ	الْقٰنِتٰتِ	وَ	الصّٰدِقِیْنَ	وَ
فرمانبرداری کرنے والے	اور	فرمانبرداری کرنے والیاں	اور	سچ بولنے والے	اور

فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں اور سچے مرد اور

الصّٰدِقٰتِ وَ الصّٰبِرِیْنَ وَ الصّٰبِرٰتِ وَ الْخٰشِعِیْنَ وَ

الصّٰدِقٰتِ	وَ	الصّٰبِرِیْنَ	وَ	الصّٰبِرٰتِ	وَ	الْخٰشِعِیْنَ	وَ
سچ بولنے والیاں	اور	صبر کرنے والے	اور	صبر کرنے والیاں	اور	عاجزی کرنے والے	اور

سچی عورتیں اور صبر کرنے والے اور صبر کرنے والیاں اور عاجزی کرنے والے اور

الْخٰشِعٰتِ وَ الْمُتَصَدِّقِیْنَ وَ الْمُتَصَدِّقٰتِ وَ الصَّآىِٕمِیْنَ

الْخٰشِعٰتِ	وَ	الْمُتَصَدِّقِیْنَ	وَ	الْمُتَصَدِّقٰتِ	وَ	الصَّآىِٕمِیْنَ
عاجزی کرنے والیاں	اور	خیرات کرنے والے	اور	خیرات کرنے والیاں	اور	روزہ رکھنے والے

عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے رکھنے والے

وَ الصّٰٓىِٕمٰتِ وَ الْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ

وَ	الصّٰٓىِٕمٰتِ	وَ	الْحٰفِظِیْنَ	فُرُوْجَهُمْ	وَ
اور	روزہ رکھنے والیاں	اور	حفاظت کرنے والے	اپنی شرمگاہوں (کی)	اور

اور روزے رکھنے والیاں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کرنے والے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ 3 ......اِس آیت میں اہلِ بیت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُن سب سے پہلے مراد ہیں کیونکہ آگے پیچھے سارا کلام ہی اُن کے متعلق ہو رہا ہے۔ بقیہ نفوسِ قدسیہ یعنی حضرت فاطمہ زہرا، حضرت علی المرتضیٰ اور حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا اہلِ بیت میں داخل ہونا بھی دلائل سے ثابت ہے۔

الۡحٰفِظٰتِ وَ الذّٰکِرِیۡنَ اللّٰہَ کَثِیۡرًا وَّ الذّٰکِرٰتِ ۙ

الۡحٰفِظٰتِ	وَ	الذّٰکِرِیۡنَ	اللّٰہَ	کَثِیۡرًا	وَّ	الذّٰکِرٰتِ
حفاظت کرنے والیاں	اور	یاد کرنے والے	اللہ (کو)	بہت	اور	یاد کرنے والیاں

حفاظت کرنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں

اَعَدَّ اللّٰہُ لَہُمۡ مَّغۡفِرَۃً وَّ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾ وَ مَا کَانَ

اَعَدَّ	اللّٰہُ	لَہُمۡ	مَّغۡفِرَۃً	وَّ	اَجۡرًا عَظِیۡمًا ﴿۳۵﴾	وَ	مَا کَانَ
تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب	اور	نہیں ہے

ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے ○ اور

لِمُؤۡمِنٍ وَّ لَا مُؤۡمِنَۃٍ اِذَا قَضَی اللّٰہُ وَ

لِمُؤۡمِنٍ	وَّ	لَا	مُؤۡمِنَۃٍ	اِذَا	قَضَی	اللّٰہُ	وَ
کسی مومن مرد کے لئے	اور	نہ	مومنہ عورت (کے لئے)	جب	فیصلہ کردے	اللہ	اور

کسی مسلمان مرد اور عورت کیلئے یہ نہیں ہے کہ جب اللہ اور

رَسُوۡلُہٗۤ اَمۡرًا اَنۡ یَّکُوۡنَ لَہُمُ الۡخِیَرَۃُ مِنۡ اَمۡرِہِمۡ ؕ

رَسُوۡلُہٗۤ	اَمۡرًا	اَنۡ	یَّکُوۡنَ	لَہُمُ	الۡخِیَرَۃُ	مِنۡ اَمۡرِہِمۡ (1)
اس کا رسول	کسی کام (کا)	یہ کہ	رہے	ان کے لئے	کچھ اختیار	اپنے معاملے سے (کا)

اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ فرمادیں تو نہیں اپنے معاملے کا کچھ اختیار باقی رہے

وَ مَنۡ یَّعۡصِ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ ضَلَّ

وَ	مَنۡ	یَّعۡصِ	اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ	فَقَدۡ	ضَلَّ
اور	جو	نافرمانی کرے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	وہ بھٹک گیا

اور جو اللہ اور اس کے رسول کا حکم نہ مانے تو وہ بیشک صریح گمراہی میں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی فیصلے کی خلاف ورزی جائز نہیں

(1)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو حضرت زید بن حارثہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت زینب اور ان کے بھائی نے بعض وجوہات کی بنا پر انکار کر دیا اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں، (1) آدمی پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت ہر حکم میں واجب ہے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقابلے میں کوئی اپنے نفس کا بھی خود مختار نہیں۔ (3) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم اور مشورے میں فرق ہے، حکم پر سب کو سر جھکانا پڑے گا

حضرت زینب سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نکاح کا واقعہ

ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ﴿۳۶﴾ؕ وَ اِذۡ تَقُوۡلُ لِلَّذِیۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ

ضَلٰلًا مُّبِیۡنًا ﴿۳۶﴾	وَ	اِذۡ	تَقُوۡلُ (1)	لِلَّذِیۡۤ اَنۡعَمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ
کھلی گمراہی (میں)	اور	جب	تم کہہ رہے تھے	(اس) سے جس پر انعام فرمایا اللہ (نے)

بھٹک گیا ○ اور اے محبوب! یاد کرو جب تم اس سے فرمارہے تھے جس پر اللہ نے انعام فرمایا

وَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِ اَمۡسِکۡ عَلَیۡکَ زَوۡجَکَ وَ اتَّقِ

وَ	اَنۡعَمۡتَ (2)	عَلَیۡہِ	اَمۡسِکۡ	عَلَیۡکَ	زَوۡجَکَ	وَ	اتَّقِ
اور	تو نے انعام کیا	اس پر	(کہ) روک کر رکھ	اپنے پاس	اپنی بیوی	اور	ڈر

اور جس پر آپ نے انعام فرمایا کہ اپنی بیوی اپنے پاس روک رکھ اور اللہ سے

اللّٰہَ وَ تُخۡفِیۡ فِیۡ نَفۡسِکَ مَا اللّٰہُ مُبۡدِیۡہِ

اللّٰہَ	وَ	تُخۡفِیۡ	فِیۡ نَفۡسِکَ	مَا	اللّٰہُ	مُبۡدِیۡہِ
اللہ (سے)	اور	تم چھپارہے تھے	اپنے دل میں	وہ (بات) جو	اللہ	ظاہر کرنے والا تھا اسے

ڈر اور تم اپنے دل میں وہ بات چھپارہے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا

وَ تَخۡشَی النَّاسَ ۚ وَ اللّٰہُ اَحَقُّ اَنۡ تَخۡشٰہُ ؕ

وَ	تَخۡشَی	النَّاسَ	وَ	اللّٰہُ	اَحَقُّ	اَنۡ	تَخۡشٰہُ
اور	تمہیں اندیشہ تھا	لوگوں (کا)	اور (حالانکہ)	اللہ	زیادہ حقدار ہے	کہ	تم ڈرو اس سے

اور تمہیں لوگوں کا اندیشہ تھا اور اللہ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو

فَلَمَّا قَضٰی زَیۡدٌ مِّنۡہَا وَطَرًا زَوَّجۡنٰکَہَا لِکَیۡ

فَلَمَّا	قَضٰی	زَیۡدٌ (3)	مِّنۡہَا	وَطَرًا	زَوَّجۡنٰکَہَا	لِکَیۡ
پھر جب	پوری کرلی	زید (نے)	اس سے	حاجت	(تو) ہم نے نکاح کردیا تمہارا اس سے	تاکہ

پھر جب زید نے اس سے حاجت پوری کرلی تو ہم نے آپ کا اس کے ساتھ نکاح کردیا تاکہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور مشورہ قبول کرنے یا نہ کرنے کا حق ہوگا۔

1 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے نکاح کا واقعہ بیان کیا گیا ہے۔ 2 ...... اس سے معلوم ہوا کہ یہ کہنا جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں یہ نعمت دی ہے۔ 3 ...... حضرت زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو یہ شرف حاصل ہے کہ تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے صرف ان کا نام صراحت کے ساتھ قرآن کریم میں مذکور ہے۔

حضرات انبیاء کے نکاح سے متعلق سنتِ الٰہی

لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ اِذَا				
لَا يَكُوْنَ	عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ	حَرَجٌ	فِيْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِيَآىِٕهِمْ[1]	اِذَا
نہ ہو	ایمان والوں پر	کوئی حرج	ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں	جب
مسلمانوں پر ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں (سے نکاح کرنے) میں کچھ حرج نہ رہے جب				

قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾ مَا كَانَ							
قَضَوْا	مِنْهُنَّ	وَطَرًا	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ	مَفْعُوْلًا ﴿٣٧﴾	مَا كَانَ
وہ پوری کرلیں	ان سے	حاجت	اور	ہے	اللہ کا حکم	ہونے والا	نہیں ہے
ان سے اپنی حاجت پوری کرلیں اور اللہ کا حکم پورا ہو کر رہتا ہے ○ نبی پر							

عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيْمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ					
عَلَى النَّبِيِّ[2]	مِنْ حَرَجٍ	فِيْمَا	فَرَضَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نبی پر	کوئی حرج	(اس) میں جو	مقرر کیا	اللہ (نے)	اس کے لیے
اس بات میں کوئی حرج نہیں جو اللہ نے اس کے لیے مقرر فرمائی۔					

سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ						
سُنَّةَ اللّٰهِ	فِي الَّذِيْنَ	خَلَوْا	مِنْ قَبْلُ	وَ	كَانَ	اَمْرُ اللّٰهِ
اللہ کا دستور (رہا ہے)	ان لوگوں میں جو	گزر چکے	پہلے	اور	ہے	اللہ کا کام
اللہ کا دستور چلا آرہا ہے ان میں جو پہلے گزر چکے، اور اللہ کا ہر کام						

انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی صفات

قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ﴿٣٨﴾ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ					
قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۟ۙ﴿٣٨﴾	الَّذِيْنَ	يُبَلِّغُوْنَ	رِسٰلٰتِ اللّٰهِ	وَ	يَخْشَوْنَهٗ
مقرر کی ہوئی تقدیر	وہ لوگ جو	پہنچاتے ہیں	اللہ کے پیغامات	اور	ڈرتے ہیں اس سے
مقرر کی ہوئی تقدیر ہے ○ وہ جو اللہ کے پیغامات پہنچاتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں					

1 ...... رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح فرمانے کی ایک حکمت معاشرے میں رائج اس بری رسم کا خاتمہ کرنا تھا کہ منہ بولے بیٹے کی بیوی سے نکاح کرنا حرام ہے۔ 2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمام امت کو یہ بتادیا کہ اس نے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بھی نکاح کے معاملے میں وسعت فرمائی اور انہیں کثیر عورتوں کے ساتھ نکاح کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کثیر خواتین سے شادیاں فرمانا اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی خاص اجازت سے تھا اور آپ کا یہ

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور ختمِ نبوت کا بیان

وَ لَا یَخۡشَوۡنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰہَ ؕ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ

وَ	لَا یَخۡشَوۡنَ	اَحَدًا	اِلَّا	اللّٰہَ	وَ	کَفٰی	بِاللّٰہِ
اور	خوف نہیں کرتے	کسی ایک (کا)	سوائے	اللہ (کے)	اور	کافی ہے	اللہ

اور اللہ کے سوا کسی کا خوف نہیں کرتے اور اللہ کافی

حَسِیۡبًا ﴿۳۹﴾ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَ لٰکِنۡ

حَسِیۡبًا ﴿۳۹﴾	مَا کَانَ	مُحَمَّدٌ	اَبَاۤ اَحَدٍ	مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ (1)	وَ	لٰکِنۡ
حساب لینے والا	نہیں ہے	محمد	کسی ایک کا (بھی) باپ	تمہارے مردوں میں سے	اور	لیکن

حساب لینے والا ہے ○ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن

رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیۡءٍ

رَّسُوۡلَ اللّٰہِ	وَ	خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (2)	وَ	کَانَ	اللّٰہُ	بِکُلِّ شَیۡءٍ
اللہ کا رسول (ہے)	اور	تمام نبیوں میں آخری (نبی)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو

اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ

ع ۵ / ۲

مسلمانوں کو کثرت سے ذکرِ الٰہی اور صبح و شام تسبیح کرنے کی تاکید

عَلِیۡمًا ﴿۴۰﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوا اللّٰہَ ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ﴿۴۱﴾ وَّ

عَلِیۡمًا ﴿۴۰﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوا	اذۡکُرُوا	اللّٰہَ	ذِکۡرًا کَثِیۡرًا ﴿۴۱﴾	وَّ
جاننے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت زیادہ یاد کرنا	اور

جاننے والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو ○ اور

امتِ مصطفیٰ کی فضیلت و شرف

سَبِّحُوۡهُ بُکۡرَۃً وَّ اَصِیۡلًا ﴿۴۲﴾ هُوَ الَّذِیۡ یُصَلِّیۡ عَلَیۡکُمۡ

سَبِّحُوۡهُ	بُکۡرَۃً	وَّ	اَصِیۡلًا ﴿۴۲﴾	هُوَ	الَّذِیۡ	یُصَلِّیۡ	عَلَیۡکُمۡ
پاکی بیان کرو اس کی	صبح	اور	شام	وہی (ہے)	جو	رحمت بھیجتا ہے	تم پر

صبح و شام اس کی پاکی بیان کرو ○ وہی (اللہ) ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عمل انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستور کے عین مطابق تھا۔

1 ...... اس آیت میں مذکر اولاد کی نفی نہیں بلکہ "رِجَال" یعنی بڑی عمر کے مردوں میں سے کسی کے باپ ہونے کی نفی ہے۔ حضرت قاسم، طیب، طاہر اور ابراہیم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حقیقی فرزند تھے مگر وہ اس عمر کو نہ پہنچے کہ انہیں رجال یعنی مرد کہا جائے کیونکہ وہ بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے۔ 2 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے اور یہ بات قرآن و حدیث و اجماعِ امت سے ثابت ہے۔ لہٰذا جو

(بقیہ اگلے صفحے پر)

وَمَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ

وَ	مَلٰٓىِٕكَتُهٗ	لِيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ
اور	اس کے فرشتے (دعا کرتے ہیں)	تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	اجالے کی طرف

اور اس کے فرشتے تمہارے لئے دعا کرتے ہیں تاکہ وہ تمہیں اندھیروں سے اجالے کی طرف نکالے

اللہ سے ملاقات کے وقت ابتدائی کلام سلام ہوگا

وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ

وَ	كَانَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ	رَحِيْمًا ﴿٤٣﴾	تَحِيَّتُهُمْ	يَوْمَ
اور	وہ ہے	ایمان والوں پر	مہربان	ان کا ملاقات کے وقت ابتدائی کلام	(جس) دن

اور وہ مسلمانوں پر مہربان ہے ○ جس دن وہ اللہ سے ملاقات کریں گے

يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ

يَلْقَوْنَهٗ	سَلٰمٌ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ
وہ ملاقات کریں گے اس سے	سلام (ہوگا)	اور	اس نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے

اس وقت ان کے لیے ملتے وقت کا ابتدائی کلام سلام ہوگا اور اللہ نے ان کے لیے عزت کا ثواب

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے فرائضِ منصبی اور عظمت و شان

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ

اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿٤٤﴾	يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّآ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا (1)	وَّ
عزت والا ثواب	اے	نبی	بیشک	ہم نے بھیجا تجھے	گواہ، حاضر و ناظر	اور

تیار کر رکھا ہے ○ اے نبی! بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور

مُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ﴿٤٥﴾ لا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ

مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِيْرًا ﴿٤٥﴾	وَّ	دَاعِيًا	اِلَى اللّٰهِ	بِاِذْنِهٖ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	بلانے والا	اللہ کی طرف	اس کے حکم سے

خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا ○ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور پر نور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

1 ...... شاہد کا ایک معنی ہے حاضر و ناظر یعنی مشاہدہ فرمانے والا اور ایک معنی ہے گواہ۔ اہلسنت کا یہ عقیدہ ہے کہ سیّدُ المرسلین صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی عطا سے حاضر و ناظر ہیں اور یہ عقیدہ آیات، احادیث اور بزرگانِ دین کے اقوال سے ثابت ہے۔ حاضر کے لغوی معنی ہیں سامنے موجود ہونا یعنی غائب نہ ہونا اور ناظر کے کئی معنی ہیں جیسے دیکھنے والا، آنکھ کا تل، نظر وغیرہ اور عالَم میں حاضر و ناظر کے شرعی معنی یہ ہیں کہ قدسی قوت والا ایک ہی جگہ رہ کر تمام عالَم کو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مسلمانوں کو بڑے فضل کی بشارت

وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ

وَ	سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿٤٦﴾	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِيْنَ	بِاَنَّ
اور	چمکا دینے والا چراغ، سورج (بنا کر بھیجا)	اور	خوشخبری دو	ایمان والوں (کو)	کہ

اور چمکا دینے والا آفتاب بنا کر بھیجا ○ اور ایمان والوں کو خوشخبری دیدو کہ

کفار و منافقین کی ایذا سے در گزر کرنے اور توکل کرنے کا حکم

لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَ

لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	فَضْلًا كَبِيْرًا ﴿٤٧﴾	وَ	لَا تُطِعِ	الْكٰفِرِيْنَ	وَ
ان کے لیے	اللہ کی طرف سے	بڑا فضل (ہے)	اور	تم بات نہ مانو	کافروں	اور

ان کے لیے اللہ کا بڑا فضل ہے ○ اور کافروں اور

الْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَ

الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	دَعْ	اَذٰىهُمْ	وَ	تَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ
منافقوں (کی)	اور	چھوڑ دو (در گزر کرو)	ان کی ایذا (پر)	اور	بھروسہ رکھو	اللہ پر	اور

منافقوں کی بات نہ مانو اور ان کی ایذا پر در گزر کر دو اور اللہ پر بھروسہ رکھو اور

ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے دی جانے والی طلاق کا شرعی حکم

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَكَحْتُمُ

كَفٰى	بِاللّٰهِ	وَكِيْلًا ﴿٤٨﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نَكَحْتُمُ
کافی ہے	اللہ	کام بنانے والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم نکاح کرو

اللہ کافی کام بنانے والا ہے ○ اے ایمان والو! جب تم مسلمان عورتوں سے

الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا

الْمُؤْمِنٰتِ	ثُمَّ	طَلَّقْتُمُوْهُنَّ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	تَمَسُّوْهُنَّ	فَمَا
ایمان والیوں (سے)	پھر	تم طلاق دیدو انہیں	(اس) سے پہلے	کہ	تم چھوؤ انہیں	تو نہیں

نکاح کرو پھر انہیں بغیر ہاتھ لگائے طلاق دیدو تو ان پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنے ہاتھ کی ہتھیلی کی طرح دیکھے اور دور و قریب کی آوازیں سنے یا ایک آن میں تمام عالم کی سیر کرے اور سینکڑوں میل دور حاجت مندوں کی حاجت روائی کرے۔ یہ رفتار خواہ روحانی ہو یا جسم مثالی کے ساتھ ہو یا اسی جسم سے ہو جو قبر میں مدفون ہے یا کسی جگہ موجود ہے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا عظیم کام ہے لہٰذا بندے کو چاہئے کہ وہ اسباب اختیار کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور اسی پر بھروسہ رکھے۔

نکاح سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی خصوصیت

لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ

لَكُمْ	عَلَيْهِنَّ	مِنْ عِدَّةٍ (1)	تَعْتَدُّوْنَهَا	فَمَتِّعُوْهُنَّ (2)	وَ	سَرِّحُوْهُنَّ
تمہاری وجہ سے	اُن پر	کوئی عدت	جسے تم شمار کرو	تو فائدہ پہنچاؤ انہیں	اور	چھوڑ دو انہیں

تمہاری وجہ سے کوئی عدت نہیں جسے تم شمار کرو تو انہیں فائدہ پہنچاؤ اور انہیں اچھے طریقے سے

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ

سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴿۴۹﴾ (3)	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِنَّاۤ	اَحْلَلْنَا	لَكَ	اَزْوَاجَكَ
اچھی طرح چھوڑنا	اے	نبی	بیشک	ہم نے حلال کیں	تمہارے لیے	تمہاری بیویاں

چھوڑو ○ اے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال فرمائیں

الّٰتِيْۤ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّاۤ

الّٰتِيْۤ	اٰتَيْتَ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	مِمَّاۤ
جنہیں	تم دو	ان کے مہر	اور	جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	(ان میں) سے جو

جنہیں تم مہر دو اور تمہاری مملوکہ کنیزیں جو

اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ

اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلَيْكَ	وَ	بَنٰتِ عَمِّكَ	وَ	بَنٰتِ عَمّٰتِكَ
غنیمت میں دیں	اللہ (نے)	تجھے	اور	تمہارے چچا کی بیٹیاں	اور	تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

اللہ نے تمہیں مالِ غنیمت میں دیں اور تمہارے چچا کی بیٹیاں اور تمہاری پھوپھیوں کی بیٹیاں

وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ ۫

وَ	بَنٰتِ خَالِكَ	وَ	بَنٰتِ خٰلٰتِكَ	الّٰتِيْ	هَاجَرْنَ	مَعَكَ
اور	تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں	اور	تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں	جنہوں نے	ہجرت کی	تمہارے ساتھ

اور تمہارے ماموؤں کی بیٹیاں اور تمہاری خالاؤں کی بیٹیاں جنہوں نے تمہارے ساتھ ہجرت کی

(1)...... اگر عورت کو ازدواجی تعلق قائم کرنے سے پہلے طلاق دی تو اس پر عدت واجب نہیں، البتہ خلوتِ صحیحہ قربت کے حکم میں ہے، لہٰذا اگر خلوتِ صحیحہ کے بعد طلاق واقع ہوئی تو عدت واجب ہو گی اگرچہ ازدواجی تعلق قائم نہ ہوا ہو۔ (2)...... فائدہ پہنچانے سے مراد یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر مقرر ہو چکا تھا تو خلوت سے پہلے طلاق دینے سے شوہر پر نصف مہر واجب ہو گا اور اگر مہر مقرر نہیں ہوا تھا تو ایک جوڑا دینا واجب ہے جس میں تین کپڑے ہوتے ہیں۔

(3)...... اچھی طرح چھوڑنا یہ ہے کہ ان کے حقوق ادا کر دیئے جائیں اور ان کو کوئی ضرر نہ دیا جائے اور انہیں روکا نہ جائے کیونکہ ان پر عدت نہیں ہے۔

وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ

وَ	امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً	اِنْ	وَّهَبَتْ	نَفْسَهَا	لِلنَّبِیِّ	اِنْ	اَرَادَ
اور	ایمان والی عورت	اگر	وہ ہبہ کردے	اپنی جان	نبی کے لئے	اگر	ارادہ کرے

اور ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے، اگر نبی

النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَاۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَؕ

النَّبِیُّ	اَنْ	یَّسْتَنْكِحَهَا	خَالِصَةً (1)	لَّكَ	مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نبی	کہ	نکاح کرلے اس سے	(یہ) خاص	تمہارے لیے (ہے)	(دیگر) ایمان والوں کے سوا

اسے نکاح میں لانا چاہے۔ یہ خاص تمہارے لیے ہے، دیگر مسلمانوں کیلئے نہیں۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَیْهِمْ فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا

قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	فَرَضْنَا	عَلَیْهِمْ	فِیْۤ اَزْوَاجِهِمْ	وَ	مَا
بیشک	ہمیں معلوم ہے	جو	ہم نے مقرر کیا	ان (مسلمانوں) پر	ان کی بیویوں میں	اور	جن کے

ہمیں معلوم ہے جو ہم نے مسلمانوں پر ان کی بیویوں اور ان کی

مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ لِكَیْلَا یَكُوْنَ عَلَیْكَ حَرَجٌؕ وَ كَانَ

مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	لِكَیْلَا یَكُوْنَ	عَلَیْكَ	حَرَجٌ	وَ	كَانَ
مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	(تمہاری یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ نہ ہو	تجھ پر	کوئی تنگی	اور	ہے

مملوکہ کنیزوں میں مقرر کیا ہے۔ (یہ خصوصیت اس لئے) تاکہ تم پر کوئی تنگی نہ ہو اور

اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(۵۰) تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ

اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا(۵۰)	تُرْجِیْ (2)	مَنْ	تَشَآءُ	مِنْهُنَّ	وَ
اللہ	بخشنے والا	مہربان	تم پیچھے ہٹاؤ	جسے	تم چاہو	ان (بیویوں) میں سے	اور

اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ ان میں سے جسے چاہو پیچھے ہٹاؤ اور

1 ...... یعنی مہر کے بغیر نکاح کرنا خاص آپ کے لئے جائز ہے اُمت کے لئے نہیں۔ امت پر بہر حال مہر واجب ہے خواہ وہ مہر معین نہ کریں یا جان بوجھ کر مہر کی نفی کردیں۔

2 ...... اس سے پہلی آیت میں ان عورتوں کا بیان ہوا جن سے نکاح کرنا اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے لئے حلال فرمایا اور اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُنَّ کے ساتھ سلوک کے حوالے سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دیئے گئے خصوصی اختیار بیان کئے جارہے ہیں۔

تُـْٔوِيْ اِلَيْكَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ

تُـْٔوِيْ	اِلَيْكَ	مَنْ	تَشَآءُ (1)	وَ	مَنِ	ابْتَغَيْتَ	مِمَّنْ
جگہ دو	اپنی طرف	جسے	تم چاہو	اور	جسے	تم چاہو (قریب کرلو)	(ان میں) سے جسے

ان میں سے جسے چاہو اپنے پاس جگہ دو اور جنہیں تم نے علیحدہ کر دیا تھا ان میں سے جسے

عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

عَزَلْتَ	فَلَا	جُنَاحَ	عَلَيْكَ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
تم نے علیحدہ کر دیا	تو نہیں	کوئی گناہ	تجھ پر	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

تمہارا جی چاہے (اپنے قریب کرلو) تو اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ اس بات کے زیادہ نزدیک ہے کہ

تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ وَلَا يَحْزَنَّ وَيَرْضَيْنَ بِمَاۤ اٰتَيْتَهُنَّ

تَقَرَّ	اَعْيُنُهُنَّ	وَ	لَا يَحْزَنَّ	وَ	يَرْضَيْنَ	بِمَاۤ	اٰتَيْتَهُنَّ
ٹھنڈی ہوں	ان کی آنکھیں	اور	وہ غم نہ کریں	اور	راضی رہیں	(اس) پر جو	تم دو انہیں

ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں اور تم انہیں جو کچھ عطا فرماؤ اس پر وہ سب کی سب

كُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

كُلُّهُنَّ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	مَا	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وہ سب (تمام کی تمام)	اور	اللہ	جانتا ہے	جو	تمہارے دلوں میں (ہے)	اور	ہے	اللہ

راضی رہیں اور (اے لوگو!) اللہ جانتا ہے جو تم سب کے دلوں میں ہے اور اللہ

عَلِيْمًا حَلِيْمًا ﴿٥١﴾ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ وَلَاۤ اَنْ

نکاح سے متعلق حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کیلئے پابندیاں

عَلِيْمًا	حَلِيْمًا ﴿٥١﴾	لَا يَحِلُّ	لَكَ	النِّسَآءُ	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	لَاۤ	اَنْ
علم والا	حلم والا	حلال نہیں	تمہارے لئے	(مزید) عورتیں	(ان کے) بعد	اور	نہ	یہ کہ

علم والا، حلم والا ہے ○ ان کے بعد (مزید) عورتیں تمہارے لئے حلال نہیں اور نہ یہ کہ

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُن میں عدل کرنے یا نہ کرنے سے متعلق خصوصی اختیار ملنے کے باوجود حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا مبارک عمل یہ تھا کہ آپ تمام ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُن کے ساتھ عدل فرماتے اور ان کی باریاں برابر رکھتے تھے۔ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اس عمل مبارک میں بعد والے لوگوں کے لئے بڑی نصیحت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اختیار ملنے کے باوجود اپنی ازواجِ مطہرات رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُن میں عدل فرمایا تو جن لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں بلکہ ان پر عدل کرنا ہی لازم ہے تو انہیں کس درجہ عدل کرنے کی ضرورت ہے۔

تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا

تَبَدَّلَ	بِهِنَّ	مِنْ اَزْوَاجٍ	وَّلَوْ	اَعْجَبَكَ	حُسْنُهُنَّ	اِلَّا
تم بدل لو	ان کے بدلے	(دوسری) بیویاں	اگرچہ	پسند آئے تمہیں	ان کا حسن	سوائے

ان کی جگہ اور بیویاں بدل لو اگرچہ تمہیں ان کا حسن پسند آئے مگر

مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ رَّقِيْبًا ۟ ع (۵۲)

مَا	مَلَكَتْ	يَمِيْنُكَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	رَّقِيْبًا (۵۲)
(ان کے) جن کا	مالک ہوا	تمہارا دایاں ہاتھ	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	نگہبان

تمہاری کنیزیں جو تمہاری ملکیت میں ہوں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے ○

ع ۲ ۶

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گھروں میں جانے سے متعلق آداب

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّاۤ اَنْ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَدْخُلُوْا	بُيُوْتَ النَّبِيِّ (1)	اِلَّاۤ	اَنْ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم داخل نہ ہو	نبی کے گھروں (میں)	مگر	یہ کہ

اے ایمان والو! نبی کے گھروں میں نہ حاضر ہو جب تک

يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ ۙ وَ

يُّؤْذَنَ (2)	لَكُمْ	اِلٰى طَعَامٍ	غَيْرَ نٰظِرِيْنَ	اِنٰىهُ	وَ
اجازت دی جائے	تمہیں	کھانے (وغیرہ) کی طرف	نہ (یوں کہ) تم انتظار کرتے رہو	اس کے پکنے (کا)	اور

اجازت نہ ہو جیسے کھانے کیلئے بلایا جائے۔ یوں نہیں کہ خود ہی اس کے پکنے کا انتظار کرتے رہو۔

لٰكِنْ اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا

لٰكِنْ	اِذَا	دُعِيْتُمْ	فَادْخُلُوْا	فَاِذَا	طَعِمْتُمْ	فَانْتَشِرُوْا
لیکن	جب	تمہیں بلایا جائے	تو داخل ہو جاؤ	پھر جب	کھانا کھالو	تو اٹھ کر چلے جاؤ

ہاں جب تمہیں بلایا جائے تو داخل ہو جاؤ پھر جب کھانا کھالو تو چلے جاؤ

(1)......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب خود بیان فرمائے، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جو مقام حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حاصل ہے وہ مخلوق میں سے کسی اور کو حاصل نہیں۔ (2)......اجازت ملنے پر گھر میں جانے کے حکم سے معلوم ہوا کہ عورتوں پر پردہ لازم ہے اور غیر مردوں کو کسی گھر میں اجازت کے بغیر داخل ہونا جائز نہیں۔ یاد رہے کہ یہ آیت اگرچہ خاص حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کے حق میں نازل ہوئی ہے لیکن اس کا حکم تمام مسلمان عورتوں کے لئے عام ہے۔

وَ لَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ

وَ	لَا	مُسْتَاْنِسِیْنَ	لِحَدِیْثٍ	اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ یُؤْذِی	النَّبِیَّ
اور	نہ	دل بہلاتے رہو	باتوں سے	بیشک	یہ (عمل)	تکلیف دیتا ہے	نبی (کو)

اور یہ نہ ہو کہ باتوں سے دل بہلاتے ہوئے بیٹھے رہو۔ بیشک یہ بات نبی کو ایذا دیتی تھی

فَیَسْتَحْیٖ مِنْكُمْ٘ وَ اللّٰهُ لَا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّؕ وَ اِذَا

فَیَسْتَحْیٖ	مِنْكُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یَسْتَحْیٖ	مِنَ الْحَقِّ	وَ	اِذَا
پس وہ شرماتے ہیں	تم سے	اور	اللہ	شرماتا نہیں	حق (بیان کرنے) سے	اور	جب

تو وہ تمہارا لحاظ فرماتے تھے اور اللہ حق فرمانے میں شرماتا نہیں اور جب

سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْــٴَـلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍؕ ذٰلِكُمْ

سَاَلْتُمُوْهُنَّ	مَتَاعًا	فَسْــٴَـلُوْهُنَّ	مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ [1]	ذٰلِكُمْ
تم مانگو ان (ازواجِ مطہرات) سے	کوئی سامان	تو مانگو ان سے	پردے کے پیچھے سے	یہ

تم نبی کی بیویوں سے کوئی سامان مانگو تو پردے کے باہر سے مانگو۔ تمہارے

اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّؕ وَ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ

اَطْهَرُ	لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ	وَ	مَا كَانَ	لَكُمْ	اَنْ
زیادہ پاکیزہ ہے	تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے	اور	(ہرگز جائز) نہیں ہے	تمہارے لئے	کہ

دلوں اور ان کے دلوں کیلئے یہ زیادہ پاکیزگی کی بات ہے اور تمہارے لئے ہرگز جائز نہیں کہ

تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَ لَاۤ اَنْ تَنْكِحُوْۤا اَزْوَاجَهٗ

تُؤْذُوْا	رَسُوْلَ اللّٰهِ	وَ	لَاۤ	اَنْ	تَنْكِحُوْۤا	اَزْوَاجَهٗ
تم ایذا دو	اللہ کے رسول (کو)	اور	نہ	یہ کہ	تم نکاح کرو	اس کی بیویوں (سے)

رسولُ اللہ کو ایذا دو اور نہ یہ جائز ہے کہ ان کے بعد کبھی ان کی بیویوں سے

دوسروں کی تکلیف کا لحاظ رکھنے کا اہتمام

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو اذیت دینا اور ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ سے نکاح کرنا حرام ہے

1 ...... ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ امت کی مائیں ہیں اور ان کے بارے میں کوئی شخص اپنے دل میں برا خیال لانے کا تصور تک نہیں کر سکتا، اس کے باوجود مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان سے کوئی چیز مانگنی ہے تو پردے کے پیچھے سے مانگو تا کہ کسی کے دل میں کوئی شیطانی خیال پیدا نہ ہو۔ جب امت کی ماؤں کے بارے میں یہ حکم ہے تو عام عورتوں کے بارے میں کیا حکم ہو گا؟ عام عورتوں کو پردہ کرنے اور اجنبی مردوں کو ان سے پردہ کرنے کی حاجت زیادہ ہے کیونکہ لوگوں کی نظر میں ان کی وہ حیثیت اور مقام نہیں جو ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُنَّ کا ہے، اس لئے یہاں دل میں شیطانی وسوسے آنے اور بیہودہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْۢ بَعْدِهٖۤ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾ اِنْ

مِنْۢ بَعْدِهٖۤ	اَبَدًا	اِنَّ	ذٰلِكُمْ	كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	عَظِیْمًا ﴿۵۳﴾	اِنْ
اس کے بعد	کبھی	بیشک	یہ (بات)	ہے	اللہ کے نزدیک	بہت بڑی	اگر

نکاح کرو۔ بیشک یہ اللہ کے نزدیک بڑی سخت بات ہے ○ اگر

تُبْدُوْا شَیْــٴًـا اَوْ تُخْفُوْهُ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾

تُبْدُوْا	شَیْــٴًـا	اَوْ	تُخْفُوْهُ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمًا ﴿۵۴﴾
تم ظاہر کرو	کوئی چیز	یا	چھپاؤ اسے	تو بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز کو	جاننے والا

تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے ○

لَا جُنَاحَ عَلَیْهِنَّ فِیْۤ اٰبَآىٕهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآىٕهِنَّ

لَا	جُنَاحَ	عَلَیْهِنَّ	فِیْۤ اٰبَآىٕهِنَّ (1)	وَ	لَاۤ	اَبْنَآىٕهِنَّ
نہیں	کوئی حرج	ان (عورتوں) پر	ان کے باپوں (سے پردہ نہ کرنے) میں	اور	نہ	ان کے بیٹوں

عورتوں پر ان کے باپوں اور بیٹوں

وَ لَاۤ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَ لَاۤ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ

وَ	لَاۤ	اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ	وَ	لَاۤ	اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ
اور	نہ	ان کے بھائیوں	اور	نہ	ان کے بھائیوں کے بیٹوں	اور	نہ	ان کی بہنوں کے بیٹوں

اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں

وَ لَا نِسَآىٕهِنَّ وَ لَا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُنَّ ۚ

وَ	لَا	نِسَآىٕهِنَّ	وَ	لَا	مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُنَّ
اور	نہ	ان کی (ہم مذہب) عورتوں	اور	نہ	(ان کنیزوں سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ

اور اپنے دین کی عورتوں اور اپنی کنیزوں کے بارے میں (پردہ نہ کرنے میں) کوئی مضائقہ نہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیالات پیدا ہونے کا امکان زیادہ ہے۔

1 ...... جب پردہ کرنے کا حکم نازل ہوا تو عورتوں کے باپ، بیٹوں اور قریب کے رشتہ داروں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کیا ہم اپنی ماؤں اور بیٹیوں کے ساتھ پردے کے باہر سے گفتگو کریں؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں ان لوگوں کا بیان کر دیا گیا جن سے پردہ نہیں ہے۔ نوٹ: یہاں آیت میں چچا اور ماموں کا صراحت کے ساتھ ذکر نہیں کیا گیا کیونکہ وہ والدین کے حکم میں ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے

ان لوگوں کا بیان جن سے پردہ نہیں

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود اور مسلمانوں کو درود و سلام کا حکم

وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

وَ	اتَّقِيْنَ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
اور	تم ڈرتی رہو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	ہے	ہر چیز پر

اور اللہ سے ڈرتی رہو۔ بیشک اللہ ہر چیز پر

شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا

شَهِيْدًا ﴿٥٥﴾	اِنَّ	اللّٰهَ (1)	وَ	مَلٰٓئِكَتَهٗ	يُصَلُّوْنَ	عَلَى النَّبِيِّ	يٰٓاَيُّهَا
نگہبان	بیشک	اللہ	اور	اس کے فرشتے	درود بھیجتے ہیں	نبی پر	اے

نگہبان ہے ○ بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایذا دینے والوں کا انجام

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾ اِنَّ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	صَلُّوْا	عَلَيْهِ	وَ	سَلِّمُوْا	تَسْلِيْمًا ﴿٥٦﴾	اِنَّ
وہ لوگو جو	ایمان لائے	درود بھیجو	اس (نبی) پر	اور	سلام بھیجو	خوب سلام	بیشک

ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو ○ بیشک

الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ

الَّذِيْنَ	يُؤْذُوْنَ (2)	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کو)	لعنت فرمادی ان پر	اللہ (نے)

جو اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں ان پر دنیا اور آخرت میں

مسلمانوں کو ناحق ایذا دینا کتنا گناہ ہے

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾ وَ

فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿٥٧﴾	وَ
دنیا اور آخرت میں	اور	تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	رسوا کر دینے والا عذاب	اور

اللہ نے لعنت فرمادی ہے اور اللہ نے ان کے لیے رسوا کر دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

1 ...... یہ آیتِ مبارکہ سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صریح نعت ہے، جس میں بتایا گیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر رحمت نازل فرماتا ہے اور فرشتے بھی آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حق میں دعائے رحمت کرتے ہیں اور اے مسلمانو! تم بھی ان پر درود و سلام بھیجو یعنی رحمت و سلامتی کی دعائیں کرو۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے کہ کوئی اسے ایذا دے سکے یا اسے کسی سے ایذا پہنچے، اس لئے یہاں اللہ تعالیٰ کو ایذا دینے سے مراد اس کے حکم کی مخالفت کرنا اور گناہوں کا ارتکاب کرنا ہے یا یہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر صرف تعظیم کے طور پر ہے جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ اور اس کے

ع

مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم اور اس کا فائدہ

اَلَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ

اَلَّذِیْنَ	یُؤْذُوْنَ(1)	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	بِغَیْرِ
وہ لوگ جو	ایذا دیتے ہیں	ایمان والوں	اور	ایمان والیوں (کو)	(اس کے) بغیر

جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بغیر کچھ کئے

مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۟۵۸ ع یٰۤاَیُّهَا

مَا اكْتَسَبُوْا	فَقَدِ	احْتَمَلُوْا	بُهْتَانًا	وَّ	اِثْمًا مُّبِیْنًا ۟۵۸	یٰۤاَیُّهَا
کہ انہوں نے (کچھ غلط کام) کیا	تو بیشک	انہوں نے اٹھایا	بہتان	اور	کھلا گناہ	اے

ستاتے ہیں تو انہوں نے بہتان اور کھلے گناہ کا بوجھ اٹھالیا ہے ○ اے

النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ

النَّبِیُّ	قُلْ	لِّاَزْوَاجِكَ	وَ	بَنٰتِكَ	وَ	نِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ
نبی	تم کہہ دو	اپنی بیویوں سے	اور	اپنی بیٹیوں	اور	ایمان والوں کی عورتوں (سے)

نبی! اپنی بیویوں اور اپنی صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو

یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ

یُدْنِیْنَ	عَلَیْهِنَّ	مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ	ذٰلِكَ	اَدْنٰۤى	اَنْ
وہ ڈال کر رکھیں	اپنے اوپر	اپنی چادروں سے (کچھ حصہ)	یہ	زیادہ قریب (ہے)	(اس سے) کہ

کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے اوپر ڈالے رکھیں، یہ اس سے زیادہ نزدیک ہے کہ

یُّعْرَفْنَ فَلَا یُؤْذَیْنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ۟۵۹

یُّعْرَفْنَ	فَلَا یُؤْذَیْنَ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا ۟۵۹
وہ پہچانی جائیں	تو انہیں ستایا نہ جائے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

وہ پہچانی جائیں تو انہیں ستایا نہ جائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رسول کو ایذا دینے سے مراد خاص رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ایذا دینا ہے۔

1 ......علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: یہاں ایمان والوں کو اذیت دینے کا ذکر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا جیسا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے کا ذکر اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کے ساتھ ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ ایمان والوں کو اذیت دینا گویا کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اذیت دینا گویا کہ اللہ تعالیٰ کو اذیت دینا ہے تو جس طرح اللہ تعالیٰ ←

منافقوں کو اپنی روش سے باز نہ آنے پر سخت تنبیہ

لَىٕنْ لَّمْ یَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ

الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ	وَ	الْمُنٰفِقُوْنَ	لَّمْ یَنْتَهِ	لَىٕنْ
وہ لوگ جن کے دلوں میں	اور	منافقین	باز نہیں آئے	ضرور اگر

منافق اور وہ کہ جن کے دلوں میں مرض ہے اور وہ لوگ

مَّرَضٌ وَّ الْمُرْجِفُوْنَ فِی الْمَدِیْنَةِ لَنُغْرِیَنَّكَ

لَنُغْرِیَنَّكَ	فِی الْمَدِیْنَةِ	الْمُرْجِفُوْنَ (1)	وَّ	مَّرَضٌ
(تو) ہم ضرور اکسائیں گے تجھے	مدینہ میں	جھوٹی خبریں پھیلانے والے	اور	بیماری (ہے)

جو مدینے میں جھوٹی خبریں پھیلانے والے ہیں اگر باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں ان کے خلاف

بِهِمْ ثُمَّ لَا یُجَاوِرُوْنَكَ فِیْهَاۤ اِلَّا قَلِیْلًا ۛۚ ﴿٦٠﴾

قَلِیْلًا ﴿٦٠﴾	اِلَّا	فِیْهَاۤ	لَا یُجَاوِرُوْنَكَ	ثُمَّ	بِهِمْ
تھوڑے (دن)	مگر	اس (شہر) میں	وہ پاس نہ رہیں گے تمہارے	پھر	ان پر

اکسائیں گے پھر وہ مدینہ میں تمہارے پاس نہ رہیں گے مگر تھوڑے دن ○

معانقة ۱۲

مَّلْعُوْنِیْنَ ۛۚ اَیْنَمَا ثُقِفُوْۤا اُخِذُوْا وَ

وَ	اُخِذُوْا	ثُقِفُوْۤا	اَیْنَمَا	مَّلْعُوْنِیْنَ
اور	انہیں پکڑ لیا جائے	وہ پائے جائیں	جہاں کہیں	(وہ) اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ (ہیں)

اللہ کی رحمت سے دور کئے ہوئے لوگ ہیں، جہاں کہیں پائے جائیں انہیں پکڑ لیا جائے اور

کفار و منافقین سے متعلق دستورِ الٰہی

قُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا ﴿٦١﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ فِی الَّذِیْنَ خَلَوْا

خَلَوْا	فِی الَّذِیْنَ	سُنَّةَ اللّٰهِ	تَقْتِیْلًا ﴿٦١﴾	قُتِّلُوْا
گزر گئے	ان لوگوں کے بارے میں جو	اللہ کا طریقہ	خوب قتل کرنا	قتل کر دیا جائے

گن گن کر انہیں قتل کر دیا جائے ○ اللہ کا دستور چلا آتا ہے ان لوگوں میں جو پہلے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت دینے والا دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستحق ہے اسی طرح ایمان والوں کو اذیت دینے والا بھی دونوں جہاں میں لعنت ورسوائی کا حقدار ہے۔ (روح البیان، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۸، ۷/ ۲۳۹)

1 ...... غلط خبریں پھیلا کر مسلمانوں کی حوصلہ شکنی کرنے والے دل کے منافقوں کی حالت کو آج کے دور میں آسانی سے سمجھنا ہو تو چند دن اخبار پڑھ کر دیکھ لیں کہ مغرب کے غلام لکھاری، مسلمانوں کو اپنے مغربی آقاؤں سے ڈرانے کیلئے ان کی طاقت، ترقی، تہذیب کو کیسے بڑھا چڑھا کر اور مسلمانوں کی طاقت، تہذیب

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قیامت ضرور آئے گی اگرچہ اس کا وقت معلوم نہیں

مِنْ قَبْلُ ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾ يَسْـَٔلُكَ

مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿٦٢﴾	يَسْـَٔلُكَ
پہلے	اور	تم ہرگز نہیں پاؤ گے	اللہ کے دستور میں	کوئی تبدیلی	سوال کرتے ہیں تم سے

گزر گئے اور تم اللہ کے دستور کیلئے ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے ○ لوگ تم سے

النَّاسُ عَنِ السَّاعَةِ ؕ قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ ؕ وَمَا

النَّاسُ	عَنِ السَّاعَةِ	قُلْ	اِنَّمَا	عِلْمُهَا	عِنْدَ اللّٰهِ (1)	وَ	مَا
لوگ	قیامت کے متعلق	تم کہو	صرف	اس کا علم	اللہ کے پاس (ہے)	اور	کیا

قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں، تم فرماؤ: اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے اور تم

کافروں کا انجام

يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ لَعَنَ

يُدْرِيْكَ	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	تَكُوْنُ	قَرِيْبًا ﴿٦٣﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَنَ
جانو تم	شاید	قیامت	ہو	قریب	بیشک	اللہ (نے)	لعنت فرمائی

کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ بیشک اللہ نے کافروں پر

الْكٰفِرِيْنَ وَاَعَدَّ لَهُمْ سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾ لا خٰلِدِيْنَ

الْكٰفِرِيْنَ	وَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	سَعِيْرًا ﴿٦٤﴾	خٰلِدِيْنَ
کافروں (پر)	اور	اس نے تیار کر رکھی ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ	ہمیشہ رہنے والے

لعنت فرمائی اور ان کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اس میں

عذابِ جہنم کی کیفیت اور کافروں کی حسرت

فِيْهَاۤ اَبَدًا ۚ لَا يَجِدُوْنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾ ۚ يَوْمَ

فِيْهَاۤ	اَبَدًا	لَا يَجِدُوْنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيْرًا ﴿٦٥﴾	يَوْمَ
اس میں	ہمیشہ	وہ نہیں پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	کوئی مددگار	(جس) دن

ہمیشہ رہیں گے (اس میں) نہ کوئی حمایتی پائیں گے اور نہ مددگار ○ جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور ماضی وحال کو کس طرح تاریک بنا کر پیش کرتے ہیں۔

1 ...... علامہ احمد صاوی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرمانے کا حکم اس وقت دیا گیا جب ان سے قیامت کے بارے میں سوال ہوا تھا اور نہ ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام غیبوں کا علم عطا فرما دیا تھا اور ان میں سے ایک قیامت کا علم ہے لیکن انہیں یہ علم چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (اس لئے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے امت کو قیامت کا معین وقت ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِی النَّارِ یَقُوْلُوْنَ یٰلَیْتَنَاۤ اَطَعْنَا

تُقَلَّبُ	وُجُوْهُهُمْ (1)	فِی النَّارِ	یَقُوْلُوْنَ	یٰلَیْتَنَاۤ	اَطَعْنَا
بار بار الٹے جائیں گے	ان کے چہرے	آگ میں	وہ کہیں گے	اے کاش	ہم نے حکم مانا ہوتا

ان کے چہرے آگ میں بار بار الٹے جائیں گے تو کہتے ہوں گے: ہائے! اے کاش! ہم نے

اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾ وَ قَالُوْا رَبَّنَاۤ

اللّٰهَ	وَ	اَطَعْنَا	الرَّسُوْلَا ﴿۶۶﴾	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَاۤ
اللہ (کا)	اور	ہم نے حکم مانا ہوتا	رسول (کا)	اور	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

اللہ کا حکم مانا ہوتا اور رسول کا حکم مانا ہوتا ○ اور کہیں گے: اے ہمارے رب!

اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا

اِنَّاۤ	اَطَعْنَا	سَادَتَنَا	وَ	كُبَرَآءَنَا	فَاَضَلُّوْنَا
بیشک	ہم نے بات مانی	اپنے سرداروں	اور	اپنے بڑوں (کی)	تو انہوں نے بھٹکا دیا ہمیں

ہم اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کے کہنے پر چلے تو انہوں نے ہمیں راہ سے

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَیْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَ الْعَنْهُمْ

السَّبِیْلَا ﴿۶۷﴾	رَبَّنَاۤ	اٰتِهِمْ	ضِعْفَیْنِ	مِنَ الْعَذَابِ	وَ الْعَنْهُمْ
راستے (سے)	اے ہمارے رب	دے انہیں	دگنا	عذاب	اور لعنت کر ان پر

بھٹکا دیا ○ اے ہمارے رب! انہیں دُگنا عذاب دے اور ان پر

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ

لَعْنًا كَبِیْرًا ﴿۶۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تَكُوْنُوْا (2)	كَالَّذِیْنَ
بڑی لعنت	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ ہونا	ان لوگوں جیسے جنہوں نے

بڑی لعنت کر ○ اے ایمان والو! ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے

چہروں کا بار بار آگ میں الٹنا اور اُن کی ندامت کا اظہار

مسلمانوں کو بنی اسرائیل کے طرزِ عمل سے بچنے کی نصیحت

ع ۸/۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہیں بتایا۔) (صاوی، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۳، ۵/۱۶۵۸)

1 ...... جہنم میں کافروں کے پورے جسم پر عذاب ہو گا اور یہاں آیت میں چہرے کو خاص کرنے کی وجہ یہ ہے کہ چہرہ انسان کے جسم کا سب سے مکرم اور معظم عضو ہوتا ہے اور جب ان کا چہرہ آگ میں بار بار الٹ رہا ہو گا تو یہ ان کے لئے بہت زیادہ ذلت اور رسوائی کا باعث ہو گا۔ 2 ...... سورت کی ابتداء سے لے کر یہاں تک منافقین کی انواع واقسام کی ایذاؤں کا ذکر تھا اور اب یہاں سے بنی اسرائیل کے طرزِ عمل کی طرف اشارہ کر کے مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تنبیہ کی جا رہی ہے۔

اٰذَوْا مُوْسٰى فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا ؕ وَ

اٰذَوْا (1)	مُوْسٰى	فَبَرَّاَهُ	اللّٰهُ	مِمَّا	قَالُوْا	وَ
ستایا	موسیٰ (کو)	تو بری ہونا ظاہر کر دیا اس کا	اللہ (نے)	(اس) سے جو	انہوں نے کہا	اور

موسیٰ کو ستایا تو اللہ نے موسیٰ کا اس شے سے بری ہونا دکھا دیا جو انہوں نے کہا تھا اور

كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا ؕ﴿٦٩﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ

كَانَ	عِنْدَ اللّٰهِ	وَجِيْهًا ﴿٦٩﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ
وہ تھا	اللہ کے ہاں	بڑی وجاہت والا	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)

موسیٰ اللہ کے ہاں بڑی وجاہت والا ہے ○ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو

وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ يُّصْلِحْ لَكُمْ اَعْمَالَكُمْ

وَ	قُوْلُوْا	قَوْلًا سَدِيْدًا ﴿٧٠﴾ (2)	يُّصْلِحْ	لَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ
اور	کہا کرو	سیدھی بات	(اللہ) سنوار دے گا	تمہارے لیے	تمہارے اعمال

اور سیدھی بات کہا کرو ○ اللہ تمہارے اعمال تمہارے لیے سنوار دے گا

وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ؕ وَمَنْ يُّطِعِ

وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
اور	بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	جو	فرمانبرداری کرے

اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور جو اللہ اور اس کے رسول کی

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾ اِنَّا عَرَضْنَا

اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ	فَقَدْ	فَازَ	فَوْزًا عَظِيْمًا ﴿٧١﴾	اِنَّا	عَرَضْنَا
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس نے کامیابی پائی	بڑی کامیابی	بیشک	ہم نے پیش کی

فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی ○ بیشک ہم نے آسمانوں

اللہ سے ڈرنے اور حق بات کہنے کا حکم اور اس پر عمل کا ثمرہ

انسان امانتِ الٰہی کا امین ہے

(1)...... یہ ضروری نہیں کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے کوئی ایسا کام سرزد ہوا ہو جس سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اذیت پہنچی تھی اور اس پر انہیں یہاں آیت میں تنبیہ کی گئی، بلکہ عین ممکن ہے کہ آئندہ ایسے کام سے بچانے کے لئے پیش بندی کے طور پر انہیں تنبیہ کی گئی ہو۔

(2)...... اس سے معلوم ہوا کہ زبان ٹھیک رکھنا، جھوٹ، غیبت، چغلی اور گالی گلوچ سے اسے بچانا بڑا اہم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے بعد زبان سنبھالنے کا خصوصیت سے ذکر کیا ہے ورنہ اس کا ذکر بھی ضمنی طور پر تقویٰ میں آچکا تھا۔

الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ

الْاَمَانَةَ(1)	عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ	فَاَبَیْنَ	اَنْ
امانت	آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر	تو انہوں نے انکار کیا	(اس سے) کہ

اور زمین اور پہاڑوں پر امانت پیش فرمائی تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے

یَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُؕ اِنَّهٗ كَانَ

یَّحْمِلْنَهَا	وَ	اَشْفَقْنَ	مِنْهَا	وَ	حَمَلَهَا	الْاِنْسَانُ	اِنَّهٗ	كَانَ
وہ اٹھائیں اسے	اور	ڈر گئے	اس سے	اور	اٹھالیا اسے	انسان (نے)	بیشک وہ	ہے

انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور انسان نے اس امانت کو اٹھالیا بیشک وہ

ظَلُوْمًا جَهُوْلًاۙ(۷۲) لِّیُعَذِّبَ اللّٰهُ الْمُنٰفِقِیْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ

ظَلُوْمًا	جَهُوْلًا(۷۲)	لِّیُعَذِّبَ	اللّٰهُ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ
بہت زیادتی کرنے والا	بڑا نادان	تاکہ عذاب دے	اللہ	منافق مردوں	اور	منافقہ عورتوں

زیادتی کرنے والا، بڑا نادان ہے ○ تاکہ اللہ منافق مردوں اور منافق عورتوں

وَالْمُشْرِكِیْنَ وَالْمُشْرِكٰتِ وَیَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

وَ	الْمُشْرِكِیْنَ	وَ	الْمُشْرِكٰتِ	وَ	یَتُوْبَ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
اور	مشرک مردوں	اور	مشرکہ عورتوں (کو)	اور	اللہ توبہ قبول فرمائے ایمان والوں

اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو عذاب دے اور اللہ مسلمان مردوں

وَالْمُؤْمِنٰتِؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۠(۷۳)

وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِیْمًا(۷۳)
اور	ایمان والیوں (کی)	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان

اور مسلمان عورتوں کی توبہ قبول فرمائے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

انسان پر امانت پیش کرنے کی حکمت

ع ۹ / ۲

1 ...... اس آیت میں امانت سے کیا مراد ہے، اس کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ان میں سے 2 قول یہ ہیں۔ (1) امانت سے مراد طاعت و فرائض ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پیش کیا، انہیں کو آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تھا کہ اگر وہ انہیں ادا کریں گے تو ثواب دیئے جائیں گے اور نہ ادا کریں گے تو عذاب کئے جائیں گے۔ (2) امانت سے مراد نمازیں ادا کرنا، زکوٰۃ دینا، رمضان کے روزے رکھنا، خانہ کعبہ کا حج کرنا، سچ بولنا، ناپ تول میں اور لوگوں کی امانتوں میں عدل کرنا ہے۔

آیات: 54 | رکوع: 06

سُوْرَۃُ سَبَاٍ مَکِّیَّۃٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تمام تعریفوں کا حقیقی مستحق صرف اللہ ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیْ	لَهٗ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	وہ جو	اس کیلئے (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس کی ملکیت میں ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے

فِی الْاَرْضِ وَ لَهُ الْحَمْدُ فِی الْاٰخِرَةِ ؕ وَ هُوَ الْحَكِیْمُ الْخَبِیْرُ ①

فِی الْاَرْضِ	وَ	لَهُ	الْحَمْدُ	فِی الْاٰخِرَةِ (1)	وَ	هُوَ	الْحَكِیْمُ	الْخَبِیْرُ ①
زمین میں (ہے)	اور	اسی کی	تعریف (ہے)	آخرت میں	اور	وہی	حکمت والا	خبردار (ہے)

اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی حکمت والا، خبردار ہے ○

اللہ تعالیٰ کے علم، رحمت اور مغفرت کا بیان

یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَ

یَعْلَمُ	مَا	یَلِجُ	فِی الْاَرْضِ (2)	وَ	مَا	یَخْرُجُ	مِنْهَا	وَ
وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے	اور

وہ جانتا ہے جو کچھ زمین میں داخل ہوتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور

1 ...... یعنی جیسے دنیا میں حمد کا مستحق اللہ تعالیٰ ہے ویسے ہی آخرت میں بھی حمد کا مستحق وہی ہے کیونکہ دونوں جہان اسی کی نعمتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔

2 ...... ”جو کچھ زمین کے اندر داخل ہوتا ہے“ سے مراد بارش کا پانی، مردے اور دفینے وغیرہ ہیں، ”جو زمین سے نکلتا ہے“ سے مراد سبزہ، درخت، چشمے، کانیں اور حشر کے وقت مردے وغیرہ ہیں۔

مَا یَنۡزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعۡرُجُ فِیۡهَا ؕ وَ هُوَ

مَا	یَنۡزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ (1)	وَ	مَا	یَعۡرُجُ	فِیۡهَا	وَ	هُوَ
جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہی

جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی

قیامت اور علمِ الٰہی کا بیان

الرَّحِیۡمُ الۡغَفُوۡرُ ۝۲ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا

الرَّحِیۡمُ	الۡغَفُوۡرُ ۝۲	وَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا
رحم فرمانے والا، مہربان	بخشنے والا (ہے)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

مہربان بخشنے والا ہے ۝ اور کافروں نے کہا:

لَا تَاۡتِیۡنَا السَّاعَةُ ؕ قُلۡ بَلٰی وَ رَبِّیۡ لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ ۙ

لَا تَاۡتِیۡنَا	السَّاعَةُ	قُلۡ	بَلٰی	وَ رَبِّیۡ	لَتَاۡتِیَنَّکُمۡ
نہ آئے گی ہم پر	قیامت	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم	وہ ضرور آئے گی تم پر

ہم پر قیامت نہ آئے گی۔ تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم جو غیب جاننے والا ہے

عٰلِمِ الۡغَیۡبِ ۚ لَا یَعۡزُبُ عَنۡهُ مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا

عٰلِمِ الۡغَیۡبِ	لَا یَعۡزُبُ (2)	عَنۡهُ	مِثۡقَالُ ذَرَّةٍ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
غیب جاننے والا	پوشیدہ نہیں	اس سے	ذرہ برابر (کوئی چیز)	آسمانوں میں	اور	نہ

بیشک وہ (قیامت) تم پر ضرور آئے گی۔ آسمانوں میں اور زمین میں

فِی الۡاَرۡضِ وَ لَاۤ اَصۡغَرُ مِنۡ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكۡبَرُ اِلَّا

فِی الۡاَرۡضِ	وَ	لَاۤ	اَصۡغَرُ	مِنۡ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكۡبَرُ	اِلَّا
زمین میں	اور	نہیں	چھوٹی	اس (ذرے) سے	اور	نہ	بڑی	مگر

ذرہ برابر بھی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں ہے اور ذرہ سے بھی کوئی چھوٹی اور بڑی چیز نہیں ہے مگر

1 ...... "جو کچھ آسمان کی طرف سے اترتا ہے" سے مراد بارش، برف، اولے، طرح طرح کی برکتیں اور فرشتے ہیں "جو آسمانوں میں چڑھتا ہے۔" سے مراد فرشتے، دعائیں اور بندوں کے عمل ہیں۔ 2 ...... منکرینِ قیامت کا ایک اعتراض یہ تھا کہ انسانوں کے اجزا بکھرنے کے بعد اس طرح کیسے جمع ہوسکیں گے کہ کسی کے بدن کا کوئی جز دوسرے کے بدن میں نہ پہنچنے پائے۔ یہاں اس اعتراض کا انتہائی نفیس طریقے سے جواب دیا گیا کہ تم نے مخلوق کی پراگندگی کو دیکھا ہے جبکہ خالق کی قدرت وعلم کا اندازہ نہ کیا کہ وہ ہر بدن کے ہر ذرے کو جانتا ہے۔

قیامت کا مقصد

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ لِّيَجْزِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳﴾ [1]	لِّيَجْزِيَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
(وہ) ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں (ہے)	تاکہ اللہ صلہ دے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور

وہ ایک صاف بیان کرنے والی کتاب میں ہے ○ تاکہ اللہ ایمان لانے والوں اور

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ؕ اُولٰٓىٕكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓىٕكَ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	رِزْقٌ كَرِيْمٌ ﴿۴﴾
انہوں نے عمل کیے	نیک، اچھے	یہ لوگ	ان کے لیے	بخشش	اور	عزت کی روزی (ہے)

اچھے اعمال کرنے والوں کو بدلہ دے، ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے ○

آیات الٰہی جھٹلانے والوں کا انجام

وَ الَّذِيْنَ سَعَوْ فِيْٓ اٰيٰتِنَا مُعٰجِزِيْنَ اُولٰٓىٕكَ

وَ	الَّذِيْنَ	سَعَوْ [2]	فِيْٓ اٰيٰتِنَا	مُعٰجِزِيْنَ	اُولٰٓىٕكَ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کوشش کی	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ

اور جنہوں نے ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کی

قرآن سے متعلق اہلِ ایمان کا عقیدہ

لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِيْمٌ ﴿۵﴾ وَ يَرَى الَّذِيْنَ

لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِيْمٌ ﴿۵﴾	وَ	يَرَى	الَّذِيْنَ
ان کے لئے	عذاب (ہے)	سخت عذاب میں سے	دردناک	اور	سمجھتے ہیں	وہ لوگ جنہیں

ان کے لئے سخت عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ○ اور جنہیں علم دیا گیا ہے

اُوْتُوا الْعِلْمَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ هُوَ

اُوْتُوا	الْعِلْمَ	الَّذِيْٓ	اُنْزِلَ	اِلَيْكَ	مِنْ رَّبِّكَ	هُوَ
دیا گیا	علم	جو	نازل کیا گیا	تمہاری جانب	تمہارے رب کی طرف سے	وہی

وہ سمجھتے ہیں کہ جو کچھ تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہی

1.....اس کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔

2.....اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں کوشش دو طرح کی ہے۔ ایک اچھی اور دوسری بری۔ قرآنِ پاک کی آیات کو سمجھنے یا سمجھانے کی کوشش، ان سے مسائل و اسرار نکالنے کی کوشش اچھی اور عبادت ہے، لیکن انہیں غلط ثابت کرنے، ان میں باہمی ٹکراؤ دکھانے اور انہیں جھٹلانے کی کوشش بری اور کفر ہے۔ یہاں آیت میں یہ دوسری کوشش مراد ہے۔

الْحَقَّ ۙ وَ يَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦ وَ قَالَ

الْحَقَّ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ۝٦	وَ	قَالَ
حق (ہے)	اور	وہ رہنمائی کرتا ہے	عزت والے، حمد کے مستحق کے راستے کی طرف	اور	بولے

حق ہے اور وہ عزت والے، حمد کے مستحق (اللہ) کے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے ○ اور کافر

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا هَلْ نَدُلُّكُمْ عَلٰى رَجُلٍ يُّنَبِّئُكُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	نَدُلُّكُمْ	عَلٰى رَجُلٍ	يُّنَبِّئُكُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	کیا	ہم رہنمائی کریں تمہاری	ایک مرد پر	وہ بتادے تمہیں

بولے: کیا ہم تمہیں ایسا مرد بتادیں جو تمہیں خبر دے

اِذَا مُزِّقْتُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ ۙ اِنَّكُمْ لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧

اِذَا	مُزِّقْتُمْ	كُلَّ مُمَزَّقٍ	اِنَّكُمْ	لَفِيْ خَلْقٍ جَدِيْدٍ ۝٧
جب	تم ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے	بالکل ریزہ ریزہ	(تو پھر) بیشک تم	ضرور نئی پیدائش میں (ہو گے)

کہ جب تم بالکل ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم دوبارہ نئی پیدائش میں ہو گے ○

اَفْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ ۭ بَلِ

اَفْتَرٰى[1]	عَلَى اللّٰهِ	كَذِبًا	اَمْ	بِهٖ	جِنَّةٌ	بَلِ
(کیا) اس (نبی) نے بہتان باندھا	اللہ پر	جھوٹ	یا	اس کو	جنون کا مرض (ہے)	بلکہ

کیا اس (نبی) نے اللہ پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے پاگل پن کا مرض ہے؟ بلکہ

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨

الَّذِيْنَ	لَا يُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	فِي الْعَذَابِ وَ الضَّلٰلِ الْبَعِيْدِ ۝٨
وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	(وہ) عذاب اور دور کی گمراہی میں (ہیں)

وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں لاتے وہ عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں ○

1 ...... اس آیت میں ایک احتمال یہ ہے کہ یہ کفار کی گفتگو کا بقیہ حصہ ہے اور ایک احتمال یہ ہے کہ جو کفار گفتگو سن رہے تھے، انہوں نے کہا کہ کیا اس نبی نے اللہ تعالیٰ کی طرف یہ بات منسوب کر کے اس پر جھوٹ باندھا ہے یا اسے جنون کا مرض ہے جو وہ ایسی عجیب و غریب باتیں کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ان دونوں باتوں سے پاک اور بری ہیں البتہ قیامت و حساب کے منکر کفار عذاب اور دور کی گمراہی میں ہیں۔

کفار کو تنبیہ

اَفَلَمْ يَرَوْا اِلٰى مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ مَا خَلْفَهُمْ

اَفَلَمْ يَرَوْا (1)	اِلٰى	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	مَا	خَلْفَهُمْ
تو کیا انہوں نے نہ دیکھا	(اس) کی طرف	جو	ان کے آگے	اور	جو	ان کے پیچھے (ہے)

تو کیا انہوں نے نہ دیکھا جو آسمان اور زمین

مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ؕ اِنْ نَّشَاْ نَخْسِفْ بِهِمُ الْاَرْضَ اَوْ نُسْقِطْ

مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ	اِنْ	نَّشَاْ	نَخْسِفْ	بِهِمُ	الْاَرْضَ	اَوْ	نُسْقِطْ
آسمان اور زمین سے	اگر	ہم چاہیں	(تو) دھنسا دیں	ان کو	زمین (میں)	یا	گرا دیں

ان کے آگے اور پیچھے ہے۔ اگر ہم چاہیں تو انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر

عَلَيْهِمْ كِسَفًا مِّنَ السَّمَآءِ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً

عَلَيْهِمْ	كِسَفًا	مِّنَ السَّمَآءِ	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيَةً
ان کے اوپر	ایک ٹکڑا	آسمان سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانی (ہے)

آسمان کا ٹکڑا گرا دیں بیشک اس میں ہر رجوع لانے والے بندے

ع ٧

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور فضائل

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ مِنَّا

لِّكُلِّ عَبْدٍ مُّنِيْبٍ ﴿٩﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	دَاوٗدَ	مِنَّا
ہر رجوع لانے والے بندے کے لیے	اور	ضرور بیشک	ہم نے دیا	داؤد (کو)	اپنی طرف سے

کے لیے نشانی ہے ○ اور بیشک ہم نے داؤد کو اپنی طرف سے

فَضْلًا ؕ يٰجِبَالُ اَوِّبِيْ مَعَهٗ وَ الطَّيْرَ ۚ وَ

فَضْلًا	يٰجِبَالُ	اَوِّبِيْ	مَعَهٗ	وَ	الطَّيْرَ	وَ
بڑا فضل	اے پہاڑو	(اللہ کی طرف) رجوع کرو	اس کے ساتھ	اور	(اے) پرندو	اور

بڑا فضل دیا۔ اے پہاڑو اور پرندو! اس کے ساتھ (اللہ کی طرف) رجوع کرو اور

1 ...... کفار کا رد کرنے کے بعد ارشاد فرمایا کہ کیا وہ اندھے ہیں کہ انہوں نے آسمان وزمین کی طرف نظر ہی نہیں ڈالی اور اپنے آگے پیچھے دیکھا ہی نہیں جو انہیں معلوم ہو جاتا کہ وہ ہر طرف سے اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ان کی تکذیب و انکار کی سزا میں قارون کی طرح انہیں زمین میں دھنسا دیں یا ان پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیں۔ بیشک زمین و آسمان کی طرف نظر کرنے اور ان میں غور و فکر کرنے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف رجوع لانے والے ہر بندے کے لئے نشانی ہے جو اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو دوبارہ زندہ کرنے، منکر کو عذاب دینے اور ہر ممکن چیز پر قادر ہے۔

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زرہ سازی اور اہلِ خانہ کو نیک اعمال کی ہدایت

اَلَنَّا لَهُ الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾ اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ وَّ قَدِّرْ

اَلَنَّا	لَهُ	الْحَدِيْدَ ﴿۱۰﴾	اَنِ	اعْمَلْ (1)	سٰبِغٰتٍ	وَّ	قَدِّرْ
ہم نے نرم کردیا	اس کے لیے	لوہا	کہ	بناؤ	کشادہ زِرہیں	اور	اندازے کالحاظ رکھو

ہم نے اس کے لیے لوہا نرم کر دیا ○ کہ کشادہ زِرہیں بناؤ اور بنانے میں

فِی السَّرْدِ وَ اعْمَلُوْا صَالِحًا ؕ اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

فِی السَّرْدِ	وَ	اعْمَلُوْا	صَالِحًا	اِنِّیْ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
بنانے میں	اور	عمل کرو	نیک	بیشک میں	(اس) کو جو	تم عمل کررہے ہو

اندازے کالحاظ رکھو اور تم سب نیکی کرو بیشک میں تمہارے کام

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فضائل و معجزات

بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾ وَ لِسُلَیْمٰنَ الرِّیْحَ غُدُوُّهَا شَهْرٌ

بَصِیْرٌ ﴿۱۱﴾	وَ	لِسُلَیْمٰنَ	الرِّیْحَ	غُدُوُّهَا	شَهْرٌ
دیکھنے والا (ہوں)	اور	سلیمان کے (قابو میں دیدی)	ہوا	اس کا صبح کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)

دیکھ رہا ہوں ○ اور ہوا کو سلیمان کے قابو میں دیدیا، اس کا صبح کا چلنا ایک مہینہ کی راہ

وَّ رَوَاحُهَا شَهْرٌ ۚ وَ اَسَلْنَا لَهٗ

وَّ	رَوَاحُهَا	شَهْرٌ	وَ	اَسَلْنَا	لَهٗ
اور	اس کا شام کا چلنا	ایک مہینہ (کی راہ)	اور	ہم نے بہادیا	اس کے لیے

اور شام کا چلنا ایک مہینے کی راہ (کے برابر) ہوتا تھا اور ہم نے اس کے لیے

عَیْنَ الْقِطْرِ ؕ وَ مِنَ الْجِنِّ مَنْ یَّعْمَلُ بَیْنَ یَدَیْهِ

عَیْنَ الْقِطْرِ	وَ	مِنَ الْجِنِّ	مَنْ	یَّعْمَلُ	بَیْنَ یَدَیْهِ
پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ	اور	کچھ جن (قابو میں دیدیے)	جو	کام کرتے تھے	اس کے آگے

پگھلے ہوئے تانبے کا چشمہ بہادیا اور کچھ جن (قابو میں دیدیے) جو اس کے آگے

1 ...... حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ سے زرہیں بنا کر بیچا کرتے تھے، اس سے معلوم ہوا کہ صاحبِ فضیلت کسی شخصیت کا ذریعۂ معاش کے لئے کوئی صنعت اور فن سیکھنا جائز ہے، اِس سے اُس کے مرتبے میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ عمومی طور پر ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اپنے ہاتھ کی محنت سے کمائے اور اس سے خود بھی کھائے اور دوسروں کو بھی کھلائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: کسی نے ہرگز اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو وہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائے اور بے شک اللہ تعالٰی کے نبی حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔ (بخاری، ۲/۱۱، الحدیث: ۲۰۷۲)

بِاِذْنِ رَبِّهٖ ؕ وَ مَنْ يَّزِغْ مِنْهُمْ عَنْ اَمْرِنَا

بِاِذْنِ رَبِّهٖ	وَ	مَنْ	يَّزِغْ	مِنْهُمْ	عَنْ اَمْرِنَا
اس کے رب کے حکم سے	اور	جو	پھرے	ان میں سے	ہمارے حکم سے

اس کے رب کے حکم سے کام کرتے تھے اور ان میں سے جو بھی ہمارے حکم سے پھرے

جنات کا مسخر ہونا اور آلِ داؤد کو شکر کی تاکید

نُذِقْهُ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾ يَعْمَلُوْنَ لَهٗ

نُذِقْهُ	مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ ﴿١٢﴾	يَعْمَلُوْنَ	لَهٗ
ہم چکھائیں گے اسے	بھڑکتی آگ کا عذاب	وہ (جنات) بناتے تھے	اس (سلیمان) کے لیے

ہم اسے بھڑکتی آگ کا عذاب چکھائیں گے ○ وہ جنات سلیمان کے لیے

مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَ تَمَاثِيْلَ وَ جِفَانٍ كَالْجَوَابِ

مَا	يَشَآءُ	مِنْ مَّحَارِيْبَ	وَ	تَمَاثِيْلَ (1)	وَ	جِفَانٍ كَالْجَوَابِ
(ہر وہ چیز) جو	وہ چاہتا تھا	اونچے اونچے محل	اور	تصویریں	اور	بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

ہر وہ چیز بناتے تھے جو وہ چاہتا تھا، اونچے اونچے محل اور تصویریں اور بڑے بڑے حوضوں کے برابر پیالے

وَ قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ ؕ اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَ قَلِيْلٌ

وَ	قُدُوْرٍ رّٰسِيٰتٍ	اِعْمَلُوْٓا	اٰلَ دَاوٗدَ	شُكْرًا	وَ	قَلِيْلٌ
اور	ایک جگہ جمی ہوئی دیگیں	عمل کرو	(اے) داؤد کی آل	شکر کرنے (کیلئے)	اور	کم (ہیں)

اور ایک ہی جگہ جمی ہوئی دیگیں۔ اے داؤد کی آل! شکر کرو اور میرے بندوں میں

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات اور جنات پر کشفِ حقیقت

مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾ فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ

مِّنْ عِبَادِيَ	الشَّكُوْرُ ﴿١٣﴾	فَلَمَّا	قَضَيْنَا	عَلَيْهِ	الْمَوْتَ (2)
میرے بندوں میں سے	شکر کرنے والے	پھر جب	ہم نے حکم بھیجا	اس (سلیمان) پر	موت (کا)

شکر والے کم ہیں ○ پھر جب ہم نے سلیمان پر موت کا حکم بھیجا

1 ...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت میں تصویر بنانا حرام نہ تھا، ہماری شریعت میں جاندار کی تصویر بنانا حرام ہے۔

2 ...... حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی تھی کہ ان کی وفات کا حال جنات پر ظاہر نہ ہو، تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جن غیب نہیں جانتے، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی وفات کے پورے ایک سال بعد تک جنات اس پر مطلع نہ ہوئے یہاں تک کہ حکمِ الٰہی سے دیمک نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا عصا کھالیا اور اس کے سہارے قائم آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جسمِ مبارک زمین پر تشریف لے آیا۔ اس وقت جنات کو وفاتِ سلیمان کا علم ہوا۔

مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖۤ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ تَاْكُلُ

مَا دَلَّهُمْ	عَلٰى مَوْتِهٖۤ	اِلَّا	دَآبَّةُ الْاَرْضِ	تَاْكُلُ
(تو) نہ راہنمائی کی ان (جنوں) کی	اس کی موت پر	مگر	زمین کے جانور (دیمک نے)	وہ کھاتی رہی

تو جنوں کو اس کی موت زمین کی دیمک نے ہی بتائی جو اس کا عصا

مِنْسَاَتَهٗ ۚ فَلَمَّا خَرَّ تَبَیَّنَتِ الْجِنُّ اَنْ لَّوْ

مِنْسَاَتَهٗ	فَلَمَّا	خَرَّ	تَبَیَّنَتِ	الْجِنُّ	اَنْ	لَّوْ
اس کا عصا	پھر جب	(سلیمان) زمین پر آرہا	(تو یہ حقیقت) واضح ہوگئی	جنوں (پر)	کہ	اگر

کھا رہی تھی پھر جب سلیمان زمین پر آرہا تو جنوں پر یہ حقیقت کھل گئی کہ اگر

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ الْغَیْبَ مَا لَبِثُوْا فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾ لَقَدْ كَانَ

كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ	الْغَیْبَ (1)	مَا لَبِثُوْا	فِی الْعَذَابِ الْمُهِیْنِ ﴿۱۴﴾	لَقَدْ	كَانَ
وہ جانتے ہوتے	غیب	(تو) نہ رہتے	ذلیل کر دینے والے عذاب میں	ضرور بیشک	تھی

وہ غیب جانتے ہوتے تو اس ذلت و خواری کے عذاب میں نہ رہتے ○ بیشک

قومِ سبا پر انعاماتِ الٰہی اور انہیں شکر کی تاکید

لِسَبَاٍ فِیْ مَسْكَنِهِمْ اٰیَةٌ ۚ جَنَّتٰنِ عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ ۬ؕ كُلُوْا

لِسَبَاٍ (2)	فِیْ مَسْكَنِهِمْ	اٰیَةٌ	جَنَّتٰنِ	عَنْ یَّمِیْنٍ وَّ شِمَالٍ	كُلُوْا
(قومِ) سبا کے لیے	ان کی آبادی میں	نشانی	دو باغ (تھے)	دائیں طرف اور بائیں طرف سے	کھاؤ

قومِ سبا کے لیے ان کی آبادی میں نشانی تھی، دو باغ تھے ایک دائیں طرف اور دوسرا بائیں طرف۔ اپنے رب کا رزق

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ وَ اشْكُرُوْا لَهٗ ؕ بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾

مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ	وَ	اشْكُرُوْا	لَهٗ	بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ	وَّ	رَبٌّ غَفُوْرٌ ﴿۱۵﴾
اپنے رب کے رزق میں سے	اور	شکر ادا کرو	اس کا	پاکیزہ شہر (ہے)	اور	بخشنے والا رب

کھاؤ اور اس کا شکر ادا کرو۔ پاکیزہ شہر ہے اور بخشنے والا رب ○

1...... جنات غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے غیب کی بات دریافت کرنا حرام ہے اور آئندہ کی بات پوچھنا عقلاً حماقت، شرعاً حرام اور ان کی غیب دانی کا اعتقاد ہو تو کفر ہے۔

2...... سبا عرب کے علاقے یمن کی حدود میں واقع ایک قبیلے کا نام ہے اور یہ قبیلہ اپنے دادا سبا بن یَشْجُب بن یَعْرُب بن قحطان کے نام سے مشہور ہے۔ ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے کثیر نعمتوں سے نوازا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے لگ گئے تو اس نے انہیں سیلاب کے ذریعے ہلاک کر دیا۔

قومِ سبا کی شکر سے روگردانی اور ان کا انجام

فَاَعْرَضُوْا فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ وَبَدَّلْنٰهُمْ

فَاَعْرَضُوْا	فَاَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	سَيْلَ الْعَرِمِ (1)	وَ	بَدَّلْنٰهُمْ
تو انہوں نے منہ پھیرا	تو ہم نے بھیجا	ان پر	زور کا سیلاب	اور	ہم نے بدل دیئے انہیں

تو انہوں نے منہ پھیرا تو ہم نے ان پر زور کا سیلاب بھیجا اور ان کے باغوں کے عوض

بِجَنَّتَيْهِمْ جَنَّتَيْنِ ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ وَّ اَثْلٍ وَّ شَيْءٍ

بِجَنَّتَيْهِمْ	جَنَّتَيْنِ	ذَوَاتَيْ اُكُلٍ خَمْطٍ	وَّ	اَثْلٍ	وَّ	شَيْءٍ
ان کے دو باغوں کے بدلے	دو باغ	کڑوے پھل والے	اور	جھاؤ (والے)	اور	کچھ

دو باغ انہیں بدل دیئے جو کڑوے پھل والے اور جھاؤ والے اور کچھ

ناشکری کا نتیجہ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾ ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِمَا كَفَرُوْا ؕ

مِّنْ سِدْرٍ قَلِيْلٍ ﴿١٦﴾	ذٰلِكَ	جَزَيْنٰهُمْ	بِمَا	كَفَرُوْا (2)
تھوڑی سی بیریوں (والے)	یہ	ہم نے بدلہ دیا انہیں	(اس کے) سبب جو	انہوں نے ناشکری کی

تھوڑی سی بیریوں والے تھے ○ ہم نے انہیں ان کی ناشکری کی وجہ سے یہ بدلہ دیا

قومِ سبا کو دی گئی نعمتوں کی تفصیل

وَهَلْ نُجٰزِيْۤ اِلَّا الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾ وَجَعَلْنَا

وَ	هَلْ	نُجٰزِيْۤ	اِلَّا	الْكَفُوْرَ ﴿١٧﴾	وَ	جَعَلْنَا
اور	کیا (یعنی نہیں)	ہم سزا دیتے	مگر	بڑے ناشکرے (کو)	اور	ہم نے بنادیں

اور ہم اسی کو سزا دیتے ہیں جو ناشکرا ہو ○ اور ہم نے

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَّ

بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى	الَّتِيْ بٰرَكْنَا فِيْهَا	قُرًى ظَاهِرَةً	وَّ
ان کے اور (اُن) شہروں کے درمیان	جن میں ہم نے برکت رکھی	نمایاں بستیاں	اور

اِن (سبا والوں) اور اُن شہروں کے درمیان بہت سی نمایاں بستیاں بنادیں جن میں ہم نے برکت رکھی تھی اور

(1)...... انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے اور نعمتوں کی ناشکری کے سبب اللہ تعالیٰ نے سبا والوں پر عظیم سیلاب بھیجا جس سے ان کے باغ اور اموال سب ڈوب گئے، مکانات ریت میں دفن ہوگئے اور وہ اس طرح تباہ ہوئے کہ اُن کی تباہی عرب کے لئے مثال بن گئی۔ اور ان کے خوبصورت باغوں کو ایسے دو باغوں میں بدل دیا جو کڑوے اور انتہائی بدمزہ پھل والے تھے اور ان میں جھاؤ اور کچھ تھوڑی سی بیریاں تھیں جیسی ویرانوں میں اُگ آتی ہیں۔ (2)...... سبا والوں کے حالات وانجام سے معلوم ہوا کہ نعمتوں کی ناشکری ان کے زوال اور مصائب و آلام میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتی ہے، لہٰذا اس سے بچنا چاہئے۔

قَدَّرْنَا فِيْهَا السَّيْرَ ؕ سِيْرُوْا فِيْهَا لَيَالِيَ وَاَيَّامًا

قَدَّرْنَا	فِيْهَا	السَّيْرَ	سِيْرُوْا	فِيْهَا	لَيَالِيَ	وَ	اَيَّامًا
ایک اندازے پر رکھا	ان میں	سفر (کو)	(اور فرمایا) چلو	ان میں	راتوں	اور	دنوں (کو)

ان بستیوں میں سفر کو ایک اندازے پر رکھا (اور انہیں فرمایا:) ان میں راتوں اور دنوں کو

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾ فَقَالُوْا رَبَّنَا بٰعِدْ بَيْنَ اَسْفَارِنَا

قومِ سبا کی ناشکری اور انجام

اٰمِنِيْنَ ﴿۱۸﴾	فَقَالُوْا	رَبَّنَا	بٰعِدْ	بَيْنَ اَسْفَارِنَا
بے خوف ہو کر	تو انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	دوری ڈال دے	ہمارے سفروں کے درمیان

امن وامان سے چلو○ تو انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارے سفروں میں دوری ڈال دے

وَظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ وَمَزَّقْنٰهُمْ

وَ	ظَلَمُوْٓا	اَنْفُسَهُمْ	فَجَعَلْنٰهُمْ	اَحَادِيْثَ	وَ	مَزَّقْنٰهُمْ
اور	انہوں نے ظلم کیا	اپنی جانوں (پر)	تو ہم نے بنا دیا انہیں	قصے کہانیاں	اور	جدا کر دیا انہیں

اور انہوں نے خود اپنا ہی نقصان کیا تو ہم نے انہیں قصے کہانیاں بنا دیا اور انہیں بالکل

كُلَّ مُمَزَّقٍ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾

كُلَّ مُمَزَّقٍ [1]	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ	لَاٰيٰتٍ	لِّكُلِّ صَبَّارٍ شَكُوْرٍ ﴿۱۹﴾
بالکل جدا جدا	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ہر بڑے صبر والے، بڑے شکر والے کے لئے

جدا جدا کر دیا۔ بیشک اس میں ہر بڑے صبر والے، ہر بڑے شکر والے کے لئے ضرور نشانیاں ہیں○

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ

قومِ سبا پر شیطان کا اپنا گمان سچ کر دکھانا

وَ	لَقَدْ	صَدَّقَ	عَلَيْهِمْ	اِبْلِيْسُ	ظَنَّهٗ [2]	فَاتَّبَعُوْهُ
اور	ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اُن پر	ابلیس (نے)	اپنا گمان	تو انہوں نے پیروی کی اس کی

اور بیشک ابلیس نے ان پر اپنا گمان سچ کر دکھایا تو وہ لوگ شیطان کے پیروکار بن گئے

1 ...... امن وعافیت اور سکون وراحت اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں اور جسے یہ نعمتیں حاصل ہوں اسے ان پر تکبر وغرور کرنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں بے امنی اور مشقت کی تمنا اور دعا نہیں کرنی چاہئے۔ 2 ...... شیطان یہ گمان رکھتا تھا کہ وہ بنی آدم کو شہوت و حرص اور غضب کے ذریعے گمراہ کر دے گا، اس نے یہ گمان اہلِ سبا پر بلکہ تمام کافروں پر سچا کر دکھایا کہ وہ اس کے پیروکار ہو گئے اور اس کی اطاعت کرنے لگے۔ حقیقی عقلمندی یہ ہے کہ شیطان کے چیلنج اور گمان کو جاننے کے بعد اس کے مکر و فریب سے ہوشیار رہا جائے۔

شیطان کو اختیارات دینے کی حکمت

اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ مَا كَانَ لَهٗ عَلَیْهِمْ

اِلَّا	فَرِیْقًا	مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهٗ	عَلَیْهِمْ
سوائے	ایک گروہ (کے)	ایمان والوں میں سے	اور	نہیں تھا	اس (شیطان) کا	ان پر

سوائے مومنوں کے ایک گروہ کے ○ اور شیطان کا ان پر

مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ یُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ مِمَّنْ

مِّنْ سُلْطٰنٍ (1)	اِلَّا	لِنَعْلَمَ	مَنْ	یُّؤْمِنُ	بِالْاٰخِرَةِ	مِمَّنْ
کچھ قابو	مگر	اس لیے کہ ہم (جدا) دکھادیں	(اسے) جو	ایمان لاتا ہے	آخرت پر	(اس) سے جو

کچھ قابو نہ تھا مگر اس لیے کہ ہم دکھادیں کہ کون آخرت پر ایمان لاتا اور کون

کفار مکہ کے عقیدے کی برائی کا بیان

ع ۲

هُوَ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ ؕ وَ رَبُّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾ ع قُلِ

هُوَ	مِنْهَا	فِیْ شَكٍّ	وَ	رَبُّكَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	حَفِیْظٌ ﴿۲۱﴾	قُلِ
وہ	آخرت سے (متعلق)	شک میں (ہے)	اور	تمہارا رب	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	تم کہو

اس کے بارے میں شک میں ہے اور تیرا رب ہر چیز پر نگہبان ہے ○ تم فرماؤ:

ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ لَا یَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ

ادْعُوا	الَّذِیْنَ	زَعَمْتُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَا یَمْلِكُوْنَ (2)	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
پکارو	ان کو جنہیں	تم (معبود) سمجھتے ہو	اللہ کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	ذرہ برابر (کسی چیز کے)

انہیں پکارو جنہیں اللہ کے سوا تم (معبود) سمجھتے ہو، وہ آسمانوں میں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ لَا فِی الْاَرْضِ وَ مَا لَهُمْ فِیْهِمَا مِنْ شِرْكٍ

فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	لَهُمْ	فِیْهِمَا	مِنْ شِرْكٍ
آسمانوں میں	اور	نہ	زمین میں	اور	نہ (ہے)	ان کا	ان دونوں میں	کچھ حصہ

ذرہ برابر کسی چیز کے مالک نہیں ہیں اور نہ ان کا ان دونوں میں کچھ حصہ ہے

1 ...... شیطان لوگوں کو زبردستی راہِ حق سے نہیں روک سکتا بلکہ صرف اس سے بہکا اور پھسلا سکتا ہے اور شیطان کو یہ اختیار ملنا بھی کائناتی نظام کا حصہ ہے کہ حق کی دعوت دینے والوں کے مقابلے میں باطل کی طرف بلانے والے بھی موجود ہوں تا کہ امتحان کامل طور پر متحقق ہو اور لوگوں کی پوری آزمائش ہو کہ انہوں نے اپنے اختیار سے کس کو منتخب کیا۔ 2 ...... یعنی بت آسمانوں اور زمین میں ذرہ برابر کسی نفع اور نقصان کے مالک نہیں ہیں۔ اس آیت کا اللہ تعالٰی کے انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہ اللہ تعالٰی کی عطا سے مخلوق کو نفع پہنچانے اور ان سے نقصان دور کرنے کی طاقت

اہلِ شفاعت کا بیان

وَ مَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِیْرٍ (۲۲) وَ لَا تَنْفَعُ

وَ	مَا	لَهٗ	مِنْهُمْ	مِّنْ ظَهِیْرٍ (۲۲)	وَ	لَا تَنْفَعُ
اور	نہ (ہے)	اس (اللہ) کا	ان میں سے	کوئی مددگار	اور	فائدہ نہیں دیتی

اور نہ ان میں سے کوئی اللہ کا مددگار ہے ○ اور اللہ کے پاس

الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ ؕ حَتّٰۤى اِذَا

الشَّفَاعَةُ (1)	عِنْدَهٗۤ	اِلَّا	لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ	حَتّٰۤى	اِذَا
شفاعت	اس کے پاس	مگر	(اس کی) جس کے لیے اس نے اجازت دی	یہاں تک کہ	جب

شفاعت کام نہیں دیتی مگر (اس کی) جس کے لیے وہ اجازت دیدے یہاں تک کہ جب

فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ قَالُوْا مَاذَا ۙ قَالَ

فُزِّعَ	عَنْ قُلُوْبِهِمْ	قَالُوْا	مَاذَا	قَالَ
گھبراہٹ دور کر دی جاتی ہے	ان کے دلوں سے	(تو) وہ کہتے ہیں	کیا	فرمایا

ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور فرمادی جاتی ہے تو وہ ایک دوسرے سے کہتے ہیں: تمہارے رب نے

رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ ۚ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ (۲۳)

رَبُّكُمْ	قَالُوا	الْحَقَّ	وَ	هُوَ	الْعَلِیُّ	الْكَبِیْرُ (۲۳)
تمہارے رب (نے)	(تو) وہ کہتے ہیں	حق (فرمایا ہے)	اور	وہی	بلندی والا	بڑائی والا (ہے)

کیا فرمایا ہے؟ تو وہ کہتے ہیں: حق فرمایا ہے اور وہی بلندی والا، بڑائی والا ہے ○

رازق حقیقی اللہ ہی سچا معبود ہے

قُلْ مَنْ یَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ قُلِ اللّٰهُ ۙ وَ اِنَّاۤ

قُلْ	مَنْ	یَّرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	قُلِ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّاۤ
تم کہو	کون	روزی دیتا ہے تمہیں	آسمانوں اور زمین سے	تم کہو	اللہ	اور	بیشک ہم

تم فرماؤ: کون ہے جو تمہیں آسمانوں اور زمین سے روزی دیتا ہے؟ تم خود ہی فرماؤ: "اللہ" اور بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رکھتے ہیں جیسے حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آصف بن برخیا کی نفع رسانی مذکور ہے۔

1 ...... کفار یہ کہتے تھے کہ بت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری شفاعت کریں گے۔ اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے پاس صرف اسی کی شفاعت کام دے گی جس کو اللہ تعالیٰ شفاعت کرنے کی اجازت دے گا۔

ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا

اَوْ اِیَّاكُمْ لَعَلٰى هُدًى اَوْ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ قُلْ

اَوْ	اِیَّاكُمْ	لَعَلٰى هُدًى	اَوْ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۴﴾ (1)	قُلْ (2)
یا	تم	(کوئی ایک) ضرور ہدایت پر (ہے)	یا	کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو

یا تم (کوئی ایک) ضرور ہدایت پر ہے یا کھلی گمراہی میں ○ تم فرماؤ:

لَّا تُسْــٴَـلُوْنَ عَمَّاۤ اَجْرَمْنَا وَ لَا نُسْــٴَـلُ

لَّا تُسْــٴَـلُوْنَ	عَمَّاۤ	اَجْرَمْنَا	وَ	لَا نُسْــٴَـلُ
تم سے سوال نہیں کیا جائے گا	(اس) کے متعلق جو	ہم نے جرم کیا	اور	ہم سے سوال نہ ہوگا

ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے متعلق تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے

کفارِ مکہ پر اتمامِ حجت

عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ یَجْمَعُ بَیْنَنَا رَبُّنَا ثُمَّ

عَمَّا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۵﴾	قُلْ	یَجْمَعُ	بَیْنَنَا	رَبُّنَا	ثُمَّ
(اس) کے بارے میں جو	تم عمل کرتے ہو	تم کہو	جمع کردے گا	ہمارے درمیان	ہمارا رب	پھر

تمہارے اعمال کے بارے میں سوال ہوگا ○ تم فرماؤ: ہمارا رب ہم سب کو جمع کرے گا پھر

یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ ؕ وَ هُوَ الْفَتَّاحُ

یَفْتَحُ	بَیْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَ	هُوَ	الْفَتَّاحُ
وہ فیصلہ کردے گا	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہی	بہترین فیصلہ کرنے والا

ہم میں سچا فیصلہ فرمادے گا اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا،

بت ہرگز اللہ تعالیٰ کے شریک نہیں

الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾ قُلْ اَرُوْنِیَ الَّذِیْنَ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ

الْعَلِیْمُ ﴿۲۶﴾	قُلْ	اَرُوْنِیَ	الَّذِیْنَ	اَلْحَقْتُمْ	بِهٖ
خوب جاننے والا (ہے)	تم کہو	دکھاؤ مجھے	وہ جنہیں	تم نے ملا رکھا ہے	اس (اللہ) کے ساتھ

سب کچھ جاننے والا ہے ○ تم فرماؤ: مجھے دکھاؤ تو (اپنے) وہ (معبود) جنہیں تم نے اللہ کے ساتھ شریک بنا کر

1 ...... یہ ظاہر و یقینی اور قطعی بات ہے کہ جو شخص صرف اللہ تعالیٰ کو روزی دینے والا، بارش برسانے والا، سبزہ اگانے والا جانتے ہوئے بھی ان بتوں کو پوجے جو ذرہ بھر کسی چیز کے مالک نہیں وہ یقیناً کھلی گمراہی میں ہے۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، آپ ان مشرکین سے فرما دیں کہ ہم نے تمہارے گمان میں اگر کوئی جرم کیا تو اس کے بارے میں تم سے سوال نہیں کیا جائے گا اور نہ ہم سے تمہارے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا بلکہ ہر شخص سے اس کے اپنے عمل کا سوال ہوگا اور ہر ایک اپنے عمل کی جزا پائے گا لہٰذا تم اپنی فکر اور اصلاح کی کوشش کرو۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالتِ عامہ کا بیان

شُرَكَآءَ كَلَّا ؕ بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿٢٧﴾ وَ

شُرَكَآءَ	كَلَّا	بَلْ	هُوَ	اللّٰهُ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿٢٧﴾	وَ
شریک	ہرگز نہیں	بلکہ	وہ	اللہ (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور

ملا رکھا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ اللہ ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور

مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ

مَاۤ اَرْسَلْنٰكَ	اِلَّا	كَآفَّةً [1] لِّلنَّاسِ	بَشِیْرًا	وَّ	نَذِیْرًا	وَّ
ہم نے نہ بھیجا تمہیں	مگر	تمام لوگوں کیلئے	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)	اور

اے محبوب! ہم نے آپ کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ہے

قیامت سے متعلق مشرکین کا مطالبہ اور اُنہیں جواب

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٢٨﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	مَتٰى	هٰذَا الْوَعْدُ
لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	وہ کہتے ہیں	کب (آئے گا)	یہ وعدہ

لیکن بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور کہتے ہیں یہ وعدہ کب آئے گا

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿٢٩﴾ قُلْ لَّكُمْ مِّیْعَادُ یَوْمٍ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿٢٩﴾	قُلْ	لَّكُمْ	مِّیْعَادُ یَوْمٍ [2]
اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	تمہارے لیے	ایک دن کا وعدہ (ہے)

اگر تم سچے ہو ○ تم فرماؤ: تمہارے لیے ایک ایسے دن کا وعدہ ہے

کفار کا آسمانی کتابوں پر ایمان سے انکار

النصف ع ٣

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ عَنْهُ سَاعَةً وَّ لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾ ع وَ قَالَ

لَّا تَسْتَاْخِرُوْنَ	عَنْهُ	سَاعَةً	وَّ	لَا تَسْتَقْدِمُوْنَ ﴿٣٠﴾	وَ	قَالَ
تم پیچھے نہ ہٹ سکو گے	اس سے	ایک گھڑی	اور	نہ آگے بڑھ سکو گے	اور	بولے

جس سے تم نہ ایک گھڑی پیچھے ہٹ سکو گے اور نہ آگے بڑھ سکو گے ○ اور کافروں نے

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت عامّہ ہے، تمام انسان اس کے احاطہ میں ہیں، گورے ہوں یا کالے، عربی ہوں یا عجمی، پہلے ہوں یا بعد والے، سب کے لئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رسول ہیں اور وہ سب آپ کے اُمتی ہیں۔ یہ مرتبہ صرف آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہی عطا ہوا ہے۔

2 ...... یہاں اس سے مراد مر کر دوبارہ اٹھنے کا، یا موت کے حاضر ہونے کا وقت ہے۔ بعض مفسرین نے اس سے بدر کا دن بھی مراد لیا ہے۔

بروزِ قیامت غریب کفار کا اپنے سرداروں سے مکالمہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَنْ نُّؤْمِنَ بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ لَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَنْ نُّؤْمِنَ	بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ (1)	وَ	لَا
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے	اس قرآن پر	اور	نہ

کہا: ہم ہرگز اس قرآن پر اور اس سے پہلی کتابوں پر

بِالَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ ؕ وَ لَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ

بِالَّذِيْ	بَيْنَ يَدَيْهِ	وَ	لَوْ	تَرٰۤى (2)	اِذِ	الظّٰلِمُوْنَ
(ان کتابوں) پر جو	اس سے پہلے (آئیں)	اور	اگر	تم دیکھ لیتے	جب	ظالم

ایمان نہیں لائیں گے اور (خوفناک منظر دیکھتے) اگر تم دیکھ لیتے جب ظالم

مَوْقُوْفُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚۖ يَرْجِعُ بَعْضُهُمْ

مَوْقُوْفُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	يَرْجِعُ	بَعْضُهُمْ
کھڑے کئے جائیں گے	اپنے رب کے پاس (توخوفناک منظر دیکھتے)	لوٹادیں گے	ان کے بعض

اپنے رب کے پاس کھڑے کئے جائیں گے ان میں ایک دوسرے پر

اِلٰى بَعْضِ ﹰالْقَوْلَ ۚ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

اِلٰى بَعْضِ	الْقَوْلَ	يَقُوْلُ	الَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	لِلَّذِيْنَ
بعض کی طرف	بات	کہیں گے	وہ لوگ جنہیں	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جو

بات لوٹادے گا تو وہ جو دبے ہوئے تھے وہ بڑے بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا لَوْ لَاۤ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾ قَالَ

اسْتَكْبَرُوْا	لَوْ لَاۤ	اَنْتُمْ	لَكُنَّا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۱﴾	قَالَ
بڑے بنے	اگر نہ ہوتے	تم	(تو) ضرور ہم ہوتے	ایمان والے	کہیں گے

کہیں گے: اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان والے ہوتے ○ بڑے بننے والے

1 ...... کفارِ مکہ نے اہلِ کتاب سے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم ان کے اوصاف اپنی کتابوں میں لکھے ہوئے پاتے ہیں۔ اس پر کفارِ مکہ کہنے لگے کہ ہم پھر بھی اس قرآن پر اور نہ ہی اس سے پہلی کتابوں یعنی تورات اور انجیل وغیرہ پر ایمان لائیں گے۔ اس سے کفارِ مکہ کی جہالت، تعصب اور ہٹ دھرمی ظاہر ہو رہی ہے۔ 2 ...... یہاں سے وہ مکالمہ بیان کیا جارہا ہے جو حشر کے دن متکبر و مالدار کافروں اور پس ماندہ کافروں کے درمیان ہو گا۔

الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْۤا اَنَحْنُ

اَنَحْنُ	اسْتُضْعِفُوْۤا	لِلَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْا	الَّذِيْنَ
کیا ہم	دبا کر رکھا گیا تھا	ان لوگوں سے جنہیں	بڑے بنے	وہ لوگ جو

دبے ہوئے لوگوں سے کہیں گے: کیا ہم نے

صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ

كُنْتُمْ	بَلْ	جَآءَكُمْ	اِذْ	بَعْدَ	عَنِ الْهُدٰى	صَدَدْنٰكُمْ
تم تھے	بلکہ	وہ آئی تھی تمہارے پاس	جب	(اس کے) بعد	ہدایت سے	ہم نے روکا تھا تمہیں

تمہیں ہدایت سے روکا تھا جبکہ وہ تمہارے پاس آئی تھی بلکہ تم خود ہی

مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا لِلَّذِيْنَ

لِلَّذِيْنَ	اسْتُضْعِفُوْا	الَّذِيْنَ	قَالَ	وَ	مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾
ان لوگوں سے جو	دبا کر رکھا گیا تھا	وہ لوگ جنہیں	کہیں گے	اور	مجرم

مجرم تھے ○ اور دبے ہوئے لوگ، بڑا بننے والوں سے

اسْتَكْبَرُوْا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ

اِذْ	مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ	بَلْ	اسْتَكْبَرُوْا
جب	(تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں روکا)	(تم نہیں) بلکہ	بڑے بنے

کہیں گے بلکہ (تمہارے) رات اور دن کے فریب (نے ہمیں ہدایت سے روکا) جب

تَاْمُرُوْنَنَاۤ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ

اَنْدَادًا	لَهٗۤ	نَجْعَلَ	وَ	بِاللّٰهِ	نَّكْفُرَ	اَنْ	تَاْمُرُوْنَنَاۤ [1]
برابر والے	اس کیلئے	ہم ٹھہرائیں	اور	اللہ کا	ہم انکار کریں	کہ	تم حکم دیتے تھے ہمیں

تم ہمیں حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کا انکار کریں اور اس کیلئے برابر والے ٹھہرائیں

1 ...... اس آیت میں کفار کے لئے تنبیہ ہے کہ دنیا میں ایک دوسرے کی پیروی کرنے والے آخرت میں ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے۔

بروزِ قیامت کفار کی ندامت اور عذاب کی کیفیت

وَ اَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ ؕ وَ جَعَلْنَا

وَ	اَسَرُّوا	النَّدَامَةَ	لَمَّا	رَاَوُا	الْعَذَابَ	وَ	جَعَلْنَا
اور	وہ چھپانے لگیں گے	ندامت	جب	دیکھیں گے	عذاب	اور	ہم ڈالیں گے

اور وہ جب عذاب دیکھیں گے تو دل ہی دل میں پچھتانے لگیں گے اور ہم

الْاَغْلٰلَ فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ؕ هَلْ یُجْزَوْنَ

الْاَغْلٰلَ	فِیْۤ اَعْنَاقِ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	هَلْ	یُجْزَوْنَ
طوق	ان لوگوں کی گردنوں میں جنہوں نے	کفر کیا	کیا (یعنی نہیں)	انہیں بدلہ دیا جائے گا

کافروں کے گلے میں طوق ڈالیں گے۔ انہیں ان کے اعمال ہی کا

انبیاءِ عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کفار کا دستور

اِلَّا مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۳۳ وَ مَاۤ اَرْسَلْنَا فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ

اِلَّا	مَا	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۳۳	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ
مگر	(اس کا) جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے نہیں بھیجا	کسی شہر میں	کوئی ڈر سنانے والا

بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے (جب کبھی) کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا

اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَاۤ اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ

اِلَّا	قَالَ	مُتْرَفُوْهَاۤ [1]	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ
مگر	کہا	اس (شہر) کے خوشحال لوگوں (نے)	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا

تو وہاں کے خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ تم جس (ہدایت) کے ساتھ بھیجے گئے ہو

مالدار کفار کا باطل گمان اور اس کی تردید

كٰفِرُوْنَ ۳۴ وَ قَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا ۙ

كٰفِرُوْنَ ۳۴	وَ	قَالُوْا	نَحْنُ	اَكْثَرُ	اَمْوَالًا	وَّ	اَوْلَادًا
انکار کرنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے کہا	ہم	زیادہ ہیں	مالوں	اور	اولاد (میں)

ہم اس کے منکر ہیں ○ اور انہوں نے کہا: ہم مال اور اولاد میں بڑھ کر ہیں

1 ......اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسکینِ خاطر فرمائی گئی کہ آپ ان کفار کی تکذیب و انکار سے رنجیدہ نہ ہوں کیونکہ کفار کا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ یہی دستور رہا ہے اور مالدار لوگ اسی طرح اپنے مال اور اولاد کے غرور میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تکذیب کرتے رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اکثر مالدار ہی انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی مخالفت کرتے اور غریب لوگ ان کی پیروی کرتے ہیں۔ یہ قانون قیامت تک رہے گا کہ اکثر سردار اور مالدار گناہوں میں پیش پیش جبکہ غریب لوگ نیکیوں میں آگے آگے ہوں گے۔ فی زمانہ بھی اس کی مثالیں دیکھی جارہی ہیں۔

وَ مَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَبْسُطُ

وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِيْنَ ﴿٣٥﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّيْ	يَبْسُطُ
اور	نہیں	ہم	(وہ جنہیں) عذاب دیا جائے گا	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے

اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب جس کے لیے چاہتا ہے

الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ

الرِّزْقَ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ
رزق	جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اور	لیکن	اکثر لوگ

رزق وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے لیکن بہت لوگ

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾ ع وَ مَآ اَمْوَالُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِيْ

ع ۱۰

لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٣٦﴾	وَ	مَآ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَآ	اَوْلَادُكُمْ	بِالَّتِيْ
نہیں جانتے	اور	نہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	(ایسے) جو

نہیں جانتے ○ اور تمہارے مال اور تمہاری اولاد اس قابل نہیں کہ

تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰٓى اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ

تُقَرِّبُكُمْ (1)	عِنْدَنَا	زُلْفٰٓى	اِلَّا	مَنْ	اٰمَنَ	وَ	عَمِلَ
قریب کردیں تمہیں	ہمارے نزدیک	قریب کرنا	مگر	جو	ایمان لایا	اور	اس نے عمل کیا

تمہیں ہمارے قریب کردیں مگر وہ جو ایمان لایا اور اس نے نیک عمل

صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا

صَالِحًا	فَاُولٰٓئِكَ	لَهُمْ	جَزَآءُ الضِّعْفِ	بِمَا
نیک (وہ ہمارے قریب ہے)	تو یہ لوگ	ان کے لیے	دگنی جزا (ہے)	(اس کے) بدلے جو

کیا (وہ ہمارے قریب ہے) ان لوگوں کے لیے ان کے اعمال کے بدلے میں

نیک مومن کا مال اور اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے

(1)...... کفارِ مکہ نے اپنے مال اور اولاد پر فخر کیا اور یہ سمجھا کہ مال و اولاد کی کثرت انہیں اللہ تعالیٰ کا مقرب بنادے گی، اس پر ان کا رد کیا گیا کہ محض مال اور اولاد کی کثرت قربِ الٰہی کا سبب نہیں، بلکہ صرف مومن کا راہِ خدا میں خرچ کیا ہوا مال اور اس مومن کی اولاد قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے جو اُنہیں نیک علم سکھائے، دین کی تعلیم دے اور صالح و متقی بنائے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں میں بھی مال و اولاد کی وجہ سے فخر و تکبر کرنے، غریب اور بے اولاد لوگوں کو حقیر سمجھنے، اولاد اور مال کی کثرت کو قربِ الٰہی کا ذریعہ تصور کرنے، اپنی اولاد کو علمِ دین اور تقویٰ و پرہیزگاری سکھانے کی بجائے دنیاوی علوم و فنون کی تعلیم پر توجہ دینے کی وبا عام ہے۔

آیاتِ الٰہی جھٹلانے والوں کے لئے وعید

عَمِلُوْا وَ هُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ الَّذِیْنَ

عَمِلُوْا	وَ	هُمْ	فِی الْغُرُفٰتِ	اٰمِنُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ	الَّذِیْنَ
انہوں نے عمل کیے	اور	وہ	(جنت کے) بالاخانوں میں	امن والے (ہوں گے)	اور	وہ لوگ جو

کئی گنا جزا ہے اور وہ (جنت کے) بالاخانوں میں امن وچین سے ہوں گے ○ اور وہ جو

یَسْعَوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا مُعٰجِزِیْنَ اُولٰٓىٕكَ فِی الْعَذَابِ

یَسْعَوْنَ	فِیْۤ اٰیٰتِنَا	مُعٰجِزِیْنَ	اُولٰٓىٕكَ	فِی الْعَذَابِ
کوشش کرتے ہیں	ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں	(ہم سے) مقابلہ کرتے ہوئے	یہ لوگ	عذاب میں

ہم سے مقابلہ کرتے ہوئے ہماری آیتوں (کو جھٹلانے) میں کوشش کرتے ہیں وہ عذاب میں

رزق کی وسعت و تنگی مشیتِ الٰہی پر موقوف ہے

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّیْ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ
حاضر کیے جائیں گے	تم کہو	بیشک	میرا رب	وسیع کرتا ہے	رزق

حاضر کئے جائیں گے ○ تم فرماؤ: بیشک میرا رب اپنے بندوں میں جس کے لیے چاہے

لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ ؕ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	مِنْ عِبَادِهٖ	وَ	یَقْدِرُ	لَهٗ
جس کے لیے	وہ چاہتا ہے	اپنے بندوں میں سے	اور	تنگ کر دیتا ہے	اس کے لیے

رزق وسیع فرماتا ہے اور جس کے لیے چاہے تنگ کر دیتا ہے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب

وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ

وَ	مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ [1]	مِّنْ شَیْءٍ	فَهُوَ	یُخْلِفُهٗ [2]
اور	جو	تم (اللہ کی راہ میں) خرچ کرو	کوئی چیز	تو وہ	اس کے بدلے میں اور دے گا

اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو وہ اس کے بدلے میں اور دے گا

1 ...... راہِ خدا میں مال خرچ کرنے والے کو اس کے بدلے اور ملے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے ”صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ معاف کرنے سے عزت بڑھتی ہے اور عاجزی کرنے سے مرتبے بلند ہوتے ہیں۔ (مسلم، ص۱۳۹۷، الحدیث: ۶۹(۲۵۸۸))، لہٰذا ہر مسلمان اپنا کچھ نہ کچھ مال راہِ خدا میں خرچ کرتا رہے۔

2 ...... یہ بدل اگر دنیا میں دیا گیا تو اس کی صورت یہ ہوگی کہ مزید مال مل جائے گا یا قناعت کی دولت نصیب ہوگی اور اگر آخرت میں دیا گیا تو یہ ثواب کی صورت میں ہوگا اور اللہ کی رحمت سے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دنیا و آخرت دونوں جگہ بدل مل جائے۔

فرشتوں کا اپنی معبودیت سے اعلانِ براءت

وَ هُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ يَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا

وَ	هُوَ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۳۹﴾	وَ	يَوْمَ	يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا
اور	وہی	سب سے بہتر رزق دینے والا (ہے)	اور	(جس) دن	(اللہ) اٹھائے گا ان سب کو

اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے ○ اور (یاد کرو) جس دن (اللہ) ان سب کو اٹھائے گا

ثُمَّ يَقُوْلُ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اَهٰٓؤُلَآءِ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾

ثُمَّ	يَقُوْلُ	لِلْمَلٰٓئِكَةِ	اَهٰٓؤُلَآءِ	اِيَّاكُمْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ ﴿۴۰﴾
پھر	وہ فرمائے گا	فرشتوں سے	کیا یہ لوگ	تمہاری	عبادت کرتے تھے

پھر فرشتوں سے فرمائے گا: کیا یہ تمہیں ہی پوجتے تھے؟ ○

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ اَنْتَ وَلِيُّنَا مِنْ دُوْنِهِمْ ۚ

قَالُوْا	سُبْحٰنَكَ	اَنْتَ	وَلِيُّنَا	مِنْ دُوْنِهِمْ
وہ عرض کریں گے	تو پاک ہے	تو (ہی)	ہمارا دوست (ہے)	ان کی بجائے

وہ عرض کریں گے: تو پاک ہے۔ وہ نہیں (بلکہ) تو ہمارا دوست ہے

بَلْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ ۚ اَكْثَرُهُمْ بِهِمْ

بَلْ	كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ	الْجِنَّ [1]	اَكْثَرُهُمْ	بِهِمْ
(ہماری نہیں) بلکہ	وہ عبادت کرتے تھے	جنوں (کی)	ان میں اکثر	ان (جنوں) پر

(وہ ہماری نہیں) بلکہ جنوں کی عبادت کرتے تھے ان میں اکثر انہیں پر

کفار کی شفاعت سے محرومی اور عذاب

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ فَالْيَوْمَ لَا يَمْلِكُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ نَّفْعًا وَّ

مُّؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾	فَالْيَوْمَ	لَا يَمْلِكُ [2]	بَعْضُكُمْ	لِبَعْضٍ	نَّفْعًا	وَّ
یقین رکھنے والے (تھے)	تو آج	مالک نہیں ہیں	تمہارے بعض	بعض کیلئے	کسی نفع	اور

یقین رکھتے تھے ○ تو آج تم میں کوئی دوسرے کیلئے کسی نفع اور نقصان کا

1 ...... کفار فرشتوں کی عبادت کرتے تھے اور اسے فرشتوں نے جنوں کی عبادت کرنا کہا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جنات نے کفار کے سامنے فرشتوں کی عبادت کو خوبصورت بنا کر پیش کیا اور کافروں نے جنات کی اطاعت کرتے ہوئے فرشتوں کی عبادت کی، تو یہ بظاہر اگرچہ فرشتوں کی عبادت کرنا ہے لیکن درحقیقت جنوں کی عبادت کرنا ہے۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار و مشرکین جن کی پوجا کرتے تھے وہ قیامت کے دن انہیں نہ کوئی نفع دے سکیں گے اور نہ ہی ان سے نقصان دور کر سکیں گے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور قرآن پر کفار کے اعتراضات

لَا ضَرًّا ؕ وَ نَقُوْلُ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا

لَا	ضَرًّا	وَ	نَقُوْلُ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	ذُوْقُوْا
نہ	نقصان (کے)	اور	ہم فرمائیں گے	ان لوگوں سے جنھوں نے	ظلم کیا	چکھو

مالک نہیں ہے اور ہم ظالموں سے فرمائیں گے:

عَذَابَ النَّارِ الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ

عَذَابَ النَّارِ	الَّتِيْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِمْ
آگ کا عذاب	وہ جس کو تم جھٹلاتے تھے	اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر

اس آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے ○ اور جب ان پر ہماری روشن آیتیں

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ قَالُوْا مَا هٰذَآ اِلَّا رَجُلٌ يُّرِيْدُ اَنْ

اٰيٰتُنَا بَيِّنٰتٍ	قَالُوْا (1)	مَا	هٰذَآ	اِلَّا	رَجُلٌ	يُّرِيْدُ	اَنْ
ہماری روشن آیتیں	(تو) وہ کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	ایک آدمی	وہ چاہتا ہے	کہ

پڑھی جائیں تو وہ کہتے ہیں یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں

يَّصُدَّكُمْ عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ ۚ وَ قَالُوْا مَا

يَّصُدَّكُمْ	عَمَّا	كَانَ يَعْبُدُ	اٰبَآؤُكُمْ	وَ	قَالُوْا	مَا
روک دے تمہیں	(ان) سے جن کی	عبادت کرتے تھے	تمہارے باپ دادا	اور	وہ کہتے ہیں	نہیں

تمہارے باپ دادا کے معبودوں سے روکنا چاہتا ہے اور وہ کہتے ہیں:

هٰذَآ اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى ؕ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلْحَقِّ

هٰذَآ	اِلَّآ	اِفْكٌ مُّفْتَرًى	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لِلْحَقِّ
یہ (قرآن)	مگر	ایک گھڑا ہوا بہتان	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	حق کے بارے میں

یہ (قرآن) تو ایک گھڑا ہوا بہتان ہے۔ اور کافروں نے حق کو کہا

(1)......اس آیت میں کفارِ مکہ کا طرزِ عمل بیان ہوا کہ جب ان کے سامنے توحید کی حقیقت اور شرک کے بطلان پر دلالت کرنے والی روشن آیتیں پڑھی جائیں تو وہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ صرف ایک مرد ہے جو تمہیں تمہارے باپ دادا کے معبودوں یعنی بتوں سے روکنا چاہتا ہے اور قرآن ایک گھڑا ہوا کلام ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت جھوٹی ہے۔

کفار کے اعتراض بے دلیل ہیں

لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾ وَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ

لَمَّا	جَآءَهُمْ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿٤٣﴾	وَ	مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ (1)
جب	وہ آیا ان کے پاس	نہیں	یہ	مگر	ایک کھلا جادو	اور	ہم نے نہیں دیں انہیں

جب وہ ان کے پاس آیا یہ تو صرف ایک کھلا جادو ہے ○ اور ہم نے انہیں

مِّنْ كُتُبٍ يَّدْرُسُوْنَهَا وَ مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ اِلَيْهِمْ قَبْلَكَ

مِّنْ كُتُبٍ	يَّدْرُسُوْنَهَا	وَ	مَاۤ اَرْسَلْنَاۤ	اِلَيْهِمْ	قَبْلَكَ
کچھ کتابیں	جنہیں وہ پڑھتے ہوں	اور	ہم نے نہیں بھیجا	ان کی طرف	تم سے پہلے

کتابیں نہ دیں جنہیں وہ پڑھتے ہوں اور نہ تم سے پہلے ان کے پاس

کفارِ قریش کو تنبیہ

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾ وَ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۙ وَ

مِنْ نَّذِيْرٍ ﴿٤٤﴾	وَ	كَذَّبَ (2)	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ
کوئی ڈر سنانے والا	اور	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (تھے)	اور

کوئی ڈر سنانے والا بھیجا ○ اور ان سے پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور

مَا بَلَغُوْا مِعْشَارَ مَاۤ اٰتَيْنٰهُمْ فَكَذَّبُوْا

مَا بَلَغُوْا	مِعْشَارَ	مَاۤ	اٰتَيْنٰهُمْ	فَكَذَّبُوْا
وہ نہیں پہنچے	(اس مال کے) دسویں حصے (کو)	جو	ہم نے دیا ان (پہلے لوگوں) کو	پھر انہوں نے جھٹلایا

یہ لوگ تو اس (مال و دولت) کے دسویں حصے کو بھی نہیں پہنچے جو ہم نے ان (پہلے لوگوں) کو دیا تھا پھر

کفار کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ذاتِ اقدس میں غور کی نصیحت

ع ١٥

رُسُلِيْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ

رُسُلِيْ	فَكَيْفَ	كَانَ	نَكِيْرِ ﴿٤٥﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَعِظُكُمْ
میرے رسولوں (کو)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار کرنا	تم کہو	میں صرف نصیحت کرتا ہوں تمہیں

انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میرا انکار کرنا کیسا ہوا؟ ○ تم فرماؤ: میں تمہیں ایک نصیحت

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ سے پہلے مشرکینِ عرب کے پاس نہ کوئی کتاب آئی جس میں شرک صحیح ہونے پر کوئی دلیل ہو اور نہ ان کے پاس کوئی رسول آیا جس کی طرف یہ لوگ اپنے دین کو منسوب کر سکیں تو یہ جس خیال پر ہیں وہ بے دلیل اور صرف ان کے نفس کا فریب ہے۔ 2 ...... یعنی پچھلی امتوں کے کفار طاقت و قوت، اولاد کی کثرت، مال و دولت کی بہتات اور لمبی عمروں میں کفارِ قریش سے دس گنا زیادہ تھے۔ جب انہوں نے میرے رسولوں کو جھٹلایا تو میں نے اپنے عذاب سے انہیں ہلاک کر دیا اور اس وقت ان کی طاقت و قوت اور مال و دولت کوئی چیز بھی ان کے کام نہ آئی تو اِن کفارِ قریش کی کیا حقیقت ←

بِوَاحِدَةٍ ۚ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَ فُرَادٰى ثُمَّ

بِوَاحِدَةٍ (1)	اَنْ	تَقُوْمُوْا	لِلّٰهِ	مَثْنٰى	وَ	فُرَادٰى	ثُمَّ
ایک	کہ	تم کھڑے رہو	اللہ کے لیے	دو دو (ہو کر)	اور	اکیلے اکیلے	پھر

کرتا ہوں کہ تم اللہ کے لیے کھڑے رہو دو دو ہو کر اور اکیلے اکیلے پھر

تَتَفَكَّرُوْا ۫ مَا بِصَاحِبِكُمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ

تَتَفَكَّرُوْا	مَا	بِصَاحِبِكُمْ	مِّنْ جِنَّةٍ	اِنْ	هُوَ
تم غور و فکر کرو	(تو جان جاؤ گے کہ) نہیں (ہے)	تمہارے صاحب میں	کوئی جنون	نہیں	وہ

تم غور و فکر کرو (تو تم جان جاؤ گے) کہ تمہارے ان صاحب میں جنون کی کوئی بات نہیں۔ وہ تو تمہیں

اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾ قُلْ مَا سَاَلْتُكُمْ

اِلَّا	نَذِيْرٌ	لَّكُمْ	بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيْدٍ ﴿٤٦﴾	قُلْ	مَا	سَاَلْتُكُمْ
مگر	ڈر سنانے والا	تمہیں	ایک سخت عذاب سے پہلے	تم کہو	جو	میں نے مانگا ہو تم سے

ایک سخت عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: میں نے تم سے اس (تبلیغ) پر

مِّنْ اَجْرٍ فَهُوَ لَكُمْ ؕ اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ ۚ وَ

مِّنْ اَجْرٍ	فَهُوَ	لَكُمْ	اِنْ	اَجْرِيَ	اِلَّا	عَلَى اللّٰهِ	وَ
کوئی معاوضہ	تو وہ	تمہارے لیے (ہے)	نہیں	میرا اجر	مگر	اللہ (کے ذمہ کرم) پر	اور

کوئی معاوضہ مانگا ہو تو وہ تمہارے لئے۔ میرا اجر تو اللہ ہی پر ہے اور

هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾ قُلْ اِنَّ رَبِّيْ يَقْذِفُ بِالْحَقِّ ۚ

هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿٤٧﴾	قُلْ	اِنَّ	رَبِّيْ	يَقْذِفُ	بِالْحَقِّ
وہی	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	تم کہو	بیشک	میرا رب	القاء فرماتا ہے	حق کا

وہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ تم فرماؤ: بیشک تمام پوشیدہ چیزوں کا جاننے والا

تبلیغ میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا اخلاص

وحی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے؟ انہیں ڈر جانا چاہئے کہ کہیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو جھٹلانے کے سبب ان پر بھی ویسا ہی عذاب نازل نہ ہو جائے۔ 1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ فرمادیں کہ اے لوگو! میں تمہیں ایک نصیحت کرتا ہوں جس پر اگر تم نے عمل کیا تو حق تم پر واضح ہو جائے گا۔ تم طرفداری اور تعصب سے خالی ہو کر دو دو کھڑے ہو جاؤ تاکہ باہم مشورہ کر سکو یا اکیلے اکیلے کھڑے ہو جاؤ تاکہ مجمع اور اژدھام سے طبیعت میں وحشت پیدا نہ ہو۔ پھر سوچو اور انصاف کے ساتھ غور کرو کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف جنون کی نسبت کرنے میں سچائی کا کچھ شائبہ بھی ہے؟ کیا تمہیں ان جیسا عقلمند، ذہین، صائب الرائے

حق کی آمد اور باطل کا زوال

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾ قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ مَا يُبْدِئُ الْبَاطِلُ

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ﴿٤٨﴾	قُلْ	جَآءَ	الْحَقُّ (1)	وَ	مَا يُبْدِئُ	الْبَاطِلُ
تمام پوشیدہ چیزوں کو خوب جاننے والا	تم کہو	آگیا	حق	اور	ابتدا نہ رہے	باطل (کی)

میرا رب حق القاء فرماتا ہے ○ تم فرماؤ: حق آگیا اور باطل کی نہ ابتدا رہے

گمراہی کا نقصان اور ہدایت کا ذریعہ

وَ مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾ قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَآ اَضِلُّ عَلٰى نَفْسِيْ ۚ

وَ	مَا يُعِيْدُ ﴿٤٩﴾	قُلْ	اِنْ	ضَلَلْتُ (2)	فَاِنَّمَآ	اَضِلُّ	عَلٰى نَفْسِيْ
اور	نہ وہ لوٹ کر آئے	تم کہو	اگر	میں بھٹک جاؤں	تو صرف	بھٹکوں گا	اپنی جان کے خلاف

اور نہ لوٹ کر آئے ○ تم فرماؤ: اگر میں بھٹک جاؤں تو اپنی جان کے خلاف ہی بھٹکوں گا

وَ اِنِ اهْتَدَيْتُ فَبِمَا يُوْحِيْٓ اِلَيَّ رَبِّيْ ؕ

وَ	اِنِ	اهْتَدَيْتُ	فَبِمَا	يُوْحِيْٓ	اِلَيَّ	رَبِّيْ
اور	اگر	میں نے ہدایت پائی	تو (اس کے) سبب جو	وحی بھیجتا ہے	میری طرف	میرا رب

اور اگر میں نے ہدایت پائی ہے تو اس وحی کے سبب جو میرا رب میری طرف بھیجتا ہے۔

بوقتِ عذاب کفار کی توبہ و ایمان بے کار ہوگا اور ان کا ایمان قبول نہیں

اِنَّهٗ سَمِيْعٌ قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾ وَ لَوْ تَرٰٓى اِذْ فَزِعُوْا

اِنَّهٗ	سَمِيْعٌ	قَرِيْبٌ ﴿٥٠﴾	وَ	لَوْ	تَرٰٓى	اِذْ	فَزِعُوْا
بیشک وہ	سننے والا	نزدیک (ہے)	اور	کسی طرح	تم دیکھتے	جب	وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

بیشک وہ سننے والا نزدیک ہے ○ اور کسی طرح تم دیکھتے جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے

فَلَا فَوْتَ وَ اُخِذُوْا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾ لا وَّ

فَلَا	فَوْتَ	وَ	اُخِذُوْا	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿٥١﴾	وَّ
پھر نہ (ہوگا ممکن)	بچ کر نکلنا	اور	انہیں پکڑ لیا جائے گا	ایک قریب کی جگہ سے	اور

پھر بچ کر نکلنا ممکن نہ ہوگا اور ایک قریب کی جگہ سے انہیں پکڑ لیا جائے گا ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سچا اور پاک نفس کوئی نظر آیا ہے؟ جب تمہارا ضمیر مان لے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان اوصاف میں یکتا ہیں تو تم یقین جانو کہ ان میں جنون کی کوئی بات نہیں، وہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی اور تمہیں اخروی عذاب سے پہلے صرف ڈرانے والے ہیں۔ 1 ...... حق سے مراد دینِ اسلام اور باطل سے مراد کفر و شرک ہے اور باطل کی ابتداء نہ رہنے اور لوٹ کر نہ آنے سے مراد یہ ہے کہ دینِ اسلام آنے سے پہلے کبھی کبھی باطل کے حق ہونے کا شبہ ہو جایا کرتا تھا، اب باطل اس صفت کی حیثیت سے بالکل نیست و نابود ہو گیا یعنی اس کا باطل ہونا خوب ظاہر ہو گیا، اب اس کے حق ہونے کا کبھی شبہ نہ ہو سکے گا اور یہ قیامت تک یونہی ظاہر رہے گا۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِهٖ ۚ وَ اَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ

قَالُوْٓا	اٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	اَنّٰى	لَهُمُ	التَّنَاوُشُ
وہ کہیں گے	ہم ایمان لائے	اس پر	اور	کیسے (ہو گا)	ان کے لیے	(ایمان) حاصل کر لینا

کہیں گے ہم اس پر ایمان لائے اور اب ان کیلئے دور کی جگہ سے

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝٥٢ۚۖ وَّقَدْ كَفَرُوْا بِهٖ مِنْ قَبْلُ ۚ وَ

مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝٥٢ (1)	وَّ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِهٖ	مِنْ قَبْلُ	وَ
دور کی جگہ سے	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	اس کا	پہلے	اور

(ایمان) پالینا کیسے ہو گا؟○ حالانکہ وہ پہلے اس کا انکار کر چکے اور

يَقْذِفُوْنَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝٥٣ وَحِيْلَ

يَقْذِفُوْنَ (2)	بِالْغَيْبِ	مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝٥٣	وَ	حِيْلَ
وہ پھینکتے تھے	بغیر دیکھے	دور کی جگہ سے	اور	رکاوٹ ڈال دی گئی

بغیر دیکھے ہی دور کی جگہ سے پھینکتے تھے○ اور ان کے درمیان

بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ مَا يَشْتَهُوْنَ كَمَا فُعِلَ

بَيْنَهُمْ	وَ	بَيْنَ	مَا	يَشْتَهُوْنَ (3)	كَمَا	فُعِلَ
ان کے درمیان	اور	(اس کے) درمیان	جو	وہ چاہتے ہیں	جیسے	کیا گیا تھا

اور ان کی چاہت کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی جیسے ان کے

بِاَشْيَاعِهِمْ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝٥٤ ع

بِاَشْيَاعِهِمْ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	فِيْ شَكٍّ مُّرِيْبٍ ۝٥٤
ان کے جیسے لوگوں کے ساتھ	(اس سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	دھوکا دینے والے شک میں

پہلے گروہوں کے ساتھ کیا گیا تھا بیشک وہ دھوکا ڈالنے والے شک میں تھے○

ع ۶ / ۱۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) 2 ...... تمام انبیاءِ کرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام معصوم ہوتے ہیں، ضلالت و معصیت کا ان سے صدور نہیں ہوتا۔ یہاں آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرضی طور پر اپنے نفس کی طرف ضلالت کی نسبت فرمائی تو یہ لوگوں کو اس حقیقت کی خبر دینے کیلئے ہے کہ ضلالت کے پیدا ہونے کی جگہ انسان کا نفس ہے جبکہ ہدایت نفس کا کارنامہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... دور کی جگہ سے مراد دنیا سے دور یعنی آخرت ہے اور آخرت میں ایمان لانا ممکن نہیں۔ 2 ...... یعنی کفار غور و فکر کئے اور حق جانے بغیر ہی ایسی باتیں کہہ گزرتے جو سچائی اور حقیقتِ حال سے بہت دور ہوتی تھیں جیسے انہوں

آیات: 45

سُوۡرَةُ فَاطِرٍ مَكِّيَّةٌ

رکوع: 05

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حمد الٰہی اور فرشتوں کے پروں کا بیان

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ رُسُلًا

اَلۡحَمۡدُ	لِلّٰہِ	فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	جَاعِلِ الۡمَلٰٓئِکَۃِ	رُسُلًا
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) آسمانوں اور زمین کو بنانے والا (ہے)	فرشتوں کو بنانے والا (ہے)	رسول

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، فرشتوں کو رسول بنانے والا ہے

اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ مَّثۡنٰی وَ ثُلٰثَ وَ رُبٰعَ ؕ یَزِیۡدُ فِی الۡخَلۡقِ مَا

اُولِیۡۤ اَجۡنِحَۃٍ	مَّثۡنٰی	وَ	ثُلٰثَ	وَ	رُبٰعَ (1)	یَزِیۡدُ (2)	فِی الۡخَلۡقِ	مَا
(جو) پروں والے (ہیں)	دو دو	اور	تین تین	اور	چار چار	وہ بڑھا دیتا ہے	پیدائش میں	جو

جن کے دو دو تین تین چار چار پر ہیں، پیدائش میں جو چاہتا ہے

رحمتِ الٰہی کھولنے اور روکنے سے مخلوق کے عجز کا بیان

یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ① مَا یَفۡتَحِ اللّٰہُ

یَشَآءُ	اِنَّ	اللّٰہَ	عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ	قَدِیۡرٌ ①	مَا	یَفۡتَحِ	اللّٰہُ
وہ چاہتا ہے	بیشک	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا (ہے)	جو	کھول دے	اللہ

بڑھا دیتا ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اللہ لوگوں کے لیے جو رحمت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں کہا تھا کہ وہ شاعر ہیں، جادوگر ہیں، کاہن ہیں حالانکہ انہوں نے کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے شعر، جادو اور کہانت کا صادر ہونا نہ دیکھا تھا۔ 3...... کفار کی چاہت سے مراد توبہ اور ایمان قبول کرنے کی چاہت ہے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... فرشتوں کے پروں کی تعداد کا بیان اس طور پر نہیں کہ ان کے صرف اتنے ہی پر ہیں، اس سے زیادہ نہیں ہوسکتے۔ بعض فرشتے ایسے ہیں کہ جن کے بہت زیادہ پر ہیں، جیسے صحیح مسلم میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے چھ سو پر ملاحظہ فرمائے۔ (مسلم، ص۱۰۷، الحدیث: ۲۸۰(۱۷۴)) 2...... اللہ تعالٰی کی شان یہ ہے کہ وہ تخلیق میں

لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ

لِلنَّاسِ	مِنْ رَّحْمَةٍ	فَلَا	مُمْسِكَ	لَهَا	وَ	مَا	يُمْسِكْ
لوگوں کے لیے	رحمت	تو نہیں	کوئی روکنے والا	اس کو	اور	جو کچھ	وہ روک دے

کھول دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو کچھ روک دے

فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ

فَلَا	مُرْسِلَ	لَهٗ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	وَ	هُوَ	الْعَزِيْزُ
تو نہیں	کوئی چھوڑنے والا	اس کو	اس کے بعد	اور	وہی	عزت والا، غلبے والا

تو اس کے روکنے کے بعد اسے کوئی چھوڑنے والا نہیں اور وہی غالب،

تخلیق خالق سے متعلق سوال اور اس کا جواب

الْحَكِيْمُ ۝۲ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ

الْحَكِيْمُ ۝۲	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اذْكُرُوْا	نِعْمَتَ اللّٰهِ	عَلَيْكُمْ	هَلْ
حکمت والا (ہے)	اے	لوگو	یاد کرو	اللہ کا احسان	اپنے اوپر	کیا

حکمت والا ہے ○ اے لوگو! اپنے اوپر اللہ کا احسان یاد کرو۔ کیا

مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ

مِنْ خَالِقٍ	غَيْرُ اللّٰهِ	يَرْزُقُكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (1)	لَاۤ
کوئی خالق (ہے)	اللہ کے سوا	جو روزی دیتا ہے تمہیں	آسمان اور زمین سے	نہیں

اللہ کے سوا اور بھی کوئی خالق ہے جو آسمان اور زمین سے تمہیں روزی دیتا ہے؟ اس کے سوا

کفار کے جھٹلانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ۝۳ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ۝۳	وَ	اِنْ	يُّكَذِّبُوْكَ (2)
کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم الٹے پھرے جاتے ہو	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تمہیں

کوئی معبود نہیں، تو تم کہاں الٹے پھرے جاتے ہو؟ ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلاتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی مشیت اور حکمت کے مطابق جس طرح چاہتا ہے اضافہ فرما دیتا ہے۔ یہ آیت تخلیق میں ہر طرح کے اضافے کو شامل ہے چاہے وہ ان چیزوں میں ہو جنہیں ظاہری طور پر حسین شمار کیا جاتا ہے یا ان چیزوں میں ہو جنہیں بظاہر اچھا نہیں سمجھا جاتا۔ 1 ..... آسمانوں سے رزق دینے سے مراد بارش نازل فرمانا ہے اور زمین سے رزق دینے سے مراد زمین سے اناج، غلہ اور پھل وغیرہ پیدا کرنا ہے۔ 2 ..... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ کفار کا جھٹلانا، طعن و تشنیع کرنا اور دل آزار باتیں کہنا کوئی نئی بات نہیں، پہلے رسولوں کے ساتھ بھی اسی طرح ہوا، لہٰذا آپ اس پر غم نہ کریں اور جیسے پہلے رسولوں نے ←

فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ

فَقَدْ	كُذِّبَتْ	رُسُلٌ	مِّنْ قَبْلِكَ	وَ	اِلَى اللّٰهِ	تُرْجَعُ
تو بیشک	جھٹلایا گیا	رسولوں (کو)	تم سے پہلے	اور	اللہ ہی کی طرف	لوٹائے جاتے ہیں

تو بیشک تم سے پہلے کتنے ہی رسول جھٹلائے گئے اور سب کام اللہ ہی کی طرف

دنیاوی زندگی سے دھوکہ نہ کھانے کی تاکید

الْاُمُوْرُ ④ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

الْاُمُوْرُ ④	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ
سب کام	اے	لوگو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو ہرگز دھوکا نہ دے تمہیں

پھیرے جاتے ہیں ○ اے لوگو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو ہرگز دنیا کی زندگی

انسان کے دشمن شیطان سے متعلق ایک ہدایت

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ٚ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ⑤ اِنَّ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	وَ	لَا يَغُرَّنَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ⑤ (1)	اِنَّ
دنیا کی زندگی	اور	ہرگز فریب نہ دے تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑا فریبی	بیشک

تمہیں دھوکا نہ دے اور ہرگز بڑا فریبی تمہیں اللہ کے بارے میں فریب نہ دے ○ بیشک

الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ؕ اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ

الشَّيْطٰنَ	لَكُمْ	عَدُوٌّ	فَاتَّخِذُوْهُ	عَدُوًّا	اِنَّمَا يَدْعُوْا	حِزْبَهٗ
شیطان	تمہارا	دشمن (ہے)	تو تم سمجھو اسے	دشمن	وہ صرف بلاتا ہے	اپنے گروہ (کو)

شیطان تمہارا دشمن ہے تو تم بھی اسے دشمن سمجھو، وہ تو اپنے گروہ کو اسی لیے بلاتا ہے

کفار کے لیے وعید اور اہلِ ایمان کے لیے بشارت

لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ؕ ⑥ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ

لِيَكُوْنُوْا	مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ⑥	اَلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ
تاکہ وہ ہو جائیں	دوزخ والوں میں سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے

تاکہ وہ بھی دوزخیوں میں سے ہو جائیں ○ کافروں کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) صبر کیا ویسے آپ بھی صبر فرمائیں۔

1 ......بڑے فریبی سے مراد شیطان ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ گناہوں پر اصرار کے باوجود شیطان تمہارے دلوں میں اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کے بارے میں یہ وسوسہ ڈال کر تمہیں ہرگز فریب نہ دے کہ تم جو چاہو عمل کرو، اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے وہ تمہارے تمام گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک گناہگار کی مغفرت ہو جانا ممکن ہے لیکن مغفرت کی امید پر گناہ کرنا ایسے ہے جیسے علاج کی امید پر زہر کھانا یا اچھا ڈاکٹر ملنے کی امید پر اپنی ہڈیاں تڑوالینا۔ فی زمانہ مسلمانوں کو اس پر غور کرنے اور اپنی عملی حالت سدھارنے کی شدید حاجت ہے۔

عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۬ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

الصّٰلِحٰتِ	عَمِلُوا	وَ	اٰمَنُوْا	الَّذِيْنَ	وَ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ
نیک، اچھے	انہوں نے عمل کیے	اور	ایمان لائے	وہ لوگ جو	اور	سخت عذاب (ہے)

سخت عذاب ہے اور ایمان لانے والوں اور اچھے کام کرنے والوں

لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾ ع اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ

اَفَمَنْ زُيِّنَ (1) لَهٗ	اَجْرٌ كَبِيْرٌ ﴿۷﴾	وَّ	مَّغْفِرَةٌ	لَهُمْ
تو کیا جس کیلئے خوبصورت بنادیا گیا	بڑا ثواب (ہے)	اور	بخشش	ان کے لیے

کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ تو کیا وہ شخص جس کیلئے اس کا برا عمل

سُوْٓءُ عَمَلِهٖ فَرَاٰهُ حَسَنًا ؕ فَاِنَّ اللّٰهَ يُضِلُّ مَنْ

مَنْ	يُضِلُّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ	حَسَنًا	فَرَاٰهُ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ
جسے	گمراہ کرتا ہے	اللہ	تو بیشک	اچھا	تو وہ دیکھتا ہے اسے	اس کا برا عمل

خوبصورت بنادیا گیا تو وہ اسے اچھا (ہی) سمجھتا ہے (کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟) تو بیشک اللہ گمراہ کرتا ہے

يَّشَآءُ وَيَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۖؗ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ

عَلَيْهِمْ	نَفْسُكَ	فَلَا تَذْهَبْ	يَّشَآءُ	مَنْ	يَهْدِيْ	وَ	يَّشَآءُ
ان پر	تمہاری جان	تو نہ چلی جائے	وہ چاہتا ہے	جسے	ہدایت دیتا ہے	اور	وہ چاہتا ہے

جسے چاہتا ہے اور راہ دکھاتا ہے جسے چاہتا ہے، تو حسرتوں کی وجہ سے ان پر

حَسَرٰتٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾ وَ

وَ	يَصْنَعُوْنَ ﴿۸﴾	بِمَا	عَلِيْمٌۢ	اللّٰهَ	اِنَّ	حَسَرٰتٍ
اور	وہ کرتے ہیں	(اس) کو جو	خوب جاننے والا (ہے)	اللہ	بیشک	حسرتوں (کی وجہ سے)

تمہاری جان نہ چلی جائے۔ بیشک اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں ○ اور

گمراہ اور ہدایت یافتہ میں فرق

کفار سے متعلق مزید تسلی

بنجر زمین کی سرسبزی سے دوبارہ زندہ کیے جانے پر استدلال

ع ۱۴

(1)...... یعنی جس شخص کے لئے اس کا برا عمل خوبصورت بنادیا گیا اور وہ اسے اچھا ہی سمجھتا ہے، کیا وہ ہدایت یافتہ آدمی جیسا ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں، برے کام کو اچھا سمجھنے والا تو اس بدکار سے بدتر ہے جو اپنے خراب عمل کو برا تو جانتا ہو اور حق کو حق اور باطل کو باطل تو سمجھتا ہو۔ جیسے آج بھی انبیاء و اولیاء کی بے ادبی کو توحید کے نام پر اور صحابہ کی گستاخی کو محبتِ اہلِ بیت کے نام پر پیش کیا جاتا ہے بلکہ عام بے گناہ لوگوں کے قتل کو نیکی کا کام سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

اَللّٰهُ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ الرِّيٰحَ فَتُثِيْرُ سَحَابًا

اَللّٰهُ	الَّذِيْۤ	اَرْسَلَ	الرِّيٰحَ	فَتُثِيْرُ	سَحَابًا
اللہ(ہی ہے)	جس نے	بھیجا	ہواؤں (کو)	تو وہ ابھارتی (اٹھالاتی) ہیں	بادل (کو)

اللہ ہی ہے جس نے ہوائیں بھیجیں تو وہ ہوائیں بادل کو ابھارتی ہیں

فَسُقْنٰهُ اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَحْيَيْنَا بِهِ الْاَرْضَ

فَسُقْنٰهُ	اِلٰى بَلَدٍ مَّيِّتٍ	فَاَحْيَيْنَا	بِهِ	الْاَرْضَ
پھر ہم رواں کرتے ہیں اسے	کسی مردہ شہر کی طرف	تو ہم زندہ کرتے ہیں	اس کے سبب	زمین (کو)

پھر ہم اسے کسی مردہ شہر کی طرف رواں کرتے ہیں تو اس کے سبب ہم زمین کو

تمام عزتوں کا مالک اللہ ہے

بَعْدَ مَوْتِهَا ؕ كَذٰلِكَ النُّشُوْرُ ﴿۹﴾ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ

بَعْدَ مَوْتِهَا	كَذٰلِكَ	النُّشُوْرُ ﴿۹﴾	مَنْ	كَانَ يُرِيْدُ	الْعِزَّةَ
اس کی موت کے بعد	اسی طرح	حشر میں اٹھنا (ہے)	جو	چاہتا ہو	عزت

اس کی موت کے بعد زندہ فرماتے ہیں۔ یونہی حشر میں اٹھنا ہے ○ جو عزت کا طلب گار ہو

پاکیزہ کلام اور نیک عمل کی رفعت وبلندی

فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ؕ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَ

فَلِلّٰهِ	الْعِزَّةُ جَمِيْعًا	اِلَيْهِ	يَصْعَدُ	الْكَلِمُ الطَّيِّبُ (1)	وَ
تو اللہ ہی کے لیے (ہے)	ساری عزت	اسی کی طرف	بلند ہوتا ہے	پاکیزہ کلام	اور

تو ساری عزت اللہ ہی کے پاس ہے۔ پاکیزہ کلام اسی کی طرف بلند ہوتا ہے اور

برے مکر کرنے والوں کو وعید

الْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ؕ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ

الْعَمَلُ الصَّالِحُ (2)	يَرْفَعُهٗ	وَ	الَّذِيْنَ	يَمْكُرُوْنَ (3)	السَّيِّاٰتِ
نیک عمل	وہ بلند کرتا ہے اسے	اور	وہ لوگ جو	مکر و فریب کرتے ہیں	برے

نیک عمل کو وہ بلند کرتا ہے اور وہ لوگ جو برے مکر و فریب کرتے ہیں

(1)...... پاکیزہ کلام سے مراد کلمۂ توحید، تسبیح و تحمید اور تکبیر وغیرہ ہیں اور اللہ تعالٰی کی طرف بلند ہونے سے مراد ان کلمات کا بارگاہِ الٰہی میں مقبول ہونا ہے۔

(2)...... نیک کام سے مراد وہ عمل اور عبادت ہے جو اخلاص سے ہو اور آیت کے اس حصے کے مختلف معنی بیان کئے گئے ہیں (1) کلمۂ طیبہ عمل کو بلند کرتا ہے کیونکہ توحید اور ایمان کے بغیر عمل مقبول نہیں۔ (2) نیک عمل کو اللہ تعالٰی رفعتِ قبول عطا فرماتا ہے۔ (3) نیک عمل، عمل کرنے والے کا مرتبہ بلند کرتے ہیں تو جو عزت چاہے اس پر لازم ہے کہ نیک عمل کرے۔ (3)...... مکر کرنے والوں سے مراد قریش کے وہ لوگ ہیں جنہوں نے دارالندوہ میں جمع ہو کر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

اللہ تعالیٰ کی قدرت، کمال علم اور نفاذِ ارادہ کا بیان

لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ؕ وَمَكْرُ اُولٰٓىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ⑩ وَاللّٰهُ

لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَ	مَكْرُ اُولٰٓىِٕكَ	هُوَ	يَبُوْرُ ⑩	وَ	اللّٰهُ
ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	ان کا مکر و فریب	وہ	برباد ہوگا	اور	اللہ (نے)

ان کے لیے سخت عذاب ہے اور ان کا مکر و فریب برباد ہو گا ○ اور اللہ نے

خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ جَعَلَكُمْ اَزْوَاجًا ؕ وَ

خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ	ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	جَعَلَكُمْ	اَزْوَاجًا	وَ
بنایا تمہیں	مٹی سے	پھر	پانی کی بوند سے	پھر	کیا تمہیں	جوڑے جوڑے	اور

تمہیں مٹی سے بنایا پھر پانی کی بوند سے پھر تمہیں جوڑے جوڑے کیا اور

مَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى وَلَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ ؕ وَ

مَا تَحْمِلُ	مِنْ اُنْثٰى	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلْمِهٖ	وَ
حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	وہ بچہ نہیں جنتی	مگر	اس کے علم سے	اور

کوئی مادہ اللہ کے علم کے بغیر نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ ہی بچہ جنتی ہے اور

مَا يُعَمَّرُ مِنْ مُّعَمَّرٍ وَّلَا يُنْقَصُ مِنْ عُمُرِهٖٓ اِلَّا

مَا يُعَمَّرُ	مِنْ مُّعَمَّرٍ	وَّ	لَا يُنْقَصُ	مِنْ عُمُرِهٖٓ	اِلَّا
عمر نہیں دی جاتی	کسی بڑی عمر والے (کو)	اور	کم نہیں رکھا جاتا	اس کی عمر سے	مگر

جس بڑی عمر والے کو عمر دی جائے یا جس کسی کی عمر کم رکھی جائے یہ سب

سمندروں میں قدرتِ الٰہی کی جلوہ سامانیاں

فِيْ كِتٰبٍ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ⑪ وَ

فِيْ كِتٰبٍ	اِنَّ	ذٰلِكَ (1)	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ⑪	وَ
(یہ سب) ایک کتاب میں (ہے)	بیشک	یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	اور

ایک کتاب میں ہے بیشک یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو قید کرنے، قتل کرنے اور جلاوطن کرنے کے مشورے کئے تھے۔

(1)......اس اسمِ اشارہ کی تفسیر میں ایک احتمال یہ ہے کہ مٹی سے انسان کو بنانا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ مادہ کے حاملہ ہونے اور بچہ جننے کے حالات سے خبر دار ہونا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے۔ تیسرا احتمال یہ ہے کہ کسی کو زیادہ یا کم عمر دینا اللہ تعالیٰ پر بہت آسان ہے اور حقیقتاً ساری ہی چیزیں اللہ تعالیٰ کیلئے آسان ہیں۔

مَا يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ ۖ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ

مَا يَسْتَوِي	الْبَحْرٰنِ	هٰذَا	عَذْبٌ	فُرَاتٌ	سَآئِغٌ	شَرَابُهٗ
برابر نہیں	دونوں سمندر	یہ (ایک)	میٹھا	خوب میٹھا (ہے)	خوشگوار (ہے)	اس کا پانی

دونوں سمندر برابر نہیں، یہ میٹھا خوب میٹھا ہے اس کا پانی خوشگوار ہے

وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ؕ وَمِنْ كُلٍّ تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا وَّ

وَ	هٰذَا	مِلْحٌ	اُجَاجٌ	وَ	مِنْ كُلٍّ	تَاْكُلُوْنَ	لَحْمًا طَرِيًّا	وَّ
اور	یہ (دوسرا)	نمکین	بہت کڑوا (ہے)	اور	ہر ایک سے	تم کھاتے ہو	تازہ گوشت	اور

اور یہ (دوسرا) نمکین بہت کڑوا ہے اور ہر ایک سے تم تازہ گوشت کھاتے ہو اور

تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا ۚ وَتَرَى الْفُلْكَ فِيْهِ

تَسْتَخْرِجُوْنَ	حِلْيَةً	تَلْبَسُوْنَهَا (1)	وَ	تَرَى	الْفُلْكَ	فِيْهِ
نکالتے ہو	زیور	جسے تم پہنتے ہو	اور	تو دیکھے گا	کشتیوں (کو)	اس میں

وہ زیور نکالتے ہو جسے تم پہنتے ہو اور تو کشتیوں کو اس میں

مَوَاخِرَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

مَوَاخِرَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾
(پانی) چیرتے ہوئے	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر ادا کرو

پانی کو چیرتے ہوئے دیکھے گا تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر ادا کرو○

نظامِ کائنات سے وحدانیتِ الٰہی پر استدلال

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ

يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ	النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ
وہ داخل کر دیتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کر دیتا ہے	دن (کو)	رات میں	اور

وہ رات کو دن میں داخل کر دیتا ہے اور دن کو رات میں داخل کر دیتا ہے اور

(1)......زیور اگرچہ عورتیں پہنتی ہیں لیکن چونکہ مردوں کے لئے پہنتی ہیں اس لئے اس کے نفع کی نسبت دونوں کی طرف ہے۔ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ مرد کو موتی وغیرہ پہننا جائز ہے جبکہ عورتوں سے مشابہت نہ ہو اور سونا چاندی پہننا مردوں کیلئے مطلقاً حرام ہے، البتہ ساڑھے چار ماشے سے کم وزن کی ایک نگینے والی چاندی کی انگوٹھی مرد پہن سکتا ہے۔

سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ٘ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ

سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	يَّجْرِيْ	لِاَجَلٍ مُّسَمًّى
اس نے کام میں لگادیا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا ہے	ایک مقررہ میعاد تک

سورج اور چاند کو اس نے کام میں لگادیا۔ ہر ایک مقررہ میعاد تک چلتا ہے

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ

ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	لَهُ	الْمُلْكُ	وَ	الَّذِيْنَ	تَدْعُوْنَ
یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)	اسی کی	بادشاہی (ہے)	اور	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

یہی اللہ تمہارا رب ہے، اسی کی بادشاہی ہے اور اس کے سوا جنہیں

مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ؕ ﴿١٣﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا

مِنْ دُوْنِهٖ	مَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿١٣﴾	اِنْ	تَدْعُوْهُمْ (1)	لَا يَسْمَعُوْا
اس کے سوا	وہ مالک نہیں ہیں	کھجور کے چھلکے (کے بھی)	اگر	تم دعا کرو ان سے	(تو) وہ نہیں سنیں گے

تم پوجتے ہو وہ کھجور کے چھلکے کے (بھی) مالک نہیں ہیں ○ اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا

دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ

دُعَآءَكُمْ	وَ	لَوْ	سَمِعُوْا	مَا اسْتَجَابُوْا	لَكُمْ	وَ
تمہاری دعا	اور	اگر (بالفرض)	وہ سن لیں	(تو) دعا قبول نہیں کر سکتے	تمہاری	اور

نہیں سنیں گے اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو تمہاری دعا قبول نہیں کر سکتے اور

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَلَا يُنَبِّئُكَ

يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَكْفُرُوْنَ	بِشِرْكِكُمْ	وَ	لَا يُنَبِّئُكَ
قیامت کے دن	وہ انکار کر دیں گے	تمہارے شرک کا	اور	نہیں بتائے گا تجھے

قیامت کے دن وہ تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور باخبر (خدا) کی طرح

بتوں کی دنیا و آخرت میں بے بسی

1 ..... کفار بتوں کا قرب حاصل کرنے، ان کی طرف دیکھنے اور ان کے سامنے اپنی حاجات پیش کرنے کو عزت کا ذریعہ سمجھتے تھے۔ یہاں اس کارد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ جن بتوں کی تم عبادت کرتے ہو اگر تم ان سے دعا کرو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے کیونکہ وہ بے جان جمادات ہیں اور اگر بالفرض سن بھی لیں تو وہ تمہاری حاجت پوری نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں قدرت و اختیار حاصل ہی نہیں اور قیامت کے دن وہ بت تمہارے شرک سے انکار کر دیں گے اور اے بندے! دنیا و آخرت کے احوال اور بت پرستی کے انجام کی جیسی خبر اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور کوئی نہیں دے سکتا۔

لوگوں کی محتاجی اور اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کا بیان

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَاللّٰهُ

مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّاسُ (1)	اَنْتُمُ	الْفُقَرَآءُ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ
باخبر (خدا) کی طرح	اے	لوگو	تم	محتاج (ہو)	اللہ کی طرف	اور	اللہ

تجھے کوئی نہ بتائے گا ○ اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ

هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ

هُوَ	الْغَنِيُّ	الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾	اِنْ	يَّشَاْ	يُذْهِبْكُمْ	وَ
وہی	بے نیاز	تمام خوبیوں والا (ہے)	اگر	وہ چاہے	(تو) لے جائے تمہیں	اور

ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے ○ اگر وہ چاہے تو تمہیں لے جائے اور

بروزِ قیامت ہر شخص اپنا بوجھ اٹھائے گا

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾ ۚ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾ وَ

يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۶﴾	وَ	مَا	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	بِعَزِيْزٍ ﴿۱۷﴾	وَ
لے آئے نئی مخلوق	اور	نہیں	یہ	اللہ پر	کچھ دشوار	اور

نئی مخلوق لے آئے ○ اور یہ اللہ پر کچھ دشوار نہیں ○ اور

لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ

لَا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (2)	وَ	اِنْ	تَدْعُ (3)	مُثْقَلَةٌ
بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	اگر	بلائے گی	کوئی بوجھ والی

کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی اور اگر کوئی بوجھ والی جان

اِلٰى حِمْلِهَا لَا يُحْمَلْ مِنْهُ شَيْءٌ وَّلَوْ كَانَ

اِلٰى حِمْلِهَا	لَا يُحْمَلْ	مِنْهُ	شَيْءٌ	وَّلَوْ	كَانَ
اپنے بوجھ کی طرف	(تو) نہیں اٹھایا جائے گا	اس (کے بوجھ) سے	کچھ	اگرچہ	وہ ہو

اپنے بوجھ کی طرف کسی کو بلائے گی تو اس کے بوجھ میں سے کچھ بھی نہیں اٹھایا جائے گا اگرچہ

(1)...... تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی محتاج ہے اور چونکہ انسان ہی مالداری کا دعویٰ کرتے اور اسے اپنی طرف منسوب کرتے ہیں، اس لئے یہاں بطورِ خاص انسانوں کا ذکر کیا گیا۔ (2)...... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن ہر ایک جان پر اسی کے گناہوں کا بوجھ ہو گا جو اُس نے کئے ہیں اور کوئی جان کسی دوسرے کے عوض نہ پکڑی جائے گی البتہ گمراہ گروں کے بہکانے سے جو لوگ گمراہ ہوئے ان کی تمام گمراہیوں کا بوجھ ان گمراہوں پر بھی ہو گا اور اُن گمراہ کرنے والوں پر بھی۔ (3)...... اس کا معنی یہ ہے کہ قیامت کے دن اگر کوئی گناہ گار شخص کسی دوسرے شخص کو بلائے گا تاکہ وہ اس کے گناہوں کا کچھ بوجھ اپنے سر لے لے تو دوسرا شخص ایسا ہرگز

خشیتِ الٰہی اور پاکیزگی والے لوگ

ذَا قُرۡبٰی ؕ اِنَّمَا تُنۡذِرُ الَّذِیۡنَ یَخۡشَوۡنَ رَبَّہُمۡ بِالۡغَیۡبِ

ذَا قُرۡبٰی	اِنَّمَا تُنۡذِرُ	الَّذِیۡنَ	یَخۡشَوۡنَ	رَبَّہُمۡ	بِالۡغَیۡبِ
قرابت والا	تم صرف ڈراتے ہو	ان لوگوں کو جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	بغیر دیکھے

قریبی رشتہ دار ہو۔ (اے نبی!) تم انہی لوگوں کو ڈراتے ہو جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں

وَ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ ؕ وَ مَنۡ تَزَکّٰی فَاِنَّمَا

وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوۃَ	وَ	مَنۡ	تَزَکّٰی	فَاِنَّمَا
اور	قائم رکھتے ہیں	نماز	اور	جس نے	پاکیزگی اختیار کی	تو صرف

اور نماز قائم رکھتے ہیں اور جس نے پاکیزگی اختیار کی تو بیشک

مومن اور کافر میں عدمِ مساوات کی مثالیں

یَتَزَکّٰی لِنَفۡسِہٖ ؕ وَ اِلَی اللّٰہِ الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۸﴾ وَ

یَتَزَکّٰی	لِنَفۡسِہٖ	وَ	اِلَی اللّٰہِ	الۡمَصِیۡرُ ﴿۱۸﴾	وَ
وہ پاکیزگی اختیار کرتا ہے	اپنی ذات کے لئے	اور	اللہ ہی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور

اس نے اپنی ذات کے لئے ہی پاکیزگی اختیار کی اور اللہ ہی کی طرف پھرنا ہے ○ اور

مَا یَسۡتَوِی الۡاَعۡمٰی وَ الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۹﴾ وَ لَا الظُّلُمٰتُ وَ لَا النُّوۡرُ ﴿۲۰﴾

مَا یَسۡتَوِی	الۡاَعۡمٰی (1)	وَ	الۡبَصِیۡرُ ﴿۱۹﴾	وَ	لَا	الظُّلُمٰتُ (2)	وَ	لَا	النُّوۡرُ ﴿۲۰﴾
برابر نہیں ہے	اندھا	اور	دیکھنے والا	اور	نہ	اندھیرے	اور	نہ	اجالا

اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں ○ اور نہ اندھیرے اور اجالا ○

وَ لَا الظِّلُّ وَ لَا الۡحَرُوۡرُ ﴿۲۱﴾ وَ مَا یَسۡتَوِی الۡاَحۡیَآءُ وَ لَا

وَ	لَا	الظِّلُّ (3)	وَ	لَا	الۡحَرُوۡرُ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا یَسۡتَوِی	الۡاَحۡیَآءُ	وَ	لَا
اور	نہ	سایہ	اور	نہ	تیز دھوپ	اور	برابر نہیں ہیں	زندے	اور	نہ

اور نہ سایہ اور تیز دھوپ ○ اور زندہ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرے گا اگرچہ وہ بلانے والے کا قریبی رشتہ دار جیسے بیٹا یا باپ ہو۔ 1 ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کا فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اسی طرح مومن اور کافر برابر نہیں ہیں۔ 2 ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کافر اور مومن کے اوصاف میں فرق بیان فرمایا کہ جیسے اندھیرے اور اجالا برابر نہیں ایسے ہی کفر و ایمان بھی برابر نہیں ہیں۔ 3 ... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے قیامت کے دن کافر اور مومن کے مکان میں فرق بیان فرمایا کہ مومن کا مکان جنت ایسے ہے جیسے سایہ اور کافر کا مکان جہنم ایسے ہے جیسے تیز دھوپ، اور یہ دونوں برابر نہیں۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ سایہ سے مراد حق اور

ازلی کفار کی قبولِ نصیحت سے محرومی

الْاَمْوَاتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُسْمِعُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَمَاۤ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ

الْاَمْوَاتُ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	یُسْمِعُ (2)	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	بِمُسْمِعٍ
مردے	بیشک	اللہ	سناتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں	تم	سنانے والے

مردے برابر نہیں۔ بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے اور تم انہیں سنانے والے نہیں

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کا منصبِ انذار و تبشیر

مَّنْ فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ اِنْ اَنْتَ اِلَّا نَذِیْرٌ ﴿۲۳﴾ اِنَّاۤ

مَّنْ	فِی الْقُبُوْرِ ﴿۲۲﴾ (3)	اِنْ	اَنْتَ	اِلَّا	نَذِیْرٌ ﴿۲۳﴾	اِنَّاۤ
(انہیں) جو	قبروں میں (پڑے ہیں)	نہیں	تم	مگر	ڈر سنانے والے	بیشک

جو قبروں میں پڑے ہیں ○ تم تو یہی ڈر سنانے والے ہو ○ اے محبوب! بیشک

اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ؕ وَ اِنْ

اَرْسَلْنٰكَ	بِالْحَقِّ	بَشِیْرًا	وَّ	نَذِیْرًا	وَ	اِنْ
ہم نے بھیجا تمہیں	حق کے ساتھ	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا	اور	نہیں

ہم نے تمہیں حق کے ساتھ خوشخبری دیتے ہوئے اور ڈراتے ہوئے بھیجا اور

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾ وَ اِنْ یُّكَذِّبُوْكَ

مِّنْ اُمَّةٍ	اِلَّا	خَلَا	فِیْهَا	نَذِیْرٌ ﴿۲۴﴾ (4)	وَ	اِنْ	یُّكَذِّبُوْكَ
کوئی امت	مگر	گزر چکا ہے	اس میں	ڈر سنانے والا	اور	اگر	وہ جھٹلاتے ہیں تجھے

کوئی امت ایسی نہیں جس میں کوئی ڈرانے والا نہ گزرا ہو ○ اور اگر یہ تمہیں جھٹلائیں

فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

فَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
تو بیشک	جھٹلا چکے ہیں	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (تھے)	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

تو ان سے پہلے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تیز دھوپ سے مراد باطل ہے۔ 1 ...... زندوں سے مراد مومنین یا علماء ہیں اور مردوں سے کفار یا جاہل لوگ مراد ہیں اور یہ دونوں برابر نہیں۔ 2 ...... "بیشک اللہ سناتا ہے جسے چاہتا ہے" سے مراد یہ ہے کہ جس کی ہدایت منظور ہو اسے اللہ تعالیٰ ایمان کی توفیق عطا فرماتا ہے۔ 3 ...... آیت کے اس حصے میں کفار کو قبر والوں سے تشبیہ دی گئی اور سننے سے مراد وہ سننا ہے جس پر ہدایت کا نفع مرتب ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جس طرح مردے سنی ہوئی بات سے نفع نہیں اُٹھا سکتے اور نصیحت قبول نہیں کر سکتے، اسی طرح بدانجام کفار بھی ہدایت و نصیحت سے فائدہ نہیں اٹھاتے۔ 4 ...... ہر امت میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا گزرا ہے خواہ وہ نبی ہو یا عالمِ دین

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بِالۡبَیِّنٰتِ وَ بِالزُّبُرِ وَ بِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

بِالۡبَیِّنٰتِ	وَ	بِالزُّبُرِ	وَ	بِالۡکِتٰبِ الۡمُنِیۡرِ ﴿۲۵﴾ (1)	ثُمَّ
روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	صحیفوں کے ساتھ	اور	روشن کر دینے والی کتاب کے ساتھ	پھر

روشن دلیلیں اور صحیفے اور روشن کر دینے والی کتابیں لے کر آئے ○ پھر

اَخَذۡتُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا فَکَیۡفَ کَانَ نَکِیۡرِ ﴿۲۶﴾ ع اَلَمۡ تَرَ

اَخَذۡتُ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا	فَکَیۡفَ	کَانَ	نَکِیۡرِ ﴿۲۶﴾	اَلَمۡ تَرَ
میں نے پکڑا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	کیا تم نے نہ دیکھا

میں نے کافروں کی گرفت کی تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ○ کیا تو نے نہ دیکھا

قدرتِ الٰہی کی نشانیاں

ع ۳ ۱۵ ۲

اَنَّ اللّٰہَ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخۡرَجۡنَا بِہٖ

اَنَّ	اللّٰہَ	اَنۡزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَاَخۡرَجۡنَا	بِہٖ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	تو ہم نے نکالے	اس کے ذریعے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے مختلف رنگوں والے

ثَمَرٰتٍ مُّخۡتَلِفًا اَلۡوَانُہَا ؕ وَ مِنَ الۡجِبَالِ جُدَدٌۢ بِیۡضٌ

ثَمَرٰتٍ	مُّخۡتَلِفًا	اَلۡوَانُہَا	وَ	مِنَ الۡجِبَالِ	جُدَدٌۢ	بِیۡضٌ
پھل	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	پہاڑوں سے (میں)	راستے (ہیں)	سفید رنگ (والے)

پھل نکالے اور پہاڑوں میں سفید اور سرخ رنگ والے راستے ہیں،

وَّ حُمۡرٌ مُّخۡتَلِفٌ اَلۡوَانُہَا وَ غَرَابِیۡبُ سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾ وَ

وَّ	حُمۡرٌ	مُّخۡتَلِفٌ	اَلۡوَانُہَا	وَ	غَرَابِیۡبُ	سُوۡدٌ ﴿۲۷﴾	وَ
اور	سرخ رنگ (والے)	مختلف (ہیں)	ان کے رنگ	اور	کچھ (پہاڑ) کالے	بہت ہی کالے (ہیں)	اور

ان کے مختلف رنگ ہیں اور کچھ (پہاڑ) کالے بہت ہی کالے ہیں ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو نبی کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کا خوف دلائے۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا کہ اگر کفارِ مکہ آپ کو جھٹلانے پر ہی قائم ہیں تو آپ ان کی اور ان کے جھٹلانے کی پرواہ نہ کریں، ان سے پہلی امتوں کے لوگ بھی اپنے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلا چکے ہیں حالانکہ وہ ان کے پاس اپنے دعویٰ کی صداقت اور نبوت پر دلالت کرنے والے روشن معجزات، صحیفے اور حق کو روشن کر دینے والی کتابیں تورات، انجیل اور زبور لے کر آئے تھے۔

مِنَ النَّاسِ وَالدَّوَآبِّ وَالْاَنْعَامِ مُخْتَلِفٌ اَلْوَانُهٗ كَذٰلِكَ ؕ

مِنَ	النَّاسِ	وَ	الدَّوَآبِّ	وَ	الْاَنْعَامِ	مُخْتَلِفٌ	اَلْوَانُهٗ	كَذٰلِكَ
سے	آدمیوں	اور	جانوروں	اور	چوپایوں (کے)	مختلف (ہیں)	اس کے رنگ	اسی طرح

اسی طرح آدمیوں اور جانوروں اور چوپایوں کے مختلف رنگ ہیں۔

اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ

اِنَّمَا	یَخْشَى	اللّٰهَ	مِنْ عِبَادِهِ	الْعُلَمٰٓؤُا (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	عَزِیْزٌ
صرف	ڈرتے ہیں	اللہ (سے)	اس کے بندوں میں سے	علم والے	بیشک	اللہ	عزت والا

اللہ سے اس کے بندوں میں سے وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں بیشک اللہ عزت والا،

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا

غَفُوْرٌ ﴿۲۸﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَتْلُوْنَ	كِتٰبَ اللّٰهِ	وَ	اَقَامُوا
بخشنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	تلاوت کرتے ہیں	اللہ کی کتاب (کی)	اور	قائم رکھتے ہیں

بخشنے والا ہے ○ بیشک وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز

الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ

الصَّلٰوةَ	وَ	اَنْفَقُوْا	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	سِرًّا	وَّ
نماز	اور	خرچ کرتے ہیں	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	پوشیدہ	اور

قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے پوشیدہ اور اعلانیہ کچھ ہماری راہ میں

عَلَانِیَةً یَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾ لِیُوَفِّیَهُمْ

عَلَانِیَةً	یَّرْجُوْنَ	تِجَارَةً	لَّنْ تَبُوْرَ ﴿۲۹﴾	لِیُوَفِّیَهُمْ
اعلانیہ	وہ امید رکھتے ہیں	(ایسی) تجارت (کی)	(جو) ہرگز تباہ نہ ہوگی	تاکہ (اللہ) بھرپور دے انہیں

خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو ہرگز تباہ نہیں ہوگی ○ تاکہ اللہ انہیں

اللہ سے ڈرنا اہلِ علم کی شان ہے

نیک اعمال کرنے والوں کو ان کا پورا پورا ثواب ملنے کی بشارت

(1)..... علم والوں سے مراد وہ ہیں جو دین کا علم رکھتے ہوں اور ان کے عقائد و اعمال درست ہوں اور یہاں ان کی شان یہ بیان ہوئی کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں۔ لہٰذا علماء کو چاہئے کہ وہ عام لوگوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈریں اور دوسروں کو اس کی رغبت بھی دلائیں۔ حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْكَرِیْم فرماتے ہیں "صحیح معنوں میں فقیہ وہ شخص ہے جو لوگوں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر انہیں جری نہ کرے، اللہ تعالیٰ کے عذاب سے انہیں بے خوف نہ کردے اور قرآن کے بغیر کوئی چیز اسے اپنی طرف راغب نہ کرسکے۔ (قرطبی، فاطر، تحت الآیۃ: ۲۸، ۷/ ۲۵۰، الجزء الرابع عشر)

اُجُوْرَهُمْ وَ یَزِیْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ

اُجُوْرَهُمْ	وَ	یَزِیْدَهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	اِنَّهٗ	غَفُوْرٌ
ان کے ثواب	اور	زیادہ عطا کرے انہیں	اپنے فضل سے	بیشک وہ	بخشنے والا

ان کے ثواب بھرپور دے اور اپنے فضل سے اور زیادہ عطا کرے بیشک وہ بخشنے والا،

عظمتِ قرآن کا بیان

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾ وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ

شَكُوْرٌ ﴿۳۰﴾	وَ	الَّذِیْۤ	اَوْحَیْنَاۤ	اِلَیْكَ	مِنَ الْكِتٰبِ (1)	هُوَ
قدر فرمانے والا (ہے)	اور	وہ جو	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	کتاب سے	وہی

قدر فرمانے والا ہے ○ اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی

الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِؕ اِنَّ اللّٰهَ

الْحَقُّ	مُصَدِّقًا	لِّمَا	بَیْنَ یَدَیْهِ	اِنَّ	اللّٰهَ
حق (ہے)	تصدیق کرنے والی	(ان کتابوں) کی جو	اس سے پہلے (موجود تھیں)	بیشک	اللہ

حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی، بیشک اللہ

امتِ مصطفیٰ کے تین گروہ

بِعِبَادِهٖ لَخَبِیْرٌۢ بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ

بِعِبَادِهٖ	لَخَبِیْرٌ	بَصِیْرٌ ﴿۳۱﴾	ثُمَّ	اَوْرَثْنَا	الْكِتٰبَ
اپنے بندوں سے	ضرور خبردار	دیکھنے والا (ہے)	پھر	ہم نے وارث کیا	کتاب (کا)

اپنے بندوں سے خبردار، دیکھنے والا ہے ○ پھر ہم نے کتاب کا وارث

الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ

الَّذِیْنَ	اصْطَفَیْنَا	مِنْ عِبَادِنَا (2)	فَمِنْهُمْ	ظَالِمٌ
ان لوگوں کو جنہیں	ہم نے چن لیا	اپنے بندوں میں سے	تو ان میں سے	کوئی ظلم کرنے والا (ہے)

اپنے چُنے ہوئے بندوں کو کیا تو ان میں کوئی اپنی جان پر

1 ...... اس کتاب سے مراد قرآن مجید ہے اور اس کی شان یہ ہے کہ اس میں جھوٹ اور شک کا کوئی شائبہ تک نہیں اور یہ اپنے سے پہلے نازل ہونے والی کتابوں کی عقائد، اصول اور احکام میں تصدیق فرماتی ہے۔ 2 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں: چنے ہوئے بندوں سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں تمام امتوں پر فضیلت دی اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی غلامی و نیاز مندی کی کرامت و شرافت سے مشرف فرمایا۔ (خازن، فاطر، تحت الآیۃ: ۳۲، ۳/۵۳۵)

لِّنَفۡسِهٖ ۚ وَ مِنۡهُمۡ مُّقۡتَصِدٌ ۚ وَ مِنۡهُمۡ

لِّنَفۡسِهٖ	وَ	مِنۡهُمۡ	مُّقۡتَصِدٌ	وَ	مِنۡهُمۡ
اپنی جان پر	اور	ان میں سے	کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا	اور	ان میں سے

ظلم کرنے والا ہے اور ان میں کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو

سَابِقٌۢ بِالۡخَیۡرٰتِ بِاِذۡنِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ؕ ﴿۳۲﴾

سَابِقٌۢ (1)	بِالۡخَیۡرٰتِ	بِاِذۡنِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿۳۲﴾
کوئی سبقت لے جانے والا (ہے)	بھلائیوں میں	اللہ کے حکم سے	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)

اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ یہ ہی بڑا فضل ہے ○

مسلمانوں کا اُخروی صلہ

جَنّٰتُ عَدۡنٍ یَّدۡخُلُوۡنَهَا یُحَلَّوۡنَ فِیۡهَا

جَنّٰتُ عَدۡنٍ	یَّدۡخُلُوۡنَهَا	یُحَلَّوۡنَ	فِیۡهَا
(ان کیلئے) بسنے کے باغات (ہیں)	وہ داخل ہوں گے ان میں	انہیں پہنائے جائیں گے	ان (باغوں) میں

(ان کیلئے) بسنے کے باغات ہیں جن میں وہ داخل ہوں گے، انہیں ان باغوں میں

جنتیوں کی حمد و ثنائے الٰہی

مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ وَّ لُؤۡلُؤًا ۚ وَ لِبَاسُهُمۡ فِیۡهَا حَرِیۡرٌ ﴿۳۳﴾ وَ

مِنۡ اَسَاوِرَ مِنۡ ذَهَبٍ	وَّ	لُؤۡلُؤًا	وَ	لِبَاسُهُمۡ	فِیۡهَا	حَرِیۡرٌ ﴿۳۳﴾	وَ
سونے کے کنگن	اور	موتی	اور	ان کا لباس	ان میں	ریشم (کا ہوگا)	اور

سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشمی ہوگا ○ اور

قَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰهِ الَّذِیۡۤ اَذۡهَبَ عَنَّا الۡحَزَنَ ؕ اِنَّ

قَالُوا	الۡحَمۡدُ	لِلّٰهِ	الَّذِیۡۤ	اَذۡهَبَ	عَنَّا	الۡحَزَنَ	اِنَّ
وہ کہیں گے	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے	جس نے	دور کر دیا	ہم سے	غم	بیشک

وہ کہیں گے سب خوبیاں اس اللہ کیلئے ہیں جس نے ہم سے غم دور کر دیا، بیشک

1 ...... آیت کے اس حصے میں اُمتِ محمدیہ کے تین مدارج اور مراتب بیان کئے گئے ہیں (1) ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہے۔ (2) کوئی درمیانہ راستہ اختیار کرنے والا ہے۔ (3) کوئی وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے جانے والا ہے۔ ان تینوں کے مصداق سے متعلق مفسرین کے کثیر اقوال ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ سبقت لے جانے والے عہدِ رسالت کے وہ مخلص حضرات ہیں جن کے لئے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جنت (اور رزق) کی بشارت دی۔ (اور) درمیانہ راستہ اختیار کرنے والے وہ اصحاب ہیں جو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے طریقہ پر عمل کرتے رہے اور

رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾ ۙ الَّذِیْۤ اَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ

رَبَّنَا	لَغَفُوْرٌ	شَكُوْرُۨ ﴿٣٤﴾	الَّذِیْۤ	اَحَلَّنَا	دَارَ الْمُقَامَةِ
ہمارارب	ضرور بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	وہ جس نے	اتارا ہمیں	ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر (میں)

ہمارارب بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ وہ جس نے ہمیں اپنے فضل سے

مِنْ فَضْلِهٖ ۚ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا نَصَبٌ وَّ لَا یَمَسُّنَا فِیْهَا لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾

مِنْ فَضْلِهٖ (1)	لَا یَمَسُّنَا	فِیْهَا	نَصَبٌ	وَّ	لَا یَمَسُّنَا	فِیْهَا	لُغُوْبٌ ﴿٣٥﴾
اپنے فضل سے	نہ پہنچے گی ہمیں	اس میں	کوئی تکلیف	اور	نہ چھوئے گی ہمیں	اس میں	کوئی تھکاوٹ

ہمیشہ ٹھہرنے کے گھر میں اتارا، ہمیں اس میں نہ کوئی تکلیف پہنچے گی اور نہ ہمیں اس میں کوئی تھکاوٹ چھوئے گی ○

کفار کی عمر تک اُخروی سزا کا بیان

وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ ۚ لَا یُقْضٰى

وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	لَهُمْ	نَارُ جَهَنَّمَ	لَا یُقْضٰى
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ان کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	نہ (موت کا) فیصلہ کیا جائے گا

اور جنہوں نے کفر کیا ان کے لیے جہنم کی آگ ہے، نہ ان پر

عَلَیْهِمْ فَیَمُوْتُوْا وَ لَا یُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا ؕ كَذٰلِكَ

عَلَیْهِمْ	فَیَمُوْتُوْا	وَ	لَا یُخَفَّفُ	عَنْهُمْ	مِّنْ عَذَابِهَا	كَذٰلِكَ
ان پر	تو (کہ) وہ مر جائیں	اور	نہ ہلکا کیا جائے گا	ان سے	اس (جہنم) کا عذاب	ایسی ہی

قضا آئے کہ وہ مر جائیں اور نہ ان سے جہنم کا عذاب کچھ ہلکا کیا جائے گا، ہم

جہنم میں کفار کی فریاد اور انہیں جواب

نَجْزِیْ كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾ ۚ وَ هُمْ یَصْطَرِخُوْنَ فِیْهَا ۚ

نَجْزِیْ	كُلَّ كَفُوْرٍ ﴿٣٦﴾	وَ	هُمْ	یَصْطَرِخُوْنَ	فِیْهَا
ہم سزا دیتے ہیں	ہر بڑے ناشکرے (کو)	اور	وہ	چیختے چلاتے ہوں گے	اس میں

ہر بڑے ناشکرے کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور وہ اس میں چیختے چلاتے ہوں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہم تم جیسے لوگ ہیں۔(المطالب العالیۃ، ۸/۲۶۳، الحدیث: ۳۷۰۰) حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کا اپنے آپ کو تیسرے طبقے میں شمار فرمانا عاجزی و انکساری کے طور پر ہے۔ 1 ...... جنت میں داخلہ محض اعمال کی وجہ سے نہ ہو گا بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو گا جبکہ اعمال اللہ تعالیٰ کا فضل حاصل ہونے کا ذریعہ اور جنت میں درجات کی بلندی کا سبب ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے ”تم میں سے کسی کو اس کا عمل نجات نہیں دلائے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے ” کیا آپ کو بھی نہیں؟ ارشاد فرمایا ”مجھے بھی نہیں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے۔(بخاری، ۴/۱۳، الحدیث: ۵۶۷۳)

رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ؕ

رَبَّنَآ	اَخْرِجْنَا	نَعْمَلْ	صَالِحًا	غَيْرَ الَّذِيْ	كُنَّا نَعْمَلُ
اے ہمارے رب	نکال دے ہمیں	(تاکہ) ہم کام کریں	اچھا	(اس کے) برخلاف جو	ہم کام کرتے تھے

اے ہمارے رب! ہمیں نکال دے تاکہ ہم اچھا کام کریں اس کے برخلاف جو ہم پہلے کرتے تھے

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ

اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ	مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ	مَنْ	تَذَكَّرَ
(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے عمر نہ دی تھی تمہیں	جس میں نصیحت حاصل کر لیتا	جو	نصیحت حاصل کرنا چاہتا

(جواب ملے گا) اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر نہ دی تھی جس میں سمجھنے والا سمجھ لیتا

وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ ؕ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾ ع

وَ	جَآءَكُمُ	النَّذِيْرُ	فَذُوْقُوْا	فَمَا	لِلظّٰلِمِيْنَ	مِنْ نَّصِيْرٍ ﴿٣٧﴾
اور	آیا تھا تمہارے پاس	ڈر سنانے والا	تو چکھو	پس نہیں (ہے)	ظالموں کیلئے	کوئی مددگار

اور تمہارے پاس ڈر سنانے والا تشریف لایا تھا تو اب مزہ چکھو، پس ظالموں کیلئے کوئی مددگار نہیں ○

ع ٤ ١٦

علم الٰہی کی شان

اِنَّ اللّٰهَ عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

اِنَّ	اللّٰهَ	عٰلِمُ غَيْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌۢ
بیشک	اللہ	آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات جاننے والا (ہے)	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کی ہر چھپی بات کو جاننے والا ہے، بیشک وہ دلوں کی بات

کافر پر کفر کا وبال اور کفر کا نقصان

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ فِي الْاَرْضِ ؕ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿٣٨﴾	هُوَ	الَّذِيْ	جَعَلَكُمْ	خَلٰٓئِفَ	فِي الْاَرْضِ
سینوں والی (بات) کو	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	(پہلے لوگوں کا) جانشین	زمین میں

جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں (پہلے لوگوں کا) جانشین کیا

فَمَنۡ كَفَرَ فَعَلَيۡهِ كُفۡرُهٗ ؕ وَلَا يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ

فَمَنۡ	كَفَرَ	فَعَلَيۡهِ	كُفۡرُهٗ	وَ	لَا يَزِيۡدُ	الۡكٰفِرِيۡنَ
تو جس نے	کفر کیا	تو اسی پر (ہے)	اس کے کفر کا وبال	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

تو جو کفر کرے تو اس کے کفر کا وبال اسی پر ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفران کے رب کے پاس

كُفۡرُهُمۡ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ اِلَّا مَقۡتًا ۚ وَلَا يَزِيۡدُ الۡكٰفِرِيۡنَ

كُفۡرُهُمۡ	عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	اِلَّا	مَقۡتًا	وَ	لَا يَزِيۡدُ	الۡكٰفِرِيۡنَ
ان کا کفر	ان کے رب کے پاس	مگر	غضب (میں)	اور	زیادہ نہیں کرتا	کافروں (کو)

غضب ہی کو بڑھاتا ہے اور کافروں کے حق میں ان کا کفران کے نقصان میں ہی

كُفۡرُهُمۡ اِلَّا خَسَارًا ﴿۳۹﴾ قُلۡ اَرَءَيۡتُمۡ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيۡنَ تَدۡعُوۡنَ

كُفۡرُهُمۡ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۳۹﴾	قُلۡ	اَرَءَيۡتُمۡ [1]	شُرَكَآءَكُمُ	الَّذِيۡنَ	تَدۡعُوۡنَ
ان کا کفر	مگر	نقصان (میں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	اپنے شریک	وہ جنہیں	تم پوجتے ہو

اضافہ کرتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا اپنے وہ شریک تو بتلاؤ جنہیں تم اللہ کے سوا

اللہ تعالیٰ کا شریک ہونے کی تردید

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوۡنِيۡ مَاذَا خَلَقُوۡا مِنَ الۡاَرۡضِ اَمۡ لَهُمۡ

مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	اَرُوۡنِيۡ	مَاذَا	خَلَقُوۡا	مِنَ الۡاَرۡضِ	اَمۡ	لَهُمۡ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کی

پوجتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین میں سے کونسا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرۡكٌ فِى السَّمٰوٰتِ ۚ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا فَهُمۡ

شِرۡكٌ	فِى السَّمٰوٰتِ	اَمۡ	اٰتَيۡنٰهُمۡ	كِتٰبًا	فَهُمۡ
کوئی شرکت (ہے)	آسمانوں میں	یا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	تو وہ

ان کی کوئی شرکت ہے یا ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے کہ وہ

1 ......یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ جن بتوں کو تم اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اور اللہ تعالیٰ کی بجائے ان کی پوجا کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا حصہ بنایا ہے یا آسمانوں کو بنانے میں ان کی کوئی شرکت ہے جس کی وجہ سے وہ معبود ہونے میں اللہ تعالیٰ کے شریک ہوگئے، یا اللہ تعالیٰ نے ان مشرکین پر آسمان سے کوئی کتاب نازل کی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے شریک کا بیان ہوا اور مشرکین اس کی روشن دلیلوں پر عمل پیرا ہیں؟ ان میں سے کوئی بھی بات نہیں، بلکہ ظالموں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنے پیروکاروں کو دھوکا دیتے اور بتوں کی طرف سے اُنہیں باطل امیدیں دلاتے

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ	بَلْ	اِنْ	يَّعِدُ	الظّٰلِمُوْنَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا
اس کی روشن دلیل پر (ہیں)	بلکہ	نہیں	وعدہ کرتے	ظالم	ان کے بعض	بعض (کو)

اس کی روشن دلیلوں پر ہیں؟ بلکہ ظالم آپس میں ایک دوسرے کو دھوکے، فریب کا ہی

اِلَّا غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ

اِلَّا	غُرُوْرًا ﴿٤٠﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	يُمْسِكُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ
مگر	دھوکے (کا)	بیشک	اللہ	روکے ہوئے ہے	آسمانوں	اور	زمین (کو)

وعدہ دیتے ہیں ○ بیشک اللہ آسمانوں اور زمین کو روکے ہوئے ہے

اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَآ اِنْ اَمْسَكَهُمَا

اَنْ	تَزُوْلَا	وَ	لَئِنْ	زَالَتَآ	اِنْ	اَمْسَكَهُمَا
کہ	وہ دونوں حرکت کریں	اور	قسم ہے اگر	وہ دونوں ہٹ جائیں	(تو) نہیں	روک سکے گا انہیں

کہ حرکت نہ کریں اور قسم ہے کہ اگر وہ ہٹ جائیں تو اللہ کے سوا

مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِهٖ ؕ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ﴿٤١﴾ وَاَقْسَمُوْا

مِنْ اَحَدٍ	مِّنْ بَعْدِهٖ	اِنَّهٗ	كَانَ	حَلِيْمًا	غَفُوْرًا ﴿٤١﴾	وَ	اَقْسَمُوْا (1)
کوئی ایک	اس کے سوا	بیشک وہ	ہے	حلم والا	بخشنے والا	اور	انہوں نے قسم کھائی تھی

انہیں کوئی نہ روک سکے گا۔ بیشک وہ حلم والا، بخشنے والا ہے ○ اور انہوں نے

بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ لَئِنْ جَآءَهُمْ نَذِيْرٌ

بِاللّٰهِ	جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ	لَئِنْ	جَآءَهُمْ	نَذِيْرٌ
اللہ کی	اپنی قسموں میں خوب کوشش (سے)	ضرور اگر	آیا ان کے پاس	کوئی ڈر سنانے والا

اپنی قسموں میں حد بھر کی کوشش کر کے اللہ کی قسم کھائی کہ اگر ان کے پاس کوئی ڈر سنانے والا آیا

آسمان و زمین کا تھمنا اور اللہ تعالیٰ کی شانِ حلم

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اور بعد میں کفارِ قریش کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں کہ بت ان کی شفاعت کریں گے۔ 1...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے قریش نے یہودیوں اور عیسائیوں کے اپنے رسولوں کو نہ ماننے اور ان کو جھٹلانے کے بارے میں کہا تھا کہ ”اللہ تعالیٰ اُن پر لعنت کرے کہ اُن کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسول آئے اور اُنہوں نے انہیں جھٹلایا اور نہ مانا، خدا کی قسم! اگر ہمارے پاس کوئی رسول آئے تو ہم اُن سے زیادہ راہِ راست پر ہوں گے اور اس رسول کو ماننے میں ان کے بہتر گروہ پر سبقت لے جائیں گے۔ لیکن جب ان کے پاس حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رونق افروزی اور جلوہ آرائی ہوئی تو حق و ہدایت سے ان کی نفرت اور دوری میں ہی اضافہ ہوا۔

کفارِ قریش کے ایمان نہ لانے کا سبب اور انہیں تنبیہ

لَیَكُوْنُنَّ اَهْدٰى مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ۚ فَلَمَّا جَآءَهُمْ

جَآءَهُمْ	فَلَمَّا	مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ	اَهْدٰى	لَیَكُوْنُنَّ
آیا ان کے پاس	پھر جب	تمام امتوں میں (ہر) ایک سے	زیادہ ہدایت والے	(تو) ضرور وہ ہوں گے

تو وہ ضرور تمام امتوں میں سے (ہر) ایک امت سے بڑھ کر ہدایت پر ہوں گے (لیکن) پھر جب ان کے پاس

نَذِیْرٌ مَّا زَادَهُمْ اِلَّا نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾ لا اسْتِكْبَارًا

اسْتِكْبَارًا [1]	نُفُوْرَا ﴿۴۲﴾	اِلَّا	مَّا زَادَهُمْ	نَذِیْرٌ
بڑائی چاہنے (کی وجہ سے)	نفرت (میں)	مگر	(تو) اس نے زیادہ نہ کیا انہیں	ڈرسنانے والا

ڈرسنانے والا تشریف لایا تو اس نے ان کی نفرت میں ہی اضافہ کیا ○ زمین میں

فِی الْاَرْضِ وَ مَكْرَ السَّیِّئِ ؕ وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا

اِلَّا	الْمَكْرُ السَّیِّئُ	لَا یَحِیْقُ	وَ	مَكْرَ السَّیِّئِ [2]	وَ	فِی الْاَرْضِ
مگر	برا مکر و فریب	نہیں گھیرتا، نہیں پڑتا	اور	برا مکر و فریب (کرنے کی وجہ سے)	اور	زمین میں

بڑائی چاہنے اور برا مکر و فریب کرنے کی وجہ سے (وہ ایمان نہ لائے) اور برا مکر و فریب اپنے چلنے والے ہی پر

بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ ۚ

سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ	اِلَّا	یَنْظُرُوْنَ	فَهَلْ	بِاَهْلِهٖ [3]
پہلے لوگوں کے دستور (کا)	مگر	وہ انتظار کر رہے	تو کیا (یعنی نہیں)	اپنے چلنے والے کو

پڑتا ہے، تو وہ پہلے لوگوں کے دستور ہی کا انتظار کر رہے ہیں

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِیْلًا ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ

لِسُنَّتِ اللّٰهِ	لَنْ تَجِدَ	وَ	تَبْدِیْلًا	لِسُنَّتِ اللّٰهِ	فَلَنْ تَجِدَ
اللہ کے دستور کیلئے	ہرگز نہ پاؤ گے	اور	کوئی تبدیلی	اللہ کے دستور کیلئے	تو تم ہرگز نہ پاؤ گے

تو تم ہرگز اللہ کے دستور کیلئے تبدیلی نہیں پاؤ گے اور ہرگز اللہ کے قانون کیلئے

1 ...... تکبر و غرور ایسی بری بیماری ہے کہ اس کی وجہ سے انسان نبی کی پیروی سے محروم رہتا ہے جبکہ بارگاہِ انبیاء عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں عاجزی اور انکساری ایمان کا ذریعہ ہے۔ کفارِ مکہ کے کفر کی وجہ یہی ہوئی کہ انہوں نے خود کو نبی سے بڑھ کر جانا۔ 2 ...... برے مکر و فریب سے مراد شرک اور کفر ہے، یا اس سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے ساتھ مکر و فریب کرنا ہے۔ 3 ...... یعنی بری سازش کا انجام اکثر برا ہی ہوتا ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے نصیحت ہے جو ایک دوسرے کے خلاف سازشیں کرتے اور سازشی لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے "سازش کرنے والے اور دھوکا دینے والے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

گزشتہ قوموں کے انجام سے عبرت حاصل کرنے کی دعوت

تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ

تَحْوِیْلًا ﴿۴۳﴾	اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا	فِی الْاَرْضِ	فَیَنْظُرُوْا	كَیْفَ	كَانَ
ٹالنا	اور کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھ لیتے	کیسا	ہوا

ٹالنا نہ پاؤ گے ○ اور کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا کہ دیکھتے ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	كَانُوْۤا	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (تھے)	اور	وہ تھے	زیادہ سخت	ان سے	قوت (میں)	اور

کیسا انجام ہوا اور وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے اور

مَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ مِنْ شَیْءٍ فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا

مَا كَانَ	اللّٰهُ	لِیُعْجِزَهٗ	مِنْ شَیْءٍ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	لَا
نہیں ہے	اللہ (کی شان کہ)	عاجز کرسکے اسے	کوئی چیز	آسمانوں میں	اور	نہ

اللہ کی یہ شان نہیں کہ آسمانوں اور زمین میں کوئی شے اسے

گناہوں پر گرفت سے متعلق دستورِ الٰہی

فِی الْاَرْضِ ؕ اِنَّهٗ كَانَ عَلِیْمًا قَدِیْرًا ﴿۴۴﴾ وَلَوْ یُؤَاخِذُ اللّٰهُ

فِی الْاَرْضِ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَلِیْمًا	قَدِیْرًا ﴿۴۴﴾	وَ	لَوْ	یُؤَاخِذُ (1)	اللّٰهُ
زمین میں	بیشک وہ	ہے	علم والا	قدرت والا	اور	اگر	پکڑتا	اللہ

عاجز کرسکے۔ بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور اگر اللہ لوگوں کو

النَّاسَ بِمَا كَسَبُوْا مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا

النَّاسَ	بِمَا	كَسَبُوْا	مَا تَرَكَ	عَلٰى ظَهْرِهَا
لوگوں (کو)	(اس کے) سبب جو	انہوں نے کمایا	(تو) وہ نہ چھوڑتا	اس (زمین) کی پشت پر

ان کے اعمال کے سبب پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جہنم میں ہیں۔(مسند الفردوس، ۴/۲۱۷، الحدیث: ۲۶۵۸)

1 ......یعنی اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کے گناہوں کی وجہ سے پکڑتا تو زمین کی پیٹھ پر کوئی چلنے والا نہ چھوڑتا لیکن وہ مقررہ مدت یعنی قیامت کے دن تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب ان کے عذاب کی مقررہ مدت آئے گی تو یاد رکھو کہ بیشک اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے، وہ انہیں اُن کے اعمال کی جزا دے گا اور جو لوگ عذاب کے مستحق ہیں انہیں عذاب دے گا اور جو لائقِ کرم ہیں ان پر رحم و کرم فرمائے گا۔

مِنْ دَآبَّةٍ وَّلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۚ فَاِذَا

مِنْ دَآبَّةٍ	وَّ	لٰكِنْ	يُّؤَخِّرُهُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	فَاِذَا
کوئی چلنے والا	اور	لیکن	وہ ڈھیل دیتا ہے انہیں	ایک مقررہ مدت تک	پھر جب

نہ چھوڑتا لیکن وہ ایک مقرر میعاد تک انہیں ڈھیل دیتا ہے پھر جب

جَآءَ اَجَلُهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِعِبَادِهٖ بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾ ع

جَآءَ	اَجَلُهُمْ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ	بِعِبَادِهٖ	بَصِيْرًا ﴿۴۵﴾
آجائے گی	ان کی مدت	تو بیشک	اللہ	ہے	اپنے بندوں کو	دیکھنے والا

ان کی مقررہ مدت آئے گی تو بیشک اللہ اپنے تمام بندوں کو دیکھ رہا ہے ○

ع ۵

آیات: 83 — سُوْرَةُ يٰسٓ مَكِّيَّةٌ — رکوع: 05

سُوْرَةُ يٰسٓ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رسالت اور صراطِ مستقیم پر ہونے کا بیان

يٰسٓ ﴿۱﴾ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾

يٰسٓ ﴿۱﴾ (1)	وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ﴿۲﴾	اِنَّكَ	لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳﴾
یٰسٓ	حکمت والے قرآن کی قسم	بیشک تم	ضرور رسولوں میں سے (ہو)

یٰسٓ ○ حکمت والے قرآن کی قسم ○ بیشک تم رسولوں میں سے ہو ○

(1)...... یہ حروفِ مقطعات میں سے ایک حرف ہے، اس کی مراد اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ نیز کسی کا نام "یٰسٓ" اور "طٰہٰ" رکھنا منع ہے کہ بعض علماء کے نزدیک یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، کیا عجب کہ ان کے وہ معنی ہوں جو غیرِ خدا پر صادق نہ آسکیں، اور بعض علماء کے نزدیک یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے نام ہیں جن کے معنی معلوم نہیں، ہو سکتا ہے ان کا وہ معنی ہو جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے خاص ہو۔ اس لئے یہ نام رکھنے سے بچنا ضروری ہے اور جن حضرات کا نام "یٰسین" ہے وہ خود کو "غلام یٰسین" لکھیں اور بتائیں اور دوسرے اسے "غلام یٰسین" کہہ کر بلائیں۔

نزولِ قرآن کا ایک اہم مقصد

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ﴿۴﴾ تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۴﴾	تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ﴿۵﴾	لِتُنۡذِرَ
سیدھی راہ پر (ہو)	عزت والے مہربان کا اتارا ہوا	تاکہ تم ڈراؤ

سیدھی راہ پر ہو ○ عزت والے مہربان کا اتارا ہوا ○ تاکہ تم اس قوم کو

قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾

قَوۡمًا(1)	مَّاۤ اُنۡذِرَ	اٰبَآؤُہُمۡ(2)	فَہُمۡ	غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾
(اس) قوم (کو)	نہیں ڈرایا گیا	ان کے باپ دادا (کو)	تو وہ	غفلت میں پڑے ہوئے (ہیں)

ڈراؤ جس کے باپ دادا کو نہ ڈرایا گیا تو وہ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں ○

ازلی کفار کی ایمان سے محرومی

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ

لَقَدۡ	حَقَّ	الۡقَوۡلُ	عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ	فَہُمۡ
ضرور بیشک	ثابت ہوچکی	بات	ان میں اکثر پر	تو وہ

بیشک ان میں اکثر پر بات ثابت ہوچکی ہے تو وہ

ازلی کفار کی کفر میں پختگی کی ایک مثال

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾ اِنَّا جَعَلۡنَا فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ اَغۡلٰلًا

لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾	اِنَّا	جَعَلۡنَا	فِیۡۤ اَعۡنَاقِہِمۡ	اَغۡلٰلًا
ایمان نہ لائیں گے	بیشک	ہم نے ڈال دیئے	ان کی گردنوں میں	طوق

ایمان نہ لائیں گے ○ ہم نے ان کی گردنوں میں طوق ڈال دیئے ہیں

ازلی کفار پر راہِ ایمان بند ہونے کی ایک مثال

فَہِیَ اِلَی الۡاَذۡقَانِ فَہُمۡ مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾ وَ

فَہِیَ	اِلَی الۡاَذۡقَانِ	فَہُمۡ	مُّقۡمَحُوۡنَ ﴿۸﴾	وَ
تو وہ	ٹھوڑیوں تک (ہیں)	تو وہ	اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے (ہیں)	اور

تو وہ ٹھوڑیوں تک ہیں تو وہ اوپر کو منہ اٹھائے ہوئے ہیں ○ اور

1 ...... یہاں آیت میں بطورِ خاص کفارِ قریش کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے کا فرمایا گیا اور عمومی طور پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اہلِ عرب، اہلِ کتاب وغیرہ سبھی کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والے ہیں کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تمام لوگوں کے لئے رسول ہیں۔ 2 ...... قومِ قریش میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے پہلے کوئی رسول تشریف نہیں لائے اور عرب میں حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے جبکہ اہلِ کتاب کے پاس حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بعد سے لے کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ تک کوئی رسول تشریف نہیں لائے۔

جَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا

جَعَلْنَا (1)	مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ	سَدًّا	وَّ	مِنْ خَلْفِهِمْ	سَدًّا
ہم نے بنادی	ان کے آگے	ایک دیوار	اور	ان کے پیچھے	ایک دیوار

ہم نے ان کے آگے دیوار بنادی اور ان کے پیچھے (بھی) ایک دیوار (بنادی)

فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾ وَ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ

فَاَغْشَيْنٰهُمْ	فَهُمْ	لَا يُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ
پھر اوپر سے ڈھانک دیا انہیں	تو وہ	دیکھ نہیں سکتے	اور	برابر (ہے)	ان پر

پھر انہیں اوپر سے (بھی) ڈھانک دیا تو انہیں کچھ دکھائی نہیں دیتا۝ اور تمہارا اُنہیں ڈرانا

ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾

ءَاَنْذَرْتَهُمْ	اَمْ	لَمْ تُنْذِرْهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾
کیا آپ ڈرائیں اُنہیں	یا	نہ ڈرائیں اُنہیں	وہ ایمان نہیں لائیں گے

اور نہ ڈرانا ان پر برابر ہے وہ ایمان نہیں لائیں گے ۝

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ

اِنَّمَا تُنْذِرُ	مَنِ	اتَّبَعَ	الذِّكْرَ	وَ	خَشِیَ	الرَّحْمٰنَ
تم صرف ڈراتے ہو	(اس کو) جو	پیروی کرے	نصیحت (کی)	اور	ڈرے	رحمٰن (سے)

تم تو صرف اسے ڈراتے ہو جو نصیحت کی پیروی کرے اور رحمٰن سے بغیر دیکھے

بِالْغَيْبِ ۚ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾ اِنَّا نَحْنُ

بِالْغَيْبِ	فَبَشِّرْهُ	بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ كَرِيْمٍ ﴿۱۱﴾	اِنَّا	نَحْنُ
بغیر دیکھے	تو تم بشارت دو اسے	بخشش اور عزت کے ثواب کی	بیشک	ہم

ڈرے تو اسے بخشش اور عزت کے ثواب کی بشارت دو۝ بیشک ہم

(1)......یعنی جیسے کسی شخص کے دونوں طرف دیواریں ہوں اور ہر طرف سے راستہ بند کر دیا گیا ہو تو وہ کسی طرح منزلِ مقصود تک نہیں پہنچ سکتا، یہی حال ان کفار کا ہے کہ ان پر ہر طرف سے ایمان کی راہ بند ہے، ان کے سامنے دنیا کے غرور کی دیوار ہے اور ان کے پیچھے آخرت کو جھٹلانے کی اور وہ جہالت کے قید خانہ میں قید ہیں جس کی وجہ سے آیات اور دلائل میں غور و فکر کرنا انہیں میسر نہیں ہے۔ ازلی کفار پر ہدایت اور ایمان کی راہ بند کر کے ان پر جبر نہیں کیا گیا بلکہ ان کے کفر پر اصرار، تکبر، عناد اور سرکشی کو مستقل اختیار کرنے کی سزا کے طور پر ان کے لئے ایمان کا راستہ بند کر دیا گیا ہے۔

نُحْيِ الْمَوْتٰى وَ نَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ

نُحْيِ	الْمَوْتٰى	وَ	نَكْتُبُ	مَا	قَدَّمُوْا	وَ
زندہ کریں گے	مُردوں (کو)	اور	ہم لکھ رہے ہیں	وہ جو	انہوں نے آگے بھیجا	اور

مُردوں کو زندہ کریں گے اور ہم لکھ رہے ہیں جو (عمل) انہوں نے آگے بھیجا اور

اٰثَارَهُمْ ؕ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَیْنٰهُ

اٰثَارَهُمْ (1)	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	اَحْصَیْنٰهُ
ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات (کو)	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

ان کے پیچھے چھوڑے ہوئے نشانات کو اور ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں ہر چیز

فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾ وَ اضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ ۘ اِذْ

فِیْۤ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ﴿۱۲﴾	وَ	اضْرِبْ (2)	لَهُمْ	مَّثَلًا	اَصْحٰبَ الْقَرْیَةِ	اِذْ
ایک ظاہر کر دینے والی کتاب میں	اور	بیان کرو	ان سے	مثال	شہر والوں (کی)	جب

ہم نے شمار کر رکھی ہے ○ اور ان سے شہر والوں کی مثال بیان کرو جب

جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ اِذْ اَرْسَلْنَاۤ اِلَیْهِمُ اثْنَیْنِ

جَآءَهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۱۳﴾	اِذْ	اَرْسَلْنَاۤ	اِلَیْهِمُ	اثْنَیْنِ
آئے ان کے پاس	رسول	جب	ہم نے رسول بھیجے	ان کی طرف	دو

ان کے پاس رسول آئے ○ جب ہم نے ان کی طرف دو رسول بھیجے

فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْۤا اِنَّاۤ

فَكَذَّبُوْهُمَا	فَعَزَّزْنَا	بِثَالِثٍ	فَقَالُوْۤا	اِنَّاۤ
پھر انہوں نے جھٹلایا انہیں	تو ہم نے مدد کی	تیسرے کے ذریعے	تو انہوں نے کہا	بیشک ہم

پھر انہوں نے ان کو جھٹلایا تو ہم نے تیسرے کے ذریعے مدد کی تو ان سب نے کہا کہ بیشک

وقف غفران

وقف لازم ع ۱۲/۱

واقعہ: کفار کو بیان کرنے کا حکم

شہر والوں کی طرف رسولوں کی بعثت

1 ......یعنی ہم وہ نشانیاں اور طریقے لکھ رہے ہیں جو لوگ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔ یہ طریقے اچھے بھی ہو سکتے ہیں اور برے بھی، دونوں کا حکم جدا جدا ہے لہٰذا لوگ جو نیک طریقے نکالتے ہیں انہیں اچھی بدعت کہتے ہیں اور یہ طریقے نکالنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں دونوں کو ثواب ملتا ہے اور جو برے طریقے نکالتے ہیں ان کو بری بدعت کہتے ہیں، یہ طریقے نکالنے والے اور عمل کرنے والے دونوں گناہ گار ہوتے ہیں۔

2 ......اس آیت سے بیان کئے گئے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص236 پر ملاحظہ فرمائیں۔

اہلِ شہر کا رسولوں پر اعتراض

اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾ قَالُوْا مَاۤ اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا ۙ

اِلَيْكُمْ	مُّرْسَلُوْنَ ﴿١٤﴾	قَالُوْا	مَاۤ	اَنْتُمْ	اِلَّا	بَشَرٌ مِّثْلُنَا (1)
تمہاری طرف	بھیجے گئے ہیں	(لوگوں نے) کہا	نہیں	تم	مگر	ہمارے جیسے آدمی

ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ لوگوں نے کہا: تم تو ہمارے جیسے آدمی ہو

وَمَاۤ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَیْءٍ ۙ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾

وَ	مَاۤ اَنْزَلَ	الرَّحْمٰنُ	مِنْ شَیْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	تَكْذِبُوْنَ ﴿١٥﴾
اور	نہیں اتاری	رحمٰن نے	کوئی چیز	نہیں	تم	مگر	جھوٹ بول رہے ہو

اور رحمٰن نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم صرف جھوٹ بول رہے ہو ○

رسولوں کا جواب

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّاۤ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَ

قَالُوْا	رَبُّنَا	يَعْلَمُ	اِنَّاۤ	اِلَيْكُمْ	لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾	وَ
(رسولوں نے) کہا	ہمارارب	جانتا ہے	بیشک ہم	تمہاری طرف	ضرور بھیجے گئے (ہیں)	اور

رسولوں نے کہا: ہمارا رب جانتا ہے کہ بیشک ضرور ہم تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں ○ اور

اہلِ شہر کا رسولوں پر مزید اعتراض اور دھمکی

مَا عَلَيْنَاۤ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾ قَالُوْۤا اِنَّا تَطَيَّرْنَا

مَا	عَلَيْنَاۤ	اِلَّا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾	قَالُوْۤا	اِنَّا	تَطَيَّرْنَا (2)
نہیں	ہم پر	مگر	صاف صاف تبلیغ کر دینا	(لوگوں نے) کہا	بیشک	ہم منحوس سمجھتے ہیں

ہمارے ذمہ صرف صاف صاف تبلیغ کر دینا ہی ہے ○ لوگوں نے کہا: ہم تمہیں منحوس

بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ

بِكُمْ	لَئِنْ	لَّمْ تَنْتَهُوْا	لَنَرْجُمَنَّكُمْ	وَ	لَيَمَسَّنَّكُمْ
تمہیں	ضرور اگر	تم باز نہ آئے	(تو) ضرور ہم سنگسار کریں گے تمہیں	اور	ضرور پہنچے گی تمہیں

سمجھتے ہیں۔ بیشک اگر تم باز نہ آئے تو ضرور ہم تمہیں سنگسار کریں گے اور ضرور تمہیں ہماری طرف سے

1۔۔۔۔اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اپنے جیسا بشر کہنا ہمیشہ سے کفار کا طریقہ رہا ہے۔ 2۔۔۔۔اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کو منحوس سمجھنا اور انہیں تکلیف پہنچانے کی دھمکیاں دینا کافروں کا طریقہ ہے۔ نیز لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ جس چیز کی طرف ان کے دل مائل ہوں اور ان کی طبیعت اسے قبول کرے تو وہ اس چیز کو اپنے حق میں بابرکت سمجھتے ہیں اور جس چیز سے نفرت کرتے اور اسے ناپسند کرتے ہوں تو اسے اپنے حق میں منحوس سمجھتے ہیں، اسی لئے اگر انہیں کوئی مصیبت پہنچ جائے تو کہتے ہیں کہ یہ فلاں کی نحوست ہے اور اس کی وجہ سے ہمارا یہ نقصان ہو گیا، آپس میں لڑائی جھگڑا شروع ہو گیا، ←

رسولوں کا جواب

مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾ قَالُوْا طَآىِٕرُكُمْ مَّعَكُمْ ؕ

مِّنَّا	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱۸﴾	قَالُوْا	طَآىِٕرُكُمْ	مَّعَكُمْ
ہماری طرف سے	دردناک سزا	(رسولوں نے) فرمایا	تمہاری نحوست	تمہارے ساتھ (ہے)

دردناک سزا پہنچے گی ○ رسولوں نے فرمایا: تمہاری نحوست تو تمہارے ساتھ ہے۔

اَىِٕنْ ذُكِّرْتُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾

اَىِٕنْ	ذُكِّرْتُمْ	بَلْ	اَنْتُمْ	قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿۱۹﴾
کیا اگر	تمہیں نصیحت کی جائے	بلکہ	تم	حد سے بڑھنے والے لوگ (ہو)

کیا اگر تمہیں نصیحت کی جائے (تو تم اسے بدشگونی کہتے اور انکار کرتے ہو) بلکہ تم حد سے بڑھنے والے لوگ ہو ○

ایک مردِ مومن کی آمد اور قوم کو نصیحت

وَ جَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰى

وَ	جَآءَ	مِنْ اَقْصَا الْمَدِیْنَةِ	رَجُلٌ	یَّسْعٰى
اور	آیا	شہر کے دور والے کنارے سے	ایک مرد	دوڑتا ہوا

اور شہر کے دور کے کنارے سے ایک مرد دوڑتا ہوا آیا،

قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾ لا اتَّبِعُوْا

قَالَ	یٰقَوْمِ	اتَّبِعُوا	الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۲۰﴾	اتَّبِعُوْا
اس نے کہا	اے میری قوم	پیروی کرو	رسولوں (کی)	پیروی کرو

اس نے کہا: اے میری قوم! ان رسولوں کی پیروی کرو ○ ایسوں کی پیروی کرو

مَنْ لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ اَجْرًا وَّ هُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾

مَنْ	لَّا یَسْــٴَـلُكُمْ	اَجْرًا	وَّ	هُمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۱﴾
(اس کی) جو	نہیں مانگتا تم سے	کوئی معاوضہ	اور	وہ	ہدایت یافتہ (ہیں)

جو تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رشتہ ٹوٹ گیا، اگرچہ ان سب کی حقیقی وجہ کچھ اور ہو۔ یاد رہے کہ شرعی طور پر نہ کوئی شخص منحوس ہے، نہ کوئی جگہ، وقت یا چیز منحوس ہے، اسلام میں اس کا کوئی تصور نہیں، یہ محض وہمی خیالات ہوتے ہیں۔ ہاں گناہ اور کفر نحوست ہیں۔

وَمَالِيَ

23

مردِ مومن کا قوم سے نصیحت آمیز کلام

وَمَالِیَ لَاۤ اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَ

وَ	مَا	لِیَ (1)	لَاۤ اَعْبُدُ	الَّذِیْ	فَطَرَنِیْ	وَ
اور	کیا(ہے)	میرے لیے	(کہ) میں عبادت نہ کروں	(اس کی) جس نے	پیدا کیا مجھے	اور

اور مجھے کیا ہے کہ میں اس کی عبادت نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور

اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾ ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ

اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٢﴾	ءَاَتَّخِذُ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اٰلِهَةً	اِنْ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	کیا میں بنالوں	اس (اللہ) کے سوا	معبود	اگر

اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے ○ کیا میں اللہ کے سوا اور معبود بنالوں کہ اگر

یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّیْ شَفَاعَتُهُمْ شَیْــٴًـا وَّ

یُّرِدْنِ	الرَّحْمٰنُ	بِضُرٍّ	لَّا تُغْنِ	عَنِّیْ	شَفَاعَتُهُمْ (2)	شَیْــٴًـا	وَّ
(پہنچانا) چاہے مجھے	رحمٰن	کوئی نقصان	(تو) نفع نہ دے گی	مجھے	ان کی سفارش	کچھ	اور

رحمٰن مجھے کوئی نقصان پہنچانا چاہے تو اِن کی سفارش مجھے کوئی نفع نہ دے اور

مردِ مومن کا اعلانِ ایمان

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾ اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٤﴾ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ

لَا یُنْقِذُوْنِ ﴿٢٣﴾	اِنِّیْۤ	اِذًا	لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿٢٤﴾	اِنِّیْۤ	اٰمَنْتُ
نہ وہ بچا سکیں گے مجھے	بیشک میں	اس وقت	ضرور کھلی گمراہی میں (ہوں گا)	بیشک میں	ایمان لایا

نہ وہ مجھے بچا سکیں گے ○ بیشک جب تو میں کھلی گمراہی میں ہوں گا ○ بیشک میں تمہارے رب (اللہ) پر

مردِ مومن کا اعزاز اور اس کی آرزو

بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾ قِیْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ

بِرَبِّكُمْ	فَاسْمَعُوْنِ ﴿٢٥﴾	قِیْلَ	ادْخُلِ	الْجَنَّةَ
تمہارے رب (اللہ) پر	تو تم سنو میری	(اس سے) فرمایا گیا	تو داخل ہو جا	جنت (میں)

ایمان لایا تو تم میری سنو ○ (اس سے) فرمایا گیا کہ تو جنت میں داخل ہو جا،

1 ...... قوم کے اعتراض کرنے پر مردِ مومن نے کہا: میں اس مالکِ حقیقی کی عبادت کیوں نہ کروں جس نے مجھے پیدا کیا اور جس کی طرف لوٹ کر سب کو جانا ہے۔ مردِ مومن کے حکیمانہ جواب سے ظاہر ہوا کہ وعظ و نصیحت میں ایسا انداز ہو جس سے سامنے والا غور و فکر پر مجبور ہو جائے، نہ کہ مخالفت پر اتر آئے۔

2 ...... کفار کے جھوٹے معبود بت وغیرہ کسی کی شفاعت نہ کر سکیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے جنہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے وہ ضرور شفاعت کریں گے۔

قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾ لا بِمَا غَفَرَ لِيْ

لِيْ	غَفَرَ	بِمَا	يَعْلَمُوْنَ ﴿٢٦﴾	قَوْمِيْ	يٰلَيْتَ	قَالَ[1]
میری	مغفرت کی	(اس) کو جو	جان لیتی	میری قوم	اے کاش	اس نے کہا

اس نے کہا: اے کاش کہ میری قوم جان لیتی ○ جیسی میرے رب نے

رَبِّيْ وَجَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ

عَلٰى قَوْمِهٖ	مَآ اَنْزَلْنَا	وَ	مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿٢٧﴾	جَعَلَنِيْ	وَ	رَبِّيْ
اس کی قوم پر	ہم نے نہ اتارا	اور	عزت والوں میں سے	کیا مجھے	اور	میرے رب (نے)

میری مغفرت کی اور مجھے عزت والوں میں شامل کیا ○ اور ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر

مِنْ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾ اِنْ

اِنْ	مُنْزِلِيْنَ ﴿٢٨﴾	مَا كُنَّا	وَ	مِّنَ السَّمَآءِ	مِنْ جُنْدٍ	مِنْۢ بَعْدِهٖ
نہیں	(کوئی لشکر) اتارنے والے	نہ ہم تھے	اور	آسمان سے	کوئی لشکر	اس کے بعد

آسمان سے کوئی لشکر نہ اتارا اور نہ ہم (وہاں کوئی لشکر) اتارنے والے تھے ○ وہ صرف

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾ يٰحَسْرَةً

يٰحَسْرَةً[2]	خٰمِدُوْنَ ﴿٢٩﴾	هُمْ	فَاِذَا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	اِلَّا	كَانَتْ
(کہا گیا) ہائے افسوس	بجھ کر رہ گئے	وہ	تو جبھی	ایک چیخ	مگر	تھی وہ (سزا)

ایک چیخ تھی تو جبھی وہ بجھ کر رہ گئے ○ (اور کہا گیا کہ) ہائے افسوس

عَلَى الْعِبَادِ ج مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾

كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٣٠﴾	اِلَّا	مِّنْ رَّسُوْلٍ	مَا يَاْتِيْهِمْ	عَلَى الْعِبَادِ
وہ اس سے ٹھٹھا مذاق کرتے ہیں	مگر	کوئی رسول	(کہ) نہیں آتا ان کے پاس	(ان) بندوں پر

ان بندوں پر کہ ان کے پاس کوئی رسول آتا ہے تو اس سے ٹھٹھا مذاق ہی کرتے ہیں ○

مردِ مومن کی قوم پر نزولِ عذاب کی کیفیت

رسولوں کا مذاق اڑانے والے قابلِ افسوس ہیں

وقف غفران

1 ...... مردِ مومن کی شہادت کے بعد عزت و اکرام کے طور پر فرمایا گیا: تو جنت میں داخل ہو جا۔ جب وہ جنت میں داخل ہوا تو وہاں کی نعمتیں دیکھ کر یہ تمنا کی: اے کاش! قوم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میری بہت عزت افزائی فرمائی ہے۔ اس میں ہر مومن اور خصوصاً مبلغ کیلئے نصیحت ہے کہ وہ لوگوں کی دشمنی اور مخالفت کی طرف توجہ نہ کرے بلکہ ہر حال میں ان کا خیر خواہ اور ان کی اصلاح کی دعا کرتا رہے۔ 2 ...... یہ فرشتوں نے کہا، یا مومنین نے کہا اور یہ بھی ممکن ہے کہ یہ کلام اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو، اس صورت میں یہاں حسرت سے اس کا حقیقی معنی مراد نہیں ہو گا کیونکہ حسرت شانِ الٰہی کے لائق نہیں۔

کفارِ مکہ کو تنبیہ

اَلَمْ یَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ

اَلَمْ یَرَوْا (1)	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنَ الْقُرُوْنِ	اَنَّهُمْ
کیا انہوں نے نہ دیکھا	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	بستیاں (قومیں)	کہ وہ

کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں کہ وہ

تمام اُمتیں بارگاہِ الٰہی میں پیش ہوں گی

اِلَیْهِمْ لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا

اِلَیْهِمْ	لَا یَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِنْ	كُلٌّ (2)	لَّمَّا	جَمِیْعٌ	لَّدَیْنَا
ان کی طرف	پلٹ کر نہیں آئیں گے	اور	نہیں	سب	مگر	تمام	ہمارے حضور

اب ان کی طرف پلٹنے والے نہیں ○ اور جتنے بھی ہیں سب کے سب ہمارے حضور

بنجر زمین کو سرسبز کرنے سے دوبارہ زندہ کرنے پر استدلال

۲۰-۲ ع

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ ۚۖ اَحْیَیْنٰهَا وَ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	اٰیَةٌ	لَّهُمُ	الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ	اَحْیَیْنٰهَا	وَ
حاضر کیے جائیں گے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	مردہ زمین (ہے)	ہم نے زندہ کیا اسے	اور

حاضر کئے جائیں گے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے ہم نے اسے زندہ کیا اور

دلائلِ قدرت کا بیان اور تقاضائے شکر

اَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ جَعَلْنَا فِیْهَا

اَخْرَجْنَا	مِنْهَا	حَبًّا	فَمِنْهُ	یَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	جَعَلْنَا	فِیْهَا
نکالا	اس سے	اناج	تو اس میں سے	وہ کھاتے ہیں	اور	ہم نے بنائے	اس میں

اس سے اناج نکالا تو اس میں سے وہ کھاتے ہیں ○ اور ہم نے اس میں

جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ وَّ فَجَّرْنَا فِیْهَا مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾ۙ لِیَاْكُلُوْا

جَنّٰتٍ	مِّنْ نَّخِیْلٍ وَّ اَعْنَابٍ	وَّ	فَجَّرْنَا	فِیْهَا	مِنَ الْعُیُوْنِ ﴿۳۴﴾	لِیَاْكُلُوْا
باغات	کھجوروں اور انگور کے	اور	ہم نے بہائے	اس میں	کچھ چشمے	تاکہ لوگ کھائیں

کھجوروں اور انگوروں کے باغ بنائے اور ہم نے اس میں کچھ چشمے بہائے ○ تاکہ لوگ اس کے پھلوں میں سے

1 ...... ارشاد فرمایا کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب کرنے والے کفارِ مکہ نے نہ دیکھا کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں اور اب وہ دنیا کی طرف لوٹ کر آنے والے نہیں، تو کیا یہ لوگ ان کے حال سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔

2 ...... یعنی تمام اُمتیں قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جانے کے بعد حساب اور جزاء کے لئے ہماری بارگاہ میں حاضر کی جائیں گی اور ہم انہیں ان کے اچھے برے تمام اعمال کی جزاء دیں گے۔

مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ مَا عَمِلَتْهُ اَیْدِیْهِمْ ؕ اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اَفَلَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾	اَیْدِیْهِمْ	مَا عَمِلَتْهُ	وَ	مِنْ ثَمَرِهٖ
توکیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	ان کے ہاتھوں (نے)	نہیں بنایا اسے	اور	اس کے پھل میں سے

کھائیں اور یہ ان کے ہاتھوں نے نہیں بنائے تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے؟○

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ

الْاَرْضُ	تُنْۢبِتُ	مِمَّا	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا	خَلَقَ	الَّذِیْ	سُبْحٰنَ
زمین	اگاتی ہے	(ان چیزوں میں) سے جو	سب جوڑے	بنائے	وہ جس نے	پاک ہے

پاک ہے وہ جس نے سب جوڑے بنائے، زمین کی اگائی ہوئی چیزوں سے

نباتات کی پیدائش کا بیان

وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ

لَّهُمُ	اٰیَةٌ	وَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾	مِمَّا	وَ	مِنْ اَنْفُسِهِمْ	وَ
ان کے لیے	ایک نشانی	اور	وہ نہیں جانتے	(اس میں) سے جسے	اور	ان کی ذاتوں سے	اور

اور لوگوں سے اور ان چیزوں سے جنہیں وہ جانتے بھی نہیں ہیں○ اور ان کے لیے ایک نشانی

رات کے وجود سے قدرت اور وحدانیت پر استدلال

الَّیْلُ ۚۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾ ۙ وَ

وَ	مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾	هُمْ	فَاِذَا	النَّهَارَ	مِنْهُ	نَسْلَخُ	الَّیْلُ
اور	اندھیروں میں رہ جاتے ہیں	وہ	توجبھی	دن (کو)	اس سے	ہم کھینچ لیتے ہیں	رات (ہے)

رات ہے، ہم اس پر سے دن کو کھینچ لیتے ہیں توجبھی وہ اندھیروں میں رہ جاتے ہیں○ اور

الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾ ؕ

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾	ذٰلِكَ	لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا [1]	تَجْرِیْ	الشَّمْسُ
زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	یہ	اپنے ٹھہرنے کی جگہ، وقت تک	چلتا رہے گا	سورج

سورج اپنے ٹھہرنے کے وقت تک چلتا رہے گا، یہ زبردست، علم والے کا مقرر کیا ہوا ہے○

قدرتِ الٰہی کی دو نشانیاں "سورج" اور "چاند"

[1]......اس کا ایک معنی یہ ہے کہ جس وقت تک سورج کے چلنے کی انتہا مقرر فرمائی گئی ہے اس وقت تک وہ چلتا ہی رہے گا اور وہ انتہائی وقت قیامت کا دن ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ سورج اپنی منزلوں میں چلتا ہے اور جب سب سے دور والے مغرب میں پہنچتا ہے تو پھر نیا دورہ شروع ہو جاتا ہے اور وہ مقام اس کا مُستقر ہے۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ

وَ	الْقَمَرَ	قَدَّرْنٰهُ	مَنَازِلَ[1]	حَتّٰى	عَادَ
اور	چاند	ہم نے مقرر کیں اس کیلئے	منزلیں	یہاں تک کہ	وہ ہو جاتا ہے

اور چاند کے لیے ہم نے منزلیں مقرر کیں یہاں تک کہ وہ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ﴿۳۹﴾	لَا	الشَّمْسُ	يَنْۢبَغِيْ	لَهَاۤ	اَنْ	تُدْرِكَ	الْقَمَرَ
کھجور کی پرانی شاخ جیسا	نہیں	سورج	لائق ہے	اس کیلئے	کہ	وہ پکڑ لے	چاند (کو)

کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے ○ سورج کو لائق نہیں کہ چاند کو پکڑے

وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ

وَ	لَا	الَّيْلُ	سَابِقُ النَّهَارِ	وَ	كُلٌّ	فِيْ فَلَكٍ
اور	نہ	رات	دن پر سبقت لے جانے والی (ہے)	اور	ہر ایک	ایک دائرے میں

اور نہ رات دن پر سبقت لے جانے والی ہے اور ہر ایک ایک دائرے میں

قدرتِ الٰہی کی بحری نشانی

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا

يَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	اٰيَةٌ	لَّهُمْ	اَنَّا	حَمَلْنَا
تیر رہا ہے	اور	ایک نشانی	ان کے لیے	(یہ ہے) کہ	ہم نے سوار کیا

تیر رہا ہے ○ اور ان کے لیے ایک نشانی یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسلوں کو

ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ لا وَخَلَقْنَا لَهُمْ

ذُرِّيَّتَهُمْ	فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾	وَ	خَلَقْنَا	لَهُمْ
ان کی نسلوں (کو)	بھری ہوئی کشتی میں	اور	ہم نے بنا دیں	ان کے لیے

بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا ○ اور ہم نے ان کے لیے

1 ...... چاند کی اٹھائیس منزلیں ہیں، یہ ہر رات ایک منزل میں ہوتا ہے، اپنے طلوع ہونے کی تاریخ سے لے کر اٹھائیسویں تاریخ تک تمام منزلیں طے کر لیتا ہے، اگر مہینہ تیس کا ہو تو دو راتیں اور انتیس کا ہو تو ایک رات چھپتا ہے، آخری منزل میں پہنچ کر کھجور کی پرانی شاخ جیسا ہو جاتا ہے جو سوکھ کر پتلی، کمان کی طرح خم دار اور زرد ہو گئی ہو۔

سمندر میں ڈوبنے سے بچنے کے دو اسباب

مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَ اِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ

مِّنْ مِّثْلِهٖ	مَا	يَرْكَبُوْنَ ﴿۴۲﴾	وَ	اِنْ	نَّشَاْ	نُغْرِقْهُمْ (1)
اس کے جیسی (کشتیاں)	جن پر	وہ سوار ہوتے ہیں	اور	اگر	ہم چاہیں	(تو) ڈبو دیں انہیں

ویسی ہی کشتیاں بنادیں جن پر سوار ہوتے ہیں ○ اور اگر ہم چاہیں تو انہیں ڈبو دیں

فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَ لَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَةً

فَلَا	صَرِيْخَ	لَهُمْ	وَ	لَا	هُمْ	يُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾	اِلَّا	رَحْمَةً
تو نہ (ہو)	کوئی فریاد کو پہنچنے والا	ان کی	اور	نہ	وہ	انہیں بچایا جائے	مگر	رحمت (ہو)

تو نہ کوئی ان کی فریاد کو پہنچنے والا ہو اور نہ انہیں بچایا جائے ○ مگر ہماری طرف سے

عذابِ الٰہی سے ڈرائے جانے پر کفارِ مکہ کی روش

مِّنَّا وَ مَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا قِيْلَ

مِّنَّا	وَ	مَتَاعًا	اِلٰى حِيْنٍ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ
ہماری طرف سے	اور	فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو)	ایک وقت تک	اور	جب	کہا جاتا ہے

رحمت اور ایک وقت تک فائدہ اٹھانے (کی مہلت ہو) ○ اور جب ان سے فرمایا جاتا ہے،

لَهُمُ اتَّقُوْا مَا بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَ مَا خَلْفَكُمْ لَعَلَّكُمْ

لَهُمُ	اتَّقُوْا	مَا	بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ	وَ	مَا	خَلْفَكُمْ	لَعَلَّكُمْ
ان سے	(کہ) ڈرو	(اس سے) جو	تمہارے سامنے	اور	جو	تمہارے پیچھے (ہے)	تا کہ تم

ڈرو اس سے جو تمہارے سامنے ہے اور جو تمہارے پیچھے آنے والا ہے اس امید پر کہ

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾ وَ مَا تَاْتِيْهِمْ مِّنْ اٰيَةٍ مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ اِلَّا

تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	مَا تَاْتِيْهِمْ	مِّنْ اٰيَةٍ	مِّنْ اٰيٰتِ رَبِّهِمْ	اِلَّا
تم پر رحم کیا جائے	اور	نہیں آتی ان کے پاس	کوئی نشانی	ان کے رب کی نشانیوں میں سے	مگر

تم پر رحم کیا جائے ○ اور جب کبھی ان کے رب کی نشانیوں سے کوئی نشانی ان کے پاس آتی ہے تو وہ

(1)...... یعنی اگر ہم چاہیں تو کشتیوں میں موجود لوگوں کو ڈبو دیں اور اس وقت ان ڈوبنے والوں کی فریاد کو پہنچ کر ان کی مدد کرنے والا کوئی نہ ہو گا اور نہ ہی خدا کے حکم کے بعد لوگوں کو ڈوب کر مرنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ سوائے اس صورت کے کہ ہم ان پر رحم فرمائیں، اور ان لوگوں کی دنیا سے فائدہ اٹھانے کی مہلت ابھی باقی ہو۔ اس میں نصیحت ہے کہ اپنی حفاظت کے مادی اسباب و ذرائع پر غرور نہیں کرنا چاہئے بلکہ اسباب اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی رحمت و کرم پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ نیز عیش و آرام کی حالت میں عذابِ الٰہی سے غافل اور بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا کہنے پر کفارِ مکہ کا جواب

كَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾ وَ اِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا

كَانُوْا	عَنْهَا	مُعْرِضِيْنَ ﴿٤٦﴾	وَ	اِذَا	قِيْلَ	لَهُمْ	اَنْفِقُوْا
وہ ہوتے ہیں	اس (نشانی) سے	منہ پھیرنے والے	اور	جب	کہا جاتا ہے	ان سے	تم خرچ کرو

اس سے منہ پھیر لیتے ہیں ○ اور جب ان سے فرمایا جائے کہ اللہ کے دیئے میں سے

مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

مِمَّا	رَزَقَكُمْ	اللّٰهُ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
(اس میں) سے جو	رزق دیا تمہیں	اللہ (نے)	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کچھ اس کی راہ میں خرچ کرو تو کافر مسلمانوں کو

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ يَشَآءُ اللّٰهُ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اَنُطْعِمُ	مَنْ	لَّوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ
ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	کیا ہم کھلائیں	(اس کو) جسے	اگر	چاہتا	اللہ

کہتے ہیں کہ کیا ہم اسے کھلائیں جسے اللہ چاہتا

عذابِ الٰہی سے متعلق کفارِ مکہ کا مطالبہ اور انہیں جواب

اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾ وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰى

اَطْعَمَهٗۤ (1)	اِنْ	اَنْتُمْ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٤٧﴾	وَ	يَقُوْلُوْنَ	مَتٰى
(تو) کھلا دیتا اسے	نہیں	تم	مگر	کھلی گمراہی میں	اور	وہ کہتے ہیں	کب (پورا ہو گا)

تو کھلا دیتا تم تو کھلی گمراہی میں ہی ہو ○ اور کہتے ہیں: یہ وعدہ

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾ مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً

هٰذَا الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٤٨﴾	مَا يَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً
یہ وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	وہ انتظار نہیں کر رہے	مگر	ایک چیخ (کا)

کب آئے گا؟ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ وہ صرف ایک چیخ کا انتظار کر رہے ہیں

(1)...... مسلمانوں نے انسانی ہمدردی کی بنا پر کفارِ قریش سے کہا کہ تم نے اپنے مال کا جو حصہ اللہ تعالیٰ کیلئے نکالا ہے اسے مسکینوں پر خرچ کرو۔ اس پر انہوں نے کہا کہ کیا ہم ان کو کھلائیں جنہیں اللہ تعالیٰ کھلانا چاہتا تو کھلا دیتا۔ جب اللہ تعالیٰ کو ہی ان کا محتاج رہنا منظور ہے تو انہیں کھانے کو دینا اس کی مشیت کے خلاف ہو گا۔ یہ بخیل لوگوں کا حیلہ ہے جو کہ باطل ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بعض لوگوں کو امیر اور بعض کو فقیر بنایا ہے تاکہ مالدار لوگ فقیروں پر مال خرچ کر کے حکمِ الٰہی بجالائیں اور فقیر اپنے فقر و فاقہ پر صبر کریں۔ یہ اس کی اپنی مخلوق میں حکمت و مشیت ہے، کسی کو اس پر اعتراض کا کوئی حق نہیں۔

تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

تَاْخُذُهُمْ	وَ	هُمْ	یَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾ (1)	فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ
وہ پکڑلے گی انہیں	اور (جبکہ)	وہ	جھگڑرہے ہوں گے	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے

جو انہیں اس حالت میں پکڑلے گی جب وہ دنیا کے جھگڑے میں پھنسے ہوئے ہوں گے ○ تو نہ وہ

کفار کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت

ع ۱۸ ۳ ۲

تَوْصِیَةً وَّلَاۤ اِلٰۤی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع وَ

تَوْصِیَةً	وَّ	لَاۤ	اِلٰۤی اَهْلِهِمْ	یَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾ (2)	وَ
وصیت کرنے (کی)	اور	نہ	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹ کر جاسکیں گے	اور

وصیت کرسکیں گے اور نہ ہی اپنے گھر والوں کی طرف پلٹ کر جاسکیں گے ○ اور

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	فَاِذَا	هُمْ	مِّنَ الْاَجْدَاثِ	اِلٰی رَبِّهِمْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو اسی وقت	وہ	قبروں سے	اپنے رب کی طرف

صور میں پھونک ماری جائے گی تو اسی وقت وہ قبروں سے اپنے رب کی طرف

عذاب سے بچنے کی کوشش کا افسوس اور انجام

وقفِ منزل
وقفِ غفران
وقفِ لازم

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ۜ سکتۃ

یَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾	قَالُوْا	یٰوَیْلَنَا	مَنْۢ	بَعَثَنَا	مِنْ مَّرْقَدِنَا
دوڑتے چلے جائیں گے	وہ کہیں گے	ہائے ہماری خرابی	کس نے	اٹھادیا ہمیں	ہماری نیند سے

دوڑتے چلے جائیں گے ○ کہیں گے: ہائے ہماری خرابی! کس نے ہمیں ہماری نیند سے جگادیا؟

دوسرے نفخ کی کیفیت اور لوگوں کا حال

هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾ اِنْ

هٰذَا	مَا	وَعَدَ	الرَّحْمٰنُ	وَ	صَدَقَ	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۵۲﴾	اِنْ
یہ (ہے وہ)	جس کا	وعدہ کیا تھا	رحمٰن (نے)	اور	سچ فرمایا تھا	رسولوں (نے)	نہیں

یہ وہ ہے جس کا رحمٰن نے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے سچ فرمایا تھا ○ وہ تو

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ لوگ اپنے دنیاوی معمولات میں مشغول ہوں گے اور قیامت ان پر اچانک آجائے گی۔

2 ...... کفارِ مکہ نے قیامت کے بارے میں سوال کیا تو انہیں اس کا وقت نہیں بتایا گیا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے خلاف ہے۔ لہٰذا لوگ قیامت کے وقت اور تاریخ کی تحقیق میں وقت صرف کرنے کی بجائے قیامت کی تیاری کریں اور اپنی مختصر زندگی میں وہ کام کریں جن سے انہیں قیامت کے دن کامیابی نصیب ہو۔

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا

كَانَتْ	اِلَّا	صَيْحَةً وَّاحِدَةً	فَاِذَا	هُمْ	جَمِيْعٌ	لَّدَيْنَا
وہ (پھونک) ہوگی	مگر	ایک چیخ	تو اسی وقت	وہ	سب	ہمارے حضور

صرف ایک چیخ ہوگی تو اسی وقت وہ سب کے سب ہمارے حضور

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْـًٔا وَّ

مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾	فَالْيَوْمَ	لَا تُظْلَمُ(1)	نَفْسٌ	شَيْـًٔا	وَّ
حاضر کر دیئے جائیں گے	تو آج	ظلم نہیں کیا جائے گا	کسی جان (پر)	کچھ	اور

حاضر کر دیئے جائیں گے ○ تو آج کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہوگا اور

بروزِ قیامت کسی پر ظلم نہ ہوگا

لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾ اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ

لَا تُجْزَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾	اِنَّ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	جنت والے

تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ بیشک جنت والے

اہلِ جنت کے مختلف احوال کا بیان

الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ

الْيَوْمَ	فِيْ شُغُلٍ	فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾	هُمْ	وَ	اَزْوَاجُهُمْ(2)
آج	بہلانے والے کاموں میں	لطف اندوز ہو رہے (ہوں گے)	وہ	اور	ان کی بیویاں

آج دل بہلانے والے کاموں میں لطف اندوز (ہو رہے) ہوں گے ○ وہ اور ان کی بیویاں

فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِيْهَا

فِيْ ظِلٰلٍ	عَلَى الْاَرَآئِكِ	مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾	لَهُمْ	فِيْهَا
سایوں میں	تختوں پر	تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان کے لیے	اس (جنت) میں

تختوں پر تکیہ لگائے سایوں میں ہوں گے ○ ان کے لیے جنت میں

(1)...... یعنی قیامت کے دن کسی جان پر اس کے ثواب میں کمی کر کے یا اس کے عذاب میں اضافہ کر کے کچھ ظلم نہ ہوگا۔

(2)...... ان بیویوں میں دنیا کی مومنہ منکوحہ بیویاں بھی داخل ہیں اور حوریں بھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حوریں لونڈیوں کی حیثیت سے نہ ہوں گی بلکہ بیوی کی حیثیت سے ہوں گی۔

بروزِ قیامت مجرموں میں جدائی کا بیان

بروزِ قیامت مجرموں کی سرزنش

فَاكِهَةٌ وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ سَلٰمٌ قَوْلًا

فَاكِهَةٌ	وَّ	لَهُمْ	مَّا	يَدَّعُوْنَ ﴿٥٧﴾ (1)	سَلٰمٌ	قَوْلًا
پھل میوہ (ہو گا)	اور	ان کے لیے (ہو گی)	(ہر وہ چیز) جو	وہ مانگیں گے	سلام (ہو گا)	فرمایا ہوا

پھل میوہ ہو گا اور ان کے لیے ہر وہ چیز ہو گی جو وہ مانگیں گے ○ مہربان رب کی طرف سے

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾

مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ﴿٥٨﴾	وَ	امْتَازُوا (2)	الْيَوْمَ	اَيُّهَا	الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٥٩﴾
مہربان رب کی طرف سے	اور	(کہا جائے گا) الگ الگ ہو جاؤ	آج	اے	مجرمو

فرمایا ہوا سلام ہو گا ○ اور (کہا جائے گا) اے مجرمو! آج الگ الگ ہو جاؤ ○

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج

اَلَمْ اَعْهَدْ	اِلَيْكُمْ	يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ	اَنْ	لَّا تَعْبُدُوا	الشَّيْطٰنَ
کیا میں نے عہد نہ لیا تھا	تم سے	اے آدم کی اولاد	کہ	تم عبادت نہ کرنا	شیطان (کی)

اے اولادِ آدم! کیا میں نے تم سے عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا

اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ط هٰذَا

اِنَّهٗ	لَكُمْ	عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿٦٠﴾	وَّ	اَنِ	اعْبُدُوْنِيْ	هٰذَا
بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	یہ کہ	تم عبادت کرنا میری	یہ

بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور میری عبادت کرنا، یہ

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ط

صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿٦١﴾	وَ	لَقَدْ	اَضَلَّ	مِنْكُمْ	جِبِلًّا كَثِيْرًا
سیدھی راہ (ہے)	اور	ضرور بیشک	اس نے گمراہ کر دیا	تم میں سے	بہت سی مخلوق (کو)

سیدھی راہ ہے ○ اور بیشک اس نے تم میں سے بہت سی مخلوق کو گمراہ کر دیا

1 ...... جنت میں اہلِ جنت کو ہر وہ چیز ملے گی جو وہ مانگیں گے اور جنت میں چونکہ نفسِ امارہ فنا کر دیا جائے گا اس لئے کوئی جنتی بری اور گندی چیز کی خواہش نہ کرے گا۔ 2 ...... اس کی ایک تفسیر یہ ہے کہ جس وقت مومن جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے، اس وقت کفار سے کہا جائے گا کہ الگ ہٹ جاؤ اور مومنین سے علیحدہ ہو جاؤ۔ دوسری یہ ہے کہ کفار کو یہ حکم ہو گا کہ الگ الگ جہنم میں اپنے اپنے مقام پر چلے جاؤ۔ تیسری یہ ہے کہ قیامت کے دن مجرموں کو ایک دوسرے سے الگ الگ کر دیا جائے گا جیسے یہودیوں، عیسائیوں، مجوسیوں، ستارہ پرستوں اور ہندوؤں کو جو کہ الگ الگ فرقے ہیں ایک دوسرے سے جدا کر دیا جائے گا۔

دخولِ جہنم کے وقت مجرموں سے کلام

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾

اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿٦٢﴾	هٰذِهٖ	جَهَنَّمُ	الَّتِيْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٦٣﴾
تو کیا تم سمجھتے نہ تھے	یہ (ہے)	جہنم	جس سے	تمہیں ڈرایا جاتا تھا

تو کیا تم سمجھتے نہ تھے ○ یہ ہے وہ جہنم جس سے تمہیں ڈرایا جاتا تھا ○

بروزِ قیامت اعضائے کفار کی گواہی

اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾ اَلْيَوْمَ

اِصْلَوْهَا	الْيَوْمَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿٦٤﴾	اَلْيَوْمَ
داخل ہو جاؤ اس میں	آج	(اس کے) سبب کہ	تم کفر کرتے تھے	آج

اپنے کفر کے سبب آج اس میں داخل ہو جاؤ ○ آج

نَخْتِمُ عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَاۤ اَيْدِيْهِمْ وَ

نَخْتِمُ(1)	عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ	وَ	تُكَلِّمُنَاۤ	اَيْدِيْهِمْ	وَ
ہم مہر لگا دیں گے	ان کے مونہوں پر	اور	کلام کریں گے ہم سے	ان کے ہاتھ	اور

ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے اور ان کے ہاتھ ہم سے کلام کریں گے اور

دنیا میں بھی سزا دینے پر اللہ تعالیٰ قادر ہے

تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾ وَلَوْ نَشَآءُ

تَشْهَدُ	اَرْجُلُهُمْ	بِمَا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٦٥﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ
گواہی دیں گے	ان کے پاؤں	(اس) کی جو	وہ کماتے (عمل کرتے) تھے	اور	اگر	ہم چاہتے

ان کے پاؤں ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور اگر ہم چاہتے

لَطَمَسْنَا عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى

لَطَمَسْنَا(2)	عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ	فَاسْتَبَقُوْا	الصِّرَاطَ	فَاَنّٰى
(تو) ضرور مٹا دیتے	ان کی آنکھیں	پھر وہ جلدی سے جاتے	راستے (کی طرف)	تو کہاں سے

تو ان کی آنکھیں مٹا دیتے تو وہ جلدی سے راستے کی طرف جاتے تو کہاں سے

1 ...... ابتداء میں کفار کلام کریں گے اور اپنے کفر و تکذیب کا انکار کر دیں گے، اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا تا کہ وہ بول نہ سکیں، پھر ان کے دیگر اعضاء بول اٹھیں گے اور جو کچھ ان سے صادر ہوا ہے سب بیان کر دیں گے، اس کے بعد ان کے مونہوں پر لگی مہر توڑ دی جائے گی۔ 2 ...... یعنی عذابِ جہنم تو آخرت میں ہو گا لیکن اگر ہم چاہتے تو دنیا میں بھی ان کے کفر کی سزا کے طور پر ان کی آنکھیں مٹا کر انہیں اندھا کر دیتے، پھر انہیں راستہ بھی نظر نہ آتا لیکن ہم نے ایسا نہ کیا اور اپنے فضل و کرم سے آنکھ کی نعمت ان کے پاس باقی رکھی، تو اب ان پر حق یہ ہے کہ وہ شکر گزاری کریں اور کفر نہ کریں۔

ع۴

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَمَسَخْنٰهُمْ	عَلٰى مَكَانَتِهِمْ
وہ (راستہ) دیکھتے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور صورتیں بدل دیتے ان کی	ان کی جگہ پر (ہی)

دکھائی دیتا؟ ○ اور اگر ہم چاہتے تو ان کی جگہ پر ہی ان کی صورتیں بدل دیتے

فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ

فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مُضِيًّا	وَّ	لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ	مَنْ نُّعَمِّرْهُ
تو وہ طاقت نہ رکھتے	آگے بڑھنے (کی)	اور	نہ وہ پیچھے لوٹتے	اور	جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

تو نہ وہ آگے بڑھ سکتے اور نہ پیچھے لوٹتے ○ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے شاعر ہونے کی نفی

نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَمَا عَلَّمْنٰهُ

نُنَكِّسْهُ	فِى الْخَلْقِ	اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾	وَ	مَا عَلَّمْنٰهُ
(تو) الٹا پھیر دیتے ہیں اسے	خلقت وبناوٹ میں	تو کیا وہ سمجھتے نہیں	اور	ہم نے نہ سکھایا اس (نبی) کو

تو خلقت وبناوٹ میں ہم اسے الٹا پھیر دیتے ہیں، تو کیا وہ سمجھتے نہیں؟ ○ اور ہم نے نبی کو

الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّ

الشِّعْرَ (1)	وَ	مَا يَنْۢبَغِىْ	لَهٗ	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	وَّ
شعر کہنا	اور	نہ (شان کے) لائق ہے	اس کی	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	اور

شعر کہنا نہ سکھایا اور نہ وہ ان کی شان کے لائق ہے وہ تو نہیں مگر نصیحت اور

قرآن کے نصیحت اور روشن ہونے کا مقصد

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ

قُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾	لِّيُنْذِرَ (2)	مَنْ	كَانَ	حَيًّا	وَّ	يَحِقَّ	الْقَوْلُ
روشن قرآن	تاکہ وہ ڈرائے	(اسے) جو	ہو	زندہ	اور	ثابت ہوجائے	بات

روشن قرآن ○ تاکہ وہ ہر ایسے شخص کو ڈرائے جو زندہ ہو اور کافروں پر

1 ...... کفارِ قریش حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو شاعر اور قرآنِ مجید کو شعر کہتے تھے اور اس سے ان کی مراد یہ تھی کہ جیسے اشعار جھوٹ اور مبالغہ آرائیوں پر مشتمل ہوتے ہیں ایسے ہی (معاذ اللہ) قرآن مجید جھوٹا کلام ہے۔ یہاں اس کا رد کیا گیا کہ ہم نے نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو ایسی باطل گوئی کا ملکہ ہی نہیں دیا اور یہ کتاب اشعار یعنی جھوٹی باتوں پر مشتمل نہیں۔ 2 ...... ڈرانے والے سے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم یا قرآنِ مجید مراد ہے، اور زندہ سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ایمان لانے والا ہے، اس کا ایمان ایسے ہے جیسے بدن کے لئے زندگی کیونکہ ایمان ابدی زندگی حاصل ہونے کا سبب ہے۔

چوپایوں کی تخلیق اور ان کے منافع سے توحید پر استدلال

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾ اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۰﴾	اَوَلَمْ يَرَوْا	اَنَّا	خَلَقْنَا	لَهُمْ
کافروں پر	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	ہم نے پیدا کیے	ان کے لیے

بات ثابت ہو جائے ○ اور کیا انہوں نے نہ دیکھا کہ ہم نے اپنے ہاتھ کے بنائے ہوئے

مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾

مِّمَّا	عَمِلَتْ	اَيْدِيْنَآ (1)	اَنْعَامًا	فَهُمْ	لَهَا	مٰلِكُوْنَ ﴿۷۱﴾
(اس میں) سے جو	بنائے	ہمارے ہاتھوں (نے)	چوپائے	تو وہ	ان کے	مالک (ہیں)

چوپائے ان کے لیے پیدا کیے تو یہ ان کے مالک ہیں ○

وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ

وَ	ذَلَّلْنٰهَا	لَهُمْ	فَمِنْهَا	رَكُوْبُهُمْ	وَ
اور	ہم نے تابع کر دیا ان (چوپایوں) کو	ان کے لیے	تو ان میں سے (کچھ)	ان کی سواریاں (ہیں)	اور

اور ہم نے ان چوپایوں کو ان کے لیے تابع کر دیا تو ان چوپایوں سے کچھ ان کی سواریاں ہیں اور

مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ

مِنْهَا	يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾	وَ	لَهُمْ	فِيْهَا	مَنَافِعُ
ان میں سے (کچھ کا گوشت)	وہ کھاتے ہیں	اور	ان کے لیے	ان (چوپایوں) میں	منافع

کچھ سے وہ کھاتے ہیں ○ اور لوگوں کے لیے ان چوپایوں میں کئی طرح کے منافع

گمراہی میں کفارِ مکہ کی انتہاء

وَمَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

وَ	مَشَارِبُ	اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾ (2)	وَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور	پینے کی چیزیں (ہیں)	تو کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے	اور	انہوں نے بنا لیے	اللہ کے سوا

اور پینے کی چیزیں ہیں تو کیا وہ لوگ شکر ادا نہیں کریں گے ○ اور انہوں نے اللہ کے سوا اور معبود

1 ...... آیت میں ہاتھ کا لفظ بطورِ محاورہ کے ہے اور مراد قدرت ہے ورنہ اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانی ہاتھوں سے پاک ہے۔

2 ...... انعاماتِ الٰہیہ کا حق یہ ہے کہ لوگ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں اور نعمتوں پر شکر کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ وحدانیتِ الٰہی کا اقرار کیا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے، صرف اسی کی عبادت کی جائے، اس کی اور اس کے رسولوں کی اطاعت کی جائے، ان کی نافرمانی سے بچا جائے اور نعمتوں کو ان کے جائز مصرف میں استعمال کیا جائے اور ناجائز و گناہ میں استعمال نہ کریں۔

بتوں اور ان کے پجاریوں کا حال

اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ یُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ؕ لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ نَصْرَهُمْ

اٰلِهَةً(1)	لَّعَلَّهُمْ	یُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾	لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ	نَصْرَهُمْ(2)
معبود	شاید وہ	ان کی مدد کی جائے	وہ (معبود) طاقت نہیں رکھتے	ان کی مدد کرنے (کی)

بنالئے کہ شاید ان کی مدد ہو جائے ○ وہ معبود اِن کی مدد نہیں کرسکتے

مخالفتِ کفار پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾ فَلَا یَحْزُنْكَ

وَ	هُمْ	لَهُمْ	جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾	فَلَا یَحْزُنْكَ
اور	وہ (لوگ)	ان (معبودوں) کیلئے	حاضر کیے ہوئے لشکر (بنے ہیں)	تو غمگین نہ کرے تجھے

اور وہ لوگ خود ان معبودوں کیلئے حاضر خدمت لشکر بنے ہوئے ہیں ○ تو ان کی بات تمہیں

وقف لازم

قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾

قَوْلُهُمْ	اِنَّا	نَعْلَمُ	مَا	یُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	یُعْلِنُوْنَ ﴿٧٦﴾
ان کی بات	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو	وہ چھپاتے ہیں	اور	جو	ظاہر کرتے ہیں

غمگین نہ کرے بیشک ہم جانتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں ○

مرنے کے بعد اٹھنے کے معاملے میں بحث کرنے والے کو جواب

اَوَلَمْ یَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ

اَوَلَمْ یَرَ	الْاِنْسَانُ	اَنَّا	خَلَقْنٰهُ	مِنْ نُّطْفَةٍ
اور کیا نہ دیکھا	آدمی (نے)	کہ	ہم نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے

اور کیا آدمی نے نہ دیکھا کہ ہم نے اسے ایک بوند سے بنایا

فَاِذَا هُوَ خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿٧٧﴾ وَضَرَبَ لَنَا

فَاِذَا	هُوَ	خَصِیْمٌ مُّبِیْنٌ ﴿٧٧﴾	وَ	ضَرَبَ	لَنَا
پھر تب ہی	وہ	کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا (ہے)	اور	اس نے بیان کی	ہمارے لیے

پھر تب ہی وہ کھلم کھلا جھگڑا کرنے والا ہے ○ اور ہمارے لیے مثال

1 ...... یعنی کفارِ مکہ پر تو یہ لازم تھا کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرکے اس کی نعمتوں کا شکر ادا کرتے لیکن انہوں نے عاجز و بے بس بتوں کو پوجنا شروع کر دیا اور ان سے مدد کی توقع رکھنے لگ گئے کہ شاید یہ مصیبت کے وقت کام آئیں اور عذاب سے بچائیں حالانکہ ایسا ہونا ممکن نہیں۔

2 ...... یعنی مشرکین کے معبود ان کی مدد اور ان سے عذاب دور نہیں کرسکتے کیونکہ وہ جماد، بے جان، بے قدرت اور بے شعور ہیں اور اُلٹا معاملہ یہ ہے کہ یہ بت پرست خود اپنے معبودوں کی حفاظت کیلئے ان کے لشکر بنے ہوئے اور بتوں کی خدمت کیلئے موجود رہتے ہیں۔

مَثَلًا وَّ نَسِیَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ یُّحْیِ الْعِظَامَ

مَثَلًا	وَّ	نَسِیَ	خَلْقَهٗ	قَالَ	مَنْ	یُّحْیِ	الْعِظَامَ
مثال	اور	بھول گیا	اپنی پیدائش (کو)	اس نے کہا	کون	زندہ کرے گا	ہڈیوں (کو)

دیتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ کہنے لگا: ایسا کون ہے جو ہڈیوں کو زندہ کردے

وَ هِیَ رَمِیْمٌ ۝۷۸ قُلْ یُحْیِیْهَا الَّذِیْۤ اَنْشَاَهَاۤ

وَ	هِیَ	رَمِیْمٌ ۝۷۸	قُلْ	یُحْیِیْهَا	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَهَاۤ
اور (جبکہ)	وہ	بالکل گلی ہوئی (ہوں)	تم کہو	زندہ کرے گا انہیں	وہ جس نے	بنایا انہیں

جبکہ وہ بالکل گلی ہوئی ہوں ○ تم فرماؤ: ان ہڈیوں کو وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار

اَوَّلَ مَرَّةٍ ؕ وَ هُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِیْمُۙ ۝۷۹ الَّذِیْ

> قدرتِ الٰہی کا شاہکار درخت

اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَ	هُوَ	بِكُلِّ خَلْقٍ	عَلِیْمٌ ۝۷۹	الَّذِیْ
پہلی بار	اور	وہ	ہر پیدائش کو	جاننے والا (ہے)	جس نے

انہیں بنایا اور وہ ہر پیدائش کو جاننے والا ہے ○ جس نے

جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَاۤ اَنْتُمْ

جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ (1)	نَارًا	فَاِذَاۤ	اَنْتُمْ
پیدا کی	تمہارے لیے	سرسبز درخت سے	آگ	تو جبھی	تم

تمہارے لیے سبز درخت سے آگ پیدا کی تو جبھی تم

مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰ اَوَ لَیْسَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

> مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

مِّنْهُ	تُوْقِدُوْنَ ۝۸۰	اَوَ لَیْسَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ
اس سے	آگ جلالیتے ہو	اور کیا نہیں ہے	وہ جس نے	پیدا کیا	آسمانوں

اس سے آگ جلاتے ہو ○ اور کیا جس نے آسمان اور

1 ...... عرب کے جنگلوں میں دو درخت پائے جاتے تھے ایک کا نام مَرخ ہے دوسرے کا عَفار، ان کی خاصیت یہ ہے کہ جب ان کی سبز شاخیں ایک دوسرے پر رگڑی جائیں تو پانی سے تَر ہونے کے باوجود ان سے آگ نکلتی ہے۔ اس میں قدرت کی عجیب و غریب نشانی ہے کہ آگ اور پانی دونوں ایک دوسرے کی ضد، دونوں ایک ہی جگہ یعنی لکڑی میں موجود ہیں لیکن نہ پانی آگ کو بجھا رہا ہے اور نہ آگ لکڑی کو جلا رہی ہے، جس قادرِ مطلق کی یہ حکمت ہے وہ اگر ایک بدن پر موت کے بعد زندگی وارد کرے تو اس کی قدرت سے کیا عجیب اور اس کو ناممکن کہنا آثارِ قدرت دیکھ کر جاہلانہ اور سرکشی والا انکار کرنا ہے۔

وقف غفران

وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ یَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ

وَ	الْاَرْضَ	بِقٰدِرٍ (1)	عَلٰۤى	اَنْ	یَّخْلُقَ	مِثْلَهُمْ
اور	زمین (کو)	قادر	(اس چیز) پر	کہ	وہ پیدا کردے	ان کے جیسے

زمین بنائے وہ اس بات پر قادر نہیں کہ ان جیسے اور پیدا کردے؟

بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ

بَلٰى	وَ	هُوَ	الْخَلّٰقُ	الْعَلِیْمُ ﴿۸۱﴾	اِنَّمَاۤ اَمْرُهٗۤ
کیوں نہیں	اور	وہی	بڑا پیدا کرنے والا	سب کچھ جاننے والا (ہے)	اس کا کام تو صرف

کیوں نہیں! اور وہی بڑا پیدا کرنے والا، سب کچھ جاننے والا ہے ○ اس کا کام تو یہی ہے کہ

عظمتِ الٰہی کا بیان

اِذَاۤ اَرَادَ شَیْــٴًـا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ

اِذَاۤ	اَرَادَ	شَیْــٴًـا	اَنْ	یَّقُوْلَ	لَهٗ
(یہی ہے کہ) جب	وہ ارادہ کرتا ہے	کسی چیز (کا)	(تو یہ ہوتا ہے) کہ	وہ فرماتا ہے	اس سے

جب کسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے تو اس سے فرماتا ہے،

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان کا بیان

كُنْ فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِهٖ

كُنْ	فَیَكُوْنُ ﴿۸۲﴾ (2)	فَسُبْحٰنَ	الَّذِیْ بِیَدِهٖ
ہوجا	تو وہ ہوجاتا ہے	تو پاک ہے	وہ جس کے ہاتھ میں

"ہوجا" تو وہ ہوجاتی ہے ○ تو پاک ہے وہ جس کے ہاتھ میں

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾ ع

ع ۵

مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾
ہر چیز کا قبضہ (ہے)	اور	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا

ہر چیز کا قبضہ ہے اور اسی کی طرف تم پھیرے جاؤ گے ○

1 ...... یعنی جس رب تعالیٰ نے آسمان اور زمین جیسی عظیم مخلوق بنادی کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ آخرت میں زمین و آسمان سے بہت چھوٹی مخلوق یعنی انسان دوبارہ بنادے؟ کیوں نہیں! بیشک وہ اس پر قادر ہے اور عقل بھی یہی فیصلہ کرتی ہے کہ آسمان و زمین جیسی عظیم مخلوق پیدا کرنے پر قدرت رکھنے والا انسانوں کو دوبارہ پیدا کرنے پر یقیناً قدرت رکھتا ہے۔ 2 ...... یعنی مخلوقات کا وجود اس کے حکم کے تابع ہے اور جب خدا کسی چیز کو وجود میں آنے کا حکم فرماتا ہے تو اسے لوگوں کی طرح مختلف اشیاء کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ خدا کے حکم پر ہر چیز وجود میں آجاتی ہے۔

آیات:182 رکوع: 05

سُوْرَةُ الصّٰفّٰتِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۙ﴿۱﴾ فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۙ﴿۲﴾

وَالصّٰٓفّٰتِ (1)	صَفًّا ﴿۱﴾	فَالزّٰجِرٰتِ (2)	زَجْرًا ﴿۲﴾
صف باندھنے والوں کی قسم	صف باندھنا	پھر جھڑکنے والوں (کی)	جھڑکنا

ان کی قسم جو باقاعدہ صفیں باندھے ہوئے ہیں ○ پھر ان کی قسم جو جھڑک کر چلانے والے ہیں ○

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۙ﴿۳﴾ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ﴿۴﴾

فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ﴿۳﴾	اِنَّ	اِلٰهَكُمْ	لَوَاحِدٌ ﴿۴﴾
پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں (کی قسم)	بیشک	تمہارا معبود	ضرور ایک (ہے)

پھر قرآن کی تلاوت کرنے والوں کی قسم ○ بیشک تمہارا معبود ضرور ایک ہے ○

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ﴿۵﴾

رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	وَ	رَبُّ الْمَشَارِقِ ﴿۵﴾
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)	اور	مشرقوں کا مالک (ہے)

آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے اور مشرقوں کا مالک ہے ○

چند گروہوں کی قسم ارشاد فرما کر توحید کا بیان

ربوبیتِ الٰہی کا بیان

1 ...... صف باندھنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو نمازیوں کی طرح صف بستہ ہو کر حکمِ الٰہی کے منتظر رہتے ہیں۔ یا، علماء و صالحین کے گروہ مراد ہیں جو نمازوں میں صفیں باندھ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں۔ یا، غازیوں کے گروہ مراد ہیں جو راہِ خدا میں صفیں باندھ کر دشمنانِ حق کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں۔

2 ...... جھڑک کر چلانے والوں سے مراد بادل پر مقرر فرشتے ہیں جو اسے حکم دے کر چلاتے ہیں، یا وہ علماء مراد ہیں جو وعظ و نصیحت سے لوگوں کو موقع محل اور موضوع کی مناسبت سے بعض اوقات سخت الفاظ کے ساتھ راہِ دین پر چلاتے ہیں۔ یا، وہ غازی مراد ہیں جو گھوڑوں کو ڈپٹ کر جہاد میں چلاتے ہیں۔

ستاروں کے فوائد میں سے دو کا بیان

اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِزِیْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ۙ﴿۶﴾ وَ حِفْظًا

اِنَّا	زَیَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِزِیْنَةِ ﹰالْكَوَاكِبِ ﴿۶﴾ (1)	وَ	حِفْظًا
بیشک	ہم نے آراستہ کیا	نیچے کے آسمان (کو)	ستاروں کے سنگھار سے	اور	حفاظت (کیلئے)

بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو ستاروں کے سنگھار سے آراستہ کیا○ اور ہر سرکش

شیاطین آسمانی خبروں کی گفتگو نہیں سن سکتے

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾ لَا یَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَ یُقْذَفُوْنَ

مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ مَّارِدٍ ﴿۷﴾	لَا یَسَّمَّعُوْنَ (2)	اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى	وَ	یُقْذَفُوْنَ
ہر سرکش شیطان سے	وہ کان نہیں لگا سکتے	عالم بالا کی طرف	اور	انہیں مارا جاتا ہے

شیطان سے حفاظت کیلئے○ وہ شیاطین عالم بالا کی طرف کان نہیں لگا سکتے اور انہیں ہر جانب سے

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾ دُحُوْرًا وَّ لَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾ اِلَّا

مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ﴿۸﴾	دُحُوْرًا	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ وَّاصِبٌ ﴿۹﴾	اِلَّا
ہر جانب سے	(انہیں) بھگانے (کیلئے)	اور	ان کے لیے	ہمیشہ کا عذاب (ہے)	مگر

مارا جاتا ہے○ (انہیں) بھگانے کیلئے اور ان کے لیے ہمیشہ کا عذاب ہے○ مگر

مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾

مَنْ	خَطِفَ	الْخَطْفَةَ	فَاَتْبَعَهٗ	شِهَابٌ ثَاقِبٌ ﴿۱۰﴾
جو	(کبھی کوئی بات) اُچک کر لے چلے	اچکنا	تو پیچھے لگ جاتا ہے اس کے	روشن انگارا

جو ایک آدھ بار (کوئی بات) اُچک کر لے چلے تو روشن انگارا اس کے پیچھے لگ جاتا ہے○

کفارِ مکہ سے ایک استفسار

فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا ؕ

فَاسْتَفْتِهِمْ	اَ	هُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمْ	مَّنْ	خَلَقْنَا
تو پوچھو ان سے	کیا	وہ	زیادہ مضبوط (ہیں)	پیدائش (میں)	یا	وہ جسے	ہم نے پیدا کیا

تو ان سے پوچھو، کیا اِن لوگوں کی پیدائش زیادہ مضبوط ہے یا ہماری (دوسری) مخلوق کی۔

1...... آسمانِ دنیا کو ستاروں سے سجانے کے بہت سے مقاصد ہیں جن میں دو یہ ہیں، (1) زینت کے لئے۔ نور اور روشنی آنکھوں کو بھاتی ہے اور جب آسمان پر روشنیوں کا یہ جال نظر آتا ہے تو بہت حسین و جمیل لگتا ہے اور آسمان پر ستارے کسی چادر پر بکھرے ہوئے رنگ برنگ موتیوں جیسے لگتے ہیں۔ (2) آسمان کو چوری چھپے فرشتوں کی باتیں سننے والے سرکش شیطانوں سے محفوظ کرنے کے لئے۔ 2...... شیاطین آسمان کے قریب جاتے اور بعض اوقات فرشتوں کا کلام سن کر کاہنوں کو خبر دیتے اور کاہن اس بنا پر غیب کی باتیں جاننے کا دعویٰ کرتے تھے۔ اللہ تعالٰی نے شہاب کے ذریعے شیطانوں کو آسمان تک پہنچنے سے روک دیا۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حال اور کفارِ مکہ کی روش

اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾ بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾

اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ	مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ ﴿۱۱﴾	بَلْ	عَجِبْتَ (1)	وَ	يَسْخَرُوْنَ ﴿۱۲﴾
بیشک	ہم نے بنایا انہیں	چپکنے والی مٹی سے	بلکہ	تم نے تعجب کیا	اور	وہ مذاق اڑاتے ہیں

بیشک ہم نے انہیں چپکنے والی مٹی سے بنایا○ بلکہ تم نے تعجب کیا اور وہ مذاق اڑاتے ہیں○

وَاِذَا ذُكِّرُوْا لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾ وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً

وَ	اِذَا	ذُكِّرُوْا	لَا يَذْكُرُوْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْا	اٰيَةً
اور	جب	انہیں سمجھایا جائے	(تو) وہ سمجھتے نہیں	اور	جب	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

اور جب انہیں سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں○ اور جب کوئی نشانی دیکھتے ہیں

مرنے کے بعد اٹھنے سے متعلق کفارِ مکہ کا سوال اور انہیں جواب

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَقَالُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾ ءَاِذَا

يَّسْتَسْخِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	وَ	قَالُوْٓا	اِنْ	هٰذَآ	اِلَّا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾	ءَاِذَا
(تو) خوب مذاق اڑاتے ہیں	اور	کہتے ہیں	نہیں	یہ	مگر	کھلا جادو	کیا جب

تو ٹھٹھا کرتے ہیں○ اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے○ کیا جب

مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾

مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿۱۶﴾
ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں	کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے

ہم مر کر مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہم ضرور اٹھائے جائیں گے؟○

اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾

اَوَ	اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿۱۷﴾	قُلْ	نَعَمْ	وَ	اَنْتُمْ	دٰخِرُوْنَ ﴿۱۸﴾
اور کیا	ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	ہاں	اور	(اس وقت) تم	ذلیل ورسوا ہو گے

اور کیا ہمارے اگلے باپ دادا بھی؟○ تم فرماؤ: ہاں اور اس وقت تم ذلیل ورسوا ہو گے○

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ نے کفارِ مکہ کے انکار پر تعجب کیا کہ آپ کی رسالت اور مرنے کے بعد اٹھنے پر دلالت کرنے والی واضح نشانیاں اور دلائل ہونے کے باوجود وہ کس طرح انکار کرتے ہیں لیکن وہ کفار آپ کا اور آپ کے تعجب کرنے کا یا لوگوں کے مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ اُٹھنے کا مذاق اڑاتے ہیں، اور جب انہیں کسی چیز کے ذریعے سمجھایا جائے تو سمجھتے نہیں، اور جب چاند کے ٹکڑے ہونا وغیرہ کوئی نشانی و معجزہ دیکھتے ہیں تو مذاق کرتے اور کہتے ہیں یہ تو کھلا جادو ہی ہے۔

قیامت کے دن دوبارہ اٹھنے کی کیفیت

بروزِ قیامت کفار کی حسرت اور انہیں جواب

فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوْا

فَاِنَّمَا هِیَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ	فَاِذَا	هُمْ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ	قَالُوْا
تو وہ تو صرف	ایک جھڑک (ہی ہوگی)	تو جبھی	وہ	دیکھنے لگیں گے	اور	کہیں گے

تو وہ تو ایک جھڑک ہی ہوگی تو جبھی وہ دیکھنے لگیں گے ○ اور کہیں گے:

یٰوَیْلَنَا هٰذَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾ هٰذَا یَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِیْ

یٰوَیْلَنَا	هٰذَا	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۲۰﴾	هٰذَا	یَوْمُ الْفَصْلِ	الَّذِیْ
ہائے ہماری خرابی	یہ	انصاف، بدلے کا دن (ہے)	یہ	فیصلے کا دن (ہے)	وہ جو

ہائے ہماری خرابی! یہ بدلے کا دن ہے ○ یہ وہ فیصلے کا دن ہے جسے

کفار کو اکٹھا کرکے جہنم کا راستہ دکھانے کا حکم

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾ ع اُحْشُرُوا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ

ع ۵ ۲۱

كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۱﴾	اُحْشُرُوْا	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا (1)	وَ
تم اس کو جھٹلاتے تھے	(حکم ہوگا کہ) اکٹھا کردو	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور

تم جھٹلاتے تھے ○ ظالموں اور ان کے ساتھیوں کو

اَزْوَاجَهُمْ وَ مَا كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾ لا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

اَزْوَاجَهُمْ	وَ	مَا	كَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ﴿۲۲﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
ان کے جوڑوں، ساتھیوں (کو)	اور	جن کی	وہ پوجا کرتے تھے	اللہ کے سوا

اور جن کی یہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے ان سب کو اکٹھا کردو ○

پل صراط کے پاس پوچھ گچھ کے لئے کفار کو روکنے کا حکم

الربع

فَاهْدُوْهُمْ اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾ وَ قِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ لا

فَاهْدُوْهُمْ	اِلٰی صِرَاطِ الْجَحِیْمِ ﴿۲۳﴾	وَ قِفُوْهُمْ	اِنَّهُمْ	مَّسْـُٔوْلُوْنَ ﴿۲۴﴾ (2)
پھر رہنمائی کرو ان کی	دوزخ کے راستے کی طرف	اور ٹھہراؤ انہیں	بیشک وہ	(ان سے) پوچھا جائے گا

پھر ان سب کو دوزخ کا راستہ دکھاؤ ○ اور انہیں ٹھہراؤ، بیشک ان سے پوچھ گچھ کی جائے گی ○

1 ...... یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں اور اُن کے ساتھیوں سے مراد ان کے دنیاوی ہم نشین شیطان یا ان کی جنس کے دوسرے افراد ہیں۔

2 ...... بروزِ قیامت کفار کے علاوہ بھی ہر ایک سے اس کے اقوال اور افعال کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ حدیثِ پاک میں ہے "قیامت کے دن بندہ اپنی جگہ سے اس وقت تک ہل نہ سکے گا جب تک اس سے چار باتیں نہ پوچھ لی جائیں۔ (1) اس کی عمر کہ کس کام میں گزری۔ (2) اس کا علم کہ اس پر کیا عمل کیا۔ (3) اُس کا مال کہ کہاں سے کمایا کہاں خرچ کیا۔ (4) اس کا جسم کہ اس کو کس کام میں لایا۔ (ترمذی، ۴/۱۸۸، الحدیث: ۲۴۲۵)

جہنم کے خازنوں کی کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

بروزِ قیامت کفار کی ذلت

مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ بَلْ هُمُ الْيَوْمَ

مَا	لَكُمْ	لَا تَنَاصَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ (1)	بَلْ	هُمُ	الْيَوْمَ
(کہا جائے گا) کیا ہوا	تمہیں	تم ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے	بلکہ	وہ	آج

(کہا جائے گا:) تمہیں کیا ہوا؟ تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے؟ ○ بلکہ وہ آج

بروزِ قیامت کفار کا باہمی مکالمہ

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

مُسْتَسْلِمُوْنَ ﴿۲۶﴾	وَ	اَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ
گردن جھکائے ہوئے (ہوں گے)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

گردن جھکائے ہوئے ہوں گے ○ اور ان میں ایک دوسرے کی طرف آپس میں

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالُوْۤا اِنَّكُمْ كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾

يَّتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۷﴾	قَالُوْۤا	اِنَّكُمْ	كُنْتُمْ تَاْتُوْنَنَا	عَنِ الْيَمِيْنِ ﴿۲۸﴾
آپس میں سوال کرتے ہوئے	(پیروکار) کہیں گے	بیشک تم	آتے تھے ہمارے پاس	طاقت و قوت سے

سوال کرتے ہوئے متوجہ ہوگا ○ پیروکار کہیں گے: تم ہمارے پاس طاقت و قوت سے آتے تھے ○

قَالُوْا بَلْ لَّمْ تَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾ وَ مَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُمْ

قَالُوْا	بَلْ	لَّمْ تَكُوْنُوْا	مُؤْمِنِيْنَ ﴿۲۹﴾	وَ	مَا كَانَ	لَنَا	عَلَيْكُمْ
(سردار) کہیں گے	بلکہ	تم نہ تھے	ایمان والے	اور	نہ تھا	ہمارے لیے	تمہارے اوپر

سردار کہیں گے: بلکہ تم خود ہی ایمان والے نہیں تھے ○ اور ہمارا تم پر کچھ قابو

مِّنْ سُلْطٰنٍ ۚ بَلْ كُنْتُمْ قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾ فَحَقَّ عَلَيْنَا

مِّنْ سُلْطٰنٍ	بَلْ	كُنْتُمْ	قَوْمًا طٰغِيْنَ ﴿۳۰﴾	فَحَقَّ	عَلَيْنَا
کچھ قابو	بلکہ	تم تھے	سرکشی کرنے والے لوگ	تو ثابت ہوگئی	ہمارے اوپر

نہ تھا بلکہ تم سرکش لوگ تھے ○ تو ہم پر ہمارے رب کی بات

1 ...... جہنم کے خازن ڈانٹتے ہوئے مشرکین سے کہیں گے کہ آج تمہیں کیا ہوا، تم ایک دوسرے کی مدد کیوں نہیں کرتے حالانکہ دنیا میں تم ایک دوسرے کی مدد کرنے پر بہت گھمنڈ رکھتے تھے۔ بروزِ قیامت مشرکین تو ایک دوسرے کی مدد نہ کر سکیں گے جبکہ انبیاء، اولیاء اور نیک لوگ اللہ تعالیٰ کے اذن سے اہلِ ایمان کی شفاعت فرما کر ان کی مدد فرمائیں گے البتہ ان کی شفاعت کی امید پر اطاعتِ الٰہی چھوڑ دینا، عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو جانا اور گناہوں میں مبتلا رہنا کسی صورت درست نہیں ہے۔

قَوْلُ رَبِّنَآ ۖ اِنَّا لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿٣١﴾ فَاَغْوَیْنٰكُمْ اِنَّا كُنَّا

قَوْلُ رَبِّنَآ	اِنَّا	لَذَآىِٕقُوْنَ ﴿٣١﴾	فَاَغْوَیْنٰكُمْ	اِنَّا	كُنَّا
ہمارے رب کی بات	بیشک ہم	ضرور چکھنے والے (ہیں)	تو ہم نے گمراہ کیا تمہیں	بیشک	ہم تھے

ثابت ہوگئی (کہ) ہم ضرور مزہ چکھیں گے ○ تو ہم نے تمہیں گمراہ کیا، بیشک ہم خود

غٰوِیْنَ ﴿٣٢﴾ فَاِنَّهُمْ یَوْمَىِٕذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ

غٰوِیْنَ ﴿٣٢﴾	فَاِنَّهُمْ	یَوْمَىِٕذٍ	فِی الْعَذَابِ	مُشْتَرِكُوْنَ ﴿٣٣﴾ (1)	اِنَّا	كَذٰلِكَ
گمراہ	تو بیشک وہ (سب)	اس دن	عذاب میں	شریک (ہوں گے)	بیشک ہم	ایسا ہی

گمراہ تھے ○ تو اس دن وہ سب کے سب عذاب میں شریک ہیں ○ مجرموں کے ساتھ

نفسِ عذاب میں گمراہ اور گمراہ گر دونوں شریک ہوں گے

نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿٣٤﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ

نَفْعَلُ	بِالْمُجْرِمِیْنَ ﴿٣٤﴾	اِنَّهُمْ	كَانُوْٓا	اِذَا	قِیْلَ	لَهُمْ	لَآ
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	بیشک وہ	(ایسے لوگ) تھے	(کہ) جب	کہا جاتا	ان سے	نہیں

ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ بیشک جب ان سے کہا جاتا تھا کہ اللہ کے سوا

کفار کے عذاب میں مبتلا ہونے کا سبب

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۙ یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ اَىِٕنَّا

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	یَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿٣٥﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ	اَىِٕنَّا
کوئی معبود	مگر	اللہ	(تو) وہ تکبر کرتے تھے	اور	کہتے تھے	کیا بیشک ہم

کوئی معبود نہیں تو وہ تکبر کرتے تھے ○ اور کہتے تھے کیا ہم

لَتَارِكُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾ بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ

لَتَارِكُوْٓا	اٰلِهَتِنَا	لِشَاعِرٍ مَّجْنُوْنٍ ﴿٣٦﴾	بَلْ	جَآءَ بِالْحَقِّ (2)
ضرور چھوڑنے والے (ہوں)	اپنے معبودوں (کو)	ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے	بلکہ	وہ لایا ہے حق

ایک دیوانے شاعر کی وجہ سے اپنے معبودوں کو چھوڑ دیں ○ بلکہ وہ تو حق لائے ہیں

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی حقانیت کا بیان

(1)...... گمراہ اور گمراہ کرنے والے چونکہ دنیا میں گمراہی میں شریک تھے اس لئے یہ آخرت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے اگرچہ ان کے عذاب کی کیفیت میں فرق ہوگا۔

(2)...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیوانہ اور شاعر کہا تو ان کی بات کارد کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نبی دیوانے اور شاعر نہیں، بلکہ وہ تو حق لائے ہیں اور انہوں نے دین اور توحید کے عقیدے میں اور نفیِ شرک میں اپنے سے پہلے رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تصدیق فرمائی ہے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو شاعر اور مجنون کہنے والوں کے لیے وعید

وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّكُمْ لَذَآىِٕقُوا الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾ ج

وَ	صَدَّقَ	الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّكُمْ	لَذَآىِٕقُوا	الْعَذَابِ الْاَلِيْمِ ﴿۳۸﴾
اور	اس نے تصدیق کی ہے	رسولوں (کی)	بیشک تم	ضرور چکھنے والے ہو	دردناک عذاب

اور انہوں نے رسولوں کی تصدیق فرمائی ہے ○ بیشک تم ضرور دردناک عذاب چکھنے والے ہو ○

حکمِ عذاب سے مستثنیٰ لوگ

وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾ لا اِلَّا

وَ	مَا تُجْزَوْنَ	اِلَّا	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۹﴾	اِلَّا
اور	تمہیں بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	مگر

تو تمہیں تمہارے اعمال ہی کا بدلہ دیا جائے گا ○ مگر

مخلص مومنوں کے ثواب کی کیفیت

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ اُولٰٓىِٕكَ لَهُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ لا فَوَاكِهُ ج وَهُمْ

عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ﴿۴۰﴾ (1)	اُولٰٓىِٕكَ	لَهُمْ	رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۴۱﴾ (2)	فَوَاكِهُ	وَ	هُمْ
اللہ کے چُنے ہوئے بندے	یہ لوگ	ان کے لیے	معلوم روزی (ہے)	پھل میوے (ہیں)	اور	وہ

جو اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہیں ○ ان کے لیے وہ روزی ہے جو معلوم ہے ○ پھل میوے ہیں اور

مخلص مومنوں کو ملنے والی جنتی شراب کے اوصاف

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ لا فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾ لا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾ يُطَافُ

مُّكْرَمُوْنَ ﴿۴۲﴾	فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ﴿۴۳﴾	عَلٰى سُرُرٍ	مُّتَقٰبِلِيْنَ ﴿۴۴﴾	يُطَافُ
انہیں عزت دی جائے گی	چین کے باغوں میں	تختوں پر	آمنے سامنے (ہوں گے)	دور چلایا جائے گا

وہ معزز ہوں گے ○ چین کے باغوں میں ○ تختوں پر آمنے سامنے ہوں گے ○ خالص شراب کے جام کے

عَلَيْهِمْ بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾ لا بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾ صلے لَا

عَلَيْهِمْ	بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ ﴿۴۵﴾	بَيْضَآءَ	لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ ﴿۴۶﴾	لَا
ان پر	بہتی شراب کے جام کا	(وہ) سفید رنگ (کی)	پینے والوں کے لیے لذت بخش (ہو گی)	نہ

ان پر دَور ہوں گے ○ سفید رنگ کی شراب ہو گی، پینے والوں کے لیے لذت بخش ہو گی ○ نہ

1 ...... چنے ہوئے بندوں سے مراد ایمان اور اخلاص والے بندے ہیں، یہ دردناک عذاب نہیں چکھیں گے اور ان کے حساب میں سوال وکلام نہ ہو گا بلکہ اگر ان سے کوئی خطا سرزد ہوئی ہو گی تو اس سے درگزر کر دیا جائے گا اور انہیں ایک نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا یا اس سے جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ چاہے دیا جائے گا۔

2 ...... اس سے مراد جنت کی وہ روزی ہے جو قرآن کے ذریعے معلوم ہو چکی ہے یا وہ روزی مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔

فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۷﴾ وَعِنۡدَهُمۡ

عِنۡدَهُمۡ	وَ	يُنۡزَفُوۡنَ ﴿۴۷﴾ (1)	عَنۡهَا	هُمۡ	لَا	وَّ	غَوۡلٌ	فِيۡهَا
ان کے پاس	اور	نشے میں لائے جائیں گے	اس سے	وہ	نہ	اور	عقل کی خرابی (ہوگی)	اس میں

اس میں عقل کی خرابی ہوگی اور نہ وہ اس سے نشے میں لائے جائیں گے ○ اور ان کے پاس

قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ﴿۴۸﴾ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾

بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ﴿۴۹﴾	كَاَنَّهُنَّ	عِيۡنٌ ﴿۴۸﴾	قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ (2)
پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے (ہیں)	گویا کہ وہ	بڑی آنکھوں والی (بیویاں ہوں گی)	نگاہیں نیچی رکھنے والی

نگاہیں نیچی رکھنے والی، بڑی آنکھوں والی (بیویاں) ہوں گی ○ گویا وہ پوشیدہ رکھے ہوئے انڈے ہیں ○

فَاَقۡبَلَ بَعۡضُهُمۡ عَلٰى بَعۡضٍ يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾ قَالَ

قَالَ	يَّتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۵۰﴾	عَلٰى بَعۡضٍ	بَعۡضُهُمۡ	فَاَقۡبَلَ
کہے گا	آپس میں سوال کرتے ہوئے	بعض پر	ان (جنتیوں) کے بعض	پھر متوجہ ہوں گے

پھر جنتی آپس میں سوال کرتے ہوئے ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ ان میں سے

قَآئِلٌ مِّنۡهُمۡ اِنِّىۡ كَانَ لِىۡ قَرِيۡنٌ ﴿۵۱﴾ يَّقُوۡلُ

يَّقُوۡلُ	قَرِيۡنٌ ﴿۵۱﴾	لِىۡ	كَانَ	اِنِّىۡ	مِّنۡهُمۡ	قَآئِلٌ
(مجھ سے) کہا کرتا تھا	ایک ساتھی	میرا	(دنیا میں) تھا	بیشک میں	ان میں سے	ایک کہنے والا

ایک کہنے والا کہے گا: بیشک میرا ایک ساتھی تھا ○ (مجھ سے) کہا کرتا تھا:

اَئِنَّكَ لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾ ءَاِذَا مِتۡنَا وَكُنَّا

كُنَّا	وَ	مِتۡنَا	ءَاِذَا	لَمِنَ الۡمُصَدِّقِيۡنَ ﴿۵۲﴾	اَئِنَّكَ
ہو جائیں گے	اور	ہم مر جائیں گے	کیا جب	ضرور تصدیق کرنے والوں میں سے (ہو)	کیا بیشک تم

کیا تم تصدیق کرنے والوں میں سے ہو؟ ○ کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی

قطعی مومنوں کو ملنے والی جنتی حوروں کے اوصاف

اہلِ جنت کی باہمی گفتگو

1 ...... جنتی شراب میں خمار نہیں ہے جس سے عقل میں خلل آئے اور اس سے جنتی نشے میں نہ آئیں گے، جبکہ دنیا کی شراب میں یہ اوصاف نہیں، اس سے پیٹ اور سر میں درد ہوتا، پیشاب میں بھی تکلیف ہو جاتی، طبیعت متلانے لگتی، قے آتی، سر چکراتا ہے اور عقل ٹھکانے نہیں رہتی۔

2 ...... جنتی حوریں شوہروں کے سوا دوسری طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھیں گی کہ ان کے نزدیک ان کا شوہر ہی صاحبِ حسن اور پیارا ہے۔ بڑی اور خوبصورت آنکھوں والی ہوں گی۔ گرد و غبار سے پاک اور اس قدر صاف شفاف اور سفید ہوں گی گویا کہ وہ چھپا کر رکھے ہوئے انڈے ہیں۔

تُرَابًا وَّ عِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ

تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا	ءَاِنَّا	لَمَدِیْنُوْنَ ﴿۵۳﴾	قَالَ	هَلْ	اَنْتُمْ
مٹی	اور	ہڈیاں	(تو) کیا بیشک ہمیں	ضرور جزا وسزا دی جائے گی	(جنتی) کہے گا	کیا	تم

اور ہڈیاں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں جزا سزا دی جائے گی ؟○ جنتی کہے گا: کیا تم

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾

مُّطَّلِعُوْنَ ﴿۵۴﴾	فَاطَّلَعَ	فَرَاٰهُ	فِیْ سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۵۵﴾
جھانک کر دیکھنے والے (ہو)	تو وہ جھانکے گا	تو دیکھے گا اس (ساتھی) کو	بھڑکتی آگ کے درمیان میں

جھانک کر دیکھو گے ؟○ تو وہ جھانکے گا تو اس ساتھی کو بھڑکتی آگ کے درمیان میں دیکھے گا○

قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾ وَلَوْلَا

قَالَ	تَاللّٰهِ	اِنْ	كِدْتَّ	لَتُرْدِیْنِ ﴿۵۶﴾	وَ	لَوْلَا
(جنتی) کہے گا	اللہ کی قسم	بیشک	قریب تھا	ضرور تو ہلاک کر دیتا مجھے	اور	اگر نہ ہوتا

وہ جنتی کہے گا: خدا کی قسم، قریب تھا کہ تو ضرور مجھے ہلاک کر دیتا○ اور اگر میرے رب کا احسان

ذبحِ موت کے بعد اہلِ جنت کا فرشتوں سے استفسار

نِعْمَةُ رَبِّیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَمَا نَحْنُ

نِعْمَةُ رَبِّیْ	لَكُنْتُ	مِنَ الْمُحْضَرِیْنَ ﴿۵۷﴾	اَفَمَا	نَحْنُ
میرے رب کا احسان	(تو) ضرور میں ہوتا	پکڑ کر حاضر کیے جانے والوں میں سے	تو کیا نہیں	ہم

نہ ہوتا تو ضرور میں بھی پکڑ کر حاضر کیا جاتا○ تو کیا ہم

بڑی کامیابی جنت میں داخلہ ہے

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾ اِنَّ

بِمَیِّتِیْنَ ﴿۵۸﴾ (1)	اِلَّا	مَوْتَتَنَا الْاُوْلٰی	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمُعَذَّبِیْنَ ﴿۵۹﴾	اِنَّ
مرنے والے	سوائے	ہماری پہلی موت (کے)	اور	نہیں	ہم	عذاب دیے جانے والے	بیشک

مریں گے نہیں ؟○ سوائے ہماری پہلی موت کے اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا○ بیشک

(1)...... جب موت ذبح کر دی جائے گی تو اہلِ جنت فرشتوں سے کہیں گے: کیا ہم دنیا میں ہو جانے والی پہلی موت کے بعد اب دوبارہ مریں گے نہیں ؟ اور ہمیں عذاب نہیں دیا جائے گا؟ فرشتے کہیں گے: نہیں یعنی اب تمہیں کبھی موت نہیں آئے گی۔ اس پر جنتی کہیں گے کہ بیشک یہ بڑی کامیابی ہے جو ہمیں نصیب ہوئی۔ اہلِ جنت کا یہ دریافت کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے لذت حاصل کرنے اور اس لئے ہو گا تا کہ وہ دائمی حیات کی نعمت اور عذاب سے مامون ہونے کے احسان پر اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کریں اور اس ذکر سے انہیں سرور حاصل ہو۔

اُخروی کامیابی کے لیے اعمال کرنے کی ترغیب

هٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾ لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾

هٰذَا	لَهُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۶۰﴾	لِمِثْلِ هٰذَا	فَلْيَعْمَلِ	الْعٰمِلُوْنَ ﴿۶۱﴾ [1]
یہ	ضرور وہ	بڑی کامیابی (ہے)	اس جیسی کے لیے	تو چاہیے کہ عمل کریں	عمل کرنے والے

یہی بڑی کامیابی ہے ○ ایسی ہی کامیابی کے لیے عمل کرنے والوں کو عمل کرنا چاہیے ○

جنتی مہمان نوازی اور جہنمی کھانے زقوم میں تقابل

درخت زقوم کفار کے لیے آزمائش ہے

اَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾ اِنَّا جَعَلْنٰهَا

اَذٰلِكَ	خَيْرٌ	نُّزُلًا	اَمْ	شَجَرَةُ الزَّقُّوْمِ ﴿۶۲﴾	اِنَّا	جَعَلْنٰهَا
کیا یہ	بہتر (ہے)	مہمان نوازی	یا	زقوم کا درخت	بیشک	ہم نے بنادیا اس (درخت) کو

تو یہ مہمان نوازی بہتر ہے یا زقوم کا درخت؟ ○ بیشک ہم نے اس درخت کو

درخت زقوم کا تعارف

فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾

فِتْنَةً [2]	لِّلظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۳﴾	اِنَّهَا	شَجَرَةٌ	تَخْرُجُ	فِيْۤ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ﴿۶۴﴾
آزمائش	ظالموں کیلئے	بیشک وہ	ایک درخت (ہے)	نکلتا ہے	جہنم کی جڑ میں سے

ظالموں کے لئے آزمائش بنادیا ہے ○ بیشک وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی جڑ میں سے نکلتا ہے ○

جہنم میں کفار کے کھانے اور مشروب کا بیان

طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ

طَلْعُهَا	كَاَنَّهٗ	رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ﴿۶۵﴾	فَاِنَّهُمْ	لَاٰكِلُوْنَ
اس کا شگوفہ	(ایسا ہے) گویا کہ وہ	شیطانوں کے سر (ہوں)	پھر بیشک وہ	ضرور کھانے والے (ہوں گے)

اس کا شگوفہ ایسے ہے جیسے شیطانوں کے سر ہوں ○ پھر بیشک وہ اس میں سے

مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا

مِنْهَا	فَمَالِـُٔوْنَ	مِنْهَا	الْبُطُوْنَ ﴿۶۶﴾	ثُمَّ	اِنَّ	لَهُمْ	عَلَيْهَا
اس میں سے	پھر بھرنے والے (ہوں گے)	اس سے	پیٹوں (کو)	پھر	بیشک	ان کے لیے	اس پر

کھائیں گے پھر اس سے پیٹ بھریں گے ○ پھر بیشک ان کے لیے اس پر

1..... اصل اور حقیقی کامیابی عذابِ جہنم سے بچ جانا اور جنت میں داخل کیا جانا ہے، لہٰذا اسی کامیابی کو حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہئے۔

2..... جب کفار نے جہنمی درخت کے بارے میں سنا تو وہ اعتراض و انکار کے فتنے میں پڑ گئے اور قرآن اور نبوت پر طعن کرنے لگے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ آگ میں درخت ہو حالانکہ آگ تو درختوں کو جلا ڈالتی ہے۔ یہ لوگ اپنی جہالت کی وجہ سے جانتے نہیں کہ جو رب تعالیٰ آگ میں زندگی گزارنے اور اس سے لذت حاصل کرنے والا حیوان پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے تو وہ آگ میں درخت پیدا کرنے اور اسے جلنے سے محفوظ رکھنے پر بھی قادر ہے۔

جہنم میں کفار کے لوٹنے کی جگہ

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾

لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ ﴿۶۷﴾	ثُمَّ	اِنَّ	مَرْجِعَهُمْ	لَاۡاِلَى الْجَحِیْمِ ﴿۶۸﴾
ضرور کھولتے پانی کی ملاوٹ (ہوگی)	پھر	بیشک	ان کا لوٹنا	ضرور بھڑکتی آگ کی طرف (ہوگا)

کھولتے پانی کی ملاوٹ ہے○ پھر بیشک ان کا لوٹنا ضرور بھڑکتی آگ کی طرف ہے○

کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ

اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾ فَهُمْ عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ

اِنَّهُمْ	اَلْفَوْا	اٰبَآءَهُمْ	ضَآلِّیْنَ ﴿۶۹﴾	فَهُمْ	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ (1)
بیشک وہ	انہوں نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	گمراہ	تو وہ	ان کے قدموں کے نشانات پر

بیشک انہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا○ تو وہ انہیں کے نشانِ قدم پر

سابقہ گمراہوں کے انجام کی طرف اشارہ اور عذاب سے مستثنیٰ لوگ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾ وَ لَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾ وَ

یُهْرَعُوْنَ ﴿۷۰﴾	وَ	لَقَدْ	ضَلَّ	قَبْلَهُمْ	اَكْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۷۱﴾	وَ
دوڑائے جارہے ہیں	اور	ضرور بیشک	گمراہ ہوئے	ان سے پہلے	بہت سے اگلے لوگ	اور

دوڑائے جارہے ہیں○ اور بیشک ان سے پہلے بہت سے اگلے لوگ گمراہ ہوئے○ اور

لَقَدْ اَرْسَلْنَا فِیْهِمْ مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَانْظُرْ كَیْفَ كَانَ

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	فِیْهِمْ	مُّنْذِرِیْنَ ﴿۷۲﴾	فَانْظُرْ	كَیْفَ	كَانَ
ضرور بیشک	ہم نے بھیجے	ان میں	ڈر سنانے والے	تو دیکھو	کیسا	ہوا

بیشک ہم نے ان میں ڈر سنانے والے بھیجے○ تو دیکھو ڈرائے جانے والوں کا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی ندا اور ان پر کرم الٰہی

ع ۲ ۵۴ ۲

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ لَقَدْ نَادٰىنَا

عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿۷۳﴾	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ	لَقَدْ	نَادٰىنَا
ڈرائے جانے والوں کا انجام	مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	اور	ضرور بیشک	پکارا ہمیں

کیسا انجام ہوا؟○ مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے○ اور بیشک نوح نے

(1)...... یہاں کفار کے عذاب کا مستحق ہونے کی وجہ بیان فرمائی گئی کہ اپنے باپ دادا کو گمراہ پانے کے باوجود وہ انہیں کے نشانِ قدم پر دوڑے جا رہے ہیں اور گمراہی میں ان کی پیروی کرتے ہیں جبکہ حق کے واضح دلائل سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ گمراہوں کی پیروی ہلاکت میں مبتلا ہونے کا سبب ہے، اس سے وہ لوگ نصیحت حاصل کریں جن کے پاس غیر شرعی رسم و رواج پر یہی دلیل ہوتی ہے کہ یہ ان کے باپ دادا کا طریقہ ہے۔

حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ اور ان کی عظمت کا بیان

نُوْحٌ فَلَنِعْمَ الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾ وَ نَجَّیْنٰهُ وَ

نُوْحٌ	فَلَنِعْمَ	الْمُجِیْبُوْنَ ﴿۷۵﴾	وَ	نَجَّیْنٰهُ	وَ
نوح (نے)	تو ضرور کیا ہی اچھے	(ہم) جواب دینے والے (ہیں)	اور	ہم نے نجات دی اسے	اور

ہمیں پکارا تو ہم کیا ہی اچھے جواب دینے والے ہیں ○ اور ہم نے اسے اور اس کے

اَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾ وَ جَعَلْنَا ذُرِّیَّتَهٗ هُمُ

اَهْلَهٗ	مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۷۶﴾	وَ	جَعَلْنَا	ذُرِّیَّتَهٗ	هُمُ
اس کے گھر والوں (کو)	بڑی تکلیف سے	اور	ہم نے بنادیا	اس کی اولاد (کو)	وہ

گھر والوں کو بڑی تکلیف سے نجات دی ○ اور ہم نے اسی کی اولاد

الْبٰقِیْنَ ﴿۷۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۷۸﴾ سَلٰمٌ

الْبٰقِیْنَ ﴿۷۷﴾ (1)	وَ	تَرَكْنَا	عَلَیْهِ	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۷۸﴾	سَلٰمٌ
باقی رہنے والے	اور	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)

باقی رکھی ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○ تمام جہان والوں میں

عَلٰى نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾ اِنَّهٗ

عَلٰى نُوْحٍ	فِی الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۹﴾	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۸۰﴾	اِنَّهٗ
نوح پر	تمام جہان والوں میں	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکوں (کو)	بیشک وہ

نوح پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ

قومِ نوح کا انجام

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾ ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾ وَ اِنَّ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۸۱﴾	ثُمَّ	اَغْرَقْنَا	الْاٰخَرِیْنَ ﴿۸۲﴾	وَ	اِنَّ
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	پھر	ہم نے ڈبو دیا	دوسروں (کو)	اور	بیشک

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ پھر ہم نے دوسروں کو ڈبو دیا ○ اور بیشک

1...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے کشتی سے اترنے کے بعد آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد اور ان کی بیویوں کے علاوہ جتنے مرد و عورت تھے سبھی آگے کوئی نسل چلائے بغیر فوت ہوگئے۔ حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے باقی رکھا اور ان سے دنیا کی نسلیں چلیں تو اب دنیا میں جتنے انسان ہیں سب حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسل سے ہیں۔ 2...... یعنی بعد والے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اُن کی اُمتوں میں حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ جمیل باقی رکھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ وفات کے بعد دنیا میں ذکرِ خیر رہنا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔

وقفِ لازم

مِنْ شِيْعَتِهٖ لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾ اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ

مِنْ شِيْعَتِهٖ	لَاِبْرٰهِيْمَ ﴿۸۳﴾	اِذْ	جَآءَ	رَبَّهٗ
اسی (نوح) کے گروہ سے	ضرور ابراہیم (ہے)	جب	وہ حاضر ہوا	اپنے رب (کے پاس)

اسی (نوح) کے گروہ سے ابراہیم ہے ○ جبکہ اپنے رب کے پاس

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا

بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۴﴾ (1)	اِذْ	قَالَ	لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ (2)	مَاذَا
سلامت دل کے ساتھ	جب	اس نے کہا	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	کیا

سلامت دل لے کر حاضر ہوا ○ جب اس نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا تم

تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾ اَىِٕفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾ فَمَا ظَنُّكُمْ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۸۵﴾	اَىِٕفْكًا	اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ	تُرِيْدُوْنَ ﴿۸۶﴾	فَمَا	ظَنُّكُمْ
تم پوجتے ہو	کیا بہتان باندھ (کر)	اللہ کے سوا معبود	تم چاہتے ہو	تو کیا	تمہارا گمان (ہے)

کیا پوجتے ہو؟ ○ کیا بہتان باندھ کر اللہ کے سوا اور معبود چاہتے ہو؟ ○ تو تمہارا رب العالمین پر

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾ فَقَالَ اِنِّيْ

بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۸۷﴾	فَنَظَرَ	نَظْرَةً	فِي النُّجُوْمِ ﴿۸۸﴾	فَقَالَ	اِنِّيْ
تمام جہانوں کے رب پر	پھر اس نے نگاہ ڈالی	ایک نگاہ	ستاروں میں	تو کہا	بیشک میں

کیا گمان ہے؟ ○ پھر اس نے ستاروں کو ایک نگاہ دیکھا ○ تو کہا: میں

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾ فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾ فَرَاغَ

سَقِيْمٌ ﴿۸۹﴾	فَتَوَلَّوْا (3)	عَنْهُ	مُدْبِرِيْنَ ﴿۹۰﴾	فَرَاغَ
بیمار ہونے والا (ہوں)	تو وہ لوگ پھر گئے	اس سے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	پھر وہ چھپ کر چلا

بیمار ہونے والا ہوں ○ تو قوم کے لوگ اس سے پیٹھ پھیر کر چلے گئے ○ پھر آپ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی چچا اور قوم کو تبلیغ

ستارے دیکھ کر اپنی بیماری کی خبر دینا

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بت شکنی

1...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور عبادت کی دعوت دی تو ہمیشہ کی طرح اس وقت ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کے لئے اخلاص تھا اور انہوں نے دنیا کی ہر چیز سے اپنے دل کو فارغ کیا ہوا تھا۔ 2...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔ 3...... ستاروں کو دیکھ کر بیماری کی خبر دینے پر قوم کے لوگ اپنی عید گاہ کی طرف پھر گئے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس لئے ساتھ لے کر نہ گئے تاکہ ان کے اعتقاد کے مطابق بیماری اڑ کر انہیں نہ لگ جائے۔

اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾ مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾

اِلٰۤى اٰلِهَتِهِمْ (1)	فَقَالَ	اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۹۱﴾	مَا	لَكُمْ	لَا تَنْطِقُوْنَ ﴿۹۲﴾
ان کے خداؤں کی طرف	تو کہا	کیا تم کھاتے نہیں	کیا ہوا	تمہیں	تم بولتے نہیں

ان کے خداؤں کی طرف چھپ کر چلے پھر فرمایا: کیا تم کھاتے نہیں ؟○ تمہیں کیا ہوا کہ تم بولتے نہیں ؟○

فَرَاغَ عَلَیْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾ فَاَقْبَلُوْۤا اِلَیْهِ

فَرَاغَ عَلَیْهِمْ (2)	ضَرْبًا	بِالْیَمِیْنِ ﴿۹۳﴾	فَاَقْبَلُوْۤا	اِلَیْهِ
تو لوگوں سے نظر بچا کر لگ گیا انہیں	مارنے	دائیں ہاتھ سے	تو کافر آئے	اس کی طرف

تو لوگوں سے نظر بچا کر دائیں ہاتھ سے انہیں مارنے لگے○ تو کافر اس کی طرف

یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾ قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾ وَ

یَزِفُّوْنَ ﴿۹۴﴾	قَالَ	اَتَعْبُدُوْنَ	مَا	تَنْحِتُوْنَ ﴿۹۵﴾	وَ
جلدی کرتے ہوئے	اس نے کہا	کیا تم عبادت کرتے ہو	(ان کی) جنہیں	تم خود تراشتے ہو	اور

جلدی کرتے ہوئے آئے○ فرمایا: کیا تم ان کی عبادت کرتے ہو جنہیں خود تراشتے ہو؟○ اور

اللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾ قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ

اللّٰهُ	خَلَقَكُمْ	وَ	مَا	تَعْمَلُوْنَ ﴿۹۶﴾	قَالُوا	ابْنُوْا	لَهٗ
اللہ (نے)	پیدا کیا تمہیں	اور	جو	تم عمل کرتے ہو	انہوں نے کہا	بناؤ	اس کے لیے

اللہ نے تمہیں اور تمہارے اعمال کو پیدا کیا○ قوم نے کہا: اس کے لیے

بُنْیَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾ فَاَرَادُوْا بِهٖ

بُنْیَانًا	فَاَلْقُوْهُ	فِی الْجَحِیْمِ ﴿۹۷﴾	فَاَرَادُوْا	بِهٖ
ایک عمارت	پھر ڈال دو اسے	بھڑکتی آگ میں	تو انہوں نے ارادہ کیا	اس کے ساتھ

ایک عمارت بناؤ پھر اسے بھڑکتی آگ میں ڈال دو○ تو انہوں نے اس کے ساتھ

قوم کے آنے پر حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی انہیں نصیحت

قوم کا حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ

قوم ابراہیم کی ذلت

(1)...... ان بتوں کی تعداد کافی زیادہ تھی اور یہ پتھر، لکڑی، سونے، چاندی، تانبے، لوہے اور سیسے کے بنے ہوئے تھے، سب سے بڑا بت سونے کا بنا ہوا تھا اور اس پر جواہرات لگے ہوئے تھے۔ (2)...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بتوں سے سوالات ان سے اظہارِ بغض اور ان بتوں کی تذلیل و تحقیر کے لئے تھے۔ پھر جب بتوں نے آپ کے سوالات کا بالکل کوئی جواب نہ دیا تو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے لوگوں کی عدم موجودگی میں دائیں ہاتھ میں کلہاڑا اٹھا کر بتوں پر وار شروع کر دیئے یہاں تک کہ مار مار کر انہیں پارہ پارہ کر دیا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ارادۂ ہجرت

كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۹۸﴾ وَقَالَ اِنِّیۡ

كَيۡدًا (1)	فَجَعَلۡنٰهُمُ	الۡاَسۡفَلِيۡنَ ﴿۹۸﴾	وَ	قَالَ	اِنِّیۡ
فریب کرنے (کا)	تو ہم نے کر دیا انہیں	نیچے	اور	(ابراہیم نے) کہا	بیشک میں

فریب کرنا چاہا تو ہم نے انہیں نیچا کر دیا ○ اور ابراہیم نے کہا: بیشک میں

نیک اولاد سے متعلق دعائے ابراہیمی اور اس کی قبولیت

ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیۡ سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۹۹﴾ رَبِّ هَبۡ لِیۡ

ذَاهِبٌ	اِلٰی رَبِّیۡ (2)	سَيَهۡدِيۡنِ ﴿۹۹﴾	رَبِّ	هَبۡ	لِیۡ
جانے والا (ہوں)	اپنے رب کی طرف	اب وہ راہ دکھائے گا مجھے	اے میرے رب	عطا فرما	مجھے

اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں، اب وہ مجھے راہ دکھائے گا ○ اے میرے رب! مجھے

حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذبح کا واقعہ

مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾ فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ فَلَمَّا بَلَغَ

مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۱۰۰﴾ (3)	فَبَشَّرۡنٰهُ	بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ﴿۱۰۱﴾ (4)	فَلَمَّا	بَلَغَ
نیکوں میں سے (بیٹا)	تو ہم نے خوشخبری سنائی اسے	ایک بردبار لڑکے کی	پھر جب	وہ (بیٹا) پہنچ گیا

نیک اولاد عطا فرما ○ تو ہم نے اسے ایک بردبار لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ پھر جب وہ اس کے ساتھ

مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ يٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ

مَعَهُ	السَّعۡیَ	قَالَ	يٰبُنَیَّ	اِنِّیۡۤ
اس کے ساتھ	چلنے، کوشش کرنے (کے قابل عمر کو)	(تو ابراہیم نے) کہا	اے میرے بیٹے	بیشک میں (نے)

کوشش کرنے کے قابل عمر کو پہنچ گیا تو ابراہیم نے کہا: اے میرے بیٹے! میں نے

اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُكَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ

اَرٰی	فِی الۡمَنَامِ	اَنِّیۡۤ	اَذۡبَحُكَ	فَانۡظُرۡ	مَاذَا	تَرٰی
دیکھا	خواب میں	کہ میں	ذبح کر رہا ہوں تجھے	پس تو دیکھ	کیا	تیری رائے ہے

خواب میں دیکھا کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب تو دیکھ کہ تیری کیا رائے ہے؟

1 ...... یہاں فریب سے مراد کفار کا حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آگ میں ڈالنے کا ارادہ کرنا ہے۔ 2 ...... یعنی میں اس مقامِ کفر سے ہجرت کر کے اس علاقے میں جانے والا ہوں جہاں جانے کا میرا رب عَزَّوَجَلَّ حکم دے۔ 3 ...... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس لئے جب بھی اللہ تعالیٰ سے اولاد کی دعا مانگی جائے تو نیک و صالح اولاد کی دعا مانگنی چاہیے۔ 4 ...... دعا مانگنے پر حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو یہ بشارت دی گئی کہ ان کے ہاں بیٹے کی ولادت ہو گی اور وہ عقلمند اور بردبار ہو گا۔ بیٹے کی ولادت سے پہلے اس کی خبر دے دینا علمِ غیب بلکہ ان پانچ علوم میں سے ہے جن کا علم اللہ تعالیٰ کے پاس ہونا بطورِ خاص قرآن میں

قَالَ یٰۤاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ٘ سَتَجِدُنِیْۤ

قَالَ	یٰۤاَبَتِ	افْعَلْ	مَا	تُؤْمَرُ	سَتَجِدُنِیْۤ
اس نے کہا	اے میرے باپ	آپ کریں	جس کا	آپ کو حکم دیا جاتا ہے	عنقریب آپ پائیں گے مجھے

بیٹے نے کہا: اے میرے باپ! آپ وہی کریں جس کا آپ کو حکم دیا جارہا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰه

اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿١٠٢﴾ فَلَمَّاۤ اَسْلَمَا

اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	مِنَ الصّٰبِرِیْنَ ﴿١٠٢﴾	فَلَمَّاۤ	اَسْلَمَا
اگر	چاہا	اللّٰه (نے)	صبر کرنے والوں میں سے	پھر جب	ان دونوں نے گردن جھکادی (ہمارے حکم پر)

عنقریب آپ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے ○ تو جب ان دونوں نے (ہمارے حکم پر) گردن جھکادی

وَتَلَّهٗ لِلْجَبِیْنِ ﴿١٠٣﴾ج وَنَادَیْنٰهُ اَنْ

وَ	تَلَّهٗ	لِلْجَبِیْنِ ﴿١٠٣﴾ (1)	وَ	نَادَیْنٰهُ	اَنْ
اور	(باپ نے) لٹادیا اس (بیٹے) کو	پیشانی کے بل (اس وقت کا حال نہ پوچھ)	اور	ہم نے ندا فرمائی اسے	کہ

اور باپ نے بیٹے کو پیشانی کے بل لٹایا (اس وقت کا حال نہ پوچھ) ○ اور ہم نے اسے ندا فرمائی کہ

یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿١٠٤﴾لا قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْیَا ج اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی

یّٰۤاِبْرٰهِیْمُ ﴿١٠٤﴾	قَدْ	صَدَّقْتَ	الرُّءْیَا	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی
اے ابراہیم	بیشک	تو نے سچ کر دکھایا	خواب	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں

اے ابراہیم! ○ بیشک تو نے خواب سچ کر دکھایا ہم نیکی کرنے والوں کو

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٠٥﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿١٠٦﴾ وَ

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿١٠٥﴾	اِنَّ	هٰذَا	لَهُوَ	الْبَلٰٓؤُا الْمُبِیْنُ ﴿١٠٦﴾ (2)	وَ
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک	یہ	ضرور وہ	کھلی آزمائش (تھی)	اور

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک یہ ضرور کھلی آزمائش تھی ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مذکور ہوا ہے۔ معلوم ہوا کہ اللّٰه تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو ان علومِ خمسہ کی خبر عطا کر دیتا ہے۔

1...... حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل عَلَیْهِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص333 پر ملاحظہ فرمائیں۔

2...... حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جان، مال اور وطن کی قربانیاں پہلے ہی پیش فرمادی تھیں اور اب اللّٰه تعالیٰ کے حکم سے اپنے اس فرزند کو بھی قربانی کے لئے پیش کر دیا جسے اپنی آخری عمر میں بہت دعاؤں کے بعد پایا، جو گھر کا اجالا، گود کا پالا اور آنکھوں کا نور تھا اور یہ یقیناً بہت کٹھن امتحان تھا۔

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت اور ان پر انعاماتِ الٰہی کا بیان

فَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَيْهِ

فَدَيْنٰهُ	بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ﴿۱۰۷﴾ (1)	وَ	تَرَكْنَا	عَلَيْهِ
ہم نے فدیہ میں دیدیا اس (اسماعیل) کے	ایک بڑا ذبیحہ	اور	ہم نے باقی رکھی (تعریف)	اس پر (کیلئے)

ہم نے اسماعیل کے فدیے میں ایک بڑا ذبیحہ دیدیا ○ اور ہم نے بعد والوں میں

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾ سَلٰمٌ عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾ كَذٰلِكَ نَجْزِي

فِي الْاٰخِرِيْنَ ﴿۱۰۸﴾	سَلٰمٌ	عَلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ ﴿۱۰۹﴾	كَذٰلِكَ	نَجْزِي
بعد والوں میں	سلام (ہو)	ابراہیم پر	ایسا ہی	ہم صلہ دیتے ہیں

اس کی تعریف باقی رکھی ○ ابراہیم پر سلام ہو ○ ہم نیکی کرنے والوں کو

حضرت اسحاق عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بشارت اور ان کے فضائل

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾ وَ

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۱۰﴾	اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۱﴾	وَ
نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور

ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور

حضرت ابراہیم و اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر نزولِ برکت اور اولادِ ابراہیمی کے دو گروہ

بَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ بٰرَكْنَا

بَشَّرْنٰهُ	بِاِسْحٰقَ	نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۱۲﴾	وَ	بٰرَكْنَا (2)
ہم نے خوشخبری دی اسے	اسحاق کی	(جو) نیکوں میں سے ایک نبی (ہے)	اور	ہم نے برکت اتاری

ہم نے اسے اسحاق کی خوشخبری دی جو اللہ کے خاص قرب کے لائق بندوں میں سے ایک نبی ہے ○ اور ہم نے

عَلَيْهِ وَ عَلٰۤى اِسْحٰقَ ؕ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ

عَلَيْهِ	وَ	عَلٰۤى اِسْحٰقَ	وَ	مِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا	مُحْسِنٌ	وَّ
اس پر	اور	اسحاق پر	اور	ان دونوں کی اولاد میں سے	کوئی اچھا کام کرنے والا (ہے)	اور

اس پر اور اسحاق پر برکت اتاری اور ان کی اولاد میں کوئی اچھا کام کرنے والا ہے اور

1 ...... علامہ بیضاوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس ذبیحہ کی شان بہت بلند ہونے کی وجہ سے اسے بڑا فرمایا گیا کیونکہ یہ اس نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا فدیہ بنا جن کی نسل سے سید المرسلین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔(بیضاوی، الصافات، تحت الآیۃ: ۱۰۷، ۵/۲۲)

2 ...... یعنی ہم نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر دینی اور دنیاوی ہر طرح کی برکت اتاری اور ظاہری برکت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں کثرت کی، ان میں حضرت یعقوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے لے کر حضرت عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تک بہت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مبعوث کئے۔

ع ۳۹/۳ ۷

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر احسانات الٰہیہ

ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾ع وَ لَقَدْ مَنَنَّا

ظَالِمٌ (1)	لِّنَفْسِهٖ	مُبِیْنٌ ﴿۱۱۳﴾	وَ	لَقَدْ	مَنَنَّا
کوئی ظلم کرنے والا (ہے)	اپنی جان پر	کھلا	اور	ضرور بیشک	ہم نے احسان فرمایا

کوئی اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾ج وَ نَجَّیْنٰهُمَا وَ قَوْمَهُمَا

عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۱۴﴾	وَ	نَجَّیْنٰهُمَا	وَ	قَوْمَهُمَا
موسیٰ اور ہارون پر	اور	ہم نے نجات دی ان دونوں کو	اور	ان کی قوم (کو)

موسیٰ اور ہارون پر احسان فرمایا ○ اور انہیں اور ان کی قوم کو

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾ج وَ نَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾ج وَ

مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِیْمِ ﴿۱۱۵﴾	وَ	نَصَرْنٰهُمْ	فَكَانُوْا	هُمُ	الْغٰلِبِیْنَ ﴿۱۱۶﴾	وَ
بہت بڑی سختی سے	اور	ہم نے مدد کی ان کی	تو ہوئے	وہی	غالب آنے والے	اور

بہت بڑی سختی سے نجات بخشی ○ اور ہم نے ان کی مدد فرمائی تو وہی غالب ہوئے ○ اور

اٰتَیْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ج وَ هَدَیْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾ج وَ

اٰتَیْنٰهُمَا	الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِیْنَ ﴿۱۱۷﴾ (2)	وَ	هَدَیْنٰهُمَا	الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ﴿۱۱۸﴾	وَ
ہم نے عطا کی ان دونوں کو	روشن کتاب	اور	دکھایا انہیں	سیدھا راستہ	اور

ہم نے ان دونوں کو روشن کتاب عطا فرمائی ○ اور انہیں سیدھی راہ دکھائی ○ اور

حضرت موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان

تَرَكْنَا عَلَیْهِمَا فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ۖ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾

تَرَكْنَا	عَلَیْهِمَا	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۱۹﴾ (3)	سَلٰمٌ	عَلٰى مُوْسٰى وَ هٰرُوْنَ ﴿۱۲۰﴾
ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	ان پر (کیلئے)	بعد والوں میں	سلام (ہو)	موسیٰ اور ہارون پر

پچھلوں میں ان کی تعریف باقی رکھی ○ موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو ○

(1)...... یعنی ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی ایمان لا کر اچھا کام کرنے والا اور کوئی کفر کر کے اپنی جان پر صریح ظلم کرنے والا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی باپ کے بکثرت فضائل والا ہونے سے اولاد کا بھی ویسا ہی ہونا لازم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی شانیں ہیں کہ کبھی نیک سے نیک پیدا کرتا ہے کبھی بد سے بد اور کبھی بد سے نیک، تاکہ نہ اولاد کا بد ہونا آباء کے لئے عیب ہو اور نہ آباء کی بدی اولاد کے لئے باعثِ عار ہو۔ (2)...... روشن کتاب سے مراد تورات شریف ہے۔ یہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بلاواسطہ اور حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے عطا ہوئی۔ (3)...... بعد میں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ

اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾ اِنَّهُمَا

اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۲۱﴾	اِنَّهُمَا
بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)	بیشک وہ دونوں

بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○ بیشک وہ دونوں

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾ وَ اِنَّ اِلْیَاسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾ؕ

مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۲۲﴾	وَ	اِنَّ	اِلْیَاسَ (1)	لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۲۳﴾
ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہیں)	اور	بیشک	الیاس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)

ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہیں ○ اور بیشک الیاس ضرور رسولوں میں سے ہے ○

اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾ اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّ

اِذْ	قَالَ	لِقَوْمِهٖۤ	اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۲۴﴾	اَتَدْعُوْنَ	بَعْلًا (2)	وَّ
جب	اس نے فرمایا	اپنی قوم سے	کیا تم ڈرتے نہیں	کیا تم پوجا کرتے ہو	بعل (بت کی)	اور

جب اس نے اپنی قوم سے فرمایا: کیا تم ڈرتے نہیں ؟○ کیا تم بعل (بت) کی پوجا کرتے ہو اور

تَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾ۙ اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَ

تَذَرُوْنَ	اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ﴿۱۲۵﴾	اللّٰهَ	رَبَّكُمْ	وَ
چھوڑتے ہو	بہترین خالق (کو)	(یعنی) اللہ (کو چھوڑتے ہو)	(جو) تمہارا رب	اور

بہترین خالق کو چھوڑتے ہو ؟○ اللہ جو تمہارا رب اور

رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾ۙ

رَبَّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۲۶﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَاِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ ﴿۱۲۷﴾
تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)	پھر انہوں نے جھٹلایا اسے	تو بیشک وہ	ضرور پیش کیے جائیں گے

تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○ پھر انہوں نے اسے جھٹلایا تو وہ ضرور پیش کئے جائیں گے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آنے والوں سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے اور اچھے ذکر سے ان کی تعریف و توصیف اور ثناءِ جمیل مراد ہے۔

1 ...... حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہارون عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں اور آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بہت عرصہ بعد بَعْلَبَكّ اور ان کے اطراف کے لوگوں کی طرف مبعوث ہوئے۔ آپ ان چار انبیاء میں سے ایک ہیں جو ابھی تک زندہ ہیں۔ قربِ قیامت میں وفات پائیں گے اور بعض بزرگوں کی ان سے ملاقات بھی ہوئی ہے۔ 2 ...... ”بَعْل“ اُن لوگوں کے بت کا نام تھا جس کی وہ پوجا کرتے تھے، یہ 20 گز لمبا اور سونے کا بنا ہوا تھا۔

حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت وشان

اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾ وَ تَرَكْنَا عَلَیْهِ فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾

اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۲۸﴾	وَ	تَرَكْنَا	عَلَیْهِ	فِی الْاٰخِرِیْنَ ﴿۱۲۹﴾
مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	اور	ہم نے چھوڑی (باقی رکھی تعریف)	اس پر (کیلئے)	بعد والوں میں

مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ اور ہم نے بعد والوں میں اس کی تعریف باقی رکھی ○

سَلٰمٌ عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾

سَلٰمٌ	عَلٰۤى اِلْ یَاسِیْنَ ﴿۱۳۰﴾ (1)	اِنَّا	كَذٰلِكَ	نَجْزِی	الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۱۳۱﴾
سلام (ہو)	الیاس پر	بیشک ہم	ایسا ہی	صلہ دیتے ہیں	نیکی کرنے والوں (کو)

الیاس پر سلام ہو ○ بیشک ہم نیکی کرنے والوں کو ایسا ہی صلہ دیتے ہیں ○

حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾ وَ اِنَّ لُوْطًا

اِنَّهٗ	مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳۲﴾	وَ	اِنَّ	لُوْطًا
بیشک وہ	ہمارے کامل ایمان والے بندوں میں سے (ہے)	اور	بیشک	لوط

بیشک وہ ہمارے اعلیٰ درجہ کے کامل ایمان والے بندوں میں سے ہے ○ اور بیشک لوط

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ اِذْ نَجَّیْنٰهُ وَ اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾ اِلَّا

لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۳﴾	اِذْ	نَجَّیْنٰهُ	وَ	اَهْلَهٗۤ اَجْمَعِیْنَ ﴿۱۳۴﴾	اِلَّا
ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	ہم نے نجات دی اسے	اور	اس کے سب گھر والوں (کو)	مگر

ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب ہم نے اسے اور اس کے سب گھر والوں کو نجات بخشی ○ مگر

قومِ لوط کی بستیوں سے عبرت نہ پکڑنے پر کفارِ مکہ کی سرزنش

عَجُوْزًا فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾ ثُمَّ دَمَّرْنَا الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾ وَ

عَجُوْزًا (2)	فِی الْغٰبِرِیْنَ ﴿۱۳۵﴾	ثُمَّ	دَمَّرْنَا	الْاٰخَرِیْنَ ﴿۱۳۶﴾	وَ
ایک بڑھیا	پیچھے رہ جانے والوں میں (ہوگئی)	پھر	ہم نے ہلاک کر دیا	دوسروں (کو)	اور (اے لوگو)

ایک بڑھیا پیچھے رہ جانے والوں میں ہوگئی ○ پھر دوسروں کو ہم نے ہلاک فرمادیا ○ اور (اے لوگو!) بیشک تم

1 ...... اِل یاسین بھی الیاس کی ایک لغت ہے۔ جیسے سینا اور سِینِیْن دونوں "طورِ سینا" ہی کے نام ہیں، ایسے ہی الیاس اور اِلْ یاسین ایک ہی ذات کے نام ہیں۔

2 ...... یہ بڑھیا حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیوی "واہلہ" تھی جو کافرہ اور خائنہ تھی۔

ع ۲۵ ۸

اِنَّكُمْ لَتَمُرُّوْنَ عَلَیْهِمْ مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾ وَ بِالَّیْلِ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾

اِنَّكُمْ	لَتَمُرُّوْنَ	عَلَیْهِمْ	مُّصْبِحِیْنَ ﴿۱۳۷﴾	وَ	بِالَّیْلِ	اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۳۸﴾
بیشک تم	ضرور گزرتے ہو	ان (کی بستیوں) پر	صبح کے وقت	اور	رات میں	تو کیا تم سمجھتے نہیں

صبح کے وقت ان کے پاس سے گزرتے ہو ○ اور رات کے وقت (بھی ان بستیوں سے گزرتے ہو)۔ تو کیا تم سمجھتے نہیں؟ ○

حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور مچھلی کا واقعہ

وَ اِنَّ یُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾ اِذْ اَبَقَ اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾

وَ	اِنَّ	یُوْنُسَ (1)	لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۳۹﴾	اِذْ	اَبَقَ (2)	اِلَى الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۱۴۰﴾
اور	بیشک	یونس	ضرور رسولوں میں سے (ہے)	جب	وہ نکل گیا	بھری کشتی کی طرف

اور بیشک یونس ضرور رسولوں میں سے ہے ○ جب وہ بھری کشتی کی طرف نکل گیا ○

فَسَاهَمَ فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾ فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ

فَسَاهَمَ	فَكَانَ	مِنَ الْمُدْحَضِیْنَ ﴿۱۴۱﴾	فَالْتَقَمَهُ	الْحُوْتُ
تو (کشتی والے نے) قرعہ ڈالا	تو وہ (یونس) ہوگیا	دھکیلے جانے والوں میں سے	پھر نگل لیا اسے	مچھلی (نے)

تو کشتی والے نے قرعہ ڈالا تو یونس دھکیلے جانے والوں میں سے ہوگئے ○ پھر انہیں مچھلی نے نگل لیا

وَ هُوَ مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾ فَلَوْلَاۤ اَنَّهٗ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾

وَ	هُوَ	مُلِیْمٌ ﴿۱۴۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اَنَّهٗ	كَانَ	مِنَ الْمُسَبِّحِیْنَ ﴿۱۴۳﴾ (3)
اور	وہ	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	تو اگر نہ ہوتا	کہ وہ	ہوتا	تسبیح کرنے والوں میں سے

اور وہ اپنے آپ کو ملامت کررہے تھے ○ تو اگر وہ تسبیح کرنے والا نہ ہوتا ○

النصف

لَلَبِثَ فِیْ بَطْنِهٖۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾ النصف

لَلَبِثَ	فِیْ بَطْنِهٖ	اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۱۴۴﴾
(تو) ضرور رہتا	اس (مچھلی) کے پیٹ میں	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

تو ضرور اس دن تک اس مچھلی کے پیٹ میں رہتا جس دن لوگ اٹھائے جائیں گے ○

1 ...... حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا لقب ذوالنون اور صَاحِبُ الْحُوْت ہے، آپ بستی نِیْنَوٰی کے نبی تھے جو مُوصَل کے علاقہ میں دجلہ کے کنارے پر واقع تھی۔ 2 ...... اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص345 پر ملاحظہ فرمائیں۔ 3 ...... حدیثِ پاک میں ہے: مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے یہ دعا مانگی "لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ" اور جو مسلمان اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا تو اس کی دعا قبول کی جائے گی۔ (ابن عساکر، ۴۵/۳۸)

حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور قوم کا ایمان لانا

اللہ تعالیٰ کے لئے بیٹیاں قرار دینے والوں کی تردید

فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ سَقِیْمٌ ﴿١٤٥﴾ وَ اَنْۢبَتْنَا عَلَیْهِ

فَنَبَذْنٰهُ	بِالْعَرَآءِ	وَ	هُوَ	سَقِیْمٌ ﴿١٤٥﴾	وَ	اَنْۢبَتْنَا	عَلَیْهِ
پھر ہم نے ڈال دیا اسے	میدان میں	اور	وہ	بیمار (تھا)	اور	ہم نے اگا دیا	اس پر

پھر ہم نے اسے میدان میں ڈال دیا اور وہ بیمار تھا○ اور ہم نے اس پر کدو کا

شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿١٤٦﴾ وَ اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ یَزِیْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾

شَجَرَةً مِّنْ یَّقْطِیْنٍ ﴿١٤٦﴾ (1)	وَ	اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ	اَوْ	یَزِیْدُوْنَ ﴿١٤٧﴾
کدو کا پیڑ	اور	ہم نے بھیجا اسے	ایک لاکھ کی طرف	یا (بلکہ)	وہ (اس سے) زیادہ ہوں گے

پیڑ اگا دیا○ اور ہم نے اسے ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا○

فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِیْنٍ ﴿١٤٨﴾ فَاسْتَفْتِهِمْ

فَاٰمَنُوْا	فَمَتَّعْنٰهُمْ	اِلٰى حِیْنٍ ﴿١٤٨﴾	فَاسْتَفْتِهِمْ
تو وہ ایمان لے آئے	تو ہم نے فائدہ اٹھانے دیا انہیں	ایک وقت تک	تو تم پوچھو ان (کفارِ مکہ) سے

تو وہ ایمان لے آئے تو ہم نے انہیں ایک وقت تک فائدہ اٹھانے دیا○ تو ان سے پوچھو،

اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَ لَهُمُ الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾ اَمْ خَلَقْنَا

اَلِرَبِّكَ	الْبَنَاتُ	وَ	لَهُمُ	الْبَنُوْنَ ﴿١٤٩﴾	اَمْ	خَلَقْنَا
کیا تمہارے رب کے لیے	بیٹیاں	اور	ان کیلئے	بیٹے (ہیں)	یا	ہم نے پیدا کیا

کیا تمہارے رب کے لیے بیٹیاں ہیں اور ان کیلئے بیٹے ہیں؟○ یا ہم نے

الْمَلٰٓىٕكَةَ اِنَاثًا وَّ هُمْ شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ

الْمَلٰٓىٕكَةَ	اِنَاثًا (2)	وَّ	هُمْ	شٰهِدُوْنَ ﴿١٥٠﴾	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	مِّنْ اِفْكِهِمْ
فرشتوں (کو)	عورتیں	اور	وہ	(اس وقت) حاضر تھے	خبر دار	بیشک وہ	اپنے بہتان سے

ملائکہ کو عورتیں پیدا کیا اور وہ موجود تھے○ خبر دار! بیشک وہ اپنے بہتان سے

(1)...... کدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ تھا کہ یہ کدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور اس کے بڑے بڑے پتوں کے سائے میں آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام آرام کرتے تھے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کدو شریف پسند فرماتے تھے۔(ابن ماجہ، ۴/۲۷، الحدیث: ۳۳۰۲)

(2)...... کفار فرشتوں کو بغیر کسی دلیل کے عورتیں سمجھتے تھے، حالانکہ یہ تو تب ثابت ہوتا جب انہوں نے فرشتوں کو پیدا ہوتے ہوئے خود دیکھا ہو اور کفار چونکہ فرشتوں کی پیدائش کے وقت وہاں موجود نہیں تھے لہٰذا ان کی بات درست نہیں۔

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾ وَلَدَ اللّٰهُ ۙ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾

لَيَقُوْلُوْنَ ﴿١٥١﴾	وَلَدَ	اللّٰهُ	وَ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿١٥٢﴾
ضرور کہتے ہیں	اولاد کو جنم دیا	اللہ (نے)	اور	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)

یہ بات کہتے ہیں ○ کہ اللہ کی اولاد ہے اور بیشک وہ ضرور جھوٹے ہیں ○

اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾ مَا لَكُمْ ۟ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾

اَصْطَفَى	الْبَنَاتِ	عَلَى الْبَنِيْنَ ﴿١٥٣﴾	مَا	لَكُمْ	كَيْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿١٥٤﴾
کیا اس نے پسند کرلیں	بیٹیاں	بیٹوں پر (کے مقابلے میں)	کیا ہے	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

کیا اللہ نے بیٹے چھوڑ کر بیٹیاں پسند کیں ○ تمہیں کیا ہے؟ تم کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ

اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿١٥٥﴾	اَمْ	لَكُمْ	سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٥٦﴾	فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ	اِنْ
تو کیا تم دھیان نہیں کرتے	یا	تمہارے لیے	کوئی کھلی دلیل (ہے)	تو لاؤ اپنی کتاب	اگر

تو کیا تم دھیان نہیں کرتے؟ ○ یا تمہارے لیے کوئی کھلی دلیل ہے؟ ○ تو اپنی کتاب لاؤ اگر

كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾ وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ؕ وَ

كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿١٥٧﴾	وَ	جَعَلُوْا	بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ	نَسَبًا (1)	وَ
تم ہو	سچے	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے اور جنوں کے درمیان	نسبی رشتہ	اور

تم سچے ہو ○ اور انہوں نے اللہ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرایا اور

لَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾ سُبْحٰنَ اللّٰهِ

لَقَدْ	عَلِمَتِ	الْجِنَّةُ	اِنَّهُمْ	لَمُحْضَرُوْنَ ﴿١٥٨﴾	سُبْحٰنَ اللّٰهِ
ضرور بیشک	جانتے ہیں	جن	بیشک وہ	ضرور حاضر کئے جائیں گے	اللہ پاک ہے

بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ ان کی پیشی کی جائے گی ○ اللہ اس سے پاک ہے

اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسبی رشتہ ٹھہرانے والوں کا رد

1 ...... بعض مشرکین کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جنات میں شادی کی جس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ (معاذ اللہ) اس آیت میں ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ مشرکین اللہ تعالیٰ اور جنوں کے درمیان نسب کا رشتہ ٹھہرا کر کیسے عظیم کفر کے مرتکب ہوئے اور بیشک جنوں کو معلوم ہے کہ یہ بے ہودہ بات کہنے والے ضرور جہنم میں پھینکیں جائیں گے۔

عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾ فَاِنَّكُمْ وَمَا

عَمَّا	یَصِفُوْنَ ﴿۱۵۹﴾	اِلَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۰﴾	فَاِنَّكُمْ	وَ	مَا
(اس) سے جو	وہ بتاتے ہیں	مگر	اللہ کے چُنے ہوئے بندے	تو بیشک تم	اور	جنہیں

جو یہ بتاتے ہیں ○ مگر اللہ کے چُنے ہوئے بندے ○ تو تم اور جنہیں

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾ مَاۤ اَنْتُمْ عَلَیْهِ بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾ اِلَّا مَنْ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۱۶۱﴾	مَاۤ	اَنْتُمْ	عَلَیْهِ	بِفٰتِنِیْنَ ﴿۱۶۲﴾	اِلَّا	مَنْ
(اللہ کے سوا) تم پوجتے ہو	نہیں	تم	اس (اللہ) کے خلاف	(کسی کو) فتنہ میں ڈالنے والے	مگر	(اسے) جو

تم (اللہ کے سوا) پوجتے ہو ○ تم اس کے خلاف (کسی کو) فتنے میں ڈالنے والے نہیں ○ مگر اسے جو

هُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾ وَمَا مِنَّاۤ اِلَّا لَهٗ

هُوَ	صَالِ الْجَحِیْمِ ﴿۱۶۳﴾	وَ	مَا	مِنَّاۤ	اِلَّا	لَهٗ
وہ	بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا (ہے)	اور	(فرشتے کہتے ہیں) نہیں	ہم میں کوئی	مگر	اس کیلئے

بھڑکتی آگ میں داخل ہونے والا ہے ○ اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کیلئے

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾ وَاِنَّا

مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ ﴿۱۶۴﴾ (1)	وَّ	اِنَّا	لَنَحْنُ	الصَّآفُّوْنَ ﴿۱۶۵﴾	وَ	اِنَّا
ایک جگہ مقرر (ہے)	اور	بیشک	ضرور ہم	(حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے (ہیں)	اور	بیشک

ایک جگہ مقرر ہے ○ اور بیشک ہم (حکم کے انتظار میں) صف باندھے ہوئے ہیں ○ اور بیشک

لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾ وَاِنْ كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾ لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا

لَنَحْنُ	الْمُسَبِّحُوْنَ ﴿۱۶۶﴾	وَ	اِنْ	كَانُوْا لَیَقُوْلُوْنَ ﴿۱۶۷﴾	لَوْ	اَنَّ	عِنْدَنَا
ضرور ہم	تسبیح کرنے والے (ہیں)	اور	بیشک	(کافر) ضرور کہتے ہیں	اگر	یہ کہ	ہمارے پاس

ہم (اس کی) تسبیح کرنے والے ہیں ○ اور بیشک کافر کہتے تھے ○ اگر ہمارے پاس

کفار ازل کے جہنمی کو ہی گمراہ کر سکتے ہیں

فرشتوں کے اقرار

نزول قرآن سے پہلے اور بعد میں کفار مکہ کی آرزو

(1)...... حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، ہم فرشتوں کے ہر گروہ کیلئے ایک جگہ مقرر ہے جس میں وہ اپنے رب تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: میں وہ کچھ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے، میں وہ باتیں سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ آسمان چرچرایا اور اس کا چرچرانا حق ہے، اس میں چار انگلی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں فرشتے اپنی پیشانی رکھے اللہ تعالیٰ کے لئے سجدے میں نہ ہوں۔ (ترمذی، ۴/۱۴۰، الحدیث: ۲۳۱۹)

بندگانِ خدا کو مدد و غلبہ کی بشارت

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾

ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۶۸﴾ (1)	لَكُنَّا	عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ﴿۱۶۹﴾
پہلے لوگوں کی کوئی نصیحت (ہوتی)	(تو) ضرور ہم ہوتے	اللہ کے چُنے ہوئے بندے

اگلوں کی کوئی نصیحت ہوتی ○ تو ضرور ہم اللہ کے چُنے ہوئے بندے ہوتے ○

فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾ وَ لَقَدْ

فَكَفَرُوْا	بِهٖ	فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۷۰﴾	وَ	لَقَدْ
(جب نصیحت آئی) تو انہوں نے انکار کیا	اس کا	تو عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا	اور	ضرور بیشک

تو اس کے منکر ہوئے تو عنقریب انہیں پتہ چل جائے گا ○ اور بیشک

سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾ۚۖ اِنَّهُمْ

سَبَقَتْ	كَلِمَتُنَا	لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۱۷۱﴾	اِنَّهُمْ
گزر چکا	ہمارا کلام	ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے	(کہ) بیشک وہ

ہمارے بھیجے ہوئے بندوں کے لیے ہمارا کلام گزر چکا ہے ○ کہ بیشک

لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾ۖ وَ اِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ

لَهُمُ	الْمَنْصُوْرُوْنَ ﴿۱۷۲﴾	وَ	اِنَّ	جُنْدَنَا	لَهُمُ
انہی کی	مدد کی جائے گی	اور	بیشک	ہمارا لشکر	ضرور وہی

انہی کی مدد کی جائے گی ○ اور بیشک ہمارا لشکر ہی

کفارِ مکہ سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایت

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾ۙ وَّ

الْغٰلِبُوْنَ ﴿۱۷۳﴾	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۱۷۴﴾	وَّ
غالب آنے والے (ہیں)	تو تم منہ پھیر لو	ان (کفارِ مکہ) سے	ایک وقت تک	اور

غالب ہو گا ○ تو ایک وقت تک تم ان سے منہ پھیر لو ○ اور

1 ...... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری سے پہلے کہتے تھے کہ اگر ہمیں بھی تورات اور انجیل کی طرح کوئی کتاب ملتی تو ضرور ہم اللہ تعالیٰ کے چنے ہوئے بندے ہوتے، اس کی اطاعت کرتے اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی بجالاتے اور جیسے پہلے لوگوں نے جھٹلایا اور مخالفت کی ویسے ہم نہ جھٹلاتے اور نہ مخالفت کرتے لیکن پھر جب سب سے افضل واشرف اور بے مثل کتاب انہیں ملی یعنی قرآن مجید نازل ہوا تو یہی لوگ اس کے منکر ہوگئے، پس عنقریب یہ اپنے کفر کا انجام جان لیں گے۔

عذاب کا مذاق اڑانے والے کفار کو تنبیہ

اَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾ اَفَبِعَذَابِنَا یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾

اَبْصِرْهُمْ	فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٥﴾	اَفَبِعَذَابِنَا	یَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿١٧٦﴾
دیکھتے رہو انہیں	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تو کیا ہمارا عذاب	وہ جلدی مانگ رہے ہیں

انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھ لیں گے ○ تو کیا ہمارے عذاب کی جلدی کرتے ہیں ؟ ○

فَاِذَا نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَآءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿١٧٧﴾

فَاِذَا	نَزَلَ	بِسَاحَتِهِمْ	فَسَآءَ	صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ ﴿١٧٧﴾
پھر جب	(عذاب) اترے گا	ان کے صحن میں	تو کیا ہی بری (ہو گی)	ڈرائے جانے والوں کی صبح

پھر جب ان کے صحن میں عذاب اترے گا تو ڈرائے جانے والوں کی کیا ہی بری صبح ہو گی ○

کفار سے متعلق مزید ہدایت

وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتّٰى حِیْنٍ ﴿١٧٨﴾ وَّاَبْصِرْ فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾

وَ	تَوَلَّ (1)	عَنْهُمْ	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿١٧٨﴾	وَّ	اَبْصِرْ	فَسَوْفَ یُبْصِرُوْنَ ﴿١٧٩﴾
اور	تم منہ پھیر لو	ان سے	ایک وقت تک	اور	تم دیکھتے رہو	تو عنقریب وہ (بھی) دیکھیں گے

اور ایک وقت تک ان سے منہ پھیر لو ○ اور انہیں دیکھتے رہو تو عنقریب وہ بھی دیکھیں گے ○

اللہ تعالیٰ کی پاکی، رسولوں پر سلامتی اور حمدِ الٰہی کا بیان

سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ

سُبْحٰنَ رَبِّكَ	رَبِّ الْعِزَّةِ	عَمَّا	یَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾	وَ	سَلٰمٌ
تمہارا رب پاک (ہے)	عزت والا رب	(ان باتوں) سے جو	وہ بیان کرتے ہیں	اور	سلام (ہو)

تمہارا رب عزت والا ان تمام باتوں سے پاک ہے جو وہ بیان کرتے ہیں ○ اور رسولوں پر

عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٨٢﴾

عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٨١﴾	وَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٨٢﴾ (2)
رسولوں پر	اور	تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

سلام ہو ○ اور تمام تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

رکوع ٥

1 ...... یہاں دوبارہ یہ کلام عذاب کی وعید کو تاکید کے ساتھ بیان کرنے کے لئے کیا گیا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ آیت نمبر 174 اور 175 میں کفار کے دنیوی احوال کے بارے میں کلام فرمایا گیا اور اب یہاں سے ان کے اُخروی احوال کے بارے میں کلام فرمایا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آیات میں تکرار نہیں ہے۔

2 ...... سورۂ صافات کی ان آخری 3 آیات کی بہت فضیلت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جس نے ہر نماز کے بعد تین مرتبہ کہا "سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ﴿١٨٠﴾ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ ﴿١٨١﴾ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٨٢﴾" " تو اس نے اپنا اجر کا پیمانہ بھر لیا۔ (معجم الکبیر، ٥/٢١١، الحدیث: ٥١٢٤)

آیات: 88 | رکوع: 05

سُوْرَةُ صٓ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی قسم ارشاد فرما کر کفار کے تکبر و مخالفت کا بیان

صٓ وَالۡقُرۡاٰنِ ذِي الذِّكۡرِؕ ۞۱ بَلِ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا

صٓ	وَالۡقُرۡاٰنِ ذِي الذِّكۡرِؕ ۞۱	بَلِ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا
صٓ	نصیحت والے قرآن کی قسم	بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

صٓ، نصیحت والے قرآن کی قسم ۞ بلکہ کافر

گزشتہ اُمتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

فِيۡ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۞۲ كَمۡ اَهۡلَكۡنَا مِنۡ قَبۡلِهِمۡ مِّنۡ قَرۡنٍ

فِيۡ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ ۞۲	كَمۡ	اَهۡلَكۡنَا (1)	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ	مِّنۡ قَرۡنٍ
تکبر اور مخالفت میں (پڑے ہوئے ہیں)	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں

تکبر اور مخالفت میں پڑے ہوئے ہیں ۞ ہم نے ان سے پہلے کتنی قومیں ہلاک کر دیں

کفارِ مکہ کے تعجب اور تکذیب کا بیان

فَنَادَوۡا وَّلَاتَ حِيۡنَ مَنَاصٍ ۞۳ وَعَجِبُوۡۤا اَنۡ

فَنَادَوۡا	وَّ	لَاتَ	حِيۡنَ مَنَاصٍ ۞۳	وَ	عَجِبُوۡۤا	اَنۡ
تو وہ پکارنے لگے	اور (حالانکہ)	نہ (تھا)	بھاگنے کا وقت	اور	انہوں نے تعجب کیا	(اس پر) کہ

تو وہ پکارنے لگے حالانکہ بھاگنے کا وقت نہ تھا ۞ اور انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

(1)...... اس سے پہلی آیت میں کفارِ مکہ کے تکبر اور حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی مخالفت کا ذکر ہوا اور یہاں فرمایا گیا ہے کہ اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، اسی تکبر اور انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مخالفت کے باعث ہم نے آپ کی قوم سے پہلے کتنی اُمتیں ہلاک کر دیں اور جب ان پر عذاب نازل ہونے کا وقت آیا تو انہوں نے فریاد کی اور توبہ واستغفار کرنے لگے تاکہ اس عذاب سے نجات پا جائیں حالانکہ وہ بھاگنے اور عذاب سے نجات پانے کا وقت نہ تھا اور اس وقت ان کی فریاد بیکار تھی کیونکہ وہ وقت مایوس ہو جانے کا تھا، لیکن کفارِ مکہ نے اُن کے حال سے عبرت حاصل نہ کی۔

کفار کا انکارِ توحید اور بت پرستی پر اصرار و اِضلال

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ؗ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ

جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ	مِّنْهُمْ	وَ	قَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا	سٰحِرٌ
آیا ان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	ان میں سے	اور	کہا	کافروں (نے)	یہ	جادو گر (ہے)

ان کے پاس انہیں میں سے ایک ڈر سنانے والا (رسول) تشریف لایا اور کافروں نے کہا: یہ جادو گر ہے،

كَذَّابٌ ۝۴ ۚۖ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ اِنَّ هٰذَا

كَذَّابٌ ۝۴	اَجَعَلَ	الْاٰلِهَةَ	اِلٰهًا وَّاحِدًا [1]	اِنَّ	هٰذَا
بڑا جھوٹا (ہے)	کیا اس نے کر دیا	بہت سے خداؤں (کو)	ایک خدا	بیشک	یہ

بڑا جھوٹا ہے ۝ کیا اس نے بہت سارے خداؤں کو ایک خدا کر دیا؟ بیشک یہ

لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ

لَشَیْءٌ عُجَابٌ ۝۵	وَ	انْطَلَقَ	الْمَلَاُ	مِنْهُمْ	اَنِ
ضرور بڑی عجیب چیز (ہے)	اور	چل پڑے	سردار	ان میں سے	(یہ کہتے ہوئے) کہ

ضرور بڑی عجیب بات ہے ۝ اور ان میں سے جو سردار تھے وہ (یہ کہتے ہوئے) چل پڑے کہ

امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚۖ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ

امْشُوْا	وَ	اصْبِرُوْا	عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ	اِنَّ	هٰذَا	لَشَیْءٌ
(اے لوگو) تم (بھی) چلو	اور	ڈٹے رہو	اپنے معبودوں پر	بیشک	یہ (بات)	ضرور (ایسی) چیز (ہے)

(اے لوگو!) تم بھی چلے جاؤ اور اپنے معبودوں پر ڈٹے رہو بیشک اس بات میں

یُّرَادُ ۝۶ ۚۖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚۖ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا

یُّرَادُ ۝۶	مَا سَمِعْنَا	بِهٰذَا	فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا
جو (مقصود و) مراد ہے	ہم نے نہیں سنا	اس کو	پچھلے دین میں	نہیں	یہ	مگر

اس کی کوئی غرض ہے ۝ ہم نے یہ بات پچھلے دین میں بھی نہیں سنی۔ یہ صرف

[1]...... ابو طالب کے سامنے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ سے فرمایا کہ کیا تم ایک کلمہ قبول کرسکتے ہو جس سے عرب و عجم کے مالک و فرمانروا ہو جاؤ۔ ابو جہل نے کہا: ایک کیا، ہم ایسے دس کلمے قبول کرسکتے ہیں۔ ارشاد فرمایا "کہو "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ"" اس پر وہ لوگ اُٹھ گئے اور کہنے لگے کہ کیا انہوں نے بہت سے خداؤں کا ایک خدا کر دیا، اتنی بہت سی مخلوق کے لئے ایک خدا کیسے کافی ہو سکتا ہے، بیشک یہ ضرور بڑی عجیب بات ہے کیونکہ یہ ہمارے آباؤ اجداد کے متفقہ نظریے کے خلاف ہے۔

نبوت پر کفار کے اعتراضات اور انہیں وعید

اخْتِلَاقٌ ۝٧ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَيْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ

اخْتِلَاقٌ ۝٧	ءَاُنْزِلَ	عَلَيْهِ	الذِّكْرُ	مِنْۢ بَيْنِنَا	بَلْ	هُمْ
ایک گھڑی ہوئی بات	کیا اتارا گیا	اس پر	قرآن	ہمارے درمیان	بلکہ	وہ

خود بنائی ہوئی جھوٹی بات ہے ۝ کیا ہمارے درمیان ان پر قرآن اتارا گیا؟ بلکہ وہ

فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ ۚ بَلْ لَّمَّا يَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝٨ ؕ اَمْ

فِيْ شَكٍّ	مِّنْ ذِكْرِيْ	بَلْ	لَّمَّا يَذُوْقُوْا	عَذَابِ ۝٨	اَمْ
شک میں (ہیں)	میری کتاب سے متعلق	بلکہ	انہوں نے ابھی تک نہیں چکھا	میرا عذاب	یا

میری کتاب کے بارے شک میں ہیں بلکہ ابھی انہوں نے میرا عذاب نہیں چکھا ۝ کیا

عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ ۝٩ ۚ

عِنْدَهُمْ	خَزَآىِٕنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ [1]	الْعَزِيْزِ	الْوَهَّابِ ۝٩
ان کے پاس	تمہارے رب کی رحمت کے خزانے (ہیں)	(جو) عزت والا	بہت عطا فرمانے والا (ہے)

ان کے پاس تمہارے عزت والے، بہت عطا فرمانے والے رب کی رحمت کے خزانے ہیں؟ ۝

اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۫

اَمْ	لَهُمْ	مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا
یا	ان کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	جو کچھ	ان کے درمیان (ہے)

یا کیا ان کے لیے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی سلطنت ہے؟

کفارِ مکہ کی شکست کی خبر

فَلْيَرْتَقُوْا فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ

فَلْيَرْتَقُوْا	فِي الْاَسْبَابِ ۝١٠	جُنْدٌ مَّا	هُنَالِكَ
تو انہیں چاہئے کہ اوپر چڑھ جائیں	رسیوں میں (لٹک کر)	(یہ کفارِ مکہ کا گروہ) ایک معمولی سا لشکر (ہے)	(جسے) یہاں

پھر تو انہیں چاہیے کہ رسیوں کے ذریعے چڑھ جائیں ۝ یہ لشکروں میں سے ایک ذلیل لشکر ہے

1 ...... نبوت اللہ تعالیٰ کا خاص عطیہ ہے، وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے اس سعادت سے مشرف فرما دے، البتہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری کے بعد اب کسی کو نبوت نہیں مل سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نبوت کا سلسلہ ختم فرما دیا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک کا یہ دعویٰ ہو گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں سب سے آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ (سنن ابوداؤد، ۴/۱۳۲، الحدیث: ۴۲۵۲)

گزشتہ امتوں کے حال کے انجام کا بیان

مَهْزُوْمٌ مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ عَادٌ

مَهْزُوْمٌ	مِّنَ الْاَحْزَابِ ⑪	كَذَّبَتْ (1)	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	عَادٌ
شکست دیدی جائے گی	لشکروں میں سے	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور	عاد

جسے یہاں شکست دیدی جائے گی ○ نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون

وَّ فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ وَ ثَمُوْدُ وَ قَوْمُ لُوْطٍ وَّ اَصْحٰبُ لْــَٔیْكَةِ ؕ

وَّ	فِرْعَوْنُ ذُو الْاَوْتَادِ ⑫ (2)	وَ	ثَمُوْدُ	وَ	قَوْمُ لُوْطٍ	وَّ	اَصْحٰبُ لْــَٔیْكَةِ
اور	میخوں والے فرعون (نے)	اور	ثمود	اور	لوط کی قوم	اور	ایکہ (نامی جنگل) والوں (نے)

ان سے پہلے جھٹلا چکے ہیں ○ اور ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ (نامی جنگل) والے۔

اُولٰٓىِٕكَ الْاَحْزَابُ ⑬ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ

اُولٰٓىِٕكَ	الْاَحْزَابُ ⑬	اِنْ	كُلٌّ	اِلَّا	كَذَّبَ	الرُّسُلَ
یہی	گروہ (ہیں)	نہیں	ہر ایک (گروہ)	مگر	اس نے جھٹلایا	رسولوں (کو)

یہی گروہ ہیں ○ ان میں کوئی ایسا نہیں جس نے رسولوں کو نہ جھٹلایا ہو

کفارِ مکہ کے عذاب کا ذکر

فَحَقَّ عِقَابِ ⑭ ع وَ مَا یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا

فَحَقَّ	عِقَابِ ⑭	وَ	مَا یَنْظُرُ	هٰۤؤُلَآءِ (3)	اِلَّا	صَیْحَةً وَّاحِدَةً	مَّا
تو لازم ہو گیا	میرا عذاب	اور	انتظار نہیں کر رہے	یہ لوگ	مگر	ایک چیخ (کا)	نہیں

تو میرا عذاب لازم ہو گیا ○ اور یہ ایک چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جسے

کفارِ مکہ کی طرف سے جلد نزولِ عذاب کی دعا

لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ⑮ وَ قَالُوْا رَبَّنَا عَجِّلْ لَّنَا

لَهَا	مِنْ فَوَاقٍ ⑮	وَ	قَالُوْا	رَبَّنَا	عَجِّلْ	لَّنَا
اس کو	کوئی پھیرنے والا	اور	انہوں نے کہا	اے ہمارے رب	جلد دیدے	ہمیں

کوئی پھیرنے والا نہیں ○ اور انہوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہمارا حصہ

1 ...... یہاں سے اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی قلبی تسکین کیلئے پچھلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی قوموں کا ذکر فرمایا ہے۔

2 ...... فرعون کو میخوں والا اس لئے فرمایا گیا کہ یہ جب کسی پر غصہ کرتا تو اُسے لٹا کر اُس کے ہاتھ پاؤں کھینچ کر چاروں طرف کھونٹوں میں بندھوا دیتا، پھر اس کو پٹواتا اور اس پر طرح طرح کی سختیاں کرتا تھا۔ 3 ...... یعنی سابقہ ہلاک شدہ اُمتوں کی طرح کفر و تکذیب میں مبتلا کفارِ قریش قیامت کے پہلے نفخہ کی چیخ کا ہی انتظار کر رہے ہیں جو اُن کے عذاب کی مقررہ مدت ہے اور وہ چیخ ایسی ہے جسے کوئی پھیر نہیں سکتا۔

حضور صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کی تاکید اور حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکرِ خیر

قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾ اِصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اذْكُرْ

قِطَّنَا	قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۱۶﴾	اِصْبِرْ	عَلٰى	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	اذْكُرْ (1)
ہمارا حصہ	حساب کے دن سے پہلے	تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور	یاد کرو

ہمیں حساب کے دن سے پہلے جلد دیدے ○ تم ان کی باتوں پر صبر کرو اور

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے پہاڑوں اور پرندوں کی تسخیر

عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾ اِنَّا

عَبْدَنَا	دَاوٗدَ	ذَا الْاَیْدِ	اِنَّهٗۤ	اَوَّابٌ ﴿۱۷﴾	اِنَّا
ہمارے بندے	داؤد	نعمتوں والے (کو)	بیشک وہ	بڑا رجوع کرنے والا (تھا)	بیشک

ہمارے نعمتوں والے بندے داؤد کو یاد کرو بیشک وہ بڑا رجوع کرنے والا ہے ○ بیشک

سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهٗ یُسَبِّحْنَ بِالْعَشِیِّ وَ الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾ ۙ

سَخَّرْنَا	الْجِبَالَ	مَعَهٗ	یُسَبِّحْنَ	بِالْعَشِیِّ	وَ	الْاِشْرَاقِ ﴿۱۸﴾
ہم نے تابع کردیا	پہاڑوں (کو)	اس کے ساتھ	(کہ) وہ تسبیح کریں	شام کو	اور	سورج چمکتے وقت

ہم نے اس کے ساتھ پہاڑوں کو تابع کردیا کہ وہ شام اور سورج کے چمکتے وقت تسبیح کریں ○

حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر انعاماتِ الٰہیہ

وَ الطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً ؕ كُلٌّ لَّهٗۤ اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾ وَ شَدَدْنَا

وَ	الطَّیْرَ مَحْشُوْرَةً	كُلٌّ (2)	لَّهٗۤ	اَوَّابٌ ﴿۱۹﴾	وَ	شَدَدْنَا
اور	جمع کیے ہوئے پرندے	سب	اس کے	فرمانبردار (تھے)	اور	ہم نے مضبوط کیا

اور جمع کئے ہوئے پرندے، سب اس کے فرمانبردار تھے ○ اور ہم نے اس کی

مُلْكَهٗ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَ فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾

مُلْكَهٗ	وَ	اٰتَیْنٰهُ	الْحِكْمَةَ (3)	وَ	فَصْلَ الْخِطَابِ ﴿۲۰﴾
اس کی سلطنت (کو)	اور	عطا کی اسے	حکمت	اور	حق و باطل میں فرق کردینے والا علم

سلطنت کو مضبوط کیا اور اسے حکمت اور حق و باطل میں فرق کردینے والا علم عطا فرمایا ○

(1)...... ایک برگزیدہ نبی کو یاد کرنے کا حکم دینے کا مقصد یہ ہے کہ رحمتِ الٰہی پر دل مضبوط ہو جائے کہ اللہ تعالٰی کس طرح اپنے مقبول و محبوب بندوں کو اپنے فضل و کرم سے نوازتا ہے۔ (2)...... یعنی پہاڑ اور پرندے سبھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے فرمانبردار تھے۔ مروی ہے کہ جب حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تسبیح کرتے تو پہاڑ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ تسبیح کرتے اور پرندے بھی آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس جمع ہو کر تسبیح کرتے تھے۔

(3)...... حکمت سے نبوت یا عدل کرنا مراد ہے اور قولِ فیصل سے قضا کا علم مراد ہے جو حق و باطل میں فرق و تمیز کر دے۔

وقف لازم

دو دعویداروں کے ذریعے حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کا واقعہ

وَ هَلْ اَتٰىكَ نَبَؤُا الْخَصْمِ ۘ اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ۝۲۱ لا

وَ	هَلْ	اَتٰىكَ	نَبَؤُا الْخَصْمِ	اِذْ	تَسَوَّرُوا (1)	الْمِحْرَابَ ۝۲۱
اور	کیا	آئی تمہارے پاس	دعویداروں کی خبر	جب	وہ دیوار کود کر آئے	مسجد (میں)

اور کیا تمہارے پاس ان دعویداروں کی خبر آئی جب وہ دیوار کود کر مسجد میں آئے ○

اِذْ دَخَلُوْا عَلٰى دَاوٗدَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ قَالُوْا

اِذْ	دَخَلُوْا	عَلٰى دَاوٗدَ	فَفَزِعَ (2)	مِنْهُمْ	قَالُوْا
جب	وہ داخل ہوئے	داؤد پر	تو وہ گھبرا گیا	ان سے	انہوں نے عرض کی

جب وہ داؤد پر داخل ہوئے تو وہ ان سے گھبرا گیا۔ انہوں نے عرض کی:

لَا تَخَفْ ۚ خَصْمٰنِ بَغٰى بَعْضُنَا عَلٰى بَعْضٍ

لَا تَخَفْ	خَصْمٰنِ	بَغٰى	بَعْضُنَا	عَلٰى بَعْضٍ
ڈریئے نہیں	(ہم) دو فریق (ہیں)	زیادتی کی ہے	ہم میں سے ایک (نے)	دوسرے پر

ڈریئے نہیں ہم دو فریق ہیں، ہم میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے

فَاحْكُمْ بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَ لَا تُشْطِطْ وَ

فَاحْكُمْ	بَيْنَنَا	بِالْحَقِّ	وَ	لَا تُشْطِطْ	وَ
تو آپ فیصلہ فرمادیں	ہمارے درمیان	حق کے ساتھ	اور	حق کے خلاف (فیصلہ) نہ کیجئے گا	اور

تو ہم میں حق کے ساتھ فیصلہ فرمادیجئے اور حق کے خلاف نہ کیجئے گا اور

اهْدِنَاۤ اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲ اِنَّ هٰذَاۤ اَخِیْ ۫ لَهٗ قف

اهْدِنَاۤ	اِلٰى سَوَآءِ الصِّرَاطِ ۝۲۲	اِنَّ	هٰذَاۤ	اَخِیْ	لَهٗ
رہنمائی کریں ہماری	سیدھے راستے کی طرف	بیشک	یہ	میرا بھائی (ہے)	اس کی

ہمیں سیدھی راہ بتادیں ○ بیشک یہ میرا بھائی ہے اس کے پاس

1 ...... مشہور قول کے مطابق یہ آنے والے فرشتے تھے جو حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آزمائش کے لئے آئے تھے۔

2 ...... دیوار کود کر آنے والوں کو دیکھ کر حضرت داؤد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا گھبرانا فطری اور طبعی تھا کیونکہ کسی شخص کا عادت کے برخلاف بے وقت اور پہرہ توڑ کر اس طرح آنا عام طور پر بری نیت سے ہی ہوتا ہے اور طبعی خوف و گھبراہٹ نبوت کے منافی نہیں ہوتا۔

تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً وَّلِیَ نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ ۟ قف فَقَالَ اَكۡفِلۡنِیۡهَا

تِسۡعٌ وَّتِسۡعُوۡنَ نَعۡجَةً (1)	وَّ	لِیَ	نَعۡجَةٌ وَّاحِدَةٌ	فَقَالَ	اَكۡفِلۡنِیۡهَا
ننانوے دُنبیاں (ہیں)	اور	میرے لیے	ایک دُنبی (ہے)	تو اس نے کہا	اسے میرے حوالے کر دو

ننانوے دُنبیاں ہیں اور میرے پاس ایک دُنبی ہے۔ اب یہ کہتا ہے کہ وہ بھی میرے حوالے کر دو

وَعَزَّنِیۡ فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾ قَالَ لَقَدۡ

وَ	عَزَّنِیۡ	فِی الۡخِطَابِ ﴿۲۳﴾	قَالَ	لَقَدۡ
اور	اس نے زور ڈالا ہے مجھ پر	(اس) بات میں	(داؤد نے) فرمایا	ضرور بیشک

اور اس نے اس بات میں مجھ پر زور ڈالا ہے ○ داؤد نے فرمایا: بیشک

ظَلَمَكَ بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ اِلٰی نِعَاجِهٖ ؕ وَاِنَّ

ظَلَمَكَ	بِسُؤَالِ نَعۡجَتِكَ	اِلٰی نِعَاجِهٖ	وَ	اِنَّ
اس نے زیادتی کی تجھ پر	تیری دنبی (ملانے کا) سوال کر کے	اپنی دنبیوں کے ساتھ	اور	بیشک

تیری دنبی کو اپنی دنبیوں کے ساتھ ملانے کا سوال کر کے اس نے تجھ پر زیادتی کی ہے اور بیشک

كَثِیۡرًا مِّنَ الۡخُلَطَآءِ لَیَبۡغِیۡ بَعۡضُهُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ اِلَّا

كَثِیۡرًا	مِّنَ الۡخُلَطَآءِ	لَیَبۡغِیۡ	بَعۡضُهُمۡ	عَلٰی بَعۡضٍ	اِلَّا
بہت سے	شریک	ضرور زیادتی کرتے ہیں	ان کے بعض	بعض پر	مگر

اکثر شریک ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں مگر

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَقَلِیۡلٌ مَّا هُمۡ ؕ

الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	قَلِیۡلٌ مَّا	هُمۡ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	بہت تھوڑے (ہیں)	وہ

ایمان والے اور اچھے کام کرنے والے اور وہ بہت تھوڑے ہیں۔

1 ...... اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص382 پر ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی معافی کی قبولیت اور ان کی عظمت کا بیان

السجدۃ ۱۰

وَظَنَّ دَاوٗدُ اَنَّمَا فَتَنّٰهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهٗ

وَ	ظَنَّ	دَاوٗدُ	اَنَّمَا فَتَنّٰهُ	فَاسْتَغْفَرَ	رَبَّهٗ
اور	سمجھ گیا	داوٗد	(کہ) ہم نے صرف آزمایا ہے اسے	تو اس نے معافی مانگی	اپنے رب (سے)

اور داوٗد سمجھ گئے کہ ہم نے تو صرف اسے آزمایا تھا تو اس نے اپنے رب سے معافی مانگی

وَخَرَّ رَاكِعًا وَّ اَنَابَ ۩ ﴿۲۴﴾ فَغَفَرْنَا لَهٗ ذٰلِكَ ؕ

وَ	خَرَّ	رَاكِعًا (1)	وَّ	اَنَابَ ﴿۲۴﴾	فَغَفَرْنَا (2)	لَهٗ	ذٰلِكَ
اور	گر پڑا	سجدہ کرتے ہوئے	اور	رجوع کیا	تو ہم نے معاف فرمادیا	اس کو	وہ

اور سجدے میں گر پڑا اور رجوع کیا ○ تو ہم نے اسے یہ معاف فرمادیا

حضرت داوٗد عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے خلافت اور لوگوں کے درمیان فیصلے سے متعلق تاکید

وَاِنَّ لَهٗ عِنْدَنَا لَزُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾ یٰدَاوٗدُ

وَ	اِنَّ	لَهٗ	عِنْدَنَا	لَزُلْفٰى	وَ	حُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۲۵﴾	یٰدَاوٗدُ
اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ (میں)	ضرور قرب	اور	اچھاٹھکانہ (ہے)	اے داوٗد

اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور اچھا ٹھکانہ ہے ○ اے داوٗد!

اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْكُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ

اِنَّا	جَعَلْنٰكَ	خَلِیْفَةً	فِی الْاَرْضِ	فَاحْكُمْ	بَیْنَ النَّاسِ	بِالْحَقِّ
بیشک	ہم نے کیا تجھے	نائب	زمین میں	تو تو فیصلہ کر	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

بیشک ہم نے تجھے زمین میں (اپنا) نائب کیا تو لوگوں میں حق کے مطابق فیصلہ کر

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَیُضِلَّكَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ

وَ	لَا تَتَّبِعِ	الْهَوٰى	فَیُضِلَّكَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اِنَّ
اور	پیچھے نہ چلنا	نفس کی خواہش (کے)	(اگر ایسا کیا) تو وہ بہکادے گی تجھے	اللہ کے راستے سے	بیشک

اور نفس کی خواہش کے پیچھے نہ چلنا ورنہ وہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکادے گی بیشک

(1)...... یہ آیت ان آیات میں سے ہے جن کے پڑھنے اور سننے والوں پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ (2)...... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مقام و مرتبہ انتہائی بلند ہے، اسی لئے اگر ان سے کوئی خلافِ شان کام واقع ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی تربیت فرمادیتا ہے اور یہ بھی بارگاہِ الٰہی میں انتہاء درجے کی عاجزی وانکساری کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ اور اس کے مقبول بندوں کا معاملہ ہے، عام لوگوں کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ ان کے خلافِ شان کاموں اور ان کاموں پر کئے گئے عجز وانکسار کو بنیاد بنا کر ان کے خلاف زبانِ طعن دراز کریں اور ان کی عصمت پر اعتراضات کرنا شروع کردیں، یہ ایمان کے لئے زہرِ قاتل

اَلَّذِیْنَ یَضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ بِمَا نَسُوْا

اَلَّذِیْنَ	یَضِلُّوْنَ	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِیْدٌۢ	بِمَا	نَسُوْا
وہ لوگ جو	بہکتے ہیں	اللہ کی راہ سے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	(اس) لیے کہ	انہوں نے بھلادیا

وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس بنا پر کہ انہوں نے

یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾ ع وَمَا خَلَقْنَا السَّمَآءَ وَالْاَرْضَ وَمَا

یَوْمَ الْحِسَابِ ﴿۲۶﴾	وَ	مَا خَلَقْنَا	السَّمَآءَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا
حساب کے دن (کو)	اور	ہم نے پیدا نہیں کیا	آسمان	اور	زمین	اور	جو کچھ

حساب کے دن کو بھلادیا ہے ○ اور ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے

بَیْنَهُمَا بَاطِلًا ؕ ذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِیْنَ

بَیْنَهُمَا	بَاطِلًا	ذٰلِكَ	ظَنُّ	الَّذِیْنَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	بیکار	یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)	گمان (ہے)	ان لوگوں کا جنہوں نے

بیکار پیدا نہیں کیا۔ یہ (بیکار پیدا کرنے کا خیال)

كَفَرُوْا ۚ فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾ ؕ اَمْ

كَفَرُوْا	فَوَیْلٌ	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنَ النَّارِ ﴿۲۷﴾	اَمْ
کفر کیا	تو خرابی (ہے)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	آگ سے	کیا

کافروں کا گمان ہے تو کافروں کیلئے آگ سے خرابی ہے ○ کیا

نَجْعَلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

نَجْعَلُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کر دیں گے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

ہم ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کو

کائنات کو بیکار پیدا نہیں کیا گیا

باعمل مومن اور کفار، پرہیزگار اور نافرمان ایک جیسے نہیں

ع ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

كَالْمُفْسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ٘ اَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِیْنَ

كَالْمُفْسِدِیْنَ	فِی الْاَرْضِ	اَمْ	نَجْعَلُ	الْمُتَّقِیْنَ
فساد پھیلانے والوں کی طرح	زمین میں	یا	ہم کر دیں گے	پرہیز گاروں (کو)

زمین میں فساد پھیلانے والوں کی طرح کر دیں گے ؟ یا ہم پرہیز گاروں کو

نزولِ قرآن کے دو مقاصد

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾ كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْكَ مُبٰرَكٌ

كَالْفُجَّارِ ﴿۲۸﴾	كِتٰبٌ	اَنْزَلْنٰهُ	اِلَیْكَ	مُبٰرَكٌ
نافرمانوں جیسا	(یہ قرآن) ایک کتاب (ہے)	ہم نے نازل کیا اسے	تمہاری طرف	برکت والی

نافرمانوں جیسا کر دیں گے ؟ ○ (یہ قرآن) ایک برکت والی کتاب ہے جو ہم نے تمہاری طرف نازل کی ہے

لِّیَدَّبَّرُوْۤا اٰیٰتِهٖ وَ لِیَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾

لِّیَدَّبَّرُوْۤا (1)	اٰیٰتِهٖ	وَ	لِیَتَذَكَّرَ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۲۹﴾ (2)
تاکہ لوگ غور و فکر کریں	اس کی آیتوں (میں)	اور	تاکہ نصیحت حاصل کریں	عقل والے

تاکہ لوگ اس کی آیتوں میں غور و فکر کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں ○

حضرت داؤد عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو عطائے فرزند اور اس کے اوصاف کا بیان

وَ وَهَبْنَا لِدَاوٗدَ سُلَیْمٰنَؕ نِعْمَ الْعَبْدُؕ اِنَّهٗۤ

وَ	وَهَبْنَا	لِدَاوٗدَ	سُلَیْمٰنَ	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗۤ
اور	ہم نے عطا کیا	داؤد کو	سلیمان	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، وہ کیا اچھا بندہ ہے بیشک وہ

بارگاہِ سلیمان میں پیش کیے جانے والے گھوڑوں کے اوصاف

اَوَّابٌؕ ﴿۳۰﴾ اِذْ عُرِضَ عَلَیْهِ بِالْعَشِیِّ

اَوَّابٌ ﴿۳۰﴾	اِذْ	عُرِضَ	عَلَیْهِ	بِالْعَشِیِّ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	جب	پیش کیے گئے	اس پر (کے سامنے)	شام کے وقت

بہت رجوع کرنے والا ہے ○ جب اس کے سامنے شام کے وقت ایسے گھوڑے پیش کئے گئے جو

(1)...... فقط عربی عبارت کو پڑھ لینا نزولِ قرآن کے مقصد کو پورا کرنے کیلئے کافی نہیں، اس کے ساتھ ساتھ آیات کا معنی اور مطلب سمجھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے تاکہ ان میں غور و فکر کرنا، عبرت انگیز باتوں سے نصیحت حاصل کرنا اور احکامات پر عمل کرنا ممکن ہو۔ (2)...... آیاتِ قرآنی سے نصیحت تو ہر ایک حاصل کر سکتا ہے لیکن ان سے دینی احکام نکالنا ہر ایک کا کام نہیں بلکہ صرف اعلیٰ درجے کی دینی عقل رکھنے والے یعنی ماہر علماء اور خاص طور مجتہدین اس منصب کے اہل ہیں، عوام کو چاہئے کہ قرآن و حدیث سے خود مسائل نکالنے کی بجائے علماء سے مسائل سیکھیں تاکہ غلطیوں سے بچ سکیں۔

گھوڑوں سے محبت کا سبب اور ان کے بارے میں حکم

الصّٰفِنٰتُ الْجِيَادُ ﴿٣١﴾ فَقَالَ اِنِّيْٓ

الصّٰفِنٰتُ	الْجِيَادُ ﴿٣١﴾	فَقَالَ	اِنِّيْٓ
تین پاؤں پر کھڑے چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے گھوڑے	بہت تیز دوڑنے والے	تو اس نے کہا	بیشک میں

تین پاؤں پر کھڑے (اور) چوتھے سم کا کنارہ زمین پر لگائے ہوئے تھے، بہت تیز دوڑنے والے تھے ○ تو سلیمان نے

اَحْبَبْتُ حُبَّ الْخَيْرِ عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ ۚ

اَحْبَبْتُ	حُبَّ الْخَيْرِ	عَنْ ذِكْرِ رَبِّيْ
مجھے پسند آئی ہے	بھلائی (یعنی ان گھوڑوں) کی محبت	اپنے رب کی یاد کی وجہ سے

کہا: مجھے اپنے رب کی یاد کیلئے ان گھوڑوں کی محبت پسند آئی ہے (پھر انہیں چلانے کا حکم دیا)

حَتّٰى تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾ رُدُّوْهَا عَلَيَّ ؕ

حَتّٰى	تَوَارَتْ	بِالْحِجَابِ ﴿٣٢﴾	رُدُّوْهَا	عَلَيَّ
(پھر انہیں چلانے کا حکم دیا) یہاں تک کہ	وہ چھپ گئے	پردے میں	(پھر حکم دیا کہ) لوٹا دو انہیں	مجھ پر

یہاں تک کہ وہ نگاہ سے پردے میں چھپ گئے ○ (پھر حکم دیا کہ) انہیں میرے پاس واپس لاؤ

ایک بے جان بدن کے ذریعے حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی آزمائش

فَطَفِقَ مَسْحًۢا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا

فَطَفِقَ	مَسْحًا(1)	بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ ﴿٣٣﴾	وَ	لَقَدْ	فَتَنَّا
تو اس نے شروع کیا	ہاتھ پھیرنا	پنڈلیوں اور گردنوں پر	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا

تو ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگا ○ اور بیشک ہم نے

سُلَيْمٰنَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ ﴿٣٤﴾

سُلَيْمٰنَ	وَ	اَلْقَيْنَا	عَلٰى كُرْسِيِّهٖ	جَسَدًا(2)	ثُمَّ	اَنَابَ ﴿٣٤﴾
سلیمان (کو)	اور	ہم نے ڈال دیا	اس کے تخت پر	ایک بے جان بدن	پھر	اس نے رجوع کیا

سلیمان کو آزمایا اور اس کے تخت پر ایک بے جان بدن ڈال دیا پھر اس نے رجوع کیا ○

(1)...... جب گھوڑے واپس پہنچے تو حضرت سلیمان عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ان کی پنڈلیوں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرنے لگے۔ اس ہاتھ پھیرنے سے گھوڑوں کی عزت و شرف کا اظہار مقصود تھا کہ وہ دشمن کے مقابلے میں بہتر مددگار ہیں۔ امورِ سلطنت کی خود نگرانی فرمائی تاکہ تمام حکام مستعد رہیں۔ نیز آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام گھوڑوں کے احوال اور ان کے امراض و عیوب کے اعلیٰ ماہر تھے، ان پر ہاتھ پھیر کر اُن کی حالت کا امتحان فرمایا۔ (2)...... اس آیت میں نہ تو آزمائش کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ کیا تھی اور نہ ہی بے جان جسم کے بارے میں بتایا گیا کہ اس کا مصداق کون ہے۔

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعا

قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَ هَبْ لِیْ مُلْكًا

قَالَ	رَبِّ	اغْفِرْ (1)	لِیْ	وَ	هَبْ	لِیْ	مُلْكًا
عرض کی	اے میرے رب	بخش دے	مجھے	اور	عطا فرما	مجھے	(ایسی) سلطنت

عرض کی: اے میرے رب! مجھے بخش دے اور مجھے ایسی سلطنت عطا فرما

لَّا یَنْۢبَغِیْ لِاَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِیْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾

لَّا یَنْۢبَغِیْ	لِاَحَدٍ	مِّنْۢ بَعْدِیْ	اِنَّكَ	اَنْتَ	الْوَهَّابُ ﴿۳۵﴾
جو لائق نہ ہو	کسی ایک کے لیے	میرے بعد	بیشک تو	تو (ہی)	بہت عطا کرنے والا (ہے)

جو میرے بعد کسی کو لائق نہ ہو بیشک تو ہی بہت عطا فرمانے والا ہے ○

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے ہوا اور جنوں کی تسخیر

فَسَخَّرْنَا لَهُ الرِّیْحَ تَجْرِیْ بِاَمْرِهٖ رُخَآءً حَیْثُ

فَسَخَّرْنَا	لَهُ	الرِّیْحَ	تَجْرِیْ	بِاَمْرِهٖ	رُخَآءً	حَیْثُ
تو ہم نے قابو میں کر دی	اس کے	ہوا	وہ چلتی	اس کے حکم سے	نرم نرم	جہاں

تو ہم نے ہوا سلیمان کے قابو میں کر دی کہ اس کے حکم سے نرم نرم چلتی جہاں

اَصَابَ ﴿۳۶﴾ وَ الشَّیٰطِیْنَ كُلَّ بَنَّآءٍ وَّ غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾ وَّ اٰخَرِیْنَ

اَصَابَ ﴿۳۶﴾	وَ	الشَّیٰطِیْنَ	كُلَّ بَنَّآءٍ	وَّ	غَوَّاصٍ ﴿۳۷﴾	وَّ	اٰخَرِیْنَ
وہ پہنچنا چاہتا	اور	جنوں (کو)	ہر معمار	اور	غوطہ خور	اور	دوسرے

وہ پہنچنا چاہتے ○ اور ہر معمار اور غوطہ خور جن کو ○ اور دوسرے

عطائے الٰہی تقسیم کرنے سے متعلق حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اختیار

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾ هٰذَا عَطَآؤُنَا فَامْنُنْ اَوْ اَمْسِكْ

مُقَرَّنِیْنَ فِی الْاَصْفَادِ ﴿۳۸﴾	هٰذَا	عَطَآؤُنَا	فَامْنُنْ	اَوْ	اَمْسِكْ (2)
بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو تابع کر دیا)	یہ	ہماری عطا (ہے)	تو تم احسان کرو	یا	روک رکھو

بیڑیوں میں جکڑے ہوئے (جنوں کو سلیمان کے تابع کر دیا) ○ یہ ہماری عطا ہے تو تم احسان کرو یا روک رکھو

1...... مستحب کاموں کے نہ کر سکنے پر بھی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عاجزی اور انکساری کا اظہار کر کے اس پر مغفرت طلب کرنا انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صالحین کا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ایک ادب ہے تاکہ ان کے مقام و مرتبہ میں ترقی ہو۔ 2...... اس آیت میں حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو دینے اور نہ دینے کا اختیار دیا گیا کہ جیسی مرضی ہو ویسے کریں۔ اس سے معلوم ہوا کہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور وہ حضرات اس کے حکم سے مخلوق میں تقسیم فرماتے ہیں اور اس میں انہیں دینے اور نہ دینے کا مطلقاً اختیار ہوتا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی ارشاد فرمایا ہے "اللہ تعالیٰ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت سلیمان عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے لئے اُخروی نعمتیں

بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾ وَ اِنَّ لَهٗ عِنۡدَنَا لَزُلۡفٰی وَ

بِغَیۡرِ حِسَابٍ ﴿۳۹﴾	وَ	اِنَّ	لَهٗ	عِنۡدَنَا	لَزُلۡفٰی	وَ
(تم پر) کوئی حساب نہیں	اور	بیشک	اس کے لیے	ہماری بارگاہ میں	ضرور قرب	اور

(تم پر) کوئی حساب نہیں ○ اور بیشک اس کے لیے ہماری بارگاہ میں ضرور قرب اور

حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی دعا

ع ۳ | ۱۲ | ۱۲ وقف لازم

حُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾ ع وَاذۡكُرۡ عَبۡدَنَاۤ اَیُّوۡبَ ۘ اِذۡ نَادٰی

حُسۡنَ مَاٰبٍ ﴿۴۰﴾	وَ	اذۡكُرۡ	عَبۡدَنَاۤ	اَیُّوۡبَ	اِذۡ	نَادٰی
اچھا ٹھکانہ (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندے	ایوب (کو)	جب	اس نے پکارا

اچھا ٹھکانہ ہے ○ اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب اس نے

رَبَّهٗۤ اَنِّیۡ مَسَّنِیَ الشَّیۡطٰنُ بِنُصۡبٍ وَّعَذَابٍ ﴿۴۱﴾ ط

رَبَّهٗۤ	اَنِّیۡ مَسَّنِیَ	الشَّیۡطٰنُ	بِنُصۡبٍ	وَّ	عَذَابٍ ﴿۴۱﴾ (1)
اپنے رب (کو)	کہ پہنچائی ہے مجھے	شیطان (نے)	تکلیف	اور	ایذا

اپنے رب کو پکارا کہ مجھے شیطان نے تکلیف اور ایذا پہنچائی ہے ○

دعائے ایوب کی قبولیت

اُرۡكُضۡ بِرِجۡلِكَ ۚ هٰذَا مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّ

اُرۡكُضۡ	بِرِجۡلِكَ	هٰذَا	مُغۡتَسَلٌۢ بَارِدٌ	وَّ
(ہم نے فرمایا) مارو	اپنے پاؤں کو (زمین پر)	یہ	نہانے کیلئے پانی کا ٹھنڈا چشمہ (ہے)	اور

(ہم نے فرمایا:) زمین پر اپنا پاؤں مارو۔ یہ نہانے اور پینے کیلئے پانی کا

اہل خانہ سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر رحمت الٰہی

شَرَابٌ ﴿۴۲﴾ وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اَهۡلَهٗ وَ مِثۡلَهُمۡ

شَرَابٌ ﴿۴۲﴾	وَ	وَهَبۡنَا	لَهٗۤ	اَهۡلَهٗ	وَ	مِثۡلَهُمۡ
پینے (کیلئے)	اور	ہم نے عطا کر دیئے	اس کو	اس کے گھر والے	اور	ان کی مثل

ٹھنڈا چشمہ ہے ○ اور ہم نے اپنی رحمت کرنے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دیتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ (بخاری، ۱/۴۲، الحدیث: ۷۱)

1 ...... تکلیف اور ایذا سے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بیماری اور اس کے شدائد یا بیماری کے دوران شیطان کی طرف سے ڈالے جانے والے وسوسے مراد ہیں جو کہ ناکام ہی ثابت ہوئے۔

قسم سے متعلق حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم اور ان کے اوصاف

مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَ ذِكْرٰى

مَّعَهُمْ	رَحْمَةً مِّنَّا	وَ	ذِكْرٰى
ان کے ساتھ	اپنی طرف سے رحمت کرنے (کے لیے)	اور	نصیحت کرنے (کے لیے)

عقلمندوں کی نصیحت کے لئے اسے اس کے گھر والے اور

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝۴۳ وَ خُذْ بِیَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ۝۴۳ (1)	وَ	خُذْ	بِیَدِكَ	ضِغْثًا (2)	فَاضْرِبْ	بِّهٖ	وَ
عقل والوں کو	اور	(فرمایا) پکڑو	اپنے ہاتھ میں	ایک جھاڑو	پھر مار دو	اس سے	اور

ان کے برابر اور عطا فرمادیئے ۝ اور (فرمایا) اپنے ہاتھ میں ایک جھاڑو لے کر اس سے ماردو اور

لَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ

لَا تَحْنَثْ	اِنَّا	وَجَدْنٰهُ	صَابِرًا	نِعْمَ	الْعَبْدُ	اِنَّهٗۤ
قسم نہ توڑو	بیشک	ہم نے پایا اسے	صبر کرنے والا	(وہ) کیا ہی اچھا	بندہ (ہے)	بیشک وہ

قسم نہ توڑو۔ بے شک ہم نے اسے صبر کرنے والا پایا۔ وہ کیا ہی اچھا بندہ ہے بیشک وہ

چند انبیاء عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذکر اور ان کی عظمت کا بیان

اَوَّابٌ ۝۴۴ وَ اذْكُرْ عِبٰدَنَاۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ

اَوَّابٌ ۝۴۴	وَ	اذْكُرْ	عِبٰدَنَاۤ	اِبْرٰهِیْمَ	وَ	اِسْحٰقَ	وَ
بہت رجوع کرنے والا (ہے)	اور	یاد کرو	ہمارے بندوں	ابراہیم	اور	اسحاق	اور

بہت رجوع لانے والا ہے ۝ اور ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحاق اور

یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ۝۴۵ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ

یَعْقُوْبَ	اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ۝۴۵	اِنَّاۤ	اَخْلَصْنٰهُمْ	بِخَالِصَةٍ
یعقوب (کو)	(جو) قوت اور سمجھ رکھنے والے (تھے)	بیشک	ہم نے چن لیا انہیں	ایک کھری بات سے

یعقوب کو یاد کرو جو قوت والے اور سمجھ رکھنے والے تھے ۝ بیشک ہم نے انہیں ایک کھری بات سے چن لیا

1...... حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آزمائش میں صبر کیا اور آزمائش ختم ہونے پر شکر ادا کیا، اس میں عقلمندوں کے لئے نصیحت ہے کہ وہ مصیبت آنے پر واویلا کرنے کی بجائے صبر کریں اور مصیبت سے خلاصی پانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کریں۔

2...... بیماری کے زمانہ میں حضرت ایوب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کسی سبب کی بنا پر زوجہ کو سو کوڑے مارنے کی قسم کھائی۔ جب صحت یاب ہوئے تو حکمِ الٰہی ہوا کہ انہیں جھاڑو ماردیں اور اپنی قسم نہ توڑیں، چنانچہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے سو تیلیوں والا ایک جھاڑو لے کر اپنی زوجہ کو ایک ہی بار ماردیا۔

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ وَ اِنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾

ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾	وَ	اِنَّهُمْ	عِنْدَنَا	لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْاَخْيَارِ ﴿۴۷﴾
(وہ اخروی) گھر کی یاد (ہے)	اور	بیشک وہ	ہمارے نزدیک	ضرور چُنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے (ہیں)

وہ اس (آخرت کے) گھر کی یاد ہے ○ اور بیشک وہ ہمارے نزدیک بہترین چُنے ہوئے بندوں میں سے ہیں ○

وَ اذْكُرْ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ ذَا الْكِفْلِ ؕ وَ كُلٌّ

وَ	اذْكُرْ	اِسْمٰعِیْلَ	وَ	الْیَسَعَ(1)	وَ	ذَا الْكِفْلِ	وَ	كُلٌّ
اور	یاد کرو	اسماعیل	اور	یسع	اور	ذوالکفل (کو)	اور	سب

اور اسماعیل اور یسع اور ذوالکفل کو یاد کرو اور سب

پرہیزگاروں کے لیے اچھے ٹھکانے کی بشارت

مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾ هٰذَا ذِكْرٌ ؕ وَ اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ

مِّنَ الْاَخْیَارِ ﴿۴۸﴾	هٰذَا	ذِكْرٌ	وَ	اِنَّ	لِلْمُتَّقِیْنَ
بہترین بندوں میں سے (ہیں)	یہ	نصیحت (ہے)	اور	بیشک	پرہیزگاروں کیلئے

بہترین لوگ ہیں ○ یہ نصیحت ہے اور بیشک پرہیزگاروں کیلئے

جنتی نعمتوں کا بیان

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾ جَنّٰتِ عَدْنٍ مُّفَتَّحَةً لَّهُمُ الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾

لَحُسْنَ مَاٰبٍ ﴿۴۹﴾	جَنّٰتِ عَدْنٍ	مُّفَتَّحَةً	لَّهُمُ	الْاَبْوَابُ ﴿۵۰﴾
ضرور اچھا ٹھکانہ (ہے)	بسنے کے باغات (ہیں)	کھلے ہوئے (ہیں)	ان کے لیے	(اُن کے) سب دروازے

اچھا ٹھکانہ ہے ○ بسنے کے باغات ہیں جن کے سب دروازے ان کے لیے کھلے ہوئے ہیں ○

مُتَّكِـِٕیْنَ فِیْهَا یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ وَّ

مُتَّكِـِٕیْنَ	فِیْهَا	یَدْعُوْنَ	فِیْهَا	بِفَاكِهَةٍ كَثِیْرَةٍ	وَّ
تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	ان میں	مانگیں گے	ان (باغوں) میں	بہت سے پھل میوے	اور

ان میں تکیہ لگائے ہوں گے۔ ان باغوں میں وہ بہت سے پھل میوے اور پینے کی چیزیں

1 ...... حضرت یسع عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بنی اسرائیل کے انبیاء میں سے ہیں، انہیں حضرت الیاس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بنی اسرائیل پر اپنا خلیفہ مقرر کیا، بعد میں انہیں نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ حضرت ذوالکفل عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت میں اختلاف ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ نبی ہیں۔

شَرَابٍ ﴿۵۱﴾ وَعِنْدَهُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾ هٰذَا

هٰذَا	اَتْرَابٌ ﴿۵۲﴾	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ	عِنْدَهُمْ	وَ	شَرَابٍ ﴿۵۱﴾
یہ (وہ ہے)	ہم عمر (بیویاں ہوں گی)	نگاہیں نیچی رکھنے والی	ان کے پاس	اور	پینے کی چیزیں

مانگیں گے ○ اور ان کے پاس ایسی بیویاں ہوں گی جو شوہر کے سوا کسی اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں، جو ہم عمر ہوں

مَا تُوْعَدُوْنَ لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾ اِنَّ هٰذَا لَرِزْقُنَا

الثلثة

لَرِزْقُنَا	هٰذَا	اِنَّ	لِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۵۳﴾	تُوْعَدُوْنَ	مَا
ضرور ہمارا رزق (ہے)	یہ	بیشک	حساب کے دن کیلئے	تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	جس کا

گی ○ یہ وہ ہے جس کا تمہیں حساب کے دن کیلئے وعدہ کیا جاتا ہے ○ بیشک یہ ہمارا رزق ہے،

مَا لَهٗ مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾ هٰذَا ؕ وَ اِنَّ

اِنَّ	وَ	هٰذَا	مِنْ نَّفَادٍ ﴿۵۴﴾	لَهٗ	مَا
بیشک	اور	(نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے)	ختم ہونا	اس کیلئے	نہیں (ہے)

اس کیلئے کبھی ختم ہونا نہیں ہے ○ (نیکوں کیلئے تو) یہ (ہے) اور بیشک

سرکشی کرنے والوں کی برا

لِلطّٰغِیْنَ لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾ جَهَنَّمَ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

فَبِئْسَ	یَصْلَوْنَهَا	جَهَنَّمَ	لَشَرَّ مَاٰبٍ ﴿۵۵﴾	لِلطّٰغِیْنَ
تو کیا ہی برا	وہ داخل ہوں گے اس میں	جہنم (ہے)	ضرور برا ٹھکانہ (ہے)	سرکشی کرنے والوں کیلئے

سرکشی کرنے والوں کیلئے برا ٹھکانہ ہے ○ جہنم ہے جس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾ هٰذَا ۙ فَلْیَذُوْقُوْهُ حَمِیْمٌ وَّ غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ وَّ

وَّ	غَسَّاقٌ ﴿۵۷﴾ (1)	وَّ	حَمِیْمٌ	فَلْیَذُوْقُوْهُ	هٰذَا	الْمِهَادُ ﴿۵۶﴾
اور	پیپ	اور	کھولتا پانی	تو وہ (جہنمی) چکھیں اسے	یہ (ہے)	بچھونا (ہے)

بچھونا ہے ○ یہ کھولتا پانی اور پیپ ہے تو جہنمی اسے چکھیں ○ اور

(1)...... جہنمیوں کی پیپ سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر غساق یعنی جہنمیوں کی پیپ کا ایک ڈول دنیا میں بہا دیا جائے تو پوری دنیا والے بدبو دار ہو جائیں۔ (ترمذی، ۴/۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۳)

جہنم میں کفار کی باہمی نااتفاقی

وَّ اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾ هٰذَا فَوْجٌ

فَوْجٌ	هٰذَا	اَزْوَاجٌ ﴿۵۸﴾	اٰخَرُ مِنْ شَكْلِهٖۤ
ایک فوج (ہے)	(ان سے کہاجائے گا) یہ	مختلف اقسام (کے عذاب ہوں گے)	اس کے جیسے دوسرے

اسی طرح کے دوسرے مختلف اقسام کے عذاب ہوں گے ○ یہ ایک اور فوج ہے

مُّقْتَحِمٌ مَّعَكُمْ ۚ لَا مَرْحَبًۢا بِهِمْ ؕ اِنَّهُمْ

اِنَّهُمْ	بِهِمْ	مَرْحَبًۢا	لَا	مَّعَكُمْ	مُّقْتَحِمٌ (1)
بیشک وہ	ان کو	کوئی خوش آمدید	نہیں	تمہارے ساتھ	دھنسی جارہی ہے

جو تمہارے ساتھ دھنسی جارہی ہے، انہیں کوئی خوش آمدید نہیں، بیشک یہ

صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾ قَالُوْا بَلْ اَنْتُمْ ۖ لَا مَرْحَبًۢا بِكُمْ ؕ

بِكُمْ	مَرْحَبًۢا	لَا	اَنْتُمْ	بَلْ	قَالُوْا	صَالُوا النَّارِ ﴿۵۹﴾
تم کو	کوئی خوش آمدید	نہیں	تم	بلکہ	(پیروکار) کہیں گے	آگ میں داخل ہورہے ہیں

آگ میں داخل ہورہے ہیں ○ (پیروکار) کہیں گے بلکہ تمہیں کوئی خوش آمدید نہیں۔

جہنم میں پیروکاروں کی سرداروں کے خلاف دعا

اَنْتُمْ قَدَّمْتُمُوْهُ لَنَا ۚ فَبِئْسَ الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾ قَالُوْا

قَالُوْا	الْقَرَارُ ﴿۶۰﴾	فَبِئْسَ	لَنَا	قَدَّمْتُمُوْهُ	اَنْتُمْ
(پھر پیروکار) کہیں گے	ٹھکانہ (ہے)	تو کیا ہی برا	ہمارے	آگے لائے ہو یہ مصیبت	تم (ہی)

تم ہی یہ مصیبت ہمارے آگے لائے ہو تو کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ (پھر پیروکار) کہیں گے:

رَبَّنَا مَنْ قَدَّمَ لَنَا هٰذَا فَزِدْهُ عَذَابًا ضِعْفًا

عَذَابًا ضِعْفًا	فَزِدْهُ	هٰذَا	لَنَا	قَدَّمَ	مَنْ	رَبَّنَا
دگنا عذاب	تو تو بڑھا اسے	یہ (مصیبت)	ہمارے	آگے لایا	جو	اے ہمارے رب

اے ہمارے رب! جو یہ مصیبت ہمارے آگے لایا اسے آگ میں

(1)...... جب سردارانِ کفار جہنم میں داخل ہوں گے اور ان کے پیچھے پیچھے ان کے پیروکار بھی جارہے ہوں گے تو خازنِ جہنم ان سرداروں سے کہیں گے ”یہ تمہارے پیروکاروں کی فوج ہے جو تمہارے ساتھ جہنم میں دھنسی جارہی ہے۔ کافر سردار بددعا دیتے ہوئے کہیں گے: ان پیروکاروں کو راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو، بیشک ہماری طرح یہ بھی آگ میں داخل ہورہے ہیں۔ پیروکار انہیں بددعا دیتے کہیں گے: بلکہ تمہیں راحت و آرام اور مسرت و سکون نصیب نہ ہو۔ تم ہی یہ عذاب ہمارے آگے لائے ہو کیونکہ تم نے پہلے کفر اختیار کیا اور پھر ہمیں بھی اس راہ پر چلایا تو جہنم بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔

جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کا کلام

فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾ وَ قَالُوْا مَا لَنَا لَا نَرٰی رِجَالًا

فِی النَّارِ ﴿۶۱﴾	وَ	قَالُوْا	مَا	لَنَا	لَا نَرٰی (1)	رِجَالًا
آگ میں	اور	کہیں گے	کیا ہوا	ہمیں	ہم نہیں دیکھتے	(ان) مردوں (کو)

دُگنا عذاب بڑھا ○ اور کہیں گے: ہمیں کیا ہوا کہ ہم ان مردوں کو نہیں دیکھ رہے

كُنَّا نَعُدُّهُمْ مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾ اَتَّخَذْنٰهُمْ سِخْرِیًّا اَمْ زَاغَتْ

كُنَّا نَعُدُّهُمْ	مِّنَ الْاَشْرَارِ ﴿۶۲﴾	اَتَّخَذْنٰهُمْ	سِخْرِیًّا	اَمْ	زَاغَتْ
ہم شمار کرتے تھے انہیں	بروں میں سے	کیا ہم نے بنالیا تھا انہیں	ہنسی مذاق	یا	بہک گئیں

جنہیں ہم برا شمار کرتے تھے ○ کیا ہم نے انہیں (ایسے ہی) ہنسی بنالیا تھا یا آنکھیں ان کی طرف سے

جہنمیوں کا باہمی جھگڑا ضرور ہوگا

عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾ اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾ ع

عَنْهُمُ	الْاَبْصَارُ ﴿۶۳﴾	اِنَّ	ذٰلِكَ	لَحَقٌّ	تَخَاصُمُ اَهْلِ النَّارِ ﴿۶۴﴾
ان کی طرف سے	(ہماری) آنکھیں	بیشک	یہ	ضرور حق (ہے)	دوزخیوں کا باہم جھگڑنا

پھر گئی تھیں؟ ○ بیشک یہ دوزخیوں کا باہم جھگڑنا ضرور حق ہے ○

ع ۴ ۱۳

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلم کے منصب اور وحدانیتِ الٰہی کا بیان

قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا مُنْذِرٌ ۖۗ وَّ مَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ

قُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	مُنْذِرٌ	وَّ	مَا	مِنْ اِلٰهٍ	اِلَّا	اللّٰهُ الْوَاحِدُ
تم کہو	میں تو صرف	ڈرسنانے والا (ہوں)	اور	نہیں	کوئی معبود	مگر	ایک اللہ

تم فرماؤ: میں صرف ڈر سنانے والا ہوں اور کوئی معبود نہیں مگر ایک اللہ

اللہ تعالٰی کی شان، الوہیت اور دو اوصاف

الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَیْنَهُمَا الْعَزِیْزُ

الْقَهَّارُ ﴿۶۵﴾ (2)	رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَیْنَهُمَا	الْعَزِیْزُ
(جو) سب پر غالب (ہے)	آسمانوں اور زمین کا مالک	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	عزت والا

جو سب پر غالب ہے ○ وہ آسمانوں اور زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا مالک ہے، عزت والا،

1...... جہنم میں غریب مسلمانوں کو نہ دیکھ کر کفار کے سردار کہیں گے: ہمیں وہ غریب مسلمان نظر کیوں نہیں آرہے جنہیں ہم دنیا میں برے لوگوں میں شمار کرتے اور انہیں اپنے دین کا مخالف ہونے کی وجہ سے شریر کہتے اور غریب ہونے کی وجہ سے حقیر سمجھتے تھے؟ پھر کہیں گے کہ کیا ہم نے انہیں مذاق نہ بنالیا تھا جبکہ حقیقت میں وہ ایسے نہ تھے اور وہ دوزخ میں آئے ہی نہیں ہیں، نیز ہمارا اُن کا مذاق اڑانا باطل اور غلط تھا یا ہماری آنکھیں ان کی طرف سے پھر گئی تھیں اس لئے وہ ہمیں نظر نہ آئے۔ 2...... جو کوئی "یَا قَهَّارُ" روزانہ ایک ہزار بار پڑھ لیا کرے تو اس کے دل سے مخلوق کا خوف دور ہو جائے گا۔

عظمتِ قرآن اور کفار کی غفلت

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾ قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾

الْغَفَّارُ ﴿۶۶﴾	قُلْ	هُوَ(1)	نَبَؤٌا عَظِيمٌ ﴿۶۷﴾	أَنْتُمْ	عَنْهُ	مُعْرِضُونَ ﴿۶۸﴾
بڑا بخشنے والا (ہے)	تم کہو	وہ	ایک عظیم خبر (ہے)	تم	اس سے	منہ پھیرے ہوئے (ہو)

بڑا بخشنے والا ہے ○ تم فرماؤ وہ ایک عظیم خبر ہے ○ تم اس سے منہ پھیرے ہوئے ہو ○

عالَمِ بالا کے فرشتوں کی بحث جاننے کی نفی

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلّم کا منصب

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾ إِنْ يُوحَىٰ

مَا كَانَ	لِيَ	مِنْ عِلْمٍ(2)	بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ	إِذْ	يَخْتَصِمُونَ ﴿۶۹﴾(3)	إِنْ	يُوحَىٰ
نہ تھا	مجھے	کوئی علم	عالَمِ بالا کا	جب	وہ بحث کر رہے تھے	نہیں	وحی کی جاتی

مجھے عالَمِ بالا کی کوئی خبر نہیں تھی جب وہ بحث کر رہے تھے ○ مجھے تو یہی وحی ہوتی ہے

حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ

إِلَيَّ إِلَّا أَنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۷۰﴾ إِذْ قَالَ

إِلَيَّ	إِلَّا	أَنَّمَا	أَنَا	نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿۷۰﴾	إِذْ	قَالَ(4)
میری طرف	مگر	یہ کہ	میں	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	جب	فرمایا

کہ میں تو کھلا ڈر سنانے والا ہی ہوں ○ جب تمہارے رب نے

رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي خَالِقٌ بَشَرًا مِنْ طِينٍ ﴿۷۱﴾

رَبُّكَ	لِلْمَلَائِكَةِ	إِنِّي	خَالِقٌ	بَشَرًا	مِنْ طِينٍ ﴿۷۱﴾
تمہارے رب (نے)	فرشتوں سے	بیشک میں	بنانے والا (ہوں)	انسان	مٹی سے

فرشتوں سے فرمایا کہ میں مٹی سے انسان بنانے والا ہوں ○

فَإِذَا سَوَّيْتُهُ وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي

فَإِذَا	سَوَّيْتُهُ	وَ	نَفَخْتُ	فِيهِ	مِنْ رُوحِي
پھر جب	میں ٹھیک بنالوں اسے	اور	پھونک دوں	اس میں	اپنی (خاص) روح

پھر جب میں اسے ٹھیک بنالوں اور اس میں اپنی خاص روح پھونکوں

1 ...... یعنی قرآنِ پاک اور جو کچھ اس میں توحید، نبوت، قیامت، حشر اور جنت و دوزخ وغیرہ کے بارے میں بیان کیا گیا یہ عظیمُ الشان خبر ہے۔ 2 ...... یہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوت صحیح ہونے کی ایک دلیل ہے گویا کہ یوں ارشاد فرمایا: اگر میں نبی نہ ہوتا تو عالَمِ بالا میں فرشتوں کا حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے باب میں سوال و جواب کرنا مجھے معلوم ہی نہ ہوتا، اس کی خبر دینا میری نبوت اور میرے پاس وحی آنے کی دلیل ہے۔ 3 ...... بحث کرنے والوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے۔ یا، وہ فرشتے مراد ہیں جو اس چیز میں بحث کر رہے تھے کہ ←

سجدہ نہ کرنے پر ابلیس سے پوچھ گچھ اور اس کا متکبرانہ جواب

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾ فَسَجَدَ الْمَلٰٓىٕكَةُ كُلُّهُمْ

كُلُّهُمْ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	فَسَجَدَ	سٰجِدِیْنَ ﴿۷۲﴾	لَهٗ	فَقَعُوْا
ان کے تمام	فرشتوں (نے)	تو سجدہ کیا	سجدہ کرتے ہوئے	اس کے لیے	تو تم گر جانا

تو تم اس کے لیے سجدے میں پڑ جانا ○ تو تمام فرشتوں نے اکٹھے

اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾ اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ ؕ اِسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾

مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۷۴﴾	كَانَ	وَ	اِسْتَكْبَرَ	اِبْلِیْسَ	اِلَّاۤ	اَجْمَعُوْنَ ﴿۷۳﴾
کافروں میں سے	وہ ہو گیا	اور	اس نے تکبر کیا	ابلیس (کے)	سوائے	سبھی

سجدہ کیا ○ سوائے ابلیس کے۔ اس نے تکبر کیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا ○

قَالَ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَسْجُدَ لِمَا

لِمَا	تَسْجُدَ	اَنْ	مَنَعَكَ	مَا	یٰۤاِبْلِیْسُ	قَالَ
(اس) کو جسے	تو سجدہ کرے	کہ	روکا تجھے	کس چیز نے	اے ابلیس	(اللہ نے) فرمایا

(اللہ نے) فرمایا: اے ابلیس! تجھے کس چیز نے روکا کہ تو اسے سجدہ کرے جسے

خَلَقْتُ بِیَدَیَّ ؕ اَسْتَكْبَرْتَ اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾

مِنَ الْعَالِیْنَ ﴿۷۵﴾	كُنْتَ	اَمْ	اَسْتَكْبَرْتَ	بِیَدَیَّ	خَلَقْتُ
اوپر والوں (متکبروں) میں سے	تو تھا (ہی)	یا	کیا تو نے تکبر کیا	اپنے ہاتھوں سے	میں نے بنایا

میں نے اپنے ہاتھوں سے بنایا؟ کیا تو نے تکبر کیا ہے یا تو تھا ہی متکبروں میں سے ؟ ○

قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ ؕ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّ خَلَقْتَهٗ

خَلَقْتَهٗ	وَّ	مِنْ نَّارٍ	خَلَقْتَنِیْ	مِّنْهُ	خَیْرٌ	اَنَا	قَالَ
بنایا اسے	اور	آگ سے	تو نے بنایا مجھے	اس سے	بہتر (ہوں)	میں	اس نے کہا

اس نے کہا: میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کون سے کام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔ 4 ...... کفارِ مکہ چونکہ حسد اور تکبر کی بنا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ سے جھگڑتے تھے، اِس لئے یہاں ایک بار پھر حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تخلیق اور ابلیس کے سجدہ نہ کرنے کا واقعہ بیان فرمایا گیا تاکہ وہ عبرت حاصل کریں اور اپنے حسد و تکبر سے باز آجائیں۔ اس واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج8، ص420 پر ملاحظہ فرمائیں۔

ابلیس کی جنت سے بے دخلی اور اس کا دنیاوی انجام

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾ قَالَ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَاِنَّكَ رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾ۚۖ

مِنْ طِیْنٍ ﴿۷۶﴾	قَالَ	فَاخْرُجْ	مِنْهَا	فَاِنَّكَ	رَجِیْمٌ ﴿۷۷﴾
مٹی سے	(اللہ نے) فرمایا	پس تو نکل جا	اس (جنت) سے	تو بیشک تو	دھتکارا ہوا (ہے)

پیدا کیا○ اللہ نے فرمایا: تو جنت سے نکل جا کہ بیشک تو دھتکارا ہوا ہے○

ابلیس کی طرف سے مہلت کا مطالبہ اور اسے خاص وقت تک مہلت ملنا

وَّ اِنَّ عَلَیْكَ لَعْنَتِیْۤ اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾ قَالَ

وَّ	اِنَّ	عَلَیْكَ	لَعْنَتِیْۤ	اِلٰى یَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۷۸﴾	قَالَ
اور	بیشک	تجھ پر	میری لعنت (ہے)	بدلے کے دن (قیامت) تک	اس نے کہا

اور بیشک قیامت تک تجھ پر میری لعنت ہے○ اس نے کہا:

رَبِّ فَاَنْظِرْنِیْۤ اِلٰى یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾

رَبِّ	فَاَنْظِرْنِیْۤ	اِلٰى یَوْمِ	یُبْعَثُوْنَ ﴿۷۹﴾ (1)
اے میرے رب	(اگر ایسا ہے) تو تو مہلت دے مجھے	(اس) دن تک	(جس دن) لوگ اٹھائے جائیں گے

اے میرے رب! (اگر ایسا ہی ہے) تو مجھے لوگوں کے اٹھائے جانے کے دن تک مہلت دے○

قَالَ فَاِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾ۙ اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾

قَالَ	فَاِنَّكَ	مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ﴿۸۰﴾	اِلٰى یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ﴿۸۱﴾ (2)
(اللہ نے) فرمایا	پس بیشک تو	مہلت والوں میں سے (ہے)	معین وقت کے دن تک

اللہ نے فرمایا: پس بیشک تو مہلت والوں میں سے ہے○ معین وقت کے دن تک○

لوگوں کو گمراہ کرنے سے متعلق ابلیس کا عزم

قَالَ فَبِعِزَّتِكَ لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾ۙ اِلَّا عِبَادَكَ

قَالَ	فَبِعِزَّتِكَ	لَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۸۲﴾	اِلَّا	عِبَادَكَ
اس نے کہا	تو تیری عزت کی قسم	ضرور میں گمراہ کردوں گا ان سب کو	مگر	تیرے بندے

اس نے کہا: تیری عزت کی قسم ضرور میں ان سب کو گمراہ کردوں گا○ مگر جو ان میں

1 ...... اس سے ابلیس کی مراد یہ تھی کہ وہ انسانوں کو گمراہ کرنے کے لئے فراغت پائے اور ان سے اپنا بغض خوب نکالے اور موت سے بالکل بچ جائے کیونکہ اُٹھنے کے بعد موت نہیں۔

2 ...... یہاں معین وقت سے قیامت کے پہلے نفخہ تک کا وقت مراد ہے کہ جسے مخلوق کی فنا کے لئے معین فرمایا گیا ہے۔

بارگاہِ الٰہی سے ابلیس کو جواب

مِنۡهُمُ الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۸۳﴾ قَالَ فَالۡحَقُّ ۫ وَ الۡحَقَّ اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾ ج

مِنۡهُمُ	الۡمُخۡلَصِیۡنَ ﴿۸۳﴾	قَالَ	فَالۡحَقُّ	وَ الۡحَقَّ	اَقُوۡلُ ﴿۸۴﴾
ان میں سے	چنے ہوئے	(اللہ نے) فرمایا	تو حق، سچ (یہ ہے)	اور حق، سچ (ہی)	میں فرماتا ہوں

تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ○ اللہ نے فرمایا: تو حق (میری طرف سے ہی ہوتا ہے) اور میں حق ہی فرماتا ہوں ○

لَاَمۡلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنۡكَ وَ مِمَّنۡ تَبِعَكَ مِنۡهُمۡ

لَاَمۡلَـَٔنَّ	جَهَنَّمَ	مِنۡكَ	وَ	مِمَّنۡ	تَبِعَكَ	مِنۡهُمۡ
ضرور میں بھر دوں گا	جہنم	تجھ سے	اور	(اس) سے جو	پیروی کرے گا تیری	ان میں سے

بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان سب سے جو تیری پیروی کرنے والے

تبلیغ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم کی بے لوثی

اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۸۵﴾ قُلۡ مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ مِنۡ اَجۡرٍ وَّ

اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۸۵﴾	قُلۡ	مَاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ	عَلَیۡهِ	مِنۡ اَجۡرٍ	وَّ
سب (سے)	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس پر	کوئی اجرت	اور

ہیں ○ تم فرماؤ: میں اِس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا اور

عظمتِ قرآن

مَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُتَكَلِّفِیۡنَ ﴿۸۶﴾ اِنۡ هُوَ اِلَّا ذِكۡرٌ

مَاۤ	اَنَا	مِنَ الۡمُتَكَلِّفِیۡنَ ﴿۸۶﴾ (1)	اِنۡ	هُوَ	اِلَّا	ذِكۡرٌ
نہیں	میں	جھوٹ گھڑنے والوں میں سے	نہیں	وہ (قرآن)	مگر	نصیحت

میں جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں ○ یہ تو سارے جہان والوں کیلئے

کفارِ مکہ کو تنبیہ

لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾ وَ لَتَعۡلَمُنَّ نَبَاَهٗ بَعۡدَ حِیۡنٍ ﴿۸۸﴾ ع

ع ۵ ۱۴

لِّلۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۸۷﴾	وَ	لَتَعۡلَمُنَّ	نَبَاَهٗ	بَعۡدَ حِیۡنٍ ﴿۸۸﴾ (2)
سارے جہانوں کیلئے	اور	ضرور تم جان لوگے	اس کی خبر	ایک وقت کے بعد

نصیحت ہی ہے ○ اور ضرور ایک وقت کے بعد تم اس کی خبر جان لوگے ○

(1)...... یعنی میں اپنی طرف سے نبوت کا دعویٰ کرکے اور اپنے پاس سے قرآن بنا کر جھوٹ گھڑنے والوں میں سے نہیں ہوں۔ عالم کو اگر کوئی مسئلہ معلوم نہ ہو تو وہ خاموشی اختیار کرے اور خود گھڑ کر نہ بتائے کہ یہ بھی تکلف میں داخل ہے۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے ایک خطبے میں فرمایا ”جو آدمی کسی چیز کا علم رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ لوگوں کو سکھائے اور وہ بات کہنے سے بچے جس کا علم نہ رکھتا ہو ورنہ وہ دین سے نکل جائے گا اور تکلف کرنے والوں میں سے ہو گا۔ (سنن دارمی، ۱/۷۴، الحدیث: ۱۷۴) (2)...... اس سے موت کے بعد کا وقت یا قیامت کا دن آجانے کے بعد کا وقت مراد ہے۔

آیات:75 | رکوع: 08

سُوْرَةُ الزُّمَر مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن عزت و حکمت والے رب کا کلام ہے

اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کی تاکید

تَنۡزِیۡلُ الۡكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَكِیۡمِ ① اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَاۤ

تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ①	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنَاۤ
کتاب کانازل کرنا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	بیشک	ہم نے اتاری

کتاب کانازل فرمانا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک ہم نے تمہاری طرف

اِلَیۡكَ الۡكِتٰبَ بِالۡحَقِّ فَاعۡبُدِ اللّٰهَ مُخۡلِصًا

اِلَیْكَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	فَاعْبُدِ	اللّٰهَ	مُخْلِصًا (1)
تمہاری طرف	کتاب	حق کے ساتھ	توتم عبادت کرو	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے

یہ کتاب حق کے ساتھ اتاری تو اللہ کی عبادت کرو اسی کے

بتوں کی پوجا سے متعلق کفار کا نظریہ اور انہیں تنبیہ

لَهُ الدِّیۡنَ ② اَلَا لِلّٰهِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ؕ وَ

لَهُ	الدِّیْنَ ②	اَلَا	لِلّٰهِ	الدِّیْنُ الْخَالِصُ	وَ
اس کے لیے	دین، عبادت	سن لو	اللہ ہی کیلئے (ہے)	خالص دین، عبادت	اور

بندے بن کر ○ سن لو! خالص عبادت اللہ ہی کیلئے ہے اور

1.....اللہ تعالیٰ کی عبادت اخلاص کے ساتھ کرنی چاہئے کہ اس میں نہ شرک کا کوئی شائبہ ہو اور نہ ہی اس میں ریاکاری کا کوئی عمل دخل ہو۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اسی عمل کو قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لئے کیا گیا ہو اور اس کے ذریعے اس کی رضا چاہی گئی ہو۔ (سنن نسائی، ص۵۱۰، الحدیث: ۳۱۳۷)

وقف لازم

الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ

الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ	مَا نَعْبُدُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا	مددگار	(وہ کہتے ہیں) ہم عبادت نہیں کرتے ان کی

وہ جنہوں نے اس کے سوا اور مددگار بنا رکھے ہیں (وہ کہتے ہیں:) ہم تو ان بتوں کی صرف

اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ

اِلَّا	لِیُقَرِّبُوْنَاۤ	اِلَى اللّٰهِ	زُلْفٰى (1)	اِنَّ	اللّٰهَ
مگر	(اس لئے) کہ وہ قریب کردیں ہمیں	اللہ کی طرف	زیادہ قریب	بیشک	اللہ

اس لئے عبادت کرتے ہیں تاکہ یہ ہمیں اللہ کے زیادہ نزدیک کردیں۔ اللہ

یَحْكُمُ بَیْنَهُمْ فِیْ مَا هُمْ فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ؕ۬ اِنَّ

یَحْكُمُ	بَیْنَهُمْ	فِیْ مَا	هُمْ	فِیْهِ	یَخْتَلِفُوْنَ	اِنَّ
فیصلہ کردے گا	ان کے درمیان	(اس بات) میں جو	وہ	اس میں	اختلاف کر رہے ہیں	بیشک

ان کے درمیان اس بات میں فیصلہ کردے گا جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ③ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	مَنْ	هُوَ	كٰذِبٌ	كَفَّارٌ ③	لَوْ	اَرَادَ	اللّٰهُ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اسے) جو	وہ	جھوٹا	بڑا ناشکرا (ہو)	اگر	ارادہ کرتا	اللہ

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا، بڑا ناشکرا ہو ○ اگر اللہ اپنے لیے

اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے

اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا لَّاصْطَفٰى مِمَّا یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ۙ

اَنْ	یَّتَّخِذَ	وَلَدًا	لَّاصْطَفٰى	مِمَّا	یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ
کہ	وہ بنائے	اولاد	(تو) ضرور چن لیتا	(اس میں) سے جو	وہ پیدا کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا

اولاد بنانے کا ارادہ فرماتا تو اپنی مخلوق میں سے جسے چاہتا چن لیتا

1 ...... کسی کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہونے کا وسیلہ سمجھنا شرک نہیں کیونکہ بارگاہِ الٰہی تک پہنچنے کے لئے وسیلہ تلاش کرنے کا قرآن پاک میں حکم دیا گیا ہے، البتہ جسے وسیلہ سمجھا جائے اسے معبود جاننا اور اس کی پوجا کرنا ضرور شرک ہے۔ وسیلہ سے متعلق اہلِ حق کا عقیدہ و نظریہ شرک ہرگز نہیں، کیونکہ وہ انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ عظام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْهِم کو معبود نہیں مانتے اور نہ ہی ان کی عبادت کرتے ہیں بلکہ معبود صرف اللہ تعالیٰ کو مانتے ہیں اور صرف اسی کی عبادت کرتے ہیں جبکہ انہیں صرف اللہ تعالیٰ کا مقبول بندہ مان کر اس کی بارگاہ تک پہنچنے کا ذریعہ اور وسیلہ سمجھتے ہیں۔

وحدانیت اور قدرتِ الٰہی کی آفاقی نشانیاں

سُبْحٰنَهٗؕ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ④ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

سُبْحٰنَهٗ	هُوَ	اللّٰهُ الْوَاحِدُ	الْقَهَّارُ ④	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اسے پاکی ہے	وہی	ایک اللہ	سب پر غالب (ہے)	اس نے بنایا	آسمانوں	اور

وہ پاک ہے۔ وہی ایک اللہ سب پر غالب ہے ○ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّۚ یُكَوِّرُ الَّیْلَ عَلَى النَّهَارِ وَ یُكَوِّرُ النَّهَارَ

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	یُكَوِّرُ	الَّیْلَ	عَلَى النَّهَارِ	وَ	یُكَوِّرُ	النَّهَارَ
زمین (کو)	حق کے ساتھ	وہ لپیٹتا ہے	رات (کو)	دن پر	اور	لپیٹتا ہے	دن (کو)

حق کے ساتھ بنائے، وہ رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر

عَلَى الَّیْلِ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَؕ كُلٌّ یَّجْرِیْ

عَلَى الَّیْلِ (1)	وَ	سَخَّرَ	الشَّمْسَ	وَ	الْقَمَرَ	كُلٌّ	یَّجْرِیْ
رات پر	اور	اس نے کام میں لگایا	سورج	اور	چاند (کو)	ہر ایک	چلتا رہے گا

لپیٹتا ہے اور اس نے سورج اور چاند کو کام میں لگایا ہر ایک، ایک مقررہ مدت تک

وحدانیت اور قدرتِ الٰہی کی زمینی نشانیاں

لِاَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اَلَا هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفَّارُ ⑤ خَلَقَكُمْ

لِاَجَلٍ مُّسَمًّى	اَلَا	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْغَفَّارُ ⑤	خَلَقَكُمْ
ایک مقررہ مدت تک	سن لو	وہی	عزت والا	بخشنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا تمہیں

چلتا رہے گا۔ سن لو! وہی عزت والا، بخشنے والا ہے ○ اس نے تمہیں

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ اَنْزَلَ لَكُمْ

مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ (2)	ثُمَّ	جَعَلَ	مِنْهَا	زَوْجَهَا	وَ	اَنْزَلَ	لَكُمْ
ایک جان سے	پھر	بنایا	اسی سے	اس کا جوڑا	اور	اتارے (پیدا کیے)	تمہارے لیے

ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور تمہارے لیے چوپایوں میں سے

1 ......اس سے مراد یہ ہے کہ کبھی دن کا وقت کم کر کے رات کو بڑھاتا ہے اور کبھی رات کا وقت کم کر کے دن کو زیادہ کرتا ہے، یوں رات اور دن میں سے کم ہونے والا کم ہوتے ہوتے کئی گھنٹے کم ہو جاتا ہے اور بڑھنے والا بڑھتے بڑھتے کئی گھنٹے بڑھ جاتا ہے۔

2 ......ایک جان سے مراد حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور جوڑے سے مراد حضرت حوا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا ہیں۔

مِّنَ الْاَنْعَامِ ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ ؕ یَخْلُقُكُمْ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ

مِّنَ الْاَنْعَامِ	ثَمٰنِیَةَ اَزْوَاجٍ	یَخْلُقُكُمْ	فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ
چوپایوں میں سے	آٹھ جوڑے	وہ پیدا کرتا ہے تمہیں	تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں

آٹھ جوڑے بنائے، تمہیں تمہاری ماؤں کے پیٹ میں تین اندھیروں میں

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ	فِیْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ
ایک تخلیق کے بعد (دوسری) تخلیق (ہوتی ہے)	تین اندھیروں میں	یہ	اللہ	تمہارا رب (ہے)

پیدا کرتا ہے، ایک حالت کی تخلیق کے بعد دوسری حالت کی تخلیق ہوتی ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے،

لَهُ الْمُلْكُ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝۶ اِنْ

لَهُ	الْمُلْكُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُصْرَفُوْنَ ۝۶	اِنْ
اسی کی	بادشاہی (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم پھیرے جاتے ہو	اگر

اسی کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو تم کہاں پھیرے جاتے ہو؟ ۝ اگر

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی اور اس کی رضا

تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِیٌّ عَنْكُمْ ۫ وَلَا یَرْضٰى لِعِبَادِهِ

تَكْفُرُوْا	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَنِیٌّ	عَنْكُمْ	وَ	لَا یَرْضٰى	لِعِبَادِهِ
تم ناشکری کرو	تو بیشک	اللہ	بے نیاز (ہے)	تم سے	اور	وہ پسند نہیں کرتا	اپنے بندوں کی

تم ناشکری کرو تو بیشک اللہ تم سے بے نیاز ہے اور وہ اپنے بندوں کی ناشکری کو

آخرت سے متعلق گراں گو تنبیہ

الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا یَرْضَهُ لَكُمْ ؕ وَلَا تَزِرُ

الْكُفْرَ	وَ	اِنْ	تَشْكُرُوْا	یَرْضَهُ[1]	لَكُمْ	وَ	لَا تَزِرُ
ناشکری	اور	اگر	تم شکر کرو	(تو) وہ پسند فرماتا ہے اسے	تمہارے لیے	اور	بوجھ نہیں اٹھائے گی

پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو اسے تمہارے لیے پسند فرماتا ہے اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان

[1] ...... بندوں کے کفر، ناشکری، ایمان اور شکر گزاری سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، ان سے اسے کوئی نفع یا نقصان نہیں ہوتا لیکن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے کفر اور ناشکری کو پسند نہیں کرتا جبکہ ان کے ایمان اور شکر گزاری کو پسند فرماتا ہے۔

وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ؕ ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ

وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (1)	ثُمَّ	اِلٰى رَبِّكُمْ	مَّرْجِعُكُمْ
کوئی بوجھ اٹھانے والی جان	دوسری کا بوجھ	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہارا پھرنا (ہے)

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب ہی کی طرف پھرنا ہے

فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ

فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ	اِنَّهٗ	عَلِيْمٌۢ
تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)

تو وہ تمہیں بتادے گا جو تم کرتے تھے بیشک وہ دلوں کی بات

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞ وَ اِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۞	وَ	اِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ	ضُرٌّ	دَعَا (2)
سینوں والی (بات) کو	اور	جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)	کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے

جانتا ہے ۞ اور جب آدمی کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اپنے رب کو

مصیبت وراحت میں کافر کا حال اور اسے تنبیہ

رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً

رَبَّهٗ	مُنِيْبًا	اِلَيْهِ	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلَهٗ	نِعْمَةً
اپنے رب (کو)	رجوع کرتے ہوئے	اس کی طرف	پھر	جب	(اللہ) دیدے اسے	کوئی نعمت

اس کی طرف رجوع کرتے ہوئے پکارتا ہے پھر جب اللہ اسے اپنے پاس سے کوئی نعمت

مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَ

مِّنْهُ	نَسِيَ	مَا كَانَ يَدْعُوْۤا اِلَيْهِ	مِنْ قَبْلُ	وَ
اپنی طرف سے	(تو) وہ (آدمی) بھول جاتا ہے	(اس تکلیف کو) جس کی طرف وہ پکار رہا تھا	پہلے	اور

دیدے تو وہ اس تکلیف کو بھول جاتا ہے جس کی طرف وہ پہلے پکار رہا تھا اور

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ کی وجہ سے نہیں پکڑا جائے گا۔ البتہ گمراہ کرنے والوں پر ان کا اپنا بوجھ بھی ہوگا اور اُن کا بھی جنہیں اِنہوں نے بہکایا ہوگا۔ 2 ...... کفار مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کو پکارتے اور راحت میں بھول جاتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے اور مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھنا اور اس سے دعا کرتے رہنا چاہئے، حدیثِ پاک میں ہے ”جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصائب میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ راحت و آسائش کے دنوں میں اللہ تعالیٰ سے بکثرت دعا کرے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳)

جَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ

جَعَلَ	لِلّٰهِ	اَنْدَادًا	لِّيُضِلَّ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	قُلْ	تَمَتَّعْ
بنانے لگتا ہے	اللہ کیلئے	شریک	تاکہ وہ بہکادے	اس کے راستے سے	تم کہو	تو فائدہ اٹھالے

اللہ کے لئے شریک بنانے لگتا ہے تاکہ اس کے راستے سے بہکادے۔ تم فرماؤ: تھوڑے دن

بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖۗ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾ اَمَّنْ هُوَ

بِكُفْرِكَ	قَلِيْلًا	اِنَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ﴿٨﴾	اَمَّنْ	هُوَ
اپنے کفر سے	تھوڑے (دن)	بیشک تو	آگ والوں میں سے (ہے)	کیا جو شخص	وہ

اپنے کفر کے ساتھ فائدہ اٹھالے بیشک تو دوزخیوں میں سے ہے ○ کیا وہ شخص جو

قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا يَّحْذَرُ

قَانِتٌ	اٰنَآءَ الَّيْلِ	سَاجِدًا	وَّ	قَآئِمًا	يَّحْذَرُ
فرمانبرداری کرنے والا (ہے)	رات کی گھڑیوں (میں)	سجدہ کرتے ہوئے	اور	قیام کرتے ہوئے	ڈرتا ہے

سجدے اور قیام کی حالت میں رات کے اوقات فرمانبرداری میں گزارتا ہے، آخرت سے

الْاٰخِرَةَ وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي

الْاٰخِرَةَ	وَ	يَرْجُوْا	رَحْمَةَ رَبِّهٖ (1)	قُلْ	هَلْ	يَسْتَوِي
آخرت (سے)	اور	امید (بھی) رکھتا ہے	اپنے رب کی رحمت (کی)	تم کہو	کیا	برابر ہیں

ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی امید لگا رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟) تم فرماؤ: کیا علم والے

الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ؕ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ

الَّذِيْنَ	يَعْلَمُوْنَ	وَ	الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ (2)	اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ
وہ لوگ جو	علم رکھتے ہیں	اور	وہ لوگ جو	علم نہیں رکھتے	نصیحت صرف مانتے ہیں

اور بے علم برابر ہیں؟ عقل والے ہی

عبادت گزار اور نافرمان یکساں نہیں، علم والے اور بے علم برابر نہیں

(1)...... مومن کے لئے لازم ہے کہ وہ امید اور خوف کے درمیان ہو، اپنے عمل کی تقصیر پر نظر کرکے عذابِ الٰہی سے ڈرتا رہے اور رحمتِ الٰہی کا امیدوار رہے۔ دنیا میں بالکل بے خوف ہونا یا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مطلقاً مایوس ہونا یہ دونوں حالتیں کفار کی ہیں۔ (2)...... اس سے معلوم ہوا کہ علم اور علماءِ کرام کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے ”عالم کی فضیلت عبادت گزار پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر ہے، پھر ارشاد فرمایا” اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے، آسمانوں اور زمین کی مخلوق حتی کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں لوگوں کو علم سکھانے والے پر درود بھیجتے ہیں۔ (ترمذی، ۴/۳۱۳، الحدیث: ۲۶۹۴)

ع ۹ ۱۵

اہلِ ایمان کو تقویٰ و پرہیز گاری اور عبادت و ریاضت کی ترغیب دینے کا حکم

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۹ ع قُلْ یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوا

اُولُوا الْاَلْبَابِ ۹	قُلْ	یٰعِبَادِ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا
عقل والے	تم کہو	اے میرے وہ بندو جو	ایمان لائے

نصیحت مانتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے مومن بندو!

اتَّقُوْا رَبَّكُمْ ؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا

اتَّقُوْا	رَبَّكُمْ	لِلَّذِیْنَ	اَحْسَنُوْا	فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا
ڈرو	اپنے رب (سے)	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	بھلائی کی	اس دنیا میں

اپنے رب سے ڈرو۔ جنہوں نے بھلائی کی، ان کے لیے اِس دنیا میں

حَسَنَةٌ ؕ وَ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةٌ ؕ اِنَّمَا یُوَفَّی

حَسَنَةٌ	وَ	اَرْضُ اللّٰهِ	وَاسِعَةٌ	اِنَّمَا	یُوَفَّی
بھلائی (ہے)	اور	اللہ کی زمین	وسیع (ہے)	صرف	بھرپور دیا جائے گا

بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع ہے۔ صبر کرنے والوں ہی کو

حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیئے گئے احکامات

الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ۱۰ قُلْ

الصّٰبِرُوْنَ	اَجْرَهُمْ	بِغَیْرِ حِسَابٍ ۱۰ (1)	قُلْ
صبر کرنے والوں (کو)	ان کا ثواب	حساب کے بغیر	تم کہو

ان کا ثواب بے حساب بھرپور دیا جائے گا ○ تم فرماؤ:

اِنِّیْۤ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ

اِنِّیْۤ اُمِرْتُ	اَنْ	اَعْبُدَ	اللّٰهَ	مُخْلِصًا	لَّهُ
بیشک مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ	میں عبادت کروں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اسی کیلئے

مجھے حکم ہے کہ میں اللہ کی عبادت کروں اسی کیلئے دین کو

1...... صبر کرنے والے بڑے خوش نصیب ہیں کیونکہ قیامت کے دن انہیں بے حساب اجر و ثواب دیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے "مصیبت اور بلا میں مبتلا رہنے والے (قیامت کے دن) حاضر کئے جائیں گے، نہ اُن کے لئے میزان قائم کی جائے گی اور نہ اُن کے لئے (اعمال ناموں کے) دفتر کھولے جائیں گے، ان پر اجر و ثواب کی (بے حساب) بارش ہو گی یہاں تک کہ دنیا میں عافیت کی زندگی بسر کرنے والے انہیں دیکھ کر آرزو کریں گے کہ "کاش (وہ اہلِ مصیبت میں سے ہوتے اور) ان کے جسم قینچیوں سے کاٹے گئے ہوتے (تاکہ آج یہ صبر کا اجر پاتے)۔ (معجم الکبیر، ۱۲/۱۴۱، الحدیث: ۱۲۸۲۹)

الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَكُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾

اَوَّلَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۱۲﴾ (1)	اَكُوْنَ	لِاَنْ	اُمِرْتُ	وَ	الدِّيْنَ ﴿۱۱﴾
سب سے پہلا مسلمان	میں ہو جاؤں	کہ	مجھے حکم دیا گیا ہے	اور	دین

خالص کرتے ہوئے ○ اور مجھے حکم ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں ○

قُلْ اِنِّیْۤ اَخَافُ اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ

رَبِّیْ	عَصَیْتُ	اِنْ	اِنِّیْۤ اَخَافُ	قُلْ
اپنے رب (کی)	میں نے نافرمانی کی	اگر	بیشک میں ڈرتا ہوں	تم کہو

تم فرماؤ: بالفرض اگر مجھ سے نافرمانی ہو جائے تو مجھے اپنے رب سے

عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾ قُلِ اللّٰهَ اَعْبُدُ

اَعْبُدُ	اللّٰهَ	قُلِ	عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ﴿۱۳﴾
میں عبادت کرتا ہوں	اللہ (ہی کی)	تم کہو	ایک بڑے دن کے عذاب (سے ڈرتا ہوں)

ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ تم فرماؤ: میں اللہ ہی کی عبادت کرتا ہوں

مُخْلِصًا لَّهٗ دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾ فَاعْبُدُوْا مَا

مَا	فَاعْبُدُوْا (2)	دِیْنِیْ ﴿۱۴﴾	لَّهٗ	مُخْلِصًا
جس کی	تو تم عبادت کرلو	اپنا دین	اس کے لیے	خالص کرتے ہوئے

خالص اس کا بندہ ہو کر ○ تو تم اس کے سوا جس کی

شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ ؕ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ

الْخٰسِرِیْنَ	اِنَّ	قُلْ	مِّنْ دُوْنِهٖ	شِئْتُمْ
نقصان اٹھانے والے	بیشک	(اے نبی) تم کہو	اس کے سوا	تم چاہتے ہو (عبادت کرنا)

عبادت کرنا چاہتے ہو، کرلو۔ (اے نبی) تم فرماؤ: بلاشبہ نقصان اٹھانے والے

حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا خوفِ خدا

کفار پر اظہارِ غضب اور حقیقی نقصان اٹھانے والے لوگ

1 ......اللہ تعالیٰ نے پہلے اخلاص کا حکم دیا جو دل کا عمل ہے پھر اطاعت یعنی اعمالِ جوارح کا حکم دیا اور چونکہ شرعی احکام رسول سے حاصل ہوتے ہیں، وہی ان احکام کو پہنچانے والے ہیں تو وہ ان کے شروع کرنے میں سب سے مقدم اور اوّل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دے کر لوگوں کو تنبیہ کی ہے کہ دوسروں پر اس کی پابندی انتہائی ضروری ہے اور دوسروں کی ترغیب کے لئے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یہ حکم دیا گیا ہے۔

2 ......یہ جو فرمایا گیا "تم اللہ تعالیٰ کے سوا جس کی چاہو عبادت کرو" اس میں شرک کی اجازت نہیں بلکہ انتہائی غضب کا اظہار ہے۔

الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِیۡهِمۡ

الَّذِیۡنَ	خَسِرُوۡۤا	اَنۡفُسَهُمۡ	وَ	اَهۡلِیۡهِمۡ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	خسارے میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۵﴾

یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ	اَلَا	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡخُسۡرَانُ الۡمُبِیۡنُ ﴿۱۵﴾
قیامت کے دن	سن لو	یہی	وہ	کھلا نقصان (ہے)

خسارے میں ڈالا۔ سن لو! یہی کھلا نقصان ہے ○

عذاب کفار کی ایک نوعیت

لَهُمۡ مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ وَ مِنۡ تَحۡتِهِمۡ

لَهُمۡ	مِّنۡ فَوۡقِهِمۡ	ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ	وَ	مِنۡ تَحۡتِهِمۡ
ان کیلئے	ان کے اوپر	آگ کے سائبان (پہاڑ ہوں گے)	اور	ان کے نیچے

ان کیلئے ان کے اوپر سے آگ کے پہاڑ ہوں گے اور ان کے نیچے

خوفِ خدا کا حکم

ظُلَلٌ ؕ ذٰلِكَ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ عِبَادَهٗ ؕ

ظُلَلٌ (1)	ذٰلِكَ	یُخَوِّفُ	اللّٰهُ	بِهٖ	عِبَادَهٗ
سائبان (پہاڑ ہوں گے)	یہ (عذاب)	ڈراتا ہے	اللہ	اس سے	اپنے بندوں (کو)

پہاڑ ہوں گے۔ اللہ اپنے بندوں کو اسی سے ڈراتا ہے،

دنیا و آخرت میں خوشخبری کے مستحق لوگ

یٰعِبَادِ فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیۡنَ اجۡتَنَبُوا

یٰعِبَادِ	فَاتَّقُوۡنِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّذِیۡنَ	اجۡتَنَبُوا
اے میرے بندو	تو تم ڈرو مجھ سے	اور	وہ لوگ جنہوں نے	اجتناب کیا

اے میرے بندو! تو تم مجھ سے ڈرو ○ اور جنہوں نے بتوں کی پوجا سے

(1)......اوپر نیچے آگ کے پہاڑ ہونے کا معنی یہ ہے کہ ہر طرف سے آگ انہیں گھیرے ہوئے ہو گی۔ حضرت سوید بن غفلہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں "جب اللہ تعالٰی اس بات کا ارادہ فرمائے گا کہ جہنمی اپنے ماسوا سب کو بھول جائیں تو ان میں سے ہر شخص کیلئے اس کے قد برابر آگ کا ایک صندوق بنایا جائے گا پھر اس پر آگ کے تالوں میں سے ایک تالا لگا دیا جائے گا، پھر اس شخص کی ہر رگ میں آگ کی کیلیں لگا دی جائیں گی، پھر اس صندوق کو آگ کے دوسرے صندوق میں رکھ کر آگ کا تالا لگا دیا جائے گا، پھر ان دونوں کے درمیان آگ جلائی جائے گی تو اب ہر کافر یہ سمجھے گا کہ اس کے سوا اب کوئی آگ میں نہ رہا۔(مصنف ابن ابی شیبہ، ۲۸۱/۸، الحدیث: ۱۰)

الطَّاغُوْتَ اَنْ يَّعْبُدُوْهَا وَ اَنَابُوْۤا اِلَى اللّٰهِ

اِلَى اللّٰهِ	اَنَابُوْۤا	وَ	يَّعْبُدُوْهَا	اَنْ	الطَّاغُوْتَ
اللہ کی طرف	انہوں نے رجوع کیا	اور	وہ پوجا کریں ان کی	کہ	بتوں (سے)

اجتناب کیا اور اللہ کی طرف رجوع کیا

لَهُمُ الْبُشْرٰى ۚ فَبَشِّرْ عِبَادِ ﴿۱۷﴾ۙ الَّذِيْنَ

الَّذِيْنَ	عِبَادِ ﴿۱۷﴾	فَبَشِّرْ	الْبُشْرٰى	لَهُمُ
وہ لوگ جو	میرے بندوں (کو)	تو خوشخبری سنادو	خوشخبری (ہے)	ان کے لیے

انہیں کے لیے خوشخبری ہے تو میرے بندوں کو خوشخبری سنادو○ جو

يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ ؕ

اَحْسَنَهٗ (1)	فَيَتَّبِعُوْنَ	الْقَوْلَ	يَسْتَمِعُوْنَ
اس کی بہتر (بات کی)	پھر وہ پیروی کرتے ہیں	بات	کان لگا کر سنتے ہیں

کان لگا کر بات سنتے ہیں پھر اس کی بہتر بات کی پیروی کرتے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَ اُولٰٓئِكَ هُمْ

هُمْ	اُولٰٓئِكَ	وَ	اللّٰهُ	هَدٰىهُمُ	الَّذِيْنَ	اُولٰٓئِكَ
وہی	یہ لوگ	اور	اللہ (نے)	ہدایت دی انہیں	وہ ہیں جو	یہ لوگ

یہ ہیں جنہیں اللہ نے ہدایت دی اور یہی

عذاب کا مستحق اور نجات پانے والا دونوں برابر نہیں

اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَيْهِ كَلِمَةُ الْعَذَابِ ؕ

كَلِمَةُ الْعَذَابِ	عَلَيْهِ	حَقَّ	اَفَمَنْ	اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴿۱۸﴾
عذاب کی بات (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا)	اس پر	ثابت ہو چکی	تو کیا وہ شخص جو	عقل والے (ہیں)

عقلمند ہیں○ تو کیا وہ جس پر عذاب کی بات ثابت ہو چکی ہے (وہ نجات والوں کے برابر ہو جائے گا؟ ہر گز نہیں۔)

1 ...... قرآن و حدیث میں مسلمانوں کو دیئے گئے احکام میں ثواب کے اعتبار سے فرق ہے، یوں بعض اعمال بعض سے بہتر ہیں، جیسے تنگدست مقروض کو آسانی آنے تک مہلت دینا یا قرض معاف کر دینا دونوں بہتر ہیں لیکن قرض معاف کر دینا مہلت دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ اسی طرح جیسی کسی نے تکلیف پہنچائی ویسی اسے سزا دینا یا صبر کرنا دونوں جائز ہیں لیکن صبر کرنا سزا دینے سے زیادہ بہتر ہے۔ جو لوگ جائز احکام پر عمل کرتے ہیں وہ ملامت کے مستحق نہیں اور جو ثواب کے کام کرتے ہیں وہ قابلِ تعریف ہیں لیکن جو زیادہ بہتر اعمال بجالاتے ہیں وہ زیادہ ثواب کے مستحق اور زیادہ قابلِ تعریف ہیں۔

ازلی بدبخت کو عذاب سے کوئی نہیں بچا سکتا

پرہیزگاروں کے لئے ایک اخروی انعام

اَفَاَنْتَ تُنْقِذُ مَنْ فِی النَّارِ ۱۹ لٰكِنِ الَّذِیْنَ

اَفَاَنْتَ	تُنْقِذُ (1)	مَنْ	فِی النَّارِ ۱۹	لٰكِنِ	الَّذِیْنَ
تو کیا تم	بچالو گے	(اسے) جو	آگ میں (ہے)	لیکن	وہ لوگ جو

تو کیا تم اسے جو آگ کا مستحق ہے بچالو گے ؟ لیکن اپنے رب سے

اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ غُرَفٌ مِّنْ فَوْقِهَا

اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ	لَهُمْ	غُرَفٌ	مِّنْ فَوْقِهَا
ڈرے	اپنے رب (سے)	ان کیلئے	بالاخانے (ہیں)	ان کے اوپر

ڈرنے والوں کیلئے بلند محلات ہیں جن کے اوپر (مزید) بلند محلات

غُرَفٌ مَّبْنِیَّةٌ ۙ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ

غُرَفٌ	مَّبْنِیَّةٌ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
(مزید) بالاخانے	بنے ہوئے (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

باغات کے احوال عقل والوں کے لئے باعث نصیحت ہیں

وَعْدَ اللّٰهِ ؕ لَا یُخْلِفُ اللّٰهُ الْمِیْعَادَ ۲۰ اَلَمْ تَرَ

وَعْدَ اللّٰهِ	لَا یُخْلِفُ	اللّٰهُ	الْمِیْعَادَ ۲۰	اَلَمْ تَرَ
(یہ) اللہ کا وعدہ (ہے)	خلاف نہیں کرتا	اللہ	(اپنے) وعدے (کے)	کیا تم نے نہ دیکھا

یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا ؕ کیا تو نے نہ دیکھا

اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَسَلَكَهٗ

اَنَّ	اللّٰهَ	اَنْزَلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	فَسَلَكَهٗ
کہ	اللہ (نے)	اتارا	آسمان سے	پانی	پھر داخل کیا اسے

کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر اسے زمین میں موجود

1 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جو ازلی بدبخت ہے اور جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے کہ وہ اپنے خبیث اعمال کی وجہ سے جہنم میں جانے کا حقدار ہے تو کیا آپ اسے ہدایت دے کر جہنم سے بچالیں گے، ہرگز نہیں۔ کیونکہ نجات تو نبی کے ماننے والوں کے لئے ہے نہ کہ نہ ماننے والوں کے لئے۔

یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا

یَنَابِیْعَ فِی الْاَرْضِ	ثُمَّ	یُخْرِجُ	بِهٖ	زَرْعًا
زمین میں (موجود) چشموں (میں)	پھر	وہ نکالتا ہے	اس سے	کھیتی

چشموں میں داخل کیا پھر اس سے مختلف رنگوں کی کھیتی

مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا

مُّخْتَلِفًا	اَلْوَانُهٗ	ثُمَّ	یَهِیْجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا
مختلف (ہوتے ہیں)	اس کے رنگ	پھر	وہ خشک ہو جاتی ہے	تو تو دیکھتا ہے اسے	پیلی پڑی ہوئی

نکالتا ہے پھر وہ کھیتی خشک ہو جاتی ہے تو تو دیکھتا ہے کہ وہ پیلی پڑ جاتی ہے

ثُمَّ یَجْعَلُهٗ حُطَامًا ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی

ثُمَّ	یَجْعَلُهٗ	حُطَامًا	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَذِكْرٰی
پھر	وہ کر دیتا ہے اسے	ٹکڑے ٹکڑے	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)

پھر اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے، بیشک اس میں عقل مندوں کیلئے

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ ع اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ

ع ۱۲/۲ ۱۶

یقین وہدایت والا سنگدل جیسا نہیں

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۲۱﴾ (1)	اَفَمَنْ (2)	شَرَحَ	اللّٰهُ	صَدْرَهٗ
عقل والوں کیلئے	تو کیا وہ شخص جو	کھول دیا	اللہ (نے)	اس کا سینہ

نصیحت ہے ○ تو کیا وہ جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لیے

لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ؕ فَوَیْلٌ

ذکرِ الٰہی کی طرف سے سخت دل لوگوں کا حال

لِلْاِسْلَامِ	فَهُوَ	عَلٰی نُوْرٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ	فَوَیْلٌ
اسلام کے لیے	تو وہ	نور پر (ہے)	اپنے رب کی طرف سے (کیا وہ سنگدل جیسا ہو جائے گا)	تو خرابی ہے

کھول دیا تو وہ اپنے رب کی طرف سے نور پر ہے (اس جیسا ہو جائے گا جو سنگدل ہے) تو خرابی ہے

1...... جس نے نباتات میں ان احوال کا مشاہدہ کیا وہ جان جائے گا کہ حیوان اور انسان کا حال بھی اسی طرح ہے کہ اگرچہ اس کی عمر لمبی ہو لیکن ایک دن ایسا آئے گا کہ اس کا رنگ پیلا پڑ جائے گا اور اس کے اعضاء و اجزاء ٹوٹنے لگیں گے اور بالآخر اس کا انجام موت ہے، لہٰذا جب وہ نباتات کے احوال کا مشاہدہ کر کے اپنی ذات اور زندگی میں غور کرے گا تو اس سے اس کے دل میں دنیا اور اس کی رنگینیوں سے نفرت پیدا ہو گی۔ 2...... یعنی جس شخص کا سینہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کے لیے کھول دیا اور اسے حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی تو وہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے یقین و ہدایت پر ہے، کیا وہ اس جیسا ہو جائے گا جس کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓىٕكَ

لِّلْقٰسِیَةِ قُلُوْبُهُمْ	مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ (1)	اُولٰٓىٕكَ
(ان) کیلئے جن کے دل سخت ہو گئے	اللہ کے ذکر کی طرف سے	یہ لوگ

ان کیلئے جن کے دل اللہ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گئے ہیں۔ وہ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۲﴾ اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۲﴾	اَللّٰهُ	نَزَّلَ	اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ
کھلی گمراہی میں (ہیں)	اللہ (نے)	اتاری	سب سے اچھی بات

کھلی گمراہی میں ہیں ○ اللہ نے سب سے اچھی کتاب اتاری

كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖۗ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ

كِتٰبًا	مُّتَشَابِهًا	مَّثَانِیَ (2)	تَقْشَعِرُّ	مِنْهُ
(یعنی) ایک کتاب	(جو ساری) ایک جیسی (ہے)	بار بار دہرائی جاتی (ہے)	کھڑے ہو جاتے ہیں	اس سے

کہ ساری ایک جیسی ہے، بار بار دہرائی جاتی ہے۔ اس سے ان لوگوں کے بدن پر

جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ ثُمَّ تَلِیْنُ

جُلُوْدُ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ	ثُمَّ	تَلِیْنُ
کھالوں (کے بال)	ان لوگوں کے جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)	پھر	نرم پڑ جاتی ہیں

بال کھڑے ہوتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر ان کی کھالیں

جُلُوْدُهُمْ وَ قُلُوْبُهُمْ اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ هُدَى اللّٰهِ

جُلُوْدُهُمْ	وَ	قُلُوْبُهُمْ	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	هُدَى اللّٰهِ
ان کی کھالیں	اور	ان کے دل (نرم پڑ جاتے ہیں)	اللہ کی یاد کی طرف	یہ	اللہ کی ہدایت (ہے)

اور دل اللہ کی یاد کی طرف نرم پڑ جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی ہدایت ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی تو وہ ہدایت قبول نہیں کرتا۔ ہرگز نہیں۔

1 ..... یعنی ان کے لئے خرابی ہے جن کے پاس اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے یا اس کی آیات کی تلاوت کی جائے تو وہ پہلے سے زیادہ سکڑ جائیں اور ان کے دلوں کی سختی زیادہ ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا زیادہ گفتگو نہ کیا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے علاوہ زیادہ گفتگو دل کی سختی ہے، اور لوگوں میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہو۔ (ترمذی، ۴/۱۸۴، الحدیث: ۲۴۱۹)

2 ..... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ یہ دو طرح کے بیان والی ہے کہ ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قرآنِ کریم کے اوصاف

يَهْدِيْ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ

يَهْدِيْ	بِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ (1)	اللّٰهُ
وہ ہدایت دیتا ہے	اس کے ذریعے	جسے	چاہتا ہے	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ

وہ جسے چاہتا ہے اس کے ذریعے ہدایت دیتا ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے

فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾ اَفَمَنْ يَّتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۲۳﴾	اَفَمَنْ	يَّتَّقِيْ (2)	بِوَجْهِهٖ
تو نہیں	اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	تو کیا وہ جو	بچنے کی کوشش کرے گا	اپنے چہرے کے ذریعے

اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ تو کیا وہ جو قیامت کے دن اپنے چہرے کے ذریعے

سُوْٓءَ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَقِيْلَ لِلظّٰلِمِيْنَ

سُوْٓءَ الْعَذَابِ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	وَ	قِيْلَ	لِلظّٰلِمِيْنَ
برے عذاب (سے)	قیامت کے دن (وہ نجات پانے والوں جیسا ہو جائے گا)	اور	کہا جائے گا	ظالموں سے

برے عذاب کو روکنے کی کوشش کرے گا (وہ نجات پانے والوں کی طرح ہو سکتا ہے؟) اور ظالموں سے فرمایا جائے گا:

ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾ كَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

ذُوْقُوْا	مَا	كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ﴿۲۴﴾	كَذَّبَ	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ
چکھو	(اس کا مزہ) جو	تم کماتے (عمل کرتے) تھے	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (گزرے)

اپنے کمائے ہوئے اعمال کا مزہ چکھو ○ ان سے پہلے لوگوں نے جھٹلایا

فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَاَذَاقَهُمُ

فَاَتٰىهُمُ	الْعَذَابُ	مِنْ حَيْثُ	لَا يَشْعُرُوْنَ ﴿۲۵﴾	فَاَذَاقَهُمُ
تو آیا ان کے پاس	عذاب	جہاں سے	انہیں خبر نہ تھی	تو چکھایا انہیں

تو ان کے پاس وہاں سے عذاب آیا جہاں سے انہیں خبر نہ تھی ○ اور اللہ نے انہیں

عذاب کا شکار عذاب سے نجات پانے والے کی طرح نہیں

گزشتہ قوموں کے حال اور ان کے دنیاوی و اُخروی انجام کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس میں وعدے کے ساتھ وعید، امر کے ساتھ نہی اور اخبار کے ساتھ احکام ہیں۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ یہ کتاب بار بار پڑھی جانے والی ہے۔

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جس شخص کی بدعملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرما دے تو اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ 2 ...... اس شخص سے مراد یا تو وہ ہے جس کا دل اللہ تعالیٰ کے ذکر کی طرف سے سخت ہو گیا، یا اس سے مراد وہ کافر ہے جس کے ہاتھ گردن کے ساتھ ملا کر باندھ دیئے جائیں گے اور اس کی گردن میں گندھک کا ایک جلتا ہوا پہاڑ پڑا ہوگا جو اس کے چہرے کو بھون ڈالتا ہوگا، اس طرح اسے اوندھا کر کے آتشِ جہنم میں گرایا جائے گا۔

وقف لازم

اللّٰهُ الْخِزْیَ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ

اللّٰهُ	الْخِزْیَ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ
اللہ (نے)	رسوائی (کا مزہ)	دنیا کی زندگی میں	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)

دنیا کی زندگی میں رسوائی کا مزہ چکھایا اور بیشک آخرت کا عذاب سب سے بڑا ہے۔

قرآن میں مثالیں بیان فرمانے کی حکمت

لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۲۶ وَ لَقَدْ ضَرَبْنَا لِلنَّاسِ

لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ۲۶	وَ	لَقَدْ	ضَرَبْنَا	لِلنَّاسِ
اگر	وہ جانتے ہوتے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بیان کی	لوگوں کے لیے

کیا اچھا ہوتا اگر وہ جان لیتے ○ اور بیشک ہم نے لوگوں کے لیے

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ لَّعَلَّهُمْ

فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ	مِنْ كُلِّ مَثَلٍ (1)	لَّعَلَّهُمْ
اس قرآن میں	ہر (قسم کی) مثال	تاکہ وہ

اس قرآن میں ہر قسم کی مثال بیان فرمائی تاکہ وہ

عظمتِ قرآن اور اس کے نزول کا ایک مقصد

یَتَذَكَّرُوْنَ ۲۷ ۚ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ

یَتَذَكَّرُوْنَ ۲۷	قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا	غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ
نصیحت حاصل کرلیں	عربی زبان کا قرآن	(جو) ٹیڑھے پن والا نہیں

نصیحت حاصل کرلیں ○ عربی زبان کا قرآن جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں

مومن و کافر میں فرق کی ایک مثال

لَّعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ۲۸ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا

لَّعَلَّهُمْ	یَتَّقُوْنَ ۲۸	ضَرَبَ	اللّٰهُ	مَثَلًا
تاکہ وہ	وہ ڈریں	بیان کی	اللہ (نے)	ایک مثال

تاکہ وہ ڈریں ○ اللہ نے ایک غلام آدمی کی مثال بیان فرمائی

(1)...... اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں وہ تمام مثالیں بیان فرمائی ہیں جن کی اپنے دین کے معاملے میں غور کرنے والے کو ضرورت ہے تاکہ وہ انہیں پڑھ اور سن کر نصیحت قبول کریں۔ نیز قرآنِ کریم میں دلائل، مثالیں، بشارت، ڈرانا، عشقِ الٰہی اور نعتِ مصطفی سب ہی مذکور ہیں کیونکہ قرآنِ پاک ساری دنیا کے لئے آیا ہے اور ہر جگہ اور علاقے کے لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہیں، ان میں سے کوئی دلائل سے مانتا ہے، کوئی خوف سے، کوئی لالچ سے، کوئی عشق و محبت سے، اس لئے قرآنِ پاک میں سب کی ضرورتوں کی تکمیل ہے۔

رَّجُلًا فِیْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا

رَّجُلًا	فِیْهِ	شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ	وَ	رَجُلًا
ایک (غلام) آدمی (کی)	اس میں	کئی بد اخلاق (آقا) شریک (ہوں)	اور	ایک آدمی (ایسا ہو)

جس میں کئی بد اخلاق آقا شریک ہوں اور ایک ایسا غلام مرد ہو

سَلَمًا لِّرَجُلٍؕ هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًاؕ

سَلَمًا	لِّرَجُلٍ	هَلْ	یَسْتَوِیٰنِ	مَثَلًا
(جو) خالص	ایک مرد کا (غلام ہو)	کیا	وہ دونوں برابر (ہیں)	صورتِ حال (کے اعتبار سے)

جو خالص ایک ہی کا غلام ہو۔ کیا دونوں کا حال ایک جیسا ہے؟

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	بَلْ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾
تمام تعریفیں	اللہ کیلئے (ہیں)	بلکہ	ان میں اکثر	نہیں جانتے

سب خوبیاں اللہ کیلئے ہیں بلکہ ان میں اکثر نہیں جانتے ○

وفاتِ حضور کے منتظر کفار کا رد

روزِ قیامت لوگوں کے جھگڑنے کی خبر

اِنَّكَ مَیِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ ثُمَّ

اِنَّكَ	مَیِّتٌ	وَّ	اِنَّهُمْ	مَّیِّتُوْنَ ﴿۳۰﴾ (1)	ثُمَّ
(اے حبیب) بیشک تم	انتقال کرنے والے (ہو)	اور	بیشک وہ (کفار بھی)	مرنے والے (ہیں)	پھر

(اے حبیب!) بیشک تمہیں انتقال فرمانا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے ○ پھر

اِنَّكُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ ع

اِنَّكُمْ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	عِنْدَ رَبِّكُمْ	تَخْتَصِمُوْنَ ﴿۳۱﴾ (2)
(اے لوگو) بیشک تم	قیامت کے دن	اپنے رب کے پاس	تم جھگڑو گے

(اے لوگو!) تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑو گے ○

(1)...... اس آیت میں ان کفار کا رد ہے جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات کا انتظار کیا کرتے تھے، انہیں فرمایا گیا کہ خود مرنے والے ہو کر دوسرے کی موت کا انتظار کرنا حماقت ہے۔ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی موت ایک آن کے لئے ہوتی ہے پھر اُنہیں حیات عطا فرمائی جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرما دیا ہے، پس اللہ تعالیٰ کا نبی زندہ ہے، اسے رزق دیا جاتا ہے۔(ابن ماجہ، ۲/۲۹۱، الحدیث: ۱۶۳۷) (2)...... لوگ بہت سے معاملات میں جھگڑا کریں گے جن میں سے ایک یہ ہے کہ دنیاوی حقوق سے متعلق جھگڑا کریں گے۔

فَمَنْ اَظْلَمُ

24

24

اللہ پر جھوٹ باندھنے اور حق جھٹلانے والے کو تنبیہ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَ كَذَّبَ بِالصِّدْقِ

فَمَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنْ	كَذَبَ	عَلَى اللّٰهِ (1)	وَ	كَذَّبَ	بِالصِّدْقِ
تو کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جس نے	جھوٹ باندھا	اللہ پر	اور	جھٹلایا	سچ، حق کو

تو اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے اور حق کو جھٹلائے

پرہیزگار لوگ

اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾ وَ الَّذِيْ

اِذْ	جَآءَهٗ	اَلَيْسَ	فِيْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى	لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	الَّذِيْ
جب	وہ آگیا اس کے پاس	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ	کافروں کیلئے	اور	وہ جو

جب وہ اس کے پاس آئے ؟ کیا کافروں کاٹھکانہ جہنم میں نہیں ؟○ اور وہ جو

جَآءَ بِالصِّدْقِ وَ صَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾

جَآءَ	بِالصِّدْقِ (2)	وَ	صَدَّقَ	بِهٖۤ	اُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُتَّقُوْنَ ﴿٣٣﴾
آیا	سچ کے ساتھ	اور	(جس نے) تصدیق کی	اس کی	یہ لوگ	وہی	پرہیزگار (ہیں)

یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جس نے ان کی تصدیق کی یہی پرہیزگار ہیں○

پرہیزگاروں کے لیے بشارت

لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾ ۚۖ

لَهُمْ	مَّا	يَشَآءُوْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٣٤﴾
ان کے لئے (ہے)	جو کچھ	وہ چاہیں گے	ان کے رب کے پاس	یہ	نیکی کرنے والوں کا صلہ (ہے)

ان کیلئے ان کے رب کے پاس ہر وہ چیز ہے جو یہ چاہیں گے۔ یہ نیک بندوں کا صلہ ہے○

پرہیزگاروں کو نیک کاموں کی جزا دینے کی حکمت

لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَهُمْ

لِيُكَفِّرَ	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ	عَمِلُوْا	وَ	يَجْزِيَهُمْ
تاکہ مٹادے	اللہ	ان سے	برا کام	جو	انہوں نے کیا	اور	صلہ دے انہیں

تاکہ اللہ ان سے ان کے برے کام مٹادے جو انہوں نے کیے اور انہیں

(1)...... اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھنے کی ایک صورت اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا اور اس کی اولاد قرار دینا ہے، یا حرام کو حلال یا حلال کو حرام کہنا بھی اس میں داخل ہے نیز یونہی اللہ تعالیٰ کی طرف ایسا قول یا فعل منسوب کرنا بھی اسی میں داخل ہے جو کہیں ثابت نہ ہو۔ نیز نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف بھی اپنی طرف سے کچھ منسوب کرنا حرام ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو اسے چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ (بخاری، ۱/۴۳، الحدیث: ۱۲۹۱)
(2)...... سچ سے مراد اللہ تعالیٰ کی وحدانیت یا قرآنِ مجید ہے، اسے لے کر تشریف لانے والے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا جبریل امین ہیں

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے کفایتِ الٰہی کا بیان

کفارِ مکہ کا اعتقاد، طرزِ عمل

ہدایت سے محروم گمراہ شخص

گمراہی سے محفوظ ہدایت یافتہ شخص اور شانِ الٰہی

اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا اقرار اور کفار پر قیامِ حجت

اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾ اَلَیْسَ اللّٰهُ

اَجْرَهُمْ	بِاَحْسَنِ	الَّذِیْ	كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿٣٥﴾	اَلَیْسَ	اللّٰهُ
ان کا ثواب	(اس) اچھے کام پر	جو	وہ کیا کرتے تھے	کیا نہیں ہے	اللہ

ان کا اجر دے ان اچھے کاموں پر جو وہ کرتے تھے ○ کیا اللہ

بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ

بِكَافٍ	عَبْدَهٗ (1)	وَ	یُخَوِّفُوْنَكَ	بِالَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	وَ	مَنْ
کافی	اپنے بندے (کو)	اور	وہ ڈراتے ہیں تجھے	ان سے جو	اس کے سوا (ہیں)	اور	جسے

اپنے بندے کو کافی نہیں؟ اور وہ تمہیں اللہ کے سوا دوسروں سے ڈراتے ہیں اور جسے

یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾ ج وَ مَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ

یُّضْلِلِ (2)	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿٣٦﴾	وَ	مَنْ	یَّهْدِ	اللّٰهُ
گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں	اس کے لئے	کوئی ہدایت دینے والا	اور	جسے	ہدایت دے	اللہ

اللہ گمراہ کرے اس کیلئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ○ اور جسے اللہ ہدایت دے

فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ

فَمَا	لَهٗ	مِنْ مُّضِلٍّ	اَلَیْسَ	اللّٰهُ	بِعَزِیْزٍ
تو نہیں	اس کو	کوئی بہکانے والا	کیا نہیں ہے	اللہ	غلبے والا، عزت والا

اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔ کیا اللہ سب پر غالب،

ذِی انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾ وَ لَىٕنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

ذِی انْتِقَامٍ ﴿٣٧﴾	وَ	لَىٕنْ	سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
بدلہ لینے والا	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور

بدلہ لینے والا نہیں؟ ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: آسمان اور زمین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تصدیق کرنے والے سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ یا تمام مومنین مراد ہیں۔

1 ...... یہاں "بندے" سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور آیت سے مراد یہ ہے کہ یقیناً جس طرح اللہ تعالیٰ آپ سے پہلے رسولوں کو کافی تھا اسی طرح آپ کو بھی کافی ہے۔ 2 ...... یعنی جس کی بد عملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا فرمادے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور جسے اللہ تعالیٰ ہدایت یعنی ایمان کا نور دے تو اسے کوئی بہکانے والا نہیں۔

الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

الْاَرْضَ	لَيَقُوْلُنَّ	اللّٰهُ	قُلْ	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تَدْعُوْنَ
زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جنہیں	تم پوجتے ہو

کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے: ''اللہ نے'' تم فرماؤ: بھلا بتاؤ کہ جنہیں تم اللہ کے سوا

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اِنْ	اَرَادَنِیَ	اللّٰهُ	بِضُرٍّ	هَلْ	هُنَّ
اللہ کے سوا	اگر	چاہے مجھے	اللہ	کوئی تکلیف (پہنچانا)	(تو) کیا	وہ

پوجتے ہو اگر اللہ مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو کیا وہ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ

كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ	اَوْ	اَرَادَنِیْ	بِرَحْمَةٍ	هَلْ	هُنَّ
اس کی (بھیجی ہوئی) تکلیف ٹالنے والے (ہو سکتے ہیں)	یا	وہ چاہے مجھ پر	مہربانی کرنا	کیا	وہ

اس کی بھیجی ہوئی تکلیف کو ٹال دیں گے یا اگر اللہ مجھ پر مہربانی فرمانا چاہے تو کیا وہ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِیَ اللّٰهُ ؕ عَلَیْهِ یَتَوَكَّلُ

مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ	قُلْ	حَسْبِیَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِ	یَتَوَكَّلُ[1]
اس کی مہربانی روکنے والے (ہو سکتے ہیں)	تم کہو	مجھے کافی ہے	اللہ	اسی پر	بھروسہ کرتے ہیں

اس کی مہربانی کو روک سکتے ہیں؟ تم فرماؤ: مجھے اللہ کافی ہے۔ توکل کرنے والے

کفارِ مکہ سے فیصلہ کن کلام

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾ قُلْ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اِنِّیْ

الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾	قُلْ	یٰقَوْمِ	اعْمَلُوْا	عَلٰی مَكَانَتِكُمْ	اِنِّیْ
توکل کرنے والے	تم کہو	اے میری قوم	تم کام کرتے رہو	اپنی جگہ پر	بیشک میں (بھی)

اسی پر بھروسہ کرتے ہیں ○ تم فرماؤ: اے میری قوم! تم اپنی جگہ پر کام کیے جاؤ، میں

[1]...... توکل کا مفہوم یہ ہے کہ اپنا کام کسی کے سپرد کر کے اس پر اعتماد کرنا، اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقیقی کارساز ہونے کا یقین رکھتے ہوئے اپنے کام اس کے سپرد کر دینا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسہ کرے تو ہر مشکل میں اللہ تعالیٰ اسے کافی ہو گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو دنیا پر بھروسہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے سپرد فرما دیتا ہے۔ (معجم الاوسط، ۳۰۲/۲، الحدیث: ۳۳۵۹)

عَامِلٌ ۚ فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ۙ مَنْ یَّاْتِیْهِ عَذَابٌ

عَامِلٌ	فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	مَنْ یَّاْتِیْهِ	عَذَابٌ
(اپنا) کام کرنے والا (ہوں)	تو عنقریب تم جان لوگے	کس پر آتا ہے	(وہ) عذاب

اپنا کام کرتا ہوں تو عنقریب تم جان لوگے ○ کس پر آتا ہے وہ عذاب

یُّخْزِیْهِ وَ یَحِلُّ عَلَیْهِ عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّاۤ اَنْزَلْنَا

یُّخْزِیْهِ	وَ	یَحِلُّ	عَلَیْهِ	عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ﴿۴۰﴾	اِنَّاۤ	اَنْزَلْنَا
جو رسوا کردے اسے	اور	اترتا ہے	کس پر	ہمیشہ رہنے والا عذاب	بیشک	ہم نے اتاری

جو اسے رسوا کردے اور کس پر ہمیشہ کا عذاب اترتا ہے ؟○ بیشک ہم نے حق کے ساتھ

عَلَیْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ ۚ فَمَنِ اهْتَدٰى

عَلَیْكَ	الْكِتٰبَ	لِلنَّاسِ	بِالْحَقِّ	فَمَنِ	اهْتَدٰى
تم پر	کتاب	لوگوں (کی ہدایت) کیلئے	حق کے ساتھ	تو جس نے	ہدایت پائی

تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کیلئے اتاری تو جس نے ہدایت پائی

فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا یَضِلُّ عَلَیْهَا ۚ وَ

فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	ضَلَّ	فَاِنَّمَا	یَضِلُّ	عَلَیْهَا	وَ
تو اپنی ذات کیلئے (پائی)	اور	جو	گمراہ ہوا	تو صرف	وہ گمراہ ہوتا ہے	اپنی جان کے خلاف	اور

تو اپنی ذات کیلئے ہی (پائی) اور جو گمراہ ہوا تو اپنی جان کے خلاف ہی گمراہ ہوا اور

مَاۤ اَنْتَ عَلَیْهِمْ بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ۧ اَللّٰهُ یَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا ع ۴

مَاۤ	اَنْتَ	عَلَیْهِمْ	بِوَكِیْلٍ ﴿۴۱﴾ (1)	اَللّٰهُ	یَتَوَفَّى	الْاَنْفُسَ	حِیْنَ مَوْتِهَا
نہیں	تم	ان پر	کوئی ذمہ دار	اللہ	وفات دیتا ہے	جانوں (کو)	ان کی موت کے وقت

تم ان پر کوئی ذمہ دار نہیں ہو ○ اللہ جانوں کو ان کی موت کے وقت وفات دیتا ہے

ہدایت کا نفع اور گمراہی کا نقصان بندے کو ہی ہوگا

حقیقی طور پر موت اللہ ہی دیتا ہے

(1)......اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ ہم نے لوگوں کے فائدے اور ان کی ہدایت کیلئے یہ کامل اور عظیم کتاب آپ پر نازل فرمائی ہے، لہٰذا جو ہدایت حاصل کرے تو اس راہ یابی کا نفع وہی پائے گا اور جو گمراہ ہوا تو اس کی گمراہی کا نقصان اور وبال اسی پر پڑے گا۔ آپ کی یہ ذمہ داری نہیں کہ چار و ناچار انہیں ایمان قبول کرنے پر مجبور کریں بلکہ ایمان قبول کرنا یا نہ کرنا ان مشرکین کے ذمے ہے، آپ سے اُن کی کوتاہیوں کا مؤاخذہ نہ ہو گا۔

باطل معبودوں کے شفیع ہونے کا رد

وَ الَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَاۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا

وَ	الَّتِیْ	لَمْ تَمُتْ	فِیْ مَنَامِهَا (1)	فَیُمْسِكُ	الَّتِیْ قَضٰى عَلَیْهَا
اور	جو	نہ مرے	(اسے) اس کی نیند میں	پھر وہ روک لیتا ہے	(اسے) جس پر حکم فرمادیتا ہے

اور جو نہ مریں انہیں ان کی نیند کی حالت میں پھر جس پر موت کا حکم فرمادیتا ہے اسے

الْمَوْتَ وَ یُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّىؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ

الْمَوْتَ	وَ	یُرْسِلُ	الْاُخْرٰۤى	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ
موت (کا)	اور	چھوڑ دیتا ہے	دوسری (جان کو)	ایک مقررہ مدت تک	بیشک	اس میں

روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک مقررہ مدت تک چھوڑ دیتا ہے۔ بیشک اس میں

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوْا

لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمِ	اتَّخَذُوْا
ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو غوروفکر کرتے ہیں	کیا	انہوں نے بنار کھے ہیں

ضرور سوچنے والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ کیا انہوں نے

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَؕ قُلْ اَوَ لَوْ كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	شُفَعَآءَ	قُلْ	اَوَ لَوْ	كَانُوْا لَا یَمْلِكُوْنَ	شَیْــٴًـا	وَّ
اللہ کے مقابل	کچھ سفارشی	تم کہو	کیا اگرچہ	وہ مالک نہ ہوں	کسی چیز (کے)	اور

اللہ کے مقابلے میں کچھ سفارشی بنار کھے ہیں؟ تم فرماؤ: کیا اگرچہ وہ کسی چیز کے مالک نہ ہوں اور

اللہ تعالیٰ کی شانِ مالکیت

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًاؕ لَهٗ

لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾	قُلْ	لِّلّٰهِ	الشَّفَاعَةُ جَمِیْعًا (2)	لَهٗ
سمجھ نہ رکھتے ہوں	تم کہو	اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	سب شفاعت	اسی کیلئے (ہے)

نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں ○ تم فرماؤ: تمام شفاعتوں کا مالک اللہ ہی ہے۔ اسی کے لیے

(1)...... نیند بھی ایک قسم کی موت ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ سوتے وقت اور نیند سے بیدار ہوتے وقت احادیث میں بیان کی گئی دعائیں پڑھ لیا کریں۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے، جب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے وقت اپنے بستر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ہتھیلی رخسار کے نیچے رکھ لیتے، پھر کہتے ''اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيَا'' اور جب بیدار ہوتے تو یہ فرماتے ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ'' (بخاری، ۴/۱۹۲، الحدیث: ۶۳۱۴) (2)...... تمام شفاعتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے اور کوئی شخص تب تک کسی کی شفاعت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا جب تک اسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اذن نہ ملے۔

منکرینِ آخرت کی ذکرِ خدا سے بیزاری

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ اِذَا ذُكِرَ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	ثُمَّ	اِلَیْهِ	تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	اِذَا	ذُكِرَ
آسمانوں اور زمین کی بادشاہی	پھر	اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	جب	ذکر کیا جاتا ہے

آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے پھر تم اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے ○ اور جب ایک اللّٰہ کا

اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِۚ وَ

اللّٰهُ وَحْدَهُ	اشْمَاَزَّتْ	قُلُوْبُ الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	وَ
ایک اللّٰہ (کا)	(تو) متنفر ہو جاتے ہیں	ان لوگوں کے دل جو	ایمان نہیں لاتے	آخرت پر	اور

ذکر کیا جاتا ہے تو آخرت پر ایمان نہ لانے والوں کے دل متنفر ہو جاتے ہیں اور

اِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

اِذَا	ذُكِرَ	الَّذِیْنَ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	اِذَا	هُمْ	یَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ (1)
جب	ذکر کیا جاتا ہے	ان کا جو	اس (اللّٰہ) کے سوا (ہیں)	(تو) جبھی	وہ	خوش ہو جاتے ہیں

جب اللّٰہ کے سوا اوروں کا ذکر ہوتا ہے تو اس وقت وہ خوش ہو جاتے ہیں ○

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ایک عظیم دعا کی تعلیم

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ

قُلِ	اللّٰهُمَّ (2)	فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	عٰلِمَ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ
تم عرض کرو	اے اللّٰہ	آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے	ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والے

تم عرض کرو: اے اللّٰہ! آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! ہر پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے!

اَنْتَ تَحْكُمُ بَیْنَ عِبَادِكَ فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾

اَنْتَ	تَحْكُمُ	بَیْنَ عِبَادِكَ	فِیْ مَا	كَانُوْا فِیْهِ یَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾
تو	فیصلہ کرے گا	اپنے بندوں کے درمیان	(اس) میں جو	وہ اس میں اختلاف رکھتے تھے

تو اپنے بندوں میں اس چیز کا فیصلہ فرمائے گا جس میں وہ اختلاف رکھتے تھے ○

(1)...... اللّٰہ تعالٰی کی وحدانیت کے ذکر سے متنفر ہونا اور بتوں کے ذکر سے خوش ہونا کفار کی جہالت وحماقت ہے کیونکہ اللّٰہ تعالٰی کا ذکر تو سب سے بڑی سعادت، تمام بھلائیوں کی بنیاد اور دلوں کی ٹھنڈک ہے جبکہ بے جان اور خسیس بتوں کے ذکر میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔

(2)...... حضرت سعید بن مسیب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے منقول ہے کہ یہ آیت پڑھ کر جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔(مدارک، الزمر، تحت الآیۃ: ۴۶، ص۱۰۴۱) لہٰذا جب بھی کوئی دعا مانگیں تو اس سے پہلے یہ آیت پڑھ لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعا قبول ہو گی۔

مشرکین کا قیامت میں انجام

وَ لَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

وَ	لَوْ	اَنَّ	لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا
اور	اگر	یہ کہ (ہوتا)	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	ظلم کیا	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

اور اگر جو کچھ زمین میں ہے وہ سب اور اس کے ساتھ

وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ

وَّ	مِثْلَهٗ	مَعَهٗ	لَافْتَدَوْا	بِهٖ	مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ
اور	اس کی مثل	اس کے ساتھ	(تو) ضرور چھٹکارے کے عوض دیدیتے	اس کو	برے عذاب سے

اس جیسا اور بھی ظالموں کی ملک میں ہوتا تو قیامت کے دن بڑے عذاب سے چھٹکارے کے عوض

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ وَ بَدَا لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مَا

یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	بَدَا	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مَا
قیامت کے دن	اور	ظاہر ہوگا	ان کیلئے	اللہ کی طرف سے	(وہ) جس کا

وہ سب کا سب دیدیتے اور ان کیلئے اللہ کی طرف سے وہ ظاہر ہوگا جس کا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَ بَدَا لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا

لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ (1)	وَ	بَدَا (2)	لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا
وہ گمان (بھی) نہ رکھتے تھے	اور	ظاہر ہوجائیں گی	ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا

انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا○ اور ان پر ان کے کمائے ہوئے برے اعمال کھل گئے

تکلیف و راحت میں مشرکین کا حال

وَ حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ

وَ	حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾	فَاِذَا	مَسَّ	الْاِنْسَانَ
اور	گھیر لے گا	ان کو	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	پہنچتی ہے	آدمی (کو)

اور ان پر وہی آپڑا جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے○ پھر جب آدمی کو کوئی تکلیف

1 ......اس کا معنی یہ ہے کہ مشرکین کے لئے ایسے ایسے شدید عذاب ظاہر ہوں گے جن کا انہیں خیال بھی نہ تھا۔ یا، یہ معنی ہے کہ مشرکین گمان کرتے ہوں گے کہ اُن کے پاس نیکیاں ہیں لیکن جب نامۂ اعمال کھلیں گے تو بدیاں ظاہر ہوں گی۔

2 ......یعنی مشرکین پر ان کے دنیا میں کئے ہوئے برے اعمال کے آثار ظاہر ہو جائیں گے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے خبر دینے پر وہ جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ نازل ہو جائے گا اور مشرکین کو گھیر لے گا۔

گزشتہ اُمتوں کے حال وانجام کی طرف اشارہ اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا

ضُرٌّ	دَعَانَا	ثُمَّ	اِذَا	خَوَّلْنٰهُ	نِعْمَةً	مِّنَّا
کوئی تکلیف	(تو) وہ پکارتا ہے ہمیں	پھر	جب	دیتے ہیں اسے	کوئی نعمت	اپنے پاس سے

پہنچتی ہے تو ہمیں پکارتا ہے پھر جب اسے ہم اپنے پاس سے کوئی نعمت عطا فرمائیں

قَالَ اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ عَلٰی عِلْمٍؕ بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ وَّ لٰكِنَّ

قَالَ	اِنَّمَاۤ اُوْتِیْتُهٗ	عَلٰی عِلْمٍ	بَلْ	هِیَ	فِتْنَةٌ (1)	وَّ	لٰكِنَّ
(تو) کہتا ہے	مجھے دیا گیا وہ صرف	ایک علم (کی بنا) پر	بلکہ	وہ	ایک آزمائش (ہے)	اور	لیکن

تو کہتا ہے یہ تو مجھے ایک علم کی بدولت ملی ہے بلکہ وہ تو ایک آزمائش ہے مگر

اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾ قَدْ قَالَهَا الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

اَكْثَرَهُمْ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿٤٩﴾	قَدْ	قَالَهَا	الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ (2)
ان میں اکثر	نہیں جانتے	بیشک	کہی تھی ایسی بات	ان لوگوں نے جو	ان سے پہلے (گزرے)

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ ان سے پہلوں نے بھی ایسے ہی بات کہی تھی

فَمَاۤ اَغْنٰی عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾ فَاَصَابَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا

فَمَاۤ اَغْنٰی	عَنْهُمْ	مَّا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿٥٠﴾	فَاَصَابَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا
تو کام نہ آیا	ان کے	جو	وہ کماتے تھے	تو پہنچیں انہیں	(اس کی) برائیاں	جو

تو ان کی کمائیاں ان کے کچھ کام نہ آئیں ○ تو اُن کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں

كَسَبُوْاؕ وَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ هٰۤؤُلَآءِ سَیُصِیْبُهُمْ

كَسَبُوْا	وَ	الَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْ هٰۤؤُلَآءِ	سَیُصِیْبُهُمْ
انہوں نے کمایا	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ظلم کیا	ان میں سے	عنقریب پہنچیں گی انہیں

اُنہیں پہنچیں اور اِن میں (بھی) جو ظالم ہیں عنقریب ان پر

1 ..... دنیا کی سب نعمتیں عارضی اور فانی ہیں اور دنیا میں نعمتیں دے کر بندوں کو آزمایا بھی جاتا ہے، اس لئے دنیاوی نعمتوں پر تکبر و غرور کرنے اور ان پر مطمئن ہونے کی بجائے آخرت میں ملنے والی دائمی نعمتوں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ 2 ..... پہلوں سے مراد قارون اور اس کی قوم ہے۔ قارون نے کہا تھا "یہ (خزانہ) تو مجھے ایک علم کی بنا پر ملا ہے جو میرے پاس ہے" اور قارون کی قوم چونکہ اس کی اس بے ہودہ گوئی پر راضی رہی تھی اس لئے وہ بھی کہنے والوں میں شمار ہوئی۔ نیز ممکن ہے کہ قارون کے علاوہ سابقہ امتوں میں سے اور لوگوں نے بھی ایسا کہا ہو۔

رزق کی وسعت و تنگی کا اختیار صرف اللہ کے پاس ہے

سَیِّاٰتُ مَا کَسَبُوْا ؕ وَ مَا هُمْ بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾ اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا

سَیِّاٰتُ	مَا	كَسَبُوْا	وَ	مَا	هُمْ	بِمُعْجِزِیْنَ ﴿۵۱﴾	اَوَ لَمْ یَعْلَمُوْۤا
(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے کمایا	اور	نہیں	وہ	عاجز کرنے والے	اور کیا وہ نہیں جانتے

ان کے کمائے ہوئے اعمال کی برائیاں آپڑیں گی اور وہ اللہ کو بے بس نہیں کرسکتے ○ کیا انہیں معلوم نہیں

اَنَّ اللّٰهَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ؕ اِنَّ

اَنَّ	اللّٰهَ	یَبْسُطُ	الرِّزْقَ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ	یَقْدِرُ	اِنَّ
کہ	اللہ	کشادہ کرتا ہے	رزق	جس کیلئے	وہ چاہتا ہے	اور	تنگ کردیتا	بیشک

کہ اللہ روزی کشادہ کرتا ہے جس کے لیے چاہتا ہے اور تنگ (بھی) فرماتا ہے۔ بیشک

ع ۵ / ۲

گنہگاروں کو رحمتِ الٰہی سے مایوس نہ ہونے کی تاکید

فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾ ع قُلْ یٰعِبَادِیَ

فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۵۲﴾	قُلْ	یٰعِبَادِیَ
اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کیلئے	جو ایمان لاتے ہیں	تم کہو	اے میرے (وہ) بندو

اس میں ایمان والوں کے لیے ضرور نشانیاں ہیں ○ تم فرماؤ: اے میرے وہ بندو

الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

الَّذِیْنَ	اَسْرَفُوْا	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	لَا تَقْنَطُوْا	مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ
جنہوں نے	زیادتی کی	اپنی جانوں پر	تم مایوس نہ ہونا	اللہ کی رحمت سے	بیشک	اللہ

جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی! اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ

اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کی فرمانبرداری کرنے کا حکم

یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیْبُوْۤا

یَغْفِرُ	الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا	اِنَّهٗ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾	وَ	اَنِیْبُوْۤا (2)
بخش دیتا ہے	تمام گناہوں (کو)	بیشک وہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	رجوع کرو

سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور اپنے رب کی طرف

(1)...... کسی بھی گناہگار بندے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت و مغفرت سے کبھی مایوس نہیں ہونا چاہئے، کیونکہ اس کی رحمت بے انتہا وسیع ہے اور موت کے وقت غرغرہ کی حالت کو پہنچنے سے پہلے تک اس کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، اس سے پہلے پہلے کی جانے والی سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحمت سے قبول فرما کر سب گناہ بخش دے گا۔ اس آیت میں اگرچہ توبہ و مغفرت کے متعلق رحمتِ الٰہی سے مایوسی کی ممانعت ہے لیکن عمومی طور پر ہر حوالے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوسی اور نا امیدی ممنوع ہے۔ (2)...... فقط رحمتِ الٰہی پر بھروسہ کر کے گناہوں میں مصروف رہنا درست نہیں بلکہ بارگاہِ الٰہی میں گناہوں سے سچی توبہ مطلوب

اتباعِ قرآن کا حکم اور قیامت کی حسرتوں کا بیان

اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اِلٰى رَبِّكُمْ	وَ	اَسْلِمُوْا	لَهٗ	مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ
اپنے رب کی طرف	اور	گردن رکھو	اس کے حضور	(اس سے) پہلے	کہ	آئے تم پر

رجوع کرو اور اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر

الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ

الْعَذَابُ	ثُمَّ	لَا تُنْصَرُوْنَ ﴿٥٤﴾	وَ	اتَّبِعُوْۤا	اَحْسَنَ	مَاۤ
عذاب	پھر	تمہاری مدد نہ کی جائے	اور	پیروی کرو	(اس) بہترین (کی)	جو

عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے ○ اور تمہارے رب کی طرف سے جو

اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ

اُنْزِلَ	اِلَيْكُمْ	مِّنْ رَّبِّكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّاْتِيَكُمُ
اتارا گیا	تمہاری طرف	تمہارے رب کی جانب سے	(اس سے) پہلے	کہ	آجائے تم پر

بہترین چیز تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اس کی اس وقت سے پہلے پیروی اختیار کرلو کہ تم پر

الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ

الْعَذَابُ	بَغْتَةً	وَّ	اَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿٥٥﴾	اَنْ	تَقُوْلَ	نَفْسٌ
عذاب	اچانک	اور	تم	تمہیں خبر (بھی) نہ ہو	(پھر ایسا نہ ہو) کہ	کہے	کوئی جان

اچانک عذاب آجائے اور تمہیں خبر (بھی) نہ ہو ○ (پھر ایسا نہ ہو) کہ کوئی جان یہ کہے کہ

يّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ

يّٰحَسْرَتٰى (1)	عَلٰى	مَا	فَرَّطْتُّ	فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ	وَ	اِنْ	كُنْتُ
ہائے افسوس	(اس) پر	جو	میں نے کوتاہی کی	اللہ کے بارے میں	اور	بیشک	میں تھا

ہائے افسوس ان کوتاہیوں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بیشک میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور جو توبہ کرنا چھوڑ دے گا تو اس کے لئے بڑی وعید ہے۔ 1..... علامہ ابنِ رجب حنبلی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: انسان ہمیشہ زندگی سے امید وابستہ رکھتا ہے، اس کی یہ امید دنیا میں ختم نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ اپنے نفس کو دنیا کی لذتوں، شہوتوں اور گناہوں وغیرہ سے دور کرتا ہے اور شیطان اسے آخری عمر میں توبہ کی امید دلاتا رہتا ہے، پھر جب اسے موت کا یقین اور زندگی سے مایوس ہو جاتا ہے تو اس وقت وہ دنیا کی شہوتوں کے نشہ سے باہر آتا ہے، تب اسے اپنی کوتاہیوں پر حسرت وندامت ہوتی ہے اور وہ توبہ ونیک اعمال کے لیے دنیا کی طرف لوٹ جانے کا مطالبہ کرتا ہے لیکن اب اسے کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور اسی حسرت وندامت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِيْ

لَمِنَ السّٰخِرِيْنَ ﴿۵۶﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	لَوْ	اَنَّ	اللّٰهَ	هَدٰىنِيْ
ضرور مذاق اڑانے والوں میں سے	یا	کہے	اگر	یہ کہ	اللہ	ہدایت دیتا مجھے

مذاق اڑانے والوں میں سے تھا○ یا کہے: اگر اللہ مجھے ہدایت دیتا

لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾ لا اَوْ تَقُوْلَ حِيْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ

لَكُنْتُ	مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ﴿۵۷﴾	اَوْ	تَقُوْلَ	حِيْنَ	تَرَى	الْعَذَابَ	لَوْ
(تو) ضرور میں (بھی) ہوتا	پرہیز گاروں میں سے	یا	وہ کہے	جب	دیکھے	عذاب	اگر

تو میں بھی پرہیز گاروں میں سے ہوتا○ یا جب عذاب دیکھے تو کہے: اگر

حسرتوں کا جواب

اَنَّ لِيْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى

اَنَّ	لِيْ	كَرَّةً	فَاَكُوْنَ	مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۵۸﴾	بَلٰى (1)
یہ کہ	میرے لیے	ایک مرتبہ لوٹنا (ہوتا)	تو میں ہو جاتا	نیکیاں کرنے والوں میں سے	کیوں نہیں

مجھے ایک مرتبہ لوٹنا (نصیب) ہوتا تو میں نیکیاں کرنے والوں میں سے ہو جاتا○ ہاں کیوں نہیں!

قَدْ جَآءَتْكَ اٰيٰتِيْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَاسْتَكْبَرْتَ وَ

قَدْ	جَآءَتْكَ	اٰيٰتِيْ	فَكَذَّبْتَ	بِهَا	وَ	اسْتَكْبَرْتَ	وَ
بیشک	آئیں تمہارے پاس	میری آیتیں	تو تُو نے جھٹلایا	ان کو	اور	تکبر کیا	اور

بیشک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور

روزِ قیامت اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کا انجام

كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ تَرَى الَّذِيْنَ

كُنْتَ	مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	تَرَى	الَّذِيْنَ
تو ہو گیا	انکار کرنے والوں میں سے	اور	قیامت کے دن	تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جنہوں نے

تو انکار کرنے والوں میں سے ہو گیا○ اور قیامت کے دن تم اللہ پر جھوٹ باندھنے والوں کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے ساتھ موت کی سختیاں اسے اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہیں۔ اللہ تعالٰی نے قرآن کریم میں اپنے بندوں کو اس حسرت سے خبر دار کر دیا ہے، اب انہیں چاہئے کہ توبہ اور نیک اعمال کرتے رہیں تاکہ موت آنے سے پہلے یہ اس کے لیے تیار ہوں۔ (لطائف المعارف، ص ۵۷۴ ملخصاً)

1 ...... یعنی ہاں کیوں نہیں! تیرے پاس قرآن پاک پہنچا اور حق و باطل کی راہیں تم پر واضح کر دی گئیں اور تجھے حق و ہدایت اختیار کرنے کی قدرت بھی دی گئی، اس کے باوجود تو نے حق کو چھوڑا اور اسے قبول کرنے سے تکبر کیا، گمراہی اختیار کی اور جو حکم دیا گیا اس کی ضد و مخالفت کی، تو اب تیرا یہ کہنا غلط ہے کہ اللہ تعالٰی مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈرنے والوں میں سے ہوتا اور تیرے تمام عذر جھوٹے ہیں۔

كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌ ؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى

كَذَبُوْا	عَلَى اللّٰهِ	وُجُوْهُهُمْ	مُّسْوَدَّةٌ	اَلَیْسَ	فِیْ جَهَنَّمَ	مَثْوًى
جھوٹ باندھا	اللہ پر	ان کے چہرے	سیاہ (ہوں گے)	کیا نہیں ہے	جہنم میں	ٹھکانہ

دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے۔ کیا متکبروں کا ٹھکانہ جہنم میں

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٦٠﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا

پرہیزگاروں کے لئے بشارت

لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٦٠﴾	وَ	یُنَجِّی	اللّٰهُ	الَّذِیْنَ	اتَّقَوْا(1)
تکبر کرنے والوں کا	اور	(جہنم سے) بچائے گا	اللہ	ان لوگوں کو جو	پرہیزگار رہوئے

نہیں ہے؟○ اور اللہ پرہیزگاروں کو ان کی نجات کی جگہ کے ذریعے

بِمَفَازَتِهِمْ ۫ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾

بِمَفَازَتِهِمْ	لَا یَمَسُّهُمُ	السُّوْٓءُ	وَ	لَا	هُمْ	یَحْزَنُوْنَ ﴿٦١﴾
ان کی نجات کی جگہ (جنت) کے ذریعے	نہ چھوئے گا انہیں	عذاب	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے

بچائے گا۔ نہ انہیں عذاب چھوئے گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے○

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۫ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾ لَهٗ

اللہ ہر چیز کا خالق و نگہبان ہے

زمین و آسمان کی کنجیوں کا مالک اللہ ہے

اَللّٰهُ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ	وَّ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	وَّكِیْلٌ ﴿٦٢﴾	لَهٗ
اللہ	ہر چیز کا پیدا کرنے والا (ہے)	اور	وہی	ہر چیز پر	نگہبان (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)

اللہ ہر چیز کا خالق ہے اور وہ ہر چیز پر نگہبان ہے○ آسمانوں

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ

آیاتِ الٰہی کے منکروں کا انجام

مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ(2)	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	اللہ کی آیتوں کا	یہ لوگ

اور زمین کی کنجیاں اسی کی ملکیت میں ہیں اور جنہوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی

1۔۔۔۔ دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرنا یعنی کفر و شرک اور گناہوں سے بچنا بروزِ قیامت عذابِ جہنم سے نجات پانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ لہٰذا ہر کافر کو چاہئے کہ ایمان لائے اور ہر مومن کو چاہئے کہ وہ گناہوں سے بچے اور نیک اعمال کرے تاکہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا فضل و رحمت شاملِ حال ہو، عذابِ جہنم سے نجات ملے اور جنت میں داخلہ نصیب ہو۔ 2۔۔۔۔ یعنی رحمت، رزق اور بارش وغیرہ کے خزانوں کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں، وہی اُن کا مالک ہے۔ احادیث سے ثابت ہے کہ زمین کے خزانوں کی کنجیاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی دی گئی ہیں، جیسا کہ بخاری شریف میں ہے: مجھے زمین کے خزانوں ←

غیرُاللہ کی عبادت کا حکم دینے والوں کو جواب

هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ

هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿٦٣﴾	قُلْ	اَفَغَيْرَ اللّٰهِ	تَاْمُرُوْٓنِّيْٓ
وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)	تم کہو	تو کیا اللہ کے سوا	تم حکم دیتے ہو مجھے

نقصان اٹھانے والے ہیں ○ تم فرماؤ: اے جاہلو! کیا تم مجھے اس بات کا حکم دیتے ہو کہ

شرک کرنے والے کو بربادیٔ اعمال کی وعید

اَعْبُدُ اَيُّهَا الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ وَلَقَدْ اُوْحِيَ

اَعْبُدُ	اَيُّهَا	الْجٰهِلُوْنَ ﴿٦٤﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	اُوْحِيَ
(کہ کسی اور کی) میں عبادت کروں	اے	جاہلو	اور	ضرور بیشک	وحی کی گئی ہے

میں اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کروں ؟○ اور بیشک تمہاری طرف

اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ لَئِنْ

اِلَيْكَ	وَ	اِلَى الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِكَ	لَئِنْ
تمہاری طرف	اور	ان (نبیوں) کی طرف جو	تم سے پہلے (آئے)	(کہ اے سننے والے) ضرور اگر

اور تم سے اگلوں کی طرف یہ وحی کی گئی ہے کہ (اے ہر سننے والے مخاطب!) اگر

اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ

اَشْرَكْتَ (2)	لَيَحْبَطَنَّ	عَمَلُكَ	وَ	لَتَكُوْنَنَّ
تو نے شرک کیا	(تو) ضرور برباد ہو جائے گا	تیرا عمل	اور	ضرور تو ہو جائے گا

تو نے شرک کیا تو ضرور تیرا ہر عمل برباد ہو جائے گا اور ضرور تو

اللہ کی بندگی اور شکر گزاری کا حکم

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾ بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾

مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿٦٥﴾	بَلِ	اللّٰهَ	فَاعْبُدْ	وَ	كُنْ	مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ﴿٦٦﴾
خسارہ پانے والوں میں سے	بلکہ	اللہ (ہی کی)	تو تو عبادت کر	اور	ہو جا	شکر کرنے والوں میں سے

خسارہ پانے والوں میں سے ہو جائے گا ○ بلکہ اللہ ہی کی بندگی کر اور شکر گزاروں میں سے ہو جا ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی کنجیاں عطا فرما دی گئی ہیں۔ (بخاری، ۱/۴۵۲، الحدیث: ۱۳۴۴)

1 ...... حقیقی معبود انتہائی عظیم اوصاف سے متصف ہے، جبکہ بتوں کا تعلق جمادات سے ہے اور وہ کوئی نفع یا نقصان نہیں پہنچا سکتے اور جو شخص عظیم اوصاف سے موصوف معبود کی عبادت سے منہ پھیر کر اِن بے جان جسموں کی عبادت میں مشغول ہو تو وہ بہت بڑا جاہل ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے علمبردار کو بھی اس جھوٹی عبادت کی طرف بلانا اس سے بڑی جہالت ہے اس لئے یہاں انہیں جاہل فرمایا گیا۔ 2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ حضور صَلَّی ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مشرکین کی ناقدری اور روزِ قیامت عظمت وجلالِ الٰہی

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَ

وَ	مَا قَدَرُوا	اللّٰهَ	حَقَّ قَدْرِهٖ	وَ
اور	انہوں نے قدر نہ کی	اللّٰہ (کی)	(جیسا) اس کی قدر کرنے کا حق (ہے)	اور

اور انہوں نے اللّٰہ کی قدر نہ کی جیسا اس کی قدر کرنے کا حق تھا اور

الْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌۢ

الْاَرْضُ جَمِیْعًا	قَبْضَتُهٗ	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ	وَ	السَّمٰوٰتُ	مَطْوِیّٰتٌۢ
ساری زمین	اس کے قبضے (میں ہوگی)	قیامت کے دن	اور	آسمان	لپیٹے ہوئے ہوں گے

قیامت کے دن ساری زمین اس کے قبضے میں ہوگی اور اس کی قدرت سے تمام آسمان

بِیَمِیْنِهٖ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾ وَ

بِیَمِیْنِهٖ	سُبْحٰنَهٗ	وَ	تَعٰلٰى	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿٦٧﴾	وَ
اس کی قدرت سے	پاکی ہے اسے	اور	وہ بلند ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	اور

لپیٹے ہوئے ہوں گے اور وہ ان کے شرک سے پاک اور بلند ہے ○ اور

پہلی اور دوسری بار صور پھونکے جانے پر مخلوق کا حال

نُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ

نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ (1)	فَصَعِقَ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَنْ
پھونک ماری جائے گی	صور میں	تو بیہوش ہوجائیں گے	جو	آسمانوں میں	اور	جو

صُور میں پھونک ماری جائے گی تو جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

فِی الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ؕ ثُمَّ نُفِخَ فِیْهِ اُخْرٰى

فِی الْاَرْضِ	اِلَّا	مَنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	ثُمَّ	نُفِخَ (2)	فِیْهِ	اُخْرٰى
زمین میں (ہیں)	مگر	جسے	چاہے	اللّٰہ	پھر	پھونک ماری جائے گی	اس میں	دوسری بار

زمین میں ہیں سب بیہوش ہوجائیں گے مگر جسے اللّٰہ چاہے پھر اس میں دوسری بار پھونک ماری جائے گی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے لیکن مراد سننے والے ہیں۔ یا یہاں ایک ناممکن چیز کو ناممکن چیز پر موقوف کیا گیا ہے یعنی اگر بالفرض تم نے اللّٰہ تعالیٰ کا شریک کیا تو ضرور تمہارا ہر عمل برباد ہوجائے گا اور ضرور تم خسارہ پانے والوں میں سے ہوجاؤ گے۔

(1)...... آیت کے اس حصے میں پہلی بار صور پھونکنے کا بیان ہے۔ اس سے طاری ہونے والی بے ہوشی کا اثر یہ ہوگا کہ فرشتے اور زمین پر موجود زندہ لوگ جنہیں ابھی تک موت نہ آئی ہوگی، وہ مرجائیں گے۔ (2)...... یہاں دوسری بار صور پھونکے جانے کا بیان ہے جس سے مردے زندہ کئے جائیں گے۔

روزِ قیامت کے احوال اور علمِ الٰہی

فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ وَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ

فَاِذَا	هُمْ	قِيَامٌ	يَّنْظُرُوْنَ ﴿٦٨﴾ (1)	وَ	اَشْرَقَتِ	الْاَرْضُ
تو جبھی	وہ	کھڑے ہو (جائیں گے)	دیکھتے ہوئے	اور	جگمگا اٹھے گی	زمین

تو اسی وقت وہ دیکھتے ہوئے کھڑے ہو جائیں گے ○ اور زمین اپنے رب کے نور سے

بِنُوْرِ رَبِّهَا وَ وُضِعَ الْكِتٰبُ وَ جِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَ

بِنُوْرِ رَبِّهَا (2)	وَ	وُضِعَ	الْكِتٰبُ (3)	وَ	جِایْٓءَ بِالنَّبِيّٖنَ	وَ
اپنے رب کے نور سے	اور	رکھی جائے گی	کتاب	اور	لائے جائیں گے انبیاء	اور

جگمگا اٹھے گی اور کتاب رکھی جائے گی اور انبیاء اور گواہی دینے والے

الشُّهَدَآءِ وَ قُضِیَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ هُمْ

الشُّهَدَآءِ	وَ	قُضِیَ	بَيْنَهُمْ	بِالْحَقِّ	وَ	هُمْ
گواہی دینے والے	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	ان کے درمیان	حق کے ساتھ	اور	وہ

لائے جائیں گے اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور ان پر

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَ وُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ

لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾	وَ	وُفِّيَتْ	كُلُّ نَفْسٍ	مَّا	عَمِلَتْ
ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	اور	(بدلہ) بھرپور دیا جائے گا	ہر جان (کو)	(اس کا) جو	اس نے عمل کیا

ظلم نہ ہوگا ○ اور ہر جان کو اس کے اعمال کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا

قیامت میں کفار کا جہنم میں داخلے کا حال

ع

وَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَ سِيْقَ

وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ (4)	وَ	سِيْقَ
اور	وہ (اللہ)	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	لوگ کرتے ہیں	اور	ہانکا جائے گا

اور وہ (اللہ) خوب جانتا ہے جو لوگ کرتے ہیں ○ اور کافروں کو

(1)...... دیکھتے ہوئے کھڑے ہونے سے یا تو یہ مراد ہے کہ وہ حیرت میں آکر مبہوت شخص کی طرح ہر طرف نگاہیں اُٹھا اُٹھا کر دیکھیں گے، یا یہ معنی ہیں کہ وہ یہ دیکھتے ہوں گے کہ اب انہیں کیا معاملہ پیش آئے گا۔ (2)...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: یہ چاند، سورج کا نور نہ ہوگا بلکہ یہ اور ہی نور ہوگا جسے اللہ تعالیٰ پیدا فرمائے گا اور اس سے زمین روشن ہو جائے گی۔ (جمل، ٦/٤٥١) (3)...... اِس کتاب سے مراد یا تو لوحِ محفوظ ہے کہ جس میں قیامت تک ہونے والے دنیا کے تمام احوال اپنی مکمل تفصیلات کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں۔ یا، اس سے ہر شخص کا اعمال نامہ مراد ہے جو اس کے ہاتھ میں ہوگا۔ (4)...... اللہ تعالیٰ لوگوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْۤا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا

اِذَا	حَتّٰۤى	زُمَرًا	اِلٰى جَهَنَّمَ	كَفَرُوْۤا	الَّذِيْنَ
جب	یہاں تک کہ	گروہ در گروہ	جہنم کی طرف	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے

گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہانکا جائے گا یہاں تک کہ جب

جَآءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ

لَهُمْ	قَالَ	وَ	اَبْوَابُهَا	فُتِحَتْ	جَآءُوْهَا
ان سے	کہیں گے	اور	اس کے دروازے	(تو) کھولے جائیں گے	وہ آئیں گے اس کے پاس

وہ وہاں پہنچیں گے تو جہنم کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے داروغہ

خَزَنَتُهَاۤ اَلَمْ يَاْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ

عَلَيْكُمْ	يَتْلُوْنَ	مِّنْكُمْ	رُسُلٌ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ	خَزَنَتُهَاۤ
تم پر	وہ پڑھتے تھے	تم میں سے	رسول	کیا نہیں آئے تھے تمہارے پاس	اس کے داروغہ

ان سے کہیں گے: کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے وہ رسول نہ آئے تھے جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں

اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَ يُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ؕ قَالُوْا

قَالُوْا	لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا	يُنْذِرُوْنَكُمْ	وَ	اٰيٰتِ رَبِّكُمْ
وہ کہیں گے	تمہارے اس دن کی ملاقات (سے)	ڈراتے تھے تمہیں	اور	تمہارے رب کی آیتیں

پڑھتے تھے اور تمہیں تمہارے اِس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے؟ وہ کہیں گے:

بَلٰى وَ لٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾ قِيْلَ

قِيْلَ	عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿۷۱﴾	كَلِمَةُ الْعَذَابِ (1)	حَقَّتْ	لٰكِنْ	وَ	بَلٰى
کہا جائے گا	کافروں پر	عذاب کی بات	ثابت ہوگئی	لیکن	اور	کیوں نہیں

کیوں نہیں مگر عذاب کا قول کافروں پر ثابت ہوگیا○ کہا جائے گا:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے اعمال کو خوب جانتا ہے، اس سے کچھ مخفی نہیں اور نہ اسے گواہ اور لکھنے والے کی حاجت ہے، یہ گواہی اور لکھنا سب لوگوں پر حجت تمام کرنے کے لئے ہوں گے۔

1 ..... عذاب کی بات سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ فیصلہ ہے جو اس نے ابلیس کے چیلنج کے جواب میں سنا دیا تھا کہ "لَاَمْلَـَٔنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَ مِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ" بیشک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور سب سے جو تیری پیروی کرنے والے ہیں۔ (سورۂ ص: ۸۵)

اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ

اُدْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	فَبِئْسَ
داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	تو کیا ہی برا

جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ، اس میں ہمیشہ رہنا ہے، تو متکبروں کا

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ

مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾	وَ	سِيْقَ	الَّذِيْنَ	اتَّقَوْا	رَبَّهُمْ
متکبروں کا ٹھکانہ (ہے)	اور	چلایا جائے گا	ان لوگوں کو جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور اپنے رب سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ

اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ

اِلَى الْجَنَّةِ	زُمَرًا[1]	حَتّٰۤى	اِذَا	جَآءُوْهَا	وَ
جنت کی طرف	گروہ در گروہ	یہاں تک کہ	جب	وہ آئیں گے اس کے پاس	اور

جنت کی طرف چلایا جائے گا یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے اور

فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ

فُتِحَتْ	اَبْوَابُهَا	وَ	قَالَ	لَهُمْ	خَزَنَتُهَا	سَلٰمٌ
کھولے جائیں گے	اس کے دروازے	اور	کہیں گے	ان سے	اس کے داروغہ	سلام (ہو)

اس کے دروازے کھلے ہوئے ہوں گے اور اس کے داروغے ان سے کہیں گے: تم پر

عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَقَالُوا الْحَمْدُ

عَلَيْكُمْ	طِبْتُمْ	فَادْخُلُوْهَا	خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾[2]	وَ	قَالُوْا	الْحَمْدُ
تم پر	تم پاکیزہ رہے	تو داخل ہو جاؤ اس میں	ہمیشہ رہنے والے	اور	وہ کہیں گے	تمام تعریفیں

سلام ہو، تم پاکیزہ رہے تو ہمیشہ رہنے کو جنت میں جاؤ ○ اور وہ کہیں گے: سب خوبیاں

پرہیزگاروں کے جنت میں داخلے کا حال

ثواب ملنے پر پرہیزگاروں کی حمدِ الٰہی

[1]...... اللہ سے ڈرنے والوں کو گروہ در گروہ جنت کی طرف چلایا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جنت میں جو پہلا گروہ داخل ہوگا اس کی صورت چودھویں رات کے چاند کی طرح ہوگی اور جو گروہ اس کے بعد جائے گا اس کی صورت آسمان میں جگمگاتے ستارے کی طرح ہوگی۔ (مسلم، ص۱۵۱۹، الحدیث: ۱۴(۲۸۳۴)) [2]...... حدیثِ پاک میں ہے: (جنت میں) ایک پکارنے والا پکارے گا: تمہارے لیے یہ ہے کہ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے اور تمہارے لیے یہ ہے کہ خوش رہو گے کبھی غمگین نہ ہو گے۔ (مسلم، ص۱۵۲۱، الحدیث: ۲۲(۲۸۳۷))

روزِ قیامت فرشتوں کے گروہ کا تسبیح کرنا

لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ

لِلّٰهِ	الَّذِیْ	صَدَقَنَا	وَعْدَهٗ	وَ	اَوْرَثَنَا	الْاَرْضَ [1]
اللہ کے لئے (ہیں)	جس نے	سچا کر دیا ہم سے	اپنا وعدہ	اور	وارث کیا ہمیں	(اس) زمین (کا)

اس اللہ کیلئے ہیں جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اِس زمین کا وارث کیا،

نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾ وَ

نَتَبَوَّاُ	مِنَ الْجَنَّةِ	حَیْثُ	نَشَآءُ	فَنِعْمَ	اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ ﴿۷۴﴾	وَ
ہم رہیں گے	جنت سے (میں)	جہاں	چاہیں	تو کیا ہی اچھا (ہے)	عمل کرنے والوں کا ثواب	اور

ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے تو کیا ہی اچھا اجر ہے عمل کرنے والوں کا ○ اور

تَرَى الْمَلٰٓىٕكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ

تَرَى	الْمَلٰٓىٕكَةَ [2]	حَآفِّیْنَ	مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ	یُسَبِّحُوْنَ
تم دیکھو گے	فرشتوں (کو)	گھیرا کیے ہوئے	عرش کی ہر طرف سے	پاکی بیان کر رہے ہیں

تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ ہر طرف سے عرش کو گھیرے ہوئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	قُضِیَ	بَیْنَهُمْ	بِالْحَقِّ
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	فیصلہ کر دیا جائے گا	لوگوں کے درمیان	حق کے ساتھ

اس کی پاکی بیان کر رہے ہیں اور لوگوں میں سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا

وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾ ع

ع ۸ ۵ ۵

وَ	قِیْلَ	الْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۷۵﴾
اور	کہا جائے گا	تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا پالنے والا (ہے)

اور کہا جائے گا: تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے ○

1 ...... اس زمین سے جنت کی زمین مراد ہے، نیز جو شخص کسی چیز کا وارث ہو وہ اس میں بلا روک ٹوک تصرف کرتا ہے اور متقی لوگ بھی جنت میں بلا روک ٹوک تصرف کریں گے تو گویا کہ وہ جنت کے وارث ہیں۔

2 ...... فرشتوں کی بہت سی اقسام ہیں جیسے گردِ عرش رہنے والے فرشتے، حاملینِ عرش اور نظامِ کائنات چلانے پر مامور فرشتے وغیرہ اور ہر قسم کے فرشتوں سے متعلق الگ الگ ذمہ داریاں ہیں، جیسے عرش کے گرد تسبیح و تحمید کرنا، عرش اٹھانا، پانی برسانا، ہوا چلانا، روزی پہنچانا وغیرہ۔

آیات:85 — رکوع: 09

سُوْرَةُ الْمُؤْمِن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن کی عظمت و شان

حٰمٓ ۚ ١ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ

حٰمٓ ١	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ	الْعَزِيْزِ
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	(اس) اللہ کی طرف سے (ہے)	(جو) عزت والا

حٰمٓ ○ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا،

اللہ تعالیٰ کی مبارک صفات

الْعَلِيْمِ ٢ لا غَافِرِ الذَّنْۢبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ لا

الْعَلِيْمِ ٢	غَافِرِ الذَّنْۢبِ (1)	وَ	قَابِلِ التَّوْبِ (2)	شَدِيْدِ الْعِقَابِ (3)
علم والا (ہے)	گناہ بخشنے والا	اور	توبہ قبول کرنے والا	سخت عذاب دینے والا

علم والا ہے ○ گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا، سخت عذاب دینے والا،

ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ٣

ذِي الطَّوْلِ	لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اِلَيْهِ	الْمَصِيْرُ ٣ (4)
بڑے انعام والا (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)

بڑے انعام والا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اسی کی طرف پھرنا ہے ○

1۔۔۔ سچی توبہ کرنے والے سے بخشش کا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا، نیز اپنے فضل و کرم سے توبہ کے بغیر بھی وہ جس مسلمان کو چاہے بخش دے۔ 2۔۔۔ سچی توبہ کو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمالیتا ہے اگرچہ بندے نے موت سے چند لمحے پہلے ہی کیوں نہ توبہ کی ہو۔ 3۔۔۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے کفر کی وجہ سے جہنم میں سخت عذاب دے گا، اور بعض گناہگار مسلمان بھی گناہوں کی بنا پر عذابِ جہنم پائیں گے۔ 4۔۔۔ بروزِ قیامت دوبارہ زندہ ہونے کے بعد سبھی نے اپنے اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کیلئے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے خواہ وہ خوشی سے جائے یا اسے جبری طور پر لے جایا جائے۔

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والے لوگ

مَا يُجَادِلُ فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ اِلَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَا يَغْرُرْكَ

مَا يُجَادِلُ	فِيْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِ (1)	اِلَّا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَلَا يَغْرُرْكَ
جھگڑا نہیں کرتے	اللہ کی آیتوں میں	مگر	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو دھوکا نہ دے تجھے

اللہ کی آیتوں میں کافر ہی جھگڑا کرتے ہیں تو اے سننے والے! ان کا شہروں میں چلنا پھرنا

سابقہ امتوں کا انبیاء سے برا سلوک اور انجام

تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ۞٤ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ

تَقَلُّبُهُمْ	فِي الْبِلَادِ ۞٤	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ
ان کا چلنا پھرنا	شہروں میں	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم	اور

تجھے دھوکا نہ دے ۞ ان سے پہلے نوح کی قوم اور ان کے بعد کے

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ ۪ وَ هَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍۭ بِرَسُوْلِهِمْ لِيَاْخُذُوْهُ

الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	هَمَّتْ	كُلُّ اُمَّةٍ	بِرَسُوْلِهِمْ	لِيَاْخُذُوْهُ
ان کے بعد کے گروہوں (نے)	اور	ارادہ کیا	ہر امت (نے)	اپنے رسول کے ساتھ	کہ پکڑ لیں اسے

گروہوں نے جھٹلایا اور ہر امت نے یہ ارادہ کیا کہ اپنے رسول کو پکڑ لیں

وَ جٰدَلُوْا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوْا بِهِ الْحَقَّ

وَ	جٰدَلُوْا	بِالْبَاطِلِ	لِيُدْحِضُوْا	بِهِ	الْحَقَّ
اور	وہ جھگڑتے رہے	باطل کے ذریعے	تاکہ وہ مٹا دیں	اس سے	حق (کو)

اور باطل کے ذریعے جھگڑتے رہے تاکہ اس سے حق کو مٹا دیں

حالتِ کفر میں مرنے والا قطعی جہنمی ہے

فَاَخَذْتُهُمْ ۫ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۞٥ وَ كَذٰلِكَ حَقَّتْ

فَاَخَذْتُهُمْ	فَكَيْفَ	كَانَ	عِقَابِ ۞٥	وَ	كَذٰلِكَ	حَقَّتْ
تو میں نے پکڑ لیا انہیں	تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	اسی طرح	ثابت ہو چکی

تو میں نے انہیں پکڑ لیا تو میرا عذاب کیسا ہوا؟ ۞ اور یونہی تمہارے رب کی بات

(1)...... قرآنِ مجید کی آیات کے بارے میں جھگڑا کرنے کی مختلف صورتیں ہیں، بعض کفر، بعض کفر کے قریب اور حرام ہیں، مثلاً قرآنِ پاک کو جادو، شعر، کہانت اور سابقہ لوگوں کی داستان کہنا، یہ کفر ہے۔ قرآنِ عظیم کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے۔ یہ کفر بھی ہو سکتا ہے اور ضلالت و گمراہی بھی۔ اسی طرح علم کے بغیر قرآن کا مطلب بیان کرنا حرام اور اپنے بیان کردہ مطلب کے درست ہونے پر اصرار مزید حرام ہے۔ ممتاز مفسرین اور مجتہدین نے مشکل مقامات کو حل کرنے اور پیچیدہ مسائل کو واضح کرنے کے لئے جو علمی اور اصولی بحثیں

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقف لازم

كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۶

كَلِمَتُ رَبِّكَ	عَلَى الَّذِيْنَ	كَفَرُوْٓا [1]	اَنَّهُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ۶
تمہارے رب کی بات	ان لوگوں پر جنہوں نے	کفر کیا	کہ وہ	آگ والے (ہیں)

کافروں پر ثابت ہوچکی ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○

فرشتوں کی تسبیح اور اہل ایمان کے لیے دعائیں

اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

اَلَّذِيْنَ	يَحْمِلُوْنَ	الْعَرْشَ	وَ	مَنْ	حَوْلَهٗ	يُسَبِّحُوْنَ
وہ (فرشتے) جو	اٹھاتے ہیں	عرش	اور	جو	اس کے ارد گرد (موجود ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں

عرش اٹھانے والے اور اس کے ارد گرد موجود (فرشتے) اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	يُؤْمِنُوْنَ	بِهٖ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَ [2]
اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	اور	ایمان رکھتے ہیں	اس پر	اور	بخشش مانگتے ہیں

اس کی پاکی بیان کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور مسلمانوں کی

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَا	وَسِعْتَ	كُلَّ شَيْءٍ	رَّحْمَةً	وَّ
ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	تونے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز (کو)	رحمت	اور

بخشش مانگتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تیری رحمت اور علم ہر شے سے

عِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا

عِلْمًا	فَاغْفِرْ	لِلَّذِيْنَ	تَابُوْا	وَ	اتَّبَعُوْا
علم (سے)	تو تو بخش دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	توبہ کی	اور	پیروی کی

وسیع ہے تو انہیں بخش دے جو توبہ کریں اور تیرے راستے کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی ہیں، ان کا اس جھگڑے سے کوئی تعلق نہیں یونہی مفسرین اور مجتہدین کا اختلاف، جھگڑا نہیں بلکہ تحقیق ہے۔

1 ...... یہاں کافروں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کی موت کفر پر ہوگی، یہ کافر ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں گے۔

2 ...... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے کہ وہ مومنوں کے لئے آج بھی دعائے مغفرت کررہے ہیں۔ نیز مسلمانوں کے لئے غائبانہ اور کسی غرض کے بغیر دعا کرنا فرشتوں کی سنت اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے، اس پر عمل کی کوشش کرنی چاہئے۔

سَبِيْلَكَ وَ قِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾ رَبَّنَا وَ

سَبِيْلَكَ	وَ قِهِمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿٧﴾	رَبَّنَا	وَ
تیرے راستے (کی)	اور تو بچالے انہیں	دوزخ کے عذاب (سے)	اے ہمارے رب	اور

پیروی کریں اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچالے ○ اے ہمارے رب! اور

اَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَ مَنْ

اَدْخِلْهُمْ	جَنّٰتِ عَدْنِ ِ	الَّتِيْ	وَعَدْتَّهُمْ	وَ	مَنْ
داخل کردے انہیں	ہمیشہ رہنے کے باغوں (میں)	جن کا	تو نے وعدہ فرمایا ان سے	اور	(انہیں) جو

انہیں اور ان کے باپ دادا اور ان کی بیویوں اور ان کی اولاد میں سے جو نیک ہوں

صَلَحَ مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ وَ اَزْوَاجِهِمْ وَ ذُرِّيّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ

صَلَحَ	مِنْ اٰبَآىِٕهِمْ	وَ	اَزْوَاجِهِمْ	وَ	ذُرِّيّٰتِهِمْ (1)	اِنَّكَ
نیک ہوئے	ان کے باپ دادا میں سے	اور	ان کی بیویوں	اور	ان کی اولاد (میں سے)	بیشک تو

ان کو ہمیشہ رہنے کے ان باغوں میں داخل فرما جن کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بیشک

اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾ ۙ وَ قِهِمُ السَّيِّاٰتِ ؕ وَ مَنْ

اَنْتَ	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿٨﴾	وَ قِهِمُ	السَّيِّاٰتِ	وَ	مَنْ
تو (ہی)	عزت والا	حکمت والا (ہے)	اور بچالے انہیں	گناہوں کی شامت (سے)	اور	جسے

تو ہی عزت والا، حکمت والا ہے ○ اور انہیں گناہوں کی شامت سے بچالے اور جسے

تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَ ذٰلِكَ

تَقِ	السَّيِّاٰتِ	يَوْمَىِٕذٍ	فَقَدْ	رَحِمْتَهٗ	وَ	ذٰلِكَ
تو نے بچالیا	گناہوں کی شامت (سے)	اس دن	تو بیشک	تو نے رحم فرمایا اس پر	اور	یہی

تو نے اس دن گناہوں کی شامت سے بچالیا تو بیشک تو نے اس پر رحم فرمایا اور یہی

(1)...... سچی توبہ کرنے والے شخص کی برکت اس کے والدین اور بیوی بچوں کو بھی پہنچتی ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب مومن جنت میں داخل ہوگا تو پوچھے گا میرا باپ کہاں ہے؟ میری ماں کہاں ہے؟ میرے بچے کہاں ہیں؟ میری بیوی کہاں ہے؟ اسے بتایا جائے گا کہ انہوں نے تیری طرح نیک اعمال نہیں کیے، اس لئے وہ یہاں موجود نہیں تو وہ جنتی جواب میں کہے گا: میں اپنے لئے اور ان کے لئے نیک اعمال کیا کرتا تھا۔ پھر کہا جائے گا کہ اُن لوگوں کو بھی جنت میں داخل کر دو۔ (بغوی، غافر، تحت الآیۃ: ۸، ۴/۸۲)

ع٩-٢

بروزِ قیامت کفار سے رب تعالیٰ کی ناراضی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ ع اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ (1)	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُنَادَوْنَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہیں ندا کی جائے گی

بڑی کامیابی ہے ○ بیشک کافروں کو ندا دی جائے گی

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ

لَمَقْتُ اللّٰهِ (2)	اَكْبَرُ	مِنْ مَّقْتِكُمْ	اَنْفُسَكُمْ	اِذْ
یقیناً اللہ کی ناراضی	زیادہ بڑی (ہے)	تمہاری ناراضی سے	تمہاری جانوں (پر)	(کیونکہ) جب

کہ یقیناً اللہ کی تم سے ناراضی اس سے بڑھ کر ہے جو (آج) تمہیں اپنی جانوں سے ہے کیونکہ جب

کفار کی بارگاہِ الٰہی میں عرض

تُدْعَوْنَ اِلَى الْاِيْمَانِ فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾ قَالُوْا رَبَّنَآ

تُدْعَوْنَ	اِلَى الْاِيْمَانِ	فَتَكْفُرُوْنَ ﴿١٠﴾	قَالُوْا	رَبَّنَآ
تمہیں بلایا جاتا تھا	ایمان کی طرف	تو تم کفر کرتے تھے	وہ کہیں گے	اے ہمارے رب

تمہیں ایمان کی طرف بلایا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے ○ وہ کہیں گے: اے ہمارے رب!

اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا

اَمَتَّنَا	اثْنَتَيْنِ	وَ	اَحْيَيْتَنَا	اثْنَتَيْنِ (3)	فَاعْتَرَفْنَا
تو نے موت دی ہمیں	دو مرتبہ	اور	زندہ کیا ہمیں	دو مرتبہ	تو (اب) ہم نے اقرار کرلیا

تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ زندہ کیا تو اب ہم نے اپنے گناہوں کا

کفار کے عذابِ جہنم میں رہنے کا سبب

بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّهٗۤ اِذَا

بِذُنُوْبِنَا	فَهَلْ	اِلٰى خُرُوْجٍ	مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿١١﴾	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّهٗۤ	اِذَا
اپنے گناہوں کا	تو کیا	نکلنے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	یہ	(اس) وجہ سے ہے کہ	جب

اقرار کرلیا ہے تو کیا نکلنے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ یہ اس وجہ سے ہے کہ جب

1 ...... حقیقی اور اصل کامیابی یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کے گناہ معاف کر دیئے جائیں اور اسے عذابِ جہنم سے بچالیا جائے۔

2 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کی ناراضی سے مراد وہ ناراضی ہے جو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کافروں پر فرمائے گا۔

3 ...... دو مرتبہ موت اور دو مرتبہ زندگی دیئے جانے سے مراد یہ ہے کہ پہلے کفار بے جان نطفہ تھے، اس موت کے بعد انہیں جان دے کر زندہ کیا، پھر عمر پوری ہو جانے پر انہیں موت دی، پھر اعمال کا حساب دینے اور ان کی جزا پانے کے لئے زندہ کیا۔

توحیدِ باری تعالیٰ کی نشانیاں اور ان سے نصیحت لینے والا شخص

دُعِیَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ كَفَرْتُمْ ۚ وَاِنْ یُّشْرَكْ بِهٖ

دُعِیَ	اللّٰهُ وَحْدَهٗ	كَفَرْتُمْ	وَ	اِنْ	یُّشْرَكْ	بِهٖ
پکارا جاتا تھا	ایک اللہ (کو)	(تو) تم کفر کرتے تھے	اور	اگر	شرک کیا جاتا	اس کے ساتھ

ایک اللہ کو پکارا جاتا تھا تو تم کفر کرتے تھے اور اگر اس کے ساتھ شرک کیا جاتا

تُؤْمِنُوْا ؕ فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾ هُوَ

تُؤْمِنُوْا	فَالْحُكْمُ	لِلّٰهِ	الْعَلِیِّ	الْكَبِیْرِ ﴿۱۲﴾	هُوَ
(تو) تم مان لیتے تھے	تو حکم	(اس) اللہ کا (ہے)	(جو) بلندی والا	بڑائی والا (ہے)	وہی (ہے)

تو تم مان لیتے تھے تو ہر حکم اس اللہ کا ہے جو بلندی والا، بڑائی والا ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْ یُرِیْكُمْ اٰیٰتِهٖ وَیُنَزِّلُ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ

الَّذِیْ	یُرِیْكُمْ	اٰیٰتِهٖ	وَ	یُنَزِّلُ	لَكُمْ	مِّنَ السَّمَآءِ
جو	دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	اور	اتارتا ہے	تمہارے لیے	آسمان سے

جو تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اور تمہارے لیے آسمان سے

اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کرنے کا حکم

رِزْقًا ؕ وَمَا یَتَذَكَّرُ اِلَّا مَنْ یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ فَادْعُوا اللّٰهَ

رِزْقًا	وَ	مَا یَتَذَكَّرُ	اِلَّا	مَنْ	یُّنِیْبُ ﴿۱۳﴾ (1)	فَادْعُوا	اللّٰهَ
روزی	اور	نصیحت نہیں مانتا	مگر	وہ جو	رجوع کرے	تو تم عبادت کرو	اللہ (کی)

روزی اتارتا ہے اور نصیحت نہیں مانتا مگر وہی جو رجوع کرے ○ تو اللہ کی بندگی کرو،

عظمت و جلال والی صفاتِ باری تعالیٰ

مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ

مُخْلِصِیْنَ (2)	لَهُ	الدِّیْنَ	وَلَوْ	كَرِهَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	رَفِیْعُ الدَّرَجٰتِ
خالص کرتے ہوئے	اس کیلئے	دین (عبادت)	اگرچہ	برا مانیں	کافر	درجات بلند کرنے والا

خالص اسی کے بندے بن کر، اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ (اللہ) بلند درجات دینے والا،

1 ...... روزی تو سب کے لئے ہے مگر ہدایت سب کے لئے نہیں۔ افسوس کہ ہمیں اپنی روزی کی تو بہت فکر ہے لیکن ہدایت کی کوئی فکر نہیں۔

2 ...... جو بھی نیک عمل کیا جائے اس میں ریاکاری اور لوگوں کو دکھانا مقصود نہ ہو بلکہ وہ خالص رضائے الٰہی کے لئے کیا جائے کیونکہ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور وہ ریا، دکھلاوے وغیرہ سے پاک عمل ہی کو قبول فرماتا ہے۔ نیز اس آیت میں صلح کلیت کا ذہن رکھنے والوں کے لئے نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرنے میں خدا کے نافرمانوں کی ناپسندیدگی کی کوئی پرواہ نہیں کی جائے گی۔

ذُوالْعَرْشِ ۚ يُلْقِي الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ

ذُوالْعَرْشِ	يُلْقِي	الرُّوْحَ	مِنْ اَمْرِهٖ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ
عرش والا (ہے)	وہ ڈالتا ہے	(ایمان کی) جان (وحی)	اپنے حکم سے	جس پر	وہ چاہتا ہے

عرش کا مالک ہے۔ وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے ایمان کی جان

مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ۙ﴿۱۵﴾ يَوْمَ هُمْ

مِنْ عِبَادِهٖ	لِيُنْذِرَ	يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ (1)	يَوْمَ	هُمْ
اپنے بندوں میں سے	تاکہ وہ ڈرائے	ملنے کے دن (سے)	(جس) دن	وہ (ہوں گے)

وحی ڈالتا ہے تاکہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے ۝ جس دن وہ

بٰرِزُوْنَ ۚ۬ لَا يَخْفٰى عَلَى اللّٰهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ؕ لِمَنِ

بٰرِزُوْنَ	لَا يَخْفٰى (2)	عَلَى اللّٰهِ	مِنْهُمْ	شَيْءٌ	لِمَنِ
ظاہر ہو جانے والے	پوشیدہ نہیں ہو گی	اللہ پر	ان (کے حال میں) سے	کوئی چیز	کس کے لئے (ہے)

بالکل ظاہر ہو جائیں گے۔ ان کے حال میں سے کوئی چیز اللہ پر پوشیدہ نہیں ہو گی۔ آج

الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؕ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾ اَلْيَوْمَ تُجْزٰى

الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	لِلّٰهِ الْوَاحِدِ	الْقَهَّارِ ﴿۱۶﴾	اَلْيَوْمَ	تُجْزٰى
بادشاہی	آج	ایک اللہ کی	(جو) سب پر غالب (ہے)	آج	بدلہ دیا جائے گا

کس کی بادشاہی ہے؟ ایک اللہ کی جو سب پر غالب ہے ۝ آج ہر جان کو

كُلُّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ ؕ لَا ظُلْمَ الْيَوْمَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ

كُلُّ نَفْسٍ	بِمَا	كَسَبَتْ	لَا	ظُلْمَ	الْيَوْمَ	اِنَّ	اللّٰهَ
ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا	نہیں (ہو گی)	زیادتی	آج	بیشک	اللہ

اس کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا۔ آج کسی پر زیادتی نہیں ہو گی، بیشک اللہ

1 ...... قیامت کا دن وہ ہے جس میں آسمان و زمین والے اور اوّلین و آخرین ملیں گے، نیز روحیں جسموں سے اور ہر عمل کرنے والا اپنے عمل سے ملے گا، اس مناسبت سے روزِ قیامت کو ”یوم التلاق“ یعنی ملنے کا دن کہتے ہیں۔ 2 ...... دنیا میں ہو سکتا ہے کہ کچھ کفار یہ خیال کیا کرتے تھے کہ جب ہم کسی آڑ میں چھپ جائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں نہیں دیکھتا اور اس پر ہمارے اعمال پوشیدہ رہتے ہیں لیکن قیامت کے دن وہ یہ خیال بھی نہ کر سکیں گے کیونکہ اس دن لوگوں کے لئے کوئی پردہ اور آڑ کی چیز نہ ہو گی جس کے ذریعے سے وہ اپنے خیال میں بھی اپنا حال چھپا سکیں، اس دن انہیں بھی یقین ہو جائے گا کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بات ڈھکی چھپی نہیں ہے۔

کفار کو قیامت کے ہولناک دن سے ڈرانے کا حکم

سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾ وَ اَنْذِرْهُمْ یَوْمَ الْاٰزِفَةِ اِذِ الْقُلُوْبُ

سَرِیْعُ الْحِسَابِ ﴿١٧﴾	وَ	اَنْذِرْهُمْ	یَوْمَ الْاٰزِفَةِ	اِذِ	الْقُلُوْبُ
جلد حساب لینے والا (ہے)	اور	ڈراؤ انہیں	قریب آنے والی آفت کے دن (سے)	جب	دل

جلد حساب لینے والا ہے ○ اور انہیں قریب آنے والی آفت کے دن سے ڈراؤ، جب دل

لَدَى الْحَنَاجِرِ كٰظِمِیْنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ

لَدَى الْحَنَاجِرِ	كٰظِمِیْنَ	مَا	لِلظّٰلِمِیْنَ (1)	مِنْ حَمِیْمٍ
گلوں کے پاس (آجائیں گے)	غم سے بھرے ہوئے (ہوں گے)	نہ (ہوگا)	ظالموں کا	کوئی دوست

گلوں کے پاس آجائیں گے اس حال میں کہ غم میں بھرے ہوں گے۔ ظالموں کا نہ کوئی دوست ہوگا

اللہ تعالیٰ کی شانِ علم

وَّ لَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ ﴿١٨﴾ؕ یَعْلَمُ خَآىٕنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا

وَّ	لَا	شَفِیْعٍ	یُّطَاعُ ﴿١٨﴾	یَعْلَمُ	خَآىٕنَةَ الْاَعْیُنِ (2)	وَ	مَا
اور	نہ	سفارشی	جس کی بات مانی جائے	وہ جانتا ہے	آنکھوں کی خیانت (کو)	اور	جو (بات)

اور نہ کوئی سفارشی جس کا کہا مانا جائے ○ اللہ آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور اسے بھی جو

اللہ تعالیٰ کی شان اور بتوں کا حال

تُخْفِی الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾ وَ اللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ ؕ وَ الَّذِیْنَ

تُخْفِی	الصُّدُوْرُ ﴿١٩﴾	وَ	اللّٰهُ	یَقْضِیْ	بِالْحَقِّ	وَ	الَّذِیْنَ
چھپاتے ہیں	سینے	اور	اللہ	فیصلہ فرماتا ہے	حق کے ساتھ	اور	وہ لوگ جو

سینے چھپاتے ہیں ○ اور اللہ سچا فیصلہ فرماتا ہے، اور اس کے سوا

یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ ؕ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ

یَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِهٖ	لَا یَقْضُوْنَ	بِشَیْءٍ	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ
عبادت کرتے ہیں	اس کے سوا (جس کی)	وہ فیصلہ نہیں کرتے	کسی چیز کا	بیشک	اللہ	وہی

جن کو وہ پوجتے ہیں وہ کسی چیز کا فیصلہ نہیں کرتے بیشک اللہ ہی

1 ...... یہاں ظالموں سے کفار مراد ہیں، گناہگار مسلمان اس آیت میں بیان کی گئی وعید میں داخل نہیں، ان کے لئے بروزِ قیامت دوست اور شفاعت کرنے والے ہوں گے اور ان کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔ 2 ...... آنکھوں کی خیانت سے مراد چوری چھپے نامحرم عورت کو دیکھنا اور ممنوعات پر نظر ڈالنا ہے اور سینوں میں چھپی چیز سے مراد عورت کے حسن و جمال کے بارے میں سوچنا ہے، یہ سب چیزیں اگرچہ دوسرے لوگوں کو معلوم نہ ہوں لیکن انہیں اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

گزشتہ قوموں کے احوال کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

ع ٢ ٧

السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾ اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

السَّمِيْعُ	الْبَصِيْرُ ﴿٢٠﴾	اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
سننے والا	دیکھنے والا (ہے)	اور کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

سننے والا، دیکھنے والا ہے○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْا هُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْا	هُمْ	اَشَدَّ	مِنْهُمْ	قُوَّةً	وَّ
ان لوگوں کا انجام جو	تھے	ان سے پہلے	تھے	وہ	زیادہ	ان سے	قوت	اور

ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ وہ پہلے لوگ قوت اور زمین میں چھوڑی ہوئی

اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ بِذُنُوْبِهِمْ ؕ

اٰثَارًا[1] فِي الْاَرْضِ	فَاَخَذَهُمُ	اللّٰهُ	بِذُنُوْبِهِمْ[2]
زمین میں چھوڑی ہوئی نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو پکڑ لیا انہیں	اللہ (نے)	ان کے گناہوں کے سبب

نشانیوں کے اعتبار سے ان سے بڑھ کر تھے تو اللہ نے انہیں ان کے گناہوں کے سبب پکڑ لیا

وَمَا كَانَ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

وَ	مَا كَانَ	لَهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ وَّاقٍ ﴿٢١﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
اور	نہیں تھا	ان کے لئے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	یہ (گرفت)	(اس) لیے ہوئی کہ وہ

اور ان کیلئے اللہ سے کوئی بچانے والا نہ تھا○ یہ گرفت اس لیے ہوئی کہ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ

كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	فَكَفَرُوْا	فَاَخَذَهُمُ
آئے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا	تو پکڑ لیا انہیں

ان کے پاس ان کے رسول واضح نشانیاں لے کر آئے پھر (بھی) انہوں نے کفر کیا تو اللہ نے انہیں

1 ...... چھوڑی ہوئی نشانیوں سے مراد قلعے، محل، نہریں، حوض اور بڑی بڑی عمارتیں وغیرہ ہیں۔

2 ...... گناہوں کے سبب پچھلی قوموں کا جو انجام ہوا اس میں مسلمانوں کے لئے بھی بڑی عبرت و نصیحت ہے، انہیں بھی خود کو گناہوں سے دور رکھنے اور نیک اعمال کرنے کی خوب کوشش کرنی چاہیے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون، ہامان اور قارون کی طرف بعثت

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِیٌّ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	قَوِیٌّ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا
اللہ (نے)	بیشک وہ	قوت والا	سخت عذاب دینے والا (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا

پکڑ لیا، بیشک اللہ قوت والا، سخت عذاب دینے والا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو

مُوْسٰى بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾ۙ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ

مُوْسٰى	بِاٰیٰتِنَا وَ سُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۳﴾	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ قَارُوْنَ
موسیٰ (کو)	اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ	فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

اپنی نشانیوں اور روشن دلیل کے ساتھ بھیجا ○ فرعون اور ہامان اور قارون کی طرف

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ

فَقَالُوْا	سٰحِرٌ	كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ (1)	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ
تو انہوں نے کہا	(یہ تو) جادوگر	بڑا جھوٹا (ہے)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس حق

تو وہ بولے جادوگر ہے، بڑا جھوٹا ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری طرف سے

مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْۤا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

مِنْ عِنْدِنَا	قَالُوا	اقْتُلُوْۤا	اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ہمارے پاس سے	(تو) انہوں نے کہا	قتل کر دو	ان لوگوں کے بیٹے جو	ایمان لائے

حق لایا تو انہوں نے کہا: اس کے ساتھ ایمان لانے والوں کے بیٹوں کو

مَعَهٗ وَ اسْتَحْیُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَ مَا كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ اِلَّا

مَعَهٗ	وَ	اسْتَحْیُوْا	نِسَآءَهُمْ	وَ	مَا	كَیْدُ الْكٰفِرِیْنَ (2)	اِلَّا
اس کے ساتھ	اور	زندہ رکھو	ان کی عورتیں، بچیاں	اور	نہیں (ہے)	کافروں کا مکر و فریب	مگر

قتل کر دو اور ان کی عورتوں کو زندہ رکھو اور کافروں کا مکر و فریب تو

فرعون کا بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ چھوڑنے کا حکم

(1)...... فرعون اور ہامان تو حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جادوگر اور جھوٹا کہتے تھے جبکہ قارون کی طرف یہ کہنے کی نسبت آخری امر کے اعتبار سے ہے۔ یعنی قارون شروع میں تو ایمان لایا جبکہ آخر میں منافق ہو گیا تو یہ بھی گویا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھوٹا کہنے میں فرعون اور ہامان کے ساتھ شریک ہو گیا۔

(2)...... فرعون اور اس کی قوم نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غلبے کا خطرہ محسوس کر کے اس سے بچنے کی یہ تدبیر کی کہ اہلِ ایمان کے بیٹوں کو قتل اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم جاری کر دیا لیکن یہ تدبیر کچھ بھی کارآمد ثابت نہ ہوئی۔

فرعون کی دھمکیاں

فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾ وَ قَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِیْۤ اَقْتُلْ مُوْسٰی

فِیْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾	وَ	قَالَ	فِرْعَوْنُ	ذَرُوْنِیْۤ	اَقْتُلْ (1)	مُوْسٰی
گمراہی میں	اور	کہا	فرعون (نے)	چھوڑ دو مجھے	(تاکہ) میں قتل کر دوں	موسیٰ (کو)

گمراہی میں ہی ہے ○ اور فرعون نے کہا: مجھے چھوڑ دو تاکہ میں موسیٰ کو قتل کر دوں

وَ لْیَدْعُ رَبَّهٗ ۚ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یُّبَدِّلَ

وَ لْیَدْعُ	رَبَّهٗ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ	اَنْ	یُّبَدِّلَ
اور چاہئے کہ وہ پکارے	اپنے رب (کو)	بیشک میں	ڈرتا ہوں	(اس سے) کہ	وہ بدل دے گا

اور وہ اپنے رب کو بلالے۔ بیشک مجھے ڈر ہے کہ وہ تمہارا دین

فرعون کو جواب

دِیْنَكُمْ اَوْ اَنْ یُّظْهِرَ فِی الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَ قَالَ

دِیْنَكُمْ	اَوْ	اَنْ	یُّظْهِرَ	فِی الْاَرْضِ	الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾	وَ	قَالَ
تمہارا دین	یا	یہ کہ	وہ ظاہر کرے گا	زمین میں	فساد	اور	فرمایا

بدل دے گا یا زمین میں فساد ظاہر کرے گا ○ اور موسیٰ نے

مُوْسٰۤی اِنِّیْ عُذْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ

مُوْسٰۤی	اِنِّیْ	عُذْتُ (2)	بِرَبِّیْ وَ رَبِّكُمْ	مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ
موسیٰ (نے)	بیشک میں	پناہ لیتا ہوں	اپنے اور تمہارے رب کی	ہر متکبر سے

کہا: میں تمہارے اور اپنے رب کی پناہ لیتا ہوں ہر اس متکبر سے

ع ۸ / ۳

آلِ فرعون کے مومن کی نصیحت اور فرعون کا جواب

لَّا یُؤْمِنُ بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾ ع وَ قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖۗ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ

لَّا یُؤْمِنُ	بِیَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾	وَ	قَالَ	رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ	مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
جو یقین نہیں رکھتا	حساب کے دن پر	اور	کہا	ایک مسلمان مرد (نے)	فرعون والوں میں سے

جو حساب کے دن پر یقین نہیں رکھتا ○ اور فرعون والوں میں سے ایک مسلمان مرد نے کہا

1 ...... فرعون کا یہ کہنا صرف دھمکی ہی تھی کیونکہ اسے خود حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے برحق نبی ہونے کا یقین تھا اور وہ جانتا تھا کہ آپ کے معجزات جادو نہیں ہیں، اگر وہ آپ کو برحق نبی نہ سمجھتا تو قتل کرنے میں ہرگز دیر نہ کرتا کیونکہ وہ بڑا خونخوار، سفاک اور ظالم تھا، چھوٹی سی بات پر ہزارہا خون کر ڈالتا تھا۔

2 ...... حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے فرعون کی سختیوں کے جواب میں اپنی طرف سے کوئی تکبر والا کلمہ نہ فرمایا بلکہ اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہی اور اس پر بھروسہ کیا، یہی خدا شناسوں کا طریقہ ہے اور اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو ہر ایک بلا سے محفوظ رکھا۔

يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗۤ اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ

يَكْتُمُ	اِيْمَانَهٗۤ (1)	اَتَقْتُلُوْنَ	رَجُلًا	اَنْ	يَّقُوْلَ
وہ چھپاتا تھا	اپنے ایمان (کو)	کیا تم قتل کرنے لگے ہو	ایک مرد (کو)	(اس بناپر) کہ	وہ کہتا ہے

جو اپنے ایمان کو چھپاتا تھا: کیا تم ایک مرد کو اس بنا پر قتل کرنا چاہ رہے ہو کہ وہ کہتا ہے

رَبِّیَ اللّٰهُ وَ قَدْ جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ

رَبِّیَ	اللّٰهُ	وَ	قَدْ	جَآءَكُمْ بِالْبَیِّنٰتِ	مِنْ رَّبِّكُمْ
میرا رب	اللہ (ہے)	اور	بیشک	وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں	تمہارے رب کی طرف سے

کہ میرا رب اللہ ہے اور بیشک وہ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے روشن نشانیاں لے کر آیا ہے

وَ اِنْ یَّكُ كَاذِبًا فَعَلَیْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَ اِنْ یَّكُ

وَ	اِنْ	یَّكُ	كَاذِبًا	فَعَلَیْهِ	كَذِبُهٗ	وَ	اِنْ	یَّكُ
اور	اگر	وہ ہے	غلط کہنے والا	تو اسی پر (ہے)	اس کی غلط بیانی کا وبال	اور	اگر	وہ ہے

اور اگر بالفرض وہ غلط کہتے ہیں تو ان کی غلط گوئی کا وبال ان ہی پر ہے اور اگر وہ

صَادِقًا یُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ

صَادِقًا	یُّصِبْكُمْ	بَعْضُ	الَّذِیْ	یَعِدُكُمْ	اِنَّ
سچا	(تو) پہنچ جائے گا تمہیں	(اس عذاب کا) کچھ حصہ	جس کی	وہ وعید سنارہا ہے تمہیں	بیشک

سچے ہیں تو جس عذاب کی وہ تمہیں وعید سنارہے ہیں اس کا کچھ حصہ تمہیں پہنچ جائے گا۔ بیشک

اللّٰهَ لَا یَهْدِیْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾ یٰقَوْمِ

اللّٰهَ	لَا یَهْدِیْ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	كَذَّابٌ ﴿٢٨﴾	یٰقَوْمِ
اللہ	ہدایت نہیں دیتا	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	بڑا جھوٹا (ہو)	اے میری قوم

اللہ اسے ہدایت نہیں دیتا جو حد سے بڑھنے والا، بڑا جھوٹا ہو ○ اے میری قوم!

(1)...... یہ مومن فرعون کا چچازاد بھائی تھا اور حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لاچکا تھا اور اپنے ایمان کو فرعون اور اس کی قوم سے چھپا کر رکھتا تھا کیونکہ اسے اپنی جان کا خطرہ تھا اور یہی وہ شخص تھا جس نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ نجات حاصل کی تھی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ وہ شخص اسرائیلی تھا وہ اپنے ایمان کو فرعون اور آلِ فرعون سے مخفی رکھتا تھا۔

لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ٘ فَمَنْ

لَكُمُ	الْمُلْكُ	الْيَوْمَ	ظٰهِرِيْنَ	فِي الْاَرْضِ	فَمَنْ
تمہارے لئے	بادشاہی (ہے)	آج	غلبہ رکھتے ہوئے	زمین میں	تو کون

زمین میں غلبہ رکھتے ہوئے آج بادشاہی تمہاری ہے تو

يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ

يَّنْصُرُنَا	مِنْۢ بَاْسِ اللّٰهِ	اِنْ	جَآءَنَا	قَالَ	فِرْعَوْنُ
مدد کرے گا ہماری	اللہ کے عذاب سے (بچاکر)	اگر	وہ آگیا ہم پر	کہا	فرعون (نے)

اللہ کے عذاب سے ہمیں کون بچالے گا اگر ہم پر آئے۔ فرعون بولا

مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا

مَآ اُرِيْكُمْ	اِلَّا	مَآ	اَرٰى	وَ	مَآ اَهْدِيْكُمْ	اِلَّا
میں نہیں سمجھاتا تمہیں	مگر	وہ جو	میں سمجھتا ہوں	اور	میں نہیں بتاتا تمہیں	مگر

میں تو تمہیں وہی سمجھاتا ہوں جو میں خود سمجھتا ہوں اور میں تمہیں وہی بتاتا ہوں

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾ وَقَالَ الَّذِيْٓ اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْٓ

سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٢٩﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْٓ	اٰمَنَ	يٰقَوْمِ	اِنِّيْٓ
بھلائی کا راستہ	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا	اے میری قوم	بیشک میں

جو بھلائی کی راہ ہے ○ اور وہ ایمان والا بولا اے میری قوم! مجھے

اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾ؗ مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّ

اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿٣٠﴾	مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ	وَّ
خوف کرتا ہوں	تم پر	(گزشتہ) گروہوں کے دن جیسے (دن کا)	جیسے نوح کی قوم کا طریقہ	اور

تم پر (گزشتہ) گروہوں کے دن جیسا خوف ہے ○ جیسا نوح کی قوم اور

مردِ مومن کا عذابِ دنیا سے ڈرانا

عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ وَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْؕ وَ مَا اللّٰهُ

عَادٍ	وَّ	ثَمُوْدَ	وَ	الَّذِيْنَ	مِنْۢ بَعْدِهِمْ	وَ	مَا	اللّٰهُ
عاد	اور	ثمود	اور	ان لوگوں (کا طریقہ گزرا ہے) جو	ان کے بعد (آئے)	اور	نہیں	اللہ

عاد اور ثمود اور ان کے بعد والوں کا طریقہ گزرا ہے اور اللہ بندوں پر

يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ

يُرِيْدُ	ظُلْمًا (1)	لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾	وَ	يٰقَوْمِ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ
ارادہ فرماتا	ظلم (کا)	بندوں کے لئے	اور	اے میری قوم	بیشک میں	خوف کرتا ہوں

ظلم نہیں چاہتا ○ اور اے میری قوم! میں تم پر پکارے جانے کے دن کا

عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَۚ مَا

عَلَيْكُمْ	يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ (2)	يَوْمَ	تُوَلُّوْنَ	مُدْبِرِيْنَ	مَا
تم پر	پکارے جانے کے دن (کا)	(جس) دن	تم لوٹو گے	پیٹھ پھیرتے ہوئے	نہیں (ہے)

خوف کرتا ہوں ○ جس دن تم پیٹھ دے کر بھاگو گے۔ اللہ سے

لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍۚ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا

لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	مِنْ عَاصِمٍ	وَ	مَنْ	يُّضْلِلِ	اللّٰهُ	فَمَا
تمہارے لیے	اللہ سے	کوئی بچانے والا	اور	جسے	گمراہ کردے	اللہ	تو نہیں (ہے)

تمہیں کوئی بچانے والا نہیں ہے اور جسے اللہ گمراہ کرے اسے

لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾ وَ لَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ

لَهٗ	مِنْ هَادٍ ﴿۳۳﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَكُمْ (3)	يُوْسُفُ	مِنْ قَبْلُ
اس کو	کوئی راہ دکھانے والا	اور	ضرور بیشک	آیا تمہارے پاس	یوسف	(اس سے) پہلے

کوئی راہ دکھانے والا نہیں ○ اور بیشک اس سے پہلے تمہارے پاس یوسف روشن نشانیاں لے کر

ردِ مؤمن کا عذابِ آخرت سے ڈرانا

فرعونیوں کے آباؤ اجداد کی گمراہی

1 ...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا، جنہیں وہ عذاب دیتا ہے وہ اس کا عدل ہے اور جنہیں وہ ثواب عطا فرماتا ہے وہ اس کا فضل ہے۔ 2 ...... قیامت کے دن کو یَوْمُ التَّنَاد یعنی ”پکار کا دن“ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس روز طرح طرح کی پکاریں مچی ہوں گی، جیسے ندا کی جائے گی کہ فلاں سعادت مند ہوا اب کبھی بدبخت نہ ہوگا اور فلاں بدبخت ہو گیا اب کبھی سعادت مند نہ ہوگا وغیرہ۔ 3 ...... یہاں خطاب اگرچہ فرعون اور اس کی قوم سے ہے لیکن مراد ان کے آباؤ اجداد ہیں کیونکہ حضرت یوسف عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ان کے پاس نہیں بلکہ ان کے آباؤ اجداد کے پاس رسول بن کر تشریف لائے تھے۔

بِالْبَیِّنٰتِ فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖؕ حَتّٰۤى

بِالْبَیِّنٰتِ	فَمَا زِلْتُمْ	فِیْ شَكٍّ	مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ	حَتّٰۤى
روشن نشانیوں کے ساتھ	تو تم رہے	شک میں	(اس) سے جسے وہ لایا تمہارے پاس	یہاں تک کہ

آئے تو تم ان کے لائے ہوئے پر شک ہی میں رہے یہاں تک کہ

اِذَا هَلَكَ قُلْتُمْ لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِهٖ رَسُوْلًاؕ

اِذَا	هَلَكَ	قُلْتُمْ	لَنْ یَّبْعَثَ	اللّٰهُ	مِنْۢ بَعْدِهٖ	رَسُوْلًا
جب	اس کا انتقال ہوا	(تو) تم نے کہا	ہرگز نہیں بھیجے گا	اللہ	اس کے بعد	کوئی رسول

جب انہوں نے انتقال فرمایا تو تم نے کہا: اب اللہ ہرگز کوئی رسول نہ بھیجے گا،

كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۚۙ (۳۴)

كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنْ	هُوَ	مُسْرِفٌ	مُّرْتَابٌ (۳۴)
یونہی	گمراہ کرتا ہے	اللہ	(اس کو) جو	وہ	حد سے بڑھنے والا	شک کرنے والا (ہو)

اللہ یونہی اسے گمراہ کرتا ہے جو حد سے بڑھنے والا شک کرنے والا ہو ○

بلادلیل حق کا مقابلہ کرنے والے کا حال

الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْؕ

الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ (1)	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ	اَتٰىهُمْ
وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر	جو آئی ہو ان کے پاس

وہ جو اللہ کی آیتوں میں بغیر کسی ایسی دلیل کے جھگڑا کرتے ہیں جو انہیں ملی ہو،

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ الَّذِیْنَ

كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	عِنْدَ الَّذِیْنَ
(یہ بات) بہت بڑی (ہے)	بیزاری (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	اور	ان لوگوں کے نزدیک جو

یہ بات اللہ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک کس قدر

(1)...... یعنی حد سے بڑھنے والے اور شک کرنے والے وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کو جھٹلا کر اور ان پر اعتراضات کر کے جھگڑا کرتے ہیں اور ان کا یہ جھگڑا کسی ایسی دلیل کے ساتھ نہیں ہوتا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملی ہو بلکہ محض آباؤ اجداد کی اندھی تقلید اور جاہلانہ شبہات کی بنا پر ہوتا ہے اور یہ جھگڑا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور ایمان لانے والوں کے نزدیک انتہائی سخت بیزاری کی بات ہے اور جس طرح ان جھگڑا کرنے والوں کے دلوں پر مہر لگا دی اسی طرح اللہ تعالیٰ ہر متکبر سرکش کے دل پر مہر لگا دیتا ہے کہ اس میں ہدایت قبول کرنے کا کوئی محل باقی نہیں رہتا۔

ہامان کو محل بنانے کا حکم اور فرعون کا مقصد

اٰمَنُوْاؕ كَذٰلِكَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ وَ قَالَ

اٰمَنُوْا	كَذٰلِكَ	یَطْبَعُ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ قَلْبِ مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿۳۵﴾ (1)	وَ	قَالَ
ایمان لائے	اسی طرح	مہر لگا دیتا ہے	اللہ	ہر متکبر سرکش کے دل پر	اور	کہا

سخت بیزاری کی ہے۔ اللہ ہر متکبر سرکش کے دل پر اسی طرح مہر لگا دیتا ہے ○ اور فرعون نے

فِرْعَوْنُ یٰهَامٰنُ ابْنِ لِیْ صَرْحًا لَّعَلِّیْۤ اَبْلُغُ

فِرْعَوْنُ	یٰهَامٰنُ	ابْنِ	لِیْ	صَرْحًا (2)	لَّعَلِّیْۤ	اَبْلُغُ
فرعون (نے)	اے ہامان	تو بنا	میرے لئے	اونچا محل	شاید میں	پہنچ جاؤں

کہا: اے ہامان! میرے لیے اونچا محل بنا شاید میں راستوں تک

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى وَ

الْاَسْبَابَ ﴿۳۶﴾	اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ	فَاَطَّلِعَ	اِلٰۤى اِلٰهِ مُوْسٰى	وَ
راستوں (تک)	آسمانوں کے راستوں (تک)	تو میں جھانک کر دیکھوں	موسیٰ کے خدا کی طرف	اور

پہنچ جاؤں ○ آسمان کے راستوں تک تو موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھوں اور

اِنِّیْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًاؕ وَ كَذٰلِكَ زُیِّنَ

اِنِّیْ	لَاَظُنُّهٗ	كَاذِبًا	وَ	كَذٰلِكَ	زُیِّنَ
بیشک میں	ضرور گمان کرتا ہوں اسے	جھوٹا	اور	اسی طرح	خوبصورت بنا دیا گیا

بیشک میرے گمان میں تو وہ جھوٹا ہے اور یونہی فرعون کی نگاہ میں اس کا برا کام

لِفِرْعَوْنَ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ صُدَّ عَنِ السَّبِیْلِؕ وَ مَا

لِفِرْعَوْنَ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	صُدَّ	عَنِ السَّبِیْلِ	وَ	مَا
فرعون کے لئے	اس کا برا عمل	اور	اسے روک دیا گیا	راستے سے	اور	نہیں (تھا)

خوبصورت بنا دیا گیا اور وہ راستے سے روکا گیا اور

(1)...... تکبر اور سرکشی دل پر مہر لگا دیئے جانے کے دو بڑے اسباب ہیں اور مہر لگانے سے مقصود یہ ہے کہ متکبر و سرکش کے دل میں موجود گمراہی، نفاق اور کفر نکل نہ سکے اور ہدایت، اخلاص اور ایمان اس میں داخل نہ ہو سکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سزا ہے، لہٰذا ہر عقلمند کو چاہئے کہ وہ ان اسباب کو اختیار کرے جو اس کا سینہ کھلنے کا باعث بنیں اور ان اسباب سے بچتا رہے جو دل پر مہر لگا دیئے جانے کا سبب بن جائیں۔

(2)...... ہامان کو محل بنانے کا حکم دینے والے واقعہ کی تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۸، ص۵٦۰ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مردِ مومن کی قوم کو دوبارہ نصیحت

كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾ وَ قَالَ الَّذِيْۤ اٰمَنَ يٰقَوْمِ

كَيْدُ فِرْعَوْنَ	اِلَّا	فِيْ تَبَابٍ ﴿٣٧﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْۤ	اٰمَنَ	يٰقَوْمِ
فرعون کا مکروفریب	مگر	ہلاکت میں	اور	کہا	اس نے جو	ایمان لایا	اے میری قوم

فرعون کا داؤ ہلاکت میں ہی تھا ○ اور ایمان والے نے کہا: اے میری قوم!

قوم کے سامنے دنیا و آخرت کی حقیقت کا بیان

اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ يٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ

اتَّبِعُوْنِ	اَهْدِكُمْ	سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿٣٨﴾ (1)	يٰقَوْمِ	اِنَّمَا	هٰذِهِ
تم پیروی کرو میری	میں بتاؤں تمہیں	بھلائی کا راستہ	اے میری قوم	صرف	یہ

میرے پیچھے چلو میں تمہیں بھلائی کی راہ بتاؤں ○ اے میری قوم! یہ

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ ٞ وَّ اِنَّ الْاٰخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا	مَتَاعٌ	وَّ	اِنَّ	الْاٰخِرَةَ	هِيَ	دَارُ الْقَرَارِ ﴿٣٩﴾
دنیا کی زندگی	تھوڑا سا سامان (ہے)	اور	بیشک	آخرت	وہ	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)

دنیا کی زندگی تو تھوڑا سا سامان ہی ہے اور بیشک آخرت ہمیشہ رہنے کا گھر ہے ○

قوم کے سامنے اچھے اور برے اعمال کے انجام کا بیان

مَنْ عَمِلَ سَيِّئَةً فَلَا يُجْزٰۤى اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَ مَنْ

مَنْ	عَمِلَ	سَيِّئَةً	فَلَا يُجْزٰۤى	اِلَّا	مِثْلَهَا	وَ	مَنْ
جس نے	عمل کیا	برا	تو اسے بدلہ نہیں دیا جائے گا	مگر	اس کی مثل	اور	جس نے

جو برا کام کرے تو اسے بدلہ نہ ملے گا مگر اتنا ہی اور جو

عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَ هُوَ مُؤْمِنٌ

عَمِلَ	صَالِحًا	مِّنْ ذَكَرٍ	اَوْ	اُنْثٰى	وَ	هُوَ	مُؤْمِنٌ (2)
عمل کیا	اچھا	(خواہ وہ) مرد (ہو)	یا	عورت	اور (جبکہ)	وہ	ایمان والا (ہو)

اچھا کام کرے مرد ہو خواہ عورت اور وہ ہو مسلمان

(1)...... اس میں اشارہ ہے کہ ہدایت انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاء عظام کی پیروی میں رکھی گئی ہے اور جس طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اپنے امتی کو ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں اسی طرح نبی عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے تابع رہتے ہوئے اولیاء و صالحین بھی ہدایت کا راستہ دکھاتے ہیں۔

(2)...... ایمان اور نیک اعمال دونوں ضروری ہیں کیونکہ ایمان کے بغیر کسی صورت جنت میں داخلہ ممکن نہیں اور رضائے الٰہی کیلئے نیک اعمال نہ کئے تو اسے بروزِ قیامت اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت اور نیک بندوں کی شفاعت سے محرومی اور مخصوص عرصہ تک عذابِ جہنم کا سامنا ہو سکتا ہے۔

مردِ مومن کا قوم کے اور اپنے حال کا بیان

النصف

فَاُولٰٓىٕكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾

فَاُولٰٓىٕكَ	یَدْخُلُوْنَ	الْجَنَّةَ	یُرْزَقُوْنَ	فِیْهَا	بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۴۰﴾
تو یہ لوگ	داخل ہوں گے	جنت (میں)	انہیں رزق دیا جائے گا	اس میں	حساب کے بغیر

تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے وہاں بے حساب رزق پائیں گے ○

وَ یٰقَوْمِ مَا لِیْۤ اَدْعُوْكُمْ اِلَى النَّجٰوةِ وَ تَدْعُوْنَنِیْۤ

وَ	یٰقَوْمِ (1)	مَا	لِیْۤ	اَدْعُوْكُمْ	اِلَى النَّجٰوةِ	وَ	تَدْعُوْنَنِیْۤ
اور	اے میری قوم	کیا ہوا	مجھے	میں بلاتا ہوں تمہیں	نجات کی طرف	اور	تم بلاتے ہو مجھے

اور اے میری قوم مجھے کیا ہوا کہ میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے دوزخ کی طرف

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ بِاللّٰهِ وَ اُشْرِكَ

اِلَى النَّارِ ﴿۴۱﴾	تَدْعُوْنَنِیْ	لِاَكْفُرَ	بِاللّٰهِ	وَ	اُشْرِكَ
آگ کی طرف	تم بلاتے ہو مجھے	تاکہ میں انکار کروں	اللہ کا	اور	شریک ٹھہراؤں

بلا رہے ہو ○ تم مجھے اس طرف بلاتے ہو کہ میں اللہ کا انکار کروں اور ایسے کو

بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ٘ وَّ اَنَا اَدْعُوْكُمْ

بِهٖ	مَا	لَیْسَ	لِیْ	بِهٖ	عِلْمٌ	وَّ	اَنَا	اَدْعُوْكُمْ
اس کے ساتھ	(اس کو) جو	نہیں ہے	مجھے	اس کا	کوئی علم	اور	میں	بلاتا ہوں تمہیں

اس کا شریک کروں جو میرے علم میں نہیں، اور میں تمہیں عزت والے

اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ

اِلَى الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ﴿۴۲﴾	لَا جَرَمَ	اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْۤ اِلَیْهِ
عزت والے بہت بخشنے والے کی طرف	ثابت ہوا	کہ جس (بت) کی طرف تم بلا رہے ہو مجھے

بہت بخشنے والے کی طرف بلاتا ہوں ○ آپ ہی ثابت ہوا کہ جس کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو

1 ...... جب مردِ مومن نے یہ محسوس کیا کہ لوگ میری باتوں پر تعجب کر رہے اور میری بات ماننے کی بجائے مجھے اپنے باطل دین کی طرف بلانا چاہتے ہیں تو اس نے قوم کو ملامت کی کہ تم کیسے عجیب لوگ ہو، میں تمہیں ایمان اور طاعت کی تلقین کر کے جنت کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے کفر و شرک کی دعوت دے کر جہنم کی طرف بلا رہے ہو۔

لَيْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَ لَا فِی الْاٰخِرَةِ وَ اَنَّ

لَیْسَ	لَهٗ	دَعْوَةٌ	فِی الدُّنْیَا	وَ	لَا	فِی الْاٰخِرَةِ	وَ	اَنَّ
(کہیں کام کا) نہیں ہے	اس کو	بلانا	دنیا میں	اور	نہ	آخرت میں	اور	یہ کہ

اس کو بلانا کہیں کام کا نہیں، دنیا میں، نہ آخرت میں اور یہ کہ

مَرَدَّنَاۤ اِلَی اللّٰهِ وَ اَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾

مَرَدَّنَاۤ	اِلَی اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْمُسْرِفِیْنَ	هُمْ	اَصْحٰبُ النَّارِ ﴿۴۳﴾
ہمارا لوٹنا	اللہ کی طرف (ہے)	اور	یہ کہ	حد سے بڑھنے والے	وہی	آگ والے (ہیں)

ہمارا پھرنا اللہ کی طرف ہے اور یہ کہ حد سے گزرنے والے ہی دوزخی ہیں ○

فَسَتَذْكُرُوْنَ مَاۤ اَقُوْلُ لَكُمْ ؕ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْۤ

فَسَتَذْكُرُوْنَ	مَاۤ	اَقُوْلُ	لَكُمْ	وَ	اُفَوِّضُ (1)	اَمْرِیْۤ
تو عنقریب تم یاد کرو گے	(اسے) جو	میں کہہ رہا ہوں	تم سے	اور	میں سپرد کرتا ہوں	اپنا کام

تو جلد ہی تم وہ یاد کرو گے جو میں تم سے کہہ رہا ہوں، اور میں اپنے کام اللہ کو

اِلَی اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ

اِلَی اللّٰهِ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَصِیْرٌۢ	بِالْعِبَادِ ﴿۴۴﴾	فَوَقٰىهُ (2)	اللّٰهُ
اللہ کی طرف	بیشک	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	بندوں کو	تو بچالیا اسے	اللہ (نے)

سونپتا ہوں، بیشک اللہ بندوں کو دیکھتا ہے ○ تو اللہ نے اسے ان کے مکر کی

سَیِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا وَ حَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ

سَیِّاٰتِ	مَا	مَكَرُوْا	وَ	حَاقَ	بِاٰلِ فِرْعَوْنَ
(اس کی) برائیوں (سے)	جو	انہوں نے مکر کیا	اور	گھیر لیا	فرعون والوں کو

برائیوں سے بچالیا اور فرعونیوں کو برے عذاب نے

قوم کی دھمکی پر مردِ مومن کا جواب

مردِ مومن کا بچاؤ اور فرعونیوں پر عذاب

(1)...... تفویض کا معنی یہ ہے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا جائے اور تفویض یہ بھی ہے کہ دوسروں کے معاملات کے انجام اور عاقبت کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، لہٰذا برا کام کرنے والے کو حتی الوسع برائی سے روکنے کی کوشش کی جائے، اس کے باوجود اگر وہ برائی سے باز نہ آئے تو اسے یہ نہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ تجھے نہ بخشے گا بلکہ اس کے اعمال کے انجام کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا جائے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ کیا کرے گا وہ خود ہی جانتا ہے۔

(2)...... جو شخص اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیتا اور اس پر بھروسہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے کفایت فرماتا اور دشمنوں کے مکر و فریب سے بچالیتا ہے۔

فرعونیوں پر برزخ اور آخرت میں عذاب

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ ج اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّ عَشِيًّا ج وَ

سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾	اَلنَّارُ	يُعْرَضُوْنَ	عَلَيْهَا	غُدُوًّا	وَّ	عَشِيًّا	وَ
برے عذاب (نے)	آگ	وہ پیش کئے جاتے ہیں	اس پر	صبح	اور	شام	اور

آگھیرا ○ آگ جس پر صبح و شام پیش کیے جاتے ہیں اور

يَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ قف اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

يَوْمَ	تَقُوْمُ	السَّاعَةُ	اَدْخِلُوْٓا	اٰلَ فِرْعَوْنَ	اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾ (1)
(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت	(حکم ہوگا) داخل کرو	فرعون والوں (کو)	سخت تر عذاب (میں)

جس دن قیامت قائم ہوگی، (حکم ہوگا) فرعون والوں کو سخت تر عذاب میں داخل کرو ○

نارِ جہنم میں کافر سرداروں اور کمزور کفار کا جھگڑا

وَ اِذْ يَتَحَآجُّوْنَ فِي النَّارِ فَيَقُوْلُ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ

وَ	اِذْ	يَتَحَآجُّوْنَ	فِي النَّارِ	فَيَقُوْلُ	الضُّعَفٰٓؤُا	لِلَّذِيْنَ
اور	جب	وہ باہم جھگڑیں گے	آگ میں	تو کہیں گے	کمزور لوگ	ان لوگوں سے جنہوں نے

اور جب وہ آگ میں باہم جھگڑیں گے تو کمزور ان سے کہیں گے جو (دنیا میں)

اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا

اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُنَّا	لَكُمْ	تَبَعًا	فَهَلْ	اَنْتُمْ	مُّغْنُوْنَ	عَنَّا
تکبر کیا تھا	بیشک	ہم تھے	تمہارے	تابع	تو کیا	تم	کم کروگے	ہم سے

بڑے بنتے تھے: ہم تمہارے تابع تھے تو کیا تم ہم سے آگ کا کوئی حصہ

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾ قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُلٌّ

نَصِيْبًا مِّنَ النَّارِ ﴿۴۷﴾	قَالَ	الَّذِيْنَ	اسْتَكْبَرُوْٓا	اِنَّا	كُلٌّ
آگ کا کوئی حصہ	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	تکبر کیا تھا	بیشک ہم	سب

کم کروگے ؟○ وہ بڑے بننے والے کہیں گے: ہم سب

1 ...... یہاں پہلے صبح و شام فرعونیوں کو آگ پر پیش کئے جانے کا ذکر ہوا اور اس کے بعد قیامت کے دن سخت تر عذاب میں داخل کئے جانے کا بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے بھی انہیں آگ پر پیش کر کے عذاب دیا جارہا ہے اور یہی قبر کا عذاب ہے۔ کثیر احادیث سے بھی قبر کا عذاب برحق ہونا ثابت ہے، ایک حدیثِ پاک میں ہے: ہر مرنے والے پر اس کا مقام صبح و شام پیش کیا جاتا ہے، جنتی پر جنت کا اور دوزخی پر دوزخ کا اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تجھے اس کی طرف اٹھائے۔ (صحیح بخاری، ۱/۴۶۸، الحدیث: ۱۳۷۹)

کمزور کفار کی داروغہ جہنم سے درخواست اور ان کا جواب

فِيْهَآ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ

فِيْهَآ	اِنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	حَكَمَ	بَيْنَ الْعِبَادِ ﴿٤٨﴾	وَ	قَالَ (1)
اس (آگ) میں (ہیں)	بیشک	اللہ	تحقیق	وہ فیصلہ فرما چکا	بندوں کے درمیان	اور	کہیں گے

آگ میں ہیں بیشک اللہ بندوں میں فیصلہ فرما چکا ○ اور جو

الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ

الَّذِيْنَ	فِي النَّارِ	لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ	ادْعُوْا	رَبَّكُمْ
وہ لوگ جو	آگ میں (ہیں)	جہنم کے داروغوں سے	تم دعا کردو	اپنے رب (سے)

آگ میں ہیں وہ جہنم کے داروغوں سے کہیں گے، آپ اپنے رب سے دعا کردیں

يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوْٓا اَوَ

يُخَفِّفْ	عَنَّا	يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ﴿٤٩﴾	قَالُوْٓا	اَوَ
وہ ہلکا کردے	ہم سے	ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن	(داروغہ فرشتے) کہیں گے	اور کیا

کہ وہ ہم پر ایک دن کچھ عذاب (یا) عذاب کا ایک دن ہلکا کردے ○ داروغہ فرشتے کہیں گے، کیا

لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوْا بَلٰى ؕ

لَمْ تَكُ تَاْتِيْكُمْ	رُسُلُكُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	قَالُوْا	بَلٰى
نہیں آئے تھے تمہارے پاس	تمہارے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	وہ کہیں گے	کیوں نہیں

تمہارے پاس تمہارے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے؟ کافر کہیں گے، کیوں نہیں،

ع ٥ ١٠

رسولوں اور اہلِ ایمان کو دنیا و آخرت میں مدد کی بشارت

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ ع اِنَّا

قَالُوْا	فَادْعُوْا	وَ	مَا	دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ	اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾	اِنَّا
(فرشتے) کہیں گے	تو تم دعا کرو	اور	نہیں	کافروں کی دعا	مگر	گمراہی میں	بیشک ہم

فرشتے کہیں گے، تو تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا نہیں مگر بھٹکتے پھرنے کو ○ بیشک

1 ...... سرداروں سے مایوس ہونے کے بعد کمزور لوگ جہنم پر مامور فرشتوں سے کہیں گے: آپ ہی اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ دنیا کے ایک دن کی مقدار تک ہمارے عذاب میں تخفیف رہے۔ فرشتے جواب دیں گے: کیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کے رسول نشانیاں نہ لاتے تھے اور کیا انہوں نے واضح معجزات پیش نہ کئے تھے؟ کفار کے تسلیم کرنے پر فرشتے جواب دیں گے: ہم کافروں کے حق میں دعا نہیں کریں گے، لہٰذا تم خود ہی اپنے رب سے دعا کر کے دیکھ لو کہ وہ تم پر ایک دن کیلئے عذاب ہلکا کردے لیکن بہر حال تمہارا دعا کرنا بھی بیکار ہی جائے گا کیونکہ وہ قبول نہیں ہوگی۔

لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

لَنَنْصُرُ	رُسُلَنَا	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ضرور ہم مدد کریں گے	اپنے رسولوں (کی)	اور	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے	دنیا کی زندگی میں

ضرور ہم اپنے رسولوں اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگی میں مدد کریں گے

روزِ قیامت کفار کا انجام

وَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ

وَ	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾	يَوْمَ	لَا يَنْفَعُ
اور	(جس) دن	کھڑے ہوں گے	گواہ	(جس) دن	فائدہ نہ دے گی

اور اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ○ جس دن ظالموں کو

الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ وَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَ لَهُمْ

الظّٰلِمِيْنَ	مَعْذِرَتُهُمْ	وَ	لَهُمُ	اللَّعْنَةُ	وَ	لَهُمْ
ظالموں (کو)	ان کی معذرت	اور	ان کے لیے	لعنت (ہے)	اور	ان کے لیے

ان کی معذرت کچھ فائدہ نہ دے گی اور ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے

بنی اسرائیل کو وارثِ تورات بنانے کا بیان

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْهُدٰى وَ

سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَيْنَا	مُوْسَى	الْهُدٰى [1]	وَ
بُرا گھر (ہے)	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)	رہنمائی	اور

بُرا گھر ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو رہنمائی عطا فرمائی اور

تورات کے اوصاف

اَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّ ذِكْرٰى

اَوْرَثْنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ	الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ [2]	هُدًى	وَّ	ذِكْرٰى
ہم نے وارث کیا	بنی اسرائیل (کو)	کتاب (کا)	ہدایت	اور	نصیحت (کیلئے)

بنی اسرائیل کو کتاب کا وارث کیا ○ عقلمندوں کی ہدایت اور

1 ...... یہاں رہنمائی سے مراد تورات اور حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو دیئے جانے والے معجزات ہیں جو ان کی قوم کے لئے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کا ذریعہ تھے، نیز اس سے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو عطا کئے جانے والے وہ کثیر علوم بھی مراد ہو سکتے ہیں جو دنیا اور آخرت میں نفع مند ہیں۔

2 ...... اس کتاب سے مراد تورات ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر، استغفار اور تسبیح کی تاکید

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ

لِاُولِی الْاَلْبَابِ ﴿۵۴﴾ (1)	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ
عقلمندوں کی	تو تم صبر کرو	بیشک	اللّٰہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور

نصیحت کیلئے ○ تو تم صبر کرو، بیشک اللّٰہ کا وعدہ سچا ہے اور

اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ

اسْتَغْفِرْ (2)	لِذَنْۢبِكَ	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ
معافی طلب کرو	اپنوں کے گناہوں کی	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ

اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہو اور اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

آیاتِ الٰہی میں بے دلیل جھگڑنے والوں کا حال

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ

بِالْعَشِیِّ وَ الْاِبْكَارِ ﴿۵۵﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُجَادِلُوْنَ (3)	فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ	بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ
صبح اور شام	بیشک	وہ لوگ جو	جھگڑا کرتے ہیں	اللّٰہ کی آیتوں میں	کسی دلیل کے بغیر

صبح اور شام اس کی پاکی بولو ○ بیشک وہ جو اللّٰہ کی آیتوں میں کسی ایسی دلیل کے بغیر جھگڑا کرتے ہیں

اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِیْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ

اَتٰىهُمْ	اِنْ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	اِلَّا	كِبْرٌ	مَّا	هُمْ
جو آئی ہو ان کے پاس	نہیں	ان کے سینوں میں	مگر	ایک بڑائی (کی ہوس)	نہیں	وہ

جو انہیں ملی ہو، ان کے دلوں میں نہیں مگر ایک بڑائی کی ہوس جس تک یہ

بِبَالِغِیْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾

بِبَالِغِیْهِ	فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْبَصِیْرُ ﴿۵۶﴾
اس تک پہنچنے والے	تو تم پناہ مانگو	اللّٰہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	دیکھنے والا (ہے)

پہنچ نہیں پائیں گے تو تم اللّٰہ کی پناہ مانگو بیشک وہی سنتا دیکھتا ہے ○

(1)...... کتاب کی ہدایت و نصیحت سے عقلمند ہی فائدہ اٹھاتے ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہیں کا ذکر ہوا۔ (2)...... آیت کے اس حصے میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہی خطاب ہونا متعین نہیں بلکہ اس کا احتمال ہے۔ اس صورت میں اس کا معنی ہو گا کہ اے حبیب! آپ اپنوں کے گناہوں کی معافی چاہیں۔ نیز یہ بھی احتمال ہے کہ اس آیت میں خطاب ہر سامع سے ہو۔ اس صورت میں معنی یہ ہو گا کہ اے سننے والے! اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ (3)...... یہاں جھگڑا کرنے والوں سے مراد کفارِ قریش ہیں، یہ بڑائی کی ہوس رکھتے تھے اور اسی ہوس کی وجہ سے آیاتِ الٰہی کا انکار اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تکذیب و مخالفت کرتے ←

دوبارہ زندہ کئے جانے کے منکروں کا رد

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ لٰكِنَّ

لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	اَكْبَرُ	مِنْ خَلْقِ النَّاسِ	وَ	لٰكِنَّ
بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش	بہت بڑی (ہے)	لوگوں کی پیدائش سے	اور	لیکن

بیشک آسمانوں اور زمین کی پیدائش آدمیوں کی پیدائش سے بہت بڑی ہے لیکن

جاہل اور عالم، نیک مومن اور بدکار برابر نہیں

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾ وَ مَا يَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِيْرُ ۙ۵ وَ

اَكْثَرَ النَّاسِ (1)	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٥٧﴾	وَ	مَا يَسْتَوِی	الْاَعْمٰى	وَ	الْبَصِيْرُ	وَ
اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	برابر نہیں	اندھا	اور	آنکھ والا	اور

بہت لوگ نہیں جانتے ○ اور اندھا اور دیکھنے والا برابر نہیں اور

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ لَا الْمُسِیْٓءُ ؕ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ	لَا	الْمُسِیْٓءُ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور	نہ	برائی کرنے والا (برابر ہے)

نہ وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے اور بدکار (برابر ہیں)۔

قیامت کا آنا یقینی ہے

قَلِيْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ

قَلِيْلًا مَّا	تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿٥٨﴾	اِنَّ	السَّاعَةَ	لَاٰتِيَةٌ	لَّا	رَيْبَ
بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	بیشک	قیامت	ضرور آنے والی (ہے)	نہیں	کوئی شک

تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ بیشک قیامت ضرور آنے والی ہے اس میں

دعا مانگنے کا حکم اور تکبر کے سبب دعا نہ مانگنے والوں کے لئے وعید

فِيْهَا وَ لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾ وَ قَالَ رَبُّكُمُ

فِيْهَا	وَ	لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٥٩﴾	وَ	قَالَ	رَبُّكُمُ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	ایمان نہیں لاتے	اور	فرمایا	تمہارے رب (نے)

کچھ شک نہیں لیکن بہت لوگ ایمان نہیں لاتے ○ اور تمہارے رب نے فرمایا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھے، ان کے بارے میں فرما دیا گیا کہ یہ لوگ جس چیز کی ہوس رکھتے ہیں اسے نہ پا سکیں گے اور انہیں بڑائی میسر نہ آئے گی، بلکہ حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اور انکار، ان لوگوں کے حق میں ذلت اور رسوائی کا سبب ہو گا۔

1 ...... اکثر لوگوں سے مراد کفار ہیں اور ان کی طرف سے دوبارہ زندہ کئے جانے کے انکار کا سبب ان کی بے علمی ہے کہ وہ یہ تو مانتے ہیں کہ اللّٰہ تعالیٰ آسمان و زمین کی پیدائش پر قادر ہے لیکن اس سے یہ نہیں سمجھتے کہ ایسی قادر ذات لوگوں کو دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر ایک دلیل

اُدْعُوْنِیْۤ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

اُدْعُوْنِیْۤ (1)	اَسْتَجِبْ	لَكُمْ	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَسْتَكْبِرُوْنَ
تم دعا کرو مجھ سے	میں قبول کروں گا	تمہارے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	تکبر کرتے ہیں

مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا بیشک وہ جو میری عبادت سے

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ۶۰ ع اَللّٰهُ

عَنْ عِبَادَتِیْ (2)	سَیَدْخُلُوْنَ	جَهَنَّمَ	دٰخِرِیْنَ ۶۰	اَللّٰهُ
میری عبادت سے	عنقریب وہ داخل ہوں گے	جہنم (میں)	ذلیل ہوتے ہوئے	اللہ (ہی ہے)

تکبر کرتے ہیں عنقریب ذلیل ہو کر جہنم میں جائیں گے ○ اللہ ہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الَّیْلَ	لِتَسْكُنُوْا	فِیْهِ	وَ
جس نے	بنائی	تمہارے لیے	رات	تاکہ تم سکون حاصل کرو	اس میں	اور

جس نے تمہارے لیے رات بنائی کہ اس میں آرام پاؤ اور

لوگوں پر فضلِ الٰہی اور ان کی ناشکری

النَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَ

النَّهَارَ	مُبْصِرًا	اِنَّ	اللّٰهَ	لَذُوْ فَضْلٍ	عَلَى النَّاسِ	وَ
دن (بنایا)	آنکھیں کھولنے والا	بیشک	اللہ	ضرور فضل والا (ہے)	لوگوں پر	اور

دن بنایا آنکھیں کھولتا، بیشک اللہ لوگوں پر فضل والا ہے

حقیقی معبود اللہ تعالیٰ ہی ہے

لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ ۘ

لٰكِنَّ	اَكْثَرَ النَّاسِ	لَا یَشْكُرُوْنَ ۶۱	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبُّكُمْ	خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ
لیکن	اکثر لوگ	شکر ادا نہیں کرتے	یہ (ہے)	اللہ	تمہارا رب	ہر چیز کا بنانے والا

لیکن بہت آدمی شکر نہیں کرتے ○ وہی اللہ ہے تمہارا رب، ہر شے کا خالق،

وقف لازم

(1)......دعامانگنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: دعا ان مصیبتوں میں نفع دیتی ہے جو نازل ہوگئیں اور جو ابھی نازل نہیں ہوئیں ان میں بھی فائدہ دیتی ہے، تو اے لوگو! تم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو۔ (مستدرک، ۲/۱۶۳، الحدیث: ۱۸۵۸) (2)......ایک قول یہ ہے کہ یہاں عبادت سے مراد "دعا کرنا" ہے۔ جن آیات واحادیث میں ترکِ دعا پر جہنم میں داخلے یا غضبِ الٰہی وغیرہ کی وعیدیں آئی ہیں، ان میں وہ لوگ مراد ہیں جو مطلقاً دعا کو فضول سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں یعنی کچھ بھی ہو جائے، ہم نے دعا نہیں کرنی، یا معاذ اللہ خود کو بارگاہِ الٰہی سے بے نیاز سمجھ کر دعا ترک کر دیتے ہیں، یہ صورت صریح کفر اور اللہ تعالیٰ کے

آیاتِ الٰہی کے منکر کا حال

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ يُؤْفَكُ

لَآ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاَنّٰى	تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾	كَذٰلِكَ (1)	يُؤْفَكُ
نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	تو کہاں	تم اوندھے جاتے ہو	اسی طرح	اوندھے ہوتے ہیں

اس کے سوا کوئی معبود نہیں، تو کہاں اوندھے جاتے ہو ○ یونہی اوندھے ہوتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر چند دلائل

الَّذِيْنَ كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ

الَّذِيْنَ	كَانُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾	اَللّٰهُ	الَّذِيْ	جَعَلَ	لَكُمُ
وہ لوگ جو	اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے

وہ جو اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے ہیں ○ اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لیے

الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ

الْاَرْضَ	قَرَارًا	وَّ	السَّمَآءَ	بِنَآءً	وَّ	صَوَّرَكُمْ
زمین (کو)	ٹھہرنے کی جگہ	اور	آسمان (کو)	چھت	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری

زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا اور آسمان کو چھت اور تمہاری صورتیں بنائیں

فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ

فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (2)	وَ	رَزَقَكُمْ	مِّنَ الطَّيِّبٰتِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ
تو اچھا بنایا	تمہاری صورتوں (کو)	اور	روزی دی تمہیں	پاکیزہ چیزوں سے	یہ (ہے)	اللہ

تو تمہاری صورتیں اچھی بنائیں اور تمہیں پاکیزہ چیزیں روزی دیں۔ یہ ہے اللہ

شانِ الٰہی اور اخلاص کے ساتھ عبادتِ الٰہی کا حکم

رَبُّكُمْ ۚۖ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾ هُوَ الْحَيُّ لَآ

رَبُّكُمْ	فَتَبٰرَكَ	اللّٰهُ	رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۶۴﴾	هُوَ	الْحَيُّ (3)	لَآ
تمہارا رب	تو بڑی برکت والا (ہے)	اللہ	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	وہی	زندہ (ہے)	نہیں

تمہارا رب۔ تو وہ اللہ بڑی برکت والا ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے ○ وہی زندہ ہے اس کے سوا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دائمی غضب کا باعث ہے۔ 1...... یعنی جس طرح کفارِ قریش حق سے پھر گئے اسی طرح وہ لوگ اوندھے ہوتے اور حق سے پھر جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور قدرت پر دلالت کرنے والی نشانیوں اور رسول کے معجزات کا انکار کرتے ہیں اور ان میں غور و فکر کر کے حق کو طلب نہیں کرتے۔ 2...... انسان کی صورت تمام مخلوق میں سب سے اچھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے سیدھے قد والا، خوبصورت اور متناسب اعضاء والا بنایا، نیز اس میں عقل، تدبر اور فہم و فراست بھی رکھی ہے۔ 3...... ذاتی طور پر اللہ تعالیٰ ہی زندہ ہے، اسے موت آنا اور اس کا فنا ہو جانا محال ہے۔

اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ ؕ

اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَادْعُوْهُ	مُخْلِصِیْنَ	لَهُ	الدِّیْنَ
کوئی معبود	مگر	وہی	تو تم عبادت کرو اسی کی	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین (عبادت)

کوئی معبود نہیں تو اس کی عبادت کرو، خالص اسی کے بندے ہو کر،

بت پرستی کی دعوت دینے والوں کو جواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّیْ نُهِیْتُ

اَلْحَمْدُ	لِلّٰهِ	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٥﴾	قُلْ	اِنِّیْ	نُهِیْتُ (1)
تمام تعریفیں	اللہ کے لئے (ہیں)	(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	تم کہو	بیشک مجھے	منع کیا گیا ہے

تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تم فرماؤ، مجھے منع کیا گیا ہے

اَنْ اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَمَّا

اَنْ	اَعْبُدَ	الَّذِیْنَ	تَدْعُوْنَ	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	لَمَّا
(اس سے) کہ	میں عبادت کروں	ان کی جنہیں	تم پوجتے ہو	اللہ کے سوا	جبکہ

کہ ان کی عبادت کروں جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو جبکہ

جَآءَنِیَ الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ٞ وَ اُمِرْتُ اَنْ

جَآءَنِیَ	الْبَیِّنٰتُ	مِنْ رَّبِّیْ	وَ	اُمِرْتُ	اَنْ
آچکی ہیں میرے پاس	روشن دلیلیں	میرے رب کی طرف سے	اور	مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ

میرے پاس میرے رب کی طرف سے روشن دلیلیں آئی ہیں اور مجھے حکم ہے کہ

انسانی زندگی کے مختلف مراحل اور ان کی حکمتیں

اُسْلِمَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَكُمْ مِّنْ تُرَابٍ

اُسْلِمَ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾	هُوَ	الَّذِیْ	خَلَقَكُمْ	مِّنْ تُرَابٍ (2)
میں گردن جھکادوں	تمام جہانوں کے رب کے حضور	وہی (ہے)	جس نے	بنایا تمہیں	مٹی سے

رب العالمین کے حضور گردن رکھوں ○ وہی ہے جس نے تمہیں مٹی سے بنایا

1 ...... کفارِ مکہ نے جہالت اور گمراہی کی بنا پر اپنے باطل دین کی طرف حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دعوت دی اور بت پرستی کی درخواست کی تھی، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! آپ ان کافروں سے فرمادیں کہ مجھے بتوں کی پوجا کرنے سے منع کیا گیا ہے اور بیشک میرے پاس میرے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اس کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی روشن دلیلیں آچکی ہیں اور مجھے حکم ہوا ہے کہ میں ربُّ العالمین کے حضور گردن جھکا کر رکھوں اور اخلاص کے ساتھ اسی کے دین پر قائم رہوں۔ 2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ تمہاری اصل اور تمہارے جدِّ اعلیٰ حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو مٹی سے بنایا۔

ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَةٍ ثُمَّ يُخْرِجُكُمْ طِفْلًا

ثُمَّ	مِنْ نُّطْفَةٍ	ثُمَّ	مِنْ عَلَقَةٍ	ثُمَّ	يُخْرِجُكُمْ	طِفْلًا
پھر	پانی کی بوند سے	پھر	جمے ہوئے خون سے	پھر	وہ نکالتا ہے تمہیں	بچہ (کی صورت میں)

پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر تمہیں بچے کی صورت میں نکالتا ہے

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْۤا اَشُدَّكُمْ ثُمَّ لِتَكُوْنُوْا شُيُوْخًا ۚ وَ مِنْكُمْ

ثُمَّ	لِتَبْلُغُوْۤا	اَشُدَّكُمْ	ثُمَّ	لِتَكُوْنُوْا	شُيُوْخًا	وَ	مِنْكُمْ
پھر (باقی رکھتا ہے)	تاکہ تم پہنچو	اپنی جوانی (کو)	پھر	تاکہ تم ہو جاؤ	بوڑھے	اور	تم میں سے

پھر (تمہیں باقی رکھتا ہے) تاکہ اپنی جوانی کو پہنچو پھر اس لیے کہ بوڑھے ہو اور تم میں

مَنْ يُّتَوَفّٰى مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْۤا

مَنْ	يُّتَوَفّٰى	مِنْ قَبْلُ	وَ	لِتَبْلُغُوْۤا
(کوئی وہ ہے) جسے	وفات دے دی جاتی ہے	پہلے (ہی)	اور	تاکہ تم پہنچو

کوئی پہلے ہی اٹھالیا جاتا ہے اور اس لیے کہ تم ایک مقررہ وعدہ تک

اَجَلًا مُّسَمًّى وَّ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧ هُوَ الَّذِيْ يُحْيٖ وَ

اَجَلًا مُّسَمًّى	وَّ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ۝٦٧	هُوَ	الَّذِيْ	يُحْيٖ [1]	وَ
مقررہ مدت (تک)	اور	تاکہ تم	سمجھو	وہی (ہے)	جو	زندہ کرتا ہے	اور

پہنچو اور اس لیے کہ سمجھو ۝ وہی ہے کہ زندگی دیتا ہے اور

يُمِيْتُ ۚ فَاِذَا قَضٰۤى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ

يُمِيْتُ	فَاِذَا	قَضٰۤى	اَمْرًا	فَاِنَّمَا	يَقُوْلُ	لَهٗ	كُنْ
مارتا ہے	پھر جب	فیصلہ فرماتا ہے	کسی کام (کا)	تو صرف	فرماتا ہے	اس سے	ہو جا

مارتا ہے پھر جب کسی کام کا فیصلہ فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا

قدرت و شانِ الٰہی کے مظاہر

1 ......یعنی اللہ وہی ہے جس کی یہ شان ہے کہ وہی حقیقی طور پر مردوں کو زندہ کرتا اور زندوں کو موت دیتا ہے اور اس کی قدرت کے کمال کا یہ حال ہے کہ اسے کسی چیز کو وجود عطا کرنے میں نہ کوئی تکلیف اٹھانی پڑتی ہے، نہ کسی مشقت کا سامنا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی سامان کی حاجت ہوتی ہے بلکہ اشیاء کا وجود اس کے ارادہ کا تابع ہے کہ جیسے ہی اس نے کسی چیز کا ارادہ فرمایا وہ چیز حکمِ الٰہی کے مطابق وجود میں آجاتی ہے۔

ع ۸ ۱۲/۷

آیاتِ الٰہی میں جھگڑنے والوں پر اظہارِ تعجب

فَیَكُوۡنُ ﴿۶۸﴾ؑ اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ ؕ

فَیَكُوۡنُ ﴿۶۸﴾	اَلَمۡ تَرَ	اِلَی الَّذِیۡنَ	یُجَادِلُوۡنَ [1]	فِیۡۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ
تو وہ ہو جاتا ہے	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	جھگڑتے ہیں	اللہ کی آیتوں میں

جبھی وہ ہو جاتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں

کتاب اور رسولوں کو جھٹلانے والوں کو تنبیہ اور ان کا انجام

اَنّٰی یُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶۹﴾ۚۛ الَّذِیۡنَ كَذَّبُوۡا بِالۡكِتٰبِ وَ

اَنّٰی	یُصۡرَفُوۡنَ ﴿۶۹﴾	الَّذِیۡنَ	كَذَّبُوۡا	بِالۡكِتٰبِ	وَ
کہاں	وہ پھیرے جاتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے	جھٹلایا	کتاب کو	اور

کہاں وہ پھیرے جاتے ہیں ○ وہ جنہوں نے کتاب کو اور اسے

معانقة ۱۳

بِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ رُسُلَنَا ۟ۛ فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۰﴾ۙ اِذِ

بِمَاۤ اَرۡسَلۡنَا بِهٖ [2]	رُسُلَنَا	فَسَوۡفَ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۷۰﴾	اِذِ
(اس) کو جس کے ساتھ ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	تو عنقریب وہ جان جائیں گے	جب

جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسولوں کے ساتھ بھیجا، تو وہ عنقریب جان جائیں گے ○ جب

الۡاَغۡلٰلُ فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ وَ السَّلٰسِلُ ؕ یُسۡحَبُوۡنَ ﴿۷۱﴾ۙ فِی الۡحَمِیۡمِ ۬ۙ

الۡاَغۡلٰلُ	فِیۡۤ اَعۡنَاقِهِمۡ	وَ	السَّلٰسِلُ	یُسۡحَبُوۡنَ ﴿۷۱﴾	فِی الۡحَمِیۡمِ
طوق (ہوں گے)	ان کی گردنوں میں	اور	زنجیریں	انہیں گھسیٹا جائے گا	کھولتے پانی میں

ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی، وہ گھسیٹے جائیں گے ○ کھولتے پانی میں،

ثُمَّ فِی النَّارِ یُسۡجَرُوۡنَ ﴿۷۲﴾ۚ ثُمَّ قِیۡلَ لَهُمۡ اَیۡنَ مَا

ثُمَّ	فِی النَّارِ	یُسۡجَرُوۡنَ ﴿۷۲﴾	ثُمَّ	قِیۡلَ	لَهُمۡ	اَیۡنَ	مَا
پھر	آگ میں	انہیں دہکایا جائے گا	پھر	کہا جائے گا	ان سے	کہاں ہیں	وہ جنہیں

پھر آگ میں دہکائے جائیں گے ○ پھر ان سے فرمایا جائے گا کہاں گئے وہ جنہیں

1 ...... اس سورت میں 4 مقامات پر آیاتِ قرآنی میں جھگڑا کرنے والوں کا ذکر ہوا، اس کی ایک وجہ تو یہ ہو سکتی ہے کہ ہر مقام پر جھگڑا کرنے والے مختلف لوگوں کا ذکر ہو اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ جن آیات میں جھگڑا کیا گیا وہ مختلف ہوں اور ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اس معاملے کی اہمیت کی وجہ سے تاکید کے طور پر چار بار ذکر کیا گیا ہو۔ 2 ...... رسولوں عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ جو چیز بھیجی گئی، اس سے مراد یا تو وہ کتابیں ہیں جو پہلے رسول لائے یا وہ حق عقائد ہیں جو تمام انبیاءِ کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے پہنچائے جیسے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور موت کے بعد دوبارہ زندہ کیا جانا وغیرہ۔

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا بَلْ

كُنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ﴿٧٣﴾	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	قَالُوْا	ضَلُّوْا	عَنَّا	بَلْ
تم شریک بناتے تھے	اللہ کے مقابل	کہیں گے	وہ گم ہو گئے	ہم سے	بلکہ

تم شریک بناتے تھے ○ اللہ کے مقابل، کہیں گے وہ تو ہم سے گم گئے بلکہ

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا مِنْ قَبْلُ شَیْــٴًـا ؕ كَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾

لَّمْ نَكُنْ نَّدْعُوْا	مِنْ قَبْلُ	شَیْــٴًـا	كَذٰلِكَ	یُضِلُّ	اللّٰهُ	الْكٰفِرِیْنَ ﴿٧٤﴾
ہم نہیں پوجتے تھے	پہلے	کچھ	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	کافروں (کو)

ہم پہلے کچھ پوجتے ہی نہ تھے اللہ یونہی گمراہ کرتا ہے کافروں کو ○

ذٰلِكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ بِمَا

ذٰلِكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْرَحُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ (1)	وَ	بِمَا
یہ	(اس کا) بدلہ جو	تم خوش ہوتے تھے	زمین میں	باطل پر	اور	(اس کا) بدلہ جو

یہ اس کا بدلہ ہے جو تم زمین میں باطل پر خوش ہوتے تھے اور اس کا بدلہ ہے جو

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾ ۚ اُدْخُلُوْۤا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ۚ

كُنْتُمْ تَمْرَحُوْنَ ﴿٧٥﴾	اُدْخُلُوْۤا	اَبْوَابَ جَهَنَّمَ (2)	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا
تم اتراتے تھے	تم داخل ہو جاؤ	جہنم کے دروازوں (میں)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں

تم اِتراتے تھے ○ جاؤ جہنم کے دروازوں میں، اس میں ہمیشہ رہنا ہے،

فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٦﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ

فَبِئْسَ	مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿٧٦﴾	فَاصْبِرْ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ
تو کیا ہی برا ہے	تکبر کرنے والوں کا ٹھکانہ	تو تم صبر کرو	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)

تو مغروروں کا کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ تو تم صبر کرو بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے،

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو صبر کی تلقین

1 ...... باطل پر خوش ہونے سے مراد شرک، بت پرستی، دیگر گناہوں اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے کا انکار کرنے پر خوش ہونا ہے۔

2 ...... جہنم کے سات طبقے ہیں اور ہر طبقے کا ایک دروازہ ہے، ہر کافر کے لئے اس کے کفر کے حساب سے جہنم کا ایک طبقہ معین ہے اور وہ اس دروازے سے جہنم میں داخل ہو گا۔

فَاِمَّا نُرِیَنَّكَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُهُمْ اَوْ

فَاِمَّا	نُرِیَنَّكَ	بَعْضَ	الَّذِیْ	نَعِدُهُمْ	اَوْ
تو اگر	ہم دکھا دیں تمہیں	(اس کا) کچھ حصہ	جس کا	ہم وعدہ کر رہے ہیں ان سے	یا

تو اگر ہم تمہیں اس (عذاب) کا کچھ حصہ دکھا دیں جس کی ہم انہیں وعید سنا رہے ہیں یا

نَتَوَفَّیَنَّكَ فَاِلَیْنَا یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَ لَقَدْ

نَتَوَفَّیَنَّكَ	فَاِلَیْنَا	یُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾	وَ	لَقَدْ
(پہلے ہی) وفات دے دیں تجھے	تو (بہرحال) ہماری ہی طرف	انہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تمہیں (پہلے ہی) وفات دیں بہرحال انہیں ہماری ہی طرف پھرنا ہے ○ اور بیشک

اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا

اَرْسَلْنَا	رُسُلًا	مِّنْ قَبْلِكَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	قَصَصْنَا[1]
ہم نے بھیجے	کئی رسول	تم سے پہلے	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان کیا

ہم نے تم سے پہلے کتنے رسول بھیجے کہ جن میں کسی کے احوال تم سے

عَلَیْكَ وَ مِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَیْكَ ؕ

عَلَیْكَ	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ	لَّمْ نَقْصُصْ	عَلَیْكَ
تمہارے سامنے	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جس کا	ہم نے حال بیان نہیں کیا	تمہارے سامنے

بیان فرمائے اور کسی کے احوال تم سے نہ بیان فرمائے

وَ مَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ

وَ	مَا كَانَ	لِرَسُوْلٍ[2]	اَنْ	یَّاْتِیَ بِاٰیَةٍ	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ
اور	(ممکن) نہیں ہے	کسی رسول کیلئے	کہ	وہ لے آئے کوئی نشانی	مگر	اللہ کی اجازت سے

اور کسی رسول کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ کے اِذن کے بغیر کوئی نشانی لے آئے

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تسلی کے لیے گزشتہ رسولوں کا تذکرہ

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بہت سے رسول مختلف امتوں کی طرف بھیجے اور ان میں سے کسی کے احوال آپ سے اس قرآن میں صراحت کے ساتھ بیان فرمائے اور کسی کے احوال اس طرح بیان نہ فرمائے۔ اس تذکرہ سے مقصود حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دینا ہے کہ جس طرح کے واقعات قوم کی طرف سے آپ کو پیش آرہے ہیں پہلے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ بھی یہی حالات گزر چکے ہیں اور جیسے انہوں نے صبر کیا اسی طرح آپ بھی صبر فرمائیں۔ 2 ...... کفار مختلف معجزات دکھانے کا مطالبہ کرتے تھے، اس پر تسلی دیتے ہوئے فرمایا گیا کہ کفار کے من مانے معجزے

فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ قُضِیَ بِالْحَقِّ وَ خَسِرَ

فَاِذَا	جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	قُضِیَ	بِالْحَقِّ	وَ	خَسِرَ
توجب	آئے گا	اللہ کا حکم	(تو) فیصلہ کر دیا جائے گا	حق کے ساتھ	اور	نقصان اٹھائیں گے

پھر جب اللہ کا حکم آئے گا تو سچا فیصلہ فرما دیا جائے گا اور باطل والوں کو

هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾ ع اَللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ

هُنَالِكَ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿٧٨﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَنْعَامَ
وہاں	باطل والے	اللہ (ہی ہے)	جس نے	بنائے	تمہارے لئے	چوپائے

وہاں خسارہ ہوگا ○ اللہ ہے جس نے تمہارے لیے چوپائے بنائے

لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾ وَ

لِتَرْكَبُوْا	مِنْهَا	وَ	مِنْهَا	تَاْكُلُوْنَ ﴿٧٩﴾	وَ
تاکہ تم سواری کرو	ان میں سے (کسی پر)	اور	ان میں سے (کسی کا گوشت)	تم کھاؤ	اور

کہ کسی پر تم سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ ○ اور

لَكُمْ فِیْهَا مَنَافِعُ وَ لِتَبْلُغُوْا عَلَیْهَا

لَكُمْ	فِیْهَا	مَنَافِعُ	وَ	لِتَبْلُغُوْا	عَلَیْهَا
تمہارے لئے	ان میں	کئی فائدے (ہیں)	اور	تاکہ تم پہنچو	ان پر (سوار ہو کر)

تمہارے لیے ان میں کتنے ہی فائدے ہیں اور اس لیے کہ تم ان کی پیٹھ پر

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ وَ عَلَیْهَا وَ عَلَى الْفُلْكِ

حَاجَةً فِیْ صُدُوْرِكُمْ	وَ	عَلَیْهَا	وَ	عَلَى الْفُلْكِ
اپنے سینوں میں (چھپی) حاجت، مراد (کو)	اور	ان پر	اور	کشتیوں پر

اپنے دل کی مرادوں کو پہنچو اور ان پر اور کشتیوں پر

ع ۸ ۱۲

قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی اشیاء کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ظاہر نہ ہونا ایسی چیز نہیں جس کی وجہ سے نبوت پر اعتراض کیا جا سکے کیونکہ کسی رسول کیلئے یہ ممکن نہیں کہ وہ اذنِ الٰہی کے بغیر کوئی معجزہ لے آئے۔ لہٰذا اے حبیب! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، کافروں کے مطالبے کے مطابق آپ کا معجزات نہ دکھانا قابلِ اعتراض نہیں۔

نشانیوں کے منکرین سے استفسار

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾ وَ يُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ

تُحْمَلُوْنَ ﴿٨٠﴾	وَ	يُرِيْكُمْ	اٰيٰتِهٖ	فَاَيَّ اٰيٰتِ اللّٰهِ
تمہیں سوار کیا جاتا ہے	اور	وہ دکھاتا ہے تمہیں	اپنی نشانیاں	تو اللہ کی کون سی نشانیوں (کا)

سوار ہوتے ہو○ اور وہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا

کفارِ قریش کے لیے بطورِ عبرت گزشتہ قوموں کے حال و انجام کا بیان

تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ

تُنْكِرُوْنَ ﴿٨١﴾	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ
تم انکار کروگے	تو کیا انہوں نے سفر نہ کیا	زمین میں	تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا

انکار کروگے○ کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا تو دیکھتے کہ ان سے اگلوں کا

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ؕ كَانُوْۤا اَكْثَرَ مِنْهُمْ وَ

عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	كَانُوْۤا	اَكْثَرَ	مِنْهُمْ	وَ
ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	وہ تھے	تعداد میں زیادہ	ان سے	اور

کیسا انجام ہوا، وہ ان سے تعداد میں زیادہ اور

اَشَدَّ قُوَّةً وَّ اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ

اَشَدَّ	قُوَّةً	وَّ	اٰثَارًا فِي الْاَرْضِ	فَمَاۤ	اَغْنٰى	عَنْهُمْ
زیادہ مضبوط (تھے)	قوت	اور	زمین میں نشانیوں (کے اعتبار سے)	تو کیا	کام آیا	ان کے

قوت اور زمین میں نشانیوں کے اعتبار سے زیادہ قوی تھے تو ان کے کیا کام آیا

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَمَّا جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَلَمَّا	جَآءَتْهُمْ	رُسُلُهُمْ
جو	وہ کماتے تھے	پھر جب	آئے ان کے پاس	ان کے رسول

جو انہوں نے کمایا؟○ تو جب ان کے پاس ان کے رسول

[1]......یعنی جب کفارِ مکہ سفر کرتے ہوئے مکہ سے شام یا یمن کی طرف جاتے ہیں تو وہ پچھلی اُمتوں مثلاً عاد اور ثمود کی بربادی کے آثار اور کھنڈرات وغیرہ دیکھتے ہیں تو کیا وہ ان سے عبرت حاصل نہیں کرتے، وہ سابقہ لوگ ان کفارِ قریش سے تعداد میں زیادہ، جسمانی قوت اور بلند و بالا عمارتوں کے اعتبار سے زیادہ مضبوط تھے، لیکن جب کفر و شرک اور رسولوں کی تکذیب کی وجہ سے ان پر عذاب آیا تو ان کی تعداد، طاقت اور مال میں سے کوئی چیز انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکی۔

بِالْبَیِّنٰتِ فَرِحُوْا بِمَا عِنْدَهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ وَ

بِالْبَیِّنٰتِ	فَرِحُوْا	بِمَا	عِنْدَهُمْ	مِّنَ الْعِلْمِ (1)	وَ
روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) وہ خوش رہے	(اس) پر جو	ان کے پاس (تھا)	(دنیا کے) علم سے	اور

روشن دلیلیں لائے، تو وہ اسی پر خوش رہے جو ان کے پاس (دنیا کا) علم تھا اور

حَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾ فَلَمَّا رَاَوْا

حَاقَ	بِهِمْ	مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿٨٣﴾	فَلَمَّا	رَاَوْا
اتر آیا	ان پر	(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	پھر جب	انہوں نے دیکھا

انہیں پر الٹ پڑا جس کی ہنسی بناتے تھے ○ پھر جب انہوں نے

بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا

بَاْسَنَا	قَالُوْۤا	اٰمَنَّا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ	وَ	كَفَرْنَا
ہمارا عذاب	(تو) کہنے لگے	ہم ایمان لائے	ایک اللہ پر	اور	منکر ہوئے

ہمارا عذاب دیکھا تو بولے، ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جن چیزوں کو

بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ ﴿٨٤﴾ فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ

بِمَا كُنَّا بِهٖ	مُشْرِكِیْنَ ﴿٨٤﴾	فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ	اِیْمَانُهُمْ
(اس) کے جس کو ہم تھے	شریک بناتے	تو کوئی نفع نہ دیا انہیں	ان کے ایمان (نے)

ہم اللہ کا شریک بناتے تھے ان کے منکر ہوئے ○ تو ان کے ایمان نے انہیں کام نہ دیا

لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا ؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ

لَمَّا	رَاَوْا	بَاْسَنَا	سُنَّتَ اللّٰهِ	الَّتِیْ	قَدْ	خَلَتْ
جب	انہوں نے دیکھ لیا	ہمارا عذاب	اللہ کا دستور	جو	بیشک	گزر چکا

جب انہوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا، اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں

1 ...... یہاں کافروں کے علم سے مراد ان کے دنیوی علوم ہیں جیسے پیشوں، صنعتوں، ستارہ شناسی وغیرہ کا علم، یا اس سے مراد ان کے فاسد عقائد اور باطل شبہات ہیں، جیسے وہ کہتے تھے کہ ہمیں دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، قیامت قائم نہیں ہوگی وغیرہ۔ یہ در حقیقت علم نہیں بلکہ جہالت ہے اور اس پر علم کا اطلاق اس معنی میں ہے کہ کافر اسے اپنے گمان میں علم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں ایسا نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیوی علوم کے مقابلے میں دینی علوم کو کم تر خیال کرنا اور دین کی بجائے دنیا کا علم حاصل ہونے پر نازاں ہونا اور اسے اپنے لئے کافی سمجھنا کفار کا پسندیدہ لیکن بارگاہِ الٰہی میں ناپسندیدہ طریقہ ہے۔

ع٦ ١٤

فِيْ عِبَادِهٖ ۚ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾

فِيْ عِبَادِهٖ	وَ	خَسِرَ	هُنَالِكَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿٨٥﴾
اس کے بندوں میں	اور	نقصان اٹھایا	وہاں	کافروں (نے)

گزر چکا اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے ○

آیات: 54 — رکوع: 06

سُوْرَةُ حٰمٓ السَّجْدَة مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ ۚ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾ ۚ كِتٰبٌ

حٰمٓ ﴿١﴾	تَنْزِيْلٌ	مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ﴿٢﴾	كِتٰبٌ (1)
حٰمٓ	نازل کیا ہوا (ہے)	بہت مہربان نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے	(یہ) ایک کتاب (ہے)

حٰمٓ ○ (یہ قرآن) بہت مہربان، نہایت رحم فرمانے والے کی طرف سے نازل کیا ہوا ہے ○ یہ عربی قرآن

فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ ۙ

فُصِّلَتْ	اٰيٰتُهٗ (2)	قُرْاٰنًا (3) عَرَبِيًّا	لِّقَوْمٍ	يَّعْلَمُوْنَ ﴿٣﴾ (4)
تفصیل سے بیان کی گئیں	اس کی آیتیں	عربی قرآن	(ان) لوگوں کیلئے	جو علم رکھتے ہیں

ایک کتاب ہے جس کی آیتیں جاننے والوں کیلئے تفصیل سے بیان کی گئیں ہیں ○

اوصافِ قرآن اور کفارِ مکہ کی اکثریت کا طرزِ عمل

(1)...... کتاب اسے کہتے ہیں جو کئی مضامین کی جامع ہو اور قرآنِ کریم چونکہ اولین و آخرین کے علوم کا جامع ہے اس لئے اسے کتاب فرمایا گیا۔ (2)...... یعنی قرآنِ پاک کی آیتیں مختلف اقسام کی ہیں جن میں احکام، مثالوں، وعظ و نصیحت، وعدہ اور وعید وغیرہ کو جدا جدا اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ (3)...... یہ کلام دنیا میں سب سے زیادہ پڑھا جاتا ہے اور اس کی آیتیں باہم مربوط اور ملی ہوئی ہیں اس وجہ سے اسے ''قرآن'' فرمایا گیا۔ (4)...... یعنی قرآنِ مجید کا عربی میں ہونا ان لوگوں کے لئے ہے جن کی زبان عربی ہے تاکہ وہ اس کے معانی کو سمجھ سکیں۔ اہلِ عرب کا بطورِ خاص اس لئے ذکر کیا گیا کہ وہ ہم زبان ہونے کی وجہ سے اس کے معانی کو

بَشِیْرًا وَّ نَذِیْرًا ۚ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ

بَشِیْرًا	وَّ	نَذِیْرًا	فَاَعْرَضَ	اَكْثَرُهُمْ	فَهُمْ
خوشخبری دینے والا	اور	ڈرسنانے والا	تو منہ پھیر لیا	ان میں سے اکثر (لوگوں نے)	تو وہ

خوشخبری دینے والا اور ڈرسنانے والا تو ان میں سے اکثر نے منہ پھیر لیا تو وہ

لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴ وَ قَالُوْا قُلُوْبُنَا فِیْۤ اَكِنَّةٍ

توحید و ایمان کی دعوت سن کر کفار کا ردِّ عمل

لَا یَسْمَعُوْنَ ۝۴	وَ	قَالُوْا	قُلُوْبُنَا	فِیْۤ اَكِنَّةٍ
سنتے نہیں ہیں	اور	انہوں نے کہا	ہمارے دل	پردوں میں (ہیں)

سنتے ہی نہیں ہیں ۝ اور انہوں نے کہا: ہمارے دل اُس بات سے پردوں میں ہیں

مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ وَ فِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّ

مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْهِ	وَ	فِیْۤ اٰذَانِنَا	وَقْرٌ (1)	وَّ
(اس بات) سے جس کی طرف تم بلاتے ہو ہمیں	اور	ہمارے کانوں میں	بوجھ (ہے)	اور

جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

مِنْۢ بَیْنِنَا وَ بَیْنِكَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا

مِنْۢ بَیْنِنَا	وَ	بَیْنِكَ	حِجَابٌ	فَاعْمَلْ	اِنَّنَا
ہمارے درمیان	اور	تمہارے درمیان	ایک پردہ (ہے)	تو تم (اپنا) کام کرو	بیشک ہم

ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ ہے تو تم اپنا کام کرو ہم

عٰمِلُوْنَ ۝۵ قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

اظہارِ عاجزی

الثالثة

عٰمِلُوْنَ ۝۵	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَنَا	بَشَرٌ (2)	مِّثْلُكُمْ
(اپنا) کام کرنے والے (ہیں)	تم کہو	میں تو صرف	ایک انسان (ہوں)	تمہارے جیسا

اپنا کام کررہے ہیں ۝ تم فرماؤ: میں تمہارے جیسا ایک انسان ہی ہوں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی واسطے کے بغیر سمجھ سکتے ہیں جبکہ دیگر زبانوں سے تعلق رکھنے والوں کو معانی قرآن سمجھنے کے لئے واسطے کی حاجت ہے۔

1 ...... اس سے مشرکوں کی مراد یہ تھی کہ آپ ہم سے ایمان اور توحید کو قبول کرنے کی توقع نہ رکھئے، ہم کسی طرح ماننے والے نہیں اور نہ ماننے میں ہم اس شخص کی طرح ہیں جو نہ سمجھتا ہو، نہ سنتا ہو۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان تواضع کے طور پر ہے اور جو کلمات تواضع کے لئے کہے جائیں وہ تواضع کرنے والے کا منصب بلند ہونے کی دلیل ہوتے ہیں، چھوٹوں کا ان کلمات کو اس کی شان میں کہنا یا اس سے برابری ڈھونڈنا ترکِ ادب اور گستاخی ہوتا ہے۔

یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ

یُوْحٰۤى	اِلَیَّ	اَنَّمَاۤ	اِلٰهُكُمْ	اِلٰهٌ وَّاحِدٌ
وحی بھیجی جاتی ہے	میری طرف	یہ کہ	(اے لوگو) تمہارا معبود	ایک معبود (ہے)

میری طرف یہ وحی بھیجی جاتی ہے کہ (اے لوگو!) تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے

فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْهِ وَ اسْتَغْفِرُوْهُ ؕ وَ وَیْلٌ لِّلْمُشْرِكِیْنَۙ ۶

فَاسْتَقِیْمُوْۤا	اِلَیْهِ	وَ	اسْتَغْفِرُوْهُ	وَ	وَیْلٌ	لِّلْمُشْرِكِیْنَ ۶
تو تم سیدھے رہو	اس کی طرف	اور	معافی مانگو اس سے	اور	خرابی (ہے)	مشرکوں کیلئے

تو اس کی طرف سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور مشرکوں کیلئے خرابی ہے ○

مشرکوں کے دو جرم، زکوٰۃ نہ دینا اور انکارِ آخرت

الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۷

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْتُوْنَ	الزَّكٰوةَ [1]	وَ	هُمْ	بِالْاٰخِرَةِ	هُمْ	كٰفِرُوْنَ ۷
وہ لوگ جو	نہیں دیتے	زکوٰۃ	اور	وہ	آخرت کا	وہ	انکار کرنے والے (ہیں)

وہ جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہیں ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا ثواب کی بشارت

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ
بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کیلئے	ثواب (ہے)

بیشک ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کیلئے

مشرکوں کی تفہیم

ع ۸ / ۱۵

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۸ ع قُلْ اَىٕنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِیْ خَلَقَ

غَیْرُ مَمْنُوْنٍ ۸	قُلْ	اَىٕنَّكُمْ	لَتَكْفُرُوْنَ	بِالَّذِیْ	خَلَقَ
بے انتہا	تم کہو	کیا بیشک تم	ضرور کفر کرتے ہو	(اس اللہ) کے ساتھ جس نے	بنائی

بے انتہا ثواب ہے ○ تم فرماؤ: کیا تم اس (اللہ) کے ساتھ کفر کرتے ہو جس نے

[1] ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ کا حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ اس سے توحید کا معتقد ہونا اور ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه“ کہنا مراد ہے۔ اس صورت میں آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ مشرکین وہ لوگ ہیں جو توحید کا اقرار کرکے اپنے نفسوں کو شرک سے باز نہیں رکھتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں زکوٰۃ نہ دینے سے مراد یہ ہے کہ مشرکین زکوٰۃ کے فرض ہونے پر ایمان نہیں لاتے اور اس کا اقرار نہیں کرتے۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے تزکیۂ نفس مراد ہے یعنی مشرکین وہ لوگ ہیں جو اپنے اعمال کا تزکیہ نہیں کرتے اور ایمان لاکر انہیں شرک کی نجاست سے پاک نہیں کرتے۔

آسمان و زمین کی تخلیق میں قدرتِ الٰہی کے آثار

الْاَرْضَ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ تَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا ؕ ذٰلِكَ

الْاَرْضَ	فِیْ یَوْمَیْنِ (1)	وَ	تَجْعَلُوْنَ	لَهٗۤ	اَنْدَادًا	ذٰلِكَ
زمین	دو دن میں	اور	تم ٹھہراتے ہو	اس کیلئے	شریک	وہ (ہے)

دو دن میں زمین بنائی اور تم اس کیلئے شریک ٹھہراتے ہو۔ وہ

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ۚ ٩ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ مِنْ فَوْقِهَا

رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ٩	وَ	جَعَلَ	فِیْهَا	رَوَاسِیَ	مِنْ فَوْقِهَا
سارے جہانوں کا رب	اور	اس نے رکھ دیئے	اس (زمین) میں	پہاڑ	اس کے اوپر سے

سارے جہانوں کا رب ہے ۝ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ رکھ دیئے

وَ بٰرَكَ فِیْهَا وَ قَدَّرَ فِیْهَاۤ اَقْوَاتَهَا

وَ	بٰرَكَ	فِیْهَا	وَ	قَدَّرَ	فِیْهَاۤ	اَقْوَاتَهَا
اور	برکت رکھی	اس میں	اور	مقرر کیں	اس میں	اس کی (بسنے والی مخلوق کی) روزیاں

اور اس میں برکت رکھی اور اس میں بسنے والوں کی روزیاں مقرر کیں

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ ؕ سَوَآءً لِّلسَّآىٕلِیْنَ ۟ ١٠ ثُمَّ اسْتَوٰۤی

فِیْۤ اَرْبَعَةِ اَیَّامٍ (2)	سَوَآءً	لِّلسَّآىٕلِیْنَ ١٠	ثُمَّ	اسْتَوٰۤی
(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا)	(یہ) درست (جواب ہے)	سوال کرنے والوں کیلئے	پھر	اس نے قصد فرمایا

(یہ سب) چار دنوں میں (ہوا۔) سوال کرنے والوں کے لئے درست جواب ہے ۝ پھر اس نے آسمان کی طرف

اِلَی السَّمَآءِ وَ هِیَ دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَ لِلْاَرْضِ

اِلَی السَّمَآءِ (3)	وَ	هِیَ	دُخَانٌ (4)	فَقَالَ	لَهَا	وَ	لِلْاَرْضِ
آسمان کی طرف	اور	وہ (آسمان)	دھواں (تھا)	تو اللہ نے فرمایا	اس سے	اور	زمین سے

قصد فرمایا اور آسمان دھواں تھا تو اللہ نے اس سے اور زمین سے فرمایا

(1)...... زمین کو دو دن میں پیدا فرمانا حکمت کے پیشِ نظر ہے ورنہ اللہ تعالیٰ ایک لمحے سے بھی کم میں پوری زمین بنا دینے پر قادر ہے۔ (2)...... ان چار دنوں میں وہ دو دن شامل ہیں جن میں زمین کو پیدا کیا گیا یعنی دو دن میں زمین کی پیدائش ہوئی اور دو دن میں پہاڑ وغیرہ دیگر چیزیں پیدا کی گئیں، یوں یہ مکمل چار دن ہوئے۔
(3)...... نفسِ زمین اور اس کے مادے کو آسمان سے پہلے بنایا گیا، پھر آسمان کی تخلیق ہوئی، اس کے بعد زمین کو پھیلایا اور ہموار کیا گیا، لہٰذا یہ آیت سورۂ نازعات کی آیت کے مخالف نہیں جس میں زمین کو آسمان کے بعد بنانے کا ذکر ہے۔ (4)...... یہ دھواں پانی کا بخار تھا، اسی سے آسمانوں کو پیدا کیا گیا۔

ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ اَتَيْنَا

ائْتِيَا(1)	طَوْعًا	اَوْ	كَرْهًا	قَالَتَاۤ	اَتَيْنَا
تم دونوں حاضر ہو جاؤ	خوشی (سے)	یا	ناخوشی (سے)	دونوں نے عرض کی	ہم حاضر ہوئے

کہ دونوں خوشی یا ناخوشی سے آجاؤ۔ دونوں نے عرض کی: ہم خوشی کے ساتھ

طَآىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾ فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوَاتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ اَوْحٰى

طَآىِٕعِيْنَ ﴿۱۱﴾	فَقَضٰىهُنَّ	سَبْعَ سَمٰوَاتٍ	فِيْ يَوْمَيْنِ	وَ	اَوْحٰى
خوش ہوتے ہوئے	تو اس نے بنا دیا انہیں	سات آسمان	دو دنوں میں	اور	بھیج دیئے

حاضر ہوئے ○ تو اللہ نے انہیں دو دن میں سات آسمان بنا دیا اور ہر آسمان میں

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَ زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ وَ

فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ	اَمْرَهَا(2)	وَ	زَيَّنَّا	السَّمَآءَ الدُّنْيَا	بِمَصَابِيْحَ	وَ
ہر آسمان میں	اس کے کام کے احکام	اور	ہم نے آراستہ کیا	دنیا کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور

اس کے کام کے احکام بھیج دیئے اور ہم نے سب سے نیچے والے آسمان کو چراغوں سے آراستہ کیا اور

حِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾ فَاِنْ اَعْرَضُوْا فَقُلْ

حِفْظًا	ذٰلِكَ	تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ﴿۱۲﴾	فَاِنْ	اَعْرَضُوْا	فَقُلْ
حفاظت (کیلئے)	یہ	غالب، علم والے کا مقرر کیا ہوا (ہے)	پھر اگر	وہ منہ پھیریں	تو تم کہہ دو

حفاظت کے لیے۔ یہ اس کا مقرر کیا ہوا ہے جو غالب، علم والا ہے ○ پھر اگر وہ منہ پھیریں تو تم فرماؤ

اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾ اِذْ جَآءَتْهُمُ

اَنْذَرْتُكُمْ	صٰعِقَةً	مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّ ثَمُوْدَ ﴿۱۳﴾	اِذْ	جَآءَتْهُمُ
میں ڈراتا ہوں تمہیں	ایک کڑک (سے)	عاد اور ثمود کی کڑک جیسی	جب	آئے ان کے پاس

کہ میں تمہیں ایک ایسی کڑک سے ڈراتا ہوں جیسی کڑک عاد اور ثمود پر آئی تھی ○ جب ان کے آگے

آسمانوں کی تخلیق کی مزید تفصیل

کفار کو گزشتہ قوموں کے عذاب سے ڈرانا

1 ......اس آیت کی تفسیر میں حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالٰی نے آسمان سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے سورج، چاند اور ستاروں کو طلوع کر دو اور اپنی ہواؤں اور بادلوں کو جاری کر دو اور زمین سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی نہروں کو رواں کر دو اور اپنے درختوں اور پھلوں کو نکال دو اور یہ کام خوشی سے کرو یا ناخوشی سے (تمہیں بہر حال ایسا کرنا ہے) آسمان اور زمین نے عرض کی: ہم خوشی سے ایسا کرتے ہیں۔ (تفسیر قرطبی، فصلت، تحت الآیۃ: ۱۱، ۸/۲۴۹، الجزء الخامس عشر)

2 ......یعنی اللہ تعالٰی نے ہر آسمان میں وہاں کے رہنے والوں کو طاعت و عبادت کے احکام بھیج دیئے۔

الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا اللّٰهَؕ

الرُّسُلُ	مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مِنْ خَلْفِهِمْ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا	اللّٰهَ
رسول	ان کے آگے	اور	ان کے پیچھے	(اور کہا) کہ تم عبادت نہ کرو	مگر	اللہ (کی)

اور ان کے پیچھے رسول ان کے پاس آئے (اور کہا) کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو

قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓىٕكَةً فَاِنَّا

قَالُوْا	لَوْ	شَآءَ	رَبُّنَا	لَاَنْزَلَ	مَلٰٓىٕكَةً	فَاِنَّا
انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	ہمارا رب	(تو) ضرور اتارتا	فرشتوں (کو)	تو بیشک ہم

تو انہوں نے کہا: اگر ہمارا رب چاہتا تو فرشتوں کو اتارتا تو

بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا عَادٌ

بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾	فَاَمَّا	عَادٌ
(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	انکار کرنے والے (ہیں)	پس بہر حال	عاد

جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○ تو وہ جو عاد تھے

قومِ عاد کا تکبر اور ان کا انجام

فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ قَالُوْا مَنْ اَشَدُّ

فَاسْتَكْبَرُوْا[1]	فِی الْاَرْضِ	بِغَیْرِ الْحَقِّ	وَ	قَالُوْا	مَنْ	اَشَدُّ
تو انہوں نے تکبر کیا	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	اور	انہوں نے کہا	کون	زیادہ سخت (ہے)

انہوں نے زمین میں ناحق تکبر کیا اور انہوں نے کہا: ہم سے زیادہ طاقتور

مِنَّا قُوَّةًؕ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ

مِنَّا	قُوَّةً	اَوَ لَمْ یَرَوْا	اَنَّ	اللّٰهَ	الَّذِیْ	خَلَقَهُمْ
ہم سے	قوت (میں)	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کہ	اللہ	جس نے	پیدا کیا انہیں

کون ہے؟ اور کیا انہوں نے اس بات کو نہ دیکھا کہ وہ اللہ جس نے انہیں پیدا کیا ہے

1...... قومِ عاد کا تکبر یہ تھا کہ وہ اپنی طاقت اور شان و شوکت پر غرور کرتے اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں کچھ نہ سمجھتے تھے اور خود کو بڑا سمجھتے ہوئے انہوں نے حکمِ الٰہی کی بجا آوری اور رسولوں کے لائے ہوئے دین کی پیروی سے انکار کر دیا۔

هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾ فَاَرْسَلْنَا

فَاَرْسَلْنَا	كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿١٥﴾	وَ	قُوَّةً	مِنْهُمْ	اَشَدُّ	هُوَ
تو ہم نے بھیجی	وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	اور	قوت (میں)	ان سے	زیادہ سخت (ہے)	وہ

وہ ان سے زیادہ قوت والا ہے اور وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ تو ہم نے

عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيْقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ

عَذَابَ الْخِزْيِ	لِّنُذِيْقَهُمْ	فِيْۤ اَيَّامٍ نَّحِسَاتٍ (1)	رِيْحًا صَرْصَرًا	عَلَيْهِمْ
رسوائی کا عذاب	تاکہ ہم چکھائیں انہیں	(ان کے) منحوس دنوں میں	ایک تیز آندھی	ان پر

ان پر (ان کے) منحوس دنوں میں ایک تیز آندھی بھیجی تاکہ دنیا کی زندگی میں ہم انہیں

فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى وَ هُمْ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾

لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿١٦﴾	هُمْ	وَ	اَخْزٰى	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	وَ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
ان کی مدد نہ کی جائے گی	وہ	اور	زیادہ رسوا کن (ہے)	ضرور آخرت کا عذاب	اور	دنیا کی زندگی میں

رسوائی کا عذاب چکھائیں اور بیشک آخرت کا عذاب زیادہ رسوا کن ہے اور ان کی مدد نہ ہوگی ○

قومِ ثمود کا طرزِ عمل اور ان کا انجام

وَ اَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَيْنٰهُمْ فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰى عَلَى الْهُدٰى

عَلَى الْهُدٰى	الْعَمٰى	فَاسْتَحَبُّوا	فَهَدَيْنٰهُمْ	ثَمُوْدُ	اَمَّا	وَ
ہدایت پر	اندھے (ہونے کو)	تو انہوں نے پسند کیا	تو ہم نے رہنمائی کی ان کی	ثمود	بہر حال	اور

اور وہ جو ثمود تھے تو ہم نے ان کی رہنمائی کی تو انہوں نے ہدایت کی بجائے اندھے پن کو پسند کیا

قومِ ثمود کے متقی مومنوں کی نجات

فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾ ج وَ نَجَّيْنَا

نَجَّيْنَا	وَ	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٧﴾	بِمَا	صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ (2)	فَاَخَذَتْهُمْ
ہم نے بچالیا	اور	وہ کام کرتے تھے	(اس کے) سبب جو	ذلت کے عذاب کی کڑک (نے)	تو پکڑ لیا انہیں

تو ان کے اعمال کے سبب انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا ○ اور ہم نے

1..... کوئی دن یا مہینہ حقیقی طور پر منحوس نہیں البتہ جس وقت، دن یا مہینے میں گناہگاروں پر عذابِ الٰہی نازل ہو تو وہ عذاب کے اعتبار سے گناہگار کے حق میں منحوس ہے یا گناہ، گناہگار کے حق میں نحوست ہے۔

2..... قومِ ثمود پر آنے والے عذاب کی تین کیفیات قرآنِ مجید میں بیان ہوئی ہیں (1) انہیں زلزلے نے پکڑ لیا۔ (2) انہیں چنگھاڑ نے پکڑ لیا (3) انہیں ذلت کے عذاب کی کڑک نے آلیا۔ یہ تینوں کیفیات وقوع پذیر ہوئیں، لہٰذا قومِ ثمود کی ہلاکت کو ان میں کسی کی طرف بھی منسوب کیا جاسکتا ہے۔

ع ٢ ١٦

بروزِ قیامت اعضاء کے کفار کے خلاف گواہی

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾ ع وَيَوْمَ يُحْشَرُ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	كَانُوْا يَتَّقُوْنَ ﴿١٨﴾	وَ	يَوْمَ [1]	يُحْشَرُ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	وہ ڈرتے تھے	اور	(جس) دن	ہانکے جائیں گے

انہیں بچالیا جو ایمان لائے اور ڈرتے تھے ○ اور جس دن

اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَى النَّارِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾

اَعْدَآءُ اللّٰهِ	اِلَى النَّارِ	فَهُمْ	يُوْزَعُوْنَ ﴿١٩﴾
اللہ کے دشمن	آگ کی طرف	تو وہ	ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں

اللہ کے دشمن آگ کی طرف ہانکے جائیں گے تو ان کے پہلوں کو روکا جائے گا حتّٰی کہ بعد والے ان سے آملیں ○

حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

حَتّٰٓى	اِذَا مَا	جَآءُوْهَا	شَهِدَ	عَلَيْهِمْ
یہاں تک کہ	جب	وہ (سب) آجائیں گے اس (آگ) کے پاس	(تو) گواہی دیں گے	ان کے خلاف

یہاں تک کہ جب وہ (سب) آگ کے پاس آجائیں گے تو

سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا

سَمْعُهُمْ	وَ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	جُلُوْدُهُمْ	بِمَا
ان کے کان	اور	ان کی آنکھیں	اور	ان کی کھالیں	(اس) کی جو

ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب ان کے خلاف

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَقَالُوْا لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ

کفار کا اپنے بدن کی کھالوں سے کلام

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	قَالُوْا	لِجُلُوْدِهِمْ	لِمَ	شَهِدْتُّمْ
وہ عمل کرتے تھے	اور	وہ کہیں گے	اپنی کھالوں سے	کیوں	تم نے گواہی دی

ان کے اعمال کی گواہی دیں گے ○ اور وہ اپنی کھالوں سے کہیں گے: تم نے ہمارے خلاف کیوں

(1)...... یعنی قیامت کے دن پہلے اور بعد والے تمام کافروں کو انتہائی ذلت کے ساتھ ہانک کر جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر دوزخ کے کنارے پہنچ جانے والوں کو روک دیا جائے گا تاکہ پیچھے رہ جانے والے ان کفار کے پاس آجائیں، اور جب سب کافر اکٹھے ہو جائیں گے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کی کھالیں سب اللہ تعالٰی کے حکم سے بول اٹھیں گے اور انہوں نے ان اعضاء سے دنیا میں جو جو عمل کئے ہوں گے وہ سب بتادیں گے۔

عَلَيْنَا ؕ قَالُوْۤا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیْۤ

عَلَيْنَا	قَالُوْۤا	اَنْطَقَنَا	اللّٰهُ	الَّذِیْۤ
ہمارے خلاف	وہ کہیں گے	بولنے کی قوت دی ہمیں	(اس) اللہ (نے)	جس نے

گواہی دی؟ وہ کہیں گی: ہمیں اس اللہ نے بولنے کی قوت بخشی جس نے

اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ وَّ هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ اِلَيْهِ

اَنْطَقَ	كُلَّ شَیْءٍ (1)	وَّ	هُوَ	خَلَقَكُمْ	اَوَّلَ مَرَّةٍ	وَّ	اِلَيْهِ
بولنے کی طاقت دی	ہر چیز (کو)	اور	وہ	اس نے پیدا کیا تمہیں	پہلی بار	اور	اسی کی طرف

ہر چیز کو بولنے کی طاقت دی ہے اور اس نے تمہیں پہلی مرتبہ بنایا اور اسی کی طرف

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾ وَ مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ

تُرْجَعُوْنَ ﴿٢١﴾	وَ	مَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ	اَنْ	يَّشْهَدَ	عَلَيْكُمْ
تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	تم چھپ نہیں سکتے تھے	(اس بات سے) کہ	گواہی دیں	تمہارے خلاف

تم لوٹائے جاؤ گے ○ اور تم اس بات سے نہیں چھپ سکتے تھے کہ تمہارے خلاف

سَمْعُكُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُكُمْ وَ لَا جُلُوْدُكُمْ وَ لٰكِنْ

سَمْعُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَبْصَارُكُمْ	وَ	لَا	جُلُوْدُكُمْ	وَ	لٰكِنْ
تمہارے کان	اور	نہ	تمہاری آنکھیں	اور	نہ	تمہاری کھالیں	اور	لیکن

تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھالیں گواہی دیں لیکن

ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا

ظَنَنْتُمْ	اَنَّ	اللّٰهَ	لَا يَعْلَمُ	كَثِيْرًا	مِّمَّا
تم نے گمان کر رکھا تھا	کہ	اللہ	نہیں جانتا	بہت سے (کام)	(اس میں) سے جو

تم تو یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اللہ تمہارے بہت سے کام

1 ...جو لوگ یہ سوچتے ہیں کہ قیامت کے دن اعضاء کیسے بولیں گے، اس میں ان کے لئے بھی جواب ہے کہ اعضاء کو بولنے کی طاقت وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ دے گا جس نے سب کو بولنے کی طاقت دی، تو جو زبان جیسے ایک چھوٹے سے عضو کو بولنے کی طاقت دے سکتا ہے وہ دیگر اعضاء کو بھی بولنے کی طاقت دے سکتا ہے۔

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾ وَ ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۲﴾	وَ	ذٰلِكُمْ	ظَنُّكُمُ	الَّذِیْ	ظَنَنْتُمْ	بِرَبِّكُمْ (1)
تم کرتے تھے	اور	یہ	تمہارا گمان (تھا)	وہ جو	تم نے گمان کیا	اپنے رب پر

نہیں جانتا○ اور یہ تمہارا وہ گمان تھا جو تم نے اپنے رب پر کیا

اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ فَاِنْ یَّصْبِرُوْا

اَرْدٰىكُمْ	فَاَصْبَحْتُمْ	مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾	فَاِنْ	یَّصْبِرُوْا
اس (گمان) نے ہلاک کر دیا تمہیں	تو تم ہو گئے	نقصان اٹھانے والوں میں سے	پھر اگر	وہ صبر کریں

اسی گمان نے تمہیں ہلاک کر دیا تو اب نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گئے○ پھر اگر وہ (آگ پر) صبر کریں

فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ ۚ وَ اِنْ یَّسْتَعْتِبُوْا فَمَا

فَالنَّارُ	مَثْوًى	لَّهُمْ	وَ	اِنْ	یَّسْتَعْتِبُوْا	فَمَا
تو آگ	ٹھکانہ (ہے)	ان کا	اور	اگر	وہ راضی کرنا چاہیں گے (اللہ کو)	تو نہیں

تو آگ ان کا ٹھکانہ ہے اور اگر وہ اللہ کو راضی کرنا چاہیں گے تو

هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾ وَ قَیَّضْنَا لَهُمْ

هُمْ	مِّنَ الْمُعْتَبِیْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	قَیَّضْنَا	لَهُمْ
وہ (ہوں گے)	(اللہ کی) رضا پائے ہوؤں میں سے	اور	ہم نے مقرر کر دیئے	ان (کافروں) کیلئے

وہ ان میں سے نہیں ہوں گے جن سے اللہ راضی ہے○ اور ہم نے کافروں کیلئے کچھ ساتھی

قُرَنَآءَ فَزَیَّنُوْا لَهُمْ مَّا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَ مَا

قُرَنَآءَ	فَزَیَّنُوْا	لَهُمْ	مَّا	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	مَا
کچھ ساتھی	تو انہوں نے خوبصورت بنا دیا	ان (کافروں) کیلئے	(اسے) جو	ان کے آگے	اور	جو

مقرر کر دیئے تو ان ساتھیوں نے کافروں کی نظر میں ان کے اگلے اور ان کے

بروزِ قیامت کفار کے لیے کوئی چیز کارآمد نہ ہوگی

کفار کے ساتھ شیطان ساتھیوں کا تقرر اور کفار کا عملی حال

1......اللہ تعالیٰ کے بارے میں برا گمان رکھنا کافروں کا طریقہ ہے اور برا گمان رکھنے والا ہلاک ہونے والوں اور نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ برے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کر کے بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف نہیں فرمائے گا اور اچھے گمان کی ایک مثال یہ ہے کہ سچی توبہ کے بعد بندہ یہ گمان کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لے گا اور اس کے گناہ بخش دے گا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا ضروری ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ بندہ عذابِ الٰہی سے ہی بے خوف ہو جائے بلکہ مطلب یہ ہے کہ بندہ نہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بالکل مایوس ہو جائے اور نہ ہی اس کے عذاب

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

خَلْفَهُمْ وَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ

خَلْفَهُمْ	وَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْٓ اُمَمٍ
ان کے پیچھے (ہے)	اور	ثابت ہوگئی	ان پر	(عذاب کی) بات	(جو پوری ہو چکی ان) گروہوں میں

پچھلے (اعمال) کو خوبصورت بنادیا اور ان پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ

قَدْ	خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ
تحقیق	جو گزر چکے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں کے	بیشک وہ

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ بیشک وہ

ع ۳ / ۱۷

كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ۝٢٥ وَ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

كَانُوْا	خٰسِرِيْنَ ۝٢٥	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تھے	نقصان اٹھانے والے	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور کافروں نے کہا:

لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَ الْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ

لَا تَسْمَعُوْا	لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ	وَ الْغَوْا (1)	فِيْهِ	لَعَلَّكُمْ
تم نہ سنو	اس قرآن کو	اور فضول شور و غل مچاؤ	اس میں	تاکہ تم

اس قرآن کو نہ سنو اور اس میں فضول شور و غل مچاؤ تاکہ تم

کفارِ مکہ کے لیے وعید

تَغْلِبُوْنَ ۝٢٦ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

تَغْلِبُوْنَ ۝٢٦	فَلَنُذِيْقَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
غالب آجاؤ	تو بیشک ضرور ہم چکھائیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

غالب آجاؤ ○ تو بیشک ضرور ہم کافروں کو سخت عذاب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور سزا سے بے خوف ہو جائے بلکہ وہ امید اور خوف کے درمیان رہے کہ یہی سلامتی کا راستہ ہے۔

1 ...... تلاوتِ قرآن کے وقت کفارِ قریش شور مچانا شروع کر دیتے، سیٹیاں بجاتے اور طرح طرح سے آوازیں بلند کرتے تھے۔ اس کا مقصد صرف یہ تھا کہ لوگ قرآنِ پاک کی تلاوت نہ سن سکیں کیونکہ وہ اس بات سے خوفزدہ تھے کہ اگر انہوں نے دل جمعی سے قرآن سن لیا تو ایمان لے آئیں گے۔

عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ

عَذَابًا شَدِيْدًا	وَّ	لَنَجْزِيَنَّهُمْ	اَسْوَاَ	الَّذِيْ
سخت عذاب	اور	ضرور ہم بدلہ دیں گے انہیں	برے کام (کا)	جو

چکھائیں گے اور بیشک ہم انہیں ان کے بُرے اعمال کا

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ

كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾	ذٰلِكَ	جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ (1)	النَّارُ
وہ کرتے تھے	یہ	اللہ کے دشمنوں کا بدلہ	آگ (ہے)

بدلہ دیں گے ○ یہ اللہ کے دشمنوں کا بدلہ آگ ہے۔

لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ جَزَآءًۢ بِمَا

لَهُمْ	فِيْهَا	دَارُ الْخُلْدِ (2)	جَزَآءً	بِمَا
ان کیلئے	اس میں	ہمیشہ رہنے کا گھر (ہے)	بدلہ	(اس) کا جو

ان کیلئے اس میں ہمیشہ رہنے کا گھر ہے (یہ) اس بات کی سزا ہے کہ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	قَالَ	الَّذِيْنَ
وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے ○ اور کافر (جہنم میں جاکر)

كَفَرُوْا رَبَّنَاۤ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا

كَفَرُوْا	رَبَّنَاۤ	اَرِنَا	الَّذَيْنِ	اَضَلّٰنَا
کفر کیا	اے ہمارے رب	دکھادے ہمیں	وہ جنہوں نے	گمراہ کیا ہمیں

کہیں گے: اے ہمارے رب! ہمیں جنوں اور انسانوں کے وہ دونوں (گروہ) دکھا

جہنم میں کفار کی ایک عرض

(1)...... جن کافروں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تلاوتِ قرآن کی آواز کو روکنا چاہا انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا دشمن قرار دیا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

(2)...... جہنم میں کافروں کو ہمیشہ کے لئے عذاب دیا جائے گا اور جو گناہگار مسلمان داخلِ جہنم ہوں گے، ان کا اس میں قیام عارضی ہو گا بعد میں انہیں جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا

مِنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	نَجْعَلْهُمَا	تَحْتَ اَقْدَامِنَا
جنوں اور انسانوں میں سے	تاکہ ہم (روند) ڈالیں انہیں	اپنے قدموں کے نیچے

جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تاکہ (آج) ہم انہیں اپنے پاؤں کے نیچے (روند) ڈالیں

لِیَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿٢٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا

لِیَكُوْنَا	مِنَ الْاَسْفَلِیْنَ ﴿٢٩﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا
تاکہ وہ ہو جائیں (جہنم میں)	سب سے نیچے والوں میں سے	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب

تاکہ وہ (جہنم میں) سب سے نیچے والوں میں سے ہو جائیں ○ بیشک جنہوں نے کہا: ہمارا رب

اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا

اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا[1]	تَتَنَزَّلُ	عَلَیْهِمُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ[2]	اَلَّا تَخَافُوْا
اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے (اس پر)	اترتے ہیں	ان پر	فرشتے	(اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

اللہ ہے پھر (اس پر) ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں (اور کہتے ہیں) کہ تم نہ ڈرو

وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ

وَ	لَا تَحْزَنُوْا	وَ	اَبْشِرُوْا	بِالْجَنَّةِ	الَّتِیْ	كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ﴿٣٠﴾	نَحْنُ
اور	نہ غم کرو	اور	خوش ہو جاؤ	(اس) جنت پر	جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا تھا	ہم

اور نہ غم کرو اور اس جنت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا ○ ہم

اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَةِ ۚ وَ لَكُمْ فِیْهَا

اَوْلِیٰٓؤُكُمْ	فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا	وَ	فِی الْاٰخِرَةِ	وَ	لَكُمْ	فِیْهَا
تمہارے دوست (ہیں)	دنیا کی زندگی میں	اور	آخرت میں	اور	تمہارے لیے	اس (جنت) میں

دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں تمہارے دوست ہیں اور تمہارے لیے جنت میں

ایمان پر ثابت قدم رہنے والوں کو فرشتوں کی طرف سے بشارتیں

1 ...... توحید پر استقامت یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار اور اخلاص کے ساتھ نیک اعمال کرنے پر ثابت قدم رہے۔

2 ...... ایک قول یہ ہے کہ موت کے وقت فرشتے اترتے ہیں اور مومن کو آخرت میں پیش آنے والے احوال یا ایمان سلب ہونے کا خوف اور اہل وعیال کے چھوٹنے کا یا گناہوں کا غم نہ کرنے کا کہتے اور اسے جنت کی بشارت دیتے ہیں اور ایک قول یہ ہے کہ قبروں سے اٹھتے وقت مومنوں کو فرشتے یہ بشارت دیں گے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مومن کو تین بار بشارت دی جاتی ہے ایک موت کے وقت، دوسری قبر میں اور تیسری قبروں سے اٹھنے کے وقت۔

مَا تَشْتَهِیْۤ اَنْفُسُكُمْ وَ لَكُمْ فِیْهَا مَا

مَا	تَشْتَهِیْۤ	اَنْفُسُكُمْ	وَ	لَكُمْ	فِیْهَا	مَا
(ہر وہ چیز ہے) جو	چاہیں گے	تمہارے دل	اور	تمہارے لئے	اس میں	(ہر وہ چیز ہے) جو

ہر وہ چیز ہے جو تمہارا جی چاہے اور تمہارے لئے اس میں ہر وہ چیز ہے جو

دینِ حق کی دعوت دینا سب سے اچھی بات ہے

تَدَّعُوْنَ ؕ﴿۳۱﴾ نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾ ع وَ مَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا

تَدَّعُوْنَ ﴿۳۱﴾	نُزُلًا	مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِیْمٍ ﴿۳۲﴾	وَ	مَنْ	اَحْسَنُ	قَوْلًا
تم مانگو گے	مہمانی (ہے)	بخشنے والے، مہربان کی طرف سے	اور	کون	زیادہ اچھا	بات (میں)

تم طلب کرو ○ بخشنے والے، مہربان کی طرف سے مہمانی ہے ○ اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی

مِّمَّنْ دَعَاۤ اِلَى اللّٰهِ وَ عَمِلَ صَالِحًا وَّ قَالَ اِنَّنِیْ

مِّمَّنْ	دَعَاۤ (1)	اِلَى اللّٰهِ	وَ	عَمِلَ	صَالِحًا (2)	وَّ	قَالَ	اِنَّنِیْ
(اس) سے جو	بلائے	اللہ کی طرف	اور	عمل کرے	اچھا، نیک	اور	کہے	بیشک میں

جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے کہ بیشک میں

نیکی اور گناہ برابر نہیں

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ وَ لَا تَسْتَوِی الْحَسَنَةُ وَ لَا السَّیِّئَةُ ؕ

مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿۳۳﴾ (3)	وَ	لَا تَسْتَوِی	الْحَسَنَةُ	وَ	لَا	السَّیِّئَةُ
مسلمانوں میں سے (ہوں)	اور	برابر نہیں ہوسکتی	نیکی	اور	نہ	برائی

مسلمان ہوں ○ اور اچھائی اور برائی برابر نہیں ہوسکتی۔

برائی کو اچھائی سے دور کرنا

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ

اِدْفَعْ	بِالَّتِیْ	هِیَ	اَحْسَنُ	فَاِذَا	الَّذِیْ
تم دور کر دو (برائی کو)	(اس) کے ساتھ جو	وہ	سب سے بہتر (ہے)	تو جبھی	وہ جو

برائی کو بھلائی کے ساتھ دور کر دو تو تمہارے اور جس شخص کے درمیان

1 ...... دعوت دینے والے سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یا، اس سے نبی کی دعوت قبول کرنے اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دینے والا مومن مراد ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے فرمایا کہ میرے نزدیک یہ آیت مؤذنوں کے حق میں نازل ہوئی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ جو کوئی کسی طریقے پر بھی اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دے، وہ اس آیت میں داخل ہے۔ 2 ...... ہر مبلغ کو چاہئے کہ وہ خود بھی اطاعت گزار اور احکامِ الٰہی پر عمل کرنے والا ہو۔ بے عمل مبلغ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا مستحق ہو سکتا ہے۔ 3 ...... یہ کہنا فقط زبان سے نہ ہو بلکہ دل سے دینِ اسلام کا اعتقاد رکھتے ہوئے کہے کہ بیشک میں مسلمان ←

برائی کو بھلائی سے ٹالنے کی عظیم دولت کے حقدار لوگ

بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ وَ

بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ	عَدَاوَةٌ	كَاَنَّهٗ	وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ﴿۳۴﴾ (1)	وَ
تمہارے اور اس کے درمیان	دشمنی (ہوگی)	(ایسا ہو جائے گا) کہ جیسے وہ	گہرا دوست (ہے)	اور

دشمنی ہوگی وہ اس وقت ایسا ہو جائے گا کہ جیسے وہ گہرا دوست ہے ○ اور

مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ وَ مَا یُلَقّٰىهَاۤ اِلَّا

مَا یُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا	الَّذِیْنَ	صَبَرُوْا	وَ	مَا یُلَقّٰىهَاۤ	اِلَّا
نہیں دی جاتی یہ عادت	مگر	ان لوگوں کو جنہوں نے	صبر کیا	اور	نہیں دی جاتی وہ	مگر

یہ دولت صبر کرنے والوں کو ہی ملتی ہے اور یہ دولت بڑے نصیب والے

وسوسۂ شیطان کے وقت پناہِ الٰہی مانگنے کا حکم

ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ وَ اِمَّا یَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ

ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ﴿۳۵﴾ (2)	وَ	اِمَّا	یَنْزَغَنَّكَ	مِنَ الشَّیْطٰنِ	نَزْغٌ
بڑے نصیب والے (کو)	اور	اگر	وسوسہ آئے تجھے	شیطان کی طرف سے	کوئی وسوسہ

کو ہی ملتی ہے ○ اور اگر تجھے شیطان کی طرف سے کوئی وسوسہ آئے

قدرتِ الٰہی کی آسمانی نشانیاں اور سورج و چاند کو سجدے کی ممانعت

فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾ وَ

فَاسْتَعِذْ	بِاللّٰهِ	اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ﴿۳۶﴾	وَ
تو تو پناہ مانگ	اللہ کی	بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اور

تو اللہ کی پناہ مانگو۔ بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ النَّهَارُ وَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ؕ

مِنْ اٰیٰتِهِ	الَّیْلُ	وَ	النَّهَارُ	وَ	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ
اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	رات	اور	دن	اور	سورج	اور	چاند

رات اور دن اور سورج اور چاند سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوں، کیونکہ سچا کہنا یہی ہے۔ 1...... برائی کو بھلائی سے ٹال دینا جیسے کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو اس پر صبر کرنا، کوئی جہالت اور بیوقوفی کا برتاؤ کرے تو اس پر حلم و بردباری کا مظاہرہ کرنا اور بد سلوکی ہونے پر عفو و درگزر سے کام لینا دینِ اسلام کی انتہائی اعلیٰ، جامع اور شاہکار اخلاقی تعلیم ہے اور اس کا نتیجہ بہت شاندار ہے کہ دشمن دشمنی چھوڑ کر دوستوں کی طرح محبت کرنے لگیں گے۔ 2...... اچھے اخلاق والا ہونا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ ہر ایک کو چاہئے کہ وہ اچھے اخلاق اپنانے کی کوشش کرے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومنوں میں زیادہ کامل ایمان والا وہ ہے جو اخلاق کے اعتبار سے ان میں سب سے اچھا ہے۔ (ابو داؤد، ۴/۲۹۰، الحدیث: ۴۶۸۲)

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَ لَا لِلْقَمَرِ وَ اسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ

لَا تَسْجُدُوْا	لِلشَّمْسِ	وَ	لَا	لِلْقَمَرِ	وَ	اسْجُدُوْا	لِلّٰهِ	الَّذِیْ
تم سجدہ نہ کرو	سورج کو	اور	نہ	چاند کو	اور	سجدہ کرو	(اس) اللہ کو	جس نے

نہ سورج کو سجدہ کرو اور نہ چاند کو اور اس اللہ کو سجدہ کرو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾ فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِیْنَ

کفار کا حال اور فرشتوں کا وصف

خَلَقَهُنَّ	اِنْ	كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿٣٧﴾	فَاِنِ	اسْتَكْبَرُوْا[1]	فَالَّذِیْنَ
پیدا کیا انہیں	اگر	اس کی عبادت کرتے ہو	تو اگر	وہ تکبر کریں	تو وہ (فرشتے) جو

انہیں پیدا کیا اگر تم اس کی عبادت کرتے ہو ○ تو اگر یہ تکبر کریں تو جو

عِنْدَ رَبِّكَ یُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ

عِنْدَ رَبِّكَ	یُسَبِّحُوْنَ[2]	لَهٗ	بِالَّیْلِ وَ النَّهَارِ
تمہارے رب کے پاس (ہیں)	وہ پاکی بیان کرتے ہیں	اس کی	رات اور دن میں

تمہارے رب کے پاس ہیں وہ رات اور دن اس کی پاکی بیان کرتے رہتے ہیں

السجدۃ ۱۱

وَ هُمْ لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴿٣٨﴾ السجدۃ وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنَّكَ

بنجر زمین کو سرسبز کرنے سے مُردوں کو دوبارہ زندہ کرنے کی قدرت پر استدلال

وَ	هُمْ	لَا یَسْــٴَـمُوْنَ ﴿٣٨﴾	وَ	مِنْ اٰیٰتِهٖۤ	اَنَّكَ
اور	وہ	اکتاتے نہیں	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	کہ تو

اور وہ اکتاتے نہیں ○ اور اس کی نشانیوں میں سے ہے کہ تو

تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَاۤ اَنْزَلْنَا

تَرَى	الْاَرْضَ	خَاشِعَةً[3]	فَاِذَاۤ	اَنْزَلْنَا
دیکھتا ہے	زمین (کو)	بے قدر پڑی ہوئی	پھر جب	ہم اتارتے ہیں

زمین کو بے قدر پڑی ہوئی دیکھتا ہے پھر جب ہم اس پر پانی

1 ...... یعنی اگر وحدانیتِ الٰہی کے عظیم دلائل دیکھ لینے کے باوجود بھی کفار غرور و تکبر کریں تو پھر بھی اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اور اِن کفار کے سورج اور چاند کی عبادت کرنے سے یہ نہیں ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور حمد و ثنا کرنے والے ختم ہو جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ فرشتے دن رات اس کی پاکی بیان کرنے میں مصروف ہیں اور وہ پاکی بیان کرنے سے تھکتے بھی نہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس کرنا لوگوں کیلئے باعثِ شرف ہے، نہ کہ خدا کو اس کا کوئی فائدہ ہے۔ 2 ...... یہ آیتِ سجدہ ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔ 3 ...... اس سے مراد زمین کا خشک اور بنجر ہونا ہے۔

عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَ رَبَتْ ؕ اِنَّ الَّذِیْۤ

عَلَيْهَا	الْمَآءَ	اهْتَزَّتْ	وَ	رَبَتْ	اِنَّ	الَّذِیْۤ
اس پر	پانی	(تو) وہ لہلہانے لگتی ہے	اور	بڑھ جاتی ہے	بیشک	وہ جس نے

اتارتے ہیں تو لہلہانے لگتی ہے اور بڑھ جاتی ہے۔ بیشک جس نے

اَحْیَاهَا لَمُحْیِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ

اَحْیَاهَا	لَمُحْیِ	الْمَوْتٰى	اِنَّهٗ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ
زندہ کیا اس کو	ضرور زندہ کرنے والا (ہے)	مردوں (کو)	بیشک وہ	ہر چیز پر

اس کو زندہ کیا وہ ضرور مردوں کو زندہ کرنے والا ہے۔ بیشک وہ ہر شے پر

قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ فِیْۤ اٰیٰتِنَا

قَدِیْرٌ ﴿٣٩﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُلْحِدُوْنَ (1)	فِیْۤ اٰیٰتِنَا
قدرت والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں	ہماری آیتوں میں

قدرت رکھتا ہے ○ بیشک جو لوگ ہماری آیتوں میں سیدھی راہ سے ہٹتے ہیں

آیاتِ الٰہی میں الحاد کرنے والوں کو تنبیہ

لَا یَخْفَوْنَ عَلَیْنَا ؕ اَفَمَنْ یُّلْقٰى فِی النَّارِ خَیْرٌ اَمْ مَّنْ

لَا یَخْفَوْنَ	عَلَیْنَا	اَفَمَنْ	یُّلْقٰى	فِی النَّارِ	خَیْرٌ	اَمْ	مَّنْ
وہ پوشیدہ نہیں ہیں	ہم پر	تو کیا وہ جو	ڈالا جائے گا	آگ میں	(وہ) بہتر (ہے)	یا	جو

وہ ہم پر پوشیدہ نہیں ہیں تو کیا جسے آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو

یَّاْتِیْۤ اٰمِنًا یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا

یَّاْتِیْۤ	اٰمِنًا	یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ	اِعْمَلُوْا	مَا	شِئْتُمْ	اِنَّهٗ	بِمَا
آئے گا	بے خوف ہو کر	قیامت کے دن	تم عمل کرو	جو	تم چاہو	بیشک وہ	(اس) کو جو

قیامت میں امان سے آئے گا۔ تم جو چاہو کرتے رہو، بیشک اللہ

(1) ...الحاد کا معنی ہے کسی جانب مائل ہونا، انحراف کرنا۔ عرف میں حق سے باطل کی طرف انحراف کرنے کو الحاد کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیتوں میں الحاد کی مختلف صورتیں ہیں، جیسے ان پر اعتراض کرنا، انہیں جھٹلانا، انہیں جھوٹ، جادو اور شعر کہنا، آیات کو سن کر شور و غل کرنا، ان کے معانی کو باطل معانی پر محمول کرنا وغیرہ۔ اس آیت میں ان لوگوں کے لئے بڑی عبرت ہے جو قرآنِ مجید کی آیات کے اپنی مرضی کے مطابق معنی بیان کرتے ہیں اور قرآنِ پاک کے صحیح اور حقیقی معنی اور مفہوم سے ہٹ کر اپنی مرضی کی تاویلیں کرتے رہتے ہیں۔

عظمتِ قرآن

تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٤٠ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا

تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ۝٤٠	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِالذِّكْرِ	لَمَّا
تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا	ذکر کا	جب

تمہارے کام دیکھ رہا ہے ۝ بیشک جنہوں نے ذکر کا انکار کیا جب

جَآءَهُمْ ۚ وَ اِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١ۙ لَّا يَاْتِيْهِ

جَآءَهُمْ	وَ	اِنَّهٗ	لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ۝٤١ (1)	لَّا يَاْتِيْهِ
وہ آیا ان کے پاس (ان کیلئے خرابی ہے)	اور	بیشک وہ	ضرور عزت والی کتاب (ہے)	نہیں آسکتا اس کے پاس

وہ ان کے پاس آیا (ان کیلئے خرابی ہے) اور بیشک وہ عزت والی کتاب ہے ۝ باطل اس کے سامنے

الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَ لَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ تَنْزِيْلٌ

الْبَاطِلُ (2)	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	لَا	مِنْ خَلْفِهٖ	تَنْزِيْلٌ
باطل	اس کے آگے سے	اور	نہ	اس کے پیچھے سے	(وہ قرآن) نازل کیا ہوا (ہے)

اور اس کے پیچھے (کسی طرف) سے بھی اس کے پاس نہیں آسکتا۔ (وہ قرآن) اس کی طرف سے

کفار کی جاہلانہ حرکتوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝٤٢ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ

مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ۝٤٢	مَا يُقَالُ	لَكَ	اِلَّا	مَا	قَدْ	قِيْلَ
حکمت والے، تعریف کے لائق کی طرف سے	نہیں کہا جاتا	تم سے	مگر	وہ جو	بیشک	کہا گیا

نازل کیا ہوا ہے جو حکمت والا، تعریف کے لائق ہے ۝ (اے حبیب!) آپ کو وہی بات کہی جاتی ہے

لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝٤٣

لِلرُّسُلِ	مِنْ قَبْلِكَ	اِنَّ	رَبَّكَ	لَذُوْ مَغْفِرَةٍ	وَّ	ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ۝٤٣
رسولوں سے	تم سے پہلے	بیشک	تمہارا رب	ضرور بخشش والا	اور	دردناک عذاب والا (ہے)

جو تم سے پہلے رسولوں سے کہی گئی تھی۔ بیشک تمہارا رب بخشش والا اور دردناک عذاب والا ہے ۝

1 ...... عزیز کے دو معنی ہیں، (1) غالب اور قاہر، (2) جس کی نظیر نہ پائی جاسکتی ہو۔ قرآنِ مجید اپنے دلائل کی قوت سے ہر ایک پر غالب ہے اور بے مثل بھی ہے کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی اس کی ایک سورت جیسی کوئی سورت نہیں بنا سکتی۔ 2 ...... قرآن مجید باطل کی رسائی سے دور ہے، کسی طرح اور کسی جہت سے بھی باطل اس تک راہ نہیں پا سکتا، یہ فرق، تبدیلی اور کمی وزیادتی سے محفوظ ہے، شیطان اس میں تصرف کرنے کی قدرت نہیں رکھتا، جس چیز کے حق ہونے کا قرآنِ مجید حکم فرما دے اسے کوئی باطل نہیں کر سکتا اور جس کے باطل ہونے کا یہ حکم فرما دے اسے کوئی حق نہیں بنا سکتا۔

قرآن پر کفار کے اعتراض کا جواب اور شانِ قرآن

قرءِ حفص بتسهيل الهمزة الثانية ١٢

وَ لَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا لَّقَالُوْا لَوْ لَا فُصِّلَتْ

وَ	لَوْ	جَعَلْنٰهُ (1)	قُرْاٰنًا اَعْجَمِیًّا	لَّقَالُوْا	لَوْ لَا	فُصِّلَتْ
اور	اگر	ہم کردیتے اسے	عجمی زبان کا قرآن	(تو) ضرور وہ (کافر) کہتے	کیوں نہیں	واضح کی گئیں

اور اگر ہم اسے عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا قرآن کر دیتے تو کفار ضرور کہتے: اس کی آیتیں

اٰیٰتُهٗ ؕ ءَاَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ؕ قُلْ هُوَ لِلَّذِیْنَ

اٰیٰتُهٗ	ءَاَعْجَمِیٌّ	وَّ	عَرَبِیٌّ	قُلْ	هُوَ	لِلَّذِیْنَ
اس کی آیتیں	کیا (کتاب) عجمی	اور	(نبی) عربی (ہے)	تم کہو	وہ	ان لوگوں کے لئے جو

کیوں نہ واضح کی گئیں؟ کیا کتاب عجمی ہے اور نبی عربی ہے؟ تم فرماؤ: وہ ایمان والوں

اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ وَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ

اٰمَنُوْا	هُدًى	وَّ	شِفَآءٌ (2)	وَ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ
ایمان لائے	ہدایت	اور	شفاء (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ایمان نہیں لاتے	ان کے کانوں میں

کے لیے ہدایت اور شفا ہے اور وہ جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں

وَ قْرٌ وَّ هُوَ عَلَیْهِمْ عَمًى ؕ اُولٰٓىٕكَ یُنَادَوْنَ

وَقْرٌ (3)	وَّ	هُوَ	عَلَیْهِمْ	عَمًى	اُولٰٓىٕكَ	یُنَادَوْنَ
بوجھ (ہے)	اور	وہ	ان پر	اندھاپن (ہے)	یہ لوگ	(گویا) انہیں پکارا جارہا ہے

بوجھ ہے اور وہ ان پر اندھاپن ہے۔ گویا انہیں دور کی جگہ سے

ع ۵ / ۱۹

قرآنِ کریم میں اختلاف کرنے والوں کے لیے تنبیہ

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾ وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَى

مِنْ مَّكَانٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۴۴﴾	وَ	لَقَدْ	اٰتَیْنَا	مُوْسَى
دور کی جگہ سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے عطا کی	موسیٰ (کو)

پکارا جارہا ہے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو کتاب

1 ...... اس آیت میں کفار کے اس اعتراض "قرآن عجمی زبان میں کیوں نازل نہیں ہوا" کا جواب دیا گیا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ قرآنِ پاک عجمی زبان میں ہوتا تو کافر اعتراض کرتے جبکہ اب عربی میں آیا ہے تو بھی اعتراض کررہے ہیں تو حقیقت یہ ہے کہ ان کا یہ اعتراض نہ ماننے کا ایک بہانہ ہے کیونکہ حق کے طلبگار شخص کی شان کے لائق نہیں کہ وہ ایسے اعتراض کرے۔ 2 ...... قرآن قلبی امراض جیسے جہالت اور شک وغیرہ سے شفا دیتا ہے اور جسمانی امراض کے لئے بھی اس کا پڑھ کر دم کرنا بہت مفید ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ یہ کفار قرآنِ پاک کو اس کے حق کے مطابق سننے کی نعمت سے محروم ہیں اور "ان پر اندھاپن

الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ؕ وَ لَوْلَا كَلِمَةٌ

الْكِتٰبَ	فَاخْتُلِفَ	فِيْهِ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ
کتاب	تو اختلاف کیا گیا	اس میں	اور	اگر نہ ہوتی	بات

عطا فرمائی تو اس میں اختلاف کیا گیا اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ

سَبَقَتْ	مِنْ رَّبِّكَ	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ
پہلے گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان

بات پہلے نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان فیصلہ کر دیا جاتا

وَ اِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾ مَنْ

وَ	اِنَّهُمْ	لَفِيْ شَكٍّ	مِّنْهُ	مُرِيْبٍ ﴿٤٥﴾	مَنْ
اور	بیشک وہ	ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) کی طرف سے	دھوکا ڈالنے والے	جس نے

اور بیشک وہ ضرور قرآن کی طرف سے ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ جو

عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ ۚ وَ مَنْ اَسَآءَ

عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفْسِهٖ	وَ	مَنْ	اَسَآءَ
عمل کیا	اچھا، نیک	تو اپنی ذات کے لئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

نیکی کرتا ہے وہ اپنی ذات کیلئے ہی کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے

فَعَلَيْهَا ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾

فَعَلَيْهَا (1)	وَ	مَا	رَبُّكَ	بِظَلَّامٍ (2)	لِّلْعَبِيْدِ ﴿٤٦﴾
تو اپنی ذات پر (کے خلاف کیا)	اور	نہیں	تمہارا رب	ذرا سا بھی ظلم کرنے والا	بندوں پر

تو اپنے خلاف ہی کرتا ہے اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا ○

اچھے برے عمل کا فائدہ و نقصان بندے کو ہی ہوگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے" سے مراد یہ ہے کہ وہ شکوک و شبہات کی ظلمتوں میں گرفتار ہیں۔

1 ...... اللہ تعالیٰ بندوں کے اچھے برے اعمال سے بے نیاز ہے، اچھے عمل کا فائدہ اور برے عمل کا نقصان بندے کو ہی ہو گا۔

2 ...... اللہ تعالیٰ بندوں پر ذرہ بھر بھی ظلم نہیں کرتا اور ان کے ساتھ وہی معاملہ فرماتا ہے جس کے وہ حق دار ہیں یا ان پر فضل فرماتا ہے۔ حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اے میرے بندو! بیشک میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر لیا ہے اور تمہارے درمیان بھی آپس میں ظلم کو حرام کر دیا، لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ (مسلم، ص ۱۳۹۳، الحدیث: ۵۵(۲۵۷۷))

اِلَيْهِ يُرَدُّ

25

قیامت سے متعلق سوال کا جواب اور علمِ الٰہی کی شان

اِلَیۡهِ یُرَدُّ عِلۡمُ السَّاعَةِ ؕ وَ مَا تَخۡرُجُ مِنۡ ثَمَرٰتٍ

اِلَیۡهِ	یُرَدُّ	عِلۡمُ السَّاعَةِ (1)	وَ	مَا تَخۡرُجُ	مِنۡ ثَمَرٰتٍ
اس (اللہ) کی طرف	لوٹایا جاتا ہے	قیامت کا علم	اور	نہیں نکلتا	کوئی پھل

قیامت کے علم کا حوالہ اللہ ہی کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور کوئی پھل اپنے غلاف سے

مِّنۡ اَكۡمَامِهَا وَ مَا تَحۡمِلُ مِنۡ اُنۡثٰی وَ لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلۡمِهٖ ؕ

مِّنۡ اَكۡمَامِهَا	وَ	مَا تَحۡمِلُ	مِنۡ اُنۡثٰی	وَ	لَا تَضَعُ	اِلَّا	بِعِلۡمِهٖ
اپنے غلاف سے	اور	حاملہ نہیں ہوتی	کوئی مادہ	اور	نہ وہ بچہ جنتی ہے	مگر	اس کے علم سے

نہیں نکلتا اور نہ کوئی مادہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ وہ بچہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے

روزِ قیامت مشرکین کا شریکوں سے اعلانِ براءت

وَ یَوۡمَ یُنَادِیۡهِمۡ اَیۡنَ شُرَكَآءِیۡ ۙ قَالُوۡۤا اٰذَنّٰكَ ۙ

وَ	یَوۡمَ	یُنَادِیۡهِمۡ	اَیۡنَ	شُرَكَآءِیۡ	قَالُوۡۤا	اٰذَنّٰكَ
اور	(جس) دن	وہ ندا فرمائے گا انہیں	کہاں ہیں	میرے شریک	(تو) وہ کہیں گے	ہم بتا چکے تجھے

اور جس دن وہ انہیں ندا فرمائے گا: میرے شریک کہاں ہیں؟ تو کہیں گے: ہم تجھ سے کہہ چکے ہیں کہ

روزِ قیامت مشرکین کی نامرادی

مَا مِنَّا مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿۴۷﴾ وَ ضَلَّ عَنۡهُمۡ مَّا

مَا	مِنَّا	مِنۡ شَهِیۡدٍ ﴿۴۷﴾	وَ	ضَلَّ (2)	عَنۡهُمۡ	مَّا
نہیں (ہے)	ہم میں سے	کوئی گواہی دینے والا	اور	غائب ہو گئے	ان سے	جن کی

ہم میں کوئی گواہ نہیں ○ اور جن کو وہ پہلے پوجتے تھے

كَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ مِنۡ قَبۡلُ وَ ظَنُّوۡا مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾

كَانُوۡا یَدۡعُوۡنَ	مِنۡ قَبۡلُ	وَ	ظَنُّوۡا	مَا	لَهُمۡ	مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۴۸﴾
وہ پوجا کرتے تھے	پہلے	اور	وہ سمجھ گئے	(کہ) نہیں (ہے)	ان کیلئے	بھاگنے کی کوئی جگہ

وہ ان سے غائب ہو گئے اور وہ سمجھ گئے کہ ان کے لئے کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں ○

1...... یعنی جب کسی سے قیامت کا وقت پوچھا جائے تو وہ صرف یہی جواب دے کہ اس کا وقت اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ مخلوق میں سے کوئی بھی اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر قیامت کا وقت نہیں جان سکتا اور دلائل سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کا وقت بتا دیا تھا، البتہ بتایا اس لئے نہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رازوں میں سے ایک راز ہے۔ 2...... مشرکین کے معبود بت اگرچہ میدانِ حشر میں موجود ہوں گے لیکن مشرکوں کی سفارش اور مدد نہیں کریں گے تو ان کا وہاں موجود ہونا ایسے ہو گا جیسے یہ وہاں سے غائب ہیں۔

بھلائی مانگنے اور برائی پہنچنے میں کافر کا حال

لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ

لَا یَسۡـَٔمُ	الۡاِنۡسَانُ[1]	مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ	وَ	اِنۡ	مَّسَّهُ	الشَّرُّ	فَیَـُٔوۡسٌ
اُکتاتا نہیں	آدمی	بھلائی مانگنے سے	اور	اگر	پہنچے اسے	کوئی برائی	تو بہت ناامید

آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اُکتاتا اور اگر اسے کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید،

راحت ملنے پر کافر کے قبیح اقوال اور کفار کے لیے وعید

قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾ وَ لَئِنۡ اَذَقۡنٰهُ رَحۡمَةً مِّنَّا

قَنُوۡطٌ ﴿۴۹﴾	وَ	لَئِنۡ	اَذَقۡنٰهُ	رَحۡمَةً	مِّنَّا
بڑا مایوس (ہو جاتا ہے)	اور	ضرور اگر	ہم چکھائیں اسے	رحمت (کا مزہ)	اپنی طرف سے

بڑا مایوس ہو جاتا ہے ○ اور اگر ہم اسے اس تکلیف کے بعد جو اسے پہنچی تھی

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ مَسَّتۡهُ لَیَقُوۡلَنَّ هٰذَا لِیۡ ۙ وَ

مِنۡۢ بَعۡدِ ضَرَّآءَ	مَسَّتۡهُ	لَیَقُوۡلَنَّ	هٰذَا	لِیۡ	وَ
(اس) تکلیف کے بعد	جو پہنچی تھی اسے	(تو) ضرور وہ کہے گا	یہ	میرے لئے (ہے)	اور

اپنی رحمت کا مزہ چکھائیں تو ضرور کہے گا: یہ تو میرا حق ہے اور

مَاۤ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّ لَئِنۡ رُّجِعۡتُ

مَاۤ اَظُنُّ	السَّاعَةَ	قَآئِمَةً	وَّ	لَئِنۡ	رُّجِعۡتُ
میں گمان نہیں کرتا	قیامت (کو)	قائم ہونے والی	اور	ضرور اگر	مجھے لوٹایا گیا

میرے گمان میں قیامت قائم نہ ہوگی اور اگر میں اپنے رب کی طرف

اِلٰی رَبِّیۡۤ اِنَّ لِیۡ عِنۡدَهٗ لَلۡحُسۡنٰی ۚ

اِلٰی رَبِّیۡۤ	اِنَّ	لِیۡ	عِنۡدَهٗ	لَلۡحُسۡنٰی
میرے رب کی طرف	(تو) بیشک	میرے لیے	اس کے پاس (بھی)	ضرور بھلائی (ہی ہے)

لوٹایا بھی گیا تو ضرور میرے لیے اس کے پاس بھی بھلائی ہی ہے

[1]...... یہاں انسان سے مراد حقیقتاً تو کافر انسان ہے اور عمومی انسانی رویّہ بھی یہی ہے کہ آدمی ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے مال اور تندرستی مانگتا رہتا ہے لیکن اگر اسے کوئی مصیبت اور معاش کی تنگی پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے بہت ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ وہ مصائب کی بنا پر رحمتِ الٰہی سے مایوس ہو جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے "جو گناہگار آدمی رحمتِ الٰہی کی امید رکھتا ہے وہ اس بندے سے زیادہ رحمتِ الٰہی کے قریب ہوتا ہے جو بڑا عبادت گزار ہونے کے باوجود رحمتِ الٰہی سے مایوس ہوتا ہے اور اطاعت گزار ہونے کے باوجود یہ امید نہیں رکھتا کہ اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت ملے گی۔ (مسند الفردوس، ۳/۱۵۹، الحدیث: ۴۴۲۷)

نعمت ملنے اور تکلیف پہنچنے پر کافر کا کردار

فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا٘ وَ

فَلَنُنَبِّئَنَّ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِمَا	عَمِلُوْا	وَ
توضرور ہم بتادیں گے	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا	جو	انہوں نے عمل کئے	اور

توضرور ہم کافروں کو ان کے اعمال کی خبر دیں گے اور

لَنُذِیْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۰﴾ وَ اِذَاۤ اَنْعَمْنَا

لَنُذِیْقَنَّهُمْ	مِّنْ عَذَابٍ غَلِیْظٍ ﴿۵۰﴾	وَ	اِذَاۤ	اَنْعَمْنَا
ضرور ہم چکھائیں گے انہیں	سخت عذاب سے	اور	جب	ہم احسان کرتے ہیں

ضرور ضرور انہیں سخت عذاب چکھائیں گے ○ اور جب ہم آدمی پر

عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَ نَاٰ بِجَانِبِهٖ ۚ وَ اِذَا

عَلَى الْاِنْسَانِ	اَعْرَضَ	وَ	نَاٰ	بِجَانِبِهٖ	وَ	اِذَا
آدمی پر	(تو) وہ منہ پھیرلیتا ہے	اور	دور ہٹ جاتا ہے	اپنی طرف	اور	جب

احسان کرتے ہیں تو منہ پھیرلیتا ہے اور اپنی طرف دور ہٹ جاتا ہے اور جب

منکرین قرآن سے ایک سوال

مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ

مَسَّهُ	الشَّرُّ	فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِیْضٍ ﴿۵۱﴾ (1)	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ
پہنچتی ہے اسے	تکلیف	تو (لمبی) چوڑی دعا والا (بن جاتا ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر

اسے تکلیف پہنچتی ہے تو (لمبی) چوڑی دعا (مانگنے) والا بن جاتا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا دیکھو کہ اگر

كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ

كَانَ	مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ	ثُمَّ	كَفَرْتُمْ	بِهٖ	مَنْ	اَضَلُّ
وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	پھر	تم نے انکار کردیا	اس کا	(تو) کون	زیادہ گمراہ (ہے)

یہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو پھر تم اس کے منکر بنو تو اس سے بڑھ کر گمراہ کون

(1)...... راحت کے دنوں میں اللہ تعالیٰ کو بھول جانا اور صرف مصیبت کے دنوں میں دعا کرنا کفار کا طریقہ ہے، یہ طرزِ عمل اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں کیونکہ یہاں دعا مانگنے پر نہیں بلکہ راحت میں دعا نہ مانگنے پر عتاب کیا گیا ہے۔ نیز یہ عمل مصائب و آلام کے وقت مانگی جانے والی دعاؤں کے قبول نہ ہونے کا سبب بھی بن سکتا ہے، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے "جسے یہ بات پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ سختیوں اور مصیبتوں میں اس کی دعا قبول فرمائے تو اسے چاہئے کہ وہ صحت اور کشادگی کی حالت میں کثرت سے دعا کیا کرے۔ (ترمذی، ۵/۲۴۸، الحدیث: ۳۳۹۳) لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ مصیبت و راحت ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کریں۔

انفس و آفاق میں اللہ کی نشانیاں

مِمَّنْ هُوَ فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾ سَنُرِیْهِمْ اٰیٰتِنَا

مِمَّنْ	هُوَ	فِیْ شِقَاقٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۵۲﴾	سَنُرِیْهِمْ	اٰیٰتِنَا
(اس) سے جو	وہ	دور کی ضد، مخالفت میں (ہے)	عنقریب ہم دکھائیں گے انہیں	اپنی نشانیاں

جو دور کی ضد و مخالفت میں ہے ؟ ○ ابھی ہم انہیں آسمان و زمین کی وسعتوں میں

فِی الْاٰفَاقِ وَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى یَتَبَیَّنَ

فِی الْاٰفَاقِ [1]	وَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ [2]	حَتّٰى	یَتَبَیَّنَ
آسمان و زمین کی وسعتوں میں	اور	ان کی ذاتوں میں	یہاں تک کہ	واضح ہو جائے گا

اور خود ان کی ذاتوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کیلئے

لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اَوَ لَمْ یَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ

لَهُمْ	اَنَّهُ	الْحَقُّ	اَوَ لَمْ یَكْفِ	بِرَبِّكَ	اَنَّهٗ
ان کے لئے	کہ وہی	حق (ہے)	اور کیا کافی نہیں	تمہارا رب	کہ وہ

بالکل واضح ہو جائے گا کہ بیشک وہی حق ہے اور کیا تمہارے رب کا ہر چیز پر

آخرت سے متعلق کفار کا رویہ اور انہیں تنبیہ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾ اَلَاۤ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ

عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ﴿۵۳﴾	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	فِیْ مِرْیَةٍ
ہر چیز پر	گواہ (ہے)	سن لو	بیشک وہ (کافر)	شک میں (ہیں)

گواہ ہونا کافی نہیں ؟ ○ سن لو! بیشک یہ کافر اپنے رب سے ملنے کے متعلق

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ؕ اَلَاۤ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ ع

-الن-

مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ	اَلَاۤ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	مُّحِیْطٌ ﴿۵۴﴾ [3]
اپنے رب سے ملنے سے متعلق	خبر دار	بیشک وہ	ہر چیز کو	گھیرے ہوئے (ہے)

شک میں ہیں۔ خبر دار! وہ ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

1 ...... آفاقی نشانیوں سے مراد سورج، چاند، ستارے وغیرہا ہیں، یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت پر دلالت کرتے ہیں۔ یا، ان سے مراد گزشتہ اُمتوں کی اُجڑی بستیاں ہیں جن سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلانے والوں کا حال معلوم ہوتا ہے۔ 2 ...... لوگوں کی ذاتوں میں نشانیوں سے مراد یہ ہے کہ ان کی ہستیوں میں اللہ تعالیٰ کی صنعت و حکمت کے بے شمار عجائبات موجود ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی قدرت خوب ظاہر ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بدر میں کفار کو مغلوب کیا اور ان پر قہر نازل کر کے خود ان کے اپنے احوال میں اپنی نشانیوں کا مشاہدہ کرا دیا۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

رکوع: 05 — آیات: 53

سُوْرَةُ الشُّوْرٰی مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ۚ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ كَذٰلِكَ یُوْحِیْۤ اِلَیْكَ وَ

وَ	اِلَیْكَ	یُوْحِیْۤ	كَذٰلِكَ	عٓسٓقٓ ﴿۲﴾	حٰمٓ ﴿۱﴾
اور	تمہاری طرف	وحی فرماتا ہے	یونہی	عٓسٓقٓ	حٰمٓ

حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ عزت و حکمت والا اللہ تمہاری طرف اور تم سے پہلے لوگوں

اِلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ ۙ اللّٰهُ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾ لَهٗ مَا

مَا	لَهٗ	الْحَكِیْمُ ﴿۳﴾	الْعَزِیْزُ	اللّٰهُ	مِنْ قَبْلِكَ (1)	اِلَى الَّذِیْنَ
جو کچھ	اسی کا (ہے)	حکمت والا	عزت والا	اللہ	تم سے پہلے (تھے)	ان لوگوں کی طرف جو

کی طرف یونہی وحی فرماتا ہے ○ اسی کا ہے جو کچھ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ ؕ وَ هُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ ﴿۴﴾

الْعَظِیْمُ ﴿۴﴾ (2)	الْعَلِیُّ	هُوَ	وَ	فِی الْاَرْضِ	مَا	وَ	فِی السَّمٰوٰتِ
عظمت والا (ہے)	بلندی والا	وہی	اور	زمین میں (ہے)	جو کچھ	اور	آسمانوں میں

آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، اور وہی بلندی والا، عظمت والا ہے ○

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی میں یکسانیت اور صفاتِ باری تعالیٰ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے اور کوئی چیز اس کے علم کے احاطے سے باہر نہیں۔ 1 ...... اس آیتِ مبارکہ میں یہ اشارہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہاں اُس کا اِس طرح ذکر ہوتا کہ ”یوں ہی ہم آئندہ نبیوں کی طرف بھی وحی کریں گے“ اور جب یہ مذکور نہیں تو ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بن سکتا۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام چونکہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے پہلے کے نبی ہیں لہٰذا قربِ قیامت میں ان کا تشریف لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ 2 ...... حقیقی عظمت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے اور اس کے محبوب بندوں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عظمتِ الٰہی کا بیان

فرشتوں کی تسبیح اور اہلِ زمین کے لئے استغفار

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ يُسَبِّحُوْنَ

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ	مِنْ فَوْقِهِنَّ	وَ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	يُسَبِّحُوْنَ
قریب ہے کہ پھٹ جائیں آسمان	اپنے اوپر سے	اور	فرشتے	تسبیح کرتے ہیں

قریب ہے کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ جائیں اور فرشتے اپنے رب کی حمد کے ساتھ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَ يَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ	وَ	يَسْتَغْفِرُوْنَ (1)	لِمَنْ	فِي الْاَرْضِ (2)	اَلَاۤ	اِنَّ
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش مانگتے ہیں	(ان) کیلئے جو	زمین میں (ہیں)	سن لو	بیشک

تسبیح کرتے ہیں اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو! بیشک

مشرکین کو وعید اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

اللّٰهَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝٥ وَ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ

اللّٰهَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِيْمُ ۝٥	وَ	الَّذِيْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِهٖۤ
اللہ	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	بنا رکھے ہیں	اس کے سوا

اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے ○ اور جنہوں نے اللہ کے سوا (بتوں کو) مدد گار

اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ۖ وَ مَاۤ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ۝٦

اَوْلِيَآءَ	اللّٰهُ	حَفِيْظٌ	عَلَيْهِمْ	وَ	مَاۤ	اَنْتَ	عَلَيْهِمْ	بِوَكِيْلٍ ۝٦
مدد گار	اللہ	نگران (ہے)	ان پر	اور	نہیں	تم	ان (کے کاموں) پر	ذمہ دار

بنا رکھا ہے اللہ ان پر نگران ہے اور تم ان کے کاموں پر ذمہ دار نہیں ○

عربی میں نزولِ قرآن کا مقصد اور لوگوں کے دو گروہ

وَ كَذٰلِكَ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ

وَ	كَذٰلِكَ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا	لِّتُنْذِرَ
اور	یونہی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	عربی قرآن (کی)	تاکہ تم ڈراؤ

اور یونہی ہم نے تمہاری طرف عربی قرآن کی وحی بھیجی تاکہ تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کو جو عظمت حاصل ہے یہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے۔ 1...... فرشتوں کی شفاعت برحق ہے، انہیں اذنِ شفاعت مل چکا ہے اور آج بھی وہ مسلمانوں کی شفاعت کر رہے ہیں، جب فرشتے شفاعت کر رہے ہیں تو پھر حضور پرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شفاعت میں کیسے شک ہو سکتا ہے۔ 2...... یہاں زمین والوں سے مراد اہلِ ایمان ہیں، ان کے لئے معافی مانگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ کافر اس لائق نہیں ہیں کہ فرشتے ان کے لئے استغفار کریں، البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ کافروں کے لئے یہ دعا کریں کہ اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، انہیں ایمان کی توفیق دے کر اُن کی مغفرت فرما۔

تمام لوگوں کو ایک امت نہ بنائے جانے کی وجہ اور کفار کے لیے وعید

حقیقی مددگار کا بیان

اُمَّ الْقُرٰی وَ مَنْ حَوْلَهَا وَ تُنْذِرَ

اُمَّ الْقُرٰی	وَ	مَنْ	حَوْلَهَا	وَ	تُنْذِرَ
مرکزی شہر (مکہ والوں کو)	اور	(انہیں) جو	اس کے ارد گرد (رہتے ہیں)	اور	تم ڈراؤ

مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد رہنے والوں کو ڈر سناؤ اور تم

یَوْمَ الْجَمْعِ لَا رَیْبَ فِیْهِ ؕ فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ

یَوْمَ الْجَمْعِ[1]	لَا	رَیْبَ	فِیْهِ	فَرِیْقٌ	فِی الْجَنَّةِ	وَ
جمع ہونے کے دن (سے)	نہیں	کوئی شک	اس میں	ایک گروہ	جنت میں	اور

جمع ہونے کے دن سے ڈراؤ جس میں کچھ شک نہیں۔ ایک گروہ جنت میں ہے اور

فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ ۞ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَهُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً

فَرِیْقٌ	فِی السَّعِیْرِ ۞	وَ	لَوْ	شَآءَ	اللّٰهُ	لَجَعَلَهُمْ	اُمَّةً وَّاحِدَةً
ایک گروہ	جہنم میں (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بنا دیتا انہیں	ایک امت

ایک گروہ دوزخ میں ○ اور اگر اللہ چاہتا تو ان سب کو ایک امت بنا دیتا

وَّ لٰكِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ وَ الظّٰلِمُوْنَ

وَّ	لٰكِنْ	یُّدْخِلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	وَ	الظّٰلِمُوْنَ[2]
اور	لیکن	(اللہ) داخل کرتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اپنی رحمت میں	اور	ظالم لوگ

لیکن اللہ اپنی رحمت میں داخل فرماتا ہے جسے چاہتا ہے اور ظالموں

مَا لَهُمْ مِّنْ وَّلِیٍّ وَّ لَا نَصِیْرٍ ۞ اَمِ اتَّخَذُوْا

مَا	لَهُمْ	مِّنْ وَّلِیٍّ	وَّ	لَا	نَصِیْرٍ ۞	اَمِ	اتَّخَذُوْا
نہیں (ہے)	ان کیلئے	کوئی دوست	اور	نہ	مددگار	کیا	انہوں نے ٹھہرا لئے ہیں

کیلئے نہ کوئی دوست ہے اور نہ مددگار ○ کیا کافروں نے

(1)...... قیامت کے دن میں اللہ تعالیٰ تمام زمین و آسمان والوں کو جمع فرمائے گا نیز اس دن روحوں اور جسموں کو، ہر عمل کرنے والے اور اس کے عمل کو، ظالم اور مظلوم کو جمع کیا جائے گا اس لئے قیامت کے دن کو جمع کا دن فرمایا گیا۔ (2)...... یہاں ظالموں سے مراد کفار ہیں، ان کے لئے کوئی دوست اور مددگار نہ ہو گا البتہ کفر کے علاوہ دیگر گناہوں میں مشغول ہو کر اپنی جانوں پر ظلم کرنے والوں کیلئے مددگار ہوں گے جو ان سے عذاب دور کریں گے، جیسا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "میری شفاعت میری امت میں سے کبیرہ گناہ کرنے والوں کیلئے ہے۔" (ترمذی، ۴/۱۹۸، الحدیث: ۲۴۴۳)

مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءَۚ فَاللّٰهُ هُوَ الْوَلِیُّ وَ هُوَ یُحْیِ

مِنْ دُوْنِهٖۤ	اَوْلِیَآءَ[1]	فَاللّٰهُ	هُوَ	الْوَلِیُّ	وَ	هُوَ	یُحْیِ
اس (اللہ) کے سوا	مدد گار	تو اللہ	وہی	مدد گار (ہے)	اور	وہ	زندہ کرے گا

اللہ کے سوا مدد گار ٹھہرا لیے ہیں تو اللہ ہی مدد گار ہے اور وہ مُردوں کو

الْمَوْتٰی٘ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۠ ﴿۹﴾ وَ مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ

الْمَوْتٰی	وَ	هُوَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ﴿۹﴾	وَ	مَا اخْتَلَفْتُمْ فِیْهِ مِنْ شَیْءٍ[2]
مُردوں (کو)	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	اور	جس چیز میں تم اختلاف کرو

زندہ کرے گا اور وہ ہر شے پر قادر ہے ○ (اور اے لوگو!) تم جس بات میں اختلاف کرو

ع ۲

مختلفین کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنے کی ہدایت

فَحُكْمُهٗۤ اِلَی اللّٰهِؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبِّیْ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ﳓ

فَحُكْمُهٗۤ	اِلَی اللّٰهِ	ذٰلِكُمُ	اللّٰهُ	رَبِّیْ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْتُ
تو اس کا فیصلہ	اللہ کے سپرد (ہے)	یہ	اللہ	میرا رب (ہے)	اسی پر	میں نے بھروسہ کیا

تو اس کا فیصلہ اللہ کے سپرد ہے۔ یہ اللہ میرا رب ہے، میں نے اسی پر

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے دلائل

وَ اِلَیْهِ اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾ فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ جَعَلَ

وَ	اِلَیْهِ	اُنِیْبُ ﴿۱۰﴾	فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	جَعَلَ
اور	اسی کی طرف	میں رجوع کرتا ہوں	آسمانوں اور زمین کا بنانے والا	اس نے بنائے

بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں ○ وہ آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، اس نے

لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا وَّ مِنَ الْاَنْعَامِ اَزْوَاجًاۚ

لَكُمْ	مِّنْ اَنْفُسِكُمْ	اَزْوَاجًا	وَّ	مِنَ الْاَنْعَامِ	اَزْوَاجًا
تمہارے لیے	تمہاری ذاتوں میں سے	جوڑے	اور	چوپایوں سے	جوڑے

تمہارے لیے تم میں سے جوڑے بنائے اور چوپایوں سے جوڑے بنائے۔

(1)...... یہاں مدد گاروں سے مراد کفار کے بت ہیں جنہیں وہ اللہ تعالیٰ کے سوا اپنا مدد گار اور کارساز سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی ایسا نہیں ہے جو حقیقی طور پر مدد گار ہو اور مقبولانِ بارگاہ کی مدد بھی درحقیقت اللہ تعالیٰ کی ہی مدد ہے کیونکہ وہ اسی کی دی ہوئی توفیق اور طاقت سے مدد کرتے ہیں۔

(2)...... یہاں کفار کے ساتھ اختلافات سے متعلق مسلمانوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جس دینی بات میں ان سے اختلاف ہو تو انہیں یہ کہہ دیا جائے کہ اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے سپرد ہے، وہ قیامت کے دن تمہارے درمیان فیصلہ فرمادے گا۔

يَذْرَؤُكُمْ فِيْهِ ؕ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ وَهُوَ السَّمِيْعُ

يَذْرَؤُكُمْ	فِيْهِ	لَيْسَ	كَمِثْلِهٖ	شَیْءٌ	وَ	هُوَ	السَّمِيْعُ
وہ نسل پھیلاتا ہے تمہاری	اس (جوڑے) سے	نہیں ہے	اس کے جیسی	کوئی چیز	اور	وہی	سننے والا

اس (جوڑے) سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں اور وہی سننے والا،

الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾ لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ

الْبَصِيْرُ ﴿١١﴾	لَهٗ	مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	يَبْسُطُ	الرِّزْقَ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لیے (ہیں)	آسمانوں اور زمین کی چابیاں	وہ وسیع کرتا ہے	روزی

دیکھنے والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کی مِلک ہیں، وہ جس کے لیے چاہتا ہے

لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾

لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَقْدِرُ	اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿١٢﴾
جس کے لیے	چاہتا ہے	اور	تنگ کر دیتا ہے	بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)

روزی وسیع کرتا ہے اور تنگ فرماتا ہے۔ بیشک وہ سب کچھ خوب جاننے والا ہے ○

شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا

شَرَعَ	لَكُمْ	مِّنَ الدِّيْنِ (1)	مَا وَصّٰى بِهٖ	نُوْحًا
اس نے مقرر کیا	تمہارے لیے	دین میں سے	(وہ راستہ) جس کی اس نے تاکید فرمائی	نوح (کو)

اس نے تمہارے لیے دین کا وہی راستہ مقرر فرمایا ہے جس کی اس نے نوح کو تاکید فرمائی

تمام انبیاء کا اصل دین ایک ہی ہے

وَّالَّذِیْۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ اِبْرٰهِيْمَ

وَّ	الَّذِیْۤ	اَوْحَيْنَاۤ	اِلَيْكَ	وَ	مَا وَصَّيْنَا بِهٖۤ	اِبْرٰهِيْمَ
اور	جس کی	ہم نے وحی بھیجی	تمہاری طرف	اور	جس کی ہم نے تاکید فرمائی	ابراہیم

اور جس کی ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی اور جس کی ہم نے ابراہیم اور موسیٰ

1 ...... دین کا لغوی معنی ہے اطاعت اور اصطلاحی اعتبار سے دین ان اصول اور عقائد کا نام ہے جو تمام انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام میں مشترک رہے، جیسے اللہ تعالیٰ کے وجود، اس کی وحدانیت اور صفات پر ایمان لانا، تمام نبیوں، رسولوں، آسمانی کتابوں، فرشتوں، تقدیر، قیامت اور حشر و نشر پر ایمان لانا وغیرہ۔ تمام نبیوں اور رسولوں کا اصل دین ایک ہی تھا البتہ ان کی شریعتیں مختلف رہیں، جیسے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال نہ تھا اور مسجد کے علاوہ کہیں نماز جائز نہ تھی جبکہ حضورِ اقدس صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی شریعت میں مالِ غنیمت حلال ہے اور تمام روئے زمین پر نماز جائز ہے۔

وَمُوْسٰى وَعِيْسٰۤى اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِؕ

وَ	مُوْسٰى	وَ	عِيْسٰۤى	اَنْ	اَقِيْمُوا	الدِّيْنَ	وَ	لَا تَتَفَرَّقُوْا	فِيْهِ
اور	موسیٰ	اور	عیسیٰ (کو)	کہ	قائم رکھو	دین (کو)	اور	پھوٹ نہ ڈالو	اس میں

اور عیسیٰ کو تاکید فرمائی کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو۔

دعوتِ توحید مشرکین پر بھاری ہونے کا بیان

اجتبا اور ہدایت سے متعلق دستورِ الٰہی

كَبُرَ عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِؕ اَللّٰهُ يَجْتَبِيْۤ

كَبُرَ	عَلَى الْمُشْرِكِيْنَ	مَا تَدْعُوْهُمْ اِلَيْهِ	اَللّٰهُ	يَجْتَبِيْۤ
بہت بھاری پڑا	مشرکوں پر	(وہ دین) جس کی طرف تم بلاتے ہو انہیں	اللہ	چن لیتا ہے

مشرکوں پر یہ دین بہت بھاری ہے جس کی طرف تم انہیں بلاتے ہو اور اللہ اپنی طرف

اِلَيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَهْدِيْۤ اِلَيْهِ مَنْ

اِلَيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يَهْدِيْۤ	اِلَيْهِ	مَنْ
اپنی طرف	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہدایت دیتا ہے	اپنی طرف	(اسے) جو

چن لیتا ہے جسے چاہتا ہے اور جو رجوع کرتا ہے اسے

فرقہ بندی پر اہلِ کتاب کی ملامت

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾ وَمَا تَفَرَّقُوْۤا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا

يُّنِيْبُ ﴿۱۳﴾	وَ	مَا تَفَرَّقُوْۤا (1)	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	مَا
(اس کی طرف) رجوع کرتا ہے	اور	انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی	مگر	(اس کے) بعد	کہ

اپنی طرف ہدایت دیتا ہے ○ اور انہوں نے پھوٹ نہ ڈالی مگر

جَآءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْؕ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ

جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًا	بَيْنَهُمْ	وَ	لَوْلَا	كَلِمَةٌ
آچکا تھا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	اور	اگر نہ ہوتی	ایک بات

اپنے پاس علم آجانے کے بعد اپنے باہمی حسد کی وجہ سے اور اگر تمہارے رب کی طرف سے

(1)...... یعنی اہلِ کتاب نے اپنے انبیاءِ کرام عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے بعد جو دین میں اختلاف ڈالا کہ کسی نے توحید اختیار کی اور کوئی کافر ہو گیا، وہ اس سے پہلے جان چکے تھے کہ اس طرح اختلاف کرنا اور فرقہ فرقہ ہو جانا گمراہی ہے لیکن اِس کے باوجود اُنہوں نے آپس کے حسد کی وجہ سے، ریاست و ناحق کی حکومت کے شوق میں اور نفسانی حمیت کے ابھارنے پر یہ سب کچھ کیا۔ اس آیت کا ایک معنی یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اہلِ کتاب کو جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کی خبر ملی تو اس وقت انہوں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد کی وجہ سے آپس میں پھوٹ ڈالی۔

قرآن سے متعلق اہلِ کتاب کا حال

کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چند ہدایات

سَبَقَتۡ مِنۡ رَّبِّكَ اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی لَّقُضِیَ

سَبَقَتۡ	مِنۡ رَّبِّكَ	اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی	لَّقُضِیَ
گزر چکی	تمہارے رب کی طرف سے	ایک مقررہ مدت تک	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا

ایک مقررہ مدت تک کی بات نہ گزر چکی ہوتی تو ان کے درمیان

بَیۡنَهُمۡ ؕ وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اُوۡرِثُوا الۡکِتٰبَ مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ

بَیۡنَهُمۡ	وَ	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	اُوۡرِثُوا	الۡکِتٰبَ	مِنۡۢ بَعۡدِهِمۡ
ان کے درمیان	اور	بیشک	وہ لوگ جنہیں	وارث کیا گیا	کتاب (کا)	ان کے بعد

فیصلہ ہو چکا ہوتا اور بیشک وہ لوگ جو ان کے بعد کتاب کے وارث بنائے گئے

لَفِیۡ شَكٍّ مِّنۡهُ مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾ فَلِذٰلِكَ فَادۡعُ ۚ

لَفِیۡ شَكٍّ	مِّنۡهُ	مُرِیۡبٍ ﴿۱۴﴾	فَلِذٰلِكَ	فَادۡعُ
(وہ) ضرور شک میں (ہیں)	اس (قرآن) سے متعلق	دھوکا ڈالنے والے	تو اسی لیے	تو تم بلاؤ

وہ اس (قرآن) کے متعلق ایک دھوکا ڈالنے والے شک میں ہیں ○ تو اسی لیے بلاؤ

وَ اسۡتَقِمۡ کَمَاۤ اُمِرۡتَ ۚ وَ لَا تَتَّبِعۡ اَهۡوَآءَهُمۡ ۚ وَ

وَ اسۡتَقِمۡ	کَمَاۤ	اُمِرۡتَ	وَ	لَا تَتَّبِعۡ	اَهۡوَآءَهُمۡ (1)	وَ
اور ثابت قدم رہو	جیسا	تمہیں حکم دیا گیا ہے	اور	پیچھے نہ چلو	ان کی خواہشات (کے)	اور

اور ثابت قدم رہو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے اور ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو اور

قُلۡ اٰمَنۡتُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ مِنۡ کِتٰبٍ ۚ وَ

قُلۡ	اٰمَنۡتُ	بِمَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰهُ	مِنۡ کِتٰبٍ	وَ
تم کہو	میں ایمان لایا	(اس) پر جو	اتاری	اللہ (نے)	کتاب	اور

کہو کہ میں اس کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے اتاری ہے اور

1 ...... مشرکین کی خواہش تھی کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے بتوں کی تعظیم کریں یا کم از کم انہیں برا نہ کہیں اور یہود و نصاریٰ کی خواہش یہ تھی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ان کے قبلہ کی پیروی کریں اور تورات و انجیل کے احکام کو منسوخ نہ کریں۔ یہاں ان کی باطل خواہشات پر عمل پیرا نہ ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔ نفسانی خواہشات عموماً احکامِ خداوندی کے برخلاف ہی ہوتی ہیں اس لئے ان کے بارے میں بہت ہوشیار رہنے کی حاجت ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے: دین کی آفت نفسانی خواہشوں پر عمل کرنا ہے۔ (مسند شہاب، ۱/۷۹، الحدیث: ۷۵)

دینِ الٰہی میں جھگڑنے والوں کے لیے وعید

اُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ ؕ

اُمِرْتُ	لِاَعْدِلَ (1)	بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	رَبُّنَا وَ رَبُّكُمْ
مجھے حکم دیا گیا ہے	کہ میں انصاف کروں	تمہارے درمیان	اللہ	ہمارا اور تمہارا رب (ہے)

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہارے درمیان انصاف کروں۔ اللہ ہمارا اور تمہارا سب کا رب ہے۔

لَنَاۤ اَعْمَالُنَا وَ لَكُمْ اَعْمَالُكُمْ ؕ لَا

لَنَاۤ	اَعْمَالُنَا	وَ	لَكُمْ	اَعْمَالُكُمْ	لَا
ہمارے لیے	ہمارے اعمال (ہیں)	اور	تمہارے لیے	تمہارے اعمال (ہیں)	نہیں

ہمارے لیے ہمارا عمل ہے اور تمہارے لیے تمہارا عمل ہے۔ ہمارے

حُجَّةَ بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ ؕ اَللّٰهُ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ۚ وَ

حُجَّةَ	بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمْ	اَللّٰهُ	یَجْمَعُ	بَیْنَنَا	وَ
کوئی جھگڑا	ہمارے اور تمہارے درمیان	اللہ	جمع کرے گا	ہمارے درمیان (یعنی ہم سب کو)	اور

اور تمہارے درمیان کوئی جھگڑا نہیں۔ اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور

اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾ وَ الَّذِیْنَ یُحَآجُّوْنَ فِی اللّٰهِ

اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۱۵﴾	وَ	الَّذِیْنَ	یُحَآجُّوْنَ (2)	فِی اللّٰهِ
اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	جھگڑتے ہیں	اللہ (کے دین) کے بارے میں

اسی کی طرف پھرنا ہے ○ اور وہ لوگ جو اللہ کے (دین کے) بارے میں جھگڑتے ہیں

مِنْۢ بَعْدِ مَا اسْتُجِیْبَ لَهٗ حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	اسْتُجِیْبَ	لَهٗ	حُجَّتُهُمْ	دَاحِضَةٌ
(اس کے) بعد	کہ	قبول کیا جاچکا	اس (دین) کو	ان (جھگڑنے والوں) کی دلیل	باطل، بے بنیاد (ہے)

اس کے بعد کہ اس (دین) کو قبول کیا جاچکا ہے، ان جھگڑنے والوں کی دلیل ان کے رب کے نزدیک

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا عدل و انصاف انتہائی اعلیٰ درجے کا تھا اور بڑے بڑے دشمن بھی اس کا اعتراف کرتے تھے۔ حضرت ربیع بن خُثَیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا بیان ہے کہ مکہ والوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اعلیٰ درجہ کے امین اور عادل ہیں اسی لئے اعلانِ نبوت سے پہلے اہلِ مکہ اپنے مقدمات اور جھگڑوں کا آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے فیصلہ کرایا کرتے اور آپ کے تمام فیصلوں کو انتہائی احترام کے ساتھ بلا چون وچرا تسلیم کرلیتے اور کہا کرتے تھے کہ یہ امین کا فیصلہ ہے۔ (شفا شریف، الجزء الاول، ص ۱۳۴، ملتقطاً) 2 ...... اِن جھگڑنے والوں سے مراد یہودی ہیں۔

عِنْدَ رَبِّهِمْ وَ عَلَیْهِمْ غَضَبٌ وَّ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾

عِنْدَ رَبِّهِمْ	وَ	عَلَیْهِمْ	غَضَبٌ	وَّ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِیْدٌ ﴿۱۶﴾
ان کے رب کے نزدیک	اور	ان پر	غضب (ہے)	اور	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)

بے بنیاد ہے اور ان پر غضب ہے اور ان کے لیے سخت عذاب ہے ○

معرفتِ الٰہی کے دو مظاہر اور قربِ قیامت کی طرف اشارہ

اَللّٰهُ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ وَ الْمِیْزَانَؕ وَ

اَللّٰهُ	الَّذِیْۤ	اَنْزَلَ	الْكِتٰبَ	بِالْحَقِّ	وَ	الْمِیْزَانَ(1)	وَ
اللہ (ہی ہے)	جس نے	اتارا	کتاب (کو)	حق کے ساتھ	اور	میزان (کو اتارا)	اور

اللہ وہی ہے جس نے حق کے ساتھ کتاب کو اتارا اور میزان کو اور

قیامت سے کفار کی بے پروائی اور اہلِ ایمان کا خوف

مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾ یَسْتَعْجِلُ بِهَا

مَا یُدْرِیْكَ(2)	لَعَلَّ	السَّاعَةَ	قَرِیْبٌ ﴿۱۷﴾	یَسْتَعْجِلُ	بِهَا
تم کیا جانو	شاید	قیامت	قریب (ہی ہو)	جلدی مچا رہے ہیں	اس (قیامت) کی

تم کیا جانو شاید قیامت قریب ہی ہو ○ قیامت کی جلدی مچا رہے ہیں

الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِهَاۚ وَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مُشْفِقُوْنَ

الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِهَا	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مُشْفِقُوْنَ
وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	اس پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	(وہ) ڈر رہے ہیں

وہ جو اس پر ایمان نہیں رکھتے اور جو ایمان والے ہیں وہ اس سے

قیامت میں شک کرنے والوں کی گمراہی کا بیان

مِنْهَاۙ وَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّهَا الْحَقُّؕ اَلَاۤ اِنَّ الَّذِیْنَ

مِنْهَا	وَ	یَعْلَمُوْنَ	اَنَّهَا	الْحَقُّ	اَلَاۤ	اِنَّ	الَّذِیْنَ
اس سے	اور	وہ جانتے ہیں	کہ وہ (قیامت)	حق (ہے)	سن لو	بیشک	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ بیشک وہ حق ہے۔ سن لو! بیشک قیامت کے بارے میں

(1)...... یہاں میزان سے مراد وہ آلہ ہے جس کے ذریعے اشیاء کا وزن کیا جاتا ہے، یا اس سے مراد عدل ہے اور عدل کو میزان اس لئے کہتے ہیں کہ یہ انصاف اور برابری کا آلہ ہے۔ یا، یہاں میزان سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی ذاتِ گرامی مراد ہے کیونکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم حق و باطل کو جانچنے کا معیار ہیں۔ (2)...... یہاں درایت کی نفی ہے اور درایت اندازے اور قیاس سے جاننے کو کہتے ہیں۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو جو وقتِ قیامت کا علم ہے یہ اندازے اور قیاس سے نہیں ہوا بلکہ اللہ تعالیٰ کے بتانے سے اس کا علم ہوا ہے۔

چار اوصافِ باری تعالیٰ

یُمَارُوْنَ فِی السَّاعَةِ لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾ اَللّٰهُ لَطِیْفٌۢ

یُمَارُوْنَ	فِی السَّاعَةِ	لَفِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۱۸﴾	اَللّٰهُ	لَطِیْفٌۢ
شک کرتے ہیں	قیامت میں	ضرور دور کی گمراہی میں (ہیں)	اللہ	لطف و کرم فرمانے والا (ہے)

شک کرنے والے ضرور دُور کی گمراہی میں ہیں ○ اللہ اپنے بندوں پر

بِعِبَادِهٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ ۚ وَهُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾ ع

بِعِبَادِهٖ	یَرْزُقُ	مَنْ	یَّشَآءُ	وَ	هُوَ	الْقَوِیُّ	الْعَزِیْزُ ﴿۱۹﴾
اپنے بندوں پر	وہ روزی دیتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اور	وہی	قوت والا	عزت والا (ہے)

لطف فرمانے والا ہے، جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے اور وہی قوت والا، عزت والا ہے ○

ع ۲

دنیا اور آخرت کے لیے اعمال کرنے والوں کے لیے دستور

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِیْ حَرْثِهٖ ۚ وَ

مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	حَرْثَ الْاٰخِرَةِ	نَزِدْ	لَهٗ	فِیْ حَرْثِهٖ [1]	وَ
جو	چاہتا ہے	آخرت کی کھیتی	(تو) ہم اضافہ کردیتے ہیں	اس کے لیے	اس کی کھیتی میں	اور

جو آخرت کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اس کے لیے اس کی کھیتی میں اضافہ کردیتے ہیں اور

مَنْ كَانَ یُرِیْدُ حَرْثَ الدُّنْیَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَ مَا

مَنْ	كَانَ یُرِیْدُ	حَرْثَ الدُّنْیَا	نُؤْتِهٖ	مِنْهَا	وَ	مَا
جو	چاہتا ہے	دنیا کی کھیتی	(تو) ہم دیتے ہیں اسے	اس میں سے (کچھ)	اور	نہیں (ہے)

جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے تو ہم اسے اس میں سے کچھ دیدیتے ہیں اور آخرت میں

مشرکوں کے دین پر اظہارِ تعجب اور ان کے لیے وعید

لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾ اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا

لَهٗ	فِی الْاٰخِرَةِ	مِنْ نَّصِیْبٍ ﴿۲۰﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكٰٓؤُا
اس کا	آخرت میں	کچھ حصہ	بلکہ	ان کے لیے	کچھ ساتھی (ہیں)

اس کا کچھ حصہ نہیں ○ بلکہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں

1 ...... رضائے الٰہی کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو اللہ تعالیٰ دنیا میں بھی نوازتا ہے اور آخرت میں بھی نوازے گا اور صرف دنیا کی عزت، شہرت اور دولت کے لئے نیک اعمال کرنے والے کو دنیا میں نصیب کے مطابق ہی ملے گا اور آخرت میں اسے نیک اعمال کے ثواب سے محروم کردیا جائے گا۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اپنی تمام فکروں کو صرف ایک فکر بنادیا اور وہ آخرت کی فکر ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کی دنیا کی فکر کے لئے کافی ہے اور جس کی فکریں دنیا کے احوال میں مشغول رہیں تو اللہ تعالیٰ کو اس کی پرواہ نہیں ہوگی کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہو رہا ہے۔ (ابن ماجہ، ۴/۴۲۵، الحدیث: ۴۱۰۶)

شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ اللّٰهُ ؕ وَ

شَرَعُوْا	لَهُمْ	مِّنَ الدِّيْنِ	مَا لَمْ يَاْذَنْۢ بِهِ[1]	اللّٰهُ	وَ
انہوں نے راستہ مقرر کر دیا	ان کے لیے	دین سے	جس کی اجازت نہیں دی	اللہ (نے)	اور

جنہوں نے ان کے لیے دین کا وہ راستہ مقرر کر دیا ہے جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی اور

لَوْ لَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ؕ وَ اِنَّ

لَوْ لَا	كَلِمَةُ الْفَصْلِ[2]	لَقُضِيَ	بَيْنَهُمْ	وَ	اِنَّ
اگر نہ ہوتی	فیصلہ کن بات	(تو) ضرور فیصلہ کر دیا جاتا	ان کے درمیان	اور	بیشک

اگر فیصلہ کرنے کی بات (طے) نہ ہوتی تو (یہیں) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اور بیشک

الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾ تَرَى الظّٰلِمِيْنَ

الظّٰلِمِيْنَ[3]	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿٢١﴾	تَرَى	الظّٰلِمِيْنَ
ظلم کرنے والے	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)

ظالموں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ تم ظالموں کو دیکھو گے

مُشْفِقِيْنَ مِمَّا كَسَبُوْا وَ هُوَ وَاقِعٌۢ

مُشْفِقِيْنَ	مِمَّا	كَسَبُوْا	وَ	هُوَ	وَاقِعٌۢ
(کہ) ڈر رہے ہوں گے	(اس کے وبال) سے جو	انہوں نے کمایا	اور	وہ (اعمال کا وبال)	پڑ کر رہے گا

کہ اپنے کمائے ہوئے اعمال سے ڈر رہے ہوں گے اور ان کی کمائیاں ان پر

بِهِمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ

بِهِمْ	وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوْا	الصّٰلِحٰتِ
ان پر	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک

پڑ کر رہیں گی اور ایمان لانے والے اور اچھے اعمال کرنے والے

روزِ قیامت کفار کے برے اور باعمل مسلمانوں کے اچھے حال کا بیان

1 ...... یہاں کفار کی گمراہی اور بدبختی کی بنیادی وجہ بتائی گئی ہے کہ کافروں کے کچھ ساتھی ہیں، شیاطین وغیرہ جنہوں نے کفریہ دینوں میں سے وہ دین ان کے لئے پیش کیا جو شرک اور انکارِ قیامت پر مشتمل ہے اور انہوں نے اسی دین کو قبول کر لیا حالانکہ یہ دین اللہ تعالیٰ کے دین کے خلاف ہے۔

2 ...... فیصلے کی بات سے مراد عذاب مؤخر کئے جانے اور قیامت کے دن سزا ملنے کا فیصلہ ہے۔

3 ...... یہاں ظالموں سے مراد کافر ہیں۔

فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ ۚ لَهُمۡ مَّا یَشَآءُوۡنَ

فِیۡ رَوۡضٰتِ الۡجَنّٰتِ	لَهُمۡ	مَّا	یَشَآءُوۡنَ
جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں (ہوں گے)	ان کے لیے (ہو گا)	جو	وہ چاہیں گے

جنتوں کے پھولوں سے بھرے ہوئے باغات میں ہوں گے۔ ان کے لیے ان کے رب کے پاس

باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿۲۲﴾ ذٰلِكَ الَّذِیۡ

عِنۡدَ رَبِّهِمۡ	ذٰلِكَ	هُوَ	الۡفَضۡلُ الۡكَبِیۡرُ ﴿۲۲﴾	ذٰلِكَ	الَّذِیۡ
ان کے رب کے پاس	یہی	وہ	بڑا فضل (ہے)	یہی (ہے)	وہ جس کی

وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے، یہی بڑا فضل ہے ○ یہی ہے وہ جس کی

یُبَشِّرُ اللّٰهُ عِبَادَهُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

یُبَشِّرُ	اللّٰهُ	عِبَادَهُ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا
خوشخبری دیتا ہے	اللہ	اپنے (ان) بندوں (کو)	جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ اپنے ایمان والے اور اچھے اعمال کرنے والے بندوں کو

کفارِ قریش سے رشتہ داری کا لحاظ کرنے کا مطالبہ

الصّٰلِحٰتِ ؕ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ عَلَیۡهِ اَجۡرًا اِلَّا

الصّٰلِحٰتِ	قُلۡ	لَّاۤ اَسۡـَٔلُكُمۡ	عَلَیۡهِ	اَجۡرًا	اِلَّا
اچھے، نیک	تم کہو	میں نہیں مانگتا تم سے	اس (تبلیغ) پر	کوئی اجرت	مگر

خوشخبری دیتا ہے۔ تم فرماؤ: میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ طلب نہیں کرتا مگر

نیکی کا صلہ اور شانِ الٰہی

الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی ؕ وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَةً نَّزِدۡ لَهٗ

الۡمَوَدَّةَ فِی الۡقُرۡبٰی [1]	وَ	مَنۡ	یَّقۡتَرِفۡ	حَسَنَةً	نَّزِدۡ	لَهٗ
قرابت میں (کی) محبت	اور	جو	کرے	نیک کام	ہم بڑھا دیں گے	اس کے لیے

قرابت کی محبت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا تعلق قبیلۂ قریش سے تھا اور کفارِ مکہ بھی اپنی مختلف شاخوں کے اعتبار سے قریش سے تعلق رکھتے تھے، یہاں انہیں ظلم و ستم سے باز رکھنے کے لئے یہ کہا گیا ہے کہ اگر تم ایمان قبول نہیں بھی کرتے تو کم از کم رشتے داری کا لحاظ کرتے ہوئے ایذاء رسانی سے تو باز رہو اور تبلیغِ حق کی راہ میں رکاوٹ نہ بنو۔

کفارِ مکہ کا بہتان اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

فِیۡهَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾ اَمۡ یَقُوۡلُوۡنَ

فِیۡهَا	حُسۡنًا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوۡرٌ	شَکُوۡرٌ ﴿۲۳﴾	اَمۡ	یَقُوۡلُوۡنَ
اس میں	خوبی	بیشک	اللہ	بخشنے والا	قدر فرمانے والا (ہے)	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں

اور خوبی بڑھادیں گے، بیشک اللہ بخشنے والا، قدر فرمانے والا ہے ○ بلکہ یہ کافر کہتے ہیں:

افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا ۚ فَاِنۡ یَّشَاِ اللّٰهُ یَخۡتِمۡ

افۡتَرٰی	عَلَی اللّٰهِ	کَذِبًا	فَاِنۡ	یَّشَاِ	اللّٰهُ	یَخۡتِمۡ[1]
اس نے بہتان باندھا ہے	اللہ پر	جھوٹ	تو اگر	چاہے	اللہ	(تو صبر کی) مہر لگادے

اس نے اللہ پر جھوٹ گھڑ لیا ہے اور اگر اللہ چاہے تو تمہارے دل پر

عَلٰی قَلۡبِکَ ؕ وَ یَمۡحُ اللّٰهُ الۡبَاطِلَ وَ یُحِقُّ الۡحَقَّ

عَلٰی قَلۡبِکَ	وَ	یَمۡحُ	اللّٰهُ	الۡبَاطِلَ	وَ	یُحِقُّ	الۡحَقَّ
تمہارے دل پر	اور	مٹاتا ہے	اللہ	باطل (کو)	اور	ثابت فرماتا ہے	حق (کو)

(صبر کی) مہر لگادے اور اللہ باطل کو مٹاتا ہے اور اپنی باتوں کے ذریعے حق کو

گناہگاروں کو توبہ کی ترغیب

بِکَلِمٰتِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیۡمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾ وَ هُوَ

بِکَلِمٰتِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیۡمٌ	بِذَاتِ الصُّدُوۡرِ ﴿۲۴﴾	وَ	هُوَ
اپنی باتوں کے ذریعے	بیشک وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی (باتوں) کو	اور	وہی (ہے)

ثابت فرماتا ہے۔ بیشک وہ دلوں کی باتیں جانتا ہے ○ اور وہی ہے

الَّذِیۡ یَقۡبَلُ التَّوۡبَةَ عَنۡ عِبَادِهٖ وَ یَعۡفُوۡا عَنِ السَّیِّاٰتِ

الَّذِیۡ	یَقۡبَلُ	التَّوۡبَةَ	عَنۡ عِبَادِهٖ	وَ	یَعۡفُوۡا	عَنِ السَّیِّاٰتِ
جو	قبول فرماتا ہے	توبہ	اپنے بندوں سے	اور	در گزر فرماتا ہے	گناہوں سے

جو اپنے بندوں سے توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے در گزر فرماتا ہے

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے کا الزام لگایا جس سے آپ کو اذیت پہنچی، اس پر ارشاد ہوا کہ اے حبیب! اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو آپ کے دل پر صبر کی مہر لگا کر اسے قرار عطا فرمادے۔ آیت کے اس حصے کا یہ معنی بھی ہو سکتا ہے کہ اگر بالفرض آپ جھوٹی بات گھڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے تو اللہ تعالیٰ ضرور آپ کے دل پر مہر لگا دیتا جس سے قرآن آپ کے سینے سے سلب ہو جاتا اور جب اللہ تعالیٰ نے ایسی مہر نہیں لگائی تو معلوم ہوا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں باندھا اور کفار کا یہ دعویٰ بدترین جھوٹ ہے۔

باعمل مسلمانوں کے لئے بشارت اور کفار کے لئے وعید

وَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾ وَ يَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

وَ	يَعْلَمُ	مَا	تَفْعَلُوْنَ ﴿٢٥﴾	وَ	يَسْتَجِيْبُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اور	جانتا ہے	جو	تم کرتے ہو	اور	دعا قبول فرماتا ہے	ان لوگوں کی جو	ایمان لائے

اور جانتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو ○ اور ایمان والوں اور اچھے اعمال کرنے والوں کی

وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ يَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ وَ

وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ (1)	وَ	يَزِيْدُهُمْ	مِّنْ فَضْلِهٖ	وَ
اور	انہوں نے عمل کیے	اچھے، نیک	اور	زیادہ دیتا ہے انہیں	اپنے فضل سے	اور

دعا قبول فرماتا ہے اور انہیں اپنے فضل سے زیادہ عطا فرماتا ہے اور

تمام لوگوں کو مالدار نہ بنانے کی حکمت

الْكٰفِرُوْنَ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾ وَ لَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ

الْكٰفِرُوْنَ	لَهُمْ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ ﴿٢٦﴾	وَ	لَوْ	بَسَطَ	اللّٰهُ	الرِّزْقَ
کفر کرنے والے	ان کے لیے	سخت عذاب (ہے)	اور	اگر	وسیع کر دیتا	اللہ	رزق

کافروں کے لیے سخت عذاب ہے ○ اور اگر اللہ اپنے سب بندوں کے لئے

لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَ لٰكِنْ يُّنَزِّلُ

لِعِبَادِهٖ	لَبَغَوْا	فِي الْاَرْضِ	وَ	لٰكِنْ	يُّنَزِّلُ
اپنے بندوں کے لیے	(تو) ضرور وہ فساد پھیلاتے	زمین میں	اور	لیکن	وہ اتارتا ہے

رزق وسیع کر دیتا تو ضرور وہ زمین میں فساد پھیلاتے لیکن اللہ اندازہ سے

بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾

بِقَدَرٍ	مَّا	يَشَآءُ	اِنَّهٗ	بِعِبَادِهٖ	خَبِيْرٌ	بَصِيْرٌ ﴿٢٧﴾
اندازہ سے	جتنا	وہ چاہتا ہے	بیشک وہ	اپنے بندوں سے	خبر دار (ہے)	(انہیں) دیکھنے والا (ہے)

جتنا چاہتا ہے اتارتا ہے، بیشک وہ اپنے بندوں سے خبر دار (ہے، انہیں) دیکھ رہا ہے ○

(1)......بارگاہِ الٰہی میں نیک اعمال کرنے والے مسلمانوں کی دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اس لئے یہاں بطورِ خاص انہی کی دعا قبول کئے جانے کا ذکر ہوا۔ اچھے اعمال دعا کی قبولیت میں بہت معاون جبکہ برے اعمال قبولیتِ دعا کی راہ میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے ”ایک شخص طویل سفر کرے، اس کے بال اُلجھے اور کپڑے گرد میں اَٹے ہوئے ہوں، وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور اے میرے رب! اے میرے رب! کہے اور اس کا کھانا حرام سے اور پینا حرام سے اور پہننا حرام سے اور پرورش پائی حرام سے، تو اس کی دعا کہاں قبول ہو گی۔ (مسلم، ص٥٠٦، الحدیث: ٦٥(١٠١٥))

لوگوں کی ناامیدی کے بعد بارش نازل کرنے کا بیان

وَ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا

وَ	هُوَ	الَّذِیْ	یُنَزِّلُ	الْغَیْثَ	مِنْۢ بَعْدِ	مَا	قَنَطُوْا
اور	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	بارش	(اس کے) بعد	کہ	لوگ ناامید ہو چکے

اور وہی ہے جو لوگوں کے ناامید ہونے کے بعد بارش اتارتا ہے

قدرتِ الٰہی کے عجائبات

وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ ؕ وَ هُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾ وَ

وَ	یَنْشُرُ	رَحْمَتَهٗ	وَ	هُوَ	الْوَلِیُّ	الْحَمِیْدُ ﴿۲۸﴾	وَ
اور	وہ پھیلاتا ہے	اپنی رحمت	اور	وہی	دوست، کام بنانے والا	تعریف کے لائق (ہے)	اور

اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے اور وہی کام بنانے والا، تعریف کے لائق ہے ○ اور

مِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَثَّ

مِنْ اٰیٰتِهٖ	خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَثَّ
اس کی نشانیوں میں سے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی پیدائش	اور	جو	اس نے پھیلائے

آسمانوں اور زمین کی پیدائش اور ان میں جو جاندار اس نے پھیلائے ہیں

ع ۳ / ۱

فِیْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ ؕ وَ هُوَ عَلٰی جَمْعِهِمْ اِذَا یَشَآءُ قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾ ع

فِیْهِمَا	مِنْ دَآبَّةٍ	وَ	هُوَ	عَلٰی جَمْعِهِمْ	اِذَا	یَشَآءُ	قَدِیْرٌ ﴿۲۹﴾
ان دونوں میں	جاندار	اور	وہ	انہیں اکٹھا کرنے پر	جب	وہ چاہے	قادر (ہے)

سب اس کی نشانیوں میں سے ہیں اور وہ ان سب کو اکٹھا کرنے پر جب چاہے قادر ہے ○

گناہ مصائب و آلام کا سبب ہیں

وَ مَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ

وَ	مَاۤ	اَصَابَكُمْ (1)	مِّنْ مُّصِیْبَةٍ	فَبِمَا	كَسَبَتْ
اور	جو	پہنچی تمہیں	کوئی مصیبت	تو (وہ اس کے) سبب ہے جو	کمایا

اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ تمہارے ہاتھوں کے کمائے ہوئے اعمال

(1)...... اس آیت میں گناہگار مکلف مومنین سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ دنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر اُن کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: بندے کو جو چھوٹی یا بڑی مصیبت پہنچتی ہے وہ کسی گناہ کی وجہ سے پہنچتی ہے اور جو گناہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے وہ اس سے بہت زیادہ ہوتے ہیں۔ (ترمذی، ۱۶۹/۵، الحدیث: ۳۲۶۳) دوسری حدیثِ پاک میں ہے "نیک کاموں سے عمر بڑھتی ہے، دعا تقدیر کو ٹال دیتی ہے اور بیشک آدمی اپنے کسی گناہ کی وجہ سے رزق سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، ۳۶۹/۴، الحدیث: ۴۰۲۲) لہٰذا مصائب سے بچنے کے لئے گناہوں سے بھی بچنا ہو گا۔

مرضیِ الٰہی کے خلاف مصیبت سے بچاؤ اور بچانا ممکن نہیں

اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿ؕ۳۰﴾ وَ مَاۤ اَنۡتُمۡ

اَیۡدِیۡکُمۡ	وَ	یَعۡفُوۡا	عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۳۰﴾	وَ	مَاۤ	اَنۡتُمۡ
تمہارے ہاتھوں (نے)	اور	وہ معاف فرمادیتا ہے	بہت سے (گناہ)	اور	نہیں	تم

کی وجہ سے ہے اور بہت کچھ تو وہ معاف فرمادیتا ہے ○ اور تم

بِمُعۡجِزِیۡنَ فِی الۡاَرۡضِ ۚۖ وَ مَا لَکُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ

بِمُعۡجِزِیۡنَ (1)	فِی الۡاَرۡضِ	وَ	مَا	لَکُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ	مِنۡ وَّلِیٍّ
عاجز کرنے والے	زمین میں	اور	نہیں (ہے)	تمہارے لیے	اللہ کے مقابل	کوئی دوست

زمین میں (اللہ کو) بے بس نہیں کرسکتے اور نہ اللہ کے مقابلے میں تمہارا کوئی دوست ہے

سمندر میں جہازوں کی روانی قدرتِ الٰہی کا کرشمہ ہے

وَّ لَا نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾ وَ مِنۡ اٰیٰتِہِ الۡجَوَارِ فِی الۡبَحۡرِ

وَّ	لَا	نَصِیۡرٍ ﴿۳۱﴾ (2)	وَ	مِنۡ اٰیٰتِہِ	الۡجَوَارِ	فِی الۡبَحۡرِ
اور	نہ	مددگار	اور	اس کی نشانیوں میں سے (ہیں)	چلنے والی (کشتیاں)	سمندر میں

اور نہ مددگار ○ اور سمندر میں چلنے والی پہاڑوں جیسی کشتیاں

کَالۡاَعۡلَامِ ﴿ؕ۳۲﴾ اِنۡ یَّشَاۡ یُسۡکِنِ الرِّیۡحَ فَیَظۡلَلۡنَ

کَالۡاَعۡلَامِ ﴿۳۲﴾	اِنۡ	یَّشَاۡ	یُسۡکِنِ	الرِّیۡحَ	فَیَظۡلَلۡنَ
پہاڑوں جیسی	اگر	وہ چاہے	(تو) روک دے	ہوا (کو)	تو کشتیاں رہ جائیں

اس کی نشانیوں میں سے ہیں ○ اگر وہ چاہے تو ہوا کو روک دے تو کشتیاں

رَوَاکِدَ عَلٰی ظَہۡرِہٖ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ

رَوَاکِدَ	عَلٰی ظَہۡرِہٖ	اِنَّ	فِیۡ ذٰلِکَ	لَاٰیٰتٍ
ٹھہری ہوئی	اس (سمندر) کی پشت پر	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)

سمندر کی پشت پر ٹھہری رہ جائیں، بیشک اس میں ضرور ہر بڑے صبر کرنے والے،

1 ...... یعنی اللہ تعالیٰ نے جو مصیبتیں تمہارے نصیب میں لکھ دی ہیں تم ان سے نہ کہیں بھاگ سکتے ہو اور نہ ہی بچ سکتے ہو۔ 2 ...... یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں تمہارا کوئی ایسا دوست اور مددگار نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف تمہیں مصیبت اور تکلیف سے بچاسکے۔ اس آیت میں دعائیں داخل نہیں کیونکہ دعا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کبھی کچھ نہیں کرتی بلکہ اس کی مرضی کے موافق کرتی ہے، یونہی اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں کا معاملہ ہے کہ ان کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ تقدیر بدل دیتا اور بلائیں ٹال دیتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: تقدیر کو دعا ہی بدل سکتی ہے اور نیکی ہی سے عمر بڑھتی ہے۔ (ترمذی، ۴/۵۴، الحدیث: ۲۱۴۶)

لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ اَوۡ یُوۡبِقۡهُنَّ بِمَا

بِمَا	یُوۡبِقۡهُنَّ	اَوۡ	لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ ﴿۳۳﴾ (1)
(اس کے) سبب جو	وہ تباہ کردے انہیں	یا	ہر بڑے صبر کرنے والے شکر کرنے والے کے لئے

شکر کرنے والے کیلئے نشانیاں ہیں ○ یا (اگر اللہ چاہے تو) ان کشتیوں کو

کَسَبُوۡا وَ یَعۡفُ عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۳۴﴾ وَّ یَعۡلَمَ الَّذِیۡنَ

الَّذِیۡنَ	یَعۡلَمَ	وَّ	عَنۡ کَثِیۡرٍ ﴿۳۴﴾	یَعۡفُ	وَ	کَسَبُوۡا
وہ لوگ جو	جان جائیں	اور	بہت سے (گناہوں سے)	درگزر فرمادے	اور	انہوں نے کمایا

لوگوں کے گناہوں کے سبب تباہ کردے اور بہت سے گناہوں سے درگزر فرمادے ○ اور ہماری آیتوں میں

یُجَادِلُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا ؕ مَا لَهُمۡ مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾

مِّنۡ مَّحِیۡصٍ ﴿۳۵﴾	لَهُمۡ	مَا	فِیۡۤ اٰیٰتِنَا	یُجَادِلُوۡنَ
بھاگنے کی کوئی جگہ	ان کے لئے	نہیں (ہے)	ہماری آیتوں میں	جھگڑتے ہیں

جھگڑنے والے جان جائیں کہ ان کیلئے بھاگنے کی کوئی جگہ نہیں ○

فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا ۚ وَ مَا عِنۡدَ اللّٰهِ

عِنۡدَ اللّٰهِ	مَا	وَ	فَمَتَاعُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا	فَمَاۤ اُوۡتِیۡتُمۡ مِّنۡ شَیۡءٍ
اللہ کے پاس (ہے)	جو	اور	تو (وہ) دنیوی زندگی کا سازوسامان (ہے)	تو تمہیں جو چیز دی گئی

تو (اے لوگو!) تمہیں جو کچھ دیا گیا ہے وہ دنیوی زندگی کا سازوسامان ہے اور وہ جو اللہ کے پاس ہے

خَیۡرٌ وَّ اَبۡقٰی لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَلٰی رَبِّهِمۡ

عَلٰی رَبِّهِمۡ	وَ	اٰمَنُوۡا	لِلَّذِیۡنَ	اَبۡقٰی	وَّ	خَیۡرٌ
اپنے رب پر	اور	ایمان لائے	ان لوگوں کے لئے جو	زیادہ باقی رہنے والا (ہے)	اور	(وہ) بہتر

وہ ایمان والوں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والوں کیلئے بہتر اور

قرآن میں جھگڑنے والوں کو اپنے انجام اور ادائی کا علم

دنیاوی نعمتوں سے اُخروی اجر و ثواب ہی بہتر ہے

(1) ...... یہاں صابر شاکر سے مخلص مومن مراد ہے جو سختی و تکلیف میں صبر اور راحت و عیش میں شکر کرتا ہے اور مقصد یہ ہے کہ معرفتِ الٰہی کے دلائل سے کسی طرح غافل نہ ہونا مومن بندے پر لازم ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مومن کے معاملے پر تعجب ہے کہ اس کا سارا معاملہ بھلائی پر مشتمل ہے اور یہ صرف اُسی مومن کے لئے ہے جسے خوشحالی حاصل ہوتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے حق میں یہی بہتر ہے اور اگر تنگدستی پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے حق میں بہتر ہے۔ (مسلم، ص۱۵۹۸، الحدیث: ۶۴(۲۹۹۹))

اخروی اجر وثواب کے حقدار لوگ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَ الَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ وَ

یَتَوَکَّلُوْنَ ﴿۳۶﴾ (1)	وَ	الَّذِیْنَ	یَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓىٕرَ الْاِثْمِ	وَ
وہ بھروسہ کرتے ہیں	اور	ان لوگوں (کیلئے) جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے بڑے گناہوں	اور

زیادہ باقی رہنے والا ہے ○ اور (ان کیلئے) جو بڑے بڑے گناہوں اور

الْفَوَاحِشَ وَ اِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ وَ

الْفَوَاحِشَ	وَ	اِذَا مَا	غَضِبُوْا	هُمْ	یَغْفِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	وَ
بے حیائی کے کاموں (سے)	اور	جب	انہیں غصہ آئے	(تو) وہ	وہ معاف کر دیتے ہیں	اور

بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَ اَمْرُهُمْ

الَّذِیْنَ	اسْتَجَابُوْا	لِرَبِّهِمْ	وَ	اَقَامُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اَمْرُهُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	حکم مانا	اپنے رب کا	اور	قائم رکھی	نماز	اور	ان کا کام

(ان کے لئے) جنہوں نے اپنے رب کا حکم مانا اور نماز قائم رکھی اور ان کا کام

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ ۠ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾

شُوْرٰی بَیْنَهُمْ	وَ	مِمَّا	رَزَقْنٰهُمْ	یُنْفِقُوْنَ ﴿۳۸﴾
ان کے باہمی مشورے (سے ہوتا ہے)	اور	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا انہیں	وہ خرچ کرتے ہیں

ان کے باہمی مشورے سے (ہوتا) ہے اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں ○

جرم کے برابر بدلہ لینا جائز اور معاف کر دینا افضل ہے

وَ الَّذِیْنَ اِذَاۤ اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ وَ

وَ	الَّذِیْنَ	اِذَاۤ	اَصَابَهُمُ	الْبَغْیُ	هُمْ	یَنْتَصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾	وَ
اور	وہ لوگ جو	جب	پہنچے انہیں	بغاوت، زیادتی	(تو) وہ	بدلہ لیتے ہیں	اور

اور (ان کے لئے) جنہیں جب کوئی زیادتی پہنچے تو وہ (انصاف کے ساتھ) بدلہ لیتے ہیں ○ اور

(1) ...... جن مسلمانوں کو اُخروی اجر وثواب کی بشارت دی گئی ہے، یہاں ان کے چند اوصاف بیان کئے گئے ہیں (1) وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (2) کبیرہ گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے اجتناب کرتے ہیں۔ (3) جب انہیں غصہ آئے تو معاف کر دیتے ہیں۔ (4) انہوں نے اپنے رب کا حکم مانا۔ (5) نماز قائم رکھی۔ (6) ان کا کام ان کے باہمی مشورے سے ہوتا ہے۔ (7) اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق میں سے کچھ اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔ (8) ظالم سے انصاف کے ساتھ بدلہ لیتے ہیں اور بدلہ لینے میں حد سے تجاوز نہیں کرتے۔

بدلہ لینے کی صورت میں مظلوم پر کوئی گرفت نہیں

ظالم اور فسادی قابلِ گرفت ہیں

جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا ۚ فَمَنْ عَفَا وَ اَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ

جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ	سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا[1]	فَمَنْ	عَفَا[2]	وَ	اَصْلَحَ	فَاَجْرُهٗ
برائی کا بدلہ	اسی کے برابر برائی (ہے)	تو جس نے	معاف کر دیا	اور	اصلاح کی	تو اس کا اجر

برائی کا بدلہ اس کے برابر برائی ہے تو جس نے معاف کیا اور کام سنوارا تو اس کا اجر

عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَلَمَنِ انْتَصَرَ

عَلَى اللّٰهِ	اِنَّهٗ	لَا يُحِبُّ	الظّٰلِمِيْنَ ﴿۴۰﴾	وَ	لَمَنِ	انْتَصَرَ
اللہ پر (ہے)	بیشک وہ	پسند نہیں کرتا	ظالموں (کو)	اور	بیشک جس نے	بدلہ لیا

اللہ پر ہے، بیشک وہ ظالموں کو پسند نہیں کرتا ○ اور بے شک جس نے اپنے اوپر ہونے والے

بَعْدَ ظُلْمِهٖ فَاُولٰٓئِكَ مَا عَلَيْهِمْ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾ ؕ

بَعْدَ ظُلْمِهٖ	فَاُولٰٓئِكَ	مَا	عَلَيْهِمْ	مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۴۱﴾[3]
اپنے (اوپر) ظلم (ہونے) کے بعد	تو یہ لوگ	نہیں (ہے)	اُن پر	(گرفت کرنے کا) کوئی راستہ

ظلم کا بدلہ لیا ان کی پکڑ کی کوئی راہ نہیں ○

اِنَّمَا السَّبِيْلُ عَلَى الَّذِيْنَ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ وَ

اِنَّمَا السَّبِيْلُ	عَلَى الَّذِيْنَ	يَظْلِمُوْنَ	النَّاسَ	وَ
(گرفت کا) راستہ صرف	ان لوگوں پر ہے جو	ظلم کرتے ہیں	لوگوں (پر)	اور

گرفت صرف ان لوگوں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں اور

يَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمْ

يَبْغُوْنَ	فِي الْاَرْضِ	بِغَيْرِ الْحَقِّ	اُولٰٓئِكَ	لَهُمْ
سرکشی پھیلاتے ہیں	زمین میں	حق کے بغیر، ناحق	یہ لوگ	ان کے لیے

زمین میں ناحق سرکشی پھیلاتے ہیں، ان کے لیے

(1)...... اس کا معنی یہ ہے کہ بدلہ جرم کے برابر ہونا چاہئے اور اس میں زیادتی نہ ہو۔ برائی سے صورۃً مشابہ ہونے کی وجہ سے مجازی طور پر بدلے کو برائی کہا جاتا ہے کیونکہ جسے وہ بدلہ دیا جائے اسے برا معلوم ہوتا ہے۔ (2)...... ظالم سے اس کے ظلم کے مطابق بدلہ لینا جائز ہے لیکن بدلہ لینے پر قدرت کے باوجود معاف کر دینا بہت بہتر اور باعثِ فضیلت ہے۔ (3)...... مظلوم کا ظالم سے بدلہ لینا ظلم نہیں اور نہ ہی اس پر سزا ہے، لیکن جن ظلموں کی سزا دینے کا اختیار صرف حاکمِ اسلام کے پاس ہے ان کی سزا کوئی اور از خود نہیں دے سکتا۔

ظلم پر صبر اور معاف کرنے کی فضیلت

ع ۵

مددگار سے محروم شخص اور عذاب دیکھ کر کفار کا حال

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾ وَ لَمَنۡ صَبَرَ وَ غَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ

عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ﴿۴۲﴾	وَ	لَمَنۡ	صَبَرَ (1)	وَ	غَفَرَ	اِنَّ	ذٰلِكَ
دردناک عذاب (ہے)	اور	بیشک جس نے	صبر کیا	اور	معاف کردیا	(تو) بیشک	یہ

دردناک عذاب ہے ○ اور بیشک جس نے صبر کیا اور معاف کردیا تو یہ

لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾ ع وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ

لَمِنۡ عَزۡمِ الۡاُمُوۡرِ ﴿۴۳﴾	وَ	مَنۡ	یُّضۡلِلِ (2)	اللّٰهُ	فَمَا	لَهٗ
ضرور ہمت والے کاموں میں سے (ہے)	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ	تو نہیں	اس کیلئے

ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے ○ اور جسے اللہ گمراہ کرے تو اس کے بعد

مِنۡ وَّلِیٍّ مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ ط وَ تَرَی الظّٰلِمِیۡنَ لَمَّا رَاَوُا الۡعَذَابَ

مِنۡ وَّلِیٍّ	مِّنۡۢ بَعۡدِهٖ	وَ	تَرَی	الظّٰلِمِیۡنَ	لَمَّا	رَاَوُا	الۡعَذَابَ
کوئی مددگار	اس کے بعد	اور	تم دیکھو گے	ظالموں (کو)	جب	وہ دیکھیں گے	عذاب

اس کیلئے کوئی مددگار نہیں اور تم ظالموں کو دیکھو گے کہ جب وہ عذاب دیکھیں گے

یَقُوۡلُوۡنَ هَلۡ اِلٰی مَرَدٍّ مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۴﴾ ج وَ تَرٰىهُمۡ

یَقُوۡلُوۡنَ	هَلۡ	اِلٰی مَرَدٍّ	مِّنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۴﴾	وَ	تَرٰىهُمۡ
(تو) کہیں گے	کیا	واپس جانے کی طرف	کوئی راستہ (ہے)	اور	تم دیکھو گے انہیں

تو کہیں گے: کیا واپس جانے کا کوئی راستہ ہے؟ ○ اور تم انہیں دیکھو گے

یُعۡرَضُوۡنَ عَلَیۡهَا خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ یَنۡظُرُوۡنَ

یُعۡرَضُوۡنَ	عَلَیۡهَا	خٰشِعِیۡنَ مِنَ الذُّلِّ	یَنۡظُرُوۡنَ
انہیں پیش کیا جائے گا	اس (آگ) پر	ذلت سے جھکے ہوئے	دیکھ رہے ہوں گے

کہ انہیں اس حال میں آگ پر پیش کیا جائے گا کہ ذلت کے مارے جھکے ہوئے ہوں گے، چھپی نگاہوں سے

1 ...... یعنی جس نے اپنے مجرم کے ظلم اور ایذا پر صبر کیا اور اپنے ذاتی معاملات میں بدلہ لینے کی بجائے اسے معاف کردیا تو یہ ضرور ہمت والے کاموں میں سے ہے کہ اس میں نفس سے مقابلہ ہے کیونکہ اپنے مجرم سے بدلہ لینے کا نفس تقاضا کرتا ہے لہٰذا اسے مغلوب کرنا بہادری ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: مظلوم جب ظلم پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے۔ (ترمذی، ۴/۱۴۵، الحدیث: ۲۳۳۲) 2 ...... یعنی جس کی بدعملیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس میں گمراہی پیدا کر دے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اس کیلئے کوئی مددگار نہیں جو اُسے عذاب سے بچا سکے۔

کفار کا حال دیکھ کر اہلِ ایمان کا کلام

مِنۡ طَرۡفٍ خَفِیٍّ ؕ وَ قَالَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اِنَّ الۡخٰسِرِیۡنَ

مِنۡ طَرۡفٍ خَفِیٍّ	وَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡۤا	اِنَّ	الۡخٰسِرِیۡنَ
چھپی نگاہ سے	اور	کہیں گے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک	نقصان پانے والے

دیکھ رہے ہوں گے اور ایمان والے کہیں گے: بیشک نقصان والے

الَّذِیۡنَ خَسِرُوۡۤا اَنۡفُسَهُمۡ وَ اَهۡلِیۡهِمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ ؕ

الَّذِیۡنَ	خَسِرُوۡۤا	اَنۡفُسَهُمۡ (1)	وَ	اَهۡلِیۡهِمۡ	یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ
وہ لوگ ہیں جنہوں نے	نقصان میں ڈالا	اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	قیامت کے دن

وہی ہیں جنہوں نے اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن نقصان میں ڈالا۔

روزِ قیامت کفار کا مددگار ہونے کی نفی اور ہدایت سے محروم شخص

اَلَاۤ اِنَّ الظّٰلِمِیۡنَ فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾ وَ مَا كَانَ لَهُمۡ

اَلَاۤ	اِنَّ	الظّٰلِمِیۡنَ	فِیۡ عَذَابٍ مُّقِیۡمٍ ﴿۴۵﴾	وَ	مَا كَانَ	لَهُمۡ
سن لو	بیشک	ظالم	ہمیشہ کے عذاب میں (رہنے والے ہیں)	اور	نہ ہوں گے	ان کیلئے

خبردار! بیشک ظالم ہمیشہ کے عذاب میں ہیں ○ اور ان کیلئے

مِّنۡ اَوۡلِیَآءَ یَنۡصُرُوۡنَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنۡ یُّضۡلِلِ اللّٰهُ

مِّنۡ اَوۡلِیَآءَ	یَنۡصُرُوۡنَهُمۡ	مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ	وَ	مَنۡ	یُّضۡلِلِ	اللّٰهُ
کوئی دوست	جو مدد کریں ان کی	اللہ کے مقابل	اور	جسے	گمراہ کرے	اللہ

دوست نہ ہوں گے جو اللہ کے مقابلے میں ان کی مدد کریں اور جسے اللہ گمراہ کرے

موت آنے سے پہلے پہلے اطاعتِ الٰہی کرلینے کی تاکید

فَمَا لَهٗ مِنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۶﴾ اِسۡتَجِیۡبُوۡا لِرَبِّكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ

فَمَا	لَهٗ	مِنۡ سَبِیۡلٍ ﴿۴۶﴾ (2)	اِسۡتَجِیۡبُوۡا	لِرَبِّكُمۡ	مِّنۡ قَبۡلِ	اَنۡ
تو نہیں	اس کیلئے	(ہدایت کا) کوئی راستہ	(اے لوگو) حکم مان لو	اپنے رب کا	(اس سے) پہلے	کہ

اس کے لئے کوئی راستہ نہیں ○ اس دن کے آنے سے پہلے اپنے رب کا حکم مان لو

1 ......اپنی جانوں کا خسارہ کفر اختیار کرکے جہنم کے دائمی عذاب میں گرفتار ہونا ہے اور گھر والوں سے مراد اگر دنیاوی اہلِ خانہ ہوں تو ان کا خسارہ یہ ہے کہ اگر گھر والے جہنم میں ہیں تو ان سے فائدہ اٹھانا ممکن نہیں اور اگر جنت میں ہیں تو بھی وہ انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتے، اور اگر گھر والوں سے مراد جنت کی وہ حوریں ہیں جو ایمان لانے کی صورت میں ان کے لئے نامزد تھیں تو ان کا خسارہ ان حوروں سے محروم ہونا ہے۔ 2 ......یعنی جسے اللہ تعالیٰ دنیا میں حق کے راستے سے بھٹکا دے تو اس کے لئے ایسا کوئی راستہ نہیں جو اسے دنیا میں حق تک اور آخرت میں جنت تک پہنچا سکے، کیونکہ کسی کو ہدایت دے دینا یا اس میں گمراہی پیدا کر دینا

(بقیہ اگلے صفحے پر)

یَاۡتِیَ یَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَہٗ مِنَ اللّٰہِ ؕ مَا لَکُمۡ

یَاۡتِیَ	یَوۡمٌ [1]	لَّا مَرَدَّ	لَہٗ	مِنَ اللّٰہِ	مَا	لَکُمۡ
آجائے	(وہ) دن	نہیں ٹلنا	اس کو	اللہ کی طرف سے	نہ (ہوگی)	تمہارے لئے

جو اللہ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں۔ اس دن تمہارے لئے

مِّنۡ مَّلۡجَاٍ یَّوۡمَئِذٍ وَّ مَا لَکُمۡ مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۷﴾ فَاِنۡ اَعۡرَضُوۡا

مِّنۡ مَّلۡجَاٍ	یَّوۡمَئِذٍ	وَّ	مَا	لَکُمۡ	مِّنۡ نَّکِیۡرٍ ﴿۴۷﴾	فَاِنۡ	اَعۡرَضُوۡا
کوئی پناہ	اس دن	اور	نہ (ہوگا ممکن)	تمہارے لئے	انکار کرنا	تو اگر	وہ منہ پھیریں

کوئی پناہ نہ ہوگی اور نہ تمہارے لئے انکار کرنا ممکن ہوگا ۝ تو اگر وہ منہ پھیریں

کفار کے اعراض پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ عَلَیۡہِمۡ حَفِیۡظًا ؕ اِنۡ عَلَیۡکَ اِلَّا الۡبَلٰغُ ؕ وَ

فَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ	عَلَیۡہِمۡ	حَفِیۡظًا	اِنۡ	عَلَیۡکَ	اِلَّا	الۡبَلٰغُ [2]	وَ
تو ہم نے نہیں بھیجا تمہیں	ان پر	نگران (بنا کر)	(لازم) نہیں	تم پر	مگر	(حکم) پہنچا دینا	اور

تو ہم نے تمہیں ان پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا تم پر صرف تبلیغ کی ذمے داری ہے اور

راحت و تکلیف میں کافر کا حال

اِنَّاۤ اِذَاۤ اَذَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ مِنَّا رَحۡمَۃً فَرِحَ

اِنَّاۤ	اِذَاۤ	اَذَقۡنَا	الۡاِنۡسَانَ	مِنَّا	رَحۡمَۃً	فَرِحَ
بیشک	جب	ہم چکھاتے ہیں	آدمی (کو)	اپنی طرف سے	کسی رحمت (کا مزہ)	(تو) وہ خوش ہو جاتا ہے

جب ہم آدمی کو اپنی طرف سے کسی رحمت کا مزہ دیتے ہیں تو وہ اس پر

بِہَا ۚ وَ اِنۡ تُصِبۡہُمۡ سَیِّئَۃٌۢ بِمَا قَدَّمَتۡ اَیۡدِیۡہِمۡ

بِہَا	وَ	اِنۡ	تُصِبۡہُمۡ	سَیِّئَۃٌۢ	بِمَا	قَدَّمَتۡ	اَیۡدِیۡہِمۡ
اس پر	اور	اگر	پہنچے انہیں	کوئی برائی	(اس کے) سبب جو	آگے بھیجا	ان کے ہاتھوں (نے)

خوش ہو جاتا ہے اور اگر انہیں ان کے ہاتھوں کے آگے بھیجے ہوئے اعمال کی وجہ سے کوئی برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کے اختیار میں نہیں۔ [1]...... اس دن سے موت یا قیامت کا دن مراد ہے۔ [2]...... اس آیت میں حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی دی گئی ہے کہ مسلسل دینِ اسلام کی دعوت دینے کے باوجود اگر مشرکین ایمان لانے سے اعراض کر رہے ہیں تو آپ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیں، آپ پر صرف رسالت کی تبلیغ کی ذمے داری ہے جسے آپ نے ادا کر دیا ہے۔ اس میں مبلغین کے لئے بھی نصیحت ہے کہ ان کا کام تبلیغ کرنا ہے، کسی کو نیک راستے پر لا کر ہی چھوڑنا ان کا کام نہیں، لہٰذا اخلاص کے ساتھ تبلیغ دین کا عمل جاری رکھیں اور اگر کوئی نیکی کی دعوت قبول نہ کرے تو اس سے دلبرداشتہ نہ ہوں۔

کائنات کا حقیقی مالک اللہ ہے

فَاِنَّ الْاِنْسَانَ كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ

فَاِنَّ	الْاِنْسَانَ	كَفُوْرٌ ﴿۴۸﴾	لِلّٰهِ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ
تو بیشک	انسان	بڑا ناشکرا (ہو جاتا ہے)	اللہ ہی کیلئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت

تو انسان بڑا ناشکرا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے۔

بیٹے اور بیٹیاں دینے یا نہ دینے کا اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے

یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ یَهَبُ لِمَنْ یَّشَآءُ اِنَاثًا وَّ یَهَبُ

یَخْلُقُ	مَا	یَشَآءُ	یَهَبُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	اِنَاثًا	وَّ	یَهَبُ
وہ پیدا کرتا ہے	جو	چاہتا ہے	وہ دیتا ہے	جس کو	چاہتا ہے	بیٹیاں	اور	دیتا ہے

وہ جو چاہے پیدا کرے۔ جسے چاہے بیٹیاں عطا فرمائے اور

لِمَنْ یَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ یُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّ اِنَاثًا ۚ وَ

لِمَنْ	یَّشَآءُ	الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾	اَوْ	یُزَوِّجُهُمْ	ذُكْرَانًا	وَّ	اِنَاثًا	وَ
جس کو	چاہتا ہے	بیٹے	یا	ملادے انہیں	بیٹے	اور	بیٹیاں	اور

جسے چاہے بیٹے دے ○ یا انہیں بیٹے اور بیٹیاں دونوں ملادے اور

انبیاء کی طرف وحی کرنے کی 3 صورتیں

یَجْعَلُ مَنْ یَّشَآءُ عَقِیْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌ قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾ وَ

یَجْعَلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	عَقِیْمًا[1]	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌ	قَدِیْرٌ ﴿۵۰﴾	وَ
کردے	جسے	وہ چاہے	بانجھ	بیشک وہ	علم والا	قدرت والا (ہے)	اور

جسے چاہے بانجھ کردے، بیشک وہ علم والا، قدرت والا ہے ○ اور

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ یُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْیًا اَوْ

مَا كَانَ	لِبَشَرٍ	اَنْ	یُّكَلِّمَهُ	اللّٰهُ	اِلَّا	وَحْیًا	اَوْ
(ممکن) نہیں ہے	کسی آدمی کیلئے	کہ	کلام کرے اس سے	اللہ	مگر	وحی (کے طور پر)	یا

کسی آدمی کیلئے ممکن نہیں کہ اللہ اس سے کلام فرمائے مگر وحی کے طور پر یا

1 ...... ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے بندوں میں اولاد کی نعمت تقسیم کرنے کی مختلف صورتیں بیان فرمائی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ وہ جسے چاہے صرف بیٹے دے، جسے چاہے صرف بیٹیاں دے، جسے چاہے بیٹے اور بیٹیاں دونوں عطا کردے اور جسے چاہے اولاد سے محروم رکھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کسی کو بیٹا یا بیٹی دینے یا نہ دینے کی قدرت و اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، کسی عورت کے اختیار میں نہیں کہ وہ اپنے ہاں بیٹا یا بیٹی جو چاہے پیدا کرلے۔ اس حقیقت سے صرفِ نظر کرکے بیٹی پیدا ہونے یا اولاد نہ ہونے پر عورت کو مشقِ ستم بنانا ظلم و ناانصافی اور کفار کا طریقہ ہے، مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ اَوۡ یُرۡسِلَ رَسُوۡلًا فَیُوۡحِیَ بِاِذۡنِهٖ

مِنۡ وَّرَآیِٔ حِجَابٍ	اَوۡ	یُرۡسِلَ	رَسُوۡلًا	فَیُوۡحِیَ[1]	بِاِذۡنِهٖ
(وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے (ہو)	یا	اللہ بھیجے	کوئی فرشتہ	تو وہ وحی پہنچائے	اس کے حکم سے

(یوں کہ وہ آدمی عظمت کے) پردے کے پیچھے ہو یا (یہ کہ) اللہ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اس کے حکم سے

مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ عَلِیٌّ حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾ وَکَذٰلِكَ اَوۡحَیۡنَاۤ

مَا	یَشَآءُ	اِنَّهٗ	عَلِیٌّ	حَکِیۡمٌ ﴿۵۱﴾	وَ	کَذٰلِكَ	اَوۡحَیۡنَاۤ
جو	اللہ چاہے	بیشک وہ	بلندی والا	حکمت والا (ہے)	اور	اسی طرح	ہم نے وحی بھیجی

وحی پہنچائے جو اللہ چاہے۔ بیشک وہ بلندی والا، حکمت والا ہے ○ اور یونہی ہم نے تمہاری طرف

نزولِ قرآن سے پہلے حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم کے علم کا حال

اِلَیۡكَ رُوۡحًا مِّنۡ اَمۡرِنَا ؕ مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ مَا الۡکِتٰبُ وَلَا

اِلَیۡكَ	رُوۡحًا	مِّنۡ اَمۡرِنَا	مَا کُنۡتَ تَدۡرِیۡ	مَا	الۡکِتٰبُ	وَ	لَا
تمہاری طرف	روح (یعنی قرآن کی)	اپنے حکم سے	تم نہیں جانتے تھے	کیا ہے	کتاب	اور	نہ

اپنے حکم سے روح (قرآن) کی وحی بھیجی۔ اس سے پہلے نہ تم کتاب کو جانتے تھے نہ

قرآن سے ہدایت کسے ملتی ہے

الۡاِیۡمَانُ وَلٰکِنۡ جَعَلۡنٰهُ نُوۡرًا نَّهۡدِیۡ

الۡاِیۡمَانُ	وَ	لٰکِنۡ	جَعَلۡنٰهُ	نُوۡرًا	نَّهۡدِیۡ
ایمان (یعنی احکامِ شرع کی تفصیل)	اور	لیکن	ہم نے کیا اس (قرآن) کو	نور	ہم راہ دکھاتے ہیں

شریعت کے احکام کی تفصیل کو۔ لیکن ہم نے قرآن کو نور کیا جس سے ہم اپنے بندوں میں سے

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم ہدایت دیتے ہیں

بِهٖ مَنۡ نَّشَآءُ مِنۡ عِبَادِنَا ؕ وَاِنَّكَ لَتَهۡدِیۡۤ

بِهٖ	مَنۡ	نَّشَآءُ	مِنۡ عِبَادِنَا	وَ	اِنَّكَ	لَتَهۡدِیۡۤ
اس کے ذریعے	جسے	چاہتے ہیں	اپنے بندوں میں سے	اور	بیشک تم	ضرور رہنمائی کرتے ہو

جسے چاہتے ہیں راہ دکھاتے ہیں اور بیشک تم ضرور سیدھے راستے کی طرف

1 ......اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے انبیاءِ کرام عَلَیۡهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی کرنے اور ان سے کلام کرنے کی صورتیں بیان فرمائی ہیں۔ (1) وحی کے طور پر۔ یعنی اللہ تعالیٰ کسی واسطہ کے بغیر نبی کے دل میں القا فرما کر اور بیداری میں یا خواب میں الہام کر کے کلام فرمائے۔ (2) وہ آدمی عظمت کے پردے کے پیچھے ہو۔ یعنی رسول پسِ پردہ اللہ تعالیٰ کا کلام سنے۔ یہاں پردہ سے مراد سننے والے کا دنیا میں دیدار نہ کر سکنا ہے۔ (3) اللہ تعالیٰ کوئی فرشتہ بھیجے تو وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے وحی پہنچائے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔

صراطِ مستقیم کی پہچان

اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِیۡ لَهٗ مَا			
اِلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ﴿۵۲﴾ (1)	صِرَاطِ اللّٰهِ	الَّذِیۡ لَهٗ	مَا
سیدھے راستے کی طرف	(اس) اللہ کے راستے (کی طرف)	جس کیلئے (ہے)	جو کچھ
رہنمائی کرتے ہو ○ اس اللہ کے راستے کی طرف (کہ) جو کچھ			

ع ۵ ـ ۱۰

فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الۡاَرۡضِ ؕ اَلَاۤ اِلَی اللّٰهِ تَصِیۡرُ الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾ ع							
فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الۡاَرۡضِ	اَلَاۤ	اِلَی اللّٰهِ	تَصِیۡرُ	الۡاُمُوۡرُ ﴿۵۳﴾
آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سن لو	اللہ ہی کی طرف	پھرتے ہیں	سب کام
آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اسی کا ہے۔ سن لو! سب کام اللہ ہی کی طرف پھرتے ہیں ○							

آیات: 89 — رکوع: 07

سُوۡرَةُ الزُّخۡرُف مَکِّیَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

معٓ

عربی میں قرآن نازل کرنے کی ایک حکمت

حٰمٓ ﴿۱﴾ وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾ اِنَّا جَعَلۡنٰهُ قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا لَّعَلَّکُمۡ					
حٰمٓ ﴿۱﴾	وَالۡکِتٰبِ الۡمُبِیۡنِ ﴿۲﴾	اِنَّا	جَعَلۡنٰهُ	قُرۡءٰنًا عَرَبِیًّا (2)	لَّعَلَّکُمۡ
حٰمٓ	روشن کتاب کی قسم	بیشک	ہم نے بنایا اسے	عربی قرآن	تاکہ تم
حٰمٓ ○ روشن کتاب کی قسم ○ ہم نے اسے عربی قرآن اتارا تاکہ تم					

1 ...... اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے اذن سے حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہدایت دیتے ہیں۔

2 ...... اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو عربی زبان میں نازل فرمایا تاکہ اہلِ عرب اس کے معانی و احکام کو سمجھ سکیں۔ قرآن کریم کے علاوہ اور کوئی آسمانی کتاب عربی زبان میں نازل نہیں ہوئی اور قرآن چونکہ سب سے اشرف و اعلیٰ کلام ہے تو اس کی زبان عربی بھی تمام زبانوں سے اشرف و اعلیٰ ہے۔

قرآن کی عظمت و رفعت

تَعْقِلُوْنَ ۝۳ ۚ وَ اِنَّهٗ فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ لَدَیْنَا لَعَلِیٌّ

تَعْقِلُوْنَ ۝۳	وَ	اِنَّهٗ	فِیْۤ اُمِّ الْكِتٰبِ (1)	لَدَیْنَا	لَعَلِیٌّ
سمجھو	اور	بیشک وہ	اصل کتاب میں	ہمارے پاس	ضرور بلندی والا

سمجھو ۝ اور بیشک وہ ہمارے پاس اصل کتاب میں یقیناً بلندی والا،

کفارِ مکہ کی سرکشی کے سبب نزولِ قرآن نہیں رُک سکتا

حَكِیْمٌ ۝۴ ؕ اَفَنَضْرِبُ عَنْكُمُ الذِّكْرَ صَفْحًا اَنْ

حَكِیْمٌ ۝۴	اَفَنَضْرِبُ	عَنْكُمُ	الذِّكْرَ (2)	صَفْحًا	اَنْ
حکمت والا (ہے)	تو کیا ہم پھیر دیں، روک دیں	تم سے	قرآن	پھیرنا، روکنا	(اس لئے) کہ

حکمت والا ہے ۝ تو کیا ہم تم سے قرآن کا نزول اس لئے روک دیں کہ

کفار کے مذاق اڑانے پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

كُنْتُمْ قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵ وَ كَمْ اَرْسَلْنَا مِنْ نَّبِیٍّ فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶ وَ

كُنْتُمْ	قَوْمًا مُّسْرِفِیْنَ ۝۵	وَ	كَمْ	اَرْسَلْنَا	مِنْ نَّبِیٍّ	فِی الْاَوَّلِیْنَ ۝۶	وَ
تم ہو	حد سے بڑھنے والے لوگ	اور	کتنے ہی	ہم نے بھیجے	نبی	پہلے لوگوں میں	اور

تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو؟ ۝ اور ہم نے کتنے ہی نبی پہلے لوگوں میں بھیجے ۝ اور

مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ نَّبِیٍّ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷ فَاَهْلَكْنَاۤ

مَا یَاْتِیْهِمْ	مِّنْ نَّبِیٍّ	اِلَّا	كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۷	فَاَهْلَكْنَاۤ
نہیں آیا ان کے پاس	کوئی نبی	مگر	وہ اس کا مذاق اڑاتے تھے	تو ہم نے ہلاک کر دیا

ان کے پاس جو نبی آیا وہ اس کا مذاق ہی اڑاتے تھے ۝ تو ہم نے ان سے زیادہ

زمین و آسمان کے خالق سے متعلق کفار سے سوال اور ان کا جواب

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا وَّ مَضٰى مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸ وَ لَىٕنْ

اَشَدَّ مِنْهُمْ بَطْشًا	وَّ	مَضٰى	مَثَلُ الْاَوَّلِیْنَ ۝۸	وَ	لَىٕنْ
(جو) قوت (میں) ان سے زیادہ سخت (تھے)	اور	گزر چکا	پہلے لوگوں کا حال	اور	ضرور اگر

قوت والوں کو ہلاک کر دیا اور پہلے لوگوں کا حال گزر چکا ہے ۝ اور اگر

1 ...... یہاں اصل کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ 2 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اے کفارِ مکہ! تمہارے کفر میں حد سے بڑھنے کی وجہ سے کیا ہم تمہیں بیکار چھوڑ دیں اور تمہاری طرف سے وحیِ قرآن کا رخ پھیر دیں اور تمہیں حکم اور ممانعت کچھ نہ کریں، (یہ تمہاری بھول ہے) ہم ایسا نہیں کریں گے۔ حضرت قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: خدا کی قسم! اگر اس وقت یہ قرآنِ پاک اٹھالیا جاتا جب اس اُمت کے پہلے لوگوں نے اس سے اعراض کیا تھا، تو وہ سب ہلاک ہو جاتے لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و کرم سے اس قرآن کا نزول جاری رکھا۔ (خازن، الزخرف، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۱۰۱)

ذاتِ الٰہی پر دلالت کرنے والی مصنوعاتِ الٰہیہ کا بیان

سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ لَیَقُوْلُنَّ

سَاَلْتَهُمْ	مَّنْ	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	لَیَقُوْلُنَّ
تم پوچھو ان سے	کس نے	بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	(تو) ضرور وہ کہیں گے

تم ان سے پوچھو کہ آسمان اور زمین کس نے بنائے ؟ تو ضرور کہیں گے :

خَلَقَهُنَّ الْعَزِیْزُ الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾ الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا

خَلَقَهُنَّ	الْعَزِیْزُ	الْعَلِیْمُ ﴿۹﴾	الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	مَهْدًا (1)
بنایا انہیں	عزت والے	علم والے (نے)	جس نے	بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)	بچھونا

انہیں عزت والے، علم والے نے بنایا ○ جس نے تمہارے لیے زمین کو بچھونا کیا

وَّ جَعَلَ لَكُمْ فِیْهَا سُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ الَّذِیْ

وَّ	جَعَلَ	لَكُمْ	فِیْهَا	سُبُلًا	لَّعَلَّكُمْ	تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	الَّذِیْ
اور	بنائے	تمہارے لیے	اس میں	راستے	تاکہ تم	راہ پاؤ	اور	جس نے

اور تمہارے لیے اس میں راستے بنائے تاکہ تم راہ پاؤ ○ اور وہ جس نے

نَزَّلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءًۢ بِقَدَرٍ فَاَنْشَرْنَا بِهٖ

نَزَّلَ	مِنَ السَّمَآءِ	مَآءً	بِقَدَرٍ (2)	فَاَنْشَرْنَا	بِهٖ
اتارا	آسمان سے	پانی	ایک اندازے سے	تو ہم نے زندہ کردیا	اس سے

ایک اندازے سے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اس سے ایک مردہ شہر کو

بَلْدَةً مَّیْتًا كَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾ وَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا

بَلْدَةً مَّیْتًا	كَذٰلِكَ	تُخْرَجُوْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	الَّذِیْ	خَلَقَ	الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا (3)
ایک مردہ شہر (کو)	یونہی	تمہیں نکالا جائے گا	اور	جس نے	پیدا کیے	سب جوڑے

زندہ فرمادیا۔ یونہی تم نکالے جاؤ گے ○ اور جس نے تمام جوڑوں کو پیدا کیا

1 ...... زمین پھیلاؤ اور ٹھہرے ہوئے ہونے میں بستر کی طرح ہے، نیز زمین کو ہموار اور ساکن بنانا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے، اگر وہ چاہتا تو اسے متحرک بنا دیتا لیکن اس صورت میں کوئی چیز اس پر نہ ٹھہرتی اور زمین سے نفع اٹھانا ممکن نہ رہتا۔ 2 ...... اندازے سے مراد یہ ہے کہ وہ پانی نہ اتنا کم ہے جس سے لوگوں کی حاجتیں پوری نہ ہوں اور نہ اتنا زیادہ ہے جس سے حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم کی طرح لوگ ہلاک ہو جائیں بلکہ لوگوں کے حاجت و ضرورت کے عین مطابق ہے۔ 3 ...... تمام جوڑے پیدا کرنے سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کی تمام اقسام کے جوڑے بنائے، یا یہ مراد ہے کہ تمام انواع کے جوڑے بنائے جیسے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

سواری کی نعمت کا حق اور سواری پر سوار ہو کر پڑھی جانے والی دعا

وَ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ مَا تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾ۙ

وَ	جَعَلَ	لَكُمْ	مِّنَ الْفُلْكِ وَ الْاَنْعَامِ	مَا	تَرْكَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
اور	بنائیں	تمہارے لیے	کشتیاں اور چوپائے	جن (پر)	تم سوار ہوتے ہو

اور تمہارے لیے کشتیوں اور چوپایوں کی سواریاں بنائیں ○

لِتَسْتَوٗا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا

لِتَسْتَوٗا	عَلٰى ظُهُوْرِهٖ	ثُمَّ	تَذْكُرُوْا (1)	نِعْمَةَ رَبِّكُمْ	اِذَا
تاکہ تم سیدھے ہو کر بیٹھو	ان کی پشتوں پر	پھر	تم یاد کرو	اپنے رب کی نعمت	جب

تاکہ تم ان کی پیٹھوں پر سیدھے ہو کر بیٹھو پھر جب اس پر سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ

اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَ تَقُوْلُوْا سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا

اسْتَوَيْتُمْ	عَلَيْهِ	وَ	تَقُوْلُوْا	سُبْحٰنَ	الَّذِيْ	سَخَّرَ لَنَا
سیدھے ہو کر بیٹھ جاؤ	ان پر	اور	کہو	پاک ہے	وہ جس نے	ہمارے قابو میں کر دی

تو اپنے رب کا احسان یاد کرو اور یوں کہو: پاک ہے وہ جس نے اس سواری کو

هٰذَا وَ مَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾ۙ وَ اِنَّاۤ

هٰذَا	وَ	مَا كُنَّا	لَهٗ	مُقْرِنِيْنَ ﴿۱۳﴾	وَ	اِنَّاۤ
یہ (سواری)	اور	ہم نہ تھے	اس کو	قابو کرنے کی طاقت رکھنے والے	اور	بیشک ہم

ہمارے قابو میں کر دیا اور ہم اسے قابو کرنے کی طاقت نہ رکھتے تھے ○ اور بیشک ہم

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد کا عقیدہ رکھنے والوں کا رد

اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ وَ جَعَلُوْا لَهٗ

اِلٰى رَبِّنَا	لَمُنْقَلِبُوْنَ ﴿۱۴﴾ (2)	وَ	جَعَلُوْا	لَهٗ
اپنے رب کی طرف	ضرور پلٹنے والے (ہیں)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	اس (اللہ) کے لیے

اپنے رب کی طرف ہی پلٹنے والے ہیں ○ اور کافروں نے اللہ کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میٹھا اور نمکین، سفید اور سیاہ، مذکر اور مؤنث وغیرہ۔ 1...... نعمت یاد کرنے کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و بزرگی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے دل میں نعمت کا ذکر کرو اور زبان سے اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو۔ 2...... سواری پر سوار ہوتے وقت یہ آیاتِ مبارکہ پڑھنا سنتِ مبارکہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب سفر میں تشریف لے جاتے تو اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے وقت پہلے تین بار اَللّٰهُ اَكْبَر پڑھتے، پھر یہ آیات پڑھتے "سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ"۔ (مسلم، ص۷۰۰، الحدیث: ۴۲۵(۱۳۴۲))

ع ۷/۱۵

مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ؕ﴿۱۵﴾ اَمِ اتَّخَذَ

مِنْ عِبَادِهٖ	جُزْءًا (1)	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَكَفُوْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۱۵﴾	اَمِ	اتَّخَذَ
اس کے بندوں میں سے	ٹکڑا (اولاد)	بیشک	آدمی	ضرور کھلا ناشکرا (ہے)	کیا	اس نے بنالیں

اس کے بندوں میں سے ٹکڑا (اولاد) قرار دیا۔ بیشک آدمی کھلا ناشکرا ہے ○ کیا اس نے اپنے لیے

مِمَّا یَخْلُقُ بَنٰتٍ وَّ اَصْفٰىكُمْ بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾

مِمَّا	یَخْلُقُ	بَنٰتٍ	وَّ	اَصْفٰىكُمْ	بِالْبَنِیْنَ ﴿۱۶﴾
(ان میں) سے جنہیں	وہ پیدا کرتا ہے	(اپنے لیے) بیٹیاں	اور	خاص کیا تمہیں	بیٹوں کے ساتھ

اپنی مخلوق میں سے بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹوں کے ساتھ خاص کیا؟ ○

بیٹی کی پیدائش پر کفار کا حال

وَ اِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِمَا ضَرَبَ

وَ	اِذَا	بُشِّرَ	اَحَدُهُمْ	بِمَا	ضَرَبَ
اور	جب	خوشخبری سنائی جاتی ہے	ان میں کسی ایک (کو)	(اس کی) جس کے ساتھ	اس نے بیان کیا

اور جب ان میں کسی کو اس چیز کی خوشخبری سنائی جائے جس کے ساتھ اس نے

لِلرَّحْمٰنِ مَثَلًا ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّ هُوَ

لِلرَّحْمٰنِ	مَثَلًا	ظَلَّ	وَجْهُهٗ	مُسْوَدًّا	وَّ	هُوَ
رحمٰن کے لیے	وصف	(تو) دن بھر رہتا ہے	اس کا چہرہ	کالا	اور	وہ

رحمٰن کو متصف کیا ہے تو دن بھر اس کا منہ کالا رہتا ہے اور وہ

عورتوں میں پائی جانے والی دو عمومی کمزوریاں

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾ اَوَ مَنْ یُّنَشَّؤُا فِی الْحِلْیَةِ وَ هُوَ فِی الْخِصَامِ

كَظِیْمٌ ﴿۱۷﴾	اَوَ مَنْ	یُّنَشَّؤُا	فِی الْحِلْیَةِ	وَ	هُوَ	فِی الْخِصَامِ
غم وغصے میں بھرا (رہتا ہے)	اور کیا وہ جس کی	پرورش کی جاتی ہے	زیور میں	اور	وہ	بحث میں

غم وغصے میں بھرا رہتا ہے ○ اور کیا وہ جس کی زیور میں پرورش کی جاتی ہے اور وہ بحث میں

1 …… کفار کا فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنا انہیں اللہ تعالیٰ کا جز قرار دینا ہے کیونکہ اولاد صاحبِ اولاد کا جز ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرنا کفر ہے اور کفر سب سے بڑی ناشکری ہے۔

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے کا رد

غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾ وَ جَعَلُوا الۡمَلٰٓئِكَةَ الَّذِيۡنَ هُمۡ

غَيۡرُ مُبِيۡنٍ ﴿۱۸﴾	وَ	جَعَلُوا	الۡمَلٰٓئِكَةَ	الَّذِيۡنَ	هُمۡ
صاف (بات کرنے والی) نہیں (ہوتی)	اور	انہوں نے ٹھہرایا	فرشتوں (کو)	جو	وہ

صاف بات کرنے والی بھی نہیں ہوتی ○ اور انہوں نے فرشتوں کو عورتیں ٹھہرایا جو کہ

عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ اِنَاثًا ؕ اَشَهِدُوۡا خَلۡقَهُمۡ ؕ سَتُكۡتَبُ

عِبٰدُ الرَّحۡمٰنِ	اِنَاثًا	اَشَهِدُوۡا	خَلۡقَهُمۡ	سَتُكۡتَبُ
رحمٰن کے بندے (ہیں)	عورتیں	کیا وہ موجود تھے	ان کے بنانے کے وقت	اب لکھ لی جائے گی

رحمٰن کے بندے ہیں۔ کیا یہ کفار ان کے بناتے وقت موجود تھے ؟ اب ان کی گواہی

فرشتوں کی پوجا پر مشرکین کی دلیل اور اس کی تردید

شَهَادَتُهُمۡ وَ يُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾ وَ قَالُوۡا لَوۡ شَآءَ الرَّحۡمٰنُ

شَهَادَتُهُمۡ (1)	وَ	يُسۡـَٔلُوۡنَ ﴿۱۹﴾	وَ	قَالُوۡا	لَوۡ	شَآءَ (2)	الرَّحۡمٰنُ
ان کی گواہی	اور	ان سے پوچھا جائے گا	اور	انہوں نے کہا	اگر	چاہتا	رحمٰن

لکھ لی جائے گی اور ان سے جواب طلب ہوگا ○ اور انہوں نے کہا: اگر رحمٰن چاہتا

مَا عَبَدۡنٰهُمۡ ؕ مَا لَهُمۡ بِذٰلِكَ مِنۡ عِلۡمٍ ۚ اِنۡ

مَا عَبَدۡنٰهُمۡ	مَا	لَهُمۡ	بِذٰلِكَ	مِنۡ عِلۡمٍ	اِنۡ
(تو) ہم عبادت نہ کرتے ان (فرشتوں) کی	(درحقیقت) نہیں (ہے)	انہیں	اس کا	کچھ علم	نہیں

تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے۔ انہیں درحقیقت اس کا کچھ علم ہی نہیں۔

هُمۡ اِلَّا يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾ؕ اَمۡ اٰتَيۡنٰهُمۡ كِتٰبًا مِّنۡ قَبۡلِهٖ فَهُمۡ

هُمۡ	اِلَّا	يَخۡرُصُوۡنَ ﴿۲۰﴾	اَمۡ	اٰتَيۡنٰهُمۡ	كِتٰبًا	مِّنۡ قَبۡلِهٖ	فَهُمۡ
وہ	مگر	جھوٹ بول رہے ہیں	یا، کیا	ہم نے دی ہے انہیں	کوئی کتاب	اس سے پہلے	تو وہ

وہ صرف جھوٹ بول رہے ہیں ○ یا کیا اس سے پہلے ہم نے انہیں کوئی کتاب دی ہے جسے

1 ...... فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں قرار دینے پر کفار سے ان کا ذریعۂ علم پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا سے سنا ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ وہ سچے تھے۔ اس گواہی کے متعلق فرمایا گیا کہ یہ لکھ لی جائے گی اور آخرت میں کفار سے اس کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ 2 ...... کفار نے کہا ''اگر رحمٰن چاہتا تو ہم ان (فرشتوں) کی عبادت نہ کرتے'' اس سے ان کی مراد یہ تھی ہم جو فرشتوں کی عبادت کر رہے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہے، اگر وہ راضی نہ ہوتا تو ہمیں ایسا کرنے نہ دیتا بلکہ زبردستی روک دیتا، جب نہیں روکا تو ثابت ہوا کہ وہ اس سے راضی ہے۔ اس پر ان کا رد کیا گیا کہ انہیں رضائے الٰہی کا کچھ علم نہیں اور

دین کے معاملے میں کفارِ قریش کی اندھی تقلید

بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾ بَلْ قَالُوْۤا اِنَّا وَجَدْنَاۤ

بِهٖ	مُسْتَمْسِكُوْنَ ﴿۲۱﴾	بَلْ	قَالُوْۤا	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ
اس کو	مضبوطی سے تھامے ہوئے (ہیں)	بلکہ	انہوں نے کہا	بیشک	ہم نے پایا

وہ مضبوطی سے تھامے ہوئے ہیں؟ ○ بلکہ انہوں نے کہا: ہم نے اپنے باپ دادا کو

اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾

اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ	اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّهْتَدُوْنَ ﴿۲۲﴾
اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور	بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	راہ پانے والے (ہیں)

ایک دین پر پایا اور ہم ان کے نقشِ قدم پر ہی راہ پانے والے ہیں ○

کفارِ قریش اور گزشتہ کفار کے طریقہ میں مماثلت

وَ كَذٰلِكَ مَاۤ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ فِیْ قَرْیَةٍ مِّنْ نَّذِیْرٍ اِلَّا قَالَ

وَ	كَذٰلِكَ	مَاۤ اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	فِیْ قَرْیَةٍ	مِّنْ نَّذِیْرٍ	اِلَّا	قَالَ
اور	اسی طرح	ہم نے نہیں بھیجا	تم سے پہلے	کسی بستی میں	کوئی ڈر سنانے والا	مگر	کہا

اور ایسے ہی ہم نے تم سے پہلے جب کسی شہر میں کوئی ڈر سنانے والا بھیجا تو وہاں کے

مُتْرَفُوْهَاۤ ۙ اِنَّا وَجَدْنَاۤ اٰبَآءَنَا عَلٰۤى اُمَّةٍ وَّ

مُتْرَفُوْهَاۤ	اِنَّا	وَجَدْنَاۤ	اٰبَآءَنَا	عَلٰۤى اُمَّةٍ	وَّ
اس کے مالداروں (نے)	بیشک	ہم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)	ایک دین پر	اور

خوشحال لوگوں نے یہی کہا کہ ہم نے اپنے باپ دادا کو ایک دین پر پایا اور

اِنَّا عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ قٰلَ اَوَ لَوْ

اِنَّا	عَلٰۤى اٰثٰرِهِمْ	مُّقْتَدُوْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	قٰلَ	اَوَ لَوْ
بیشک ہم	ان کے نقشِ قدم پر	پیروی کرنے والے (ہیں)	(نبی نے) کہا	کیا اگرچہ

ہم ان کے نقشِ قدم کی ہی پیروی کرنے والے ہیں ○ نبی نے فرمایا: کیا اگرچہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔ کفار کا یہ استدلال یوں بھی غلط و باطل ہے کہ کسی کام کو کرنے کی قدرت دینا اس سے راضی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا نیز اس سے یہ لازم آتا ہے کہ دنیا میں ہونے والے تمام جرموں سے اللہ تعالیٰ راضی ہے اور یہ یقیناً شانِ الٰہی سے بعید ہے۔

(1)...... شریعت کے مقابلے میں باپ داداؤں کے رسم و رواج کی پابندی کرنا جرم ہے جیسے آج کل بعض مسلمان شادی بیاہ یا مرگ کے موقع پر ناجائز رسومات صرف اپنے پرانے باپ داداؤں کی پیروی میں مضبوط پکڑے ہوئے ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے، اٰمین۔

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ اٰبَآءَكُمْ ؕ

جِئْتُكُمْ بِاَهْدٰى	مِمَّا وَجَدْتُّمْ عَلَيْهِ	اٰبَآءَكُمْ
میں لے آؤں تمہارے پاس بہتر (دین)	(اس) سے جس پر تم نے پایا	اپنے باپ دادا (کو)

میں تمہارے پاس اس سے بہتر دین لے آؤں جس پر تم نے اپنے باپ دادا کو پایا ہے۔

قَالُوْۤا اِنَّا بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾

قَالُوْۤا	اِنَّا	بِمَاۤ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ﴿۲۴﴾ (1)
انہوں نے کہا	بیشک ہم	(اس) کا جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا	انکار کرنے والے (ہیں)

انہوں نے کہا: جس کے ساتھ تمہیں بھیجا گیا ہے ہم اس کا انکار کرنے والے ہیں ○

فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَانْظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾ ع وَاِذْ

فَانْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَانْظُرْ	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۲۵﴾	وَ	اِذْ
تو ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو دیکھو	کیسا	ہوا	جھٹلانے والوں کا انجام	اور	جب

تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا؟ ○ اور جب

قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ اِنَّنِيْ بَرَآءٌ مِّمَّا

قَالَ	اِبْرٰهِيْمُ	لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖۤ (2)	اِنَّنِيْ	بَرَآءٌ	مِّمَّا
کہا	ابراہیم (نے)	اپنے (عرفی) باپ اور اپنی قوم سے	بیشک میں	بیزار (ہوں)	(ان) سے جن کی

ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا: میں تمہارے معبودوں سے

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾ لا اِلَّا الَّذِيْ فَطَرَنِيْ فَاِنَّهٗ سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾ وَ

تَعْبُدُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِلَّا	الَّذِيْ	فَطَرَنِيْ	فَاِنَّهٗ	سَيَهْدِيْنِ ﴿۲۷﴾	وَ
تم عبادت کرتے ہو	مگر	وہ جس نے	پیدا کیا مجھے	تو بیشک وہ	عنقریب راستہ دکھائے گا مجھے	اور

بیزار ہوں ○ مگر وہ جس نے مجھے پیدا کیا تو ضرور وہ جلد مجھے راستہ دکھائے گا ○ اور

النصف ع ۲ ۸

گزشتہ کفار کا انجام

باطل معبودوں سے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا اعلانِ براءت

اعلانِ براءت کی روایت کو اپنی نسل میں باقی رکھنا

(1)...... ان آیات میں خوش حال اور مالدار کفار کا جو طرزِ عمل بیان ہوا، اس سے معلوم ہوا کہ مال و دولت کی کثرت، دنیا کی رنگینیوں اور عیش و نشاط کے سبب انسان اپنی آخرت کے معاملے میں غفلت کا شکار ہو جاتا ہے اور اس کی نگاہوں میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی وقعت اور ان کی بات کی اہمیت بہت کم ہو جاتی ہے۔

(2)...... یہاں باپ سے حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے حقیقی والد مراد نہیں بلکہ چچا آزر مراد ہے۔

کفارِ قریش پر انعامِ الٰہی اور ان کا قرآن کے ساتھ رویہ

جَعَلَهَا كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ ۝۲۸

جَعَلَهَا	كَلِمَةًۢ بَاقِیَةً[1]	فِیْ عَقِبِهٖ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ ۝۲۸
(ابراہیم نے) بنادیا اس (کلمۂ توحید) کو	باقی رہنے والا کلمہ	اپنی نسل میں	تاکہ وہ	لوٹ آئیں

ابراہیم نے اس کلمہ کو اپنی نسل میں باقی رہنے والا کلمہ بنادیا تاکہ وہ رجوع کریں ○

بَلْ مَتَّعْتُ هٰۤؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى

بَلْ	مَتَّعْتُ	هٰۤؤُلَآءِ	وَ	اٰبَآءَهُمْ	حَتّٰى
بلکہ	میں نے دنیاوی فائدے دیئے	ان (کفارِ مکہ) کو	اور	ان کے باپ دادا (کو)	یہاں تک کہ

بلکہ میں نے انہیں اور ان کے باپ دادا کو دنیا کے فائدے دیئے یہاں تک کہ

جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَ رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝۲۹ وَ لَمَّا جَآءَهُمُ

جَآءَهُمُ	الْحَقُّ	وَ	رَسُوْلٌ مُّبِیْنٌ ۝۲۹	وَ	لَمَّا	جَآءَهُمُ
تشریف لایا ان کے پاس	حق	اور	صاف بتانے والا رسول	اور	جب	آگیا ان کے پاس

ان کے پاس حق اور صاف بتانے والا رسول تشریف لایا ○ اور جب ان کے پاس

کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ پر اعتراض اور انہیں جواب

الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّ اِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝۳۰ وَ

الْحَقُّ	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ	وَّ	اِنَّا	بِهٖ	كٰفِرُوْنَ ۝۳۰	وَ
حق	(تو) کہنے لگے	یہ	جادو (ہے)	اور	بیشک ہم	اس کا	انکار کرنے والے (ہیں)	اور

حق آیا تو کہنے لگے: یہ جادو ہے اور بیشک ہم اس کے منکر ہیں ○ اور

قَالُوْا لَوْلَا نُزِّلَ هٰذَا الْقُرْاٰنُ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝۳۱

قَالُوْا	لَوْلَا	نُزِّلَ	هٰذَا الْقُرْاٰنُ	عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْقَرْیَتَیْنِ عَظِیْمٍ ۝۳۱ [2]
وہ کہنے لگے	کیوں نہیں	اتارا گیا	یہ قرآن	(ان) دوشہروں کے کسی بڑے آدمی پر

کہنے لگے: ان دو شہروں کے کسی بڑے آدمی پر یہ قرآن کیوں نہ اتارا گیا؟ ○

1...... کلمۂ توحید کو باقی رہنے والا کلمہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد میں قیامت تک ایسے لوگ ضرور رہیں گے جو توحید پر قائم اور توحید کی دعوت دینے والے ہوں اور اسے باقی رہنے والا کلمہ اس لئے بنایا تاکہ ان کی نسل میں سے جو شرک کرے وہ توحید کی دعوت دینے والے کی بات سن کر شرک سے باز آجائے اور اس توحید کے کلمہ کی طرف لوٹ آئے اور دینِ حق قبول کرلے۔

2...... دوشہروں سے مراد مکہ اور طائف ہیں اور بڑے آدمی سے مراد مکۂ مکرمہ میں ولید بن مغیرہ اور طائف میں عروہ بن مسعود ثقفی ہے۔

لوگوں کے درجات میں تفاوت کی حکمت

اَهُمْ يَقْسِمُوْنَ رَحْمَتَ رَبِّكَ ؕ نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ

اَهُمْ	يَقْسِمُوْنَ	رَحْمَتَ رَبِّكَ[1]	نَحْنُ قَسَمْنَا	بَيْنَهُمْ
کیا وہ	تقسیم کرتے ہیں	تمہارے رب کی رحمت	ہم نے تقسیم کی	ان کے درمیان

کیا تمہارے رب کی رحمت وہ بانٹتے ہیں؟ دنیا کی زندگی میں ان کے درمیان

مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ رَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ

مَّعِيْشَتَهُمْ	فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا	وَ	رَفَعْنَا	بَعْضَهُمْ	فَوْقَ بَعْضٍ
ان کی روزی	دنیا کی زندگی میں	اور	ہم نے بلند کیا	ان کے بعض (کو)	بعض کے اوپر

ان کی روزی (بھی) ہم نے ہی تقسیم کی ہے اور ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر کئی درجے

دَرَجٰتٍ لِّيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا ؕ وَ رَحْمَتُ رَبِّكَ

دَرَجٰتٍ	لِّيَتَّخِذَ	بَعْضُهُمْ	بَعْضًا	سُخْرِيًّا	وَ	رَحْمَتُ رَبِّكَ[2]
کئی درجے	تاکہ بنائیں	ان کے بعض	بعض (کو)	(اپنا) خادم	اور	تمہارے رب کی رحمت

بلند کیا ہے تاکہ ان میں ایک دوسرے کو اپنا خادم بنائے اور تمہارے رب کی رحمت

دنیاوی ساز و سامان کی حقارت کا بیان

خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَ لَوْلَاۤ اَنْ يَّكُوْنَ

خَيْرٌ	مِّمَّا	يَجْمَعُوْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	لَوْلَاۤ	اَنْ	يَّكُوْنَ
بہتر (ہے)	(اس) سے جو	وہ جمع کررہے ہیں	اور	اگر نہ ہوتی	(یہ بات) کہ	ہوجائیں گے

اس سے بہتر ہے جو وہ جمع کررہے ہیں ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ سب لوگ

النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ

النَّاسُ	اُمَّةً وَّاحِدَةً[3]	لَّجَعَلْنَا	لِمَنْ	يَّكْفُرُ	بِالرَّحْمٰنِ
تمام لوگ	(کافروں کی) ایک جماعت	(تو) ضرور ہم بناتے	(اس) کیلئے جو	انکار کرتا ہے	رحمٰن کا

(کافروں کی) ایک جماعت ہوجائیں گے تو ہم ضرور رحمٰن کے منکروں کے لیے

1 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد نبوت ہے۔ نبوت عطا فرمانے کا اختیار صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اس نے اپنے اختیار سے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو آخری نبی بنادیا ہے اور اس کا قرآن میں اعلان بھی فرمادیا لہٰذا اب کوئی دوسرا شخص نبی نہیں بن سکتا۔ 2 ...... یہاں رب کی رحمت سے مراد جنت ہے اور یہ یقیناً کفار کے جمع کردہ مال و دولت سے انتہائی بہتر ہے۔ 3 ...... ان آیات کا معنی یہ ہے کہ اگر اس بات کا لحاظ نہ ہوتا کہ کفار کا مال و دولت اور عیش و عشرت دیکھ کر سب لوگ کفر کی طرف رغبت کریں گے اور کفر میں فضیلت سمجھ کر سبھی کفر کو اختیار کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور کافروں کے گھر اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّ مَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَ

لِبُيُوْتِهِمْ	سُقُفًا	مِّنْ فِضَّةٍ	وَّ	مَعَارِجَ	عَلَيْهَا	يَظْهَرُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ
ان کے گھروں کی	چھتیں	چاندی کی	اور	سیڑھیاں	جن پر	وہ چڑھتے	اور

ان کے گھروں کی چھتیں اور سیڑھیاں چاندی کی بنادیتے جن پر وہ چڑھتے ○ اور

لِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّ سُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾ وَ

لِبُيُوْتِهِمْ	اَبْوَابًا	وَّ	سُرُرًا	عَلَيْهَا	يَتَّكِـُٔوْنَ ﴿٣٤﴾	وَ
ان کے گھروں کے لیے	(چاندی کے) دروازے	اور	تخت (بنادیتے)	جن پر	وہ تکیہ لگاتے	اور

ان کے گھروں کے لیے (چاندی کے) دروازے اور تخت بنادیتے جن پر وہ تکیہ لگاتے ○ اور

زُخْرُفًا ؕ وَ اِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ

زُخْرُفًا	وَ	اِنْ	كُلُّ ذٰلِكَ	لَمَّا	مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے)	اور	نہیں	یہ سب	مگر	دنیاوی زندگی کا سامان

(یہ چیزیں ان کیلئے) سونا (بھی بنادیتے) اور یہ جو کچھ ہے سب دنیاوی زندگی ہی کا سامان ہے

وَ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾ ع وَ مَنْ

وَ	الْاٰخِرَةُ	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُتَّقِيْنَ ﴿٣٥﴾	وَ	مَنْ
اور	آخرت	تمہارے رب کے پاس	پرہیزگاروں کے لیے (ہے)	اور	جو

اور آخرت تمہارے رب کے پاس پرہیزگاروں کے لیے ہے ○ اور جو

يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطٰنًا

يَّعْشُ	عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ (1)	نُقَيِّضْ	لَهٗ	شَيْطٰنًا
آنکھیں بند کرلے، منہ پھیرے	رحمٰن کے ذکر سے	(تو) ہم مقرر کردیتے ہیں	اس پر	ایک شیطان

رحمٰن کے ذکر سے منہ پھیرے تو ہم اس پر ایک شیطان مقرر کردیتے ہیں

ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے پر شیطان مسلط کیا جانا

ع ٣ ٩

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ان کے گھروں کا سازوسامان سونے اور چاندی کا بنادیتا۔ ان آیات کی صداقت فی زمانہ کھلی آنکھوں سے دیکھی جاسکتی ہے کہ کفار کے مال ومتاع اور عیش وعشرت سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان اپنا دین چھوڑ چکے ہیں اور کچھ اسلام سے ناراض دکھائی دے رہے ہیں۔

1 ...... یہاں رحمٰن کے ذکر سے مراد قرآنِ کریم ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ نہ تو قرآن کی ہدایتوں کو دیکھے اور نہ ہی ان سے فائدہ اٹھائے۔ یا، رحمٰن کے ذکر سے اللہ تعالیٰ کی یاد مراد ہے اور اس سے اندھا ہونا یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی پکڑ اور عذاب سے بے خوف ہو جائے۔

شیطانوں اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والوں کا حال

فَهُوَ لَهٗ قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ وَ اِنَّهُمۡ لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ عَنِ السَّبِیۡلِ وَ

فَهُوَ	لَهٗ	قَرِیۡنٌ ﴿۳۶﴾ (1)	وَ	اِنَّهُمۡ	لَیَصُدُّوۡنَهُمۡ	عَنِ السَّبِیۡلِ	وَ
تو وہ	اس کا	ساتھی (رہتا ہے)	اور	بیشک وہ (شیاطین)	ضرور روکتے ہیں انہیں	راستے سے	اور

تو وہ اس کا ساتھی رہتا ہے ○ اور بیشک وہ شیاطین ان کو راستے سے روکتے ہیں اور

روزِ قیامت ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کی آرزو

یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾ حَتّٰۤی اِذَا جَآءَنَا

یَحۡسَبُوۡنَ	اَنَّهُمۡ	مُّهۡتَدُوۡنَ ﴿۳۷﴾	حَتّٰۤی	اِذَا	جَآءَنَا
وہ (یہ) سمجھتے رہتے ہیں	کہ وہ	ہدایت یافتہ (ہیں)	یہاں تک کہ	جب	(وہ کافر) آئے گا ہمارے پاس

وہ یہ سمجھتے رہتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں ○ یہاں تک کہ جب وہ کافر ہمارے پاس آئے گا

قَالَ یٰلَیۡتَ بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ

قَالَ	یٰلَیۡتَ	بَیۡنِیۡ وَ بَیۡنَكَ	بُعۡدَ الۡمَشۡرِقَیۡنِ
(تو اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا	اے کاش	تیرے اور میرے درمیان	مشرق و مغرب کی دوری (ہوتی)

تو (اپنے ساتھی شیطان سے) کہے گا: اے کاش! میرے اور تیرے درمیان مشرق و مغرب کے برابر دوری ہو جائے

روزِ قیامت کفار کی حسرت بیکار ہے

فَبِئۡسَ الۡقَرِیۡنُ ﴿۳۸﴾ وَ لَنۡ یَّنۡفَعَكُمُ الۡیَوۡمَ اِذۡ

فَبِئۡسَ	الۡقَرِیۡنُ ﴿۳۸﴾	وَ	لَنۡ یَّنۡفَعَكُمُ	الۡیَوۡمَ	اِذۡ
تو (تُو) کیا ہی برا	ساتھی (ہے)	اور	(حسرت و ندامت کرنا) ہرگز نفع نہ دے گا تمہیں	آج	کیونکہ

تو (تُو) کتنا ہی برا ساتھی ہے ○ اور آج ہرگز تمہیں یہ چیز نفع نہیں دے گی کہ

کفار کی ہٹ دھرمی پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

ظَّلَمۡتُمۡ اَنَّكُمۡ فِی الۡعَذَابِ مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾ اَفَاَنۡتَ تُسۡمِعُ الصُّمَّ

ظَّلَمۡتُمۡ	اَنَّكُمۡ	فِی الۡعَذَابِ	مُشۡتَرِكُوۡنَ ﴿۳۹﴾	اَفَاَنۡتَ	تُسۡمِعُ	الصُّمَّ (2)
تم نے ظلم کیا	بیشک تم (سب)	عذاب میں	شریک (ہو)	تو کیا تم	سناؤ گے	بہروں (کو)

تم سب عذاب میں شریک ہو جبکہ تم نے ظلم کیا ○ تو کیا تم بہروں کو سناؤ گے

1 ...... برا ساتھی اللہ تعالیٰ کا عذاب ہے اور اچھا ساتھی نصیب ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "اچھے اور برے ہم نشین کی مثال ایسے ہے جیسے مشک اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا۔ ان میں سے جو مشک اٹھائے ہوئے ہے (اس کے ساتھ رہنے کا فائدہ یہ ہے کہ) وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے مشک کی خوشبو پہنچے گی اور جو بھٹی پھونکنے والا ہے (اس کے ساتھ رہنے کا نقصان یہ ہے کہ) وہ تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بخاری، ۳/۵۶۷، الحدیث: ۵۵۳۴)

2 ...... یہاں بہرے سے مراد دل کا بہرا اور اندھوں سے مراد دل کا اندھا ہے اور کھلی گمراہی میں ہونے والے سے مراد وہ کافر ہے جس کے نصیب میں ایمان نہیں۔ دل

کفار کے لیے دنیا و آخرت کے عذاب کی وعید کے ذریعے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی

اَوْ تَهْدِی الْعُمْیَ وَ مَنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾ فَاِمَّا

اَوْ	تَهْدِی	الْعُمْیَ	وَ	مَنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۴۰﴾	فَاِمَّا
یا	راہ دکھاؤ گے	اندھوں (کو)	اور	(انہیں) جو	ہیں	کھلی گمراہی میں	تو اگر

یا اندھوں کو راہ دکھاؤ گے اور انہیں جو کھلی گمراہی میں ہیں؟ ○ تو اگر

نَذْهَبَنَّ بِكَ فَاِنَّا مِنْهُمْ مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَوْ نُرِیَنَّكَ

نَذْهَبَنَّ بِكَ	فَاِنَّا	مِنْهُمْ	مُّنْتَقِمُوْنَ ﴿۴۱﴾	اَوْ	نُرِیَنَّكَ
ہم لے جائیں تمہیں	تو بیشک ہم	ان سے	بدلہ لینے والے (ہیں)	یا	ہم دکھادیں تمہیں

ہم تمہیں لے جائیں تو ان سے ہم ضرور بدلہ لیں گے ○ یا ہم تمہیں دکھادیں

الَّذِیْ وَعَدْنٰهُمْ فَاِنَّا عَلَیْهِمْ مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾

الَّذِیْ	وَعَدْنٰهُمْ	فَاِنَّا	عَلَیْهِمْ	مُّقْتَدِرُوْنَ ﴿۴۲﴾
وہ جس کا	ہم نے وعدہ کیا ان سے	تو بیشک ہم	ان پر	بڑی قدرت رکھنے والے (ہیں)

جس کا انہیں ہم نے وعدہ دیا ہے تو ہم ان پر بڑی قدرت والے ہیں ○

قرآن کریم کو مضبوطی سے تھام کر رکھنے کی تاکید

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِیْۤ اُوْحِیَ اِلَیْكَ ۚ اِنَّكَ

فَاسْتَمْسِكْ	بِالَّذِیْۤ	اُوْحِیَ	اِلَیْكَ	اِنَّكَ
تو تم مضبوطی سے تھامے رکھو	(اس) کو جو	وحی کی گئی ہے	تمہاری طرف	بیشک تم

تو اسے مضبوطی سے تھامے رکھو جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے بیشک تم

قرآن کریم عظمت و ناموری کا سبب ہے

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾ وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ

عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۴۳﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَذِكْرٌ (1)	لَّكَ
سیدھی راہ پر (ہو)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور شرف و بزرگی (ہے)	تمہارے لئے

سیدھی راہ پر ہو ○ اور (اے حبیب!) بیشک یہ قرآن تمہارے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بہرے کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اس لئے نہیں سنا سکتے کہ وہ قرآن سن کر اسے قبول کرنے والے کان نہیں رکھتا، دل کے اندھے کو ہدایت کی راہ اس لئے نہیں دکھا سکتے کہ وہ حق بات دیکھنے والی آنکھ ہی سے محروم ہے اور جو کھلی گمراہی میں ہے اسے سنا اور دکھا نہیں سکتے کیونکہ وہ کفر پر قائم رہنے کے انجام میں ایمان سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس میں کفار کے ایمان نہ لانے پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لئے تسلی ہے۔ 1...... قرآنِ کریم بطورِ خاص حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لئے اور عمومی طور پر پوری امت کے لئے عظمت و شرافت کا ذریعہ ہے۔ قرآن کے ذریعے عظمت و شرافت حاصل ہونے کی صورت یہ ہے کہ اس کے احکامات و

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بت پرستی کا رد

وَ لِقَوْمِكَ ۚ وَ سَوْفَ تُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَ سْــٴَـلْ مَنْ

وَ	لِقَوْمِكَ	وَ	سَوْفَ تُسْــٴَـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ (1)	وَ سْــٴَـلْ	مَنْ
اور	تمہاری قوم کے لئے	اور	(اے لوگو) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا	اور پوچھو	(ان سے) جنہیں

تمہاری قوم کیلئے شرف وبزرگی ہے اور (اے لوگو!) عنقریب تم سے پوچھا جائے گا ○ اور جو ہم نے

اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُّسُلِنَاۤ اَجَعَلْنَا مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ

اَرْسَلْنَا	مِنْ قَبْلِكَ	مِنْ رُّسُلِنَاۤ (2)	اَجَعَلْنَا	مِنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ
ہم نے بھیجا	تم سے پہلے	ہمارے رسولوں سے	کیا ہم نے بنائے ہیں	رحمٰن کے سوا

تم سے پہلے اپنے رسول بھیجے ان سے پوچھو کہ کیا ہم نے رحمٰن کے سوا

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کا واقعہ

ع ۴

اٰلِهَةً یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ ع وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى

اٰلِهَةً	یُّعْبَدُوْنَ ﴿۴۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	مُوْسٰى
کچھ معبود	جن کی عبادت کی جائے	اور	ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	موسیٰ (کو)

کچھ اور معبود مقرر کئے ہیں جن کی عبادت کی جائے ○ اور بیشک ہم نے موسیٰ کو اپنی نشانیوں کے ساتھ

بِاٰیٰتِنَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ فَقَالَ اِنِّیْ

بِاٰیٰتِنَاۤ	اِلٰى فِرْعَوْنَ وَ مَلَاۡىٕهٖ	فَقَالَ	اِنِّیْ
اپنی نشانیوں کے ساتھ	فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف	تو اس نے کہا	بیشک میں

فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجا تو موسیٰ نے فرمایا: بیشک میں

نشانیاں دیکھ کر فرعونیوں کا رویہ

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ اِذَا هُمْ

رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَلَمَّا	جَآءَهُمْ بِاٰیٰتِنَاۤ	اِذَا	هُمْ
تمام جہانوں کے رب کا رسول (ہوں)	پھر جب	وہ لایا ان کے پاس ہماری نشانیاں	(تو) جبھی	وہ

اس کا رسول ہوں جو سارے جہان کا مالک ہے ○ پھر جب وہ ان کے پاس ہماری نشانیاں لایا تو جبھی وہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تعلیمات پر عمل کیا جائے۔ دورِ اول کے مسلمانوں کی دنیا بھر میں عظمت وشرافت قرآن وسنت پر عمل کرنے کی ہی برکت سے تھی اور آج کے مسلمانوں کی ذلت و پستی کی بہت بڑی وجہ قرآن پر عمل چھوڑ دینا ہے۔ 1 ...... یہ سوال قرآن مجید کے بارے میں ہوگا کہ تم نے اس کا کیا حق ادا کیا، اس نعمت کا کتنا شکر ادا کیا، اس کی کتنی تعظیم کی اور اس کے احکامات وتعلیمات پر کتنا عمل کیا۔ ان سوالات کو سامنے رکھتے ہوئے ہر مسلمان کو اپنی حالت پر غور کرنا چاہئے۔ 2 ...... یہاں رسولوں سے مراد ان کے ادیان اور ملتیں ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کے ادیان اور ان کی ملتوں میں تلاش کرو کہ کیا کسی بھی رسول کے دین میں بت پرستی روا رکھی گئی ہے۔ یا، (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

نشانیوں کی نوعیت اور فرعونیوں پر مصائب

مِّنۡهَا يَضۡحَكُوۡنَ ﴿٤٧﴾ وَمَا نُرِيۡهِمۡ مِّنۡ اٰيَةٍ اِلَّا هِىَ اَكۡبَرُ

مِّنۡهَا	يَضۡحَكُوۡنَ ﴿٤٧﴾	وَ	مَا نُرِيۡهِمۡ	مِّنۡ اٰيَةٍ	اِلَّا	هِىَ	اَكۡبَرُ (1)
ان سے (پر)	ہنسنے لگے	اور	ہم نہیں دکھاتے انہیں	کوئی نشانی	مگر	وہ	بڑی (ہوتی)

ان پر ہنسنے لگے ○ اور ہم انہیں جو نشانی دکھاتے وہ اپنی مثل (پہلی نشانی) سے

مِنۡ اُخۡتِهَا وَ اَخَذۡنٰهُمۡ بِالۡعَذَابِ لَعَلَّهُمۡ يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٤٨﴾

مِنۡ اُخۡتِهَا	وَ	اَخَذۡنٰهُمۡ	بِالۡعَذَابِ	لَعَلَّهُمۡ	يَرۡجِعُوۡنَ ﴿٤٨﴾
اپنی مثل (پہلی نشانی) سے	اور	ہم نے پکڑا انہیں	عذاب (مصیبت) میں	تاکہ وہ	باز آجائیں

بڑی ہی ہوتی اور ہم نے انہیں مصیبت میں گرفتار کیا تاکہ وہ باز آجائیں ○

فرعونیوں کی حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے دعا کی درخواست اور ایمان لانے کا عہد

وَقَالُوۡا يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ

وَ	قَالُوۡا	يٰۤاَيُّهَ السّٰحِرُ (2)	ادۡعُ	لَنَا	رَبَّكَ
اور	انہوں نے کہا	اے جادو کے علم والے	تو دعا کر	ہمارے لیے	اپنے رب (سے)

اور انہوں نے کہا: اے جادو کے علم والے! ہمارے لیے اپنے رب سے دعا کر،

بِمَا عَهِدَ عِنۡدَكَ ۚ اِنَّنَا لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿٤٩﴾

بِمَا	عَهِدَ (3)	عِنۡدَكَ	اِنَّنَا	لَمُهۡتَدُوۡنَ ﴿٤٩﴾
(اس کے) سبب جو	اس نے عہد کیا	تیرے ہاں (تم سے)	بیشک ہم	ضرور ہدایت والے (ہوجائیں گے)

اُس عہد کے سبب جو اس نے تم سے کیا ہے۔ بیشک ہم ہدایت پر آجائیں گے ○

مصیبت ٹلنے پر فرعونیوں کی عہد شکنی

فرعون کی طرف سے اپنی برتری کا دعویٰ

فَلَمَّا كَشَفۡنَا عَنۡهُمُ الۡعَذَابَ اِذَا هُمۡ يَنۡكُثُوۡنَ ﴿٥٠﴾ وَ

فَلَمَّا	كَشَفۡنَا	عَنۡهُمُ	الۡعَذَابَ	اِذَا	هُمۡ	يَنۡكُثُوۡنَ ﴿٥٠﴾	وَ
پھر جب	ہم نے دور کر دیا	ان سے	عذاب (مصیبت)	(تو) اسی وقت	وہ	عہد توڑ دیتے	اور

پھر جب ہم نے ان سے وہ مصیبت ٹال دی تو اسی وقت انہوں نے عہد توڑ دیا ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) رسولوں سے مراد اہلِ کتاب میں سے ایمان لانے والے ہیں، اس صورت میں آیت کا معنی یہ ہے کہ اہلِ کتاب میں سے جو ایمان لائے ان سے پوچھو کہ کیا کسی رسول نے غیرُ اللہ کی عبادت کی اجازت دی تھی۔ 1 ...... یعنی ہر ایک نشانی اپنی خصوصیت میں دوسری سے بڑھ چڑھ کر اور ایک سے ایک اعلیٰ تھی۔ 2 ...... یہ کلمہ فرعونیوں کے عرف اور محاورہ میں بہت تعظیم و تکریم کا تھا، وہ لوگ عالم، ماہر، حاذق، اور کامل کو جادوگر کہا کرتے تھے کیونکہ اُن کی نظر میں جادو کی بہت عظمت تھی۔
3 ...... عہد یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ عَلَيۡهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی دعا قبول فرمائے گا، ایمان لانے والوں اور ہدایت قبول کرنے والوں پر سے عذاب اٹھالے گا۔

نَادٰی فِرْعَوْنُ فِیْ قَوْمِهٖ قَالَ یٰقَوْمِ اَلَیْسَ لِیْ

نَادٰی	فِرْعَوْنُ	فِیْ قَوْمِهٖ (1)	قَالَ	یٰقَوْمِ	اَلَیْسَ	لِیْ
پکارا	فرعون (نے)	اپنی قوم میں	کہا	اے میری قوم	کیا نہیں ہے	میرے لئے

فرعون نے اپنی قوم میں اعلان کر کے کہا: اے میری قوم! کیا مصر کی بادشاہت

مُلْكُ مِصْرَ وَ هٰذِهِ الْاَنْهٰرُ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ ج اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾ ط

مُلْكُ مِصْرَ	وَ	هٰذِهِ	الْاَنْهٰرُ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِیْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۵۱﴾
مصر کی بادشاہت	اور	یہ	نہریں	جو بہتی ہیں	میرے نیچے	تو کیا تم دیکھتے نہیں

میری نہیں ہے اور یہ نہریں جو میرے نیچے بہتی ہیں؟ تو کیا تم دیکھتے نہیں؟○

اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ مَهِیْنٌ ۙ۬ وَّ

اَمْ	اَنَا	خَیْرٌ	مِّنْ هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	مَهِیْنٌ (2)	وَّ
یا	میں	بہتر (ہوں)	اس سے	جو	وہ	معمولی سا آدمی (ہے)	اور

یا میں اس سے بہتر ہوں جو معمولی سا آدمی ہے اور

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾ فَلَوْلَاۤ اُلْقِیَ عَلَیْهِ اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ

لَا یَكَادُ یُبِیْنُ ﴿۵۲﴾	فَلَوْلَاۤ	اُلْقِیَ	عَلَیْهِ	اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ (3)
صاف طریقے سے بات کرتا معلوم نہیں ہوتا	تو کیوں نہیں	ڈالے گئے	اس پر	سونے کے کنگن

صاف طریقے سے باتیں کرتا معلوم نہیں ہوتا○ (اگر یہ رسول ہے) تو اس پر سونے کے کنگن کیوں نہ ڈالے گئے؟

اَوْ جَآءَ مَعَهُ الْمَلٰٓىِٕكَةُ مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾ فَاسْتَخَفَّ

اَوْ	جَآءَ	مَعَهُ	الْمَلٰٓىِٕكَةُ	مُقْتَرِنِیْنَ ﴿۵۳﴾	فَاسْتَخَفَّ
یا	آتے	اس کے ساتھ	فرشتے	قطار بنائے ہوئے	تو (فرعون نے) بیوقوف بنایا

یا اس کے ساتھ قطار بنا کر فرشتے آتے؟○ تو فرعون نے

فرعون کی باتیں سن کر قوم کا بیوقوف بننا

1 ...... اس سے پہلی آیات میں فرعون کا حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے ساتھ ہونے والا معاملہ بیان کیا گیا اور یہاں سے وہ معاملہ بیان کیا جارہا ہے جو فرعون نے اپنی قوم کے ساتھ کیا، ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ فرعون نے قوم کے سامنے اپنے مال و متاع کی کثرت اور عیش و عشرت کی فراوانی کا تذکرہ کر کے اپنی فضیلت پر استدلال کیا اور اس سے مقصود یہ تھا جب میں افضل ہوں تو حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں حق پر بھی میں ہی ہوں۔ 2 ...... اپنے آپ کو نبی سے اعلیٰ کہنا یا نبی کو ذلت آمیز کے الفاظ سے یاد کرنا فرعونی کفر ہے۔ 3 ...... فرعون کے زمانے میں جس کسی کو سردار بنایا جاتا تو اسے سونے کے کنگن اور سونے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فرعونیوں کا انجام

قَوْمَهٗ فَاَطَاعُوْهُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾ فَلَمَّاۤ

قَوْمَهٗ	فَاَطَاعُوْهُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۵۴﴾	فَلَمَّاۤ
اپنی قوم (کو)	تو وہ کہنے پر چلے اس کے	بیشک وہ	تھے	نافرمان لوگ	پھر جب

اپنی قوم کو بیوقوف بنالیا تو وہ اس کے کہنے پر چل پڑے بیشک وہ نافرمان لوگ تھے ○ پھر جب

اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾ لا

اٰسَفُوْنَا	انْتَقَمْنَا	مِنْهُمْ	فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۵۵﴾
انہوں نے ناراض کیا ہمیں	(تو) ہم نے بدلہ لیا	ان سے	تو ہم نے غرق کر دیا ان سب کو

انہوں نے ہمیں ناراض کیا تو ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان سب کو غرق کر دیا ○

ع ۱۵

تحریکِ کفار قریش کی ایک قبیح حرکت

فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّ مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ ع وَ لَمَّا ضُرِبَ

فَجَعَلْنٰهُمْ	سَلَفًا	وَّ	مَثَلًا لِّلْاٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾	وَ	لَمَّا	ضُرِبَ
تو ہم نے بنا دیا انہیں	اگلی داستان	اور	بعد والوں کے لئے مثال	اور	جب	بیان کی جائے

تو ہم نے انہیں اگلی داستان کر دیا اور بعد والوں کیلئے مثال بنا دیا ○ اور جب ابن مریم کی

ابْنُ مَرْیَمَ مَثَلًا اِذَا قَوْمُكَ مِنْهُ یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾ وَ قَالُوْۤا

ابْنُ مَرْیَمَ	مَثَلًا(1)	اِذَا	قَوْمُكَ	مِنْهُ	یَصِدُّوْنَ ﴿۵۷﴾	وَ	قَالُوْۤا
مریم کے بیٹے (کی)	مثال	(تو) جبھی	تمہاری قوم کے لوگ	اس سے	ہنسنے لگتے ہیں	اور	کہتے ہیں

مثال بیان کی جاتی ہے تو جبھی تمہاری قوم اس سے ہنسنے لگتی ہے ○ اور کہتے ہیں:

ءَاٰلِهَتُنَا خَیْرٌ اَمْ هُوَ ؕ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ اِلَّا

ءَاٰلِهَتُنَا	خَیْرٌ	اَمْ	هُوَ(2)	مَا ضَرَبُوْهُ	لَكَ	اِلَّا
کیا ہمارے معبود	بہتر (ہیں)	یا	وہ (عیسیٰ)	انہوں نے بیان نہیں کی یہ مثال	تم سے	مگر

کیا ہمارے معبود بہتر ہیں یا وہ (عیسیٰ؟) انہوں نے یہ مثال تم سے صرف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا طوق پہنایا جاتا تھا۔ اسی کے پیشِ نظر فرعون نے یہ بات کہی کہ ان پر سونے کے کنگن کیوں نہیں ڈالے گئے۔ 1...... عبد اللہ بن زبعری نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ پر یہ آیت نازل ہوئی ہے "اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ" یعنی اے مشرکو! تم اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کو تم پوجتے ہو سب جہنم کا ایندھن ہیں۔ "بیشک سورج، چاند، فرشتوں، حضرت عزیر عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی عبادت کی گئی ہے، پھر تو یہ سب بھی ہمارے معبودوں کے ساتھ (معاذ اللہ) جہنم میں ہوں گے۔ اس کی بات سن کر کفارِ قریش ہنسنے لگے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 2...... اس بات (بقیہ اگلے صفحہ پر)

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی عظمت و شان کا بیان

جَدَلًا ؕ بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنْ هُوَ اِلَّا عَبْدٌ

جَدَلًا	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ خَصِمُوْنَ ﴿۵۸﴾	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	عَبْدٌ(1)
جھگڑنے (کیلئے)	بلکہ	وہ	جھگڑا کرنے والے لوگ (ہیں)	نہیں	وہ (عیسیٰ)	مگر	ایک بندہ

جھگڑا کرنے کیلئے بیان کی ہے، بلکہ وہ جھگڑنے والے لوگ ہیں ○ عیسیٰ تو نہیں ہے مگر ایک بندہ

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

اَنْعَمْنَا عَلَیْهِ وَ جَعَلْنٰهُ مَثَلًا لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾ؕ وَ

اَنْعَمْنَا(2)	عَلَیْهِ	وَ	جَعَلْنٰهُ	مَثَلًا(3)	لِّبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ ﴿۵۹﴾	وَ
ہم نے احسان کیا	اس پر	اور	بنایا اسے	ایک عجیب نمونہ	بنی اسرائیل کے لیے	اور

جس پر ہم نے احسان فرمایا ہے اور ہم نے اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک عجیب نمونہ بنایا ○ اور

لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَّلٰٓىِٕكَةً فِی الْاَرْضِ

لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنَا	مِنْكُمْ	مَّلٰٓىِٕكَةً	فِی الْاَرْضِ
اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور بنادیتے	تم سے (تمہارے بدلے)	فرشتے	زمین میں

اگر ہم چاہتے تو زمین میں تمہارے بدلے فرشتے

قیامت میں شک کرنے کی ممانعت اور اطاعتِ رسول کی تاکید

یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ

یَخْلُفُوْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَعِلْمٌ(4)	لِّلسَّاعَةِ
وہ (تمہارے) پیچھے آباد رہتے	اور	بیشک وہ (عیسیٰ)	ضرور ایک خبر (ہے)	قیامت کی

بسادیتے ○ اور بیشک عیسیٰ ضرور قیامت کی ایک خبر ہے

فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا وَ اتَّبِعُوْنِ ؕ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾

فَلَا تَمْتَرُنَّ	بِهَا	وَ	اتَّبِعُوْنِ	هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ﴿۶۱﴾
تو ہرگز تم شک نہ کرو	اس (قیامت) میں	اور	پیروی کرو میری	یہ	سیدھا راستہ (ہے)

تو ہرگز قیامت میں شک نہ کرنا اور میری پیروی کرنا۔ یہ سیدھا راستہ ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے کفار کا مطلب یہ تھا کہ آپ کے نزدیک حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہتر ہیں تو اگر (معاذ اللہ) وہ جہنم میں ہوئے تو ہمارے معبود یعنی بت بھی جہنم میں چلے جائیں ہمیں کچھ پروا نہیں۔ 1...... اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بندہ فرمایا، اس میں ان عیسائیوں کا رد ہے جو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو خدا یا خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ 2...... اس احسان سے مراد نبوت عطا کرنا ہے، اس میں ان یہودیوں کا رد ہے جو حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نبوت کے منکر ہیں۔ 3...... عجیب نمونہ بنانے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو باپ کے بغیر پیدا فرما کر بنی اسرائیل کے لئے اپنی قدرت کا عجیب شاہکار بنایا۔ 4...... یعنی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

شیطان سے متعلق ایک تاکید

وَ لَا یَصُدَّنَّكُمُ الشَّیۡطٰنُ ۚ اِنَّهٗ لَكُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۲﴾ وَ لَمَّا جَآءَ

وَ	لَا یَصُدَّنَّكُمُ (1)	الشَّیۡطٰنُ	اِنَّهٗ	لَكُمۡ	عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ﴿۶۲﴾ (2)	وَ	لَمَّا	جَآءَ
اور	ہر گز نہ روکے تمہیں	شیطان	بیشک وہ	تمہارا	کھلا دشمن (ہے)	اور	جب	آیا

اور ہر گز شیطان تمہیں نہ روکے بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ○ اور جب

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی تشریف آوری اور مقصدِ بعثت کا بیان

عِیۡسٰی بِالۡبَیِّنٰتِ قَالَ قَدۡ جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ وَ

عِیۡسٰی	بِالۡبَیِّنٰتِ	قَالَ	قَدۡ	جِئۡتُكُمۡ بِالۡحِكۡمَةِ (3)	وَ
عیسیٰ	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) اس نے کہا	بیشک	میں لے کر آیا ہوں تمہارے پاس حکمت	اور

عیسیٰ روشن نشانیاں لایا تو اس نے فرمایا: میں تمہارے پاس حکمت لے کر آیا ہوں اور

لِاُبَیِّنَ لَكُمۡ بَعۡضَ الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ ۚ فَاتَّقُوا

لِاُبَیِّنَ	لَكُمۡ	بَعۡضَ	الَّذِیۡ تَخۡتَلِفُوۡنَ فِیۡهِ	فَاتَّقُوا
(اس لئے آیا ہوں) تاکہ بیان کردوں	تم سے	بعض	(وہ باتیں) جن میں تم اختلاف رکھتے ہو	تو ڈرو

میں اس لئے (آیا ہوں) تاکہ میں تم سے بعض وہ باتیں بیان کردوں جن میں تم اختلاف رکھتے ہو تو اللہ سے

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعوتِ توحید

اللّٰهَ وَ اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ رَبِّیۡ وَ رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡهُ ؕ

اللّٰهَ	وَ	اَطِیۡعُوۡنِ ﴿۶۳﴾	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	رَبِّیۡ وَ رَبُّكُمۡ	فَاعۡبُدُوۡهُ
اللہ (سے)	اور	حکم مانو میرا	بیشک	اللہ	وہی	میرا اور تمہارا رب (ہے)	تو تم عبادت کرو اسی کی

ڈرو اور میرا حکم مانو ○ بیشک اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے تو اس کی عبادت کرو،

عیسائیوں کا باہمی اختلاف اور کافروں کے لیے وعید

هٰذَا صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾ فَاخۡتَلَفَ الۡاَحۡزَابُ مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ ۚ فَوَیۡلٌ

هٰذَا	صِرَاطٌ مُّسۡتَقِیۡمٌ ﴿۶۴﴾	فَاخۡتَلَفَ	الۡاَحۡزَابُ	مِنۡۢ بَیۡنِهِمۡ	فَوَیۡلٌ
یہ	سیدھا راستہ (ہے)	پھر مختلف ہوگئے	گروہ	اپنے درمیان	تو خرابی (ہے)

یہ سیدھا راستہ ہے ○ پھر وہ گروہ آپس میں مختلف ہوگئے تو ظالموں کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا آسمان سے دوبارہ زمین پر تشریف لانا قیامت کی ایک علامت ہے۔ آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ آنا حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت کا نبی بن کر نہیں بلکہ امتی ہونے کی حیثیت سے ہوگا۔ 1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ ہر گز شیطان تمہیں شریعت کی پیروی کرنے سے یا قیامت کا یقین رکھنے سے یا اللہ تعالیٰ کے دین پر قائم رہنے سے نہ روک دے۔ 2 ...... شیطان کی عداوت و دشمنی کی پہچان کروانے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ شیطان کے دشمن ہونے پر ایمان لائیں اور اس کے شر سے بچنے کی کوشش کریں۔ 3 ...... یہاں حکمت سے مراد نبوت اور انجیل کے احکام ہیں۔

کفار کا رد

لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾ هَلْ یَنْظُرُوْنَ

لِلَّذِیْنَ	ظَلَمُوْا	مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ ﴿۶۵﴾	هَلْ	یَنْظُرُوْنَ
ان لوگوں کیلئے جنھوں نے	ظلم کیا	ایک دردناک دن کے عذاب کی	کیا(یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے

ایک دردناک دن کے عذاب کی خرابی ہے ○ وہ قیامت ہی کا

اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً وَّ هُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾

اِلَّا	السَّاعَةَ	اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	بَغْتَةً	وَّ	هُمْ	لَا یَشْعُرُوْنَ ﴿۶۶﴾
مگر	قیامت(کا)	کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	اور	وہ	انہیں خبر(بھی) نہ ہو

انتظار کر رہے ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور انہیں خبر بھی نہ ہو ○

روزِ قیامت پرہیزگاروں کے علاوہ گہرے دوستوں کی دشمنی کی خبر

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا

اَلْاَخِلَّآءُ	یَوْمَىٕذٍۭ	بَعْضُهُمْ	لِبَعْضٍ	عَدُوٌّ[1]	اِلَّا
گہرے دوست	اس دن	ان کے بعض	بعض کے	دشمن(ہوجائیں گے)	سوائے

اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے سوائے

بندگانِ الٰہی کو خوف و غم سے نجات کی بشارت اور دخولِ جنت کا حکم

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾ یٰعِبَادِ لَا خَوْفٌ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ وَ لَاۤ اَنْتُمْ

ع ۱۲ ۶

الْمُتَّقِیْنَ ﴿۶۷﴾	یٰعِبَادِ	لَا	خَوْفٌ	عَلَیْكُمُ	الْیَوْمَ	وَ	لَاۤ	اَنْتُمْ
پرہیزگاروں(کے)	اے میرے بندو	نہیں	کوئی خوف	تم پر	آج	اور	نہ	تم

پرہیزگاروں کے ○ (ان سے فرمایا جائے گا) اے میرے بندو! آج نہ تم پر خوف ہے اور نہ تم

تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا وَ كَانُوْا مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾

تَحْزَنُوْنَ ﴿۶۸﴾	اَلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاٰیٰتِنَا	وَ	كَانُوْا	مُسْلِمِیْنَ ﴿۶۹﴾
غمگین ہوگے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	ہماری آیتوں پر	اور	وہ تھے	فرمانبردار

غمگین ہوگے ○ وہ جو ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور وہ فرمانبردار تھے ○

[1]...... دنیا میں جو دوستی کفر اور معصیت کی بنا پر تھی وہ قیامت کے دن دشمنی میں بدل جائے گی جبکہ دینی دوستی اور وہ محبت جو اللہ تعالیٰ کے لئے تھی دشمنی میں تبدیل نہ ہوگی بلکہ باقی رہے گی اور اہلِ ایمان کے کام آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: ایک شخص نے عرض کی، یا رسول اللہ! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، قیامت کب ہوگی؟ ارشاد فرمایا: تُونے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ عرض کی، اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی، صرف یہ ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے محبت رکھتا ہوں۔ ارشاد فرمایا "تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے۔ حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُ کہتے ہیں کہ اسلام

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اُدۡخُلُوا الۡجَنَّۃَ اَنۡتُمۡ وَ اَزۡوَاجُکُمۡ تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾

اُدۡخُلُوا	الۡجَنَّۃَ	اَنۡتُمۡ	وَ	اَزۡوَاجُکُمۡ	تُحۡبَرُوۡنَ ﴿۷۰﴾
داخل ہو جاؤ	جنت (میں)	تم	اور	تمہاری بیویاں	تمہیں خوش کیا جائے گا

تم اور تمہاری بیویاں جنت میں داخل ہو جائیں اور تمہیں خوش کیا جائے گا ○

اہلِ جنت کے لیے جنتی نعمتیں

یُطَافُ عَلَیۡہِمۡ بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ ۚ وَ فِیۡہَا

یُطَافُ	عَلَیۡہِمۡ	بِصِحَافٍ مِّنۡ ذَہَبٍ وَّ اَکۡوَابٍ	وَ	فِیۡہَا
دور چلائے جائیں گے	ان پر	سونے کی تھالیوں اور جاموں کے	اور	اس (جنت) میں (ہوں گی)

ان پر سونے کی تھالیوں اور جاموں کے دور ہوں گے اور جنت میں

مَا تَشۡتَہِیۡہِ الۡاَنۡفُسُ وَ تَلَذُّ الۡاَعۡیُنُ ۚ وَ

مَا تَشۡتَہِیۡہِ	الۡاَنۡفُسُ	وَ	تَلَذُّ	الۡاَعۡیُنُ	وَ
(وہ تمام چیزیں) جن کی خواہش کریں گے	دل	اور	(ان سے) لذت پائیں گی	آنکھیں	اور

وہ تمام چیزیں ہوں گی جن کی ان کے دل خواہش کریں گے اور جن سے آنکھوں کو لذت ملے گی اور

جنت کا وارث بننے کا ظاہری سبب

اَنۡتُمۡ فِیۡہَا خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾ ۚ وَ تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡہَا

اَنۡتُمۡ	فِیۡہَا	خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۱﴾	وَ	تِلۡکَ	الۡجَنَّۃُ	الَّتِیۡۤ اُوۡرِثۡتُمُوۡہَا (1)
تم	اس میں	ہمیشہ رہنے والے (ہوگے)	اور	یہ	جنت (ہے)	جس کا تمہیں وارث بنایا گیا

تم اس میں ہمیشہ رہو گے ○ اور یہی وہ جنت ہے جس کا تمہارے اعمال کے صدقے

جنتی پھلوں کا بیان

بِمَا کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ لَکُمۡ فِیۡہَا فَاکِہَۃٌ کَثِیۡرَۃٌ

بِمَا	کُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۷۲﴾ (2)	لَکُمۡ	فِیۡہَا	فَاکِہَۃٌ کَثِیۡرَۃٌ
(اس) کی وجہ سے جو	تم عمل کرتے تھے	تمہارے لیے	اس میں	بہت سے پھل (ہیں)

تمہیں وارث بنایا گیا ہے ○ تمہارے لیے اس میں کثرت سے پھل ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے بعد مسلمانوں کو جنتی اس کلمہ سے خوشی ہوئی، ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بخاری، الحدیث: ۳۶۸۸) 1...... جنت کا وارث بنائے جانے سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: تم میں سے ہر شخص کا ایک گھر جنت میں اور ایک گھر جہنم میں ہے، کافر جہنم میں مومن کے گھر کا وارث بن جاتا ہے اور مومن جنت میں کافر کے گھر کا وارث بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا یہی معنی ہے۔ (ابن ابی حاتم، الزخرف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۰/۳۲۸۶) 2...... جنت میں داخلہ اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل سے ہوگا اور یہ فضل ورحمت نصیب ہونے کا بنیادی ذریعہ نیک اعمال ہیں، یونہی جنت میں درجات کی تقسیم بھی نیک اعمال کے مطابق ہوگی۔

کفار کے لئے جہنم کی ابدی سزا کا بیان

مِّنۡهَا تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾ اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾ۚ

مِّنۡهَا	تَاۡكُلُوۡنَ ﴿۷۳﴾	اِنَّ	الۡمُجۡرِمِيۡنَ (1)	فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ	خٰلِدُوۡنَ ﴿۷۴﴾
ان میں سے	تم کھاتے رہو گے	بیشک	مجرم	جہنم کے عذاب میں	ہمیشہ رہنے والے (ہیں)

جن میں سے تم کھاتے رہو گے ○ بیشک مجرم جہنم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ○

لَا يُفَتَّرُ عَنۡهُمۡ وَهُمۡ فِيۡهِ مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾ۚ وَ

لَا يُفَتَّرُ	عَنۡهُمۡ	وَ	هُمۡ	فِيۡهِ	مُبۡلِسُوۡنَ ﴿۷۵﴾	وَ
وہ (عذاب) ہلکانہ کیا جائے گا	ان سے	اور	وہ	اس میں	مایوس پڑے رہیں گے	اور

وہ کبھی ان سے ہلکانہ کیا جائے گا اور وہ اس میں مایوس پڑے رہیں گے ○ اور

کفار کی داروغۂ جہنم سے فریاد اور ان کا جواب

مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ وَلٰكِنۡ كَانُوۡا هُمُ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾ وَنَادَوۡا

مَا ظَلَمۡنٰهُمۡ	وَ	لٰكِنۡ	كَانُوۡا	هُمُ	الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۷۶﴾	وَ	نَادَوۡا
ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر	اور	لیکن	تھے	وہ (خود ہی)	ظلم کرنے والے	اور	وہ پکاریں گے

ہم نے ان پر کچھ ظلم نہ کیا، ہاں وہ خود ہی ظالم تھے ○ اور وہ پکاریں گے:

يٰمٰلِكُ لِيَقۡضِ عَلَيۡنَا رَبُّكَ ؕ قَالَ اِنَّكُمۡ

يٰمٰلِكُ	لِيَقۡضِ	عَلَيۡنَا	رَبُّكَ	قَالَ	اِنَّكُمۡ
اے مالک	چاہئے کہ تمام کردے	ہم پر (ہمارا کام)	تمہارا رب	(مالک) کہے گا	بیشک تم

اے مالک! تیرا رب ہمارا کام تمام کردے۔ وہ داروغہ فرمائے گا: تمہیں

کفار کو پیشگی تنبیہ

مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾ لَقَدۡ جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَكُمۡ لِلۡحَقِّ

مّٰكِثُوۡنَ ﴿۷۷﴾	لَقَدۡ	جِئۡنٰكُمۡ بِالۡحَقِّ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَكُمۡ	لِلۡحَقِّ
ٹھہرے رہو گے	ضرور بیشک	ہم لائے تمہارے پاس حق	اور	لیکن	تم میں اکثر	حق کو

تو ٹھہرنا ہے ○ بیشک ہم تمہارے پاس حق لائے مگر تم میں اکثر حق کو

1 ...... یہاں مجرموں سے مراد کفار ہیں۔ قرآن مجید میں کفار کے لئے بیان کی گئی سزاؤں میں مسلمانوں کے لئے بھی عبرت اور نصیحت ہے کیونکہ اس بات میں اگرچہ کوئی شک نہیں کہ ہم فی الوقت مسلمان ہیں، لیکن کسی کے پاس اس کی ضمانت نہیں ہے کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا کیونکہ جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں اُسی طرح بہت سے بدنصیب مسلمانوں کا بھی ایمان سے پھر جانا ثابت اور ممکن ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو بھی ان عذابات سے ڈرنا اور اپنے ایمان کی سلامتی کے لئے فکر مند ہونا چاہئے۔

كفارِ قریش کو عذاب کی دھمکی

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ اَمْ اَبْرَمُوْۤا اَمْرًا فَاِنَّا

كٰرِهُوْنَ ﴿٧٨﴾ (1)	اَمْ	اَبْرَمُوْۤا	اَمْرًا	فَاِنَّا
ناپسند کرنے والے (تھے)	کیا	انہوں نے پکا کرلیا ہے	کوئی کام	تو بیشک ہم (بھی)

ناپسند کرنے والے تھے ○ کیا انہوں نے کام پکا کرلیا ہے؟ تو ہم بھی

کفارِ قریش کے ایک گمان کی تردید

مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾ ج اَمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّا لَا نَسْمَعُ سِرَّهُمْ وَ

مُبْرِمُوْنَ ﴿٧٩﴾	اَمْ	يَحْسَبُوْنَ	اَنَّا	لَا نَسْمَعُ	سِرَّهُمْ	وَ
(اپنا کام) پکا کرنے والے (ہیں)	کیا	وہ سمجھتے ہیں	کہ ہم	نہیں سنتے	ان کی آہستہ بات	اور

(اپنا کام) پکا کرنے والے ہیں ○ کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی

اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد قرار دینے والوں سے فیصلہ کن کلام

نَجْوٰىهُمْ ؕ بَلٰى وَ رُسُلُنَا لَدَيْهِمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾ قُلْ

نَجْوٰىهُمْ	بَلٰى (2)	وَ	رُسُلُنَا	لَدَيْهِمْ	يَكْتُبُوْنَ ﴿٨٠﴾	قُلْ
ان کی خفیہ مشاورت	کیوں نہیں	اور	ہمارے فرشتے	ان کے پاس	لکھ رہے ہیں	تم کہو

خفیہ مشاورت نہیں سنتے؟ ہاں، کیوں نہیں؟ اور ہمارے فرشتے ان کے پاس لکھ رہے ہیں ○ تم فرماؤ: (ایک ناممکن بات

اِنْ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ وَلَدٌ ۖۗ فَاَنَا اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾

اِنْ	كَانَ	لِلرَّحْمٰنِ	وَلَدٌ	فَاَنَا	اَوَّلُ الْعٰبِدِيْنَ ﴿٨١﴾
اگر	(بالفرض) ہوتا	رحمٰن کا	کوئی بیٹا	تو میں (اس کی)	سب سے پہلے عبادت کرنے والا (ہوتا)

کو فرض کرکے کہتا ہوں کہ) اگر رحمٰن کے کوئی بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے میں (اس کی) عبادت کرنے والا ہوتا ○

کفار کی شرکیہ باتوں سے اللہ تعالیٰ کے پاک ہونے کا بیان

سُبْحٰنَ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾

سُبْحٰنَ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	رَبِّ الْعَرْشِ	عَمَّا	يَصِفُوْنَ ﴿٨٢﴾
پاک ہے	آسمانوں اور زمین کا رب	عرش کا مالک	(ان باتوں) سے جو	وہ (کافر) بیان کرتے ہیں

آسمانوں اور زمین کا رب، عرش کا مالک ان باتوں سے پاک ہے جو کافر بیان کرتے ہیں ○

1 ...... دینی چیزوں سے کراہت اور ناگواری کا اظہار کرنا کفار کا کام ہے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو مسلمان کہلانے کے باوجود اسلامی شعائر کو ناپسند کرتے، اسلامی احکامات پر عمل کرنے والے کو بری نظر سے دیکھتے، اس کا مذاق اڑاتے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

2 ...... لوگوں کے خوف سے تنہائی میں گناہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا چاہئے کیونکہ لوگ اگرچہ خبردار نہیں لیکن رب تعالیٰ سے ان کا کوئی حال چھپا ہوا نہیں ہے۔ حضرت یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں "جس نے لوگوں سے تو اپنے گناہوں کو چھپایا اور اس ذات کے سامنے ظاہر کیا جس سے کوئی خفیہ چیز

کفار سے متعلق ایک ہدایت

فَذَرۡهُمۡ يَخُوۡضُوۡا وَيَلۡعَبُوۡا حَتّٰى يُلٰقُوۡا

فَذَرۡهُمۡ	يَخُوۡضُوۡا	وَ	يَلۡعَبُوۡا	حَتّٰى	يُلٰقُوۡا
توتم چھوڑ دو انہیں	(کہ) وہ بیہودہ باتیں کریں	اور	کھیلیں	یہاں تک کہ	جاملیں، پائیں

تو تم انہیں چھوڑ دو کہ بیہودہ باتیں کریں اور کھیلیں یہاں تک کہ اپنے اس دن کو پائیں

زمین و آسمان والوں کا معبود صرف اللہ ہے

يَوۡمَهُمُ الَّذِىۡ يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾ وَهُوَ الَّذِىۡ فِى السَّمَآءِ

يَوۡمَهُمُ	الَّذِىۡ	يُوۡعَدُوۡنَ ﴿۸۳﴾	وَ	هُوَ	الَّذِىۡ	فِى السَّمَآءِ
اپنے دن (کو)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جارہا ہے	اور	وہی (ہے)	جو	آسمان میں (بسنے والوں کا)

جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے ○ اور وہی آسمان والوں کا

اِلٰـهٌ وَّفِى الۡاَرۡضِ اِلٰـهٌ ؕ وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ

اِلٰـهٌ	وَّ	فِى الۡاَرۡضِ	اِلٰـهٌ	وَ	هُوَ	الۡحَكِيۡمُ
معبود (ہے)	اور	زمین میں (رہنے والوں کا)	معبود (ہے)	اور	وہی	حکمت والا

معبود ہے اور زمین والوں کا معبود ہے اور وہی حکمت والا،

اللہ تعالیٰ کی عظمت و شان

الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾ وَتَبٰرَكَ الَّذِىۡ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ

الۡعَلِيۡمُ ﴿۸۴﴾	وَ	تَبٰرَكَ	الَّذِىۡ	لَهٗ	مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ
علم والا (ہے)	اور	بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی بادشاہی

علم والا ہے ○ اور وہ (اللہ) بڑی برکت والا ہے جس کے لیے آسمانوں اور زمین کی اور

وَمَا بَيۡنَهُمَا ۚ وَعِنۡدَهٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ ۚ وَ

وَ	مَا	بَيۡنَهُمَا	وَ	عِنۡدَهٗ	عِلۡمُ السَّاعَةِ	وَ
اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	اور	اسی کے پاس (ہے)	قیامت کا علم	اور

جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کی بادشاہی ہے اور قیامت کا علم اسی کے پاس ہے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پوشیدہ نہیں تو اس نے اپنے نزدیک اس ذات کو دیکھنے والوں میں سب سے ہلکا سمجھا اور یہ منافقت کی نشانی ہے۔(مدارک، الزخرف، تحت الآیۃ: ۸۰، ص۱۱۰۶)

کفار کے باطل معبود شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے

اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾ وَ لَا یَمۡلِکُ الَّذِیۡنَ یَدۡعُوۡنَ

اِلَیۡہِ	تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۵﴾	وَ	لَا یَمۡلِکُ (1)	الَّذِیۡنَ	یَدۡعُوۡنَ
اسی کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	اختیار نہیں رکھتے	وہ جنہیں	(کفار) پوجتے ہیں

تمہیں اس کی طرف پھرنا ہے ○ اور کفار جن کو اللہ کے سوا

مِنۡ دُوۡنِہِ الشَّفَاعَۃَ اِلَّا مَنۡ شَہِدَ بِالۡحَقِّ وَ

مِنۡ دُوۡنِہٖ	الشَّفَاعَۃَ	اِلَّا	مَنۡ	شَہِدَ	بِالۡحَقِّ	وَ
اس (اللہ) کے سوا	شفاعت (کا)	مگر (وہ شفاعت کرے گا)	جس نے	گواہی دی	حق کی	اور

پوجتے ہیں وہ شفاعت کا اختیار نہیں رکھتے۔ ہاں (شفاعت کا اختیار انہیں ہے) جو حق کی گواہی دیں اور

مشرکین کے حال پر اظہارِ تعجب

ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾ وَ لَئِنۡ سَاَلۡتَہُمۡ مَّنۡ خَلَقَہُمۡ

ہُمۡ	یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸۶﴾	وَ	لَئِنۡ	سَاَلۡتَہُمۡ	مَّنۡ	خَلَقَہُمۡ
وہ	علم رکھتے ہوں	اور	ضرور اگر	تم پوچھو ان سے	کس نے	پیدا کیا انہیں

علم رکھیں ○ اور اگر تم ان سے پوچھو: انہیں کس نے پیدا کیا؟

کلامِ حبیب کی قسم

لَیَقُوۡلُنَّ اللّٰہُ فَاَنّٰی یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۸۷﴾ لا وَ قِیۡلِہٖ

لَیَقُوۡلُنَّ	اللّٰہُ	فَاَنّٰی	یُؤۡفَکُوۡنَ ﴿۸۷﴾	وَ قِیۡلِہٖ (2)
(تو) ضرور وہ کہیں گے	اللہ (نے)	تو کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اس (رسول) کے کہنے کی قسم

تو ضرور کہیں گے: "اللہ نے" تو کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ○ رسول کے اس کہنے کی قسم کہ

وقف لازم

کفار سے متعلق مزید ہدایت

یٰرَبِّ اِنَّ ہٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ فَاصۡفَحۡ

یٰرَبِّ	اِنَّ	ہٰۤؤُلَآءِ	قَوۡمٌ	لَّا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾	فَاصۡفَحۡ
اے میرے رب	بیشک	یہ	لوگ	ایمان نہیں لاتے	تو تم درگزر کرو

اے میرے رب! یہ لوگ ایمان نہیں لاتے ○ تو ان سے

1 ...... اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی بجائے کفار جن بتوں کی عبادت کرتے ہیں وہ بارگاہِ الٰہی میں کسی کی شفاعت کرنے کا اختیار نہیں رکھتے، ہاں جو لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دیں اور دل سے اس بات کا علم رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا رب ہے، ایسے مقبول بندے ایمانداروں کی شفاعت کریں گے۔

2 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے قولِ مبارک کی قسم یاد فرمائی، اس میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے اکرام کا اظہار ہے۔

عَنْهُمْ وَ قُلْ سَلٰمٌ ؕ فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾ ع ۲۲/۱۳

فَسَوْفَ یَعْلَمُوْنَ ﴿۸۹﴾	سَلٰمٌ	قُلْ	وَ	عَنْهُمْ
تو عنقریب وہ جان جائیں گے	(بس) سلام (ہے)	کہو	اور	ان سے

در گزر کرو اور فرماؤ: بس سلام ہے تو عنقریب جان جائیں گے ○

آیات: 59 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الدُّخَانِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآن اتارنے کے لئے مخصوص رات کا بیان

حٰمٓ ﴿۱﴾ ۚۛ وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾ ۙۛ اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ مع ۱۲

فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ [1]	اَنْزَلْنٰهُ	اِنَّاۤ	وَ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۲﴾	حٰمٓ ﴿۱﴾
برکت والی رات میں	ہم نے اتارا اسے	بیشک	روشن کتاب کی قسم	حٰمٓ

حٰمٓ ○ اس روشن کتاب کی قسم ○ بیشک ہم نے اسے برکت والی رات میں اتارا،

مبارک رات میں مبنی بر حکمت امور کی تقسیم

اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾ فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾ ۙ

كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ﴿۴﴾	يُفْرَقُ [2]	فِيْهَا	مُنْذِرِيْنَ ﴿۳﴾	كُنَّا	اِنَّا
ہر حکمت والا کام	بانٹ دیا جاتا ہے	اس (رات) میں	ڈر سنانے والے	ہم ہیں	بیشک

بیشک ہم ڈر سنانے والے ہیں ○ اس رات میں ہر حکمت والا کام بانٹ دیا جاتا ہے ○

1 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک برکت والی رات سے شبِ قدر مراد ہے اور بعض مفسرین اس سے شبِ براءت مراد لیتے ہیں۔ 2 ...... بعض احادیث میں بیان ہوا ہے کہ 15 شعبان کی رات لوگوں کے امور کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ ان احادیث اور اس آیت میں مطابقت یہ ہے کہ فیصلہ 15 شعبان کی رات ہوتا ہے اور شبِ قدر میں وہ فیصلہ ان فرشتوں کے حوالے کر دیا جاتا ہے جنہوں نے اس فیصلے کے مطابق عمل کرنا ہوتا ہے۔

تقسیم امور کی اہمیت اور شان الٰہی
رحمت واوصاف الٰہی کا بیان

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَاؕ اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِیْنَ ۞۵ رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَؕ

اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا	اِنَّا	كُنَّا	مُرْسِلِیْنَ ۵	رَحْمَةً	مِّنْ رَّبِّكَ
ہمارے پاس کے حکم (سے)	بیشک	ہم ہیں	بھیجنے والے	رحمت (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے

ہمارے پاس کے حکم سے، بیشک ہم ہی بھیجنے والے ہیں ○ تمہارے رب کی طرف سے رحمت ہے،

کفار قریش کو نصیحت

اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۞۶ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا

اِنَّهٗ	هُوَ	السَّمِیْعُ	الْعَلِیْمُ ۶	رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا
بیشک وہ	وہی	سننے والا	جاننے والا (ہے)	آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ

بیشک وہی سننے والا، جاننے والا ہے ○ وہ جو رب ہے آسمانوں اور زمین اور جو کچھ

وقف لازم

بَیْنَهُمَاۘ اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِیْنَ ۞۷ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

بَیْنَهُمَا	اِنْ	كُنْتُمْ	مُّوْقِنِیْنَ ۷	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ
ان دونوں کے درمیان (ہے)	اگر	تم ہو	یقین رکھنے والے	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی

ان کے درمیان ہے سب کا، اگر تم یقین رکھنے والے ہو ○ اس کے سوا کوئی معبود نہیں،

یُحْیٖ وَ یُمِیْتُؕ رَبُّكُمْ وَ رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۞۸

یُحْیٖ	وَ	یُمِیْتُ	رَبُّكُمْ	وَ	رَبُّ اٰبَآىٕكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ۸
وہ زندگی دیتا ہے	اور	موت دیتا ہے	(وہ) تمہارا رب	اور	تمہارے پہلے باپ دادا کا رب (ہے)

وہ زندگی دیتا ہے اور موت دیتا ہے، وہ تمہارا رب اور تمہارے اگلے باپ دادا کا رب ہے ○

کفار قریش کے لیے وعید اور اس کی شدت کا بیان
انکار قرآن کی اصل وجہ

بَلْ هُمْ فِیْ شَكٍّ یَّلْعَبُوْنَ ۞۹ فَارْتَقِبْ یَوْمَ

بَلْ	هُمْ	فِیْ شَكٍّ	یَّلْعَبُوْنَ ۹ (1)	فَارْتَقِبْ	یَوْمَ
بلکہ	وہ	شک میں (پڑے)	کھیل رہے ہیں	تو تم انتظار کرو	(اس) دن (کا)

بلکہ وہ کافر شک میں پڑے کھیل رہے ہیں ○ تو تم اس دن کے منتظر رہو

(1)......یعنی اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے جو دلائل ذکر کئے گئے ان کا تقاضا تو یہ تھا کہ کفار اس کی وحدانیت کو مان لیتے لیکن یہ پھر بھی نہیں مانتے بلکہ وہ اس کی طرف سے شک میں پڑے اور دنیا کے کھیل کود میں مصروف ہیں اور انہیں اپنی آخرت کی کوئی فکر ہی نہیں۔

تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍۙ ۝١٠ يَّغۡشَى النَّاسَ ؕ هٰذَا

تَاۡتِى السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيۡنٍ ۝١٠ (1)	يَّغۡشَى	النَّاسَ	هٰذَا
(جس دن) لائے گا آسمان ایک ظاہر دھواں	وہ ڈھانپ لے گا	لوگوں (کو)	یہ

جب آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا ○ جو لوگوں کو ڈھانپ لے گا۔ یہ

مشاہدۂ مصیبت کے بعد کفار کی دعا اور ایمان لانے کا عہد

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝١١ رَبَّنَا اكۡشِفۡ عَنَّا الۡعَذَابَ

عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝١١	رَبَّنَا	اكۡشِفۡ	عَنَّا	الۡعَذَابَ
ایک دردناک عذاب (ہے)	(اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب	دور کردے	ہم سے	عذاب

ایک دردناک عذاب ہے ○ (اس دن کہیں گے) اے ہمارے رب! ہم سے عذاب دور کردے،

کفارِ قریش کے عہدِ ایمان کی تردید

اِنَّا مُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٢ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكۡرٰى وَقَدۡ

اِنَّا	مُؤۡمِنُوۡنَ ۝١٢	اَنّٰى	لَهُمُ	الذِّكۡرٰى (2)	وَ	قَدۡ
بیشک ہم	ایمان لانے والے (ہیں)	کہاں (ہوگا)	ان کیلئے	نصیحت ماننا	اور (حالانکہ)	بیشک

ہم ایمان لاتے ہیں ○ ان کیلئے نصیحت ماننا کہاں ہوگا؟ حالانکہ

جَآءَهُمۡ رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌۙ ۝١٣ ثُمَّ تَوَلَّوۡا عَنۡهُ وَقَالُوۡا

جَآءَهُمۡ	رَسُوۡلٌ مُّبِيۡنٌ ۝١٣	ثُمَّ	تَوَلَّوۡا	عَنۡهُ	وَ	قَالُوۡا
آچکا ان کے پاس	صاف بیان کرنے والا رسول	پھر	انہوں نے منہ پھیرلیا	اس سے	اور	کہنے لگے

ان کے پاس صاف بیان فرمانے والا رسول تشریف لاچکا ○ پھر وہ اس سے منہ پھیر گئے اور کہنے لگے:

کفارِ قریش کی دعا کا جواب

مُعَلَّمٌ مَّجۡنُوۡنٌ ۘ ۝١٤ اِنَّا كَاشِفُوا الۡعَذَابِ قَلِيۡلًا

وقف لازم

مُعَلَّمٌ	مَّجۡنُوۡنٌ ۝١٤	اِنَّا	كَاشِفُوا الۡعَذَابِ	قَلِيۡلًا
(یہ تو) سکھایا ہوا	ایک دیوانہ (ہے)	بیشک ہم	عذاب دور کرنے والے (ہیں)	تھوڑا (عرصہ)

یہ تو سکھایا ہوا ایک دیوانہ ہے ○ ہم کچھ دنوں کیلئے عذاب دور کرنے والے ہیں۔

1 ...... اس دھوئیں سے مراد بھوک کی شدت سے آنکھوں کے سامنے چھا جانے والا اندھیرا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ جب کفار نے مسلسل سرکشی کی تو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے خلاف دعا فرمائی جس سے وہ قحط میں مبتلا ہوئے اور بھوک کی شدت سے حال یہ ہوا کہ جب وہ آسمان کی طرف دیکھتے تو انہیں دھواں ہی دھواں معلوم ہوتا تھا۔ یا، اس سے مراد وہ دھواں مراد ہے جو علاماتِ قیامت میں سے ہے۔ 2 ...... قحط سالی سے تنگ آکر ابوسفیان نے بارگاہِ رسالت میں ایمان لانے کی شرط پر دعا کی درخواست کی تو فرمایا گیا کہ اگر ان سے عذاب دور کردیا جائے تو بھی یہ کہاں ایمان لائیں گے کیونکہ یہ اس سے

وقفِ لازم

روزِ قیامت کی گرفت کی یاد دہانی

اِنَّكُمْ عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى ۚ اِنَّا

اِنَّكُمْ	عَآىِٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ (1)	يَوْمَ (2)	نَبْطِشُ	الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى	اِنَّا
بیشک تم	(پھر) لوٹنے والے (ہو)	(جس) دن	ہم پکڑیں گے	سب سے بڑی پکڑ	بیشک ہم

بیشک تم پھر لوٹنے والے ہو ○ اس دن کو یاد کرو جب ہم سب سے بڑی پکڑ پکڑیں گے۔ بیشک ہم

کفارِ قریش اور قومِ فرعون کے حالات میں مشابہت کی طرف اشارہ

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَ

مُنْتَقِمُوْنَ ﴿۱۶﴾	وَ	لَقَدْ	فَتَنَّا	قَبْلَهُمْ	قَوْمَ فِرْعَوْنَ	وَ
بدلہ لینے والے (ہیں)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آزمایا	ان سے پہلے	فرعون کی قوم (کو)	اور

بدلہ لینے والے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان سے پہلے فرعون کی قوم کو جانچا اور

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا بنی اسرائیل کی واپسی کا مطالبہ

جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾ اَنْ اَدُّوْۤا اِلَيَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ

جَآءَهُمْ	رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ﴿۱۷﴾	اَنْ	اَدُّوْۤا اِلَيَّ	عِبَادَ اللّٰهِ
آیا ان کے پاس	ایک معزز رسول	(اور کہا) کہ	میرے حوالے کردو	اللہ کے بندوں (کو)

ان کے پاس ایک معزز رسول تشریف لایا (اور کہا) کہ اللہ کے بندوں کو میرے حوالے کردو۔

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی فرعون کو نصیحت

اِنِّيْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾ وَّ اَنْ لَّا تَعْلُوْا

اِنِّيْ	لَكُمْ	رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنْ	لَّا تَعْلُوْا
بیشک میں	تمہارے لیے	امانت والا رسول (ہوں)	اور	یہ کہ	تم سرکشی نہ کرو

بیشک میں تمہارے لیے امانت والا رسول ہوں ○ اور یہ کہ اللہ کے مقابلے میں

فرعون کی دھمکی پر حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا جواب

عَلَى اللّٰهِ ؕ اِنِّيْۤ اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾ وَاِنِّيْ عُذْتُ

عَلَى اللّٰهِ	اِنِّيْۤ	اٰتِيْكُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۹﴾	وَ	اِنِّيْ	عُذْتُ
اللہ کے مقابلے میں	بیشک میں	لاتا ہوں تمہارے پاس روشن دلیل	اور	بیشک میں (نے)	پناہ لی

سرکشی نہ کرو۔ بیشک میں تمہارے پاس روشن دلیل لاتا ہوں ○ اور میں نے اس بات سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بڑی بڑی وہ علامات دیکھ چکے ہیں جن سے نصیحت حاصل کرکے ایمان قبول کرسکتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا۔

1 ...... اس خبر سے مقصود یہ تنبیہ کرنا ہے کہ وہ لوگ اپنا عہد پورا نہیں کریں گے کیونکہ وہ مصیبت کی وجہ سے عاجز ہو جانے پر تو بارگاہِ الٰہی میں گڑگڑاتے ہیں اور مصیبت دور ہونے پر اپنے کفر اور آباء و اجداد کی اندھی پیروی کی طرف پلٹ جاتے ہیں۔ چنانچہ حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے صدقے ان کی مصیبت دور ہو جانے کے بعد ایسا ہی ہوا کہ وہ لوگ ایمان نہ لائے اور اپنے شرک و کفر پر ہی قائم رہے۔ 2 ...... اس دن سے قیامت یا غزوۂ بدر کا دن مراد ہے۔

الثلثة

بِرَبِّیۡ وَرَبِّكُمۡ اَنۡ تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾ وَاِنۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا لِیۡ

بِرَبِّیۡ وَرَبِّكُمۡ	اَنۡ	تَرۡجُمُوۡنِ ﴿۲۰﴾	وَ	اِنۡ	لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا	لِیۡ
اپنے اور تمہارے رب کی	(اس سے) کہ	تم سنگسار کرو مجھے	اور	اگر	تم یقین نہ کرو	مجھ پر

اپنے رب اور تمہارے رب کی پناہ لی کہ تم مجھے سنگسار کرو ○ اور اگر تم مجھ پر یقین نہ کرو

فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ الثلثة

فَاعۡتَزِلُوۡنِ ﴿۲۱﴾	فَدَعَا	رَبَّهٗۤ	اَنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	قَوۡمٌ مُّجۡرِمُوۡنَ ﴿۲۲﴾
تو الگ ہو جاؤ مجھ سے	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ	یہ	مجرم لوگ (ہیں)

تو مجھ سے الگ ہو جاؤ ○ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ یہ مجرم لوگ ہیں ○

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بارگاہِ الٰہی میں فریاد

فَاَسۡرِ بِعِبَادِیۡ لَیۡلًا اِنَّكُمۡ مُّتَّبَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾ وَ

فَاَسۡرِ	بِعِبَادِیۡ	لَیۡلًا	اِنَّكُمۡ	مُّتَّبَعُوۡنَ ﴿۲۳﴾	وَ
تو (ہم نے فرمایا کہ) لے چلو	میرے بندوں کو	رات (میں)	بیشک تم	پیچھا کئے جاؤ گے	اور

تو (ہم نے فرمایا کہ) میرے بندوں کو راتوں رات لے کر نکل جاؤ، ضرور تمہارا پیچھا کیا جائے گا ○ اور

حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بارگاہِ الٰہی سے ہدایات

اتۡرُكِ الۡبَحۡرَ رَهۡوًا ؕ اِنَّهُمۡ جُنۡدٌ مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾ كَمۡ

اتۡرُكِ	الۡبَحۡرَ	رَهۡوًا (1)	اِنَّهُمۡ	جُنۡدٌ	مُّغۡرَقُوۡنَ ﴿۲۴﴾	كَمۡ
چھوڑ دو	دریا (کو)	رکا ہوا، جگہ جگہ سے کھلا ہوا	بیشک وہ	لشکر	غرق کر دیا جائے گا	کتنے

دریا کو جگہ جگہ سے کھلا ہوا چھوڑ دو بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا ○ وہ کتنے

تَرَكُوۡا مِنۡ جَنّٰتٍ وَّعُیُوۡنٍ ﴿۲۵﴾ وَّزُرُوۡعٍ وَّمَقَامٍ كَرِیۡمٍ ﴿۲۶﴾ وَّ

تَرَكُوۡا	مِنۡ جَنّٰتٍ	وَّ	عُیُوۡنٍ ﴿۲۵﴾	وَّ	زُرُوۡعٍ	وَّ	مَقَامٍ كَرِیۡمٍ ﴿۲۶﴾	وَّ
وہ چھوڑ گئے	باغات	اور	چشمے	اور	کھیت	اور	عمدہ مکانات	اور

باغ اور چشمے چھوڑ گئے ○ اور کھیت اور عمدہ مکانات ○ اور

فرعونیوں کے چھوڑے ہوئے مال و اسباب کی طرف اشارہ

(1)...... دریا پار کرنے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے چاہا کہ عصا مار کر دریا کو دوبارہ ملا دیں تاکہ فرعون اور اس کا لشکر اس میں سے گزر نہ سکے تو آپ کو حکم ہوا کہ دریا کو جگہ جگہ سے گزرنے کیلئے کھلا ہوا چھوڑ دو تاکہ فرعونی ان راستوں سے دریا میں داخل ہو جائیں، بیشک وہ لشکر غرق کر دیا جائے گا۔ اس سے واضح ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو فرعونیوں کی موت کے وقت، جگہ اور کیفیت سے مطلع فرما دیا تھا اور یہ سب چیزیں ان پانچ علوم میں سے ہیں جن کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے، ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کو علوم خمسہ سے بھی نواز تا ہے۔

فرعونیوں کے مال کا بنی اسرائیل کو وارث بنانا

نَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾ لا كَذٰلِكَ قف وَ اَوْرَثْنٰهَا

نَعْمَةٍ	كَانُوْا	فِيْهَا	فٰكِهِيْنَ ﴿٢٧﴾	كَذٰلِكَ	وَ	اَوْرَثْنٰهَا
نعمتیں	وہ تھے	ان میں	عیش کرنے والے	(ہم نے) یونہی (کیا)	اور	ہم نے وارث بنادیا ان کا

نعمتیں جن میں وہ عیش کرنے والے تھے ○ ہم نے یونہی کیا اور ان چیزوں کا

فرعونیوں کی تباہی پر آسمان وزمین نہ روئے

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ وَمَا كَانُوْا

قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ﴿٢٨﴾ (1)	فَمَا بَكَتْ	عَلَيْهِمُ	السَّمَآءُ	وَ	الْاَرْضُ	وَ	مَا كَانُوْا
دوسری قوم (کو)	تو نہ روئے	ان پر	آسمان	اور	زمین	اور	وہ نہ ہوئے

دوسری قوم کو وارث بنادیا ○ تو ان پر آسمان اور زمین نہ روئے اور انہیں

ع ٢٩ ١٤

بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے نجات دینا

مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾ ع وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ

مُنْظَرِيْنَ ﴿٢٩﴾	وَ	لَقَدْ	نَجَّيْنَا	بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ
مہلت دیئے ہوئے	اور	ضرور بیشک	ہم نے نجات دی	بنی اسرائیل (کو)

مہلت نہ دی گئی ○ اور بیشک ہم نے بنی اسرائیل کو رسوا کن عذاب سے

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ لا مِنْ فِرْعَوْنَ ط اِنَّهٗ كَانَ عَالِيًا

مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِيْنِ ﴿٣٠﴾ (2)	مِنْ فِرْعَوْنَ	اِنَّهٗ	كَانَ	عَالِيًا
رسوا کن عذاب سے	فرعون سے	بیشک وہ	تھا	تکبر کرنے والا

نجات بخشی ○ فرعون سے، بیشک وہ متکبر،

بنی اسرائیل کا اہل زمانہ پر انتخاب

مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ

مِّنَ الْمُسْرِفِيْنَ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدِ	اخْتَرْنٰهُمْ	عَلٰى عِلْمٍ
حد سے بڑھنے والوں میں سے	اور	ضرور بیشک	ہم نے چن لیا ان (بنی اسرائیل) کو	(اپنے) علم (کی بنا) پر

حد سے بڑھنے والوں میں سے تھا ○ اور بیشک ہم نے انہیں جانتے ہوئے

1 ..... فرعون اور اس کی قوم کی ہلاکت کے بعد مصر میں خود بنی اسرائیل آباد ہوئے تھے۔ کفار کی چھوڑی ہوئی بستیوں اور ان کے مکانات میں رہنا منع نہیں، ہاں جہاں عذابِ الٰہی آیا ہو وہاں رہنا منع ہے اور چونکہ فرعون کی قوم پر مصر میں عذاب نہ آیا بلکہ انہیں وہاں سے نکال کر دریا میں غرق کیا گیا، اس لئے بنی اسرائیل کا مصر میں رہنا درست ہوا۔

2 ..... یہاں رسوا کن عذاب سے مراد غلامی، مشقت سے بھرپور خدمتیں، محنتیں اور اولاد کو قتل کیا جانا ہے۔

بنی اسرائیل کو واضح انعام پر مشتمل نشانیاں عطا کرنا

عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۲﴾ ج وَ اٰتَیۡنٰهُمۡ مِّنَ الۡاٰیٰتِ مَا فِیۡهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِیۡنٌ ﴿۳۳﴾

عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۲﴾ (1)	وَ	اٰتَیۡنٰهُمۡ	مِّنَ الۡاٰیٰتِ	مَا فِیۡهِ	بَلٰٓؤٌا مُّبِیۡنٌ ﴿۳۳﴾
(اس) زمانے والوں پر	اور	ہم نے عطا کیا انہیں	نشانیوں میں سے	وہ جن میں	واضح انعام (تھا)

اس زمانے والوں پر چن لیا ○ اور ہم نے انہیں وہ نشانیاں عطا فرمائیں جن میں واضح انعام تھا ○

قیامت سے متعلق کفارِ مکہ کا دعویٰ اور مطالبہ

اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿۳۴﴾ لا اِنۡ هِیَ اِلَّا مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰی وَ

اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	لَیَقُوۡلُوۡنَ ﴿۳۴﴾	اِنۡ	هِیَ	اِلَّا	مَوۡتَتُنَا الۡاُوۡلٰی	وَ
بیشک	یہ (کفارِ مکہ)	ضرور کہتے ہیں	نہیں	یہ (موت)	مگر	ہماری پہلی موت	اور

بیشک یہ (کفارِ مکہ) ضرور کہتے ہیں ○ بیشک موت تو صرف ہماری پہلی موت ہی ہے اور

مَا نَحۡنُ بِمُنۡشَرِیۡنَ ﴿۳۵﴾ فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۶﴾

مَا	نَحۡنُ	بِمُنۡشَرِیۡنَ ﴿۳۵﴾	فَاۡتُوۡا بِاٰبَآئِنَاۤ (2)	اِنۡ	کُنۡتُمۡ	صٰدِقِیۡنَ ﴿۳۶﴾
نہیں	ہم	اٹھائے جائیں گے	تو لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اگر	تم ہو	سچے

ہم اٹھائے نہ جائیں گے ○ اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو لے آؤ ○

کفارِ مکہ کے مطالبے کا جواب

اَهُمۡ خَیۡرٌ اَمۡ قَوۡمُ تُبَّعٍ ۙ لا وَّ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِهِمۡ ؕ

اَهُمۡ	خَیۡرٌ	اَمۡ	قَوۡمُ تُبَّعٍ (3)	وَّ	الَّذِیۡنَ	مِنۡ قَبۡلِهِمۡ
کیا وہ	بہتر (ہیں)	یا	تبع کی قوم	اور	وہ لوگ جو	ان سے پہلے (گزرے)

کیا وہ بہتر ہیں یا تبع (نامی بادشاہ) کی قوم اور ان سے پہلے والے لوگ؟

کائنات کی تخلیق بیکار نہیں بلکہ با مقصد ہے

اَهۡلَکۡنٰهُمۡ ۫ اِنَّهُمۡ کَانُوۡا مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾ وَ مَا خَلَقۡنَا السَّمٰوٰتِ

اَهۡلَکۡنٰهُمۡ	اِنَّهُمۡ	کَانُوۡا	مُجۡرِمِیۡنَ ﴿۳۷﴾	وَ	مَا خَلَقۡنَا	السَّمٰوٰتِ
ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	بیشک وہ	تھے	مجرم لوگ	اور	ہم نے نہیں بنایا	آسمانوں

ہم نے انہیں ہلاک کر دیا بیشک وہ مجرم لوگ تھے ○ اور ہم نے آسمان اور زمین

(1)......بنی اسرائیل کا افضل ہونا اپنے زمانے کے اعتبار سے ہے، لہٰذا اس آیت سے بنی اسرائیل کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی امت سے افضل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ (2)...... کفارِ مکہ نے یہ سوال کیا تھا کہ اگر موت کے بعد کسی کا زندہ ہونا ممکن ہو تو قُصَیِّ بن کلاب کو زندہ کر دو۔ یہ ان کی جاہلانہ بات تھی کیونکہ جس کام کے لئے وقت معین ہو اس کا اس وقت سے پہلے وجود میں نہ آنا اس کے ناممکن ہونے کی دلیل نہیں ہوتا اور نہ اس کا انکار صحیح ہوتا ہے۔ (3)......اس آیت میں جس تبع کا ذکر ہے یہ تبع حمیری تھے، یہ خود مومن اور یمن کے بادشاہ تھے لیکن ان کی قوم کافر تھی۔ اسی تبع نے مدینہ منورہ بسایا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ ←

وَ الۡاَرۡضَ وَ مَا بَیۡنَهُمَا لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾

وَ	الۡاَرۡضَ	وَ	مَا	بَیۡنَهُمَا	لٰعِبِیۡنَ ﴿۳۸﴾
اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	کھیلتے ہوئے

اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو کھیل کے طور پر نہیں بنایا○

مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ اِلَّا بِالۡحَقِّ وَ لٰکِنَّ اَکۡثَرَهُمۡ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾

مَا خَلَقۡنٰهُمَاۤ	اِلَّا	بِالۡحَقِّ	وَ	لٰکِنَّ	اَکۡثَرَهُمۡ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾
ہم نے نہیں بنایا ان دونوں کو	مگر	حق کے ساتھ	اور	لیکن	ان میں اکثر	نہیں جانتے

ہم نے انہیں حق کے ساتھ ہی بنایا لیکن ان میں سے اکثر لوگ جانتے نہیں○

روزِ قیامت کا حال

اِنَّ یَوۡمَ الۡفَصۡلِ مِیۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۴۰﴾ۙ یَوۡمَ لَا یُغۡنِیۡ مَوۡلًی

اِنَّ	یَوۡمَ الۡفَصۡلِ	مِیۡقَاتُهُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ ﴿۴۰﴾	یَوۡمَ	لَا یُغۡنِیۡ (1)	مَوۡلًی
بیشک	فیصلے کا دن	ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت (ہے)	(جس) دن	کام نہ آئے گا	کوئی دوست

بیشک فیصلے کا دن ان سب کا مقرر کیا ہوا وقت ہے○ جس دن کوئی دوست

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے علاوہ کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

عَنۡ مَّوۡلًی شَیۡـًٔا وَّ لَا هُمۡ یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾ۙ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ

عَنۡ مَّوۡلًی	شَیۡـًٔا	وَّ	لَا	هُمۡ	یُنۡصَرُوۡنَ ﴿۴۱﴾	اِلَّا	مَنۡ	رَّحِمَ
کسی دوست کے	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی	مگر	جس (پر)	مہربانی کرے

کسی دوست کے کچھ کام نہ آئے گا اور نہ ان کی مدد کی جائے گی○ مگر جس پر اللہ

کفار کی جہنمی غذا زقوم کی کیفیت

ع-۲ ۱۵

اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الرَّحِیۡمُ ﴿۴۲﴾ اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ۙ

اللّٰهُ	اِنَّهٗ	هُوَ	الۡعَزِیۡزُ	الرَّحِیۡمُ ﴿۴۲﴾	اِنَّ	شَجَرَتَ الزَّقُّوۡمِ ﴿۴۳﴾ (2)
اللہ	بیشک وہ	وہی	عزت والا	مہربان (ہے)	بیشک	زقوم کا درخت

مہربانی فرمائے، بیشک وہی عزت والا، مہربان ہے○ بیشک زقوم کا درخت○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّم کو غائبانہ خط لکھ کر لوگوں کے سپرد کیا تھا کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جلوہ گر ہوں تو میرا یہ خط پیش کر دیا جائے۔

1 ...... قیامت کے دن کفار کو نہ تو ان کا کوئی دوست کام آئے گا اور نہ ہی ان کی کوئی مدد کی جائے گی البتہ ایمان والے اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک دوسرے کی شفاعت کریں گے اور ان کی مدد بھی کی جائے گی۔ 2 ...... جہنم میں ایک کانٹے دار اور انتہائی کڑوا درخت ہے جس کا نام زقوم ہے، یہ کافر کی خوراک ہے اور اس کی کیفیت یہ ہے کہ گلے ہوئے تانبے کی طرح کفار کے پیٹوں میں ایسے جوش مارے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اگر زقوم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

معانقة ۱۳

طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾ كَالْمُهْلِ ۚ یَغْلِیْ فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾

فِی الْبُطُوْنِ ﴿۴۵﴾	یَغْلِیْ	كَالْمُهْلِ	طَعَامُ الْاَثِیْمِ ﴿۴۴﴾
پیٹوں میں	جوش مارتا ہو گا	گلے ہوئے تانبے کی طرح	گناہگار کی خوراک (ہے)

گناہگار کی خوراک ہے ○ گلے ہوئے تانبے کی طرح پیٹوں میں جوش مارتا ہو گا ○

کافر سے متعلق جہنم پر مامور فرشتوں کو حکم

كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾

اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِیْمِ ﴿۴۷﴾	فَاعْتِلُوْهُ	خُذُوْهُ	كَغَلْیِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۶﴾
بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف	پھر گھسیٹ کر لے جاؤ اسے	پکڑو اسے	کھولتے پانی کے جوش مارنے کی طرح

جیسا کھولتا ہوا پانی جوش مارتا ہے ○ اسے پکڑو پھر سختی کے ساتھ اسے بھڑکتی آگ کے درمیان کی طرف گھسیٹتے لے جاؤ ○

عذاب کے وقت کافر کو ڈانٹ ڈپٹ

ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾ ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ

اَنْتَ	اِنَّكَ	ذُقْ	مِنْ عَذَابِ الْحَمِیْمِ ﴿۴۸﴾	فَوْقَ رَاْسِهٖ	صُبُّوْا	ثُمَّ
تو	بیشک تو	چکھ	کھولتے پانی کا عذاب	اس کے سر کے اوپر	ڈالو	پھر

پھر اس کے سر کے اوپر کھولتے پانی کا عذاب ڈالو ○ چکھ۔ تو تو

پرہیزگاروں کی بہترین جزا کا بیان

الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

الْمُتَّقِیْنَ	اِنَّ	مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ﴿۵۰﴾	هٰذَا	اِنَّ	الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾	الْعَزِیْزُ (1)
ڈر والے	بیشک	وہ جس میں تم شک کرتے تھے	یہ (ہے)	بیشک	کرم والا (ہے)	بڑا عزت والا

بڑا عزت والا، کرم والا ہے ○ بیشک یہ وہ ہے جس میں تم شک کرتے تھے ○ بیشک ڈر والے

فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾ یَّلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ

مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ	یَّلْبَسُوْنَ	فِیْ جَنّٰتٍ وَّعُیُوْنٍ ﴿۵۲﴾	فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ ﴿۵۱﴾ (2)
باریک ریشم اور موٹے ریشم کے	وہ لباس پہنیں گے	باغوں اور چشموں میں	امن والی جگہ میں (ہوں گے)

امن والی جگہ میں ہوں گے ○ باغوں اور چشموں میں ○ باریک اور موٹے ریشم کے لباس پہنیں گے،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کا ایک قطرہ دنیا میں ٹپکا دیا جائے تو دنیا والوں کی زندگانی خراب ہو جائے تو اس شخص کا کیا حال ہو گا جس کا کھانا ہی یہ ہو گا۔ (ترمذی، ۴/۲۶۳، الحدیث: ۲۵۹۴)

1 ...... مفسرین فرماتے ہیں: ابو جہل نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا: مکہ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ عزت والا اور کرم والا کوئی نہیں، تو خدا کی قسم! آپ اور آپ کا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے لئے وعید کے طور پر یہ آیت نازل ہوئی اور اسے عذاب کے وقت یہ طعنہ دیا جائے گا۔

2 ...... یعنی پرہیزگار لوگ آخرت میں ایسی جگہ میں ہوں گے جہاں رہنے والا آفات و بلیات، عذاب اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ و مامون رہے گا۔

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿ۚۙ۵۳﴾ كَذٰلِكَ ۫ وَ زَوَّجْنٰهُمْ

مُّتَقٰبِلِیْنَ ﴿۵۳﴾	كَذٰلِكَ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے (ہوں گے)	اسی طرح (ہوگا)	اور	ہم نے نکاح کر دیا ان کا

ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہوں گے ○ یونہی ہوگا اور نہایت سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿ؕ۵۴﴾ یَدْعُوْنَ فِیْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ

بِحُوْرٍ عِیْنٍ ﴿۵۴﴾	یَدْعُوْنَ	فِیْهَا	بِكُلِّ فَاكِهَةٍ
نہات سیاہ اور روشن بڑی آنکھوں والی عورتوں سے	وہ مانگیں گے	اس میں	ہر (قسم کا) میوہ

ہم نے ان کا نکاح کر دیا ○ وہ جنت میں بے خوف ہو کر ہر قسم کا پھل میوہ

اٰمِنِیْنَ ﴿ۙ۵۵﴾ لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی ۚ

اٰمِنِیْنَ ﴿۵۵﴾	لَا یَذُوْقُوْنَ	فِیْهَا	الْمَوْتَ	اِلَّا	الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی (1)
بے خوف ہو کر	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	موت	سوائے	پہلی موت (کے)

مانگیں گے ○ اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت کا ذائقہ نہ چکھیں گے

وَ وَقٰهُمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿ۙ۵۶﴾ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ؕ ذٰلِكَ

وَ وَقٰهُمْ	عَذَابَ الْجَحِیْمِ ﴿۵۶﴾	فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ	ذٰلِكَ
اور (اللہ نے) بچالیا انہیں	آگ کے عذاب (سے)	تمہارے رب کے فضل (سے)	یہی

اور اللہ نے انہیں آگ کے عذاب سے بچالیا ○ تمہارے رب کے فضل سے، یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾ فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ

هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۵۷﴾	فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ (2)	بِلِسَانِكَ
وہ	بڑی کامیابی (ہے)	تو ہم نے آسان کر دیا اس (قرآن) کو صرف	تمہاری زبان میں

بڑی کامیابی ہے ○ تو ہم نے اس قرآن کو تمہاری زبان میں آسان کر دیا

قرآن کے آسان ہونے کا ایک پہلو

1 ..... اس کا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں انہیں ایک مرتبہ جو موت آچکی، بس آچکی، اب جنت میں کوئی موت نہیں آئے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے: جب جنتی جنت اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو چتکبرے مینڈھے کی صورت میں موت کو لایا جائے گا، پھر جنتیوں اور جہنمیوں کو اس کی پہچان کروا کر اسے ذبح کرنے کا حکم دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا! اے جنتیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ اے جہنمیو! ہمیشگی ہے اور کوئی موت نہیں۔ (بخاری، ۳/۲۷۱، الحدیث: ۴۷۳۰)

2 ..... اس کا معنی یہ ہے کہ ہم نے قرآن کریم کو آپ کی زبان عربی میں نازل کیا ہے تاکہ اہلِ مکہ اس قرآن کو آسانی سے سمجھ سکیں اور اس کے احکامات و تعلیمات پر عمل کریں۔

ع ٣ ١٦

کفار سے متعلق انتظار کی ہدایت

لَعَلَّهُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾ فَارۡتَقِبۡ اِنَّهُمۡ مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾ ع

لَعَلَّهُمۡ	یَتَذَکَّرُوۡنَ ﴿۵۸﴾	فَارۡتَقِبۡ	اِنَّهُمۡ	مُّرۡتَقِبُوۡنَ ﴿۵۹﴾
تاکہ وہ	نصیحت حاصل کریں	تو تم انتظار کرو	بیشک وہ (بھی)	انتظار کرنے والے (ہیں)

تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ○ تو تم انتظار کرو، بیشک وہ بھی انتظار کر رہے ہیں ○

آیات: 37 — رکوع: 04

سُوۡرَۃُ الۡجَاثِیَۃِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قرآنِ کریم کی عظمت و اہمیت

وحدانیتِ الٰہی کی نشانیاں اور ان سے فائدہ اٹھانے والے لوگ

حٰمٓ ﴿۱﴾ ج تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾ اِنَّ

حٰمٓ ﴿۱﴾	تَنۡزِیۡلُ الۡکِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الۡعَزِیۡزِ الۡحَکِیۡمِ ﴿۲﴾	اِنَّ
حٰمٓ	کتاب کا اتارنا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)	بیشک

حٰمٓ ○ کتاب کا اتارنا اس اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ○ بیشک

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ لَاٰیٰتٍ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ ط وَ فِیۡ خَلۡقِکُمۡ

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	لَاٰیٰتٍ	لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۳﴾ (1)	وَ	فِیۡ خَلۡقِکُمۡ
آسمانوں اور زمین میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	ایمان والوں کے لیے	اور	تمہاری پیدائش میں

ایمان والوں کے لیے آسمانوں اور زمین میں نشانیاں ہیں ○ اور تمہاری پیدائش میں

(1)...... ان آیات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت و وحدانیت پر دلالت کرنے والی مختلف نشانیاں بیان فرما کر ایک جگہ فرمایا گیا کہ "ایمان والوں کے لئے نشانیاں ہیں، دوسری جگہ فرمایا گیا "یقین کرنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں" تیسری جگہ فرمایا گیا "عقل والوں کے لئے نشانیاں ہیں" اس میں اسلوب کے تنوع کے علاوہ اس طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے کہ ان نشانیوں سے کامل فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو ایمان لائیں اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی فائدہ مند ہو سکتی ہیں جو فی الحال اگرچہ ایمان نہ لائیں لیکن ان کے دل اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا یقین کر لیں، یہ یقین کسی دن ان کے ایمان کا سبب بن سکتا ہے۔ یونہی وہ لوگ بھی ان نشانیوں سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

وَ مَا یَبُثُّ مِنۡ دَآبَّۃٍ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ

وَ	مَا	یَبُثُّ	مِنۡ دَآبَّۃٍ	اٰیٰتٌ	لِّقَوۡمٍ
اور	جو	(زمین میں) وہ پھیلاتا ہے	جانور	(ان میں) نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لیے

اور جو جانور وہ (زمین میں) پھیلاتا ہے ان میں یقین کرنے والوں کے لیے

یُّوۡقِنُوۡنَ ۴ وَ اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ وَ مَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰہُ

یُّوۡقِنُوۡنَ ۴	وَ	اخۡتِلَافِ الَّیۡلِ وَ النَّہَارِ	وَ	مَاۤ	اَنۡزَلَ	اللّٰہُ
جو یقین رکھتے ہیں	اور	رات اور دن کی تبدیلیوں (میں)	اور	(اس میں) جو	اتارا	اللہ (نے)

نشانیاں ہیں ○ اور رات اور دن کی تبدیلیوں میں اور اس میں جو اللہ نے

مِنَ السَّمَآءِ مِنۡ رِّزۡقٍ فَاَحۡیَا بِہِ الۡاَرۡضَ بَعۡدَ مَوۡتِہَا

مِنَ السَّمَآءِ	مِنۡ رِّزۡقٍ	فَاَحۡیَا	بِہِ	الۡاَرۡضَ	بَعۡدَ مَوۡتِہَا
آسمان سے	رزق (کا سبب پانی)	تو زندہ کیا	اس سے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد

آسمان سے رزق کا سبب بارش اتاری تو اس سے زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کیا

وَ تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ اٰیٰتٌ لِّقَوۡمٍ یَّعۡقِلُوۡنَ ۵

وَ	تَصۡرِیۡفِ الرِّیٰحِ [1]	اٰیٰتٌ	لِّقَوۡمٍ	یَّعۡقِلُوۡنَ ۵
اور	ہواؤں کی گردش (میں)	نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو عقل رکھتے ہیں

اور ہواؤں کی گردش میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی اور کفار کو ملامت

تِلۡکَ اٰیٰتُ اللّٰہِ نَتۡلُوۡہَا عَلَیۡکَ بِالۡحَقِّ ۚ

تِلۡکَ	اٰیٰتُ اللّٰہِ	نَتۡلُوۡہَا	عَلَیۡکَ	بِالۡحَقِّ
یہ	اللہ کی آیتیں (ہیں)	ہم پڑھتے ہیں انہیں	تم پر	حق کے ساتھ

یہ اللہ کی آیتیں ہیں جو ہم تم پر حق کے ساتھ پڑھتے ہیں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فائدہ حاصل کرسکتے ہیں جو نہ توفی الحال مومن ہوں اور نہ یقین کرنے والے لیکن عقلِ سلیم رکھتے ہوں اور بصیرت کے ساتھ ان نشانیوں میں غور کریں۔ عقل وبصیرت کے ساتھ غور سے ایک دن ایمان ویقین پیدا ہو ہی جائے گا۔

1 ...... سائنس اور ریاضی کا علم اگر اللہ تعالٰی کی قدرت کے دلائل جاننے کی یا کسی اور اچھی نیت سے سیکھا جائے تو یہ سیکھنا عبادت اور باعثِ ثواب کام ہے۔

کافر کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید کا بیان

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ یُؤۡمِنُوۡنَ ۞ وَیۡلٌ

فَبِاَیِّ حَدِیۡثٍۭ [1]	بَعۡدَ اللّٰهِ وَ اٰیٰتِهٖ	یُؤۡمِنُوۡنَ ۞	وَیۡلٌ
تو کون سی بات پر	اللہ اور اس کی آیتوں کے بعد	وہ ایمان لائیں گے	خرابی (ہے)

پھر لوگ اللہ اور اس کی آیتوں کو چھوڑ کر کون سی بات پر ایمان لائیں گے ؟ ○ ہر

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ ۞ یَّسۡمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ تُتۡلٰی

لِّكُلِّ اَفَّاكٍ اَثِیۡمٍ ۞	یَّسۡمَعُ	اٰیٰتِ اللّٰهِ	تُتۡلٰی
ہر بڑے بہتان باندھنے والے ، گناہگار کے لئے	(جو) سنتا ہے	اللہ کی آیتیں	(کہ) پڑھی جاتی ہیں

بڑے بہتان باندھنے والے ، گناہگار کے لئے خرابی ہے ○ (جو) اللہ کی آیتوں کو سنتا ہے کہ اس کے سامنے

عَلَیۡهِ ثُمَّ یُصِرُّ مُسۡتَكۡبِرًا كَاَنۡ لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا ۚ

عَلَیۡهِ	ثُمَّ	یُصِرُّ	مُسۡتَكۡبِرًا	كَاَنۡ	لَّمۡ یَسۡمَعۡهَا
اس پر (کے سامنے)	پھر	وہ (کفر پر) قائم رہتا ہے	تکبر کرتے ہوئے	گویا کہ	اس نے نہیں سنا انہیں

پڑھی جاتی ہیں پھر تکبر کرتے ہوئے ضد پر ڈٹ جاتا ہے گویا اس نے ان آیتوں کو سنا ہی نہیں

فَبَشِّرۡهُ بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۞ وَ اِذَا عَلِمَ مِنۡ اٰیٰتِنَا

فَبَشِّرۡهُ	بِعَذَابٍ اَلِیۡمٍ ۞	وَ	اِذَا	عَلِمَ	مِنۡ اٰیٰتِنَا
تو تم خوشخبری سناؤ اسے	دردناک عذاب کی	اور	جب	اسے پتا چلتا ہے	ہماری آیتوں میں سے

تو ایسے کو دردناک عذاب کی خوشخبری سناؤ ○ اور جب اسے ہماری آیتوں میں سے

شَیۡـًٔا اتَّخَذَهَا هُزُوًا ؕ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ؕ ۞

شَیۡـًٔا اتَّخَذَهَا	هُزُوًا	اُولٰٓئِكَ	لَهُمۡ	عَذَابٌ مُّهِیۡنٌ ۞
کسی کا (تو) وہ بنالیتا ہے اسے	ہنسی	یہ لوگ	ان کیلئے	ذلیل کر دینے والا عذاب (ہے)

کسی کا علم ہوتا ہے تو اسے ہنسی بنالیتا ہے ، ان کیلئے ذلیل کر دینے والا عذاب ہے ○

[1] ...... یہاں ”حدیث“ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان مراد نہیں بلکہ کفار کی اپنی باتیں مراد ہیں نہ کہ معاذاللہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی احادیث مراد لی جائیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تو اطاعت کا حکم دیا گیا ہے ، نیز یہ ویسے بھی جہالت ہوگی کہ حدیث کا لفظ جو یہاں اپنے لغوی معنیٰ ”بات“ کے اعتبار سے بیان ہوا ہے اسے فنِ حدیث کی اصطلاح پر منطبق کر دیا جائے۔

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ جَهَنَّمُ ۚ وَ لَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ مَّا كَسَبُوْا شَیْــٴًـا وَّ

مِنْ وَّرَآىِٕهِمْ	جَهَنَّمُ	وَ	لَا یُغْنِیْ	عَنْهُمْ	مَّا	كَسَبُوْا	شَیْــٴًـا	وَّ
ان کے پیچھے	جہنم (ہے)	اور	کام نہ دے گا	انہیں	جو (مال)	انہوں نے کمایا	کچھ	اور

ان کے پیچھے جہنم ہے اور ان کا کمایا ہوا مال انہیں کچھ کام نہ دے گا اور

لَا مَا اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْلِیَآءَ ۚ وَ لَهُمْ

لَا	مَا	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَوْلِیَآءَ	وَ	لَهُمْ
نہ	وہ جنہیں	انہوں نے بنا رکھا ہے	اللہ کے سوا	مددگار	اور	ان کیلئے

نہ وہ جنہیں اللہ کے سوا انہوں نے مددگار بنا رکھا ہے اور ان کے لیے

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ؕ ﴿۱۰﴾ هٰذَا هُدًى ۚ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

عَذَابٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۰﴾	هٰذَا	هُدًى (1)	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
بڑا عذاب (ہے)	یہ	عظیم ہدایت (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	انکار کیا

بڑا عذاب ہے ○ یہ عظیم ہدایت ہے اور جنہوں نے اپنے رب کی آیتوں کو

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾ ع

بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ	لَهُمْ	عَذَابٌ	مِّنْ رِّجْزٍ	اَلِیْمٌ ﴿۱۱﴾
اپنے رب کی آیتوں کا	ان کے لیے	عذاب (ہے)	سخت تر عذاب میں سے	دردناک

نہ مانا ان کے لیے سخت تر عذاب میں سے دردناک عذاب ہے ○

اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ

اَللّٰهُ	الَّذِیْ	سَخَّرَ	لَكُمُ	الْبَحْرَ	لِتَجْرِیَ	الْفُلْكُ	فِیْهِ
اللہ (وہی ہے)	جس نے	تابع کر دیا	تمہارے	دریا (کو)	تاکہ چلیں	کشتیاں	اس میں

اللہ وہی ہے جس نے دریا کو تمہارے تابع کر دیا تاکہ اس کے حکم سے اس میں

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرین قرآن کے لیے وعید

قدرت و وحدانیتِ الٰہی کے دلائل

ع-۷

1 ...... قرآن کریم ہدایت میں کمال کو پہنچا ہوا ہے تو گویا یہ عظیم ہدایت ہے البتہ یہ انہی کے لئے ہدایت ہے جو قرآن کو مانتے ہیں، انکار کرنے والوں کے لئے قرآن ہدایت نہیں۔

بِاَمْرِهٖ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾ وَ

بِاَمْرِهٖ	وَ	لِتَبْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِهٖ[1]	وَ	لَعَلَّكُمْ	تَشْكُرُوْنَ ﴿۱۲﴾	وَ
اس کے حکم سے	اور	تاکہ تم تلاش کرو	اس کا فضل	اور	تاکہ تم	شکر گزار بن جاؤ	اور

کشتیاں چلیں اور تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ ○ اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا

سَخَّرَ	لَكُمْ	مَّا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	جَمِیْعًا
اس نے کام میں لگادیا	تمہارے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	سب

جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب اپنی طرف سے تمہارے کام میں

مِّنْهُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾

مِّنْهُ	اِنَّ	فِیْ ذٰلِكَ	لَاٰیٰتٍ	لِّقَوْمٍ	یَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۳﴾
اپنی طرف سے	بیشک	اس میں	ضرور نشانیاں (ہیں)	(ان) لوگوں کے لئے	جو غور و فکر کرتے ہیں

لگادیا، بیشک اس میں سوچنے والوں کے لئے نشانیاں ہیں ○

کفار کی ایذاؤں پر درگزر کرنے کی ترغیب

قُلْ لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یَغْفِرُوْا لِلَّذِیْنَ لَا یَرْجُوْنَ

قُلْ	لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	یَغْفِرُوْا	لِلَّذِیْنَ	لَا یَرْجُوْنَ
تم کہو	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	(کہ) وہ درگزر کریں	ان لوگوں سے جو	امید نہیں رکھتے

تم ایمان والوں سے فرماؤ کہ ان لوگوں سے درگزر کریں جو اللہ کے دنوں کی

اَیَّامَ اللّٰهِ لِیَجْزِیَ قَوْمًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾

اَیَّامَ اللّٰهِ[2]	لِیَجْزِیَ	قَوْمًا	بِمَا	كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۴﴾
اللہ کے دنوں (کی)	تاکہ (اللہ) بدلہ دے	ایک قوم (کو)	(اس) کا جو	وہ کماتے تھے

امید نہیں رکھتے تاکہ اللہ ایک قوم کو ان کی کمائی کا بدلہ دے ○

1 ...... فضل تلاش کرنے سے کسبِ معاش کے لئے جِدوجہد کرنا مراد ہوتا ہے، یہاں اس سے دریائی سفر کے ذریعے تجارت کرنا اور سمندر میں پیدا کی گئی نفع بخش چیزوں کو تلاش کرکے ان سے نفع حاصل کرنا بھی مراد ہوسکتا ہے۔ جدید تحقیقات سے یہ واضح ہوچکا ہے کہ سمندر میں اس قدر معدنیات ہیں کہ اتنی خشک زمین میں بھی نہیں ہیں، انفرادی اور ملکی سطح پر انہیں تلاش کرکے ان سے بیش بہا فوائد حاصل بھی کئے جاتے ہیں۔ 2 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے دنوں سے مراد وہ دن ہیں جو اس نے ایمان والوں کی مدد کیلئے مقرر فرمائے ہیں، یا ان دنوں سے وہ واقعات مراد ہیں جن میں وہ اپنے دشمنوں کی پکڑ فرماتا ہے اور ان دنوں کی امید

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

نیک اعمال کا فائدہ اور برے اعمال کا نقصان بندے کو ہوگا

مَنۡ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفۡسِہٖ ۚ وَ مَنۡ اَسَآءَ

مَنۡ	عَمِلَ	صَالِحًا	فَلِنَفۡسِہٖ [1]	وَ	مَنۡ	اَسَآءَ
جس نے	عمل کیا	نیک	تو اپنی ذات کیلئے (کیا)	اور	جس نے	برا کام کیا

جو نیک کام کرے تو اپنی ذات کیلئے (ہی کرتا ہے) اور جو برائی کرے

بنی اسرائیل پر انعاماتِ الٰہیہ

فَعَلَیۡہَا ۫ ثُمَّ اِلٰی رَبِّکُمۡ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾ وَ لَقَدۡ

فَعَلَیۡہَا	ثُمَّ	اِلٰی رَبِّکُمۡ	تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدۡ
تو (وہ) اسی پر (ہے)	پھر	تمہارے رب کی طرف	تمہیں لوٹایا جائے گا	اور	ضرور بیشک

تو وہ اسی پر ہے پھر تم اپنے رب کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ○ اور بیشک

اٰتَیۡنَا بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ الۡکِتٰبَ وَ الۡحُکۡمَ وَ النُّبُوَّۃَ وَ

اٰتَیۡنَا	بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	الۡکِتٰبَ	وَ	الۡحُکۡمَ	وَ	النُّبُوَّۃَ	وَ
ہم نے عطا کی	بنی اسرائیل (کو)	کتاب	اور	حکومت	اور	نبوت	اور

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائی اور

رَزَقۡنٰہُمۡ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ وَ فَضَّلۡنٰہُمۡ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ ۚ وَ

رَزَقۡنٰہُمۡ	مِّنَ الطَّیِّبٰتِ	وَ	فَضَّلۡنٰہُمۡ	عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۱۶﴾ [2]	وَ
ہم نے رزق دیا انہیں	پاکیزہ چیزوں سے	اور	فضیلت دی انہیں	(ان کے) زمانے والوں پر	اور

ہم نے انہیں ستھری روزیاں دیں اور انہیں ان کے زمانے والوں پر فضیلت بخشی ○ اور

بنی اسرائیل کی ناقدری اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

اٰتَیۡنٰہُمۡ بَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ ۚ فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ

اٰتَیۡنٰہُمۡ	بَیِّنٰتٍ	مِّنَ الۡاَمۡرِ	فَمَا اخۡتَلَفُوۡۤا	اِلَّا	مِنۡۢ بَعۡدِ
ہم نے عطا کیں انہیں	روشن دلیلیں	(اس) کام کی	تو انہوں نے اختلاف نہ کیا	مگر	(اس کے) بعد

ہم نے انہیں اس کام کی روشن دلیلیں دیں تو انہوں نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد ہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ رکھنے والوں سے مراد کفار ہیں۔ [1]...... اللہ تعالیٰ کو کسی کے نیک عمل سے نہ کوئی فائدہ پہنچتا ہے اور نہ کسی کے برے عمل سے کوئی نقصان ہوتا ہے، وہ نفع و نقصان سے پاک ہے، بندوں کے اخلاص کے ساتھ کئے گئے نیک اعمال کا فائدہ انہیں ہی ہو گا کہ وہی اس کا ثواب پائیں گے اور برے اعمال کا نقصان بھی انہیں ہی ہو گا کہ وہی ان پر عذاب پائیں گے۔ لہٰذا نیک آدمی کو چاہئے کہ وہ مزید نیک اعمال کرے اور برے آدمی کو چاہئے کہ وہ ان سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال شروع کردے۔ [2]......بنی اسرائیل کو یہ فضیلت ان کے اپنے زمانے میں حاصل تھی، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی امت پر انہیں فضیلت حاصل نہیں۔

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو دینِ الٰہی پر ثابت قدم رہنے کی تاکید

مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ ۙ بَغْيًۢا بَيْنَهُمْ ؕ اِنَّ رَبَّكَ

مَا	جَآءَهُمُ	الْعِلْمُ	بَغْيًۢا(1)	بَيْنَهُمْ	اِنَّ	رَبَّكَ
کہ	آگیا ان کے پاس	علم	حسد (کی وجہ سے)	اپنے درمیان	بیشک	تمہارا رب

آپس کے حسد کی وجہ سے اختلاف کیا تھا۔ بیشک تمہارا رب

يَقْضِيْ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾ ثُمَّ

يَقْضِيْ	بَيْنَهُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿١٧﴾		ثُمَّ
فیصلہ کر دے گا	ان کے درمیان	قیامت کے دن	(اس بات) میں جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں		پھر

قیامت کے دن ان کے درمیان اس بات کا فیصلہ کر دے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں ○ پھر

جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَ

جَعَلْنٰكَ	عَلٰى شَرِيْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ	فَاتَّبِعْهَا	وَ
ہم نے رکھا تمہیں	امر (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر	تو تم پیروی کرو اسی کی	اور

ہم نے آپ کو اس معاملہ (یعنی دین) کے عمدہ راستے پر رکھا تو تم اسی راستے پر چلو اور

لَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾ اِنَّهُمْ لَنْ يُّغْنُوْا عَنْكَ

لَا تَتَّبِعْ	اَهْوَآءَ الَّذِيْنَ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨﴾	اِنَّهُمْ	لَنْ يُّغْنُوْا	عَنْكَ
پیروی نہ کرنا	ان لوگوں کی خواہشات کی جو	علم نہیں رکھتے	بیشک وہ	ہرگز کام نہ دیں گے	تجھے

نادانوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلنا ○ بیشک وہ اللہ کے مقابلے میں تمہیں

مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ وَ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۚ

مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَ	اِنَّ	الظّٰلِمِيْنَ	بَعْضُهُمْ	اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ
اللہ سے (کے مقابلے میں)	کچھ	اور	بیشک	ظالم لوگ	ان کے بعض	بعض کے دوست (ہیں)

کچھ کام نہ دیں گے اور بیشک ظالم ایک دوسرے کے دوست ہیں

(1)......بنی اسرائیل کے علماء تورات میں بیان کی گئی علامات کی روشنی میں حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی رسالت کو بخوبی پہچانتے تھے، اس کے باوجود انہوں نے اختلاف کیا اور اس کا بنیادی سبب منصب و ریاست ختم ہو جانے کے اندیشے کی بنا پر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے حسد کرنا تھا۔ علماء میں حسد پیدا ہو جائے تو ان کا علم اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں مزید بڑھا دیتا ہے، لہٰذا انہیں چاہئے کہ حسد جیسی خطرناک بیماری سے خود کو بچا کر رکھیں تاکہ ان میں باہمی اختلاف و انتشار نہ ہو اور ان کی وحدت برقرار رہے۔ فی زمانہ اس کی ضرورت اور بھی زیادہ ہے۔

آیاتِ قرآنی کی شان

وَ اللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾ هٰذَا بَصَآىٕرُ

وَ	اللّٰهُ	وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۹﴾	هٰذَا	بَصَآىٕرُ
اور	اللہ	پرہیزگاروں کا دوست (ہے)	یہ (قرآن)	آنکھیں کھول دینے والی نشانیاں

اور اللہ پرہیزگاروں کا دوست ہے ○ یہ قرآن لوگوں کیلئے آنکھیں کھول دینے والی

لِلنَّاسِ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾

لِلنَّاسِ	وَ	هُدًى	وَّ	رَحْمَةٌ	لِّقَوْمٍ	یُّوْقِنُوْنَ ﴿۲۰﴾
لوگوں کیلئے	اور	ہدایت	اور	رحمت (ہے)	(ان) لوگوں کے لیے	جو یقین رکھتے ہیں

نشانیاں اور یقین رکھنے والوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے ○

کافر اور باعمل مومن کے ساتھ یکساں معاملہ نہ ہوگا

اَمْ حَسِبَ الَّذِیْنَ اجْتَرَحُوا السَّیِّاٰتِ اَنْ

اَمْ	حَسِبَ	الَّذِیْنَ	اجْتَرَحُوا	السَّیِّاٰتِ	اَنْ
کیا	سمجھ لیا	ان لوگوں نے جنہوں نے	ارتکاب کیا	گناہوں (کا)	یہ کہ

کیا جن لوگوں نے برائیوں کا ارتکاب کیا وہ یہ سمجھتے ہیں کہ

نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ

نَّجْعَلَهُمْ	كَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
ہم کر دیں گے انہیں	ان لوگوں جیسا جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک

ہم انہیں ان جیسا کر دیں گے جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے

سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَ مَمَاتُهُمْ ؕ سَآءَ مَا

سَوَآءً	مَّحْیَاهُمْ	وَ	مَمَاتُهُمْ (1)	سَآءَ	مَا
(کیا) برابر (ہوگی)	ان کی زندگی	اور	ان کی موت	کیا ہی برا ہے	جو

(کیا) ان کی زندگی اور موت برابر ہوگی؟ وہ کیا ہی برا

1 ...... مومن اور کافر کی زندگی اور موت ایک جیسی نہیں بلکہ ان میں بہت فرق ہے، مومن زندگی میں نیکیوں پر قائم رہتا اور کافر گناہوں میں سرگرم ہوتا ہے، مومن کو موت کے وقت بشارت دی جاتی اور اس پر رحم و کرم کیا جاتا ہے جبکہ کافر موت کے وقت مایوس اور نادم ہوتا ہے۔ اس سے انہیں نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت، سیرت اور زندگی کافروں کی طرح بنائے ہوئے اور دوسروں کو اس کی دعوت دینے میں مصروف ہیں، حالانکہ کسی مسلمان کی یہ شان نہیں کہ وہ صورت اور سیرت میں کفار کی طرح بنے بلکہ مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ صورت اور سیرت میں کفار سے ممتاز رہے۔

ع ١٨-٢

آسمان وزمین کی تخلیق بامقصد ہے

يَحۡكُمُوۡنَ ﴿٢١﴾ ع وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ

يَحۡكُمُوۡنَ ﴿٢١﴾	وَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضَ
وہ حکم لگاتے ہیں	اور	بنایا	اللہ (نے)	آسمانوں	اور	زمین (کو)

حکم لگاتے ہیں ○ اور اللہ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ

بِالۡحَقِّ وَلِتُجۡزٰى كُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ

بِالۡحَقِّ (1)	وَ	لِتُجۡزٰى	كُلُّ نَفۡسٍۭ	بِمَا	كَسَبَتۡ
حق کے ساتھ	اور	تاکہ بدلہ دیا جائے	ہر جان (کو)	(اس) کا جو	اس نے کمایا

بنایا اور تاکہ ہر جان کو اس کی کمائی کا بدلہ دیا جائے

خواہش نفس کے پجاری

وَهُمۡ لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٢﴾ اَفَرَءَيۡتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ

وَ	هُمۡ	لَا يُظۡلَمُوۡنَ ﴿٢٢﴾ (2)	اَفَرَءَيۡتَ	مَنِ	اتَّخَذَ	اِلٰهَهٗ
اور	وہ	ان پر ظلم نہ کیا جائے گا	بھلا دیکھو تو	جس نے	بنالیا	اپنا معبود

اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ بھلا دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا

هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلۡمٍ وَّخَتَمَ

هَوٰىهُ	وَ	اَضَلَّهُ	اللّٰهُ	عَلٰى عِلۡمٍ	وَّ	خَتَمَ
اپنی خواہش (کو)	اور	گمراہ کردیا اسے	اللہ (نے)	علم کے باوجود	اور	مہر لگادی

بنالیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کردیا اور اس کے کان

عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ط

عَلٰى سَمۡعِهٖ وَقَلۡبِهٖ	وَ	جَعَلَ	عَلٰى بَصَرِهٖ	غِشٰوَةً
اس کے کان اور دل پر	اور	ڈال دیا	اس کی آنکھ پر	پردہ

اور دل پر مہر لگادی اور اس کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا

1 ...... حق کے ساتھ بنانے سے مراد یہ ہے کہ آسمان وزمین کو بے فائدہ نہیں بلکہ بامقصد بنایا گیا ہے تاکہ یہ تخلیق اللہ تعالیٰ کی قدرت ووحدانیت کی ایک روشن دلیل بنے۔ 2 ...... بروزِ قیامت بندوں کے ثواب میں کمی اور عذاب میں زیادتی کرکے ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا بلکہ ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف کا معاملہ ہوگا البتہ قیامت کے دن بعض مجرموں کو معافی دے دینا اور اطاعت گزاروں کو ان کے عمل سے زیادہ ثواب عطا فرمادینا اللہ تعالیٰ کا رحم وکرم ہوگا، جبکہ بعض لوگوں کے اعمال ضبط ہوجانا ان کے اپنے قصور کی وجہ سے ہوگا نہ کہ یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا ظلم ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے سے پاک ہے۔

فَمَنْ یَّهْدِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾

فَمَنْ	یَّهْدِیْهِ	مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ	اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾
تو کون	راہ دکھائے گا اسے	اللہ کے بعد	تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے

تو اللہ کے بعد اسے کون راہ دکھائے گا؟ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے؟○

وَ قَالُوْا مَا هِیَ اِلَّا حَیَاتُنَا الدُّنْیَا نَمُوْتُ

وَ	قَالُوْا	مَا	هِیَ	اِلَّا	حَیَاتُنَا الدُّنْیَا	نَمُوْتُ
اور	انہوں نے کہا	نہیں	یہ (زندگی)	مگر	ہماری دنیاوی زندگی	ہم مرتے ہیں

اور انہوں نے کہا: زندگی تو صرف ہماری دنیاوی زندگی ہی ہے، ہم مرتے ہیں

وَ نَحْیَا وَ مَا یُهْلِكُنَاۤ اِلَّا الدَّهْرُۚ وَ مَا لَهُمْ

وَ	نَحْیَا	وَ	مَا یُهْلِكُنَاۤ	اِلَّا	الدَّهْرُ[1]	وَ	مَا	لَهُمْ
اور	جیتے ہیں	اور	ہلاک نہیں کرتا ہمیں	مگر	زمانہ	اور	نہیں (ہے)	انہیں

اور جیتے ہیں اور ہمیں زمانہ ہی ہلاک کرتا ہے اور انہیں

بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍۚ اِنْ هُمْ اِلَّا یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ اِذَا

بِذٰلِكَ	مِنْ عِلْمٍ	اِنْ	هُمْ	اِلَّا	یَظُنُّوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	اِذَا
اس کا	کچھ علم	نہیں	وہ	مگر	گمان کرتے ہیں	اور	جب

اس کا کچھ علم نہیں، وہ صرف گمان دوڑاتے ہیں○ اور جب

تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ

تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	مَّا كَانَ	حُجَّتَهُمْ
پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری روشن آیتیں	(تو) نہیں ہوتی	ان کی (جوابی) دلیل

ان پر ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کی (جوابی) دلیل

منکرین قیامت کا ایک قول اور اس کا جواب

قرآنِ پاک کے مقابلے میں منکرین قیامت کی واحد دلیل اور اس کا جواب

1 ...... مشرکین مرنے کے معاملے میں زمانے کو ہی مؤثر مانتے تھے جبکہ ملک الموت عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے روحیں قبض کئے جانے کا انکار کرتے اور ہر مصیبت کو دہر اور زمانے کی طرف منسوب کرتے تھے۔ آج کل کے دہریوں کا بھی یہی حال ہے، وہ دہر یعنی زمانے کی طرف ہی سب کچھ منسوب کرتے ہیں اور خدا کا انکار کرتے ہیں، اگرچہ انہیں آج تک اس بات کی کوئی دلیل نہیں ملی کہ اگر کوئی خالق نہیں ہے تو مخلوق کیسے وجود میں آگئی؟ یہ لوگ قیامت تک دنیا کے وجود میں آنے کی کوئی توجیہ نہیں کرسکتے جب تک کہ خالقِ حقیقی کے وجود کو تسلیم نہیں کریں گے۔ مسئلہ: مصائب و آلام کو زمانے کی طرف

اِلَّاۤ اَنۡ قَالُوا ائۡتُوۡا بِاٰبَآىِٕنَاۤ اِنۡ كُنۡتُمۡ

اِلَّاۤ	اَنۡ	قَالُوۡا	ائۡتُوۡا بِاٰبَآىِٕنَاۤ	اِنۡ	كُنۡتُمۡ
مگر	یہ کہ	وہ کہتے ہیں	تم لے آؤ ہمارے باپ دادا (کو)	اگر	تم ہو

صرف یہ ہوتی ہے کہ کہتے ہیں: اگر تم سچے ہو تو ہمارے باپ دادا کو

صٰدِقِیۡنَ ﴿٢٥﴾ قُلِ اللّٰهُ یُحۡیِیۡكُمۡ ثُمَّ یُمِیۡتُكُمۡ

صٰدِقِیۡنَ ﴿٢٥﴾	قُلِ	اللّٰهُ	یُحۡیِیۡكُمۡ	ثُمَّ	یُمِیۡتُكُمۡ
سچے	تم کہو	اللہ	زندگی دیتا ہے تمہیں	پھر	وہ مارے گا تمہیں

لے آؤ○ تم فرماؤ: اللہ تمہیں زندگی دیتا ہے پھر وہ تمہیں مارے گا

ثُمَّ یَجۡمَعُكُمۡ اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ لَا رَیۡبَ

ثُمَّ	یَجۡمَعُكُمۡ	اِلٰی یَوۡمِ الۡقِیٰمَةِ	لَا	رَیۡبَ
پھر	اکٹھا کرے گا تمہیں	قیامت کے دن کی طرف	نہیں	کوئی شک

پھر تم سب کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا جس میں کوئی شک

فِیۡهِ وَلٰكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾ ع وَلِلّٰهِ

فِیۡهِ	وَ	لٰكِنَّ	اَكۡثَرَ النَّاسِ	لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿٢٦﴾	وَ	لِلّٰهِ
اس میں	اور	لیکن	اکثر لوگ	نہیں جانتے	اور	اللہ ہی کیلئے (ہے)

نہیں، لیکن بہت آدمی نہیں جانتے○ اور آسمانوں

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ؕ وَیَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ

مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	وَ	یَوۡمَ	تَقُوۡمُ	السَّاعَةُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	(جس) دن	قائم ہوگی	قیامت

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے اور جس دن قیامت قائم ہوگی

روزِ قیامت اہلِ باطل خسارے میں پڑیں گے

ع ١٩ ٣

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) منسوب کرنا اور ناگوار مصیبتیں آنے پر زمانے کو برا کہنا ممنوع ہے، حدیثِ قدسی میں ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”آدم کی اولاد زمانے کو گالیاں دیتی ہے جبکہ زمانہ (کا خالق) میں ہوں، رات اور دن میرے قبضے میں ہیں۔ (بخاری، ٤/١٥٠، الحدیث: ٦١٨١)

روزِ قیامت لوگوں کا حال اور نامۂ اعمال

يَوْمَىِٕذٍ يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾ وَتَرٰى كُلَّ اُمَّةٍ

يَوْمَىِٕذٍ	يَّخْسَرُ	الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۲۷﴾	وَ	تَرٰى	كُلَّ اُمَّةٍ
اس دن	خسارہ پائیں گے	باطل والے	اور	تم دیکھو گے	ہر گروہ (کو)

اس دن باطل والے خسارہ پائیں گے ○ اور تم ہر گروہ کو زانو کے بل گرے ہوئے

جَاثِيَةً ۫ كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰۤى اِلٰى كِتٰبِهَا ؕ اَلْيَوْمَ

جَاثِيَةً (1)	كُلُّ اُمَّةٍ	تُدْعٰى	اِلٰى كِتٰبِهَا	اَلْيَوْمَ
زانو کے بل گرے ہوئے	ہر گروہ	بلایا جائے گا	اپنے نامۂ اعمال کی طرف	(اور کہا جائے گا کہ) آج

دیکھو گے، ہر گروہ اپنے نامۂ اعمال کی طرف بلایا جائے گا (اور کہا جائے گا کہ) آج

تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾ هٰذَا كِتٰبُنَا

تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۸﴾	هٰذَا	كِتٰبُنَا (2)
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	یہ	ہمارا لکھا ہوا (ہے)

تمہیں تمہارے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ یہ ہمارا لکھا ہوا ہے

يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ؕ اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ مَا

يَنْطِقُ	عَلَيْكُمْ	بِالْحَقِّ	اِنَّا	كُنَّا نَسْتَنْسِخُ	مَا
جو بولتا ہے	تم پر	حق	بیشک	ہم لکھتے رہے تھے	جو

جو تم پر حق بولتا ہے، بیشک ہم لکھتے رہے تھے جو

باعمل مسلمانوں کا اچھا انجام

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۲۹﴾	فَاَمَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
تم عمل کرتے تھے	تو بہر حال	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تم کیا کرتے تھے ○ تو وہ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

1...... قیامت کے دن لوگ خوف زدہ ہوں گے اور اپنے اعمال کے بارے میں سوالات کئے جانے اور حساب لئے جانے کی وجہ سے بے چین ہوں گے اس لئے زانو کے بل گرے ہوئے ہوں گے۔ 2...... اس سے مراد اعمال نامہ ہے جسے لکھنے کا اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا۔ فرشتوں کا لکھنا چونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا تو یہ گویا کہ اللہ تعالیٰ ہی کا لکھا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے بعض کام اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کئے جاسکتے ہیں۔

روزِ قیامت کفار کو ان کے بُرے افعال و اقوال کی یاد دہانی

الصّٰلِحٰتِ فَیُدْخِلُهُمْ رَبُّهُمْ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	فَیُدْخِلُهُمْ	رَبُّهُمْ	فِیْ رَحْمَتِهٖ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	تو داخل کرے گا انہیں	ان کا رب	اپنی رحمت میں	یہی

کئے ان کا رب انہیں اپنی رحمت میں داخل فرمائے گا۔ یہی

هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۰﴾ وَ اَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا ۟

هُوَ	الْفَوْزُ الْمُبِیْنُ ﴿۳۰﴾ (1)	وَ	اَمَّا	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
وہ	کھلی کامیابی (ہے)	اور	بہر حال	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا (ان سے فرمایا جائے گا)

کھلی کامیابی ہے ○ اور جو کافر ہوئے (ان سے فرمایا جائے گا)

اَفَلَمْ تَكُنْ اٰیٰتِیْ تُتْلٰی عَلَیْكُمْ فَاسْتَكْبَرْتُمْ وَ كُنْتُمْ

اَفَلَمْ تَكُنْ (2)	اٰیٰتِیْ	تُتْلٰی	عَلَیْكُمْ	فَاسْتَكْبَرْتُمْ	وَ	كُنْتُمْ
تو کیا نہ تھیں	میری آیتیں	پڑھی جاتی	تم پر	تو تم تکبر کرتے	اور	تم تھے

کیا تمہارے سامنے میری آیتیں نہ پڑھی جاتی تھیں تو تم تکبر کرتے تھے اور تم

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا قِیْلَ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّ السَّاعَةُ

قَوْمًا مُّجْرِمِیْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	قِیْلَ	اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	وَّ	السَّاعَةُ
مجرم لوگ	اور	جب	کہا جاتا	بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	اور	قیامت

مجرم لوگ تھے ○ اور جب کہا جاتا کہ بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے اور قیامت

لَا رَیْبَ فِیْهَا قُلْتُمْ مَّا نَدْرِیْ مَا السَّاعَةُ ۙ اِنْ

لَا	رَیْبَ	فِیْهَا	قُلْتُمْ	مَّا نَدْرِیْ	مَا	السَّاعَةُ	اِنْ
نہیں	کوئی شک	اس میں	(تو) تم کہتے	ہم نہیں جانتے	کیا چیز (ہے)	قیامت	نہیں

میں کوئی شک نہیں تو تم کہتے تھے: ہم نہیں جانتے، قیامت کیا چیز ہے؟ ہمیں تو

1 ...... قیامت کے دن جہنم سے نجات اور جنت میں داخلہ نصیب ہو جانا ہی حقیقی طور پر بڑی کامیابی ہے، لہٰذا ہر شخص کو چاہئے کہ وہ دنیا کی ناپائیدار کامیابی حاصل کرنے کے مقابلے میں آخرت کی ہمیشہ رہنے والی کامیابی حاصل کرنے کی زیادہ کوشش کرے۔

2 ...... اس آیت میں ان کفار کا ذکر ہے جن تک نبی کی تعلیم پہنچی اور انہوں نے قبول نہ کی لیکن وہ لوگ جو فترت کے زمانہ میں گزر گئے اگر وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو ماننے والے تھے تو نجات پائیں گے، اگر توحید کے اعتراف سے دور تھے تو ان کے بارے میں ائمہ اہل سنت کا اختلاف ہے۔

نَّظُنُّ اِلَّا ظَنًّا وَّ مَا نَحْنُ بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ وَ بَدَا

نَّظُنُّ	اِلَّا	ظَنًّا	وَّ	مَا	نَحْنُ	بِمُسْتَیْقِنِیْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	وَ	بَدَا (2)
ہم گمان کرتے	مگر	کچھ گمان	اور	نہیں	ہم	یقین رکھنے والے	اور	کھل جائیں گی

یونہی کچھ گمان سا ہوتا ہے اور ہمیں یقین نہیں ہے ○ اور ان کیلئے

لَهُمْ سَیِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا وَ حَاقَ بِهِمْ

لَهُمْ	سَیِّاٰتُ	مَا	عَمِلُوْا	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان پر	(اس کی) برائیاں	جو	انہوں نے عمل کئے	اور	گھیر لے گا	ان کو

ان کے اعمال کی برائیاں کھل جائیں گی اور انہیں وہی عذاب گھیر لے گا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَ قِیْلَ الْیَوْمَ نَنْسٰىكُمْ

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۳﴾	وَ	قِیْلَ	الْیَوْمَ	نَنْسٰىكُمْ
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	فرمایا جائے گا	آج	ہم چھوڑ دیں گے تمہیں

جس کی وہ ہنسی اڑاتے تھے ○ اور فرمایا جائے گا: آج ہم تمہیں چھوڑ دیں گے

كَمَا نَسِیْتُمْ لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا وَ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ وَ

كَمَا	نَسِیْتُمْ	لِقَآءَ یَوْمِكُمْ هٰذَا	وَ	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	وَ
جیسے	تم نے بھلا دیا تھا	اپنے اس دن کی ملاقات (کو)	اور	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	اور

جیسے تم نے اپنے اس دن کے ملنے کو بھلایا ہوا تھا اور تمہارا ٹھکانہ آگ ہے اور

مَا لَكُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾ ذٰلِكُمْ بِاَنَّكُمُ اتَّخَذْتُمْ

مَا	لَكُمْ	مِّنْ نّٰصِرِیْنَ ﴿۳۴﴾	ذٰلِكُمْ	بِاَنَّكُمُ	اتَّخَذْتُمْ
نہیں (ہے)	تمہارے لئے	مدد کرنے والوں میں سے	یہ	(اس) لیے کہ تم	تم نے بنایا

تمہارا کوئی مددگار نہیں ○ یہ اس لیے ہے کہ تم نے اللہ کی آیتوں کا

1 ...... عقائد کے معاملے میں بے یقینی کی کیفیت تباہ کن ہوتی ہے، اس سے بچنا اور اپنے عقائد پر پختہ یقین ہونا بہت ضروری ہے۔

2 ...... اعمال کی برائیاں کھلنے سے مراد یہ ہے کہ آخرت میں کفار کے سامنے ان کے دنیا کے برے اعمال انتہائی بری شکلوں میں ظاہر ہوں گے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّ غَرَّتۡكُمُ الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا ۚ

اٰیٰتِ اللّٰهِ	هُزُوًا	وَّ	غَرَّتۡكُمُ	الۡحَیٰوةُ الدُّنۡیَا
اللہ کی آیتوں (کو)	ہنسی مذاق	اور	فریب دیا تمہیں	دنیا کی زندگی (نے)

ٹھٹھا مذاق بنایا اور دنیا کی زندگی نے تمہیں فریب دیا

فَالۡیَوۡمَ لَا یُخۡرَجُوۡنَ مِنۡهَا وَ لَا هُمۡ

فَالۡیَوۡمَ	لَا یُخۡرَجُوۡنَ	مِنۡهَا	وَ	لَا	هُمۡ
تو آج	انہیں نہ نکالا جائے گا	اس (آگ) سے	اور	نہ	وہ (ان سے)

تو آج نہ وہ آگ سے نکالے جائیں اور نہ ان سے

یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾ فَلِلّٰهِ الۡحَمۡدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ

یُسۡتَعۡتَبُوۡنَ ﴿۳۵﴾	فَلِلّٰهِ	الۡحَمۡدُ	رَبِّ السَّمٰوٰتِ	وَ
(اللہ کو) راضی کرنے کا مطالبہ کیا جائے گا	تو اللہ ہی کیلئے (ہیں)	تمام خوبیاں	(جو) آسمانوں کا رب	اور

اللہ کو راضی کرنے کا مطالبہ ہو گا ○ تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں جو آسمانوں کا رب اور

رَبِّ الۡاَرۡضِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۶﴾ وَ لَهُ الۡكِبۡرِیَآءُ

رَبِّ الۡاَرۡضِ	رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۳۶﴾	وَ	لَهُ	الۡكِبۡرِیَآءُ [1]
زمین کا رب	سارے جہانوں کا رب (ہے)	اور	اسی کے لئے	بڑائی (ہے)

زمین کا رب، سارے جہان کا رب ہے ○ اور آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ ۪ وَ هُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَكِیۡمُ ﴿۳۷﴾ ع

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الۡاَرۡضِ	وَ	هُوَ	الۡعَزِیۡزُ	الۡحَكِیۡمُ ﴿۳۷﴾
آسمانوں اور زمین میں	اور	وہی	عزت والا	حکمت والا (ہے)

اسی کے لئے بڑائی ہے اور وہی عزت والا، حکمت والا ہے ○

حروف کو پانی کا مقدار رمز ف اللہ ج

رکوع ۴

1 ...... آسمانوں اور زمین میں بڑائی سے مراد یہ ہے کہ آسمانوں اور زمین میں اس کی عظمت، قدرت، سلطنت اور بڑائی کے آثار ظاہر ہیں تو اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرو۔ حدیث پاک میں ہے: چار کلمے اللہ تعالیٰ کو بہت محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللہ" اور "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" اور "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" اور "اَللہُ اَکْبَر" (مسلم، ص۱۱۸۱، الحدیث: ۱۲(۲۱۳۷))

حٰمٓ

26

رکوع: 04 آیات: 35

سُوْرَةُ الْأَحْقَافِ مَكِّيَّةٌ

حقانیتِ قرآن کا بیان

کائنات کی تخلیق بامقصد اور معین مدت تک ہونے اور کفار کے اعراض کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حٰمٓ ﴿١﴾ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾

حٰمٓ ﴿١﴾	تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ	مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ﴿٢﴾
حٰمٓ	کتاب کا نازل فرمانا	عزت والے حکمت والے اللہ کی طرف سے (ہے)

حٰمٓ ۞ کتاب کا نازل فرمانا اللہ کی طرف سے ہے جو عزت والا، حکمت والا ہے ۞

مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ مَا بَيْنَهُمَاۤ اِلَّا

مَا خَلَقْنَا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَاۤ	اِلَّا
ہم نے نہ بنایا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	مگر

ہم نے آسمان اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب حق کے ساتھ ہی

بِالْحَقِّ وَ اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَمَّاۤ

بِالْحَقِّ [1]	وَ	اَجَلٍ مُّسَمًّى [2]	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	عَمَّاۤ [3]
حق کے ساتھ	اور	ایک مقررہ مدت (تک کے لئے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	جس چیز سے

اور ایک مقررہ مدت تک (کیلئے) بنایا اور کافر اس چیز سے

1 ...... آسمان و زمین اور ان کے درمیان موجود تمام چیزوں کو حق کے ساتھ پیدا فرمانے سے مراد یہ ہے کہ انہیں صحیح مقصد اور اعلیٰ درجے کی حکمت کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے۔

2 ...... یہاں مقررہ مدت سے مراد قیامت کا دن ہے جس کے آجانے پر آسمان و زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب فنا ہو جائیں گے۔

3 ...... اس چیز سے مراد عذاب، یا قیامت کے دن کی وحشت ہے، یا اس سے قرآنِ پاک مراد ہے جو قیامت اور اس کے حساب کا خوف دلاتا ہے۔

بت پرستی کے جواز پر کفار سے عقلی اور نقلی دلیل پیش کرنے کا مطالبہ

اُنْذِرُوْا مُعْرِضُوْنَ ③ قُلْ اَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ

اُنْذِرُوْا	مُعْرِضُوْنَ ③	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	مَّا	تَدْعُوْنَ
انہیں ڈرایا گیا	منہ پھیرنے والے (ہیں)	تم کہو	بھلا بتاؤ	جن کی	تم عبادت کرتے ہو

منہ پھیرے ہیں جس سے انہیں ڈرایا گیا ہے ○ تم فرماؤ: بھلا بتاؤ تو کہ اللہ کے سوا جن کی

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَرُوْنِیْ	مَاذَا	خَلَقُوْا	مِنَ الْاَرْضِ	اَمْ	لَهُمْ
اللہ کے سوا	دکھاؤ مجھے	کیا	انہوں نے بنایا	زمین میں سے	یا	ان کا

تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھاؤ کہ انہوں نے زمین کا کون سا ذرہ بنایا ہے یا آسمانوں میں

شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِؕ اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ اَوْ اَثٰرَةٍ

شِرْكٌ	فِی السَّمٰوٰتِ	اِیْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ	مِّنْ قَبْلِ هٰذَاۤ (1)	اَوْ	اَثٰرَةٍ
کوئی حصہ (ہے)	آسمانوں میں	تم لاؤ میرے پاس کوئی کتاب	اس سے پہلے (کی)	یا	بچا کھچا

ان کا کوئی حصہ ہے؟ میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کچھ بچا کھچا علم ہی

بت پرستوں کی گمراہی اور بتوں کی بے بسی کا بیان

مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ④ وَ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ

مِّنْ عِلْمٍ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ④	وَ	مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ
کچھ علم (ہی لے آؤ)	اگر	تم ہو	سچے	اور	(اس) سے زیادہ گمراہ کون جو

لے آؤ اگر تم سچے ہو ○ اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون جو

یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَهٗۤ اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ

یَّدْعُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	مَنْ	لَّا یَسْتَجِیْبُ (2)	لَهٗۤ	اِلٰى یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
عبادت کرتا ہے	اللہ کی بجائے	(اس بت کی) جو	فریاد نہ سنے گا	اس کی	قیامت کے دن تک

اللہ کی بجائے ان بتوں کی عبادت کرے جو قیامت تک اس کی نہ سنیں گے

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ قرآنِ مجید توحید کی حقانیت اور شرک کے باطل ہونے کو بیان فرماتا ہے اور یہی بات تمام آسمانی کتابوں میں بھی موجود ہے، لہٰذا اگر تمہارے پاس بت پرستی کے درست ہونے کی کوئی نقلی دلیل موجود ہو تو اس قرآن سے پہلے کی کوئی آسمانی کتاب پیش کرو جس میں شرک کی اجازت دی گئی ہو اور اگر تم کتاب نہیں لاسکتے تو پہلے لوگوں سے منقول ہوتا ہوا کوئی مستند مضمون ہی لے آؤ جس میں بت پرستی کی اجازت کا ذکر ہو۔

(2)......بت بے جان ہونے کی وجہ سے نہ سن سکتے ہیں نہ سمجھ سکتے ہیں تو جو ان کی پوجا کرے اس سے زیادہ گمراہ کوئی نہیں۔

روزِ قیامت بتوں کی اپنے پجاریوں سے دشمنی اور انکارِ عبادت

وَهُمْ عَنْ دُعَآىٕهِمْ غٰفِلُوْنَ ۝٥ وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ

وَ	هُمْ	عَنْ دُعَآىٕهِمْ	غٰفِلُوْنَ ۝٥	وَ	اِذَا	حُشِرَ	النَّاسُ
اور	وہ	ان کی پوجا سے	بے خبر (ہیں)	اور	جب	اکٹھا کیا جائے گا	لوگوں (کو)

اور وہ ان کی پوجا سے بے خبر ہیں ۝ اور جب لوگوں کا حشر ہو گا

كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِیْنَ ۝٦

كَانُوْا	لَهُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	كَانُوْا	بِعِبَادَتِهِمْ	كٰفِرِیْنَ ۝٦
(تو وہ بت) ہوں گے	ان کے	دشمن	اور	ہو جائیں گے	ان کی عبادت کا	انکار کرنے والے

تو وہ بت ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہو جائیں گے ۝

کفار کا قرآنِ کریم پر کھلا جادو ہونے کا الزام

وَ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِمْ اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ قَالَ الَّذِیْنَ

وَ	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتُنَا بَیِّنٰتٍ	قَالَ	الَّذِیْنَ
اور	جب	پڑھی جاتی ہیں	ان پر	ہماری روشن آیتیں	(تو) کہتے ہیں	وہ لوگ جنہوں نے

اور جب ان کے سامنے ہماری روشن آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کافر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر قرآن گھڑنے کا الزام اور اس کا جواب

كَفَرُوْا لِلْحَقِّ لَمَّا جَآءَهُمْ ۙ هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٧ؕ اَمْ یَقُوْلُوْنَ

كَفَرُوْا	لِلْحَقِّ	لَمَّا	جَآءَهُمْ	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝٧ (1)	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ
کفر کیا	حق کے بارے میں	جب	وہ آیا ان کے پاس	یہ	کھلا جادو (ہے)	بلکہ	وہ کہتے ہیں

اپنے پاس آئے ہوئے حق کے بارے میں کہتے ہیں: یہ کھلا جادو ہے ۝ بلکہ وہ یہ کہتے ہیں

افْتَرٰىهُ ؕ قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ فَلَا تَمْلِكُوْنَ

افْتَرٰىهُ (2)	قُلْ	اِنِ	افْتَرَیْتُهٗ	فَلَا تَمْلِكُوْنَ
اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے اس (قرآن) کو	تم کہو	اگر	میں نے خود ہی بنایا ہو گا اسے	تو تم مالک نہیں ہو

کہ اس (نبی) نے خود ہی قرآن بنالیا ہے۔ تم فرماؤ: اگر میں نے اسے خود ہی بنایا ہو گا تو تم اللہ کے سامنے

1...... قرآنِ کریم کے بارے میں کفار کہتے تھے کہ یہ کھلا جادو ہے۔ ان کی یہ بات باطل تھی جس کی ایک واضح دلیل یہ ہے کہ جادو کی مثل لانا ممکن ہے اور قرآن مجید کی مثل کلام لانا ممکن ہی نہیں، لہٰذا قرآن جادو ہر گز نہیں ہے۔ 2...... اس آیتِ مبارکہ میں موجودہ دور کے ان تمام لوگوں کے لئے بھی جواب موجود ہے جو قرآن پاک کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر بالفرض حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم خود سے قرآن بنا کر اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے تو عذابِ الٰہی میں مبتلا ہو جاتے اور جب عذاب نہیں ہوا تو یہ اس بات کی روشن دلیل ہے کہ قرآن کلامِ الٰہی ہی ہے۔

لِیْ مِنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِؕ

لِیْ	مِنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ
میرے لئے	اللہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کے)	وہ	خوب جانتا ہے	(ان باتوں) کو جن میں تم مشغول ہو

میرے لئے کسی چیز کے مالک نہیں ہو۔ وہ خوب جانتا ہے جن باتوں میں تم مشغول ہو

كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًۢا بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْؕ وَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۸﴾

كَفٰى	بِهٖ	شَهِیْدًۢا	بَیْنِیْ وَ بَیْنَكُمْ	وَ	هُوَ	الْغَفُوْرُ	الرَّحِیْمُ ﴿۸﴾
کافی ہے	وہ (اللہ)	گواہ	میرے اور تمہارے درمیان	اور	وہی	بخشنے والا	مہربان (ہے)

اور میرے اور تمہارے درمیان وہ کافی گواہ ہے اور وہی بخشنے والا مہربان ہے ○

قُلْ مَا كُنْتُ بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ وَ مَاۤ اَدْرِیْ مَا

قُلْ	مَا كُنْتُ	بِدْعًا مِّنَ الرُّسُلِ [1]	وَ	مَاۤ اَدْرِیْ [2]	مَا
تم کہو	میں نہیں ہوں	رسولوں میں سے کوئی انوکھا (رسول)	اور	میں (از خود) نہیں جانتا	(کہ) کیا

تم فرماؤ: میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں اور میں نہیں جانتا کہ

یُفْعَلُ بِیْ وَ لَا بِكُمْؕ اِنْ اَتَّبِـعُ اِلَّا مَا

یُفْعَلُ	بِیْ	وَ	لَا	بِكُمْ	اِنْ	اَتَّبِـعُ	اِلَّا	مَا
کیا جائے گا	میرے ساتھ	اور	نہ	تمہارے ساتھ	نہیں	میں پیروی کرتا	مگر	(اس کی) جو

میرے ساتھ کیا کیا جائے گا اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا؟ میں تو اسی کا تابع ہوں جو

یُوْحٰۤى اِلَیَّ وَ مَاۤ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾ قُلْ

یُوْحٰۤى	اِلَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	اِلَّا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۹﴾	قُلْ
وحی کی جاتی ہے	میری طرف	اور	نہیں	میں	مگر	صاف ڈر سنانے والا	تم کہو

مجھے وحی ہوتی ہے اور میں تو صرف صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ تم فرماؤ:

منکرینِ رسالت کو نصیحت اور علمِ ذاتی کی نفی

منکرینِ قرآن کو تنبیہ

1...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نت نئے اعتراضات کرنا کفارِ مکہ کا معمول تھا، ان کے جواب میں یہ فرمایا گیا کہ میں کوئی انوکھا رسول نہیں ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بھی رسول آچکے ہیں، وہ بھی میری طرح انسان تھے اور کھاتے پیتے بھی تھے۔ 2...... اس نفی کی علماء کرام نے مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) حضور پر نور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان اللہ تعالیٰ کے یہ بات بتانے سے پہلے کا ہے کہ قیامت میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا معاملہ کیسا عظیم ہوگا۔ (2) یہاں ذاتی طور پر جاننے کی نفی ہے یعنی خود جان لینے کی اور یہ نفی دائمی اور ابدی ہے، لیکن اس سے اللہ تعالیٰ کے بتانے سے ہر چیز

(بقیہ اگلے صفحے پر)

اَرَءَیۡتُمۡ اِنۡ كَانَ مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ وَ كَفَرۡتُمۡ بِهٖ وَ شَهِدَ

اَرَءَیۡتُمۡ	اِنۡ	كَانَ	مِنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ	وَ	كَفَرۡتُمۡ	بِهٖ	وَ	شَهِدَ
بھلا دیکھو	اگر	وہ (قرآن) ہو	اللہ کے پاس سے	اور	تم نے انکار کیا	اس کا	اور	گواہی دی

بھلا دیکھو اگر وہ قرآن اللہ کے پاس سے ہو اور تم اس کا انکار کرو اور بنی اسرائیل کا

شَاهِدٌ مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ عَلٰی مِثۡلِهٖ فَاٰمَنَ وَ اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ ؕ

شَاهِدٌ [1]	مِّنۡۢ بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ	عَلٰی مِثۡلِهٖ	فَاٰمَنَ	وَ	اسۡتَكۡبَرۡتُمۡ
ایک گواہ (نے)	بنی اسرائیل میں سے	اس (قرآن) پر	تو وہ ایمان لایا	اور	تم نے تکبر کیا

ایک گواہ اس پر گواہی دے چکا ہے تو وہ ایمان لایا اور تم نے تکبر کیا۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝۱۰ ع وَ قَالَ الَّذِیۡنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	لَا یَهۡدِی	الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ۝۱۰	وَ	قَالَ	الَّذِیۡنَ
بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)	اور	بولے	وہ لوگ جنہوں نے

بیشک اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ○ اور کافروں نے

كَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَوۡ كَانَ خَیۡرًا

كَفَرُوۡا	لِلَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا [2]	لَوۡ	كَانَ	خَیۡرًا
کفر کیا	ان لوگوں کے متعلق جو	ایمان لائے	اگر	(اسلام میں) ہوتی	کوئی بھلائی

مسلمانوں کے متعلق کہا: اگر اس (اسلام) میں کچھ بھلائی ہو

مَّا سَبَقُوۡنَاۤ اِلَیۡهِ ؕ وَ اِذۡ لَمۡ یَهۡتَدُوۡا بِهٖ

مَّا سَبَقُوۡنَاۤ	اِلَیۡهِ	وَ	اِذۡ	لَمۡ یَهۡتَدُوۡا	بِهٖ
(تو مسلمان) سبقت نہ لے جاتے ہم سے	اس کی طرف	اور	جب	انہیں ہدایت نہ ملی	اس (قرآن) سے

تو یہ مسلمان اس کی طرف ہم سے سبقت نہ لے جاتے اور جب ان کہنے والوں کو اس قرآن سے ہدایت نہ ملی

کفار کا مسلمانوں سے متکبرانہ کلام اور قرآن پر اعتراض

ع ۱

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے جاننے کی نفی نہیں ہوتی۔ مزید تفصیل تفسیر صراط الجنان، ج۹، ص۲۴۹ تا ۲۵۴ پر ملاحظہ فرمائیں۔

1 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں بنی اسرائیل کے گواہ سے مراد حضرت عبد اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔

2 ...... کفار نے یہ جملہ غریب صحابہ جیسے حضرت عمار، حضرت صُہیب اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم وغیرہ کے متعلق کہا کہ اگر قرآن اور دینِ اسلام میں کچھ بھلائی ہوتی تو یہ غریب مسلمان اسلام قبول کرنے میں ہم سے سبقت نہ لے جاتے۔

قرآنِ کریم اور تورات کی عظمت و شان

فَسَيَقُوْلُوْنَ هٰذَاۤ اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾ وَمِنْ قَبْلِهٖ كِتٰبُ مُوْسٰۤى اِمَامًا

فَسَيَقُوْلُوْنَ	هٰذَاۤ	اِفْكٌ قَدِيْمٌ ﴿۱۱﴾	وَ	مِنْ قَبْلِهٖ	كِتٰبُ مُوْسٰۤى (1)	اِمَامًا
تواب وہ کہیں گے	یہ	ایک پرانا بہتان (ہے)	اور	اس سے پہلے	موسیٰ کی کتاب	پیشوا

تواب کہیں گے کہ یہ ایک پرانا گھڑا ہوا جھوٹ ہے ○ اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا

وَّرَحْمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا

وَّ	رَحْمَةً	وَ	هٰذَا	كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ	لِّسَانًا عَرَبِيًّا
اور	رحمت (تھی)	اور	یہ (قرآن)	تصدیق کرنے والی ایک کتاب (ہے)	عربی زبان (میں)

اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے

توحید و رسالت پر ایمان لانے اور اس پر ثابت قدم رہنے والوں کی جزا

لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ۖ وَبُشْرٰى لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾ اِنَّ

لِّيُنْذِرَ	الَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	وَ	بُشْرٰى	لِلْمُحْسِنِيْنَ ﴿۱۲﴾	اِنَّ
تاکہ وہ ڈرائے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ظلم کیا	اور	بشارت (ہو)	نیکوں کے لئے	بیشک

تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کیلئے بشارت ہو ○ بیشک

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ

الَّذِيْنَ	قَالُوْا	رَبُّنَا (2)	اللّٰهُ	ثُمَّ	اسْتَقَامُوْا	فَلَا	خَوْفٌ
وہ لوگ جنہوں نے	کہا	ہمارا رب	اللہ (ہے)	پھر	وہ ثابت قدم رہے	تو نہیں	کوئی خوف

جنہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان پر

عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لَا	هُمْ	يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۳﴾	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	خٰلِدِيْنَ
ان پر	اور	نہ	وہ	غمگین ہوں گے	یہ لوگ	جنت والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے ○ وہ جنت والے ہیں، ہمیشہ اس میں

1 ...... اس کتاب سے مراد تورات ہے، اس کے پیشوا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کی شریعت میں تورات کی پیروی کی جاتی تھی اور تورات کا رحمت ہونا ان لوگوں کے لئے تھا جو اس پر ایمان لائے اور انہوں نے اس کے احکام پر عمل کیا۔

2 ...... ”ہمارا رب اللہ ہے“ کے اقرار سے مراد اللہ تعالیٰ پر مکمل اور صحیح ایمان ہے اور صحیح ایمان میں رسالت پر ایمان بھی داخل ہے اور اس پر استقامت سے مراد یہ ہے کہ مرتے دم تک ایمان پر قائم رہا جائے۔

والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید اور اولاد کے لیے ماں کی قربانیاں

فِيهَا ۚ جَزَآءً ۢ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ وَ وَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ

فِيهَا	جَزَآءً	بِمَا	كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿١٤﴾ (1)	وَ	وَصَّيْنَا (2)	الْإِنْسَانَ
اس میں	بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	اور	ہم نے حکم دیا	آدمی (کو)

رہیں گے، انہیں ان کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ○ اور ہم نے آدمی کو حکم دیا کہ

بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا ۖ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا

بِوَالِدَيْهِ	إِحْسَانًا	حَمَلَتْهُ	أُمُّهُ (3)	كُرْهًا
اس کے ماں باپ کے ساتھ	بھلائی کرنے (کا)	پیٹ میں اٹھائے رکھا اسے	اس کی ماں (نے)	مشقت (سے)

اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے، اس کی ماں نے اسے پیٹ میں مشقت سے رکھا اور

حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت کا بیان

وَّ وَضَعَتْهُ كُرْهًا ۖ وَ حَمْلُهُ وَ فِصٰلُهُ ثَلٰثُونَ شَهْرًا ۖ

وَّ وَضَعَتْهُ	كُرْهًا	وَ	حَمْلُهُ	وَ	فِصٰلُهُ	ثَلٰثُونَ شَهْرًا
اور جنا اسے	مشقت (سے)	اور	اس کے حمل	اور	اس کے دودھ چھڑانے (کی مدت)	تیس مہینے (ہے)

مشقت سے اس کو جنا اور اس کے حمل اور اس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس مہینے ہے

والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف

حَتّٰۤى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَ بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً ۙ

حَتّٰۤى	إِذَا	بَلَغَ	أَشُدَّهُ	وَ	بَلَغَ	أَرْبَعِينَ سَنَةً
یہاں تک کہ	جب	وہ پہنچا	اپنی کامل قوت (کو)	اور	پہنچ گیا	چالیس سال (کی عمر کو)

یہاں تک کہ جب وہ اپنی کامل قوت کی عمر کو پہنچا اور چالیس سال کا ہو گیا

قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْۤ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ

قَالَ	رَبِّ	أَوْزِعْنِيْۤ	أَنْ	أَشْكُرَ	نِعْمَتَكَ
(تو) اس نے عرض کی	اے میرے رب	توفیق دے مجھے	کہ	میں شکر ادا کروں	تیری نعمت (کا)

تو اس نے عرض کی: اے میرے رب! مجھے توفیق دے کہ میں تیری نعمت کا شکر ادا کروں

1 ...... نیک اعمال جنت کے حصول کا ظاہری سبب ہیں جبکہ ان کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، لہٰذا جن آیات میں اعمال کے بدلے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں ظاہری سبب کا بیان ہے اور جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جنت ملنے کا ذکر ہے ان میں حقیقی سبب کا بیان ہے۔ 2 ...... یہاں لفظ "وصیت" کا معنی ہے تاکیدی حکم اور احسان کا معنی ہے حسنِ سلوک کرنا۔ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک میں ان کی خدمت و اطاعت کرنا اور ان کی عزت و تکریم کرنا دونوں داخل ہیں۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ نے پہلے ماں باپ دونوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی، پھر ماں کا بطورِ خاص جداگانہ ذکر کیا اور اس کی ان سختیوں اور تکلیفوں کو ←

اعمال کی قبولیت اور خطاؤں سے درگزر کا وعدہ

الَّتِیْٓ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰی وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا

الَّتِیْٓ	اَنْعَمْتَ	عَلَیَّ	وَ	عَلٰی وَالِدَیَّ	وَ	اَنْ	اَعْمَلَ	صَالِحًا
وہ جو	تونے نعمت فرمائی	مجھ پر	اور	میرے ماں باپ پر	اور	یہ کہ	میں عمل کروں	نیک

جو تونے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر فرمائی ہے اور میں وہ نیک کام کروں

تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ۚ اِنِّیْ

تَرْضٰىهُ(1)	وَ	اَصْلِحْ	لِیْ	فِیْ ذُرِّیَّتِیْ(2)	اِنِّیْ
توراضی ہو جائے اس سے	اور	نیکی رکھ دے	میرے لیے	میری اولاد میں	بیشک میں

جس سے توراضی ہو جائے اور میرے لیے میری اولاد میں نیکی رکھ، میں نے

تُبْتُ اِلَیْكَ وَ اِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿١٥﴾ اُولٰٓىِٕكَ

تُبْتُ	اِلَیْكَ	وَ	اِنِّیْ	مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ﴿١٥﴾	اُولٰٓىِٕكَ
میں نے رجوع کیا	تیری طرف	اور	بیشک میں	مسلمانوں میں سے (ہوں)	یہ لوگ

تیری طرف رجوع کیا اور میں مسلمانوں میں سے ہوں ○ یہی وہ لوگ ہیں

الَّذِیْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَ

الَّذِیْنَ	نَتَقَبَّلُ	عَنْهُمْ	اَحْسَنَ	مَا	عَمِلُوْا	وَ
وہ لوگ ہیں جو	ہم قبول کریں گے	ان سے	(وہ) اچھا کام	جو	انہوں نے کیا	اور

جن کے اچھے اعمال ہم قبول فرمائیں گے اور

نَتَجَاوَزُ عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ؕ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِیْ

نَتَجَاوَزُ	عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ	فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ	وَعْدَ الصِّدْقِ	الَّذِیْ
ہم درگزر کریں گے	ان کی خطاؤں سے	(یہ) جنت والوں میں (ہوں گے)	سچا وعدہ	جو

ان کی خطاؤں سے درگزر فرمائیں گے، یہ لوگ جنت والوں میں سے ہوں گے۔ یہ سچا وعدہ ہے جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بیان فرمایا جو اسے حمل وولادت اور دو سال تک اپنے دودھ پلانے میں پیش آئیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد پر ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے۔

1...... نعمت پر شکر اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے نیک اعمال کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ہی ملتی ہے، اس لئے ہمیں بھی اس توفیق کی دعا مانگتے رہنا چاہئے۔

2...... نیک اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، لہٰذا والدین کو اولاد کے نیک و پرہیزگار ہونے کی دعا اور انہیں نیک بنانے کی عملی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

کافر بیٹے کا رویہ اور مومن والدین کا حال

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَآ

كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ﴿١٦﴾	وَ	الَّذِيْ	قَالَ(1)	لِوَالِدَيْهِ	اُفٍّ	لَّكُمَآ
اِن سے وعدہ کیا جاتا تھا	اور	جس نے	کہا	اپنے ماں باپ سے	اُف	تم دونوں کیلئے

اِن سے کیا جاتا تھا○ اور وہ جس نے اپنے ماں باپ سے کہا: تمہارے لئے اُف (تم سے دل بیزار ہو گیا ہے)

اَتَعِدٰنِنِيْٓ اَنْ اُخْرَجَ وَقَدْ خَلَتِ الْقُرُوْنُ

اَتَعِدٰنِنِيْٓ	اَنْ	اُخْرَجَ	وَ	قَدْ	خَلَتِ	الْقُرُوْنُ
کیا تم ڈراتے ہو مجھے	کہ	میں نکالا جاؤں گا	اور (حالانکہ)	تحقیق	گزر چکے	کئی زمانے

کیا مجھے ڈراتے ہو کہ میں نکالا جاؤں گا حالانکہ مجھ سے پہلے

مِنْ قَبْلِيْ ۚ وَهُمَا يَسْتَغِيْثٰنِ اللّٰهَ وَيْلَكَ اٰمِنْ ۖ

مِنْ قَبْلِيْ	وَ	هُمَا	يَسْتَغِيْثٰنِ	اللّٰهَ	وَيْلَكَ	اٰمِنْ
مجھ سے پہلے	اور	وہ دونوں	فریاد کرتے ہیں	اللہ (سے)	(اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو	ایمان لے آ

کئی زمانے گزر چکے ہیں اور وہ دونوں اللہ سے فریاد کرتے ہیں، (اور بیٹے سے کہتے ہیں) تیری خرابی ہو، ایمان لے آ،

اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚۖ فَيَقُوْلُ مَا هٰذَآ اِلَّآ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾

اِنَّ	وَعْدَ اللّٰهِ	حَقٌّ	فَيَقُوْلُ	مَا	هٰذَآ	اِلَّآ	اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٧﴾
بیشک	اللہ کا وعدہ	سچا (ہے)	تو وہ کہتا ہے	نہیں	یہ	مگر	پہلے لوگوں کی کہانیاں

بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو وہ کہتا ہے یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں○

منکرین آخرت کا انجام

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	حَقَّ	عَلَيْهِمُ	الْقَوْلُ	فِيْٓ اُمَمٍ	قَدْ
یہ لوگ	وہ ہیں جو	ثابت ہو گئی	ان پر	بات	(یہ ان) گروہوں میں (شامل ہیں)	تحقیق

یہ وہ لوگ ہیں جن پر بات ثابت ہو چکی ہے (یہ) جنوں اور انسانوں کے

1...... سابقہ آیات میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والے بیٹے کا وصف بیان ہوا اور اس آیت میں اس بیٹے کا ذکر کیا گیا جو انتہائی سرکش اور والدین کا اس قدر نافرمان تھا کہ جب انہوں نے اسے دینِ حق کی دعوت دی، قیامت اور حشر و نشر کو تسلیم کرنے کا کہا تو اس نے انکار کر دیا اور تکبر کیا، والدین نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی اور بیٹے کو سمجھایا تو وہ انہیں جھٹلاتے ہوئے کہنے لگا کہ جسے تم اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہہ رہے ہو اس کی کوئی حقیقت نہیں بلکہ یہ تو پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں جنہیں کتابوں میں لکھ دیا گیا ہے۔

خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا

خَلَتْ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا
جو گزر گئے	ان سے پہلے	جنوں اور انسانوں میں سے	بیشک وہ	تھے

ان گروہوں میں (شامل) ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں، بیشک وہ

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ۚ

خٰسِرِيْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لِكُلٍّ	دَرَجٰتٌ	مِّمَّا	عَمِلُوْا
نقصان اٹھانے والے	اور	سب کے لیے	درجات (ہیں)	(اس کی) وجہ سے جو	انہوں نے عمل کیے

نقصان اٹھانے والے تھے ○ اور سب کے لیے ان کے اعمال کے سبب درجات ہیں

روزِ قیامت سبھی کو اعمال کے مطابق درجات ملیں گے

وَ لِيُوَفِّيَهُمْ اَعْمَالَهُمْ وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَ

وَ	لِيُوَفِّيَهُمْ	اَعْمَالَهُمْ	وَ	هُمْ	لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۱۹﴾	وَ
اور	تاکہ (اللہ) پورا دے انہیں	ان کے اعمال (کابدلہ)	اور	وہ	ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا	اور

اور تاکہ اللہ انہیں ان کے اعمال کا پورا بدلہ دے اور ان پر ظلم نہیں ہوگا ○ اور

نارِ جہنم پر پیشی کے وقت کفار کو ملامت

يَوْمَ يُعْرَضُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِ ؕ اَذْهَبْتُمْ

يَوْمَ	يُعْرَضُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	عَلَى النَّارِ	اَذْهَبْتُمْ
(جس) دن	پیش کیے جائیں گے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	آگ پر	تم لے چکے

جس دن کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) تم اپنے حصے کی

طَيِّبٰتِكُمْ فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا وَ اسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا ۚ فَالْيَوْمَ

طَيِّبٰتِكُمْ (1)	فِيْ حَيَاتِكُمُ الدُّنْيَا	وَ	اسْتَمْتَعْتُمْ	بِهَا	فَالْيَوْمَ
اپنی پاک چیزیں	اپنی دنیا کی زندگی میں	اور	تم نے فائدہ اٹھالیا	ان سے	تو آج

پاک چیزیں اپنی دنیا ہی کی زندگی میں فنا کر چکے اور ان سے فائدہ اٹھا چکے تو آج

(1)...... اس آیت میں دنیاوی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک رہنے پر کفار کی مذمت فرمائی گئی ہے۔ مسلمانوں کو بھی دنیا کی لذتوں اور عیش و عشرت میں منہمک ہونے سے بچنا چاہیے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم اور امت کے دیگر نیک لوگ دنیا کے عیش و عشرت اور اس کی لذتوں سے کنارہ کش رہتے اور زہد و قناعت والی زندگی گزارنے کو ترجیح دیتے تھے تاکہ آخرت میں ان کا ثواب زیادہ ہو۔ یاد رہے کہ دنیا کی لذیذ اور پسندیدہ حلال چیزوں سے فائدہ اٹھانا مباح ہے اور اچھی نیت کے ساتھ باعثِ ثواب بھی ہے البتہ افضل و اولیٰ یہی ہے کہ دنیا کی حلال لذتوں میں بھی پڑ جانے سے احتراز کیا جائے۔

تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ فِي الْاَرْضِ

تُجْزَوْنَ	عَذَابَ الْهُوْنِ	بِمَا	كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ	فِي الْاَرْضِ
تمہیں بدلہ دیا جائے گا	ذلت کا عذاب	(اس کے) سبب کہ	تم تکبر کرتے تھے	زمین میں

تمہیں ذلت کے عذاب کا بدلہ دیا جائے گا کیونکہ تم زمین میں ناحق

بِغَيْرِ الْحَقِّ وَبِمَا كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾ ع وَاذْكُرْ

بِغَيْرِ الْحَقِّ	وَ	بِمَا	كُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اذْكُرْ
حق کے بغیر، ناحق	اور	(اس) لئے کہ	تم نافرمانی کرتے تھے	اور	یاد کرو

تکبر کرتے تھے اور اس لئے کہ تم نافرمانی کرتے تھے ○ اور عاد کے

اَخَا عَادٍ ؕ اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ بِالْاَحْقَافِ وَقَدْ

اَخَا عَادٍ (1)	اِذْ	اَنْذَرَ	قَوْمَهٗ	بِالْاَحْقَافِ (2)	وَ	قَدْ
عاد کے (قومی) بھائی (کو)	جب	اس نے ڈرایا	اپنی قوم (کو)	احقاف (کی سرزمین) میں	اور	بیشک

ہم قوم کو یاد کرو جب اس نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں ڈرایا اور بیشک

خَلَتِ النُّذُرُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖۤ اَلَّا تَعْبُدُوْۤا اِلَّا

خَلَتِ	النُّذُرُ	مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖۤ	اَلَّا تَعْبُدُوْۤا	اِلَّا
گزر چکے	ڈرسنانے والے	اس سے پہلے	اور	اس کے بعد	کہ تم عبادت نہ کرو	مگر

اس سے پہلے اور اس کے بعد کئی ڈر سنانے والے گزر چکے کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت

اللّٰهَ ؕ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾ قَالُوْۤا

اللّٰهَ	اِنِّيْۤ	اَخَافُ	عَلَيْكُمْ	عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ﴿٢١﴾	قَالُوْۤا
اللہ (کی)	بیشک میں	خوف کرتا ہوں	تم پر	بڑے دن کے عذاب (کا)	انہوں نے کہا

نہ کرو، بیشک مجھے تم پر ایک بڑے دن کے عذاب کا ڈر ہے ○ انہوں نے کہا:

حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سرزمین احقاف میں اپنی قوم کو تبلیغ و نصیحت

قوم کی طرف سے جواب اور عذاب کا مطالبہ

ع ٢-٢

(1)...... یہاں عاد کے بھائی سے مراد عاد کی قوم اور قبیلہ کا فرد ہے اور وہ حضرت ہود عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔ آپ کا پورا نام عبداللہ بن رباح بن الخلود بن عاد ہے۔

(2)...... قوم عاد کی ریگستانی بستیوں کا نام احقاف ہے۔ یہ جگہ عمان اور عدن کے درمیان سمندر کا ساحل ہے اور ایک قول یہ ہے کہ یمن میں حضر موت کے پاس ایک وادی ہے۔

مطالبۂ عذاب پر حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا جواب

اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا عَنْ اٰلِهَتِنَاۚ فَاْتِنَا بِمَا

اَجِئْتَنَا	لِتَاْفِكَنَا	عَنْ اٰلِهَتِنَا	فَاْتِنَا بِمَا
کیا تم آئے ہو ہمارے پاس	تاکہ پھیر دو ہمیں	ہمارے معبودوں سے	تو لے آؤ ہمارے پاس جس کی

کیا تم اس لیے آئے ہو کہ ہمیں ہمارے معبودوں سے پھیر دو، اگر تم سچے ہو

تَعِدُنَاۤ اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾ قَالَ اِنَّمَا الْعِلْمُ

تَعِدُنَاۤ	اِنْ	كُنْتَ	مِنَ الصّٰدِقِیْنَ ﴿۲۲﴾	قَالَ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
تم وعیدیں سناتے ہو ہمیں	اگر	تم ہو	سچوں میں سے	اس نے کہا	(اس کا) علم صرف

تو ہم پر لے آؤ جس کی تم ہمیں وعیدیں سناتے ہو ○ فرمایا: علم تو اللہ ہی کے

عِنْدَ اللّٰهِ ﳲ وَ اُبَلِّغُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ وَ

عِنْدَ اللّٰهِ	وَ	اُبَلِّغُكُمْ	مَّاۤ اُرْسِلْتُ بِهٖ	وَ
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں تبلیغ کرتا ہوں تمہیں	(اس کی) جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا	اور

پاس ہے اور میں تمہیں اسی چیز کی تبلیغ کرتا ہوں جس کے ساتھ مجھے بھیجا گیا ہے

بادل کی شکل میں عذابِ الٰہی کا ظہور اور قوم کا حشر

لٰكِنِّیْۤ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ فَلَمَّا رَاَوْهُ

لٰكِنِّیْۤ	اَرٰىكُمْ	قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ ﴿۲۳﴾ (1)	فَلَمَّا	رَاَوْهُ (2)
لیکن میں	سمجھتا ہوں تمہیں	جاہل لوگ	پھر جب	انہوں نے دیکھا اسے (یعنی عذاب کو)

لیکن میں تمہیں ایک جاہل قوم سمجھتا ہوں ○ پھر جب

عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ ۙ قَالُوْا هٰذَا

عَارِضًا	مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِیَتِهِمْ	قَالُوْا	هٰذَا
(بادل کی صورت میں) پھیلا ہوا	ان کی وادیوں کی طرف آتا ہوا	(تو) کہنے لگے	یہ

انہوں نے اسے (یعنی عذاب کو) بادل کی صورت میں پھیلا ہوا اپنی وادیوں کی طرف آتا ہوا دیکھا تو

(1)...... قومِ عاد کی جہالت یہ تھی کہ وہ حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے عذاب نازل کرنے کا مطالبہ کر رہے تھے حالانکہ یہ ان کے دائرہِ اختیار میں تھا ہی نہیں اور یہ بھی ان کی جہالت تھی کہ ایک طرف توحید کا انکار کر رہے تھے اور دوسری طرف اپنے ہی منہ سے مصیبت و بلا مانگ رہے تھے۔ (2)...... کفر و شرک پر اصرار و سرکشی کے سبب قومِ عاد کے علاقوں میں بارش رک گئی تھی، ایک دن انہوں نے آسمان کے کناروں میں پھیلا ہوا ایک بادل اپنی وادیوں کی طرف آتے ہوئے دیکھا تو خوش ہو کر کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ حضرت ہود عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام نے فرمایا: یہ برسنے والا بادل نہیں بلکہ وہ عذاب ہے جس کی تم جلدی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قوم عاد کا حال وانجام اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا ؕ بَلْ هُوَ مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ ؕ

مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ	هُوَ	بَلْ	مُّمْطِرُنَا	عَارِضٌ
جس کی تم نے جلدی مچائی تھی	(یہ) وہ (ہے)	(نہیں) بلکہ	ہمیں بارش دینے والا	بادل (ہے)

کہنے لگے: یہ ہمیں بارش دینے والا بادل ہے۔ (کہا گیا کہ، نہیں) بلکہ یہ تو وہ ہے جس کی تم نے جلدی مچائی تھی،

رِیْحٌ فِیْهَا عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾ تُدَمِّرُ كُلَّ شَیْءٍۭ

كُلَّ شَیْءٍ	تُدَمِّرُ [1]	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۲۴﴾	فِیْهَا	رِیْحٌ
ہر چیز (کو)	وہ تباہ کر دیتی ہے	دردناک عذاب (ہے)	اس میں	(یہ) ایک آندھی (ہے)

یہ ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے ○ یہ اپنے رب کے حکم سے

بِاَمْرِ رَبِّهَا فَاَصْبَحُوْا لَا یُرٰۤى اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ ؕ

مَسٰكِنُهُمْ	اِلَّا	لَا یُرٰۤى	فَاَصْبَحُوْا	بِاَمْرِ رَبِّهَا
ان کے (ویران) مکانات	مگر	(ایسے کہ) دکھائی نہ دیتے تھے	تو وہ صبح کے وقت ہوگئے	اپنے رب کے حکم سے

ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے تو صبح کو ان کی ایسی حالت تھی کہ ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔

كَذٰلِكَ نَجْزِی الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾ وَ لَقَدْ مَكَّنّٰهُمْ

مَكَّنّٰهُمْ	لَقَدْ	وَ	الْقَوْمَ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۲۵﴾	نَجْزِی	كَذٰلِكَ
ہم نے قدرت دی تھی ان کو	ضرور بیشک	اور	مجرم لوگوں (کو)	ہم سزا دیتے ہیں	ایسی ہی

ہم مجرموں کو ایسی ہی سزا دیتے ہیں ○ اور بیشک ہم نے ان کو ان چیزوں میں قدرت دی تھی

فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ وَ جَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا وَّ اَبْصَارًا

اَبْصَارًا	وَّ	سَمْعًا	لَهُمْ	جَعَلْنَا	وَ	فِیْمَاۤ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ فِیْهِ
آنکھیں	اور	کان	ان کیلئے	ہم نے بنائے	اور	(ان چیزوں) میں جن میں نہیں قدرت دی تمہیں

جن میں (اے اہلِ مکہ) تمہیں قدرت نہیں دی اور ان کے لیے کان اور آنکھیں اور دل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مچارہے تھے، اس بادل میں ایک آندھی ہے جس میں دردناک عذاب ہے۔ چنانچہ بادل کے آتے ہی قومِ عاد پر آندھی کا عذاب آیا جس نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک اور مکانات کو ویران کر دیا۔

[1]...... قومِ عاد پر آنے والی آندھی نے ان کے مردوں، عورتوں، چھوٹوں، بڑوں سب کو ہلاک کر دیا، ان کے اموال آسمان وزمین کے درمیان اڑتے پھرتے تھے، ان کی چیزیں پارہ پارہ ہوگئیں اور صبح کے وقت ان کے خالی مکان ہی نظر آرہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ رکھے۔ آندھی سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: آندھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آثار سے ہے، یہ رحمت بھی لاتی ہے اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

وَّ اَفْـِٕدَةً ۫ فَمَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ سَمْعُهُمْ وَ لَاۤ اَبْصَارُهُمْ وَ لَاۤ

وَّ	اَفْـِٕدَةً	فَمَاۤ اَغْنٰى	عَنْهُمْ	سَمْعُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَبْصَارُهُمْ	وَ	لَاۤ
اور	دل	تو کام نہ آئے	ان کے	ان کے کان	اور	نہ	ان کی آنکھیں	اور	نہ

بنائے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے دل ان کے

اَفْـِٕدَتُهُمْ مِّنْ شَیْءٍ اِذْ كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ ۙ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ وَ حَاقَ بِهِمْ

اَفْـِٕدَتُهُمْ	مِّنْ شَیْءٍ	اِذْ	كَانُوْا یَجْحَدُوْنَ	بِاٰیٰتِ اللّٰهِ	وَ	حَاقَ	بِهِمْ
ان کے دل	کچھ	جبکہ	وہ انکار کرتے تھے	اللہ کی آیتوں کا	اور	اتر آیا	ان پر

کچھ کام نہ آئے جبکہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور انہیں اس عذاب نے گھیر لیا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ ۠ (۲۶) ؏ وَ لَقَدْ اَهْلَكْنَا مَا

مَّا كَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِءُوْنَ (۲۶) (1)	وَ	لَقَدْ	اَهْلَكْنَا	مَا
(وہ عذاب) جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کردیں	جو

جس کا وہ مذاق اڑاتے تھے ○ اور (اے اہلِ مکہ!) بیشک ہم نے تمہارے آس پاس کی بستیوں کو

حَوْلَكُمْ مِّنَ الْقُرٰى وَ صَرَّفْنَا الْاٰیٰتِ لَعَلَّهُمْ یَرْجِعُوْنَ (۲۷)

حَوْلَكُمْ	مِّنَ الْقُرٰى	وَ	صَرَّفْنَا	الْاٰیٰتِ	لَعَلَّهُمْ	یَرْجِعُوْنَ (۲۷)
تمہارے اردگرد (تھیں)	بستیاں	اور	ہم بار بار لائے	نشانیاں	تاکہ وہ	باز آئیں

ہلاک کردیا اور بار بار نشانیاں لائے تاکہ وہ باز آجائیں ○

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ

فَلَوْ لَا	نَصَرَهُمُ	الَّذِیْنَ	اتَّخَذُوْا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
تو کیوں نہیں	مدد کی ان کی	انہوں نے جن کو	انہوں نے بنا رکھا تھا	اللہ کے سوا

تو جن بتوں کو قرب حاصل کرنے کیلئے اللہ کے سوا معبود بنا رکھا تھا

ع ۳ | ۲

سابقہ اُمتوں کی ہلاکت کے سبب کی طرف اشارہ اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) عذاب بھی لاتی ہے، تم آندھی کو برا نہ کہو اور اللہ تعالیٰ سے اس کی خیر کا سوال کرو اور اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ (ابو داؤد، ۴/۴۲۱، الحدیث: ۵۰۹۷)

1...... اس پوری آیت سے مقصود اہلِ مکہ کو یہ بتانا ہے کہ قومِ عاد ان سے زیادہ طاقت و قوت اور اقتدار والی اور ان سے زیادہ مالدار تھی، اس کے باوجود ان کی قوت و طاقت اور مال و دولت انہیں عذابِ الٰہی سے نہ بچا سکے اور تم تو ان کے ہم پلہ بھی نہیں، پھر تم عذابِ الٰہی سے کیسے بچ سکتے ہو۔

جنوں کے ایمان لانے کا واقعہ

قُرْبَانًا اٰلِهَةًؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ

قُرْبَانًا (1)	اٰلِهَةً	بَلْ	ضَلُّوْا	عَنْهُمْ	وَ	ذٰلِكَ	اِفْكُهُمْ
قرب حاصل کرنے (کیلئے)	معبود	بلکہ	وہ گم ہوگئے	ان سے	اور	یہ	ان کا بہتان (تھا)

انہوں نے ان کافروں کی مدد کیوں نہیں کی بلکہ وہ ان سے گم گئے اور یہ ان کا بہتان تھا

وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَ اِذْ صَرَفْنَاۤ اِلَيْكَ نَفَرًا

وَ	مَا	كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾	وَ	اِذْ	صَرَفْنَاۤ	اِلَيْكَ	نَفَرًا (2)
اور	جو	وہ گھڑتے تھے	اور	جب	ہم نے پھیر دی	تمہاری طرف	ایک جماعت

اور جو وہ گھڑتے رہتے تھے ○ اور (اے حبیب! یاد کرو) جب ہم نے تمہاری طرف جنوں کی ایک جماعت

مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَۚ فَلَمَّا حَضَرُوْهُ

مِّنَ الْجِنِّ (3)	يَسْتَمِعُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	فَلَمَّا	حَضَرُوْهُ
جنوں میں سے	وہ غور سے سنتے تھے	قرآن	پھر جب	وہ حاضر ہوئے اس (نبی) کے پاس

پھیری جو کان لگا کر قرآن سنتی تھی پھر جب وہ نبی کی بارگاہ میں حاضر ہوئے

قَالُوْۤا اَنْصِتُوْاۚ فَلَمَّا قُضِيَ وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ

قَالُوْۤا	اَنْصِتُوْا	فَلَمَّا	قُضِيَ	وَلَّوْا	اِلٰى قَوْمِهِمْ
(تو آپس میں) کہنے لگے	خاموش رہو	پھر جب	(تلاوت) ختم ہوگئی	(تو) وہ پلٹ گئے	اپنی قوم کی طرف

تو کہنے لگے: خاموش رہو (اور سنو) پھر جب تلاوت ختم ہوگئی تو وہ اپنی قوم کی طرف

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾ قَالُوْا يٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا

مُّنْذِرِيْنَ ﴿۲۹﴾	قَالُوْا	يٰقَوْمَنَاۤ	اِنَّا	سَمِعْنَا	كِتٰبًا
ڈراتے ہوئے	کہنے لگے	اے ہماری قوم	بیشک	ہم نے سنی ہے	ایک کتاب

ڈراتے ہوئے پلٹ گئے ○ کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے

(1)...... بتوں کو اپنا شفیع، مدد گار اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا کفر ہے جبکہ اس کے محبوب بندوں کو اس کی عطا سے مدد گار اور شفیع ماننا اور انہیں قربِ الٰہی حاصل ہونے کا ذریعہ سمجھنا عین ایمان ہے، اس عظیم فرق کو پسِ پشت ڈال کر یہ آیت اللہ تعالیٰ کے کسی نبی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ولی پر چسپاں کرنا اور اسے ان کے عطائے الٰہی سے مدد گار اور شفیع نہ ہونے کی دلیل بنانا غلط ہے۔ (2)...... مشہور قول کے مطابق "نفر" کا اطلاق تین سے لے کر دس تک افراد پر ہوتا ہے اور جنوں کی جو جماعت حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں بھیجی گئی وہ 7 یا 9 جنات پر مشتمل تھی۔ (3)...... محقق علماء کا اس بات پر اتفاق

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا

لِّمَا	مُصَدِّقًا	مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى (1)	اُنْزِلَ
(ان کتابوں) کی جو	تصدیق کرنے والی	موسیٰ کے بعد	(جو) نازل کی گئی ہے

جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی

بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۰﴾

اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۳۰﴾	وَ	اِلَى الْحَقِّ	یَهْدِیْۤ	بَیْنَ یَدَیْهِ
سیدھے راستے کی طرف	اور	حق کی طرف	رہنمائی کرتی ہے	اس سے پہلے (اتاری گئیں)

تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے ○

یٰقَوْمَنَاۤ اَجِیْبُوْا دَاعِیَ اللّٰهِ وَ اٰمِنُوْا بِهٖ

بِهٖ	اٰمِنُوْا	وَ	دَاعِیَ اللّٰهِ	اَجِیْبُوْا	یٰقَوْمَنَاۤ
اس پر	ایمان لے آؤ	اور	اللہ کے بلانے والے (کی)	تم بات مانو	اے ہماری قوم

اے ہماری قوم! اللہ کے منادی کی بات مانو اور اس پر ایمان لاؤ

یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ یُجِرْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۱﴾

مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۳۱﴾	یُجِرْكُمْ	وَ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ (2)	لَكُمْ	یَغْفِرْ
دردناک عذاب سے	بچالے گا تمہیں	اور	تمہارے گناہوں سے	تمہارے لئے	(اللہ) بخش دے گا

وہ تمہارے گناہوں میں سے بخش دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچالے گا ○

وَ مَنْ لَّا یُجِبْ دَاعِیَ اللّٰهِ فَلَیْسَ بِمُعْجِزٍ

بِمُعْجِزٍ	فَلَیْسَ	دَاعِیَ اللّٰهِ	لَّا یُجِبْ	مَنْ	وَ
عاجز کرنے والا	تو وہ نہیں ہے	اللہ کے بلانے والے (کی)	بات نہ مانے	جو	اور

اور جو اللہ کے بلانے والے کی بات نہ مانے تو وہ زمین میں قابو سے نکل کر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ جن سب کے سب مکلف ہیں۔ 1...... قرآنِ کریم حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے بعد نازل کیا گیا تھا اور جنوں نے آپ کی بجائے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام لیا، اس کی ایک توجیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ جنات یہودی تھے اس لئے انہوں نے حضرت موسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا ذکر کیا، حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا نام نہ لیا۔ 2...... ایمان لانے سے جو گناہ بخشے جائیں گے ان سے مراد وہ گناہ ہیں جن کا تعلق حقوقُ اللہ سے ہے اور جو لوگوں کا مال وغیرہ چھینا ہو تو وہ محض ایمان قبول کرنے سے معاف نہیں ہو گا بلکہ اس کی تلافی ضروری ہے۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کا رد

فِی الْاَرْضِ وَ لَیْسَ لَهٗ مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِیَآءُؕ اُولٰٓىٕكَ

اُولٰٓىٕكَ	اَوْلِیَآءُ	مِنْ دُوْنِهٖۤ	لَهٗ	لَیْسَ	وَ	فِی الْاَرْضِ
وہ	کوئی مددگار	اس (اللہ) کے سامنے	اس کے لیے	نہیں ہے	اور	زمین میں

جانے والا نہیں ہے اور اللہ کے سامنے اس کا کوئی مددگار نہیں ہے۔ وہ

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۲﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ

السَّمٰوٰتِ	خَلَقَ	الَّذِیْ	اللّٰهَ	اَنَّ	اَوَ لَمْ یَرَوْا	فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۲﴾
آسمانوں	بنایا	جس نے	اللہ	کہ	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	کھلی گمراہی میں (ہیں)

کھلی گمراہی میں ہیں ○ کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ وہ اللہ جس نے آسمان

وَ الْاَرْضَ وَ لَمْ یَعْیَ بِخَلْقِهِنَّ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ

اَنْ	عَلٰۤى	بِقٰدِرٍ (1)	بِخَلْقِهِنَّ	لَمْ یَعْیَ	وَ	الْاَرْضَ	وَ
کہ	(اس) پر	قادر (ہے)	ان کے بنانے سے	وہ نہ تھکا	اور	زمین (کو)	اور

اور زمین بنائے اور ان کے بنانے میں نہ تھکا، وہ اس بات پر قادر ہے کہ

بروزِ جہنم پر پیشی کے وقت عذاب کی حقانیت کا اقرار

یُّحْیِ الْمَوْتٰىؕ بَلٰۤى اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾ وَ یَوْمَ

یَوْمَ	وَ	قَدِیْرٌ ﴿۳۳﴾	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	اِنَّهٗ	بَلٰۤى	یُّحْیِ الْمَوْتٰى
(جس) دن	اور	قادر (ہے)	ہر چیز پر	بیشک وہ	کیوں نہیں	وہ زندہ کردے مردوں (کو)

مردوں کو زندہ کرے؟ کیوں نہیں، بیشک وہ ہر شے پر قادر ہے ○ اور جس دن

یُعْرَضُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا عَلَى النَّارِؕ اَلَیْسَ هٰذَا بِالْحَقِّؕ

بِالْحَقِّ	هٰذَا	اَلَیْسَ	عَلَى النَّارِ	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یُعْرَضُ
حق	یہ	کیا نہیں ہے	آگ پر	کفر کیا	ان لوگوں کو جنہوں نے	پیش کیا جائے گا

کافر آگ پر پیش کیے جائیں گے (تو کہا جائے گا) کیا یہ حق نہیں؟

1 ...... اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کرنے پر قدرت رکھتا ہے، جس کی ایک دلیل یہ ہے کہ اس نے کسی سابقہ مثال کے بغیر ابتداء سے آسمان اور زمین جیسی عظیم اور بڑی مخلوق بنادی اور انہیں بنانے میں وہ تھکا نہیں اور جو اللہ تعالیٰ آسمان و زمین بنا سکتا ہے وہ مردوں کو زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔ دوسری دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے، اور روح کا جسم کے ساتھ تعلق قائم ہونے کو دیکھا جائے تو یہ بھی ممکن ہے کیونکہ اگر یہ ممکن نہ ہوتا تو پہلی بار بھی قائم نہ ہوتا اور جب یہ ممکن ہے اور اللہ تعالیٰ تمام ممکنات پر قادر ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی قادر ہے۔

کفار کی ایذا پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے کی نصیحت

قَالُوْا بَلٰى وَ رَبِّنَا ؕ قَالَ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ

قَالُوْا	بَلٰى	وَ رَبِّنَا	قَالَ	فَذُوْقُوا	الْعَذَابَ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	ہمارے رب کی قسم	(اللہ) فرمائے گا	تو چکھو	عذاب

کہیں گے: کیوں نہیں، ہمارے رب کی قسم، اللہ فرمائے گا: تو اپنے کفر کے بدلے

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾ فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ

بِمَا	كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۳۴﴾	فَاصْبِرْ[1]	كَمَا	صَبَرَ	اُولُوا الْعَزْمِ[2]
(اس کے) بدلے جو	تم کفر کرتے تھے	تو تم صبر کرو	جیسے	صبر کیا	عزم و ہمت والوں (نے)

عذاب چکھو ○ تو (اے حبیب!) تم صبر کرو جیسے ہمت والے رسولوں نے

مِنَ الرُّسُلِ وَ لَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ؕ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ

مِنَ الرُّسُلِ	وَ	لَا تَسْتَعْجِلْ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ	يَوْمَ	يَرَوْنَ
رسولوں میں سے	اور	جلدی نہ کرو	ان (کافروں) کیلئے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے

صبر کیا اور ان کافروں کے لیے جلدی نہ کرو۔ جس دن وہ دیکھیں گے

مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْۤا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ؕ

مَا	يُوْعَدُوْنَ	لَمْ يَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ
(وہ) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے	(تو سمجھیں گے کہ) نہ ٹھہرے تھے	مگر	دن کی ایک گھڑی

اسے جس کی وعید انہیں سنائی جاتی ہے (تو سمجھیں گے کہ) گویا وہ دنیا میں دن کی صرف ایک گھڑی بھر ٹھہرے تھے۔

بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ ع

بَلٰغٌ	فَهَلْ	يُهْلَكُ	اِلَّا	الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۳۵﴾
(یہ) ایک تبلیغ (ہے)	تو کیا (یعنی نہیں)	ہلاک کیا جاتا	مگر	نافرمان لوگوں (کو)

یہ ایک تبلیغ ہے تو نافرمان لوگ ہی ہلاک کئے جاتے ہیں ○

الرکوع ۴ ع

1 ...... حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راہِ حق میں آنے والی تمام تر تکالیف پر بے مثال صبر کا مظاہرہ فرمایا اور اس وصف میں آپ کا مقام تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے بلند تھا۔ 2 ...... یوں تو تمام انبیاء و مرسلین عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام عزم و ہمت اور صبر والے تھے البتہ ان کی مقدس جماعت میں پانچ رسول ایسے تھے جن کا راہِ حق میں صبر و مجاہدہ دیگر سے زیادہ تھا اس لئے انہیں بطورِ خاص "اولوا العزم رسول" کہا جاتا ہے، اور وہ یہ ہیں (1) حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (2) حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (3) حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (4) حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔ (5) حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام۔

آیات:38 | رکوع: 04

سُوْرَةُ مُحَمَّدٍ مَدَنِيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفر کرنے اور راہِ خدا سے روکنے والوں کے لیے وعید

اَلَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا وَ صَدُّوۡا عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ اَضَلَّ

اَلَّذِیۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	صَدُّوۡا	عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ	اَضَلَّ(1)
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	روکا	اللہ کی راہ سے	(اللہ نے) برباد کردیئے

جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا، اللہ نے ان کے اعمال

باعمل مومنوں کے لیے بشارت

اَعۡمَالَهُمۡ ۝١ وَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَ

اَعۡمَالَهُمۡ ۝١	وَ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	وَ
ان کے اعمال	اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	اور

برباد کردیئے ۝ اور جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور

اٰمَنُوۡا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ هُوَ الۡحَقُّ

اٰمَنُوۡا	بِمَا	نُزِّلَ(2)	عَلٰی مُحَمَّدٍ(3)	وَّ	هُوَ	الۡحَقُّ
وہ ایمان لائے	(اس) پر جو	اتارا گیا	محمد پر	اور	وہی	حق (ہے)

اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا اور وہی ان کے رب کے پاس سے

1 ...... حالتِ کفر میں کئے گئے نیک اعمال کا آخرت میں کوئی ثواب نہ ملے گا کیونکہ ایمان کے بغیر کوئی نیکی قبول نہیں اور حالتِ ایمان میں کیے گئے نیک اعمال بھی کفر کرنے کی صورت میں ضائع ہو جاتے ہیں، لہٰذا آخرت میں نیک اعمال کا ثواب پانے کے لیے صحیح ایمان لا کر نیک اعمال کرنا اور ایمان پر ثابت قدم رہنا دونوں بہت ضروری ہیں۔ 2 ...... قرآن مجید پر ایمان لانے کو جداگانہ ذکر کرنے سے معلوم ہوا کہ اس کی شان انتہائی بلند ہے اور جن پر یہ قرآن نازل ہوا ہے ان کی شان بھی بہت عظیم ہے۔ 3 ...... ایمان کے لئے ان تمام چیزوں کو ماننا ضروری ہے جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اعمالِ کفار کی بربادی اور اہلِ ایمان کی سرخروئی کا سبب

مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَ اَصْلَحَ

مِنْ رَّبِّهِمْ	كَفَّرَ	عَنْهُمْ	سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	اَصْلَحَ
ان کے رب کی طرف سے	(تو اللہ نے) مٹادیں	ان سے	ان کی خطائیں	اور	اصلاح کر دی

حق ہے تو اللہ نے ان کی برائیاں مٹادیں اور ان کی حالتوں کی

بَالَهُمْ ۝۲ ذٰلِكَ بِاَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ

بَالَهُمْ ۝۲	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوا	اتَّبَعُوا	الْبَاطِلَ (1)
ان کے حال (کی)	یہ	(اس) لیے کہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	انہوں نے پیروی کی	باطل (کی)

اصلاح فرمائی ۝ یہ اس لیے کہ کافر باطل کے پیروکار ہوئے

وَ اَنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ

وَ	اَنَّ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	اتَّبَعُوا	الْحَقَّ (2)
اور	(اس لیے) کہ	وہ لوگ جو	ایمان لائے	انہوں نے پیروی کی	حق (کی)

اور ایمان والوں نے حق کی پیروی کی

مِنْ رَّبِّهِمْ ؕ كَذٰلِكَ يَضْرِبُ اللّٰهُ لِلنَّاسِ

مِنْ رَّبِّهِمْ	كَذٰلِكَ	يَضْرِبُ	اللّٰهُ	لِلنَّاسِ
(جو) ان کے رب کی طرف سے (ہے)	اسی طرح	بیان فرماتا ہے	اللہ	لوگوں کیلئے

جو ان کے رب کی طرف سے ہے۔ اللہ ان کے حالات لوگوں سے

دورانِ جنگ کفار سے متعلق حکم

اَمْثَالَهُمْ ۝۳ فَاِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا

اَمْثَالَهُمْ ۝۳	فَاِذَا	لَقِيْتُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
ان کے حالات	تو جب	تمہارا سامنا ہو	ان لوگوں سے جنہوں نے	کفر کیا

یونہی بیان فرماتا ہے ۝ تو جب کافروں سے تمہارا سامنا ہو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اگر کسی نے ان میں سے ایک کا بھی انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ (1)...... یہاں باطل سے مراد شیطان، یا نفسِ اَمارہ، یا برے سردار ہیں۔ (2)...... یہاں حق سے مراد اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت ہے۔ اُمت کا اجماع اور مجتہد علماء کا قیاس چونکہ سنت کے ساتھ لاحق ہے اس لئے یہ بھی حق میں داخل ہے۔ یا حق سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں کیونکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ہر قول اور فعل شریف برحق ہے اور حق آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسے وابستہ ہے جیسے نور سورج سے، یا خوشبو پھول سے وابستہ ہے۔

مع ۱۳

جہاد کا حکم دینے کی حکمت اور شہیدوں کے فضائل

فَضَرْبَ الرِّقَابِ ؕ حَتّٰۤى اِذَاۤ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ ۙ

فَضَرْبَ الرِّقَابِ	حَتّٰۤى	اِذَاۤ	اَثْخَنْتُمُوْهُمْ (1)	فَشُدُّوا	الْوَثَاقَ
تو گردنیں مارنا (ہے)	یہاں تک کہ	جب	تم خوب قتل کرلو انہیں	تو مضبوط کرلو	باندھنا

تو گردنیں مارو یہاں تک کہ جب تم انہیں خوب قتل کرلو تو (قیدیوں کو) مضبوطی سے باندھ دو

فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ

فَاِمَّا	مَنًّۢا	بَعْدُ	وَ	اِمَّا	فِدَآءً	حَتّٰى	تَضَعَ
پھر یا	احسان کرنا (ہے)	(اس کے) بعد	اور	یا	فدیہ لینا	یہاں تک کہ	رکھ دے

پھر اس کے بعد چاہے احسان کرکے چھوڑ دو یا فدیہ لے لو، یہاں تک کہ لڑائی

الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ۛۚ ذٰلِكَ ؕۛ وَ لَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ

الْحَرْبُ	اَوْزَارَهَا (2)	ذٰلِكَ	وَ	لَوْ	يَشَآءُ	اللّٰهُ	لَانْتَصَرَ	مِنْهُمْ
جنگ	اپنے بوجھ	(حکم) یہ (ہے)	اور	اگر	چاہتا	اللہ	(تو) ضرور بدلہ لے لیتا	ان سے

اپنے بوجھ رکھ دے۔ (حکم) یہی ہے اور اگر اللہ چاہتا تو آپ ہی اُن سے بدلہ لے لیتا

وَ لٰكِنْ لِّيَبْلُوَاۡ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ؕ وَ الَّذِيْنَ

وَلٰكِنْ	لِّيَبْلُوَاۡ (3)	بَعْضَكُمْ	بِبَعْضٍ	وَ	الَّذِيْنَ
لیکن	(تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ وہ جانچے	تمہارے بعض (کو)	بعض سے	اور	وہ لوگ جنہیں

مگر (تمہیں قتال کا حکم دیا) تاکہ تم میں سے ایک کو دوسرے کے ذریعے جانچے اور جو

قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَنْ يُّضِلَّ اَعْمَالَهُمْ ۝۴

قُتِلُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	فَلَنْ يُّضِلَّ	اَعْمَالَهُمْ ۝۴
قتل کردیا گیا	اللہ کی راہ میں	تو (اللہ) ہرگز ضائع نہیں فرمائے گا	ان کے اعمال

اللہ کی راہ میں مارے گئے اللہ ہرگز ان کے عمل ضائع نہیں فرمائے گا ○

1 ...... دورانِ جنگ کفار کو کثرت سے قتل کرنے کی حد یہ ہے کہ کافروں کا زور ٹوٹ جائے اور مسلمانوں پر غالب آنے کا امکان نہ رہے۔ 2 ...... یعنی قتل اور قید کرنے کا حکم اس وقت تک ہے کہ لڑائی کرنے والے کافر اپنا اسلحہ رکھ دیں اور جنگ یوں ختم ہو جائے کہ مشرکین مسلمانوں کی اطاعت قبول کرلیں یا اسلام لائیں۔ 3 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے جانچنے سے یہ ہرگز مراد نہیں کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے معلوم نہ تھا اور اس جانچ کے ذریعے اسے معلوم ہوا، بلکہ مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتا ہے جیسا امتحان لینے اور آزمانے والا کرتا ہے تاکہ فرشتوں اور جن و انس کے سامنے معاملہ ظاہر ہو جائے اور اس آدمی ←

دینِ الٰہی کے مددگاروں کو بشارت

سَيَهْدِيْهِمْ وَ يُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝٥ ج وَ يُدْخِلُهُمُ

سَيَهْدِيْهِمْ	وَ	يُصْلِحُ	بَالَهُمْ ۝٥	وَ	يُدْخِلُهُمُ
عنقریب (اللہ) راستہ دکھائے گا انہیں	اور	اصلاح کردے گا	ان کے حال (کی)	اور	داخل کرے گا انہیں

عنقریب اللہ انہیں راستہ دکھائے گا اور ان کے حال کی اصلاح فرمائے گا ○ اور انہیں جنت میں

الْجَنَّةَ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝٦ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ

الْجَنَّةَ	عَرَّفَهَا	لَهُمْ ۝٦	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنْ
جنت (میں)	(اللہ نے) پہچان کرادی تھی اس کی	ان کو	اے	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اگر

داخل فرمائے گا، اللہ نے انہیں اس کی پہچان کروادی تھی ○ اے ایمان والو! اگر

تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَ يُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ ۝٧

تَنْصُرُوا (1)	اللّٰهَ	يَنْصُرْكُمْ	وَ	يُثَبِّتْ	اَقْدَامَكُمْ ۝٧
تم مدد کروگے	اللہ (کے دین کی)	(تو) وہ مدد کرے گا تمہاری	اور	جمادے گا	تمہارے قدموں (کو)

تم اللہ کے دین کی مدد کروگے تو اللہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہیں ثابت قدمی عطا فرمائے گا ○

کفار کی سزا اور اس کا سبب

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَ اَضَلَّ

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	فَتَعْسًا	لَّهُمْ	وَ	اَضَلَّ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	تو تباہی و بربادی (ہے)	ان کے لئے	اور	(اللہ نے) برباد کردیا

اور جنہوں نے کفر کیا تو ان کیلئے تباہی و بربادی ہے اور اللہ نے

اَعْمَالَهُمْ ۝٨ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَاۤ اَنْزَلَ

اَعْمَالَهُمْ ۝٨	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	كَرِهُوْا	مَاۤ	اَنْزَلَ
ان کے اعمال (کو)	یہ	(اس) وجہ سے کہ وہ	انہوں نے ناپسند کیا	(اسے) جو	نازل کیا

ان کے اعمال برباد کردیئے ○ یہ (سزا) اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کئے ہوئے کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر بھی حجت قائم ہو جائے۔ 1 ......اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے اپنے دین کی ترویج و اشاعت اور غلبہ کے لئے بندوں کی مدد کی کوئی حاجت نہیں، یہاں جو بندوں کو دینِ الٰہی کی مدد کرنے کا فرمایا گیا یہ در اصل ان کے اپنے ہی فائدے کے لئے ہے کہ اس صورت میں انہیں اللہ تعالیٰ کی مدد حاصل ہو گی اور اس کی طرف سے انہیں ثابت قدمی نصیب ہو گی۔ نیز اس آیت سے ثابت ہوا کہ بندگانِ خدا کی مدد لینا شرک نہیں، کیونکہ جب بندوں کی مدد سے غنی اور بے نیاز رب تعالیٰ نے بندوں کو اپنے دین کی مدد کرنے کا فرمایا ہے تو عام بندے کا کسی سے مدد طلب کرنا کیوں شرک ہو گا؟

گزشتہ امتوں کے انجام کا بیان اور کفارِ مکہ کو تنبیہ

اللّٰهُ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ⑨ اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ

اللّٰهُ	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ⑨	اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا	فِي الْاَرْضِ
اللہ (نے)	تو (اللہ نے) ضائع کر دیا	ان کے اعمال (کو)	تو کیا انہوں نے سفر نہیں کیا	زمین میں

ناپسند کیا تو اللہ نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ○ تو کیا انہوں نے زمین میں سفر نہ کیا

فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ط دَمَّرَ اللّٰهُ

فَيَنْظُرُوْا	كَيْفَ	كَانَ	عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	دَمَّرَ	اللّٰهُ
تو وہ دیکھتے	کیسا	ہوا	ان لوگوں کا انجام جو	ان سے پہلے (گزرے)	تباہی ڈال دی	اللہ (نے)

تو دیکھتے کہ ان سے پہلے لوگوں کا کیسا انجام ہوا؟ اللہ نے ان پر

مسلمانوں کی مدد اور کفار پر قہر کا سبب

عَلَيْهِمْ ز وَلِلْكٰفِرِيْنَ اَمْثَالُهَا ⑩ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ

عَلَيْهِمْ	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	اَمْثَالُهَا ⑩	ذٰلِكَ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
ان پر	اور	(ان) کافروں کے لیے	اس کے جیسی (سزائیں ہیں)	یہ	(اس) وجہ سے کہ	اللہ

تباہی ڈالی اور اِن کافروں کے لیے بھی پہلوں کے انجام جیسی بہت سی سزائیں ہیں ○ یہ اس لیے کہ اللہ

مَوْلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاَنَّ الْكٰفِرِيْنَ لَا مَوْلٰى

مَوْلَى الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اَنَّ	الْكٰفِرِيْنَ	لَا	مَوْلٰى (1)
ان لوگوں کا مددگار ہے جو	ایمان لائے	اور	(اس لیے) کہ	کافر	نہیں	کوئی مددگار

مسلمانوں کا مددگار ہے اور کافروں کا کوئی مددگار

باعمل مسلمانوں اور کفار کا اخروی حال

ع ۵

لَهُمْ ⑪ ع اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

لَهُمْ ⑪	اِنَّ	اللّٰهَ	يُدْخِلُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
ان کا	بیشک	اللہ	داخل کرے گا	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

نہیں ○ بیشک اللہ ایمان لانے والوں اور اچھے اعمال

(1)......اس سے مراد یہ ہے کہ کافروں کا کوئی ایسا مددگار نہیں جو ان سے عذابِ الٰہی دور کر سکے حتی کہ ان کے خود ساختہ معبود بت بھی ان کی کوئی مدد نہیں کر سکتے کیونکہ وہ تو خود بے جان، بے بس اور مجبور و لاچار ہیں کسی اور کی مدد کیا کریں گے۔

الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الصّٰلِحٰتِ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
اچھے، نیک	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کرنے والوں کو ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں اور کافر

یَتَمَتَّعُوْنَ وَ یَاْكُلُوْنَ كَمَا تَاْكُلُ الْاَنْعَامُ وَ النَّارُ مَثْوًى

یَتَمَتَّعُوْنَ (1)	وَ	یَاْكُلُوْنَ	كَمَا	تَاْكُلُ	الْاَنْعَامُ (2)	وَ	النَّارُ	مَثْوًى
وہ فائدہ اٹھارہے ہیں	اور	کھاتے ہیں	جیسے	کھاتے ہیں	جانور	اور	آگ	ٹھکانہ (ہے)

فائدہ اٹھارہے ہیں اور ایسے کھاتے ہیں جیسے جانور کھاتے ہیں اور آگ ان کا

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾ وَ كَاَیِّنْ مِّنْ قَرْیَةٍ هِیَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْیَتِكَ

ہجرت کے موقع پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تسلی

لَّهُمْ ﴿۱۲﴾	وَ	كَاَیِّنْ	مِّنْ قَرْیَةٍ	هِیَ	اَشَدُّ قُوَّةً	مِّنْ قَرْیَتِكَ
ان کا	اور	کتنے ہی	شہر	وہ	قوت میں زیادہ سخت (تھے)	تمہارے شہر سے

ٹھکانہ ہے ○ اور کتنے ہی ایسے شہر ہیں جو تمہارے اِس شہر سے زیادہ قوت والے تھے

الَّتِیْۤ اَخْرَجَتْكَۚ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ

الَّتِیْۤ	اَخْرَجَتْكَ	اَهْلَكْنٰهُمْ	فَلَا	نَاصِرَ
جس نے	نکال دیا تمہیں	ہم نے ہلاک کر دیا انہیں	تو نہیں	کوئی مددگار

جس نے تمہیں باہر نکال دیا، ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو ان کیلئے

مومن و کافر میں فرق کا بیان

لَهُمْ ﴿۱۳﴾ اَفَمَنْ كَانَ عَلٰى بَیِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّهٖ

لَهُمْ ﴿۱۳﴾	اَفَمَنْ	كَانَ	عَلٰى بَیِّنَةٍ	مِّنْ رَّبِّهٖ
ان کے لئے	تو کیا جو شخص	ہو	روشن دلیل پر	اپنے رب کی طرف سے

کوئی مددگار نہیں ○ تو جو شخص اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہو

1 ...... کافر بھی دنیا سے فائدہ اٹھارہے اور مسلمان بھی لیکن ان دونوں کے فائدہ اٹھانے میں بہت فرق ہے کیونکہ کافر کے پیشِ نظر صرف دنیاوی عیش و عشرت کا سامان جمع کرنا، پیٹ بھرنا، شہوت پوری کرنا، اور اپنی نسل بڑھانا ہوتا ہے، آخرت کی جانب بالکل توجہ نہیں ہوتی جبکہ کامل مسلمان دنیا کی جس چیز سے بھی فائدہ اٹھاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر اطاعتِ الٰہی، اطاعتِ رسول اور اپنی آخرت کو بہتر بنانا ہوتا ہے۔ 2 ...... جانوروں کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ کہاں سے اور کیا کھانا ہے، اس لئے انہیں جہاں سے جو مل جائے اسے کھانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح کھاتے وقت جانور اس چیز سے غافل ہوتے ہیں کہ اس کے بعد انہیں ذبح کر دیا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جنت کے اوصاف اور جنتی و جہنمی میں فرق کا بیان

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ سُوْٓءُ عَمَلِهٖ وَ اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾

كَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ	سُوْٓءُ عَمَلِهٖ	وَ	اتَّبَعُوْٓا	اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۴﴾
(وہ اس) جیسا (ہو گا) جس کے لئے آراستہ کر دیا	اس کا برا عمل	اور	وہ پیچھے چلے	اپنی خواہشوں (کے)

کیا وہ اُس جیسا ہو گا جس کے برے عمل اس کیلئے خوبصورت بنا دیئے گئے اور وہ اپنی خواہشوں کے پیچھے چلے ○

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ؕ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ

مَثَلُ الْجَنَّةِ	الَّتِیْ	وُعِدَ	الْمُتَّقُوْنَ	فِیْهَاۤ	اَنْهٰرٌ
جنت کا حال	جس کا	وعدہ کیا گیا ہے	پرہیز گاروں (سے)	(یہ ہے کہ) اس میں	نہریں (ہیں)

اس جنت کا حال جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا گیا ہے یہ ہے کہ اس میں

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ۚ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ۚ وَ

مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ لَّبَنٍ	لَّمْ یَتَغَیَّرْ	طَعْمُهٗ	وَ
خراب نہ ہونے والے پانی کی	اور	نہریں	دودھ کی	نہیں بدلتا	اس کا مزہ	اور

خراب نہ ہونے والے پانی کی نہریں ہیں اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلے اور

اَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ ۚ۬ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى ؕ

اَنْهٰرٌ	مِّنْ خَمْرٍ (1)	لَّذَّةٍ	لِّلشّٰرِبِیْنَ	وَ	اَنْهٰرٌ	مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى
نہریں	شراب کی	لذت (ہے)	پینے والوں کیلئے	اور	نہریں	صاف کئے گئے شہد کی

ایسی شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کیلئے سراسر لذت ہے اور صاف شفاف شہد کی نہریں ہیں

وَ لَهُمْ فِیْهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ وَ مَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ ؕ

وَ	لَهُمْ	فِیْهَا	مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ	وَ	مَغْفِرَةٌ	مِّنْ رَّبِّهِمْ
اور	ان کیلئے	اس میں	ہر (قسم کے) پھل (ہیں)	اور	مغفرت (ہے)	ان کے رب کی طرف سے

اور ان کے لیے اس میں ہر قسم کے پھل اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جائے گا۔ یہی حال کفار کا ہے کہ وہ حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر کھاتے رہتے ہیں، غفلت کے ساتھ دنیا طلب کرنے اور اس کے عیش و عشرت سے فائدہ اٹھانے میں مشغول ہیں اور آنے والی مصیبتوں کا خیال بھی نہیں کرتے حالانکہ جہنم کی آگ ان کا ٹھکانہ ہے۔

1 ...... دنیا کی شراب خراب ذائقے اور میل کچیل والی ہوتی ہے، اس میں خراب چیزوں کی آمیزش ہوتی اور سڑ کر بنتی ہے، اس کے پینے سے عقل زائل ہوتی، سر چکراتا، خمار آتا اور دردِ سر پیدا ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب ان سب عیوب سے پاک، انتہائی لذیذ، فرحت بخش اور خوش گوار ہے۔

منافقوں کے ایک گروہ کا طرزِ عمل اور اس کا نتیجہ

كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا

كَمَنْ (1)	هُوَ	خَالِدٌ	فِي النَّارِ	وَ	سُقُوْا
(کیا یہ جنتی) اس شخص جیسا (ہو گا) جو	وہ	ہمیشہ رہنے والا (ہے)	آگ میں	اور	انہیں پلایا جائے گا

کیا (یہ جنتی) اس کے برابر ہو سکتا ہے جو ہمیشہ آگ میں رہنے والا ہے اور انہیں کھولتا پانی

مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾ وَمِنْهُمْ مَّنْ

مَآءً حَمِيْمًا	فَقَطَّعَ	اَمْعَآءَهُمْ ﴿١٥﴾	وَ	مِنْهُمْ	مَّنْ
کھولتا پانی	تو وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا	ان کی آنتوں (کے)	اور	ان میں سے	(کوئی وہ ہے) جو

پلایا جائے گا تو وہ ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا؟ ○ اور لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو

يَّسْتَمِعُ اِلَيْكَ ۚ حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ

يَّسْتَمِعُ	اِلَيْكَ	حَتّٰٓى	اِذَا	خَرَجُوْا	مِنْ عِنْدِكَ
کان لگا کر سنتا ہے	تمہاری طرف	یہاں تک کہ	جب	وہ نکل کر جاتے ہیں	تمہارے پاس سے

تمہاری طرف کان لگا کر سنتے ہیں یہاں تک کہ جب تمہارے پاس سے نکل کر جاتے ہیں

قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا ۫

قَالُوْا	لِلَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	مَاذَا	قَالَ	اٰنِفًا
(تو) کہتے ہیں	ان لوگوں سے جنہیں	دیا گیا	علم	کیا	اس (نبی) نے کہا	ابھی

تو علم والوں سے کہتے ہیں: ابھی انہوں نے کیا کہا؟

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَاتَّبَعُوْٓا

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	طَبَعَ	اللّٰهُ	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	وَ	اتَّبَعُوْٓا
یہ لوگ	وہ ہیں جو	مہر لگا دی	اللہ (نے)	ان کے دلوں پر	اور	انہوں نے پیروی کی

یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا دی اور وہ اپنی خواہشوں کے

(1)......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ آخرت میں کفار اور مومنین کا حال ایک جیسا نہیں بلکہ بہت مختلف ہو گا، مومنین جنت کے باغات، محلات اور عیش و آرام میں ہوں گے جبکہ کافر نارِ جہنم میں جل رہے ہوں گے۔ مومنین کے پینے کے لئے انواع و اقسام کے لذیذ ترین مشروبات ہوں گے جبکہ کافروں کے لئے ایسا کھولتا ہوا پانی ہو گا جو ان کی آنتوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ہدایت کا صلہ

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾ وَ الَّذِیْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى

اَهْوَآءَهُمْ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	اهْتَدَوْا	زَادَهُمْ	هُدًى
اپنی خواہشوں (کی)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ہدایت پائی	(اللہ نے) زیادہ کر دیا انہیں	ہدایت (میں)

تابع ہو گئے ○ اور جنہوں نے ہدایت پائی تو اللہ نے ان کی ہدایت اور زیادہ فرمادی

کفار کے لیے نصیحت سے فائدہ اٹھانے کا موقع

وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾ فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ

وَّ	اٰتٰىهُمْ	تَقْوٰىهُمْ ﴿۱۷﴾	فَهَلْ	یَنْظُرُوْنَ	اِلَّا	السَّاعَةَ
اور	عطا کی انہیں	ان کی پرہیز گاری	تو کیا (یعنی نہیں)	وہ انتظار کر رہے ہیں	مگر	قیامت (کا)

اور انہیں ان کی پرہیز گاری عطا فرمائی ○ تو وہ قیامت ہی کا انتظار کر رہے ہیں

اَنْ تَاْتِیَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى

اَنْ	تَاْتِیَهُمْ	بَغْتَةً	فَقَدْ	جَآءَ	اَشْرَاطُهَا	فَاَنّٰى
کہ	وہ آجائے ان پر	اچانک	تو بیشک	آچکی ہیں	اس کی (کئی) علامتیں	تو کہاں (مفید ہوگا)

کہ ان پر اچانک آجائے تو بیشک اس کی (کئی) علامتیں تو آ ہی چکی ہیں پھر جب

توحید کا بیان اور استغفار کا حکم

لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَاۤ

لَهُمْ	اِذَا	جَآءَتْهُمْ	ذِكْرٰىهُمْ ﴿۱۸﴾	فَاعْلَمْ (1)	اَنَّهٗ	لَاۤ
ان کیلئے	جب	وہ آجائے گی ان پر	ان کا نصیحت ماننا	تو جان لو	کہ	نہیں

قیامت آجائے گی تو ان کا نصیحت ماننا انہیں کہاں مفید ہو گا؟ ○ تو جان لو کہ اللہ کے سوا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ

اِلٰهَ	اِلَّا	اللّٰهُ	وَ	اسْتَغْفِرْ	لِذَنْۢبِكَ (2)	وَ
کوئی معبود	مگر	اللہ	اور	مغفرت طلب کرو	اپنے (خاص غلاموں) کے گناہوں کی	اور

کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اے حبیب! اپنے خاص غلاموں اور

1 ...... یہاں جاننے سے پہلی بار جاننا نہیں بلکہ یہ مراد ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے بارے میں جو علم اور یقین رکھتے ہیں اس پر قائم رہیں۔ 2 ...... یہاں آیت میں اگر خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہو تو اس کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کوئی گناہ ہوا تھا جس کی معافی مانگنے کا فرمایا گیا کیونکہ آپ یقینی طور پر گناہوں سے معصوم ہیں بلکہ یہ اس لئے فرمایا گیا ہے کہ استغفار کے معاملے میں اُمت آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کرے یا یہاں بظاہر خطاب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے اور مراد آپ کے اہلِ بیت اور خاص غلام ہیں اور آیت کا معنی یہ ہے کہ آپ اپنے ←

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ

لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مُتَقَلَّبَكُمْ	وَ
مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں (کے گناہوں) کی	اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارا چلنا پھرنا	اور

عام مسلمان مردوں اور عورتوں کے گناہوں کی معافی مانگو اور (اے لوگو!) اللہ دن کے وقت تمہارے پھرنے اور

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾ ع وَ یَقُوْلُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ

مَثْوٰىكُمْ ﴿۱۹﴾	وَ	یَقُوْلُ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا[1]	لَوْلَا	نُزِّلَتْ
تمہارا (آرام کا) ٹھکانہ	اور	کہتے ہیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے	کیوں نہیں	اتاری گئی

رات کو تمہارے آرام کرنے کو جانتا ہے ○ اور مسلمان کہتے ہیں: کوئی سورت

سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَاۤ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِیْهَا

سُوْرَةٌ	فَاِذَاۤ	اُنْزِلَتْ	سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ	وَّ	ذُكِرَ	فِیْهَا
کوئی سورت	پھر جب	اتاری جاتی ہے	کوئی واضح سورت	اور	ذکر کیا جاتا ہے	اس میں

کیوں نہیں اتاری گئی؟ پھر جب کوئی واضح سورت اتاری جاتی ہے اور اس میں جہاد کا حکم

الْقِتَالُ ۙ رَاَیْتَ الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ یَّنْظُرُوْنَ

الْقِتَالُ	رَاَیْتَ	الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	یَّنْظُرُوْنَ
جہاد (کا)	(تو) تم دیکھو گے	ان لوگوں کو جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	وہ دیکھتے ہیں

دیا جاتا ہے تو تم ان لوگوں کو دیکھو گے جن کے دلوں میں بیماری ہے کہ تمہاری طرف

اِلَیْكَ نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ مِنَ الْمَوْتِ ؕ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿۲۰﴾ ج

اِلَیْكَ	نَظَرَ الْمَغْشِیِّ عَلَیْهِ	مِنَ الْمَوْتِ	فَاَوْلٰى	لَهُمْ ﴿۲۰﴾
تمہاری طرف	(جیسے اس کا) دیکھنا جس پر چھائی ہوئی ہو	موت	تو بہتر تھا	ان کے لیے

ایسے دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتا ہے جس پر موت چھائی ہوئی ہو تو ان کے لئے بہتر تھا○

حکمِ جہاد پر مشتمل سورت اترنے پر منافقوں کا حال

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ بیت اور خاص غلاموں کے گناہوں کی مغفرت طلب فرمائیں۔

1 ...... ایمان والے راہِ خدا میں جہاد کے بے پناہ شوق کی بنا پر کہتے تھے کہ ایسی سورت کیوں نہیں اترتی جس میں جہاد کا حکم ہو تا کہ ہم جہاد کریں، یہی بات منافق بھی کہہ دیا کرتے تھے، پھر جب کوئی واضح، قطعی حکمِ جہاد والی سورت نازل ہو جاتی تو منافقین خوف اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے اور حکمِ الٰہی پر عمل کرنے سے جی چراتے تھے۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی جس میں منافقوں کا حال بیان کر کے انہیں نصیحت کی گئی ہے۔

اللہ پر ایمان کا تقاضا

طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ ۚ فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ ۚ فَلَوْ صَدَقُوا

طَاعَةٌ	وَّ	قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ	فَاِذَا	عَزَمَ	الْاَمْرُ	فَلَوْ	صَدَقُوا
فرمانبرداری کرنا	اور	اچھی بات کہنا	پھر جب	قطعی ہوگیا	(جہاد کا) حکم	تو اگر	وہ سچے رہتے

فرمانبرداری کرنا اور اچھی بات کہنا، پھر جب (جہاد کا) حکم قطعی ہوگیا تو اگر اللہ سے

اسلامی جہاد کو سبب فساد سمجھنے والوں کو جواب

اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ ج فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ

اللّٰهَ	لَكَانَ	خَيْرًا	لَّهُمْ ﴿٢١﴾	فَهَلْ	عَسَيْتُمْ	اِنْ
اللہ (سے)	(تو) ضرور وہ ہوتا	بہتر	ان کیلئے	تو کیا	تم قریب ہو	اگر

سچے رہتے تو یہ ان کیلئے بہتر ہوتا ○ تو کیا تم اس بات کے قریب ہو کہ اگر

تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْۤا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾

تَوَلَّيْتُمْ	اَنْ	تُفْسِدُوْا [1]	فِي الْاَرْضِ	وَ	تُقَطِّعُوْۤا	اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾
تم حکومت حاصل کرلو	کہ	تم فساد پھیلاؤ	زمین میں	اور	کاٹ دو	اپنے رشتے

تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو ○

منافقین پر لعنت الٰہی اور اس کا اثر

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰۤى

اُولٰٓئِكَ	الَّذِيْنَ	لَعَنَهُمُ	اللّٰهُ	فَاَصَمَّهُمْ	وَ	اَعْمٰۤى
یہ لوگ	وہ ہیں جو	لعنت کی ان پر	اللہ (نے)	تو بہرا کر دیا انہیں	اور	اندھی کر دیں

یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی تو اللہ نے انہیں بہرا کر دیا اور ان کی آنکھیں

منافق قرآن میں تدبر نہیں کرتے

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ

اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾	اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ	الْقُرْاٰنَ	اَمْ	عَلٰى قُلُوْبٍ
ان کی آنکھیں	تو کیا وہ غور و فکر نہیں کرتے	قرآن (میں)	یا، بلکہ	دلوں پر

اندھی کر دیں ○ تو کیا وہ قرآن میں غور و فکر نہیں کرتے؟ بلکہ دلوں پر

[1] ......جب منافقوں کو مشرکوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا تو یہ کہنے لگے کہ ہم مشرکوں کے خلاف جہاد کیسے کریں کیونکہ انسانوں کو قتل کرنا زمین میں فساد پھیلانا ہے، نیز عرب والے ہمارے رشتہ دار ہیں تو ان سے جنگ کر کے انہیں قتل کرنا رشتے داری کو توڑ دینا ہے اور یہ کوئی اچھے کام نہیں ہیں۔ ان کے رد میں یہ آیت نازل ہوئی۔ فی زمانہ بھی اسلام کے دشمن اسلامی جہاد پر اسی طرح کے اعتراضات کرتے ہیں، ان کے اعتراضات اسلام دشمنی کے سوا کچھ نہیں۔

ایمان سے کفر کی طرف پلٹنے والے شیطان کے دھوکے کا شکار ہیں

اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا

مَا	مِّنْۢ بَعْدِ	عَلٰۤى اَدْبَارِهِمْ	ارْتَدُّوْا	الَّذِیْنَ(2)	اِنَّ	اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾(1)
کہ	(اس کے) بعد	اپنی پیٹھوں پر	پلٹ گئے	وہ لوگ جو	بیشک	ان کے تالے (لگے ہیں)

ان کے تالے لگے ہوئے ہیں ○ بیشک وہ لوگ جو اپنے پیچھے پلٹ گئے اس کے بعد کہ

تَبَیَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّیْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ؕ وَ اَمْلٰى

اَمْلٰى	وَ	لَهُمْ	سَوَّلَ(3)	الشَّیْطٰنُ	الْهُدٰی	لَهُمُ	تَبَیَّنَ
امید دلائی	اور	ان کو	اس نے دھوکا دیا	شیطان	ہدایت	ان کیلئے	واضح ہوچکی تھی

ان کیلئے ہدایت بالکل واضح ہوچکی تھی شیطان نے انہیں فریب دیا اور انہیں

منافقوں کے ایمان سے کفر کی طرف پھرنے کا سبب

لَهُمْ ﴿۲۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِیْنَ كَرِهُوْا

كَرِهُوْا	لِلَّذِیْنَ	قَالُوْا	بِاَنَّهُمْ	ذٰلِكَ	لَهُمْ ﴿۲۵﴾
ناپسند کیا	ان لوگوں سے جنہوں نے	انہوں نے کہا	(اس) لیے کہ وہ	یہ	ان کو

(لمبی لمبی) امیدیں دلائیں ○ یہ اس لیے ہے کہ انہوں نے اللہ کے نازل کردہ کو

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِیْعُكُمْ فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ ۚ وَ

وَ	فِیْ بَعْضِ الْاَمْرِ	سَنُطِیْعُكُمْ	اللّٰهُ	نَزَّلَ	مَا
اور	کسی کام میں	عنقریب ہم اطاعت کریں گے تمہاری	اللہ (نے)	نازل کیا	(اسے) جو

ناپسند کرنے والوں سے کہا: کسی کام میں ہم تمہاری اطاعت کریں گے اور

موت کے وقت منافقوں کا عبرتناک حال اور اس کا سبب

اللّٰهُ یَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾ فَكَیْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	تَوَفَّتْهُمُ	اِذَا	فَكَیْفَ	اِسْرَارَهُمْ ﴿۲۶﴾	یَعْلَمُ	اللّٰهُ
فرشتے	روح قبض کریں گے ان کی	جب	تو کیسا (ہوگا)	ان کی چھپی باتیں	جانتا ہے	اللہ

اللہ ان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے ○ تو ان کا کیسا حال ہوگا جب فرشتے ان کے منہ

1 ...... دل پر قفل لگ جانے سے مراد دل کا سخت اور بے حس ہو جانا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کسی صورت نصیحت قبول نہیں کرتا۔

2 ...... اس آیت میں اہلِ کتاب کے ان کفار کا حال بیان کیا گیا ہے جنہوں نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ کو پہچانا، آپ کی نعت وصفت اپنی کتاب میں دیکھی، پھر جاننے پہچاننے کے باوجود کفر اختیار کیا اور ایک قول یہ ہے کہ ان لوگوں سے مراد منافق ہیں جو ایمان لا کر کفر کی طرف پھر گئے۔

3 ...... شیطان کا فریب یہ تھا کہ اس نے برے اعمال کو ان کی نظر میں ایسا مزین کر دیا کہ وہ انہیں اچھا سمجھنے لگے۔

منافقوں کا گھمنڈ اور ان کی پہچان کروانے سے متعلق مشیتِ الٰہی

يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمُ

يَضْرِبُوْنَ	وُجُوْهَهُمْ	وَ	اَدْبَارَهُمْ ﴿٢٧﴾	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمُ
ضربیں مارتے ہوئے	ان کے چہروں	اور	ان کی پیٹھوں (پر)	یہ	(اس) لیے کہ وہ

اور ان کی پیٹھوں پر ضربیں مارتے ہوئے ان کی روح قبض کریں گے ○ یہ اس لیے ہے کہ

اتَّبَعُوْا مَاۤ اَسْخَطَ اللّٰهَ وَ كَرِهُوْا

اتَّبَعُوْا	مَاۤ	اَسْخَطَ (1)	اللّٰهَ	وَ	كَرِهُوْا
انہوں نے پیروی کی	(اس بات کی) جس نے	ناراض کر دیا	اللہ (کو)	اور	انہوں نے پسند نہ کیا

انہوں نے اللہ کو ناراض کرنے والی بات کی پیروی کی اور انہوں نے اللہ کی خوشنودی کو

رِضْوَانَهٗ فَاَحْبَطَ اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾ع اَمْ حَسِبَ

رِضْوَانَهٗ (2)	فَاَحْبَطَ	اَعْمَالَهُمْ ﴿٢٨﴾	اَمْ	حَسِبَ
اس کی خوشنودی (کو)	تو اس نے ضائع کر دیئے	ان کے اعمال	کیا	گمان کر لیا

پسند نہ کیا تو اس نے ان کے اعمال ضائع کر دیئے ○ کیا جن کے دلوں میں

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اَنْ لَّنْ يُّخْرِجَ

الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ	مَّرَضٌ	اَنْ	لَّنْ يُّخْرِجَ
ان لوگوں نے جن کے دلوں میں	بیماری (ہے)	کہ	ہرگز ظاہر نہ کرے گا

بیماری ہے وہ اس گھمنڈ میں ہیں کہ اللہ ان کے چھپے ہوئے بغض و کینے کو

اللّٰهُ اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾ وَ لَوْ نَشَآءُ لَاَرَيْنٰكَهُمْ

اللّٰهُ	اَضْغَانَهُمْ ﴿٢٩﴾	وَ	لَوْ	نَشَآءُ	لَاَرَيْنٰكَهُمْ
اللہ	ان کے بغض و کینے	اور	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور دکھا دیتے تمہیں وہ منافقین

ظاہر نہ فرمائے گا ○ اور اگر ہم چاہتے تو تمہیں وہ منافقین دکھا دیتے

1 ......اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنے والی بات سے مراد لوگوں کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں جانے سے روکنا اور کافروں کی مدد کرنا ہے۔ یا، وہ بات تورات کے ان مضامین کو چھپانا ہے جن میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر ہے۔

2 ......یہاں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی سے مراد ایمان و طاعت، مسلمانوں کی مدد اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ جہاد میں حاضر ہونا ہے۔

مسلمانوں کی جہاد کے ذریعے آزمائش

فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ ؕ وَ لَتَعْرِفَنَّهُمْ فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ ؕ

فَلَعَرَفْتَهُمْ	بِسِيْمٰهُمْ	وَ	لَتَعْرِفَنَّهُمْ	فِيْ لَحْنِ الْقَوْلِ (1)
توضرور تم پہچان لیتے انہیں	ان کی نشانی سے	اور	ضرور تم پہچان لوگے انہیں	گفتگو کے انداز میں

تو تم انہیں ان کی صورت سے پہچان لیتے اور ضرور تم انہیں گفتگو کے انداز میں پہچان لوگے

وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى

وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۰﴾	وَ	لَنَبْلُوَنَّكُمْ	حَتّٰى
اور	اللہ	جانتا ہے	تمہارے اعمال	اور	ضرور ہم آزمائیں گے تمہیں	یہاں تک کہ

اور اللہ تمہارے اعمال جانتا ہے ○ اور ضرور ہم تمہیں آزمائیں گے یہاں تک کہ

نَعْلَمَ الْمُجٰهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَ الصّٰبِرِيْنَ ۙ وَ نَبْلُوَاۡ

نَعْلَمَ (2)	الْمُجٰهِدِيْنَ	مِنْكُمْ	وَ	الصّٰبِرِيْنَ	وَ	نَبْلُوَاۡ
دیکھ لیں	جہاد کرنے والوں (کو)	تم میں سے	اور	صبر کرنے والوں (کو)	اور	ہم آزمالیں

ہم تم میں سے جہاد کرنے والوں اور صبر کرنے والوں کو دیکھ لیں اور تمہاری خبریں

منافقین اور کفار کو تنبیہ

اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا

اَخْبَارَكُمْ ﴿۳۱﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا
تمہاری خبریں	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا

آزمالیں ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ شَآقُّوا الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ

عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ	شَآقُّوا	الرَّسُوْلَ	مِنْۢ بَعْدِ
اللہ کی راہ سے	اور	مخالفت کی	رسول (کی)	(اس کے) بعد

روکا اور رسول کی مخالفت کی اس کے بعد کہ

1 ...... حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم منافقوں کو ان کی صورت، باتوں اور اندازِ کلام سے پہچان لیا کرتے تھے اور یہ آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو عطا کیے جانے والے کثیر علوم میں سے علم کی ایک قسم ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہمیشہ سے ہی ہر شخص کے اعمال و افعال کا علم رکھتا ہے اور یہاں علم سے مراد ظہور ہے یعنی جو چیز پہلے سے ہی اللہ تعالیٰ کے علم میں تھی وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہو جائے۔

مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدٰى ۙ لَنْ يَّضُرُّوا اللّٰهَ

مَا	تَبَيَّنَ	لَهُمُ	الْهُدٰى	لَنْ يَّضُرُّوا	اللّٰهَ
کہ	ظاہر ہوچکی تھی	ان کے لئے	ہدایت	وہ ہرگز نقصان نہ پہنچاسکیں گے	اللہ (کو)

ان کیلئے ہدایت بالکل ظاہر ہوچکی تھی وہ ہرگز اللہ کو کچھ نقصان

شَيْـًٔا ؕ وَ سَيُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ

شَيْـًٔا	وَ	سَيُحْبِطُ	اَعْمَالَهُمْ ﴿۳۲﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ
کچھ	اور	عنقریب وہ برباد کردے گا	ان کے اعمال	اے	وہ لوگو جو

نہیں پہنچاسکیں گے اور بہت جلد اللہ ان کے اعمال برباد کردے گا ○ اے ایمان

اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْۤا

اٰمَنُوْۤا	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا	الرَّسُوْلَ	وَ	لَا تُبْطِلُوْۤا (1)
ایمان لائے	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو	رسول (کا)	اور	باطل نہ کرو

والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے اعمال

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ

اَعْمَالَكُمْ ﴿۳۳﴾	اِنَّ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	صَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	ثُمَّ
اپنے اعمال	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	پھر

باطل نہ کرو ○ بیشک جنہوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے روکا پھر

مَاتُوْا وَ هُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ﴿۳۴﴾

مَاتُوْا	وَ	هُمْ	كُفَّارٌ	فَلَنْ يَّغْفِرَ (2)	اللّٰهُ	لَهُمْ ﴿۳۴﴾
وہ مرگئے	اور	وہ	کافر (تھے)	تو ہرگز مغفرت نہ فرمائے گا	اللہ	ان کی

کافر ہی مرگئے تو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا ○

اطاعتِ رسول کا حکم اور اعمال باطل کرنے کی ممانعت

کفر پر مرنے والے کی مغفرت سے محرومی

1 ...... عمل کو باطل کرنا ممنوع ہے، لہٰذا ان تمام افعال سے بچنا ضروری ہے جن کی وجہ سے اعمال باطل ہو جاتے ہیں جیسے کفر و شرک کرنا، مسلمان ہونے کے بعد دینِ اسلام چھوڑ دینا، منافقت اختیار کرنا، رضائے الٰہی کی بجائے کسی اور غرض سے عمل کرنا اور نیک عمل شروع کر کے اسے قصداً فاسد کر دینا وغیرہ۔

2 ...... اُخروی نجات کے لئے ایمان پر خاتمہ ضروری ہے اور جس کی موت حالتِ کفر میں ہوئی اس کی کسی صورت مغفرت نہ ہو گی۔ ہمارے بزرگانِ دین لمحہ لمحہ نیک اعمال میں گزارنے کے باجود ایمان پر خاتمے کے لئے بہت فکر مند رہتے تھے، ہمیں بھی ایمان پر خاتمے کی فکر کرنی چاہیے۔

کفار سے مقابلے میں بزدلی دکھانے کی ممانعت

فَلَا تَهِنُوْا وَ تَدْعُوْۤا اِلَى السَّلْمِ ۖۗ وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ ۖۗ وَ اللّٰهُ

فَلَا تَهِنُوْا (1)	وَ	تَدْعُوْۤا	اِلَى السَّلْمِ	وَ	اَنْتُمُ	الْاَعْلَوْنَ	وَ	اللّٰهُ
تو تم سستی نہ کرو	اور	(نہ) بلاؤ	صلح کی طرف	اور	تم	غالب ہو گے	اور	اللہ

تو تم سستی نہ کرو اور خود صلح کی طرف دعوت نہ دو اور تم ہی غالب ہو گے اور اللہ

دنیا کی ناپائیداری کا بیان اور ایمان و تقویٰ کی فضیلت

مَعَكُمْ وَ لَنْ یَّتِرَكُمْ اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾ اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا

مَعَكُمْ	وَ	لَنْ یَّتِرَكُمْ	اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٥﴾	اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا
تمہارے ساتھ (ہے)	اور	وہ ہرگز نقصان نہ دے گا تمہیں	تمہارے اعمال (میں)	دنیا کی زندگی صرف

تمہارے ساتھ ہے اور وہ ہرگز تمہارے اعمال میں تمہیں نقصان نہ دے گا ○ دنیا کی زندگی تو یہی

لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ ؕ وَ اِنْ تُؤْمِنُوْا وَ تَتَّقُوْا

لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَ	اِنْ	تُؤْمِنُوْا	وَ	تَتَّقُوْا
کھیل	اور	تماشا (ہے)	اور	اگر	تم ایمان لاؤ	اور	پرہیز گاری کرو

کھیل کود ہے اور اگر تم ایمان لاؤ اور پرہیز گاری کرو

یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ وَ لَا یَسْــٴَـلْكُمْ اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾

یُؤْتِكُمْ	اُجُوْرَكُمْ	وَ	لَا یَسْــٴَـلْكُمْ (2)	اَمْوَالَكُمْ ﴿٣٦﴾
(تو) وہ دے گا تمہیں	تمہارے ثواب	اور	نہیں مانگے گا تم سے	تمہارے مال

تو وہ تمہیں تمہارے ثواب عطا فرمائے گا اور کچھ تم سے تمہارے مال نہ مانگے گا ○

بندوں کی آزمائش میں کرم الٰہی

اِنْ یَّسْــٴَـلْكُمُوْهَا فَیُحْفِكُمْ تَبْخَلُوْا وَ

اِنْ	یَّسْــٴَـلْكُمُوْهَا	فَیُحْفِكُمْ	تَبْخَلُوْا	وَ
اگر	اللہ طلب کرے تم سے وہ مال	پھر وہ زیادہ طلب کرے تم سے	(تو) تم بخل کرو گے	اور

اگر اللہ تم سے تمہارے مال طلب کرے اور زیادہ طلب کرے تو تم بخل کرو گے اور

1...... اس آیت میں بطورِ خاص صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُم سے خطاب ہے اور عمومی طور پر تمام مسلمانوں کے لئے بھی یہی احکام ہیں کہ وہ دشمنانِ اسلام سے مقابلہ کرنے میں سستی نہ کریں اور نہ ہی کمزوری دکھائیں اور انہیں خود صلح کی دعوت نہ دیں کہ اس میں ذلت کا پہلو ہے۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے تمہارے تمام اموال طلب نہیں کرے گا، یا یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ تم سے اپنی حاجت و ضرورت کے لئے مال طلب نہیں کرے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے۔ زکوٰۃ و صدقات وغیرہ میں جو مال خرچ کرنے کا حکم دیا گیا اس میں بھی بندوں ہی کا فائدہ ہے کہ وہ اس پر ثواب پائیں گے۔

راہِ خدا میں خرچ کرنے میں بخل کرنے والوں کی مذمت اور انہیں تنبیہ

يُخۡرِجۡ اَضۡغَانَكُمۡ ﴿٣٧﴾ هٰۤاَنۡتُمۡ هٰۤؤُلَآءِ تُدۡعَوۡنَ

يُخۡرِجۡ	اَضۡغَانَكُمۡ ﴿٣٧﴾	هٰۤاَنۡتُمۡ	هٰۤؤُلَآءِ	تُدۡعَوۡنَ
وہ (بخل) ظاہر کردے گا	تمہارے دلوں کے کھوٹ	ہاں ہاں تم ہو	یہ لوگ	تمہیں بلایا جاتا ہے

وہ بخل تمہارے دلوں کے کھوٹ کو ظاہر کردے گا ○ ہاں ہاں یہ تم ہو جو بلائے جاتے ہو

لِتُنۡفِقُوۡا فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ فَمِنۡكُمۡ مَّنۡ يَّبۡخَلُ ۚ وَمَنۡ

لِتُنۡفِقُوۡا	فِیۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ	فَمِنۡكُمۡ	مَّنۡ	يَّبۡخَلُ[1]	وَ	مَنۡ
تاکہ تم خرچ کرو	اللہ کی راہ میں	تو تم میں سے	(کوئی وہ ہے) جو	بخل کرتا ہے	اور	جو

تاکہ تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو تو تم میں کوئی بخل کرتا ہے اور جو

يَّبۡخَلۡ فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ عَنۡ نَّفۡسِهٖ ؕ وَاللّٰهُ الۡغَنِىُّ

يَّبۡخَلۡ	فَاِنَّمَا يَبۡخَلُ	عَنۡ نَّفۡسِهٖ	وَ	اللّٰهُ	الۡغَنِىُّ
بخل کرتا ہے	تو وہ بخل کرتا ہے صرف	اپنی جان سے	اور	اللہ	بے نیاز (ہے)

بخل کرے وہ اپنی ہی جان سے بخل کرتا ہے اور اللہ بے نیاز ہے

وَاَنۡتُمُ الۡفُقَرَآءُ ۚ وَاِنۡ تَتَوَلَّوۡا يَسۡتَبۡدِلۡ

وَ	اَنۡتُمُ	الۡفُقَرَآءُ	وَ	اِنۡ	تَتَوَلَّوۡا[2]	يَسۡتَبۡدِلۡ
اور	تم (سب)	محتاج (ہو)	اور	اگر	تم منہ پھیرو گے	(تو اللہ) بدل دے گا

اور تم سب محتاج ہو اور اگر تم منہ پھیروگے تو وہ تمہارے سوا

ع ۸

قَوۡمًا غَيۡرَكُمۡ ۙ ثُمَّ لَا يَكُوۡنُوۡۤا اَمۡثَالَكُمۡ ﴿٣٨﴾

قَوۡمًا	غَيۡرَكُمۡ	ثُمَّ	لَا يَكُوۡنُوۡۤا	اَمۡثَالَكُمۡ ﴿٣٨﴾
(دوسرے) لوگ	تمہارے سوا	پھر	وہ نہ ہوں گے	تم جیسے

اور لوگ بدل دے گا پھر وہ تم جیسے نہ ہوں گے ○

1...... بخل کے لغوی معنی ہیں ”کنجوسی“ اور اصطلاح میں جہاں خرچ کرنا شرعاً، عادتاً یا مروّتاً لازم ہو وہاں خرچ نہ کرنا بخل کہلاتا ہے۔ بخل کے بہت سے دینی اور دنیاوی نقصانات ہیں جن کا سامنا بخل کرنے والے کو ہی کرنا پڑتا ہے، جیسے بخل کرنے والا کامل مومن نہیں بن سکتا اور مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں پا سکتا یونہی بخل آدمی کی بدتر خامی اور ملامت و رسوائی کا ذریعہ ہے، خونریزی اور فساد کی جڑ اور ہلاکت و بربادی کا سبب ہے۔ 2...... اس آیت میں خطاب اگر صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع نہیں ہوئی کیونکہ بعد والوں میں سے کوئی بھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُم سے افضل نہیں ہے اور شرط کے لیے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات: 29 | رکوع: 04

سُوْرَةُ الْفَتْحِ مَدَنِيَّةٌ

روشن فتح کا فیصلہ فرمادینے کی بشارت اور دیگر بشارتیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ لِّيَغْفِرَ لَكَ					
اِنَّا	فَتَحْنَا	لَكَ	فَتْحًا مُّبِيْنًا ﴿١﴾ (1)	لِّيَغْفِرَ	لَكَ
بیشک	ہم نے فیصلہ فرمادیا	تمہارے لیے	روشن فتح (کا)	تاکہ بخش دے	تمہارے سبب
بیشک ہم نے تمہارے لیے روشن فتح کا فیصلہ فرمادیا ○ تاکہ اللہ تمہارے صدقے					

اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ								
اللّٰهُ	مَا	تَقَدَّمَ	مِنْ ذَنْۢبِكَ (2)	وَ	مَا	تَاَخَّرَ	وَ	يُتِمَّ
اللہ	جو	پہلے ہوئے	تمہارے اپنوں کے گناہ	اور	جو	پیچھے ہوں گے	اور	پوری کردے
تمہارے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ بخش دے اور اپنا انعام								

نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾ وَّيَنْصُرَكَ						
نِعْمَتَهٗ	عَلَيْكَ	وَ	يَهْدِيَكَ	صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ﴿٢﴾	وَّ	يَنْصُرَكَ
اپنی نعمت	تم پر	اور	دکھادے تمہیں	سیدھا راستہ	اور	مدد کرے تمہاری
تم پر تمام کردے اور تمہیں سیدھی راہ دکھادے ○ اور اللہ تمہاری						

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری نہیں کہ اس کا وقوع بھی ہو اور اگر یہ خطاب منافقین سے ہے تو یہ تبدیلی بالفعل واقع ہوئی اور بعد میں ایسے لوگ آئے جو منافقین جیسے بالکل نہ تھے۔

1 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک روشن فتح سے صلح حدیبیہ مراد ہے جبکہ بعض مطلق اسلامی فتوحات مراد لیتے ہیں جیسے مکہ، خیبر، حنین، طائف، فارس و روم وغیرہ کی فتوحات۔ یہ فتوحات چونکہ یقینی تھیں اس لئے انہیں ماضی کے صیغہ سے بیان کیا گیا۔

2 ...... یہاں ذَنب کی نسبت بظاہر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہے اور مراد آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اپنوں کے اگلے اور پچھلے گناہ ہیں۔

اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا ③ هُوَ الَّذِیْۤ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ

السَّكِیْنَةَ[1]	اَنْزَلَ	الَّذِیْۤ	هُوَ	نَصْرًا عَزِیْزًا ③	اللّٰهُ
اطمینان	اتارا	جس نے	وہی (ہے)	زبردست مدد	اللہ

زبردست مدد فرمائے ○ وہی ہے جس نے ایمان والوں کے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْۤا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْؕ وَ

وَ	اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ	لِیَزْدَادُوْۤا	فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ
اور	اپنے یقین کے ساتھ یقین (میں)	تاکہ وہ زیادہ ہوجائیں	ایمان والوں کے دلوں میں

اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین پر یقین میں اضافہ ہو اور

لِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًاۙ ④

حَكِیْمًا ④	عَلِیْمًا	اللّٰهُ	كَانَ	وَ	جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	لِلّٰهِ
حکمت والا	علم والا	اللہ	ہے	اور	آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

آسمانوں اور زمین کے تمام لشکر اللہ ہی کی ملک ہیں اور اللہ علم والا، حکمت والا ہے ○

لِّیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

تَجْرِیْ	جَنّٰتٍ	الْمُؤْمِنٰتِ	وَ	الْمُؤْمِنِیْنَ	لِّیُدْخِلَ
بہتی ہیں	باغوں (میں)	ایمان والی عورتوں (کو)	اور	ایمان والے مردوں	تاکہ وہ داخل کردے

تاکہ وہ ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو ان باغوں میں داخل فرمادے جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا وَ یُكَفِّرَ عَنْهُمْ

عَنْهُمْ	یُكَفِّرَ	وَ	فِیْهَا	خٰلِدِیْنَ	الْاَنْهٰرُ	مِنْ تَحْتِهَا
ان سے	(تاکہ اللہ) مٹادے	اور	ان میں	ہمیشہ رہنے والے	نہریں	ان کے نیچے

نہریں بہتی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور تاکہ اللہ ان کی برائیاں

1 ......اس سے پہلی آیت میں مدد فرمانے کا ذکر ہوا اور اس آیت میں مدد کی صورت بیان کی جارہی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی صلح اور امن کے ذریعے ایمان والوں کے دلوں میں اطمینان اتارا تاکہ ان کے یقین میں مزید اضافہ ہوجائے اور عقیدہ راسخ ہونے کے باوجود نفس کو اطمینان حاصل ہو اور یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے جنگ وغیرہ کے دوران ثابت قدمی نصیب ہوتی ہے۔

سَيِّاٰتِهِمْ ؕ وَ كَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵ لا وَّ

سَيِّاٰتِهِمْ	وَ	كَانَ	ذٰلِكَ	عِنْدَ اللّٰهِ	فَوْزًا عَظِيْمًا ۝۵	وَّ
ان کی برائیاں	اور	ہے	یہ	اللہ کے یہاں	بڑی کامیابی	اور

ان سے مٹادے، اور یہ اللہ کے یہاں بڑی کامیابی ہے ○ اور

يُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ وَ

يُعَذِّبَ	الْمُنٰفِقِيْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتِ	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ	وَ
(تاکہ) وہ عذاب دے	منافق مردوں	اور	منافق عورتوں	اور	مشرک مردوں	اور

تاکہ وہ منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور

الْمُشْرِكٰتِ الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ ظَنَّ السَّوْءِ ؕ عَلَيْهِمْ

الْمُشْرِكٰتِ	الظَّآنِّيْنَ	بِاللّٰهِ	ظَنَّ السَّوْءِ (1)	عَلَيْهِمْ
مشرک عورتوں (کو)	(جو) گمان کرنے والے (ہیں)	اللہ پر	برا گمان	انہی پر (ہے)

مشرک عورتوں کو عذاب دے جو اللہ پر برا گمان کرتے ہیں بری گردش

دَآئِرَةُ السَّوْءِ ۚ وَ غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ لَعَنَهُمْ وَ اَعَدَّ

دَآئِرَةُ السَّوْءِ (2)	وَ	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَيْهِمْ	وَ	لَعَنَهُمْ	وَ	اَعَدَّ
بری گردش	اور	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	اور	لعنت کی ان پر	اور	تیار کی

انہیں پر ہے اور اللہ نے اُن پر غضب فرمایا اور ان پر لعنت کی اور ان کے لیے

لَهُمْ جَهَنَّمَ ؕ وَ سَآءَتْ مَصِيْرًا ۝۶ وَ لِلّٰهِ

لَهُمْ	جَهَنَّمَ	وَ	سَآءَتْ	مَصِيْرًا ۝۶	وَ	لِلّٰهِ
ان کے لئے	جہنم	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	اور	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

جہنم تیار فرمائی اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اور آسمانوں

عظمت و شانِ الٰہی

1 ...... منافقوں کا اللہ تعالیٰ پر برا گمان یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اہلِ ایمان کی مدد نہ فرمائے گا اور انہیں مکہ سے مدینہ کی طرف سلامتی کے ساتھ نہیں لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانیوں کا شکار ہونا منافقوں کا طرزِ عمل اور حرام فعل ہے، مسلمانوں کو ایسے خیالات سے بچتے ہوئے ہر حال میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ اور اس سے حسنِ ظن رکھنا چاہئے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کے برے گمان کا وبال عذاب اور ہلاکت کی صورت میں انہی پر پڑے گا۔

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ۷

جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ۷
آسمانوں اور زمین کے سب لشکر	اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا

اور زمین کے سب لشکر اللہ ہی کی ملکیت میں ہیں اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مقام و مرتبہ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۸ ۙ

اِنَّاۤ	اَرْسَلْنٰكَ	شَاهِدًا (1)	وَّ	مُبَشِّرًا	وَّ	نَذِیْرًا ۸
بیشک	ہم نے بھیجا تمہیں	گواہ	اور	خوشخبری دینے والا	اور	ڈر سنانے والا (بنا کر)

بیشک ہم نے تمہیں گواہ اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا ○

بعثت کے تین مقاصد

لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُعَزِّرُوْهُ وَ

لِّتُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	تُعَزِّرُوْهُ	وَ
تاکہ (اے لوگو) تم ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	تعظیم کرو اس (رسول) کی	اور

تاکہ (اے لوگو!) تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر

بیعتِ رضوان کرنے والوں کی فضیلت اور ذمہ داری

تُوَقِّرُوْهُ ؕ وَ تُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۹ اِنَّ

تُوَقِّرُوْهُ (2)	وَ	تُسَبِّحُوْهُ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ۹	اِنَّ
توقیر کرو اس کی	اور	تم پاکی بیان کرو اس (اللہ) کی	صبح	اور	شام	بیشک

کرو اور صبح و شام اللہ کی پاکی بیان کرو ○ بیشک

الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ

الَّذِیْنَ	یُبَایِعُوْنَكَ	اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ	اللّٰهَ	یَدُ اللّٰهِ
وہ لوگ جو	بیعت کرتے ہیں تمہاری	وہ بیعت کرتے ہیں صرف	اللہ (کی)	اللہ کا ہاتھ

جو لوگ تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں، ان کے ہاتھوں پر

1 ......اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاہد و گواہ بنایا ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بروزِ قیامت اپنی امت کے اعمال و احوال اور انبیاء کی تبلیغ کی گواہی دیں گے۔ نیز شاہد کا ایک معنی مشاہدہ کرنے والا بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مرتبہ بھی عطا فرمایا ہے کہ اُمت کے تمام اعمال و احوال کا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مشاہدہ فرماتے ہیں، جیسا کہ خود فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اٹھا دی تو میں اسے اور جو اس میں قیامت تک ہونے والا ہے ایسے دیکھ رہا ہوں جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں۔ (کنز العمال، ۱۸۹/۶، الجزء الحادی عشر، الحدیث: ۳۱۹۶۸) 2 ......اکثر مفسرین کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ

فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ	فَمَنْ	نَّكَثَ	فَاِنَّمَا یَنْكُثُ	عَلٰى نَفْسِهٖ
ان کے ہاتھوں پر (ہے)	تو جس نے	عہد توڑا	تو وہ عہد توڑتا ہے صرف	اپنی جان کے خلاف

اللہ کا ہاتھ ہے تو جس نے عہد توڑا تو وہ اپنی جان کے خلاف ہی عہد توڑتا ہے

وَ مَنْ اَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ اللّٰهَ فَسَیُؤْتِیْهِ

وَ	مَنْ	اَوْفٰى	بِمَا عٰهَدَ عَلَیْهُ	اللّٰهَ	فَسَیُؤْتِیْهِ
اور	جس نے	پورا کیا	(اس) کو جس پر اس نے عہد کیا	اللہ (سے)	تو عنقریب اللہ دے گا اسے

اور جس نے اللہ سے کئے ہوئے اپنے عہد کو پورا کیا تو بہت جلد اللہ اسے

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿١٠﴾ ع سَیَقُوْلُ لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ

اَجْرًا عَظِیْمًا ﴿١٠﴾	سَیَقُوْلُ (1)	لَكَ	الْمُخَلَّفُوْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ
عظیم ثواب	اب کہیں گے	تم سے	پیچھے رہ جانے والے	دیہاتیوں میں سے

عظیم ثواب دے گا ○ پیچھے رہ جانے والے دیہاتی اب تم سے کہیں گے کہ

منافقوں سے متعلق غیبی خبر اور انہیں جواب

۹ رکوع

شَغَلَتْنَاۤ اَمْوَالُنَا وَ اَهْلُوْنَا فَاسْتَغْفِرْ

شَغَلَتْنَاۤ	اَمْوَالُنَا	وَ	اَهْلُوْنَا	فَاسْتَغْفِرْ
مشغول رکھا ہمیں	ہمارے مالوں	اور	ہمارے گھر والوں (نے)	تو آپ مغفرت کی دعا کردیں

ہمیں ہمارے مال اور ہمارے گھر والوں نے مشغول رکھا تو اب آپ ہمارے لئے

لَنَا ۚ یَقُوْلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ مَّا لَیْسَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ ؕ قُلْ

لَنَا	یَقُوْلُوْنَ	بِاَلْسِنَتِهِمْ	مَّا	لَیْسَ	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	قُلْ
ہمارے لئے	وہ کہتے ہیں	اپنی زبانوں سے	(وہ بات) جو	نہیں ہے	ان کے دلوں میں	تم کہو

مغفرت کی دعا کردیں، وہ اپنی زبانوں سے وہ بات کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں ہے۔ تم فرماؤ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نزدیک اس آیت میں تعظیم و توقیر کا حکم حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ہے۔

1 ...... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کے سال عمرہ کی نیت سے مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ فرمایا تو قریبی گاؤں والے اور دیہاتی آپ کے ساتھ نہ گئے اور کام کا بہانہ بنا کر وہیں رہ گئے اور حقیقت میں ان کا گمان یہ تھا کہ قریش بہت طاقتور ہیں، مسلمان ان سے بچ کر واپس نہ آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معاملہ ان کے گمان کے بالکل برخلاف ہوا اور اس آیت میں ان لوگوں کی معذرت سے متعلق غیبی خبر دی گئی جو ہو بہو پوری ہوئی۔

فَمَنْ يَّمْلِكُ لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ

فَمَنْ	يَّمْلِكُ (1)	لَكُمْ	مِّنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	اِنْ	اَرَادَ
تو کون	اختیار رکھتا ہے	تمہارے لئے	اللہ سے (کے مقابلہ میں)	کسی چیز (کا)	اگر	وہ ارادہ کرے

اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچانا چاہے یا وہ تمہاری بھلائی کا

بِكُمْ ضَرًّا اَوْ اَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ؕ بَلْ كَانَ

بِكُمْ	ضَرًّا	اَوْ	اَرَادَ	بِكُمْ	نَفْعًا	بَلْ	كَانَ
تمہارے ساتھ	نقصان (کا)	یا	وہ ارادہ کرے	تمہارے ساتھ	بھلائی (کا)	بلکہ	ہے

ارادہ فرمائے تو اللہ کے مقابلے میں کون تمہارے لئے کسی چیز کا اختیار رکھتا ہے؟ بلکہ اللہ

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا (11) بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرًا (11)	بَلْ	ظَنَنْتُمْ	اَنْ
اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خبردار	بلکہ	تم نے گمان کرلیا	یہ کہ

تمہارے کاموں سے خبردار ہے○ بلکہ تم تو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا وَّ

لَّنْ يَّنْقَلِبَ	الرَّسُوْلُ	وَ	الْمُؤْمِنُوْنَ (2)	اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ	اَبَدًا	وَّ
ہرگز واپس نہ آئیں گے	رسول	اور	ایمان والے	اپنے گھر والوں کی طرف	کبھی	اور

رسول اور مسلمان ہرگز کبھی اپنے گھر والوں کی طرف واپس نہ آئیں گے اور

زُيِّنَ ذٰلِكَ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ ظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ ۚۖ وَ

زُيِّنَ	ذٰلِكَ	فِيْ قُلُوْبِكُمْ	وَ	ظَنَنْتُمْ	ظَنَّ السَّوْءِ	وَ
خوبصورت بنادیا گیا	یہ (گمان)	تمہارے دلوں میں	اور	تم نے گمان کیا	برا گمان	اور

یہ بات تمہارے دلوں میں بڑی خوبصورت بنادی گئی تھی اور تم نے (یہ) بہت برا گمان کیا تھا اور

(1)...... کسی کو ضرر اور نفع پہنچانے کا حقیقی اختیار اللہ تعالیٰ کے پاس ہے، جسے وہ ضرر پہنچانا چاہے اسے کوئی اس کے ضرر سے نہیں بچا سکتا اور جسے وہ نفع پہنچانا چاہے تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا، لہٰذا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کے معاملے میں ان کے حکم کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے دنیا کے نفع و نقصان کا خوف نہیں کرنا چاہئے۔ (2)...... عمرہ کے اس سفر میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ جانے والے تمام حضرات کو اللہ تعالیٰ نے "مومنون" فرمایا، گویا ان صحابہ کا ایمان خدائی گواہی سے ثابت ہے۔

توحید و رسالت پر ایمان نہ لانے والے کے لیے وعید

كُنْتُمْ قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾ وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

كُنْتُمْ	قَوْمًۢا بُوْرًا ﴿۱۲﴾	وَ	مَنْ	لَّمْ يُؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
تم تھے	ہلاک ہونے والے لوگ	اور	جو	ایمان نہ لایا	اللہ اور اس کے رسول پر

تم ہلاک ہونے والے لوگ تھے ○ اور جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ لائے

اللہ تعالیٰ کی شان ملکیت اور مغفرت و عذاب سے متعلق مشیت الٰہی

فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾ وَلِلّٰهِ

فَاِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِيْنَ	سَعِيْرًا ﴿۱۳﴾	وَ	لِلّٰهِ
تو بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہے	کافروں کے لیے	بھڑکتی آگ	اور	اللہ ہی کے لیے (ہے)

تو بیشک ہم نے کافروں کے لیے بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہے ○ اور آسمانوں

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	يَغْفِرُ	لِمَنْ	يَّشَآءُ	وَ	يُعَذِّبُ
آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ بخش دیتا ہے	(اس) کو جسے	وہ چاہتا ہے	اور	عذاب دیتا ہے

اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لیے ہے، جس کی چاہے مغفرت فرمائے اور جسے چاہے

غزوۂ خیبر کے لیے روانگی کے وقت منافقوں کے بارے میں غیبی خبر

مَنْ يَّشَآءُؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ سَيَقُوْلُ

مَنْ	يَّشَآءُ (1)	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	غَفُوْرًا	رَّحِيْمًا ﴿۱۴﴾ (2)	سَيَقُوْلُ
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	ہے	اللہ	بخشنے والا	مہربان	اب کہیں گے

عذاب دے اور اللہ بخشنے والا، مہربان ہے ○ جب

الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا

الْمُخَلَّفُوْنَ	اِذَا	انْطَلَقْتُمْ	اِلٰى مَغَانِمَ	لِتَاْخُذُوْهَا	ذَرُوْنَا
پیچھے رہ جانے والے	جب	تم چلو گے	غنیمتوں کی طرف	تاکہ تم حاصل کرو انہیں	چھوڑ دو ہمیں

تم غنیمتیں حاصل کرنے کیلئے ان کی طرف چلو گے تو پیچھے رہ جانے والے کہیں گے: ہمیں بھی

1 ...... گناہگار مسلمان کی مغفرت فرما دینا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور اسے عذاب دینا اس کا عدل ہے، اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر حاوی اور عذاب کے مقابلے میں مغفرت زیادہ ہے لیکن اس کی وجہ سے نیک اعمال چھوڑ دینا اور نافرمانیوں میں مبتلا ہو جانا بہت بڑی نادانی ہے۔ نیز توحید و رسالت پر صحیح طریقے سے ایمان لانا اور ایمان کے تقاضوں کے مطابق عمل کرنا اللہ تعالیٰ کی مغفرت حاصل ہونے کے بنیادی اور اصولی ذرائع ہیں، انہیں اختیار کرنے کے بعد اس کے فضل کی امید رکھنی اور اس کے عدل سے ڈرنا چاہئے۔

نَتَّبِعْكُمْ ۚ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّبَدِّلُوْا كَلٰمَ اللّٰهِ ؕ قُلْ

نَتَّبِعْكُمْ	يُرِيْدُوْنَ	اَنْ	يُّبَدِّلُوْا	كَلٰمَ اللّٰهِ (1)	قُلْ
(تاکہ) ہم پیچھے آئیں تمہارے	وہ چاہتے ہیں	کہ	بدل دیں	اللہ کا کلام	تم کہو

اپنے پیچھے آنے دو۔ وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں۔ تم فرماؤ:

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا كَذٰلِكُمْ قَالَ اللّٰهُ مِنْ قَبْلُ ۚ فَسَيَقُوْلُوْنَ

لَّنْ تَتَّبِعُوْنَا	كَذٰلِكُمْ	قَالَ	اللّٰهُ	مِنْ قَبْلُ	فَسَيَقُوْلُوْنَ
تم ہرگز پیچھے نہ آؤ ہمارے	اسی طرح	فرمادیا	اللہ (نے)	پہلے سے	تو اب وہ کہیں گے

ہرگز ہمارے پیچھے نہ آؤ۔ اللہ نے پہلے سے اسی طرح فرمادیا ہے، تو اب کہیں گے:

بَلْ تَحْسُدُوْنَنَا ؕ بَلْ كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ اِلَّا قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾ قُلْ

بَلْ	تَحْسُدُوْنَنَا	بَلْ	كَانُوْا لَا يَفْقَهُوْنَ	اِلَّا	قَلِيْلًا ﴿۱۵﴾	قُلْ
بلکہ	تم حسد کرتے ہو ہم سے	بلکہ	وہ (منافق) نہ سمجھتے تھے	مگر	تھوڑی (بات)	تم کہو

بلکہ تم ہم سے حسد کرتے ہو بلکہ وہ منافق بہت تھوڑی بات سمجھتے ہیں ○ پیچھے رہ جانے والے

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ

لِّلْمُخَلَّفِيْنَ	مِنَ الْاَعْرَابِ	سَتُدْعَوْنَ	اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ (2)
پیچھے رہ جانے والوں سے	دیہاتیوں میں سے	عنقریب تمہیں بلایا جائے گا	ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف

دیہاتیوں سے فرماؤ: عنقریب تمہیں ایک سخت لڑائی والی قوم کی طرف بلایا جائے گا

تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ ۚ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ

تُقَاتِلُوْنَهُمْ	اَوْ	يُسْلِمُوْنَ	فَاِنْ	تُطِيْعُوْا	يُؤْتِكُمُ
تم لڑو گے ان سے	یا	وہ مسلمان ہو جائیں گے	پھر اگر	تم فرمانبرداری کرو گے	(تو) دے گا تمہیں

تم ان سے لڑو گے یا وہ مسلمان ہو جائیں گے پھر اگر تم فرمانبرداری کرو گے تو اللہ تمہیں

منافقوں کی آزمائش کے لیے ایک کسوٹی

1 ...... یہاں اللہ تعالیٰ کے کلام کو بدلنے کا محمل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ وحی فرمائی تھی کہ خیبر کا مالِ غنیمت حدیبیہ میں حاضر ہونے والوں کے لئے ہے، تو منافق خیبر کا مالِ غنیمت حاصل کر کے اللہ تعالیٰ کے اس کلام کو بدلنا چاہتے ہیں۔

2 ...... سخت لڑائی والی قوم سے یمامہ کے رہائشی بنو حنیفہ مراد ہیں جو مسیلمہ کذاب کی قوم کے لوگ ہیں اور ان سے جنگ کرنے کے لئے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو دعوت دی یا ان سے مراد فارس اور روم کے لوگ ہیں جن سے جنگ کرنے کیلئے حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دعوت دی۔

اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا ۚ وَ اِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ قَبْلُ

اللّٰهُ	اَجْرًا حَسَنًا	وَ	اِنْ	تَتَوَلَّوْا	كَمَا	تَوَلَّيْتُمْ	مِّنْ قَبْلُ
اللہ	اچھاثواب	اور	اگر	تم منہ پھیروگے	جیسے	تم نے منہ پھیرا	(اس سے) پہلے

اچھاثواب دے گااور اگر پھروگے جیسے تم اس سے پہلے پھر گئے تھے

معذوروں کے لئے شرکتِ جہاد سے رخصت

يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّ لَا

يُعَذِّبْكُمْ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٦﴾	لَيْسَ	عَلَى الْاَعْمٰى	حَرَجٌ[1]	وَّ	لَا
(تواللہ)عذاب دے گاتمہیں	دردناک عذاب	نہیں ہے	اندھے پر	کوئی تنگی	اور	نہ

تووہ تمہیں دردناک عذاب دے گا○ اندھے پر کوئی تنگی نہیں اورنہ

اطاعتِ رسول کی فضیلت اور نافرمانی کی وعید

عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ ؕ وَ مَنْ يُّطِعِ

عَلَى الْاَعْرَجِ	حَرَجٌ	وَّ	لَا	عَلَى الْمَرِيْضِ	حَرَجٌ	وَ	مَنْ	يُّطِعِ
لنگڑے پر	کوئی مضائقہ	اور	نہ	بیمار پر	کوئی حرج	اور	جو	حکم مانے

لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا
اللہ اور اس کے رسول (کا)	(تواللہ) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

حکم مانے تو اللہ اسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ ۚ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾ ع

النصف ٢ ع ٧

الْاَنْهٰرُ	وَ	مَنْ	يَّتَوَلَّ	يُعَذِّبْهُ	عَذَابًا اَلِيْمًا ﴿١٧﴾
نہریں	اور	جو	منہ پھیرے	(تواللہ) عذاب دے گا اسے	دردناک عذاب

بہتی ہیں اور جو پھرے اللہ اسے دردناک عذاب دے گا○

1 ...... جب اس سے پہلی آیت نازل ہوئی تو اپاہج اور معذور لوگوں نے عرض کی: یا رسول اللہ! صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ، اس وقت ہمارا کیا حال ہوگا؟ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی اور فرمایا گیا: جہاد سے رہ جانے کی صورت میں نہ اندھے پر کوئی تنگی ہے اور نہ لنگڑے پر کوئی مضائقہ اور نہ بیمار پر کوئی حرج ہے کہ یہ عذر ظاہر ہیں اور ان کے لئے جہاد میں حاضر نہ ہونا جائز ہے کیونکہ یہ لوگ دشمن پر حملہ کرنے اور اس کے حملہ سے بچنے اور بھاگنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس حکم میں بوڑھے، ضعیف اور وہ بیمار بھی داخل ہیں جنہیں چلنا، پھرنا دشوار ہے۔

بیعتِ رضوان میں شریک صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے فضائل

لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ

لَقَدْ	رَضِیَ	اللّٰہُ	عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ	اِذْ	یُبَایِعُوْنَكَ [1]
ضرور بیشک	راضی ہوا	اللہ	ایمان والوں سے	جب	وہ بیعت کرتے تھے تمہاری

بیشک اللہ ایمان والوں سے راضی ہوا جب وہ درخت کے نیچے

تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ

تَحْتَ الشَّجَرَةِ	فَعَلِمَ	مَا	فِیْ قُلُوْبِهِمْ	فَاَنْزَلَ	السَّكِیْنَةَ
درخت کے نیچے	تو اللہ جانتا تھا	جو	ان کے دلوں میں (ہے)	تو اس نے اتارا	اطمینان

تمہاری بیعت کررہے تھے تو اللہ کو وہ معلوم تھا جو ان کے دلوں میں تھا تو اس نے ان پر

عَلَیْهِمْ وَ اَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ وَّ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً یَّاْخُذُوْنَهَا

عَلَیْهِمْ	وَ	اَثَابَهُمْ	فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۱۸﴾ [2]	وَّ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً	یَّاْخُذُوْنَهَا
ان پر	اور	انعام دیا انہیں	نزدیک آنے والی فتح (کا)	اور	بہت سی غنیمتیں	وہ لیں گے انہیں

اطمینان اتارا اور انہیں جلد آنے والی فتح کا انعام دیا○ اور بہت سی غنیمتیں جنہیں وہ لیں گے

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ سے غنیمتوں کا وعدۂ الٰہی

وَ كَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾ وَعَدَكُمُ اللّٰہُ مَغَانِمَ كَثِیْرَةً

وَ	كَانَ	اللّٰہُ	عَزِیْزًا	حَكِیْمًا ﴿۱۹﴾	وَعَدَكُمُ	اللّٰہُ	مَغَانِمَ كَثِیْرَةً
اور	ہے	اللہ	عزت والا	حکمت والا	وعدہ کیا ہے تم سے	اللہ (نے)	بہت سی غنیمتوں (کا)

اور اللہ عزت والا، حکمت والا ہے○ اور اللہ نے تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ کیا ہے

تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَ كَفَّ اَیْدِیَ النَّاسِ

تَاْخُذُوْنَهَا	فَعَجَّلَ	لَكُمْ	هٰذِهٖ	وَ	كَفَّ	اَیْدِیَ النَّاسِ
تم لوگے انہیں	تو اس نے جلد عطا فرمادی	تمہیں	یہ	اور	روک دیئے	لوگوں کے ہاتھ

جو تم حاصل کروگے تو تمہیں یہ جلد عطا فرمادی اور لوگوں کے ہاتھ تم سے

1 ...... اس بیعت سے مراد بیعتِ رضوان ہے جو حدیبیہ کے مقام پر ہوئی۔ بیعتِ رضوان میں شرکت کرنے والوں کو کسی تخصیص کے بغیر مومن فرمایا گیا اور رضائے الٰہی کی بشارت دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ بیعتِ رضوان میں شریک تمام حضرات مخلص مومن تھے اور ان سب سے اللہ تعالیٰ خاص طور پر راضی ہوچکا ہے۔

2 ...... جلد آنے والی فتح سے خیبر کی فتح مراد ہے جو کہ حدیبیہ سے واپسی کے چھ ماہ بعد حاصل ہوئی۔

عَنۡكُمۡ ۚ وَلِتَكُوۡنَ اٰيَةً لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ وَيَهۡدِيَكُمۡ

عَنۡكُمۡ (1)	وَ	لِتَكُوۡنَ	اٰيَةً	لِّلۡمُؤۡمِنِيۡنَ	وَ	يَهۡدِيَكُمۡ
تم سے	اور	تا کہ وہ (غنیمت) ہو	نشانی	ایمان والوں کے لیے	اور	اللہ دکھائے تمہیں

روک دیئے اور تا کہ ایمان والوں کے لیے نشانی ہو اور تا کہ وہ تمہیں

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾ وَّاُخۡرٰى لَمۡ تَقۡدِرُوۡا عَلَيۡهَا قَدۡ

صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ﴿۲۰﴾	وَّ	اُخۡرٰى (2)	لَمۡ تَقۡدِرُوۡا	عَلَيۡهَا	قَدۡ
سیدھا راستہ	اور	دوسری (غنیمتوں کا بھی وعدہ کیا)	تم قادر نہ تھے	ان پر	بیشک

سیدھا راستہ دکھائے ○ اور دوسری غنیمتوں کا (بھی وعدہ فرمایا ہے) جن پر تمہیں قدرت نہیں،

اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾ وَ

اَحَاطَ	اللّٰهُ	بِهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرًا ﴿۲۱﴾	وَ
گھیر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کو	اور	ہے	اللہ	ہر چیز پر	قدرت والا	اور

انہیں اللہ نے گھیر رکھا ہے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ○ اور

جنگ کی صورت میں کفار کی یقینی شکست کی خبر

لَوۡ قٰتَلَكُمُ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا لَوَلَّوُا الۡاَدۡبَارَ ثُمَّ

لَوۡ	قٰتَلَكُمُ	الَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	لَوَلَّوُا	الۡاَدۡبَارَ	ثُمَّ
اگر	لڑیں گے تم سے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	(تو) ضرور وہ پھیر جائیں گے	پیٹھیں	پھر

اگر کافر تم سے لڑیں گے تو ضرور تمہارے مقابلہ سے پیٹھ پھیر دیں گے پھر

اہلِ ایمان کی مدد اور کفار کی رسوائی اللہ تعالیٰ کا دستور ہے

لَا يَجِدُوۡنَ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِىۡ قَدۡ

لَا يَجِدُوۡنَ	وَلِيًّا	وَّ	لَا	نَصِيۡرًا ﴿۲۲﴾	سُنَّةَ اللّٰهِ	الَّتِىۡ	قَدۡ
وہ نہ پائیں گے	کوئی حمایتی	اور	نہ	مددگار	اللہ کا دستور (ہے)	جو	تحقیق

وہ کوئی حمایتی اور مددگار نہ پائیں گے ○ اللہ کا دستور ہے جو

1 ...... لوگوں کے ہاتھ روکنے سے مراد یہ ہے کہ خیبر والوں کے ہاتھ مسلمانوں سے روک دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا تو وہ افرادی اور حربی قوت زیادہ ہونے کے باوجود مسلمانوں پر فتح حاصل نہ کر سکے۔ یا، یہ مراد ہے کہ مسلمانوں کے اہل و عیال سے لوگوں کے ہاتھ روک دیئے کہ وہ خوفزدہ ہو کر انہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ 2 ...... اس سے فارس اور روم کی فتح مراد ہے، اہلِ عرب ان سے جنگ کرنے پر قادر نہ تھے، قبولِ اسلام کے بعد اللہ تعالیٰ نے انہیں اہلِ فارس اور روم سے جنگ کرنے کی قدرت عطا فرما دی۔ یا، اس سے مکہ کی فتح مراد ہے۔

صلح حدیبیہ میں فضلِ الٰہی

خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۚۖ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾ وَ

خَلَتْ	مِنْ قَبْلُ	وَ	لَنْ تَجِدَ	لِسُنَّةِ اللّٰهِ	تَبْدِيْلًا ﴿۲۳﴾	وَ
چلا آرہا ہے	پہلے سے	اور	تم ہرگز نہ پاؤ گے	اللہ کے دستور کیلئے	تبدیلی	اور

پہلے لوگوں میں گزر چکا ہے اور تم ہرگز اللہ کے دستور میں تبدیلی نہ پاؤ گے ○ اور

هُوَ الَّذِيْ كَفَّ اَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ

هُوَ	الَّذِيْ	كَفَّ	اَيْدِيَهُمْ	عَنْكُمْ	وَ	اَيْدِيَكُمْ	عَنْهُمْ
وہی (ہے)	جس نے	روک دیئے	ان کے ہاتھ	تم سے	اور	تمہارے ہاتھ	ان سے

وہی ہے جس نے وادیٔ مکہ میں کافروں کے ہاتھ تم سے روک دیئے اور تمہارے ہاتھ

بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ

بِبَطْنِ مَكَّةَ (1)	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	اَظْفَرَكُمْ	عَلَيْهِمْ	وَ	كَانَ	اللّٰهُ
وادیٔ مکہ میں	(اس کے) بعد	کہ	اس نے قابو دے دیا تمہیں	ان پر	اور	ہے	اللہ

ان سے روک دیئے حالانکہ اللہ نے تمہیں ان پر قابو دے دیا تھا اور اللہ

بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾ هُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ

بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرًا ﴿۲۴﴾	هُمُ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ
(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	دیکھنے والا	وہ	وہ لوگ ہیں جنہوں نے	کفر کیا	اور

تمہارے کام دیکھتا ہے ○ وہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور

حدیبیہ میں کفارِ مکہ سے جنگ کی اجازت نہ دینے کی حکمت

صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوْفًا اَنْ

صَدُّوْكُمْ	عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	وَ	الْهَدْيَ	مَعْكُوْفًا	اَنْ
روکا تمہیں	مسجد حرام سے	اور	قربانی کے جانور (کو روکا)	(وہ) رکا ہوا (تھا)	(اس سے) کہ

تمہیں مسجد حرام سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو (روکا) اس حال میں کہ

1 ...... اہلِ مکہ میں سے 80 ہتھیار بند جوان جبلِ تنعیم سے مسلمانوں پر حملہ کرنے کے ارادہ سے اُترے، مسلمانوں نے انہیں گرفتار کرکے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر کر دیا، آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں معاف فرمایا اور چھوڑ دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہ معاملہ فتح مکہ کے دن ہوا اور اسی سے امام اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے یہ ثابت فرمایا ہے کہ مکہ مکرمہ صلح سے نہیں بلکہ قوت سے فتح ہوا تھا اور بعض مفسرین کے نزدیک صلح حدیبیہ کے موقع پر ایسا ہوا۔

يَبْلُغَ مَحِلَّهٗ ؕ وَ لَوْ لَا رِجَالٌ مُّؤْمِنُوْنَ وَ

يَبْلُغَ	مَحِلَّهٗ	وَ	لَوْ لَا	رِجَالٌ	مُّؤْمِنُوْنَ	وَ
پہنچ جائے	اپنی قربانی کی جگہ	اور	اگر نہ ہوتے	کچھ مرد	ایمان والے	اور

وہ اپنی قربانی کی جگہ پہنچنے سے رُکے ہوئے تھے اور اگر (مکہ میں) کچھ مسلمان مرد اور

نِسَآءٌ مُّؤْمِنٰتٌ لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ اَنْ تَطَـُٔوْهُمْ

نِسَآءٌ	مُّؤْمِنٰتٌ (1)	لَّمْ تَعْلَمُوْهُمْ	اَنْ	تَطَـُٔوْهُمْ
کچھ عورتیں	ایمان والیاں	تم نہیں جانتے انہیں	کہ	تم روند ڈالوگے انہیں

مسلمان عورتیں نہ ہوتے جن کی تمہیں خبر نہیں (اور یہ بات نہ ہوتی) کہ تم انہیں روند ڈالوگے

فَتُصِيْبَكُمْ مِّنْهُمْ مَّعَرَّةٌۢ بِغَيْرِ عِلْمٍۚ

فَتُصِيْبَكُمْ	مِّنْهُمْ	مَّعَرَّةٌۢ	بِغَيْرِ عِلْمٍ
پھر پہنچے گی تمہیں	ان کی طرف سے	کوئی ناپسندیدہ بات	لاعلمی میں (تو تمہیں کفارِ مکہ سے جہاد کی اجازت دیدیتے)

پھر تمہیں ان کی طرف سے لاعلمی میں کوئی ناپسندیدہ بات پہنچے گی (تو ہم تمہیں کفارِ مکہ سے

لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ مَنْ يَّشَآءُۚ لَوْ

لِيُدْخِلَ	اللّٰهُ	فِيْ رَحْمَتِهٖ	مَنْ	يَّشَآءُ	لَوْ
(ان کا بچاؤ اس لیے ہے) کہ داخل کرتا ہے	اللہ	اپنی رحمت میں	جسے	وہ چاہتا ہے	اگر

جہاد کی اجازت دیدیتے۔ ان کا یہ بچاؤ) اس لیے ہے کہ اللہ اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اگر

تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

تَزَيَّلُوْا	لَعَذَّبْنَا	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا مِنْهُمْ
وہ (مسلمان) ہٹ جاتے (وہاں سے)	(تو) ضرور ہم عذاب دیتے	ان لوگوں کو جنہوں نے	ان میں سے کفر کیا

مسلمان (وہاں سے) ہٹ جاتے تو ہم ضرور ان میں سے کافروں کو

1 ......ان سے مراد وہ مسلمان مرد اور عورتیں ہیں جو کمزور ہونے کی وجہ سے مدینہ نہیں جاسکے تھے اور مکہ کے وسط میں رہتے تھے۔ ان کی وجہ سے مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی گئی۔ نیک مسلمانوں کی وجہ سے کفار سے عذاب ٹلا رہا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک بندوں کے طفیل بدکاروں سے عذاب ٹل جاتا ہے، نیز یہ معاملہ صرف دنیا میں ہی نہیں بلکہ گناہگار مسلمانوں کو قبر میں بھی نیکوں کے قرب کی برکتیں نصیب ہوتی ہیں اور آخرت میں بھی نصیب ہوں گی۔

كفارِ مکہ کی ہٹ دھرمی اور مسلمانوں پر فضلِ الٰہی کا بیان

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾ اِذْ جَعَلَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۲۵﴾	اِذْ	جَعَلَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
دردناک عذاب	جب	رکھی	ان لوگوں نے جنھوں نے	کفر کیا

دردناک عذاب دیتے ○ (اے حبیب! یاد کریں) جب کافروں نے اپنے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِیَّةَ حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ فَاَنْزَلَ

فِیْ قُلُوْبِهِمُ	الْحَمِیَّةَ (1)	حَمِیَّةَ الْجَاهِلِیَّةِ	فَاَنْزَلَ
اپنے دلوں میں	ہٹ دھرمی	جاہلیت کی ہٹ دھرمی (جیسی)	تو اتارا

زمانہ جاہلیت کی ہٹ دھرمی جیسی ضد رکھی تو اللہ نے

اللّٰهُ سَكِیْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ

اللّٰهُ	سَكِیْنَتَهٗ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	وَ	عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ
اللہ (نے)	اپنا اطمینان	اپنے رسول پر	اور	ایمان والوں پر

اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارا

وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ

وَ	اَلْزَمَهُمْ	كَلِمَةَ التَّقْوٰى (2)	وَ	كَانُوْۤا	اَحَقَّ
اور	لازم کردیا ان پر	پرہیز گاری کا کلمہ	اور	وہ (مسلمان) تھے	زیادہ حق دار

اور پرہیز گاری کا کلمہ ان پر لازم فرما دیا اور مسلمان اس کلمہ کے

بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾ ع

ع۳ ۹ ۱۱

بِهَا	وَ	اَهْلَهَا	وَ	كَانَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمًا ﴿۲۶﴾
اس (کلمہ) کے	اور	اس کے اہل (تھے)	اور	ہے	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا

زیادہ حق دار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے ○

1 ...... کفارِ مکہ کی ضد یہ تھی کہ انہوں نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو مکہ میں داخلے اور طوافِ کعبہ سے روکا۔

2 ...... پرہیز گاری کے کلمے سے مراد ”لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ“ ہے اور اسے ”تقویٰ“ کی طرف اس لئے منسوب کیا گیا کہ یہ تقویٰ و پرہیز گاری حاصل ہونے کا سبب ہے۔ پرہیز گاری کا کلمہ لازم کر دینے سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اخلاص حدیبیہ میں شریک ہونے والوں سے جدا ہو ہی نہیں سکتا۔ اس میں ان سب کے حسنِ خاتمہ کی یقینی خبر ہے کہ ان صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے دنیا میں، وفات کے وقت، قبر میں اور حشر میں تقویٰ جدا نہ ہو سکے گا۔

خوابِ رسول کی صداقت

لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوْلَهُ الرُّءْیَا بِالْحَقِّۚ

لَقَدْ	صَدَقَ	اللّٰهُ	رَسُوْلَهُ	الرُّءْیَا بِالْحَقِّ (1)
ضرور بیشک	سچ کر دکھایا	اللہ (نے)	اپنے رسول (کا)	سچا خواب

بیشک اللہ نے اپنے رسول کا سچا خواب سچ کر دیا۔

لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیْنَۙ

لَتَدْخُلُنَّ	الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ	اِنْ	شَآءَ	اللّٰهُ	اٰمِنِیْنَ
ضرور تم داخل ہوگے	مسجد حرام (میں)	اگر	چاہا	اللہ (نے)	امن والے (ہوکر)

اگر اللہ چاہے تو تم ضرور مسجد حرام میں امن و امان سے داخل ہوگے،

مُحَلِّقِیْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِیْنَۙ لَا تَخَافُوْنَؕ

مُحَلِّقِیْنَ	رُءُوْسَكُمْ	وَ	مُقَصِّرِیْنَ	لَا تَخَافُوْنَ
منڈاتے ہوئے	اپنے سروں (کو)	اور	بال ترشواتے ہوئے	تمہیں ڈر نہ ہوگا (کسی کا)

کچھ اپنے سروں کے بال منڈاتے ہوئے اور کچھ بال ترشواتے ہوئے، تمہیں کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔

فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ

فَعَلِمَ	مَا	لَمْ تَعْلَمُوْا	فَجَعَلَ	مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ
تو اسے معلوم ہے	جو	تمہیں معلوم نہیں	تو اس نے رکھی ہے	اس (مکہ میں داخلہ) سے پہلے

تو اللہ کو وہ معلوم ہے جو تمہیں معلوم نہیں تو اس نے مکے میں داخلے سے پہلے

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد غلبۂ اسلام

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾ هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ

فَتْحًا قَرِیْبًا ﴿۲۷﴾	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ
ایک نزدیک آنے والی فتح	وہی (اللہ ہے)	جس نے	بھیجا	اپنے رسول (کو)

ایک نزدیک آنے والی فتح رکھی ہے ○ وہی (اللہ) ہے جس نے اپنے رسول کو

(1)...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حدیبیہ کا قصد فرمانے سے پہلے مدینہ طیبہ میں خواب دیکھا کہ آپ اپنے اصحاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُم کے ساتھ مکہ میں امن سے داخل ہوئے اور اصحاب میں سے بعض نے سر کے بال منڈائے اور بعض نے ترشوائے۔ یہ خواب آپ نے بیان فرمایا تو انہیں خوشی ہوئی اور انہوں نے خیال کیا کہ اسی سال وہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوں گے۔ جب مسلمان حدیبیہ سے صلح کے بعد واپس ہوئے تو منافقین نے مذاق اڑایا، طعنے دیئے اور کہا: اس خواب کا کیا ہوا؟ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس خواب کے مضمون کی تصدیق فرمائی گئی کہ ضرور ایسا ہو گا، چنانچہ اگلے سال ایسا ہی ہوا۔

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ

بِالْهُدٰى وَ دِیْنِ الْحَقِّ	لِیُظْهِرَهٗ	عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ	وَ	كَفٰى	بِاللّٰهِ
ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کر دے اسے	تمام دینوں پر	اور	کافی ہے	اللہ

ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر غالب کر دے اور اللہ کافی

شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾ؕ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ

شَهِیْدًا ﴿۲۸﴾	مُحَمَّدٌ	رَّسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	الَّذِیْنَ	مَعَهٗۤ [1]	اَشِدَّآءُ
گواہ	محمد	اللہ کے رسول (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	اس کے ساتھ (ہیں)	سخت (ہیں)

گواہ ہے ○ محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر

عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا

عَلَى الْكُفَّارِ	رُحَمَآءُ	بَیْنَهُمْ	تَرٰىهُمْ	رُكَّعًا
کافروں پر	نرم دل (ہیں)	اپنے درمیان	تو دیکھے گا انہیں	رکوع کرنے والے

سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے،

سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘

سُجَّدًا	یَّبْتَغُوْنَ	فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا
سجدہ کرنے والے	وہ چاہتے ہیں	اللہ کا فضل	اور	رضا

سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں،

سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ

سِیْمَاهُمْ	فِیْ وُجُوْهِهِمْ	مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ	ذٰلِكَ	مَثَلُهُمْ
ان کی علامت	ان کے چہروں میں (ہے)	سجدوں کے نشان سے	یہ	ان کی صفت

ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت

صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے اوصاف اور ان کی ایک مثال کا بیان

[1]...... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے متعدد اوصاف اور ان کی عظمت و شان بیان کی گئی ہے، (1) وہ کافروں پر سخت ہیں۔ (2) آپس میں نرم دل اور ایک دوسرے پر مہربان ہیں۔ (3) کثرت سے اور پابندی کے ساتھ نمازیں پڑھتے ہیں۔ (4) وہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔ (5) ان کی عبادت کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے ظاہر ہے۔ (6) ان کے اوصاف تورات و انجیل میں بھی مذکور ہیں۔ (7) ان کے لئے مغفرت اور اجرِ عظیم کی بشارت ہے۔

معانقة ١٥

فِي التَّوْرٰىةِ ۚۖۛ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ ۛ كَزَرْعٍ

فِي التَّوْرٰىةِ	وَ	مَثَلُهُمْ	فِي الْاِنْجِيْلِ	كَزَرْعٍ
تورات میں (مذکور ہے)	اور	ان کی صفت	انجیل میں (مذکور ہے)	جیسے ایک کھیتی (ہو)

تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔(ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو

اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى

اَخْرَجَ	شَطْئَهٗ	فَاٰزَرَهٗ	فَاسْتَغْلَظَ	فَاسْتَوٰى
اس نے نکالی	اپنی باریک سی کونپل	پھر طاقت دی اسے	پھر وہ موٹی ہوگئی	پھر سیدھی کھڑی ہوگئی

جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی

عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ

عَلٰى سُوْقِهٖ	يُعْجِبُ	الزُّرَّاعَ	لِيَغِيْظَ	بِهِمُ	الْكُفَّارَ (1)
اپنے تنے پر	وہ اچھی لگتی ہے	کسانوں (کو)	تاکہ دل جلائے	ان (مسلمانوں) سے	کافروں (کے)

ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

وَعَدَ	اللّٰهُ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
وعدہ فرمایا	اللہ (نے)	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ ع

الصّٰلِحٰتِ	مِنْهُمْ	مَّغْفِرَةً	وَّ	اَجْرًا عَظِيْمًا ﴿٢٩﴾ (2)
اچھے، نیک	ان میں سے	بخشش	اور	بڑے ثواب (کا)

کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے ○

ع ٤ / ٤

(1)...... بارگاہِ الٰہی میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کا مقام بہت بلند ہے، ان کی عظمتیں اور اوصاف خود ربِّ کائنات نے بیان فرمائے اور اس سے کافروں کے دل جلائے۔ عظمتِ صحابہ بیان کرنا اللہ تعالیٰ کی سنت ہے اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے جلنا کفار کا طریقہ ہے۔

(2)...... تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم صاحبِ ایمان اور نیک اعمال کرنے والے ہیں اس لئے مغفرت واجر عظیم کا یہ وعدہ سبھی صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے ہے۔

آیات: 18 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آدابِ بارگاہِ نبوی حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنے کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاتَّقُوا

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا تُقَدِّمُوْا (1)	بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (2)	وَ	اتَّقُوا
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم آگے نہ بڑھو	اللہ اور اس کے رسول کے آگے	اور	ڈرو

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو اور اللہ سے

اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝١ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	سَمِيْعٌ	عَلِيْمٌ ۝١	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
اللہ (سے)	بیشک	اللہ	سننے والا	جاننے والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ڈرو بیشک اللہ سننے والا، جاننے والا ہے ۝ اے ایمان والو!

بارگاہِ رسالت میں آواز بلند کرنے کی ممانعت اور اس پر وعید

لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ

لَا تَرْفَعُوْۤا	اَصْوَاتَكُمْ (3)	فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ	وَ	لَا تَجْهَرُوْا	لَهٗ
تم بلند نہ کرو	اپنی آوازیں	نبی کی آواز پر	اور	بلند آواز سے نہ کہو	ان کے (حضور)

اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اونچی نہ کرو اور ان کے حضور زیادہ بلند آواز سے

1 ...... بعض لوگ رمضان سے ایک دن پہلے ہی روزہ رکھنا شروع کر دیتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور حکم دیا گیا کہ روزہ رکھنے میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے نہ بڑھو۔ اس آیت کا شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن آگے بڑھنے کی ممانعت عام ہے یعنی کسی بات میں، کسی کام میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے ہونا منع ہے، ہاں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خادم کی حیثیت سے یا کسی ضرورت کی بنا پر آپ سے اجازت لے کر آگے بڑھنا اس ممانعت میں داخل نہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ناممکن ہے اور یہاں اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنے کی ممانعت سے مقصود یہ بتانا ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ ←

بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ

بِالْقَوْلِ	كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ	لِبَعْضٍ	اَنْ	تَحْبَطَ
بات	جیسے تمہارے بعض کا بلند آواز سے بات کرنا	بعض سے	کہ	برباد (نہ) ہو جائیں

کوئی بات نہ کہو جیسے ایک دوسرے کے سامنے بلند آواز سے بات کرتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال

اَعْمَالُكُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ

اَعْمَالُكُمْ	وَ	اَنْتُمْ	لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۲﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَغُضُّوْنَ
تمہارے اعمال	اور	تم	تمہیں خبر نہ ہو	بیشک	وہ لوگ جو	نیچی رکھتے ہیں

برباد نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو ○ بیشک جو لوگ اللہ کے رسول کے پاس

اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ

اَصْوَاتَهُمْ	عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	الَّذِیْنَ	امْتَحَنَ	اللّٰهُ
اپنی آوازیں	اللہ کے رسول کے پاس	یہ لوگ	وہ ہیں جو	پرکھ لیا ہے	اللہ (نے)

اپنی آوازیں نیچی رکھتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے

قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۳﴾ اِنَّ

قُلُوْبَهُمْ	لِلتَّقْوٰى[1]	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۳﴾	اِنَّ
ان کے دلوں (کو)	پرہیزگاری کیلئے	ان کیلئے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	بیشک

پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے، ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ بیشک

الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾ وَ

الَّذِیْنَ	یُنَادُوْنَكَ[2]	مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ	اَكْثَرُهُمْ	لَا یَعْقِلُوْنَ ﴿۴﴾	وَ
وہ لوگ جو	پکارتے ہیں تمہیں	حجروں کے باہر سے	ان میں اکثر	عقل نہیں رکھتے	اور

جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں ان میں اکثر بے عقل ہیں ○ اور

بارگاہِ رسالت میں آواز پست رکھنے والوں کی تعریف

حجروں کے باہر سے پکارنے والوں کو ادب کی تلقین

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے آگے بڑھنا گویا اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھنا ہے۔ 3...... بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں ایسی آواز بلند کرنا منع ہے جو آپ کی تعظیم
وتوقیر کے برخلاف اور بے ادبی کے زمرے میں داخل ہے اور اگر اس سے بے ادبی اور توہین کی نیت ہو تو یہ کفر ہے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... جن کے دلوں میں رسول اللہ صَلَّی اللہُ
تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل تعظیم ہے وہ دل اللہ تعالیٰ کی طرف سے تقویٰ کے لئے منتخب کئے ہوئے ہیں۔ 2...... بنو تمیم کے چند لوگ دوپہر کے وقت حضور صَلَّی
اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پہنچے، اس وقت آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما رہے تھے، ان لوگوں نے حجروں کے باہر سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ

لَوْ	اَنَّهُمْ	صَبَرُوْا	حَتّٰى	تَخْرُجَ	اِلَيْهِمْ	لَكَانَ
اگر	بیشک وہ	صبر کرتے	یہاں تک کہ	تم نکل آتے	ان کی طرف	(تو)ضرور وہ ہوتا

اگر وہ صبر کرتے یہاں تک کہ تم ان کے پاس خود تشریف لے آتے تو یہ

خَيْرًا لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا

خَيْرًا	لَّهُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ۝٥	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا
بہتر	ان کے لئے	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان(ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کے لیے بہتر تھا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ

اِنْ	جَآءَكُمْ	فَاسِقٌۢ	بِنَبَاٍ	فَتَبَيَّنُوْۤا[1]	اَنْ
اگر	آئے تمہارے پاس	کوئی فاسق	کسی خبر کے ساتھ	تو تم تحقیق کرلو	کہ

اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ

تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ

تُصِيْبُوْا	قَوْمًۢا	بِجَهَالَةٍ	فَتُصْبِحُوْا	عَلٰى مَا	فَعَلْتُمْ
تم تکلیف(نہ) پہنچادو	کسی قوم(کو)	لاعلمی کی وجہ سے	پھر تم ہو جاؤ	(اس) پر جو	تم نے کیا

کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کئے پر

نٰدِمِيْنَ ۝٦ وَاعْلَمُوْۤا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ؕ لَوْ

نٰدِمِيْنَ ۝٦	وَ	اعْلَمُوْۤا	اَنَّ	فِيْكُمْ	رَسُوْلَ اللّٰهِ	لَوْ
پچھتانے والے	اور	جان لو	کہ	تم میں	اللہ کا رسول (تشریف فرماہے)	اگر

شرمندہ ہونا پڑے ○ اور جان لو کہ تم میں اللہ کے رسول تشریف فرما ہیں، اگر

خبر قبول کرنے سے پہلے تحقیق کرنے کی تاکید اور اس کی حکمت

اطاعتِ نبوی کا حکم اور صحابہ پر انعامِ الٰہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پکارنا شروع کر دیا اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم باہر تشریف لے آئے، ان لوگوں کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اس طرح پکارنا جہالت و بے عقلی ہے۔ [1]...... اگر کوئی فاسق کسی شخص یا قوم کی شکایت کرے تو صرف اس کی بات پر اعتماد نہ کیا جائے بلکہ تحقیق کرلی جائے کہ وہ صحیح ہے یا نہیں کیونکہ جو فسق سے نہیں بچا وہ جھوٹ سے بھی نہ بچے گا۔ اس اصول پر عمل کریں تو آج بھی ہمارا معاشرہ امن کا گہوارہ بن سکتا ہے کیونکہ ہمارے ہاں لڑائی جھگڑے اور فسادات کی ایک وجہ یہ ہے کہ بغیر تصدیق کئے سنی سنائی بات پر غضبناک ہو کر ردِ عمل دکھادیتے ہیں اور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُطِيۡعُكُمۡ فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ لَعَنِتُّمۡ وَلٰـكِنَّ اللّٰهَ

يُطِيۡعُكُمۡ (1)	فِىۡ كَثِيۡرٍ مِّنَ الۡاَمۡرِ	لَعَنِتُّمۡ	وَ	لٰـكِنَّ	اللّٰهَ
وہ بات مانیں تمہاری	بہت سے معاملات میں	(تو) ضرور تم مشقت میں پڑ جاؤ گے	اور	لیکن	اللہ

بہت سے معاملات میں وہ تمہاری بات مانیں تو تم ضرور مشقت میں پڑ جاؤ گے لیکن اللہ نے

حَبَّبَ اِلَيۡكُمُ الۡاِيۡمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ وَ

حَبَّبَ	اِلَيۡكُمُ	الۡاِيۡمَانَ	وَ	زَيَّنَهٗ	فِىۡ قُلُوۡبِكُمۡ	وَ
اس نے محبوب بنادیا	تمہیں	ایمان	اور	آراستہ کردیا اسے	تمہارے دلوں میں	اور

تمہیں ایمان محبوب بنادیا ہے اور اسے تمہارے دلوں میں آراستہ کردیا اور

كَرَّهَ اِلَيۡكُمُ الۡكُفۡرَ وَالۡفُسُوۡقَ وَالۡعِصۡيَانَ ؕ اُولٰٓـئِكَ هُمُ

كَرَّهَ	اِلَيۡكُمُ (2)	الۡكُفۡرَ	وَ	الۡفُسُوۡقَ	وَ	الۡعِصۡيَانَ (3)	اُولٰٓـئِكَ	هُمُ
ناگوار کردیا	تمہیں	کفر	اور	حکم عدولی	اور	نافرمانی	یہ لوگ	وہی

کفر اور حکم عدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کردی، ایسے ہی لوگ

الرّٰشِدُوۡنَ ۙ﴿۷﴾ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعۡمَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيۡمٌ

الرّٰشِدُوۡنَ ﴿۷﴾	فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	نِعۡمَةً	وَ	اللّٰهُ	عَلِيۡمٌ
رشد وہدایت والے (ہیں)	اللہ کے فضل	اور	احسان (سے)	اور	اللہ	علم والا

رشد وہدایت والے ہیں ﴿۷﴾ اللہ کا فضل اور احسان ہے اور اللہ علم والا،

مسلمانوں میں صلح کروانے سے متعلق ہدایات

حَكِيۡمٌ ﴿۸﴾ وَاِنۡ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ اقۡتَتَلُوۡا فَاَصۡلِحُوۡا

حَكِيۡمٌ ﴿۸﴾	وَ	اِنۡ	طَآئِفَتٰنِ	مِنَ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ (4)	اقۡتَتَلُوۡا	فَاَصۡلِحُوۡا
حکمت والا (ہے)	اور	اگر	دو گروہ	ایمان والوں میں سے	آپس میں لڑیں	تو تم صلح کرادو

حکمت والا ہے ﴿۸﴾ اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو تم ان میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پھر ساری زندگی پریشان رہتے ہیں، بیوی کو طلاق دینے میں بھی یہ وجہ کثرت سے پائی جاتی ہے۔ 1...... یعنی اگر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہر خبر پر بلا تحقیق عمل کرلیں تو تم سب مشقت میں پڑ جاؤ۔ 2...... نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فیضانِ صحبت سے تربیت یافتہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کفر وفسق اور گناہ سے دلی بیزار ہیں، ان کے دلوں میں ایمان، تقویٰ اور رشد وہدایت ایسی رچ گئی ہے جیسے گلاب کے پھول میں رنگ وبو۔ 3...... گناہ نہ کرنا بھی کمال ہے لیکن گناہ سے دل میں نفرت پیدا ہو جانا بڑا کمال ہے کیونکہ یہ نفرت گناہوں سے مستقل طور پر بچا لیتی ہے۔ 4...... جنگ وجدال گناہ ہے، مگر یہاں دونوں

(بقیہ اگلے صفحے پر)

بَیْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا

بَیْنَهُمَا (1)	فَاِنْ	بَغَتْ	اِحْدٰىهُمَا	عَلَى الْاُخْرٰى	فَقَاتِلُوا (2)
ان دونوں کے درمیان	پھر اگر	زیادتی کرے	ان دو میں سے ایک	دوسرے پر	تو تم لڑو

صلح کرادو پھر اگر ان میں سے ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس زیادتی کرنے والے سے

الَّتِیْ تَبْغِیْ حَتّٰى تَفِیْٓءَ اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ

الَّتِیْ	تَبْغِیْ	حَتّٰى	تَفِیْٓءَ	اِلٰۤى اَمْرِ اللّٰهِ	فَاِنْ
اس سے جو	زیادتی کرے	یہاں تک کہ	وہ پلٹ آئے	اللہ کے حکم کی طرف	پھر اگر

لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے پھر اگر

فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَ اَقْسِطُوْا ؕ اِنَّ

فَآءَتْ	فَاَصْلِحُوْا	بَیْنَهُمَا	بِالْعَدْلِ	وَ	اَقْسِطُوْا	اِنَّ
وہ پلٹ آیا	تو صلح کرادو	ان دونوں کے درمیان	انصاف کے ساتھ	اور	عدل کرو	بیشک

وہ پلٹ آئے تو انصاف کے ساتھ ان میں صلح کرادو اور عدل کرو، بیشک

مسلمان بھائی بھائی ہیں

اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ

اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ۝۹	اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	اِخْوَةٌ
اللہ	محبت فرماتا ہے	عدل کرنے والوں (سے)	صرف مسلمان	(آپس میں) بھائی بھائی (ہیں)

اللہ عدل کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ○ صرف مسلمان بھائی بھائی ہیں

ع ۱۳

فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰ ع

فَاَصْلِحُوْا	بَیْنَ اَخَوَیْكُمْ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	لَعَلَّكُمْ	تُرْحَمُوْنَ ۝۱۰
تو تم صلح کرادو	اپنے دو بھائیوں کے درمیان	اور	ڈرو	اللہ (سے)	تاکہ تم	تم پر رحم کیا جائے

تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادو اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحمت ہو ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فریقوں کو مومن فرمایا گیا، اس سے ثابت ہوا کہ کبیرہ گناہ سے مسلمان کافر نہیں ہوتا۔ 1...... مسلمانوں میں صلح کرانا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنت اور اعلیٰ درجہ کی عبادت ہے، البتہ ان میں وہی صلح کروانا جائز ہے جو شریعت کے دائرے میں ہو جبکہ ایسی صلح جو حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دے وہ جائز نہیں ہے۔ 2...... مظلوم کی حمایت اور فریادرسی کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے: جو کسی مظلوم کی فریادرسی کرے، اللہ تعالیٰ اس کیلئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔ (شعب الایمان، ۶/۱۲۰، الحدیث: ۷۶۷۰)

چند معاشرتی احکام: مذاق اڑانے، طعنہ زنی کرنے اور برے نام رکھنے کی ممانعت اور تنبیہ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لَا يَسْخَرْ (1)	قَوْمٌ	مِّنْ قَوْمٍ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	نہ ہنسے	(مردوں کا) کوئی گروہ	(دوسرے) گروہ سے (پر)

اے ایمان والو! مرد دوسرے مردوں پر نہ ہنسیں،

عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ

عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُوْنُوْا	خَيْرًا	مِّنْهُمْ	وَ	لَا	نِسَآءٌ
ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والوں) سے	اور	نہ	عورتیں

ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں

مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ

مِّنْ نِّسَآءٍ	عَسٰۤى	اَنْ	يَّكُنَّ	خَيْرًا	مِّنْهُنَّ	وَ
(دوسری) عورتوں سے (پر ہنسیں)	ہوسکتا ہے	کہ	وہ ہوں	بہتر	ان (ہنسنے والیوں) سے	اور

دوسری عورتوں پر ہنسیں، ہوسکتا ہے کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور

لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ

لَا تَلْمِزُوْۤا	اَنْفُسَكُمْ (2)	وَ	لَا تَنَابَزُوْا	بِالْاَلْقَابِ (3)	بِئْسَ
نہ عیب لگاؤ	اپنی جانوں (کو)	اور	ایک دوسرے کو نہ بلاؤ	(برے) ناموں کے ساتھ	کیا ہی برا

آپس میں کسی کو طعنہ نہ دو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو، مسلمان ہونے کے بعد

الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ

الِاسْمُ	الْفُسُوْقُ	بَعْدَ الْاِيْمَانِ	وَ	مَنْ	لَّمْ يَتُبْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ
نام (ہے)	فاسق کہلانا	ایمان کے بعد	اور	جو	توبہ نہ کرے	تو یہ لوگ	وہی

فاسق کہلانا کیا ہی برا نام ہے اور جو توبہ نہ کریں تو وہی

(1)...... اہانت اور تحقیر کیلئے زبان یا اشارات، یا کسی اور طریقے سے مسلمان کا مذاق اڑانا حرام و گناہ ہے، البتہ گناہ سے پاک ایسا مذاق جو خوش کردے، جسے خوش طبعی اور خوش مزاجی کہتے ہیں، جائز ہے، بلکہ کبھی کبھی خوش طبعی کرنا سنت بھی ہے۔ (2)...... اپنی جانوں کو عیب لگانے سے مراد ایک دوسرے کو عیب لگانا ہے کیونکہ مومن ایک جان کی طرح ہیں جب کسی دوسرے مومن پر عیب لگایا جائے تو گویا اپنے پر ہی عیب لگایا جائے گا۔ (3)...... ایک دوسرے کے برے نام رکھنے سے مراد یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کرلی ہو تو اسے توبہ کے بعد اس برائی سے عار دلائی جائے۔ بعض علماء کے نزدیک برے نام رکھنے سے مراد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بدگمانی، عیب تلاش کرنے اور غیبت کرنے کی ممانعت

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘

الظّٰلِمُوْنَ ﴿۱۱﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوا	اجْتَنِبُوْا[1]	كَثِیْرًا	مِّنَ الظَّنِّ
ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچو	بہت زیادہ	گمان کرنے سے

ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو

اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا یَغْتَبْ

اِنَّ	بَعْضَ الظَّنِّ	اِثْمٌ	وَّ	لَا تَجَسَّسُوْا	وَ	لَا یَغْتَبْ
بیشک	کوئی گمان	گناہ (ہے)	اور	(پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو	اور	غیبت نہ کریں

بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے اور (پوشیدہ باتوں کی) جستجو نہ کرو اور ایک دوسرے کی

بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا

بَّعْضُكُمْ	بَعْضًا	اَیُحِبُّ	اَحَدُكُمْ	اَنْ	یَّاْكُلَ	لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا
تمہارے بعض	بعض (کی)	کیا پسند کرے گا	تم میں کوئی	کہ	وہ کھائے	اپنے مردہ بھائی کا گوشت

غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے

فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ

فَكَرِهْتُمُوْهُ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	تَوَّابٌ
تو تم ناپسند کرو گے اسے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت توبہ قبول کرنے والا

تو یہ تمہیں ناپسند ہوگا اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا،

انسانوں کی قوموں قبیلوں میں تقسیم کی حکمت

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ

رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّاسُ	اِنَّا	خَلَقْنٰكُمْ	مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى	وَ
مہربان (ہے)	اے	لوگو	بیشک	ہم نے پیدا کیا تمہیں	ایک مرد اور ایک عورت سے	اور

مہربان ہے ○ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی مسلمان کو کتا، یا گدھا، یا سور وغیرہ کہنا ہے۔ 1..... اس آیت میں مسلمانوں کو تین احکام دیے گئے ہیں (1) بہت زیادہ گمان نہ کریں کیونکہ بعض گمان محض گناہ ہیں لہٰذا احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ گمان کی کثرت سے بچا جائے۔ (2) مسلمانوں کے پوشیدہ عیب تلاش نہ کریں اور نہ ہی انہیں بیان کریں۔ (3) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں۔ غیبت کے معنی یہ ہیں کہ کسی شخص کے پوشیدہ عیب کو جسے وہ دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا پسند نہ کرتا ہو اس کی برائی کرنے کے طور پر بلا کسی مقصدِ صحیح کے ذکر کرنا اور اگر اس میں وہ بات ہی نہ ہو تو یہ غیبت نہیں بلکہ بہتان ہے۔

عزت و فضیلت کا حقیقی معیار

جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىٕلَ لِتَعَارَفُوْاؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ						
جَعَلْنٰكُمْ	شُعُوْبًا	وَّ	قَبَآىٕلَ	لِتَعَارَفُوْا	اِنَّ	اَكْرَمَكُمْ
بنایا تمہیں	قومیں	اور	قبیلے	تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو	بیشک	تم میں زیادہ عزت والا
تمہیں قومیں اور قبیلے بنایا تاکہ تم آپس میں پہچان رکھو، بیشک اللہ کے یہاں						

عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾					
عِنْدَ اللّٰهِ	اَتْقٰىكُمْ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	عَلِیْمٌ	خَبِیْرٌ ﴿۱۳﴾
اللہ کے نزدیک	(وہ ہے جو) تم میں زیادہ پرہیز گار (ہے)	بیشک	اللہ	جاننے والا	خبر دار (ہے)
تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے بیشک اللہ جاننے والا خبر دار ہے ۝					

دیہاتیوں کے دعوائے ایمان کی نفی اور انہیں نصیحت

قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّاؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَ لٰكِنْ						
قَالَتِ	الْاَعْرَابُ	اٰمَنَّا	قُلْ	لَّمْ تُؤْمِنُوْا	وَ	لٰكِنْ
کہا	دیہاتیوں (نے)	ہم ایمان لائے	تم کہو	تم ایمان نہیں لائے	اور	لیکن
دیہاتیوں نے کہا: ہم ایمان لے آئے، تم فرماؤ: تم ایمان تو نہیں لائے ہاں						

قُوْلُوْۤا اَسْلَمْنَا وَ لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْؕ					
قُوْلُوْۤا	اَسْلَمْنَا (2)	وَ	لَمَّا یَدْخُلِ	الْاِیْمَانُ	فِیْ قُلُوْبِكُمْ
تم کہو	ہم فرمانبردار ہوئے	اور	ابھی داخل نہیں ہوا	ایمان	تمہارے دلوں میں
یوں کہو کہ ہم فرمانبردار ہوئے اور ابھی ایمان تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا					

وَ اِنْ تُطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَا یَلِتْكُمْ				
وَ	اِنْ	تُطِیْعُوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	لَا یَلِتْكُمْ
اور	اگر	تم فرمانبرداری کروگے	اللہ اور اس کے رسول (کی)	(تو) وہ کمی نہ کرے گا تمہیں
اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کروگے تو تمہارے اعمال سے				

1 ...... بارگاہِ الٰہی میں عزت و فضیلت کا مدار نسب نہیں بلکہ پرہیز گاری ہے لہٰذا چاہئے کہ بندہ نسب پر فخر کرنے سے بچے اور تقویٰ و پرہیز گاری اختیار کرے تاکہ بارگاہِ الٰہی میں اسے عزت و فضیلت نصیب ہو۔

2 ...... یہاں اسلام کے لغوی معنی یعنی "اطاعت و فرمانبرداری" مراد ہیں، شرعی معنی مراد نہیں، شرعی معنی میں اسلام اور ایمان ایک ہیں، ان میں کوئی فرق نہیں۔

سچے مومنوں کے اوصاف

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ شَیْــٴًـاؕ-اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾

مِّنْ اَعْمَالِكُمْ	شَیْــٴًـا	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾
تمہارے اعمال میں سے	کچھ	بیشک	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

کچھ کمی نہیں کرے گا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ
ایمان والے صرف	وہ لوگ ہیں جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر

ایمان والے تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے

ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ

ثُمَّ	لَمْ یَرْتَابُوْا	وَ	جٰهَدُوْا	بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ
پھر	انہوں نے شک نہ کیا	اور	جہاد کیا	اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ

پھر انہوں نے شک نہ کیا اور اپنی جان اور مال سے

اخلاص کے مدعی منافقوں کو تنبیہ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ-اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾ قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ

فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ ﴿۱۵﴾	قُلْ	اَتُعَلِّمُوْنَ
اللہ کی راہ میں	یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	تم کہو	کیا تم بتاتے ہو

اللہ کی راہ میں جہاد کیا وہی سچے ہیں ○ تم فرماؤ: کیا تم اللہ کو

اللّٰهَ بِدِیْنِكُمْؕ-وَ اللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ

اللّٰهَ	بِدِیْنِكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ
اللہ (کو)	اپنا دین	اور (حالانکہ)	اللہ	جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں

اپنا دین بتاتے ہو حالانکہ اللہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں

(1)......جب اس سے پہلے کی دونوں آیتیں نازل ہوئیں تو عرب کے دیہاتیوں نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہم مخلص مومن ہیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور فرمایا گیا: اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، تم ان سے فرما دو: کیا تم اللہ تعالیٰ کو اپنے دین کا بتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں موجود ہے اسے اللہ تعالیٰ جانتا ہے، اس سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ وہ سب کچھ جانتا ہے، مومن کا ایمان بھی اسے معلوم ہے اور منافق کا نفاق بھی اس کے علم میں ہے، تمہارے بتانے اور خبر دینے کی حاجت نہیں۔

ایمان کا احسان جتانے والوں کو تنبیہ

وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ⑯ يَمُنُّوْنَ

وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ⑯	يَمُنُّوْنَ
اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہ احسان جتاتے ہیں

اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے ○ اے محبوب! وہ تم پر

عَلَيْكَ اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ

عَلَيْكَ	اَنْ	اَسْلَمُوْا	قُلْ	لَّا تَمُنُّوْا (1)	عَلَيَّ	اِسْلَامَكُمْ	بَلِ
تم پر	کہ	وہ مسلمان ہوگئے	تم کہو	تم احسان نہ رکھو	مجھ پر	اپنے اسلام (کا)	بلکہ

احسان جتاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہوگئے۔ تم فرماؤ: اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو بلکہ

اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ

اللّٰهُ	يَمُنُّ	عَلَيْكُمْ	اَنْ	هَدٰىكُمْ	لِلْاِيْمَانِ
اللہ	احسان رکھتا ہے	تم پر	کہ	اس نے ہدایت دی تمہیں	ایمان کی

اللہ تم پر احسان رکھتا ہے کہ اس نے تمہیں اسلام کی ہدایت دی

علمِ الٰہی کی شان

اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ⑰ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ

اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ⑰	اِنَّ	اللّٰهَ	يَعْلَمُ
اگر	تم ہو	سچے	بیشک	اللہ	جانتا ہے

اگر تم سچے ہو ○ بیشک اللہ آسمانوں

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ⑱ ع

غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	بَصِيْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ⑱ (2)
آسمانوں اور زمین کے غیب	اور	اللہ	دیکھنے والا (ہے)	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

اور زمین کے سب غیب جانتا ہے اور اللہ تمہارے کام دیکھ رہا ہے ○

ع ۲ ۸ ۱۴

1 ...... فرمایا کہ اے لوگو! حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اپنے اسلام لانے کا احسان نہ جتاؤ کیونکہ یہ تمہارا کوئی احسان نہیں بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر احسان ہے کہ تمہیں اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے دنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور فرماتا ہے۔

2 ...... اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کے سب غیب جانتا ہے تو اس سے منافقوں کے دلی حالات کیسے چھپ سکتے ہیں، لہٰذا منافقوں کا اظہارِ ایمان بیکار ہے۔ مسلمانوں کا اپنے ایمان کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احسان کا اعتراف کرنا ہوتا ہے۔

آیات: 45 — رکوع: 03

سُوْرَةُ قٓ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار مکہ کا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی رسالت پر تعجب

قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ۚ بَلْ عَجِبُوْۤا اَنْ

قٓ	وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِيْدِ ۝١ (1)	بَلْ	عَجِبُوْۤا	اَنْ
قٓ	عزت والے قرآن کی قسم	بلکہ	انہوں نے تعجب کیا	(اس بات پر) کہ

قٓ، عزت والے قرآن کی قسم ۝ بلکہ انہیں اس بات پر تعجب ہوا کہ

جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ فَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا

جَآءَهُمْ	مُّنْذِرٌ	مِّنْهُمْ	فَقَالَ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا
آیا ان کے پاس	ایک ڈر سنانے والا	انہیں میں سے	تو کہا	کافروں (نے)	یہ (نبی کا آنا)

ان کے پاس انہی میں سے ایک ڈر سنانے والا تشریف لایا تو کافر کہنے لگے: یہ تو

دوبارہ زندہ کیے جانے پر کفار مکہ کا تعجب

شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢ ۚ ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا ۚ

شَيْءٌ عَجِيْبٌ ۝٢	ءَاِذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا
عجیب چیز (ہے)	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی (تو پھر زندہ کئے جائیں گے)

عجیب بات ہے ۝ کیا جب ہم مر جائیں اور مٹی ہو جائیں گے (تو اس کے بعد پھر زندہ کئے جائیں گے)

1 ...... قرآن کریم دنیا میں بھی عزت والا ہے کہ تمام کلاموں پر فائق ہے اور آخرت میں بھی عزت والا ہے کہ یہ اپنے ماننے والے کی شفاعت فرمائے گا اور اس کی شفاعت قبول بھی کی جائے گی۔

علمِ الٰہی کا بیان

ذٰلِكَ رَجْعٌۢ بَعِيْدٌ ۝٣ قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ ۚ

ذٰلِكَ	رَجْعٌۢ	بَعِيْدٌ ۝٣	قَدْ	عَلِمْنَا	مَا	تَنْقُصُ	الْاَرْضُ [1]	مِنْهُمْ
یہ	پلٹنا	دور (ہے)	بیشک	ہم جانتے ہیں	جو کچھ	کم کر دیتی ہے	زمین	ان سے

یہ پلٹنا دور ہے ○ ہم جانتے ہیں جو کچھ زمین ان سے گھٹاتی ہے

کفار کے حق کو جھٹلانا

وَعِنْدَنَا كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ بَلْ كَذَّبُوْا بِالْحَقِّ لَمَّا

وَ	عِنْدَنَا	كِتٰبٌ حَفِيْظٌ ۝٤ [2]	بَلْ	كَذَّبُوْا	بِالْحَقِّ [3]	لَمَّا
اور	ہمارے پاس	یادرکھنے والی ایک کتاب (ہے)	بلکہ	انہوں نے جھٹلایا	حق کو	جب

اور ہمارے پاس ایک یادرکھنے والی کتاب ہے ○ بلکہ انہوں نے حق کو جھٹلایا جب

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کے دلائل

جَآءَهُمْ فَهُمْ فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا

جَآءَهُمْ	فَهُمْ	فِيْۤ اَمْرٍ مَّرِيْجٍ ۝٥ [4]	اَفَلَمْ يَنْظُرُوْۤا
وہ آیا ان کے پاس	تو وہ	ایک مضطرب کام (بات) میں (ہیں)	تو کیا انہوں نے نہ دیکھا

وہ ان کے پاس آیا تو وہ ایک ایسی بات میں ہیں جسے قرار نہیں ○ تو کیا انہوں نے

اِلَى السَّمَآءِ فَوْقَهُمْ كَيْفَ بَنَيْنٰهَا وَزَيَّنّٰهَا وَمَا

اِلَى السَّمَآءِ	فَوْقَهُمْ	كَيْفَ	بَنَيْنٰهَا	وَ	زَيَّنّٰهَا	وَ	مَا
آسمان کی طرف	اپنے اوپر	کیسے	ہم نے بنایا اسے	اور	آراستہ کیا اسے	اور	نہیں (ہے)

اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسے بنایا اور سجایا اور

لَهَا مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا

لَهَا	مِنْ فُرُوْجٍ ۝٦	وَ	الْاَرْضَ	مَدَدْنٰهَا	وَ	اَلْقَيْنَا	فِيْهَا
اس میں	کوئی شگاف	اور	زمین	ہم نے پھیلایا اسے	اور	ڈالے	اس میں

اس میں کہیں کوئی شگاف نہیں ○ اور زمین کو ہم نے پھیلایا اور اس میں مضبوط پہاڑ

1...... زمین کے انسان کو کم کرنے سے مراد اس کا جسمانی حصے جیسے گوشت خون اور ہڈیاں وغیرہ کھانا ہے۔

2...... اس کتاب سے لوحِ محفوظ مراد ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے جاننے کے لئے نہیں بلکہ خاص بندوں کو علم دینے کے لئے ہے۔

3...... حق سے مراد نبوت یا قرآن مجید ہے۔ 4...... وہ بات یہ ہے کہ کفار کبھی حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو شاعر، کبھی جادوگر اور کبھی کاہن کہتے ہیں، اسی طرح قرآن پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو اور کبھی کہانت کہتے ہیں، کسی ایک بات پر قائم نہیں رہتے۔

دلائلِ قدرت سے فائدہ اٹھانے والا شخص

رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍۙ(۷) تَبْصِرَةً وَّ

وَّ	تَبْصِرَةً(1)	مِنْ كُلِّ زَوْجٍۭ بَهِیْجٍ (۷)	فِیْهَا	اَنْۢبَتْنَا	وَ	رَوَاسِیَ
اور	بصیرت	ہر بارونق جوڑا	اس میں	ہم نے اگایا	اور	مضبوط پہاڑ

ڈالے اور اس میں ہر بارونق جوڑا اگایا○ ہر رجوع کرنے والے

قدرتِ الٰہی کی ایک اور دلیل

ذِكْرٰى لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ(۸) وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا

مَآءً مُّبٰرَكًا	مِنَ السَّمَآءِ	نَزَّلْنَا	وَ	لِكُلِّ عَبْدٍ مُّنِیْبٍ (۸)	ذِكْرٰى
برکت والا پانی	آسمان سے	ہم نے اتارا	اور	ہر رجوع کرنے والے بندے کیلئے	نصیحت (کیلئے)

بندے کیلئے بصیرت اور نصیحت کیلئے○ اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اتارا

فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِیْدِۙ(۹) وَ النَّخْلَ

النَّخْلَ	وَ	حَبَّ الْحَصِیْدِ (۹)	وَّ	جَنّٰتٍ	بِهٖ	فَاَنْۢبَتْنَا
کھجور کے درخت (اگائے)	اور	کاٹا جانے والا اناج	اور	باغات	اس سے	تو ہم نے اگائے

تو اس سے باغات اور کاٹا جانے والا اناج اُگایا○ اور کھجور کے

بٰسِقٰتٍ لَّهَا طَلْعٌ نَّضِیْدٌۙ(۱۰) رِّزْقًا لِّلْعِبَادِۙ

رِّزْقًا لِّلْعِبَادِ	نَّضِیْدٌ (۱۰)	طَلْعٌ	لَّهَا	بٰسِقٰتٍ
بندوں کی روزی (کیلئے)	اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے (ہیں)	گچھے	ان کے	لمبے

لمبے درخت (اگائے) جن کے گچھے اوپر نیچے تہہ لگے ہوئے ہیں○ بندوں کی روزی کے لیے

سابقہ امتوں کے حال اور انجام کی طرف اشارہ

وَ اَحْیَیْنَا بِهٖ بَلْدَةً مَّیْتًاؕ كَذٰلِكَ الْخُرُوْجُ(۱۱) كَذَّبَتْ

كَذَّبَتْ	الْخُرُوْجُ (۱۱)	كَذٰلِكَ	بَلْدَةً مَّیْتًا	بِهٖ	اَحْیَیْنَا	وَ
جھٹلایا	نکلنا (ہوگا)	اسی طرح	مردہ شہر (کو)	اس (پانی) سے	ہم نے زندہ کیا	اور

اور ہم نے اس سے مردہ شہر کو زندہ کیا۔ یونہی (قبروں سے تمہارا) نکلنا ہوگا○ ان (کفارِ مکہ) سے پہلے

(1)...... یعنی آسمان و زمین اور ان سے متعلق بیان کی گئی تمام چیزیں ہر اس بندے کے لئے بصیرت اور نصیحت حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی انوکھی چیزوں اور خلقت کے عجائبات میں غور و فکر کر کے اس کی طرف رجوع کرنے والا ہو۔

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّ اَصْحٰبُ الرَّسِّ وَ ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾ لا

قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ	وَّ	اَصْحٰبُ الرَّسِّ	وَ	ثَمُوْدُ ﴿۱۲﴾
ان (کفارِ مکہ) سے پہلے	نوح کی قوم	اور	رس (نامی کنویں) والوں	اور	ثمود (نے)

نوح کی قوم اور رس (نامی کنویں) والوں نے اور ثمود نے جھٹلایا ○

وَ عَادٌ وَّ فِرْعَوْنُ وَ اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾ لا وَّ

وَ	عَادٌ	وَّ	فِرْعَوْنُ	وَ	اِخْوَانُ لُوْطٍ ﴿۱۳﴾	وَّ
اور	عاد	اور	فرعون	اور	لوط کے (قومی) بھائیوں (نے)	اور

اور عاد اور فرعون نے اور لوط کے ہم قوم لوگوں نے ○ اور

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ وَ قَوْمُ تُبَّعٍ ؕ كُلٌّ كَذَّبَ

اَصْحٰبُ الْاَیْكَةِ	وَ	قَوْمُ تُبَّعٍ	كُلٌّ	كَذَّبَ
ایکہ (نامی جنگل) والوں	اور	تبع کی قوم (نے)	سب (نے)	جھٹلایا

جنگل والوں اور تبع کی قوم نے، ان سب نے رسولوں کو

الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾ اَفَعَیِیْنَا بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ ؕ

الرُّسُلَ	فَحَقَّ	وَعِیْدِ ﴿۱۴﴾	اَفَعَیِیْنَا	بِالْخَلْقِ الْاَوَّلِ
رسولوں (کو)	تو ثابت ہوگئی	میری وعید	تو کیا ہم تھک گئے	پہلی بار پیدا کرنے سے

جھٹلایا تو میرے عذاب کا وعدہ ثابت ہو گیا ○ تو کیا ہم پہلی بار بنانے کی وجہ سے تھک گئے؟

دوبارہ زندہ کیے جانے کے منکرین کو جواب

بَلْ هُمْ فِیْ لَبْسٍ مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾ ع وَ لَقَدْ

بَلْ	هُمْ	فِیْ لَبْسٍ [1]	مِّنْ خَلْقٍ جَدِیْدٍ ﴿۱۵﴾	وَ	لَقَدْ
بلکہ	وہ	شبہ میں (ہیں)	نئی پیدائش سے متعلق	اور	ضرور بیشک

بلکہ وہ نئی پیدائش کے متعلق شبہے میں ہیں ○ اور بیشک

قدرت اور علمِ الٰہی کا کمال

ع ۱۵/۵

1 ...... کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کو خالق ماننے کے باوجود اس بات کو محال اور بعید سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخلوق کو دوبارہ پیدا فرمائے گا۔ یہ ان کی کمال جہالت تھی کیونکہ ایجاد کے مقابلے میں دوبارہ بنانا ظاہری اعتبار سے زیادہ آسان ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ کے لئے دونوں برابر ہیں اور یہ لوگ ایجاد پر تو قدرت مان رہے ہیں اور اس سے زیادہ آسان پر قدرت کا انکار کر رہے ہیں۔

لوگوں کے اعمال واقوال لکھنے کا انتظام

وَ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَ نَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚۖ وَ

خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	وَ	نَعْلَمُ	مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ	نَفْسُهٗ	وَ
ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	اور	ہم جانتے ہیں	جس کے ساتھ وسوسہ ڈالتا ہے	اس کا نفس	اور

ہم نے آدمی کو پیدا کیا اور ہم جانتے ہیں جو وسوسہ اس کا نفس ڈالتا ہے اور

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾ اِذْ

نَحْنُ	اَقْرَبُ[1]	اِلَیْهِ	مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ ﴿۱۶﴾	اِذْ
ہم	زیادہ قریب (ہیں)	اس کے	دل کی رگ سے	جب

ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ اس کے قریب ہیں ○ جب

یَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّیٰنِ عَنِ الْیَمِیْنِ وَ عَنِ الشِّمَالِ

یَتَلَقَّى	الْمُتَلَقِّیٰنِ[2]	عَنِ الْیَمِیْنِ	وَ	عَنِ الشِّمَالِ
لیتے ہیں	دو لینے والے (فرشتے)	(ایک) دائیں طرف سے	اور	(دوسرا) بائیں طرف سے

اس سے لینے والے دو فرشتے لیتے ہیں، ایک دائیں جانب اور دوسرا بائیں جانب

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ

قَعِیْدٌ ﴿۱۷﴾	مَا یَلْفِظُ	مِنْ قَوْلٍ	اِلَّا	لَدَیْهِ
بیٹھا ہوا (ہے)	وہ زبان سے نہیں نکالتا	کوئی بات	مگر	اس کے پاس

بیٹھا ہوا ہے ○ وہ زبان سے کوئی بات نہیں نکالتا مگر یہ کہ

موت کی سختی آنے کا بیان

رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ وَ جَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ

رَقِیْبٌ	عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾	وَ	جَآءَتْ	سَكْرَةُ الْمَوْتِ[3]
ایک محافظ (فرشتہ)	تیار بیٹھا ہوتا (ہے)	اور	آگئی	موت کی سختی

ایک محافظ فرشتہ اس کے پاس تیار بیٹھا ہوتا ہے ○ اور موت کی سختی حق کے ساتھ

1...... یہاں علم اور قدرت کے اعتبار سے قریب ہونا مراد ہے حسی طور پر قرب مراد نہیں۔ 2...... اللہ تعالیٰ فرشتوں کے لکھنے سے بے نیاز ہے کیونکہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں، وہ نفس کے وسوسے تک جانتا ہے البتہ فرشتوں کا لکھنا اس حکمت سے ہے کہ قیامت کے دن ہر شخص کے اعمال نامے اس کے ہاتھ میں دے دیئے جائیں۔ 3...... موت سے فرار ممکن نہیں بلکہ یہ بہر صورت آکر ہی رہے گی اور موت سے غافل رہنا، نزع کی حالت میں طاری ہونے والی سختیوں کی فکر نہ کرنا اور موت کے بعد برزخ اور حشر کی زندگی کے لئے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نادانی ہے۔

وقتِ قیامت کافر کو

بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾ وَنُفِخَ

بِالْحَقِّ (1)	ذٰلِكَ	مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ﴿١٩﴾	وَ	نُفِخَ
حق کے ساتھ	یہ	(وہ ہے) جس سے تو بھاگتا تھا	اور	پھونک ماری جائے گی

آگئی، یہ وہ ہے جس سے تو بھاگتا تھا ○ اور صور میں

روزِ قیامت پیشی کے وقت کا حال اور تنبیہ

فِي الصُّوْرِ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾ وَجَآءَتْ

فِي الصُّوْرِ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْوَعِيْدِ ﴿٢٠﴾	وَ	جَآءَتْ
صور میں	یہ	وعید کا دن (ہے)	اور	آئے گی

پھونک ماری جائے گی، یہ عذاب کی وعید کا دن ہے ○ اور ہر جان

كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ لَقَدْ

كُلُّ نَفْسٍ	مَّعَهَا	سَآئِقٌ	وَّ	شَهِيْدٌ ﴿٢١﴾ (2)	لَقَدْ
ہر جان	(اس طرح کہ) اس کے ساتھ	ایک ہانکنے والا	اور	ایک گواہ (ہوگا)	ضرور بیشک

یوں حاضر ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ ہوگا ○ بیشک

كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ

كُنْتَ	فِيْ غَفْلَةٍ	مِّنْ هٰذَا	فَكَشَفْنَا	عَنْكَ
تو تھا	غفلت میں	اس سے	تو ہم نے اٹھادیا	تجھ سے

تو اس سے غفلت میں تھا تو ہم نے تجھ سے تیرا پردہ

کافر سے اس کے ساتھی فرشتے کا کلام

غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾ وَقَالَ

غِطَآءَكَ	فَبَصَرُكَ	الْيَوْمَ	حَدِيْدٌ ﴿٢٢﴾	وَ	قَالَ
تیرا پردہ	تو تیری نگاہ	آج	تیز (ہے)	اور	کہے گا

اٹھادیا تو آج تیری نگاہ تیز ہے ○ اور اس کا ساتھی فرشتہ

1 ...... حق سے مراد حقیقی طور پر موت آنا ہے یا اس سے مراد آخرت کا معاملہ ہے جس کا انسان خود معائنہ کرتا ہے، یا اس سے مراد انجام کار سعادت اور شقاوت ہے۔

2 ...... ہانکنے والا فرشتہ ہوگا اور گواہ یا تو خود اس کا اپنا نفس ہوگا، یا اپنے بدن کے اعضاء ہاتھ پاؤں وغیرہ ہوں گے، یا گواہ بھی فرشتہ ہی ہوگا۔

فرشتوں کو حکمِ الٰہی اور جہنم کے مستحق لوگوں کا بیان

قَرِیْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾ اَلْقِیَا

قَرِیْنُهٗ	هٰذَا	مَا	لَدَیَّ	عَتِیْدٌ ﴿۲۳﴾	اَلْقِیَا
اس کا ساتھی (فرشتہ)	یہ (ہے)	جو	میرے پاس	تیار موجود (ہے)	(حکم ہوگا) تم دونوں ڈال دو

کہے گا: یہ ہے جو میرے پاس تیار موجود ہے ○ (حکم ہوگا) تم دونوں

فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ

فِیْ جَهَنَّمَ	كُلَّ كَفَّارٍ عَنِیْدٍ ﴿۲۴﴾	مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ	مُعْتَدٍ
جہنم میں	ہر بڑے ناشکرے، ہٹ دھرم (کو)	(جو) بھلائی سے بہت روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

ہر بڑے ناشکرے ہٹ دھرم کو جہنم میں ڈال دو ○ جو بھلائی سے بہت روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

مُّرِیْبِ ﴿۲۵﴾ الَّذِیْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِیٰهُ

مُّرِیْبٍ ﴿۲۵﴾ (1)	الَّذِیْ	جَعَلَ	مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	فَاَلْقِیٰهُ
شک کرنے والا (ہے)	جس نے	ٹھہرالیا	اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	تو تم دونوں ڈال دو اسے

شک کرنے والا ہے ○ جس نے اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ٹھہرایا تم دونوں اسے

گمراہ کرنے کے الزام پر شیطان کا جواب

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾ قَالَ قَرِیْنُهٗ رَبَّنَا

فِی الْعَذَابِ الشَّدِیْدِ ﴿۲۶﴾	قَالَ	قَرِیْنُهٗ (2)	رَبَّنَا
سخت عذاب میں	کہے گا	اس کا ساتھی (شیطان)	اے ہمارے رب

سخت عذاب میں ڈال دو ○ اس کا ساتھی شیطان کہے گا: اے ہمارے رب!

روزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں کفار و شیاطین کا جھگڑا بے سود ہے

مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ وَ لٰكِنْ كَانَ فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾ قَالَ

مَاۤ اَطْغَیْتُهٗ	وَ	لٰكِنْ	كَانَ	فِیْ ضَلٰلٍۭ بَعِیْدٍ ﴿۲۷﴾	قَالَ
میں نے سرکش نہیں بنایا اسے	اور	لیکن	وہ (خود ہی) تھا	دور کی گمراہی میں	(اللہ) فرمائے گا

میں نے اسے سرکش نہیں بنایا تھا، ہاں یہ خود ہی دور کی گمراہی میں تھا ○ اللہ فرمائے گا:

1 ......ناشکری، ہٹ دھرمی، بھلائی سے روکنا، حد سے بڑھنا اور دین میں شک کرنا دخولِ جہنم کے اسباب ہیں، ان سے سب مسلمانوں کو بچنا چاہیے۔

2 ......قیامت کے دن جب کافر کو جہنم میں ڈالنے کا حکم دیا جائے گا تو اس وقت وہ کہے گا: اے ہمارے رب! مجھے اس شیطان نے ورغلایا اور کبھی بھی راہِ راست پر چلنے نہ دیا، اس لئے میں بے قصور ہوں۔ اس پر وہ شیطان جو دنیا میں اس پر مسلط تھا، کہے گا: اے ہمارے رب! میں نے اسے کبھی بھی سرکشی پر مجبور نہیں کیا تھا بلکہ میں تو اسے فقط مشورہ دیتا اور یہ اس پر عمل کرتا رہا اور گمراہی کی عمیق وادیوں میں جا گرا، لہٰذا میں اس سے بری ہوں۔

لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَیَّ وَ قَدْ قَدَّمْتُ اِلَیْكُمْ بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾

لَا تَخْتَصِمُوْا	لَدَیَّ	وَ	قَدْ	قَدَّمْتُ	اِلَیْكُمْ	بِالْوَعِیْدِ ﴿۲۸﴾
تم نہ جھگڑو	میرے پاس	اور	بیشک	پہلے بھیج چکا تھا	تمہاری طرف	وعید

میرے پاس نہ جھگڑو، میں پہلے ہی تمہاری طرف عذاب کی وعید بھیج چکا تھا ○

مَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾ ع

مَا یُبَدَّلُ	الْقَوْلُ	لَدَیَّ	وَ	مَاۤ	اَنَا	بِظَلَّامٍ	لِّلْعَبِیْدِ ﴿۲۹﴾
تبدیل نہیں کی جاتی	بات	میرے ہاں	اور	نہیں	میں	ظلم کرنے والا	بندوں پر

میرے ہاں بات بدلتی نہیں اور نہ میں بندوں پر ظلم کرنے والا ہوں ○

ع ۲ ۱۴ ۱۶

روزِ قیامت جہنم سے سوال اور اس کا جواب

یَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ وَ تَقُوْلُ هَلْ

یَوْمَ	نَقُوْلُ	لِجَهَنَّمَ	هَلِ	امْتَلَاْتِ	وَ	تَقُوْلُ	هَلْ
(جس) دن	ہم فرمائیں گے	جہنم سے	کیا	تو بھر گئی	اور	وہ عرض کرے گی	کیا

جس دن ہم جہنم سے فرمائیں گے: کیا تو بھر گئی؟ وہ عرض کرے گی: کیا

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾ وَ اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾

مِنْ مَّزِیْدٍ ﴿۳۰﴾	وَ	اُزْلِفَتِ	الْجَنَّةُ	لِلْمُتَّقِیْنَ	غَیْرَ بَعِیْدٍ ﴿۳۱﴾
کچھ زیادہ (ہے)	اور	قریب لائی جائے گی	جنت	پرہیزگاروں کے	(ان سے) دور نہ (ہو گی)

کچھ اور زیادہ ہے؟ ○ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب لائی جائے گی، ان سے دور نہ ہو گی ○

روزِ قیامت پرہیزگاروں کی عزت افزائی

هٰذَا مَا تُوْعَدُوْنَ لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ ج

هٰذَا	مَا	تُوْعَدُوْنَ	لِكُلِّ اَوَّابٍ حَفِیْظٍ ﴿۳۲﴾ (1)
یہ (ہے)	(وہ جنت) جس کا	تم سے وعدہ کیا جاتا رہا	ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے

(کہا جائے گا:) یہ ہے وہ (جنت) جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا رہا، ہر رجوع کرنے والے، حفاظت کرنے والے کے لیے ○

1 ...... "رجوع کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو معصیت و نافرمانی کو چھوڑ کر اطاعت اختیار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو گناہ کرے پھر توبہ کرے، پھر اس سے گناہ صادر ہو پھر توبہ کرے۔ "حفاظت کرنے والے" سے مراد وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم کا لحاظ رکھے۔ یا، وہ شخص ہے جو اپنے آپ کو گناہوں سے محفوظ رکھے اور اُن سے استغفار کرے۔ یا، وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی امانتوں اور اس کے حقوق کی حفاظت کرے۔

جنت کے مستحق لوگ اور ان کا عزت کے ساتھ جنت میں داخلہ

مَنْ خَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ وَ جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۳﴾

مَنْ	خَشِیَ [1]	الرَّحْمٰنَ	بِالْغَیْبِ	وَ	جَآءَ بِقَلْبٍ مُّنِیْبِ ﴿۳۳﴾
جو	ڈرا	رحمٰن (سے)	دیکھے بغیر	اور	آیا رجوع کرنے والے دل کے ساتھ

جو رحمٰن سے بن دیکھے ڈرا اور رجوع کرنے والے دل کے ساتھ آیا۔

اُدْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ ؕ ذٰلِكَ یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾

اُدْخُلُوْهَا	بِسَلٰمٍ	ذٰلِكَ	یَوْمُ الْخُلُوْدِ ﴿۳۴﴾
(فرمایا جائے گا) تم داخل ہو جاؤ اس (جنت) میں	سلامتی کے ساتھ	یہ	ہمیشہ رہنے کا دن (ہے)

(ان سے فرمایا جائے گا) سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہ ہمیشہ رہنے کا دن ہے۔

اہل جنت پر انعامِ الٰہی

لَهُمْ مَّا یَشَآءُوْنَ فِیْهَا وَ لَدَیْنَا

لَهُمْ	مَّا	یَشَآءُوْنَ	فِیْهَا	وَ	لَدَیْنَا
ان کے لیے (ہوں گی)	(وہ تمام چیزیں) جو	وہ چاہیں گے	اس (جنت) میں	اور	ہمارے پاس

ان کے لیے جنت میں وہ تمام چیزیں ہوں گی جو وہ چاہیں گے اور ہمارے پاس

سابقہ امتوں کی ہلاکت کی طرف اشارہ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ وَ كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ

مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ [2]	وَ	كَمْ	اَهْلَكْنَا	قَبْلَهُمْ	مِّنْ قَرْنٍ	هُمْ
(اس سے بھی) زیادہ (ہے)	اور	کتنی	ہم نے ہلاک کر دیں	ان سے پہلے	قومیں	وہ

اس سے بھی زیادہ ہے۔ اور ان سے پہلے ہم نے کتنی قوموں کو ہلاک فرما دیا، وہ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوْا فِی الْبِلَادِ ؕ هَلْ

اَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا	فَنَقَّبُوْا	فِی الْبِلَادِ	هَلْ
گرفت میں ان سے زیادہ سخت (تھے)	تو وہ جگہ جگہ پھرے	شہروں میں	(تاکہ دیکھیں) کیا

گرفت میں ان سے زیادہ سخت تھیں تو انہوں نے شہروں میں کوشش کی کہ کیا

1. ......یعنی جو شخص عذابِ الٰہی کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتا، اطاعتِ الٰہی کرتا اور ایسے دل کے ساتھ آتا ہے جو اخلاص مند، اطاعت گزار اور صحیح العقیدہ ہو، ایسے لوگوں سے قیامت کے دن فرمایا جائے گا: بے خوف و خطر، امن اور اطمینان کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، نہ تمہیں عذاب ہو گا اور نہ تمہاری نعمتیں زائل ہوں گی، یہ جنت میں ہمیشہ رہنے کا دن ہے اور اب نہ فنا ہے نہ موت۔
2. ......یہاں زیادہ سے مراد اللہ تعالیٰ کا دیدار اور اس کی تجلی ہے جس سے وہ لوگ ہر جمعہ کو دارِ کرامت میں نوازے جائیں گے۔

عبرت انگیز واقعات سے نصیحت حاصل کرنے والے لوگ

مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾ اِنَّ فِيۡ ذٰلِكَ لَذِكۡرٰى لِمَنۡ كَانَ لَهٗ قَلۡبٌ

مِنۡ مَّحِيۡصٍ ﴿۳۶﴾	اِنَّ	فِيۡ ذٰلِكَ	لَذِكۡرٰى	لِمَنۡ كَانَ لَهٗ	قَلۡبٌ (1)
کوئی بھاگنے کی جگہ (ہے)	بیشک	اس میں	ضرور نصیحت (ہے)	(اس) کیلئے جس کا ہے	دل

کوئی بھاگنے کی جگہ ہے ○ بیشک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے جو دِل رکھتا ہو

6 دن میں تخلیقِ کائنات

اَوۡ اَلۡقَى السَّمۡعَ وَهُوَ شَهِيۡدٌ ﴿۳۷﴾ وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا

اَوۡ	اَلۡقَى	السَّمۡعَ	وَ	هُوَ	شَهِيۡدٌ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدۡ	خَلَقۡنَا
یا	دھرے (لگائے)	کان	اور	وہ	(دل سے) حاضر ہو	اور	ضرور بیشک	ہم نے بنایا

یا کان لگائے اور وہ متوجہ ہو ○ اور بیشک ہم نے آسمانوں

السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَمَا بَيۡنَهُمَا فِيۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ ۖ وَّ

السَّمٰوٰتِ	وَ	الۡاَرۡضَ	وَ	مَا	بَيۡنَهُمَا	فِيۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ	وَّ
آسمانوں	اور	زمین (کو)	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	چھ دن میں	اور

اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دن میں بنایا اور

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو صبر اور تسبیح کی تلقین

مَا مَسَّنَا مِنۡ لُّغُوۡبٍ ﴿۳۸﴾ فَاصۡبِرۡ عَلٰى مَا يَقُوۡلُوۡنَ وَ

مَا مَسَّنَا	مِنۡ لُّغُوۡبٍ ﴿۳۸﴾ (2)	فَاصۡبِرۡ	عَلٰى	مَا	يَقُوۡلُوۡنَ	وَ
نہیں چھوئی ہمیں	کوئی تھکن	تو تم صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ کہتے ہیں	اور

ہمیں کوئی تھکاوٹ نہ ہوئی ○ تو ان کی باتوں پر صبر کرو اور

سَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ وَقَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ﴿۳۹﴾ ج

سَبِّحۡ	بِحَمۡدِ رَبِّكَ	قَبۡلَ طُلُوۡعِ الشَّمۡسِ	وَ	قَبۡلَ الۡغُرُوۡبِ ﴿۳۹﴾
پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	سورج طلوع ہونے سے پہلے	اور	غروب ہونے سے پہلے

سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے پہلے اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو ○

(1)...... وعظ و نصیحت اور عبرت سے وہی فائدہ اٹھا سکتا ہے جس کے پاس عبرت پکڑنے والا دل ہو، غور سے سننے والے کان ہوں اور وہ دل سے حاضر رہ کر وعظ و نصیحت سنے۔ (2)...... اللہ تعالیٰ تھکنے سے پاک ہے اور وہ اس پر قادر ہے کہ ایک آن میں سارا عالم بنادے لیکن وہ چونکہ ہر چیز کو حکمت کے تقاضے کے مطابق ہستی عطا فرماتا ہے اس لئے اس نے کائنات کو چھ دن میں تخلیق فرمایا۔ نیز اس میں بندوں کے لئے تعلیم بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ قادر ہو کر جلدی نہیں کرتا تو تم مجبور ہونے کے باوجود کیوں جلد بازی کرتے ہو۔

احوالِ قیامت کا بیان

وَمِنَ الَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾ وَ

وَ	مِنَ الَّيْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اَدْبَارَ السُّجُوْدِ ﴿۴۰﴾	وَ
اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم تسبیح کرو اس کی	اور	نمازوں کے بعد	اور

اور رات کے کچھ حصے میں اس کی تسبیح کرو اور نمازوں کے بعد ○ اور

اسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ يَّوْمَ

اسْتَمِعْ	يَوْمَ	يُنَادِ	الْمُنَادِ	مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ ﴿۴۱﴾ (1)	يَّوْمَ
کان لگا کر سنو	(جس) دن	پکارے گا	ایک پکارنے والا	قریب کی جگہ سے	(جس) دن

کان لگا کر سنو جس دن ایک قریب کی جگہ سے پکارنے والا پکارے گا ○ جس دن

زندگی اور موت دینا اللہ کے اختیار میں ہے

يَّسْمَعُوْنَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾ اِنَّا

يَّسْمَعُوْنَ	الصَّيْحَةَ (2)	بِالْحَقِّ	ذٰلِكَ	يَوْمُ الْخُرُوْجِ ﴿۴۲﴾	اِنَّا
لوگ سنیں گے	ایک چیخ	حق کے ساتھ	یہ	(قبروں سے) باہر آنے کا دن (ہوگا)	بیشک

لوگ حق کے ساتھ ایک چیخ سنیں گے، یہ (قبروں سے) باہر آنے کا دن ہوگا ○ بیشک

روزِ قیامت قبروں سے نکلنے کی منظر کشی

نَحْنُ نُحْيٖ وَنُمِيْتُ وَاِلَيْنَا الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾ يَوْمَ

نَحْنُ	نُحْيٖ	وَ	نُمِيْتُ	وَ	اِلَيْنَا	الْمَصِيْرُ ﴿۴۳﴾	يَوْمَ
ہم	زندگی دیتے ہیں	اور	موت دیتے ہیں	اور	ہماری ہی طرف	پھرنا (ہے)	(جس) دن

ہم زندگی دیتے ہیں اور ہم موت دیتے ہیں اور ہماری طرف ہی پھرنا ہے ○ جس دن

تَشَقَّقُ الْاَرْضُ عَنْهُمْ سِرَاعًا ؕ ذٰلِكَ حَشْرٌ

تَشَقَّقُ	الْاَرْضُ	عَنْهُمْ	سِرَاعًا	ذٰلِكَ	حَشْرٌ
پھٹ جائے گی	زمین	ان سے	(تو وہ) جلدی کرتے ہوئے (نکلیں گے)	یہ	حشر (جمع کرنا)

زمین ان پر سے پھٹ جائے گی تو وہ جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے، یہ حشر

1 ...... قریب کی جگہ سے بیت المقدس کا صخرہ مراد ہے۔ پکارنے والے سے مراد حضرت اسرافیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور آپ کی ندا یہ ہوگی: اے گلی ہوئی ہڈیو! بکھرے ہوئے جوڑو! ریزہ ریزہ شدہ گوشتو! پراگندہ بالو! اللہ تعالیٰ تمہیں فیصلہ کے لئے جمع ہونے کا حکم دیتا ہے۔

2 ...... اس چیخ سے مراد دوسرا نفخہ ہے۔

حضورصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور ان کی ذمہ داری

ع ٢٦/١٧ ٣

عَلَيْنَا يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا يَقُوْلُوْنَ وَمَآ اَنْتَ

عَلَيْنَا	يَسِيْرٌ ﴿٤٤﴾	نَحْنُ	اَعْلَمُ	بِمَا	يَقُوْلُوْنَ (1)	وَ	مَآ	اَنْتَ
ہم پر	آسان ہے	ہم	خوب جانتے ہیں	(اس) کو جو	وہ کہتے ہیں	اور	نہیں	تم

ہم پر آسان ہے ○ ہم خوب جان رہے ہیں جو وہ کہہ رہے ہیں اور تم

عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ ۚ فَذَكِّرْ بِالْقُرْاٰنِ مَنْ يَّخَافُ وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾ ع

عَلَيْهِمْ	بِجَبَّارٍ	فَذَكِّرْ	بِالْقُرْاٰنِ	مَنْ	يَّخَافُ	وَعِيْدِ ﴿٤٥﴾
ان پر	جبر کرنے والے	تو تم نصیحت کرو	قرآن سے	(اسے) جو	ڈرتا ہے	میری دھمکی (سے)

ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو تو اس شخص کو قرآن سے نصیحت کرو جو میری دھمکی سے ڈرے ○

آیات: 60 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الذّٰرِيٰت مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وقوعِ قیامت پر ہواؤں، بادلوں، کشتیوں اور فرشتوں کی قسم

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾ فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾ فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾

وَالذّٰرِيٰتِ ذَرْوًا ﴿١﴾	فَالْحٰمِلٰتِ وِقْرًا ﴿٢﴾	فَالْجٰرِيٰتِ يُسْرًا ﴿٣﴾
بکھیر کر اڑادینے والیوں کی قسم	پھر بوجھ اٹھانے والیوں (کی)	پھر آسانی سے چلنے والیوں (کی)

بکھیر کر اڑادینے والیوں کی قسم ○ پھر بوجھ اٹھانے والیوں کی ○ پھر آسانی سے چلنے والیوں کی ○

(1)...... یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، کفارِ قریش کا آپ کو جھٹلانا، قیامت کا انکار کرنا، ہماری قدرت میں تردد کرنا ہم سے چھپا ہوا نہیں ہے اور ہم ان سب کو اس کی سزا دیں گے اور آپ ان پر جبر کرنے والے نہیں کہ انہیں طاقت کے ذریعے اسلام میں داخل کر دیں بلکہ آپ کی ذمہ داری دعوت دینا اور سمجھا دینا ہے، لہٰذا آپ قرآن مجید کے ذریعے کافروں کو میرے عقاب سے، غافلوں کو میرے عذاب سے اور اطاعت گزاروں کو میرے عتاب سے ڈرائیں۔

کفارِ قریش کا باہمی اختلاف و محرومی

گستاخانِ رسول کو اللہ کی طرف سے پُرجلال جواب

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَصَادِقٌ ﴿۵﴾

فَالْمُقَسِّمٰتِ اَمْرًا ﴿۴﴾	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ (1)	لَصَادِقٌ ﴿۵﴾
پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں (کی)	بیشک جس کی	تمہیں وعید سنائی جارہی ہے	(وہ) ضرور سچ (ہے)

پھر حکم کو تقسیم کرنے والیوں کی ○ بیشک جس کی تمہیں وعید سنائی جارہی ہے وہ ضرور سچ ہے ○

وَّ اِنَّ الدِّیْنَ لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾

وَّ	اِنَّ	الدِّیْنَ	لَوَاقِعٌ ﴿۶﴾	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْحُبُكِ ﴿۷﴾
اور	بیشک	بدلہ (دیاجانا)	ضرور واقع ہونے والا (ہے)	آرائش والے، راستوں والے آسمان کی قسم

اور بیشک بدلہ دیاجانا ضروری واقع ہونے والا ہے ○ راستوں والے آسمان کی قسم ○

اِنَّكُمْ لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ یُّؤْفَكُ عَنْهُ مَنْ اُفِكَ ﴿۹﴾

اِنَّكُمْ	لَفِیْ قَوْلٍ مُّخْتَلِفٍ ﴿۸﴾ (2)	یُّؤْفَكُ	عَنْهُ	مَنْ	اُفِكَ ﴿۹﴾
بیشک تم	ضرور مختلف بات میں (ہو)	اوندھا کیا جاتا ہے	اس (قرآن) سے	وہ جو	اوندھا کردیا گیا ہو

تم طرح طرح کی بات میں ہو ○ اس قرآن سے وہی اوندھا کیا جاتا ہے جو اوندھا ہی کردیا گیا ہو ○

قُتِلَ الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ غَمْرَةٍ سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾

قُتِلَ	الْخَرّٰصُوْنَ ﴿۱۰﴾ (3)	الَّذِیْنَ	هُمْ	فِیْ غَمْرَةٍ	سَاهُوْنَ ﴿۱۱﴾
مارے جائیں	جھوٹے اندازے لگانے والے	وہ لوگ جو	وہ	نشے میں	بھولے ہوئے (ہیں)

جھوٹے اندازے لگانے والے مارے جائیں ○ جو نشے میں بھولے ہوئے ہیں ○

یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾ یَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾

یَسْـَٔلُوْنَ	اَیَّانَ	یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۲﴾	یَوْمَ	هُمْ	عَلَى النَّارِ	یُفْتَنُوْنَ ﴿۱۳﴾
وہ پوچھتے ہیں	کب ہوگا	بدلہ (دیئے جانے) کا دن	(جس) دن	وہ	آگ پر	تپائے جائیں گے

پوچھتے ہیں کہ بدلے کا دن کب ہوگا؟ ○ (یہ اس دن واقع ہوگا) جس دن وہ آگ پر تپائے جائیں گے ○

1...... جس بات کی وعید سنائی گئی اس سے مراد دوبارہ زندہ کیا جانا، اعمال کا حساب لیا جانا ہے اور اس کے سچے ہونے سے مراد یہ ہے کہ ایسا بہر صورت ہو کر رہے گا۔ 2...... اس سے مراد کفارِ مکہ کا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کبھی شاعر، کبھی جادوگر، کبھی کاہن اور کبھی مجنون کہنا، یونہی قرآنِ پاک کو کبھی شعر، کبھی جادو، کبھی کہانت اور کبھی اگلوں کی داستانیں کہنا ہے۔

3...... ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور قرآن کریم کے بارے میں مختلف باتوں کے قائل تھے۔

پرہیزگاروں کا صلہ

ذُوْقُوْا فِتْنَتَكُمْ ؕ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ

ذُوْقُوْا	فِتْنَتَكُمْ	هٰذَا	الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَسْتَعْجِلُوْنَ ﴿۱۴﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِیْنَ
تم چکھو	اپنا عذاب	یہ (ہے)	وہ جس کی تم جلدی مچاتے تھے	بیشک	پرہیزگار لوگ

اور (فرمایا جائے گا) اپنا عذاب چکھو، یہ وہی عذاب ہے جس کی تم جلدی مچاتے تھے ○ بیشک پرہیزگار لوگ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾ اٰخِذِیْنَ مَاۤ اٰتٰىهُمْ رَبُّهُمْ ؕ اِنَّهُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ وَّ عُیُوْنٍ ﴿۱۵﴾	اٰخِذِیْنَ	مَاۤ	اٰتٰىهُمْ	رَبُّهُمْ	اِنَّهُمْ
باغوں اور چشموں میں (ہوں گے)	لیتے ہوئے	جو	عطا کیا انہیں	ان کے رب (نے)	بیشک وہ

باغوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطائیں لیتے ہوئے، بیشک وہ

پرہیزگاروں کی صفات: قیام اللیل اور انفاق فی سبیل اللہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾ كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُحْسِنِیْنَ ﴿۱۶﴾	كَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ الَّیْلِ مَا یَهْجَعُوْنَ ﴿۱۷﴾
تھے	اس سے پہلے	نیکیاں کرنے والے	وہ رات سے (میں) کم سویا کرتے تھے

اس سے پہلے نیکیاں کرنے والے تھے ○ وہ رات میں کم سویا کرتے تھے ○

وَ بِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ

وَ	بِالْاَسْحَارِ	هُمْ	یَسْتَغْفِرُوْنَ ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ
اور	رات کے آخری پہروں میں	وہ	بخشش مانگتے تھے	اور	ان کے مالوں میں	حق (تھا)

اور رات کے آخری پہروں میں بخشش مانگتے تھے ○ اور ان کے مالوں میں مانگنے والے

زمین، انسان اور آسمان میں قدرتِ الٰہی کی نشانیوں کی طرف اشارہ

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ وَ فِی الْاَرْضِ اٰیٰتٌ لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾ وَ

لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ ﴿۱۹﴾ (2)	وَ	فِی الْاَرْضِ	اٰیٰتٌ	لِّلْمُوْقِنِیْنَ ﴿۲۰﴾	وَ
مانگنے والے اور محروم کا	اور	زمین میں	نشانیاں (ہیں)	یقین کرنے والوں کیلئے	اور

اور محروم کا حق تھا ○ اور زمین میں یقین والوں کیلئے نشانیاں ہیں ○ اور

(1)......رات کا آخری حصہ مغفرت طلب کرنے اور دعا کے لئے بہت موزوں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "ہمارا رب تعالیٰ ہر رات اس وقت دنیا کے آسمان کی طرف نزولِ اجلال فرماتا ہے جب رات کا تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے اور فرماتا ہے "کوئی ایسا ہے جو مجھ سے دعا کرے تا کہ میں اس کی دعا قبول کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے سوال کرے تا کہ میں اسے عطا کروں، کوئی ایسا ہے جو مجھ سے معافی چاہے تا کہ میں اسے بخش دوں۔ (بخاری، ۱/۳۸۸، الحدیث: ۱۱۴۵)

(2)......مانگنے والے سے مراد وہ ہے جو اپنی حاجت کے لئے لوگوں سے سوال کرے اور محروم سے مراد وہ ہے جو حاجت مند ہو اور حیاء کی وجہ سے سوال بھی نہ کرے۔

فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ ؕ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾ وَ فِی السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا

فِیْۤ اَنْفُسِكُمْ	اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۲۱﴾	وَ	فِی السَّمَآءِ	رِزْقُكُمْ [1]	وَ	مَا
تمہاری ذاتوں میں	تو کیا تم دیکھتے نہیں	اور	آسمان میں	تمہارا رزق (ہے)	اور	جس کا

خود تمہاری ذاتوں میں، تو کیا تم دیکھتے نہیں ؟○ اور آسمان میں تمہارا رزق ہے اور وہ جس کا

حقانیتِ قرآن کا بیان

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ

تُوْعَدُوْنَ ﴿۲۲﴾	فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اِنَّهٗ [2]	لَحَقٌّ
تم سے وعدہ کیا جاتا ہے	تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم	بیشک وہ	ضرور حق (ہے)

تم سے وعدہ کیا جاتا ہے○ تو آسمان اور زمین کے رب کی قسم! بیشک یہ حق ہے

حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے معزز مہمانوں کے واقعہ کی طرف اشارہ

ع ۲۳ / ۱۸

مِّثْلَ مَاۤ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾ ؑ هَلْ اَتٰىكَ

مِّثْلَ	مَاۤ	اَنَّكُمْ	تَنْطِقُوْنَ ﴿۲۳﴾	هَلْ	اَتٰىكَ
(اس) جیسی (زبان میں)	جو	کہ تم	تم بولتے ہو	کیا	آئی تمہارے پاس

ویسی ہی زبان میں جو تم بولتے ہو○ اے حبیب! کیا تمہارے پاس

معزز مہمانوں کی بارگاہِ ابراہیم میں حاضری اور سلام وجواب

وقف لازم

حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ اِذْ دَخَلُوْا عَلَیْهِ فَقَالُوْا

حَدِیْثُ ضَیْفِ اِبْرٰهِیْمَ الْمُكْرَمِیْنَ ﴿۲۴﴾ [3]	اِذْ	دَخَلُوْا	عَلَیْهِ	فَقَالُوْا
ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر	جب	وہ داخل ہوئے	اس پر	تو انہوں نے کہا

ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر آئی○ جب وہ اس کے پاس آئے تو کہا:

مہمانوں کے سامنے بچھڑا پیش کرنا اور نہ کھانے پر مہمانوں سے سوال

سَلٰمًا ؕ قَالَ سَلٰمٌ ۚ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾ فَرَاغَ

سَلٰمًا	قَالَ	سَلٰمٌ	قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ ﴿۲۵﴾	فَرَاغَ
سلام	(ابراہیم نے) فرمایا	سلام	اجنبی لوگ (ہیں)	پھر (ابراہیم) چپکے سے گیا

سلام، (ابراہیم نے) فرمایا، ”سلام“ اجنبی لوگ ہیں○ پھر ابراہیم

1 ...... رزق سے مراد بارش اور برف وغیرہ ہے اور ان کے آسمان میں ہونے سے مراد آسمان کی طرف سے نازل ہونا ہے یا آسمان میں رزق ہونے سے مراد یہ ہے کہ جو بھی رزق تمہارا مقدر ہے وہ آسمان میں لکھا ہوا ہے، نیز آخرت کا وہ ثواب وعذاب بھی آسمان میں لکھا ہوا ہے جس کا تم سے دنیا میں وعدہ کیا جاتا ہے۔

2 ...... اس سے مراد قرآن کریم، یا آسمان میں رزق ہونا، یا اُخروی ثواب وعذاب کا وعدہ ہے۔

3 ...... معزز مہمانوں سے مراد وہ فرشتے ہیں جو حضرت ابراہیم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی خدمت میں معزز مہمان بن کر حاضر ہوئے تھے۔

اِلٰۤى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾ فَقَرَّبَهٗۤ اِلَيْهِمْ قَالَ

اِلٰۤى اَهْلِهٖ	فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ ﴿٢٦﴾	فَقَرَّبَهٗۤ	اِلَيْهِمْ	قَالَ
اپنے گھر والوں کی طرف	تو لے آیا ایک موٹا تازہ بچھڑا	پھر قریب کیا اسے	ان کی طرف	کہا

اپنے گھر والوں کی طرف گئے تو ایک موٹا تازہ بچھڑا لے آئے ○ پھر اسے ان کے پاس رکھ دیا تو فرمایا:

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾ فَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ؕ قَالُوْا لَا تَخَفْ ؕ وَ

اَلَا تَاْكُلُوْنَ ﴿٢٧﴾	فَاَوْجَسَ	مِنْهُمْ	خِيْفَةً	قَالُوْا	لَا تَخَفْ	وَ
کیا تم کھاتے نہیں	تو اس نے محسوس کیا	ان سے	خوف	انہوں نے کہا	آپ نہ ڈریں	اور

کیا تم کھاتے نہیں؟ ○ تو اپنے دل میں ان سے خوف محسوس کیا، (فرشتوں نے) عرض کی: آپ نہ ڈریں اور

خوف محسوس کرنے پر مہمانوں کی طرف سے تسلی اور بیٹے کی بشارت

بَشَّرُوْهُ بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ

بَشَّرُوْهُ	بِغُلٰمٍ عَلِيْمٍ ﴿٢٨﴾	فَاَقْبَلَتِ	امْرَاَتُهٗ [1]	فِيْ صَرَّةٍ
انہوں نے بشارت دی اسے	ایک علم والے لڑکے کی	تو آئی	اس کی بیوی	چلانے (کی حالت) میں

انہوں نے اسے ایک علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی ○ تو ابراہیم کی بیوی چلاتی ہوئی آئی

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ کا اظہارِ تعجب اور فرشتوں کا جواب

فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَقَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾ قَالُوْا

فَصَكَّتْ	وَجْهَهَا	وَ	قَالَتْ	عَجُوْزٌ	عَقِيْمٌ ﴿٢٩﴾	قَالُوْا
پھر ہاتھ مارا	اپنے چہرے (پر)	اور	کہا	بوڑھی	بانجھ عورت (بچہ جنے گی)	(فرشتوں نے) کہا

پھر اپنے چہرے پر ہاتھ مارا اور کہا: کیا بوڑھی بانجھ عورت (بچہ جنے گی۔) ○ فرشتوں نے کہا:

كَذٰلِكِ ۙ قَالَ رَبُّكِ ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْحَكِيْمُ الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾

كَذٰلِكِ	قَالَ	رَبُّكِ	اِنَّهٗ	هُوَ	الْحَكِيْمُ	الْعَلِيْمُ ﴿٣٠﴾
اسی طرح	فرمایا	تمہارے رب (نے)	بیشک وہ	وہی	حکمت والا	علم والا (ہے)

تمہارے رب نے یونہی فرمایا ہے، بیشک وہی حکمت والا، علم والا ہے ○

1 ......جب فرشتوں نے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو علم والے لڑکے کی خوشخبری سنائی تو یہ بات آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ حضرت سارہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے بھی سن لی، اس پر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا چلاتی ہوئی آئیں اور حیرت سے اپنے چہرے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا: کیا وہ عورت بچہ جنے گی جو (90 یا 99 برس کی) بوڑھی ہے اور اس کے ہاں کبھی بچہ پیدا نہیں ہوا۔ اس بات سے ان کا مطلب یہ تھا کہ ایسی حالت میں بچہ ہونا انتہائی تعجب کی بات ہے۔

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ

27

آمد کے مقصد کا سوال اور فرشتوں کا جواب

قَالَ فَمَا خَطْبُكُمْ اَيُّهَا الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾ قَالُوْۤا اِنَّاۤ

قَالَ	فَمَا	خَطْبُكُمْ	اَيُّهَا	الْمُرْسَلُوْنَ ﴿۳۱﴾	قَالُوْۤا	اِنَّاۤ
(ابراہیم نے) کہا	پھر کیا	تمہارا مقصد (ہے)	اے	بھیجے ہوئے (فرشتو)	انہوں نے کہا	بیشک

ابراہیم نے فرمایا: تو اے بھیجے ہوئے فرشتو! پھر تمہارا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے کہا: بیشک ہم

اُرْسِلْنَاۤ اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ لِنُرْسِلَ عَلَيْهِمْ

اُرْسِلْنَاۤ	اِلٰى قَوْمٍ مُّجْرِمِيْنَ ﴿۳۲﴾ (1)	لِنُرْسِلَ	عَلَيْهِمْ
ہمیں بھیجا گیا ہے	ایک مجرم قوم کی طرف	تاکہ ہم برسائیں	ان پر

ایک مجرم قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں تاکہ ان پر گارے کے

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾

حِجَارَةً مِّنْ طِيْنٍ ﴿۳۳﴾	مُّسَوَّمَةً (2)	عِنْدَ رَبِّكَ	لِلْمُسْرِفِيْنَ ﴿۳۴﴾
گارے کے پتھر	(جن پر) نشان لگائے ہوئے (ہیں)	تمہارے رب کے پاس	حد سے بڑھنے والوں کیلئے

پتھر برسائیں جن پر تمہارے رب کے پاس حد سے بڑھنے والوں کے لیے نشان لگائے ہوئے ہیں

قومِ لوط کے اہلِ ایمان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا معاملہ

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا

فَاَخْرَجْنَا	مَنْ	كَانَ	فِيْهَا	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾	فَمَا وَجَدْنَا
تو ہم نے نکال لیا	(انہیں) جو	تھے	اس (شہر) میں	ایمان والوں میں سے	تو ہم نے نہ پایا

تو ہم نے اس شہر میں موجود ایمان والوں کو نکال لیا تو ہم نے وہاں

قومِ لوط کی بستی میں عبرت کی نشانی

فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ وَتَرَكْنَا فِيْهَاۤ اٰيَةً

فِيْهَا	غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾ (3)	وَ	تَرَكْنَا	فِيْهَاۤ	اٰيَةً (4)
اس میں	مسلمانوں کے ایک گھر کے سوا (کوئی گھر)	اور	ہم نے باقی رکھی	اس میں	ایک نشانی

ایک ہی گھر مسلمان پایا اور ہم نے اس میں ان لوگوں کے لیے

(1)...... یہاں مجرم قوم سے حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم مراد ہے۔ (2)...... ان پتھروں پر ایسے نشان تھے جن سے یہ دنیاوی پتھروں سے ممتاز نظر آتے تھے اور بعض مفسرین کے نزدیک ہر پتھر پر اس شخص کا نام لکھا ہوا تھا جسے اس پتھر سے ہلاک کیا جانا تھا۔

(3)...... یہ گھر وہ تھا جس میں حضرت لوط عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام، ان کی دو بیٹیاں اور ان کے متبعین تھے۔

(4)...... اس نشانی سے مراد عذاب کے وہ آثار ہیں جو قومِ لوط کے شہروں میں بکھرے ہوئے تھے اور یہ ایک عرصہ تک ان بستیوں میں باقی رہے۔

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے واقعے میں عبرت کی نشانی

لِلَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾ وَفِيْ مُوْسٰۤى اِذْ

لِلَّذِيْنَ	يَخَافُوْنَ (1)	الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ ﴿٣٧﴾	وَ	فِيْ مُوْسٰى	اِذْ
ان لوگوں کے لیے	جو ڈرتے ہیں	دردناک عذاب (سے)	اور	موسیٰ میں (بھی نشانی ہے)	جب

نشانی باقی رکھی جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں ○ اور موسیٰ میں (بھی نشانی ہے) جب

اَرْسَلْنٰهُ اِلٰى فِرْعَوْنَ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾ فَتَوَلّٰى بِرُكْنِهٖ وَ

اَرْسَلْنٰهُ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿٣٨﴾	فَتَوَلّٰى	بِرُكْنِهٖ	وَ
ہم نے بھیجا اسے	فرعون کی طرف	روشن سند کے ساتھ	تو اس نے منہ پھیر لیا	اپنے لشکر سمیت	اور

ہم نے اسے روشن سند کے ساتھ فرعون کی طرف بھیجا ○ اور وہ (فرعون) اپنے لشکر سمیت پھر گیا اور

قَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾ فَاَخَذْنٰهُ وَجُنُوْدَهٗ

قَالَ	سٰحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿٣٩﴾	فَاَخَذْنٰهُ	وَ	جُنُوْدَهٗ
کہا	(یہ موسیٰ) جادو گر (ہے)	یا	دیوانہ	تو ہم نے پکڑا اسے	اور	اس کے لشکروں (کو)

بولا: (موسیٰ تو) جادو گر ہے یا دیوانہ ○ اور ہم نے فرعون اور اس کے لشکر کو

قومِ عاد اور قومِ ثمود کے انجام میں عبرت کی نشانی

فَنَبَذْنٰهُمْ فِي الْيَمِّ وَهُوَ مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾ وَ

فَنَبَذْنٰهُمْ	فِي الْيَمِّ	وَ	هُوَ	مُلِيْمٌ ﴿٤٠﴾	وَ
پھر ڈال دیا انہیں	دریا میں	اور	وہ (فرعون)	(خود کو) ملامت کرنے والا (تھا)	اور

پکڑ کر دریا میں ڈال دیا اس حال میں کہ وہ (خود کو) ملامت کر رہا تھا ○ اور

فِيْ عَادٍ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾ مَا تَذَرُ

فِيْ عَادٍ	اِذْ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمُ	الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ ﴿٤١﴾	مَا تَذَرُ
عاد میں (بھی نشانی ہے)	جب	ہم نے بھیجی	ان پر	خشک آندھی	وہ نہیں چھوڑتی

قومِ عاد میں (بھی نشانی ہے) جب ہم نے ان پر خشک آندھی بھیجی ○ وہ جس چیز پر

(1) ...... حضرت لوط عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کا جرم مردوں کا آپس میں اور لڑکوں کے ساتھ بدفعلی کرنا تھا، اس سے باز نہ آنے پر انہیں تباہ وبرباد کر کے نشانِ عبرت بنا دیا گیا۔ ان کے دردناک انجام سے عبرت حاصل کرتے ہوئے بدفعلی اور ہم جنس پرستی سے بچنا اور عذابِ الٰہی سے ڈرنا چاہیے اور بطورِ خاص ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل اور اس کے نتائج پر غور کرنا چاہئے جو معاشرے میں ہم جنس پرستی کے فروغ کے لئے ترغیبی اور عملی سہولیات فراہم کرنے اور اسے قانونی جواز مہیا کرنے میں مصروف ہیں۔

مِنْ شَیْءٍ اَتَتْ عَلَیْهِ اِلَّا جَعَلَتْهُ كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾ وَ

مِنْ شَیْءٍ	اَتَتْ	عَلَیْهِ	اِلَّا	جَعَلَتْهُ	كَالرَّمِیْمِ ﴿۴۲﴾	وَ
کوئی چیز	آتی	اس پر	مگر	کر دیتی اسے	گلی ہوئی چیز کی طرح	اور

گزرتی تھی اسے گلی ہوئی چیز کی طرح کر چھوڑتی ○ اور

فِیْ ثَمُوْدَ اِذْ قِیْلَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾

فِیْ ثَمُوْدَ	اِذْ	قِیْلَ	لَهُمْ	تَمَتَّعُوْا	حَتّٰى حِیْنٍ ﴿۴۳﴾
ثمود میں (بھی نشانی ہے)	جب	کہا گیا	ان سے	تم فائدہ اٹھالو	ایک وقت تک

ثمود میں (نشانی ہے) جب ان سے فرمایا گیا: ایک وقت تک فائدہ اٹھالو ○

فَعَتَوْا عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ وَ هُمْ

فَعَتَوْا	عَنْ اَمْرِ رَبِّهِمْ	فَاَخَذَتْهُمُ	الصّٰعِقَةُ	وَ	هُمْ
توانہوں نے سرکشی کی	اپنے رب کے حکم سے	تو پکڑ لیا انہیں	کڑک (نے)	اور	وہ

توانہوں نے اپنے رب کے حکم سے سرکشی کی توان کی آنکھوں کے سامنے

یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مِنْ قِیَامٍ وَّ مَا كَانُوْا مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾

یَنْظُرُوْنَ ﴿۴۴﴾	فَمَا اسْتَطَاعُوْا	مِنْ قِیَامٍ (1)	وَّ	مَا كَانُوْا	مُنْتَصِرِیْنَ ﴿۴۵﴾
دیکھ رہے تھے	تو نہیں طاقت نہ تھی	کھڑے ہونے کی	اور	نہ وہ تھے	بدلہ لے سکنے والے

انہیں کڑک نے آلیا ○ تو وہ نہ کھڑے ہوسکے اور نہ وہ بدلہ لے سکتے تھے ○

قدرت ووحدانیت الٰہی پر دلالت کرنے والی نشانیاں

قوم نوح کی ہلاکت کی طرف اشارہ

ع-۲۳-۲

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾ وَ

وَ	قَوْمَ نُوْحٍ	مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	قَوْمًا فٰسِقِیْنَ ﴿۴۶﴾	وَ
اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)	(اس) سے پہلے	بیشک	وہ تھے	نافرمانی کرنے والے لوگ	اور

اور ان سے پہلے قوم نوح کو ہلاک فرمایا، بیشک وہ فاسق لوگ تھے ○ اور

1..... کھڑے ہونے کی طاقت نہ رکھنے سے مراد یہ ہے کہ جب عذاب نازل ہوا اس وقت قوم ثمود کے لوگ کھڑے ہو کر بھاگ نہ سکے۔

وَ السَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْىدٍ وَّ اِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾

السَّمَآءَ	بَنَيْنٰهَا	بِاَيْىدٍ	وَّ	اِنَّا	لَمُوْسِعُوْنَ ﴿۴۷﴾
آسمان	ہم نے بنایا اسے	(اپنے) دستِ قدرت سے	اور	بیشک ہم	ضرور وسعت و قدرت والے (ہیں)

آسمان کو ہم نے (اپنی) قدرت سے بنایا اور بیشک ہم وسعت و قدرت والے ہیں ○

وَ الْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَ

وَ	الْاَرْضَ	فَرَشْنٰهَا (1)	فَنِعْمَ	الْمٰهِدُوْنَ ﴿۴۸﴾	وَ
اور	زمین	ہم نے فرش بنایا اسے	تو (ہم) کیا ہی اچھے	بچھانے والے (ہیں)	اور

اور زمین کو ہم نے فرش بنایا تو ہم کیا ہی اچھا بچھانے والے ہیں ○ اور

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾ فَفِرُّوْۤا اِلَى اللّٰهِ ؕ

مِنْ كُلِّ شَیْءٍ	خَلَقْنَا	زَوْجَیْنِ	لَعَلَّكُمْ	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۹﴾	فَفِرُّوْۤا	اِلَى اللّٰهِ (2)
ہر چیز سے (کی)	ہم نے بنائیں	دو قسمیں	تاکہ تم	نصیحت حاصل کرو	تو بھاگو	اللہ کی طرف

ہم نے ہر چیز کی دو قسمیں بنائیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو ○ اور اللہ کی طرف بھاگو

اطاعتِ الٰہی کی طرف بھاگنے کا حکم

اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾ ج وَ لَا تَجْعَلُوْا

اِنِّیْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۰﴾	وَ	لَا تَجْعَلُوْا
بیشک میں	تمہارے لئے	اس کی طرف سے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	اور	تم نہ ٹھہراؤ

بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لئے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ اور اللہ کے ساتھ

مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ ؕ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾ ج

مَعَ اللّٰهِ	اِلٰهًا اٰخَرَ	اِنِّیْ	لَكُمْ	مِّنْهُ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۵۱﴾
اللہ کے ساتھ	دوسرا معبود	بیشک میں	تمہارے لیے	اس کی طرف سے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)

کوئی دوسرا معبود نہ ٹھہراؤ بیشک میں اس کی طرف سے تمہارے لیے کھلم کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○

اللہ کا شریک ٹھہرانے کی ممانعت

(1)...... زمین اپنی وسعت کی وجہ سے گول ہونے کے باوجود فرش کی طرح بچھی ہوئی معلوم ہوتی ہے، نیز یہ نہ تو لوہے کی طرح سخت ہے کہ اس پر چلنا پھرنا دشوار ہو جائے اور نہ اتنی نرم کہ مخلوق اس میں دھنس جائے بلکہ رہائش کے قابل اور ضروریاتِ انسانی کے تقاضوں کے عین مطابق ہے۔

(2)...... اللہ کی طرف بھاگنے سے مراد یہ ہے کہ کفر سے ایمان کی طرف، نافرمانی سے اطاعت کی طرف، اپنے گناہوں سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کی طرف دوڑتے ہوئے آؤ۔

كفار کی جاہلانہ باتوں پر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی

كَذٰلِكَ مَاۤ اَتَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا

كَذٰلِكَ (1)	مَاۤ اَتَى	الَّذِيْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	مِّنْ رَّسُوْلٍ	اِلَّا
اسی طرح	نہیں آیا	ان لوگوں کے پاس جو	ان سے پہلے (گزرے)	کوئی رسول	مگر

یونہی جب ان سے پہلے لوگوں کے پاس کوئی رسول تشریف لایا تو

قَالُوْا سَاحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾ اَتَوَاصَوْا

قَالُوْا	سَاحِرٌ	اَوْ	مَجْنُوْنٌ ﴿٥٢﴾	اَتَوَاصَوْا
انہوں نے کہا	(یہ) جادوگر (ہے)	یا	دیوانہ	کیا انہوں نے ایک دوسرے کو وصیت کی تھی

وہ یہی بولے کہ (یہ) جادوگر ہے یا دیوانہ ○ کیا انہوں نے ایک دوسرے کو اس بات کی

کفار سے منہ پھیر لینے کی اجازت

بِهٖ ۚ بَلْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾ فَتَوَلَّ

بِهٖ	بَلْ	هُمْ	قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٥٣﴾	فَتَوَلَّ
اس (بات) کی	بلکہ	وہ	سرکشی کرنے والے لوگ (ہیں)	تو (اے حبیب) تم منہ پھیر لو

وصیت کی تھی بلکہ وہ سرکش لوگ ہیں ○ تو اے حبیب! تم ان سے

نصیحت کرتے رہنے کی تاکید

عَنْهُمْ فَمَاۤ اَنْتَ بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾ وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى

عَنْهُمْ	فَمَاۤ اَنْتَ	بِمَلُوْمٍ ﴿٥٤﴾	وَّ	ذَكِّرْ	فَاِنَّ	الذِّكْرٰى
ان سے	تو تم نہیں ہو	ملامت کیے جانے والے	اور	سمجھاؤ	پس بیشک	سمجھانا

منہ پھیر لو تو تم پر کوئی ملامت نہیں ○ اور سمجھاؤ کہ سمجھانا

جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا مقصد

تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا

تَنْفَعُ	الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥٥﴾ (2)	وَ	مَا خَلَقْتُ	الْجِنَّ	وَ	الْاِنْسَ	اِلَّا
فائدہ دیتا ہے	ایمان والوں (کو)	اور	میں نے پیدا نہیں کیے	جن	اور	انسان	مگر

ایمان والوں کو فائدہ دیتا ہے ○ اور میں نے جن اور آدمی اسی لئے بنائے

1 ...... اس آیت میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو تسلی دی گئی ہے کہ جس طرح کفارِ مکہ نے آپ کی تکذیب کی اور آپ کو جادوگر یا دیوانہ کہا اسی طرح پہلی امت کے کفار نے بھی اپنے رسولوں کو جادوگر یا دیوانہ کہا ہے، لہٰذا آپ ان کے سبّ وشتم سے رنجیدہ اور ملول نہ ہوں۔

2 ...... یہاں ایمان والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو فی الحال ایمان نہیں لائے تھے لیکن ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ یہ ایمان لائیں گے، یا ان سے وہ لوگ مراد ہیں جو ایمان لا چکے تھے، اس صورت میں انہیں نصیحت کرتے رہنے کا حکم اس لیے ہو گا کہ ان کا ایمان مزید مضبوط اور مستحکم ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ بے نیازی

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ مَاۤ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِّنْ رِّزْقٍ وَّمَاۤ اُرِيْدُ

لِيَعْبُدُوْنِ ﴿۵۶﴾ (1)	مَاۤ اُرِيْدُ	مِنْهُمْ	مِّنْ رِّزْقٍ	وَّ	مَاۤ اُرِيْدُ
اس لیے کہ وہ عبادت کریں میری	میں نہیں چاہتا	ان سے	کچھ رزق	اور	میں نہیں چاہتا

کہ میری عبادت کریں ○ میں ان سے کچھ رزق نہیں مانگتا اور نہ یہ چاہتا ہوں

اَنْ يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ

اَنْ	يُّطْعِمُوْنِ ﴿۵۷﴾ (2)	اِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الرَّزَّاقُ	ذُو الْقُوَّةِ
کہ	وہ کھانا دیں مجھے	بیشک	اللہ	وہی	بڑا رزق دینے والا	قوت والا

کہ وہ مجھے کھانا دیں ○ بیشک اللہ ہی بڑا رزق دینے والا، قوت والا،

کفار کو تنبیہ اور ان کے لئے وعید

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾ فَاِنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذَنُوْبًا

الْمَتِيْنُ ﴿۵۸﴾	فَاِنَّ	لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	ذَنُوْبًا
قدرت والا (ہے)	تو بیشک	ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	(عذاب کا) ایک حصہ (ہے)

قدرت والا ہے ○ تو بیشک ان ظالموں کے لیے عذاب کا ایک حصہ ہے

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾ فَوَيْلٌ

مِّثْلَ ذَنُوْبِ اَصْحٰبِهِمْ	فَلَا يَسْتَعْجِلُوْنِ ﴿۵۹﴾	فَوَيْلٌ
ان کے ساتھیوں کے (عذاب کے) حصے جیسا	تو وہ (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں مجھ سے	تو خرابی (ہے)

جیسے ان کے ساتھیوں کے عذاب کا حصہ تھا تو یہ مجھ سے (عذاب مانگنے میں) جلدی نہ کریں ○ تو کافروں کیلئے

لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ يَّوْمِهِمُ الَّذِيْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾ ع

۳ ع ۱۴ ۲

لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ يَّوْمِهِمُ	الَّذِيْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿۶۰﴾
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	ان کے دن سے	جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی ہے

ان کے اس دن سے خرابی ہے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی ہے ○

1 ...... جنوں اور انسانوں کی تخلیق کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کریں اور اس کی عبادت کریں اور زندگی کے تمام کام عبدیت یعنی بندگی کے تقاضوں کے مطابق سرانجام دیں، اس سے دین و دنیا کا بھلا ہو گا۔ حدیثِ قدسی میں فرمانِ الٰہی ہے: اے انسان! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا میں تیرا سینہ غنا سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تیرے دونوں ہاتھ مصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی کا دروازہ بند نہیں کروں گا۔ (ترمذی، ۴/۲۱۱، الحدیث: ۲۴۷۴) 2 ...... اللہ تعالیٰ کھانا کھانے سے بھی پاک ہے اور اس سے بھی کہ مخلوق کو دینے کیلئے وہ لوگوں سے کھانا لے۔

آیات: 49 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الطُّوْر مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالطُّوْرِ ۙ﴿۱﴾ وَكِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ۙ﴿۲﴾ فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ۙ﴿۳﴾ وَّالْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ۙ﴿۴﴾

وَالطُّوْرِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	كِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ ﴿۲﴾ (2)	فِيْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ ﴿۳﴾	وَّ	الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ ﴿۴﴾ (3)
طور کی قسم	اور	لکھی ہوئی کتاب (کی)	(جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے)	اور	بیتِ معمور (کی)

طور کی قسم ○ اور لکھی ہوئی کتاب کی ○ (جو) کھلے ہوئے صفحات میں (ہے) ○ اور بیتِ معمور کی ○

وَالسَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ۙ﴿۵﴾ وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ۙ﴿۶﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ

وَ	السَّقْفِ الْمَرْفُوْعِ ﴿۵﴾ (4)	وَ	الْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّكَ
اور	بلند چھت (کی)	اور	سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم)	بیشک	تیرے رب کا عذاب

اور بلند چھت کی ○ اور سلگائے جانے والے سمندر کی ○ بیشک تیرے رب کا عذاب

لَوَاقِعٌ ۙ﴿۷﴾ مَّا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ ۙ﴿۸﴾ يَّوْمَ تَمُوْرُ

لَوَاقِعٌ ﴿۷﴾	مَّا	لَهٗ	مِنْ دَافِعٍ ﴿۸﴾	يَّوْمَ	تَمُوْرُ
ضرور واقع ہونے والا (ہے)	نہیں (ہے)	اس کو	کوئی ٹالنے والا	(جس) دن	سختی سے ہلے گا

ضرور واقع ہونے والا ہے ○ اسے کوئی ٹالنے والا نہیں ○ جس دن آسمان

وقوعِ عذاب کے یقینی ہونے کی قسمیہ خبر

قیامت کی منظر کشی اور جھٹلانے والوں کو وعید

1 ...... یہاں طور سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو کلامِ الٰہی سننے کا شرف عطا فرمایا۔

2 ...... لکھی ہوئی کتاب سے تورات، یا لوحِ محفوظ، یا اعمال لکھنے والے فرشتوں کے دفتر، یا قرآنِ پاک مراد ہے۔

3 ...... بیتُ المعمور ساتویں آسمان میں کعبہ شریف کے بالکل اوپر ہے۔ یہ آسمان والوں کا قبلہ ہے اور ہر روز ستر ہزار نئے فرشتے اس میں طواف اور نماز کے لئے حاضر ہوتے ہیں۔ 4 ...... اس چھت سے مراد آسمان ہے جو زمین کے لئے چھت کی طرح ہے۔ یا، اس سے مراد عرش ہے جو جنت کی چھت ہے۔

وقفِ لازم

آخرت کو جھٹلانے والوں کا انجام

السَّمَآءُ مَوْرًا ۙ﴿۹﴾ وَّ تَسِیْرُ الْجِبَالُ سَیْرًا ؕ﴿۱۰﴾ فَوَیْلٌ

السَّمَآءُ	مَوْرًا ﴿۹﴾	وَّ	تَسِیْرُ	الْجِبَالُ	سَیْرًا ﴿۱۰﴾	فَوَیْلٌ
آسمان	سختی سے ہلنا	اور	(تیزی سے) چلیں گے	پہاڑ	چلنا	تو خرابی (ہے)

سختی سے ہلے گا ○ اور پہاڑ تیزی سے چلیں گے ○ تو اس دن

یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۙ﴿۱۱﴾ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ خَوْضٍ یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾

یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۱۱﴾	الَّذِیْنَ	هُمْ	فِیْ خَوْضٍ	یَّلْعَبُوْنَ ﴿۱۲﴾
اس دن	جھٹلانے والوں کے لیے	وہ لوگ جو	وہ	شغل میں	کھیل رہے ہیں

جھٹلانے والوں کی خرابی ہے ○ وہ جو شغل میں پڑے کھیل رہے ہیں ○

یَوْمَ یُدَعُّوْنَ اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ دَعًّا ؕ﴿۱۳﴾ هٰذِهِ النَّارُ

یَوْمَ	یُدَعُّوْنَ	اِلٰى نَارِ جَهَنَّمَ	دَعًّا ﴿۱۳﴾	هٰذِهِ	النَّارُ (1)
(جس) دن	انہیں دھکیلا جائے گا	جہنم کی آگ کی طرف	سختی سے دھکیلنا	یہ	آگ (ہے)

جس دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا ○ یہ وہ آگ ہے

الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَفَسِحْرٌ هٰذَاۤ اَمْ اَنْتُمْ لَا تُبْصِرُوْنَ ۚ﴿۱۵﴾

الَّتِیْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ ﴿۱۴﴾	اَفَسِحْرٌ	هٰذَاۤ	اَمْ	اَنْتُمْ	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۱۵﴾
جس کو تم جھٹلاتے تھے	تو کیا جادو (ہے)	یہ	یا	تم	تم دیکھ نہیں رہے

جسے تم جھٹلاتے تھے ○ تو کیا یہ جادو ہے یا تمہیں دکھائی نہیں دے رہا ○

اِصْلَوْهَا فَاصْبِرُوْۤا اَوْ لَا تَصْبِرُوْا ۚ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ ؕ

اِصْلَوْهَا	فَاصْبِرُوْۤا	اَوْ	لَا تَصْبِرُوْا	سَوَآءٌ	عَلَیْكُمْ (2)
داخل ہو جاؤ اس میں	تو (اب) صبر کرو	یا	نہ صبر کرو	برابر (ہے)	تم پر

اس میں داخل ہو جاؤ، تو اب چاہے صبر کرو یا نہ کرو، سب تم پر برابر ہے، تمہیں

1 ...... عذابِ الٰہی سے متعلق آیات کو کفار جھٹلاتے اور انہیں جادو کہا کرتے تھے، جب قیامت کے دن انہیں جہنم کی طرف سختی سے دھکیلا جائے گا تب انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا جائے گا کہ یہ وہی جہنم ہے جس سے متعلق آیات کو تم جھٹلاتے تھے، اب دیکھ کر بتاؤ کیا یہ جادو ہے یا اب بھی تمہیں نظر نہیں آ رہا۔

2 ...... کفار کو نہ تو واویلا کرنے پر جہنم سے نکالا جائے گا اور نہ ہی انہیں عذاب پر صبر کرنے سے نجات ملے گی بلکہ وہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہی رہیں گے۔

پرہیز گاروں کا اخروی صلہ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ

اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٦﴾	اِنَّ	الْمُتَّقِيْنَ
تمہیں بدلہ دیا جارہاہے صرف	(اس کا) جو	تم عمل کرتے تھے	بیشک	پرہیز گار لوگ

اسی کا بدلہ دیا جارہاہے جو تم کرتے تھے ○ بیشک پرہیز گار

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ فٰكِهِيْنَ بِمَاۤ اٰتٰهُمْ

فِيْ جَنّٰتٍ وَّ نَعِيْمٍ ﴿١٧﴾ (1)	فٰكِهِيْنَ	بِمَاۤ	اٰتٰهُمْ
باغوں اور نعمتوں میں (ہوں گے)	خوش ہوتے ہوئے	(اس) پر جو	عطا کیا انہیں

باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے ○ اپنے رب کی عطاؤں پر

رَبُّهُمْ وَ وَقٰهُمْ رَبُّهُمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾ كُلُوْا وَ

رَبُّهُمْ	وَ	وَقٰهُمْ	رَبُّهُمْ	عَذَابَ الْجَحِيْمِ ﴿١٨﴾	كُلُوْا	وَ
ان کے رب (نے)	اور	بچالیا انہیں	ان کے رب (نے)	آگ کے عذاب (سے)	تم کھاؤ	اور

خوش ہورہے ہوں گے اور انہیں ان کے رب نے آگ کے عذاب سے بچالیا ○ اپنے اعمال کے بدلے میں

اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾ مُتَّكِـِٕيْنَ

اشْرَبُوْا	هَنِيْٓــًٔا	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿١٩﴾	مُتَّكِـِٕيْنَ
پیو	خوشگوار (نعمتیں)	(اس کے) بدلے جو	تم عمل کرتے تھے	(وہ) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

خوشگوار نعمتیں کھاؤ اور پیو ○ وہ قطار در قطار

جنت میں اولاد کو ماں باپ کا وسیلہ کام آنے کا بیان

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ وَ زَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾ وَ

عَلٰى سُرُرٍ مَّصْفُوْفَةٍ	وَ	زَوَّجْنٰهُمْ	بِحُوْرٍ عِيْنٍ ﴿٢٠﴾	وَ
قطار میں بچھے ہوئے تختوں پر	اور	ہم نے نکاح کردیا ان کا	بڑی آنکھوں والی حوروں سے	اور

بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے اور ہم نے بڑی آنکھوں والی حوروں سے ان کا نکاح کردیا ○ اور

1 ...... بروزِ قیامت پرہیز گاروں کو یہ صلہ ملے گا (1) وہ باغوں اور نعمتوں میں ہوں گے۔ (2) اپنے رب کی عطاؤں پر خوش ہورہے ہوں گے۔ (3) عذابِ جہنم سے محفوظ ہوں گے۔ (4) انہیں کھانے پینے میں خوشگوار نعمتیں عطا ہوں گی۔ (5) وہ خوبصورت ترتیب سے بچھے ہوئے تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ (6) خوبصورت بڑی آنکھوں والی حسین حوروں سے ان کا نکاح ہو گا۔

ہر شخص اپنے عمل کے بدلے گروی ہے

اہلِ جنت کی غذاؤں اور لطف و سرور کا بیان

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا

اَلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	اتَّبَعَتْهُمْ	ذُرِّيَّتُهُمْ	بِاِيْمَانٍ	اَلْحَقْنَا (1)
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	پیروی کی ان کی	ان کی اولاد (نے)	ایمان کے ساتھ	ہم نے ملا دیا

جو لوگ ایمان لائے اور ان کی (جس) اولاد نے ایمان کے ساتھ ان کی

بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَمَاۤ اَلَتْنٰهُمْ مِّنْ عَمَلِهِمْ

بِهِمْ	ذُرِّيَّتَهُمْ	وَ	مَاۤ اَلَتْنٰهُمْ	مِّنْ عَمَلِهِمْ
ان کے ساتھ	ان کی اولاد (کو)	اور	ہم نے نقصان نہ دیا انہیں	ان کے عمل سے (میں)

پیروی کی تو ہم نے ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملا دیا اور اُن (والدین) کے عمل میں کچھ

مِّنْ شَيْءٍ ؕ كُلُّ امْرِیٍۭٔ بِمَا كَسَبَ رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾ وَ

مِّنْ شَيْءٍ	كُلُّ امْرِیٍٔ	بِمَا	كَسَبَ	رَهِيْنٌ ﴿٢١﴾	وَ
کچھ	ہر آدمی	(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	اور

کمی نہ کی، ہر آدمی اپنے اعمال میں گروی ہے ○ اور

اَمْدَدْنٰهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾

اَمْدَدْنٰهُمْ (2)	بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ	مِّمَّا	يَشْتَهُوْنَ ﴿٢٢﴾
ہم نے مدد کی ان (جنتیوں) کی	پھل میووں اور گوشت سے	(اس) سے جو	وہ چاہیں گے

پھلوں، میووں اور گوشت جو وہ چاہیں گے ان کے ساتھ ہم نے ان کی مدد کی ○

يَتَنَازَعُوْنَ فِيْهَا كَاْسًا لَّا لَغْوٌ فِيْهَا وَ

يَتَنَازَعُوْنَ	فِيْهَا	كَاْسًا	لَّا	لَغْوٌ	فِيْهَا	وَ
وہ ایک دوسرے سے لیں گے	اس (جنت) میں	جام	نہیں (ہوگی)	کوئی بیہودگی	اس میں	اور

جنتی لوگ جنت میں ایسے جام ایک دوسرے سے لیں گے جس میں نہ کوئی بیہودگی ہوگی اور

1...... جنت میں والدین کے درجے اگر بلند ہوئے اور ان کی اولاد کے کم تو اللہ تعالیٰ والدین کی خوشی کے لیے ان کی اولاد کو بھی ان کے ساتھ ملادے گا۔اس سے ثابت ہوا کہ جنت میں اولاد کو ان کے ماں باپ کا وسیلہ کام آئے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ بارگاہِ الٰہی میں نیک لوگوں کا وسیلہ مقبول ہے۔

2...... جنتیوں کی نعمتوں کے ساتھ مدد سے مراد یہ ہے کہ اہلِ جنت کی نعمتیں دم بدم بڑھتی ہی جائیں گی کبھی کم نہ ہوں گی۔

اہلِ جنت کے خدمت گار لڑکوں کا وصف

لَا تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ وَ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ غِلْمَانٌ لَّهُمْ كَاَنَّهُمْ

لَا	تَاْثِیْمٌ ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	یَطُوْفُ	عَلَیْهِمْ	غِلْمَانٌ	لَّهُمْ	كَاَنَّهُمْ
نہ	کوئی گناہ کی بات	اور	چکر لگائیں گے	ان پر	لڑکے	ان کے (خدمت گار)	گویا کہ وہ

نہ گناہ کی بات ○ اور ان کے خدمت گار لڑکے ان کے گرد پھریں گے گویا وہ

اہلِ جنت کا ایک دوسرے سے حال دریافت کرنا

لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾ وَ اَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

لُؤْلُؤٌ مَّكْنُوْنٌ ﴿۲۴﴾	وَ	اَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ
چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہیں)	اور	متوجہ ہوں گے	ان کے بعض	بعض پر

چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہیں ○ اور آپس میں سوال کرتے ہوئے

یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِیْۤ اَهْلِنَا

یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۲۵﴾ (2)	قَالُوْۤا	اِنَّا	كُنَّا	قَبْلُ	فِیْۤ اَهْلِنَا
ایک دوسرے سے سوال کرتے ہوئے	وہ کہیں گے	بیشک	ہم تھے	(اس سے) پہلے	اپنے گھر والوں میں

ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہوں گے ○ کہیں گے: بیشک ہم اس سے پہلے اپنے گھر والوں میں

مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَیْنَا وَ وَقٰىنَا

مُشْفِقِیْنَ ﴿۲۶﴾	فَمَنَّ	اللّٰهُ	عَلَیْنَا	وَ	وَقٰىنَا
ڈرنے والے	تو احسان کیا	اللہ (نے)	ہم پر	اور	بچالیا ہمیں

ڈرنے والے تھے ○ تو اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہمیں (جہنم کی)

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ ؕ اِنَّهٗ هُوَ

عَذَابَ السَّمُوْمِ ﴿۲۷﴾ (3)	اِنَّا	كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ	اِنَّهٗ	هُوَ
سخت گرم ہوا کے عذاب (سے)	بیشک	ہم (اس سے) پہلے عبادت کرتے تھے اس کی	بیشک وہ	وہی

سخت گرم ہوا کے عذاب سے بچالیا ○ بیشک ہم اس سے پہلے (دنیا میں) اللہ کی عبادت کرتے تھے، بیشک وہی

1...... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا میں شراب پینے سے بندہ گناہگار ہوتا ہے جبکہ جنت کی شراب پینے سے جنتی کو کوئی گناہ نہ ہوگا۔

2...... جنتیوں کا ایک دوسرے سے دریافت کرنا معلومات کے لیے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا اعتراف کرنے کے لیے ہوگا۔

3...... جہنم کی گرم ہوا سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اگر اللہ تعالیٰ دنیا والوں پر (انگلی کے) ایک پورے کی مقدار گرم ہوا کے عذاب کو کھول دے تو زمین اور اس پر موجود تمام چیزیں جل جائیں گی۔ (درمنثور، الطور، تحت الآیۃ: ۲۷، ۷/۶۳۴) اللہ تعالیٰ ہمیں جہنم کی اس گرم ہوا سے اپنی پناہ میں رکھے۔

رکوع ٤٨ - ٣

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی اور نصیحت کرتے رہنے کی ہدایت

اَلْبَرُّ الرَّحِیْمُ ﴿٢٨﴾ع فَذَكِّرْ فَمَاۤ اَنْتَ بِنِعْمَتِ رَبِّكَ بِكَاهِنٍ

اَلْبَرُّ	الرَّحِیْمُ ﴿٢٨﴾	فَذَكِّرْ (1)	فَمَاۤ اَنْتَ	بِنِعْمَتِ رَبِّكَ	بِكَاهِنٍ
احسان فرمانے والا	مہربان (ہے)	تو تم نصیحت کرو	تو تم نہیں	اپنے رب کے فضل سے	کاہن

احسان فرمانے والا مہربان ہے ○ تو اے محبوب! تم نصیحت فرماؤ تو تم اپنے رب کے فضل سے نہ کاہن ہو،

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر شاعر ہونے کا الزام اور اس کا جواب

وَّلَا مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾ط اَمْ یَقُوْلُوْنَ شَاعِرٌ نَّتَرَبَّصُ

وَّ	لَا	مَجْنُوْنٍ ﴿٢٩﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	شَاعِرٌ	نَّتَرَبَّصُ
اور	نہ (ہی)	مجنون	بلکہ	وہ (کافر) کہتے ہیں	(یہ) شاعر (ہے)	ہم انتظار کر رہے ہیں

اور نہ ہی مجنون ○ بلکہ کافر کہتے ہیں: یہ شاعر ہیں، ہم ان پر

بِهٖ رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾ قُلْ تَرَبَّصُوْا فَاِنِّیْ مَعَكُمْ

بِهٖ	رَیْبَ الْمَنُوْنِ ﴿٣٠﴾	قُلْ	تَرَبَّصُوْا	فَاِنِّیْ	مَعَكُمْ
اس پر	زمانے کی گردش (کا)	تم کہو	تم انتظار کرتے رہو	پس بیشک میں (بھی)	تمہارے ساتھ

گردشِ زمانہ کا انتظار کر رہے ہیں ○ تم فرماؤ: تم انتظار کرتے رہو، پس بیشک میں بھی تمہارے ساتھ

کفارِ مکہ کی مخالفت کا سبب ان کی سرکشی ہے

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿٣١﴾ط اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَاۤ اَمْ هُمْ

مِّنَ الْمُتَرَبِّصِیْنَ ﴿٣١﴾	اَمْ	تَاْمُرُهُمْ	اَحْلَامُهُمْ	بِهٰذَاۤ	اَمْ	هُمْ
انتظار کرنے والوں میں سے (ہوں)	کیا	حکم دیتی ہیں انہیں	ان کی عقلیں	اس کا	بلکہ	وہ

انتظار کرنے والوں میں سے ہوں ○ کیا ان کی عقلیں انہیں یہی حکم دیتی ہیں؟ بلکہ وہ

قرآن اپنی طرف سے گھڑ لینے کے الزام کا جواب

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾ج اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ج بَلْ

قَوْمٌ طَاغُوْنَ ﴿٣٢﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	تَقَوَّلَهٗ	بَلْ
سرکش لوگ (ہیں)	بلکہ	وہ کہتے ہیں	اس (نبی) نے خود ہی بنالیا ہے یہ قرآن	بلکہ

سرکش لوگ ہیں ○ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اس نبی نے یہ قرآن خود ہی بنالیا ہے بلکہ

(1)...... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کاہن اور مجنون کہتے تھے، اس پر فرمایا گیا کہ کفار کی ان باتوں کی بنا پر آپ نصیحت کرنے سے باز نہ رہیں کیونکہ آپ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے فضل سے نہ غیب کی جھوٹی خبریں دینے والے ہیں اور نہ ہی دیوانے ہیں۔ اس میں ہر مبلغ کے لیے بھی نصیحت ہے کہ نیکی کی دعوت دینے کے دوران اگر لوگوں کی طرف سے طعن و تشنیع کا سامنا ہو تو اس سے دلبر داشتہ ہو کر نیکی کی دعوت دینے کا عمل چھوڑنا نہیں چاہئے، بلکہ صبر اور برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہئے۔

معترض کفار سے سوالات

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾ فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَمْ

لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿۳۳﴾	فَلْيَاْتُوْا بِحَدِيْثٍ (1)	مِّثْلِهٖۤ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِيْنَ ﴿۳۴﴾	اَمْ
وہ ایمان نہیں لاتے	تو وہ لے آئیں ایک بات	اس جیسی	اگر	وہ ہیں	سچے	کیا

وہ ایمان نہیں لاتے ○ اگر یہ سچے ہیں تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں ○ کیا

خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ اَمْ

خُلِقُوْا	مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ	اَمْ	هُمُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿۳۵﴾	اَمْ
انہیں پیدا کر دیا گیا	کسی چیز کے بغیر	یا	وہ	(خود کو) پیدا کرنے والے (ہیں)	یا

وہ کسی شے کے بغیر ہی پیدا کر دیئے گئے ہیں یا وہ خود ہی (اپنے) خالق ہیں؟ ○ یا

خَلَقُوا السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ ۚ بَلْ لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمْ

خَلَقُوا	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	بَلْ	لَّا يُوْقِنُوْنَ ﴿۳۶﴾	اَمْ	عِنْدَهُمْ
انہوں نے پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	بلکہ	وہ یقین نہیں رکھتے	یا	ان کے پاس

آسمان اور زمین انہوں نے پیدا کئے ہیں؟ بلکہ وہ یقین نہیں رکھتے ○ یا ان کے پاس

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ اَمْ هُمُ الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾ اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ

خَزَآىِٕنُ رَبِّكَ	اَمْ	هُمُ	الْمُصَۜيْطِرُوْنَ ﴿۳۷﴾	اَمْ	لَهُمْ	سُلَّمٌ
تمہارے رب کے خزانے (ہیں)	یا	وہ	بڑے حاکم (ہیں)	یا	ان کے پاس	کوئی سیڑھی (ہے)

تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ بڑے حاکم ہیں ○ یا ان کے پاس کوئی سیڑھی ہے

يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ۚ فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾ اَمْ

يَّسْتَمِعُوْنَ	فِيْهِ	فَلْيَاْتِ مُسْتَمِعُهُمْ بِسُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۳۸﴾	اَمْ
وہ سنتے ہیں	اس میں (چڑھ کر)	(اگر ایسا ہے) تو چاہیے کہ لائے ان کا سننے والا کوئی روشن دلیل	کیا

جس میں چڑھ کر وہ سن لیتے ہیں۔ (اگر ایسا ہے) تو ان کے اس طرح سننے والے کو کوئی روشن دلیل لانی چاہیے ○ کیا

1 ...... یہی چیلنج آج کے ان لوگوں کے لیے بھی ہے جو قرآن کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصنیف قرار دیتے ہیں۔ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو قرآن جیسا کلام بنا کر دکھا دیں جو حسن و خوبی اور فصاحت و بلاغت میں اس جیسا ہو۔ 2 ...... یہاں کافروں کو بڑے احسن انداز میں سمجھایا گیا کہ وہ ان سوالوں پر غور کریں جن کا لامحالہ جواب یہ ہے کہ ان کا اور آسمان و زمین کا خالق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور ان کافروں کے پاس نہ تو رب کے خزانے ہیں اور نہ ہی یہ خود مختار ہیں اور نہ ہی غیبی خبروں تک انہیں کوئی رسائی ہے تو ان تمام باتوں کے باوجود یہ کیوں نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہیں لاتے اور کیوں اطاعت و عبادتِ الٰہی نہیں کرتے۔

کفار قریش کی حق سے بیزاری پر کلام

لَهُ الْبَنٰتُ وَ لَكُمُ الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾ اَمْ تَسْــَٔلُهُمْ

لَهُ	الْبَنٰتُ (1)	وَ	لَكُمُ	الْبَنُوْنَ ﴿۳۹﴾	اَمْ	تَسْــَٔلُهُمْ
اس (اللہ) کے لیے	بیٹیاں	اور	تمہارے لیے	بیٹے (ہیں)	کیا	تم مانگتے ہو ان سے

اللہ کیلئے بیٹیاں اور تمہارے لئے بیٹے ہیں؟ ○ یا تم ان سے

اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ

اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ	الْغَيْبُ
کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس	غیب (ہے)

کچھ اجرت مانگتے ہو کہ (جس سے) وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس غیب ہے

حق کے خلاف سازش کرنے والوں کا انجام

فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ اَمْ يُرِيْدُوْنَ كَيْدًا ؕ فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا

فَهُمْ	يَكْتُبُوْنَ ﴿۴۱﴾ (2)	اَمْ	يُرِيْدُوْنَ	كَيْدًا (3)	فَالَّذِيْنَ	كَفَرُوْا
تو وہ	(فیصلہ) لکھتے ہیں	یا	وہ ارادہ کررہے ہیں	کسی فریب (کا)	تو وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا

کہ وہ (اس کے ذریعے فیصلہ) لکھتے ہیں ○ یا وہ کسی فریب کا ارادہ کررہے ہیں تو کافر

اللہ تعالیٰ شریک سے پاک ہے

هُمُ الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾ اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ؕ

هُمُ	الْمَكِيْدُوْنَ ﴿۴۲﴾	اَمْ	لَهُمْ	اِلٰهٌ	غَيْرُ اللّٰهِ
وہی	(اپنے) فریب کا شکار ہونے والے (ہیں)	یا	ان کا	کوئی (حقیقی) معبود (ہے)	اللہ کے سوا

خود ہی (اپنے) فریب کا شکار ہونے والے ہیں ○ یا اللہ کے سوا ان کا کوئی اور خدا ہے؟

عذاب دیکھ کر کفار کے نہ ماننے کا حال

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا كِسْفًا مِّنَ السَّمَآءِ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۴۳﴾	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	كِسْفًا	مِّنَ السَّمَآءِ
اللہ پاک ہے	ان کے شرک سے	اور	اگر	وہ دیکھیں	کوئی ٹکڑا	آسمان سے

اللہ ان کے شرک سے پاک ہے ○ اور اگر وہ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتا ہوا

(1)...... اللہ تعالیٰ اولاد سے پاک ہے، اس کی طرف بیٹا یا بیٹی کسی کی نسبت نہیں کی جاسکتی، یہاں فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والے کفار کی جہالت و حماقت بیان کی گئی ہے کہ یہ اپنے لیے تو اعلیٰ درجہ کی چیز یعنی بیٹے پسند کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں جنہیں وہ خود اپنے لیے ناپسند کرتے اور انہیں حقیر سمجھتے ہیں۔ (2)...... یہاں لکھنے سے مراد کافروں کا یہ فیصلہ کرنا ہے کہ وہ مرنے کے بعد نہیں اٹھیں گے اور اگر اٹھے بھی تو انہیں عذاب نہیں دیا جائے گا۔ (3)...... اس سے مراد وہ سازش ہے جو کفار نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو شہید کرنے کیلئے دار الندوہ میں تیار کی تھی، اس سازش کا وبال انہی

سازشی کفار سے متعلق حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو ہدایت

سَاقِطًا يَّقُوْلُوْا سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾ فَذَرْهُمْ حَتّٰى يُلٰقُوْا

سَاقِطًا	يَّقُوْلُوْا	سَحَابٌ مَّرْكُوْمٌ ﴿٤٤﴾	فَذَرْهُمْ	حَتّٰى	يُلٰقُوْا
گرتا ہوا	(تو) وہ کہیں گے	(یہ) تہہ در تہہ بادل (ہے)	تو تم چھوڑ دو انہیں	یہاں تک کہ	وہ ملیں

دیکھیں گے تو کہیں گے کہ یہ تہہ در تہہ بادل ہے ○ تو تم انہیں چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ

يَوْمَهُمُ الَّذِيْ فِيْهِ يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾ يَوْمَ لَا يُغْنِيْ عَنْهُمْ

يَوْمَهُمُ(1)	الَّذِيْ فِيْهِ	يُصْعَقُوْنَ ﴿٤٥﴾	يَوْمَ	لَا يُغْنِيْ	عَنْهُمْ
اپنے دن (سے)	جس میں	انہیں بیہوش کر دیا جائے گا	(جس) دن	کام نہ دے گا	انہیں

اپنے اس دن سے ملیں جس میں بیہوش کر دیئے جائیں گے ○ جس دن ان کا کوئی فریب انہیں

کفارِ قریش کو عذابِ دنیا کی وعید

كَيْدُهُمْ شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾ وَاِنَّ

كَيْدُهُمْ	شَيْـًٔا	وَّ	لَا	هُمْ	يُنْصَرُوْنَ ﴿٤٦﴾(2)	وَ	اِنَّ
ان کا فریب	کچھ	اور	نہ	وہ	ان کی مدد کی جائے گی	اور	بیشک

کچھ کام نہ دے گا اور نہ ان کی مدد ہو گی ○ اور بیشک

لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا عَذَابًا دُوْنَ ذٰلِكَ وَلٰكِنَّ

لِلَّذِيْنَ	ظَلَمُوْا	عَذَابًا	دُوْنَ ذٰلِكَ(3)	وَ	لٰكِنَّ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	ظلم کیا	ایک عذاب (ہے)	اس سے پہلے	اور	لیکن

ظالموں کے لیے اس سے پہلے ایک عذاب ہے مگر

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبر اور مخصوص اوقات میں تسبیح و حمد کرنے کا حکم

اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ

اَكْثَرَهُمْ	لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿٤٧﴾	وَ	اصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاِنَّكَ
ان میں اکثر	نہیں جانتے	اور	تم ٹھہرے رہو	اپنے رب کے حکم پر	پس بیشک تم

ان میں اکثر لوگ جانتے نہیں ○ اور اے محبوب! تم اپنے رب کے حکم پر ٹھہرے رہو کہ بیشک تم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) پر پڑا اور غزوۂ بدر میں 70 کافر قتل کر دیئے گئے۔ 1 ...... اس دن سے قیامت کا دن، یا پہلی بار صور پھونکے جانے کا دن، یا ان کفار کی موت کا دن مراد ہے۔
2 ...... قیامت کے دن کفار کو نہ تو مخلوق کی طرف سے عذاب سے چھٹکارے میں کوئی مدد ملے گی اور نہ ہی خالق کی جانب سے اس کا کوئی امکان ہے البتہ مسلمانوں کے ساتھ یہ معاملہ نہ ہو گا بلکہ انہیں خالق و مخلوق دونوں کی طرف سے مدد حاصل ہو گی۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ان کافروں کیلئے آخرت کے عذاب سے پہلے دنیا میں بھی ایک عذاب ہے۔ آخرت سے پہلے والے عذاب سے بدر میں قتل ہونا، یا بھوک و قحط کی سات سالہ مصیبت یا عذابِ قبر مراد ہے۔

بِاَعْیُنِنَا وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِیْنَ

بِاَعْیُنِنَا	وَ	سَبِّحْ	بِحَمْدِ رَبِّكَ	حِیْنَ
ہماری نگاہوں (حفاظت) میں (ہو)	اور	پاکی بیان کرو	اپنے رب کی تعریف کے ساتھ	جب

ہماری نگاہوں (حفاظت) میں ہو اور اپنے قیام کے وقت اپنے رب کی تعریف کرتے ہوئے

ع ٢ | ٢١ | ٤

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ وَ مِنَ الَّیْلِ فَسَبِّحْهُ وَ اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾

تَقُوْمُ ﴿۴۸﴾ (1)	وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَسَبِّحْهُ	وَ	اِدْبَارَ النُّجُوْمِ ﴿۴۹﴾
تم کھڑے ہو	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم پاکی بیان کرو اس کی	اور	تاروں کے جانے (کے بعد)

پاکی بیان کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اس کی پاکی بیان کرو اور تاروں کے جانے کے بعد ○

آیات: 62 — رکوع: 03

سُوْرَةُ النَّجْمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت و شان

قرآن و حی الٰہی ہے

وَ النَّجْمِ اِذَا هَوٰی ﴿۱﴾ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَ مَا غَوٰی ﴿۲﴾ وَ

وَ النَّجْمِ	اِذَا	هَوٰی ﴿۱﴾	مَا ضَلَّ	صَاحِبُكُمْ (2)	وَ	مَا غَوٰی ﴿۲﴾	وَ
تارے کی قسم	جب	وہ اترے	نہیں بہکا	تمہارا ساتھی	اور	نہ وہ ٹیڑھا راستہ چلا	اور

تارے کی قسم، جب وہ اترے ○ تمہارے صاحب نہ بہکے اور نہ ٹیڑھا راستہ چلے ○ اور

1 ...... اس قیام سے نماز کے لیے کھڑا ہونا مراد ہے۔ اس صورت میں حمد سے تکبیر اولیٰ کے بعد سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ پڑھنا مراد ہے۔ یا اس سے سو کر اٹھنا، یا کسی بھی مجلس سے اٹھنا مراد ہے۔

2 ...... ”صَاحِبُ“ سے مراد حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں اور ”نہ بہکنے“ کا معنی یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کبھی حق اور ہدایت کے راستے سے عدول نہیں کیا اور ہمیشہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی توحید پر قائم اور عبادت کرنے میں مشغول رہے اور ”ٹیڑھا راستہ نہ چلنے“ سے مراد یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیشہ رشد و ہدایت کی اعلیٰ منزل پر فائز رہے، فاسد عقائد کا شائبہ بھی کبھی آپ کی مبارک زندگی تک نہ پہنچ سکا۔

حضرت جبریل کے اوصاف

مَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝۳ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝۴ۙ عَلَّمَهٗ

مَا يَنْطِقُ	عَنِ الْهَوٰى ۝۳	اِنْ	هُوَ	اِلَّا	وَحْيٌ	يُّوْحٰى ۝۴ (1)	عَلَّمَهٗ
وہ نہیں بولتا	خواہش سے	نہیں	وہ	مگر	وحی	(جو) انہیں کی جاتی ہے	سکھایا اسے

وہ کوئی بات خواہش سے نہیں کہتے ۝ وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں کی جاتی ہے ۝ انہیں سخت قوتوں والے،

شبِ معراج حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُربِ الٰہی

شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵ۙ ذُوْ مِرَّةٍ ؕ فَاسْتَوٰى ۝۶ۙ وَهُوَ

شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝۵	ذُوْ مِرَّةٍ	فَاسْتَوٰى ۝۶	وَ	هُوَ
سخت قوتوں والے	طاقت والے (نے)	پھر اس نے قصد فرمایا	اور	وہ

طاقت والے نے سکھایا، پھر اس نے قصد فرمایا ۝۝ (2) اس حال میں کہ وہ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷ؕ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝۸ۙ

بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝۷	ثُمَّ	دَنَا (3)	فَتَدَلّٰى ۝۸
(آسمان کے) سب سے بلند کنارے پر (تھا)	پھر	وہ (جلوہ) قریب ہوا	پھر زیادہ قریب ہو گیا

آسمان کے سب سے بلند کنارہ پر تھے ۝ پھر وہ جلوہ قریب ہوا پھر اور زیادہ قریب ہو گیا ۝

فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝۹ۚ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ

فَكَانَ	قَابَ قَوْسَيْنِ	اَوْ	اَدْنٰى ۝۹ (4)	فَاَوْحٰۤى	اِلٰى عَبْدِهٖ
تو (فاصلہ) رہ گیا	دو کمانوں کے برابر	یا	اس سے بھی کم	پھر اس نے وحی فرمائی	اپنے بندے کی طرف

تو دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ۝ پھر اس نے اپنے بندے کو وحی فرمائی

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدارِ الٰہی

مَاۤ اَوْحٰى ۝۱۰ؕ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝۱۱

مَاۤ	اَوْحٰى ۝۱۰	مَا كَذَبَ	الْفُؤَادُ	مَا	رَاٰى ۝۱۱ (5)
جو	اس نے وحی فرمائی	جھوٹ نہ کہا	دل (نے)	(اسے) جو	(آنکھ نے) دیکھا

جو اس نے وحی فرمائی ۝ دل نے اسے جھوٹ نہ کہا جو (آنکھ نے) دیکھا ۝

1 ...... یہاں قرآن کریم کے بارے میں فرمایا گیا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کی کوئی بات اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اس قرآن کی ہر بات وہ وحی ہی ہوتی ہے جو انہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے کی جاتی ہے۔ 2 ...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

3 ...... کون کس کے قریب ہوا اس کے بارے میں مفسرین کے کئی قول ہیں۔ (1) حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب ہوئے۔ (2) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب سے مشرف ہوئے۔ (3) اللہ تعالیٰ اپنی شان کے لائق اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(بقیہ اگلے صفحہ پر) ←

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰى مَا يَرٰى ﴿۱۲﴾ وَ لَقَدْ رَاٰهُ

اَفَتُمٰرُوْنَهٗ	عَلٰى مَا	يَرٰى ﴿۱۲﴾	وَ	لَقَدْ	رَاٰهُ
تو کیاتم جھگڑتے ہو اس سے	(اس) پر جو	اس نے دیکھا	اور	ضرور بیشک	اس نے دیکھا وہ جلوہ

تو کیاتم ان سے ان کے دیکھے ہوئے پر جھگڑتے ہو ○ اور انہوں نے تو وہ جلوہ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾ اِذْ

نَزْلَةً اُخْرٰى ﴿۱۳﴾ (1)	عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى ﴿۱۴﴾	عِنْدَهَا	جَنَّةُ الْمَاْوٰى ﴿۱۵﴾	اِذْ
ایک اور بار	سدرۃ المنتہیٰ کے پاس	اس کے پاس	جنت الماویٰ (ہے)	جب

دوبار دیکھا ○ سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ○ اس کے پاس جنت الماویٰ ہے ○ جب

يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ﴿۱۶﴾ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَ مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾

يَغْشَى	السِّدْرَةَ	مَا	يَغْشٰى ﴿۱۶﴾	مَا زَاغَ	الْبَصَرُ	وَ	مَا طَغٰى ﴿۱۷﴾ (2)
چھارہا تھا	سدرہ (پر)	جو	چھارہا تھا	(کسی طرف) نہ پھری	آنکھ	اور	نہ حد سے بڑھی

سدرہ پر چھارہا تھا جو چھارہا تھا ○ آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی ○

لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَ

رب تعالیٰ کی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ

بت پرستی پر کفار قریش کی ملامت

لَقَدْ	رَاٰى	مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ﴿۱۸﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	اللّٰتَ	وَ
ضرور بیشک	اس نے دیکھیں	اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں	تو کیاتم نے دیکھا	لات	اور

بیشک اس نے اپنے رب کی بہت بڑی نشانیاں دیکھیں ○ تو (اے لوگو!) کیاتم نے لات اور

الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾ وَ مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾ اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَ لَهُ

الْعُزّٰى ﴿۱۹﴾	وَ	مَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ﴿۲۰﴾	اَلَكُمُ	الذَّكَرُ	وَ	لَهُ
عُزیٰ (کو)	اور	ایک اور تیسری منات (کو)	کیا تمہارے لیے	بیٹا	اور	اس کیلئے

عزیٰ دیکھا ○ اور ایک اور تیسری منات کو ○ کیا تمہارے لئے بیٹا اور اس کیلئے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے قریب ہوا۔ 4...... فاصلے کی یہ مقدار بتانے میں انتہائی قرب کی طرف اشارہ ہے کہ جو نزدیکی تصور کی جاسکتی ہے وہ اپنی انتہاء کو پہنچی۔ 5...... راجح قول یہ ہے کہ شبِ معراج حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سر کی آنکھوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار کیا تھا۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... شبِ معراج حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اللہ تعالیٰ کو دوسری بار یوں دیکھا کہ پچاس نمازیں فرض ہونے کے بعد حضرت موسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی درخواست پر ان میں تخفیف کروانے آپ بار بار اپنے رب کے پاس جا اور آرہے تھے۔ 2...... یعنی اس دیدار کے وقت آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ ادب کی حد سے بڑھی۔ اس میں حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی قوت

الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿٢٢﴾ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ

الْاُنْثٰى ﴿٢١﴾	تِلْكَ اِذًا	قِسْمَةٌ ضِیْزٰى ﴿٢٢﴾	اِنْ	هِیَ	اِلَّاۤ	اَسْمَآءٌ (1)
بیٹی (ہے)	جب تو یہ	غیر منصفانہ تقسیم (ہے)	نہیں	وہ (بت)	مگر	چند نام

بیٹی ہے ○ جب تو یہ غیر منصفانہ تقسیم ہے ○ یہ تو صرف چند نام ہیں

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَ اٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

سَمَّیْتُمُوْهَاۤ	اَنْتُمْ	وَ	اٰبَآؤُكُمْ	مَّاۤ اَنْزَلَ	اللّٰهُ	بِهَا
نام رکھ لیا ان کا	تم	اور	تمہارے باپ دادا (نے)	نہیں اتاری	اللہ (نے)	ان (کی حقانیت) پر

جو تم نے اور تمہارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں اللہ نے ان (کی حقانیت) پر

مِنْ سُلْطٰنٍؕ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ وَ مَا تَهْوَى

مِنْ سُلْطٰنٍ	اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	مَا	تَهْوَى
کوئی دلیل	نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	(اس کی) جو	خواہش کرتے ہیں

کوئی سند نہیں اتاری، وہ تو نرے گمان اور نفس کی خواہشوں کے

کفار کی بتوں سے وابستہ امیدیں باطل ہیں

الْاَنْفُسُۚ وَ لَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰىؕ ﴿٢٣﴾ اَمْ

الْاَنْفُسُ	وَ	لَقَدْ	جَآءَهُمْ	مِّنْ رَّبِّهِمُ	الْهُدٰى ﴿٢٣﴾	اَمْ
نفس	اور	ضرور بیشک	آچکی ان کے پاس	ان کے رب کی طرف سے	ہدایت	کیا

پیچھے لگے ہوئے ہیں حالانکہ بیشک ان کے پاس ان کے رب کی طرف سے ہدایت آچکی ہے ○ کیا

لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ

لِلْاِنْسَانِ (2)	مَا	تَمَنّٰى ﴿٢٤﴾	فَلِلّٰهِ	الْاٰخِرَةُ
انسان کیلئے (ہے)	(ہر وہ چیز) جس کی	اس نے تمنا کی	تو اللہ ہی کی (ملکیت ہے)	آخرت

انسان کو ہر وہ چیز حاصل ہے جس کی اس نے تمنا کی؟ ○ تو آخرت اور دنیا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے کمال کا اظہار ہے کہ اُس مقام میں آپ ثابت قدم رہے جہاں عقلیں حیرت زدہ ہیں اور جس نور کا دیدار مقصود تھا اس سے مشرف ہوئے، دائیں بائیں کسی طرف توجہ نہ فرمائی اور نہ مقصود کے دیدار سے آنکھ پھیری اور نہ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح بے ہوش ہوئے۔

1 ...... یعنی ان بتوں کا نام الٰہ اور معبود تم نے اور تمہارے باپ دادا نے بالکل غلط طور پر رکھ لیا ہے، نہ یہ حقیقت میں الٰہ ہیں نہ معبود ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کی حقانیت پر کوئی سند نہیں اتاری۔

2 ...... یہاں انسان سے مراد مشرک اور اس کی تمنا سے مراد بتوں کی شفاعت ہے اور آیت کا معنی یہ ہے کہ کافر بتوں کے ساتھ جو جھوٹی امیدیں وابستہ رکھتے ہیں کہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

ع ۲۵ ۵

اجازت و مرضیٔ الٰہی کے بغیر فرشتے کسی کی شفاعت نہیں کر سکتے

وَ الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾ ع وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِی السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِیْ شَفَاعَتُهُمْ

وَ	الْاُوْلٰى ﴿۲۵﴾	وَ	كَمْ	مِّنْ مَّلَكٍ	فِی السَّمٰوٰتِ	لَا تُغْنِیْ	شَفَاعَتُهُمْ(1)
اور	دنیا	اور	کتنے ہی	فرشتے (ہیں)	آسمانوں میں	کام نہیں آتی	ان کی شفاعت

سب کا مالک اللہ ہی ہے ○ اور آسمانوں میں کتنے ہی فرشتے ہیں کہ ان کی سفارش کچھ

شَیْــٴًـا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ یَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ

شَیْــٴًـا	اِلَّا	مِنْۢ بَعْدِ	اَنْ	یَّاْذَنَ	اللّٰهُ	لِمَنْ	یَّشَآءُ	وَ
کچھ	مگر	(اس کے) بعد	کہ	اجازت دیدے	اللہ	جس کے لیے	وہ چاہے	اور

کام نہیں آتی مگر جبکہ اللہ اجازت دیدے جس کے لیے چاہے اور

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ کی بیٹیاں کہنے والوں کا رد

یَرْضٰى ﴿۲۶﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَیُسَمُّوْنَ

یَرْضٰى ﴿۲۶﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	لَا یُؤْمِنُوْنَ	بِالْاٰخِرَةِ	لَیُسَمُّوْنَ
پسند فرمائے	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان نہیں رکھتے	آخرت پر	ضرور وہ نام رکھتے ہیں

پسند فرمائے ○ بیشک آخرت پر ایمان نہ رکھنے والے فرشتوں کے

الْمَلٰٓىٕكَةَ تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾ وَ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ ؕ

الْمَلٰٓىٕكَةَ	تَسْمِیَةَ الْاُنْثٰى ﴿۲۷﴾	وَ	مَا	لَهُمْ	بِهٖ	مِنْ عِلْمٍ
فرشتوں (کے)	عورتوں کے نام (جیسے)	اور	نہیں (ہے)	ان کو	اس کا	کوئی علم

عورتوں جیسے نام رکھتے ہیں ○ اور انہیں اس کا کوئی علم نہیں،

اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ ۚ وَ اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ

اِنْ	یَّتَّبِعُوْنَ	اِلَّا	الظَّنَّ	وَ	اِنَّ	الظَّنَّ(2)	لَا یُغْنِیْ	مِنَ الْحَقِّ
نہیں	وہ پیروی کرتے	مگر	گمان (کی)	اور	بیشک	گمان	کام نہیں دیتا	حق سے (کی جگہ)

وہ تو صرف گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ کچھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وہ ان کی شفاعت کریں گے اور ان کے کام آئیں گے، یہ امیدیں باطل ہیں۔ 1...... یعنی بارگاہِ الٰہی میں قرب اور مقام رکھنے کے باوجود فرشتے صرف اس کیلئے شفاعت کریں گے جس کیلئے اللہ تعالیٰ کی اجازت و مرضی ہو، جب شفاعت کے معاملے میں فرشتوں کا یہ حال ہے تو بتوں سے شفاعت کی اُمید رکھنا انتہائی جہالت اور حماقت ہے کیونکہ انہیں بارگاہِ الٰہی میں نہ قرب حاصل ہے اور نہ کفار شفاعت کے اہل ہیں۔ 2...... یہاں اس گمان کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے مقابلے میں ہو، اس گمان کا ذکر نہیں جو کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے فرمان کے موافق ہو۔ لہٰذا اس آیت کی بنا پر مجتہد علماء کے قیاس کو غلط کہنا باطل ہے۔

ہدایت سے منہ پھیرنے والے سے اعراض کا حکم

شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا وَ

شَيْـًٔا ﴿۲۸﴾	فَاَعْرِضْ	عَنْ	مَّنْ	تَوَلّٰى	عَنْ ذِكْرِنَا	وَ
کچھ	توتم منہ پھیرلو	(اس) سے	جس نے	منہ پھیرا	ہماری یاد سے	اور

کام نہیں دیتا○ توتم اس سے منہ پھیرلو جو ہماری یاد سے پھرا اور

کفار کی علمی رسائی اور انہیں تہدید

لَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ ؕ اِنَّ

لَمْ يُرِدْ	اِلَّا	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۲۹﴾ (1)	ذٰلِكَ (2)	مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ	اِنَّ
اس نے نہیں چاہا	مگر	دنیا کی زندگی (کو)	یہ	ان کے علم کی پہنچ (ہے)	بیشک

اس نے صرف دنیاوی زندگی کو چاہا○ یہ ان کے علم کی انتہا ہے۔ بیشک

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ

رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ
تمہارا رب	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	بہکا	اس کی راہ سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے

تمہارا رب اسے خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے

الربع

اللہ تعالیٰ کی بادشاہی اور اس کا لازمی نتیجہ

بِمَنِ اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾ وَلِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَمَا

بِمَنِ	اهْتَدٰى ﴿۳۰﴾	وَ	لِلّٰهِ	مَا	فِى السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا
(اس) کو جس نے	ہدایت پائی	اور	اللہ ہی کا (ہے)	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ

جس نے ہدایت پائی○ اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ

فِى الْاَرْضِ ۙ لِيَجْزِىَ الَّذِيْنَ اَسَآءُوْا بِمَا

فِى الْاَرْضِ	لِيَجْزِىَ	الَّذِيْنَ	اَسَآءُوْا	بِمَا
زمین میں (ہے)	تاکہ وہ بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	برے کام کیے	(اس) کا جو

زمین میں ہے، تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے

1..... مشرکین چونکہ آخرت کو مانتے نہیں تھے لہٰذا اس کیلئے تیاری کیا کرنا، اس لئے ان کی ہر کوشش دنیا کیلئے ہوتی تھی۔ مسلمان آخرت کا انکار تو نہیں کرتے بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں لیکن فی زمانہ آخرت کی تیاری سے عموماً انتہائی غافل اور صرف اپنی دنیا سنوارنے میں لگے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت اور عقلِ سلیم عطا فرمائے۔ 2..... اس سے مراد یہ ہے کہ کفار اس قدر کم عقل اور کم علم ہیں کہ انہوں نے ہمیشہ رہنے والی آخرت پر فنا ہونے والی دنیا کو ترجیح دی۔ یا یہ مراد ہے کہ کفار کے علم کی انتہاء وہم و گمان ہیں جو انہوں نے باندھ رکھے ہیں۔

عَمِلُوْا وَ يَجْزِيَ الَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾ ج

عَمِلُوْا	وَ	يَجْزِيَ	الَّذِيْنَ	اَحْسَنُوْا	بِالْحُسْنٰى ﴿۳۱﴾
انہوں نے عمل کیے	اور	بدلہ دے	ان لوگوں کو جنہوں نے	نیکی کی	بہترین

اعمال کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے ○

نیک لوگوں کے اوصاف اور اللہ تعالیٰ کی شانِ مغفرت

اَلَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَ الْفَوَاحِشَ

اَلَّذِيْنَ	يَجْتَنِبُوْنَ	كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ (1)	وَ	الْفَوَاحِشَ (2)
وہ لوگ جو	اجتناب کرتے ہیں	بڑے گناہوں	اور	بے حیائیوں (سے)

وہ جو بڑے گناہوں اور بے حیائیوں سے بچتے ہیں

اپنے نیک کاموں کی فخریہ تعریف کرنے والوں کو تنبیہ

اِلَّا اللَّمَمَ ؕ اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ ؕ هُوَ

اِلَّا	اللَّمَمَ	اِنَّ	رَبَّكَ	وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ	هُوَ
مگر	(اتنا کہ) گناہ کے پاس گئے اور رک گئے	بیشک	تمہارا رب	وسیع مغفرت والا (ہے)	وہ

مگر اتنا کہ گناہ کے پاس گئے اور رک گئے بیشک تمہارے رب کی مغفرت وسیع ہے، وہ

اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ

اَعْلَمُ	بِكُمْ	اِذْ	اَنْشَاَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	وَ	اِذْ
خوب جانتا ہے	تمہیں	جب	اس نے پیدا کیا تمہیں	زمین (مٹی) سے	اور	جب

تمہیں خوب جانتا ہے جب اس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا اور جب

اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْٓا

اَنْتُمْ	اَجِنَّةٌ	فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ	فَلَا تُزَكُّوْٓا (3)
تم	حمل کی صورت (تھے)	اپنی ماؤں کے پیٹوں میں	تو تم پاکیزگی بیان نہ کرو

تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل کی صورت میں تھے تو تم خود اپنی جانوں کی

1 ...... کبیرہ گناہ وہ ہے جس کے کرنے پر دنیا میں حد جاری ہو جیسے قتل، زنا اور چوری وغیرہ یا اس پر آخرت میں عذاب کی وعید ہو جیسے غیبت، چغل خوری، خود پسندی اور ریاکاری وغیرہ۔(روح المعانی، النجم، تحت الآیۃ: ۳۲، ۱۴/۸۸) 2 ...... فواحش میں ہر قبیح قول، فعل اور تمام صغیرہ، کبیرہ گناہ داخل ہیں، البتہ یہاں فواحش سے وہ کبیرہ گناہ مراد ہیں جن کی قباحت اور فساد بہت زیادہ ہو جیسے زنا، قتل اور چوری کرنا وغیرہ۔ 3 ...... ریاکاری، اپنی نمود و نمائش اور خود پسندی ممنوع ہے البتہ اگر اللہ تعالیٰ کی نعمت کے اعتراف اور اطاعت وعبادت پر مسرت اور اس کے ادائے شکر کے لئے نیکیوں کا ذکر کیا جائے تو یہ جائز ہے۔

اسلام سے منحرف ہونے والے کو تنبیہ

اَنْفُسَكُمْؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى۠ (٣٢) اَفَرَءَيْتَ

اَنْفُسَكُمْ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِمَنِ	اتَّقٰى (٣٢)	اَفَرَءَيْتَ
اپنی جانوں (کی)	وہ	خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	پرہیز گار ہوا	تو کیا تم نے دیکھا

پاکیزگی بیان نہ کرو، وہ خوب جانتا ہے اسے جو پرہیز گار ہوا ○ تو کیا تم نے

الَّذِيْ تَوَلّٰى (٣٣) وَ اَعْطٰى قَلِيْلًا وَّ اَكْدٰى (٣٤)

الَّذِيْ	تَوَلّٰى (٣٣) (1)	وَ	اَعْطٰى	قَلِيْلًا	وَّ	اَكْدٰى (٣٤)
(اس کو) جو	پھر گیا	اور	اس نے دیا	تھوڑا سا (مال)	اور	روک لیا

اسے دیکھا جو پھر گیا ○ اور اس نے تھوڑا سا مال دیا اور روک رکھا ○

صحائف موسیٰ و ابراہیم کے مضمون کا حوالہ

اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ فَهُوَ يَرٰى (٣٥) اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا

اَعِنْدَهٗ	عِلْمُ الْغَيْبِ	فَهُوَ	يَرٰى (٣٥)	اَمْ	لَمْ يُنَبَّاْ	بِمَا
کیا اس کے پاس	غیب کا علم (ہے)	تو وہ	دیکھ رہا ہے	یا، کیا	اسے خبر نہیں دی گئی	(اس) کی جو

کیا اس کے پاس غیب کا علم ہے تو وہ دیکھ رہا ہے ○ یا کیا اسے اس کی خبر نہیں دی گئی جو

فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى (٣٦) وَ اِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى (٣٧)

فِيْ صُحُفِ مُوْسٰى (٣٦) (2)	وَ	اِبْرٰهِيْمَ	الَّذِيْ	وَفّٰۤى (٣٧)
موسیٰ کے صحیفوں میں (ہے)	اور	ابراہیم (کے)	جس نے	پوری طرح ادا کیا

موسیٰ کے صحیفوں میں ہے ○ اور ابراہیم کے جس نے (احکام کو) پوری طرح ادا کیا ○

کوئی کسی کا بارِ گناہ نہ اٹھائے گا

ہر انسان اپنے عمل کا بدلہ پائے گا

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى (٣٨) وَ اَنْ لَّيْسَ

اَلَّا تَزِرُ	وَازِرَةٌ	وِّزْرَ اُخْرٰى (٣٨)	وَ	اَنْ	لَّيْسَ
کہ بوجھ نہیں اٹھائے گی	کوئی بوجھ اٹھانے والی	دوسری کا بوجھ	اور	یہ کہ	نہیں ہے

(وہ بات یہ ہے) کہ کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسری کا بوجھ نہیں اٹھائے گی ○ اور یہ کہ

(1)...... ولید بن مغیرہ نے اسلام قبول کیا اور مشرکین کے عار دلانے پر اس نے کہا کہ میں عذابِ الٰہی کے خوف سے مسلمان ہوا ہوں۔ عار دلانے والے نے اسلام سے منحرف ہونے کی صورت میں کچھ مال کے بدلے اس کا عذاب اپنے اوپر لینے کی ذمہ داری لی تو یہ دوبارہ مشرک ہو گیا۔ اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ (2)...... صحیفوں سے تورات کی تختیاں یا وہ صحیفے مراد ہیں جو تورات سے پہلے نازل ہوئے۔ یہاں حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا پہلے ذکر اس لئے کیا گیا ہے کہ ان کا زمانہ حضرت ابرٰہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے مقابلے میں کفارِ قریش سے زیادہ قریب ہے۔

لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى ﴿٣٩﴾ وَ اَنَّ سَعْيَهٗ

لِلْاِنْسَانِ	اِلَّا	مَا	سَعٰى ﴿٣٩﴾ (1)	وَ	اَنَّ	سَعْيَهٗ
انسان کے لیے	مگر	وہ جس کی	اس نے کوشش کی	اور	یہ کہ	اس کی کوشش

انسان کیلئے وہی ہوگا جس کی اس نے کوشش کی ○ اور یہ کہ اس کی کوشش

سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾ ثُمَّ يُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾ وَ اَنَّ

سَوْفَ يُرٰى ﴿٤٠﴾	ثُمَّ	يُجْزٰىهُ	الْجَزَآءَ الْاَوْفٰى ﴿٤١﴾	وَ	اَنَّ
عنقریب دیکھی جائے گی	پھر	اسے بدلہ دیا جائے گا اس کا	بھرپور بدلہ	اور	یہ کہ

عنقریب دیکھی جائے گی ○ پھر اسے اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا ○ اور یہ کہ

اِلٰى رَبِّكَ الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ﴿٤٣﴾

اِلٰى رَبِّكَ	الْمُنْتَهٰى ﴿٤٢﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَضْحَكَ	وَ	اَبْكٰى ﴿٤٣﴾
تمہارے رب کی طرف	انتہا (ہے)	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) ہنسایا	اور	رلایا

بیشک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے ہنسایا اور رلایا ○

وَ اَنَّهٗ هُوَ اَمَاتَ وَ اَحْيَا ﴿٤٤﴾ وَ اَنَّهٗ خَلَقَ

وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَمَاتَ	وَ	اَحْيَا ﴿٤٤﴾	وَ	اَنَّهٗ	خَلَقَ
اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) موت دی	اور	زندگی عطا فرمائی	اور	یہ کہ وہ	اس نے بنائے

اور یہ کہ وہی ہے جس نے موت اور زندگی دی ○ اور یہ کہ اسی نے

الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ الْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰى ﴿٤٦﴾ وَ اَنَّ

الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰى ﴿٤٥﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ	اِذَا	تُمْنٰى ﴿٤٦﴾	وَ	اَنَّ
دوجوڑے	نر	اور	مادہ	نطفہ سے	جب	اسے ڈالا جاتا ہے	اور	یہ کہ

نر اور مادہ دوجوڑے بنائے ○ نطفہ سے جب اسے ڈالا جائے ○ اور یہ کہ

اللہ تعالیٰ کی قدرت اور مختلف شانوں کا بیان

(1)...... ایصالِ ثواب کے جائز و درست ہونے پر قرآن وحدیث کے دلائل کی روشنی میں علمائے اہلسنت کا اجماع ہے اور اس آیت کے مفسرین نے متعدد معانی بیان کئے ہیں، ایک یہ ہے کہ قیامت کے دن بندے کو اپنا ہی ایمان فائدہ دے گا کسی دوسرے کا ایمان کافر کے کام نہیں آئے گا۔ یہ بھی مراد ہو سکتا ہے کہ آدمی کی خواہش سے دوسرے کی نیکیاں اسے نہیں مل سکتیں، ہاں دوسرا شخص اگر خود نیکیاں دینا چاہے یعنی ایصالِ ثواب کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَ

عَلَيْهِ (1)	النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ﴿٤٧﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	اَغْنٰى	وَ
اسی پر (کے ذمہ ہے)	دوسری بار زندہ کرنا	اور	یہ کہ وہ	وہی (ہے)	(جس نے) غنی کیا	اور

دوبارہ زندہ کرنا اسی کے ذمہ ہے ○ اور یہ کہ وہی ہے جس نے غنی کیا اور

مختلف قوموں کی ہلاکت کا بیان

اَقْنٰى ﴿٤٨﴾ وَ اَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ وَ اَنَّهٗۤ اَهْلَكَ

اَقْنٰى ﴿٤٨﴾	وَ	اَنَّهٗ	هُوَ	رَبُّ الشِّعْرٰى ﴿٤٩﴾ (2)	وَ	اَنَّهٗۤ	اَهْلَكَ
قناعت دی	اور	یہ کہ وہ	وہی	شعریٰ کا رب (ہے)	اور	یہ کہ وہ	اسی نے ہلاک کیا

قناعت دی ○ اور یہ کہ وہی شعریٰ (نامی ستارے) کا رب ہے ○ اور یہ کہ اسی نے پہلی عاد کو

عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ وَ ثَمُوْدَاۡ فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾ وَ قَوْمَ نُوْحٍ

عَادَا ۨالْاُوْلٰى ﴿٥٠﴾ (3)	وَ	ثَمُوْدَاۡ	فَمَاۤ اَبْقٰى ﴿٥١﴾	وَ	قَوْمَ نُوْحٍ
پہلی عاد (کو)	اور	ثمود (کو)	تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا	اور	نوح کی قوم (کو ہلاک کیا)

ہلاک فرمایا ○ اور ثمود کو تو اس نے (کسی کو) باقی نہ چھوڑا ○ اور ان سے پہلے

مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ﴿٥٢﴾ وَ

مِّنْ قَبْلُ	اِنَّهُمْ	كَانُوْا	هُمْ	اَظْلَمَ	وَ	اَطْغٰى ﴿٥٢﴾	وَ
(ان سے) پہلے	بیشک وہ	تھے	وہ	(ان دوسروں سے) زیادہ ظالم	اور	زیادہ سرکش	اور

نوح کی قوم کو (ہلاک کیا) بیشک وہ ان (دوسروں) سے بھی زیادہ ظالم اور سرکش تھے ○ اور

الْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ﴿٥٣﴾ فَغَشّٰىهَا مَا غَشّٰى ﴿٥٤﴾

الْمُؤْتَفِكَةَ	اَهْوٰى ﴿٥٣﴾	فَغَشّٰىهَا	مَا	غَشّٰى ﴿٥٤﴾
الٹنے والی بستیوں (کو)	اس نے نیچے گرایا	پھر ڈھانپ لیا انہیں	جس نے	ڈھانپ لیا

اس نے الٹنے والی بستیوں کو نیچے گرایا ○ پھر ان بستیوں کو اس نے ڈھانپ لیا جس نے ڈھانپ لیا ○

1 ......اس آیت کا یہ معنی نہیں کہ دوبارہ زندہ کرنا اللہ تعالیٰ پر واجب ہے بلکہ یہ معنی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت میں زندہ فرمانے کا وعدہ فرمالیا ہے اس لئے اپنے وعدے کو پورا کرنے کے لیے وہ مخلوق کو ضرور اس کی موت کے بعد زندہ فرمائے گا۔ 2 ......شعریٰ ایک ستارہ ہے شدید گرمی کے موسم میں جوزاء ستارے کے بعد طلوع ہوتا ہے۔ خزاعہ قبیلے کے لوگ اس کی عبادت کرتے تھے۔ اس آیت میں انہیں بتایا گیا کہ جس ستارے کی تم پوجا کرتے ہو اس کا رب بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے لہٰذا صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ 3 ......اس سے مراد حضرت ہود عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم ہے، طوفانِ نوح کے بعد سب سے پہلے یہ لوگ تیز آندھی سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منصبِ انذار کا بیان

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾ هٰذَا نَذِیْرٌ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكَ	تَتَمَارٰى ﴿۵۵﴾	هٰذَا	نَذِیْرٌ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں	تو شک کرے گا	یہ	ایک ڈر سنانے والا (ہے)

تو اے بندے! تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا؟○ یہ پہلے ڈر سنانے والوں

قربِ قیامت اور اس کے ظہور کا بیان

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾ اَزِفَتِ الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾ لَیْسَ

مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ﴿۵۶﴾	اَزِفَتِ	الْاٰزِفَةُ ﴿۵۷﴾	لَیْسَ
پہلے ڈر سنانے والوں میں سے	قریب آگئی	قریب آنے والی (قیامت)	نہیں ہے

میں سے ایک ڈر سنانے والے ہیں○ قریب آنے والی (قیامت) قریب آگئی○ اللہ کے سوا

منکرینِ قرآن کا رویہ اور انہیں سجدہ و عبادت الٰہی کا حکم

لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ

لَهَا	مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَاشِفَةٌ ﴿۵۸﴾ (1)	اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ (2)
اس کو	اللہ کے سوا	کوئی کھولنے والا	تو کیا اس بات سے

اسے کوئی کھولنے والا نہیں○ تو کیا اس بات پر

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَ تَضْحَكُوْنَ وَ لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾ وَ اَنْتُمْ

تَعْجَبُوْنَ ﴿۵۹﴾	وَ	تَضْحَكُوْنَ	وَ	لَا تَبْكُوْنَ ﴿۶۰﴾	وَ	اَنْتُمْ
تم تعجب کرتے ہو	اور	ہنستے ہو	اور	روتے نہیں ہو	اور	تم

تم تعجب کرتے ہو؟○ اور ہنستے ہو اور روتے نہیں ہو○ اور تم

سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَ اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾ السجدة

سٰمِدُوْنَ ﴿۶۱﴾	فَاسْجُدُوْا (3)	لِلّٰهِ	وَ	اعْبُدُوْا ﴿۶۲﴾
غفلت میں پڑے ہوئے (ہو)	تو سجدہ کرو	اللہ کیلئے	اور	عبادت کرو

غفلت میں پڑے ہوئے ہو○ تو اللہ کے لیے سجدہ کرو اور عبادت کرو○

رکوع ٣ السجدة ١٢

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہلاک ہوئے، اس لئے انہیں پہلی عاد کہتے ہیں۔

1 ...... اس کا معنی یہ ہے کہ جب قیامت قائم ہونے کا وقت آئے گا تو اسے اللہ تعالیٰ ہی ظاہر فرمائے گا۔ یا، یہ معنی ہے کہ جب قیامت قائم ہو گی تو اس کی ہولناکیوں اور شدتوں کو اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا اور اللہ تعالیٰ انہیں دور نہ فرمائے گا۔ 2 ...... اس بات سے مراد حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر قرآن نازل ہونا ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:55 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْقَمَرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قربِ قیامت اور اس کی ایک نشانی کا ظہور

صدقِ نبوت کی نشانی دیکھ کر کفارِ مکہ کا رویہ

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ﴿١﴾ وَ اِنْ يَّرَوْا اٰيَةً

اِقْتَرَبَتِ	السَّاعَةُ	وَ	انْشَقَّ	الْقَمَرُ ﴿١﴾ (1)	وَ	اِنْ	يَّرَوْا	اٰيَةً (2)
قریب آگئی	قیامت	اور	پھٹ گیا	چاند	اور	اگر	وہ دیکھتے ہیں	کوئی نشانی

قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا ○ اور اگر کفار کوئی نشانی دیکھتے ہیں

کفارِ مکہ کی تکذیب اور اتباعِ خواہش کا بیان

يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾ وَ كَذَّبُوْا وَ

يُّعْرِضُوْا	وَ	يَقُوْلُوْا	سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ ﴿٢﴾	وَ	كَذَّبُوْا	وَ
(تو) منہ پھیر لیتے ہیں	اور	کہتے ہیں	(یہ تو) کوئی دائمی جادو (ہے)	اور	انہوں نے جھٹلایا	اور

تو منہ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی جادو ہے ○ اور انہوں نے جھٹلایا اور

کفارِ مکہ کا پچھلی قوموں کے انجام سے سبق حاصل نہ کرنا

اتَّبَعُوْۤا اَهْوَآءَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ وَ لَقَدْ

اتَّبَعُوْۤا	اَهْوَآءَهُمْ	وَ	كُلُّ اَمْرٍ	مُّسْتَقِرٌّ ﴿٣﴾ (3)	وَ	لَقَدْ
پیروی کی	اپنی خواہشات (کی)	اور	ہر کام	قرار پاچکا (ہے)	اور	ضرور بیشک

اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے اور ہر کام قرار پاچکا ہے ○ اور بیشک

1 ...... چاند کا دو ٹکڑے ہونا نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روشن معجزہ اور قربِ قیامت کی ایک نشانی ہے جو ظاہر ہو چکی ہے۔ 2 ...... اس آیت میں کفارِ مکہ کی ایک عادت بیان کی گئی کہ وہ اگر اللہ تعالیٰ کی قدرت اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صداقت و نبوت پر دلالت کرنے والی کوئی نشانی جیسے چاند کا دو ٹکڑے ہونا وغیرہ دیکھتے ہیں تو اس میں غور کر کے اس کی حقیقت جاننے، اس کی تصدیق کرنے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے سے منہ پھیر لیتے اور کہتے ہیں: یہ تو کوئی دائمی طاقتور جادو ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے اور وہ وقت آنے پر کوئی اس کام کو ہونے سے

جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ﴿٤﴾ حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ

جَآءَهُمْ	مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ	مَا فِيْهِ	مُزْدَجَرٌ ﴿٤﴾ (1)	حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ
آئیں ان کے پاس	خبریں	جن میں	ڈانٹ ڈپٹ (تھی)	(یہ قرآن انتہاء کو) پہنچی ہوئی حکمت (ہے)

ان کے پاس وہ خبریں آچکیں جن میں کافی ڈانٹ ڈپٹ تھی ○ (یہ قرآن) انتہاء کو پہنچی ہوئی حکمت ہے

فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۙ﴿٥﴾ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ ۘ يَوْمَ يَدْعُ

فَمَا تُغْنِ	النُّذُرُ ﴿٥﴾ (2)	فَتَوَلَّ	عَنْهُمْ	يَوْمَ	يَدْعُ
تو (ایسوں کو) فائدہ نہیں دیتے	ڈرانے والے (امور)	تو تم منہ پھیر لو	ان سے	(جس) دن	پکارے گا

تو (ایسوں کو) ڈرانے والے امور فائدہ نہیں دیتے ○ تو تم ان سے منہ پھیر لو، جس دن پکارنے والا

الدَّاعِ اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ۙ﴿٦﴾ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُوْنَ

الدَّاعِ	اِلٰى شَیْءٍ نُّكُرٍ ﴿٦﴾	خُشَّعًا	اَبْصَارُهُمْ	يَخْرُجُوْنَ
ایک پکارنے والا	ایک سخت انجانی چیز کی طرف	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	وہ نکلیں گے

ایک سخت انجان بات کی طرف بلائے گا ○ (تو) ان کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوں گی۔ قبروں سے

مِنَ الْاَجْدَاثِ كَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ۙ﴿٧﴾ مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ ؕ

مِنَ الْاَجْدَاثِ	كَاَنَّهُمْ	جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ﴿٧﴾	مُّهْطِعِيْنَ اِلَى الدَّاعِ
قبروں سے	گویا کہ وہ	پھیلی ہوئی ٹڈیاں (ہیں)	بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے

یوں نکلیں گے گویا وہ پھیلی ہوئی ٹڈیاں ہیں ○ اس بلانے والے کی طرف دوڑتے ہوئے

يَقُوْلُ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ

يَقُوْلُ	الْكٰفِرُوْنَ	هٰذَا	يَوْمٌ عَسِرٌ ﴿٨﴾	كَذَّبَتْ	قَبْلَهُمْ	قَوْمُ نُوْحٍ
کہیں گے	کافر	یہ	بڑا سخت دن (ہے)	جھٹلایا	ان سے پہلے	نوح کی قوم (نے)

کافر کہیں گے: یہ بڑا سخت دن ہے ○ ان سے پہلے نوح کی قوم نے جھٹلایا

وقف لازم

بعد والے کفار سے متعلق ایک ابتدائی حکم اور صور پھونکے جانے کا بیان

صور پھونکے جانے کے بعد قبروں سے نکلنے کا منظر

قومِ نوح پر عذابِ الٰہی کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) روک نہیں سکتا، لہٰذا ابھی اگرچہ حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا دین غالب نہیں لیکن یہ اپنے مقررہ وقت پر ضرور غالب ہو کر رہے گا۔

1 ...... جو لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور اس کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے ہلاک کر دیئے گئے، ان کے حالات معلوم کرنا عبرت اور نصیحت حاصل کرنے کے لئے بہت فائدہ مند ہے۔ 2 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ رسولوں کی تشریف آوری، نیز ان کا لوگوں کو آخرت سے ڈرانا یونہی قرآن پاک میں بیان کردہ گزشتہ قوموں کے عبرتناک واقعات سب سراسر حکمت ہیں لیکن اگر کفار رسولوں کی بات ہی نہ مانیں، عذابِ آخرت کی پرواہ ہی نہ کریں اور گزشتہ اقوام کے حالات

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

فَكَذَّبُوْا عَبْدَنَا وَ قَالُوْا مَجْنُوْنٌ وَّ

فَكَذَّبُوْا(1)	عَبْدَنَا	وَ	قَالُوْا	مَجْنُوْنٌ	وَّ
تو انہوں نے جھوٹا کہا	ہمارے بندے (کو)	اور	کہنے لگے	(وہ) مجنون (ہے)	اور

تو انہوں نے ہمارے بندے کو جھوٹا کہا اور کہنے لگے: یہ پاگل ہے اور

ازْدُجِرَ ۝٩ فَدَعَا رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۝١٠

ازْدُجِرَ ۝٩	فَدَعَا(2)	رَبَّهٗۤ	اَنِّیْ	مَغْلُوْبٌ	فَانْتَصِرْ ۝١٠
(نوح کو) جھڑکا گیا	تو اس نے دعا کی	اپنے رب (سے)	کہ میں	مغلوب (ہوں)	تو تو بدلہ لے (میرا)

نوح کو جھڑکا گیا ۝ تو اس نے اپنے رب سے دعا کی کہ میں مغلوب ہوں تو تو (میرا) بدلہ لے ۝

فَفَتَحْنَاۤ اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١ ۖ وَّ فَجَّرْنَا

فَفَتَحْنَاۤ	اَبْوَابَ السَّمَآءِ	بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ ۝١١	وَّ	فَجَّرْنَا
تو ہم نے کھول دیئے	آسمان کے دروازے	تیز بہنے والے پانی کے ساتھ	اور	ہم نے بہادیا

تو ہم نے زور کے بہتے پانی سے آسمان کے دروازے کھول دیئے ۝ اور زمین کو

الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ ۝١٢ ۚ

الْاَرْضَ	عُیُوْنًا	فَالْتَقَى	الْمَآءُ	عَلٰۤى اَمْرٍ	قَدْ	قُدِرَ ۝١٢
زمین (کو)	چشمے (کرکے)	تو مل گیا	پانی	اس امر (مقدار) پر	تحقیق	جو مقدر کیا گیا تھا

چشمے کرکے بہادیا تو پانی اس مقدار پر مل گیا جو مقدر تھی ۝

وَ حَمَلْنٰهُ عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ۝١٣ ۙ تَجْرِیْ

وَ	حَمَلْنٰهُ	عَلٰى ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّ دُسُرٍ ۝١٣	تَجْرِیْ
اور	ہم نے سوار کیا اس (نوح) کو	تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر	وہ چلتی تھی

اور ہم نے نوح کو تختوں اور کیلوں والی (کشتی) پر سوار کیا ۝ جو ہماری نگاہوں کے سامنے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے عبرت ہی نہ پکڑیں تو یہ سب چیزیں انہیں نفع نہیں دے سکتیں کیونکہ یہ سب چیزیں سمجھاتی ہیں، مجبور نہیں کرتیں۔ ماننا، نہ ماننا تو لوگوں کا اپنا اختیار ہے۔

1 ...... اس آیت سے اللہ تعالیٰ نے سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واقعات بیان فرمائے ہیں تاکہ ان کے حالات سن کر رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تسلی حاصل ہو۔ 2 ...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے کئی صدیاں اپنی قوم کو تبلیغ کی اور ان کی اذیتوں پر صبر فرمایا، جب وہ اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے کسی صورت باز نہ آئے اور ایمان قبول نہ کیا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے خلاف یہ دعا فرمائی۔

قومِ نوح کے عبرتناک انجام سے نصیحت لینے کی ترغیب

بِاَعْيُنِنَا ۚ جَزَآءً لِّمَنْ كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ وَ

بِاَعْيُنِنَا	جَزَآءً	لِّمَنْ	كَانَ كُفِرَ ﴿۱۴﴾ (1)	وَ
ہماری نگاہوں (حفاظت) میں	جزا دینے (کیلئے ہوا)	(اس نوح) کو جس (کے ساتھ)	کفر کیا گیا تھا	اور

بہہ رہی تھی (سب کچھ) اس (نوح) کو جزا دینے کیلئے (ہوا) جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا ○ اور

لَقَدْ تَّرَكْنٰهَآ اٰيَةً فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾

لَقَدْ	تَّرَكْنٰهَآ (2)	اٰيَةً	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۵﴾
ضرور بیشک	ہم نے چھوڑا اس (واقعہ) کو	(بطورِ) نشانی	تو کیا (ہے)	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا

ہم نے اس واقعہ کو نشانی بنا چھوڑا تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا؟ ○

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لئے آسان ہے

فَكَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿۱۶﴾ وَ لَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

فَكَيْفَ	كَانَ	عَذَابِىْ	وَ	نُذُرِ ﴿۱۶﴾	وَ	لَقَدْ	يَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
تو کیسا	ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا	قرآن

تو میرا عذاب اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

قومِ عاد کے انجام کا بیان

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾ كَذَّبَتْ عَادٌ فَكَيْفَ

لِلذِّكْرِ (3)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۱۷﴾	كَذَّبَتْ	عَادٌ	فَكَيْفَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے والا، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	عاد (نے)	تو کیسا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ عاد نے جھٹلایا تو میرا عذاب

كَانَ عَذَابِىْ وَ نُذُرِ ﴿۱۸﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا صَرْصَرًا

كَانَ	عَذَابِىْ	وَ	نُذُرِ ﴿۱۸﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَيْهِمْ	رِيْحًا صَرْصَرًا
ہوا	میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک سخت آندھی

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایسے دن میں ایک سخت آندھی

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو نجات دینا اور ان کی کافر قوم کو غرق کر دینا اس پیارے نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جزا دینے کیلئے ہوا جس کے ساتھ کفر کیا گیا تھا۔ 2 ...... یہاں ضمیر کا مرجع حضرت نوح عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان کی قوم کا واقعہ یا آپ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کشتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس واقعہ یا کشتی کو عبرت کی نشانی کے طور پر باقی رکھا تاکہ بعد میں آنے والی امتیں اس سے عبرت و نصیحت حاصل کریں۔

3 ...... ذکر کا معنی ہے یاد کرنا، نصیحت لینا، یہاں دونوں معنی درست ہیں اور بامحاورہ ترجمے میں امتیازی علامت کے ساتھ دونوں ترجمے ذکر کیے گئے ہیں۔

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ تَنْزِعُ النَّاسَ

فِیْ یَوْمِ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ ﴿١٩﴾ (1)	تَنْزِعُ	النَّاسَ
ہمیشہ رہنے والی نحوست کے دن میں	وہ (آندھی) اکھیڑ دیتی (اٹھامارتی) تھی	لوگوں (کو)

بھیجی جس کی نحوست (ان پر) ہمیشہ کے لیے رہی ○ وہ آندھی لوگوں کو یوں اکھیڑ مارتی تھی

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾ فَكَیْفَ كَانَ

كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ مُّنْقَعِرٍ ﴿٢٠﴾	فَكَیْفَ	كَانَ
گویا کہ وہ	اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیسا	ہوا

گویا وہ اکھڑی ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہوں ○ تو میرا عذاب

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿٢١﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿٢١﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا	قرآن

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ اور بیشک ہم نے قرآن یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾ ع كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ

ع ٢٢ ٨

قومِ ثمود کے حال اور انجام کا بیان

لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٢٢﴾	كَذَّبَتْ	ثَمُوْدُ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا	ثمود (نے)

آسان کردیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ ثمود نے ڈرسنانے والوں (رسولوں) کو

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾ فَقَالُوْۤا اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ

بِالنُّذُرِ ﴿٢٣﴾	فَقَالُوْۤا	اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا	نَّتَّبِعُهٗۤ
ڈرسنانے والوں (رسولوں) کو	توانہوں نے کہا	کیا ہم میں سے ایک آدمی	ہم تابعداری کریں اس کی

جھٹلایا ○ تو انہوں نے کہا: کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک آدمی کی تابعداری کریں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ جس دن قومِ عاد پر عذاب نازل ہوا وہ دن ان کے حق میں ہمیشہ کے لیے منحوس رہا کہ اس دن کے عذاب سے برزخ کا عذاب اور برزخ کے عذاب سے قیامت کا عذاب متصل ہوگیا جو ان سے کبھی منقطع نہ ہوگا۔ قومِ عاد پر یہ عذاب مہینے کے آخری بدھ کے دن آیا تھا، اسی بنا پر بعض لوگ مہینے کے آخری بدھ کو منحوس کہتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا غلط ہے کیونکہ اس بدھ کی نحوست صرف قومِ عاد کے لئے تھی۔ 2 ...... سابقہ آسمانی کتابیں صرف انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زبانی یاد تھیں اور امتوں کے لوگ صرف دیکھ کر ہی ان کی تلاوت کرسکتے تھے جبکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی اُمت کو یہ خصوصیت ملی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾ ءَاُلْقِیَ الذِّكْرُ

اِنَّاۤ	اِذًا	لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّ سُعُرٍ ﴿۲۴﴾	ءَاُلْقِیَ	الذِّكْرُ
بیشک ہم	اس وقت	ضرور گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	کیا ڈالی گئی	وحی

جب تو ہم ضرور گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ کیا ہم سب میں سے

عَلَیْهِ مِنْۢ بَیْنِنَا بَلْ هُوَ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴿۲۵﴾ سَیَعْلَمُوْنَ

عَلَیْهِ	مِنْۢ بَیْنِنَا	بَلْ	هُوَ	كَذَّابٌ	اَشِرٌ ﴿۲۵﴾	سَیَعْلَمُوْنَ
اس پر	ہمارے درمیان میں سے	بلکہ	وہ	بڑا جھوٹا	متکبر (ہے)	عنقریب وہ جان لیں گے

(صرف) اس پر وحی ڈالی گئی؟ بلکہ یہ بڑا جھوٹا، متکبر ہے ○ بہت جلد کل

غَدًا مَّنِ الْكَذَّابُ الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾ اِنَّا مُرْسِلُوا النَّاقَةِ

غَدًا	مَّنِ	الْكَذَّابُ	الْاَشِرُ ﴿۲۶﴾	اِنَّا	مُرْسِلُوا [1]	النَّاقَةِ
کل	کون	بڑا جھوٹا	متکبر (تھا)	بیشک ہم	بھیجنے والے (ہیں)	اونٹنی (کو)

جان جائیں گے کہ کون بڑا جھوٹا، متکبر تھا ○ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو

فِتْنَةً لَّهُمْ فَارْتَقِبْهُمْ وَ اصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾ وَ نَبِّئْهُمْ اَنَّ الْمَآءَ

فِتْنَةً	لَّهُمْ	فَارْتَقِبْهُمْ	وَاصْطَبِرْ ﴿۲۷﴾	وَ	نَبِّئْهُمْ	اَنَّ	الْمَآءَ
آزمائش (کیلئے)	ان کی	توتم انتظار کرو ان کا	اور صبر کرو	اور	خبر دیدو انہیں	کہ	پانی

بھیجنے والے ہیں تو (اے صالح!) تم ان کا انتظار کرو اور صبر کرو ○ اور انہیں خبر دے دو کہ

قِسْمَةٌۢ بَیْنَهُمْ ۚ كُلُّ شِرْبٍ مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾ فَنَادَوْا

قِسْمَةٌۢ	بَیْنَهُمْ	كُلُّ شِرْبٍ	مُّحْتَضَرٌ ﴿۲۸﴾	فَنَادَوْا
تقسیم (ہے)	ان کے درمیان	ہر پینے کی باری	حاضر (مقرر) کی ہوئی (ہے)	توانہوں نے پکارا

ان کے درمیان پانی تقسیم ہے، ہر باری پر وہ حاضر ہو جس کی باری ہے ○ تو انہوں نے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے کہ ان میں چھوٹے بڑے بے شمار لوگوں کو قرآنِ پاک زبانی یاد ہے۔ [1]...... قوم نے پتھر سے ایک اونٹنی نکالنے کا مطالبہ کیا اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اُن کے ایمان قبول کرنے کی شرط مقرر فرما کر یہ مطالبہ منظور کر لیا تھا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اونٹنی بھیجنے کا وعدہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بیشک ہم ان کی آزمائش کیلئے اونٹنی کو بھیجنے والے ہیں تو اے صالح! عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، تم اس بات کا انتظار کرو کہ وہ کیا کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ کیا کیا جاتا ہے اور اُن کی ایذا پر صبر کرو اور انہیں خبر دے دو کہ ان کے درمیان پانی کی باری تقسیم کی گئی ہے کہ ایک دن اونٹنی کا ہے، اُس دن صرف اونٹنی ہی پانی پینے آئے اور ایک دن

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

صَاحِبَهُمْ فَتَعَاطٰى فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾ فَكَيْفَ كَانَ

صَاحِبَهُمْ (1)	فَتَعَاطٰى	فَعَقَرَ ﴿٢٩﴾	فَكَيْفَ	كَانَ
اپنے ساتھی (کو)	تو اس نے پکڑا (اونٹنی کو)	پھر کونچیں کاٹ دیں (اس کی)	تو کیسا	ہوا

اپنے ساتھی کو پکارا: تو اس نے (اونٹنی کو) پکڑا پھر (اس کی) کونچیں کاٹ دیں ○ تو میرا عذاب

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿٣٠﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَكَانُوْا

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿٣٠﴾	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمْ	صَیْحَةً وَّاحِدَةً	فَكَانُوْا
میرا عذاب	اور	میرا ڈرانا	بیشک	ہم نے بھیجی	ان پر	ایک زور دار چیخ	تو وہ ہوگئے

اور میرا ڈرانا کیسا ہوا؟ ○ بیشک ہم نے ان پر ایک زور دار چیخ بھیجی تو اسی وقت وہ

كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا

كَهَشِیْمِ الْمُحْتَظِرِ ﴿٣١﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا
باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کر دیا

باڑ بنانے والے شخص کی بچ جانے والی روندی ہوئی خشک گھاس کی طرح ہوگئے ○ اور بیشک ہم نے قرآن کو

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾ كَذَّبَتْ

الْقُرْاٰنَ	لِلذِّكْرِ (2)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٣٢﴾	كَذَّبَتْ
قرآن	یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	جھٹلایا

یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟ ○ لوط کی قوم نے

قوم لوط کی ہلاکت کا واقعہ

قَوْمُ لُوْطٍۭ بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ حَاصِبًا اِلَّاۤ

قَوْمُ لُوْطٍۭ	بِالنُّذُرِ ﴿٣٣﴾ (3)	اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	عَلَیْهِمْ	حَاصِبًا	اِلَّاۤ
لوط کی قوم (نے)	ڈرسنانے والوں کو	بیشک	ہم نے بھیجا	ان پر	ایک پتھراؤ	سوائے

ڈرسنانے والوں (رسولوں) کو جھٹلایا ○ بیشک ہم نے ان پر ایک پتھراؤ بھیجا سوائے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) قوم کا ہے، اُس دن قوم پانی لینے آئے۔ 1...... اس ساتھی کا نام قدار بن سالف تھا، اس نے اونٹنی کو پکڑا اور تیز تلوار سے اس کی کونچیں کاٹ کر اسے قتل کر ڈالا۔ 2...... قرآنِ پاک کی ایک آیت حفظ کرنا ہر مکلف مسلمان پر فرضِ عین ہے اور پورا قرآن مجید حفظ کرنا فرضِ کفایہ ہے اور سورۂ فاتحہ اور ایک دوسری چھوٹی سورت یا اس کے مثل، مثلاً تین چھوٹی آیتیں یا ایک بڑی آیت کو حفظ کرنا واجب عین ہے۔ 3...... قوم نے اگرچہ صرف حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کو جھٹلایا تھا مگر چونکہ ایک رسول کا انکار تمام رسولوں کا انکار شمار ہوتا ہے، اس لئے یہاں آیت میں جمع کا صیغہ ”اَلنُّذُر“ ذکر کیا گیا۔

اٰلَ لُوْطٍؕ نَجَّیْنٰهُمْ بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾ۙ نِّعْمَةً مِّنْ عِنْدِنَاؕ

اٰلَ لُوْطٍ	نَجَّیْنٰهُمْ	بِسَحَرٍ ﴿۳۴﴾	نِّعْمَةً	مِّنْ عِنْدِنَا
لوط کے گھر والوں (کے)	ہم نے بچالیا انہیں	رات کے آخری پہر میں	احسان فرما (کر)	اپنے پاس سے

لوط کے گھر والوں کے، ہم نے انہیں رات کے آخری پہر بچالیا○ اپنے پاس سے احسان فرماکر،

كَذٰلِكَ نَجْزِیْ مَنْ شَكَرَ ﴿۳۵﴾ وَ لَقَدْ اَنْذَرَهُمْ

كَذٰلِكَ	نَجْزِیْ	مَنْ	شَكَرَ ﴿۳۵﴾	وَ	لَقَدْ	اَنْذَرَهُمْ
اسی طرح	ہم صلہ دیتے ہیں	(اسے) جو	شکر کرے	اور	ضرور بیشک	اس نے ڈرایا انہیں

ہم یونہی شکر کرنے والے کو صلہ دیتے ہیں○ اور بیشک اس نے انہیں ہماری گرفت سے

بَطْشَتَنَا فَتَمَارَوْا بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾ وَ لَقَدْ رَاوَدُوْهُ

بَطْشَتَنَا	فَتَمَارَوْا	بِالنُّذُرِ ﴿۳۶﴾	وَ	لَقَدْ	رَاوَدُوْهُ (1)
ہماری گرفت (سے)	تو انہوں نے شک کیا	ڈر کے فرامین میں	اور	ضرور بیشک	انہوں نے پھسلانا چاہا اسے

ڈرایا تو انہوں نے ڈر کے فرامین میں شک کیا○ انہوں نے اسے اس کے مہمانوں کے متعلق

عَنْ ضَیْفِهٖ فَطَمَسْنَاۤ اَعْیُنَهُمْ فَذُوْقُوْا عَذَابِیْ وَ

عَنْ ضَیْفِهٖ	فَطَمَسْنَاۤ	اَعْیُنَهُمْ	فَذُوْقُوْا	عَذَابِیْ	وَ
اس کے مہمانوں سے متعلق	تو ہم نے مٹادیں	ان کی آنکھیں	(اور فرمایا) تو چکھو	میرا عذاب	اور

پھسلانا چاہا تو ہم نے ان کی آنکھوں کو مٹادیا (اور فرمایا) میرے عذاب اور

نُذُرِ ﴿۳۷﴾ وَ لَقَدْ صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ۚ فَذُوْقُوْا

نُذُرِ ﴿۳۷﴾	وَ	لَقَدْ	صَبَّحَهُمْ بُكْرَةً	عَذَابٌ مُّسْتَقِرٌّ ﴿۳۸﴾ (2)	فَذُوْقُوْا
میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	صبح سویرے آیا ان پر	ٹھہرنے والا عذاب	تو چکھو

میرے ڈر کے فرامین کا مزہ چکھو○ اور بیشک صبح سویرے ان پر ٹھہرنے والا عذاب آیا○ تو میرے عذاب

(1)...... اس واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ خوبصورت لڑکوں کی شکل میں فرشتے حضرت لوط عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس مہمان بن کر آئے، قوم کو حسین لڑکوں کی آمد کا علم ہوا تو یہ لوگ آئے اور آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے گھر سے ان مہمان لڑکوں کو بری نیت سے لینا چاہا، پھر جیسے ہی یہ گھر میں داخل ہوئے تو حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنا پر پھیرا جس سے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کی آنکھیں مٹادیں اور وہ ایسی ناپید ہو گئیں کہ ان کا نشان بھی باقی نہ رہا اور چہرے سپاٹ ہو گئے۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ دنیاوی عذاب برزخی عذاب سے اور برزخی عذاب اُخروی عذاب سے ملا ہوا ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

قرآن نصیحت لینے اور یاد کرنے کے لیے آسان ہے

عَذَابِیْ وَ نُذُرِ ﴿۳۹﴾ وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ

عَذَابِیْ	وَ	نُذُرِ ﴿۳۹﴾	وَ	لَقَدْ	یَسَّرْنَا	الْقُرْاٰنَ
میرا عذاب	اور	میرے ڈر کے فرامین	اور	ضرور بیشک	ہم نے آسان کردیا	قرآن

اور میرے ڈر کے فرمانوں کا مزہ چکھو○ اور بیشک ہم نے قرآن کو یاد کرنے / نصیحت لینے کے لیے

قومِ فرعون کے انجام کی طرف اشارہ

لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾ ع وَ لَقَدْ جَآءَ

ع ۱۸

لِلذِّكْرِ (1)	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿۴۰﴾	وَ	لَقَدْ	جَآءَ
یاد کرنے، نصیحت لینے کیلئے	تو کیا (ہے)	کوئی یاد کرنے، نصیحت لینے والا	اور	ضرور بیشک	آئے

آسان کر دیا تو ہے کوئی یاد کرنے / نصیحت لینے والا؟○ اور بیشک فرعونیوں کے پاس

اٰلَ فِرْعَوْنَ النُّذُرُ ﴿۴۱﴾ ج كَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا فَاَخَذْنٰهُمْ

اٰلَ فِرْعَوْنَ	النُّذُرُ ﴿۴۱﴾	كَذَّبُوْا	بِاٰیٰتِنَا كُلِّهَا	فَاَخَذْنٰهُمْ
فرعون والوں (کے پاس)	ڈر سنانے والے	(فرعونیوں نے) جھٹلا دیا	ہماری سب نشانیوں کو	تو ہم نے پکڑ لیا انہیں

ڈر سنانے والے (رسول) آئے○ انہوں نے ہماری سب نشانیوں کو جھٹلا دیا تو ہم نے ان پر ایسی گرفت کی

کفارِ قریش کو تنبیہ

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ اَكُفَّارُكُمْ خَیْرٌ مِّنْ اُولٰٓىِٕكُمْ

اَخْذَ عَزِیْزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿۴۲﴾ (2)	اَكُفَّارُكُمْ	خَیْرٌ	مِّنْ اُولٰٓىِٕكُمْ
ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی پکڑ	کیا تمہارے کافر	بہتر (ہیں)	اُن (پہلوں) سے

جیسی ایک عزت والے، عظیم قدرت والے کی گرفت کی شان ہوتی ہے○ کیا تمہارے کافر اُن (پہلوں) سے بہتر ہیں

کفارِ قریش کو عذابِ دنیا اور عذابِ آخرت کی وعید

اَمْ لَكُمْ بَرَآءَةٌ فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾ ج اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ

اَمْ	لَكُمْ	بَرَآءَةٌ	فِی الزُّبُرِ ﴿۴۳﴾	اَمْ	یَقُوْلُوْنَ	نَحْنُ	جَمِیْعٌ
یا	تمہارے لیے	نجات (لکھی ہوئی ہے)	کتابوں میں	یا	وہ کہتے ہیں	ہم	سب

یا کتابوں میں تمہارے لئے نجات لکھی ہوئی ہے؟○ یا وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم سب

(1)...... قرآن پاک یاد کرنے کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے "جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کر لیا، اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا، اس کے گھر والوں میں سے دس ایسے شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (ترمذی، ۴/۴۱۴، الحدیث: ۲۹۱۴)

(2)...... سابقہ امتوں کی تباہی و بربادی کے واقعات سنانے سے مقصود اس امت کے لوگوں کو اس بات سے ڈرانا ہے کہ اگر انہوں نے بھی ان جیسے اعمال اختیار کئے، اللہ اور اس کے رسول کے فرامین کو پس پشت ڈالا تو ان کی بھی بڑی سخت گرفت ہو سکتی ہے۔

مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾

مُّنْتَصِرٌ ﴿۴۴﴾	سَيُهْزَمُ (1)	الْجَمْعُ	وَ	يُوَلُّوْنَ	الدُّبُرَ ﴿۴۵﴾
بدلہ لینے والے (ہیں)	عنقریب بھگا دیئے جائیں گے	سب	اور	وہ پھیر دیں گے	پیٹھیں

بدلہ لے لیں گے ○ عنقریب سب بھگا دیئے جائیں گے اور وہ پیٹھ پھیر دیں گے ○

بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ

بَلِ	السَّاعَةُ	مَوْعِدُهُمْ (2)	وَ	السَّاعَةُ	اَدْهٰى	وَ
بلکہ	قیامت	ان کا وعدہ (ہے)	اور	قیامت	سب سے زیادہ سخت	اور

بلکہ ان کا وعدہ قیامت ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور

وقف لازم

مجرموں کا حال اور اُخروی انجام

اَمَرُّ ﴿۴۶﴾ اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾ يَوْمَ

اَمَرُّ ﴿۴۶﴾	اِنَّ	الْمُجْرِمِيْنَ (3)	فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ﴿۴۷﴾	يَوْمَ
سب سے زیادہ کڑوی (ہے)	بیشک	مجرم لوگ	گمراہی اور دیوانگی میں (ہیں)	(جس) دن

سب سے زیادہ کڑوی ہے ○ بیشک مجرم گمراہی اور دیوانگی میں ہیں ○ جس دن

ہر چیز ایک اندازے سے پیدا فرمائی گئی ہے

يُسْحَبُوْنَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ؕ ذُوْقُوْا مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾ اِنَّا

يُسْحَبُوْنَ	فِي النَّارِ	عَلٰى وُجُوْهِهِمْ	ذُوْقُوْا	مَسَّ سَقَرَ ﴿۴۸﴾	اِنَّا
انہیں گھسیٹا جائے گا	آگ میں	ان کے چہروں کے بل	چکھو	دوزخ کا چھونا	بیشک ہم

وہ آگ میں اپنے چہروں کے بل گھسیٹے جائیں گے (فرمایا جائے گا)، دوزخ کا چھونا چکھو ○ بیشک

حکم الٰہی کے وقوع کا حال

كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾ وَمَاۤ اَمْرُنَاۤ اِلَّا

كُلَّ شَيْءٍ	خَلَقْنٰهُ	بِقَدَرٍ ﴿۴۹﴾	وَ	مَاۤ	اَمْرُنَاۤ	اِلَّا
ہر چیز	ہم نے پیدا کیا اسے	ایک اندازے سے	اور	نہیں	ہمارا کام	مگر

ہم نے ہر چیز ایک اندازہ سے پیدا فرمائی ○ اور ہمارا کام تو صرف

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن کفارِ قریش نے کہا کہ ہم سب مل کر بدلہ لیں گے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۴۷۰، الحدیث: ۱۰) جس میں انہیں بھگا دیئے جانے اور ان کے پیٹھ پھیرنے کی غیبی خبر دی گئی، چنانچہ ایسا ہی ہوا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فتح نصیب ہوئی اور کفار شکست سے دوچار ہوئے۔ 2 ...... یعنی بدر کی شکست کفارِ مکہ کا پورا عذاب نہیں بلکہ اس عذاب کے بعد انہیں قیامت کے دن اصل عذاب کا وعدہ ہے اور قیامت سب سے زیادہ سخت اور سب سے زیادہ کڑوی ہے کہ دنیوی عذاب کے مقابلے میں اس کا عذاب بہت زیادہ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ہلاک شدہ قوموں سے نصیحت لینی چاہئے

وَاحِدَةٌ كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَاۤ

وَاحِدَةٌ	كَلَمْحٍۭ بِالْبَصَرِ ﴿٥٠﴾ (1)	وَ	لَقَدْ	اَهْلَكْنَاۤ
ایک (بات ہے)	جیسے آنکھ کا جھپکنا	اور	ضرور بیشک	ہم نے ہلاک کر دیئے

ایک بات ہے جیسے پلک جھپکنا ○ اور بیشک ہم نے تمہارے جیسے

بندوں کے عمل اعمال ناموں میں موجود اور لوحِ محفوظ میں لکھے ہیں

اَشْيَاعَكُمْ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾ وَكُلُّ شَیْءٍ

اَشْيَاعَكُمْ	فَهَلْ	مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴿٥١﴾	وَ	كُلُّ شَیْءٍ
تمہارے جیسے (بہت سے گروہ)	تو کیا (ہے)	کوئی نصیحت حاصل کرنے والا	اور	سب کچھ

(بہت سے گروہ) ہلاک کر دیئے تو ہے کوئی نصیحت حاصل کرنے والا ○ اور انہوں نے جو کچھ کیا

پرہیز گاروں کا اُخروی صلہ

فَعَلُوْهُ فِی الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ وَكُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ

فَعَلُوْهُ	فِی الزُّبُرِ ﴿٥٢﴾ (2)	وَ	كُلُّ صَغِیْرٍ وَّكَبِیْرٍ
جسے انہوں نے کیا	(وہ) کتابوں میں (موجود ہے)	اور	ہر چھوٹی اور بڑی (چیز)

وہ سب کتابوں میں موجود ہے ○ اور ہر چھوٹی اور بڑی چیز

مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾

مُّسْتَطَرٌ ﴿٥٣﴾ (3)	اِنَّ	الْمُتَّقِیْنَ	فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَهَرٍ ﴿٥٤﴾
لکھی ہوئی (ہے)	بیشک	پرہیز گار لوگ	باغوں اور نہروں میں (ہوں گے)

لکھی ہوئی ہے ○ بیشک پرہیز گار لوگ باغوں اور نہروں میں ہوں گے ○

ع ١٥ ٣ ٠

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾

فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ	عِنْدَ مَلِیْكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴿٥٥﴾
سچ کی مجلس میں (ہوں گے)	عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور

عظیم قدرت والے بادشاہ کے حضور سچ کی مجلس میں ہوں گے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سخت ہے۔ 3...... یہاں مجرموں سے مراد مشرکین ہیں۔

(اس صفحے کا حاشیہ) یہاں سے 1...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت بیان فرمائی کہ ہم جس چیز کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمائیں تو وہ ہمارے صرف ایک مرتبہ حکم فرمانے کے ساتھ ہی اتنی دیر میں ہو جاتی ہے جتنی دیر تم میں سے کسی کو پلک جھپکنے میں لگتی ہے اور یہ بھی حقیقتاً سمجھانے کیلئے صرف ایک مثال ہے۔ 2...... ان کتابوں سے مراد بندوں کے اعمال نامے ہیں۔ 3...... یعنی چھوٹے اور بڑے تمام اعمال اپنی تفصیل کے ساتھ لوحِ محفوظ میں لکھے ہوئے ہیں۔

آیات:78 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الرَّحْمٰن مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قرآن سکھایا

انسان کی پیدائش اور اس پر انعام الٰہی

اَلرَّحْمٰنُ ۙ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۙ ۝٣ عَلَّمَهُ

اَلرَّحْمٰنُ ۝١	عَلَّمَ	الْقُرْاٰنَ ۝٢ (1)	خَلَقَ	الْاِنْسَانَ ۝٣ (2)	عَلَّمَهُ
رحمٰن	اس نے سکھایا	قرآن	اس نے پیدا کیا	انسان	اس نے سکھایا اسے

رحمٰن نے، قرآن سکھایا ۝ (3) انسان کو پیدا کیا ۝ اسے بیان

دو آسمانی نعمتیں سورج اور چاند

نباتات اور درختوں کی سجدہ ریزی

الْبَيَانَ ۝٤ اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۙ ۝٥ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ

الْبَيَانَ ۝٤	اَلشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ	بِحُسْبَانٍ ۝٥	وَّ	النَّجْمُ	وَ	الشَّجَرُ
بیان	سورج	اور	چاند	حساب سے (ہیں)	اور	بغیر تنے والی نباتات	اور	درخت

سکھایا ۝ سورج اور چاند حساب سے ہیں ۝ اور بغیر تنے والی نباتات اور درخت

آسمان اور میزان کا ذکر

يَسْجُدٰنِ ۝٦ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ۙ ۝٧

يَسْجُدٰنِ ۝٦ (4)	وَ	السَّمَآءَ	رَفَعَهَا	وَوَضَعَ	الْمِيْزَانَ ۝٧
سجدہ کرتے ہیں	اور	آسمان	(اللہ نے) بلند کیا اسے	اور رکھی	ترازو

سجدہ کرتے ہیں ۝ اور آسمان کو اللہ نے بلند کیا اور ترازو رکھی ۝

1 ...... حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پاس قرآن پاک بظاہر حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے واسطے سے آیا لیکن در حقیقت اللہ تعالیٰ نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو سارا قرآن سکھایا ہے۔ 2 ...... یہاں انسان سے مراد حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں اور اگلی آیت میں بیان سے "مَاكَانَ وَمَايَكُوْنُ" یعنی جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہو گا، کا بیان مراد ہے۔ یا، انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور بیان سے مراد تمام چیزوں کے اسماء اور تمام زبانوں کا بیان ہے۔ یا یہاں انسان سے مراد جنسِ انسان ہے اور بیان سے مراد گفتگو کی صلاحیت ہے جس کی وجہ سے انسان دیگر حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے۔ 3 ...... یہاں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

میزان رکھنے کی حکمت

انصاف کے ساتھ ناپ تول کرنے اور وزن کم نہ کرنے کا حکم

اَلَّا تَطْغَوْا فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾ وَ اَقِیْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَ

اَلَّا تَطْغَوْا	فِی الْمِیْزَانِ ﴿۸﴾	وَ	اَقِیْمُوا	الْوَزْنَ	بِالْقِسْطِ	وَ
کہ ناانصافی نہ کرو	تولنے میں	اور	قائم کرو	تول	انصاف کے ساتھ	اور

کہ تولنے میں ناانصافی نہ کرو ○ اور انصاف کے ساتھ تول قائم کرو اور

زمین کے عجائب قدرت کی طرف اشارہ اور جنوں، انسانوں سے خطاب

لَا تُخْسِرُوا الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾ وَ الْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾ فِیْهَا

لَا تُخْسِرُوا (1)	الْمِیْزَانَ ﴿۹﴾	وَ	الْاَرْضَ	وَضَعَهَا	لِلْاَنَامِ ﴿۱۰﴾	فِیْهَا
کم نہ کرو	وزن	اور	زمین	اس نے رکھا اسے	مخلوق کیلئے	اس میں

وزن نہ گھٹاؤ ○ اور اس نے مخلوق کے لیے زمین رکھی ○ اس میں

فَاكِهَةٌ ۙ وَّ النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ ۖ وَ الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَ

فَاكِهَةٌ	وَّ	النَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾	وَ	الْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ	وَ
پھل میوے	اور	غلاف والی کھجوریں (ہیں)	اور	بھوسے والا اناج	اور

پھل میوے اور غلاف والی کھجوریں ہیں ○ اور بھوسے والا اناج اور

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾ ۚ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾

الرَّیْحَانُ ﴿۱۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۳﴾
خوشبودار پھول	تو (اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خوشبودار پھول ہیں ○ تو (اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

انسان اور جن کے مادۂ تخلیق کا بیان

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾ ۙ وَ خَلَقَ الْجَآنَّ

خَلَقَ	الْاِنْسَانَ (2)	مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ﴿۱۴﴾	وَ	خَلَقَ	الْجَآنَّ (3)
اس نے پیدا کیا	انسان (کو)	ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے	اور	اس نے پیدا کیا	جن (کو)

اس نے انسان کو ٹھیکری جیسی بجنے والی سوکھی مٹی سے پیدا کیا ○ اور اس نے جن کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔ 4...... نباتات اور درخت کے سجدہ کرنے سے مراد ان کے سایوں کا سجدہ کرنا ہے، یا اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے فرمانبردار ہیں۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ناپ تول کے معاملات میں عدل وانصاف اور برابری کی تعلیم اسلام کی شاندار تعلیمات میں سے ایک ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ ناپ تول میں ناانصافی سے معاشرے میں جھگڑے، فسادات برپا ہوں گے، باہمی بغض و عناد بھی پیدا ہو گا اور یہ چیز معاشرتی امن تباہ کر دیتی ہے۔ 2...... یہاں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام ہیں اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مِنْ	مَّارِجٍ	مِّنْ نَّارٍ ﴿۱۵﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
سے	بغیر دھوئیں والا خالص شعلہ	آگ کا	تو(اے جن وانسان) اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

بغیر دھوئیں والی آگ کے خالص شعلے سے پیدا کیا○ تو(اے جن وانسان!) تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾ رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَ رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ ج

تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۶﴾	رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ	وَ	رَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ ﴿۱۷﴾ (1)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ) دونوں مشرقوں کا رب	اور	دونوں مغربوں کا رب (ہے)

جھٹلاؤ گے ؟○ وہ دونوں مشرقوں کا رب ہے اور دونوں مغربوں کا رب ہے ○

مشرق ومغرب کا رب اللہ تعالیٰ ہے

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾ مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۱۸﴾	مَرَجَ	الْبَحْرَیْنِ (2)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اس نے بہائے	دو سمندر

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اس نے دو سمندر بہائے

دو سمندر، ان میں قدرتِ الٰہی کا کرشمہ

یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾ لا بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾ ج

یَلْتَقِیٰنِ ﴿۱۹﴾	بَیْنَهُمَا	بَرْزَخٌ (3)	لَّا یَبْغِیٰنِ ﴿۲۰﴾
دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں	ان دونوں کے درمیان	ایک آڑ (ہے)	وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے

کہ دونوں ملے ہوئے (لگتے) ہیں○ ان کے درمیان ایک آڑ ہے کہ وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾ یَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۱﴾	یَخْرُجُ	مِنْهُمَا	اللُّؤْلُؤُ	وَ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	نکلتا ہے	ان دونوں سے	موتی	اور

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان سمندروں سے موتی اور

سمندروں میں موجود منافع کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کی کیفیت کا ایک انداز بیان فرمایا ہے۔ 3...... یہاں جن سے مراد ابلیس ہے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... دونوں مشرق اور دونوں مغرب سے گرمیوں اور سردیوں کے موسم میں سورج طلوع اور غروب ہونے کے دونوں مقام مراد ہیں۔ 2...... ان سے مراد میٹھے اور کھاری دو سمندر ہیں جنہیں ایسے بہایا گیا ہے کہ دیکھنے میں ان کی سطح آپس میں ملی ہوئی لگتی ہے کیونکہ ان کے درمیان فاصلہ کرنے کے لئے ظاہری طور پر کوئی چیز حائل نہیں۔ 3...... اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ان کے درمیان ایک آڑ ہے جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کی طرف بڑھ نہیں سکتے بلکہ ہر ایک اپنی حد پر رہتا ہے اور دونوں میں سے کسی کا ذائقہ بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

بڑی بڑی کشتیوں کی روانی کی نعمت

الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾ وَلَهُ

الْمَرْجَانُ ﴿۲۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۳﴾	وَ	لَهُ [1]
مرجان (موتی)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	اسی کی (ہیں)

مرجان (موتی) نکلتا ہے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ اور دریا میں

الْجَوَارِ الْمُنْشَـٰٔتُ فِی الْبَحْرِ كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

الْجَوَارِ	الْمُنْشَـٰٔتُ	فِی الْبَحْرِ	كَالْاَعْلَامِ ﴿۲۴﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
چلنے والیاں (کشتیاں)	اٹھی ہوئی	دریا میں	پہاڑوں جیسی	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

پہاڑوں جیسی اٹھی ہوئی کشتیاں اسی کی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

ہر چیز فنا ہونے اور ذات رب باقی رہنے کا بیان

ع ۴۵ النصف

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾ ع كُلُّ مَنْ عَلَیْهَا فَانٍ ﴿۲۶﴾ صلے وَّیَبْقٰی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۵﴾	كُلُّ	مَنْ	عَلَیْهَا	فَانٍ ﴿۲۶﴾	وَّ	یَبْقٰی
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ہر	وہ جو	اس (زمین) پر (ہے)	فنا ہونے والا (ہے)	اور	باقی رہے گی

جھٹلاؤ گے؟ ○ زمین پر جتنی مخلوق ہے سب فنا ہونے والی ہے ○ اور تمہارے رب کی

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾

وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿۲۷﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۲۸﴾
تمہارے رب کی عظمت اور بزرگی والی ذات	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

عظمت اور بزرگی والی ذات باقی رہے گی ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

مخلوق کی محتاجی، شانِ الٰہی

یَسْـَٔلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط كُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ ج

یَسْـَٔلُهٗ	مَنْ	فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	كُلَّ یَوْمٍ	هُوَ	فِیْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ [2]
مانگتا ہے اسی سے	جو کوئی	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	ہر دن	وہ	کسی کام میں (ہے)

آسمانوں اور زمین میں جتنے ہیں سب اسی کے سوالی ہیں، وہ ہر دن کسی کام میں ہے ○

1...... اس سے مراد یہ ہے کہ جن چیزوں سے وہ کشتیاں بنائی گئیں وہ بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں اور ان چیزوں کو باہم جوڑنے، کشتی بنانے اور کاریگری کرنے کی عقل بھی اللہ تعالیٰ نے پیدا کی اور دریاؤں میں ان کشتیوں کا چلنا اور تیرنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہے۔ 2...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت اپنی قدرت کے آثار ظاہر فرماتا ہے، کسی کو روزی دیتا ہے، کسی کو مارتا ہے اور کسی کو زندہ کرتا ہے، کسی کو عزت دیتا ہے اور کسی کو ذلت میں مبتلا کر دیتا ہے، کسی کو مالدار کرتا ہے اور کسی کو محتاج، کسی کے گناہ بخشتا ہے اور کسی کی تکلیف دور کرتا ہے۔ یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ کیلئے "مصروف" اور "مشغول" کا لفظ استعمال نہیں ←

حسابِ اعمال سے متعلق تنبیہ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾ سَنَفْرُغُ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۰﴾	سَنَفْرُغُ(1)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	عنقریب ہم قصد فرمائیں گے

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ!

لَكُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

لَكُمْ	اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ﴿۳۱﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تمہارے (حساب) کا	اے (جنوں اور انسانوں کے) دو بھاری گروہ	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

ابھی ہم تمہارے حساب کا قصد فرمائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

مخلوق کا عجز

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۲﴾	یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ	اِنِ	اسْتَطَعْتُمْ	اَنْ	تَنْفُذُوْا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	اے جنوں اور انسانوں کے گروہ	اگر	تم طاقت رکھتے ہو	کہ	نکل جاؤ

جھٹلاؤ گے ؟○ اے جنوں اور انسانوں کے گروہ! اگر تم سے ہو سکے کہ آسمانوں اور

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾

مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	فَانْفُذُوْا	لَا تَنْفُذُوْنَ	اِلَّا	بِسُلْطٰنٍ ﴿۳۳﴾
آسمانوں اور زمین کے کناروں سے	تو نکل جاؤ	تم نہیں نکل سکتے	مگر	قوت وغلبہ سے (اور وہ تمہیں حاصل نہیں)

زمین کے کناروں سے نکل جاؤ تو نکل جاؤ، تم جہاں نکل کر جاؤ گے (وہاں) اسی کی سلطنت ہے ○

قبروں سے نکلتے وقت کفار کا حال

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾ یُرْسَلُ عَلَیْكُمَا

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۳۴﴾	یُرْسَلُ	عَلَیْكُمَا
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	بھیجا جائے گا	تم دونوں پر

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ تم پر آگ کا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ ان اوصاف سے پاک ہے۔

1 ...... یہاں ''سَنَفْرُغُ'' سے اس کا حقیقی معنی ''فراغت'' مراد نہیں بلکہ اس کا مجازی معنی ''قصد کرنا'' مراد ہے۔ اللہ تعالیٰ کے لئے ''فارغ'' کا لفظ استعمال نہیں کرسکتے کیونکہ اللہ تعالیٰ فراغت کے مفہوم سے پاک ہے۔ نیز اس آیت میں تمام انسانوں کے لئے نصیحت ہے کہ دنیا میں وہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں لیکن مرنے کے بعد انہیں بہر حال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنے کئے ہوئے اعمال کا حساب دینا ہو گا اور پھر جس طرح کے عمل کئے ہوں گے اسی طرح کی جزا ملے گی۔

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ ۙ۬ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾ ج

شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ	وَّ	نُحَاسٌ	فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿٣٥﴾
آگ کا بغیر دھویں والا خالص شعلہ	اور	شعلے کے بغیر کالا دھواں	تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکو گے

بغیر دھویں والا خالص شعلہ اور بغیر شعلے والا کالا دھواں بھیجا جائے گا تو تم ایک دوسرے کی مدد نہ کرسکو گے ○

قیامت کا ایک ہولناک منظر

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٦﴾	فَاِذَا	انْشَقَّتِ	السَّمَآءُ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پھر جب	پھٹ جائے گا	آسمان

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○ پھر جب آسمان پھٹ جائے گا

فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

فَكَانَتْ	وَرْدَةً	كَالدِّهَانِ ﴿٣٧﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تو وہ ہو جائے گا	گلاب کے پھول (جیسا سرخ)	جیسے سرخ چمڑا	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تو گلاب کے پھول جیسا (سرخ) ہو جائے گا جیسے سرخ چمڑا○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

روزِ قیامت گناہگاروں سے سوال نہ ہونے کی خبر

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾ فَيَوْمَىِٕذٍ لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ وَّلَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿٣٨﴾	فَيَوْمَىِٕذٍ	لَّا يُسْـَٔلُ (1)	عَنْ ذَنْۢبِهٖۤ اِنْسٌ	وَّ	لَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	تو اس دن	نہیں پوچھا جائے گا	کسی آدمی (سے) اس کے گناہ سے متعلق	اور	نہ

جھٹلاؤ گے؟○ تو اس دن کسی آدمی اور جن سے اس کے گناہ کے متعلق

روزِ قیامت مجرموں کی پہچان و پکڑ کا بیان

جَآنٌّ ﴿٣٩﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ

جَآنٌّ ﴿٣٩﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿٤٠﴾	يُعْرَفُ	الْمُجْرِمُوْنَ
کسی جن (سے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	پہچانے جائیں گے	مجرم

نہیں پوچھا جائے گا○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟○ مجرم اپنے چہروں سے

(1)...... قیامت میں جنوں اور انسانوں سے سوالات ہوں گے، اس آیت میں جو سوال کی نفی ہے اس کی علماء نے متعدد تاویلات بیان کی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ جب لوگ قبروں سے اُٹھائے جائیں گے اور آسمان پھٹے گا تو اس دن فرشتے مجرموں سے دریافت نہیں کریں گے بلکہ ان کی صورتیں دیکھ کر ہی انہیں پہچان لیں گے، ان سے سوال دوسرے وقت میں ہوگا جب کہ لوگ حساب کے مقام میں جمع ہوں گے۔

بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ۟ؕ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

بِسِيْمٰهُمْ	فَيُؤْخَذُ	بِالنَّوَاصِيْ وَ الْاَقْدَامِ ۟	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اپنی نشانی سے	تو اسے پکڑا جائے گا	پیشانیوں اور قدموں سے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑ ا جائے گا ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ۟ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۟ۘ يَطُوْفُوْنَ

اہلِ جہنم کا حال

تُكَذِّبٰنِ ۟	هٰذِهٖ	جَهَنَّمُ (1)	الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا	الْمُجْرِمُوْنَ ۟	يَطُوْفُوْنَ
تم دونوں جھٹلاؤ گے	یہ (ہے)	جہنم	جس کو جھٹلاتے تھے	مجرم	(جہنمی) چکر لگائیں گے

جھٹلاؤ گے ؟○ یہ وہ جہنم ہے جسے مجرم جھٹلاتے تھے ○ جہنمی جہنم

وقف لازم

بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۟ۚ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟ع

۱۴ع۲

بَيْنَهَا وَ بَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۟	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ۟
اس (جہنم) کے اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی کے درمیان	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

اور انتہائی کھولتے ہوئے پانی میں چکر لگائیں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

وَ لِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۟ۚ

خوفِ خدا رکھنے والے کو دو جنتوں کی بشارت

وَ	لِمَنْ	خَافَ (2)	مَقَامَ رَبِّهٖ	جَنَّتٰنِ ۟
اور	(اس) کے لیے جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	دو جنتیں (ہیں)

اور جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرے اس کے لیے دو جنتیں ہیں ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۟ۙ ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۟ۚ

دو جنتوں کے اوصاف، ان کی نعمتیں

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ۟	ذَوَاتَاۤ اَفْنَانٍ ۟
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(وہ جنتیں) شاخوں والیاں (ہیں)

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ شاخوں والی ہیں ○

1 ......اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ وہ جہنم جسے مجرم جھٹلاتے تھے وہ ان سے دور نہیں بلکہ ان کے قریب ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب کفار جہنم کے قریب ہوں گے تو اس وقت جہنم کے خازن ان سے کہیں گے کہ یہ وہ جہنم ہے جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

2 ......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ جسے دنیا میں قیامت کے دن اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے حضور حساب کی جگہ میں حساب کے لئے کھڑے ہونے کا ڈر ہو اور وہ گناہ چھوڑ دے اور فرائض کی بجا آوری کرے تو اس کے لئے آخرت میں دو جنتیں ہیں۔

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾ ج

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۴۹﴾	فِيْهِمَا	عَيْنٰنِ	تَجْرِيٰنِ ﴿۵۰﴾
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے	بہہ رہے ہیں

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان میں دو چشمے بہہ رہے ہیں ○

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِيْهِمَا مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۱﴾	فِيْهِمَا	مِنْ كُلِّ فَاكِهَةٍ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں (جنتوں) میں	ہر پھل کی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ ان دونوں جنتوں میں ہر پھل کی

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾

زَوْجٰنِ ﴿۵۲﴾ [1]	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۳﴾
دو قسمیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو دو قسمیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○

مُتَّكِـِٕيْنَ عَلٰى فُرُشٍۭ بَطَآىِٕنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ ط

مُتَّكِـِٕيْنَ	عَلٰى فُرُشٍ	بَطَآىِٕنُهَا	مِنْ اِسْتَبْرَقٍ
(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)	بچھونوں پر	ان کے اندرونی حصے	موٹے ریشم کے (ہوں گے)

(جنتی) ایسے بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے جن کے اندرونی حصے موٹے ریشم کے ہیں

وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ﴿۵۴﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

وَ	جَنَا الْجَنَّتَيْنِ	دَانٍ ﴿۵۴﴾ [2]	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
اور	دونوں جنتوں کے پھل	جھکے ہوئے (ہوں گے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور دونوں جنتوں کے پھل جھکے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

1 ...... دو قسموں سے مراد یہ ہے کہ بعض وہ پھل ہیں جو دنیا میں دیکھے گئے اور بعض وہ عجیب و غریب پھل ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے گئے۔ یا اس سے مراد یہ ہے کہ بعض پھل خشک ہیں اور بعض تر۔ یا، یہ مراد ہے کہ بعض پھل خالص میٹھے ہیں اور بعض ترشی کی طرف مائل ہیں۔

2 ...... یعنی ان دونوں جنتوں کا پھل اتنا قریب ہو گا کہ کھڑا، بیٹھا اور لیٹا ہر شخص اسے چن لے گا جبکہ دنیا کے پھلوں میں یہ خاصیت نہیں ہے۔

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾ فِيْهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ ۙ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۵﴾	فِيْهِنَّ	قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ (1)	لَمْ يَطْمِثْهُنَّ (2)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان (جنتوں) میں	نگاہ کو جھکا کر رکھنے والی (عورتیں ہیں)	نہیں چھوا انہیں

جھٹلاؤ گے ؟○ ان جنتوں میں وہ عورتیں ہیں کہ شوہر کے سوا کسی کو آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتیں، جنہیں ان کے

اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَ لَا جَآنٌّ ﴿۵۶﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَ	لَا	جَآنٌّ ﴿۵۶﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور	نہ	کسی جن (نے)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

شوہروں سے پہلے نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَ الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾ ج فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۷﴾	كَاَنَّهُنَّ	الْيَاقُوْتُ	وَ	الْمَرْجَانُ ﴿۵۸﴾	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	گویا کہ وہ	لعل	اور	مرجان (موتی ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

جھٹلاؤ گے ؟○ گویا وہ لعل اور مرجان (موتی) ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نیکی کی جزا کا بیان

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾ ج

تُكَذِّبٰنِ ﴿۵۹﴾	هَلْ	جَزَآءُ الْاِحْسَانِ	اِلَّا	الْاِحْسَانُ ﴿۶۰﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	کیا (یعنی نہیں ہے)	نیکی کا بدلہ	مگر	نیکی

جھٹلاؤ گے ؟○ نیکی کا بدلہ نیکی ہی ہے ○

مزید دو جنتوں، ان کے اوصاف و نعمتوں کا بیان

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾ وَ مِنْ دُوْنِهِمَا

فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۱﴾	وَ	مِنْ دُوْنِهِمَا (3)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	اور	ان دونوں کے علاوہ

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟○ اور ان کے علاوہ

1 ...... تقویٰ اور شرم و حیا عورت کا بہت بڑا کمال اور جنتی عورتوں کا عظیم وصف ہے۔

2 ...... ان بیویوں سے مراد حور عین ہیں کیونکہ وہ جنت میں پیدا کی گئی ہیں، اس لئے انہیں کسی نے نہیں چھوا ہو گا اور ان کے شوہر ہی انہیں چھوئیں گے۔ یہ بھی قول ہے کہ ان سے مراد دنیا کی عورتیں ہیں، انہیں دوبارہ کنواریاں پیدا کیا جائے گا اور اس پیدائش کے بعد انہیں کسی نے نہ چھوا ہو گا۔

3 ...... یعنی جن دو جنتوں کا ذکر اوپر گزرا ان کے علاوہ دو جنتیں اور بھی ہیں، مگر یہ دونوں ان پہلی جنتوں سے مرتبے، مقام اور فضیلت میں کم ہیں۔

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾ لا

جَنَّتٰنِ ﴿۶۲﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۳﴾
دو جنتیں (ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

دو جنتیں (اور) ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

مُدْهَآمَّتٰنِ ﴿۶۴﴾ (1)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
(وہ) دونوں انتہائی گہرے سبزے کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

وہ دونوں جنتیں نہایت سبز درختوں کی وجہ سے سیاہی کی جھلک دے رہی ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾ ج فِیْهِمَا عَیْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾ ج فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۵﴾	فِیْهِمَا	عَیْنٰنِ	نَضَّاخَتٰنِ ﴿۶۶﴾	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	دو چشمے (ہیں)	چھلکتے ہوئے	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان میں دو چھلکتے ہوئے چشمے ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾ فِیْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾ ج

تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۷﴾	فِیْهِمَا	فَاكِهَةٌ	وَّ	نَخْلٌ	وَّ	رُمَّانٌ ﴿۶۸﴾
تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان دونوں میں	میوے	اور	کھجوریں	اور	انار (ہیں)

جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان جنتوں میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾ ج فِیْهِنَّ خَیْرٰتٌ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ ﴿۶۹﴾	فِیْهِنَّ	خَیْرٰتٌ (2)
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	ان میں	اچھی عادت والی

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟ ○ ان میں اچھے اخلاق والی،

1 ...... سبز رنگ انتہائی خوشنما رنگ اور آنکھوں کے لئے بہت مفید ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "سبز رنگ کی طرف دیکھنے سے بصارت میں اضافہ ہوتا ہے۔(مسند الشہاب، ۱/۱۹۳، الحدیث: ۲۸۹) 2 ...... جنت میں اچھی عادت واخلاق والی اور حسین وجمیل عورتیں ہیں۔ یہاں اخلاقی اچھائی کو اللہ تعالیٰ نے پہلے ذکر کیا، اس سے معلوم ہوا کہ اچھی عادت اچھی صورت سے افضل ہے، لہٰذا نکاح کے لئے کسی عورت کا رشتہ دیکھتے وقت اس کے حسن وجمال کے مقابلے میں اس کی اچھی سیرت، اس کے اچھے کردار، اس کی دینداری اور اس کی اچھی عادات کو زیادہ ترجیح دینی چاہئے۔

حِسَانٌ (٧٠) فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ (٧١)

حِسَانٌ (٧٠)	فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا	تُكَذِّبٰنِ (٧١)
حسین صورت والی (عورتیں ہیں)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

حسین شکل والی عورتیں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ (٧٢) فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (٧٣)

حُوْرٌ	مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ (٧٢)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا	تُکَذِّبٰنِ (٧٣)
حوریں (ہیں)	خیموں میں پردہ نشین	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے

خیموں میں پردہ نشین حوریں ہیں ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ (٧٤)

لَمْ یَطْمِثْهُنَّ (1)	اِنْسٌ	قَبْلَهُمْ	وَ	لَا	جَآنٌّ (٧٤)
نہیں چھوا انہیں	کسی انسان (نے)	ان (کے شوہروں) سے پہلے	اور	نہ	کسی جن (نے)

ان کے شوہروں سے پہلے انہیں نہ کسی آدمی نے چھوا اور نہ کسی جن نے ○

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ (٧٥) مُتَّکِئِیْنَ

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا	تُکَذِّبٰنِ (٧٥)	مُتَّکِئِیْنَ
تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو	تم دونوں جھٹلاؤ گے	(جنتی) تکیہ لگائے ہوئے (ہوں گے)

تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے؟ ○ (جنتی) سبز قالینوں

عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ (٧٦) فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا

عَلٰى رَفْرَفٍ خُضْرٍ (2)	وَّ	عَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ (٧٦)	فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
سبز قالینوں پر	اور	انتہائی خوبصورت بچھونوں (پر)	تو اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

اور انتہائی خوبصورت بچھونوں پر تکیہ لگائے ہوئے ہوں گے ○ تو تم دونوں اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو

1 ...... یعنی جیسے اُن سابقہ دو جنتوں کی حوریں اپنے جنتی شوہروں کے علاوہ جن وانس کے چھونے سے محفوظ تھیں ایسے ہی اب مذکورہ دونوں جنتوں کی حوریں بھی محفوظ ہیں۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرنے والوں کو جو دو جنتیں عطا ہوں گی ان کے جنتی بچھونوں کا ظاہری حال بیان نہیں کیا گیا کیونکہ ان بچھونوں کی شان بہت بلند ہے اور ان کا ظاہری حال عقل و فہم کے ادراک سے باہر ہے جبکہ دوسری دو جنتوں میں اہلِ جنت کو عطا ہونے والے بچھونوں کا ظاہری حال یہاں بیان کر دیا گیا کہ وہ سبز اور منقش ہوں گے، اس سے ان بچھونوں میں فرق صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

عظمت و بزرگی والے رب کا نام بڑا بابرکت ہے

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ ع

تُكَذِّبٰنِ ﴿٧٧﴾	تَبٰرَكَ	اسْمُ رَبِّكَ	ذِي الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٧٨﴾ (1)
تم دونوں جھٹلاؤ گے	بڑی برکت والا ہے	تمہارے رب کا نام	(جو) عظمت اور بزرگی والا (ہے)

جھٹلاؤ گے؟ ○ تمہارے رب کا نام بڑی برکت والا ہے جو عظمت اور بزرگی والا ہے ○

آیات: 96

سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ مَكِّيَّةٌ

رکوع: 03

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وقوعِ قیامت کے وقت کوئی اسے جھٹلا نہ سکے گا

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ لَيْسَ لِوَقْعَتِهَا

اِذَا	وَقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿١﴾ (2)	لَيْسَ	لِوَقْعَتِهَا
جب	واقع ہوگی	واقع ہونے والی	(اس وقت) نہ ہوگی	اس کے واقع ہونے کا

جب واقع ہونے والی واقع ہوگی ○ (اس وقت) اس کے واقع ہونے میں کسی کو

قیامت کے دو اوصاف

وقوعِ قیامت کے وقت خوفناک مناظر

وقف لازم

كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾ خَافِضَةٌ رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ اِذَا رُجَّتِ

كَاذِبَةٌ ﴿٢﴾	خَافِضَةٌ (3)	رَّافِعَةٌ ﴿٣﴾ (4)	اِذَا	رُجَّتِ
کوئی انکار کرنے والی (جان)	(کسی کو) نیچا کرنے والی	(کسی کو) بلندی دینے والی	جب	زور سے ہلائی جائے گی

انکار کی گنجائش نہ ہوگی ○ کسی کو نیچا کرنے والی، کسی کو بلندی دینے والی ○ جب زمین

(1)...... ان الفاظ ”یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام“ کو اپنی دعا میں شامل کرنا چاہئے کہ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (2)...... واقع ہونے والی سے مراد قیامت ہے اور قیامت چونکہ بہر صورت واقع ہوگی اس لئے اس کا نام واقعہ رکھا گیا ہے۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت بدکاروں کو اعمال کی وجہ سے جہنم میں گرا کر اسے نیچا کرنے والی ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اونچا بنتے تھے قیامت انہیں پست اور ذلیل کرے گی۔ (4)...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت صالحین کو ان کے اعمال کی وجہ سے جنت میں داخل کر کے مرتبہ بلند کرنے والی ہے۔ یا، یہ مراد ہے کہ جو لوگ دنیا میں اللہ کیلئے عاجزی اختیار کرتے تھے انہیں بلند کرے گی۔

روزِ قیامت لوگوں کے تین گروہ ہوں گے

تین گروہوں کی تفصیل

الْاَرْضُ رَجًّا ۙ﴿۴﴾ وَّبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًّا ۙ﴿۵﴾ فَكَانَتْ

الْاَرْضُ	رَجًّا ﴿۴﴾	وَّ	بُسَّتِ	الْجِبَالُ	بَسًّا ﴿۵﴾	فَكَانَتْ
زمین	زور سے ہلانا	اور	چُورا چُورا کر دیئے جائیں گے	پہاڑ	چُورا چُورا کرنا	تو وہ ہو جائیں گے

بڑے زور سے ہلادی جائے گی ○ اور پہاڑ خوب چُورا چُورا کر دیئے جائیں گے ○ تو وہ ہوا میں

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ۙ﴿٦﴾ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ؕ﴿۷﴾ فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۙ۬

هَبَآءً مُّنْۢبَثًّا ﴿٦﴾	وَّ	كُنْتُمْ	اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ﴿۷﴾	فَاَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ (1)
(جیسے) ہوا میں بکھرا ہوا غبار	اور	(اے لوگو) تم ہو جاؤ گے	تین قسموں (کے)	تو دائیں جانب والے

بکھرے ہوئے غبار جیسے ہو جائیں گے ○ اور (اے لوگو!) تم تین قسم کے ہو جاؤ گے ○ تو دائیں جانب والے (جنّتی)

مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ؕ﴿۸﴾ وَاَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ۙ۬ مَاۤ اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ؕ﴿۹﴾ وَ

مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ﴿۸﴾	وَ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ (2)	مَاۤ	اَصْحٰبُ الْمَشْـَٔمَةِ ﴿۹﴾	وَ
کیا ہی	دائیں جانب والے (ہیں)	اور	بائیں جانب والے	کیا ہی	بائیں جانب والے (ہیں)	اور

کیا ہی دائیں جانب والے ہیں ○ اور بائیں جانب والے (یعنی جہنمی) کیا ہی بائیں جانب والے ہیں ○ اور

سبقت لے جانے والوں کی جزا

السّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ۚۙ﴿۱۰﴾ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ۚ﴿۱۱﴾

السّٰبِقُوْنَ (3)	السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾	اُولٰٓئِكَ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿۱۱﴾
سبقت لے جانے والے	(تو) سبقت لے جانے والے (ہیں)	یہی لوگ	قرب والے (ہیں)

آگے بڑھ جانے والے تو آگے ہی بڑھ جانے والے ہیں ○ وہی قرب والے ہیں ○

سبقت لے جانے والوں کی اجمالی تعداد

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ۙ﴿۱۳﴾ وَقَلِیْلٌ

فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۱۲﴾	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۳﴾ (4)	وَ	قَلِیْلٌ
نعمتوں کے باغوں میں (ہیں)	(وہ) ایک بڑا گروہ (ہوگا)	پہلے لوگوں میں سے	اور	تھوڑے (ہوں گے)

نعمتوں کے باغوں میں ہیں ○ وہ پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہوگا ○ اور بعد والوں میں سے

1 ...... دائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔ 2 ...... بائیں جانب والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے نامۂ اعمال ان کے بائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ یا، وہ لوگ مراد ہیں جو قیامت کے دن عرش کی بائیں جانب ہوں گے۔ 3 ...... سبقت لے جانے والوں سے مراد نیکیوں میں دوسروں سے آگے بڑھ جانے والے یا ہجرت کرنے یا اسلام قبول کرنے میں سبقت کرنے والے ہیں۔ 4 ...... صحیح قول کے مطابق پہلے لوگوں سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہی کے وہ لوگ مراد ہیں

جنت میں مقرب بندوں کا حال

مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٤﴾ عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾ مُّتَّكِـٕیْنَ عَلَیْهَا

مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿١٤﴾ (1)	عَلٰى سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ﴿١٥﴾	مُّتَّكِـٕیْنَ	عَلَیْهَا
بعد والوں میں سے	(جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر (ہوں گے)	تکیہ لگائے ہوئے	ان پر

تھوڑے ہوں گے ○ (جواہرات سے) جڑے ہوئے تختوں پر ہوں گے ○ ان پر تکیہ لگائے ہوئے

جنت میں مقرب بندوں کی خصوصی خدمت

مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿١٦﴾ یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾ بِاَكْوَابٍ

مُتَقٰبِلِیْنَ ﴿١٦﴾	یَطُوْفُ	عَلَیْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ﴿١٧﴾	بِاَكْوَابٍ
ایک دوسرے کے آمنے سامنے	چکر لگائیں گے	ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	کوزوں کے ساتھ

آمنے سامنے ○ ان کے ارد گرد ہمیشہ رہنے والے لڑکے پھریں گے ○ کوزوں اور

وَّ اَبَارِیْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿١٨﴾ لَّا یُصَدَّعُوْنَ

وَّ	اَبَارِیْقَ	وَ	كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ﴿١٨﴾	لَّا یُصَدَّعُوْنَ
اور	صراحیوں	اور	آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام (کے ساتھ)	انہیں سر درد نہ ہوگا

صراحیوں اور آنکھوں کے سامنے بہنے والی شراب کے جام کے ساتھ ○ اس سے نہ انہیں

عَنْهَا وَ لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾ وَ فَاكِهَةٍ

عَنْهَا	وَ	لَا یُنْزِفُوْنَ ﴿١٩﴾	وَ	فَاكِهَةٍ (2)
اس (شراب) سے	اور	ان کی ہوش میں فرق نہ آئے گا	اور	پھل میوے (کے ساتھ)

سر درد ہوگا اور نہ ان کے ہوش میں فرق آئے گا ○ اور پھل میوے

مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا

مِّمَّا	یَتَخَیَّرُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	لَحْمِ طَیْرٍ	مِّمَّا
(ان میں) سے جو	وہ (جنتی) پسند کریں گے	اور	پرندے کے گوشت (کے ساتھ)	(ان میں) سے جو

جو جنتی پسند کریں گے ○ اور پرندوں کا گوشت جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو مہاجرین وانصار میں سے اسلام قبول کرنے میں سابقین اوّلین ہیں۔

1 ...... بعد والوں سے مہاجرین وانصار صحابہ میں سے سابقین اوّلین کے بعد والے لوگ مراد ہیں۔ 2 ...... خدمت گار لڑکوں کا اہلِ جنت کو پھل اور گوشت پیش کرنا ان کی خصوصی خدمت کے طور پر ہوگا ورنہ جنتی درختوں پر لگے ہوئے پھل ان کے اتنے قریب ہوں گے کہ وہ کھڑے، بیٹھے، لیٹے ہر حال میں اسے پکڑ سکیں گے اور جس پرندے کی تمنا کریں گے وہ بھنا ہوا ان کے سامنے حاضر ہو جائے گا، جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: بے شک تم جنت میں اڑتے ہوئے پرندے کو دیکھو گے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مقربین بندوں کی جنتی حوروں کا وصف

يَشْتَهُوْنَ ۝۲۱ وَحُوْرٌ عِيْنٌ ۝۲۲ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝۲۳

يَشْتَهُوْنَ ۝۲۱	وَ	حُوْرٌ عِيْنٌ ۝۲۲	كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُوْنِ ۝۲۳
وہ چاہیں گے	اور	بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں (ہیں)	جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی (ہوں)

وہ چاہیں گے ○ اور بڑی آنکھ والی خوبصورت حوریں ہیں ○ جیسے چھپا کر رکھے ہوئے موتی ہوں ○

نیک اعمال جنتی نعمتیں ملنے کا ذریعہ ہیں

مقربین بندوں پر جنت میں مزید انعام

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

جَزَآءً	بِمَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲۴	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا	وَّ
بدلہ	(اس) کا جو	وہ عمل کرتے تھے	وہ نہیں سنیں گے	اس میں	کوئی بیکار بات	اور

ان کے اعمال کے بدلے کے طور پر ○ اس میں نہ کوئی بیکار بات سنیں گے اور

دائیں جانب والوں کی جزا

لَا تَاْثِيْمًا ۝۲۵ اِلَّا قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶ وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۙ

لَا	تَاْثِيْمًا ۝۲۵	اِلَّا	قِيْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ۝۲۶	وَ	اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ
نہ	کوئی گناہ کی بات	مگر	سلام سلام کہنا	اور	دائیں جانب والے

نہ کوئی گناہ کی بات ○ مگر سلام سلام کہنا ○ اور دائیں جانب والے

مَآ اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝۲۷ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝۲۸ وَّ

مَآ	اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۝۲۷	فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۝۲۸ (1)	وَّ
کیا	دائیں جانب والے (ہیں)	بغیر کانٹوں والی بیری کے درخت میں (ہوں گے)	اور

کیا دائیں جانب والے ہیں ○ بغیر کانٹے والی بیریوں کے درختوں میں ہوں گے ○ اور

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝۲۹ وَّظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝۳۰ وَّمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝۳۱

طَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝۲۹	وَّ	ظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝۳۰ (2)	وَّ	مَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝۳۱
جڑ سے چوٹی تک پھل سے بھرے ہوئے کیلے کے درخت (میں)	اور	دراز سائے (میں)	اور	بہائے گئے پانی (میں)

کیلے کے گچھوں میں ○ اور دراز سائے میں ○ اور جاری پانی میں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور تمہارے دل میں اسے کھانے کی خواہش پیدا ہوگی تو وہ اسی وقت بھنا ہوا تمہارے سامنے پیش ہو جائے گا۔ (رسائل ابن ابی دنیا، صفۃ الجنہ، ۷/۳۴۲، الحدیث: ۱۰۳)

1 ...... بیری کے دنیاوی درخت پر کانٹے لگے ہوتے ہیں لیکن جنتی درخت پر کانٹے نہیں ہوں گے، حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ اس کے کانٹے کاٹ دے گا اور ہر کانٹے کی جگہ پھل پیدا فرمائے گا، لہٰذا وہ درخت (کانٹوں کی بجائے) پھل اگائے گا اور اس کے پھل میں 72 رنگ ظاہر ہوں گے اور ان میں سے کوئی رنگ بھی دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا۔ (مستدرک، ۳/۲۸۷، الحدیث: ۳۸۳۰) 2 ...... جنت میں سائے سے متعلق بعض مفسرین کا قول ہے کہ جنت میں سورج نہ ہونے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

وَّ فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾ وَّ

وَّ	فَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ﴿۳۲﴾	لَّا	مَقْطُوْعَةٍ	وَّ	لَا	مَمْنُوْعَةٍ ﴿۳۳﴾	وَّ
اور	بہت سے پھلوں (میں)	(جو) نہ	ختم ہوں گے	اور	نہ	روکے جائیں گے	اور

اور بہت سے پھلوں میں ○ جو نہ ختم ہوں گے اور نہ روکے جائیں گے ○ اور

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ اِنَّآ اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾

فُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ (1)	اِنَّآ	اَنْشَاْنٰهُنَّ (2)	اِنْشَآءً ﴿۳۵﴾
بلند بچھونوں (میں ہوں گے)	بیشک	ہم نے پیدا کیا ان (جنتی عورتوں) کو	(خاص انداز سے) پیدا کرنا

بلند بچھونوں میں ہوں گے ○ بیشک ہم نے ان جنتی عورتوں کو ایک خاص انداز سے پیدا کیا ○

فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾ عُرُبًا اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾ لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾ ع

فَجَعَلْنٰهُنَّ	اَبْكَارًا ﴿۳۶﴾	عُرُبًا	اَتْرَابًا ﴿۳۷﴾	لِّاَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿۳۸﴾
تو ہم نے بنایا انہیں	کنواریاں	محبت کرنے والیاں	ایک عمر والیاں	دائیں جانب والوں کے لیے

تو ہم نے انہیں کنواریاں بنایا ○ محبت کرنے والیاں، سب ایک عمر والیاں ○ دائیں جانب والوں کے لیے ○

دائیں جانب والوں کے لیے پیدا کی گئی جنتی عورتوں کے اوصاف

ع ۳۸ ۱۴

ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ وَ ثُلَّةٌ مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ وَ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۵

ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۹﴾ (3)	وَ	ثُلَّةٌ	مِّنَ الْاٰخِرِيْنَ ﴿۴۰﴾ (4)	وَ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ
ایک بڑا گروہ	پہلے لوگوں میں سے	اور	ایک بڑا گروہ	بعد والوں میں سے	اور	بائیں جانب والے

پہلے لوگوں میں سے ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بعد والے لوگوں میں سے بھی ایک بڑا گروہ ہے ○ اور بائیں جانب والے

دائیں جانب والوں کی اجمالی تعداد

بائیں جانب والوں کے عذابات

مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾ فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾ وَّ

مَآ	اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ﴿۴۱﴾	فِيْ سَمُوْمٍ وَّ حَمِيْمٍ ﴿۴۲﴾	وَّ
کیا	بائیں جانب والے (ہیں)	شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں (ہوں گے)	اور

کیا بائیں جانب والے ہیں ○ شدید گرم ہوا اور کھولتے پانی میں ہوں گے ○ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے باوجود سایہ ہے اور بعض مفسرین کے نزدیک جنت میں سایہ نہیں اور یہاں آیت میں سائے سے اس کا مجازی معنی راحت و آرام مراد ہے۔

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ دائیں جانب والے جنتوں میں آرام کے بستروں میں ہوں گے جو جواہرات سے سجے ہوئے اونچے اونچے تختوں پر بچھے ہوئے ہوں گے۔ 2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک ان سے دنیا کی وہ عورتیں مراد ہیں جو جنت میں جائیں گی اور بعض کے نزدیک ان سے مراد حوریں ہیں۔

3 ...... پہلے لوگوں سے مراد صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم ہیں۔ 4 ...... بعد والوں سے قیامت تک کے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے بعد والے مراد ہیں۔

بائیں جانب والوں کے جرائم

ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾ لَّا بَارِدٍ وَّ لَا كَرِیْمٍ ﴿٤٤﴾ اِنَّهُمْ

ظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ﴿٤٣﴾	لَّا	بَارِدٍ	وَّ	لَا	كَرِیْمٍ ﴿٤٤﴾	اِنَّهُمْ
شدید سیاہ دھوئیں کے سائے (میں ہوں گے)	(جو) نہ	ٹھنڈا (ہو گا)	اور	نہ	آرام بخش	بیشک وہ

شدید سیاہ دھوئیں کے سائے میں ہوں گے ○ جو (سایہ) نہ ٹھنڈا ہو گا اور نہ آرام بخش ○ بیشک وہ

كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِیْنَ ﴿٤٥﴾ وَ كَانُوْا یُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿٤٦﴾ وَ

كَانُوْا	قَبْلَ ذٰلِكَ	مُتْرَفِیْنَ ﴿٤٥﴾	وَ	كَانُوْا یُصِرُّوْنَ [1]	عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِیْمِ ﴿٤٦﴾	وَ
تھے	اس سے پہلے	خوشحال لوگ	اور	وہ ڈٹے ہوئے تھے	بڑے گناہ پر	اور

اس سے پہلے خوشحال تھے ○ اور بڑے گناہ پر ڈٹے ہوئے تھے ○ اور

كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ اَىِٕذَا مِتْنَا وَ كُنَّا تُرَابًا وَّ عِظَامًا

كَانُوْا یَقُوْلُوْنَ	اَىِٕذَا	مِتْنَا	وَ	كُنَّا	تُرَابًا	وَّ	عِظَامًا
وہ کہتے تھے	کیا جب	ہم مر جائیں گے	اور	ہو جائیں گے	مٹی	اور	ہڈیاں

کہتے تھے: کیا جب ہم مر جائیں گے اور مٹی اور ہڈیاں ہو جائیں گے

کفارِ قریش کو تنبیہ

ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾ اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِیْنَ

ءَاِنَّا	لَمَبْعُوْثُوْنَ ﴿٤٧﴾	اَوَ اٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ﴿٤٨﴾	قُلْ	اِنَّ	الْاَوَّلِیْنَ
کیا بیشک ہم	ضرور اٹھائے جائیں گے	اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا (بھی)	تم کہو	بیشک	پہلے لوگ

تو کیا ضرور ہم اٹھائے جائیں گے ؟ ○ اور کیا ہمارے پہلے باپ دادا بھی ○ تم فرماؤ: بیشک سب اگلے

وَ الْاٰخِرِیْنَ ﴿٤٩﴾ لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾ ثُمَّ

وَ	الْاٰخِرِیْنَ ﴿٤٩﴾	لَمَجْمُوْعُوْنَ	اِلٰى مِیْقَاتِ یَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٥٠﴾	ثُمَّ
اور	پچھلے لوگ	(سبھی) ضرور اکٹھے کیے جائیں گے	ایک معین دن کے وقت پر	پھر

اور پچھلے لوگ ○ ضرور ایک معین دن کے وقت پر اکٹھے کیے جائیں گے ○ پھر

[1]......بڑے گناہ پر اصرار سے مراد شرک پر ڈٹے رہنا ہے۔ مشرک کا شرک جیسے بڑے گناہ پر قائم رہنا اور اسی حال میں مر جانا اس کے دائمی جہنمی ہونے کا اصل سبب ہے اور مسلمان کے لیے بھی گناہ پر اصرار ایسی خطرناک چیز ہے جس کا انجام ایمان سلب ہونے اور حالتِ کفر میں خاتمہ کی صورت میں ظاہر ہو سکتا ہے، روح البیان میں ہے "گناہوں پر اصرار بہت سے گناہگار مسلمانوں کو کفر پر موت کی طرف کھینچ کرلے جاتا ہے۔" (روح البیان، الانعام، تحت الآیۃ: ۷۰، ۳/۵۱)

اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾

اِنَّكُمْ	اَيُّهَا	الضَّآلُّوْنَ	الْمُكَذِّبُوْنَ ﴿۵۱﴾	لَاٰكِلُوْنَ	مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ﴿۵۲﴾ (1)
بیشک تم	اے	گمراہو	جھٹلانے والو	ضرور کھاؤ گے	زقوم (نام) کے درخت میں سے

اے گمراہو، جھٹلانے والو! بیشک تم ○ ضرور زقوم (نام) کے درخت میں سے کھاؤ گے ○

فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾ فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾ فَشٰرِبُوْنَ

فَمَالِـُٔوْنَ	مِنْهَا	الْبُطُوْنَ ﴿۵۳﴾	فَشٰرِبُوْنَ	عَلَيْهِ	مِنَ الْحَمِيْمِ ﴿۵۴﴾	فَشٰرِبُوْنَ
پھر بھرو گے	اس سے	پیٹوں (کو)	پھر پیو گے	اس پر	کھولتے ہوئے پانی سے	تو پیو گے

پھر اس سے پیٹ بھرو گے ○ پھر اس پر کھولتا ہوا پانی پیو گے ○ تو ایسے پیو گے

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾ هٰذَا نُزُلُهُمْ يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾ نَحْنُ

شُرْبَ الْهِيْمِ ﴿۵۵﴾	هٰذَا	نُزُلُهُمْ	يَوْمَ الدِّيْنِ ﴿۵۶﴾	نَحْنُ
(جیسے) سخت پیاسے اونٹ کا پینا	یہ	ان کی مہمانی (ہے)	انصاف کے دن	ہم

جیسے سخت پیاسے اونٹ پیتے ہیں ○ انصاف کے دن یہ ان کی مہمانی ہے ○ ہم نے

انسان کی ابتدائی تخلیق سے قدرتِ الٰہی پر استدلال

خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾

خَلَقْنٰكُمْ	فَلَوْلَا	تُصَدِّقُوْنَ ﴿۵۷﴾	اَفَرَءَيْتُمْ	مَّا	تُمْنُوْنَ ﴿۵۸﴾
ہم نے پیدا کیا تمہیں	تو کیوں نہیں	تم سچ مانتے	تو بھلا دیکھو	وہ جو	تم منی گراتے ہو

تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں سچ نہیں مانتے ؟ ○ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو تم گراتے ہو ○

موت کا تقرر اور قدرتِ الٰہی

ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾ نَحْنُ قَدَّرْنَا

ءَاَنْتُمْ	تَخْلُقُوْنَهٗۤ	اَمْ	نَحْنُ	الْخٰلِقُوْنَ ﴿۵۹﴾	نَحْنُ	قَدَّرْنَا
کیا تم	بناتے ہو اسے (آدمی)	یا	ہم (ہی)	بنانے والے (ہیں)	ہم	ہم نے مقرر کر دی

کیا تم اسے (آدمی) بناتے ہو یا ہم ہی بنانے والے ہیں ؟ ○ ہم نے تمہارے درمیان

(1)...... یہاں سے جھٹلانے والوں اور گمراہوں کے جہنمی عذاب کی کیفیت بیان کی جارہی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ جہنم میں ان پر بھوک مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر وہ جہنم کا کانٹے دار، کڑوا درخت زقوم کھائیں گے اور یہ تھوڑا بہت نہیں بلکہ بھوک کی شدت سے پیٹ بھر کر کھائیں گے، اس کے بعد اُن پر پیاس مسلط کی جائے گی جس سے مجبور ہو کر کھولتا ہوا پانی ایسے پئیں گے جیسے سخت پیاسا اونٹ پیتا ہے۔ الامان والحفیظ۔

انعاماتِ الٰہی کا بیان اور کفار کو تنبیہ

بَیْنَكُمُ الْمَوْتَ وَ مَا نَحْنُ بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾ عَلٰۤى اَنْ

بَیْنَكُمُ	الْمَوْتَ (1)	وَ	مَا	نَحْنُ	بِمَسْبُوْقِیْنَ ﴿۶۰﴾	عَلٰۤى	اَنْ
تمہارے درمیان	موت	اور	نہیں	ہم	پیچھے رہ جانے والے	(اس) پر (سے)	کہ

موت مقرر کردی اور ہم پیچھے رہ جانے والے نہیں ہیں ○ اس سے کہ

نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَ نُنْشِئَكُمْ فِیْ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾

نُّبَدِّلَ	اَمْثَالَكُمْ	وَ	نُنْشِئَكُمْ	فِیْ	مَا	لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿۶۱﴾
ہم بدل دیں	تمہارے جیسے	اور	بنادیں تمہیں	(ان صورتوں) میں	جن کا	تمہیں علم نہیں ہے

تم جیسے اور بدل دیں اور تمہیں ان صورتوں میں بنادیں جن کی تمہیں خبر نہیں ○

وَ لَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى فَلَوْ لَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾

وَ	لَقَدْ	عَلِمْتُمُ	النَّشْاَةَ الْاُوْلٰى	فَلَوْ لَا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۶۲﴾
اور	ضرور بیشک	تم نے جان لی	پہلی پیدائش	پھر کیوں نہیں	تم نصیحت حاصل کرتے

اور بیشک تم پہلی پیدائش جان چکے ہو تو پھر کیوں نصیحت حاصل نہیں کرتے ؟○

اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾ ءَاَنْتُمْ تَزْرَعُوْنَهٗۤ اَمْ نَحْنُ

اَفَرَءَیْتُمْ	مَّا	تَحْرُثُوْنَ ﴿۶۳﴾	ءَاَنْتُمْ	تَزْرَعُوْنَهٗۤ	اَمْ	نَحْنُ
تو بھلا بتاؤ	جو	تم کاشت کرتے ہو	کیا تم	اگاتے ہو اسے	یا	ہم (ہی)

تو بھلا بتاؤ تو کہ تم جو بوتے ہو ○ کیا تم اس کی کھیتی بناتے ہو یا ہم ہی

الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾ لَوْ نَشَآءُ لَجَعَلْنٰهُ حُطَامًا

الزّٰرِعُوْنَ ﴿۶۴﴾	لَوْ	نَشَآءُ	لَجَعَلْنٰهُ	حُطَامًا
اگانے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) ضرور کردیتے اسے	چورا چورا گھاس

بنانے والے ہیں ؟○ اگر ہم چاہتے تو اسے چورا چورا گھاس کردیتے

(1)...... اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت اور مشیت کے تقاضے کے مطابق لوگوں میں موت مقرر کردی اور ان کی عمریں مختلف رکھیں، اسی لئے کوئی بچپن میں، کوئی جوان ہو کر، کوئی بڑھاپے اور جوانی کے درمیان عمر میں اور کوئی بڑھاپے تک پہنچ کر مر جاتا ہے۔ نیز موت کیلئے کوئی جگہ بھی خاص نہیں بلکہ کہیں بھی آسکتی ہے اور اس سے کسی صورت فرار ہونا بھی ممکن نہیں، نیز کسی کو بھی اس بات کی خبر نہیں کہ اس کی موت کب اور عمر کے کس حصے میں اور کہاں پر آئے گی، لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ہر وقت نیک اعمال میں مصروف رہے، اپنی لمبی عمر پر بھروسہ نہ کرے اور آخرت کی تیاری سے کسی بھی وقت غفلت نہ کرے۔

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾ اِنَّا لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾ۙ بَلْ نَحْنُ

فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُوْنَ ﴿۶۵﴾	اِنَّا	لَمُغْرَمُوْنَ ﴿۶۶﴾	بَلْ	نَحْنُ
پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے	(کہ) بیشک ہم (پر)	ضرور تاوان پڑ گیا (ہے)	بلکہ	ہم

پھر تم باتیں بناتے رہ جاتے ○ کہ ہم پر تاوان پڑ گیا ہے ○ بلکہ ہم

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾ اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾ؕ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ

مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۶۷﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	الْمَآءَ	الَّذِيْ	تَشْرَبُوْنَ ﴿۶۸﴾	ءَاَنْتُمْ	اَنْزَلْتُمُوْهُ
بے نصیب رہے	تو بھلا بتاؤ	پانی	جسے	تم پیتے ہو	کیا تم	تم نے اتارا اسے

بے نصیب رہے ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ پانی جو تم پیتے ہو ○ کیا تم نے اسے بادلوں سے

مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ

مِنَ الْمُزْنِ	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْزِلُوْنَ ﴿۶۹﴾	لَوْ	نَشَآءُ	جَعَلْنٰهُ
بادلوں سے	یا	ہم (ہی)	اتارنے والے (ہیں)	اگر	ہم چاہتے	(تو) کر دیتے اس (پانی) کو

اتارا یا ہم ہی اتارنے والے ہیں؟ ○ اگر ہم چاہتے تو اسے

اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾ اَفَرَءَيْتُمُ النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾ؕ

اُجَاجًا	فَلَوْلَا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۷۰﴾	اَفَرَءَيْتُمُ	النَّارَ	الَّتِيْ	تُوْرُوْنَ ﴿۷۱﴾
سخت کھارا	پھر کیوں نہیں	تم شکر ادا کرتے	تو بھلا بتاؤ	آگ	جو	تم روشن کرتے ہو

سخت کھاری کر دیتے پھر تم کیوں شکر نہیں کرتے؟ ○ تو بھلا بتاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو ○

آگ کے دو فوائد

ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَاۤ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾ نَحْنُ

ءَاَنْتُمْ	اَنْشَاْتُمْ	شَجَرَتَهَاۤ [1]	اَمْ	نَحْنُ	الْمُنْشِـُٔوْنَ ﴿۷۲﴾	نَحْنُ
کیا تم	تم نے پیدا کیا	اس کا درخت	یا	ہم (ہی)	پیدا کرنے والے (ہیں)	ہم

کیا تم نے اس کا درخت پیدا کیا یا ہم ہی پیدا کرنے والے ہیں؟ ○ ہم نے

1 ...... اہلِ عرب اس زمانے میں دو مخصوص لکڑیوں کو ایک دوسرے سے رگڑ کر آگ جلایا کرتے تھے، اوپر والی لکڑی کو زَند اور نیچے والی لکڑی کو زَندہ کہتے تھے اور جن درختوں سے یہ لکڑیاں حاصل ہوتیں انہیں مَرْخ اور عَفار کہتے تھے۔ فی زمانہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے ایندھن حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع جیسے کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ ظاہر فرمادیئے اور ان سے ہم آسانی کے ساتھ اپنی ضروریات پوری کر رہے ہیں اور جس طرح اُس درخت کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا جسے رگڑ کر ایندھن حاصل کیا جاتا تھا اسی طرح کوئلہ، گیس اور تیل وغیرہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی پیدا کیا ہے، لہٰذا ان سب نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

تسبیح کرنے کا حکم

جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّ مَتَاعًا لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾ فَسَبِّحْ

جَعَلْنٰهَا	تَذْكِرَةً (1)	وَّ	مَتَاعًا	لِّلْمُقْوِیْنَ ﴿۷۳﴾	فَسَبِّحْ
ہم نے بنایا اسے	یادگار	اور	نفع	جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے	تو تم پاکی بیان کرو

اسے یادگار بنایا اور جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع بنایا ○ تو اے محبوب! تم

عظمتِ قرآن کا بیان اور منکرینِ قرآن کو تنبیہ

ع ۲ ۳۶ ۱۵ الثلٰثۃ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾ فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾ وَ اِنَّهٗ

بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۷۴﴾	فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ ﴿۷۵﴾	وَ	اِنَّهٗ
اپنے عظمت والے رب کے نام کی	تو مجھے قسم ہے	تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی	اور	بیشک وہ

اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○ تو مجھے تاروں کے ڈوبنے کی جگہوں کی قسم ○ اور اگر

لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾ اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾

لَقَسَمٌ	لَّوْ	تَعْلَمُوْنَ	عَظِیْمٌ ﴿۷۶﴾	اِنَّهٗ	لَقُرْاٰنٌ كَرِیْمٌ ﴿۷۷﴾
ضرور قسم (ہے)	اگر	تم جانو	بہت بڑی	بیشک وہ	ضرور عزت والا قرآن (ہے)

تم سمجھو تو یہ بہت بڑی قسم ہے ○ بیشک یہ عزت والا قرآن ہے ○

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ لَّا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ تَنْزِیْلٌ

فِیْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ ﴿۷۸﴾ (2)	لَّا یَمَسُّهٗۤ	اِلَّا	الْمُطَهَّرُوْنَ ﴿۷۹﴾ (3)	تَنْزِیْلٌ
پوشیدہ کتاب میں (ہے)	نہیں چھوتے اسے	مگر	پاک لوگ	اتارا ہوا (ہے)

پوشیدہ کتاب میں (ہے) ○ اسے پاک لوگ ہی چھوتے ہیں ○ یہ تمام جہانوں کے مالک

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾ اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾ وَ

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۸۰﴾	اَفَبِهٰذَا الْحَدِیْثِ	اَنْتُمْ	مُّدْهِنُوْنَ ﴿۸۱﴾	وَ
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	تو کیا اس بات میں	تم	سستی کرنے والے (ہو)	اور

کا اتارا ہوا ہے ○ تو کیا تم اس بات میں سستی کرتے ہو؟ ○ اور

(1)...... یہاں آگ کے دو فوائد بیان فرمائے گئے، پہلا فائدہ یہ ہے کہ اس آگ کو جہنم کی آگ کی یادگار بنایا تاکہ دیکھنے والا اس آگ کو دیکھ کر جہنم کی بڑی آگ کو یاد کرے، اللہ تعالیٰ سے اور اس کے عذاب سے ڈرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ آگ کو جنگل میں سفر کرنے والوں کیلئے نفع مند بنایا گیا کہ وہ اپنے سفروں میں شمعیں جلا کر، کھانا وغیرہ پکا کر اور خود کو سردی سے بچا کر اس سے نفع اٹھاتے ہیں۔ (2)...... پوشیدہ کتاب سے مراد لوحِ محفوظ ہے۔ (3)...... قرآنِ عظیم کو چھونے کے لئے وضو کرنا فرض اور بے وضو شخص کا قرآنِ مجید یا اس کی کسی آیت کو چھونا حرام ہے، البتہ چھوئے بغیر زبانی یا دیکھ کر کوئی آیت پڑھنے میں حرج نہیں۔

کفار کی بے بسی کا بیان

تَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾ فَلَوْلَاۤ اِذَا بَلَغَتِ

تَجْعَلُوْنَ	رِزْقَكُمْ	اَنَّكُمْ	تُكَذِّبُوْنَ ﴿٨٢﴾	فَلَوْلَاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ
تم بناتے ہو	اپنا حصہ	یہ کہ تم	جھٹلاتے رہو	پھر کیوں نہیں	جب	(جان) پہنچے

تم اپنا حصہ یہ بناتے ہو کہ تم جھٹلاتے رہو ○ پھر کیوں نہیں جب

الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾ وَاَنْتُمْ حِيْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾ وَنَحْنُ اَقْرَبُ

الْحُلْقُوْمَ ﴿٨٣﴾	وَ	اَنْتُمْ	حِيْنَئِذٍ	تَنْظُرُوْنَ ﴿٨٤﴾	وَ	نَحْنُ	اَقْرَبُ[1]
گلے (تک)	اور	تم	اس وقت	دیکھ رہے ہو	اور	ہم	زیادہ قریب ہیں

جان گلے تک پہنچے ○ حالانکہ تم اس وقت دیکھ رہے ہو ○ اور ہم تم سے زیادہ

اِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلٰكِنْ لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾ فَلَوْلَاۤ اِنْ كُنْتُمْ

اِلَيْهِ	مِنْكُمْ	وَ	لٰكِنْ	لَّا تُبْصِرُوْنَ ﴿٨٥﴾	فَلَوْلَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ
اس کی طرف	تم سے	اور	لیکن	تم نہیں دیکھتے	تو کیوں نہیں	اگر	تم ہو

اس کے قریب ہیں مگر تم دیکھتے نہیں ○ تو اگر تمہیں

مرنے والوں کے تین گروہ اور ان کی جزا

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾ تَرْجِعُوْنَهَاۤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾ فَاَمَّاۤ

غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ﴿٨٦﴾	تَرْجِعُوْنَهَاۤ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِيْنَ ﴿٨٧﴾	فَاَمَّاۤ
بدلہ نہ دیئے جانے والے	تم لوٹا لیتے اس (روح) کو	اگر	تم ہو	سچے	پھر بہر حال

بدلہ نہیں دیا جائے گا تو کیوں نہیں ○ روح کو لوٹا لیتے، اگر تم سچے ہو ○ پھر وہ

اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۙ۬ وَّ

اِنْ	كَانَ	مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٨٨﴾	فَرَوْحٌ	وَّ	رَيْحَانٌ	وَّ
اگر	وہ (فوت ہونے والا) ہو	مقرب بندوں میں سے	تو راحت	اور	خوشبودار پھول	اور

فوت ہونے والا اگر مقرب بندوں میں سے ہے ○ تو راحت اور خوشبودار پھول اور

1...... یہاں قریب ہونے سے مراد علم اور قدرت سے قریب ہونا ہے۔

جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾

جَنَّتُ نَعِيْمٍ ﴿٨٩﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِنْ	كَانَ	مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩٠﴾
نعمتوں کی جنت (ہے)	اور	بہر حال	اگر	وہ ہو	دائیں جانب والوں میں سے

نعمتوں کی جنت ہے ○ اور اگر وہ دائیں جانب والوں میں سے ہو ○

فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾ وَ اَمَّاۤ اِنْ

فَسَلٰمٌ	لَّكَ	مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ﴿٩١﴾	وَ	اَمَّاۤ	اِنْ
تو سلام (ہو)	تم پر (اے حبیب)	دائیں جانب والوں کی طرف سے	اور	بہر حال	اگر

تو (اے حبیب!) تم پر دائیں جانب والوں کی طرف سے سلام ہو ○ اور اگر مرنے والا

كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾ فَنُزُلٌ

كَانَ	مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ﴿٩٢﴾	فَنُزُلٌ
وہ ہو	جھٹلانے والوں، گمراہوں میں سے	تو مہمانی (ہے)

جھٹلانے والے گمراہوں میں سے ہو ○ تو کھولتے ہوئے گرم پانی

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾ وَّ تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ

مِّنْ حَمِيْمٍ ﴿٩٣﴾	وَّ	تَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ﴿٩٤﴾	اِنَّ	هٰذَا(1)	لَهُوَ
کھولتے ہوئے گرم پانی کی	اور	بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا	بیشک	یہ	ضرور وہ

کی مہمانی ○ اور بھڑکتی آگ میں داخل کیا جانا ہے ○ یہ بیشک

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾

حَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٩٥﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٩٦﴾
اعلیٰ درجہ کی یقینی بات (ہے)	تو تم پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی

اعلیٰ درجہ کی یقینی بات ہے ○ تو اے محبوب! تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

(1)......یعنی اس سورت کے مضامین مثلاً نیکوں کیلئے تیار کی گئی نعمتیں اور کافروں کیلئے تیار کئے گئے عذاب اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے متعلق بیان کردہ دلائل یہ سب بیشک اعلیٰ درجے کی یقینی بات ہے اور اس میں تردد کی کوئی گنجائش نہیں۔

آیات: 29 — رکوع: 04

سُوْرَةُ الْحَدِیْدِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کائنات کی ہر چیز تسبیح بیان کرتی ہے

صفاتِ الٰہی کا بیان

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ

سَبَّحَ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	عزت والا

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں اور زمین میں ہے اور وہی عزت والا،

الْحَكِیْمُ ۝۱ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ یُحْیٖ وَ

الْحَكِیْمُ ۝۱	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	یُحْیٖ	وَ
حکمت والا (ہے)	اسی کے لیے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	وہ زندگی دیتا ہے	اور

حکمت والا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت سب اسی کے لیے ہے، وہ زندگی دیتا ہے اور

یُمِیْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝۲ هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ

یُمِیْتُ	وَ	هُوَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ	قَدِیْرٌ ۝۲	هُوَ	الْاَوَّلُ (2)	وَ	الْاٰخِرُ (3)	وَ
موت دیتا ہے	اور	وہ	ہر چیز پر	قادر (ہے)	وہی	اول	اور	آخر	اور

موت دیتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے ○ وہی اول اور آخر اور

(1)...... یعنی جو کچھ زمین و آسمان میں ہے چاہے وہ جاندار ہو یا بے جان، سب زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات و صفات، افعال اور احکام میں ہر نقص و عیب سے پاک ہے، نیز اس کے رب ہونے کا اقرار کرتے اور اس کی اطاعت کا یقین رکھتے ہیں۔ (2)...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے ہر چیز سے پہلے ہے کہ وہ اس وقت بھی تھا جب کسی چیز کا وجود نہ تھا، اس کے لئے کوئی ابتداء نہیں۔ (3)...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کے ہلاک اور فنا ہونے کے بعد باقی رہنے والا ہے کہ سب فنا ہو جائیں گے اور وہ باقی ہو گا نیز حقیقی ذاتی ابدیت اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے۔

قدرت و علم الٰہی کی مزید تفصیل

الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ﴿۳﴾ هُوَ الَّذِیْ

الظَّاهِرُ(1)	وَ	الْبَاطِنُ(2)	وَ	هُوَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ﴿۳﴾	هُوَ	الَّذِیْ
ظاہر	اور	باطن (ہے)	اور	وہ	ہر چیز کو	جاننے والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے

ظاہر اور باطن ہے اور وہ سب کچھ جانتا ہے ○ وہی ہے جس نے

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی

خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ	الْاَرْضَ	فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ	ثُمَّ	اسْتَوٰی
پیدا کیا	آسمانوں	اور	زمین (کو)	چھ دن میں	پھر	اس نے (اپنی شان کے لائق) استوا فرمایا

آسمان اور زمین چھ دن میں پیدا کیے پھر عرش پر استوا فرمایا

عَلَی الْعَرْشِ ؕ یَعْلَمُ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا

عَلَی الْعَرْشِ	یَعْلَمُ	مَا	یَلِجُ	فِی الْاَرْضِ	وَ	مَا	یَخْرُجُ	مِنْهَا
عرش پر	وہ جانتا ہے	جو کچھ	داخل ہوتا ہے	زمین میں	اور	جو کچھ	نکلتا ہے	اس سے

جیسا اس کی شان کے لائق ہے، وہ جانتا ہے جو کچھ زمین کے اندر جاتا ہے اور جو کچھ اس سے باہر نکلتا ہے

وَ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا ؕ وَ هُوَ

وَ	مَا	یَنْزِلُ	مِنَ السَّمَآءِ	وَ	مَا	یَعْرُجُ	فِیْهَا	وَ	هُوَ
اور	جو کچھ	اترتا ہے	آسمان سے	اور	جو کچھ	چڑھتا ہے	اس میں	اور	وہ

اور جو کچھ آسمان سے اترتا ہے اور جو کچھ اس میں چڑھتا ہے اور وہ

مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

مَعَكُمْ(3)	اَیْنَ مَا	كُنْتُمْ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
تمہارے ساتھ (ہے)	جہاں کہیں	تم ہو	اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو

تمہارے ساتھ ہے جہاں بھی تم ہو اور اللہ تمہارے کام

1...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ دلائل و براہین سے ایسا ظاہر ہے کہ ذرے ذرے میں اس کے وجود پر دلالت کرنے والے دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ظاہر ہونے کے معنی یہ بھی ہیں کہ وہ ہر چیز پر غالب ہے۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ حواس اللہ تعالیٰ کا ادراک کرنے سے عاجز ہیں اور اس کی ذات ایسی پوشیدہ ہے کہ عقل کی اس تک رسائی نہیں اور یہ پوشیدگی دنیا اور آخرت دونوں میں ہے۔

3...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ عام طور پر اپنے علم و قدرت سے اور خاص طور پر اپنے فضل و رحمت سے تمہارے ساتھ ہے۔

بَصِيْرٌ ﴿۴﴾ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اِلَى اللّٰهِ

بَصِيْرٌ ﴿۴﴾	لَهٗ	مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اِلَى اللّٰهِ
دیکھنے والا (ہے)	اسی کے لئے (ہے)	آسمانوں اور زمین کی سلطنت	اور	اللہ کی طرف

دیکھ رہا ہے ○ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کیلئے ہے اور اللہ ہی کی طرف

تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ

تُرْجَعُ	الْاُمُوْرُ ﴿۵﴾	يُوْلِجُ	الَّيْلَ	فِي النَّهَارِ	وَ	يُوْلِجُ
لوٹایا جاتا ہے	سب کاموں (کو)	وہ داخل کرتا ہے	رات (کو)	دن میں	اور	داخل کرتا ہے

سب کاموں کو لوٹایا جاتا ہے ○ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں

النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ؕ وَ هُوَ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾ اٰمِنُوْا

النَّهَارَ	فِي الَّيْلِ	وَ	هُوَ	عَلِيْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۶﴾	اٰمِنُوْا
دن (کو)	رات میں	اور	وہ	جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	ایمان لاؤ

داخل کرتا ہے اور وہ دلوں کی بات جاننے والا ہے ○ اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ

بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ (1)	وَ	اَنْفِقُوْا	مِمَّا	جَعَلَكُمْ	مُّسْتَخْلَفِيْنَ (2)
اللہ اور اس کے رسول پر	اور	خرچ کرو (اس مال)	سے جو	اس نے بنایا تمہیں	دوسروں کا جانشین

اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور (اس کی راہ میں) اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں

فِيْهِ ؕ فَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَ اَنْفَقُوْا لَهُمْ

فِيْهِ	فَالَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	اَنْفَقُوْا	لَهُمْ
اس میں	تو وہ لوگ جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	انہوں نے خرچ کیا	ان کے لئے

دوسروں کا جانشین بنایا ہے تو تم میں جو ایمان لائے اور انہوں نے خرچ کیا ان کے لیے

ایمان لانے اور صدقہ کرنے والوں کیلئے بڑے اجر کی بشارت

(1)...... یہاں توحید ورسالت پر ایمان کو پہلے اور نیک عمل کو بعد میں ذکر کیا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ نیک اعمال سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

(2)...... جانشین بنانے سے مراد بطورِ وراثت دوسروں کے مال کا جانشین بنانا ہے، یا یہ مراد ہے کہ جو مال تمہارے قبضے میں ہے اس کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے اور تم نائب اور وکیل کی طرح ہو۔

میثاق کے باوجود ایمان نہ لانے پر کفار کو ملامت

أَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞۷ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ۚ وَالرَّسُوْلُ

اَجْرٌ كَبِيْرٌ ۞۷	وَ	مَا	لَكُمْ	لَا تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ	وَ	الرَّسُوْلُ
بڑا ثواب (ہے)	اور	کیا ہوا	تمہیں	تم ایمان نہیں لاتے	اللہ پر	اور (حالانکہ)	رسول

بڑا ثواب ہے ۞ اور (اے لوگو!) تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ پر ایمان نہ لاؤ حالانکہ رسول

يَدْعُوْكُمْ لِتُؤْمِنُوْا بِرَبِّكُمْ وَقَدْ اَخَذَ مِيْثَاقَكُمْ اِنْ

يَدْعُوْكُمْ	لِتُؤْمِنُوْا	بِرَبِّكُمْ	وَ	قَدْ	اَخَذَ	مِيْثَاقَكُمْ (1)	اِنْ
بلا رہا ہے تمہیں	کہ تم ایمان لاؤ	اپنے رب پر	اور	بیشک	(اللہ) لے چکا	تم سے عہد	اگر

تمہیں بلا رہے ہیں کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ اور بیشک اللہ تم سے عہد لے چکا ہے۔ اگر

قرآن تاریکیوں سے نکالنے والا ہے

كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۞۸ هُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ عَلٰى عَبْدِهٖٓ اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ

كُنْتُمْ	مُّؤْمِنِيْنَ ۞۸	هُوَ	الَّذِيْ	يُنَزِّلُ	عَلٰى عَبْدِهٖٓ	اٰيٰتٍۭ بَيِّنٰتٍ
تم ہو	یقین رکھنے والے	وہی (ہے)	جو	اتارتا ہے	اپنے بندے پر	روشن آیتیں

تم یقین رکھتے ہو ۞ وہی ہے جو اپنے بندہ پر روشن آیتیں اتارتا ہے

لِّيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ بِكُمْ لَرَءُوْفٌ

لِّيُخْرِجَكُمْ	مِّنَ الظُّلُمٰتِ	اِلَى النُّوْرِ	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُمْ	لَرَءُوْفٌ
تاکہ وہ نکالے تمہیں	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	بیشک	اللہ	تم پر	ضرور مہربان

تاکہ تمہیں اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے اور بیشک اللہ تم پر ضرور مہربان

راہِ خدا میں خرچ نہ کرنے والوں کو تنبیہ

رَّحِيْمٌ ۞۹ وَمَا لَكُمْ اَلَّا تُنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ

رَّحِيْمٌ ۞۹	وَ	مَا	لَكُمْ	اَلَّا تُنْفِقُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	وَ
رحمت والا (ہے)	اور	کیا ہے	تمہیں	کہ تم خرچ نہ کرو	اللہ کی راہ میں	اور (حالانکہ)

رحمت والا ہے ۞ اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو حالانکہ

(1)......اس سے مراد وہ عہد بھی ہو سکتا ہے جو تمام ارواح کو جمع کر کے رب تعالیٰ کے بارے میں لیا گیا تھا جس کا قرآنِ کریم میں ”اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ“ کے الفاظ سے ذکر موجود ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے وہ عہد مراد ہو جو گزشتہ انبیاء عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور ان کی اُمتوں سے حضورِ اقدس صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے اور ان کی مدد کرنے سے متعلق لیا گیا تھا۔

فتح مکہ سے پہلے خرچ کرنے والے صحابۂ کرام کی فضیلت

لِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ

لِلّٰهِ	مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ (1)	لَا يَسْتَوِيْ	مِنْكُمْ	مَّنْ
اللہ ہی کی (ہے)	آسمانوں اور زمین کی وراثت	برابر نہیں ہے	تم میں سے	وہ جس نے

آسمانوں اور زمین سب کا وارث اللہ ہی ہے۔ تم میں فتح سے پہلے خرچ کرنے والے

اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَ قٰتَلَ ؕ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً

اَنْفَقَ	مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ	وَ	قٰتَلَ	اُولٰٓئِكَ	اَعْظَمُ دَرَجَةً (2)
خرچ کیا	فتح سے پہلے	اور	جہاد کیا	یہ لوگ	مرتبے میں بڑے (ہیں)

اور جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں، وہ بعد میں خرچ کرنے والوں اور

مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَ قٰتَلُوْا ؕ وَ كُلًّا

مِّنَ الَّذِيْنَ	اَنْفَقُوْا	مِنْۢ بَعْدُ	وَ	قٰتَلُوْا	وَ	كُلًّا
ان لوگوں سے جنہوں نے	خرچ کیا	(فتح کے) بعد	اور	انہوں نے جہاد کیا	اور	سب سے

لڑنے والوں سے مرتبے میں بڑے ہیں اور ان سب سے

وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

وَّعَدَ	اللّٰهُ	الْحُسْنٰى	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
وعدہ کرلیا	اللہ (نے)	سب سے اچھی چیز (جنت کا)	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

اللہ نے سب سے اچھی چیز کا وعدہ فرمالیا ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

راہِ خدا میں خرچ کرنے کی فضیلت

خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾ ع مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا

خَبِيْرٌ ﴿١٠﴾	مَنْ	ذَا	الَّذِيْ	يُقْرِضُ	اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا
خبر دار (ہے)	کون (ہے)	وہ	جو	قرض دے	اللہ (کو)	اچھا قرض

خبر دار ہے ○ کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے

ع ١٧

(1)...... یہاں اللہ تعالیٰ کے وارث ہونے سے مراد یہ ہے کہ اگرچہ کائنات کی تمام چیزوں کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے لیکن اس نے اپنے فضل سے کچھ چیزوں کی ظاہری ملکیت لوگوں کو بھی عطا کی ہے اور بالآخر ان کی ظاہری ملکیت بھی ختم ہو کر اللہ تعالیٰ کی طرف منتقل ہو جائے گی۔ (2)...... فتح مکہ سے پہلے اسلام لانے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے والے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی عظمت و مقام دیگر صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم سے بہت بلند ہے۔ انہیں میں حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بھی شامل ہیں اور ان کی عظمت کی گواہی خود اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ← (بقیہ اگلے صفحہ پر)

پل صراط پر اہل ایمان کو عطا ہونے والے نور اور جنت کی بشارت

فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ وَ لَهٗۤ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾ۚ يَوْمَ

فَيُضٰعِفَهٗ	لَهٗ	وَ	لَهٗۤ	اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١١﴾	يَوْمَ
تو وہ بڑھادے گا اسے	اس کے لیے	اور	اس کے لیے	اچھا ثواب (ہے)	(جس) دن

تو اللہ اس کیلئے اس کو کئی گنا بڑھادے گا اور اس کیلئے اچھا اجر ہے ○ جس دن

تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ

تَرَى	الْمُؤْمِنِيْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ	يَسْعٰى	نُوْرُهُمْ (1)
تم دیکھو گے	ایمان والے مردوں	اور	ایمان والی عورتوں (کو)	دوڑ رہا ہے	ان کا نور

تم مومن مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَ بِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ

بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ	وَ	بِاَيْمَانِهِمْ	بُشْرٰىكُمُ	الْيَوْمَ	جَنّٰتٌ
ان کے آگے	اور	ان کے دائیں جانب	تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات	آج	جنتیں (ہیں)

اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہے (فرمایا جائے گا کہ) آج تمہاری سب سے زیادہ خوشی کی بات وہ جنتیں ہیں

تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾ۚ

تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِيْنَ	فِيْهَا	ذٰلِكَ	هُوَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿١٢﴾
بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	یہی	وہ	بڑی کامیابی (ہے)

جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں تم ان میں ہمیشہ رہو، یہی بڑی کامیابی ہے ○

پل صراط پر منافقوں کی نور سے محرومی

يَوْمَ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَ الْمُنٰفِقٰتُ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوا

يَوْمَ	يَقُوْلُ	الْمُنٰفِقُوْنَ	وَ	الْمُنٰفِقٰتُ	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا
(جس) دن	کہیں گے	منافق مرد	اور	منافق عورتیں	ان لوگوں سے جو	ایمان لائے

جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں مسلمانوں سے کہیں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دے رہا ہے۔ سبحان اللہ۔ 1 ...... یہ نور ان کے ایمان اور بندگی کا نور ہو گا جو پل صراط پر ان کے آگے اور ان کی دائیں جانب دوڑ رہا ہو گا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں "ایمان والوں کو ان کے اعمال کے مطابق نور عطا کیا جائے گا (جس کی روشنی میں وہ پل صراط پار کریں گے، حتی کہ) ان میں سے بعض مومن ایسے ہوں گے جن کا نور پہاڑ کی مانند ہو گا اور ان میں سے سب سے کم نور اس شخص کا ہو گا جس کا نور اس کے انگوٹھے پر ہو گا جو کبھی روشن ہو گا اور کبھی بجھ جائے گا۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ۸/۱۶۴، الحدیث: ۴۳)

منافقوں کی اہلِ ایمان سے فریاد اور ان کا جواب

انْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُّوْرِكُمْ ۚ قِيْلَ ارْجِعُوْا

انْظُرُوْنَا	نَقْتَبِسْ	مِنْ نُّوْرِكُمْ	قِيْلَ	ارْجِعُوْا
ہم پر نظر کر دو	ہم روشنی حاصل کرلیں	تمہارے نور سے	کہا جائے گا	تم لوٹ جاؤ

کہ ہم پر نظر کردو ہم تمہارے نور سے کچھ روشنی حاصل کرلیں، کہا جائے گا: تم اپنے پیچھے

وَرَآءَكُمْ فَالْتَمِسُوْا نُوْرًا ۗ فَضُرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُوْرٍ

وَرَآءَكُمْ	فَالْتَمِسُوْا	نُوْرًا	فَضُرِبَ	بَيْنَهُمْ	بِسُوْرٍ[1]
اپنے پیچھے	تو (وہاں) تم تلاش کرو	نور	تو کھڑی کردی جائے گی	ان کے درمیان	ایک دیوار

لوٹ جاؤ تو وہاں نور ڈھونڈو، جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی

لَّهٗ بَابٌ ۗ بَاطِنُهٗ فِيْهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهٗ

لَّهٗ	بَابٌ	بَاطِنُهٗ[2]	فِيْهِ	الرَّحْمَةُ	وَ	ظَاهِرُهٗ
اس کا	ایک دروازہ (ہو گا)	اس کے اندرونی طرف	اس میں	رحمت	اور	اس کے باہر

جس میں ایک دروازہ ہوگا جس کے اندر کی طرف رحمت اور اس کے باہر

مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ ﴿١٣﴾ يُنَادُوْنَهُمْ اَلَمْ نَكُنْ مَّعَكُمْ ۗ

مِنْ قِبَلِهِ	الْعَذَابُ ﴿١٣﴾	يُنَادُوْنَهُمْ	اَلَمْ نَكُنْ	مَّعَكُمْ
اس کی طرف	عذاب (ہو گا)	(منافق) پکاریں گے انہیں	کیا ہم نہ تھے	تمہارے ساتھ

کی طرف عذاب ہوگا ○ منافق مسلمانوں کو پکاریں گے: کیا ہم تمہارے ساتھ نہ تھے؟

قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّكُمْ فَتَنْتُمْ اَنْفُسَكُمْ وَتَرَبَّصْتُمْ

قَالُوْا	بَلٰى	وَلٰكِنَّكُمْ	فَتَنْتُمْ	اَنْفُسَكُمْ	وَ	تَرَبَّصْتُمْ
وہ کہیں گے	کیوں نہیں	لیکن تم	تم نے فتنے میں ڈالا	اپنی جانوں (کو)	اور	منتظر رہے

وہ کہیں گے: کیوں نہیں، مگر تم نے تو اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالا اور (مسلمانوں کے نقصان کے) منتظر رہے

1 ......اس دیوار کے بارے میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قوی قول یہ ہے کہ یہی دیوار اعراف ہے۔

2 ......اندرونی جانب سے مسلمانوں کی طرف اور بیرونی جانب سے کافروں کی طرف والی جانب مراد ہے اور رحمت سے مراد جنت اور عذاب سے مراد جہنم ہے۔

وَارْتَبْتُمْ وَغَرَّتْكُمُ الْاَمَانِيُّ حَتّٰى

وَارْتَبْتُمْ	وَ	غَرَّتْكُمُ	الْاَمَانِيُّ (1)	حَتّٰى
اور شک میں پڑے رہے	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	جھوٹی خواہشات (نے)	یہاں تک کہ

اور شک میں پڑے رہے اور جھوٹی خواہشات نے تمہیں دھوکے میں ڈالے رکھا یہاں تک کہ

جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ وَغَرَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾

جَآءَ	اَمْرُ اللّٰهِ	وَ	غَرَّكُمْ	بِاللّٰهِ	الْغَرُوْرُ ﴿۱۴﴾
آگیا	اللہ کا حکم	اور	دھوکے میں ڈالے رکھا تمہیں	اللہ کے بارے میں	بڑے فریبی (نے)

اللہ کا حکم آگیا اور بڑے فریبی نے تمہیں اللہ کے بارے میں دھوکے میں ڈالے رکھا ○

فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَّلَا مِنَ الَّذِيْنَ

فَالْيَوْمَ	لَا يُؤْخَذُ	مِنْكُمْ	فِدْيَةٌ (2)	وَّ	لَا	مِنَ الَّذِيْنَ
تو آج	نہیں لیا جائے گا	تم سے	کوئی فدیہ	اور	نہ	ان لوگوں سے جنہوں نے

تو آج نہ تم سے کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کھلے

كَفَرُوْا ؕ مَاْوٰىكُمُ النَّارُ ؕ هِيَ مَوْلٰىكُمْ ؕ وَ

كَفَرُوْا	مَاْوٰىكُمُ	النَّارُ	هِيَ	مَوْلٰىكُمْ	وَ
(اعلانیہ) کفر کیا	تمہارا ٹھکانہ	آگ (ہے)	وہ (آگ ہی)	تمہاری ساتھی (ہے)	اور

کافروں سے۔ تمہارا ٹھکانہ آگ ہے، وہ آگ ہی تمہاری ساتھی ہے اور

بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾ اَلَمْ يَاْنِ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا

اہلِ ایمان کو نصیحت

بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ﴿۱۵﴾	اَلَمْ يَاْنِ	لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْٓا
کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	کیا وقت نہیں آیا	ان لوگوں کے لئے جو	ایمان لائے

کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ کیا ایمان والوں کیلئے ابھی وہ وقت نہیں آیا

1 ...... اس آیت میں منافقین کی یہ بری صفات بیان کی گئی ہیں (1) منافقت اور کفر اختیار کر کے اپنی جانوں کو فتنے میں ڈالنا۔ (2) مسلمانوں کے نقصان کا منتظر رہنا۔ (3) دینِ اسلام کی حقانیت میں شک کرتے رہنا۔ (4) جھوٹی خواہشات کے دھوکے میں مبتلا رہنا۔ ان صفات کو سامنے رکھ کر ہمیں بھی غور کرنا چاہئے کہ ان میں سے کوئی صفت ہم میں تو نہیں پائی جاتی، اگر ہو تو فوراً اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کریں۔

2 ...... قیامت کے دن منافقوں اور کافروں کے پاس کوئی چیز نہ ہوگی اور بالفرض اگر ہوتی اور وہ اسے بطورِ فدیہ پیش کرتے تو بھی اسے قبول نہ کیا جاتا۔

أَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ

اَنْ	تَخْشَعَ	قُلُوْبُهُمْ	لِذِكْرِ اللّٰهِ[1]	وَ	مَا	نَزَلَ
کہ	جھک جائیں	ان کے دل	اللہ کی یاد کے لیے	اور	(اس کے لیے) جو	نازل ہوا

کہ ان کے دل اللہ کی یاد اور اس حق کے لیے جھک جائیں جو

مِنَ الْحَقِّ ۙ وَلَا يَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ اُوْتُوا

مِنَ الْحَقِّ	وَ	لَا يَكُوْنُوْا[2]	كَالَّذِيْنَ	اُوْتُوا
حق	اور	وہ (مسلمان) نہ ہوں	ان لوگوں جیسے جنہیں	دی گئی

نازل ہوا ہے اور مسلمان ان جیسے نہ ہوں جنہیں پہلے کتاب

الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ

الْكِتٰبَ	مِنْ قَبْلُ	فَطَالَ	عَلَيْهِمُ	الْاَمَدُ	فَقَسَتْ
کتاب	پہلے	پھر دراز ہوگئی	ان پر	مدت	تو سخت ہوگئے

دی گئی پھر ان پر مدت دراز ہوگئی تو ان کے دل

قُلُوْبُهُمْ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝١٦ اِعْلَمُوْٓا

قُلُوْبُهُمْ	وَ	كَثِيْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ۝١٦	اِعْلَمُوْٓا
ان کے دل	اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	جان لو

سخت ہوگئے اور ان میں بہت سے فاسق ہیں ○ جان لو

اَنَّ اللّٰهَ يُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا ۭ قَدْ

اَنَّ	اللّٰهَ	يُحْيِ	الْاَرْضَ	بَعْدَ مَوْتِهَا	قَدْ
کہ	اللہ	زندہ کرتا ہے	زمین (کو)	اس کی موت کے بعد	بیشک

کہ اللہ زمین کو اس کے مرنے کے بعد زندہ کرتا ہے بیشک

1 ...... یادِ الٰہی کے لیے دل کے خشوع سے مراد دل کا نرم ہونا، وعظ و نصیحت قبول کرنا اور اطاعتِ الٰہی اختیار کرنا ہے اور قرآن کے لیے خشوع یہ ہے کہ بندہ اس کے احکامات پر عمل کرے اور ممنوعات سے بچے اور اس پر عمل کرنے میں کسی سستی اور کمزوری کو آڑے نہ آنے دے۔

2 ...... یہاں مسلمانوں کو یہودیوں اور عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ اس حکم کو سامنے رکھتے ہوئے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے جو اپنی صورت اور سیرت یہودیوں اور عیسائیوں جیسی بناتے، اس پر فخر محسوس کرتے اور اس کی ترغیب دیتے ہیں۔

صدقہ کرنے والوں کے لئے بشارت

بَيَّنَّا لَكُمُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾ اِنَّ

بَيَّنَّا	لَكُمُ	الْاٰيٰتِ	لَعَلَّكُمْ	تَعْقِلُوْنَ ﴿١٧﴾	اِنَّ
ہم نے بیان کردیں	تمہارے لیے	نشانیاں	تاکہ تم	سمجھو	بیشک

ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان فرمادیں تاکہ تم سمجھو○ بیشک

الْمُصَّدِّقِيْنَ وَ الْمُصَّدِّقٰتِ وَ اَقْرَضُوا اللّٰهَ

الْمُصَّدِّقِيْنَ	وَ	الْمُصَّدِّقٰتِ	وَ	اَقْرَضُوا	اللّٰهَ
صدقہ دینے والے مرد	اور	صدقہ دینے والی عورتیں	اور	(جنہوں نے) قرض دیا	اللہ (کو)

صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی عورتیں اور وہ جنہوں نے اللہ کو

قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعَفُ لَهُمْ وَ لَهُمْ اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾

قَرْضًا حَسَنًا[1]	يُّضٰعَفُ	لَهُمْ	وَ	لَهُمْ	اَجْرٌ كَرِيْمٌ ﴿١٨﴾
اچھا قرض	بڑھادیا جائے گا	ان کے لئے	اور	ان کے لئے	عزت کا ثواب (ہے)

اچھا قرض دیا ان کیلئے کئی گنا بڑھا دیا جائے گا اور ان کے لئے عزت کا ثواب ہے○

اہلِ ایمان کے لئے بشارت اور کفار کے لئے وعید

وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ

وَ	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖۤ	اُولٰٓئِكَ	هُمُ
اور	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسول پر	یہ لوگ	وہی

اور وہ جو اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لائیں وہی

الصِّدِّيْقُوْنَ ۖۗ وَ الشُّهَدَآءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ لَهُمْ

الصِّدِّيْقُوْنَ	وَ	الشُّهَدَآءُ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	لَهُمْ
صدیق (کامل سچے)	اور	گواہ (ہیں)	اپنے رب کے نزدیک	ان کے لیے

اپنے رب کے نزدیک صدّیق اور گواہ ہیں۔ ان کے لیے

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: بیشک اللہ تعالیٰ صدقہ قبول فرماتا اور اسے (اپنی شان کے لائق) دائیں ہاتھ میں لیتا ہے، پھر تم میں سے کسی کے لیے اس کی ایسے پرورش کرتا (یعنی بڑھاتا) ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھڑے کی پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ ایک لقمہ احد پہاڑ کی طرح ہو جاتا ہے۔ (ترمذی، ۱۴۴/۲، الحدیث: ۶۶۲)

2 ...... صدق کے 6 مراتب ہیں: (1) زبان کا صدق۔ (2) نیت کا صدق۔ (3) عزم کا صدق (4) عزم پورا کرنے کا صدق۔ (5) تب تک کوئی ایسا کام نہ کرنا جب تک باطن اس صفت سے متصف نہ ہو۔ (6) مقاماتِ دین (جیسے زہد، توکل، صبر وغیرہ) کی حقیقت کا دل سے خواہاں ہونا اور ان کے ظاہر پر قناعت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَجْرُهُمْ وَ نُوْرُهُمْ ؕ وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا

اَجْرُهُمْ	وَ	نُوْرُهُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا
ان کا ثواب	اور	ان کا نور (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اور	انہوں نے جھٹلایا

ان کا ثواب ہے اور ان کا نور ہے اور جنہوں نے کفر کیا اور ہماری آیتیں

ع ۲ ۱۸

دنیاوی زندگی کی حقیقت

بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾ ع اِعْلَمُوْۤا اَنَّمَا

بِاٰيٰتِنَاۤ	اُولٰٓئِكَ	اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿١٩﴾	اِعْلَمُوْۤا	اَنَّمَا
ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	دوزخ والے (ہیں)	تم جان لو	کہ

جھٹلائیں وہ دوزخی ہیں ۝ جان لو کہ

اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّ لَهْوٌ وَّ زِيْنَةٌ وَّ

اَلْحَيٰوةُ الدُّنْيَا (1)	لَعِبٌ	وَّ	لَهْوٌ	وَّ	زِيْنَةٌ	وَّ
دنیا کی زندگی	کھیل	اور	تماشا	اور	زینت	اور

دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود اور زینت اور

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَ تَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ ؕ

تَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ	وَ	تَكَاثُرٌ	فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ
اپنے درمیان فخر و غرور کرنا	اور	ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا (ہے)	مالوں اور اولاد میں

آپس میں فخر و غرور کرنا اور مالوں اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنا ہے۔

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ

كَمَثَلِ غَيْثٍ	اَعْجَبَ	الْكُفَّارَ	نَبَاتُهٗ
(دنیاوی زندگی کی مثال) بارش کی مثال جیسی (ہے)	اچھا لگا	کسانوں کو	اس کا (اگایا ہوا) سبزہ

(دنیا کی زندگی ایسے ہے) جیسے وہ بارش جس کا اُگایا ہوا سبزہ کسانوں کو اچھا لگا

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نہ کرنا۔ (کیمیائے سعادت، ۲/۸۸۰-۸۸۲) جب تک کسی میں یہ مراتب نہ پائے جائیں تب تک وہ کامل صدیق نہیں ہو سکتا۔ 1 ……اس آیت میں اللہ تعالٰی نے دنیا کے بارے میں 6 چیزیں بیان فرمائی ہیں (1،2) دنیا کی زندگی تو صرف کھیل کود ہے جو کہ بچوں کا کام ہے اور صرف اس کے حصول میں محنت و مشقت کرتے رہنا وقت ضائع کرنے کے سوا کچھ نہیں۔ (3) دنیا کی زندگی زینت و آرائش کا نام ہے جو جلد فنا ہو جاتی ہے۔ (4،5) دنیا کی زندگی آپس میں فخر و غرور کرنے اور مال اور اولاد میں ایک دوسرے پر زیادتی چاہنے کا نام ہے۔ (6) دنیاوی زندگی کی مثال اس سبزے جیسی ہے جو کسانوں کو اچھا لگتا ہے، پھر وہ سوکھ کر زرد ہو جاتا اور آخر کار بے کار ہو جاتا ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطٰمًا ؕ وَ

ثُمَّ	يَهِيْجُ	فَتَرٰىهُ	مُصْفَرًّا	ثُمَّ	يَكُوْنُ	حُطٰمًا	وَ
پھر	وہ سوکھ جاتا ہے	تو تم دیکھتے ہو اسے	زرد	پھر	وہ ہو جاتا ہے	چورا چورا	اور

پھر وہ سبزہ سوکھ جاتا ہے تو تم اسے زرد دیکھتے ہو پھر وہ پامال کیا ہوا (بے کار) ہو جاتا ہے اور

فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّ مَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ

فِي الْاٰخِرَةِ	عَذَابٌ شَدِيْدٌ	وَّ	مَغْفِرَةٌ	مِّنَ اللّٰهِ	وَ
آخرت میں	سخت عذاب (ہے)	اور	بخشش (ہے)	اللہ کی طرف سے	اور

آخرت میں سخت عذاب ہے اور اللہ کی طرف سے بخشش اور

رِضْوَانٌ ؕ وَ مَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾

رِضْوَانٌ	وَ	مَا	الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ	اِلَّا	مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ﴿٢٠﴾
رضا (بھی ہے)	اور	نہیں	دنیا کی زندگی	مگر	دھوکے کا سامان

اس کی رضا (بھی ہے) اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کا سامان ہے ۝

مغفرت و جنت کے حصول میں سبقت کا حکم

سَابِقُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ

سَابِقُوْٓا(1)	اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ	وَ	جَنَّةٍ
آگے بڑھ جاؤ	اپنے رب کی بخشش کی طرف	اور	(اس) جنت (کی طرف)

اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاؤ

عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ ۙ اُعِدَّتْ

عَرْضُهَا	كَعَرْضِ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ	اُعِدَّتْ(2)
جس کی چوڑائی	آسمان اور زمین کی وسعت جیسی (ہے)	تیار کی گئی ہے

جس کی چوڑائی آسمان و زمین کی وسعت جیسی ہے۔ اللہ اور اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اس کے بعد آخرت کے بارے میں بیان ہوا کہ وہاں ہر انسان دو حالوں میں سے ایک حال کو ضرور پہنچے گا، یا تو اسے شدید عذاب ہوگا، یا اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور رحمت ہے۔ اب یہ انسان کے اختیار میں ہے کہ وہ چاہے تو صرف ناپائیدار دنیا میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی کو عذاب بنا لے یا اس میں دل لگانے اور اسی کے حصول کی کوشش کرتے رہنے کی بجائے آخرت کو بہتر بنانے والے کاموں میں مشغول ہو کر اپنی اُخروی زندگی سنوار لے۔ 1...... آیت کے اس حصے کا معنی یہ ہے کہ ان اعمال میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مغفرت اور جنت حاصل ہونے کا ذریعہ ہیں۔ 2...... اس سے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

تقدیر کا بیان

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ ؕ ذٰلِكَ

لِلَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ	ذٰلِكَ
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اللہ اور اس کے رسولوں پر	یہ

سب رسولوں پر ایمان لانے والوں کیلئے تیار کی گئی ہے، یہ

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ

اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾ مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ

ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿٢١﴾	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِيْبَةٍ	فِي الْاَرْضِ
بڑے فضل والا (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	زمین میں

بڑے فضل والا ہے ○ زمین میں اور تمہاری جانوں میں جو مصیبت

وَ لَا فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ

وَ	لَا	فِيْۤ اَنْفُسِكُمْ	اِلَّا	فِيْ كِتٰبٍ (1)	مِّنْ قَبْلِ
اور	نہ	تمہاری جانوں میں	مگر	ایک کتاب میں (لکھی ہوئی ہے)	(اس سے) پہلے

پہنچتی ہے وہ ہمارے اسے پیدا کرنے سے پہلے (ہی)

اَنْ نَّبْرَاَهَا ؕ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾ۚ

اَنْ	نَّبْرَاَهَا	اِنَّ	ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ﴿٢٢﴾
کہ	ہم پیدا کریں اسے	بیشک	یہ	اللہ پر	آسان (ہے)

ایک کتاب میں (لکھی ہوئی) ہے بیشک یہ اللہ پر آسان ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معلوم ہوا کہ جنت تیار کی جاچکی ہے کیونکہ یہاں ماضی کا صیغہ ذکر کیا گیا ہے۔ 1 ......بندے کو پہنچنے والی ہر مصیبت اس کی تقدیر میں لکھی ہوئی ہے اور ہر مصیبت اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی پہنچتی ہے، البتہ بعض مصیبتیں بعض وجوہات جیسے گناہ کرنے کی وجہ سے یا مومن کے گناہوں کو معاف کرنے، اس کے درجات بلند کرنے کے لئے بھی آتی ہیں لہٰذا جس پر کوئی مصیبت آئے تو وہ اس بات پر یقین رکھے کہ یہ مصیبت اس کے نصیب میں لکھی ہوئی تھی اور اس بات پر غور کرے کہ کہیں اس سے کوئی ایسا گناہ صادر نہ ہوا ہو جس کے نتیجے میں اس پر یہ مصیبت آئی، نیز اللہ تعالیٰ سے یہ امید رکھے کہ وہ اس مصیبت کے سبب اس کے گناہ مٹا اور اس کے درجات بلند

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا

لِّكَيْلَا تَاْسَوْا [1]	عَلٰى	مَا	فَاتَكُمْ	وَ	لَا تَفْرَحُوْا
تاکہ تم غم نہ کھاؤ	(اس) پر	جو	جاتا رہا تم سے	اور	تم نہ اتراؤ

تاکہ تم اس پر غم نہ کھاؤ جو تم سے جاتی رہے اور اس پر اتراؤ نہیں

تکبر اور بخل کی مذمت

بِمَاۤ اٰتٰىكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ۙ﴿۲۳﴾

بِمَاۤ	اٰتٰىكُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا یُحِبُّ	كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِ ﴿۲۳﴾
(اس) پر جو	اس نے دیا تمہیں	اور	اللہ	پسند نہیں کرتا	ہر متکبر، بڑائی جتانے والے (کو)

جو تمہیں اللہ نے دیا ہے اور اللہ ہر متکبر، بڑائی جتانے والے کو ناپسند کرتا ہے ○

الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ وَ یَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ ؕ

الَّذِیْنَ	یَبْخَلُوْنَ	وَ	یَاْمُرُوْنَ	النَّاسَ	بِالْبُخْلِ [2]
وہ لوگ جو	بخل کرتے ہیں	اور	حکم دیتے ہیں	لوگوں (کو)	بخل کا

وہ جو بخل کریں اور لوگوں کو بخل کرنے کا کہیں

وَ مَنْ یَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾

وَ	مَنْ	یَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الْغَنِیُّ	الْحَمِیْدُ ﴿۲۴﴾
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، حمد کے لائق ہے ○

رسولوں کے بھیجنے کے دو اہم مقاصد

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَیِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا

لَقَدْ	اَرْسَلْنَا	رُسُلَنَا	بِالْبَیِّنٰتِ	وَ	اَنْزَلْنَا
ضرور بیشک	ہم نے بھیجا	اپنے رسولوں (کو)	روشن دلیلوں کے ساتھ	اور	ہم نے اتاری

بیشک ہم نے اپنے رسولوں کو روشن دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) فرمادے گا۔ ایسا کرنے سے ذہنی سکون ملے گا اور مصیبت پر صبر کرنا آسان ہو جائے گا۔ 1...... اِس غم سے مراد انسان کی وہ حالت ہے جس میں صبر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی رہنا نہ پایا جائے اور ثواب کی امید بھی آدمی نہ رکھے جبکہ خوشی سے وہ اترانا مراد ہے جس میں مست ہو کر آدمی شکر سے غافل ہو جائے، ایسا غم اور خوشی مذموم و ممنوع ہے البتہ وہ رنج و غم جس میں بندہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو اور اس کی رضا پر راضی ہو، ایسے ہی وہ خوشی جس پر حق تعالیٰ کا شکر گزار ہو ممنوع نہیں۔ 2...... بخل انتہائی مذموم فعل ہے اس سے ضرور بچنا چاہیے، حدیثِ پاک میں ہے: دو خصلتیں کسی مومن میں جمع نہیں ہوتیں (1) بخل۔

(بقیہ اگلے صفحے پر)

مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْمِیْزَانَ لِیَقُوْمَ النَّاسُ

النَّاسُ	لِیَقُوْمَ	الْمِیْزَانَ[1]	وَ	الْكِتٰبَ	مَعَهُمُ
لوگ	تاکہ قائم ہوں	(عدل کی) ترازو	اور	کتاب	ان کے ساتھ

کتاب اور عدل کی ترازو اتاری تاکہ لوگ انصاف پر

بِالْقِسْطِ ۚ وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِیْدَ فِیْهِ بَاْسٌ شَدِیْدٌ

بَاْسٌ شَدِیْدٌ	فِیْهِ	الْحَدِیْدَ	اَنْزَلْنَا	وَ	بِالْقِسْطِ
سخت لڑائی (کا سامان ہے)	اس میں	لوہا	ہم نے اتارا	اور	انصاف پر

قائم ہوں اور ہم نے لوہا اتارا، اس میں سخت لڑائی (کا سامان) ہے

وَّ مَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَ لِیَعْلَمَ اللّٰهُ مَنْ یَّنْصُرُهٗ

یَّنْصُرُهٗ[2]	مَنْ	اللّٰهُ	لِیَعْلَمَ	وَ	لِلنَّاسِ	مَنَافِعُ	وَّ
مدد کرتا ہے اس کی	(اسے) جو	اللہ	تاکہ دیکھے	اور	لوگوں کے لیے	فائدے (ہیں)	اور

اور لوگوں کیلئے فائدے ہیں اور تاکہ اللہ اس شخص کو دیکھے جو بغیر دیکھے

ع ٣ ٢ ١٩

وَ رُسُلَهٗ بِالْغَیْبِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ؏ ﴿٢٥﴾

عَزِیْزٌ ﴿٢٥﴾	قَوِیٌّ	اللّٰهَ	اِنَّ	بِالْغَیْبِ	رُسُلَهٗ	وَ
غلبے والا (ہے)	قوت والا	اللہ	بیشک	بغیر دیکھے	اس کے رسولوں (کی)	اور

اللہ اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے، بیشک اللہ قوت والا، غالب ہے ○

تاریخِ انبیاء کی طرف اشارہ

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا وَّ اِبْرٰهِیْمَ وَ جَعَلْنَا

جَعَلْنَا	وَ	اِبْرٰهِیْمَ	وَّ	نُوْحًا	اَرْسَلْنَا	لَقَدْ	وَ
ہم نے رکھی	اور	ابراہیم (کو)	اور	نوح	ہم نے بھیجا	ضرور بیشک	اور

اور بیشک ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان کی اولاد میں

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) (2) بد خلقی۔ (ترمذی، ۳/۳۸۷، الحدیث: ۱۹۶۹) 1 ...... یہاں ترازو سے مراد عدل ہے اور ترازو نازل کرنے سے مراد عدل کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ عدل و انصاف پر قائم رہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ ترازو سے وزن کرنے کا آلہ ہی مراد ہے، اور اسے نازل کرنے سے مراد اس کے اسباب نازل کرنا اور اسے بنانے کا حکم دینا ہے تاکہ لوگ آپس میں تول کر چیزیں لینے دینے کے معاملے میں انصاف پر قائم ہوں اور کوئی کسی کی حق تلفی نہ کرے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ غنی اور بے نیاز ہے، اسے کسی کی مدد درکار نہیں، یہاں اللہ تعالیٰ کی مدد سے مراد اس کے دین کی مدد کرنا ہے اور دین کی مدد کا حکم بھی لوگوں کے ہی فائدے کے لئے ہے۔ ہمارے زمانے میں دینِ خدا کو ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَ الْكِتٰبَ فَمِنْهُمْ مُّهْتَدٍ ۚ

فِیْ ذُرِّیَّتِهِمَا	النُّبُوَّةَ	وَ	الْكِتٰبَ	فَمِنْهُمْ	مُّهْتَدٍ
ان دونوں کی اولاد میں	نبوت	اور	کتاب	تو ان میں سے	کوئی ہدایت یافتہ (ہے)

نبوت اور کتاب رکھی تو ان میں کوئی ہدایت یافتہ ہے

وَ كَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾ ثُمَّ قَفَّیْنَا عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ

حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بعثت اور عیسائیوں کا حال

وَ	كَثِیْرٌ	مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿۲۶﴾	ثُمَّ	قَفَّیْنَا	عَلٰۤی اٰثَارِهِمْ
اور	بہت سے	ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	پھر	ہم نے پیچھے بھیجا	ان کے نقش قدم پر

اور ان میں بہت زیادہ فاسق ہیں ○ پھر ہم نے ان کے پیچھے ان کے قدموں کے نشانات پر

بِرُسُلِنَا وَ قَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَ اٰتَیْنٰهُ

بِرُسُلِنَا	وَ	قَفَّیْنَا	بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ	وَ	اٰتَیْنٰهُ
اپنے رسولوں کو	اور	ہم نے (ان کے) پیچھے بھیجا	مریم کے بیٹے عیسیٰ کو	اور	عطا کی اسے

اپنے (مزید) رسول بھیجے اور ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا اور اسے انجیل

الْاِنْجِیْلَ ۙ۬ وَ جَعَلْنَا فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْهُ

الْاِنْجِیْلَ	وَ	جَعَلْنَا	فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ	اتَّبَعُوْهُ
انجیل	اور	ہم نے رکھی	ان لوگوں کے دلوں میں جنہوں نے	پیروی کی اس کی

عطا فرمائی اور اس کے پیروکاروں کے دل میں

رَاْفَةً وَّ رَحْمَةً ؕ وَ رَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا

رَاْفَةً	وَّ	رَحْمَةً	وَ	رَهْبَانِیَّةَ ابْتَدَعُوْهَا (1)
نرمی	اور	رحمت	اور	رہبانیت (کو) انہوں نے خود ایجاد کیا اسے

نرمی اور رحمت رکھی اور رہبانیت (دنیا سے قطع تعلقی) کو انہوں نے خود ایجاد کیا،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آئے دن نت نئے فتنوں کا سامنا ہے اور آج لوگ دین کا نام لے کر اسی کا حلیہ بگاڑنے میں مصروف عمل ہیں، ہم خود پر غور کریں کہ کیا ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں یا اس سے آنکھیں پھیر کر غافل بیٹھے ہوئے ہیں؟ (1)...... رہبانیت کا حاصل یہ ہے کہ، نکاح، جائز لذتوں اور لوگوں سے میل جول چھوڑ دیا جائے۔ یہاں رہبانیت اختیار کرنے پر مذمت نہیں کی گئی بلکہ جیسے عمل کرنے کا حق تھا ویسے عمل نہ کرنے پر مذمت کی گئی ہے۔ بدعت یعنی دین میں کوئی بات نکالنے کی مختلف صورتیں ہیں، اگر وہ بات اچھی ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسے جاری رکھنا چاہیے، اسے بدعتِ حسنہ یعنی اچھی بدعت کہتے ہیں البتہ دین میں بری بات

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اہل کتاب کو تقویٰ و ایمان کا حکم، بشارت اور اس کی حکمت

مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ

مَا كَتَبْنٰهَا	عَلَيْهِمْ	اِلَّا	ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
ہم نے مقرر نہ کیا اسے	ان پر	ہاں	اللہ کی رضا طلب کرنے (کیلئے انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

ہم نے ان پر یہ مقرر نہ کیا تھا ہاں اللہ کی رضا طلب کرنے کے لئے (انہوں نے یہ بدعت ایجاد کی)

فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا ۚ فَاٰتَيْنَا

فَمَا رَعَوْهَا	حَقَّ رِعَايَتِهَا(1)	فَاٰتَيْنَا
پھر انہوں نے رعایت نہ کی اس کی	(جیسا) اس کی رعایت کرنے کا حق (تھا)	تو ہم نے عطا کیا

پھر اس کی ویسی رعایت نہ کی جیسی رعایت کرنے کا حق تھا تو ان میں ایمان والوں کو

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْهُمْ اَجْرَهُمْ ۚ وَ كَثِيْرٌ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْهُمْ	اَجْرَهُمْ	وَ	كَثِيْرٌ
ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	ان میں سے	ان کا ثواب	اور	بہت سے

ہم نے ان کا ثواب عطا کیا اور ان میں سے

مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا

مِّنْهُمْ	فٰسِقُوْنَ ﴿٢٧﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوا(2)
ان میں سے	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

بہت سے نافرمان ہیں ○ اے ایمان لانے والو!

اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اٰمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ

اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَ	اٰمِنُوْا	بِرَسُوْلِهٖ	يُؤْتِكُمْ	كِفْلَيْنِ
ڈرو	اللہ (سے)	اور	ایمان لاؤ	اس کے رسول پر	وہ دے گا تمہیں	دو حصے

اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ تو وہ اپنی رحمت کے دو حصے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نکالنا ممنوع اور ناجائز ہے، اسے بدعتِ سیّئہ یعنی بری بدعت کہتے ہیں اور بدعتِ سیّئہ وہ ہے جو خلافِ سنت ہو اور اس کے نکالنے سے کوئی سنت اُٹھ جائے۔

1 ...... عیسائیوں نے رہبانیت کی بدعت طلبِ رضائے الٰہی کیلئے ایجاد کی لیکن کماحقہ پورا نہ کر سکے۔ معلوم ہوا نیک عمل خواہ چھوٹا ہی ہو اسے مستقل اور ہمیشہ کرنا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سب سے پسندیدہ عمل وہ ہے جسے ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ قلیل ہو۔ (بخاری، ۴/۲۳۷، الحدیث: ۶۴۶۴)

2 ...... یہاں ایمان والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو حضرت عیسیٰ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر ایمان لائے، یا وہ لوگ مراد ہیں جو پچھلے انبیاء اور پچھلی کتابوں پر ایمان لائے۔

مِنْ رَّحْمَتِهٖ وَ يَجْعَلْ لَّكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ

مِنْ رَّحْمَتِهٖ	وَ	يَجْعَلْ	لَّكُمْ	نُوْرًا	تَمْشُوْنَ
اپنی رحمت سے	اور	کر دے گا	تمہارے لیے	نور	تم چلو گے

تمہیں عطا فرمائے گا اور وہ تمہارے لیے ایک ایسا نور کر دے گا جس کے ذریعے

بِهٖ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۟ۙ﴿۲۸﴾

بِهٖ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِيْمٌ ﴿۲۸﴾
اس کے ذریعے	اور	وہ بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	بخشنے والا	مہربان (ہے)

تم چلو گے اور وہ تمہیں بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ○

لِّئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَلَّا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَیْءٍ

لِّئَلَّا يَعْلَمَ (1)	اَهْلُ الْكِتٰبِ	اَلَّا يَقْدِرُوْنَ	عَلٰى شَیْءٍ
تاکہ جان لیں	اہلِ کتاب	کہ وہ قدرت نہیں رکھتے	کسی چیز پر

تاکہ اہلِ کتاب جان لیں کہ وہ اللہ کے فضل میں سے کسی چیز پر

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ

مِّنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اَنَّ	الْفَضْلَ	بِيَدِ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ
اللہ کے فضل میں سے	اور	یہ کہ	سارا فضل	اللہ کے ہاتھ میں (ہے)	وہ دیتا ہے اسے

قدرت نہیں رکھتے اور یہ کہ سارا فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے

مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾ ع ۴ ۲۰

مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿۲۹﴾
جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بڑے فضل والا (ہے)

دیتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے ○

1 ..... جب اوپر والی آیت نازل ہوئی جس میں اہلِ کتاب میں سے مومنین کو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانے کی صورت میں دگنے اجر کا وعدہ دیا گیا تو اہلِ کتاب میں سے کفار نے کہا" اگر ہم حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائیں تو دگنا اجر ملے گا اور اگر ایمان نہ لائیں تو ہمارے لئے ایک اجر جب بھی رہے گا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اُن کی تردید میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اہلِ کتاب کو آخری نبی پر ایمان لانے کا حکم اس لئے دیا ہے تاکہ وہ جان لیں کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے بغیر وہ اللہ تعالیٰ کے فضل یعنی دگنے اجر، نور اور مغفرت میں سے کچھ نہیں پاسکتے۔

قَدۡ سَمِعَ اللّٰہُ

28

آیات: 22 | رکوع: 03

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَة مدنيّة

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

آیت ظہار کا شان نزول

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا

قَدْ	سَمِعَ	اللّٰهُ	قَوْلَ	الَّتِیْ	تُجَادِلُكَ (1)	فِیْ زَوْجِهَا
بیشک	سن لی	اللہ (نے)	بات	(اس کی) جو	بحث کر رہی ہے تم سے	اپنے شوہر کے بارے میں

بیشک اللہ نے اس عورت کی بات سن لی جو اپنے شوہر کے معاملے میں آپ سے بحث کر رہی ہے

وَ تَشْتَكِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَ اللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ

وَ	تَشْتَكِیْۤ	اِلَى اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	یَسْمَعُ	تَحَاوُرَكُمَا	اِنَّ	اللّٰهَ
اور	شکایت کرتی ہے	اللہ سے	اور	اللہ	سن رہا ہے	تم دونوں کی گفتگو	بیشک	اللہ

اور اللہ کی بارگاہ میں شکایت کرتی ہے اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا ہے، بیشک اللہ

ظہار کی حقیقت

سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ① اَلَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ

سَمِیْعٌۢ	بَصِیْرٌ ①	اَلَّذِیْنَ	یُظٰهِرُوْنَ (2)	مِنْكُمْ	مِّنْ نِّسَآىٕهِمْ
خوب سننے والا	خوب دیکھنے والا (ہے)	وہ لوگ جو	ظہار کرتے ہیں	تم میں سے	اپنی بیویوں سے

خوب سننے والا، خوب دیکھنے والا ہے ① تم میں سے وہ لوگ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہہ بیٹھتے ہیں

(1)...... یہ بحث کرنے والی خاتون حضرت خولہ بنت ثعلبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا تھیں، اُن کے شوہر حضرت اوس بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا تھا کہ ”تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مثل ہے“ یہ ظہار کے الفاظ تھے، اس زمانے میں انہیں طلاق شمار کیا جاتا تھا اور ابھی تک ظہار سے متعلق کوئی نیا شرعی حکم نہیں آیا تھا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کو شوہر سے کسی طرح جدائی گوارا نہ تھی اس لیے بارگاہِ رسالت میں اپنی مجبوریاں بیان کر کے اس مسئلہ سے متعلق بار بار عرض کی اور جب خواہش کے مطابق حکم نہ ملا تو بارگاہِ الٰہی میں اپنی بے کسی کی فریاد کی، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ (2)...... ظہار کا معنی یہ ہے کہ اپنی بیوی یا اُس کے کسی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓـِٔیْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَ

مَّا	هُنَّ	اُمَّهٰتِهِمْ	اِنْ	اُمَّهٰتُهُمْ	اِلَّا الّٰٓـِٔیْ	وَلَدْنَهُمْ	وَ
نہیں (ہیں)	وہ (بیویاں)	ان کی مائیں	نہیں	ان کی مائیں	مگر وہ جنہوں نے	جنم دیا انہیں	اور

وہ ان کی مائیں نہیں، ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انہیں جنم دیا اور

اِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا ؕ وَ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ

اِنَّهُمْ	لَیَقُوْلُوْنَ	مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَ زُوْرًا	وَ	اِنَّ	اللّٰهَ	لَعَفُوٌّ
بیشک وہ	ضرور کہتے ہیں	بری اور بالکل جھوٹی بات	اور	بیشک	اللہ	ضرور بہت معاف کرنے والا

بیشک وہ ضرور ناپسندیدہ اور بالکل جھوٹ بات کہتے ہیں اور بیشک اللہ ضرور بہت معاف کرنے والا،

ظِہار کا بیان

غَفُوْرٌ ۝۲ وَ الَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآىٕهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ

غَفُوْرٌ ۝۲	وَ	الَّذِیْنَ	یُظٰهِرُوْنَ	مِنْ نِّسَآىٕهِمْ	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ
بہت بخشنے والا (ہے)	اور	وہ لوگ جو	ظہار کرلیں	اپنی بیویوں سے	پھر	وہ رجوع کرنا چاہیں

بہت بخشنے والا ہے ۝ اور وہ جو اپنی بیویوں کو اپنی ماں جیسی کہیں پھر اپنی کہی ہوئی بات کا تدارک (تلافی)

لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَآسَّا ؕ

لِمَا	قَالُوْا	فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ (1)	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّتَمَآسَّا
(اس) سے جو	انہوں نے کہا	تو ایک غلام آزاد کرنا (ہے)	(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں

کرنا چاہیں تو (اس کا کفارہ) میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا ہے

ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

ذٰلِكُمْ	تُوْعَظُوْنَ	بِهٖ	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ
یہ	تمہیں نصیحت کی جاتی ہے	اس کی	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

یہ وہ ہے جس کی تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جزوِ شائع یا ایسے جز کو جو کُل سے تعبیر کیا جاتا ہو، ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو، یا اس کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کی طرف دیکھنا حرام ہو، مثلاً تو مجھ پر میری ماں کی مثل ہے۔

1 ...... اس آیت سے ظہار کا شرعی حکم بیان کیا جارہا ہے کہ جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کریں، پھر اس ظہار کی حرمت کو ختم کرنا چاہیں تو ان پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔ اگر غلام آزاد کرنے پر قدرت ہو تو ظہار کا کفارہ غلام آزاد کرنے سے ہی ادا ہو گا، نیز ظہار کا کفارہ اس وقت واجب ہے کہ ظہار کرنے والا بیوی سے صحبت کرنے کا ارادہ کرے اور اگر یہ چاہتا ہے کہ صحبت نہ کرے اور بیوی حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں۔

خَبِيْرٌ ③ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

خَبِيْرٌ ③	فَمَنْ	لَّمْ يَجِدْ	فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ (1)
خوب خبر دار (ہے)	پھر جو	نہ پائے (غلام)	تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (ہے)

خوب خبر دار ہے ○ پھر جو شخص (غلام) نہ پائے تو میاں بیوی کے ایک دوسرے کو چھونے سے

مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	يَّتَمَآسَّا	فَمَنْ	لَّمْ يَسْتَطِعْ
(اس سے) پہلے	کہ	وہ ایک دوسرے کو چھوئیں	پھر جو	طاقت نہیں رکھتا (روزوں کی)

پہلے لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا (شوہر پر لازم ہے) پھر جو (روزے کی) طاقت نہ رکھتا ہو

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ۚ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ۚ وَ

فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا	ذٰلِكَ	لِتُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ
تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے)	یہ	اس لیے کہ تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (لازم ہے) یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَ لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④ اِنَّ الَّذِيْنَ

رسول کے مخالفین کا انجام

تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	وَ	لِلْكٰفِرِيْنَ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ④	اِنَّ	الَّذِيْنَ
یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	کافروں کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو

یہ اللہ کی حدیں ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے ○ بیشک وہ لوگ جو

يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ

يُحَآدُّوْنَ	اللّٰهَ	وَ	رَسُوْلَهٗ	كُبِتُوْا	كَمَا	كُبِتَ
مخالفت کرتے ہیں	اللہ	اور	اس کے رسول (کی)	انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا	جیسے	ذلیل و رسوا کیا گیا

اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ذلیل و رسوا کر دیا جائے گا جیسے ان سے پہلے لوگ

(1)...... یہاں ظہار کے کفارے کی مزید دو صورتیں بیان کی گئی ہیں (1) جسے غلام نہ ملے تو اس پر لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنا لازم ہے۔ غلام نہ ملنا خواہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے ہو یا یوں ہو کہ غلام ملتا ہی نہیں جیسے فی زمانہ غلاموں کا رواج ہی ختم ہو چکا ہے۔ (2) جو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اس پر 60 مسکینوں کو کھانا کھلانا لازم ہے جیسے بہت بوڑھا آدمی ہو جسے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ قَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍؕ وَ

الَّذِیْنَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	وَ	قَدْ	اَنْزَلْنَاۤ	اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ	وَ
ان لوگوں کو جو	ان سے پہلے (گزرے)	اور	بیشک	ہم نے اتاریں	روشن آیتیں	اور

ذلیل ورسوا کردیئے گئے اور بیشک ہم نے روشن آیتیں اتاریں اور

لِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۟ۚ یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا

لِلْكٰفِرِیْنَ	عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ۵	یَوْمَ	یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا
کافروں کے لیے	رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو

کافروں کے لیے رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ جس دن اللہ ان سب کو (دوبارہ زندہ کرکے) اٹھائے گا

فَیُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْاؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَ

فَیُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	اَحْصٰىهُ (1)	اللّٰهُ	وَ
پھر وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	گن رکھا ہے ان (اعمال) کو	اللہ (نے)	اور

پھر وہ انہیں ان کے اعمال بتائے گا، اللہ نے ان اعمال کو گن رکھا ہے اور

نَسُوْهُؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ ۟۠ اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ

نَسُوْهُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ	شَهِیْدٌ ۶	اَلَمْ تَرَ	اَنَّ	اللّٰهَ
انہوں نے بھلادیا انہیں	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	کہ	اللہ

وہ لوگ انہیں بھول گئے ہیں اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○ (اے بندے!) کیا تو نے نہ دیکھا کہ اللہ

ع۲

علم اور مشاہدۂ الٰہی

یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِؕ مَا یَكُوْنُ

یَعْلَمُ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	مَا یَكُوْنُ
جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	نہیں ہوتی

جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے۔ جہاں کہیں

(1)......اس آیت میں بطورِ خاص کفار کے لیے وعید اور تنبیہ ہے اور عمومی طور پر غافل وگناہگار مسلمانوں کے لیے بھی اس میں تنبیہ ہے کہ یہ اگرچہ بے فکری اور بے توجہی کے سبب اپنے گناہ بھول گئے ہیں لیکن یاد رکھیں کہ ان کا ہر ہر عمل اللہ تعالیٰ نے شمار کر رکھا ہے اور قیامت کے دن وہ انہیں ان کے اعمال بتادے گا اور جس پر اس نے رحم نہ فرمایا اسے گناہوں کی سزا دے گا۔ لہٰذا ایسے تمام مسلمانوں کو چاہئے کہ غفلت کی نیند سے بیدار ہوں اور گناہوں سے سچی توبہ کرکے نیک اعمال میں مصروف ہو جائیں۔

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ اِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَ لَا

مِنْ نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ[1]	اِلَّا	هُوَ	رَابِعُهُمْ	وَ	لَا
تین (شخصوں) کی سرگوشی	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چوتھا (ہوتا ہے)	اور	نہیں (ہوتی)

تین شخصوں کی سرگوشی ہو تو ان میں چوتھا اللہ ہی ہے اور

خَمْسَةٍ اِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَ لَاۤ

خَمْسَةٍ	اِلَّا	هُوَ	سَادِسُهُمْ	وَ	لَاۤ
پانچ (کی سرگوشی)	مگر	وہ (اللہ)	ان کا چھٹا (ہوتا ہے)	اور	(لوگ) نہیں (ہوتے)

پانچ کی سرگوشی ہو تو وہ اللہ ہی ان کا چھٹا ہوتا ہے اور

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ وَ لَاۤ اَكْثَرَ اِلَّا هُوَ مَعَهُمْ اَیْنَ مَا

اَدْنٰى مِنْ ذٰلِكَ	وَ	لَاۤ	اَكْثَرَ	اِلَّا	هُوَ	مَعَهُمْ[2]	اَیْنَ مَا
اس سے کم	اور	نہ	زیادہ	مگر	وہ (اللہ)	ان کے ساتھ (ہوتا ہے)	جہاں کہیں

اس سے کم اور اس سے زیادہ جتنے بھی لوگ ہوں، اللہ ان کے ساتھ ہوتا ہے وہ جہاں کہیں بھی

كَانُوْا ۚ ثُمَّ یُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوْا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ

كَانُوْا	ثُمَّ	یُنَبِّئُهُمْ	بِمَا	عَمِلُوْا	یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
وہ ہوں	پھر	وہ بتادے گا انہیں	جو	انہوں نے عمل کیے	قیامت کے دن

ہوں پھر اللہ انہیں قیامت کے دن بتادے گا جو کچھ انہوں نے کیا،

اِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۷ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	بِكُلِّ شَیْءٍ	عَلِیْمٌ ۝۷	اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ
بیشک	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہیں

بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جنہیں

[1] ......اس آیت کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پوری کائنات کا علم رکھتا ہے، لوگ تین ہوں یا پانچ یا اس سے کم زیادہ اور یہ جہاں کہیں بھی ہوں، نیز یہ ایک دوسرے سے جتنا مرضی آہستہ کلام کرلیں، بہر صورت اللہ تعالیٰ اپنے علم اور قدرت کے اعتبار سے ان کے پاس موجود ہوتا، ان کا مشاہدہ فرماتا اور ان کی گفتگو سنتا ہے اور وہ بروزِ قیامت لوگوں کو ان کے تمام اعمال بتادے گا اور ان کے اعمال کے مطابق انہیں جزا بھی دے گا۔

[2] ......یہاں ساتھ ہونے سے مراد علم اور قدرت کے اعتبار سے ساتھ ہونا ہے۔

منافقوں اور یہودیوں کا بُرا کردار اور انہیں وعید

نُهُوْا عَنِ النَّجْوٰى ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ

نُهُوْا(1)	عَنِ النَّجْوٰى	ثُمَّ	یَعُوْدُوْنَ	لِمَا نُهُوْا عَنْهُ	وَ
منع کیا گیا تھا	پوشیدہ مشوروں سے	پھر	وہ لوٹتے ہیں	(اسی) کی طرف جس سے انہیں منع کیا گیا	اور

پوشیدہ مشوروں سے منع فرمایا گیا تھا پھر وہ اسی کام کی طرف لوٹتے ہیں جس سے انہیں منع کیا گیا تھا اور

یَتَنٰجَوْنَ بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ٘ وَ

یَتَنٰجَوْنَ	بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ
وہ آپس میں مشورے کرتے ہیں	گناہ اور سرکشی کے	اور	رسول کی نافرمانی (کے)	اور

آپس میں گناہ اور حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کے مشورے کرتے ہیں اور

اِذَا جَآءُوْكَ حَیَّوْكَ بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ

اِذَا	جَآءُوْكَ	حَیَّوْكَ(2)	بِمَا لَمْ یُحَیِّكَ بِهِ
جب	وہ آتے ہیں تمہارے پاس	(تو) سلام کرتے ہیں تمہیں	(ان الفاظ) کے ساتھ جن سے سلام نہیں کیا تمہیں

جب تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو اُن الفاظ سے تمہیں سلام کرتے ہیں جن سے اللہ نے تمہیں

اللّٰهُ ۙ وَ یَقُوْلُوْنَ فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ لَوْ لَا یُعَذِّبُنَا اللّٰهُ

اللّٰهُ	وَ	یَقُوْلُوْنَ	فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ	لَوْ لَا	یُعَذِّبُنَا	اللّٰهُ
اللہ (نے)	اور	وہ کہتے ہیں	اپنے دلوں میں	کیوں نہیں	عذاب دیتا ہمیں	اللہ

سلام نہیں فرمایا اور وہ اپنے دلوں میں کہتے ہیں کہ ہماری باتوں کی وجہ سے اللہ ہمیں

بِمَا نَقُوْلُ ؕ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ یَصْلَوْنَهَا ۚ فَبِئْسَ

بِمَا	نَقُوْلُ	حَسْبُهُمْ	جَهَنَّمُ	یَصْلَوْنَهَا	فَبِئْسَ
(اس کی) وجہ سے جو	ہم کہتے ہیں	انہیں کافی ہے	جہنم	وہ داخل ہوں گے اس میں	تو کیا ہی برا

کیوں عذاب نہیں دیتا؟ انہیں جہنم کافی ہے، وہ اس میں داخل ہوں گے تو وہ کیا ہی برا

1 ...... کچھ یہودی اور منافق آپس میں سرگوشیاں کرتے، پھر مسلمانوں کی طرف دیکھتے اور آنکھوں سے اُن کی طرف اشارے کرتے تھے تاکہ مسلمان یہ سمجھیں کہ اُن کے خلاف کوئی پوشیدہ بات کی جارہی ہے اور اس سے انہیں رنج ہو۔ ان کی یہ حرکتیں زیادہ ہونے پر مسلمانوں نے بارگاہِ رسالت میں شکایت کی، حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے منع کرنے کے باوجود وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے، اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

2 ...... یہودی جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تو "السلام علیکم" کہنے کی بجائے "السام علیکم" کہتے جس کا معنی ہے تم پر موت آئے۔ یہاں آیت میں ان کی اسی بری عادت کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

مشورے سے متعلق مسلمانوں کی تربیت

الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَنَاجَیْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا

الْمَصِیْرُ ﴿۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا [1]	اِذَا	تَنَاجَیْتُمْ	فَلَا تَتَنَاجَوْا
ٹھکانہ (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	تم آپس میں مشورہ کرو	تو نہ مشورہ کرو

ٹھکانہ ہے ○ اے ایمان والو! جب تم آپس میں مشورہ کرو تو گناہ اور

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَ مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ وَ تَنَاجَوْا

بِالْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ	وَ	مَعْصِیَتِ الرَّسُوْلِ	وَ	تَنَاجَوْا
گناہ اور حد سے بڑھنے کا	اور	رسول کی نافرمانی (کا)	اور	آپس میں مشورہ کرو

حد سے بڑھنے اور رسول کی نافرمانی کا مشورہ نہ کرو اور نیکی اور

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ؕ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾

بِالْبِرِّ وَ التَّقْوٰى	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِیْۤ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۹﴾
نیکی اور پرہیز گاری کا	اور	ڈرو	اللہ (سے)	وہ جو	اس کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا

پرہیز گاری کا مشورہ کرو اور اس اللہ سے ڈرو جس کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○

منافقوں کی سرگوشیوں پر مسلمانوں کو تسلی

اِنَّمَا النَّجْوٰى مِنَ الشَّیْطٰنِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

اِنَّمَا النَّجْوٰى	مِنَ الشَّیْطٰنِ	لِیَحْزُنَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
(وہ) پوشیدہ مشورہ تو صرف	شیطان کی طرف سے (ہے)	تاکہ وہ غمگین کرے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے

وہ پوشیدہ مشورہ تو شیطان ہی کی طرف سے ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو غمگین کرے

وَ لَیْسَ بِضَآرِّهِمْ شَیْـٴًـا اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ

وَ	لَیْسَ	بِضَآرِّهِمْ	شَیْـٴًـا	اِلَّا	بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ
اور	وہ نہیں ہے	انہیں نقصان پہنچانے والا	کچھ	مگر	اللہ کے حکم سے	اور

اور وہ اللہ کے حکم کے بغیر ایمان والوں کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا اور

[1]......اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ جب آپس میں مشورہ کریں تو یہودیوں اور منافقوں کی طرح گناہ، حد سے بڑھنے اور نافرمانی کا مشورہ کرنے سے بچیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہیں۔ ہمیں بھی چاہئے کہ آپس میں اچھے مشورے ہی کریں، اور اپنی خلوت بھی جلوت کی طرح پاکیزہ رکھیں۔

بارگاہِ رسالت کے حاضرین کو آداب کی تعلیم

عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ	الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۰﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللّٰہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں	ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

مسلمانوں کو تو اللّٰہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے ○ اے ایمان والو! جب

قِيْلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوْا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوْا يَفْسَحِ اللّٰهُ

قِيْلَ	لَكُمْ	تَفَسَّحُوْا(1)	فِي الْمَجٰلِسِ	فَافْسَحُوْا	يَفْسَحِ	اللّٰهُ
کہا جائے	تم سے	جگہ کشادہ کردو	مجلسوں میں	تو جگہ کشادہ کردو	جگہ کشادہ فرمائے گا	اللّٰہ

تم سے کہا جائے (کہ) مجلسوں میں جگہ کشادہ کرو تو جگہ کشادہ کردو، اللّٰہ تمہارے لئے

اہلِ ایمان اور علماء کی فضیلت

لَكُمْ ۚ وَاِذَا قِيْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا يَرْفَعِ اللّٰهُ

لَكُمْ	وَ	اِذَا	قِيْلَ	انْشُزُوْا	فَانْشُزُوْا	يَرْفَعِ	اللّٰهُ
تمہارے لیے	اور	جب	کہا جائے	کھڑے ہو جاؤ	تو کھڑے ہو جایا کرو	بلند فرماتا ہے	اللّٰہ

جگہ کشادہ فرمائے گا اور جب کہا جائے: کھڑے ہو جاؤ تو کھڑے ہو جایا کرو، اللّٰہ تم میں سے

الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ ۙ وَالَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ؕ وَ

الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	مِنْكُمْ	وَ	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْعِلْمَ	دَرَجٰتٍ(2)	وَ
ان لوگوں کے جو	ایمان لائے	تم میں سے	اور	ان کے جنہیں	دیا گیا	علم	درجات	اور

ایمان والوں کے اور ان کے درجات بلند فرماتا ہے جنہیں علم دیا گیا اور

بارگاہِ رسالت میں راز کی بات کہنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم

اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ﴿۱۱﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
اللّٰہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبردار (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

اللّٰہ تمہارے کاموں سے خوب خبردار ہے ○ اے ایمان والو! جب

(1)...... ایک دن چند بدری صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم بارگاہِ رسالت میں اس وقت پہنچے جب بیٹھنے کی جگہ بھر چکی تھی۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے قریب والوں کو اُٹھا کر اُن کیلئے جگہ بنادی، اُٹھنے والوں کو اُٹھنا شاق ہوا تو اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ (2)...... اللّٰہ تعالٰی نے علمائے دین کے درجات کی بلندی کا وعدہ فرمایا ہے، اس سے ان کی فضیلت ظاہر اور اس میں علمِ دین حاصل کرنے کی ترغیب ہے۔ حضرت عبد اللّٰہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: اے لوگو! اس آیت کو سمجھو اور علم حاصل کرنے کی طرف راغب ہو جاؤ کیونکہ اللّٰہ تعالٰی فرماتا ہے کہ وہ مومن عالم کو اس مومن سے بلند درجات عطا فرمائے گا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ

نَاجَیْتُمُ	الرَّسُوْلَ	فَقَدِّمُوْا	بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ
تم تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو	رسول (سے)	تو پہلے کرو	اپنی آہستہ بات سے پہلے

تم رسول سے تنہائی میں کوئی بات عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ

صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا

صَدَقَةً (1)	ذٰلِكَ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	وَ	اَطْهَرُ	فَاِنْ	لَّمْ تَجِدُوْا
صدقہ (کو)	یہ	بہت بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اور	زیادہ پاکیزہ (ہے)	پھر اگر	تم نہ پاؤ

صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے، پھر اگر تم (اس پر قدرت) نہ پاؤ

فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا

فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	ءَاَشْفَقْتُمْ (2)	اَنْ	تُقَدِّمُوْا
تو بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	کیا تم ڈر گئے	(اس بات سے) کہ	پہلے کرو

تو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ کیا تم اس بات سے ڈر گئے کہ تم اپنی عرض سے پہلے

عملِ صدقہ کی منسوخی اور نیک اعمال کی تاکید

بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَ

بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ	صَدَقٰتٍ	فَاِذْ	لَمْ تَفْعَلُوْا	وَ
اپنی آہستہ بات سے پہلے	کچھ صدقے	پھر جب	تم نے نہ کیا	اور

کچھ صدقے دو پھر جب تم نے (یہ) نہ کیا اور

تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ فَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ

تَابَ اللّٰهُ عَلَیْكُمْ	فَاَقِیْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	اٰتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ
اللہ نے اپنی رحمت سے رجوع فرمایا تم پر	تو قائم رکھو	نماز	اور	ادا کرو	زکوٰۃ	اور

اللہ نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا تو تم نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) جو عالم نہیں ہے۔(خازن، المجادلۃ، تحت الآیۃ: ۱۱، ۲۴۱/۴) 1...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں مالدار اپنی عرض پیش کرتے رہتے، جس کی بنا پر غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو اپنی عرض پیش کرنے کا موقع کم ملتا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور عرض پیش کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ شروع میں اس حکم پر عمل کرنا واجب تھا بعد میں اس کا وجوب منسوخ ہو گیا۔ 2...... اس آیت میں صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی کسی تقصیر کا بیان نہیں بلکہ ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے والی خاص رحمت کا بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غریب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی مشقت کا لحاظ فرمایا اور ان کے صدقے پوری

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ۲ ۲

اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ ؕ وَ اللّٰہُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا

اَطِیۡعُوا	اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ	وَ	اللّٰہُ	خَبِیۡرٌۢ	بِمَا
فرمانبرداری کرتے رہو	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	اللہ	خوب خبردار (ہے)	(اس) سے جو

اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہو اور اللہ تمہارے کاموں کی

منافقوں کی مفاد پرستی اور کذب بیانی

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾ ع اَلَمۡ تَرَ اِلَی الَّذِیۡنَ تَوَلَّوۡا قَوۡمًا

تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾	اَلَمۡ تَرَ	اِلَی الَّذِیۡنَ	تَوَلَّوۡا (1)	قَوۡمًا
تم عمل کرتے ہو	کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جنہوں نے	دوست بنالیا	(ان) لوگوں (کو)

خوب خبر رکھنے والا ہے ○ کیا تم نے ان لوگوں کو نہ دیکھا جنہوں نے ان لوگوں کو دوست بنالیا

غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ؕ مَا ہُمۡ مِّنۡکُمۡ وَ لَا مِنۡہُمۡ ۙ وَ

غَضِبَ	اللّٰہُ	عَلَیۡہِمۡ	مَا	ہُمۡ	مِّنۡکُمۡ	وَ	لَا	مِنۡہُمۡ	وَ
غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	نہیں	وہ	تم میں سے	اور	نہ	ان میں سے	اور

جن پر اللہ نے غضب فرمایا، وہ نہ تم میں سے ہیں اور نہ ہی ان میں سے۔ اور وہ

منافقوں کو سخت عذاب کی وعید

یَحۡلِفُوۡنَ عَلَی الۡکَذِبِ وَ ہُمۡ یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾ ج اَعَدَّ اللّٰہُ

یَحۡلِفُوۡنَ (2)	عَلَی الۡکَذِبِ	وَ	ہُمۡ	یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۱۴﴾	اَعَدَّ	اللّٰہُ
وہ قسم کھاتے ہیں	جھوٹی بات پر	اور (حالانکہ)	وہ	جانتے ہیں	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)

جان بوجھ کر جھوٹی بات پر قسم کھاتے ہیں ○ اللہ نے ان کے لیے

لَہُمۡ عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ اِنَّہُمۡ سَآءَ مَا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾

لَہُمۡ	عَذَابًا شَدِیۡدًا	اِنَّہُمۡ	سَآءَ	مَا	کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۵﴾
ان کے لیے	سخت عذاب	بیشک وہ	کیا ہی برا (ہے)	جو	وہ عمل کرتے ہیں

سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امت پر آسانی فرمادی۔ 1......کچھ منافق یہودیوں سے دوستی کرتے، ان کی خیر خواہی میں لگے رہتے اور مسلمانوں کے راز ان تک پہنچاتے تھے، ان کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی جس میں ان کا یہ حال ظاہر کر دیا گیا۔ 2......عبداللہ بن نبتل منافق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مجلس میں حاضر رہتا اور یہاں کی بات یہودیوں کے پاس پہنچاتا تھا۔ ایک دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے ارشاد فرمایا ”تو اور تیرے ساتھی ہمیں کیوں برا کہتے ہیں؟ وہ قسم کھا گیا کہ ایسا نہیں کرتا، پھر اپنے ساتھیوں کو بھی لے آیا، اُنہوں نے بھی قسم کھائی کہ ہم نے آپ کو برا نہیں کہا۔ اس پر آیتِ کریمہ کا یہ حصہ نازل ہوا۔

قسموں سے متعلق منافقوں کا رویّہ اور انہیں وعید

اِتَّخَذُوْۤا اَیْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ

اِتَّخَذُوْۤا(1)	اَیْمَانَهُمْ	جُنَّةً	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ	فَلَهُمْ
انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)	ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	تو ان کے لیے

انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنالیا ہے تو انہوں نے اللہ کی راہ سے روکا تو ان کے لیے

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِیَ عَنْهُمْ اَمْوَالُهُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُهُمْ

عَذَابٌ مُّهِیْنٌ ﴿۱۶﴾	لَنْ تُغْنِیَ	عَنْهُمْ	اَمْوَالُهُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُهُمْ
رسوا کردینے والا عذاب (ہے)	ہرگز کام نہ دیں گے	انہیں	ان کے مال	اور	نہ	ان کی اولاد

رسوا کردینے والا عذاب ہے ○ ان کے مال اور ان کی اولاد اللہ کے سامنے انہیں

مِّنَ اللّٰهِ شَیْــٴًـاؕ اُولٰٓىٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِؕ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾

مِّنَ اللّٰهِ	شَیْــٴًـا	اُولٰٓىٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	هُمْ	فِیْهَا	خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾
اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	وہ	اس میں	ہمیشہ رہنے والے

ہرگز کچھ کام نہ دیں گے، وہ دوزخی ہیں، وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے ○

جھوٹی قسمیں کھانے میں منافقوں کی دیدہ دلیری

یَوْمَ یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا فَیَحْلِفُوْنَ لَهٗ كَمَا یَحْلِفُوْنَ

یَوْمَ	یَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا	فَیَحْلِفُوْنَ(2)	لَهٗ	كَمَا	یَحْلِفُوْنَ
(جس) دن	اٹھائے گا اللہ ان سب کو	تو وہ قسم کھائیں گے	اس کے (حضور)	جیسے	قسم کھارہے ہیں

جس دن اللہ ان سب کو اٹھائے گا تو اس کے حضور بھی ایسے ہی قسمیں کھائیں گے جیسے تمہارے سامنے

لَكُمْ وَ یَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَیْءٍؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ

لَكُمْ	وَ	یَحْسَبُوْنَ	اَنَّهُمْ	عَلٰى شَیْءٍ	اَلَاۤ	اِنَّهُمْ	هُمُ
تمہارے سامنے	اور	وہ گمان کرتے ہیں	کہ وہ	کسی چیز پر (ہیں)	خبردار	بیشک وہ	وہی

کھارہے ہیں اور وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ کسی چیز پر ہیں۔ خبردار! بیشک وہی

1 ...... یہاں منافقوں کے دو برے کام بیان کیے گئے ہیں۔ ایک یہ کہ انہوں نے اپنی جھوٹی قسموں کو اپنی جان ومال کی حفاظت کیلئے ڈھال بنالیا ہے۔ دوسرا یہ کہ وہ اپنی حیلہ سازی سے دوسروں کو بھی راہِ خدا میں جہاد اور قبولِ اسلام سے روکتے ہیں۔ 2 ...... یہاں یہ بتایا گیا ہے کہ منافق جیسے آج تمہارے سامنے دنیا میں جھوٹی قسمیں کھارہے ہیں ایسے ہی یہ قیامت کے دن بارگاہِ الٰہی میں بھی اپنے مخلص مومن ہونے اور منافق نہ ہونے کی قسمیں کھائیں گے۔ یہ اپنی جھوٹی قسموں کو کارآمد سمجھتے ہیں کہ ان کی بدولت بچ جائیں گے حالانکہ ایسا ہرگز نہ ہوگا اور بیشک یہی دنیا و آخرت میں جھوٹے ہیں۔

منافقوں پر شیطان کا تسلط اور شیطانی گروہ کا حال

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَیْهِمُ الشَّیْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِؕ

الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾	اِسْتَحْوَذَ	عَلَیْهِمُ	الشَّیْطٰنُ	فَاَنْسٰىهُمْ	ذِكْرَ اللّٰهِ
جھوٹے (ہیں)	غالب آ گیا	ان پر	شیطان	تو اس نے بھلا دی انہیں	اللہ کی یاد

جھوٹے ہیں ○ ان پر شیطان غالب آ گیا تو اس نے انہیں اللہ کی یاد بھلا دی،

اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ الشَّیْطٰنِؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّیْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾

اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ الشَّیْطٰنِ	اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ الشَّیْطٰنِ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
یہ لوگ	شیطان کا گروہ (ہیں)	سن لو	بیشک	شیطان کا گروہ	وہی	خسارہ پانے والے (ہیں)

وہ شیطان کا گروہ ہیں، سن لو! بیشک شیطان کا گروہ ہی خسارہ پانے والا ہے ○

مخالفینِ رسول کی ذلت کا بیان

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	یُحَآدُّوْنَ	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ (1)	اُولٰٓىٕكَ
بیشک	وہ لوگ جو	مخالفت کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)	یہ لوگ

بیشک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ

رسولوں کے غلبے سے متعلق قانونِ الٰہی

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾ كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْؕ

فِی الْاَذَلِّیْنَ ﴿۲۰﴾	كَتَبَ	اللّٰهُ	لَاَغْلِبَنَّ	اَنَا	وَ	رُسُلِیْ (2)
سب سے زیادہ ذلیلوں میں (ہیں)	لکھ چکا	اللہ	(کہ) ضرور غالب آؤں گا	میں	اور	میرے رسول

سب سے زیادہ ذلیلوں میں ہیں ○ اللہ لکھ چکا ہے کہ ضرور میں غالب آؤں گا اور میرے رسول

اللہ و رسول کے دشمنوں سے دوستی کی ممانعت

اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ

اِنَّ	اللّٰهَ	قَوِیٌّ	عَزِیْزٌ ﴿۲۱﴾	لَا تَجِدُ	قَوْمًا	یُّؤْمِنُوْنَ
بیشک	اللہ	قوت والا	سب پر غالب (ہے)	تم نہ پاؤ گے	(ایسے) لوگ	جو ایمان رکھتے ہیں

بیشک اللہ قوت والا، سب پر غالب ہے ○ تم ایسے لوگوں کو نہیں پاؤ گے جو اللہ اور

1..... زمانۂ رسالت کے کفار و منافقین اپنے گمان میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت نہیں کرتے تھے بلکہ کافر تو کفر بھی یہ سمجھ کر کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہے، البتہ وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت کرتے تھے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مخالفت فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت ہے۔ 2..... رسولوں عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے غالب آنے سے دلیل اور حجت کے ساتھ، یا تلوار کے ساتھ غالب آنا مراد ہے۔ دلیل و حجت کے ساتھ تو سبھی رسول غالب تھے البتہ بہت ساروں کو تلوار کے ساتھ بھی غلبہ عطا کیا گیا۔

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	یُوَآدُّوْنَ[1]	مَنْ	حَآدَّ
اللہ اور آخرت کے دن پر	(کہ) وہ دوستی کریں	(اس سے) جس نے	مخالفت کی

آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہوں کہ وہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْۤا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ لَوْ	كَانُوْۤا	اٰبَآءَهُمْ	اَوْ	اَبْنَآءَهُمْ	اَوْ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	اگرچہ	وہ ہوں	ان کے باپ	یا	ان کے بیٹے	یا

اور اس کے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا

اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِیْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ كَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

اِخْوَانَهُمْ	اَوْ	عَشِیْرَتَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	كَتَبَ	فِیْ قُلُوْبِهِمُ
ان کے بھائی	یا	ان کے خاندان والے	یہ لوگ	(اللہ نے) نقش فرمادیا ہے	ان کے دلوں میں

ان کے خاندان والے ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان

الْاِیْمَانَ وَ اَیَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ یُدْخِلُهُمْ

الْاِیْمَانَ	وَ	اَیَّدَهُمْ	بِرُوْحٍ مِّنْهُ[2]	وَ	یُدْخِلُهُمْ
ایمان	اور	مدد کی ان کی	اپنی طرف کی خاص روح سے	اور	وہ داخل کرے گا انہیں

نقش فرمادیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور وہ انہیں اُن باغوں میں

جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ رَضِیَ

جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَا	رَضِیَ
باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان میں	راضی ہوا

داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے

عاشقانِ رسول کے لئے بشارتیں

(1)...... اس آیت میں مخلص ایمان والوں کا ایک وصف یہ بیان ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرنے والوں سے دوستی نہیں کرتے اگرچہ وہ ان کے کیسے ہی قریبی رشتہ دار کیوں نہ ہوں۔ تاریخ شاہد ہے کہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرکے دکھایا کہ انہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے مقابلے میں رشتے داری کا کوئی لحاظ نہیں۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہیے جو دنیوی مفادات کی خاطر صلح کلیت کے قائل ہوتے اور دشمنانِ خدا اور سول کے ساتھ دوستیاں نبھاتے ہیں۔ (2)...... یہاں روح سے مراد قرآن کا نور یا دل کا نور اور جذبۂ ایمانی ہے جس سے بندہ مشکل

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓىٕكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ						
اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ	رَضُوْا	عَنْهُ	اُولٰٓىٕكَ	حِزْبُ اللّٰهِ
اللہ	ان سے	اور	وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ لوگ	اللہ کا گروہ (ہیں)
راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے، یہ اللہ کی جماعت ہے،						

اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع				
اَلَاۤ	اِنَّ	حِزْبَ اللّٰهِ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾
سن لو	بیشک	اللہ کا گروہ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)
سن لو! اللہ کی جماعت ہی کامیاب ہے ○				

آیات: 24 — رکوع: 03

سُوْرَةُ الْحَشْر مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ							
سَبَّحَ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور وہی
اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی							

کائنات کی ہر چیز تسبیحِ الٰہی کرتی ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اعمالِ صالحہ کے ذریعے قربِ خداوندی کے مدارج طے کرتا ہے۔ یہ دونوں نورِ حیات کا ذریعہ ہیں اس لئے انہیں روح فرمایا گیا۔

(1)...... ہر چیز زبانِ قال یا حال سے اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے جسے ہم نہیں سمجھتے، مگر ان کی تسبیح کی تاثیر جداگانہ ہے جیسے سبزے کی تسبیح سے عذابِ قبر دور ہوتا ہے۔ ہمیں بھی اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے رہنا چاہئے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو کلمے زبان پر ہلکے، میزان میں بھاری اور رحمٰن کو محبوب ہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ۔" (بخاری، ۴/۲۹۷، الحدیث: ۶۶۸۲)

بنو نضیر کے یہودیوں کی جلاوطنی

الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱ هُوَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۱	هُوَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا (1)
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	نکالا	ان لوگوں کو جنہوں نے	کفر کیا

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہی ہے جس نے ان کافر کتابیوں کو

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِیَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ یَّخْرُجُوْا

وقف النبی علیہ السلام

مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	مِنْ دِیَارِهِمْ	لِاَوَّلِ الْحَشْرِ (2)	مَا ظَنَنْتُمْ	اَنْ	یَّخْرُجُوْا
اہل کتاب میں سے	ان کے گھروں سے	پہلے حشر کے وقت	تمہیں گمان نہ تھا	کہ	وہ نکلیں گے

ان کے گھروں سے ان کے پہلے حشر کے وقت نکالا۔ تمہیں گمان نہ تھا کہ وہ نکلیں گے

وَ ظَنُّوْۤا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ

وَ	ظَنُّوْۤا	اَنَّهُمْ	مَّانِعَتُهُمْ	حُصُوْنُهُمْ	مِّنَ اللّٰهِ
اور	انہوں نے گمان کر لیا	کہ وہ	انہیں بچانے والے (ہیں)	ان کے قلعے	اللہ سے

اور وہ سمجھتے تھے کہ ان کے قلعے انہیں اللہ سے بچالیں گے

فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَیْثُ لَمْ یَحْتَسِبُوْا ۗ وَ قَذَفَ

فَاَتٰىهُمُ	اللّٰهُ	مِنْ حَیْثُ	لَمْ یَحْتَسِبُوْا	وَ	قَذَفَ
تو آیا ان کے پاس	اللہ (کا حکم)	جہاں سے	انہیں گمان نہ تھا	اور	اس نے ڈال دیا

تو اللہ کا حکم ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے انہیں گمان بھی نہ تھا اور اس نے ان کے دلوں میں

فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ یُخْرِبُوْنَ بُیُوْتَهُمْ بِاَیْدِیْهِمْ وَ

فِیْ قُلُوْبِهِمْ	الرُّعْبَ	یُخْرِبُوْنَ	بُیُوْتَهُمْ	بِاَیْدِیْهِمْ	وَ
ان کے دلوں میں	رُعب	وہ ویران کرتے ہیں	اپنے گھروں (کو)	اپنے ہاتھوں سے	اور

رُعب ڈال دیا وہ اپنے گھروں کو اپنے ہاتھوں سے اور

(1)...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا پسِ منظر یہ ہے کہ بنو نضیر کے یہودیوں کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے معاہدہ تھا کہ نہ وہ آپ کے ساتھ ہو کر کسی سے لڑیں گے اور نہ آپ سے جنگ کریں گے۔ جنگِ احد میں مسلمانوں کے نقصانات دیکھ کر انہوں نے وہ معاہدہ توڑ دیا اور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلاف کفارِ مکہ سے معاہدہ کر لیا۔ اس کا علم ہوا تو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے لشکر کے ساتھ بنو نَضِیر کا محاصرہ کر لیا، آخر کار انہیں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے جلاوطن ہونا پڑا اور وہ شام، اریحا اور خیبر کی طرف چلے گئے۔ (2)...... بنو نضیر کی جلاوطنی ان کا پہلا حشر ہے۔

بنو نضیر کے لیے دنیاوی عذاب کا بیان اور عذابِ جہنم کی وعید

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۗ فَاعْتَبِرُوْا یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢ وَ لَوْ لَاۤ اَنْ

اَیْدِی الْمُؤْمِنِیْنَ	فَاعْتَبِرُوْا	یٰۤاُولِی الْاَبْصَارِ ۝٢	وَ	لَوْ لَاۤ	اَنْ
ایمان والوں کے ہاتھوں سے	تو عبرت حاصل کرو	اے آنکھوں والو	اور	اگر نہ ہوتا	کہ

مسلمانوں کے ہاتھوں سے ویران کرتے ہیں تو اے آنکھوں والو! عبرت حاصل کرو ○ اور اگر یہ بات نہ ہوتی کہ

كَتَبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمُ الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِی الدُّنْیَا ؕ وَ

كَتَبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمُ	الْجَلَآءَ	لَعَذَّبَهُمْ	فِی الدُّنْیَا	وَ
لکھ دیا تھا	اللہ (نے)	ان پر	جلاوطن ہونا	(تو) ضرور عذاب دے دیتا انہیں	دنیا میں	اور

اللہ نے ان پر گھروں سے اجڑنا لکھ دیا تھا تو ضرور وہ دنیا ہی میں انہیں عذاب دے دیتا اور

بنو نضیر پر غضب کا سبب

لَهُمْ فِی الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ۝٣ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ

لَهُمْ	فِی الْاٰخِرَةِ	عَذَابُ النَّارِ ۝٣	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ
ان کے لیے	آخرت میں	آگ کا عذاب (ہے)	یہ	(اس کے) سبب کہ وہ

ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ہے ○ یہ (سزا) اس لیے ہے کہ

شَآقُّوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۚ وَ مَنْ یُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ

شَآقُّوا	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	وَ	مَنْ	یُّشَآقِّ	اللّٰهَ	فَاِنَّ
انہوں نے مخالفت کی	اللہ اور اس کے رسول (کی)	اور	جو	مخالفت کرے	اللہ (کی)	تو بیشک

انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی مخالفت کرے تو بیشک

بنو نضیر کے درخت کاٹنا اور چھوڑ دینا اذنِ الٰہی سے تھا

اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٤ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّیْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا

اللّٰهَ	شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۝٤	مَا	قَطَعْتُمْ (1)	مِّنْ لِّیْنَةٍ	اَوْ	تَرَكْتُمُوْهَا
اللہ	سخت سزا دینے والا (ہے)	جو	تم نے کاٹا	کھجور کا درخت	یا	تم نے چھوڑ دیا اسے

اللہ سخت سزا دینے والا ہے ○ (اے مسلمانو!) تم نے جو درخت کاٹے یا ان کی جڑوں پر قائم

(1)...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بنو نضیر کے درخت کاٹ ڈالنے اور اُنہیں جلادینے کا حکم فرمایا۔ اس پر یہودیوں نے اعتراض کرتے ہوئے اسے فساد فی الارض قرار دیا اور مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے یا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اجازت سے کچھ درخت کاٹ دیئے اور کچھ کو باقی چھوڑ دیا۔ اس موقع پر ان کی تائید میں یہ آیت نازل ہوئی اور فرما دیا گیا کہ اے مسلمانو! تم نے جو درخت کاٹے اور جو چھوڑ دیئے یہ سب اللہ تعالٰی کی اجازت سے اور اس کی رضا کے موافق تھا اور یہ اجازت دینا فتنہ پرداز یہودیوں کی سزا کیلئے تھا۔

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ

قَآىِٕمَةً عَلٰۤى اُصُوْلِهَا	فَبِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	لِيُخْزِيَ
اس کی جڑوں پر قائم	تو (یہ سب) اللہ کی اجازت سے (تھا)	اور	تاکہ وہ رسوا کرے

چھوڑ دیئے تو یہ سب اللہ کی اجازت سے تھا اور اس لیے تاکہ اللہ نافرمانوں کو

مالِ فے کا حکم

الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ

الْفٰسِقِيْنَ ۝۵	وَ	مَاۤ	اَفَآءَ [1]	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْهُمْ
نافرمانی کرنے والوں (کو)	اور	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	ان سے

رسوا کرے ۝ اور اللہ نے اپنے رسول کو ان سے جو غنیمت دلائی

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّ لَا رِكَابٍ وَّ لٰكِنَّ اللّٰهَ

فَمَاۤ اَوْجَفْتُمْ	عَلَيْهِ	مِنْ خَيْلٍ	وَّ	لَا	رِكَابٍ	وَّ	لٰكِنَّ	اللّٰهَ
تو تم نے نہ دوڑائے	اس پر	گھوڑے	اور	نہ	اونٹ	اور	لیکن	اللہ

تو تم نے اس پر نہ اپنے گھوڑے دوڑائے تھے اور نہ اونٹ، ہاں اللہ

يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

يُسَلِّطُ	رُسُلَهٗ	عَلٰى مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
غالب کر دیتا ہے	اپنے رسولوں (کو)	جس پر	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	ہر چیز پر

اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غلبہ دیدیتا ہے اور اللہ ہر شے پر

مالِ فے کا مصرف اور اوصافِ صحابہ

قَدِيْرٌ ۝۶ مَاۤ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى

قَدِيْرٌ ۝۶	مَاۤ	اَفَآءَ	اللّٰهُ	عَلٰى رَسُوْلِهٖ	مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى [2]
خوب قادر (ہے)	جو	غنیمت دلائی	اللہ (نے)	اپنے رسول پر (کو)	شہر والوں سے

خوب قادر ہے ۝ اللہ نے اپنے رسول کو شہر والوں سے جو غنیمت دلائی

1 ...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ بنو نَضِیر سے جو مالِ غنیمت حاصل ہوا اُس کیلئے مسلمانوں کو جنگ نہیں کرنا پڑی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن پر غلبہ و تسلّط عطا فرمادیا تو یہ مال حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مرضی پر موقوف ہے، وہ جہاں چاہیں خرچ کریں۔

2 ...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں بنو نضیر سے حاصل ہونے والے مالِ غنیمت کے حکم کی تفصیل کا بیان ہے اور بعض کے نزدیک یہاں اس شہر کے اموالِ غنیمت کے حکم کا بیان ہے جسے مسلمان اپنی قوت سے حاصل کریں اور یہاں ان اموال کے پانچویں حصے کا مصرف بیان کیا گیا ہے۔

اطاعتِ رسول کی فرضیت

فَلِلّٰهِ وَ لِلرَّسُوْلِ وَ لِذِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ

وَ	الْمَسٰكِیْنِ	وَ	الْیَتٰمٰى	وَ	لِذِی الْقُرْبٰى	وَ	لِلرَّسُوْلِ	وَ	فَلِلّٰهِ
اور	مسکینوں	اور	یتیموں	اور	رشتہ داروں کیلئے	اور	رسول کیلئے	اور	تو (وہ) اللہ کیلئے

تو وہ اللہ اور رسول کے لیے ہے اور رشتہ داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور

ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ كَیْ لَا یَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ مِنْكُمْ ؕ وَ

وَ	مِنْكُمْ	بَیْنَ الْاَغْنِیَآءِ	دُوْلَةً[1]	لَا یَكُوْنَ	كَیْ	ابْنِ السَّبِیْلِ
اور	تم میں سے	مالداروں کے درمیان	گردش کرنے والی	(وہ دولت) نہ ہو	تاکہ	مسافر (کیلئے ہے)

مسافروں کے لیے ہے تاکہ وہ دولت تمہارے مالداروں کے درمیان (ہی) گردش کرنے والی نہ ہو جائے اور

مَاۤ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ

مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ	وَ	فَخُذُوْهُ	الرَّسُوْلُ	اٰتٰىكُمُ[2]	مَاۤ
جس سے وہ منع کرے تمہیں	اور	تو تم لے لو اسے	رسول	عطا کرے تمہیں	جو کچھ

رسول جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے تمہیں منع فرمائیں

وقف لازم

فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۟ (۷)

شَدِیْدُ الْعِقَابِ ۟	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اتَّقُوْا	وَ	فَانْتَهُوْا
سخت عذاب دینے والا (ہے)	اللہ	بیشک	اللہ (سے)	ڈرو	اور	تو باز رہو

تو تم باز رہو اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے ○

مالِ غنیمت کے مستحقین کا بیان اور مہاجرین و انصار کی عظمت

لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ

یَبْتَغُوْنَ	مِنْ دِیَارِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ	اُخْرِجُوْا	الَّذِیْنَ	لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ
وہ چاہتے ہیں	ان کے گھروں اور ان کے مالوں سے	نکالا گیا	جنہیں	(ان) فقیر مہاجروں کے لیے

ان فقیر مہاجروں کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے اس حال میں کہ

[1]...... زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ سردار مالِ غنیمت میں سے ایک چوتھائی لے کر باقی قوم کیلئے چھوڑ دیتا، اس سے مال دار لوگ بہت زیادہ لے لیتے اور غریبوں کیلئے بہت ہی تھوڑا بچتا تھا، اسی معمول کے مطابق لوگوں نے مالِ غنیمت تقسیم کرنے کی عرض کی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا رد فرمادیا اور تقسیم کا اختیار نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے کر اس کا طریقہ ارشاد فرمادیا۔ [2]...... اس کا ایک معنی یہ ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غنیمت میں سے جو کچھ تمہیں عطا فرمائیں وہ لے لو کیونکہ وہ تمہارے لئے حلال ہے اور جو چیز لینے سے منع کریں اس سے باز رہو اور اس کا مطالبہ نہ کرو۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا وَّ یَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ

فَضْلًا	مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِضْوَانًا	وَّ	یَنْصُرُوْنَ(1)	اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ
فضل	اللہ کی طرف سے	اور	رضا	اور	وہ مدد کرتے ہیں	اللہ اور اس کے رسول (کی)

اللہ کی طرف سے فضل اور رضا چاہتے ہیں اور وہ اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے ہیں،

اُولٰٓىٕكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَۚ(۸) وَ الَّذِیْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَ

اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الصّٰدِقُوْنَ(۸)	وَ	الَّذِیْنَ	تَبَوَّؤُ	الدَّارَ	وَ
یہ لوگ	وہی	سچے (ہیں)	اور	وہ لوگ جنہوں نے	ٹھکانہ بنالیا	(اس) شہر	اور

وہی لوگ سچے ہیں ○ اور وہ جنہوں نے ان (مہاجرین) سے پہلے اس شہر کو اور ایمان کو

الْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ یُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَیْهِمْ

الْاِیْمَانَ	مِنْ قَبْلِهِمْ	یُحِبُّوْنَ(2)	مَنْ	هَاجَرَ	اِلَیْهِمْ
ایمان (کو)	ان سے پہلے	وہ محبت کرتے ہیں	(اس سے) جس نے	ہجرت کی	ان کی طرف

ٹھکانہ بنالیا وہ اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

انصار کا ایثار

وَ لَا یَجِدُوْنَ فِیْ صُدُوْرِهِمْ حَاجَةً مِّمَّاۤ اُوْتُوْا وَ

وَ	لَا یَجِدُوْنَ	فِیْ صُدُوْرِهِمْ	حَاجَةً	مِّمَّاۤ	اُوْتُوْا	وَ
اور	وہ نہیں پاتے	اپنے دلوں میں	کوئی حسد، کوئی طلب	(اس) کی جو	انہیں دیا گیا	اور

اور وہ اپنے دلوں میں اس کے متعلق کوئی حسد نہیں پاتے جو ان کو دیا گیا اور

لالچ سے بچنا بہت عظیم عمل ہے

یُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ﵾ وَ مَنْ یُّوْقَ

یُؤْثِرُوْنَ	عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ	وَلَوْ	كَانَ	بِهِمْ	خَصَاصَةٌ	وَ	مَنْ	یُّوْقَ
وہ ترجیح دیتے ہیں	اپنی جانوں پر	اگرچہ	ہو	ان کو	حاجت	اور	جسے	بچالیا گیا

وہ اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں خود حاجت ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَسَلَّم تمہیں جو حکم دیں اس کی اتباع کرو اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز رہو۔ 1...... مہاجر صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کی اور اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد کرنا فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی یعنی اس کے دین کی مدد کرنا ہے۔

2...... اس آیت میں انصاری صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی دریادلی اور جذبۂ ایمانی کا بیان ہے کہ وہ مہاجرین سے محبت کرتے، انہیں اپنے گھروں میں ٹھہراتے، اپنے مالوں کے آدھے حصے میں شریک کرتے ہیں اور حاجت کے باوجود اپنے اموال اور گھر ایثار کرکے مہاجرین کو اپنی جانوں پر ترجیح دیتے ہیں جبکہ دوسری طرف

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فوت شدہ مسلمانوں کے لئے ایک عمدہ دعا

شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۚ﴿۹﴾ وَالَّذِیْنَ جَآءُوْ

شُحَّ نَفْسِهٖ (1)	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۹﴾	وَ	الَّذِیْنَ	جَآءُوْ
اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	آئے

بچالیا گیا تو وہی لوگ کامیاب ہیں ○ اور ان کے بعد آنے والے

مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

مِنْۢ بَعْدِهِمْ (2)	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَا	اغْفِرْ	لَنَا	وَ	لِاِخْوَانِنَا
ان کے بعد	وہ عرض کرتے ہیں	اے ہمارے رب	بخش دے	ہمیں	اور	ہمارے بھائیوں کو

عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو

الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

الَّذِیْنَ	سَبَقُوْنَا	بِالْاِیْمَانِ (3)	وَ	لَا تَجْعَلْ	فِیْ قُلُوْبِنَا	غِلًّا (4)
جنہوں نے	سبقت کی ہم پر	ایمان لانے میں	اور	تو نہ رکھ	ہمارے دلوں میں	کوئی کینہ

بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کیلئے

لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾ ع

لِّلَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	رَبَّنَاۤ	اِنَّكَ	رَءُوْفٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۰﴾
ان لوگوں کے لیے جو	ایمان لائے	اے ہمارے رب	بیشک تو	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)

کوئی کینہ نہ رکھ، اے ہمارے رب! بیشک تو نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○

منافقوں کی یہودیوں سے سازباز اور ان کی حقیقت

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ نَافَقُوْا یَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ

اَلَمْ تَرَ	اِلَى الَّذِیْنَ	نَافَقُوْا	یَقُوْلُوْنَ	لِاِخْوَانِهِمُ
کیا تم نے نہ دیکھا	ان لوگوں کی طرف جو	منافق ہوئے	وہ کہتے ہیں	اپنے بھائیوں سے

کیا تم نے منافقوں کو نہ دیکھا کہ اپنے اہلِ کتاب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مہاجروں کو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے جو عطا ہو، اس میں سے کچھ بھی نہیں لیتے۔ 1...... نفس کا لالچ ایک انتہائی مذموم عادت ہے، جسے اس سے بچالیا گیا وہی حقیقی طور پر کامیاب ہے اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس بری عادت سے بچنا بہت مشکل ہے، جس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت ہو وہی اس سے بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حرص و طمع سے محفوظ فرمائے۔ 2...... مہاجرین و انصار کے بعد آنے والوں میں قیامت تک پیدا ہونے والے تمام مسلمان داخل ہیں۔ 3...... یہاں ایمان لانے میں سبقت کرنے والوں میں تمام صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم داخل ہیں۔ 4...... صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے بارے میں دل میں

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَىٕنْ اُخْرِجْتُمْ

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا (1)	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ	لَىٕنْ	اُخْرِجْتُمْ
وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	ضرور اگر	تمہیں نکالا گیا

کافر بھائیوں سے کہتے ہیں کہ قسم ہے اگر تم نکالے گئے

لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَ لَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ

لَنَخْرُجَنَّ	مَعَكُمْ	وَ	لَا نُطِيْعُ	فِيْكُمْ
(تو) ضرور ہم نکل جائیں گے	تمہارے ساتھ	اور	ہم کہنا نہ مانیں گے	تمہارے بارے میں

توضرور ہم تمہارے ساتھ نکلیں گے اور ہرگز تمہارے بارے میں کسی کا

اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّ اِنْ قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ

اَحَدًا	اَبَدًا	وَّ	اِنْ	قُوْتِلْتُمْ	لَنَنْصُرَنَّكُمْ	وَ	اللّٰهُ
کسی ایک (کا)	کبھی	اور	اگر	تم سے لڑائی کی گئی	(تو) ضرور ہم مدد کریں گے تمہاری	اور	اللہ

کہنا نہ مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی کی گئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے اور اللہ

يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَىٕنْ اُخْرِجُوْا لَا يَخْرُجُوْنَ

يَشْهَدُ	اِنَّهُمْ	لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾	لَىٕنْ	اُخْرِجُوْا	لَا يَخْرُجُوْنَ
گواہی دیتا ہے	بیشک وہ	ضرور جھوٹے (ہیں)	ضرور اگر	انہیں نکالا گیا	(تو) یہ نہیں نکلیں گے

گواہی دیتا ہے کہ یقیناً وہ ضرور جھوٹے ہیں ○ قسم ہے اگر وہ نکالے گئے تو یہ ان کے ساتھ

مَعَهُمْ ۚ وَ لَىٕنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَ

مَعَهُمْ	وَ	لَىٕنْ	قُوْتِلُوْا	لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ	وَ
ان کے ساتھ	اور	ضرور اگر	اُن سے لڑائی کی گئی	(تو) یہ مدد نہ کریں گے ان کی	اور

نہ نکلیں گے اور قسم ہے اگر اُن سے لڑائی کی گئی تو یہ ان کی مدد نہ کریں گے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کینہ نہ رکھنا فرض اور ایمان کی علامت ہے اور یہی حکم تمام صالح مسلمانوں کے بارے میں ہے۔ 1 ......عبداللہ بن ابی سلول منافق اور اس کے ساتھیوں نے اپنے اہلِ کتاب کافر بھائیوں بنو قریظہ اور بنو نضیر سے کہا تھا کہ اگر تمہیں مدینۂ منورہ سے نکالا گیا تو ہم بھی تمہارے ساتھ ضرور جائیں گے اور تمہارے خلاف ہرگز کسی کی بات نہیں مانیں گے اور اگر تم سے لڑائی ہوئی تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں اور تمہارے ساتھ مل کر لڑیں گے۔ منافقوں کی یہ گفتگو نہایت رازداری کے ساتھ تنہائی میں ہوئی تھی، اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دے دی اور اگلی آیت میں منافقوں کا حال بھی بیان فرما دیا۔

لَىٕنْ نَّصَرُوْهُمْ لَیُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ قف ثُمَّ

لَىٕنْ	نَّصَرُوْهُمْ	لَیُوَلُّنَّ	الْاَدْبَارَ	ثُمَّ
ضرور اگر	اِنہوں نے مدد کی ان کی	(تو) ضرور وہ پھیر کر بھاگیں گے	پیٹھیں	پھر

قسم ہے اگر یہ ان کی مدد کریں گے تو ضرور پیٹھ پھیر کر بھاگیں گے پھر

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً فِیْ صُدُوْرِهِمْ

لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾	لَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	رَهْبَةً	فِیْ صُدُوْرِهِمْ
ان کی مدد نہ کی جائے گی	بیشک تم	زیادہ سخت (ہو)	خوف (کے اعتبار سے)	ان کے دلوں میں

ان کی مدد نہ کی جائے گی ○ بیشک ان کے دلوں میں اللہ سے زیادہ

مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾ لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ

مِّنَ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾	لَا یُقَاتِلُوْنَكُمْ
اللہ سے	یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	نہیں سمجھتے	وہ نہ لڑیں گے تم سے

تمہارا ڈر ہے یہ اس لیے کہ وہ ناسمجھ لوگ ہیں ○ یہ سب (مل کر بھی) تم سے

جَمِیْعًا اِلَّا فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ

جَمِیْعًا (1)	اِلَّا	فِیْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ	اَوْ	مِنْ وَّرَآءِ جُدُرٍ	بَاْسُهُمْ
سب (مل کر)	مگر	قلعہ بند شہروں میں	یا	دیواروں کے پیچھے سے	ان کی لڑائی

نہ لڑیں گے مگر قلعہ بند شہروں میں یا دیواروں کے پیچھے سے، ان کی آپس میں

بَیْنَهُمْ شَدِیْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِیْعًا وَّ قُلُوْبُهُمْ شَتّٰى ؕ

بَیْنَهُمْ	شَدِیْدٌ	تَحْسَبُهُمْ	جَمِیْعًا	وَّ	قُلُوْبُهُمْ	شَتّٰى (2)
اپنے درمیان	بہت سخت (ہے)	تم سمجھتے ہو انہیں	اکٹھا	اور	ان کے دل	الگ الگ (ہیں)

لڑائی بہت سخت ہے۔ تم انہیں اکٹھا سمجھتے ہو حالانکہ ان کے دل الگ الگ ہیں،

منافقوں کا مسلمانوں سے خوف

یہودیوں اور منافقوں کی بزدلی اور باہمی نااتفاقی کا حال

(1)...... اکٹھے مل کر علانیہ مسلمانوں سے نہ لڑنے کی خبر صرف مدینۂ منورہ کے یہودیوں کے بارے میں ہے، ان کے بارے میں یہ خبر سچ ثابت ہوئی ہے، دیگر علاقوں کے یہودیوں، عیسائیوں یا مشرکین کے بارے میں یہ خبر نہیں ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے میں مشرکین اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے زمانے میں دیگر علاقوں کے یہودی اور عیسائی مسلمانوں کے مقابلے میں آئے اور ان سے بڑی بڑی لڑائیاں ہوئی تھیں۔ (2)...... کفار مسلمانوں کے مقابلے میں کسی خاص مقصد پر تو ایک ہو جاتے ہیں ورنہ حقیقت یہی ہے کہ ان میں باہمی اتفاق اور اتحاد نہیں، بلکہ یہ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ فی زمانہ بھی اس کے

(بقیہ اگلے صفحے پر)

منافقوں کی شیطان کی طرح دھوکا دہی

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾ۚ كَمَثَلِ الَّذِیْنَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	قَوْمٌ	لَّا یَعْقِلُوْنَ ﴿١٤﴾	كَمَثَلِ الَّذِیْنَ (1)
یہ	(اس) لیے کہ وہ	لوگ	عقل نہیں رکھتے	(ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی (ہے) جو

یہ اس لیے کہ وہ بے عقل لوگ ہیں ○ (ان کی مثال) ان لوگوں کی مثال جیسی ہے جو

مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِیْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْۚ وَ لَهُمْ

مِنْ قَبْلِهِمْ	قَرِیْبًا	ذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ
ان سے پہلے (ہوئے)	قریب (کے زمانے میں)	انہوں نے چکھا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے

ابھی قریب زمانے میں ان سے پہلے ہوئے ہیں انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا اور ان کے لیے

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿١٥﴾ۚ كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْۚ فَلَمَّا

عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿١٥﴾	كَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ (2)	اِذْ	قَالَ	لِلْاِنْسَانِ	اكْفُرْ	فَلَمَّا
دردناک عذاب (ہے)	جیسے شیطان کی مثال	جب	اس نے کہا	آدمی سے	کفر کر	پھر جب

دردناک عذاب ہے ○ جیسے شیطان کی مثال جب اس نے آدمی سے کہا: ”کفر کر“ پھر جب

كَفَرَ قَالَ اِنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّیْۤ اَخَافُ

كَفَرَ	قَالَ	اِنِّیْ	بَرِیْٓءٌ	مِّنْكَ	اِنِّیْۤ	اَخَافُ
اس نے کفر کر لیا	(تو شیطان نے) کہا	بیشک میں	بیزار (ہوں)	تجھ سے	بیشک میں	ڈرتا ہوں

اس نے کفر کر لیا تو کہا: بیشک میں تجھ سے بیزار ہوں، بیشک میں اس اللہ سے

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦﴾ فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَاۤ اَنَّهُمَا فِی النَّارِ

اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿١٦﴾	فَكَانَ	عَاقِبَتَهُمَاۤ	اَنَّهُمَا	فِی النَّارِ
تمام جہانوں کے رب اللہ (سے)	تو ہوا	ان دونوں کا انجام	یہ کہ وہ دونوں	آگ میں (ہوں گے)

ڈرتا ہوں جو سارے جہانوں کا رب ہے ○ تو ان دونوں کا انجام یہ ہوا کہ وہ دونوں آگ میں ہوں گے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نظارے دیکھے جارہے ہیں۔ 1 ......یہاں یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ ان کا حال اُن مشرکین جیسا ہے جنہوں نے جنگِ بدر میں عداوتِ رسول اور کفر کا وبال چکھا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ ہلاک کئے گئے اور مزید ان کے لیے آخرت میں جہنم کا دردناک عذاب ہے تو دنیا و آخرت میں جو حشر ان مشرکوں کا ہوا وہی ان یہودیوں کا ہو گا۔ 2 ......یعنی جیسے شیطان آدمی کو کفر کرنے کا کہتا ہے اور کفر کے بعد اس سے براءت کا اظہار کرتے ہوئے کہہ دیتا ہے کہ میں تجھ سے بیزار ہوں اور تمام جہانوں کے رب اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتا ہوں۔ ایسے ہی منافقوں نے بنو نضیر کے یہودیوں کو مسلمانوں کے خلاف اُبھارا، جنگ پر آمادہ کیا، اُن سے مدد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

خٰلِدَیْنِ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ ۵/۲۸۶

مسلمانوں کو اللہ سے ڈرنے اور فکرِ آخرت کا حکم

خٰلِدَیْنِ	فِیْهَا	وَ	ذٰلِكَ	جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۷﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ
ہمیشہ رہنے والے	اس میں	اور	یہی	ظالموں کی سزا (ہے)	اے	وہ لوگو جو

ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ظالموں کی یہی سزا ہے ○ اے ایمان

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ

اٰمَنُوا	اتَّقُوا	اللّٰهَ	وَلْتَنْظُرْ[1]	نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ
ایمان لائے	ڈرو	اللہ (سے)	اور چاہئے کہ دیکھے	ہر جان	کیا	اس نے آگے بھیجا

والو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل کے لیے آگے

لِغَدٍ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا

لِغَدٍ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	خَبِیْرٌۢ	بِمَا
کل کے لیے	اور	ڈرو	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	خوب خبر دار (ہے)	(اس) سے جو

کیا بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تمہارے اعمال سے

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَ لَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰهَ

تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾	وَ	لَا تَكُوْنُوْا	كَالَّذِیْنَ	نَسُوا	اللّٰهَ
تم عمل کرتے ہو	اور	تم نہ ہونا	ان لوگوں کی طرح جنہوں نے	بھلا دیا	اللہ (کو)

خوب خبر دار ہے ○ اور ان لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا

فَاَنْسٰىهُمْ اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا یَسْتَوِیْۤ

جنتی اور جہنمی برابر نہیں

فَاَنْسٰىهُمْ	اَنْفُسَهُمْ	اُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾	لَا یَسْتَوِیْۤ
تو اس نے بھلا دیں انہیں	ان کی جانیں	یہ لوگ	وہی	نافرمانی کرنے والے (ہیں)	برابر نہیں ہیں

تو اللہ نے انہیں ان کی جانیں بھلا دیں، وہی نافرمان ہیں ○ دوزخ والے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے وعدے کئے لیکن جنگ شروع ہو جانے پر منافق اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور یہودیوں کا ساتھ نہ دیا۔ 1 ...... انسان کی اصل قیام گاہ آخرت ہے جہاں اسے ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے جبکہ دنیا میں اس کا قیام عارضی ہے جو کہ کسی بھی وقت ختم ہو سکتا ہے۔ اُخروی قیام گاہ کے اچھے یا برے ہونے میں انسان کے اعمال کا بہت بڑا عمل دخل ہے، ایمان اور نیک اعمال کی صورت میں اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت میں دائمی قیام اور اس کی بے مثل نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع ملے گا جبکہ کفر کرنے پر ہمیشہ کے لیے جہنم میں رہنا اور اس کے دردناک عذابوں میں مبتلا ہونا پڑے گا اور دیگر گناہوں کی صورت میں مخصوص مدت تک عذابِ جہنم

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآىٕزُوْنَ ۲۰

اَصْحٰبُ النَّارِ	وَ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ	هُمُ	الْفَآىٕزُوْنَ ۲۰
آگ والے	اور	جنت والے	جنت والے	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جنت والے برابر نہیں، جنت والے ہی کامیاب ہیں ○

عظمت وشانِ قرآن

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا

لَوْ	اَنْزَلْنَا	هٰذَا	الْقُرْاٰنَ (1)	عَلٰى جَبَلٍ	لَّرَاَیْتَهٗ	خَاشِعًا
اگر	ہم اتارتے	یہ	قرآن	کسی پہاڑ پر	(تو) ضرور تم دیکھتے اسے	جھکا ہوا

اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تم اسے جھکا ہوا،

مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا

مُّتَصَدِّعًا	مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ	وَ	تِلْكَ	الْاَمْثَالُ	نَضْرِبُهَا
پاش پاش	اللہ کے خوف سے	اور	یہ	مثالیں	ہم بیان کرتے ہیں انہیں

اللہ کے خوف سے پاش پاش دیکھتے اور ہم یہ مثالیں لوگوں کے لیے

صفاتِ الٰہی کا بیان

لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ ۲۱ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ

لِلنَّاسِ	لَعَلَّهُمْ	یَتَفَكَّرُوْنَ ۲۱	هُوَ	اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ
لوگوں کے لیے	تاکہ وہ	وہ غور وفکر کریں	وہی	اللہ (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود

بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ سوچیں ○ وہی اللہ ہے جس کے سوا

اِلَّا هُوَۚ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۲۲ هُوَ

اِلَّا	هُوَ	عٰلِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	الرَّحِیْمُ ۲۲	هُوَ
مگر	وہی	ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والا (ہے)	وہی	نہایت مہربان	بہت رحمت والا (ہے)	وہی

کوئی معبود نہیں، ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے، وہی نہایت مہربان، بہت رحمت والا ہے ○ وہی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں مبتلا کیا جاسکتا ہے، لہٰذا ہر انسان کو چاہئے کہ وہ اپنے اعمال پر غور کرے اور دیکھے کہ اس نے اپنی اصل قیام گاہ آخرت کے لیے کیا عمل کیا ہے۔

1 ...... یعنی قرآن کی عظمت اور اس کی تاثیر کا حال یہ ہے کہ اسے اگر پہاڑ جیسی سخت، مضبوط اور انتہائی وزنی چیز پر اتارا جاتا اور پہاڑ کو قرآن کا پورا فہم دیدیا جاتا تو یہ عظمتِ قرآن کے سامنے جھک جاتا بلکہ اللہ تعالیٰ کے خوف سے پاش پاش ہو جاتا جبکہ انسان کا حال یہ ہے کہ تلاوتِ قرآن کے وقت نہ تو اس میں غور و فکر کرتا، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا اور نہ ہی کوئی اثر قبول کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی سختی سے محفوظ فرمائے۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ

اللّٰهُ	الَّذِیْ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	اَلْمَلِكُ (1)	الْقُدُّوْسُ	السَّلٰمُ
اللّٰه (ہے)	وہ جو	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	بادشاہ	نہایت پاک	سلامتی دینے والا

اللّٰہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سلامتی دینے والا،

الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَیْمِنُ	الْعَزِیْزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ (2)
امن بخشنے والا	حفاظت فرمانے والا	بہت عزت والا	بے حد عظمت والا	اپنی بڑائی بیان کرنے والا (ہے)

امن بخشنے والا، حفاظت فرمانے والا، بہت عزت والا، بے حد عظمت والا، اپنی بڑائی بیان فرمانے والا ہے،

سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ

سُبْحٰنَ اللّٰهِ	عَمَّا	یُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾	هُوَ	اللّٰهُ	الْخَالِقُ	الْبَارِئُ
اللّٰہ پاک ہے	(اس) سے جو	وہ شرک کرتے ہیں	وہی (ہے)	اللّٰہ	بنانے والا	پیدا کرنے والا

اللّٰہ ان مشرکوں کے شرک سے پاک ہے ○ وہی اللّٰہ بنانے والا، پیدا کرنے والا،

الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی ؕ یُسَبِّحُ لَهٗ مَا

الْمُصَوِّرُ	لَهُ	الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی	یُسَبِّحُ	لَهٗ	مَا
(ہر ایک کو) صورت دینے والا	اسی کے (ہیں)	اچھے نام	پاکی بیان کرتا ہے	اس کی	جو کچھ

ہر ایک کو صورت دینے والا ہے، سب اچھے نام اسی کے ہیں۔ آسمانوں اور زمین میں

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾ ع

فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲۴﴾
آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

موجود ہر چیز اسی کی پاکی بیان کرتی ہے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

ع ٣/٧ ٢

1 ...... ملک و حکومت کا حقیقی مالک اللّٰہ تعالیٰ ہے کہ تمام موجودات اس کے ملک اور حکومت کے تحت ہیں اور اس کی ملکیت و سلطنت دائمی ہے جسے زوال نہیں جبکہ بندوں کی ملکیت و حکومت ظاہری اور عارضی ہے۔ 2 ...... اللّٰہ تعالیٰ اپنی ذات اور تمام صفات میں عظمت و بڑائی والا ہے اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنا اسی کے شایاں اور لائق ہے کیونکہ اس کا ہر کمال عظیم اور ہر صفت عالی ہے جبکہ مخلوق میں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ تکبر یعنی اپنی بڑائی کا اظہار کرے بلکہ بندے کیلئے شایاں یہ ہے کہ وہ عاجزی و انکساری کا اظہار کرے۔

آیات:13 | رکوع:02

سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَة مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار سے دوستی کی ممانعت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (1)	لَا تَتَّخِذُوْا	عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ	اَوْلِيَآءَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم نہ بناؤ	میرے اور اپنے دشمن (کفار کو)	دوست

اے ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ،

تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا

تُلْقُوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ	قَدْ	كَفَرُوْا	بِمَا
تم (خبریں) پہنچاتے ہو	ان کی طرف	دوستی کے سبب	اور (حالانکہ)	بیشک	انہوں نے انکار کیا	(اس) کا جو

تم انہیں دوستی کی وجہ سے خبریں پہنچاتے ہو حالانکہ یقیناً وہ اس حق کے منکر ہیں

جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِيَّاكُمْ اَنْ

جَآءَكُمْ	مِّنَ الْحَقِّ	يُخْرِجُوْنَ	الرَّسُوْلَ	وَ	اِيَّاكُمْ	اَنْ
آیا تمہارے پاس	حق سے	وہ نکالتے ہیں	رسول (کو)	اور	تمہیں	(اس بنا پر) کہ

جو تمہارے پاس آیا، وہ رسول کو اور تمہیں اس بنا پر نکالتے ہیں کہ

1 ...... حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مکۂ مکرمہ میں مقیم اپنے اہلِ خانہ سے متعلق اندیشہ تھا کہ کفارِ مکہ اُنہیں ستائیں گے، اس لئے انہوں نے خط لکھ کر کفارِ مکہ کو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ان کے خلاف جنگی تیاری سے متعلق خبر بھیجی تاکہ وہ اس احسان کے بدلے ان کے اہلِ خانہ پر ظلم و ستم سے باز رہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس بات کی خبر دے دی اور بنو ہاشم کی باندی سارہ سے وہ خط برآمد بھی کر لیا گیا۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وضاحت طلب کرنے پر حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا عذر پیش کیا جسے بارگاہِ رسالت میں قبول کر لیا گیا۔ اس واقعہ سے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اللہ کی رضا طلبی اور کفار سے دوستی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتیں

تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ

تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ	جِهَادًا	فِيْ سَبِيْلِيْ	وَ
تم ایمان لائے	اپنے رب اللہ پر	اگر	تم نکلے تھے	جہاد کرنے (کے لئے)	میری راہ میں	اور

تم اپنے رب اللہ پر ایمان لائے، اگر تم میری راہ میں جہاد کرنے اور

کفار کو خفیہ پیغام محبت بھیجنے والوں کو تنبیہ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَ

ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ	تُسِرُّوْنَ	اِلَيْهِمْ	بِالْمَوَدَّةِ	وَ
میری رضا طلب کرنے (کیلئے، توان سے دوستی نہ کرو)	تم خفیہ طور پر (پیغام) بھیجتے ہو	ان کی طرف	محبت کا	اور

میری رضا طلب کرنے کیلئے نکلے تھے (توان سے دوستی نہ کرو) تم ان کی طرف محبت کا خفیہ پیغام بھیجتے ہو اور

اَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ

اَنَا	اَعْلَمُ	بِمَآ	اَخْفَيْتُمْ	وَ	مَآ	اَعْلَنْتُمْ	وَ	مَنْ
میں	خوب جانتا ہوں	(اس) کو جسے	تم نے چھپایا	اور	جسے	تم نے ظاہر کیا	اور	جو

میں ہر اس چیز کو خوب جانتا ہوں جسے تم نے چھپایا اور جسے تم نے ظاہر کیا اور

کفار کی عداوت کا حال

يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ ① اِنْ يَّثْقَفُوْكُمْ

يَّفْعَلْهُ	مِنْكُمْ	فَقَدْ	ضَلَّ	سَوَآءَ السَّبِيْلِ ①	اِنْ	يَّثْقَفُوْكُمْ (1)
کرے گا یہ دوستی	تم میں سے	تو بیشک	وہ بہک گیا	سیدھی راہ (سے)	اگر	وہ پالیں تمہیں

تم میں سے جو یہ (دوستی) کرے تو بیشک وہ سیدھی راہ سے بہک گیا ① اگر وہ تمہیں پالیں

يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَ

يَكُوْنُوْا	لَكُمْ	اَعْدَآءً	وَّ	يَبْسُطُوْٓا	اِلَيْكُمْ	اَيْدِيَهُمْ	وَ
(تو) ہوں گے	تمہارے	دشمن	اور	دراز کریں گے	تمہاری طرف	اپنے ہاتھ	اور

تو تمہارے دشمن ہوں گے اور تمہاری طرف اپنے ہاتھ اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) متعلق یہ آیت نازل ہوئی۔

1 ...... یعنی کفار کی عداوت کا یہ حال ہے کہ تم ان کے ساتھ کتنے ہی اس قسم کے سلوک کرو، لیکن انہیں جب کبھی موقعہ ملے گا تو وہ تم سے اپنی دشمنی نکالنے میں کمی نہ کریں گے، تمہیں مارنے اور قتل کرنے کے لئے تمہاری طرف اپنے ہاتھ بڑھائیں گے، تمہیں گالی گلوچ کرنے اور برا بھلا کہنے کے ساتھ اپنی زبانیں دراز کریں گے اور ان کی تمنا یہ ہے کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ تو ایسے لوگوں کو دوست بنانا اور اُن سے بھلائی کی اُمید رکھنا اور اُن کی عداوت سے غافل رہنا ہرگز نہیں چاہئے۔

روزِ قیامت کفار سے رشتہ داری کام نہ آئے گی

اَلْسِنَتَهُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ ؕ﴿۲﴾ لَنْ تَنْفَعَكُمْ

اَلْسِنَتَهُمْ	بِالسُّوْٓءِ	وَ	وَدُّوْا	لَوْ	تَكْفُرُوْنَ ﴿۲﴾	لَنْ تَنْفَعَكُمْ (1)
اپنی زبانیں	برائی کے ساتھ	اور	وہ چاہتے ہیں	کاش	تم کافر ہو جاؤ	ہرگز نفع نہیں دیں گے تمہیں

اپنی زبانیں برائی کے ساتھ دراز کریں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح تم کافر ہو جاؤ ○ تمہارے رشتے

اَرْحَامُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ ۚۛ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚۛ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ

اَرْحَامُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ	يَوْمَ الْقِيٰمَةِ	يَفْصِلُ	بَيْنَكُمْ
تمہارے رشتے	اور	نہ	تمہاری اولاد	قیامت کے دن	(اللہ) جدائی کردے گا	تمہارے درمیان

اور تمہاری اولاد قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے، اللہ تمہارے درمیان جدائی کردے گا

کفار سے تعلق رکھنے میں اسوۂ ابراہیمی کی پیروی کی تلقین

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۳﴾ قَدْ كَانَتْ لَكُمْ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِيْرٌ ﴿۳﴾	قَدْ	كَانَتْ	لَكُمْ (2)
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھ رہا (ہے)	بیشک	تھی	تمہارے لئے

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ○ بیشک ابراہیم اور

حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کا کفار سے اعلانِ براءت

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِیْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا

اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (3)	فِیْۤ اِبْرٰهِيْمَ	وَ	الَّذِيْنَ	مَعَهٗ	اِذْ	قَالُوْا
بہترین پیروی	ابراہیم میں	اور	ان لوگوں میں جو	اس کے ساتھ (تھے)	جب	انہوں نے کہا

اس کے ساتھیوں میں تمہارے لیے بہترین پیروی تھی جب انہوں نے

لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ

لِقَوْمِهِمْ	اِنَّا	بُرَءٰٓؤُا	مِنْكُمْ	وَ	مِمَّا	تَعْبُدُوْنَ
اپنی قوم سے	بیشک ہم	بیزار ہیں	تم سے	اور	(ان) سے جن کی	تم عبادت کرتے ہو

اپنی قوم سے کہا: بیشک ہم تم سے اور ان سے بیزار ہیں جنہیں تم اللہ کے سوا

1 ...... یعنی اے ایمان والو! جن رشتے داروں اور اولاد کی وجہ سے تم کفار سے دوستی اور موالات کرتے ہو یہ قیامت کے دن ہرگز تمہیں نفع نہ دیں گے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن مسلمان کے کافر رشتے دار اور کافر اولاد اس کے کام نہ آئے گی جبکہ مومن رشتے دار اور مومن اولاد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ضرور کام آئے گی۔

2 ...... اس آیت میں حضرت حاطب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْه اور دوسرے مومنین سے خطاب ہے اور سب کو حضرت ابراہیم عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی پیروی کرنے کا حکم ہے کہ دین کے معاملے میں رشتہ داروں کے ساتھ ان کا طریقہ اختیار کریں۔ 3 ...... یہاں یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ مسلمانوں پر حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا اپنے چچا سے وعدہ

حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی دعائیں

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ

مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ	كَفَرْنَا	بِكُمْ	وَ	بَدَا	بَیْنَنَا وَ بَیْنَكُمُ	الْعَدَاوَةُ
اللّٰہ کے سوا	ہم نے انکار کیا	تمہارا	اور	ظاہر ہوگئی	ہمارے اور تمہارے درمیان	دشمنی

پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کے لیے دشمنی

وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ اِلَّا

وَ	الْبَغْضَآءُ	اَبَدًا	حَتّٰى	تُؤْمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ	اِلَّا
اور	بغض	ہمیشہ (کے لئے)	یہاں تک کہ	تم ایمان لے آؤ	ایک اللّٰہ پر	مگر

اور عداوت ظاہر ہوگئی حتّٰی کہ تم ایک اللّٰہ پر ایمان لے آؤ مگر

قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ لِاَبِیْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَ

قَوْلَ اِبْرٰهِیْمَ	لِاَبِیْهِ	لَاَسْتَغْفِرَنَّ	لَكَ	وَ
ابراہیم کا کہنا	اپنے (عرفی) باپ سے	میں ضرور مغفرت کی دعامانگوں گا	تیرے لئے	اور

ابراہیم کا اپنے (عرفی) باپ سے یہ کہنا (پیروی کے قابل نہیں) کہ میں ضرور تیرے لئے مغفرت کی دعامانگوں گا اور

مَاۤ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍؕ رَبَّنَا عَلَیْكَ

مَاۤ اَمْلِكُ(1)	لَكَ	مِنَ اللّٰهِ	مِنْ شَیْءٍ	رَبَّنَا	عَلَیْكَ
میں مالک نہیں ہوں	تیرے لئے	اللّٰہ سے (کے سامنے)	کسی چیز (کا)	اے ہمارے رب	تجھ پر

میں اللّٰہ کے سامنے تیرے لئے کسی نفع کا مالک نہیں ہوں۔ اے ہمارے رب! ہم نے

تَوَكَّلْنَا وَ اِلَیْكَ اَنَبْنَا وَ اِلَیْكَ الْمَصِیْرُ ۝٤ رَبَّنَا

تَوَكَّلْنَا	وَ	اِلَیْكَ	اَنَبْنَا	وَ	اِلَیْكَ	الْمَصِیْرُ ۝٤	رَبَّنَا
ہم نے بھروسہ کیا	اور	تیری طرف	رجوع کیا	اور	تیری طرف	پھرنا (ہے)	اے ہمارے رب

تجھی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع لائے اور تیری ہی طرف پھرنا ہے ○ اے ہمارے رب!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی مطلقاً لازم ہے جبکہ دیگر انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیروی خاص اعمال میں ہے کیونکہ سابقہ انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی شریعت کے بہت سے احکام منسوخ بھی ہوگئے ہیں، لہٰذا یہ آیت سورۂ احزاب کی اس آیت "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ" کے خلاف نہیں، کیونکہ یہاں خاص صورتوں میں خاص پیروی کا حکم ہے اور سورۂ احزاب کی آیت میں مطلقاً پیروی کا حکم ہے۔

(1)......اللّٰہ تعالیٰ کے اذن اور اس کی اجازت سے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام گناہگار مومنوں سے عذاب دور کریں گے اور ان کی شفاعت سے عذاب دور

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَا تَجۡعَلۡنَا فِتۡنَةً لِّلَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَاغۡفِرۡ لَنَا

لَا تَجۡعَلۡنَا	فِتۡنَةً	لِّلَّذِيۡنَ	كَفَرُوۡا	وَ	اغۡفِرۡ	لَنَا
تو نہ بنا ہمیں	آزمائش	ان لوگوں کے لئے جنہوں نے	کفر کیا	اور	بخش دے	ہمیں

ہمیں کافروں کے لئے آزمائش نہ بنا اور ہمیں بخش دے،

رَبَّنَا ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡعَزِيۡزُ الۡحَكِيۡمُ ۝٥ لَقَدۡ كَانَ لَكُمۡ

رَبَّنَا	اِنَّكَ	اَنۡتَ	الۡعَزِيۡزُ	الۡحَكِيۡمُ ۝٥	لَقَدۡ	كَانَ	لَكُمۡ[1]
اے ہمارے رب	بیشک تو	تو(ہی)	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا(ہے)	ضرور بیشک	تھی	تمہارے لئے

اے ہمارے رب! بیشک تو ہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ (اے مسلمانو!) بیشک ضرور تمہارے لیے

اسوۂ ابراہیمی کی پیروی سے متعلق ایک تنبیہ

فِيۡهِمۡ اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنۡ كَانَ يَرۡجُوا اللّٰهَ وَالۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ ؕ

فِيۡهِمۡ	اُسۡوَةٌ حَسَنَةٌ	لِّمَنۡ	كَانَ يَرۡجُوا	اللّٰهَ	وَ	الۡيَوۡمَ الۡاٰخِرَ
ان میں	اچھی پیروی	(اس) کے لئے جو	امید رکھتا ہے	اللہ	اور	آخرت کے دن (کی)

ان میں اچھی پیروی تھی، اس کیلئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہے

کفارِ مکہ کو توفیقِ ایمان ملنے کی بشارت

ع ١ ٦ ٧

وَمَنۡ يَّتَوَلَّ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الۡغَنِيُّ الۡحَمِيۡدُ ۝٦ ع عَسَى

وَ	مَنۡ	يَّتَوَلَّ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	الۡغَنِيُّ	الۡحَمِيۡدُ ۝٦	عَسَى
اور	جو	منہ پھیرے	تو بیشک	اللہ	وہی	بے نیاز	حمد کے لائق (ہے)	قریب ہے

اور جو منہ پھیرے تو بیشک اللہ ہی بے نیاز، ہر حمد کے لائق ہے ۝ قریب ہے

اللّٰهُ اَنۡ يَّجۡعَلَ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَ الَّذِيۡنَ عَادَيۡتُمۡ

اللّٰهُ	اَنۡ	يَّجۡعَلَ	بَيۡنَكُمۡ	وَ	بَيۡنَ الَّذِيۡنَ	عَادَيۡتُمۡ
اللہ	کہ	وہ کردے	تمہارے درمیان	اور	ان لوگوں کے درمیان جو	تمہارے دشمن ہوئے

کہ اللہ تمہارے اور ان لوگوں کے درمیان محبت پیدا فرمادے جو ان میں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہوگا، لہٰذا یہ آیت مومنوں کے حق میں شفاعت نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی۔

1 ......یعنی اے میرے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت! تمہارے لئے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان پر ایمان لانے والوں کی سیرت میں اچھی پیروی تھی، خاص طور پر اس کے لئے جو اللہ تعالٰی کی رحمت و ثواب اور آخرت کی راحت کا طالب ہو اور اللہ تعالٰی کے عذاب سے ڈرے اور جو ایمان لانے سے منہ پھیرے اور کفار سے دوستی کرے تو وہ سمجھ لے کہ ہمارے دین کو اس کی ضرورت نہیں، بیشک اللہ تعالٰی ہی بے نیاز اور حمد کے لائق ہے۔

مِّنْهُمْ مَّوَدَّةً ؕ وَ اللّٰهُ قَدِیْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝۷

مِّنْهُمْ	مَّوَدَّةً[1]	وَ	اللّٰهُ	قَدِیْرٌ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ۝۷
ان میں سے	دوستی	اور	اللہ	قدرت والا (ہے)	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)

تمہارے دشمن ہیں۔ اور اللہ بہت قدرت والا ہے اور اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ۝

کفار سے نیک سلوک اور دوستی کرنے سے متعلق احکام

لَا یَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ

لَا یَنْهٰىكُمُ	اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	لَمْ یُقَاتِلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ
منع نہیں کرتا تمہیں	اللہ	ان لوگوں سے جنہوں نے	لڑائی نہیں کی تم سے	دین میں	اور

اللہ تمہیں ان لوگوں سے احسان کرنے اور انصاف کا برتاؤ کرنے سے منع نہیں کرتا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِیَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا

لَمْ یُخْرِجُوْكُمْ	مِّنْ دِیَارِكُمْ	اَنْ	تَبَرُّوْهُمْ[2]	وَ	تُقْسِطُوْۤا[3]
نہیں نکالا تمہیں	تمہارے گھروں سے	کہ	تم احسان کرو ان پر	اور	انصاف کا برتاؤ کرو

جنہوں نے تم سے دین میں لڑائی نہیں کی اور نہ تمہیں تمہارے گھروں سے

اِلَیْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ ۝۸ اِنَّمَا یَنْهٰىكُمُ

اِلَیْهِمْ	اِنَّ	اللّٰهَ	یُحِبُّ	الْمُقْسِطِیْنَ ۝۸	اِنَّمَا	یَنْهٰىكُمُ
ان کی طرف	بیشک	اللہ	پسند فرماتا ہے	انصاف کرنے والوں (کو)	صرف	منع کرتا ہے تمہیں

نکالا، بیشک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت فرماتا ہے ۝ اللہ تمہیں صرف

اللّٰهُ عَنِ الَّذِیْنَ قٰتَلُوْكُمْ فِی الدِّیْنِ وَ اَخْرَجُوْكُمْ

اللّٰهُ	عَنِ الَّذِیْنَ	قٰتَلُوْكُمْ	فِی الدِّیْنِ	وَ	اَخْرَجُوْكُمْ
اللہ	ان لوگوں سے جو	لڑے تم سے	دین میں	اور	انہوں نے نکالا تمہیں

ان لوگوں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے جو تم سے دین میں لڑے اور انہوں نے

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دشمن کفار کو ایمان کی توفیق دے کر ان کے اور تمہارے درمیان محبت پیدا کر دے گا۔ 2 ...... کفار کے ساتھ نیکی اور حسنِ سلوک کرنے کی تین صورتیں ہیں: (1) اعلیٰ صورت: اپنی کسی صحیح غرض کے بغیر بالقصد محض کافر کو نفع دینا اور بھلائی پہنچانا مقصود ہو۔ (2) درمیانی صورت: اپنی ذاتی مصلحت جیسے کافر نے کچھ دیا تو اس کے بدلے میں اسے دینا یا رشتہ داری کا لحاظ کرتے ہوئے کچھ مالی سلوک کرنا۔ (3) ادنیٰ صورت: اسلام اور مسلمانوں کی مصلحت کے لئے جنگی چال کے طور پر کچھ دیا جائے۔ اس آیتِ کریمہ میں درمیانی صورت مراد ہے کیونکہ اعلیٰ اس کافر سے بھی حرام ہے جس سے معاہدہ

مہاجر عورتوں کے بارے میں چند منسوخ احکام

مِّنْ دِیَارِكُمْ وَ ظٰهَرُوْا عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ اَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَ مَنْ

مِّنْ دِیَارِكُمْ	وَ	ظٰهَرُوْا	عَلٰۤى اِخْرَاجِكُمْ	اَنْ	تَوَلَّوْهُمْ	وَ	مَنْ
تمہارے گھروں سے	اور	مدد کی	تمہارے نکالنے پر	کہ	تم دوستی کروان سے	اور	جو

تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا اور تمہارے نکالنے پر (تمہارے مخالفین کی) مدد کی اور جو

یَّتَوَلَّهُمْ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا

یَّتَوَلَّهُمْ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الظّٰلِمُوْنَ ﴿۹﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا
دوستی کرے گاان سے	تو یہ لوگ	وہی	ظالم (ہیں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب

ان سے دوستی کرے تو وہی ظالم ہیں ○ اے ایمان والو! جب

جَآءَكُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُهٰجِرٰتٍ فَامْتَحِنُوْهُنَّ ؕ اَللّٰهُ

جَآءَكُمُ	الْمُؤْمِنٰتُ	مُهٰجِرٰتٍ	فَامْتَحِنُوْهُنَّ (1)	اَللّٰهُ
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	ہجرت کرتے ہوئے	توتم امتحان کروان کا	اللہ

تمہارے پاس مسلمان عورتیں (کفرستان سے) اپنے گھر چھوڑ کر آئیں تو ان کا امتحان کرو، اللہ

اَعْلَمُ بِاِیْمَانِهِنَّ ۚ فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ

اَعْلَمُ	بِاِیْمَانِهِنَّ	فَاِنْ	عَلِمْتُمُوْهُنَّ	مُؤْمِنٰتٍ	فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ
بہتر جانتا ہے	ان کے ایمان کو	پھر اگر	تمہیں معلوم ہوں وہ	ایمان والیاں	تو نہ لوٹاؤ انہیں

ان کے ایمان کا حال بہتر جانتا ہے، پھر اگر وہ تمہیں ایمان والیاں معلوم ہوں تو انہیں کافروں کی طرف

اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَ لَا هُمْ

اِلَى الْكُفَّارِ	لَا	هُنَّ	حِلٌّ	لَّهُمْ (2)	وَ	لَا	هُمْ
کافروں کی طرف	نہیں	وہ (عورتیں)	حلال	ان (کافروں) کے لئے	اور	وہ	وہ (کافر)

واپس نہ لوٹاؤ، نہ یہ ان (کافروں) کیلئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر)

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے اور ادنیٰ اس کافر کے ساتھ بھی جائز ہے جس سے معاہدہ نہیں۔ 3...... "اِقْسَاط" یعنی انصاف کرنے کے مفسرین نے تین معانی بیان کئے ہیں: (1) ان پر ظلم نہ کرو۔ اس معنیٰ کے اعتبار سے یہ حکم حربی و معاہد ہر طرح کے کافر کیلئے عام ہے کہ حربی پر بھی ظلم کرنے کی اجازت نہیں اور یہ حکم واجب ہے۔ (2) کافروں سے کیا ہوا معاہدہ پورا کرو۔ یہ حکم بھی واجب ہے، البتہ معاہدے کی مدت پوری کرنا واجب نہیں، کوئی مصلحت ہو تو مدت سے پہلے بتا کر معاہدہ توڑ دینا جائز ہے۔ (3) "اِقْسَاط" سے مراد اپنے مال سے کچھ حصہ دیدینا ہے اور یہ وہی "بِر" یعنی نیکی کرنا ہی ہے، گویا اِس صورت میں "بِر" و "اِقْسَاط" ایک ہی چیز ہو گئے۔ (یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... ان عورتوں کا

يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ وَ اٰتُوْهُمْ مَّاۤ

يَحِلُّوْنَ	لَهُنَّ	وَ	اٰتُوْهُمْ	مَّاۤ
حلال ہیں	ان (عورتوں) کے لئے	اور	تم دیدو ان (کے کافر شوہروں) کو	جو

ان کیلئے حلال ہیں اور ان کے کافر شوہروں کو وہ (حق مہر) دیدو جو

اَنْفَقُوْا ؕ وَ لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنْكِحُوْهُنَّ اِذَاۤ

اَنْفَقُوْا[1]	وَ	لَا	جُنَاحَ	عَلَيْكُمْ	اَنْ	تَنْكِحُوْهُنَّ	اِذَاۤ
انہوں نے خرچ کیا	اور	نہیں	کوئی گناہ	تم پر	کہ	تم نکاح کرلو ان سے	جب

انہوں نے خرچ کیا ہو اور تم پر کچھ گناہ نہیں کہ ان سے نکاح کرلو جب

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ؕ وَ لَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَ سْـَٔلُوْا

اٰتَيْتُمُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ	لَا تُمْسِكُوْا	بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ[2]	وَ سْـَٔلُوْا
تم دو انہیں	ان کے مہر	اور	نہ روکے رکھو	کافرہ عورتوں کے نکاحوں کو	اور مانگ لو

ان کے مہر انہیں دو اور کافرہ عورتوں کے نکاح پر نہ جمے رہو اور وہ مانگ لو

مَاۤ اَنْفَقْتُمْ وَ لْيَسْـَٔلُوْا مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ ذٰلِكُمْ حُكْمُ اللّٰهِ ؕ

مَاۤ	اَنْفَقْتُمْ	وَ لْيَسْـَٔلُوْا	مَاۤ	اَنْفَقُوْا	ذٰلِكُمْ	حُكْمُ اللّٰهِ
جو	تم نے خرچ کیا	اور وہ (کافر) مانگ لیں	جو	انہوں نے خرچ کیا	یہ	اللہ کا حکم (ہے)

جو تم نے خرچ کیا ہو اور کافر مانگ لیں جو انہوں نے خرچ کیا، یہ اللہ کا حکم ہے،

يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝۱۰ وَ اِنْ

يَحْكُمُ	بَيْنَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌ	حَكِيْمٌ ۝۱۰	وَ	اِنْ
وہ فیصلہ فرماتا ہے	تمہارے درمیان	اور	اللہ	بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	اگر

وہ تم میں فیصلہ فرماتا ہے اور اللہ بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ اور اگر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) امتحان لینے کا طریقہ یہ ہے کہ ان سے قسم لی جائے کہ شوہروں کی عداوت یا کسی دنیوی وجہ سے نہیں بلکہ صرف اپنے دین و ایمان کیلئے اُنہوں نے ہجرت کی ہے۔ 2...... اس سے معلوم ہوا کہ اگر کافر کی کافرہ بیوی ایمان لا کر ہجرت کر جائے تو وہ اس کافر کے نکاح سے نکل جائے گی۔

یہاں سے (اس صفحے کا حاشیہ) 1...... یعنی ان کے کافر شوہروں کو وہ حق مہر دیدو جو انہوں نے ان عورتوں کو دیئے تھے۔ یہ مہر دینا اس صورت میں ہے جب کہ عورت کا کافر شوہر اسے طلب کرے اور اگر طلب نہ کرے تو اس کو کچھ نہیں دیا جائے گا۔ اسی طرح اگر کافر نے اس مہاجرہ عورت کو مہر نہیں دیا تھا تو بھی وہ کچھ نہ پائے گا۔ 2...... یہ آیت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

فَاتَكُمْ شَيْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ

فَاتَكُمْ	شَيْءٌ	مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ	اِلَى الْكُفَّارِ	فَعَاقَبْتُمْ
نکل جائے تم سے	کوئی	تمہاری بیویوں میں سے	کافروں کی طرف	پھر تم (کافروں کو) سزادو

تم مسلمانوں کے ہاتھ سے تمہاری کچھ عورتیں کافروں کی طرف نکل جائیں پھر تم (کافروں کو) سزادو

فَاٰتُوا الَّذِيْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَ

فَاٰتُوا	الَّذِيْنَ	ذَهَبَتْ	اَزْوَاجُهُمْ	مِّثْلَ	مَاۤ	اَنْفَقُوْا (1)	وَ
تو دیدو	ان لوگوں کو جو	چلی گئی تھیں	ان کی بیویاں	(اس کی) مثل	جو	انہوں نے خرچ کیا	اور

توجن کی بیویاں چلی گئی تھیں انہیں (مالِ غنیمت سے) اتنا دیدو جتنا انہوں نے خرچ کیا تھا اور

عورتوں سے بیعت لینے کی کیفیت

اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا

اتَّقُوا	اللّٰهَ	الَّذِيْۤ اَنْتُمْ بِهٖ	مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾	يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِذَا
ڈرتے رہو	اللّٰه (سے)	جس پر تم	ایمان رکھنے والے (ہو)	اے	نبی	جب

اللّٰه سے ڈرتے رہو جس پر تم ایمان رکھتے ہو ○ اے نبی! جب

جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ

جَآءَكَ	الْمُؤْمِنٰتُ	يُبَايِعْنَكَ (2)	عَلٰۤى	اَنْ	لَّا يُشْرِكْنَ (3)
آئیں تمہارے پاس	ایمان والیاں	وہ بیعت کریں تم سے	(اس) پر	کہ	وہ شریک نہ ٹھہرائیں گی

مسلمان عورتیں تمہارے حضور اس بات پر بیعت کرنے کیلئے حاضر ہوں کہ وہ اللّٰه کے ساتھ

بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ

بِاللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّ	لَا يَسْرِقْنَ	وَ	لَا يَزْنِيْنَ	وَ	لَا يَقْتُلْنَ
اللّٰه کے ساتھ	کسی چیز (کو)	اور	چوری نہ کریں گی	اور	زنا نہ کریں گی	اور	قتل نہ کریں گی

کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری کریں گی اور نہ اپنی اولاد کو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نازل ہونے کے بعد صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم نے ان کافرہ عورتوں کو طلاق دیدی جو مکۂ مکرمہ میں تھیں۔ یہاں یہ مسئلہ یاد رہے کہ اگر مسلمان کی عورت (معاذ اللّٰه) مرتدہ ہو جائے تو وہ اس کے نکاح سے باہر نہ ہو گی البتہ عورت کے مسلمان ہونے کے بعد دوبارہ اسی شوہر سے نکاح ضرور پڑھا جائے گا۔

1 ......ان آیات میں جو احکام بیان ہوئے یہ تمام احکام جہاد والی آیت سے یا غنیمت والی آیت سے یا احادیث سے منسوخ ہو گئے ہیں کیونکہ یہ احکام تب تک باقی رہے جب تک یہ عہد رہا اور جب وہ عہد اٹھ گیا تو احکام بھی نہ رہے۔ 2 ......جب فتح مکہ کے دن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے عورتوں سے بیعت لینا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ

اَوْلَادَهُنَّ	وَ	لَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ	یَّفْتَرِیْنَهٗ	بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ
اپنی اولاد	اور	نہ لائیں گی بہتان	جسے وہ گھڑیں	اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان (میں)

قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور اپنے پاؤں کے درمیان میں گھڑیں

وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ

وَ	لَا یَعْصِیْنَكَ	فِیْ مَعْرُوْفٍ	فَبَایِعْهُنَّ (1)	وَ	اسْتَغْفِرْ
اور	وہ نافرمانی نہ کریں گی تمہاری	کسی نیک بات میں	تو تم بیعت لو ان سے	اور	مغفرت طلب کرو

اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے

لَهُنَّ اللّٰهَؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَهُنَّ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان کے لئے	اللہ (سے)	بیشک	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

ان کی مغفرت چاہو بیشک اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ اے ایمان والو!

مشرکوں سے دوستی کی ممانعت

لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَىٕسُوْا

لَا تَتَوَلَّوْا	قَوْمًا	غَضِبَ	اللّٰهُ	عَلَیْهِمْ	قَدْ	یَىٕسُوْا
تم دوستی نہ کرو	(ان) لوگوں (سے)	غضب فرمایا	اللہ (نے)	ان پر	بیشک	وہ ناامید ہوگئے

ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ نے غضب کیا، بیشک وہ آخرت سے ناامید ہوچکے ہیں

مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا یَىٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

النصف ع ۲ ۸

مِنَ الْاٰخِرَةِ	كَمَا	یَىٕسَ	الْكُفَّارُ	مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾
آخرت سے	جیسے	ناامید ہوچکے ہیں	کفار	قبروں والوں سے

جیسے کافر قبر والوں (کے دنیا میں لوٹنے) سے ناامید ہوچکے ہیں (یا، قبر والوں میں سے کفار (ثوابِ آخرت سے) ناامید ہوچکے ہیں۔) ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) شروع کی تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ پیر کسی کو مرید کرتے وقت عمومی توبہ کے ساتھ خاص ان گناہوں سے بھی توبہ کرائے جن میں مرید گرفتار ہے، مثلاً بے نمازی سے ترکِ نماز کی یا سود خور سے سود خوری سے خاص طور پر توبہ کرائے اور آئندہ کے لئے اس پر قائم رہنے کا حکم دے۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... مسلمانوں کا مشائخ کے ہاتھ پر بیعت ہونا سنت ہے کیونکہ یہ مومنہ عورتیں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے اس کی بیعت کرتی تھیں کہ ہم آئندہ گناہوں سے بچیں گی اور یہ ہی مشائخ کی بیعت کا منشا ہے۔

آیات: 14 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الصَّفّ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عظمتِ الٰہی

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ

سَبَّحَ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الْاَرْضِ	وَ	هُوَ
پاکی بیان کی	اللہ کی	(ہر اس چیز نے) جو	آسمانوں میں	اور	جو	زمین میں (ہے)	اور	وہی

اللہ کی پاکی بیان کی ہر اس چیز نے جو آسمانوں میں اور جو زمین میں ہے اور وہی

قول و عمل میں تضاد کی مذمت

الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ① يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا

الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ①	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	لِمَ	تَقُوْلُوْنَ	مَا
بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	کیوں	تم کہتے ہو	وہ (بات) جو

بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو

لَا تَفْعَلُوْنَ ② كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا

لَا تَفْعَلُوْنَ ② (1)	كَبُرَ	مَقْتًا	عِنْدَ اللّٰهِ	اَنْ	تَقُوْلُوْا	مَا
تم نہیں کرتے	بہت بڑا ہے	ناپسندیدگی (کے لحاظ سے)	اللہ کے نزدیک	یہ کہ	تم کہو	وہ جو

کرتے نہیں ○ اللہ کے نزدیک یہ بڑی سخت ناپسندیدہ بات ہے کہ تم وہ کہو جو

(1)...... قول اور فعل میں تضاد نہیں ہونا چاہئے بلکہ اپنے قول کے مطابق عمل بھی کرنا چاہئے۔ اس تضاد کی بہت سی صورتیں ہیں جیسے لوگوں کو اچھی باتیں بتانا لیکن خود ان پر عمل نہ کرنا، یا کسی سے وعدہ کرنا اور اس وقت یہ خیال کرنا کہ میں یہ کام کروں گا ہی نہیں، صرف زبانی وعدہ کر لیتا ہوں، وغیرہ۔ احادیث میں ان چیزوں کی خاص طور پر شدید مذمت اور وعید بیان کی گئی ہے۔ ایک حدیث پاک میں ہے: جس میں چار عیوب ہوں وہ نرا منافق ہے اور جس میں ان میں سے ایک عیب ہو تو اس میں منافقت کا عیب ہو گا جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے (1) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے۔ (2) جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ (3) جب وعدہ کرے تو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مجاہدین کی فضیلت

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿٣﴾ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	يُحِبُّ	الَّذِيْنَ	يُقَاتِلُوْنَ	فِيْ سَبِيْلِهٖ
تم نہیں کرتے	بیشک	اللہ	محبت فرماتا ہے	ان لوگوں سے جو	لڑتے ہیں	اس کی راہ میں

نہ کرو○ بیشک اللہ ان لوگوں سے محبت فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ایذا دینے والوں کا انجام

صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾ وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى

صَفًّا (2)	كَاَنَّهُمْ	بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿٤﴾	وَ	اِذْ	قَالَ	مُوْسٰى
صفیں باندھ کر	گویا کہ وہ	سیسہ پلائی ہوئی دیوار (ہیں)	اور	جب	کہا	موسیٰ (نے)

صفیں باندھ کر لڑتے ہیں گویا وہ سیسہ پلائی دیوار ہیں○ اور یاد کرو جب موسیٰ نے

لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُوْنَنِيْ وَ قَدْ تَّعْلَمُوْنَ اَنِّيْ

لِقَوْمِهٖ	يٰقَوْمِ	لِمَ	تُؤْذُوْنَنِيْ	وَ	قَدْ	تَّعْلَمُوْنَ	اَنِّيْ
اپنی قوم سے	اے میری قوم	کیوں	تم ستاتے ہو مجھے	اور (حالانکہ)	تحقیق	تم جانتے ہو	کہ میں

اپنی قوم سے فرمایا، اے میری قوم مجھے کیوں ستاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں

رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ ؕ فَلَمَّا زَاغُوْۤا اَزَاغَ اللّٰهُ

رَسُوْلُ اللّٰهِ	اِلَيْكُمْ	فَلَمَّا	زَاغُوْۤا	اَزَاغَ	اللّٰهُ
اللہ کا رسول (ہوں)	تمہاری طرف	پھر جب	وہ ٹیڑھے ہوئے	(تو) ٹیڑھا کر دیا	اللہ (نے)

تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں پھر جب وہ ٹیڑھے ہوئے تو اللہ نے ان کے دل

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی آمد مرکار کی بشارت اور کفار کا حال

قُلُوْبَهُمْ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾ وَ اِذْ

قُلُوْبَهُمْ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿٥﴾	وَ	اِذْ
ان کے دلوں (کو)	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	نافرمانی کرنے والے لوگوں (کو)	اور	جب

ٹیڑھے کر دیئے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا○ اور یاد کرو جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خلاف ورزی کرے۔ (4) جب لڑے تو گالیاں بکے۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۴) 1 ...... ایسے کام کا دعویٰ کرنا جسے کیا نہ ہو یا اسے کرنے کا کوئی ارادہ ہی نہ ہو، یہ اللہ تعالیٰ کی سخت ناراضی کا سبب اور ناجائز و گناہ ہے، اس سے بچنا چاہئے۔ 2 ...... اس آیت سے مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو بہادر مجاہد پسند ہیں جو ڈٹ کر کفار کا مقابلہ کریں اور پیٹھ نہ دکھائیں۔ جہاد میں صفیں بنانے کے مفہوم میں ہر وہ طریقہ داخل ہے جس میں ایک مفید نظم و ضبط ہو اور جو آپس میں ایک دوسرے کی قوت و طاقت اور دوسروں پر فتح کا ذریعہ بنے۔ ترتیب اور نظم و ضبط خدا کو پسند ہے، لیکن افسوس! ہمارے ہاں اس کی خلاف ورزی روز مرہ کا معمول ہے، بے ہنگم ٹریفک، بس اور ٹرین

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ

قَالَ	عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ [1]	يٰبَنِيْۤ اِسْرَآءِيْلَ	اِنِّيْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ
کہا	مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	اے بنی اسرائیل	بیشک میں	اللہ کا رسول (ہوں)

عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا

اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ

اِلَيْكُمْ	مُّصَدِّقًا	لِّمَا	بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ	وَ
تمہاری طرف	تصدیق کرنے والا (ہوں)	(اس کتاب) کی جو	مجھ سے پہلے تورات (ہے)	اور

رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور

مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ

مُبَشِّرًۢا	بِرَسُوْلٍ [2]	يَّاْتِيْ	مِنْۢ بَعْدِي	اسْمُهٗۤ	اَحْمَدُ
بشارت دینے والا (ہوں)	ایک رسول کی	وہ آئے گا	میرے بعد	اس کا نام	احمد (ہے)

اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے

فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۶

فَلَمَّا	جَآءَهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ	قَالُوْا	هٰذَا	سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۶
پھر جب	وہ آیا ان کے پاس	روشن نشانیوں کے ساتھ	(تو) انہوں نے کہا	یہ	کھلا جادو (ہے)

پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے ○

وَ مَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَ هُوَ

اللہ کی طرف جھوٹی بات منسوب کرنے والا بڑا ظالم ہے

وَ	مَنْ	اَظْلَمُ	مِمَّنِ	افْتَرٰى	عَلَى اللّٰهِ	الْكَذِبَ	وَ	هُوَ
اور	کون	زیادہ ظالم (ہے)	(اس) سے جو	بہتان باندھے	اللہ پر	جھوٹ	اور (حالانکہ)	وہ

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون جو اللہ پر جھوٹ باندھے حالانکہ اسے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بے نظمی اور قطار توڑ کر اپنا کام پہلے ہونے کی جلدی اس کی عام مثالیں ہیں، یہ سب مقاصدِ شرع کے خلاف ہے اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔

1 ...... حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی نسبت ان کی والدہ کی طرف کی گئی، اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بغیر باپ پیدا ہوئے ہیں اور یہ قدرتِ الٰہی کی عظیم نشانی ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آخری نبی ہیں، اسی لئے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے صرف آپ کی بشارت دی ہے۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی بھیجا تو ان سے یہ وعدہ لیا کہ وہ اپنی امت سے عہد لیں کہ اگر محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُدْعٰۤى اِلَى الْاِسْلَامِؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾

يُدْعٰۤى	اِلَى الْاِسْلَامِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي	الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۷﴾
اسے بلایا جاتا ہو	اسلام کی طرف	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا	ظالم لوگوں (کو)

اسلام کی طرف بلایا جاتا ہو اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ○

دینِ اسلام کو مٹانے کی کوشش ناکام عمل ہے

يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَ اللّٰهُ

يُرِيْدُوْنَ	لِيُطْفِـُٔوْا	نُوْرَ اللّٰهِ (1)	بِاَفْوَاهِهِمْ	وَ	اللّٰهُ
وہ چاہتے ہیں	کہ بجھادیں	اللہ کا نور	اپنے مونہوں سے	اور	اللہ

وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور اپنے مونہوں سے بجھادیں اور اللہ

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بعثت کا ایک اہم مقصد

مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾ هُوَ الَّذِيْۤ

مُتِمُّ نُوْرِهٖ	وَ لَوْ	كَرِهَ	الْكٰفِرُوْنَ ﴿۸﴾	هُوَ	الَّذِيْۤ
اپنا نور مکمل کرنے والا (ہے)	اگرچہ	ناپسند کریں	کافر	وہی (ہے)	جس نے

اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے اگرچہ کافروں کو ناپسند ہو ○ وہی ہے جس نے

اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ

اَرْسَلَ	رَسُوْلَهٗ	بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ	لِيُظْهِرَهٗ (2)
بھیجا	اپنے رسول (کو)	ہدایت اور سچے دین کے ساتھ	تاکہ وہ غالب کردے اسے

اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے سب دینوں پر

دردناک عذاب سے بچانے والی تجارت اور اس کے ثمرات

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾ ع يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ	وَ لَوْ	كَرِهَ	الْمُشْرِكُوْنَ ﴿۹﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا
ہر دین پر	اگرچہ	ناپسند کریں	مشرک	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

غالب کردے اگرچہ مشرکوں کو ناپسند ہو ○ اے ایمان والو!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بھیجا جائے اور وہ لوگ زندہ ہوں تو ضرور آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں اور ضرور ان کی مدد کریں۔ (ابن کثیر، الصف، تحت الآیۃ: ۶، ۸/۱۳۶)

1 ...... یہاں اللہ کے نور سے مراد دینِ اسلام ہے اور نور بجھانے سے مراد اسلام کو مٹانا ہے۔ 2 ...... یہاں غلبے سے دلائل کے اعتبار سے غلبہ مراد ہے کہ اپنی حقانیت پر جو دلائل دینِ اسلام نے پیش کئے اس سے مضبوط ترین دلائل کوئی بھی پیش نہ کر سکا۔ یہ غلبہ آج بھی برقرار ہے اور قیامت تک رہے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہاں قوت کے اعتبار سے غلبہ مراد ہو۔ آج اگرچہ دینِ اسلام قوت کے اعتبار سے غالب نہیں لیکن ایک بہت بڑا عرصہ ایسا گزرا ہے کہ دنیا میں صرف دینِ اسلام ہی غالب

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِیْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾

هَلْ	اَدُلُّكُمْ	عَلٰى تِجَارَةٍ[1]	تُنْجِیْكُمْ	مِّنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۱۰﴾
کیا	میں رہنمائی کروں تمہاری	(اس) تجارت پر	جو بچالے تمہیں	دردناک عذاب سے

کیا میں ایسی تجارت پر تمہاری راہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے ○

تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ

تُؤْمِنُوْنَ	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ	تُجَاهِدُوْنَ[2]	فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ
(وہ یہ کہ) تم ایمان رکھو	اللہ اور اس کے رسول پر	اور	جہاد کرو	اللہ کی راہ میں

تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَۙ ﴿۱۱﴾

بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ	ذٰلِكُمْ	خَیْرٌ	لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۱۱﴾
اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ	یہ	بہتر (ہے)	تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو

اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کرو، یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو ○

یَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَ یُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

یَغْفِرْ	لَكُمْ	ذُنُوْبَكُمْ	وَ	یُدْخِلْكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ
وہ بخش دے گا	تمہارے لیے	تمہارے گناہ	اور	داخل کرے گا تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں

وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ان باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَسٰكِنَ طَیِّبَةً فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍؕ

مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	وَ	مَسٰكِنَ طَیِّبَةً	فِیْ جَنّٰتِ عَدْنٍ
ان کے نیچے	نہریں	اور	پاکیزہ رہائش گاہوں (میں)	(جو) ہمیشہ رہنے کے باغات میں (ہیں)

نہریں رواں ہیں اور پاکیزہ رہائش گاہوں میں جو ہمیشہ رہنے کے باغوں میں ہیں،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تھا اور اب آئندہ اس کا کامل ظہور اس وقت ہو گا جب حضرت امام مہدی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ 1...... اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرنے کو تجارت سے تعبیر فرمایا گیا کیونکہ جس طرح تجارت سے نفع کی امید ہوتی ہے اسی طرح ان اعمال سے بہترین نفع یعنی اللہ تعالیٰ کی رضا، جنت اور نجات حاصل ہوتی ہے۔ اے کاش! ہم اس تجارت کی طرف زیادہ متوجہ ہوں۔ 2...... ایمان کے بعد نماز کا درجہ ہے لیکن چونکہ اس وقت جہاد کی سخت ضرورت تھی اس لئے یہاں ایمان کے بعد جہاد کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ جہاد کی فضیلت سے متعلق حدیثِ پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہے کہ جو میری راہ

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

دینِ الٰہی کی مدد کا حکم اور حواریوں کا قابلِ تقلید نمونہ

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾ وَ اُخْرٰى تُحِبُّوْنَهَا ؕ

ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۲﴾	وَ	اُخْرٰى	تُحِبُّوْنَهَا
یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا)	تم پسند کرتے ہو اسے

یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور ایک دوسری (نعمت تمہیں دے گا) جسے تم پسند کرتے ہو

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ ؕ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ	وَ	فَتْحٌ قَرِیْبٌ (1)	وَ	بَشِّرِ	الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۳﴾
(وہ) اللہ کی طرف سے مدد	اور	جلد آنے والی فتح (ہے)	اور	خوشخبری سنادو	ایمان والوں (کو)

(وہ) اللہ کی مدد اور جلد آنے والی فتح (ہے) اور اے حبیب! مسلمانوں کو خوشخبری سنادو ○

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ

یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	كُوْنُوْۤا	اَنْصَارَ اللّٰهِ	كَمَا	قَالَ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم ہو جاؤ	اللہ کے (دین کے) مددگار	جیسے	کہا

اے ایمان والو! اللہ کے (دین کے) مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ بن مریم نے

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ لِلْحَوَارِیّٖنَ مَنْ اَنْصَارِیْۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ

عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ	لِلْحَوَارِیّٖنَ	مَنْ	اَنْصَارِیْۤ (2)	اِلَى اللّٰهِ	قَالَ
مریم کے بیٹے عیسیٰ (نے)	حواریوں سے	کون	میرا مددگار (ہے)	اللہ کی طرف (ہو کر)	کہا

حواریوں سے فرمایا تھا: کون ہیں جو اللہ کی طرف ہو کر میرے مددگار ہیں؟ حواریوں نے

الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآىٕفَةٌ

الْحَوَارِیُّوْنَ	نَحْنُ	اَنْصَارُ اللّٰهِ (3)	فَاٰمَنَتْ	طَّآىٕفَةٌ
حواریوں (نے)	ہم	اللہ کے (دین کے) مددگار (ہیں)	تو ایمان لایا	ایک گروہ

کہا: ہم اللہ کے (دین کے) مددگار ہیں تو بنی اسرائیل سے ایک گروہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) میں نکلے اور مجھ پر ایمان یا میرے رسولوں کی تصدیق ہی وہ سبب ہے جس نے اسے گھر سے نکالا ہو تو میں اسے اجر و غنیمت کے ساتھ واپس بھیجوں گا یا جنت میں داخل کر دوں گا۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۶)

(1)...... یہاں فتح سے فتحِ مکہ یا فارس اور روم کے شہروں کی فتح مراد ہے۔ دوسرے قول کے مطابق اس آیت میں حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی خلافتوں کی طرف اشارہ ہے کیونکہ انہی کے دور میں فارس اور روم کے شہر فتح ہوئے۔

(2)...... مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد مانگنا انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام سے ثابت ہے، یہ شرک نہیں۔

(3)...... حواریوں نے حضرت عیسیٰ عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی مدد

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ وَ كَفَرَتْ طَّآىِٕفَةٌۚ فَاَیَّدْنَا الَّذِیْنَ

مِنْۢ بَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ	وَ	كَفَرَتْ	طَّآىِٕفَةٌ	فَاَیَّدْنَا	الَّذِیْنَ
بنی اسرائیل سے	اور	کفر کیا	ایک گروہ (نے)	توہم نے مدد کی	ان لوگوں کی جو

ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر کیا تو ہم نے ایمان والوں کو

ع ۵ ۲/۱۰

اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِیْنَ ۱۴

اٰمَنُوْا	عَلٰى عَدُوِّهِمْ	فَاَصْبَحُوْا	ظٰهِرِیْنَ ۱۴
ایمان لائے	ان کے دشمنوں پر	تو وہ ہو گئے	غالب آنے والے

ان کے دشمنوں پر مدد دی تو وہ غالب ہو گئے ۝

آیات: 11 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

صفاتِ الٰہی کا بیان

یُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِی الْاَرْضِ الْمَلِكِ

یُسَبِّحُ (1)	لِلّٰهِ	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِی الْاَرْضِ	الْمَلِكِ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	(جو) بادشاہ

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب اس اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں جو بادشاہ،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کی تھی مگر عرض یوں کی کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مدد گار ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے پیاروں کی مدد کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ کے دین کی مدد کرنا ہے۔

1 ...... زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے اور ہر ایک کی تسبیح اس کے حال کے مطابق ہے، اس پر ہمارا ایمان ہے اور ان کی تسبیح کی کیفیت کیا ہے وہ ہمیں معلوم نہیں، یہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ جو غریب و نادار شخص 90 بار روزانہ "یَا مَلِكُ" پڑھ لیا کرے تو اِن شآءَ اللہ وہ غربت سے نجات پائے گا اور جو شخص دورانِ سفر "یَا قُدُّوْسُ" کا ورد کرتا رہے تو اِن شآءَ اللہ تھکن سے محفوظ رہے گا۔

الْقُدُّوْسِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ ۝۱ هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ

الْقُدُّوْسِ	الْعَزِیْزِ	الْحَكِیْمِ ۝۱	هُوَ	الَّذِیْ	بَعَثَ	فِی الْاُمِّیّٖنَ
نہایت پاکی والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	وہی (ہے)	جس نے	بھیجا	اَن پڑھوں میں

نہایت پاکی والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں انہی میں سے

رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

رَسُوْلًا	مِّنْهُمْ	یَتْلُوْا	عَلَیْهِمْ	اٰیٰتِهٖ	وَ	یُزَكِّیْهِمْ
ایک رسول	ان میں سے	وہ تلاوت کرتا ہے	ان پر	اس کی آیتیں	اور	پاک کرتا ہے انہیں

ایک رسول بھیجا جو ان کے سامنے اللہ کی آیتیں تلاوت فرماتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے

وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ

وَ	یُعَلِّمُهُمُ	الْكِتٰبَ (1)	وَ	الْحِكْمَةَ	وَ	اِنْ	كَانُوْا	مِنْ قَبْلُ
اور	علم دیتا ہے انہیں	کتاب	اور	حکمت (کا)	اور	بیشک	وہ تھے	(اس سے) پہلے

اور انہیں کتاب اور حکمت کا علم عطا فرماتا ہے اور بیشک وہ اس سے پہلے

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲ۙ وَّ اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ

لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲	وَّ	اٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ (2)
ضرور کھلی گمراہی میں	اور	ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں (کو بھی پاک کرتا اور علم دیتا ہے)

ضرور کھلی گمراہی میں تھے ۝ اور ان سے (بعد والے) دوسرے لوگوں کو (بھی یہ رسول پاک کرتے اور علم دیتے ہیں)

لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳ ذٰلِكَ

لَمَّا یَلْحَقُوْا	بِهِمْ	وَ	هُوَ	الْعَزِیْزُ	الْحَكِیْمُ ۝۳	ذٰلِكَ
(جو) ابھی نہیں ملے	ان (موجودہ لوگوں) سے	اور	وہی	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)	یہ

جو ان (موجودہ لوگوں) سے ابھی نہیں ملے اور وہی بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ۝ یہ

1 ...... یہاں کتاب سے مراد قرآنِ کریم اور حکمت سے مراد سنت، شریعت کے احکام اور طریقت کے اسرار ہیں۔ یاد رہے کہ قرآن وحدیث آسان نہیں کہ ہر کوئی محض اپنی عقل سے سمجھ لے ورنہ ان کی تعلیم کے لئے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نہ بھیجے جاتے۔ نیز قرآنِ مجید کو محض اپنی عقل سے نہ سمجھا جائے بلکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعلیم سے سمجھا جائے، ورنہ گمراہ ہو جائیں گے۔ 2 ...... اُمیوں (مراد اُمتِ محمدیہ ہے) میں سے دوسرے لوگوں سے مراد یا تو عجمی ہیں یا وہ تمام لوگ مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے اور اگلوں سے نہ ملنے سے مراد یہ ہے کہ ان کا زمانہ نہیں پایا

فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَ اللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④

فَضْلُ اللّٰهِ	يُؤْتِيْهِ	مَنْ	يَّشَآءُ	وَ	اللّٰهُ	ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ④
اللہ کا فضل (ہے)	وہ دیتا ہے اسے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	اللہ	بہت بڑے فضل والا (ہے)

اللہ کا فضل ہے وہ اسے جسے چاہے دے اور اللہ بہت بڑے فضل والا ہے ○

تورات پر عمل نہ کرنے والوں کی مثال

مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا

مَثَلُ الَّذِيْنَ (1)	حُمِّلُوا	التَّوْرٰىةَ	ثُمَّ	لَمْ يَحْمِلُوْهَا
ان لوگوں کی مثال جن پر	بوجھ رکھا گیا	تورات (کا)	پھر	انہوں نے بوجھ نہ اٹھایا اس کا

جن پر تورات کا بوجھ رکھا گیا پھر انہوں نے اس کا بوجھ نہ اٹھایا

كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ

كَمَثَلِ الْحِمَارِ	يَحْمِلُ	اَسْفَارًا	بِئْسَ
گدھے کی مثال جیسی (ہے)	جو اٹھائے ہوئے ہو	کتابیں	کیا ہی بری (ہے)

ان لوگوں کی مثال گدھے کی مثال جیسی ہے جو کتابیں اٹھائے ہو، ان لوگوں کی

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي

مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	لَا يَهْدِي
ان لوگوں کی مثال جنہوں نے	جھٹلایا	اللہ کی آیتوں کو	اور	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

کیا ہی بری مثال ہے جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا اور اللہ ظالم لوگوں کو

یہودیوں کے جھوٹے دعووں کی تردید کا خوبصورت انداز

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤ قُلْ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْۤا اِنْ زَعَمْتُمْ

الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ⑤	قُلْ	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	هَادُوْۤا	اِنْ	زَعَمْتُمْ
ظالم لوگوں (کو)	تم کہو	اے	وہ لوگ جو	یہودی ہوئے	اگر	تم گمان کرتے ہو

ہدایت نہیں دیتا ○ تم فرماؤ: اے یہودیو! اگر تمہیں یہ گمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بلکہ ان کے بعد آئے۔ 1 ...... یہاں آیت میں یہودیوں کی ایک مثال بیان فرمائی گئی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جن پر تورات کے احکام کی پیروی کرنا لازم کیا گیا، پھر انہوں نے تورات پر عمل نہ کر کے اس ذمہ داری کا بوجھ نہ اٹھایا اور اس میں مذکور حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت وصفت دیکھنے کے باوجود آپ پر ایمان نہ لائے، ان لوگوں کی مثال گدھے جیسی ہے جو پیٹھ پر کتابیں اٹھائے اور بوجھ کے سوا اُن سے کچھ بھی نفع نہ پائے اور جو علوم ان کتابوں میں ہیں ان سے اصلاً واقف نہ ہو، یہی حال ان یہودیوں کا ہے جو تورات اُٹھائے پھرتے، اس کے الفاظ رٹتے ہیں لیکن اس سے نفع نہیں اُٹھاتے اور اس کے مطابق عمل نہیں کرتے۔

اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

اَنَّكُمْ	اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ [1]	مِنْ دُوْنِ النَّاسِ	فَتَمَنَّوُا	الْمَوْتَ	اِنْ	كُنْتُمْ
کہ تم	اللہ کے دوست (ہو)	(دوسرے) لوگوں کے سوا	تو تم تمنا کرو	موت (کی)	اگر	تم ہو

کہ صرف تم اللہ کے دوست ہو دوسرے لوگ نہیں، تو ذرا مرنے کی تمنا کرو اگر تم

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾ وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ

صٰدِقِيْنَ ﴿٦﴾	وَ	لَا يَتَمَنَّوْنَهٗۤ [2]	اَبَدًۢا	بِمَا	قَدَّمَتْ
سچے	اور	وہ ہرگز تمنا نہ کریں گے اس کی	کبھی	(اُس کے) سبب جو	آگے بھیجا

سچے ہو ○ اور وہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے اُن اعمال کے سبب جو اُن کے ہاتھ

اَيْدِيْهِمْ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ

موت سے فرار ممکن نہیں

اَيْدِيْهِمْ	وَ	اللّٰهُ	عَلِيْمٌۢ	بِالظّٰلِمِيْنَ ﴿٧﴾	قُلْ	اِنَّ	الْمَوْتَ
اُن کے ہاتھوں (نے)	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)	ظالموں کو	تم کہو	بیشک	موت

آگے بھیج چکے ہیں اور اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے ○ تم فرماؤ: بیشک وہ موت

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ

الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ	فَاِنَّهٗ	مُلٰقِيْكُمْ	ثُمَّ	تُرَدُّوْنَ
جس سے تم بھاگتے ہو	پس بیشک وہ	تمہیں ملنے والی (ہے)	پھر	تمہیں لوٹایا جائے گا

جس سے تم بھاگتے ہو پس وہ ضرور تمہیں ملنے والی ہے پھر تم اس کی طرف

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾ ع ٧ ١

اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ	فَيُنَبِّئُكُمْ	بِمَا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿٨﴾
ہر غیب اور ظاہر کو جاننے والے کی طرف	تو وہ بتادے گا تمہیں	جو	تم عمل کرتے تھے

پھیرے جاؤ گے جو ہر غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے پھر وہ تمہیں تمہارے اعمال بتادے گا ○

1 ......یہودی کہتے تھے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، اللہ تعالیٰ کے نزدیک آخرت کا گھر خالص ہمارے لئے ہے اور جنت میں صرف یہودی ہی جائیں گے۔ اس پر فرمایا گیا کہ اے یہودیو! تمہارا گمان یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ تعالیٰ کے دوست ہو، اگر تم اپنے اس دعوے میں سچے ہو تو مرنے کی آرزو کرو تاکہ موت تمہیں اس تک پہنچادے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے۔

2 ......یہ ایک غیبی خبر تھی جو سچی ثابت ہوئی اور جن یہودیوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ یہ کبھی موت کی تمنا نہیں کریں گے انہوں نے ہرگز موت کی تمنا نہیں کی۔

جمعہ کی اذان ہونے پر نمازِ جمعہ کی تیاری کا حکم

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ

يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِذَا	نُوْدِيَ (1)	لِلصَّلٰوةِ	مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ
اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	جب	اذان دی جائے	نماز کیلئے	جمعہ کے دن

اے ایمان والو! جب جمعہ کے دن نماز کیلئے اذان دی جائے

فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ

فَاسْعَوْا (2)	اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ	وَ	ذَرُوا	الْبَيْعَ	ذٰلِكُمْ	خَيْرٌ
تو دوڑو	اللہ کے ذکر کی طرف	اور	چھوڑ دو	خرید و فروخت	یہ	بہتر (ہے)

تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور خرید و فروخت چھوڑ دو۔ اگر تم جانو

نمازِ جمعہ سے فراغت کے بعد تلاشِ رزق کی اجازت اور ذکرِ الٰہی کا حکم

لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

لَّكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۹﴾	فَاِذَا	قُضِيَتِ (3)	الصَّلٰوةُ	فَانْتَشِرُوْا
تمہارے لیے	اگر	تم جانتے ہو	پھر جب	پوری کر لی جائے	نماز	تو پھیل جاؤ

تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے ○ پھر جب نماز پوری ہو جائے تو زمین میں

فِي الْاَرْضِ وَ ابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

فِي الْاَرْضِ	وَ	ابْتَغُوْا	مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ	وَ	اذْكُرُوا	اللّٰهَ	كَثِيْرًا
زمین میں	اور	تلاش کرو	اللہ کا فضل	اور	یاد کرو	اللہ (کو)	بہت

پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور اللہ کو بہت یاد کرو

دورانِ خطبہ تجارتی قافلے کی طرف جانے والوں کو تنبیہ

لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾ وَ اِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا ِ۟انْفَضُّوْۤا

لَّعَلَّكُمْ	تُفْلِحُوْنَ ﴿۱۰﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْا	تِجَارَةً	اَوْ	لَهْوَا ِ۟انْفَضُّوْۤا
تاکہ تم	کامیاب ہو جاؤ	اور	جب	انہوں نے دیکھی	کوئی تجارت	یا	کھیل (تو) چل دیئے

اس امید پر کہ تم کامیاب ہو جاؤ ○ اور جب انہوں نے کوئی تجارت یا کھیل دیکھا تو اس کی طرف

(1)...... یہاں اذان سے مراد پہلی اذان ہے، نمازِ جمعہ کی تیاری واجب ہونے اور خرید و فروخت ترک کر دینے کا تعلق اسی اذان سے ہے، دوسری اذان سے نہیں جو خطبہ سے متصل ہوتی ہے۔ (2)...... دوڑنے سے بھاگنا مراد نہیں ہے بلکہ مقصود یہ ہے کہ نماز کیلئے تیاری شروع کر دو اور ذِکْرُ اللہ سے جمہور علماء کے نزدیک خطبہ مراد ہے۔ (3)...... یعنی جب نماز پوری ہو جائے تو اب تمہارے لئے جائز ہے کہ معاش کے کاموں میں مشغول ہو جاؤ یا علم حاصل کرنے، مریض کی عیادت، جنازے میں شرکت، علماء کی زیارت کرنے اور ان جیسے دیگر کاموں میں مشغول ہو کر نیکیاں حاصل کرو اور نماز کے علاوہ بھی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا کرو ←

اِلَيْهَا وَ تَرَكُوْكَ قَآىِٕمًا ؕ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ

اِلَيْهَا	وَ	تَرَكُوْكَ	قَآىِٕمًا (1)	قُلْ	مَا	عِنْدَ اللّٰهِ
اس کی طرف	اور	چھوڑ گئے تمہیں	کھڑا ہوا	تم کہو	جو کچھ	اللہ کے پاس (ہے)

چل دیئے اور تمہیں کھڑا چھوڑ گئے تم فرماؤ: جو اللہ کے پاس ہے

خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ وَ مِنَ التِّجَارَةِ ؕ وَ اللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾ ع ۲

خَيْرٌ	مِّنَ اللَّهْوِ	وَ	مِنَ التِّجَارَةِ	وَ	اللّٰهُ	خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ﴿۱۱﴾
(وہ) بہتر (ہے)	کھیل سے	اور	تجارت سے	اور	اللہ	بہترین روزی دینے والا (ہے)

وہ کھیل سے اور تجارت سے بہتر ہے اور اللہ بہترین روزی دینے والا ہے ○

آیات: 11 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رسالت کی گواہی دینے میں منافقوں کی حقیقت

اِذَا جَآءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ

اِذَا	جَآءَكَ	الْمُنٰفِقُوْنَ	قَالُوْا	نَشْهَدُ	اِنَّكَ
جب	آتے ہیں تمہارے پاس	منافقین	(تو) کہتے ہیں	ہم گواہی دیتے ہیں	بیشک آپ

جب منافق تمہارے حضور حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک آپ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ تمہیں کامیابی نصیب ہو۔

1 ...... ایک مرتبہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جمعہ کے دن کھڑے ہو کر جمعہ کا خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اچانک مدینہ طیبہ میں ایک تجارتی قافلہ آپہنچا، یہ بہت تنگی اور مہنگائی کا دور تھا، اس لئے مال ختم ہونے کے ڈر سے چند کے علاوہ بقیہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم اس کی طرف بھاگ پڑے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی تربیت فرمائی گئی کہ ایسا کرنا ان کی شان کے لائق نہیں۔

وقفِ لازم

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ؕ وَ

لَرَسُوْلُ اللّٰهِ	وَ	اللّٰهُ	يَعْلَمُ	اِنَّكَ	لَرَسُوْلُهٗ	وَ
یقیناً اللہ کے رسول (ہیں)	اور	اللہ	جانتا ہے	بیشک تم	ضرور اس کے رسول (ہو)	اور

یقیناً اللہ کے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بیشک تم یقیناً اس کے رسول ہو اور

منافقوں کے دو برے کام: قسموں کو ڈھال بنانا اور راہِ خدا سے روکنا

اللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۚ ① اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ

اللّٰهُ	يَشْهَدُ	اِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَكٰذِبُوْنَ ①(1)	اِتَّخَذُوْۤا	اَيْمَانَهُمْ
اللہ	گواہی دیتا ہے	بیشک	منافقین	ضرور جھوٹے (ہیں)	انہوں نے بنالیا	اپنی قسموں (کو)

اللہ گواہی دیتا ہے کہ بیشک منافق ضرور جھوٹے ہیں ○ اور انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال

جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ②

جُنَّةً(2)	فَصَدُّوْا	عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اِنَّهُمْ	سَآءَ	مَا	كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ②
ڈھال	تو انہوں نے روکا	اللہ کی راہ سے	بیشک وہ	کیا ہی برا ہے	جو	وہ عمل کرتے ہیں

بنالیا تو انہوں نے اللہ کے راستے سے روکا بیشک وہ بہت ہی برے کام کرتے ہیں ○

منافقوں کے برے اعمال کا سبب

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ

ذٰلِكَ	بِاَنَّهُمْ	اٰمَنُوْا	ثُمَّ	كَفَرُوْا	فَطُبِعَ
یہ	(اس) لیے کہ وہ	ایمان لائے	پھر	انہوں نے کفر کیا	تو مہر لگادی گئی

یہ اس لیے ہے کہ وہ (زبان سے) ایمان لائے پھر (دل سے) کافر ہوگئے تو ان کے دلوں پر

منافقوں کے ظاہر و باطن کی منظر کشی

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ③ وَ اِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ

عَلٰى قُلُوْبِهِمْ	فَهُمْ	لَا يَفْقَهُوْنَ ③	وَ	اِذَا	رَاَيْتَهُمْ	تُعْجِبُكَ
ان کے دلوں پر	تو وہ	نہیں سمجھتے	اور	جب	تم دیکھتے ہو انہیں	(تو) اچھے لگتے ہیں تجھے

مہر لگادی گئی تو اب وہ سمجھتے نہیں ○ اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم

1 ...... درست بات کہنے کے باوجود منافقوں کو جھوٹا اس لیے کہا گیا کہ وہ زبان سے تو نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ کا رسول کہتے تھے لیکن دل میں اس کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ 2 ...... منافقین کی عادت تھی کہ جہاں کہیں اپنا مؤاخذہ ہونے کا خطرہ محسوس کرتے تو فوراً قسم کھالیتے تاکہ مؤاخذہ سے بچ جائیں، یوں یہ اپنی قسموں کو مؤاخذہ سے بچنے کے لئے بطورِ ڈھال استعمال کرتے تھے اور عملی طور پر ان کا حال یہ تھا کہ شکوک و شبہات پیدا کرکے لوگوں کو دینِ اسلام میں داخل ہونے اور راہِ خدا میں خرچ کرنے سے روکتے تھے۔

منافقوں کا بارگاہِ رسالت میں حاضری سے تکبر

اَجْسَامُهُمْ ؕ وَ اِنْ یَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ

اَجْسَامُهُمْ (1)	وَ	اِنْ	یَّقُوْلُوْا	تَسْمَعْ	لِقَوْلِهِمْ	كَاَنَّهُمْ
ان کے اجسام	اور	اگر	وہ بات کریں	(تو) تم غور سے سنوگے	ان کی بات کو	گویا کہ وہ

تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنوگے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَیْحَةٍ عَلَیْهِمْ ؕ هُمُ

خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ	یَحْسَبُوْنَ	كُلَّ صَیْحَةٍ	عَلَیْهِمْ	هُمُ
دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیاں (ہیں)	وہ سمجھتے ہیں	ہر بلند ہونے والی آواز (کو)	اپنے خلاف	وہ

دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی

منافقوں کی مغفرت سے گریز

الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ؗ اَنّٰى یُؤْفَكُوْنَ ۝٤ وَ اِذَا

الْعَدُوُّ	فَاحْذَرْهُمْ	قٰتَلَهُمُ	اللّٰهُ	اَنّٰى	یُؤْفَكُوْنَ ۝٤	وَ	اِذَا
دشمن (ہیں)	تو بچو ان سے	مارے انہیں	اللہ	کہاں	وہ اوندھے جاتے ہیں	اور	جب

دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟ ۝ اور جب

قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا

قِیْلَ	لَهُمْ	تَعَالَوْا (2)	یَسْتَغْفِرْ	لَكُمْ	رَسُوْلُ اللّٰهِ	لَوَّوْا
کہا جائے	ان سے	آؤ	معافی چاہے	تمہارے لیے	اللہ کا رسول	(تو) وہ گھما لیتے ہیں

ان سے کہا جائے کہ آؤ تا کہ اللہ کے رسول تمہارے لیے معافی چاہیں تو وہ اپنے سر

رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ

رُءُوْسَهُمْ	وَ	رَاَیْتَهُمْ	یَصُدُّوْنَ	وَ	هُمْ
اپنے سر	اور	تم دیکھوگے انہیں	وہ منہ پھیر لیتے ہیں	اور	وہ

گھما لیتے ہیں اور تم انہیں دیکھوگے کہ تکبر کرتے ہوئے

1 ...... مشہور منافق عبد اللہ بن ابی صحت مند، خوبرو اور خوش بیان آدمی تھا اور اس کے ساتھی بھی تقریباً ایسے ہی تھے، ان کی جسمانی حالت دیکھ کر اور گفتگو سن کر لوگ تعجب کیا کرتے تھے۔ یہاں آیت میں ان منافقوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے کہ ان کے اجسام دیکھ کر اور کلام سن کر اگرچہ لوگ متعجب ہوتے ہیں لیکن در حقیقت یہ دیوار کے سہارے کھڑی لکڑیوں کی طرح ہیں کہ جس طرح یہ پھلنے پھولنے کی صلاحیت سے محروم اور بے جان ہیں اسی طرح ان منافقوں میں نہ ایمان کی روح ہے اور نہ ہی اپنا انجام سوچنے والی عقل ہے۔ 2 ...... عبد اللہ بن ابی منافق نے غزوۂ بنی مصطلق سے واپسی کے موقع پر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ ←

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ

مُّسْتَكْبِرُوْنَ ۝۵	سَوَآءٌ	عَلَيْهِمْ	اَسْتَغْفَرْتَ	لَهُمْ	اَمْ
تکبر کرنے والے (ہیں)	برابر (ہے)	ان پر	(کہ) تم استغفار کرو	ان کیلئے	یا

منہ پھیر لیتے ہیں ۝ ان کے حق میں برابر ہے کہ تم ان کے لیے استغفار کرو یا

لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي

لَمْ تَسْتَغْفِرْ	لَهُمْ	لَنْ يَّغْفِرَ	اللّٰهُ	لَهُمْ (1)	اِنَّ	اللّٰهَ	لَا يَهْدِي
استغفار نہ کرو	ان کیلئے	ہرگز نہیں بخشے گا	اللہ	ان کو	بیشک	اللہ	ہدایت نہیں دیتا

ان کے لیے استغفار نہ کرو اللہ انہیں ہرگز نہیں بخشے گا، بیشک اللہ نافرمانوں کو

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶ هُمُ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ لَا تُنْفِقُوْا عَلٰى مَنْ

الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۶	هُمُ	الَّذِيْنَ	يَقُوْلُوْنَ	لَا تُنْفِقُوْا	عَلٰى مَنْ
نافرمان لوگوں (کو)	وہ	وہ لوگ ہیں جو	کہتے ہیں	تم خرچ نہ کرو	(ان) پر جو

ہدایت نہیں دیتا ۝ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ ان پر خرچ نہ کرو جو

عبداللہ بن اُبی منافق کا طعنہ اور اس کا جواب

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْفَضُّوْا ؕ وَ لِلّٰهِ

عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ	حَتّٰى	يَنْفَضُّوْا	وَ	لِلّٰهِ
اللہ کے رسول کے پاس (ہیں)	یہاں تک کہ	وہ اِدھر اُدھر ہو جائیں	اور (حالانکہ)	اللہ ہی کی (ملکیت ہیں)

رسول اللہ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ ادھر ادھر ہو جائیں حالانکہ آسمانوں اور

منافقوں کا گستاخی کرنا

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَلٰكِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷ يَقُوْلُوْنَ

خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَلٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِيْنَ	لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۷	يَقُوْلُوْنَ
آسمانوں اور زمین کے خزانے	لیکن	منافقین	نہیں سمجھتے	وہ کہتے ہیں

زمین کے خزانے اللہ ہی کی ملک ہیں مگر منافق سمجھتے نہیں ۝ وہ کہتے ہیں:

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شان میں گستاخانہ اور بیہودہ کلمات کہے اور وقتی طور پر قسم کھا کر مؤاخذے سے بچ گیا۔ پھر جب اس کا جھوٹ ظاہر ہوا تو اسے کہا گیا: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر استغفار کی درخواست کر۔ یہ سن کر اس نے گردن پھیری اور کہنے لگا: تم نے کہا: ایمان لا تو میں ایمان لے آیا، تم نے کہا: زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی، اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو سجدہ کروں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔

1 ...... منافقوں کو حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے استغفار سے کوئی فائدہ نہ پہنچنے اور ان کی کبھی مغفرت نہ ہونے کا اہم سبب یہ ہے کہ یہ لوگ کفرو

(بقیہ اگلے صفحے پر)

لَىٕنْ رَّجَعْنَاۤ اِلَى الْمَدِیْنَةِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا

لَىٕنْ	رَّجَعْنَاۤ	اِلَى الْمَدِیْنَةِ	لَیُخْرِجَنَّ [1]	الْاَعَزُّ	مِنْهَا
ضرور اگر	ہم لوٹ کر گئے	مدینہ کی طرف	(تو) ضرور نکال دے گا	بڑی عزت والا	اس سے

قسم ہے اگر ہم مدینہ کی طرف لوٹ کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اس میں سے نہایت ذلت والے کو

الْاَذَلَّ ؕ وَ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَ لِرَسُوْلِهٖ وَ

الْاَذَلَّ	وَ	لِلّٰهِ	الْعِزَّةُ	وَ	لِرَسُوْلِهٖ	وَ
نہایت ذلت والے (کو)	اور	اللہ کیلئے (ہے)	عزت	اور	اس کے رسول کیلئے	اور

نکال دے گا حالانکہ عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ لٰكِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لِلْمُؤْمِنِیْنَ	وَ لٰكِنَّ	الْمُنٰفِقِیْنَ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۸﴾	یٰۤاَیُّهَا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ایمان والوں کیلئے	لیکن	منافقین	نہیں جانتے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے

مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں ○ اے ایمان والو!

ع ۸ ۱۳

مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کریں

لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ لَاۤ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۚ

لَا تُلْهِكُمْ	اَمْوَالُكُمْ	وَ	لَاۤ	اَوْلَادُكُمْ [2]	عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ
غافل نہ کردیں تمہیں	تمہارے مال	اور	نہ	تمہاری اولاد	اللہ کے ذکر سے

تمہارے مال اور تمہاری اولاد تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کردیں

وَ مَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾

وَ	مَنْ	یَّفْعَلْ	ذٰلِكَ	فَاُولٰٓىٕكَ	هُمُ	الْخٰسِرُوْنَ ﴿۹﴾
اور	جو	کرے گا	یہ	تو یہ لوگ	وہی	نقصان اٹھانے والے (ہیں)

اور جو ایسا کرے گا تو وہی لوگ نقصان اٹھانے والے ہیں ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نفاق میں راسخ ہو چکے تھے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہ کفر و نفاق پر قائم رہیں گے۔

1 ...... یہ بات عبد اللہ بن ابی نے کہی، بڑی عزت والے سے اس نے اپنی ذات مراد لی اور نہایت ذلیل سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے نفوسِ قدسیہ مراد لیے تھے۔ یہاں اس کی تردید کرتے ہوئے فرمایا گیا کہ عزت تو اللہ، اس کے رسول اور مسلمانوں ہی کے لیے ہے مگر منافقوں کو معلوم نہیں، اگر وہ یہ بات جانتے تو ایسا کبھی نہ کہتے۔ 2 ...... دنیا میں انسان کو سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے غافل کرنے والی دو چیزیں ہیں، مال

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

موت سے پہلے پہلے راہِ خدا میں خرچ کر لینے کا حکم

وَ اَنْفِقُوْا مِنْ مَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ

وَ	اَنْفِقُوْا	مِنْ مَّا	رَزَقْنٰكُمْ	مِّنْ قَبْلِ	اَنْ
اور	خرچ کرو	(اس میں) سے جو	ہم نے رزق دیا تمہیں	(اس سے) پہلے	کہ

اور ہم نے تمہیں جو رزق دیا اس سے اس وقت سے پہلے پہلے کچھ (ہماری راہ میں) خرچ کر لو کہ

یَّاْتِیَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَیَقُوْلَ رَبِّ لَوْ لَاۤ

یَّاْتِیَ	اَحَدَكُمُ	الْمَوْتُ (1)	فَیَقُوْلَ	رَبِّ	لَوْ لَاۤ
آجائے	تم میں کسی ایک (کو)	موت	تو وہ کہنے لگے	اے میرے رب	کیوں نہیں

تم میں کسی کو موت آئے تو کہنے لگے، اے میرے رب! تو نے مجھے

اَخَّرْتَنِیْۤ اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍۙ فَاَصَّدَّقَ وَ اَكُنْ

اَخَّرْتَنِیْۤ	اِلٰۤی اَجَلٍ قَرِیْبٍ	فَاَصَّدَّقَ	وَ	اَكُنْ
تو نے مہلت دی مجھے	تھوڑی مدت تک	تو میں صدقہ دیتا	اور	ہو جاتا

تھوڑی سی مدت تک کیوں مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور صالحین میں سے

موت اپنے وقت سے پیچھے نہ ہٹے گی

مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰ وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا

مِّنَ الصّٰلِحِیْنَ ۝۱۰	وَ	لَنْ یُّؤَخِّرَ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِذَا
نیک لوگوں میں سے	اور	ہر گز مہلت نہ دے گا	اللہ	کسی جان (کو)	جب

ہو جاتا ○ اور ہر گز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب

ع-۲ ۱۴

جَآءَ اَجَلُهَاؕ وَ اللّٰهُ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱ ع

جَآءَ	اَجَلُهَا (2)	وَ	اللّٰهُ	خَبِیْرٌۢ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ ۝۱۱
آجائے	اس کی مدت	اور	اللہ	خوب خبر دار (ہے)	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو

اس کا مقررہ وقت آجائے اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اور اولاد اس لئے یہاں صرف انہی دو کا نام لیا گیا ورنہ اس میں ہر وہ چیز داخل ہے جو یادِ الٰہی سے غافل کرے۔

1 ...... یہاں موت آجانے سے مراد موت کے آثار کا مشاہدہ کرنا ہے اور آیت سے مراد یہ ہے کہ موت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے پہلے اپنے مالوں میں واجب صدقات ادا کر دو ورنہ موت کے بعد سوائے پچھتاوے کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ 2 ...... انسان خواہ اطاعت گزار ہو یا نافرمان، چھوٹا ہو یا بڑا، جب اس کی عمر کا آخری وقت آجائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر گز مہلت نہ دے گا لہٰذا جو نیک کام کرنا ہے وہ آخری وقت آنے سے پہلے پہلے ہی کرنا ہو گا اور آخری وقت چونکہ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

آیات: 18 | رکوع: 02

سُوۡرَةُ التَّغَابُن مَدَنِيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح، سلطنت اور قدرت کا بیان

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الۡاَرۡضِ ۚ لَهُ

يُسَبِّحُ	لِلّٰهِ	مَا	فِي السَّمٰوٰتِ	وَ	مَا	فِي الۡاَرۡضِ	لَهُ
پاکی بیان کرتا ہے	اللہ کی	جو کچھ	آسمانوں میں	اور	جو کچھ	زمین میں (ہے)	اسی کی

جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں سب اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں، اسی کی

الۡمُلۡكُ وَلَهُ الۡحَمۡدُ ۫ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ قَدِيۡرٌ ١

الۡمُلۡكُ	وَ	لَهُ	الۡحَمۡدُ	وَ	هُوَ	عَلٰى كُلِّ شَيۡءٍ	قَدِيۡرٌ ١
بادشاہت (ہے)	اور	اسی کیلئے	تمام تعریفیں (ہیں)	اور	وہ	ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)

بادشاہت ہے اور اسی کیلئے سب تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر خوب قادر ہے ○

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

هُوَ الَّذِيۡ خَلَقَكُمۡ فَمِنۡكُمۡ كَافِرٌ وَّمِنۡكُمۡ مُّؤۡمِنٌ ؕ

هُوَ	الَّذِيۡ	خَلَقَكُمۡ	فَمِنۡكُمۡ	كَافِرٌ	وَّ	مِنۡكُمۡ	مُّؤۡمِنٌ (1)
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	تو تم میں سے (کوئی)	کافر	اور	تم میں سے (کوئی)	مومن (ہے)

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا تو تم میں سے کوئی کافر ہے اور تم میں سے کوئی مسلمان ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کسی کو معلوم نہیں اس لئے ضروری ہے کہ ہمارا ہر لمحہ نافرمانی سے محفوظ ہو اور نیک اعمال کی کثرت ہو تاکہ موت کے وقت حسرت نہ ہو۔

1 ...... اللہ تعالیٰ نے انسان کو بے بس اور مجبور نہیں بنایا بلکہ اسے عمر کے آخری حصے تک یہ اختیار دیا ہے کہ وہ کفر اور ایمان میں یونہی اچھے اور برے اعمال میں سے جسے چاہے اختیار کرے، لہٰذا کسی کا کافر یا مسلمان ہونا یونہی نیک یا گناہگار ہونا اس کے اپنے اختیار سے ہے اور جو کچھ انسان نے اپنے اختیار سے کرنا تھا اس کا اللہ تعالیٰ کو ازل سے ہی علم تھا اور اسی کے موافق لوحِ محفوظ میں اور ماں کے پیٹ میں فرشتے نے لکھا ہے۔

وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ ﴿۲﴾ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	بَصِیْرٌ ﴿۲﴾	خَلَقَ	السَّمٰوٰتِ	وَ
اور	اللہ	(اس) کو جو	تم عمل کرتے ہو	خوب دیکھنے والا (ہے)	اس نے پیدا کیا	آسمانوں	اور

اور اللہ تمہارے کام خوب دیکھ رہا ہے ۝ اس نے آسمان اور زمین

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَ صَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ج

الْاَرْضَ	بِالْحَقِّ	وَ	صَوَّرَكُمْ	فَاَحْسَنَ	صُوَرَكُمْ (1)
زمین (کو)	حق کے ساتھ	اور	اس نے صورتیں بنائیں تمہاری	تو اچھا کیا	تمہاری صورتوں (کو)

حق کے ساتھ بنائے اور تمہاری صورتیں بنائیں تو تمہاری اچھی صورتیں بنائیں

علمِ الٰہی کی شان

وَ اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾ یَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ

وَ	اِلَیْهِ	الْمَصِیْرُ ﴿۳﴾	یَعْلَمُ (2)	مَا	فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ
اور	اسی کی طرف	پھرنا (ہے)	وہ جانتا ہے	جو کچھ	آسمانوں اور زمین میں (ہے)	اور

اور اسی کی طرف پھرنا ہے ۝ وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور

یَعْلَمُ مَا تُسِرُّوْنَ وَ مَا تُعْلِنُوْنَ ط وَ اللّٰهُ عَلِیْمٌۢ

یَعْلَمُ	مَا	تُسِرُّوْنَ	وَ	مَا	تُعْلِنُوْنَ	وَ	اللّٰهُ	عَلِیْمٌۢ
وہ جانتا ہے	جو	تم چھپاتے ہو	اور	جو	تم ظاہر کرتے ہو	اور	اللہ	خوب جاننے والا (ہے)

وہ جانتا ہے جو تم چھپاتے ہو اور جو تم ظاہر کرتے ہو، اور اللہ دلوں کی بات

سابقہ کفار کے انجام و عذاب اور اس کے سبب کی طرف اشارہ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾ اَلَمْ یَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۴﴾	اَلَمْ یَاْتِكُمْ	نَبَؤُا الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ قَبْلُ
سینوں کی (بات) کو	کیا نہیں آئی تمہارے پاس	ان لوگوں کی خبر جنہوں نے	کفر کیا	پہلے

خوب جانتا ہے ۝ کیا تمہارے پاس تم سے پہلے لوگوں کی خبر نہ آئی جنہوں نے کفر کیا

1 ...... انسانی صورت بہترین صورت ہے، اسے بگاڑنا حرام ہے، لہٰذا ناک کان کاٹنا، چہرے پر راکھ وغیرہ مل کر صورت بگاڑنا، مردوں کو عورت کی شکل یا عورتوں کو مردوں کی شکل بنانا حرام ہے۔ 2 ...... اللہ تعالیٰ کے علم کی وسعت کا عالَم یہ ہے کہ وہ آسمانوں اور زمین میں موجود ہر چیز جانتا ہے، لوگوں کی نیتوں، دلی ارادوں اور اعمال کو بھی جانتا ہے، ان کے ظاہری اور پوشیدہ کاموں حتی کہ صرف خیال میں رہنے والی چیزوں کی بھی خبر رکھتا ہے، اور یقیناً اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس سے حیا کرنے کیلئے یہی عقیدہ کافی ہے۔

فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ

فَذَاقُوْا	وَبَالَ اَمْرِهِمْ	وَ	لَهُمْ	عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥	ذٰلِكَ
توانہوں نے چکھ لیا	اپنے کام کا وبال	اور	ان کے لیے	دردناک عذاب (ہے)	یہ

اور اپنے کام کا وبال چکھ لیا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ۝ یہ

بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْۤا

بِاَنَّهٗ	كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ	رُسُلُهُمْ	بِالْبَيِّنٰتِ (1)	فَقَالُوْۤا
(اس) لیے کہ	آتے تھے ان کے پاس	ان کے رسول	روشن نشانیوں کے ساتھ	تو وہ کہتے

اس لیے کہ ان کے پاس ان کے رسول روشن دلیلیں لاتے تو وہ کہتے:

اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ٘ فَكَفَرُوْا وَ تَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى

اَبَشَرٌ (2)	يَّهْدُوْنَنَا	فَكَفَرُوْا	وَ	تَوَلَّوْا	وَّ	اسْتَغْنَى
کیا آدمی	ہدایت دیں گے ہمیں	توانہوں نے کفر کیا	اور	منہ پھیر لیا	اور	بے پروائی فرمائی

کیا آدمی ہماری رہنمائی کریں گے تو انہوں نے کفر کیا اور منہ پھیر لیا اور اللہ نے

اللّٰهُ ؕ وَ اللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِيْنَ

اللّٰهُ	وَ	اللّٰهُ	غَنِيٌّ	حَمِيْدٌ ۝٦	زَعَمَ	الَّذِيْنَ
اللہ (نے)	اور	اللہ	بے پروا	حمد کے لائق (ہے)	گمان کرلیا	ان لوگوں نے جنہوں نے

بے پروائی فرمائی اور اللہ بے پروا، ہر حمد کے لائق ہے ۝ کافروں نے

منکرینِ بعث کو جواب اور تنبیہ

كَفَرُوْۤا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ؕ قُلْ بَلٰى وَ رَبِّيْ

كَفَرُوْۤا	اَنْ	لَّنْ يُّبْعَثُوْا	قُلْ	بَلٰى	وَ رَبِّيْ
کفر کیا	کہ	انہیں ہرگز نہ اٹھایا جائے گا	تم کہو	کیوں نہیں	میرے رب کی قسم

گمان کرلیا کہ انہیں ہرگز دوبارہ زندہ نہیں کیا جائے گا، تم فرماؤ: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم،

1...... ہر رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو معجزہ ضرور دیا گیا البتہ کسی کو ایک اور کسی کو زیادہ معجزات عطا کئے گئے اور ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سب سے زیادہ معجزے عطا ہوئے۔

2...... کافروں نے بشر کے رسول ہونے کا انکار کیا، یہ ان کی بے عقلی اور نافہمی کی انتہاء ہے کہ انہوں نے بشر کا رسول ہونا تو نہ مانا جبکہ پتھروں کو خدا تسلیم کرلیا۔ عام محاورہ میں یعنی بے ادبی کے انداز میں انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بشر کہہ کر پکارنا حرام اور کفار کا طریقہ ہے۔

لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ؕ وَ

لَتُبْعَثُنَّ	ثُمَّ	لَتُنَبَّؤُنَّ	بِمَا	عَمِلْتُمْ	وَ
ضرور تمہیں اٹھایا جائے گا	پھر	ضرور تمہیں بتادیا جائے گا	جو	تم نے عمل کیا	اور

تم ضرور دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے پھر ضرور تمہارے اعمال تمہیں بتادیئے جائیں گے اور

ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ

ذٰلِكَ	عَلَى اللّٰهِ	يَسِيْرٌ ۝٧	فَاٰمِنُوْا	بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ	وَ
یہ	اللہ پر	بہت آسان (ہے)	تو ایمان لاؤ	اللہ اور اس کے رسول پر	اور

یہ اللہ پر بہت آسان ہے ○ تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور

توحید، رسالت اور قرآن پر ایمان لانے کا حکم

النُّوْرِ الَّذِيْۤ اَنْزَلْنَا ؕ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨

النُّوْرِ [1]	الَّذِيْۤ	اَنْزَلْنَا	وَ	اللّٰهُ	بِمَا	تَعْمَلُوْنَ	خَبِيْرٌ ۝٨
(اس) نور (پر)	جو	ہم نے اتارا	اور	اللہ	(اس) سے جو	تم عمل کرتے ہو	خوب خبر دار (ہے)

اس نور پر جو ہم نے اتارا اور اللہ تمہارے کاموں سے خوب خبر دار ہے ○

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ؕ

يَوْمَ	يَجْمَعُكُمْ	لِيَوْمِ الْجَمْعِ [2]	ذٰلِكَ	يَوْمُ التَّغَابُنِ
(جس) دن	(اللہ) اکٹھا کرے گا تمہیں	جمع ہونے کے دن میں	وہ	ہار ظاہر ہونے کا دن (ہے)

جس دن وہ جمع ہونے کے دن میں تمہیں اکٹھا کرے گا۔ وہ دن (ہارنے والوں کی) ہار ظاہر ہونے کا دن ہے

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا صلہ اور کفار کی سزا

وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ يَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ

وَ	مَنْ	يُّؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	وَ	يَعْمَلْ	صَالِحًا	يُّكَفِّرْ	عَنْهُ
اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اور	وہ عمل کرے	اچھا، نیک	(اللہ) مٹادے گا	اس سے

اور جو اللہ پر ایمان لائے اور اچھا کام کرے اللہ اس سے اس کی برائیاں

1...... یہاں نور سے مراد قرآنِ پاک ہے، اسے نور اس لیے فرمایا گیا کہ اس کی بدولت گمراہی کی تاریکیاں دور ہوتی ہیں اور ہدایت و گمراہی میں فرق واضح ہو جاتا ہے۔ 2...... جمع ہونے کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے جس میں سب اولین وآخرین جمع ہوں گے اور یہ وہ دن ہو گا جس میں کفار کی محرومی اور مسلمانوں کی کامیابی پورے طور پر ظاہر ہو گی، کفار اپنی شکست اور ناکامی کا اقرار کرلیں گے، جبکہ اعمالِ صالحہ کے پابند مومنین کی برائیاں مٹادی جائیں گی اور جنت کے نعمتوں بھرے باغات میں ہمیشہ کی زندگی کیلئے داخل کر دیا جائے گا جو یقیناً حقیقی اور بڑی کامیابی ہے۔

سَيِّاٰتِهٖ وَ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ

سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ
اس کی خطائیں	اور	داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں

مٹادے گا اور اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،

خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩ وَ الَّذِيْنَ

خٰلِدِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَبَدًا	ذٰلِكَ	الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝٩	وَ	الَّذِيْنَ
ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	یہی	بہت بڑی کامیابی (ہے)	اور	وہ لوگ جنہوں نے

وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے ○ اور جنہوں نے

كَفَرُوْا وَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ

كَفَرُوْا	وَ	كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَاۤ	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ النَّارِ	خٰلِدِيْنَ (1)
کفر کیا	اور	جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	یہ لوگ	آگ والے (ہیں)	ہمیشہ رہنے والے

کفر کیا اور ہماری آیتوں کو جھٹلایا، وہ لوگ آگ والے ہیں، ہمیشہ اس میں

فِيْهَا ؕ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝١٠ ع مَاۤ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا

فِيْهَا	وَ	بِئْسَ	الْمَصِيْرُ ۝١٠	مَاۤ اَصَابَ	مِنْ مُّصِيْبَةٍ (2)	اِلَّا
اس میں	اور	کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	نہیں پہنچتی	کوئی مصیبت	مگر

رہیں گے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ ہر مصیبت اللہ کے حکم سے ہی

بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ

بِاِذْنِ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يُّؤْمِنْۢ	بِاللّٰهِ	يَهْدِ	قَلْبَهٗ
اللہ کے حکم سے	اور	جو	ایمان لائے	اللہ پر	اللہ ہدایت دے گا	اس کے دل (کو)

پہنچتی ہے اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیدے گا

مصیبت اور ہدایت سے متعلق قانونِ الٰہی

الثلثۃ ۱۵ ع

(1)...... جہنم میں ہمیشہ رہنا صرف کفار کے لئے ہے اور جو گناہگار مومن داخلِ جہنم ہو گا وہ اس میں ہمیشہ نہ رہے گا بلکہ رحمتِ الٰہی، یا کسی کی شفاعت کے صدقے یا گناہوں کی کچھ سزا پاکر جہنم سے بالآخر نکال لیا جائے گا۔ (2)...... یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اذن کے بغیر کوئی مصیبت نہیں پہنچ سکتی اور اس بات پر ہمارا ایمان جتنا پختہ ہو گا اتنا ہی مصائب و آلام میں صبر کرنا آسان ہو گا۔ نیز یاد رہے کہ بعض مصیبتیں ہمارے گناہوں کی شامت کے سبب بھی آتی ہیں جیسا کہ سورہ شوریٰ کی آیت نمبر 30 میں بیان ہوا، مصائب و آلام کے وقت اس پہلو کو سامنے رکھنے سے بھی دل کو تسلی ملے گی اور گناہوں سے بچنے کا ذہن بھی بنے گا۔

اطاعتِ رسول کا حکم اور روگردانی کرنے والوں کو تنبیہ

وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا

وَ	اللّٰهُ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عَلِيْمٌ ﴿١١﴾	وَ	اَطِيْعُوا	اللّٰهَ	وَ	اَطِيْعُوا
اور	اللہ	ہر چیز کو	خوب جاننے والا (ہے)	اور	تم حکم مانو	اللہ (کا)	اور	حکم مانو

اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○ اور اللہ کا حکم مانو اور رسول کا

الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾

الرَّسُوْلَ	فَاِنْ	تَوَلَّيْتُمْ	فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا	الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾
رسول (کا)	پھر اگر	تم نے منہ پھیر لیا	تو ہمارے رسول پر صرف	صاف پہنچا دینا (لازم ہے)

حکم مانو پھر اگر تم منہ پھیرو تو (جان لو کہ) ہمارے رسول پر صرف صاف صاف پہنچا دینے کی ذمہ داری ہے ○

توحید کا بیان اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی تعلیم

اَللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ

اَللّٰهُ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	وَ	عَلَى اللّٰهِ	فَلْيَتَوَكَّلِ (1)
اللہ	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہی	اور	اللہ ہی پر	تو چاہئے کہ بھروسہ کریں

اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور ایمان والوں کو تو اللہ ہی پر

بیویوں اور اولاد سے متعلق دو ہدایات

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ

الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْۤا	اِنَّ	مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ
ایمان والے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	بیشک	تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے

بھروسہ کرنا چاہئے ○ اے ایمان والو! بیشک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے کچھ

عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَ

عَدُوًّا (2)	لَّكُمْ	فَاحْذَرُوْهُمْ	وَ	اِنْ	تَعْفُوْا	وَ	تَصْفَحُوْا	وَ
دشمن (ہیں)	تمہارے	تو تم محتاط رہو ان سے	اور	اگر	تم معاف کرو	اور	درگزر کرو	اور

تمہارے دشمن ہیں تو ان سے احتیاط رکھو اور اگر تم معاف کرو اور درگزر کرو اور

1 ...... اللہ تعالیٰ پر توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب کو اختیار کیا جائے مگر اعتماد اور بھروسہ صرف رب تعالیٰ پر کیا جائے۔

2 ...... کچھ اہلِ ایمان کے بیوی بچوں نے ہجرت کرنے سے روکا تھا حالانکہ ہجرت ان پر فرض تھی، اس پر یہ آیت اتری۔ ایسے بیوی بچے اپنے عمل سے دشمنی جیسا معاملہ کرتے ہیں کہ فرض کی ادائیگی سے روک کر بندے کی آخرت کو نقصان پہنچاتے ہیں، لہٰذا ایسے معاملات میں ان کی بات نہیں ماننی چاہئے۔

مال و اولاد ایک آزمائش ہیں

تَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾ اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ

تَغْفِرُوْا[1]	فَاِنَّ	اللّٰهَ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱۴﴾	اِنَّمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ
بخش دو	تو بیشک	اللہ	بڑا بخشنے والا	بہت مہربان (ہے)	تمہارے مال اور تمہاری اولاد صرف

بخش دو تو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا، بہت مہربان ہے ○ تمہارے مال اور تمہاری اولاد

تقویٰ، اطاعت اور راہِ خدا میں خرچ کا حکم

فِتْنَةٌ ؕ وَ اللّٰهُ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا

فِتْنَةٌ[2]	وَ	اللّٰهُ	عِنْدَهٗۤ	اَجْرٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۵﴾	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	مَا
آزمائش (ہیں)	اور	اللہ	اس کے پاس	بڑا ثواب (ہے)	تو ڈرو	اللہ (سے)	جتنی

ایک آزمائش ہی ہیں اور اللہ کے پاس بہت بڑا ثواب ہے ○ تو اللہ سے ڈرو جہاں تک

اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِیْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَیْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ

اسْتَطَعْتُمْ	وَ	اسْمَعُوْا	وَ	اَطِیْعُوْا	وَ	اَنْفِقُوْا	خَیْرًا	لِّاَنْفُسِكُمْ
تمہیں طاقت ہو	اور	سنو	اور	حکم مانو	اور	خرچ کرو	بہتری (کیلئے)	اپنی جانوں کی

تم سے ہو سکے اور سنو اور حکم مانو اور راہِ خدا میں خرچ کرو یہ تمہاری جانوں کے لیے بہتر ہو گا

وَ مَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾

وَ	مَنْ	یُّوْقَ	شُحَّ نَفْسِهٖ	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۱۶﴾
اور	جسے	بچالیا گیا	اس کے نفس کے لالچ (سے)	تو یہ لوگ	وہی	کامیابی پانے والے (ہیں)

اور جسے اس کے نفس کے لالچی پن سے بچالیا گیا تو وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں ○

راہِ خدا میں خرچ کرنے کا صلہ

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْهُ

اِنْ	تُقْرِضُوا	اللّٰهَ	قَرْضًا حَسَنًا[3]	یُّضٰعِفْهُ
اگر	تم قرض دو	اللہ (کو)	اچھا قرض	(تو) وہ بڑھا دے گا اسے

اگر تم اللہ کو اچھا قرض دو گے تو وہ تمہارے لیے اسے کئی گنا

1 ...... بیوی بچوں کے قصور معاف کر دینا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ ہمیں بھی چاہئے کہ بیوی بچوں سے کوئی قصور واقع ہو تو موقع محل کی مناسبت سے مناسب تنبیہ کریں اور ساتھ ہی ساتھ ان کا قصور معاف بھی کر دیا کریں۔ 2 ...... ویسے تو مال اور اولاد اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہیں البتہ اس اعتبار سے آزمائش ہی ہیں کہ کبھی آدمی اُن کی وجہ سے گناہ اور معصیت میں مبتلا ہو جاتا اور ان میں مشغول ہو کر دین اور آخرت سے غافل ہو جاتا ہے۔ 3 ...... اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دینے سے مراد ہے کہ خوش دِلی اور نیک نیتی کے ساتھ حلال مال سے راہِ خدا میں صدقہ کیا جائے۔ اسی کو اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے قرض سے تعبیر فرمایا ہے

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

لَكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ؕ وَ اللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ لا

لَكُمْ	وَ	يَغْفِرْ	لَكُمْ	وَ	اللّٰهُ	شَكُوْرٌ	حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾
تمہارے لیے	اور	بخش دے گا	تمہیں	اور	اللہ	قدر فرمانے والا	بہت حلم والا (ہے)

بڑھادے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ قدر فرمانے والا، بہت حلم والا ہے ○

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾ ع

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَ الشَّهَادَةِ (1)	الْعَزِيْزُ	الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾
ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا	بہت عزت والا	بڑا حکمت والا (ہے)

وہ ہر پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، بہت عزت والا، بڑا حکمت والا ہے ○

آیات: 12 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الطَّلَاق مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

طلاق، عدت اور عورت کی رہائش سے متعلق احکام

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ

يٰۤاَيُّهَا	النَّبِيُّ	اِذَا	طَلَّقْتُمُ	النِّسَآءَ (2)	فَطَلِّقُوْهُنَّ
اے	نبی	(امت سے فرمادیں کہ) جب	تم طلاق دینا چاہو	عورتوں (کو)	تو طلاق دو انہیں

اے نبی! (امت سے فرمادیں کہ) جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تاکہ لوگوں کو صدقہ کی ترغیب ملے۔ 1...... عالمُ الغیب وہ وصف ہے جو صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے، مخلوق میں سے کسی کو "عالمُ الغیب" نہیں کہہ سکتے، البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عطا سے انبیاء و مرسلین عَلَيْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام اور اولیاءِ کرام غیب کا علم رکھتے ہیں۔ 2...... یہاں عورتوں سے مراد وہ عورتیں ہیں جن سے شوہروں نے حقِ زوجیت ادا کیا ہو اور ان کی عدت حیض سے شمار کی جائے، اگر انہیں طلاق دینی ہو تو ایسے پاکی کے دنوں میں ایک طلاق دیں جن میں ان سے جماع نہ کیا گیا ہو اور عدت گزرنے تک رجوع نہ کریں۔ اسے طلاقِ احسن کہتے ہیں۔

لِعِدَّتِهِنَّ وَ اَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ

لِعِدَّتِهِنَّ	وَ	اَحْصُوا[1]	الْعِدَّةَ	وَ	اتَّقُوا	اللّٰهَ رَبَّكُمْ
ان کے عدت کے وقت (پر)	اور	شمار کرتے رہو	عدت (کو)	اور	ڈرو	اپنے رب اللہ (سے)

انہیں طلاق دو اور عدت کو شمار کرتے رہو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَ لَا يَخْرُجْنَ اِلَّاۤ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ

لَا تُخْرِجُوْهُنَّ[2]	مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ	وَ	لَا يَخْرُجْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ
تم نہ نکالو انہیں	ان کے گھروں سے	اور	نہ وہ نکلیں	مگر	یہ کہ	وہ ارتکاب کریں کھلی برائی کا

تم عورتوں کو ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں مگر یہ کہ کسی صریح برائی کا ارتکاب کریں

وَ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَ مَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ

وَ	تِلْكَ	حُدُوْدُ اللّٰهِ	وَ	مَنْ	يَّتَعَدَّ	حُدُوْدَ اللّٰهِ	فَقَدْ
اور	یہ	اللہ کی حدیں (ہیں)	اور	جو	آگے بڑھا	اللہ کی حدوں (سے)	تو بیشک

اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھا تو بیشک

حدودِ الٰہی سے تجاوز کرنے والا ظالم ہے

ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ

ظَلَمَ	نَفْسَهٗ	لَا تَدْرِيْ	لَعَلَّ	اللّٰهَ	يُحْدِثُ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس نے ظلم کیا	اپنی جان (پر)	تمہیں معلوم نہیں	شاید	اللہ	پیدا فرمادے	اس کے بعد

اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ تم نہیں جانتے شاید اللہ اس کے بعد کوئی نیا معاملہ

طلاقِ رجعی کی عدت میں عورت کو گھر سے نکالنے کی حکمت

اَمْرًا ① فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ

اَمْرًا ①	فَاِذَا	بَلَغْنَ	اَجَلَهُنَّ	فَاَمْسِكُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ	اَوْ
کوئی معاملہ	تو جب	وہ (نزدیک) پہنچیں	اپنی مدت (کو)	تو تم روک لو انہیں	بھلائی کے ساتھ	یا

پیدا فرمادے ○ تو جب عورتیں اپنی مدت تک پہنچنے کو ہوں تو انہیں بھلائی کے ساتھ روک لو یا

عدت پوری ہونے کا وقت قریب آنے پر شوہر کو دو باتوں کا اختیار

رجوع کے وقت گواہ بنانے کا حکم

(1)...... عدت کا شمار مرد و عورت دونوں ہی کریں گے البتہ یہاں بطورِ خاص مردوں کو عدت شمار کرنے کا اس لئے فرمایا گیا تا کہ وہ دورانِ عدت رجوع، نان نفقہ اور طلاق و نکاح سے متعلق دیگر احکام کا خیال رکھ سکیں۔ (2)...... عورت کو عدت شوہر کے گھر پوری کرنا لازم ہے۔ شوہر کو جائز نہیں کہ طلاق یافتہ کو ایامِ عدت میں گھر سے نکالے اور نہ ان عورتوں کو وہاں سے خود نکلنا جائز ہے کیونکہ یہ رہائش محض شوہر کا حق نہیں ہے جو اس کی رضامندی سے ساقط ہو جائے بلکہ یہ شریعت کا حق بھی ہے البتہ عورت اگر فحش بولے اور گھر والوں کو ایذا دے تو اسے نکالنا جائز ہے کیونکہ وہ ناشزہ یعنی نافرمان عورت کے حکم میں ہے۔

اللہ سے ڈرنے اور اس پر توکل کرنے کا فائدہ

فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَّ اَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَ اَقِیْمُوا

فَارِقُوْهُنَّ	بِمَعْرُوْفٍ [1]	وَّ	اَشْهِدُوْا	ذَوَیْ عَدْلٍ	مِّنْكُمْ	وَ	اَقِیْمُوا
جدا کر دو انہیں	بھلائی کے ساتھ	اور	گواہ بنالو	دو عدل والے	اپنوں میں سے	اور	قائم کرو

انہیں بھلائی کے ساتھ جدا کر دو اور اپنوں میں سے دو عادل گواہ بنالو اور اللہ کے لیے

الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ

الشَّهَادَةَ	لِلّٰهِ	ذٰلِكُمْ	یُوْعَظُ	بِهٖ	مَنْ	كَانَ یُؤْمِنُ
گواہی	اللہ کیلئے	یہ	نصیحت کی جاتی ہے	اس سے	(اسے) جو	ایمان رکھتا ہے

گواہی قائم کرو۔ یہ ہے جس سے اس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ اور

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ۬ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ	وَ	مَنْ	یَّتَّقِ	اللّٰهَ	یَجْعَلْ	لَّهٗ
اللہ اور آخرت کے دن پر	اور	جو	ڈرے	اللہ (سے)	(تو) وہ بنادے گا	اس کیلئے

آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے

مَخْرَجًا ۙ﴿۲﴾ وَّ یَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ وَ مَنْ

مَخْرَجًا ﴿۲﴾	وَّ	یَرْزُقْهُ	مِنْ حَیْثُ	لَا یَحْتَسِبُ	وَ	مَنْ
نکلنے کا راستہ	اور	وہ روزی دے گا اسے	جہاں سے	اسے گمان نہ ہو گا	اور	جو

نکلنے کا راستہ بنادے گا ○ اور اسے وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان بھی نہ ہو اور جو

یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ؕ

یَّتَوَكَّلْ	عَلَى اللّٰهِ	فَهُوَ	حَسْبُهٗ	اِنَّ	اللّٰهَ	بَالِغُ اَمْرِهٖ
بھروسہ کرے	اللہ پر	تو وہ	اسے کافی (ہے)	بیشک	اللہ	اپنا کام پورا کرنے والا (ہے)

اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے بیشک اللہ اپنا کام پورا کرنے والا ہے،

[1]...... اگر ایک یا دو رجعی طلاقیں دیں اور عورت اپنی عدت کی اختتامی مدت کے قریب پہنچ جائے تو اس وقت شوہر کو اختیار ہے، اگر اس کے ساتھ حسنِ معاشرت اور اچھا سلوک کرتے ہوئے رہنا چاہے تو رجوع کرلے اور دل میں دوبارہ طلاق دینے کا ارادہ نہ رکھے اور اگر اسے عورت کے ساتھ خوبی اور اچھائی سے گزر بسر کرسکنے کی اُمید نہ ہو تو اس کے حق جیسے مہر وغیرہ ادا کرکے اُس سے جدائی اختیار کرلے اور اسے اس طرح نقصان نہ پہنچائے کہ عدت کے آخر میں رجوع کرلے، پھر طلاق دیدے اور یوں اُس کی عدت دراز کرکے اسے پریشانی میں ڈال دے۔ مزید تفصیل فقہی کتابوں میں ملاحظہ فرمائیں۔

آئسہ اور حاملہ عورت کی عدت کا بیان

قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ۝۳ وَ الّٰٓـِٔیْ

وَ الّٰٓـِٔیْ	قَدْرًا ۝۳	لِكُلِّ شَیْءٍ	اللّٰهُ	جَعَلَ	قَدْ
اور وہ عورتیں جو	ایک اندازہ	ہر چیز کیلئے	اللہ (نے)	مقرر کر رکھا ہے	بیشک

بیشک اللہ نے ہر چیز کیلئے ایک اندازہ مقرر کر رکھا ہے ○ اور تمہاری عورتوں میں

یَئِسْنَ مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ

فَعِدَّتُهُنَّ	ارْتَبْتُمْ	اِنِ	مِنْ نِّسَآىٕكُمْ	مِنَ الْمَحِیْضِ	یَئِسْنَ (1)
تو ان کی عدت	تمہیں شک ہو	اگر	تمہاری عورتوں میں سے	حیض سے	ناامید ہو چکی ہوں

جو حیض سے ناامید ہو چکی ہوں اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی اور جنہیں

ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ الّٰٓـِٔیْ لَمْ یَحِضْنَ ؕ وَ اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ

اَجَلُهُنَّ	اُولَاتُ الْاَحْمَالِ (3)	وَ	لَمْ یَحِضْنَ (2)	وَّ الّٰٓـِٔیْ	ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ
ان کی (عدت کی) مدت	حمل والیاں	اور	حیض نہیں آیا	اور وہ عورتیں جنہیں	تین مہینے (ہے)

حیض نہیں آیا ان کی عدت تین مہینے ہے اور حمل والیوں کی عدت کی مدت

اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ وَ مَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ

لَّهٗ	یَجْعَلْ	اللّٰهَ	یَّتَّقِ	مَنْ	وَ	حَمْلَهُنَّ	یَّضَعْنَ	اَنْ
اس کیلئے	اللہ بنادے گا	اللہ (سے)	ڈرے	جو	اور	اپنا حمل	وہ جن لیں	یہ (ہے) کہ

یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں اور جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے اس کے کام میں

حکمِ الٰہی کی پاسداری کرنے والوں کو اطمینان دہانی

مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ۝۴ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ اِلَیْكُمْ ؕ وَ

وَ	اِلَیْكُمْ	اَنْزَلَهٗۤ	اَمْرُ اللّٰهِ	ذٰلِكَ	یُسْرًا ۝۴	مِنْ اَمْرِهٖ
اور	تمہاری طرف	اس نے اتارا اسے	اللہ کا حکم (ہے)	یہ	آسانی	اس کے کام سے (میں)

آسانی فرمادے گا ○ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے تمہاری طرف اتارا اور

(1)...... بڑھاپے کی وجہ سے جب حیض منقطع ہو جائے وہ سنِ ایاس ہے، اور اس عمر میں پہنچی ہوئی عورت کی عدت تین ماہ ہے۔ (2)...... لڑکی نابالغہ ہو یا اس کے بالغ ہونے کی عمر تو آگئی مگر ابھی حیض نہیں شروع ہوا تو اُن دونوں کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ (3)...... حاملہ عورتوں کی عدت وضعِ حمل ہے خواہ وہ عدت طلاق کی ہو یا وفات کی۔ نیز وضعِ حمل سے عدت پوری ہونے کے لیے کوئی خاص مدت مقرر نہیں، موت یا طلاق کے بعد جس وقت بچہ پیدا ہو عدت ختم ہو جائے گی اگرچہ ایک منٹ بعد ہو۔ یونہی اگر حمل ساقط ہو گیا لیکن بچے کے کچھ اعضا بن چکے ہیں تو عدت پوری ہو گئی اور بچے کے اعضاء بننے سے پہلے حمل ساقط ہوا تو عدت ختم نہیں ہو گی۔

مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَ يُعْظِمْ

مَنْ	يَّتَّقِ	اللّٰهَ	يُكَفِّرْ	عَنْهُ	سَيِّاٰتِهٖ	وَ	يُعْظِمْ
جو	ڈرے	اللہ (سے)	اللہ مٹادے گا	اس سے	اس کی برائیاں	اور	بڑا کردے گا

جو اللہ سے ڈرے تو اللہ اس سے اس کی برائیاں مٹادے گا اور اس کیلئے

دورانِ عدت عورت کی رہائش سے متعلق حکم

لَهٗۤ اَجْرًا ۝٥ اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَ

لَهٗۤ	اَجْرًا ۝٥	اَسْكِنُوْهُنَّ	مِنْ حَيْثُ	سَكَنْتُمْ	مِّنْ وُّجْدِكُمْ [1]	وَ
اس کے لئے	ثواب	تم رکھو انہیں	جہاں	تم رہتے ہو	اپنی گنجائش کے مطابق	اور

ثواب کو بڑا کردے گا ۝ عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی گنجائش کے مطابق اور

حاملہ اور دودھ پلانے والی کے اخراجات کے احکام

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَ اِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ

لَا تُضَآرُّوْهُنَّ	لِتُضَيِّقُوْا	عَلَيْهِنَّ	وَ	اِنْ	كُنَّ	اُولَاتِ حَمْلٍ
تم تکلیف نہ دو انہیں	کہ تنگی کرو	ان پر	اور	اگر	وہ ہوں	حمل والیاں

انہیں تکلیف نہ دو کہ ان پر تنگی کرو اور اگر وہ حمل والیاں ہوں

فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ

فَاَنْفِقُوْا [2]	عَلَيْهِنَّ	حَتّٰى	يَضَعْنَ	حَمْلَهُنَّ	فَاِنْ
تو خرچ کرتے رہو	ان پر	یہاں تک کہ	وہ جَن لیں	اپنا حمل	پھر اگر

تو ان پر خرچ کرتے رہو یہاں تک کہ وہ بچہ جَن دیں پھر اگر

اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَ اْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ

اَرْضَعْنَ [3]	لَكُمْ	فَاٰتُوْهُنَّ	اُجُوْرَهُنَّ	وَ اْتَمِرُوْا	بَيْنَكُمْ
وہ دودھ پلائیں (بچے کو)	تمہارے لیے	تو تم دو انہیں	ان کی اجرت	اور مشورہ کرلو	اپنے درمیان

وہ تمہارے لیے (بچے کو) دودھ پلائیں تو انہیں ان کی اجرت دو اور آپس میں اچھے طریقے سے

1...... طلاق دی ہوئی عورت کو عدت پوری ہونے تک رہنے کیلئے اپنی حیثیت کے مطابق مکان دینا شوہر پر واجب ہے اور عدت کے زمانہ میں نفقہ یعنی اخراجات دینا بھی واجب ہے۔ 2...... نفقہ جیسے حاملہ عورت کو دینا واجب ہے ایسے ہی غیر حاملہ کو بھی دینا واجب ہے خواہ اسے طلاق رجعی دی ہو یا بائن۔

3...... بچے کو دودھ پلانا ماں پر واجب نہیں، باپ کی ذمہ داری ہے کہ اجرت دے کر دودھ پلوائے لیکن اگر بچہ ماں کے سوا کسی اور عورت کا دودھ نہ پئے، یا باپ فقیر ہو تو اس حالت میں ماں پر دودھ پلانا واجب ہو جاتا ہے، بچے کی ماں جب تک اس کے باپ کے نکاح میں ہو یا طلاقِ رجعی کی عدت میں ہو تو ایسی حالت میں

بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَ اِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ

بِمَعْرُوْفٍ[1]	وَ	اِنْ	تَعَاسَرْتُمْ	فَسَتُرْضِعُ	لَهٗۤ
اچھے طریقے سے	اور	اگر	تم آپس میں دشواری سمجھو	تو عنقریب دودھ پلادے گی	اس (بچے) کو

مشورہ کرلو اور اگر تم آپس میں دشواری سمجھو تو عنقریب اسے کوئی دوسری عورت

اُخْرٰى ؕ ۝٦ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَ

اُخْرٰى ۝٦	لِيُنْفِقْ	ذُوْسَعَةٍ	مِّنْ سَعَتِهٖ	وَ
دوسری (عورت)	چاہئے کہ خرچ کرے	(مالی) وسعت والا	اپنی وسعت کے مطابق	اور

دودھ پلادے گی ○ مالی وسعت رکھنے والے کو چاہئے کہ اپنی گنجائش کے مطابق خرچ کرے اور

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ

مَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ	رِزْقُهٗ	فَلْيُنْفِقْ	مِمَّاۤ	اٰتٰىهُ
جس پر تنگ کیا گیا	اس کا رزق	تو چاہئے کہ وہ خرچ کرے	(اس میں) سے جو	عطا کیا اسے

جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا ہے تو اسے چاہئے کہ اس میں سے خرچہ دے جو اسے اللہ نے

اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ

اللّٰهُ	لَا يُكَلِّفُ	اللّٰهُ	نَفْسًا	اِلَّا	مَاۤ	اٰتٰىهَا
اللہ (نے)	بوجھ نہیں رکھتا	اللہ	کسی جان (پر)	مگر	(اسی قدر) جتنا	اس نے دیا اسے

دیا ہے، اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے،

سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۠ ۝٧ وَ كَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ

سَيَجْعَلُ	اللّٰهُ	بَعْدَ عُسْرٍ	يُّسْرًا ۝٧	وَ	كَاَيِّنْ	مِّنْ قَرْيَةٍ
عنقریب کردے گا	اللہ	تنگی کے بعد	آسانی	اور	کتنے ہی	شہر (تھے)

جلد ہی اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا ○ اور کتنے ہی شہر تھے

سابقہ قوموں کے انجام کی طرف اشارہ اور مسلمانوں کو نصیحت

ع ۱۷

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اسے دودھ پلانے کی اجرت لینا جائز نہیں، عدت کے بعد لینا جائز ہے۔

1 ......دودھ پلانے کی اجرت سے متعلق مرد و عورت آپس میں اچھے طریقے سے مشورہ کرلیں اور یہ خیال رکھیں کہ نہ مرد عورت کے حق میں کوتاہی کرے، نہ عورت اِس معاملہ میں سختی کرے، پھر اگر یہ آپس میں معاملہ طے کرنے میں دشواری سمجھیں اور بچے کی ماں کسی دوسری دودھ پلانے والی عورت کی اجرت کے برابر اجرت لینے پر راضی نہ ہو بلکہ زیادہ اجرت کا مطالبہ کرے اور باپ زیادہ دینا نہ چاہے تو پھر یہ کسی دوسری عورت کا انتظام کرلے۔

عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّهَا وَ رُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا

عَتَتْ	عَنْ اَمْرِ	رَبِّهَا	وَ	رُسُلِهٖ	فَحَاسَبْنٰهَا
اس نے سرکشی کی	حکم سے	اپنے رب (کے)	اور	اس کے رسولوں (کے)	تو ہم نے حساب لیا ان سے

جنہوں نے اپنے رب کے اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرکشی کی تو ہم نے ان سے

حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ عَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا

حِسَابًا شَدِیْدًا (1)	وَّ	عَذَّبْنٰهَا	عَذَابًا نُّكْرًا ﴿٨﴾ (2)	فَذَاقَتْ	وَبَالَ اَمْرِهَا
سخت حساب	اور	عذاب دیا اسے	برا عذاب	تو اس نے چکھا	اپنے کام کا وبال

سخت حساب لیا اور انہیں برا عذاب دیا ○ تو انہوں نے اپنے کام کا وبال چکھا

وَ كَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿٩﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ

وَ	كَانَ	عَاقِبَةُ اَمْرِهَا	خُسْرًا ﴿٩﴾	اَعَدَّ	اللّٰهُ	لَهُمْ
اور	ہوا	اس کے کام کا انجام	خسارہ	تیار کر رکھا ہے	اللہ (نے)	ان کے لیے

اور ان کے کام کا انجام خسارہ ہوا ○ اللہ نے ان کے لیے سخت عذاب

مع ١٤

عَذَابًا شَدِیْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛۚ قَدْ

عَذَابًا شَدِیْدًا	فَاتَّقُوا	اللّٰهَ	یٰۤاُولِی الْاَلْبَابِ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	قَدْ
سخت عذاب	تو ڈرو	اللہ (سے)	اے عقل والو	وہ لوگ جو	ایمان لائے	بیشک

تیار کر رکھا ہے تو اللہ سے ڈرو، اے عقل والو جو ایمان لائے ہو، بیشک

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلم کا مقام عظیم اور باعمل مسلمانوں کا صلہ

اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَیْكُمْ ذِكْرًا ﴿١٠﴾ رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْكُمْ

اَنْزَلَ	اللّٰهُ	اِلَیْكُمْ	ذِكْرًا ﴿١٠﴾ (3)	رَّسُوْلًا	یَّتْلُوْا	عَلَیْكُمْ
اتارا	اللہ (نے)	تمہاری طرف	ذکر، نصیحت	(نیز) رسول (بھیجا)	جو تلاوت کرتا ہے	تم پر

اللہ نے تمہاری طرف نصیحت اتاری ○ (نیز) رسول (بھیجا) جو تم پر اللہ کی روشن آیتیں

1 ...... یہاں سخت حساب سے مراد آخرت کا حساب ہے اور چونکہ اس کا واقع ہونا یقینی ہے اس لئے یہاں اسے ماضی کے صیغہ سے بیان فرمایا گیا۔

2 ...... برے عذاب سے جہنم کا عذاب مراد ہے یا اس سے مراد دنیا میں قحط اور قتل وغیرہ بلاؤں میں مبتلا کرنا ہے۔

3 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآن ہے اور ایک تفسیر کے مطابق ذکر سے مراد رسولِ کریم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ہیں اور اگلی آیت کے شروع کا لفظ ''رسولا'' اسی ذکر کی تفسیر ہے۔

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

اٰیٰتِ اللّٰهِ مُبَیِّنٰتٍ	لِّیُخْرِجَ (1)	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
اللّٰه کی روشن آیتیں	تاکہ وہ نکالے	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کیے

پڑھتا ہے تاکہ وہ ان لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے

الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ مَنْ یُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَ

الصّٰلِحٰتِ	مِنَ الظُّلُمٰتِ (2)	اِلَى النُّوْرِ	وَ	مَنْ	یُّؤْمِنْۢ (3)	بِاللّٰهِ	وَ
نیک، اچھے	اندھیروں سے	نور کی طرف	اور	جو شخص	ایمان لائے	اللّٰه پر	اور

جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے اور جو اللّٰه پر ایمان لائے اور

یَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا

یَعْمَلْ	صَالِحًا	یُّدْخِلْهُ	جَنّٰتٍ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا
وہ عمل کرے	نیک، اچھا	(تو اللّٰه) داخل کرے گا اسے	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے

اچھا کام کرے تو اللّٰه اسے ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں

الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ

الْاَنْهٰرُ	خٰلِدِیْنَ	فِیْهَاۤ	اَبَدًا	قَدْ	اَحْسَنَ	اللّٰهُ	لَهٗ
نہریں	ہمیشہ رہنے والے	ان (باغوں) میں	ہمیشہ	بیشک	اچھی رکھی	اللّٰه (نے)	اس کیلئے

بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، بیشک اللّٰه نے اس کے لیے اچھی روزی

رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّ مِنَ الْاَرْضِ

قدرتِ الٰہی کے مظاہر

رِزْقًا ﴿۱۱﴾	اَللّٰهُ	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	وَّ	مِنَ الْاَرْضِ
روزی	اللّٰه (وہی ہے)	جس نے	پیدا کیا	سات آسمانوں (کو)	اور	زمینیں

رکھی ○ اللّٰه وہی ہے جس نے سات آسمان بنائے اور انہی کے برابر

1...... "ذِکْرًا" کی دوسری تفسیر کے مطابق یہاں اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کی نسبت رسول اللّٰه صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی طرف ہے، اور یہ یقیناً آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا وصف بھی ہے کہ لوگوں کو کفر سے ایمان، جہل سے علم اور فسق سے تقویٰ کی طرف نکالتے ہیں۔

2...... یہاں اندھیروں سے مراد کفر و جہالت کے اندھیرے اور نور سے مراد ایمان و علم کا نور ہے۔

3...... یہاں ایمان کا ذکر عملِ صالح سے پہلے ہوا، کیونکہ ایمان عمل پر مقدم ہے۔ یونہی نجات کے لئے ایمان کے ساتھ نیک اعمال کی بھی ضرورت ہے۔

مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ

مِثْلَهُنَّ	يَتَنَزَّلُ	الْاَمْرُ(1)	بَيْنَهُنَّ	لِتَعْلَمُوْٓا	اَنَّ	اللّٰهَ
انہی کے برابر	اترتا ہے	حکم	ان کے درمیان	تاکہ تم جان لو	کہ	اللہ

زمینیں۔ حکم ان کے درمیان اترتا ہے تاکہ تم جان لو کہ اللہ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	قَدِيْرٌ	وَّ	اَنَّ	اللّٰهَ	قَدْ	اَحَاطَ	بِكُلِّ شَيْءٍ	عِلْمًا ﴿۱۲﴾
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	اور	یہ کہ	اللہ	بیشک	اس نے گھیرا ہوا ہے	ہر چیز کو	علم (سے)

ہر شے پر خوب قادر ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے ○

آیات: 12 — رکوع: 02

سُوْرَةُ التَّحْرِيْم مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

واقعہ تحریم کا بیان

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ

يٰٓاَيُّهَا	النَّبِيُّ	لِمَ	تُحَرِّمُ(2)	مَآ	اَحَلَّ	اللّٰهُ	لَكَ
اے	نبی	کیوں	تم حرام کرتے ہو (اپنے اوپر)	وہ چیز جو	حلال کی	اللہ (نے)	تمہارے لئے

اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا چاہتے ہوئے اپنے اوپر اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو

1...... آسمان وزمین کے درمیان حکم اترنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ان سب میں جاری اور نافذ ہے۔ 2...... اس آیت کا ایک شانِ نزول یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ام المؤمنین حضرت زینب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ شہد پیش کرتیں، یوں اُن کے یہاں کچھ زیادہ دیر تشریف فرمارہتے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ شدتِ محبت کی وجہ سے یہ بات دیگر ازواجِ مطہرات پر بہت بھاری ہوئی، اُنہوں نے باہمی مشورے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں کچھ عرض کیا تو انہیں راضی کرنے کیلئے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمادیا کہ میں شہد کو اپنے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

قسموں کے کفارہ کا بیان

تَبْتَغِیْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾ قَدْ فَرَضَ

تَبْتَغِیْ	مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ	وَ	اللّٰهُ	غَفُوْرٌ	رَّحِیْمٌ ﴿۱﴾	قَدْ	فَرَضَ
چاہتے ہوئے	اپنی بیویوں کی رضا	اور	اللہ	بہت بخشنے والا	بڑا مہربان (ہے)	بیشک	مقرر فرمادیا

جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے اور اللہ بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے ○ بیشک اللہ نے

اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ

اللّٰهُ	لَكُمْ	تَحِلَّةَ اَیْمَانِكُمْ (1)	وَ	اللّٰهُ	مَوْلٰىكُمْ	وَ	هُوَ
اللہ (نے)	تمہارے لئے	تمہاری قسموں کا کھولنا	اور	اللہ	تمہارا مددگار (ہے)	اور	وہ

تمہارے لیے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرمادیا ہے اور اللہ تمہارا مددگار ہے اور وہی

ایک زوجہ سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے راز کا افشاء

الْعَلِیْمُ الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾ وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ

الْعَلِیْمُ	الْحَكِیْمُ ﴿۲﴾	وَ	اِذْ	اَسَرَّ (2)	النَّبِیُّ	اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ
بہت علم والا	بڑا حکمت والا (ہے)	اور	جب	خفیہ طور پر کی	نبی (نے)	اپنی بیویوں میں سے ایک سے

بہت علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ اور جب نبی نے اپنی ایک بیوی کو راز کی ایک بات

حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ

حَدِیْثًا	فَلَمَّا	نَبَّاَتْ	بِهٖ	وَ	اَظْهَرَهُ	اللّٰهُ	عَلَیْهِ
ایک بات	پھر جب	اس نے خبر دیدی	اس کی	اور	ظاہر کردیا اسے	اللہ (نے)	اس (نبی) پر

بتائی پھر جب اس نے اس بات کی (دوسری کو) خبر دیدی اور اللہ نے اس بات کو نبی پر ظاہر کردیا

عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا

عَرَّفَ	بَعْضَهٗ	وَ	اَعْرَضَ	عَنْۢ بَعْضٍ	فَلَمَّا
(تو) اس (نبی) نے جتادیا	اس کا کچھ حصہ	اور	چشم پوشی کی	کچھ حصہ سے	پھر جب

تو نبی نے اس بات کا کچھ حصہ تو جتادیا اور کچھ سے چشم پوشی فرمائی پھر جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اُوپر حرام کرتا ہوں۔ اس پر یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ 1...... حلال کو اپنے اوپر حرام کرلینا بھی قسم کی ایک قِسم ہے اور یہاں قسم کو کھولنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ مقرر دیا ہے۔ یا یہ مراد ہے کہ قسم کے بعد اِنْ شَآءَ اللہ کہا جائے تا کہ اس کے بر خلاف کرنے سے قسم شکنی نہ ہو۔ 2...... یہاں بیان کئے گئے واقعہ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی ایک زوجہ کو دو چیزوں پر مشتمل راز کی ایک بات بتائی اور اسے کسی کے سامنے ظاہر کرنے سے منع فرمایا، لیکن انہوں نے دوسری زوجہ کو بتادیا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی خبر نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ

نَبَّاَهَا	بِهٖ	قَالَتْ	مَنْ	اَنْۢبَاَكَ	هٰذَا
اس نے خبر دی اس (زوجہ) کو	اس کی	(تو) اس نے عرض کی	کس نے	بتایا آپ کو	یہ

نبی نے اس بیوی کو اس کی خبر دی تو اس نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟

قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾ اِنْ تَتُوْبَاۤ

قَالَ	نَبَّاَنِیَ	الْعَلِیْمُ	الْخَبِیْرُ ﴿۳﴾	اِنْ	تَتُوْبَاۤ
فرمایا	بتایا مجھے	بہت علم والے	بہت خبر رکھنے والے (نے)	(اے نبی کی دونوں بیویو) اگر	تم دونوں توبہ کرو

فرمایا: مجھے بہت علم والے، بہت خبر رکھنے والے نے بتایا ○ (اے نبی کی دونوں بیویو!) اگر تم دونوں

اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ

اِلَى اللّٰهِ	فَقَدْ	صَغَتْ	قُلُوْبُكُمَا	وَ	اِنْ
اللہ کی طرف (تو وہ توبہ قبول کرے گا)	پس بیشک	(حق سے کچھ) ہٹ گئے	تم دونوں کے دل	اور	اگر

اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرو کیونکہ تمہارے دل ضرور کچھ ہٹ گئے ہیں (تو وہ توبہ قبول کرے گا) اور اگر

تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ

تَظٰهَرَا	عَلَیْهِ	فَاِنَّ	اللّٰهَ	هُوَ	مَوْلٰىهُ	وَ
تم نے ایک دوسرے کی مدد کی	اس (نبی) پر (کے مقابلے میں)	تو بیشک	اللہ	وہ	اس کا مدد گار (ہے)	اور

نبی کے مقابلے میں تم ایک دوسرے کی مدد کرو تو بیشک اللہ خود ان کا مدد گار ہے اور

جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ عَسٰى

جِبْرِیْلُ	وَ	صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ (1)	وَ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	بَعْدَ ذٰلِكَ	ظَهِیْرٌ ﴿۴﴾ (2)	عَسٰى
جبریل	اور	نیک ایمان والے	اور	فرشتے	اس کے بعد	مدد گار (ہیں)	قریب ہے

جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد گار ہیں ○ اگر وہ (نبی)

دو ازواجِ مطہرات کو توبہ کی تاکید اور تنبیہ

تمام ازواجِ مطہرات کو تنبیہ اور اچھی بیویوں کے اوصاف

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نے اپنی زوجہ کو یہ تو بتا دیا کہ تم نے بات ظاہر کر دی ہے لیکن دوسری بات نہ بتائی۔ پھر جب اس کی بھی خبر دی تو انہوں نے عرض کی: آپ کو کس نے بتایا؟ ارشاد فرمایا: مجھے علیم و خبیر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے جس سے کچھ بھی چھپا نہیں۔ 1...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے ایسے مدد گار ہیں، جیسے بادشاہ رعایا کا مدد گار اور مومن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ایسے مدد گار ہیں جیسے خدام اور سپاہی بادشاہ کے، لہٰذا اس آیت کی بنا پر یہ نہیں کہا جاسکتا کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسلمانوں کے حاجت مند ہیں۔ 2...... یہاں حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور نیک مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مدد گار اور فرشتوں کو ظہیر، یعنی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ

رَبُّهٗۤ	اِنْ	طَلَّقَكُنَّ	اَنْ	يُّبْدِلَهٗۤ	اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ (1)	
اس کا رب	اگر	وہ (نبی) طلاق دیدے تمہیں	کہ	بدل دے اسے	تم سے بہتر بیویاں	

تمہیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں تم سے بہتر بیویاں

مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ

مُسْلِمٰتٍ	مُّؤْمِنٰتٍ	قٰنِتٰتٍ	تٰٓىِٕبٰتٍ	عٰبِدٰتٍ
(جو) اطاعت والیاں	ایمان والیاں	ادب والیاں	توبہ کرنے والیاں	عبادت کرنے والیاں

بدل دے جو اطاعت والیاں، ایمان والیاں، ادب والیاں، توبہ کرنے والیاں، عبادت گزار،

سٰٓىِٕحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا ۝٥ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا

سٰٓىِٕحٰتٍ	ثَيِّبٰتٍ	وَّ	اَبْكَارًا ۝٥	يٰۤاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	قُوْۤا	
روزہ رکھنے والیاں	بیاہیاں	اور	کنواریاں (ہوں)	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم بچاؤ	

روزہ دار، بیاہیاں اور کنواریاں ہوں ○ اے ایمان والو! اپنی جانوں

اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَ

اَنْفُسَكُمْ	وَ	اَهْلِيْكُمْ (2)	نَارًا	وَّقُوْدُهَا	النَّاسُ (3)	وَ
اپنی جانوں	اور	اپنے گھر والوں (کو)	آگ (سے)	اس کا ایندھن	آدمی	اور

اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور

الْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ

الْحِجَارَةُ	عَلَيْهَا	مَلٰٓىِٕكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ	لَّا يَعْصُوْنَ	اللّٰهَ
پتھر (ہیں)	اس پر	سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے (مقرر ہیں)	وہ نافرمانی نہیں کرتے	اللہ (کی)

پتھر ہیں، اس پر سختی کرنے والے، طاقتور فرشتے مقرر ہیں جو اللہ کے حکم کی نافرمانی

خود کو اور اہلِ خانہ کو نارِ جہنم سے بچانے کا حکم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاون فرمایا گیا، اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مدد گار ہیں۔ 1...... اس آیت میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو تنبیہ کی گئی کہ اگر رسولِ خدا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن ازواج کے تنگ کرنے پر آزردہ ہو کر انہیں طلاق دیدی تو اللہ تعالیٰ اپنے لطف و کرم سے دوسری بہتر بیویاں عطا فرمادے گا۔

2...... ہر مسلمان پر اپنی اصلاح کرنا اور اہلِ خانہ کی اسلامی تعلیم و تربیت کرنا لازم ہے، لہٰذا اسے چاہئے کہ وہ اپنے بیوی بچوں اور گھر میں موجود دیگر ماتحت افراد کو اسلامی احکامات کی تعلیم دے یاد لوائے یونہی اسلامی تعلیمات کے سائے میں ان کی تربیت کرے تاکہ وہ سب جہنم کی آگ سے محفوظ رہیں۔ 3...... یہاں آدمی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

روزِ قیامت کفار کی معذرت بیکار ہے

مَآ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ۝٦ يٰٓاَيُّهَا

مَآ	اَمَرَهُمْ	وَ	يَفْعَلُوْنَ	مَا	يُؤْمَرُوْنَ ۝٦	يٰٓاَيُّهَا
(اس میں) جو	اس نے حکم دیا انہیں	اور	وہ کرتے ہیں	جو	انہیں حکم دیا جاتا ہے	اے

نہیں کرتے اور وہی کرتے ہیں جو انہیں حکم دیا جاتا ہے ۝ اے

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا

الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	لَا تَعْتَذِرُوا	الْيَوْمَ	اِنَّمَا تُجْزَوْنَ	مَا
وہ لوگو جنہوں نے	کفر کیا	تم بہانے نہ بناؤ	آج	تمہیں بدلہ دیا جائے گا صرف	(اس کا) جو

کافرو! آج تم بہانے نہ بناؤ، تمہیں اسی کا بدلہ دیا جائے گا جو

ع ٧ / ١٩

سچی توبہ کرنے کا حکم اور اس کے فضائل

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧ ع يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝٧	يٰٓاَيُّهَا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	تُوْبُوْٓا	اِلَى اللّٰهِ
تم عمل کرتے تھے	اے	وہ لوگو جو	ایمان لائے	تم توبہ کرو	اللہ کی طرف

تم کرتے تھے ۝ اے ایمان والو! اللہ کی طرف ایسی توبہ کرو

تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ

تَوْبَةً نَّصُوْحًا(1)	عَسٰى	رَبُّكُمْ	اَنْ	يُّكَفِّرَ	عَنْكُمْ	سَيِّاٰتِكُمْ	وَ
سچی توبہ	قریب ہے	تمہارا رب	کہ	مٹا دے	تم سے	تمہاری برائیاں	اور

جس کے بعد گناہ کی طرف لوٹنا نہ ہو، قریب ہے کہ تمہارا رب تمہاری برائیاں تم سے مٹا دے اور

يُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ

يُدْخِلَكُمْ	جَنّٰتٍ	تَجْرِيْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	يَوْمَ
داخل کرے تمہیں	باغوں (میں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	(جس) دن

تمہیں ان باغوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں رواں ہیں جس دن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سے کافر اور پتھر سے بت وغیرہ مراد ہیں اور معنی یہ ہے کہ جہنم کی آگ انتہائی شدید حرارت والی ہے اور اس کا ایندھن لکڑیاں نہیں بلکہ کافر انسان اور پتھر کے بت ہیں۔

(1)...... توبہ نصوح یہ ہے کہ بندہ گناہ سے ایسی سچی توبہ کرے کہ اس کے بعد گناہ کی طرف نہ لوٹے۔ ایسی توبہ بارگاہِ الٰہی میں مطلوب و مقبول ہے۔ آج کے زمانے میں گناہوں کی کثرت ہے، ان سے بچنے اور سچی توبہ کی توفیق پانے کا یہی طریقہ ہے کہ صحیح العقیدہ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کرے۔

لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ نُوْرُهُمْ

لَا یُخْزِی	اللّٰهُ	النَّبِیَّ	وَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	مَعَهٗ	نُوْرُهُمْ
رسوانہ کرے گا	اللہ	نبی	اور	ان لوگوں کو جو	ایمان لائے	اس کے ساتھ	ان کا نور

اللہ نبی اور ان لوگوں کو جو ان کے ساتھ ایمان لائے رسوانہ کرے گا، ان کا نور

يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ

یَسْعٰی	بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ	وَ	بِاَیْمَانِهِمْ	یَقُوْلُوْنَ	رَبَّنَآ
دوڑتا ہوگا	ان کے آگے	اور	ان کے دائیں	وہ عرض کریں گے	اے ہمارے رب

ان کے آگے اور ان کے دائیں دوڑتا ہوگا، وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب!

اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ

اَتْمِمْ	لَنَا	نُوْرَنَا	وَ	اغْفِرْ	لَنَا	اِنَّكَ	عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ
پورا کردے	ہمارے لیے	ہمارا نور	اور	بخش دے	ہمیں	بیشک تو	ہر چیز پر

ہمارے لیے ہمارا نور پورا کردے اور ہمیں بخش دے، بیشک تو ہر چیز پر

قَدِيْرٌ ﴿٨﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ

کفار و منافقین سے جہاد اور ان پر سختی کا حکم

قَدِیْرٌ ﴿٨﴾	یٰۤاَیُّهَا	النَّبِیُّ	جَاهِدِ [1]	الْكُفَّارَ	وَ	الْمُنٰفِقِیْنَ	وَ	اغْلُظْ
خوب قادر (ہے)	اے	نبی	جہاد کرو	کافروں	اور	منافقوں (سے)	اور	سختی کرو

خوب قادر ہے ○ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر

عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٩﴾ ضَرَبَ اللّٰهُ

کفار کے لیے دو بری عورتوں کی مثال

عَلَیْهِمْ	وَ	مَاْوٰىهُمْ	جَهَنَّمُ	وَ	بِئْسَ	الْمَصِیْرُ ﴿٩﴾	ضَرَبَ [2]	اللّٰهُ
ان پر	اور	ان کا ٹھکانہ	جہنم (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا	ٹھکانہ (ہے)	بنادیا	اللہ (نے)

سختی کرو اور ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی برا ٹھکانہ ہے ○ اللہ نے کافروں کیلئے

1 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، آپ حکمت کے تقاضوں کے مطابق اور موقع محل کی مناسبت سے کافروں پر تلوار سے جبکہ منافقوں پر سخت کلامی اور مضبوط دلائل کے ساتھ جہاد فرمائیں اور ان دونوں گروہوں پر سختی کریں، ان کا ٹھکانہ جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری لوٹنے کی جگہ ہے۔ 2 ...... یہاں بری عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ جس طرح کفر کے ہوتے ہوئے ان عورتوں کو انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے رشتہ داری کام نہ آئی اسی طرح کفار کو کفر کے ہوتے ہوئے نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور مسلمانوں سے رشتہ داری کوئی کام نہ آئے گی اور اچھی عورتوں کی مثال بیان کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اگر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	كَفَرُوا	امْرَاَتَ نُوْحٍ	وَّ امْرَاَتَ لُوْطٍ	كَانَتَا
مثال	ان لوگوں کیلئے جنہوں نے	کفر کیا	نوح کی بیوی	اور لوط کی بیوی (کو)	وہ دونوں تھیں

نوح کی بیوی اور لوط کی بیوی کو مثال بنادیا، وہ دونوں ہمارے بندوں میں سے

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ فَخَانَتٰهُمَا

تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ	فَخَانَتٰهُمَا (1)
ہمارے بندوں میں سے دو صالح بندوں کے تحت (نکاح میں)	تو ان عورتوں نے خیانت کی ان دونوں سے

دو صالح بندوں کے نکاح میں تھیں پھر ان دونوں عورتوں نے ان سے خیانت کی

فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ قِيْلَ

فَلَمْ يُغْنِيَا (2)	عَنْهُمَا	مِنَ اللّٰهِ	شَيْـًٔا	وَّ	قِيْلَ (3)
تو وہ دونوں کام نہ آئے	ان دونوں (عورتوں) کے	اللہ سے (کے سامنے)	کچھ	اور	فرمادیا گیا

تو وہ (صالح بندے) اللہ کے سامنے انہیں کچھ کام نہ آئے اور فرمادیا گیا کہ

ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠ وَ ضَرَبَ اللّٰهُ

ادْخُلَا	النَّارَ	مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۝١٠	وَ	ضَرَبَ	اللّٰهُ
تم دونوں عورتیں داخل ہو جاؤ	آگ (میں)	داخل ہونے والوں کے ساتھ	اور	بنادیا	اللہ (نے)

جانے والوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ○ اور اللہ نے

اہلِ ایمان کے لیے فرعون کی مومنہ بیوی کی مثال

مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ

مَثَلًا	لِّلَّذِيْنَ	اٰمَنُوا	امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ (4)	اِذْ
مثال	ان لوگوں کیلئے جو	ایمان لائے	فرعون کی بیوی (کو)	جب

مسلمانوں کے لئے فرعون کی بیوی کو مثال بنادیا جب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) مسلمانوں کو راہِ حق میں مظالم برداشت کرنے پڑیں تو اس میں صبر واستقامت سے کام لیں۔ (1)...... یہاں خیانت سے مراد ایمان کی بجائے کفر اختیار کرکے دین کے معاملے میں خیانت کرنا ہے۔ (2)...... قیامت کے دن ایمان کے بغیر بزرگوں کی صحبت فائدہ نہیں دے گی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کفار کے لئے نبی کا رشتہ یا نبی کا نسب کام نہیں آتا۔ (3)...... یہ بات ان دونوں عورتوں کی موت کے وقت ان سے کہہ دی گئی یا آئندہ قیامت کے دن ان سے کہی جائے گی۔ (4)...... فرعون کی بیوی کا نام آسیہ تھا، آپ حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر ایمان لے آئی تھیں۔ فرعون کو معلوم ہوا تو اس نے انہیں سخت سزادی۔ فرعون کی سختیاں بڑھنے پر آپ رَضِیَ اللّٰہ ← (بقیہ اگلے صفحے پر)

وقف لازم

قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ

قَالَتْ	رَبِّ ابْنِ	لِیْ	عِنْدَكَ	بَیْتًا	فِی الْجَنَّةِ
اس نے کہا	اے میرے رب بنادے	میرے لیے	اپنے پاس	ایک گھر	جنت میں

اس نے عرض کی، اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا

وَ نَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ وَ نَجِّنِیْ

وَ	نَجِّنِیْ	مِنْ فِرْعَوْنَ وَ عَمَلِهٖ	وَ	نَجِّنِیْ
اور	نجات دے مجھے	فرعون اور اس کے عمل سے	اور	نجات دے مجھے

اور مجھے فرعون اور اس کے عمل سے نجات دے اور مجھے

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾ وَ مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ

مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۱۱﴾	وَ	مَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ
ظالم لوگوں سے	اور	عمران کی بیٹی مریم

ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما ○ اور عمران کی بیٹی مریم کو (مثال بنادیا)

الَّتِیْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِیْهِ مِنْ رُّوْحِنَا

الَّتِیْۤ	اَحْصَنَتْ	فَرْجَهَا	فَنَفَخْنَا	فِیْهِ	مِنْ رُّوْحِنَا
جس نے	حفاظت کی	اپنی پارسائی کے مقام (کی)	تو ہم نے پھونکی	اس میں	اپنی طرف کی روح

جس نے اپنے پارسائی کے مقام کی حفاظت کی تو ہم نے اس میں اپنی طرف کی روح پھونکی

وَ صَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ وَ كَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾ ع

وَ	صَدَّقَتْ	بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَ كُتُبِهٖ (1)	وَ	كَانَتْ	مِنَ الْقٰنِتِیْنَ ﴿۱۲﴾
اور	اس نے تصدیق کی	اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی	اور	وہ تھی	فرمانبرداروں میں سے

اور اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھی ○

اہلِ ایمان کے لیے حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مثال

ع ۲ ۲۵

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْهَا نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں گھر بنادے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا جنتی مکان ان پر ظاہر فرمادیا جس کی خوشی میں ان پر فرعون کی سختیاں برداشت کرنا آسان ہوگیا۔ پھر عرض کی: مجھے فرعون، اس کے کفر وشرک اور ظلم سے نجات دے اور مجھے ظالم لوگوں سے نجات عطا فرما، چنانچہ ان کی یہ دعا بھی قبول ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے اُن کی روح قبض فرمالی۔

1 ...... یہاں رب عَزَّوَجَلَّ کی باتوں سے وہ شرعی احکام مراد ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کیلئے مقرر فرمائے اور کتابوں سے انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام پر نازل ہونے والی کتابیں مراد ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ

29

آیات: 30 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُلْكِ مَكِّيَّةٌ

عظمت وقدرتِ الٰہی کا بیان

موت اور زندگی کی پیدائش کا مقصد

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

تَبٰرَكَ الَّذِىۡ بِيَدِهِ الۡمُلۡكُ وَهُوَ

تَبٰرَكَ	الَّذِىۡ	بِيَدِهِ	الۡمُلۡكُ	وَ	هُوَ
بڑی برکت والا ہے	وہ جو	اس کے ہاتھ (قبضہ) میں	ساری بادشاہی (ہے)	اور	وہ

بڑی برکت والا ہے وہ جس کے قبضے میں ہی ساری بادشاہی ہے اور وہ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرُ ۙ ۱ الَّذِىۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَيٰوةَ

عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ	قَدِيۡرُ ۱	الَّذِىۡ	خَلَقَ (1)	الۡمَوۡتَ	وَ	الۡحَيٰوةَ
ہر چیز پر	خوب قادر (ہے)	وہ جس نے	پیدا کیا	موت	اور	زندگی (کو)

ہر چیز پر خوب قادر ہے ۝ وہ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا

لِيَبۡلُوَكُمۡ اَيُّكُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ

لِيَبۡلُوَكُمۡ (2)	اَيُّكُمۡ	اَحۡسَنُ	عَمَلًا	وَ	هُوَ
تاکہ وہ آزمائش کرے تمہاری	تم میں کون	زیادہ اچھا ہے	عمل (میں)	اور	وہی (اللہ)

تاکہ تمہاری آزمائش کرے کہ تم میں کون زیادہ اچھے عمل کرنے والا ہے اور وہی

1 ...... "موت" انسانوں اور حیوانوں میں روح کے جسم سے جدا ہو جانے اور حواس کی طاقت زائل ہو جانے کا نام ہے، جبکہ "زندگی" جسم میں روح کے وجود کے ساتھ حواس کی طاقت باقی رہنے کا نام ہے اور پیدا کرنے سے مراد انہیں وجود بخشنا ہے۔

2 ...... زندگی اور موت پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ اپنے احکام کے ذریعے لوگوں کی آزمائش کرے کہ کون خدا کا فرمانبردار اور اچھے عمل کرنے والا ہے۔

قدرتِ الٰہی کے مظہر آسمان کی شاندار تخلیق

الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ﴿۲﴾ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ

الْعَزِیْزُ	الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾	الَّذِیْ	خَلَقَ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ (1)
بہت عزت والا، غلبے والا	بہت بخشش والا (ہے)	وہ جس نے	پیدا کئے	سات آسمان

بہت عزت والا، بہت بخشش والا ہے ○ وہ جس نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان

طِبَاقًا ؕ مَا تَرٰى فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفٰوُتٍ ؕ

طِبَاقًا	مَا تَرٰى	فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ	مِنْ تَفٰوُتٍ
ایک دوسرے کے اوپر	(اے بندے) تو نہیں دیکھے گا	رحمٰن کے بنانے میں	کوئی فرق

بنائے (اے بندے!) تو رحمٰن کے بنانے میں کوئی فرق نہیں دیکھے گا

فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾

فَارْجِعِ	الْبَصَرَ	هَلْ	تَرٰى	مِنْ فُطُوْرٍ ﴿۳﴾
پس تو (آسمان کی طرف) لوٹا	نگاہ (کو)	کیا	تو دیکھتا ہے	(اس میں) کچھ رخنے

پس تو نگاہ اٹھا کر دیکھ، کیا تجھے کوئی رخنہ نظر آتا ہے؟ ○

ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَیْنِ یَنْقَلِبْ اِلَیْكَ

ثُمَّ	ارْجِعِ	الْبَصَرَ	كَرَّتَیْنِ	یَنْقَلِبْ	اِلَیْكَ
پھر	لوٹا	نگاہ (کو)	دوبارہ	پلٹ آئے گی	تیری طرف

پھر دوبارہ نگاہ اٹھا کر دیکھ، نگاہ تیری طرف ناکام ہو کر

آسمانِ دنیا کی ستاروں سے آرائش اور ستاروں کا ایک استعمال

الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِیْرٌ ﴿۴﴾ وَ لَقَدْ زَیَّنَّا

الْبَصَرُ	خَاسِئًا	وَّ	هُوَ	حَسِیْرٌ ﴿۴﴾	وَ	لَقَدْ	زَیَّنَّا
نگاہ	ناکام ہو کر	اور	وہ	تھکی ہوئی (ہوگی)	اور	ضرور بیشک	ہم نے آراستہ کیا

تھکی ماندی پلٹ آئے گی ○ اور ضرور بیشک ہم نے نیچے کے آسمان کو

1 ...... اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے کے اوپر سات آسمان بنائے اور انہیں ایسا مضبوط، درست، برابر اور متناسب بنایا ہے کہ بندہ انتہائی تلاش اور جستجو کے باوجود بھی ان میں کوئی فرق، خلل اور عیب تلاش نہیں کر سکتا اور آسمانوں کی یہ تخلیق قدرتِ الٰہی کی بہت بڑی دلیل ہے۔

السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ وَ جَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا

السَّمَآءَ الدُّنْیَا	بِمَصَابِیْحَ (1)	وَ	جَعَلْنٰهَا	رُجُوْمًا
نیچے کے آسمان (کو)	چراغوں سے	اور	ہم نے بنایا ان (چراغوں) کو	مار بھگانے کا ذریعہ

چراغوں سے آراستہ کیا اور انہیں شیطانوں کو مار بھگانے کا

لِّلشَّیٰطِیْنِ وَ اَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِیْرِ ۵ وَ

لِّلشَّیٰطِیْنِ	وَ	اَعْتَدْنَا	لَهُمْ	عَذَابَ السَّعِیْرِ ۵	وَ
شیطانوں کے لیے	اور	ہم نے تیار کر رکھا ہے	ان کے لیے	بھڑکتی آگ کا عذاب	اور

ذریعہ بنایا اور ہم نے ان کے لیے بھڑکتی آگ کا عذاب تیار کر رکھا ہے ○ اور

کفار کے لیے عذابِ جہنم کی وعید

لِلَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ؕ وَ بِئْسَ

لِلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا	بِرَبِّهِمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	بِئْسَ
ان لوگوں کے لیے جنہوں نے	کفر کیا	اپنے رب کے ساتھ	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	وہ کیا ہی برا

جنہوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لیے جہنم کا عذاب ہے اور وہ کیا ہی برا

الْمَصِیْرُ ۶ اِذَآ اُلْقُوْا فِیْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِیْقًا وَّ

الْمَصِیْرُ ۶	اِذَآ	اُلْقُوْا	فِیْهَا	سَمِعُوْا	لَهَا	شَهِیْقًا (2)	وَّ
ٹھکانہ (ہے)	جب	انہیں ڈالا جائے گا	اس میں	(تو) وہ سنیں گے	اس کی	چنگھاڑ	اور

ٹھکانہ ہے ○ جب وہ کفار جہنم میں ڈالے جائیں گے تو اس کی چنگھاڑ سنیں گے اور

کفار کے دخولِ جہنم کے وقت جہنم کا حال

هِیَ تَفُوْرُ ۷ لا تَكَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ؕ كُلَّمَآ

هِیَ	تَفُوْرُ ۷	تَكَادُ تَمَیَّزُ	مِنَ الْغَیْظِ (3)	كُلَّمَآ
وہ	جوش مارتی ہو گی	معلوم ہوتا ہے کہ وہ پھٹ جائے گی	غضب سے	جب کبھی

وہ جوش مار رہی ہو گی ○ معلوم ہوتا ہے کہ غضب سے پھٹ جائے گی، جب کبھی

دخولِ جہنم کے وقت داروغۂ جہنم کا سوال اور کفار کا جواب

1 ...... چراغوں سے مراد ستارے ہیں، ان سے آسمانِ دنیا کو آراستہ کیا گیا اور انہیں ان شیطانوں کو مارنے کا ذریعہ بنایا گیا ہے جو آسمان کی طرف فرشتوں کی گفتگو سننے اور باتیں چرانے جاتے ہیں۔ 2 ...... جب کفار کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو وہ گدھے کی آواز کی طرح جہنم کی خوفناک چنگھاڑ سنیں گے اور اس وقت جہنم ایسے جوش مارتی ہو گی جیسے پانی ہنڈیا میں جوش مارتا ہے۔ 3 ...... یعنی کفار پر جہنم کی غضبناکی اس قدر ہو گی کہ یوں لگے گا جیسے غضب کی شدت کی وجہ سے جہنم ابھی پھٹ جائے گی اور اس کے اجزاء ایک دوسرے سے جدا ہو جائیں گے۔

اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ

اُلْقِيَ	فِيْهَا	فَوْجٌ (1)	سَاَلَهُمْ	خَزَنَتُهَآ	اَلَمْ يَاْتِكُمْ
ڈالا جائے گا	اس میں	کوئی گروہ	پوچھیں گے ان سے	اس کے داروغہ	کیا نہیں آیا تھا تمہارے پاس

کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا تو اس کے داروغہ ان سے پوچھیں گے، کیا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا

نَذِيْرٌ ۝٨ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ۬

نَذِيْرٌ ۝٨	قَالُوْا	بَلٰى	قَدْ	جَآءَنَا	نَذِيْرٌ
کوئی ڈر سنانے والا	وہ کہیں گے	کیوں نہیں	بیشک	آیا تھا ہمارے پاس	ڈر سنانے والا

نہیں آیا تھا؟ ۝ وہ کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے

فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ

فَكَذَّبْنَا	وَ	قُلْنَا	مَا نَزَّلَ	اللّٰهُ	مِنْ شَيْءٍ	اِنْ	اَنْتُمْ
پھر ہم نے جھٹلایا (اسے)	اور	ہم نے کہا	نہیں اتاری	اللہ (نے)	کوئی چیز	نہیں	تم

پھر ہم نے (انہیں) جھٹلایا اور ہم نے کہا: اللہ نے کوئی چیز نہیں اتاری، تم تو

اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ

اِلَّا	فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝٩	وَ	قَالُوْا	لَوْ	كُنَّا نَسْمَعُ	اَوْ	نَعْقِلُ
مگر	بڑی گمراہی میں	اور	وہ کہیں گے	اگر	ہم سن لیتے	یا	سمجھ لیتے

بڑی گمراہی میں ہی ہو ۝ اور وہ کہیں گے: اگر ہم سنتے یا سمجھتے

مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ

کفار کا آخرت میں اعترافِ جرم

مَا كُنَّا	فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝١٠	فَاعْتَرَفُوْا	بِذَنْۢبِهِمْ
(تو) ہم نہ ہوتے	دوزخ والوں میں	تو (اب) انہوں نے اقرار کرلیا	اپنے گناہ کا

تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے ۝ تو اب انہوں نے اپنے گناہ کا اقرار کیا

1 ...... جب کبھی کفار کا کوئی گروہ جہنم میں ڈالا جائے گا تو داروغۂ جہنم اور ان کے مددگار فرشتے ڈانٹتے ہوئے ان سے پوچھیں گے: اے کافرو! کیا دنیا میں تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا نہیں آیا تھا جو تمہارے سامنے تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ کی آیات پڑھتا، تمہیں روزِ حشر کی ملاقات اور عذابِ الٰہی سے ڈراتا۔ وہ اعتراف کرتے ہوئے کہیں گے: کیوں نہیں، بیشک ہمارے پاس ڈر سنانے والے تشریف لائے اور اُنہوں نے احکامِ الٰہی پہنچائے، غضبِ الٰہی اور عذابِ آخرت سے ڈرایا، لیکن ہم نے انہیں جھٹلایا اور آیاتِ الٰہی کے بارے میں کہا کہ اللہ تعالٰی نے کوئی چیز نہیں اتاری، اے ہمیں ڈرانے والو! تم تو بڑی گمراہی میں ہو۔

اللہ سے بن دیکھے ڈرنے والوں کے لیے بشارت

فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ

فَسُحْقًا	لِّاَصْحٰبِ السَّعِیْرِ ﴿۱۱﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	یَخْشَوْنَ	رَبَّهُمْ
تو دوری، پھٹکار ہو	دوزخ والوں کے لئے	بیشک	وہ لوگ جو	ڈرتے ہیں	اپنے رب (سے)

تو دوزخیوں کے لیے پھٹکار ہو ○ بیشک جو لوگ بغیر دیکھے اپنے رب سے

علم الٰہی اور اس کی دلیل

بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾ وَ اَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ

بِالْغَیْبِ	لَهُمْ	مَّغْفِرَةٌ	وَّ	اَجْرٌ كَبِیْرٌ ﴿۱۲﴾	وَ	اَسِرُّوْا	قَوْلَكُمْ	اَوِ
بغیر دیکھے	ان کے لیے	بخشش	اور	بڑا ثواب (ہے)	اور	تم آہستہ کہو	اپنی بات	یا

ڈرتے ہیں ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے ○ اور تم اپنی بات آہستہ کہو یا

اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾ اَلَا یَعْلَمُ

اجْهَرُوْا	بِهٖ	اِنَّهٗ	عَلِیْمٌۢ	بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ﴿۱۳﴾	اَلَا یَعْلَمُ
بلند آواز سے کہو	اس کو	بیشک وہ	خوب جاننے والا (ہے)	سینوں کی بات کو	کیا وہ نہیں جانتا

آواز سے، بیشک وہ تو دلوں کی بات خوب جانتا ہے ○ کیا جس نے

-ع۲-

اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ''زمین'' کا بیان

مَنْ خَلَقَ ؕ وَ هُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾ ع هُوَ

مَنْ	خَلَقَ	وَ	هُوَ	اللَّطِیْفُ	الْخَبِیْرُ ﴿۱۴﴾	هُوَ
جس نے	پیدا کیا	اور (حالانکہ)	وہی	ہر باریکی کو جاننے والا	بڑا خبردار (ہے)	وہی (ہے)

پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہی ہر باریکی کو جاننے والا، بڑا خبردار ہے ○ وہی ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا فِیْ مَنَاكِبِهَا

الَّذِیْ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ	ذَلُوْلًا (1)	فَامْشُوْا	فِیْ مَنَاكِبِهَا
جس نے	کر دیا	تمہارے لیے	زمین (کو)	نرم، تابع	تو تم چلو	اس کے رستوں میں

جس نے تمہارے لیے زمین کو تابع کر دیا تو تم اس کے راستوں میں چلو

(1)...... زمین کو تابع بنانے سے مراد اسے ایسا بنانا ہے کہ اس سے نفع حاصل کیا جاسکے، چنانچہ زمین ٹھوس پتھر کی طرح یا لوہا، سونا، پیتل وغیرہ کسی دھات کی نہیں بنائی، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو گرمیوں میں زمین انتہائی گرم ہو جاتی اور سردیوں میں انتہائی ٹھنڈی، یوں زمین پر چلنا دشوار ہو جاتا۔ اسی طرح یہ پانی کی طرح نرم نہیں بنائی، اگر ایسا ہوتا تو اس پر کوئی چیز ٹھہر نہ سکتی اور یوں زمین پر زندگی گزارنا ہی دشوار ہو جاتا۔ ان دونوں سے ہٹ کر زمین کو مناسب طور پر نرم بنایا گیا ہے تاکہ لوگوں کے لئے اس میں کنویں کھودنا، چشمے جاری کرنا، نہریں بنانا، مکانات اور عمارتیں تعمیر کرنا، کھیتی باڑی اور باغبانی کرنا ممکن ہو جائے۔

کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرانے والی آیات کا بیان

وَ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖؕ وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾ ءَاَمِنْتُمْ

وَ	كُلُوْا	مِنْ رِّزْقِهٖ	وَ	اِلَیْهِ	النُّشُوْرُ ﴿۱۵﴾	ءَاَمِنْتُمْ[1]
اور	کھاؤ	اُس (اللہ) کے رزق میں سے	اور	اسی کی طرف	اٹھنا (ہے)	کیا تم بے خوف ہو گئے

اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے ○ کیا تم اُس (اللہ) سے

مَّنْ فِی السَّمَآءِ اَنْ یَّخْسِفَ بِكُمُ

مَّنْ	فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یَّخْسِفَ	بِكُمُ
(اُس سے) جو	آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ دھنسا دے	تم کو

بے خوف ہو گئے جس کی سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تمہیں زمین میں

الْاَرْضَ فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾ۙ اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ

الْاَرْضَ	فَاِذَا	هِیَ	تَمُوْرُ ﴿۱۶﴾	اَمْ	اَمِنْتُمْ	مَّنْ
زمین (میں)	تو اچانک	وہ (زمین)	کانپنے لگے	یا	تم بے خوف ہو گئے	(اُس سے) جو

دھنسا دے تو وہ زمین اچانک کانپنے لگے ○ یا تم اُس سے بے خوف ہو گئے جس کی

فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًاؕ

فِی السَّمَآءِ	اَنْ	یُّرْسِلَ	عَلَیْكُمْ	حَاصِبًا
آسمان میں (سلطنت رکھتا ہے)	(اس بات میں) کہ	وہ بھیجے	تم پر	پتھراؤ

سلطنت آسمان میں ہے اس بات میں کہ وہ تم پر پتھراؤ بھیجے

جھٹلانے والی اُمتوں کے انجام کی طرف اشارہ

فَسَتَعْلَمُوْنَ كَیْفَ نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾ وَ لَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ

فَسَتَعْلَمُوْنَ	كَیْفَ	نَذِیْرِ ﴿۱۷﴾	وَ	لَقَدْ	كَذَّبَ	الَّذِیْنَ
تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کیسا (تھا)	میرا ڈرانا	اور	ضرور بیشک	جھٹلایا	ان لوگوں نے جو

تو تم جلد جان لوگے کہ میرا ڈرانا کیسا تھا ○ اور بیشک ان سے پہلے لوگوں نے

[1]......ان آیات میں اگرچہ کفارِ مکہ کو عذابِ الٰہی سے ڈرایا گیا ہے، البتہ اس میں ہمارے لیے بھی نصیحت ہے جو عملی اعتبار سے عذابِ الٰہی سے بے خوف ہو رہے ہیں، انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ عذاب دینے پر قادر ہونے کے باوجود گناہوں کی وجہ سے فوری عذاب نازل نہ کرنا اور اسے مؤخر کر دینا اللہ تعالیٰ کا اپنی مخلوق پر انتہائی لطف و کرم اور اس کی رحمت ہے اور ربِّ کریم کا یہ احسان دیکھ کر اس کے عذاب سے بے خوف ہو جانا بہت بڑی نادانی اور ناشکری ہے۔

پرندوں کی پرواز قدرتِ الٰہی کی دلیل ہے

وقف لازم اختلافی
وقف منزل
وقف غفران

مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾ اَوَ لَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ

مِنْ قَبْلِهِمْ	فَكَیْفَ	كَانَ	نَكِیْرِ ﴿۱۸﴾	اَوَ لَمْ یَرَوْا	اِلَى الطَّیْرِ
ان سے پہلے (تھے)	تو کیسا	ہوا	میرا انکار	اور کیا انہوں نے نہ دیکھا	پرندے کی طرف

جھٹلایا تو میرا انکار کیسا ہوا؟ ○ اور کیا انہوں نے اپنے اوپر

فَوْقَهُمْ صٰٓفّٰتٍ وَّ یَقْبِضْنَ ؔۘ مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ

فَوْقَهُمْ	صٰٓفّٰتٍ	وَّ	یَقْبِضْنَ	مَا یُمْسِكُهُنَّ	اِلَّا	الرَّحْمٰنُ (1)
اپنے اوپر	پر پھیلاتے ہوئے	اور	سمیٹتے ہوئے	نہیں روکتا انہیں	سوائے	رحمٰن (کے)

پر پھیلاتے ہوئے اور سمیٹتے ہوئے پرندے نہ دیکھے، انہیں رحمٰن کے سوا کوئی نہیں روکتا،

کفارِ مکہ کو تنبیہ

اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ

اِنَّهٗ	بِكُلِّ شَیْءٍۭ	بَصِیْرٌ ﴿۱۹﴾	اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	هُوَ	جُنْدٌ	لَّكُمْ
بیشک وہ	ہر چیز کو	خوب دیکھنے والا (ہے)	یا کون (ہے)	یہ	جو	وہ	لشکر (ہے)	تمہارا

بیشک وہ ہر چیز کو خوب دیکھنے والا ہے ○ یا وہ کون سا تمہارا لشکر ہے

یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾ ج

یَنْصُرُكُمْ	مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ	اِنِ الْكٰفِرُوْنَ	اِلَّا	فِیْ غُرُوْرٍ ﴿۲۰﴾
جو مدد کرے گا تمہاری	رحمٰن کے مقابلے میں	نہیں کافر	مگر	دھوکے میں

جو رحمٰن کے مقابلے میں تمہاری مدد کرے گا؟ کافر صرف دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں ○

مخلوق کا حقیقی رازق صرف اللہ ہے

اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

اَمَّنْ	هٰذَا	الَّذِیْ	یَرْزُقُكُمْ	اِنْ	اَمْسَكَ	رِزْقَهٗ (2)
یا کون (ہے)	یہ	جو	روزی دے گا تمہیں	اگر	وہ (اللہ) روک لے	اپنی روزی

یا کون ایسا ہے جو تمہیں روزی دے اگر اللہ اپنی روزی روک لے

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ پرندوں کو ہوا میں موثر حقیقی کے طور پر ان کے پر نہیں روکتے بلکہ انہیں اللہ تعالیٰ روکے ہوئے ہے، اسی طرح فی زمانہ ہوا میں محوِ پرواز ٹنوں وزنی ہوائی جہازوں کو محض مشین اور انجن گرنے سے نہیں بچاتے بلکہ انہیں بھی اللہ تعالیٰ ہی گرنے سے بچاتا ہے یعنی مؤثرِ حقیقی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہی ذات ہے۔ اسی لئے جب خدا چاہتا ہے تو مشین اور انجن سب کے موجود ہوتے ہوئے بھی جہاز گر جاتے ہیں۔ (2)...... ساری مخلوق کو حقیقی طور پر رزق دینے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے اور یہ اس کا بہت بڑا انعام ہے اور جس نے مخلوق پر اتنا عظیم احسان اور انعام فرمایا صرف وہی عبادت کئے جانے کا حق دار ہے۔

مومن و کافر کی ایک مثال

بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾ اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰى وَجْهِهٖۤ

بَلْ لَّجُّوْا	فِیْ عُتُوٍّ وَّ نُفُوْرٍ ﴿۲۱﴾	اَفَمَنْ	یَّمْشِیْ (1)	مُكِبًّا	عَلٰى وَجْهِهٖۤ
بلکہ وہ ڈھیٹ بن گئے ہیں	سرکشی اور نفرت میں	تو کیا جو	چلے	اوندھا	اپنے منہ کے بل

بلکہ وہ سرکشی اور نفرت میں ڈھیٹ بن گئے ہیں ○ تو کیا وہ جو اپنے منہ کے بل اوندھا چلے

تمہیں انسانوں میں اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور بندوں کا قلیل شکر

اَهْدٰۤى اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾ قُلْ

اَهْدٰۤى	اَمَّنْ	یَّمْشِیْ	سَوِیًّا	عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۲۲﴾	قُلْ
(وہ) زیادہ ہدایت پر ہے	یا وہ جو	چلے	سیدھا	سیدھی راہ پر	تم کہو

وہ زیادہ راہ پر ہے یا وہ جو سیدھی راہ پر سیدھا چلے ؟○ تم فرماؤ:

هُوَ الَّذِیْۤ اَنْشَاَكُمْ وَ جَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ الْاَبْصَارَ

هُوَ	الَّذِیْۤ	اَنْشَاَكُمْ	وَ	جَعَلَ	لَكُمُ	السَّمْعَ	وَ	الْاَبْصَارَ
وہی (ہے)	جس نے	پیدا کیا تمہیں	اور	بنائے	تمہارے لیے	کان	اور	آنکھیں

وہی ہے جس نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے لیے کان اور آنکھیں

خالقیت اور قیامت کا بیان

وَ الْاَفْـٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ قُلْ هُوَ الَّذِیْ

وَ	الْاَفْـٕدَةَ	قَلِیْلًا مَّا	تَشْكُرُوْنَ ﴿۲۳﴾ (2)	قُلْ	هُوَ	الَّذِیْ
اور	دل	بہت کم	تم شکر ادا کرتے ہو	تم کہو	وہی (ہے)	جس نے

اور دل بنائے، تم بہت کم شکر ادا کرتے ہو ○ تم فرماؤ: وہی ہے جس نے

کفار کا ایک سوال اور اس کا جواب

ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَ اِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾ وَ یَقُوْلُوْنَ

ذَرَاَكُمْ	فِی الْاَرْضِ	وَ	اِلَیْهِ	تُحْشَرُوْنَ ﴿۲۴﴾	وَ	یَقُوْلُوْنَ
پیدا کیا، پھیلایا تمہیں	زمین میں	اور	اسی کی طرف	تمہیں اکٹھا کیا جائے گا	اور	وہ کہتے ہیں

تمہیں زمین میں پھیلایا اور اسی کی طرف تمہیں اکٹھا کیا جائے گا ○ اور وہ کہتے ہیں:

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومن اور کافر کی ایک مثال بیان فرمائی ہے اور اس مثال کا مقصود یہ ہے کہ کافر گمراہی کے میدان میں اس طرح حیران و سرگرداں جاتا ہے کہ نہ اسے منزل معلوم اور نہ وہ راستہ پہچانے اور مومن آنکھیں کھولے راہِ حق دیکھتا اور پہچان کر چلتا ہے۔

2 ...... اس آیت میں خطاب اگرچہ کفار سے ہے لیکن اس میں مسلمانوں کے لئے بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کان، آنکھ اور دل کی جو نعمت عطا کی ہے اسے انہی مقاصد کے لئے استعمال کریں جس کے لئے یہ نعمت عطا ہوئی ہے۔

مطلوبہ عذاب دیکھ کر کفار کا حال

مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ

مَتٰى	هٰذَا	الْوَعْدُ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰدِقِیْنَ ﴿۲۵﴾	قُلْ	اِنَّمَا الْعِلْمُ
کب (آئے گا)	یہ	وعدہ	اگر	تم ہو	سچے	تم کہو	(یہ) علم تو صرف

یہ وعدہ کب آئے گا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) ○ تم فرماؤ: یہ علم تو

عِنْدَ اللّٰهِ ۪ وَ اِنَّمَاۤ اَنَا نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾ فَلَمَّا

عِنْدَ اللّٰهِ [1]	وَ	اِنَّمَاۤ اَنَا	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲۶﴾	فَلَمَّا
اللہ ہی کے پاس (ہے)	اور	میں صرف	صاف ڈر سنانے والا (ہوں)	پھر جب

اللہ ہی کے پاس ہے اور میں تو یہی صاف ڈر سنانے والا ہوں ○ پھر جب

رَاَوْهُ زُلْفَةً سِیْٓــٴَـتْ وُجُوْهُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا

رَاَوْهُ	زُلْفَةً	سِیْٓــٴَـتْ	وُجُوْهُ الَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
وہ دیکھیں گے اسے	قریب	(تو) بگڑ جائیں گے	ان لوگوں کے چہرے جنہوں نے	کفر کیا

وہ اسے قریب دیکھیں گے تو کافروں کے منہ بگڑ جائیں گے

وَ قِیْلَ هٰذَا الَّذِیْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾

وَ	قِیْلَ	هٰذَا	الَّذِیْ	كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ﴿۲۷﴾
اور	(ان سے) کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ (عذاب) جو	تم اس کا مطالبہ کرتے تھے

اور (ان سے) کہا جائے گا: یہی ہے وہ عذاب جو تم مانگتے تھے ○

مسلمانوں پر گردشِ ایام کے منتظر کفار کو اپنی فکر کرنے کی دعوت

قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِیَ اللّٰهُ وَ مَنْ

قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَهْلَكَنِیَ	اللّٰهُ	وَ	مَنْ
تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	ہلاک کردے مجھے	اللہ	اور	(اسے) جو

تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھ والوں کو

1 ...... قیامت کا ذاتی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کو ہے، اس کی عطا کے بغیر کسی کو نہیں اور یہی یہاں مراد ہے ورنہ حق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم دیا ہے۔ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وسعتِ علمی کیلئے یہ حدیث ملاحظہ ہو۔ حضرت عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان کھڑے ہوئے اور ہمیں مخلوق کی ابتداء سے متعلق خبر دینا شروع کی یہاں تک کہ جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں داخل ہونے تک کے احوال بیان کردیئے۔ (بخاری، ۳/۳۷۵، الحدیث: ۳۱۹۲)

مَّعِیَ اَوْ رَحِمَنَاۙ فَمَنْ یُّجِیْرُ الْكٰفِرِیْنَ

مَّعِیَ	اَوْ	رَحِمَنَا[1]	فَمَنْ	یُّجِیْرُ	الْكٰفِرِیْنَ
میرے ساتھ (ہے)	یا	وہ رحم فرمائے ہم پر	تو کون (ہے)	جو بچالے گا	کافروں (کو)

ہلاک کر دے یا ہم پر رحم فرمائے تو وہ کون ہے جو کافروں کو

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ

رحمٰن پر ایمان و توکل اور کفار کو تنبیہ

مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ﴿۲۸﴾	قُلْ	هُوَ	الرَّحْمٰنُ	اٰمَنَّا	بِهٖ
دردناک عذاب سے	تم کہو	وہی	رحمٰن (ہے)	ہم ایمان لائے	اس پر

دردناک عذاب سے بچالے گا؟ تم فرماؤ: وہی رحمٰن ہے، ہم اس پر ایمان لائے

وَ عَلَیْهِ تَوَكَّلْنَاۚ فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ

وَ	عَلَیْهِ	تَوَكَّلْنَا	فَسَتَعْلَمُوْنَ	مَنْ	هُوَ
اور	اسی پر	ہم نے بھروسہ کیا	تو عنقریب تم جان جاؤ گے	کون (ہے)	وہ

اور ہم نے اسی پر بھروسہ کیا تو تم جلد جان جاؤ گے کہ کون

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾ قُلْ اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ

قدرتِ الٰہی پر ایک قریب الفہم دلیل

فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۲۹﴾	قُلْ	اَرَءَیْتُمْ	اِنْ	اَصْبَحَ
(جو) کھلی گمراہی میں (ہے)	تم کہو	بھلا دیکھو	اگر	صبح کے وقت ہو جائے

کھلی گمراہی میں ہے؟ تم فرماؤ: بھلا دیکھو تو اگر صبح کو

مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ ع

ع ٢

مَآؤُكُمْ	غَوْرًا	فَمَنْ	یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾
تمہارا پانی	زمین میں دھنسنے والا	تو کون (ہے)	جو لے آئے تمہارے پاس بہتا ہوا پانی

تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے؟

[1]...... کفارِ مکہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کی وفات کی آرزو رکھتے تھے، اس پر اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ارشاد فرمایا کہ آپ ان کفار سے فرمادیں کہ تمہاری آرزو کے مطابق اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو وفات دیدے یا اللہ تعالیٰ تمہارے مقابلے میں ہماری مدد فرمائے، دونوں صورتوں میں ہمارا ہی فائدہ ہے کہ پہلی صورت میں تو یہ ہوگا کہ ہم جنت میں چلے جائیں گے اور دوسری صورت میں اللہ تعالیٰ کا ہماری مدد کرنا ہم پر خاص رحمت ہوگا لیکن بہر صورت تم بتاؤ کہ تمہیں اللہ تعالیٰ کے دردناک عذاب سے کون بچالے گا؟ تمہیں تو بہر حال اپنے کفر

آیات: 52 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللّٰہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر جنون کے الزام کا رد

نٓ وَ الْقَلَمِ وَ مَا يَسْطُرُوْنَ ۙ﴿۱﴾ مَاۤ اَنْتَ

نٓ	وَ الْقَلَمِ (1)	وَ	مَا	يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾	مَاۤ	اَنْتَ
نٓ	قلم کی قسم	اور	(اس کی) جو	وہ لکھتے ہیں	نہیں (ہو)	تم

نٓ، قلم اور اس کی قسم جو لکھتے ہیں ○ تم اپنے

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو بے انتہا ثواب کی بشارت

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ۚ﴿۲﴾ وَ اِنَّ لَكَ لَاَجْرًا

بِنِعْمَةِ رَبِّكَ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ (2)	وَ	اِنَّ	لَكَ	لَاَجْرًا
اپنے رب کے فضل سے	مجنون	اور	بیشک	تمہارے لیے	ضرور ثواب (ہے)

رب کے فضل سے ہرگز مجنون نہیں ہو ○ اور یقیناً تمہارے لیے ضرور بے انتہا

الزام جنون پر حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو تسلی

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اخلاقِ مبارکہ کا بیان

غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۚ﴿۳﴾ وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾	وَ	اِنَّكَ	لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ (3)	فَسَتُبْصِرُ	وَ
نہ ختم ہونے والا	اور	بیشک تم	ضرور عظیم اخلاق پر (ہو)	تو عنقریب تم دیکھ لوگے	اور

ثواب ہے ○ اور بیشک تم یقیناً عظیم اخلاق پر ہو ○ تو جلد ہی تم بھی دیکھ لوگے اور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کے سبب ضرور عذاب میں مبتلا ہونا ہے۔ 1...... قلم سے مراد وہ قلم ہے جس سے لوگ لکھتے ہیں اور ”ان کے لکھے“ سے مراد لوگوں کی دینی تحریریں ہیں۔ یا اس سے وہ قلم مراد ہے جس سے لوحِ محفوظ پر لکھا گیا اور ”ان کے لکھے“ سے لوحِ محفوظ پر لکھا ہوا مراد ہے۔ 2...... کفار نے حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو معاذ اللہ مجنون کہا تو اللہ تعالیٰ نے قسم ارشاد فرما کر ان کی بدگوئی کا رد کیا اور فرمایا کہ اے پیارے حبیب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم، قلم اور ان کے لکھے کی قسم! آپ مجنون نہیں ہیں کیونکہ آپ پر آپ کے رب تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا لطف و کرم آپ کے شاملِ حال ہے۔ 3...... حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اخلاقی اچھائیوں کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

يُبْصِرُوْنَ ۙ﴿۵﴾ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ

يُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾	بِاَيِّكُمُ	الْمَفْتُوْنُ ﴿۶﴾	اِنَّ	رَبَّكَ	هُوَ	اَعْلَمُ
وہ (بھی) دیکھ لیں گے	تم میں کون	مجنون (تھا)	بیشک	تمہارا رب	وہ	خوب جاننے والا ہے

وہ بھی دیکھ لیں گے ○ کہ تم میں کون مجنون تھا ○ بیشک تمہارا رب ہی خوب جانتا ہے

بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۪ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾

بِمَنْ	ضَلَّ	عَنْ سَبِيْلِهٖ	وَ	هُوَ	اَعْلَمُ	بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۷﴾
(اس) کو جو	بہک گیا	اس کے راستے سے	اور	وہ	خوب جانتا ہے	ہدایت والوں کو

اسے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ ہدایت والوں کو بھی خوب جانتا ہے ○

کفار سے متعلق ہدایات

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾

فَلَا تُطِعِ (1)	الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۸﴾	وَدُّوْا	لَوْ	تُدْهِنُ	فَيُدْهِنُوْنَ ﴿۹﴾ (2)
تو تم بات نہ ماننا	جھٹلانے والوں (کی)	انہوں نے چاہا	(کہ) کسی طرح	تم نرمی کرو	تو وہ (بھی) نرمی کریں

تو تم جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا ○ انہوں نے تو یہی خواہش رکھی کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ○

حضور صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے بے ادب کافر کے برے اوصاف اور اس کے لئے وعید

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ۙ﴿۱۰﴾ هَمَّازٍ

وَ	لَا تُطِعْ	كُلَّ حَلَّافٍ (3)	مَّهِيْنٍ ﴿۱۰﴾	هَمَّازٍ
اور	تم بات نہ ماننا	ہر (ایسے آدمی کی جو) بڑا قسمیں کھانے والا	ذلیل	(منہ پر) بہت طعنے دینے والا

اور ہر ایسے آدمی کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا، ذلیل ○ سامنے سامنے بہت طعنے دینے والا،

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ۙ﴿۱۱﴾ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ

مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ ﴿۱۱﴾ (4)	مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ	مُعْتَدٍ
چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا	بھلائی سے بڑا روکنے والا	حد سے بڑھنے والا

چغلی کے ساتھ ادھر ادھر بہت پھرنے والا ○ بھلائی سے بڑا روکنے والا، حد سے بڑھنے والا،

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تمام گوشوں جیسے عفوو حلم، رحم وکرم، عدل وانصاف، جودوسخا، ایثار وقربانی، مہمان نوازی، شجاعت، ایفاءِ عہد، حسنِ معاملہ، صبر وقناعت، نرم گفتاری، خوش روئی، ملنساری، مساوات، غمخواری، سادگی وبے تکلفی، تواضع وانکساری اور حیاداری وغیرہا کے جامع اور ان کی انتہائی بلندی پر فائز تھے۔ 1...... مراد یہ ہے جیسے پہلے آپ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جھٹلانے والوں کی بات نہیں مانتے تھے اسی طرح ثابت قدم رہیں۔ 2...... اپنی دنیا کی خاطر دین کے احکام میں خلافِ شرع نرمی برتنا مداہنت ہے۔ یہ ناجائز وحرام ہے، کفار نے ایسی خواہش کا اظہار کیا تھا جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 3...... حلاف اسے کہتے ہیں جو حق اور باطل دونوں طرح کے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾ عُتُلٍّۭ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾ اَنْ كَانَ

اَثِیْمٍ ﴿۱۲﴾	عُتُلٍّ	بَعْدَ ذٰلِكَ	زَنِیْمٍ ﴿۱۳﴾	اَنْ	كَانَ
بڑا گناہگار	سخت مزاج	اس کے بعد	ناجائز پیداوار (ہے)	(اس بنا پر بات نہ مانو) کہ	وہ ہے

بڑا گناہگار ○ سخت مزاج، اس کے بعد ناجائز پیداوار ہے ○ اس بنا پر (بات نہ مانو) کہ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ

ذَا مَالٍ وَّ بَنِیْنَ ﴿۱۴﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَیْهِ	اٰیٰتُنَا	قَالَ
مال اور بیٹوں والا	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

وہ مال اور بیٹوں والا ہے ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾ اِنَّا

اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ﴿۱۵﴾	سَنَسِمُهٗ	عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿۱۶﴾	اِنَّا
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	عنقریب ہم داغ دیں گے اس کی	سور جیسی تھوتھنی پر	بیشک

کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ قریب ہے کہ ہم اس کی سور کی سی تھوتھنی پر داغ دیں گے ○ بیشک

بَلَوْنٰهُمْ كَمَا بَلَوْنَاۤ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۚ اِذْ اَقْسَمُوْا

بَلَوْنٰهُمْ	كَمَا	بَلَوْنَاۤ	اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ (1)	اِذْ	اَقْسَمُوْا
ہم نے جانچا انہیں	جیسے	ہم نے جانچا تھا	باغ والوں (کو)	جب	انہوں نے قسم کھائی

ہم نے انہیں جانچا جیسا باغ والوں کو جانچا تھا جب انہوں نے قسم کھائی

لَیَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾

لَیَصْرِمُنَّهَا	مُصْبِحِیْنَ ﴿۱۷﴾	وَ	لَا یَسْتَثْنُوْنَ ﴿۱۸﴾
ضرور وہ کاٹ لیں گے اس (باغ) کو	صبح ہوتے ہوئے	اور	وہ اِن شاءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے

کہ ضرور صبح ہوتے اس باغ کو کاٹ لیں گے ○ اور اِنْ شَآءَ اللہ نہیں کہہ رہے تھے ○

اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک امتحان کا واقعہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) معاملات میں بہت زیادہ قسمیں کھاتا ہو۔ یہ کافر کا وصف ہے مسلمانوں کو اس سے بچنا چاہئے۔ 4 ...... چغلی کی تعریف یہ ہے کہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالنے کے لئے ایک کی بات دوسرے تک پہنچانا۔ یہ انتہائی مذموم فعل ہے، حدیثِ پاک میں ہے کہ "چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم، ص۶۶، الحدیث:۱۶۸(۱۰۵))

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1 ...... اس باغ کا نام ضردان تھا، یہ یمن کے شہر صنعاء سے 6 میل کے فاصلے پر سرِراہ واقع تھا۔ اس کا مالک ایک نیک مرد تھا اور وہ باغ کے پھل کثرت سے فقراء کو دیتا تھا۔ اس کے انتقال کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے، انہوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل اور کنبہ بہت زیادہ ہے اس لئے اگر والد کی طرح ہم بھی

(بقیہ اگلے صفحے پر)

فَطَافَ عَلَیْهَا طَآىٕفٌ مِّنْ رَّبِّكَ وَ هُمْ

فَطَافَ	عَلَیْهَا	طَآىٕفٌ (1)	مِّنْ رَّبِّكَ	وَ	هُمْ
تو پھیری کر گیا	اس (باغ) پر	ایک پھیری کرنے والا	تمہارے رب کی طرف سے	اور	وہ

تو اس باغ پر تیرے رب کی طرف سے ایک پھیری کرنے والا پھیری کر گیا جبکہ وہ

نَآىٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾ فَاَصْبَحَتْ كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾ فَتَنَادَوْا

نَآىٕمُوْنَ ﴿۱۹﴾	فَاَصْبَحَتْ	كَالصَّرِیْمِ ﴿۲۰﴾	فَتَنَادَوْا
سو رہے (تھے)	تو وہ (باغ) صبح کے وقت ہو گیا	سیاہ رات کی طرح	تو انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا

سو رہے تھے ○ تو صبح کے وقت وہ باغ سیاہ رات کی طرح ہو گیا ○ پھر انہوں نے صبح ہوتے

مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾ اَنِ اغْدُوْا عَلٰى حَرْثِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾

مُصْبِحِیْنَ ﴿۲۱﴾	اَنِ	اغْدُوْا	عَلٰى حَرْثِكُمْ	اِنْ	كُنْتُمْ	صٰرِمِیْنَ ﴿۲۲﴾
صبح ہوتے ہوئے	کہ	صبح سویرے چلو	اپنی کھیتی پر	اگر	تم ہو	کاٹنے کا ارادہ رکھنے والے

ایک دوسرے کو پکارا ○ کہ اگر تم کاٹنا چاہتے ہو تو صبح سویرے اپنی کھیتی پر چلو ○

فَانْطَلَقُوْا وَ هُمْ یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾ اَنْ لَّا یَدْخُلَنَّهَا الْیَوْمَ

فَانْطَلَقُوْا	وَ	هُمْ	یَتَخَافَتُوْنَ ﴿۲۳﴾	اَنْ	لَّا یَدْخُلَنَّهَا	الْیَوْمَ
تو وہ چلے	اور	وہ	آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے	کہ	ہرگز داخل نہ ہو اس (باغ) میں	آج

تو وہ چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے ○ کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے پاس باغ میں

عَلَیْكُمْ مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾ وَّ غَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾

عَلَیْكُمْ	مِّسْكِیْنٌ ﴿۲۴﴾	وَّ	غَدَوْا	عَلٰى حَرْدٍ	قٰدِرِیْنَ ﴿۲۵﴾
تم پر	کوئی مسکین	اور	وہ صبح سویرے چل پڑے	روکنے پر	(خود کو) قادر سمجھتے ہوئے

آنے نہ پائے ○ اور وہ خود کو روکنے پر قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خیرات جاری رکھیں تو تنگ دست ہو جائیں گے۔ اس پر انہوں نے آپس میں قسمیں کھائیں کہ صبح سویرے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے ہی باغ میں چل کر پھل توڑ لیں گے تا کہ مسکینوں کو خبر نہ ہو اور اِنْ شَآءَ اللہ کہنا بھول گئے۔ 1......اس سے وہ آگ مراد ہے جو ان لوگوں کی بری نیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے رات کے وقت اس باغ کو تباہ کر گئی، صبح کے وقت تک وہ باغ جل کر سیاہ رات کی طرح ہو گیا اور ان لوگوں کو اس کی کچھ خبر نہ ہوئی۔ یہ صبح سویرے اٹھے اور ایک دوسرے کو پکارا کہ اگر تم باغ کا پھل کاٹنا چاہتے ہو تو صبح منہ اندھیرے اپنی کھیتی پر چلو۔ چنانچہ وہ لوگ باغ کی طرف چلے اور اس دوران آپس میں

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْۤا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾ بَلْ

فَلَمَّا	رَاَوْهَا[1]	قَالُوْۤا	اِنَّا	لَضَآلُّوْنَ ﴿۲۶﴾	بَلْ
پھر جب	انہوں نے دیکھا اس (باغ) کو	(تو) وہ کہنے لگے	بیشک ہم	ضرور راستہ بھٹک گئے	بلکہ

پھر جب انہوں نے اس باغ کو دیکھا تو کہنے لگے: بیشک ہم ضرور راستہ بھٹک گئے ہیں ○ بلکہ

نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾ قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا

نَحْنُ	مَحْرُوْمُوْنَ ﴿۲۷﴾	قَالَ	اَوْسَطُهُمْ	اَلَمْ اَقُلْ	لَّكُمْ	لَوْلَا
ہم	محروم ہو گئے	کہا	ان میں سے بہتر (نے)	کیا میں نے نہ کہا تھا	تم سے	کیوں نہیں

ہم محروم ہو گئے ہیں ○ ان میں جو بہتر تھا اس نے کہا: کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تم

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾ قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾

تُسَبِّحُوْنَ ﴿۲۸﴾	قَالُوْا	سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	ظٰلِمِیْنَ ﴿۲۹﴾
تم تسبیح کرتے	انہوں نے کہا	ہمارا رب پاک (ہے)	بیشک	ہم تھے	ظلم کرنے والے

تسبیح کیوں نہیں کرتے ؟ ○ انہوں نے کہا: ہمارا رب پاک ہے، بیشک ہم ظالم تھے ○

فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾ قَالُوْا

فَاَقْبَلَ	بَعْضُهُمْ	عَلٰى بَعْضٍ	یَّتَلَاوَمُوْنَ ﴿۳۰﴾	قَالُوْا
تو متوجہ ہوئے	ان کے بعض	بعض پر	ایک دوسرے کو ملامت کرتے ہوئے	انہوں نے کہا

پھر وہ ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتے ہوئے متوجہ ہوئے ○ بولے:

یٰوَیْلَنَاۤ اِنَّا كُنَّا طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾ عَسٰى رَبُّنَاۤ اَنْ

یٰوَیْلَنَاۤ	اِنَّا	كُنَّا	طٰغِیْنَ ﴿۳۱﴾	عَسٰى	رَبُّنَاۤ	اَنْ
ہائے ہماری خرابی	بیشک	ہم تھے	سرکشی کرنے والے	ہو سکتا ہے	ہمارا رب	کہ

ہائے ہماری خرابی، بیشک ہم سرکش تھے ○ امید ہے کہ ہمارا رب

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) سرگوشی کر رہے تھے کہ آج کوئی مسکین باغ میں آنے نہ پائے اور اس ارادے پر خود کو قادر سمجھتے ہوئے صبح سویرے چلے۔

1 ...... جب یہ لوگ باغ کے قریب پہنچے اور اسے جلا ہوا اور پھلوں سے خالی دیکھا تو کہنے لگے: یقیناً ہم تو کسی اور باغ پر پہنچ گئے ہیں کیونکہ ہمارا باغ تو بہت پھل دار ہے۔ پھر جب غور کیا اور اس کے در و دیوار کو دیکھا اور پہچان لیا کہ یہ اپنا ہی باغ ہے تو کہنے لگے: ہم راستہ نہیں بھولے بلکہ حق دار مسکینوں کو روکنے کی نیت کر کے ہم خود اس کے پھل سے محروم ہو گئے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ حق داروں کو ان کے حق سے محروم کرنے کی نیت بھی بہت بڑے نقصان کا سبب بن سکتی ہے لہٰذا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

پرہیزگاروں کا صلہ

روزِ قیامت اچھے حال اور اعلیٰ مرتبے کے دعویدار مشرکین کا رد

یُّبْدِلَنَا خَیْرًا مِّنْهَاۤ اِنَّاۤ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾ كَذٰلِكَ

یُّبْدِلَنَا (1)	خَیْرًا مِّنْهَا	اِنَّاۤ	اِلٰى رَبِّنَا	رٰغِبُوْنَ ﴿۳۲﴾	كَذٰلِكَ
بدل دے ہمیں	اس سے بہتر	بیشک ہم	اپنے رب کی طرف	رغبت رکھنے والے (ہیں)	ایسا ہی (ہوتا ہے)

ہمیں اس سے بہتر بدل دے یقیناً (اب) ہم اپنے رب کی طرف ہی رغبت رکھنے والے ہیں ○ سزا ایسی ہی

الْعَذَابُ ؕ وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾ ع

الْعَذَابُ	وَ	لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ	اَكْبَرُ	لَوْ	كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۳﴾
عذاب	اور	ضرور آخرت کا عذاب	سب سے بڑا (ہے)	اگر	وہ جانتے ہوتے

ہوتی ہے اور بیشک آخرت کی سزا سب سے بڑی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر لوگ جانتے ○

اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾ اَفَنَجْعَلُ

اِنَّ	لِلْمُتَّقِیْنَ	عِنْدَ رَبِّهِمْ	جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ﴿۳۴﴾	اَفَنَجْعَلُ (2)
بیشک	پرہیزگاروں کے لیے	ان کے رب کے پاس	نعمتوں والے باغ (ہیں)	تو کیا ہم کر دیں گے

بیشک ڈر والوں کے لیے ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں ○ تو کیا ہم

الْمُسْلِمِیْنَ كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ مَا لَكُمْ ۫ وقفة كَیْفَ تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾ ج

الْمُسْلِمِیْنَ	كَالْمُجْرِمِیْنَ ﴿۳۵﴾ (3)	مَا	لَكُمْ	كَیْفَ	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۶﴾
مسلمانوں (کو)	مجرموں جیسا	کیا ہوا	تمہیں	کیسا	تم حکم لگاتے ہو

مسلمانوں کو مجرموں جیسا کر دیں ○ تمہیں کیا ہوا؟ کیسا حکم لگاتے ہو؟ ○

اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِیْهِ تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾ اِنَّ لَكُمْ

اَمْ	لَكُمْ	كِتٰبٌ	فِیْهِ	تَدْرُسُوْنَ ﴿۳۷﴾	اِنَّ	لَكُمْ
کیا	تمہارے لیے	کوئی کتاب (ہے)	اس میں	(ایسی بات) تم پڑھتے ہو	(کہ) بیشک	تمہارے لیے

کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے جس میں تم (ایسی بات) پڑھتے ہو ○ کہ تمہارے لیے

وقف لازم ۳۳ ع ۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر حقدار کو اس کا حق دینا اور کسی کے حقوق کی خلاف ورزی سے بچنا چاہئے۔ 1...... ان لوگوں نے سچے دل سے اور اخلاص کے ساتھ توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اِس کے بدلے اُس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام "باغِ حیوان" تھا اور اس میں کثیر پیداوار ہوئی۔ 2...... مشرکین نے مسلمانوں سے کہا کہ جس طرح ہمیں دنیا میں آسائش حاصل ہے اسی طرح اگر مرنے کے بعد ہمیں پھر اُٹھایا گیا تو آخرت میں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہو گا، اس پر یہ آیات نازل ہوئیں۔ 3...... اس سے معلوم ہوا کہ کافر اور مسلمان برابر نہیں بلکہ یہ دو الگ الگ قومیں ہیں۔

فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾ؕ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا

فِيْهِ	لَمَا	تَخَيَّرُوْنَ ﴿۳۸﴾	اَمْ	لَكُمْ	اَيْمَانٌ عَلَيْنَا
اس (قیامت کے دن) میں	ضرور (وہ ہے) جو	تم پسند کرتے ہو	یا	تمہارے لیے	ہم پر کچھ قسمیں (ہیں)

قیامت کے دن میں ضرور وہ سب کچھ ہے جو تم پسند کرو ○ یا تمہارے لیے ہم پر

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾ۚ

بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ	اِنَّ	لَكُمْ	لَمَا	تَحْكُمُوْنَ ﴿۳۹﴾
قیامت کے دن تک پہنچنے والی	(کہ) بیشک	تمہارے لیے	ضرور (وہ ہے) جس کا	تم فیصلہ کروگے

قیامت کے دن تک پہنچتی ہوئی کچھ قسمیں ہیں کہ ضرور تمہیں وہی کچھ ملے گا جو تم فیصلہ کروگے ○

سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾ۚۛ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚۛ

مع ۱۵

سَلْهُمْ	اَيُّهُمْ	بِذٰلِكَ	زَعِيْمٌ ﴿۴۰﴾	اَمْ	لَهُمْ	شُرَكَآءُ
تم پوچھو ان سے	ان میں کون	اس کا	ضامن (ہے)	یا	ان کیلئے	کچھ شریک (ہیں)

تم ان سے پوچھو کہ ان میں کون اس کا ضامن ہے؟ ○ یا ان کیلئے کچھ شریک ہیں

روزِ قیامت سجدہ سے محرومی اور اس کی وجہ کا بیان

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾ يَوْمَ يُكْشَفُ

فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآىٕهِمْ	اِنْ	كَانُوْا	صٰدِقِيْنَ ﴿۴۱﴾	يَوْمَ	يُكْشَفُ
تو وہ لے آئیں اپنے شریکوں (کو)	اگر	وہ ہیں	سچے	(جس) دن	پردہ اٹھایا جائے گا

تو وہ اپنے شریکوں کو لے آئیں اگر سچے ہیں ○ جس دن معاملہ

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ۙ خَاشِعَةً

عَنْ سَاقٍ (1)	وَّ	يُدْعَوْنَ	اِلَى السُّجُوْدِ	فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)	خَاشِعَةً
ایک ساق سے	اور	انہیں بلایا جائے گا	سجدوں کی طرف	تو وہ طاقت نہ رکھیں گے	نیچی ہوں گی

بڑا سخت ہو جائے گا اور کافروں کو سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ (اس کی) طاقت نہ رکھیں گے ○ ان کی نگاہیں

(1)...... جمہور علماء کے نزدیک یہاں ساق کھلنے سے مراد وہ شدت اور سختی ہے جو قیامت کے دن حساب اور جزا کے لئے پیش آئے گی اور بعض مفسرین کے نزدیک یہ آیت متشابہات میں سے ہے، ہم اس پر ایمان لاتے اور اس کی مراد اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ (2)...... قیامت کے دن کفار و منافقین کو ان کے ایمان کے امتحان اور دنیا میں سجدہ ریز نہ ہونے پر ڈانٹ ڈپٹ کے طور پر سجدے کی طرف بلایا جائے گا تو وہ سجدہ نہ کر سکیں گے کیونکہ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی اور یہ سزا اس لئے ہو گی کہ دنیا میں انہیں خدا کے سامنے جھکنے کی طرف بلایا جاتا تھا تو یہ انکار کرتے تھے۔

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ؕ وَ قَدْ كَانُوْا یُدْعَوْنَ

اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ	ذِلَّةٌ	وَ	قَدْ	كَانُوْا یُدْعَوْنَ
ان کی نگاہیں	چھا رہی ہوگی ان پر	ذلت	اور	بیشک	انہیں بلایا جاتا تھا

نیچی ہوں گی، ان پر ذلت چڑھ رہی ہوگی اور بیشک انہیں (دنیا میں) سجدے کی طرف

اِلَى السُّجُوْدِ وَ هُمْ سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ فَذَرْنِیْ وَ مَنْ یُّكَذِّبُ

اِلَى السُّجُوْدِ	وَ	هُمْ	سٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	فَذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	یُّكَذِّبُ
سجدوں کی طرف	اور	وہ	تندرست (تھے)	تو تم چھوڑ دو مجھے	اور	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے

بلایا جاتا تھا جبکہ وہ تندرست تھے ○ تو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ ؕ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَیْثُ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾ ۙ

بِهٰذَا الْحَدِیْثِ	سَنَسْتَدْرِجُهُمْ (2)	مِّنْ حَیْثُ	لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۴۴﴾
اس بات کو	عنقریب ہم آہستہ آہستہ لے جائیں گے انہیں (وہاں)	جہاں سے	انہیں علم نہ ہوگا

چھوڑ دو عنقریب ہم انہیں آہستہ آہستہ وہاں سے لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر بھی نہ ہوگی ○

وَ اُمْلِیْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَیْدِیْ مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾ اَمْ

وَ	اُمْلِیْ	لَهُمْ	اِنَّ	كَیْدِیْ	مَتِیْنٌ ﴿۴۵﴾	اَمْ
اور	میں ڈھیل دوں گا	ان کو	بیشک	میری خفیہ تدبیر	بہت پکی (ہے)	یا

اور میں انہیں ڈھیل دوں گا، بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ○ یا کیا

تَسْــٴَـلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ

تَسْــٴَـلُهُمْ	اَجْرًا	فَهُمْ	مِّنْ مَّغْرَمٍ	مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾	اَمْ	عِنْدَهُمُ
تم مانگتے ہو ان سے	کوئی اجرت	تو وہ	تاوان (کے بوجھ) سے	دبے ہوئے ہیں	یا	ان کے پاس

تم ان سے اجرت مانگتے ہو کہ وہ تاوان کے بوجھ میں دبے ہوئے ہیں ○ یا ان کے پاس

قرآن جھٹلانے والوں سے متعلق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو تسلی

(1)...... قیامت کے دن سجدے کی طاقت نہ رکھنے کی وعید اگرچہ کفار و منافقین کے بارے میں ہے لیکن اس میں ان مسلمانوں کے لئے بھی بہت عبرت اور نصیحت ہے جو نماز ادا نہیں کرتے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے قصداً نماز چھوڑی، اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (کنز العمال، ۴/۱۳۲، الحدیث: ۱۹۰۸۶، الجزء السابع) (2)...... نافرمانیوں کے باوجود دنیا کی نعمتیں ملتی رہنا بلکہ ان میں مزید اضافہ ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل کی بجائے اس کی کوئی خفیہ تدبیر بھی ہوسکتی ہے۔ لہٰذا جب بھی کوئی نعمت ملے تو اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور اگر اس سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو توبہ و استغفار ←

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو صبر کرنے اور جلد بازی سے بچنے کی تلقین

الْغَیْبُ فَهُمْ یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ

لَا تَكُنْ	وَ	لِحُكْمِ رَبِّكَ	فَاصْبِرْ	یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾	فَهُمْ	الْغَیْبُ
تم نہ ہونا	اور	اپنے رب کے حکم پر	تو تم صبر کرو	لکھ رہے ہیں	تو وہ	غیب (کا علم ہے)

غیب کا علم ہے کہ وہ لکھ رہے ہیں ○ تو تم اپنے رب کے حکم تک صبر کرو اور مچھلی والے

كَصَاحِبِ الْحُوْتِ ۘ اِذْ نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ؕ لَوْ لَاۤ اَنْ

وقف لازم

اَنْ	لَوْلَاۤ	مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾	هُوَ	وَ	نَادٰى	اِذْ	كَصَاحِبِ الْحُوْتِ[1]
کہ	اگر نہ ہوتا	بہت غمگین (تھا)	وہ	اور	اس نے پکارا	جب	مچھلی والے کی طرح

کی طرح نہ ہونا جب اس نے اس حال میں پکارا کہ وہ بہت غمگین تھا ○ اگر اس کے

تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَ

وَ	بِالْعَرَآءِ	لَنُبِذَ	نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ	تَدٰرَكَهٗ
اور	چٹیل میدان میں	(تو) ضرور وہ پھینک دیا جاتا	اس کے رب کی نعمت	پالیتی اسے

رب کی نعمت اسے نہ پالیتی تو وہ ضرور چٹیل میدان میں پھینک دیا جاتا اور

هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾	فَجَعَلَهٗ	رَبُّهٗ	فَاجْتَبٰهُ	مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾	هُوَ
نیک لوگوں میں سے	تو کرلیا اسے	اس کے رب (نے)	تو چن لیا اسے	ملامت کیا ہوا (ہوتا)	وہ

وہ ملامت کیا ہوا ہوتا ○ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے حقداروں میں کرلیا ○

قرآن سن کر کفار کا غیظ و غضب

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ

لَیُزْلِقُوْنَكَ[2]	كَفَرُوْا	الَّذِیْنَ	یَّكَادُ	اِنْ	وَ
ضرور وہ گرادیں گے تمہیں	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے	معلوم ہوتے ہیں	بیشک	اور

اور بیشک کافر جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا اپنی آنکھوں سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرنے میں دیر نہ کرے۔ 1 ...... یہاں مچھلی والے سے مراد حضرت یونس عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور ان کی طرح نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ جیسے انہوں نے اپنی قوم پر عذاب نازل کرنے کے معاملے میں جلدی کی اس طرح آپ کسی کے خلاف دعا کرنے میں جلدی نہ کریں۔ 2 ...... منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے، وہ دعویٰ کرکے نظر لگاتے اور جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے تو وہ اسی وقت ہلاک ہو جاتی، کفارِ مکہ نے ان سے رابطہ کرکے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نظر لگانے کے لیے کہا، انہوں نے بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور نظر لگانے کی پوری کوشش کی لیکن ان کی تمام جدوجہد بیکار گئی،

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ

بِاَبْصَارِهِمْ (1)	لَمَّا	سَمِعُوا	الذِّكْرَ	وَ	یَقُوْلُوْنَ
اپنی آنکھوں سے	جب	وہ سنتے ہیں	قرآن	اور	کہتے ہیں

نظر لگا کر تمہیں ضرور گرادیں گے اور وہ کہتے ہیں:

(عظمتِ قرآن)

اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾ ع

اِنَّهٗ	لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾	وَ	مَا	هُوَ	اِلَّا	ذِكْرٌ	لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾
بیشک وہ	ضرور عقل سے دور (ہیں)	اور (حالانکہ)	نہیں	وہ	مگر	نصیحت	تمام جہانوں کے لیے

یہ ضرور عقل سے دور ہیں ○ حالانکہ وہ تو تمام جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہیں ○

آیات: 52 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(قیامت کے وقوع اور اس کی دہشت وہولناکی کا بیان)

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ مَا الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

اَلْحَآقَّةُ ﴿۱﴾ (2)	مَا	الْحَآقَّةُ ﴿۲﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	کیا ہے	یقینی طور پر واقع ہونے والی	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے

یقینی طور پر واقع ہونے والی ○ یقینی طور پر واقع ہونے والی کیا ہے؟ ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ یقینی طور پر

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اُن کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی۔ 1 ...... نظر واقعی لگ جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں بھی ہے کہ نظر کا لگ جانا درست ہے۔ (بخاری، ۴/۳۲، الحدیث: ۵۷۴۰) دوسری حدیثِ پاک میں ہے: بیشک نظر (کا اثر یہاں تک ہوجاتا ہے کہ وہ) آدمی کو قبر میں داخل کر دیتی ہے اور اونٹ کو ہنڈیا میں ڈال دیتی ہے۔ (مسند شہاب، ۲/۱۴۰، الحدیث: ۱۰۵۷) یہ آیت نظرِ بد کے علاج کے لیے اکسیر ہے، جسے نظر لگی ہو اس پر یہ آیت پڑھ کر دم کرنے سے نظر اتر جائے گی۔ 2 ...... اس سے مراد قیامت ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں بلکہ اس کا واقع ہونا یقینی اور قطعی ہے۔

قیامت کو جھٹلانے والی دو قوموں کا انجام

الْحَآقَّةُ ۝۳ كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَ عَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝۴ فَاَمَّا

الْحَآقَّةُ ۝۳	كَذَّبَتْ (1)	ثَمُوْدُ	وَ	عَادٌۢ	بِالْقَارِعَةِ ۝۴ (2)	فَاَمَّا
یقینی طور پر واقع ہونے والی	جھٹلایا	ثمود	اور	عاد (نے)	دل دہلا دینے والی کو	تو بہر حال

واقع ہونے والی کیا ہے؟ ۝ ثمود اور عاد نے دلوں کو دہلا دینے والی کو جھٹلایا ۝ تو قومِ ثمود کے

ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝۵ وَ اَمَّا عَادٌ

ثَمُوْدُ	فَاُهْلِكُوْا	بِالطَّاغِيَةِ ۝۵	وَ	اَمَّا	عَادٌ
ثمود	تو انہیں ہلاک کیا گیا	حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے	اور	بہر حال	عاد

لوگ تو حد سے گزری ہوئی چنگھاڑ سے ہلاک کئے گئے ۝ اور عاد کے لوگ

فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶ سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ

فَاُهْلِكُوْا	بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝۶	سَخَّرَهَا	عَلَيْهِمْ
تو انہیں ہلاک کیا گیا	نہایت سخت گرجتی آندھی سے	(اللہ نے) قوت کے ساتھ مسلط کر دیا اسے	ان پر

تو وہ نہایت سخت گرجتی آندھی سے ہلاک کیے گئے ۝ اللہ نے وہ آندھی ان پر

سَبْعَ لَيَالٍ وَّ ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا ۙ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا

سَبْعَ لَيَالٍ	وَّ	ثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ	حُسُوْمًا	فَتَرَى	الْقَوْمَ	فِيْهَا
سات راتیں	اور	آٹھ دن	لگاتار	تو تم دیکھتے	لوگوں (کو)	ان (دنوں اور راتوں) میں

لگاتار سات راتیں اور آٹھ دن پوری قوت کے ساتھ مسلط کر دی تو تم ان لوگوں کو ان دنوں اور

صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷ فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ

صَرْعٰى	كَاَنَّهُمْ	اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝۷	فَهَلْ	تَرٰى	لَهُمْ
پچھاڑے ہوئے	گویا کہ وہ	گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے (ہیں)	تو کیا	تم دیکھتے ہو	ان میں

راتوں میں یوں پچھاڑے ہوئے دیکھتے گویا کہ وہ گری ہوئی کھجوروں کے سوکھے تنے ہیں ۝ تو کیا تم ان میں کسی کو

1...... قیامت کی ہولناکی اور شدت بیان کرنے کے بعد یہاں سے قیامت کو جھٹلانے والی سابقہ امتوں کا انجام بیان کیا جا رہا ہے تاکہ کفارِ مکہ ان کا ہولناک انجام سن کر ان سے نصیحت حاصل کریں۔

2...... قیامت کی دہشتیں اور ہولناکیاں ایسی ہیں جن سے دل دہل جاتے ہیں، اس لئے اس کا ایک نام "قَارِعَہ" ہے۔

فرعون اور قومِ لوط کے انجام کی طرف اشارہ

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾ وَ جَآءَ فِرْعَوْنُ وَ مَنْ قَبْلَهٗ وَ الْمُؤْتَفِكٰتُ

مِّنْۢ بَاقِیَةٍ ﴿۸﴾	وَ	جَآءَ	فِرْعَوْنُ	وَ	مَنْ	قَبْلَهٗ	وَ	الْمُؤْتَفِكٰتُ
کوئی بچا ہوا	اور	آیا	فرعون	اور	جو	اس سے پہلے (تھا)	اور	الٹنے والی بستیاں

بچا ہوا دیکھتے ہو؟ ○ اور فرعون اور اس سے پہلے والے اور الٹنے والی بستیوں نے

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾ فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ

بِالْخَاطِئَةِ ﴿۹﴾	فَعَصَوْا	رَسُوْلَ رَبِّهِمْ	فَاَخَذَهُمْ
خطاؤں کے ساتھ	تو انہوں نے نافرمانی کی	اپنے رب کے رسول (کی)	تو (اللہ نے) پکڑ لیا انہیں

خطاؤں کا ارتکاب کیا ○ تو انہوں نے اپنے رب کے رسول کا حکم نہ مانا تو اللہ نے انہیں

قومِ نوح کے واقعہ کی طرف اشارہ اور اس کا مقصد

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾ اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ

اَخْذَةً رَّابِیَةً ﴿۱۰﴾	اِنَّا	لَمَّا	طَغَا	الْمَآءُ	حَمَلْنٰكُمْ (1)
زیادہ سخت گرفت (سے)	بیشک ہم	جب	سر اٹھایا	پانی (نے)	(تو) ہم نے سوار کیا تمہیں

زیادہ سخت گرفت سے پکڑ لیا ○ بیشک جب پانی نے سر اٹھایا تھا تو ہم نے تمہیں

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾ لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّ تَعِیَهَاۤ

فِی الْجَارِیَةِ ﴿۱۱﴾	لِنَجْعَلَهَا	لَكُمْ	تَذْكِرَةً (2)	وَّ	تَعِیَهَاۤ
کشتی میں	تاکہ ہم بنادیں اسے	تمہارے لیے	یادگار	اور	یاد رکھیں اسے

کشتی میں سوار کیا ○ تاکہ اسے تمہارے لیے یادگار بنادیں اور سن کر یاد رکھنے والے کان

وقوعِ قیامت پر زمین و آسمان کا حال

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾ فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾ وَّ

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ﴿۱۲﴾	فَاِذَا	نُفِخَ	فِی الصُّوْرِ	نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ﴿۱۳﴾	وَّ
یاد رکھنے والے کان	پھر جب	پھونک ماری جائے گی	صور میں	ایک پھونک	اور

اس واقعہ کو یاد رکھیں ○ پھر جب صور میں (پہلی مرتبہ) ایک پھونک ماری جائے گی ○ اور

(1)...... مخاطب لوگوں کو کشتیِ نوح میں سوار کرانا اس طور پر ہے کہ یہ لوگ اپنے آباء سام، حام اور یافث کی پشتوں میں تھے، جب وہ کشتی میں سوار ہوئے تو ان کے ساتھ یہ بھی ہوئے۔ (2)...... قومِ نوح کے کفار کی ہلاکت کو یادگار بنانے سے مراد یہ ہے کہ یہ واقعہ لوگوں کے لئے عبرت و نصیحت کا سبب ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدرت و حکمت کے کمال اور اس کے قہر کی قوت کی دلیل ہو۔ نیز سابقہ امتوں کے واقعات بیان کرنے اور ان پر آنے والے عذاب کا ذکر کرنے سے مقصود یہ ہے کہ اس امت کے لوگ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نافرمانی کرنے سے ڈریں۔

حُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾

حُمِلَتِ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	فَدُكَّتَا	دَكَّةً وَّاحِدَةً ﴿۱۴﴾
اٹھالی جائے گی	زمین	اور	پہاڑ	تو انہیں چورا چورا کر دیا جائے گا	ایک (دم) چورا چورا کرنا

زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایک دم چورا چورا کر دیئے جائیں گے ○

فَيَوْمَىِٕذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَىِٕذٍ

فَيَوْمَىِٕذٍ	وَّقَعَتِ	الْوَاقِعَةُ ﴿۱۵﴾	وَ	انْشَقَّتِ (1)	السَّمَآءُ	فَهِيَ	يَوْمَىِٕذٍ
تو اس دن	واقع ہو جائے گی	واقع ہونے والی	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	تو وہ	اس دن

تو اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی ○ اور آسمان پھٹ جائے گا تو اس دن

روزِ قیامت فرشتوں کا حال

وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآىِٕهَا ؕ وَيَحْمِلُ

وَّاهِيَةٌ ﴿۱۶﴾	وَّ	الْمَلَكُ (2)	عَلٰٓى اَرْجَآىِٕهَا	وَ	يَحْمِلُ
بہت کمزور (ہو جائے گا)	اور	فرشتے	اس کے کناروں پر (کھڑے ہوں گے)	اور	اٹھائیں گے

وہ بہت کمزور ہو گا ○ اور فرشتے اس کے کناروں پر (کھڑے) ہوں گے اور اس دن آٹھ فرشتے

روزِ قیامت کوئی چیز چھپی نہ رہے گی

عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَىِٕذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾ يَوْمَىِٕذٍ تُعْرَضُوْنَ

عَرْشَ رَبِّكَ	فَوْقَهُمْ	يَوْمَىِٕذٍ	ثَمٰنِيَةٌ ﴿۱۷﴾	يَوْمَىِٕذٍ	تُعْرَضُوْنَ
تمہارے رب کا عرش	اپنے اوپر	اس دن	آٹھ (فرشتے)	اس دن	تمہیں پیش کیا جائے گا

تمہارے رب کا عرش اپنے اوپر اٹھائیں گے ○ اس دن تم سب اس حال میں پیش کئے جاؤ گے کہ

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا خطاب

لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ

لَا تَخْفٰى	مِنْكُمْ	خَافِيَةٌ ﴿۱۸﴾	فَاَمَّا	مَنْ	اُوْتِيَ
چھپ نہ سکے گی	تم میں سے	(کسی کی) کوئی پوشیدہ حالت	پس بہر حال	جسے	دیا جائے گا

تم میں سے کسی کی کوئی پوشیدہ حالت چھپ نہ سکے گی ○ تو بہر حال جسے اس کا نامہ اعمال

1 ...... اس وقت آسمان ایسا مضبوط ہے کہ اس میں کہیں کوئی پھٹن یا شگاف نہیں لیکن قیامت قائم ہوتے وقت آسمان میں یہ مضبوطی نہ رہے گی، اس وقت یہ پھٹ جائے گا اور بہت کمزور ہو گا۔

2 ...... یہ وہ فرشتے ہوں گے جن کا مسکن آسمان ہے۔ یہ آسمان پھٹنے کے بعد اس کے کناروں پر کھڑے ہو جائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اتر کر زمین کا احاطہ کر لیں گے۔

كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿١٩﴾ ج اِنِّیْ

كِتٰبَهٗ	بِیَمِیْنِهٖ	فَیَقُوْلُ	هَآؤُمُ	اقْرَءُوْا	كِتٰبِیَهْ ﴿١٩﴾	اِنِّیْ
اس کا اعمال نامہ	اس کے دائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	لو	پڑھ لو	میرا اعمال نامہ	بیشک میں

اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: لو میرا نامہ اعمال پڑھ لو○ بیشک مجھے یقین تھا

ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ﴿٢٠﴾ ج فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿٢١﴾ لا

ظَنَنْتُ	اَنِّیْ	مُلٰقٍ	حِسَابِیَهْ ﴿٢٠﴾ (1)	فَهُوَ	فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿٢١﴾
میں یقین رکھتا تھا	کہ میں	ملنے والا (ہوں)	اپنے حساب (کو)	تو وہ	پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)

کہ میں اپنے حساب کو ملنے والا ہوں○ تو وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا○

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿٢٢﴾ لا قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ﴿٢٣﴾ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿٢٢﴾	قُطُوْفُهَا	دَانِیَةٌ ﴿٢٣﴾ (2)	كُلُوْا	وَ	اشْرَبُوْا
بلند باغ میں	اس کے پھل	قریب (ہوں گے)	تم کھاؤ	اور	پیو

بلند باغ میں○ اس کے پھل قریب ہوں گے○ (کہا جائے گا:) گزرے ہوئے دنوں میں

هَنِیْٓــٴًـا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿٢٤﴾ وَ

هَنِیْٓــٴًـا		بِمَآ	اَسْلَفْتُمْ	فِی الْاَیَّامِ الْخَالِیَةِ ﴿٢٤﴾	وَ
خوشگواری (کے ساتھ)	(اس کے)	بدلے جو	تم نے آگے بھیجا	گزرے ہوئے دنوں میں	اور

جو تم نے آگے بھیجا اس کے بدلے میں خوشگواری کے ساتھ کھاؤ اور پیو○ اور رہا وہ

اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ

اَمَّا	مَنْ	اُوْتِیَ	كِتٰبَهٗ	بِشِمَالِهٖ	فَیَقُوْلُ	یٰلَیْتَنِیْ
بہر حال	جسے	دیا جائے گا	اس کا اعمال نامہ	اس کے بائیں ہاتھ میں	تو وہ کہے گا	اے کاش

جسے اس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ کہے گا: اے کاش کہ

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حسرت آمیز کلام

1...... آخرت میں حساب کا یقین جتنا پختہ ہوگا اتنا ہی انسان اس کی تیاری میں مشغول ہوگا اور حساب ہونے سے پہلے اپنے اعمال کا خود محاسبہ کرے گا، لہٰذا ہمیں اپنے اعمال اور احوال پر غور کر کے آخرت میں حساب پر یقین کی مضبوطی اور کمزوری کو جانچنا چاہیے۔

2...... جنتی پھل کھانے والے کے اتنے قریب ہوں گے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں جیسے چاہے بآسانی لے سکے گا۔

بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا عذاب اور اس کے اسباب

لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾ يٰلَيْتَهَا

لَمْ اُوْتَ	كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾	وَ	لَمْ اَدْرِ	مَا	حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾	يٰلَيْتَهَا
مجھے نہ دیا جاتا	میرا اعمال نامہ	اور	میں نہ جانتا	کیا ہے	میرا حساب	اے کاش وہ (دنیا کی موت)

مجھے میرا نامہ اعمال نہ دیا جاتا ○ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے ○ اے کاش کہ

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾ هَلَكَ

كَانَتِ	الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾	مَاۤ اَغْنٰى	عَنِّيْ	مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾	هَلَكَ
ہوتی	(ہمیشہ کے لئے میری زندگی) ختم کر دینے والی	کام نہ آیا	مجھے	میرا مال	جاتا رہا

دنیا کی موت ہی (میرا کام) تمام کر دینے والی ہو جاتی ○ میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا ○ میرا سب

عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ الْجَحِيْمَ

عَنِّيْ	سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾ (1)	خُذُوْهُ	فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾	ثُمَّ	الْجَحِيْمَ
مجھ سے	میرا سب زور	(فرشتوں کو حکم ہوگا) پکڑو اسے	پھر طوق ڈالو اسے	پھر	بھڑکتی آگ (میں)

زور جاتا رہا ○ (فرشتوں کو حکم ہوگا) اسے پکڑو پھر اسے طوق ڈالو ○ پھر اسے

صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾

صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾	ثُمَّ	فِيْ سِلْسِلَةٍ	ذَرْعُهَا	سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا	فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾
داخل کر دو اسے	پھر	زنجیر میں	جس کی لمبائی	ستر ہاتھ (ہے)	تو جکڑ دو اسے

بھڑکتی آگ میں داخل کرو ○ پھر ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی لمبائی ستر ہاتھ ہے ○

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾ وَلَا يَحُضُّ

اِنَّهٗ	كَانَ لَا يُؤْمِنُ (2)	بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾	وَ	لَا يَحُضُّ
بیشک وہ	ایمان نہ لاتا تھا	عظمت والے اللہ پر	اور	ابھارتا نہ تھا

بیشک وہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی

(1)...... لفظ "سلطان" کا ایک معنی ہے غلبہ اور تسلط اور دوسرا معنی ہے حجت، یہاں دونوں معنی درست ہیں، پہلی صورت میں آیت کا معنی ہوگا کہ دنیا میں مجھے لوگوں پر جو بڑائی اور غلبہ حاصل تھا یہ بروزِ قیامت میرے کچھ کام نہ آیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ میں دنیا میں جو حجتیں کیا کرتا تھا وہ سب باطل ہوگئیں اور اب میرے پاس کوئی حجت نہیں جس کے ذریعے عذاب سے نجات حاصل ہوسکے۔ (2)...... یہاں بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کو شدید عذاب دیئے جانے کا سبب بیان کیا گیا ہے کہ وہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرتا اور اس کی عظمت و وحدانیت کا اعتقاد نہ رکھتا تھا اور کفر کے ساتھ ساتھ نہ اپنے نفس کو، نہ اپنے

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ؕ فَلَیْسَ لَهُ الْیَوْمَ هٰهُنَا حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾ وَّ لَا

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِیْنِ ﴿۳۴﴾ (1)	فَلَیْسَ	لَهُ	الْیَوْمَ	هٰهُنَا	حَمِیْمٌ ﴿۳۵﴾	وَّ	لَا
مسکین کو کھانا دینے پر	تو نہیں ہے	اس کا	آج	یہاں	کوئی دوست	اور	نہ

ترغیب نہیں دیتا تھا ○ تو آج یہاں اس کا کوئی دوست نہیں ○ اور نہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾ لَّا یَاْكُلُهٗۤ اِلَّا الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ع

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ غِسْلِیْنٍ ﴿۳۶﴾	لَّا یَاْكُلُهٗۤ	اِلَّا	الْخَاطِـُٔوْنَ ﴿۳۷﴾ (2)
کچھ کھانا	سوائے	جہنمیوں کی پیپ کے	نہیں کھائیں گے اسے	مگر	خطاکار لوگ

دوزخیوں کے پیپ کے سوا کچھ کھانے کو ہے ○ اسے خطاکار لوگ ہی کھائیں گے ○

ع ٥

قرآن سے متعلق کفار کے نظریات کی تردید

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ۙ وَ مَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ۙ اِنَّهٗ

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِمَا	تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۸﴾ (3)	وَ	مَا	لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿۳۹﴾ (4)	اِنَّهٗ
تو مجھے قسم ہے	(ان چیزوں) کی جنہیں	تم دیکھتے ہو	اور	جنہیں	تم نہیں دیکھتے	بیشک وہ (قرآن)

تو مجھے ان چیزوں کی قسم ہے جنہیں تم دیکھتے ہو ○ اور ان چیزوں کی جنہیں تم نہیں دیکھتے ○ بیشک یہ قرآن

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾ۚۙ وَّ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍؕ قَلِیْلًا مَّا

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۴۰﴾	وَّ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَاعِرٍ	قَلِیْلًا مَّا
ضرور ایک معزز رسول سے باتیں (ہیں)	اور	نہیں	وہ	کسی شاعر کی بات	بہت ہی کم

ضرور ایک معزز رسول سے باتیں ہیں ○ اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں ہے۔ تم بہت کم

تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾ۙ وَ لَا بِقَوْلِ كَاهِنٍؕ قَلِیْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾ؕ تَنْزِیْلٌ

تُؤْمِنُوْنَ ﴿۴۱﴾	وَ	لَا	بِقَوْلِ كَاهِنٍ	قَلِیْلًا مَّا	تَذَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾	تَنْزِیْلٌ
تم یقین رکھتے ہو	اور	نہ	کسی کاہن کی بات	بہت ہی کم	تم نصیحت مانتے ہو	اتارا ہوا (ہے)

یقین رکھتے ہو ○ اور نہ کسی کاہن کی بات ہے۔ تم بہت کم نصیحت مانتے ہو ○ یہ قرآن

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اہلِ خانہ کو اور نہ دوسروں کو مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب دیتا تھا۔ 1...... مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لیے لوگوں سے سوال کرنے کا محتاج ہو۔ ایسے شخص کو کھانا کھلانا اور اس کی ترغیب دینا بہت اہمیت کا حامل اور اسے محروم کرنا جرمِ عظیم ہے۔ 2...... یہاں خطاکاروں سے مراد کفار ہیں۔ 3...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ سکتے ہیں، یا اس سے دنیا، یا زمین کے اوپر موجود چیزیں، یا اجسام، یا ظاہری نعمتیں مراد ہیں۔ 4...... اس سے مراد وہ تمام مخلوقات ہیں جنہیں دیکھ نہیں سکتے، یا اس سے آخرت، یا زمین کے اندر موجود چیزیں، یا روحیں، یا باطنی نعمتیں مراد ہیں۔

حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم پر اپنی طرف سے قرآن بنانے کے الزام کا جواب

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾ وَ لَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۴۳﴾	وَ	لَوْ	تَقَوَّلَ [1]	عَلَیْنَا
تمام جہانوں کے رب کی طرف سے	اور	اگر	وہ (رسول) خود بنا کر لگا دیتا	ہمارے اوپر

سارے جہانوں کے رب کی طرف سے اتارا ہوا ہے ○ اور اگر وہ ایک بات بھی خود بنا کر

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾ ثُمَّ لَقَطَعْنَا

بَعْضَ الْاَقَاوِیْلِ ﴿۴۴﴾	لَاَخَذْنَا	مِنْهُ	بِالْیَمِیْنِ ﴿۴۵﴾	ثُمَّ	لَقَطَعْنَا
ایک بات (بھی)	(تو) ضرور ہم بدلہ لیتے	اس سے	قوت کے ساتھ	پھر	ضرور ہم کاٹ دیتے

ہمارے اوپر لگا دیتے ○ تو ضرور ہم ان سے قوت کے ساتھ بدلہ لیتے ○ پھر ان کی دل کی رگ

قرآن سے متعلق متعدد چیزوں کا بیان

مِنْهُ الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

مِنْهُ	الْوَتِیْنَ ﴿۴۶﴾	فَمَا	مِنْكُمْ	مِّنْ اَحَدٍ	عَنْهُ	حٰجِزِیْنَ ﴿۴۷﴾	وَ
اس سے (کی)	دل کی رگ	پھر نہ (ہوتا)	تم میں سے	کوئی ایک	اس سے	روکنے والا	اور

کاٹ دیتے ○ پھر تم میں کوئی ان سے روکنے والا نہ ہوتا ○ اور

اِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾ وَ اِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ

اِنَّهٗ	لَتَذْكِرَةٌ	لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۴۸﴾	وَ	اِنَّا	لَنَعْلَمُ	اَنَّ
بیشک وہ (قرآن)	ضرور نصیحت (ہے)	ڈر والوں کیلئے	اور	بیشک ہم	ضرور جانتے ہیں	کہ

بیشک یہ قرآن ڈر والوں کے لئے ضرور نصیحت ہے ○ اور بیشک ضرور ہم جانتے ہیں کہ

مِنْكُمْ مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ وَ اِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾

مِنْكُمْ	مُّكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾	وَ	اِنَّهٗ	لَحَسْرَةٌ [2]	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۰﴾
تم میں سے	جھٹلانے والے (ہیں)	اور	بیشک وہ (قرآن)	ضرور حسرت (ہے)	کافروں پر

تم میں سے کچھ جھٹلانے والے ہیں ○ اور بیشک وہ کافروں پر ضرور حسرت ہے ○

1 ...... ان آیات کا خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اے کافرو! سیّد المرسلین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم تمہاری وجہ سے اللہ تعالٰی کی طرف جھوٹی بات منسوب نہیں کر سکتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جو ایسا کرے گا اللہ تعالٰی اسے سزا دے گا اور اللہ تعالٰی کی دی ہوئی سزا دور کرنے پر کوئی بھی قادر نہیں۔ یہ آیاتِ مبارکہ حضور صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے کمالِ صدق اور بارگاہِ خداوندی میں نہایت درجے قابلِ اعتماد ہونے کی دلیل ہیں۔ 2 ...... قیامت کے دن جب کفار قرآن پر ایمان لانے والوں کا ثواب اور اس کے منکرین کا عذاب دیکھیں گے تو اپنے ایمان نہ لانے پر افسوس کریں گے اور حسرت و ندامت میں گرفتار ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرنے کا حکم

وَ اِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾	فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾ ع

وَ	اِنَّهٗ (1)	لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ﴿۵۱﴾	فَسَبِّحْ	بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ﴿۵۲﴾
اور	بیشک وہ	ضرور یقینی حق (ہے)	تو پاکی بیان کرو	اپنے عظمت والے رب کے نام کی

اور بیشک وہ ضرور یقینی حق ہے ○ تو (اے محبوب!) تم اپنے عظمت والے رب کے نام کی پاکی بیان کرو ○

آیات: 44 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

کفار کے لئے مقدر عذاب ضرور آئے گا

سَاَلَ سَآىٕلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾ لِّلْكٰفِرِیْنَ لَیْسَ لَهٗ

سَاَلَ	سَآىٕلٌۢ (2)	بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ﴿۱﴾	لِّلْكٰفِرِیْنَ	لَیْسَ	لَهٗ
مانگا	ایک مانگنے والے (نے)	عذاب واقع ہونے والا	کافروں پر	نہیں ہے	اس کو

ایک مانگنے والے نے وہ عذاب مانگا جو کافروں پر واقع ہونے والا ہے، اس کو کوئی ٹالنے والا

فرشتوں کا مقامِ قرب کی طرف عروج

دَافِعٌ ﴿۲﴾ مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾ تَعْرُجُ الْمَلٰٓىٕكَةُ وَ الرُّوْحُ

دَافِعٌ ﴿۲﴾	مِّنَ اللّٰهِ ذِی الْمَعَارِجِ ﴿۳﴾	تَعْرُجُ	الْمَلٰٓىٕكَةُ	وَ	الرُّوْحُ
کوئی ٹالنے والا	بلندیوں کے مالک اللہ کی طرف سے (ہوگا)	چڑھتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل

نہیں ○ ○ (3) اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں کا مالک ہے ○ فرشتے اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف

1 ...... اس سے مراد کفار کی ندامت ہے، یا اس سے قرآن کا اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونا یا خود قرآن مراد ہے۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب اہلِ مکہ کو عذابِ الٰہی کا خوف دلایا تو وہ آپس میں کہنے لگے: محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھو کہ اس عذاب کے مستحق کون لوگ ہیں اور یہ کن پر آئے گا؟ انہوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دریافت کیا تو اس پر یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ ایک قول یہ ہے کہ نضر بن حارث نے نزولِ عذاب کی دعا کی تھی، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئی اور فرمایا گیا کہ کافر طلب کریں یا نہ کریں، جو عذاب ان کیلئے مقدر ہے وہ ضرور آنا ہے، اسے کوئی

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

کفار کے لیے مقدر عذاب کا دن

اِلَیْهِ فِیْ یَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍۚ ﴿۴﴾

خَمْسِیْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ﴿۴﴾	مِقْدَارُهٗ	كَانَ	فِیْ یَوْمٍ	اِلَیْهِ
پچاس ہزار سال	جس کی مقدار	ہے	(اس) دن میں (ہو گا)	اس کی (بارگاہ کی) طرف

چڑھتے ہیں، (وہ عذاب) اس دن میں ہو گا جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو صبرِ جمیل کی تاکید

عذاب سے متعلق کفار کا خیال اور اصل حقیقت

فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾ اِنَّهُمْ یَرَوْنَهٗ بَعِیْدًاۙ ﴿۶﴾ وَّ

وَّ	بَعِیْدًا ﴿۶﴾	یَرَوْنَهٗ	اِنَّهُمْ	صَبْرًا جَمِیْلًا ﴿۵﴾	فَاصْبِرْ
اور	دور	سمجھتے ہیں اس (عذاب) کو	بیشک وہ	اچھی طرح صبر کرنا	تو تم صبر کرو

تو تم اچھی طرح صبر کرو ○ بیشک وہ اسے دور سمجھ رہے ہیں ○ اور

قیامت کے ہولناک مناظر

نَرٰىهُ قَرِیْبًاؕ ﴿۷﴾ یَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِۙ ﴿۸﴾ وَ

وَ	كَالْمُهْلِ ﴿۸﴾	السَّمَآءُ	تَكُوْنُ	یَوْمَ	قَرِیْبًا ﴿۷﴾	نَرٰىهُ
اور	پگھلی ہوئی چاندی جیسا	آسمان	ہوجائے گا	(جس) دن	قریب	ہم دیکھ رہے ہیں اسے

ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں ○ جس دن آسمان پگھلی ہوئی چاندی جیسا ہو جائے گا ○ اور

تَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِۙ ﴿۹﴾ وَ لَا یَسْـَٔلُ حَمِیْمٌ

حَمِیْمٌ (1)	لَا یَسْـَٔلُ	وَ	كَالْعِهْنِ ﴿۹﴾	الْجِبَالُ	تَكُوْنُ
کوئی دوست	بات نہ پوچھے گا	اور	اون کی طرح (ہلکے)	پہاڑ	ہوجائیں گے

پہاڑ اون کی طرح ہلکے ہو جائیں گے ○ اور کوئی دوست کسی دوست سے

حَمِیْمًاۚۖ ﴿۱۰﴾ یُّبَصَّرُوْنَهُمْؕ یَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ

لَوْ	الْمُجْرِمُ	یَوَدُّ	یُّبَصَّرُوْنَهُمْ	حَمِیْمًا ﴿۱۰﴾
کاش	مجرم	آرزو کرے گا	وہ دکھائے جارہے ہوں گے انہیں	کسی دوست (سے)

حال نہ پوچھے گا ○ وہ ان کو دکھائے جارہے ہوں گے۔ مجرم آرزو کرے گا، کاش!

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ٹال نہیں سکتا۔ 3...... یہاں دو گول دائرے اس لئے لگائے گئے ہیں کہ اس مقام پر دو آیات کا ترجمہ ایک ساتھ کیا گیا ہے۔

یہاں سے (اس صفحے کا حاشیہ) 1...... قیامت کے دن کی شدت اور ہولناکی کی وجہ سے یہ حال ہو گا کہ کوئی دوست کسی دوست سے اس کا حال پوچھے گا اور نہ ہی اس سے کوئی بات کرے گا کیونکہ اسے تو صرف اپنی ہی جان کی فکر پڑی ہو گی اور یہ اس وجہ سے نہیں ہو گا کہ دوست ایک دوسرے کو دیکھ نہ رہے ہوں گے بلکہ وہ دیکھ اور پہچان رہے ہوں گے لیکن اپنے حال میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ نہ اُن سے حال پوچھیں گے اور نہ بات کر سکیں گے، البتہ نیک دوستوں کی دوستی باقی رہے گی، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

يُفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍۭ بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾ لا وَ صَاحِبَتِهٖ وَ اَخِيْهِ ﴿۱۲﴾ لا

اَخِيْهِ ﴿۱۲﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ	وَ	بِبَنِيْهِ ﴿۱۱﴾	مِنْ عَذَابِ يَوْمِىٕذٍ	يَفْتَدِيْ
اپنا بھائی	اور	اپنی بیوی	اور	اپنے بیٹے	اس دن کے عذاب سے	وہ بدلے میں دیدے

اس دن کے عذاب سے چھوٹنے کے بدلے میں اپنے بیٹے دیدے ○ اور اپنی بیوی اور اپنا بھائی ○

وَ فَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾ لا وَ مَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا لا ثُمَّ

ثُمَّ	جَمِيْعًا	فِي الْاَرْضِ	مَنْ	وَ	تُـْٔوِيْهِ ﴿۱۳﴾	الَّتِيْ	فَصِيْلَتِهِ	وَ
پھر	سب	زمین میں (ہے)	جو کوئی	اور	پناہ دیتا ہے اسے	جو	اپنا کنبہ	اور

اور اپنا وہ کنبہ جو اسے پناہ دیتا ہے ○ اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کے سب، پھر

يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ لا كَلَّا ط اِنَّهَا لَظٰى ﴿۱۵﴾ لا نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ ج

لِّلشَّوٰى ﴿۱۶﴾ (2)	نَزَّاعَةً	لَظٰى ﴿۱۵﴾	اِنَّهَا	كَلَّا	يُنْجِيْهِ ﴿۱۴﴾ (1)
کھال کو	کھینچ لینے والی	بھڑکتی آگ (ہے)	بیشک وہ	ہرگز نہیں	وہ (بدلہ دینا) بچالے اسے

یہ (بدلہ دینا) اسے بچالے ○ ہرگز نہیں، وہ تو بھڑکتی آگ ہے ○ کھال کھینچ لینے والی ○

روزِ قیامت جہنم کا بلاوا

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَ تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾ لا وَ جَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾	جَمَعَ	وَ	تَوَلّٰى ﴿۱۷﴾	وَ	اَدْبَرَ	مَنْ	تَدْعُوْا (3)
پھر محفوظ کرلیا	جوڑ کر رکھا	اور	منہ موڑا	اور	پیٹھ پھیری	(اس کو) جس نے	وہ بلا رہی ہے

بلا رہی ہے اسے جس نے پیٹھ پھیری اور منہ موڑا ○ اور جوڑ کر رکھا پھر (اسے) محفوظ کرلیا ○

انسان کی حرص اور بے صبری کا حال

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾ لا اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ

الشَّرُّ	مَسَّهُ	اِذَا	هَلُوْعًا ﴿۱۹﴾	خُلِقَ	الْاِنْسَانَ	اِنَّ
برائی	پہنچے اسے	جب	بڑا بے صبر احریص	پیدا کیا گیا ہے	آدمی	بیشک

بیشک آدمی بڑا بے صبر احریص پیدا کیا گیا ہے ○ جب اسے برائی پہنچے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے "اَلْاَخِلَّآءُ يَوْمَىٕذٍۭ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِيْنَ ﴿۶۷﴾" ترجمۂ کنزالعرفان: اس دن گہرے دوست ایک دوسرے کے دشمن ہو جائیں گے سوائے پرہیزگاروں کے۔ (پ۲۵، الزخرف: ۶۷) 1...... قیامت کے دن کافر کو اپنے کسی عزیز سے محبت نہ رہے گی اور وہ یہ چاہے گا کہ میرے بچے، بیوی، بھائی، خاندان والے بلکہ ساری دنیا کے لوگ میرے بدلے دوزخ میں پھینک دیئے جائیں اور میں کسی طرح عذاب سے بچ جاؤں۔ 2...... جہنم کی بھڑکتی آگ کفار کی کھال جلا ڈالے گی اور ایک بار کھال جل جانے کے بعد یہ سزا ختم نہیں ہو جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ دوبارہ ان کے جسم پر کھال پیدا کر دے گا تاکہ یہ عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔ 3...... جہنم کا یہ بلانا یا تو زبانِ

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

جَزُوْعًاۙ﴿۲۰﴾ وَّ اِذَا مَسَّهُ الْخَیْرُ مَنُوْعًاۙ﴿۲۱﴾

جَزُوْعًا﴿۲۰﴾	وَّ	اِذَا	مَسَّهُ	الْخَیْرُ	مَنُوْعًا﴿۲۱﴾
(تو) سخت گھبرانے والا (ہو جاتا ہے)	اور	جب	پہنچے اسے	بھلائی	(تو) بہت روک رکھنے والا (ہو جاتا ہے)

تو سخت گھبرانے والا ہو جاتا ہے ○ اور جب اسے بھلائی پہنچے تو بہت روک رکھنے والا ہو جاتا ہے ○

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَۙ﴿۲۲﴾ الَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآىٕمُوْنَ۪ۙ﴿۲۳﴾ وَ

اِلَّا	الْمُصَلِّیْنَ﴿۲۲﴾ (1)	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ	دَآىٕمُوْنَ﴿۲۳﴾	وَ
مگر	نماز پڑھنے والے	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر	ہمیشہ پابندی کرنے والے (ہیں)	اور

مگر وہ نمازی ○ جو اپنی نماز کی ہمیشہ پابندی کرنے والے ہیں ○ اور

اچھے انسانوں کی صفات اور ان کا صلہ

الَّذِیْنَ فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ۪ۙ﴿۲۴﴾ لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ۪ۙ﴿۲۵﴾ وَ

الَّذِیْنَ	فِیْۤ اَمْوَالِهِمْ	حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ﴿۲۴﴾ (2)	لِّلسَّآىٕلِ وَ الْمَحْرُوْمِ﴿۲۵﴾ (3)	وَ
وہ لوگ جو	ان کے مالوں میں	ایک معلوم حق (ہے)	مانگنے والے اور محروم کے لئے	اور

وہ جن کے مال میں ایک معلوم حق ہے ○ اس کے لیے جو مانگے اور اس کے لیے جو محروم رہے ○ اور

الَّذِیْنَ یُصَدِّقُوْنَ بِیَوْمِ الدِّیْنِ۪ۙ﴿۲۶﴾ وَ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ

الَّذِیْنَ	یُصَدِّقُوْنَ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ﴿۲۶﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ
وہ لوگ جو	تصدیق کرتے ہیں	انصاف کے دن کی	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنے رب کے عذاب سے

وہ لوگ جو انصاف کے دن کی تصدیق کرتے ہیں ○ اور وہ جو اپنے رب کے عذاب سے

مُّشْفِقُوْنَۚ﴿۲۷﴾ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَیْرُ مَاْمُوْنٍ﴿۲۸﴾ وَ الَّذِیْنَ

مُّشْفِقُوْنَ﴿۲۷﴾	اِنَّ	عَذَابَ رَبِّهِمْ	غَیْرُ مَاْمُوْنٍ﴿۲۸﴾	وَ	الَّذِیْنَ
ڈرنے والے (ہیں)	بیشک	ان کے رب کا عذاب	بے خوف ہونے کی چیز نہیں	اور	وہ لوگ جو

ڈر رہے ہیں ○ بیشک ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں ہے ○ اور وہ جو

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حال سے ہو گا یا اللہ تعالیٰ آگ میں کلام کرنے کی صلاحیت پیدا کر دے گا اور وہ واضح طور پر کلام کرے گی یا اس سے مراد یہ ہے کہ جہنم پر مامور فرشتے بلائیں گے۔

1 ...... یہاں سے اعلیٰ کردار کے حامل انسانوں کے یہ اوصاف بیان کیے گئے ہیں (1) فرض نمازیں پابندی سے ادا کرنا، (2) اپنے مال سے واجب صدقات ادا کرنا، (3) انصاف کے دن یعنی قیامت کی تصدیق کرنا، (4) اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا، (5) بدکاری سے خود کو بچا کر رکھنا، (6) امانت اور عہد کی حفاظت کرنا، (7) صدق و انصاف کے ساتھ گواہی پر قائم رہنا، (8) نماز کی حفاظت کرنا۔ 2 ...... معلوم حق سے مراد زکوٰۃ ہے جس کی مقدار معلوم ہے یا اس سے وہ صدقہ مراد

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾ اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ

هُمْ	لِفُرُوْجِهِمْ	حٰفِظُوْنَ ﴿٢٩﴾	اِلَّا	عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ	اَوْ
وہ	اپنی شرمگاہوں کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	سوائے	اپنی بیویوں پر (سے)	یا

اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں ○ مگر اپنی بیویوں یا

مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿٣٠﴾ فَمَنِ

مَا	مَلَكَتْ	اَیْمَانُهُمْ	فَاِنَّهُمْ	غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ﴿٣٠﴾	فَمَنِ
(ان سے) جن کے	مالک ہوئے	ان کے دائیں ہاتھ	تو بیشک وہ	ملامت کیے جانے والے نہیں	تو جو

اپنی کنیزوں سے تو بیشک ان پر کچھ ملامت نہیں ○ تو جو

ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾ وَ

ابْتَغٰى	وَرَآءَ ذٰلِكَ[1]	فَاُولٰٓىِٕكَ	هُمُ	الْعٰدُوْنَ ﴿٣١﴾	وَ
چاہے	ان کے علاوہ (کوئی اور صورت)	تو یہ لوگ	وہی	حد سے بڑھنے والے (ہیں)	اور

ان دو کے سوا اور کوئی صورت چاہیں تو وہی حد سے بڑھنے والے ہیں ○ اور

الَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ

الَّذِیْنَ	هُمْ	لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ	رٰعُوْنَ ﴿٣٢﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ
وہ لوگ جو	وہ	اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی	حفاظت کرنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ

وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرنے والے ہیں ○ اور وہ جو

بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآىِٕمُوْنَ ﴿٣٣﴾ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ

بِشَهٰدٰتِهِمْ	قَآىِٕمُوْنَ ﴿٣٣﴾	وَ	الَّذِیْنَ	هُمْ	عَلٰى صَلَاتِهِمْ
اپنی گواہیوں پر	قائم رہنے والے (ہیں)	اور	وہ لوگ جو	وہ	اپنی نماز پر (کی)

اپنی گواہیوں پر قائم رہنے والے ہیں ○ اور وہ جو اپنی نماز کی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے جو آدمی اپنے آپ پر معین کرلے اور اُسے معین اوقات میں ادا کیا کرے۔ 3...... سائل سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے وقت سوال کرے اور محروم سے مراد وہ شخص ہے جو حاجت کے باوجود شرم وحیا کی وجہ سے نہیں مانگتا اور اس کی محتاجی ظاہر نہیں ہوتی۔

(یہاں سے اس صفحے کا حاشیہ) 1...... شہوت پوری کرنا انسانی فطرت کا ایک تقاضا ہے اور اس کے لیے کھلی چھوٹ دینا کہ جب، جہاں، جس سے اور جس طرح چاہیں شہوت پوری کرلیں، اخلاقی اقدار کی پامالی، بے حیائی اور بے شرمی کے فروغ اور معاشرے میں فتنہ فساد کا بہت بڑا سبب ہے اور اس کا نظارہ ان ملکوں میں دیکھا جاسکتا ہے جہاں شہوت پوری کرنے کو انسانی آزادی اور اس کا بنیادی حق قرار دے کر

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

ع ٣٥ / ٧

يُحَافِظُوْنَ ؕ﴿۳۴﴾ اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾ؑ

يُحَافِظُوْنَ ﴿۳۴﴾ (1)	اُولٰٓئِكَ	فِيْ جَنّٰتٍ	مُّكْرَمُوْنَ ﴿۳۵﴾
حفاظت کرتے ہیں	یہ لوگ	(جنت کے) باغوں میں	عزت دیئے جائیں گے

حفاظت کرتے ہیں ○ یہ لوگ وہ ہیں جن کی (جنت کے) باغوں میں عزت کی جائے گی ○

کفار کا برا رویّہ اور جنت سے محرومی

فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ۙ عَنِ الْيَمِيْنِ

فَمَالِ الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	قِبَلَكَ	مُهْطِعِيْنَ ﴿۳۶﴾ (2)	عَنِ الْيَمِيْنِ
تو ان لوگوں کو کیا ہوا جنہوں نے	کفر کیا	تمہاری طرف	تیز نگاہ سے دیکھتے (ہیں)	دائیں جانب سے

تو ان کافروں کو کیا ہوا تمہاری طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ○ گروہ کے گروہ

وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ

وَ	عَنِ الشِّمَالِ	عِزِيْنَ ﴿۳۷﴾	اَيَطْمَعُ	كُلُّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	اَنْ
اور	بائیں جانب سے	گروہ کے گروہ	کیا طمع کرتا ہے	ہر شخص	ان میں سے	کہ

دائیں اور بائیں جانب سے ○ کیا ان میں ہر شخص یہ طمع کرتا ہے کہ

يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾ۙ كَلَّا ؕ اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ

يُّدْخَلَ	جَنَّةَ نَعِيْمٍ ﴿۳۸﴾	كَلَّا	اِنَّا	خَلَقْنٰهُمْ
اسے داخل کیا جائے گا	چین کے باغ (میں)	ہرگز نہیں	بیشک	ہم نے پیدا کیا انہیں

اسے چین کے باغ میں داخل کیا جائے گا ○ ہرگز نہیں، بیشک ہم نے انہیں اس چیز سے

قدرتِ الٰہی کا بیان اور کفارِ مکہ سے متعلق ایک ہدایت

مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾ فَلَآ اُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ اِنَّا

مِّمَّا	يَعْلَمُوْنَ ﴿۳۹﴾	فَلَآ اُقْسِمُ	بِرَبِّ الْمَشٰرِقِ وَالْمَغٰرِبِ	اِنَّا
(اس چیز) سے جسے	وہ جانتے ہیں	تو مجھے قسم ہے	مشرقوں اور مغربوں کے رب کی	بیشک ہم

پیدا کیا جسے جانتے ہیں ○ تو مجھے تمام مشرقوں اور تمام مغربوں کے رب کی قسم، بیشک ہم

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کھلی چھوٹ دی گئی اور اس کے لئے باقاعدہ قانون سازی کی گئی ہے۔ دینِ اسلام کا انسانیت پر یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے شہوت پوری کرنے کے لیے باقاعدہ ایک حد مقرر کی ہے اور وہ یہ کہ صرف دو طرح کی عورتوں سے جائز طریقے کے ساتھ شہوت پوری کی جائے۔ (1) بیوی سے۔ (2) اپنی ملکیت میں موجود اس کنیز سے جس سے صحبت کرنا شرعاً حلال ہے۔ اس کے علاوہ اور کسی صورت جیسے زنا، متعہ، لواطت اور اپنے ہاتھ یا کسی آلہ سے منی خارج کر کے شہوت پوری کرنا حرام ہے۔

1 ...... نماز کی حفاظت سے مراد نماز کے ارکان، واجبات، سنتوں اور مستحبات کو کامل طور پر ادا کرنا ہے۔ 2 ...... یہ آیت ان کفار کے بارے میں نازل ہوئی جو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَلٰۤى اَنْ نُّبَدِّلَ خَيْرًا مِّنْهُمْ ۙ وَمَا نَحْنُ

لَقٰدِرُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَلٰۤى	اَنْ	نُّبَدِّلَ	خَيْرًا مِّنْهُمْ	وَ	مَا	نَحْنُ
ضرور قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ہم بدل دیں	ان سے اچھے (لوگ)	اور	نہیں	ہم

ضرور قادر ہیں ○ اس بات پر کہ ان سے اچھے لوگ بدل دیں اور کوئی ہم سے

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾ فَذَرْهُمْ يَخُوْضُوْا وَيَلْعَبُوْا

بِمَسْبُوْقِيْنَ ﴿۴۱﴾	فَذَرْهُمْ (1)	يَخُوْضُوْا	وَ	يَلْعَبُوْا
پیچھے رہ جانے والے	تو تم چھوڑ دو انہیں	بیہودگیوں میں پڑے ہوئے	اور	کھیلتے ہوئے

نکل کر نہیں جاسکتا ○ تو انہیں اپنی بیہودگیوں میں پڑے اور کھیلتے ہوئے چھوڑ دو

حَتّٰى يُلٰقُوْا يَوْمَهُمُ الَّذِیْ يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾ يَوْمَ

حَتّٰى	يُلٰقُوْا	يَوْمَهُمُ	الَّذِیْ	يُوْعَدُوْنَ ﴿۴۲﴾	يَوْمَ
یہاں تک کہ	وہ ملیں	اپنے دن (سے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا ہے	(جس) دن

یہاں تک کہ اپنے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے ○ جس دن

کفار کا قیامت میں قبروں سے نکلتے ہوئے کا حال

يَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ سِرَاعًا كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ

يَخْرُجُوْنَ	مِنَ الْاَجْدَاثِ	سِرَاعًا	كَاَنَّهُمْ	اِلٰى نُصُبٍ
وہ نکلیں گے	قبروں سے	جلدی کرتے ہوئے	گویا کہ وہ	نشانوں کی طرف

قبروں سے جلدی کرتے ہوئے نکلیں گے گویا وہ نشانوں کی طرف

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾ خَاشِعَةً اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ

يُّوْفِضُوْنَ ﴿۴۳﴾	خَاشِعَةً	اَبْصَارُهُمْ	تَرْهَقُهُمْ
لپک رہے ہیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	ان کی آنکھیں	چڑھ رہی ہوگی ان پر

لپک رہے ہیں ○ ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی، ان پر ذلت

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے گرد حلقے باندھ کر گروہ کے گروہ جمع ہوتے، کلام مبارک سن کر اسے جھٹلاتے، مذاق اڑاتے اور کہتے تھے کہ اگر یہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے تو ہم ضرور ان سے پہلے اس میں داخل ہو جائیں گے۔ 1 ......یعنی اے پیارے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، جو مشرکین آپ کے دائیں بائیں بیٹھ کر آپ کی طرف تیز نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے ایمان قبول نہ کرنے پر غم نہ کریں بلکہ انہیں چھوڑ دیں کہ یہ اپنی بیہودگیوں میں پڑے رہیں اور اپنی دنیا میں کھیلتے رہیں یہاں تک کہ اپنے عذاب کے اس دن سے ملیں جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا ہے۔

۲۰۹۸

ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الَّذِیْ كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾ ع

ذِلَّةٌ	ذٰلِكَ	الْیَوْمُ	الَّذِیْ	كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۴۴﴾
ذلت	یہ	(وہ) دن (ہے)	جس کا	ان سے وعدہ کیا جاتا تھا

چڑھ رہی ہوگی، یہ وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ نُوْحٍ مَكِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو حکم تبلیغ

اِنَّاۤ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖۤ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ

اِنَّاۤ	اَرْسَلْنَا	نُوْحًا	اِلٰى قَوْمِهٖۤ (1)	اَنْ	اَنْذِرْ	قَوْمَكَ
بیشک	ہم نے بھیجا	نوح (کو)	اس کی قوم کی طرف	کہ	تو ڈرا	اپنی قوم (کو)

بیشک ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اس وقت سے پہلے

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم کو تبلیغ

مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾ قَالَ یٰقَوْمِ

مِنْ قَبْلِ	اَنْ	یَّاْتِیَهُمْ	عَذَابٌ اَلِیْمٌ ﴿۱﴾	قَالَ	یٰقَوْمِ
(اس سے) پہلے	کہ	آجائے ان پر	دردناک عذاب	(نوح نے) فرمایا	اے میری قوم

اپنی قوم کو ڈرا کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔ اس نے فرمایا: اے میری قوم!

1...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم بتوں کی پجاری تھی، اللہ تعالیٰ نے آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور انہیں یہ حکم دیا کہ وہ اپنی قوم کو پہلے سے ہی ڈرا دیں کہ اگر وہ ایمان نہ لائے تو ان پر دنیا و آخرت کا دردناک عذاب آئے گا تاکہ ان کے لئے اصلاً کوئی عذر باقی نہ رہے۔

اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۙ﴿۲﴾ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ اتَّقُوْهُ

اِنِّیْ	لَكُمْ	نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ﴿۲﴾	اَنِ	اعْبُدُوا	اللّٰهَ	وَ	اتَّقُوْهُ
بیشک میں	تمہارے لیے	کھلا ڈر سنانے والا (ہوں)	کہ	تم عبادت کرو	اللہ (کی)	اور	ڈرو اس سے

بیشک میں تمہارے لیے کھلا ڈر سنانے والا ہوں ○ کہ اللہ کی بندگی کرو اور اس سے ڈرو

وَ اَطِیْعُوْنِ ۙ﴿۳﴾ یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ وَ

وَ	اَطِیْعُوْنِ ﴿۳﴾	یَغْفِرْ	لَكُمْ	مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ	وَ
اور	اطاعت کرو میری	(اللہ) بخش دے گا	تمہارے	تمہارے کچھ گناہ	اور

اور میرا حکم مانو ○ وہ تمہارے کچھ گناہ بخش دے گا اور

یُؤَخِّرْكُمْ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ اَجَلَ اللّٰهِ اِذَا جَآءَ

یُؤَخِّرْكُمْ	اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى	اِنَّ	اَجَلَ اللّٰهِ	اِذَا	جَآءَ
مہلت دے گا تمہیں	ایک مقرر مدت تک	بیشک	اللہ کی (مقرر کردہ) مدت	جب	آجائے

ایک مقررہ مدت تک تمہیں مہلت دے گا بیشک اللہ کی مقررہ مدت جب آجائے

لَا یُؤَخَّرُ ۘ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾ قَالَ رَبِّ

وقف لازم

لَا یُؤَخَّرُ	لَوْ	كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴﴾	قَالَ	رَبِّ
(تو) اسے پیچھے نہیں کیا جاتا	اگر	تم جانتے ہوتے	(نوح نے) عرض کی	اے میرے رب

تو اسے پیچھے نہیں کیا جاتا۔ کیا ہی اچھا ہوتا اگر تم جانتے ○ عرض کی: اے میرے رب!

دعا کے ذریعے حل طلب قوم کے قبولِ تبلیغ سے فرار اور تکبر کا ذکر

اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّ نَهَارًا ۙ﴿۵﴾ فَلَمْ یَزِدْهُمْ

اِنِّیْ	دَعَوْتُ [1]	قَوْمِیْ	لَیْلًا	وَّ	نَهَارًا ﴿۵﴾	فَلَمْ یَزِدْهُمْ
بیشک میں	میں نے دعوت دی	اپنی قوم (کو)	رات	اور	دن	تو نہیں زیادہ کیا انہیں

بیشک میں نے اپنی قوم کو رات دن دعوت دی ○ تو میرے بلانے سے

1...... حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اپنی ذمہ داری انتہائی احسن طریقے سے پوری کی لیکن قوم نے مسلسل ان کی بات نہ مانی اور احکامِ الٰہیہ کو رد کرتے رہے تو بالآخر حضرت نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں مناجات کیں، یہاں سے انہی مناجات کو بیان کیا جارہا ہے۔

دعائے نوح میں تبلیغی جدوجہد کا ذکر

دُعَآءِیْۤ اِلَّا فِرَارًا ۝۶ وَ اِنِّیْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ

دُعَآءِیْۤ	اِلَّا	فِرَارًا ۝۶	وَ	اِنِّیْ	كُلَّمَا	دَعَوْتُهُمْ
میرے بلانے (نے)	مگر	بھاگنے (میں)	اور	بیشک میں	جب کبھی	میں نے بلایا انہیں

ان کے بھاگنے میں ہی اضافہ ہوا ۝ اور بیشک میں نے جتنی بار انہیں بلایا

لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْۤا اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ وَ

لِتَغْفِرَ	لَهُمْ	جَعَلُوْۤا	اَصَابِعَهُمْ	فِیْۤ اٰذَانِهِمْ	وَ
تاکہ تو بخش دے	ان کو	(تو) انہوں نے ڈال لیں	اپنی انگلیاں	اپنے کانوں میں	اور

تاکہ تو انہیں بخش دے تو انہوں نے اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیں اور

اسْتَغْشَوْا ثِیَابَهُمْ وَ اَصَرُّوْا وَ اسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ۝۷ ثُمَّ

اسْتَغْشَوْا	ثِیَابَهُمْ	وَ	اَصَرُّوْا	وَ	اسْتَكْبَرُوا	اسْتِكْبَارًا ۝۷	ثُمَّ
انہوں نے اوڑھ لیا	اپنے کپڑوں (کو)	اور	وہ ڈٹ گئے	اور	تکبر کیا	تکبر کرنا	پھر

اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور وہ ڈٹ گئے اور بڑا تکبر کیا ۝ پھر

اِنِّیْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ۝۸ ثُمَّ اِنِّیْۤ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَ

اِنِّیْ	دَعَوْتُهُمْ	جِهَارًا ۝۸	ثُمَّ	اِنِّیْۤ	اَعْلَنْتُ	لَهُمْ	وَ
بیشک میں	میں نے دعوت دی انہیں	بلند آواز سے	پھر	بیشک میں	میں نے اعلانیہ کہا	ان سے	اور

یقیناً میں نے انہیں بلند آواز سے دعوت دی ۝ پھر یقیناً میں نے ان سے اعلانیہ بھی کہا اور

اَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۝۹ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ط

اَسْرَرْتُ	لَهُمْ	اِسْرَارًا ۝۹	فَقُلْتُ [1]	اسْتَغْفِرُوْا	رَبَّكُمْ
آہستہ کہا	ان سے	آہستہ کہنا	تو میں نے کہا	(اے لوگو) معافی مانگو	اپنے رب (سے)

آہستہ خفیہ بھی کہا ۝ تو میں نے کہا: (اے لوگو!) اپنے رب سے معافی مانگو،

[1]...... حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم لمبے عرصے تک آپ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جھٹلاتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے اُن سے بارش روک دی اور چالیس سال تک ان کی عورتوں کو بانجھ کر دیا، ان کے مال ہلاک ہوگئے اور جانور مر گئے، جب ان کا یہ حال ہوا تو حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان سے فرمایا ”اے لوگو! تم اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کفر و شرک کرنے پر اس سے معافی مانگو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان لا کر اس سے مغفرت طلب کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے کیونکہ اطاعت و عبادتِ الٰہی میں مشغولیت حقیقی خیر و برکت اور وسعتِ رزق کا سبب ہوتی اور کفر سے بالآخر دنیا بھی برباد ہو جاتی ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ﴿۱۰﴾ یُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ

اِنَّهٗ	كَانَ	غَفَّارًا ﴿۱۰﴾	یُّرْسِلِ	السَّمَآءَ	عَلَیْكُمْ	مِّدْرَارًا ﴿۱۱﴾	وَّ
بیشک وہ	ہے	بڑا معاف فرمانے والا	وہ بھیجے گا	بارش	تم پر	موسلا دھار	اور

بیشک وہ بڑا معاف فرمانے والا ہے ○ وہ تم پر موسلا دھار بارش بھیجے گا ○ اور

یُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ وَ یَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّ

یُمْدِدْكُمْ	بِاَمْوَالٍ وَّ بَنِیْنَ	وَ	یَجْعَلْ	لَّكُمْ	جَنّٰتٍ	وَّ
مدد کرے گا تمہاری	مالوں اور بیٹوں سے	اور	بنادے گا	تمہارے لیے	باغات	اور

مالوں اور بیٹوں سے تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے لیے باغات بنادے گا اور

یَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ؕ﴿۱۲﴾ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ

یَجْعَلْ	لَّكُمْ	اَنْهٰرًا ﴿۱۲﴾ (1)	مَا	لَكُمْ	لَا تَرْجُوْنَ	لِلّٰهِ
بنائے گا	تمہارے لیے	نہریں	کیا ہوا	تمہیں	تم امید نہیں رکھتے	اللہ سے

تمہارے لیے نہریں بنائے گا ○ تمہیں کیا ہوا کہ تم اللہ سے عزت کی

وَقَارًا ۚ﴿۱۳﴾ وَ قَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾ اَلَمْ تَرَوْا

وَقَارًا ﴿۱۳﴾	وَ	قَدْ	خَلَقَكُمْ	اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾	اَلَمْ تَرَوْا
عزت (کی)	اور (حالانکہ)	بیشک	اس نے پیدا کیا تمہیں	کئی حالتوں (سے گزار کر)	کیا تم نے نہ دیکھا

امید نہیں رکھتے ○ حالانکہ اس نے تمہیں کئی حالتوں سے گزار کر بنایا ○ کیا تم نے دیکھا نہیں

كَیْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۙ﴿۱۵﴾ وَّ جَعَلَ

كَیْفَ	خَلَقَ	اللّٰهُ	سَبْعَ سَمٰوٰتٍ	طِبَاقًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَعَلَ
کیسے	بنائے	اللہ (نے)	سات آسمان	ایک دوسرے کے اوپر	اور	اس نے کیا

کہ اللہ نے ایک دوسرے کے اوپر کیسے سات آسمان بنائے ؟ ○ اور ان میں

(1)...... بارگاہِ الٰہی میں استغفار اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے سے بے شمار دینی اور دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے استغفار کو اپنے لئے ضروری قرار دیا تو اللہ تعالیٰ اسے ہر غم اور تکلیف سے نجات دے گا اور اسے ایسی جگہ سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اسے وہم و گمان بھی نہ ہو گا۔ (ابن ماجہ، ۴/۲۵۷، الحدیث: ۳۸۱۹)

الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا وَّ جَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ وَ اللّٰهُ

الْقَمَرَ	فِیْهِنَّ	نُوْرًا	وَّ	جَعَلَ	الشَّمْسَ	سِرَاجًا ﴿۱۶﴾ (1)	وَ	اللّٰهُ
چاند (کو)	ان (آسمانوں) میں	روشن	اور	بنایا	سورج (کو)	چراغ	اور	اللہ

چاند کو روشن کیا اور سورج کو چراغ بنایا ○ اور اللہ نے

اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾ ثُمَّ یُعِیْدُكُمْ فِیْهَا

اَنْۢبَتَكُمْ	مِّنَ الْاَرْضِ	نَبَاتًا ﴿۱۷﴾	ثُمَّ	یُعِیْدُكُمْ	فِیْهَا
اس نے اگایا تمہیں	زمین سے	ایک سبزے (کی طرح)	پھر	وہ لوٹائے گا تمہیں	اس میں

تمہیں سبزے کی طرح زمین سے اُگایا ○ پھر تمہیں اسی میں لوٹائے گا

وَ یُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾ وَ اللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ

وَ	یُخْرِجُكُمْ	اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾	وَ	اللّٰهُ	جَعَلَ	لَكُمُ	الْاَرْضَ
اور	(دوبارہ) نکالے گا تمہیں	نکالنا	اور	اللہ	اس نے بنایا	تمہارے لیے	زمین (کو)

اور تمہیں دوبارہ نکالے گا ○ اور اللہ نے تمہارے لیے زمین کو

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾ لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾ ع قَالَ نُوْحٌ

بِسَاطًا ﴿۱۹﴾	لِّتَسْلُكُوْا	مِنْهَا	سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾	قَالَ	نُوْحٌ
بچھونا	تاکہ تم چلو	اس سے (کے)	وسیع راستوں (میں)	عرض کی	نوح (نے)

بچھونا بنایا ○ تاکہ تم اس کے وسیع راستوں میں چلو ○ نوح نے عرض کی،

رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ وَ اتَّبَعُوْا مَنْ

رَّبِّ	اِنَّهُمْ	عَصَوْنِیْ	وَ	اتَّبَعُوْا	مَنْ
اے میرے رب	بیشک وہ	انہوں نے نافرمانی کی میری	اور	پیچھے لگ گئے	(اس کے) جو

اے میرے رب! بیشک انہوں نے میری نافرمانی کی اور ایسے کے پیچھے لگ گئے

دعائے نوح میں قوم کی نافرمانی، مکر اور اصرار کفر کا ذکر

ع ۹

1 ......سورج کو چراغ اس طور پر فرمایا گیا ہے کہ وہ دنیا کو روشن کرتا ہے اور دنیا والے اس کی روشنی میں ایسے ہی دیکھتے ہیں جیسے گھر والے چراغ کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔

لَمْ یَزِدْهُ مَالُهٗ وَ وَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾ۚ وَ

لَمْ یَزِدْهُ	مَالُهٗ	وَ	وَلَدُهٗۤ	اِلَّا	خَسَارًا ﴿۲۱﴾ [1]	وَ
نہیں بڑھایا اسے	اس کے مال	اور	اس کی اولاد (نے)	مگر	نقصان (میں)	اور

جس کے مال اور اولاد نے اس کے نقصان ہی کو بڑھایا ○ اور

مَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾ۚ وَ قَالُوْا لَا تَذَرُنَّ

مَكَرُوْا	مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾	وَ	قَالُوْا	لَا تَذَرُنَّ
انہوں نے مکر و فریب کیا	بہت بڑا مکر و فریب	اور	انہوں نے کہا	تم ہرگز نہ چھوڑنا

انہوں نے بہت بڑا مکر و فریب کیا ○ اور انہوں نے کہا: تم اپنے معبودوں کو

اٰلِهَتَكُمْ وَ لَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّ لَا سُوَاعًا ۙ۬ وَّ لَا یَغُوْثَ

اٰلِهَتَكُمْ	وَ	لَا تَذَرُنَّ	وَدًّا [2]	وَّ	لَا	سُوَاعًا	وَّ	لَا	یَغُوْثَ
اپنے معبودوں (کو)	اور	ہرگز نہ چھوڑنا	وَدّ (کو)	اور	نہ	سُواع	اور	نہ	یَغُوث

ہرگز نہ چھوڑنا اور ہرگز وَدّ اور سُواع اور یَغُوث

وَ یَعُوْقَ وَ نَسْرًا ﴿۲۳﴾ۚ وَ قَدْ اَضَلُّوْا كَثِیْرًا ۬ۚ وَ

وَ	یَعُوْقَ	وَ	نَسْرًا ﴿۲۳﴾	وَ	قَدْ	اَضَلُّوْا	كَثِیْرًا	وَ
اور	یَعُوق	اور	نَسر (نامی بتوں کو)	اور	بیشک	انہوں نے گمراہ کیا	بہت سے (لوگوں کو)	اور

اور یَعُوق اور نَسر (نامی بتوں) کو نہ چھوڑنا ○ اور بیشک انہوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیا اور

لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾ مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا

لَا تَزِدِ	الظّٰلِمِیْنَ	اِلَّا	ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾	مِمَّا خَطِیْٓــٰٔتِهِمْ	اُغْرِقُوْا
تو زیادہ نہ کر	ظالموں (کو)	مگر	گمراہی (میں)	ان کی خطاؤں کی وجہ سے	انہیں ڈبو دیا گیا

تو ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ کر ○ وہ اپنی خطاؤں کی وجہ سے ڈبو دیئے گئے

قومِ نوح کے غرق ہونے کا سبب

1......مال اور اولاد کی کثرت کسی کے راہِ راست پر ہونے کی دلیل نہیں بلکہ اکثر اوقات مال اور اولاد کی زیادتی دینی گمراہی اور اُخروی ہلاکت کا سبب بن جاتی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ کافروں کا مال و دولت اور آسائشیں دیکھ کر ان سے مرعوب نہ ہوں اور اپنے مال اور اولاد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کے ذکر سے غافل نہ ہوں بلکہ اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور عبادت گزاری میں مصروف رہیں۔

2......وَدّ اور سُواع وغیرہ ان بتوں کے نام ہیں جنہیں حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم پوجا کرتی تھی۔

فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ۬ فَلَمْ یَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

فَاُدْخِلُوْا	نَارًا (1)	فَلَمْ یَجِدُوْا	لَهُمْ	مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ	اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾
پھر انہیں داخل کیا گیا	آگ (میں)	تو انہوں نے نہ پائے	اپنے لیے	اللہ کے مقابل	مدد گار

پھر آگ میں داخل کیے گئے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے مقابلے میں کوئی مدد گار نہ پائے ○

وَ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ

وَ	قَالَ	نُوْحٌ	رَّبِّ	لَا تَذَرْ	عَلَى الْاَرْضِ	مِنَ الْكٰفِرِیْنَ
اور	عرض کی	نوح (نے)	اے میرے رب	تو نہ چھوڑ	زمین پر	کافروں میں سے

اور نوح نے عرض کی، اے میرے رب! زمین پر کافروں میں سے کوئی بسنے والا

دَیَّارًا ﴿۲۶﴾ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ یُضِلُّوْا عِبَادَكَ

دَیَّارًا ﴿۲۶﴾	اِنَّكَ	اِنْ	تَذَرْهُمْ	یُضِلُّوْا	عِبَادَكَ
کوئی بسنے والا	بیشک تو	اگر	تو چھوڑ دے گا انہیں	(تو) وہ گمراہ کر دیں گے	تیرے بندوں (کو)

نہ چھوڑ ○ بیشک اگر تو انہیں چھوڑ دے گا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ کر دیں گے

وَ لَا یَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾ رَبِّ اغْفِرْ لِیْ

وَ	لَا یَلِدُوْۤا	اِلَّا	فَاجِرًا	كَفَّارًا ﴿۲۷﴾	رَبِّ	اغْفِرْ	لِیْ
اور	وہ اولاد نہیں جنیں گے	مگر	بدکار	بڑی ناشکری	اے میرے رب	تو بخش دے	مجھے

اور یہ اولاد بھی ایسی ہی جنیں گے جو بدکار، بڑی ناشکری ہو گی ○ اے میرے رب! مجھے اور میرے ماں باپ کو

وَ لِوَالِدَیَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّ

وَ	لِوَالِدَیَّ (2)	وَ	لِمَنْ	دَخَلَ	بَیْتِیَ	مُؤْمِنًا	وَّ
اور	میرے ماں باپ کو	اور	(اس) کو جو	داخل ہوا	میرے گھر (میں)	ایمان والا (ہو کر)	اور

اور میرے گھر میں حالتِ ایمان میں داخل ہونے والے کو اور

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی کفار کے خلاف دعا

حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی اہلِ ایمان کے لیے دعائے مغفرت

1 ......اس سے ثابت ہوا کہ قبر کا عذاب برحق ہے کیونکہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی قوم غرق ہونے کے بعد ہی آگ میں داخل کر دی گئی اور یہ بات واضح ہے کہ یہ جہنم نہیں ہو سکتی کیونکہ اس آگ میں کفار قیامت کے دن ہی داخل کئے جائیں گے اور ابھی قیامت واقع نہیں ہوئی۔

2 ......اس آیت سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کے والدین مومن تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ انتقال کر جانے والے مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا کرنی چاہیے کہ اس سے انہیں فائدہ ہوتا ہے۔

لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِؕ وَ لَا تَزِدِ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا تَبَارًا۠ ﴿۲۸﴾ ع

تَبَارًا ﴿۲۸﴾	اِلَّا	الظّٰلِمِیْنَ	لَا تَزِدِ	وَ	لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ
تباہی (میں)	مگر	ظالموں، کافروں (کو)	تو زیادہ نہ کر	اور	ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو

سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور کافروں کی تباہی میں اضافہ فرمادے ○

آیات: 28 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الْجِنّ مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ

جنوں کے ایک گروہ سے متعلق وحی

مِّنَ الْجِنِّ	نَفَرٌ	اسْتَمَعَ	اَنَّهُ	اِلَیَّ	اُوْحِیَ(1)	قُلْ
جنوں میں سے	ایک گروہ (نے)	غور سے سنا	کہ	میری طرف	وحی کی گئی ہے	تم کہو

اے حبیب! تم فرماؤ، میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنات کے ایک گروہ نے (میری تلاوت کو) غور سے سنا

فَقَالُوْۤا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾ۙ یَّهْدِیْۤ اِلَی الرُّشْدِ

گروہِ جنات کا اظہارِ ایمان اور بیانِ توحید

اِلَی الرُّشْدِ	یَّهْدِیْۤ	قُرْاٰنًا عَجَبًا ﴿۱﴾	سَمِعْنَا	اِنَّا	فَقَالُوْۤا
بھلائی کی طرف	وہ رہنمائی کرتا ہے	ایک عجیب قرآن	ہم نے سنا	بیشک	تو انہوں نے کہا

تو انہوں نے کہا: بیشک ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ○ جو بھلائی کی طرف رہنمائی کرتا ہے

1 ...... اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حکم ارشاد فرمایا ہے کہ وہ صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے سامنے جنات کا واقعہ ظاہر فرمادیں اور یہ بات بھی معلوم ہو جائے کہ وہ انسانوں کی طرح جنات کی طرف بھی مبعوث فرمائے گئے ہیں تاکہ کفارِ قریش کو معلوم ہو جائے کہ جنات اپنی سرکشی کے باوجود قرآن سن کر اس کے اعجاز کو پہچان لیتے اور اس پر ایمان لے آتے ہیں جبکہ انسان ہونے کے باوجود ان کی حالت جنات سے بھی گئی گزری ہے۔

فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَاۤ اَحَدًا ۙ۝۲

فَاٰمَنَّا	بِهٖ	وَ	لَنْ نُّشْرِكَ	بِرَبِّنَاۤ	اَحَدًا ۝۲
توہم ایمان لائے	اس پر	اور	ہر گز شریک نہ ٹھہرائیں گے	اپنے رب کے ساتھ	کسی ایک (کو)

توہم اس پر ایمان لائے اور ہم ہر گز کسی کو اپنے رب کا شریک نہ ٹھہرائیں گے ○

وَّ اَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّ لَا

وَّ	اَنَّهٗ	تَعٰلٰى	جَدُّ رَبِّنَا	مَا اتَّخَذَ	صَاحِبَةً	وَّ	لَا
اور	یہ کہ	بہت بلند ہے	ہمارے رب کی شان	اس نے نہ بنائی	کوئی بیوی	اور	نہ

اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے، اس نے کوئی بیوی اور بچہ

وَلَدًا ۙ۝۳ وَّ اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ۝۴

وَلَدًا ۝۳	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ يَقُوْلُ	سَفِيْهُنَا	عَلَى اللّٰهِ	شَطَطًا ۝۴
بچہ	اور	یہ کہ	کہتا تھا	ہم میں سے کوئی بیوقوف (ہی)	اللہ پر	حد سے بڑھ کر بات

نہ بنایا○ اور یہ کہ ہم میں سے کوئی بیوقوف ہی اللہ پر حد سے بڑھ کر بات کہتا تھا○

وَّ اَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ

وَّ	اَنَّا	ظَنَنَّاۤ	اَنْ	لَّنْ تَقُوْلَ	الْاِنْسُ	وَ	الْجِنُّ	عَلَى اللّٰهِ
اور	یہ کہ	ہم نے خیال کیا تھا	کہ	ہرگز نہ کہیں گے	آدمی	اور	جن	اللہ پر

اور یہ کہ ہم نے یہ خیال کیا تھا کہ آدمی اور جن ہر گز اللہ پر جھوٹ

كَذِبًا ۙ۝۵ وَّ اَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ

كَذِبًا ۝۵	وَّ	اَنَّهٗ	كَانَ	رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ	يَعُوْذُوْنَ (1)
جھوٹی بات	اور	یہ کہ	تھے	انسانوں میں سے کچھ مرد	پناہ لیتے

نہ باندھیں گے ○ اور یہ کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی

جنوں اور انسانوں سے متعلق مغالطوں اور جہالتوں کا بیان

1 ...... دورِ جاہلیت میں عرب کے لوگ جب سفر کرتے اور کسی چٹیل میدان میں انہیں شام ہو جاتی تو وہ کہتے کہ ہم اس جگہ کے شریر جنات سے ان کے سردار کی پناہ چاہتے ہیں، اس طرح ان کی رات امن سے گزر جاتی۔ ان کے اس عمل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اِن جنات نے اپنی قوم سے کہا کہ آدمیوں میں سے کچھ مرد جنوں کے کچھ مردوں کی پناہ لیتے تھے اور ان کی یہ حالت دیکھ کر جنات میں سرکشی بڑھ گئی اور وہ شیطانوں کی پیروی کرنے اور ان کے وسوسے قبول کرنے کی طرف مزید راغب ہو گئے۔

قیامت سے متعلق کافر جنوں اور انسانوں کے گمان کا بیان

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۟ۙ۶ وَّ اَنَّهُمْ

بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ	فَزَادُوْهُمْ	رَهَقًا ۶	وَّ	اَنَّهُمْ
جنوں کے کچھ مردوں کی	تو انہوں نے زیادہ کردیا ان (جنوں) کی	سرکشی، تکبر (کو)	اور	یہ کہ وہ

پناہ لیتے تھے تو انہوں نے ان جنوں کی سرکشی کو مزید بڑھا دیا○ اور یہ کہ انہوں نے

ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ یَّبْعَثَ

ظَنُّوْا	كَمَا	ظَنَنْتُمْ [1]	اَنْ	لَّنْ یَّبْعَثَ
انہوں نے گمان کیا	جیسا	(اے جنو) تم نے گمان کیا	کہ	(رسول بناکر) ہرگز نہ بھیجے گا (یا) ہرگز نہ اٹھائے گا

ویسے ہی گمان کیا جیسا (اے جنو) تم نے گمان کیا کہ اللہ ہرگز کوئی رسول

آسمانوں سے متعلق جنات کے ایک خاص گروہ کا ذکر

اللّٰهُ اَحَدًا ۟ۙ۷ وَّ اَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا

اللّٰهُ	اَحَدًا ۷	وَّ	اَنَّا	لَمَسْنَا	السَّمَآءَ	فَوَجَدْنٰهَا
اللہ	کسی ایک (کو)	اور	یہ کہ	ہم نے چھوا	آسمان (کو)	تو ہم نے پایا اسے

نہ بھیجے گا (یا، ہرگز کسی کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ نہ کرے گا)○ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو چھوا تو اسے پایا کہ

مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِیْدًا وَّ شُهُبًا ۟ۙ۸ وَّ اَنَّا

مُلِئَتْ	حَرَسًا شَدِیْدًا [2]	وَّ	شُهُبًا ۸	وَّ	اَنَّا
(کہ) بھر دیا گیا ہے	سخت پہرے	اور	آگ کی چنگاریوں (سے)	اور	یہ کہ

سخت پہرے اور آگ کی چنگاریوں سے بھر دیا گیا ہے○ اور یہ کہ ہم

كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ فَمَنْ یَّسْتَمِعِ

كُنَّا نَقْعُدُ	مِنْهَا	مَقَاعِدَ	لِلسَّمْعِ	فَمَنْ	یَّسْتَمِعِ
ہم بیٹھا کرتے تھے	اس (آسمان) سے (میں)	بیٹھنے کی جگہوں (پر)	سننے کیلئے	پھر جو کوئی	سننا چاہے

پہلے آسمان میں سننے کے لیے کچھ بیٹھنے کی جگہوں پر بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر اب جو کوئی

1 ...... یہ بات مومن جنات نے کافر جنات سے کہی یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کفارِ قریش سے فرمائی گئی ہے، پہلی صورت میں معنی یہ ہوگا کہ انسانوں نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے جنو! تم نے گمان کیا۔ دوسری صورت میں معنی یہ ہوگا کہ جنات نے بھی ویسا ہی گمان کیا جیسا اے کفارِ قریش تم نے گمان کیا۔

2 ...... جن آسمانوں کی طرف چڑھتے اور انتہائی غور سے کلام سنتے اور ایک کلمہ سن کر 9 کلمے اپنی طرف سے ملا لیتے تھے، ایک کلمہ تو حق ہوتا لیکن جو اضافہ کرتے وہ باطل ہوتا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت کے بعد انہیں وہاں جانے سے روک دیا گیا۔

آسمانی نظام میں ہونے والی تبدیلی پر جنات کا تردُّد

الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ﴿۹﴾ وَّ اَنَّا لَا نَدْرِیْۤ

الْاٰنَ	يَجِدْ	لَهٗ	شِهَابًا	رَّصَدًا ﴿۹﴾	وَّ	اَنَّا	لَا نَدْرِیْۤ
اب	وہ پائے گا	اپنے لیے	آگ کا شعلہ	تاک (میں)	اور	یہ کہ	ہم نہیں جانتے

سنے وہ اپنی تاک میں آگ کا شعلہ پائے گا ○ اور یہ کہ ہمیں نہیں معلوم کہ

اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ

اَشَرٌّ (1)	اُرِيْدَ	بِمَنْ	فِي الْاَرْضِ	اَمْ	اَرَادَ
کیا کسی برائی (کا)	ارادہ کیا گیا ہے	(اس کے) ساتھ جو	زمین میں (ہے)	یا	ارادہ کیا ہے

کیا زمین میں رہنے والوں سے کسی برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کے رب نے

جنات کے مختلف گروہوں کی طرف اشارہ

بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ﴿۱۰﴾ وَّ اَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَ

بِهِمْ	رَبُّهُمْ	رَشَدًا ﴿۱۰﴾	وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الصّٰلِحُوْنَ	وَ
ان کے ساتھ	ان کے رب (نے)	کسی بھلائی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	نیک لوگ (ہیں)	اور

ان کے ساتھ کسی بھلائی کا ارادہ فرمایا ہے ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ نیک ہیں اور

کوئی جن اللہ کے قابو سے نہیں نکل سکتا

مِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾ وَّ اَنَّا

مِنَّا	دُوْنَ ذٰلِكَ	كُنَّا	طَرَآئِقَ	قِدَدًا ﴿۱۱﴾ (2)	وَّ	اَنَّا
ہم میں کچھ	اس کے علاوہ (ہیں)	ہم ہیں	مختلف راہوں (میں)	بٹے ہوئے	اور	یہ کہ

کچھ اس کے علاوہ ہیں، ہم مختلف راہوں میں بٹے ہوئے ہیں ○ اور یہ کہ

ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِي الْاَرْضِ وَ

ظَنَنَّاۤ	اَنْ	لَّنْ نُّعْجِزَ	اللّٰهَ	فِي الْاَرْضِ	وَ
ہمیں یقین ہو گیا ہے	کہ	ہم ہرگز بے بس نہیں کر سکتے	اللہ (کو)	زمین میں	اور

ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ ہم ہرگز زمین میں اللہ کو بے بس نہیں کر سکتے اور

(1)...... اس سے جنوں کی مراد یہ تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ جس قرآن پر ہم ایمان لائے ہیں زمین پر رہنے والے اس کا انکار کرتے ہیں یا اس پر ایمان لاتے ہیں۔ یا یہ مراد تھی کہ ہم نہیں جانتے کہ ہمارا آسمانوں پر جانا روک کر انسانوں کے ساتھ برائی کا ارادہ فرمایا گیا ہے یا ان کی بھلائی چاہی گئی ہے۔ (2)...... مختلف راہوں میں بٹے ہونے سے مراد مختلف حالتوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ متقی اور پرہیز گار ہیں اور کچھ کامل نیک نہیں، کچھ طبعی طور پر نیک سیرت اور دوسروں کے ساتھ اچھے معاملات کرنے کی طرف مائل ہیں اور کچھ ان کی طرح نیک سیرت نہیں۔ یا اس سے مراد مختلف دینوں میں بٹا ہونا ہے جیسے کچھ مومن ہیں اور کچھ کافر ہیں۔

ایمان لانے والوں کی حوصلہ افزائی

لَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ﴿۱۲﴾ۙ وَّ اَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى

لَنْ نُّعْجِزَهٗ	هَرَبًا ﴿۱۲﴾	وَّ	اَنَّا	لَمَّا	سَمِعْنَا	الْهُدٰۤى
ہر گز ہم بے بس نہیں کر سکتے اسے	بھاگ کر	اور	یہ کہ	جب	ہم نے سنا	ہدایت (قرآن کو)

نہ (زمین سے) بھاگ کر اسے بے بس کر سکتے ہیں ○ اور یہ کہ ہم نے جب ہدایت (قرآن) کو سنا

اٰمَنَّا بِهٖؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ

اٰمَنَّا	بِهٖ	فَمَنْ	یُّؤْمِنْۢ	بِرَبِّهٖ	فَلَا یَخَافُ
(تو) ہم ایمان لے آئے	اس پر	تو جو	ایمان لائے	اپنے رب پر	تو وہ خوف نہ رکھے گا

تو اس پر ایمان لائے تو جو اپنے رب پر ایمان لائے اسے نہ کسی کمی کا

مسلمانوں اور کافروں میں فرق

بَخْسًا وَّ لَا رَهَقًا ﴿۱۳﴾ۙ وَّ اَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ

بَخْسًا(1)	وَّ	لَا	رَهَقًا ﴿۱۳﴾(2)	وَّ	اَنَّا	مِنَّا	الْمُسْلِمُوْنَ
کسی کمی (کا)	اور	نہ	کسی زیادتی (کا)	اور	یہ کہ	ہم میں کچھ	اسلام لانے والے (ہیں)

خوف ہو گا اور نہ کسی زیادتی کا ○ اور یہ کہ ہم میں کچھ مسلمان ہیں

وَ مِنَّا الْقٰسِطُوْنَؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓىِٕكَ تَحَرَّوْا

وَ	مِنَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَمَنْ	اَسْلَمَ	فَاُولٰٓىِٕكَ	تَحَرَّوْا
اور	ہم میں کچھ	ظلم کرنے والے (ہیں)	تو جو	اسلام لایا	تو یہ لوگ	انہوں نے قصد کیا

اور کچھ ظالم تو جو اسلام لائے تو وہی ہیں جنہوں نے ہدایت کا

صراطِ مستقیم پر قائم رہنے کا دنیاوی صلہ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾ وَ اَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ﴿۱۵﴾ۙ وَّ

رَشَدًا ﴿۱۴﴾	وَ	اَمَّا	الْقٰسِطُوْنَ	فَكَانُوْا	لِجَهَنَّمَ	حَطَبًا ﴿۱۵﴾(3)	وَّ
ہدایت (کا)	اور	بہر حال	ظلم کرنے والے	تو وہ ہو گئے	جہنم کا	ایندھن	اور

قصد کیا ○ اور بہر حال جو ظالم ہیں تو وہ جہنم کے ایندھن ہو گئے ○ اور

1 ...... اس سے نیکیوں میں کمی کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 2 ...... اس سے گناہ زیادہ شمار کئے جانے یا ان کی جتنی سزا بنتی ہے اس سے زیادہ سزا ملنے کا خوف نہ ہونا مراد ہے۔ 3 ...... اِس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ کافر جن جہنم کی آگ کے عذاب میں گرفتار کئے جائیں گے۔ جنات اگرچہ آگ سے پیدا کئے گئے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ آگ کو آگ کے ذریعے عذاب میں مبتلا کر دے جیسے انسان گوشت و ہڈی سے بنا ہے لیکن ہڈی اور گوشت سے ضرب لگانے پر تکلیف ہوتی ہے نیز یہ بھی ممکن ہے کہ جنات کی ہیئت تبدیل کر کے انہیں عذاب دیا جائے۔

اَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَی الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ

اَنْ	لَّوِ اسْتَقَامُوْا	عَلَی الطَّرِیْقَةِ	لَاَسْقَیْنٰهُمْ
یہ کہ	اگر وہ سیدھے ہو جاتے	(دینِ حق کے) راستے پر	(تو) ضرور ہم سیراب کرتے انہیں

یہ کہ اگر وہ راستے پر سیدھے ہو جاتے تو ضرور ہم انہیں وافر مقدار میں

نعمتیں دینے کا مقصد اور ذکرِ الٰہی سے منہ پھیرنے والے کا انجام

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾ لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ

مَّآءً غَدَقًا ﴿۱۶﴾	لِّنَفْتِنَهُمْ (1)	فِیْهِ	وَ	مَنْ	یُّعْرِضْ
کثیر پانی (سے)	تاکہ ہم آزمائیں انہیں	اس بارے میں	اور	جو	منہ پھیرے

پانی دیتے ○ تاکہ اس بارے میں ہم انہیں آزمائیں اور جو اپنے رب کی یاد سے

مسجدوں میں صرف اللہ کی عبادت کرنے کا حکم

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ

عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ (2)	یَسْلُكْهُ	عَذَابًا صَعَدًا ﴿۱۷﴾	وَّ	اَنَّ	الْمَسٰجِدَ
اپنے رب کی یاد سے	(تو) وہ ڈال دے گا اسے	چڑھ جانے والے عذاب (میں)	اور	یہ کہ	مسجدیں

منہ پھیرے تو وہ اسے چڑھ جانے والے عذاب میں ڈال دے گا ○ اور یہ کہ مسجدیں

عبادت کے وقت حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے گرد جنات کا ہجوم

لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿۱۸﴾ وَّاَنَّهٗ لَمَّا

لِلّٰهِ	فَلَا تَدْعُوْا	مَعَ اللّٰهِ	اَحَدًا ﴿۱۸﴾	وَّ	اَنَّهٗ	لَمَّا
اللہ ہی کی (ہیں)	تو تم عبادت نہ کرو	اللہ کے ساتھ	کسی ایک (کی)	اور	یہ کہ	جب

اللہ ہی کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی کی عبادت نہ کرو ○ اور یہ کہ جب

قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ

قَامَ	عَبْدُ اللّٰهِ	یَدْعُوْهُ	كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ	عَلَیْهِ
کھڑا ہوا	اللہ کا بندہ	(کہ) عبادت کرے اس کی	(تو) قریب تھا کہ وہ ہو جاتے	اس پر

اللہ کا بندہ اس کی عبادت کرنے کھڑا ہوا تو قریب تھا کہ وہ جن اس پر ہجوم

1 ...... مسلمانوں کو وسیع رزق دیا جانا ان کی آزمائش کے لئے ہے کہ وہ اس رزق کا استعمال کیسا کرتے ہیں لیکن افسوس کہ فی زمانہ اکثر مالدار مسلمان اس آزمائش میں ناکام نظر آرہے ہیں کیونکہ ان کی دولت رضائے الٰہی کے کاموں میں صرف ہونے کی بجائے اسے ناراض کرنے والے کاموں میں خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا چین اور سکون دینے والے کاموں میں استعمال ہونے کی بجائے ہر طرح کا دنیوی عیش حاصل کرنے میں لگائی جا رہی ہے۔ اللہ تعالٰی انہیں عقلِ سلیم اور ہدایت عطا فرمائے، اٰمین۔ 2 ...... یہاں ذکر سے مراد قرآنِ پاک، یا اللہ تعالٰی کی وحدانیت کا اقرار کرنا، یا اس کی عبادت کرنا ہے۔

ع ۱۹

کفار سے دُوری کی گفتگو کی ہدایت

لِبَدًا ﴿۱۹﴾ قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَ

لِبَدًا ﴿۱۹﴾	قُلْ	اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا	رَبِّیْ	وَ
ہجوم در ہجوم	تم کہو	میں صرف عبادت کرتا ہوں	اپنے رب (کی)	اور

کر دیتے ○ تم فرماؤ: میں تو اپنے رب ہی کی عبادت کرتا ہوں اور

لَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾ قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ

لَاۤ اُشْرِكُ	بِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۰﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَاۤ اَمْلِكُ[1]
میں شریک نہیں ٹھہراتا	اس کے ساتھ	کسی ایک (کو)	تم کہو	بیشک میں	میں مالک نہیں ہوں

کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا ○ تم فرماؤ: بیشک میں تمہارے لئے کسی نقصان

لَكُمْ ضَرًّا وَّ لَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾ قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ

لَكُمْ	ضَرًّا	وَّ	لَا	رَشَدًا ﴿۲۱﴾	قُلْ	اِنِّیْ	لَنْ یُّجِیْرَنِیْ[2]
تمہارے لئے	کسی نقصان (کا)	اور	نہ	کسی نفع (کا)	تم کہو	بیشک میں	ہرگز نہ بچائے گا مجھے

اور نفع کا مالک نہیں ہوں ○ تم فرماؤ: یقیناً ہرگز مجھے اللہ سے

مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّ لَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾ اِلَّا

مِنَ اللّٰهِ	اَحَدٌ	وَّ	لَنْ اَجِدَ	مِنْ دُوْنِهٖ	مُلْتَحَدًا ﴿۲۲﴾	اِلَّا
اللہ سے	کوئی ایک	اور	میں ہرگز نہ پاؤں گا	اس کے سوا	کوئی پناہ	مگر

کوئی نہ بچائے گا اور ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا ○ مگر (میرا کام)

اللہ و رسول کے نافرمان کی سزا

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِسٰلٰتِهٖ ؕ وَ مَنْ یَّعْصِ

بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ	وَ	رِسٰلٰتِهٖ	وَ	مَنْ	یَّعْصِ
(میرا کام) اللہ کی طرف سے تبلیغ	اور	اس کے پیغامات (پہنچانا ہے)	اور	جو	نافرمانی کرے

اللہ کی طرف سے تبلیغ اور اس کے پیغامات (پہنچانا ہے) اور جو اللہ اور اس کے رسول کا

1 ...... یہاں نفع نقصان کا مالک نہ ہونے کی نفی اس طور پر ہے کہ میں ان چیزوں کا حقیقی مالک نہیں بلکہ حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ ہاں اللہ تعالیٰ کی عطا اور اس کی دی ہوئی قدرت سے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نفع نقصان دونوں کے مالک ہیں جس کی ایک مثال حوضِ کوثر ہے۔ 2 ...... یعنی اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، آپ مشرکین سے فرمادیں کہ بالفرض اگر میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کروں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراؤں تو ہرگز مجھے مخلوق میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے قہر اور اس کے عذاب سے نہ بچا سکے گا اور نہ ہی کوئی مددگار میری مدد کرے گا اور میں سختیوں کے وقت ہرگز اس کے سوا کوئی پناہ نہ پاؤں گا۔

عذاب سے متعلق کفار کو تنبیہ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ

اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ	فَاِنَّ	لَهٗ	نَارَ جَهَنَّمَ	خٰلِدِیْنَ
اللہ اور اس کے رسول (کی)	تو بیشک	اس کے لیے	جہنم کی آگ (ہے)	ہمیشہ رہنے والے

حکم نہ مانے تو بیشک اس کے لیے جہنم کی آگ ہے جس میں

فِیْهَاۤ اَبَدًا ﴿٢٣﴾ حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا یُوْعَدُوْنَ

فِیْهَاۤ	اَبَدًا ﴿٢٣﴾	حَتّٰۤى	اِذَا	رَاَوْا	مَا	یُوْعَدُوْنَ
اس میں	ہمیشہ	یہاں تک کہ	جب	وہ دیکھیں گے	(اسے) جس کی	انہیں وعید سنائی جاتی تھی

ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ○ یہاں تک کہ جب وہ اسے دیکھیں گے جس کی انہیں وعید سنائی جاتی تھی

فَسَیَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّ اَقَلُّ

فَسَیَعْلَمُوْنَ	مَنْ	اَضْعَفُ	نَاصِرًا	وَّ	اَقَلُّ
تو عنقریب وہ جان لیں گے	کون	زیادہ کمزور (ہے)	مددگار (کے اعتبار سے)	اور	زیادہ کم (ہے)

تو جلد جان جائیں گے کہ کس کا مددگار کمزور ہے اور کس کی تعداد

نزولِ عذاب کا وقت معلوم کرنے والے کو جواب

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ قُلْ اِنْ اَدْرِیْۤ اَقَرِیْبٌ مَّا

عَدَدًا ﴿٢٤﴾ (1)	قُلْ	اِنْ (2)	اَدْرِیْۤ	اَقَرِیْبٌ	مَّا
تعداد (کے اعتبار سے)	تم کہو	نہیں	میں جانتا	کیا قریب (ہے)	(وہ) جس کی

کم ہے ○ تم فرماؤ: میں نہیں جانتا کہ جس کی تمہیں وعید سنائی جاتی ہے

تُوْعَدُوْنَ اَمْ یَجْعَلُ لَهٗ رَبِّیْۤ اَمَدًا ﴿٢٥﴾

تُوْعَدُوْنَ	اَمْ	یَجْعَلُ	لَهٗ	رَبِّیْۤ	اَمَدًا ﴿٢٥﴾
تمہیں وعید سنائی جاتی ہے	یا	کرے گا	اس کے لئے	میرا رب	ایک وقفہ

وہ نزدیک ہے یا میرا رب اس کے لئے ایک وقفہ کرے گا ○

(1)...... اس سے یہ مراد نہیں کہ بروزِ قیامت کافروں کے مددگار تو ہوں گے لیکن ان کی تعداد مسلمانوں کے مددگاروں سے کم ہوگی بلکہ مراد یہ ہے کہ اس دن کافر کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور مومن کی مدد اللہ تعالیٰ، اس کے انبیاءِ کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے اور نیک و صالح مسلمان سب فرمائیں گے۔ (2)...... یہ نفی اس طور پر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر نہیں جانتے، ہاں اللہ تعالیٰ کے بتانے سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم ہے اور اس کی دلیل وہ تمام احادیث ہیں جن میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی علامت اور نشانیاں بیان فرمائیں حتی کہ مہینہ، دن اور وہ وقت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

رسولوں کو علمِ غیب عطا ہونا

عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰى غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ لا

عٰلِمُ الْغَیْبِ	فَلَا یُظْهِرُ	عَلٰى غَیْبِهٖۤ	اَحَدًا ﴿۲۶﴾
غیب کا جاننے والا	تو وہ اطلاع نہیں دیتا	اپنے غیب پر	کسی ایک (کو)

غیب کا جاننے والا اپنے غیب پر کسی کو اطلاع نہیں دیتا ○

وحی کی حفاظت کا انتظام

اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ

اِلَّا	مَنِ	ارْتَضٰى	مِنْ	رَّسُوْلٍ (1)	فَاِنَّهٗ	یَسْلُكُ
مگر	جسے	اس نے پسند کر لیا	سے (یعنی)	رسول (کو)	تو بیشک وہ	مقرر کر دیتا ہے

سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے کہ ان کے آگے پیچھے

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ لا لِّیَعْلَمَ

مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ	وَ	مِنْ خَلْفِهٖ	رَصَدًا ﴿۲۷﴾	لِّیَعْلَمَ
اس کے آگے	اور	اس کے پیچھے	پہرے دار	تاکہ (اللہ) دیکھ لے

پہرے دار مقرر کر دیتا ہے ○ تاکہ اللہ دیکھ لے

اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَ اَحَاطَ بِمَا

اَنْ	قَدْ	اَبْلَغُوْا	رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ	وَ	اَحَاطَ	بِمَا
کہ	بیشک	انہوں نے پہنچا دیئے	اپنے رب کے پیغامات	اور	(اللہ نے) گھیر رکھا ہے	(اس) کو جو

کہ بیشک انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دیئے ہیں اور اللہ نے وہ سب کچھ گھیر رکھا ہے جو

لَدَیْهِمْ وَ اَحْصٰى كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا ﴿۲۸﴾ ع

لَدَیْهِمْ	وَ	اَحْصٰى	كُلَّ شَیْءٍ	عَدَدًا ﴿۲۸﴾
ان کے پاس (ہے)	اور	اس نے شمار کر رکھی ہے	ہر چیز (کی)	گنتی

ان کے پاس ہے اور اس نے ہر چیز کی گنتی شمار کر رکھی ہے ○

ع ۲ ۹ ۱۲

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) بھی بتا دیا جس میں قیامت قائم ہوگی۔

1 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے پسندیدہ رسولوں کو غیب کا علم عطا فرماتا ہے۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چونکہ پسندیدہ رسولوں میں سب سے اعلیٰ ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے زیادہ غیب کے علوم عطا فرمائے ہیں جیسا کہ صحاح ستہ کی کثیر روایات سے ثابت ہے۔ یہاں آیت میں خاص غیب مراد ہے ورنہ اولیاءِ کرام کو بھی رسولوں کے واسطے سے غیب کا علم عطا کیا جاتا ہے۔

آیات: 20 — سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل مَکِّیَّۃ — رکوع: 02

سُوْرَۃُ الْمُزَّمِّل

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الۡمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾ قُمِ الَّیۡلَ اِلَّا قَلِیۡلًا ۙ﴿۲﴾

یٰۤاَیُّهَا	الۡمُزَّمِّلُ ﴿۱﴾	قُمِ (1)	الَّیۡلَ	اِلَّا	قَلِیۡلًا ﴿۲﴾
اے	چادر اوڑھنے والے	تم قیام کرو	رات (میں)	سوائے	تھوڑے (حصے کے)

اے چادر اوڑھنے والے۔ رات کے تھوڑے سے حصے کے سوا قیام کرو۔

نِّصۡفَهٗۤ اَوِ انۡقُصۡ مِنۡهُ قَلِیۡلًا ۙ﴿۳﴾ اَوۡ زِدۡ عَلَیۡهِ

نِّصۡفَهٗۤ	اَوِ	انۡقُصۡ	مِنۡهُ	قَلِیۡلًا ﴿۳﴾	اَوۡ زِدۡ	عَلَیۡهِ
اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)	یا	کم کرلو	اس سے	کچھ	یا اضافہ کرلو	اس پر

آدھی رات (قیام کرو) یا اس سے کچھ کم کرلو۔ یا اس پر کچھ اضافہ کرلو

وَ رَتِّلِ الۡقُرۡاٰنَ تَرۡتِیۡلًا ﴿۴﴾ اِنَّا سَنُلۡقِیۡ عَلَیۡكَ

وَ	رَتِّلِ (2)	الۡقُرۡاٰنَ	تَرۡتِیۡلًا ﴿۴﴾	اِنَّا	سَنُلۡقِیۡ	عَلَیۡكَ
اور	ٹھہر ٹھہر کر پڑھو	قرآن (کو)	ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا	بیشک	عنقریب ہم ڈالیں گے	تم پر

اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔ بیشک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات

حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامِ لیل کا حکم اور اس کے وقت کا بیان

ترتیل کے ساتھ تلاوتِ قرآن کا حکم

قیامِ لیل کے حکم کا مقصد

❶ ...... اس آیت میں قیام سے مراد تہجد کی نماز ہے۔ اسلام کے ابتدائی دور میں سورۂ مزمل کی ان آیات کی وجہ سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اور آپ کی امت پر تہجد کی نماز فرض تھی، پھر تخفیف کی گئی اور امت کے حق میں تہجد کا وجوب منسوخ ہو گیا اور ان کے لئے تہجد کی نماز ادا کرنا مستحب ہو گیا جبکہ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے ایک قوی قول کے مطابق اس کا وجوب باقی رہا۔ ❷ ...... اس کا معنی یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ اس طرح قرآن پڑھو کہ حروف جدا جدا رہیں، جن مقامات پر وقف کرنا ہے ان کا اور تمام حرکات اور مدات کی ادائیگی کا خاص خیال رہے۔

قیامِ لیل کے حکم کی حکمت

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّ

قَوْلًا ثَقِیْلًا ۝۵ (1)	اِنَّ	نَاشِئَةَ الَّیْلِ	هِیَ	اَشَدُّ	وَطْاً (2)	وَّ
ایک بھاری بات	بیشک	رات میں قیام کرنا	وہ	زیادہ ہے	موافقت (میں)	اور

ڈالیں گے ۝ بیشک رات کو قیام کرنا زیادہ موافقت کا سبب ہے اور

ذکرِ الٰہی کرنے اور عبادت میں پوری طرح متوجہ ہونے کا حکم

اَقْوَمُ قِیْلًا ۝۶ اِنَّ لَكَ فِی النَّهَارِ سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷ وَ

اَقْوَمُ	قِیْلًا ۝۶	اِنَّ	لَكَ	فِی النَّهَارِ	سَبْحًا طَوِیْلًا ۝۷	وَ
زیادہ سیدھا ہے	بات کہنے (میں)	بیشک	تمہارے لیے	دن میں	لمبی مصروفیت (ہے)	اور

بات خوب سیدھی نکلتی ہے ۝ بیشک دن میں تو تمہیں بہت سے کام ہیں ۝ اور

اذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَیْهِ تَبْتِیْلًا ۝۸

اذْكُرِ	اسْمَ رَبِّكَ	وَ	تَبَتَّلْ (3)	اِلَیْهِ	تَبْتِیْلًا ۝۸
یاد کرو	اپنے رب کا نام	اور	سب سے الگ ہو جاؤ	اس کی طرف	سب سے الگ ہونا

اپنے رب کا نام یاد کرو اور سب سے ٹوٹ کر اُسی کے بنے رہو ۝

صرف اللہ تعالیٰ کو اپنا کارساز بنانے کا حکم

کفار کی اذیتوں پر صبر کا حکم

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِیْلًا ۝۹ وَ

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ	لَاۤ	اِلٰهَ	اِلَّا	هُوَ	فَاتَّخِذْهُ	وَكِیْلًا ۝۹	وَ
(وہ) مشرق اور مغرب کا رب (ہے)	نہیں	کوئی معبود	مگر	وہ	تو تم بناؤ اسے	کارساز	اور

وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں تو تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ ۝ اور

جھٹلانے والوں کو دھمکی

اصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰ وَ

اصْبِرْ	عَلٰى	مَا	یَقُوْلُوْنَ	وَ	اهْجُرْهُمْ	هَجْرًا جَمِیْلًا ۝۱۰	وَ
صبر کرو	(اس) پر	جو	وہ (کافر) کہتے ہیں	اور	چھوڑ دو انہیں	اچھی طرح چھوڑنا	اور

کافروں کی باتوں پر صبر کرو اور انہیں اچھی طرح چھوڑ دو ۝ اور

1 ...... بھاری بات سے مراد قرآنِ پاک ہے۔ اسے اس کی انتہائی عظمت، جلالت اور قدر والا ہونے کی وجہ سے بھاری فرمایا گیا یا اس طور پر بھاری فرمایا گیا کہ اس کے احکام و ممنوعات عام لوگوں پر بھاری پڑیں گے۔ 2 ...... یعنی رات سونے کے بعد اٹھ کر عبادت کرنا دن کی نماز کے مقابلے میں زبان اور دل کے درمیان زیادہ موافقت کا سبب ہے۔ 3 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت ایسی ہو کہ دِل اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی کی یاد میں مشغول نہ ہو، اس کی عبادت کے وقت سب سے تعلق ختم ہو جائے اور صرف اسی کی طرف توجہ رہے۔

کفارِ قریش کو تنبیہ

ذَرْنِيْ وَ الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَ مَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ۝۱۱ اِنَّ

ذَرْنِيْ	وَ	الْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ	وَ	مَهِّلْهُمْ (1)	قَلِيْلًا ۝۱۱	اِنَّ
چھوڑ دو مجھے	اور	جھٹلانے والے مالداروں (کو)	اور	مہلت دو انہیں	تھوڑی	بیشک

ان جھٹلانے والے مالداروں کو مجھ پر چھوڑ دو اور انہیں تھوڑی مہلت دو ۝ بیشک

لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّ جَحِيْمًا ۝۱۲ وَّ طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّ

لَدَيْنَآ	اَنْكَالًا	وَّ	جَحِيْمًا ۝۱۲	وَّ	طَعَامًا ذَا غُصَّةٍ	وَّ
ہمارے پاس	بھاری بیڑیاں	اور	بھڑکتی آگ (ہے)	اور	گلے میں پھنسنے والا کھانا	اور

ہمارے پاس بھاری بیڑیاں اور بھڑکتی آگ ہے ۝ اور گلے میں پھنسنے والا کھانا اور

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ وَ

عَذَابًا اَلِيْمًا ۝۱۳ (2)	يَوْمَ	تَرْجُفُ	الْاَرْضُ	وَ	الْجِبَالُ	وَ
دردناک عذاب (ہے)	(جس) دن	تھرتھرائے گی	زمین	اور	پہاڑ	اور

دردناک عذاب ہے ۝ جس دن زمین اور پہاڑ تھرتھرائیں گے اور

كَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ۝۱۴ اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ

كَانَتِ	الْجِبَالُ	كَثِيْبًا	مَّهِيْلًا ۝۱۴	اِنَّآ	اَرْسَلْنَآ	اِلَيْكُمْ
ہو جائیں گے	پہاڑ	ریت کا ٹیلا	بہتا ہوا	بیشک	ہم نے بھیجا	تمہاری طرف

پہاڑ ریت کا بہتا ہوا ٹیلہ ہو جائیں گے ۝ بیشک ہم نے تمہاری طرف ایک رسول

رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝۱۵

رَسُوْلًا	شَاهِدًا	عَلَيْكُمْ	كَمَآ	اَرْسَلْنَآ	اِلٰى فِرْعَوْنَ	رَسُوْلًا ۝۱۵
ایک رسول	گواہی دینے والا	تم پر	جیسے	ہم نے بھیجا	فرعون کی طرف	ایک رسول

بھیجے جو تم پر گواہ ہیں جیسے ہم نے فرعون کی طرف ایک رسول بھیجے ۝

1 ...... یہاں تھوڑی مہلت دینے سے مراد بدر کے دن تک، یا قیامت کے دن تک مہلت دینا ہے۔

2 ...... قیامت کے دن کفار کے لئے تیار کئے گئے عذاب کے بارے میں پڑھ یا سن کر ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف پیدا کرے، یہی ہمارے اسلاف کا طریقہ رہا ہے۔

فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾ فَكَیْفَ

فَعَصٰى	فِرْعَوْنُ	الرَّسُوْلَ	فَاَخَذْنٰهُ	اَخْذًا وَّبِیْلًا ﴿۱۶﴾	فَكَیْفَ
تونافرمانی کی	فرعون (نے)	رسول (کی)	توہم نے پکڑا اسے	سخت گرفت (سے)	توکیسے

تو فرعون نے اس رسول کا حکم نہ مانا تو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ○ پھر اگر

تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ یَوْمًا یَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِیْبَا ﴿۱۷﴾ۗ

تَتَّقُوْنَ	اِنْ	كَفَرْتُمْ	یَوْمًا	یَّجْعَلُ	الْوِلْدَانَ	شِیْبًا ﴿۱۷﴾
تم بچوگے	اگر	تم نے کفر کیا	(اس) دن (کے عذاب سے)	جو کردے گا	بچوں (کو)	بوڑھا

تم کفر کرو تو اس دن کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا ○

السَّمَآءُ مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ؕ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ

السَّمَآءُ	مُنْفَطِرٌۢ	بِهٖ	كَانَ	وَعْدُهٗ	مَفْعُوْلًا ﴿۱۸﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ
آسمان	پھٹ جائے گا	اس کی وجہ سے	ہے	اس کا وعدہ	ہونے والا	بیشک	یہ

آسمان اس کی وجہ سے پھٹ جائے گا، اللہ کا وعدہ ہو کر رہنا ہے ○ بیشک یہ

تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾ؑ اِنَّ رَبَّكَ

تَذْكِرَةٌ (1)	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	سَبِیْلًا ﴿۱۹﴾	اِنَّ	رَبَّكَ
ایک نصیحت (ہے)	توجو	چاہے	اختیار کرلے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	تمہارارب

ایک نصیحت ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف راستہ اختیار کرے ○ بیشک تمہارا رب

یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ وَ نِصْفَهٗ

یَعْلَمُ	اَنَّكَ	تَقُوْمُ (2)	اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ	وَ	نِصْفَهٗ
جانتا ہے	کہ تم	قیام کرتے ہو	رات کی دو تہائی کے قریب	اور	اس (رات) کا آدھا حصہ (نصف رات)

جانتا ہے کہ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک جماعت کبھی

ع ۱۲ ۱۹

قیام لیل میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام کی مشقت

(1)...... بیشک دنیا و آخرت کے عذاب سے ڈرانے والی یہ آیات مخلوق کے لئے نصیحت ہیں، تو اب جو چاہے ایمان اور طاعت اختیار کرکے اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف راستہ اختیار کرے۔

(2)...... اس سورت کی ابتدائی آیات میں حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم پر تہجد کی فرضیت کا بیان ہوا اور ایک قول کے مطابق اس آیت میں امت سے تہجد کی فرضیت منسوخ ہونے کا بیان ہے۔

قیامِ لیل کے حکم میں تخفیف

وَ ثُلُثَهٗ وَ طَآىٕفَةٌ مِّنَ الَّذِیْنَ مَعَكَ ؕ

وَ	ثُلُثَهٗ	وَ	طَآىٕفَةٌ	مِّنَ الَّذِیْنَ	مَعَكَ
اور	اس کا تیسرا حصہ	اور	ایک جماعت	ان لوگوں میں سے جو	تمہارے ساتھ (ہیں)

دو تہائی رات کے قریب قیام کرتی ہے اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تہائی رات۔

وَ اللّٰهُ یُقَدِّرُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ؕ عَلِمَ اَنْ

وَ	اللّٰهُ	یُقَدِّرُ	الَّیْلَ	وَ	النَّهَارَ	عَلِمَ	اَنْ
اور	اللہ	اندازہ فرماتا ہے	رات	اور	دن (کا)	وہ جانتا ہے	کہ

اور اللہ رات اور دن کا اندازہ فرماتا ہے، اسے معلوم ہے کہ

لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَیْكُمْ فَاقْرَءُوْا

لَّنْ تُحْصُوْهُ	فَتَابَ عَلَیْكُمْ	فَاقْرَءُوْا [1]
تم ہرگز نہ کرسکو گے اسے (ساری رات کے قیام کو)	تو اس نے اپنی مہربانی سے رجوع کیا تم پر	تو تم پڑھو

(اے مسلمانو!) تم ساری رات قیام نہیں کرسکو گے تو اس نے اپنی مہربانی سے تم پر رجوع فرمایا اب

تخفیف کی حکمت و مصلحت

مَا تَیَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ؕ عَلِمَ اَنْ سَیَكُوْنُ مِنْكُمْ

مَا	تَیَسَّرَ	مِنَ الْقُرْاٰنِ	عَلِمَ [2]	اَنْ	سَیَكُوْنُ	مِنْكُمْ
جتنا	آسان ہو	قرآن میں سے	وہ جانتا ہے	کہ	عنقریب ہوں گے	تم میں سے

قرآن میں سے جتنا آسان ہو اتنا پڑھو۔ اسے معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ

مَّرْضٰىۙ وَ اٰخَرُوْنَ یَضْرِبُوْنَ فِی الْاَرْضِ یَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِۙ

مَّرْضٰى	وَ	اٰخَرُوْنَ	یَضْرِبُوْنَ	فِی الْاَرْضِ	یَبْتَغُوْنَ	مِنْ	فَضْلِ اللّٰهِ
بیمار	اور	دوسرے	سفر کریں گے	زمین میں	تلاش کرتے ہوئے	سے	اللہ کا فضل

بیمار ہوں گے اور کچھ زمین میں اللہ کا فضل تلاش کرنے کیلئے سفر کریں گے

1 ...... اس آیت سے نماز میں مطلقاً قراءت کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

2 ...... یہاں سے اس تخفیف کی حکمت بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالٰی کو معلوم ہے کہ عنقریب تم میں سے کچھ لوگ بیمار ہوں گے اور کچھ لوگ تجارت کے ذریعے زمین میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل تلاش کرنے یا علم حاصل کرنے کیلئے سفر کریں گے اور کچھ لوگ اللہ تعالٰی کی راہ میں کفار سے لڑتے ہوں گے، اس وجہ سے ان سب پر رات کا قیام دشوار ہو گا۔

وَ اٰخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۖ فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ

تَيَسَّرَ	مَا	فَاقْرَءُوْا	فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	يُقَاتِلُوْنَ	اٰخَرُوْنَ	وَ
آسان ہو	جتنا	تو تم پڑھو	اللہ کی راہ میں	لڑتے ہوں گے	دوسرے	اور

اور کچھ اللہ کی راہ میں لڑتے ہوں گے تو جتنا قرآن آسان ہو

مِنْهُ ۙ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا

اَقْرِضُوا	وَ	الزَّكٰوةَ	اٰتُوا	وَ	الصَّلٰوةَ	اَقِيْمُوا	وَ	مِنْهُ
قرض دو	اور	زکوٰۃ	ادا کرو	اور	نماز	قائم رکھو	اور	اس میں سے

پڑھو اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو

اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۭ وَ مَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ

لِاَنْفُسِكُمْ	تُقَدِّمُوْا	مَا	وَ	قَرْضًا حَسَنًا (1)	اللّٰهَ
اپنی جانوں کے لیے	تم آگے بھیجو	جو	اور	اچھا قرض	اللہ (کو)

اچھا قرض دو اور اپنے لیے جو بھلائی

مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا ۭ وَ

وَ	اَعْظَمَ اَجْرًا	وَّ	خَيْرًا	هُوَ	عِنْدَ اللّٰهِ	تَجِدُوْهُ	مِّنْ خَيْرٍ
اور	ثواب میں بڑی	اور	بہتر	وہ	اللہ کے پاس	تم پاؤ گے اسے	بھلائی میں سے

تم آگے بھیجو گے اسے اللہ کے پاس بہتر اور بڑے ثواب کی پاؤ گے اور

اسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾ ع

ع ۲ ۱۴

رَّحِيْمٌ ﴿٢٠﴾	غَفُوْرٌ	اللّٰهَ	اِنَّ	اللّٰهَ	اسْتَغْفِرُوا
بڑا مہربان (ہے)	بہت بخشنے والا	اللہ	بیشک	اللہ (سے)	بخشش مانگو

اللہ سے بخشش مانگو، بیشک اللہ بہت بخشنے والا بڑا مہربان ہے ○

مزید نیکیاں کرنے کی ہدایت

(1)......اس قرض سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ راہِ خدا میں خرچ کرنا ہے جیسے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرنے میں اور مہمان نوازی کرنے میں خرچ کرنا۔ بعض مفسرین کے نزدیک اس سے وہ تمام صدقات مراد ہیں جنہیں اچھی طرح حلال مال سے اور خوش دِلی کے ساتھ راہِ خدا میں خرچ کیا جائے۔

آیات:56 | رکوع: 02

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم کو 6 احکامات

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾ قُمْ فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾ وَ رَبَّكَ فَكَبِّرْ ﴿۳﴾

يٰۤاَيُّهَا	الْمُدَّثِّرُ ﴿۱﴾	قُمْ	فَاَنْذِرْ ﴿۲﴾	وَ	رَبَّكَ	فَكَبِّرْ ﴿۳﴾
اے	چادر اوڑھنے والے	کھڑے ہو جاؤ	پھر ڈر سناؤ	اور	اپنے رب (کی)	تو بڑائی بیان کرو

اے چادر اوڑھنے والے ○ کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ ○ اور اپنے رب ہی کی بڑائی بیان کرو ○

وَ ثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ وَ الرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴿۵﴾ وَ لَا تَمْنُنْ

وَ	ثِيَابَكَ	فَطَهِّرْ ﴿۴﴾ (1)	وَ	الرُّجْزَ (2)	فَاهْجُرْ ﴿۵﴾	وَ	لَا تَمْنُنْ
اور	اپنے کپڑوں (کو)	تو پاک رکھو	اور	گندگی (سے)	تو دور رہو	اور	احسان نہ کرو

اور اپنے کپڑے پاک رکھو ○ اور گندگی سے دور رہو ○ اور زیادہ لینے کی خاطر

کافروں پر مشکل ترین دن

تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ وَ لِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ﴿۷﴾ فَاِذَا نُقِرَ

تَسْتَكْثِرُ ﴿۶﴾ (3)	وَ	لِرَبِّكَ	فَاصْبِرْ ﴿۷﴾	فَاِذَا	نُقِرَ
(تاکہ) تم زیادہ لو	اور	اپنے رب کے لیے	تو صبر کرتے رہو	پھر جب	پھونکا جائے گا

کسی پر احسان نہ کرو ○ اور اپنے رب کے لیے ہی صبر کرتے رہو ○ پھر جب صور میں

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے کپڑے ہر طرح کی نجاست سے پاک رکھیں کیونکہ نماز کیلئے طہارت ضروری ہے اور نماز کے علاوہ اور حالتوں میں بھی کپڑے پاک رکھنا بہتر ہے۔ 2 ...... یہاں گندگی سے مراد "بتوں کی عبادت" ہے اور آیت کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ پہلے بتوں کی پوجا کرنے سے دور تھے اسی طرح ہمیشہ اس سے دور ہی رہیے۔ 3 ...... بغیر شرط کے زیادہ ملنے کی نیت سے تحفہ دینا اگرچہ جائز ہے لیکن حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سے منع فرمایا گیا کیونکہ یہ شانِ نبوت کے لائق نہیں۔

فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾ۙ فَذٰلِكَ یَوْمَىٕذٍ یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿۹﴾ۙ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾

فِی النَّاقُوْرِ ﴿۸﴾	فَذٰلِكَ	یَوْمَىٕذٍ	یَّوْمٌ عَسِیْرٌ ﴿۹﴾	عَلَى الْكٰفِرِیْنَ	غَیْرُ یَسِیْرٍ ﴿۱۰﴾
صور میں	تو وہ	دن	بڑا سخت دن (ہوگا)	کافروں پر	آسان نہ (ہوگا)

پھونکا جائے گا ○ تو وہ دن بڑا سخت دن ہوگا ○ کافروں پر آسان نہیں ہوگا ○

ولید بن مغیرہ کو ملنے والی نعمتیں اور وعید

ذَرْنِیْ وَ مَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ۙ وَّ جَعَلْتُ لَهٗ

ذَرْنِیْ	وَ	مَنْ	خَلَقْتُ	وَحِیْدًا ﴿۱۱﴾ [1]	وَّ	جَعَلْتُ	لَهٗ
چھوڑ دو مجھے	اور	جسے	میں نے پیدا کیا	اکیلا	اور	میں نے کیا	اس کے لیے

اسے مجھ پر چھوڑ دو جسے میں نے اکیلا پیدا کیا ○ اور اسے

مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ۙ وَّ بَنِیْنَ شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾ۙ وَّ

مَالًا مَّمْدُوْدًا ﴿۱۲﴾ [2]	وَّ	بَنِیْنَ	شُهُوْدًا ﴿۱۳﴾	وَّ
وسیع مال	اور	بیٹے (دیئے)	(اس کے سامنے) حاضر رہنے والے	اور

وسیع مال دیا ○ اور سامنے حاضر رہنے والے بیٹے دیئے ○ اور

مَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾ۙ ثُمَّ یَطْمَعُ اَنْ اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾ۗ

مَهَّدْتُّ	لَهٗ	تَمْهِیْدًا ﴿۱۴﴾	ثُمَّ	یَطْمَعُ	اَنْ	اَزِیْدَ ﴿۱۵﴾
میں نے بچھا دیا (نعمتوں کو)	اس کے لیے	بچھانا	پھر	وہ طمع کرتا ہے	کہ	میں زیادہ دوں

میں نے اس کے لیے (نعمتوں کو) خوب بچھا دیا ○ پھر وہ طمع کرتا ہے کہ میں اور زیادہ دوں ○

ولید بن مغیرہ کو جواب

كَلَّاؕ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰیٰتِنَا عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾ؕ سَاُرْهِقُهٗ

كَلَّا	اِنَّهٗ	كَانَ	لِاٰیٰتِنَا	عَنِیْدًا ﴿۱۶﴾	سَاُرْهِقُهٗ
ہرگز نہیں	بیشک وہ	ہے	ہماری آیتوں سے	دشمنی رکھنے والا	عنقریب میں چڑھاؤں گا اسے

ہرگز نہیں، یقیناً وہ تو ہماری آیتوں سے دشمنی رکھتا ہے ○ جلد ہی میں اسے

1 ......ولید بن مغیرہ مخزومی اپنی قوم میں وحید یعنی یکتا کے لقب سے مشہور تھا، اس کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی۔

2 ......ولید بن مغیرہ کی وسعتِ مال کا حال یہ تھا کہ اس کے پاس 9000 مثقال (یعنی تقریباً 3375 تولے) چاندی تھی اور اس کے پاس اونٹ، گھوڑے اور مویشی بھی کثرت سے تھے اور ان کے علاوہ کثیر تعداد میں بکریاں، غلام اور لونڈیاں بھی تھیں۔

وليد بن مغيره کا تکبر اور قرآن سے متعلق نظریہ

صَعُوْدًا ﴿ؕ۱۷﴾ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۸﴾ فَقُتِلَ

صَعُوْدًا ﴿۱۷﴾ (1)	اِنَّهٗ	فَكَّرَ (2)	وَ	قَدَّرَ ﴿۱۸﴾	فَقُتِلَ
(آگ کے پہاڑ) صعود (پر)	بیشک وہ	اس نے سوچا	اور	(دل میں کوئی بات) ٹھہرالی	تو وہ مارا جائے

(آگ کے پہاڑ) صعود پر چڑھاؤں گا ○ بیشک اس نے سوچا اور دل میں کوئی بات ٹھہرالی ○ تو اس پر لعنت ہو،

كَيْفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۱۹﴾ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ﴿ۙ۲۰﴾ ثُمَّ

كَيْفَ	قَدَّرَ ﴿۱۹﴾	ثُمَّ	قُتِلَ	كَيْفَ	قَدَّرَ ﴿۲۰﴾	ثُمَّ
کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر	مارا جائے	کیسی (بات)	اس نے ٹھہرائی	پھر

اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر اس پر لعنت ہو، اس نے کیسی بات ٹھہرائی ○ پھر

نَظَرَ ﴿ۙ۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ ﴿ۙ۲۲﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

نَظَرَ ﴿۲۱﴾	ثُمَّ	عَبَسَ	وَ	بَسَرَ ﴿۲۲﴾	ثُمَّ	اَدْبَرَ
اس نے دیکھا	پھر	اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ بگاڑا	پھر	اس نے پیٹھ پھیری

نظر اٹھا کر دیکھا ○ پھر اس نے تیوری چڑھائی اور منہ بگاڑا ○ پھر پیٹھ پھیری

وَ اسْتَكْبَرَ ﴿ۙ۲۳﴾ فَقَالَ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا سِحْرٌ

وَ	اسْتَكْبَرَ ﴿۲۳﴾	فَقَالَ	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	سِحْرٌ
اور	تکبر کیا	پھر اس نے کہا	نہیں	یہ	مگر	ایک جادو

اور تکبر کیا ○ پھر بولا: یہ تو وہی جادو ہے

یُّؤْثَرُ ﴿ۙ۲۴﴾ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿ؕ۲۵﴾

یُّؤْثَرُ ﴿۲۴﴾	اِنْ	هٰذَاۤ	اِلَّا	قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿۲۵﴾
(جو دوسروں سے) منقول چلتا آرہا ہے	نہیں	یہ	مگر	آدمی کا کلام

جو منقول چلتا آرہا ہے ○ یہ آدمی ہی کا کلام ہے ○

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے "صعود آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر سال تک چڑھایا جائے گا، پھر ستر سال تک اسے اس پہاڑ سے نیچے گرایا جائے گا اور یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ (ترمذی، ۵/۲۱۶، الحدیث: ۳۳۳۷) 2 ...... ولید بن مغیرہ نے قرآنِ مجید کی آیت سن کر اس کی تعریف کی، قوم نے اس پر الزام لگادیا کہ یہ اپنے دین سے پھر گیا ہے، ابو جہل کے طیش دلانے پر اس نے قوم سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بارے میں چند سوالات کیے، قوم کے پوچھنے پر اس نے کہا کہ محمد مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جادوگر اور قرآن جادو ہے۔ اس سے متعلق یہ آیات نازل ہوئیں۔

ولید بن مغیرہ کے لیے وعید اور جہنم کے داروغوں کی تعداد

سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾ وَ مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾ ط

سَاُصْلِیْهِ	سَقَرَ ﴿٢٦﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سَقَرُ ﴿٢٧﴾
عنقریب میں داخل کروں گا اسے	دوزخ (میں)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا ہے	دوزخ

جلد ہی میں اسے دوزخ میں دھنساؤں گا ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ دوزخ کیا ہے ؟ ○

لَا تُبْقِیْ وَ لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾ ج لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾ ج عَلَیْهَا

لَا تُبْقِیْ	وَ	لَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾	لَوَّاحَةٌ	لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾	عَلَیْهَا
وہ نہ باقی رہنے دے گی	اور	نہ چھوڑے گی	کھال جلا دینے والی (ہے)	آدمی کی	اس پر

نہ باقی رہنے دے گی اور نہ چھوڑے گی ○ آدمی کی کھال جلا دینے والی ہے ○ اس پر

انیس کے عدد پر کفار کے اعتراض کا جواب

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾ ط وَ مَا جَعَلْنَاۤ اَصْحٰبَ النَّارِ اِلَّا مَلٰٓىٕكَةً ص وَّ

تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾	وَ	مَا جَعَلْنَاۤ	اَصْحٰبَ النَّارِ	اِلَّا	مَلٰٓىٕكَةً [1]	وَّ
اُنیس (داروغہ ہیں)	اور	ہم نے نہیں بنائے	دوزخ کے داروغے	مگر	فرشتے	اور

اُنیس داروغہ ہیں ○ اور ہم نے دوزخ کے داروغے فرشتے ہی بنائے اور

مَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ اِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا لا

مَا جَعَلْنَا	عِدَّتَهُمْ	اِلَّا	فِتْنَةً	لِّلَّذِیْنَ	كَفَرُوْا
ہم نے نہیں بنائی	ان کی گنتی	مگر	آزمائش (کیلئے)	ان لوگوں کی جنہوں نے	کفر کیا

ہم نے ان کی یہ گنتی کافروں کی آزمائش کیلئے ہی رکھی

لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَ یَزْدَادَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا

لِیَسْتَیْقِنَ	الَّذِیْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	وَ	یَزْدَادَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْۤا
تاکہ یقین کرلیں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	بڑھ جائیں	وہ لوگ جو	ایمان لائے

اس لیے کہ کتاب والوں کو یقین ہو جائے اور ایمان والوں کا ایمان

1 ...... جب وہ آیت نازل ہوئی جس میں دوزخ پر مقرر فرشتوں کی تعداد 19 بتائی گئی تو ابو جہل نے قریش سے کہا "تمہاری ماں تم پر روئے، محمد (مصطفٰی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) نے خبر دی ہے کہ دوزخ کے داروغہ 19 ہیں اور تم انتہائی بہادر اور تعداد میں کثیر لوگ ہو، تو کیا تم میں سے دس مرد دوزخ کے ایک داروغہ کو نہیں پکڑ سکتے ؟ ابو الاشد بن اُسید نے کہا: میں اکیلا ان میں سے 17 کو کافی ہوں گا، 10 اپنی پیٹھ پر رکھ لوں گا اور 7 اپنے پیٹ پر باقی دو کو تم سنبھال لینا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

اِیۡمَانًا وَّلَا یَرۡتَابَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ ۙ وَ

اِیۡمَانًا	وَّ	لَا یَرۡتَابَ	الَّذِیۡنَ	اُوۡتُوا	الۡکِتٰبَ	وَ	الۡمُؤۡمِنُوۡنَ	وَ
ایمان (میں)	اور	شک نہ کریں	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	اور	ایمان والے	اور

بڑھے اور اہلِ کتاب اور مسلمان شک نہ کریں اور

لِیَقُوۡلَ الَّذِیۡنَ فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ مَّرَضٌ وَّالۡکٰفِرُوۡنَ مَاذَآ اَرَادَ

لِیَقُوۡلَ	الَّذِیۡنَ	فِیۡ قُلُوۡبِهِمۡ	مَّرَضٌ	وَّ	الۡکٰفِرُوۡنَ	مَاذَآ	اَرَادَ
تاکہ کہیں	وہ لوگ جو	ان کے دلوں میں	مرض (ہے)	اور	کافر	کیا	ارادہ فرمایا

تاکہ جن کے دلوں میں مرض ہے وہ اور کافر کہیں: اس عجیب وغریب بات سے

اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ؕ کَذٰلِكَ یُضِلُّ اللّٰهُ مَنۡ یَّشَآءُ

اللّٰهُ	بِهٰذَا مَثَلًا	کَذٰلِكَ (1)	یُضِلُّ	اللّٰهُ	مَنۡ	یَّشَآءُ
اللہ (نے)	اس عجیب وغریب بات سے	اسی طرح	گمراہ کرتا ہے	اللہ	جسے	وہ چاہتا ہے

اللہ کی کیا مراد ہے؟ یونہی اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے

وَیَهۡدِیۡ مَنۡ یَّشَآءُ ؕ وَمَا یَعۡلَمُ جُنُوۡدَ رَبِّكَ اِلَّا

وَ	یَهۡدِیۡ	مَنۡ	یَّشَآءُ	وَ	مَا یَعۡلَمُ	جُنُوۡدَ رَبِّكَ (2)	اِلَّا
اور	ہدایت دیتا ہے	جسے	وہ چاہتا ہے	اور	نہیں جانتا	تیرے رب کے لشکروں (کو)	مگر

اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور تمہارے رب کے لشکروں کو

هُوَ ؕ وَمَا هِیَ اِلَّا ذِکۡرٰی لِلۡبَشَرِ ﴿۳۱﴾ ع کَلَّا وَالۡقَمَرِ ﴿۳۲﴾ ۙ وَ

ع ۱۵ ۳۱

چند آفاقی نشانیوں کی قسم کے ساتھ جہنم سے متعلق آگاہی

هُوَ	وَ	مَا	هِیَ	اِلَّا	ذِکۡرٰی	لِلۡبَشَرِ ﴿۳۱﴾	کَلَّا	وَالۡقَمَرِ ﴿۳۲﴾	وَ
وہی	اور	نہیں	وہ (جہنم)	مگر	نصیحت	انسان کیلئے	خبردار	چاند کی قسم	اور

اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ جہنم تو انسان کیلئے نصیحت ہی ہے ○ خبردار! چاند کی قسم ○ اور

1 ...... یعنی جس طرح اللہ تعالیٰ نے اسے گمراہ کیا جس نے اس تعداد کا انکار کیا اور اسے ہدایت دی جس نے اس تعداد کی تصدیق کی، اسی طرح اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ 2 ...... جہنم پر مامور فرشتوں کی تعداد سن کر ابو جہل نے کہا: محمد مصطفٰی (صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم) کے مددگار صرف 19 ہیں، اس کے جواب میں فرمایا گیا کہ اے حبیب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیۡهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آپ کے رب کے لشکروں کی تعداد اور ان کی قوت و کثرت کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اللہ تعالیٰ کی جو مخلوقات ہمارے سامنے دنیا میں موجود ہیں انہیں کو پوری طرح شمار نہیں کیا جاسکا تو جو نظر نہ آنے والی مخلوقات ہیں ان کا تو بیان ہی نہیں۔

اَلَّیْلِ اِذْ اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَاۤ اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾

اَلَّیْلِ	اِذْ	اَدْبَرَ ﴿۳۳﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَاۤ	اَسْفَرَ ﴿۳۴﴾
رات (کی)	جب	وہ پیٹھ پھیرے	اور	صبح (کی)	جب	وہ خوب روشن ہو جائے

رات کی جب پیٹھ پھیرے ○ اور صبح کی جب وہ خوب روشن ہو جائے ○

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾ نَذِيْرًا لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾

اِنَّهَا	لَاِحْدَى الْكُبَرِ ﴿۳۵﴾	نَذِيْرًا	لِّلْبَشَرِ ﴿۳۶﴾
بیشک وہ (جہنم)	ضرور بہت بڑی چیزوں میں سے ایک (ہے)	ڈرانے والی (ہے)	آدمیوں کو

بیشک دوزخ بہت بڑی چیزوں میں سے ایک چیز ہے ○ آدمیوں کو ڈرانے والی ہے ○

اپنے عمل میں گروی ہونا

لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ یَّتَقَدَّمَ اَوْ یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ كُلُّ نَفْسٍ

لِمَنْ	شَآءَ	مِنْكُمْ	اَنْ	یَّتَقَدَّمَ	اَوْ	یَتَاَخَّرَ ﴿۳۷﴾ [1]	كُلُّ نَفْسٍ
اس کو جو	چاہے	تم میں سے	کہ	وہ آگے بڑھے	یا	پیچھے ہٹے	ہر جان

اسے جو تم میں سے آگے بڑھنا چاہے یا پیچھے ہٹنا چاہے ○ ہر جان

بِمَا كَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ اِلَّاۤ اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾

ع ۱۶

بِمَا	كَسَبَتْ	رَهِیْنَةٌ ﴿۳۸﴾ [2]	اِلَّاۤ	اَصْحٰبَ الْیَمِیْنِ ﴿۳۹﴾
(اس) میں جو	اس نے کمایا	گروی (ہے)	مگر	دائیں جانب والے

اپنے کمائے ہوئے اعمال میں گروی رکھی ہے ○ مگر دائیں طرف والے ○

جنتیوں کا جہنمیوں سے سوال اور ان کا جواب

فِیْ جَنّٰتٍ ۛ یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾ عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾ مَا سَلَكَكُمْ

فِیْ جَنّٰتٍ	یَتَسَآءَلُوْنَ ﴿۴۰﴾	عَنِ الْمُجْرِمِیْنَ ﴿۴۱﴾	مَا	سَلَكَكُمْ
باغوں میں (ہوں گے)	وہ پوچھ رہے ہوں گے	مجرموں سے	کیا چیز	لے گئی تمہیں

باغوں میں ہوں گے۔ وہ پوچھ رہے ہوں گے ○ مجرموں سے ○ کون سی چیز تمہیں دوزخ میں

[1] ...... اس سے معلوم ہوا کہ انسان اپنے اعمال میں مجبور محض نہیں بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار حاصل ہے۔ وہ چاہے تو ایمان لا کر جنت کی طرف آگے بڑھ جائے یا چاہے تو کفر اختیار کر کے جنت سے پیچھے ہٹ جائے اور جہنم کے عذاب میں گرفتار ہو جائے۔ [2] ...... جنوں اور انسانوں میں سے ہر جان اپنے کئے ہوئے اعمال کی وجہ سے ایسے قید ہے جیسے وہ چیز جسے گروی رکھا ہوا ہے، البتہ کافر دائمی طور پر اور ایمان والے عارضی طور پر قید ہیں کیونکہ کافر عذابِ جہنم سے کبھی نجات نہ پائیں گے جبکہ بعض ایمان والے شروع سے ہی جہنم سے نجات پا کر جنت میں چلے جائیں گے اور بعض اپنے گناہوں کی سزا پانے کے بعد داخلِ جنت ہوں گے۔

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ۙ وَ لَمْ نَكُ نُطْعِمُ

فِیْ سَقَرَ ﴿۴۲﴾	قَالُوْا	لَمْ نَكُ	مِنَ الْمُصَلِّیْنَ ﴿۴۳﴾ (1)	وَ	لَمْ نَكُ نُطْعِمُ
جہنم میں	وہ کہیں گے	ہم نہ تھے	نماز پڑھنے والوں میں سے	اور	ہم کھانا نہیں کھلاتے تھے

لے گئی؟ وہ کہیں گے: ہم نمازیوں میں سے نہیں تھے ○ اور مسکین کو

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾ۙ وَ كُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾ۙ وَ

الْمِسْكِیْنَ ﴿۴۴﴾	وَ	كُنَّا نَخُوْضُ	مَعَ الْخَآىٕضِیْنَ ﴿۴۵﴾	وَ
مسکین (کو)	اور	ہم بیہودہ باتیں سوچتے تھے	بیہودہ باتیں سوچنے والوں کے ساتھ	اور

کھانا نہیں کھلاتے تھے ○ اور بیہودہ فکر والوں کے ساتھ بیہودہ باتیں سوچتے تھے ○ اور

كُنَّا نُكَذِّبُ بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾ۙ حَتّٰۤى اَتٰىنَا الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾ؕ

كُنَّا نُكَذِّبُ	بِیَوْمِ الدِّیْنِ ﴿۴۶﴾	حَتّٰۤى	اَتٰىنَا	الْیَقِیْنُ ﴿۴۷﴾
ہم جھٹلاتے تھے	انصاف کے دن کو	یہاں تک کہ	آیا ہمارے پاس	یقین (یعنی موت)

ہم انصاف کے دن کو جھٹلاتے رہے ○ یہاں تک کہ ہمیں موت آئی ○

کفار کی شفاعت سے محرومی

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ؕ فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ

فَمَا تَنْفَعُهُمْ	شَفَاعَةُ الشّٰفِعِیْنَ ﴿۴۸﴾ (2)	فَمَا	لَهُمْ	عَنِ التَّذْكِرَةِ
تو نفع نہ دے گی انہیں	سفارشیوں کی سفارش	تو کیا ہوا	ان کو	نصیحت سے

تو انہیں سفارشیوں کی سفارش کام نہ دے گی ○ تو انہیں کیا ہوا نصیحت سے

نصیحت سے منہ موڑنے میں کفار کی روش

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾ۙ كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾ۙ فَرَّتْ

مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۹﴾	كَاَنَّهُمْ	حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ﴿۵۰﴾	فَرَّتْ
(وہ) منہ پھیرنے والے (ہیں)	گویا کہ وہ	بھڑکے ہوئے گدھے (ہوں)	جو بھاگے ہوں

منہ پھیرے ہوئے ہیں ○ گویا وہ بھڑکے ہوئے گدھے ہوں ○ جو شیر سے

1...... مجرموں نے اپنے جہنم میں جانے کے جو اسباب بیان کیے وہ یہ ہیں (1) نماز نہ پڑھنا۔ (2) مسکین کو کھانا نہ دینا۔ (3) بیہودہ فکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ کر بیہودہ باتیں سوچنا۔ (4) انصاف کے دن قیامت کو جھٹلانا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنے اعمال کا جائزہ لینا چاہیے۔

2...... انبیاءِ کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام، فرشتے، شہداء اور صالحین جنہیں اللہ تعالیٰ نے شفاعت کرنے کا اذن دیا ہے وہ ایمانداروں کی شفاعت کریں گے اور کافروں کی شفاعت نہیں کریں گے، لہٰذا جو لوگ ایمان نہیں رکھتے انہیں قیامت کے دن شفاعت میسر بھی نہ ہو گی۔

مِنۡ قَسۡوَرَةٍؕ ﴿٥١﴾ بَلۡ يُرِيۡدُ كُلُّ امۡرِیًٔ مِّنۡهُمۡ اَنۡ يُّؤۡتٰى

يُّؤۡتٰى	اَنۡ	مِّنۡهُمۡ	كُلُّ امۡرِیًٔ	يُرِيۡدُ(1)	بَلۡ	مِنۡ قَسۡوَرَةٍ ﴿٥١﴾
اسے دیدیے جائیں	کہ	ان میں سے	ہر شخص	چاہتا ہے	بلکہ	شیر سے

بھاگے ہوں ○ بلکہ ان میں سے ہر شخص چاہتا ہے کہ اسے کھلے صحیفے

صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾ كَلَّا ؕ بَلۡ لَّا يَخَافُوۡنَ الۡاٰخِرَةَ ؕ﴿٥٣﴾

الۡاٰخِرَةَ ﴿٥٣﴾	لَّا يَخَافُوۡنَ	بَلۡ	كَلَّا	صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ﴿٥٢﴾
آخرت (سے)	وہ نہیں ڈرتے	بلکہ	ہرگز نہیں	کھلے صحیفے

ہاتھ میں دیدیے جائیں ○ ہرگز نہیں بلکہ وہ آخرت سے ڈرتے نہیں ○

كَلَّاۤ اِنَّهٗ تَذۡكِرَةٌ ۚ﴿٥٤﴾ فَمَنۡ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ﴿٥٥﴾

ذَكَرَهٗ ﴿٥٥﴾	شَآءَ	فَمَنۡ	تَذۡكِرَةٌ ﴿٥٤﴾	اِنَّهٗ	كَلَّاۤ
نصیحت حاصل کرے اس سے	چاہے	تو جو	نصیحت (ہے)	بیشک وہ (قرآن)	سن لو

سن لو! بیشک وہ نصیحت ہے ○ تو جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے ○

قرآن ایک نصیحت ہے

وَمَا يَذۡكُرُوۡنَ اِلَّاۤ اَنۡ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ

اللّٰهُ	يَّشَآءَ	اَنۡ	اِلَّاۤ	مَا يَذۡكُرُوۡنَ	وَ
اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	وہ نصیحت حاصل نہیں کرسکتے	اور

اور وہ اللہ کے چاہنے سے ہی نصیحت حاصل کرسکتے ہیں۔

توفیقِ الٰہی کے بغیر حصولِ نصیحت ممکن نہیں

هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ﴿٥٦﴾ ع

اَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ ﴿٥٦﴾	وَ	التَّقۡوٰى(2)	اَهۡلُ	هُوَ
مغفرت (فرمانے) والا (ہے)	اور	(کہ اس سے) ڈرا جائے	حقدار (ہے)	وہی

وہی لائق ہے کہ (اس سے) ڈرا جائے اور مغفرت فرمانے والا ہے ○

ع ٢ ۱۶ ۲۵ الثانية

1 ...... کفارِ قریش نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے کہا تھا کہ ہم اس وقت تک ہرگز آپ کی پیروی نہیں کریں گے جب تک کہ ہم میں ہر ایک کے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایک کتاب نہ آئے جس میں لکھا ہوا ہو کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اور فلاں بن فلاں کے نام ہے اور اس میں تمہیں رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ 2 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اس آیت "هُوَ اَهۡلُ التَّقۡوٰى وَاَهۡلُ الۡمَغۡفِرَةِ" کے بارے میں ارشاد فرمایا" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "میری یہ شان ہے کہ مجھ سے ڈرا جائے لہٰذا جو مجھ سے ڈرا اور اس نے میرے ساتھ کوئی دوسرا ([illegible]) ↑

آیات:40 | رکوع: 02

سُوْرَۃُ الْقِیٰمَۃِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وقوعِ قیامت کا قسم سے بیان

لَاۤ اُقۡسِمُ بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ۙ﴿۱﴾ وَ لَاۤ اُقۡسِمُ بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ﴿۲﴾

لَاۤ اُقۡسِمُ	بِیَوۡمِ الۡقِیٰمَۃِ ﴿۱﴾	وَ	لَاۤ اُقۡسِمُ	بِالنَّفۡسِ اللَّوَّامَۃِ ﴿۲﴾ (1)
مجھے قسم ہے	قیامت کے دن کی	اور	مجھے قسم ہے	(اپنے اوپر) ملامت کرنے والی جان کی

مجھے قیامت کے دن کی قسم ہے ○ اور مجھے اس جان کی قسم ہے جو اپنے اوپر ملامت کرے ○

اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ عِظَامَہٗ ﴿۳﴾ بَلٰی

اَیَحۡسَبُ	الۡاِنۡسَانُ (2)	اَلَّنۡ نَّجۡمَعَ	عِظَامَہٗ ﴿۳﴾	بَلٰی
کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ ہم ہرگز جمع نہیں کریں گے	اس کی ہڈیاں	کیوں نہیں

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہم ہرگز اس کی ہڈیاں جمع نہ فرمائیں گے ○ کیوں نہیں

قٰدِرِیۡنَ عَلٰۤی اَنۡ نُّسَوِّیَ بَنَانَہٗ ﴿۴﴾ بَلۡ یُرِیۡدُ

قٰدِرِیۡنَ	عَلٰۤی	اَنۡ	نُّسَوِّیَ	بَنَانَہٗ ﴿۴﴾	بَلۡ	یُرِیۡدُ
(ہم) قادر (ہیں)	(اس) پر	کہ	ٹھیک کر دیں	اس کی انگلیوں کے پوروں (کو)	بلکہ	چاہتا ہے

ہم اس بات پر قادر ہیں کہ اس کے انگلیوں کے پوروں (تک) کو ٹھیک کر دیں ○ بلکہ آدمی

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) خدا نہ بنایا تو میری شان کے لائق ہے کہ اسے بخش دوں۔ (ترمذی، ۵/۲۱۷، الحدیث: ۳۳۳۹)

1 ...... اس سے مراد وہ شخص ہے جو متقی اور کثرت سے نیکیاں کرنے والا ہونے کے باوجود اپنے نفس کو ملامت کرے۔ نفسِ لوامہ بھی ایک عمدہ چیز ہے کہ گناہوں سے بچانے، کوتاہیوں کی طرف متوجہ کرنے اور توبہ کی طرف مائل کرنے میں بہت معاون ہے۔ احساسِ جرم اور ضمیر کی ملامت جسے کہا جاتا ہے وہ اسی نفسِ لوامہ کے اثرات ہیں۔ 2 ...... یہاں آیت میں آدمی سے مراد ابتداءً تو خاص عدی بن ربیعہ ہے اور ویسے ہر وہ کافر مراد ہے جو مرنے کے بعد اٹھائے جانے کا انکار کرتا ہے۔

قیامت کے بارے سوال اور قیامت کا منظر

الْاِنْسَانُ لِیَفْجُرَ اَمَامَهٗ ۵ ج یَسْــٴَـلُ اَیَّانَ

الْاِنْسَانُ	لِیَفْجُرَ	اَمَامَهٗ ۵ (1)	یَسْــٴَـلُ	اَیَّانَ
آدمی	کہ وہ جھٹلائے	اپنے آگے (یعنی قیامت کو)	وہ پوچھتا ہے	کب ہو گا

چاہتا ہے کہ وہ اپنے آگے کو جھٹلائے ○ پوچھتا ہے: قیامت کا دن

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۶ ط فَاِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۷ لا وَ خَسَفَ

یَوْمُ الْقِیٰمَةِ ۶	فَاِذَا	بَرِقَ	الْبَصَرُ ۷	وَ	خَسَفَ
قیامت کا دن	تو جب	دہشت زدہ ہو جائے گی	آنکھ	اور	تاریک ہو جائے گا

کب ہو گا؟ ○ تو جس دن آنکھ دہشت زدہ ہو جائے گی ○ اور چاند

الْقَمَرُ ۸ لا وَ جُمِعَ الشَّمْسُ وَ الْقَمَرُ ۹ لا یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ

الْقَمَرُ ۸	وَ	جُمِعَ (2)	الشَّمْسُ	وَ	الْقَمَرُ ۹	یَقُوْلُ	الْاِنْسَانُ
چاند	اور	اکٹھا کر دیا جائے گا	سورج	اور	چاند (کو)	کہے گا	آدمی

تاریک ہو جائے گا ○ اور سورج اور چاند کو ملا دیا جائے گا ○ اس دن آدمی

یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ۱۰ ج كَلَّا لَا وَزَرَ ۱۱ ط اِلٰى رَبِّكَ

یَوْمَىٕذٍ	اَیْنَ	الْمَفَرُّ ۱۰	كَلَّا	لَا	وَزَرَ ۱۱	اِلٰى رَبِّكَ
اس دن	کہاں (ہے)	بھاگنے کی جگہ	ہر گز نہیں	نہ (ہو گی)	کوئی پناہ	تمہارے رب کی طرف

کہے گا: بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟ ○ ہر گز نہیں، کوئی پناہ نہیں ہو گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف

قیامت کا ایک مقصد

یَوْمَىٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ۱۲ ط یُنَبَّؤُا الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍۭ بِمَا

یَوْمَىٕذِ الْمُسْتَقَرُّ ۱۲	یُنَبَّؤُا	الْاِنْسَانُ	یَوْمَىٕذٍ	بِمَا
اس دن (جا کر) ٹھہرنا (ہے)	بتا دیا جائے گا	آدمی (کو)	اس دن	جو

جا کر ٹھہرنا ہے ○ اس دن آدمی کو اس کا سب اگلا پچھلا

1 ...... اس آیت کا معنی یہ ہے کہ آدمی مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور قیامت کے دن حساب ہونے کو جھٹلاتا ہے حالانکہ یہ اس کے سامنے ہے۔ یا یہ معنی ہے کہ آدمی گناہ کو مقدم اور توبہ کو موخر کرتا اور یہی کہتا رہتا ہے کہ اب توبہ کروں گا، اب عمل کروں گا یہاں تک کہ اسے موت آجاتی ہے اور وہ اپنی بدیوں میں ہی مبتلا ہوتا ہے۔

2 ...... یہ ملا دینا طلوع ہونے میں ہو گا کہ دونوں مغرب سے طلوع ہوں گے یا بے نور ہونے میں ہو گا کہ دونوں کی روشنی ختم ہو جائے گی۔

روزِ قیامت انسان کی خود پر گواہی اور معذرت قبول نہ ہونا

قَدَّمَ وَ اَخَّرَ ﴿۱۳﴾ ط بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰى نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾ لا

قَدَّمَ	وَ	اَخَّرَ ﴿۱۳﴾	بَلِ	الْاِنْسَانُ	عَلٰى نَفْسِهٖ	بَصِیْرَةٌ ﴿۱۴﴾
اس نے آگے بھیجا	اور	پیچھے چھوڑا	بلکہ	آدمی	اپنی جان پر	پوری نگاہ رکھنے والا (ہوگا)

بتادیا جائے گا ○ بلکہ آدمی خود ہی اپنے حال پر پوری نگاہ رکھنے والا ہوگا ○

حفاظتِ قرآن اور الفاظ و معانی یاد کرانے کا وعدہ

وَّ لَوْ اَلْقٰى مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾ ط لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ

وَّلَوْ	اَلْقٰى	مَعَاذِیْرَهٗ ﴿۱۵﴾	لَا تُحَرِّكْ (1)	بِهٖ	لِسَانَكَ
اگرچہ	وہ لاڈالے	اپنی سب معذرتیں	تم حرکت نہ دو	اس (قرآن) کے ساتھ	اپنی زبان (کو)

اگرچہ اپنی سب معذرتیں لاڈالے ○ تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ

لِتَعْجَلَ بِهٖ ﴿۱۶﴾ ط اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَ

لِتَعْجَلَ	بِهٖ ﴿۱۶﴾	اِنَّ	عَلَیْنَا	جَمْعَهٗ	وَ
تاکہ تم جلدی کرلو	اس (کو یاد کرنے) میں	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اس کا جمع کرنا	اور

اپنی زبان کو حرکت نہ دو ○ بیشک اس کا جمع کرنا اور اس کا پڑھنا

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾ ج فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾ ج ثُمَّ اِنَّ

قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۷﴾	فَاِذَا	قَرَاْنٰهُ	فَاتَّبِعْ	قُرْاٰنَهٗ ﴿۱۸﴾	ثُمَّ	اِنَّ
اس کا پڑھنا	تو جب	ہم پڑھ لیں اسے	تو تم اتباع کرو	اس کے پڑھے ہوئے (کی)	پھر	بیشک

ہمارے ذمہ ہے ○ تو جب ہم اسے پڑھ لیں تو اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو ○ پھر بیشک

انکارِ قیامت کا اصل سبب

عَلَیْنَا بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾ ط كَلَّا بَلْ تُحِبُّوْنَ

عَلَیْنَا	بَیَانَهٗ ﴿۱۹﴾	كَلَّا	بَلْ	تُحِبُّوْنَ (2)
ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	اسے بیان فرمانا	خبردار	بلکہ	(اے کافرو) تم پسند کرتے ہو

اسے بیان فرمانا ہمارے ذمہ ہے ○ خبردار! بلکہ (اے کافرو!) تم جلد جانے والی کو

1 ...... حضرت عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں "جب حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس وحی لے کر آتے تو حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے (پڑھنے کے) ساتھ اپنی زبان اور ہونٹوں کو حرکت دیا کرتے تھے اور اس سے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مشقت ہوتی جو دوسروں کو بھی معلوم ہو جاتی تھی، اس پر سورۂ قیامہ میں یہ آیات نازل فرمائیں۔ (بخاری، ۳/۳۶۹، الحدیث: ۴۹۲۹) 2 ...... صرف دنیا سے محبت رکھنا، اسی کی بہتری میں مشغول رہنا اور آخرت کو فراموش کرکے اس کے لیے کوئی تیاری نہ کرنا انتہائی نقصان دہ ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔

روزِ قیامت اہلِ ایمان کے چہروں کی تروتازگی

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾ وَ تَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ

الْعَاجِلَةَ ﴿۲۰﴾	وَ	تَذَرُوْنَ	الْاٰخِرَةَ ﴿۲۱﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ
جلد جانے والی (کو)	اور	تم چھوڑتے ہو	آخرت (کو)	کچھ چہرے	اس دن

پسند کرتے ہو ○ اور آخرت کو چھوڑتے ہو ○ کچھ چہرے اس دن

روزِ قیامت کفار کے چہروں کی بے رونقی اور پریشانی

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ وَ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ

نَّاضِرَةٌ ﴿۲۲﴾	اِلٰى رَبِّهَا	نَاظِرَةٌ ﴿۲۳﴾ (1)	وَ	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ
تروتازہ (ہوں گے)	اپنے رب کی طرف	دیکھنے والے (ہوں گے)	اور	کچھ چہرے	اس دن

تروتازہ ہوں گے ○ اپنے رب کو دیکھنے والے ہوں گے ○ اور کچھ چہرے اس دن

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ تَظُنُّ اَنْ یُّفْعَلَ بِهَا

بَاسِرَةٌ ﴿۲۴﴾ (2)	تَظُنُّ	اَنْ	یُّفْعَلَ	بِهَا
بگڑے ہوئے (ہوں گے)	وہ سمجھتے ہوں گے	کہ	کام کیا جائے گا	ان کے ساتھ

بگڑے ہوئے ہوں گے ○ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ پیٹھ توڑ دینے والا

موت کے وقت مایوسی کا عالم اور بے بسی کی یاد دہانی

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾ كَلَّاۤ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾ وَ قِیْلَ

فَاقِرَةٌ ﴿۲۵﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	بَلَغَتِ	التَّرَاقِیَ ﴿۲۶﴾	وَ	قِیْلَ
پیٹھ توڑنے والا	ہاں ہاں	جب	(جان) پہنچ جائے گی	گلے (کو)	اور	کہا جارہا ہو گا

سلوک کیا جائے گا ○ ہاں ہاں، جب جان گلے کو پہنچ جائے گی ○ اور کہا جارہا ہو گا

مَنْ ۜ سکتة رَاقٍ ﴿۲۷﴾ وَّ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾ وَ

مَنْ	رَاقٍ ﴿۲۷﴾	وَّ	ظَنَّ	اَنَّهُ	الْفِرَاقُ ﴿۲۸﴾	وَ
کون (ہے)	جھاڑ پھونک کرنے والا	اور	وہ سمجھ لے گا	کہ وہ	جدائی (کا وقت ہے)	اور

کہ جھاڑ پھونک کرنے والا کون ہے؟ ○ اور وہ سمجھ لے گا کہ یہ جدائی کا وقت ہے ○ اور

1 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ آخرت میں مومنین کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہو گا، یہی اہلِ سنت کا عقیدہ ہے اور اس پر قرآن و حدیث اور اجماع کے کثیر دلائل قائم ہیں اور یہ دیدار کسی کیفیت اور جہت کے بغیر ہو گا۔

2 ...... اس آیت سے کفار و منافقین کا حال بیان کیا جارہا ہے کہ قیامت کے دن کچھ چہرے ایسے ہوں گے کہ وہ اپنی بدبختی کے آثار دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جائیں گے، ان کا رنگ سیاہ ہو جائے گا اور ان سے خوشی کے آثار ختم ہو جائیں گے۔

وَ الۡتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِ ۣالۡمَسَاقُ ﴿۳۰﴾ ع

الۡتَفَّتِ	السَّاقُ	بِالسَّاقِ ﴿۲۹﴾ (1)	اِلٰی رَبِّکَ	یَوۡمَئِذِ ۣالۡمَسَاقُ ﴿۳۰﴾
لپٹ جائے گی	پنڈلی	پنڈلی سے	تیرے رب ہی کی طرف	اس دن چلنا (ہوگا)

پنڈلی سے پنڈلی لپٹ جائے گی ○ اس دن تیرے رب ہی کی طرف چلنا ہوگا ○

ایک کافر کی بری صفات اور اس کے لیے خرابی کا بیان

فَلَا صَدَّقَ وَ لَا صَلّٰی ﴿۳۱﴾ وَ لٰکِنۡ کَذَّبَ وَ تَوَلّٰی ﴿۳۲﴾ ثُمَّ

فَلَا صَدَّقَ	وَ	لَا صَلّٰی ﴿۳۱﴾	وَ	لٰکِنۡ	کَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰی ﴿۳۲﴾	ثُمَّ
تو اس نے تصدیق نہ کی	اور	نماز نہ پڑھی	اور	لیکن	اس نے جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	پھر

تو کافر نے نہ تو تصدیق کی اور نہ نماز پڑھی ○ ہاں جھٹلایا اور منہ پھیرا ○ پھر

ذَهَبَ اِلٰۤی اَهۡلِهٖ یَتَمَطّٰی ﴿۳۳﴾ اَوۡلٰی لَکَ فَاَوۡلٰی ﴿۳۴﴾ ثُمَّ

ذَهَبَ	اِلٰۤی اَهۡلِهٖ	یَتَمَطّٰی ﴿۳۳﴾	اَوۡلٰی	لَکَ	فَاَوۡلٰی ﴿۳۴﴾	ثُمَّ
وہ چلا	اپنے گھر والوں کی طرف	اکڑتا ہوا	خرابی ہے	تیرے لیے	پھر خرابی ہے	پھر

اپنے گھر والوں کی طرف اکڑتا ہوا چلا گیا ○ تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ پھر

مردوں کو زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی ایک دلیل

اَوۡلٰی لَکَ فَاَوۡلٰی ﴿۳۵﴾ اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ

اَوۡلٰی	لَکَ	فَاَوۡلٰی ﴿۳۵﴾	اَیَحۡسَبُ	الۡاِنۡسَانُ	اَنۡ	یُّتۡرَکَ
خرابی ہے	تیرے لئے	پھر خرابی ہے	کیا سمجھتا ہے	آدمی	کہ	اسے چھوڑ دیا جائے گا

تیرے لئے خرابی ہے پھر خرابی ہے ○ کیا آدمی اس گھمنڈ میں ہے کہ اسے آزاد

سُدًی ﴿۳۶﴾ اَلَمۡ یَکُ نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِیٍّ یُّمۡنٰی ﴿۳۷﴾ ثُمَّ کَانَ عَلَقَةً

سُدًی ﴿۳۶﴾ (2)	اَلَمۡ یَکُ	نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِیٍّ	یُّمۡنٰی ﴿۳۷﴾	ثُمَّ	کَانَ	عَلَقَةً
آزاد	کیا وہ نہ تھا	منی کا ایک قطرہ	جو گرایا جاتا ہے	پھر	ہو گیا	خون کا لوتھڑا

چھوڑ دیا جائے گا ○ کیا وہ اس منی کا ایک قطرہ نہ تھا؟ جو گرایا جاتا ہے ○ پھر خون کا لوتھڑا ہو گیا

1 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ موت کی سختی اور کرب سے انسان کے پاؤں ایک دوسرے سے لپٹ جائیں گے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ دونوں پاؤں کفن میں لپیٹ دیئے جائیں گے۔ تیسرا معنی یہ ہے کہ ایک سختی کے ساتھ دوسری سختی جمع ہو جائے گی۔ 2 ...... ہمیں بالکل آزاد نہیں چھوڑا گیا کہ جیسے چاہیں زندگی گزاریں، جیسے چاہیں اعمال کریں اور اپنی مرضی کے مطابق جس طرح اور جہاں چاہیں رہیں بلکہ ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے کچھ چیزوں کا پابند اور کچھ سے منع کیا گیا اور زندگی گزارنے کے لئے ایک دائرہ کار عطا کیا گیا ہے جس میں رہ کر ہمیں اپنی زندگی کے ایام پورے کرنے

فَخَلَقَ فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾ فَجَعَلَ مِنْهُ الزَّوْجَيْنِ الذَّكَرَ وَ

فَخَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿۳۸﴾	فَجَعَلَ	مِنْهُ	الزَّوْجَيْنِ	الذَّكَرَ	وَ
تو اس نے پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	تو اس نے بنائیں	اس سے	دو قسمیں	مرد	اور

تو پیدا فرمایا پھر ٹھیک بنایا○ تو اس سے مرد اور عورت کی دو قسمیں

الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾ اَلَيْسَ ذٰلِكَ بِقٰدِرٍ عَلٰۤى اَنْ يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ ع

الْاُنْثٰى ﴿۳۹﴾	اَلَيْسَ	ذٰلِكَ	بِقٰدِرٍ	عَلٰۤى	اَنْ	يُّحْيِۦَ الْمَوْتٰى ﴿۴۰﴾ (1)
عورت	کیا نہیں ہے	وہ	قادر	(اس) پر	کہ	زندہ کردے مردوں (کو)

بنائیں○ کیا جس نے یہ سب کچھ کیا وہ مردوں کو زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے؟○

ع ۲ / ۱۸

آیات: 31 — رکوع: 02

سُوْرَةُ الدَّهْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کو اپنے وجود پر غور کرنے کی دعوت

هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ

هَلْ	اَتٰى	عَلَى الْاِنْسَانِ (2)	حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ	لَمْ يَكُنْ
کیا (یعنی بیشک)	آیا	آدمی پر	زمانے سے (وہ) وقت	(کہ) وہ نہ تھا

بیشک آدمی پر ایک وقت وہ گزرا کہ وہ کوئی ذکر کے قابل

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہیں۔ شریعت کے احکامات سے آزاد ہو کر جینا بڑی بیوقوفی اور نادانی ہے۔

1 ...... رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب اس آیتِ کریمہ کی تلاوت فرماتے تو کہتے "سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ بَلٰى" یعنی اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، تو (ہر نقص و عیب سے) پاک ہے، کیوں نہیں (تو مردوں کو زندہ کرنے پر ضرور قادر ہے۔) (مصنف عبد الرزاق، ۲/۲۹۹، الحدیث: ۴۰۶۴)

2 ...... اکثر مفسرین کے نزدیک اس آیت میں انسان سے مراد حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں اور وقت سے روح پھونکے جانے سے پہلے کا وقت مراد ہے۔ بعض مفسرین کے نزدیک یہاں انسان سے اس کی جنس یعنی

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحے پر)

شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ۖ

شَیْـًٔا مَّذْكُوْرًا ﴿۱﴾	اِنَّا	خَلَقْنَا	الْاِنْسَانَ	مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ (1)
قابلِ ذکر چیز	بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	ملی ہوئی منی سے

چیز نہ تھا○ بیشک ہم نے آدمی کو ملی ہوئی منی سے پیدا کیا

ہدایت کے باوجود انسانوں کے دو گروہ

نَّبْتَلِیْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِیْعًۢا بَصِیْرًا ﴿۲﴾ اِنَّا

نَّبْتَلِیْهِ	فَجَعَلْنٰهُ	سَمِیْعًا	بَصِیْرًا ﴿۲﴾	اِنَّا
ہم آزمائیں اسے	توہم نے بنادیا اسے	سننے والا	دیکھنے والا	بیشک

تاکہ ہم اس کا امتحان لیں توہم نے اسے سننے والا، دیکھنے والا بنادیا○ بیشک

هَدَیْنٰهُ السَّبِیْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا

هَدَیْنٰهُ	السَّبِیْلَ	اِمَّا	شَاكِرًا	وَّ	اِمَّا
ہم نے دکھادیا اسے	راستہ	(اب) یا	شکر کرنے والا (ہے)	اور	یا

ہم نے اسے راستہ دکھادیا، (اب) یا شکر گزار ہے اور یا

کفار کے لیے طوق، زنجیریں اور بھڑکتی آگ

كَفُوْرًا ﴿۳﴾ اِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِیْنَ سَلٰسِلَاۡ وَ اَغْلٰلًا

كَفُوْرًا ﴿۳﴾	اِنَّاۤ	اَعْتَدْنَا	لِلْكٰفِرِیْنَ	سَلٰسِلَاۡ	وَ	اَغْلٰلًا
ناشکری کرنے والا (ہے)	بیشک	ہم نے تیار کر رکھی ہیں	کافروں کے لیے	زنجیریں	اور	طوق

ناشکری کرنے والا ہے○ بیشک ہم نے کافروں کے لیے زنجیریں اور طوق

نیک لوگوں کے جنتی مشروب کا حال

وَّ سَعِیْرًا ﴿۴﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ یَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا

وَّ	سَعِیْرًا ﴿۴﴾	اِنَّ	الْاَبْرَارَ	یَشْرَبُوْنَ	مِنْ كَاْسٍ	كَانَ	مِزَاجُهَا
اور	بھڑکتی آگ	بیشک	نیک لوگ	وہ پئیں گے	(اس) جام سے	ہے	اس کی آمیزش

اور بھڑکتی آگ تیار کر رکھی ہیں○ بیشک نیک لوگ اس جام سے پئیں گے جس میں کافور

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور وقت سے اس کے حمل میں رہنے کا زمانہ مراد ہے۔ 1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اولاد مراد ہے اور آیت کے اس حصے میں انسانوں کی پیدائش سے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنا قانون بیان فرمایا ہے کہ اس نے آدمی کو مرد و عورت کی ملی ہوئی منی سے پیدا کیا جبکہ اللہ تعالیٰ کی قدرت انسان کی پیدائش کے سلسلے میں اس ذریعے کی محتاج نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ماں اور باپ دونوں کے بغیر پیدا کردیا، حضرت حوا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو بغیر ماں کے پیدا کر دیا اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔

نیک لوگوں کی صفات

كَافُوْرًاۚ ﴿۵﴾ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ

كَافُوْرًا ﴿۵﴾	عَيْنًا	يَّشْرَبُ	بِهَا	عِبَادُ اللّٰهِ
کافور	(وہ کافور) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	اللہ کے (نہایت خاص) بندے

ملا ہوا ہوگا ○ وہ کافور ایک چشمہ ہے جس سے اللہ کے نہایت خاص بندے پئیں گے،

يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ

يُفَجِّرُوْنَهَا	تَفْجِيْرًا ﴿۶﴾	يُوْفُوْنَ[1]	بِالنَّذْرِ	وَ	يَخَافُوْنَ
(جہاں چاہیں) وہ بہا کرلے جائیں گے اسے	بہا کرلے جانا	وہ پورا کرتے ہیں	منتوں کو	اور	ڈرتے ہیں

وہ اسے (جہاں چاہیں گے) بہا کرلے جائیں گے ○ اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے

يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ

يَوْمًا	كَانَ	شَرُّهٗ	مُسْتَطِيْرًا ﴿۷﴾	وَ	يُطْعِمُوْنَ	الطَّعَامَ
(اس) دن (سے)	ہوگی	جس کی برائی	پھیلی ہوئی	اور	وہ کھلاتے ہیں	کھانا

ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہوگی ○ اور وہ اللہ کی محبت میں

عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا ﴿۸﴾

عَلٰى حُبِّهٖ	مِسْكِيْنًا	وَّ	يَتِيْمًا	وَّ	اَسِيْرًا ﴿۸﴾
اس (اللہ) کی محبت پر (میں)	مسکین	اور	یتیم	اور	قیدی (کو)

مسکین اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں ○

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا

اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ	لِوَجْهِ اللّٰهِ	لَا نُرِيْدُ	مِنْكُمْ	جَزَآءً	وَّ	لَا
ہم کھلاتے ہیں تمہیں صرف	اللہ کی رضا کیلئے	ہم نہیں چاہتے	تم سے	کوئی بدلہ	اور	نہ

ہم تمہیں خاص اللہ کی رضا کے لیے کھانا کھلاتے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ

1 ...... اللہ تعالیٰ کے انتہائی خاص بندے جن نیک کاموں کی وجہ سے جنت کے عظیم ثواب کے حق دار ہوئے وہ یہ ہیں (1) وہ لوگ طاعت و عبادت اور شریعت کے واجبات پر عمل کرتے ہیں حتی کہ وہ عبادات جو واجب نہیں لیکن منت مان کر انہیں اپنے اوپر واجب کرلیا تو انہیں بھی ادا کرتے ہیں۔ (2) قیامت کے اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی شدت اور سختی پھیلی ہوئی ہوگی۔ (3) مسکین، یتیم اور قیدی کو اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے کھانا کھلاتے ہیں۔

شُكُوْرًا ۝۹ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا

شُكُوْرًا ۝۹ (1)	اِنَّا	نَخَافُ	مِنْ رَّبِّنَا	يَوْمًا	عَبُوْسًا
شکریہ	بیشک	ہم ڈر رکھتے ہیں	اپنے رب سے	(اس) دن (کا)	(جو) بہت ترش

شکریہ ۝ بیشک ہمیں اپنے رب سے ایک ایسے دن کا ڈر ہے جو بہت ترش،

قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰ فَوَقٰىهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَ لَقّٰىهُمْ

قَمْطَرِيْرًا ۝۱۰	فَوَقٰىهُمُ	اللّٰهُ	شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ	وَ	لَقّٰىهُمْ
نہایت سخت (ہے)	تو بچالیا انہیں	اللہ (نے)	اس دن کے شر (سے)	اور	دی انہیں

نہایت سخت ہے ۝ تو انہیں اللہ اس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تروتازگی

نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ۝۱۱ وَ جَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا

نَضْرَةً	وَّ	سُرُوْرًا ۝۱۱	وَ	جَزٰىهُمْ	بِمَا	صَبَرُوْا (2)
تروتازگی	اور	خوشی	اور	(اللہ نے) جزادی انہیں	(اس کے) بدلے جو	انہوں نے صبر کیا

اور خوشی دے گا ۝ اور ان کے صبر کے سبب انہیں جنت اور

جَنَّةً وَّ حَرِيْرًا ۝۱۲ مُّتَّكِـِٕيْنَ فِيْهَا عَلَى الْاَرَآىِٕكِ

جَنَّةً	وَّ	حَرِيْرًا ۝۱۲	مُّتَّكِـِٕيْنَ	فِيْهَا	عَلَى الْاَرَآىِٕكِ
جنت	اور	ریشمی کپڑے	تکیہ لگائے ہوئے	اس (جنت) میں	تختوں پر

ریشمی کپڑے بدلے میں دے گا ۝ وہ جنت میں تختوں پر تکیہ لگائے ہوں گے،

لَا يَرَوْنَ فِيْهَا شَمْسًا وَّ لَا زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳ وَ دَانِيَةً

لَا يَرَوْنَ	فِيْهَا	شَمْسًا	وَّ	لَا	زَمْهَرِيْرًا ۝۱۳	وَ	دَانِيَةً
وہ نہیں دیکھیں گے	اس میں	دھوپ	اور	نہ	سخت سردی	اور	جھکے ہوئے (ہوں گے)

نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے اور نہ سخت سردی ۝ اور اس کے سائے

نیک لوگوں کا عظیم الشان اُخروی صلہ

(1) ...... صرف اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے کسی کے ساتھ بھلائی کرنی چاہئے، لوگوں کو دکھانا، اپنی واہ واہ چاہنا اور جس کے ساتھ بھلائی کی اس پر احسان جتانا یا اس کی طرف سے کوئی بدلہ حاصل کرنا مقصود نہ ہو۔

(2) ...... نیک بندے گناہ نہ کرنے پر، اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے پر اور بھوک پر صبر کرتے تھے، اس کے بدلے اللہ تعالیٰ انہیں جنت اور اس کی عظیم الشان نعمتیں عطا کرے گا۔

عَلَيْهِمْ ظِلٰلُهَا وَ ذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾ وَ

عَلَيْهِمْ	ظِلٰلُهَا	وَ	ذُلِّلَتْ	قُطُوْفُهَا	تَذْلِيْلًا ﴿۱۴﴾	وَ
ان پر	اس کے سائے	اور	نیچے کر دیئے گئے ہوں گے	اس کے گچھے	جھکا کر	اور

ان پر جھکے ہوں گے اور جنت کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے ○ اور

يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيْرَا۟ ﴿۱۵﴾ لا

يُطَافُ	عَلَيْهِمْ	بِاٰنِيَةٍ مِّنْ فِضَّةٍ وَّ اَكْوَابٍ	كَانَتْ	قَوَارِيْرَا۟ ﴿۱۵﴾
دور چلائے جائیں گے	ان پر	چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے	(جو) ہوں گے	شیشے (کی طرح)

ان پر چاندی کے برتنوں اور گلاسوں کے دور ہوں گے جو شیشے کی طرح ہوں گے ○

قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ قَدَّرُوْهَا تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾ وَ

قَوَارِيْرَا۟ مِنْ فِضَّةٍ	قَدَّرُوْهَا	تَقْدِيْرًا ﴿۱۶﴾	وَ
چاندی کے شفاف شیشے	(پلانے والوں نے) اندازے سے رکھا ہو گا انہیں	اندازہ لگانا	اور

چاندی کے شفاف شیشے جنہیں پلانے والوں نے پورے اندازہ سے (بھر کر) رکھا ہو گا ○ اور

يُسْقَوْنَ فِيْهَا كَاْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾ ج

يُسْقَوْنَ	فِيْهَا	كَاْسًا	كَانَ	مِزَاجُهَا	زَنْجَبِيْلًا ﴿۱۷﴾
انہیں پلایا جائے گا	اس (جنت) میں	جام	ہے	اس کی آمیزش	زنجبیل

جنت میں انہیں ایسے جام پلائے جائیں گے جس میں زنجبیل ملا ہوا ہو گا ○

عَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ وَ يَطُوْفُ

عَيْنًا	فِيْهَا	تُسَمّٰى	سَلْسَبِيْلًا ﴿۱۸﴾ (1)	وَ	يَطُوْفُ
(وہ زنجبیل) ایک چشمہ (ہے)	اس میں	اس کا نام رکھا جاتا ہے	سلسبیل	اور	چکر لگائیں گے

زنجبیل جنت میں ایک چشمہ ہے جس کا نام سلسبیل رکھا جاتا ہے ○ اور ان کے آس پاس

قرءَ حفص بغیر الالف فی الوصل فیهما و وقف علی الاول بالالف و علی الثانی بغیر الالف۔

(1)...... اللہ تعالیٰ کے مقرب بندے خالص اسی چشمہ سلسبیل سے پئیں گے جبکہ ان سے کم درجے والے نیک بندوں کی شرابوں میں اس چشمے کا پانی ملایا جائے گا اور یہ چشمہ عرش کے نیچے سے جنت عدن سے ہوتا ہوا تمام جنتوں میں گزرتا ہے۔

عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۚ اِذَا رَاَیْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ

عَلَیْهِمْ	وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ	اِذَا	رَاَیْتَهُمْ	حَسِبْتَهُمْ
ان پر	ہمیشہ رہنے والے لڑکے	جب	تو دیکھے گا انہیں	(تو) توسمجھے گا انہیں

ہمیشہ رہنے والے لڑکے (خدمت کیلئے) پھریں گے جب تو انہیں دیکھے گا تو تُو انہیں

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾ وَ اِذَا رَاَیْتَ ثَمَّ رَاَیْتَ نَعِیْمًا وَّ

لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا ﴿۱۹﴾	وَ	اِذَا	رَاَیْتَ	ثَمَّ	رَاَیْتَ	نَعِیْمًا	وَّ
بکھرے ہوئے موتی	اور	جب	تو دیکھے گا	وہاں	(تو) دیکھے گا	نعمتیں	اور

بکھرے ہوئے موتی سمجھے گا ○ اور جب تو وہاں دیکھے گا تو نعمتیں اور

مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾ عٰلِیَهُمْ ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ وَّ اِسْتَبْرَقٌ

مُلْكًا كَبِیْرًا ﴿۲۰﴾	عٰلِیَهُمْ	ثِیَابُ سُنْدُسٍ خُضْرٌ	وَّ	اِسْتَبْرَقٌ
بہت بڑی سلطنت	ان پر (ہوں گے)	باریک ریشم کے سبز کپڑے	اور	موٹے ریشم (کے کپڑے)

بہت بڑی سلطنت دیکھے گا ○ ان پر باریک اور موٹے ریشم کے سبز کپڑے ہوں گے

وَّ حُلُّوْۤا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ۚ وَ سَقٰىهُمْ رَبُّهُمْ

وَّ	حُلُّوْۤا	اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ	وَ	سَقٰىهُمْ	رَبُّهُمْ
اور	انہیں پہنائے جائیں گے	چاندی کے کنگن	اور	پلائے گا انہیں	ان کا رب

اور انہیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انہیں

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ جَزَآءً

شَرَابًا طَهُوْرًا ﴿۲۱﴾	اِنَّ	هٰذَا	كَانَ	لَكُمْ	جَزَآءً(1)
پاکیزہ شراب	(فرمایا جائے گا) بیشک	یہ	ہے	تمہارے لیے	صلہ

پاکیزہ شراب پلائے گا ○ (ان سے فرمایا جائے گا) بیشک یہ تمہارے لیے صلہ ہے

1 ......جب جنت میں داخل ہونے کے بعد جنتی اس کی نعمتوں کا مشاہدہ کریں گے تو ان سے فرمایا جائے گا: بیشک یہ نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہاری اطاعت اور فرمانبرداری کا صلہ ہیں اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے کہ تم سے تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ راضی ہوا اور اس نے تمہیں ثوابِ عظیم عطا فرمایا۔

ع ۲/۱۹

قرآن تھوڑا تھوڑا نازل ہوا

وَّ كَانَ سَعْیُكُمْ مَّشْكُوْرًا۠ ﴿۲۲﴾ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

وَّ	كَانَ	سَعْیُكُمْ	مَّشْكُوْرًا ﴿۲۲﴾	اِنَّا	نَحْنُ	نَزَّلْنَا
اور	ہے	تمہاری کوشش (کی)	قدر کی گئی	بیشک	ہم	ہم نے اتارا

اور تمہاری محنت کی قدر کی گئی ہے ○ (اے حبیب!) بیشک ہم نے تم پر

حکمِ رب پر صبر اور اطاعتِ کفار سے بچنے کی تاکید

عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾ج فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ

عَلَیْكَ	الْقُرْاٰنَ	تَنْزِیْلًا ﴿۲۳﴾	فَاصْبِرْ	لِحُكْمِ رَبِّكَ
تم پر	قرآن	تھوڑا تھوڑا کر کے اتارنا	تو تم ڈٹے رہو	اپنے رب کے حکم پر

تھوڑا تھوڑا کر کے قرآن اتارا ○ تو اپنے رب کے حکم پر ڈٹے رہو

مخصوص اوقات میں ذکرِ الٰہی کا حکم

وَ لَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾ج وَ اذْكُرِ

وَ	لَا تُطِعْ	مِنْهُمْ	اٰثِمًا	اَوْ	كَفُوْرًا ﴿۲۴﴾	وَ	اذْكُرِ (1)
اور	بات نہ مانو	ان میں سے	کسی گناہگار	یا	ناشکری کرنے والے (کی)	اور	یاد کرو

اور ان میں کسی گناہگار یا ناشکری کرنے والے کی بات نہ سنو ○ اور صبح و شام

اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾ج وَ مِنَ الَّیْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَ

اسْمَ رَبِّكَ	بُكْرَةً	وَّ	اَصِیْلًا ﴿۲۵﴾	وَ	مِنَ الَّیْلِ	فَاسْجُدْ	لَهٗ	وَ
اپنے رب کا نام	صبح	اور	شام	اور	رات کے کچھ حصے (میں)	تو تم سجدہ کرو	اس کو	اور

اپنے رب کا نام یاد کرو ○ اور رات کے کچھ حصے میں اسے سجدہ کرو اور

کفار کی دنیا سے محبت اور آخرت سے روگردانی

سَبِّحْهُ لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾ اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ یُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ

سَبِّحْهُ	لَیْلًا طَوِیْلًا ﴿۲۶﴾	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	یُحِبُّوْنَ	الْعَاجِلَةَ
پاکی بیان کرو اس کی	لمبی رات (میں)	بیشک	یہ لوگ	محبت کرتے ہیں	جلد جانے والی (سے)

لمبی رات میں اس کی پاکی بیان کرو ○ بیشک یہ لوگ جلد جانے والی سے محبت کرتے ہیں

(1)...... بعض مفسرین کے نزدیک یہاں ذکر سے نماز مراد ہے، چنانچہ صبح کے ذکر سے نمازِ فجر اور شام کے ذکر سے ظہر اور عصر کی نمازیں مراد ہیں جبکہ رات کے کچھ حصے میں سجدہ کرنے سے مراد یہ ہے کہ مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں اور باقی لمبی رات میں اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرنے سے مراد یہ ہے کہ فرائض کی ادائیگی کے بعد نوافل پڑھتے رہیں، یوں اس میں تہجد کی نماز بھی شامل ہو گئی، اور بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ یہاں ذکر سے مراد زبان سے ذکر کرنا ہے اور مقصود یہ ہے کہ دن رات کے تمام اوقات میں دِل اور زبان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہیں۔

کفار کو تنبیہ

وَ یَذَرُوْنَ وَرَآءَهُمْ یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَ

وَ	یَذَرُوْنَ	وَرَآءَهُمْ	یَوْمًا ثَقِیْلًا ﴿۲۷﴾ (1)	نَحْنُ	خَلَقْنٰهُمْ	وَ
اور	چھوڑے ہوئے ہیں	اپنے آگے	ایک بھاری دن (کو)	ہم	ہم نے پیدا کیا انہیں	اور

اور اپنے آگے ایک بھاری دن کو چھوڑ بیٹھے ہیں ○ ہم نے انہیں پیدا کیا اور

شَدَدْنَاۤ اَسْرَهُمْ ۚ وَ اِذَا شِئْنَا بَدَّلْنَاۤ اَمْثَالَهُمْ

شَدَدْنَاۤ	اَسْرَهُمْ	وَ	اِذَا	شِئْنَا	بَدَّلْنَاۤ	اَمْثَالَهُمْ
مضبوط کئے	ان کے اعضاء اور جوڑ	اور	جب	ہم چاہیں	(تو) بدل دیں	ان جیسے (اور لوگ)

ان کے اعضا اور جوڑ مضبوط کئے اور ہم جب چاہیں ان جیسے اور

قرآن سے نصیحت لینے کا اختیار

تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ

تَبْدِیْلًا ﴿۲۸﴾	اِنَّ	هٰذِهٖ	تَذْكِرَةٌ	فَمَنْ	شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ
بدلنا	بیشک	یہ	ایک نصیحت (ہے)	توجو	چاہے	اختیار کرے	اپنے رب کی طرف

بدل دیں ○ بیشک یہ ایک نصیحت ہے توجو چاہے اپنے رب کی طرف راہ

مشیت الٰہی کے سب پر غالب ہونے کا بیان

سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾ وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ

سَبِیْلًا ﴿۲۹﴾	وَ	مَا تَشَآءُوْنَ	اِلَّاۤ	اَنْ	یَّشَآءَ (2)	اللّٰهُ	اِنَّ	اللّٰهَ	كَانَ
راستہ	اور	تم نہیں چاہتے	مگر	یہ کہ	چاہے	اللہ	بیشک	اللہ	ہے

اختیار کرے ○ اور تم کچھ نہیں چاہتے مگر یہ کہ اللہ چاہے بیشک اللہ

عَلِیْمًا حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾ ۖۗ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ فِیْ رَحْمَتِهٖ ؕ

عَلِیْمًا	حَكِیْمًا ﴿۳۰﴾	یُّدْخِلُ	مَنْ	یَّشَآءُ	فِیْ رَحْمَتِهٖ
خوب علم والا	بڑا حکمت والا	وہ داخل کرتا ہے	جسے	چاہتا ہے	اپنی رحمت میں

خوب علم والا، بڑا حکمت والا ہے ○ وہ اپنی رحمت میں جسے چاہتا ہے داخل فرماتا ہے

(1)...... بھاری دن سے قیامت کا دن مراد ہے جس کی شدتیں اور سختیاں کفار پر بھاری ہوں گی۔ (2)...... ہماری چاہت و ارادہ اللہ تعالٰی کی چاہت و ارادہ کے تابع ہے، اس کی تفصیل یہ ہے کہ انسان پتھر کی طرح بے اختیار اور مجبورِ محض نہیں بلکہ اسے اختیار اور ارادہ ملا ہے۔ نیز انسان اپنے ارادے میں بالکل مستقل اور اللہ تعالٰی سے بے نیاز بھی نہیں بلکہ اس کا ارادہ اللہ تعالٰی کے ارادے کے ماتحت ہے، لہٰذا انسان مختارِ مطلق نہیں، اسی عقیدے پر ایمان کا مدار ہے۔ اسے یوں بھی تعبیر کیا جاتا ہے کہ بندہ ارادہ کر کے جب کوئی کام کرنے لگتا ہے تو اللہ تعالٰی اپنے ارادے سے اُس فعل کو پیدا کر دیتا ہے اور یوں وہ فعل وجود میں آتا ہے۔

ع ۲ ۲۰

وَّ الظّٰلِمِیْنَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾ ع

وَ	الظّٰلِمِیْنَ	اَعَدَّ	لَهُمْ	عَذَابًا اَلِیْمًا ﴿۳۱﴾
اور	ظلم کرنے والے	اس نے تیار کررکھا ہے	ان کے لیے	دردناک عذاب

اور ظالموں کے لیے اس نے دردناک عذاب تیار کررکھا ہے ○

آیات:50 — سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰت مَكِّيَّةٌ — رکوع: 02

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ﴿۲﴾ وَّ النّٰشِرٰتِ

وَ الْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ﴿۱﴾ (1)	فَالْعٰصِفٰتِ	عَصْفًا ﴿۲﴾	وَّ	النّٰشِرٰتِ
لگاتار بھیجی جانے والیوں کی قسم	پھر تیز چلنے والیوں (کی)	تیز چلنا	اور	پھیلانے والیوں (کی)

قسم ان کی جو لگاتار بھیجی جاتی ہیں ○ پھر ان کی جو نہایت تیز چلنے والی ہیں ○ اور خوب پھیلانے والیوں

نَشْرًا ﴿۳﴾ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ﴿۴﴾ فَالْمُلْقِیٰتِ ذِكْرًا ﴿۵﴾

نَشْرًا ﴿۳﴾	فَالْفٰرِقٰتِ	فَرْقًا ﴿۴﴾	فَالْمُلْقِیٰتِ	ذِكْرًا ﴿۵﴾
پھیلانا	پھر جدا کرنے والیوں (کی)	جدا کرنا	پھر القا کرنے والیوں (کی)	ذکر (کا)

کی ○ پھر خوب جدا کرنے والیوں کی ○ پھر ذکر کا القا کرنے والیوں کی ○

پانچ صفات کی قسم اور وقوعِ قیامت یقینی ہونے کا ذکر

1 ...... اللہ تعالیٰ نے اس سورت کی پہلی پانچ آیات میں پانچ صفات کی قسم ارشاد فرمائی اور جن چیزوں کی یہ صفات ہیں ان کا آیات میں ذکر نہیں کیا گیا، اسی لئے مفسرین نے ان چیزوں کی تفسیر میں بہت سی وجوہات ذکر کی ہیں۔ (1) یہ پانچوں صفتیں ہواؤں کی ہیں۔ (2) یہ پانچوں صفتیں فرشتوں کی ہیں۔ (3) یہ پانچوں صفتیں قرآنِ پاک کی آیات کی ہیں۔ (4) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں، چوتھی صفت قرآنِ پاک کی آیات کی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔ (5) پہلی تین صفتیں ہواؤں کی ہیں جبکہ چوتھی اور پانچویں صفت فرشتوں کی ہے۔

عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝۶ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ

عُذْرًا	اَوْ	نُذْرًا ۝۶ (1)	اِنَّمَا	تُوْعَدُوْنَ
حجت پوری کرنے (کیلئے)	یا	ڈرانے (کیلئے)	بیشک جس کا	تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

عذر کی گنجائش نہ چھوڑنے کیلئے یا ڈرانے کیلئے ۝ بیشک جس بات کا تم سے وعدہ کیا جارہا ہے

لَوَاقِعٌ ۝۷ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝۸ وَ اِذَا

لَوَاقِعٌ ۝۷	فَاِذَا	النُّجُوْمُ	طُمِسَتْ ۝۸	وَ	اِذَا
(وہ) ضرور واقع ہونے والا (ہے)	پھر جب	تارے	مٹا دیئے جائیں گے	اور	جب

وہ ضرور واقع ہونے والی ہے ۝ پھر جب تارے مٹا دیئے جائیں گے ۝ اور جب

السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝۹ وَ اِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝۱۰

السَّمَآءُ	فُرِجَتْ ۝۹	وَ	اِذَا	الْجِبَالُ	نُسِفَتْ ۝۱۰
آسمان	پھاڑ دیئے جائیں گے	اور	جب	پہاڑ	غبار بنا کر اڑا دیئے جائیں گے

آسمان پھاڑ دیئے جائیں گے ۝ اور جب پہاڑ غبار بنا کے اڑا دیئے جائیں گے ۝

وَ اِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝۱۱ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝۱۲

وَ	اِذَا	الرُّسُلُ	اُقِّتَتْ ۝۱۱ (2)	لِاَیِّ یَوْمٍ	اُجِّلَتْ ۝۱۲
اور	جب	رسولوں (کو)	خاص وقت پر جمع کیا جائے گا	کس دن کے لیے	انہیں ٹھہرایا گیا تھا

اور جب رسولوں کو ایک خاص وقت پر جمع کیا جائے گا ۝ کس بڑے دن کے لیے انہیں ٹھہرایا گیا تھا ۝

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴

لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝۱۳	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	یَوْمُ الْفَصْلِ ۝۱۴
فیصلہ کے دن کے لیے	اور	تجھے کیا معلوم	کیا ہے	فیصلے کا دن

فیصلہ کے دن کے لیے ۝ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ فیصلے کا دن کیا ہے؟ ۝

احوالِ قیامت کا بیان اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

1 ......یعنی ذکر کا القاء کرنا یعنی وحیِ الٰہی جیسے قرآن کا نازل کرنا اس لئے ہے کہ مخلوق میں سے کسی کے لئے عذر بیان کرنے کی کوئی گنجائش نہ رہے یا یہ انہیں عذابِ الٰہی سے ڈرانے کے لئے ہے۔

2 ......خاص وقت سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول اپنی امتوں پر گواہی دینے کے لئے حاضر ہوں گے۔ یا اس سے وہ وقت مراد ہو سکتا ہے جس میں رسول ثواب پاکر کامیابی حاصل کرنے کے لئے جمع ہوں گے۔

گزشتہ قوموں کی ہلاکت کی طرف اشارہ اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿١٥﴾ اَلَمۡ نُهۡلِكِ

وَیۡلٌ	یَّوۡمَئِذٍ	لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿١٥﴾	اَلَمۡ نُهۡلِكِ
خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے	کیا ہم نے ہلاک نہ کیا

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ کیا ہم نے پہلے لوگوں کو

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿١٦﴾ ثُمَّ نُتۡبِعُهُمُ الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿١٧﴾ كَذٰلِكَ

الۡاَوَّلِیۡنَ ﴿١٦﴾ (1)	ثُمَّ	نُتۡبِعُهُمُ	الۡاٰخِرِیۡنَ ﴿١٧﴾ (2)	كَذٰلِكَ
پہلے لوگوں (کو)	پھر	ہم پیچھے پہنچائیں گے ان کے	بعد والوں (کو)	اسی طرح

ہلاک نہ فرمایا ○ پھر بعد والوں کو ان کے پیچھے پہنچائیں گے ○ مجرموں

نَفۡعَلُ بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿١٨﴾ وَیۡلٌ یَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿١٩﴾

نَفۡعَلُ	بِالۡمُجۡرِمِیۡنَ ﴿١٨﴾	وَیۡلٌ	یَّوۡمَئِذٍ	لِّلۡمُكَذِّبِیۡنَ ﴿١٩﴾
ہم کرتے ہیں	مجرموں کے ساتھ	خرابی ہے	اس دن	جھٹلانے والوں کیلئے

کے ساتھ ہم ایسا ہی کرتے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○

منکرینِ قیامت کو جواب

اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ﴿٢٠﴾ فَجَعَلۡنٰهُ

اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ	مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِیۡنٍ ﴿٢٠﴾	فَجَعَلۡنٰهُ
کیا ہم نے پیدا نہ کیا تمہیں	ایک بے قدر پانی سے	پھر ہم نے رکھا اسے

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا؟ ○ پھر اسے ایک

فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ ﴿٢١﴾ اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿٢٢﴾ فَقَدَرۡنَا

فِیۡ قَرَارٍ مَّكِیۡنٍ ﴿٢١﴾ (3)	اِلٰی قَدَرٍ مَّعۡلُوۡمٍ ﴿٢٢﴾ (4)	فَقَدَرۡنَا
ایک محفوظ جگہ میں	ایک معلوم اندازے تک	تو ہم قدرت رکھتے ہیں

محفوظ جگہ میں رکھا ○ ایک معلوم اندازے تک ○ تو ہم قادر ہیں

1. پہلے لوگوں سے مراد حضرت نوح عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی قوم، قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ ہیں۔
2. یہاں بعد والوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو گزشتہ امتوں کے کفار کے راستے پر چل کر حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو جھٹلا رہے ہیں۔
3. یہ محفوظ جگہ ماں کا رحم ہے۔
4. معلوم اندازہ ولادت کا وقت ہے جسے اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ وہ 9 مہینے ہے یا اس سے کم زیادہ۔

فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۴﴾	یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ	الْقٰدِرُوْنَ ﴿۲۳﴾	فَنِعْمَ
جھٹلانے والوں کے لئے	اس دن	خرابی ہے	قدرت رکھنے والے (ہیں)	تو (ہم) کیا ہی اچھے

توہم کیا ہی اچھے قدرت رکھنے والے ہیں ○ اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○

اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ اَحْیَآءً وَّ

وَّ	اَحْیَآءً	كِفَاتًا ﴿۲۵﴾ (1)	الْاَرْضَ	اَلَمْ نَجْعَلِ
اور	زندوں	جمع کرنے والی	زمین (کو)	کیا ہم نے نہ بنایا

کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی نہ بنایا ○ زندوں اور

اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾ وَّ جَعَلْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ شٰمِخٰتٍ

شٰمِخٰتٍ	رَوَاسِیَ	فِیْهَا	جَعَلْنَا	وَّ	اَمْوَاتًا ﴿۲۶﴾
اونچے اونچے	مضبوط پہاڑ	اس میں	ہم نے بنادیئے	اور	مردوں (کو)

مردوں کو ○ اور ہم نے اس میں اونچے اونچے مضبوط پہاڑ بنادیئے

وَّ اَسْقَیْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ	مَّآءً فُرَاتًا ﴿۲۷﴾	اَسْقَیْنٰكُمْ	وَّ
اس دن	خرابی ہے	خوب میٹھے پانی (سے)	ہم نے سیراب کیا تمہیں	اور

اور ہم نے خوب میٹھے پانی سے تمہیں سیراب کیا ○ اس دن جھٹلانے والوں

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾

مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۲۹﴾	اِلٰى	اِنْطَلِقُوْۤا (2)	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۲۸﴾
جس کو تم جھٹلاتے تھے	(اس) کی طرف	تم چلو	جھٹلانے والوں کے لئے

کے لئے خرابی ہے ○ اس کی طرف چلو جسے تم جھٹلاتے تھے ○

پرورشِ انسان کے لیے اہتمامِ ربوبیت

روزِ قیامت منکرین سے ہولناک خطاب

(1)......اللہ تعالیٰ نے زمین کو تمام زندہ اور مردہ لوگوں کو جمع کرنے والی بنایا ہے کہ زندہ لوگ اس کی پشت پر مکانات اور محلات میں رہتے ہیں اور مردہ لوگ اس کے اندر اپنی قبروں میں رہتے ہیں۔

(2)......یعنی قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا کہ اس آگ اور عذاب کی طرف چلو جسے تم دنیا میں جھٹلاتے تھے۔

اِنْطَلِقُوْۤا اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ لَّا

اِنْطَلِقُوْۤا	اِلٰى ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ﴿۳۰﴾ (1)	لَّا
تم چلو	(دھوئیں کے) تین شاخوں والے سائے کی طرف	(جو) نہیں (ہے)

اس دھوئیں کے سائے کی طرف چلو جس کی تین شاخیں ہیں ○ جو نہ

ظَلِیْلٍ وَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾ اِنَّهَا تَرْمِیْ

ظَلِیْلٍ	وَّ	لَا یُغْنِیْ	مِنَ اللَّهَبِ ﴿۳۱﴾	اِنَّهَا	تَرْمِیْ
سایہ دینے والا	اور	نہ وہ بچائے	شعلے سے	بیشک وہ (جہنم)	پھینکتی ہے

سایہ دے اور نہ وہ شعلے سے بچائے ○ بیشک دوزخ محل جیسی

جہنمی چنگاریوں کا حال اور جھٹلانے والوں کو تنبیہ

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾ كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾ وَیْلٌ

بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ﴿۳۲﴾	كَاَنَّهٗ	جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ﴿۳۳﴾	وَیْلٌ
محل جیسی چنگاریاں	گویا وہ (چنگاریاں)	زرد رنگ کے اونٹ (ہیں)	خرابی ہے

چنگاریاں پھینکتی ہے ○ گویا وہ (چنگاریاں) زرد رنگ کے اونٹ ہیں ○ اس دن

یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾ هٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾

یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۳۴﴾	هٰذَا	یَوْمُ	لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ (2)
اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	یہ	(وہ) دن (ہے)	(جس میں) وہ بول نہ سکیں گے

جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ یہ وہ دن ہے جس میں وہ بول نہ سکیں گے ○

روزِ قیامت کفار کی بے بسی

وَ لَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ وَیْلٌ

وَ	لَا یُؤْذَنُ	لَهُمْ	فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ (3)	وَیْلٌ
اور	اجازت نہ دی جائے گی	ان کو	کہ وہ معذرت کریں	خرابی ہے

اور نہ انہیں اجازت ملے گی کہ معذرت کریں ○ اس دن

(1)...... اس آیت میں جس دھوئیں کا ذکر ہے اس سے جہنم کا دھواں مراد ہے، یہ دھواں اونچا ہو کر تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے گا اور اس کی ایک شاخ کفار کے سروں پر، ایک ان کے دائیں طرف اور ایک ان کے بائیں طرف ہو گی۔ (2)...... قیامت کے دن بہت سے مواقع ہوں گے جن میں سے بعض مواقع پر کفار کلام کریں گے اور بعض میں کچھ بول نہ سکیں گے۔ (3)...... قیامت کے دن کفار کو معذرت کرنے کی اجازت نہیں ملے گی اور اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ ان کے پاس کوئی عذر موجود ہو گا لیکن عذر بیان کرنے کی اجازت نہ ہو گی بلکہ در حقیقت اُن کے پاس کوئی عذر ہی نہ ہو گا کیونکہ دنیا میں حجتیں تمام کر دی گئیں اور آخرت

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

روزِ قیامت کفار کو ڈانٹ ڈپٹ

يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾ هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ

يَوْمُ الْفَصْلِ	هٰذَا	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۳۷﴾	يَّوْمَىٕذٍ
فیصلے کا دن (ہے)	یہ	جھٹلانے والوں کیلئے	اس دن

جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ یہ فیصلے کا دن ہے

جَمَعْنٰكُمْ وَ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ كَيْدٌ

كَيْدٌ	لَكُمْ	كَانَ	فَاِنْ	الْاَوَّلِيْنَ ﴿۳۸﴾	وَ	جَمَعْنٰكُمْ
کوئی داؤ	تمہارا	ہو	تو اگر	پہلے لوگوں (کو)	اور	ہم نے جمع کر دیا تمہیں

ہم نے تمہیں اور سب اگلوں کو جمع کر دیا ○ اب اگر تمہارا کوئی داؤ ہو

ع ۲۱

پرہیزگاروں کا صلہ

فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ وَيْلٌ يَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾ ع اِنَّ

اِنَّ	لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴿۴۰﴾	يَّوْمَىٕذٍ	وَيْلٌ	فَكِيْدُوْنِ ﴿۳۹﴾ (1)
بیشک	جھٹلانے والوں کیلئے	اس دن	خرابی ہے	تو تم داؤ چلالو مجھ پر

تو مجھ پر چلالو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ بیشک

الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾ لا وَّ فَوَاكِهَ مِمَّا

مِمَّا	فَوَاكِهَ	وَّ	فِيْ ظِلٰلٍ وَّ عُيُوْنٍ ﴿۴۱﴾	الْمُتَّقِيْنَ
(اس میں) سے جو	پھلوں (میں)	اور	سایوں اور چشموں میں (ہوں گے)	ڈرنے والے

ڈرنے والے سایوں اور چشموں میں ہوں گے ○ اور پھلوں میں سے

يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ ط كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا هَنِيْٓــًٔا بِمَا

بِمَا	هَنِيْٓــًٔا	اشْرَبُوْا	وَ	كُلُوْا	يَشْتَهُوْنَ ﴿۴۲﴾ (2)
(اس کے) بدلے جو	مزے (سے)	پیو	اور	تم کھاؤ	وہ چاہیں گے

جو وہ چاہیں گے ○ اپنے اعمال کے بدلے میں مزے سے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کیلئے کسی عذر کی گنجائش باقی نہیں رکھی گئی، البتہ انہیں یہ فاسد خیال آئے گا کہ کچھ حیلے بہانے بنائیں، یہ حیلے پیش کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

1 ......یہ انتہا درجہ کی ڈانٹ ہوگی کیونکہ یہ بات تو کفار بھی یقینی طور پر جانتے ہوں گے کہ آج روزِ حشر نہ کوئی داؤ چل سکتا ہے اور نہ کوئی حیلہ کام دے سکتا ہے۔

2 ......اس آیت سے ثابت ہوا کہ اہلِ جنت کو دنیاوی زندگی کے برخلاف ان کی مرضی کے مطابق جنتی نعمتیں ملیں گی جبکہ دنیا میں آدمی کو جو میسر ہوتا ہے اسی پر اسے راضی ہونا پڑتا ہے۔

كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾

الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۴۴﴾	نَجْزِی	كَذٰلِكَ	اِنَّا	كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۴۳﴾
نیکی کرنے والوں (کو)	بدلہ دیتے ہیں	اسی طرح	بیشک ہم	تم عمل کرتے تھے

کھاؤ اور پیو ○ بیشک نیکی کرنے والوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ○

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾ كُلُوْا وَ تَمَتَّعُوْا قَلِیْلًا

قَلِیْلًا	تَمَتَّعُوْا	وَ	كُلُوْا	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۵﴾	یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ
کچھ (دن)	فائدہ اٹھالو	اور	(اے کافرو) تم کھالو	جھٹلانے والوں کیلئے	اس دن	خرابی ہے

اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ (اے کافرو!) تم (بھی دنیا میں) کچھ دن کھالو اور فائدہ اٹھالو،

اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾ وَ

وَ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۷﴾	یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ	مُّجْرِمُوْنَ ﴿۴۶﴾	اِنَّكُمْ
اور	جھٹلانے والوں کیلئے	اس دن	خرابی ہے	مجرم (ہو)	بیشک تم

بیشک تم مجرم ہو ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے خرابی ہے ○ اور

اِذَا قِیْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ

یَّوْمَىٕذٍ	وَیْلٌ	لَا یَرْكَعُوْنَ ﴿۴۸﴾ (1)	ارْكَعُوْا	لَهُمُ	قِیْلَ	اِذَا
اس دن	خرابی ہے	(تو) وہ نہیں جھکتے	تم جھک جاؤ	ان سے	کہا جائے	جب

جب ان سے کہا جائے کہ جھک جاؤ تو وہ نہیں جھکتے ○ اس دن جھٹلانے والوں کیلئے

لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾ ع

یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۰﴾	بَعْدَهٗ	فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۭ (2)	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ﴿۴۹﴾
وہ ایمان لائیں گے	اس کے بعد	پھر کون سی بات پر	جھٹلانے والوں کیلئے

خرابی ہے ○ پھر اس کے بعد وہ کون سی بات پر ایمان لائیں گے؟ ○

کفار قریش سے خطاب

عبادت الٰہی کرنے پر ملامت

منکرین کا حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حدیث پر ایمان نہ لانا

ع ۲۲

1 ...... قیامت کے دن جب کفار کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا اور وہ سجدہ نہ کرسکیں گے تو کہا جائے گا: جب دنیا میں ان سے کہا جاتا کہ ایمان لا کر محمد مصطفی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کے صحابہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کے ساتھ نماز پڑھو تو یہ نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اسی سبب سے آج یہ سجدہ کرنے سے محروم کر دیئے گئے۔ 2 ...... یعنی قرآن شریف اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں سب سے آخری کتاب اور بہت ظاہر معجزہ ہے، جب یہ لوگ اس پر ایمان نہ لائے تو پھر اس کے بعد وہ کس کتاب پر ایمان لائیں گے۔

عَمَّ

30

آیات: 40 | رکوع: 02

سُوْرَةُ النَّبَا مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ			
بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت کے بارے میں سوال کرنے والوں کو تنبیہ

عَمَّ يَتَسَآءَلُوۡنَ ۚ﴿۱﴾ عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ ۙ﴿۲﴾ الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ

عَمَّ (1)	يَتَسَآءَلُوۡنَ ﴿۱﴾ (2)	عَنِ النَّبَاِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۲﴾ (3)	الَّذِىۡ هُمۡ فِيۡهِ
کس چیز کے بارے میں	لوگ آپس میں سوال کر رہے ہیں	بڑی خبر سے متعلق	جس میں وہ

لوگ آپس میں کس چیز کے بارے میں سوال کر رہے ہیں؟ ○ بڑی خبر کے متعلق ○ جس میں

مُخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۳﴾ كَلَّا سَيَعۡلَمُوۡنَ ۙ﴿۴﴾ ثُمَّ كَلَّا

مُخۡتَلِفُوۡنَ ﴿۳﴾	كَلَّا	سَيَعۡلَمُوۡنَ ﴿۴﴾	ثُمَّ	كَلَّا
اختلاف کرتے (ہیں)	خبردار	عنقریب وہ جان جائیں گے	پھر	خبردار

انہیں اختلاف ہے ○ خبردار! وہ جلد جان جائیں گے ○ پھر خبردار!

کائنات میں قدرت الٰہی کے آثار

سَيَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾ اَلَمۡ نَجۡعَلِ الۡاَرۡضَ مِهٰدًا ۙ﴿۶﴾ وَّ

سَيَعۡلَمُوۡنَ ﴿۵﴾	اَلَمۡ نَجۡعَلِ	الۡاَرۡضَ	مِهٰدًا ﴿۶﴾	وَّ
عنقریب وہ جان جائیں گے	کیا ہم نے نہ بنایا	زمین (کو)	بچھونا	اور

وہ جلد جان جائیں گے ○ کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہ بنایا؟ ○ اور

1 ...... اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں، یہاں اس بات کے عظیم الشان ہونے کی وجہ سے اسے استفہام کے پیرائے میں بیان فرمایا گیا ہے۔ 2 ...... جب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کفارِ مکہ کو توحید کی دعوت اور مرنے کے بعد زندہ کئے جانے کی خبر دی اور قرآنِ کریم اُنہیں سنایا تو وہ گفتگو کرتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھنے لگے کہ محمد (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کیسا دین لائے ہیں؟ ان کی اس باہمی گفتگو کو یہاں بیان کیا گیا ہے۔ 3 ...... بڑی خبر سے مراد قرآن پاک ہے اور اس میں کفار کا اختلاف یہ تھا کہ کوئی قرآن پاک کو جادو، کوئی شعر، کوئی کہانت کہتا تھا۔ یا، بڑی خبر سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت اور

الْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝۷ وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۝۸ وَّ

الْجِبَالَ	اَوْتَادًا ۝۷	وَّ	خَلَقْنٰكُمْ	اَزْوَاجًا ۝۸	وَّ
پہاڑوں (کو)	میخیں	اور	ہم نے پیدا کیا تمہیں	جوڑے	اور

پہاڑوں کو میخیں ○ اور ہم نے تمہیں جوڑے پیدا کیا ○ اور

جَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۝۹ وَّجَعَلْنَا الَّیْلَ

جَعَلْنَا	نَوْمَكُمْ	سُبَاتًا ۝۹	وَّ	جَعَلْنَا	الَّیْلَ
بنایا	تمہاری نیند (کو)	سکون وراحت	اور	ہم نے بنایا	رات (کو)

تمہاری نیند کو آرام کا ذریعہ بنایا ○ اور رات کو ڈھانپ دینے والی

لِبَاسًا ۝۱۰ وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۝۱۱ وَّبَنَیْنَا

لِبَاسًا ۝۱۰	وَّ	جَعَلْنَا	النَّهَارَ	مَعَاشًا ۝۱۱	وَّ	بَنَیْنَا
چھپا دینے والی	اور	بنایا	دن (کو)	روزی کمانے کا وقت	اور	ہم نے بنائے

بنایا ○ اور دن کو روزی کمانے کا وقت بنایا ○ اور تمہارے اوپر

فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳

فَوْقَكُمْ	سَبْعًا شِدَادًا ۝۱۲	وَّ	جَعَلْنَا	سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝۱۳
تمہارے اوپر	سات مضبوط (آسمان)	اور	بنایا	ایک نہایت چمکتا چراغ (یعنی سورج)

سات مضبوط آسمان بنائے ○ اور ایک نہایت چمکتا چراغ (سورج) بنایا ○

وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴ لِّنُخْرِجَ

وَّ	اَنْزَلْنَا	مِنَ الْمُعْصِرٰتِ	مَآءً ثَجَّاجًا ۝۱۴	لِّنُخْرِجَ
اور	ہم نے اتارا	نچوڑنے والیوں (یعنی بدلیوں) سے	زوردار پانی	تاکہ ہم نکالیں

اور بدلیوں سے زوردار پانی اتارا ○ تاکہ اس کے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ کا دین مراد ہے اور اس میں اختلاف یوں تھا کہ کوئی کافر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو جادوگر، کوئی شاعر اور کوئی کاہن کہتا تھا۔

قیامت کا وقت اور ہولناک مناظر

بِهٖ حَبًّا وَّ نَبَاتًا ﴿۱۵﴾ وَّ جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾ اِنَّ

بِهٖ	حَبًّا	وَّ	نَبَاتًا ﴿۱۵﴾	وَّ	جَنّٰتٍ اَلْفَافًا ﴿۱۶﴾	اِنَّ
اس کے ذریعے	اناج	اور	سبزہ	اور	گھنے باغات	بیشک

ذریعے اناج اور سبزہ نکالیں ○ اور گھنے باغات ○ بیشک

يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾ يَّوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ

يَوْمَ الْفَصْلِ	كَانَ	مِيْقَاتًا ﴿۱۷﴾	يَّوْمَ	يُنْفَخُ	فِي الصُّوْرِ (1)
فیصلے کا دن	ہے	ایک مقرر وقت	(جس) دن	پھونک ماری جائے گی	صور میں

فیصلے کا دن ایک مقرر وقت ہے ○ جس دن صور میں پھونک ماری جائے گی

فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾ وَّ فُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾

فَتَاْتُوْنَ	اَفْوَاجًا ﴿۱۸﴾	وَّ	فُتِحَتِ	السَّمَآءُ	فَكَانَتْ	اَبْوَابًا ﴿۱۹﴾
تو تم چلے آؤ گے	فوج در فوج	اور	کھول دیا جائے گا	آسمان	تو وہ ہو جائے گا	دروازے

تو تم فوج در فوج چلے آؤ گے ○ اور آسمان کھول دیا جائے گا تو وہ دروازے بن جائے گا ○

وَّ سُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ﴿۲۰﴾

وَّ	سُيِّرَتِ	الْجِبَالُ	فَكَانَتْ	سَرَابًا ﴿۲۰﴾
اور	چلائے جائیں گے	پہاڑ	تو وہ ہو جائیں گے	دور سے پانی کا دھوکا دینے والی باریک چمکتی ریت (کی طرح)

اور پہاڑ چلائے جائیں گے تو وہ ایسے ہو جائیں گے جیسے باریک چمکتی ہوئی ریت جو دور سے پانی کا دھوکا دیتی ہے ○

باغیوں اور سرکشوں کا انجام اور اس کا سبب

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ لِّلطّٰغِيْنَ مَاٰبًا ﴿۲۲﴾

اِنَّ	جَهَنَّمَ	كَانَتْ	مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ (2)	لِّلطّٰغِيْنَ	مَاٰبًا ﴿۲۲﴾
بیشک	جہنم	ہے	تاک (میں)	سرکشوں کے لئے	ٹھکانہ (ہے)

بیشک جہنم تاک میں ہے ○ سرکشوں کے لئے ٹھکانہ ہے ○

(1)...... یہاں دوسری بار صور میں پھونک مارے جانے کا ذکر ہے۔

(2)...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کیے ہیں (1) جہنم کافروں کی منتظر اور ان کی طلبگار ہے۔ (2) جہنم کے فرشتے کفار کے انتظار میں ہیں۔ (3) جہنم ایک گزرگاہ ہے اور کوئی بھی اس پر سے گزرے بغیر جنت تک نہیں پہنچ سکتا۔

لّٰبِثِيْنَ فِيْهَاۤ اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا

لّٰبِثِيْنَ	فِيْهَاۤ	اَحْقَابًا ﴿۲۳﴾	لَا يَذُوْقُوْنَ	فِيْهَا	بَرْدًا (1)
رہنے والے (ہوں گے)	اس میں	مدتوں	وہ نہیں چکھیں گے	اس میں	ٹھنڈک

اس میں مدتوں رہیں گے ○ اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک کا مزہ نہ چکھیں گے

وَّ لَا شَرَابًا ﴿۲۴﴾ اِلَّا حَمِيْمًا وَّ غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾ جَزَآءً

وَّ	لَا	شَرَابًا ﴿۲۴﴾	اِلَّا	حَمِيْمًا	وَّ	غَسَّاقًا ﴿۲۵﴾	جَزَآءً
اور	نہ	کوئی پینے کی چیز	مگر	کھولتا پانی	اور	دوزخیوں کی پیپ	بدلہ (ہو گا)

اور نہ کچھ پینے کو ○ مگر کھولتا پانی اور دوزخیوں کی پیپ ○ برابر

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ اِنَّهُمْ كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ حِسَابًا ﴿۲۷﴾ وَّ

وِّفَاقًا ﴿۲۶﴾ (2)	اِنَّهُمْ	كَانُوْا لَا يَرْجُوْنَ	حِسَابًا ﴿۲۷﴾	وَّ
(ان کے عمل کے) مطابق	بیشک وہ	امید (یا) خوف نہیں رکھتے تھے	حساب ہونے (کا)	اور

بدلہ ہو گا ○ بیشک وہ حساب کا خوف نہ رکھتے تھے ○ اور

كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا كِذَّابًا ﴿۲۸﴾ وَ كُلَّ شَیْءٍ اَحْصَيْنٰهُ

كَذَّبُوْا	بِاٰيٰتِنَا	كِذَّابًا ﴿۲۸﴾	وَ	كُلَّ شَیْءٍ	اَحْصَيْنٰهُ
انہوں نے جھٹلایا	ہماری آیتوں کو	بہت جھٹلانا	اور	ہر چیز	ہم نے شمار کر رکھا ہے اسے

انہوں نے ہماری آیتوں کو بہت زیادہ جھٹلایا ○ اور ہم نے ہر چیز لکھ کر

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾ فَذُوْقُوْا فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ اِلَّا عَذَابًا ﴿۳۰﴾ اِنَّ

كِتٰبًا ﴿۲۹﴾	فَذُوْقُوْا	فَلَنْ نَّزِيْدَكُمْ	اِلَّا	عَذَابًا ﴿۳۰﴾	اِنَّ
لکھ (کر)	تو تم چکھو	پس ہم زیادہ نہیں کریں گے تمہیں	مگر	عذاب (میں)	بیشک

شمار کر رکھی ہے ○ تو اب چکھو تو ہم تمہارے عذاب ہی کو بڑھائیں گے ○ بیشک

متقین کا صلہ اور صفاتِ باری تعالیٰ

الربع

1 ...... سرکش لوگ جہنم میں کسی طرح کی ایسی ٹھنڈک محسوس نہ کریں گے جس سے انہیں راحت نصیب ہو اور جہنم کی گرمی سے سکون ملے اور نہ جہنم کے کھولتے ہوئے پانی اور جہنمیوں کی پیپ کے علاوہ انہیں کچھ پینے کو ملے گا۔

2 ...... یعنی جیسے عمل ہوں گے ویسی جزا ملے گی اور چونکہ کفر سے بدترین کوئی جرم نہیں ہے اس لئے سب سے سخت عذاب بھی کفار کو ہو گا۔

لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا ﴿٣١﴾ حَدَآئِقَ وَ اَعْنَابًا ﴿٣٢﴾ وَّ كَوَاعِبَ

لِلْمُتَّقِيْنَ	مَفَازًا ﴿٣١﴾ (1)	حَدَآئِقَ	وَ	اَعْنَابًا ﴿٣٢﴾	وَّ	كَوَاعِبَ
ڈرنے والوں کے لئے	کامیابی کی جگہ (ہے)	باغات	اور	انگور (ہیں)	اور	اٹھتے جوبن والیاں

ڈر والوں کے لئے کامیابی کی جگہ ہے ○ باغات اور انگور ہیں ○ اور اٹھتے جوبن والیاں

اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾ وَّ كَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾ لَا يَسْمَعُوْنَ فِيْهَا لَغْوًا وَّ

اَتْرَابًا ﴿٣٣﴾	وَّ	كَاْسًا دِهَاقًا ﴿٣٤﴾	لَا يَسْمَعُوْنَ	فِيْهَا	لَغْوًا	وَّ
ایک عمر (کی بیویاں ہیں)	اور	چھلکتا جام (ہے)	وہ نہیں سنیں گے	اس (جنت) میں	کوئی بیہودہ بات	اور

جو ایک عمر کی ہیں ○ اور چھلکتا جام ہے ○ وہ جنت میں نہ کوئی بیہودہ بات سنیں گے اور

لَا كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾ جَزَآءً مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾

لَا	كِذّٰبًا ﴿٣٥﴾	جَزَآءً	مِّنْ رَّبِّكَ	عَطَآءً حِسَابًا ﴿٣٦﴾
نہ	ایک دوسرے کو جھٹلانا	(یہ) بدلہ (ہے)	تمہارے رب کی طرف سے	نہایت کافی عطا

نہ ایک دوسرے کو جھٹلانا ○ (یہ) بدلہ ہے تمہارے رب کی طرف سے نہایت کافی عطا ○

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	مَا	بَيْنَهُمَا	الرَّحْمٰنِ
آسمانوں اور زمین کا رب	اور	جو کچھ	ان دونوں کے درمیان (ہے)	نہایت رحم فرمانے والا (ہے)

وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب ہے، نہایت رحم فرمانے والا ہے،

روزِ قیامت عظمت و جلالِ الٰہی کا حال

لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ﴿٣٧﴾ يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ

لَا يَمْلِكُوْنَ	مِنْهُ	خِطَابًا ﴿٣٧﴾ (2)	يَوْمَ	يَقُوْمُ	الرُّوْحُ	وَ
لوگ اختیار نہ رکھیں گے	اس سے	بات کرنے (کا)	(جس) دن	کھڑا ہو گا	جبریل	اور

لوگ اس سے بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے ○ جس دن جبریل اور سب فرشتے

1 ...... اصل کامیاب وہ نہیں جو دنیا میں کامیابی پالے بلکہ حقیقی کامیاب وہ ہے جو قیامت کے دن جنت حاصل کرلے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ ایسے اعمال کرے جس سے دنیا میں بھی سرخرو ہو اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت سے جنت اور اس کی اَبدی نعمتیں حاصل کرلے۔ 2 ...... قیامت کے دن لوگ اللہ تعالیٰ کے جلال اور خوف کی وجہ سے اس سے مصیبت دور کرنے اور عذاب اٹھا دینے کی بات کرنے کا اختیار نہ رکھیں گے، البتہ جسے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ نے کلام کرنے یا شفاعت کرنے کی اجازت دی ہو اور اس نے دنیا میں ٹھیک بات کہی ہو اور اُسی کے مطابق عمل کیا ہو تو وہ بارگاہِ الٰہی میں کلام کرسکے گا۔

الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۙۗ لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَهُ

الْمَلٰٓىٕكَةُ	صَفًّا	لَّا یَتَكَلَّمُوْنَ	اِلَّا	مَنْ اَذِنَ لَهُ
فرشتے	صف بنائے ہوئے	لوگ کلام نہ کرسکیں گے	مگر	(وہی) جس کو اجازت دی

صفیں بنائے کھڑے ہوں گے۔ کوئی نہ بول سکے گا مگر وہی جسے رحمٰن نے

الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا ﴿۳۸﴾ ذٰلِكَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ۚ فَمَنْ

الرَّحْمٰنُ	وَ	قَالَ	صَوَابًا ﴿۳۸﴾ (1)	ذٰلِكَ	الْیَوْمُ الْحَقُّ	فَمَنْ
رحمٰن (نے)	اور	اس نے کہی	ٹھیک بات	وہ	سچا دن (ہے)	تو جو

اجازت دی ہو اور اس نے ٹھیک بات کہی ہو ○ وہ سچا دن ہے، اب جو

شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا ﴿۳۹﴾ اِنَّاۤ اَنْذَرْنٰكُمْ

شَآءَ	اتَّخَذَ	اِلٰى رَبِّهٖ	مَاٰبًا ﴿۳۹﴾	اِنَّاۤ	اَنْذَرْنٰكُمْ
چاہے	بنالے	اپنے رب کی طرف	راستہ	بیشک	ہم ڈرا چکے تمہیں

چاہے اپنے رب کی طرف راہ بنالے ○ بیشک ہم تمہیں ایک قریب آئے ہوئے عذاب سے

عَذَابًا قَرِیْبًا ۚۖ یَّوْمَ یَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ

عَذَابًا قَرِیْبًا (2)	یَّوْمَ	یَنْظُرُ	الْمَرْءُ	مَا	قَدَّمَتْ
نزدیک آنے والے عذاب (سے)	(جس) دن	دیکھے گا	آدمی	جو کچھ	آگے بھیجا

ڈرا چکے جس دن آدمی وہ دیکھے گا جو اس کے ہاتھوں نے

یَدٰهُ وَ یَقُوْلُ الْكٰفِرُ یٰلَیْتَنِیْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴿۴۰﴾ ع

یَدٰهُ	وَ	یَقُوْلُ	الْكٰفِرُ	یٰلَیْتَنِیْ	كُنْتُ	تُرٰبًا ﴿۴۰﴾
اس کے ہاتھوں (نے)	اور	کہے گا	کافر	اے کاش	میں ہوجاتا	مٹی

آگے بھیجا اور کافر کہے گا: اے کاش کہ میں کسی طرح مٹی ہوجاتا ○

قیامت کی حقانیت اور کفار کی اس دن حسرت

ع ۲ - ۲

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک ٹھیک بات سے کلمۂ طیّبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ مراد ہے۔

2 ...... قریب آئے ہوئے عذاب سے مراد روزِ قیامت کا عذاب ہے اور اس کا آنا چونکہ یقینی اور حتمی ہے اس لئے یہ گویا کہ قریب ہے۔

آیات: 46 — رکوع: 02

سُوْرَةُ النّٰزِعٰتِ مَكِّيَّةٌ

مختلف قسموں کے ساتھ قیامت کے مناظر کا بیان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۙ﴿۱﴾ وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۙ﴿۲﴾			
وَالنّٰزِعٰتِ (1)	غَرْقًا ﴿۱﴾	وَّالنّٰشِطٰتِ (2)	نَشْطًا ﴿۲﴾
کھینچنے والوں کی قسم	سختی سے کھینچنا	اور نرمی سے بند کھولنے والوں (کی)	نرمی سے بند کھولنا
سختی سے جان کھینچنے والوں کی قسم ○ اور نرمی سے بند کھولنے والوں کی ○			

وَّالسّٰبِحٰتِ سَبْحًا ۙ﴿۳﴾ فَالسّٰبِقٰتِ سَبْقًا ۙ﴿۴﴾			
وَّالسّٰبِحٰتِ	سَبْحًا ﴿۳﴾	فَالسّٰبِقٰتِ (3)	سَبْقًا ﴿۴﴾
اور آسانی سے تیرنے والوں (کی)	آسانی سے تیرنا	پھر آگے بڑھنے والوں (کی)	آگے بڑھنا
اور آسانی سے تیرنے والوں کی ○ پھر آگے بڑھنے والوں کی ○			

فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ۘ﴿۵﴾ يَوْمَ تَرْجُفُ		
فَالْمُدَبِّرٰتِ اَمْرًا ﴿۵﴾ (4)	يَوْمَ	تَرْجُفُ
پھر کام کی تدبیر کرنے والوں (کی، اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی)	(جس) دن	تھرتھرائے گی
پھر کائنات کا نظام چلانے والوں کی (اے کافرو! تم پر قیامت ضرور آئے گی) ○ جس دن تھرتھرانے والی		

وقف لازم

1 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو کافروں کے جسموں سے ان کی روح سختی سے کھینچ کر نکالتے ہیں۔ 2 ...... یہاں ان فرشتوں کی قسم ارشاد فرمائی گئی ہے جو مومنوں کے جسموں سے ان کی روحیں نرمی سے قبض کرتے ہیں۔ 3 ...... یعنی ان فرشتوں کی قسم جن کا وصف یہ ہے کہ وہ اپنی اس خدمت پر جلد پہنچتے ہیں جس پر وہ مقرر ہیں۔ 4 ...... اللہ تعالیٰ کی قدرت تو یہ ہے کہ ہر چھوٹا بڑا کام کسی وسیلے کے بغیر خود اسی کے حکم سے ہو جائے، لیکن قانون یہ ہے کہ کام وسیلے کے ذریعے ہو کیونکہ دنیا کا ہر کام کائنات کا نظام چلانے پر مقرر فرشتوں کے سپرد ہے۔

الرَّاجِفَةُ ۝۶ لا تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ ۝۷ ط قُلُوْبٌ يَّوْمَئِذٍ وَّاجِفَةٌ ۝۸ لا

الرَّاجِفَةُ ۝۶ (1)	تَتْبَعُهَا	الرَّادِفَةُ ۝۷ (2)	قُلُوْبٌ	يَّوْمَئِذٍ	وَّاجِفَةٌ ۝۸
تھرتھرانے والی	پیچھے آئے گی اس کے	پیچھے آنے والی	دل	اس دن	لرزرہے (ہوں گے)

تھرتھرائے گی ۝ اس کے پیچھے آئے گی پیچھے آنے والی ۝ دل اس دن خوفزدہ ہوں گے ۝

وقفِ لازم

قیامت کی زندگی پر کفار کی حیرت اور انہیں جواب

اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝۹ م يَقُوْلُوْنَ ءَاِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ

اَبْصَارُهَا	خَاشِعَةٌ ۝۹	يَقُوْلُوْنَ	ءَاِنَّا	لَمَرْدُوْدُوْنَ
ان کی آنکھیں	جھکی ہوئی (ہوں گی)	کافر کہتے ہیں	کیا بیشک ہم	ضرور لوٹائے جائیں گے

ان کی آنکھیں جھکی ہوئی ہوں گی ۝ کافر کہتے ہیں: کیا بیشک ہم ضرور پھر الٹے پاؤں

فِی الْحَافِرَةِ ۝۱۰ ط ءَاِذَا كُنَّا عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱ ط قَالُوْا

فِی الْحَافِرَةِ ۝۱۰	ءَاِذَا	كُنَّا	عِظَامًا نَّخِرَةً ۝۱۱	قَالُوْا
پہلی حالت میں	کیا جب	ہم ہو جائیں گے	گلی ہوئی ہڈیاں	انہوں نے کہا

پلٹیں گے ۝ کیا اس وقت جب ہم گلی ہڈیاں ہو جائیں گے ؟ ۝ کہنے لگے:

وقفِ لازم

تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲ م فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ لا فَاِذَا

تِلْكَ	اِذًا	كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝۱۲	فَاِنَّمَا هِیَ	زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝۱۳ (3)	فَاِذَا
یہ (پلٹنا)	اس وقت	نقصان کا پلٹنا (ہے)	تو وہ صرف	ایک جھڑکنا (ہی ہے)	تو اسی وقت

جب تو یہ پلٹنا نقصان کا پلٹنا ہے ۝ تو وہ (پھونک) تو ایک جھڑکنا ہی ہے ۝ تو فوراً

وقفِ لازم

حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور فرعون کے متعدد واقعات

هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴ ط هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵ م اِذْ

هُمْ	بِالسَّاهِرَةِ ۝۱۴	هَلْ	اَتٰىكَ	حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝۱۵	اِذْ
وہ	کھلے میدان میں (ہوں گے)	کیا	تمہارے پاس آئی	موسیٰ کی خبر	جب

وہ کھلے میدان میں آپڑے ہوں گے ۝ کیا تمہیں موسیٰ کی خبر آئی ۝ جب

وقفِ لازم

1 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی پہلی پھونک کا وقت ہے، جس دن یہ پھونک ماری جائے گی اس دن زمین اور پہاڑ شدید حرکت کرنے لگیں گے، انتہائی سخت زلزلہ آجائے گا اور تمام مخلوق مرجائے گی۔

2 ...... اس سے مراد صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک ہے۔ اس پھونک کے بعد ہر چیز حکمِ الٰہی سے زندہ ہو جائے گی۔

3 ...... یعنی صور میں ماری جانے والی دوسری پھونک صرف ایک ہولناک آواز ہوگی۔

نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ

اِلٰى فِرْعَوْنَ	اِذْهَبْ	بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ﴿١٦﴾ [1]	رَبُّهٗ	نَادٰىهُ
فرعون کی طرف	(فرمایا کہ) تو جا	پاک وادی طویٰ میں	اس کے رب (نے)	ندا فرمائی اسے

اسے اس کے رب نے پاک جنگل طویٰ میں ندا فرمائی ○ (فرمایا) کہ فرعون کے پاس جا،

اِنَّهٗ طَغٰى ﴿١٧﴾ فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ

اَنْ	اِلٰٓى	لَّكَ	هَلْ	فَقُلْ	طَغٰى ﴿١٧﴾	اِنَّهٗ
کہ	(اس بات) کی طرف	تجھے (رغبت ہے)	کیا	پس تو کہہ (اس سے)	سرکش ہو چکا	بیشک وہ

بیشک وہ سرکش ہو گیا ہے ○ تو اس سے کہہ: کیا تجھے اس بات کی طرف کوئی رغبت ہے کہ

تَزَكّٰى ﴿١٨﴾ وَ اَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾ فَاَرٰىهُ

فَاَرٰىهُ	فَتَخْشٰى ﴿١٩﴾	اِلٰى رَبِّكَ	اَهْدِيَكَ	وَ	تَزَكّٰى ﴿١٨﴾
پھر موسیٰ نے دکھائی اسے	تو تو ڈرے	تیرے رب کی طرف	میں رہنمائی کروں تیری	اور	تو پاکیزہ ہو جائے

تو پاکیزہ ہو جائے ؟ ○ اور یہ کہ میں تجھے تیرے رب کی طرف راہ بتاؤں تو تو ڈرے ○ پھر موسیٰ نے اسے

الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ﴿٢١﴾ ثُمَّ اَدْبَرَ

اَدْبَرَ	ثُمَّ	عَصٰى ﴿٢١﴾	وَ	فَكَذَّبَ	الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ﴿٢٠﴾ [2]
اس نے پیٹھ پھیر دی	پھر	نافرمانی کی	اور	تو اس نے جھٹلایا	بہت بڑی نشانی

بہت بڑی نشانی دکھائی ○ تو اس نے جھٹلایا اور نافرمانی کی ○ پھر اس نے (مقابلے کی)

يَسْعٰى ﴿٢٢﴾ فَحَشَرَ فَنَادٰى ﴿٢٣﴾ فَقَالَ اَنَا

اَنَا	فَقَالَ	فَنَادٰى ﴿٢٣﴾	فَحَشَرَ	يَسْعٰى ﴿٢٢﴾
میں	پھر بولا	پھر پکارا	تو اس نے جمع کیا (لوگوں کو)	(مقابلے کی) کوشش کرتے ہوئے

کوشش کرتے ہوئے پیٹھ پھیر دی ○ تو (لوگوں کو) جمع کیا پھر پکارا ○ پھر بولا: میں

1 ...... یہ جنگل ملکِ شام میں طور پہاڑ کے قریب واقع ہے۔

2 ...... بڑی نشانی سے عصا کے سانپ بن جانے یا ہاتھ روشن ہونے کا معجزہ مراد ہے۔

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾ فَاَخَذَهُ اللّٰهُ نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ

رَبُّكُمُ الْاَعْلٰى ﴿٢٤﴾	فَاَخَذَهُ	اللّٰهُ	نَكَالَ الْاٰخِرَةِ وَ الْاُوْلٰى ﴿٢٥﴾	اِنَّ	فِيْ ذٰلِكَ
تمہارا سب سے اعلیٰ رب (ہوں)	تو پکڑ لیا اسے	اللہ (نے)	دنیا اور آخرت کے عذاب (میں)	بیشک	اس میں

تمہارا سب سے اعلیٰ رب ہوں ○ تو اللہ نے اسے دنیا و آخرت دونوں کے عذاب میں پکڑا ○ بیشک اس میں

رکوع ٢٦

لَعِبْرَةً لِّمَنْ يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ

لَعِبْرَةً	لِّمَنْ	يَّخْشٰى ﴿٢٦﴾	ءَاَنْتُمْ	اَشَدُّ	خَلْقًا	اَمِ
ضرور عبرت (ہے)	(اس) کیلئے جو	ڈرتا ہے	کیا (تمہارے نزدیک) تم	زیادہ مشکل (ہو)	بنانے (میں)	یا

ڈرنے والے کے لئے عبرت ہے ○ کیا (تمہاری سمجھ کے مطابق) تمہارا بنانا مشکل ہے یا

السَّمَآءُ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَ اَغْطَشَ

السَّمَآءُ	بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾	رَفَعَ	سَمْكَهَا	فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾	وَ	اَغْطَشَ
آسمان	اللہ نے بنایا اسے	اونچی کی	اس کی چھت	پھر ٹھیک کیا اسے	اور	تاریک کیا

آسمان کا؟ اسے اللہ نے بنایا ○ اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا ○ اور اس کی رات کو

لَيْلَهَا وَ اَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ

لَيْلَهَا	وَ	اَخْرَجَ	ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾	وَ	الْاَرْضَ	بَعْدَ ذٰلِكَ
اس کی رات (کو)	اور	ظاہر کیا	اس کے دن کی روشنی (کو)	اور	زمین (کو)	اس کے بعد

تاریک کیا اور اس کے نور کو ظاہر کیا ○ اور اس کے بعد زمین

دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَ مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَ الْجِبَالَ

دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ (1)	اَخْرَجَ	مِنْهَا	مَآءَهَا	وَ	مَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾	وَ	الْجِبَالَ
اس نے پھیلایا اسے	نکالا	اس سے	اس کا پانی	اور	اس کا چارہ	اور	پہاڑوں (کو)

پھیلائی ○ اس میں سے اس کا پانی اور اس کا چارہ نکالا ○ اور پہاڑوں کو

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرت الٰہی کے دلائل

(1)...... زمین آسمان سے پہلے پیدا فرما دی گئی تھی لیکن اسے پھیلایا آسمانوں کی تخلیق کے بعد گیا تھا۔

روزِ قیامت انسان اپنے اعمال یاد کرے گا

اَرْسٰهَا ﴿٣٢﴾ مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ﴿٣٣﴾ فَاِذَا

اَرْسٰهَا ٣٢	مَتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ٣٣	فَاِذَا
اس نے جمادیا انہیں	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے	پھر جب

جمایا ○ تمہارے اور تمہارے چوپایوں کے فائدہ کے لئے ○ پھر جب

جَآءَتِ الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ﴿٣٤﴾ يَوْمَ يَتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ مَا

جَآءَتِ	الطَّآمَّةُ	الْكُبْرٰى ٣٤	يَوْمَ	يَتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	مَا
آئے گی	عام مصیبت	سب سے بڑی	(اس) دن	یاد کرے گا	آدمی	جو

وہ عام سب سے بڑی مصیبت آئے گی ○ اس دن آدمی یاد کرے گا جو

روزِ قیامت جہنم کا ظہور

سَعٰى ﴿٣٥﴾ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ﴿٣٦﴾

سَعٰى ٣٥ (2)	وَ	بُرِّزَتِ	الْجَحِيْمُ	لِمَنْ	يَّرٰى ٣٦
اس نے کوشش کی	اور	ظاہر کردی جائے گی	جہنم	(اس) کے لئے جو	دیکھتا ہو گا

اس نے کوشش کی تھی ○ اور جہنم ہر دیکھنے والے کے لئے ظاہر کردی جائے گی ○

سرکش اور دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے والے کا انجام

فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ﴿٣٧﴾ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿٣٨﴾ فَاِنَّ الْجَحِيْمَ

فَاَمَّا	مَنْ	طَغٰى ٣٧	وَ	اٰثَرَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ٣٨	فَاِنَّ	الْجَحِيْمَ
تو بہر حال	جس نے	سرکشی کی	اور	ترجیح دی	دنیا کی زندگی (کو)	تو بیشک	جہنم

تو بہر حال وہ جس نے سرکشی کی ○ اور دنیا کی زندگی کو ترجیح دی ○ تو بیشک جہنم ہی

اللہ سے ڈرنے اور نفس کو خواہش سے روکنے والے کا صلہ

هِيَ الْمَاْوٰى ﴿٣٩﴾ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ

هِيَ	الْمَاْوٰى ٣٩	وَ	اَمَّا	مَنْ	خَافَ	مَقَامَ رَبِّهٖ	وَ
وہی	(اس کا) ٹھکانہ (ہے)	اور	بہر حال	جو	ڈرا	اپنے رب کے حضور کھڑا ہونے (سے)	اور

(اس کا) ٹھکانہ ہے ○ اور رہا وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور

1 ...... سب سے بڑی مصیبت سے مراد دوسری بار صور میں پھونک مارنا، یا قیامت، یا وہ گھڑی مراد ہے جب اہل جنت کو جنت کی طرف اور اہل جہنم کو جہنم کی جانب چلایا جائے گا تو یہ گھڑی کفار کے لئے سب سے بڑی مصیبت ہو گی۔

2 ...... بندہ انتہائی غفلت یا طویل عرصہ گزرنے کی وجہ سے اپنے اعمال بھول چکا ہو گا اور جب وہ قیامت کے دن انہیں اپنے اعمال نامہ میں لکھا ہوا دیکھے گا تو اسے سب کیا دھرا یاد آجائے گا۔

نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾

نَهَى	النَّفْسَ	عَنِ الْهَوٰى ﴿۴۰﴾	فَاِنَّ	الْجَنَّةَ	هِیَ	الْمَاْوٰى ﴿۴۱﴾
اس نے روکا	نفس (کو)	خواہش سے	تو بیشک	جنت	وہی	ٹھکانہ (ہے)

نفس کو خواہش سے روکا ○ تو بیشک جنت ہی (اس کا) ٹھکانہ ہے ○

قیامت کے بارے میں سوال پر جواب

یَسْــٴَـلُوْنَكَ عَنِ السَّاعَةِ اَیَّانَ مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾ فِیْمَ

یَسْــٴَـلُوْنَكَ	عَنِ السَّاعَةِ	اَیَّانَ	مُرْسٰىهَا ﴿۴۲﴾	فِیْمَ
وہ پوچھتے ہیں تم سے	قیامت کے بارے	کب (ہوگا)	اس کا قائم ہونا	کس چیز میں (یعنی کیا تعلق

تم سے قیامت کے بارے پوچھتے ہیں کہ وہ کب کے لیے ٹھہری ہوئی ہے ○ تمہارا

اَنْتَ مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ اِلٰى رَبِّكَ مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾ اِنَّمَاۤ اَنْتَ

اَنْتَ	مِنْ ذِكْرٰىهَا ﴿۴۳﴾ (1)	اِلٰى رَبِّكَ	مُنْتَهٰىهَا ﴿۴۴﴾	اِنَّمَاۤ اَنْتَ
تمہارا	اس کے بیان سے	تمہارے رب ہی تک	اس کی انتہا (ہے)	تم تو صرف

اس کے بیان سے کیا تعلق ؟○ تمہارے رب ہی تک اس کی انتہا ہے ○ تم تو فقط

مُنْذِرُ مَنْ یَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾ كَاَنَّهُمْ یَوْمَ یَرَوْنَهَا

مُنْذِرُ	مَنْ	یَّخْشٰىهَا ﴿۴۵﴾	كَاَنَّهُمْ	یَوْمَ	یَرَوْنَهَا
ڈرانے والے (ہو)	(اسے) جو	ڈرتا ہے اس (قیامت) سے	گویا کہ وہ	(جس) دن	دیکھیں گے اسے

اسے ڈرانے والے ہو جو اس سے ڈرے ○ گویا جس دن وہ اسے دیکھیں گے

لَمْ یَلْبَثُوْۤا اِلَّا عَشِیَّةً اَوْ ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾

لَمْ یَلْبَثُوْۤا	اِلَّا	عَشِیَّةً	اَوْ	ضُحٰىهَا ﴿۴۶﴾
(تو سمجھیں گے کہ دنیا میں) وہ نہ ٹھہرے تھے	مگر	ایک شام	یا	اس کے دن چڑھے کے وقت (برابر)

(تو سمجھیں گے کہ) وہ صرف ایک شام یا ایک دن چڑھے کے وقت برابر ہی ٹھہرے تھے ○

1 ...... یہ آیتِ مبارکہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت قائم ہونے کے وقت کا علم نہ ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی کیونکہ یہاں جو بیان ہوا یہ اس وقت کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو قیامت واقع ہونے کے وقت کا علم نہیں دیا تھا، بعد میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو اس کا علم دے دیا گیا تھا، جیسا کہ کثیر احادیث سے ثابت ہے، رہا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا کچھ چیزوں کی غیبی معلومات نہ بتانا تو یہ بھی اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ کو غیب کا علم نہیں تھا کیونکہ علم ہونے کے باوجود آپ کو کچھ باتیں چھپانے کا حکم تھا۔

آیات:42 | رکوع:01

سُوْرَةُ عَبَسَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

عَبَسَ وَ تَوَلّٰۤى ۙ(۱) اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ؕ(۲)					
عَبَسَ [1]	وَ	تَوَلّٰۤى (۱)	اَنْ	جَآءَهُ	الْاَعْمٰى (۲) [2]
اس نے تیوری چڑھائی	اور	منہ پھیرا	(اس بات پر) کہ	آیا اس کے پاس	نابینا
تیوری چڑھائی اور منہ پھیرا ○ اس بات پر کہ ان کے پاس نابینا حاضر ہوا ○					

وَ مَا یُدْرِیْكَ لَعَلَّهٗ یَزَّكّٰۤى ۙ(۳) اَوْ یَذَّكَّرُ					
وَ	مَا یُدْرِیْكَ	لَعَلَّهٗ	یَزَّكّٰۤى (۳)	اَوْ	یَذَّكَّرُ
اور	تم کیا جانو	شاید وہ (نابینا)	پاکیزہ ہو جائے	یا	وہ نصیحت حاصل کرے
اور تمہیں کیا معلوم شاید وہ پاکیزہ ہو جائے ○ یا نصیحت حاصل کرے					

فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ؕ(۴) اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۙ(۵) فَاَنْتَ					
فَتَنْفَعَهُ	الذِّكْرٰى (۴)	اَمَّا	مَنِ	اسْتَغْنٰى (۵)	فَاَنْتَ
تو فائدہ دے اسے	نصیحت	بہر حال	وہ شخص جو	بے پرواہوا	تو تم
تو نصیحت اسے فائدہ دے ○ بہر حال وہ شخص جو بے پروا بنا ○ تو تم					

تبلیغ سے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت

1 ...... اس سورت کی ابتدائی دس آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت اور اپنی بارگاہ میں ان کی محبوبیت کا ایک پہلو بیان فرمایا ہے کہ جب نبی اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے اجتہاد سے ایک کام کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اسے دوسرے کام پر فوقیت دی اور دوسرے کام کی طرف توجہ نہ فرمائی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے لطیف انداز میں اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تربیت فرمائی۔

2 ...... یہ نابینا حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور یہاں نابینا کہنے سے ان کی معذوری کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

لَهٗ تَصَدّٰى ﴿٦﴾ وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾

لَهٗ	تَصَدّٰى ﴿٦﴾	وَ	مَا	عَلَيْكَ	اَلَّا يَزَّكّٰى ﴿٧﴾
اس کے	پیچھے پڑتے ہو	اور	نہیں	تم پر (کوئی الزام)	کہ وہ (کافر) پاکیزگی حاصل نہ کرے

اس کے پیچھے پڑتے ہو○ اور تم پر اس بات کا کوئی الزام نہیں کہ وہ (کافر) پاکیزہ نہ ہو○

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ﴿٨﴾ وَهُوَ يَخْشٰى ﴿٩﴾

وَ	اَمَّا	مَنْ	جَآءَكَ	يَسْعٰى ﴿٨﴾	وَ	هُوَ	يَخْشٰى ﴿٩﴾
اور	بہر حال	وہ شخص جو	آیا تمہارے پاس	دوڑتا ہوا	اور	وہ	ڈر رہا ہے

اور رہا وہ جو تمہارے حضور دوڑتا ہوا آیا○ اور وہ ڈر رہا ہے○

عظمتِ قرآن

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ﴿١٠﴾ كَلَّاۤ اِنَّهَا

فَاَنْتَ	عَنْهُ	تَلَهّٰى ﴿١٠﴾	كَلَّاۤ	اِنَّهَا
تو تم	اس سے	بے پروائی کرتے ہو	ایسے نہیں (کریں)	بیشک یہ (آیتیں)

تو تم اسے چھوڑ کر (دوسری طرف) مشغول ہوتے ہو○ ایسے نہیں، بیشک یہ باتیں

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾

وقف لازم

تَذْكِرَةٌ ﴿١١﴾	فَمَنْ	شَآءَ	ذَكَرَهٗ ﴿١٢﴾ (1)	فِيْ صُحُفٍ مُّكَرَّمَةٍ ﴿١٣﴾
نصیحت (ہیں)	تو جو	چاہے	یاد کرے اس (قرآن) کو	(وہ) عزت والے صحیفوں میں (ہے)

نصیحت ہیں○ تو جو چاہے اسے یاد کرے○ ان عزت والے صحیفوں میں○

مَّرْفُوْعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾ بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾ كِرَامٍ

مَّرْفُوْعَةٍ	مُّطَهَّرَةٍ ﴿١٤﴾	بِاَيْدِيْ سَفَرَةٍ ﴿١٥﴾	كِرَامٍ
(جو) بلندی والے	پاکی والے (ہیں)	(ان) لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)	(جو) معزز

جو بلندی والے پاکی والے ہیں○ ان لکھنے والوں کے ہاتھوں سے (لکھے ہوئے)○ جو معزز

1 ...... قرآنِ پاک حفظ کرنے کی بہت فضیلت ہے، حدیثِ پاک میں ہے ”اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھتا ہے یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کرلیتا ہے تو وہ بزرگ فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآنِ کریم کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا سامنا ہو تو اس کے لئے دگنا ثواب ہے۔ (بخاری، ۳/۳۷۳، الحدیث: ۴۹۳۷) لہٰذا جس سے قرآنِ مجید حفظ کرنا اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنا ممکن ہو تو اسے حفظِ قرآن کی سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے۔

انسان کی ناشکری کا بیان

بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾

بَرَرَةٍ ﴿١٦﴾	قُتِلَ	الْاِنْسَانُ (1)	مَاۤ اَكْفَرَهٗ ﴿١٧﴾
نیکی والے (ہیں)	مارا جائے	آدمی	کتنا ناشکرا ہے وہ

نیکی والے ہیں ○ آدمی مارا جائے، کتنا ناشکرا ہے وہ ○

انسان کی پیدائش، موت اور دوبارہ زندگی کی طرف اشارہ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ	خَلَقَهٗ ﴿١٨﴾	مِنْ نُّطْفَةٍ	خَلَقَهٗ
کس چیز سے	اللہ نے پیدا کیا اسے	ایک بوند سے	اس نے پیدا کیا اسے

اللہ نے اسے کس چیز سے پیدا کیا ہے؟ ○ ایک بوند سے اسے پیدا فرمایا،

فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾ ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ ثُمَّ

فَقَدَّرَهٗ ﴿١٩﴾	ثُمَّ	السَّبِیْلَ	یَسَّرَهٗ ﴿٢٠﴾ (2)	ثُمَّ
پھر طرح طرح کی حالتوں میں رکھا اسے	پھر	راستہ	آسان کردیا اسے	پھر

پھر اسے طرح طرح کی حالتوں میں رکھا ○ پھر راستہ آسان کردیا اسے ○ پھر

اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾

اَمَاتَهٗ	فَاَقْبَرَهٗ ﴿٢١﴾	ثُمَّ	اِذَا	شَآءَ	اَنْشَرَهٗ ﴿٢٢﴾
موت دی اسے	پھر قبر میں رکھوایا اسے	پھر	جب	وہ چاہے گا	باہر نکالے گا اسے

اسے موت دی پھر اسے قبر میں رکھوایا ○ پھر جب چاہے گا اسے باہر نکالے گا ○

انسان کو اسباب و سامانِ زندگی کی یاددہانی

كَلَّا لَمَّا یَقْضِ مَاۤ اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ فَلْیَنْظُرِ

كَلَّا	لَمَّا یَقْضِ	مَاۤ	اَمَرَهٗ ﴿٢٣﴾ (3)	فَلْیَنْظُرِ
یقیناً	اب تک نہ پورا کیا	جو	اللہ نے حکم دیا اسے	تو چاہئے کہ دیکھے

یقیناً اس نے اب تک پورا نہ کیا جو اللہ نے اسے حکم دیا تھا ○ تو آدمی کو چاہیے

1 ...... یہاں آدمی سے کافر شخص مراد ہے اور ہر کافر اللہ تعالیٰ کی کثیر نعمتوں اور بے انتہا احسانات کے باوجود اس کے ساتھ کفر کرکے ناشکری کرتا ہے۔

2 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ اس کیلئے ماں کے پیٹ سے پیدا ہونے کا راستہ آسان کردیا۔

3 ...... یعنی کافر انسان کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ وہ تکبر اور کفر نہ کرے یونہی توحید، مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور حشر و نشر کا انکار کرنے پر قائم نہ رہے، لیکن اس نے اب تک حکمِ الٰہی پر عمل کرتے ہوئے نہ ایمان قبول کیا ہے اور نہ ہی اپنے تکبر سے باز آیا ہے۔

الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ﴿۲۵﴾ ثُمَّ

الْاِنْسَانُ	اِلٰى طَعَامِهٖۤ ﴿۲۴﴾	اَنَّا	صَبَبْنَا	الْمَآءَ	صَبًّا ﴿۲۵﴾	ثُمَّ
آدمی	اپنے کھانے کی طرف	بیشک	ہم نے برسایا	پانی	خوب برسانا	پھر

اپنے کھانوں کو دیکھے ○ کہ ہم نے اچھی طرح پانی ڈالا ○ پھر

شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ﴿۲۶﴾ فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا ﴿۲۷﴾ وَّ عِنَبًا

شَقَقْنَا	الْاَرْضَ	شَقًّا ﴿۲۶﴾	فَاَنْۢبَتْنَا	فِیْهَا	حَبًّا ﴿۲۷﴾	وَّ	عِنَبًا
ہم نے چیرا	زمین (کو)	خوب چیرنا	تو ہم نے اگایا	اس میں	اناج	اور	انگور

زمین کو خوب چیرا ○ تو اس میں اناج اُگایا ○ اور انگور

وَّ قَضْبًا ﴿۲۸﴾ وَّ زَیْتُوْنًا وَّ نَخْلًا ﴿۲۹﴾ وَّ حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾ وَّ

وَّ	قَضْبًا ﴿۲۸﴾	وَّ	زَیْتُوْنًا	وَّ	نَخْلًا ﴿۲۹﴾	وَّ	حَدَآىِٕقَ غُلْبًا ﴿۳۰﴾	وَّ
اور	چارہ	اور	زیتون	اور	کھجور	اور	گھنے باغات	اور

اور چارہ ○ اور زیتون اور کھجور ○ اور گھنے باغیچے ○ اور

فَاكِهَةً وَّ اَبًّا ﴿۳۱﴾ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾

فَاكِهَةً	وَّ	اَبًّا ﴿۳۱﴾	مَّتَاعًا	لَّكُمْ	وَ	لِاَنْعَامِكُمْ ﴿۳۲﴾
پھل	اور	گھاس	فائدے (کے لئے)	تمہارے	اور	تمہارے چوپایوں کے

پھل اور گھاس ○ تمہارے فائدے کے لئے اور تمہارے چوپایوں کے لئے ○

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ

فَاِذَا	جَآءَتِ	الصَّآخَّةُ ﴿۳۳﴾ (1)	یَوْمَ	یَفِرُّ	الْمَرْءُ
پھر جب	آئے گی	کان پھاڑنے والی چنگھاڑ	(اس) دن	بھاگے گا	آدمی

پھر جب وہ کان پھاڑنے والی چنگھاڑ آئے گی ○ اس دن آدمی اپنے بھائی سے

روزانہ ست شعر داروں کا مال

(1)...... یہ آواز دوسری بار صور پھونکنے کی ہوگی۔ جب یہ آواز آئے گی تو اس دن آدمی اپنے بھائی، ماں، باپ، بیوی اور بیٹوں سے بھاگے گا اور ان میں سے کسی کی طرف توجہ نہیں کرے گا تاکہ کوئی اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کر لے اور ان میں سے ہر ایک کو اس دن اپنی ایسی فکر ہوگی جو اسے دوسروں سے بے پروا کر دے گی۔

مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾ وَ اُمِّهٖ وَ اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾ وَ صَاحِبَتِهٖ

مِنْ اَخِيْهِ ﴿۳۴﴾	وَ	اُمِّهٖ	وَ	اَبِيْهِ ﴿۳۵﴾	وَ	صَاحِبَتِهٖ
اپنے بھائی سے	اور	اپنی ماں	اور	اپنے باپ (سے)	اور	اپنی بیوی

بھاگے گا ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ ○ اور اپنی بیوی

وَ بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ

وَ	بَنِيْهِ ﴿۳۶﴾	لِكُلِّ امْرِئٍ	مِّنْهُمْ	يَوْمَئِذٍ	شَاْنٌ
اور	اپنے بیٹوں (سے)	ہر شخص کو	ان میں سے	اس دن	ایک فکر (ہو گی)

اور اپنے بیٹوں سے ○ ان میں سے ہر شخص کو اس دن ایک ایسی فکر ہو گی

يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ ضَاحِكَةٌ

يُّغْنِيْهِ ﴿۳۷﴾	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	مُّسْفِرَةٌ ﴿۳۸﴾ (1)	ضَاحِكَةٌ
جو بے پروا کر دے گی اسے (دوسروں سے)	بہت سے چہرے	اس دن	روشن (ہوں گے)	ہنسنے والے

جو اسے (دوسروں سے) بے پروا کر دے گی ○ بہت سے چہرے اس دن روشن ہوں گے ○ ہنستے ہوئے

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾ وَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾

مُّسْتَبْشِرَةٌ ﴿۳۹﴾	وَ	وُجُوْهٌ	يَّوْمَئِذٍ	عَلَيْهَا	غَبَرَةٌ ﴿۴۰﴾
خوشیاں منانے والے (ہوں گے)	اور	بہت سے چہرے	اس دن	ان پر	گرد (پڑی ہو گی)

خوشیاں مناتے ہوں گے ○ اور بہت سے چہروں پر اس دن گرد پڑی ہو گی ○

تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾

تَرْهَقُهَا	قَتَرَةٌ ﴿۴۱﴾	اُولٰٓئِكَ	هُمُ	الْكَفَرَةُ	الْفَجَرَةُ ﴿۴۲﴾
چڑھ رہی ہو گی ان پر	سیاہی	یہ لوگ	وہی	کافر	بدکار (ہیں)

ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی ○ یہ لوگ وہی کافر بدکار ہیں ○

روزِ قیامت ہر کسی کو اپنی فکر ہو گی

روزِ قیامت اہلِ ایمان اور کفار کے چہروں کا حال

ع ۱ ۴۲ ۵

1 ...... مکلف لوگ دو طرح کے ہیں۔ (1) سعادت مند۔ (2) بدبخت۔ روزِ قیامت سعادت مندوں کے چہرے ایمان کے نور، یا رات کی عبادتوں، یا وضو کے آثار سے روشن ہوں گے اور حساب سے فراغت کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت، اس کے کرم اور اس کی رضا پر ہنستے ہوئے خوشیاں منا رہے ہوں گے اور بدبختوں کا حال یہ ہو گا کہ اس دن بد عملیوں کی وجہ سے ان کے چہروں پر گرد پڑی اور کفر کی وجہ سے ان پر سیاہی چڑھ رہی ہو گی۔

آیات:29 | رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكْوِيْر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝۱ وَ اِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝۲ وَ اِذَا

اِذَا	الشَّمْسُ	كُوِّرَتْ ۝۱ (1)	وَ	اِذَا	النُّجُوْمُ	انْكَدَرَتْ ۝۲	وَ	اِذَا
جب	سورج	لپیٹ دیا جائے گا	اور	جب	تارے	جھڑ پڑیں گے	اور	جب

جب سورج کو لپیٹ دیا جائے گا ○ اور جب تارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب

الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ۝۳ وَ اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝۴ وَ اِذَا

الْجِبَالُ	سُیِّرَتْ ۝۳	وَ	اِذَا	الْعِشَارُ	عُطِّلَتْ ۝۴ (2)	وَ	اِذَا
پہاڑ	چلائے جائیں گے	اور	جب	دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں	چھوڑ دی جائیں گی	اور	جب

پہاڑ چلائے جائیں گے ○ اور جب دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں چھوٹی پھریں گی ○ اور جب

الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝۵ وَ اِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ۝۶ وَ اِذَا

الْوُحُوْشُ	حُشِرَتْ ۝۵	وَ	اِذَا	الْبِحَارُ	سُجِّرَتْ ۝۶	وَ	اِذَا
وحشی جانور	جمع کئے جائیں گے	اور	جب	سمندر	سلگائے جائیں گے	اور	جب

وحشی جانور جمع کئے جائیں گے ○ اور جب سمندر سلگائے جائیں گے ○ اور جب

1...... حدیث پاک میں ہے ”جسے یہ پسند ہو کہ وہ قیامت کے دن کو ایسا دیکھے گویا کہ وہ نظر کے سامنے ہے تو اسے چاہیے کہ وہ سورۂ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ اور سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ پڑھے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۴) 2...... یہاں ابتدائے قیامت کا حال بیان کیا گیا ہے کہ جس وقت دنیا تباہ ہونا شروع ہو گی اس وقت دہشت کی وجہ سے حال یہ ہو گا کہ پسندیدہ مال ہونے کے باوجود دس ماہ کی حاملہ اونٹنیاں آزاد پھریں گی، انہیں نہ کوئی چرانے والا ہو گا اور نہ ہی ان کا کوئی نگران ہو گا، یا یہاں بطور تمثیل کلام ہے، یعنی قیامت کی ہولناکی کا عالم یہ ہے کہ اگر کسی کے پاس دس ماہ کی حاملہ اونٹنی ہوتی کہ جس سے بچہ ملنے ہی والا

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

اَلنُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ۟ۙ وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُىِٕلَتْ ۟ۙ

النُّفُوْسُ	زُوِّجَتْ ⑦ (1)	وَ	اِذَا	الْمَوْءٗدَةُ	سُىِٕلَتْ ⑧
جانیں	جوڑی جائیں گی	اور	جب	زندہ دفن کی گئی لڑکی	اس سے پوچھا جائے گا

جانوں کو جوڑا جائے گا ○ اور جب زندہ دفن کی گئی لڑکی سے پوچھا جائے گا ○

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ۟ۚ وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ۟ۙ وَاِذَا

بِاَیِّ ذَنْۢبٍ	قُتِلَتْ ⑨	وَ	اِذَا	الصُّحُفُ	نُشِرَتْ ⑩	وَ	اِذَا
کس خطا کی وجہ سے	اسے قتل کیا گیا	اور	جب	اعمال نامے	کھولے جائیں گے	اور	جب

کس خطا کی وجہ سے اسے قتل کیا گیا؟ ○ اور جب نامۂ اعمال کھولے جائیں گے ○ اور جب

السَّمَآءُ كُشِطَتْ ۟ۙ وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۟ۙ وَاِذَا الْجَنَّةُ

السَّمَآءُ	كُشِطَتْ ⑪	وَ	اِذَا	الْجَحِیْمُ	سُعِّرَتْ ⑫ (2)	وَ	اِذَا	الْجَنَّةُ
آسمان	کھینچ لیا جائے گا	اور	جب	جہنم	بھڑکائی جائے گی	اور	جب	جنت

آسمان کھینچ لیا جائے گا ○ اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی ○ اور جب جنت

اُزْلِفَتْ ۟ۙ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّاۤ اَحْضَرَتْ ۟ؕ فَلَاۤ اُقْسِمُ

اُزْلِفَتْ ⑬	عَلِمَتْ	نَفْسٌ	مَّاۤ	اَحْضَرَتْ ⑭	فَلَاۤ اُقْسِمُ
قریب لائی جائے گی	(اس وقت) جان لے گی	ہر جان	جو	اس نے حاضر کیا	تو مجھے قسم ہے

قریب لائی جائے گی ○ ہر جان کو معلوم ہو جائے گا جو حاضر لائی ○ تو ان ستاروں

بِالْخُنَّسِ ۟ۙ الْجَوَارِ الْكُنَّسِ ۟ۙ وَالَّیْلِ

بِالْخُنَّسِ ⑮	الْجَوَارِ	الْكُنَّسِ ⑯	وَ	الَّیْلِ
الٹا چلنے والوں کی	سیدھا چلنے والوں	چھپ جانے والوں (کی)	اور	رات (کی)

کی قسم جو الٹے چلیں ○ جو سیدھے چلیں، چھپ جائیں ○ اور رات کی

قرآن حضرت جبریل عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کالایا ہوا کلام ہے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہے تو وہ اسے بھی آزاد چھوڑ دیتا اور اپنی جان کی فکر میں مشغول ہو جاتا۔ 1...... مفسرین نے اس آیت کے مختلف معنی بیان کئے ہیں (1) نیک لوگ نیکوں کے ساتھ اور برے لوگ بروں کے ساتھ کر دیئے جائیں گے۔ (2) جانیں اپنے جسموں کے ساتھ یا اپنے عملوں کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (3) ایمانداروں کی جانیں حوروں کے ساتھ اور کافروں کی جانیں شیاطین کے ساتھ ملا دی جائیں گی۔ (4) روحیں اپنے جسموں کی طرف لوٹا دی جائیں گی۔ 2...... اس سے مراد یہ ہے کہ قیامت کے دن جہنم کی بھڑک میں مزید اضافہ کیا جائے گا تاکہ وہ کفار کو ہمیشہ کے لئے جلاتی رہے ورنہ جہنم تو جب سے پیدا کی گئی ہے تب سے ہی بھڑک رہی ہے۔

اِذَا عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾ وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ اِنَّهٗ

اِذَا	عَسْعَسَ ﴿۱۷﴾	وَ	الصُّبْحِ	اِذَا	تَنَفَّسَ ﴿۱۸﴾ (1)	اِنَّهٗ
جب	وہ پیٹھ پھیر کر جائے	اور	صبح (کی)	جب	وہ سانس لے	بیشک وہ

جب پیٹھ پھیر کر جائے ○ اور صبح کی جب سانس لے ○ بیشک یہ

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾ ذِیْ قُوَّةٍ عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾

لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ﴿۱۹﴾ (2)	ذِیْ قُوَّةٍ	عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ	مَكِیْنٍ ﴿۲۰﴾
ضرور عزت والے رسول کا کلام (ہے)	قوت والا (ہے)	عرش والے کے حضور	عزت والا (ہے)

ضرور عزت والے رسول کا کلام ہے ○ جو قوت والا ہے، عرش کے مالک کے حضور عزت والا ہے ○

مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾ وَ مَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾ وَ

مُّطَاعٍ	ثَمَّ	اَمِیْنٍ ﴿۲۱﴾	وَ	مَا	صَاحِبُكُمْ	بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲۲﴾	وَ
اس کا حکم مانا جاتا ہے	وہاں	امانت دار (ہے)	اور	نہیں	تمہارے صاحب	مجنون	اور

وہاں اس کا حکم مانا جاتا ہے، امانت دار ہے ○ اور تمہارے صاحب ہر گز مجنون نہیں ○ اور

لَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾ وَ مَا هُوَ عَلَى الْغَیْبِ

لَقَدْ	رَاٰهُ	بِالْاُفُقِ الْمُبِیْنِ ﴿۲۳﴾	وَ	مَا	هُوَ	عَلَى الْغَیْبِ
ضرور بیشک	اس نے دیکھا اس (جبریل) کو	روشن کنارے پر	اور	نہیں	وہ (نبی)	غیب (بتانے) پر

یقیناً بیشک انہوں نے اسے روشن کنارے پر دیکھا ○ اور یہ نبی غیب بتانے پر

بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ وَ مَا هُوَ بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾ فَاَیْنَ تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾ اِنْ

بِضَنِیْنٍ ﴿۲۴﴾ (3)	وَ	مَا	هُوَ	بِقَوْلِ شَیْطٰنٍ رَّجِیْمٍ ﴿۲۵﴾	فَاَیْنَ	تَذْهَبُوْنَ ﴿۲۶﴾	اِنْ
بخیل	اور	نہیں	وہ (قرآن)	شیطان مردود کا پڑھا ہوا	پھر کہاں	تم جاتے ہو	نہیں

ہر گز بخیل نہیں ○ اور وہ (قرآن) ہر گز مردود شیطان کا پڑھا ہوا نہیں ○ پھر تم کدھر جاتے ہو؟ ○ وہ تو

حضرت جبریل اور نبی عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے متعلق کلام

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم غیب بتانے پر بخیل نہیں

قرآن پر اعتراض کرنے والوں کو جواب

1 ...... صبح کے سانس لینے سے مراد یہ ہے کہ وہ ظاہر ہو جائے اور اس کی روشنی خوب پھیل جائے۔

2 ...... جمہور مفسرین کے نزدیک اس آیت میں "عزت والے رسول" سے مراد حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں۔

3 ...... اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ تعالیٰ نے غیب کا علم عطا فرمایا ہے اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس میں سے بہت کچھ اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو بتایا ہے۔

هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾ لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ								
اَنْ	مِنْكُمْ	شَآءَ	لِمَنْ	لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۷﴾	ذِكْرٌ (1)	اِلَّا	هُوَ
کہ	تم میں سے	چاہے	(اس) کے لئے جو	تمام جہانوں کے لئے	نصیحت	مگر	وہ
سارے جہانوں کے لیے نصیحت ہی ہے ○ اس کے لیے جو تم میں سے							

بندوں کا چاہنا مشیّتِ الٰہی کے تابع ہے

يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾ ع								
رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۹﴾	اللّٰهُ	يَّشَآءَ (2)	اَنْ	اِلَّآ	مَا تَشَآءُوْنَ	وَ	يَّسْتَقِيْمَ ﴿۲۸﴾
(جو) تمام جہانوں کا رب (ہے)	اللہ	چاہے	یہ کہ	مگر	تم نہیں چاہ سکتے	اور	وہ سیدھا ہو جائے
سیدھا ہونا چاہے ○ اور تم کچھ نہیں چاہ سکتے مگر یہ کہ اللہ چاہے جو سارے جہانوں کا رب ہے ○							

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

احوالِ قیامت کا بیان اور لوگوں کو تنبیہ

اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾ وَ اِذَا الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾ وَ اِذَا								
اِذَا	وَ	انْتَثَرَتْ ﴿۲﴾	الْكَوَاكِبُ	اِذَا	وَ	انْفَطَرَتْ ﴿۱﴾	السَّمَآءُ	اِذَا
جب	اور	جھڑ پڑیں گے	ستارے	جب	اور	پھٹ جائے گا	آسمان	جب
جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور جب ستارے جھڑ پڑیں گے ○ اور جب								

1 ...... قرآنِ عظیم تمام جنوں اور انسانوں کے لئے نصیحت ہے اور اس سے وہی نصیحت حاصل کر سکتا ہے جسے حق کی پیروی کرنا، اس پر قائم رہنا اور اس سے نفع حاصل کرنا منظور ہو۔

2 ...... اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ اور رضا میں بہت فرق ہے، بندے کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادہ سے ہوتا ہے لیکن ہر کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو یہ ضروری نہیں۔

الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ۙ﴿۳﴾ وَ اِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۙ﴿۴﴾ عَلِمَتْ

الْبِحَارُ	فُجِّرَتْ ﴿۳﴾	وَ	اِذَا	الْقُبُوْرُ	بُعْثِرَتْ ﴿۴﴾	عَلِمَتْ [1]
سمندر	بہادیے جائیں گے	اور	جب	قبریں	کریدی جائیں گی	(اس وقت) جان لے گی

سمندر بہادیے جائیں گے ○ اور جب قبریں کریدی جائیں گی ○ ہر جان کو

نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَ اَخَّرَتْ ؕ﴿۵﴾ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا

نَفْسٌ	مَّا	قَدَّمَتْ [2]	وَ	اَخَّرَتْ ﴿۵﴾	یٰۤاَیُّهَا	الْاِنْسَانُ	مَا
ہر جان	جو	اس نے آگے بھیجا	اور	(جو) پیچھے چھوڑا	اے	انسان	کس چیز نے

معلوم ہو جائے گا جو اس نے آگے بھیجا اور جو پیچھے چھوڑا ○ اے انسان! تجھے کس چیز نے

ربِّ کریم سے متعلق دھوکے میں مبتلا انسان کو تنبیہ

غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ۙ﴿۶﴾ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ

غَرَّكَ [3]	بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِ ﴿۶﴾	الَّذِیْ	خَلَقَكَ	فَسَوّٰىكَ
دھوکے میں ڈال دیا تجھے	اپنے کرم والے رب کے بارے میں	جس نے	پیدا کیا تجھے	پھر ٹھیک بنایا تجھے

اپنے کرم والے رب کے بارے میں دھوکے میں ڈال دیا ○ جس نے تجھے پیدا کیا پھر ٹھیک بنایا

فَعَدَلَكَ ۙ﴿۷﴾ فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ؕ﴿۸﴾ كَلَّا بَلْ

فَعَدَلَكَ ﴿۷﴾	فِیْۤ اَیِّ صُوْرَةٍ	مَّا شَآءَ	رَكَّبَكَ ﴿۸﴾	كَلَّا	بَلْ
پھر اعتدال والا کیا تجھے	جس صورت میں	اس نے چاہا	جوڑ دیا تجھے	ہر گز نہیں	بلکہ

پھر اعتدال والا کیا ○ جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ○ ہر گز نہیں، بلکہ

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق خبر

تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۙ﴿۹﴾ وَ اِنَّ عَلَیْكُمْ لَحٰفِظِیْنَ ۙ﴿۱۰﴾

تُكَذِّبُوْنَ	بِالدِّیْنِ ﴿۹﴾	وَ	اِنَّ	عَلَیْكُمْ	لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾
تم جھٹلاتے ہو	انصاف ہونے کو	اور	بیشک	تمہارے اوپر	ضرور نگہبانی کرنے والے (مقرر ہیں)

تم انصاف ہونے کو جھٹلاتے ہو ○ اور بیشک تم پر ضرور کچھ نگہبان مقرر ہیں ○

1 ...... یہ جاننا اعمال نامہ پڑھنے کے ذریعے ہوگا۔ 2 ...... جو آگے بھیجا اس سے مراد نیک یا برا عمل ہے، یا اس سے صدقات مراد ہیں اور جو پیچھے چھوڑا اس سے مراد نیکی یا بدی ہے یا اس سے میراث مراد ہے۔ 3 ...... اگرچہ اللہ تعالیٰ کرم فرمانے والا ہے لیکن اس کا کرم دیکھ کر اس کی نافرمانی کرنے کی جرأت کرنے کی بجائے اس کے عذاب کا سوچ کر اس کی نافرمانی سے ہر دم بچتے رہنا چاہئے۔ اس سے ان لوگوں کو نصیحت حاصل کرنی چاہئے کہ جو گناہ کرنے کے بعد سچی توبہ کرنے کی بجائے یہ کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا ہے، وہ معاف کر دے گا کوئی بات نہیں۔

نیکوں کا صلہ اور بدکاروں کا انجام

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ⑫ اِنَّ الْاَبْرَارَ

كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ⑪ (1)	يَعْلَمُوْنَ (2)	مَا	تَفْعَلُوْنَ ⑫	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
معزز لکھنے والے	وہ جانتے ہیں	جو کچھ	تم کرتے ہو	بیشک	نیک لوگ

معزز لکھنے والے ○ وہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرتے ہو ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑬ وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ⑭

لَفِيْ نَعِيْمٍ ⑬	وَ	اِنَّ	الْفُجَّارَ	لَفِيْ جَحِيْمٍ ⑭
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہیں)	اور	بیشک	بدکار لوگ (یعنی کافر)	ضرور جہنم میں (ہیں)

ضرور چین میں (جانے والے) ہیں ○ اور بیشک بدکار ضرور دوزخ میں ہیں ○

يَّصْلَوْنَهَا يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮ وَمَا هُمْ عَنْهَا

يَّصْلَوْنَهَا	يَوْمَ الدِّيْنِ ⑮	وَ	مَا	هُمْ	عَنْهَا
وہ داخل ہوں گے اس میں	جزاء، انصاف کے دن	اور	نہیں	وہ	اس سے

انصاف کے دن اس میں جائیں گے ○ اور اس سے کہیں

روزِ جزا و انصاف کی حقیقت

بِغَآئِبِيْنَ ⑯ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰ ثُمَّ

بِغَآئِبِيْنَ ⑯	وَ	مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ⑰	ثُمَّ
چھپ سکنے والے	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزاء، انصاف کا دن	پھر

چھپ نہ سکیں گے ○ اور تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ پھر

مَآ اَدْرٰىكَ مَا يَوْمُ الدِّيْنِ ⑱ يَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ

مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	يَوْمُ الدِّيْنِ ⑱	يَوْمَ	لَا تَمْلِكُ	نَفْسٌ
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	جزاء، انصاف کا دن	(جس) دن	اختیار نہ رکھے گی	کوئی جان

تجھے کیا معلوم کہ انصاف کا دن کیا ہے؟ ○ جس دن کوئی جان

(1)...... اس سے معلوم ہوا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عزت والے کریم ہیں۔

(2)...... ہمارا چھپا اور ظاہر کوئی عمل فرشتوں سے پوشیدہ نہیں، اسی لئے وہ ہر عمل لکھ لیتے ہیں۔

لِّنَفْسٍ شَيْـًٔا ؕ وَ الْاَمْرُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾ ع

لِّنَفْسٍ	شَيْـًٔا	وَ	الْاَمْرُ	يَوْمَئِذٍ	لِّلّٰهِ ﴿١٩﴾
کسی جان کے لئے	کچھ	اور	سارا حکم	اس دن	اللہ کا (ہو گا)

کسی جان کے لئے کچھ اختیار نہ رکھے گی اور سارا حکم اس دن اللہ کا ہو گا ○

آیات:36 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْمُطَفِّفِيْن مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

وَيْلٌ	لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ﴿١﴾ (1)	الَّذِيْنَ	اِذَا	اكْتَالُوْا	عَلَى النَّاسِ
خرابی (ہے)	کم تولنے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جب	ناپ کر لیں	لوگوں سے

کم تولنے والوں کے لئے خرابی ہے ○ وہ لوگ کہ جب دوسرے لوگوں سے ناپ لیں

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾ وَ اِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ ؕ

يَسْتَوْفُوْنَ ﴿٢﴾	وَ	اِذَا	كَالُوْهُمْ	اَوْ وَّزَنُوْهُمْ	يُخْسِرُوْنَ ﴿٣﴾ (2)
(تو) پورا وصول کریں	اور	جب	ناپ کر دیں انہیں	یا تول کر دیں انہیں	(تو) کم کر دیں

تو پورا وصول کریں ○ اور جب انہیں ناپ یا تول کر دیں تو کم کر دیں ○

ناپ تول میں خیانت کرنے والوں کو سخت وعید

1 ...... صحیح ناپنے اور تولنے کا انجام دنیا میں بھی بہتر ہوتا ہے کہ اس سے لوگوں کا اعتبار قائم رہتا، تجارت میں خوب اضافہ ہوتا اور رزق میں برکت ہوتی ہے اور آخرت میں بھی یقیناً بہتر ہو گا کہ اِس حوالے سے لوگوں کا اُس پر کوئی حق نہ ہو گا، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے ان آیات میں سخت وعید ہے۔

2 ...... ناپ تول میں کمی کرنے کی تمام صورتیں اس آیت میں داخل ہیں جیسے کپڑا ناپتے وقت لچک دار کپڑے کو کھینچ کر ناپنا، ترازو کے جس حصے میں باٹ رکھے جاتے ہیں اس کے نیچے کوئی چیز لگا دینا، وزن کرنے کے الیکٹرونک آلات کی سیٹنگ میں یا میٹر میں تبدیلی کر کے کم تول کے دینا وغیرہ۔

اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓىٕكَ اَنَّهُمْ مَّبْعُوْثُوْنَ ۟ۙ لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۟ۙ

اَلَا یَظُنُّ	اُولٰٓىٕكَ	اَنَّهُمْ	مَّبْعُوْثُوْنَ ۟	لِیَوْمٍ عَظِیْمٍ ۟
کیا یقین نہیں رکھتے	یہ لوگ	کہ وہ	اٹھائے جائیں گے	ایک عظمت والے دن کے لئے

کیا یہ لوگ یقین نہیں رکھتے کہ انہیں (دوبارہ زندہ کر کے) اٹھایا جائے گا ○ ایک عظمت والے دن کے لیے ○

یَّوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۟ؕ

یَّوْمَ (1)	یَقُوْمُ	النَّاسُ	لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۟
(جس) دن	کھڑے ہوں گے	تمام لوگ	تمام جہانوں کے رب کے حضور

جس دن سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے ○

کفار کے اعمال ناموں کا مقام اور اس کی حقیقت

كَلَّاۤ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۟ؕ وَ

كَلَّاۤ	اِنَّ	كِتٰبَ الْفُجَّارِ (2)	لَفِیْ سِجِّیْنٍ ۟	وَ
یقیناً	بیشک	بدکاروں کا اعمال نامہ	ضرور سجین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک بدکاروں کا نامہ اعمال ضرور سجین میں ہے ○ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌ ۟ؕ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ۟ؕ

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	سِجِّیْنٌ ۟	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ۟
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	سجین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

تجھے کیا معلوم کہ سجین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کا انجام

وَیْلٌ یَّوْمَىٕذٍ لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۟ۙ الَّذِیْنَ یُكَذِّبُوْنَ

وَیْلٌ	یَّوْمَىٕذٍ	لِّلْمُكَذِّبِیْنَ ۟	الَّذِیْنَ	یُكَذِّبُوْنَ
خرابی (ہے)	اس دن	جھٹلانے والوں کے لئے	وہ لوگ جو	جھٹلاتے ہیں

اس دن جھٹلانے والوں کے لئے خرابی ہے ○ جو انصاف کے دن کو

1 ...... یعنی جس دن سب لوگ اپنے اعمال کے حساب اور ان کی جزا کے لئے ربُّ العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے اس دن ان لوگوں کا ناپ تول میں کمی کرنا اور اس کا بدلہ ظاہر ہو جائے گا۔

2 ...... یہاں بدکاروں سے مراد کفار ہیں اور سجین کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ یہ ساتویں زمین کے نیچے ایک مقام ہے اور یہ مقام ابلیس اور اس کے لشکروں کا محل ہے۔

روزِ انصاف کو جھٹلانے والے کفار کی صفات

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾ وَ مَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ

بِيَوْمِ الدِّيْنِ ﴿١١﴾	وَ	مَا يُكَذِّبُ	بِهٖۤ	اِلَّا	كُلُّ مُعْتَدٍ
جزاء، انصاف کے دن کو	اور	نہیں جھٹلائے گا	اس کو	مگر	ہر سرکش

جھٹلاتے ہیں ○ اور اسے نہیں جھٹلائے گا مگر ہر سرکش،

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾ اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ

اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾	اِذَا	تُتْلٰى	عَلَيْهِ	اٰيٰتُنَا	قَالَ
بڑا گناہگار	جب	پڑھی جاتی ہیں	اس پر	ہماری آیتیں	(تو) کہتا ہے

بڑا گناہگار ○ جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو کہتا ہے

جھٹلانے والے کافروں کا اُخروی انجام

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾ كَلَّا بَلْ سکتة رَانَ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١٣﴾	كَلَّا	بَلْ	رَانَ (1)	عَلٰى قُلُوْبِهِمْ
(یہ) پہلے لوگوں کی کہانیاں (ہیں)	ہرگز نہیں	بلکہ	زنگ چڑھادیا ہے	ان کے دلوں پر

(یہ قرآن) اگلوں کی کہانیاں ہیں ○ (ایسا) ہرگز نہیں (ہے) بلکہ ان کے کمائے ہوئے اعمال نے

مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾ كَلَّاۤ اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ

مَّا	كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿١٤﴾	كَلَّاۤ	اِنَّهُمْ	عَنْ رَّبِّهِمْ
(اس نے) جو	وہ کماتے (کام کرتے) تھے	یقیناً	بیشک وہ	اپنے رب (کے دیدار) سے

ان کے دلوں پر زنگ چڑھادیا ہے ○ یقیناً بیشک وہ اس دن اپنے رب کے

يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا

يَوْمَئِذٍ	لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿١٥﴾ (2)	ثُمَّ	اِنَّهُمْ	لَصَالُوا
اس دن	ضرور حجاب یعنی پردے میں ہوں گے	پھر	بیشک وہ	ضرور داخل ہونے والے

دیدار سے ضرور محروم ہوں گے ○ پھر بیشک وہ ضرور جہنم میں

1...... گناہ دل کو میلا کرتے ہیں اور گناہوں کی زیادتی دل کے زنگ کا باعث ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ”جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے دل میں ایک سیاہ نقطہ پیدا ہوتا ہے، جب اس گناہ سے باز آجاتا ہے اور توبہ واستغفار کرلیتا ہے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے اور اگر پھر گناہ کرتا ہے تو وہ نقطہ بڑھتا ہے یہاں تک کہ پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور یہی رَان یعنی وہ زنگ ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہوا۔(ترمذی، ۵/۲۲۰، الحدیث: ۳۳۴۵)

2...... آخرت میں دیدارِ الٰہی کی نعمت سے محرومی کی وعید کفار کے لیے ہے، مومنین کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیدارِ الٰہی کی نعمت نصیب ہو گی۔

نیک لوگوں کے اعمال نامے کا مقام اور اس کی حقیقت

الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾

الْجَحِيْمِ ﴿١٦﴾	ثُمَّ	يُقَالُ	هٰذَا	الَّذِيْ	كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ﴿١٧﴾
جہنم (میں)	پھر	کہا جائے گا	یہ (ہے)	وہ جو	تم اس کو جھٹلاتے تھے

داخل ہونے والے ہیں ○ پھر کہا جائے گا: یہ وہ ہے جسے تم جھٹلاتے تھے ○

كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ وَ

كَلَّآ	اِنَّ	كِتٰبَ الْاَبْرَارِ	لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ﴿١٨﴾ (1)	وَ
یقیناً	بیشک	نیک لوگوں کا اعمال نامہ	ضرور علیین میں (ہے)	اور

یقیناً بیشک نیک لوگوں کا نامہ اعمال ضرور علیین میں ہے ○ اور تجھے

مَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾

مَآ اَدْرٰىكَ	مَا	عِلِّيُّوْنَ ﴿١٩﴾	كِتٰبٌ	مَّرْقُوْمٌ ﴿٢٠﴾
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	علیین	(وہ) ایک کتاب (ہے)	مہر لگائی ہوئی

کیا معلوم کہ علیین کیا ہے؟ ○ (وہ) مہر لگائی ہوئی ایک کتاب ہے ○

نیک لوگوں کے لیے جنتی انعامات

يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾ اِنَّ الْاَبْرَارَ

يَّشْهَدُهٗ	الْمُقَرَّبُوْنَ ﴿٢١﴾	اِنَّ	الْاَبْرَارَ
حاضر ہوتے ہیں اس پر	قرب والے (فرشتے)	بیشک	نیک لوگ

قرب والے اس کی زیارت کرتے ہیں ○ بیشک نیک لوگ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ تَعْرِفُ

لَفِيْ نَعِيْمٍ ﴿٢٢﴾	عَلَى الْاَرَآئِكِ	يَنْظُرُوْنَ ﴿٢٣﴾ (2)	تَعْرِفُ
ضرور نعمتوں، راحتوں میں (ہوں گے)	تختوں پر	نظارے کر رہے ہوں گے	تو پہچان لے گا

ضرور چین میں ہوں گے ○ تختوں پر نظارے کر رہے ہوں گے ○ تم ان کے چہروں میں

(1)...... علیین ساتویں آسمان میں عرش کے نیچے سب سے اونچا مقام ہے۔

(2)...... اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزار نیک بندے جنت میں تختوں پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں کو اور اس کے علاوہ طرح طرح کے عذابات میں گرفتار اپنے دشمنوں کو دیکھیں گے۔

فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ ﴿٢٤﴾ یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿٢٥﴾ خِتٰمُهٗ

فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ	نَضۡرَةَ النَّعِیۡمِ ﴿٢٤﴾	یُسۡقَوۡنَ	مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ ﴿٢٥﴾	خِتٰمُهٗ
ان کے چہروں میں	نعمتوں کی تروتازگی	انہیں پلایا جائے گا	مہر لگائی ہوئی خالص شراب سے	اس کی مہر

نعمتوں کی تروتازگی پہچان لوگے ○ انہیں صاف ستھری خالص شراب پلائی جائے گی جس پر مہر لگائی ہوئی ہوگی ○ اس

مِسۡكٌ ؕ وَ فِیۡ ذٰلِكَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿٢٦﴾ وَ مِزَاجُهٗ

مِسۡكٌ	وَ	فِیۡ ذٰلِكَ	فَلۡیَتَنَافَسِ	الۡمُتَنَافِسُوۡنَ ﴿٢٦﴾ (1)	وَ	مِزَاجُهٗ
مشک (کی ہے)	اور	اسی میں (پر)	تو چاہئے کہ للچائیں	للچانے والے	اور	اس کی ملاوٹ

کی مہر مشک (کی) ہے اور للچانے والوں کو تو اسی پر للچانا چاہئے ○ اور اس کی ملاوٹ

مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿٢٧﴾ عَیۡنًا یَّشۡرَبُ بِهَا الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿٢٨﴾ اِنَّ

مِنۡ تَسۡنِیۡمٍ ﴿٢٧﴾	عَیۡنًا	یَّشۡرَبُ	بِهَا	الۡمُقَرَّبُوۡنَ ﴿٢٨﴾	اِنَّ
تسنیم سے (ہے)	(وہ) ایک چشمہ (ہے)	پئیں گے	اس سے	مقرب بندے	بیشک

تسنیم سے ہے ○ ایک چشمہ جس سے مقرب بندے پئیں گے ○ بیشک

الَّذِیۡنَ اَجۡرَمُوۡا كَانُوۡا مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یَضۡحَكُوۡنَ ﴿٢٩﴾ وَ

الَّذِیۡنَ	اَجۡرَمُوۡا	كَانُوۡا	مِنَ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا	یَضۡحَكُوۡنَ ﴿٢٩﴾ (2)	وَ
وہ لوگ جنہوں نے	جرم کئے	وہ تھے	ایمان والوں / سے (پر)	ہنسا کرتے	اور

مجرم لوگ ایمان والوں پر ہنسا کرتے تھے ○ اور

اِذَا مَرُّوۡا بِهِمۡ یَتَغَامَزُوۡنَ ﴿٣٠﴾ وَ اِذَا انۡقَلَبُوۡۤا

اِذَا	مَرُّوۡا	بِهِمۡ	یَتَغَامَزُوۡنَ ﴿٣٠﴾	وَ	اِذَا	انۡقَلَبُوۡۤا
جب	وہ گزرتے	ان پر	(تو) یہ آپس میں آنکھوں سے اشارے کرتے تھے	اور	جب	وہ پلٹتے

جب وہ ان کے پاس سے گزرتے تو یہ آپس میں (ان پر) آنکھوں سے اشارے کرتے تھے ○ اور جب یہ کافر

دنیا میں کفار کا اہلِ ایمان کے ساتھ برا سلوک اور اس کا اُخروی نتیجہ

(1) ...... یعنی للچانے والوں کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف سبقت کرکے اور برائیوں سے بازرہ کر جنت میں مشک کی مہر لگی شراب پر للچانا چاہئے۔ (2) ...... ابوجہل، ولید بن مغیرہ اور عاص بن وائل وغیرہ کفار کے سردار، حضرت خباب، حضرت عمار، حضرت صہیب اور حضرت بلال وغیرہ غریب مومنین پر ہنسا کرتے تھے اور جب وہ غریب مومنین ان مالدار کافر سرداروں کے پاس سے گزرتے تو یہ سردار آپس میں طعن کے طور پر ان مومنین پر آنکھوں سے اشارے کرتے تھے۔ ان کے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾ وَ اِذَا رَاَوْهُمْ

اِلٰۤى اَهْلِهِمُ	انْقَلَبُوْا	فَكِهِیْنَ ﴿۳۱﴾	وَ	اِذَا	رَاَوْهُمْ
اپنے گھروں کی طرف	(تو) پلٹتے	خوش ہوتے ہوئے	اور	جب	وہ دیکھتے ان (مسلمانوں) کو

اپنے گھروں کی طرف لوٹتے تو خوش ہو کر لوٹتے ○ اور جب مسلمانوں کو دیکھتے

قَالُوْۤا اِنَّ هٰۤؤُلَآءِ لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾ وَ مَاۤ اُرْسِلُوْا

قَالُوْۤا	اِنَّ	هٰۤؤُلَآءِ	لَضَآلُّوْنَ ﴿۳۲﴾	وَ	مَاۤ اُرْسِلُوْا
(تو) کہتے	بیشک	یہ لوگ	ضرور بہکے ہوئے (ہیں)	اور (حالانکہ)	انہیں نہیں بھیجا گیا

تو کہتے: بیشک یہ لوگ بہکے ہوئے ہیں ○ حالانکہ ان کافروں کو

عَلَیْهِمْ حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ فَالْیَوْمَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

عَلَیْهِمْ	حٰفِظِیْنَ ﴿۳۳﴾ (1)	فَالْیَوْمَ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا
ان (مسلمانوں) پر	نگہبان (بنا کر)	تو آج	وہ لوگ جو	ایمان لائے

مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا ○ تو آج ایمان والے

مِنَ الْكُفَّارِ یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ عَلَى الْاَرَآىٕكِ ۙ یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

مِنَ الْكُفَّارِ	یَضْحَكُوْنَ ﴿۳۴﴾ (2)	عَلَى الْاَرَآىٕكِ	یَنْظُرُوْنَ ﴿۳۵﴾
کافروں سے (پر)	ہنسیں گے	تختوں پر (بیٹھ کر)	دیکھ رہے ہوں گے

کافروں پر ہنسیں گے ○ تختوں پر بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے ○

ع ۳۶
۸

هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾

هَلْ	ثُوِّبَ	الْكُفَّارُ	مَا	كَانُوْا یَفْعَلُوْنَ ﴿۳۶﴾
کیا	بدلہ دیا گیا	کافروں (کو)	(اس کا) جو	وہ کام کرتے تھے

کیا بدلہ دیا گیا کافروں کو اس کا جو وہ کام کرتے تھے ○

1 ...... یعنی ان کافروں کو مسلمانوں پر نگہبان بنا کر نہیں بھیجا گیا کہ وہ اُن کے احوال اور اعمال پر گرفت کریں بلکہ ان کفار کو اپنی اصلاح کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا حال درست کریں۔

2 ...... جب جہنم کا دروازہ کھولا جائے گا تو کافر جہنم سے نکلنے کے لئے دروازے کی طرف دوڑیں گے اور جب قریب پہنچیں گے تو دروازہ بند ہو جائے گا، ان کے ساتھ بار بار ایسا ہی ہو گا اور کافروں کی یہ حالت دیکھ کر مسلمان اُن پر ہنسیں گے اور مسلمانوں کا یہ ہنسنا کفار کے ہنسنے کا بدلہ ہو گا۔

آیات:25 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْاِنْشِقَاقِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

ظہورِ قیامت کے وقت آسمان وزمین کا حال

اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ ﴿١﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

اِذَا	السَّمَآءُ	انْشَقَّتْ ﴿١﴾	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جب	آسمان	پھٹ جائے گا	اور	وہ سنے گا	اپنے رب کا (حکم)	اور

جب آسمان پھٹ جائے گا ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گا اور

حُقَّتْ ﴿٢﴾ وَ اِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ﴿٣﴾ وَ اَلْقَتْ

حُقَّتْ ﴿٢﴾	وَ	اِذَا	الْاَرْضُ	مُدَّتْ ﴿٣﴾ (1)	وَ	اَلْقَتْ (2)
(یہی) اسے لائق ہے	اور	جب	زمین	دراز کر دی جائے گی	اور	وہ (باہر) ڈال دے گی

اسے یہی لائق ہے ○ اور جب زمین کو دراز کر دیا جائے گا ○ اور جو کچھ

مَا فِيْهَا وَ تَخَلَّتْ ﴿٤﴾ وَ اَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَ

مَا	فِيْهَا	وَ	تَخَلَّتْ ﴿٤﴾	وَ	اَذِنَتْ	لِرَبِّهَا	وَ
جو کچھ	اس میں (ہے)	اور	خالی ہو جائے گی	اور	وہ سنے گی	اپنے رب کا (حکم)	اور

اس میں ہے زمین اسے (باہر) ڈال دے گی اور خالی ہو جائے گی ○ اور وہ اپنے رب کا حکم سنے گی اور

(1)...... یعنی جب زمین کی وسعت میں اضافہ کر کے اسے دراز کر دیا جائے گا اور اس پر کوئی عمارت اور کوئی پہاڑ باقی نہ رہے گا۔

(2)...... یعنی جب زمین اپنے اندر موجود سب خزانے اور مردے باہر ڈال دے گی اور خزانوں اور مردوں سے خالی ہو جائے گی۔

انسان کو ایک تنبیہ

حُقَّتْ ۝٥ یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ

كَادِحٌ	اِنَّكَ	الْاِنْسَانُ	یٰۤاَیُّهَا	حُقَّتْ ۝٥
دوڑنے والا (ہے)	بیشک تو	انسان	اے	(یہی) اسے لائق ہے

اسے یہی لائق ہے ○ اے انسان! بیشک تو اپنے رب کی طرف

دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والے کا حال

اِلٰى رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِیْهِ ۝٦ فَاَمَّا مَنْ

مَنْ	فَاَمَّا	فَمُلٰقِیْهِ ۝٦	كَدْحًا	اِلٰى رَبِّكَ
جسے	تو بہر حال	پھر ملنے والا (ہے) اس سے	دوڑنا	اپنے رب کی طرف

دوڑنے والا ہے پھر اس سے ملنے والا ہے ○ تو بہر حال جسے

اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۝٧ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ

فَسَوْفَ یُحَاسَبُ	بِیَمِیْنِهٖ ۝٧	كِتٰبَهٗ	اُوْتِیَ
تو عنقریب اس سے حساب لیا جائے گا	اس کے دائیں ہاتھ میں	اس کا اعمال نامہ	دیا جائے گا

اس کا نامۂ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا ○ تو عنقریب اس سے

حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝٨ وَّ یَنْقَلِبُ اِلٰۤى اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ۝٩

مَسْرُوْرًا ۝٩	اِلٰۤى اَهْلِهٖ	یَنْقَلِبُ	وَّ	حِسَابًا یَّسِیْرًا ۝٨ (1)
خوش ہوتا ہوا	اپنے گھر والوں کی طرف	وہ پلٹے گا	اور	آسان حساب

آسان حساب لیا جائے گا ○ اور وہ اپنے گھر والوں کی طرف خوشی خوشی پلٹے گا ○

پیٹھ پیچھے اعمال نامہ پانے والے کا حال اور اس کا سبب

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠

وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۝١٠	كِتٰبَهٗ	اُوْتِیَ	مَنْ	اَمَّا	وَ
اس کی پیٹھ کے پیچھے (سے)	اس کا اعمال نامہ	دیا جائے گا	جسے	بہر حال	اور

اور رہا وہ جسے اس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا ○

1 ...... قیامت کے دن بعض اہلِ ایمان ایسے ہوں گے کہ بارگاہِ الٰہی میں حاضری کے وقت ان سے تحقیق اور جرح والا حساب نہیں ہوگا بلکہ صرف ان کے اعمال ان پر پیش کئے جائیں گے، وہ اپنی نیکیوں اور گناہوں کو پہچانیں گے، پھر انہیں نیکیوں پر ثواب دیا اور گناہوں سے درگزر کیا جائے گا۔ یہ وہ آسان حساب ہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے یعنی نہ تو شدید اعتراضات کر کے اعمال کی تنقیح ہوگی، اور نہ یہ کہا جائے گا کہ ایسا کیوں کیا، اور نہ اس پر حجت قائم کی جائے گی کیونکہ جس سے مطالبہ کیا گیا تو اس کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا اور نہ ہی وہ کوئی حجت پائے گا، اس طرح وہ رسوا ہو جائے گا۔

فَسَوْفَ يَدْعُوْا ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾ وَّيَصْلٰى سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾ ؕ

فَسَوْفَ يَدْعُوْا	ثُبُوْرًا ﴿۱۱﴾	وَّ	يَصْلٰى	سَعِيْرًا ﴿۱۲﴾
تو عنقریب وہ مانگے گا	موت	اور	وہ داخل ہوگا	بھڑکتی آگ (میں)

تو وہ عنقریب موت مانگے گا ○ اور وہ بھڑکتی آگ میں داخل ہوگا ○

اِنَّهٗ كَانَ فِيْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ ؕ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ

اِنَّهٗ	كَانَ	فِيْۤ اَهْلِهٖ	مَسْرُوْرًا ﴿۱۳﴾ (1)	اِنَّهٗ	ظَنَّ	اَنْ
بیشک وہ	تھا	اپنے گھر والوں میں	خوش	بیشک وہ	سمجھا	کہ

بیشک وہ اپنے گھر والوں میں خوش تھا ○ بیشک اس نے سمجھا کہ

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾ ۛۚ بَلٰۤى ۛۚ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾ ؕ

لَّنْ يَّحُوْرَ ﴿۱۴﴾	بَلٰۤى	اِنَّ	رَبَّهٗ	كَانَ	بِهٖ	بَصِيْرًا ﴿۱۵﴾
وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا	کیوں نہیں	بیشک	اس کا رب	ہے	اس کو	دیکھنے والا

وہ ہرگز واپس نہیں لوٹے گا ○ ہاں، کیوں نہیں! بیشک اس کا رب اسے دیکھ رہا ہے ○

فَلَاۤ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾ ۙ وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ﴿۱۷﴾ ۙ

فَلَاۤ اُقْسِمُ	بِالشَّفَقِ ﴿۱۶﴾	وَ	الَّيْلِ	وَ	مَا	وَسَقَ ﴿۱۷﴾ (2)
تو مجھے قسم ہے	شام کے اجالے کی	اور	رات (کی)	اور	(اس کی) جسے	وہ جمع کردے

تو مجھے شام کے اجالے کی قسم ہے ○ اور رات کی اور ان چیزوں کی جنہیں رات جمع کردے ○

وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ ۙ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا

وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	اتَّسَقَ ﴿۱۸﴾ (3)	لَتَرْكَبُنَّ	طَبَقًا
اور	چاند (کی)	جب	وہ پورا ہو جائے	ضرور تم چڑھو گے	ایک حالت (کی طرف)

اور چاند کی جب اس کا نور پورا ہو جائے ○ ضرور تم ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف

1 ...... اس سے مراد یہ ہے کہ وہ دنیا کے اندر اپنے گھر والوں میں اپنی خواہشات میں مگن اور اپنے تکبر و غرور میں خوش تھا۔

2 ...... ان چیزوں سے مراد یا تو جانور ہیں جو کہ دن میں منتشر ہوتے اور رات میں اپنے آشیانوں اور ٹھکانوں کی طرف چلے آتے ہیں، یا ان سے مراد وہ اعمال ہیں جو رات میں کئے جاتے ہیں جیسے تہجد کی نماز، یا ان سے مراد تاریکی اور ستارے ہیں کہ یہ رات میں جمع ہوتے ہیں۔

3 ...... چاند کا نور ایامِ بیض یعنی قمری مہینے کی تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں کامل ہوتا ہے۔

انسانوں کو مختلف احوال پیش آنے کی خبر اور ایمان نہ لانے پر ملامت

معانقة ۱۷

کفار کی سزا اور مومنوں کی جزا

السجدۃ ۱۳

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾ وَ اِذَا

عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ (1)	فَمَا	لَهُمْ	لَا يُؤْمِنُوْنَ ﴿٢٠﴾	وَ	اِذَا
ایک حالت سے	تو کیا ہوا	ان کو	وہ ایمان نہیں لاتے	اور	جب

چڑھو گے ○ تو انہیں کیا ہوا کہ وہ ایمان نہیں لاتے ○ اور جب

قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾ السجدة

قُرِئَ	عَلَيْهِمُ	الْقُرْاٰنُ	لَا يَسْجُدُوْنَ ﴿٢١﴾
پڑھا جاتا ہے	ان پر (کے سامنے)	قرآن	(تو) وہ سجدہ نہیں کرتے

ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے ○

بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾ وَاللّٰهُ

بَلِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	يُكَذِّبُوْنَ ﴿٢٢﴾	وَ	اللّٰهُ
بلکہ	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	وہ جھٹلا رہے ہیں	اور	اللہ

بلکہ کافر جھٹلا رہے ہیں ○ اور اللہ

اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾ فَبَشِّرْهُمْ

اَعْلَمُ	بِمَا	يُوْعُوْنَ ﴿٢٣﴾	فَبَشِّرْهُمْ
خوب جانتا ہے	(اس) کو جو	وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں	تو تم بشارت سنا دو انہیں

اسے خوب جانتا ہے جو وہ اپنے دلوں میں رکھتے ہیں ○ تو تم انہیں دردناک عذاب کی

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ

بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿٢٤﴾	اِلَّا	الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا	وَ
دردناک عذاب کی	مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور

بشارت سنا دو ○ مگر جو ایمان لائے اور

(1)...... اس آیت میں عام انسانوں سے خطاب ہے اور ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف چڑھنے سے مراد پہلے موت کی سختیوں اور ہولناکیوں میں مبتلا ہونا، پھر مرنے کے بعد اُٹھنا اور پھر حساب کیلئے جانے کی جگہ میں پیش ہونا ہے۔ یا اس آیت میں خاص حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے خطاب ہے اور مراد یہ ہے کہ ایک آسمان سے دوسرے آسمان کی طرف چڑھیں گے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم معراج کی رات ایک آسمان پر تشریف لے گئے، پھر دوسرے آسمان پر اسی طرح درجہ بدرجہ اور مرتبہ بمرتبہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ تعالیٰ کے قرب کی منازل میں پہنچے۔

ع ۱۵ ۹

عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵ ع

عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	اَجْرٌ	غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝۲۵
انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	ان کے لئے	ثواب (ہے)	نہ ختم ہونے والا

انہوں نے اچھے اعمال کئے ان کے لیے وہ ثواب ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگا ۝

آیات:22 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْبُرُوْجِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ وَشَاهِدٍ

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝۱ (1)	وَ	الْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝۲ (2)	وَ	شَاهِدٍ
برجوں والے آسمان کی قسم	اور	وعدہ کئے گئے دن (کی)	اور	گواہ (دن کی)

برجوں والے آسمان کی قسم ۝ اور اس دن کی جس کا وعدہ ہے ۝ اور گواہ دن کی

وَّمَشْهُوْدٍ ۝۳ قُتِلَ اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴

وَّ	مَشْهُوْدٍ ۝۳	قُتِلَ	اَصْحٰبُ الْاُخْدُوْدِ ۝۴ (3)
اور	حاضر کئے ہوئے (دن کی)	مارے جائیں	کھائی والے

اور اس دن کی جس میں (لوگ) حاضر ہوتے ہیں ۝ کھائی والوں پر لعنت ہو ۝

اصحابِ اُخدود کے واقعہ کی طرف اشارہ

1...... آسمان میں موجود برجوں کی تعداد بارہ ہے اور ان کی قسم اس لئے ارشاد فرمائی گئی کہ ان میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کے عجائبات نمودار ہیں جیسے سورج، چاند اور ستاروں کا ان بروج میں ایک معین اندازے پر چلنا اور اس چال میں اختلاف نہ ہونا وغیرہ۔

2...... رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا "وعدے کے دن سے قیامت کا دن، حاضر ہونے کے دن سے عرفہ کا دن اور گواہ کے دن سے جمعہ کا دن مراد ہے۔ (ترمذی، ۵/۲۲۲، الحدیث: ۳۳۵۰) 3...... کھائی والوں کے واقعہ کی تفصیل جاننے کے لیے تفسیر صراط الجنان کے اسی مقام کا مطالعہ کریں۔

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾ اِذْ هُمْ عَلَيْهَا

النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ ﴿٥﴾	اِذْ	هُمْ	عَلَيْهَا
بھڑکنے والی آگ (والے)	جب	وہ	اس (کے کناروں) پر

بھڑکتی آگ والے ○ جب وہ اس کے کناروں پر

قُعُوْدٌ ﴿٦﴾ وَّ هُمْ عَلٰى مَا يَفْعَلُوْنَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ

قُعُوْدٌ ﴿٦﴾	وَّ	هُمْ	عَلٰى	مَا	يَفْعَلُوْنَ	بِالْمُؤْمِنِيْنَ
بیٹھے ہوئے (تھے)	اور	وہ	(اس) پر	جو	وہ کررہے تھے	ایمان والوں کے ساتھ

بیٹھے ہوئے تھے ○ اور وہ خود اس پر گواہ ہیں جو وہ مسلمانوں کے ساتھ

شُهُوْدٌ ﴿٧﴾ وَ مَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلَّاۤ اَنْ يُّؤْمِنُوْا

شُهُوْدٌ ﴿٧﴾	وَ	مَا نَقَمُوْا	مِنْهُمْ	اِلَّاۤ	اَنْ	يُّؤْمِنُوْا[1]
گواہ (ہیں)	اور	انہیں برا نہ لگا	ان (مسلمانوں) کی طرف سے	مگر	یہ کہ	وہ ایمان لائے

کررہے تھے ○ اور انہیں مسلمانوں کی طرف سے صرف یہی بات بری لگی کہ وہ اس اللہ پر

بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾ الَّذِيْ لَهٗ

بِاللّٰهِ	الْعَزِيْزِ	الْحَمِيْدِ ﴿٨﴾	الَّذِيْ لَهٗ
اللہ پر	(جو) بہت عزت والا، غلبے والا	ہر تعریف کے لائق (ہے)	جس کے لئے

ایمان لے آئے جو بہت عزت والا، ہر تعریف کے لائق ہے ○ وہ جس کے لئے

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿٩﴾ ؕ

مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ	وَ	اللّٰهُ	عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ	شَهِيْدٌ ﴿٩﴾
آسمانوں اور زمین کی سلطنت (ہے)	اور	اللہ	ہر چیز پر	گواہ (ہے)

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے اور اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ○

[1] ...... کافر مومن کے ایمان کی وجہ سے اس کا دشمن ہے اور کوئی مومن، مومن رہتے ہوئے کفار کو خوش نہیں کرسکتا۔ نیز مومن کی علامت یہ ہے کہ کافر اس سے ناخوش رہیں اور مومن خوش رہیں، لہٰذا جو کفار کو خوش کرنے کی کوشش میں مصروف ہو وہ عموماً دین میں مداہنت کرنے والا ہوتا ہے۔ اس سے ان لوگوں کو اپنے طرزِ عمل پر غور کرنا چاہئے جو کفار کی خوشی کے لئے ان کی مذہبی تقریبات منعقد کرتے یا ان میں شرکت کرتے ہیں، کفار کی خوشی کے لئے اسلام کے احکامات پر عمل کرنا چھوڑتے اور مسلمانوں کو اذیتیں دیتے ہیں۔

مسلمانوں کو ایذا دینے والوں کے لیے وعید

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ

اِنَّ	الَّذِیْنَ	فَتَنُوا	الْمُؤْمِنِیْنَ	وَ	الْمُؤْمِنٰتِ
بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	آزمائش میں ڈالا	مسلمان مردوں	اور	مسلمان عورتوں (کو)

بے شک جنہوں نے مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو آزمائش میں مبتلا کیا

ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ

ثُمَّ	لَمْ یَتُوْبُوْا	فَلَهُمْ	عَذَابُ جَهَنَّمَ	وَ	لَهُمْ
پھر	انہوں نے توبہ نہ کی	تو ان کے لئے	جہنم کا عذاب (ہے)	اور	ان کے لئے

پھر توبہ نہ کی ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور ان کے لئے

باعمل مسلمانوں کے لیے بشارت

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿١٠﴾ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا

عَذَابُ الْحَرِیْقِ ﴿١٠﴾	اِنَّ	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا
آگ کا عذاب (ہے)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

آگ کا عذاب ہے ○ بے شک جو ایمان لائے اور انہوں نے

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۬ؕ ذٰلِكَ

الصّٰلِحٰتِ	لَهُمْ	جَنّٰتٌ	تَجْرِیْ	مِنْ تَحْتِهَا	الْاَنْهٰرُ	ذٰلِكَ
اچھے، نیک	ان کے لئے	باغات (ہیں)	بہہ رہی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	یہی

اچھے کام کئے ان کے لئے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں رواں ہیں، یہی

صفاتِ باری تعالیٰ کا بیان

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿١١﴾ اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِیْدٌ ﴿١٢﴾ اِنَّهٗ هُوَ

الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ ﴿١١﴾	اِنَّ	بَطْشَ رَبِّكَ	لَشَدِیْدٌ ﴿١٢﴾ (1)	اِنَّهٗ	هُوَ
بڑی کامیابی (ہے)	بیشک	تیرے رب کی پکڑ	ضرور بہت سخت (ہے)	بیشک وہ	وہی

بڑی کامیابی ہے ○ بے شک تیرے رب کی پکڑ بہت سخت ہے ○ بیشک وہی

آیة حمصية ١٢

(1)...... اللہ تعالیٰ جب ظالموں کو اپنے عذاب میں پکڑتا ہے تو اس کی پکڑ بہت سخت ہوتی ہے اگرچہ یہ پکڑ کچھ عرصہ ظالموں کو مہلت دینے کے بعد ہو کیونکہ انہیں مہلت دینا عاجز ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ حکمت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس آیت میں ہر ظالم شخص کے لئے نصیحت ہے کہ اگرچہ ابھی اللہ تعالیٰ نے اس کی پکڑ نہیں فرمائی لیکن جب بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ظلم کی وجہ سے اس کی گرفت فرمائی تو وہ بہت سخت ہوگی اور یہ گرفت دنیا و آخرت کہیں بھی ہو سکتی ہے۔

يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ﴿۱۳﴾ وَهُوَ الْغَفُوْرُ

الْغَفُوْرُ	هُوَ	وَ	يُعِيْدُ ﴿۱۳﴾	وَ	يُبْدِئُ
بہت بخشنے والا	وہی	اور	(وہی موت کے بعد) لوٹائے گا	اور	(پیدائش کی) ابتداء فرماتا ہے

پہلے پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ پیدا کرے گا ○ اور وہی بہت بخشنے والا ہے،

الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾

يُرِيْدُ ﴿۱۶﴾	لِّمَا	فَعَّالٌ	الْمَجِيْدُ ﴿۱۵﴾	ذُو الْعَرْشِ	الْوَدُوْدُ ﴿۱۴﴾
وہ چاہے	(اس) کو جو	(ہمیشہ) کرنے والا	بڑی عظمت والا	عرش کا مالک	نہایت محبت فرمانے والا (ہے)

نہایت محبت فرمانے والا ہے ○ عرش کا مالک بڑی عظمت والا ہے ○ (ہمیشہ) جو چاہے کرنے والا ہے ○

فرعون اور ثمود کے احوال کی طرف اشارہ

کفارِ مکہ کا حال اور انہیں تنبیہ

هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾ بَلِ

بَلِ	ثَمُوْدَ ﴿۱۸﴾	وَ	فِرْعَوْنَ	حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ﴿۱۷﴾ (1)	اَتٰىكَ	هَلْ
بلکہ	ثمود	اور	فرعون	لشکروں کی بات	آئی تمہارے پاس	کیا

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی ○ فرعون اور ثمود ○ بلکہ

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾ وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ

مِنْ وَّرَآئِهِمْ	اللّٰهُ	وَّ	فِيْ تَكْذِيْبٍ ﴿۱۹﴾	كَفَرُوْا	الَّذِيْنَ
ان کے پیچھے سے	اللہ	اور	جھٹلانے میں (لگے ہوئے ہیں)	کفر کیا	وہ لوگ جنہوں نے

کافر جھٹلانے میں لگے ہوئے ہیں ○ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں

عظمتِ قرآن

ع ۱۰-۲۲

مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾

فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ﴿۲۲﴾	قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ﴿۲۱﴾	هُوَ	بَلْ	مُّحِيْطٌ ﴿۲۰﴾ (2)
لوحِ محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)	بہت بزرگی والا قرآن (ہے)	وہ	بلکہ	گھیرے ہوئے (ہے)

گھیرے ہوئے ہے ○ بلکہ وہ بہت بزرگی والا قرآن ہے ○ لوحِ محفوظ میں ○

1 ......اس سے پہلی آیات میں کفار کی طرف سے اہلِ ایمان کو اذیتیں پہنچنے کے حوالے سے اصحابُ الاخدود کا حال بیان کر کے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تسلی دی گئی اور اب یہاں سے اصحابُ الاخدود سے بھی پہلے کے کفار کا حال بیان کر کے تسلی دی جا رہی ہے۔

2 ......اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اِن کافروں کو جانتا ہے اور ان کا کوئی عمل اللہ تعالیٰ سے چھپا ہوا نہیں اور وہ اس بات پر قادر ہے کہ اِن کفار پر بھی ویسا ہی عذاب نازل کر دے جیسا اِن سے پہلے کفار پر نازل کیا تھا۔

آیات:17 | رکوع:01

سُوْرَةُ الطَّارِق مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ﴿١﴾ وَمَاۤ اَدۡرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ﴿٢﴾

وَالسَّمَآءِ	وَ	الطَّارِقِ ﴿١﴾	وَ	مَاۤ اَدۡرٰىكَ	مَا	الطَّارِقُ ﴿٢﴾
آسمان کی قسم	اور	رات کو آنے والے (کی)	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	رات کو آنے والا

آسمان کی اور رات کو آنے والے کی قسم ○ اور تمہیں کیا معلوم کہ رات کو آنے والا کیا ہے؟ ○

ہر جان پر ایک نگہبان مقرر ہے

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ﴿٤﴾

النَّجۡمُ الثَّاقِبُ ﴿٣﴾	اِنۡ	كُلُّ نَفۡسٍ	لَّمَّا	عَلَيۡهَا	حَافِظٌ ﴿٤﴾ [1]
خوب چمکنے والا ستارا (ہے)	نہیں	کوئی جان	مگر	اس پر	نگہبان (موجود ہے)

خوب چمکنے والا ستارا ہے ○ کوئی جان نہیں مگر اس پر نگہبان موجود ہے ○

دوبارہ زندہ کرنے پر قدرتِ الٰہی کی وجودِ انسان سے دلیل

فَلۡيَنۡظُرِ الۡاِنۡسَانُ مِمَّ خُلِقَ ﴿٥﴾ خُلِقَ

فَلۡيَنۡظُرِ	الۡاِنۡسَانُ	مِمَّ	خُلِقَ ﴿٥﴾	خُلِقَ
تو چاہئے کہ غور کرے	انسان	کس چیز سے	اسے پیدا کیا گیا	اسے پیدا کیا گیا

انسان کو غور کرنا چاہئے کہ اسے کس چیز سے پیدا کیا گیا ○ اچھل کر نکلنے والے

1 ...... یہ نگہبان ایک فرشتہ ہے۔ اگرچہ رب تعالیٰ خود سب کی ہر طرح حفاظت فرمانے پر قادر ہے، مگر قانون یہ ہے کہ یہ کام اس کے مقرر کردہ فرشتے کریں۔ نیز اس آیت سے معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ کے بعض نام اس کے بندوں کو دے سکتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک نام حافظ ہے اور یہاں آیت میں فرشتوں کو حافظ بتایا گیا، لہٰذا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے حافظ وناصر ہیں۔

مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ﴿۶﴾ يَّخۡرُجُ مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهٗ

اِنَّهٗ	مِنۡۢ بَيۡنِ الصُّلۡبِ وَالتَّرَآئِبِ ﴿۷﴾	يَّخۡرُجُ	مِنۡ مَّآءٍ دَافِقٍ ﴿۶﴾
بیشک وہ (اللہ)	پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے	جو نکلتا ہے	اچھل کر نکلنے والے پانی سے

پانی سے پیدا کیا گیا ○ جو پیٹھ اور سینوں کے درمیان سے نکلتا ہے ○ بیشک اللہ

عَلٰى رَجۡعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ﴿۸﴾ يَوۡمَ تُبۡلَى السَّرَآئِرُ ۙ﴿۹﴾

السَّرَآئِرُ ﴿۹﴾ (1)	تُبۡلَى	يَوۡمَ	لَقَادِرٌ ﴿۸﴾	عَلٰى رَجۡعِهٖ
چھپی باتوں (کو)	جانچا جائے گا	(جس) دن	ضرور قادر (ہے)	اسے واپس کرنے پر

اس کے واپس کرنے پر ضرور قادر ہے ○ جس دن چھپی باتوں کو جانچا جائے گا ○

فَمَا لَهٗ مِنۡ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ﴿۱۰﴾

نَاصِرٍ ﴿۱۰﴾	لَا	وَّ	مِنۡ قُوَّةٍ	لَهٗ	فَمَا
کوئی مددگار	نہ	اور	کوئی قوت	آدمی کے لئے	تو نہ (ہوگی)

تو آدمی کے پاس نہ کچھ قوت ہوگی اور نہ کوئی مددگار ○

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ۙ﴿۱۱﴾ وَالۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ۙ﴿۱۲﴾

الۡاَرۡضِ ذَاتِ الصَّدۡعِ ﴿۱۲﴾	وَ	وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الرَّجۡعِ ﴿۱۱﴾
پھاڑی جانے والی زمین (کی)	اور	لوٹ لوٹ کر آنے (برسنے) والے آسمان کی قسم

اس آسمان کی قسم جو لوٹ لوٹ کر برستا ہے ○ اور پھاڑی جانے والی زمین کی ○

اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ۙ﴿۱۳﴾ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ ؕ﴿۱۴﴾

بِالۡهَزۡلِ ﴿۱۴﴾	هُوَ	مَا	وَّ	لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ ﴿۱۳﴾	اِنَّهٗ
کوئی ہنسی مذاق کی بات	وہ	نہیں	اور	ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام (ہے)	بیشک وہ (قرآن)

بیشک قرآن ضرور فیصلہ کر دینے والا کلام ہے ○ اور وہ کوئی ہنسی مذاق کی بات نہیں ہے ○

روزِ قیامت منکرِ بعثت کی بے بسی

قرآن فیصلہ کن بات ہے

(1)...... چھپی باتوں سے مراد عقائد، نیتیں اور وہ اعمال ہیں جنہیں آدمی چھپاتا ہے، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان سب کو ظاہر کر دے گا۔ لہٰذا ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے ظاہری اعمال درست کرنے کے ساتھ ساتھ باطنی اور پوشیدہ اعمال بھی درست کرے تاکہ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے رسوا ہونے سے بچ سکے۔

کفار کے فریب کے ذریعے انہیں ڈھیل دے رکھی ہے

اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا ﴿١٥﴾ وَّ اَكِيْدُ كَيْدًا ﴿١٦﴾

اِنَّهُمْ	يَكِيْدُوْنَ (1)	كَيْدًا ﴿١٥﴾	وَّ	اَكِيْدُ	كَيْدًا ﴿١٦﴾
بیشک وہ (کافر)	چالیں چل رہے ہیں	چال	اور	میں خفیہ تدبیر کرتا ہوں	خفیہ تدبیر

بیشک کافر اپنی چالیں چل رہے ہیں ○ اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں ○

فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ﴿١٧﴾

فَمَهِّلِ	الْكٰفِرِيْنَ	اَمْهِلْهُمْ	رُوَيْدًا ﴿١٧﴾
تو تم ڈھیل دو	کافروں (کو)	مہلت دو انہیں	تھوڑی سی

تو تم کافروں کو ڈھیل دو، انہیں کچھ تھوڑی سی مہلت دو ○

آیات:19 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْأَعْلٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

رب تعالیٰ کی تسبیح کرنے کا حکم اور اس کی صفات کا بیان

سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾ الَّذِيْ خَلَقَ فَسَوّٰى ﴿٢﴾ وَ

سَبِّحِ	اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلَى ﴿١﴾	الَّذِيْ	خَلَقَ	فَسَوّٰى ﴿٢﴾	وَ
پاکی بیان کرو	اپنے سب سے بلند رب کے نام (کی)	جس نے	پیدا کیا	پھر ٹھیک بنایا	اور

اپنے رب کے نام کی پاکی بیان کرو جو سب سے بلند ہے ○ جس نے پیدا کر کے ٹھیک بنایا ○ اور

(1)......یعنی کفارِ مکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے، حق کے نور کو بجھانے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف پہنچانے کے لئے طرح طرح کی چالیں چل رہے ہیں اور میں اپنی خفیہ تدبیر فرماتا ہوں جس کی انہیں خبر نہیں تو اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کافروں کی ہلاکت کی دعا نہ فرمائیں بلکہ انہیں ڈھیل دیں اور انہیں چند روز کے لئے کچھ تھوڑی سی مہلت دیں کیونکہ وہ عنقریب ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور غزوۂ بدر میں انہیں عذابِ الٰہی نے اپنی گرفت میں لے لیا۔

الَّذِیْ قَدَّرَ فَهَدٰی ۪ۙ(۳) وَ الَّذِیْۤ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۪ۙ(۴)

الَّذِیْ	قَدَّرَ	فَهَدٰی (۳)	وَ	الَّذِیْۤ	اَخْرَجَ	الْمَرْعٰی (۴)
جس نے	اندازے پر رکھا	پھر راہ دکھائی	اور	جس نے	نکالا	چارہ

جس نے اندازے پر رکھا پھر راہ دکھائی ○ اور جس نے چارہ نکالا ○

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کو دو بشارتیں

فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ؕ(۵) سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰۤی ۙ(۶) اِلَّا

فَجَعَلَهٗ	غُثَآءً	اَحْوٰی (۵)	سَنُقْرِئُكَ	فَلَا تَنْسٰۤی (۶) (1)	اِلَّا
پھر کر دیا اسے	خشک	سیاہ	عنقریب ہم پڑھائیں گے تمہیں	تو تم نہ بھولو گے	مگر

پھر اسے خشک سیاہ کر دیا ○ (اے حبیب!) اب ہم تمہیں پڑھائیں گے تو تم نہ بھولو گے ○ مگر

مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَ مَا یَخْفٰی ؕ(۷)

مَا	شَآءَ	اللّٰهُ	اِنَّهٗ	یَعْلَمُ	الْجَهْرَ	وَ	مَا	یَخْفٰی (۷)
جو	چاہے	اللہ	بیشک وہ	جانتا ہے	ہر ظاہر (کو)	اور	(اسے) جو	چھپا ہوتا ہے

جو اللہ چاہے بیشک وہ ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے ○

نصیحت کرنے سے متعلق ہدایت

وَ نُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۚۖ(۸) فَذَكِّرْ اِنْ نَّفَعَتِ

وَ	نُیَسِّرُكَ	لِلْیُسْرٰی (۸)	فَذَكِّرْ	اِنْ	نَّفَعَتِ
اور	ہم آسانی دیں گے تمہیں	سب سے آسان چیز کے لئے	تو تم نصیحت کرو	اگر	فائدہ دے

اور ہم تمہارے لئے آسانی کا سامان کر دیں گے ○ تو تم نصیحت فرماؤ اگر نصیحت

الذِّكْرٰی ؕ(۹) سَیَذَّكَّرُ مَنْ یَّخْشٰی ۙ(۱۰) وَ یَتَجَنَّبُهَا

الذِّكْرٰی (۹) (2)	سَیَذَّكَّرُ	مَنْ	یَّخْشٰی (۱۰)	وَ	یَتَجَنَّبُهَا
نصیحت	عنقریب وہ نصیحت مانے گا	جو	ڈرتا ہے	اور	دور رہے گا اس (نصیحت) سے

فائدہ دے ○ عنقریب وہ نصیحت مانے گا جو ڈرتا ہے ○ اور نصیحت سے وہ بڑا بدبخت

1 ...... حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام وحی لے کر نازل ہوتے اور ابھی آیت کا آخری حصہ پڑھ کر فارغ نہیں ہوتے تھے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُس آیت کا ابتدائی حصہ پڑھنا شروع کر دیتے تاکہ اسے بھول نہ جائیں، اس پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا "اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، ہم حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ذریعے تمہیں قرآن پڑھائیں گے تو جو کچھ آپ کے سامنے پڑھا جائے گا آپ اسے نہیں بھولیں گے۔

2 ...... یہاں نصیحت کرنے میں جو نصیحت فائدہ دینے کی شرط لگائی گئی، اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر نصیحت فائدہ نہ دے تو نصیحت نہ کی جائے بلکہ نصیحت فائدہ دے یا نہ دے دونوں صورتوں میں

الْاَشْقَى ﴿١١﴾ الَّذِىْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾ ثُمَّ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا

الْاَشْقَى ﴿١١﴾	الَّذِىْ	يَصْلَى	النَّارَ الْكُبْرٰى ﴿١٢﴾	ثُمَّ	لَا يَمُوْتُ	فِيْهَا
بڑا بدبخت	جو	داخل ہوگا	سب سے بڑی آگ (میں)	پھر	نہ وہ مرے گا	اس میں

دور رہے گا ○ جو سب سے بڑی آگ میں جائے گا ○ پھر وہ نہ اس میں مرے گا

وَلَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ وَذَكَرَ

وَ	لَا يَحْيٰى ﴿١٣﴾	قَدْ	اَفْلَحَ	مَنْ	تَزَكّٰى ﴿١٤﴾ (1)	وَ	ذَكَرَ
اور	نہ جئے گا	بیشک	کامیاب ہوا	وہ جو	پاکیزہ بن گیا	اور	اس نے ذکر کیا

اور نہ جئے گا ○ بیشک جس نے خود کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگا ○ اور اس نے

حقیقی کامیاب شخص کی صفات

اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿١٥﴾ بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾

اسْمَ رَبِّهٖ	فَصَلّٰى ﴿١٥﴾	بَلْ	تُؤْثِرُوْنَ	الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿١٦﴾ (2)
اپنے رب کا نام	پھر نماز پڑھی	بلکہ	تم ترجیح دیتے ہو	دنیاوی زندگی (کو)

اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی ○ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو ○

دنیاوی زندگی کو ترجیح دینے والوں کو تنبیہ

وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴿١٧﴾ اِنَّ

وَ	الْاٰخِرَةُ	خَيْرٌ	وَّ	اَبْقٰى ﴿١٧﴾	اِنَّ
اور (حالانکہ)	آخرت	بہتر	اور	(ہمیشہ) باقی رہنے والی (ہے)	بیشک

اور آخرت بہتر اور باقی رہنے والی ہے ○ بیشک

هٰذَا لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ﴿١٩﴾

هٰذَا	لَفِى الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ﴿١٨﴾	صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى ﴿١٩﴾
یہ (بات)	ضرور پہلے صحیفوں میں (ہے)	ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں (میں)

یہ بات ضرور اگلے صحیفوں میں ہے ○ ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں ○

حضرت ابراہیم و موسیٰ کے صحیفوں کے مضمون کی طرف اشارہ

ع ۱۲ ۱۹

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) نصیحت کرنے کا حکم ہے کیونکہ قرآنِ پاک کی آیات میں مفہومِ مخالف کا اعتبار نہیں ہے۔ 1 ...... لفظ "تَزَكّٰى" سے مراد خود کو کفر و شرک اور گناہوں سے پاک کرنا ہے۔ یا اس سے مراد نماز کے لئے طہارت حاصل کرنا ہے۔ اس صورت میں اس آیت سے نماز کے لئے وضو اور غسل کرنا ثابت ہوتا ہے۔ 2 ...... ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ دنیاوی زندگی کی فانی لذتوں، رنگینیوں اور رعنائیوں میں کھو کر اپنی آخرت کو نہ بھول جائے بلکہ اپنی سانسوں کو غنیمت جانتے ہوئے اپنی زندگی اطاعتِ الٰہی میں گزارے اور آخرت میں جنت کی دائمی نعمتیں حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ افسوس! فی زمانہ مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد ایسی ہے جو

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:26 | رکوع:01

سُوْرَةُ الغَاشِيَة مَكِّيَّة

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

روزِ قیامت مجرموں کو پیش آنے والی صورتِ حال

هَلۡ اَتٰىكَ حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ؕ﴿۱﴾ وُجُوۡهٌ

هَلۡ	اَتٰىكَ	حَدِيۡثُ الۡغَاشِيَةِ ﴿۱﴾ (1)	وُجُوۡهٌ
کیا (یعنی بیشک)	آگئی تمہارے پاس	چھاجانے والی (مصیبت) کی خبر	بہت سے چہرے

بیشک تمہارے پاس چھاجانے والی مصیبت کی خبر آچکی ○ بہت سے چہرے

يَّوۡمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ﴿۲﴾ عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ﴿۳﴾ تَصۡلٰى

يَّوۡمَئِذٍ	خَاشِعَةٌ ﴿۲﴾	عَامِلَةٌ	نَّاصِبَةٌ ﴿۳﴾ (2)	تَصۡلٰى
اس دن	ذلیل ورسوا ہوں گے	کام کرنے والے	مشقت اٹھانے والے	وہ داخل ہوں گے

اس دن ذلیل ورسوا ہوں گے ○ کام کرنے والے، مشقتیں برداشت کرنے والے ○ بھڑکتی آگ میں

جہنمیوں کا مشروب اور کھانا

نَارًا حَامِيَةً ۙ﴿۴﴾ تُسۡقٰى مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ؕ﴿۵﴾ لَيۡسَ لَهُمۡ

نَارًا حَامِيَةً ﴿۴﴾	تُسۡقٰى	مِنۡ عَيۡنٍ اٰنِيَةٍ ﴿۵﴾	لَيۡسَ	لَهُمۡ
بھڑکتی آگ (میں)	انہیں پلایا جائے گا	کھولتے ہوئے چشمے سے	نہ ہوگا	ان کے لئے

داخل ہوں گے ○ انہیں شدید گرم چشمے سے پلایا جائے گا ○ ان کے لیے

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) اپنی دنیا بہتر بنانے میں ایسی مصروف ہے کہ اسے اپنی آخرت کی کوئی فکر نہیں۔

1 ...... چھاجانے والی مصیبت سے مراد قیامت ہے جس کی شدتیں اور ہولناکیاں ہر چیز پر چھاجائیں گی۔

2 ...... اس سے بت پرست یا کتابی کافر مراد ہیں، انہوں نے اپنی طرف سے عبادت و ریاضت کے نام پر محنتیں بھی اُٹھائیں، مشقتیں بھی جھیلیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ جہنم میں جائیں گے۔ یونہی جوگی، سادھو لوگ کہ دنیا چھوڑتے، لذتوں سے منہ موڑتے اور تکالیف اٹھاتے ہیں مگر آخرت میں کوئی صلہ نہیں اور یونہی بدمذہبوں کا اپنے باطل عقائد کے تحفظ و ترویج میں کوششیں کرنا اور کتابیں لکھنا وغیرہا سب بے فائدہ رہے گا۔

روزِ قیامت باعمل مسلمانوں کا حال اور ان کا صلہ

طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿٦﴾ لَّا یُسْمِنُ وَ لَا یُغْنِیْ

طَعَامٌ	اِلَّا	مِنْ ضَرِیْعٍ ﴿٦﴾ (1)	لَّا یُسْمِنُ	وَ	لَا یُغْنِیْ
کوئی کھانا	مگر	کانٹے دار گھاس	وہ (کھانا) موٹا نہ کرے گا	اور	نجات نہ دے گا

کانٹے دار گھاس کے سوا کوئی کھانا نہیں ○ جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک سے

مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾ وُجُوْهٌ یَّوْمَىٕذٍ نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾ لِّسَعْیِهَا رَاضِیَةٌ ﴿٩﴾

مِنْ جُوْعٍ ﴿٧﴾	وُجُوْهٌ	یَّوْمَىٕذٍ	نَّاعِمَةٌ ﴿٨﴾	لِّسَعْیِهَا	رَاضِیَةٌ ﴿٩﴾
بھوک سے	بہت سے چہرے	اس دن	تروتازہ ہوں گے	اپنی کوشش پر	راضی ہوں گے

نجات دے گا ○ بہت سے چہرے اس دن چین سے ہوں گے ○ اپنی کوشش پر راضی ہوں گے ○

جنت کا خوشنما منظر اور سامانِ آرائش

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿١٠﴾ لَّا تَسْمَعُ فِیْهَا لَاغِیَةً ﴿١١﴾ فِیْهَا عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿١٢﴾

فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ﴿١٠﴾	لَّا تَسْمَعُ	فِیْهَا	لَاغِیَةً ﴿١١﴾	فِیْهَا	عَیْنٌ جَارِیَةٌ ﴿١٢﴾
بلند باغ میں	نہ سنیں گے	اس میں	کوئی بیہودہ بات	اس میں	جاری چشمے (ہوں گے)

بلند باغ میں ○ اس میں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے ○ اس میں جاری چشمے ہوں گے ○

فِیْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾ وَّ اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾ وَّ

فِیْهَا	سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ﴿١٣﴾	وَّ	اَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ ﴿١٤﴾	وَّ
اس میں	بلند تخت (ہوں گے)	اور	رکھے ہوئے پیالے (ہوں گے)	اور

اس میں بلند تخت ہوں گے ○ اور رکھے ہوئے گلاس ہوں گے ○ اور

مظاہرِ قدرت کی طرف اشارہ

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾ وَّ زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾ اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ

نَمَارِقُ مَصْفُوْفَةٌ ﴿١٥﴾	وَّ	زَرَابِیُّ مَبْثُوْثَةٌ ﴿١٦﴾	اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ
صف در صف لگے ہوئے گاؤ تکیے (ہوں گے)	اور	بچھے ہوئے عمدہ قالین (ہوں گے)	تو کیا وہ نہیں دیکھتے

صف در صف گاؤ تکیے لگے ہوئے ہوں گے ○ اور عمدہ قالین بچھے ہوئے ہوں گے ○ تو کیا وہ اونٹ کو

وقف لازم

1 ...... ”ضَرِیْع“ عرب میں ایک خاردار زہریلی گھاس ہے، جو جانور کے پیٹ میں آگ سی لگا دیتی ہے، نہایت بدمزہ اور سخت نقصان دہ ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ قیامت کے دن عذاب مختلف طرح کا ہوگا اور عذاب پانے والوں کے بہت سے طبقے ہوں گے، ان میں بعض کو زقوم (تھوہڑ کا درخت) کھانے کو دیا جائے گا اور بعض کو غِسْلِیْن یعنی دوزخیوں کی پیپ اور بعض کو آگ کے کانٹے کھانے کو دیئے جائیں گے۔ انہی مختلف اقسام کی وجہ سے قرآنِ پاک میں مختلف مقامات پر جہنمیوں کے کھانے کیلئے مختلف اشیاء بیان کی گئی ہیں۔

اِلَى الۡاِبِلِ كَيۡفَ خُلِقَتۡ ﴿١٧﴾ وَ اِلَى السَّمَآءِ كَيۡفَ رُفِعَتۡ ﴿١٨﴾

رُفِعَتۡ ﴿١٨﴾	كَيۡفَ	اِلَى السَّمَآءِ	وَ	خُلِقَتۡ ﴿١٧﴾	كَيۡفَ	اِلَى الۡاِبِلِ
اسے اونچا کیا گیا ہے	کیسا	آسمان کی طرف	اور	اسے بنایا گیا ہے	کیسا	اونٹ کی طرف

نہیں دیکھتے کہ کیسا بنایا گیا ہے ○ اور آسمان کو، کیسا اونچا کیا گیا ہے ○

وَ اِلَى الۡجِبَالِ كَيۡفَ نُصِبَتۡ ﴿١٩﴾ وَ اِلَى الۡاَرۡضِ كَيۡفَ

كَيۡفَ	اِلَى الۡاَرۡضِ	وَ	نُصِبَتۡ ﴿١٩﴾	كَيۡفَ	اِلَى الۡجِبَالِ	وَ
کیسے	زمین کی طرف	اور	اسے قائم کیا گیا ہے	کیسے	پہاڑوں کی طرف	اور

اور پہاڑوں کو، کیسے قائم کیا گیا ہے ○ اور زمین کو، کیسے

سُطِحَتۡ ﴿٢٠﴾ فَذَكِّرۡ ۟ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾ لَسۡتَ

لَسۡتَ	مُذَكِّرٌ ﴿٢١﴾	اِنَّمَاۤ اَنۡتَ	فَذَكِّرۡ (1)	سُطِحَتۡ ﴿٢٠﴾
تم نہیں ہو	نصیحت کرنے والے (ہو)	تم تو صرف	تو تم نصیحت کرو	اسے بچھایا گیا ہے

بچھائی گئی ہے ○ تو تم نصیحت کرو تم تو نصیحت کرنے والے ہی ہو ○ تم کچھ

عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ ﴿٢٢﴾ اِلَّا مَنۡ تَوَلّٰى وَ كَفَرَ ﴿٢٣﴾

كَفَرَ ﴿٢٣﴾	وَ	تَوَلّٰى	مَنۡ	اِلَّا	بِمُصَيۡطِرٍ ﴿٢٢﴾ (2)	عَلَيۡهِمۡ
کفر کیا	اور	منہ پھیرا	جس نے	مگر	زبردستی کرنے والے	ان پر

ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو ○ ہاں جس نے منہ پھیرا اور کفر کیا ○

فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ ﴿٢٤﴾ اِنَّ اِلَيۡنَاۤ

اِلَيۡنَاۤ	اِنَّ	الۡعَذَابَ الۡاَكۡبَرَ ﴿٢٤﴾ (3)	اللّٰهُ	فَيُعَذِّبُهُ
ہماری طرف (ہی)	بیشک	بہت بڑا عذاب	اللہ	تو عذاب دے گا اسے

تو اسے اللہ بہت بڑا عذاب دے گا ○ بیشک ہماری ہی طرف

تبلیغ و نصیحت سے متعلق حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تلقین و تسلّی

1 ...... اِس آیت میں خطاب حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہے لیکن ہمیں بھی یہی حکم ہے کہ جو سمجھانے کی صلاحیت رکھتا ہو وہ دوسروں کو سمجھائے۔

2 ...... اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی یہ ذمہ داری نہیں کہ آپ کفار کو مسلمان کر کے ہی چھوڑیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام احسن طریقے سے پہنچا دینا آپ کا کام ہے، اس کے بعد اگر ایک بھی شخص ایمان نہ لائے تو آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں۔

3 ...... بڑے عذاب سے مراد جہنم کا عذاب ہے۔

النصف ع ٢٦ / ١٣

اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَہُمۡ ﴿۲۵﴾ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَہُمۡ ﴿۲۶﴾ ع

اِیَابَہُمۡ ﴿۲۵﴾	ثُمَّ	اِنَّ	عَلَیۡنَا	حِسَابَہُمۡ ﴿۲۶﴾
ان کا لوٹنا (ہے)	پھر	بیشک	ہم پر (ہی)	ان کا حساب (لینا ہے)

ان کا لوٹنا ہے ○ پھر بیشک ہم پر ہی ان کا حساب (لینا) ہے ○

آیات: 30 — رکوع: 01

سُوۡرَۃُ الۡفَجۡرِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالۡفَجۡرِ ﴿۱﴾ وَ لَیَالٍ عَشۡرٍ ﴿۲﴾ وَّ الشَّفۡعِ وَ الۡوَتۡرِ ﴿۳﴾ وَ

وَالۡفَجۡرِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	لَیَالٍ عَشۡرٍ ﴿۲﴾ (2)	وَّ	الشَّفۡعِ (3)	وَ	الۡوَتۡرِ ﴿۳﴾ (4)	وَ
صبح کی قسم	اور	دس راتوں (کی)	اور	جفت	اور	طاق (کی)	اور

صبح کی قسم ○ اور دس راتوں کی ○ اور جفت اور طاق کی ○ اور

اَلَّیۡلِ اِذَا یَسۡرِ ﴿۴﴾ ج ہَلۡ فِیۡ ذٰلِکَ قَسَمٌ لِّذِیۡ حِجۡرٍ ﴿۵﴾ ط

اَلَّیۡلِ (5)	اِذَا	یَسۡرِ ﴿۴﴾	ہَلۡ	فِیۡ ذٰلِکَ	قَسَمٌ	لِّذِیۡ حِجۡرٍ ﴿۵﴾
رات (کی)	جب	وہ چل پڑے	کیا	اس (قسم) میں	قسم (ہے)	عقل والے کے لئے

رات کی جب وہ چل پڑے ○ کیا اس قسم میں عقلمند کے لیے قسم ہے؟ ○

ارباب عقل کے لیے پانچ اوقات کی قسمیں

1 ...... اِس صبح سے پہلی محرم کی، یا یکم ذی الحجہ کی، یا عید الاضحیٰ کی، یا ہر دن کی صبح مراد ہے۔ 2 ...... ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں، یا محرم الحرام کے پہلے عشرے کی دس راتیں مراد ہیں۔ 3 ...... جفت سے ذوالحجہ کی 10 تاریخ، یا مخلوق، یا 2 اور 4 رکعت والی نمازیں مراد ہیں۔

4 ...... طاق سے ذوالحجہ کی 9 تاریخ، یا اللہ تعالیٰ کی ذات، یا 3 رکعت والی نماز یعنی مغرب مراد ہے۔

5 ...... اس رات سے خاص مزدلفہ کی رات، یا شبِ قدر، یا ہر رات مراد ہے اور رات کے چلنے سے مراد اس کا گزرنا ہے۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ﴿٦﴾ اِرَمَ

اَلَمْ تَرَ	كَيْفَ	فَعَلَ	رَبُّكَ	بِعَادٍ ﴿٦﴾ [1]	اِرَمَ
کیا تم نے نہ دیکھا	کیسا	کیا	تمہارے رب (نے)	عاد کے ساتھ	(وہ) ارم (کے لوگ)

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے عاد کے ساتھ کیسا کیا؟ ○ اِرَم (کے لوگ)،

ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾ وَ

ذَاتِ الْعِمَادِ ﴿٧﴾	الَّتِيْ	لَمْ يُخْلَقْ	مِثْلُهَا [2]	فِي الْبِلَادِ ﴿٨﴾	وَ
ستونوں (جیسے قد) والے	وہ جو	نہ پیدا کیا گیا	ان جیسا	شہروں میں	اور

ستونوں (جیسے قد) والے ○ کہ ان جیسا شہروں میں پیدا نہ ہوا ○ اور

ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ﴿٩﴾ وَ

ثَمُوْدَ	الَّذِيْنَ	جَابُوا	الصَّخْرَ	بِالْوَادِ ﴿٩﴾	وَ
ثمود (کے ساتھ)	جنہوں نے	کاٹیں	پتھر کی چٹانیں	وادی میں	اور

ثمود (کے ساتھ) جنہوں نے وادی میں پتھر کی چٹانیں کاٹیں ○ اور

فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾

فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ ﴿١٠﴾ [3]	الَّذِيْنَ	طَغَوْا	فِي الْبِلَادِ ﴿١١﴾
میخوں والے فرعون (کے ساتھ)	جنہوں نے	سرکشی کی	شہروں میں

فرعون (کے ساتھ) جو میخوں والا تھا ○ جنہوں نے شہروں میں سرکشی کی ○

فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ ﴿١٢﴾ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ

فَاَكْثَرُوْا	فِيْهَا	الْفَسَادَ ﴿١٢﴾	فَصَبَّ	عَلَيْهِمْ	رَبُّكَ
پھر بہت پھیلایا	ان میں	فساد	تو برسایا	ان پر	تمہارے رب (نے)

پھر ان میں بہت فساد پھیلایا ○ تو ان پر تمہارے رب نے

1 ...... قومِ عاد دو تھیں: (1) عادِ اولیٰ، (2) عادِ اُخریٰ۔ یہاں عادِ اُولیٰ مراد ہے جن کے قد بہت دراز تھے، انہیں عادِ ارم بھی کہتے ہیں۔

2 ...... قومِ عاد کی قوت وطاقت اور قد وقامت کے بارے میں بہت کچھ مروی ہے جس میں بہت کچھ اسرائیلی روایات میں سے ہے لیکن یہ بات قطعی ہے جو قرآن میں بیان کی گئی کہ وہ غیر معمولی قوت وطاقت اور قد کاٹھ والے تھے۔

3 ...... فرعون نے جس کو سزا دینا ہوتی اس کے ہاتھ پاؤں میخوں سے باندھ دیتا یا ہاتھ پاؤں میں ہی میخیں گاڑ دیتا تھا۔

نعمت پانے اور نعمت سے محرومی کے وقت انسان کا حال

سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾ اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا الْاِنْسَانُ

الْاِنْسَانُ	فَاَمَّا	لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾	رَبَّكَ	اِنَّ	سَوْطَ عَذَابٍ ﴿۱۳﴾
آدمی	پس بہر حال	ضرور دیکھ رہا ہے	تمہارا رب	بیشک	عذاب کا کوڑا

عذاب کا کوڑا برسایا ○ بیشک تمہارا رب یقیناً دیکھ رہا ہے ○ تو بہر حال آدمی کو

اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَیَقُوْلُ

فَیَقُوْلُ	نَعَّمَهٗ	وَ	فَاَكْرَمَهٗ	رَبُّهٗ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ (1)
تو وہ کہتا ہے	نعمت دے اسے	اور	پس عزت دے اسے	اس کا رب	جب آزمائے اسے

جب اس کا رب آزمائے کہ اس کو عزت اور نعمت دے تو اس وقت وہ کہتا ہے کہ

رَبِّیْۤ اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾ وَ اَمَّاۤ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ فَقَدَرَ

فَقَدَرَ	اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ	اَمَّاۤ	وَ	اَكْرَمَنِ ﴿۱۵﴾	رَبِّیْۤ
پس تنگ کر دے	جب وہ آزمائے اسے	بہر حال	اور	عزت دی مجھے	میرے رب (نے)

میرے رب نے مجھے عزت دی ○ اور بہر حال جب (اللہ) بندے کو آزمائے اور اس کا رزق

کفارِ مکہ کی بد اخلاقیاں

عَلَیْهِ رِزْقَهٗ فَیَقُوْلُ رَبِّیْۤ اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾ كَلَّا

كَلَّا	اَهَانَنِ ﴿۱۶﴾	رَبِّیْۤ	فَیَقُوْلُ	رِزْقَهٗ	عَلَیْهِ
ہرگز نہیں	ذلیل کر دیا مجھے	میرے رب (نے)	تو وہ کہتا ہے	اس کا رزق	اس پر

اس پر تنگ کر دے تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کر دیا ○ ہرگز نہیں

بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾ وَ لَا تَحٰٓضُّوْنَ

لَا تَحٰٓضُّوْنَ	وَ	الْیَتِیْمَ ﴿۱۷﴾	لَّا تُكْرِمُوْنَ	بَلْ
ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے	اور	یتیم (کی)	تم عزت نہیں کرتے	بلکہ

بلکہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے ○ اور تم ایک دوسرے کو

1 ...... اللہ تعالیٰ بندوں کو مال و دولت اور نعمت و عزت دے کر اور واپس لے کر آزماتا ہے۔ اس میں مومن و مخلص اور مطیع و فرمانبردار تو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی رہتا، نعمت پر شکر اور مصیبت پر صبر کرتا ہے، لیکن غافل اور جاہل کا طرزِ عمل اس کے برخلاف ہوتا ہے کہ اگر اسے نعمت و عزت کے ذریعے آزمایا جائے تو وہ خود پسندی کا شکار ہو جاتا، نعمت پر شکرِ الٰہی ادا کرنے اور اُسے فضلِ الٰہی قرار دینے کی بجائے اپنا حق سمجھتا، اسے اپنا کمال یا اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبولیت کی دلیل قرار دیتا ہے۔ اس کے برعکس جب اللہ تعالیٰ اُسے رزق کی تنگی میں مبتلا کر کے یا دوسری تکالیف کے ذریعے آزماتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے شکوہ و شکایت کرتا،

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾ وَ تَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾ وَّ

عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿١٨﴾	وَ	تَاْكُلُوْنَ	التُّرَاثَ	اَكْلًا لَّمًّا ﴿١٩﴾	وَّ
مسکین کو کھلانے پر	اور	تم کھاجاتے ہو	میراث کاسارامال	جمع کرکے کھاجانا	اور

مسکین کے کھلانے کی ترغیب نہیں دیتے ○ اور میراث کاسارامال جمع کرکے کھاجاتے ہو ○ اور

تُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾ كَلَّاۤ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ

تُحِبُّوْنَ (1)	الْمَالَ	حُبًّا جَمًّا ﴿٢٠﴾	كَلَّاۤ	اِذَا	دُكَّتِ	الْاَرْضُ
محبت رکھتے ہو	مال (سے)	بہت زیادہ محبت	ہاں ہاں	جب	ریزہ ریزہ کردی جائے گی	زمین

مال سے بہت زیادہ محبت رکھتے ہو ○ ہاں ہاں جب زمین ٹکراٹکرا کر ریزہ ریزہ

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾ وَّ جَآءَ رَبُّكَ وَ الْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾

دَكًّا دَكًّا ﴿٢١﴾	وَّ	جَآءَ	رَبُّكَ	وَ	الْمَلَكُ	صَفًّا صَفًّا ﴿٢٢﴾
خوب ریزہ ریزہ کرنا	اور	آئے گا	تمہارے رب (کاحکم)	اور	فرشتے	قطار در قطار (آئیں گے)

کردی جائے گی ○ اور تمہارے رب کاحکم آئے گا اور فرشتے قطار در قطار (آئیں گے) ○

وَ جِایْٓءَ يَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ يَوْمَىٕذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَ

وَ	جِایْٓءَ يَوْمَىٕذٍۭ بِجَهَنَّمَ	يَوْمَىٕذٍ	يَّتَذَكَّرُ	الْاِنْسَانُ	وَ
اور	اس دن جہنم لائی جائے گی	اس دن	سوچے گا	آدمی	اور

اور اس دن جہنم لائی جائے گی، اس دن آدمی سوچے گا اور

اَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِیْ

اَنّٰى	لَهُ	الذِّكْرٰى ﴿٢٣﴾	يَقُوْلُ	يٰلَيْتَنِیْ
(اب) کہاں (ہے)	اس کے لئے	سوچنے کاوقت	وہ کہے گا	اے کاش

اب اس کے لئے سوچنے کاوقت کہاں ؟ ○ وہ کہے گا: اے کاش کہ

مال کے پرستاروں کو روزِ حشر کی یاد دہانی اور تنبیہ

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ہر ایک کے سامنے جاکر واویلا کرتا یا اس چیز کو اللہ تعالیٰ کے ہاں مردودیت کی علامت سمجھتا ہے۔ یہ طرزِ عمل حقیقی مسلمان کی شان کے برخلاف ہے۔

1 ......ان آیات میں کفار کی ذلت و رسوائی کے یہ اسباب بیان کئے گئے ہیں (1) یتیم کی عزت نہ کرنا۔ (2) مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہ دینا۔ (3) حقداروں کا مالِ وراثت ہڑپ کر جانا۔ (4) مال سے بہت زیادہ محبت رکھنا۔ ان اسباب کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں بھی اپنی عملی حالت پر غور کرنے کی شدید حاجت ہے۔

عذابِ الٰہی کی شدت

قَدَّمۡتُ لِحَيَاتِيۡ ۝۲۴ ج فَيَوۡمَئِذٍ

قَدَّمۡتُ	لِحَيَاتِيۡ ۝۲۴ (1)	فَيَوۡمَئِذٍ
میں نے آگے بھیجی ہوتی (کوئی نیکی)	اپنی (اخروی) زندگی کے لئے (یا) اپنی (دنیاوی) زندگی میں	تو اس دن

میں نے اپنی زندگی میں (کوئی نیکی) آگے بھیجی ہوتی ○ تو اس دن

لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۵ لا وَّلَا يُوۡثِقُ

لَّا يُعَذِّبُ	عَذَابَهٗۤ	اَحَدٌ ۝۲۵	وَّ	لَا يُوۡثِقُ
عذاب نہ کرے گا	اللہ کے عذاب (کی طرح)	کوئی ایک	اور	نہیں باندھے گا

اللہ کے عذاب کی طرح کوئی عذاب نہیں دے گا ○ اور اس کے باندھنے کی طرح

مستحقینِ جنت کو ملنے والی بشارت کی طرف اشارہ

وَثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ۝۲۶ ط يٰۤاَيَّتُهَا النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝۲۷ ق ارۡجِعِيۡۤ

وَثَاقَهٗۤ	اَحَدٌ ۝۲۶	يٰۤاَيَّتُهَا	النَّفۡسُ الۡمُطۡمَئِنَّةُ ۝۲۷	ارۡجِعِيۡۤ
اس کے باندھنے (کی طرح)	کوئی ایک	اے	اطمینان والی جان	تو لوٹ

کوئی نہ باندھے گا ○ اے اطمینان والی جان ○ اپنے رب کی طرف

اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرۡضِيَّةً ۝۲۸ ج فَادۡخُلِيۡ

اِلٰى رَبِّكِ (2)	رَاضِيَةً	مَّرۡضِيَّةً ۝۲۸	فَادۡخُلِيۡ
اپنے رب کی طرف	(اس سے) راضی	(اس کی بارگاہ میں) پسندیدہ	پھر داخل ہو جا

اس حال میں واپس آ کہ تو اس سے راضی ہو وہ تجھ سے راضی ہو ○ پھر میرے خاص بندوں میں

الربع

فِيۡ عِبٰدِيۡ ۝۲۹ لا وَادۡخُلِيۡ جَنَّتِيۡ ۝۳۰ ع

فِيۡ عِبٰدِيۡ ۝۲۹ (3)	وَ	ادۡخُلِيۡ	جَنَّتِيۡ ۝۳۰
میرے خاص بندوں میں	اور	داخل ہو جا	میری جنت (میں)

داخل ہو جا ○ اور میری جنت میں داخل ہو جا ○

1...... یہاں زندگی سے مراد یا دنیاوی زندگی ہے یا اُخروی زندگی، پہلی صورت میں آیت کا مطلب یہ ہے کہ کاش میں دنیاوی زندگی میں کچھ نیکیاں کما کر آگے بھیج دیتا۔ دوسری صورت میں مطلب یہ ہے کہ کاش میں نے آخرت کی دائمی زندگی کے لئے کچھ بھیج دیا ہوتا۔ 2...... رب عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹنے سے مراد اس کی رحمت، قرب اور حضوری میں حاضر ہونا ہے۔ 3...... اس آیت سے نیک لوگوں کی معیت و قرب کی فضیلت بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مخلص مومن کو نیک بندوں کی معیت میں جانے کا فرمایا، پھر جنت میں داخل ہونے کا فرمایا اور یہ حقیقت ہے کہ نیکوں کی صحبت اصلاحِ قلب اور دخولِ جنت کا ذریعہ ہے۔

آیات:20 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْبَلَدِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کے مشقت میں رہنے کا قسمیہ بیان

لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ① وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ ② وَ

لَآ اُقْسِمُ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ① (1)	وَ	اَنْتَ	حِلٌّۢ	بِهٰذَا الْبَلَدِ ②	وَ
مجھے قسم ہے	اس شہر کی	اور (جبکہ)	تم	جلوہ گر (ہو)	اس شہر میں	اور

مجھے اِس شہر کی قسم ○ جبکہ تم اس شہر میں تشریف فرما ہو ○ اور

وَالِدٍ وَّ مَا وَلَدَ ۙ ③ لَقَدْ خَلَقْنَا

وَالِدٍ (2)	وَّ	مَا وَلَدَ ③	لَقَدْ	خَلَقْنَا
باپ (کی قسم)	اور	اس کی اولاد (کی)	ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا

باپ کی قسم اور اس کی اولاد کی ○ یقیناً بیشک ہم نے آدمی کو

کفارِ قریش کے ایک سردار کے گمان اور مقولہ کی طرف اشارہ

الْاِنْسَانَ فِيْ كَبَدٍ ؕ ④ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ يَّقْدِرَ

الْاِنْسَانَ	فِيْ كَبَدٍ ④	اَيَحْسَبُ	اَنْ	لَّنْ يَّقْدِرَ
انسان (کو)	مشقت میں (رہتا)	کیا آدمی سمجھتا ہے	کہ	ہرگز قدرت نہ پائے گا

مشقت میں رہتا پیدا کیا ○ کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ ہرگز اس پر کوئی قدرت

1 ...... اس آیت میں شہر سے مراد مکۂ مکرمہ ہے، یہ شہر اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہائی معزز و مکرم ہے اور اسے یہ عظمت نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وہاں تشریف فرما ہونے کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے۔

2 ...... یہاں باپ سے مراد حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور ان کی اولاد سے مراد حضرت اسماعیل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہیں، یا باپ سے حضرت آدم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولاد سے آپ کی ذریت مراد ہے، یا والد سے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اولاد سے آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت مراد ہے۔

وقف لازم

عَلَيْهِ اَحَدٌ ⑤ يَقُوْلُ اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ⑥ ط

عَلَيْهِ	اَحَدٌ ⑤	يَقُوْلُ	اَهْلَكْتُ	مَالًا لُّبَدًا ⑥ (1)
اس پر	کوئی ایک	وہ کہتا ہے	میں نے ختم کر دیا	ڈھیروں مال

نہیں پائے گا ○ کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال ختم کر دیا ○

کفارِ قریش کے سرداروں کو نعمتوں کی یاد دہانی اور تنبیہ

اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗۤ اَحَدٌ ⑦ ط اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ

اَيَحْسَبُ	اَنْ	لَّمْ يَرَهٗۤ	اَحَدٌ ⑦	اَلَمْ نَجْعَلْ	لَّهٗ
کیا وہ سمجھتا ہے	کہ	نہیں دیکھا اسے	کسی ایک (نے)	کیا ہم نے نہ بنائیں	اس کی

کیا آدمی یہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے نہ دیکھا ○ کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں

عَيْنَيْنِ ⑧ لا وَ لِسَانًا وَّ شَفَتَيْنِ ⑨ لا وَ هَدَيْنٰهُ

عَيْنَيْنِ ⑧	وَ	لِسَانًا	وَّ	شَفَتَيْنِ ⑨	وَ	هَدَيْنٰهُ
دو آنکھیں	اور	ایک زبان	اور	دو ہونٹ	اور	ہم نے دکھائے اسے

نہ بنائیں ○ اور ایک زبان اور دو ہونٹ ○ اور ہم نے اسے دو راستے

اعمالِ صالحہ کی گھاٹی کی تفصیل

النَّجْدَيْنِ ⑩ ج فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ⑪ صلے وَ

النَّجْدَيْنِ ⑩ (2)	فَلَا اقْتَحَمَ	الْعَقَبَةَ ⑪	وَ
دو راستے	پھر کیوں نہ سوچے سمجھے بغیر کود پڑا	گھاٹی (میں)	اور

دکھائے ○ پھر بغیر سوچے سمجھے کیوں نہ گھاٹی میں کود پڑا ○ اور

مَاۤ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ⑫ ط فَكُّ رَقَبَةٍ ⑬ لا اَوْ اِطْعٰمٌ

مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا	الْعَقَبَةُ ⑫	فَكُّ رَقَبَةٍ ⑬	اَوْ	اِطْعٰمٌ
کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)	(وہ) گھاٹی	(کسی کی غلامی سے) گردن چھڑانا	یا	کھانا کھلانا

تجھے کیا معلوم کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ ○ کسی بندے کی گردن چھڑانا ○ یا بھوک کے دن میں

1 ...... بری نیت سے اور بری جگہ پر مال خرچ کرنے کا انجام بہت سخت ہے، اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو رشوت کے ذریعے دنیا کا عہدہ اور منصب حاصل کرنے اور شادی کی ناجائز رسمیں پوری کرنے کے لئے بے تحاشہ مال خرچ کرتے ہیں اسی طرح وہ لوگ بھی درس حاصل کریں کہ جو ظاہری طور پر تو نیک کاموں میں اپنا مال خرچ کر رہے ہیں لیکن ان کی نیت یہ ہے کہ اس عمل سے لوگ ان کی واہ واہ کریں اور لوگوں میں ان کی نیک نامی مشہور ہو۔

2 ...... مفسرین کا ایک قول یہ ہے کہ اس سے اچھائی اور برائی کے دو راستے مراد ہیں جو جنت یا جہنم تک پہنچاتے ہیں۔

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ⑭ يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ⑮ اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯

فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ ⑭ (1)	يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ⑮	اَوْ	مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ⑯ (2)
بھوک والے دن میں	رشتہ دار یتیم (کو)	یا	خاک نشین مسکین (کو)

کھانا دینا○ رشتہ دار یتیم کو○ یا خاک نشین مسکین کو○

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ

اعمالِ صالحہ قبول ہونے کی بنیادی شرط

ثُمَّ	كَانَ	مِنَ الَّذِيْنَ	اٰمَنُوْا (3)	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ
پھر	وہ ہو	ان لوگوں میں سے جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے آپس میں نصیحتیں کیں	صبر کی

پھر یہ ان میں سے ہو جو ایمان لائے اور انہوں نے آپس میں صبر کی نصیحتیں کیں اور

وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ⑰ اُولٰٓىِٕكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ⑱

باعمل مسلمانوں اور کفار کے انجام میں فرق

وَ	تَوَاصَوْا	بِالْمَرْحَمَةِ ⑰	اُولٰٓىِٕكَ	اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ⑱
اور	آپس میں تاکیدیں کیں	مہربانی کی	یہ لوگ	دائیں طرف والے (ہیں)

آپس میں مہربانی کی تاکیدیں کیں○ یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں○

وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ

وَ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	بِاٰيٰتِنَا	هُمْ
اور	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	ہماری آیتوں کے ساتھ	وہ

اور جنہوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا وہی

ع ۱۵

اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ⑲ عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ ⑳

اَصْحٰبُ الْمَشْــَٔمَةِ ⑲	عَلَيْهِمْ	نَارٌ	مُّؤْصَدَةٌ ⑳
بائیں طرف والے (ہیں)	ان پر	آگ (ہوگی)	(ہر طرف سے) بند کی ہوئی

بائیں طرف والے ہیں○ ان پر ہر طرف سے بند کی ہوئی آگ ہوگی○

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو مسلمان کسی بھوکے مسلمان کو کھانا کھلائے، اللہ تعالیٰ اُسے جنت کے پھل کھلائے گا اور جو مسلمان کسی پیاسے مسلمان کو پانی پلائے گا، اللہ تعالیٰ اُسے رحیق مختوم (یعنی جنت کی سربند شراب) پلائے گا۔(ترمذی، ۴/۲۰۴، الحدیث: ۲۴۵۷) 2 ...... حدیثِ پاک میں ہے: یتیموں اور مسکینوں کی مدد کرنے والا جہاد میں سعی کرنے والے اور بے تھکے مسلسل شب بیداری کرنے والے اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مثل ہے۔(مسلم، ص۱۵۹۲، الحدیث: ۴۱(۲۹۸۲))

3 ...... ایمان کے بغیر اچھی جگہوں پر مال خرچ کرنے کا ثواب نہیں ملے گا، لہٰذا جو کافر راہِ خدا میں خرچ پر ثواب چاہتا ہو تو اسے پہلے توحید و رسالت پر ایمان لانا ←

(بقیہ اگلے صفحہ پر)

آیات:15 | رکوع:01

سُوْرَةُ الشَّمْسِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وَالشَّمْسِ وَضُحٰىهَا ۝١ وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰىهَا ۝٢ وَ

وَالشَّمْسِ (1)	وَ	ضُحٰىهَا ۝١	وَ	الْقَمَرِ	اِذَا	تَلٰىهَا ۝٢	وَ
سورج کی قسم	اور	اس کی روشنی (کی)	اور	چاند (کی)	جب	وہ پیچھے آئے اس کے	اور

سورج اور اس کی روشنی کی قسم ○ اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے ○ اور

النَّهَارِ اِذَا جَلّٰىهَا ۝٣ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰىهَا ۝٤ وَ

النَّهَارِ	اِذَا	جَلّٰىهَا ۝٣	وَ	الَّيْلِ	اِذَا	يَغْشٰىهَا ۝٤	وَ
دن (کی)	جب	وہ چمکائے اس (سورج) کو	اور	رات (کی)	جب	وہ چھپادے اسے	اور

دن کی جب وہ سورج کو چمکائے ○ اور رات کی جب وہ سورج کو چھپادے ○ اور

السَّمَآءِ وَمَا بَنٰىهَا ۝٥ وَالْاَرْضِ وَمَا

السَّمَآءِ	وَ	مَا	بَنٰىهَا ۝٥	وَ	الْاَرْضِ	وَ	مَا
آسمان (کی)	اور	(اس کی) جس نے	بنایا اسے	اور	زمین (کی)	اور	(اس کی) جس نے

آسمان کی اور اس کے بنانے والے کی قسم ○ اور زمین کی اور اس کے

مخلوقات کی قسمیں ارشاد فرما کر کامیاب اور ناکام انسان کا بیان

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ضروری ہے ورنہ دنیا میں تو بدلہ مل جائے گا لیکن آخرت میں نہیں۔

1 ......اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت اور وحدانیت کا اظہار کرنے کے لئے متعدد چیزوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے اور یہ چیزیں ایسی ہیں کہ ان کے ساتھ مخلوق کے عظیم منافع وابستہ ہیں اور ان میں غور و فکر کرکے ہر انسان اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتا ہے۔

طَحٰىهَا ۝۶ وَ نَفۡسٍ وَّ مَا سَوّٰىهَا ۝۷ فَاَلۡهَمَهَا

فَاَلۡهَمَهَا	سَوّٰىهَا ۝۷	مَا	وَّ	نَفۡسٍ	وَ	طَحٰىهَا ۝۶
پھر دل میں ڈالی اس کے	ٹھیک بنایا اسے	(اس کی) جس نے	اور	جان (کی)	اور	پھیلایا اسے

پھیلانے والے کی قسم ○ اور جان کی اور اس کی جس نے اسے ٹھیک بنایا ○ پھر اس کی نافرمانی

فُجُوۡرَهَا وَ تَقۡوٰىهَا ۝۸ قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ

مَنۡ	اَفۡلَحَ	قَدۡ	تَقۡوٰىهَا ۝۸	وَ	فُجُوۡرَهَا
جس نے	وہ کامیاب ہوا	بیشک	اس کی پرہیزگاری (کی سمجھ)	اور	اس کی نافرمانی

اور اس کی پرہیزگاری کی سمجھ اس کے دل میں ڈالی ○ بیشک جس نے نفس کو پاک کر لیا

زَكّٰىهَا ۝۹ وَ قَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰىهَا ۝۱۰

دَسّٰىهَا ۝۱۰	مَنۡ	خَابَ	قَدۡ	وَ	زَكّٰىهَا ۝۹ (1)
(گناہوں میں) چھپادیا اسے	جس نے	وہ ناکام ہوا	بیشک	اور	پاک کر لیا اس (نفس) کو

وہ کامیاب ہو گیا ○ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپادیا وہ ناکام ہو گیا ○

قوم ثمود کے احوال اور انجام کی طرف اشارہ

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰىهَاۤ ۝۱۱ اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰىهَا ۝۱۲

اَشۡقٰىهَا ۝۱۲ (2)	اِذِ انۡۢبَعَثَ	بِطَغۡوٰىهَاۤ ۝۱۱	ثَمُوۡدُ	كَذَّبَتۡ
اس کا سب سے بڑا بدبخت آدمی	جس وقت اٹھ کھڑا ہوا	اپنی سرکشی سے	(قوم) ثمود (نے)	جھٹلایا

قومِ ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا ○ جس وقت ان کا سب سے بڑا بدبخت آدمی اٹھ کھڑا ہوا ○

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ

وَ	نَاقَةَ اللّٰهِ	رَسُوۡلُ اللّٰهِ	لَهُمۡ	فَقَالَ
اور	(بچو) اللہ کی اونٹنی	اللہ کے رسول (نے)	ان سے	تو فرمایا

تو اللہ کے رسول نے ان سے فرمایا: اللہ کی اونٹنی اور

1 ...... اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اسے گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے۔ نفس برائیوں سے اسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کی جائے، لہٰذا جو شخص حقیقی کامیابی حاصل کرنا اور ناکامی سے بچنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی اطاعت کرکے اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرے۔

2 ...... یہ سب سے بڑا بدبخت آدمی قدار بن سالف تھا۔

سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا

سُقْيٰهَا ﴿١٣﴾	فَكَذَّبُوْهُ	فَعَقَرُوْهَا
اس کے پینے کی باری (سے)	تو انہوں نے جھٹلایا اسے	تو انہوں نے ٹانگوں کی رگیں کاٹ دیں اس (اونٹنی) کی

اس کی پینے کی باری سے بچو ○ تو انہوں نے اسے جھٹلایا پھر اونٹنی کی کوچیں کاٹ دیں

فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ

فَدَمْدَمَ	عَلَيْهِمْ	رَبُّهُمْ	بِذَنْۢبِهِمْ
تو تباہی ڈال دی	ان پر	ان کے رب (نے)	ان کے گناہ کے سبب

تو ان پر ان کے رب نے ان کے گناہ کے سبب تباہی ڈال کر

فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾

ع ١٥ | ١٢

فَسَوّٰىهَا ﴿١٤﴾	وَ	لَا يَخَافُ	عُقْبٰهَا ﴿١٥﴾ (1)
پھر برابر کر دیا اس (بستی) کو	اور	وہ نہیں ڈرتا	اس (بستی والوں) کے پیچھا کرنے (سے)

ان کی بستی کو برابر کر دیا ○ اور اسے ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں ○

آیات:21 | رکوع:01

سُوْرَةُ اللَّيْلِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(1)......اس آیت کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان کے پیچھا کرنے کا خوف نہیں کیونکہ کسی کو اس کے آگے دم مارنے کی مجال نہیں۔ بعض مفسرین نے اس آیت کے معنی یہ بھی بیان کئے ہیں کہ حضرت صالح عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ان میں سے کسی کا خوف نہیں کہ عذاب نازل ہونے کے بعد وہ انہیں ایذا پہنچا سکے۔

لوگوں کی کوشش مختلف ہونے کا قسمیہ بیان

وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰى ۙ﴿۱﴾ وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ۙ﴿۲﴾ وَمَا

وَالَّیْلِ	اِذَا	یَغْشٰى ﴿۱﴾	وَ	النَّهَارِ (1)	اِذَا	تَجَلّٰى ﴿۲﴾	وَ	مَا
رات کی قسم	جب	وہ چھا جائے	اور	دن (کی)	جب	وہ روشن ہو	اور	(اس کی) جس نے

رات کی قسم جب وہ چھا جائے ○ اور دن کی جب وہ روشن ہو ○ اور

آسانی کا اہل بنانے والے اعمال

خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰۤى ۙ﴿۳﴾ اِنَّ سَعْیَكُمْ لَشَتّٰى ؕ﴿۴﴾ فَاَمَّا

خَلَقَ	الذَّكَرَ	وَ	الْاُنْثٰۤى ﴿۳﴾	اِنَّ	سَعْیَكُمْ	لَشَتّٰى ﴿۴﴾	فَاَمَّا
پیدا کیا	مذکر	اور	مؤنث (کو)	بیشک	تمہاری کوشش	ضرور مختلف (ہے)	پس بہر حال

مذکر اور مؤنث کو پیدا کرنے والے کی ○ بیشک تمہاری کوشش ضرور مختلف قسم کی ہے ○ تو بہر حال وہ

مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۙ﴿۵﴾ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۶﴾

مَنْ	اَعْطٰى	وَ	اتَّقٰى ﴿۵﴾	وَ	صَدَّقَ	بِالْحُسْنٰى ﴿۶﴾ (2)
جس نے	دیا	اور	پرہیز گار بنا	اور	سچا مانا	سب سے اچھی (راہ) کو

جس نے دیا اور پرہیز گار بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو سچا مانا ○

تنگی میں مبتلا کرنے والے اعمال

فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰى ؕ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ

فَسَنُیَسِّرُهٗ	لِلْیُسْرٰى ﴿۷﴾	وَ	اَمَّا	مَنْۢ	بَخِلَ
تو عنقریب ہم آسانی دیں گے اسے	سب سے آسان چیز کے لئے	اور	بہر حال	جس نے	بخل کیا

تو بہت جلد ہم اسے آسانی مہیا کر دیں گے ○ اور رہا وہ جس نے بخل کیا

وَاسْتَغْنٰى ۙ﴿۸﴾ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۙ﴿۹﴾ فَسَنُیَسِّرُهٗ

وَ	اسْتَغْنٰى ﴿۸﴾	وَ	كَذَّبَ	بِالْحُسْنٰى ﴿۹﴾	فَسَنُیَسِّرُهٗ
اور	بے پروا بنا	اور	جھٹلایا	سب سے اچھی (راہ) کو	تو عنقریب ہم مہیا کر دیں گے اسے

اور بے پروا بنا ○ اور سب سے اچھی راہ کو جھٹلایا ○ تو بہت جلد ہم اسے

(1)...... رات اور دن اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمتیں اور اس کی قدرت کی عظیم نشانیاں ہیں، اسی طرح رات کے بعد دن کا آنا اور دن کے بعد رات کا آنا بھی اللہ تعالٰی کی بہت بڑی نعمت ہے کیونکہ اگر قیامت تک ہمیشہ رات ہی رہے تو مخلوق کے لئے اپنی معاشی ضروریات پورا کرنا ممکن نہ رہے گا اور اگر قیامت تک ہمیشہ دن ہی رہے تو مخلوق کا چین، سکون اور راحت ختم ہو جائے گی۔ عقلمند لوگ اس میں بھی غور کر کے اللہ تعالٰی کی قدرت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں جان سکتے ہیں۔ (2)...... اس سے مراد ملت اسلام ہے۔

بخل کرنے والوں کو تنبیہ

لِلْعُسْرٰى ۝١٠ وَ مَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗۤ اِذَا

لِلْعُسْرٰى ۝١٠	وَ	مَا يُغْنِيْ	عَنْهُ	مَالُهٗۤ	اِذَا
سب سے بڑی مشکل کا (راستہ)	اور	کام نہیں آئے گا	اس سے (اسے)	اس کا مال	جب

دشواری مہیا کردیں گے ۝ اور جب وہ ہلاکت میں پڑے گا تو اس کا مال

ہدایت کی ذمہ داری اور دنیا و آخرت کی ملکیت

تَرَدّٰى ۝١١ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝١٢ وَ اِنَّ

تَرَدّٰى ۝١١	اِنَّ	عَلَيْنَا	لَلْهُدٰى ۝١٢	وَ	اِنَّ
وہ ہلاکت میں پڑے گا	بیشک	ہمارے (ذمہ) پر (ہے)	ضرور ہدایت فرمانا	اور	بیشک

اسے کام نہ آئے گا ۝ بیشک ہدایت فرمانا ہمارے ہی ذمہ ہے ۝ اور بیشک

جہنم کا حقدار شخص

لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَ الْاُوْلٰى ۝١٣ فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا

لَنَا	لَلْاٰخِرَةَ	وَ	الْاُوْلٰى ۝١٣	فَاَنْذَرْتُكُمْ	نَارًا
ہماری ہی ملک (ہے)	ضرور آخرت	اور	دنیا	تو میں ڈرا چکا تمہیں	(اس) آگ (سے)

آخرت اور دنیا دونوں کے ہم ہی مالک ہیں ۝ تو میں تمہیں اس آگ سے ڈرا چکا

تَلَظّٰى ۝١٤ لَا يَصْلٰىهَاۤ اِلَّا الْاَشْقَى ۝١٥ الَّذِيْ

تَلَظّٰى ۝١٤	لَا يَصْلٰىهَاۤ	اِلَّا	الْاَشْقَى ۝١٥	الَّذِيْ
جو بھڑک رہی ہے	نہیں داخل ہوگا اس میں	مگر	بڑا بدبخت	وہ جس نے

جو بھڑک رہی ہے ۝ اس میں بڑا بدبخت ہی داخل ہوگا ۝ جس نے

جہنم سے بچائے جانے والا شخص

كَذَّبَ وَ تَوَلّٰى ۝١٦ وَ سَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝١٧

كَذَّبَ	وَ	تَوَلّٰى ۝١٦	وَ	سَيُجَنَّبُهَا	الْاَتْقَى ۝١٧ (1)
جھٹلایا	اور	منہ پھیرا	اور	دور رکھا جائے گا اس (آگ) سے	سب سے بڑا پرہیزگار

جھٹلایا اور منہ پھیرا ۝ اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا ۝

(1)...... تمام مفسرین کے نزدیک اس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ اس سے حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے 6 فضائل معلوم ہوئے (1) گناہوں سے محفوظ رہیں گے کیونکہ سب سے بڑے متقی ہیں۔ (2) انہیں جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا۔ (3) جہنم سے دور رکھے جانے میں ان کے لئے جنتی ہونے کی بشارت ہے۔ (4) سیّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ہیں۔ (5) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں۔ (6) حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ

(بقیہ اگلے صفحے پر)

الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾ وَ مَا

الَّذِیْ	یُؤْتِیْ	مَالَهٗ	یَتَزَكّٰى ﴿۱۸﴾	وَ	مَا
وہ جو	دیتا ہے	اپنا مال	(تاکہ) پاکیزگی حاصل کرے	اور	نہیں (ہے)

جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے ○ اور کسی کا

لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾ اِلَّا

لِاَحَدٍ	عِنْدَهٗ	مِنْ نِّعْمَةٍ (1)	تُجْزٰۤى ﴿۱۹﴾	اِلَّا
کسی ایک کے لئے	اس کے نزدیک (پر)	کچھ احسان	(جس کا) بدلہ دیا جاتا ہو	لیکن

اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جاتا ہو ○ صرف

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾

ع ۲۱ / ۱۷

ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ﴿۲۰﴾	وَ	لَسَوْفَ یَرْضٰى ﴿۲۱﴾
اپنے سب سے بلند (شان والے) رب کی رضا چاہنے (کے لئے)	اور	ضرور عنقریب وہ خوش ہو جائے گا

اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے ○ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا ○

آیات: 11 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الضُّحٰى مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) تَعَالٰی عَنْہ کے ہر صدقے میں اعلیٰ درجے کا اخلاص ہے جس کی گواہی رب تعالیٰ دے رہا ہے۔

1 ...... جب حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ حضرتِ صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید حضرت بلال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ان پر کوئی احسان ہو گا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور ظاہر فرمادیا گیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فعل محض رضائے الٰہی کے لئے ہے کسی کے احسان کا بدلہ نہیں۔

قسموں کے ساتھ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی شانوں کا بیان

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ وَالَّیْلِ اِذَا سَجٰی ﴿۲﴾ مَا وَدَّعَكَ

وَالضُّحٰی ﴿۱﴾ (1)	وَ	الَّیْلِ	اِذَا	سَجٰی ﴿۲﴾	مَا وَدَّعَكَ
چڑھتے دن کے وقت کی قسم	اور	رات (کی)	جب	وہ ڈھانپ دے	نہیں چھوڑا تجھے

چڑھتے دن کے وقت کی قسم ○ اور رات کی جب وہ ڈھانپ دے ○ تمہارے رب نے

رَبُّكَ وَ مَا قَلٰی ﴿۳﴾ وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ

رَبُّكَ	وَ	مَا قَلٰی ﴿۳﴾	وَ	لَلْاٰخِرَةُ	خَیْرٌ
تیرے رب (نے)	اور	نہ ناپسند کیا	اور	بیشک آخرت (یا) ہر پچھلی (گھڑی)	بہتر (ہے)

نہ تمہیں چھوڑا اور نہ ناپسند کیا ○ اور بیشک تمہارے لئے ہر پچھلی گھڑی

لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ

لَّكَ	مِنَ الْاُوْلٰی ﴿۴﴾ (2)	وَ	لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ	رَبُّكَ
تمہارے لئے	دنیا (یا) پہلی (گھڑی) سے	اور	ضرور عنقریب دے گا تجھے	تیرا رب

پہلی سے بہتر ہے ○ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ پر خاص فضلِ الٰہی کا بیان

فَتَرْضٰی ﴿۵﴾ اَلَمْ یَجِدْكَ یَتِیْمًا فَاٰوٰی ﴿۶﴾ وَوَجَدَكَ

فَتَرْضٰی ﴿۵﴾	اَلَمْ یَجِدْكَ	یَتِیْمًا	فَاٰوٰی ﴿۶﴾	وَوَجَدَكَ
تو تم راضی ہو جاؤ گے	کیا اس نے نہیں پایا تجھے	یتیم	پھر جگہ دی	اور اس نے پایا تجھے

کہ تم راضی ہو جاؤ گے ○ کیا اس نے تمہیں یتیم نہ پایا پھر جگہ دی ○ اور اس نے تمہیں

ضَآلًّا فَهَدٰی ﴿۷﴾ وَوَجَدَكَ عَآىٕلًا فَاَغْنٰی ﴿۸﴾

ضَآلًّا	فَهَدٰی ﴿۷﴾	وَوَجَدَكَ	عَآىٕلًا	فَاَغْنٰی ﴿۸﴾
(اپنی محبت میں) گم	تو (اپنی طرف) راہ دی	اور اس نے پایا تجھے	حاجت مند	تو غنی کر دیا

اپنی محبت میں گم پایا تو اپنی طرف راہ دی ○ اور اس نے تمہیں حاجت مند پایا تو غنی کر دیا ○

1 ...... بعض مفسرین کے نزدیک "ضُحٰی" سے وہ وقت مراد ہے جس وقت سورج بلند ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک یہاں "ضُحٰی" سے پورا دن مراد ہے۔

2 ...... اس آیت کا ایک معنی یہ ہے کہ اے حبیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، بیشک تمہارے لئے آخرت دنیا سے بہتر ہے کیونکہ وہاں آپ کے لئے بے انتہا عزتیں اور کرامتیں ہیں اور ایک معنی یہ ہے کہ آنے والے احوال آپ کے لئے گزشتہ سے بہتر و برتر ہیں گویا کہ حق تعالٰی کا وعدہ ہے کہ وہ روز بروز آپ کے درجے بلند کرے گا اور عزت پر عزت اور منصب پر منصب زیادہ فرمائے گا اور ہر آنے والی گھڑی میں آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو یتیم و سائل پر شفقت کا حکم

فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَقْهَرْ ۙ﴿۹﴾ وَ اَمَّا السَّآىٕلَ

فَاَمَّا	الْیَتِیْمَ	فَلَا تَقْهَرْ ﴿۹﴾	وَ	اَمَّا	السَّآىٕلَ
تو بہر حال	یتیم (پر)	تو تم سختی نہ کرو	اور	بہر حال	مانگنے والے (کو)

تو کسی بھی صورت یتیم پر سختی نہ کرو ○ اور کسی بھی صورت مانگنے والے کو

نعمتِ الٰہی کے چرچے کا حکم

فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾ وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾ ع

فَلَا تَنْهَرْ ﴿۱۰﴾	وَ	اَمَّا	بِنِعْمَةِ رَبِّكَ [1]	فَحَدِّثْ ﴿۱۱﴾
تو تم نہ جھڑکو	اور	بہر حال	اپنے رب کی نعمت کا	تو تم خوب چرچا کرو

نہ جھڑکو ○ اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو ○

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْمُ نَشْرَحْ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر انعاماتِ الٰہیہ

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَ وَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾

اَلَمْ نَشْرَحْ	لَكَ	صَدْرَكَ ﴿۱﴾	وَوَضَعْنَا	عَنْكَ	وِزْرَكَ ﴿۲﴾ [2]
کیا ہم نے کشادہ نہ کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا سینہ	اور ہم نے اتار دیا	تم سے	تمہارا بوجھ

کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کشادہ نہ کر دیا؟ ○ اور ہم نے تمہارے اوپر سے تمہارا بوجھ اتار دیا ○

1 ...... یہاں نعمت سے مراد وہ نعمتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو عطا فرمائیں اور وہ نعمتیں بھی مراد ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے وعدہ فرمایا ہے اور نعمتوں کا چرچا کرنے کا اس لئے حکم فرمایا کہ نعمت کو بیان کرنا شکر گزاری ہے۔

2 ...... اس بوجھ سے وہ غم مراد ہے جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کو کفار کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے رہتا تھا اور ایک قول یہ ہے کہ اس سے اُمت کے گناہوں کا غم مراد ہے جس میں آپ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا قلبِ مبارک مشغول رہتا تھا۔

الَّذِیْۤ اَنْقَضَ ظَهْرَكَۙ(۳) وَ رَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَؕ(۴)						
الَّذِیْۤ	اَنْقَضَ	ظَهْرَكَ (۳)	وَ	رَفَعْنَا	لَكَ	ذِكْرَكَ (۴)[1]
جس نے	توڑی تھی	تمہاری پیٹھ	اور	ہم نے بلند کر دیا	تمہارے لئے	تمہارا ذکر
جس نے تمہاری پیٹھ توڑی تھی ○ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارا ذکر بلند کر دیا ○						

تنگی کے بعد آسانی کی بشارت

عبادت کا حکم

فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاۙ(۵) اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًاؕ(۶) فَاِذَا							
فَاِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا (۵)	اِنَّ	مَعَ الْعُسْرِ	یُسْرًا (۶)	فَاِذَا
تو بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	بیشک	دشواری کے ساتھ	آسانی (ہے)	توجب
تو بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ بیشک دشواری کے ساتھ آسانی ہے ○ توجب						

ع ۱۹ ۱۸

فَرَغْتَ فَانْصَبْۙ(۷) وَ اِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ۠(۸)				
فَرَغْتَ	فَانْصَبْ (۷)	وَ	اِلٰى رَبِّكَ	فَارْغَبْ (۸)
تم فارغ ہو	تو محنت کرو	اور	اپنے رب ہی کی طرف	تو تم رغبت رکھو
تم فارغ ہو تو خوب کوشش کرو ○ اور اپنے رب ہی کی طرف رغبت رکھو ○				

آیات:08 — رکوع:01

سُوْرَةُ التِّیْنِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

1 ...... مفسرین نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر بلند ہونے کی مختلف توجیہات بیان کی ہیں، ان میں سے دو یہ ہیں (1) اللہ تعالیٰ نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا اور ان کی اطاعت کرنا مخلوق پر لازم کر دیا ہے حتی کہ کسی کا اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، اس کی وحدانیت کا اقرار اور اس کی عبادت کرنا اس وقت تک مقبول نہیں جب تک وہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان نہ لے آئے اور ان کی اطاعت نہ کرنے لگے۔ (2) اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اذان، اقامت، نماز، تشہد، خطبے وغیرہ میں اپنے ذکر کے ساتھ آپ کا ذکر کیا ہے۔

تخلیقِ انسانی کا قسمیہ بیان

وَ التِّیۡنِ وَ الزَّیۡتُوۡنِ ۙ﴿۱﴾ وَ طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ۙ﴿۲﴾ وَ ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ۙ﴿۳﴾

وَالتِّیۡنِ	وَ	الزَّیۡتُوۡنِ ﴿۱﴾	وَ	طُوۡرِ سِیۡنِیۡنَ ﴿۲﴾	وَ	ہٰذَا الۡبَلَدِ الۡاَمِیۡنِ ﴿۳﴾
انجیر کی قسم	اور	زیتون (کی)	اور	طور سینا (کی)	اور	اس امن والے شہر (مکہ کی)

انجیر کی قسم اور زیتون کی ○ اور طور سینا کی ○ اور اس امن والے شہر کی ○

لَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ﴿۴﴾

لَقَدۡ	خَلَقۡنَا	الۡاِنۡسَانَ	فِیۡۤ اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ﴿۴﴾
ضرور بیشک	ہم نے پیدا کیا	آدمی (کو)	سب سے اچھی صورت میں

بیشک یقیناً ہم نے آدمی کو سب سے اچھی صورت میں پیدا کیا ○

باعمل مسلمانوں کے لیے بے انتہا اجر کی بشارت

ثُمَّ رَدَدۡنٰہُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا

ثُمَّ	رَدَدۡنٰہُ	اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ ﴿۵﴾ (1)	اِلَّا
پھر	ہم نے پھیر دیا اسے	سب نیچوں سے زیادہ نیچے (حال کی طرف)	مگر

پھر اسے ہر نیچی سے نیچی حالت کی طرف پھیر دیا ○ مگر

الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَہُمۡ

الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ	فَلَہُمۡ
وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک	تو ان کے لئے

وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے تو ان کے لئے

کافر کو تنبیہ

اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ؕ﴿۶﴾ فَمَا یُکَذِّبُکَ بَعۡدُ

اَجۡرٌ غَیۡرُ مَمۡنُوۡنٍ ﴿۶﴾	فَمَا	یُکَذِّبُکَ	بَعۡدُ
نہ ختم ہونے والا ثواب (ہے)	تو کیا چیز	جھٹلانے پر آمادہ کرتی ہے تجھے	(ان دلائل کے) بعد

بے انتہاء ثواب ہے ○ تو اب کون سی چیز تجھے انصاف کے جھٹلانے پر

(1)......اس کا ایک معنی یہ ہے کہ انسان کو سب سے اچھی صورت پر پیدا کرنے کے بعد اسے بڑھاپے کی طرف پھیر دیا اور اس وقت بدن کمزور، اعضاء ناکارہ، عقل ناقص، پشت خم، بال سفید ہو جاتے اور جلد میں جھریاں پڑ جاتی ہیں اور وہ اپنی ضروریات انجام دینے میں دوسروں کا محتاج ہو جاتا ہے۔ دوسرا معنی یہ ہے کہ جب اس نے اچھی شکل و صورت کی شکر گزاری نہ کی، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی پر جمارہا اور ایمان نہ لایا تو اس کا انجام یہ ہوا کہ ہم نے جہنم کے سب سے نچلے درکات کو اس کا ٹھکانہ کر دیا۔

ربع

بِالدِّيْنِ ۞ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞			
بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۞ [1]	اللّٰهُ	اَلَيْسَ	بِالدِّيْنِ ۞
سب حاکموں سے بڑا حاکم	الله	کیا نہیں ہے	انصاف، جزاء (کے دن) کو
آمادہ کرتی ہے ۞ کیا الله سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ؟ ۞			

آیات: 19 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْعَلَق مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ			
الرَّحِيْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	الله	نام سے (شروع)
الله کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

رب کے نام سے پڑھنے کا حکم

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۞ خَلَقَ الْاِنْسَانَ					
الْاِنْسَانَ	خَلَقَ	خَلَقَ ۞	الَّذِيْ	بِاسْمِ رَبِّكَ	اِقْرَاْ [2]
آدمی (کو)	اس نے بنایا	پیدا کیا	جس نے	اپنے رب کے نام سے	پڑھو
اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے پیدا کیا ۞ انسان کو خون کے لوتھڑے					

رب تعالیٰ کی کرم نوازیاں

مِنْ عَلَقٍ ۞ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۞ الَّذِيْ					
الَّذِيْ	الْاَكْرَمُ ۞	رَبُّكَ	وَ	اِقْرَاْ	مِنْ عَلَقٍ ۞
جس نے	سب سے بڑا اکریم (ہے)	تمہارا رب (ہی)	اور	پڑھو	خون کے لوتھڑے سے
سے بنایا ۞ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا اکریم ہے ۞ جس نے					

1 ...... حدیثِ پاک میں ہے: جو سورۂ ”وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ“ پڑھتے ہوئے ”اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ“ پڑھے تو اسے چاہئے کہ وہ یہ کہے ”بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ“ یعنی کیوں نہیں، یقیناً ہے اور میں اس بات پر گواہوں میں سے ہوں۔ (ترمذی، ٥/٢٣٠، الحدیث: ٣٣٥٨)

2 ...... دوبارہ پڑھنے کا حکم تاکید کے لئے ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ دوبارہ قراءت کے حکم سے مراد یہ ہے کہ تبلیغ اور اُمت کی تعلیم کے لئے پڑھئے۔

انسان کی سرکشی اور اسے تنبیہ

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ۝۵ كَلَّاۤ اِنَّ

عَلَّمَ	بِالْقَلَمِ ۝۴	عَلَّمَ	الْاِنْسَانَ (1)	مَا	لَمْ یَعْلَمْ ۝۵	كَلَّاۤ	اِنَّ
(لکھنا) سکھایا	قلم سے	اس نے سکھایا	آدمی (کو)	جو	وہ نہ جانتا تھا	ہاں ہاں	بیشک

قلم سے لکھنا سکھایا ○ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا ○ ہاں ہاں، بیشک

الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰۤی ۝۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی ۝۷

الْاِنْسَانَ (2)	لَیَطْغٰۤی ۝۶	اَنْ	رَّاٰهُ	اسْتَغْنٰی ۝۷
آدمی	ضرور سرکشی کرتا ہے	(اس بناپر) کہ	اس نے سمجھ لیا اپنے آپ کو	غنی، بے نیاز

آدمی ضرور سرکشی کرتا ہے ○ اس بناپر کہ اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ○

ایک خاص کافر کا رویّہ اور اسے تنبیہ

اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۝۸ اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یَنْهٰى ۝۹

اِنَّ	اِلٰى رَبِّكَ	الرُّجْعٰى ۝۸	اَرَءَیْتَ	الَّذِیْ	یَنْهٰى ۝۹
بیشک	تیرے رب ہی کی طرف	لوٹنا (ہے)	کیا تو نے دیکھا	(اس کو) جو	منع کرتا ہے

بیشک تیرے رب ہی کی طرف لوٹنا ہے ○ کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو منع کرتا ہے ○

عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۝۱۰ اَرَءَیْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱

عَبْدًا	اِذَا	صَلّٰى ۝۱۰	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَانَ	عَلَى الْهُدٰۤى ۝۱۱
بندے (کو)	جب	وہ نماز پڑھے	بھلا دیکھو تو	اگر	وہ ہوتا	ہدایت پر

بندے کو جب وہ نماز پڑھے ○ بھلا دیکھو تو اگر وہ ہدایت پر ہوتا ○

اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۝۱۲ اَرَءَیْتَ اِنْ كَذَّبَ

اَوْ	اَمَرَ	بِالتَّقْوٰى ۝۱۲	اَرَءَیْتَ	اِنْ	كَذَّبَ
یا	وہ حکم دیتا	پرہیزگاری کا (تو کیا ہی اچھا تھا)	بھلا دیکھو تو	اگر	اس نے جھٹلایا

یا پرہیزگاری کا حکم دیتا (تو کیا ہی اچھا تھا) ○ بھلا دیکھو تو اگر اس نے جھٹلایا

1 ...... یہاں انسان سے حضرت آدم عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام مراد ہیں اور جو انہیں سکھایا اس سے مراد اشیاء کے ناموں کا علم ہے۔ یا، یہاں انسان سے حضور صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم مراد ہیں کہ انہیں اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء کے علوم عطا فرمائے۔

2 ...... یہاں آدمی سے مراد ابوجہل ہے، اس کے پاس کچھ مال آگیا تو اس نے لباس، سواری اور کھانے پینے میں تکلفات شروع کر دیئے اور اس کا غرور و تکبر بہت بڑھ گیا تھا اور عموماً اکثر لوگوں کے ساتھ یہی ہوتا ہے کہ مال کی فراوانی سرکشی اور گناہوں میں ڈال دیتی ہے۔

وَتَوَلّٰى ﴿١٣﴾ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ

وَ	تَوَلّٰى ﴿١٣﴾	اَلَمْ يَعْلَمْ	بِاَنَّ	اللّٰهَ
اور	منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)	کیا وہ جانتا نہیں	کہ	اللہ

اور منہ پھیرا (تو کیا حال ہوگا)○ کیا اسے معلوم نہیں کہ اللہ

يَرٰى ﴿١٤﴾ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ۬ لَنَسْفَعًۢا

يَرٰى ﴿١٤﴾	كَلَّا	لَئِنْ	لَّمْ يَنْتَهِ	لَنَسْفَعًا (1)
دیکھ رہا ہے	ہاں ہاں	ضرور اگر	وہ باز نہ آیا	(تو) ضرور ہم پکڑ کر کھینچیں گے

دیکھ رہا ہے○ ہاں ہاں یقیناً اگر وہ باز نہ آیا تو ضرور ہم پیشانی کے بال پکڑ کر

بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾

بِالنَّاصِيَةِ ﴿١٥﴾	نَاصِيَةٍ	كَاذِبَةٍ	خَاطِئَةٍ ﴿١٦﴾
پیشانی (کے بالوں) سے	(وہ) پیشانی (جو)	جھوٹی	خطاکار (ہے)

کھینچیں گے○ وہ پیشانی جو جھوٹی خطاکار ہے○

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾

فَلْيَدْعُ	نَادِيَهٗ ﴿١٧﴾	سَنَدْعُ (2)	الزَّبَانِيَةَ ﴿١٨﴾
تو اسے چاہئے کہ پکارے	اپنی مجلس (کو)	ابھی ہم (بھی) بلائیں گے	دوزخ کے فرشتوں (کو)

تو اسے چاہیے کہ اپنی مجلس کو پکارے○ ہم (بھی) جلد ہی دوزخ کے فرشتوں کو بلائیں گے○

كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾ السجدة

كَلَّا	لَا تُطِعْهُ	وَاسْجُدْ (3)	وَاقْتَرِبْ ﴿١٩﴾
خبر دار	تم نہ مانو اس کی (بات)	اور سجدہ کرو	اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ

خبر دار! تم اس کی بات نہ مانو اور سجدہ کرو اور (ہم سے) قریب ہو جاؤ○

کافر کو سخت الفاظ میں وعید اور ایک چیلنج

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہدایات

ع ١٩ — السجدة ١٣ — ٢١

1 ...... پیشانی کے بالوں سے گھسیٹنا فرشتوں کا کام ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم گھسیٹیں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں کے کام اپنی طرف منسوب فرماتا ہے۔ 2 ...... ابو جہل نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دھمکی دی کہ وہ اپنے ہم مجلس لوگوں کو آپ سے مقابلے کیلئے بلالے گا تو اس کے جواب میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم زبانیہ فرشتوں کو بلالیں گے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دشمن اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ 3 ...... یہ آیت آیاتِ سجدہ میں سے ہے، اسے پڑھنے اور سننے والے پر سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے۔

آیات:05 — رکوع:01

سُورَۃُ القَدْر مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

شبِ قدر میں نزولِ قرآن — شبِ قدر کی فضیلت

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰہُ فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ۚ﴿۱﴾ وَ مَاۤ اَدۡرٰىکَ

اِنَّاۤ	اَنۡزَلۡنٰہُ	فِیۡ لَیۡلَۃِ الۡقَدۡرِ ﴿۱﴾ (1)	وَ	مَاۤ اَدۡرٰىکَ
بیشک	ہم نے نازل کیا اس (قرآن) کو	شبِ قدر میں	اور	کیا معلوم تجھے

بیشک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مَا لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ؕ﴿۲﴾ لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ۬ۙ خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ؕ﴿۳﴾

مَا	لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ ﴿۲﴾	لَیۡلَۃُ الۡقَدۡرِ	خَیۡرٌ	مِّنۡ اَلۡفِ شَہۡرٍ ﴿۳﴾
کیا (ہے)	شبِ قدر	شبِ قدر	بہتر (ہے)	ہزار مہینوں سے

شب قدر کیا ہے؟ ○ شبِ قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے ○

تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ وَ الرُّوۡحُ فِیۡہَا بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ ۚ

تَنَزَّلُ	الۡمَلٰٓئِکَۃُ	وَ	الرُّوۡحُ	فِیۡہَا	بِاِذۡنِ رَبِّہِمۡ
اترتے ہیں	فرشتے	اور	جبریل	اس میں	اپنے رب کے حکم سے

اس رات میں فرشتے اور جبریل اپنے رب کے حکم سے

(1)...... شبِ قدر انتہائی شرف و برکت والی رات ہے، اسے شبِ قدر اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں سال بھر کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں اور فرشتوں کو سال بھر کے کاموں اور خدمات پر مامور کیا جاتا ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس رات کی دیگر راتوں پر شرافت و قدر کے باعث اس کو شبِ قدر کہتے ہیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: جس نے اس رات میں ایمان اور اخلاص کے ساتھ شب بیداری کر کے عبادت کی تو اللہ تعالیٰ اس کے سابقہ (صغیرہ) گناہ بخش دیتا ہے۔ (بخاری، ۱/۲۵، الحدیث: ۳۵)

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾ سَلٰمٌ ۛ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾	سَلٰمٌ	هِيَ	حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ﴿۵﴾
ہر کام سے (کے لئے)	سلامتی (ہے)	وہ (رات)	صبح طلوع ہونے تک

ہر کام کے لیے اترتے ہیں ○ یہ رات صبح طلوع ہونے تک سلامتی ہے ○

آیات: 08 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے پہلے کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کا حال

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ الْمُشْرِكِيْنَ

لَمْ يَكُنِ	الَّذِيْنَ	كَفَرُوْا	مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ [1]	وَ	الْمُشْرِكِيْنَ
نہ تھے	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

کتابی کافر اور مشرک (اپنا دین) چھوڑنے والے

مُنْفَكِّيْنَ حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾ رَسُوْلٌ

مُنْفَكِّيْنَ	حَتّٰى	تَاْتِيَهُمُ	الْبَيِّنَةُ ﴿۱﴾	رَسُوْلٌ
(اپنا دین) چھوڑنے والے	یہاں تک کہ	آجائے ان کے پاس	روشن دلیل	(وہ) رسول (ہے)

نہ تھے جب تک ان کے پاس روشن دلیل نہ آئے ○ (یعنی) اللہ کا

1 ...... اگرچہ اہلِ کتاب اور مشرکین سب ہی کافر ہیں مگر چونکہ اہلِ کتاب کو کسی پیغمبر اور کتاب سے نسبت ہے اس لئے ان کے احکام نرم ہیں اور اگر یہ ایمان قبول کریں تو انہیں دگنا ثواب ملتا ہے۔ جب کتاب اور پیغمبر سے نسبت کفار کو اتنا فائدہ دے دیتی ہے تو جس مومن کو حضور پر نور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور قرآن سے خصوصی نسبت ہو جائے تو اس کو کتنا فائدہ ہو گا۔

مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ فِيْهَا كُتُبٌ

مِّنَ اللّٰهِ	يَتْلُوْا	صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢ (1)	فِيْهَا	كُتُبٌ
اللہ کی طرف سے	وہ تلاوت کرتا ہے	پاک صحیفوں (کی)	ان میں	لکھی ہوئی (ہیں)

رسول جو پاک صحیفوں کی تلاوت فرماتا ہے ۝ ان صحیفوں میں سیدھی باتیں

قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا

قَيِّمَةٌ ۝٣	وَ	مَا تَفَرَّقَ (2)	الَّذِيْنَ	اُوْتُوا	الْكِتٰبَ	اِلَّا
سیدھی (باتیں)	اور	پھوٹ میں نہ پڑے	وہ لوگ جنہیں	دی گئی	کتاب	مگر

لکھی ہوئی ہیں ۝ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی انہوں نے (آپس میں) تفرقہ نہ ڈالا مگر

مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا

مِنْۢ بَعْدِ	مَا	جَآءَتْهُمُ	الْبَيِّنَةُ ۝٤	وَ	مَآ اُمِرُوْٓا	اِلَّا
(اس کے) بعد	کہ	آگئی ان کے پاس	روشن دلیل	اور	انہیں حکم نہ دیا گیا	مگر

اس کے بعد کہ وہ روشن دلیل ان کے پاس آچکی تھی ۝ اور ان لوگوں کو تو یہی حکم ہوا

لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ

لِيَعْبُدُوا	اللّٰهَ	مُخْلِصِيْنَ	لَهُ	الدِّيْنَ
یہ کہ وہ عبادت کریں	اللہ (کی)	خالص کرتے ہوئے	اس کے لئے	دین / عبادت

کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے،

حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ

حُنَفَآءَ	وَ	يُقِيْمُوا	الصَّلٰوةَ	وَ	يُؤْتُوا	الزَّكٰوةَ	وَ	ذٰلِكَ
ہر باطل سے جدا (ہو کر)	اور	وہ قائم کریں	نماز	اور	ادا کریں	زکوٰۃ	اور	یہی

ہر باطل سے جدا ہو کر اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور یہ

1...... اس سے مراد قرآنِ کریم ہے جو سب صحیفوں کے مضامین کی جامع کتاب ہے اور یہ ہر طرح سے پاک ہے کہ پاک جگہ سے، پاک فرشتوں کے ذریعے، پاک نبی پر آیا، پھر ہمیشہ پاک زبانوں، پاک سینوں، پاک ہاتھوں میں رہے گا، نیز ملاوٹ اور ردوبدل سے محفوظ ہے۔ 2...... اس آیت سے مراد یہ ہے کہ پہلے تو سب اس بات پر متفق تھے کہ جب وہ نبی تشریف لائیں گے جن کی بشارت دی گئی ہے تو ہم ان پر ایمان لائیں گے لیکن جب وہ نبی مکرم صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جلوہ افروز ہوئے تو ان میں پھوٹ پڑ گئی اور ان میں سے بعض ان پر ایمان لائے اور بعض نے حسد اور عناد کی وجہ سے کفر اختیار کیا۔

کفار اہلِ کتاب اور مشرکین کے لیے وعید

دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ؕ﴿۵﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ

دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ﴿۵﴾	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	کَفَرُوۡا (1)	مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ	وَ	الۡمُشۡرِکِیۡنَ
سیدھا دین (ہے)	بیشک	وہ لوگ جنہوں نے	کفر کیا	اہلِ کتاب میں سے	اور	مشرکین

سیدھا دین ہے ۝ بیشک اہلِ کتاب میں جو کافر ہوئے وہ اور مشرک

فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیۡنَ فِیۡہَا ؕ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ

فِیۡ نَارِ جَہَنَّمَ	خٰلِدِیۡنَ	فِیۡہَا	اُولٰٓئِکَ	ہُمۡ
(یہ سب) جہنم کی آگ میں (ہوں گے)	ہمیشہ رہنے والے	اس میں	یہ لوگ	وہی

سب جہنم کی آگ میں ہیں ہمیشہ اس میں رہیں گے، وہی

با عمل مسلمانوں کے لیے بشارت

شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۶﴾ اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا

شَرُّ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۶﴾	اِنَّ	الَّذِیۡنَ	اٰمَنُوۡا	وَ	عَمِلُوا
تمام مخلوق میں سب سے بدتر (ہیں)	بیشک	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے

تمام مخلوق میں سب سے بدتر ہیں ۝ بیشک جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام

الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِکَ ہُمۡ خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ؕ﴿۷﴾ جَزَآؤُہُمۡ عِنۡدَ رَبِّہِمۡ

الصّٰلِحٰتِ	اُولٰٓئِکَ	ہُمۡ	خَیۡرُ الۡبَرِیَّۃِ ﴿۷﴾	جَزَآؤُہُمۡ	عِنۡدَ رَبِّہِمۡ
اچھے، نیک	یہ لوگ	وہی	تمام مخلوق میں سب سے بہتر (ہیں)	ان کی جزا	ان کے رب کے پاس

کئے وہی تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں ۝ ان کا صلہ ان کے رب کے پاس

جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہَا الۡاَنۡہٰرُ خٰلِدِیۡنَ

جَنّٰتُ عَدۡنٍ	تَجۡرِیۡ	مِنۡ تَحۡتِہَا	الۡاَنۡہٰرُ	خٰلِدِیۡنَ
ہمیشہ رہنے کے باغات (ہیں)	بہتی ہیں	ان کے نیچے	نہریں	ہمیشہ رہنے والے

بسنے کے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، ان میں ہمیشہ ہمیشہ

1..... اہلِ کتاب میں سے وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کو مانتے اور اس کی عبادت تو کرتے تھے لیکن انہوں نے آخری نبی حضرت محمد مصطفٰی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نبوت کو نہ مانا اور ان کی عزت و توقیر نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں کافر قرار دیا اور کافر چاہے کتابی ہو یا مشرک جہنم میں ہمیشہ رہے گا۔

ع ۸/۲۳

فِيهَآ اَبَدًا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ

فِيهَآ	اَبَدًا	رَضِيَ (1)	اللّٰهُ	عَنْهُمْ	وَ
ان میں	ہمیشہ	راضی ہوا	اللہ	ان سے	اور

رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور

رَضُوا عَنْهُ ؕ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴿۸﴾ ع

رَضُوا	عَنْهُ	ذٰلِكَ	لِمَنْ	خَشِيَ	رَبَّهٗ ﴿۸﴾
وہ راضی ہوئے	اس سے	یہ (صلہ)	(اس) کے لئے جو	ڈرے	اپنے رب (سے)

وہ اس سے راضی ہوئے، یہ صلہ اس کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرے ○

آیات: 08 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الزِّلْزَال مَدَنِيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قیامت قائم ہوتے وقت کی ہولناکیاں

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ وَ

اِذَا	زُلْزِلَتِ	الْاَرْضُ	زِلْزَالَهَا ﴿۱﴾ (2)	وَ
جب	تھرتھرادی جائے گی	زمین	(جیسے) اس کا تھرتھرانا (طے ہے)	اور

جب زمین تھرتھرادی جائے گی جیسے اس کا تھرتھرانا طے ہے ○ اور

1 ...... ہر ولی اور بزرگ کو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ کہہ سکتے ہیں، یہ لفظ صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُم کے ساتھ خاص نہیں۔ اس آیت میں یہ مضمون صاف موجود ہے۔

2 ...... زمین کا یہ تھرتھرانا اس وقت ہو گا جب قیامت نزدیک ہو گی یا قیامت کے دن زمین تھرتھرائے گی۔

اَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَ قَالَ الْاِنْسَانُ

اَخْرَجَتِ	الْاَرْضُ	اَثْقَالَهَا ﴿۲﴾ (1)	وَ	قَالَ	الْاِنْسَانُ
باہر نکال دے گی	زمین	اپنے بوجھ	اور	کہے گا	آدمی

زمین اپنے بوجھ باہر پھینک دے گی ○ اور آدمی کہے گا:

مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾

مَا	لَهَا ﴿۳﴾	يَوْمَئِذٍ	تُحَدِّثُ	اَخْبَارَهَا ﴿۴﴾ (2)
کیا ہوا	اس کو	اس دن	وہ بتائے گی	اپنی خبریں

اسے کیا ہوا؟ ○ اس دن وہ اپنی خبریں بتائے گی ○

بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ؕ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ

بِاَنَّ	رَبَّكَ	اَوْحٰى	لَهَا ﴿۵﴾	يَوْمَئِذٍ
(اس) لئے کہ	تیرے رب (نے)	حکم بھیجا	اس کو	اس دن

اس لیے کہ تمہارے رب نے اسے حکم بھیجا ○ اس دن

يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ﴿۶﴾

يَّصْدُرُ	النَّاسُ	اَشْتَاتًا	لِّيُرَوْا	اَعْمَالَهُمْ ﴿۶﴾
لوٹیں گے	لوگ	مختلف (حالتوں میں)	تاکہ انہیں دکھائے جائیں	ان کے اعمال

لوگ مختلف حالتوں میں لوٹیں گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھائے جائیں ○

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ﴿۷﴾

فَمَنْ	يَّعْمَلْ	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	خَيْرًا	يَّرَهٗ ﴿۷﴾
توجو	کرے	ایک ذرے کے برابر	بھلائی	وہ دیکھے گا اسے

توجو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

روزِ قیامت اعمال کا حساب اور مشاہدہ

1 ...... زمین کے بوجھ سے مراد اس کے اندر موجود خزانے اور مردے وغیرہ ہیں۔

2 ...... حدیثِ پاک میں ہے ”زمین کی خبریں یہ ہیں کہ وہ ہر مرد وعورت پر اس کے ان اعمال کی گواہی دے گی جو انہوں نے اس کی پیٹھ پر کئے، وہ کہے گی: اِس نے فلاں دن یہ عمل کیا اور اُس نے فلان دن یہ عمل کیا، یہی اس کی خبریں ہیں۔(ترمذی، ۴/۱۹۴، الحدیث: ۲۴۳۷) دوسری حدیثِ پاک میں ہے ”زمین سے محتاط رہو کہ یہ تمہاری اصل ہے اور جو کوئی اس پر اچھا یا برا عمل کرے گا یہ اس کی خبر دے گی۔(معجم الکبیر، ۶۵/۵، الحدیث: ۴۵۹۶)

ع ٨ / ٢٤

وَ مَنۡ يَّعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿٨﴾ ع

وَ	مَنۡ	يَّعۡمَلۡ	مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ	شَرًّا (1)	يَّرَهٗ ﴿٨﴾
اور	جو	کرے	ایک ذرے کے برابر	برائی	وہ دیکھے گا اسے

اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے وہ اسے دیکھے گا ○

آیات: 11 | رکوع: 01

سُوۡرَةُ العٰدِيٰت مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللّٰه	نہایت مہربان	رحمت والا

اللّٰه کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

انسان کی ناشکری کا تفصیلی بیان

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ﴿۱﴾ فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ﴿۲﴾

وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا ﴿۱﴾ (2)	فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا ﴿۲﴾
ہانپتے ہوئے تیز دوڑنے والے (گھوڑوں) کی قسم	پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں (کی)

ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں ○ پھر سم مار کر پتھروں سے چنگاریاں نکالنے والوں کی ○

فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ﴿۳﴾ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا ﴿۴﴾

فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ﴿۳﴾	فَاَثَرۡنَ	بِهٖ	نَقۡعًا ﴿۴﴾
پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں (کی)	پھر اڑاتے ہیں	اس وقت	غبار

پھر صبح کے وقت غارت کر دینے والوں کی ○ پھر اس وقت غبار اڑاتے ہیں ○

1...... نیکی تھوڑی سی بھی کارآمد ہے اور گناہ چھوٹا سا بھی وبال ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے "بندہ کبھی اللّٰه تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اُس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی بعض باتیں انسان کے نزدیک نہایت معمولی ہوتی ہیں) اللّٰه تعالیٰ اُس (بات) کی وجہ سے اس کے بہت سے درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللّٰه تعالیٰ کی ناراضگی کی بات کرتا ہے اور اُس کا خیال بھی نہیں کرتا اِس (بات) کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے۔ (بخاری، ۴/۲۴۱، الحدیث: ۶۴۷۸)

2...... "عادیات" سے مراد غازیوں کے گھوڑے ہیں جو جہاد میں دوڑتے ہیں تو ان کے سینوں سے آوازیں نکلتی ہیں۔

انسان کی محبتِ مال اور اسے تنبیہ

فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

فَوَسَطْنَ	بِهٖ	جَمْعًا﴿۵﴾	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لِرَبِّهٖ
پھر بیچ میں گھس جاتے ہیں	اسی وقت	(دشمن کے) لشکر (کے)	بیشک	آدمی	اپنے رب کا

پھر اسی وقت دشمن کے لشکر میں گھس جاتے ہیں ○ بیشک انسان ضرور اپنے رب کا

لَكَنُوْدٌ ۚ﴿۶﴾ وَ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِیْدٌ ۚ﴿۷﴾ وَ اِنَّهٗ

لَكَنُوْدٌ﴿۶﴾ (1)	وَ	اِنَّهٗ	عَلٰى ذٰلِكَ	لَشَهِیْدٌ﴿۷﴾	وَ	اِنَّهٗ
ضرور بڑا ناشکرا (ہے)	اور	بیشک وہ	اس (بات) پر	ضرور گواہ (ہے)	اور	بیشک وہ

بڑا ناشکرا ہے ○ اور بیشک وہ اس بات پر ضرور خود گواہ ہے ○ اور بیشک وہ

لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ ؕ﴿۸﴾ اَفَلَا یَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ

لِحُبِّ الْخَیْرِ (2)	لَشَدِیْدٌ﴿۸﴾	اَفَلَا یَعْلَمُ	اِذَا	بُعْثِرَ
بھلائی (یعنی مال) کی محبت میں	ضرور سخت (ہے)	تو کیا وہ نہیں جانتا	جب	اٹھایا جائے گا

مال کی محبت میں ضرور بہت شدید ہے ○ تو کیا وہ نہیں جانتا جب وہ اٹھائے جائیں گے

مَا فِی الْقُبُوْرِ ۙ﴿۹﴾ وَ حُصِّلَ مَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ﴿۱۰﴾

مَا	فِی الْقُبُوْرِ﴿۹﴾	وَ	حُصِّلَ	مَا	فِی الصُّدُوْرِ﴿۱۰﴾
(انہیں) جو	قبروں میں (ہیں)	اور	کھول دیا جائے گا	جو	سینوں میں (ہے)

جو قبروں میں ہیں ؟ ○ اور جو سینوں میں ہے وہ کھول دی جائے گی ○

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّخَبِیْرٌ ۠﴿۱۱﴾

ع ۱۵

اِنَّ	رَبَّهُمْ	بِهِمْ	یَوْمَىٕذٍ	لَّخَبِیْرٌ﴿۱۱﴾
بیشک	ان کا رب	ان کی	اس دن	ضرور خوب خبر رکھنے والا (ہے)

بیشک ان کا رب اس دن ان کی یقیناً خوب خبر رکھنے والا ہے ○

(1)...... ناشکرے سے مراد وہ انسان ہے جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے مکر جاتا ہے۔ یا، اس سے مراد گناہگار انسان ہے۔ یا، اس سے مراد وہ انسان ہے جو مصیبتوں کو یاد رکھے اور نعمتوں کو بھول جائے۔ (2)...... محبتِ مال چار طرح کی ہے: (1) ایمانی محبت، جیسے حج وغیرہ کے لئے مال کی چاہت۔ (2) نفسانی محبت، جیسے اپنے آرام وراحت کے لیے مال سے رغبت۔ (3) طغیانی محبت، جیسے محض جمع کرنے اور چھوڑ جانے کے لئے مال سے محبت۔ (4) شیطانی محبت، جیسے گناہ و سرکشی کے لیے مال کی محبت۔ مال سے محبت تو مطلقاً ہوتی ہے لیکن مذموم وہ ہے جو خدا سے دور کر دے۔

آیات: 11 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ

اَلْقَارِعَةُ ﴿۱﴾ (1)	مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۲﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ (2)
دل دہلا دینے والی	کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	اور	کیا معلوم تجھے

وہ دل دہلا دینے والی ○ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ اور تجھے کیا معلوم

مَا الْقَارِعَةُ ؕ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ

مَا	الْقَارِعَةُ ﴿۳﴾	يَوْمَ	يَكُوْنُ	النَّاسُ
کیا (ہے)	دل دہلا دینے والی	(جس) دن	ہوں گے	آدمی

کہ وہ دل دہلا دینے والی کیا ہے؟ ○ جس دن آدمی پھیلے ہوئے

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ؕ﴿۵﴾

كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ﴿۴﴾	وَ	تَكُوْنُ	الْجِبَالُ	كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ﴿۵﴾
پھیلے ہوئے پروانوں کی طرح	اور	ہو جائیں گے	پہاڑ	دھنکی ہوئی اون کی طرح

پروانوں کی طرح ہوں گے ○ اور پہاڑ رنگ برنگی دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے ○

قیامت کی ہولناکیاں

1 ...... قیامت کی دہشت، ہولناکی اور سختی سے تمام انسانوں کے دل دہل جائیں گے، اس لئے اسے "قَارِعَه" کہتے ہیں اور بعض مفسرین کے نزدیک حضرت اسرافیل عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام کی آواز کی وجہ سے قیامت کو "قَارِعَه" کہتے ہیں کیونکہ جب وہ صور میں پھونک ماریں گے تو اس کی آواز کی شدت سے تمام مخلوق مر جائے گی۔ 2 ...... اگر یہاں خطاب حضورِ انور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے ہے تو مراد یہ ہے کہ وحی کے بغیر آپ کو قیامت کی ہولناکی کا علم نہیں ہے، مطلق علم کی نفی مراد نہیں۔

میزان میں عمل بھاری ہونے کا نتیجہ

فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ؕ﴿۷﴾

فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ﴿۷﴾	فَهُوَ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۶﴾ (1)	ثَقُلَتْ	مَنْ	فَاَمَّا
پسندیدہ زندگی میں (ہوگا)	تو وہ	اس کے ترازو	بھاری ہوں گے	وہ جو	تو بہر حال

تو بہر حال جس کے ترازو بھاری ہوں گے ○ وہ تو پسندیدہ زندگی میں ہوگا ○

میزان میں عمل ہلکا ہونے کا انجام

وَ اَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِیْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ

فَاُمُّهٗ	مَوَازِیْنُهٗ ﴿۸﴾	خَفَّتْ	مَنْ	اَمَّا	وَ
تو اس کا ٹھکانہ	اس کے ترازو	ہلکے پڑیں گے	وہ جو	بہر حال	اور

اور بہر حال جس کے ترازو ہلکے پڑیں گے ○ تو اس کا ٹھکانہ

هَاوِیَةٌ ؕ﴿۹﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا هِیَهْ ؕ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾ ع

ع ۱۱ ۲۶

نَارٌ حَامِیَةٌ ﴿۱۱﴾	مَا هِیَهْ ﴿۱۰﴾	مَاۤ اَدْرٰىكَ	وَ	هَاوِیَةٌ ﴿۹﴾
شعلے مارتی ایک آگ (ہے)	وہ کیا (ہے)	کیا معلوم تجھے	اور	ہاویہ (ہوگا)

ہاویہ ہوگا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ ○ ایک شعلے مارتی آگ ہے ○

آیات:08 | رکوع:01

سُوْرَةُ التَّكَاثُر مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1...... قیامت کے دن مومنوں اور کفار سبھی کے اعمال کا وزن کیا جائے گا، مومن کی نیکیاں اچھی صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، اگر وہ غالب ہوئیں تو اس کے لئے جنت ہے اور اگر گناہ غالب ہوئے اور اسے معاف نہ فرمایا گیا تو اسے مخصوص مدت تک داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ کافر کی برائیاں بدترین صورت میں لاکر میزان میں رکھی جائیں گی، پھر اسے داخلِ جہنم کر دیا جائے گا۔ نیز بعض مومن ایسے ہوں گے جنہیں اعمال کا وزن کئے بغیر ہی بے حساب داخلِ جنت کر دیا جائے گا۔

طلب مال کی ہوس کا نتیجہ اور سخت تنبیہ

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝۱ حَتّٰى زُرْتُمُ

اَلْهٰىكُمُ	التَّكَاثُرُ ۝۱ (1)	حَتّٰى	زُرْتُمُ
غافل کر دیا تمہیں	زیادہ مال جمع کرنے کی طلب (نے)	یہاں تک کہ	تم نے منہ دیکھا

زیادہ مال جمع کرنے کی طلب نے تمہیں غافل کر دیا ۝ یہاں تک کہ تم نے

جہنم کو جاننے اور دیکھنے کا بیان

الْمَقَابِرَ ۝۲ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴

الْمَقَابِرَ ۝۲	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۳	ثُمَّ	كَلَّا	سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝۴
قبروں (کا)	ہاں ہاں	عنقریب تم جان جاؤ گے	پھر	یقیناً	عنقریب تم جان جاؤ گے

قبروں کا منہ دیکھا ۝ ہاں ہاں اب جلد جان جاؤ گے ۝ پھر یقیناً تم جلد جان جاؤ گے ۝

كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵ لَتَرَوُنَّ

كَلَّا	لَوْ	تَعْلَمُوْنَ	عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝۵	لَتَرَوُنَّ
یقیناً	اگر	تم جانتے	یقینی علم (کے ساتھ تو مال سے محبت نہ رکھتے)	بیشک ضرور تم دیکھو گے

یقیناً اگر تم یقینی علم کے ساتھ جانتے (تو مال سے محبت نہ رکھتے) ۝ بیشک تم ضرور جہنم کو

الْجَحِيْمَ ۝۶ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷

الْجَحِيْمَ ۝۶	ثُمَّ	لَتَرَوُنَّهَا	عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝۷
جہنم (کو)	پھر	بیشک ضرور تم دیکھو گے اسے	یقین کی آنکھ (سے)

دیکھو گے ۝ پھر بیشک تم ضرور اسے یقین کی آنکھ سے دیکھو گے ۝

ہر نعمت کے متعلق سوال ہوگا

ع ۱۸ / ۲

ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸

ثُمَّ	لَتُسْـَٔلُنَّ	يَوْمَئِذٍ	عَنِ النَّعِيْمِ ۝۸ (2)
پھر	بیشک ضرور تم سے پوچھا جائے گا	اس دن	نعمتوں کے متعلق

پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا ۝

1 ...... کثرتِ مال کی حرص اور اس پر اور اولاد پر فخر کا اظہار کرنا انتہائی مذموم ہے اور اس میں مبتلا ہو کر آدمی اُخروی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے جو بکریوں میں چھوڑ دیئے جائیں وہ ان بکریوں کو اتنا تباہ نہیں کرتے جتنا مال اور عزت کی حرص انسان کے دین کو خراب کر دیتی ہے۔ (ترمذی، ۱۶۶/۴، الحدیث: ۲۳۸۳) اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے محفوظ فرمائے، آمین۔ 2 ...... قیامت کے دن ہر نعمت کے بارے میں سوال ہو گا چاہے وہ نعمت جسمانی ہو یا روحانی، ضرورت کی ہو، یا عیش و راحت کی حتی کہ ٹھنڈے پانی، درخت کے سائے اور راحت کی نیند کے بارے میں بھی سوال ہو گا۔

آیات:03 | رکوع:01

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ			
بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔			

زمانے کی قسم سے انسان کے خسارے میں ہونے کا بیان

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾			
وَالْعَصْرِ ﴿۱﴾ (1)	اِنَّ	الْاِنْسَانَ	لَفِیْ خُسْرٍ ﴿۲﴾ (2)
زمانے کی قسم	بیشک	آدمی	ضرور خسارے میں (ہے)
زمانے کی قسم ○ بیشک آدمی ضرور خسارے میں ہے ○			

خسارے سے محفوظ لوگ

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ					
اِلَّا	الَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	وَ	عَمِلُوا	الصّٰلِحٰتِ
مگر	وہ لوگ جو	ایمان لائے	اور	انہوں نے عمل کئے	اچھے، نیک
مگر جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے					

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾					
وَ	تَوَاصَوْا	بِالْحَقِّ	وَ	تَوَاصَوْا	بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾
اور	ایک دوسرے کو تاکید کی	حق کی	اور	ایک دوسرے کو وصیت کی	صبر کی
اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی ○					

ع۱ ۲۸

(1)...... یہاں عصر سے مطلق زمانہ، یا حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مخصوص زمانہ مراد ہے، یا اس سے وہ وقت مراد ہے جو سورج غروب ہونے سے پہلے ہوتا ہے، یا اس سے مراد نمازِ عصر ہے۔ (2)...... بیشک آدمی ضرور نقصان میں ہے کہ اس کی عمر جو اس کا سرمایہ اور اصل پُونجی ہے وہ ہر دم کم ہو رہی ہے مگر جو ایمان لائے اور انہوں اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو ایمان اور نیک عمل کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو ان تکلیفوں اور مشقتوں پر صبر کرنے کی وصیت کی جو دین کی راہ میں انہیں پیش آئیں تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خسارے میں نہیں بلکہ نفع پانے والے ہیں کیونکہ ان کی جتنی عمر گزری وہ نیکی اور طاعت میں گزری ہے۔

آیات:09 — رکوع:01

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

غیبت، چغلی اور مال جمع کرنے والے کفار کے لئے وعید

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ﴿١﴾ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا

وَيْلٌ (1)	لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِۨ ﴿١﴾	الَّذِىْ	جَمَعَ	مَالًا
خرابی (ہے)	ہر منہ پر عیب نکالنے والے پیٹھ پیچھے برائی کرنے والے کے لئے	جس نے	جمع کیا	مال

اس کے لیے خرابی ہے جو لوگوں کے منہ پر عیب نکالے، پیٹھ پیچھے برائی کرے ○ جس نے مال جوڑا

وَّعَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾ كَلَّا

وَّ	عَدَّدَهٗ ﴿٢﴾ (2)	يَحْسَبُ	اَنَّ	مَالَهٗۤ	اَخْلَدَهٗ ﴿٣﴾	كَلَّا
اور	گن گن کر رکھا اسے	وہ سمجھتا ہے	کہ	اس کا مال	(دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا اسے	ہر گز نہیں

اور اسے گن گن کر رکھا ○ وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے (دنیا میں) ہمیشہ رکھے گا ○ ہر گز نہیں،

جہنم کی آگ کی شدت کا بیان

لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾ وَمَاۤ اَدْرٰىكَ مَا

لَيُنْۢبَذَنَّ	فِى الْحُطَمَةِ ﴿٤﴾	وَ	مَاۤ اَدْرٰىكَ	مَا
وہ ضرور ضرور پھینکا جائے گا	چورا کر دینے والی میں	اور	کیا معلوم تجھے	کیا (ہے)

وہ ضرور ضرور چورا چورا کر دینے والی میں پھینکا جائے گا ○ اور تجھے کیا معلوم کہ

1 ...... یہ آیتیں ان کفار کے بارے میں نازل ہوئیں جو حضور صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُم پر اعتراضات اور ان کی غیبت کرتے تھے، جیسے اَخنس بن شُریق، اُمیہ بن خلف اور ولید بن مغیرہ وغیرہ۔ نیز اس آیت میں مذکور حکم ہر عیب جو اور غیبت کرنے والے کے لئے عام ہے۔

2 ...... مال جمع کرنا اور گن گن کر رکھنا چند صورتوں میں برا ہے، (1) حرام ذرائع سے مال جمع کیا جائے۔ (2) جمع شدہ مال سے شرعی حقوق ادا نہ کئے جائیں۔ (3) مال جمع کرنے میں ایسا مشغول ہو جانا کہ اللہ تعالیٰ کو بھول جائے۔ (4) اللہ تعالیٰ پر توکل کرنے کی بجائے صرف مال کو آفات دور کرنے کا ذریعہ سمجھا جائے۔

الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾ؕ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ۙ الَّتِیْ تَطَّلِعُ

تَطَّلِعُ	الَّتِیْ	نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ﴿۶﴾ [1]	الْحُطَمَةُ ﴿۵﴾
چڑھ جائے گی	وہ جو	اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ (ہے)	چورا کر دینے والی

وہ چورا چورا کر دینے والی کیا ہے؟ ○ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے ○ وہ جو دلوں پر

عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ؕ اِنَّهَا عَلَیْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾ۙ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾	مُّؤْصَدَةٌ ﴿۸﴾	عَلَیْهِمْ	اِنَّهَا	عَلَى الْاَفْـِٕدَةِ ﴿۷﴾ [2]
لمبے لمبے ستونوں میں	بند کر دی جائے گی	ان پر	بیشک وہ	دلوں پر

چڑھ جائے گی ○ بیشک وہ ان پر بند کر دی جائے گی ○ لمبے لمبے ستونوں میں ○

ع ۱۹ / ۲۹

آیات: 05 | رکوع: 01

سُوْرَةُ الْفِیْلِ مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اصحابِ فیل کا واقعہ

اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ؕ اَلَمْ یَجْعَلْ

اَلَمْ یَجْعَلْ	بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ ﴿۱﴾ [3]	رَبُّكَ	فَعَلَ	كَیْفَ	اَلَمْ تَرَ
کیا اس نے نہ ڈالا	ہاتھی والوں کے ساتھ	تیرے رب (نے)	کیا	کیسا	کیا تم نے نہ دیکھا

کیا تم نے نہ دیکھا کہ تمہارے رب نے ان ہاتھی والوں کا کیا حال کیا؟ ○ کیا اس نے

[1]...... جہنم کی آگ عام آگ کی طرح نہیں ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: جہنم کی آگ ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی، پھر ہزار برس بھڑکائی گئی حتی کہ وہ سیاہ ہو گئی، تو اب وہ سیاہ اور اندھیری ہے۔ (ترمذی، ۴/۲۶۶، الحدیث: ۲۶۰۰) [2]...... دل ایسی چیز ہے جس میں ذرا سی گرمی برداشت کرنے کی تاب نہیں تو جب جہنم کی آگ ان پر چڑھ جائے گی اور موت آئے گی نہیں تو اس وقت کیا حال ہو گا اور دلوں کو جلانا اس لئے ہے کہ وہ کفر، باطل عقائد اور فاسد نیتوں کے مقام ہیں۔ [3]...... اس واقعے کا خلاصہ یہ ہے کہ یمن اور حبشہ کے بادشاہ ابرہہ نے صنعاء میں اس غرض سے

كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۙ(۲) وَّ اَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۙ(۳)

كَيْدَهُمْ	فِيْ تَضْلِيْلٍ (۲)	وَّ	اَرْسَلَ	عَلَيْهِمْ	طَيْرًا	اَبَابِيْلَ (۳)
ان کا مکر و فریب	تباہی میں	اور	بھیجے	ان پر	پرندے	فوج در فوج

ان کے مکر و فریب کو تباہی میں نہ ڈالا ○ اور ان پر فوج در فوج پرندے بھیجے ○

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۪ۙ(۴) فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۠(۵)

تَرْمِيْهِمْ	بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ (۴)	فَجَعَلَهُمْ	كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ (۵)
وہ مارتے تھے انہیں	کنکر کے پتھروں سے	تو اس نے کر ڈالا انہیں	کھائے ہوئے بھوسے کی طرح

جو انہیں کنکر کے پتھروں سے مارتے تھے ○ تو انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا ○

ـ منزل۷

آیات:04 | رکوع:01

سُوْرَةُ قُرَيْش مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

قریش پر احسانِ الٰہی اور حکمِ عبادت

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۙ(۱) اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ ۚ(۲)

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ (۱)	اٖلٰفِهِمْ	رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَ الصَّيْفِ (۲)
قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے	انہیں مانوس کرنے (کی وجہ سے)	گرمی اور سردی کے سفر (سے)

قریش کو مانوس کرنے کی وجہ سے ○ انہیں سردی اور گرمی دونوں کے سفر سے مانوس کرنے کی وجہ سے ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) ایک کنیسہ (عبادت خانہ) بنایا کہ حج کرنے والے مکہ مکرمہ جانے کی بجائے یہیں آئیں اور اسی کنیسہ کا طواف کریں۔ اہلِ عرب کو یہ بات بہت ناگوار گزری اور قبیلہ بنی کنانہ کے ایک شخص نے موقع پا کر اس کنیسہ میں قضائے حاجت کر کے اسے آلودہ کر دیا۔ معلوم ہونے پر ابرہہ طیش میں آیا اور کعبہ معظمہ کو گرانے کی قسم کھالی۔ پھر یہ اپنے لشکر کے ساتھ جس میں بہت سے ہاتھی بھی تھے، مکۂ مکرمہ پہنچا، یہاں جب اس نے فوج کو تیاری کا حکم دیا تو اللہ تعالیٰ نے پرندوں کی فوجیں بھیجیں جنہوں نے کنکر کے پتھروں سے ابرہہ اور اس کے لشکریوں کو مارا اور انہیں جانوروں کے کھائے ہوئے بھوسے کی طرح کر دیا۔

فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ۙ الَّذِيْٓ

فَلْيَعْبُدُوْا	رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣	الَّذِيْٓ
تو انہیں چاہئے کہ عبادت کریں	اس گھر کے رب (کی)	جس نے

تو انہیں اِس گھر کے رب کی عبادت کرنی چاہیے ○ جس نے

اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ۬ وَّ اٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤ ع

ع ۳۱

اَطْعَمَهُمْ	مِّنْ جُوْعٍ	وَّ	اٰمَنَهُمْ	مِّنْ خَوْفٍ ۝٤ (1)
کھانا دیا انہیں	بھوک سے (میں)	اور	امن عطا کیا انہیں	خوف سے

انہیں بھوک میں کھانا دیا اور انہیں خوف سے امن بخشا ○

آیات:07 — سُوْرَةُ المَاعُوْن مَكِّيَّة — رکوع:01

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِيْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ؕ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ

انکارِ آخرت، یتیم سے بدسلوکی اور بخل کی مذمت

اَرَءَيْتَ	الَّذِيْ	يُكَذِّبُ	بِالدِّيْنِ ۝١	فَذٰلِكَ	الَّذِيْ	يَدُعُّ
کیا تم نے دیکھا	(اسے) جو	جھٹلاتا ہے	دین کو	پھر وہ	(ایسا ہے) جو	دھکے دیتا ہے

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو دین کو جھٹلاتا ہے ○ پھر وہ ایسا ہے جو یتیم کو

1 ...... بھوک اور خوف معاشرے میں گناہوں اور بدکاریوں کی تعداد میں اضافے، جرائم کی شرح بڑھانے، بدامنی اور بے سکونی پھیلانے میں انتہائی خطرناک کردار ادا کرتے ہیں جبکہ بھوک کا ختم ہونا اور خوف کا دور ہو جانا معاشرے میں پاکیزہ ماحول اور امن و امان کی فضا قائم کرنے میں بہت معاون ہے۔ دینِ اسلام کے احکام اور تعلیمات پر نظر کی جائے تو یہ حقیقت روشن دن سے زیادہ صاف نظر آئے گی کہ لوگوں کی بھوک کو ختم کرنا، انہیں سہولیات فراہم کرنا، پاکیزہ معاشرے کا قیام اور امن قائم کرنا اسلام کی بنیادی ترجیحات اور خصوصیات میں سے ہے، لہٰذا ان احکام پر عمل پیرا ہونا چاہئے۔

نماز سے غافل، ریاکار اور بخیل کے لیے وعید

اَلْیَتِیْمَ ۝۲ وَ لَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝۳ فَوَیْلٌ

فَوَیْلٌ	عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ۝۳	لَا یَحُضُّ	وَ	اَلْیَتِیْمَ ۝۲
تو خرابی (ہے)	مسکین کو کھانا دینے پر	وہ ترغیب نہیں دیتا	اور	یتیم (کو)

دھکے دیتا ہے ○ اور مسکین کو کھانا دینے کی ترغیب نہیں دیتا ○ تو ان نمازیوں کے لئے

لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝۵ الَّذِیْنَ

الَّذِیْنَ	سَاهُوْنَ ۝۵ (2)	عَنْ صَلَاتِهِمْ	هُمْ	الَّذِیْنَ	لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝۴ (1)
وہ لوگ جو	غفلت کرنے والے (ہیں)	اپنی نماز سے	وہ	جو	(ان) نمازیوں کے لئے

خرابی ہے ○ جو اپنی نماز سے غافل ہیں ○ وہ جو

ع ۷ / ۲۲

هُمْ یُرَآءُوْنَ ۝۶ وَ یَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝۷

الْمَاعُوْنَ ۝۷	یَمْنَعُوْنَ	وَ	یُرَآءُوْنَ ۝۶ (3)	هُمْ
برتنے کی معمولی چیزوں (سے)	(مانگنے پر) منع کر دیتے ہیں	اور	دکھاوا کرتے ہیں	وہ

دکھاوا کرتے ہیں ○ اور برتنے کی معمولی چیزیں بھی نہیں دیتے ○

آیات: 03 — رکوع: 01

سُوْرَةُ الْکَوْثَرِ مَکِّیَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں سے منافقوں کی عملی حالت بیان کی جا رہی ہے۔

2 ...... نماز سے غفلت کی چند صورتیں ہیں، جیسے پابندی سے نہ پڑھنا، صحیح وقت پر نہ پڑھنا، فرائض و واجبات کو صحیح طریقے سے ادا نہ کرنا، شرعی عذر کے بغیر باجماعت نہ پڑھنا، نماز کی پرواہ نہ کرنا، تنہائی میں قضا کر دینا اور لوگوں کے سامنے پڑھ لینا وغیرہ۔

3 ...... ریاکاری یہ ہے کہ اپنے اچھے عمل کو اس ارادے سے ظاہر کرنا کہ لوگ اسے دیکھ کر اس کی عبادت گزاری کی تعریف کریں یا اسے اچھا سمجھیں۔

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطائے کوثر

نماز و قربانی کی تاکید

اِنَّاۤ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَؕ(۱) فَصَلِّ لِرَبِّكَ

لِرَبِّكَ	فَصَلِّ	الْكَوْثَرَ(۱) (1)	اَعْطَیْنٰكَ	اِنَّاۤ
اپنے رب کے لئے	تو تم نماز پڑھو	بے شمار خوبیاں	ہم نے عطا کیں تمہیں	بیشک

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں ○ تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو

دشمنِ رسول کے لیے وعید

وَ انْحَرْؕ(۲) اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۠(۳)

الْاَبْتَرُ(۳) (2)	هُوَ	شَانِئَكَ	اِنَّ	انْحَرْ(۲)	وَ
ہر خیر سے محروم (ہے)	وہی	تمہارا دشمن	بیشک	قربانی کرو	اور

اور قربانی کرو ○ بیشک جو تمہارا دشمن ہے وہی ہر خیر سے محروم ہے ○

آیات:06 رکوع:01

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الرَّحِیْمِ	الرَّحْمٰنِ	اللّٰهِ	بِسْمِ
رحمت والا	نہایت مہربان	اللہ	نام سے (شروع)

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

عبادت سے متعلق کفار سے دوٹوک کلام

قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَۙ(۱) لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَۙ(۲) وَ

وَ	تَعْبُدُوْنَ(۲)	مَا	لَاۤ اَعْبُدُ	الْكٰفِرُوْنَ(۱) (3)	یٰۤاَیُّهَا	قُلْ
اور	تم پوجتے ہو	(ان کی) جنہیں	میں عبادت نہیں کرتا	کافرو	اے	تم کہو

تم فرماؤ! اے کافرو! ○ میں ان کی عبادت نہیں کرتا جنہیں تم پوجتے ہو ○ اور

1 ...... کوثر سے متعلق مفسرین کے مختلف اقوال ہیں، ایک قول یہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کی بے شمار خوبیاں مراد ہیں۔ 2 ...... حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرزند حضرت قاسم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا وصال ہوا تو کفار نے یہ کہا کہ ان کی نسل ختم ہوگئی، ان کے بعد اب ان کا ذکر بھی نہ رہے گا اور یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا، اس پر سورۂ کوثر نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کا رد فرمایا۔ اس سورت کا ایک ایک لفظ بلکہ نفسِ نزول حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مقامِ محبوبیت کو بیان کرتا ہے کہ آپ کے گستاخ کو جواب خود رب تعالیٰ دیتا ہے۔ 3 ...... قریش کی ایک جماعت نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ

لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَاۤ اَعْبُدُ ۚ﴿۳﴾ وَ لَاۤ اَنَا

لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ	مَاۤ	اَعْبُدُ ﴿۳﴾	وَ	لَآ	اَنَا
نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)	جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	اور	نہ	میں (اس کی)

تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ﴿۴﴾ وَ لَاۤ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

عَابِدٌ	مَّا	عَبَدْتُّمْ ﴿۴﴾	وَ	لَآ	اَنْتُمْ	عٰبِدُوْنَ
عبادت کرنے والا (ہوں)	جسے	تم نے پوجا	اور	نہ	تم (اس کی)	عبادت کرنے والے (ہو)

اس کی عبادت کروں گا جسے تم نے پوجا ○ اور نہ تم اس کی عبادت کرنے والے ہو

ع ۱ ۶ ۳۴

مَاۤ اَعْبُدُ ؕ﴿۵﴾ لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَ لِیَ دِیْنِ ﴿۶﴾ع

مَاۤ	اَعْبُدُ ﴿۵﴾	لَكُمْ	دِیْنُكُمْ	وَلِیَ	دِیْنِ ﴿۶﴾
جس کی	میں عبادت کرتا ہوں	تمہارے لئے	تمہارا دین	اور میرے لئے	میرا دین (ہے)

جس کی میں عبادت کرتا ہوں ○ تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین ہے ○

آیات:03 | رکوع:01

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) آپ ہمارے دین کی پیروی کیجئے ہم آپ کے دین کی پیروی کریں گے۔ ایک سال آپ ہمارے معبودوں کی عبادت کریں ایک سال ہم آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: اس بات سے اللہ تعالٰی کی پناہ کہ میں اس کے ساتھ اس کے غیر کو شریک کروں۔ کفار کہنے لگے: تو آپ ایسا کیجئے کہ ہمارے کسی معبود کو ہاتھ ہی لگا دیجئے ہم آپ کی تصدیق کر دیں گے اور آپ کے معبود کی عبادت کریں گے۔ اس پر یہ سورۂ مبارکہ نازل ہوئی۔

مددِ الٰہی اور فتح کی بشارت

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَ الْفَتْحُ ۙ﴿۱﴾ وَ رَاَیْتَ

اِذَا	جَآءَ	نَصْرُ اللّٰهِ	وَ	الْفَتْحُ ﴿۱﴾ (1)	وَ	رَاَیْتَ
جب	آئے گی	اللہ کی مدد	اور	فتح	اور	تم دیکھو گے

جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی ○ اور تم لوگوں کو

گروہوں کی صورت میں لوگوں کے داخلِ اسلام ہونے کی غیبی خبر

النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ﴿۲﴾ فَسَبِّحْ

النَّاسَ	یَدْخُلُوْنَ	فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ	اَفْوَاجًا ﴿۲﴾ (2)	فَسَبِّحْ
لوگوں (کو)	وہ داخل ہو رہے ہیں	اللہ کے دین میں	فوج در فوج	تو تم پاکی بیان کرو

دیکھو گے کہ اللہ کے دین میں فوج در فوج داخل ہو رہے ہیں ○ تو اپنے رب کی

تسبیح، حمد اور استغفار کی تلقین

بِحَمْدِ رَبِّكَ وَ اسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ﴿۳﴾ ع

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

بِحَمْدِ رَبِّكَ	وَ	اسْتَغْفِرْهُ (3)	اِنَّهٗ	كَانَ	تَوَّابًا ﴿۳﴾
اپنے رب کی حمد کے ساتھ	اور	بخشش چاہو اس سے	بیشک وہ	ہے	بہت توبہ قبول کرنے والا

تعریف کرتے ہوئے اس کی پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ بہت توبہ قبول کرنے والا ہے ○

آیات: 05 | رکوع: 01

سُوْرَةُ اللَّهَب مَكِّيَّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

بِسْمِ	اللّٰهِ	الرَّحْمٰنِ	الرَّحِیْمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... یہاں فتح سے خاص فتح مکہ یا اسلام کی عام فتوحات مراد ہیں۔

2 ...... اس آیت میں غیبی خبر دی گئی ہے۔ یہ غیبی خبر فتح مکہ کے موقع پر پوری ہوئی اور لوگ مختلف جگہوں سے قبولِ اسلام کیلئے گروہ در گروہ آکر شرفِ اسلام سے باریاب ہوئے۔ 3 ...... یہ سورت نازل ہونے کے بعد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ" کی بہت کثرت فرمائی۔ ہمیں بھی اس کی کثرت کرنی چاہئے۔ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم روزانہ ستر یا سو مرتبہ استغفار کرتے تھے۔

ابولہب اور اس کی بیوی کی ہلاکت و انجام کا بیان

تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ وَّ تَبَّ ؕ﴿۱﴾ مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡهُ

تَبَّتۡ (1)	یَدَاۤ اَبِیۡ لَهَبٍ	وَّ	تَبَّ ﴿۱﴾	مَاۤ اَغۡنٰی	عَنۡهُ
تباہ ہو جائیں	ابولہب کے دونوں ہاتھ	اور	وہ تباہ ہو گیا	کوئی فائدہ نہ دیا	اس سے (اسے)

ابولہب کے دونوں ہاتھ تباہ ہو جائیں اور وہ تباہ ہو ہی گیا ○ اس کا مال اور اس کی کمائی

مَالُهٗ وَ مَا كَسَبَ ؕ﴿۲﴾ سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚۖ﴿۳﴾ وَّ

مَالُهٗ	وَ	مَا	كَسَبَ ﴿۲﴾	سَیَصۡلٰی	نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ﴿۳﴾	وَّ
اس کے مال (نے)	اور	جو	اس نے کمایا	عنقریب وہ داخل ہو گا	شعلوں والی آگ (میں)	اور

اس کے کچھ کام نہ آئی ○ اب وہ شعلوں والی آگ میں داخل ہو گا ○ اور

امۡرَاَتُهٗ ؕ حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ۚ﴿۴﴾ فِیۡ جِیۡدِهَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾ ع

امۡرَاَتُهٗ	حَمَّالَةَ الۡحَطَبِ ﴿۴﴾	فِیۡ جِیۡدِهَا	حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ ﴿۵﴾
اس کی بیوی	لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی (ہے)	اس کے گلے میں	کھجور کی چھال کی رسی (ہے)

اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا اٹھانے والی ہے ○ اس کے گلے میں کھجور کی چھال کی رسی ہے ○

ع ۵ | ۳۶

آیات: 04 — رکوع: 01

سُوۡرَةُ الۡاِخۡلَاصِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

1 ...... جب حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوہِ صفا پر عرب کے لوگوں کو دعوت دی تو ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُن سے اپنے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا ”اِنِّیۡ لَكُمۡ نَذِیۡرٌ بَیۡنَ یَدَیۡ عَذَابٍ شَدِیۡدٍ“ اس پر ابولہب نے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ کیا تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔ اس پر یہ سورت شریف نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے خود اپنے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے اس گستاخ کو جواب دیا۔

وحدانیتِ الٰہی کا جامع بیان

قُلۡ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ﴿۱﴾ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ﴿۲﴾ لَمۡ يَلِدۡ ۙ

قُلۡ	هُوَ	اللّٰهُ	اَحَدٌ ﴿۱﴾ (1)	اَللّٰهُ	الصَّمَدُ ﴿۲﴾	لَمۡ يَلِدۡ
تم کہو	وہ	اللہ	ایک (ہے)	اللہ	بے نیاز (ہے)	نہ اس نے (کسی کو) جنم دیا

تم فرماؤ: وہ اللہ ایک ہے ○ اللہ بے نیاز ہے ○ نہ اس نے کسی کو جنم دیا

وَلَمۡ يُوۡلَدۡ ۙ ﴿۳﴾ وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ﴿۴﴾ ع

وَ	لَمۡ يُوۡلَدۡ ﴿۳﴾	وَ	لَمۡ يَكُنۡ	لَّهٗ	كُفُوًا	اَحَدٌ ﴿۴﴾
اور	نہ وہ کسی سے پیدا ہوا	اور	نہیں ہے	اس کے	برابر	کوئی

اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ○ اور کوئی اس کے برابر نہیں ○

ع ٢٧

آیات:05 — رکوع:01

سُوۡرَةُ الۡفَلَقِ مَكِّيَّةٌ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰهِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِيۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

مختلف چیزوں کے شر سے پناہ الٰہی طلب کرنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ ۙ ﴿۱﴾ مِنۡ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ﴿۲﴾ وَ

قُلۡ (2)	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ الۡفَلَقِ ﴿۱﴾	مِنۡ شَرِّ	مَا	خَلَقَ ﴿۲﴾	وَ
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	صبح کے رب کی	(اس مخلوق کے) شر سے	جو	اس نے پیدا کیا	اور

تم فرماؤ: میں صبح کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ اس کی تمام مخلوق کے شر سے ○ اور

1 ...... کفار نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اللہ رب العزت کے متعلق طرح طرح کے سوال کئے، کوئی کہتا تھا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نسب کیا ہے؟ کوئی کہتا تھا کہ وہ سونے کا ہے یا چاندی کا ہے یا لوہے کا ہے یا لکڑی کا ہے؟ کس چیز کا ہے؟ کسی نے کہا، وہ کیا کھاتا ہے؟ کیا پیتا ہے؟ ربوبیت اس نے کس سے ورثہ میں پائی؟ اور اس کا کون وارث ہوگا؟ ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل فرمائی کہ وہ بے نیاز اور ولادت و اولاد سے پاک ہے۔ 2 ...... لبید بن اعصم یہودی اور اس کی بیٹیوں نے حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر جادو کیا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک اور ظاہری اعضاء پر اس کا اثر ہوا، البتہ

جادو کے شر سے پناہ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَ مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

مِنۡ شَرِّ غَاسِقٍ	اِذَا	وَقَبَ ﴿۳﴾	وَ	مِنۡ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ
سخت اندھیری رات کے شر سے	جب	وہ چھا جائے	اور	پھونکیں مارنے والی عورتوں کے شر سے

سخت اندھیری رات کے شر سے جب وہ چھا جائے ○ اور ان عورتوں کے شر سے جو

حاسد کے شر سے پناہ

فِی الۡعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَ مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

فِی الۡعُقَدِ ﴿۴﴾	وَ	مِنۡ شَرِّ حَاسِدٍ (1)	اِذَا	حَسَدَ ﴿۵﴾
گرہوں میں	اور	حسد کرنے والے کے شر سے	جب	وہ حسد کرے

گرہوں میں پھونکیں مارتی ہیں ○ اور حسد والے کے شر سے جب وہ حسد کرے ○

ع ۵
۴۸

آیات: 06 | رکوع: 01

سُوۡرَۃُ النَّاسِ مَکِّیَّۃٌ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ	اللّٰہِ	الرَّحۡمٰنِ	الرَّحِیۡمِ
نام سے (شروع)	اللہ	نہایت مہربان	رحمت والا

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

وسوسہ ڈالنے والے کے شر سے پناہ مانگنے کی تعلیم

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِکِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾

قُلۡ	اَعُوۡذُ	بِرَبِّ النَّاسِ ﴿۱﴾	مَلِکِ النَّاسِ ﴿۲﴾
تم کہو	میں پناہ لیتا ہوں	تمام لوگوں کے رب کی	(جو) سب لوگوں کا بادشاہ

تم کہو: میں تمام لوگوں کے رب کی پناہ لیتا ہوں ○ تمام لوگوں کا بادشاہ ○

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) دل، عقل اور اعتقاد پر کچھ اثر نہ ہوا۔ حضرت جبریل عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس کی خبر دی اور جادو کے سامان کا مقام بتایا۔ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بھیج کر یہ سامان نکلوایا۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق اور سورۂ ناس نازل فرمائی، ان کی برکت سے جادو کا اثر ختم ہوا اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل تندرست ہو گئے۔

1 ...... حسد والا وہ ہے جو دوسرے کی نعمت چھن جانے کی تمنا کرے۔ یہاں حاسد سے بطورِ خاص یہودی مراد ہیں جو حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے حسد

(بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

جن اور انسان دونوں کی طرف سے ڈالے گئے وسوسے

رکوع ۲۶ / ۳۹

اِلٰہِ النَّاسِ ۝۳ مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ ۙ۬ الۡخَنَّاسِ ۝۴ ۙ الَّذِیۡ

اِلٰہِ النَّاسِ ۝۳	مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ ۝۴ (1)	الَّذِیۡ
تمام لوگوں کا معبود (ہے)	بار بار وسوسے ڈالنے والے، دبک جانے والے کے شر سے	وہ جو

تمام لوگوں کا معبود ۝ بار بار وسوسے ڈالنے والے، چھپ جانے والے کے شر سے (پناہ لیتا ہوں) ۝ وہ جو

یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝۵ ۙ مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ۝۶ ع

یُوَسۡوِسُ	فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ ۝۵	مِنَ الۡجِنَّۃِ وَ النَّاسِ ۝۶
وسوسے ڈالتا ہے	لوگوں کے دلوں میں	جنوں اور انسانوں میں سے

لوگوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتا ہے ۝ جنوں اور انسانوں میں سے ۝

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) کرتے تھے یا خاص لبید بن اعصم یہودی مراد ہے اور عمومی طور پر ہر حاسد سے پناہ کیلئے یہ آیت مبارکہ کافی ہے۔

1 ...... وسوسے ڈالنے والے اور دبک جانے والے سے مراد شیطان ہے اور یہ اس کی عادت ہے کہ انسان جب غافل ہوتا ہے تو اس کے دِل میں وسوسے ڈالتا ہے اور جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان دبک رہتا ہے اور ہٹ جاتا ہے۔